عبدًا آتاه الله التوراة وكلّمه وقرّبه نجيًّا قال فيأتون موسى فيقول إنّي لست هناكم ويذكر خطيئته التي أصاب قتله النفس ولكن ائتوا عيسى عبد الله ورسوله وروح الله وكلمته قال فيأتون عيسى فيقول لست هناكم ولكن ائتوا محمّدًا عبدًا غفر الله له ما تقدّم من ذنبه وما تأخّر

اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روکے جاوینگے مسلمان روز قیامت یعنی حرکت کرنے سے یعنی ٹھہرے ہونگے سکتہ کی حالت میں یہاں تک کہ فکر میں ڈالے جاوینگے بسبب اسکے پس کہینگے مسلمان کاش کہ طلب کرتے ہم کسی کو تا شفاعت کرتا ہماری طرف پروردگار ہمارے کے پس راحت دیتا ہمکو اور خلاص کرتا ہمکو اس غم و محنت سے پس آوینگے مسلمان حضرت آدم کے پاس پس کہینگے تم آدم ہو ف ع ظاہر یہ ہے کہ مراد کہنے والوں سے سردار اہل حشر کے ہیں تمام اہل موقف ت پس کہینگے یعنی بعضے انکے تم آدم ہو باپ سب لوگوں کے پیدا کیا تمکو اللہ تعالےٰ نے اپنے ہاتھ سے یعنی بلا واسطہ یا اپنی قدرت کاملہ سے اور رکھا تمکو اپنی بہشت میں اور سجدہ کروایا واسطے تمہارے یعنی سجدہ تحیۃ کا اپنے فرشتوں سے اور سکھائے تمکو نام ہر چیز کے شفاعت کرو ہماری نزدیک پروردگار اپنے کے کہ مخصوص کیا ہے تمکو ساتھ ان فضائل و کرامات کے تا راحت بخشے اور لیجاوے ہمکو اس جگہ سے کہ نہایت سخت و دشوار ہے پس کہیں گے آدم کہ نہیں ہوں میں اس مقام و مرتبہ میں یعنی میں لائق نہیں ہوں مقام شفاعت سے میں تم ہمکو نہیں رکھتا اور یاد کرینگے وہ گناہ و تقصیر اپنی کہ پہونچی تھی انکو کھانے درخت سے یعنی گیہوں کے درخت سے حالانکہ تحقیق منع کیے گئے تھے وہ اسکے نزدیک ہونے سے ولیکن جاؤ تم نوح کے پاس کہ اول نبی مرسل ہیں کہ بھیجا انکو اللہ نے کافروں روئے زمین کی ف ع یہاں اشکال یہ وارد ہوتا ہے کہ یہ اول کیونکر بھیجے گئے انکے پہلے تو حضرت آدم اور شیث اور ادریس خیرہم علیہم السلام آچکے تھے اسکا جواب ظاہر یہ ہے کہ وہ تینوں بھیجے گئے تھے طرف مومنوں اور کافروں دونوں کے اور حضرت نوح بھیجے گئے طرف اہل میت کے مثال میں کہ … تھے اس اعتبار سے اول ہیں اور بھی اسکے کئی جواب لکھے ہیں علماء نے لیکن وہ سب مخدوش ہیں ت پس آوینگے حضرت نوح کے پاس پس کہیں گے وہ نہیں ہوں میں مقام شفاعت میں ف ع اللہ تعالیٰ جو لوگوں کو الہام کریگا اول سوال کرنا اور انبیاء سے اور بعد اسکے حضرت سے حکمت اسمیں یہ ہے کہ تا فضیلت آنحضرت کی ظاہر ہو واسطے اسکے اگر اول آنحضرت ہی سے سوال کرتے تو یہ احتمال باقی رہتا کہ اور بھی قدرت رکھتے ہوں شفاعت کی اور جب اور انبیاء صلوات اللہ علیہم سے سوال کر لیا اور انہوں نے انکار کیا اور پھر حضرت سے سوال کیا اور آپ نے عرض قبول کی اور انکی غرض حاصل ہوئی تو علو مرتبہ ہونا آپکا اور کمال قرب جناب کبریا سے ثابت ہوا اور یہی فضیلت آپکی ہے تمام مخلوقات پر حتی کہ سب لوگوں آدمیوں اور فرشتوں نے یہ بھی کہ شفاعت امر عظیم ہے کوئی اسکی جرأت نہیں کر سکا سوائے آنحضرت کے ت اور یاد کرینگے نوح گناہ اپنا کہ پہونچا انکو کہ وہ سوال کرتے ہیں پروردگار اپنے سے نجات بیٹے کی غرق ہونے سے … اور بے تحقیق کیے کہ یہ سوال کرنا چاہیے یا نہیں اور عتاب آیا کہ اے نوح نہ مانگ وہ چیز کہ علم نہیں تجھکو تو اسکا چنانچہ یہ مضمون آیت ان ابنی من اہلی الخ میں ہے ولیکن جاؤ تم ابراہیم کے پاس کہ وہ دوست خدا کے ہیں … بیان کرتے ہیں فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پس آوینگے ابراہیم کے پس کہیں گے وہ بلا شبہ میں نہیں اس مرتبہ کا اور یاد کرینگے وہ تین جھوٹ کہ کہا تھا انکو دنیا میں ف ح در حقیقت میں وہ جھوٹ نہیں ہیں بلکہ صورت میں جھوٹ ہیں ولیکن چونکہ مرتبہ انبیا کا عالی ہے انکو ایسے امر پر بھی مواخذہ ہوتا ہے جیسے کہ کہا گیا ہے حسنات الابرار سیئات المقربین ایک ان تین جھوٹوں میں سے یہ ہے کہ جب قوم ابراہیم کی اپنے کسی میلہ کے تماشہ کے لیے گئی ابراہیم نے چاہا کہ میں نہ جاؤں اور فرصت پاکر انکے بت توڑوں کہا کہ میں بیمار ہوں تمہارے ساتھ باہر نہیں چل سکتا اور ظاہر میں بیماری رکھتے تھے لیکن مراد انکی تھی بیماری باطن کی کہ تمہارے کفر دیکھنے سے دل میرا دکھتا ہے اور رنجیدہ ہے دوسرا جھوٹ یہ کہ جب انکے بتوں کو توڑا تو انھوں نے آکر کہا کہ تمنے یہ معاملہ کیا ہے اے ابراہیم ہمارے معبودوں کے ساتھ انھوں نے کہا کہ میں نے نہیں کیا بلکہ اس بڑے بت نے کیا مراد انکی یہ تھی کہ … بت اس فعل پر مجھکو باعث ہوا کہ ساتھ عبادت اور تعظیم تمہارے کے

دوری ایلہ کی سی عدن سے فــ ع ایلہ زیر ہمزہ اور جزم تی سے نام ایک شہر کا ہی کنارہ دریا پر آخر شہروں شام کے سے متصل دریائے یمن کے اور عدن ایک
شہر ہی آخر شہروں یمن کے سے متصل دریائے ہند کے یعنے جتنی مسافت ایلہ اور عدن مین ہی اُس سے زیادہ مسافت ہی میری حوض کے دونوں کنارون مین
اور تطبیق اس حدیث مین اور حدیثین آئینگی مین کہ انمین آیا ہی عدن اور عمان کے کہ عمان زبر عین مہملہ اور تشدید میم سے نام ہی ایک شہر کا شام مین اور اسی طرح آتا
مین کہ انمین یا ہی صنعا اور مدینہ کے اور مانند انکے یہ ہی کہ یہ خبر دینا بطریق تمثیل و تقریب کے ہی نہ بطریق تحدید کی تمثیلا اور یعنے تقریبا ہر کسیکو موافق سمجھ
اُسکی کے فرمایا ہی نہ تحدید تحقیق پانی اُس حوض کا زیادہ تر سفید ہی برف سے اور بہت شیرین و لذیذ شہد سے کہ ملا ہو ساتھ دودھ کے اور البتہ پیالے اُسکے
بہت زیادہ مین گنتی تارونکی سے اور تحقیق مین البتہ روکونگا اور ہانکونگا اور متوجہ ہونگا لوگونکو اُس سے جیسا روکتا ہی شخص لوگونکے اونٹونکو اپنے حوض سے یعنے پیچھے کرینگے ستارون
و مخالفت سے کہا بعضے صحابہ نے یا رسول اللہ کیا پہچانینگے آپ ہمکو یعنے امتیاز کرلینگے آپ ہمکو اور وں سے کہ ہنکو ہانکینگے فرمایا آنحضرت نے ہان پہچانونگا تمکو تمہاری
ایک علامت ہوگی کہ نہین ہوگی کسیکے لیئے امتون مین سے آؤگے مجھپر اس حالت مین کہ سفید ہوگی پیشانی اور ہاتھ پاؤن بسبب نورانیت وضو کے نقل کی یہ
مسلم نے اور مسلم کی ایک روایت مین انس سے یون ہی کہ فرمایا آنحضرت نے دیکھے جاوینگے اُس حوض مین آبخورے سونے اور چاندی کے مانند گنتی آسمان کے ستارون کی
اور مسلم کی روایت مین ثوبان سے یون آیا ہی کہ کہا پوچھے گئے آنحضرت اُس حوض کے پانی سے پس فرمایا پانی اُسکا زیادہ تر سفید ہی دودھ سے اور شیرین تر ہی
شہد سے زور سے گرتے ہین اُسمین دو پرنالے مدد کرتے ہین اُسکی یعنے حوض کا پانی بڑہاتے ہین جنت سے یعنے جنت کی نہرون سے یا حضرت کی اُس حوض سے
کہ جنت مین ہی کہ اُسکو نہر کوثر کہتے ہین ایک پرنالہ اُنمین سے سونیکا ہی اور ایک چاندی کا وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ مَنْ مَرَّ عَلَيَّ شَرِبَ وَمَنْ شَرِبَ لَمْ يَظْمَأْ أَبَدًا لَيَرِدَنَّ عَلَيَّ أَقْوَامٌ أَعْرِفُهُمْ وَيَعْرِفُونَنِي
ثُمَّ يُحَالُ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ فَأَقُولُ إِنَّهُمْ مِنِّي فَيُقَالُ إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ فَأَقُولُ سُحْقًا سُحْقًا لِمَنْ غَيَّرَ بَعْدِي مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی سہل بن سعد سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق مین میر سامان ہونگا تمہارا حوض کوثر پر جو شخص کہ گذریگا مجھپر پانی
پیویگا اور جو کوئی پیویگا اُسکا پانی پیاسا نہین ہوگا کبھی البتہ آوینگی مجھپر کتنی قومین یعنے میری امت مین سے کہ پہچانونگا مین اُنکو اور پہچانینگے وہ مجھکو
پھر حائل کیا جاویگا درمیان میرے اور درمیان اُنکے پس کہونگا مین کہ تحقیق یہ مجھسے ہین یعنے میری امت مین سے یا میرے اصحاب سے پس کہا جاویگا
کہ تحقیق تم نہین جانتے کہ کیا پیدا کیا اُنہون نے پیچھے تمہارے فــ ع یعنے اسلیئے کہ مرتد ہوگیئے اور گناہ نہین منع کرتے مومن کو حوض پر آنے سے اور
اُسکے پانی پینے سے اور اسپر دلالت کرتا ہی یہ قول حضرت کا سحقا یعنے دوری ہو دوری ہو جیو مقام قرب و رحمت سے اُن لوگونکے
لیئے کہ تغیر کیا دین و سنت میری کو پیچھے وفات میری کے فــ ح یعنے اس حدیث کے نزدیک ہین مضمون اُس حدیث کے کہ باب الحشر کی پہلی
فصل مین گذری ہے کہ وہان فرمایا ہی اصیحابی اصیحابی اور شرح اور تاویل اُسکی بھی وہان لکھی گئی ہی بہت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ
أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُحْبَسُ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يُهَمُّوا بِذٰلِكَ فَيَقُولُونَ لَوِ اسْتَشْفَعْنَا إِلَى رَبِّنَا فَيُرِيحُنَا
مِنْ مَكَانِنَا فَيَأْتُونَ آدَمَ فَيَقُولُونَ أَنْتَ آدَمُ أَبُو النَّاسِ خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهِ وَأَسْكَنَكَ جَنَّتَهُ وَأَسْجَدَ لَكَ مَلٰئِكَتَهُ
وَعَلَّمَكَ أَسْمَاءَ كُلِّ شَيْءٍ اشْفَعْ لَنَا عِنْدَ رَبِّكَ حَتَّى يُرِيحَنَا مِنْ مَكَانِنَا هٰذَا فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ الَّتِي
أَصَابَ أَكْلَهُ مِنَ الشَّجَرَةِ وَقَدْ نُهِيَ عَنْهَا وَلٰكِنِ ائْتُوا نُوحًا أَوَّلَ نَبِيٍّ بَعَثَهُ اللّٰهُ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ فَيَأْتُونَ نُوحًا
فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ سُؤَالَهُ رَبَّهُ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَلٰكِنِ ائْتُوا إِبْرَاهِيمَ خَلِيلَ الرَّحْمٰنِ
قَالَ فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ فَيَقُولُ إِنِّي لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ ثَلٰثَ كَذِبَاتٍ كَذَبَهُنَّ وَلٰكِنِ ائْتُوا مُوسٰى

[illegible] مطبع مین ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ واسطے فروخت کے لیے موجود ہی جنکی فہرست مفصل [illegible]
[illegible] ہی جسکے معاینہ و ملاحظہ سے شایقان اصلی حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہین قیمت بھی ا[illegible] [illegible]
[illegible] جو سلسلہ مین انمین بعض کتب حدیث و فقہ اردو و فارسی و عربی وغیرہ درج کرتے ہین تاکہ یہ معلوم ہو کہ کتابین [illegible]
موجودہ کارخانہ سے قدردانون کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو

کتب اردو حدیث شریف

تحفۃ الاخیار ترجمہ اردو مشارق الانوار مترجمہ مولوی خرم علی۔

شرح شمائل ترمذی منظوم اردو مسمی بہ بہار خلد از مولوی محمد کافی۔

حدیث فارسی

اشعۃ اللمعات ترجمہ فارسی مشکوۃ چار جلدین از شاہ عبد الحق دہلوی۔

حدیث عربی

جامع ترمذی ۔ داخل صحاح ستہ اسمین احادیث سرور انس و جان باب الطہارۃ تا کتاب العلل الا تالیس باب مذکور ہین از تصنیفات ابو عیسی محمد بن عیسی الترمذی الحافظ اور انکے ساتھ رسالہ اصول حدیث کا مصنفہ سید شریف جرجانی بھی شامل ہی۔

سنن ابی داؤد ۔ مصنفہ ابی داؤد محدث یہ کتاب داخل صحاح ستہ ہی دو جلد مین
۱ جلد اول ۔ مین کتاب الطہارۃ سے تا کتاب الجہاد کی احادیث مذکور ہین۔
۲ جلد دوم ۔ مین کتاب الضحایا سے تا کتاب الحدود کی احادیث مسطور ہین۔

صحیح مسلم ۔ مع شرح نووی داخل صحاح ستہ [illegible]

شارح محی الدین ابو بکر زکریا دو جلد مین
۱ جلد اول ۔ احادیث کتاب الایمان سے تا کتاب العتق ہی۔
۲ جلد دوم ۔ احادیث کتاب البیوع سے تا کتاب التفسیر ہی۔

مشکوۃ المصابیح ۔ مصنفہ شیخ ولی محمد بن عبد اللہ الخطیب العمری التبریزی جسمین کتاب الایمان تا باب ثواب ہذہ الامۃ کی احادیث مدون ہین۔

قسطلانی شرح صحیح بخاری مسمی بارشاد الساری مولفہ شہاب الدین احمد بن محمد الخطیب القسطلانی یہ شرح نہایت معتبر اور مستند صحیح بخاری کی ہی جو صحاح ستہ مین سے اول درجہ کی کتاب حدیث کی ہی دس جلد مین کاغذ عمدہ بہت صفائی صحت کے ساتھ چھپی ہی۔
۱ جلد اول ۔ مین احادیث کتاب الایمان سے تا باب السمر
۲ جلد دوم مین احادیث کتاب الاذان سے تا باب شرار الموتی۔
۳ جلد سوم مین احادیث باب وجوب الزکوۃ سے تا باب المکاتب۔
۴ جلد چہارم مین احادیث کتاب البیوع سے تا باب شہود الملائکۃ [illegible]
۵ جلد [illegible]
تا باب قول اللہ تعالی
۶ جلد ششم مین احادیث کتاب المناقب سے تا باب کم غزا النبی۔
۷ جلد ہفتم مین احادیث کتاب تفسیر القرآن سے تا باب قراءۃ القرآن۔
۸ جلد ہشتم مین احادیث کتاب النکاح سے تا باب الاستسقاء۔
۹ جلد نہم مین احادیث کتاب الادب سے تا باب توبۃ السارق۔
۱۰ جلد دہم مین احادیث کتاب المحاربین سے تا باب وضع الموازین۔

دلائل الخیرات مع ترجمہ فارسی و مع توحید نامہ و نقشہ خواص اسماے باری عز اسمہ اور اسکے حاشیہ پر پوری شرح مزرع الحسنات حل المتن دلائل الخیرات کی چھپی ہی۔

سنن النسائی ۔ معروف بہ صحیح نسائی مولفہ ابو عبد الرحمن النسائی محدث کی دو جلد مین
۱ جلد اول مین احادیث باب السواک سے [illegible] تا باب [illegible] المحار۔
۲ جلد دوم مین احادیث [illegible] تا باب [illegible]
[illegible]

ر کرے دوا کرے گا اور کہے کہ ہر چیز ساتھ قضا و قدر
تعالےٰ ہی نے پیدا کی دوا اور دوا کرنی بھی تقدیر الٰہی سے ہے
ساتھ دوا وغیرہ کی نہیں منافی ہے توکل کی جیسے
ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ
والبخاری اور روایت ہے ابن عباس سے
ایسے شہد ہو یا پانی وغیرہ میں ملا ہو

نُورٌ عَلٰی نُورٍ یَهْدِی اللّٰهُ لِنُورِهٖ مَنْ یَّشَاءُ

کتاب شریف و صحیفہ لطیف کنوز احادیث مفاتیح ترجمہ مشکوٰۃ المصابیح اعنی

ربع رابع

مظاہر حق

من تصنیفات

عالم نبیل فاضل جزیل محدث فقیہ ہمہ دان مولانا مولوی محمد قطب الدین خان دہلوی مرحوم مغفور

مطبع منشی نولکشور مقام لکھنؤ میں طبع ہوا

[illegible] مین بطبع مین ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہے جسکی فہرست [illegible]
[illegible] جسکے معاینہ و ملاحظہ سے شایقان اصلی حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہین قیمت بھی ا[illegible] [illegible]
[illegible] جو سلسلہ مین انمین بعض کتب حدیث و فقہ اُردو و فارسی و عربی وغیرہ درج کرتے ہین تاکہ ہر فن کی یہ کتاب [illegible]
موجودہ کارخانہ سے قدردانون کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو

کتب اُردو حدیث شریف

تحفۃ الاخیار ترجمہ اُردو مشارق الانوار مترجمہ مولوی خرم علی۔

شرح شمائل ترمذی منظوم اُردو مسمی بہ بہار خلد از مولوی محمد کافی۔

حدیث فارسی

اشعۃ اللمعات ترجمہ فارسی مشکوۃ چار جلدین از شاہ عبد الحق دہلوی۔

حدیث عربی

جامع ترمذی۔ داخل صحاح ستہ اسمین احادیث سرور انس وجان باب الطہارۃ سے تا کتاب المناقب از تالیس باب مذکور ہین از تصنیفات ابو عیسی محمد بن عیسی الترمذی الحافظ اور اسکے ساتھ رسالہ اصول حدیث کا مصنفہ سید شریف جرجانی بھی شامل ہے۔

سنن ابی داؤد۔ مصنفہ ابی داؤد و یہ حدیث کی کتاب داخل صحاح ستہ ہے دو جلد مین
۱ جلد اول مین کتاب الطہارۃ سے تا کتاب [illegible] کی احادیث مذکور ہین۔
۲ جلد دوم مین کتاب الضحایا سے تا کتاب الحدود کی احادیث مسطور ہین۔

صحیح مسلم۔ مع شرح نووی داخل صحاح [illegible]
شارح محی الدین ابو زکریا دو جلد مین۔
۱ جلد اول۔ احادیث کتاب الایمان سے تا کتاب العتق ہے۔
۲ جلد دوم۔ احادیث کتاب البیوع سے تا کتاب التفسیر ہے۔

مشکوۃ المصابیح۔ مصنفہ شیخ ولی محمد بن عبد اللہ الخطیب العمری التبریزی جسمین کتاب الایمان سے تا باب ثواب ہذہ الامۃ کی احادیث مدون ہین۔

قسطلانی شرح صحیح بخاری مسمی بارشاد الساری مولفہ شہاب الدین احمد بن محمد الخطیب القسطلانی شرح نہایت معتبر اور مستند صحیح بخاری کی ہے جو صحاح ستہ مین سے اول درجہ کی کتاب حدیث کی ہے دس جلد مین کاغذ عمدہ بہت صاف صحت کے ساتھ چھپی ہے۔
۱ جلد اول مین احادیث کتاب الایمان سے تا باب السمر
۲ جلد دوم مین احادیث کتاب الاذان سے تا باب شرار الموتی۔
۳ جلد سوم مین احادیث باب وجوب الزکوۃ سے تا باب المعتکف۔
۴ جلد چہارم مین احادیث کتاب البیوع سے تا باب الشروط فی الوقف۔
۵ جلد پنجم مین احادیث [illegible] تا باب قول اللہ تعالیٰ۔
۶ جلد ششم مین احادیث [illegible] سے تا باب کم غزا النبی۔
۷ جلد ہفتم مین احادیث کتاب تفسیر القرآن سے تا باب قراءۃ القرآن۔
۸ جلد ہشتم مین احادیث کتاب [illegible] سے تا باب الاستغفار۔
۹ جلد نہم مین احادیث کتاب الادب سے تا باب توبۃ السارق۔
۱۰ جلد دہم مین احادیث کتاب المحاربین سے تا باب وضع الموازین۔

دلائل الخیرات مع ترجمہ فارسی و مع توقیت و نقشہ خواص اسماے باری عز اسمہ اور رسالے حاشیہ پر جو پوری شرح مزرع الحسنات حل الفاظ دلائل الخیرات کی چھپی ہے۔

سنن النسائی۔ معروف بہ صحیح نسائی مولفہ ابو عبد الرحمن النسائی جو حدیث کی دو جلد مین
۱ جلد اول مین احادیث باب السواک سے تا باب اکل [illegible]
۲ جلد دوم مین احادیث [illegible] سے تا [illegible]

نور علی نور یهدی الله لنوره من یشاء

کتاب شریف و صحیفہ لطیف کنوز احادیث مفاتیح ترجمہ مشکوۃ المصابیح اعنی

ربع رابع

مظاہر حق

من تصنیفات

عالم نبیل فاضل جلیل محدث فقیہ ہمہ دان مولانا مولوی محمد قطب الدین خان دہلوی مرحوم مغفور

منشی نولکشور مطبع در مقام لکھنؤ میں طبع ہوا

رکھے دوا کرنے کا اور کہے کہ ہر چیز ساتھ قضا وقدر
تعالے ہی ہے اور دوا کرنی بھی تقدیر الہی سے ہے
ساتھ دوا وغیرہ کی نہیں منافی ہے توکل کی جیسے
ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله
البخاری اور روایت ہے ابن عباس سے
یعنے شہد ہو یا پانی وغیرہ میں ملا ہو
اور جز مرح اور زیر جسم کے سینگی کو
فی سرہ محجم کا یہ ہوا کہ پچھنے لگانے

مظاہر حق ترجمہ متبرکہ مشکوٰۃ المصابیح

اجمالی کتاب یعنی ... صفحہ

... علم ... کی کتب ... آئینہ و ملاحظہ ... مین ... بعض کتب حدیث ...

... اردو حدیث ...

... ترجمہ اردو مشکوٰۃ ...

اشارہ ہی طرف رد اس شخص کے کہ انکار کرے دوا کرنے کا اور کہے کہ ہر چیز ساتھ قضا و قدر
اور اعتقاد رکھتے ہین وہ یہ کہ فاعل اللہ تعالی ہی ہی اور دوا کرنی بھی تقدیر الہی سے ہی
نہین تاثیر کرتی حاصل کہ رعایت اسباب کے ساتھ دوا وغیرہ کی نہین منافی ہی توکل کی جیسے
المتوکلین تھے وہ بھی دوا کرتے تھے ۔ وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ
عسل او کیۃ بنار وانا انھی امتی عن الکی رواہ البخاری اور روایت ہی ابن عباس سے
ون کے ہی بیچ لگانے سینگی کھچنے والی کے یا پینے شہد کے یعنے شہد ہو یا پانی وغیرہ مین ملا ہو
ان سے نقل کی ہی نے نے شرط محجم ساتھ زیر میم اور جزم حا اور زبر جیم کے سینگی کو
ساتھ زبر شین کے پچھنے لگانے خون نکالنے پس ترجمہ فی شرطۃ محجم کا یہ ہوا کہ بیچ پچھنے لگانے
حدیث مین اشارہ ہی طرف معالجہ تمام امراض مادے کے اسلئے کہ امراض مادی یا دموی
کالنے خون کے ہی اور آپ تین قسمین ہین تو علاج انکا ساتھ اسہال کے ہی یہی ساتھ
حالت پہ طبیب حاذق سے حاجت آوین اسلئے کہ دفع ہوتا ہی داغنے سے خلط باغی کہ
لگی انتہی اور نہی داغنے سے باوجود ہونے اسکے علاج اس سبب سے ہی کہ وہ عظیم الشان
داغ ۔۔ نہین تو سبب ہلاک کا ہوتا ہی اور مشہور تھا درمیان انکے کہ آخر الدواء
نہی ہی اما اگر داغے اور امید شفا کی حق سے رکھے تو جائز ہی اور بعضے کہتے ہین کہ
ملاک ۔۔ برایت کا ہی اور جزم نہو فائدے کا او تفصیل کلام کی یہ ہی کہ محدثین
بعضی نہی ہی جیسے یہ حدیث اور حدیثین اور بعضی حدیثون مین آیا ہی کہ درست نہین
نتیجہ وجہ تطبیق ان حدیثون کے علمانے لکھا ہی کہ فعل دلالت کرتا ہی اصل
پر دلالت کرتی ہی اور پراد لویت ترک اسکی کے اور نہی محمول ہی اوپر کرد اغنا لطف
علاج مرض دفع ہو سکتا ہو اور محمول ہی اوپر کہ بیان کیا گیا کہ نہی انکا اسکے سبب
داغنے کو بعضے صحابیون کے تین بسبب فساد زخم اور قطع عضو کے تھا اور صحت وہان
علاج اسمین بقول طبیب حاذق کے جائز ہی واللہ اعلم ۔ وعن
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ مسلم اور روایت ہی جابر سے
خندق بھی کہتے ہین پس داغ دیا انکو پیغمبر خدا نے یعنے حکم کیا داغنے کا یا اپنے ہاتھ
سعد بن معاذ فی اکحلہ فحسمہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بیدہ ثم ورمت فحسمہ
سعد بن معاذ کی رگ ہفت اندام مین پس داغ دیا اسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
ثانیۃ رواہ مسلم ۔ وعنہ قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی ابی
سلم اور روایت ہی جابر سے کہا کہ بھیجا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پاس

نور علی نور یہدی اللہ

کتاب شریف وصحیفہ لطیف کنوز احادیث را مفاتیح

ربع رابع

مظاہر

من تصنیفات

عالم نبیل فاضل جلیل محدث فقیہ ہمہ دان مولانا مولوی محمد قطب

مطبع منشی نولکشور مقام لکھنؤ

مظاہر حق ترجمہ متبرکہ مشکوٰۃ المصابیح

بلع مین ... علم دین کی کتب ... یعنی عـ...

...حاینہ و ملاحظہ سے شائقان ...

...مین بعض کتب حدیث شریف ...زون کے ...گمان بد کے

...ونی کرنے کے

...دو حدیث شریف ...ان خواب کے

...بہتر ترجمہ اردو مشکوٰۃ ...خواب کا

...سلام کا

...رم علی ... اذن چاہنے کا گھر مین آنے کے لیے

...ندی منظوم ... مصافحہ اور گلے لگنے کا

...ولوی محمد ...

...ث فار... ...ت ترجمہ ... ...ولو...

اشارہ ہے طرف رد اس شخص کے جو انکار کرے دوا کرنے کا اور کہے کہ ہر چیز ساتھ قضا و قدر
اور اعتقاد رکھتے ہیں وہ یہ کہ فاعل اللہ تعالے ہی ہے اور دوا کرنی بھی تقدیر الہی سے ہے
نہیں تاثیر نفی علاج کہ رعایت اسباب کے ساتھ دوا وغیرہ کی نہیں منافی ہے توکل کی جیسے
المتوکلین تھے وہ بھی دوا کرتے تھے ﴿ وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ
عسل او کیۃ بنار و انا انھی امتی عن الکی رواہ البخاری ﴾ اور روایت ہے ابن عباس سے
ون کے ہے بیچ لگانے سینگی یعنی پچھنے والی کے یا پینے شہد کے یعنے شہد ہو یا پانی وغیرہ میں ملا ہو
انہوں نے نقل کی ہے ... ساتھ زیر سیم اور جزم حا اور زبر جیم کے سینگی کو
ساتھ ... سے پیچھے لگاتے خون نکالنے ترجمہ فی شرطۃ محجم کا یہ ہوا کہ بیچ پچھنے لگانے
حدیث میں اشارہ ہے طرف معالجہ تمام امراض مادی کے اسلئے کہ امراض مادی یا دموی
نکالنے خون کے ہے اور ... میں تو علاج انکا ساتھ اسہال کے ہے ہیں ساتھ
حالت کہ طبیب جانے ... اسلئے کہ دفع ہوتا ہے داغنے سے خلط باغی کہ
اور انکی ... اور نہی داغنے ... کے علاج اس سبب ہے کہ عظیم الشان
... نہیں تو سبب ہلاک کا ہوتا ہے اور مشہور تھا درمیان انکے کہ آخر الدواء
نہیں ہے اما اگر داغے اور امید شفا کی ہو تو جائز ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ
ملاک ... سرایت کا ہے اور جزم نہ ہو فانے کا اور تفصیل کلام کی یہ ہے کہ حدیثین
بعضی نہی پر جیسے یہ حدیث اور ... حدیثیں اور بعضی حدیثوں میں آیا ہے کہ درست نہیں
... تطبیق ان حدیثوں کے علمانے لکھا ہے کہ فعل دلالت کرتا ہے اصل
پر دلالت کرتی ہے اور پر اولویت ترک اسکی کے اور نہی محمول ہے اوپر کراہت نظر
علاج سے مرض دفع ہو سکتا ہو اور محمول ہے اوپر اسکے بیان کیا گیا کہ نہی انکا ہے سبب
داغنے کو بعضے صحابیوں کے تئیں بسبب فساد زخم اور قطع عضو کے تھا اور صحت وہان
علاج اسمین بقول طبیب حاذق کے جائز ہے واللہ اعلم ﴿ وعن ...
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ مسلم ﴾ اور روایت ہے جابر سے
الخندق بھی کہتے ہیں پس داغ دیا اسکو پیغمبر خدانے یعنے حکم کیا داغنے کا اپنے ہاتھ
سعد بن معاذ فی اکحلہ فحسمہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بیدہ بمشقص
سعد بن معاذ کی رگ ہفت اندام میں پس داغ دیا اسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے ﴿ وعنہ قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی ابی
مسلم ﴾ اور روایت ہے جابر سے کہا کہ بھیجا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پاس

نور علی نور یھدی اللہ

کتاب شریف و صحیفہ لطیف کنوز احادیث را مفتاح

ربع رابع

مظاہر حق

من تصنیفات

عالم نبیل فاضل جزیل محدث فقیہ ہمہ دان مولانا مولوی محمد قطب

مطبع منشی نولکشور مقام لکھنؤ

یعنی علم جمالی

فہرست جلد چہارم

صفحہ

بسم الله الرحمن الرحيم — وتمم بالخير

باب الطب والرقی

...کے مشہور ہی اور کہا سیوطی نے کہ طب شافیہ الشافی ہی معنے علاج کرنے کے اور طب با تجویز طبیب کے ...سانی جسمانی علاج بدن کا ساتھ حفظ صحت اور دفع مرض کے اور نفسانی علاج نفس کا ساتھ ...غزدہ یا مرکبہ او ... روحانیہ ربانیہ کہ قرآن ہی اور وہ یہ کہ حکم قرآن مین ہی اور آنحضرت علاج کرتے ... بمعنے افسون کے کہ ہندی مین اُسکو منتر کہتے ہین اور رقیہ ساتھ قرآن اور اسماء الٰہی کے جائز ... ہی اُنکے اور مخالف نہون شریعت کے وہ بھی جائز ہین والا جائز نہین اور جو کچھ کہ اہل عزائم اور ...یانت اور تقویٰ کے کذا قال العلماء رح

الفصل الاول فصل پہلی

عن ... سلم مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ دَاءً اِلَّا اَنْزَلَ لَهٗ شِفَاءً رواہ البخاری روایت ہی ابی ہریرہ سے ... ہی کہ الله تعالیٰ نے کوئی بیماری مگر کہ اوتاری ہی اور پیدا کی اُسکے لیے شفا یعنے علاج و دوا کہ شفا ... الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ فَاِذَا اُصِيْبَ دَوَاءُ الدَّاءِ بَرَءَ بِاِذْنِ اللّٰهِ ... علیہ وسلم نے واسطے ہر بیماری کے دوا ہی پس جس وقت کہ پہنچ جاوے دوا بیماری کو اچھا ہو جاتا ہی ... یہ قید اسلیے لگائی تا کہ کوئی یہ گمان نکرے کہ دوا مستقل ہی شفا مین اور تفسیر اسکی روایت ... ہی پس جبکہ بیمار ہوتا ہی کوئی تو بھیجتا ہی الله عز و جل ایک فرشتہ کہ اُسکے ساتھ پردہ ہوتا ہی ... نین واقع ہوتی بیماری پر پھر جبکہ ارادہ کرتا ہی الله اُسکے اچھے ہونیکا حکم ... یلمو الله تعالیٰ بسبب اُسکے انتہی اور اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ دوا کرنی

مستحب ہے اور یہی مذہب صحابہ اور اکثر اہل علم کا ہے اور اس میں اشارہ ہے طرف ردّ اُس شخص کے کہ انکار کرے دوا کرنے کا اور کہے کہ ہر چیز ساتھ قضا و قدر
کے ہے نہیں حاجت دوا کرنے کی اور حجت جمہور کی یہ حدیثیں ہیں اور اعتقاد رکھتے ہیں وہ یہ کہ فاعل اللہ تعالےٰ ہی ہے اور دوا کرنی بھی تقدیر الٰہی سے ہے اور یہ
مانند امر کے ہے ساتھ دعا کے اور قتال کفار کے باوجودیکہ عمل نہیں تاثیر کرتی حاصل یہ کہ رعایت اسباب کے ساتھ دوا وغیرہ کی نہیں منافی ہے توکل کی جیسے کہ
نہیں منافی ہے دفع کرنا بھوک کا ساتھ کھانے کے آنحضرت سید المتوکلین تھے وہ بھی دوا کرتے تھے ۔ع **وعن ابن عباس** قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم الشفاء فی ثلث فی شرطۃ محجم او شربۃ عسل او کیۃ بنار وانا انہی امتی عن الکی رواہ البخاری اور روایت ہے ابن عباس سے
کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ شفا بیچ تین چیزوں کے ہے بیچ لگانے سینگی پچھنے والی کے یا پینے شہد کے یعنے خواہ شہد ہو یا پانی وغیرہ میں ملا ہو
یا بیچ داغنے کے ساتھ آگ کے اور میں منع کرتا ہوں اپنی امت کو داغنے سے نقل کی یہ بخاری نے **ف** محجم ساتھ زیر میم اور جزم ح اور زبر جیم کے سینگی کو
کہتے ہیں اور یہاں مراد وہ لوہا ہے کہ جس سے پچھنے دیتے ہیں یعنے استرہ اور شرط ساتھ زبر شین کے پچھنے لگانے خون نکلے پس ترجمہ فی شرطۃ محجم کا یہ ہوا کہ بیچ پچھنے لگانے
کے استرہ سے اور سفر السعادۃ کے مصنف نے لکھا ہے کہ علماء نے کہا کہ اس حدیث میں اشارہ ہے طرف معالجہ تمام امراض مادے کے اسلئے کہ امراض مادی یا دموی
ہیں یا صفراوی یا بلغمی یا سوداوی اگر دموی ہیں تو علاج انکا ساتھ نکالنے خون کے ہے اور اگر باقی تین قسمیں ہیں تو علاج انکا ساتھ اسہال کے ہے جیسے ساتھ
شہد کے تنبیہ کی مسہلات پر اور ساتھ داغنے کے آگ سے اشارت کی اس حالت پر کہ طبیب علاجہ سے عاجز آوے اسلئے کہ دفع ہوتا ہے داغنے سے غلط باغی کہ
منقطع نہیں ہوتا مادہ اسکا مگر داغنے سے چنانچہ اسلئے کہا ہے کہ آخر الدواء الکی اور نہی داغنے سے باوجود ہونے اسکے علاج اس سبب سے ہے کہ عظیم ایمان
جانتے تھے اسکو اور کہتے تھے کہ وہ قطع کردیتا ہے مادہ نجاست کو یعنے اور اگر داغ نہیں تو سبب ہلاک کا ہوتا ہے اور مشہور تھا درمیان انکے کہ آخر الدواء
الکی پس نہی کی اس سبب تاثر کی نفی میں نہ گرفتار ہوں اور نہی اسکی تنزیہی ہے اِلّا اگر داغے اور امید شفا کی حق سے رکھے تو جائز ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ
نہی داغنے سے بیچ موضع خطر و تردد کے ہے یعنے جہاں کہ داغنے میں خوف ہلاکت یا سرایت کا ہے اور جزم نہ ہو فائدے کا اور تفصیل کلام کی یہ ہے کہ حدیثیں
بیچ مقدمہ داغنے کے مختلف آئی ہیں بعضی دلالت جواز پر کرتی ہیں اور بعضی نہی پر جیسے یہ حدیث اور اور حدیثیں اور بعضی حدیثوں میں آیا ہے کہ دوست نہیں
رکھتا ہوں میں داغنے کو اور کہیں مدح اور ثنا آئی ہے اسکے ترک پر بیچ وجہ تطبیق ان حدیثوں کے علماء نے لکھا ہے کہ فعل دلالت کرتا ہے اصل
جواز پر اور عدم محبت دلالت منع پر نہیں کرتی اور مدح اور ثنا اسکی ترک پر دلالت کرتی ہے اور پر اولویت ترک اسکی کے اور نہی محمول ہے اوپر کہ داغنا بطریق
اختیار کے ہو بلا سبب مرض کے یا بیچ دفع مرض کے احتیاج اسکی نہ ہو اور علاج سے مرض دفع ہو سکتا ہو اور محمول ہے اوپر کہ بیان کیا گیا کہ نہی انکا اسلئے ہے سبب
داغ ہونے کے بیچ ورطہ تاثر کی نفی کے ہے اور بعضوں نے کہا کہ فرمانا آنحضرت کا داغنے کو بعضے صحابیوں کے تئیں بسبب فساد زخم اور قطع عضو کے تھا اور صحت وہاں
یقینی تھی اور ماحاصل یہ کہ داغنا اور جلانا عضو کا مکروہ ہے مگر بسبب ضرورت کے اور متعین ہونے علاج اسمیں بقول طبیب حاذق کے جائز ہے واللہ اعلم ۔ع ح
وعن جابر قال رمی ابی یوم الاحزاب علی اکحلہ فکواہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ مسلم اور روایت ہے جابر سے
کہا کہ تیر لگا ابی بن کعب کی رگ ہفت اندام پر دن احزاب کے کہ اسکو جنگ خندق بھی کہتے ہیں پس داغ دیا اسکو پیغمبر خدا نے یعنے حکم کیا داغنے کا اپنے ہاتھ
سے داغا تا خون بند ہو جاوے نقل کی مسلم نے **وعنہ** قال رمی سعد بن معاذ فی اکحلہ فحسمہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بیدہ بمشقص
ثم ورمت فحسمہ الثانیۃ رواہ مسلم اور روایت ہے جابر سے کہا تیر لگا سعد بن معاذ کی رگ ہفت اندام میں پس داغ دیا اسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے اپنے ہاتھ سے ساتھ پیکان تیر کے پھر سوج گیا ہاتھ انکا پس داغا اسکو دوبارہ نقل کی یہ مسلم نے **وعنہ** قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی ابی
بن کعب طبیبا فقطع منہ عرقا ثم کواہ علیہ رواہ مسلم اور روایت ہے جابر سے کہا کہ بھیجا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پاس

ابی بن کعب کے ایک طبیب کو بھیجا تو اس طبیب نے اُنکی رگ پھر داغ دیا اُنکی اس رگ پر نقل کیا یہ مسلم نے **وعن ابی ھریرۃ انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی الحبۃ السوداء شفاء من کل داء الا السام قال ابن شہاب السام الموت والحبۃ السوداء الشونیز متفق علیہ** اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے یہ کہ اُسنے سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے بیچ سیاہ دانہ کے شفا ہی ہر بیماری سے سواے سام کے کہا ابن شہاب نے کہ سام موت ہی اور سیاہ دانہ کلونجی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** کہا طیبی نے اگرچہ حدیث عام ہی کہ کلونجی میں شفا ہی ہر بیماری سے ولیکن مخصوص ہی ساتھ اُن امراض کے کہ رطوبت اور بلغم سے پیدا ہوتی ہین اسلیئے کہ وہ حار یابس ہی پس دفع کرتی ہی اون امراض کو کہ ضد اسکے ہین اور بعضون نے کہا کہ عموم پر محمول ہی اور داخل ہی کلونجی ہر دوا مین ساتھ ترکیب کے اور کرمانی نے کہا کہ متعین ہی عموم بدلیل استثنا کے اور سفر السعادت مین لکھا ہی کہ ایک جماعت کا بیت ہی تمام امراض ہی ساتھ کلونجی کے کرتے تھے اور بعضے بیچ تمام امراض کی شہد استعمال کیا کرتے تھے اور بسبب برکت حسن اعتقاد کے امراض اُنکے دفع ہوتے تھے **وعن ابی سعید الخدری قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان اخی استطلق بطنہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسقہ عسلا فسقاہ ثم جاء فقال سقیتہ فلم یزدہ الا استطلاقا فقال لہ ثلث مرات ثم جاء الرابعۃ فقال اسقہ عسلا فقال لقد سقیتہ فلم یزدہ الا استطلاقا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صدق اللہ وکذب بطن اخیک فسقاہ فبرأ متفق علیہ** اور روایت ہی ابی سعید خدری سے کہا کہ آیا ایک شخص پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا بھائی میرا چلتا ہی پیٹ اُسکا یعنی دست پر دست چلے آتے ہین پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پلا اُسکو شہد پس پلایا اُسکو پھر آیا وہ اور کہا پلایا تھا میں نے اسکو شہد پس نہ زیادہ کیا مگر دستون کو پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکو تین بار یعنی ہر بار فرماتے تھے کہ پلا اُسکو شہد اور وہ پلاتا اور کہتا زیادہ چلتے ہین دست پھر آیا وہ چوتھی بار یعنی اور کہا کہ زیادہ ہوا پیٹ چلنا پس فرمایا آنحضرت نے پلا تو شہد پس کہا اُسنے تحقیق میں نے پلایا اُسکو پس نہ زیادہ کیا اُسکو شہد نے مگر پیٹ چلنا پھر فرمایا حضرت نے کہ سچ کہا اللہ نے اور جھوٹا ہی پیٹ بھائی تیرے کا پھر پلایا اُسنے بھائی کو شہد پس اچھا ہو گیا نقل کیا یہ بخاری اور مسلم نے **ف** پلایا اُسکو شہد یعنی پانی مین اور حضرت سے منقول ہی کہ جو کوئی بیمار ہو تو چاہیئے کہ اپنی بیوی سے کچھ لیوے اُسکے مہر مین سے پھر خرید کرے اُس سے شہد پھر پانی مین ملا کر ہووے یاد یہ شفا برکت آور ہی کہا اللہ نے یعنی اس آیت مین فیہ شفاء للناس یعنی بیچ شہد کے شفا ہی لوگون کیواسطے اور مراد حضرت کو یہ کہ شہد پیویگا تو اُسکے پیٹ کو آرام ہوگا وہ مراد ہی اور جھوٹا ہی الخ یعنی خطا کی اُسنے اور شفا نہ قبول کی عرب استعمال کرتے ہین کذب کو جگہ خطا کے جیسے کذب سمعہ جھوٹ کہا کان اُسکے نے یعنی خطا کی اور نہ پائی حقیقت اُس چیز کی کہ سنی اور جاننا چاہیئے کہ لوگون کو بیچ حکم فرمانے آنحضرت کے ساتھ پینے شہد کے اس مادہ مین توقف و حیرت ہی یعنی شہد مسہل اور چلانے والا پیٹ کا ہی پس حکم کرنا ساتھ پلانے اُسکے کے بیچ دفع پیٹ چلنے کے مخالف مذہب اطبا کے ہوا اسلیئے کہ ہر بار کہ شہد پلایا پیٹ چلنا زیادہ ہوا پس شاید کہ حصول شفا برکت دعا آنحضرت سے اور ظہور معجزہ اُنکے سے ہو بیچ مادہ خاص کے پس اور مواد کو اُسپر قیاس نہین کر سکتے اور یہ بھی اگرچہ ایک روش نیک ہی اہل ایمان کے لیئے ولیکن بعد تحقیق اور امعان نظر کے ظاہر ہوتا ہی کہ امر ساتھ پلانے شہد کے اس مادہ مین موافق مذہب طب کے ہی اور دلیل کمال صداقت پر ہی اسلیئے کہ اس شخص کا پیٹ چلنا بسبب بدہضمی اور امتلاء مادہ فاسد کے تھا پس پلانا شہد کا کہ دافع مادہ کا ہی اور اخراج مادہ کا کرتا ہی موافق مذہب طب کے ہی اور صاحب سفر السعادۃ نے کہا کہ طب نبوی ساتھ طب اطبا کے نسبت نہین رکھتی اسلیئے کہ طب نبوی یقینی قطعی ہی اسلیئے کہ صادر ہی وحی الٰہی سے اور قلب نبوت اور کمال عقل سے اور طب غیر انکی نکالی گئی ہی ظن اور تجربہ سے کہ منظنہ خطا کا ہی نہین ہی کوئی کہ ساتھ طب نبوی کے کہ حقیقت الفلاح ہی منتفع ہو یا یقین جانتا ہے کہ نقصان ایمان اُسکے سے ہی اور جو کوئی اُسکو ساتھ قبول و صدق اعتقاد

پاک کے عمل مین لاوے البتہ اُس سے منتفع ہو جیسے کہ قرآن کریم کہ شفا ہے مومنون اور دلون کی ہی جو کوئی اُسکو ساتھ اخلاص دل کے نہ سیکھے سبب زیادتی مرض اور بال حال اُسکے کا ہوتا ہی اسلئے بعضون نے کذب چیٹ اُسکی کو اوپر عدم صدق نیت اور عدم خلوص اعتقاد اُسکے کے عمل کیا ہی فافہم وباللہ التوفیق ٭ ع ٭ **وَعَنْ** أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَمْثَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الْحِجَامَةُ وَالْقُسْطُ الْبَحْرِيُّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بہتر اُس چیز کا کہ دوا کرو تم ساتھ اُسکے بھری ہوئی سینگی کھچوانا اور استعمال کرنا قسط بحری یعنے کٹ کا ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** قسط مین منافع بہت ہین عورتین نفساء دھونی لیتی ہین اُسکی اور حاری کرتی ہی حیض و پیشاب رکنے ہوئے کو اور دفع کرتی ہی زہرون کو اور رحم کے ایک کرتی ہی شہوت جماع کو اور اسکے پینے سے پیٹ کے کیڑے مرجاتے ہین اور چوتھے دن کی تب کو بھی نفع کرتی ہی اور اسکے لگانے سے جھانیان اور چھیپ جاتی رہتی ہی اور دھونی اسکی فائدہ کرتی ہی زکام کو اور سحر اور وبا کو اور سوا انکے منافع اس مین بہت ہین کہ کتب طب مین مذکور ہین اسلئے اسکو افضل دواؤن کا فرمایا اور قسط دو قسم کی ہی بحری اور ہندی بحری سفید ہی اور ہندی سیاہ اور بحری افضل ہی ہندی سے اور گرمی اس مین کم ہوتی ہی ٭ ح ٭ **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُعَذِّبُوْا صِبْيَانَكُمْ بِالْغَمْزِ مِنَ الْعُذْرَةِ وَعَلَيْكُمْ بِالْقُسْطِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ عذاب کرو تم اپنے لڑکون کو ساتھ دبانے کے ہاتھ سے یا کپڑے سے بیماری حلق کی کو اور لازم ہی تمکو استعمال کٹ کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** عذرہ ایک بیماری ہی لڑکون کے حلق مین پیدا ہوتی ہی جوشش خون سے دانیان اسکے دفع کے لئے لڑکے کے تالو کو انگوٹھے سے دباتی ہین اور اسمین سے خون بہا نکلتا ہی اس سے منع فرمایا اور فرمایا کہ اسکا علاج کٹ سے کرو یعنے اُسکو پانی مین حل کرکے ناک مین ٹپکاوے کہ اوسکو سعوط کہتے ہیں پس وہ پانی عذرہ پر پہونچکر اُسکو دفع کریگا اور کٹ حار یابس ہی اور بعضے طبیب اس بیماری کے علاج کرنے کو ساتھ کٹ کے تعجب کرتے ہین اور کہتے ہین کہ کٹ حار ہی اور عذرہ لڑکون کو حرارت سے ہوتا ہی خصوصًا نواح حجاز مین کہ حار ہی اور علما اوسکا جواب یہ دیتے ہین کہ مادہ عذرہ کا ایک خون ہی کہ بلغم اُسپر غالب ہوتا ہی پس معالجہ ساتھ کٹ کے مفید ہوتا ہی اُسکو اسلئے کہ کٹ مجفف اور مقوی عضو ہی اور کبھی نفع دوا کا بالخاصیۃ بھی ہوتا ہی یا انکہ ہوسکتا ہی کہ یہ معجزات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سے ہو واللہ اعلم ٭ ح ٭ **وَعَنْ** أُمِّ قَيْسٍ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَامَ تَدْغَرْنَ أَوْلَادَكُنَّ بِهٰذَا الْعِلَاقِ عَلَيْكُنَّ بِهٰذَا الْعُوْدِ الْهِنْدِيِّ فَإِنَّ فِيْهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ يُسْعَطُ مِنَ الْعُذْرَةِ وَيُلَدُّ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ام قیس سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیون دباتے ہو حلق اولاد اپنی کے اونگلی سے ساتھ اس دبانے کے بلکہ لازم ہی تمپر استعمال کرنا عود ہندی کا یعنے کٹ کا اسلیے کہ اس مین سات بیماریون کی شفا ہی ایک اُن سات مین سے ذات الجنب ہی سعوط کیجاوے عذرہ سے یعنے عذرہ کے دفع کے لئے ناک مین ٹپکائی جاوے اور لدود کی جاوے یعنے منہ مین باچھ کی طرف سے ٹپکائی جاوے ذات الجنب سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** تدغرن الخ دغر کہتے ہین حلق کے دبانیکو اونگلی سے بسبب عذرہ کے

ابی بن کعب کے ایک طبیب کو پس کاٹی طبیب نے انکی رگ پھر داغ دیا انکو اُس رگ پر نقل کیا اسکو مسلم نے **وعن ابی ھریرۃ انہ سمع رسول اللہ**
صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی الحبۃ السوداء شفاء من کل داء الا السام قال ابن شھاب السام الموت والحبۃ
السوداء الشونیز متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے یہ کہ اُسنے سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے بیچ سیاہ دانہ کے شفا ہے ہر بیماری سے
سوا سام کے کہا ابن شہاب نے کہ سام موت ہے اور سیاہ دانہ کلونجی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** کہا طیبی نے اگرچہ حدیث عام ہے کہ کلونجی میں
شفا ہے ہر بیماری سے ولیکن مخصوص ہے ساتھ اُن امراض کے کہ رطوبت اور بلغم سے پیدا ہوتی ہیں اسلئے کہ وہ حار یابس ہے پس دفع کرتی ہے اون
امراض کو کہ ضد اسکے ہیں اور بعضوں نے کہا کہ عموم پر محمول ہے اور داخل ہے کلونجی ہر دوا میں ساتھ ترکیب کے اور کرمانی نے کہا کہ متعین ہے عموم بدلیل استثنا کے
اور سفر السعادت میں کہا ہے ... ایک جماعت کا بیچ تمام امراض ... کلونجی کے کرتے تھے اور بعضے بیچ تمام امراض کے شہد استعمال
کیا کرتے تھے اور بسبب برکت حسن اعتقاد کے امراض انکے دفع ہوتے تھے **وعن ابی سعید الخدری قال جاء رجل الی النبی**
صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان اخی استطلق بطنہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسقہ عسلا فسقاہ ثم جاء
فقال سقیتہ فلم یزدہ الا استطلاقا فقال لہ ثلث مرات ثم جاء الرابعۃ فقال اسقہ عسلا فقال لقد سقیتہ فلم
یزدہ الا استطلاقا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صدق اللہ وکذب بطن اخیک فسقاہ فبرأ متفق علیہ اور روایت ہے ابی سعید
خدری سے کہا کہ آیا ایک شخص پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا بھائی میرا چلتا ہے پیٹ اسکا یعنے دست بہت چلتے ہیں پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ پلا اسکو شہد پس پلایا اسکو پھر آیا وہ اور کہا پلایا تھا میں نے اسکو شہد پس نہ زیادہ کیا ... دست آنے ... فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے اسکو تین بار یعنے ... فرماتے تھے کہ پلا اسکو شہد اور وہ ... زیادہ چلتے ... تین بار ... پلایا اسکو شہد ... زیادہ چلتا ...
چوتھی بار یعنے اور کہا کہ زیادہ ہوا پیٹ چلنا پس فرمایا آنحضرت ... پلایا اسکو پس نہ زیادہ کیا اسکو شہد نے مگر پیٹ چلنا
پھر فرمایا حضرت نے سچ کہا اللہ ... پیٹ بھائی تیرے کا پھر پلایا اسکو شہد پس تندرست ہوگیا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ملا اسکو شہد یعنے
ملایا ہوا پانی میں اور حضرت ... منقول ہے کہ ... کوئی بیمار ہو ... اپنی بیوی سے کچھ درم لیوے اُسکے اپنے مہر میں سے پھر ... شہد خرید کرے
پانی میں ملا کر پیوے ... شفا ... کہا اللہ نے یعنے اس آیت میں فیہ شفاء للناس ... حضرت کو کہ یہ شہد پیویگا تو اسکے پیٹ کو
آرام ہوگا وہ مراد ہے اور جھوٹا ہے پیٹ یعنے خطا کی اسنے اور شفا نہ قبول کی عرب استعمال کرتے ہیں کذب کو جگہ خطا کے جیسے کذب سمعہ جھوٹا کہا کان اسکے
نے یعنے خطا کی اور نہ پائی حقیقت اس چیز کی کہ سنی اور جاننا چاہیے کہ لوگوں کو بیچ حکم فرمانے آنحضرت کے ساتھ پینے شہد کے اس مادہ میں توقف وحیرت
ہے یعنے شہد مسہل اور چلانے والا پیٹ کا ہے پس حکم کرنا ساتھ پلانے اسکے کے بیچ دفع پیٹ چلنے کے مخالف مذہب اطبا کے ہوا اسلیے کہ ہر بار کہ شہد پلایا
پیٹ چلنا زیادہ ہوا ایسی شاید کہ حصول شفا برکت دعا ... آنحضرت ... اور ظہور معجزہ انکے کے بیچ مادہ خاص کے پس اور مواد کو اسپر قیاس نہیں کرسکتے اور
یہ بھی اگرچہ ایک روش نیک ہے اہل ایمان کے لیے ولیکن بعد تحقیق اور امعان نظر کے ظاہر ہوتا ہے کہ امر ساتھ پلانے شہد کے اس مادہ میں موافق مذہب
طب کے ہے اور دلیل کمال صداقت یہ ہے اسلیے کہ اس شخص کا پیٹ چلنا بسبب بدہضمی اور ... مادہ فاسد کے تھا پس پلانا شہد کو کہ دافع مادہ کا ہے اور
اخراج مادہ کا کرتا ہے موافق مذہب طب کے ہے اور صاحب سفر السعادۃ نے کہا کہ طب نبوی ساتھ طب اطبا کے نسبت نہیں رکھتی اسلئے کہ طب نبوی تیقن انفلاق
ہے اسلیے کہ صادر ہے وحی الہی سے اور قلب نبوت اور کمال عقل سے اور طب غیر انکی ... نکالی گئی ہے ظن اور تجربہ سے کہ ... ہے ...
کہ ساتھ طب نبوی کے کہ تیقن انفلاق ہے منتفع ہوا یقین جاننا چاہیے کہ نقصان ایمان اسکے سے ہے اور جو کوئی اسکو ساتھ قبول وصدق اعتقاد

پاک کے عمل مین لاوے البتہ اُس سے منتفع ہووے جیسے کہ قرآن کریم کہ شفا سینون اور دلون کی ہی جو کوئی اُسکو ساتھ اخلاص و دل
کے نہ پڑھے سبب یا وقت مرض اور بالحال اُسکے کا ہوتا ہو اس لئے بعضون نے کذب پیٹ اُسکی کو اور پر عدم صدق نیت اور عدم
خلوص اعتقاد اُسکے کے عمل کیا ہو فافہم وباللہ التوفیق ٭ ع ٭ ح ٭ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اِنَّ اَمْثَلَ مَا تَدَاوَیْتُمْ بِہِ الْحِجَامَۃُ وَالْقُسْطُ الْبَحْرِیُّ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا پیغمبر
خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بہتر اُس چیز کا کہ دوا کرو تم ساتھ اُسکے بھری ہوئی سینگی کھچوانا اور استعمال کرنا
قسط بحری یعنے کٹ کا ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف قسط مین منافع بہت ہین عورتین نفساء دھونی لیتی ہین
اُسکی اور جاری کرتی ہی حیض و پیشاب رکے ہوئے کو اور دفع کرتی ہی زہرون کو اور تحریک کرتی ہی شہوت جماع کو
اور اسکے پینے سے پیٹ کے کیڑے مرجاتے ہین اور چوتھے دن کی تپ کو بھی نفع کرتی ہی اور اسکے لگانے سے جھائیان اور چھیپ
جاتی رہتی ہی اور دھونی اسکی فائدہ کرتی ہی زکام کو اور سحر اور وبا کو اور سوائے انکے منافع اس مین بہت ہین کہ کتب طب
مین مذکور ہین اسلئے اُسکو افضل دوائون کا فرمایا اور قسط دو قسم کی ہی بحری اور ہندی بحری سفید ہی اور ہندی سیاہ
اور بحری افضل ہی ہندی سے اور گرمی اس مین کم ہوتی ہی ٭ ح ٭ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ لَا تُعَذِّبُوْا صِبْیَانَکُمْ بِالْغَمْزِ مِنَ الْعُذْرَۃِ وَعَلَیْکُمْ بِالْقُسْطِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی
انس سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ عذاب کرو تم اپنے لڑکون کو ساتھ دبانے کے ہاتھ سے یا کپڑے سے
بیماری حلق کی کو اور لازم ہی تمکو استعمال کٹ کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف عذرہ ایک بیماری ہی لڑکون کے حلق مین
پیدا ہوتی ہی جوشش خون سے دائیان اسکے دفع کے لئے لڑکے کے تالو کو انگوٹھے سے دباتی ہین اور اسمین سے خون بہتا
نکلتا ہی اس سے منع فرمایا اور فرمایا کہ اسکا علاج کٹ سے کرلینے اُسکو پانی مین حل کرکے ناک مین ٹپکاوے کہ اوسکو سعوط کہتے ہین
پس وہ پانی عذرہ پر پہونچکر اُسکو دفع کریگا اور کٹ حار یابس ہی اور بعضے طبیب اس بیماری کے علاج کرنے کو ساتھ کٹ
کے تعجب کرتے ہین اور کہتے ہین کہ کٹ حار ہی اور عذرہ لڑکون کو حرارت سے ہوتا ہی خصوصًا نواح حجاز مین کہ حار ہی اور علما
اوسکا جواب یہ دیتے ہین کہ مادہ عذرہ کا ایک خون ہی کہ بلغم اُس پر غالب ہوتا ہی پس معالجہ ساتھ کٹ کے مفید ہوتا ہی
اُسکو اسلئے کہ کٹ مجفف اور مقوی عضو ہی اور کبھی نفع دوا کا بالخاصیت بھی ہوتا ہی یا آنکہ ہوسکتا ہی کہ یہ معجزات آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے سے ہو واللہ اعلم ٭ ح ٭ وَعَنْ اُمِّ قَیْسٍ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
عَلٰی مَا تَدْغَرْنَ اَوْلَادَکُنَّ بِہٰذَا الْعِلَاقِ عَلَیْکُنَّ بِہٰذَا الْعُوْدِ الْہِنْدِیِّ فَاِنَّ فِیْہِ سَبْعَۃَ اَشْفِیَۃٍ مِنْہَا
ذَاتُ الْجَنْبِ یُسْعَطُ مِنَ الْعُذْرَۃِ وَیُلَدُّ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ام قیس سے کہ کہا
فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیون دباتے ہو حلق اولاد اپنی کے اونگلی سے ساتھ اس دبانے کے بلکہ لازم ہی تمپر
استعمال کرنا عود ہندی کا یعنے کٹ کا اسلیے کہ اس مین سات بیماریون کی شفا ہی ایک اُن سات مین سے ذات الجنب ہی سعوط
کیجاوے عذرہ سے یعنے عذرہ کے دفع کے لئے ناک مین ٹپکائی جاوے اور لدود کی جاوے یعنے منہ مین باچھ کی طرف سے ٹپکائی
جاوے ذات الجنب سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف تدغرن الخ دغر کہتے ہین حلق کے دبانیکو اونگلی سے بسبب عذرہ کے

کہ منع کی اُس سے حدیث سابق مین اور یہان بھی بطریق انکار کے فرمایا کہ کسواسطے داغتے ہو حلق لڑکون کے اور معنے علاق کے
وہی ہین جو اوپر کے مذکور ہوئے اور بعضی روایت مین اعلاق آیا ہی ساتھ زیر ہمزہ کے اور لکھا ہی علمانے کہ یہ روایت اصح
اور اصوب ہی اور معنے اعلاق کے وہی علاج مذکور ہی حاصل یہ کہ نہ دباؤ اپنی اولاد کے حلق ساتھ انگلی کے بیماری عذرہ
مین اور عود ہندی اسمین تصریح ہی ساتھ اسکے کہ مراد قسط بحری سے یہ عود ہندی ہی اور احتمال ہی کہ عود
ہندی قسط ہندی کو کہا ہو جیسے کہ تفسیر کیا ہی اُسکو بعضون نے ساتھ عود ہندی کے اور نافع دونون ہین
لیکن بحری کا نفع غالب ہی اور ذات الجنب ورم حار ہی نواحی صدر مین اور وہ امراض مہلکہ سے ہی اور یہان مراد ذات الجنب
سے ریاح غلیظہ ہین کہ جمع ہو جاتے ہین نواحی پہلو مین اسلئے کہ عود ہندی دوا ہی ریاح کی اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
نے سات بیماریون مین سے دو کو بیان فرمایا اور پانچ سے سکوت کیا اسلیئے کہ احتیاج انکی تفصیل کی نہ تھی اُسوقت اور
شاید کہ باقی مشہور ہون عرب مین اور اس سے یہ نہین لازم آتا کہ قسط سات بیماریون سے زیادہ کی دوا نہین بلکہ بہت بیماریون کو
مفید ہی جیسے کہ بعض نسخے اوپر مذکور ہوئین شاید کہ سات کو بہت نفع کرتی ہو اس لئے اُنکو ذکر فرمایا اور بعضون نے
کہا مراد سات سے کثرت ہی نہ عدد مخصوص چنانچہ کلام عرب مین اطلاق سات کا کثرت پر ہوتا ہی مانند [illegible]

وَعَنْ عَائِشَةَ وَرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَابْرُدُوْهَا بِالْمَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سے اور رافع بن خدیج سے کہ نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا
تپ بھاپ ہی جہنم کی پس ٹھنڈا کرو اُسکو ساتھ پانی کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** کہا بعضون نے
کہ مقصود مشابہت دینا ہی حرارت تپ کو ساتھ آگ دوزخ کے یعنے نمونہ اُسکا ہی اور بعضون کے نزدیک محمول حقیقت
پر ہی جیسے کہ باب مواقیت الصلوٰۃ مین آیا ہی کہ گرمی صیف کی اثر بھاپ دوزخ کا ہی پس ہوسکتا ہی کہ حرارت تپ کی بھی اثر
اُسکا ہو اور اس حدیث مین خطاب ہی اہل حجاز کو یعنے مکہ مدینہ والون کو کہ اکثر تپ اُنکی ہوتی ہی بسبب گرمی آفتاب
کے یا حرکت یا غضب یا مانند انکے کہ اُسکو ٹھنڈک پانی کی مفید ہوتی ہی یعنے پانی بدن پر ڈالنے سے فائدہ ہوتا ہی یا مراد ٹھنڈا
کرنے سے استعمال کرنا ہی دواؤن سرد کا پانی ملا کر یا مراد ٹھنڈا کرنے سے یہ ہی کہ [illegible] اُسکی برکت سے اللہ
تعالے تپ کو دور کر دے گا [illegible]

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرُّقْيَةِ مِنَ الْعَيْنِ وَالْحُمَةِ وَالنَّمْلَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سے کہا اجازت دی رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم نے بیچ افسون کرنے کے چشم زخم سے اور ڈنک سے اور بیماری نملہ کی سے نقل کی یہ مسلم نے **ف** مراد افسون سے
دعائین اور آیات قرآنی ہین واسطے طلب شفا کے اور دعائین [illegible] ابتداے کتاب مین ذکر کی گئی ہین اور ڈنک سے یعنے ڈنک زہردار
سے اور مراد ساتھ اسکے ڈنک بچھو کا ہی اور کاٹنا سانپ کا اسی کے حکم مین ہی اور نملہ کہتے ہین چیونٹی کو اور یہان مراد ایک
بیماری ہی کہ پھنسیان پہلو وغیرہ مین نکلتی ہین مشابہت دی اُسکو ساتھ چیونٹی کے بسبب انتشار اُسکی کے اور افسون
جائز ہی تمام بیماریون مین اور یہان خاص ان تین چیزون کو اس لئے ذکر کیا کہ افسون ان مین [illegible]
انفع ہی [illegible] اور بعضی روایات مین حصر آیا ہی کہ نہین ہی افسون مگر ان تین چیزون مین

ہوان تین چیزون مین بسبب اہتمام شان انکی کے اور کمال نفع لوگون کے ساتھ اسکے بعد ازان رخصت ہوئی علی الاطلاق واللہ اعلم ؀ اس مین بھی یہی تاویل ہو یا یہ کہ اول افسون سے منع فرمایا تھا بسبب الفاظ جاہلیت کے بعد ازان رخصت ہوئی

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُسْتَرْقِيَ مِنَ الْعَيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ رض سے کہ کہا حکم کیا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ منتر پڑھوا وین ہم ٹوک سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى فِيْ بَيْتِهَا جَارِيَةً فِيْ وَجْهِهَا سَفْعَةٌ يَعْنِيْ صُفْرَةً فَقَالَ اسْتَرْقُوْا لَهَا فَاِنَّ بِهَا النَّظْرَةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ام سلمہ سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے دیکھی ام سلمہ کے گھر مین ایک لڑکی یعنے بیٹی یا لونڈی کہ اسکے چہرے مین سفعہ یعنے زردی تھی فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ منتر پڑھوا و واسطے اسکے پس تحقیق اسکو ہی نظر نقل کی یہ بخاری او مسلم نے **ف** ظاہر حدیث سے نظر عام معلوم ہوتی ہی کہ نظر جن کی ہو یا انسان کی و لیکن شارحون نے اسکو نظر جن کی تفسیر کیا ہی کہ نظر انکی تیز تر بھال سے ہی ۔

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرُّقٰى فَجَاءَ اٰلُ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهٗ كَانَتْ عِنْدَنَا رُقْيَةٌ نَرْقِيْ بِهَا مِنَ الْعَقْرَبِ وَاَنْتَ نَهَيْتَ عَنِ الرُّقٰى فَعَرَضُوْهَا عَلَيْهِ فَقَالَ مَا اَرٰى بِهَا بَاْسًا مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يَنْفَعَ اَخَاهُ فَلْيَنْفَعْهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سے کہ کہا منع کیا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے منترون سے پس آئی اہل اولاد عمرو بن حزم کی کہ وہ منتر کیا کرتی تھے پس کہا اونھون نے یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تحقیق ہی ہمارے پاس ایک منتر کہ پڑھتے ہین ہم اسکو ڈنک مارنے بچھو کے سے اور آپ نے منع فرمایا ہی منترون سے پھر عرض کیا اونھون نے وہ منتر روبرو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے یعنے تا معلوم کرین کہ درست ہی یہ منتر کرنا یا نہین پس فرمایا کہ نہین دیکھتا مین اس منتر کا مضائقہ جو شخص کر سکے تم مین سے یہ کہ نفع پہونچا وے اپنے بھائی مسلمان کو پس چاہئے کہ نفع پہونچا وے اسکو یعنے جس طرح کہ ہو خواہ منتر ہو یا اور طرح بشرطیکہ خلاف شرع نہو نقل کی یہ مسلم نے

وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ قَالَ كُنَّا نَرْقِيْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ تَرٰى فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ اعْرِضُوْا عَلَيَّ رُقَاكُمْ لَا بَاْسَ بِالرُّقٰى مَا لَمْ يَكُنْ فِيْهِ شِرْكٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عوف بن مالک اشجعی سے کہ کہتے ہم پڑھتے منتر بیچ جاہلیت کے پس عرض کیا ہمنے یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کس طرح حکم فرماتے ہین آپ [illegible] روبرو میرے منتر اپنے نہین مضائقہ اس منت . ون کا جب تک کہ نہو [illegible] شرک نقل کی یہ مسلم نے

ف یعنے اس مین اسماء جن وشیاطین کے ہون اور معانی اسکے [illegible] کہ جن الفاظ کے معانی معلوم نہون افسون ساتھ اسکے نہ کرنا چاہئے مگر آنکہ نقل [illegible] بسبب عداوت کے کہ بالطبع ساتھ انسان کے رکھتے ہین شیاطین کے [illegible] ست مین پس جبکہ پڑھے جاتے ہین افسون ساتھ اسماء شیاطین کے قبول کرتے ہین جنات انکو اور دخل [illegible] دیتے ہین جگہ [illegible] سانپ کے کاٹے ہوئے کو بھی کبھی [illegible]

اسباب افسون ساتھ ناموں شیاطین کے تو [illegible] نکالا بدن انسان سے [illegible] دفع ہوجاتا ہی اس سے
بس اجماع ہی علماء امت کا اسپر کہ مکروہ ہی افسون بزبان غیر کتاب اللہ اور اسماء و صفات اسکی کے
اور بزرگ ترین افسونوں کا [illegible] فضل سورہ فاتحہ ہی اور معوذتین اور آیۃ الکرسی اور وہ آیتین کہ
مشتمل ہین اوپر معنے پناہ چاہنے کے اور تعویذات [illegible] صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ احادیث صحیحہ سے ثابت ہوے
ہین اور [illegible] مشائخ [illegible] بعض اسماء کہ مین لائے [illegible] کہ حدیث مین آیا ہی کہ جو کوئی
کو نظر [illegible] چاہیے کہ کہے ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ اور منقول ہی حضرت
[illegible] فرمایا کہ سیاہ کرو گڑھا ٹھوڑی [illegible] کا تا نظر اسکو
[illegible] افسونون مشہور سے آیات شفا ہین نقل ہی شیخ امام ابو القاسم قشیری سے کہ کہا سخت بیمار ہوا بیٹا میرا
[illegible] سبب ہوا پس دیکھا مین نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب مین پس شکایت کی مین نے آپ کی جناب مین
بیٹے کی بیماری کی فرمایا کہ کہان ہی تو آیات شفا سے پس بیدار ہوا مین اور تلاش کیا مین نے قرآن مین آیات شفا کو پس
پایا مین نے چھ جگہ کہ وہ یہ ہین ویشف صدور قوم مومنین و شفاء لما فی الصدور یخرج من بطونہا شراب مختلف الوانہ
فیہ شفاء للناس وننزل من القرآن ما ہو شفاء ورحمۃ للمومنین واذا مرضت فہو یشفین قل ہو للذین آمنوا ہدی و شفاء
پس لکھا مین نے ان آیات کو اور پانی مین [illegible] اسکو پس [illegible] فی الحال گویا بند اسکے پانو [illegible]
کھولا گیا کذا فی المواہب اللدنیۃ اور سعد چلپی نے حاشیہ بیضاوی مین حکایت ابو سنا والد ابو القاسم قشیری کی
لایا ہی اور دیکھنا اللہ تعالے کا خواب مین [illegible] پڑھنا آیات مذکورہ کا بیمار پر اور لکھنا انکا چینی کے باسن
مین [illegible] اسکا [illegible] نقل کیا ہی [illegible] شیخ تاج الدین سبکی سے نقل کیا ہی کہ دیکھا مین نے بہت مشائخ کو کہ لکھتے
تھے ان آیات کو واسطے بیماری کے [illegible] اجزا آیات مین انھین کو لکھتے یا تمام آیتین جو کچھ دیکھا گیا ہی
لکھنا انھین [illegible] واللہ اعلم ؎ **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَيْنُ حَقٌّ
فَلَوْ كَانَ شَيْءٌ سَابَقَ الْقَدَرَ سَبَقَتْهُ الْعَيْنُ وَإِذَا اسْتُغْسِلْتُمْ فَاغْسِلُوا رَوَاهُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہی
ابن عباس سے نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا نظر حق ہی پس اگر ہوتی کوئی چیز بڑھنے والی تقدیر
سے تو بڑھ جاتی [illegible] سے نظر اور جسوقت طلب [illegible] دھونے کے لئے [illegible] پس دھو [illegible] نقل کی یہ مسلم نے **ف**
نظر حق ہی یعنے کارگر ہونا نظر کا آدمی مین [illegible] مین کہ اچھا جان کر [illegible] ثابت [illegible] الہی سے
اور حق تعالے نے یہ خاصیت بعضون مین رکھی [illegible] اور [illegible] یعنے اگر کوئی
چیز [illegible] لیجاتی او غلبہ کرتی تقدیر الہی پر تو غلبہ کرتی تقدیر [illegible]
ہی بیچ شدت تاثیر نظر کے اور سرعت نفوذ اسکی کے اشیا مین [illegible] چاہیے [illegible]
[illegible] نظر [illegible] کے ہاتھ پاؤن اور ازار کے نیچے [illegible]
[illegible] نظر لگتی تھی [illegible] اسکو سبب شفا کا جانتے تھے پس [illegible]

کرو ہم دفع ہو جاتا ہو اور طور اس نہ ہونی کا فصل دوسری کے اخیر میں آویگا اور جمہور علماے اہل حق پہ ہین کہ تاثیر نظر کی ثابت ہو نفوس واموال
وغیرہ مین اور بعضے لوگ معتزلہ وغیرہ اسکے منکر ہین جیسے تاثیر دعا وصدقہ کی وہ کہتے ہین کہ جوچیز مقدر مین ہو سو ہوگی اور کسی چیز کو دخل نہین اُسمین اور یہ
نہین جانتے کہ تقدیر منافات ساتھ عالم اسباب کے نہین رکھتی او تاثیر او سببیت نظر کی اس سبب سے ہو کہ یہ خاصیت اللہ تعالے نے اس مین پیدا کی ہو اور اسکو
سبب کیا ہو اور حدیث العین حق دلیل اہل حق کی ہو اور جب شارع نے خبر دی اسکی تو واجب ہوا اعتقاد اسکا بعد ازان کلام کیا ہو علما نے بیچ کیفیت
نظر کے کہ کیونکر لگتی ہو اور ضرر پہونچاتی ہو بعضے نظر لگانے والون سے منقول ہو کہ کہا اونھون نے کہ جب ہم دیکھتے ہین کسی چیز کو اچھا جان کر تو ایک
حرارت پاتے ہین ہم کہ آنکھ سے نکلی اور بعضون نے کہا کہ نظر لگانے والے کی آنکھ سے قوت سمیہ منبعث ہوتی ہو اور متکیف ہوتی ہو ساتھ اُسکے ہوا اور
پہونچتی ہو نظر زدہ کو اور باعث ہوتی ہو فساد وہلاک کی مثل زہر کے کہ افعی سے پہونچتا ہو یعنے بعضے افعی ایسے ہوتے ہین کہ بمجرد نظر کرنے کے زہر
پہونچتا ہو اور ہلاک کرتا ہو حاصل یہ کہ مثال یہ کہ ایک چیز نظر لگانے والے سے جانب نظر زدہ کے روانہ ہوتی ہو اور اگر کوئی مانع کہ بچاو اُسکا کرے درمیان مین
نہو تو پہونچتی ہو اور کارگر ہوتی ہو اور اگر کوئی مانع درمیان مین ہو کہ عبارت حرز اور تعویذ اور دعا سے ہو تو نہین پہونچتی اور نہین نفوذ کرتی ہو
اور اگر حرز قوی ہو نظر لگانے والے ہی کی طرف پلٹ آتی ہو مانند تیر معکوس کے برتقدیر سختی سپر کی اور جیسے کہ بعضون مین قوت اور خاصیت
نظر کی رکھی ہو نفوس کاملہ کو قوت اور تصرف دفع اُسکی کا بھی دیا ہو ؏ **الفصل الثانی** فصل دوسری
عن اُسامة بن شریک قال قالوا یا رسول اللہ افنتداوی قال نعم یا عباد اللہ تداووا فان اللہ لم یضع داء
الا وضع لہ شفاء غیر داء واحد الھرم رواہ احمد والترمذی وابو داود ؏ روایت ہو اسامہ بن شریک سے کہ کہا عرض کیا
بعضے صحابہ نے یا رسول اللہ کیا دوا کرین ہم فرمایا کہ ہان اے بندون اللہ کے دوا کرو اسلیئے کہ تحقیق اللہ تعالے نے نہین رکھی ہو کوئی بیماری مگر
کہ معین کی اُسکے لیئے شفا سواے ایک بیماری کے کہ وہ بڑھاپا ہو نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابو داود نے **ف** اے بندون اللہ کے یہ
اشارہ ہو اسپر کہ دوا کرنی نہین منافی ہو عبودیت وتوکل کے لیکن اعتماد دوا پر نکرو شافی حقیقی اللہ ہی کو جانو اور دوا کو نرا سبب شفا ؏
وعن عقبة بن عامر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تکرھوا مرضاکم علی الطعام فان اللہ
یطعمھم ویسقیھم رواہ الترمذی وابن ماجة وقال الترمذی ھذا حدیث غریب اور روایت ہو عقبہ بن عامر سے
کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ زبردستی کیا کرو اپنے بیمارون کو کھانا کھلانے پر اسلیئے کہ اللہ تعالے کھانا کھلاتا ہو اُنکو اور پلاتا ہو اُنکو
نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہو **ف** کھانا کھلانے پر یعنے کھانے پلانے پر اور انھین کے حکم مین ہو دوا اور
اخیر جملہ حدیث کے یہ معنی ہین کہ قوت بخشتا ہو اللہ تعالے اور مدد کرتا ہو ساتھ اُس چیز کے کہ فائدہ دیتی ہو مثل فائدے کھلانے اور پینے کے اور زندہ رہنا اور
قوت ہوتی ساتھ قدرت الہی کے ہو نہ ساتھ کھانے پینے کے حاصل یہ کہ نفس ایسی چیز مین مشغول ہو کہ احتیاج طعام کی نہین رکھتا اور اگر ساتھ
جریان عادت کے کوئی سبب واسطے بقا کے چاہیئے تو رطوبات بدن کی کہ حرارت غریزی تحلیل اُسکو کرے کافی ہو ؏ **وعن** انس ان
النبی صلی اللہ علیہ وسلم کوی اسعد بن زرارة من الشوکة رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب اور روایت ہو
انس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے داغ دیا اسعد بن زرارہ کو بسبب بیماری سرخ بادہ کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہو
ف داغ دیا یعنے اپنے ہاتھ سے یا کسی کو حکم کیا داغنے کا اور یہ نہین معلوم ہوا کہ اس بیماری کے لئے داغ کہان دیا ؏ **وعن** زید بن
ارقم قال امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نتداوی من ذات الجنب بالقسط البحری والزیت رواہ الترمذی

اور روایت ہی زید بن ارقم سے کہ کہا حکم کیا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ دوا کرین ہم بیماری ذات الجنب کے لئے ساتھ قسط بحری کے یعنی کٹ کے اور تیل زیت کے یعنی ساتھ کھانے یا لگانے اُسکے کے یا دونون کے نقل کی یہ ترمذی نے **وَعَنْهُ** قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْعَتُ الزَّيْتَ وَالْوَرْسَ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی زید بن ارقم سے کہ کہا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتے اور مدح کرتے زیت اور ورس کی واسطے علاج ذات الجنب کے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** ورس ساتھ زبر واو اور جزم رے کے نام ایک گھانس کا کہ زرد ہوتی ہی مانند زعفران کے اُسسے رنگتے ہین اور ظاہر یہ ہی کہ علاج ذات الجنب کا ساتھ انکے بطریق لدود کے یعنی ٹپکانے کے منھ مین ہوگا ۱۲ ح **وَعَنْ** اَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَهَا بِمَا تَسْتَمْشِيْنَ قَالَتْ بِالشُّبْرُمِ قَالَ حَارٌّ حَارٌّ قَالَتْ ثُمَّ اسْتَمْشَيْتُ بِالسَّنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ شَيْئًا كَانَ فِيْهِ الشِّفَاءُ مِنَ الْمَوْتِ كَانَ فِي السَّنَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی اسما بنتِ عمیس کی سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا اُنسے کہ ساتھ کس چیز کے جلاب لیتی ہو تم کہا ساتھ شبرم کے فرمایا کہ گرم ورم ہی کہا اسما نے پھر جلاب لیا مینے ساتھ سنا کے فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ہوتی کوئی چیز کہ ہوتی اُسمین شفا موت سے تو البتہ ہوتی بیچ سنا کے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن غریب ہی **ف** شبرم نام ایک گھانس کا ہی کہ دست لاتی ہی اور بعضون نے کہا کہ وہ دانہ ہی جوش دے کر پانی اُسکا پیتے ہین اور لفظ حار حار دونوں ساتھ حے مہملہ اور تشدید رے کے ہین اکثر صحیح نسخون مین اور اصول معتمدہ مین اور بعضون نے دوسری لفظ کو ساتھ جیم کے ضبط کیا ہی قبیل اتباع سے اور اتباع یہ ہی کہ ایک لفظ مہمل بعد لفظ موضوع کے کہ مناسبت تامہ ہی لاتے ہین واسطے مبالغہ کے جیسے جاد وراد اور ہر تقدیر معنے یہ ہین کہ شبرم نہایت گرم ہی کہ حار درجہ چہارم مین ہی اور اطبا نے منع کیا ہی اسکے استعمال سے بسبب زیادہ مسہل ہونے اسکے کے اور اخیر حدیث مین مبالغہ ہی بیچ تعریف سنا کے کہ شفا دیتی ہی امراض کثیرہ سے اور فضل کی ہی وہ عجیب دوا ہی کہ اصلا اسمین خوف ضرر کا نہین اور قریب باعتدال ہی اور حار ہی درجہ اول مین اور اسہال کرتی ہی صفرا اور سودا اور بلغم کو اور تقویت بخشتی ہی جرم قلب کو اور جملہ خاصیتون اسکی سے یہ ہی کہ نفع کرتی ہی وسواس سوداوی کو ۱۲ ح **وَعَنْ** اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ الدَّاءَ وَالدَّوَاءَ وَجَعَلَ لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءً فَتَدَاوَوْا وَلَا تَدَاوَوْا بِحَرَامٍ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ اور روایت ہی ابی درداء سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالے نے اوتاری ہی بیماری اور دوا اور مقرر کی ہی واسطے ہر بیماری کے دوا پس دوا کرو ولیکن نہ دوا کرو ساتھ حرام کے نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** ساتھ حرام کے یعنی مثل خمر اور خنزیر اور مانند انکی کے کہ جو حرام ہین دوا انکو اور بیچ نہی کے دوا کرنے سے ساتھ حرام چیزون کے مطلق اور ساتھ شراب کے علی الخصوص حدیثین متعدد آئی ہین ابن مسعود سے روایت ہی کہ خداے تعالے نے نہین رکھی شفا تمہاری اُن چیزون مین کہ حرام کی ہین اور جب طارق جعفی نے سوال کیا آنحضرت سے شراب کے بنانے کا منع فرمایا انکو انھون نے کہا کہ دوا کے لئے بناتا ہون مین فرمایا وہ دوا نہین ہی ملکہ دکھ ہی اور فرمایا من تداوی بالخمر فلا شفاہ اللہ اور بعضی روایات فقہیہ مین آیا ہی کہ اگر اطبا ے حاذق اتفاق کرین کہ اس بیماری کی سواے اسکے دوا نہین ہی جائز ہی دوا کرنی ساتھ اسکے لیکن وجود حاذقون کا اور اتفاق انکا اور انحصار دوا کے ایک چیز مین متعذر ہی ۱۲ ع **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّوَاءِ الْخَبِيْثِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دواے خبیث سے نقل کی یہ احمد اور ابوداؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** یعنے دواے نجس اور حرام کے استعمال سے منع فرمایا مراد خبیث سے دواے بدمزہ بدبو ہی کہ طبیعت اسکے استعمال سے متنفر ہو دوبھی خوبی کی

نفع او سمین کم تر ہوتا ہو بسبب نہ قبول کرنے طبیعت کے اور اس تقدیر پر نہی تنزیہی ہوگی ۔ وَعَنْ سَلْمٰی خَادِمَۃِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ قَالَتْ مَا کَانَ اَحَدٌ یَشْتَکِیْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَجَعًا فِیْ رَأْسِہٖ اِلَّا قَالَ احْتَجِمْ وَلَا وَجَعًا فِیْ رِجْلَیْہِ اِلَّا قَالَ اخْتَضِبْھُمَا
رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے سلمیٰ خادمہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سے کہ کہا نہیں کوئی شکوہ کرتا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیماری کا
بیچ سر اپنے کے یعنے اس بیماری کا کہ ہوتی کثرت خون سے مگر فرماتے بھری ہوئی سینگی کھچواؤ اور نہیں شکوہ کرتا درد کا بیچ پاؤں اپنے کے یعنے سوزش درد کا
کہ بسبب حرارت کے ہوتا مگر فرماتے مہندی لگاؤ انکو نقل کی یہ ابو داود نے ف یہ حدیث مطلق شامل ہے مردوں اور عورتوں کو لیکن لائق یہ ہے کہ اکتفا کرے مرد ساتھ مہندی
لگانے کے تلووں پر اور پرہیز کرے ناخنوں پر لگانے سے واسطے احتراز کرنے کے مشابہت عورتوں کی سے حتے الامکان ۔ وَعَنْھَا قَالَتْ مَا کَانَ
یَکُوْنُ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَرْحَۃٌ وَلَا نَکْبَۃٌ اِلَّا اَمَرَنِیْ اَنْ اَضَعَ عَلَیْہِ الْحِنَّاءَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے سلمیٰ سے کہ کہا
نہ پہونچتا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی زخم تلوار یا چھری یا مانند انکے کا اور نہ زخم پتھر یا کانٹے کا مگر فرماتے مجکو یہ کہ رکھوں اوپر مہندی نقل کی یہ
ترمذی نے ف اسلئے کہ مہندی کی برودت سے تخفیف ہوجاتی ہے تیزی حرارت اور الم زخم کے ۔ وَعَنْ اَبِیْ کَبْشَۃَ الْاَنْمَارِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَحْتَجِمُ عَلٰی ھَامَتِہٖ وَبَیْنَ کَتِفَیْہِ وَھُوَ یَقُوْلُ مَنْ اَھْرَاقَ مِنْ ھٰذِہِ الدِّمَاءِ فَلَا یَضُرُّہٗ اَنْ لَا
یَتَدَاوٰی بِشَیْءٍ لِشَیْءٍ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے ابی کبشہ انماری سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بھری ہوئی سینگی
کھچواتے تھے اپنے سر مبارک پر اور درمیان دونوں مونڈھوں اپنے کے اور فرماتے جو شخص کہ نکالے بعض ان خونوں میں سے پس نہیں ضرر کرتا اسکو
یہ کہ دوا کرے کچھ واسطے کسی بیماری کے نقل کی یہ ابو داود اور ابن ماجہ نے ف اپنے سر مبارک پر اسلئے احتمال ہے کہ کبھی سر پر سینگی کھچواتے ہوں
اور کبھی درمیان میں مونڈھوں کے اور احتمال یہ بھی ہے کہ دونوں جا سے کھچواتے ہوں الغرض اور خونوں میں سے ظاہر یہ ہے کہ مراد خون ان عضاؤں کا ہے
کا ہو یا مطلق خون فاسد ہر عضو کا کہ احتیاج ہو اسکے نکالنے کی ۔ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ عَلٰی وَرِکِہٖ
مِنْ وَثْءٍ کَانَ بِہٖ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے جابر سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگی کھچوائی یعنے بھری ہوئی اپنے کولے پر سبب موچ
کے کہ آئی تھی حضرت کے پاؤں مبارک میں نقل کی یہ ابو داود نے ف وثی ساتھ زبر واؤ اور جزم ث اور ہمزہ کے درد اور ضرب کہ پہونچے عضو کو بغیر
اسکے کہ ٹوٹ جاوے ۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ لَیْلَۃٍ اُسْرِیَ بِہٖ اَنَّہٗ لَمْ یَمُرَّ
عَلٰی مَلَاٍ مِّنَ الْمَلٰئِکَۃِ اِلَّا اَمَرُوْہُ مُرْ اُمَّتَکَ بِالْحِجَامَۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ
حَسَنٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ کہا خبر دی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر رات شب معراج کی سے یہ کہ نہیں گذرے اوپر کسی جماعت
کے فرشتوں میں سے مگر کہ حکم کیا انھوں نے حضرت کو یعنے پہونچایا انکو حکم الٰہی کہ حکم کرو اپنی امت کو ساتھ پچھنوں کے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے
اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے ف پچھنوں کی فضیلت کا سبب یہ ہے کہ پچھنے خون کو نواحی جلد سے اخراج کرتے ہیں اور سب اطبا
قائل ہیں اسکے کہ بلاد گرم میں پچھنے افضل ہیں فصد سے اسلئے کہ خون ان کا رقیق اور پختہ ہوتا ہے اور اوپر سطح بدن کے آجاتا ہے اور پچھنوں سے باہر نکلتا ہے
نہ فصد سے اور مراد امت سے وہ عرب ہیں کہ اسوقت میں موجود تھے یا مراد امت سے تمام حضرت کی ہے یا مراد امت سے عام ہیں کہ جنکو حاجت پڑی
خون نکلوانے کی حضرت صلعم کی امت میں سے ۔ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ اَنَّ طَبِیْبًا سَأَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ
ضِفْدَعٍ یَجْعَلُھَا فِیْ دَوَاءٍ فَنَھَاہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِھَا رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے عبد الرحمن بن عثمان سے یہ کہ تحقیق
ایک طبیب نے پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ڈالنے مینڈک کے بیچ دواؤں کے کہ درست ہے یا نہیں پس منع کیا اسکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل کرنے

اُسکے سے نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** قتل کرنیکا ... سے یعنے اُس کے سے دوا بین او بسبب اسکے حاصل ہو ... قصد ...
سو یہی اسکی وہ روایت کہ جابر سے بین آئی ہی نہی عن قتل الضفدع ... کہا ابن الملک نے شاید کہ حضرت نے منع کیا آنحضرت ... ہے ... ساتھ اُسکے یا تو اسکی نجاست و حرمت کے لئے کیونکہ نہیں جائز ہی دوا کی ساتھ حرام چیز کے یا واسطے کراہت طبع کے اور ... ساتھ ... لیتے کہ دیکھی حضرت نے اس میں مضرت زیادہ اُس چیز سے کہ دیکھی طبیب نے اس میں منفعت **ع** **وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَجِمُ فِي الْأَخْدَعَيْنِ وَالْكَاهِلِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَكَانَ يَحْتَجِمُ لِسَبْعَ عَشَرَةَ وَتِسْعَ عَشَرَةَ وَإِحْدَى وَعِشْرِينَ** اور روایت ہی انس سے کہ ما تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سینگی بھری ہوئی کھچواتے بیچ دو رگوں کے کہ دونوں طرف گردن کے ہین اور درمیان مونڈھوں کے نقل کی یہ ابو داؤد نے اور زیادہ کی ترمذی اور ابن ماجہ نے یہ عبارت اور تھے حضرت سینگی کھچواتے سترھوین تاریخ اور انیسوین تاریخ اور اکیسوین تاریخ **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْتَحِبُّ الْحِجَامَةَ لِسَبْعَ عَشَرَةَ وَتِسْعَ عَشَرَةَ وَإِحْدَى وَعِشْرِينَ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ** اور روایت ہی ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتے تھے سینگی ... سترھوین تاریخ اور انیسوین تاریخ اور اکیسوین تاریخ نقل کی یہ بغوی نے شرح السنہ مین **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ احْتَجَمَ لِسَبْعَ عَشَرَةَ وَتِسْعَ عَشَرَةَ وَإِحْدَى وَعِشْرِينَ كَانَ شِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ** اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کہ بھری ہوئی سینگی کھچواوے سترھوین اور انیسوین اور اکیسوین کو ہوتی ہی شفا ہر بیماری سے نقل کی یہ ابو داؤد نے **وَعَنْ كَبْشَةَ بِنْتِ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّ أَبَاهَا كَانَ يَنْهَى أَهْلَهُ عَنِ الْحِجَامَةِ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ وَيَزْعُمُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ يَوْمُ الدَّمِ وَفِيهِ سَاعَةٌ لَا يَرْقَأُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ** اور روایت ہی کبشہ بیٹی ابی بکرہ کی سے یہ کہ تحقیق انکے باپ تھے منع کرتے اپنے گھر کے لوگون کو سینگی کھچوانے سے منگل کے دن اور نقل کرتے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ دن منگل کا دن خون کا ہی یعنے غلبہ خون کا اس مین ایک ساعت ہی کہ نہین تھمتا خون یعنے پس اگر اس روز مین خون لیوے شاید کہ موافق اس ساعت کے پڑے اور ہلاک ہو جاوے نہ تھمنے خون سے نقل کی یہ ابو داؤد نے **وَعَنِ الزُّهْرِيِّ مُرْسَلًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ احْتَجَمَ يَوْمَ الْأَرْبِعَاءِ أَوْ يَوْمَ السَّبْتِ فَأَصَابَهُ وَضَحٌ فَلَا يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَقَالَ وَقَدْ أُسْنِدَ وَلَا يَصِحُّ** اور روایت ہی زہری سے بطریق ارسال کے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جو شخص سینگی کھچواوے بدھ کے دن یا ہفتہ کے دن پھر پہونچے اسکو کوڑھ پس نہ ملامت کرے مگر نفس اپنے کو نقل کی یہ احمد اور ابو داؤد نے اور کہا ابو داؤد نے کہ تحقیق اسناد کی گئی ہی یہ حدیث یعنے متصل ہی باعتبار راویون کے ایک راسناد مین اور صحیح نہین ہی وہ اسناد **ف** لیکن حاصل ہوتی ہی بسبب اسکے قوت مرسل کو اور مرسل حجت ہی ہمارے نزدیک اور تمام نقاد کے نزدیک **ع** **وَعَنْهُ مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ احْتَجَمَ أَوِ اطَّلَى يَوْمَ السَّبْتِ أَوِ الْأَرْبِعَاءِ فَلَا يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ فِي الْوَضَحِ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ** اور روایت ہی زہری سے بطریق ارسال کے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ بھری ہوئی سینگی کھچواوے یا لیپ کرے یعنے کسی عضو بدن پر دوا ہفتے کے یا بدھ کے پس نہ ملامت کرے مگر نفس اپنے کو بیچ پہونچ جانے کوڑھ کے نقل کی یہ بغوی نے شرح السنہ مین **وَعَنْ زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ رَأَى فِي عُنُقِي خَيْطًا فَقَالَ مَا هَذَا فَقُلْتُ خَيْطٌ رُقِيَ لِي فِيهِ قَالَتْ فَأَخَذَهُ فَقَطَعَهُ ثُمَّ قَالَ أَنْتُمْ آلُ عَبْدِ اللهِ لَأَغْنِيَاءُ عَنِ الشِّرْكِ سَمِعْتُ**

...

رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ الرُّقٰی وَالتَّمَائِمَ وَالتِّوَلَةَ شِرْکٌ فَقُلْتُ لِمَ تَقُوْلُ ھٰکَذَا لَقَدْ کَانَتْ عَیْنِیْ تَقْذِفُ وَکُنْتُ اَخْتَلِفُ اِلٰی فُلَانٍ الْیَھُوْدِیِّ فَاِذَا رَقَاھَا سَکَنَتْ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰہِ اِنَّمَا ذٰلِکَ عَمَلُ الشَّیْطَانِ کَانَ یَنْخَسُھَا بِیَدِہٖ فَاِذَا رُقِیَ کَفَّ عَنْھَا اِنَّمَا کَانَ یَکْفِیْکِ اَنْ تَقُوْلِیْ کَمَا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَذْھِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاءُکَ شِفَاءً لَا یُغَادِرُ سَقَمًا رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت زینب عورت عبداللہ بن مسعود کی سے کہ تحقیق عبداللہ نے دیکھا میری گردن میں ایک تاگا پس کہا کیا ہے یہ پس کہا میں نے تاگا ہے پڑھا گیا ہے واسطے میرے اس میں کہا زینب نے پس لیا عبداللہ نے اُس تاگے کو اور ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا اُسکو پھر کہا تم اے اہل عبداللہ کے البتہ بے پروا ہو شرک سے سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تحقیق منتر اور منکے اور ٹونکے شرک ہیں پس کہا میں نے کس طرح کہتے ہو اس طرح سے یعنے اور تکلم کرتے ہو مجھکو تم تو گمان کیے اور منتر کرنے کے باوجود یکہ میں نے منتر کرنے میں فائدہ پایا ہے البتہ تحقیق تھی آنکھ میری نکلی پڑتی بسبب درد کے اور میں آمد و رفت رکھتی تھی طرف فلانے یہودی کے پس جب منتر پڑھ کر دم کیا اسنے آنکھ پر آرام پایا آنکھ نے پس کہا عبداللہ نے نہیں ہے درد آنکھ کا در اچھا ہونا اُسکا بسبب منتر کے مگر کام شیطان کا تھا شیطان چونکتا تھا آنکھ کو اپنے ہاتھ سے پس جب منتر پڑھا گیا باز رہا شیطان آنکھ سے سوا اسکے نہیں کہ تھا کافی تجکو یہ کہ کہتی تو جیسا کہ تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتے کھو دے تو بیماری کو اے پروردگار لوگوں کی اور شفا دے تو ہی شفا دینے والا نہیں شفا مگر شفا تیری ایسی شفا کہ نہ چھوڑے بیماری کو نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** یہ جو فرمایا ہو شرک سے اور نہیں ہے کہ بیچ منتر اور منکے اور تولہ کے تمسک ساتھ ان افعال کے کر دکھ شرک کرتے ہیں اور متضمن شرک کو ہیں اسلیے کہ متعارف اس زمانہ میں منتر عہد جاہلیت کے تھے کہ مشتمل تھے مضمون شرک کو کذا قال الشیخ رح اور ملا علی رح نے لکھا ہو کہ مراد شرک سے اعتقاد اسکا ہو کہ یہ سبب قوی ہو اور اسکے لئے کچھ تاثیر ہو پس یہ شرک خفی ہو اور اگر اعتقاد کرے یہ کہ وہ موثر ہو پس وہ شرک جلی ہو اور منتر یعنے وہ منتر کہ اسمیں نام بت یا شیطان کا یا کلمہ کفر کا یا سوا اسکے وہ چیز ہو کہ نہیں جائز ہو شرعا اور اس میں داخل ہو وہ منتر کہ نہ معلوم ہوں معنے اسکے اور تمائم جمع تمیمہ کی ہو یہ معنے تعویذ کے کہ لڑکے کے گلے میں ڈالا جاوے اور یہاں وہ تعویذ مراد ہو کہ ہوں اسمیں اسماے الہی اور آیات اور دعائیں ماثورہ اور بعضوں نے کہا کہ تمیمہ کہتے ہیں منکے کو کہ عورتیں اولاد کے گلے میں ڈالتی ہیں بگمان اسکے کہ اسکو نظر نہیں لگتی ہو اور تولہ ساتھ زیر تے اور زبر واو و لام کے ایک قسم ہو سحر کی کہ ڈورے میں یا کاغذ میں واسطے محبت مرد و عورت کے کرتے ہیں اور شرک ہیں یعنے یہ سب کام اہل شرک کے ہیں اور متضمن شرک خفی یا شرک جلی کو ہیں جیسے کہ اوپر ذکر کیا گیا اور کام شیطان کا تھا یعنے یہ درد جو تیری آنکھوں میں تھا نہیں تھا درد حقیقۃً بلکہ ضربہ تھا ضربات شیطان سے **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ سُئِلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ النُّشْرَۃِ فَقَالَ ھُوَ مِنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہو جابر سے کہ کہا پوچھے گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نشرہ سے پس فرمایا کہ وہ عمل شیطان کا ہو نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** نُشرہ ساتھ پیش نون و سکون شین معجمہ کے ایک قسم ہو افسون کی کہ آسیب زدہ کے لئے کرتے ہیں اور قاموس میں ہو کہ نشرہ رقیہ یعنے افسون ہو کہ علاج کیا جاتا ہو ساتھ اسکے مجنون و مریض پس حاصل معنے اسکے رقیہ اور تعویذ ہیں پس مراد ساتھ نشرہ کے کہ اسکو عمل شیطان کہا وہ رقیہ ہو گا کہ عمل میں جلو طلسمات سے ہو مشتمل اسماء بتوں اور شیاطین کے گویا زبان عبرانی میں ہو کہ معلوم نہوں معنے اسکے نہ ساتھ قرآن اور اسماء الٰہی کے **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا اُبَالِیْ مَا اَتَیْتُ اِنْ اَنَا شَرِبْتُ تِرْیَاقًا اَوْ تَعَلَّقْتُ تَمِیْمَۃً اَوْ قُلْتُ الشِّعْرَ مِنْ قِبَلِ نَفْسِیْ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہو عبداللہ بن عمر سے کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے

نہیں پرواہ کرتا میں کسی عمل سے کہ کروں میں اگر پیوں میں تریاق یا لٹکاؤں تعویذ گلے میں یا کہوں میں شعر یعنے تصنیف کروں میں شعر اپنی طرف سے نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** نہیں پرواہ کرتا میں الخ یعنے اگر ان چیزوں میں سے کوئی چیز کروں تو میں ان لوگوں میں سے ہوں کہ پرواہ نہیں کرتے ہر چیز کے کرنے میں اور پرہیز نہیں کرتے نامشروع سے مقصود یہ ہے کہ کرنا ان چیزوں کا کام اس شخص کا ہے کہ بے قید اور بے پرواہ ہے کہ نامشروعات کے ان چیزوں کا استعمال حضرت نے اپنے لئے برا جانا کہ تریاق میں ہوتا ہے گوشت سانپ کا اور شراب [illegible] پس حرام ہے وہ اور اگر ایسا تریاق ہو کہ اسمیں حرام چیز نہ ہو تو کچھ مضائقہ نہیں اسکا اور بعضوں نے کہا کہ ترک اسکا بھی اولیٰ ہے عمل کرنے کو ساتھ اطلاق حدیث کے اور مراد تمیمہ سے تمیمہ جاہلیت کے ہیں یعنے منتر اور منکے اور نکلی اور ناخن وغیرہ اور جو کہ ساتھ قرآن اور اسماء الٰہی کے ہوں تو نہیں ہے اس میں حرمت بلکہ مستحب ہے [illegible] اور کہنا شعر کا بلکہ مراد ہے قصد کرنا شعر کہنے کا اور کہنا اپنے دل سے یہ بات حضرت کے سبب قول اللہ تعالیٰ کے فرمایا وما علمناه الشعر وما ينبغي له اور اگر بے قصد [illegible] زبان سے کلام موزوں نکلے وہ اور بات ہے داخل کہنے شعر کے اور مذموم نہیں اسلئے کہ اہل عرب [illegible] مطلق [illegible] شعر کہے نہیں کیونکہ حق تعالیٰ نے حضرت کو منزہ و معصوم کیا تھا مطلق شعر کہنے حضرت کے لئے روا رکھے پس کمال نقص ہے ساتھ حضرت کے اور یہ بھی حق غیر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے شعر مثل کلاموں کے ہے کہ اچھے مضمون کے اچھے ہیں اور برے مضمون کے برے [illegible] توجہ باطن کی اسکی طرف اور فساد [illegible] اور یہ [illegible] مکروہ یعنے کہنا شعر کا اور پینا تریاق کا اور لٹکانا تمائم کا حرام ہیں [illegible] کے تمام [illegible] شعر کا حرام نہیں بلکہ [illegible] اسمیں [illegible] مسلمان کی یا لوگوں [illegible] گناہ کی اور اسیطرح وہ تریاق کہ نہ ہو اسمیں کوئی حرام چیز مثل سانپ وغیرہ کے نہیں حرام [illegible] **وعن المغيرة بن شعبة قال** قال النبي صلى الله عليه وسلم من اكتوى او استرقى فقد برئ من التوكل رواه احمد والترمذي وابن ماجة اور روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص داغ لیوے یا منتر پھونکوائے پس تحقیق بری ہوا توکل سے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** یعنے داغ اور منتر [illegible] وقت حاجت کے ملیکن مقام توکل بالاتر ہے [illegible] فرمایا اللہ تعالیٰ نے وعلى الله فليتوكل المؤمنون [illegible] مبالغہ [illegible] غفلت اسکی کے رہنا [illegible] چنانچہ اسلئے کہا ہے امام غزالی نے کہ جو کوئی بند کرے دروازہ اپنا [illegible] کے کلا توکل سے [illegible] **وعن عيسى بن حمزة** قال دخلت على عبد الله بن عكيم وبه حمرة فقلت الا تعلق تميمة فقال نعوذ بالله من ذلك قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من تعلق شيئا وكل اليه رواه ابوداؤد اور روایت ہے عیسیٰ بن حمزہ سے کہا گیا میں عبد اللہ بن عکیم کے پاس ایسے حال میں کہ ان پر بیماری حمرہ کی تھی پس کہا میں نے کیوں نہیں لٹکاتے تعویذ [illegible] پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ اللہ کے اس سے فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص لٹکاوے کسی چیز کو سونپا جاتا ہے طرف اسکی نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** کہا طیبی نے شاید عبد اللہ نے پناہ مانگی ساتھ اللہ کے لٹکانے تعویذ [illegible] تعویذ [illegible] اور مانند انکے کہ اس اعتقاد سے کہ یہ چیزیں نفع دیتی ہیں [illegible] سپرد کیا جاتا ہے طرف اسکے یعنے محروم کیا جاتا ہے اعانت و امداد الٰہی سے [illegible] نفع دیتی ہیں مقصود ترغیب دلانی ہے اوپر تفویض و توکل کے **وعن عمران بن حصين** ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا رقية الا من عين او حمة رواه احمد والترمذي وابوداؤد ورواه ابن ماجة عن بريدة اور روایت ہے عمران بن حصین سے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں منتر مگر نظر سے یا ڈنگ زہردار سے یعنے بچھو [illegible] نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابوداؤد نے اور روایت کی یہ ابن ماجہ نے بریدہ سے **وعن انس** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا رقية الا من عين او حمة او دم رواه ابوداؤد

اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں تاثیر کرتا منتر مگر نظر سے یا ڈنک سے زہردار کے یا خون سے نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف**
اس حدیث میں لفظ خون کا زیادہ آیا اور علمانے مراد اس سے خون نکسیر کا رکھا ہے اور اگر عام مراد رکھیں کہ جو بیماریاں خون کے سبب سے ہوں خواہ بسبب
روان ہونے خون کے یا بسبب فساد خون کے تو بھی جائز معلوم ہوتا ہے واللہ اعلم اور ابوداؤد کی ایک روایت میں الا فی نفس آیا ہے بجائے الا فی عین کے اور کہا علمانے
کہ مراد نفس سے نظر ہے اور حمۃ آیا ہے اور دم کے اور رقیۃ آیا ہے کہ معنی کاٹنے کے ہے دانتوں سے جیسے کہ سانپ و مانند اسکے کا اور منتر بہت بیماری کو دفع ہے مانند [illegible]
و دانتوں وغیرہ کے جیسے کہ احادیث میں آیا ہے اور صحیح مسلم میں آیا ہے کہ جبرئیل پیغمبر کے پاس آئے جس حال میں کہ حضرت بیمار تھے کہا جبرئیل نے بسم اللہ ارقیک
من کل داء یؤذیک [illegible] ساتھ حصر کے اس حدیث میں مبالغہ ہے [illegible] اور نفع و نسبت [illegible] اور شائع
اور متعارف ہے درمیان لوگوں کے بیچ **وعن** اسماء بنت عمیس قالت یا رسول اللہ ان ولد جعفر تسرع الیہم العین افاسترقی
لھم قال نعم فانہ لو کان شیء سابق القدر لسبقتہ العین رواہ احمد والترمذی وابن ماجۃ **ترجمہ** اور روایت ہے
اسماء بیٹی عمیس سے کہ کہا یا رسول اللہ تحقیق اولاد جعفر طیار کی جلدی پہنچتی ہے طرف انکے نظر یعنی بسبب خوبصورت اور خوب سیرت ہونے انکے
کیا منتر پڑھوا دیا کروں میں واسطے انکے فرمایا ہاں اسلئے کہ تحقیق اگر ہوتی کوئی چیز سبقت لیجانے والی تقدیر سے تو سبقت لیجاتی اس سے نظر [illegible] عظیم ہے بیچ جائز ہونے منتر
پڑھوانا اسکے نقل کیا یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** جیسے بعضی نظر بسبب حسد [illegible] تاثیر ہو جاتی ہے [illegible] نظر مارنے والوں اور
واصلوں کی [illegible] کہ کافر کو مومن کر دیتی ہے اور فاسق کو صالح اور بخیل کو جواد **وعن** الشفاء بنت عبد اللہ قالت دخل رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم وانا عند حفصۃ فقال الا تعلمین ہذہ رقیۃ النملۃ کما علمتیہا الکتابۃ رواہ ابوداؤد اور روایت ہے شفا بیٹی عبداللہ کی یہ کہا
داخل ہوئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس حال میں کہ میں بیچ نزدیک حفصہ کے تھی فرمایا کیا نہیں سکھلاتی تو اسکو یعنی حفصہ کو منتر نملہ کا جیسا کہ سکھلایا تو نے اسکو لکھنا
نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** شفا ساتھ زیر شین کے بیٹی عبداللہ بن عبد شمس کی قرشیہ [illegible] انکا لیلی [illegible] مسلمان ہوئی
پہلے ہجرت کے اور [illegible] فاضلہ عاقلہ [illegible] میں اور حضرت انکے [illegible]
کے وقت آرام کرنیکے [illegible]
[illegible] مسلمان ہوئیں [illegible]
ایام جاہلیت میں منتر نملہ کے [illegible] کہ آپ کے آگے عرض [illegible]
حفصہ کے تئیں اور بعضے کہتے ہیں کہ یہ کلام حضرت سے بطور تعریض کے تھا حفصہ کو [illegible] وہ قصہ سورہ تحریم
میں مذکور ہے اور مراد رقیہ نملہ سے چند کلمات ہیں کہ مشہور تھے درمیان انکے [illegible] رقیہ نملہ حقیقۃ کہ
اسمیں کچھ خرافات تھا اور منع فرمایا تھا اس سے پس کیونکر حکم فرماتے اسکے سکھانے کا اور کلمات مشہور یہ ہیں العروس تحتفل وتختضب وتکتحل
وکل شیء تفتعل غیر ان لا تعصی الرجل اور حاصل مضمون ان کلمات کا یہ ہے کہ عورت آراستہ کرتی ہے اپنے بدن [illegible] فرمانی مرد کی پس آنحضرت نے تعریض
کی حفصہ کو اور تادیب کیا انکو نافرمانی کرنے پر اور افشاء سر کرنے پر اور عورتوں کو لکھنے کے سکھانے سے ایک حدیث میں نہی آئی ہے کہ فرمایا
لا تعلموا الکتابۃ اور اس حدیث سے جواز سمجھا گیا پس یہ حکم پہلے نہی سے ہوگا اور بعضوں نے کہا کہ عورتیں آنحضرت کی مخصوص تھیں ساتھ
بعضے احکام و فضائل کے اور نہی کتابت سے محمول ہے اوپر تمام عورتوں پر کہ خوف فتنہ کا وہاں متصور ہے اور یہاں نہیں اور کہا خطابی نے
کہ اسمیں دلیل ہے اوپر اسکے کہ سکھانا کتابت کا عورتوں کو مکروہ نہیں کہ یہ جائز ہوا اسوقت کی عورتوں کو نہ بعد فساد زمانہ کے اور کہا

لا اصل لہ ع وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ بَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ يُصَلِّي فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى الْاَرْضِ فَلَدَغَتْهُ عَقْرَبٌ فَتَنَاوَلَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَعْلِهِ فَقَتَلَهَا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْعَقْرَبَ مَا تَدَعُ مُصَلِّيًا وَلَا غَيْرَهُ اَوْ نَبِيًّا وَغَيْرَهُ ثُمَّ دَعَا بِمِلْحٍ وَمَاءٍ فَجَعَلَهُ فِي اِنَاءٍ ثُمَّ جَعَلَ يَصُبُّهُ عَلَى اِصْبَعِهِ حَيْثُ لَدَغَتْهُ وَيَمْسَحُهَا وَيُعَوِّذُهَا بِالْمُعَوِّذَتَيْنِ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ

اور روایت ہے حضرت علی سے کہا اسوقت کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] پس کہا خدا [illegible] پس کاٹا حضرت کی انگلی میں بچھو نے [illegible] حضرت نے [illegible] لعنت کرے اللہ بچھو کو نہیں چھوڑتا نمازی کو اور غیر نمازی کو [illegible] پھر منگایا [illegible] شروع [illegible] اسکو اپنے اس جگہ کو [illegible] انگلی [illegible] اس جگہ کاٹا تھا بچھو نے اور ملتے تھے [illegible] دونوں حدیثیں بیہقی نے شعب الایمان میں وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ [illegible] اُمِّ سَلَمَةَ بِقَدَحٍ مِنْ مَاءٍ وَكَانَ اِذَا اَصَابَ الْاِنْسَانَ عَيْنٌ اَوْ شَيْءٌ بَعَثَ اِلَيْهَا مِخْضَبَهُ فَاَخْرَجَتْ مِنْ شَعْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ تُمْسِكُهُ فِي جُلْجُلٍ مِنْ فِضَّةٍ فَخَضْخَضَتْهُ لَهُ فَشَرِبَ مِنْهُ قَالَ فَاطَّلَعْتُ فِي الْجُلْجُلِ فَرَاَيْتُ شَعَرَاتٍ حُمْرًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

[illegible] عثمان بن عبداللہ بن موہب سے کہا بھیجا مجھکو [illegible] ام سلمہ [illegible] مرض [illegible] پس [illegible] ایک [illegible] چاندی کا برتن تھا مانند [illegible] خوشبوئی کے سرخ ہو گئے تھے

وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ نَاسًا مِنْ اَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَمْاَةُ جُدَرِيُّ الْاَرْضِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَمْاَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ وَالْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ وَهِيَ شِفَاءٌ مِنَ السُّمِّ قَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ فَاَخَذْتُ ثَلَاثَةَ اَكْمُؤٍ اَوْ خَمْسًا اَوْ سَبْعًا فَعَصَرْتُهُنَّ فَجَعَلْتُ مَاءَهُنَّ فِي قَارُورَةٍ وَكَحَلْتُ بِهِ جَارِيَةً لِي عَمْشَاءَ فَبَرَاَتْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہ تحقیق لوگوں نے اصحاب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم میں سے کہا واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ کھنبی چیچک ہے زمین کی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کھنبی قسم من سے ہے اور پانی اسکا شفا ہے واسطے آنکھ کے اور عجوہ کہ قسم نفیس کھجور کی ہے بہشت سے ہے اور وہ شفا ہے زہر سے کہا ابوہریرہ نے پس لیں میں نے تین کھنبیاں یا پانچ یا سات اور نچوڑا میں نے انکو یعنے کوٹ کر عرق انکا نچوڑا اور رکھا میں نے انکا پانی شیشے میں اور بطور سرمہ کے دیا میں نے اسکو ایک اپنی لونڈی چندھی کی آنکھ میں پس اچھی ہو گئی وہ نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن ہے ف چیچک ہے الخ یعنے جیسے دانہ چیچک کے فضلات ردیہ ہیں کہ لڑکوں کے پوست میں سے باہر نکلیاتے ہیں ایسے ہی یہ کھنبی بھی فضلہ زمین کا ہے کہ زمین سے نکلتی ہے یہ بات صحابہ نے ازراہ مذمت کھنبی کے کہی پس آنحضرت نے اسکی تعریف کی اور منفعت اسکی بیان کی کہ کھنبی من سے ہے یعنے جملہ عطایا سے ہے کہ منت رکھی اللہ تعالے نے اپنے بندوں پر ساتھ اسکے کہ بے مشقت بونے اور پانی دینے کے زمین سے نکلی اور خوراک انکی ہوئی اور بعضوں نے کہا کہ مشابہت دی اُس من کے ساتھ کہ حضرت موسٰی کی قوم پر اُترتی تھی یعنے جیسے وہ بے مشقت اُترتی تھی ویسے ہی یہ بھی بے مشقت تخم ریزی وغیرہ کے نکلتی ہے اور یہ ظاہر تر ہے اسلئے کہ ایک روایت میں آیا ہے الکماۃ من المن والمن من الجنۃ اور پانی اسکا الخ کہا نووی نے کہ کہا بعضوں نے کہ نرا پانی کھنبی کا شفا ہے اور بعضوں نے کہا ملا کر ساتھ کسی دوا کے اور بعضوں نے کہا کہ اگر ہو واسطے

[illegible]

ٹھنڈک آنکھوں کی گرمی کے تو نرا پانی شفا ہو اور اگر ہو غیر اسکے تو ملا کر ساتھ اور دوا کے اور صحیح بلکہ صواب یہ ہے کہ نرا پانی شفا ہو مطلق چنانچہ دیکھا میں نے بعضے مشائخ زمانہ
اپنے کے تئیں کہ بینائی بالکل جاتی رہی تھی پھر دیکھنے لگے پانی اسکے کے لگانے سے بسبب اعتقاد کرنے کے ساتھ حدیث کے اور متبرک جاننے کے کے شفائے کامل پانی **وَعَنْهُ قَالَ قَالَ**
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَعِقَ الْعَسَلَ ثَلَاثَ غَدَوَاتٍ فِي كُلِّ شَهْرٍ لَمْ يُصِبْهُ عَظِيمٌ مِنَ الْبَلَاءِ اور روایت ہے انہیں ابی
ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی چاٹے شہد تین دن ہر مہینے میں صبح کو نہیں پہنچتی اسکو بڑی بلا ف یعنے برکت اور خاصیت شہد سے بلائے
عظیم دفع ہوتی ہے جو بہ آئے حقیقی اور کہا صاحب سفر السعادہ نے کہ آنحضرت ہر روز ایک پیالہ میں شہد ساتھ پانی کے ملا کر گھونٹ گھونٹ نوش کرتے تھے انتہی اور لکھا ہے علما نے
کہ بیچ پینے شہد کے پانی میں ملا کر ایسی حفظ صحت ہے کہ راہ نہیں پاتی معرفت اسکی کی مگر فضلائے اطبا اسیلئے کہ پینا شہد کا اور چاٹنا اسکا نہار منہ ازالہ کرتا ہے بلغم کو اور دھوتا ہے
معدہ کو اور ... بولزجت اور فضلوں کو اور گرم کرتا ہے معدہ کو ساتھ اعتدال کے اور کھولتا ہے سدوں کو ش **وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ**
قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالشِّفَائَيْنِ الْعَسَلِ وَالْقُرْآنِ رَوَاهُمَا ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَقَالَ وَالصَّحِيحُ
أَنَّ الْأَخِيرَ مَوْقُوفٌ عَلَى ابْنِ مَسْعُودٍ اور روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لازم پکڑو دو شفاؤں کو کہ شہد اور قرآن میں نقل کین یہ دونو
حدیثیں ابن ماجہ نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں اور کہا بیہقی نے صحیح یہ ہے کہ حدیث دوسری یعنے علیکم بالشفائین حدیث مرفوع نہیں ہے بلکہ موقوف ہے
ابن مسعود پر یعنے انکا قول ہے ف شہد میں شفا ہے بسبب اس قول اللہ تعالے کے فیہ شفاء للناس اور قرآن کے حق میں فرمایا ہدی وشفاء لما فی الصدور لیکن شہد
شفا ہے بیماری ظاہری کی اور قرآن بیماری ظاہر و باطن کی چنانچہ اسیلئے فرمایا کہ ہدی وشفاء ش **وَعَنْ أَبِي كَبْشَةَ الْأَنْمَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ**
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ عَلَى هَامَتِهِ مِنَ الشَّاةِ الْمَسْمُومَةِ قَالَ مَعْمَرٌ فَاحْتَجَمْتُ أَنَا مِنْ غَيْرِ سَمٍّ كَذٰلِكَ فِي يَافُوخِي فَذَهَبَ
حُسْنُ الْحِفْظِ عَنِّي حَتّٰى كُنْتُ أُلَقَّنُ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ فِي الصَّلٰوةِ رَوَاهُ رَزِينٌ اور روایت ہے ابی کبشہ انماری سے
تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لئے درمیان سر پر بسبب بیماری کے کہ ہوئی تھی کہ کھائی بکری زہر دار کے سے کہا معمر نے کہ راوی اس حدیث کے
ہے پس پچھنے لیے میں نے بغیر کھانے زہر کے اسی طرح سے درمیان سر پر پس جاتی رہی خوبی حافظ کی مجھسے یہانتک کہ سکھلایا جاتا تھا میں الحمد نماز میں ف اس سے
معلوم ہوا کہ خون نکلوانا سر میں سے بغیر علت زائد کے کہ محتاج کرے خون نکالنے کا باعث ضرر کا حافظہ میں ہے ت **وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ**
يَا نَافِعُ يَنْبَغُ بِيَ الدَّمُ فَأْتِنِي بِحَجَّامٍ وَاجْعَلْهُ شَابًّا وَلَا تَجْعَلْهُ شَيْخًا وَلَا صَبِيًّا قَالَ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ سَمِعْتُ رَسُولَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْحِجَامَةُ عَلَى الرِّيقِ أَمْثَلُ وَهِيَ تَزِيدُ فِي الْعَقْلِ وَتَزِيدُ فِي الْحِفْظِ وَتَزِيدُ الْحَافِظَ
حِفْظًا فَمَنْ كَانَ مُحْتَجِمًا فَيَوْمَ الْخَمِيسِ عَلَى اسْمِ اللّٰهِ وَاجْتَنِبُوا الْحِجَامَةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَوْمَ السَّبْتِ وَيَوْمَ الْأَحَدِ
وَاحْتَجِمُوا يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الثُّلَاثَاءِ وَاجْتَنِبُوا الْحِجَامَةَ يَوْمَ الْأَرْبِعَاءِ فَإِنَّهُ الْيَوْمُ
الَّذِي أُصِيبَ بِهِ أَيُّوبُ فِي الْبَلَاءِ وَمَا يَبْدُو جُذَامٌ وَلَا بَرَصٌ إِلَّا فِي يَوْمِ الْأَرْبِعَاءِ أَوْ لَيْلَةِ الْأَرْبِعَاءِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے نافع سے کہ کہا
کہا ابن عمر نے اے نافع جوش کیا ہے میرے بدن میں خون نے پس بلا لا میرے پاس سینگی والے کو کہ کھینچے لہو اور اختیار کر جوان کو اور نہ اختیار کر بوڑھے کو اور نہ لڑکے کو
یعنے تو سینگی اچھی طرح کھینچے کا کہا نافع نے اور کہا ابن عمر نے کہ سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے بھری ہوئی سینگی کھچوانی نہار منہ بہتر ہے اور وہ
زیادہ کرتی ہے عقل میں اور زیادہ کرتی ہے حفظ میں یعنے اسکو کہ حافظہ نہیں رکھتا اور زیادہ کرتی ہے حافظ کو حافظہ یعنے کمال حافظہ پس جو شخص کہ ہو
سینگی کھچوانے والا پس کھچواوے دن جمعرات کے اوپر نام اللہ تعالے کے اور بچو سینگی کھچوانے سے دن جمعہ کے اور دن ہفتے کے اور دن اتوار کے اور سینگی
کھچواؤ پیر کے دن منگل کے دن اور بچو سینگی کھچوانے سے دن بدھ کے اسلئے کہ وہ ایسا دن ہے کہ پڑے اسمیں ایوب بلا میں اور نہیں ظاہر ہوتا جذام اور نہ کوڑھ

مگر بیچ دن بدھ کے یا بدھ کی رات کو ف پڑے اسمین عیوب بلا مین ظاہر یہ ہے کہ سبب پڑنے کا بلا مین لینا پچھنون کا تھا بدھ کے دن اور غیر دن نے اور
بھی اسباب ہے کہ ذکر کئے ہین شاید کہ یہ جملہ اُن اسباب سے ہو اور لکھا ہے علما نے کہ حدیث کبشہ بنت ابو بکرہ سے کہ فصل دوسری مین گذری معلوم ہوا کہ خون
لینا منگل کے دن خوب نہین ہے اور اس حدیث مین برخلاف اسکے آیا جواب اسکا یہ ہے کہ برتقدیر صحت حدیث کبشہ کی مراد یہان یہ ہے کہ منگل کہ سترھوین
تاریخ واقع ہو جیسے کہ حدیث آیندہ مین آتا ہے اور مگر بیچ دن بدھ کے ظاہر یہ ہے کہ یہ حصر باعتبار غالب اور از راہ مبالغہ کے ہے ۔ع ح ۔

وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحِجَامَةُ يَوْمَ الثُّلٰثَاءِ لِسَبْعَ عَشْرَةَ مِنَ الشَّهْرِ دَوَاءٌ لِدَاءِ السَّنَةِ رَوَاهُ حَرْبُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْكِرْمَانِيُّ صَاحِبُ اَحْمَدَ وَلَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِذٰلِكَ هٰكَذَا فِي الْمُنْتَقٰى وَرَوٰى رَزِيْنٌ نَحْوَهٗ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ؓ روایت ہے معقل بن یسار سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بھری ہوئی سینگی کھچوانی
منگل کے دن سترھوین تاریخ مہینے کے سے دوا ہے واسطے بیماری برس روز کے نقل کی یہ حرب بن اسمعیل کرمانی نے کہ مصاحب ہے امام احمد بن حنبل کا
اور نہین اسناد اس حدیث کی ایسی قوی کہ اسپر اعتماد کرین اسی طرح سے ہے منتقی مین کہ کتاب ابن جارود کی اور روایت کی رزین نے مانند اسکے
ابی ہریرہ سے ف منگل کے روز سینگی کھنچنے مین روایتین مختلف آئی ہین بہتر یہ لائق ہے کہ پرہیز کرے اس سے جبتک کہ نہو سخت اسکی ضرورت
واللہ اعلم ع ح ف چونکہ ابہ ذکر سحر وغیرہ کا ہے مناسب اسکے بیان کرنا تفصیل اقسام سحر کا ضرور پڑا اور مولانا عبد العزیز محدث دہلوی رحمہ نے احکام
و اقسام سحر کی تفسیر مین تحت آیہ واتبعوا ما تتلوا الشیاطین کے خوب تفصیل سے لکھے ہین ترجمہ اسکا خلاصہ کر کر لکھا جاتا ہے تاکہ مفید ہو جاننا چاہیے کہ حکم سحر کا
مختلف ہے اگر سحر مین کوئی قول یا فعل کہ موجب کفر کا ہو مانند ذکر شنیع نام بتون کے اور ارواح خبیثہ کے ساتھ ایسی تعظیم کہ کہ شایان رب العزت ہے
مانند ثابت کرنے عموم علم اور قدرت اور غیب دانی اور مشکلکشائی کے یا ذبح بغیر اسم اللہ یا بسم غیر اللہ وغیر ذلک واقع ہو بلا شبہ وہ سحر کفر ہے اور کرنے والا
اسکا مرتد ہے اور اسی طرح جو کوئی کہ اس طرح کا سحر واسطے کسی مطلب اپنے کے کروا دے دیدہ و دانستہ تو وہ بھی کافر ہو گیا اور احکام مرتد
کے اسپر جاری ہون گے اگر مرد ہے تو اسکو تین روز تک مہلت دینی چاہیے تا توبہ کرے اور اس قول و فعل سے تبرا کرے اور بعد تین دن کے اگر توبہ اسکی
درست نہوئی تو اسکو مار ڈالین اور پھینک دین اور بیچ مقابر مسلمانون کے اُسکو دفن نکرین اور بطور مسلمانون کے اُسکو تجہیز و تکفین نکرین اور اسکے لئے
فاتحہ اور درود و صدقات ندین اور اگر عورت ہے تو اُسکو بھی نزدیک امام شافعی کے بطریق مردون کے بعد از مہلت دینے تین روز کے مار ڈالین اور نزدیک امام
اعظم رح کے قید کرین ہمیشہ کو تا توبہ نصوح کرے اور اگر سحر مین کوئی قول یا فعل موجب ارتداد کفر کا نہو لیکن کرنے والا اسکا دعوی کرتا ہے کہ مین
اپنے سحر سے کار خدائی کرسکتا ہون مثلاً آدمیون کی صورتون کو بصورت جانورون کے یا پتھر کو لکڑی یا لکڑی کو پتھر کرسکتا ہون یا کام پیغمبرون کے
اور معجزات انکے کرسکتا ہون مانند اڑنے کے ہوا مین اور قطع کرنے مسافت ایک مہینے کے ایک لحظہ مین پس وہ بھی کافر اور مرتد ہوتا ہے پس سب احکام مذکورہ
بسبب نفس سحر کے اور اگر کہتا ہے کہ ان اعمال بد سیرت مین ایک خاصیت ہے کہ بسبب اسکے قتل نفس یا بیمار کرنا تندرست کا اور تندرست کرنا بیمار کا
اور پہونچانا مس کا اور فاسد کرنا خیال کا کرسکتا ہون پس یہ سحر جھوٹ باندھنا اور فسق ہے کرنے والا اسکا بڑا فاسق ہے اگر اپنے سحر سے نفس
معصومہ کو ہلاک کرے تو مانند قتال اور پھانسی دینے والے کے اسکو مار ڈالین اسلئے کہ سعی کرنے والا ساتھ فساد کے ہے اور اسباب مین درمیان ساحر
ساحرہ کے کچھ فرق نہین یہ ہے جو کچھ کہ امام فخر الدین رازی اور علمائے حنفیہ نے تنقیح کیا ہے اور ایک روایت مین امام اعظم رح سے یون آیا ہے کہ جبکسیکو معلوم
کرین کہ وہ سحر کرتا ہے اور ساتھ اقرار و تنبیہ کے یہ بات ثابت ہو تو اسکو مار ڈالنا چاہیے اور طلب توبہ کی اُس سے نکرنی چاہیے اور اگر کہے کہ مین سحر کیا
کرتا ہون اور توبہ کرتا ہون تو اسکی بات کو قبول نکرنا چاہیے اور اگر کہے کہ مین سابق مین سحر کرتا تھا اور ایک مدت سے اس شغل کو ترک کر دیا ہے

مین نے تو اُسکے قول کو قبول کرین اور اُسکے خون سے درگذر کرین اور امام شافعی رح کے نزدیک اگر ایک شخص نے سحر کیا اور بسبب سحر اسکے کے سحر زدہ مر گیا ساحر سے
پوچھنا چاہئیے اگر وہ اقرار کرے کہ مین نے اُسکو سحر سے مارا اور میرا سحر اکثر اوقات مار ڈالتا ہے تو اُسپر قصاص واجب ہوتا ہے اور اگر کہے کہ مین نے اسکو سحر کیا ہے لیکن سحر میرا
کبھی مار ڈالتا ہے اور کبھی نہین پس یہ قتل شبہ عمد ہوا احکام شبہ عمد کے جاری کرنے چاہئین اور اگر کہے کہ مین نے اور کو سحر کیا تھا اتفاقاً نام اسکا ساتھ نام اسکے
موافق پڑا اثر اسکا بیچ جگہ اسکے پڑا اور اسمین تاثیر کی پس یہ قتل خطا ہوا احکام خطا کے اسپر جاری ہونے چاہئین اور یہان ایک شبہ ہے کہ اکثر خاطرون مین وارد ہوتا ہے
حاصل اسکا یہ ہے کہ افعال خارقہ عادت کہ محض قدرت الہی سے صادر ہوتے ہین اکثر اوقات اولیا سے ظہور مین آتے ہین مانند تقلیب اعیان اور تبدیل
صورتون کے اور ایسے ہی وہ افعال کہ مشابہ معجزات پیغمبرون کے ہین مانند زندہ کرنے موتے کے اور قطع کرنے مسافت طویلہ کے ایک ساعت مین اور
مانند انکے کے اولیا سے کثیر الوقوع ہین اور احوال لکھنے والے ان اولیا کے اُن افعال کو بیچ کرامات و مناقب اُن اولیا کے لکھتے ہین اگر
نسبت کرنا فعل الہی کا ساتھ غیر کے کفر ہو تو یہان بھی کفر لازم آوے اور اگر بنظر سبب ظاہری کے کہ وہ غیر رکھتا ہے کفر نہو تو ساحر کے حق مین کیون
حکم کفر کا کیا جاوے بلکہ بیچ حال دعوتون کے اور بعض اہل خوانون کے کہ ساتھ سیفی اور دعوات کے مانند ان عجائبات کے بہت ظاہر کرتے ہین مشابہت
تمام ساتھ ساحرون کے بہم پہونچتی ہے اور فرق انمین کیا ہے جواب اسکا یہ کہ افعال خارقہ عادت خواہ مشابہ ساتھ معجزات پیغمبرون کے ہون خواہ اور
جنس سے سب اللہ تعالے کے قبضہ قدرت مین ہین اور اُسی کے ارادہ اور پیدا کرنے سے صادر ہوتے ہین اور اُن افعال مین کہ اولیا کے ہاتھ سے
صادر ہوتے ہین اور اُن افعال مین کہ ساحرون سے صادر ہوتے ہین اسباب مین فرق نہین ہے مگر یہی فرق ہے کہ اولیا اور دعوتی اور عزائم خوان
اُن افعال کو نسبت غیر خدا کی طرف نہین کرتے بلکہ طرف قدرت اللہ تعالے کے یا خواص اسماء اُسکے کے نسبت کرتے ہین پس شرک نہین لازم آتا اور
ساحر اون افعال کو نسبت غیر خدا کی طرف کرتے ہین کہ وہ ارواح خبیثہ اور بعضے منترون کے اور نام بتون کے ہین اور اسلیے اُن افعال کو اپنے
قابو اور حکم مین جانتے ہین اور اُن افعال پر اُجرت لیتے ہین اور بھینٹ چڑھاتے ہین اور نذرین اور قربانیان واسطے اُن ارواح خبیثہ اور
اُن بتون کے درخواست کرتے ہین پس شرک صریح لازم آتا ہے اور موجب کفر کا ہوتا ہے مانند اسی کے کہ افعال عادت الہی کو مانند بخشنے فرزند کے
اور فراخ کرنے رزق کے اور شفا دینے کے اور مانند انکے کو مشرک نسبت ارواح خبیثہ اور بتون کی طرف کرتے ہین اور کافر ہوتے ہین اور موحد
تاثیر اسماء الہی سے یا خواص مخلوقات اُسکے سے کہ دوائین ہین جانتے ہین یا تاثیر دعاؤن مقبول بندون اُسکے سے کہ اُسکی جناب سے درخواست کر کر حاجت روائی
کرواتے ہین سمجھتے ہین اور اُنکے ایمان مین خلل نہین آتا اسی طرح پر آدمیم پر آنکہ حقیقت سحر کی کیا ہے اور اقسام اُسکے کتنے ہین اور کون سی قسم اسکی موجب
کفر کی ہے اور کون سی موجب فسق کی اور کونسی مباح کہ شریعت مین جائز ہے تفصیل اس بحث کی طویل ہے مجمل اسکا یہ کہ حقیقت سحر کی حاصل کرنا
قدرت کا ہے اوپر افعال عجیبہ خارقہ عادت کے بسبب مزاولت اسباب خفیہ کے بغیر توسل کے جناب الہی مین ساتھ دعا یا پڑھنے اسماء اللہ تعالے کے اور بغیر
نسبت کرنے اُن افعال کے طرف قدرت اللہ تعالے کے اور چونکہ اسباب خفیہ عالم مین کتنی طرح کے ہین سحر کی بھی کتنی قسمین ہوئین اور ضبط اُن اقسام
کا یہ ہے کہ سبب خفی یا تاثیر روحانیات کی ہے یا تاثیر جسمانیات کی اور روحانیات یا روحانیات کلیہ مطلقہ ہین مانند روحانیات کواکب اور افلاک اور روحانیات عناصر
کے یا روحانیات جزئیہ خاصہ ہین مانند روحانیات اشخاص اور جن اور شیاطین کے اور جانون کے کہ بعد مرنے بدنون مین سے نکل گئی ہین کہ اُن جانون
کو بعد اسکے مسخر کرنے کے اپنے کام مین بیر کہتے ہین لغت ہندی مین اور جسمانیات یا تو بسبب ترکیب اور اجتماع کیفیات کے تاثیر عجیب کرتے ہین یا بسبب
خواص کے یعنے بمقتضاے صور نوعیہ کے بغیر توسط کیفیات کے مانند جذب مقناطیس کے لوہے کو پھر طریق حاصل کرنے مناسبت کا ساتھ روحانیات
کے اور طریق کھینچنے تاثیر اُنکی کا یاد کر کرنا نامون اُنکے کا ہے اور التجا کرنی طرف اُنکے ساتھ شرائط معتبرہ کے یا بنانا صورتون مناسبہ کا

اور کرنا عملوں مرغوبہ آنکے کا یا پڑھنا اُس کلام کا کہ مفردات اُس کلام کے بغیر ملاحظہ ترکیب کے اشارہ کرتے ہیں طرف عظمت ایک روح کے ارواح میں سے
یا اوپر عظمت ایک فعل عجیب کے کہ اُس سے کبھی صادر ہوا تھا اور زبان خاص و عام کے ساتھ مدح اور ثنا اُسکے کی جاری ہوئی تھی سب اقسام سحر نے بنظر ان
شغوق کے تعدد و کثرت پیدا کیا لیکن جو کچھ کہ رائج اور معمول ہے چند قسم ہے ایک قسم اُس سے کہ عمدہ اقسام ہے سحر کلدانیین کا ہے جو اہل بابل ہیں کہ حضرت ابراہیم علی نبینا
وعلیہ الصلوۃ والسلام واسطے رد مذہب و باطل کرنے عقیدہ اُنکے کے مبعوث ہوئے تھے اور اصل اس علم کا ماخوذ ہاروت و ماروت سے ہے کہ اہل بابل
اُنسے سیکھ کر کام میں لاتے تھے اور اُسمیں تعمق بہت کیا اور کلدانیین کہ بابل میں سکونت رکھتے تھے بہت اس علم میں مشغول رہتے تھے تواریخ
معتبرہ میں لکھا ہے کہ حکماے بابل نے عہد نمرود میں شہر بابل میں کہ تختگاہ اُسکا تھا چند طلسم بنائے تھے کہ عقول و اوہام بیچ دریافت کرنے کیفیت
اُنکی کے حیران تھیں اول یہ کہ ایک بطہ تانبے کی بنائی تھی کہ جب کوئی جاسوس یا چور اُس شہر میں آتا تو اُس بطہ میں سے آواز نکلتی کہ تمام اہل شہر
اُس آواز کو سنتے اور جانتے کہ مقصود اسکا لیا ہے اور اُس جاسوس اور چور کو پکڑ لیتے دوسرے ایک نقارہ بنایا تھا کہ جب کسی کی چیز گم ہوتی تو اُس نقارے پر
چوب مارتا اُس نقارہ میں سے آواز نکلتی کہ فلانی چیز تیری فلانی جگہ ہے اور بعد از تلاش کے اُس چیز کو اُٹھا لیتے تیسرے ایک آئینہ بنایا تھا واسطے معلوم کرنے حال
غائب کے کہ صاحب غرض اُس آئینہ میں دیکھتا حال اسکے غائب کا اُس آئینہ میں نمودار ہو جاتا اور شہر میں یا جنگل میں یا کشتی میں یا پہاڑ میں صورت
اُسکی ساتھ اُس حال کے کہ غائب اُس حال میں ہوتا مشاہدہ کرتا اگر وہ غائب صحیح یا فقیر یا مالدار یا [illegible] یا مقتول ہوتا تو ویسا ہی نمودار ہوتا تھا چوتھے
ایک حوض بنایا تھا کہ ہر سال میں ایک روز کنارہ اُس حوض پر جشن مرتب کرتے تھے اور سردار اور [illegible] [illegible] اور ہر کوئی جو کچھ
کہ چاہتا اقسام شربتوں سے لاتا اور اُس حوض میں ڈالتا اور جب ساقی اُس حوض پر واسطے پلانے لوگوں کے کھڑے ہوتے اور حوض میں سے نکالتے
تو ہر کسی کے لئے وہی نکلتا کہ آپ لایا تھا پانچویں ایک تالاب بنایا تھا واسطے فیصلہ قضیہ کے کہ [illegible] آپسمیں اور حق
و باطل معلوم نہوتا تو برسر تالاب کے آتے اور تالاب میں جاتے جو کہ حق پر ہوتا پانی تالاب کا اُسکی ناف سے نیچا رہتا اور غرق نہوتا اور جو کہ
باطل پر ہوتا پانی تالاب کا اُسکے سر پر پھر جاتا اور اُسکو ڈبو دیتا مگر یہ کہ تابع حق کا ہوتا اور رجوع [illegible] اپنے سے باز آتا تو اُسوقت نجات پاتا چھٹے
نمرود کی ڈیوڑھی پر ایک درخت لگایا تھا کہ اُسکے سایہ کے نیچے دربار کے لوگ بیٹھتے تھے اور جسقدر لوگ بیٹھنے والے زیادہ ہوتے جاتے سایہ درخت کا بھی بڑھتا
جاتا تا ایک ہزار آدمی ہوتے سایہ بھی اُسی قدر زیادہ ہوتا اور جب اس عدد سے ایک آدمی زیادہ ہوتا تو سایہ مطلق نرہتا اور سب آفتاب میں بیٹھے رہ جاتے
اور نمرود پادشاہ اُنکا تھا وہ بھی اس باب میں توغل بہت رکھتا تھا کہتے ہیں کہ اس طرح کا سحر مشکل ترین انواع سحر کا ہے اور بعد اسکے کسی کو بہونچا
طرف حقیقت [illegible] صناعت کے میسر ہو جو کچھ چاہے ظاہر کرنے مخالف عادت سے یا منع کرنے موافق عادت سے کر سکتا ہے جیسے کہ معالجہ کرنا اُن امراض
کا کہ اطبا اُس سے عاجز ہوں مانند برص اور جذام وغیر ذلک کے سبب سے ہو سکتا ہے اسلیے کہ وہ ساتھ استعانت روحانیات کے تدبیر کرتا ہے اور طبیب ساتھ
استعانت جسمانیات کے جب حضرت ابراہیم پیدا ہوئے تو اللہ تعالے نے اُنکو [illegible] و جسمانی [illegible] [illegible] قدرت قادر مطلق میں مجبور
و بے اختیار دیکھا سب سے منہ اپنا پھیر کر متوجہ طرف ذات واحد حقیقی کے ہوئے جیسے کہ سورہ انعام میں فرمایا وکذالک نری ابراہیم ملکوت السموات وما انا
من المشرکین [illegible] اس طرح کا سحر کفر ہے اور شرک محض ہے اسلئے کہ شرائط اس سحر میں [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کو دلوق
مطلع جانے اور رہبر کرنا ان چیزوں کا اُنکے حق میں نکرے [illegible] [illegible] کو نماز اور مطلب کو [illegible] [illegible] [illegible] کیفیت دعوت روحانیات
کواکب میں لکھتے ہیں کہ ابتدا ساتھ دعوت تو کے کرتے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] دعوت عطارد میں
اسطرح کہتے ہیں کل ما حصل من السحر فمونث [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] اعتقاد اور تحویل

منافی اسلام اور توحید اور ملت حنفی کے ہی اور قسم دوسری اس سحر سے سخر کرنا جن و شیاطین کا ہی خاصة اور وہ سہل الحصول اور کثیر الرواج ہی اور اُس
سخر کرنے مین بڑے جنون سے مانند جوانی اور بھوانی اور مانند انکے کے التجا اور تضرع اور الحاح کرنی اور نذرین اور قربانیان انکے لئے کرنا انکی اور
عطریات مناسب بیچ مجلسون حضور انکے کے رکھنی ضرور پڑتی ہین اور کفر صریح لازم آتا ہی اور قسم تیسری سحر کی پیدا کرنا ہیر کا ہی اور اس سحر مین ضرور
پڑتا ہی کہ اول اس انسان کو کہ قوی القلب والہمة مرا ہو تلاش کرین بعد ازان اسکی روح کو ساتھ پڑھنے بعضے الفاظ کے کہ مشتمل اوپر ذکر بڑے شیطانونکے
ہوتے ہین اور تعظیم بہت انکی اُسمین بیان ہوتی ہی اپنی طرف کھینچین اور بقوت اُن الفاظ کے اور رکھنے نذرا اور ہدیہ کے اُس روح کو اپنے حکم و قابو مین
لیوین بحدے کہ مانند غلام یا نوکر کے جس چیز کا حکم کرے سرانجام کرین پس یہ عمل بھی لازم کرنے والا کفر کا ہی یا قریب سرحد کفر کے پہونچاتا ہی اور
غالباً اس طرح کے ارواح کہ ساتھ مددگاری امور شہوانیہ اور غضبیہ کے متوجہ ہون مخین ہوتین مگر جنس خبیث سے مانند ہنود یا فساق کے
پس مخالطت خباثت کی بھی اس عمل مین لازم آتی ہی اور قسم چوتھی فاسد کرنا تخیل کا ہی کہ بتوسط بعضی ارواح جنون کے بیچ خیال ایک شخص کے
تصرف کرین تا اُسکو جو کچھ کہ موجود نہین ہی نظر آوے تا صورتون ہائلہ تخیلانہی سے ڈرے یا حرکات غیر واقع کو واقع جانے اور اس قسم کو نظر بندی و
خیال بندی کہتے ہین اور بیچ قصہ ساحرون فرعون کے بیچ آیہ تخیل الیہ من سحرہم انہا تسعی کے اسی طرح کا سحر سمجھا جاتا ہی اور یہ طرح کا سحر اگر بیچ مقابلہ معجزہ کے واسطے دفع کرنے
دلالت اسکی کے نبوت پر کیا جاوے یا بیچ مقابلہ اولیا کے واسطے معارضہ انکے کے عمل مین لاوین حرام و کبیرہ ہی اور اسیطرح اگر بسبب اس خیال بندی
کے کسی کو دغا دیوین اور اسکی آبرو اور مال مین خیانت کرین کبیرہ ہوتا ہی اور اسطرح کا سحر بنفسہ کفر نہین لیکن جسوقت کہ تصرف کسی شخص کے خیال
مین کرتے ہین التجا کرنی ارواح جنون سے یا ذکر کرنا نام بڑے جنون کا ضرور پڑتا ہی اگر وہ التجا اور ذکر ساتھ تعظیم بہت کے ہو کفر لازم آویگا اور قسم
پانچوین سحر وہم والون کا ہی کہ پہلے ہنود مین رواج بہت رکھتا تھا اور اب نام و نشان بھی اسکا موجود نہین اور اُسکو تعلیق الوہم بھی کہتے ہین
اور طریقہ اُسکا یون ہی کہ صورت واقعہ مطلوبہ کو تصور کر کر پیش نظر رکھکر وہم کو ساتھ حاصل کرنے اسکے کے متعلق کرتے ہین اور شرائط اس تعلیق کے
کہ تقلیل غذا اور گوشہ نشینی لوگون سے وغیرہا ہین عمل مین لاتے ہین تا وہ مطلوب حاصل ہو اور حکم اس قسم کا یہ ہی کہ اگر کوئی غرض مباح ساتھ اسکے
قصد کرین مانند جدائی ڈالنے کے درمیان دو زناکار کے یا ہلاک کرنے کسی ظالم و کافر کے مباح ہی اور اگر کوئی غرض ممنوع ساتھ اسکے قصد کرین
مانند جدائی ڈالنے کے درمیان میان بیوی کے یا ہلاک کرنے معصوم کے حرام ہی اور قسم چھٹی سحر کی نیرنج ہی یعنے بسبب خواص اشیا کے ایک فعل
عجیب صادر کرین اور وہ خواص ہر کسیکو معلوم نہو مانند اسکے کہ جب چاہین کہ انگلیون سے آگ روشن کرین تو تھوڑا سا نورہ کابلی سرکہ مین
تر کر کر تھوڑا سا کف دریا اُسمین ملاوین اور انگلی پر ملین رات اس مقام پر ڈالین پس اگر مجلس مین کہ شمع یا چراغ اُسمین جلتا ہو اُس انگلی کو اسکے چراغ کے لیجاوین وہ انگلی روشن
ہو جاوے گی اور جلنے کی نہین اور قسم ساتوین سحر کی حیل ہین کہ ساتھ استعانت آلات عجیبہ صنعیہ کے امور غریبہ حادث کرین اور بنا ان آلات کا اکثر علم
ہوتا ہی اوپر تعمق کے ریاضیات مین مثل حیل ساحران فرعون کے اور مثل آلات ساعات شناسی کہ کہ فرنگی بناتے ہین اور قسم آٹھوین سحر کے شعبدہ بازی
اور دست چالاکی ہی کہ مرد و صورت بہت یعنے بھان متی عمل مین لاتے ہین واسطے متعجب کرنے لوگون کے اور سبب مخفی اس طرح کے سحر مین حرکات خفیہ اور
تبدیل اشکال کا ساتھ سرعت کے ہی اور یہ تینون قسمین سحر کی نہ کفر ہین اور نہ حرام مگر یہ کہ ساتھ اسکے کوئی غرض فاسد قصد کرین تو اس قصد سے حرمت
ثابت ہوگی یہان جاننا چاہیے کہ اکثر اقسام سحر کو اذکیا امت مصطفویہ نے علی صاحبہا الصلوۃ والتحیۃ اصلاح کرکے بعد کفر و شرک تو اس سے دور کر کر
استعمال کیا ہی پس اصلاح قسم اول کی دعوت علوی ہی کہ ملائکہ علویہ کو ساتھ اسکے تسخیر کرتے ہین لیکن با ستعانت اسما عظام الہی اور آیات قرآنی
اور اصلاح قسم دوسری کی عزائم اور دعوت سفلی ہین کہ موکلات زمین کو اور جنون کو مسخر کرتے ہین لیکن بہ استعانت اسما و آیات کے بغیر تعظیم

وشرک کے یا تعظیم غیر اللہ کے بلکہ ساتھ ملکوت اور استیلاء کے اور بعضا یہ قسم تیسری کی حاصل کرنا ربطہ کا ساتھ ارواح طیبہ صلحا اور اولیاء کے ہے کہ اثر ادعیہ
شرعیہ عمل میں لاتے ہیں اور اپنے حوائج میں اور خلق کے حوائج میں ساتھ اسکے منتفع ہوتے ہیں اور بیچ طریق حاصل کرنے اسکے کے بھی طہارت اور تلاوت اور بخشنا
ثواب صدقات کا واسطے ان ارواح کے منظور رکھتے ہیں اور اصلاح پانچویں قسم کی عقد ہمت ہے کہ مشائخ کبار اور اولیاء ابرار سے واسطے حل مشکلات کے
عمل میں آتا ہے اور وہ تعلیق وہم تکثیف ساتھ کیفیت عظیمہ کے ہے کہ بسبب استغراق کے بیچ ملاحظہ ایک اسم کے اسمائے الٰہی سے میسر ہوتا ہے اور اصلاح قسم
چھٹی کے تعمق ہے بیچ خواص آیات اور اسماء اور ارقام اور اعداد انکے کے اور ترکیب بعض کی ساتھ بعض کے جیسکہ بیچ کتابوں تعویذات اور خواص
اسماء اور سورتوں قرآن کے ساتھ قیود وشروط کے اور بیچ کتابوں تکسیر کے مفصل اور مشروح ہے حاصل یہ کہ وجہ قبح سحر کی یہی ہے کہ منجر ساتھ کفر اور شرک
اور اعتقاد تاثیر ستاروں اور ارواح مدبر یا ارواح خبیثہ شیاطین کے ہوا اور موقوف ہوا اوپر التجا کے طرف غیر خدا کے اور منہمک ہونے کے بیچ دیکھنے اسباب
ساتھ اس طرح کے کہ دیکھنے قدرت مسبب کے سے غافل کرے اور جب یہ وجہ قبح کی بالکل دور ہوجاوے تو بس مدار حل وحرمت کا اوپر اغراض ومقصود کے ہے اگر مقصد
خیر ہے تو سحر اسکے لئے بہتر ہے اور اگر شر ہے تو شر ہے **فائدہ جلیلہ** مولانا مرحوم بیچ تفسیر ویتعلمون ما یضرہم الخ کے لکھتے ہیں کہ یہود اوپر تو کل
کرنے کے بیچ سیکھنے اس دو طرح کے سحر کے کہ مذموم ومعیوب ہے اکتفا نہیں کرتے بلکہ اپنی اوقات کو بیچ حاصل کرنے اور علموں کے بھی کہ موجب اعراض علم شریعت اور
وحی الٰہی سے ہیں صرف کرتے ہیں **وَيَتَعَلَّمُونَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ** یعنے سیکھتے ہیں اُن علموں کو کہ ضرر کرتے ہیں اُن کو گو کہ اوروں کو ضرر نہ کریں اور
نفع نہیں دیتے انکو گو کہ اوروں کو نفع دیں اور عاقل کو چاہیئے کہ احتراز کرے اُس چیز سے کہ ضرر کرے اور نفع نہ دے یہاں جاننا چاہیئے کہ علم مذموم نہیں ہوتا بذات خود
حق میں مگر بسبب ایک جہت کے تین جہتوں میں سے اول یہ کہ توقع ضرر کی ہو اُس سے اپنے تئیں یا اور کو مثل علم سحر اور طلسمات کے اور نجوم بھی اسی باب سے
ہے اسلئے کہ اکثر خلق کو مضر ہے اس سبب سے کہ جب آثار عالم کو بعد از اوضاع ستاروں اور افلاک کے ایک طرح پر دیکھتے ہیں تو اُنکی خاطروں میں مستقر
ہوتا ہے کہ یہ بسبب تاثیر فلانے ستارہ اور فلانے برج اور فلانے درجہ کے ہے پس امید حاصل ہونے مطالب کی اور خوف فوت ہونے اُنکے کا جہت ستارہ اور
برج سے دلمیں جگہ پکڑتے ہیں اور التفات طرف مالک ضرر اور نفع کے نہیں رہتا اور حجاب عظیم دلپر حائل ہوتا ہے کہ نظر الی اللہ سے مانع آتا ہے
دوسرے یہ کہ وہ علم اگرچہ فی نفسہ ضرر نہ رکھے لیکن یہ شخص بسبب قصور استعداد اپنی کے دقائق اُس علم کے نہیں معلوم کر سکتا اور جبکہ اُسکے دقائق
کو نہ پہونچا جہل مرکب میں گرفتار ہوا چنانچہ اسی قبیلہ سے ہے بحث کرنی اسرار الٰہیہ اور احکام شرعیہ سے اور اکثر علوم فلسفیہ اور علم قضا وقدر کا
اور مسئلہ جبر واختیار کا اور توحید وجودی اور شہودی کا اور علم صحابہ کے جھگڑوں اور لڑائیوں کا کہ فیما بین اُن بزرگوں کے واقع ہوئیں وغیر
ذلک اور اسی طرح ہے حال علم اشعار کا اور وصف خد وخال کا کہ بیچ حق اجلاف عوام کے کہ اُنکے دل بھرے ہوئے شہوات سے ہیں
حکم سم کا رکھتا ہے اور مورث ملکہ تخیل اور مبالغہ کا ہر چیز میں ہوتا ہے تیسرے یہ کہ بیچ علموں محمودہ شرعیہ کے تعمق بیجا کرے اور افراط تفریط کرے
مثلاً علم عقائد اور توحید میں فلسفیات کو دخل دیوے اور بیچ علم فقہ کے حیلوں اور روایات نادرہ بے اصل کو بیان کرے اور علم سلوک میں اشغال
جوگیہ کو دخل دیوے اور علم دعوت اسماء کے میں قواعد سحر اور طلسم کو ملا دیوے اور بیچ علم قصص انبیاء کے جھوٹ یہود اور روافض کے سننے موجب فساد
عقائد کا ہو علی ہذا القیاس اور یہ تمام علوم اکثر خلق کو ضرر کرتے ہیں اور نفع کہ ان علوم سے متوقع ہے اُنکو نہیں پہونچتا اور یہودی اسی طرح کے علم میں
مشغول تھے اور علوم محمودہ سے اعراض کیا تھا

بَابُ الْفَالِ وَالطِّيَرَةِ

یہ باب ہے بیچ بیان فال اور طیرہ کے **ف** فال اصل میں مہموز ہے اور
اکثر استعمال اسکا ساتھ ابدال ہمزہ کے الف سے ہے اور اکثر استعمال فال کا نیکی میں ہے جیسے کہ مثلاً بیمار وقت تصور اور اندیشہ کرنے اس بات کے کہ صحت
پاؤنگا یا نہیں سنے کہ کوئی کہتا ہے یا سالم یا طالب کسی چیز کا سنے یا واجد اور کبھی فال کا استعمال بدی میں بھی آتا ہے جیسے کہ کہتے ہیں فال بد فال

فال ہمزہ اور طیرہ ساتھ زیر طا اور زبر ی کے مصدر ہی تطیر سے جیسے کہ خیر و تخیر سے اور سوا ان دو لفظوں کے مصدر اس وزن پر نہیں آیا ہی اور استعمال طیرہ کا نہیں ہوتا ہی مگر فال بد مین اور کبھی طیرہ بمعنے مطلق فال کے بھی آتا ہی نیک ہو یا بد کذا قیل اور فال نیک یعنی محمود ہی اور سنت کہ آنحضرت فال نیک بہت لیا کرتے تھے خصوصًا لوگون کے نامون سے اور جگہون سے اور فال بد یعنی مذموم اور ممنوع ہی اور اصل تطیر اور وجہ تسمیہ اسکی کی یہ ہی کہ عادت عرب کی تھی کہ شگون لیتے تھے اس طریق کہ جب قصد کسی کام کا کرتے یا کسی جگہ جاتے تو پرند جانور کو یا ہرن کو چھچکا رتے گر داہنی طرف بھاگتا اسکو مبارک جانتے اور فال نیک لیتے اور اس کام کے لئے نکلتے اور اگر بائین طرف جاتا نحس جانتے اور کام سے باز رہتے اور شکار کے آنے کو بائین طرف سے سنوح کہتے ہین اور داہنی طرف سے [illegible] کو بروح اور سنوح کو مبارک جانتے ہین اور بروح کو نحس اور یہی ہین معنے فال لینے کے ساتھ سوانح اور بوارح کے کہ عبارات مین واقع ہی اور نکتہ بیچ مین فال اور [illegible] تطیر کے یہ ہی کہ امید نیکی کی جناب الٰہی سے اور نیکی سوچنی اور امیدوار فضل و رحمت اسکے کا ہونا بہتر ہی اگرچہ خطا کرے اور غلط پڑے اور قطع کرنا امید کا حق سے اور ناامید ہونا اور بداندیشی کرنی مذموم ہی عقلًا اور شرعًا اور ہوویگا وہی جو اسنے چاہا ہی تحقیق معنے فال طیرہ کے یہی ہین جو ذکر کئے گئے اور سوا ان [illegible] حدیثین بھی آیا ہی اس باب مین بیچ مقدمہ عدوی اور ہامہ اور مانند اسکے کے کہ بیچ حکم تطیر کے ہین شرع

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ نص ہی **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا طِیَرَۃَ وَخَیْرُھَا الْفَالُ قَالُوْا وَمَا الْفَالُ قَالَ الْکَلِمَۃُ الصَّالِحَۃُ یَسْمَعُھَا اَحَدُکُمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہین شگون بد اور بہتر اسکی فال ہی عرض کیا صحابہ نے اور کیا ہی فال فرمایا کہ کلمہ اچھا کہ سنے اسکو ایک تمہارا روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** نہین شگون بد یعنے نہین ہی شگون بد لینے کو تاثیر و دخل بیچ دافع کرنے منفعت کے اور دفع کرنے [illegible] اعتقاد و اعتبار نکرنا چاہئے اسکا چاہئے کہ جو ہی ہوونے ہوگا اور شارع نے اسکو سبب اعتبار نہین کیا ہی اور بعد [illegible] کی تفسیر [illegible] یعنی ہی یہان [illegible] معنی مطلق فال لینے کے آیا ہی لیکن یہان اشکال یہ ہی کہ اس عبارت سے ایسا [illegible] فال بد قطعًا اچھی نہین جواب اسکا یہ [illegible] بمعنے بد کے ہی نہ بمعنے بہتر کے جیسے کہ کہتے ہین [illegible] اعتقاد [illegible] کہ طیرہ مین بھی اعتقاد [illegible] تھے یا مراد یہ ہی کہ اگر فرضًا ممکن ہوتا کہ طیرہ [illegible] ہوتا تو فال [illegible] کہ سنے اسکو ایک تمہارا اور تفاوت [illegible] سنے یا واحد او گمراہ [illegible] یا اشرح

وَعَنْہُ [illegible] قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوٰی وَلَا طِیَرَۃَ وَلَا ھَامَۃَ وَلَا صَفَرَ [illegible] مِنَ الْمَجْذُوْمِ [illegible] روایت ہی [illegible] سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ [illegible] ہی لگنا بیماری کا [illegible] شگون بد [illegible] بھاگ [illegible] جیسے کہ بھاگتے ہی [illegible] نقل کی یہ بخاری نے **ف** نہین ہی لگنا بیماری کا یعنے ایک کی بیماری دوسرے کو نہین لگ جاتی اعتقاد جاہلیت کا یہ تھا کہ جو کوئی پہلو مین بیمار کے بیٹھتا ہی یا ہمراہ اسکے کھاتا ہی تو سرایت کرتی ہی بیماری اسکی مین لکھا ہی علماء نے کہ طبا کہتے ہین سرایت سات امراض مین ہی جذام اور خارش اور چیچک اور آبلہ کہ بدن پر پڑ جاتے ہین اور گندہ دہنی اور رمد اور امراض وبائیہ لیکن شارع نے اسکو نفی اور باطل کیا یعنے سرایت کرنا مرض کا اور لگنا اسکا ایک سے دوسرے کو نہین ہوتا بلکہ قادر مطلق نے جسنے اسکو بیمار کیا اسکو بھی کیا اور بیان شگون بد کا اوپر ہو چکا اور ہامہ ساتھ تخفیف میم کے اصل مین بمعنے سر کے ہی اور مراد یہان نام ایک جانور کا ہی کہ زعم عرب مین استخوان میت کے سے پیدا ہوتا ہی اور اڑتا ہی اور کہتے تھے عرب کہ باہر نکلتا ہی سر مقتول سے ایک جانور کہ نام اسکا ہامہ ہی اور ہمیشہ فریاد کرتا ہی کہ پانی دو مجھکو پانی دو مجھکو یہانتک کہ مارا جاتا ہی

الترمذی ﴿عن ابن مسعود﴾ اور روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہ نقل کی اُسنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا
شگون لینا شرک ہے فرمایا یہ بات تین بار یعنی مبالغۃً نا تون بہت بچین اُس سے اور نہیں ہم میں سے کوئی مگر یعنے مگروہ کوئی کہ کبھی اُسکی
خاطر میں نہ آیا ہو ... وہ خطرہ راہ پایا ہو لیکن خدا تعالے لیجاتا ہے اُسکو بسبب توکل کے یعنے اگر بحکم بشریت کے کچھ شک اور وہم
خاطر میں ... جاتا ہے کہ توکل خدا پر ... دل کو حاصل ہے تابع اس وہم کا نہو وے نقل کی یہ ابو داؤد اور ترمذی نے کہا ترمذی نے
... کہ یہ کلام ... کا ہے کہتا اس حدیث میں وما منا الا ولکن اللہ یذہبہ بالتوکل یہ کلام
... کا ... ف یعنے شگون بد لینا مشرکون کے رسمون میں سے ہے اور موجب شرک خفی کا اور اگر
... ﴿وعن جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخذ بید مجذوم﴾
﴿فوضعہا معہ فی القصعۃ وقال کل ثقۃ باللہ وتوکلا علیہ رواہ ابن ماجۃ﴾ اور روایت ہے جابر سے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پکڑا
ہاتھ جذام والے کا اور رکھا اُسکو ساتھ اپنے بیچ پیالہ کے اور فرمایا کھا اعتماد کرتا ہوں میں ساتھ اللہ کے اور توکل کرتا ہوں اُسپر نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف
اسمین اشارہ ہے کہ بعد حصول توکل ویقین کے بھاگنا جذامی سے لازم نہیں ہے ﴿وعن سعد بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ﴾
﴿وسلم قال لا ہامۃ ولا عدوی ولا طیرۃ وان تکن الطیرۃ فی شیء ففی الدار والفرس والمرأۃ رواہ ابو داود﴾
اور روایت ہے سعد بن مالک سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں ہے ہامہ اور نہیں ہے عدوی اور نہیں ہے شگون بد اور اگر ہوتا شگون بد
کسی چیز میں تو ہوتا گھر میں اور گھوڑے میں اور عورت میں نقل کی یہ ابو داؤد نے ف حدیثین بیچ مقدمہ طیرہ کے مختلف آئی ہیں بعضیون سے نفی
تاثیر طیرہ کی اور نہی اعتقاد اور اعتبار اُسکے سے مطلق سمجھی جاتی ہے اور یہ بہت ہیں اور بعضیون سے ثبوت طیرہ کا عورت میں اور گھوڑی میں اور گھر میں
ساتھ لفظ حصر و ... کہ بیچ حدیث بخاری اور مسلم کے آیا ہے انما الشوم فی ثلث الفرس والمرأۃ والدار اور ایک روایت میں بیچ ... میں اور خادم اور فرس
کے ... شرط کے آیا ہے جیسے کہ اس حدیث میں اور مانند اسکے ہیں اور بعضیون سے انکار ثبوت نحوست کا ان امور میں سمجھا جاتا ہے مانند
تمام امور کے جیسے کہ حدیث ابن ابی ملیکہ کی میں ابن عباس سے آیا ہے اور بعضی حدیثون میں آیا ہے کہ اعتقاد نحوست کا ان امور میں بیچ جاہلیت
کے تھا جیسے کہ حدیث حضرت عائشہ کی میں آیا ہے وجہ تطبیق کی انمین یہ ہے کہ تطیر کسی چیز میں نہیں ہے اور اگر فرض کیا جاوے ثبوت اُسکا تو چیزیں
مذکورہ محل اُسکی ہیں اور جگہ اُسکی رکھتی ہیں کہ انمین ثابت ہوئے ... حضرت نے فرمایا لو کان شیء سابق القدر لسبقتہ العین اور
اسی طرح کلام ہے قاضی کا کہ کہا تیبی لا نا الا طیرۃ نے اس شرط مذکور کو دلالت کرتا ہے اسپر کہ نحوست الطیر کی نفی ہے الیہ یعنے اگر نحوست کو
وجود وثبوت ہوتا تو ان چیزون میں ہوتا کہ قابل تر ہیں اُسکو لیکن رہے وثبوت نہیں انمین لیس اصلا وجود نہیں رکھتے اور بعضون نے کہا ہے جو
عورت میں ناموافقت اُسکی ہے اور یہ کہ بچہ نہوتا ہو اُسکے اور اطاعت خاوند کی نکرے یا مکروہ بدشکل ہو نزدیک اُسکے اور نحوست گھر میں یہ ہے کہ تنگ
اور ہمسایہ بُرے ہون اور ہوا نا موافق ہو اور نحوست گھوڑے میں یہ ہے کہ وہ سرکش ہو اور گران قیمت ہو اور موافق غرض مصلحت کے نہو اور یہی
مراد ... یا نحوست محمول ... پر کراہت وناخوشی کے بحسب شرع یا طبع کے پس نفی شوم وتطیر کی ... عموم اور حقیقت کے محمول ہوگی
واللہ اعلم ﴿وعن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یعجبہ اذا خرج لحاجتہ ان یسمع یا راشد یا نجیح رواہ﴾
﴿الترمذی﴾ اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے خوش آتا اُنکو جس وقت کہ نکلتے واسطے کسی کام کے یہ کہ سنیں اے راشد اور
اے نجیح یعنے ... پانے والے نقل کی یہ ترمذی نے ﴿وعن بریدۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان لا یتطیر من شیء فاذا بعث عاملا سأل﴾

عَنِ اسْمِهٖ فَاِذَا اَعْجَبَهُ اسْمُهٗ فَرِحَ بِهٖ وَرُئِيَ بِشْرُ ذٰلِكَ فِيْ وَجْهِهٖ وَاِنْ كَرِهَ اسْمَهٗ رُئِيَ كَرَاهِيَةُ ذٰلِكَ فِيْ وَجْهِهٖ وَاِذَا دَخَلَ قَرْيَةً سَاَلَ عَنِ اسْمِهَا فَاِنْ اَعْجَبَهُ اسْمُهَا فَرِحَ بِذٰلِكَ وَرُئِيَ بِشْرُ ذٰلِكَ فِيْ وَجْهِهٖ وَاِنْ كَرِهَ اسْمَهَا رُئِيَ كَرَاهِيَةُ ذٰلِكَ فِيْ وَجْهِهٖ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے بریدہؓ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے کہ نہ شگون لیتے تھے کسی چیز سے پھر جسوقت کہ بھیجنے لگتے عامل پوچھتے نام اُسکا پس جسوقت کہ اچھا لگتا آپ کو نام اُسکا خوش ہوتے ساتھ اُسکے اور دیکھی جاتی خوشی اُسکی بیچ چہرہ مبارک آپکے کے اور اگر مکروہ جانتے نام اُسکا دیکھی جاتی ناخوشی اُسکی بیچ چہرہ مبارک آپکے کے یعنے اور بدل دیتے اُس نام کو ساتھ اچھے نام کے اور جسوقت کہ داخل ہوتے کسی بستی مین پوچھتے نام اُسکا سے پس اگر اچھا لگتا آپکو نام اُسکا خوش ہوتے ساتھ اُسکے اور دیکھی جاتی خوشی اُسکی بیچ چہرے آپکے کے اور اگر مکروہ رکھتے نام اُسکا دیکھی جاتی ناخوشی اُسکی بیچ چہرے آپکے کے نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** یہ تطیر نہین ہے اسلیئے کہ بسبب اسکے اُس کام سے کہ ارادہ رکھتے تھے اُسکا باز نہ آتے تھے لیکن اثر کراہت و قبح اُسکے کا چہرہ مبارک مین ظاہر ہوتا تھا اسلیئے کہ بھلائی اور برائی کو تاثیر طبعی ہے بیچ خوشی و ناخوشی کے قطع نظر کرنے کر تطیر و تفاؤل سے اور کہا ابن مالک نے کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سنت ہے یہ کہ اختیار کرے آدمی اپنے فرزند اور خادم کے لئے نام اچھا اسلیئے کہ برے نام کبھی موافق ہوجاتے ہین تقدیر کے جیسے کہ اگر نام رکھے کوئی اپنے بیٹے کا خسار پس بعض اوقات جاری ہوتی ہے تقدیر الٰہی ساتھ اُسکے کہ لاحق ہو اُس شخص کو یا اُسکے بیٹے کو خسار پس اعتقاد کرتے ہین بعضے لوگ یہ کہ یہ بسبب نام اُسکے کے ہے پس نحس جانتے ہین اور احتراز کرتے ہین ہمنشینی اُسکی سے ش ح ع **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا كُنَّا فِيْ دَارٍ كَثُرَ فِيْهَا عَدَدُنَا وَاَمْوَالُنَا فَتَحَوَّلْنَا اِلٰى دَارٍ قَلَّ فِيْهَا عَدَدُنَا وَاَمْوَالُنَا فَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ ذَرُوْهَا ذَمِيْمَةً رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے انسؓ سے کہ کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ تحقیق ہم تھے ایک گھر مین بہت تھے اُس مین عدد ہمارے اور مال ہمارے پس نقل مکان کیا ہمنے طرف ایک اور گھر کے کم ہوگئے اُسمین عدد ہمارے اور مال ہمارے پس فرمایا پیغمبر خدا علیہ الصلٰوۃ والسلام نے چھوڑ دو اُس گھر کو اس حال مین کہ برا ہے نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** حضرتؐ جو اس گھر کے چھوڑنے کو فرمایا تو یہ قبیلہ تطیر کے سے نہین ہے بلکہ بسبب اسکے کہ ہوا اُسکی ناموافق ہوئی اُنکو اور کہا خطابی نے کہ گھر چھوڑ دینے کو آپکے تئین اسلیئے فرمایا کہ اُنکے دلون مین یہ بات جم گئی تھی کہ یہ نقصان و خرابی بسبب رہنے کے اس مکان مین ہے پس فرمایا کہ اس مکان سے نکل جاؤ تاکہ وہم کا منقطع ہوجاوے اور بیچ ورطہ شرک خفی کے نہ پڑین ش ع **وَعَنْ** يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَحِيْرٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَنْ سَمِعَ فَرْوَةَ بْنَ مُسَيْكٍ يَقُوْلُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عِنْدَنَا اَرْضٌ يُقَالُ لَهَا اَبْيَنُ وَهِيَ اَرْضُ رِيْفِنَا وَمِيْرَتِنَا وَاِنَّ وَبَاءَهَا شَدِيْدٌ فَقَالَ دَعْهَا عَنْكَ فَاِنَّ مِنَ الْقَرَفِ التَّلَفَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے یحیی بیٹے عبداللہ بیٹے بحیر کے سے کہ کہا خبر دی مجھکو اُس شخص نے کہ سنا فروہ بیٹے مسیک کے سے کہ کہتا تھا کہ کہا مینے یا رسول اللہ نزدیک ہمارے ایک زمین ہے کہ کہا جاتا ہے اُسکو ابین اور وہ زمین ہے زراعت ہماری کی اور غلہ ہمارے کی یعنے ایک شہر واسطے زمان اُن کو غلہ جمع ہوتا ہے مکہ کے لئے یا یہاں آکے اور شہرون کو لوگ لیجاتے ہین اور تحقیق وبا اُسکی سخت ہے پس فرمایا کہ چھوڑ اُسکو داخل ہونے اپنے سے اُسمین اور آمدورفت کرنے سے طرف اُسکے اسلیئے کہ قریب ہونے بیماری اور وبا کے سے پیدا ہوتا ہے تلف و ہلاک نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** کہا طیبی نے یہ قبیلہ عدوی کے سے نہین ہے بلکہ قبیلہ طب اور علاج کے سے ہے اسلیئے کہ ہوا سے صالح اور موافق اعون اشیاء سے ہے اوپر صلاح بدن کے اور فساد ہوا اور عدم موافقت اُسکی سبب بیماری اور ہلاک کی ہے انتہی اور شاید کہ بھاگنے والے وبا سے ساتھ مضمون اس حدیث کے تمسک کرتے ہونگے کہ اُس شخص نے شکایت وبا کی کی کہ اُس زمین مین ہوتی تھی اور آنحضرت نے فرمایا کہ چھوڑ اُسکو اور باہر نکل اُس زمین سے اسلیئے کہ مخالطت ساتھ مریض وبا کے باعث

ہلاکت کی ہوتی ہو ولیکن تمسک ساتھ اسکے نہیں ہو سکتا اسلئے کہ اس شخص نے شکایت کی واقع ہونے وبا کی سے اس زمین میں اور اسکو کنس و مکروہ جانا اور آنحضرت نے بنظر ضعف حال اُسکے اور خوف واقع ہونے کے بیچ ورطہ شرک خفی کے اُسکو ساتھ نکل آنے کے وہاں سے رخصت دی نہ یہ کہ وبا وہاں واقع ہووے اور بعد از وقوع ہونے کے وہاں سے بھاگنے کو جائز رکھا اور کلام اسمین ہو اور وظیفہ بیچ بلا کے پیش از وقوع کے احتراز ہے اور بعد از وقوع کے صبر و رضا ہو مگر دعا و تضرع کرنی کہ حکم ساتھ اُسکے فرمایا ہو بدلیل احادیث صحیحہ کے کہ صحیحین وغیرہما میں ہو ساتھ منع اور نہی کے نکلنے اور بھاگنے وبا کے سے اور بیچ مدح اور ترغیب کے صبر و ثبات پر آئے ہیں اور یہ حدیث سنن ابی داؤد میں ہو معارض صحیحین کے حدیثوں کی نہیں ہو سکتی اور لکھا ہو علماء نے کہ فروہ بن مسیک سے سوا ایک دو حدیثوں کے روایت نہیں کی گئی ہیں اور روہ بھی ایک مرد مجہول سے کہ معلوم نہیں نام اسکا اور بیچ یحییٰ بن عبد اللہ بن بحیر کے بھی اختلاف ہو کہ ثقہ ہو یا نہیں حاصل یہ کہ بیشک وبا سے بھاگنا ممنوع اور معصیت ہو اور اگر جزماً اعتقاد کرے کہ بر تقدیر صبر کے مر جاؤنگا اور اگر نکل جاؤنگا تو نجات پاؤنگا کافر ہوتا ہو اور بغیر اس اعتقاد کے عاصی اور قیاس اسکا اوپر نکلنے کے گھر کے اندر سے وقت زلزلہ اور لگنے آگ کے فاسد ہو بسبب وارد ہونے نص کے اوپر خلاف اسکے کہا اور یہ بھی ہو کہ ہلاک بیچ صورت زلزلے اور گر پڑنے گھر کے اور لگنے آگ کے گھر میں غالب بلکہ یقینی ہو عادۃً بخلاف مرنے کے وقت نہ نکلنے کے وبا سے کہ مشکوک و موہوم ہو۔ شروع **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری عَنْ عُرْوَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ ذُكِرَتِ الطِّيَرَةُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَحْسَنُهَا الْفَالُ وَلَا تَرُدُّ مُسْلِمًا فَاِذَا رَاٰى اَحَدُكُمْ مَا يَكْرَهُ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ لَا يَاْتِي بِالْحَسَنَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا يَدْفَعُ السَّيِّئَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ مُرْسَلًا روایت ہو عروہ بن عامر سے کہا مذکور ہوا شگون بد کا نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا کہ بہتر ان میں سے فال ہو اور نہ روکے شگون بد یعنے کسی مسلمان کو اس کام سے کہ قصد اسکا کیا ہو پس جسوقت کہ دیکھے ایک تمہارا اس چیز کو کہ ناخوش رکھتا ہو یعنے وہ چیز کہ شگون بد اس سے لیتے ہیں اور خلجان و وسواس پیدا ہوتا ہو پس چاہیئے کہ کہے یا الہی نہیں لاتا نیکیوں کو مگر تو اور نہیں دور کرتا برائیوں کو مگر تو اور نہیں ہو پھرنا برائی سے اور نہ قوت نیکی پر مگر ساتھ قدرت و توفیق خدا کے نقل کی یہ ابو داؤد نے بطریق ارسال کے **بَابُ الْكِهَانَةِ**

باب ہو بیچ بیان کہانت کے **ف** مراح میں لکھا ہو کہ کاہن فال گو اور کہانت ساتھ زبر کے فال گوئی کرنی اور ساتھ زیر کے حرفہ اُسکا اور طیبی نے کہا کہ کاہن وہ کہ خبر کہے حوادث آیندہ کی اور دعوے کرے معرفت اسرار اور پوشیدہ چیزوں کا عرب میں کاہن تھے کہ بعضے اُنمیں سے دعوے کرتے تھے کہ ہمکو جنات خبریں دیجاتے ہیں اور منقول ہو کہ شیطان چوری سے سن آتے تھے احکام الہی آسمان پر سے اور کاہنوں سے کہدیتے تھے اور وہ اسمین جو کچھ چاہتے زیادہ کر کر کہتے پس قبول کرتے اُنکو عرب جب آنحضرت مبعوث ہوے تو شیطان آسمان پر جانے سے روکے گئے اور باطل ہوئی کہانت اور بعضے مقدمات اور اسباب اور علامات سے کچھ معلوم کرتے تھے کہ انکو عراف کہتے تھے وہ مکان چوری کی چیز کا اور گم ہوئے کا بتا دیتے تھے جیسے رمال کرتے ہیں اور کبھی اطلاق کاہن کا عراف اور منجم پر بھی آتا ہو اور یہ افعال حرام ہیں اور انپر مال لینا بھی حرام ہو اور لینے والا اور دینے والا دونوں گنہگار ہوتے ہیں اور محتسب پر منع اور تادیب انکی لازم ہو۔ شروع **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُمُوْرًا كُنَّا نَصْنَعُهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ كُنَّا نَاْتِي الْكُهَّانَ قَالَ فَلَا تَاْتُوا الْكُهَّانَ قَالَ قُلْتُ كُنَّا نَتَطَيَّرُ قَالَ ذٰلِكَ شَيْءٌ يَجِدُهُ اَحَدُكُمْ فِيْ نَفْسِهِ فَلَا يَصُدَّنَّكُمْ قَالَ قُلْتُ وَمِنَّا رِجَالٌ يَخُطُّوْنَ قَالَ كَانَ نَبِيٌّ مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ يَخُطُّ فَمَنْ وَافَقَ خَطَّهُ فَذَاكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہو معاویہ بن حکم سے کہ کہا میں نے یا رسول اللہ کتنی ایک چیزیں ہیں کہ تھے

ہم کرتے اُنکو جاہلیت مین ایک اُنمین سے یہ ہو کہ تھے ہم آتے کاہنون کے پاس یعنے اور تو بھی ایسی چیزین اور کام فرمایا نہ جایا کرو تم کاہنون کے پاس کہا معاویہ نے
کہ کہا مین نے دوسری چیز یہ ہو کہ تھے ہم شگون بد لیتے فرمایا یہ ایک چیز ہو کہ پاتا ہو اسکو ایک تمہارا بیچ دل اپنے کے پس نہ باز رکھے تمکو یعنے کسی کام سے یہ خیال آنا کہا
معاویہ نے کہ کہا مین نے ایک اُنمین سے یہ کہ ہم مین ہین ایک شخص خط کھینچتے ہین فرمایا تھے ایک نبی انبیا مین سے خط کھینچتے یعنے بامر الٰہی یا ساتھ علم لدنی کے پس
جو شخص کہ موافق پڑے خط اُسکا خط اُس پیغمبر کے پس وہ مباح ہو ف مراد نبی سے دانیال ہو اور بعضون نے کہا ادریس علیہما السلام
اور مباح ہو دال الخط مراد اس سے نفی ہو یعنے جب علم اُس خط کے کھینچنے کا مفقود و معدوم ہوا تو عمل کرنا بھی اسپر حرام و ممنوع ہوا یعنے یہ کیا جانتا
ہو کہ وہ پیغمبر کس طرح خط کھینچتے تھے تا یہ بھی ویسا ہی خط کھینچے پس جب معلوم نہوا تو کرنا اُسکا بھی حرام ہوا اور بیان اسکا باب مالا یجوز من العمل
نے الصلوۃ مین بھی ہو چکا ہو ش ع وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلَ أُنَاسٌ رَسُوْلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْكُهَّانِ فَقَالَ لَهُمْ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُمْ لَيْسُوْا بِشَيْءٍ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَإِنَّهُمْ يُحَدِّثُوْنَ أَحْيَانًا بِالشَّيْءِ يَكُوْنُ حَقًّا فَقَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الْكَلِمَةُ مِنَ الْحَقِّ يَخْطَفُهَا الْجِنِّيُّ فَيَقُرُّهَا فِيْ أُذُنِ وَلِيِّهِ قَرَّ الدَّجَاجَةِ فَيَخْلِطُوْنَ فِيْهَا
أَكْثَرَ مِنْ مِائَةِ كَذْبَةٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہو عائشہ رض سے کہ سوال کیا لوگون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے احوال کاہنون کا کہ
بات اُنکی سچ اور لائق اعتماد کے ہو یا نہین پس فرمایا اُنکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق نہین وہ کچھ یعنے پس نہ اعتماد و اعتقاد کرو اُنکی خبرون پر
عرض کیا لوگون نے کہ یا رسول اللہ پس تحقیق وہ بات کرتے ہین اور خبر دیتے ہین کبھی ساتھ ایک چیز کے کہ ہوتی ہو حق پس فرمایا پیغمبر خدا نے کہ یہ کلمہ ہو
سچ اُچک لیتا ہو اُسکو جن پھر ڈالتا ہو اسکو بیچ کان دوست اپنے کے مانند آواز کرنے مرغ کے کہ بلاتا ہو دوسرے مرغ کو دانہ کے لئے پس ملاتے ہین وہ
کاہن اُس کلمہ مین زیادہ سو جھوٹھ سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف سچ اور ثابت ہو کہ سنا گیا ان ملائکہ سے کہ لیا اُنھون نے حق سے بواسطہ
وحی کے یا ساتھ مکاشفہ لوح محفوظ کے واسطے اُنکے اور بعضون نے کہا کہ معنی یقرہا کے ڈالنے کے ہین یعنے ڈالتا ہو وہ کلمہ مانند ڈالنے مرغ کے یعنے جیسے وہ ڈالتی ہو
مرغی سے جفتی کرنے کے وقت اسطرح کہ نہین جانتے اُسکو لوگ پس اسی طرح جن ڈالتا ہو اُس کلمہ کو اپنے دوست کے کان مین اسطرح کہ نہین
مطلع ہوتا اُسپر غیر اسکا ش ع وَعَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ الْمَلٰئِكَةَ تَنْزِلُ فِي الْعَنَانِ
وَهُوَ السَّحَابُ فَتَذْكُرُ الْأَمْرَ قُضِيَ فِي السَّمَاءِ فَتَسْتَرِقُ الشَّيَاطِيْنُ السَّمْعَ فَتَسْمَعُهُ فَتُوْحِيْهِ إِلَى الْكُهَّانِ فَيَكْذِبُوْنَ
مَعَهَا مِائَةَ كَذْبَةٍ مِنْ عِنْدِ أَنْفُسِهِمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہو عائشہ سے کہا کہ سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے
کہ فرماتے تھے تحقیق فرشتے یعنے ایک جماعت اُن مین سے اُترتے ہین عنان مین اور عنان کہتے ہین ابر کو پس ذکر کرتے ہین کامون کا کہ تقدیر
کئے گئے آسمان مین پس چوری سے اور پوشیدہ کان رکھتے ہین اُسپر شیاطین پس سنتے ہین اُس کام کو کہ تقدیر کیا گیا ہو پس پہونچاتے ہین اُسکو
طرف کاہنون کے پس جھوٹ بنا لیتے ہین کاہن ساتھ اُن کلمون کے کہ شیاطین سے سنے ہین سو جھوٹھ اپنی طرف سے نقل کی یہ بخاری نے ف
یعنے اس سبب سے بعضی چیزین موافق واقع کے ہو جاتی ہین لیکن ہرگاہ کہ غالب ہوتا ہو اُسمین جھوٹھ بند کر دیا شارع نے دروازہ اعتقاد کا اُسکے
اور فرمایا کہ نہین وہ کچھ ش ع وَعَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَتٰى عَرَّافًا فَسَأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ لَمْ تُقْبَلْ
لَهُ صَلٰوةٌ أَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہو حفصہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ آوے کاہن اور نجومی
کے پاس اور پوچھے اُس سے کچھ یعنے غیب کی باتین نہین قبول کیجاتی واسطے اُسکے نماز چالیس رات دن کی نقل کی یہ مسلم نے ف یہ نہایت
مزا اور کم بختی اُسکی ہو کہ نماز کہ افضل عبادات اور اشرف اعمال ہو ضائع اور نامقبول ہوئی یا مراد یہ ہو کہ جب نماز قبول نہوئی تو اور

اعمال ایسے شخص کے اتنے دنوں تک مقبول ہونگے اور مراد نہ قبول ہونے سے یہ ہے کہ ثواب نہیں حاصل ہوتا اگرچہ ادا ذمہ کر فرضا اس سے واجب ہو حاصل ہے اور حدیث
میں اگرچہ رات ہی کا ذکر کیا لیکن تمام روز و شب مراد ہے اسلئے کہ کلام عرب میں اکثر اس طرح آتا ہے کہ روز یا شب ذکر کرتے ہیں اور دوسرا تابع اسکا ہوتا ہے
ع وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ صَلَّى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الصُّبْحِ بِالْحُدَيْبِيَةِ
عَلٰى اِثْرِ سَمَآءٍ كَانَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَّا انْصَرَفَ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ
اَعْلَمُ قَالَ قَالَ اَصْبَحَ مِنْ عِبَادِيْ مُؤْمِنٌ بِيْ وَكَافِرٌ فَاَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللّٰهِ وَرَحْمَتِهٖ فَذٰلِكَ مُؤْمِنٌ بِيْ كَافِرٌ
بِالْكَوْكَبِ وَاَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا فَذٰلِكَ كَافِرٌ بِيْ مُؤْمِنٌ بِالْكَوْكَبِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے زید
بن خالد جہنی سے کہا نماز پڑھائی ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز صبح کی حدیبیہ میں کہ نام ایک جگہ کا ہے پیچھے مینہ برسنے کے کہ تھا رات کو پس
جبکہ پھرے آنحضرت نماز سے متوجہ ہوئے لوگوں کی طرف اور فرمایا کہ آیا جانتے ہو تم کہ کیا فرمایا تمہارے پروردگار نے یعنے اسوقت اشارت
کی ساتھ آنے وحی کے عرض کیا صحابہ نے کہ اللہ اور رسول اسکا خوب جانتے ہیں کہا آنحضرت نے کہ فرمایا اللہ تعالے نے کہ صبح کی بعضے بندوں
میرے نے کہ ایمان لائے ساتھ میرے اور بعضوں نے کفر کیا پس جس شخص نے کہا کہ مینہ برسائے گئے ہم ساتھ فضل اللہ کے اور رحمت اسکی کے
پس یہ شخص ایمان لایا ساتھ میرے اور کفر کیا ساتھ ستاروں کے اور جس شخص نے کہا کہ مینہ برسائے گئے ہم بسبب غروب ہونے ایک ستارے کے اور نکلنے
ایک ستارے کے پس یہ شخص کافر ہے ساتھ میرے اور ایمان لایا ساتھ ستارے کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف جو کوئی یہ اعتقاد کرے کہ
ستارے فاعل اور مدبر مینہ برسانے کے ہیں مانند اعتقاد اہل جاہلیت کے پس کفر ہے اور جو کوئی یہ اعتقاد کرے کہ مینہ اللہ کی طرف سے اور فضل
اسکے سے ہے اور ستارے علامت اور مظنہ مینہ برسنے کے ہیں یہ کفر نہیں اور ظاہر تر یہ ہے کہ یہ بھی مکروہ تنزیہی ہے ع وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ
عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ بَرَكَةٍ اِلَّا اَصْبَحَ فَرِيْقٌ مِّنَ النَّاسِ بِهَا كَافِرِيْنَ
يُنْزِلُ اللّٰهُ الْغَيْثَ فَيَقُوْلُوْنَ بِكَوْكَبِ كَذَا وَكَذَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی علیہ وسلم سے فرمایا نہیں
نازل کرتا اللہ تعالے آسمان سے کوئی برکت مگر کہ ہوتی ہے ایک جماعت آدمیوں میں سے ساتھ اسکے کفر کرنیوالی اوتارتا ہے اللہ تعالے مینہ پس کہتے ہیں
کہ مینہ برسا بسبب ستارے فلانے اور فلانے کے نقل کی یہ مسلم نے ف ظاہر یہ ہے کہ مراد برکت سے مینہ ہے اور جملہ ینزل اللہ الغیث بیان اسکا اور احتمال
ہے کہ عام برکت مراد ہو اور ینزل اللہ الغیث مثال اور بیان ایک فرد اسکے کا ہو ع اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَبَسَ عِلْمًا مِّنَ النُّجُوْمِ اقْتَبَسَ شُعْبَةً مِّنَ السِّحْرِ زَادَ مَا زَادَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ
وَابْنُ مَاجَةَ روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص سیکھتا ہے ایک ٹکڑا علم نجوم سے حاصل کرتا ہے
ایک شاخ سحر سے زیادہ کیا حاصل کرنا سحر کا جسقدر کہ زیادہ کیا حاصل کرنا نجوم کا نقل کی یہ احمد اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے ف تشبیہ دی
علم نجوم کو ساتھ سحر کے بقصد برائی بیان کرنے اسکے کے گویا کہ عمل کرنیوالا نجوم پر جملہ ساحروں اور کاہنوں سے ہے کہ برے کام کرتے ہیں اور خبریں
غیب کی بتاتے ہیں ع وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَتٰى كَاهِنًا فَصَدَّقَهٗ بِمَا يَقُوْلُ اَوْ اَتَى امْرَاَةً
حَائِضًا اَوْ اَتَى امْرَاَتَهٗ فِيْ دُبُرِهَا فَقَدْ بَرِئَ مِمَّا اُنْزِلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے
ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ آوے کاہن کے پاس اور سچا جانے اسکو بیچ اس چیز کے کہ کہتا ہے یا صحبت کرے اپنی بیوی سے
حالت حیض میں یا بد فعلی کرے اپنی بیوی سے بیچ مقعد اسکی کے پس تحقیق بیزار ہوا اس چیز سے کہ اتاری گئی محمد پر یعنے شریعت و قرآن نقل کی یہ احمد نے

[illegible] اور ابوداؤد نے **ف** یہ جو روایت ہے کافر ہوا یہ محمول ہے حلال جاننے پر یا تغلیظ و تشدید پر

فصل تیسری عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَضَی اللّٰهُ الْاَمْرَ فِی السَّمَاءِ ضَرَبَتِ الْمَلٰٓئِکَةُ بِاَجْنِحَتِهَا خُضْعَانًا لِقَوْلِهٖ کَاَنَّهٗ سِلْسِلَةٌ عَلٰی صَفْوَانٍ فَاِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا مَاذَا قَالَ رَبُّکُمْ قَالُوْا لِلَّذِیْ قَالَ الْحَقَّ وَهُوَ الْعَلِیُّ الْکَبِیْرُ فَیَسْمَعُهَا مُسْتَرِقُو السَّمْعِ وَمُسْتَرِقُو السَّمْعِ هٰکَذَا بَعْضُهٗ فَوْقَ بَعْضٍ وَوَصَفَ سُفْیَانُ بِکَفِّهٖ فَحَرَّفَهَا وَبَدَّدَ بَیْنَ اَصَابِعِهٖ فَیَسْمَعُ الْکَلِمَةَ فَیُلْقِیْهَا اِلٰی مَنْ تَحْتَهٗ ثُمَّ یُلْقِیْهَا الْاٰخَرُ اِلٰی مَنْ تَحْتَهٗ حَتّٰی یُلْقِیَهَا عَلٰی لِسَانِ السَّاحِرِ اَوِ الْکَاهِنِ فَرُبَّمَا اَدْرَکَ الشِّهَابُ قَبْلَ اَنْ یُلْقِیَهَا وَرُبَّمَا اَلْقَاهَا قَبْلَ اَنْ یُدْرِکَهٗ فَیَکْذِبُ مَعَهَا مِائَةَ کِذْبَةٍ فَیُقَالُ اَلَیْسَ قَدْ قَالَ لَنَا یَوْمَ کَذَا وَکَذَا کَذَا وَکَذَا فَیُصَدَّقُ بِتِلْکَ الْکَلِمَةِ الَّتِیْ سُمِعَتْ مِنَ السَّمَاءِ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ

اور روایت ہے ابی ہریرہ سے یہ کہ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت کہ حکم کرتا ہے اللہ تعالے کسی کام کا آسمان میں مارتے ہیں فرشتے بازو اپنے یعنے ڈرتے اور کانپتے ہیں ہیبت و عظمت حکم الہی سے بسبب خوف قول و کلام الہی کے گویا آواز کلام الہی کی یعنے بیچ عدم ظہور و تعسر فہم و استماع اسکے کے مانند زنجیر کے ہے کہ کھینچی جاوے پتھر صاف پر پس جب ڈر دور کیا جاتا ہے فرشتوں کے دلوں سے کہتے ہیں یعنے تمام فرشتے کم رتبہ فرشتوں مقرب سے کہ کیا حکم کیا پروردگار تمہارے نے کہتے ہیں فرشتے مقرب اس چیز کو کہ حکم کیا پروردگار نے یا کہتے ہیں ان فرشتوں کو پوچھنے والوں سے حق ہے یعنے حق ہے جو کچھ کہ حکم کیا پروردگار نے اور وہ ذات اللہ تعالے کی ہے بلند قدر اور بلند مرتبہ ہے پس سنتے ہیں ان باتوں کو چوری سے سننے والے کہ جن و شیاطین ہیں اور چوری سے سننے والے اسطرح ہیں کہ بعضے انکے اوپر بعضوں کے ہیں اور بیان کی سفیان نے ہیئت انکی ساتھ ہاتھ اپنے کے یعنے ساتھ انگلیوں ہاتھ کے پس ٹیڑھا کیا ہاتھ کو اور فرق کیا درمیان انگلیوں اپنی کے پس سنتا ہے چوری سے سننے والا بات کو پھر ڈالتا ہے اسکو طرف اسکے کہ نیچے اسکے ہے پھر ڈالتا ہے اسکو دوسرا طرف اسکے کہ نیچے اسکے ہے یہاں تک کہ ڈالتا ہے وہ اس بات کو طرف ساحر یا کاہن کے پس کبھی پاتا ہے چوری سے سننے والے کو شعلہ پہلے ڈالنے اس بات کے طرف ساحر یا کاہن کے اور اکثر ڈالتا ہے اس بات کو پہلے پہونچنے شعلہ کے پس پہونچتی ہے وہ بات کاہن کو پس جھوٹ بنا لیتا ہے کاہن ساتھ اس بات کے سو جھوٹ یعنے اور خبر دیتا ہے لوگوں کو ساتھ اس بات کے بیچ اثنا جھوٹی باتوں کے پس جب جھٹلاتا ہے اسکو کوئی ساتھ بعضے جھوٹی باتوں اسکی کے تو کہا جاتا ہے یعنے کہتا ہے تصدیق کرنے والا کاہن کا ساتھ اسکے کہ جھٹلاتا ہے اسکو کیا نہیں ہے اور نہیں جانتا تو کہ کہا واسطے ہمارے اور خبر دی ہمکو کاہن نے فلانے فلانے دن ایسی اور ایسی پس تصدیق کیا جاتا ہے کاہن بسبب اس بات کے کہ سنی گئی آسمان سے اور راست گو ہوا اسمین یعنے اور وہ سو جھوٹ نہیں منظور کرتے بسبب گمراہی کے کہ انکے باطن میں ہے جیسے کہ ان نجومیوں کا حال ہے کہ اگر ایکبار بات انکی بحسب اتفاق کے سچی ہو گئی تو دنیا دار معتقد انکے ہو جاتے ہیں بسبب نہایت محبت دنیا کے اور گمراہی کے کہ انکے دلوں میں ہے نقل کی یہ بخاری نے **ف** ساحر یا کاہن ابن عباس کی حدیث میں کہ آگے آتی ہے صریح آیا ہے کہ کاہن ساحر ہے پس ساحر یہاں مراد کاہن ہے اس صورت میں او شک کے لئے ہوگا یا ساحر سے مراد منجم ہے جیسے کہ ایک حدیث میں آیا ہے المنجم ساحر اسلئے کہ ساحر خبر غیب کی نہیں بتاتا ہے پس لفظ او الکاہن میں تنویع کے لئے ہوگا اور اختلاف کیا گیا ہے اسمین کہ مرجوم آیا ساتھ رجم کے ایذا پاکر پھرتا ہے یا جل جاتا ہے ساتھ رجم کے وعن

ابن عباس قال اخبرنی رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الانصار انہم بینا ہم جلوس لیلۃ مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمی بنجم واستنار فقال لہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما کنتم تقولون فی الجاہلیۃ اذا رمی بمثل ہذا قالوا اللہ

وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ كُنَّا نَقُولُ وُلِدَ اللَّيْلَةَ رَجُلٌ عَظِيمٌ وَمَاتَ رَجُلٌ عَظِيمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّهَا لَا يُرْمَى بِهَا لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلَكِنْ رَبُّنَا تَبَارَكَ اسْمُهُ إِذَا قَضَى أَمْرًا سَبَّحَ حَمَلَةُ الْعَرْشِ ثُمَّ سَبَّحَ أَهْلُ السَّمَاءِ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ حَتَّى يَبْلُغَ التَّسْبِيحُ أَهْلَ هَذِهِ السَّمَاءِ الدُّنْيَا ثُمَّ قَالَ الَّذِينَ يَلُونَ حَمَلَةَ الْعَرْشِ لِحَمَلَةِ الْعَرْشِ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ فَيُخْبِرُونَهُمْ مَا قَالَ فَيَسْتَخْبِرُ بَعْضُ أَهْلِ السَّمٰوَاتِ بَعْضًا حَتَّى يَبْلُغَ هَذِهِ السَّمَاءَ الدُّنْيَا فَيَخْطَفُ الْجِنُّ السَّمْعَ فَيَقْذِفُونَ إِلَى أَوْلِيَائِهِمْ وَيُرْمَوْنَ فَمَا جَاؤُوا بِهِ عَلَى وَجْهِهِ فَهُوَ حَقٌّ وَلَكِنَّهُمْ يَقْرِفُونَ فِيهِ وَيَزِيدُونَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابن عباس سے کہا خبر دی مجکو ایک شخص نے صحابیون میں سے کہ تھا انصار سے یہ کہ صحابہ اسوقت کہ بیٹھے ہوئے تھے ایک رات ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ٹوٹا ایک ستارہ اور بہت روشن ہوا پس فرمایا صحابہ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا تھے تم کہتے جاہلیت مین جسوقت کہ ٹوٹتا مانند اسکے کہا صحابہ نے کہ اللہ اور رسول اسکا دانا تر ہے ساتھ حقیقت حال کے تھے ہم کہتے کہ پیدا ہوا آج کی رات ایک شخص بڑا اور مرا ایک شخص بڑا یعنے کبھی یون کہتے تھے اور کبھی یون یعنے اسکو علامت ایک امر عظیم کے جانتے تھے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق یہ شعلہ نہین پھینکا جاتا بسبب مرنے کسیکے اور نہ بسبب حیات کسی کے ولیکن رب ہمارا کہ بابرکت ہے نام اسکا جسوقت کہ فرماتا ہے ایک حکم تسبیح کرتے ہین فرشتے اٹھانے والے عرش کے پھر تسبیح کرتے ہین وہ آسمان والے کہ متصل ہین عرش کے اٹھانے والون سے یہان تک کہ پہونچتی ہے آواز تسبیح کی اس آسمان دنیا والون کو پھر کہتے ہین وہ فرشتے کہ متصل اٹھانیوالون عرش کے ہین واسطے عرش کے اٹھانے والون کے کہ کیا کہا پروردگار تمہارے نے پس خبر دیتے ہین وہ انکو اس چیز کی کہ فرمائی پھر خبر پوچھتے ہین بعضے آسمان والے بعضون سے یہان تک کہ پہونچتی ہے خبر اس آسمان دنیا والون کو پس اچک لیتے ہین جن سننے کو یعنے ان خبرون کو چوری سے لے آتے ہین پھر ڈالتے ہین وہ دونون اپنے دوستون یعنے کاہنون کی اور پھینکے جاتے ہین طرف انکے یہ ستارے یعنے پس سبب ان ستارون کے پھینکے جانے کا یہ ہے نہ وہ کہ اعتقاد کیا ہے پیدائش و موت کا پس وہ چیز کہ لاتے کاہن اسکو اوپر اس طرح کے کہ ہے یعنے بغیر تصرف کے راست و درست پس وہ چیز راست ہے ولیکن وہ ہی جھوٹ ملا لیتے ہین اسمین اور زیادہ کرتے ہین یعنے اس سننے ہوئے پر نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْ قَتَادَةَ قَالَ خَلَقَ اللّٰهُ تَعَالَى هٰذِهِ النُّجُومَ لِثَلَاثٍ جَعَلَهَا زِينَةً لِلسَّمَاءِ وَرُجُومًا لِلشَّيَاطِينِ وَعَلَامَاتٍ يُهْتَدَى بِهَا فَمَنْ تَأَوَّلَ فِيهَا بِغَيْرِ ذَلِكَ أَخْطَأَ وَأَضَاعَ نَصِيبَهُ وَتَكَلَّفَ مَا لَا يَعْلَمُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ تَعْلِيقًا وَفِي رِوَايَةِ رَزِينٍ تَكَلَّفَ مَا لَا يَعْنِيهِ وَمَا لَا عِلْمَ لَهُ بِهِ وَمَا عَجَزَ عَنْ عِلْمِهِ الْأَنْبِيَاءُ وَالْمَلَائِكَةُ وَعَنِ الرَّبِيعِ مِثْلَهُ وَزَادَ وَاللّٰهِ مَا جَعَلَ اللّٰهُ فِي نَجْمٍ حَيَاةَ أَحَدٍ وَلَا رِزْقَهُ وَلَا مَوْتَهُ وَإِنَّمَا يَفْتَرُونَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَيَتَعَلَّلُونَ بِالنُّجُومِ اور روایت ہے قتادہ سے کہ کہا پیدا کئے اللہ تعالے نے یہ ستارے واسطے تین باتون کے ایک بات یہ کہ پیدا کیا انکو واسطے زینت آسمان کے اور دوسرے واسطے مار شیطانون کے اور تیسری نشانی کہ راہ پائی جاتی ہے بسبب انکے یعنے بیچ دریا اور جنگل کے پس جسنے کہ بیان کیا انمین بغیر ان تین چیزون کے خطا کی اور ضائع کیا حصہ اپنا اور تکلف کیا اس چیز مین کہ نہین جانتا یعنے نہین متصور ہے علم اسکا اسلئے کہ خبرین آسمان کی نہین جانی جاتی ہین مگر طریق کتاب و سنت سے حال آنکہ اسمین نہین ہے زیادہ اس چیز سے کہ گذری نقل کی یہ بخاری نے بلا اسناد اور بیچ روایت رزین کے یون ہے کہ تکلف کیا اس چیز کا کہ نہین فائدہ کرتی اسکو اور تکلف کیا بیچ جاننے اس چیز کے کہ نہین اسکو علم ساتھ اسکے اور تکلف کیا بیچ جاننے اس چیز کے کہ عاجز ہوئے علم اسکے سے انبیا اور فرشتے اور روایت ہے ربیع سے مانند اسکے اور زیادہ کیا ربیع نے یہ کلام کہ قسم ہے اللہ کی نہین مقرر کی اللہ تعالے نے ستارے زمین مین زندگی کسی کی یعنے پیدائش کسی کی اور نہ روزی کسی کی یعنے مال

وجاہ اور شہر کا کسی کا اور سوا اسکے نہیں کہ اکثر اوقات [illegible] پھوٹی اور تھوڑے ہیں طلوع ہونے ستارہ کو علامت واسطے ایک چیز کے ف ضائع کیا حصہ اپنا یعنے اپنی عمر میں سے اور وہ مشغول ہوا ایسی چیز [illegible] اور یہ اثر [illegible] بیان ملا علی قاری اور حضرت شیخ نے خوب تفصیل لکھا ہی ملیٰنظ ثم وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَبَسَ عِلْمًا مِنَ النُّجُوْمِ لِغَيْرِ مَا ذَكَرَ اللّٰهُ فَقَدِ اقْتَبَسَ شُعْبَةً مِنَ السِّحْرِ الْمُنَجِّمُ كَاهِنٌ وَالْكَاهِنُ سَاحِرٌ وَالسَّاحِرُ كَافِرٌ رَوَاهُ رَزِيْنٌ اور روایت ہی ابن عباس سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ سیکھے کوئی قسم علم نجوم سے واسطے غیر اس چیز کے ذکر کی اللہ نے یعنے قرآن میں کہ وہ تین چیزیں ہیں ذکر کی گئیں اور ایک حدیث میں پس تحقیق سیکھا ایک ٹکڑا سحر سے یعنے اور وہ برا علم ہی [illegible] اسکا سیکھنا حرام ہی اور بعضوں نے اسکا کفر اور فرمایا کہ منجم حکم کاہن کا رکھتا ہی کہ ساتھ علامتوں کے خبر غیب کی بتاتا ہی اور کاہن حکم ساحر کا رکھتا ہی کہ [illegible] عمل [illegible] کرتا ہی [illegible] ساتھ اسکے ضرر خلق کو پہونچاتا ہی اور جو کوئی سحر کرے اور اعتقاد اسکا رکھے کافر ہی یعنے پس [illegible] کاہن اور منجم کا [illegible] کہانت اور سحر سب ایک جنس سے ہیں اور کافروں اور بد دینوں کے اعمال سے ہیں نعوذ باللہ من ذلک وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَمْسَكَ اللّٰهُ الْقَطْرَ عَنْ عِبَادِهٖ خَمْسَ سِنِيْنَ ثُمَّ اَرْسَلَهٗ لَاَصْبَحَتْ طَائِفَةٌ مِّنَ النَّاسِ كَافِرِيْنَ يَقُوْلُوْنَ سُقِيْنَا بِنَوْءِ الْمِجْدَحِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہی ابی سعید خدری سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر بند رکھے اللہ مینہ اپنے بندوں سے پانچ برس یعنے [illegible] البتہ ہوا ایک جماعت [illegible] کہ تحقیق میں ساتھ نجم کے کافر ہونے والے کہیں [illegible] ہم بسبب منزل قمر کے [illegible] اسکا مجدح [illegible] ف مجدح ساتھ [illegible] کے نزدیک عرب کے منازل قمر سے ہی کہ سبب مینہ کا ہی

كِتَابُ الرُّؤْيَا

کتاب ہی بیچ بیان خواب کے ف [illegible] حقیقت خواب کی نزدیک اہل سنت کے پیدا کرنا حق تعالی کا ہی بیچ دل سونے والے کے [illegible] اور اعتقادات جیسے [illegible] اور بعد اسکے اور اوقات [illegible]

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ [illegible] الْمُبَشِّرَاتُ قَالُوْا وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ قَالَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [illegible] مُسْلِمٌ اَوْ يُرٰى لَهٗ [illegible] روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] صحابہ نے کیا ہی مبشرات فرمایا خواب اچھے نقل کیا اسکو بخاری نے [illegible] اس حالت کو کہ دیکھتا ہی اس خواب کو مسلمان یعنے اپنے لیے یا دیکھا [illegible] منقطع ہو جاویگی بسبب مرنے میرے کے اور نہیں باقی رہیگی وہ چیز [illegible] معلوم ہوا کرینگی اور مبشرات مشتق بشارت سے ہی ساتھ بیشی تمام اور زبر [illegible] بھی [illegible] وبا کا خواب نیک برا آتا ہی اور خواب بد کو حلم [illegible] خواب کہتے ہیں چنانچہ اس حدیث میں بھی یہی مراد ہی اور اگر رویا نام خواب [illegible] معنے صادقہ [illegible] یعنے خواب سچے [illegible] واقع کے اور معنی اول [illegible] موافق [illegible] مستعمل ہوتا ہی اور اگرچہ [illegible] صدق بھی [illegible] حدیث [illegible] کہ نبوت میں خبر صدق [illegible] تعبیر بطلاق بشارت کا

باعتبار تغلیب کے ہی یا محمول ہی معنی مطلق کے کہ معجزات ہیں ۔ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلرُّؤْیَا الصَّالِحَةُ
جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِیْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب اچھا ایک ٹکڑا
ہی چھیالیس ٹکڑون نبوت کے سے نقل کی یہ بخاری و مسلم نے ف ظاہر یہ ہی کہ مراد ساتھ رویاے صالحہ کے یہان صادقہ ہی اور یہان ایک اشکال
وارد ہوتا ہی کہ جز شئی کا ساتھ شئی کے ہوتا ہی پس جب نبوت باقی نرہی تو جز اسکا کیونکر رہا جواب اسکا یہ ہی کہ معنے اسکے یہ ہین کہ رویا ایک جز ہی
اجزاے علم نبوت سے اور علم نبوت باقی ہی اگرچہ نبوت باقی نہین مقصود مدح رویا کی ہی کہ یہ پر تو ہی نبوت کا اور مانند اسکے اگرچہ دیکھنے والا نبی
نہو جیسے کہ اور حدیث مین آیا ہی کہ راہ روش نیک اور حلم اور گرانباری اور میانہ روی نبوت سے ہین اور وجہ تخصیص اس عدد چھیالیس کی اگرچہ علمانے
بہت کچھ لکھی ہی لیکن صحیح یہ ہی کہ علم اسکا اور اور چیزان معدود کا مانند رکعات نماز اور تسبیحات وغیرہا کا شارع ہی کو ہی اور اور روایت مین چھیالیس آیا ہی
بدلے چھیالیس کے اور ایک مین ستر اور ایک مین چوبیس وغیر ذلک مراد ان سب سے تکثیر ہی نہ تحدید ۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِیْ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَتَمَثَّلُ فِیْ صُوْرَتِیْ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے دیکھا مجکو خواب مین پس تحقیق دیکھا مجکو اسواسطے کہ شیطان نہین بنتا ہی
میری صورت مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف تحقیق دیکھا مجکو یعنے گویا کہ دیکھا مجکو عالم بیداری مین لیکن نہین بنی ہوتے ہین اُسپر احکام
کہ وہ صحابی ہوجاوے یا عمل کرے اُس چیز پر کہ سنے اُس حالت مین اور بعضون نے کہا کہ مراد حضرت کی اپنے زمانہ کے لوگ ہین یعنے جسکو وقت
کے لوگون مین سے جسنے مجکو خواب مین دیکھا توفیق دیگا اسکو اللہ تعالے میرے دیکھنے کی حالت بیداری مین دنیا مین یا آخرت مین اور بعضون نے
کہا کہ یہ معنے اخبار کے ہی یعنے جسنے دیکھا مجکو خواب مین پس خبر دو اسکو کہ خواب اُسکا حقیقۃً اور سچا ہی نہین ہی اضغاث احلام سے اسلیے کہ شیطان
نہین بنتا ہی میری صورت مین یعنے یہ مجال نہین شیطان کی کہ کسی کے خواب مین آوے اور اُسکے خیال مین ڈالے کہ مین آنحضرت ہون اور آنحضرت
پر یہ جھوٹ باندھے اور بعضے محققین نے لکھا ہی کہ شیطان بصورت حق تعالے بن سکتا ہی اور جھوٹ باندھ سکتا ہی یعنے دیکھنے والے کو وسوسہ
مین ڈالتا ہی کہ صورت حق تعالے سبحانہ کی ہی لیکن بصورت آنحضرت کے ہرگز نہین بن سکتا اور جھوٹ نہین باندھ سکتا اسلیے کہ آنحضرت
مظہر ہدایت کے ہین اور شیطان مظہر ضلالت کا اور درمیان ہدایت اور ضلالت کے ضد ہی اور حق تعالے جامع ہی صفات اضلال اور ہدایت کا اور تمام صفات متضادہ کا اور
بھی ہی کہ دعوے الوہیت کا مخلوقات سے صریح البطلان ہی اور محل اشتباہ نہین بخلاف دعوی نبوت کے چنانچہ اسی لیے اگر کوئی دعوی الوہیت
کا کرے تو صدور خارق عادت اُس سے متصور ہی اور اگر دعوی نبوت کا کرے تو معجزہ اُس سے ظاہر نہین ہوتا ع ح ۔ وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَاٰنِیْ فَقَدْ رَاَی الْحَقَّ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابی قتادہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے
کہ دیکھا مجکو پس تحقیق حق دیکھا یعنے سچا ہی خواب اُسکا کہ اُسنے مجھے کو دیکھا نہ غیر میرے کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف جاننا چاہیے کہ یہ حدیثین
ساتھ تعدد طرق اور اختلاف الفاظ کے دلالت کرتی ہین اسپر کہ جسنے آنحضرت کو خواب مین دیکھا اُنھین کو دیکھا دروغ اور شیطان کو
اُسمین دخل نہین اور علمانے اسکو خصائص حضرت کے سے شمار کیا ہی اور اختلاف کیا ہی علمانے اُسمین بعضون نے تو یہ کہا کہ محمل ان
احادیث کا یہ ہی کہ کوئی دیکھے آنحضرت کو ساتھ صورت اور حلیہ مخصوص کے کہ آپ رکھتے تھے پھر بعضون نے ان مین سے توسعہ کیا اور کہا
کہ اُس شکل و صورت مین دیکھے کہ مدت عمر شریف مین اُسپر تھے خواہ جوانی مین خواہ کہولت مین یا آخر عمر مین اور بعضون نے دائرہ تنگ کیا
اور کہا کہ ضرور ہی کہ اُس صورت پر دیکھے کہ بیچ آخر عمر کے اُس صورت پر اس عالم سے سدہارے تا آنکہ عدد سفید بالون کا کہ سر مبارک اور محاسن مبارک مین

تھے اور نوبت بعبیتل کی نہ ہونچی تھی اعتبار کیا ہو اور محمد بن سیرین کے پاس جبکوئی اگر قصہ خواب میں دیکھنے حضرت کا بیان کرتا تو وہ کہتے کہ بیان کر کہ کس صورت میں دیکھا ہے تو نے اگر ساتھ حلیہ مخصوص کے بیان کرتا تو وہ کہتے کہ جا تو نے آنحضرت کو نہیں دیکھا اور امام نووی نے کہا صحیح یہ ہی کہ آنحضرت ہی کو حقیقۃً دیکھا خواہ انکی صفت معروفہ پر دیکھا یا سوا اُسکے اختلاف صورت کا موجب اختلاف ذات کا نہیں ہوتا اور اختلاف و تفاوت صورتون کا باعتبار کمال و نقصان ایمان دیکھنے والے کے ہی جسنے حضرت کو اچھی صورت میں دیکھا بسبب کمال دین اپنے کے دیکھا اور جسنے برخلاف اُسکے دیکھا بسبب نقصان دین کے دیکھا اور اسیطرح پر ایکنے بڈھا دیکھا اور ایکنے جوان اور ایکنے راضی اور ایکنے خفا اور ایکنے روتے ہوے اور ایکنے خوش اور ایکنے ناخوش تمام یہ مبنی ہی اوپر اختلاف حال دیکھنے والے کے پس دیکھنا آنحضرت کا گویا کسوٹی ہی معرفت احوال دیکھنے والے کی اور اسمین ضابطہ مفیدہ ہی سالکون کے لئے کہ اُس سے احوال اپنے باطن کا معلوم کر کر علاج اُسکا کرین اور اسی قیاس پر بعضے ارباب تمکین نے کہا ہی کہ جو کلام آنحضرت سے خواب میں سنے تو اُسکو سنت قویمہ پر عرض کرے اگر موافق ہی تو حق ہی اور اگر مخالف ہی تو بسبب خلل سامعہ اُسکے کے ہی پس رویا ذات کریمہ انکی کا اور اُس چیز کا کہ دیکھی یا سنی جاتی ہی حق ہی اور حقیقت میں تفاوت اور اختلاف کرنی عجیب ہی حضرت شیخ علی متقی نقل کرتے تھے کہ ایک نقیر نے فقرائے مغرب سے آنحضرت کو خواب میں دیکھا کہ اُسکو شراب پینے کے لئے فرماتے ہین اُسنے واسطے دفع اس اشکال کے علماء سے استفسار کیا کہ حقیقت حال کی کیا ہی ہر ایک عالم نے محمل اور تاویل اُسکی بیان کی ایک عالم تھے مدینہ میں نہایت متبع سنت کے کہ اُنکو شیخ محمد بن عراق کہتے جب وہ استفسار انکی نظر سے گذرا تو اُنھون نے فرمایا کہ یون نہیں ہی جسطرح اُسنے سنا اُس شخص کے سامعہ میں خلل ہی آنحضرت نے اُسکو فرمایا لا تشرب الخمر اُسنے لا تشرب کو اشرب سنا **وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَاٰنِيْ فِي الْمَنَامِ فَسَيَرَانِيْ فِي الْيَقَظَةِ وَلَا يَتَمَثَّلُ الشَّيْطَانُ بِيْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے دیکھا مجکو خواب میں پس شتاب دیکھے گا مجکو جاگتے میں اور نہیں بنتا شیطان میری صورت میں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنے حضرت کے زمانہ میں جو شخص کہ دیکھتا تھا خواب میں حضرت کو تو اللہ تعالیٰ توفیق دیتا تھا اُسکو کہ جاگتے میں دیکھے اور مسلمان ہووے یا یہ مراد ہی کہ آخرت میں دیکھے گا جاگتے میں **وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللّٰهِ وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَاِذَا رَاٰى اَحَدُكُمْ مَا يُحِبُّ فَلَا يُحَدِّثْ بِهٖ اِلَّا مَنْ يُّحِبُّ وَاِذَا رَاٰى مَا يَكْرَهُ فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهَا وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَلْيَتْفُلْ ثَلٰثًا وَلَا يُحَدِّثْ بِهَا اَحَدًا فَاِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہی ابی قتادہ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خواب اچھا اللہ کیطرف سے ہی اور خواب برا شیطان کیطرف سے ہی پس جسوقت دیکھے ایک تمہارا ایسا خواب کہ خوش رکھے اُسکو پس بیان کرے اُسکو مگر اُس شخص سے روبرو کہ دوست رکھتا ہی اُسکو یعنے علما اور صلحا اور اقربا سے اور حمد کرے اللہ تعالیٰ کی جیسے کہ ایک روایت بخاری اور مسلم کی میں ہی اور جسوقت دیکھے ایسا خواب کہ ناخوش رکھتا ہی پس چاہیے کہ پناہ مانگے ساتھ اللہ کے برائی اُسکی سے اور برائی شیطان کی سے اور چاہیے کہ تھتکارے تین بار یعنے بقصد دفع کرنے شیطان کے اور نہ بیان کرے اُس خواب کو کسی کے روبرو یعنے دوست کے روبرو اور نہ دشمن کے روبرو تاکہ وہ تعبیر بری نکالے بحسب ظاہر صورت کے اور تعبیر جیسی دیتا ہی ویسی ہی واقع ہوتی ہی بتقدیر الٰہی پس تحقیق وہ خواب نہیں ضرر کریگا اُسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** شیطان کیطرف نسبت یعنے باعتبار ہونے اُسکے کا ہوتا ہی اُسنے پیدا کرنا اور دکھانا دونون کا ساتھ پیدایش الٰہی کے ہی حاصل یہ ہی کہ اچھا خواب بالبشارت ہی حضرت پروردگار کیطرف سے بندے کے لئے تا باعث حسن ظن کا ساتھ اللہ تعالیٰ کے اور موجب ہو مزید شکر کا اور خواب ناخوش اور جھوٹا شیطان دکھاتا ہی تا غمگین کرے مسلمان کو اور بدگمان اور سست ہووے بیچ سلوک طریق حق کے اور معنی نہ ضرر کرنے کے یہ ہین کہ اللہ تعالیٰ نے گردانا بجالانے افعال مذکورہ کو سبب سلامتی کا ناخوشی سے جیسے کہ گردانا ہی صدقہ کو سبب بچاؤ مال کا اور دفع بلیات کا انتہیٰ **وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاٰى اَحَدُكُمُ الرُّؤْيَا يَكْرَهُهَا فَلْيَبْصُقْ عَنْ يَّسَارِهٖ ثَلٰثًا وَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ثَلٰثًا وَلْيَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِهِ الَّذِيْ كَانَ عَلَيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہی جابر سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ دیکھے ایک تمہارا خواب مکروہ

جانے اسکو بس چاہیئے کہ تف کرے بائیں طرف تین بار اور پناہ مانگے ساتھ اللہ کے شیطان سے تین بار اور پھیرے کروٹ اپنی سے کہ تھا اسپر وقت دیکھنے خواب کے نقل کی یہ مسلم نے **ف** اس حدیث میں بصاق ذکر کیا کہ تفل سے زیادہ ہی تفل تھوک منہ سے نکالنا اور بصق منہ کے اندر سے نکالنا کہ کچھ حلق سے نکلے اور بصاق وہ تھوک کہ نکلے اور اسکو بزاق بھی کہتے ہیں پس تفل بعد بصق کے ہے اور بعد ازان نفث ہی کہ پھونکنا ہی ساتھ آب لبوں کے اور بعد اسکے نفخ ہی کہ پھونکنا ہی فقط اور بیچ بعضی روایات مسلم کے فلینفث بھی آیا ہی اور اس حدیث میں ذکر بائیں طرف کا آیا اور پہلی حدیث میں مطلق اور اس حدیث میں کروٹ سے پھرنا بھی آیا ہی اسلیئے کہ اسکو بہت تاثیر ہی بیچ تغیر حال کے **ش م** وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ یَکَدْ یَکْذِبُ رُؤْیَا الْمُؤْمِنِ وَرُؤْیَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِیْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ وَمَا کَانَ مِنَ النُّبُوَّةِ فَاِنَّهٗ لَا یَکْذِبُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ سِیْرِیْنَ وَاَنَا اَقُوْلُ الرُّؤْیَا ثَلَاثٌ حَدِیْثُ النَّفْسِ وَتَخْوِیْفُ الشَّیْطَانِ وَبُشْرٰی مِنَ اللّٰهِ فَمَنْ رَّاٰی شَیْئًا یَکْرَهُهٗ فَلَا یَقُصَّهٗ عَلٰی اَحَدٍ وَّلْیَقُمْ فَلْیُصَلِّ قَالَ وَکَانَ یَکْرَهُ الْغُلَّ فِی النَّوْمِ وَیُعْجِبُهُمُ الْقَیْدُ وَیُقَالُ الْقَیْدُ ثَبَاتٌ فِی الدِّیْنِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ قَالَ الْبُخَارِیُّ رَوَاهُ قَتَادَةُ وَیُوْنُسُ وَهُشَیْمٌ وَّاَبُوْ هِلَالٍ عَنِ ابْنِ سِیْرِیْنَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَقَالَ یُوْنُسُ لَا اَحْسِبُهٗ اِلَّا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْقَیْدِ وَقَالَ مُسْلِمٌ لَا اَدْرِیْ هُوَ فِی الْحَدِیْثِ اَمْ قَالَهُ ابْنُ سِیْرِیْنَ وَفِیْ رِوَایَةٍ نَحْوَهٗ وَاَدْرَجَ فِی الْحَدِیْثِ قَوْلَهٗ وَاَکْرَهُ الْغُلَّ اِلٰی تَمَامِ الْکَلَامِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ نزدیک ہوگا زمانہ نہیں قریب کہ جھوٹا ہو خواب مومن کا اور خواب مومن کا ایک جز ہی چھیالیس جز نبوت کی سے اور جو چیز کہ ہو اجزاے نبوت سے پس تحقیق وہ نہیں جھوٹی ہوتی کہا محمد بن سیرین تابعی جلیل القدر نے کہ میں کہتا ہوں اور روایت کرتا ہوں ان احادیث سے کہ آنحضرت نے فرمائیں ہیں خواب تین طرح کے ہوتے ہیں ایک تو خیال النفس کا اور دوسرے ڈرانا شیطان کا اور تیسرے بشارت اللہ کی طرف سے پس جو شخص کہ دیکھے خواب میں ایسی چیز کو کہ ناخوش رکھے پس نہ بیان کرے اسکو بیچ کسی کے اور چاہیئے کہ کھڑا ہووے اور نماز پڑھے یعنے باسبب برکت اور نورانیت نماز کے تو ہم خیر اور شر کا کہ پیدا ہوا ہی جاتا ہے کہا ابن سیرین نے اور تھے آنحضرت مکروہ رکھتے طوق دیکھنا خواب میں اور خوش آتا انکو دیکھنا قید کا اور کہا جاتا ہی یعنے اہل تعبیر کہتے ہیں کہ قید ثابت رہنا دین میں ہی نقل کی یہ یعنے ساری حدیث کہ مشتمل ہی اور پر مرفوع و موقوف کے بخاری اور مسلم نے لیکن دونوں کو تردد ہی آخر حدیث میں کہا بخاری نے کہ روایت کیا اسکو یعنے مطلق حدیث کو یا مضمون قید کو قتادہ اور یونس نے اور ہشیم اور ابو ہلال نے ابن سیرین سے کہ نقل کی اُسنے ابی ہریرہ سے اور کہا یونس نے کہ نہیں گمان کرتا میں اس روایت ابن سیرین کو ابی ہریرہ سے مگر پیغمبر خدا سے بیچ مقدمہ قید کے کہ واقع ہوا ہی ویعجبہم القید والقید ثبات فی الدین نہ بیچ مقدمہ غل کے کہ کہا کان یکرہ الغل یعنے یہ حدیث مرفوع ہی نہ موقوف ابو ہریرہ اور ابن سیرین پر یعنے روایت کیا اسکو ابن سیرین نے ابی ہریرہ سے اور انھوں نے آنحضرت سے بخاری نے تو یہ کہا اور کہا مسلم نے کہ راوی ابن سیرین سے کہ نہیں جانتا میں کہ یہ قول مذکور قید میں بیچ حدیث پیغمبر خدا کے واقع ہوا ہی یا کہا ابن سیرین نے اپنی طرف سے اور ایک روایت مسلم کی میں مانند اسکے ہی کہ کہا گیا اور یہ بھی کہا مسلم نے کہ ادراج کیا یعنے ابن سیرین یا ابو ہریرہ نے حدیث میں اس قول اپنے کو کہ کہا واکرہ الغل آخر کلام تک یعنے تمام کلام کہ بیچ غل اور قید کے واقع ہوا ہی سب کلام ابن سیرین یا ابو ہریرہ کا ہی کہ ادراج کیا حدیث میں اور ادراج بیچ اصطلاح محدثین کے لانا راوی کا ہی کلام اپنے کو درمیان حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور بیان کرنے قول بخاری اور مسلم کے سے حقیقت حال ضمیر وان قال اور کان یکرہ کی بھی ظاہر ہو جاتی ہی **ف** جسوقت کہ نزدیک ہوگا زمانہ الخ شرح اس حدیث کی کئی طرح کی ہی علمانے اول تو یہ کہ مراد قریب ہونے زمانہ کے سے آخیر زمانہ قرب قیامت کا ہی جیسے کہ اور حدیث میں صریح آیا ہی کہ اخیر زمانہ میں نزدیک نہیں کہ جھوٹ ہووے خواب مومن کا اور بعضے مشائخ اپنے سے سنا ہیں لیئے کہ مراد قرب زمانہ موت کا ہی دوسرے

یہ کہ مراد قرب زمانہ سے برابر ہونا شب و روز ہی اسلیئے کہ جس موسم مین رات دن برابر ہوتے ہین مزاج تندرست او معتدل ہوتا ہی خواب درست تر اور خلط
و خلل سے سالم تر ہوتا ہی تیسرے یہ کہ مراد قرب زمانہ سے وہ زمانہ ہی کہ سال مانند مہینے کے گذرین گے اور مہینے مانند ہفتے کے اور ہفتہ مانند روز کے اور روز مانند ساعت کے
اور لکھا ہی علمانے کہ مراد اس سے زمانہ امام مہدیؑ کا ہی کہ ان دنون مین انکے عدل سے سب عیش مین ہونگے اور زمانہ عیش کا ہر چند دراز ہو کوتاہ معلوم ہوتا ہی بعد
زمانہ غم و محنت کا ہر چند کوتاہ ہو دراز معلوم ہوتا ہی پس بیچ زمانہ مہدیؑ کے بھی خواب صحیح و راست ہونگے اسلیئے کہ وہ زمانہ راستی کا ہوگا اور حدیث مین آیا ہی کہ
جو کوئی راست تر ہی خواب اسکا بھی راست تر ہی اور چونکہ حدیث سے صحت خواب کی اور مدح اسکی معلوم ہوئی ایک کلام ابن سیرین کا واسطے بیان اقسام خواب
کے ذکر کیا اور اس عبارت مین اشارہ ہی اسپر کہ تمام اقسام خواب کے صحیح اور قابل تعبیر و اعتبار کے نہین بلکہ وہی قسم کہ بشارت اور اعلام ہی حق کی طرف سے
لائق تعبیر وغیرہ کے ہی اور خیال نفس ہی جیسے کہ ایک شخص ایک کام یا حرفہ کرتا ہی از بسکہ وہ خیال مین بیٹھ رہا ہی وہی خواب مین دیکھتا ہی یا عاشق معشوق کے
خیال مین ہوتا ہی اسکو خواب مین دیکھتا ہی اور ڈرانا شیطان کا تا غمگین اور مکدر کرے اسکو بسبب دشمنی کے کہ بنی آدم سے رکھتا ہی اور وہ فعل شیطان ہی کہ ساتھ
اسکے آدمی زادے بازی کرتا ہی جیسے کہ دیکھتا ہی کہ سر اسکا کٹ گیا ہی اور اسی قبیل سے ہی احتلام ہونا کہ موجب غسل کا ہوتا ہی اور کبھی سبب فوت ہونے نماز
اور تاخیر اسکی کا ہوتا ہی وغیرہ ذلک پس یہ دو قسمین قابل اعتبار و تعبیر کے نہین اور تیسری قسم بشارت دینے اور اعلام کرتا ہی جانب حق سے بندہ کے لیئے تا ساتھ اسکے
خوش ہووے اور طلب حق مین تازہ ہووے اور حسن ظن اور امیدواری رکھے یہ قابل تعبیر کے ہی اور نہ بیان کرے ان دونون کو اسلیئے کہ جب وہ قابل اعتبار و تعبیر کے
نہین تو کہنا اسکا داخل عبث و لایعنی کے ہی اور یہ بھی ہی کہ جب کہیگا اور سننے والا تعبیر بد کہیگا تو توہم اور تطیر لازم آویگا اور وسواس مین
ڈالیگا اور تعبیر کو خاصیت ہی وقوع مین اور شارحون نے بیچ ضمیر قال اور کان یکرہ کے چند احتمالات لکھے ہین ایک تو یہ کہ ضمیر قال کی ابن سیرین
کی طرف پھرتی ہو جیسے کہ ظاہر عبارت کہ پہلے گذری قال محمد بن سیرین ناظر ہی اسپر اور اسی تقدیر پر ضمیر کان یکرہ کی پھرتی ہین آنحضرت
کی طرف اور معنے یہ ہونگے کہ کہا ابن سیرین نے تھے آنحضرت ناخوش رکھتے اسکو کہ کوئی دیکھے خواب مین کہ طوق اسکی گردن مین ڈالا ہی اسلیئے کہ یہ
صفت دوزخیون کی ہی جیسے کہ فرمایا اذ الاغلال فی اعناقہم اور دوسرا احتمال یہ ہی کہ ضمیر قال کی ابن سیرین کی طرف پھری اور کان یکرہ کے ابو ہریرہ
کی طرف کہ ابن سیرین روایت کرتا ہی ابو ہریرہ سے یعنے کہا ابن سیرین نے کہ تھے ابو ہریرہ ناخوش رکھتے دیکھنے طوق کو خواب مین اور ابو ہریرہؓ نے یہ
سنا ہوگا یا اپنے اجتہاد سے کہا اور تیسرا احتمال یہ ہی کہ ضمیر قال کی پھری طرف راوی کے ابن سیرین سے اور کان یکرہ مین ابن سیرین کی طرف یعنے کہا کہ
تھے ابن سیرین کہ مکروہ رکھتے طوق کو اور یہی تیسرا احتمال اسطرح کی ترجیح رکھتا ہی اسلیئے کہ ابن سیرین بہت مشہور ہین تعبیر خواب مین واللہ اعلم
اور خوش آتا انکو دیکھنا قید کا یعنے بیڑیون کا پانون مین اور تعبیر ساتھ صیغہ جمع کے روایت بخاری کی مین آیا ہی پس بحسب احتمال اول کے ضمیر راجع
ہی طرف آنحضرت کے اور صحابہ انکے کے اور بحسب احتمال دوسرے کے طرف ابو ہریرہ اور اتباع انکے کے اور بحسب تیسرے کے طرف ابن سیرین کے اور
تعبیر کہنے والے اہل عصر انکے کے یعنے اگر کوئی خواب مین دیکھتا کہ بند اسکے پانون مین ہی تو اسکو اچھا جانتے تھے کہ علامت بندش ہے گناہون اور معاصی سے اور
ثابت قدم رہنے کی طاعت پر ہی جیسے کہ فرمایا و یقال القید ثبات فی الدین اور یہ تعبیر بنسبت اہل دین اور اطاعت کے ہی اور لکھا ہی اہل تعبیر نے کہ اگر کوئی بیمار
یا قیدی یا مسافر یا غمگین دیکھے کہ قید پانون مین ہی تو دیر اسکو ثابت رہنا اسی حال پر ہی لہذا انتہی اور اسی طرح تعبیر خواب کی مختلف ہوتی ہی ساتھ
اختلاف دیکھنے والے کے مثلا اگر تاجر دیکھے خواب مین کہ اسباب کشتی پر لدکر بیٹھا ہی اور ہوا موافق چلتی ہی تو علامت سلامتی کی ہی اور نفع کی تجارت مین ہی
اور اگر یہی خواب کوئی سالک سالکان طریقت سے دیکھے تو علامت اتباع شرع شریف کی اور پہونچنے کی مقام حقیقت مین ہی ع و عن جابر قال جاء
رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال رأیت فی المنام کان رأسی قطع قال فضحک النبی صلی اللہ علیہ وسلم

وَقَالَ اِذَا لَعِبَ الشَّيْطَانُ بِاَحَدِكُمْ فِيْ مَنَامِهٖ فَلَا يُحَدِّثْ بِهِ النَّاسَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سے کہ آیا ایک شخص پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا دیکھا مین نے خواب مین گویا کہ سر میرا کاٹا گیا ہے کہا جابر نے پس ہنسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا کہ جسوقت کہ کھیلے شیطان ساتھ ایک تمہارے کے خواب اسکے مین پس نہ بیان کرے اسکو روبرو لوگون کے نقل کی یہ مسلم نے ف یعنے یہ خواب بیچ اضغاث احلام کے ہے اور اس قسم سے ہے کہ شیطان بازی کرتا ہے ساتھ آدمی کے تا غمگین کرے اسکو ایسے خواب کو چھپانا چاہیئے اور طیبی نے کہا کہ آنحضرت وحی سے جانا ہوگا یا دلالت حال سے کہ یہ خواب اضغاث احلام مین سے ہے اور بازی شیطان ہے اگرچہ نزدیک تعبیر کرنے والون کے اسکی تعبیر ہے زوال النعمت اور مفارقت قوم اور مانند اسکے کے وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِيْمَا يَرَى النَّائِمُ كَاَنَّا فِيْ دَارِ عُقْبَةَ بْنِ رَافِعٍ فَاُتِيْنَا بِرُطَبٍ مِنْ رُطَبِ ابْنِ طَابٍ فَاَوَّلْتُ اَنَّ الرِّفْعَةَ لَنَا فِي الدُّنْيَا وَالْعَاقِبَةَ فِي الْاٰخِرَةِ وَاَنَّ دِيْنَنَا قَدْ طَابَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دیکھا مین نے ایک رات بیچ اُن چیزون کے کہ دیکھتا ہے سونے والا یعنے خواب مین دیکھتا ہون کہ گویا مین اور صحابہ میرے بیٹھے ہین بیچ گھر عقبہ بن رافع صحابی کے پس لائی گئین میرے پاس کھجورین تر کہ انکو رطب ابن طاب کہتے ہین پس تعبیر کی مین نے یہ کہ سربلندی اور بزرگی واسطے ہمارے ہے دنیا مین اور عاقبت نیک آخرت مین یعنے رفعت لفظ رافع سے لی اور عاقبت عقبہ سے اور یہ کہ دین ہمارا اچھا ہے یعنے یہ لفظ رطب بن طاب سے یا انقل کی یہ مسلم نے ف عادت شریف آنحضرت کی تھی کہ ناموں سے بطریق تفاؤل تاویل کے معانی لیتے تھے اور یہ مخصوص ساتھ تعبیر خواب کے نہ تھا بیداری مین بھی ساتھ انکے فال لیتے تھے جیسے کہ سفر ہجرت مین کہ مکہ سے مدینہ کو تشریف لیئے جاتے تھے کہ بریدہ اسلمی کو ساتھ چند سوارون کے راہ مین کہ قریش نے اسکو واسطے پکڑنے آنحضرت کے تعین کیا تھا اور سو اونٹ دینے کا وعدہ کیا تھا فرمایا کہ تو کون ہے اور نام تیرا کیا ہے اُسنے کہا بریدہ پس حضرت نے ابوبکر سے فرمایا قد برد امرنا یعنے خنکی ہوئی کام ہمارے مین الی آخر الحدیث بن وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَاَيْتُ فِي الْمَنَامِ اَنِّيْ اُهَاجِرُ مِنْ مَكَّةَ اِلٰى اَرْضٍ بِهَا نَخْلٌ فَذَهَبَ وَهْلِيْ اِلٰى اَنَّهَا الْيَمَامَةُ اَوْ هَجَرُ فَاِذَا هِيَ الْمَدِيْنَةُ يَثْرِبُ وَرَاَيْتُ فِيْ رُؤْيَايَ هٰذِهٖ اَنِّيْ هَزَزْتُ سَيْفًا فَانْقَطَعَ صَدْرُهٗ فَاِذَا هُوَ مَا اُصِيْبَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ اُحُدٍ ثُمَّ هَزَزْتُهٗ اُخْرٰى فَعَادَ اَحْسَنَ مَا كَانَ فَاِذَا هُوَ مَا جَاءَ اللّٰهُ بِهٖ مِنَ الْفَتْحِ وَاجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِيْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی موسی سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا دیکھا مین نے خواب مین کہ تحقیق مین ہجرت کرتا ہون مکہ سے طرف ایک زمین کے کہ اسمین کھجورین ہین پس گیا خیال میرا بیچ تعبیر اسکی کے طرف اسکے کہ وہ شہر یمامہ ہے یا ہجر ہے پس ناگہان وہ تھا مدینہ کہ نام قدیم اسکا یثرب ہے اور دیکھا مین نے اس خواب بیچ مین کہ تحقیق ہلاتا ہون مین تلوار پس ٹوٹ گئی اوپر سے پس ناگہان تعبیر ٹوٹنی تلوار کی وہ تھی کہ پہنچی بعضے مومنون کو سختی دن روز جنگ احد کے یعنے زخمی ہوئے بعضے اور بعضے شہید ہوئے پھر ہلایا مین نے تلوار کو دوسری بار پس حالت اصلی پر آگئی تلوار اور درست ہوگئی بہتر اس سے کہ تھی پس ناگہان تعبیر درست ہونے تلوار کی وہ تھی کہ لایا اسکو خدا تعالے کہ وہ فتح تھی اور جمع ہونا مومنین کا یعنے فتح مکہ یا صلح حدیبیہ کہ وہ سبب ہوئی فتح کی نقل کی بخاری اور مسلم نے ف یمامہ نام ایک شہر کا ہے شہرون حجاز کے سے کہ اسمین کھجورین بہت ہوتی ہین اور ہجر بھی نام شہر کا ہے اور ایام جاہلیت مین مدینہ کا نام یثرب تھا پھر نام رکھا گیا اسکا مدینہ اور طیبہ اور طابہ اور اس نام سے حضرت نے منع فرمایا اسلیئے کہ یثرب مشتق ہے ثرب بالتحریک سے کہ معنی فساد کے ہے اور اس حدیث مین اور بعضی حدیثون مین جو حضرت نے یثرب فرمایا تو پہلے نہی کے فرمایا ہو یا بیان جواز کے لیئے اور نہی تنزیہی ہے یا اسلیئے کہ ابتدائے ہجرت مین لوگ اس نام کو جانتے نہ تھے چاہا کہ پہچان لین اسلیئے جمع کیا درمیان اس نام اور نام شرعی کے اور یہ احتمال ظاہر تر ہے اور کلام الہی مین جو آیا ہے یا اہل یثرب لا مقام لکم الخ تو زبانی منافقون کے فرمایا ہے وَعَنْ اُمِّ الْعَلَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

... بینا انا نائم اتیت بخزائن الارض فوضع فی کفی سواران من ذهب فکبرا علی واهمانی فاوحی الی ان انفخهما فنفختهما فذهبا
فاولتهما الکذابین اللذین انا بینهما صاحب صنعاء وصاحب الیمامة متفق علیه وفی روایة یقال لاحدهما
مسیلمة صاحب الیمامة والعنسی صاحب صنعاء لم اجد هذه الروایة فی الصحیحین وذکرها
صاحب الجامع عن الترمذی اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا نے اس وقت کہ تھا میں سوتا لایا گیا میں خزانے زمین کے
پس رکھے گئے بیچ ہاتھوں میں دو کڑے سونے کے پس گران ہوئے مجھ پر یعنے ناگوار ہوئے بسبب کراہت پہننے سونے کے پس وحی کی گئی طرف میری یعنے
الہام کیا اللہ نے مجھکو سوتے میں یہ کہ پھونک مار انکو پس پھونک مارا میں نے انکو پس اڑ گئے وہ پس تعبیر کی میں نے انکی بیچ دو جھوٹوں کے کہ میں درمیان ان
دونوں کے ہوں یعنے باعتبار مکان کے ایک تو صاحب صنعا اور دوسرا صاحب یمامہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت میں یعنے ترمذی
کی روایت میں ہو کہ بیچ بیان تعیین اُن دونوں جھوٹوں کے فرمایا کہ کہا جاتا ہی ایک انمیں سے مسیلمہ صاحب یمامہ اور دوسرا عنسی صاحب صنعا نہیں پائی
میں نے یہ روایت صحیحین میں اور ذکر کیا اسکو صاحب جامع الاصول نے ترمذی سے ف لایا گیا میں الخ یعنے لائے میرے پاس کنجیاں زمین کے
خزانوں کی اور بعضوں نے کہا کہ خزانے حقیقۃً لائے گئے گویا اشارہ ہوا اسکا کہ مالک ہووینگے اسکے حضرت اور امت انکی اور دین و ملت انکی عالم میں
پھیلے گی اور صنعا ایک شہر ہی یمن کے شہروں میں سے اسکا سردار تھا اسود عنسی کہ آخر زمانہ آنحضرتؐ کے میں دعوے نبوت کا کیا اور فیروز دیلمی نے بیچ مرض وفات
آنحضرتؐ کے اسکو مار ڈالا پس فرمایا آنحضرتؐ نے فاز فیروز اور مسیلمہ کذاب نے بھی دعوے نبوت کا کیا تھا اسکو وحشی قاتل حمزہ کے نے حضرت صدیق کی خلافت
میں مارا اور بیچ وجہ تعبیر دو کڑوں کے ساتھ دونوں جھوٹوں کے لکھا ہی علما نے کہ کڑے مشابہ ساتھ قید ہاتھ کے ہیں اور قید باز رکھتی ہی ہاتھ کو کام
اور عمل کرنے اور تصرف کرنے سے پس وہ دو کذاب کہ معارض امر آنحضرتؐ کے ہوئے تھے مشابہ قید کے ہوئے کہ دست مبارک انکے بیچ میں ہاتھ [illegible]
عمل و تصرف سے گویا ہاتھ انکا پکڑ لیا ہی اور نہیں چھوڑتے کہ کام کریں اور دیکھنا سونے کے کڑوں کا تھا بسبب انہماک کے بیچ زیب و زینت
دنیا کی اور شدت کراہت اور غلظت ان دو کذابوں کے واللہ اعلم بالصواب ع وعن ام العلاء الانصاریة قالت رایت لعثمان
بن مظعون فی النوم عینا تجری فقصصتها علی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فقال ذلك عمله یجری له
رواه البخاری اور روایت ہے ام العلا انصاریہ سے کہ کہا دیکھا میں نے واسطے عثمان بن مظعون کے خواب میں ایک چشمہ کہ جاری ہی پس بیان کیا
میں نے اسکو روبرو حضرتؐ کے پس فرمایا یہ ثواب عمل اسکے کا ہی کہ جاری کیا جاتا ہی واسطے اسکے نقل کی یہ بخاری نے ف یعنے پہنچتا ہی طرف اسکے ثواب
اسکے عمل صالح کا بعد مرنے اسکے کے قیامت تک اسلئے کہ تھا وہ مرابطہ جہاد اور جو کوئی مرتا ہی مرابطہ بڑھتے جاتے ہیں اسکے لئے عمل اسکے قیامت تک ع
وعن سمرة بن جندب قال کان النبی صلی اللہ علیه وسلم اذا صلی اقبل علینا بوجهه فقال من رای منکم اللیلة
رؤیا قال فان رای احد قصها فیقول ما شاء اللہ فسالنا یوما فقال هل رای منکم احد رؤیا قلنا لا قال لکنی رایت
اللیلة رجلین اتیانی فاخذا بیدی فاخرجانی الی ارض مقدسة فاذا رجل جالس ورجل قائم بیده کلوب من حدید
یدخله فی شدقه فیشقه حتی یبلغ قفاه ثم یفعل بشدقه الآخر مثل ذلك ویلتئم شدقه هذا فیعود فیصنع
مثله قلت ما هذا قالا انطلق فانطلقنا حتی اتینا علی رجل مضطجع علی قفاه ورجل قائم علی راسه
بفهر او صخرة فیشدخ به راسه فاذا ضربه تدهده الحجر فانطلق الیه لیاخذه فلا یرجع الی هذا
حتی یلتئم راسه وعاد راسه کما کان فعاد الیه فضربه فقلت ما هذا قالا انطلق فانطلقنا حتی اتینا

إِلَى ثَقْبٍ مِثْلِ التَّنُّورِ أَعْلَاهُ ضَيِّقٌ وَأَسْفَلُهُ وَاسِعٌ تَتَوَقَّدُ تَحْتَهُ نَارٌ فَإِذَا ارْتَفَعَتْ ارْتَفَعُوا حَتَّى كَادَ أَنْ يَخْرُجُوا مِنْهَا وَإِذَا خَمَدَتْ رَجَعُوا فِيهَا وَفِيهَا رِجَالٌ وَنِسَاءٌ عُرَاةٌ فَقُلْتُ مَا هٰذَا قَالَا انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا حَتَّى أَتَيْنَا عَلَى نَهَرٍ مِنْ دَمٍ فِيهِ رَجُلٌ قَائِمٌ عَلَى وَسَطِ النَّهَرِ وَعَلَى شَطِّ النَّهَرِ رَجُلٌ بَيْنَ يَدَيْهِ حِجَارَةٌ فَأَقْبَلَ الرَّجُلُ الَّذِي فِي النَّهَرِ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ رَمَى الرَّجُلُ بِحَجَرٍ فِي فِيهِ فَرَدَّهُ حَيْثُ كَانَ فَجَعَلَ كُلَّمَا جَاءَ لِيَخْرُجَ رَمَى فِي فِيهِ بِحَجَرٍ فَيَرْجِعُ كَمَا كَانَ فَقُلْتُ مَا هٰذَا قَالَا انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا حَتَّى انْتَهَيْنَا إِلَى رَوْضَةٍ خَضْرَاءَ فِيهَا شَجَرَةٌ عَظِيمَةٌ وَفِي أَصْلِهَا شَيْخٌ وَصِبْيَانٌ وَإِذَا رَجُلٌ قَرِيبٌ مِنَ الشَّجَرَةِ بَيْنَ يَدَيْهِ نَارٌ يُوقِدُهَا فَصَعِدَا بِي فِي الشَّجَرَةِ فَأَدْخَلَانِي دَارًا وَسَطَ الشَّجَرَةِ لَمْ أَرَ قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهَا فِيهَا رِجَالٌ شُيُوخٌ وَشَبَابٌ وَنِسَاءٌ وَصِبْيَانٌ ثُمَّ أَخْرَجَانِي مِنْهَا فَصَعِدَا بِي الشَّجَرَةَ فَأَدْخَلَانِي دَارًا هِيَ أَحْسَنُ وَأَفْضَلُ مِنْهَا فِيهَا شُيُوخٌ وَشَبَابٌ فَقُلْتُ لَهُمَا إِنَّكُمَا قَدْ طَوَّفْتُمَانِي اللَّيْلَةَ فَأَخْبِرَانِي عَمَّا رَأَيْتُ

اور روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھ چکتے یعنے صبح کی متوجہ ہوتے ہم پر ساتھ چہرے اپنے کے اور فرماتے کس شخص نے دیکھا ہے تم میں سے آج کی رات خواب کہا سمرہ نے پس اگر دیکھا ہوتا کسی نے خواب بیان کرتا اسکو پس فرماتے تعبیر جو کچھ چاہتا تعبیر کہ الہام فرماتا اللہ تعالے پس پوچھا حضرت نے ہمسے ایکدن پس فرمایا کیا دیکھا ہے تم میں سے کسی نے خواب عرض کیا ہمنے کہ نہیں فرمایا لیکن میں نے دیکھا ہے آج کی رات دو شخصوں کو کہ آئے میرے پاس پس پکڑے دونوں ہاتھ میرے اور نکالا مجکو طرف زمین پاک کے یعنے شام کے پس ناگہاں ایک شخص بیٹھا ہوا ہے اور ایک شخص کھڑا ہے اسکے ہاتھ میں آنکڑا ہے لوہے کا داخل کرتا ہے اسکو بیچ کلے بیٹھے ہوئے کے اور چیرتا ہے اسکو یہانتک کہ پہونچتا ہے اسکی گدی تک پھر کرتا ہے ساتھ کلے دوسرے اسکے کے مانند اسی کے یعنے اسکو بھی گدی تک چیرتا ہے اور ملجاتا ہے کلہ اسکا۔ پھر عود کرتا ہے پس کرتا ہے مانند اسی کے یعنے ہربار کلے چیرے ہوئے جب ملجاتے ہیں پھر چیرتا ہے بار بار یونہی کرتا ہے آنحضرت فرماتے ہیں کہا میں نے ان دو شخصوں سے کہ کیا ہے یہ کہا ان دونوں شخصوں نے چلو یعنے یہ مت پوچھو چلے چلو کہ اور عجائب دیکھنے میں تعبیر اسکی معلوم ہوجاویگی پس چلے ہم یہانتک کہ آئے ہم اوپر ایک شخص کے کہ لیٹا ہوا تھا چت اور ایک شخص کھڑا تھا اسکے سر پر ایسا پتھر لئے ہوئے کہ جس سے ہاتھ بھر جاوے یا فرمایا بڑا پتھر لئے ہوئے کچلتا ہے ساتھ اسکے سر اسکا پس جسوقت مارتا ہے اسکو لڑھک جاتا ہے پتھر پس جاتا ہے وہ طرف اس پتھر کے تاکہ لاوے اسکو یعنے مارنے کے لئے پس نہیں پھرتا طرف اسکی یہانتک کہ ملجاتا ہے سر اسکا اور ہوجاتا ہے سر اسکا جیسا کہ تھا پھر عود کرتا ہے طرف اسکی اور مارتا ہے اسکو پس کہا میں نے کیا ہے یہ کہا ان دونوں شخصوں نے چلے چلو پس چلے ہم یہانتک کہ آئے ہم طرف ایک گڑھے کے کہ تھا مانند تنور کے اوپر اسکا تنگ تھا اور نیچا اسکا کشادہ جلتی تھی نیچے اسکے آگ پس جسوقت کہ اوپر اٹھتی آگ اوپر اٹھتے آدمی کہ تھے آگ میں یہانتک کہ قریب تھا یہ کہ باہر نکل پڑیں اس سے پھر جسوقت پست ہوتا تھا شعلہ آگ کا پھر گر پڑتے اسمیں اور اس آگ میں تھے کتنے ایک مرد اور کتنے ایک عورتیں ننگی پس کہا میں نے کیا ہے یہ کہا ان دونوں شخصوں نے کہ چلے چلو پس چلے ہم یہانتک کہ آئے ہم ایک نہر پر کہ بھری ہوئی تھی خون سے اسمیں ایک شخص تھا کھڑا ہوا بیچ نہر کے اور نہر کے کنارے پر ایک شخص تھا کہ آگے اسکے پتھر رکھے تھے پس آیا وہ شخص کہ بیچ میں نہر کے پس جسوقت ارادہ کرتا ہے یہ کہ نکلے پھینکتا ہے وہ شخص کہ کنارے پر تھا پتھر بیچ منہ اسکے کے پس پھیر دیتا ہے اسکو جس جگہ تھا پس جب آتا ہے وہ تاکہ نکلے پھینکتا ہے کنارے والا بیچ منہ اسکے کے پتھر پس پھر جاتا ہے اپنی جگہ جیسا کہ تھا پس کہا میں نے کیا ہے یہ کہا ان دونوں نے چلے چلو پس چلے ہم یہانتک کہ پہونچے ہم طرف ایک باغ سبز کے اسمیں تھا ایک درخت بڑا اور اسکی جڑ میں ایک بڈھا اور لڑکے اور ناگہاں وہاں ایک اور شخص ہے نزدیک درخت کے آگے اسکے آگ ہے کہ جلاتا ہے اسکو پس چڑھے مجکو دونوں شخص درخت پر اور داخل کیا مجکو ایک گھر میں کہ تھا بیچ درخت کے نہیں دیکھا میں نے کبھی بہتر اس گھر سے اسمیں کتنے مرد ہیں بڈھے اور جوان اور عورتیں اور لڑکے پھر نکالا ان دونوں نے مجکو اس گھر سے

اور سبے چیتے مجکو دو پر درخت کے پھر داخل کیا مجکو ایک گھر مین کہ وہ بہت اچھا اور افضل تھا جسکے خوب تر اسمین تھے بڈھے اور جوان پس کہا مین نے واسطے ان دونون شخصون کے کہ تحقیق تم نے بہت پھرایا مجکو آج کی رات پس خبر دو مجکو اس چیز سے کہ دیکھی مین نے قالا نعم اما الرجل الذي رأيته يشق شدقه فكذاب يحدث بالكذبة فتحمل عنه حتى تبلغ الآفاق فيصنع به ما ترى الى يوم القيامة والذي رأيته يشدخ رأسه فرجل علمه الله القرآن فنام عنه بالليل ولم يعمل بما فيه بالنهار يفعل به ما رأيت الى يوم القيامة والذي رأيته في الثقب فهم الزناة والذي رأيته في النهر آكل الربا والشيخ الذي رأيته في اصل الشجرة ابراهيم والصبيان حوله فاولاد الناس والذي يوقد النار مالك خازن النار والدار الاولى التي دخلت دار عامة المؤمنين واما هذه الدار فدار الشهداء وانا جبرئيل وهذا ميكائيل فارفع راسك فرفعت راسي فاذا فوقي مثل السحاب وفي رواية مثل الربابة البيضاء قالا ذاك منزلك قلت دعاني ادخل منزلي قالا انه بقي لك عمر لم تستكمله فاذا استكملته اتيت منزلك رواه البخاري کہا ان دونون نے کہ ان خبر دیتے ہین ہم اب وہ شخص کہ دیکھا تم نے اسکو کہ چیرے جاتے ہین کلے اسکے پس وہ شخص جھوٹا ہے بولتا ہے جھوٹ پس نقل کی جاتی ہین جھوٹی باتین اس سے یہان تک کہ پہونچتی ہین اطراف زمین مین پس کیا جاتا ہے ساتھ اسکے جو کچھ کہ دیکھا تم نے قیامت تک اور وہ شخص کہ دیکھا تم نے اسکو کہ کچلا جاتا ہے سر اسکا پس وہ شخص ہے کہ سکھلایا اسکو اللہ تعالے نے قرآن یعنے توفیق دی اسکے سیکھنے کی پس سو رہا اس سے رات کو اور نہ عمل کیا دن کو موافق اس چیز کے کہ قرآن مین ہے کیا جاتی ہے ساتھ اسکے وہ چیز کہ دیکھی تم نے قیامت تک اور وہ کہ دیکھی تم نے تنور مین پس وہ زنا کار ہین اور وہ شخص کہ دیکھا تم نے اسکو نہر مین وہ سود خور ہے اور وہ بوڑھا کہ دیکھا تم نے اسکو بیچ جڑ درخت کے ابراہیم عم ہین اور لڑکے گرد انکے پس اولاد ہے آدمیون کی اور وہ شخص کہ جلاتا ہے آگ مالک ہے داروغہ دوزخ کا اور گھر پہلا کہ داخل ہوئے تم اسمین گھر ہے عامہ مومنین کا یعنے وہ بہشت ہے کہ جسمین تمام مومنین ہونگے اور یہ گھر پس گھر ہے شہیدون کا اور مین جبرئیل ہون اور یہ میکائیل ہین اور اٹھاؤ تم سر اپنا پس اٹھایا مین نے سر اپنا پس ناگہان اوپر میرے مانند ابر کے تھا یعنے نہایت بلندی مین اور ایک روایت مین مانند ابر تو بر تو سفید کے کہا ان دونون شخصون نے کہ ہے یہ مکان آپ کا کہا مین نے چھوڑ دو مجکو کہ داخل ہون مین اپنے مکان مین کہا ان دونون شخصون نے کہ تحقیق باقی رہی ہے عمر تمہاری نہین پورا کیا تم نے اسکو پس اگر پورا کروگے تم اسکو داخل ہوؤگے اپنے مکان مین نقل کی یہ بخاری نے **ف** سو رہا اس سے الخ یعنے نہ پڑھا قرآن رات کو اور نہ انکو اسپر عمل کیا عمل قرآن رات اور دن مین ہے اور تلاوت قرآن کی رات کو بھی عمل کرنا قرآن پر ہے ولیکن چونکہ معمول شب مین عمل کرنا ساتھ تلاوت اسکی کے ہی مخصوص کیا ساتھ اسکے اور عمل ساتھ اوامر و نواہی قرآن کے متعلق ساتھ روز کے رکھا باعتبار غالب کے انتہی تقریر شیخ رح اور ملا علی رح نے لکھا ہے کہ وجہ کہ بڑی نعمت ملی تھی یعنے علم قرآن پس اسکی تلاوت سے غافل ہو کر سو رہا اور یہ بعض اوقات باعث بھول جانے کا ہوتا ہے اور وہ گناہ کبیرہ ہے اور تہا عمل کرنے والا اوامر و نواہی قرآن پر باوجودیکہ مراد نزول قرآن سے عمل ہے چنانچہ اسیلیے وارد ہوا ہے کہ جسنے عمل کیا قرآن پر پس گویا کہ ہمیشہ پڑھتا ہے قرآن اگرچہ نہ پڑھے اور جسنے پڑھا قرآن ہمیشہ اور نہ عمل کیا اس چیز پر کہ اسمین ہے پس گویا کہ نہ پڑھا کبھی اور کہا طیبی نے سو رہا اس سے یعنے اعراض کیا اس سے اور جو کہ سوئے بغیر اعراض کے اس سے بسبب تقصیر کے یا عجز کے پس وہ خارج ہے اس وعید سے انتہی اور شہیدون کا یعنے مومنین خاص کا کہ وہ انبیا اور اولیا اور علما ہین اسیلیے کہ وارد ہوا ہے کہ سیاہی علما کی غالب ہوگی شہدا کے خونون پر اور کہا نووی نے کہ اسمین تنبیہ ہے اوپر استحباب متوجہ ہونے امام کے بعد سلام کے مقتدیون پر اور اوپر استحباب پوچھنے کے خواب سے اور اوپر مبادرت تعبیر کے

کے طرف تعبیر اسکی کے اول ہو زمین تا کہ ذہن پریشان نہو بسبب فکر معاش کے **وفکر** حدیث عبد اللہ بن عمر فی رؤیا النبی صلی اللہ
علیہ وسلم فی المدینۃ فی باب حرم المدینۃ اور ذکر کی گئی حدیث عبد اللہ بن عمر کی بیچ بیان خواب دیکھنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ مین
بیچ باب حرم مدینہ کے

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** ابی رزین العقیلی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
رؤیا المؤمن جزء من ستۃ واربعین جزءا من النبوۃ وھی علی رجل طائر ما لم یحدث بھا فاذا حدث بھا
وقعت قال واحسبہ قال لا تحدث الا حبیبا او لبیبا رواہ الترمذی وفی روایۃ ابی داود قال الرؤیا علی رجل طائر ما لم تعبر
فاذا عبرت وقعت واحسبہ قال ولا تقصھا الا علی واد او ذی رای روایت ہی ابی رزین عقیلی سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے کہ خواب مومن کا ایک جزو ہی چھیالیس جزو نبوت کے سے اور خواب اوپر پانون پرندہ کے ہی جبتک کہ نہین کہتا اسکو پس جسوقت کہتا ہی کسی کے
روبرو واقع ہوتا ہی اور گمان کرتا ہون مین آنحضرت کو کہ فرمایا نہ بیان کر خواب کو روبرو کسی کے مگر روبرو دوست کے یا دانا کے نقل کی ترمذی نے اور
بیچ روایت ابو داؤد کے ہی کہ فرمایا آنحضرت نے خواب اوپر پاون پرندہ کے ہی جبتک تعبیر نہین کہی جاتی پس جبکہ تعبیر کہی جاوے واقع ہوتی ہی اور
گمان کرتا ہون مین آنحضرت کو کہ فرمایا اور مت بیان کر خواب کو مگر روبرو دوست کے یا صاحب عقل کے **ف** اوپر پانون پرندہ کے یہ مثل ہی بیچ
عدم تقرر شے کے یعنے جو امر کہ قرار نہین پاتا ہی اسکو عرب کہتے ہین علی رجل طائر یعنے جیسے پرندہ اکثر اوقات ٹھہرتا نہین اڑتا رہتا ہی اور حرکت
کرتا ہی اور جو کچھ اسکے پانون پر ہوتا ہی وہ بھی نہین ٹھہرتا ہی ویسے ہی یہ امر بھی ٹھہرتا نہین پس فرماتے ہین کہ خواب جبتک کسی سے کہا نہین ہی اور دل
مین پوشیدہ رکھا ہی اعتبار نہین رکھتا اور واقع نہین ہوتا پس جب خواب کہا کسی سے اور اسنے تعبیر کہی واقع ہوتا ہی اس طرح کہ تعبیر کہی پس کہنا چاہیے
اور یہ بری خواب کے حق مین ہی کہ اسکے وقوع سے ڈرتا ہی اور توہم فکر کا رکھتا ہی جیسے کہ اور احادیث سے معلوم ہوتا ہی اور مگر ساتھ دوست کے تامل نیکی پر کرے
اور تعبیر اچھی کہے بخلاف دشمن کے کہ بسبب عداوت کے تعبیر بری کہے گا اور اسی طرح دانا کہ از راہ عقل کے تعبیر اچھی کہے گا یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ جب
وقوع سب چیزون کا ساتھ قضا و قدر کے ہی تو تاثیر کتمان خواب کی بیچ سقوط کے اور تاثیر تعبیر کی وقوع مین کیون ہی جواب یہ کہ یہ بھی قضا و قدر سے ہی مانند دعا اور
صدقہ اور تمام اسباب کے **وعن** عائشۃ قالت سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ورقۃ فقالت لہ خدیجۃ
انہ کان قد صدقک ولکن مات قبل ان تظھر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اریتہ فی المنام وعلیہ
ثیاب بیض ولو کان من اھل النار لکان علیہ لباس غیر ذلک رواہ احمد والترمذی اور روایت ہی عائشہ سے
کہا پوچھے گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم حال ورقہ کے سے کہ وہ مومن تھا یا نہین پس کہا روبرو حضرت کے خدیجہ نے کہ وہ تصدیق کرتے تھے آپکی ولیکن مرے
پہلے ظاہر ہونے نبوت آپکے کے پس فرمایا آنحضرت نے کہ دکھلایا گیا ہون مین اسکو خواب مین اس حال مین کہ اسپر کپڑے سفید ہین اور اگر ہوتا وہ
دوزخیون مین سے تو ہوتے اسپر کپڑے اور طرح کے نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے **ف** ورقہ بن نوفل بن اسد بن عبد العزی چچا کے بیٹے حضرت خدیجۃ الکبریٰ
کے تھے اور انھون نے ایام جاہلیت مین دین نصاری سیکھا تھا اور انجیل کو عربی مین ترجمہ کیا اور عبادت اللہ تعالے کی کرتے تھے اور عبادت بتون کی سے
بیزار تھے پر معمر تھے اور آخر عمر مین اندھے ہوگئے تھے اور قصہ لیجانے حضرت خدیجہ کا آنحضرت کو ابتداے وحی مین انکے پاس اور بشارت دینے انکے کا آنحضرت کو ساتھ
صدق حال کے اور تصدیق کرنا آنحضرت کو مشہور ہی اور کتاب اسد الغابہ مین انکو صحابہ مین ذکر کیا ہی اور اختلاف علماء کا بیچ اسلام انکے کے ذکر کیا ہی اور
یہ حدیث بعینہ نقل کی ہی اور اس حدیث کو حضرت عائشہ نے بطریق سماع کے وصیت سے روایت کیا ہو اسلیے کہ حضرت عائشہ بیچ حالت حیات حضرت خدیجہ کے
آنحضرت کی خدمت مین نتھین اور کہا روبرو حضرت کے خدیجہ نے الخ یعنے پہلے جواب دینے حضرت کے حضرت خدیجہ کہ رعایت خاطر اپنے چچا کے بیٹے کا تھا آنحضرت

اور اسکے ساتھ آنحضرت کے کلام میں بھی کہا گیا اول ناظر بیچ نبوت ایمان آ چکے ہیں کہ کہا اُسنے اور تصدیق کی آپکی نبوت میں اور کہا کہ یہ فرشتہ کہ آپنے دیکھا ہی وہی ناموس ہی کہ حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ پر اُترتا تھا اور تم پیغمبر خدا کے ہو اگر میں بیچ وقت ظہور و غلبہ تمہارے کے زندہ رہا تو مدد قوی تمہاری کرونگا اور دوسرا کلام دلالت کرتا ہی اوپر تردد ایمان اسکے کے کہا ولکن بات قبل النبوۃ الخ مگر ان حضرت نے کلام مذکو فرمایا کہ ایمان اسکا ثابت کیا پس یہ حدیث دلالت کرتی ہی اوپر ایمان ورقہ کے اور اسمین کیا جگہ احتمال کی ہی کہ حالت نبوت آنحضرت کی میں اُنھوں نے تصدیق کی اگر پہلے نبوت سے کہتے تو گنجائش رکھتا تھا **وعن** ابن خزیمۃ بن ثابت عن عمہ ابی خزیمۃ انہ رای فیما یری النائم انہ سجد علی جبھۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرہ فاضطجع لہ وقال صدق رؤیاک فسجد علی جبھتہ رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہی ابن خزیمہ بن ثابت سے کہ نقل کی اپنے چچا سے کہ ابی خزیمہ ہی یہ کہ اُنھوں نے دیکھا اس حالت میں کہ دیکھتا ہی سونے والا یعنے خواب میں دیکھا کہ سجدہ کیا ہی اوپر پیشانی آنحضرت کے پس عرض کیا یہ خواب روبرو حضرت کے پس لیٹ گئے حضرت واسطے ابی خزیمہ کے تا سجدہ کریں اور فرمایا سچ کر خواب اپنا یعنے عمل کر بمقتضاے خواب کے پس سجدہ کیا حضرت کی پیشانی پر نقل کی یہ شرح السنۃ میں **ف** اس حدیث میں دلیل ہی اسپر کہ مستحب ہی عمل کرنا خواب پر بیداری میں اگر جنس طاعت سے ہو جیسا کہ خواب میں دیکھے کہ روزہ رکھا ہی یا نماز ادا کی ہی یا تصدق کیا ہی یا کسی مرد صالح کی زیارت کی ہی وغیر ذلک شرع **وسنذکر** حدیث ابی بکرۃ کان میزانا نزل من السماء فی باب مناقب ابی بکر وعمر اور ذکر کرینگے ہم حدیث ابی بکرہ کی کہ لفظ اسکا یہ ہی کان میزانا نزل من السماء بیچ مناقب ابی بکر و عمر کے

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** سمرۃ بن جندب قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مما یکثر ان یقول لاصحابہ ھل رای احد منکم من رؤیا فیقص علیہ من شاء اللہ ان یقص وانہ قال لنا ذات غداۃ انہ اتانی اللیلۃ اتیان وانھما ابتعثانی وانھما قالا لی انطلق وانی انطلقت معھما وذکر مثل الحدیث المذکور فی الفصل الاول بطولہ وفیہ زیادۃ لیست فی الحدیث المذکور وھی قولہ فاتینا علی روضۃ معتمۃ فیھا من کل نور الربیع واذا بین ظھری الروضۃ رجل طویل لا اکاد اری راسہ طولا فی السماء واذا حول الرجل من اکثر ولدان ما رأیتھم قط قلت لھما ما ھذا ما ھؤلاء قال قالا لی انطلق فانطلقنا فانتھینا الی روضۃ عظیمۃ لم ار روضۃ قط اعظم منھا ولا احسن قال قالا لی ارق فیھا قال فارتقینا فیھا فانتھینا الی مدینۃ مبنیۃ بلبن ذھب ولبن فضۃ فاتینا باب المدینۃ فاستفتحنا ففتح لنا فدخلناھا فتلقانا فیھا رجال شطر من خلقھم کاحسن ما انت راء وشطر منھم کاقبح ما انت راء قال قالا لھم اذھبوا فقعوا فی ذلک النھر قال واذا ھو نھر معترض یجری کان ماءہ المحض فی البیاض فذھبوا فوقعوا فیہ ثم رجعوا الینا قد ذھب ذلک السوء عنھم فصاروا فی احسن صورۃ وذکر فی تفسیر ھذہ الزیادۃ واما الرجل الطویل الذی فی الروضۃ فانہ ابراھیم واما الولدان الذین حولہ فکل مولود مات علی الفطرۃ قال فقال بعض المسلمین یا رسول اللہ واولاد المشرکین فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واولاد المشرکین واما القوم الذین کانوا شطر منھم حسن وشطر منھم قبیح فانھم قوم خلطوا عملا صالحا واخر سیئا تجاوز اللہ عنھم رواہ البخاری

اور روایت ہی سمرہ بن جندب سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہت فرماتے واسطے اصحاب اپنے کے کہ کیا دیکھا ہی کسی نے تم میں سے خواب پس بیان کرتا روبرو حضرت کے خواب جسکو چاہتا اللہ کہ بیان کرے اور تحقیق فرمایا حضرت نے ہمکو ایک روز کہ آئے میرے پاس آج کی رات دو شخص آنیوالے اور تحقیق ان

دونون نے اُٹھایا مجھکو اور انھون نے کہا مجھکو چلو اور تحقیق مین چلا ساتھ اُنکے اور ذکر کیا سمرہ نے مانند حدیث ذکر کی گئی کے بیچ فصل پہلی کے ساتھ درازی کے
[illegible] حدیث [illegible] زیادتی ہے کہ نہین بیچ حدیث مذکور کے اور وہ زیادتی یہ ہے کہ فرمایا حضرت نے کہ پس آئے ہم اوپر ایک باغ انبوہ درخت کے یعنے بسبب بہت
ہونے [illegible] سو رہا تھا اسمین ہر طرح کے شگوفہ بہار کے تھے اور ناگہان درمیان اُس باغ کے ایک شخص تھا لمبے نہین قریب دیکھون مین سر اُنکا بسبب درازی کے
[illegible] آسمان مین اور ناگہان گرد اُس شخص کے اکثر لڑکے ہین کہ نہین دیکھا مینے کبھی مگر کہا مینے اُن دونون شخصون کو کہ کون ہے یہ لمبا شخص کون ہین یہ لڑکے فرمایا حضرت
[illegible] اُن دونون شخصون نے مجھکو چلو چلو پس چلے ہم پھر پہنچے ہم طرف ایک بڑے باغ کے کہ نہین دیکھا مینے کوئی باغ بڑا بہت بڑا اس سے وہ بہتر اس سے فرمایا حضرت
[illegible] ان دونون نے مجھکو چڑھو بیچ اس کے پس چڑھے ہم بیچ اس کے پس پہنچے ہم طرف ایک شہر کے کہ بنایا گیا ہے ساتھ سونے کی اینٹون کے اور ساتھ چاندی کی اینٹون
کے پس آئے ہم [illegible] شہر کے دروازے پر اور کھلوایا ہمنے پس کھولا گیا واسطے ہمارے پس داخل ہوئے ہم اسمین پس ملے ہمسے اُس شہر مین کتنے ایک شخص کہ
ہے آدھا ایک کا انمین سے مانند بہتر اس چیز کے کہ تو دیکھنے والا ہے اسکو اور آدھا بدن مانند بدتر اس چیز کے کہ تو دیکھنے والا ہے اسکو فرمایا حضرت نے کہا
دونون نے اُن شخصون کو کہ جاؤ پس گرو اس نہر مین فرمایا آنحضرت نے اور ناگہان وہان ایک نہر تھی چوڑی بہتی تھی گویا کہ پانی اسکا دودھ ہے سفید پھر
سفیدی مین پس گئے وہ اور پڑے اسمین پھر پھر کر آئے طرف ہمارے اس حال مین کہ تحقیق جاتی رہی تھی وہ برائی اُنکے بدن سے پس ہوگئے بیچ بہتر صورت
کے اور ذکر کیا آنحضرت نے بیچ تفسیر اس زیادتی کے ایسا ہے وہ شخص لمبا کہ تھا باغ مین پس تحقیق وہ حضرت ابراہیم تھے اور ایسے وہ لڑکے کہ تھے گرد اُنکے پس ہر لڑکا مرا
فطرت پر یعنے جو لڑکا چھوٹی عمر مین مرجاتا ہے حضرت ابراہیم کے پاس ہوتا ہے کہا راوی نے کہ پس عرض کیا بعضے مسلمانون نے کہ یا رسول اللہ اور لڑکے مشرکون کے
پس فرمایا پیغمبر خدا نے کہ لڑکے مشرکون کے بھی اُنکے سپرد ہوتے ہین اور ایسے وہ لوگ کہ تھا آدھا بدن اُنکا اچھا اور آدھا برا پس تحقیق وہ وہ لوگ ہین کہ گئے
اُنھون نے عمل بھلے جلے کچھ نیک کچھ بد درگذر کیا اللہ تعالے نے اُنسے نقل کی یہ بخاری نے ف افتری بہلا یہان تاکید ہے شک کے واقع ہوا ہے اور نحویون نے اسکو
مخصوص ساتھ تاکید نفی کے کیا ہے مثل ما رایتہ قط اور نہین کہتے ہین رایتہ قط لیکن تحقیق یہ ہے کہ احدیثون بیچ مقام اثبات مین بھی واقع ہوا ہے اور طیبی نے
کہا کہ اصل ترکیب یہ ہے اذا احول الرجل [illegible] ان ما رایت ولدا قط اکثر منہم اور شاہد اسکا یہ قول ہے اور رحمۃ قط اعظم منہ ع **وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ اَفْرَی الْفِرٰی اَنْ یُّرِیَ الرَّجُلُ عَیْنَیْہِ مَا لَمْ تَرَیَا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ** اور روایت ہے ابن عمر سے یہ
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑا بہتان بتانون مین یہ ہے کہ دکھلاوے آدمی اپنی آنکھون کو وہ چیز کہ نہین دیکھا ہے انھون نے نقل کی یہ بخاری نے
ف یعنے جھوٹ باندھے آنکھون پر کہ انھون نے دیکھا ہے حال آنکہ واقع مین کچھ نہین دیکھا ہے مقصود کہنا خواب جھوٹا ہے اور بڑا بہتان اسمین اسلئے
ہوتا ہے کہ خواب بیچ معنی وحی کے ہے پس گویا خداے تعالے پر افترا کرتا ہے اور ایک حدیث مین آیا ہے کہ حق تعالے فرشتہ کو بھیجتا ہے کہ خواب دکھلاوے
ع **وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَصْدَقُ الرُّؤْیَا بِالْاَسْحَارِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ**
اور روایت ہے ابی سعید سے کہ نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا بہت سچا خواب پچھلے پہر کا ہے نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے ف اسلئے کہ اکثر
اُس وقت خاطر جمع ہوتی ہے اور وقت نزول ملائکہ اور سعادت اور قبولیت دعا کا ہے ع

كِتَابُ الْاٰدَابِ

کتاب ہے بیچ بیان آداب کے ف
ادب کہتے ہین استعمال کرنے اُس قول و فعل کو کہ محمود ہے اور بعضون نے کہا کہ ادب عمل کرنا مکارم اخلاق پر اور بعضون نے کہا کہ قائم رہنا حسنات پر اور
اعراض کرنا سیئات سے اور بعضون نے کہا کہ تعظیم کرنی اسکی کہ اعلی اس سے ہے اور نرمی کرنی اُسسے کہ پست اس سے ہے ع

بَابُ السَّلَامِ

باب ہے بیچ بیان سلام کے ف سلام اسم ہے تسلیم سے بمعنی سلامت اور برات کے نقائص و عیوب سے اور اسم ہے اسماے الہی سے اور معنی السلام علیک یہ
ہین کہ اللہ تعالے مطلع ہے تیرے حال پر پس غافل مت ہو یا اسم خداے تعالے کا تجھ پر ہے یعنے اسکی محافظت اور نگاہبانی مین ہے تو جیسے کہتے ہین اللہ معک

اور اگر [illegible] یعنی السلام علیک ہے یہ ہین کہ سلامتی مین ہے تو مجھسے اور مجھکو بھی سلامت رکھ اپنے سے یہ بات ہے بسلوم ہے کہ معنی مصالحت کے ہے یعنی با امن رہ

[illegible] اسکی ابتداء اسلام مین تھی اسلئے تمیز مسلمان کے کافر سے تا تعرض نہکیے گویا آگاہ کرنا تھا ساتھ اسلام کے بعد ازان

جاری ہے یہی شریعت مین **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** پہلی فصل **عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ

عَلٰی صُوْرَتِهٖ طُوْلُهٗ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا فَلَمَّا خَلَقَهٗ قَالَ اذْهَبْ فَسَلِّمْ عَلٰی اُولٰٓئِكَ النَّفَرِ وَهُمْ نَفَرٌ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ جُلُوْسٌ

فَاسْتَمِعْ مَا يُحَيُّوْنَكَ فَاِنَّهَا تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ ذُرِّيَّتِكَ فَذَهَبَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالُوا السَّلَامُ عَلَيْكَ

وَرَحْمَةُ اللّٰهِ قَالَ فَزَادُوْهُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ قَالَ فَكُلُّ مَنْ يَّدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلٰی صُوْرَةِ اٰدَمَ وَطُوْلُهٗ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا

فَلَمْ يَزَلِ الْخَلْقُ يَنْقُصُ بَعْدَهٗ حَتَّی الْاٰنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

پیدا کیا اللہ تعالے نے آدم کو اپنی صورت پر لنبائی اسکی ساٹھ گز کی پس جب پیدا کیا اسکو کہا جا اور السلام علیکم کر اس جماعت پر اور وہ تھی جماعت

فرشتون کی بیٹھی ہوئی پس سن کیا جواب دیتے ہین تجکو پس تحقیق وہ جواب ہے تیرا [illegible] کا پس گئے حضرت آدم [illegible] کہا السلام ہے اوپر تمہارے پس کہا

فرشتون نے سلام تجھپر [illegible] کہا پیغمبر خدا نے پس زیادہ کیا فرشتون نے [illegible] جواب [illegible] لفظ ورحمۃ اللہ کا فرمایا پیغمبر خدا

صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] جو شخص [illegible] داخل ہوگا بہشت مین اوپر صورت آدم کے ہوگا حال انکہ لنبائی اسکی ساٹھ گز کی ہوگی یعنی بلندی

قد اور حسن [illegible] آدم [illegible] بہشت [illegible] خوبی ہیئت اور صورت مین ہمیشہ پیدائش کم ہوتی رہی یعنی لوگونکے قد چھوٹے

آدم کے [illegible] پیدا کیا آدم کو اپنی صورت پر خلاف کیا ہے علما نے بیچ معنے اس حدیث کے

بعضے لوگ کہتے ہین [illegible] صفات [illegible] ذیل [illegible] بلکہ تشابہات سے ہے مذہب سلف یہی ہے اور بعضے تاویل

اسکی کرتے ہین [illegible] صورت بمعنی صفت [illegible] جیسے کہتے ہین صورت مسئلہ کی یہ ہے اور صورت حال یون ہے یعنی پیدا کیا اللہ

تعالے نے [illegible] اوپر صفت اپنی [illegible] ساتھ ان صفتون کے [illegible] صفات ہین آسکے کی ہین پس کیا اسکو بھی عالم قادر مرید

متکلم سمیع بصیر [illegible] تشریف کے لئے [illegible] پیدا کیا اوپر صورت جمیل لطیف کے کہ مشتمل ہے اوپر اسرار و لطائف

کے کہ ساتھ قدرت کاملہ کے اپنے پاس سے [illegible] یعنی پیدا کیا آدم کو ابتداء حال سے بشر تام الخلقت

کامل الصورت [illegible] طول ساٹھ گز کے [illegible] اول مین نطفہ پس ان علقہ پس ازان مضغہ پس ازان جنین بعد ازان طفل بعد ازان

نبی بعد ازان تمام [illegible] بیان پیدائش آدم [illegible] تخصیص بیان طول کی سبب غیر متعارف ہونے اسکے کے ہے بخلاف تمام

صفات کے [illegible] کے مجملا معلوم ہوتی ہے اور زیادہ کیا فرشتون نے الخ یہ ادب جواب سلام کا اور فضیلت ہے کہ اگر کوئی کہے

السلام علیکم تو اسکے جواب مین کہے وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ اگر سلام مین ورحمۃ اللہ بھی کہے تو اسکے جواب مین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہے اور بعضے

روایت مین لفظ ومغفرتہ کا بھی [illegible] جواب [illegible] السلام علیک بھی درست ہے جیسے کہ وعلیکم السلام اور دونو

عبارتون مین کچھ تفاوت نہین [illegible] جواب مین وعلیکم السلام فرمانا افضل ہے اور شاید کہ [illegible] نے بھی زیادہ کیا ہو [illegible]

[illegible] واقع ہوتا ہے اکثر لوگون مین لیکن شرط کیا گیا ہے بیچ صحت جواب کے کہ واقع ہو بعد سلام کے نہ یہ کہ واقع ہون دونون ساتھ جیسے کہ دلالت

کرتی ہے اسپر فا تعقیب کی اور اس مسئلہ سے اکثر لوگ غافل ہین پس اگر [illegible] شخص [illegible] السلام علیکم کہین آپس مین ایک دفعہ تو واجب ہوتا ہے ہر ایک پر جواب

اور اخیر جملہ حدیث مین تقدیم و تاخیر ہے یعنی آدم علیہ السلام ساٹھ گز کا قد رکھتے تھے بعد آنکے لوگ کوتاہ ہونے لگے پھر جب بہشت مین جاوینگے

بلند قد ہو جاوینگے مانند آدم علیہ السلام کے **ع** وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّ الْاِسْلَامِ خَیْرٌ قَالَ تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلٰی مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَّمْ تَعْرِفْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ ایک شخص نے پوچھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کونسی خصلت اہل اسلام کی بہتر ہے فرمایا کھلانا طعام کا اور کہنا سلام کا اوپر آشنا اور بیگانہ کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** تخصیص ان دونوں صفتوں کی بمناسب حال سائل کے ہے یعنے بعض جا کسی عمل کو افضل فرمایا ہے اور بعضی جا کے کسیکو تو مناسب حال پوچھنے والے کے ہوتا تھا کہ اسکی طبیعت میں ایک خصلت نیک کی ضد کیطرف میل پاتے اسکے لئے اس خصلت نیک کو افضل فرماتے مثلا ایک کے مزاج میں بخل دیکھا اسکے لئے کھلانا افضل خصال فرمایا اور لفظ تقرا ساتھ پیش تے کے مشتق ہے اقرا سے بمعنے پڑھوانے کے اور ساتھ زبر تے کے قرات سے بمعنے پڑھنے کے بھی آیا ہے اور معنی اسکے ظاہر ترہین اور باوجود اسکے پیش صحیح تر اور فصیح تر ہے لیکن معنے اسکے خوب ظاہر نہیں توجیہ اسکی یہ ہے کہ چونکہ سلام کرنے والا باعث ہوتا ہے مسلم علیہ کو جواب کا گویا پڑھواتا ہے اسکو سلام کے تئین اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سلام حقوق سلام سے ہے نہ حق صحبت و آشنائی اور اسی طرح عیادت اور مانند اسکے کہ جیسے کہ حدیث آئندہ میں آتا ہے **ح** وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِلْمُؤْمِنِ عَلَی الْمُؤْمِنِ سِتُّ خِصَالٍ یَعُوْدُہٗ اِذَا مَرِضَ وَیَشْہَدُہٗ اِذَا مَاتَ وَیُجِیْبُہٗ اِذَا دَعَاہُ وَیُسَلِّمُ عَلَیْہِ اِذَا لَقِیَہٗ وَیُشَمِّتُہٗ اِذَا عَطَسَ وَیَنْصَحُ لَہٗ اِذَا غَابَ اَوْ شَہِدَ وَلَمْ اَجِدْہُ فِی الصَّحِیْحَیْنِ وَلَا فِیْ کِتَابِ الْحُمَیْدِیِّ وَلٰکِنْ ذَکَرَہٗ صَاحِبُ الْجَامِعِ بِرِوَایَۃِ النَّسَائِیِّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمان کے مسلمان پر چھ حق ہیں عیادت کرے اسکی جب بیمار ہو اور حاضر ہو اسکی نماز وغیرہ کے لئے جسوقت کہ مرے اور قبول کرے دعوت اسکی جبکہ بلاوے اسکو کھانے کے لئے یعنے اگر کوئی مانع نہو مثل مزامیر وغیرہ کے یا از راہ فخر و ریا کے ہو اور سلام کرے اسپر جسوقت کہ ملے اس سے اور جواب دے اسکی چھینک کا جسوقت کہ چھینکے یعنے الحمد للہ کہا ہو بعد چھینکنے کے والا مستحق جواب کا نہیں ہوتا اور خیر خواہی کرے اسکی جسوقت کہ غائب ہو یا حاضر ہو کہا مولف نے کہ نہیں پائی یہ حدیث بیچ صحیحین میں اور نہ کتاب حمیدی کی میں لیکن ذکر کیا ہے اسکو جامع الاصول والے نے ساتھ روایت نسائی کے **ف** خیر خواہی کرے الخ یعنے حاضر و غائب خیر خواہ رہے یہ نکرے کہ جب سامنے آوے تو تملق کرے اور غائبانہ غیبت کرے کہ یہ صفت منافقین کی ہے **ع** وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ حَتّٰی تُؤْمِنُوْا وَلَا تُؤْمِنُوْا حَتّٰی تَحَابُّوْا اَوَلَا اَدُلُّکُمْ عَلٰی شَیْءٍ اِذَا فَعَلْتُمُوْہُ تَحَابَبْتُمْ اَفْشُوا السَّلَامَ بَیْنَکُمْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ داخل ہوگے تم بہشت میں یہانتک کہ ایمان لاؤ اور نہ ایمان لاوگے یعنے ایمان کامل میں جب تک یہانتک کہ آپس میں دوستی کرو یعنے للہ اور کہا گیا اور نہ بتلاؤں میں تمکو ایک چیز کہ جسوقت کہ تم اسکو کرو آپس میں تمہاری دوستی ہو پراگندہ کرو سلام درمیان اپنے یعنے آشنا و بیگانہ سے سلام علیک کرو نقل کی یہ مسلم نے **ف** مشکوۃ کے صحیح اور معتبر نسخوں میں کہ مشائخ کبار کے آگے پڑھے گئے ہیں لفظ لا یومنوا ساتھ حذف نون کے ہے اور حذف نون کا بسبب مجانست اور مقارنت حتی تومنوا کے ہے اور بعضے نسخوں میں ولا تومنون نون سے آیا ہے اور وہ موافق قاعدہ کے ہے **ح** وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُسَلِّمُ الرَّاکِبُ عَلَی الْمَاشِیْ وَالْمَاشِیْ عَلَی الْقَاعِدِ وَالْقَلِیْلُ عَلَی الْکَثِیْرِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام علیک کرے سوار پیادہ پا چلنے والے پر اور چلنے والا بیٹھے پر اور تھوڑے بہتوں پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** سوار پیادہ پر سلام علیک کرے واسطے تواضع کے بسبب اسکے کہ رفعت دی ہے اللہ نے اسکو بسبب سواری کے اسکو فروتنی ہی کرنی چاہئیے اور تھوڑے بہتوں پر کریں واسطے تواضع کے

اور اکرام بہت کم اور کہا نووی نے خوب کہا ہے ایک شخص ایک جماعت سے اور ارادہ کرے یہ کہ خاص کرے کتنے ایک لوگوں کو نہیں ہے ساتھ سلام کے تو مکروہ ہے اسلئے کہ قصد
سلام سے نسبت اور الفت ہے اور بیچ تخصیص بعض کے وحشت دلانی ہے بعضیوں کی اور اکثر یہ سبب عداوت کا بھی ہوتا ہے اور جبکہ چلتے ہوں بازاروں یا شارع
عام میں بہت سے لوگ تو وہاں سلام کرنا بالبعض پر کفایت کرتا ہے اسلئے کہ اگر سب پر سلام کریگا تو باز رہیگا سب امور سے وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ الصَّغِيْرُ عَلَى الْكَبِيْرِ وَالْمَارُّ عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيْلُ عَلَى الْكَثِيْرِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے
ابی ہریرہ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کرے چھوٹا بڑے پر اور گذرنے والا بیٹھے پر اور تھوڑے بہت پر نقل کی یہ بخاری نے ف
لکھا ہے علما نے کہ یہ حکم ملاقات کا ہے یعنے جبکہ دو آدمی ملاقات کریں حکم یہ ہے اور اگر وارد ہو آدمی ایک پر تو ابتدا سے سلام وارد پر ہے
بہرحال چھوٹا ہو یا بڑا کم ہو یا بہت ہو وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰى غِلْمَانٍ فَسَلَّمَ
عَلَيْهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم گذرے لڑکوں پر پس سلام کیا اُن پر نقل کی یہ بخاری
اور مسلم نے ف یہ نہایت تواضع اور شفقت ہے حضرت کی اہل عالم پر صلی اللہ علیہ وسلم وَجَزَاهُ اللّٰهُ عَنِ الْمُسْلِمِيْنَ خَيْرًا ہ وَعَنْ
اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبْدَؤُا الْيَهُوْدَ وَلَا النَّصَارٰى بِالسَّلَامِ وَاِذَا لَقِيْتُمْ اَحَدَهُمْ
فِيْ طَرِيْقٍ فَاضْطَرُّوْهُ اِلٰى اَضْيَقِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ابتدا کرو یہودیوں اور نصرانیوں
کے ساتھ سلام کے اور جبکہ ملو تم ایک انکے سے راہ میں پس تنگ کرو انکو طرف راہ تنگ تر کے نقل کی یہ مسلم نے ف نہ ابتدا کرو الخ یعنے اول تم انسے سلام
علیک نہ کرو اسلئے کہ ابتدا ساتھ سلام کے واسطے اعزاز مسلمین کے ہے اور اعزاز کفار کا جائز نہیں اور اسی طرح نہیں جائز ہے محبت کرنی انسے ساتھ سلام اور
مانند اسکے کے موافق فرمانے خدا تعالیٰ کے لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَادُّوْنَ مَنْ حَادَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ الخ اور اگر وہ
سلام علیک کریں انکے جواب میں علیک یا علیکم کہے اور اکثر علما نے کہا ہے جواب سلام کا فرض ہے بدکار ہمارے اور بعضے علما نے ابتدا سلام یہود و نصاریٰ
پر واسطے ضرورت یا حاجت کے جائز رکھا ہے اور یہی حکم ہے مبتدعوں اور فاسقوں کا اور اگر سلام علیک کہا ایک نے ان کو پیچھے معلوم ہوا کہ وہ ذمی ہے تو مستحب ہے
یہ کہ طلب سلام پھیرنے کی کرے اس سے اور کہے استرجعت سلامی یعنے طلب کی میں نے پھیرنے سلام اپنے کی اور تنگ کرو الخ یعنے غلبہ کرو تا کہ وہ کسو ہوجاوے
اور تنگ ہو بیچ راہ واسطے اظہار عزت و شوکت اسلام کے اور بعضے حواشی میں لکھا ہے کہ مراد تنگ کرنے سے حکم کرنا ہے کہ سو ہو وے کنارے راہ کا چھوڑتا رہے
مسلمانوں کے لئے ۔ع۔ح وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمُ الْيَهُوْدُ فَاِنَّمَا يَقُوْلُ اَحَدُهُمْ
اَلسَّامُ عَلَيْكَ فَقُلْ وَعَلَيْكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سلام کرتے ہیں تم پر یہود پس سوا اسکے نہیں کہتا ہے ایک انکا
سام علیک یعنے موت ہو تم پر پس کہو تو انکے جواب میں وعلیک یعنے تجھ پر ہو موت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ اَهْلُ الْكِتَابِ فَقُوْلُوْا وَعَلَيْكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت
سلام علیک کریں تم سے اہل کتاب یعنے یہود و نصاریٰ پس کہو انکے جواب میں وعلیکم نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف پہلی حدیث میں لفظ قل اور وعلیک
ساتھ صیغہ مفرد کے ہے اور اس میں فقولوا اور وعلیکم ساتھ صیغہ جمع کا وارد اور روایتوں میں علیک یا علیکم ساتھ واو اور بغیر واو کے دونوں طرح
آیا ہے اور کلام اول میں ساتھ واو کے ہے اور روایت موطا میں علیک ہے بدون واو کے اور اسی طرح روایت دارقطنی میں علیکم ہے بدون واو کے ہیں بعضے علما
تو کہا ہے کہ مختار یہ ہے کہ بدون واو کے کہے کہ مشارکت لازم نہ آوے اور کچھ مضائقہ نہیں ہے اور بعضوں نے کہا کہ مضائقہ نہیں ساتھ مشارکت کے اسلئے کہ موت سبکو آنے والی
ہے گویا معنے یہ ہونگے کہ ہم اور تم اسمیں برابر ہیں ہم سب مرینگے اور بعضوں نے کہا کہ واو یہاں مشارکت کے لئے نہیں ہے بلکہ استیناف کے لئے ہے اور صحیحین میں تقریر ہو

وعلیکم فتحقق من اللہ مراد صواب یہی ہے کہ دونوں طرح جائز ہے ساتھ واو کے بھی اور بدون واو کے بھی بسبب واقع ہونے روایت کے دونوں طرح اور کہا نووی نے کہ اتفاق رکھتے ہیں علما اوپر جواب دینے سلام اہل کتاب کے لیکن نہ کہا جاوے وعلیکم السلام یعنے نہ علیکم السلام کہے اور نہ علیک السلام بلکہ فقط وعلیک یا وعلیکم کہے اور وعلیکم بھی حسب کہنے کے کہے اور جب ایک ہو تو وعلیک کہے کہ اسمیں تعظیم اسکی لازم آوے ویکی شرح ع **وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِسْتَأْذَنَ رَهْطٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا السَّامُ عَلَيْكُمْ فَقُلْتُ بَلْ عَلَيْكُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ اِنَّ اللّٰهَ رَفِيْقٌ يُّحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْاَمْرِ كُلِّهٖ قُلْتُ اَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا قَالَ قَدْ قُلْتُ وَعَلَيْكُمْ وَفِي رِوَايَةٍ عَلَيْكُمْ وَلَمْ يَذْكُرِ الْوَاوَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہے عائشہ سے کہا انہوں نے اجازت مانگی ایک جماعت نے یہودیوں میں سے اوپر آنے کے پاس حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا انہوں نے السام علیکم یعنے موت تمپر پس کہا میں نے بلکہ تمپر موت اور لعنت ہو پس فرمایا حضرت نے اے عائشہ تحقیق اللہ تعالی نرمی کرنیوالا ہے دوست رکھتا ہے نرمی کو بیچ سب کاموں کے کہا میں نے کیا نہیں سنا آپنے اس چیز کو کہ کہا انہوں نے یعنے بدلے سلام کے سام کہا فرمایا حضرت نے کہ تحقیق کہا میں نے یعنے انکے جواب میں اور تمپر اور ایک روایت میں تمپر اور نہیں ذکر کی واو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَفِي رِوَايَةٍ لِّلْبُخَارِيِّ قَالَتْ اِنَّ الْيَهُوْدَ اَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا السَّامُ عَلَيْكَ قَالَ وَعَلَيْكُمْ فَقَالَتْ عَائِشَةُ السَّامُ عَلَيْكُمْ وَلَعَنَكُمُ اللّٰهُ وَغَضِبَ عَلَيْكُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْلًا يَا عَائِشَةُ عَلَيْكِ بِالرِّفْقِ وَاِيَّاكِ وَالْعُنْفَ وَالْفُحْشَ قَالَتْ اَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا قَالَ اَوَلَمْ تَسْمَعِي مَا قُلْتُ رَدَدْتُ عَلَيْهِمْ فَيُسْتَجَابُ لِيْ فِيْهِمْ وَلَا يُسْتَجَابُ لَهُمْ فِيَّ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ قَالَ لَا تَكُوْنِيْ فَاحِشَةً فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفُحْشَ وَالتَّفَحُّشَ** اور ایک روایت بخاری کی میں یوں آیا ہے کہ کہا عائشہ نے تحقیق یہود آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا موت ہو تمپر فرمایا حضرت نے اور تمپر بھی پس کہا حضرت عائشہ نے بیچ جواب یہودیوں کے موت ہو تمپر اور لعنت ہو تمپر اللہ کی اور غضب اللہ کا تمپر پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھہر اے عائشہ اوپر تیرے ہے نرمی کرنی اور بچنی درشتی اور بیحیائی کی باتوں سے کہا حضرت عائشہ نے کیا نہیں سنا آپنے اس چیز کو کہ کہا یہودیوں نے فرمایا پیغمبر خدا نے کیا نہیں سنا تو نے اس چیز کو کہ کہا اور جواب دیا میں نے انپر پس قبول کیجاتی ہے دعا میری انکے حق میں اور نہیں قبول کیجاتی دعا انکی بیچ حق میرے کے اور بیچ ایک روایت مسلم کے یوں ہے کہ فرمایا حضرت نے نہو اے عائشہ بیحیا باتیں کرنیوالی اسلیئے کہ اللہ نہیں دوست رکھتا بیحیائی کو اور بیحیائی وزبردستی تکلف ہو **وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِمَجْلِسٍ فِيْهِ اَخْلَاطٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُشْرِكِيْنَ عَبَدَةِ الْاَوْثَانِ وَالْيَهُوْدِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہے اسامہ بن زید سے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم گذرے ایک مجلس پر کہ اسمیں لوگ تھے ملے جلے مسلمان اور مشرک بت پرست اور یہود پس سلام کیا حضرت نے انپر یعنے بقصد سلام کے مسلمانوں پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

ف کہا نووی نے کہ اگر گذرے ایک جماعت پر کہ ان میں کوئی مسلمان ہوں یا ایک مسلمان ہو ورلفا ہوں تو سنت یہ ہی کہ سلام کرے انپر بقصد مسلمانوں کے یا مسلمان کے اور لکھا ہی علمانے کہ ہختیار رکھتا ہی چاہے السلام علیکم کہے اور مسلمان مراد رکھے اور چاہے کہے السلام علی من اتبع الہدی اور اگر لکھے خط مشرک کو تو سنت یہ ہی کہ لکھے جیسے کہ لکھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرقل کو سلام علی من اتبع الہدی ۵ ع ح **وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِيَّاكُمْ وَالْجُلُوْسَ بِالطُّرُقَاتِ فَقَالُوا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا لَنَا مِنْ مَّجَالِسِنَا بُدٌّ نَّتَحَدَّثُ فِيْهَا قَالَ فَاِذَا اَبَيْتُمْ اِلَّا الْمَجْلِسَ فَاَعْطُوا الطَّرِيْقَ حَقَّهٗ قَالُوا وَمَا حَقُّ الطَّرِيْقِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ غَضُّ الْبَصَرِ وَكَفُّ الْاَذٰى وَرَدُّ السَّلَامِ وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا بچو تم بیٹھنے سے راہوں میں پس عرض کیا بعضے صحابہ نے کہ یا رسول اللہ نہیں واسطے ہمارے مجلسوں ہماری سے راہوں میں چارہ یعنے بیٹھنا ضرور ہی باتیں کرتے ہیں ہم انمیں یعنے دنیا کی یا آخرت کی مانند مشاورت وغیرہ اگر ادا کرو

اور مصالحہ اور معاملہ کے فرمایا پس جسوقت کہ انکار کرو تم سب کا سوا سے اور نہ کرو تم مگر بیٹھنا ہی یعنے اگر ناچار بیٹھنے سے راہ ہو نہین بس دو تم راہ کو حق بکا
یعنے اگر راستے مین بیٹھتے ہو تو راستے مین بیٹھنے کے حق ادا کرو کہا صحابہ نے کیا ہی حق راستے کا یا رسول اللہ فرمایا بند کرنا آنکھون کا یعنے حرام چیزون پر نظر ڈالنے
اور باز رہنا ایذا سے یعنے گذرنے والون کو ایذا نہ دے اور نہ تم تنگ کرنے راہ کے اور ماننداسکے کے اور جواب دینا سلام کا اور حکم کرنا لوگون کو ساتھ باتون شرع
کے اور منع کرنا ناشروع سے یعنے اس طرح کہ نہ باعث ہو امر ناشروع کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف جواب دینا سلام کا کہا نہ سلام اسلئے کہ سنت
ہے کہ چلنے والا سلام کرے بیٹھے کو جیسے کہ ذکر کیا گیا ہو ح وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ هٰذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ
وَاِرْشَادُ السَّبِیْلِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ عَقِیْبَ حَدِیْثِ الْخُدْرِیِّ هٰكَذَا اور روایت ہے ابی ہریرہؓ کہ نقل کی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے بیچ
اس قصہ کے یعنے جو مضمون کہ اوپر کی حدیث مین گذرا فرمایا تبلانا راہ کا یعنے بھولے ہوے کو یا نہ جاننے والے کو نقل کی یہ ابوداؤد نے پیچھے حدیث ابو سعید
خدری کے اسی طرح یعنے جیسے ذکر کی مصابیح والے نے اور اتباع کیا اسکا مشکوۃ والے نے وَعَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
فِیْ هٰذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ وَتُغِیْثُوا الْمَلْهُوْفَ وَتَهْدُوا الضَّالَّ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ عَقِیْبَ حَدِیْثِ اَبِیْ هُرَیْرَةَ هٰكَذَا وَلَمْ اَجِدْهُمَا
فِی الصَّحِیْحَیْنِ اور روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ اس قصہ کے کہ فرمایا اور فریاد رسی کرنی مظلوم کی
اور راہ بتلانی بھولے کو نقل کی یہ ابوداؤد نے پیچھے حدیث ابی ہریرہ کے اسی طرح سے اور نہین پایا مین نے ان دونون حدیثون کو صحیحین مین یعنے بخاری
اور مسلم مین **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُسْلِمِ عَلَی
الْمُسْلِمِ سِتٌّ بِالْمَعْرُوْفِ یُسَلِّمُ عَلَیْهِ اِذَا لَقِیَهٗ وَیُجِیْبُهٗ اِذَا دَعَاهُ وَیُشَمِّتُهٗ اِذَا عَطَسَ وَیَعُوْدُهٗ اِذَا مَرِضَ وَیَتْبَعُ
جَنَازَتَهٗ اِذَا مَاتَ وَیُحِبُّ لَهٗ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
مسلمان کے مسلمان پر چھ حق ہین پسندیدہ خدا اسلام علیک کہے اسے جسوقت ملے اسسے اور قبول کرے جسوقت کہ بلاوے اسکو یعنے کھانے
کے لئے یا اور کام کے لئے اور یرحمک اللہ کہے جسوقت کہ چھینکے اور خبر پوچھے اسکی جسوقت کہ بیمار ہو اور پیچھے جاوے جنازہ کے جسوقت کہ مرے اور
دوست رکھے اسکے لئے اس چیز کو کہ دوست رکھتا ہو واسطے اپنے نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ اَنَّ رَجُلًا
جَاءَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَیْكُمْ فَرَدَّ عَلَیْهِ ثُمَّ جَلَسَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَشْرٌ
ثُمَّ جَاءَ اٰخَرُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَیْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَرَدَّ عَلَیْهِ فَجَلَسَ فَقَالَ عِشْرُوْنَ ثُمَّ جَاءَ اٰخَرُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَیْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ
وَبَرَكَاتُهٗ فَرَدَّ عَلَیْهِ فَجَلَسَ فَقَالَ ثَلٰثُوْنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہے عمران بن حصین سے یہ کہ ایک شخص آیا پاس نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے اور کہا السلام علیکم پس جواب دیا حضرت نے اسکے سلام کا پھر بیٹھا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لکھی گئین اسکے لئے دس نیکیان
پھر آیا ایک اور شخص پس کہا سلام ہو تمپر اور رحمت خدا کی پس جواب دیا اسکو پھر بیٹھ گیا وہ پس فرمایا حضرت نے کہ لکھی گئین اسکے لئے بیس نیکیان
پھر آیا ایک اور شخص اور کہا سلام ہو تمپر اور رحمت خدا کی اور برکتین پس جواب دیا حضرت نے اسکو پھر بیٹھ گیا پس فرمایا اسکے لئے تیس نیکیان
نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے ف یہ کلام بیچ فضل مسلم کے تھا اور اگر مسلم السلام علیکم کہے اور مسلم علیہ اسکے جواب مین لفظ ورحمت اللہ زیادہ
کرے یا مسلم السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہے اور مسلم علیہ اسکے جواب مین وبرکاتہ زیادہ کرے اسکے لئے بھی یہی حکم ہو گا بیچ زیادتی اجر کے اور ایسا ہی
حکم ومغفرتہ کا ہی جیسے کہ حدیث آیندہ مین مذکور ہو ح وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ وَزَادَ
ثُمَّ اَتٰی اٰخَرُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَیْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ وَمَغْفِرَتُهٗ فَقَالَ اَرْبَعُوْنَ وَقَالَ هٰكَذَا

تَكُوْنُ الْفَضَائِلُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے معاذ بن انس سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے موافق معنون پہلی حدیث کا اور زیادہ کیا معاذ نے ایک مرتبہ اور کہ پھر آیا ایک اور شخص جو تھا پس کہا اسنے سلام تم پر اور رحمت اللہ کی اور برکتیں اسکی اور بخشش اسکی پس فرمایا حضرت نے چالیس نیکیاں لکھی گئیں اور فرمایا اسی طرح سے زیادہ ہوتا جاتا ہے ثواب یعنے جسقدر سلام کرنے والا لفظ بڑھاتا جاوے ثواب بڑھتا جاوے نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** لکھا ہے علمائے نے افضل سلام میں یہ ہے کہ کہے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ساتھ ضمیر جمع کے اگرچہ مسلم علیک ہو اور جواب دینے والا بھی ساتھ ضمیر جمع اور واو کے کہے یعنے وعلیکم السلام اور ادنی سلام السلام علیکم ہے اور اگر السلام علیک یا سلام علیک کہے تو بھی کافی ہے اور جواب میں ادنی وعلیک السلام اور وعلیکم السلام ہے اور اگر بدون واو کے کہے تو بھی کافی ہے اور اتفاق رکھتے ہیں علما اسپر کہ اگر کہیں جواب میں علیکم نہیں ہوتا جواب اور اگر جواب میں وعلیکم ساتھ واو کے کہے اسمیں دو وجہیں ہیں شرح **وَعَنْ** اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاللّٰهِ مَنْ بَدَأَ بِالسَّلَامِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے ابی امامہ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بہت نزدیک آدمیوں میں ساتھ اللہ کے وہ شخص ہے کہ ابتدا کرے ساتھ سلام کے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابو داؤد نے **ف** مراد وہ لوگ ہیں کہ ملیں راہ میں آپسمیں اسلئے کہ اس صورت میں برابر ہیں بیچ حق سلام کے اور اگر ایک بیٹھا ہوا اور دوسرا آتا ہو اور وہ سلام کرتا حق وارد کا ہے بیٹھے ہوئے پر پس اگر وہ اور سبقت کرے ساتھ سلام کے نزدیک تر ہوگا اسلئے کہ بسبب ادا کیا ہے حق کو کہ لازم تھا اسکے ذمہ پر اور اگر بیٹھا ہوا ابتدا کریگا فضیلت اسکے لئے ہوگی اور حضرت عمر سے منقول ہے کہ تین چیزیں ہیں سبب خلوص محبت بھائی مسلمان کی ہیں ایک تو ابتدا بسلام وقت ملاقات کے دوسرے پکارنا ساتھ اس نام کے کہ دوست رکھے اسکو تیسری جگہ دینی جب آوے مجلس میں شرح **وَعَنْ** جَرِيْرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰى نِسْوَةٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِنَّ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے جریر سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم گذرے عورتوں پر پس سلام کیا انپر نقل کی یہ احمد نے **ف** مخصوص ہے حضرت کے لئے بسبب امن کے واقع ہونے سے فتنہ میں اور غیر انکے کو مکروہ ہے یہ کہ سلام کرے عورت اجنبیہ کو مگر یہ ہو بڑھیا بعید نظر فتنہ سے اس سے سلام علیک جائز ہے شرح **وَعَنْ** عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ يُجْزِئُ عَنِ الْجَمَاعَةِ اِذَا مَرُّوْا اَنْ يُسَلِّمَ اَحَدُهُمْ وَيُجْزِئُ عَنِ الْجُلُوْسِ اَنْ يَرُدَّ اَحَدُهُمْ رَوَاهُ الْبَيْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ مَرْفُوْعًا وَرَوَى اَبُوْ دَاوٗدَ وَقَالَ رَفَعَهُ الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ وَهُوَ شَيْخُ اَبِیْ دَاوٗدَ اور روایت ہے علی ابن ابی طالب سے کہا البتہ کفایت کرتا ہے جماعت کیطرف سے جسوقت کہ گذریں یہ کہ سلام علیک کرے ایک ان میں سے اور کفایت کرتا ہے بیٹھنے والوں سے یہ کہ جواب دے ایک انمیں سے نقل کی بیہقی نے شعب الایمان میں بطریق مرفوع کے یعنے قول آنحضرت کا ہے نہ حضرت علیؓ کا اور روایت کیا اسکو ابو داؤد نے یعنے بطریق موقوف کے اور کہا ابو داؤد نے یعنے بعد تمام کرنے سند اپنی کے کہ رفع کیا اسکو حسن بن علی نے اور حسن بن علی شیخ ہیں ابی داؤد کے یعنے امام حسن بن علی ابن ابی طالب نہیں بہیقی نے اس حدیث کو مرفوع نقل کیا اور ابو داود نے طریق حسن ابن علی سے مرفوع نقل کیا اور طریق دوسرے سے موقوف **ف** جسوقت گذریں اور ایسی ہی جسوقت کہ داخل ہوں یا ملیں ایک جماعت پر یا ایک شخص پر اور حاصل حدیث کا یہ ہے کہ ابتدا کرنا ساتھ سلام کے سنت کفایہ ہے اور جواب سلام کا فرض کفایہ اگر جماعت میں سے ایک شخص بھی سلام کر لیگا یا ایک جواب دیگا سبکے ذمہ سے ساقط ہو جاویگا لیکن ہر ایک کا کرنا افضل ہے شرح **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ تَشَبَّهَ بِغَيْرِنَا لَا تَشَبَّهُوْا بِالْيَهُوْدِ وَلَا بِالنَّصَارٰى فَاِنَّ تَسْلِيْمَ الْيَهُوْدِ الْاِشَارَةُ بِالْاَصَابِعِ وَتَسْلِيْمَ النَّصَارٰى الْاِشَارَةُ بِالْاَكُفِّ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ اِسْنَادُهٗ ضَعِيْفٌ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنے شعیب سے اور اسنے نقل کی اپنے دادا سے یعنے عبد اللہ بن عمرو سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں ہم میں سے وہ شخص کہ مشابہت کرے ساتھ غیر ہمارے کے یعنے غیر اہل ملت ہمارے کے نہ مشابہت کرو ساتھ یہودیوں کے اور نہ ساتھ نصاریٰ کے پس تحقیق سلام کرنا یہودیوں کا اشارہ کرنا ہے ساتھ انگلیوں کے

اور سلام کرنا نصاریٰ کا اشارہ کرنا ہے ساتھ ہتھیلیوں کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ اسناد اسکی ضعیف ہے ف یعنی نہ مشابہت کرو یہود و نصاریٰ
کی ہے تمام افعال انکے خصوصیات میں ان دو خصلتوں [illegible] شاید کہ وہ اکتفا کرتے ہونگے سلام کرنے میں یا جواب دینے میں یا دونوں میں ساتھ اشارہ ان
مذکورہ میں کے بغیر کہنے لفظ السلام کے کہ سنت حضرت آدم علیہ السلام کی اور انکی ذریت کی انبیا اور اولیاء اور گویا آنحضرت کو انکا کشف ہوا کہ انکی امت
میں سے بعضے لوگ بھی اسی طرح یا مثل اسکی [illegible] یا جھکانا سر کا یا اکتفا کرنا ساتھ لفظ سلام کے سقط اور اس حدیث کی سند [illegible]
کرو حدیث نہیں چنانچہ جانا [illegible] مذکور ہوا وعن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا لقی احدکم
اخاہ فلیسلم علیہ فان حالت بینہما شجرۃ او جدار او حجر ثم لقیہ فلیسلم علیہ رواہ ابوداود اور روایت ہے
ابوہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جس وقت ملاقات کرے ایک تمہارا اپنے بھائی مسلمان سے پس چاہیے کہ سلام کرے اسپر
پس اگر حائل ہو درمیان ان دونوں کے درخت یا دیوار یا پتھر یعنی بڑا پھر ملے اس سے پس چاہیے کہ سلام کرے اسپر یعنی دوبارہ نقل کیا ہے اسکو
ابوداود نے ف یعنی اس قدر مفارقت میں سلام مستحب ہے چہ جائیکہ زیادہ اور اس میں کمال مبالغہ ہے اوپر مستحب سلام کے اور رعایت اسکے ادب
کی اور مستثنیٰ ہیں اس سے کتنے ایک مقامات کہ جب پیشاب کرتا ہو یا پاخانہ پھرتا ہو یا جماع کرتا ہو اور مانند انکے تو مکروہ ہوتا ہے سلام کرنا اسپر
اور جواب دینا اسپر واجب نہیں اور جب کوئی سوتا ہو یا اونگھتا ہو یا نماز پڑھتا ہو یا اذان دیتا ہو یا حمام میں یا کھاتا ہو اور لقمہ اسکے
منہ میں ہو پس اگر سلام کرے اسکو ایسے وقتوں میں تو بھی نہیں مستحق ہوتا جواب کا اور اسی طرح خطبہ کے وقت نہ سلام کرے اور نہ جواب دے
اور قرآن پڑھنے والے کو بھی سلام نہ کرے اور اگر کوئی کرے تو اسکو تین چاہیے کہ ٹھہر کر جواب دے اور پھر اعوذ باللہ پڑھ کر قرأت
شروع کرے وعن قتادۃ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخلتم بیتا فسلموا علی اہلہ واذا خرجتم فاودعوا اہلہ بسلام
رواہ البیہقی فی شعب الایمان مرسلا روایت ہے قتادہ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب داخل ہو گھر میں پس سلام کرو اپنے گھر کے
لوگوں پر اور جب نکلو گھر سے پس رخصت کرو اپنے اہل کو ساتھ سلام کے نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں بطریق ارسال کے ف
اور اگر گھر میں کوئی نہ ہو تو مستحب ہے یہ کہ کہے السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین تا ملائکہ کو کہ وہاں ہوویں سلام پہونچے اور ظاہر یہ ہے کہ ایداع یہاں
بمعنی تودیع کے ہے اور مراد ہے یعنی رخصت کرو ساتھ سلام کے اور کہا بعضے علماء نے کہ جواب اس سلام کا مستحب ہے اسلیے کہ یہ دعا اور وداع ہے
کذا قال ملا علی قاری اور کہا حضرت شیخ رح نے [illegible] ودعوا اہلہ [illegible] یعنی ودیعت کرو اپنے اہل کے پاس سلام کو یعنی جب سلام کیا تم نے وقت نکلنے
کے تو گویا کہ ودیعت رکھا تم نے سلام کو [illegible] پاس گھر والوں کے اور پھیرتے ہو تم اسکو آخرت میں جیسے کہ کوئی ودیعت اپنی کسی کے پاس رکھتا ہے پھر
لے لیتا ہے اور طیبی نے کہا کہ [illegible] لوٹ کر آؤ تو پھر لو ودیعت اپنی جیسے کہ ودیعتیں لیجاتی ہیں اس میں تفاؤل ہے ساتھ سلامتی کے اور
معاودت کے دوبارہ وعن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یا بنی اذا دخلت علی اہلک فسلم یکون برکۃ علیک وعلی اہل
بیتک رواہ الترمذی اور روایت ہے انس سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے بیٹے میرے جس وقت کہ داخل ہو تو اوپر
اہل اپنے کے تو سلام کر ہوگا سلام سبب برکت کا تجھ پر اور تیرے گھر والوں پر نقل کی یہ ترمذی نے وعن جابر قال قال رسول
صلی اللہ علیہ وسلم السلام قبل الکلام رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث منکر اور روایت ہے جابر سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے سلام پہلے کلام کے ہے یعنی اول چاہیے کہ سلام کرے پھر کلام اور پہلے سلام کے کلام کرنا خوب نہیں نقل کی یہ ترمذی
نے اور کہا کہ یہ حدیث منکر ہے وعن عمران ابن حصین قال کنا فی الجاہلیۃ نقول انعم اللہ بک عینا

[illegible] فَحِيِّنَا عَنْ [illegible] رَوَاهُ أَبُودَاوُدَ اور روایت ہی عمران بن حصین سے کہا تھے ہم جاہلیت میں کہتے یعنے
[illegible] آنکھ ٹھنڈی کرے اور [illegible] تو نعمتوں میں وقت صبح کے پھر جب ہوا اسلام منع کئے گئے ہم اس کہنے سے نقل کی یہ
[illegible] اور تازگی اور خرمی کے اور یہ عبارت محتمل دو معنے کو ہی ایک تو یہ کہ
[illegible]

[illegible]

اور تیرے [illegible] **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ [illegible] سے سلام پہونچانے تو سنت یہ ہو کہ
پہونچانے والے پر بھی سلام بھیجے [illegible] سلام پہونچایا اسپر بھی بھیجے علیک وعلی فلان السلام یا کہے وعلیک وعلیہ السلام چنانچہ
نسائی میں بعینہ یہ الفاظ روایت کئے ہیں [illegible] **وَعَنْ** ابْنِ الْعَلَاءِ الْحَضْرَمِيِّ أَنَّ الْعَلَاءَ الْحَضْرَمِيَّ كَانَ عَامِلَ رَسُولِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ إِذَا كَتَبَ إِلَيْهِ بَدَأَ بِنَفْسِهِ رَوَاهُ أَبُودَاوُدَ اور روایت ہے ابو العلا حضرمی سے یہ کہ علا حضرمی تھا عامل پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کی طرف سے اور تھا علا جس وقت لکھتا طرف پیغمبر خدا کے خط شروع کرتا پہلے اپنی طرف سے نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** ابو العلا کا
نام ہی یزید بن عبد اور ایک نسخہ میں مطابق بعضے نسخوں مصابیح کے آیا ہی وعن ابن العلاء الحضرمی اور حضرمی نسبت ہی طرف
[illegible] نام شہر کا ہی اور اسکے آگے کی عبارت اکثر نسخوں میں ان العلاء الحضرمی ہی اور ایک نسخہ میں ان العلاء بن الحضرمی اور تقریب میں
[illegible] حضرمی حلیف بنی امیہ کے [illegible] عامل ہوئے تھے بحرین کے آنحضرت کی طرف سے اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر نے بھی
بدستور انکو عامل [illegible] یہاں تک کہ وہ مرے اور شروع کرتا الخ یعنے یوں لکھتے من العلاء الحضرمی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
السلام علیکم ورحمۃ اللہ اور علا نے اتباع آنحضرت کی اس طرح لکھا کرتے تھے کہ آنحضرت بھی لکھتے تھے من محمد رسول اللہ الی فلان بعد
ازان سلام لکھتے اسپر خاص کر اگر وہ مسلمان ہوتا والا علی العموم لکھتے سلام علی من اتبع الہدی چنانچہ ہرقل کو اسی طرح لکھا تھا
اور آنحضرت نے معاذ کو انکے بیٹے کی تعزیت میں یوں لکھا تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم من محمد رسول اللہ الی معاذ بن جبل سلام
علیک فانی احمد الیک اللہ الذی لا الہ الا ہو اما بعد الخ اور لانا اس حدیث کا اس باب میں باعتبار ہونے اسکے کے ہی مقدمہ سلام
کا جیسے کہ بیان کیا گیا اور اسیطرح تین حدیثین اور کہ متصل سکے لایا مولف بیچ احوال کتاب کے باعتبار متعلق ہونے انکے کے ہی ساتھ

سلام کہے کہ یعنی سلام ... ہی جاتا ہی اور اسیطرح ہی عادت مولف کی ہی اخیر فصل مین وہ حدیثین لاتا ہی کہ متعلق ... مناسبت تمام کی ہوتی ہین ۔

ع ۳ **وعن** جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كَتَبَ اَحَدُكُمْ كِتَابًا فَلْيُتَرِّبْهُ فَاِنَّهٗ اَنْجَحُ لِلْحَاجَةِ رَوَاهُ

التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ مُنْكَرٌ ۔ روایت ہی جابر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت لکھے ایک تم مین سے ... [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اور طبرانی نے ... بطریق مرفوع کے نقل کی ... ع ع

وعن زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ يَدَيْهِ كَاتِبٌ فَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ ضَعِ الْقَلَمَ

عَلٰى اُذُنِكَ فَاِنَّهٗ اَذْكَرُ لِلْمَآلِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَفِيْ اِسْنَادِهٖ ضَعْفٌ ۔ روایت ہی زید بن ثابت سے

کہا داخل ہوا مین حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور ... حضرت کے ایک لکھنے والا تھا پس سنا مین حضرت کو کہ فرماتے تھے رکھ قلم کو اپنے کان

پر اس لئے کہ تحقیق ... یاد دلاتا ہی مطلب کو نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہی اور بیچ اسناد اسکی کے ضعف ہی **ف** یاد دلاتا ہی

مطلب کو یعنے عبارت کو واسطے بیان مطالب کے اور یہ بات خاصیت ہی کہ اسکو شارع ہی جانتا ہی اور طیبی نے کہا کہ قلم حکم زبان کا رکھتا ہی جیسے کہا

علما نے القلم احد اللسانین اور زبان ترجمان دل ہی اور کہنا زبان کا کان پر کہ جگہ سننے کی ہی موجب نزدیکی کا ساتھ دل کے ہی تا سنے جو کچھ کہ ارادہ

کرتا ہی یعنے عبارت اور فنون کلام اور نکتہ ہائے نحو یا نہ کہ بیان مناسبت کا کرتا ہی واللہ اعلم اور غریب ہی یعنے باعتبار متن کے یا سند کے اور

ضعیف ہی یعنے بہ نسبت بعض راویون اسکے کے پس حدیث ضعیف ہے اور یہ منافی صحت کے نہیں اور موئد اسکی روایت ابن عساکر کی ہی نقل کی

انس سے بطریق مرفوع کے اذا کتبت فضع قلمک علی اذنک فانہ اذکر لک اور جامع صغیر مین ہی روایت ترمذی کی زید بن ثابت سے بطریق مرفوع

کے ضع القلم علی اذنک فانہ اذکر للملی ع ع **وعنه** قَالَ اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَتَعَلَّمَ السُّرْيَانِيَّةَ

وَفِيْ رِوَايَةٍ اِنَّهٗ اَمَرَنِيْ اَنْ اَتَعَلَّمَ كِتَابَ يَهُوْدَ وَقَالَ اِنِّيْ مَا اٰمَنُ يَهُوْدَ عَلٰى كِتَابٍ قَالَ فَمَا مَرَّ بِيْ نِصْفُ شَهْرٍ حَتّٰى

تَعَلَّمْتُ فَكَانَ اِذَا كَتَبَ اِلٰى يَهُوْدَ كَتَبْتُ وَاِذَا كَتَبُوْا اِلَيْهِ قَرَاْتُ لَهٗ كِتَابَهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ۔ روایت ہی زید بن ثابت سے کہا

حکم کیا مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ سیکھون مین زبان سریانی اور ایک روایت مین ہی یہ کہ آنحضرت نے حکم کیا مجکو یہ کہ سیکھون مین لکھنا

کتابت یہودیون کی اور فرمایا کہ تحقیق مجکو اطمینان نہین ہوتا ہی یہود ... خط کتابت کے کہا زید نے پس نگذرا مجکو آدھا مہینہ یہانتک کے

سیکھا مین نے پس تھے حضرت جسوقت کہ لکھتے طرف یہود کے لکھتا مین اور جسوقت کہ لکھتے یہودی طرف حضرت کے تو پڑھتا مین واسطے حضرت کے

خط انکا نقل کی یہ ترمذی نے **ف** سریانی زبان یہود کی ہی اور اطمینان نہین ہوتا الخ یعنے ڈرتا ہون کہ اگر یہود سے نامہ ... اپنے

لئے لکھواؤن تو کم زیادہ نہ لکھدے اور انکا نامہ آیا ہوا پڑھواؤن تو کم زیادہ نہ پڑھدے اور اس سے علوم ہوا کہ بنا بر ضرورت کے زبان

... فیہم ملکا لیبی سے فروت ... نے مرتبہ ... فرمایا آنحضرت نے ... جائز ہے بغیر ضرورت کے ...
... سیکھنے کو **وعن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا انتہی
احدکم الی مجلس فلیسلم فان بدا لہ ان یجلس فلیجلس ثم اذا قام فلیسلم فلیست الاولی باحق من الآخرۃ
رواہ الترمذی وابوداؤد روایت ہے ... کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت کہ پہونچے ...
... سلام کرے ... پھر ... سلام کرے ...
... زیادہ ... ف ... کہ ...
... اگر ... بیٹھے ... جیسے ... وقت ... اور ... جواب
بھی دونوں ... **وعنہ** ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قال لا خیر فی جلوس فی الطرقات الا لمن ھدی السبیل ورد التحیۃ وغض البصر واعان علی الحمولۃ
رواہ فی شرح السنۃ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں بھلائی بیچ بیٹھنے کے راہوں پر مگر واسطے اُس
شخص کے کہ بتاوے راہ یعنے اندھے کو اور راہ بھولے ہوئے کو اور جواب دے سلام کا اور بند کرے نگاہ کو یعنے دیکھنے حرام چیزوں کی سے اور مدد کرے اُس
شخص کی کہ بوجھ لادتا ہو نقل کی یہ شرح السنہ میں **ف** حمولہ ساتھ پیش ح کے ہے اور ایک نسخہ میں ساتھ زبر ح کے ہے اور کہا شارحین نے کہ حمولہ ساتھ زبر ح کے
وہ جانور ہے کہ جس پر بوجھ لادا جاتا ہے مانند گدھے وغیرہ کے اور ساتھ پیش ح کے بوجھ کہ لادا جاتا ہے یعنے مدد کرے اُس شخص کی کہ اٹھاتا ہو بوجھ اپنے جانور
کی پیٹھ پر رکھنے کے لئے یا اپنی پیٹھ پر یا سر پر رکھنے کے لئے **وذکر** حدیث ابی جری فی باب فضل الصدقۃ اور ذکر
کی گئی حدیث ابی جری کی بیچ باب فضل صدقہ کے

الفصل الثالث فصل تیسری

عن ابی ہریرۃ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما خلق اللہ آدم ونفخ فیہ الروح عطس فقال الحمد للہ فحمد اللہ باذنہ فقال
لہ ربہ یرحمک اللہ یا آدم اذھب الی اولئک الملائکۃ الی ملاء منہم جلوس فقل السلام علیکم فقال السلام
علیکم قالوا علیک السلام ورحمۃ اللہ ثم رجع الی ربہ فقال ان ھذہ تحیتک وتحیۃ بنیک بینہم فقال
لہ اللہ ویداہ مقبوضتان اختر ایتہما شئت فقال اخترت یمین ربی وکلتا یدی ربی یمین مبارکۃ ثم بسطہا
فاذا فیہا آدم وذریتہ فقال ای رب ما ھؤلاء قال ھؤلاء ذریتک فاذا کل انسان مکتوب عمرہ بین عینیہ فاذا فیہم
رجل اضوؤھم او من اضوئہم قال یا رب من ھذا قال ھذا ابنک داؤد وقد کتبت لہ عمرہ اربعین سنۃ
قال یا رب زد فی عمرہ قال ذلک الذی کتبت لہ قال ای رب فانی قد جعلت لہ من عمری ستین سنۃ قال انت
وذاک قال ثم سکن الجنۃ ما شاء اللہ ثم اھبط منہا وکان آدم یعد لنفسہ فاتاہ ملک الموت قال لہ آدم
قد عجلت قد کتب لی الف سنۃ قال بلی ولکنک جعلت لابنک داؤد ستین سنۃ فجحد فجحدت ذریتہ ونسی
فنسیت ذریتہ قال فمن یومئذ امر بالکتاب والشہود رواہ الترمذی روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ پیدا کیا اللہ
آدم کو اور پھونکی انمیں روح چھینکے پس ارادہ کیا الحمد کہنے کا پس حمد کی اللہ کی ساتھ توفیق اسکی کے پھر کہا واسطے آدم کے پروردگار اسکے نے رحمت کرے تجکو اللہ
اے آدم جا طرف ان فرشتوں کے کہ جماعت ہے انمیں سے بیٹھی ہوئی اور کہہ سلام ہے تم پر یعنے پس گئے آدم اور کہا سلام ہے تم پر کہا فرشتوں نے تجھ پر بھی سلام اور رحمت اللہ کی

پھر پھر گئے آدم طرف رب اپنے کے یعنے اُس مکان میں کہ کلام کیا تھا اُن سے اللہ تعالے نے پس فرمایا اللہ تعالے نے تحقیق یہ جو دعا ہے تیری اور اولاد تیری
کی ہے آپس میں پس فرمایا واسطے اُسکے اللہ تعالے نے اسحال میں کہ دونوں ہاتھ اُسکے بند تھے پسند کر تو ان دونوں میں سے جو چاہے تو پس کہا آدم نے کہ اختیار
کیا میں نے داہنا ہاتھ پروردگار اپنے کا اور دونوں ہاتھ پروردگار میرے کے داہنے ہیں برکت میں پھر کھولا اُسکو پس ناگہان اُس میں شکل آدم کے اور اولاد
اُنکی کے تھے یعنے دیکھا آدم نے شمال اپنے و شمال اولاد اپنی کی کو مانند ذرے ہیں پس کہا آدم نے اے رب میرے کیا ہیں یہ فرمایا یہ ہیں اولاد تیری پس
ناگہان ہر انسان تھا کہ لکھی ہوئی تھی عمر اُسکی درمیان دونوں آنکھوں اُسکی کے پس ناگہان اُن میں ایک شخص تھا بہت روشن اُن کا یا انجملہ روشن
ترین لوگوں کا یعنے یہ شک راوی ہے یعنے اُن میں ایک جماعت تھی روشن تر اوروں سے اور یہ شخص منجملہ اُنکے تھا کہا آدم نے اے رب میرے کون ہے
یہ فرمایا کہ یہ بیٹا تیرا داؤد نام اور تحقیق لکھی میں نے واسطے اسکے عمر اُسکی چالیس برس کہا حضرت آدم نے اے رب میرے زیادہ کر بیچ عمر اُسکی کے فرمایا
یہ وہ چیز ہے کہ لکھی میں نے واسطے اُسکے کہا آدم نے اے رب میرے پس تحقیق دیے میں نے واسطے اسکے عمر اپنی میں سے ساٹھ برس فرمایا تو جانے اور
مطلوب تیرا یعنے تجھکو اختیار ہے پھر فرمایا آنحضرت نے پھر رہے آدم بہشت میں جتنا کہ چاہا اللہ نے پھر اتارے گئے بہشت سے اور تھے آدم گنتے واسطے اپنے
یعنے عمر اپنی یعنے تا انکو معلوم ہو [illegible] پس آیا انکے پاس ملک الموت یعنے روح قبض کرنے کے لئے پس کہا واسطے اسکے آدم نے تحقیق جلدی
کی تو نے تحقیق لکھی گئی ہے واسطے میرے عمر ہزار برس کی کہا تحقیق [illegible] دیے ہیں تو نے اپنے بیٹے داؤد کو ساٹھ برس پس انکار کیا آدم
پس انکار کرتی ہے اولاد اُنکی اور بھول گئی آدم یعنے اللہ تعالے کے منع کرنے کو جانے سے پاس درخت معلوم کے اور کھا لیا اُسکو پس بھولتی ہے اولاد
اُنکی فرمایا آنحضرت نے پس اُس دن سے حکم کیا گیا ساتھ لکھنے کے اور گواہوں کے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** بند تھے جیسے کہ کوئی ہاتھ میں کچھ رکھکر
ہاتھ بند کر کر اُسکو چھپا لیتا ہے اور دونوں ہاتھ پروردگار میرے کے الخ یہ کلام حضرت آدم کا ہے یا آنحضرت کا اور پروردگار کا ہاتھ اور داہنا ہاتھ کہنا متشابہات
سے ہے اور علما نے اس قول کے کئی معانی اور تاویلات لکھے ہیں ایک تو یہ کہ اللہ تعالے کے لئے ثابت ہے ید صفت نہ ید جارحہ اور یہ عبارت کنایہ ہے نفی
ید جارحہ سے اسلئے کہ اگر ید جارحہ ہوتا تو یمین اور شمال بھی ہوتا اور آخیر کلام میں اشارہ کیا کہ مراد وجود خیر و برکت کا ہے کہ لازم ید یمنی اور مادہ اشتقاق
اُسکے کا ہے اور دوسرے یہ کہ شمال یعنے بایاں ہاتھ ناقص ہوتا ہے قوت اور گرفت میں پس دونوں ہاتھوں کا یمین ہونا کنایہ ہے نفی نقصان سے بیچ صفات
اللہ تعالے کے اور بیان ہے اسکا کہ صفات اُسکی کامل ہیں اور تیسرے یہ کہ مقصود وصف کرنا باری تعالے کا ہے ساتھ نہایت جود و کرم اور احسان
کے اسلئے کہ عرب کہتے ہیں اُسکو کہ بہت نفع پہونچاتا ہے کلتا یدیہ یمین اور بہت روشن اُنکا الخ اس عبارت پر اشکال وارد ہوتا ہے کہ اس سے لازم
آتی ہے فضیلت حضرت داؤد کی تمام انبیا پر جواب اسکا یہ ہے کہ حق سبحانہ نے ظاہر کیا حضرت داؤد کو آدم علیہ السلام پر ساتھ ایک شے کے اسباب کے
کہ باعث ہوا اوپر سوال کے حال اُنکے سے اور مترتب ہوا اُس پر جو کچھ کہ مترتب ہوا یعنے قصہ عمر وغیرہ کا اور بہت روشن ہونے سے یہ مراد نہیں ہے کہ یہ باقی
رکھتے تھے بیچ تمام صفات کمال کے پس شاید کہ بیچ صورت داؤد علیہ السلام کے ایک طرح کی نورانیت اُس عالم میں ہویدا تھی [illegible] ساتھ اُسکے ممتاز ہوں اور
پیغامبروں میں سے ہر ایک نبی ممتاز و مخصوص تھے ساتھ ایک صفت کے پس اس سے یہ نہیں لازم آتا کہ فضیلت ہو اُنکو تمام انبیا پر لکھی گئی واسطے اسکے الخ
یہ قول حضرت آدم کا سچا تھا اور اسکے ضمن میں انکار تھا صریح کہ کہتے میں نے نہیں دیا اپنی عمر سے کچھ اسلئے کہ صادر ہونا جھوٹی خبر کا قصداً اور صریحاً انبیا
علیہم السلام سے نہیں ہوتا پس بیچ حکم [illegible] کے ہو کہ [illegible] پایا گیا ہے یا کہیں ہم کہ یہ انکار بطریق نسیان کے تھا اور نہیں انکار کیا الخ یعنے
انکار آدمیوں کی طبیعت میں اس سبب سے بیٹھا کہ اول حضرت آدم سے صادر ہوا اگرچہ اُن سے بطریق تعریض و نسیان کے تھا اور ان سے صریحاً اور عمداً صادر
ہوتا ہے شروع **وعن** اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ قَالَتْ مَرَّ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نِسْوَةٍ فَسَلَّمَ عَلَيْنَا رَوَاهُ

ابوداؤد وابن ماجة والدارمی۔ اور روایت ہے اسماء بیٹی یزید کی سے کہا گذرے ہم پر یعنے جماعت عورتوں پر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ایک ہم تھیں بیچ درمیان جماعت عورتوں کے پس سلام کیا آنحضرتؐ نے ہم پر یعنے جماعت عورتوں پر نقل کی یہ ابوداؤد نے اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** یہ مخصوص ہے آنحضرت کے لئے جیسے کہ بیچ شرح ساتوین حدیث دوسری فصل کے بیان اسکا گذرا ہے **وعن** الطُّفَيْلِ بْنِ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اَنَّهُ كَانَ يَأْتِيْ ابْنَ عُمَرَ فَيَغْدُوْ مَعَهُ اِلَى السُّوْقِ قَالَ فَاِذَا غَدَوْنَا اِلَى السُّوْقِ لَمْ يَمُرَّ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ عَلٰى سَقَّاطٍ وَلَا عَلٰى صَاحِبِ بَيْعَةٍ وَلَا مِسْكِيْنٍ وَلَا عَلٰى اَحَدٍ اِلَّا سَلَّمَ عَلَيْهِ قَالَ الطُّفَيْلُ فَجِئْتُ عَبْدَ اللهِ ابْنَ عُمَرَ يَوْمًا فَاسْتَتْبَعَنِيْ اِلَى السُّوْقِ فَقُلْتُ لَهُ وَمَا تَصْنَعُ فِي السُّوْقِ وَاَنْتَ لَا تَقِفُ عَلَى الْبَيْعِ وَلَا تَسْأَلُ عَنِ السِّلَعِ وَلَا تَسُوْمُ بِهَا وَلَا تَجْلِسُ فِيْ مَجَالِسِ السُّوْقِ فَاجْلِسْ بِنَا هٰهُنَا نَتَحَدَّثُ قَالَ فَقَالَ لِيْ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ يَا اَبَا بَطْنٍ قَالَ وَكَانَ الطُّفَيْلُ ذَا بَطْنٍ اِنَّمَا نَغْدُوْ مِنْ اَجْلِ السَّلَامِ نُسَلِّمُ عَلٰى مَنْ لَقِيْنَاهُ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہے طفیل بیٹے ابی بن کعب کے سے یہ کہ وہ تھے آتے ابن عمر کے پاس پس صبح کو جاتے ساتھ ان کے طرف بازار کے کہا طفیل نے پس جس وقت جاتے ہم طرف بازار کے نہ گذرتے عبداللہ بن عمر اوپر کسی بساطی کے اور نہ اوپر کسی بیچنے والے کے اور نہ اوپر کسی مسکین کے اور نہ کسی پر مگر سلام علیک کرتے اوپر اسکے کہا طفیل نے پس آیا میں عبداللہ بن عمر کے پاس ایک دن پس ہمراہ لیجانا چاہا مجھکو طرف بازار کے پس کہا میں نے ان سے کیا کام ہے تمہارا بازار میں حالانکہ نہ ٹھہرتے ہو تم بیچنے پر اور نہ پوچھتے ہو تم اسباب کو کہ بکتے ہیں اور نہ چکاتے ہو اسکو اور نہ بیٹھتے ہو بیچ مجلسوں بازار کی پس بیٹھو ساتھ ہمارے اس جگہ باتیں کریں ہم کہا طفیل نے کہ کہا مجھکو عبداللہ بن عمر نے اے بڑے پیٹ والے کہا راوی نے اور تھے طفیل بڑے پیٹ والے سوائے اسکے نہیں کہ ہم جاتے ہیں یعنے بازار کو واسطے سلام کرنے کے سلام کرتے ہیں ہم اس شخص پر کہ ملتے ہیں ہم اس سے یعنے اسمین ثواب حاصل ہوتا ہے نقل کی یہ مالک نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں **وعن** جَابِرٍ قَالَ اِنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ لِفُلَانٍ فِيْ حَائِطِيْ عَذْقًا وَاِنَّهُ قَدْ اٰذَانِيْ مَكَانُ عَذْقِهِ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ بِعْنِيْ عَذْقَكَ قَالَ لَا قَالَ فَهَبْ لِيْ قَالَ لَا قَالَ فَبِعْنِيْهِ بِعَذْقٍ فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ لَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَاَيْتُ الَّذِيْ هُوَ اَبْخَلُ مِنْكَ اِلَّا الَّذِيْ يَبْخَلُ بِالسَّلَامِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہے جابر سے کہا آیا ایک شخص آنحضرت کے پاس اور عرض کیا یا رسول اللہ واسطے فلانے شخص کے یعنے نام لیا اسکا بیچ باغ میرے کے درخت ہے کھجور کا اور تحقیق شان یہ ہے کہ ایذا دیتی ہے مجھکو سونے درخت اسکے نے کہ سبب اسکے وقت اور بے وقت باغ میں آتا ہے پس بھیجا آنحضرت نے یعنے اسکے پاس کسیکو کہ بیچ تو میرے ہاتھ درخت کھجور اپنی کا کہا اسنے کہ نہیں بیچتا ہوں فرمایا پس ہبہ کر واسطے میرے یعنے اگر بیچنے میں عار آتی ہے تو کہا نہیں ہبہ کرتا کہ میں ہبہ کروں باغ والیکو کہا نہیں فرمایا پس بیچ تو میرے ہاتھ اسکو بدلے درخت کھجور کے کہ جنت میں ہو تیرے لیے پس کہا نہیں پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں دیکھا میں نے اس شخص کو کہ وہ بڑا بخیل ہو تجھسے مگر وہ شخص کہ بخل کرتا ہے ساتھ سلام کے یعنے وہ البتہ تجھسے زیادہ بخیل ہے کہ بسبب تھوڑے سے فعل کے ثواب بہت نہیں حاصل کرتا نقل کی یہ احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں **ف** لکھا ہے علمانے کہ یہ حضرت نے اسکو بطریق سفارش کے فرمایا تھا نہ بطریق امر کے والا خلاف امر کیونکر کرتا اور وہ شخص مسلمان تھا بدلیل فرمانے آنحضرت کے کہ اسکے عوض درخت جنت میں لے لیکن بہرصورت وہ خالی سختی طبع سے نہ تھا۔ **وعن** عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَادِيْ بِالسَّلَامِ بَرِيْءٌ مِّنَ الْكِبْرِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہے عبداللہ سے کہ نقل کی اسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا ابتدا کرنیوالا ساتھ سلام کے پاک ہے تکبر سے نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں

ف یعنے جب دو شخص ملین اور متفق ہون وصف مین جیسے دونون پیادہ یا چلتے ہون یا دونون سوار ہون انمین سے جو پہلے سلام علیک کرے وہ پاک
ہے تکبر سے اور سلام کرنا سنت ہے اور جواب اسکا فرض اور اگر ایک قوم پر آیا اور سلام کیا واجب ہے انپر جواب سلام کا اور اگر اسی مجلس مین وہ باقی یا اور سلام کیا تو لازم
نہین ہے اسکا جواب وہ ایک مستحب ہے اور سلام و جواب چاہیے کہ ساتھ صیغہ جمع کے ہو اگرچہ مخاطب ایک ہو تا ملائکہ اسکے سلام مین داخل ہون اور حدیث شریف مین
آیا ہے کہ ایک شخص سرخ کپڑے پہنے ہوئے آیا اور آنحضرت سے سلام علیک کی حضرت نے اسکو جواب نہ دیا پس وہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ جو کوئی وقت سلام کے
مرتکب امر نامشروع کا ہو مستحق جواب کا نہین ہوتا ہے ح **باب الاستیذان** یہ باب ہے بیچ بیان اذن چاہنے کے ف کسیکے دروازے پر جاوے تو
مستحب ہے کہ اذن چاہے گھر مین آنے کے لئے اور اصل اس مین قول اللہ تعالی کا ہے یَا اَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتًا غَیْرَ بُیُوْتِکُمْ حَتّٰی تَسْتَاْنِسُوْا
وَتُسَلِّمُوْا عَلٰی اَہْلِہَا الخ یعنے اے ایمان والو نہ داخل ہو گھرون مین اغیر ہون تمہارے گھرون کے یہانتک کہ اذن چاہو اور سلام کرو گھر والون پر اور سنت یہ مین
یہ ہے کہ کہے السلام علیکم مین آؤن ح

الفصل الاول

فصل پہلی عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ اَتَانَا اَبُوْ مُوْسٰی قَالَ اِنَّ
عُمَرَ اَرْسَلَ اِلَیَّ اَنْ اٰتِیَہٗ فَاَتَیْتُ بَابَہٗ فَسَلَّمْتُ ثَلٰثًا فَلَمْ یَرُدَّ عَلَیَّ فَرَجَعْتُ فَقَالَ مَا مَنَعَکَ اَنْ تَاْتِیَنَا فَقُلْتُ اِنِّیْ اَتَیْتُ فَسَلَّمْتُ
عَلٰی بَابِکَ ثَلٰثًا فَلَمْ تَرُدَّ عَلَیَّ فَرَجَعْتُ وَقَدْ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَاْذَنَ اَحَدُکُمْ ثَلٰثًا فَلَمْ یُؤْذَنْ لَہٗ فَلْیَرْجِعْ
فَقَالَ عُمَرُ اَقِمْ عَلَیْہِ الْبَیِّنَۃَ قَالَ اَبُوْ سَعِیْدٍ فَقُمْتُ مَعَہٗ فَذَہَبْتُ اِلٰی عُمَرَ فَشَہِدْتُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا آئے ہمارے پاس ابو موسی
اشعری کہا کہ بھیجا حضرت عمرؓ نے بلا بھیجا ہے ایک شخص کو کہ حاضر ہون مین انکے پاس پس حاضر ہوا مین انکے دروازے پر اور سلام کیا مین تین بار پس نہ
اذن چاہنے کے پس نہ جواب دیا مجھکو پس پھر آیا مین پس کہا عمر نے کس چیز نے منع کیا تمکو کہ آؤ تم ہمارے پاس پس کہا مین نے تحقیق مین آیا تھا پس سلام کیا مین نے
اوپر دروازے تمہارے کے تین بار پس نہ جواب دیا تم نے مجھے پس پھر گیا مین اور تحقیق فرمایا تھا مجھکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ
اذن مانگے ایک تمہارا تین بار پس نہ اذن دیا جاوے اسکو پس چاہیے کہ پھر جاوے پس فرمایا حضرت عمرؓ نے قائم کر اس حدیث پر گواہ کہا ابو سعید نے پس کھڑا ہوا مین ساتھ
ابو موسی کے اور گیا مین پاس حضرت عمرؓ کے اور گواہی دی مین نے روایت کی بخاری و مسلم نے ف ابو موسی نے یہ قصہ ابو سعید سے بیان کیا اور کہا کہ تم نے بھی حدیث
سنی ہے آنحضرت سے میرے ساتھ چلو عمرؓ کے پاس اور گواہی دو پس وے گئے اور گواہی دی اور یہ گواہی طلب کرنی حضرت عمرؓ کی بنا بر احتیاط کے تھی جھوٹی
جرأت نکرین حدیث بنالینے پر ورنہ خبر واحد مقبول ہے بالاتفاق خصوصا ابو موسی اشعری جیسے کا بالجملہ پہلے تو تین سلام اسلئے کہے کہ ایک تعرف کے لیے ہووے
دوسرا تامل کے لئے اور تیسرا اذن یا عدم اذن کے لئے ح وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ لِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اِذْنُکَ عَلَیَّ اَنْ یُّرْفَعَ الْحِجَابُ وَاَنْ تَسْتَمِعَ سِوَادِیْ حَتّٰی اَنْہَاکَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعودؓ سے کہا فرمایا مجھکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ اذن تیرا مجھپر یہ ہے کہ اٹھاوے تو پردہ اور یہ کہ سنے تو پوشیدہ کلام میرے یہانتک کہ منع کرون مین تجھکو نقل کی مسلم نے ف آنحضرت کے گھر میں
کے دروازون پر پردے پڑے رہتے تھے پس فرمایا کہ نشانی اذن تیرے کی واسطے آنے تیرے کے مجھپر یہ ہے کہ اٹھاوے تو پردہ اور یہ کہ سنے تو کلام پوشیدہ
یعنے تو پردہ اٹھاوے اور دیکھے کہ مین کسی سے کلام خفیہ کرتا ہون تو بھی چلا آ کہ تجھکو حاجت اذن چاہنے کی نہین اور مراد کلام پوشیدہ سے ہے
ہو یعنے اگرچہ مخصوصون کے ساتھ کلام خفیہ کرتا ہون چلا آ چہ جائے کلام آشکارا حاصل یہ ہے کہ جب ہونا میرا گھر مین ہو تجھکو حاجت اذن چاہنے
کی نہین ہے تا آنکہ منع کرون مین تجھکو آنے سے اور یہ نہایت عنایت تھی آنحضرت کی ابن مسعود پر کہ ایسا مقرب کیا کہ گویا گھر والون مین تھے کہ بے اجازت
چلے آتے ہین اور یہ بات ظاہر ہے کہ یہ بیچ غیر وقت حاضر ہونے عورتون کے ہوگا خصوصا بعد اترنے آیہ حجاب کے ح وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ دَیْنٍ کَانَ عَلٰی اَبِیْ فَدَقَقْتُ الْبَابَ فَقَالَ مَنْ ذَا فَقُلْتُ اَنَا فَقَالَ اَنَا اَنَا کَاَنَّہٗ کَرِہَہَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت

جابر سے کہا آیا میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیچ مقدمہ دین کے کہ تھا میرے باپ پر پس کھٹکھٹایا میں نے دروازہ پس فرمایا آنحضرت نے کون ہے یہ پس کہا
میں نے میں ہوں پس فرمایا میں ہوں میں ہوں گویا کہ برا جانا اس کہنے کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی مقدمہ دین کے الخ قصہ دین کا یہ ہے کہ باپ
جابر کے عبداللہ انصاری تھے وہ غزوہ احد میں شہید ہوئے تھے اور دین اپنے ذمہ پر چھوڑا تھا اور قرضخواہوں نے آکر جابر کو تنگ کیا تھا وہ آنحضرت
کے پاس استعانت کے لئے آئے تا ان سے تخفیف طلب کریں اور بسبب معجزہ آنحضرت کے تھوڑے مال میں کہ کھجوریں تھیں برکت وجود میں آئی حتی کہ بعد ادائے
دین کے کھجوروں کی تودہ باقی رہے کچھ نہیں گھٹے کہنا میں ہوں بسبب اس کے برا جانا تھا کہ اس سے ازالہ ابہام کا نہیں ہوتا اور تعین وتشخیص نہیں حاصل ہوتی
پس چاہیے تھا کہ نام یا لقب یا کنیت اپنی بیان کرتے تا تشخیص حاصل ہوتی گرچہ کبھی واسطے شناخت کے آواز سے بھی تعین حاصل ہو جاتی ہے لیکن آنحضرت
نے یہ واسطے تعلیم آداب کے جابر کو اور احتمال ہے کہ انکار بسبب ترک اذن چاہنے کے ساتھ سلام کے ہو کہ سنت ہے اور تکرار کلمہ انا کے واسطے انکار کے جابر پر
ہے ۔ **وعن** ابی ہریرۃ قال دخلت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوجد لبنا فی قدح فقال ابا ہر الحق باہل الصفۃ فادعہم الی فاتیتہم فدعوتہم فاقبلوا فاستاذنوا فاذن لہم فدخلوا رواہ البخاری اور روایت ہے ابوہریرہ
سے کہا داخل ہوا میں ساتھ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ گھر میں پس پایا آنحضرت نے دودھ ایک پیالہ میں پس فرمایا اے ابوہریرہ جا اہل صفہ کے
پاس اور بلا ان کو میرے پاس پس آیا میں ان کے پاس پس بلایا میں نے انہوں کو پس آئے وہ اور اذن مانگا پس اذن دیا ان کو پس داخل ہوئے نقل کی یہ بخاری نے ف یعنی
اہل صفہ آئے اور سبھوں نے بسبب معجزہ آنحضرت کے دودھ پیا اور سیر ہوئے جیسے کہ اور حدیث میں مذکور ہے اور کہا طیبی نے کہ اہل صفہ کتنے ایک لوگ تھے فقرائے
مہاجرین اور انصار میں سے کہ جمع رہتے تھے ایک چبوترہ پر اور اس سے معلوم ہوا کہ کسی کو بلانا اذن چاہنے کو ساقط نہیں کرتا مگر یہ کہ زمانہ قریب ہو
یعنی اور آگے جو حدیث آتی ہے کہ جب بلایا جاوے ایک تمہارا پس آوے ساتھ رسول کے تو اذن ہے اس کے لئے یعنی اس کو حاجت اذن چاہنے کی نہیں پس توفیق
اس حدیث میں اور اس میں یہ ہے کہ اہل صفہ بعد ابوہریرہ کے آئے ہوں گے ساتھ نہ آئے ہوں گے پس محتاج ہوئے اذن کے یا بسبب نہایت ادب وحیا کے اذن چاہا
یا لوگوں کو وہ حدیث نہ پہنچی ہوگی یا وہاں کوئی چیز مقتضی اذن چاہنے کی ہوگی اور یہ احتمالات ہیں واللہ اعلم بحقیقۃ الحالات ف ع

الفصل الثانی فصل دوسری

عن کلدۃ بن حنبل ان صفوان بن امیۃ بعث بلبن وجدایۃ وضغابیس الی النبی صلی اللہ
علیہ وسلم والنبی صلی اللہ علیہ وسلم باعلی الوادی قال فدخلت علیہ ولم اسلم ولم استاذن فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ارجع
فقل السلام علیکم ادخل رواہ الترمذی وابو داود روایت ہے کلدہ بن حنبل سے یہ کہ صفوان بن امیہ نے بھیجا یعنی میرے ہاتھ دودھ اور بچہ
ہرن کا اور [illegible] پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور آنحضرت اترے ہوئے تھے جانب بلند مکہ میں کہ اس کو معلا کہتے ہیں کہا کلدہ نے کہ داخل ہوا میں حضرت
کے پاس اور نہ سلام کیا میں نے یعنی پہلے داخل ہونے کے اور نہ اذن مانگا میں نے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی واسطے تعلیم کے پھر جا تو یعنی دروازہ
اور کہہ السلام علیکم کیا داخل ہوں میں نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود نے **وعن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا دعی احدکم
فجاء مع الرسول فان ذلک لہ اذن رواہ ابو داود وفی روایۃ لہ قال رسول الرجل الی الرجل اذنہ اور روایت ہے ابوہریرہ سے
کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس وقت بلایا جاوے ایک تمہارا پس آوے ساتھ رسول کے یعنی بلانے والے کے پس تحقیق آنا ہمراہ بلانے والے کے واسطے اس کے
اذن ہے نقل کی یہ ابو داود نے اور بیچ ایک روایت ابو داود کے یوں ہے کہ فرمایا آدمی بھیجا ہوا ایک شخص کا طرف ایک شخص کے اذن اس کا ہے ف یعنی جس وقت
کسی کو بلانے کے لئے بھیجا اور وہ اس کے ساتھ آیا حاجت پروانگی مانگنے کی نہیں ہے سوا [illegible] **وعن** عبداللہ بن بسر قال کان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اذا اتی باب قوم لم یستقبل الباب من تلقاء وجہہ ولکن من رکنہ الایمن او الایسر فیقول السلام علیکم

السلام

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَذٰلِكَ اَنَّ الدُّوْرَ لَمْ تَكُنْ يَوْمَئِذٍ عَلَيْهَا سُتُوْرٌ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے عبداللہ بن بسر سے کہ کہا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
جب آتے کسی شخص کے دروازہ پر تو نہ سامنے کرتے دروازہ کے منہ اپنا یعنی تاکہ گھر والوں پر نظر نہ جا پڑے ولیکن آتے طرف داہنے دروازے کے یا بائیں اسکے پھر کہتے سلام تم پر
سلام ہے تم پر اور یہ یعنی سامنے نہ آنا سو واسطے تھا کہ نہ تھے اُن دنوں میں دروازوں پر پردے نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** تکرار سلام کی اسلئے تھی کہ تا تحقق ہو سماع اور اذن
اور مراد تکرار سے تعدد ہے نہ اقتصار دو بار پر اسلئے کہ عادت شریف تھی تین بار سلام کرنے کی جیسے کہ اوپر گذرا اور اخیر حدیث سے یہ سمجھا گیا کہ اگر دروازے میں کواڑ ہوں یا پردہ
پڑا ہوا ہو تو نہیں مضائقہ ہے سامنے آنے کا ولیکن انحراف اولے ہے بر عایت اصل سنت کے اور اسلئے کہ بعض اوقات کواڑ کیا پردہ کھولتے ہیں بے خلاف نظر جا پڑتی ہے اگر سامنے ہو تا ہے
شرع **وَذُكِرَ** حَدِيْثُ اَنَسٍ قَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فِيْ بَابِ الضِّيَافَةِ اور ذکر کی گئی حدیث انس کی
کہ سر اسکا یہ ہے کہ فرمایا آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ بیچ باب ضیافت کے

الفصل الثالث

فصل تیسری **عَنْ** عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَسْتَاْذِنُ عَلٰى اُمِّيْ فَقَالَ نَعَمْ فَقَالَ الرَّجُلُ
اِنِّيْ مَعَهَا فِي الْبَيْتِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَاْذِنْ عَلَيْهَا فَقَالَ الرَّجُلُ اِنِّيْ خَادِمُهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَاْذِنْ عَلَيْهَا اَتُحِبُّ اَنْ تَرَاهَا عُرْيَانَةً قَالَ لَا قَالَ فَاسْتَاْذِنْ عَلَيْهَا. رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلًا اور روایت ہے عطا ابن یسار سے بطریق ارسال کے یہ کہ
ایک شخص نے پوچھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس کہا کیا اذن طلب کروں میں وقت جانے کے اپنی ماں کے پاس پس فرمایا کہ ہاں یعنی اسلئے کہ بعض اوقات کھلے
ہوتے ہیں اسکے وہ اعضا کہ نہیں جائز بیٹے کو دیکھنا اُنکا پس کہا اُس شخص نے کہ تحقیق میں ساتھ اسکے رہتا ہوں یعنی ایک گھر میں پس اذن کیوں مانگوں گویا اس شخص نے
یہ خیال کیا کہ اذن مانگنا بیگانہ کے لیے ہے کہ گاہ گاہ آتا ہے پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اذن طلب کر وقت جانے کے اُس کے پاس پس کہا اُس شخص نے کہ تحقیق میں خادم
ہوں اُسکا یعنی بار بار جانا ہوتا اُس کے پاس خدمت کے لئے پس اذن ہر بار کا ساقط ہو سکتا ہے واسطے حرج کے لئے بمقتضائے قواعد شرعیہ کے پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ اذن مانگ وقت جانے کے اُس کے پاس یعنی اگرچہ ساتھ کھنکارنے کے اور آہٹ پاؤں اور بلند کرنے آواز کے ہو کیا دوست رکھتا ہے تو یہ کہ دیکھے اسکو ننگا یعنی اگر ناگہان چلا
جاویگا اور شاید وہ برہنہ ہو گی تو نظر جا پڑے گی کہا نہیں چاہتا ہوں کہ دیکھوں اسکو برہنہ فرمایا پس اذن طلب کر وقت جانے کے پاس اسکے نقل کی یہ مالک نے بطریق
ارسال کے **ف** ماں کا سا حکم اور محارم کا بھی ہے خواہ وہ نسبی ہوں یا دودھ کے علاقہ سے یا سسرال سے سوائے بیوی کے شرع **وَعَنْ** عَلِيٍّ قَالَ كَانَ لِيْ مِنْ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَدْخَلٌ بِاللَّيْلِ وَمَدْخَلٌ بِالنَّهَارِ فَكُنْتُ اِذَا دَخَلْتُ بِاللَّيْلِ تَنَحْنَحَ لِيْ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہے
حضرت علی سے کہ تھی واسطے میرے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے آنا رات کو اور دن کو پس تھا میں جس وقت داخل ہوتا رات کو کھنکھارتے آنحضرت واسطے اذن میرے کے
نقل کی یہ نسائی نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ علامت اذن کی رات کو کھنکھارنا تھا اور ایک روایت میں آیا ہے کہ تھا میں جب آتا رات کو پس اگر کھنکھارتے پھر آتا میں
پس اس سے معلوم ہوا کہ کھنکھارنا علامت عدم اذن کی تھی تو ظاہر ہر وقت میں بقرینہ حال کے علامت مختلف ہوتی تھی واللہ اعلم اب رہا یہ کہ علامت داخل ہونے کی دن
میں کیا تھی پس احتمال معلوم ہوا ہے یہ کہ ہو امر بالعکس بمقتضائے مفہوم مخالف کے یعنی تھا میں جب داخل ہوتا دن کو تو کھنکھارتے [illegible] واسطے اُنکے اور احتمال ہے غیر اسکے کا
واللہ اعلم شرع **وَعَنْ** جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَاْذَنُوْا لِمَنْ لَّمْ يَبْدَاْ بِالسَّلَامِ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ
اور روایت ہے جابر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ اذن دو واسطے اُسکے کہ نہ ابتدا کرے ساتھ سلام کے روایت کیا اسکو بیہقی نے شعب الایمان میں

بَابُ الْمُصَافَحَةِ وَالْمُعَانَقَةِ

باب ہے بیچ بیان مصافحہ اور معانقہ کے **ف** معانقہ کے معنے ہیں دست در گردن یکدیگر درآوردن اور
مصافحہ کے معنے ہیں دست یکدیگر را گرفتن اور مصافحہ سنت ہے وقت ملاقات کے اور چاہیئے کہ دونوں ہاتھوں سے ہو اور بعضے آدمی جو مصافحہ کرتے ہیں بعد از نماز
عصر کے یا جمعہ کے کچھ نہیں ہے اور بدعت ہے بسبب تخصیص وقت کے اور تصریح کی ہے بعض علما نے ہمارے نے کہ مصافحہ مذکورہ مکروہ ہے اور بدعت مذمومہ ہاں اگر کوئی آئے مسجد میں

اور لوگ نماز میں ہوں یا لاو تمام ہو چکی نماز کہ کھتے ہوں ایسی بعد فراغ کے مصافحہ کرے ان سے لیکن بشرط سبقت سلام کے مصافحہ پر تو یہ جملہ مصافحہ مسنونہ سے ہے بلا شبہہ
و معہذا جس وقت کہ پھیلاوے مسلمان ہاتھ اپنا مصافحہ کے لئے تو نہیں لائق ہے اعراض سے ہاتھ کھینچ لینے ہاتھ کے اس لئے کہ رنج ہوگا اسکو کہ وہ زیادہ ہے مراعات ادب پر اور رعایت سے جوان
مصافحہ کرنا حرام ہے اور معانقہ نہیں اس پر عمل کرنا مشہور سے چنانچہ منقول ہے کہ ابو بکر صدیق مصافحہ کرتے اپنی خلافت میں ان بڑھیوں سے کہ دودھ پلایا تھا اور اسی طرح اگر
مرد بڈھا کہ امن میں ہو شہوت سے اسکو مصافحہ کرنا عورت جوان سے درست ہے اور مصافحہ ساتھ امرد خوش شکل کے درست نہیں اور جسکو دیکھنا حرام ہے اسکو چھونا بھی حرام
ہے بلکہ حرمت چھونے کی سخت تر ہے نظر سے کذا فی مطالب المومنین اور صلوٰۃ مسعودی میں لکھا ہے کہ جب سلام علیک کرے ہاتھ دے یعنے مصافحہ کے لئے کہ ہاتھ دینا سنت ہے
ولیکن ہتھیلی ہتھیلی پر رکھے اور سر انگلیوں کے نہ پکڑے کہ بدعت ہے اور اگر خوف فتنہ کا نہو معانقہ مشروع ہے خصوصاً وقت آنے کے سفر سے جیسا کہ بیچ حدیث جعفر
ابن ابیطالب کے آتا ہے اور امام ابو حنیفہ رح اور محمد رح سے منقول ہے کراہیت معانقہ کی اور چومنے ہاتھ ساتھ منہہ اور آنکھوں کے اور وہ کہتے ہیں کہ معانقہ سے نہی کی ہے چنانچہ
فصل اول میں بیچ حدیث انس کے وہ نہی مذکور ہے اور معانقہ جو روایت کیا گیا ہے پہلے نہی کے تھا اور شیخ ابو منصور ماتریدی نے بیچ تطبیق احادیث کے نقل کیا ہے کہ
جو معانقہ کہ بوجہ شہوت کے ہو مکروہ ہے اور جو کہ بوجہ بر و کرامت کے ہو مشروع ہے اور لکھا ہے علماء نے کہ اختلاف اس جگہہ ہے کہ ننگا ہو اور ساتھ قمیص و جبہ کے معانقہ
نہیں بالاجماع وہو الصحیح کذا فی الکافی اور بوسہ دینا اوپر ہاتھ عالم متورع کے جائز ہے اور بعضوں نے کہا کہ مستحب ہے اور بعد مصافحہ کے جو اپنا ہاتھ چومتے ہیں کچھہ
نہیں اور فعل جاہلوں کا ہے اور مکروہ ہے اور زمین بوس کرنا آگے امرا اور علماء اور مشائخ کے حرام ہے اور کرنیوالا اور راضی ہونیوالا اسپر دونوں گنہگار ہیں کذا فی الکافی اور
فقیہ ابو جعفر نے کہا کہ جو کوئی زمین بوس کرے آگے سلطان و امیر کے یا سجدہ کرے اگر بوجہ تحیہ کے ہے کافر نہیں ہوگا لیکن آثم اور مرتکب کبیرہ کا ہوگا اور اگر بہ نیت عبادت کے
ہو کافر ہوگا اور اگر نیت نکریگا تو بھی کافر ہوتا ہے نزدیک اکثر علما کے اور زمین بوس کرنا سجدہ سے بدتر ہے کہ رکھنے رخسارہ یا پیشانی کی ہے زمین پر کذا فی الظہیریہ اور اگر بوسہ
ہاتھ عالم یا سلطان عادل کو بوسہ دے بسبب علم و عدالت کے اور اعزاز دین کے کچھہ مضائقہ نہیں اور اگر واسطے غرض دنیاوی کے ہے تو اشد مکروہ ہے کذا فی العالمگیری اور اگر کوئی التماس
اپنے پانوں چومنے کی کرے تو چاہئیے کہ نہ دے الا مکان اور بوسہ دینے اطفال کو مختص ہے اگرچہ غیر کا لڑکا ہو بلکہ بوسہ دینا اور پیار کرنا منقول ہے سنت ہے اور
کہا ہے بوسہ پانچ طرح پر ہے ایک تو بوسہ مودت کا اور وہ بوسہ والدین کا ہے لڑکے کے رخسارہ پر اور دوسرا بوسہ رحمت اور وہ بوسہ اولاد کا ہے والدین کے سر پر اور تیسرا بوسہ شہوت کا
اور وہ بوسہ خاوند کا ہے بیوی کے منہہ پر اور چوتھا بوسہ تحیت کا اور وہ بوسہ مسلمانوں کا ہے آپس میں اور پانچواں بوسہ بہن کا ہے بھائی کی پیشانی پر اور
بعضوں کے نزدیک بوسہ دینا آپس میں اوپر ہاتھ اور منہہ کے مکروہ ہے اور بعضوں کے نزدیک بوسہ لینا چھوٹے لڑکے کا واجب ہے اور کہا نووی نے کہ بوسہ
لینا ساتھ شہوت کے حرام ہے بالاتفاق برابر ہے اسمیں باپ اور غیر اسکا شرح

الفصل الاول فصل پہلی

عن قتادة قال قلت لانس اکانت المصافحة فی اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نعم رواہ البخاری اور روایت ہے قتادہ سے کہ کہا کہا میں نے واسطے انس کے کہ کیا تھا مصافحہ بیچ یاروں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنے وقت ملاقات کے بعد سلام کے کہا کہ ہاں نقل کی یہ بخاری نے

وعن ابی ہریرة قال قبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحسن بن علی وعندہ الاقرع بن حابس فقال الاقرع ان لی عشرة من الولد ما قبلت منہم احدا فنظر الیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال من لا یرحم لا یرحم متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا کہ بوسہ لیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن بن علی کا اور تھے نزدیک حضرت کے اقرع بن حابس صحابی پس کہا اقرع نے کہ تحقیق میرے دس بیٹے ہیں نہیں بوسہ لیا میں نے انمیں سے کسی کا پس دیکھا طرف اسکے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا جو شخص نہیں مہربانی و شفقت کرتا یعنے خلق خدا پر یا اولاد پر نہیں رحم کیا جاتا یعنے اللہ بھی اسپر نہیں رحم کرتا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

وسنذکر حدیث ابی ہریرة اثم لکع فی باب مناقب اہل بیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعلیہم اجمعین ان شاء اللہ تعالی ونذکر حدیث ام ہانی فی باب الامان اور ذکر کرینگے ہم حدیث ابی ہریرہ رضی کی کہ سر اسکا ہے اثم لکع بیچ مناقب اہل بیت نبی صلی اللہ علیہ

وسلم وعلیہم اجمعین کے اگر چاہے گا اللہ تعالیٰ اور ذکر کی گئی حدیث اصفہانی کے بیچ باب الامان کے **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** البراء بن عازب قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما من مسلمین یلتقیان فیتصافحان الا غفر لہما قبل ان یتفرقا رواہ احمد والترمذی وابن ماجۃ وفی روایۃ ابی داؤد قال اذا التقی المسلمان فتصافحا وحمدا اللہ واستغفراہ غفر لہما روایت ہے براء بن عازب سے کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں دو مسلمان کہ ملاقات کریں اور مصافحہ کریں بیچ آپس میں مگر کہ بخشش کیجاتی ہے واسطے اُن دونوں کے پہلے جدا ہونے سے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے اور بیچ روایت ابی داؤد کے یوں ہے کہ فرمایا حضرت نے جس وقت ملیں دو مسلمان اور مصافحہ کریں اور حمد کریں اللہ کی اور بخشش چاہیں اللہ سے بخشش کیجاتی ہے واسطے ان دونوں کے **ف** روایت کی حکیم ترمذی نے اور ابو الشیخ نے [illegible] کہ جب ملیں دو [illegible] کا اپنے یار پر ہوتا ہے محبوب تر ان کا [illegible] اور کشادہ پیشانی اور بشاشت سے ملتا ہے اپنے یار سے [illegible] نوے اوپر اس کے کرنے والے کے اور دس اوپر [illegible] **وعن** انس قال قال رجل یا رسول اللہ الرجل منا یلقی اخاہ او صدیقہ اینحنی لہ قال لا قال افیلتزمہ ویقبلہ قال لا قال افیاخذ بیدہ ویصافحہ قال نعم رواہ الترمذی اور روایت ہے انس سے کہا کہ کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ ایک شخص ہم میں سے ملتا ہے مسلمان بھائی اپنے سے یا دوست اپنے سے کیا جھکے واسطے اسکے بیچ وقت ملاقات کے فرمایا کہ نہیں کہا اس شخص نے کیا گلے لگاوے اسکو اور بوسہ لے اسکا فرمایا کہ نہیں کہا اس شخص نے کیا پکڑے ہاتھ اسکا اور مصافحہ کرے اس سے فرمایا کہ ہاں نقل کی یہ ترمذی نے **ف** جھکنے کو مکروہ فرمایا اسلیے کہ وہ بیچ حکم رکوع کے ہے اور وہ عبادت اللہ کی ہے مانند سجدہ کے اور طیبی نے محی السنہ سے نقل کیا ہے کہ جھکنا پیٹھ کا مکروہ ہے سبب ہونے [illegible] کے بیچ [illegible] اگرچہ بہت اہل علم وصلاح اسکو کرتے ہیں لیکن اعتماد اور اعتبار [illegible] اور [illegible] میں شیخ [illegible] غیر بھی کرتے [illegible] اور کافر نہیں ہوتا بلکہ گنہگار [illegible] کہ مقصود تعظیم ہے نہ عبادت [illegible] کا [illegible] ان یکون کفرا [illegible] اس حدیث کے دلیل پکڑی ہے انہوں نے کہ مکروہ کہتے ہیں معانقہ [illegible] کو جیسے کہ امام ابو حنیفہ [illegible] کیا اور بعضوں نے کہا کہ مکروہ [illegible] کے بطریق ملاقات [illegible] تعظیم کے ہو [illegible] بیچ وقت رخصت کرنے [illegible] سبب [illegible] کے بہت دنوں سے یا بسبب غلبہ محبت کے [illegible] **وعن** ابی امامۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال تمام عیادۃ المریض ان یضع احدکم یدہ علی جبہتہ او علی یدہ فیسالہ کیف ہو وتمام تحیاتکم بینکم المصافحۃ رواہ احمد والترمذی وضعفہ اور روایت ہے ابو امامہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پورا پوچھنا بیمار کا یہ ہے کہ رکھے ایک تمہارا ہاتھ اپنا اسکی پیشانی پر یا اسکے ہاتھ پر پھر پوچھے اس سے کہ کیسا ہے وہ اور پورا سلام تمہارا آپس میں کرتے ہو مصافحہ ہے یعنی جب سلام کرو تو مصافحہ بھی کرو تا سلام تمام وکامل ہو نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے اور ضعیف کہا اسکو **وعن** عائشۃ قالت قدم زید بن حارثۃ المدینۃ ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بیتی فاتاہ فقرع الباب فقام الیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عریانا یجر ثوبہ واللہ ما رایتہ عریانا قبلہ ولا بعدہ فاعتنقہ وقبلہ رواہ الترمذی اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا آئے زید بن حارثہ مدینہ میں اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے میرے گھر میں پس آئے زید حضرت کے پاس اور کھٹکھٹایا دروازہ پس کھڑے ہوئے اور چلے طرف اسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ننگے بدن یعنی سوائے ستر کے [illegible] کپڑا اپنا [illegible] کھینچتے ہوئے کپڑا اپنا یعنی چادر قسم خدا کی نہیں دیکھا میں نے آنحضرت کو پہلے اسکے اور نہ پیچھے اسکے یعنی وقت استقبال کسی کے ساتھ اس طرح کے شوق کے ننگے بدن چادر نہیں دیکھا پس گلے سے لگایا زید کو اور بوسہ لیا انکا نقل کی یہ ترمذی نے **ف** یہ حدیث اور ایسی ہی حدیث جعفر بن ابی طالب کی دلیل ہے اوپر جائز ہونے معانقہ اور بوسہ لینے کے اور مختار یہی ہے کہ معانقہ اور بوسہ لینا وقت آنے کے سفر سے جائز ہے بلا کراہت **وعن** ایوب بن بشیر عن رجل من عنزۃ انہ قال قلت لابی ذر ہل کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصافحکم اذا

فَقَبَّلَنِيْ قَالَ مَا لَقِيْتُهُ قَطُّ اِلَّا صَافَحَنِيْ وَبَعَثَ اِلَيَّ ذَاتَ يَوْمٍ وَلَمْ اَكُنْ فِيْ اَهْلِيْ فَلَمَّا جِئْتُ اُخْبِرْتُ فَاَتَيْتُهُ وَهُوَ عَلٰى سَرِيْرٍ فَالْتَزَمَنِيْ
فَكَانَتْ تِلْكَ اَجْوَدَ وَاَجْوَدَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے ایوب بن بشیر سے کہ نقل کی ایک شخص سے کہ تھا وہ عنزہ سے قبیلہ کا اُسنے کہا کہ کہا مینے واسطے ابی ذر کے
کہ کیا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مصافحہ کرتے تم سے جسوقت کہ ملتے تم اُنسے کہا ابوذر نے نہیں ملاقات کی مین نے اُنسے کبھی مگر کہ مصافحہ کیا آپنے مجھسے اور
بھیجا میرے پاس ایکدن یعنے ایک شخص کو میرے بلانے کے لئے اور نہ تھا مین اپنے گھر مین پس جب آیا مین خبر دیا گیا مین پس آیا مین حضرت کے پاس اور حضرت بیٹھے ہوے
تھے تخت پر پس گلے سے لگایا مجھکو پس تھا یہ لگانا بہتر اور بہتر یعنے مصافحہ سے بسبب حاصل ہونے راحت اور برکت کے نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** معلوم ہوا کہ معانقہ بیچ
غیر حالت آنے کے سفر سے بھی آیا ہے اور واسطے اظہار محبت اور عنایت کے ہے **وعن** عِكْرِمَةَ ابْنِ اَبِيْ جَهْلٍ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَوْمَ جِئْتُهُ مَرْحَبًا بِالرَّاكِبِ الْمُهَاجِرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عکرمہ بیٹے ابی جہل کے سے کہا کہ فرمایا مجھکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسدن کہ آیا
مین انکے پاس یعنے سال فتح مین واسطے بیعت اسلام کی خوشوقتی ہو سوار ہجرت کرنے والیکو نقل کیا اسکو ترمذی نے **ف** سیوطی نے جمع الجوامع مین مصعب بن عبداللہ سے نقل کیا ہے
کہ جب آنحضرت نے عکرمہ بن ابی جہل کو دیکھا تو اُٹھے اور اُسکی طرف چلے اور گلے سے لگایا اور فرمایا مرحبا بالراکب المہاجر اور عکرمہ اور اُسکا باپ ابوجہل بہت عداوت رکھتے تھے آنحضرت سے
اور عکرمہ سوار مشہور تھا بھاگا دن فتح مکہ کے اور پہونچا یمن مین پس گئی پاس اُسکے بیوی اُسکی ام حکیم بنت الحارث اور لائی اُسکو حضرت کے پاس اور اسلام لایا وہ اور بہت
اچھا ہوا اسلام اُسکا اور ایام گذشتہ کی تقصیرات سے طلب بخشش کی کی آنحضرت سے اور ذکر کرنا اس حدیث کا اس باب مین باعتبار مناسبت مرحبا کہنے کے ساتھ
مصافحہ کے ہے **وعن** اُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ قَالَ بَيْنَمَا هُوَ يُحَدِّثُ الْقَوْمَ وَكَانَ فِيْهِ مِزَاحٌ بَيْنَا يُضْحِكُهُمْ فَطَعَنَهُ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ خَاصِرَتِهٖ بِعُوْدٍ فَقَالَ اَصْبِرْنِيْ قَالَ اصْطَبِرْ قَالَ اِنَّ عَلَيْكَ قَمِيْصًا وَلَيْسَ عَلَيَّ قَمِيْصٌ فَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَمِيْصِهٖ فَاحْتَضَنَهٗ وَجَعَلَ يُقَبِّلُ كَشْحَهٗ قَالَ اِنَّمَا اَرَدْتُ هٰذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے اسید
بن حضیر سے کہ ایک شخص ہے انصار مین سے کہا راوی نے اُسوقت کہ اسید باتین کرتے تھے قوم سے اور تھی اُنکے مزاج مین خوش طبعی اُسوقت کہ ہنساتے تھے اسید قوم کو پس
چوکا دیا اُنکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ پہلو اُنکے کے ساتھ لکڑی کے پس کہا اُسنے بدلہ دو مجھکو فرمایا آنحضرت نے کہ بدلا لے مجھسے کہا اُسنے کہ تحقیق آپکے بدن مبارک پر کرتہ ہے اور نہ تھا
میرے بدن پر کرتہ یعنے اگر مین کرتے پر سے چوکون گا تو پورا بدلا نہین ادا ہونے کا پس اُٹھایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کرتا اپنا پس چمٹ گیا وہ حضرت سے اور شروع کیا بوسہ دینا آنحضرت
کے پہلو پر کہا اُسنے کہ سوا اسکے نہین کہ ارادہ کیا تھا مینے یہی یعنے بوسہ دینا بدن شریف پر یا رسول اللہ نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** لفظ حدیث جسطرح کہ مصابیح مین مذکور ہے
یعنے ساتھ زبر لام کے مقتضی اسکو ہے کہ وہ شخص مزاح کرنے والا اور ہنسانے والا اور ہی اسید بن حضیر راوی ہے اور لفظ جامع الاصول یون ہے عَنْ اُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ
قَالَ اِنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ كَانَ فِيْهِ مِزَاحٌ فَبَيْنَمَا هُوَ يُحَدِّثُ الْقَوْمَ يُضْحِكُهُمْ اِذْ طَعَنَهُ النَّبِيُّ الحدیث دلالت کرتی ہے کہ وہ مرد اور ہے کہ اسید بن
حضیر اسکے حال سے روایت کرتا ہے اور طیبی نے عبارت متن کو توجیہ کر کر موافق اسکے کیا ہے اور اسمین تکلفات کئے ہین اور باعث ارتکاب تکلف کا یہ ہے کہ اسید بن حضیر
عظمائے صحابہ سے ہین اُنسے وجود اس معنے کا مستبعد ہے واللہ اعلم اور چونکہ وہ مزاح کرتے تھے اور ہنساتے تھے قوم کو آنحضرت نے اُنکے ساتھ اُسی طرح کا معاملہ کیا بسبب
خوش خلقی کے اور اس سے معلوم ہوا کہ خوش طبعی کرنی اور ہنسانا اسکا مباح ہے اگر اسمین کوئی چیز ممنوع شرع نہو **وعن** الشَّعْبِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَقّٰى جَعْفَرَ
بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ فَالْتَزَمَهٗ وَقَبَّلَ مَا بَيْنَ عَيْنَيْهِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ مُرْسَلًا وَفِيْ بَعْضِ نُسَخِ الْمَصَابِيْحِ وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ
عَنِ الْبَيَاضِيِّ مُتَّصِلًا اور روایت ہے شعبی سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم ملے جعفر بن ابیطالب سے پس گلے سے لگایا اُنکو اور بوسہ دیا درمیان آنکھون اُنکی کے نقل کی ابوداؤد
اور بیہقی نے شعب الایمان مین بطریق ارسال کے اور بیچ بعضے نسخون مصابیح کے اور شرح السنہ مین بیاضی سے بطریق اتصال کے ہے **ف** یہ وہی قصہ آنے جعفر کا ہے حبشہ سے
جیسے کہ حدیث آیندہ مین مذکور ہے پایا ہے اور بیاضی منسوب ہے بیاضہ بن عامر کی طرف اور بیاضی جو نزاند کو رہتا ہے بغیر نام کے تو مراد اُس سے عبداللہ بن جابر انصاری

صحابی ہوتے ہیں ح وعن جعفر بن ابی طالب فی قصۃ رجوعہ من ارض الحبشۃ قال فخرجنا حتی اتینا المدینۃ فتلقانی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فاعتنقنی ثم قال ما ادری انا بفتح خیبر افرح ام بقدوم جعفر ووافق ذلک فتح خیبر رواہ فی شرح السنۃ اور روایت
ہے جعفر بن ابی طالب سے بیچ قصہ پھرنے انکے کے حبشہ کی زمین سے کہا پس نکلے ہم یعنے حبشہ سے یہاں تک کہ آئے ہم مدینہ میں پس ملے ہم سے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس گلے سے لگایا
مجھکو پھر فرمایا نہیں جانتا میں کس سے ساتھ فتح خیبر کے زیادہ خوش ہوں میں یا ساتھ آنے جعفر کے اور اتفاق سے ہوا آنا جعفر کا دن فتح خیبر کے نقل کی یہ شرح السنۃ میں ف منقول
ہے کہ سفیان بن عیینہ شیخ امام شافعی کے مالک کے پاس آئے مالک نے انسے مصافحہ کیا اور کہا کہ گلے سے لگتا میں اگر بدعت نہوتا سفیان نے کہا کہ گلے لگے ہیں وہ کہ بہتر مجھسے
اور تمسے تھے گلے لگے ہیں پیغمبر خدا جعفر بن ابی طالب سے اور بوسہ دیا انہیں وقت آنے انکے کے حبش سے مالک نے کہا کہ وہ مخصوص ہے ساتھ جعفر کے سفیان نے کہا کہ نہیں
بلکہ عام ہے اور حکم ہمارا اور جعفر کا ایک ہی ہے اگر صالحین سے ہوں ہم اذن دیتے ہو کہ تمہاری مجلس میں حدیث بیان کروں میں مالک نے کہا ہاں اذن دیا میں نے
پھر سفیان نے بیان کیا حدیث کو ساتھ سند کے اور مالک نے سکوت کیا ح وعن زارع وکان فی وفد عبد القیس قال لما قدمنا المدینۃ
فجعلنا نتبادر من رواحلنا فنقبل ید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ورجلہ رواہ ابوداؤد اور روایت ہے زارع سے اور تھے وہ بیچ ایلچیوں
عبد القیس کے کہا جب کہ آئے ہم مدینہ میں پس شروع کیا ہمنے کہ جلدی کرتے تھے اترنے میں سواریوں اپنی سے پس بوسہ دیا ہمنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں پر
اور پاؤں پر نقل کی یہ ابوداؤد نے ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوا کہ چومنا پاؤں کا جائز ہے ف ح لیکن فقہا اسکو منع کرتے ہیں پس اس حدیث کی توجیہ وہ یہ کرینگے کہ حضرت نے
حضرت سے ہو یا ابتدا یہ امر ہوا یا وہ لوگ ناواقف تھے یا اضطرابی میں انسے یہ فعل ہوا ہو واللہ اعلم بالصواب وعن عائشۃ قالت ما رأیت احدا کان اشبہ
سمتا وھدیا ودلا وفی روایۃ حدیثا وکلاما برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من فاطمۃ کانت اذا دخلت علیہ قام الیہا
فاخذ بیدہا فقبلہا واجلسہا فی مجلسہ وکان اذا دخل علیہا قامت الیہ فاخذت بیدہ فقبلتہ واجلستہ فی مجلسہا رواہ ابوداؤد
اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہا نہیں دیکھا میں نے کسیکو کہ بہت مشابہ ہو طور طریق میں اور روش میں اور نیک خصلتی میں اور بیچ ایک روایت کے بات کرنے میں اور کلام کرنے میں ساتھ
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت فاطمہ سے یعنے حضرت فاطمہؓ ان امور میں بہت مشابہ تھیں ساتھ آنحضرت کے پس حضرت عائشہؓ نے بیان کر کر انکی محبت پس کی بیان کی انکی
نشان مشابہت اور مجانست کی ہے کہ کہا تھیں فاطمہؓ جسوقت داخل ہوتیں حضرت کے پاس کھڑے ہو جاتے حضرت اور متوجہ ہوتے طرف انکے پھر پکڑتے ہاتھ انکا اور بوسہ لیتے انکا
یعنے دونوں آنکھوں کے درمیان میں اور بٹھاتے انکو بیچ جگہ بیٹھنے اپنی کے یعنے اپنی جگہ انکے لئے چھوڑ دیتے اور انکو بٹھاتے اور تھے حضرت جسوقت کہ آتے حضرت فاطمہ کے
پاس کھڑی ہو جاتیں طرف حضرت کے اور پکڑتیں ہاتھ حضرت کا اور بوسہ لیتیں انکا یعنے حضرت کے دست مبارک کا یا کسی اور عضو کا اور بٹھلاتیں انکو اپنی جگہ نقل کی
یہ ابوداؤد نے وعن البراء قال دخلت مع ابی بکر اول ما قدم المدینۃ فاذا عائشۃ ابنتہ مضطجعۃ قد اصابتہا حمی فاتاہا ابو بکر فقال
کیف انت یا بنیۃ وقبل خدہا رواہ ابوداؤد اور روایت ہے براء سے کہا گیا میں ساتھ ابی بکر کے یعنے انکے گھر میں بیچ ابتدا آنے انکے کے مدینہ میں یعنے کسی
غزوہ سے پس ناگہاں دیکھا میں نے کہ عائشہ بیٹی ابو بکر کی لیٹی ہوئی ہیں اس حال میں کہ تحقیق انکو بخار چڑھا تھا تب پس آئے انکے پاس ابو بکر صدیق اور کہا کیسی ہے تو اے
بیٹی میری اور بوسہ دیا انکے رخسارہ پر یعنے از راہ شفقت و محبت کے یا برعایت سنت کے نقل کی یہ ابوداؤد نے وعن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
اتی بصبی فقبلہ فقال اما انہم مبخلۃ مجبنۃ وانہم لمن ریحان اللہ رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس لایا گیا ایک لڑکا پس بوسہ لیا اسکا آنحضرت نے اور فرمایا آگاہ ہو کہ تحقیق یہ اولاد باعث ہے بخل کی اور سبب ہے نامردی کی اور تحقیق یہ رزق ملا ہے نعمت خدا کی سے
نقل کی یہ بغوی نے شرح السنۃ میں ف یعنے اولاد کے سبب سے آدمی بخل کرتا ہے کہ کسیکو کچھ دیتا نہیں اور انکے سبب سے نامردی بھی کرتا ہے کہ جہاد سے بچتا ہے بخوف اسکے کہ
مارا جاوے اور اولاد بیکس رہے پس اول حضرت نے اولاد کی مذمت بیان کر کر خوبی انکی بیان فرمائی کہ یہ ریحان ہے ریحان کہتے ہیں یا تو رزق و نعمت کہتے ہیں

یا مراد یہ ہے کہ ان سے پھول ہے کہ بوسہ لیتا ہے آدمی اسکا اور سونگھتا ہے اور خوش ہوتا ہے انکو دیکھ کر مانند پھول کے

الفصل الثالث

فصل تیسری

عن يعلى قال ان حسنا وحسينا استبقا الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فضمهما اليه وقال ان الولد مبخلة مجبنة رواه احمد روایت ہے یعلی سے کہا تحقیق حسن اور حسین دوڑے طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس گلے لگایا ان دونوں کو آنحضرت نے اور فرمایا تحقیق فرزند سبب ہے بخل کا اور سبب ہے نامردی کا نقل کی یہ احمد نے **ف** لکھا ہے علماء نے یہاں مقصود محبت اور شفقت اور مدح ہے بخلاف پہلی حدیث کے کہ مراد وہاں مذمت اور کراہت ہے

وعن عطاء الخراساني ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال تصافحوا [illegible] وتهادوا تحابوا وتذهب الشحناء رواه مالك مرسلا اور روایت ہے عطاء خراسانی سے تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا [illegible] ایک دوسرے کو ہدیہ بھیجو آپس میں محبت ہوگی اور جاتی رہیگی دشمنی نقل کی یہ مالک نے بطریق ارسال کے

وعن البراء بن عازب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى اربعا قبل الهاجرة فكانما صلاهن في ليلة القدر والمسلمان اذا تصافحا لم يبق بينهما ذنب الا سقط رواه البيهقي في شعب الايمان اور روایت ہے براء بن عازب سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پڑھے چار رکعتیں پہلے دوپہر کے پس گویا کہ پڑھیں وہ رکعتیں شب قدر میں اور دو مسلمان جس وقت کہ مصافحہ کریں آپس میں نہیں باقی رہتا درمیان ان دونوں کے کوئی گناہ مگر کہ جھڑ جاتا ہے نقل کی بیہقی نے شعب الایمان میں **ف** ظاہر ہے کہ گناہوں سے عام گناہ ہیں اور طیبی نے کہا کہ مراد گناہ سے وہی کینہ اور دشمنی ہے جیسے کہ پہلی حدیث سے معلوم ہوا واللہ اعلم

باب القیام

یہ باب ہے بیچ بیان کھڑے ہو جانے کے یعنی تعظیم کے لیے **ف** کہا بعضے علماء نے کہ کھڑے ہو جانا واسطے آنے والے کے سنت ہے [illegible] ساتھ حدیث [illegible] والی سید کی اور بعضوں نے کہا کہ مکروہ ہے اور بدعت اور نہیں عمدہ جیسا کہ ثابت ہوا ہے حدیث انس میں مکروہ لکھنا آنحضرت کا قیام صحابہ [illegible] بیچ حدیث ابو امامہ کے آیا ہے کہ آنحضرت نے فرمایا نہ اٹھو جیسے کہ عجمی اٹھتے ہیں اور فرمایا کہ یہ عادت عجمیوں کی سے ہے

الفصل الاول

فصل پہلی

عن ابي سعيد الخدري قال لما نزلت بنو قريظة على حكم سعد بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم اليه وكان قريبا منه فجاء على حمار فلما دنا من المسجد قال رسول الله صلى الله عليه وسلم للانصار قوموا الى سيدكم متفق عليه روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا کہ جب اترے بنو قریظہ اوپر حکم سعد کے بھیجا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کسیکو طرف سعد بن معاذ کے یعنی اور بلایا انکو تاکہ وہ بنو قریظہ میں حکم کریں اور تھے سعد قریب آنحضرت سے پس آئے سعد گدھے پر سوار ہو کر پس جب نزدیک پہونچے سعد مسجد سے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے انصار کے کھڑے ہو طرف سردار اپنے کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** بنو قریظہ ایک قبیلہ ہے یہود میں سے آنحضرت نے بعد فتح خندق کے پچیس روز تک انکو گھیر لیا قلعہ میں پھر وہ اترے قلعہ سے اوپر حکم سعد کے کہ سردار اسکے تھے اور بنو قریظہ حلفا اسکے تھے انھوں نے گمان کیا کہ سعد رعایت حال ہمارے کی کرینگے پس جب اترے اس عہد پر کہ جو کچھ سعد ہم پر حکم کرے اختیار کرینگے ہم آنحضرت نے سعد کو بلایا کہ ان کا حکم کریں انکے حق میں اور سعد قریب اترے ہوئے تھے حضرت سے اور انکے زخم پہونچا تھا اکحل میں غزوہ خندق میں اور خون زخم سے جاری تھا جب آنحضرت نے انکو بلوایا تو خون ٹھہر گیا پس آئے سعد اور مراد مسجد سے وہ جگہ ہے کہ جہاں آنحضرت مدت اقامت میں نماز پڑھا کرتے تھے نہ مسجد عرفی اسلیے کہ حضرت بنو قریظہ میں [illegible] ہوتے تھے وہاں مسجد کہاں تھی یا شاید کہ اس مدت میں وہاں مسجد بھی بنائی ہو اور ساتھ [illegible] حدیث کے دلیل پکڑی ہے بہت اہل علم نے اوپر اکرام اہل فضل کے ساتھ کھڑے ہو جانے کے اور بعضوں نے کہا کہ مراد ساتھ اسکے قیام تعظیم و تکریم کا نہیں ہے کہ واسطے آنے والے مجلس کے شعار و عادت ہوا ہے اور اس سے نہی واقع ہوئی ہے اور فرمایا کہ وہ تکلفات عجمیوں کی سی ہے اور آنحضرت کے نزدیک آخیر زمانہ زندگی تک مکروہ تھا طیبی نے کہا کہ اگر یہ قیام مراد ہوتا تو قوموا لسیدکم فرماتے نہ الی سیدکم پس مراد قیام سے یہ ہے کہ اٹھکر جلدی جاؤ انکی طرف اور مدد کرو انکے اترنے میں سواری سے تاحرکت کرنا موجب بہنے لہو کا زخم سے نہو اور یہ جو روایت کیا گیا ہے کہ آنحضرت کھڑے ہو گئے عکرمہ بن ابی جہل کے لیے وقت آنے انکے کے پاس حضرت کے اور روایت کیا گیا ہے عدی بن حاتم سے کہ کہا نہیں آیا میں آنحضرت کے پاس کبھی مگر کہ کھڑے ہو جاتے تھے واسطے میرے یا اٹھتے تھے پس ان روایتوں سے دلیل پکڑنی صحیح نہیں ہے بسبب ضعیف ہونے انکے کے کذا قال الطیبی اور پوشیدہ نرہیو کہ قیام

آنحضرت کا حضرت فاطمہ کے لئے اور قیام انکا حضرت کے لئے سابق میں معلوم ہوا اور اسمیں یہ تاویل کرنی کہ وہ قیام محبت و اقبال کا تھا نہ قیام تعظیم ابتدا کا یہ خالی بعد سے نہیں اور طیبی نے بھی محی السنہ سے نقل کیا ہی کہ اجماع کیا ہی جمہور علما نے ساتھ اس حدیث کے اور پر اکرام اہل فضل کے یعنے علما صلحا کے اور امام محی الدین نووی نے کہا کہ قیام [illegible] کے لئے بیچ وقت آنے کے مستحب ہی اور حدیثیں اس باب میں وارد ہوئی ہیں اور بیچ نہی اسکی کے صریح کچھ صحیح نہیں ہو [illegible] میں قنیہ سے نقل کیا [illegible] نہیں قیام بیٹھنے والوں کا واسطے آنے والے کے بسبب تعظیم کے اور قیام بنفسہ مکروہ نہیں ہی بلکہ مکروہ محبت قیام کی ہی [illegible] لئے مکروہ نہیں ہوگا اور قاضی عیاض مالکی نے کہا کہ قیام منہی عنہا سکے حق میں ہی کہ بیٹھا ہو اور اسکے آگے لوگ [illegible] بیٹھنے سے کہ ایک حدیث میں آیا ہی اور بیچ قیام اور تعظیم کے واسطے اہل دنیا کے وعید شدید وارد ہوئی ہی اور بہت [illegible] **ومضى** الحديث بطوله في باب حكم الأسراء اور گذری حدیث ہم سے بیچ باب حکم قیدیوں کے **وعن** ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يقيم الرجل الرجل من مجلسه ثم يجلس فيه ولكن تفسحوا وتوسعوا متفق عليه اور روایت ہی ابن عمر سے انہوں نے نقل کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہ اٹھاوے کوئی کسی کو جگہ بیٹھنے اسکی سے پھر آپ بیٹھ جاوے جگہ [illegible] ولیکن فراخ [illegible] جگہ [illegible] حاجت تھا انکی [illegible] نقل کی بخاری اور مسلم نے **ف** اور [illegible] بیچ واسطے تعظیم کے ہی لیکن جو کوئی سبقت کرے طرف ایک جگہ مباح کے لینے مسجد وغیرہ کے [illegible] واسطے [illegible] اسکے کہ [illegible] حق ہی [illegible] اور حرام ہی [illegible] اسکا سبب حدیث منع **وعن** أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من قام من مجلسه ثم رجع إليه فهو أحق به رواه مسلم اور روایت ہی [illegible] فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] وہ حق [illegible] ساتھ اس جگہ کے لکہا کی مسلم نے **ف** [illegible] علما نے کہ حکم اس صورت میں ہی [illegible] بقصد پھر [illegible] جگہ [illegible] مستحق [illegible] کو [illegible] اصحابی کہا اور دلالت کرتی ہی اسپر وہ حدیث کہ آگے آوے گی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب [illegible] اور [illegible] کر [illegible] دور دراز گیا اور پھر آیا تو جگہ اسکی برہی اور وہ مستحق اسکا نہیں [illegible] **الفصل الثاني** فصل دوسری **عن** أنس قال لم يكن شخص أحب إليهم من رسول الله صلى الله عليه وسلم وكانوا إذا رأوه لم يقوموا لما يعلمون من كراهيته لذلك رواه الترمذي وقال هذا حديث صحيح روایت ہی انس سے کہ کہا نہ تھا کوئی شخص بہت محبوب طرف صحابیوں کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور تھے وہ جب دیکھتے حضرت کو نہ کھڑے ہوتے بسبب اسکے کہ جانتے تھے وہ ناخوش رکھنا آنحضرت کا اسکو یعنے کھڑے ہونے کو نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث صحیح ہی **ف** ناخوش رکھتے تھے حضرت کھڑے ہونے کو واسطے تواضع کے اور مخالفت عادت متکبرین کے بلکہ اختیار کیا تھا ثابت رہنا اوپر عادت عرب کے بیچ ترک کرنے تکلف کے قیام میں اور بیٹھنے میں اور کھانے میں اور پینے میں اور چلنے میں اور تمام افعال و اخلاق میں اور اسی لئے روایت کیا گیا ہی انا والتقیا ء برآء من التکلف اور طیبی نے کہا کہ یہ ناخوش رکھنا بسبب کمال محبت اور صفائی باطن اور اتحاد قلوب کے تھا کہ درصورت اتحاد کامل قلبی کے حاجت تکلف ظاہر کی نہیں ہی حتی کہ حاصل یہ کہ قیام اور ترک قیام مختلف ہوتا ہی بحسب زمانہ اور اشخاص و احوال کے **وعن** معاوية قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من سره أن يتمثل له الرجال قياما فليتبوأ مقعده من النار رواه الترمذي وأبو داود اور روایت ہی معاویہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کو کہ خوش کرے یہ کہ کھڑے رہیں آگے اسکے لوگ کھڑے رہنے کر پس چاہیئے کہ تیار کرے جگہ بیٹھنے اپنی کی دوزخ سے نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نے **ف** تیار کرے الخ یہ امر بمعنی خبر کے ہی گویا کہ فرمایا جسکو خوش کرے یہ کھڑا رہنا واجب ہوا واسطے اسکے یہ کہ داخل ہوگا ایک جگہ دوزخ کی میں کہا گیا ہی کہ یہ وعید اسکے حق میں ہی کہ بطریق تکبر و تعظیم کے دوست رکھے

لوگوں کے کھڑے رہنے کو اور اگر یہ خواہش کرے اسکی وہ کھڑے رہیں لوگ اپنی خوشی خدمت کے لئے یا بطلب ثواب کے لئے یا القصد تواضع کے تو نہیں مضائقہ حاصل یہ کہ مکروہ اور منہی عنہ دوست رکھنا ہے کھڑے رہنے کو بطریق تعظیم و تکبر کے اور اگر اس طرح نہو تو مکروہ نہیں اور نقل کیا بیہقی نے شعب الایمان میں خطابی سے بیچ معنے حدیث کے کہ وہ یہ ہے کہ حکم کرے انکو ساتھ اسکے اور لازم کرے انپر اسکو بطریق تکبر و نخوت کے اور کہا کہ بیچ حدیث سعد کے دلیل ہے اوپر کہ کھڑا رہنا آدمی کا آگے رئیس فاضل اور والی اور عادل کے مانند کھڑے رہنے متعلم کے واسطے عالم کے مستحب ہے نہ مکروہ اور کہا بیہقی نے کہ یہ قیام ہوتا ہے ان مقاموں میں بطریق بر و اکرام کے جیسے کہ تھا قیام انصار کا واسطے سعد کے اور قیام طلحہ کا واسطے کعب بن مالک کے اور نہیں لائق ہے یہ واسطے اس شخص کے کہ قیام کیا جاتا ہے واسطے اسکے یہ کہ ارادہ کرے اسکا صاحب اپنے یہاں تک کہ اگر ترک کرے قیام تو کینہ رکھے اس سے یا شکوہ کرے یا غصہ ہو اس سے **وعن** ابی امامۃ قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متکئا علی عصا فقمنا لہ فقال لا تقوموا کما یقوم الاعاجم یعظم بعضہا بعضا رواہ ابو داؤد اور روایت ہے ابو امامہ سے کہا کہ نکلے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تکیہ کئے ہوئے اوپر عصا کے یعنی عصا ٹیکے ہوئے پس کھڑے ہوئے ہم واسطے حضرت کے پس فرمایا نہ کھڑے ہو جیسے کھڑے ہوتے ہیں عجمی تعظیم کرتا ہے بعض انکا بعض کی نقل کی یہ ابو داؤد نے

ف یعنی جب کوئی سوار نہیں آتا ہے تو بیچ دیکھنے اسکے کے اٹھ کھڑے ہوتے ہیں گھبرا کر اور اسکی تعظیم کے لئے کھڑے رہتے ہیں جیسے کہ اشارہ کیا اسکی طرف ساتھ قول اپنے کے کہ تعظیم کرتا ہے بعض انکا یعنی چھوٹے بعض کی یعنی اکابر کی پس اس سے منع فرمایا ہے تو یہ سے قبل قیام ممنوع ہوا جیسے کہ بعض حدیثوں میں آیا ہے بلکہ جو کہ بطریق تکبر اور عظم شان کے ہو **وعن** سعید بن ابی الحسن قال جاءنا ابو بکرۃ فی شہادۃ فقام لہ رجل من مجلسہ فابی ان یجلس فیہ وقال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن ذا ونہی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یمسح الرجل یدہ بثوب من لم یکسہ رواہ ابو داؤد اور روایت ہے سعید بن ابی الحسن سے کہ کہا آئے ہمارے پاس ابو بکرہ صحابی واسطے ادائے شہادت کے یعنی ایک قضیہ میں کہ گواہ تھے وہ اسمیں پس کھڑا ہوا واسطے تعظیم انکی کے ایک شخص جگہ اپنی سے یعنی تاکہ وہاں بیٹھیں پس انکار کیا ابو بکرہ نے بیٹھنے سے اس جگہ میں اور کہا کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے اس سے یعنی بیٹھنے سے اس جگہ میں کہ اٹھے اس سے کوئی اور منع کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ پونچھے آدمی ہاتھ اپنا ساتھ کپڑے اس شخص کے کہ نہیں پہنایا اسکو کپڑا روایت کی یہ ابو داؤد نے

ف یعنی اگر ہاتھ طعام وغیرہ میں بھرا ہوا ہو تو کسی اجنبی کے کپڑے سے نہ پونچھے اور اگر غلام یا فرزند یا خادم اسکا ہو کہ اسنے کپڑا اسکو دیا ہے اسکے کپڑے سے پونچھے تو مضائقہ نہیں اور ظاہر تر یہ ہے کہ اگر اجنبی بھی راضی ہو اسکے پونچھنے سے تو جائز ہے اسکو یہ اور اسی طرح اگر جانے کہ کوئی اپنی جگہ سے بطیب خاطر اٹھا ہے تو مضائقہ نہیں ہے بیٹھنے کا جگہ اسکی میں جیسے کہ استفادہ ہوتا ہے اس آیت سے تفسحوا فی المجالس اور جیسے کہ دلالت کرتی ہے اسپر یہ حدیث صدر الدابۃ احق بصاحبہا الا اذا اذن اور مانند اسکے بہت سے فروع ہیں اور ابو بکرہ صحابی نے جو انکار کیا تو سبب یہ تھا کہ یا تو انکو شک ہوگا اس شخص کی رضا میں شاید وہ کسی کے کہنے سے اٹھا ہو یا بسبب حیا کے یا احتیاط کے یا ورع کے نہ بیٹھے حمل کیا انھوں نے حدیث کو اطلاق پر **وعن** ابی الدرداء قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جلس فجلسنا حولہ فقام فاراد الرجوع نزع نعلہ او بعض ما یکون علیہ فیعرف ذلک اصحابہ فیثبتون رواہ ابو داؤد اور روایت ہے ابی درداء سے کہ کہا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ بیٹھتے اور بیٹھتے ہم گرد انکے پھر اٹھتے یعنی گھر میں جانے کے لئے اور ارادہ رکھتے پھر آنیکا تو اتار جاتے پاپوش اپنی یعنی بیٹھنے کی جگہ اسکو رکھ جاتے اور ننگے پاؤں جاتے یا چھوڑ جاتے بعض اس چیز کا کہ ہوتی بدن مبارک پر یعنی چادر وغیرہ پس پہچانتے ساتھ اسکے اصحاب حضرت کے پھر آنا انکا مجلس میں پس ٹھہرے رہتے وہ نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** گرد انکے یعنی دائیں اور بائیں اور آگے انکے یہ اسلئے کہا گیا کہ وارد ہوئی ہے نہی بیٹھنے سے درمیان حلقہ کے **وعن** عبد اللہ بن عمرو عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یحل لرجل ان یفرق بین اثنین الا باذنہما رواہ الترمذی وابو داؤد اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے نقل کی انہوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہیں حلال ہے کسی شخص کو یہ کہ جدائی ڈالے درمیان دو شخصوں کے کہ بیٹھے ہوں مگر ساتھ اذن انکے کے نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نے **ف** یعنی انکے بیچ میں جا بیٹھے

اسلیئے کہ کبھی ہوتی ہی اُن مین محبت اور خفیہ باتین کرنی منظور ہوتی ہین پس انکو شاق گذریگا بیٹھنا اسکا بیچ مین اُنکے اور لکھا ہی علمانے کہ اگر اُسکو محبت ہونا
اُنکی آپس مین معلوم ہو تو نہ بیٹھے اور اگر معلوم ہو کہ علاقہ محبت کا نہین ہی اُن مین تو بیٹھ جاوے اور اگر مبہم نامعلوم ہی تو احتیاط اسمین ہی کہ نہ بیٹھے شرح

وعن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا تجلس بين رجلين الا باذنهما
رواه ابوداؤد اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے نقل کی اپنے باپ سے اور اُنھون نے نقل کی اپنے دادا سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ بیٹھ درمیان دو شخصون کے
مگر ساتھ اذن اُنکے کے نقل کی یہ ابوداؤد نے

الفصل الثالث

تیسری فصل **عن** ابی هريرة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم
يجلس معنا في المسجد يحدثنا فاذا قام قمنا قياما حتى نراه قد دخل بعض بيوت ازواجه روایت ہی ابوہریرہ سے کہ کہا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
بیٹھے ساتھ ہمارے مسجد مین باتین کرتے ہم سے پس جس وقت اُٹھتے کھڑے ہوتے ہم کھڑے ہوتے یہانتک کہ دیکھتے ہم آپکو داخل ہوے بعض گھرون بیبیون اپنی کے
مین **ف** کھڑے ہوتے تھے بسبب برخاست ہونے مجلس کے اور واسطے تعظیم حضرت کے اسلیئے کہ نہ تھا بیٹھنا کھڑے ہوتے تھے وقت تشریف لانے حضرت کے لیکن کیونکہ مکروہ جانتے تھے حضرت
جانے کے اور کھڑے رہنا اسی واسطے تھا [illegible] رہتے ہونگے کہ آنحضرت کسی کام کے لئے پھر اوین یا باہر تشریف لاوین ڈھونڈھنے کے لئے یہیں جب مایوس ہوتے تو
متفرق ہوتے شرح **وعن** واثلة بن الخطاب قال دخل رجل الى رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو في المسجد قاعد فتزحزح له رسول
الله صلى الله عليه وسلم فقال الرجل يا رسول الله ان في المكان سعة فقال النبي صلى الله عليه وسلم ان للمسلم لحقا اذا رآه اخوه ان يتزحزح
له رواهما البيهقي في شعب الايمان اور روایت ہی واثلہ بن خطاب سے کہا آیا ایک شخص رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس حال مین کہ آپ مسجد مین بیٹھے تھے
پس حرکت کی اور ایک طرف ہو گئے واسطے اسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس کہا اس شخص نے یا رسول اللہ مکان مین فراخی ہی یعنی پس کیون تکلیف فرمائی
آپنے حرکت کرنے کی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق واسطے مسلمان کے حق ہی جب دیکھے اسکو بھائی مسلمان اُسکا یہ کہ حرکت کرے واسطے اسکے یعنی قطع نظر
تنگی اور فراخی جگہ سے حرکت کرنا اور ایک طرف ہو جانا جگہ سے بقصد اکرام بھائی مسلمان کے حق ہی یہ روایت کین یہ دونون حدیثین بیہقی نے شعب الایمان مین

باب الجلوس والنوم والمشي

باب ہی بیچ بیان بیٹھنے اور سونے اور چلنے کے اور اسمین ذکر لیٹنے کا بھی ہی

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** ابن عمر قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم بفناء الكعبة محتبيا بيديه رواه البخاري اور روایت ہی ابن عمر سے
کہ کہا دیکھا مین نے حضرت کو بیچ صحن خانہ کعبہ کے بیٹھے ہوئے گوٹ مارے ساتھ ہاتھون اپنے کے نقل کی یہ بخاری نے **ف** ہیئت اس نشست کی یہ ہی کہ دونون زانو
کھڑے رکھے اور تلوے زمین پر رکھے اور دونون ہاتھون سے پنڈلیون پر حلقہ کرے خواہ سرین زمین پر رہے یا نہ رکھے اور بجائے ہاتھون کے کبھی کپڑا بھی پاؤن پر لپیٹ
لیتے ہین مانند دوپٹہ وغیرہ کے اور عرب اسطرح [illegible] بیٹھا کرتے ہین اور حضرت کا بیٹھنا اکثر الیسا ہی روایت کیا گیا ہی [illegible] اسطرح [illegible]
شرح **وعن** عباد بن تميم عن عمه قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم في المسجد مستلقيا واضعا احدى قدميه على الاخرى
متفق عليه اور روایت ہی عباد بن تمیم سے نقل کی اپنے چچا سے کہا اُسنے کہ دیکھا مین نے آنحضرت کو مسجد مین چت لیٹے ہوئے رکھنے والے ایک قدم اپنا دوسرے قدم پر نقل کی
یہ بخاری اور مسلم نے **ف** رکھنا قدم کا قدم پر ہیئت مقتضی ہوا کھلنے ستر کا بخلاف رکھنے ایک پاؤن کے [illegible] اسکے بعض اوقات ستر کھل جاتا ہی اور اس سے تطبیق ہو جاتی ہی درمیان
اس حدیث کے اور درمیان حدیثون نہی اسکی کے کہ آگے آتی ہین اور زیادہ تحقیق اسکی [illegible] ہوگی اور اسطرح لیٹنا آپ کا کبھی کبھی تھا واسطے بیان جواز یا حاصل کرنے راحت
اور دفع تکان کے والا معلوم ہوا ہی کہ بیٹھنا آنحضرت کا مجمعون مین خلاف اسکے تھا بیٹھے تھے آپ چار زانو یا وقار و یا تواضع شرح **وعن** جابر قال نهى رسول الله
صلى الله عليه وسلم ان يرفع الرجل احدى رجليه على الاخرى وهو مستلق على ظهره رواه مسلم اور روایت ہی جابر سے کہ کہا منع فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ اُٹھاوے مرد ایک پانون اپنا دوسرے پاؤن پر اس حال مین کہ وہ لیٹا ہوا ہی پیٹھ پر نقل کی یہ مسلم نے **وعنه**

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَسْتَلْقِيَنَّ أَحَدُكُمْ ثُمَّ يَضَعُ إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہو جابر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ چت لیٹے ایک تمہارا پھر رکھے ایک پاؤں اپنا دوسرے پاؤں پر نقل کی یہ مسلم نے **ف** یہ دو حدیثیں کہ جابر سے آئی ہیں ظاہر میں منافات رکھتی ہیں ساتھ حدیث ابن عمر کے کہ اول مذکور ہوئیں اور تطبیق ان میں یوں دی ہے کہ رکھنا ایک پاؤں کا دوسرے پاؤں پر دو طریق سے ہوتا ہے ایک تو یہ کہ دونوں پاؤں دراز ہوں اور ایک کو دوسرے پر رکھے اس طریقہ کا مضائقہ نہیں اس ہیئت سے کھلنا ستر کا لازم نہیں آتا اور طریق دوسرا یہ ہے کہ زانو ایک پاؤں کا کھڑا رکھے اور پاؤں دوسرا اس پاؤں کے زانو پر کہ کھڑا کیا ہے رکھے یہ منع ہے اور یہ بھی اس صورت میں ہے کہ ستر کھل جاوے جیسے کہ پاجامہ نہ پہنے ہو اور تہبند دامن کا دراز نہ ہو اور اگر ایسا نہ ہو تو یہ بھی منع نہیں پس مدار جواز اور منع کا اوپر کھلنے اور نہ کھلنے ستر کے ہے ایسا ہی کہا ہے علماء نے **ش ح** وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَتَبَخْتَرُ فِي بُرْدَيْنِ وَقَدْ أَعْجَبَتْهُ نَفْسُهُ خُسِفَ بِهِ الْأَرْضُ فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ فِيهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت کہ ایک شخص اتراتا اور اکڑتا چلتا تھا بیچ دو کپڑوں دھاری دار کے اور تحقیق عجب میں ڈالا تھا اسکو نفس اسکے نے اور خوش آتے تھے اسکو وہ کپڑے یعنی اپنے پہننے سے تکبر اور عجب میں پڑا تھا دھنسایا گیا اسکو زمین میں پس وہ شخص حرکت کرتا ہے اور ہلا جاتا ہے زمین میں قیامت کے دن تک نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** کہا بعضوں نے کہ وہ شخص قارون تھا اور نووی نے کہا احتمال ہے کہ وہ شخص اس امت میں سے ہو یا اگلی امتوں میں سے اور اس سے معلوم ہوا کہ تکبر اور اترانا اور اکڑنا چلنے میں برا ہے اور انجام اس کا برا ہے اعاذنا اللّٰہ من ذلک اور رفتار کی دس قسمیں آئی ہیں اور ہر ایک کا بیان [illegible] میں ایک نام مدارج [illegible] شرح عربی میں ذکر کیں ہیں ہیئتیں ہر فصل میں بعضوں میں یوں ہے ساتھ زیرہ اور جزم واو کے کہ آہستہ ساتھ حرکت تمام اور تھوڑی سی سرعت کے چلیں نہ مثل مردہ دلوں اور افسردوں کے مانند لکڑی خشک کے چلیں اور نہ ساتھ ہلکا پن اور گھبراہٹ کے کہ یہ دونوں قسمیں بری ہیں اور دلیل ہیں اوپر مردہ دل اور بے عقلی کے اور قرآن شریف میں اللہ تعالی نے ہونے کی تعریف کی ہے اور اپنے خاص بندوں کو ساتھ اسکے وصف کیا ہے وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِينَ يَمْشُونَ عَلَى الْأَرْضِ هَوْنًا یعنی بندے رحمن کے وہ لوگ ہیں کہ چلتے ہیں زمین پر آرام و وقار سے تعظیم و تکبر اور بے مردگی اور افسردگی کے

الفصل الثانی

فصل دوسری عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّكِئًا عَلَى وِسَادَةٍ عَلَى يَسَارِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہ کہا جابر نے دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تکیہ لگائے بیٹھے ہوئے اوپر تکیے کے رکھا تھا بائیں طرف آپنے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ تکیہ لگا کر بیٹھنا مستحب ہے اور آیا ہے کہ آنحضرتؐ تکیہ کو دوست رکھتے تھے اور فرمایا ہے کہ اگر کوئی تکیہ دے تو رد نہ کرے جیسے کہ بیچ مقدمہ خوشبو کے فرمایا ہے **ش ح** وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَلَسَ فِي الْمَسْجِدِ احْتَبَى بِيَدَيْهِ رَوَاهُ رَزِينٌ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب بیٹھتے مسجد میں گوٹ کرتے ساتھ دونوں ہاتھوں اپنے کے نقل کی یہ رزین نے **ش ح** وَعَنْ قَيْلَةَ بِنْتِ مَخْرَمَةَ أَنَّهَا رَأَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَهُوَ قَاعِدٌ الْقُرْفُصَاءَ قَالَتْ فَلَمَّا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَخَشِّعَ أُرْعِدْتُ مِنَ الْفَرَقِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے قیلہ بنت مخرمہ سے کہ تحقیق دیکھا اسنے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں بیٹھے ہوئے قرفصا کے طور پر کہا قیلہ نے پس جب دیکھا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فروتنی کرنے والا کانپنے لگی میں مارے ہیبت کے نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** قرفصا ساتھ پیش قاف اور فا کے اور جزم را کے بیٹھنا ہے کہ نہایت فروتنی اور انکسار اور ذوق و حضور میں بیٹھے اور زیر اسکے کے اور ساتھ الف مقصور اور ممدود دونوں طرح آیا ہے اور قاموس میں ہے قرفصا ایک قسم ہے بیٹھنے کی اور وہ اس طرح ہے کہ بیٹھے سرین پر اور لگاوے رانیں پیٹ سے اور حلقہ کرے دونوں ہاتھوں سے پاؤں پر یا بیٹھے تکیہ کر کے اور لگاوے رانیں پیٹ کو اور داخل کرے ہتھیلیاں ہاتھ کی دونوں بغلوں میں یعنی ہتھیلی داہنی بغل میں اور بائیں ہتھیلی بائیں بغل میں اور یہ بیٹھنا عرب کے گنواروں کا ہے

اور غربا اور مشغول کرد لیں فکر و اندیشہ اور خیال رکھتا ہو وہ بھی اسطرح بیٹھتے ہیں ؎ ح **وعن** جابر بن سمرۃ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
اذا صلی الفجر تربع فی مجلسہ حتی تطلع الشمس حسنا رواہ ابو داؤد اور روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب پڑھتے
نماز فجر چوکڑی چار زانو بیٹھے رہتے یہاں تک کہ خوب نکل آتا آفتاب روشن نقل کی یہ ابوداؤد نے **وعن** ابی قتادۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا
عرس بلیل اضطجع علی شقہ الایمن واذا عرس قبیل الصبح نصب ذراعہ ووضع راسہ علی کفہ رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہے
ابی قتادہ سے کہ کہا تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جس وقت کہ اترتے رات کو سفر میں لینے راحت سونے کے لیے لیٹتے اپنے دائیں کروٹ پر اور جب اترتے قریب صبح کے کھڑا
کرتے پہونچا مبارک اپنا اور رکھتے سر مبارک اپنا اوپر ہتیلی اپنی کے نقل کی یہ شرح السنہ میں **ف** یعنے عادت شریف یہ تھی کہ جب اترنے کے وقت سفر میں کچھ رات
ہوتی تو دائیں کروٹ آرام فرماتے جیسے عادت غیر سفر میں تھی اور اگر صبح نزدیک ہوتی دست مبارک کھڑا کر کے ہتیلی پر سر مبارک رکھتے اور آرام فرماتے تا نیند غفلت کی
نہ آجاوے اور نماز فجر کی نہ جاتی رہے اور دائیں کروٹ سے سونے میں بھی غفلت بہت نہیں ہوتی اسلیئے کہ دل لٹکتا رہتا ہے اور قرار کم ہوتا ہے اسکو اور جب بائیں
پہلو پر سوتا ہے تو دل اپنے ٹھکانے پر ہوتا ہے اور آرام پاتا ہے اور نیند فراغت سے آتی ہے چنانچہ اطبا کہ غرض انکی سونے سے آرام اور ہضم طعام ہے بائیں کروٹ سوتے ہیں
تا سبب آرام کا ہو اور ظاہر کی حرارت باطن میں مرکب جاوے اور موجب ہضم طعام کا ہو اور بعضی روایت میں آیا ہے کہ جب آنحضرت آخر شب کو اترتے تو ایک اینٹ سر مبارک کے
نیچے رکھتے اور جب قریب صبح کے اترتے تو پہنچا کھڑا کر کر سر مبارک ہتیلی پر رکھتے ؎ ح **وعن** بعض آل ام سلمۃ قال کان فراش رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نحوا مما یوضع فی قبرہ وکان المسجد عند راسہ رواہ ابو داؤد اور روایت ہے بعضی اولاد ام سلمہ سے کہ کہا تھا بچھونا حضرت کے آرام
کرنیکا مانند اس کپڑے کے کہ رکھا گیا قبر شریف میں اور تھی مسجد نزدیک سر مبارک آپکے کے نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** اول جملہ کے معنے یہ ہیں کہ تھا بچھونا حضرت کا آرام
کرنیکا قریب اس کپڑے کے کہ رکھا گیا قبر شریف میں اور وہ معلوم تھا بعضے لوگوں کو یعنے تھوڑا سا تھا طویل و عریض نہ تھا اور بعضوں نے یہ معنے کہے ہیں کہ بچھونا
حضرت کا اس کپڑے کی جنس سے تھا کہ رکھا گیا قبر میں اور وہ چادر سرخ تھی کہ وقت بیماری کے حضرت کے نیچے بچھی تھی جب وفات شریف ہوئی تو شقران کہ غلام آنحضرت
کا تھا اسنے بغیر اتفاق صحابہؓ کی قبر شریف میں جسد مبارک کے نیچے رکھدی اور کہا نہیں چاہتا میں کہ کپڑا حضرت کا بعد انکے کوئی پہنے اور صحیح یہ ہے کہ صحابہ نے بعد اسکے
کہ ہنوز قبر بند نہوئی تھی وہ چادر نکال لی اور ظاہر یہ تھا کہ بجاے یوضع کے وضع ہوتا ساتھ صیغہ ماضی کے لیکن عدول ماضی سے طرف مضارع کے کیا واسطے حکایت حال
کے اور تھی مسجد الخ یعنے وقت آرام کرنیکے سر مبارک مسجد کیطرف کرتے تھے اسلیئے کہ حجرہ شریف میں تو سر مسجد کیطرف ہوتا کیونکہ حجرہ شریف کی جانب دست چپ مسجد کے ہے
اور جب رو بقبلہ سونے سے مسجد سرہانے ہوتی ہے اور ایک نسخہ میں مسجد ساتھ زیر جیم کے ہے بمعنے مصلے کے یعنے وقت آرام کرنے کے مصلے سرہانے رہتا تھا اور جا نماز
؎ ح **وعن** ابی ہریرۃ قال رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجلا مضطجعا علی بطنہ فقال ان ہذہ ضجعۃ لا یحبہا اللہ
رواہ الترمذی اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو لیٹے اوندھا پس فرمایا آپ نے اسکو یہ اسطرح کا لیٹنا ہے کہ نہیں دوست
رکھتا اسکو اللہ نقل کی یہ ترمذی نے **ف** لکھا ہے علما نے کہ لیٹنا چار قسم کا ہے ایک تو چت اور یہ لیٹنا اہل عبرت کا ہے کہ بیچ ملکوت آسمان و ستاروں کے نظر عبرت سے دیکھتے
ہیں اور اوپر قدرت اور حکمت کردگار کے دلیل پکڑتے ہیں اور دوسرا لیٹنا دائیں کروٹ سے ہے اور یہ لیٹنا اہل عبادت کا ہے کہ تا عبادت اس وضع سے مستعد و مہیا ہوں
شب کے لئے ہوتے ہیں واسطے نماز اور طاعت مولے عز و علا کے اور تیسرا لیٹنا بائیں کروٹ ہے اور یہ لیٹنا صحیح البدن کا ہے کہ ساتھ اسکے ارادہ کرتے ہیں ہضم
طعام کا اور راحت و آرام طبیعت کا اور چوتھے لیٹنا اوندھا ہے اور یہ لیٹنا اہل غفلت کا ہے کہ سینا اور منھ کہ اشرف اعضا اور افضل اجزاے بدن کے ہیں انکو خاک پر
اوندھا ڈالتے ہیں بیچ غیر طاعت و سجود کے اور یہ لیٹنا اغلامیوں کا ہے پس مشابہت کرنی انسے بری ہے ؎ ح **وعن** یعیش بن طخفۃ
الغفاری عن ابیہ وکان من اصحاب الصفۃ قال بینما انا مضطجع من السحر علی بطنی اذا رجل یحرکنی برجلہ

فيجفة يبغضها الله فنظرت فاذا هو رسول الله صلى الله عليه وسلم رواه ابو داود وابن ماجة اور روایت ہے یعیش بن طخفہ بن قیس غفاری سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی طخفہ سے اور تھا باپ اسکا اہل صفہ سے کہا اسکے باپ نے سو رہا تھا میں لیٹا ہوا سبب درد سینے کے اور اپنے پیٹ پر یعنی اوندھا کہ ناگہاں ایک شخص ہلاتا تھا مجھکو اپنے پاؤں سے اور کہا اس شخص نے کہ لیٹنا ہے یہ کہ دشمن رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اسکو پس دیکھا میں نے پس ناگہاں دیکھتا ہوں کہ وہ شخص پاؤں سے ہلانے والے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہیں نقل کی یہ ابو داؤد اور ابن ماجہ نے **ف** شاید کہ حضرت کو عذر انکا معلوم نہوگا اسلیئے اسطرح فرمایا یا اسلیئے فرمایا کہ ممکن تھا کہ دونوں رانوں پر جھک جانے واسطے دفع درد کے بغیر پھیلانے پاؤں کے **وعن** علي بن شيبان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من بات على ظهر بيت ليس عليه حجاب وفي رواية حجار فقد برئت منه الذمة رواه ابو داود وفي معالم السنن للخطابي حجى اور روایت ہے علی بن شیبان سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ رات کو سووے گھر کی چھت پر کہ نہو اسپر پردہ یعنی گرد اسکے دیوار کہ مانع ہو گرنے سے اور ایک روایت میں بلفظ حجار کا یعنی بدلے حجاب کے اور حجار جمع حجر کی ہے ساتھ زیر ح کے بمعنے چیز مانع کے گرنے سے مانند دیوار وغیرہ کے پس فرمایا کہ جو کوئی ایسی چھت پر سووے پس تحقیق بری ہوا اس سے ذمہ نقل کی یہ ابو داؤد نے اور بیچ معالم السنن کے کہ نام کتاب خطابی کا ہے بجائے حجاب کے حجی واقع ہوا ہے **ف** بری ہوا اس سے ذمہ یعنی عہد کہ حق سبحانہ نے واسطے نگہبانی اسکی کے باندھا ہے اسلیئے کہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ کرم ومہربانی کے واسطے حفاظت اپنے بندوں کے عہد کیا ہے اور بلا کے اسباب سے کام کرنے کیلئے پیدا کیا ہے پس جب اس شخص نے اپنے ہاتھ سے نفس کو تہلکہ میں ڈالا اور ایسی جگہ سویا کہ محکم عادت کے سبب ہلاکت اسکی کا ہو وہ عہد وحفاظت اسکی ساقط اور منقطع ہوئی اور لفظ حجی ساتھ زیر ح اور زبر اسکے کے مقصور ساتھ تنوین کے ہے اور مراد دونوں وجہ سے پردہ ہے اسلیئے کہ زیر سے حجی ہے بمعنے عقل کے ہے تشبیہ دی پردہ کو ساتھ عقل کے کہ جیسے عقل مانع ہے امور ناشائستہ سے ویسے ہی پردہ مانع ہے گرنے سے اور ساتھ زبر کے حجی ہے بمعنے جانب کے ہے کہ انجا جوانب کہتے ہیں اور پردہ دوجانب گرنے سے محفوظ ہوا اسلیئے اسکو حجی کہا **وعن** جابر قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان ينام الرجل على سطح ليس بمحجور عليه رواه الترمذي اور روایت ہے جابر سے کہ منع فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے آدمی کے سے اوپر کوٹھے کے کہ نہو پردہ اسپر نقل کی یہ ترمذی نے **وعن** حذيفة قال ملعون على لسان محمد صلى الله عليه وسلم من قعد وسط الحلقة رواه الترمذي وابو داود اور روایت ہے حذیفہ سے کہا لعنت کیا گیا ہے اوپر زبان محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ شخص کہ بیٹھے درمیان حلقہ کے نقل کی ترمذی اور ابو داؤد نے **ف** اسکی تاویل کئی طرح کی ہے علما نے ایک تو یہ کہ لوگ حلقہ کئے بیٹھے ہیں اور ایک شخص آیا لوگوں کی گردنوں پر سے پھلانگ کر بیچ میں جا کر بیٹھا اور یہ نہ کیا کہ جہاں جگہ پاتا وہیں بیٹھ جاتا اور دوسرے یہ کہ بیچ میں حلقہ کے جا کر بیٹھا اسطرح کہ بیٹھنے سے لوگوں کے تھا سامنا رکا کہ ایک دوسرے کو نہیں دیکھ سکتا پس فرمایا لوگوں نے اسے اور تیسرے یہ کہ بیچ میں جا کر بیٹھا مسخرا پن کرنے کے لئے تاکہ لوگوں کو ہنساوے تب

وعن ابي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خير المجالس اوسعها رواه ابو داود اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بہترین مجلسوں کی فراخ ترین انکی ہے یعنی ایسی جگہ مجلس کرنی چاہیئے کہ فراخ ہو تا لوگ تنگ نہوں اور ایذا نپاویں نقل کی یہ ابو داؤد نے **وعن** جابر بن سمرة قال جاء رسول الله صلى الله عليه وسلم واصحابه جلوس فقال ما لي اراكم عزين رواه ابو داود اور روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہ کہا آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی گھر سے باہر نکلے اور اصحاب حضرت کے بیٹھے تھے پس فرمایا آپ نے کہ کیا ہے مجھکو کہ دیکھتا ہوں تمکو متفرق نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** عزین جمع عزت کی ہے ساتھ تخفیف ز کے بمعنے جماعت کے مکروہ رکھا آنحضرت نے تفرق کو کہ موجب تشتت اور بیگانگی اور دوئی کا ہے اور رغبت دلائی اوپر اجتماع واتفاق کے کہ نشان یگانگت اور اتحاد کا ہے حاصل یہ کہ سب حلقہ کر کر بیٹھو یا صف کر کر متفرق جماعتیں بنا کر نہ بیٹھو ع

وعن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا كان احدكم في الفيء فقلص عنه الظل فصار بعضه في الشمس وبعضه في الظل فليقم رواه ابو داود وفي شرح السنة عنه قال اذا كان احدكم في الفيء فقلص عنه فليقم فانه مجلس الشيطان هكذا رواه معمر موقوفا

اور روایت ہے ابی ہریرہ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ ہو ایک تمہارا بیٹھا سایہ میں پس اٹھ جاوے اس سے سایہ پس ہو کچھ اسکا آفتاب میں اور کچھ سایہ میں پس چاہیے کہ اٹھ کھڑا ہو یعنی اور جگہ جا بیٹھے تاکہ ہو وے سارا سایہ میں یا آفتاب میں اسلئے کہ جب آدمی بیٹھتا ہی ایسی جگہ کہ کچھ سایہ میں ہو اور کچھ دھوپ میں تو فاسد ہوجاتا ہی مزاج اسکا بسبب اختلاف حال بدن کے موثرین متضادین سے نقل کی یہ ابوداؤد نے مرفوع اور شرح السنہ میں ابی ہریرہ سے کہ کہا ابوہریرہ نے جسوقت کہ ہو ایک تمہارا سایہ میں پس اٹھ جاوے اس سے سایہ پس اٹھ کھڑا ہو اسلئے کہ جگہ کچھ سایہ میں ہو اور کچھ آفتاب میں جگہ بیٹھنے شیطان کی ہی اسی طرح یعنی جیسا کہ شرح السنہ میں ہے روایت کیا ہی اسکو معمر نے موقوف ابوہریرہ پر **ف** یعنے قول ابوہریرہ کا ہی نہ حدیث حضرت کی لیکن یہ موقوف حکم مرفوع میں ہی اسلیے کہ جو چیز اجتہاد اور قیاس سے نہیں معلوم ہوسکتی اسکو صحابی بغیر سنے کے حضرت سے نہیں کہہ سکتا اور جگہ بیٹھنے شیطان کی ہی ظاہر ہی کہ محمول ہی ظاہر پر اور بعضوں نے کہا کہ شیطان کی طرف اسلئے نسبت کی کہ وہ باعث ہوتا ہی اسپر تاکہ ہووے ضرر اسکو پس وہ دشمن ہی بدن کا بھی جیسا کہ دشمن ہی دین کا شرع اگر تمام آفتاب میں ہو تو یہ بھی بسبب ڈالنے نفس کے تعب و مشقت میں ممنوع و مکروہ ہوگا نہ بسبب ہونے اسکے کے مجلس شیطان کی لیکن اگر آفتاب جاڑے کا ہو تو مضائقہ نہیں ٭ ح **وعن** اَبِی اُسَیْدِ الْاَنْصَارِیِّ اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ وَھُوَ خَارِجٌ مِّنَ الْمَسْجِدِ فَاخْتَلَطَ الرِّجَالُ مَعَ النِّسَآءِ فِی الطَّرِیْقِ فَقَالَ لِلنِّسَآءِ اسْتَاْخِرْنَ فَاِنَّہٗ لَیْسَ لَکُنَّ اَنْ تَحْقُقْنَ الطَّرِیْقَ عَلَیْکُنَّ بِحَافَاتِ الطَّرِیْقِ فَکَانَتِ الْمَرْاَۃُ تَلْصَقُ بِالْجِدَارِ حَتّٰی اِنَّ ثَوْبَھَا لَیَتَعَلَّقُ بِالْجِدَارِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہی ابی اسید انصاری سے کہ انھوں نے سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کہتے تھے یعنے باتیں اوامر و نہی کرتے تھے لوگوں کو حال یہ کہ آنحضرت نکلنے والے تھے مسجد میں سے پس مل گئے مرد ساتھ عورتوں کے راہ میں پس فرمایا حضرت نے عورتوں کو پیچھے چلو مردوں کے اور الگ ہو اسلیے کہ نہیں ہو پہنچتا تمکو اے عورتو یہ کہ بیچ میں راہ کے چلو لازم کرو اپنے پر کہ چلو اوپر کناروں راہ کے پس جب یہ حکم ہوا تو عورت راہ چلنے میں دیوار سے الگ کر چلتی تھی یہانتک کہ کپڑا اسکا الجھ جاتا تھا ساتھ دیوار کے یعنے کبھی بسبب نہایت الگ چلنے کے بحسب فرمانے دار کے ہم حضرت کے نقل کی یہ ابوداؤد نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں **وعن** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی اَنْ یَّمْشِیَ یَعْنِی الرَّجُلَ بَیْنَ الْمَرْاَتَیْنِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابن عمر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا یہ کہ چلے یعنے مرد درمیان دو عورتوں کے نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** لفظ یعنے تفسیر ہی بعضے راوی سے یعنے ارادہ کرتے تھے آنحضرت فاعل یمشی سے الرجل اور حاصل یہ کہ لفظ الرجل نہیں ہی اصل حدیث سے لیکن جملہ معنی ہی اور یہ منع اسلئے ہی کہ اختلاط مرد و عورت کا باعث فتنہ کا ہوتا ہی اور حیا اور مروت سے بعید ہی اور مرد کو جیسے دو عورتوں کے بیچ میں چلنا منع ہی اسی طرح راہ میں ساتھ بھی اسکے چلنا منع ہی بصورت خوف فتنہ کے ٭ ع ح **وعن** جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ قَالَ کُنَّا اِذَا اَتَیْنَا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَلَسَ اَحَدُنَا حَیْثُ یَنْتَھِیْ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی جابر بن سمرہ سے کہ کہا تھے ہم جب آتے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یعنے آپکی مجلس شریف میں بیٹھ جاتا ایک ہم میں سے اس جگہ کہ پہونچتا اور تمام ہوتی مجلس نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** یعنے جہاں جگہ پاتا وہیں بیٹھ جاتا قصد بالا روی کا نکرتا از راہ ادب اور ترک تکلف اور مخالف حظ نفس کے کہ طلب کرنا علو مرتبہ کا ہی جیسے کہ شان اہل جاہ کی ہی ٭ ع **وذکر** حَدِیْثَا عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو فِیْ بَابِ الْقِیَامِ وَسَنَذْکُرُ حَدِیْثَیْ عَلِیٍّ وَاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ فِیْ بَابِ اَسْمَآءِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَصِفَاتِہٖ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی اور ذکر کی گئیں وہ حدیثیں عبداللہ بن عمرو کی بیچ باب قیام کے سوا ایک حدیث کا تو یہ ہی لا یحل للرجل اور دوسری کا کہ لا تجلس بین رجلین اور ذکر کرینگے ہم دونوں حدیثیں حضرت علی اور ابی ہریرہ کی بیچ باب اسما النبی صلی اللہ علیہ وسلم و صفاتہ کے انشاء اللہ تعالی کہ ایک کا سر تو یہ ہی کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا مشی تکفا اور دوسری کا یہ ہی ما رایت احدا احسن من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ٭

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** عَمْرِو بْنِ الشَّرِیْدِ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ مَرَّ بِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَنَا جَالِسٌ ھٰکَذَا وَقَدْ وَضَعْتُ یَدِیَ الْیُسْرٰی خَلْفَ ظَھْرِیْ وَاتَّکَاْتُ عَلٰی اَلْیَۃِ یَدِیْ فَقَالَ اَتَقْعُدُ قِعْدَۃَ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ

رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ روایت ہے عمرو بن شرید تابعی سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنے شرید بن سوید ثقفی صحابی سے کہ کہا گذرے مجھپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اسحال
مین کہ مین بیٹھا تھا اسطرح یعنی جسطرح کہ دکھاتا ہون بعد ازان بیان کی ہیئت اپنی بیٹھنے کی ساتھ قول اپنے کے اور حال آنکہ تحقیق رکھا تھا مین نے بایان ہاتھ اپنا
پیٹھ کے پیچھے اور تکیہ کیا تھا مین نے اوپر گوشت کے کہ انگوٹھے کی جڑ مین ہے پس فرمایا آنحضرت نے کیا بیٹھتا ہے تو اوپر ہیئت بیٹھنے اُن لوگون کے کہ غضب کیا گیا ہے اوپر انکے نقل کی ابوداؤد
نے **ف** مراد مغضوب علیہم سے یہود ہین و لیکن انکو اسطرح ذکر کرنے مین دو فائدے ہین ایک تو تنبیہ ہے اسپر کہ اسطرح کا بیٹھنا ان چیزون کی جنس سے ہے کہ دشمن رکھتا ہے انکو
حق تعالے اور دوسرے یہ کہ چونکہ مسلمان منعم علیہ ہے چاہیئے کہ تشبہ نکرے انکے ساتھ کہ جنپر غضب کیا اللہ تعالے نے اور لعنت اور سورہ فاتحہ مین بھی مغضوب علیہم سے یہی یہود
مراد ہین اور ظاہر تر یہ ہے کہ مراد مغضوب علیہم سے اس حدیث مین عام ہین کافر اور فاجر متکبر ہین کہ جنکے بیٹھنے اور چلنے وغیرہ مین آثار عجب اور تکبر کے ہویدا ہین وَعَنْ
اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ مَرَّبِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا مُضْطَجِعٌ عَلٰى بَطْنِيْ فَرَكَضَنِيْ بِرِجْلِهٖ وَقَالَ يَا جُنْدُبُ اِنَّمَا هِيَ ضِجْعَةُ اَهْلِ النَّارِ رَوَاهُ
اِبْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابی ذر رض سے کہا کہ گذرے مجھپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس حال مین کہ مین لیٹا تھا اپنے پیٹ کے بل یعنے اوندھا پس لات ماری مجکو آنحضرت نے اور
فرمایا اے جندب نہین ہے اسطرح کا لیٹنا مگر لیٹنا دوزخیون کا نقل کی یہ ابن ماجہ نے **ف** جندب نام ہے ابوذر کا اور احتمال یہ ہے کہ مراد یہ ہو کہ اسطرح کا لیٹنا عادت
کفار یا فجار کی ہے اس دار مین یا اسطرح کا لیٹنا انکا ہوگا اسحال مین کہ ہون گے دوزخ مین

بَابُ الْعُطَاسِ وَالتَّثَاؤُبِ

یہ باب ہے بیچ بیان چھینکنے اور جمائی لینے کے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ
وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ فَاِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ وَحَمِدَ اللّٰهَ كَانَ حَقًّا عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ سَمِعَهٗ اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ فَاَمَّا التَّثَاؤُبُ فَاِنَّمَا هُوَ
مِنَ الشَّيْطَانِ فَاِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَرُدَّهٗ مَا اسْتَطَاعَ فَاِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا تَثَاءَبَ ضَحِكَ مِنْهُ الشَّيْطَانُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ
لِمُسْلِمٍ فَاِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا قَالَ هَا ضَحِكَ الشَّيْطَانُ مِنْهُ روایت ہے ابی ہریرہ رض سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تحقیق اللہ تعالے دوست
رکھتا ہے چھینکنے کو اور مکروہ رکھتا ہے جمائی کو پس جسوقت کہ چھینکے ایک تمہارا اور تعریف کرے اللہ کی حق ہے ہر مسلمان پر کہ سنے اُسکو یہ کہے واسطے چھینکنے والے کے
یرحمک اللہ لیکن پھر جمائی پس سوا اسکے نہین کہ وہ شیطان سے ہے پس جسوقت کہ آوے جمائی ایک تمہارے کو پس چاہیئے کہ دفع کرے اسکو جہانتک ہو سکے پس تحقیق ایک
تمہارا جسوقت کہ جمائی لیتا ہے یعنے کھولتا ہے منہ ہنستا ہے اُس سے شیطان نقل کی یہ بخاری نے اور بیچ روایت مسلم کے یون ہے اسلیئے کہ تحقیق ایک تمہارا جسوقت
کہ کہتا ہے ہا یعنے جمائی لیتے ہین ہنستا ہے شیطان اُس سے **ف** دوست رکھتا ہے چھینکنے کو الخ اسلیئے کہ چھینکنا سبب خفت دماغ اور صفائی قوائے ادراکیہ کا ہے باعث
اور معین ہوتا ہے طاعت اور حضور قلب کا اور جمائی آتی ہے امتلاء اور ثقل نفس اور کدورت حواس سے اور باعث ہوتی ہے غفلت اور کسالت اور بدفہمی کی اور طاعت مین
نشاط نہین ہونے دیتی پس شیطان اُس سے خوش ہوتا ہے اور اسی سبب سے اسکو شیطان سے کہا اور نسبت اُسکی طرف کی پس معلوم ہوا کہ دوست رکھنا حق تعالے کا
چھینکنے کو اور مکروہ رکھنا جمائی کو باعتبار ثمرہ اور نتیجہ انکے کے ہے کہ نشاط طاعت مین اور کسالت اسمین ہے اور تعریف کرے الخ یعنے الحمد للہ کہے اور اگر رب العالمین
زیادہ کرے بہتر ہے اور اگر الحمد للہ علی کل حال کہے بہت بہتر کذا قال الطیبی اور روایت کیا ہے ابن ابی شیبہ نے کتاب مصنف مین حضرت علی سے بطریق موقوف کے کہ
جو کوئی کسوقت چھینکنے اپنے کے الحمد للہ رب العالمین علی کل حال کہے وہ نہین پاویگا درد ڈاڑھ اور کان کا کبھی اور حکمت بیچ حمد کرنے کے بعد چھینکنے کے یہ ہے
کہ چھینک علامت صحت دماغ اور قوت مزاج کی ہے اور حق ہے الخ یہ عبارت دلالت کرتی ہے اسپر کہ جواب چھینکنے والے کا ساتھ یرحمک اللہ کے فرض ہے ہر مسلمان پر
لیکن علما کو اسمین اختلاف ہے صحیح مذہب حنفی مین یہ ہے کہ واجب علی الکفایہ ہے اگر ایک بھی حاضرین مین سے کہے گا سب کے ذمے سے ساقط ہو جاویگا اور ایک روایت
مین مستحب ہے اور سفر السعادۃ کے مولف نے کہا کہ ظاہر حدیثون کا یہی ہے کہ جواب چھینکنے والے کا فرض ہے ہر ایک پر اور جواب دینا ایک کا اورون سے نہین ساقط
کرتا اور یہ قول ایک جماعت کا اکابر علما سے ہے اور مذہب شافعی یہ ہے کہ جواب سنت علی الکفایہ ہے و لیکن افضل یہ ہے کہ ہر ایک دے اور مذہب مالک مین اختلاف

ہے کہ واجب ہے یا سنت اور اتفاق ہے اسپر کہ وجوب یا سنت اس صورت میں ہے کہ چھینکنے والا الحمد کہے اور حاضرین سنیں اور اگر حمد نہ کہے مستحق جواب کا نہیں ہوتا اور اگر آہستہ کہے کہ کوئی نہ سنے تو بھی جواب لازم نہیں ہوتا چنانچہ لفظ سمعہ کا اس حدیث میں ہے دلالت اسپر کرتا ہے اور ایسا ہی حکم سلام اور تمام فرض کفایوں کا ہے مانند عیادت مریض اور تجہیز میت اور نماز جنازہ اور مانند انکی کے اور شرح السنہ میں ہے کہ اسمیں دلیل ہے اسپر کہ لائق ہے یہ کہ بلند آواز سے الحمد للہ کہے تا کہ اسمیں مجلس والے اور مستحق جواب کا ہووے ع **وعنه** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا عطس احدكم فليقل الحمد لله وليقل له اخوه او صاحبه يرحمك الله فاذا قال له يرحمك الله فليقل يهديكم الله ويصلح بالكم رواه البخاري اور روایت ہے ابی ہریرہ رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسوقت چھینکے ایک تمہارا پس چاہئے کہ کہے الحمد للہ اور چاہئے کہ کہے واسطے اسکے مسلمان بھائی اسکا یا فرمایا یار اسکا یرحمک اللہ پس جسوقت کہے اسکو یرحمک اللہ پس چاہئے کہ کہے چھینکنے والا ہدایت کرے تمکو اللہ اور درست کرے دل تمہارے یا احوال تمہارے نقل کی یہ بخاری نے **ف** خطاب کرنا ساتھ جمع کے باعتبار اسکے ہے کہ اکثر یہ ہوتا ہے کہ چھینکنے والے کے پاس کئی آدمی ہوتے ہیں پس دعا میں سبکو شریک کرے یا خطاب مذکور واسطے تعظیم کے ہے یا تمام امت مرحومہ مراد ہے ع **وعن** انس قال عطس رجلان عند النبي صلى الله عليه وسلم فشمت احدهما ولم يشمت الآخر فقال الرجل يا رسول الله شمت هذا ولم تشمتني قال ان هذا حمد الله ولم تحمد الله متفق عليه اور روایت ہے انس رض سے کہ کہا چھینکا دو شخصوں نے نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس جواب دیا حضرت نے ان دونوں میں سے ایک کی چھینک کا اور نہ جواب دیا دوسرے کی چھینک کا پس کہا اس شخص نے کہ جسکی چھینک کا جواب نہ دیا تھا یا رسول اللہ جواب دیا آپ نے اسکو اور نہ جواب دیا مجکو فرمایا کہ تحقیق اسنے حمد کی تھی اللہ کی اور نہیں حمد کی تونے اللہ کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** لیکن مستحق ہونا جواب کا کہا مکحول نے کہ تھا میں ابن عمر کے پہلو میں پس چھینکا ایک شخص نے مسجد کے ایک جانب میں پس کہا ابن عمر نے یرحمک اللہ ان کنت حمدت اللہ اور کہا شعبی نے کہ جب سنے تو ایک شخص کو کہ چھینکے پیچھے دیوار کے اور حمد کی اللہ کی پس جواب دے اسکی چھینک کا ع **وعن** ابي موسى قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اذا عطس احدكم فحمد الله فشمتوه وان لم يحمد الله فلا تشمتوه رواه مسلم اور روایت ہے ابو موسی رض سے کہ کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جسوقت کہ چھینکے ایک تمہارا اور حمد کرے اللہ کی پس جواب دو اسکو اور اگر نہ حمد کرے اللہ کی پس نہ جواب دو اسکو نقل کی یہ مسلم نے **وعن** سلمة بن الاكوع انه سمع النبي صلى الله عليه وسلم وعطس رجل عنده فقال له يرحمك الله ثم عطس اخرى فقال الرجل مزكوم رواه مسلم وفي رواية للترمذي انه قال له في الثالثة انه مزكوم اور روایت ہے سلمہ بن اکوع رض سے یہ کہ انھوں نے سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حالت میں کہ چھینکا تھا ایک شخص نے نزدیک حضرت کے پس کہا واسطے اسکے حضرت نے یرحمک اللہ پھر چھینکا دوسری بار پس فرمایا حضرت نے کہ یہ شخص زکامی ہے اور ایک روایت ترمذی کی میں ہے یہ کہ حضرت نے فرمایا اسکو تیسری بار میں کہ یہ زکامی ہے **ف** یعنے بیمار ہے بہت چھینکے گا اور حمد کرے گا اور اسکے ہر بار کے جواب میں حرج ہوگا اور اور حدیث میں ابو داؤد اور ترمذی سے آیا ہے کہ تین بار تک جواب دیوے اور بیچ زیادہ کے اس سے اختیار رکھتا ہے چاہے جواب دے چاہے نہ دے پس حاصل حدیث کا یہ ہے کہ جواب دینا چھینک کا واجب یا سنت موکدہ علی الخلاف ہے تین بار ہے اور اس سے زیادہ میں اختیار رکھتا ہے درمیان سکوت کے کہ رخصت ہے اور درمیان جواب کے کہ مستحب ہے پس مراد یہ ہے کہ واجب یا سنت نہیں جواب اسکا بعد تین بار کے نہ یہ کہ غیر جائز ہے واللہ اعلم **وعن** ابي سعيد الخدري ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا تثاءب احدكم فليمسك بيده على فمه فان الشيطان [illegible] ابی سعید خدری رض سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت کہ جمائی [illegible] ہوتا ہے یعنے اسکے منہ میں اگر جمائی روکتا ہے نقل کی یہ مسلم **ف** [illegible]

الثاني فصل دوسری **عن** ابي هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا عطس غطى وجهه بيده او ثوبه [illegible]

وَجْهَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جس وقت
چھینکتے تو ڈھانکتے منہ اپنا ساتھ ہاتھ اپنے کے یا ساتھ کپڑے اپنے کے اور پست کرتے ساتھ چھینک کے آواز اپنی نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث
حسن صحیح ہے ف یعنے آواز بلند نہ کرتے چھینکنے میں اور منہ ڈھانکتے تھے اسلیے کہ یہ بھی ادب ہے مجلس کا کہ اکثر فضلہ دماغ کا چھینک کے ساتھ نکل آتا ہے مبادا اُسکے
بدن پر یا ہمنشینوں کے بدن پر پڑے اور وقت چھینکنے کے تغیر ہیئت بھی چہرہ میں واقع ہوتی ہے پس ڈھانکنا چاہیے اور پست آواز سے چھینکنا بھی حسن ادب ہے
کہ کبھی بلند آواز ناگہان سے لوگ چونک اٹھتے ہیں اور لکھا ہے علما نے کہ مستحب ہے چھینکنے والے کو کہ آواز پست کرے اور الحمد پکار کر کہے تا لوگ سنکر جواب دیں کذا فی
مطالب المومنین ؛ ح وعن اَبِيْ اَيُّوْبَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ
وَلْيَقُلِ الَّذِيْ يَرُدُّ عَلَيْهِ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ وَلْيَقُلْ هُوَ يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے ابی ایوب سے
کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت کہ چھینکے ایک تمہارا پس چاہیے کہ کہے الحمد للہ علی کل حال اور چاہیے کہ کہے وہ شخص کہ جواب دیتا ہے اُسکو
یرحمک اللہ اور چاہیے کہ کہے وہ یعنے چھینکنے والا ہدایت کرے تمکو اللہ اور درست کرے دل تمہارے یا احوال تمہارے نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے وعن
اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ كَانَ الْيَهُوْدُ يَتَعَاطَسُوْنَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْجُوْنَ اَنْ يَقُوْلَ لَهُمْ يَرْحَمُكُمُ اللّٰهُ فَيَقُوْلُ يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ابوموسی رضی اللہ عنہ سے کہا تھے یہود چھینکتے تکلف سے پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے امید رکھتے کہ کہیں آنحضرت اُنکو یرحمکم اللہ
پس فرماتے حضرت ہدایت کرے تمکو اللہ اور درست کرے احوال تمہارے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے ف یعنے نفرت یرحمکم اللہ سے اسلیے کہ رحمت
خاص ہے واسطے مومنین کے بلکہ دعا ہدایت کی مناسب حال اُنکے کرتے ؛ ع وعن هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ قَالَ كُنَّا مَعَ سَالِمِ بْنِ عُبَيْدٍ فَعَطَسَ
رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ لَهُ سَالِمٌ وَعَلَيْكَ وَعَلٰى اُمِّكَ فَكَاَنَّ الرَّجُلَ وَجَدَ فِيْ نَفْسِهِ فَقَالَ اَمَا اِنِّيْ لَمْ اَقُلْ اِلَّا
مَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ عَطَسَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَلَيْكَ وَعَلٰى اُمِّكَ اِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَلْيَقُلْ لَهُ مَنْ يَرُدُّ عَلَيْهِ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ وَلْيَقُلْ يَغْفِرُ اللّٰهُ
لِيْ وَلَكُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ہلال بن یساف سے کہ کہا تھے ہم ساتھ سالم بن عبید کے پس چھینکا ایک شخص نے قوم میں سے اور
کہا السلام علیکم یعنے بگمان اسکے کہ بدلے الحمد للہ کے سلام بھی جائز ہے پس کہا واسطے اسکے سالم نے تجھپر اور تیری ماں پر بھی سلام پس گویا وہ شخص خفا ہوا اپنے
جی میں یعنے لفظ علی امک کہنے سے پس کہا سالم نے خبردار ہو تحقیق نہیں کہا میں نے مگر وہ کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس وقت کہ چھینکا تھا ایک
شخص نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا السلام علیکم پس فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تجھپر اور تیری ماں پر بھی سلام اور فرمایا جب چھینکے ایک
تمہارا پس چاہیے کہ کہے الحمد للہ رب العالمین اور چاہیے کہ کہے واسطے اُسکے جواب دینے والا یرحمک اللہ اور چاہیے کہ کہے یعنے چھینکنے والا بطریق استحباب کے یغفر اللہ لی ولکم نقل
کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے ف یعنے چھینکنے میں یہ الفاظ کہنے چاہئیں سلام کہنا حاضرین پر اس مقام میں کچھ نہیں ہے اور کہا بعضوں نے اولیٰ یہ ہے کہ جمع کرے
درمیان یغفر اللہ الخ کے اور درمیان یہدیکم اللہ ویصلح بالکم کے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب چھینکنے والا اور لفظ کہے سوائے الحمد للہ کے تو مستحق جواب چھینک
کا نہیں ہوتا لیکن چونکہ اسنے سلام کہا آنحضرت نے جواب سلام اُسکے کا دیا لیکن جواب میں جو لفظ علی امک فرمایا تو اس لفظ میں دو اشارے ہیں ایک یہ کہ سلام
بیج محل بے موقع کے ہے جیسے کہ کوئی بیچ وقت ارادہ سلام ترے کے سلام تیری ماں پر کرے دوسرے یہ کہ یہ نصیحت اور تنبیہ کرنا اسکو ہے ساتھ اسکے کہ ادب آدمیوں کا بھی
اور لڑکا کہ تربیت مردوں سے پائی ہو اور عورتوں سے یا ماں سے بے ادب رہ کر حاصل کیا ہو اور یہ بھی لکھا ہے علما نے کہ تنبیہ ہے اور حماقت اسکی کی بسبب سلامت صفات ماں اسکی کے
ہیں پس محتاج ہو دعا کا واسطے ماں اپنی کے ؛ ع ح وعن عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شَمِّتِ الْعَاطِسَ ثَلٰثًا

فعاد فان شئت شمته وان شئت فلا رواه ابو داود والترمذي وقال هذا حديث غريب اور روایت ہے عبید بن رفاعہ سے
نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جواب دے چھینکنے والے کو تین بار پھر ایک مجلس میں بس جبکہ زیادہ چھینکے تین بار سے پس اگر چاہے تو جواب دے اسکو اور اگر چاہے
نہ جواب دے نقل کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے وعن ابی هريرة قال شمت اخاك ثلاثا فان زاد فهو زكام رواه
ابو داود وقال لا اعلمه الا انه رفع الحديث الى النبي صلى الله عليه وسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا چھینک کا جواب دے تو بھائی اپنے کو
تین بار تک پس اگر زیادہ چھینکے پس وہ زکام ہے نقل کی یہ ابوداؤد نے اور کہا ابوداؤد نے نہیں جانتا میں ابو ہریرہ کو مگر یہ کہ اسنے پہنچائی ہے حدیث پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم تک ف یعنی یہ حدیث مرفوع ہے موقوف ابو ہریرہ پر نہیں اور ابو ہریرہ نے اسکو قول آنحضرت سے روایت کیا اور اگر کہہ دے تو بھی بیچ حکم مرفوع کے ہوگی
اسلئے کہ تعین عدد بغیر سننے کے شارع سے نہیں ہو سکتے بیچ الفصل الثالث فصل تیسری عن نافع ان رجلا عطس الى جنب
ابن عمر فقال الحمد لله والسلام على رسول الله قال ابن عمر وانا اقول الحمد لله والسلام على رسول الله وليس هكذا علمنا
رسول الله صلى الله عليه وسلم ان نقول الحمد لله على كل حال رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب روایت ہے نافع سے
کہ تحقیق ایک شخص نے چھینکا بیچ پہلو ابن عمر کے پس کہا چھینکنے والے نے الحمد للہ اور سلام ہے اوپر رسول خدا کے کہا ابن عمر نے میں بھی کہتا ہوں حمد خدا اور سلام اوپر
رسول خدا کے لیکن نہیں اسطرح سے یعنی نہیں ہے ادب یا موجب اسطرح کہ ملا دیں سلام ساتھ حمد کے وقت چھینکنے کے بلکہ ادب مناسب تمام کے ہی ہے بغیر زیادتی و نقصان کے سکھایا
ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ کہیں ہم حمد ہے واسطے اللہ کے اوپر ہر حال کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے

باب الضحك

باب ہے بیچ بیان ہنسنے کے

الفصل الاول

فصل پہلی عن عائشة قالت ما رايت النبي صلى الله عليه وسلم مستجمعا ضاحكا حتى ارى منه
لهواته انما كان يتبسم رواه البخاري اور روایت ہے عائشہ سے کہا نہیں دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خوب ہنستے ہوئے یہاں تک کہ دیکھوں میں حضرت کا
کوا اور سوائے اسکے نہیں کہ تھے مسکراتے یعنی اکثر نقل کی یہ بخاری نے وعن جرير قال ما حجبني النبي صلى الله عليه وسلم منذ
اسلمت ولا رآني الا تبسم متفق عليه اور روایت ہے جریر سے کہا کہ نہیں منع کیا مجھکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سے کہ میں مسلمان ہوا اور نہیں دیکھا
مجھکو مگر کہ مسکراتے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف نہیں منع کیا یعنی اپنے پاس آنے سے جب چاہتا میں جانا اندر جلسہ خاص میں حتی کہ بیچ حرم سرا کے بھی نہیں کی ہوتی
یا نہیں منع کیا مجھکو کسی چیز کے طلب کی میں نے حضرت سے یعنی جو کچھ کہ میں نے حضرت سے مانگا دیا مجھکو وعن جابر بن سمرة قال كان رسول الله
صلى الله عليه وسلم لا يقوم من مصلاه الذي يصلي فيه الصبح حتى تطلع الشمس فاذا طلعت الشمس قام وكانوا يتحدثون فياخذون
في امر الجاهلية فيضحكون ويتبسم صلى الله عليه وسلم رواه مسلم وفي رواية للترمذي يتناشدون الشعر اور روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہا تھے
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہیں اٹھتے مصلے اپنے سے کہ نماز پڑھتے اسمیں صبح کی یہاں تک کہ نکلتا آفتاب یعنی اور بلند ہوتا پس جس وقت کہ نکلتا آفتاب اٹھتے اور تھے صحابہ
باتیں کرتے اور مشغول ہوتے بیچ باتوں جاہلیت کے یعنی بطریق مذمت کے اور ہنستے اور مسکراتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نقل کی یہ مسلم نے اور بیچ روایت ترمذی کے
پڑھتے تھے صحابہ شعر ف اٹھتے یعنی واسطے نماز اشراق کے یا پیچھے گھر میں تشریف لیجانے کے لئے اور مراد شعر سے وہ شعر ہیں کہ جن میں مضمون توحید
اور ترغیب و ترہیب کے ہوتے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہیں باتیں جاہلیت کی

الفصل الثاني

فصل دوسری
وعن عبد الله بن الحارث بن جزء قال ما رايت احدا اكثر تبسما من رسول الله صلى الله عليه وسلم رواه الترمذي روایت ہے
عبد اللہ بن الحارث بن جزء سے کہا نہیں دیکھا میں نے کسی کو بہت مسکرانے والا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی یہ ترمذی نے

الفصل الثالث

فصل تیسری عن قتادة قال سئل ابن عمر هل كان اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم يضحكون قال نعم والايمان في قلوبهم

أَعْظَمُ مِنَ الْجَبَلِ وَقَالَ بِلَالُ بْنُ سَعْدٍ أَدْرَكْتُهُمْ يَشْتَدُّوْنَ بَيْنَ الْأَغْرَاضِ وَيَضْحَكُ بَعْضُهُمْ إِلٰى بَعْضٍ فَإِذَا كَانَ اللَّيْلُ كَانُوْا رُهْبَانًا رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ روایت ہے قتادہ سے کہا سوال کئے گئے ابن عمرؓ کیا تھے صحابی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہنستے کہا ابن عمرؓ نے ہاں اور حال انکا یہ تھا کہ ایمان انکے دلوں میں بہت بڑا تھا پہاڑ سے اور کہا بلال بن سعد تابعی نے کہ پایا میں نے صحابہ کو کہ دوڑتے تھے درمیان نشانوں تیر کے یعنے وقت تیر اندازی کے اور ہنستا تھا بعض انکا متوجہ اور مائل ہوکر طرف بعضے کے پس جس وقت ہوتی رات ہوتے بہت ڈرنے والے اللہ سے نقل کی یہ بغوی نے شرح السنہ میں **ف** حال انکا یہ تھا یعنے ایسا نہ تھے کہ جیسا اہل غفلت ہنستے ہیں اور ہنسنا دل کو مار ڈالتا ہے اور خلل نور ایمان میں آتا ہے بلکہ اس حال میں بھی آداب شرع نہ چھوڑتے تھے اور ایمان کامل رکھتے تھے اور بہت ڈرنے والے یعنے مارے خوف الٰہی کے عبادت کرتے خدا کی اور روتے اور دنیا کا آرام چھوڑ دیتے تھے

باب الاسامی

یہ باب ہے بیچ بیان ناموں کے **ف** مراد بیان احکام ناموں کا ہے کہ کیا نام رکھے اور کیا نہ رکھے اور کونسا نام بہتر ہے اور کونسا برا ہے

الفصل الاول

فصل پہلی **عَنْ** أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السُّوْقِ فَقَالَ رَجُلٌ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّمَا دَعَوْتُ هٰذَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمُّوْا بِاسْمِيْ وَلَا تَكْتَنُوْا بِكُنْيَتِيْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے انسؓ سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بازار میں پس کہا ایک شخص نے یعنے پکارا ایک شخص نے اے ابا القاسم پس پھر کر دیکھا طرف اسکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پس کہا اس شخص نے کہ نہیں پکارا تھا میں نے مگر اس شخص کو یعنے اشارت کی طرف ایک شخص کے کہ وہاں حاضر تھا اور ابو القاسم کنیت رکھتا تھا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نام رکھو تم ساتھ نام میرے کے اور نہ کنیت کرو تم ساتھ کنیت میری کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ** جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمُّوْا بِاسْمِيْ وَلَا تَكْتَنُوْا بِكُنْيَتِيْ فَإِنِّيْ إِنَّمَا جُعِلْتُ قَاسِمًا أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے جابرؓ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نام رکھو تم ساتھ نام میرے کے اور نہ کنیت کرو تم ساتھ کنیت میری کے اس واسطے کہ تحقیق میں سوا اسکے نہیں کہ ٹھہرایا گیا ہوں قاسم تقسیم کرتا ہوں درمیان تمہارے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** کنیت اسکو کہتے ہیں کہ بیٹے یا باپ کر مشہور ہو جیسے بیٹا فلانے کا یا باپ فلانے کا تقسیم کرتا ہوں یعنے علم وغنیمت اور مانند انکی کے اور بعضوں نے کہا کہ مراد یہ ہے کہ دیتا ہوں بشارت یعنے جنت وغیرہ کی صالحین کو اور ڈراتا ہوں یعنے دوزخ وغیرہ سے گنہگاروں کو پس یہ بات تمہارے حق میں غیر موجود ہے بلکہ یہ نام ہے لفظاً اور صورۃً تمہارے حق میں اور تمہاری اولاد کے حق میں محال ہے کہ میں ابو القاسم ہوں اسی سبب سے نہیں ہوں کہ میرا بیٹا قاسم تھا بلکہ لحاظ کئے گئے ہیں بیچ میرے معنے قاسمیت کے باعتبار تقسیم کرنے امور دینی اور دنیوی کے پس نہیں ہوں میں مانند ایک تمہارے کے نہ ذات میں اور نہ صفات میں پس مجھکو میری سی کنیت نہ رکھنی چاہیئے اور اس صورت میں معنے ابو کے ہیں صاحب اس وصف کے جیسے کہ کہا جاتا ہے ابو الفضل اگرچہ بیٹا اسکا فضل نہ ہو اور بعضوں نے کہا ہے کہ یہ نہی خاص حضرت ہی کے زمانہ میں تھی تاکہ نہ مشتبہ ہو خطاب انکا ساتھ خطاب غیر انکے کے اور یہی صحیح ہے کذا ذکر الملا علی قاری رح اور حضرت شیخ رح نے لکھا ہے کہ ان دونوں حدیثوں سے معلوم ہوا کہ محمد نام رکھنا جائز ہے اور کنیت کرنی ابو القاسم درست نہیں خواہ نام محمد ہو کہ اسم وکنیت دونوں اسمیں جمع ہوں یا نام اور کچھ ہو کہ یہی نری کنیت ہو یہ قول امام شافعی رح اور اصحاب ظواہر کا ہے اور تمسک انکا ساتھ انہیں دونوں حدیثوں کے ہے اور علما کے اس مسئلہ میں کئی قول ہیں ایک تو یہی قول ہے جو مذکور ہوا اور دوسرا قول یہ ہے کہ جمع کرنا روا نہیں یعنے اگر ایک شخص کا نام محمد ہو تو اسکی کنیت ابو القاسم کرنی روا نہیں اور اگر تنہا ابو القاسم کہیں تو مضائقہ نہیں معنے حدیث مذکور کے انکے نزدیک یہی ہیں کہ جمع نہ کریں فافہم اور یہ قول محمد شیبانی کا ہے اور قول تیسرا یہ ہے کہ جمع کرنا بھی درست ہے اور اس قول کو نسبت امام مالک کی طرف کرتے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ حدیثیں منع کی منسوخ ہیں اور ایک جماعت کہتی ہے کہ منع آنحضرتؐ کے زمانہ شریف میں تھا اور بعد انکے درست ہے اور دلیل انکی حدیث حضرت علیؓ کی ہے کہ آنحضرت سے التماس کیا کہ اگر بعد آپ کے میرے ہاں فرزند پیدا ہو تو اسکا نام اور کنیت آپکی سی رکھوں حضرت نے اجازت دی اور محمد بن الحنفیہ کہ بعد آنحضرت کے پیدا ہوئے حضرت علیؓ نے انکی کنیت ابو القاسم رکھی اور ایک جماعت کا قول یہ [illegible] ہے کہ نام بھی حضرت کا رکھنا جائز نہیں اور قول اصحاب ان قولوں میں سے یہ ہے

کہ نام رکھنا ساتھ نام شریف کے جائز ہے بلا مستحب اور کنیت کرنی ساتھ کنیت حضرت کے اگرچہ بعد از زمانہ شریف کے ہو ممنوع ہے اور زمانہ شریف میں منع قوی تر تھا
اور ایسے ہی جمع کرنا درمیان نام اور کنیت کے ممنوع بطریق اولیٰ ہے اور حضرت علیؓ نے جو جمع کیا تو وہ مخصوص تھا انکے لئے اور کو جائز نہیں جیسے کہ سیاق حدیث سے معلوم
ہوتا ہے اور جمع الجوامع میں ایک حدیث بھی اس مضمون کی آئی ہے واللہ اعلم انتہیٰ تقریر الشیخ رح وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِنَّ اَحَبَّ اَسْمَائِكُمْ اِلَى اللّٰهِ عَبْدُ اللّٰهِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق دوست تر
ناموں تمہارے سے طرف اللہ عز وجل کے عبد اللہ اور عبد الرحمن ہیں نقل کی یہ مسلم نے **ف** کہا بعضوں نے کہ مراد یہ ہے کہ بعد انبیاء علیہم السلام کے ناموں کے یہ دو دوست
ہیں یعنی دونوں نام اسم محمد سے دوست تر نہیں ہیں بلکہ برابر ہیں محبوبیت میں یا کم تر ع وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُسَمِّيَنَّ غُلَامَكَ يَسَارًا وَلَا رَبَاحًا وَلَا نَجِيْحًا وَلَا اَفْلَحَ فَاِنَّكَ تَقُوْلُ اَثَمَّ هُوَ فَلَا يَكُوْنُ فَيَقُوْلُ لَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ
لَهٗ قَالَ لَا تُسَمِّ غُلَامَكَ رَبَاحًا وَلَا يَسَارًا وَلَا اَفْلَحَ وَلَا نَافِعًا اور روایت ہے سمرہ بیٹے جندب سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ نے نہ نام رکھو اپنے غلام کا
یسار اور نہ رباح اور نہ نجیح اور نہ افلح اسلئے کہ تحقیق تو پوچھے کا کسی سے کیا اس جگہ ہے وہ یعنی یسار یا رباح مثلاً پس نہووے وہ تو فقط پس کہے گا جواب دینے والا نہیں
یسار یا رباح یہاں نقل کی یہ مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی میں یوں ہے کہ فرمایا نہ نام رکھو اپنے غلام کا رباح اور نہ یسار اور نہ افلح اور نہ نافع **ف** یسار یسر سے ہے بمعنے
آسانی اور فراخی کے اور رباح ربح سے ہے بمعنے فائدہ کے اور نجیح نجح سے بمعنے پیروزی اور برآنے حاجت کے اور افلح فلاح سے ہے بمعنے چھٹکارہ کے اور نافع نفع سے ہے پس اس
طرح کے نام رکھنے کو اسلئے منع فرمایا کہ اگر کوئی گھر والوں سے پوچھے کہ فلانا یہاں ہے اور کہے وہ کہ نہیں ہے تو باعتبار اصل معنے الفاظ کے مکروہ ہے اگرچہ مراد یہاں ذات
معین ہے اور اخیر روایت میں نافع مذکور ہے اور نجیح اسنے معلوم ہوا کہ مقصود منحصر ہونا انہیں ناموں پر نہیں ہے بلکہ جو کہ انکے معنے میں ہوں یہی حکم رکھتا ہے کہا
نووی نے کہ کہا اصحاب ہمارے نے کہ مکروہ تنزیہی ہیں اس طرح کے نام رکھنے نہ تحریمی ع وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ اَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّنْهٰى اَنْ يُّسَمّٰى بِيَعْلٰى
وَبِبَرَكَةَ وَبِاَفْلَحَ وَبِيَسَارٍ وَبِنَافِعٍ وَبِنَحْوِ ذٰلِكَ ثُمَّ رَاَيْتُهٗ سَكَتَ بَعْدُ عَنْهَا ثُمَّ قُبِضَ وَلَمْ يَنْهَ عَنْ ذٰلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابرؓ سے
کہ کہا ارادہ کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ منع کریں نام رکھنے سے ساتھ یعلیٰ اور ساتھ برکت کے اور ساتھ افلح کے اور ساتھ یسار کے اور ساتھ نافع کے اور جو مانند
انکے ہے پھر دیکھا میں نے حضرت کو کہ چپ رہے بعد اس ارادہ کے ان ناموں کے منع کرنے سے پھر وفات کئے گئے اور نہیں منع کیا اس سے نقل کی یہ مسلم نے **ف** اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ اس طرح کے نام رکھنے سے نہی واقع نہیں ہوئی کہا طیبی نے گویا جابر نے علامتیں نہی کی دیکھیں اور سنی وہ چیز کہ مشعر نہی پر تھی اور نہیں سنی تھی صریح
اسلئے اس طرح کہا و لیکن نہی کس سے احادیث صحیحہ میں واقع ہوئی ہے اور مثبت مقدم ہے نافی پر انتہی کتابوں میں کہ اسکی اور بھی تاویل ہے وہ یہ ہے کہ حضرت نے
ارادہ کیا تھا نہی تحریمی کرنیکا پھر سکوت کیا بعد اسکے از راہ رحم کرنے کے امت پر کہ اکثر لوگ حسن و قبیح ناموں میں فرق کرتے نہیں اور یا جس میں ہونگے یہ نہی
منفی کی محمول ہے تحریم پر اور نہی مثبت کی تنزیہ پر ع وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْنَى الْاَسْمَاءِ يَوْمَ
الْقِيٰمَةِ عِنْدَ اللّٰهِ رَجُلٌ يُسَمّٰى مَلِكَ الْاَمْلَاكِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ اَغْيَظُ رَجُلٍ عَلَى اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاَخْبَثُهٗ رَجُلٌ
كَانَ يُسَمّٰى مَلِكَ الْاَمْلَاكِ لَا مَلِكَ اِلَّا اللّٰهُ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بدترین ناموں کا دن قیامت کے نزدیک
اللہ کے وہ شخص ہے کہ نام رکھا جاوے شہنشاہ یعنی پادشاہوں کا پادشاہ نقل کی یہ بخاری نے اور بیچ روایت مسلم کے فرمایا بہت ناخوش تر مرد اللہ کا نزدیک
اللہ کے دن قیامت کے اور بدترین شخصوں کا وہ شخص ہے کہ نام رکھا جاوے بادشاہوں کا بادشاہ نہیں ہے بادشاہ مگر اللہ **ف** یعنی بادشاہ حقیقی کوئی نہیں
ہے سوائے اللہ تعالیٰ کے جو بادشاہ بادشاہوں کا اسلئے اسم شراکت کا بھی اس راہ میں نہیں رکھنا چاہئے وَعَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَتْ
سُمِّيْتُ بَرَّةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُزَكُّوْا اَنْفُسَكُمْ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِاَهْلِ الْبِرِّ مِنْكُمْ سَمُّوْهَا زَيْنَبَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے زینب بنت ابی سلمہ سے کہ کہا نام رکھی گئی میں برہ یعنے نیکوکار پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ سراہو اپنے نفسوں کو اللہ دانا تر ہے ساتھ اہل نیکی کے تم میں سے نام رکھو اسکا زینب نقل کی یہ مسلم نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ ایسا نام نہ رکھنا چاہئے جس میں نفس کی تعریف ہووے **وعن** ابن عباس قَالَ كَانَتْ جُوَيْرِيَةُ اسْمُهَا بَرَّةَ فَحَوَّلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْمَهَا جُوَيْرِيَةَ فَكَانَ يَكْرَهُ اَنْ يُقَالَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِ بَرَّةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ تھیں جویریہ کہ ازواج مطہرات سے ہیں نام انکا تھا برہ پس تغیر کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نام انکے کو جویریہ اور تھے حضرت کہ مکروہ رکھتے یہ کہ کہا جاوے نکلے برہ کے پاس سے نقل کی یہ مسلم نے **ف** برہ کے معنے ہیں نیکوکار پس حضرت نے مکروہ جانا یہ کہ کہا جاوے کہ نکلے نیکوکار کے پاس سے اسلئے کہ نکلنا نیکوکار کے پاس سے اچھا نہیں اور کان یکرہ الخ ظاہر یہ قول ابن عباس کا ہے اور احتمال یہ بھی ہے کہ حضرت ہی نے خبر دی ہو فی اشعہ کی اور سبب ممانعت اسطرح کے نام رکھنے کا یہاں یہ فرمایا اور در باب زینب کے تزکیہ نفس اسلئے کہ مزاحمت اسباب میں نہیں ہوتی ہے دونوں چیزیں صلاحیت سببیت کی رکھتی ہیں شاید کہ قوم زینب سے معلوم کیا ہو کہ قصد انکا اس نام کے رکھنے سے مدح اور ثنا ہو نہ یہاں اور یہ بھی ہے کہ یہ عبارت کہ آئی حضرت فلانی بیوی کے پاس اور نکلے فلانی کے پاس سے مستعمل و متعارف تھے پس یہاں اسی کو کہا واللہ اعلم اور بدفالی جیسے نجیح و فلاح میں اعتبار کی گئی احتمال ہے کہ یہاں بھی ہو اور تزکیہ اور کراہت کہ یہاں اعتبار نہ ہو یہاں بھی ممکن ہے ع **وعن** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ بِنْتًا كَانَتْ لِعُمَرَ يُقَالُ لَهَا عَاصِيَةُ فَسَمَّاهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمِيْلَةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ تھی بیٹی حضرت عمر کی کہا جاتا تھا اسکو عاصیہ یعنے گنہگار پس نام رکھا اسکا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جمیلہ نقل کی یہ مسلم نے **ف** عرب ایام جاہلیت میں اولاد کا نام عاصی اور عاصیہ رکھتے تھے بمعنے سرکشی اور تکبر اور تعظیم کے عیب اور نقصان اور انقیاد اور زبونی سے جب ظہور اسلام ہوا تو مکروہ جانا حضرت نے اسکو اور اس سے معلوم ہوا کہ برے ناموں کا تغیر کرنا مستحب ہے ع **وعن** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ اُتِيَ بِالْمُنْذِرِ ابْنِ اَبِيْ اُسَيْدٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ وُلِدَ فَوَضَعَهُ عَلٰى فَخِذِهٖ فَقَالَ مَا اسْمُهُ قَالَ فُلَانٌ قَالَ لَا لٰكِنِ اسْمُهُ الْمُنْذِرُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے سہل بن سعد سے لایا گیا منذر بن ابی اسید طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے جس وقت کہ جنا گیا پس رکھا آنحضرت نے اسکو اپنی ران مبارک پر اور فرمایا کہ کیا ہے نام اسکا کہا لانے والے نے فلانا فرمایا نہیں لیکن نام اسکا منذر ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** فلانا یعنے جو نام کہ رکھا تھا بیان کیا چونکہ راوی کو وہ نام معلوم نہ تھا اسطرح کہا اور منذر انذار سے مشتق ہے کہ معنے تبلیغ احکام اور ڈرانے کے ہیں ع **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ عَبْدِيْ وَاَمَتِيْ كُلُّكُمْ عَبِيْدُ اللهِ وَكُلُّ نِسَاۤئِكُمْ اِمَاۤءُ اللهِ وَلٰكِنْ لِيَقُلْ غُلَامِيْ وَجَارِيَتِيْ وَفَتَايَ وَفَتَاتِيْ وَلَا يَقُلِ الْعَبْدُ رَبِّيْ وَلٰكِنْ لِيَقُلْ سَيِّدِيْ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِيَقُلْ سَيِّدِيْ وَمَوْلَايَ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَا يَقُلِ الْعَبْدُ لِسَيِّدِهٖ مَوْلَايَ فَاِنَّ مَوْلَاكُمُ اللهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ کہے ایک تمہارا عبدی اور امتی یعنے میرا بندہ اور میری لونڈی سب مرد تمہارے بندے اللہ کے ہیں اور سب عورتیں تمہاری لونڈیاں اللہ کی ہیں ولیکن چاہئے کہ کہے غلام اور جاریہ یعنے لڑکا میرا اور خادم میرا اور خادمہ میری اور نہ کہے غلام یعنے مالک کو ربی میرا ولیکن چاہئے کہ کہے سیدی میرا اور ایک روایت میں ہے چاہئے کہ کہے سیدی میرا اور مولے میرا اور ایک روایت میں ہے نہ کہے غلام اپنے مالک کو مولے میرا اسواسطے کہ مولے تمہارا اللہ ہے نقل کی یہ مسلم نے **ف** نہ کہے عبدی الخ یہ منع فرمایا واسطے دفع توہم شرک کے عبودیت میں یا حقیقت عبدیت میں اور اسی طرح امتی کہنے سے منع فرمایا کہ امت بمعنے مملوکہ ہے کذا فی القاموس اور مالک حقیقی نہیں مگر اللہ ہی سب کے لئے اور غلام بمعنے لڑکے کے ہے اور جاریہ بمعنے لڑکی کے اور فتی مرد جوان اور فتاۃ عورت جوان پس ان الفاظ میں معنے شفقت اور مہربانی کے ہیں اور فتی اور فتاۃ انکو اسلئے کہا کہ لونڈی اور غلام ہر چند بڈھے ہوتے انکے ساتھ معاملہ جوانوں کا سا کرتے ہیں اور حرمت بڑھاپے کی لحاظ نہیں رکھتے اور ہو سکتا ہے کہ بسبب قوت و مستعد ہونے انکے کے خدمت گزاری میں کہتے ہوں لیکن یہ فرماتے ہیں کہ یہ الفاظ مقرر کرنے لونڈی غلام کے لئے بہتر ہیں عبدی اور امتی کہنے سے اور لکھا ہے علمانے کہ نہی الفاظ عبد اور امت سے اس موقع میں

ہے کہ بوجہ تفاخر اپنے کے اور حقارت انکی کے ہو والا اطلاق عبد وامة کا قرآن و احادیث میں آیا ہے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے والصالحين من عبادكم وامائكم
وقال عبدا مملوكا لا يقدر على شيء اور اسی طرح حدیثوں میں بھی بہت آیا ہے اور جیسا کہ مالکوں کو فرمایا اس واسطے کہ غلظت زبان کی ہے [illegible] علیہ
کو بھی فرمایا کہ نہ کہیں اپنے مالک کو رب اسلیئے کہ رب اگرچہ بمعنے تربیت کرنے والے کے ہے ولیکن ربوبیت علی الاطلاق صفت خاص حضرت پروردگار تعالیٰ کی ہے
پس اطلاق آدمی پر وہم دلانے والا شرک کا ہے اور یہ بھی اگر بطریق تعظیم کے ہو تو منع ہو والا قرآن میں آیا ہے اذکرنی عند ربک اور سیدکہے کیلیئے [illegible] فضیلت
و ریاست ثابت ہے مالک کو بنسبت مملوک کے اور ایک روایت میں آیا ہے کہ مولے کہے اور ایک میں آیا کہ نہ کہے تو جاننا چاہیے کہ مولے کئی معنی آئے ہیں منجملہ
اور ناصر اور معین لیس جواز اس اعتبار سے ہے کہ مولے کہے اور اسکے تصرف اپنا مراد رکھے چنانچہ اسیلئے اطلاق کیا جاتا ہے لفظ مولے [illegible] پر اور [illegible] جیسے
فرمایا آنحضرت نے مولے القوم من انفسهم رواه البخاری و مولے الرجل اخوه رواه [illegible] اور عدم جواز باعتبار [illegible] اور معین [illegible] والائے
حقیقی باعتبار معنی مذکورہ کے اللہ ہی ہے نعم المولى ونعم النصير لیس منافات نہیں [illegible] تعظیم [illegible] اسکا بھی [illegible]
تعظیم کے منع ہے الا معین شرح **وعنه** عن النبي صلى الله عليه وسلم [illegible] متفق [illegible]
وفي رواية له عن وائل بن حجر [illegible] تقولوا الكرم [illegible] العنب [illegible] مثل [illegible]
فرمایا کہ نہ کہو یعنے درخت انگور کو کرم اسلیئے کہ کرم [illegible] مسلمان [illegible]
حبلہ **ف** [illegible] اور [illegible] ساتھ جز قرب کے بھی ہے [illegible]
بھی نام میں وہ نام لیا کرو لیکن کرم نہ کہا کرو اسکو جاننا چاہیئے [illegible] درخت انگور کو [illegible] کہتے تھے [illegible]
سخاوت و کرم کی ہے پھر جب شراب حرام ہوئی تو منع کیا گیا اس سے اسلیئے کہ وصف کرنا ساتھ کرم و خیر کے ایسی چیز کو کہ اصل خباثت ہے نا مناسب [illegible] تعریف محرمات
کا اور رغبت دلانے اسکے کا ہے اور فرمایا کہ یہ نام واسطے مومن اور دل اسکے کے کہ کان انوار علم و تقوے کا اور منبع اسرار معارف کا ہے مناسب ہے اور کرم مشتمل
تمام بھلائیوں کو ہے اور لکھا ہے علماء نے کہ جب وصف کیا تو نے کسیکو ساتھ کرم کے ثابت کیں اسکے لئے تمام بھلائیاں شرح **وعن ابی هريرة** قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تسموا العنب الكرم ولا تقولوا يا خيبة الدهر فان الله هو الدهر رواه البخاري اور روایت ہے
ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ کہو انگور کو کرم اور نہ کہو اے ناامیدی زمانہ کی اسلیئے کہ تحقیق اللہ وہی ہے زمانہ یعنی زمانہ اسی کے قبضہ
میں ہے نقل کی یہ بخاری نے **ف** ایام جاہلیت میں جب لوگوں کو مصیبت پہنچتی تھی تو کہتے تھے یا خیبة الدہر مراد رکھتے تھے اسسے برا کہنا زمانہ کا پس منع کی گئی
اس سے اسلیئے کہ پھیرنے والا احوال زمانہ کا [illegible] خیر و شر جو زمانہ کی طرف منسوب کرتے ہو حقیقت میں خدا کی طرف سے ہے [illegible]
پس زمانہ کو برا کہنا اللہ تعالیٰ کو برا کہنا ہے شرح **وعنه** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يسب احدكم الدهر
فان الله هو الدهر رواه مسلم اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ برا کہے ایک تمہارا زمانہ کو اسلیئے کہ تحقیق اللہ
وہی ہے پھیرنے والا زمانہ کا نقل کی یہ مسلم نے **وعن عائشة** قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يقولن احدكم خبثت نفسي
ولكن ليقل لقست نفسي متفق عليه اور روایت ہے عائشہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ کہے ایک تمہارا پلید ہوا جی میرا لیکن کہے
لقست نفسی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** خبثت نفسی اور لقست نفسی کے زبان عرب میں ایک ہی معنے ہیں یعنے غثیان اور شورش دل یعنے جی متلانا
قے سے ولیکن آنحضرت نے مکروہ رکھا کہ خبثت نفسی نہ کہے بسبب قبح اس عبارت کے اور بسبب احتراز نسبت کرنے [illegible] خبث کو طرف نفس اپنے کے شرح
وذكر حديث ابي هريرة يؤذيني ابن آدم في باب الايمان اور ذکر کی گئی حدیث ابوہریرہ کی کہ سر اسکا یہ ہے یؤذینی ابن آدم

الفصل الثانی

باب الاسامی میں الفصل الثانی فصل دوسری عن شُرَیحِ بْنِ هَانِیٍٔ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّهٗ لَمَّا وَفَدَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَعَ قَوْمِهٖ سَمِعَهُمْ یَکْنُوْنَهٗ بِاَبِی الْحَکَمِ فَدَعَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَکَمُ وَاِلَیْهِ الْحُکْمُ فَلِمَ تُکْنٰی اَبَا الْحَکَمِ قَالَ اِنَّ قَوْمِیْ اِذَا اخْتَلَفُوْا فِیْ شَیْءٍ اَتَوْنِیْ فَحَکَمْتُ بَیْنَهُمْ فَرَضِیَ کِلَا الْفَرِیْقَیْنِ بِحُکْمِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا اَحْسَنَ هٰذَا فَمَا لَکَ مِنَ الْوَلَدِ قَالَ لِیْ شُرَیْحٌ وَمُسْلِمٌ وَعَبْدُ اللّٰهِ قَالَ فَمَنْ اَکْبَرُهُمْ قَالَ قُلْتُ شُرَیْحٌ قَالَ فَاَنْتَ اَبُوْ شُرَیْحٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ

روایت ہے شریح بن ہانی سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یہ کہ وہ جب آیا پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قوم اپنی کے سنا حضرت نے اسکی قوم کو کہ کنیت کرتے ہیں اسکو ساتھ ابی الحکم کے پس بلایا اسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالیٰ وہی ہے حکم اور طرف اسی کے ہے حکم پس کیوں کنیت کیا جاتا ہے تو ابو الحکم کہا اسنے کہ تحقیق قوم میری جس وقت کہ اختلاف کرتی ہے بیچ کسی چیز کے آتی ہے میرے پاس پس حکم کرتا ہوں میں درمیان انکے پس راضی ہوتے ہیں دونوں فریق ساتھ حکم میرے کے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا خوب ہے یہ یعنے حکم کرنا درمیان لوگوں کے پس کیا ہے واسطے تیرے اولاد سے کہا میری اولاد شریح ہے اور مسلم اور عبد اللہ فرمایا پس کون ہے بڑا انمیں کہا کہا میں نے شریح ہے فرمایا پس تو ابو شریح ہے نقل کی یہ ابو داؤد اور نسائی نے **ف** ساتھ ابی الحکم کے کنیت کبھی ہوتی ہے ساتھ ابہام کے جیسے کہ ابی الفضل اور ابی شمائل اور ابی الخیر اور کبھی ہوتی ہے ساتھ نسبت کرنے کے طرف اولاد کے جیسے کہ ابی سلمہ اور ابی شریح اور کبھی باعتبار خالفت کے ہوتی ہے جیسے ابی ہریرہ آنحضرت نے دیکھا تھا انکو اصحاب میں کہ انکے ساتھ بلی تھی پس کنیت کی انکی ابو ہریرہ اور کبھی ہوتی ہے تری علمیت کے لئے مانند ابی بکر اور ابو عمر وکے اور طرف اسی کے حکم ہے یعنے ابتدا اور انتہا حکم کی اسی کی طرف ہے نہیں رد کر سکتا کوئی اسکے حکم کو اور نہیں خالی ہے حکم اسکا حکمت سے پس یہ صفت خاص ذات باری ہی کے لئے سزاوار ہے نہ غیر اسکے کے لئے اور کو ابو الحکم کہنا وہم لاتا ہے شریک ہونیکا اسکے وصف میں اگرچہ بطریق اطلاق کیا جاتا ہو اسم ابو الحکم بسبب وہم دلانے والدیت اور ولدیت کے **وعن** مَسْرُوْقٍ قَالَ لَقِیْتُ عُمَرَ فَقَالَ مَنْ اَنْتَ قُلْتُ مَسْرُوْقُ بْنُ الْاَجْدَعِ قَالَ عُمَرُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَلْاَجْدَعُ شَیْطَانٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے مسروق سے کہا ملاقات کی میں نے حضرت عمر سے پس فرمایا کون ہے تو کہا میں نے میں مسروق بیٹا اجدع کا ہوں فرمایا حضرت عمر نے کہ سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے اجدع شیطان ہے نقل کی یہ ابو داؤد اور ابن ماجہ نے **ف** یعنے اجدع نام ایک شیطان کا ہے اور اجدع اصل میں کہتے ہیں کان اور ناک اور ہاتھ اور ہونٹ کٹے ہوئے کو اور اس نام میں مکروہ ہونیکی دلیل ہے اور حضرت عمر نے کلام مذکور بازراہ خوش طبعی کے فرمایا کہ اشارہ کیا کہ اگر وہ جیتا ہو تو یہ نام بدل ڈالے **وعن** اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تُدْعَوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ بِاَسْمَائِکُمْ وَاَسْمَاءِ اٰبَائِکُمْ فَاَحْسِنُوْا اَسْمَاءَکُمْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ابی درداء سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پکارے جاؤ گے تم دن قیامت کے ساتھ ناموں اپنے کے اور ناموں باپوں اپنے کے پس اچھے رکھو نام اپنے نقل کی یہ احمد اور ابو داؤد نے **ف** اچھے رکھو الخ یہ خطاب تمام بنی آدم کو ہے پس ماں باپ بھی داخل ہیں اسمیں اور بعضی روایتوں میں آیا ہے کہ دن قیامت کے لوگوں کو نام ماؤں کے پکاریں گے اور لکھا ہے علمائے حکمت اسمیں یہ ہے کہ تا اولاد زنا شرمندہ اور رسوا نہوں اور واسطے رعایت حال عیسے بن مریم کے کہ بے پدر تھے اور واسطے اظہار فضل حضرت امام حسن اور امام حسین کے باظہار نسب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اگر روایت ثابت ہو تو آبا کو حمل تغلیب پر کریں گے جیسے کہ ابوین کہتے ہیں اور شاید کہ کبھی بنام ماؤں کے یا بعضوں کو بہ نسبت باپوں کے اور بعضوں کو بہ نسبت ماؤں کے یا بعضے جگہوں میں اسطرح اور بعضے میں اسطرح الخ **وعن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی اَنْ یَّجْمَعَ اَحَدٌ بَیْنَ اِسْمِهٖ وَکُنْیَتِهٖ وَیُسَمّٰی مُحَمَّدًا اَبَا الْقَاسِمِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا یہ کہ جمع کرے کوئی درمیان نام حضرت کے اور کنیت انکی کے اور نام رکھا جاوے اور کنیت کیا جاوے محمد نامی ساتھ ابو القاسم کے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** یسمی مضارع معلوم پر ہے ساتھ اس تقدیر پر ہو نیکے کہ محمد مفعول ہے اور یسمی صیغہ مجہول جیسے کہ جامع ترمذی اور شرح السنہ اور اکثر نسخوں مصابیح کے میں واقع ہوا ہے اور جامع الاصول اور بعضے نسخوں مصابیح کے میں محمد واقع ہوا ہے ساتھ

نصب کے اس تقدیر پر یعنی ساتھ صیغہ معلوم کے ہوگا یعنے نام و کنیت کرے کوئی محمد نام کو ساتھ اباالقاسم کے اور تحقیق اس نام و کنیت جمع کرنے کی اوپر ہو چکی ہے **وعن** جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا سمیتم باسمی فلا تکتنوا بکنیتی رواہ الترمذی و ابن ماجۃ وقال الترمذی ہذا حدیث غریب وفی روایۃ ابی داود قال من تسمی باسمی فلا یکتنی بکنیتی ومن تکنی بکنیتی فلا یتسم باسمی اور روایت ہے جابر سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ نام رکھو تم ساتھ نام میرے کے پس کنیت کرو ساتھ کنیت میری کے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہے اور بیچ روایت ابی داود کے فرمایا جو شخص کہ نام رکھے ساتھ نام میرے کے پس نہ رکھے کنیت میری اور جو شخص کہ کنیت کرے ساتھ کنیت میری کے پس نہ رکھے نام میرا **ف** یہ حدیث بھی صریح ہے بیچ نہی کے جمع کرنے سے درمیان اسم و کنیت حضرت کے تا اگر تنہا نام رکھیں یا کنیت مقرر کریں ممنوع نہیں ہے **وعن** عائشۃ ان امرأۃ قالت یا رسول اللہ انی ولدت غلاما فسمیتہ محمدا وکنیتہ اباالقاسم فذکر لی انک تکرہ ذلک فقال ما الذی احل اسمی وحرم کنیتی او ما الذی حرم کنیتی واحل اسمی رواہ ابو داود وقال محی السنۃ غریب اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ تحقیق ایک عورت نے کہا یا رسول اللہ تحقیق میں نے جنا ہے ایک لڑکا پس نام رکھا میں نے اسکا محمد اور کنیت رکھی میں نے اسکی اباالقاسم پس ذکر کیا گیا واسطے میرے یہ کہ آپ مکروہ رکھتے ہیں اسکو یعنے جمع کرنیکو درمیان نام اور کنیت آپ کی کے پس فرمایا کیا چیز ہے کہ حلال کیا نام رکھنے کو ساتھ نام میرے کے اور حرام کیا کنیت کرنیکو ساتھ کنیت میری کے یا فرمایا کیا چیز ہے کہ حرام کیا کنیت میری کو اور حلال کیا نام میرے کو نقل کی یہ ابو داود نے اور کہا محی السنہ نے کہ یہ غریب ہے **ف** شک ہوا ہے راوی کو کہ اول ذکر حلت نام کا کیا بعد ازاں حرمت کنیت کا یا اول ذکر حرمت کنیت کا کیا بعد اسکے حلت اسم کا مقصود دونوں عبارتوں سے ایک ہی ہے تفاوت مقصود میں نہیں ولیکن محدث بیچ روایت لفظ حدیث کے احتیاط تمام رکھتے ہیں کہ جس طرح حضرت سے سنتے ہیں اسی طرح روایت کرتے ہیں چونکہ یہاں راوی کو شبہ ہوا اس طرح کہا اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نہی جمع کرنے درمیان نام و کنیت کے تحریم کے لئے نہیں ہے بلکہ تنزیہ کے لئے ہے **وعن** محمد بن الحنفیۃ عن ابیہ قال قلت یا رسول اللہ ارأیت ان ولد لی بعدک ولد اسمیہ باسمک واکنیہ بکنیتک قال نعم رواہ ابو داود اور روایت ہے محمد بن حنفیہ سے کہ نقل کی اپنے باپ سے کہ حضرت علی ابن کہا علی مرتضیٰ نے کہ کہا میں نے یا رسول اللہ خبر دو مجھکو کہ اگر پیدا کیا جاوے میرے ہاں بعد آپ کے کوئی لڑکا یعنے حضرت فاطمہؓ سے یا اور سے تو نام رکھوں میں اسکا ساتھ نام آپ کے اور کنیت کروں ساتھ کنیت آپکی کے فرمایا اچھا نقل کی یہ ابو داود نے **ف** یہ حدیث بھی دلالت کرتی ہے اوپر کہ جمع کرنا درمیان نام اور کنیت آنحضرت کے بعد حضرت کے جائز ہے اور اختلاف علما کا اوپر مذکور ہو چکا ہے **وعن** انس قال کنانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ببقلۃ کنت اجتنیہا رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث لا نعرفہ الا من ہذا الوجہ وفی المصابیح صححہ اور روایت ہے انسؓ سے کہا کنیت کی میری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ ایک ساگ کے کہ اکھیڑتا تھا میں اسکو یعنے تر و تیز ساگ اکھیڑ رہا تھا کہ اسکو عرب میں حمزہ کہتے ہیں پس کنیت میری ابو حمزہ کی نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث ہے کہ نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر ساتھ اس وجہ کے یعنے ساتھ اس اسناد کے کہ ذکر کی ہے بیچ جامع اپنے کے یعنے حدیث غریب ہے روایت نہیں کی گئی ہے مگر ساتھ ایک طریق اور ایک اسناد کے اور مصابیح میں صحیح کہا ہے اسکو **وعن** عائشۃ قالت ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یغیر الاسم القبیح رواہ الترمذی اور روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہا تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تغیر فرماتے تھے برے نام کو نقل کی یہ ترمذی نے **ف** مثلا ایک روایت میں آیا ہے کہ ایک شخص کا نام اسود یعنے کالا تھا تغیر کیا حضرت نے اسکو اور کہا اسکا نام ابیض یعنے گورا ہے **وعن** بشیر بن میمون عن عمہ اسامۃ بن اخدری ان رجلا یقال لہ اصرم کان فی النفر الذین اتوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اسمک قال اصرم قال بل انت زرعۃ رواہ ابو داود وقال غیر النبی صلی اللہ علیہ وسلم اسم العاص وعزیز وعتلۃ وشیطان والحکم وغراب وحباب وشہاب وقال ترکت اسانیدہا للاختصار اور روایت ہے بشیر بن میمون تابعی سے کہ نقل کی اپنے چچا سے کہ اسامہ بن اخدری صحابی ہے کہ ایک شخص تھا کہ اسکو اصرم کہتے تھے وہ شخص بیچ جماعت کے کہ آئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم

کے پاس پس فرمایا اُسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا ہے نام تیرا کہا اُسنے کہ نام میرا اصرم ہے فرمایا آنحضرت نے بلکہ نام تیرا زرعہ ہے یعنی چونکہ اصرم مشتق صرم سے تھا
معنی قطع اور کاٹنے درخت کے ناخوش رکھا اُسکو آنحضرت نے اور اُسکے بدلے زرعہ نام رکھا کہ زراعت سے ہے مشعر جود اور خیر اور برکت کو نقل کی یہ ابوداؤد نے یعنی
بطریق تعلیق کے اور کہا اور تغیر کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نام عاص کو کہ مخفف عاصی کا ہے دلالت کرتا ہے عصیان اور عدم اطاعت و انقیاد پر اور شعار مومن کا اطاعت
و انقیاد ہے اور تغیر کیا نام عزیز کو یعنی اسلئے کہ عزیز اسمائے الٰہی سے ہے پس لائق یہ ہے کہ کہا جاوے عبد العزیز اسلئے کہ دلالت کرتا ہے عزت اور غلبہ پر اور داب بندوں کا
ذلت اور خضوع اور نرمی ہے اور اسی طرح نہیں لائق ہے کہ نام رکھا جاوے حمید اسلئے کہ وہ اسماء و صفات الٰہی سے ہے بوجہ مبالغہ کے پس نہ نام رکھا جاوے مگر
عبد الحمید اور اسی طرح کریم اور مانند اسکے کے اور تغیر کیا عتلہ کو یعنی اسلئے کہ معنے اُسکے غلظت و شدت کے ہیں اور مومن موصوف ہے ساتھ لین جانب اور خفض جناح کے
اور تغیر کیا نام شیطان کو اور حکم کو یعنی اسلئے کہ حکم مبالغہ حاکم کا ہے اور حاکم حقیقی اللہ تعالیٰ ہی ہے اور نہیں حکم مگر اُسی کا پس جبکہ آنحضرت نے تغیر کیا ابو الحکم کو جیسیکہ
اوپر گذرا تو حکم بطریق اولیٰ تغیر کے ہے اور تغیر کیا نام غراب کو یعنی اسلئے کہ غراب کہ جسکو کوا کہتے ہیں پلید تر ہے جانوروں میں کہ مردار و نجاست کھاتا ہے اور اسلئے
کہ معنے اُسکے دوری کے ہیں اور تغیر کیا نام حباب کو یعنی اسلئے کہ حباب نام شیطان کا ہے اور سانپ کو بھی کہتے ہیں اور تغیر کیا نام شہاب کو یعنی اسلئے کہ آگ کے بھڑکتے شعلہ کو
شہاب کہتے ہیں اور ہانکے جاتے ہیں ساتھ اُسکے شیاطین اور ظاہر یہ ہے کہ اگر شہاب اضافت کیا جاوے طرف دین کے یعنی شہاب الدین نام رکھیں تو مکروہ اور کہا ابوداؤد
کہ ترک کی میں نے اسنادوں حدیثوں کی کہ جنمیں تغیر ان ناموں کا واقع ہے واسطے اختصار کے **وعن** اَبِی مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ لِاَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ اَوْقَالَ
اَبُوْعَبْدِ اللّٰہِ لِاَبِیْ مَسْعُوْدٍ مَا سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فِیْ زَعَمُوْا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ بِئْسَ
مَطِیَّۃُ الرَّجُلِ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَقَالَ اِنَّ اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ حُذَیْفَۃُ اور روایت ہے ابی مسعود انصاری سے کہا واسطے ابی عبد اللہ کے یا کہا ابو عبد اللہ نے واسطے ابی مسعود کے یعنی
شک ہے کسی راوی کو اسمیں کیا سنا ہے تو نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے بیچ زعموا کے کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے بری سواری مرد کی ہے یعنی
زعموا نقل کی یہ ابوداؤد نے اور کہا کہ تحقیق ابو عبد اللہ کہ مذکور ہوا کنیت حذیفہ بن الیمان کی ہے کہ کبار صحابہ سے تھے **ف** بیچ زعموا کے یعنی بیچ حق اس لفظ کے اور معنے
اسکے کہ نسبت زعم کی کرتے ہیں طرف لوگوں کے کہ کہتے ہیں زعموا کذا و زعم فلان کذا اور زعم ساتھ پیش اور زبر کے قریب معنے ظن کے ہے کذا فی النہایۃ اور صراح
میں لکھا ہے کہ زعم کے معنے کہنا اور کہا کہ زعم قول بے صحت و بے اعتماد کو کہتے ہیں اور قاموس میں کہا کہ زعم ساتھ پیش زا اور زبر اور زیر اسکے قول اور اطلاق ہوتا ہے
اوپر باطل اور صدق و کذب کے اور اکثر اس چیز میں کہا جاتا ہے کہ اسمیں شک ہے پس ایک صحابی نے دوسرے صحابی سے پوچھا کہ آنحضرت نے زعموا کے حق میں کیا فرماتے
تھے اور بری سواری الخ تشبیہ دی لفظ زعموا کو کہ متکلم ابتدا کلام میں لاتا ہے پہنچنے کے سبب سے غرض کو کہ رکھتا ہے ساتھ سواری کے اسپر سوار ہو کر منزل المقصود کو
پہونچتے ہیں اور ادا حاجت کرتے ہیں پس فرماتے ہیں زعموا بری سواری ہے اور مقصد ... پس ... کلام ... اور ... ملا ... اور نہ ... ہے
... اسلئے کہ زعم ... حدیث ... کلام میں کہتے ہیں کہ ... سند اور ثبوت نہ رکھے ... بلکہ ... گمان ... رہتا ہے لیکن روایت و حکایت
... کرے ... بغیر اعتماد و یقین کے روایت کریں اور اسلئے ... ہے اور وہ ... میں ... نسبت ... کی کہ
... فلان کذا ... یقین رکھتا ہو ساتھ ... دروغ گوئی ... اور چاہئے کہ لوگ سکے جھوٹ ... ہیں اور ... دنیا ... میں ... کے ... درست
... **وعن** حُذَیْفَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاتَقُوْلُوْا مَاشَاءَ اللّٰہُ وَشَاءَ فُلَانٌ وَلٰکِنْ قُوْلُوْا مَاشَاءَ
اللّٰہُ ثُمَّ شَاءَ فُلَانٌ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ مُنْقَطِعًا قَالَ لَاتَقُوْلُوْا مَاشَاءَ اللّٰہُ وَشَاءَ مُحَمَّدٌ وَقُوْلُوْا مَاشَاءَ اللّٰہُ وَحْدَہٗ رَوَاہُ فِیْ
شَرْحِ السُّنَّۃِ اور روایت ہے حذیفہ سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نکہو تم جو کچھ چاہا اللہ اور چاہا فلانے یعنی وہی ہوگا اسلئے کہ اسمیں برابر کرنا ہے بندہ کا
ساتھ اللہ کے ہوتا ہے ... مشیت میں ... کہو یعنی اگر سوا اللہ تعالیٰ کے کسی اور کیطرف نسبت مشیت کی کرنی ہے منظور ہو تو اسطرح کہو جو چاہا ہے اللہ

ف

پھر چاہے فلانا یعنے تابعیت مشیت اللہ تعالےٰ کی مفہوم ہو نقل کی یہ احمد اور ابوداؤد نے اور ایک روایت میں آیا ہی بطریق انقطاع کے یعنے سند متصل نہیں اسکی کہ فرمایا نہ کہو جو چاہے اللہ اور چاہے محمد اور کہو جو چاہے اللہ اکیلا یعنے خواہ چاہے غیر اسکا نہ چاہے لیکن منافی نہیں ہی اور یکی روایت کے جس میں جو ما شاء اللہ ثم شاء فلان کا ہی نقل کی یہ بغوی نے شرح سنہ میں **وعنه** عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُولُوا لِلْمُنَافِقِ سَيِّدٌ فَإِنَّهُ إِنْ يَكُ سَيِّدًا فَقَدْ أَسْخَطْتُمْ رَبَّكُمْ رَوَاهُ أَبُوْ دَاؤُدَ اور روایت ہی حذیفہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہ کہو منافق کو سید اسلئے کہ اگر ہو وہ سید تو تحقیق ناخوش کیا تم نے پروردگار اپنے کو نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** اگر ہووہ سید یعنے سردار کسی قوم کا یا صاحب غلام اور لونڈی کا اور اموال کا تو اسکے سید کہنے سے اللہ تعالیٰ غضب ہوتا ہی اسلئے کہ اس میں تعظیم اسکی ہوتی ہی اور وہ مستحق تعظیم کا ہی نہیں اور جس صورت میں وہ سردار ہوگا نہیں تو مع ذلک جھوٹ اور نفاق بھی ہوگا اور ظاہر یہ ہی کہ کافر اور فاسق بھی اس حکم منافق میں ہو ولیکن منافق کو اسلئے ذکر کیا کہ چونکہ کفر اسکا پوشیدہ ہی تعریف و تملق اسکے لئے محتمل تھی پس نہی کی اسکو سید کہنے سے شروع **الفصل الثالث**

فصل تیسری **عن** عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ شَيْبَةَ قَالَ جَلَسْتُ إِلَى سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فَحَدَّثَنِيْ أَنَّ جَدَّهُ حَزْنًا قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا اسْمُكَ قَالَ اسْمِيْ حَزْنٌ قَالَ بَلْ أَنْتَ سَهْلٌ قَالَ مَا أَنَا بِمُغَيِّرٍ اسْمًا سَمَّانِيْهِ أَبِيْ قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ فَمَا زَالَتْ فِيْنَا الْحُزُوْنَةُ بَعْدُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہی عبد الحمید بن جبیر بن شیبہ سے کہ کہا بیٹھا تھا میں پاس سعید بن مسیب کے پس بیان کی سعید نے مجھ سے یہ کہ دادا اسکا نام اسکا حزن تھا آیا پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا حضرت نے کیا ہی نام تیرا کہا نام میرا حزن ہی فرمایا بلکہ نام تیرا سہل ہی کہا میں نے کہ نہیں بدلنے والا ہوں نام کو کہ رکھا ہی اسکو باپ میرے نے کہا سعید بن مسیب نے پس ہمیشہ رہی یہی سختی خاندان ہمارے کے سختی اب تک نقل کی یہ بخاری نے **ف** حزن زمین سخت کو کہتے ہیں اور سہل نرم کو یعنے نرم اور چونکہ اسنے نام بدلنا قبول نہ کیا سو حضرت کا فرمایا اور باپ کے رکھے نام پر رہنے دیا بشومی اسکی کے اسکے خاندان میں سختی باقی رہی اور غالبا یہ قبول نہ کرنا انکا ابتداء ہجرت میں تھا کہ جب یہ ہجرت کرکر اسلام کے لئے آئے تھے اور ہنوز ساتھ صحبت اور بصدق ایمان اور تہذیب اخلاق کے مشرف نہوئے تھے **وعن** أَبِيْ وَهْبٍ الْجُشَمِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَمَّوْا بِأَسْمَاءِ الْأَنْبِيَاءِ وَأَحَبُّ الْأَسْمَاءِ إِلَى اللّٰهِ عَبْدُ اللّٰهِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَأَصْدَقُهَا حَارِثٌ وَهَمَّامٌ وَأَقْبَحُهَا حَرْبٌ وَمُرَّةُ رَوَاهُ أَبُوْ دَاؤُدَ اور روایت ہی ابی وہب جشمی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نام رکھو ساتھ ناموں انبیا کے اور بہتر ناموں میں طرف اللہ کے عبد اللہ اور عبد الرحمن ہیں اور مانند انکے مثل عبد الرحیم اور عبد الکریم اور مانند انکے کے اور خوب سچے ناموں میں یعنے مطابق واقع کے حارث اور ہمام اور بدتر ناموں سے حرب ہی اور مرہ کہ معنی لڑنے اور تلخی کے ہیں نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** ساتھ ناموں انبیا کے یعنے نہ ملائکہ کے اور نہ ناموں جاہلیت کے مانند کلب اور حمار اور عبد شمس اور مانند انکے اور حارث کے معنی ہیں کسب کرنے والا اور ہمام ہم سے ہی معنی قصد و ارادہ کے اور کوئی شخص کسب و ہم سے خالی نہیں اسلئے انکو خوب سچا فرمایا **باب البیان والشعر** یہ باب ہی بیان اور شعر کے **ف** بیان کے معنے اصل میں کشف اور ظہور اور وضوح کے ہیں اور صراح میں لکھا ہی کہ بیان سخن کشادہ گفتن اور فصاحت یقال فلان بین یعنے فصیح و فصیح کلام اور شعر لغت میں بمعنی دانائی اور زیرکی ہی شاعر بمعنی دانا اور زیرک کے اور اصطلاح میں شعر کہتے ہیں کلام موزون مقفی کو بنیت والے نے قصد موزونیت اسکے کا کیا ہو پس جو کہ قرآن و حدیث میں موزون واقع ہوا ہی مقصود بالذات نہیں شروع **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَدِمَ رَجُلَانِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَخَطَبَا فَعَجِبَ النَّاسُ لِبَيَانِهِمَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا آئے دو شخص جانب مشرق سے پس کلام آپس میں کیا خوب فصاحت و بلاغت سے پس تعجب کیا لوگوں نے بسبب بیان و فصاحت انکی کے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بعضا بیان البتہ سحر ہوتا ہی نقل کی یہ بخاری نے **ف** یہ آنحضرت نے اسوقت فرمایا تھا کہ ایک جماعت بنی تمیم کی جانب مشرق سے آئی تھی اور انمیں دو شخص تھے ایک کا نام حصین بن بدر تھا اور لقب اسکا زبرقان تھا اور دوسرے کا نام عمرو بن اہتم سو زبرقان نے اپنے فضائل کو اپنی فصاحت سے فخر اپنا بیان کیا کہ یا رسول اللہ میں سردار ایسا ہوں اور عمرو اس بات کو جانتا ہی عمرو نے نہایت فصاحت و بلاغت سے جواب اسکا دیا اسطرح کی بیان اسکی بیان کرنے لگا زبرقان نے کہا یا رسول

یہ فضائل سے جاتا ہے اور خلاف اس چیز کے کہ کیا اعتقاد رکھتا ہے لیکن بسبب حسد کے اسطرح کہتا ہے بسبب اسکے حضرت نے فرمایا کہ بعضا بیان سحر ہے یعنے حکم سحر کا رکھتا ہے یعنے تغیر حال اور پھیرنے دلوں کے کہ جیسے کہ سحر آدمی کو ایک حال سے طرف دوسرے حال کے پھیر دیتا ہے ایسا ہی بعضا بیان پھیر دیتا ہے اور اسمین اختلاف ہے کہ یہ کلام حضرت نے بیچ برائی بیان کے فرمایا یا اسکی تعریف مین اور ظاہر تر یہ ہے کہ محتمل دونون وجھونکو ہے اور معنے یہ ہین کہ بعضا بیان مانند سحر کے ہے بیچ مائل کرنے والون کے اور ماہر کرنے کے لانے سے مثل اسکے اور یہ محمود ہے اگر حق مین ہو اور مذموم ہے اگر باطل مین ہو جیسکہ حدیث مین آیا ہے الشعر ہو کلام فحسنہ حسن وقبیحہ قبیح ۞ **وعن** اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكْمَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی بن کعب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بعضے شعر حکمت ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے یعنے تمام شعر برے نہین ہوتے بلکہ بعضے ان مین فایدہ کے بھی ہوتے ہین ۞ **وعن** ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَكَ الْمُتَنَطِّعُوْنَ قَالَهَا ثَلٰثًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہلاک ہوے وہ شخص کہ مبالغہ کرتے ہین کلام مین فرمایا حضرت نے اس کلمہ کو تین بار نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنے تکلف کرتا کلام کرنے مین اور مقید ہونا ساتھ عبارت آرائی کے بطریق ریا اور تصنع اور خوشامد لوگون کے اور متوجہ کرنے انکے کے اپنی طرف برا ہے ۞ **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصْدَقُ كَلِمَةٍ قَالَهَا الشَّاعِرُ كَلِمَةُ لَبِيْدٍ اَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سچا کلمہ کہ کہا اسکو شاعر نے کلمہ لبید کا ہے کہ یہ وہ ہے خبردار ہو ہر چیز سوائے اللہ کے فانی ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** لبید صحابی تھے اور جاہلیت اور اسلام مین معزز و مکرم رہے اور ایک سو ستاون برس کی عمر انکی ہوئی تھی ۞ **وعن** عَمْرِو بْنِ الشَّرِيْدِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَدِفْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ هَلْ مَعَكَ مِنْ شِعْرِ اُمَيَّةَ بْنِ اَبِي الصَّلْتِ شَيْءٌ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ هِيْهِ فَاَنْشَدْتُهُ بَيْتًا فَقَالَ هِيْهِ ثُمَّ اَنْشَدْتُهُ بَيْتًا فَقَالَ هِيْهِ حَتّٰى اَنْشَدْتُهُ مِائَةَ بَيْتٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عمرو بن شرید سے کہ نقل کی انہون نے اپنے باپ سے کہ کہا پیچھے بیٹھا مین حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سواری پر ایک دن پس فرمایا کیا یاد ہے تجکو بیتون امیہ بن ابی صلت سے کچھ کہا مین نے کہ ہان یاد ہین مجھے فرمایا کہ ہان پڑھ پس پڑھی مین نے ایک بیت پس فرمایا اور بھی پڑھ ایک بیت پھر پڑھی مین نے ایک بیت پس فرمایا کہ ہان پڑھ کوئی اور بیت یہان تک کہ پڑھین مین نے سو بیتین نقل کی یہ مسلم نے **ف** ظاہر یہ ہے کہ بار بار آنحضرت طلب یا فرمائش کی کرتے تھے اور وہ پڑھتا تھا اور امیہ بن ابی الصلت ایک شخص تھا ثقیف مین کہ عہد جاہلیت مین [illegible] تھا اور عبادت اور دینداری کی باتین کرتا تھا اور ایمان بعث و روز قیامت پر رکھتا تھا اور اشعار پر حکمت اور نصیحت کہتا تھا [illegible] فرمایا [illegible] شعرہ وکفر قلبہ اور حریص تھا اوپر پوچھنے اور جاننے خبر کے اور صفت پیغمبر آخر الزمان کے اہل کتاب سے اور گمان رکھتا تھا کہ پیغمبر آخر الزمان مین ہونگا [illegible] مین ہونگے اور صفات آنحضرت کی تفصیل جانین پھر گیا اس طریق سے اور حسد و عناد اختیار کیا اور کہا جاتا ہے کہ [illegible] کتاب وفا مین لکھا ہے کہ وہ جو علامات نبوت آنحضرت کے سنتا تھا آرزو کرتا تھا [illegible] اور خدمت [illegible] نبوت آنحضرت کا [illegible] پھر گیا اور راہ شقاوت اختیار کی اور اس سے معلوم ہوا کہ سننا اس شعر کا کہ اسمین علم و حکمت ہو سنت ہے اگرچہ کہنے والا اسکا کافر و فاسق ہو ۞ **وعن** جُنْدُبٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِيْ بَعْضِ الْمَشَاهِدِ وَقَدْ دَمِيَتْ اِصْبَعُهُ فَقَالَ هَلْ اَنْتِ اِلَّا اِصْبَعٌ دَمِيْتِ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَا لَقِيْتِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے جندب سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے بیچ بعضی لڑائیون کے اور حال آنکہ خون آلودہ ہوئی انگلی حضرت کی پس فرمایا نہین تو مگر انگلی کہ خون آلودہ ہوئی اور بیچ راہ خدا کے ہے وہ چیز کہ دیکھی تونے اور پیش آئی تجکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** منقول ہے کہ جب انگلی حضرت کی غزوہ احد مین زخمی ہوئی تو خطاب اسکو فرمایا بطریق استعارہ کے یا حقیقۃ کے درحالیکہ تسلی دیتے تھے اسکو اور معنی یہ ہین کہ یہ زخم و خون آلودگی سہل ہے تجھ پر اسلئے کہ تو نہین مبتلا ہوئی ساتھ کسی چیز کے یعنے ہلاک و قطع کے سوائے اسکے نہین کہ خون آلودہ ہوئی ہے تو اور یہ بھی ضائع نہین بلکہ بیچ راہ خدا اور رضا اسکی کے ہے ثواب ملیگا اسپر جیسکہ کہا وفی سبیل اللہ ما لقیت

اور اسمین تلقین ہی راست کو کہ اگر زخم وغیرہ راہ خدا مین پہونچے تو صبر کرین اور یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ شعر پڑھنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منزہ ہین آپ سے اور متصور نہین ہی صدور اسکا حضرت سے اسلئے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وما علمناہ الشعر اور جواب اسکا یہ ہی کہ کہنے والے نے قصد موزونیت کا کیا ہو جیسے کہ اوپر معلوم ہوا اور صدور اس قول کا آنحضرت سے بغیر قصد موزونیت کے ہی اور بعضون نے کہا کہ یہ قبیلہ رجز سے ہی اور اسکو داخل شعر کے نہین رکھتے ہین اور طیبی نے کہا کہ جو کوئی بطریق ندرت کے کبھی شعر کہے وہ شاعر نہین ہی اور مراد قول سبحانہ سے وما علمناہ الشعر یہ ہی کہ وہ شاعر نہین ہی ع ح **وعن** الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ قُرَيْظَةَ لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ اهْجُ الْمُشْرِكِينَ فَإِنَّ جِبْرِيلَ مَعَكَ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِحَسَّانٍ أَجِبْ عَنِّي اللّٰهُمَّ أَيِّدْهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی براء سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دن قریظہ کے اسلئے حسان بن ثابت [illegible] بیشک [illegible] بیچ القاء و الہام مضامین کے اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے واسطے حسان کے جواب [illegible] طرف سے [illegible] مجکو یا الٰہی تائید کر اور قوت دے حسان کو ساتھ جبرئیل کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** دن قریظہ کے یعنی [illegible] فرقہ [illegible] ایک [illegible] مدینہ [illegible] حضرت [illegible] محاصرہ کیا تھا بعد غزوہ خندق کے اور حسان بن ثابت [illegible] بڑے شعراء اسلام سے [illegible] انکی ہوئی [illegible] اور ساٹھ برس اسلام میں ع ح **وعن** عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اهْجُوا قُرَيْشًا فَإِنَّهُ أَشَدُّ عَلَيْهِمْ مِنْ رَشْقِ النَّبْلِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہی عائشہؓ سے کہ تحقیق فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہجو کرو قریش کی پس تحقیق ہجو بہت سخت ہوتی ہی اوپر انکے پھینکنے تیر کے سے نقل کی یہ مسلم نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہی ہجو کرنی کافرون کی اور [illegible] چاہئے کہ ہجو کرین انکی بعد ہجو کرنے انکی کے مسلمانون کی اور آپ سے پہلے ہجو انکی نکرین تا باعث ہجو مسلمانون کی نہو بموجب فرمانے اللہ تعالیٰ کے ولا تسبوا الذین یدعون من دون اللہ فیسبوا اللہ عدوا بغیر علم **وعنها** قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِحَسَّانٍ إِنَّ رُوحَ الْقُدُسِ لَا يَزَالُ يُؤَيِّدُكَ مَا نَافَحْتَ عَنِ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ وَقَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ هَجَاهُمْ حَسَّانُ فَشَفَى وَاشْتَفَى رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عائشہؓ سے کہا سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے واسطے حسان کے کہ تحقیق جبرئیل ہمیشہ تائید کرتا ہی تیری جبتک کہ مقابلہ کرتا ہی تو اللہ اور رسول کیطرف سے یعنی مشرکون کی ہجو کا جواب دیتا ہی اور ذکر کرتا ہی اور کہا حضرت عائشہؓ نے کہ سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے ہجو کی کفار کی حسان نے پس شفا دی مسلمانون کو اور شفا پائی آپ یعنی تشفی ہوئی نقل کی یہ مسلم نے **وعن** الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْقُلُ التُّرَابَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ حَتَّى اغْبَرَّ بَطْنُهُ يَقُولُ وَاللّٰهِ لَوْلَا اللّٰهُ مَا اهْتَدَيْنَا وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا فَأَنْزِلَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا وَثَبِّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا إِنَّ الْأُلَى قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا إِذَا أَرَادُوا فِتْنَةً أَبَيْنَا يَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهُ أَبَيْنَا أَبَيْنَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی براء سے کہا کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اٹھاتے مٹی خندق کی یعنی جس زمانہ مین خندق کھودی جاتی تھی غزوہ احزاب مین [illegible] کاروبار مین مشغول رہتے تھے کہ مٹی اٹھا اٹھا کر پھینکتے تھے یہان تک کہ غبار آلودہ ہوا تھا پیٹ حضرت کا فرماتے یعنی پڑھتے یہ رجز کہ عبداللہ بن رواحہ سے ہی قسم ہی خدا کی اگر نہوتی ہدایت اللہ کی تو نہ راستہ پاتے ہم اور نہ صدقہ دیتے ہم اور نہ نماز پڑھتے ہم پس اوتار ای اللہ آرام اور آہستگی ہم پر اور ثابت رکھ قدم ہمارے اگر ملین ہم دشمنان دین سے تحقیق ان کفار مکہ نے زیادتی کی ہم پر جبکہ جب ارادہ کرتے ہین وہ فتنہ کا یعنی کفر کے طرف پھیرنیکا انکار کرتے ہین ہم بلند کرتے تھے آنحضرت ساتھ ان بیتون کے آواز اپنی خصوصاً لفظ ابینا ابینا پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** بہا کی ضمیر پھرتی ہی طرف کلمہ ابینا کے اور اول ابینا کی لفظ قائلا مقدر ہی اور مکرر کہتے تھے اسکو واسطے تاکید اور تلذذ او ہنا فی اور دونکی سلمانون اور کافرون سے اور کہا طیبی نے کہ پھرتی ہی ضمیر بہا کی طرف بیتون کے اور ابینا ابینا حال ہی یعنی خصوص ساتھ لفظ ابینا ابینا کے ع **وعن** أَنَسٍ قَالَ

جَعَلَ الْمُهَاجِرُوْنَ وَالْاَنْصَارُ يَحْفِرُوْنَ الْخَنْدَقَ وَيَنْقُلُوْنَ التُّرَابَ وَهُمْ يَقُوْلُوْنَ نَحْنُ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا مُحَمَّدًا عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِيْنَا اَبَدًا يَقُوْلُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُجِيْبُهُمْ اَللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ اِلَّا عَيْشُ الْاٰخِرَةِ فَاغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے انس سے کہا شروع کیا مہاجروں اور انصار نے کھودنا خندق کا اور اٹھانا مٹی کا اور وہ پڑھتے تھے اس جز کو ہم ہیں وہ لوگ کہ بیعت کی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے جہاد پر جبتک کہ باقی رہیں ہم ہمیشہ فرماتے تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم حالانکہ جواب دیتے تھے انکو ساتھ ان کلمات کے یا الٰہی نہیں زندگی مگر زندگانی آخرت کی پس بخش انصار و مہاجرین کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اسمیں تسلی دی ہے انکو کہ صبر کریں مشقت پر مانند قول اللہ تعالے کے وما الحیوۃ الدنیا الا متاع الغرور الخ

وعن اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَنْ يَّمْتَلِئَ جَوْفُ رَجُلٍ قَيْحًا يَرِيْهِ خَيْرٌ مِّنْ اَنْ يَّمْتَلِئَ شِعْرًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ بھرنا پیٹ ایک شخص کا پیپ سے کہ خراب کرے پیٹ اسکے کو بہتر ہے بھرنے پیٹ کے سے شعر مذموم سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یا تو مراد شعر سے وہ شعر ہے کہ ہمیشہ مستغرق رہے اسطرح کہ قرآن اور ذکر خدا اور علوم شرعیہ ست باز رہے پس اس صورت میں ہر طرح کا شعر برا ہے اور یا مراد شعر بد مضمون ہے کہ مشتمل ہو اوپر فحش اور کفر اور معانی ناشائستہ کے

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهٗ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَدْ اَنْزَلَ فِي الشِّعْرِ مَا اَنْزَلَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ يُجَاهِدُ بِسَيْفِهٖ وَلِسَانِهٖ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَكَاَنَّمَا تَرْمُوْنَهُمْ بِهٖ نَضْحَ النَّبْلِ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَفِي الْاِسْتِيْعَابِ لِابْنِ عَبْدِ الْبَرِّ اَنَّهٗ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَاذَا تَرٰى فِي الشِّعْرِ فَقَالَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ يُجَاهِدُ بِسَيْفِهٖ وَلِسَانِهٖ روایت ہے کعب بن مالک سے یہ کہ انہوں نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ اللہ تعالے نے نازل کی بیچ حق شعر کہنے کے وہ چیز کہ نازل کی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق مومن جہاد کرتا ہے ساتھ تلوار اپنی کی اور زبان اپنی کی قسم ہے اس ذات کی کہ جان میری بیچ ہاتھ اسکے ہے گویا کہ مارتے ہو کفار کو ساتھ شعر کے مانند مارنے تیر کے نقل کی یہ شرح السنہ میں اور مذکور ہے کتاب استیعاب میں کہ ابن عبد البر کی ہے یہ کہ کعب نے کہا یا رسول اللہ کیا حکم فرماتے ہو بیچ شعر کے اچھا ہے یا برا پس فرمایا آنحضرت نے تحقیق مومن جہاد کرتا ہے ساتھ تلوار اپنی کے اور زبان اپنی کے **ف** لکھا ہے علما نے کہ تین شخص ممتاز شعرائے اسلام سے تھے حسان بن ثابت اور عبد اللہ بن رواحہ اور کعب بن مالک ڈراتے تھے کافروں کو ساتھ لڑائی اور جہاد کے اور ڈالتے تھے رعب بیچ دل انکے اور حسان طعن کرتے تھے بیچ نسب انکے اور عبد اللہ بن رواحہ توبیخ و سرزنش کرتے تھے انکو کفر پر پس کعب نے بقصد شکایت کے بیچ شعر کے اور تاسف کے اوپر حال اپنے کے عرض کیا حضرت سے کہ اللہ تعالے نے بیچ مذمت شعر کے یہ آیت اتاری والشعراء یتبعھم الغاوٗن حضرت نے فرمایا کہ شعر اگر ہجو کفار کی اور تائید دین اسلام کی کرے میں حکم جہاد کا رکھتا ہے ایسا شعر کہنا مذموم نہیں ہے اور کہنے والا ایسے شعروں کا بیچ اس آیت میں مذکورہ میں داخل نہیں چنانچہ اسلئے استثنا کیا ہے اللہ تعالے نے اس کو ساتھ قول اپنے کے الا الذین امنوا وعملوا الصالحات وذکروا اللہ کثیرا الخ اور فرمایا آنحضرت نے بیچ بیان ہونے ہجو کفار کے بیچ حکم جہاد کے والذی نفسی بیدہ الخ

وعن اَبِيْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحَيَاءُ وَالْعِيُّ شُعْبَتَانِ مِنَ الْاِيْمَانِ وَالْبَذَاءُ وَالْبَيَانُ شُعْبَتَانِ مِنَ النِّفَاقِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ انہوں نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے حیا اور زبان بستگی یعنی بات سے دو شاخیں ہیں ایمان سے اور فحش گوئی اور بکواس بیفائدہ دو شاخیں ہیں نفاق سے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** حیا کا شاخ ہونا ایمان کا ظاہر ہے اور ذکر اسکا کتاب الایمان میں ہو چکا ہے اور ہونا زبان بستگی کا شاخ ایمان کی اور ہونا فحش گوئی اور بکواس بیفائدہ کا شاخ نفاق کی بسبب اسکے ہے کہ مومن بسبب حیا اور انکسار اور مسکینی اور شغل عبادت اور اصلاح باطن کی فرصت نہیں رکھتا ہے تقریر و بیان کی اور جز ہونا ہے ثابت کرنے مدعا و مراد کے بر وجہ مبالغہ اور تیزی زبان کے اور تقوت کرتا ہے بری باتوں سے بخلاف منافق کے کہ فحش گو ہوتا ہے اور دلیر ہوتا اور ہوتا ہے اوپر بیان اور تیز زبانی کے

وعن اَبِيْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَحَبَّكُمْ اِلَيَّ وَاَقْرَبَكُمْ مِنِّيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَحَاسِنُكُمْ اَخْلَاقًا وَاِنَّ اَبْغَضَكُمْ اِلَيَّ وَ

أَبْعَدَكُمْ مِنِّي مَسَاوِيْكُمْ أَخْلَاقًا الثَّرْثَارُوْنَ الْمُتَشَدِّقُوْنَ الْمُتَفَيْهِقُوْنَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهٗ عَنْ جَابِرٍ وَفِيْ رِوَايَتِهٖ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ عَلِمْنَا الثَّرْثَارُوْنَ وَالْمُتَشَدِّقُوْنَ فَمَا الْمُتَفَيْهِقُوْنَ قَالَ الْمُتَكَبِّرُوْنَ اور روایت ہے ابی ثعلبہ خشنی سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق محبوب ترین تمہاری طرف میرے اور بہت نزدیک تمہارے مجھسے دن قیامت کے بہت خوش اخلاق تمہارے ہیں اور تحقیق دشمن ترین تمہارے طرف میرے اور دور ترین تمہارے مجھسے بداخلاق تمہارے ہیں کہ وہ ہیں بہت کلام کرنیوالے تکلف کرکر اور خلاف حق کے اور فراخی کرنیوالے کلام میں بغیر احتیاط کے اور تشقیق نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں اور روایت ہے ترمذی سے مانند اسکے جابر سے اور بیچ ایک روایت ترمذی کے یون ہے کہ عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ تحقیق جانا ہمنے ثرثارون اور متشدقون کو پس کون ہیں متفیہقون فرمایا تکبر کرنیوالے **ف** یعنی کہتے ہیں فراخ کرنے منہ کو اور منہ بھر کر کلام کرنے کو جیسے متکبر بولتے ہیں پس چونکہ اس طرح کا کلام بسبب تکبر کے کرتے ہیں تفسیر کیا متفیہقون کو ساتھ متکبرین کے بعلاقہ لزوم کے اور اس سے معلوم ہوا کہ بکواس بیفائدہ ملکونی اور تقریرین بنابنا کر یہ ہین مذموم و مکروہ ہین لیکن جو کچھ کہ خطبوں میں ہیں اور وعظوں میں بہ نیت تاثیر کے دلوں میں اور نرم کرنے دلوں کے اور متوجہ کرنے کے طرف طاعتوں کے کرتے ہین مکروہ نہین لیکن ہمین ہی موافق سمجھ لوگوں کے کلام کرین بہ نیکہ دقائق اعراب کا اور مشکل لغت بولیں جو ہمانے ان کے چھوں نکلیں یہ بھی اچھا نہیں ہے **وعن** سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَخْرُجَ قَوْمٌ يَأْكُلُوْنَ بِأَلْسِنَتِهِمْ كَمَا تَأْكُلُ الْبَقَرَةُ بِأَلْسِنَتِهَا رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ نکلے گی ایک قوم کہ کھاوے گی ساتھ زبانوں اپنی کے جیسے کہ کھاتی ہے گائے ساتھ زبان اپنی کے نقل کی یہ احمد نے **ف** ساتھ زبانوں کے یعنے زبانوں کو وسیلہ کھانیکا کرینگے کہ تعریف و مذمت لوگوں کی کرینگے جھوٹی اور ظاہر کرینگے فصاحت و بلاغت تاکہ لوگوں کو جال میں پھانسیں اور حاصل کریں انسے دنیا اور خواہش نفسوں اپنے کی جیسے کہ کھاتی ہے گائے الخ یعنے جیسے وہ کھاتی ہے اپنی زبان سے اور تمیز نہیں کرتی بیچ چرنے چارے کے درمیان تر اور خشک اور شیرین و تلخ کے اسیطرح وہ لوگ کہ اپنی زبانوں کو وسیلہ مقاصد اپنے کا کیا ہے تمیز نہیں کرینگے درمیان حق و باطل اور حلال و حرام کے **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ الْبَلِيْغَ مِنَ الرِّجَالِ الَّذِيْ يَتَخَلَّلُ بِلِسَانِهٖ كَمَا تَتَخَلَّلُ الْبَاقِرَةُ بِلِسَانِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق اللہ تعالیٰ دشمن رکھتا ہے اس شخص کو کہ مبالغہ کرے فصاحت کلام میں وہ جو کھاوے ساتھ زبان اپنی کے یا پھیرے زبان اپنی کو گرد دانتوں کے یعنے از راہ مبالغہ بیچ اظہار بلاغت و بیان کے جیسے پھیرتی ہیں اور کھاتی ہیں چار پائے ساتھ زبانوں اپنی کے نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہے **ف** لیکن وہ کلام اچھا ہے کہ ہو بقدر حاجت کے اور موافق ہو ظاہر اسکا ساتھ باطن اسکے کے بموجب شریعت کے شرع **وعن** أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَرْتُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِيْ بِقَوْمٍ تُقْرَضُ شِفَاهُهُمْ بِمَقَارِيْضَ مِنَ النَّارِ فَقُلْتُ يَا جِبْرِيْلُ مَنْ هٰؤُلَاءِ قَالَ هٰؤُلَاءِ خُطَبَاءُ أُمَّتِكَ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے انس سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے گذرا میں اس رات کو کہ معراج کروائی گئی مجکو ایک قوم پر کہ کاٹے جاتے تھے ہونٹ انکے ساتھ مقراضوں آگ کے پس کہا میں نے اے جبرئیل کون ہیں یہ لوگ کہا یہ ہیں واعظ قوم تیری کے سو جو کہتے ہیں وہ چیز کہ آپ نہیں کرتے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے **ف** یعنے لوگوں کو نیک کام کرنے کو کہتے ہیں اور آپ نہیں کرتے اور برائی انکے نکرنے میں ہے اور کہنے میں برائی نہیں اگرچہ آپ نکریں چنانچہ اسلئے امر بالمعروف میں فعل شرط نہیں ہے اور اگر کریں تو بہتر ہے لیکن امر بالمعروف بغیر فعل کے تاثیر نہیں رکھتا شرح **وعن** أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَعَلَّمَ صَرْفَ الْكَلَامِ لِيَسْبِيَ بِهٖ قُلُوْبَ الرِّجَالِ أَوِ النَّاسِ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا

باب حفظ اللسان

تہ ہیں کہ انگلیان کانپین آنحضرت سے منقول ہی اسلئے کہ سنے نہین کرے اسمین کوشش بہت کہ اسپر واجب ہی اور اسپر

والغیبۃ والشتم

یہ باب ہی بیچ بیان محافظت زبان کے یعنی اس کلام سے کہ رکھنا چاہیے خصوصًا غیبت اور برا کہنا اسکا کہ نچاہیے اسکی غیبت کرنی اور برا کہنا

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** سَہْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ یَّضْمَنْ لِیْ مَا بَیْنَ لَحْیَیْہِ وَمَا بَیْنَ رِجْلَیْہِ اَضْمَنْ لَہُ الْجَنَّۃَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت ہی سہل بن سعد سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ضامن ہو واسطے میرے اور عہد کرے اور لازم پکڑے اپنے پر محافظت اس چیز کی کہ درمیان دونوں کلون اسکے کے ہی یعنی زبان اور دانت کہ زبان کو بچاوے کلام بیفائدہ اور بری سے اور دانتوں کو کھانے اور پینے حرام کے سے اور لازم پکڑے محافظت اس چیز کی کہ درمیان دونوں پانوں اسکے کے ہی یعنی ستر کو محفوظ رکھے زنا سے ضامن ہوں میں واسطے اسکے بہشت کا نقل کی یہ بخاری نے

ف یعنی وہ اول داخل ہوگا بہشت کے درجات عالی میں اور یہ ضمانت حقیقت میں پروردگار کیطرف سے ہی جیسا کہ اپنے فضل سے ضامن رزق بندوں کا ہوا ہی ویسا ہی وعدہ قوی جزاے اعمال کا بھی کیا ہی اور آنحضرت نایب اسکے ہیں ؛ ع ح **وعن** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَبْدَ لَیَتَکَلَّمُ بِالْکَلِمَۃِ مِنْ رِضْوَانِ اللّٰہِ لَا یُلْقِیْ لَہَا بَالًا یَرْفَعُ اللّٰہُ بِہَا دَرَجَاتٍ وَاِنَّ الْعَبْدَ لَیَتَکَلَّمُ بِالْکَلِمَۃِ مِنْ سَخَطِ اللّٰہِ لَا یُلْقِیْ لَہَا بَالًا یَہْوِیْ بِہَا فِیْ جَہَنَّمَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَہُمَا یَہْوِیْ بِہَا فِی النَّارِ اَبْعَدَ مَا بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بندہ البتہ بولتا ہی ساتھ ایک بات کے کہ اسمین رضامندی حق کی ہی نہین جانتا اس بات کی شان بلند کرتا ہی اللہ بسبب اسکے بڑے درجے یعنی بندہ نہین جانتا ہی قدر اسکی اور گمان کرتا ہی اسکو سہل و کم اعتبار حالانکہ وہ اللہ کے نزدیک بڑے رتبے کی ہوتی ہی اور تحقیق بندہ البتہ بولتا ہی ساتھ ایک بات کے کہ اسمین ناخوشی اللہ کی ہوتی ہی مضائقہ نہین جانتا اسکے کہنے میں اور سہل جانتا ہی اسکو گرتا ہی بسبب اسکے دوزخ میں نقل کی یہ بخاری نے اور بیچ اور روایت بخاری اور مسلم کے یہ الفاظ آئے ہیں کہ گرتا ہی بندہ بسبب اس بات کے آگ دوزخ میں گراؤ دور کہ مسافت درمیان مبدا اور منتہی کے دور تر ہی اس مسافت سے کہ درمیان مشرق اور مغرب کے ہی **ف** یعنی زبان کو نگاہ رکھنا چاہیے اور اسکے فعل کو آسان نہ جاننا چاہیے ایک بات کہ بندہ کی زبان سے نکلتی ہی اگرچہ آدمی اسکو آسان و سہل جانے اگر وہ بات حق ہی تو سبب بلندی درجات کی بہشت میں ہوتی ہی اور اگر بری ہی تو موجب گرنے کی درکات دوزخ میں ہوتی ہی ؛ ع ح **وعن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَقِتَالُہٗ کُفْرٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے برا کہنا مسلمان کا فسق ہی اور مار ڈالنا اسکا کفر ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

ف یہ تغلیظا تشدید ہی بیچ نہی کے مار ڈالنے مسلمانوں کے سے ۔۔۔ [illegible] کی ہی جیسے کہ حدیث المسلم من سلم المسلمون الخ دلالت اسپر رکھتی ہی یا مراد مار ڈالنا ہی بسبب اسلام کے کہ حلال و مباح جانے بسبب اسکے قتل اسکا اور یہ بے شک ہی کہ قتل مسلمان کا بسبب اسلام اسکے کے اور حلال و مباح جاننے کے کفر ہی ؛ ع ح **وعن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّمَا رَجُلٍ قَالَ لِاَخِیْہِ کَافِرٌ فَقَدْ بَاءَ بِہَا اَحَدُہُمَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابن عمر رضی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص کہے اپنے بھائی مسلمان کو کافر پس تحقیق پھرتا ہی ساتھ اس کلمہ کفر کے ایک ان دونوں کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

ف یعنی کہنے والا اس کلمہ کا یا وہ کہ جسکے حق میں کہا ہی اسلئے کہ اگر سچ کہا تو وہ خود شخص کافر ہی اور اگر جھوٹ کہا اور وہ کافر نہ تھا تو یہ کہنے والا کافر ہوتا ہی اسلئے کہ جب مومن کو کافر کہا تو ایمان کو کفر جانا اور دین اسلام کو باطل اعتقاد کیا اور کہا نووی نے کہ یہ حدیث ان حدیثوں میں سے ہی کہ گنا ہی انکو بعضے علما نے مشکلات سے بجہت اسکے کہ ظاہر اسکا مراد نہین ہی کیونکہ مذہب اہل حق کا یہ ہی کہ کفر کی نسبت نہ کیا جاوے مسلمان کو بسبب گناہوں کے مانند قتل و زنا کے اور کہنے اسکے اپنے بھائی کو کافر بغیر اعتقاد بطلان دین اسلام کے پس اس حدیث کی طرح تاویل کی گئی ہی ایک تو یہ کہ محمول ہی اوپر حلال جاننے ۔۔۔

ہیں اس صورت میں معنی یا بہا کے یہ ہونگے کہ رجوع کیا یہ بات اسکے کفر کی دوسرے یہ معنی ہیں کہ رجوع کرتی ہے اسپر معصیت تکفیر اسکی کے اور تیسرے یہ کہ یہ محمول ہے اوپر خوارج کے کہ کافر کہتے ہیں مومنین کو اور یہ ضعیف ہے اسلیے کہ مذہب صحیح و مختار اکثروں کے نزدیک یہ ہے کہ خوارج مانند تمام اہل بدعت کے کافر نکیے جاوین کہتا ہوں میں کہ یہ بیچ غیر حق روافض و خوارج زمانے ہمارے کے ہے اسلیے کہ وہ اعتقاد کرتے ہیں کفر اکثر صحابہ کبار کا بلکہ تمام اہل سنت وجماعت سے پس وہ کافر ہیں بلا نزاع اسی طرح **وعن** أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْمِي رَجُلٌ رَجُلًا بِالْفُسُوقِ وَلَا يَرْمِيهِ بِالْكُفْرِ إِلَّا ارْتَدَّتْ عَلَيْهِ إِنْ لَمْ يَكُنْ صَاحِبُهُ كَذٰلِكَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابی ذر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ تہمت کرے کوئی شخص کسی شخص کو فسق کی اور نہ تہمت کرے اسکو کفر کی مگر کہ پھر تا ہے کلمہ کفر و فسق کہنے والے پر اگر نہو یار اسکا ان میں کو وہ کلمہ کہا اس طرح نقل کی یہ بخاری نے **ف** یعنے فاسق و کافر نہیں یعنے اگر کسی غیر فاسق کو فاسق کہا آپ فاسق ہوا اور اگر کافر کہا اور وہ کافر نہیں ہے تو آپ کافر ہوا **وعنه** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَعَا رَجُلًا بِالْكُفْرِ أَوْ قَالَ عَدُوَّ اللّٰهِ وَلَيْسَ كَذٰلِكَ إِلَّا حَارَ عَلَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ذر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پکارے کسی شخص کو ساتھ کفر کے کہے دشمن خدا کے اور نہیں ہے وہ شخص اس طرح کا مگر رجوع کرتا ہے کفر یا عداوت اسپر یعنے آپ کافر اور دشمن خدا کا ہوتا ہے نقل کی یہ بخاری و مسلم نے **وعن** أَنَسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْتَبَّانِ مَا قَالَا فَعَلَى الْبَادِي مَا لَمْ يَعْتَدِ الْمَظْلُومُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے انس اور ابی ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو شخص گالی دینے والے آپس میں گناہ اس چیز کا کہ آپس میں کہے پہلے پر ہے یعنے دوسرا شخص کہ برا کہتا ہے اسکا گناہ بھی اول پر ہے کہ ظلم کیا اور دوسرا منتقم ہے اور وہ باعث ہوا اسکو برا کہنے پر جبتک کہ تجاوز نکرے مظلوم نقل کی یہ مسلم نے **ف** پس اگر تجاوز کی مظلوم نے حد سے اور زیادہ کیا تو ہوا برابر گناہ اسکا ابتدا کرنیوالے کے اور ایذا اسکی سے بہت ہوئی گناہ مظلوم کا زیادہ گناہ ابتدا کرنیوالے کے سے اور بعضوں نے کہا کہ جب تجاوز کرے تب نہیں ہوتا گناہ فقط ابتدا کرنیوالے پر بلکہ ہوتا ہے دوسرا بھی گنہگار بسبب تعدی کے **وعن** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْبَغِي لِصِدِّيقٍ أَنْ يَكُونَ لَعَّانًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں جائز واسطے صدیق کے یہ کہ ہووے بہت لعنت کرنے والا نقل کی یہ مسلم نے

ف صدیق صیغہ مبالغہ کا ہے بمعنی کثیر الصدق کے اور اصطلاح صوفیہ میں صدیقیت ایک مقام ہے بعد مقام نبوت کے چنانچہ آیہ کریمہ فاولئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین اشارہ ہے اسپر اور چونکہ صدق اور راستی شیوہ مرد کا ہے اور ایسے مقام میں ہوئی کہ بعد مقام نبوت کے ہے اور تمام انبیاء اسلیے مرحمت کے اور نزدیک کرنے والے گروہوں کے مبعوث ہیں لعنت کرنی کہ دور کرنا اور ہانکنا درگاہ رحمت سے ہے شان اسکی نہوا اور مقتضائے مقام صدیقیت کا نہیں اور اسلیے خصلت پسندیدہ اہل سنت وجماعت کی ترک کرنا لعن طعن کا ہے کہ کسیکو لعنت نکریں اگرچہ مستحق اسکا ہو اور اپنی زبان کو ساتھ اسکے آلودہ نکریں اور تضییع وقت ساتھ اسکے نکریں اور ساتھ لعنت کرنے کے اپنی خو کو خراب نکریں چونکہ ملعون ہو نزدیک خدا کے کیا حاجت کہ اور کوئی اسکو لعنت کرے مگر جائز ہے اسپر کہ قرینہ قطعی صادق نہ ہو کہ مرنے اسکے کے کفر پر رکھا جانا چاہیے کہ لعنت دو قسم پر ہے ایک تو ہانکنا اور دور کرنا رحمت الٰہی سے اور ناامید مطلق کرنا ہے فضل نامتناہی اسکے سے یہ تو مخصوص کافروں کے لئے ہے اور دوسرے دوری اور محرومی مقام قرب و رضائے حق سے [illegible] [illegible] سے آور دوسرے [illegible] [illegible] اسکی غائبانہ اسحال میں کہ [illegible] **وعن** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى [illegible] الْغِيبَةُ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ ذِكْرُكَ أَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ قِيلَ أَفَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ

دن قیامت کے نقل کی یہ مسلم نے **ف** گواہی دینے والے یعنی لوگون پر کہ وہ اگلی امتون کے لوگ ہین یعنی امت محمدی گواہی دینگے کہ اگلے رسولون نے ابلاغ احکام الہی کیا تھا جیسے کہ فرمایا اللہ تعالے نے وَکَذٰلِکَ جَعَلْنٰکُمْ اُمَّۃً وَّسَطًا لِّتَکُوْنُوْا شُہَدَآءَ عَلَی النَّاسِ پس فرماتے ہین کہ لعنت کرنے والون کو کہ لعنت عادت اور خو انکی ہوو یہ شہادت یعنے گواہی دینے کا اور نہ شفاعت کا کہ لوگون کی شفاعت کرین نصیب نہین ہونیکا دن قیامت کے **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اذا قال الرجل ھلک الناس فھو اھلکھم رواہ مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہے کوئی ہلاک ہوئے لوگ اور مستحق آگ دوزخ کے ہوئے پس وہ سب سے زیادہ ہلاک ہونے والا ہی نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنے جو کوئی یہ کہے بقصد عیب جوئی اور حقارت اور ناامید کرنے لوگون کو رحمت الہی سے نہ بطریق تحسر اور غمخواری اور تاسف کے اور بحال انکے تو وہ کہنے والا انکا سب سے زیادہ ہلاک ہونے والا ہی کہ اپنے نفس کو بھلا جانا اور لوگون کو چشم حقارت سے دیکھا اور رحمت حق سے ناامید کیا اور یہ جو اہلکھم ہے بعض کہتے ہین کہ پیش ہو کاف کو بصیغہ تفضیل اور اہلکھم ساتھ زبر کاف کے بصیغہ ماضی بھی آیا ہی اسکے معنی یہ ہین کہ جو کوئی اس کلمہ کو کہے ہلاک کرتا ہی لوگونکو اور بیچ ورطہ ناامیدی اور ترک طاعت اور منہمک رہنے کے معاصی ہین ڈالتا ہی اسلئے کہ سننے اس کلام کے شکستہ دل اور ناامید و بے شوق ہوتے ہین گنہگار کہ گرفتار صفت قہر و جلال کے ہین انکو نصیحت ساتھ نرمی کے کرنی اور ساتھ رحمت و مغفرت الہی کے امیدوار کرنا خوب مفید ہی پس یہان اشارہ ہوا اسپر کہ لوگون کو بشارت دینے اور قوی دل کرنا اور امیدوار رحمت کرنا چاہیئے **وعنہ** قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم تجدون شر الناس یوم القیمۃ ذا الوجھین الذی یاتی ھؤلاء بوجہ وھؤلاء بوجہ متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بدترین لوگون کا دن قیامت کے دو رویہ یعنی منافق صفت ہی وہ کہ آتا ہی ایک جماعت کے پاس ایک طرح کے اور آتا ہی دوسری جماعت کے پاس اور طرح یعنی ہر جماعت سے از راہ خوشامد کے ایسی باتین کرتا ہی کہ موافق مرضی انکی کے ہو رعایت حق کی نہین کرتا ہی یہ کہ حال منافقون کا تھا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** حذیفۃ قال سمعت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقول لا یدخل الجنۃ قتات متفق علیہ وفی روایۃ مسلم نمام اور روایت ہی حذیفہ سے کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہ داخل ہوگا بہشت مین یعنے ساتھ نجات پانے ہوونکے چغل خور نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی مین بجائے لفظ قتات کے لفظ نمام کا آیا ہی **ف** قتات اور نمام ایک ہی معنے مین کہ جو ایک کی بات دوسرے کو پہونچاوے اور بوجہ فساد کے **وعن** عبد اللّٰہ بن مسعود قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم علیکم بالصدق فان الصدق یھدی الی البر وان البر یھدی الی الجنۃ وما یزال الرجل یصدق ویتحری الصدق حتی یکتب عند اللّٰہ صدیقا وایاکم والکذب فان الکذب یھدی الی الفجور وان الفجور یھدی الی النار وما یزال الرجل یکذب ویتحری الکذب حتی یکتب عند اللّٰہ کذابا متفق علیہ وفی روایۃ لمسلم قال ان الصدق بر وان البر یھدی الی الجنۃ وان الکذب فجور وان الفجور یھدی الی النار اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لازم پکڑو اپنے اوپر سچ بولنے کو اسلئے کہ سچ بولنا راہ دکھاتا ہی طرف نیکوکاری کے یعنے خاصیت سچ بولنے کی یہ ہی کہ توفیق ہوتی ہی نیکی کرنے کی اور تحقیق نیکوکاری راہ بتاتی ہی یعنے پہونچاتی ہی نیک کا کو طرف بہشت کے یعنے مراتب عالیہ اسکے اور ہمیشہ ایک شخص سچ بولتا ہی اور کوشش کرتا ہی سچ بولنے مین یہانتک کہ لکھا جاتا ہی وہ نزدیک اللہ کے صدیق اور دور رکھو تم اپنے تئین جھوٹ بولنے سے اسلئے کہ تحقیق جھوٹ بولنا پہونچاتا ہی بالخاصیت طرف فسق و فجور کے اور تحقیق فسق کرنا پہونچاتا ہی طرف آگ دوزخ کے اور ہمیشہ آدمی جھوٹ بولتا ہی اور کوشش کرتا ہی جھوٹ بولنے مین یہانتک کہ لکھا جاتا ہی نام اسکا نزدیک اللہ تعالے کے بڑا جھوٹا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ ایک روایت مسلم کے یہ الفاظ آئے ہین کہ تحقیق سچ بولنا نیکی ہے اور نیکی پہونچاتی ہی طرف بہشت کے اور تحقیق جھوٹ بولنا فجور ہے اور تحقیق فجور پہونچاتا ہی طرف آگ کے **ف** لکھا جاتا ہی الخ یعنے حکم کیا جاتا ہی اسپر ساتھ موصوف ہونیکے صفت کے اور ثابت کیا جاتا ہی اسکے لئے تمام صدق یا تمام کذب

ہوتا ہے اسکا یا لکھا جاتا ہے نام اسکا بیچ دیوان اعمال کے نزدیک ملاء اعلیٰ کے یا لوگ اپنی کتابوں میں نام اسکا صدیق لکھتے ہیں اور مقصود یہ ہے کہ ڈالا جاتا ہے خلق میں ساتھ اس صفت و نام کے اور ڈالا جاتا ہے لوگوں کے دل میں اور جاری کیا جاتا ہے زبانوں پر کہ یہ سچا ہے بر قیاس قول اللہ تعالیٰ کے اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَیَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا اور اسی طرح جھوٹ بولنے والے پر حکم کیا جاتا ہے کہ یہ جھوٹا ہے اور ثابت کیا جاتا ہے اسکے لئے مذمت لوگوں کا یا لوگوں میں جھوٹا مشہور کیا جاتا ہے اور لوگ اس سے بغض رکھتے ہیں **وعن** اُمِّ کُلْثُوْمٍ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْسَ الْکَذَّابُ الَّذِیْ یُصْلِحُ بَیْنَ النَّاسِ وَیَقُوْلُ خَیْرًا وَیَنْمِیْ خَیْرًا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہے ام کلثوم سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں جھوٹا وہ شخص کہ اصلاح کرتا ہے درمیان لوگوں کے اور کہتا ہے باتیں نیک کہ باعث اصلاح اور رفع نزاع کے ہوں اگرچہ جھوٹی بھی ہوں اور پہنچاتا ہے اچھی باتیں یعنی ایک طرف سے دوسرے کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** کہتا ہے مؤلف یعنی کلام کہ مضمون ہے خیر کو نقل کرے مثلاً زید کے خصم میں جا کر یہ کہے کہ آپ کی اصلاح کے لئے کہتا ہے یعنی طرف سے دوسرے کہ وہ تجھ کو سلام کہتا ہے اور تعریف کرتا ہے تیری اور کہتا ہے کہ میں دوست رکھتا ہوں اسکو اگرچہ اس نے نہ کہا ہو **وعن** الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَیْتُمُ الْمَدَّاحِیْنَ فَاحْثُوْا فِیْ وُجُوْهِهِمُ التُّرَابَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے مقداد بن اسود سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ دیکھو تم تعریف کرنے والوں کو پس ڈالو انکے منہ میں مٹی نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنی جو کہ مبالغہ کریں تعریف میں وہ بہ تمہارے بطمع مال کے برابر ہے کہ تعریف نثر ہو یا نظم انکے منہ میں مٹی ڈالو یعنی محروم کرو کچھ نہ دو یا مراد یہ ہے کہ کچھ تھوڑا سا دے دو کیونکہ شاید ہے ساتھ وہ اپنے خاک کے قلت و حقارت میں تا کہ بسبب اسکے وہ تمہاری اور بعضے علما نے اسکو ظاہر پر حمل کیا ہے چنانچہ مقداد سے کہ راوی اس حدیث کا ہے آیا ہے کہ مٹی خاک کی لے لی اور ڈالی منہ میں تعریف کرنیوالے کے منہ میں ڈال دی اور اس میں زجر ہے تعریف کرنے والے کو اسلئے کہ وہ مغرور و متکبر کرتا ہے اسکو کہ جسکی تعریف کرتا ہے اور مداحین سے مراد وہ لوگ ہیں کہ عادت پکڑی ہے انھوں نے تعریف کرنے کی بغیر تمیز کے درمیان حق و باطل کے اور مستحق و غیر مستحق کے اور کیا ہے تعریف کو وسیلہ معاش کا اور جو اسکے اتفاقاً تعریف مین انفع کے پس تو تعریف کرے کسی کی اچھے فعل اور امر محمود پر تا کہ اسکو رغبت ہو اور بھلائیوں کے کرنے کی اور لوگوں کو رغبت ہو اسکے اقتدا کی پس نہیں وہ مداح یعنی مداح پر **وعن** اَبِیْ بَکْرَةَ قَالَ اَثْنٰی رَجُلٌ عَلٰی رَجُلٍ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَیْلَکَ قَطَعْتَ عُنُقَ اَخِیْکَ ثَلٰثًا مَنْ کَانَ مِنْکُمْ مَادِحًا لَا مَحَالَةَ فَلْیَقُلْ اَحْسِبُ فُلَانًا وَاللّٰهُ حَسِیْبُهٗ اِنْ کَانَ یُرٰی اَنَّهٗ کَذٰلِکَ وَلَا یُزَکِّیْ عَلَی اللّٰهِ اَحَدًا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہے ابی بکرہ سے کہا تعریف کی ایک شخص نے ایک شخص کی کہ وہ بھی حاضر تھا روبرو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی مبالغہ کیا اسکی تعریف میں پس فرمایا خرابی ہو تجھ کو کاٹی تو نے گردن بھائی اپنے کی تین بار فرمایا جو شخص کہ ہو تم میں سے تعریف کرنے والا ضرور پس چاہیئے کہ کہے گمان کرتا ہوں میں فلانے کو ایسا یعنی مرد صالح مثلاً حالانکہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے حقیقت حال اسکی کو اور حساب کرنے والا اور جزا دینے والا اسکا ہے اسکے کردار پر اگر گمان رکھتا ہے تعریف کرنیوالا کہ تحقیق وہ ایسا ہی ہے یعنی جب کہ تعریف کی اور تعریف نکرے اور حکم نکرے خدا پر ساتھ جزم و یقین کے کسی کو کہ وہ ایسا ہے یعنی احتیاط کرے تعریف میں اور کہے کہ گمان رکھتا ہوں کہ وہ ایسا ہے واللہ اعلم اور بجزم نکہے بلاشبہ ایسا ہی ہے تا حکم علم الٰہی پر **ف** کاٹنا گردن کا یعنی رنج اور ہلاک جسمانی کے ہے استعمال کیا اسکو بیچ ہلاک روحانی کے کہ ممدوح کو اس سے عجب و غرور پیدا ہوتا ہے وہ ہلاک دینا میں ہے اور یہ دین میں اور کبھی تعریف باعث ہلاک دنیا کے بھی ہوتی ہے جیسے کہ تعریف سننے سے مغرور ہوا اور کسی کو ہلاک کیا اور اسکے قصاص میں اسکو ہلاک کیا حاکم نے **ف** تعریف کرنی آدمی کی تین طرح پر ہے ایک تو یہ ہے کہ تعریف کرے اسکی اسکے منہ پر یہ قسم تو وہ ہے کہ نہی کی گئی ہے اس سے اور دوسرے یہ ہے کہ تعریف کرے اسکی غائبانہ لیکن جانتا ہے کہ خبر تعریف کی اسکو پہونچے گی پس اس سے بھی نہی کی گئی اور تیسرے یہ ہے کہ تعریف کرے اسکی غائبانہ احوال میں کہ نہ پہونچے اسکو اور تعریف کرے اسکی ساتھ اس چیز کے کہ اسمیں ہے پس اس تعریف کا مضائقہ نہیں ہے تمام ہوئی **وعن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا الْغِیْبَةُ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ ذِکْرُکَ اَخَاکَ بِمَا یَکْرَهُ قِیْلَ اَفَرَاَیْتَ اِنْ کَانَ

دن قیامت کے نقل کی یہ مسلم نے **ف** گواہی دینے والے یعنے لوگوں پر کہ وہ اگلی امتوں کے لوگ ہیں اپر امت محمدی گواہی دینگے کہ انکے رسولوں نے ابلاغ احکام الٰہی کیا تھا جیسے کہ فرمایا اللہ تعالے نے وکذلک جعلناکم امۃ وسطا لتکونوا شہداء علی الناس پس فرماتے ہیں کہ لعنت کرنے والوں کو کہ لعنت عادت اور خو انکی ہو درجہ شہادت نہینگے گواہی دینے کا اور درجہ شفاعت کا کہ لوگوں کی شفاعت کریں نصیب نہیں ہوئیگا دن قیامت کے **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قال الرجل ہلک الناس فہو اہلکہم رواہ مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہے کوئی ہلاک ہوئے لوگ اور مستحق آگ دوزخ کے ہوئے پس وہ سب سے زیادہ ہلاک ہونے والا ہے نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنے جو کوئی یہ کہے بقصد عیب جوئی اور حقارت اور ناامید کرنے کے لوگوں کو رحمت الٰہی سے نہ بطریق تحسر اور غمخواری اور تاسف کے اور حال انکے کہ تو وہ کہنے والا اس کا سب سے زیادہ ہلاک ہونے والا ہے کہ اپنے نفس کو عجب میں پایا اور لوگوں کو چشم حقارت سے دیکھا اور رحمت حق سے ناامید کیا اور یہ معنے اہلکہم کے ہیں کہ پیش ہو کاف کو بصیغہ تفضیل اور اہلکہم ساتھ زبر کاف کے بصیغہ ماضی بھی آیا ہے اسکے معنی یہ ہیں کہ جو کوئی اس کلمہ کو کہے ہلاک کرتا ہے لوگوں کو اور بیچ ورطہ ناامیدی اور ترک طاعت اور منہمک رہنے کے معاصی میں ڈالتا ہے اسلئے کہ سننے اس کلام کے سے شکستہ دل اور ناامید و بے شوق ہوتے ہیں گنہگار کہ گرفتار صفت قہر و جلال کے ہیں انکو نصیحت ساتھ نرمی کے کرنی اور ساتھ رحمت و مغفرت الٰہی کے امیدوار کرنا خوب مفید ہے پس یہاں اشارہ ہوا ہے کہ لوگوں کو بشارت دینا اور قوی دل کرنا اور امیدوار رحمت کرنا چاہئے **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تجدون شر الناس یوم القیمۃ ذا الوجہین الذی یاتی ہؤلاء بوجہ وہؤلاء بوجہ متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بدترین لوگوں کا دن قیامت کے دو رویہ یعنے منافق صفت ہے وہ کہ آتا ہے ایک جماعت کے پاس ساتھ ایک طریق کے اور آتا ہے دوسری جماعت کے پاس اور طرح یعنے ہر جماعت سے از راہ خوشامد کے ایسی باتیں کرتا ہے کہ موافق مرضی انکی کے ہو رعایت حق کی نہیں کرتا ہے کہ حال منافقوں کا تھا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** حذیفۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یدخل الجنۃ قتات متفق علیہ وفی روایۃ مسلم نمام اور روایت ہے حذیفہ سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہ داخل ہوگا بہشت میں یعنے ساتھ نجات پانے والوں کے چغل خور نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی میں بجائے لفظ قتات کے لفظ نمام کا آیا ہے **ف** قتات اور نمام ایک ہی معنے میں کہ جو ایک کی بات دوسرے کو پہونچاوے اور وجہ فساد کی ہو **وعن** عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیکم بالصدق فان الصدق یہدی الی البر وان البر یہدی الی الجنۃ وما یزال الرجل یصدق ویتحری الصدق حتی یکتب عند اللہ صدیقا وایاکم والکذب فان الکذب یہدی الی الفجور وان الفجور یہدی الی النار وما یزال الرجل یکذب ویتحری الکذب حتی یکتب عند اللہ کذابا متفق علیہ وفی روایۃ لمسلم قال ان الصدق بر وان البر یہدی الی الجنۃ وان الکذب فجور وان الفجور یہدی الی النار اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لازم پکڑو اپنے اوپر سچ بولنے کو اسلئے کہ سچ بولنا راہ دکھاتا ہے طرف نیکوکاری کے یعنے خاصیت سچ بولنے کی یہ ہے کہ توفیق ہوتی ہے نیکی کرنے کی اور تحقیق نیکوکاری راہ بتلاتی ہے یعنے پہونچاتی ہے نیک کا کو طرف بہشت کے یعنے مراتب عالیہ اسکے کے اور ہمیشہ ایک شخص سچ بولتا ہے اور کوشش کرتا ہے سچ بولنے میں یہانتک کہ لکھا جاتا ہے وہ نزدیک اللہ کے صدیق اور دور رکھو تم اپنے تئیں جھوٹ بولنے سے اسلئے کہ تحقیق جھوٹ بولنا پہونچاتا ہے بالخاصیت طرف فسق و فجور کے اور تحقیق فسق کرنا پہونچاتا ہے طرف آگ دوزخ کے اور ہمیشہ آدمی جھوٹ بولتا ہے اور کوشش کرتا ہے جھوٹ بولنے میں یہاں تک کہ لکھا جاتا ہے نام اسکا نزدیک اللہ تعالے کے بڑا جھوٹا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ ایک روایت مسلم کے یہ الفاظ آئے ہیں کہ تحقیق سچ بولنا نیکی ہے اور نیکی پہونچاتی ہے طرف بہشت کے اور تحقیق جھوٹ بولنا فجور ہے اور تحقیق فجور پہونچاتا ہے طرف آگ کے **ف** لکھا جاتا ہے الخ یعنے حکم کیا جاتا ہے اسپر ساتھ صدیقیت کے اور ثابت کیا جاتا ہے اسکے لئے مقام صدیقیت الا

تو اب اسکا یا لکھا جاتا ہے نام اُسکا بیچ دیوان اعمال کے نزدیک ملاء اعلیٰ کے یا لوگ اپنی کتابوں میں نام اُسکا صدیق لکھتے ہیں اور مقصود
یہ ہے کہ ظاہر کیا جاتا ہے آسمانی مخلوق میں ساتھ اس صفت و نام کے اور ڈالا جاتا ہے لوگوں کے دل میں اور جاری کیا جاتا ہے زبانوں پر کہ یہ سچا ہے بر قیاس قول اللہ
تعالیٰ کے اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَیَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا اور اسی طرح جھوٹ بولنے والے پر حکم کیا جاتا ہے کہ یہ جھوٹا ہے اور ثابت کیا جاتا ہے اسکے لئے مدح
جھوٹوں کا یا لوگوں میں جھوٹا مشہور کیا جاتا ہے اور لوگ اسے بغض رکھتے ہیں ۲۰ع وَعَنْ اُمِّ كُلْثُوْمٍ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَيْسَ الْكَذَّابُ الَّذِيْ يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ وَيَقُوْلُ خَيْرًا وَيَنْمِيْ خَيْرًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے ام کلثوم سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں جھوٹا
وہ شخص کہ اصلاح کرتا ہے درمیان لوگوں کے اور کہتا ہے باتیں نیک کہ باعث اصلاح اور رفع نزاع کے ہوں اگرچہ جھوٹ بھی ہوں اور پہونچاتا ہے اچھی باتیں ایک
کیطرف سے دوسرے کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کہتا ہے الخ یعنے کلام کہ مضمون ہے خیر کو نہ کہ شر از قسم جھوٹ [illegible] آپکی اصلاح کے لئے کہتا ہے
کیطرف سے دوسرے کو کہ وہ تجھکو سلام کہتا ہے اور تعریف کرتا ہے تیری اور کہتا ہے کہ میں دوست رکھتا ہوں اسکو اگرچہ اسنے نکہا ہو ۲۱ع وَعَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَيْتُمُ الْمَدَّاحِيْنَ فَاحْثُوْا فِيْ وُجُوْهِهِمُ التُّرَابَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے مقداد بن اسود سے کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ دیکھو تم تعریف کرنیوالوں کو پس ڈالو انکے منہ میں مٹی نقل کی یہ مسلم نے ف یعنے جو کہ مبالغہ کریں تعریف میں [illegible]
تمہارے بطمع مال کے برابر ہے کہ تعریف نثر ہو یا نظم انکے منہ میں مٹی ڈالو یعنے محروم کرو کچھ نہ دو یا مراد یہ ہے کہ کچھ تھوڑا سا دے دو کہ مشابہ ہے ساتھ ڈالنے خاک کے قلت و حقارت
میں تا کہ نہ کریں تمہاری اور بعضے علما نے اسکو ظاہر پر حمل کیا ہے چنانچہ مقداد سے کہ راوی اس حدیث کا ہے آیا ہے کہ لیسی خاک کی [illegible] حضرت عثمان
کی تعریف کرنیوالے کے منہ میں ڈالدی اور اسمیں زجر ہے تعریف کرنے والے کو اسلئے کہ وہ مغرور و متکبر کرتا ہے اسکو کہ جسکی تعریف کرتا ہے [illegible]
ہیں کہ عادت پکڑی ہے انھوں نے تعریف کرنیکی بغیر تمیز کے درمیان حق و باطل کے اور مستحق و غیر مستحق کے اور کیا ہے تعریف کو وسیلہ معاش کا [illegible]
ہیں نفع کے پس تعریف کسی کی اچھے فعل اور امر محمود پر تاکہ اسکو رغبت ہو اور بھلائیوں کے کرنیکی اور لوگوں کو رغبت ہو اسکی اقتدا کی [illegible] وہ مراد
یعنے مداح نہ ہو ۲۲ع وَعَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ اَثْنٰى رَجُلٌ عَلٰى رَجُلٍ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَيْلَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ اَخِيْكَ ثَلٰثًا
مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَادِحًا لَا مَحَالَةَ فَلْيَقُلْ اَحْسِبُ فُلَانًا وَاللّٰهُ حَسِيْبُهُ اِنْ كَانَ يُرٰى اَنَّهُ كَذٰلِكَ وَلَا يُزَكِّيْ عَلَى اللّٰهِ اَحَدًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے
ابی بکرہ سے کہا تعریف کی ایک شخص نے ایک شخص کی کہ وہ بھی حاضر تھا روبرو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنے مبالغہ کیا اسکی تعریف میں پس فرمایا حضرت نے [illegible]
تجھکو کاٹی تو نے گردن بھائی اپنے کی تین بار پھر فرمایا جو شخص کہ ہو تم میں سے تعریف کرنے والا ضرور پس چاہیئے کہ کہے گمان کرتا ہوں میں فلانے کو ایسا یعنے مرد صالح مثلا حال یہ کہ اللہ تعالیٰ
جانتا ہے حقیقت حال اسکی کو اور حساب کرنے والا اور جزا دینے والا اسکا ہے اسکے کردار پر اگر گمان رکھتا ہے تعریف کرنیوالا کہ تحقیق وہ ایسا ہی ہے [illegible] کہ تعریف کی
اور تعریف نکرے اور حکم نکرے خدا پر ساتھ جزم و یقین کے کسی کو کہ وہ ایسا ہے یعنے احتیاط کرے تعریف میں اور کہے کہ گمان رکھتا ہوں کہ وہ ایسا ہے واللہ اعلم اور بجزم نکہے
کہ بلاشبہ ایسا ہی ہے کہ یہ حکم علم الٰہی پر ہے ف کاٹنا گردن کا بمعنے رنج اور ہلاک جسمانی کے ہے استعمال کیا اسکو بیچ ہلاک روحانی کے کہ ممدوح کو اس سے عجب و غرور پیدا
ہوتا ہے وہ ہلاک معنا میں ہے اور یہ دین میں ہے اور کبھی تعریف باعث ہلاک دنیا کے بھی ہوتی ہے جیسے کہ تعریف سننے سے مغرور ہوا اور کسیکو ہلاک کیا اور اسکے قصاص میں
اسکو مارا گیا حاکم نے [illegible] ف تعریف کرنی آدمی کی تین طرح پر ہے ایک تو یہ ہے کہ تعریف کرے اسکی اسکے منہ پر یہ قسم تو وہ ہے کہ نہی کی گئی ہے اس سے اور دوسرے
یہ ہے کہ تعریف کرے اسکی غائبانہ لیکن چاہتا ہے کہ خبر تعریف کی اسکو پہونچے پس اس سے بھی نہی کی گئی اور تیسرے یہ ہے کہ تعریف کرے اسکی غائبانہ اسحال میں کہ پروا نہ ہو
اسکے پہونچنے نہ پہونچنے کی اور تعریف کرے اسکی ساتھ اس چیز کے کہ اسمیں ہے پس اس تعریف کا مضائقہ نہیں ہے ۲۳ع المکیہ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا الْغِيْبَةُ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ قَالَ ذِكْرُكَ اَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ قِيْلَ اَفَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ

فِی اَخِیْ مَا اَقُوْلُ قَالَ اِنْ کَانَ فِیْہِ مَا تَقُوْلُ فَقَدِ اغْتَبْتَہٗ وَاِنْ لَّمْ یَکُنْ فِیْہِ مَا تَقُوْلُ فَقَدْ بَہَتَّہٗ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اِذَا قُلْتَ لِاَخِیْکَ مَا فِیْہِ فَقَدِ اغْتَبْتَہٗ وَاِذَا قُلْتَ مَا لَیْسَ فِیْہِ فَقَدْ بَہَتَّہٗ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آیا جانتے ہو تم کہ کیا ہے غیبت کہا بعضے صحابہ نے کہ اللہ اور رسول اُسکا دانا تر ہے فرمایا غیبت ذکر کرنا تیرا ہے اپنے بھائی مسلمان کو ساتھ ایسی چیز وصفت کہ کہ ناخوش رکھے کہا بعضے صحابہ نے پس خبر دو تم اگر ہو بیچ بھائی میرے کے یعنے اُس شخص میں کہ اسکو بدی ذکر کیا میں نے وہ چیز کہ کہتا ہوں میں یعنے اگر وہ صفت بد اسمین ہے اور سچ میں نے کہا اور اُسکو ناخوش لگا یہ بھی غیبت ہے فرمایا حضرت نے اگر ہے اُس شخص میں وہ چیز کہ کہتا ہے تو پس تحقیق غیبت کی تو نے اسکی اور اگر نہو اُسمین وہ چیز کہ کہتا ہے تو پس تحقیق بہتان کیا تو نے اُسپر یعنے غیبت یہی ہے کہ عیب کسی کا سچ کہے اور اگر سچ نہ کہے تو افترا بہتان ہے نقل کی یہ مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی میں یہ الفاظ آئے ہیں جسوقت کہے تو واسطے بھائی اپنے کے وہ چیز کہ اسمین ہے پس تحقیق غیبت کی تو نے اسکی اور جسوقت کہے تو وہ چیز کہ نہیں اسمین پس تحقیق بہتان کیا تو نے اسپر **ف** جان کہ غیبت ایک گناہ ہے نہایت برا اور بہ نسبت اور گناہوں کے زیادہ پھیلا ہوا ہے لوگوں میں کہ بہت ہی کم میں ایسے لوگ کہ بچیں اُس سے اور غیبت کہتے ہیں کسیکے یاد کرنے کو ساتھ ایسے عیب کے کہ ناخوش لگے اسکو خواہ وہ عیب اُسکے بدن میں ہو یا اسکی عقل میں یا اسکے دین میں یا اُسکی دنیا میں یا اسکی خلق میں یا اسکے نفس میں یا اسکے مال میں یا اولاد میں یا ماں باپ میں یا بیوی میں یا اُسکے خادم میں یا کپڑے میں یا رفتار و گفتار میں یا ہیئت میں یا نشست و برخاست میں یا اسکے حرکات و سکنات میں یا تازہ روئی اور ترشروئی اور تندخوئی میں اور سخن گوئی اور خاموشی میں اور سوا انکے میں جو کچھ کہ متعلق ہے ساتھ اسکے خواہ ذکر کرنا ساتھ الفاظ کے ہو یا کنایہ کے یا رمز کے یا اشارہ کے ساتھ آنکھ اور بھوں اور سر اور ہاتھ اور مانند انکے کے اور قاعدہ کلیہ اسمین یہ ہے کہ جس چیز سے سمجھا دے تو کسیکو نقصان مسلمان کا اور غائبانہ اسکے ہو پس وہ غیبت حرام ہے اور اگر اسکے منھ پر کہے اور ناخوش لگے اسکو بیحیائی اور ایذا اور وقاحت ہے کہ یہ اور بھی گناہ ہے اور کفارہ غیبت کا یہ ہے کہ بخشوائے اُس سے کہ جسکی غیبت کی ہے اگر خبر اُس غیبت کی اسکو پہونچی ہے اور اگر نہیں پہونچی ہے یا وہ مر گیا یا مسافت دور ہے تو استغفار کافی ہے اور بخشوانے میں لازم نہیں ہے کہ تفصیل کے بطریق اجمال کے کافی ہے کہ کہے تیری غیبت کی ہے میں نے بخش دے ہو اصحیح اور یہ استغفار کرنے کے اُسکے لیے کہ جسکی غیبت کی ہے یہی کفارہ غیبت کا ہے جیسا احادیث میں آیا ہے **ف** ذکر کرنا آدمی کی برائیوں کا بطریق اہتمام کے نہیں مضائقہ ہے اور مکروہ ہے اس صورت میں کہ ارادہ کرتا ہو برا کہنے اور نقصان کا اور جیسے غیبت کی ایک شہر والوں کی یا بستی والوں کی تو نہیں ہوتی وہ غیبت یہاں تک کہ نام لے ایک قوم معین کا کذا فی السراجیہ ایک شخص روزہ رکھتا ہے اور نماز پڑھتا ہے لیکن ضرر پہونچاتا ہے لوگوں کو ہاتھ اور زبان سے پس ذکر کرنا اُسکا ساتھ اس چیز کے کہ اسمین ہے نہیں ہوتی غیبت کو اگر خبر پہونچا دے سلطان کو اسکی تاکہ وہ تنبیہ کرے اسکو پس نہیں گناہ ہے اسپر کذا فی فتاوے قاضی خان فی مالکیہ وَعَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ رَجُلًا اِسْتَاْذَنَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ائْذَنُوْا لَہٗ فَبِئْسَ اَخُو الْعَشِیْرَۃِ فَلَمَّا جَلَسَ تَطَلَّقَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ وَجْہِہٖ وَانْبَسَطَ اِلَیْہِ فَلَمَّا انْطَلَقَ الرَّجُلُ قَالَتْ عَائِشَۃُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قُلْتَ لَہٗ کَذَا وَکَذَا ثُمَّ تَطَلَّقْتَ فِیْ وَجْہِہٖ وَانْبَسَطْتَ اِلَیْہِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَتٰی عَاہَدْتِنِیْ فَحَّاشًا اِنَّ شَرَّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰہِ مَنْزِلَۃً یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مَنْ تَرَکَہُ النَّاسُ اتِّقَاءَ شَرِّہٖ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اتِّقَاءَ فُحْشِہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ تحقیق ایک شخص نے اذن مانگا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنیکا پس فرمایا اذن دو اسکو آنیکا برا بھائی ہے قوم میں پس جب بیٹھا وہ تو کشادہ پیشانی کی حضرت نے بیچ ملاقات اسکی کے اور تبسم کیا واسطے اُسکے یا میٹھی باتیں کیں اُس سے پس جب چلا گیا وہ شخص عرض کیا حضرت عائشہؓ نے یا رسول اللہ کہا تھا آپ نے اسکے حق میں ایسا اور ایسا پھر کشادہ روئی کی آپ نے بیچ ملاقات اسکی کے اور میٹھی باتیں کیں اس سے پس فرمایا حضرت نے کب پایا تو نے مجھکو فحش بولنے والا تحقیق بدترین آدمیوں کا نزدیک اللہ کے مرتبے میں دن قیامت کے وہ شخص ہے کہ چھوڑیں اُسکو لوگ واسطے بچنے برائی اسکی کے اور ایک روایت میں واسطے بچنے فحش اسکے کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** وہ شخص عیینہ بن حصین تھا اور تھا وہ مولفۃ القلوب سے سنگدلان عرب اور احمق

قوم میں رئیس تھا اور تھا بدخلق اور آثار نقصان دین و ایمان کے اس سے حضرتؐ کی حیات میں اور بعد وفات حضرتؐ کے ظہور میں آئے او بعد رحلت آنحضرتؐ کے مرتد ہو گیا تھا اور حضرت ابوبکرؓ کے ہاتھ میں اسیر آیا اور تجدید اسلام کی کہ گر مسلمان مراد اس وقت ہیں کہ آنحضرتؐ کے پاس آن یا ظاہر اسلام کیا تھا لیکن اسلام کامل تھا اور کلام مذکور آنحضرتؐ کا اسکے حق میں علامات نبوت اور معجزات سے تھا کہ خبر غیب ہے اور حقیقت حال اسکے سے دی خبر کہ آثار بدی کے ارتداد وغیرہ اس سے ظہور میں آئے اور یہ مذمت اسکی واسطے ظاہر کرنے حقیقت حال اسکے کی تھی تا لوگ اسکو پہچانیں اور فریب نہ کھاویں اور فتنہ میں نہ پڑیں پس غیبت نہ تھی اور جو کہا کہ حضرتؐ نے اس سے نرم کلام کیئے واسطے تالیف قلب اسکے کے اور اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہے مدارات اسکی کہ ڈر ہو اسکی فحش گوئی اور شر کا اور جائز ہے غیبت فاسق کی اور فرق درمیان مدارات اور مداہنت کے یہ ہے کہ مدارات خرچ کرنا دنیا کا ہے واسطے اصلاح دنیا کے یا دین کے یا دونوں کے اور یہ مباح ہے اور بعض اوقات میں اچھی ہوتی ہے اور مداہنت خرچ کرنا دین کا ہے واسطے کسی اصلاح کے اور یہ بڑا فائدہ ہے لائق یاد رکھنے کے اسلیے کہ اکثر لوگ غافل ہیں اس سے اور ان دونوں کے فرق سے جاہل ہیں اور حضرتؐ نے جو فرمایا کہ کب پایا تو نے الخ یہ انکار ہے حضرت عائشہؓ کی اس بات پر کہ آپ نے مخالفت کی حاضر و غائب میں پس کیوں برا کہا آپ نے اسکو حاضر میں جیسے کہ برا آپ نے غائب میں اور واسطے بچنے فحش اسکے کے اس حدیث کے دو معنی لکھے ہیں ایک تو یہ کہ میں نے کہ اسکے منہ پر فحش اور سخت کہنا بسبب اسکے کہ فحش گو نہوں میں اور جو احق ستنہ ہوں کہ لوگ ساتھ ترک کرنے انکے کے کہیں بسبب فحش انکے کے دوسرے یہ کہ وہ شخص شریر تھا بسبب اسکے چھوڑ دیا میں نے اور اسکے منہ پر اسکو برا نہ کہا اور برا شخص وہ کہ چھوڑ دیں اسکو لوگ بسبب پرہیز کرنے کے برائی اسکی سے **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ اُمَّتِیْ مُعَافًی اِلَّا الْمُجَاهِرُوْنَ وَاِنَّ مِنَ الْمَجَانَةِ اَنْ یَّعْمَلَ الرَّجُلُ بِاللَّیْلِ عَمَلًا ثُمَّ یُصْبِحُ وَقَدْ سَتَرَهُ اللّٰهُ فَیَقُوْلُ یَا فُلَانُ عَمِلْتُ الْبَارِحَةَ كَذَا وَكَذَا وَقَدْ بَاتَ یَسْتُرُهٗ رَبُّهٗ وَیُصْبِحُ یَكْشِفُ سِتْرَ اللّٰهِ عَنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام امت میری عافیت میں ہے یعنی نہیں ماخوذ ہوتی اور نہیں عذاب کیجاتی سخت مگر آشکارا کرنے والی برائی کے اور تحقیق بے پروائی سے ہے یہ کہ کرے آدمی رات کو یعنی شب کو عمل پھر صبح کرے اس حال میں کہ تحقیق چھپا رکھا تھا اسکو اللہ تعالی نے یعنی اسکے گناہ کو لوگوں سے یا پردہ پوشی کی تھی اسکی کہ نہیں عذاب کیا اسکو رات میں یہاں تک کہ جیتا رہا دن تک پس کہے شخص کسی سے اے فلانے کیا میں نے آج کی رات ایسا اور ایسا حالانکہ رات کو پردہ پوشی کی تھی اسکی پروردگار اسکے نے اور صبح کرتے ہی کھول دیا پردہ اللہ کا اپنے سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** حضرت شیخ نے معنی معافی کے یہ لکھے ہیں کہ سلامت رکھی جاتی ہے یعنی غیبت نہیں کیا جاتا کوئی مگر علی الاعلان گناہ کرنے والے اور طیبی نے بھی یہی معنی لکھے ہیں اور ملا علی نے لکھا ہے کہ نہیں دلالت کرتی حدیث اسپر بلکہ یہ معنی ہیں یعنی جو کہ ترجمہ میں مذکور ہوئے اور شیخ مرحوم نے لکھا ہے کہ اس سے معلوم ہوا کہ غیبت کہ حرام ہے اسکی ہے کہ برا کام کرتا ہے پوشیدہ اور چھپاتا ہے اور جو آشکارا برائی کرتا ہے غیبت اسکی غیبت نہیں اور لکھا ہے علماء نے کہ جائز ہے غیبت فاسق معلن کی اور امام ظالم کی اور مبتدع داعی کی یعنی جو کہ لوگوں کو بدعت کی طرف بلاوے اور وقت دادخواہی اور اظہار ظلم کے اور جائز ہے غیبت بقصد نصیحت اور تزکیہ شہود کی اور راویان اخبار و احادیث کی۔ **وَذُكِرَ** حَدِیْثُ اَبِیْ هُرَیْرَةَ مَنْ كَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ فِیْ بَابِ الضِّیَافَةِ اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہ کی کہ سر اسکا یہ ہے من کان یومن باللہ باب الضیافہ میں

الفصل الثانی

فصل دوسری **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ الْكَذِبَ وَهُوَ بَاطِلٌ بُنِیَ لَهٗ فِیْ رَبَضِ الْجَنَّةِ وَمَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ وَهُوَ مُحِقٌّ بُنِیَ لَهٗ فِیْ وَسَطِ الْجَنَّةِ وَمَنْ حَسَّنَ خُلُقَهٗ بُنِیَ لَهٗ فِیْ اَعْلَاهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَكَذَا فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَفِی الْمَصَابِیْحِ قَالَ غَرِیْبٌ اور روایت ہے انسؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ چھوڑ دے جھوٹ کو اور وہ ہو ناحق و ناروا بنایا جاتا ہے اسکے لیے محل یعنی مکان اردگرد بہشت کے اور جو شخص کہ چھوڑے جھگڑا اس حالت میں کہ ہے حق پر بنایا جاتا ہے اسکے لیے مکان بیچ میں بہشت کے اور جس شخص نے کہ اچھا کیا خلق اپنا بنایا جاتا ہے مکان اسکے بیچ جگہ بلند بہشت کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث حسن ہے اور ایسی ہی ہے شرح السنہ میں اور بیچ مصابیح کے کہا کہ یہ حدیث غریب ہے **ف**:

ہو وہ حق ہی قید اسلیئے لگائی کہ جھوٹ بولنا بعضے مواضع میں جائز ہی جیسیکہ جنگ میں بشرطیکہ موجب عہد شکنی کا نہو اور صلح کروانے میں اور بچانے مال مسلمان
میں کہ ناحق جاتا ہو یا ہو کہ دو بیبیان رکھتا ہو جائز ہی کہ ہر ایک سے کہے کہ تجھی زیادہ چاہتا ہون اور ہو حق پر یعنی اگرچہ حق بجانب اسکے تھا لیکن رفع
نزاع کی اسنے اور راہ تو ضع اور کسر نفسی کے اور یہ پچ غیر مرضی کے ہی کہ سکوت کرنے سے اس مین کوئی خلل دین مین نہ پڑے امام شافعی رح سے
منقول ہی کہ فرمایا بحث مناظرہ کیا مین نے ہرگز [illegible] ہرگز یہ چاہا کہ حق ظاہر ہو اور کہا امام حجة الاسلام نے کہ حد مرا یعنے جھگڑے
کے اعتراض کرنا ہی اوپر کلام غیر کے ساتھ ظاہر کرنے خلل کی اسمین باعتبار لفظون کے یا معنون کے یا بیچ قصد متکلم کے اور ترک مراد یہ کہ ترک کرے انکار و اعتراض
نہیں جو کلام کہ سنے تو اگر حق ہو تصدیق [illegible] اور باطل ہوا اور نہ ہو متعلق ساتھ امور دین کے تو سکوت کرے [illegible] حسن اخلاق شامل ہی تمام اچھے اوصاف
کمالات کو اور اکثر اطلاق [illegible] جیسے تعلق ترت پر آتا ہی عن وعن ابی ھریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اتدرون ما اکثر ما [illegible] تقوی اللہ وحسن الخلق اتدرون ما اکثر ما یدخل الناس النار الاجوفان الفم و
الفرج رواہ الترمذی وابن ماجة [illegible] روایت ہی ابی ہریرة رض سے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا جانتے ہو کہ کیا چیز اکثر داخل کرتی ہی آدمی کو
[illegible] بہشت مین ساتھ فائزین کے بیچ [illegible] سب ہوتی ہی وہ تقوی اللہ کا اور حسن خلق کیا
[illegible] آدمی کو [illegible] اونکا تقوی [illegible] شر سے
اور علاج اسکا [illegible] خطرہ ما سوا اللہ سے اور حسن خلق یعنی ساتھ خلق کے [illegible] ساتھ [illegible] کہ جو بدی
[illegible] شیخ نے کہا کہ خوش خلقی بھی [illegible] یہ کہ مراد تقوے
احوال ظاہر [illegible] باطن [illegible] تمام نواہی سے اور بچا لاو
تمام اوامر کو اور حسن خلق [illegible] حسن [illegible] اور کہنا کلام میٹھا اور زیادہ
لطائف کا [illegible] کالئے آدمی [illegible] وعن بلال بن
الحارث [illegible] رسول اللہ [illegible] ان الرجل لیتکلم بالکلمة [illegible] یکتب اللہ [illegible] الی یوم
[illegible] الی یوم [illegible]
[illegible] ابن ماجة [illegible] اور روایت ہی بلال بن حارث سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible]
ایک بات بھلائی کی نہین جانتا قدر اسکی ثابت کرتا ہی اللہ واسطے اسکے بسبب اسکے خوشنودی اپنی اسدن تلک کہ ملاقات کرے اللہ تعالے سے اور تحقیق آدمی
البتہ بولتا ہی یک بات برائی کی کہ نہین جانتا قدر اسکی ثابت کرتا ہی اللہ بسبب اسکے اسپر خفگی اپنی اسدن تلک کہ ملاقات کرے اس سے نقل کی یہ
شرح السنہ مین روایت کی مالک و ترمذی اور ابن ماجہ نے مانند اسکے ف ثابت کرتا ہی خوشنودی اپنی لیئے یعنے دنیا مین توفیق دیتا ہی ایسی چیزون کی کہ راضی
ہو اللہ اس سے اور برزخ مین بچاتا ہی عذاب قبر سے و فراخ کیجاتی ہی قبر اسکی اور کہا جاتا ہی کہ سو رہ مانند سونے عروس کے اور روز قیامت کے اٹھیگا سعید اور اللہ تعالے
کے [illegible] ہوگا بہشت میں اور وہان کی نعمتین پاویگا اور جبکہ خفگی ہوگی اسکے حق مین عکس اسکے سمجھے بعض معنی توقیت یعنی اسدن تلک الخ کے
[illegible] اور غضب [illegible] اللہ [illegible] ان علیک لعنتی الی یوم الدین اور کہا سفیان بن عیینہ نے
[illegible] حدیث [illegible] ظاہر حدیث عالم معلوم ہوتا ہی کہ کوئی
[illegible] وعن بہز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ویل لمن یحدث فیکذب لیضحک

الْقَوْمَ وَيْلٌ لَهُ وَيْلٌ لَهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے بہز بن حکیم سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی حکیم سے حکیم نے نقل کی بہز کے دادا سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وائے ہے واسطے اُس شخص کے کہ بات کہے جھوٹ بولے تاکہ ہنساوے ساتھ اسکے قوم کو وائے ہے واسطے اسکے وائے ہے واسطے اسکے نقل کی یہ احمد و ترمذی و ابوداؤد و دارمی نے ف ویل کے معنے ہیں ہلاک عظیم یا نام ایک گھڑی کا ہے جہنم میں اور مکرر فرمانا اس لفظ کا واسطے تاکید و تشدید کے ہے اور وعید میں جھوٹ بولنے کی اس قید سے سمجھا جاتا ہے کہ اگر ایک بات سچی کہے واسطے خوش کرنے یا ہنسانے کے مضائقہ نہیں اور چاہیے یون کہ سکے بھی بات ہنسنے کی لیکن کبھی کبھی نہ ہمیشہ اور چاہیے کہ نظر ہنسانے پر نہ ہو جیسے کہ حدیث ثانی میں فرمایا ہے جہت ہنسنے اپنا دل کے کیونکہ خوش طبعی بے جھوٹ ہو اگرچہ مشروع و مسنون ہے

وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْعَبْدَ لَيَقُوْلُ الْكَلِمَةَ لَا يَقُوْلُهَا إِلَّا لِيُضْحِكَ بِهِ النَّاسَ يَهْوِيْ بِهَا أَبْعَدَ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَإِنَّهُ لَيَزِلُّ عَنْ لِسَانِهِ أَشَدَّ مِمَّا يَزِلُّ عَنْ قَدَمِهِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بندہ البتہ بولتا ہے ایک بات نہیں بولتا ہے اسکو مگر اسواسطے کہ ہنساوے ساتھ اسکے لوگوں کو گرپڑتا ہے بسبب اُس بولنے کے یعنے دوزخ میں گرتا ہے دور تر ہے مسافت ابتدا اور منتہا اسکے کی اُس مسافت سے کہ درمیان آسمان و زمین کے ہے اور تحقیق بندہ پھسلتا ہے بسبب زبان کے اپنے زیادہ تر پھسلنے سے قدم اپنے سے نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں ف یعنے جھوٹ وغیرہ کہ اُس سے زبان صادر ہوتا ہے زیادہ ضرر کرتا ہے اُسکو بنسبت ضرر کرنے لغزش کے پانو سے منہ کی طرف بلکہ سب ضرر دنیا میں سہل تر ہے ضرر دینی سے ہے

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَمَتَ نَجَا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص چپ رہا یعنے کلام بد سے نجات پائی اُسنے آفات و مصیبت سے یا آخرت میں سبب اسکے کہ سہوا آدمی کو بلا پہنچتی ہے زبان کے سبب سے پہنچتی ہے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور دارمی اور بیہقی نے شعب الایمان میں ف امام غزالی نے کہا کلام چار قسم پر ہے ایک تو نرا ضرر محض ہے اور دوسرا نفع محض ہے اور تیسرا وہ کہ اُسمیں ضرر بھی ہے اور نفع بھی ہے اور چوتھا وہ کہ نہ اُسمیں ضرر ہے اور نہ نفع پس جو کہ ضرر محض ہے ضرور لازم ہے خاموشی اُس سے اور ایسی ہی وہ کہ ضرر و نفع دونوں رکھتا ہے کیونکہ دفع ضرر اہم ہے حصول منفعت سے اور وہ کلام کہ نہ ضرر رکھتا ہے اور نہ نفع مشغول ہونا ساتھ اُسکے تو ضائع کرنے وقت کا ہے اور وہ عین ٹوٹا ہے رہی قسم دوسری کہ نفع محض ہے اسمیں بھی خطرہ ہے کہ کبھی ملحق ہوتی ہے ساتھ اسکے کچھ غیبت یا ریا وغیرہ کہ نقصان اُس کا مضمون کلام کی ہو جاتی ہے اور تمیز و دریافت کرنا اسکا بہت مشکل ہے پس خاموشی بہر حال بہتر ہے کہ زبان کی آفتیں بہت ہیں چنانچہ کتاب حفظ اللسان پر جو نظر کریگا اسپر یہ روشن ہوگا

وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ لَقِيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ مَا النَّجَاةُ فَقَالَ أَمْلِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ وَلْيَسَعْكَ بَيْتُكَ وَابْكِ عَلٰى خَطِيْئَتِكَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہا ملاقات کی میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کہا میں نے کہ کیا ہے سبب نجات کا یعنے دنیا اور آخرت میں فرمایا محفوظ رکھ تو زبان اپنی کو اور گنجائش دے تجھکو گھر تیرا اور رو واسطے اپنے گناہوں پر نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے ف لفظ املک ساتھ زبر ہمزہ کے اور زیر لام کے یعنی محفوظ رکھ اپنی زبان کو اُس چیز سے کہ نہیں اسمیں خیر کہا ایک شارح نے اور ظاہر تر یہ ہے کہ معنے اسکے یہ ہیں کہ بند کر اپنی زبان کہ حال تک محافظت کرنیوالا ہو اپنے پر امور دینے کو اور رعایت کرنیوالا ہو حال اپنے کو اور گنجائش دے تجھکو گھر تیرا یعنے رہے تو اسمیں اور نہ نکلے مگر بضرورت اور نہ تنگدل ہو بیٹھنے سے اُسمیں بلکہ غنیمت جان تو اسکو کہ وہ سبب خلاصی کا ہے شر و فتنہ سے اور اسی لیے کہا گیا ہے ہذا زمان السکوت وملازمۃ البیوت والقناعۃ بالقوت الی ان تموت اور کہا طیبی نے کہ ظاہر میں وارد ہے امر اور حقیقت میں مخاطب ہے یعنی بیٹھ گھر میں مشغول ساتھ عبادت مولے کے اور رو یعنی اگر رونا آوے والا صورت رونے کی بنا نادم ہوکر اپنے گناہوں پر

وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ رَفَعَهُ قَالَ إِذَا أَصْبَحَ ابْنُ آدَمَ فَإِنَّ الْأَعْضَاءَ كُلَّهَا تُكَفِّرُ اللِّسَانَ فَتَقُوْلُ اتَّقِ اللّٰهَ فِيْنَا فَإِنَّمَا نَحْنُ بِكَ فَإِنِ اسْتَقَمْتَ اسْتَقَمْنَا وَإِنْ

أَخْرَجَنَا أَعْوَجَجْنَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ پونہچائی اُنہوں نے حدیث حضرت تک فرمایا آنحضرت نے جبوقت کہ صبح کرتا ہے بنیآدم کا پس تحقیق ساری اعضا عاجزی کرتے ہیں وبروزبان کے اور کہتے ہیں ڈر اللہ سے بیچ حق ہماری کے اسلیے کہ تحقیق ہم ساتھ تیرے ہیں پس اگر سیدھی رہیگی تو سیدھے رہینگے ہم اور اگر ٹیڑھی ہوگی تو ٹیڑھے ہونگے ہم نقل کی یہ ترمذی نے ف اگر کوئی کہے کہ اصل اور مدار کار دل ہے اگر وہ صالح ہے تو تمام اعضا صالح ہیں اور اگر وہ فاسد ہے تو تمام اعضا فاسد جیسے کہ حدیث میں آیا ہے ان فی الجسد مضغۃ ان صلحت صلح الجسد کلہ واذا فسدت فسد الجسد کلہ جواب اسکا یہ ہے کہ زبان ترجمان دل اور خلیفہ اسکا ہے پس حکم اسکا حکم دل کا ہے گویا جو کچھ کہ دل سوچتا ہے زبان اسکو بیان کرتی ہے اور اعضا اسپر عمل کرتے ہیں ** وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَعْنِيهِ رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَحْمَدُ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ عَنْهُمَا اور روایت ہے علی بن حسین سے یعنے حضرت امام زین العابدین سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خوبی اسلام آدمی کی سے ہے چھوڑ دینا اُسکا اُس چیز کو کہ نہ فائدہ دے اُسکو نقل کی یہ مالک اور احمد نے اور نقل کی ابن ماجہ نے ابی ہریرہ سے اور ترمذی نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں دونوں سے یعنے ابو ہریرہ اور علی بن حسین سے ف یعنے علامت خوبی اور کمال ایمان کی ترک کرنا اُسکا ہے اُس چیز کو کہ اہتمام ساتھ اُسکے نکرے اور غرض ساتھ اُسکے متعلق نہو اور شان اسکی ایسی نہو کہ اہتمام کرے اُسکا اور مشغول ہو ساتھ حاصل کرنے اُسکے کے یعنے امر ضروری نہو امر لایعنے کہ کہتے ہیں اُسکے یہی معنے ہیں اور امر ضروری کہ آدمی اہتمام اُسکا رکھتا ہے وہ ہے کہ متعلق ہے ساتھ ضرورت حیات اُسکی کے معاش میں اور سلامتی و نجات اُسکی کے معاد میں متعلق معاش کے طعام ہے کہ سیری بخشے اور پانی کہ پیاس دفع کرے اور کپڑا کہ ستر ڈھانکے اور بیوی کہ سبب عفت ستر اُسکے کی ہو اور مانند اُنکے وہ چیزیں کہ دفع حاجت کرتی ہیں وہ چیزیں کہ لذت پاوے اُنسے ... مند و دولتمند ہو اُنسے اور نہ فضول قوال و افعال و تمام حرکات و سکنات اور متعلق معاد کے اسلام اور ایمان و احسان ہیں جیسے کہ حدیث جبرئیل میں ... کتاب الایمان کے مذکور ہوا حاصل کہ جو چیزیں ضرور ہیں اسکی معاش و معاد میں اور سبب رضامندی مولی کے ہیں وہ تو لایعنے نہیں اور سوائے اُنکے لایعنے ... عام ہے کہ وہ چیزیں کہنے کی ہوں یا کرنے کی اور کہا امام غزالی نے کہ حد لایعنی کی یہ ہے کہ کلام کرے تو ساتھ اُس چیز کے کہ اگر سکوت کرتا اُس سے تو نہ گنہگار ہوتا اور نہ ضرر کرتا حال اور مال میں اور مثال اُسکی یہ ہے کہ بیٹھے تو ساتھ ایک قوم کے پس بیان کرے تو اُن سے احوال سفروں کا اور اُن چیزوں کا کہ سفروں میں دیکھے مانند پہاڑ اور نہروں کے اور وقائع کہ وہاں واقع ہوں اور اچھے کھانے اور کپڑے وغیر ذلک پس یہ ایسے امور ہیں کہ اگر سکوت کرتا تو اُنسے تو نہ گنہگار ہوتا اور نہ ضرر پاتا ** وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ تُوُفِّيَ رَجُلٌ مِنَ الصَّحَابَةِ فَقَالَ رَجُلٌ أَبْشِرْ بِالْجَنَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَلَا تَدْرِي فَلَعَلَّهُ تَكَلَّمَ فِيمَا لَا يَعْنِيهِ أَوْ بَخِلَ بِمَا لَا يَنْقُصُهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے انس سے کہ کہا وفات کیا گیا ایک شخص صحابیوں میں سے پس کہا ایک اور شخص نے خوشوقت ہو تو ساتھ داخل ہونے بہشت کے یعنے ببرکت صحبت آنحضرت کے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا کہتا ہے تو یہ بات اور نہیں جانتا تو حقیقت حال پس شاید کہ اُسنے کلام کیا ہو بیچ اُس چیز کے کہ ضرور نہو اُسکو یا بخیلی کی ہو ساتھ ایسی چیز کے کہ نقصان نکرے اُسکو نقل کی یہ ترمذی نے ف یعنے جیسے کہ تعلیم علم اور دینا زکوۃ کا کہ نقصان علم و مال میں نہیں لاتا بلکہ سبب زیادتی کا ہوتا ہے حاصل یہ کہ کیونکر جزم کیا تو نے ساتھ داخل ہونے اُسکے کے بہشت میں شاید کہ کلام لایعنے کہا ہو اُسنے اور بخل کیا ہو اور اسکے سوال و حساب میں گرفتار رہا ہو اور داخل ہونے بہشت سے منع کیا گیا ہو ** وَعَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الثَّقَفِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا أَخْوَفُ مَا تَخَافُ عَلَيَّ قَالَ فَأَخَذَ بِلِسَانِ نَفْسِهِ قَالَ هٰذَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ اور روایت ہے سفیان بن عبداللہ ثقفی سے کہ کہا کہا میں نے یا رسول اللہ کونسی چیز بہت خوفناک ہے اُن چیزوں سے کہ ڈرتے ہو تم اُنسے مجھ پر کہا سفیان نے پس پکڑی حضرت نے زبان اپنی اور فرمایا یعنے یہ اسکے شر سے بہت ڈرتا ہوں تمہارے حق میں کہ اکثر باتیں گناہ کی اسی سبب سرزد ہوتی ہیں نقل کی یہ ترمذی نے اور صحیح کیا اُسکو ** وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وسلم اذا کذب العبد تباعد عنہ الملک میلا من نتن ما جاء بہ رواہ الترمذی اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ جھوٹ بولتا ہے بندہ دور ہو جاتے ہیں اس سے فرشتے یعنے محافظت کرنے والے کوس بھر بسبب بوے بد اس چیز کی ہے کہ لایا بندہ اسکو یعنے جھوٹ بولا نقل کی ترمذی نے **وعن** سفیان بن اسید الحضرمی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول کبرت خیانۃ ان تحدث اخاک حدیثا ھو لک بہ مصدق وانت بہ کاذب رواہ ابو داود اور روایت ہے سفیان بن اسد حضرمی سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے بہت بڑی بات ہے از روے خیانت کے یہ کہ بات کہے تو بھائی اپنے سے کہ وہ تجکو ساتھ اس بات کے سچا جاننے والا ہے اور تو اس بات میں جھوٹ بولنے والا ہے یعنے جھوٹ بولنا تو بہر حال برا ہے اور اس صورت میں بدتر ہے نقل کی یہ ابوداود نے **وعن** عمار قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کان ذا وجھین فی الدنیا کان لہ یوم القیمۃ لسانان من نار رواہ الدارمی اور روایت ہے عمار سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ہو دو رویہ دنیا میں ہونگی اسکی دن قیامت کے دو زبانیں آگ کی نقل کی یہ دارمی نے **ف** دو رویہ اسکو کہتے ہیں کہ وہ کسی کے سامنے ہو تو ایسی باتیں کرے کہ وہ جانے کہ یہ میرا دوست ہے اور اسکے پیچھے ایسی باتیں کرے کہ باعث اسکی ایذا کی ہو اور بعضوں نے کہا کہ دو رویہ وہ ہے کہ دو شخصوں میں عداوت ہو یہ ہر ایک پاس جا کر ایسی باتیں کرتا ہے کہ وہ جانتا ہے کہ یہ میرا دوست ہے یعنے ہر ایک کے پاس جا کر دوسرے کو برا کہتا ہے اور اسکی محبت ظاہر کرتا ہے ہر ایک جانتا ہے کہ یہ میرا دوست غمخوار اور مددگار ہے **وعن** ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس المؤمن بالطعان ولا باللعان ولا الفاحش ولا البذی رواہ الترمذی والبیہقی فی شعب الایمان وفی اخری لہ ولا الفاحش البذی وقال الترمذی ھذا حدیث غریب اور روایت ہے ابن مسعودؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہوتا پورا مومن طعن کرنے والا اور نہ لعن کرنے والا اور نہ فحش بکنے والا اور نہ زبان درازی کرنے والا نقل کی یہ ترمذی نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں اور بیچ اور روایت بیہقی کے اور نہیں ہوتا مومن فحش کہنے والا زبان درازی کرنے والا یعنے اس روایت میں وصف کیا فاحش کو ساتھ بذی کے یعنے نہیں ہے مومن فحش کہنے والا بمبالغہ اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہے **وعن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یکون المؤمن لعانا وفی روایۃ لا ینبغی للمؤمن ان یکون لعانا رواہ الترمذی اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں ہوتا مومن کامل بہت لعنت کرنے والا اور عادت کرنے والا اسکی اور نہ چاہیے اسکو کہ ایسا ہو اور ایک روایت میں یہ الفاظ آئے ہیں نہیں لائق مومن یعنے مطلق مومن کو کہ ہو بہت لعنت کرنے والا **وعن** سمرۃ بن جندب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تلاعنوا بلعنۃ اللہ ولا بغضب اللہ ولا بجھنم وفی روایۃ ولا بالنار رواہ الترمذی وابو داود اور روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ بد دعا کرو آپس میں ساتھ لعنت خدا کے یعنے آپسمیں ایکدوسرے کو یہ کہے کہ تجھ پر لعنت خدا کی اور نہ بد دعا کرو آپس میں ساتھ غضب خدا کے اور نہ ساتھ داخل ہونے کے دوزخ میں یعنے نہ کہو کہ غضب خدا کا تجھ پر اور دوزخ میں جاوے تو اور ایک روایت میں ہے اور نہ ساتھ آگ کے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود نے **وعن** ابی الدرداء قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان العبد اذا لعن شیئا صعدت اللعنۃ الی السماء فتغلق ابواب السماء دونھا ثم تھبط الی الارض فتغلق ابوابھا دونھا ثم تاخذ یمینا وشمالا فاذا لم تجد مساغا رجعت الی الذی لعن فان کان لذلک اھلا والا رجعت الی قائلھا رواہ ابو داود اور روایت ہے ابی درداء سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تحقیق بندہ جس وقت کہ لعنت کرتا ہے کسی چیز پر یعنے آدمی کو یا غیر آدمی کو چڑھتی ہے لعنت طرف آسمان کے پس بند ہو جاتے ہیں دروازے آسمان کے آگے لعنت کے پھر اترتی ہے لعنت طرف زمین کے پس بند کئے جاتے ہیں دروازے اسکے نزدیک لعنت کے پھر مائل ہوتی ہے داہنے اور بائیں یعنے ادھر ادھر سے بھی روکی جاتی ہے پس جس وقت کہ نہیں پاتی راہ پھرتی ہے طرف اسکے کہ لعنت کیا گیا ہے پس اگر ہوتا ہے وہ لائق اسکے تو پہونچتی ہے اسکو اور اگر نہیں ہوتا وہ لائق اسکے پھر آتی ہے لعنت طرف کہنے والے اپنے کے

نقل کی ابوداؤد نے **ف** یعنے جب لعنت کی جاتی ہی کسی پر تو اول ہی متوجہ اسپر نہین ہوتی بلکہ چاہتی ہی کہ باہر نکل جاوین جب جگہ نکلنے کی نہین پاتی تو متوجہ ہوتی ہی اسپر اور اگر وہ مستحق اسکا نہین ہوتا تو پھر آتی ہی لعنت بھیجنے والے پر پس جبتک کہ یقین نہو کہ وہ مستحق لعنت ہی تو لعنت نکرے اسپر اور مستحق لعنت کا ہونا بغیر خبر شارع کے تیقن نہین **۶** **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ** اَنَّ رَجُلًا نَازَعَتْهُ الرِّيْحُ رِدَاءَهٗ فَلَعَنَهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْعَنْهَا فَاِنَّهَا مَاْمُوْرَةٌ وَّاِنَّهٗ مَنْ لَعَنَ شَيْئًا لَيْسَ لَهٗ بِاَهْلٍ رَجَعَتِ اللَّعْنَةُ عَلَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ ایک شخص کی اڑائی ہوائی چادر پس لعنت کی اسنے ہوا پر پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ لعنت کر تو اسکو اسلیئے کہ وہ حکم کی گئی ہی اور تحقیق شان یہ ہی کہ جو شخص لعنت کرے کسی چیز پر کہ نہین وہ لائق لعنت کے پھرتی ہی لعنت اسپر نقل کی یہ ترمذی نے اور ابوداؤد نے **ف** حکم کی گئی ہی ساتھ چلنے کے اور بھیجا ہی اسکو واسطے حکمتون کے تنگ آنا اس سے اور مکروہ جاننا اسکو منافی ادب عبودیت و استقامت کے ہی اور اسی طرح ہی ادب بیچ نزول حوادث زمانہ کے وارد ہونے احکام اوپر کے چاہیے کہ باطن و ظاہر بیچ ساتھ دل و زبان کے راضی و ساکت ہو اور اگر دل مین بحکم ضعف بشری کے تغیر راہ پاوے تو چاہیے کہ زبان کو نگاہ رکھے **۷** **وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُبَلِّغُنِيْ اَحَدٌ مِّنْ اَصْحَابِيْ عَنْ اَحَدٍ شَيْئًا فَاِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ اَخْرُجَ اِلَيْكُمْ وَاَنَا سَلِيْمُ الصَّدْرِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی ابن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ پہونچاوے مجھکو کوئی میرے صحابیون مین سے کسی کی طرف سے کوئی چیز یعنے جنس تقصیرات و افعال بد و خصلتون سے کہ فلانے نے ایسا کیا اور فلانے نے یون کہا اور فلانا ایسا ہی اسلیئے کہ مین دوست رکھتا ہون یہ کہ نکلون مین یعنے گھر سے طرف تمہارے اس حال مین کہ صاف سینہ ہون اور کسی پر غصہ و کسی سے ناراض یا کینہ نہون نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** اسمین تعلیم ہی امت کو کہ کسی کو نہ چاہیے کہ نزدیک پیرون و بزرگون کے بلکہ نزدیک کسی کے کسی کی طرف سے برائی کہے یا بات ندو تدو کہنے کے ہون معنی اسکے یہ ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آرزو کی یہ کہ نکلیں دنیا سے اس حال مین کہ دل انکا راضی ہو اپنے صحابہ سے **۸** **وَعَنْ عَائِشَةَ** قَالَتْ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَسْبُكَ مِنْ صَفِيَّةَ كَذَا وَكَذَا تَعْنِيْ قَصِيْرَةً فَقَالَ لَقَدْ قُلْتِ كَلِمَةً لَوْ مُزِجَ بِهَا الْبَحْرُ لَمَزَجَتْهُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ عرض کیا مین نے واسطے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کافی ہی تمکو صفیہ سے یعنے انکے عیبون سے ایسا اور ایسا مراد رکھتی تھین عائشہ اس سخن سے کوتاہ قد یعنی صفیہ کوتاہ قد تھین عائشہ نے چاہا کہ بارعیب انکو آنحضرت کے سامنے ذکر کرین پس حضرت کو یہ غیبت کرنا عائشہ کا ناخوش آیا پس فرمایا کہ تحقیق کہا تو نے ایسا کلمہ کہ اگر ملا جاوے ساتھ اسکے دریا البتہ غالب آوے یہ کلمہ اسپر یا اور تغیر کردے نقل کی یہ احمد و ترمذی و ابوداؤد نے **ف** یعنے جب دریا کو باوجود اس عظمت کے تغیر کردے اور غالب آوے اسپر تو تیرے اعمال کا کیا حال ہوگا اس سے معلوم ہوا کہ بقصد حقارت کے اسقدر عیب کا کہنا کہ وہ کوتاہ قد ہی یہ بھی غیبت ہی اور لفظ کذا و کذا کنایہ ہی ذکر کرنے سے بعضے عیوب صفیہ کے سے اور کہا ایک شارح نے کہ قول عائشہ کا کذا اشارہ ہی طرف باشت پہنچنے کے کہتا ہی جو ظاہر تکرار کذا سے بعد دو لغت اسی کا ہی پس شاید کہ انہون نے کہا ہو اپنی زبان سے کہ وہ ٹھگنی ہی اور اشارہ کیا ہو ساتھ ہاتھ کے کہ مانند بالشت ٹھگنی ہی پس ارادہ کیا تاکید کا ساتھ جمع کرنے کے درمیان قول و فعل کے واللہ اعلم **۹** **وَعَنْ اَنَسٍ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ الْفُحْشُ فِيْ شَيْءٍ اِلَّا شَانَهٗ وَمَا كَانَ الْحَيَاءُ فِيْ شَيْءٍ اِلَّا زَانَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہوتا فحش یعنے سخت کلامی کسی چیز مین یعنے کسی مرد مین موجود سے مگر کہ عیبناک کر دیتا ہی اسکو اور نہین ہوتی حیا اور نرمی کسی چیز مین مگر کہ زینت دیتی ہی اسکو نقل کی یہ ترمذی نے **ف** کہا طیبی نے اسمین مبالغہ ہی کہ اگر بالفرض فحش یا حیا جمادات مین ہوتا اسکو بھی عیبناک کر دے یا زینت دیدے **۱۰** **وَعَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ** عَنْ مُعَاذٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَيَّرَ اَخَاهُ بِذَنْبٍ لَّمْ يَمُتْ حَتّٰى يَعْمَلَهٗ يَعْنِيْ مِنْ ذَنْبٍ قَدْ تَابَ مِنْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَلَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِمُتَّصِلٍ لِاَنَّ خَالِدًا لَّمْ يُدْرِكْ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ اور

روایت ہی خالد بن معدان سے کہ اُسنے نقل کی معاذ بن جبل سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ عار دلاوے یعنی سرزنش و ملامت کرے اپنے بھائی مسلمان کو ساتہ ایک گناہ کے کہ صادر ہوا ہی اُس سے پہلے نہیں مرتا وہ عار دلانے والا یہانتک کہ کرتا ہی وہ اُسکو مراد رکہتے تھے حضرت عار دلانا اُس گناہ سے کہ توبہ کر چکا ہی اُس سے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہی اور نہیں اسناد اسکے متصل اس لیئے کہ خالد نے نہیں پایا معاذ بن جبل کو ف تو یہ کر چکا ہی اور اگر توبہ نہیں کی ہی اور اُس گناہ میں گرفتار ہی تو سرزنش کر سکتے ہیں اُسپر لیکن بطریق تکبر اور قصد تحقیر کے نہو بلکہ بقصد زجر و نصیحت کے اور باز رکہنے کے اُس سے اور یہ تفسیر یعنے قول یعنے من ذنب الخ منقول ہی امام احمد بن حنبل سے اور اس روایت میں اگرچہ ترمذی نے کلام کیا لیکن کہا عراقی نے کہ روایت کیا اسکو احمد و طبرانی نے ساتہ اسناد جید کے **وعن** واثلۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تظھر الشماتۃ لاخیک فیرحمہ اللہ ویبتلیک رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث حسن غریب اور روایت ہی واثلہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ ظاہر کر تو خوشی کو واسطے مسلمان بھائی کے یعنے اگر کوئی مسلمان پڑا ہی بلاے دینی یا دنیوی میں تو خوش نہو بسبب دشمنی کے کہ رکہتا ہی اُس سے پس اگر خوش ہووے گا تو رحم کرے گا خدا ہی تعالی اُسپر اور مبتلا کرے گا تجہکو ساتہ اُسکے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہی **وعن** عائشۃ قالت قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما احب انی حکیت احدا وان لی کذا وکذا رواہ الترمذی وصححہ اور روایت ہی عائشہ رض سے کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میں نہیں دوست رکہتا یہ کہ نقل نکالوں میں کسی کی حال تک بو میرے لیئے ایسا اور ایسا یعنے اگرچہ دیا جاؤں میں کتنا ہی مال دنیا سے بسبب اس نقل نکالنے کے نقل کی یہ ترمذی نے اور صحیح کہا اُسکو ف حرام ہی نقل نکالنی کسی کی خواہ قولی ہو خواہ فعلی اور داخل ہی غیبت محرمہ میں ۵ ع **وعن** جندب قال جاء اعرابی فاناخ راحلتہ ثم عقلھا ثم دخل المسجد فصلی خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما سلم اتی راحلتہ فاطلقھا ثم رکب ثم نادی اللھم ارحمنی ومحمدا ولا تشرک فی رحمتنا احدا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تقولون ھو اضل ام بعیرہ الم تسمعوا الی ما قال قالوا بلی رواہ ابو داؤد اور روایت ہی جندب سے کہ آیا ایک اعرابی یعنی گنوار اور بٹہایا اُسنے اونٹ اپنے کو پہر باندہ دیا پاؤں اُسکا رسی سے پہر داخل ہوا مسجد میں پس نماز پڑہی پیچہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس جبکہ سلام پہیرا اُس عرب نے آیا اپنے اونٹ کے پاس اور رکہولا اُسکو پہر سوار ہوا پہر پکار الہی رحم کر مجہ پر اور محمد پر اور نہ شریک کر ہماری رحمت میں کسیکو پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا جانتے ہو یا کہتے ہو تم کہ یہ اعرابی جاہل تر ہی یا اونٹ اُسکا کیا نہیں سنا تمنے اور کان نہیں رکہا تمنے طرف اُس کلام کے کہ اُسنے کہا کہا صحابہ نے کہ ہاں سنا ہمنے نقل کی یہ ابو داؤد نے ف یعنے اوسنے جو رحمت واسع حق کو تنگ کیا اسپر حسرت خفا ہوے پس ہمیں تنگی نکرنی چاہیے کہ یہ بات ہماری ہی لیئے ہو اور کے لیئے نہو بلکہ تمام مومنین اور مومنات کو داخل کرنا چاہیے **وذکر** حدیث ابی ھریرۃ کفی بالمرء کذبا فی باب الاعتصام فی الفصل الاول اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہ کی کہ بس ہی اُسکا ہی کہ نقل کرے الخ باب الاعتصام کی فصل پہلی میں **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا مدح الفاسق غضب الرب تعالی واھتز لہ العرش رواہ البیھقی فی شعب الایمان روایت ہی انس سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ تعریف کیا جاتا ہی فاسق جیسے مثلا کہا اُسکو اے سردار وغیر ذلک غصہ ہوتا ہی پروردگار تعالی یعنے تعریف کرنیوالے پر اور ہلتا ہی اور کانپتا ہی بسبب تعریف اُسکی کے عرش نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں ف ہلنا عرش کا یا تو محمول ہی ظاہر پر یا کنایہ ہی واقع ہونے امر عظیم سے اسلیئے کہ بیچ تعریف فاسق کے راضی ہونا ہی ساتہ اُسچیز کے کہ اُسمیں ناخوشی اور نارضامندی حق کی ہی بلکہ نزدیک ہی کہ ہو موجب کفر اسلیئے کہ قریب ہی یہ کہ پہونچے طرف حلال جاننے حرام کے پس تعریف کرنی اکثر علماے بے عمل اور شاعروں اور قاریوں کا کہ داخل ہی اس میں او بعجب تعریف فاسق کا یہ حال ہوا تو کیا حال ہوگا تعریف ظالم اور کافر کا بچنا اس بلاے عظیم سے جب ہی ہی کہ پرہیز کرے اُنکی صحبت سے

ع وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُطْبَعُ الْمُؤْمِنُ عَلَی الْخِلَالِ کُلِّہَا اِلَّا الْخِیَانَۃَ وَالْکِذْبَ
رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ اور روایت ہی ابو امامہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پیدا کیا جاتا ہی مسلمان
اوپر ہر طرح کی خصلت کے سوائے خیانت اور جھوٹ کے نقل کی یہ احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین سعد بن ابی وقاص سے ف یعنے مومن کامل مین یہ خصلتین نہین ہوتین
بلکہ وہ پیدا کیا جاتا ہی صدق و امانت پر کہ مقتضای تصدیق و ایمان کے ہین یا مراد مبالغہ ہی بیچ نفی ان دونون صفتون کے مومن سے جا بجا ملازمت ایمان کا
ہی اور ظاہر تر یہ ہی کہ مراد منع کرنا ان دو صفتون سے ہی یعنے نہ چاہیے کہ مسلمان متصف ہوں ساتھ ان صفتون کے ح وَعَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَیْمٍ اَنَّہٗ
قِیْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیَکُوْنُ الْمُؤْمِنُ جَبَانًا قَالَ نَعَمْ فَقِیْلَ لَہٗ اَیَکُوْنُ الْمُؤْمِنُ بَخِیْلًا قَالَ نَعَمْ فَقِیْلَ لَہٗ اَیَکُوْنُ
الْمُؤْمِنُ کَذَّابًا قَالَ لَا رَوَاہُ مَالِکٌ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ مُرْسَلًا اور روایت ہی صفوان بن سلیم سے کہ کہا گیا واسطے
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کیا ہوتا ہی مومن نامرد فرمایا ہو پھر کہا گیا واسطے آنحضرت کے کہ کیا ہوتا ہی مومن بخیل فرمایا ہو پھر کہا گیا واسطے حضرت کے کیا ہوتا ہی
مومن بہت جھوٹا فرمایا کہ نہین نقل کی یہ مالک نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین بطریق ارسال کے ف یعنے مومن جھوٹا نہین ہوتا اسلیے کہ صدق اور حقانیت
ایمان کی منافی کذب کی ہی کہ نفس الامر مین باطل و ناحق ہی اور یہ بھی محمول ہی اوپر تاویلات سابقہ کے اور بیچ لانے کذاب کے کہ صیغہ مبالغہ کا ہی ایما ہی اسپر کہ اگر
کبھی بحکم بشریت کے بیچ بعضے جگہ کے کہ خالی اغراض فاسدہ دنیویہ سے ہو جھوٹ واقع ہو جاوے تو بعید نہین اور صفوان راوی اس حدیث کا تابعی ثقہ اور جلیل القدر
ہی اہل مدینہ سے اور نہایت صالح تھے کہتے ہین کہ چالیس برس تک پہلو زمین پر نہین رکھا اور وقت مرگ کے بیٹھے ہو جان دی اور انکی پیشانی مین کثرت سجود سے داغ
ہو گیا تھا اور نہایت قانع تھے کہ روزینہ پادشاہ کا قبول نہین کرتے تھے اور مناقب انکے بہت ہین م ح وَعَنْ اِبْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اِنَّ الشَّیْطَانَ
لَیَتَمَثَّلُ فِیْ صُوْرَۃِ الرَّجُلِ فَیَأْتِی الْقَوْمَ فَیُحَدِّثُہُمْ بِالْحَدِیْثِ مِنَ الْکِذْبِ فَیَتَفَرَّقُوْنَ فَیَقُوْلُ الرَّجُلُ مِنْہُمْ سَمِعْتُ رَجُلًا اَعْرِفُ
وَجْہَہٗ وَلَا اَدْرِیْ مَا اسْمُہٗ یُحَدِّثُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن مسعود سے کہ کہا تحقیق شیطان صورت پکڑتا ہی بیچ صورت ایک شخص کے یعنے کبھی کبھی پس
آتا ہی ایک قوم پر اور خبر دیتا ہی انکو ایک خبر جھوٹی پس جدا ہوتی ہی قوم پس کہتا ہی ایک شخص انہین سے سنا مین نے ایک شخص سے کہ پہچانتا ہون مین چہرہ اسکا یعنے
اگر دیکھون تو پہچان لون اور نہین جانتا مین نام اسکا نقل کرتا تھا یہ خبر نقل کی یہ مسلم نے ف مراد خبر سے یا تو حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی یا مطلق خبر
جھوٹی اور مقصود حدیث سے تنبیہ ہی اسپر کہ احتیاط و تحری کری سنتی حدیث مین کہ معلوم کرے صحیح و غیر صحیح ہونا اسکا اور جو کچھ کہ سنی ہر کسی سے نقل نکرے
بغیر دریافت صدق اسکے کے اور یہ حدیث اگرچہ بطریق رفع کے نہین نقل کی گئی لیکن چونکہ ایسا حکم ہی کہ اطلاع اسپر بغیر سننے کے حضرت سے ممکن نہین
حکم مرفوع مین ہی م ح وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حِطَّانَ قَالَ اَتَیْتُ اَبَا ذَرٍّ فَوَجَدْتُہٗ فِی الْمَسْجِدِ مُحْتَبِیًا بِکِسَاءٍ اَسْوَدَ وَحْدَہٗ
فَقُلْتُ یَا اَبَا ذَرٍّ مَا ہٰذِہِ الْوَحْدَۃُ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الْوَحْدَۃُ خَیْرٌ مِّنْ جَلِیْسِ السُّوْءِ وَالْجَلِیْسُ
الصَّالِحُ خَیْرٌ مِّنَ الْوَحْدَۃِ وَاِمْلَاءُ الْخَیْرِ خَیْرٌ مِّنَ السُّکُوْتِ وَالسُّکُوْتُ خَیْرٌ مِّنْ اِمْلَاءِ الشَّرِّ اور روایت ہی عمران بن حطان
سے کہا عمران نے کہ آیا مین ابو ذر کے پاس پس پایا مین نے انکو مسجد مین گوٹ مارے ہوے ایک کملی سیاہ سے تنہا بیٹھے ہوئے پس کہا مین نے اے ابو ذر
کیا ہی یہ تنہائی یعنے کیون نہین صحابہ کے ساتھ بیٹھتا اور افادہ اور استفادہ کرتا پس کہا ابو ذر نے کہ سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے
فرماتے تہا بیٹھنا بہتر ہی بیٹھنے سے ساتھ ہمنشین بد کے اور بیٹھنا ساتھ ہمنشین نیک کے بہتر ہی تنہا بیٹھنے سے اور سکھلانا خیر بہتر ہی چپ رہنے سے
اور چپ رہنا بہتر ہی سکھلانے برائی کے سے یعنے اور ہین سکوت برگزیدہ نشینی و تنہائی ہی ف تنہا بیٹھنا الخ یعنے چونکہ اسوقت مین یاران خاص سے
کہ اعتماد اوپر نیکی و صلاح اسکی کے ہو حاضر نہین تنہا بیٹھا ہون میرا مرتبہ تو ہین تو بیٹھتا ہی ہون م ح وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَقَامُ الرَّجُلِ بِالصَّمْتِ اَفْضَلُ مِنْ عِبَادَةِ سِتِّيْنَ سَنَةً اور روایت ہی عمران بن حصین سے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مرتبہ شخص کا بسبب چپ رہنے کے افضل ہی ساٹھ برس کی عبادت سے **ف** لفظ مقام ساتھ زبر میم کے اور ساتھ پیش میم کی بھی آیا ہی یعنے ثابت رہنا آدمی کا ساتھ خاموشی کے یعنے مدامت سکوت سے کہ کی شر سے افضل ہی اُس عبادت ساٹھ برس کی سے کہ ساتھ کثرت کلام کے ہو اور نہ استقامت ہو کی ہو اور طیبی نے مقام کے معنے کہے ہیں مرتبہ اُسکا نزدیک اللہ کے الخ اور افضل ہونے کی دلیل یہ لکھی ہی کہ عبادتون مین بہت سی آفتین ہین سلامت رہتا ہی انسے بسبب چپ رہنے کے جیسے وارد ہوا ہی من صمت نجا کذا ذکرہ الملا علی اور حضرت شیخ رح نے یون لکھا ہی کہ کبھی مرتبہ نزدیک اللہ کے بسبب خاموشی کے افضل و زیادہ تر ہوتا ہی ساٹھ برس کی عبادت سے اسیلئے کہ جو سکوت کہ اُسمین جولانی ہو سے فکر بیچ معاد اور حقائق الہیہ اور کونیہ کے یا مستغرق ہو لطیفہ قلبیہ بیچ دریا ے ذکر خفی کے اور متنور ہو ساتھ نور ذات و صفات الٰہی کے اگرچہ ایک ساعت لطیف ہو بہتر ہو طاعت و عبادت جوارح یعنے اعضا سے کہ بیچ تفرقہ اور بیحضوری کے کرے اور دل ساتھ یاد خدا کے جمع نہ ہو گرچہ سالہا ہو۔ وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ اِلٰی اَنْ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوْصِنِیْ قَالَ اُوْصِيْكَ بِتَقْوَی اللّٰهِ فَاِنَّهٗ اَزْيَنُ لِاَمْرِكَ كُلِّهٖ قُلْتُ زِدْنِیْ قَالَ عَلَيْكَ بِتِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ وَذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَاِنَّهٗ ذِكْرٌ لَّكَ فِی السَّمَاءِ وَنُوْرٌ لَّكَ فِی الْاَرْضِ قُلْتُ زِدْنِیْ قَالَ عَلَيْكَ بِطُوْلِ الصَّمْتِ فَاِنَّهٗ مَطْرَدَةٌ لِّلشَّيْطَانِ وَعَوْنٌ لَّكَ عَلٰی اَمْرِ دِيْنِكَ قُلْتُ زِدْنِیْ قَالَ اِيَّاكَ وَكَثْرَةَ الضَّحِكِ فَاِنَّهٗ يُمِيْتُ الْقَلْبَ وَيَذْهَبُ بِنُوْرِ الْوَجْهِ قُلْتُ زِدْنِیْ قَالَ قُلِ الْحَقَّ وَاِنْ كَانَ مُرًّا قُلْتُ زِدْنِیْ قَالَ لَا تَخَفْ فِی اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ قُلْتُ زِدْنِیْ قَالَ لِيَحْجُزْكَ عَنِ النَّاسِ مَا تَعْلَمُ مِنْ نَّفْسِكَ اور روایت ہی ابو ذر سے کہ کہا ابو ذر نے داخل ہوا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس ذکر کی ابو ذر نے یا راوی ابو ذر نے حدیث دراز یعنے حدیث دراز ذکر کی کہ یہان مذکور نہین یہانتک کہ کہا ابو ذر نے کہ کہا مین نے یا رسول اللہ نصیحت کرو مجکو فرمایا نصیحت کرتا ہون مین تجکو ساتھ تقوی اللہ کے اسلیے کہ تحقیق تقوی بہت زینت دینے والا ہی واسطے سب کامون تیرے کے یعنے امور دینی اور دنیوی کے کہا مین نے زیادہ کرو مجکو یعنے اور نصیحت فرمائیے فرمایا لازم ہی تجکو تلاوت قران کی اور ذکر خدا کا اسلیے کہ تحقیق وہ یعنے جو کچہ کہ ذکر کیا گیا وہ تلاوت قران ہی اور ذکر اللہ سبب ذکر کرنے کا ہی تجکو آسمان مین کہ ملائکہ یاد کرینگے تجکو ساتھ خیر و رحمت کے بلکہ اللہ تعالی بھی چنانچہ یہ آیت دلالت کرتی ہی اسپر فَاذْكُرُوْنِیْ اَذْكُرْكُمْ اور سبب نور کا ہی تیرے لئے زمین مین یعنے اس عالم سفلی مین کہ سبب ظہور نور معرفت و یقین اور ہدایت کا ہی کہا مین نے زیادہ کرو مجکو نصیحت فرمایا لازم ہی تجکو دیر تک چپ رہنا کہ مقرون ہو ساتھ تفکر اور تذکر نعمتون الٰہی کے اسواسطے کہ خاموشی سبب ہانکنے کی ہی شیطان کو کہ راہ زبان سے دراتا ہی اور رجاہ بلا مین ڈالتا ہی اور مدد کرنے والی ہی تیرے لیے اوپر کار دین کے کہ سلامت رکھتی ہی آفات زبان سے اور موجب حصول علوم اور معارف و انوار کی ہی بسبب فکر خفی کے کہا مین نے زیادہ فرمائیے مجکو فرمایا بچا رہ بہت ہنسنے سے اسلیے کہ بہت ہنسنا مار دیتا ہی دل کو یعنے بسبب اسکے دل پر چہا جاتی ہی ظلمت غفلت اور قساوت کے اور بجھاتا ہے نور علم و معرفت کے کہ حیات دل اس مین ہی اور کھو دیتا ہی منہ کے نور کو کہ عبارت ہی ظاہر ہونے علامت عبادت سے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے سِيْمَاهُمْ فِیْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ اور یہ بات ضرور ہی کہ جب دل مرتا ہی تو منہ بے نور ہو جاتا ہی اسلیے کہ نورانیت اور تازگی برابر ہی ساتھ حیات حسی اور معنوی کے ہی کہا مین نے زیادہ فرمائیے مجکو فرمایا کہ حق اگرچہ ہو تلخ یعنے ناخوش معلوم ہو خلق کو یا تیرے نفس کو کہا مین نے زیادہ فرمائیے مجکو فرمایا نہ ڈر بیچ اظہار دین خدا کے اور تائید و تقویت اُسکی کے ملامت ملامت کرنے والے کے سے کہا مین نے زیادہ فرمائیے مجکو فرمایا باز رکھے تجکو لوگون کے عیبون سے وہ چیز کہ جانتا ہی تو نفس اپنے سے **ف** ذکر خدا کا تمام افعال خیر کو بنیت نصرت الی اللہ کے کرین داخل کرتے ہین اگر اس معنے پر حمل کرین

تو ذکر کرنا ذکر کا بعد تلاوت کے واسطے تعمیم بعد التخصیص کے ہوگا اور حدیث میں آیا ہے افضل الذکر لا الہ الا اللہ اگر یہ مراد کہیں گے تو قبیلہ ذکر جزء کے سے بعد کل کے بسبب زیادتی فضل و شرف کے اور نہ ذرا اسمیں قطع تعلق کا ہے خلق سے بالکل او ثابت رہنا حق پر بغیر نظر کرنے کے طرف مذہب لوگون کے اور تعریف انکی کے فرمایا اللہ تعالیٰ نے وتبتل الیہ تبتیلا اور نفس اپنے سے یعنے عیوب نفس اپنے سے یعنے امر بالمعروف و نہی منکر لیکن عیب جوئی اور غیبت انکی نکرو اپنے بند و لی... ب ... خوار ... قصہ چار ... ... فدلت ... ... وجہیز لاجرم گو مند عیب یکدگر روایت کیا ہے دیلمی نے انس سے طوبی لمن شغله عیبه عن عیوب الناس **وَعَنْ** اَنَسٍ ... رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا اَبَا ذَرٍّ اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى خَصْلَتَيْنِ هُمَا اَخَفُّ عَلَى الظَّهْرِ وَاَثْقَلُ فِي الْمِيْزَانِ قَالَ قُلْتُ بَلٰى قَالَ طُوْلُ الصَّمْتِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا عَمِلَ الْخَلَائِقُ بِمِثْلِهِمَا اور روایت انس سے کہ اُسنے نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا اے ابوذر کیا نہ بتلاؤن مین تجکو دو خصلتین کہ وہ بہت ہلکی ہین پشت پر یعنے پشت مکلف پر اور بدن اُسکے پر یا پشت زبان پر اور بہت بھاری ہین میزان اعمال مین کہا ابوذر نے کہا مین نے ہان فرمایئے فرمایا درازی چپ رہنے کی یعنے ساتھ تفکر اور خوش خلقی کے قسم ہے اُس ذات پاک کی کہ جان میری اُسکے ہاتھ مین ہے نہین عمل کیا خلق نے مانند ان دو خصلتون کے یعنے کوئی کام بہتر ان کامون سے نہین ہے سبکی و آسانی دونون صفتون کی اس سبب سے ہے کہ خاموش رہنے مین محنت و مشقت نہین حاصل ہوتی بلکہ زبان ہلانے اور بات کے ترتیب دینے مین مشقت ظاہر و باطن کی ہے اور اسکی خوش خلقی مین اسی قیاس پر ہے کہ اسمین نرمی اور آسانی اور سکون ہے بخلاف سخت خوئی اور جدال و نزاع کے کہ سراسر محنت و مشقت ہے انمین نرح **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَبِيْ بَكْرٍ وَهُوَ يَلْعَنُ بَعْضَ رَقِيْقِهٖ فَالْتَفَتَ اِلَيْهِ فَقَالَ لَعَّانِيْنَ وَصِدِّيْقِيْنَ كَلَّا وَرَبِّ الْكَعْبَةِ فَاَعْتَقَ اَبُوْ بَكْرٍ يَوْمَئِذٍ بَعْضَ رَقِيْقِهٖ ثُمَّ جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا اَعُوْدُ رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيْثَ الْخَمْسَةَ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا عائشہ نے کہ گذرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر رضی اللہ عنہ پر اس حال مین کہ وہ لعنت کہتے تھے بعضے غلام اپنے کو پس التفات کی حضرت نے طرف انکے اور فرمایا کہ آیا دیکھا ہے تونے لعنت کرنے والون اور صدیقون کو یعنے انکو کہ جامع ان دونون صفتون کے ہون مقصود یہ کہ صدیقیت اور لعانیت جمع نہین ہوتی جیسیکہ اوپر حدیث گذری لاینبغی لصدیق ان یکون لعانا ہرگز نہین جمع ہوتین یہ دونون صفتین قسم ہے پروردگار کعبہ کی پس آزاد کیا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اسدن بعضے غلام اپنے کو یعنے کفارہ مین اس تقصیر کے پھر آئے ابوبکر یعنے عذر کرنے کے لیے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا کہ پھر نہ کرون گا مین ایسا کام یعنے کسیکو لعنت نہین کرون گا نقل کی بیہقی نے شعب الایمان مین پانچون حدیثین کہ حدیث عمران بن حطان سے اس حدیث تک ہوئی ہین ؛ **وَعَنْ** اَسْلَمَ قَالَ اِنَّ عُمَرَ دَخَلَ يَوْمًا عَلٰى اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ وَهُوَ يَجْبِذُ لِسَانَهٗ فَقَالَ عُمَرُ مَهْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ فَقَالَ لَهٗ اَبُوْ بَكْرٍ اِنَّ هٰذَا اَوْرَدَنِي الْمَوَارِدَ رَوَاهُ مَالِكٌ اور روایت ہے اسلم سے کہا تحقیق حضرت عمر داخل ہوئے ایک دن ابوبکر صدیق کے پاس اس حال مین کہ ابوبکر کھینچتے تھے زبان اپنی یعنے گویا نکالڈالنی اُسکا چاہتے تھے مقصود ملامت کرنا زجر و قہر کا تھا اُسپر پس کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نہ کرو بخشے اللہ تجکو پس کہا واسطے انکے ابوبکر نے کہ تحقیق اس زبان نے ڈالا ہے مجکو ہلاکت کی جگہون مین نقل کی یہ مالک نے **وَعَنْ** عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اضْمَنُوْا لِيْ سِتًّا مِنْ اَنْفُسِكُمْ اَضْمَنْ لَكُمُ الْجَنَّةَ اُصْدُقُوْا اِذَا حَدَّثْتُمْ وَاَوْفُوْا اِذَا وَعَدْتُمْ وَاَدُّوْا اِذَا ائْتُمِنْتُمْ وَاحْفَظُوْا فُرُوْجَكُمْ وَغُضُّوْا اَبْصَارَكُمْ وَكُفُّوْا اَيْدِيَكُمْ اور روایت ہے عبادہ بن صامت سے کہ تحقیق فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ متکفل و ضامن ہو واسطے میرے چھ چیزون کے واسطے منفعت نفسون اپنے کی ضامن ہون گا مین واسطے تمہارے بہشت کا یعنے داخل ہونے بہشت کا سچ بولا کرو جسوقت کہ بات کہو

اور پورا کرو جبکہ وعدہ کرو اور ادا کرو امانت جبکہ امانت دی جاؤ اور نگاہبانی کرو شرمگاہ اپنے کی یعنے حرام کاری سے بچاؤ اور بند کرو نگاہ اپنی یعنے دیکھنے
اُس چیز کے سے کہ نہین جائز ہی دیکھنا اُسکا مانند نامحرم وغیرہ کے اور بند رکھو اپنے ہاتھ یعنے مارنے سے اور پکڑنے اُس چیز کے سے کہ حرام و مکروہ
ہی یا یہ معنے ہین کہ باز رکھو اپنے نفسون کو ظلم سے وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ وَاَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ خِيَارُ عِبَادِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ اِذَا رُؤُوْا ذُكِرَ اللّٰهُ وَشِرَارُ عِبَادِ اللّٰهِ الْمَشَّاؤُوْنَ بِالنَّمِيْمَةِ الْمُفَرِّقُوْنَ بَيْنَ الْاَحِبَّةِ الْبَاغُوْنَ
الْبُرَآءَ الْعَنَتَ رَوَاهُمَا اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی عبد الرحمن بن غنم اور اسماء بنت یزید سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا بہترین بندے اللہ کے وہ ہین کہ جسوقت دیکھے جاوین یاد کیا جاوے اللہ اور بدترین بندے اللہ کے وہ ہین کہ چلتے ہین مجلسون مین
ساتھ چغلی کے یعنے بنظر فساد کے جیسے کہ بیان کیا اُسکو کہ جدائی ڈالتے ہین درمیان دوستون کے چاہتے ہین پاک لوگون سے مشقت اور ہلاکت فساد اور
گناہ اور زنا کو یعنے ایک جماعت کو کہ پاک و منزہ ہین گناہ و فساد و عیب سے متہم کرتے ہین اُنکو ساتھ گناہ اور فساد و عیب کے اور مشقت و ہلاکت مین ڈالتے
ہین نقل کین یہ دونون حدیثین احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین ف یاد کیا جاوے اللہ یعنے بسبب تعلق اور اختصاص کے ساتھ اللہ تعالی کے ایسے
مرتبہ کو پہونچے ہین کہ آثار و انوار اُسکے اور احوال و اطوار اُنکے کے ایسے ہویدا ہین کہ جب نظر اُنکے تمثال پر پڑتی ہی تو خدا تعالی یاد آتا ہی بسبب ظہور علامت عبادت
کے اوپر منہ اُنکے کے اور بعضون نے کہا کہ معنے اُسکے یہ ہین کہ دیکھنا اُنکا مانند ذکر خدا کے ہی جیسے کہ کہا ہی علماء نے کہ نظر کرنی عالم کے منہ پر عبادت ہی اور
کبھی ہوتا ہی کہ بسبب نظر کرنے کے صالح کے منہ پر نور ایمان ایسا باطن مین آتا ہی کہ دلکو روشن کر دیتا ہی اور حدیث مین آیا ہی النظر الی وجه علی عبادة اور
یہ حدیث تصدیق کرتی ہی معنے اول کو بھی آیا ہی کہ حضرت علی رض گھر سے نکلتے تھے اور لوگون کی نظر اُنکے چہرہ مبارک پر پڑتی تو کہتے لا اله الا الله ما
اشرف هذا الفتى لا اله الا الله ما اكرم هذا الفتى لا اله الا الله ما اعلم هذا الفتى لا اله الا الله ما اشجع هذا الفتى پس دیکھنا اُنکا باعث ہوتا تھا کہنے کلمہ توحید کا
ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلَيْنِ صَلَّيَا صَلٰوةَ الظُّهْرِ اَوِ الْعَصْرِ وَكَانَا صَائِمَيْنِ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الصَّلٰوةَ قَالَ اَعِيْدُوْا وُضُوْءَكُمَا وَصَلٰوتَكُمَا وَامْضِيَا فِيْ صَوْمِكُمَا وَاقْضِيَاهُ يَوْمًا اٰخَرَ قَالَا لِمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اغْتَبْتُمْ
فُلَانًا اور روایت ہی ابن عباس سے کہ تحقیق دو شخصون نے نماز پڑھی ظہر کی یا عصر کی اور تھے دونون روزہ دار پس جب نماز پڑھ چکے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم فرمایا پھیر کر کرو وضو اور پڑھو نماز اور پورا کرو روزہ اپنا یعنے افطار نکرو اور قضا کرو بدلے اُسکے ایکدن دوسرے یعنے یہ روزہ تمہارا فاسد ہوا اور واجب ہی
قضا اُسکی لیکن باوجود اُسکے بھی اسی طرح رہو اور افطار نکرو اور علاوہ اُسکے بدلے رکھو احتیاطاً اور کہا اُن دونون نے کسواسطے یا رسول اللہ یعنے
اعادہ وضو اور روزہ اور نماز کا کرین فرمایا غیبت کی تم نے فلانی شخص کی ف یعنے اور غیبت توڑتی ہی وضو اور روزہ کو اور لکھا ہی علماء نے کہ یہ حدیث برسبیل
تغلیظ و زجر کے واقع ہوئی ہی ورنہ حقیقت میں غیبت وضو اور روزہ کو توڑتی نہین لیکن کمال و ثواب کو کھو دیتی ہی اور نزدیک سفیان ثوری کے غیبت
مفسد روزہ کی ہی بہر تقدیر معلوم ہوا کہ قباحت اور برائی غیبت کی حد سے زیادہ ہی احتیاط و تقوی اسمین ہی کہ بعد از وقوع غیبت کے تجدید وضو کی کرنی
چاہیے بلکہ کہا ہی علماء نے کہ اگر ہنسے یا سخن لایعنی کہے اور بہت کہے تو وضو کرنا مستحب ہی واسطے ازالہ ظلمت کے کہ طاری ہوئی ہی اس سے
اور روزہ دار کو چاہیے کہ غیبت سے احتراز کرے ع وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَجَابِرٍ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْغِيْبَةُ
اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ الْغِيْبَةُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ لَيَزْنِيْ فَيَتُوْبُ فَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَفِيْ
رِوَايَةٍ فَيَتُوْبُ فَيَغْفِرُ اللّٰهُ لَهٗ وَاِنَّ صَاحِبَ الْغِيْبَةِ لَا يُغْفَرُ لَهٗ حَتّٰى يَغْفِرَهَا لَهٗ صَاحِبُهٗ وَفِيْ رِوَايَةِ اَنَسٍ قَالَ صَاحِبُ الزِّنَا يَتُوْبُ
وَصَاحِبُ الْغِيْبَةِ لَيْسَ لَهٗ تَوْبَةٌ رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيْثَ الثَّلٰثَةَ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی ابی سعید اور جابر سے کہ کہا

وہ تو اُن نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے غیبت کرنی سخت تر ہی زنا کرنے سے عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ کس واسطے غیبت سخت تر ہی زنا سے فرمایا تحقیق
آدمی البتہ زنا کرتا ہی پھر توبہ کرتا ہی پس اللہ تعالیٰ قبول کرتا ہی توبہ اُسکی اور ایک روایت میں ہی پس توبہ کرتا ہی پس بخشتا ہی اللہ واسطے اُسکے یعنی اسلیے کہ حق اللہ کا ہی اور
تحقیق غیبت والے کو نہیں بخشش کیجاتی یہانتک کہ بخشے اُسکو وہ کہ جسکی غیبت کی ہی یعنی اسلیے کہ یہ اُسکا حق ہی اور بیچ روایت انس کے آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت
نے کہ زنا کرنے والا توبہ کرتا ہی اور غیبت کرنے والا نہیں واسطے اسکے توبہ نقل کین بیہقی نے یہ تینوں حدیثیں شعب الایمان میں **ف** نہیں واسطے اُسکے توبہ
یعنی غالبًا اسلیے کہ زانی ڈرتا ہی اور کانپتا ہی پس توبہ کرتا ہی اور غیبت کرنے والا سہل جانتا ہی اگرچہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑے گناہ کے چیز ہی اسلیے کہ بلا
جب عام ہوتی ہی تو اسکی برائی دل سے نکل جاتی ہی یا نزدیک ہی کہ غیبت کرنے والا غیبت کو حقیر و حلال جانے اور ورطہ کفر میں جا پڑے یا یہ معنے ہیں کہ نہیں
اُسکے لیے توبہ مستقلہ بلکہ موقوف ہی صحت اُسکی اوپر رضامندی اُسکی کے جسکی غیبت کی ہی جیسے کہ اوپر کی روایت میں گذرا ۳ ع ح **وَعَنْ**
اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ كَفَّارَةِ الْغِيْبَةِ اَنْ تَسْتَغْفِرَ لِمَنِ اغْتَبْتَهٗ تَقُوْلُ اللّٰهُمَّ
اغْفِرْ لَنَا وَلَهٗ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ وَقَالَ فِيْ هٰذَا الْاِسْنَادِ ضُعْفٌ اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ و
سلم نے تحقیق کفارہ غیبت کا یہ ہی کہ بخشش چاہے تو واسطے اُس شخص کے کہ غیبت کی ہی تو نے اُسکی کہے تو یا الٰہی بخش ہمکو اور اُسکو نقل کی بیہقی نے دعوات
کبیر میں کہ نام اُسکی کتاب کا ہی اور کہا کہ اسکے اسناد میں ضعف ہی **ف** بخش ہمکو یعنی اگر ہون یہ جماعت تو یون کہیں یا ہمکو یعنی سب گروہ مسلمین کو
اور ظاہر یہ ہی کہ یہ بخشش چاہنا اُس صورت میں ہی کہ نہ پہونچی ہو غیبت اُسکو کہ جسکی غیبت کی ہی اور جبکہ پہونچ جاوے اُسکو تو ضرور ہی بخشوانا اُس
سے اسی طرح کہ خبر دے اسکو کہ جسکی غیبت کی ہی ساتھ اُس چیز کے کہ کہا ہی اُسکو اور بخشواوے اُسکو اُس سے پس اگر متعذر ہو یہ تو ارادہ رکھے اسکا جب
ہو سکے گا بخشواؤنگا اس سے پس جبکہ بخشواوے گا اُس سے ساقط ہو جاویگا اُس سے جو کچھ کہ اُسکا حق تھا اُسپر اور اگر عاجز ہوا اُس سبب سے بسبب
اسکے کہ ہو صاحب غیبت مردہ یا غایب مثلاً تو بخشش چاہیے اللہ تعالیٰ سے اُسکے فضل و کرم سے امید وار رہے کہ راضی کر دے اُسکے دشمن کو کہا فقیہ
ابو اللیث نے کہ کلام کیا ہی لوگون نے بیچ توبہ غیبت کرنے والے کے کہ آیا جائز ہی بغیر بخشوانے کے اُس سے کہ جسکی غیبت کی ہی یا نہیں کہا بعضے عالمون نے
کہ جائز ہی اور یہ ہمارے نزدیک دو طرح پر ہی ایک تو یہ کہ اگر یہ غیبت پہونچی ہو اُسکو کہ جسکی غیبت کی ہی تو توبہ اُسکی یہ ہی کہ بخشواوے اُس سے اور اگر نہ
پہونچے غیبت تو بخشش چاہے اللہ سے اور دل میں یہ رکھے کہ پھر ایسی حرکت نہیں کرنے کا اور اس حدیث کا ضعیف ہونا مضر نہیں اسلیے کہ فضائل
اعمال میں کفایت کرتی ہی حدیث ضعیف بھی اور جامع صغیر میں ایک روایت انس سے مروی اسکی بھی آئی ہی کہ الفاظ اُسکے یہ ہیں کفارۃ من الغیبۃ ان تستغفر لہ ۳ ع

بَابُ الْوَعْدِ باب ہی بیچ بیان وعدہ کے

ف استعمال وعدہ کا خیر اور شر میں ہوتا ہی اگر مذکور ہون خیر اور شر کہا جاتا ہی وعدتہ خیرا و وعدتہ
شرا اور اگر نہ مذکور ہون تو وعدہ استعمال کیا جاتا ہی خیر میں اور وعید و ایعاد شر میں ۳ ع

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَاءَ اَبَا بَكْرٍ مَالٌ مِّنْ قِبَلِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَضْرَمِيِّ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ مَنْ كَانَ لَهٗ
عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَيْنٌ اَوْ كَانَتْ لَهٗ قِبَلَهٗ عِدَةٌ فَلْيَاْتِنَا قَالَ جَابِرٌ فَقُلْتُ وَعَدَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَنْ يُّعْطِيَنِيْ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا فَبَسَطَ يَدَيْهِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَالَ جَابِرٌ فَحَثَا لِيْ حَثْيَةً فَعَدَدْتُّهَا فَاِذَا هِيَ خَمْسُمِائَةٍ وَقَالَ خُذْ مِثْلَيْهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی جابر سے کہ کہا جب وفات ہوئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور آیا حضرت ابوبکر صدیقؓ کے پاس مال جانب علاء ابن حضرمی کے سے
کہ عامل تھے حضرتؐ کے بحرین پر پس کہا ابوبکرؓ نے جس کسی کا ہو حضرتؐ پر دین یا ہو حضرت کی طرف وعدہ یعنی آنحضرت نے کسی سے کچھ دینے کا وعدہ کیا ہو پس چاہیے
کہ آوے ہمارے پاس کہا جابر نے پس کہا میں نے وعدہ کیا مجھ سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دینے کا ایسا اور ایسا اور ایسا یعنی تین بار دونون

ہاتھ بھر کر پس کھولے جابر نے دونوں ہاتھ یعنی تین بار لینے واسطے گنانے سو روپے عطا کیے کہ آنحضرت نے اس سے وعدہ کیا تھا کہا جابر نے پس دے لپ
بھر کر مجھکو ابوبکر صدیق نے ایکبار پس گنا میں نے اس چیز کو کہ تھی لپ میں پس تھی وہ پانسو فرمایا حضرت صدیق اکبر نے کہ لو دو مثل اسکے یعنی ہزار تا کہ ہم زیادہ نہ نقل
کی یہ بخاری و مسلم نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہوا ادا کرنا دین میت کا اور پورا کرنا وعدہ اسکے کا خلیفہ کے لیے اور برابر ہے اسمیں وارث و اجنبی اور
اس میں اشارہ ہے اسپر بھی کہ وعدہ ملحق ہے ساتھ دین کے جیسے کہ آیا ہے آنحضرت سے العدة دین رواه الطبرانی فی الاوسط عن علی وابن مسعود ع

الفصل الثانی عن ابی جحیفة قال رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم ابیض قد شاب وکان الحسن بن علی یشبهه وامر لنا بثلاثة عشر قلوصا فذهبنا نقبضها فاتانا موته فلم یعطونا شیئا فلما قام ابوبکر قال من کانت له عند رسول الله صلی الله علیه وسلم عدة فلیجیء فقمت الیه فاخبرته فامر لنا بها رواه الترمذی روایت ہے ابی جحیفہ سے کہا دیکھا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو سفید رنگ ایک بال سفید تھے تحقیق ظاہر ہوا تھا بڑھاپا یعنی
حسن بن علی مشابہ تھے حضرت سے یعنی نصف اعلیٰ میں یہ بات کہی واسطے اثبات صحبت انہی کے حضرت سے اسلیے کہ صغیر سن تھے صحابہ میں اور وقت رحلت
کے صغیر تھے پس لیتے ہیں ابی جحیفہ کہ دیکھا میں نے آنحضرت کو ساتھ صفت اور حکم فرمایا واسطے جماعت ہماری کے ساتھ تیرہ ان اونٹنیوں جوان کے پس گئے ہم
تا قبض کریں وہ اونٹنیوں کو پس آئی ہمارے پاس خبر وفات حضرت کی پس نہ دیا ہمکو کچھ پس جب کھڑے ہوئے ابوبکر یعنی خطبہ کے لیے یا خلیفہ ہوئے کہا جو کوئی کہ ہو
اسکے لیے نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے وعدہ یعنی کچھ دینے کا پس چاہیے کہ آوے پس کھڑا ہوا میں طرف ابوبکر کے پس خبر دی میں نے انکو کہ حضرت نے وعدہ
کیا تھا تیرہ اونٹنیوں کے دینے کا پس دلایا ابوبکر نے واسطے ہمارے ساتھ دینے اونٹنیوں کے نقل کی یہ ترمذی نے **وعن عبد الله بن ابی الحمساء** قال بایعت النبی صلی الله علیه وسلم قبل ان یبعث وبقیت له بقیة فوعدته ان آتیه بها فی مکانه فنسیت فذکرت بعد ثلاث فاذا هو فی مکانه فقال لقد شققت علیّ انا ههنا منذ ثلاث انتظرك رواه ابوداود روایت ہے عبداللہ بن ابی الحمساء سے کہا خرید
میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ پہلے نبی ہونے سے اور باقی رہا واسطے حضرت کے کچھ مول پس وعدہ کیا میں نے حضرت سے یہ کہ لاؤنگا میں انکے لیے بقیہ
مول کا بیچ جگہ آپکی کے کہ جہاں آپ بیٹھے تھے یا اسی جگہ بیع کے پس بھول گیا میں وعدہ پس یاد کیا میں نے بعد تین دن کے پس دیکھا میں وہ موں نزدیک
آنحضرت کے اسی جگہ پس لایا سامان دیکھا میں نے کہ آنحضرت وہیں بیٹھے ہیں پس فرمایا کہ تحقیق مشقت میں ڈالا تو نے مجھکو میں اسی جگہ ہوں منتظر تیرا تین دن سے نقل کی یہ ابی داؤد
نے **ف** لفظ حمساء مشکوٰۃ کے نسخوں میں ساتھ تقدیم حاء حطی مفتوحہ کے سین ساکنہ پر واقع ہوا ہے اور اسیطرح مصابیح کے نسخوں میں ہے اور لکھا ہے علماء نے کہ یہ
سہو خطا ہے مصابیح والے سے اور اسی کی تقلید مشکوٰۃ والے نے کی اور صواب ابی الحمساء ساتھ تقدیم میم کے سین پر ہے جیسا کہ اسماء الرجال کی کتابوں میں مذکور ہے اور
انتظار کرنا حضرت کا واسطے پورا کرنے وعدے کے تھا نہ واسطے لینے مول مذکور کے اور اسمیں تعلیم ہے امت کو پورا کرنے وعدے کی اور وعدے کے پورا کرنیکا حکم
سب دینوں میں رہا ہے اور سب رسول محافظت اسکی کرتے رہے ہیں چنانچہ اللہ نے بطریق تعریف کے فرمایا وابراہیم الذی وفی ع **وعن زید بن ارقم** عن النبی صلی الله علیه وسلم قال اذا وعد الرجل اخاه ومن نیته ان یفی له فلم یف ولم یجیء للمیعاد فلا اثم علیه رواه ابوداود والترمذی اور روایت ہے زید بن ارقم سے کہ نقل کی انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جسوقت کہ وعدہ کرے آدمی اپنے بھائی سے
اور نیت میں ہو پورا کرنا اس وعدہ کا اسکے لیے اور نہ پورا کیا یعنی بسبب کسی عذر کے اور نہ آیا وقت وعدہ کے پس نہیں گناہ اسپر نقل کی
یہ ابوداؤد اور ترمذی نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی نیت وفا وعدہ کی رکھتا ہو اگرچہ وفا نکرے گنہگار نہیں ہوتا اور یہ بھی اس سے سمجھا
گیا کہ جس نے وعدہ کیا اور نیت میں یہ ہے کہ نہیں وفا کرینگا اسکو تو گنہگار ہوتا ہے برابر ہے کہ پورا کیا اسکو یا نہ پورا کیا اس لیے کہ

یہ خلاف منافقین سے ہی اور بعضون نے کہا کہ خلاف کرنا وعدہ کا بغیر مانع کے حرام ہی اور مراد حدیث مین بھی یہی ہی اور مجمع البحار مین کہا کہ اتفاق رکھتے ہین علماء اسپر کہ جو کوئی وعدہ کرے کسی سے ایک امر ممنوع کا تو نہ وفا کرے اُسکو اور وفا ے وعدہ واجب ہی یا مستحب اُسمین اختلاف ہی جمہور علماء اور ابو حنیفہ اور شافعی اسپر ہین کہ مستحب ہی اور وفا نکرنا سخت مکروہ ہی لیکن گناہ نہین اور ایک جماعت اسپر ہی کہ وفا کرنا وعدہ کا واجب ہی اور عمر بن عبد العزیز بھی اُنھین مین سے ہین اور عبد اللہ بن مسعود وعدہ کے ساتھ انشاء اللہ کہہ لیتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی یہی آیا ہی کہ فرماتے تھے لفظ عسی ۞ ح ع **وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ دَعَتْنِیْ اُمِّیْ یَوْمًا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ فِیْ بَیْتِنَا فَقَالَتْ هَا تَعَالَ اُعْطِیْكَ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا اَرَدْتِّ اَنْ تُعْطِیْهِ قَالَتْ اَرَدْتُّ اَنْ اُعْطِیَهٗ تَمْرًا فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَا اِنَّكِ لَوْ لَمْ تُعْطِیْهِ شَیْئًا كُتِبَتْ عَلَیْكِ كِذْبَةٌ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ** اور روایت ہی عبد اللہ بن عامر سے کہ کہا بلایا مجکو میری مان نے ایک دن اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے میرے گھر مین پس کہا میری مان نے آگاہ ہو ادھر آ مین تجکو کچھ دون پس فرمایا واسطے اُسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ارادہ کیا تھا تو نے دینے کا اُسکو کہا ارادہ کیا تھا مین نے یہ کہ دون مین اسکو ایک کھجور پس فرمایا اُسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خبردار ہو اگر نہ دیتی تو اُسکو کچھ لکھا جاتا تجہپر ایک جھوٹ نقل کی ابو داؤد نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** کیا ارادہ کیا تھا الخ آنحضرت نے سمجھے کہ کہنا اُسکا لڑکے کو کلام مذکور واسطے باہر لانے اسکے کے تہ جیسے بچون کے آگے وقت رونے کے مسخری کرتے ہین اور جھوٹ بولتے ہین اور ڈراتے ہین اور حقیقت کلام وہان مراد نہین ہوتی پس بقصد اعتراض کے اُس عورت سے پوچھا ۞ ح **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ وَعَدَ رَجُلًا فَلَمْ یَاْتِ اَحَدُهُمَا اِلٰی وَقْتِ الصَّلٰوةِ وَذَهَبَ الَّذِیْ جَاءَ لِیُصَلِّیَ فَلَا اِثْمَ عَلَیْهِ رَوَاهُ رَزِیْنٌ** روایت ہی زید بن ارقم سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص وعدہ کرے کسی سے پس نہ آیا ایک اُن مین سے نماز کے وقت تک اور گیا وہ شخص کہ آیا تھا تاکہ نماز پڑھے پس نہین گناہ اُسپر نقل کی یہ رزین نے **ف** صورت اسکی یہ ہی کہ دو شخصون نے آپس مین وعدہ کیا کہ فلانی جگہہ فلانے وقت ہم دونون آوینگے اور جمع ہونگے پھر ایک اُن دونون مین سے پہلے وہان گیا اور منتظر دوسرے کے آنیکا رہا آنے وقت نماز کے اور وہ دوسرا اُسوقت تک نہ آیا پس اگر وہ شخص کہ آکر منتظر اُسکا بیٹھا تھا بعد اسکے انتظار نکرے اور نماز کے لیے اُٹھکر چلا جاوے خلاف وعدہ اُسنے نکیا اور گنہگار نہین ہو نیکا اسلیے کہ جانا نماز کے لیے ضروریات دین سے ہی اور اگر پہلے آنے وقت نماز کے بلا ضرورت اُٹھکر چلا جاوے تو البتہ اُسنے خلاف وعدہ کیا اور اگر کوئی مانع ضروری مانند کھانے اور پینے اور بول و براز اور مانند انکے کے پیش آجاوے اسکے لیے بھی جانا جائز ہی ۞ ح

بَابُ الْمِزَاحِ

باب ہی بیچ بیان خوش طبعی کے **ف** لفظ مزاح ساتھ زیر میم کے مصدر ہی بمعنے خوش طبعی کرنے کے اور ساتھ پیش میم کے اسم ہی بمعنے مطائبہ یعنے خوش طبعی کے اور مزاح اُس خوش طبعی کو کہتے ہین کہ بغیر ایذا وغیرہ کے ہو اور اگر ساتھ ایذا کے ہو تو اُسکو سخریہ کہتے ہین اور یہ جو حدیث مین آیا ہی لا تمار اخاک ولا تمازحہ تو مزاح ممنوع وہ ہی کہ جسمین افراط اور مداومت کرے اُسپر اسلیے کہ باعث ہوتا ہی ہنسنے اور قسوۂ قلب کا اور غافل کرتا ہی ذکر اللہ سے اور فکر سے مہمات دین مین اور اکثر اوقات انجام کو اُسکے ایذا ہوتی ہی اور سبب ہوتا ہی کینہ کا اور ساقط کر دیتا ہی ہیبت و وقار کو اور جو مزاح کہ سالم رہے ان امور سے پس وہ مباح ہی کہ آنحضرت بھی کرتے تھے واسطے مصلحت خوش کرنے نفس مخاطب کے اور موانست کے اور یہ سنت مستحبہ ہی لیکن اگر کوئی کہے کہ یہ قول مخالف اس حدیث کے ہی کہ روایت کی گئی عبد اللہ بن حارث سے کہ کہا ما رأیت احدا اکثر مزاحا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو جواب اُسکا یہ ہی کہ حضرت کے برابر اور کوئی اپنے نفس پر قادر نہین ہو سکتا پس یہ مختصات حضرت کی سے ہو اور اور کو ترک کرنا اُسکا اولے ہی چنانچہ شمائل ترمذی مین آیا ہی کہ صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ مزاح کرتے ہین ہمسے فرمایا کہ مین نہین کہتا

مگر حق پس حاصل یہ کہ سوا آنحضرتؐ کے اور لوگ اہل ہیں نہی میں مگر جسکو قدرت رکھتا ہو مستقیم رہنے کی اسکے حد پر اور نہ منحرف ہونے کی راہ اسکی سے ؛ ع

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی عَنْ اَنَسٍ قَالَ اِنْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُخَالِطُنَا حَتّٰى يَقُوْلَ لِاَخٍ لِيْ صَغِيْرٍ يَا اَبَا عُمَيْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ وَكَانَ لَهٗ نُغَيْرٌ يَلْعَبُ بِهٖ فَمَاتَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انس سے کہا اُسنے کہ تحقیق تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم البتہ اختلاط وخوش طبعی کرتے ہمسے یہانتک کہ فرماتے یعنے بطریق خوش طبعی کے واسطے بھائی چھوٹے میرے کے اے ابو عمیر کیا ہوا نغیر تھا چھوٹے بھائی میرے کے لیے نغیر کھیلتا تھا ساتھ اُسکے پس مرگیا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** انس کا یہ چھوٹا بھائی تھا اخیافی یعنے ماں شریک اُسکا باپ تھا ابو طلحہ زید بن سہل انصاری اور ماں کا نام تھا کبشہ اور نغیر ایک جانور ہوتا ہے مانند چڑیا کے سرخ چونچ کا اور بعضوں نے کہا کہ مثل چڑیا کے ہوتا ہے سرخ سر کا اور بعضوں نے کہا کہ اہل مدینہ اسکو بلبل کہتے ہیں پس وہ جانور لعل تھا گویا مانند اسکے اُسکو انکے بھائی لیکر حضرتؐ کے پاس آیا کرتے تھے جیسے کہ چھوٹے آتے ہیں ناگہان وہ جانور مرگیا پھر جو وہ حضرت کے پاس حاضر ہوتا تو فرماتے ازراہ خوش طبعی کے کہ اے ابو عمیر کیا ہوا نغیر اور یہ کنیت اُسکی مقرر کی واسطے موافقت سجع نغیر کے اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ جائز ہے لڑکوں کو کھیلنا جانور سے اگر عذاب نکریں اور یہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہے کنیت کرنی چھوٹے کی اور داخل نہیں ہے جھوٹ میں بلکہ بطریق تفاول کے ہے ؛ ع

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ تُدَاعِبُنَا قَالَ اِنِّيْ لَا اَقُوْلُ اِلَّا حَقًّا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا کہ عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ تحقیق آپ خوش طبعی کرتے ہیں ہمسے فرمایا کہ تحقیق میں نہیں کہتا مگر حق نقل کی یہ ترمذی نے **ف** یعنے سچ اور نہیں ہر ایک تمہارا قادر اس حصر پر واسطے نہ معصوم ہونے تمہارے کے اور ظاہر تر یہ ہے کہ منشا صحابہ کے سوال کا یہ تھا کہ آنحضرتؐ نے منع کیا تھا انکو مزاح سے جیسے کہ اوپر گذرا کذا ذکر علی اور حضرت شیخ رح نے لکھا ہے کہ مطلب یہ ہے یعنے میں مزاح کرنے میں ایسی بات نہیں کہتا کہ خلاف واقع کے ہو اگرچہ صورت میں خلاف واقع کے معلوم ہو اور ضابطہ بیچ جواز اور عدم جواز کے یہی ہے کہ اگر متضمن جھوٹ کو نہو جائز ہے لیکن باوجود اسکے مداومت اُسپر نکرنی چاہیے کہ ہیبت و وقار کو کھودیتی ہے اور مزاح آنحضرتؐ کا اسی قبیل سے تھا جیسے کہ اس حدیث سے معلوم ہوا ؛ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا اسْتَحْمَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ حَامِلُكَ عَلٰى وَلَدِ نَاقَةٍ فَقَالَ مَا اَصْنَعُ بِوَلَدِ النَّاقَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَلْ تَلِدُ الْاِبِلَ اِلَّا النُّوْقُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاؤُدَ اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق ایک شخص نے سواری طلب کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس فرمایا کہ تحقیق میں سواری دونگا تجھکو بچہ اونٹنی کا پس کہا کیا کرونگا میں بچہ اونٹنی کا پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں جنتی اونٹ کو مگر اونٹنی نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نے **ف** وہ شخص سمجھا تھا کہ بچہ اونٹنی سے چھوٹا بچہ مراد ہے کہ قابل سواری کے نہیں ہوتا اور حضرت کی یہ مراد تھی کہ جو اونٹ ہوتا ہے اونٹنی ہی کا بچہ ہوتا ہے پس حضرتؐ نے کلام مذکور بطور خوش طبعی کے فرمایا بعد ازاں متنبہ کیا کہ اگر تو تامل کرتا تو یہ تعجب نکرتا پس اسمیں باوجود خوش طبعی کے اشارہ ہے اسپر کہ لائق کلام کے ہے سننے والے کو کہ تامل کرے اسمیں اور نہ سبقت کرے اُسکے رد پر مگر بعد غور کرنے کے ؛ ع وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ يَا ذَا الْاُذُنَيْنِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے انس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انکو اے دو کانوں والے نقل کی یہ ابو داؤد اور ترمذی نے **ف** اسمیں خوش طبعی بھی ہے اور تعریف بھی ہے انس کی ذکا اور فہم اور خوب سننے انکے کی ؛ ع وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِامْرَاَةٍ عَجُوْزٍ اِنَّهٗ لَا تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَجُوْزٌ فَقَالَتْ وَمَا لَهُنَّ وَكَانَتْ تَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ فَقَالَ لَهَا اَمَا تَقْرَئِيْنَ الْقُرْاٰنَ اِنَّا اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَاءً فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا رَوَاهُ رَزِيْنٌ وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ بِلَفْظِ الْمَصَابِيْحِ اور روایت ہے انس سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرتؐ نے یعنے بطریق مزاح کے ایک عورت بڑھیا کو یعنے جب اُسنے التماس دعا کی کی آنحضرتؐ سے ساتھ داخل

ہونے بہشت کے یہ کہ داخل ہوگی بہشت میں بڑھیا یعنے پس کہا بڑھیا نے ازراہ تحیر و حسرت کے کیا ہی واسطے اُنکے کہ نہ داخل ہوں گے بہشت میں اور تھی وہ عورت پڑھی ہوئی قران پس فرمایا واسطے اسکے کیا نہیں پڑھا تو نے قران میں کہ تحقیق ہم پیدا کرینگے بہشت کی عورتوں کو پیدا کرنا پس کرینگے ہم اُنکو کنواریاں یعنے بڑھیوں کو بھی باکرہ اُٹھاوینگے اور بہشت میں لیجاوینگے پس درست ہوا یہ کہنا کہ بڑھیاں بصفت بڑھاپے کے بہشت میں نہیں داخل ہوں گی نقل کی یہ رزین نے یعنے بایں الفاظ نہ مشکوٰۃ میں مذکور ہیں اور شرح السنہ میں کہ بغوی کی کتاب ہی ساتھ لفظ مصابیح کے ہی **ف** مصابیح میں یون ہی کہ آنحضرت نے فرمایا بہشت میں نہیں داخل ہونگی بڑھیاں پس منھ پھیرا اور گئی وہ عورت اس حال میں کہ روتی تھی پس فرمایا آنحضرت نے کہ خبر دو اُسکو کہ نہیں داخل ہونگی بہشت میں درحالیکہ بصفت بڑھاپے کے ہوں گی اسلیے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا انا انشأناہن انشاء فجعلناہن ابکارا ۔ **وَعَنْهُ** اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ كَانَ اسْمُهٗ زَاهِرَ بْنَ حَرَامٍ وَّكَانَ يُهْدِيْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْبَادِيَةِ فَيُجَهِّزُهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّخْرُجَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ زَاهِرًا بَادِيَتُنَا وَنَحْنُ حَاضِرُوْهُ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّهٗ وَكَانَ دَمِيْمًا فَاَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا وَّهُوَ يَبِيْعُ مَتَاعَهٗ فَاحْتَضَنَهٗ مِنْ خَلْفِهٖ وَهُوَ لَا يُبْصِرُهٗ فَقَالَ اَرْسِلْنِيْ مَنْ هٰذَا فَالْتَفَتَ فَعَرَفَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ لَا يَأْلُوْ مَا اَلْزَقَ ظَهْرَهٗ بِصَدْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ عَرَفَهٗ وَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ يَّشْتَرِي الْعَبْدَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِذًا وَّاللّٰهِ تَجِدُنِيْ كَاسِدًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لٰكِنْ عِنْدَ اللّٰهِ لَسْتَ بِكَاسِدٍ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی انس سے یہ کہ ایک شخص بادیہ کا رہنے والا تھا نام اُسکا زاہر بن حرام اور تھا وہ تحفہ لاتا واسطے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے باہر سے یعنے ایسی چیزیں کہ جو باہر ہوتی ہیں مانند ساگ اور لکڑیوں اور پھولوں وغیرہ کے اور سامان سفر کا درست کردیتے اُسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ ارادہ کرتا باہر نکلنے کا یعنے بادیہ سے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنے اُسکے حق میں کہ تحقیق زاہر ہمارا گماشتہ ہی بادیہ کا کہ لاتا ہی ہمارے لیے باہر کی چیزیں اور ہم گماشتہ ہیں اُسکے شہر کے دیتے ہیں اُسکو چیزیں شہر کی اور تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہت دوست رکھتے اُسکو اور تھا زاہر بدشکل پس آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایکدن یعنے بازار میں اور وہ بیچتا تھا اسباب اپنا پس کولی بھر لی آنحضرت نے اُسکے پیچھے سے اس حال میں کہ وہ نہیں دیکھتا تھا آنحضرت کو یعنے پیچھے سے بھینچکر دونوں ہاتھ اُسکے بغلوں کے نیچے سے نکال کر اُسکی آنکھوں پر ہاتھ رکھدیے تا نہ پہچانے پس کہا زاہر نے چھوڑو مجھکو کون ہی یہ پس کن انکھیوں سے دیکھا زاہر نے پس پہچانا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پس شروع کیا نہیں قصور کرتا تھا اپنی پیٹھ کے لگانے میں ساتھ سینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جبکہ پہچانا آنحضرت کو یعنے واسطے حاصل کرنے برکت کے اور شروع کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرماتے تھے کون شخص خریدے غلام کو پس کہا یارسول اللہ اسوقت قسم ہی خدا کی پاؤگے مجھکو ناکارہ پس فرمایا حضرت نے لیکن نزدیک خدا کے نہیں تو ناکارہ نقل کی یہ شرح السنہ میں **ف** غلام کہنا زاہر کو ظاہر ہی اسلیے کہ وہ غلام اللہ کا تھا اور وجہ استفہام کی خرید سے کہ اطلاق کیا جاتا ہی لغت میں کبھی اوپر مقابلہ شی کے اور کبھی اوپر استبدال کے یہ ہی کہ حضرت نے ارادہ کیا کہ کون شخص مقابل کرتا ہی اس غلام کے اکرام کو یعنے اسپر اکرام کرے یا کون بدلے اُسکا مجھسے کہ لاوے میرے پاس مثل اسکے اور ممکن ہی کہ یہ قبیلہ تجرید سے پس معنے یہ ہوں گے کہ کون شخص لے اس عبد کو **وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ** الْاَشْجَعِيِّ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ وَهُوَ فِيْ قُبَّةٍ مِّنْ اَدَمٍ فَسَلَّمْتُ فَرَدَّ عَلَيَّ وَقَالَ اُدْخُلْ فَقُلْتُ اَكُلِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ كُلُّكَ فَدَخَلْتُ قَالَ عُثْمَانُ بْنُ اَبِي الْعَاتِكَةِ اِنَّمَا قَالَ اَدْخُلُ كُلِّيْ مِنْ صِغَرِ الْقُبَّةِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ اور روایت ہی عوف بن مالک اشجعی سے کہ کہا آیا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس غزوہ تبوک میں اس حال میں کہ حضرت تھے بیچ خیمے چمڑے کے پس سلام علیک کی میں نے پس جواب دیا مجکو اور فرمایا آؤ پس کہا میں نے بطریق مزاح کے آیا تمام بدن میرا آوے یا تمام بدن نہ کہ وہ داخل ہوں یارسول اللہ فرمایا آنحضرت نے آوے تمام بدن

تیر پایا اور اپنے تمام بدن کو بیچ داخل ہوا بیچ اس خیمہ کے کہا عثمان بن ابی العاتکہ نے کہ راوی اس حدیث کا ہے سوا اسکے نہیں تھا عوف نے در لایا اون تمام بدن
اپنے کو واسطے چھوٹے ہونے قبہ کے نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ بھی صحابہ بھی مزاح کرتے تھے حضرت سے عاصرہ بے تکلفی سے

وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ اسْتَأْذَنَ أَبُو بَكْرٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَ صَوْتَ عَائِشَةَ عَالِيًا فَلَمَّا دَخَلَ تَنَاوَلَهَا لِيَلْطِمَهَا وَقَالَ لَا أَرَاكِ تَرْفَعِينَ صَوْتَكِ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْجِزُهُ وَخَرَجَ أَبُو بَكْرٍ مُغْضَبًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ خَرَجَ أَبُو بَكْرٍ كَيْفَ رَأَيْتِنِي أَنْقَذْتُكِ مِنَ الرَّجُلِ قَالَتْ فَمَكَثَ أَبُو بَكْرٍ أَيَّامًا ثُمَّ اسْتَأْذَنَ فَوَجَدَهُمَا قَدِ اصْطَلَحَا فَقَالَ لَهُمَا أَدْخِلَانِي فِي سِلْمِكُمَا كَمَا أَدْخَلْتُمَانِي فِي حَرْبِكُمَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ فَعَلْنَا قَدْ فَعَلْنَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

اور روایت ہے نعمان بن بشیر سے کہ کہا اذن چاہا ابوبکر رض نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس سنی آواز عائشہ کی بلند پس جب
داخل ہوئے گھر میں ابوبکر پکڑا عائشہ کو تا طمانچہ ماریں انکو اور کہا نہ دیکھوں میں تجکو یعنی بعد اسکے کہ بلند کرے تو آواز اپنی اوپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پس شروع کیا
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ روکتے تھے حضرت صدیق کو یعنی مارنے سے حضرت عائشہ کے سے اور نکلا ابوبکر خفا پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ نکلا ابوبکر
کس طرح دیکھا تو نے مجکو یعنی عائشہ کو چھڑایا میں نے تجکو اس شخص سے یعنی ابوبکر سے کہا عائشہ رض نے پس درنگ کی حضرت ابوبکر نے یعنی نہ آئے ملازمت آنحضرت میں کئی دن
بسبب خفگی کے کہ عائشہ سے رکھتے تھے یا بسبب شرمندگی کے حضرت سے پھر آئے دروازہ پر اور اذن چاہا پس آئے اور پایا عائشہ کو اور آنحضرت کو صلح میں تھے پس کہا
ابوبکر صدیق نے دونوں کو داخل کرو مجکو اپنی صلح میں جیسے داخل کیا تم نے مجکو اپنی لڑائی میں پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق کیا ہم نے تحقیق کیا ہم نے داخل کیا
تمکو صلح میں مکرر تاکید کے لئے فرمایا نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** ظاہر مزاح اسمیں قول آنحضرت کا ہے کہ عائشہ کو کہا کس طرح دیکھا تو نے مجکو کہ چھڑایا تجکو اس شخص سے اور اسی
نہ فرمایا کہ تیرے باپ سے گویا آنحضرت نے بعید ڈالا ابوبکر کو عائشہ سے بقصد مزاح کے نہ

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُمَارِ أَخَاكَ وَلَا تُمَازِحْهُ وَلَا تَعِدْهُ مَوْعِدًا فَتُخْلِفَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

اور روایت ہے ابن عباس رض سے انہوں نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہ جھگڑ تو اپنے بھائی سے اور نہ مزاح کر اس سے یعنی ایسی مزاح کہ باعث ایذا ہو اور نہ وعدہ کر ایسا وعدہ کہ خلاف کرے
تو اسکو اور حضرت شیخ رح نے یہ ترجمہ کیا ہے کہ نہ وعدہ کر وعدہ کرنا پس خلاف کرے تو اسکو یعنی وعدہ کو پورا کر یا سرے سے وعدہ کرے مت اور ارادہ وعدہ کرنے
کی نیت کر ما خلاف وعدگی میں پس نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے

بَابُ الْمُفَاخَرَةِ وَالْعَصَبِيَّةِ

باب بیچ بیان مفاخرت اور عصبیت کے **ف** صراح میں ہے فخر اور خود نازیدن یعنی اترانا باب تفعل سے تفاخر نازیدن درمیان دو گروہ کے مفاخرت
برابری کرنی فخر میں افتخار تفخر نہ بڑھانا ایک کو دوسرے پر اور مفاخرت اگر حق میں ہو اور واسطے حق کے ہو اور واسطے مصلحت دینی کے ہو اور اظہار قوت کے
اعدائے دین پر تو جائز ہے اور اصحاب و سلف سے آیا ہے اور اگر ناحق بطریق تکبر اور نفسانیت کے ہو تو مذموم ہے اور اکثر استعمال اسکا عرف میں ساتھ معنے ثانی کے ہے
اور عصبیت عصبی ہونا اور عصبی اسکو کہتے ہیں کہ حمایت اپنی قوم کی کرے اور انکے لیے غصہ کرے اور عصبیہ قوم مرد کی کہ تعصب کرے اسکے لیے کذا فی
القاموس اور صراح میں کہا کہ عصبہ بیٹے اور اقربا باپ کی جانب کے اور عصب اصل میں معنے تشدید اور سخت کرنے کے آیا ہے چنانچہ اسلئے پٹھے کو عصب
کہتے ہیں کہ سبب مضبوطی و سختی جوڑوں بدن کا ہے اور آدمی بھی قوت پکڑتا ہے اپنی قوم سے اور متعصب وہ کہ تعصب کرے اپنی قوم کے لیے اور دور کہ جدا
کرے ایک مذہب میں واسطے اظہار قوت و شدت کے اور تعصب بھی اگر حق ہو اور متضمن ظلم کو نہو مستحسن ہے اور اگر بطریق باطل ظلم ہے تو مذموم ہے اور اکثر اطلاق
اسکا ظلم و ناحق میں آتا ہے جیسے کہ معلوم ہوگا حدیثوں سے کہ ذکر کئے جاوینگے

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل پہلی **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ النَّاسِ أَكْرَمُ فَقَالَ أَكْرَمُهُمْ عِنْدَ اللهِ أَتْقَاهُمْ قَالُوا لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْأَلُكَ قَالَ**

ہونے بہشت کے یہ کہ داخل ہوگی بہشت میں بڑھیا یعنے پس کہا بڑھیا نے ازراہ تحیر و حسرت کے کیا ہی واسطے اُنکے کہ نہ داخل ہوں گے بہشت
میں اور تھی وہ عورت پڑھی ہوئی قرآن پس فرمایا واسطے اُسکے کیا نہیں پڑھا تو نے قرآن میں کہ تحقیق ہم پیدا کریں گے جنت کی عورتوں کو پیدا کرنا
پس کریں گے ہم اُنکو کنواریاں یعنے بڑھیوں کو بھی باکرہ بناویں گے اور بہشت میں لیجاویں گے پس درست ہوا یہ کہنا کہ بڑھیاں بصفت بڑھاپے کے بہشت میں
نہیں داخل ہوں گی نقل کی یہ رزین نے یعنے یہ الفاظ مشکوٰۃ میں مذکور ہیں اور شرح السنہ میں کہ بغوی کی کتاب ہے ساتھ لفظ مصابیح کے ہے
ف مصابیح میں یوں ہے کہ آنحضرت نے فرمایا بہشت میں نہیں داخل ہوں گی بڑھیاں پس منہ پھیرا اور گئی وہ عورت اس حال میں کہ روتی تھی پس
فرمایا آنحضرت نے کہ خبر دو اسکو کہ نہیں داخل ہوں گی بہشت میں درحالیکہ بصفت بڑھاپے کے ہوں گی اسلیے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا انا انشأناہن
انشاءً فجعلناہن ابکاراً انتہی وَعَنْهُ اَنَّ رَجُلاً مِنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ كَانَ اسْمُهُ زَاهِرَ بْنَ حَرَامٍ وَكَانَ يُهْدِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مِنَ الْبَادِيَةِ فَيُجَهِّزُهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَخْرُجَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ زَاهِرًا بَادِيَتُنَا
وَنَحْنُ حَاضِرُوْهُ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّهُ وَكَانَ دَمِيْمًا فَاَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا وَهُوَ يَبِيْعُ مَتَاعَهُ
فَاحْتَضَنَهُ مِنْ خَلْفِهِ وَهُوَ لَا يُبْصِرُهُ فَقَالَ اَرْسِلْنِيْ مَنْ هٰذَا فَالْتَفَتَ فَعَرَفَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ لَا يَأْلُوْ مَا
اَلْزَقَ ظَهْرَهُ بِصَدْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ عَرَفَهُ وَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ يَّشْتَرِي الْعَبْدَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ اِذًا وَاللّٰهِ تَجِدُنِيْ كَاسِدًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لٰكِنْ عِنْدَ اللّٰهِ لَسْتَ بِكَاسِدٍ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے انس سے
یہ کہ ایک شخص باہر کا رہنے والا تھا نام اسکا زاہر بن حرام تھا اور تحفہ لاتا واسطے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم باہر سے یعنے جنگل سے چیزیں کہ جو باہر ہوتی ہیں مانند
ساگ ترکاریوں اور پھولوں وغیرہ کے اور سامان سفر کا درست کر دیتے اسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ ارادہ کرتا باہر نکلنے کا یعنے
وطن جانے کا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنے [illegible] تحقیق زاہر ہمارا گاؤں ہے یعنے [illegible] باہر کی چیزیں اور ہم گماشتہ ہیں اسکے شہر کے
[illegible] اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتے اسکو اور تھا زاہر بدشکل پس آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایکدن یعنے بازار میں اور وہ
بیچتا تھا اسباب اپنا پس گودی میں بھر لیا آنحضرت نے اسکو پیچھے سے اس حال میں کہ وہ نہیں دیکھتا تھا آنحضرت کو یعنے پیچھے سے دونوں ہاتھ اسکے بغلوں کے نیچے سے
نکال کر اسکی آنکھوں پر ہاتھ رکھ دیئے تا نہ پہچانے پس کہا چھوڑ مجھکو کون ہے یہ پس کن انکھیوں سے دیکھا زاہر نے پس پہچانا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پس
شروع کیا نہیں قصور کرتا تھا اپنی پیٹھ کے لگانے میں ساتھ سینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جبکہ پہچانا آنحضرت کو یعنے واسطے حاصل کرنے برکت کے اور شروع کیا
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرماتے تھے کون شخص خریدے غلام کو پس کہا یا رسول اللہ اسوقت قسم ہے خدا کی پاؤ گے مجھکو ناکارہ پس فرمایا حضرت نے لیکن نزدیک خدا کے نہیں تو ناکارہ
نقل کی یہ شرح السنہ میں ف غلام کہنا زاہر کو ظاہر ہے اسلیے کہ وہ غلام اللہ کا تھا اور وجہ استفہام کی خریدنے سے کہ اطلاق کیا جاتا ہے لغت میں
کبھی اوپر مقابلہ شی کے اور کبھی اوپر استبدال کے یہی ارادہ کیا حضرت نے یا ارادہ کیا کہ اس شخص مقابل [illegible] یعنے اسکا اکرام کرے یا کون بدلے
اسکا مجھسے کہ لاوے [illegible] پاس مثل اسکے [illegible] پس معنے یہ ہوں گے کہ کون شخص لے اس جیسا کوئی وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكِ
الْاَشْجَعِيِّ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ وَهُوَ فِيْ قُبَّةٍ مِّنْ اَدَمٍ فَسَلَّمْتُ فَرَدَّ عَلَيَّ وَقَالَ ادْخُلْ

تیرا باوا ہے تمام بدن کو بیچ داخل ہوا ہیں اندر خیمہ کے کہا عثمان بن ابی العاتکہ نے کہ راوی اس حدیث کا ... سے اسکے خیمے میں عوف نے دیکھا ان تمام بدن اپنے کو واسطے چھوٹے ہونے قبہ کے نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ بی بی مزاح اپنے تھے حضرت سے بمقتضائے بے تکلفی بیچ باتوں کے

وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ اسْتَأْذَنَ أَبُوبَكْرٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَ صَوْتَ عَائِشَةَ عَالِيًا فَلَمَّا دَخَلَ تَنَاوَلَهَا لِيَلْطِمَهَا وَقَالَ لَا أَرَاكِ تَرْفَعِيْنَ صَوْتَكِ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْجِزُهُ وَخَرَجَ أَبُوبَكْرٍ مُغْضَبًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ خَرَجَ أَبُوبَكْرٍ كَيْفَ رَأَيْتِنِيْ أَنْقَذْتُكِ مِنَ الرَّجُلِ قَالَتْ فَمَكَثَ أَبُوبَكْرٍ أَيَّامًا ثُمَّ اسْتَأْذَنَ فَوَجَدَهُمَا قَدِ اصْطَلَحَا فَقَالَ لَهُمَا أَدْخِلَانِيْ فِيْ سِلْمِكُمَا كَمَا أَدْخَلْتُمَانِيْ فِيْ حَرْبِكُمَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ فَعَلْنَا قَدْ فَعَلْنَا رَوَاهُ أَبُوْدَاؤُدَ

اور روایت ہے نعمان بن بشیر سے کہ کہا اذن چاہا ابوبکر نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس سنی آواز عائشہ کی بلند پس جب داخل ہوئے گھر میں ابوبکر پکڑا عائشہ کو تا طمانچہ ماریں انکو اور کہا نہ دیکھوں میں تجھکو یعنی بعد اسکے کہ بلند کرے تو آواز اپنی اوپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پس شروع کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ روکتے تھے حضرت صدیق کو یعنی مارنے حضرت عائشہ کے سے اور نکلا ابوبکر غصہ میں پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ نکلا ابوبکر کس طرح دیکھا تو نے مجھکو اے عائشہ کہ چھڑایا میں نے تجھکو اس شخص سے یعنی ابوبکر سے کہا عائشہ رض نے پس دیر لگی حضرت ابوبکر نے یعنی نہ آئے ملازمت آنحضرت میں کئی دن یعنی بسبب خفگی کے کہ عائشہ سے رکھتے تھے یا بسبب شرمندگی کے حضرت سے پھر آئے دروازہ پر اور اذن چاہا پس آئے اور پایا عائشہ کو اور آنحضرت کو صلح میں پس کہا ابوبکر صدیق نے دونوں کو کہ داخل کرو مجھکو اپنی صلح میں جیسے کہ داخل کیا تم نے مجھکو اپنی لڑائی میں پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق کیا ہمنے تحقیق کیا ہمنے داخل کیا تمکو صلح میں مکرر تاکید کے لئے فرمایا نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** طرز مزاح اسمیں قول آنحضرت کا ہے عائشہ کو کہا کس طرح دیکھا تو نے مجھکو کہ چھڑایا تجھکو اس شخص سے اور نہ فرمایا کہ تیرے باپ سے گویا آنحضرت نے بعید ڈالا ابوبکر کو عائشہ سے بقصد مزاح کے

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُمَارِ أَخَاكَ وَلَا تُمَازِحْهُ وَلَا تَعِدْهُ مَوْعِدًا فَتُخْلِفَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

اور روایت ہے ابن عباس سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہ جھگڑ تو اپنے بھائی سے اور نہ مزاح کر اس سے یعنی ایسی کہ باعث ایذا ہو اور نہ وعدہ کر ایسا وعدہ کہ خلاف کرے تو اسکو بعض شیخ نے یہ ترجمہ کیا ہے کہ نہ وعدہ کرو وعدہ کرنا پس خلاف کرے تو ... یعنی وعدہ دیکر پھر ... مت وعدہ کرے مت اور ... وعدہ کرنے کی نیت کر اور خلاف وعدگی مت ... نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے

بَابُ الْمُفَاخَرَةِ وَالْعَصَبِيَّةِ

... **ف** ... مفاخرت ... مفاخرت ... واسطے مصلحت دینی کے ... ظاہر قوت کے ... انسانیت کے ...

فَاَکْرَمُ النَّاسِ یُوْسُفُ نَبِیُّ اللّٰہِ ابْنُ نَبِیِّ اللّٰہِ ابْنِ نَبِیِّ اللّٰہِ ابْنِ خَلِیْلِ اللّٰہِ قَالُوْا لَیْسَ عَنْ ھٰذَا نَسْاَلُکَ قَالَ فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْاَلُوْنِیْ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ فَخِیَارُکُمْ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ خِیَارُکُمْ فِی الْاِسْلَامِ اِذَا فَقِھُوْا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا پوچھا گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کونسا آدمی بزرگ ہے فرمایا بزرگ تر انکا نزدیک خدا کے پرہیزگار انکا ہے یعنے اگر بزرگی ذاتی پوچھتے ہو کہ اسمین اعتبار منسوب ہونیکا باپ دادا کی طرف اور افتخار ساتھ خصائل انکے کا اور خصائل نفس پر نہ کیے تو وہ تقوی ہے کہا صحابہ نے نہین اسبات سے پوچھتے ہم آپ سے فرمایا آنحضرت نے یعنے اگر بزرگی حسب ونسب سے پوچھتے ہو تو بزرگ لوگون کا اس امر سے یوسف نبی اللہ کا بیٹا نبی اللہ کا پوتا نبی اللہ کا پر پوتا دوست خدا کا یعنے طرح طرح کی بزرگی جمع ہوئی ہین کہ خود بھی نبی ہین اور تین پشت بھی انکی نبی ہین اور پردادا کو انکے لقب خلیل اللہ کا ملا ہے کہ اللہ تعالی نے انکو دوست خالص بنا لیا اور وہ متصف تھے ساتھ علم اور جمال اور عفو اور کرم اور اخلاص اور عدل اور ریاست کی دین اور دنیا مین لیس ان باعتبار برگزیدہ تھے کہا صحابہ نے نہین اسبات سے پوچھتے ہم آپ سے فرمایا پس اصول اور حسب اور ذاتون عرب سے سوال کرتے ہو مجھسے کہ ساتھ فضائل اور خصائل نیک کے اور باپون اپنے کے افتخار اور دعوے بزرگی کا کرتے ہین اور ایک دوسرے کو اپنے بیچ ساتھ ان صفات کے بزرگی کرتے ہین بلا اعتبار تقوے اور نسب کے کہا کہ ہان یہی پوچھتے ہین فرمایا بہترین تمہارے جاہلیت مین بہتر تمہارے ہین اسلام مین یعنے جو کہ جاہلیت مین بزرگتر اور رئیس تر اور پسندیدہ تر تھے وہی بزرگتر اور عزیز تر ہین اسلام مین جبوقت کہ فقیہ ہو اور دانا ہوں ساتھ شریعت اور احکام دین کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے یعنے جنکی جوہر ذات مین صفات تھین کہ ساتھ انکے ممتاز و متعین تھے جاہلیت مین ساتھ اون صفات کے اسلام مین بھی معزز و مکرم ہونے غایت یہ کہ جاہلیت مین ساتھ اوت کفر اور ظلمت معصیت و جہل کے ملوث و مظلم تھے اور ساتھ ہوائے شہوت نفس کے گرفتار اب ساتھ طہارت ایمان اور نورانیت طاعت و علم کے مطہر و منور ہوئے اور تابعدار حق کے اور اس تقریر سے ظاہر ہوا کہ مراد معادن سے وہی ذوات اشخاص لوگون کے ہین جیسے کہ اور روایت مین آیا النَّاسُ مَعَادِنُ کَمَعَادِنِ الذَّھَبِ وَالْفِضَّۃِ الخ کتاب العلم مین مذکور ہو چکی ہے **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْکَرِیْمُ ابْنُ الْکَرِیْمِ ابْنِ الْکَرِیْمِ ابْنِ الْکَرِیْمِ یُوْسُفُ بْنُ یَعْقُوْبَ بْنِ اِسْحٰقَ بْنِ اِبْرَاھِیْمَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کریم بیٹا کریم کا بیٹا کریم کا بیٹا کریم کا یوسف بیٹا یعقوب کا پوتا اسحاق کا پرپوتا ابراہیم کا نقل کی یہ بخاری نے **وَعَنِ** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ فِیْ یَوْمِ حُنَیْنٍ کَانَ اَبُوْ سُفْیَانَ بْنُ الْحَارِثِ اٰخِذًا بِعِنَانِ بَغْلَتِہٖ یَعْنِیْ بَغْلَۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا غَشِیَہُ الْمُشْرِکُوْنَ نَزَلَ فَجَعَلَ یَقُوْلُ اَنَا النَّبِیُّ لَا کَذِبْ اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ قَالَ فَمَا رُئِیَ مِنَ النَّاسِ یَوْمَئِذٍ اَشَدُّ مِنْہُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے براء بن عازب سے کہ کہا براء نے کہ دن جنگ حنین کے تھا ابو سفیان بن حارث پکڑنے والا باگ خچر انکی کی یعنے خچر آنحضرت کی سو جبکہ گھیر لیا حضرت کو مشرکون نے اوترے یعنے خچر پر سے پس شروع کیا کہ فرماتے تھے اس حال مین ہون نبی نہین کچھ جھوٹ اسمین ہون بیٹا عبد المطلب کا کہا راوی نے پس نہین دیکھا گیا لوگون مین سے اسدن کوئی قوی تر و شجاع حضرت سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** حضرت خچر کو ہانکتے تھے تا حملہ کرین لشکر مشرکین پر پس جبکہ گھیر لیا انھون نے اوترے سبب دلیل ہے اوپر کمال شجاعت و جوانمردی حضرت کے کہ ایسے معرکہ مین کہ قبائل عرب ہوازن و غطفان وغیرہم سب جمع ہوئے تھے اور صورت شکست کی لشکر اسلام مین ظاہر ہوئی تھی اور آپ خچر پر سوار تھے اور حملہ کرتے تھے اور جب تھوڑا انھون نے پیادہ ہوئے اور لشکر اعدا کو شکست دی اور اگرچہ فخر کرنے سے منع فرمایا ہے آنحضرت نے لیکن یہ فخر کرنا اسطرح کا نہین کہ جو ممنوع ہے کہ وہ وہ ہے کہ برسم جاہلیت کے بطریق سمعہ اور ریا اور تعصب اور نفسانیت کے ہو اور یہ فخر کرنا مقابلہ مین کفار کے تھا کہ وہ جائز ہے اور یہ بھی تھا کہ بعضے لوگ اہل کتاب اور کاہنون مین سے پہلے ظہور حضرت کے خبر دیتے تھے ساتھ ظاہر ہونے امر نبوت انکی کے اور

نشانوں نبوت کے کہ ایسا پیغمبر اولاد عبد المطلب میں سے پیدا ہوگا پس آنحضرت خبر دیتے تھے کہ میں وہی پیغمبر خدا اور اولاد عبد المطلب سے ہوں کہ نشان دیتے تھے تم لوگ میرے سے **وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا خَیْرَ الْبَرِیَّۃِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاکَ اِبْرَاھِیْمُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہے انس سے کہ کہا آیا ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا اے بہترین خلق پس فرمایا بہترین خلق کے ابراہیم تھے نقل کی یہ مسلم نے **ف** یہاں ایک اشکال وارد ہوتا ہے کہ احادیث صحیحہ سے ثابت ہوا ہے کہ آنحضرت افضل خلق اور سید انبیاء ہیں پس ابراہیم بہترین خلق کیونکر ہوئے جواب اسکا کئی طرح پر دیا ہے علماء نے ایک تو یہ کہ آنحضرت نے یہ بطریق تواضع اور تنزل کے فرمایا بسبب رعایت حق اوابیت ہونے کے جیسے کہ ایک شخص کا حق ہے ساتھ تعظیم و تقدیم کے وہ اور کو اپنے پر مقدم رکھے اور تعظیم کرے دوسرا یہ کہ یہ حضرت نے پہلے اسکے فرمایا کہ وحی کی گئی کہ وہ سید اولاد آدم اور افضل خلق ہیں یا مراد یہ ہے کہ ابراہیم بہترین خلق کے اپنے وقت میں تھے لیکن عبارت مطلق لائے واسطے مبالغہ کے

وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُطْرُوْنِیْ کَمَا اَطْرَتِ النَّصَارٰی ابْنَ مَرْیَمَ فَاِنَّمَا اَنَا عَبْدُہٗ فَقُوْلُوْا عَبْدُ اللّٰہِ وَرَسُوْلُہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ زیادتی کرو تم بیچ تعریف میری جیسے کہ زیادتی کی نصاریٰ نے بیچ تعریف بیٹے مریم کے یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کہ خدا اور ابن اللہ کہا پس سوائے اسکے نہیں کہ میں بندہ خدا ہوں پس کہو بندہ اللہ کا اور رسول اسکا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** بندگی مقام خاص اور صفت مخصوصہ آنحضرت کی ہے کہ بندہ حقیقی وہی ہیں سب سے کامل تر اس صفت میں اور کمال مدح اور بیان علو مقام آنحضرت کا ہے اسی واسطے صفت کیا ہے

وَعَنْ عِیَاضِ بْنِ حِمَارٍ الْمُجَاشِعِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ اَوْحٰی اِلَیَّ اَنْ تَوَاضَعُوْا حَتّٰی لَا یَفْخَرَ اَحَدٌ عَلٰی اَحَدٍ وَلَا یَبْغِیْ اَحَدٌ عَلٰی اَحَدٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عیاض بن حمار مجاشعی سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے وحی بھیجی طرف میرے یہ کہ تواضع اور فروتنی کرو یہاں تک کہ نہ فخر کرے کوئی کسی پر اور ظلم و زیادتی کرے کوئی کسی پر نقل کی یہ مسلم نے **ف** اسمیں دلیل ہے اس پر کہ فخر بطریق تکبر و ستم کے حرام ہے

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

فصل دوسری **عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیَنْتَھِیَنَّ اَقْوَامٌ یَفْتَخِرُوْنَ بِاٰبَائِھِمُ الَّذِیْنَ مَاتُوْا اِنَّمَا ھُمْ فَحْمٌ مِنْ جَھَنَّمَ اَوْ لَیَکُوْنُنَّ اَھْوَنَ عَلَی اللّٰہِ مِنَ الْجُعَلِ الَّذِیْ یُدَھْدِہُ الْخَرْءَ بِاَنْفِہٖ اِنَّ اللّٰہَ قَدْ اَذْھَبَ عَنْکُمْ عُبِّیَّۃَ الْجَاھِلِیَّۃِ وَفَخْرَھَا بِالْاٰبَاءِ اِنَّمَا ھُوَ مُؤْمِنٌ تَقِیٌّ اَوْ فَاجِرٌ شَقِیٌّ النَّاسُ کُلُّھُمْ بَنُوْ اٰدَمَ وَاٰدَمُ مِنْ تُرَابٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ** روایت ہے ابی ہریرہ سے آپ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا البتہ باز رہیں قوم فخر کرنے میں ساتھ باپوں اپنے کے کہ مر گئے سوائے اسکے نہیں کہ وہ کوئلے دوزخ کے ہیں یا البتہ ہوں گے ذلیل تر نزدیک خدا کے جھینگے یعنی گبریلا سے کہ لڑھکاتا ہے نجاست کو ساتھ ناک اپنی کے تحقیق اللہ تعالیٰ نے دور کی تم سے نخوت جاہلیت کی اور فخر کرنا جاہلیت کا ساتھ باپوں کے نہیں آدمی مگر مومن متقی ہے یا فاجر بد کا یعنی پس فخر کرنا ساتھ باپوں کے اور تکبر کرنا اسکو لائق نہیں اگر متقی ہے تو وہ خود عزیز ہے ساتھ باپوں کے فخر کرنے کی کیا حاجت اور کیا لائق حال اسکے ہے اور اگر فاجر ہے تو ذلیل ہے نزدیک خدا کے اسکو تکبر کرنے کی کیا جگہ ہے تمام آدمی اولاد آدم ہیں اور آدم بنائے مٹی سے یعنی اور مٹی خوار و پست ہے تو فخر اور ترفع اسکو سزاوار نہیں نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے **ف** کوئلے دوزخ کے کہ دوزخ کی آگ سے سوختہ اور سیاہ ہوتے ہیں مانند کوئلوں کے وارد اسکا مشرکوں کے حق میں ہے کہ بالیقین دوزخ میں ہیں اور اگر بیچ حق غیر مشرکین کے اعتبار کریں اسکو بھی محتمل ہے اسلیے کہ مرنا انکا ایمان پر معلوم نہیں پس کیا حکم فخر کرنے کی ہے اور لفظ جعل ساتھ ضمہ جیم اور فتحہ عین کے ہے اور ساتھ سکون کے اور آخر میں لام ہے معنی پلیدی کے تشبیہ دی آنحضرت نے فخر کرنے والوں کو ساتھ باپوں کے ایام جاہلیت میں مرے ہیں ساتھ کرم نجاست

اور تشبیہ دی انکے باپون کو کہ مرے ہین ساتھ پلیدی کے اور تشبیہ دی انکے فخر کرنے کو ساتھ باپون کے ساتھ دھکیلنے اور ہلانے کرمکے نجاست کو گیا خوکیا
ہی کسی نے سعدی شیرازی سے کہا ایسے میگفت پدر من زیر خاکان بود و ہست تا وجود دیگر فضیلت معلوم نخود گرفتم کہ آنچنان بود و ہست ہیچکس بدو گرگ خورد ہست ولیکن
معدہ قدیمیان بود و ہست نوح وَعَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ قَالَ انْطَلَقْتُ فِي وَفْدِ بَنِي عَامِرٍ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا أَنْتَ سَيِّدُنَا فَقَالَ السَّيِّدُ اللّٰهُ فَقُلْنَا وَأَفْضَلُنَا فَضْلًا وَأَعْظَمُنَا طَوْلًا فَقَالَ قُولُوا قَوْلَكُمْ أَوْ بَعْضَ قَوْلِكُمْ
وَلَا يَسْتَجْرِيَنَّكُمُ الشَّيْطَانُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی مطرف بن عبد اللہ بن شخیر سے کہ کہا یعنے میرے باپ نے یعنے عبد اللہ نے کہ صحابی ہی جیسے کہ ابو داؤد
مین ہی گیا مین بیچ جماعت کے کہ بطریق ایلچی گری کے بھیجا تھا بنی عامر نے انکو طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا ہمنے یعنے بعد تحیہ
کے کہ آپ سردار ہین ہمارے پس فرمایا سردار خدا ہی پس کہا ہمنے آپ بہترین ہمارے ہین از روے بہترائی کے اور بزرگترین ہمارے ہو بخشش مین پس
فرمایا کہو یہ بات یا اس سے بھی کمتر یعنے مبالغہ نکرو میری تعریف مین ساتھ اُس چیز کے کہ لائق خالق تعالی کے ہو نہ مخلوق کے یعنے اسقدر کہ سکتے ہو بلکہ اُن
اس سے بھی کمتر کہو اور احتیاط کرو اور راہ مبالغہ مین بچاؤ بہتر ہی اور نہ وکیل پکڑے تمکو شیطان نقل کی یہ ابوداؤد نے ف اور نہ وکیل پکڑے تمکو شیطان
کہ جو چاہو بلا تامل بطریق وکالت کے اُسکی طرف سے کہنے لگو اور لفظ جری ساتھ زبر جیم اور زیر را اور تشدید ی کے وکیل کو کہتے ہین کہ جاری ہو جری ہی کل
اپنے کے ہی اور لایستجرینکم ساتھ ہمزہ کے جگہ ی کے بھی پڑہا ہی جرات سے یعنے دلیر و بیباک نکرے شیطان تمکو کہ کہو جو کچھ کہ چاہو اور سردار خدا ہی یعنے
وہ کہ مالک تمام امور خلائق کا اور وہ کہ پیشانی سبکی دست قدرت اُسکے مین ہی وہ خدا ہی ہی نہ اور کوئی کہا ہی علما نے کہ انکار آنحضرت کا اس جماعت
اس سبب سے تھا کہ اونہون نے خطاب کیا آنحضرت کو اس طرح کہ ساتھ امرا اور روسا قوم و قبائل کے کرتے ہین اور چاہیے یون تھا کہ خطاب کرتے
ساتھ لفظ نبی کے اور رسول کے کہ اعلی مراتب بشری ہی نہ انکار تھا بسبب ثابت کرنے اصل سیادت انکی کے اسلیے کہ وہ سردار اولاد آدم ہین
بلاشبہ وَعَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَسَبُ الْمَالُ وَالْكَرَمُ التَّقْوٰى رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی حسن سے اُسنے نقل کی سمرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حسب مال ہی اور کرم تقوی ہی نقل کی یہ ترمذی اور
ابن ماجہ نے ف حسب کہتے ہین فضیلتون اور خصلتون کو کہ آدمی شمار کرتا ہی اور گنتا ہی اپنی اور اپنے بزرگون کی پس فرماتے ہین کہ حسب و فضیلت
نزدیک لوگون کے یہی مال ہی کہ مرد بغیر مال کے سب کے نزدیک بیقدر و خوار ہی اور کرم نام و اسم صفات خیر کا ہی اور شامل ہی تمام فضیلتون کو لیکن نزدیک
اللہ تعالی کے نسب اور حسب و کرم کا تقوے ہی اور بغیر تقوے کے کوئی فضیلت اعتبار نہین رکھتی جیسکہ فرمایا اللہ تعالی نے ان اکرمکم عند اللہ اتقکم
وَعَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ تَعَزّٰى بِعَزَاءِ الْجَاهِلِيَّةِ فَأَعِضُّوهُ بِهَنِ أَبِيهِ وَلَا
تَكْنُوا رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی ابی بن کعب سے کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے جو کوئی کہ نسبت
کرے ساتھ نسبت جاہلیت کے پس کٹواؤ اُسکو ہن باپ اُسکے کا اور کنایہ نکرو نقل کی یہ شرح السنہ مین ف لفظ ہن ساتھ زبر ہا اور تخفیف
نون کے اور بعضے روایہ مین ہی ساتھ تخفیف و تشدید کے ہر چیز قبیح کو کہتے ہین کہ نام اُسکا نہ لے سکین اور اوپر ستر مرد اور عورت کے بھی اطلاق کرتے ہین پس فرمایا
کہ جو کوئی فخر کرے ساتھ باپ داداون اپنے کے کہ ایام جاہلیت مین گذرے ہین پس کٹواؤ اور اُسکے منہ مین یعنے کہو اُسکو کہ کاٹ لے اور منہ مین ڈالے ستر باپ
اپنے کا اور نکنایہ کہو ستر کو بلکہ صریح نام لو ستر کا اور یہ نہایت تشدید و تغلیظ ہی یا مفاخرت نکرین ساتھ انکے اور بعضون نے کہا کہ معنے اُسکے یہ ہین
کہ جو کوئی چلے طریقہ اہل جاہلیت پر یعنی رسوم جاہلیت کے قبیلہ برابر کہنے اور لعنت کرنے اور دعا بد لانے اور گالی گلوچ کرنے لوگون کے سبب
ذکر کرو صراحۃ نہ کنایۃ واسطے اُسکے قبائح باپ اُسکے کی قسم پرستش بتون سے اور زنا کرنے سے اور شراب پینے سے اور مانند اُنکے کے تاکہ وہ کسی کو نہ بُرا

اور آگے نہیں بڑھ سکتے ہیں وعن عبد الرحمن بن ابي عقبة عن ابي عقبة وكان مولى من اهل فارس قال شهدت مع
رسول الله صلى الله عليه وسلم احدا فضربت رجلا من المشركين فقلت خذها مني وانا الغلام الفارسي فالتفت اليّ
فقال فهلا قلت خذها مني وانا الغلام الانصاري رواه ابو داود اور روایت ہے عبد الرحمن بن ابی عقبہ سے کہ نقل کی ابی عقبہ سے اور تھا وہ مولی
بعض انصار کا اور اصل میں اہل فارس سے تھا کہا ابو عقبہ نے کہ حاضر ہوا میں ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے جنگ احد میں پس مارا میں نے ایک
شخص کو مشرکین میں سے یعنے یہ برچھا یا تلوار پس کہا میں نے لے تو یہ ضربہ میری طرف سے اور میں ہوں غلام فارس کا یعنے دلیر و بہت مارنے والا پس دیکھا آنحضرت نے
میری طرف اور فرمایا کیوں نہ کہا تو نے لئے تحسین کے اور میں غلام ہوں انصاری نقل کی یہ ابوداؤد نے ف یعنے اگر اس مقام میں نسبت انصار کی طرف کرتا
دلیر اور مددگار دین اور رسول میں کے ہیں اور بحکم مولی القوم منہم کے تو انہیں سے ہے تو یہ بہتر ہوتا نہ مجوس کی طرف کہ آتش پرست اور کافر ہیں
اور مولے بعض انصار کا عادت یوں تھی کہ اہل عجم جو ایمان لاتے اور ہجرت کرتے تو بیچ سایہ تولیت و حمایت اصحاب کے مہاجرین اور انصار میں سے
پناہ پکڑتے تھے اور باگ اختیار اپنے کی نیک مردوں میں انکے ہاتھ میں دیتے اور اسکو مولی الموالات کہتے تھے اور ایک قسم مولے عتاقہ ہے یعنے غلام آزاد کردہ شدہ
اور ابو عقبہ صحابی تھے نام انکا رشید تھا ساتھ پیش را [illegible] اور عبد الرحمن بیٹا ابی عقبہ کا تابعی ثقہ ہے وعن ابن مسعود عن النبي
صلى الله عليه وسلم قال من نصر قومه على غير الحق فهو كالبعير الذي ردى فهو ينزع بذنبه رواه ابو داود اور روایت ہے ابن
مسعود سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت نے جو شخص کہ مدد کرے اپنی قوم کی ناحق پس وہ مانند اونٹ کے ہے کہ گر پڑا کنوئیں میں
پس وہ کھینچا جاتا ہے ساتھ دم اپنی کے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف یعنے جو کوئی بلند کرے نفس اپنے کو ساتھ مدد کرنے قوم اپنی کے باطل پر یا مشکوک پر
پس وہ مانند اس اونٹ کے ہے کہ کنوئیں میں گرا اور ہلاکت ہوا یعنے پاتال کے کنوئیں میں گرا اور ہلاک ہوا اور قدرت اسکے نکالنے کی نہیں اور بعضوں
نے کہا کہ مشابہت دی قوم کو ساتھ اونٹ ہلاک ہونے والے کے اسلیے کہ جو ہو غیر حق پر پس وہ ہلاک ہونے والا ہے اور مشابہت دی انکے مددگار کو
ساتھ دم اس اونٹ کے جیسے کہ کھینچنا اونٹ کا ساتھ دم اسکی کے نہیں خلاص کرتا ہے اسکو ہلک سے اسی طرح یہ مددگار نہیں خلاص کرے گا انکو کنوئیں
ہلاکت کے سے کہ پڑے ہیں وہ اسمیں وعن واثلة بن الاسقع قال قلت يا رسول الله ما العصبية قال ان تعين قومك
على الظلم رواه ابو داود اور روایت ہے واثلہ بن اسقع سے کہ کہا واثلہ نے کہا میں نے یا رسول اللہ کیا ہے عصبیت یعنے جاہلیت فرمایا
یہ کہ مدد کرے تو قوم اپنی کی ظلم پر نقل کی یہ ابوداؤد نے ف اس سے معلوم ہوا کہ حمایت و رعایت قوم کی اگر حق پر ہو تو اچھا ہے جیسے کہ حدیث آئندہ میں فرمایا
وعن سراقة بن مالك بن جعشم قال خطبنا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال خيركم المدافع عن عشيرته ما لم يأثم
رواه ابو داود اور روایت ہے سراقہ بن مالک بن جعشم سے کہ کہا خطبہ فرمایا ہمارے آگے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس فرمایا کہ بہترین تمہارا
وہ ہے کہ دفع کرے لوگوں کے ظلم کو اپنی قوم سے جب تک گنہگار نہو یعنے بسبب اس دفع کرنے کے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف اگر کہا جاوے کہ وہ
دفع ظلم کرتا ہے دفع ظلم سے ظلم میں کیونکر پڑیگا جواب اسکا یہ کہ اگر قادر ہو زبان سے ظلم کے دفع کرنے پر تو اسکو ہاتھ سے مارنا روا نہیں اور اگر مارنے
سے حاصل ہو تو جان سے مارڈالنا روا نہیں اور اگر قدر حاجت سے زیادتی کرے تو ظلم و تعدی ہے وعن جبير بن مطعم ان رسول الله
صلى الله عليه وسلم قال ليس منا من دعا الى عصبية وليس منا من قاتل عصبية وليس منا من مات على عصبية رواه
ابو داود اور روایت ہے جبیر بن مطعم سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں ہم میں سے یعنے اہل ملت یا اہل طریقہ ہمارے
سے وہ شخص کہ بلاوے لوگوں کو طرف عصبیت کے یعنے باعث ہو لوگوں کو کہ حمایت کریں اسکی باطل پر اور نہیں ہم میں سے وہ شخص کہ جنگ کرے بسبب

اور تشبیہ دی انکے باپوں کو کہ مرے ہیں ساتھ پلیدی کے اور تشبیہ دی انکے فخر کرنے کو ساتھ باپوں کے ساتھ دھکیلنے اور ہلانے کرم کے نجاست کو گویا خوکیا
ہر کسی نے سعودش دیدہ کہ اینسے بگفت نہ پہ مرغ زیر خان بودہ است با وجود یکہ نیست معلوم نہ خود گرفتم کہ آنجنان بودہ است وہیچکس بدیو کہ گوہر است ولیکن
لعد قدیم بان بودہ است نہ وَعَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ قَالَ انْطَلَقْتُ فِيْ وَفْدِ بَنِيْ عَامِرٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا اَنْتَ سَيِّدُنَا فَقَالَ السَّيِّدُ اللّٰهُ فَقُلْنَا وَاَفْضَلُنَا فَضْلًا وَّاَعْظَمُنَا طَوْلًا فَقَالَ قُوْلُوْا قَوْلَكُمْ اَوْ بَعْضَ قَوْلِكُمْ وَلَا يَسْتَجْرِيَنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہے مطرف بن عبداللہ بن شخیر سے کہا یعنے میرے باپ نے یعنے عبداللہ نے کہ صحابی ہے جیسے کہا ابو داؤد میں ہی گیا میں بیچ جماعت کے کہ بطریق ایلچی گر کے بھیجا تھا بنی عامر نے انکو طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا ہمنے یعنے بعد تحیہ کے کہ آپ سردار ہیں ہمارے پس فرمایا سردار خدا ہے پس کہا ہمنے آپ بہترین ہمارے ہیں ازروے بہترائی کے اور بزرگترین ہمارے ہو بخشش میں پس فرمایا کہو یہ بات یا اس سے بھی کمتر یعنے مبالغہ نکرو میری تعریف میں ساتھ اس چیز کے کہ لائق خالق تعالی کے ہو نہ مخلوق کے یعنے اسقدر کہ سکتے ہو بلکہ اس سے بھی کمتر کہو اور احتیاط کرو اور راہ مبالغہ میں نجاؤ بہتر ہے اور نہ وکیل پکڑے تمکو شیطان نقل کی یہ ابوداؤد نے ف اور نہ وکیل پکڑے تمکو شیطان کہ جو چاہو بطور عامل بطریق وکالت کے اسکی طرف سے کہنے لگو اور لفظ جری ساتھ زیر جیم اور زیر را اور تشدید تی کے وکیل کو کہتے ہیں کہ جاری مجری موکل اپنے کے ہے اور استجرینکم ساتھ ہمزہ کے جیکہ ی کے بھی پڑھا ہے جرات سے یعنے دلیر و بیباک نکرو سے شیطان تمکو کہ کہو جو کچھ کہ چاہو اور سردار خدا ہے یعنے وہ کہ مالک تمام امور خلائق کا اور وہ کہ پیشانی سبکی دست قدرت اسکے میں ہے وہ خدا ہی ہے نہ اور کوئی کہا ہے علما نے کہ انکار آنحضرت کا اس جماعت اس سبب سے تھا کہ انہوں نے خطاب کیا آنحضرت کو اس طرح کہ ساتھ امرا اور روسا قوم و قبائل کے کرتے ہیں اور چاہیے یوں تھا کہ خطاب کرتے ساتھ لفظ نبی کے اور رسول کہ اعلی مراتب بشری ہے نہ انکار تھا بسبب ثابت کرنے اصل سیادت انکی کے اسلیے کہ وہ سردار اولاد آدم ہیں بلا اشتباہ وَعَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَسَبُ الْمَالُ وَالْكَرَمُ التَّقْوٰى رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے حسن سے اسنے نقل کی یہ سمرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حسب مال ہے اور کرم تقوی ہے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ف حسب کہتے ہیں فضیلتوں اور خصلتوں کو کہ آدمی شمار کرتا ہے اور گنتا ہے اپنی اور اپنے بزرگوں کی پس فرماتے ہیں کہ حسب و فضیلت نزدیک لوگوں کے یہی مال ہے کہ مرد بغیر مال کے سب کے نزدیک بیقدر و خوار ہے اور کرم نام و اسم صفات خیر کا ہے اور شامل ہے تمام فضیلتوں کو لیکن نزدیک اللہ تعالی کے اس اور چیز کرم کا تقوے ہے اور بغیر تقوے کے کوئی فضیلت اعتبار نہیں رکھتی جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے ان اکرمکم عند اللہ اتقکم وَعَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ تَعَزّٰى بِعَزَاءِ الْجَاهِلِيَّةِ فَاَعِضُّوْهُ بِهَنِ اَبِيْهِ وَلَا تَكْنُوْا رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے ابی بن کعب سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے جو کوئی کہ نسبت کرے ساتھ نسبت جاہلیت کے پس کٹواو اسکو ہن باپ اسکے کا اور کنایہ نکرو نقل کی یہ شرح السنہ میں ف لفظ ہن ساتھ زبر ہ اور تخفیف نون کے اور نیز یہ ہیں ہے ساتھ تخفیف و تشدید کے ہر چیز قبیح کو کہتے ہیں کہ نام اسکا نہ لے سکیں اور ذکر پر ستر مرد اور عورت کے بھی اطلاق کرتے ہیں پس فرمایا کہ جو کوئی فخر کرے ساتھ باپ دادوں اپنے کے کہ ایام جاہلیت میں گذرے ہیں پس کہو اور اسکے منہ میں ڈالو یعنے کہو اسکو کہ کاٹ لے اور منہ میں ڈالے ستر اپنے کا اور کنایہ نکرو ستر کو بلکہ صریح نام لو ستر کا اور یہ نہایت تشدید و تغلیظ ہے تا مفاخرت نکریں ساتھ انکے اور بعضوں نے کہا کہ معنے اسکے یہ ہیں کہ جو کوئی چلے طریقہ اہل جاہلیت پر یعنے رسوم جاہلیت کے قبیلہ برابر کہنے اور لعنت کرنے اور دعا بد لانے اور گالی گلوچ کرنے لوگوں کے سبب ذکر کرو صراحۃ نکنایۃ واسطے اسکے قبائح باپ اسکے کی قسم پرستش بتوں سے اور زنا کرنے سے اور شراب پینے سے اور مانند انکے کے تا کہ وہ کسی کو نہ برا

اور آخرین نیکی ہے ❊ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ عُقْبَةَ عَنْ اَبِیْ عُقْبَةَ وَكَانَ مَوْلًی مِّنْ اَهْلِ فَارِسَ قَالَ شَهِدْتُّ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُحُدًا فَضَرَبْتُ رَجُلًا مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَقُلْتُ خُذْهَا مِنِّیْ وَاَنَا الْغُلَامُ الْفَارِسِیُّ فَالْتَفَتَ اِلَیَّ فَقَالَ قُلْتَ خُذْهَا مِنِّیْ وَاَنَا الْغُلَامُ الْاَنْصَارِیُّ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے عبد الرحمن بن ابی عقبہ سے کہ نقل کی ابی عقبہ سے اور تھا وہ مولی بعض انصار کا اور اصل میں اہل فارس سے تھا کہا ابو عقبہ نے کہ حاضر ہوا میں ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے جنگ احد میں پس مارا میں نے ایک شخص کو مشرکین میں سے یعنے نیزہ یا تلوار یا تیر کہ مارا میں نے اسکو تو کہا ضربہ میری طرف سے اور میں ہوں غلام فارس کا یعنے دلیر و کہنہ مارنے والا پس دیکھا آنحضرت نے طرف میرے اور فرمایا کیوں نہ کہا تو نے کہ لے تجھسے اور میں غلام ہوں انصاری نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** یعنے اگر اس مقام میں نسبت انصار کی طرف کرتا دلیر اور مددگار دین اور رسول میں کے ہیں اور بحکم مولی القوم منہم کے تو انہیں سے ہے تو یہ بہتر ہوتا نسبت مجوس کی طرف کہ آتش پرست اور کافر ہیں اور مولے بعض انصار کا عادت یوں تھی کہ اہل عجم جو ایمان لاتے اور ہجرت کرتے تو ہیچ سایہ تولیت و رحمایت اصحاب کے مہاجرین اور انصار میں سے پناہ پکڑتے تھے اور باگ اختیار اپنے کی نیک بیدی میں انکے ہاتھ میں دیتے اور اسکو مولا موالات کہتے تھے اور ایک قسم مولے عتاقہ ہے یعنے غلام آزاد کردہ شدہ اور ابو عقبہ صحابی تھے نام انکا رشید تھا ساتھ پیش را مہملہ کے اور عبد الرحمن بیٹا ابی عقبہ کا تابعی ثقہ ہے ❊ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَّصَرَ قَوْمَهٗ عَلٰی غَيْرِ الْحَقِّ فَهُوَ كَالْبَعِيْرِ الَّذِیْ رُدِّیَ فَهُوَ يُنْزَعُ بِذَنَبِهٖ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے ابن مسعود سے انہنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت نے جو شخص کہ مدد کرے اپنی قوم کی ناحق پس وہ مانند اونٹ کے ہے کہ گر پڑا کنوین میں پس وہ کھینچا جاتا ہے ساتھ دم اپنی کے نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** یعنے جو کوئی بلند کرے نفس اپنے کو ساتھ مدد کرنے قوم اپنی کے باطل پر یا مشکوک پر پس وہ مانند اس اونٹ کے ہے کہ کنوین میں گرا اور ہلاک ہوا یعنے گناہ کے کنوان میں گرا اور ہلاک ہوا اور قدرت اسکے نکالنے کی نہ رہی اور بعضون نے کہا کہ مشابہت دی قوم کو ساتھ اونٹ ہلاک ہونے والے کے اسلیے کہ جو ہو غیر حق پر پس وہ ہلاک ہونے والا ہے اور مشابہت دی انکے مددگار کو ساتھ دم اس اونٹ کے جیسے کہ کھینچنا اونٹ کا ساتھ دم اسکی کے نہیں خلاص کرتا ہے اسکو مہلک سے اسی طرح یہ مددگار نہیں خلاص کرے گا انکو گنوین ہلاکت کے سے کہ پڑے ہیں وہ اسمین ❊ وَعَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْعَصَبِيَّةُ قَالَ اَنْ تُعِيْنَ قَوْمَكَ عَلَی الظُّلْمِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے واثلہ بن اسقع سے کہ کہا واثلہ نے کہ کہا میں نے یا رسول اللہ کیا ہے عصبیت یعنے جاہلیت فرمایا یہ کہ مدد کرے تو قوم اپنی کی ظلم پر نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ حمایت اور رعایت قوم کی اگر حق پر ہو تو اچھا ہے جیسے کہ حدیث آیندہ میں فرمایا ❊ وَعَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ خَيْرُكُمُ الْمُدَافِعُ عَنْ عَشِيْرَتِهٖ مَا لَمْ يَاْثَمْ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے سراقہ بن مالک بن جعشم سے کہ کہا خطبہ فرمایا ہمارے آگے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس فرمایا کہ بہتر ہیں تمہارا وہ ہے کہ دفع کرے لوگون کے ظلم کو اپنی قوم سے جبتک کہ گنہگار نہو یعنے بسبب اس دفع کرنے کے نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** اگر کہا جاوے کہ وہ دفع ظلم کرتا ہے دفع ظلم سے ظلم میں کیونکر پڑیگا جواب اسکا یہ کہ اگر قادر ہو زبان سے ظلم کے دفع کرنے پر تو اسکو ہاتھ سے مارنا روا نہیں اور اگر مارنے سے حاصل ہو تو جان سے مار ڈالنا روا نہیں اور اگر قدر حاجت سے زیادتی کرے تو ظلم و تعدی ہے ❊ وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ دَعَا اِلٰی عَصَبِيَّةٍ وَلَيْسَ مِنَّا مَنْ قَاتَلَ عَصَبِيَّةً وَلَيْسَ مِنَّا مَنْ مَاتَ عَلٰی عَصَبِيَّةٍ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے جبیر بن مطعم سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں ہم میں سے یعنے اہل ملت یا اہل طریقہ ہمارے سے وہ شخص کہ بلاوے لوگوں کو طرف عصبیت کے یعنے باعث ہو لوگوں کو کہ حمایت کریں اسکی باطل پر اور نہیں ہم میں سے وہ شخص کہ جنگ کرے بسبب

عصبیت کے اور نہیں ہم میں سے وہ شخص کہ مرے اوپر عصبیت کے نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** بہر تقدیر عصبیت یعنے حمایتی ہونا کہ باطل پر ہو اور بطریق ظلم کے ہو مذموم وممنوع ہی **۴ وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ حُبُّکَ الشَّیْءَ یُعْمِی وَیُصِمُّ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ** اور روایت ہی ابی درداء سے اُسنے نقل کی ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا دوست رکھنا تیرا کسی چیز کو اندھا اور بہرا کر دیتا ہی نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** یعنے محبوب میں اگر برائی دیکھتا ہی تو اچھی معلوم ہوتی ہی اور اگر اُس سے بد سنتا ہی تو اچھا جانتا ہی بسبب غلبۂ محبت کے محبوب چیز کے عیب نہ دیکھتا ہی اور نہ سنتا ہی یا یہ مراد ہی کہ محبت اندھا اور بہرا کر دیتی ہی محب کو غیر محبوب سے کہ سوائے جمال اُسکے کے نہ دیکھتا ہی اور نہ سوائے کلام اُسکے کے سنتا ہی اور لانا اس حدیث کا اس باب میں دلالت کرتا ہی اسپر کہ وارد ہوئی ہی بیچ حق اُس شخص کے کہ حمایت کرتا ہی کسی کی باطل پر بسبب محبت اُسکی کے نہ حق دیکھتا ہی اور نہ سنتا ہی مارے محبت کے حمایتی بن رہا ہی **۵ اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ**

فصل تیسری **عَنْ عُبَادَۃَ بْنِ کَثِیْرِنِ الشَّامِیِّ مِنْ اَھْلِ فِلَسْطِیْنَ عَنِ امْرَاَۃٍ مِّنْھُمْ یُقَالُ لَھَا فُسَیْلَۃُ اَنَّھَا قَالَتْ سَمِعْتُ اَبِیْ یَقُوْلُ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مِنَ الْعَصَبِیَّۃِ اَنْ یُّحِبَّ الرَّجُلُ قَوْمَہٗ قَالَ لَا وَلٰکِنْ مِّنَ الْعَصَبِیَّۃِ اَنْ یَّنْصُرَ الرَّجُلُ قَوْمَہٗ عَلَی الظُّلْمِ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَۃَ** اور روایت ہی عبادہ بن کثیر شامی سے کہ تھا اہل فلسطین سے نقل کرتا ہی ایک عورت سے کہ تھی اُنمیں سے کہا جاتا تھا اُسکو فسیلہ اُس عورت نے کہا سنا میں نے اپنے باپ سے کہ کہتا تھا پوچھا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس عرض کیا میں نے یا رسول اللہ کیا عصبیت سے ہی دوست رکھنا مرد کا اپنی قوم کو فرمایا کہ نہیں بلکہ عصبیت یہ ہی کہ مدد کرے مرد اپنی قوم کی ظلم پر نقل کی یہ احمد اور ابن ماجہ نے **وَعَنْ عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْسَابُکُمْ ھٰذِہٖ لَیْسَتْ بِمَسَبَّۃٍ عَلٰی اَحَدٍ کُلُّکُمْ بَنُوْ اٰدَمَ طَفُّ الصَّاعِ بِالصَّاعِ لَمْ تَمْلَئُوْہُ لَیْسَ لِاَحَدٍ عَلٰی اَحَدٍ فَضْلٌ اِلَّا بِدِیْنٍ وَّتَقْوٰی کَفٰی بِالرَّجُلِ اَنْ یَّکُوْنَ بَذِیًّا فَاحِشًا بَخِیْلًا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ** اور روایت ہی عقبہ بن عامر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نسب تمھارے نہیں ہیں جگہ برا کہنے اور سبب عار کی اوپر کسی کے تم سب اولاد آدم کے ہو برابر ایک صاع دوسرے صاع کے نہیں بھرتے تم اُسکو نہیں واسطے کسی کے کسی پر بزرگی مگر ساتھ دین اور تقوے کے کفایت کرتا ہی شخص کو برائی میں یہ کہ ہو زبان دراز فحش بولنے والا بخیل نقل کی یہ احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں **ف** برابر ایک صاع الخ یعنے تم سب برابر ہو نسبت میں طرف ایک باپ کے اور قریب ہو تم مانند قریب ہونے اُس چیز کے کہ میانہ میں ہے برابر ہونے اُسکے کے ساتھ میانہ کے جسوقت کہ نہ بھرے پورا اور تقوے کے لیئے پہنچنے کے شرک خفی وجلی سے اور احتراز کی کبائر وصغائر سے حاصل یہ کہ سب لوگ مرتبۂ نقصان وخسران میں ہیں مگر صاحب تقوی وکمال دینداری جیسیکہ اشارہ کیا طرف اُسکے سبحانہ تعالے نے والعصر ان الانسان لفی خسر الا الذین امنوا وعملوا الصالحات کذا ذکر ملا علی اور حضرت شیخ رح نے طیبی سے یہ معنے نقل کیئے ہیں کہ تم سب اولاد آدم ہو نزدیک ایک دوسرے کے نقصان میں مانند طف صاع کے کہ نہ بھرا ہو اور طف صاع نزدیک بھرنے کے میانہ یعنے نزدیک برابر ہو نقصان میں اور نہ پہونچنے میں درجۂ کمال کو بسبب ہونے تمھارے کے اولاد آدم کہ پیدا کیئے گئے ہیں خاک سے **بَابُ الْبِرِّ وَالصِّلَۃِ** باب ہی بیچ بیان بر وصلہ کے **ف** بر ساتھ زیر ب کے بمعنے احسان ونیکی کے ہی اور مراد یہاں نیکی کرنے ساتھ والدین کے اور ضد اُسکی عقوق ہی اور صلہ لغت میں بمعنے ملانے اور پیوند کرنے کے ہی اور مراد یہاں انعام واحسان ہی ساتھ اقارب کے **۶ اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَنْ اَحَقُّ بِحُسْنِ صَحَابَتِیْ قَالَ اُمُّکَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ اُمُّکَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ اُمُّکَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ اَبُوْکَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ اُمُّکَ ثُمَّ اُمُّکَ ثُمَّ اُمُّکَ ثُمَّ اَبَاکَ ثُمَّ اَدْنَاکَ اَدْنَاکَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ** روایت ہی ابوہریرہ سے کہ کہا ایک

شخص نے یا رسول اللہ کون لائق تر ہی ساتھ اچھی صحبت رکھنے میرے کے فرمایا مان تیری کہا اُسنے پھر کون ہی فرمایا مان تیری کہا اُس شخص نے پھر کون
فرمایا مان تیری کہا اُسنے پھر کون فرمایا باپ تیرا یعنے چوتھی بار مین فرمایا کہ باپ لائق تر ہی اور بیچ ایک روایت کے فرمایا مان تیری پھر مان تیری پھر مان تیری
پھر احسان کر باپ اپنے سے پھر احسان کر قریب تر اپنے سے پھر قریب تر اپنے سے یعنے بعد مان باپ کے اور قرابتیون مین ترتیب قرب کی معتبر ہی کہ جو بہت قریب ہی
مقدم تر اور مستحق تر ہی ساتھ احسان کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اس حدیث سے بعضون نے دلیل پکڑی ہی کہ مان کے لیے تین حصہ احسان ہی
بنسبت باپ کے اسلیے کہ وہ اُٹھاتی ہی بوجھ حمل کا اور مشقت جننے اور محنت دودھ پلانے کی اور فقہ کی کتابون مین مذکور ہی کہ حق والدہ کا بہت بڑا ہی خدمت بیچ
اور نیکی و احسان کرنا اُسپر واجب تر و مؤکد تر ہی اور اگر جمع درمیان رعایت حق دونون کے متعذر ہو یعنے رعایت کرنی دونون کے حق کی مشکل ہو
جیسکہ ہر ایک بسبب رعایت کرنے حق دوسرے کے آزردہ ہوتا ہو تو تعظیم و احترام مین حق باپ کا غالب کہلے اور خدمت و انعام مین حق ماں کا اور یہ بھی ماں باپ کے حقوق مین سے
ہی کہ ایسی تواضع اور تملق کرے اور اُنکی خدمت کرے یہان تک کہ راضی ہوں وہ اور مباح چیز مین طاعت اُنکی کرے اور بے ادبی نکرے اور تکبر سے پیش نہ آوے اگرچہ مشرک ہوں
وہ اور آواز اپنی اُنکی آواز سے بلند نکرے اور اُنکو نام لیکر نہ پکارے اور کسی کام مین اُنسے پہل نکرے اور امر معروف و نہی منکر مین نرمی کرے اور ایک بار کہے اگر قبول نکرین
سلوک کرے اور دعا و استغفار مین مشغول ہو اور یہ ادب قرآن سے نکالا گیا ہی بیچ نصیحت کرنے حضرت ابراہیم کے اپنے باپ کو بیچ **وعنہ** قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم رغم انفہ رغم انفہ رغم انفہ قیل من یا رسول اللہ قال من ادرک والدیہ عند الکبر احدہما او کلاہما ثم لم یدخل
الجنۃ رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خاک آلودہ ہو ناک اُسکی خاک آلودہ ہو ناک اُسکی خاک آلودہ
ہو ناک اُسکی یعنے ذلیل و خوار ہو پوچھا گیا کہ کون ہی وہ یا رسول اللہ کہ جسکے حق مین آپ بد دعا کرتے ہین فرمایا وہ شخص کہ پاوے اپنے ماں باپ کو نزدیک بڑھاپے کے
ایک کو اُنمین سے یا دونون کو پھر نہ داخل ہو بہشت مین یعنے خدمت اُنکی نکی اور اُنکو اپنے سے راضی نکیا کہ سبب داخل ہونے بہشت کا ہی نقل کی یہ مسلم نے **وعن**
اسماء بنت ابی بکر قالت قدمت علی امی وہی مشرکۃ فی عہد قریش فقلت یا رسول اللہ ان امی قدمت علی وہی راغبۃ
افاصلہا قال نعم صلیہا متفق علیہ اور روایت ہی اسماء بیٹی ابی بکر کی سے کہا آئی میرے پاس ماں میری یعنے مکہ سے مدینہ مین اور وہ تھی مشرک
بیچ زمانہ صلح قریش کے یعنے آنا اُسکا اُسوقت مین تھا کہ آنحضرت نے قریش سے عہد صلح کی تھی کہ اُنسے لڑنے کی نہین اور یہ حدیبیہ مین تھی پس کہا مین نے
یا رسول اللہ تحقیق ماں میری آئی ہی میرے پاس اور وہ بیزار ہی اسلام سے آیا پس سلوک کرون مین اُس سے فرمایا کہ ہاں سلوک کر اُس سے نقل کی یہ بخاری
اور مسلم نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ اگر ماں باپ کافر ہوں تو بھی اُنسے سلوک و احسان کرنا چاہیے اور اسی قیاس پر حکم اور اقربا کا ہی بیچ **وعن** عمرو بن
العاص قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان آل ابی فلان لیسوا باولیائی انما ولیی اللہ وصالح المؤمنین
ولکن لہم رحم ابلہا ببلالہا متفق علیہ اور روایت ہی عمرو بن عاص سے کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے
تھے حضرت کہ تحقیق آل ابی فلان کے نہین میرے دوست سوائے اسکے نہین کہ دوست میرا اللہ ہی اور نیکبخت مؤمنین لیکن واسطے اُنکے ناتا ہی یعنے جیسے تر کرتا ہون نہین
اُسکو ساتھ تری اُسکی کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** لکھا ہی علماء نے کہ آنحضرت نے صریح نام فلانے کا لیا تھا اور راوی نے کنایہ کیا لفظ
فلان کر ذکر کیا ظاہر وقت روایت کے ذکر لینے نام سے مراد خوف رکھتا ہوگا فتنہ کا اور بیچ نسخون اصول کے بعد لفظ ابی کے سفیدی چھوٹی
ہی اور نام نہین لکھا بسبب علت مذکورہ کے اور مراد ابی فلان سے ابو لہب ہی اور بعضون نے کہا ابو سفیان یا حکم بن عاص اور ظاہر تر یہ ہی کہ یہ علی العموم ہی یعنے مراد
ہین طلقاء قریش یا بنی ہاشم یا چچا حضرت کے اور نہین میرے دوست جیسکہ فرمایا اللہ تعالی نے ان اولیاءہ الا المتقون اور مراد صالحین سے عشیرہ
صلحاء مین نہین ایک خصوص اور بعضون نے کہا کہ ابو بکر مراد ہین اور بعضون نے کہا کہ حضرت علی اور تر کرتا ہون الخ یعنے کچھ دیتا ہون اُنکو اُس سے قرابت

عصبیت کے اور نہیں ہم میں سے وہ شخص کہ مرے اوپر عصبیت کے نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** مراد عصبیت یعنے حمایتی ہونا کہ باطل پر ہو اور بطریق ظلم
کے ہو مذموم و ممنوع ہے ؎ **وَعَنْ** اَبِی الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ حُبُّکَ الشَّیْءَ یُعْمِیْ وَیُصِمُّ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ
اور روایت ہے ابی درداء سے اُسنے نقل کی یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا دوست رکھنا تیرا کسی چیز کو اندھا اور بہرا کر دیتا ہے نقل کی یہ ابو داؤد نے
ف یعنے محبوب میں اگر برائی دیکھتا ہے تو اچھی معلوم ہوتی ہے اور اگر اُس سے بد سنتا ہے تو اچھا جانتا ہے بسبب غلبۂ محبت کے محبوب چیز کے
عیب نہ دیکھتا ہے اور نہ سنتا ہے یا یہ مراد ہے کہ محبت اندھا اور بہرا کر دیتی ہے محب کو غیر محبوب سے کہ سوائے جمال اُسکے کے نہ دیکھتا ہے اور نہ سوائے
کلام اُسکے کے سنتا ہے اور لانا اس حدیث کا اس باب میں دلالت کرتا ہے اسپر کہ وارد ہوئی ہے بیچ حق اُس شخص کے کہ حمایت کرتا ہے کسی کی
باطل پر بسبب محبت اُسکی کے نہ حق دیکھتا ہے اور نہ سنتا ہے مارے محبت کے حمایتی بن رہا ہے ؎ **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ**
فصل تیسری **عَنْ** عُبَادَۃَ بْنِ کَثِیْرٍ الشَّامِیِّ مِنْ اَھْلِ فِلَسْطِیْنَ عَنِ امْرَاَۃٍ مِّنْھُمْ یُقَالُ لَھَا فُسَیْلَۃُ اَنَّھَا قَالَتْ سَمِعْتُ اَبِیْ یَقُوْلُ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مِنَ الْعَصَبِیَّۃِ اَنْ یُّحِبَّ الرَّجُلُ قَوْمَہٗ قَالَ لَا وَلٰکِنْ مِّنَ الْعَصَبِیَّۃِ اَنْ یَّنْصُرَ الرَّجُلُ قَوْمَہٗ عَلَی الظُّلْمِ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَ
ابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے عبادہ بن کثیر شامی سے کہ تھا اہل فلسطین سے نقل کرتا ہے ایک عورت سے کہ تھی اُنمیں سے کہا جاتا تھا اُسکو فسیلہ
اُس عورت نے کہا سنا میں نے اپنے باپ سے کہ کہتا تھا پوچھا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس عرض کیا میں نے یا رسول اللہ کیا عصبیت سے
ہے دوست رکھنا مرد کا اپنی قوم کو فرمایا کہ نہیں ولیکن عصبیت یہ ہے کہ مدد کرے مرد اپنی قوم کی ظلم پر نقل کی یہ احمد اور ابن ماجہ نے **وَعَنْ** عُقْبَۃَ
بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْسَابُکُمْ ھٰذِہٖ لَیْسَتْ بِمَسَبَّۃٍ عَلٰی اَحَدٍ کُلُّکُمْ بَنُوْ اٰدَمَ طَفُّ الصَّاعِ بِالصَّاعِ
لَمْ تَمْلَئُوْہُ لَیْسَ لِاَحَدٍ عَلٰی اَحَدٍ فَضْلٌ اِلَّا بِدِیْنٍ وَّتَقْوٰی کَفٰی بِالرَّجُلِ اَنْ یَّکُوْنَ بَذِیًّا فَاحِشًا بَخِیْلًا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالْبَیْھَقِیُّ فِیْ
شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نسب تمہارے نہیں ہیں جگہ برا کہنے اور سبب
عار کی اوپر کسی کے تم سب اولاد آدم کے ہو برابر ایک صاع دوسرے صاع کے نہیں بھرتے تم اُسکو نہیں واسطے کسی کے کسی پر بزرگی مگر ساتھ
دین اور تقوے کے کفایت کرتا ہے شخص کو برائی میں یہ کہ ہو زبان دراز فحش بولنے والا بخیل نقل کی یہ احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں **ف**
برابر ایک صاع الخ یعنے تم سب برابر ہو نسبت میں طرف ایک باپ کے اور قریب ہو تم مانند قریب ہونے اُس چیز کے کہ میانہ میں ہے برابر ہونے
اُسکے کے ساتھ میانہ کے جس وقت نہ بھرے ہو اور تقوے کے لئے بچنے کے شرک خفی و جلی سے اور احتراز کی کبائر و صغائر سے حاصل یہ کہ سب
لوگ مرتبۂ نقصان و خسران میں ہیں مگر صاحب تقوی و کمال دینداری جیسیکہ اشارہ کیا طرف اُسکے سبحانہ تعالے نے والعصر ان الانسان
لفی خسر الا الذین امنوا وعملوا الصالحات کذا ذکرہ ملا علی اور حضرت شیخ رح نے طیبی سے یہ معنے نقل کئے ہیں کہ تم سب اولاد آدم ہو نزدیک ایک
دوسرے کے نقصان میں مانند طف صاع کے کہ نہ بھرا ہو اور طف صاع نزدیک بھرنے کے پیمانہ یعنے نزدیک برابر ہو نقصان میں
اور نہ پہنچنے میں درجۂ کمال کو بسبب ہونے تمہارے کے اولاد آدم کہ پیدا کیے گئے ہیں خاک سے **بَابُ الْبِرِّ وَالصِّلَۃِ** باب ہے
بیچ بیان بر و صلہ کے **ف** بر ساتھ زیر ب کے بمعنے احسان و نیکی کے ہے اور مراد یہاں نیکی کرنے ساتھ والدین کے اور ضد اُسکی عقوق
ہے اور صلہ لغت میں بمعنے ملانے اور پیوند کرنے کے ہے اور مراد یہاں انعام و احسان ہے ساتھ اقارب کے ؎ **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی
عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَنْ اَحَقُّ بِحُسْنِ صَحَابَتِیْ قَالَ اُمُّکَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ اُمُّکَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ اُمُّکَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ
اَبُوْکَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ اُمُّکَ ثُمَّ اُمُّکَ ثُمَّ اُمُّکَ ثُمَّ اَبَاکَ ثُمَّ اَدْنَاکَ اَدْنَاکَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا ایک

شخص نے یا رسول اللہ کون لائق تر ہے ساتھ اچھی صحبت رکھنے میرے کے فرمایا ماں تیری کہا اُس نے پھر کون ہے فرمایا ماں تیری کہا اُس شخص نے پھر کون
فرمایا ماں تیری کہا اُسنے پھر کون فرمایا باپ تیرا یعنے چوتھی بار مین فرمایا کہ باپ لائق تر ہے اور بیچ ایک روایت کے فرمایا ماں تیری پھر ماں تیری
پھر احسان کر باپ اپنے سے پھر احسان کر قریب تر اپنے سے پھر قریب تر اپنے سے یعنے بعد ماں باپ کے اور قرابتیوں مین ترتیب قرب کی معتبر ہے کہ جو بہت قریب ہے
مقدم تر اور مستحق تر ہے ساتھ احسان کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اس حدیث سے بعضوں نے دلیل پکڑی ہے کہ ماں کے لیے تین حصہ احسان ہے
بہ نسبت باپ کے اسلیے کہ وہ اُٹھاتی ہے بوجھ حمل کا اور مشقت جننے اور محنت دودھ پلانے کی اور فقہ کی کتابوں مین مذکور ہے کہ حق والدہ کا بہت بڑا ہے حق باپ سے
اور نیکی و احسان کرنا اُسپر واجب تر و موکد تر ہے اور اگر جمع درمیان رعایت حق دونوں کے متعذر ہو یعنے رعایت کرنی دونوں کے حق کی مشکل ہے
جیسا کہ ہر ایک بسبب رعایت کرنے حق دوسرے کے آزردہ ہوتا ہو تو تعظیم و احترام مین حق باپ کا غالب کیجیے اور خدمت و انعام مین حق ماں کا اور یہ بھی ماں باپ کے حقوق مین سے
ہے کہ ایسی تواضع اور تملق کرے اور ادا سے خدمت کرے یہان تک کہ راضی ہوویں وہ اور مباح چیزوں مین طاعت انکی کرے اور بے ادبی نکرے اور تکبر سے پیش نہ آوے اگرچہ مشرک ہوین
وہ اور آواز اپنی انکی آواز سے بلند نکرے اور انکو نام لیکر نہ پکارے اور کسی کام مین انسے پہل نکرے اور امر معروف و نہی منکر مین نرمی کرے اور ایک بار کہے اگر قبول نکرین
سلوک کرے اور دعا و استغفار مین مشغول رہے اور یہ ادب قرآن سے نکالا گیا ہے بیچ نصیحت کرنے حضرت ابراہیم کے اپنے باپ کو **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَغِمَ اَنْفُهٗ رَغِمَ اَنْفُهٗ رَغِمَ اَنْفُهٗ قِيْلَ مَنْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ وَالِدَيْهِ عِنْدَ الْكِبَرِ اَحَدَهُمَا اَوْ كِلَاهُمَا ثُمَّ لَمْ يَدْخُلِ
الْجَنَّةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خاک آلودہ ہوناک اُسکی خاک آلودہ ہوناک اُسکی خاک آلودہ
ہوناک اُسکی یعنے ذلیل و خوار ہو وہ ذلیل ہو پوچھا گیا کہ کون ہے وہ یا رسول اللہ کہ جسکے حق میں آپ بددعا کرتے ہیں فرمایا وہ شخص کہ پاوے ماں باپ اپنے کو بڑھاپے میں
ایک کو انمین سے یا دونوں کو پھر نہ داخل ہو بہشت میں یعنے خدمت انکی نکی اور انکو اپنے سے راضی نکیا کہ سبب داخل ہونے بہشت کا ہے نقل کی یہ مسلم نے **وَعَنْ**
اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَتْ قَدِمَتْ عَلَيَّ اُمِّيْ وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فِيْ عَهْدِ قُرَيْشٍ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمِّيْ قَدِمَتْ عَلَيَّ وَهِيَ رَاغِبَةٌ
اَفَاَصِلُهَا قَالَ نَعَمْ صِلِيْهَا **مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہے اسماء بیٹی ابی بکر کی سے کہا آئی میرے پاس ماں میری یعنے مکہ سے مدینہ مین اور وہ تھی مشرک
بیچ زمانہ صلح قریش کے یعنے آنا اُسکا اُسوقت مین تھا کہ آنحضرت نے قریش سے عہد صلح کی کی تھی کہ انسے لڑنیکے نہین اور یہ عہد حدیبیہ مین تھی پس کہا مین نے
یا رسول اللہ تحقیق ماں میری آئی ہے میرے پاس اور وہ بیزار ہے اسلام سے آیا ایس سلوک کرون مین اُس سے فرمایا کہ ہان سلوک کر اُس سے نقل کی یہ بخاری
اور مسلم نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ اگر ماں باپ کافر ہوں تو بھی انسے سلوک و احسان کرنا چاہیے اور اسی قیاس پر حکم اور قرابت کا ہے **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ
الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اٰلَ اَبِيْ فُلَانٍ لَيْسُوْا لِيْ بِاَوْلِيَاءَ اِنَّمَا وَلِيِّيَ اللّٰهُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ
وَلٰكِنْ لَهُمْ رَحِمٌ اَبُلُّهَا بِبَلَالِهَا **مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہے عمرو بن عاص سے کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے
تھے حضرت کہ تحقیق آل ابی فلان کے نہین ہین میرے دوست مگر دوست میرا اللہ ہے اور نیکبخت مومنین لیکن واسطے اُنکے ناتا ہے یعنے جیسے تر کرتا ہوں مین
اُسکو ساتھ تری اُسکی کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** لکھا ہے علما نے کہ آنحضرت نے صریح نام فلانے کا لیا تھا اور راوی نے کنایہ کیا لفظ
فلان کر ذکر کیا ظاہر بوقت روایت کے ذکر لینے نام سے صراحۃً خوف رکھتا ہو گا فتنہ کا اور بیچ بعضوں اصول کے بعد لفظ ابی کے سفیدی چھوڑ دی
ہے اور نام نہین لکھا بسبب علت مذکورہ کے اور مراد ابی فلان سے ابولہب ہے اور بعضوں نے کہا ابو سفیان یا حکم بن عاص اور ظاہر تر یہ ہے کہ یہ علی العموم ہے یعنے مراد
ہین مطلق قریش یا بنی ہاشم یا چچا حضرت کے اور نہین میرے دوست جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے ان اولیاؤہ الا المتقون اور مراد صالحین سے
صلحا ہین نہ ایک مخصوص اور بعضوں نے کہا کہ ابوبکر مراد ہین اور بعضوں نے کہا کہ حضرت علی اور تر کرتا ہوں انکے یعنے کچھ دیتا ہوں انکو اُس سے ضرورت

انکی رحم ہو چونکہ تری اور نرمی باعث ملنے اشیا کے ہی اور خشکی اور سختی موجب جدائی کی بل کو کہ بہ معنے تری کے ہی استعارہ کرتے ہین واسطے صلہ رحم یعنی ناسقا
کے اور مین کو یعنے خشکی کے ہی واسطے کاٹنے ناتے کے وح وعن المغیرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ حرم علیکم
عقوق الامہات ووأد البنات ومنع وھات وکرہ لکم قیل وقال وکثرۃ السؤال واضاعۃ المال متفق علیہ اور روایت
ہی مغیرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالے نے حرام کی تم پر ایذا دینی ماؤن کی اور گاڑنا جیتی لڑکیون کا کہ جاہلیت مین
کرتے تھے بسبب ننگ فقر و عار کے اور حرام کیے تم پر بخیلی اور گدائی کرنے اور مکروہ رکھے واسطے تمہارے قیل و قال اور بہتایت سوال کی
اور ضائع کرنا مال کا ف ذکر کیا اونسے خاص ماؤن کا ذکر کیا واسطے غالب ہونے حقوق اُنکے کے جیسے کہ پہلے معلوم ہوا یا بسبب
ضعیف ہونے دلون اُنکے کے۔ دو اسی بات مین بجید ہو جاتی ہین یا بسبب تقصیر و سستی کرنے اولاد کے اُنکے حقوق مین اور لفظ منع
ساتھ جزم اور زبر نون کے و ساتھ زبر عین کے بنا بر اُسکے کہ وہ مصدر ہی یا ماضی اور مراد اُس سے بخل و امساک ہی اور لفظ ہات بمعنے آت کے کہ امر ہی ایتاء سے
یعنی دے اور عبارت ہی طلب سوال سے اور لکھا ہی علماء نے کہ مراد منع یا حقوق واجبہ کا ہی مال مین اور لینا اُس چیز کا کہ حلال نہین لوگون کے مال
مین سے اور بعضون نے کہا بلکہ حرام کیا منع کرنا تمام حقوق واجبہ سے اموال مین اور افعال مین اور اقوال مین اور اخلاق مین اور حرام کیا طلب کرنا اُس چیز کا
کہ واجب نہین لوگون پر قسم حقوق سے اور تکلیف دینی اُنکو ساتھ بجالانے اُس چیز کے کہ واجب نہین اُن پر اور گرہ ساتھ زبر کے اور ایک نسخہ مین ساتھ تشدید
اور زبر اُسکی کے اور قیل و قال ساتھ زبر لام کے بطریق حکایت کے فعل ماضی مجہول معلوم سے ہی اور مقصود نہی ہی اُس چیز سے کہ لوگ باہم گرہ کر کے فضول
باتین کرین کہ کہا گیا ایسا اور کہا فلانے نے ایسا اور یہی قیل و قال سے اُس صورت مین ہی کہ واسطے تحقیق کسی امر کے نہو والا واسطے تحقیق اُس چیز کے کہ حقیقت
اُسکی معلوم نہو اگر اقوال لوگون کے نقل کرین حرام نہین اور بعضون نے کہا کہ مراد قیل و قال سے بہت کلام کرنا ہی کہ وہ موجب دل کے مارے جانے کا ہی اور قساوت قلبی
پیدا کرتا ہی اور وقت کو ضایع کرتا ہی اور بہتایت سوال کے کتنے ہی معنے لکھے ہین علما نے ایک تو یہ کہ بہت پوچھنا یا تجسس کرنا احوال لوگون
کے سے اور دوسرے بہت سوال کرنا علم مین واسطے امتحان و اظہار فضیلت و جھگڑنے کے اسمین اور تیسرے بہت پوچھنا آنحضرت سے کہ سبب ایذا دینے اور باعث تنگی
و تشدید کا ہی احکام مین جیسے کہ قرآن مجید مین فرمایا لا تسألوا عن اشیاء الخ اور مراد ضائع کرنے مال کے سے اسراف ہی اور خرچ کرنا اسکا غیر طاعت حق مین
جیسے کہ کوئی تمام یا بعض مال اپنا کسیکو دے ڈالے اور اہل حقوق اُسکے محتاج ہون یا مال پانی مین ڈال دے یا آگ مین جلا دے یا کسی فاسق کو دے کہ غیر مرضی حق
مین صرف کرے اور تفصیل کلام کی اس مقام مین یہ ہی کہ اگر خرچ کرنا مال کا واجب و مستحب ہی تو اُسمین ضائع کرنا اور اسراف گنجایش نہین رکھتا اور اگر حرام و مکروہ
ہی تو وہی ضائع کرنا اور اسراف ہی اشتباہ اُس جگہ ہی کہ بظاہر مباح معلوم ہو لیکن اگر خوب تامل کرین تو قبائح اور مفاسد ظاہری اور باطنی اُس سے
نکلتے ہون جیسے کہ صرف کرنا بیچ بنانے مکانون دور و دراز کے بغیر حاجت کے اور بیچ مزین کرنے اُنکے کے وسعت و فسحت مین بھی کہ احتیاج اُسکی نہین
ہوتی اور اسراف و خرچ کرنے بیچ توسع بیچ پہنے اچھے کپڑون کے اور کہانون لذیذ کے زیادہ حد اعتدال سے واسطے تری حظ نفس کے اور تفاخر کے بغیر رعایت
جانب فقرا و محتاجون کے جیسے کہ عادت اہل سرف کی ہی اگرچہ حکم ظاہر شرع کے حرام نہو لیکن موجب قساوت قلب اور غلظت طبع کی کا ہی اور ایسے
ہی آراستہ کرنا باسنون اور تلوارون اور ہتیارون کا ساتھ سونے اور جواہر کے اور مانند اُنکی کے اور بیبا کی اور بے قیدی بیچ بیع و شرا مین ساتھ اوٹھانے غبن فاحش
اور مقرر کرنے مدتون دراز کے اور مانند اُنکے کے سب داخل بیچ ضائع کرنے اور اسراف کے ہین وعن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم من الکبائر شتم الرجل والدیہ قالوا یا رسول اللہ وھل یشتم الرجل والدیہ قال نعم یسب ابا الرجل
فیسب اباہ ویسب امہ فیسب امہ متفق علیہ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ گناہ

کبائر سے ہی گالی دینی اپنے ماں باپ کو عرض کیا لوگوں نے یا رسول اللہ کیا گالی دیتا ہی آدمی اپنے ماں باپ کو فرمایا کہ ہاں یعنے یہ واقع ہوتا ہی حقیقۃً کبھی اور
نادر او رمجازاً اکثر لیکن تم اسکو نہیں جانتے ہو پھر بیان کیا اسکو کہ گالی دیتا ہی کسی شخص کے باپ کو پس وہ گالی دیتا ہی اسکے باپ کو اور گالی دیتا ہی کسی کی ماں
کو پس وہ گالی دیتا ہی اسکی ماں کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** چونکہ یہ باعث گالی دینے ماں باپ کا ہوا گویا خود گالی دی ماں باپ کو اور گالی دینی ماں باپ کو بہت بڑا
کہ ہو گناہ کبیرہ ہی اسلیے کہ داخل عقوق کی ہی سے گر بمادر خویش دوست داری ٭ دشنام مدہ بمادر من ٭ اور اس سے معلوم ہوا کہ جو کوئی سبب اور واسطہ فسق
و فساد کا ہو وہ بھی فاسق ہی اور داخل ہی اسکے گناہ میں **وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من ابر البر صلۃ
الرجل اھل ود ابیہ بعد ان یولی رواہ مسلم** اور روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق نیکتر من نیکیوں سے احسان کرنا
آدمیوں کا ہی اپنے باپ کے دوستوں سے بعد از مرنے یا غائب ہونے باپ کے نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنے باپ مرگیا ہو یا سفر میں ہو اسکے پیچھے اُسکے
دوستوں سے احسان کرنا گویا احسان کرنا باپ سے ہی اور چونکہ غایبانہ رعایت اُسکی کی نہایت نیکی کی **وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم من احب ان یبسط لہ فی رزقہ وینسأ لہ فی اثرہ فلیصل رحمہ متفق علیہ** اور روایت ہی انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ جو شخص چاہیے کہ کشادگی کی جاوے اُسکی روزی میں اور تاخیر کیجاوے اُسکی اجل میں یعنے عمر دراز ہو پس چاہیے کہ سلوک کرے اپنے ناتے داروں
سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اثر اصل میں معنے نشان پاؤں کے ہی چلنے میں زمین پر اور یہ فرع حیات کا ہی کہ جو کوئی مرا اُسکا نشان قدم زمین پر نہ رہا
پس اثر سے مدت عمر مراد ہی اور تاخیر اجل میں سوال مشہور ہی کہ اجل و رزق مقدر ہیں نہ زیادہ ہوتے ہیں نہ ناقص فرمایا اللہ تعالی نے اذا جاء اجلھم لا یستاخرون
ساعۃ و لا یستقدمون جواب اسکا یہ ہی کہ مراد فراخی رزق اور درازی عمر سے پائی جانا برکت اور خوش گذرانی اور زیادتی توفیق اور صفائی اور نورانیت
قلب کا ہی یا درازی عمر ساتھ بقاے نام نیک کے ہی جہان میں یا اولاد صالح مراد ہی کہ بعد اُسکے دعا کریں اور نام نیک اُسکا باقی رکھیں کہ بقاے اولاد
پیدایش ثانی ہی مرد کے لیے اور حقیقت میں حق سبحانہ تعالی نے سلوک کرنے کو ناتے داروں سے فراخی رزق و درازی عمر کا کیا ہی اللہ تعالی نے ہر چیز
کے لیے سبب پیدا کیا ہی جسکے لیے چاہتا ہی کہ رزق اُسکا فراخ اور عمر اُسکی دراز کرے توفیق ادا ے حقوق کے بخشتا ہی اور لکھا ہی علماء نے کہ یہ
محو اثبات بنسبت خلق کے ہی جیسے کہ لوح محفوظ میں لکھا کہ عمر اُسکی ساٹھ برس کی ہی اور اگر صلہ رحم کرے چالیس برس اسپر زیادہ ہو جاوینگے
اور بہ نسبت علم حق تعالی کے تغیر و تبدیل نہیں اور بات یہ ہی کہ جب شارع نے اسطرح خبر دی ایمان اسپر لانا چاہیے نہ مناقشہ کرنا نشان سعادت یہ ہی کہ بمجرد
سننے ان چیزوں کے مانند عمل اُسپر کریں اور حقیقت حال اُسکی سپرد اللہ تعالی کے کریں نہ یہ کہ بحث کریں اور چون و چرا میں پڑیں **وعن ابی ھریرۃ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلق اللہ الخلق فلما فرغ منہ قامت الرحم فاخذت بحقوی الرحمن فقال مہ قالت ھذا
مقام العائذ بک من القطیعۃ قال الا ترضین ان اصل من وصلک واقطع من قطعک قالت بلی یا رب قال فذاک
متفق علیہ** اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پیدا کی اللہ نے خلق یعنے تقدیر کیا مخلوقات کو علم ازلی میں
اُسطرح پر کہ وقت پیدایش کے ہونگے پس جب فارغ ہوا پیدا کرنے سے کھڑا ہوا رحم یعنے ناتا اور پکڑے کمر رحمن کے پس فرمایا کیا کہتا ہی تو کہا ناتے نے یہ ہی
جگہ کھڑے ہونے پناہ پکڑنے والے کے ساتھ تیرے کاٹنے سے یعنے میں روبرو تیرے کھڑا ہوا اور ہاتھ دامن عزت و عظمت تیرے میں مارا ہی پناہ مانگتا ہوں
ساتھ تیرے اس سے کہ کوئی قطع کرے مجھکو اور صلہ اور پیوند میرے کے رعایت نکرے اور قطع رحم کرے فرمایا اللہ تعالی نے کیا نہیں راضی ہی تو اسپر کہ ملاؤں میں
اُسکو یعنے سلوک و احسان کروں اُسپر کہ ملا دے تجھکو یعنے سلوک کرے تجھسے اور کاٹوں میں اُس سے یعنے احسان و انعام نکروں اُسپر کہ قطع کرے تجھسے کہا ناتے نے ہاں راضی ہوں
میں اے پروردگار میرے فرمایا پس یہ وعدہ ثابت ہی تیرے لیے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** فارغ ہوا یعنے پیدا کر چکا اور حقیقت فراغ کی بعد از اشتغال کے کسی کام میں ہی

انکی وقت ہو چونکہ تری اور نرمی اسبب ملنے اشیاء کے ہی اور خشکی اور سختی موجب جدائی کی بل گو کہ بہ معنے تری کے ہی استعارہ کرتے ہین واسطے صلہ رحم یعنی ناسقہ
کے اور یبس کو نہ پینے خشکی ہی واسطے کاٹنے ناتے کے ﴿و عن المغيرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله حرم عليكم
عقوق الامهات ووأد البنات ومنعا وهات وكره لكم قيل وقال وكثرة السؤال واضاعة المال متفق عليه﴾ اور روایت
ہی مغیرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالے نے حرام کی تمپر ایذا دینی ماؤن کی اور گاڑنا جیتی لڑکیون کا کہ جاہلیت مین
کرتے تھے بسبب خوف فقر و عار کے اور حرام کے تم پر بخیلی و گدائی کرنے او مکروہ رکھے واسطے تمہارے قیل و قال اور بہتایت سوال کی
اور ضایع کرنا مال کا متفق علیہ ہی اور مسلم نے ف خاص ماؤن کا ذکر کیا واسطے غالب ہونے حقوق انکے کے جیسے کہ پہلے معلوم ہوا یا بسبب
ضعیف ہونے دلون انکے کے۔ دراسی بات مین تجدید ہو جاتی ہین یا بسبب تقصیر و سستی کرنے اولاد کے انکے حقوق مین اور لفظ منع
ساتھ جیم اور زبر نون کے اور ساتھ زبر عین کے بنا بر اسکے کہ وہ مصدر ہی یا ماضی اور مراد اس سے بخل و امساک ہی اور لفظ ہات بمعنے آت کے کہ امر ہی ایتاء سے
یعنے دے اور عبارت ہی طلب سوال سے اور لکھا ہی علماء نے کہ مراد منع حقوق واجبہ کا ہی مال مین اور لینا اس چیز کا کہ حلال نہین لوگون کے مال
مین سے اور بعضون نے کہا بلکہ حرام کیا منع کرنا تمام حقوق واجبہ سے سوال مین اور افعال مین اور اقوال مین اور اخلاق مین اور حرم کیا طلب کرنا اس چیز کا
کہ واجب نہین لوگون پر قسم حقوق سے اور تکلیف دینی انکو ساتھ بجالانے اس چیز کے کہ واجب نہین ان پر اور گرہ ساتھ زبر کے اور ایک نسخہ مین ساتھ تشدید
اور زبر یا کے۔ قیل و قال ساتھ زبر لام کے بطریق حکایت کے فعل ماضی مجہول معلوم سے ہی اور مقصود نہی ہی اس چیز سے کہ لوگ باہم اکٹھے ہو کر فضول
باتین کرین کہ کہا اسنے ایسا اور کہا فلانے نے ایسا اور یہی قیل و قال ہے اس صورت مین ہی کہ واسطے تحقیق کسی امر کے نہو والا واسطے تحقیق اس چیز کے کہ حقیقت
اسکی معلوم نہو اگر اقوال لوگون کے نقل کرین حرام نہین اور بعضون نے کہا کہ مراد قیل و قال سے بہت کلام کرنا ہی کہ دل کو مار ڈالتا ہی اور فساد قلبی
پیدا کرتا ہی اور وقت کو ضایع کرتا ہی اور بہتایت سوال کے کئی معنے لکھے ہین علما نے ایک تو یہ کہ بہت پوچھنا یا نجھی اور تجسس کرنا احوال لوگون
کے سے اور دوسرے بہت سوال کرنا علم مین واسطے امتحان و اظہار فضیلت و جھگڑنے کے اسمین اور تیسرے بہت پوچھنا آنحضرت سے کہ سبب ہو دینے اور باعث تنگی
و تشدید کا ہی احکام مین جیسے کہ قرآن مجید مین فرمایا لا تسئلوا عن اشیاء الخ اور مراد ضایع کرنے مال کے سے اسراف ہی اور خرچ کرنا اسکا غیر طاعت حق مین
جیسے کہ کوئی تمام یا بعض مال اپنا کسیکو دے دے اور اہل حقوق اسکے محتاج ہون یا مال پانی مین ڈال دے یا آگ مین جلا دے یا کسی فاسق کو دے کہ غیر مرضی حق
مین صرف کرے اور تفصیل کلام کی اس مقام مین یہ ہی کہ اگر خرچ کرنا مال کا واجب و مستحب ہی تو اسمین ضایع کرنا اور اسراف گنجایش نہین رکھتا اور اگر حرام و مکروہ
ہی تو بے شبہہ ضایع کرنا اور اسراف ہی اشتباہ اس جگہ ہی کہ بظاہر مباح معلوم ہو لیکن اگر خوب تامل کرین تو قبائح اور مفاسد ظاہری اور باطنی اس سے
نکلتے ہون جیسے کہ صرف کرنا بیچ بنانے مکانون دور و دراز کے بغیر حاجت کے اور بیچ مزین کرنے انکے کے وسعت و فسحت مین بھی کہ احتیاج اسکی نہین
ہوتی اور اسراف و خرچ کرنے بیچ توسع بیچ پہننے اچھے کپڑون کے اور کھانون لذیذ کے زیادہ حد اعتدال سے واسطے تری حظ نفس کے اور تفاخر کے بغیر رعایت
جانب فقرا و محتاجون کے جیسے کہ عادت اہل سرف کی ہی اگرچہ بحکم ظاہر شرع کے حرام نہو لیکن موجب قساوت قلب و غلظت طبع کی کا ہی اور ایسے
ہی آراستہ کرنا باسنون اور ظروف اور ہتھیارون کا ساتھ سونے اور جواہر کے اور مانند انکی کے اور ہیسا ہی اور بتقیید نی بیچ و شراء مین بیچ اور تقاضے غبن فاحش
اور مقرر کرنے مدتون دراز کے اور مانند انکے کے سب داخل بیچ ضایع کرنے اور اسراف کے ہی ﴿و عن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم من الكبائر شتم الرجل والديه قالوا يا رسول الله وهل يشتم الرجل والديه قال نعم يسب ابا الرجل
فيسب اباه ويسب امه فيسب امه متفق عليه﴾ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ گناہ

کبائر سے ہی گالی دینی اپنے ماں باپ کو عرض کیا لوگوں نے یا رسول اللہ کیا گالی دیتا ہی آدمی اپنے ماں باپ کو فرمایا کہ ہاں یعنے یہ واقع ہوتا ہی حقیقۃ کبھی اور نادر اور مجازاً اکثر لیکن تم اُسکو نہیں جانتے ہو پھر بیان کیا اُسکو کہ گالی دیتا ہی کسی شخص کے باپ کو پس وہ گالی دیتا ہی اسکے باپکو اور گالی دیتا ہی کسیکی ماں کو پس وہ گالی دیتا ہی اسکی ماں کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف چونکہ یہ باعث گالی دینے ماں باپکا ہوا گویا خود گالی دی ماں باپکو اور گالی دینی ماں باپ بہر حیثیت کہ ہو گناہ کبیرہ ہی اسلیے کہ داخل عقوق کی ہی سہ گر یاد رخویش دوست داری ؛ دشنام مدہ بماد رمن ؛ اور اس سے معلوم ہوا کہ جو کوئی سبب اور واسطہ فسق و فساد کا ہو وہ بھی فاسق ہی اور داخل ہی اُسکے گناہ میں وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من ابر البر صلۃ الرجل اھل ود ابیہ بعد ان یولی رواہ مسلم اور روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق نیکتر نیکیوں سے احسان کرنا آدمیوں کا ہی اپنے باپ کے دوستوں سے بعد از مرنے یا غائب ہونے باپ کے نقل کی یہ مسلم نے ف یعنے باپ مرگیا ہو یا سفر میں ہو اُسکے پیچھے اُسکے دوستوں سے احسان کرنا گویا احسان کرنا باپ سے ہی اور چونکہ غائبانہ رعایت اُسکی کی نہایت نیکی کی وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احب ان یبسط لہ فی رزقہ وینسأ لہ فی اثرہ فلیصل رحمہ متفق علیہ اور روایت ہی انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص چاہے کہ کشادگی کی جاوے اُسکی روزی میں اور تاخیر کیجاوے اُسکی اجل میں یعنے عمر دراز ہو پس چاہیے کہ سلوک کرے اپنے ناتے داروں سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اثر اصل میں بمعنے نشان پاؤں کے ہی چلنے میں زمین پر اور یہ فرع حیات کا ہی کہ جو کوئی مر اُسکا نشان قدم زمین پر نہ رہا

پس اثر سے مدت عمر مراد ہی اور تاخیر اجل میں سوال مشہور ہی کہ اجل و رزق مقدر ہیں نہ زیادہ ہوتے ہیں نہ ناقص فرمایا اللہ تعالی نے اذا جاء اجلھم لا یستاخرون

ساعۃ ولا یستقدمون جواب اسکا یہ ہی کہ مراد فراخی رزق اور درازی عمر سے پائی جانا برکت اور خوش گذرانی اور زیادتی توفیق اور صفائی اور نورانیت قلب کا ہی یا درازی عمر ساتھ بقاے نام نیک کے ہی جہان میں یا اولاد صالح مراد ہی کہ بعد اُسکے دعا کریں اور نام نیک اُسکا باقی رکھیں کہ بقاے اولاد پیدائش ثانی ہی مرد کے لیے اور حقیقت میں حق سبحانہ تعالے نے سلوک کرنے کو ناتے داروں سے فراخی رزق اور درازی عمر کا کیا ہی اللہ تعالی نے ہر چیز کے لیے سبب پیدا کیا ہی جسکے لیے چاہتا ہی کہ رزق اُسکا فراخ اور عمر اُسکی دراز کرے توفیق ادا ے حقوق کے بخشتا ہی اور لکھا ہی علماء نے کہ یہ محو اثبات بہ نسبت خلق کے ہی جیسے کہ لوح محفوظ میں لکھا کہ عمر اُسکی ساٹھ برس کی ہی اور اگر صلہ رحم کرے چالیس برس اسپر زیادہ ہو جاوینگے اور بہ نسبت علم حق تعالی کے تغیر و تبدیل نہیں اور بات یہ ہی کہ جب شارع نے اسطرح خبر دی ایمان اسپر لانا چاہیے نہ مناقشہ کرنا نشان سعادت یہ ہی کہ بمجرد سننے ان چیزوں کے مانند عمل اُسپر کریں اور حقیقت حال اُسکی سپرد اللہ تعالی کے کریں نہ یہ کہ بحث کریں اور چون و چرا میں پڑیں وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلق اللہ الخلق فلما فرغ منہ قامت الرحم فاخذت بحقوی الرحمن فقال مہ قالت ھذا مقام العائذ بک من القطیعۃ قال الا ترضین ان اصل من وصلک واقطع من قطعک قالت بلی یا رب قال فذاک متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پیدا کی اللہ نے خلق یعنے تقدیر کیا مخلوقات کو علم ازلی میں اُسطرح پر کہ وقت پیدائش کے ہوں گے پس جب فارغ ہوا پیدا کرنے سے کھڑا ہوا رحم یعنے ناتا اور پکڑے کمر رحمن کے پس فرمایا کیا کہتا ہی تو کہا ناتے نے یہ ہی جگہ کہ تیرے ہونے پناہ پکڑنے والے کے ساتھ تیرے کاٹنے سے یعنے میں روبرو تیرے کھڑا ہوا اور ہاتھ دامن عزت و عظمت تیرے میں مارا ہی پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے اس سے کہ کوئی قطع کرے مجکو اور صلہ اور پیوند میرے کی رعایت نکرے اور قطع رحم کرے فرمایا اللہ تعالی نے کیا نہیں راضی ہی تو اسپر کہ ملاؤں میں اُسکو یعنے سلوک و احسان کروں اُسپر کہ ملا دے مجکو یعنے سلوک کرے تجھسے اور کاٹوں میں اُس سے یعنے احسان و انعام نکروں اُسپر کہ قطع کرے تجھسے کہا ناتے نے ہاں راضی ہوا میں اے پروردگار میرے فرمایا پس یہ وعدہ ثابت ہی تیرے لیے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف فارغ ہوا یعنے پیدا کر چکا اور حقیقت فراغ کی بعد از اشتغال کے کسی کام میں ہی

اور اس سے خدائے تعالیٰ پاک ہے اسلیے کہ اسکو ایک کام دوسرے کام سے مانع نہیں ہوتا جیسیکہ وارد ہے ماثور میں اللہم سبحان من لا یشغلہ شان عن شان اور لفظ حقو
زبر ح مہملہ اور جزم قاف کے اصل میں ازار کے باندھنے کی جگہ کو کہتے ہیں اور چونکہ بیچ باندھنے ازار کے دونوں طرفین اسکی بہم باندہی جاتی ہیں تثنیہ لائے کہ حقوی
الرحمن یعنے دونوں طرفین جگہ بندھنے ازار کے اور ازار پر بھی اطلاق کرتے ہیں اور پروردگار تعالیٰ اس سے منزہ ہے وارد ہونا اس کلام کا بطرز زبان عرب کے ہے عادت
ہے لوگوں کی کہ جب کوئی کسی سے پناہ چاہتا ہے تو اسکا دامن یا کونہ ازار کا پکڑ لیتا ہے اور کبھی کہ کار سخت ہوتا ہے اور مضطر ہوتا ہے کام میں اسکے مبالغہ اور تاکید منظور
ہوتی ہے تو ہاتھ دونوں حقوہ ازار پر مارتا ہے یا وہ تنگ ہوکر پوچھے کہ مقصد تیرا کیا ہے اور کیا چاہتا ہے استعارہ کیا اس عبارت کو واسطے پناہ ڈھونڈھنے رحم کے
ساتھ حضرت رحمن کے قطع کرنے رحم سے بعد ازاں یہ عبارت مثل ہوئی اس معنے میں بغیر اسکے کہ معنے حقو کے اور پکڑنے اسکے کے منظور ہوں جیسے کہتے ہیں یداہ
مبسوطتان یعنے دونوں ہاتھ اسکے فراخ ہیں یعنے سخی و جواد ہے اگرچہ اول پیدائش سے ہاتھ نہ رکھتا ہو یا ہاتھ اسکے لیے نہ ہو ... اسکے لیے جیسے کہ پروردگار
تعالیٰ اور یہ طرز زبان عرب میں بہت واقع ہوتی ہے اور قرآن اور حدیث و پر طرز زبان عرب کے واقع ہوا ہے یہ اصل عظیم ہے واسطے تاویل متشابہات قرآن و احادیث کے
بلا تکلف اور رحم ایک معنے ہیں معانی سے ذات نہیں ہے کہ کھڑا ہونا اور پکڑنا اور پناہ ڈھونڈھنا اسکا بطریق تشبیہ و تمثیل کے ہے گویا رحم ایک
شخص ہے کہ کھڑا ہوا اور دامن پکڑا اور عزت و عظمت حق سبحانہ کا پکڑا اور پناہ ڈھونڈھے اور کہا نووی نے کہ رحم جو وصل کیا جاتا ہے اور قطع کیا جاتا ہے وہ
نختنے ہی معانی سے نہیں تا اس سے قیام اور کلام صحیح ہوگی مراد تعظیم شان اسکے کی اور فضیلت صلہ رحم کرنے والے کی اور بڑائی گناہ قطع کرنے والے اسکے کی
اور نہیں خلاف ہے اس میں کہ صلہ رحم واجب ہے فی الجملہ اور قطع کرنا اسکا گناہ کبیرہ ہے اور صلہ رحم کے درجے ہیں کہ بعض انکا بلند تر ہے بعض سے اور ادنے انکا
چھوڑنا مہاجرت یعنے ترک ملاقات کا ہے اور صلہ رحم ساتھ کلام کے ہوتا ہے اگرچہ ساتھ سلام کے ہو اور مختلف ہوتا ہے وہ ساتھ اختلاف قدرت اور حاجت
کے پس بعضا اس سے واجب ہے اور بعض مستحب ہے اور اگر وصل کیا بعض صلہ اور نہ وصل کیا غایت اسکا نہیں نام رکھا جاوے گا قاطع اور اگر قصور کیا اس چیز سے
کہ قادر ہے سیر اور لائق تھا اسکو یہ کہ کرے اسکو نہیں نام رکھا جاوے گا واصلہ کذا قال النووی رح **وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّحِمُ**
شُجْنَةٌ مِنَ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى مَنْ وَصَلَكِ وَصَلْتُهُ وَمَنْ قَطَعَكِ قَطَعْتُهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے انہیں ابی ہریرہ سے
کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رحم اشتقاق کیا گیا ہے اور لیا گیا ہے لفظ رحمن سے پس فرمایا اللہ تعالیٰ نے یعنے رحم کو کہ جو شخص ملاوے تجھکو یعنے رعایت تیرے
حق کی کرے ملاؤنگا میں اسکو یعنے ساتھ رحمت کے اور جو شخص کہ کاٹے تجھکو کاٹونگا میں اسکو یعنے اپنی رحمت سے محروم رکھونگا نقل کی یہ بخاری نے

ف اشتقاق کیا گیا الخ جیسے کہ اور حدیث میں آیا ہے کہ پیدا کیا میں نے رحم کو اور اشتقاق کیا میں نے اسکے لیے نام اپنے نام سے کہ رحمن ہے اور
احتمال ہے کہ مراد دونوں لفظوں سے معنے ہوں یعنے قرابت رحم کہ واجب ہے رعایت اسکی ایک شاخ ہے رحمت حضرت رحمان سے کذا قال الشیخ رح اور ملا علی قاری ح
نے کہا کہ لفظ شجنۃ مثلثۃ الشین یعنے ساتھ زبر اور زیر اور پیش شین کی قاموس میں اور نہایہ میں ساتھ زبر اور پیش شین کے اور رحم جیم کی اصل میں گتھی ہوئی جڑیں
درخت کے ملے ہوئے ہیں اور یہاں مراد اس سے یہ ہے کہ رحم مشتق ہے رحمن سے یعنے رحمت سے کہ مشتق ہے اس سے رحمان پس گویا کہ رحم مشتبک یعنے
ملا ہوا ہے ساتھ رحمن کے مانند اشتباک گوں بخت کے اور بعضوں نے کہا ہے وجہ شجنۃ کے یہ کہ حروف رحم کے موجود ہیں بیچ اسم رحمن کے اور داخل ہیں اسمیں
مانند داخل ہونے رگوں درخت کے واسطے ہونے اسکے کہ اصل واحد سے اور بعضے یہ ہیں کہ رحم اثر ہے آثار رحمت الہی سے اور متصل ہے ساتھ اسکے پس قطع
کرنے والا اسکا قطع کرنے والا ہے رحمت خدا سے اور وصل کرنے والا اسکا ملنے والا ہے طرف رحمت اللہ تعالیٰ کے جیسیکہ فرمایا حضرت نے فقال اللہ الخ
ع **وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّحِمُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَقُولُ مَنْ وَصَلَنِي وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَنِي**
قَطَعَهُ اللّٰهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ رحم لٹکایا گیا ہے ساتھ عرش کے کہتا ہے یعنے بطریق خبر اور د

دعا کی تو شخص ملا دے مجکو ملاویگا اُسکو اللہ یعنے اپنی رحمت سے اور جو شخص کاٹے مجکو کاٹے گا اُسکو اللہ یعنے اپنی رحمت سے نقل کی بخاری و مسلم نے
ف لٹکا یا گیا ہی یعنے پکڑے ہوئے ہی عرش رحمن کا اور پناہ مانگتا ہی اُس سے قطع رحم سے اور خبر دیتا ہی حکم صلہ رحم اور قطع رحم سے زیادہ تاکید کے
ساتھ اُس چیز کے کہ سنا ہی اللہ تعالی سے یا بطریق دعا کے ہی وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ
الْجَنَّةَ قَاطِعٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی جبیر بن مطعم سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین داخل ہوگا بہشت مین کاٹنے والا
رحم کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف لکہا نووی نے کہ مراد یہ ہی کہ جو کوئی کاٹے رحم کو حلال جانکر بغیر سبب بغیر شبہ کے باوجود علم کے ساتھ حرمت
اُسکی کے وہ بہشت میں داخل نہین ہونے کا اور یہ مراد ہی کہ ساتھ نجات پانے والوں کے اور سابقین کے نہین داخل ہوگا وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِي وَلٰكِنَّ الْوَاصِلَ الَّذِي إِذَا قُطِعَتْ رَحِمُهُ وَصَلَهَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین ہی صلہ رحم کرنے والا یعنے کامل مکافات کرنے والا یعنے ساتھ اوسکے
کہ اگر وہ اسپر احسان کرتے ہین تو یہ بھی اُنپر احسان کرتا ہی ولیکن صلہ کرنے والا کامل وہ ہی کہ جسوقت کاٹا جاوے رحم اُسکا یعنے رعایت نکیجاوے حق قرابت اُسکے
کی وصل کرے رحم کو یعنے رعایت اُسکے حق کی کرے نقل کی یہ بخاری نے ف لکہا ہی علماء نے کہ جوانمرد وہ ہی کہ حق اپنا کسی سے نہ طلب کرے اور حق
اوروں کا ادا کرے وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ لِي قَرَابَةً أَصِلُهُمْ وَيَقْطَعُونِي وَأُحْسِنُ إِلَيْهِمْ وَيُسِيئُونَ
إِلَيَّ وَأَحْلُمُ عَنْهُمْ وَيَجْهَلُونَ عَلَيَّ فَقَالَ لَئِنْ كُنْتَ كَمَا قُلْتَ فَكَأَنَّمَا تُسِفُّهُمُ الْمَلَّ وَلَا يَزَالُ مَعَكَ مِنَ اللّٰهِ ظَهِيرٌ عَلَيْهِمْ مَا دُمْتَ
عَلَى ذٰلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ تحقیق ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ تحقیق واسطے میرے قرابتی ہین سلوک کرتا ہون مین
اُن سے اور وہ نہین سلوک کرتے ہین مجھسے اور احسان کرتا ہون مین ان سے اور وہ برائی کرتے ہین مجھسے اور حلم کرتا ہون مین اور درگذر کرتا ہون
اُنسے اور وہ جہل کرتے ہین مجھپر یعنے برا کہتے ہین اور غضب ہوتے ہین مجھپر پس فرمایا کہ اگر ہی تو جیسا کہ کہتا ہی پس گویا کہ پھنکاتا ہی تو اُنکو راکھ گرم اور
ہمیشہ ہی ساتھ تیرے اللہ کیطرف سے مددگار اور دفع کرنے والا شر و ایذا اُنکے کا اُنپر جبتک کہ ثابت و مستقیم رہے تو اس صفت پر نقل کی
یہ مسلم نے ف پھنکاتا ہی الخ یعنے چونکہ شکرانہ نیکی تیری کا نہین ادا کرتے ہین حرام ہی عطا تیری اُنپر اور حکم اُنکا رکہتی ہی اُنکے پیٹون مین تشبیہ دی اِس
گناہ کو کہ لاحق ہوتا ہی اُنکو کہانے اُسکے سے ساتھ راکھ گرم کے اور بعضون نے کہا کہ تو بسبب احسان کرنے کے اُنپر رسوا و حقیر کرتا ہی اُنکو آگے نفسون اُنکی
کے مانند اُس شخص کے کہ منہ مین ڈالتا ہی راکھ گرم کو اور رکھاتا ہی اُسکو اور بعضون نے کہا احسان تیرا اُنپر مانند راکھ گرم کے ہی کہ جلاتا ہی اور رسوا
کرتا ہی اُنکو اور بعضون نے کہا کہ منہ اُنکا کالا کرتا ہی مانند راکھ گرم کے اَلْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرُدُّ الْقَدَرَ إِلَّا الدُّعَاءُ وَلَا يَزِيدُ فِي الْعُمُرِ إِلَّا الْبِرُّ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيُحْرَمُ الرِّزْقَ بِالذَّنْبِ يُصِيبُهُ رَوَاهُ
ابْنُ مَاجَةَ روایت ہی ثوبان سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین پھیرتی تقدیر الہی کو مگر دعا اور نہین زیادتی کرتی عمر
مین مگر نیکی کرنی ماں باپ اور اقربا کے ساتھ اور تحقیق آدمی محروم کیا جاتا ہی روزی سے بسبب گناہ کے کہ پہونچتا ہی اُسکو نقل کی یہ ابن ماجہ نے
ف مراد تقدیر سے تقدیر معلق ہی نہ مبرم پس دعا کو اللہ تعالے نے سبب گردانا ہی رد کرنے تقدیر کا اور یہ بھی تقدیر ہی یعنے اللہ تعالی نے تقدیر
کیا ہی کہ بندہ دعا کریگا اور یہ بلا اُسکے دفع ہوگی اور تمام اسباب عالم با وجود قضا و قدر الہی کے یہی حکم رکھتے ہین جیسے کہ دوائین طبیہ شفا
کے لیئے اور اعمال بندون کے واسطے داخل ہونے بہشت و دوزخ کے اور بعضون نے کہا کہ ہمیشہ دعا کرنا بندے کا آسان کرتا ہی وارد ہونے قضا کو
اور خوش لگتا ہی اُسکو اُسکے دل مین یعنے جب دعا کی اور دیکھا کہ تقدیر نہین پھرتی ہی راضی ہوتا ہی اور تن بتقدیر دیتا ہی پس آسان و سبک معلوم ہوتا ہی بوجھ اسکا آگے

اُلہون نے بہن کس سے فرمایا اپنی مان سے کہا مین نے پھر کس سے فرمایا اپنے باپ سے پھر نکی اُس سے کہ قریب تر ہی تجھسے یعنی بعد مان باپ کے جیسے کہ بھائی اور بہن پھر اُس سے کہ بعد اُسکے قریب تر ہی یعنی جیسے کہ چچا اور ماموں ورساتھ اسی ترتیب کے اولاد چچا اور ماموں کی نقل کی یہ ترمذی ور ابو داؤد نے **وَعَن** عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی اَنَا اللّٰہُ وَاَنَا الرَّحْمٰنُ خَلَقْتُ الرَّحِمَ وَشَقَقْتُ لَہَا مِنْ اِسْمِیْ فَمَنْ وَصَلَہَا وَصَلْتُہٗ وَمَنْ قَطَعَہَا بَتَتُّہٗ رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤُدَ اور روایت ہی عبدالرحمن بن عوف سے کہا سنا مین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ فرمایا اللہ برکت والے اور بلند قدر نے کہ مین ہون اللہ اور مین ہون رحمن یعنی متصف بصفت رحمت پیدا کیا مین نے یعنی رحم ناتے کو اور نکالا مین نے یعنی نام رحم کا نام اپنے سے یعنی رحمن سے پس جو کوئی ملاوے رحم کو یعنی رعایت اُسکے حق کی کرے ملاؤنگا مین اُسکو بطرف رحمت اپنی کے اور جو کوئی کاٹے اُسکو یعنی رعایت اُسکے حق کی نکرے کاٹونگا مین اُسکو یعنی رحمت خاص اپنی سے نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** مین ہون اللہ یعنی واجب الوجود تمہید ہی کلام کی کہ ذکر کیا علم خاص پھر ذکر کیا صفت کہ مشتق ہی مادہ رحم سے یعنی رحمن **وَعَن** عَبْدِاللّٰہِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا تَنْزِلُ الرَّحْمَۃُ عَلٰی قَوْمٍ فِیْہِمْ قَاطِعُ رَحِمٍ رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہی عبداللہ بن ابی اوفی سے کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہین اُترتی رحمت اُس قوم پر کہ اُسمین کاٹنے والا ہو ناتے کا نقل کی بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** مراد قوم سے وہ لوگ ہین مدد کرنے ہین کاٹنے والے ناتے کی کاٹنے پر یا انکار نہین کرتے اُسپر احتمال یہ بھی ہی کہ مراد رحمت سے مینہ ہو یعنی روکا جاتا ہی اُنسے مینہ بسبب نحوست کاٹنے ناتے کے **وَعَنْ** اَبِیْ بَکْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ ذَنْبٍ اَحْرٰی اَنْ یُّعَجِّلَ اللّٰہُ لِصَاحِبِہِ الْعُقُوْبَۃَ فِی الدُّنْیَا مَعَ مَا یَدَّخِرُ لَہٗ فِی الْاٰخِرَۃِ مِنَ الْبَغْیِ وَقَطِیْعَۃِ الرَّحِمِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاؤُدَ اور روایت ہی ابی بکرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی گناہ لائق تر اسبات کے کہ جلدی کرے اللہ صاحب کو عذاب دنیا میں باوجود ذخیرہ کرنے اُسکے بیچ آخرت کے سوا ظلم کرنے سے اطاعت امام سے اور کاٹنے ناتے سے نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نے **ف** یعنی ان دونو گناہ پر دنیا مین بھی عذاب ہوتا ہی اور آخرت مین بھی عذاب ہوگا چونکہ اثر ان دوگناہ کا دنیا مین بھی ہوتا ہی ... ان دونون مین عذاب انکا دنیا مین بھی جلدی ہوتا ہی اور آخرت مین بھی ہوگا اور اگرچہ بعضے اور گناہ بھی ... **وَعَنْ** عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ مَنَّانٌ وَّلَا عَاقٌّ وَّلَا مُدْمِنُ خَمْرٍ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہی عبداللہ بن عمرو سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ داخل ہوگا بہشت مین احسان کہنے والا دیکے اور نافرمانی کرنے والا مان باپ کا اور نہ شراب پینے والا ہمیشہ کہ

دل بخلاف اسکے کہ یکایک آوے اور ناگہان نازل ہو پس گویا کہ رد کیا دعا نے اُسکو کذا نقل الطیبی و راقم مسکین کے دل میں یون آتا ہی کہ ہوسکتا ہو کہ مبالغہ بیچ تاثیر دعا کے اور مدح اسکی کے ہو یعنے کوئی چیز قضا و قدر کو رد نہین کرتی اور اگر کوئی چیز ہوتی کہ رد کرتی تو دعا ہوتی جیسیکہ مثل اسکے بیچ مقدمہ نظر لگنے حدیث میں آیا ہی کہ اگر کوئی چیز ہوتی کہ سبقت کرتی تقدیر پر تو نظر ہوتی واللہ اعلم اور مراد زیادتی عمر سے برکت ہونا ہی اُسمین جیسے کہ فصل اول مین بیان مفصل ہو چکا اور اخیر جملۂ حدیث پر اشکال وارد ہوتا ہی کہ بہت لوگ کہ گنہگار اور فاسق و کافر ہین اور رزق اُسکا فراخ ہی بہ نسبت مومنون اور مطیعون کے پس بعضے تاویل کرتے ہین اسمین کہ مراد رزق آخرت ہی کہ وہ ثواب ہی اور بیشک گناہ کرنا سبب نقصان اور محرومی کا ہی اس سے اور اگر مراد رزق دنیا رکھین کہ مال و حشمت و کامرانی ہی تو جواب ہی کہ مراد محروم رہنا ہی حصول رضا و خوش گذرانی اور فراغ قلب و حضور وقت اور صفائی رزق سے کہ صاف ہو کدورت و ظلمت سے جیسے کہ متقیون اور مطیعون کے لیے ہی قرآن مجید میں اللہ تعالی فرماتا ہی مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّن ذَكَرٍ اَوْ اُنثٰى فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً بخلاف اہل فسق و فجور کے کہ حاصل ہی انکے وقت مین کدورت و ظلمت و تعب پیدا ہوتی ہین فکر دنیا اور حرص اور تعلق قلب و خوف نقصان و فوت ہو جانے اسکے سے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے مَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا اور اگر مومن ہی تو فکر انجامی گناہ سے ایک وحشت و کدورت بیچ صفائی وقت اور خوش گذرانی اُسکی کے راہ پاتی ہی اور بعضون نے کہا کہ یہ حدیث مخصوص ہی بعضے مومن گنہگارون کے لیے کہ حق تعالی چاہتا ہی کہ انکو کدورت گناہ سے پاک کر کے بہشت مین داخل کرے پس بعضون کے گناہون کا کفارہ دنیا مین فقر و بلا کو کر کے پاک و صاف آخرت مین لیجاتا ہی اور بعضون کو ساتھ پہنچنے بلا کے متنبہ کر کے توفیق توبہ کی بخشتا ہی حاصل یہ مومن نے جو گناہ کیا اگر لطف خفی پروردگار تعالی کی طرف سے شامل حال اُسکے کے ہی تو ساتھ فقر یا مرض کے اسکو گناہ سے پاک کرتا ہی اور اگر عنایت و لطف اسکے حال پر نہین ارزانی رکھتا تو اسکو مہلت دیتا ہی کہ گناہون ہی مین گرفتار رہتا ہی نعوذ باللہ من ذلک **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ فِيْهَا قِرَاءَةً فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوْا حَارِثَةُ بْنُ النُّعْمَانِ كَذٰلِكُمُ الْبِرُّ كَذٰلِكُمُ الْبِرُّ وَكَانَ اَبَرَّ النَّاسِ بِاُمِّهٖ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ نِمْتُ فَرَاَيْتُنِيْ فِي الْجَنَّةِ بَدَلَ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ اور روایت ہی عائشہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ داخل ہوا مین بہشت مین پس سنی مین نے اُسمین آواز پڑہنے قرآن کی پس کہا مین نے کون ہی یہ کہ قرآن پڑہتا ہی کہا فرشتون نے کہ یہ حارثہ بن نعمان ہی کہ فضلاے صحابہ سے تھے پس گویا صحابہ کی خاطر مین آیا ہو گا اُسنے کس عمل سے یہ بزرگی پائی کہ آنحضرت نے بہشت مین آواز اُسکی سنی پس آنحضرت نے واسطے بیان سبب پانے اُسکے کے اس فضیلت کو فرمایا اسیطرح سے ہی فضیلت و ثواب نیکی کرنے کا مان باپ سے اور تھا وہ بہت سلوک کرنے والا ساتھ مان اپنی کے نقل کی یہ بغوی نے شرح السنہ مین اور بیہقی نے شعب الایمان مین اور بیچ ایک روایت بیہقی کے یون ہی کہ فرمایا آنحضرت نے سو گیا تھا مین پس دیکھا مین نے اپنے تئین بہشت مین یہ عبارت ہی روایت بیہقی مین بجاے اسکے کہ داخل ہوا مین بہشت مین کہ روایت شرح السنہ مین مذکور ہی **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِضَى الرَّبِّ فِيْ رِضَى الْوَالِدِ وَسَخَطُ الرَّبِّ فِيْ سَخَطِ الْوَالِدِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رضامندی رب کی بیچ رضامندی باپ کے ہی اور ناخوشی رب کی بیچ ناخوشی باپ کے ہی نقل کی یہ ترمذی نے ف اور ایسے ہی حکم مان کا ہی بلکہ وہ اولی ہی **وعن** اَبِي الدَّرْدَاءِ اَنَّ رَجُلًا اَتَاهُ فَقَالَ اِنَّ لِيْ امْرَاَةً وَاِنَّ اُمِّيْ تَاْمُرُنِيْ بِطَلَاقِهَا فَقَالَ لَهٗ اَبُو الدَّرْدَاءِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْوَالِدُ اَوْسَطُ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ فَاِنْ شِئْتَ فَحَافِظْ عَلَى الْبَابِ اَوْ ضَيِّعْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ اور روایت ہی ابی الدرداء سے کہ تحقیق ایک شخص آیا ابو درداء کے پاس اور کہا کہ تحقیق میرے لیے ہی ایک عورت اور تحقیق مان میری فرماتی ہی مجکو ساتھ طلاق اُسکی کے پس کہا اُسکو ابو درداء نے کہ سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے باپ بہترین

دروازوں بہشت کا ہی یعنے سبب آنے بہشت کے محافظت رضامندی باپ کی ہی پس جو کوئی چاہے کہ درآوے بہشت مین اس دروازے سے کہ بہتر ہی تو چاہیے کہ رضا باپ کی نگاہ رکھے پس تجکو اختیار ہی اگر چاہے تو محافظت کر اُس دروازہ پر یا ضایع کر نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود نے **ف** یعنے اگر طلاق دی تو نے رضاے والدہ کی نگاہ رکھی تو نے وگرنہ ضائع کی تو نے اور اصح یہ ہی کہ والد نے حکم مان کا یون نکالا کہ جب باپ کے حق مین یہ فرمایا تو ماں کا بطریق اولی یہ حکم ہوگا اور یا والد سے جنس یعنے شخص جننے والا مراد رکھا یہ مناسب تر ہی کہ مان و باپ دونون کو شامل ہی **وَعَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَنْ أَبَرُّ قَالَ أُمَّكَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ أُمَّكَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ أُمَّكَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ أَبَاكَ ثُمَّ الْأَقْرَبَ فَالْأَقْرَبَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ** اور روایت ہی بہز بن حکیم سے کہ نقل کی انہنے باپ سے انہنے نقل کی بہز کے دادا سے نام اسکا معاویہ بن حیدہ ہی کہا کہا مین نے یا رسول اللہ کس سے نیکی کرون مین فرمایا نیکی کر اپنی مان سے کہا مین نے پھر کس سے فرمایا اپنی مان سے کہا مین نے پھر کس سے فرمایا اپنی مان سے کہا مین نے پھر کس سے فرمایا اپنے باپ سے پھر نیکی کر اُس سے کہ قریب تر ہی تجھسے یعنی بعد مان باپ کے جیسے کہ بھائی اور بہن پھر اُس سے کہ بعد اسکے قریب ہی یعنے جیسے کہ چچا اور ماموں اور ساتھ اسی ترتیب کے اولاد چچا اور ماموں کی نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود نے **وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى أَنَا اللّٰهُ وَأَنَا الرَّحْمٰنُ خَلَقْتُ الرَّحِمَ وَشَقَقْتُ لَهَا مِنِ اسْمِي فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلْتُهُ وَمَنْ قَطَعَهَا بَتَتُّهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ** اور روایت ہی عبد الرحمن بن عوف سے کہا سنا مین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ فرمایا اللہ بر کت والے اور بلند قدر نے کہ مین ہون اللہ اور مین ہون رحمن یعنے متصف بصفت رحمت پیدا کیا مین نے یعنے رحم ناتے کو اور نکالا مین نے یعنے نام رحم کا نام اپنے سے یعنے رحمن سے پس جو کوئی ملاوے رحم کو یعنے رعایت اسکے حق کی کرے ملاؤنگا مین اسکو یعنے طرف رحمت اپنی کے اور جو کوئی کاٹے اسکو یعنے رعایت اسکے حق کی نکرے کاٹونگا مین اسکو یعنے رحمت خاص اپنی سے نقل کی یہ ابو داود نے **ف** مین ہون اللہ یعنے واجب الوجود یہ تمہید ہی کلام کی کہ ذکر کیا علم خاص پھر ذکر کیا وصف کہ مشتق ہی مادہ رحم سے یعنے رحمن **وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفٰى قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَنْزِلُ الرَّحْمَةُ عَلٰى قَوْمٍ فِيهِمْ قَاطِعُ رَحِمٍ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ** اور روایت ہی عبد اللہ بن ابی اوفی سے کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہین اترتی رحمت اُس قوم پر کہ اُسمین کاٹنے والا ہو ناتے کا نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** مراد قوم سے وہ لوگ ہین کہ مدد کرتے ہین کاٹنے والے ناتے کی کاٹنے ناتے پر یا انکار نہین کرتے اُسپر اور احتمال یہ بھی ہی کہ مراد رحمت سے مینہ ہو یعنے روکا جاتا ہی اُنسے مینہ بسبب نحوست کاٹنے ناتے کے **وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ ذَنْبٍ أَحْرٰى أَنْ يُعَجِّلَ اللّٰهُ لِصَاحِبِهِ الْعُقُوبَةَ فِي الدُّنْيَا مَعَ مَا يَدَّخِرُ لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْبَغْيِ وَقَطِيعَةِ الرَّحِمِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ** اور روایت ہی ابی بکرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی گناہ لائق تر اسبات کے کہ جلدی کرے اللہ صاحب گناہ کو عذاب دنیا مین باوجود ذخیرہ کرنے اسکے بیچ آخرت کے نکل جانے سے اطاعت امام سے اور کاٹنے ناتے کے سے نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود نے **ف** یعنے ان دو گناہ پر دنیا مین بھی عذاب کرتا ہی اور آخرت مین بھی عذاب ہوگا یا یہ کہ اثر ان دو گناہون کا دنیا مین بھی ہوتا ہی یعنے ہرج مرج عالم مین کینہ و عداوت لوگون مین عذاب انکا دنیا مین بھی جلدی ہوتا ہی اور آخرت مین بھی ہوگا اور اگرچہ بعضے اور گناہ بھی یہ صفت رکھتے ہون لیکن یہ گناہ بدتر اور شنیع تر ہین **وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنَّانٌ وَلَا عَاقٌّ وَلَا مُدْمِنُ خَمْرٍ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ** اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین داخل ہوگا بہشت مین احسان رکھنے والا عبد دینے کے اور نافرمانی کرنے والا مان باپ کا اور نہ شراب پینے والا یعنے جو کہ

بغیر توبہ کے مرجاوے نقل کی یہ نسائی اور دارمی نے **ف** منان منت سے ہے یعنے دے کر احسان جتاوے یہ بُرا ہے فرمایا اللہ تعالی نے ولا تبطلوا صدقاتکم بالمن والاذی اور بعضوں نے کہا کہ منان مَن سے ہے معنے قطع کے یعنے کاٹنے والا ناتے کا اور عاق سے مراد ہے ایذا دینے والا باپ کا اور اقربا کا یہ حبت تری کے یا عاق مخصوص ہے ساتھ ایذا دینے والدین کے یا ایک کے ان دونوں میں سے اور مراد نہ داخل ہونے سے یہ ہے کہ ساتھ فائزین کے یعنے نجات پائے ہوؤں کے بہشت میں داخل ہوگا یا بغیر عذاب کے بہشت میں داخل ہوگا لیکن اگر اللہ تعالی چاہیگا تو بغیر عذاب کے بھی داخل کردیگا بموجب وعدے اپنے کے ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء اھ **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمُوْا مِنْ اَنْسَابِکُمْ مَا تَصِلُوْنَ بِهٖ اَرْحَامَکُمْ فَاِنَّ صِلَةَ الرَّحِمِ مَحَبَّةٌ فِی الْاَهْلِ مَثْرَاةٌ فِی الْمَالِ مَنْسَاةٌ فِی الْاَثَرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سیکھو تم اپنے نسبتوں میں سے اُس قدر کہ سلوک کرو تم ساتھ اسکے اپنے ناتے والوں سے اسواسطے کہ سلوک کرنا ناتے داروں سے سبب ہوتا ہے محبت کا بیچ اقارب کے اور سبب ہوتا ہے کثرت و برکت کا مال میں اور سبب ہوتا ہے تاخیر کا اجل میں نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے **ف** سیکھو تم اُنہیں یعنے باپ دادا اور ماؤں اور دادیوں اور نانیوں اور اولاد انکی کو اور تمام اقربا کو پہچانو اور نام انکے یاد رکھو تا ذوی الارحام یعنے اقربا کو کہ اُنسے سلوک کرنا چاہیے جانو تم کہ جاننا انکا ضروری ہو اور نافع ہو **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اَصَبْتُ ذَنْبًا عَظِیْمًا فَهَلْ لِیْ مِنْ تَوْبَةٍ قَالَ هَلْ لَکَ مِنْ اُمٍّ قَالَ لَا قَالَ وَهَلْ لَکَ مِنْ خَالَةٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَبِرَّهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ تحقیق ایک شخص آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا یا رسول اللہ تحقیق میں پہنچا ہوں ایک گناہ بڑے کو پس آیا ہے واسطے میرے توبہ یعنے کوئی عمل کہ سبب جس کے رجوع کرے اللہ تعالی کا مجھ پر ساتھ رحمت کے اور وہ گناہ بخشا جاوے اُس سے فرمایا کہ کیا ہے واسطے تیرے ماں کہا کہ نہیں فرمایا اور کیا ہے واسطے تیری خالہ کہا ہاں فرمایا پس سلوک کر اس سے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** یعنے تا بخشا جاوے گناہ تیرا اس سے معلوم ہوا کہ صلہ رحم سبب کفارہ گناہوں کا ہے اگرچہ کبیرہ بھی ہو یا آنحضرت نے اسکو خاص اس شخص کے حق میں بوحی معلوم کیا ہو اور ہے یہ کہ اسکے نزدیک بسبب قلت ایمانی کے وہ گناہ بڑا معلوم ہوتا ہو اور واقع میں وہ صغیرہ ہو اور یہ بھی معلوم ہوا اس سے کہ خالہ حکم ماں کا رکھتی ہے **وَعَنْ** اَبِیْ اُسَیْدِ السَّاعِدِیِّ قَالَ بَیْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جَاءَهٗ رَجُلٌ مِّنْ بَنِیْ سَلِمَةَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ بَقِیَ مِنْ بِرِّ اَبَوَیَّ شَیْءٌ اَبِرُّهُمَا بِهٖ بَعْدَ مَوْتِهِمَا قَالَ نَعَمْ الصَّلٰوةُ عَلَیْهِمَا وَالْاِسْتِغْفَارُ لَهُمَا وَاِنْفَاذُ عَهْدِهِمَا مِنْ بَعْدِهِمَا وَصِلَةُ الرَّحِمِ الَّتِیْ لَا تُوْصَلُ اِلَّا بِهِمَا وَاِکْرَامُ صَدِیْقِهِمَا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابی اسید ساعدی سے کہا اسوقت کہ تھے ہم نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ناگہان آیا اُنکے پاس ایک شخص بنی سلمہ سے پس کہا یا رسول اللہ کیا باقی ہے نیکی ماں باپ میرے کی سے کچھ یعنے ماں باپ سے انکی زندگی میں سلوک کرتا تھا آیا باقی رہا انکے سلوک سے کچھ کہ کروں میں اسکو بعد مرنے انکے کے یعنے بعد انکے مرنے کے بھی انکے ساتھ سلوک کرنے کی کوئی صورت ہے فرمایا ہاں دعا کرنی اُنکے لیے کہ اُسمیں داخل ہے نماز جنازہ پڑھنی اُنپر اور استغفار کرنی انکے لیے اور پورا کرنا انکی وصیت کو بعد مرنے اُنکے کے اور سلوک کرنا انکے ناتوں داروں سے کہ نہیں کیا جاتا مگر واسطے ماں باپ کے یعنے محض انکی قربت کے سبب سے اور واسطے طلب رضا انکی کے کہ رضا ہے حق متعلق ہے ساتھ اسکے نہ واسطے اور غرض کے اور تعظیم کرنی ماں باپ کے دوستوں کی نقل کی یہ ابو داؤد اور ابن ماجہ نے **وَعَنْ** اَبِی الطُّفَیْلِ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقْسِمُ لَحْمًا بِالْجِعْرَانَةِ اِذْ اَقْبَلَتِ امْرَاَةٌ حَتّٰی دَنَتْ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَبَسَطَ لَهَا رِدَاءَهٗ فَجَلَسَتْ عَلَیْهِ فَقُلْتُ مَنْ هِیَ فَقَالُوْا هِیَ اُمُّهُ الَّتِیْ اَرْضَعَتْهُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے ابی طفیل سے کہا دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو گوشت بانٹتے جعرانہ میں کہ نام ایک موضع کا ہے ایک منزل مکہ سے کہ ناگہان آئی ایک عورت یہانتک کہ نزدیک پہونچی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس بچھا دی آپنے اسکے لیے چادر مبارک اپنی پس بیٹھ گئی وہ اُسپر پس کہا میں نے یعنے بعضے لوگوں

سے کہ کون ہے یہ پس کہا انہوں نے کہ یہ ہی ماں حضرت کی کہ جسنے دودھ پلایا تھا حضرت کو نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** یعنے دائی حلیمہ تھیں اور ثوبیہ لونڈی ابولہب کی نے بھی دودھ پلایا تھا ابتدا میں اور اختلاف ہے ان دونوں کے اسلام میں **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری

عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا ثَلٰثَةُ نَفَرٍ يَتَمَاشَوْنَ اَخَذَهُمُ الْمَطَرُ فَمَالُوْا اِلٰى غَارٍ فِي الْجَبَلِ فَانْحَطَّتْ عَلٰى فَمِ غَارِهِمْ صَخْرَةٌ مِّنَ الْجَبَلِ فَاَطْبَقَتْ عَلَيْهِمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ اُنْظُرُوْا اَعْمَالًا عَمِلْتُمُوْهَا لِلّٰهِ صَالِحَةً فَادْعُوا اللهَ بِهَا لَعَلَّهٗ يُفَرِّجُهَا

روایت ہے ابن عمر سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ سلم سے کہ فرمایا آنحضرت نے اُس وقت کہ تین شخص چلے جاتے تھے باہم لیا انکو مینہ نے پس گئے وہ طرف ایک غار کے کہ پہاڑ میں تھا پس گرا غار کے منہ پر ایک پتھر پہاڑ میں سے پس بند کر دیا اُن پر دروازہ غار کا پس کہا انہوں نے آپس میں کہ دیکھو ان نیک اعمال کو کہ کیے ہیں تمنے خالص اللہ ہی کے لیئے یعنے نہ از راہ ریا و غرض کے پس دعا مانگو اللہ تعالی سے ساتھ وسیلے ان عملوں کے امید ہے کہ کھول دے اللہ اس پتھر اپنے یا سختی کو

فَقَالَ اَحَدُهُمْ اَللّٰهُمَّ اِنَّهٗ كَانَ لِيْ وَالِدَانِ شَيْخَانِ كَبِيْرَانِ وَلِيْ صِبْيَةٌ صِغَارٌ كُنْتُ اَرْعٰى عَلَيْهِمْ فَاِذَا رُحْتُ عَلَيْهِمْ فَحَلَبْتُ بَدَأْتُ بِوَالِدَيَّ اَسْقِيْهِمَا قَبْلَ وَلَدِيْ وَاِنَّهٗ قَدْ نَاٰى بِيَ الشَّجَرُ فَمَا اَتَيْتُ حَتّٰى اَمْسَيْتُ فَوَجَدْتُهُمَا قَدْ نَامَا فَحَلَبْتُ كَمَا كُنْتُ اَحْلُبُ فَجِئْتُ بِالْحِلَابِ فَقُمْتُ عِنْدَ رُؤُسِهِمَا اَكْرَهُ اَنْ اُوْقِظَهُمَا وَاَكْرَهُ اَنْ اَبْدَاَ بِالصِّبْيَةِ قَبْلَهُمَا وَالصِّبْيَةُ يَتَضَاغَوْنَ عِنْدَ قَدَمَيَّ فَلَمْ يَزَلْ ذٰلِكَ دَاْبِيْ وَدَاْبَهُمْ حَتّٰى طَلَعَ الْفَجْرُ فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا فُرْجَةً نَرٰى مِنْهَا السَّمَاءَ فَفَرَّجَ اللهُ لَهُمْ حَتّٰى يَرَوْنَ السَّمَاءَ

پس کہا ایک نے اُنمیں سے کہ یا الٰہی تحقیق تھے واسطے میرے ماں باپ بوڑھے بڑے اور بال بچے میرے بچے چھوٹے اور تھا میں چراتا بکریاں انکے خرچ کروں میں دودھ انکا پس جب شام کو آتا میں اُن بچوں کے پاس اور دودھ دوہتا میں شروع کرتا میں ساتھ ماں باپ اپنے کے پلاتا میں اُنکو پہلے اپنی اولاد سے اور تحقیق اتفاق ایک دن دور لے گئے مجکو درخت یعنے ایک دن کے درخت چراگاہ بکریوں کی تھے دور پس دور چلا گیا میں چرانے کو پس آیا میں گھر میں یہانتک کہ شام ہو گئی پس پایا میں نے ماں باپ کو کہ سو رہے پس دوہا میں نے جیسا کہ تھا دوہتا سا لایا میں برتن دودھ کا بھرا ہوا دودھ سے پس کھڑا رہا میں ماں باپ کے سر کے پاس اس حال میں کہ مکروہ جانا میں نے جگانا اُنکا اور مکروہ جانا میں نے یہ کہ دوں میں بچوں کو پہلے اُن سے اور بچے روتے اور چلاتے تھے مارے بھوک کے پاس پاؤں میرے کے پس یہی رہا حال میرا اور حال انکا یعنے ماں باپ سوتے تھے اور بچے فریاد کرتے تھے اور میں کھڑا تھا یہانتک کہ ہو گئی فجر پس اگر جانتا ہے تو یا اللہ کہ تحقیق میں نے کیا یہ واسطے محض طلب رضا تیری کے پس کھولدے واسطے ہمارے اس پتھر میں سے کھولنا کہ دیکھیں ہم اُس کشادگی سے آسمان کو پس کھولدیا اللہ تعالی نے واسطے انکے یہانتک کہ دیکھا انہوں نے آسمان **ف** گویا بیچ شریعت اُس قوم کے حق نفقہ کا ماں باپ پر مقدم تھا حق اولاد پر یا بر ابر تھا اور یہ شخص مقدم کرتا تھا ماں باپ کو اور بعضوں نے کہا شاید کہ مقدار سد رمق کے بچوں کو دیتا ہو بیتابی اور فریاد انکی واسطے زیادہ کے ہوتی

قَالَ الثَّانِيْ اَللّٰهُمَّ اِنَّهٗ كَانَتْ لِيْ بِنْتُ عَمٍّ اُحِبُّهَا كَاَشَدِّ مَا يُحِبُّ الرِّجَالُ النِّسَاءَ فَطَلَبْتُ اِلَيْهَا نَفْسَهَا فَاَبَتْ حَتّٰى اٰتِيَهَا بِمِائَةِ دِيْنَارٍ فَسَعَيْتُ حَتّٰى جَمَعْتُ مِائَةَ دِيْنَارٍ فَلَقِيْتُهَا بِهَا فَلَمَّا قَعَدْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا قَالَتْ يَا عَبْدَ اللهِ اتَّقِ اللهَ وَلَا تَفْتَحِ الْخَاتَمَ فَقُمْتُ عَنْهَا اَللّٰهُمَّ فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا مِنْهَا فَفَرَّجَ لَهُمْ فُرْجَةً

کہا دوسرے شخص نے یا الٰہی تحقیق تھی میرے چچا کی بیٹی کہ چاہتا تھا میں اُسکو چاہنا مانند بہت چاہنے مردوں کے عورتوں کو پس طلب کیا میں نے طرف اُسکے نفس اُسکے کو یعنے خواہش کی میں نے اُسکی صحبت کرنے کی اور بیچا اُسی کو اُسکے پاس جانے کے لیئے پس انکار کیا اُسنے یہانتک کہ لاؤں میں اُسکے پاس سو دینار پس کسب کار کیا میں نے یہانتک کہ بہم پہونچائے میں نے سو دینار پس ملا میں اُس سے ساتھ اُن دیناروں کے پس جبکہ بیٹھا میں درمیان دونوں پاؤں اُسکے کے یعنے جماع کے لیئے کہا اُسنے اے بندۂ خدا کے ڈر اللہ سے اور نہ کھول تو مہر امانت کو یعنے ازالہ بکارت نکر پس اُٹھ کھڑا ہوا میں اُس سے یعنے بسبب خوف خدا کے چھوڑ دیا میں نے اُسکو

مدینے مین کہ اسمین سولہ میل یعنے قریب آٹھ کوس کے فاصلہ ہی اور میان جرات والے بیٹے جیسے غلام اور اس روایت مین لڑکا اور جرات ...

باعتبار اکثر و اغلب کے اور ایک اور روایت مین آیا ہی کہ اسی کی مزدوری سے بہت سا کچھ حاصل کیا مین نے تا آنکہ بہت ہوئے اموال قسم اونٹ
اور بیل اور گوسپند اور غلام سے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مستحب ہی وسیلہ پکڑنا ساتھ اعمال نیک کے حالت سختی و کرب مین اسلیے کہ اللہ تعالی نے
وعدہ انکی قبول کی اس سے اور آنحضرت نے انکی اس قوم سے بیچ معرض ثنا اور ذکر فضائل کے خبر دی اور اگر استحباب نہو تو جواز تو یقینی ہی اور اسمین
فضیلت سلوک کرنے کی مان باپ سے اور ترجیح دینی انکو سب اہل و اولاد پر اور اختیار کرنا انکی تکلیف و مشقت سے اور مد نظر رکھنا انکی راحت آرام کو
اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جگانا سونے کو مکروہ ہی خصوصاً انکا۔ ادب و تعظیم کی مگر واسطے نماز کے وقت فوت ہونے فرض کے اور یہ بھی معلوم ہوتا ہی کہ راحت
نیند کی لذیذتر اور خوش نیند ترین کھانا کھانے سے اور معلوم ہوئی اس سے فضیلت عفت و پارسائی کی اور باز رکھنے نفس کی محرمات سے خصوصاً وقت قدرت
کے اور ہونے مانع کے اور خواہش نفس کے خصوصاً بیچ شہوت ستر کے کہ زور و شور اسکا غالب ہی اور سرکش ترین شہوات ہی عقل پر اور مشکل ترین حالات ہی مرد پر اور
یہ بھی معلوم ہوا کہ تصرف بیچ مال غیر کے بغیر اذن اسکے کے جائز ہی اگر اجازت دے بعد اسکے جیسے کہ مذہب حنفی ہی کہ تصرف فضولی کا جائز ہی اور موقوف ہی
اوپر اجازت مالک کے اور بعد اجازت اسکی کے نافذ ہوتا ہی اور معلوم ہوا کہ عہد نیک اور ادا سے امانت اور خوش معاملگی امر بین بہتر اور پہونچانے والے
مین قرب و کرامت کو نزدیک حق کے اور معلوم ہوا کہ دعا نیک کی بعد از وقوع بلا کے مقبول ہی اور سبب دفع بلا کے اور کشادگی کے تنگی محنت و ابتلا سے ہی
اور معلوم ہوا کہ کرامات اولیا کے حق ہین جیسا کہ مذہب اہل سنت و جماعت کا ہی فصل ۳ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ جَاهِمَةَ اَنَّ جَاهِمَةَ جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَدْتُ اَنْ اَغْزُوَ وَقَدْ جِئْتُ اَسْتَشِيْرُكَ فَقَالَ هَلْ لَكَ مِنْ اُمٍّ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَالْزَمْهَا
فَاِنَّ الْجَنَّةَ عِنْدَ رِجْلِهَا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی معاویہ بن جاہمہ سے کہ تحقیق جاہمہ آیا پاس
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا یا رسول اللہ ارادہ کیا مین نے یہ کہ جہاد کو جاؤن مین اور تحقیق آیا مین کہ مشورہ کرون آپ سے پس فرمایا کیا
ہی واسطے تیرے مان کہا کہ ہان فرمایا لازم پکڑ تو اسکو اسلیے کہ تحقیق بہشت نزدیک پانون اسکے کے ہی نقل کی یہ احمد اور نسائی نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین

فرزندی والدین کے لیے بعد ان کے فوت ہونے کے وہ فائدہ رکھتا ہے یا نہیں [illegible] ہوں تو بجا لائے [illegible] اس سے اور لکھنا نامہ [illegible] یعنی

نیکی کرنے والوں کے ساتھ ماں باپ کے اور رشتہ داروں [illegible] **وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اصبح مطيعا**

لله في والديه اصبح له بابان مفتوحان من الجنة وان كان واحدا فواحدا ومن اصبح عاصيا لله في والديه اصبح له بابان

مفتوحان من النار وان كان واحدا فواحدا قال رجل وان ظلماه قال وان ظلماه وان ظلماه وان ظلماه

اور روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص صبح کرے اس حال میں کہ فرمانبرداری کرنے والا ہو خدا کا بیچ حق

ایسے کے یعنی بجا لاتا ہو ان کے حکم کو صبح کرے [illegible] رہیں ثابت اس کے لیے دو دروازے کھلے ہوئے جنت سے اور اگر ہو ایک ماں باپ میں سے یعنی اطاعت کیا ہو

ایک کی تو ایک دروازہ کھولا جاتا ہے اور جو شخص کہ صبح کرے اس حال میں کہ نافرمانی کرنے والا ہو خدا کا بیچ حق ماں باپ کے صبح کرتا ہے اس حال میں کہ کھلے ہوتے ہیں اس کے لیے دو دروازے

دوزخ سے اور اگر ہو ایک ماں باپ سے یعنی نافرمانی کیا گیا ہو ایک کی تو ایک دروازہ کھولا جاتا ہے یعنی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ چونکہ طاعت و معصیت والدین کی موجب

[illegible] حقیقت میں طاعت و معصیت اللہ تعالیٰ کی ہے کہا ایک شخص نے اگرچہ ماں باپ اس کے اس پر ظلم کریں فرمایا اور اگرچہ ظلم کریں اس پر اور اگرچہ ظلم کریں

اس پر اور اگرچہ ظلم کریں اس پر یہ تین بار فرمایا واسطے تاکید و مبالغہ کے اور مراد ظلم سے امور دنیویہ [illegible] ہیں نہ دینیہ ہیں اس لیے کہ فرمانبرداری ماں باپ کی گناہ

دین میں نہ ہو روایت کی [illegible] **وعنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما من ولد بار ينظر الى والديه نظرة رحمة**

الا كتب الله له بكل نظرة حجة مبرورة قالوا وان نظر كل يوم مائة مرة قال نعم الله اكبر واطيب اور روایت ہے ابن

عباس سے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں کوئی فرزند نیکی کرنے والا ماں باپ سے کہ دیکھے طرف ماں باپ اپنے کے یعنی ایک [illegible]

میں سے دیکھنا محبت شفقت کا مگر لکھتا ہے اللہ تعالیٰ واسطے اس کے بدلے ہر دیکھنے کے حج مقبول یعنی ثواب حج نفل مقبول کا عرض کیا صحابہ نے اور اگرچہ دیکھے

ہر روز سو بار فرمایا ہاں اللہ بہت بڑا ہے اور بہت پاکیزہ ہے یعنی اس چیز سے کہ تمہارے گمان میں ہے کہ کیونکر لکھا جاوے گا عوض ہر نظر کے حج مقبول [illegible]

یا الٰہی اگر جانتا ہے تو کہ تحقیق کیا میں نے یہ واسطے طلب رضامندی تیری کے پس کھول واسطے ہمارے اس پتھر سے پس کھول واسطے انکے اللہ تعالیٰ نے کشادگی

وَقَالَ الْآخَرُ اللّٰهُمَّ إِنِّي كُنْتُ اسْتَأْجَرْتُ أَجِيرًا بِفَرَقِ أَرُزٍّ فَلَمَّا قَضَى عَمَلَهُ قَالَ أَعْطِنِي حَقِّي فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَقَّهُ فَتَرَكَهُ وَرَغِبَ عَنْهُ فَلَمْ أَزَلْ أَزْرَعُهُ حَتَّى جَمَعْتُ مِنْهُ بَقَرًا وَرَاعِيَهَا فَجَاءَنِي فَقَالَ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَظْلِمْنِي وَأَعْطِنِي حَقِّي فَقُلْتُ اذْهَبْ إِلَى ذٰلِكَ الْبَقَرِ وَرَاعِيهَا فَقَالَ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَهْزَأْ بِي فَقُلْتُ إِنِّي لَا أَهْزَأُ بِكَ فَخُذْ ذٰلِكَ الْبَقَرَ وَرَاعِيَهَا فَأَخَذَهُ فَانْطَلَقَ بِهَا فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا مَا بَقِيَ فَفَرَجَ اللّٰهُ عَنْهُمْ **مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور کہا تیسرے نے یا الٰہی تحقیق میں نے مزدوری کو لگایا تھا ایک مزدور بدلی فرق چانول کے پس جب کہ چکا وہ کام اپنا کہا دے مجکو حق میرا پس پیش کیا میں نے اسپر حق اسکا لینے دینے لگا اسکو حق اسکا پس چھوڑ گیا اسکو اور اعراض کیا اس نے پس ہمیشہ رہا میں زراعت کرتا ان چانولون کی یہانتک کہ جمع کیے میں نے اس سے یعنی حاصل زراعت سے بیل اور چرانے والے انکے پس آیا میرے پاس وہ مزدور یعنے بعد مدت کے اور کہا ڈر خدا سے اور ظلم کر مجپر اور دے مجکو حق میرا پس کہا میں نے جا طرف ان بیلون کے اور چرانے والوں انکے کے کہ حق تیرا ہے پس کہا مزدور نے ڈر اللہ سے اور نہ ہنسی کر مجھسے پس کہا میں نے تحقیق میں نہیں ہنسی کرتا تجھسے پس لے تو ان بیلون کو اور چرانے والے انکے کو پس لیا اسنے انکو اور لے گیا سب کو پس اگر جانتا ہے تو یا اللہ کہ تحقیق کیا میں نے یہ واسطے طلب رضا تیری کے تو کھول دے پتھر کو کہ باقی رہا ہے پس کھول دیا اللہ نے ان سب سے نقل کی یہ بخاری و مسلم نے ف فرق ساتھ زبر او رجزم رکے نام ہے ایک پیمانہ کا مدینے میں کہ اسمین سولہ رطل یعنے قریب آٹھ سیر کے غلہ آتا ہے اور بیل اور چرانے والے انکے یعنے غلام اور اس روایت میں ذکر بیل اور چرانے والون کا کیا باعتبار اکثر و اغلب کے اور ایک روایت میں آیا ہے کہ اسی کی مزدوری سے بہت سا کچھ حاصل کیا میں نے تا آنکہ بہت ہوئے اموال قسم اونٹ اور بیل اور گوسپند اور غلام سے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے وسیلہ پکڑنا ساتھ اعمال نیک کے حالت سختی و کرب میں اسلیے کہ اللہ تعالیٰ نے دعا انکی قبول کی اس سے اور آنحضرت نے اسکی اس قوم سے بیچ معرض ثنا اور ذکر فضائل کے خبر دی اور اگر استحباب نہو تو جواز تو یقینی ہے اور اسمین فضیلت سلوک کرنے کی ماں باپ سے اور ترجیح دینی انکو سب اہل و اولاد پر اور احتراز کرنا انکی تکلیف و مشقت سے اور مد نظر رکھنا انکی راحت آرام کو اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جگانا سونے کو مکروہ ہے خصوصاً جگہ ادب و تعظیم کی مگر واسطے نماز کے وقت فوت ہونے فرض کے اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ راحت نیند کی لذیذ تر اور خوشتر ہے نیند تر کھانا کھانے سے اور معلوم ہوئی اس سے فضیلت عفت و پارسائی کی اور باز رکھنے نفس کی محرمات سے خصوصاً وقت قدرت کے اور ہونے مانع کے اور خواہش نفس کے خصوصاً بیچ شہوت ستر کے کہ زور و شور اسکا غالب تر اور سرکش تر ہے شہوت ہے عقل اور مشکل تر ہیں حالات ہے مرد پر اور یہ بھی معلوم ہوا کہ تصرف بیچ مال غیر کے بغیر اذن اسکے کے جائز ہے اگر اجازت دے بعد اسکے جیسے کہ مذہب حنفی ہے کہ تصرف فضولی کا جائز ہے اور موقوف ہے اوپر اجازت مالک کے اور بعد اجازت اسکی کے نافذ ہوتا ہے اور معلوم ہوا کہ عہد نیک اور ادا اسے امانت و حسن معاملگی امر میں بہتر اور پہونچانے والے ہیں قرب و کرامت کو نزدیک حق کے اور معلوم ہوا کہ دعا بندے کی بعد از وقوع بلا کے مقبول ہے اور سبب دفع بلا کے اور کشادگی کے تنگی محنت و ابتلا سے ہے اور معلوم ہوا کہ کرامات اولیا کے حق ہیں جیسا کہ مذہب اہل سنت و جماعت کا ہے **وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ جَاهِمَةَ** أَنَّ جَاهِمَةَ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَدْتُ أَنْ أَغْزُوَ وَقَدْ جِئْتُ أَسْتَشِيرُكَ فَقَالَ هَلْ لَكَ مِنْ أُمٍّ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَالْزَمْهَا فَإِنَّ الْجَنَّةَ عِنْدَ رِجْلِهَا **رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ** اور روایت ہے معاویہ بن جاہمہ سے کہ تحقیق جاہمہ آیا پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا یا رسول اللہ ارادہ کیا میں نے یہ کہ جہاد کو جاؤں میں اور تحقیق آیا میں کہ مشورہ کروں آپ سے پس فرمایا کیا ہے واسطے تیرے ماں کہا کہ ہاں فرمایا لازم پکڑ تو اسکو اسلیے کہ تحقیق بہشت نزدیک پاؤں اسکے کے ہے نقل کی یہ احمد اور نسائی اور بیہقی نے شعب الایمان میں

ف یعنے ماں کے پاؤں کے پاس رہ اور خدمت اسکی کر کہ باعث دخول بہشت کی ہی اور یہ عبارت کنایہ ہی نہایت خضوع و تذلل سے انکے ساتھ جیسے کہ ولا تقو
واخفض لهما جناح الذل من الرحمة وعن ابن عمر قال كانت تحتي امرأة أحبها وكان عمر يكرهها فقال لي طلقها فأبيت فأتى
عمر رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر ذلك له فقال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم طلقها رواه الترمذي وأبو داود اور روایت ہی
ابن عمر سے کہ کہا ابن عمر نے کہ تھی نیچے میرے ایک عورت یعنے نکاح میں تھی میرے کہ دوست رکھتا تھا میں اسکو اور تھے حضرت عمر ناخوش رکھتے اس عورت کو پس
کہا حضرت عمر نے مجھکو کہ طلاق دیدے اسکو پس انکار کیا میں نے پس آئے حضرت عمر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پاس پس ذکر کیا یہ روبرو حضرت کے پس کہا مجھکو پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ طلاق دے اسکو نقل کی یہ ترمذی و ابو داود نے ف یہ امر بنا بر استحباب کے ہی یا وجوب کے اگر ہو بجگہ کوئی باعث ورع وعن ابی
امامة ان رجلا قال يا رسول الله ما حق الوالدين على ولدهما قال هما جنتك ونارك رواه ابن ماجة اور روایت ہی ابی امامہ سے کہ تحقیق
ایک شخص نے کہا کہ یا رسول اللہ کیا ہی حق ماں باپ کا اوپر اولاد انکی کے فرمایا وہ دونوں جنت ہیں تیری اور دوزخ ہیں تیری نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف
یعنے حق انکا یہ ہی کہ سبب ہو داخل ہونے کی بہشت میں اور یہ کہ نافرمانی انکی باعث ہی داخل ہونے کی دوزخ میں وعن انس قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم ان العبد ليموت والداه او احدهما وانه لهما لعاق فلا يزال يدعو لهما ويستغفر لهما حتى يكتبه الله بارا
اور روایت ہی انس سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بندہ البتہ مرتے ہیں ماں باپ اسکے یا ایک انمیں سے اس حال میں کہ تحقیق وہ بندہ ماں باپ
اپنے کا البتہ نافرمان ہو پس ہمیشہ رہتا ہی دعا کرتا واسطے انکے اور استغفار کرتا ہی واسطے انکے یہاں تک کہ لکھتا ہی اسکو اللہ نیکوکار ف یعنے دعا و استغفار
فرزند کی والدین کے لیے بعد انکے مرنے کے وہ فائدہ رکھتا ہی کہ اگر نافرمان تھا وہ تو حق تعالے نیکوکار گنیگا اسکو اور لکھیگا نام اسکا بیچ دیوان
نیکی کرنے والوں کے ساتھ ماں باپ کے اور دعا جو نہ انکے حق میں وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اصبح مطيعا
لله في والديه اصبح له بابان مفتوحان من الجنة وان كان واحدا فواحدا ومن امسى عاصيا لله في والديه اصبح له بابان
مفتوحان من النار وان كان واحدا فواحدا قال رجل وان ظلماه قال وان ظلماه وان ظلماه وان ظلماه
اور روایت ہی ابن عباس سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ صبح کرے اس حال میں کہ فرمانبرداری یعنے اطاعت کرنے والا ہی خدا کی بیچ ماں باپ
اپنے کے یعنے فرمانبرداری ہی حق تعالے کی بیچ رعایت حق ماں باپ کے کھلتے ہیں واسطے اسکے دو دروازے کھلے ہوئے بہشت سے اور اگر ہو ایک ماں یا باپ میں سے یعنے اطاعت کیا گیا
ایسا پانے والا ہوا جاتا ہی اور جو شخص کہ صبح کرے اس حال میں کہ نافرمانی کرنے والا ہی خدا کی بیچ حق ماں باپ کے صبح کرتا ہی اس حال میں کہ کھلے ہیں واسطے اسکے دو دروازے
دوزخ سے اور اگر ہی ایک ماں باپ سے یعنے نافرمانی کیا گیا پس ایک دروازہ کھلا جاتا ہی یعنے اس سے معلوم ہوتا ہی کہ چونکہ طاعت و معصیت والدین کی موجب
وجوہ وخوف ہی حقیقت میں طاعت و معصیت اللہ تعالی کی ہی کہا ایک شخص نے اگرچہ ماں باپ اسکے ستم کریں فرمایا اور اگرچہ ظلم کریں ہیں اور اگرچہ ظلم کریں
اوسپر اور اگرچہ ستم کریں اسپر ف تین بار فرمایا واسطے تاکید و مبالغہ کے اور مراد ظلم سے امور دنیویہ ہیں نہ دینیہ جیسے کہ فرمانبرداری ماں باپ کی انکے
دین کے ہو نور وانہیں وعنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما من ولد بار ينظر الى والديه نظرة رحمة
الا كتب الله له بكل نظرة حجة مبرورة قالوا وان نظر كل يوم مائة مرة قال نعم الله اكبر واطيب اور روایت ہی ابن
عباس سے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں کوئی فرزند نیکی کرنے والا ماں باپ سے کہ دیکھے طرف ماں باپ اپنے کے یعنے ایک نگاہ
میں سے ولیکن محبت و شفقت کا مگر لکھتا ہی اللہ تعالے واسطے اسکے بدلے ہر دیکھنے کے حج مقبول یعنے ثواب حج نفل مقبول کا عرض کیا صحابہ نے اور اگر دیکھے
ہر روز سو بار فرمایا ہاں اللہ بہت بڑا ہی اور بہت پاکیزہ ہی یعنے اس چیز سے کہ تمھارے گمان میں ہی کہ کیونکر لکھا جاویگا عوض ہر نظر کے

یا الٰہی اگر جانتا ہے تو کہ تحقیق کیا میں نے یہ واسطے طلب رضامندی تیری کے پس کھول واسطے ہمارے اس پتھر سے پس کھول دیا واسطے انکے اللہ تعالیٰ نے کشادگی

وَقَالَ الْآخَرُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ كُنْتُ اسْتَاْجَرْتُ اَجِيْرًا بِفَرَقِ اَرُزٍّ فَلَمَّا قَضٰى عَمَلَهٗ قَالَ اَعْطِنِیْ حَقِّیْ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَقَّهٗ فَتَرَكَهٗ وَرَغِبَ عَنْهُ فَلَمْ اَزَلْ اَزْرَعُهٗ حَتّٰى جَمَعْتُ مِنْهُ بَقَرًا وَرَاعِيَهَا فَجَاءَنِیْ فَقَالَ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَظْلِمْنِیْ وَاَعْطِنِیْ حَقِّیْ فَقُلْتُ اذْهَبْ اِلٰى ذٰلِكَ الْبَقَرِ وَرَاعِيْهَا فَقَالَ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَهْزَاْ بِیْ فَقُلْتُ اِنِّیْ لَا اَهْزَاُ بِكَ فَخُذْ ذٰلِكَ الْبَقَرَ وَرَاعِيَهَا فَاَخَذَهٗ فَانْطَلَقَ بِهَا فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّیْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا مَا بَقِیَ فَفَرَجَ اللّٰهُ عَنْهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور کہا تیسرے نے یا الٰہی تحقیق میں نے مزدوری کو لگایا تھا ایک مرد کو بدلے فرق چانولوں کے پس جب کر چکا وہ کام اپنا کہا دے مجھکو حق میرا پس پیش کیا میں نے اسپر حق اسکا لیکن دیے لگا اسکو حق اسکا پس چھوڑ گیا اسکو اور اعراض کیا اس نے پس ہمیشہ رہا میں زراعت کرتا ان چانولوں کی یہاں تک کہ جمع کیے میں نے اس سے بیل حاصل زراعت سے بیل اور چرانے والے انکے پس آیا میرے پاس وہ مزدور یعنے بعد مدت کے اور کہا ڈر خدا سے اور ظلم کر مجھپر اور دے مجھکو حق میرا پس کہا میں نے جا طرف ان بیلوں کے اور چرانے والوں انکے کے کہ حق تیرا ہے پس کہا مزدور نے ڈر اللہ سے اور نہ ہنسی کر مجھسے پس کہا میں نے تحقیق میں نہیں ہنسی کرتا تجھسے پس لے تو ان بیلوں کو اور چرانے والے انکے کو پس لیا اسنے انکو اور لے گیا سب کو پس اگر جانتا ہے تو یا اللہ کہ تحقیق کیا میں نے یہ واسطے طلب رضامندی تیری کے تو کھولدے پتھر کو کہ باقی رہا ہے پس کھولدیا اللہ نے ان سب سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے فرق ساتھ زبر اور جزم رے کے نام ہے ایک پیمانہ کا مدینے میں کہ اسمین سولہ رطل یعنے قریب آٹھ سیر کے غلہ آتا ہے اور بیل اور چرانے والے انکے یعنے غلام اور اس روایت میں ذکر بیل اور چرانے والوں کا کیا باعتبار اکثر و اغلب کے اور ایک روایت میں آیا ہے کہ اسی کی مزدوری سے بہت سا کچھ حاصل کیا میں نے تا آنکہ بہت ہوئے اموال قسم اونٹ اور بیل اور گوسپند اور غلام سے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے وسیلہ پکڑنا ساتھ اعمال نیک کے حالت سختی و مکروہ میں اسلیے کہ اللہ تعالیٰ نے دعا انکی قبول کی اس سے اور آنحضرت نے اسکی اس قوم سے بیچ معرض ثنا اور ذکر فضائل کے خبر دی اور اگر استحباب نہو تو جواز تو یقینی ہے اور اسمین ہے فضیلت سلوک کرنے کی ماں باپ سے اور ترجیح دینی انکو سب اہل و اولاد پر اور احتراز کرنا انکی تکلیف و مشقت سے اور مدنظر رکھنا انکی راحت آرام کو اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جگانا سونے کو مکروہ ہے خصوصاً جگہ ادب و تعظیم کی مگر واسطے نماز کے وقت فوت ہونے فرض کے اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ راحت نیند کی لذیذ تر اور خوش نیندہ تر ہے کھانا کھانے سے اور معلوم ہوئی اس سے فضیلت عفت و پارسائی کی اور باز رکھنے نفس کی محرمات سے خصوصاً وقت قدرت کے اور ہونے مانع کے اور خواہش نفس کے خصوصاً بیچ شہوت ستر کے کہ زور و شور اسکا غالب تھا اور کرنے ترک شہوت کی عقل پر اور مشکل ترین حالات ہے مرد پر اور یہ بھی معلوم ہوا کہ تصرف بیچ مال غیر کے بغیر اذن اسکے جائز ہے اگر اجازت دے بعد اسکے جیسے کہ مذہب حنفی ہے کہ تصرف فضولی کا جائز ہے اور موقوف ہے اوپر اجازت مالک کے اور بعد اجازت اسکی کے نافذ ہوتا ہے اور معلوم ہوا کہ عہد نیک اور ادائے امانت اور خوش معاملگی امر بہتر اور پہونچانے والے ہیں قرب و کرامت کو نزدیک حق کے اور معلوم ہوا کہ دعا نیدے کی بعد از وقوع بلا کے مقبول ہے اور سبب ہوتی ہے واسطے کشادگی کے تنگی محنت و ابتلائے سے اور معلوم ہوا اثبات کرامات اولیاء کے حق میں جیسا کہ مذہب اہل سنت و جماعت کا ہے **وَعَنْ** مُعَاوِيَةَ بْنِ جَاهِمَةَ اَنَّ جَاهِمَةَ جَاءَ اِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَدْتُ اَنْ اَغْزُوَ وَقَدْ جِئْتُ اَسْتَشِيْرُكَ فَقَالَ هَلْ لَكَ مِنْ اُمٍّ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَالْزَمْهَا فَاِنَّ الْجَنَّةَ عِنْدَ رِجْلِهَا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِیُّ وَالْبَيْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہے معاویہ بن جاہمہ سے کہ تحقیق جاہمہ آیا پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا یا رسول اللہ ارادہ کیا میں نے یہ کہ جہاد کو جاؤں یعنی جہاد کرنا چاہتا ہوں اور آیا ہوں مشورہ لینے کو آپ سے پس فرمایا کیا ہے واسطے تیرے ماں کہا کہ ہاں فرمایا لازم پکڑ تو اسکو اسلیے کہ تحقیق بہشت نزدیک پاؤں اسکے کے ہے نقل کی یہ احمد اور نسائی اور بیہقی نے شعب الایمان میں

ف بیٹے ماں کے پاؤں کے پاس رہنا اور خدمت اسکی کرنا باعث دخول بہشت کی ہی اور یہ عبارت کنایہ ہی نہایت خضوع و تذلل سے انکے ساتھ اسلئے واللہ اعلم ساتھ اسکے ولا تقل لہما اف ولا تنہرہما

واخفض لہما جناح الذل من الرحمۃ **وعن** ابن عمر قال کانت تحتی امرأۃ احبہا وکان عمر یکرہہا فقال لی طلقہا فابیت فاتی عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر ذلک لہ فقال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طلقہا رواہ الترمذی وابو داود اور روایت ہی

ابن عمر سے کہ کہا ابن عمر نے کہ تھی نیچے میرے ایک عورت یعنے نکاح میں تھی میرے کہ دوست رکھتا تھا میں اسکو اور تھے حضرت عمر ناخوش رکھتے اس عورت کو پس

کہا حضرت عمر نے مجھکو کہ طلاق دیدے اسکو پس انکار کیا میں نے پس آئے حضرت عمر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پاس پس ذکر کیا یہ روبرو حضرت کے پس کہا مجھکو پیغمبر خدا صلی اللہ

علیہ وسلم نے کہ طلاق دے اسکو نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود نے **ف** یہ امر بطریق استحباب کے ہی یا وجوب کے اگر ہو بیچ اسکے کوئی باعث دیگر **وعن** ابی

امامۃ ان رجلا قال یا رسول اللہ ما حق الوالدین علی ولدہما قال ہما جنتک ونارک رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہی ابی امامہ سے کہ تحقیق

ایک شخص نے کہا اے رسول اللہ کیا ہی حق ماں باپ کا اوپر اولاد انکی کے فرمایا وہ دونوں جنت ہیں تیری اور دوزخ ہیں تیری نقل کی یہ ابن ماجہ نے **ف**

یعنی انکا راضی رکھنا سبب دخول بہشت [illegible] یہ فرمانا ہی کہ باعث ہی دخول ہونے کی دوزخ میں **وعن** انس قال قال رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان العبد لیموت والداہ او احدہما وانہ لہما لعاق فلا یزال یدعو لہما ویستغفر لہما حتی یکتبہ اللہ بارا

اور روایت ہی انس سے کہ فرمایا [illegible] بیشک بندہ [illegible] ماں باپ [illegible] سے ایک ان میں سے اور تحقیق وہ بندہ ماں باپ

کے [illegible] اسلئے انکے حق [illegible] **ف** یعنی [illegible] استغفار

[illegible] اور لکھیگا [illegible]

[illegible] ماں باپ [illegible] **وعن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اصبح مطیعا

للہ فی والدیہ اصبح لہ بابان مفتوحان من الجنۃ وان کان واحدا فواحدا ومن امسی عاصیا للہ فی والدیہ اصبح لہ بابان

مفتوحان من النار وان کان واحدا فواحدا قال رجل وان ظلماہ قال وان ظلماہ وان ظلماہ وان ظلماہ

اور روایت ہی ابن عباس سے [illegible] اس حال میں [illegible]

[illegible] الی [illegible]

[illegible] دو دروازے

[illegible] موجب

[illegible] اور اگرچہ ظلم کریں اور اگرچہ ظلم کریں

[illegible] **ف** [illegible] اسلئے کہ فرمانبرداری ماں باپ کی اگرچہ

[illegible] **وعنہ** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من ولد بار ینظر الی والدیہ نظر رحمۃ

الا کتب اللہ لہ بکل نظرۃ حجۃ مبرورۃ قالوا وان نظر کل یوم مائۃ مرۃ قال نعم اللہ اکبر واطیب اور روایت ہی ابن

[illegible] ماں باپ سے [illegible] اپنے [illegible]

[illegible] مقبول [illegible] صحابہ نے اور اگرچہ دیکھے

[illegible] دیکھے [illegible]

وَعَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّ الذُّنُوْبِ یَغْفِرُ اللّٰہُ تَعَالٰی مِنْهَا مَا شَاءَ اِلَّا عُقُوْقَ الْوَالِدَیْنِ فَاِنَّہٗ یُعَجِّلُ لِصَاحِبِہٖ فِی الْحَیٰوۃِ قَبْلَ الْمَمَاتِ اور روایت ہی ابی بکرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام گناہ یعنے شرک کے بخشتا ہی اللہ تعالی اُنمیں سے جو چاہتا ہی مگر نافرمانی ماں باپ کی پس تحقیق اللہ تعالی جلدی سزا دیتا ہی ماں باپ کی نافرمانی کرنے والے کو بیچ زندگانی دنیا کے پہلے مرنے کے ف یعنے بیچ زندگانی نافرمانی کرنے والے کے پہلے مرنے اسکے کے اور ممکن ہی یہ کہ ہو تقدیر بیچ زندگانی والدین کے پہلے مرنے انکے اور بہر صورت عذاب آخرت بھی باقی رہیگا پھر احتمال یہ ہی کہ ہون بیچ حکم انکے کے تمام حقوق بندون کے اسلیے کہ مثل اس وعید کے وارد ہوا ہی بیچ حق اہل ظلم اور باغی بغیر حق کے اور یہ نہایت تشدید و تغلیظ ہی اوپر نافرمانی ماں باپ کے بیچ وَعَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَقُّ کَبِیْرِ الْاِخْوَۃِ عَلٰی صَغِیْرِهِمْ کَحَقِّ الْوَالِدِ عَلٰی وَلَدِهٖ رَوَی الْبَیْهَقِیُّ الْاَحَادِیْثَ الْخَمْسَۃَ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہی سعید بن عاص سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حق بڑے بھائی کا اوپر چھوٹے کے مانند حق باپ کے ہی اوپر بیٹے اپنے کے نقل کین بیہقی نے پانچون حدیثین شعب الایمان میں

بَابُ الشَّفَقَۃِ وَالرَّحْمَۃِ عَلَی الْخَلْقِ باب ہی بیچ بیان شفقت اور رحمت کے خلق پر اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَرْحَمُ اللّٰہُ مَنْ لَّا یَرْحَمُ النَّاسَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہی جریر بن عبد اللہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین رحمت کرتا یعنے رحمت خاص و کامل اللہ اُس شخص پر کہ نہین رحم کرتا لوگون پر نقل کی یہ بخاری و مسلم نے وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ جَاءَ اَعْرَابِیٌّ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَتُقَبِّلُوْنَ الصِّبْیَانَ فَمَا نُقَبِّلُهُمْ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوَ اَمْلِکُ لَکَ اَنْ نَزَعَ اللّٰہُ مِنْ قَلْبِکَ الرَّحْمَۃَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی عائشہ سے کہ کہا عائشہ نے کہ آیا ایک اعرابی پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنے دیکھا حاضرین کو کہ بوسے لیتے ہین لڑکون کے پس عرض کیا کیا بوسے لیتے ہو تم لڑکون کے پس نہین بوسہ لیتے ہیں ہم لڑکون کے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا مالک ہون مین واسطے تیرے یہ کہ دفع کرون اللہ کی رحمت کے نکالنے کو تیرے سے نقل کی یہ بخاری و مسلم نے ف یعنے اللہ تعالی نے جو رحمت تیرے دل سے نکال لی ہی مین اسکو دفع نہین کرسکتا اور یہ معنے اسکے ہین کہ لفظ ان کو ساتھ زیر ہمزہ کے پڑہین جیسا کہ اکثر روایات مین ہی اور ایک نسخہ مین ساتھ زبر ہمزہ کے ہی اسکے معنے یہ ہین آیا مالک ہون مین رکھنے رحمت کا تیرے دل میں اگر نکال لے اللہ تعالی تیرے دل سے رحمت کو یعنے اللہ تعالی نے جو تیرے دل مین رحمت و شفقت نہ رکھی مین نہین رکھ سکتا مقصود زجر و توبیخ ہی صلہ رحمی پر اور یہ اشارت ہی اسپر کہ دلون مین رحمت پیدا کی ہوئی اللہ کی ہی اگر اسنے نہ پیدا کی تو اور کوئی نہین پیدا کرسکتا اور معانی دونون کا ایک ہی تفاوت توجیہ اعراب مین ہی فقط وَعَنْهَا قَالَتْ جَاءَتْنِی امْرَاَۃٌ وَمَعَهَا ابْنَتَانِ لَهَا تَسْاَلُنِیْ فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِیْ غَیْرَ تَمْرَۃٍ وَّاحِدَۃٍ فَاَعْطَیْتُهَا اِیَّاهَا فَقَسَمَتْهَا بَیْنَ ابْنَتَیْهَا وَلَمْ تَاْکُلْ مِنْهَا ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ فَدَخَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثْتُہٗ فَقَالَ مَنِ ابْتُلِیَ مِنْ هٰذِهِ الْبَنَاتِ بِشَیْءٍ فَاَحْسَنَ اِلَیْهِنَّ کُنَّ لَہٗ سِتْرًا مِّنَ النَّارِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی عائشہ سے کہ کہا حضرت عائشہ نے کہ آئی میرے پاس ایک عورت اور اسکے ساتھ دو بیٹیان تھین اسکی مانگتی تھی وہ عورت کچھ مجھسے پس نہ پایا اسنے میرے پاس سوائے ایک کھجور کے پس دی مین نے اس عورت کو وہ کھجور پس بانٹ دی اس عورت نے وہ کھجور درمیان دونون بیٹیون کے اور آپ نہ کھایا اسمین سے کچھ پھر اوٹھی وہ عورت اور باہر نکلی پھر داخل ہوئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس کہا مین نے آنحضرت سے یعنے یہ ماجرا اس عورت کا پس فرمایا جو کوئی مبتلا اور آزمائش کیا جاوے جنس ان بیٹیون سے ساتھ کسی چیز کے یعنے ساتھ ایک کے یا دو کے یا زیادہ کے پس احسان کرے طرف انکے ہون گی وہ بیٹیاں واسطے احسان کرنے والے کے پردہ آگ دوزخ سے نقل کی یہ بخاری و مسلم نے ف اس لیے کہ بیٹیون کو احتیاج احسان کی زیادہ ہوتی ہی بہ نسبت بیٹون کے اور اختلاف کیا ہی علماء نے اسمین کہ مراد ابتلا اور امتحان ساتھ نری ہونے بیٹیون کے ہی

یا ساتھ اس چیز کے کہ صابر ہوا نسبت قسم محنت اور ایذا او صبر کرنے سے اسپر اور ظاہر ثانی ہی اور شرط احسان کی یہ ہے کہ موافق شرع کے ہو اور ظاہر یہ ہے کہ ثواب
مذکور جب حاصل ہوتا ہے کہ ہمیشہ احسان کرتا رہے یہانتک کہ حاصل ہووے پروا انکو سبب نکاح کے یا غیر اسکے کے ۔ **وعن انس قال قال**
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عال جاریتین حتی تبلغا جاء یوم القیمۃ انا وھو ھکذا وضم اصابعہ رواہ مسلم ۔ روایت
ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی پرورش کرے دو بیٹیوں کو یہانتک کہ پہنچیں وہ حد بلوغ کو یا پہنچیں اپنے خاوندوں کے پاس
آویگا وہ دن قیامت کے اس حال میں کہ میں اور وہ بہم ہوں گے اس طرح اور ملائیں انگلیاں اپنی نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنے واسطے بیان معنے ہکذا کے اکٹھا یہ بہم ہونے کی
انگلی شہادت کی اور بیچ کی ملائیں یعنے جیسے کہ ان دونوں انگلیوں کو ملا ہوا دیکھتے ہو اسیطرح میں اور وہ روز قیامت کے بہم ہوں گے یعنے میں اور وہ محشور
ساتھ ہوں گے یا جنت میں ساتھ داخل ہونگے ۔ **وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الساعی علی الارملۃ**
والمسکین کالساعی فی سبیل اللہ واحسبہ قال کالقائم لا یفتر وکالصائم لا یفطر متفق علیہ ۔ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خبرگیری کرنے والا عورت بے خاوند والی کا اور مسکین کا مانند سعی کرنے والے کی ہے راہ خدا میں یعنے جو کہ سلوک و خبرگیری
کرے عورت بے خاوند کی اور مسکین کی ثواب ملتا ہے اسکو مانند ثواب سعی کرنے والے اور خرچ کرنے والے کے بیچ راہ خدا میں کہ جہاد و حج ہے اور گمان کرتا ہوں میں
انکو کہ یہ بھی کہا کہ خبرگیری کرنے والا عورت بے خاوند کا و مسکین کا مانند قیام کرنے والے کے ہے رات کو نماز کے لیے کہ سستی نہیں کرتا اور فتور واقع نہیں ہوتا
اسکی شب خیزی میں و مانند روزہ دار کے ہے کہ افطار نہیں کرتا یعنے دن کو بلکہ صائم الدہر ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** فقیر بھی بیچ حکم مسکین کے
ہے بلکہ بالاولی ہے بعضوں کے نزدیک و یہ بھی کہا کہنے والا اسکا عبداللہ بن مسلمہ قعنبی ہے کہ شیخ ہے بخاری اور مسلم کا اور راوی اس حدیث کا ہے کہ
روایت کرتا ہے مالک سے جیسا کہ تصریح کی ساتھ اسکے بخاری نے اور شک ہے یہ کہ گمان کرتا ہوں میں مالک کو کہ یہ بھی کہا کالقائم اور ظاہر لفظ
مشکوۃ و شمائل کا یہ ہے کہ کہنے والا اسکا ابو ہریرہ ہے اور تقدیر یوں کہ گمان کرتا ہوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ یہ بھی فرمایا کالقائم اور یہ روایت
ہو ابو ہریرہ کو شک تشبیہ دوسری میں اور مؤید ہے اسکو روایت جامع صغیر کی بروایت احمد و شیخین اور ترمذی اور نسائی و ابن ماجہ کے
الساعی علی الارملۃ والمسکین کالمجاہد فی سبیل اللہ او کالقائم اللیل الصائم النہار ۔ **وعن سہل بن سعد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ**
وسلم انا وکافل الیتیم لہ ولغیرہ فی الجنۃ ھکذا واشار بالسبابۃ والوسطی وفرج بینھما شیئا رواہ البخاری ۔ روایت ہے سہل بن سعد
سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں اور پرورش کرنیوالا یتیم کا خواہ وہ یتیم اسکا ہو یا اور کا جنت میں اسطرح ہوں گے اور اشارہ کیا
ساتھ انگلی شہادت کے اور بیچ کی انگلی کے اور کشادگی رکھی درمیان انکے تھوڑی سی نقل کی یہ بخاری نے **ف** واسطے عدم تصور کثرت کے اور گویا آنحضرت نے اشارہ
کیا ساتھ اسکے طرف عالی ہونے مرتبہ نبوت کے اور طرف اسکے کہ بعد نبوت کے رتبہ فتوت و مروت کا ہے ۔ **وعن النعمان بن بشیر قال قال رسول اللہ صلی**
اللہ علیہ وسلم تری المؤمنین فی تراحمھم وتوادھم وتعاطفھم کمثل الجسد اذا اشتکی عضوا تداعی لہ سائر الجسد بالسہر
والحمی متفق علیہ ۔ اور روایت ہے نعمان بن بشیر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھیگا اور پاویگا تو اے مخاطب
کامل مسلمانوں کو بیچ رحم کرنے بعض انکے کے بعض پر بسبب برادری ایمانی کے بغیر اور سبب کے اور بیچ رعایت کرنے احوال کے بعلاقہ محبت کے کہ آپس میں
رکھتے ہیں مانند ملاقات کرنے کے آپس میں اور سمجھنے کے آپس میں اور بیچ مہربانی اور مدد کرنے کے آپس میں مانند حال بدن کے جس وقت دکھتا ہے ایک عضو بلاتے ہیں
ایک دوسرے کو باقی اعضا بدن کے بسبب اس عضو کے اور موافقت کرتے ہیں اعضا آپس میں بیچ درد و مشقت کے ساتھ بیداری و تپ کے نقل کی یہ بخاری
اور مسلم نے **ف** یعنے جیسے کہ وقت دکھنے بعضے عضو کے تمام بدن کو تکلیف ہوتی ہے ایسے ہی مومنوں کو یک تن ہونا چاہئے کہ جب ایک کو کسی تمیں سے مصیبت پہونچے تو

لائق ہے یہ کہ سب اسکے رنج میں شریک ہوں اور قصد کریں اسکی مصیبت کے دفع کرنے کا اسی کا ترجمہ شیخ سعدی رح نے کیا ہے ۔ بنی آدم اعضائے یکدیگر اند
کہ در آفرینش ز یک گوہر اند چو عضوے بدرد آورد روزگار دگر عضوہا را نماند قرار ۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْمُؤْمِنُونَ كَرَجُلٍ وَاحِدٍ إِنِ اشْتَكَى عَيْنُهُ اشْتَكَى كُلُّهُ وَإِنِ اشْتَكَى رَأْسُهُ اشْتَكَى كُلُّهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔ روایت ہے نعمان بن بشیر سے کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سب مسلمان بیچ حکم ایک شخص کے ہیں یعنے مانند اعضا ایک شخص کے ہیں اسلیے کہ وہ ایک دین پر ہیں اگر دکھتی ہے آنکھ اسکی دکھتا
ہے یعنے بیچین ہوتا ہے سارا بدن اسکا اور اگر دکھتا ہے سر اسکا دکھتا ہے سارا بدن اسکا نقل کی مسلم نے وَعَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا ثُمَّ شَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی موسی سے اسنے نقل کی نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سے کہ مسلمان واسطے مسلمان کے مانند مکان کے ہے یعنے تمام مسلمان حکم ایک مکان کا رکھتے ہیں اسباب دین کے منضبط کرنے میں یعنے اجزا
مکان کے بعض کو بعضے [illegible] مسلمانوں کو چاہیے کہ آپس میں ایک دوسرے کی تقویت و تائید دین میں [illegible] پھر داخل کین آنحضرت نے انگلیاں [illegible] ہاتھ کی بیچ انگلیوں
ہاتھ دوسرے کے نقل کی بخاری اور مسلم نے ف یعنے واسطے بیان تشبیہ کے کہ مسلمان اسطرح آپس میں ملے ہوئے اور ایک دوسرے کا مددگار رہے لیکن مددگاری [illegible]
حرام مکروہ اور موجب گناہ کی نہو وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا أَتَاهُ السَّائِلُ أَوْ صَاحِبُ الْحَاجَةِ قَالَ اشْفَعُوا
فَلْتُؤْجَرُوا وَيَقْضِي اللّٰهُ عَلَى لِسَانِ رَسُولِهِ مَا شَاءَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے اسی ابو موسی سے اسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
کہ تحقیق تھے آنحضرت جب آتا انکے پاس سائل یا حاجتمند فرماتے یعنے سے یہ کہ سفارش کرو تا حاصل ہو تمکو ثواب سفارش کا اور حکم کرتا ہے اللہ تعالی اوپر زبان پیغمبر
اپنے کے جو کچھ چاہتا ہے نقل کی بخاری اور مسلم نے ف یعنے تم سفارش کرتے رہو [illegible] خواہ سفارش تمہاری قبول ہو یا نہو کہ وہ تقدیر
الہی و حکم اسکے ہے اور [illegible] شاید سفارش تمہاری قبول [illegible] سفارش حدود میں بعد پہنچنے
کے امام تک جائز نہیں [illegible] جو سفارش کرتا ہے وہ موذی [illegible]
ہے وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصُرْ أَخَاكَ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنْصُرُهُ مَظْلُومًا
فَكَيْفَ أَنْصُرُهُ ظَالِمًا قَالَ تَمْنَعُهُ مِنَ الظُّلْمِ فَذَلِكَ نَصْرُكَ إِيَّاهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
مدد کر اپنے بھائی مسلمان کی ظالم ہو وہ یا مظلوم پس کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ مدد کروں [illegible] مدد کرنی مظلوم کی [illegible]
کیونکر مدد کروں اسکی درحالیکہ ظالم ہو فرمایا آنحضرت نے [illegible] تو اسکو ظلم سے [illegible] باز رکھنا اسکا ظلم سے مدد کرنی تیری ہے اسکی یعنے [illegible]
نفس پر کہ باعث ہیں اسکے ظلم پر نقل کی بخاری اور مسلم نے وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ
وَلَا يُسْلِمُهُ وَمَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ كَانَ اللّٰهُ فِي حَاجَتِهِ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرُبَاتِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ
وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان بھائی ہے
مسلمان کا یعنی کہ شریعت حکم ماں کا رکھتی ہے اور شارع صلی اللہ علیہ وسلم حکم باپ کا [illegible] مسلمان [illegible] ہلاکت میں اور نہ چھوڑے اسکو
دشمن کے ہاتھ میں بلکہ مدد کرے اسکی جو کوئی سعی کرتا ہے بیچ حاجت روائی بھائی مسلمان کے ہوتا ہے اللہ تعالی بیچ حاجت روائی اسکی کے اور جو کوئی دور
کرے مسلمان سے کوئی غم یعنے خواہ تھوڑا ہو یا بہت دور کرتا ہے اللہ تعالی اس سے ایک غم غموں [illegible] قیامت کے سے کہ [illegible] اسمیں اور جو کوئی
ڈھانکے بدن یا عیب کسی مسلمان کا ڈھانکے گا اللہ تعالی عیب اسکے دن قیامت کے نقل کی [illegible] ف [illegible] موقوف [illegible]
ترک کرنے محاسبہ کے اور پوشیدہ کرنے ذکر اسکے کے اور لگا ہے علما نے [illegible] عزت و حیا [illegible] پوشیدہ [illegible]

اگر کوئی کام ناشایستہ کرنے میں تو یہ وہ نہ بیان کرے اسکو پوشیدہ رکھنے میں وجہ یہ ہے کہ پردہ حیا کا اوٹھا دیا اور ساتھ ایذا اور فساد کے معروف ہوا اور گناہ علی الاعلان کرتا ہو ایسا اسکا واجب ہے اور منع کرنا اوسکا جس سے لازم اور اگر منع سے باز رہے تو خبر حاکم کو کرنی چاہیے تا اسکو ایذا لوگوں کی سے اور فساد ڈالنے سے دین میں باز رکھے اور جرح راویوں کا اور گواہوں اور حاکموں اور ظالموں کا واسطے نگہبانی دین کے اور حفاظت حقوق لوگوں کے واجب و لازم ہے اور قبیلہ غیبت ممنوع کی سے نہیں **وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المسلم اخو المسلم لا یظلمہ ولا یخذلہ ولا یحقرہ التقوی ھھنا ویشیر الی صدرہ ثلث مرار بحسب امرئ من الشر ان یحقر اخاہ المسلم کل المسلم علی المسلم حرام دمہ ومالہ وعرضہ رواہ مسلم** اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مسلمان دینی بھائی مسلمان کا ہے نہ ظلم کرے اوسپر اور نہ ترک مدد کرے اوسکی اور حقیر جانے اوسکو پرہیزگاری اس جگہ ہے اور اشارت کی آنحضرت نے طرف سینہ مبارک اپنے کے تین بار کفایت کرتی ہے مسلمان کو بدی سے حقیر کرنا بھائی مسلمان کو یعنے یہ بات برائی میں کامل ہے اور برائی کی حاجت نہیں سب چیزیں مسلمان کی مسلمان پر حرام ہیں خون اسکا اور مال اسکا اور آبرو اسکی نقل کی یہ مسلم نے **ف** حقیر جانے الخ یعنے ساتھ ذکر کرنے عیبوں اسکے کے اور بدزبانی اور ٹھٹھا کرنے کے اگرچہ فقیر اور ضعیف اور ناتوان اور مسکین اور نادار اور خراب حال ہوگیا جانتا ہے قدر اسکی اللہ کے نزدیک کیسی ہے اور انجام کار اسکا کیسا ہوگا اہل اللہ سب عزت والے ہیں فللہ العزۃ ولرسولہ وللمؤمنین لکن المنافقین لا یعلمون بہر حال عزت ایمانی انکی ہاتھ سے نہیں جاتی خصوصاً جو کہ نور علم و عبادت سے روشن ہو رہے ہیں رعایت تعظیم انکے کی اعتقاد ملحوظ رکھنا خصوصاً اہل دنیا کہ ظلمت نفسانی غفلت میں گرفتار ہیں مال فقراء خداپرستوں کا ہے بیچاروں کو حقیر جانتے ہیں نہیں جانتے کہ باعث نجات کے دنیا و آخرت میں یہی محبت فقراء و مساکین کی ہے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم دعا مانگتے تھے واسطے محبت مساکین کے جیسا کہ گذرا اور تقریر فضیلت فقراء کی جو مسکہ سورۃ کہف میں مذکور ہے اور پرہیزگاری اس جگہ ہے الخ یعنے نہیں جائز حقیر جاننا متقی کا اور پرہیزگار کا باوجودیکہ نہیں معلوم ہوتا ہے یا مراد یہ ہے کہ تقوی سینہ میں ہے اور کار باطن ہے اور مقصود اس کلام سے تاکید و تقویت جملہ پہلے کی ہے یعنے جو کہ جگہ تقوی کی دل ہے اور وہ امر مخفی ہے پس چاہیے کہ حقارت کسی مسلمان کی باوجود کہ حقیقت حال اسکی معلوم نہیں ظاہر ہے چونکہ تقوی دل میں ہے پس چاہیے کہ تقوی والے مسلمان کی حقارت نکرے اسلیے کہ متقی حقارت کرنے والا مسلمان کا نہیں ہوتا اور معنے اول ظاہرتر اور مناسب تر ہیں اور خون اسکا الخ یعنے ایسا کام نکرے اور کلام نکہے کہ خونریزی مسلمان کی ہو اور مال اسکا تلف ہو اور آبروریزی اسکی ہو اور یہ حدیث جوامع الکلم سے ہے کہ آنحضرت کو خاص عطا فرمائی تھی **وعن عیاض بن حمار قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اھل الجنۃ ثلثۃ ذو سلطان مقسط متصدق موفق ورجل رحیم رقیق القلب لکل ذی قربی ومسلم وعفیف متعفف ذو عیال واھل النار خمسۃ الضعیف الذی لا زبر لہ الذین ھم فیکم تبع لا یبغون اھلا ولا مالا والخائن الذی لا یخفی لہ طمع وان دق الا خانہ ورجل لا یصبح ولا یمسی الا وھو یخادعک عن اھلک ومالک وذکر البخل والکذب والشنظیر الفحاش رواہ مسلم** اور روایت ہے عیاض بن حمار سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بہشتی تین طرح کے لوگ ہیں یعنے جو کہ لائق ہیں کہ ساتھ سابقین اور مقربین کے بہشت میں داخل ہوں ایک صاحب بادشاہت اور حاکم عادل اور احسان کرنے والا لوگوں سے توفیق پایا ہوا نیکی کا اور دوسرا شخص مہربان یعنے چھوٹوں بڑوں پر رحم کرنے والا ہر قرابتی اور مسلمان پر یعنے مہربانی نہ بس بیگانہ پر اور تیسرا اپنے والا یعنے اس چیز سے کہ نہیں حلال پرہیز کرنے والا یعنے سوال سے اور توکل کرنے والا اللہ پر عیالدار یعنے نہیں باعث ہوئی اسکو محبت عیال اسکی اور نہ خوف انکے رزق کا اور پرہیز کرنے توکل کے ساتھ سوال کرنے کے خلق سے اور حاصل کرنے کے مال حرام کو اور ساتھ غافل ہونے کے علم وعمل سے بسبب عیال کے اور دوزخی پانچ شخص ہیں یعنے جو مستحق عذاب کے ہیں بسبب ہی ان افعال کے مقصود ہے برائی بیان کرنی ان افعال کی اور تغلیظ اور تشدید اون پر جیسے اور ترغیب و تحسین افعال مذکورہ کی اول سے مثل کہ نہیں عقل اسکو کہ باز رکھے کار ناشایستہ

سے اور ثبات و استقامت نہو اُسکو وقت شہوت کے اور صبر نکر سکتا ہو گناہوں و بُری باتوں سے وہ لوگ کہ تمہارے تابع اور خادم ہیں یعنی اور پیچھے تیرے ہیں گرداب افنیا تمہارے کہ اور مد نظر او خیال نہیں ہی مگر پیٹ کا بھرنا کپڑے کا اگرچہ شبہ و حرام سے ہو نہیں ڈھونڈتے ہیں اہل و مال کو یعنی نہ طالب ہیں نہ پیدا اور حرام سے اس اعراض کرتے ہیں حلال سے اور مرتکب ہوتے ہیں حرام کے اور نہ طالب اور راغب ہیں مال حلال کے کہ بوجہ طیب حاصل کریں بلکہ مصروف ہی ہمت انکی کھانے پینے اور پہننے پر اگرچہ حرام ہو یہ بھی سستی عقل سے ہی اور دوسرا شخص وہ خائن ہی کہ نہیں پوشیدہ اُسپر وہ چیز کہ طمع کرے اسمیں اگرچہ تھوڑی ہو مگر کہ وہ خیانت کرتا ہی اور نفع اُٹھاتا ہی۔ تا اُسکو پاوے اور مطلع ہو اُسپر اور خیانت کرے اُسمیں اور بعضون نے کہا کہ خفا بمعنے ظہور کے بھی آتا ہی یعنی خائن کہ ظاہر ہو اور نہ چھپے وہ چیز کہ طمع کرے اسمیں مگر خیانت کرتا ہی اُسکو اور تیسرا وہ شخص ہی کہ صبح نہیں کرتا اور شام نہیں کرتا مگر کہ وہ فریب دیتا ہی تجھکو اہل تیرے کے یعنی فریب دیتا ہی اسکا فریب دینا ہی کہ طمع رکھتا ہی اہل و مال تیرے میں اور ظاہر کرتا ہی عفت و امانت کو لیکن باطن میں خیانت کرتا ہی اُسمیں اور ذکر کیا آنحضرت نے بخیل کو اور جھوٹے کو اور بد خلق فحش گو کو نقل کی یہ مسلم نے ف مراد رحیم سے صفت فعلیہ ہی کہ ظاہر ہو وجود اُسکا خارج میں یعنی غیر میں اور رقیق سے مراد ہی صفت قلبیہ برابر ہی کہ ظاہر ہو غیر میں اثر اُسکا یا نہو اور ثانی اظہر ہی اور لفظ بخل و رکذب مصدر ہیں قائم مقام فاعل کے یعنی ذکر کیا آنحضرت نے بیچ مقام تعداد اہل نار کے بخیل و کاذب کو یعنی فرمایا اور او ردو نحیون میں سے بخیل و رکاذب ہی اور اسطرح جو عبارت لایا کہ ذکر البخل او الکذب کہا اور نکہا ذکر البخیل والکاذب تو اسلیے کہ بعینہ لفظ آنحضرت کے یاد نہیں رہے یعنی کچھ ایسا ذکر کیا کہ معنے بخل و رکذب کے اُسکے سمجھے جاتے تھے خواہ یون فرمایا والبخیل والکاذب یا او بلفظ و ریاد اور قول والکذب اکثر روایتون میں بلفظ او شک راوی کے ہی یعنی جو سمجھے بخیل کو ذکر کیا یا کاذب کو اور بعضی روایت میں والکذب بواو آیا ہی اس صورت میں بھی واو بمعنی او کے ہی اور لفظ شنظیر بعضو ان نے کہا کہ منصوب ہی بنا بر معطوف ہونے لے کہ نہ ہو اور صحیح یہ ہی کہ مرفوع ہی لیس بی کا خطف جمل پر اور بہر نوع چوتھا بخیل ہی یا کاذب اور پانچوان شنظیر فحش ہی ہے **وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰى يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہی انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم اُس خدا کی کہ جان میری اُسکے دست قدرت میں ہی ایمان نہیں لاتا یعنی کوئی بندہ یعنی کامل و تمام نہیں ہوتا ایمان اُسکا یہانتک کہ دوست رکھے واسطے بھائی مسلمان کے اُس چیز کو کہ دوست رکھتا ہی واسطے اپنے نقل کی یہ بخاری و مسلم نے ف اُس چیز کو یعنی بھلائی دنیا اور آخرت کو اور ایک روایت میں لفظ من الخیر صریح آیا ہی اور بھلائی آخرت کی نجات پانا ہی عذاب دوزخ سے اور پہونچنا درجات بہشت کو بسبب کرنے اعمال صالحہ کے اور بھلائی دنیا کی سب اسباب و متاع اور اہل و اولاد جو کہ وسیلہ خیر آخرت کے ہوں پس ان چیزوں کو اپنے لیے دوست رکھتا ہی چاہیے کہ سب مسلمانوں کے لیے بھی دوست رکھے اور جو کہ بسبب فریب شیطانی اور حرص نفسانی و رفساد باطن کے اپنے لیے مال و جاہ دنیا کا کہ باعث ظلم اور فساد و وبال عذاب کے ہو جاتا ہی اور دوست رکھتا ہی کیونکر اُسکو مسلمان بھائی کے لیے دوست رکھے اُسکو چاہیے کہ نہ اپنے لیے دوست رکھے اور نہ اوروں کے لیے کیونکہ وہ خیر نہیں ہاں ایک شخص ہی کہ حصول مال و جاہ اُسکے لیے سبب حصول ثواب آخرت کا اور قرب حق تعالیٰ کا ہو اور ... ہیج اور خبر گیری فقرا کے کام آتا ہی اور جاہ باعث عدالت اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا ہوتا ہی اور دوسرے کے نہیں ہوتا اُسکے بیچ ایسا ملکہ باعث فسق اور ظلم اور سرکشی کا ہوتا ہی پس چاہنا مال و جاہ کا اور دوست رکھنا اُسکا اُسکے لیے درست نہو گا اسلیے کہ اُسکے حق میں وہ خیر نہیں ہو **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ قِيلَ مَنْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ الَّذِي لَا يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہی اللہ کی نہیں ایمان لاتا یعنی کامل قسم ہی اللہ کی نہیں ایمان لاتا قسم اللہ کی نہیں ایمان لاتا پوچھا گیا کون ہی کہ ایمان نہیں لاتا اور کسکو آپ فرماتے ہیں یا رسول اللہ فرمایا

ہو کہ امن میں نہیں ہوتا ہمسایہ اسکا بدیوں اسکی سے روایت کیا اسکو بخاری نے وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ لَّا يَاْمَنُ جَارُهٗ بَوَائِقَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں داخل ہوگا جنت میں یعنے ساتھ نجات پانے والوں کے وہ شخص کہ نہیں امن میں رہتا ہمسایہ اسکا برائیوں اسکی سے نقل کی یہ مسلم نے ف اسمیں مبالغہ ہے کہ اگر دفع نہونے امر کو وقوع ضرر سے سبب واسطے نفی دخول جنت کے ہے پس کیا حال ہوگا جبکہ متحقق ہو ناحق ہونا ضرر وشر کا وَعَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا زَالَ جِبْرِيْلُ يُوْصِيْنِيْ بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهٗ سَيُوَرِّثُهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہ سے اور ابن عمر سے کہ نقل کی دونوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت نے ہمیشہ جبرئیل امر کرتے رہے مجکو ساتھ محافظت حق ہمسایہ کے یعنے ساتھ احسان کرنے کے اسپر اور دفع کرنے ضرر کے اس سے یہاں تک کہ گمان کیا میں نے کہ تحقیق جبرئیل نزدیک ہیں کہ وارث کردیں کے یعنے ساتھ وحی الٰہی کے ہمسایہ کو کہ آپس میں ایک ہمسایہ دوسرے ہمسایہ کا وارث ہوا کرے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كُنْتُمْ ثَلٰثَةً فَلَا يَتَنَاجٰى اثْنَانِ دُوْنَ الْاٰخَرِ حَتّٰى تَخْتَلِطُوْا بِالنَّاسِ مِنْ اَجْلِ اَنْ يُّحْزِنَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ہو تم تین شخص پس سرگوشی نکریں دو شخص آپس میں بے سنانے شخص سوم کے کہ تیسرا ہے یہاں تک کہ ملو تم ساتھ لوگوں کے یعنے بعد ملنے لوگوں کے اور کثرت اجتماع کے اگر سرگوشی دو کریں تو مضائقہ نہیں ہے پس اگر چار شخص مصاحب ہوں اور دو شخص آپس میں سرگوشی کریں تو روا ہے یہ منع سرگوشی کرنی دو شخصوں کی سے وقت مصاحبت تین شخصوں کے بسبب غمگین کرنے اس فعل کے ہے اس تیسرے کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف لفظ یحزن ساتھ زبر یا اور پیش ز کے اور ایک لغت میں ساتھ پیش یا اور زیر ز کے ہے اور دونوں لغت فصیح ہیں اور متعدی حزنہ واحزنہ اندوہگین کردا اور روایت اول مشہور تر ہے اور سبب غمگین ہونے کا یہ ہے کہ اسکو خیال جاویگا کہ شاید میری ہلاکت اور بد اندیشی کا مشورہ کرتے ہوں کہا نووی نے کہ ہے سرگوشی کرنی دو کی سے روبرو تیسرے کے اور اسی طرح ہے سرگوشی کرنی تین اور زیادہ تین کی سے روبرو ایک کے نہی تحریمی ہے پس حرام ہے جماعت پر سرگوشی کرنی ایک کو چھوڑ کر مگر یہ کہ پروانگی اسکی لے اور یہ مذہب ہے ابن عمر اور مالک اور اصحاب ہمارے کا یعنے شافعیہ کا اور جمہور علماء کا ہے اور یہ حکم ہر زمانہ میں سفر میں ہو یا حضر میں ہے وَعَنْ تَمِيْمِ الدَّارِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ ثَلٰثًا قُلْنَا لِمَنْ قَالَ لِلّٰهِ وَلِكِتَابِهٖ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِاَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَعَامَّتِهِمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے تمیم داری سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دین نصیحت ہے یعنے افضل اعمال دین کے [illegible] دین میں خیر خواہی ہے تین بار فرمائی یہ بات کہا ہم نے یعنے صحابہ نے کہ یہ خیر خواہی کسکے لیے ہے اور کسکے لیے کرنی چاہیے فرمایا آنحضرت نے [illegible] واسطے کتاب اسکی کے اور واسطے رسول اسکے کے اور واسطے مسلمانوں کے اماموں کے امرا و علما ہیں اور واسطے سب مسلمانوں کے نقل کی یہ مسلم نے ف خیر خواہی خدا کی یہ ہے کہ ایمان لاوے اسکی وحدانیت وصفات پر اور منزہ کرے اسکو اسکے صفات نا[illegible] اور خالص کرے نیت اسکی عبادت میں [illegible] اور اقرار کرے اسکی نعمت کا [illegible] اور رحمت رکھے اسکے فرمانبرداروں سے اور دشمنی رکھے اسکے [illegible] اور خیر خواہی اسکی کتاب میں یہ ہے کہ اعتقاد کرے یہ کہ اتری ہے اللہ کے پاس سے اور عمل کرے اسپر اور تلاوت اسکی کرے ساتھ تجوید اور تفکر و تدبر کے اور تعظیم اسکی کرے اور خیر خواہی اسکے رسول کی یہ ہے کہ تصدیق کرے اسکی نبوت کی اور قبول کرے اس چیز کو کہ اللہ تعالیٰ کے پاس سے لائے ہیں اور اطاعت کرے اسکی اور دوست رکھے اسکو زیادہ تر اپنی جان سے اور فرزند اور ماں باپ اور سب لوگوں سے اور محبت رکھے انکے اہل بیت و صحابہ سے اور اختیار کرے انکی سنت کو اور مراد کتاب سے قرآن مجید ہے یا سب کتابیں اللہ تعالیٰ کی اور مراد رسول سے آنحضرت یا سب رسول اللہ تعالیٰ کے ہیں اور یہ خیر خواہیاں راجع بندے کی طرف ہیں کہ خیر خواہی اپنی ہی نفس کی کرتا ہے بسبب انکے اور خیر خواہی

امراء کی یہ ہی کہ دیا نتداری انکی کرے اچھی باتوں میں نہ بری باتوں میں اور خبردار کرے انکو وقت غفلت کے اور خروج نکرے انپر اگرچہ ظلم کرین اور پیروی کرے علما کی انچیزون مین کہ موافق حق کے کہیں اور روایت کرین اور نیک گمان رکھے ساتھ انکے یہ کہ ہدایت کرے انکو طرف بھلائیوں دین و دنیا کے اور دفع کرے ضرر انسے اور نفع پہونچاوے انکو اور یہ حدیث جوامع الکلم سے ہی اور تمام دین و دنیا کا اسی پر مدار ہے اور تمام علوم اولین و آخرین اسکی شرح مین ہین انتہی

وَعَنْ جَرِيرٍ قَالَ بَايَعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى إِقَامِ الصَّلٰوةِ وَإِيتَاءِ الزَّكٰوةِ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی جریر سے کہ کہا جریر نے کہ بیعت کی مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اوپر قائم کرنے نماز کے اور دینے زکوۃ کے اور خیر خواہی کرنے کے واسطے ہر مسلمان کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** عبادات یا تو حق اللہ ہین یا حق العباد پس حق اللہ سے وہ عبادتین ہین کہ ذکر کین عمدہ مین عبادتوں بدنی و مالی مین اور ارکان اسلام سے ہین بعد شہادتین کہ نماز و زکوۃ ہین اور ہو سکتا ہی کہ روزہ اور حج اسوقت مین فرض نہوا ہو اور خیر خواہی مسلمانوں مین داخل ہین تمام حقوق بندوں کے منقول ہی کہ جریر نے ایک گھوڑا خریدا تین سو درہم کو پھر کہا بیچنے والے کو کہ گھوڑا تیرا بہتر ہی تین سو درہم سے آیا بیچتا ہی تو چار سو درہم کو اسنے کہا کہ یہ تم جانو اے عبداللہ پھر کہا کہ گھوڑا تیرا بہتر ہی اس سے آیا بیچتا ہی تو پانسو درہم کو پھر سو سو بڑھاتے گئے یہان تک کہ پہونچے آٹھ سو درہم کو پھر خریدا اسکو آٹھ سو درہم کو پس لوگون نے سبب اسکا پوچھا کہا انہون نے یہ کہ مین نے بیعت کی ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ہر مسلمان کی خیر خواہی کرنیکی ہی تمام

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ الصَّادِقَ الْمَصْدُوقَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تُنْزَعُ الرَّحْمَةُ إِلَّا مِنْ شَقِيٍّ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا سنا مین نے ابوالقاسم سے کہ سچے سچے کیے گئے ہین صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے نہین نکالی جاتی رحمت یعنی شفقت کرنی خلائق پر مگر بدبخت کے دل سے نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے سچے کیے گئے یعنی اللہ تعالے نے انکے سچے ہونے کی خبر دی ہے وہ شقی ہوتا ہی اور بدبخت سے مراد کافر ہی یا فاجر انتہی **وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّاحِمُونَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمٰنُ ارْحَمُوا مَنْ فِي الْأَرْضِ يَرْحَمْكُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ** اور روایت ہی عبداللہ بن عمرو سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شفقت کرنے والے خلق پر رحمت کرتا ہی انپر رحمن رحم کرو انپر کہ زمین مین ہین تا رحمت کرے تمکو جو کہ آسمان مین ہی نقل کی یہ ابو داود اور ترمذی نے **ف** انپر کہ زمین مین ہین یعنی جانور اور آدمی خواہ نیک ہوں خواہ بد اور رحم بدون پر یہ ہی کہ انکو بدی سے باز رکھین جیسے کہ گذرا کہ مدد کر اپنے بھائی کی ظالم ہو یا مظلوم الخ یا مراد یہ ہی کہ رحم کرو انپر کہ مستحق رحم کے ہین اور جو کہ آسمان مین ہی یعنے اللہ تعالی کمال قدرت و سلطنت اسکی آسمان مین ہی یا مراد ملائک ہین اور رحمت کرنی انکی یہ ہی کہ محافظت کرین دشمنوں سے اور موذیات سے کہ شیاطین جن و انس وغیرہ ہین اور دعا و استغفار اور طلب رحمت کی کرین جناب عزت سے واسطے رحم کرنے والون کے **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا وَلَمْ يُوَقِّرْ كَبِيرَنَا وَيَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ** اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہی ہمارے تابعین مین سے وہ شخص کہ نہ رحم کرے ہمارے چھوٹون پر اور عزت نکاہ نہ رکھے ہمارے بڑون کی اور نہ امر کرے ساتھ نیکی کے اور نہ منع کرے برائی سے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی **وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَكْرَمَ شَابٌّ شَيْخًا مِنْ أَجْلِ سِنِّهِ إِلَّا قَيَّضَ اللّٰهُ لَهُ عِنْدَ سِنِّهِ مَنْ يُكْرِمُهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ** اور روایت ہی انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین تعظیم کی کسی جوان نے کسی بوڑھے کی بسبب کبر سن اسکے کے مگر کہ مقرر کرتا ہی اللہ تعالی واسطے اسکے وقت کبر سن اسکے کے اس شخص کو کہ تعظیم و خدمت کرے اسکی نقل کی یہ ترمذی نے **ف** اسلیے کہ جو خدمت کرتا ہی خدمت کیا جاتا ہی اور اسمین اشارہ ہی طرف اسکے

کہ عمر دراز ہوتی ہے اُس جوان کی کہ تعظیم کرتا ہے بوڑھے کی منقول ہے کہ ایک مرید نکلا خراسان سے واسطے ملازمت شیخ کے کہ مصر میں تھا اور وہاں پہنچا اور ایک مدت اُسکی خدمت میں حاضر رہا اور انہیں دنوں میں ایک جماعت بزرگوں کی زیارت شیخ کے لیے آئی پس اشارہ کیا شیخ نے اُسی مرید کو کہ جانور سواری کے تھام لے پس نکلا وہ مرید لیکن یہ خطرہ گذرا اُسکے دل میں کہ یہ سفر دور دراز کر کے میں شیخ کے پاس آیا اُسکا یہ نتیجہ ہوا پس جب گئے اکابر اور داخل ہوا مرید پیر کے پاس کہا پیر نے ای ولد میرے قریب ہے کہ تیرے پاس اکابر آدین گے اور تعین کریگا اللہ تعالی واسطے تیرے اُنکو کہ خدمت کریں گے تیری پس کتنے دنوں میں ایسا ہی ہوا کہ اُسکے دروازے پر نہیں پائے جاتے تھے مگر خچر اور گھوڑے بسبب کثرت آنے اکابر کے اُسکی ملاقات کے لیئے اور حضرت انس راوی اس حدیث کو بھی اللہ تعالی نے یہ مرتبہ عطا کیا بسبب خدمت حبیب رب العالمین کے کہ دس برس عمر میں حضرت کی خدمت میں حاضر رہے تھے پس دراز کی اللہ تعالی نے عمر اُنکی کہ ایک سو تین برس کی عمر ہوئی اُنکی اور بہت مال اور اولاد کہ سو فرزند ہوئے ۔ وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اِجْلَالِ اللّٰهِ اِكْرَامَ ذِی الشَّيْبَةِ الْمُسْلِمِ وَحَامِلِ الْقُرْاٰنِ غَيْرِ الْغَالِیْ فِيْهِ وَلَا الْجَافِیْ عَنْهُ وَاِكْرَامَ السُّلْطَانِ الْمُقْسِطِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالْبَيْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہے ابو موسی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق جملہ تعظیم اللہ تعالی کی سے ہے تعظیم کرنی بوڑھے مسلمان کی اور تعظیم کرنی اُٹھانے والے قرآن کی یعنی پڑھنے والے قرآن کے اور حافظ کے اور مفسر کی کہ نہو غلو کرنیوالا اُسمیں اور نہو دور ہونے والا اُس سے اور جملہ تعظیم اللہ تعالی کی سے ہے تعظیم کرنی بادشاہ عادل کی نقل کی یہ ابوداؤد نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں ف دو قیدیں لگائیں اُٹھانے والے قرآن کے لیے ایک تو غلو کرنے والا نہو اور دوسرے یہ کہ نہ دور ہو اُس سے بلکہ متوسط الحال ہو جیسے کہ عادت شریف تھی کہ میانہ روی کرتے تھے عبادات وغیرہ میں اور غلو کرنے والا وہ کہ تجاوز کرے حد سے لفظاً اور معنےً مانند وسواسیوں اور شکیوں اور ریاکاروں کے یا خیانت کرے لفظ قرآن میں ساتھ تحریف اُسکی کے مانند اکثر عوام کے بلکہ مانند اکثر علما کے یا خیانت کرے اُسکے معنوں میں ساتھ تاویل باطل کے مانند تمام مبتدعوں کے اور بعضوں نے کہا کہ غلو مبالغہ کرنا تجوید میں یا جلد پڑھنا اسطرح کہ مانع ہو سمجھنے معانی سے اور دور ہونے والا وہ کہ اعراض کرے تلاوت قرآن سے اور احکام قرآت سے اور عمل کرنے سے اُس چیز پر کہ اُسمیں ہے اور بعضوں نے کہا غالی وہ کہ ہمیشہ مشغول تلاوت میں رہے اور تعلیم فقہ اور ذکر و فکر اور اور عبادت کیطرف ہرگز متوجہ ہو اور جافی وہ کہ ہمیشہ غیر قرآن میں مشغول رہے اور تلاوت نکرے اور معنی عادل کا یہ ہے کہ غالب ہو عدل اُسکا ظلم پر بخلاف عکس اُسکے کے یعنے ظلم اُسکا غالب ہو عدل پر تو وہ عادل نہیں کہلاویگا اور رہنا اُس سے افضل ہے چنانچہ اسی لیے کہا ہے بعضے علماء ہمارے نے کہ جو کوئی کہے اس زمانے میں سلطان عادل تو وہ کافر ہے یا موجود ہو سکے کہ نہیں خالی ہے ہر سلطان ایک طرح کے عدل سے اور تحقیق اُسکی مبنی ہے اوپر فرق کے درمیان اُسکے کہ عدل کرتا ہے اور درمیان عادل کے پس اول اطلاق کیا جاتا ہے اُسپر کہ عدل کرتا ہے اگرچہ کبھی کبھی ہو اور دوسرا اطلاق کیا جاتا ہے شرفاً اُسپر کہ ہو موصوف ساتھ عدل کے بطریق دوام کے جیسے کہ کہا جاتا ہے کہ فلانا نفلی ہے اور فلانا نماز پڑھتا ہے اور شرح السنہ میں ہے کہ کہا طاوس نے سنت سے ہے یہ کہ توقیر کرے تو چار کی عالم کی اور بوڑھے کی اور سلطان کی اور باپ کی انتہی کہتا ہوں میں اور باپ کے حکم میں ماں بھی ہے اور مراد عالم سے عالم با عمل ہے جیسے کہ سمجھا جاتا ہے لفظ حامل القرآن سے اور شاید کہ نہ ذکر کرنا والد کا اس حدیث میں اسلیئے ہے کہ ظاہر ہے یا اس لیے کہ کلام اجنبیوں میں ہے پس جبکہ ہو باپ شیخ اور حامل القرآن اور سلطان ظاہری یا باطنی تو بہت کیچا ہے تعظیم اُسکی اس لیے کہ واجب ہے تعظیم اُسکی بہت سی وجہوں کر اور روایت کی خطیب نے جامع میں انس سے کہ فرمایا آنحضرت نے اِنَّ مِنْ اِجْلَالِیْ تَوْقِيْرَ الشَّيْخِ مِنْ اُمَّتِیْ ۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ بَيْتٍ فِی الْمُسْلِمِيْنَ بَيْتٌ فِيْهِ يَتِيْمٌ يُحْسَنُ اِلَيْهِ وَشَرُّ بَيْتٍ فِی الْمُسْلِمِيْنَ بَيْتٌ فِيْهِ يَتِيْمٌ يُسَاءُ اِلَيْهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابن ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بہتر ین گھروں کا مسلمانوں

کے گھروں میں وہ گھر ہی کہ اسمین ہو یتیم کہ احسان کیا جاوے طرف اسکے اور برا گھر مسلمانوں کے گھروں میں وہ گھر ہی کہ اسمیں ہو یتیم کہ برائی کیجاوے طرف اسکے نقل کی یہ ابن ماجہ نے **ف** اور ایذا دیجاوے اسکو ناحق اور اگر واسطے تعلیم و تادیب کے ماریں تو داخل احسان کے ہی نہ برائی کرنے کے **وَعَنْ** اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَسَحَ رَأْسَ يَتِيْمٍ لَمْ يَمْسَحْهُ اِلَّا لِلّٰهِ كَانَ لَهٗ بِكُلِّ شَعْرَةٍ تَمُرُّ عَلَيْهَا يَدُهٗ حَسَنَاتٌ وَمَنْ اَحْسَنَ اِلٰى يَتِيْمَةٍ اَوْ يَتِيْمٍ عِنْدَهٗ كُنْتُ اَنَا وَهُوَ فِى الْجَنَّةِ كَهَاتَيْنِ وَقَرَنَ بَيْنَ اِصْبَعَيْهِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی ابی امامہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص کہ ہاتھ پھیرے یتیم کے سر پر یعنے بطریق شفقت کے درحالیکہ نہیں پھیرا ہی ہاتھ مگر واسطے اللہ کے یعنے واسطے طلب رضا اسکی کے نہ واسطے اور غرض کے ہونے ہیں واسطے اسکے بدلے ہر بال کے کہ پھیرا ہی اسپر ہاتھ اسکا نیکیاں اور جو شخص کہ احسان کرے طرف یتیم لڑکے کے یا یتیم لڑکی کے کہ نزدیک اسکے ہی یعنے اسکی پرورش میں ہی خواہ یتیم اپنا ہو یا اجنبی ہونگا میں اور وہ بہشت میں مانند ان دونوں کے اور ملائیں دونوں انگلیاں اپنی یعنے بیچ کی انگلی اور اسکے پاس کی کہ انگھوٹھے کی طرف ہی یعنے میں اور وہ مانند ان دونوں انگلیوں کے نزدیک ہونگے بہشت میں نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہی

ف لفظ تمر ساتھ زبر تا اور پیش میم کے ہی صیغہ مونث کا اور ترجمہ اسکا مذکور ہوا اور ایک نسخہ میں ساتھ پیش ی اور زبر میم کے صیغہ مذکر کا آیا ہی بنا بر مجہول میں فاعل اسکا ضمیر ماسح کی ہی اور یدہ مفعول اسکا اور ترجمہ اسکا یہ ہی کہ پھیرتا ہی وہ شخص اس بال پر ہاتھ اپنا اور لفظ حسنات ساتھ رفع کے ہی بنا بر ہونے اسکے کے اسم کان کا اور ظاہر ہی کہ نیکیاں مختلف ہوتی ہیں کمیت و کیفیت میں باعتبار اچھا کرنے نیتوں کے اور احسان کرے یعنے شفقت و مہربانی کرے اسپر اور تادیب و تعلیم کرے اسکو اور نکاح کر دے اسکا اور محافظت کرے اسکے مال کی اگر مال ہو اسکا اور لفظ او تیمیم میں تنویع کے لیے ہی اور ظاہر یہ ہی کہ شک کے لیے ہی کہ کسی راوی کو شک ہوا ہی کہ لفظ یتیمہ فرمایا یا یتیم اور اس حدیث میں اشارہ ہی طرف بشارت حسن خاتمہ اسکے کے **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اٰوٰى يَتِيْمًا اِلٰى طَعَامِهٖ وَشَرَابِهٖ اَوْجَبَ اللّٰهُ لَهُ الْجَنَّةَ اَلْبَتَّةَ اِلَّا اَنْ يَّعْمَلَ ذَنْبًا لَا يُغْفَرُ وَمَنْ عَالَ ثَلٰثَ بَنَاتٍ اَوْ مِثْلَهُنَّ مِنَ الْاَخَوَاتِ فَاَدَّبَهُنَّ وَرَحِمَهُنَّ حَتّٰى يُغْنِيَهُنَّ اللّٰهُ اَوْجَبَ اللّٰهُ لَهُ الْجَنَّةَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوِ اثْنَتَيْنِ قَالَ اَوِ اثْنَتَيْنِ حَتّٰى لَوْ قَالُوْا اَوْ وَاحِدَةً وَمَنْ اَذْهَبَ اللّٰهُ بِكَرِيْمَتَيْهِ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا كَرِيْمَتَاهُ قَالَ عَيْنَاهُ رَوَاهُ فِىْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص جگہ دیوے یتیم کو طرف کھانے اور پینے اپنے کے واجب کرتا ہی اللہ تعالی واسطے اسکے بہشت مقرر یعنے قطعا بلا شک و شبہ بموجب وعدے اپنے کے مگر یہ کہ کرے وہ گناہ کہ نہیں بخشا جاتا اور جو شخص پرورش کرے تین بیٹیوں کو یا پرورش کرے انکو کہ مانند بیٹیوں کے ہیں یعنے بہنیں ہوں پس ادب سکھاوے انکو اور شفقت کرے انپر یہاں تک کہ بے پروا کرے انکو یعنے بڑی ہوں اور نکاح کیجاویں واجب کرتا ہی اللہ تعالی واسطے اسکے بہشت پس کہا اس شخص نے یا رسول اللہ یا دو کو یعنے فرماتی کہ دو بیٹیوں یا دو بہنوں کی پرورش کرنے میں بھی یہی ثواب ملتا ہی فرمایا پرورش کرے دو بیٹیوں یا دو بہنوں کو یہاں تک کہ اگر کہتے لوگ یا ایک کو البتہ فرماتے یا ایک کو اور جس شخص کے لے اللہ دو پیاریاں واجب ہوے اسکے لیے بہشت پوچھا گیا یا رسول اللہ کیا مراد ہی دو پیاریوں سے فرمایا دونوں آنکھیں اسکی نقل کی شرح السنہ میں **ف** وہ گناہ کہ نہیں بخشا جاتا ہی یعنے شرک اور حقوق بندے کے پس تقدیر یہ ہی مگر یہ کہ کرے وہ گناہ کہ نہیں بخشا جاتا مگر ساتھ توبہ کے یا ساتھ بخشوانے ورثا اسکے کے حاصل یہ کہ تمام گناہ کہ حق اللہ تعالے کے ہیں بخشے جاتے ہیں اگر چاہتا ہی اللہ سواے شرک کے اور اگر کہتے لوگ الخ یہ موجب مذہب مختار کے کہ کہتے ہیں احکام مفوض ہیں آنحضرت ﷺ جو کچھ چاہیں کریں اور جسکو چاہیں تخصیص کریں ظاہر ہی اور جو کہ قائل عدم تفویض کے ہیں وہ کہتے ہیں کہ بعد التماس انکے کے وحی ہوئی ساتھ اس چیز کے کہ موافق قصود انکے کے تھی اور مانند اسکے بہت سی حدیثوں میں آیا ہی **وَعَنْ** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَنْ يُّؤَدِّبَ الرَّجُلُ وَلَدَهٗ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّتَصَدَّقَ بِصَاعٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَنَاصِحُ الرَّاوِيْ لَيْسَ عِنْدَ اَصْحَابِ الْحَدِيْثِ بِالْقَوِيِّ اور روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قسم ہے البتہ کہ البتہ ایک ادب سکھانا آدمی کا اپنے بیٹے کو بہتر ہے واسطے اُسکے تصدیق کرنے ایک صاع غلہ کے سے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے اور ناصح راوی نہین نزدیک محدثون کے قوی **ف** یعنے حفظ وضبط مین کہ اعتماد اُسپر کیجیے پس یہ حدیث ضعیف ہے اور حدیث ضعیف پہ عمل کرنا فضائل اعمال مین جائز ہے اجماعاً اور اسمین شک نہین کہ مراد ادب سے ادب شرعی ہے ۱۲ ح **وَعَنْ** اَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا نَحَلَ وَالِدٌ وَلَدَهٗ مِنْ نُّحْلٍ اَفْضَلَ مِنْ اَدَبٍ حَسَنٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا عِنْدِيْ حَدِيْثٌ مُّرْسَلٌ اور روایت ہے ایوب بن موسی سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنے موسی سے موسی نے نقل کی ایوب کے دادا سے یعنے عمرو بن سعید سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین دیا باپ نے اپنے بیٹے کو کچھ دینا بہتر ادب نیک سے نقل کی یہ ترمذی نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث نزدیک میرے مرسل ہے **وَعَنْ** عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَامْرَاَةٌ سَفْعَاءُ الْخَدَّيْنِ كَهَاتَيْنِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاَوْمَاَ يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ اِلَى الْوُسْطٰى وَالسَّبَّابَةِ اِمْرَاَةٌ اٰمَتْ مِنْ زَوْجِهَا ذَاتُ مَنْصَبٍ وَّجَمَالٍ حَبَسَتْ نَفْسَهَا عَلٰى يَتَامَاهَا حَتّٰى بَانُوْا اَوْ مَاتُوْا رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ اور روایت ہے عوف بیٹے مالک اشجعی کے سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مین اور عورت سیاہ رخسارون کی یعنے بسبب خدمت ولاد اور رنج اور ترک زینت کے رخسارہ اُسکے سیاہ ہو گئے مانند ان دونو انگلیون کے ہون گے دن قیامت کے اور اشارہ کیا یزید بن زریع نے کہ راوی اِس حدیث کا ہے طرف بیچ کی اونگلی کے اور اونگلی شہادت کی یعنے واسطے بیان دو انگلیون کے وہ عورت ہے کہ ہوئی بے شوہر یعنے بسبب مرنے یا طلاق دینے خاوند کے تھی جاہ وجمال والی روکا اپنے نفس کو یعنے نکاح کرنے سے واسطے پرورش وشفقت کرنے کے اوپر حال یتیمون اپنے کے یہان تک جدی ہوے یعنے وہ لڑکے یعنے بسبب بڑی ہونے اور بالغ ہونے کے محتاج مان کے نرہے یا مر گئے نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** یعنے جس عورت کا خاوند مر گیا یا طلاق دی اور چھوٹی اولاد چھوڑ گیا اور اُس عورت نے اولاد کی پرورش کے واسطے کسی سے نکاح نہ کیا اور اُنکی خدمت مین مشغول رہی وقت احتیاج اُنکی کے تک اور بسبب خدمت اُنکی کے اپنا حسن وجمال برباد کیا تو حضرت نے اُسکے حق مین فرمایا کہ مین اور وہ عورت قیامت کے دن مانند ان دونون انگلیون کے قریب بہم ہون گے اُس سے معلوم ہوا کہ اگر عورتین بیوہ یا طلاق دی گئیں اور خاوند نکرین اور صبر کرین اور صلاح وعفت اختیار کرین اور ترک زیب وزینت کرین اور پرورش یتیمون مین مشغول ہین تو بڑی فضیلت رکھتا ہے ۱۲ ع ح **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهٗ اُنْثٰى فَلَمْ يَئِدْهَا وَلَمْ يُهِنْهَا وَلَمْ يُؤْثِرْ وَلَدَهٗ عَلَيْهَا يَعْنِي الذُّكُوْرَ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ اور روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسکے ہوے ایک بیٹی یا بہن نہ گاڑا اُسکو زندہ یعنے جیسکہ جاہلیت مین بسبب عار وفخر کے کرتے تھے اور نہ حقیر وذلیل کر کر رکھا اُسکو اور نہ ترجیح دی اپنے ولد کو اُسپر یعنے لڑکون کو دینے دلانے وغیرہ مین داخل کریگا اُسکو اللہ بہشت مین نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** یعنے ساتھ سابقین کے اور چونکہ لفظ ولد کا اطلاق بیٹی اور بیٹے پر کرتے ہین کہا ابن عباس نے کہ اِس حدیث مین ولد سے مراد حضرت کی بیٹے ہین ۱۲ ع **وَعَنْ** اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اغْتِيْبَ عِنْدَهٗ اَخُوْهُ الْمُسْلِمُ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلٰى نَصْرِهٖ فَنَصَرَهٗ نَصَرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ فَاِنْ لَّمْ يَنْصُرْهُ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلٰى نَصْرِهٖ اَدْرَكَهُ اللّٰهُ بِهٖ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے انس سے کہ اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا حضرت نے جو شخص کہ غیبت کیا جاوے نزدیک اُسکے بھائی مسلمان کے حالانکہ وہ شخص قادر ہے اوپر مدد کرنے اُسکے کے یعنے ساتھ دفع کرنے غیبت والے کے اُس سے اور منع کرنے کے غیبت اُسکی سے پس مدد کی اُسکے

مدد کریگا اُسکی اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت مین اور اگر مدد نکی اُسکی اور وہ قادر تھا اُسکی مدد کرنے پہ مواخذہ کریگا اللہ اور بدلہ لیگا اُس سبب
مدد نکرنیکے دنیا اور آخرت مین نقل کی یہ شرح السنہ مین ٭ **وعن** اسماء بنت یزید قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ذب
عن لحم اخیہ بالمغیبۃ کان حقا علی اللہ ان یعتقہ من النار رواہ البیہقی فی شعب الایمان ٭ روایت ہی اسماء بیٹی یزید کی سے کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ باز رکھے کھانے گوشت بھائی اپنے کے سے یعنے غیبت کرنے والے کو منع کیے غیبت کرنے بھائی مسلمان کے سے غائبانہ ہی
حق اللہ پر یہ کہ آزاد کریگا اُسکو آگ سے نقل کی بیہقی نے شعب الایمان مین ٭ **ف** کھانے گوشت کی سے کنایہ ہی غیبت کرنے سے جیسے کہ قرآن مجید مین فرمایا ہی
بیچ برائی غیبت کے ایحب احدکم ان یاکل لحم اخیہ میتا یعنے آیا دوست رکھتا ہی ایک تمہارا اپنے بھائی مردہ کے گوشت کھانے کو تشبیہ دی غیبت کرنے کو ساتھ
کھانے گوشت مغتاب کے چونکہ آبروریزی اُسکی کرتا ہی گویا کہ اُسکو ہلاک کرتا ہی اور گوشت اُسکا کھاتا ہی اور واسطے مبالغہ کے فرمایا گوشت بھائی مردہ کا اور اس تقریر پر
مغیبت بمعنے غیبت کے ہی ساتھ زیر غین کے یعنے غائبانہ اور لفظ بالمغیبۃ متعلق ہی ساتھ لفظ ذب کے اور احتمال رکھتا ہی کہ بالمغیبۃ متعلق ہو لحم اخیہ کے بتقدیر اکل
لحم اخیہ کے اور مغیبت بمعنے غیبت کے ہو ساتھ زیر غین کے یعنے باز رکھے کھانے گوشت کے سے بسبب غیبت کے اور حاصل دونون معنون کا ایک ہی ہی کہ منع کیا اور
باز رکھا لوگون کا ہی آپس کی غیبت سے یعنے جو کہ باز رکھے لوگون کو غیبت کرنے سے اور آزاد کریگا اللہ یعنے اول وہلہ مین پہلے داخل ہونے کے اسمین یا بعد داخل ہونے
کے پہلے پورا کرنے عذاب کے دوزخ ٭ **وعن** ابی الدرداء قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من مسلم یرد عن
عرض اخیہ الا کان حقا علی اللہ ان یرد عنہ نار جھنم یوم القیامۃ ثم تلا ھذہ الآیۃ وکان حقا علینا نصر المؤمنین رواہ فی شرح السنۃ
اور روایت ہی ابو درداء سے کہ کہا سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے کہ نہین کوئی مسلمان کہ مدد کرے اور باز رکھے غیبت کو آبرو بھائی اپنے کی سے
یعنے منع کرے اُسکی غیبت سے مگر کہ ہوتا ہی حق اللہ پر یہ کہ باز رکھے اُس سے آگ دوزخ کو دن قیامت کے پھر پڑھی آنحضرت نے واسطے استشہاد کے اپنے قول پر
کلام حق تعالیٰ یہ آیت اور ہی ثابت واجب ہمپر مدد کرنی مومنون کی نقل کی یہ شرح السنہ مین ٭ **وعن** جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من
امرئ مسلم یخذل امرأ مسلما فی موضع ینتھک فیہ حرمتہ وینتقص فیہ من عرضہ الا خذلہ اللہ تعالیٰ فی موطن یحب فیہ
نصرتہ وما من امرئ مسلم ینصر مسلما فی موضع ینتقص فیہ من عرضہ وینتھک فیہ من حرمتہ الا نصرہ اللہ تعالیٰ فی موطن
یحب فیہ نصرتہ رواہ ابوداؤد ٭ اور روایت ہی جابر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین کوئی شخص مسلمان کہ مدد نکرے
مرد مسلمان کی اور منع نکرے غیبت اُسکی سے اُس جگہ کہ بیحرمتی کیجاتی اُسکی اور نقصان کیا جاتا ہی اُس جگہ مین آبرو اُسکی سے مگر کہ نہین مدد کریگا اُسکی اللہ تعالیٰ
اُس جگہ مین کہ دوست رکھتا ہی اُسمین مدد خدا کی یعنے آخرت مین اور دنیا مین اور نہین کوئی شخص مسلمان کہ مدد کرے کسی مسلمان کی اُس جگہ مین
کہ نقصان کیا جاتا ہی اُسمین آبرو اُسکی سے اور بے حرمتی کیجاتی ہی اُسکی اُسمین مگر کہ مدد کریگا اُسکی اللہ تعالیٰ اُس جگہ مین کہ دوست رکھتا ہی اُسمین
مدد اُسکی نقل کی یہ ابوداؤد نے ٭ **وعن** عقبۃ بن عامر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من رای عورۃ فسترھا کان
کمن احیا موؤدۃ رواہ احمد والترمذی وصححہ ٭ اور روایت ہی عقبہ بیٹے عامر کے سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ دیکھے
یعنے جانے عیب یا برائی یعنے کسی مسلمان مین اور ڈھانکے اُسکو ہوگا ثواب اُسکو مانند ثواب اُس شخص کے کہ زندہ کیا جیسے گاڑے ہوئے کو نقل کی یہ احمد
اور ترمذی نے اور صحیح کہا ٭ **ف** وجہ تشبیہ ڈھانکنے عیب کے ساتھ زندہ کرنے جیسے گاڑے کے یہ کہی ہی علما نے کہ جسکا عیب ظاہر ہوتا ہی تو وہ خجالت کے
مانند مردہ کے ہوتا ہی اور دوست رکھتا ہی یہ کہ کاش مین مر گیا ہوتا اور عیب ظاہر نہوتا پس جب کسی نے عیب اُسکا ڈھانکا تو دفع کی اُس سے خجالت کہ وہ
مستغرق بمنزلہ موت کے تھی پس ڈھانکنے عیب کا بمنزلہ زندہ کرنے کے ہوا جیسے کہ جیتی لڑکی کہ دفن کی گئی تھی قبر مین اور قریب مرنے کے تھی پس نکالی گئی اور زندہ رہی

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحَدَکُمْ مِرْاٰةُ اَخِیْهِ فَاِنْ رَاٰی بِهٖ اَذًی فَلْیُمِطْهُ عَنْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَضَعَّفَهٗ وَفِیْ رِوَایَةٍ لَهٗ وَلِاَبِیْ دَاوٗدَ اَلْمُؤْمِنُ مِرْاٰةُ الْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنُ اَخُو الْمُؤْمِنِ یَکُفُّ عَنْهُ ضَیْعَتَهٗ وَیَحُوْطُهٗ مِنْ وَّرَائِهٖ

اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق ایک تمہارا آئینہ ہے بھائی اپنے کا پس اگر دیکھے اسمیں برائی تو چاہیے کہ دور کرے اس سے برائی یعنے اوز نوش ... ساتھ اصلاح حال اسکے کے جسطرح کہ ہو سکے ساتھ تنبیہ و اعلام اور نصیحت کے جیسے کہ شرط ہے نقل کی یہ ترمذی نے اور ضعیف کہا اسکو یعنے روایت حدیث ساتھ اس لفظ کے ضعیف ہے اور بیچ ایک روایت ترمذی کے اور ابو داؤد کے یون ہے مسلمان آئینہ مسلمان کا ہے اور مسلمان بھائی ہے مسلمان کا باز رکھتا اور دفع کرتا ہے اس سے وہ چیز کہ تعین ضرر اور ہلاکت اسکی ہے اور نگاہ رکھتا ہے یعنے حق اسکا غائبانہ اسکے ف مسلمان آئینہ ہے مسلمان کا یعنے آگاہ کر دیتا ہے اسکو اسکی برائی پر مانند آئینہ کے کہ جو کچھ دیکھنے والے کے وجود میں ہوتا ہے اگرچہ تھوڑی چیز ہو دکھا دیتا ہے اور خفیہ آگاہ کر دیتا اور ذلیل نہو ... جیسے آئینہ آگاہ کرتا ہے کہ سوا اسکے کسی پر معلوم نہیں کرواتا اور وہ دوسرا بھی مطلع ہو جاتا ہے اپنی رائے پر سبب آگاہ کرنے مومن دوسرے کے جیسے کہ مطلع ہوتا ہے اپنے چہرے کی برائی پر سبب دیکھنے کے آئینہ میں مولانا روم قدس اللہ سرہ نے فرمایا کہ صوفیہ ہمیشہ خیرہ میں ... کہ ... بیچ حوالی بعث دوسرے کے سے اور تب متفق ہوں گے پاک ہوں گے واسطے تقویت اور تائید ان معنوں کے فرمایا المؤمن اخو المؤمن الخ اور نگاہ رکھتا ہے الخ یعنے غیبت نہیں کرتا اسکی اور اگر کوئی غیبت کرتا ہے اسکی تو منع کر دیتا ہے اور سکوت نہیں کرتا بلکہ محافظت کرتا ہے تمام حقوق کی بیچ نفس اور مال اور آبرو میں بیچ غیبت

وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَمٰی مُؤْمِنًا مِنْ مُّنَافِقٍ بَعَثَ اللّٰهُ مَلَکًا یَحْمِیْ لَحْمَهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مِنْ نَّارِ جَهَنَّمَ وَمَنْ رَمٰی مُسْلِمًا بِشَیْءٍ یُرِیْدُ بِهٖ شَیْنَهٗ حَبَسَهُ اللّٰهُ عَلٰی جِسْرِ جَهَنَّمَ حَتّٰی یَخْرُجَ مِمَّا قَالَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ

اور روایت ہے معاذ بیٹے انس کے سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ بچاوے کسی مسلمان کی آبرو کو منافق کے شر سے بھیجے گا اللہ تعالیٰ فرشتہ کو کہ بچا رکھیگا گوشت اسکے کو یعنے اسکے بدن کو دن قیامت کے آگ دوزخ کی سے اور جو شخص کہ تہمت کرے کسی مسلمان کو ساتھ کسی چیز کے یعنے عیبوں میں سے درحالیکہ چاہتا ہے ساتھ اس چیز کے عیب لگانا قید رکھیگا اسکو اللہ اوپر پل دوزخ کے یہاں تک کہ نکلے عہدہ اس چیز کے سے کہ کہا ہے نقل کی یہ ابو داؤد نے ف یعنے پاک ہو اسکے گناہ سے ساتھ راضی کرنے مدعی اسکے کے یا ساتھ شفاعت کے یا ساتھ عذاب کرنے کے بقدر گناہ کے اور منافق سے یہاں مراد غیبت کرنے والا ہے اسکو منافق اسلیے کہا کہ ظاہر کرتا ہے خیر خواہی اور دل میں ارادہ فضیحت کا اور غیبت گوئی کار منافقوں کا ہے کہ حاضر و غائب یکساں نہیں ہوتے بیچ

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَیْرُ الْاَصْحَابِ عِنْدَ اللّٰهِ خَیْرُهُمْ لِصَاحِبِهٖ وَخَیْرُ الْجِیْرَانِ عِنْدَ اللّٰهِ خَیْرُهُمْ لِجَارِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ

اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین یاروں کا یعنے اکثر انکا از روے ثواب کے نزدیک اللہ کے بہترین انکا ہے واسطے یار اپنے کے یعنے اکثر انکا از روے احسان کے اور یہ ساتھ خیر خواہی کے ہو اور بہترین ہمسایوں کا نزدیک اللہ کے بہترین انکا ہے واسطے ہمسایہ اپنے کے نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے

وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِّلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ کَیْفَ لِیْ اَنْ اَعْلَمَ اِذَا اَحْسَنْتُ وَاِذَا اَسَاْتُ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَمِعْتَ جِیْرَانَکَ یَقُوْلُوْنَ قَدْ اَحْسَنْتَ فَقَدْ اَحْسَنْتَ وَاِذَا سَمِعْتَهُمْ یَقُوْلُوْنَ قَدْ اَسَاْتَ فَقَدْ اَسَاْتَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ

اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ کہا ایک شخص نے واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یا رسول اللہ کسطرح معلوم کروں میں نیکوکاری اپنی اور بدکاری اپنی یعنے کیونکر جانوں کہ میں نیکوکار ہوں یا بدکار جسوقت کہ صادر ہوا مجھسے ایسا عمل کہ نہ معلوم ہو حسن و قبح

مدد کریگا اُسکی اللہ تعالی دنیا اور آخرت مین اور اگر مدد نکی اُسکی اور وہ قادر تھا اُسکی مدد کرنے پر مواخذہ کریگا اللہ اور بدلہ لیگا اُس سے بسبب
مدد نکرنیکے دنیا اور آخرت مین نقل کی یہ شرح السنہ مین ؛ **وَعَنْ** اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ذَبَّ
عَنْ لَحْمِ اَخِيْهِ بِالْمَغِيْبَةِ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُعْتِقَهُ مِنَ النَّارِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی اسماء بیٹی یزید کی سے کہ کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ باز رکھے کھانے گوشت بھائی اپنے کے سے یعنے غیبت کرنیوالے کو منع کرے غیبت کرنے بھائی مسلمان کے سے غائبانہ ہی
حق اللہ پر یہ کہ آزاد کریگا اسکو آگ سے نقل کی بیہقی نے شعب الایمان مین ف کھانے گوشت کی سے کنایہ ہی غیبت کرنے سے جیسے کہ قرآن مجید مین فرمایا ہی
بیچ برائی غیبت کے ایحب احدکم ان یاکل لحم اخیہ میتا یعنے آیا دوست رکھتا ہی ایک تمہارا اپنے بھائی مردہ کے گوشت کھانے کو تشبیہ دی غیبت کرنے کو ساتھ
کھانے گوشت مغتاب کے چونکہ آبرو ریزی اسکی کرتا ہی گویا کہ اسکو ہلاک کرتا ہی اور گوشت اسکا کھاتا ہی اور واسطے مبالغہ کے فرمایا گوشت بھائی مردہ کا اور اسی تقریر
پر مغیبت بمعنے غیبت کے ہو ساتھ زبر میم کے یعنے غائبانہ اور لفظ بالمغیبۃ متعلق ہی ساتھ لفظ ذب کے اور احتمال رکھتا ہی کہ بالمغیبۃ متعلق ہو بلحم اخیہ کے بتقدیر اکل
لحم اخیہ کے اور مغیبت بمعنے غیبت کے ہو ساتھ زبر میم کے یعنے باز رکھے کھانے گوشت کے سے بسبب غیبت کے اور ماحاصل دونون معنون کا یہی ہی کہ منع کیا اور
باز رکھا لوگون کا ہی آپس کی غیبت سے یعنے جو کہ باز رکھے لوگون کو غیبت کرنے سے اور آزاد کریگا الخ یعنے اول ہلہ مین پہلے داخل ہونے کے اسمین یا بعد داخل ہونے
کے پہلے پورا کرنے عذاب کے ؛ **وَعَنْ** اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَرُدُّ عَنْ
عِرْضِ اَخِيْهِ اِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يَرُدَّ عَنْهُ نَارَ جَهَنَّمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ
اور روایت ہی ابودرداء سے کہ کہا سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے کہ نہین کوئی مسلمان کہ رد کرے اور باز رکھے غیبت کو آبرو بھائی اپنے کے سے
یعنے منع کرے اسکی غیبت سے مگر کہ ہوتا ہی حق اللہ پر یہ کہ باز رکھے اس سے آگ دوزخ کو دن قیامت کے پھر پڑھی آنحضرت نے واسطے استشہاد کے اپنے قول پر
کان حقا الخ یہ آیت اور ہی ثابت واجب ہمپر مدد کرنے مومنون کی نقل کی یہ شرح السنہ مین ؛ **وَعَنْ** جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ
امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَخْذُلُ امْرَأً مُسْلِمًا فِيْ مَوْضِعٍ يُنْتَهَكُ فِيْهِ حُرْمَتُهُ وَيُنْتَقَصُ فِيْهِ مِنْ عِرْضِهِ اِلَّا خَذَلَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ مَوْطِنٍ يُحِبُّ فِيْهِ
نُصْرَتَهُ وَمَا مِنِ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَنْصُرُ مُسْلِمًا فِيْ مَوْضِعٍ يُنْتَقَصُ فِيْهِ مِنْ عِرْضِهِ وَيُنْتَهَكُ فِيْهِ مِنْ حُرْمَتِهِ اِلَّا نَصَرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ مَوْطِنٍ
يُحِبُّ فِيْهِ نُصْرَتَهُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ اور روایت ہی جابر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین کوئی شخص مسلمان کہ مدد نکرے
مرد مسلمان کی اور منع نکرے غیبت اسکی سے اس جگہ کہ بیحرمتی کی جاتی اسکی اور نقصان کیا جاتا ہی اس جگہ مین آبرو اسکی سے مگر کہ نہین مدد کریگا اسکی اللہ تعالی
اس جگہ مین کہ دوست رکھتا ہی اسمین مدد خدا کی یعنے آخرت مین اور دنیا مین اور نہین کوئی شخص مسلمان کہ مدد کرے کسی مسلمان کی اس جگہ مین
کہ نقصان کیا جاتا ہی اسمین آبرو اسکی سے اور بے حرمتی کیجاتی ہی اسکی اسمین مگر کہ مدد کریگا اسکی اللہ تعالی اس جگہ مین کہ دوست رکھتا ہی اسمین
مدد اسکی نقل کی یہ ابوداؤد نے ؛ **وَعَنْ** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَاٰى عَوْرَةً فَسَتَرَهَا كَانَ
كَمَنْ اَحْيٰى مَوْؤُدَةً رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ اور روایت ہی عقبہ بیٹے عامر کے سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ دیکھے
یعنے جانے عیب یا برائی یعنے کسی مسلمان مین اور ڈھانکے اسکو ہوگا ثواب اسکو مانند ثواب اس شخص کے کہ زندہ کیا جیتے گاڑے ہوئے کو نقل کی یہ احمد
اور ترمذی نے اور صحیح کہا ؛ ف وجہ تشبیہ ڈھانکنے عیب کے ساتھ زندہ کرنے جیتے گاڑے کے یہ کہی ہی علماء نے کہ جسکا عیب ظاہر ہوتا ہی تو وہ خجالت کے
مانند مردہ کے ہوتا ہی اور دوست رکھتا ہی یہ کہ کاش مین مردہ ہوتا اور عیب ظاہر نہوتا پس جب کسی نے عیب اسکا ڈھانکا تو دفع کی اس سے خجالت کہ وہ
بمنزلہ موت کے تھی پس گویا کہ ڈھانکنے عیب کا بمنزلہ زندہ کرنے کے ہوا جیسے کہ جیتی لڑکی کہ دفن کی گئی تھی قبر مین موت پہنچنے کے تھی پس نکالی گئی اور زندہ رہی

وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحَدَكُمْ مِرْاٰةُ اَخِيْهِ فَاِنْ رَاٰى بِهٖ اَذًى فَلْيُمِطْ عَنْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَضَعَّفَهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهٗ وَلِاَبِيْ دَاوٗدَ اَلْمُؤْمِنُ مِرْاٰةُ الْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنُ اَخُو الْمُؤْمِنِ يَكُفُّ عَنْهُ ضَيْعَتَهٗ وَيَحُوْطُهٗ مِنْ وَّرَائِهٖ اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق ایک تمہارا آئینہ ہے بھائی اپنے کا پس اگر دیکھے اسمین برائی تو چاہیے کہ دور کرے اُس سے برائی یعنے اُس کو نصیحت ساتھ اصلاح حال اسکے کے جسطرح کہ ہو سکے ساتھ تنبیہ و اعلام اور نصیحت کے جیسے کہ شرط ہے نقل کی یہ ترمذی نے اور ضعیف کہا اُسکو یعنے روایت حدیث ساتھ اس لفظ کے ضعیف ہے اور بیچ ایک روایت ترمذی کے اور ابو داود کے یون ہے مسلمان آئینہ مسلمان کا ہے اور مسلمان بھائی ہے مسلمان کا باز رکھتا ہے اور دفع کرتا ہے اُس سے وہ چیز کہ جس مین ضرر اور ہلاکت اُسکی ہے اور نگاہ رکھتا ہے یعنے حق اُسکا غائبانہ اُسکے **ف** مسلمان آئینہ دوسرے مسلمان کا ہے یعنے آگاہ کرتا ہے اسکو اُسکی برائی پر مانند آئینہ کے کہ جو کچھ دیکھنے والے کے وجود مین ہوتا ہے اگرچہ تھوڑی چیز ہو دکھا دیتا ہے اور خفیہ کہ دیتا ہے اور ذلیل نہین کرتا لوگون کے سامنے جیسے آئینہ آگاہ کرتا ہے کہ سوا اسکے کسی پر معلوم نہین کرواتا اور وہ دوسرا بھی مطلع ہو جاتا ہے اپنی رائے پر بسبب آگاہ کرنے مومن کے جیسکہ مطلع ہوتا ہے اپنے چہرے کی برائی پر بسبب دیکھنے کے آئینہ مین مولانا روم قدس اللہ سرہ نے فرمایا کہ مومن کو ہمیشہ خیر یہ مین چاہیے کہ ... بیچ احوال بد دوسرے کے سے اور جب متفق ہون گے ہلاک ہون گے واسطے تقویت و تائید ان معنون کے فرمایا المؤمن اخو المؤمن اور نگاہ رکھتا ہے پیچھے یعنے غیبت نہین کرتا اسکی اور اگر کوئی غیبت کرے تو اسکو منع کر دیتا ہے اور سکوت نہین کرتا بلکہ محافظت کرتا ہے تمام حقوق اسکے کی نفس مین اور مال مین اور آبرو مین **وَعَنْ** مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَمٰى مُؤْمِنًا مِّنْ مُّنَافِقٍ بَعَثَ اللّٰهُ مَلَكًا يَّحْمِيْ لَحْمَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنْ نَّارِ جَهَنَّمَ وَمَنْ رَمٰى مُسْلِمًا بِشَيْءٍ يُّرِيْدُ بِهٖ شَيْنَهٗ حَبَسَهُ اللّٰهُ عَلٰى جِسْرِ جَهَنَّمَ حَتّٰى يَخْرُجَ مِمَّا قَالَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے معاذ بیٹے انس کے سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ بچاوے کسی مسلمان کو یعنے اسکی آبرو کو منافق کے شر سے بھیجے گا اللہ تعالی فرشتہ کو کہ بچاوے گا گوشت اسکے کو یعنے اسکے بدن کو دن قیامت کے آگ دوزخ کی سے اور جو شخص کہ تہمت کرے کسی مسلمان کو ساتھ کسی چیز کے یعنے عیبون مین سے درحالیکہ چاہتا ہے ساتھ اس چیز کے عیب لگانا قید کریگا اسکو اللہ اوپر پل دوزخ کے یہانتک کہ نکلے عہدہ اُس چیز کے سے کہ کہا ہے نقل کی یہ ابو داود نے **ف** یعنے پاک ہو اُسکے گناہ سے ساتھ راضی کرنے مدعی اُسکے کے یا ساتھ شفاعت کے یا ساتھ عذاب کرنے کے بقدر گناہ کے اور منافق سے یہان مراد غیبت کرنے والا ہے اُسکو منافق اسلیے کہا کہ ظاہر کرتا ہے خیر خواہی اور دل مین اوسکے فضیحت ہے اور غیبت گوئی کار منافقون کا ہے کہ حاضر و غائب یکسان نہین رہتے **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ الْاَصْحَابِ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرُهُمْ لِصَاحِبِهٖ وَخَيْرُ الْجِيْرَانِ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرُهُمْ لِجَارِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین یارون کا یعنے اکثر انکا از روے ثواب کے نزدیک اللہ کے بہترین انکا ہے واسطے یار اپنے کے یعنے اکثر انکا از روے احسان کے اگرچہ ساتھ خیر خواہی کے ہو اور بہترین ہمسایون کا نزدیک اللہ کے بہترین انکا ہے واسطے ہمسایہ اپنے کے نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ لِيْ اَنْ اَعْلَمَ اِذَا اَحْسَنْتُ اَوْ اِذَا اَسَأْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَمِعْتَ جِيْرَانَكَ يَقُوْلُوْنَ قَدْ اَحْسَنْتَ فَقَدْ اَحْسَنْتَ وَاِذَا سَمِعْتَهُمْ يَقُوْلُوْنَ قَدْ اَسَأْتَ فَقَدْ اَسَأْتَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ کہا ایک شخص نے واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یا رسول اللہ کسطرح معلوم کرون مین نیکو کاری اپنی اور بدکاری اپنی یعنے کیونکر جانون کہ مین نیک کار ہون یا بدکار جسوقت کہ صادر ہوا مجھسے ایسا عمل کہ نہ معلوم ہو حسن و قبح

اسکا تو پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسوقت سنے تو اپنے ہمسایون کو کہ کہتے ہین تحقیق نیکی کی تو نے پس تحقیق نیکی کی تو نے اور جسوقت سنے تو ہمسایون کو کہ کہتے ہین تحقیق برا کیا تو نے پس تحقیق برا کیا تو نے یعنے نیکی و بدی تیری ساتھ گواہی دینے ہمسایون کے معلوم ہوگی نقل کی یہ ابن ماجہ نے **ف** سنے تو ہمسایون کو یعنے سب ہمسایون کو یعنے اسلیے کہ تہین جمع ہوتے ہین سب ضلالت پر غالبا اور اسمین اشارہ ہی اسپر کہ السنۃ الخلق اقلام الحق کذا ذکرہ الطیبی اور حضرت شیخ نے کہا کہ یہ اسوقت ہی کہ جسوقت ہون ہمسائے اسکے اہل حق و انصاف والے اور نہ بہت محبت رکھتے ہون اور نہ بہت دشمنی **وعن** عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنْزِلُوا النَّاسَ مَنَازِلَھُمْ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ روایت ہی عائشہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اتارو تم آدمیون کو بیچ مراتب انکی کے نقل کی یہ ابو داود نے **ف** یعنی بیچ مراتب معینہ انکی کے یعنے حد و مرتبہ ہر ایک کا نگاہ رکھو ایک شریف و اہل عزت اور دوسرا ہی وضیع و ذلیل دونون کو یکسان نرکھو تعظیم و تکریم مین ہر ایک کے ساتھ ایسا سلوک کرو کہ موجب ایذا و سقوط مرتبہ اسکے کا نہووے پس نہ برابری کرو درمیان خادم اور مخدوم کے بلکہ ہر ایک سے موافق مرتبہ اسکے کے پیش آؤ فرمایا ہی اللہ تعالی ورفعنا بعضھم درجات اور احیاء العلوم مین منقول ہی کہ حضرت عائشہ رض کھانا کھا رہی تہین کہ ایک فقیر اس راہ سے گذرا ایک ٹکڑہ روٹی کا اسکو بہیجا بعد ازان ایک سوار گذرا اس سے کہلا بہیجا کہ طعام حاضر ہی اگر خواہش ہو تو آئیے ایک شخص نے حاضرین مین سے تفاوت اس حال سے پوچھا فرمایا حضرت عائشہ رض نے کہ سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے انزلوا الناس منازلھم وہ مسکین اس روٹی کے ٹکڑے سے راضی ہوگیا اور اگر سوار سے بھی ایسا ہی معاملہ کرتی کہ جیسا اس سے کیا تو وہ ایذا پاتا اور حقارت اسکی لازم آتی اور یہ حدیث مبدا ہی فہم اقوال علما کا بیچ تفاضل انبیا کے اور تفضیل خلفا کی و مانند انکے کے جیسے کہ یہ حدیث منشا ہی وہم اغنیا و متکبرین کا امراء و وزراء سے جیسے کہ دیکھا جاتا ہی بیچ مجلسون انکی کے قد علم کل اناس مشربھم فہم کل فریق مذہبھم تفصیل بیکثیر اور ہدی بہ کثیرا یعنے علما کا فہم اس سے یہ ہی کہ وہ اہل علم و فضل کو فضیلت دیتے ہین انکے غیر پر اور اغنیا کا وہم یہ ہی کہ وہ اہل علم و فضل و فقرا کی حقارت کرتے ہین اور فاسق دولتمند فاجرون کی عزت و تعظیم کرتے ہین اور اس حدیث کو دلیل لاتے ہین انکو اللہ تعالی نے اس سے گمراہ کیا اور علما کو راہ یاب کیا

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ قُرَادٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ یَوْمًا فَجَعَلَ اَصْحَابُہٗ یَتَمَسَّحُوْنَ بِوَضُوْئِہٖ فَقَالَ لَھُمُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا یَحْمِلُکُمْ عَلٰی ھٰذَا قَالُوْا حُبُّ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یُّحِبَّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ اَوْ یُحِبَّہُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ فَلْیَصْدُقْ حَدِیْثَہٗ اِذَا حَدَّثَ وَلْیُؤَدِّ اَمَانَتَہٗ اِذَا اؤْتُمِنَ وَلْیُحْسِنْ جِوَارَ مَنْ جَاوَرَہٗ روایت ہی عبد الرحمن بیٹے ابی قراد کے سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا ایکدن پس شروع کیا صحابیون نے کہ ملتے تھے اپنے بدن کو پانی حضرت کے وضو کا پس فرمایا واسطے انکے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کون سے چیز باعث ہوئی تمکو اس کام پر عرض کیا کہ محبت اللہ کی اور رسول کی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کو خوش لگے یہ کہ دوست رکھے اللہ کو اور اسکے رسول کو یعنے بوجہ کمال کے یا دوست رکھے اسکو اللہ اور رسول اسکا پس چاہیے کہ سچ بولے اپنے بات مین جسوقت کہ بات کرے اور چاہیے کہ ادا کرے امانت لوگون کی کہ اسکے پاس ہی جسوقت کہ امانت سونپی جاوے اور چاہیے کہ اچھی کرے ہمسایہ گری ہمسایون کی **ف** مراد وضو کے پانی سے اکثرون کے نزدیک بقیہ وضو کے پانی کا ہی کہ باسن مین بچ رہتا ہی اور بعضون نے کہا کہ مراد وہ پانی وضو کا ہی کہ جدا ہوا اعضاے مبارک سے اور لفظ او یحبہ اللہ و رسولہ مین تنویع کے لیے ہی اور یہ مرتبہ بالاتر ہی اول سے اور حقیقت مین دونون مستلزم ایک دوسرے کی ہین کہ ہر کوئی اپنے دوستدار کو دوست رکھتا ہی اور یا لفظ او معنے بل کے ہی اور یہ ظاہر تر ہی اور احتمال ہی کہ شک راوی کے لیے ہو اور معنے حدیث کے یہ کہ دعوی محبت خدا اور رسول کا فقط ایسی ہی باتون سے کہ چندان نفس پر شاق نہین ثابت نہین ہوتا بلکہ ضرور ہی اسمین بجالانا اوامر کا اور بچنا نواہی سے خصوصا بجالانا ان امور کا سچ بولنا اور ادا کرنا امانت کا اور احسان کرنا ہمسایون سے کہ معاملات مین اور حقوق لوگون مین ان چیزون مین مبتلا ہونا اکثر ہوتا ہی

اور شاید کہ ان لوگوں میں حضرت نے کوئی ایسی چیز پائی ہو کہ موجب سستی اور تقصیر کی ہے بیچ ادائے ان حقوق کے ہو اس سبب سے خاص ان چیزوں کو ذکر کیا ۱۲ ع

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالَّذِي يَشْبَعُ وَجَارُهُ جَائِعٌ إِلَى جَنْبِهِ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا ابن عباس نے کہ سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہیں ہے مومن کامل وہ شخص کہ پیٹ بھر کر کھاوے اور ہمسایہ اسکا بھوکا ہو اسکے پہلو میں نقل کیں یہ دونوں حدیثیں بیہقی نے شعب الایمان میں ف جملہ جارہ والی جنبہ حال ہے ضمیر یشبع سے یعنی نہیں مومن کامل وہ شخص کہ پیٹ بھر کر کھاوے حال یہ کہ وہ جانتا ہو حال اضطرار ہمسایہ کا اور قلت ما فی ید اسکے کا اور بیچ ذکر کرنے پہلو کے اشارہ ہے کمال قرب ہونے ہمسایہ ... وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ فُلَانَةَ تُذْكَرُ مِنْ كَثْرَةِ صَلَاتِهَا وَصِيَامِهَا وَصَدَقَتِهَا غَيْرَ أَنَّهَا تُؤْذِي جِيرَانَهَا بِلِسَانِهَا قَالَ هِيَ فِي النَّارِ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَإِنَّ فُلَانَةَ تُذْكَرُ قِلَّةُ صِيَامِهَا وَصَدَقَتِهَا وَصَلَاتِهَا وَإِنَّهَا تَصَدَّقُ بِالْأَثْوَارِ مِنَ الْأَقِطِ وَلَا تُؤْذِي بِلِسَانِهَا جِيرَانَهَا قَالَ هِيَ فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ تحقیق فلانی عورت ذکر کی جاتی ہے یعنی لوگوں میں بطریق شہرت کے بسبب کثرت نماز اسکی کے اور روزے اسکی کے اور صدقہ دینے اسکی کے یعنی لوگ کہتے ہیں کہ وہ بہت عبادت کرتی ہے لیکن وہ ایذا دیتی ہے اپنے ہمسایوں کو ساتھ زبان اپنی کے فرمایا کہ وہ دوزخ میں ہوگی بسبب ایذا دینے ہمسایہ کے اور نماز اور روزہ اور تصدق باوجودیکہ افضل عبادات ہیں کفارہ اس گناہ اسکے کا نہیں ہوں گے کہا اس شخص نے یا رسول اللہ پس تحقیق فلانی عورت ذکر کی جاتی ہے بسبب کم رکھنے روزوں کے اور کم صدقہ دینے کے اور کم نماز پڑھنے کے اور تحقیق وہ صدقہ دیتی ہے پنیر کے ٹکڑے سے عوض کٹوروں کے اور نہیں ایذا دیتی اپنی زبان سے اپنے ہمسایوں کو فرمایا کہ وہ بہشت میں ہوگی نقل کی یہ احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں ف اسلیے کہ مدار امر دین کا اوپر اکتساب فرائض اور اجتناب معاصی کے ہے اور نہیں ہے فائدہ بیچ حاصل کرنے فضول کے یعنی عبادات نفل کی اور ضائع کرنے وصول کے جیسا کہ وہ واقع ہوئی ہے بیچ اکثر علماء اور صلحاء کے کہ علماء تو ترک کرتے ہیں ان چیزوں کو کہ واجب ہے اوپر عمل کرنا اور نہیں حاصل کرتے صلحاء اس علم کو کہ واجب ہے اوپر حاصل کرنا اسکا اور جو کہ صوفی کہ جامع ہیں درمیان علم و عمل کے وہ مقدم رکھتے ہیں رعایت پرہیز کرنے کو اوپر رہنے دوا کے وہ چلتے ہیں راہ حکماء کی کہ وہ کہتے ہیں کہ تخلیہ مقدم ہے تحلیہ پر اور اسلیے گردانا ہے انہوں نے توبہ کو اول منازل سائرین کی اور کلمہ توحید میں اشارہ ہے طرف اس معنے کے بطریق نفی و اثبات کے اور اشارہ ہے طرف اسکے کہ صفات سلبیہ مقدم ہیں اوپر صفات ثبوتیہ کے پس گویا کہ لازم آتا ہے اول سے حصول ثانی کا بخلاف عکس کے ۱۲ وَعَنْهُ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ عَلَى نَاسٍ جُلُوسٍ فَقَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِكُمْ مِنْ شَرِّكُمْ قَالَ فَسَكَتُوا فَقَالَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ رَجُلٌ بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَخْبِرْنَا بِخَيْرِنَا مِنْ شَرِّنَا فَقَالَ خَيْرُكُمْ مَنْ يُرْجَى خَيْرُهُ وَيُؤْمَنُ شَرُّهُ وَشَرُّكُمْ مَنْ لَا يُرْجَى خَيْرُهُ وَلَا يُؤْمَنُ شَرُّهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے لوگوں پر کہ بیٹھے ہوئے تھے پس فرمایا کیا نہ خبر دوں میں تمکو ساتھ نیکوں تمہارے کے اور ممتاز کروں نیکوں تمہارے کو بدترین تمہارے سے یعنی بیان کروں کہ بہتر تم میں کون ہے اور بدتر کون کہا ابو ہریرہ نے پس چپ رہے لوگ یعنی بخوف اسکے کہ متعین کر کر فرماویں کہ یہ نیک ہے اور یہ بد ساتھ مفہوم عام اور عنوان کلی کے اور یہ بات موجب فضیحت اور ذلت کے ہو پس فرمایا آنحضرت نے یہ کلام مذکور تین بار پس کہا ایک شخص نے ہاں یا رسول اللہ خبر دیجیے ہمکو اور تمیز کر دیجیے نیکترین ہمارے کو بدترین ہمارے سے پس فرمایا بہترین تمہارا وہ ہے کہ امید رکھتے ہوں لوگ بھلائی اسکے کی اور امن میں رہتے ہوں اسکی بدی سے اور بدترین تمہارا وہ ہے کہ امید نہ رکھتے ہوں لوگ اسکی بھلائی کی اور نہ امن میں رہتے ہوں اسکی بدی سے نقل کی یہ ترمذی نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے ف اور جو ایسا ہو کہ امید اسکی بھلائی کی رکھیں لوگ اور اسکی بدی سے امن میں نہوں یا اسکی بدی سے

امن میں ہوں لیکن یہ بھلائی اُس سے نہ رکھتے ہوں تو وہ بہتر ہیں کیونکہ وہ بدتر ہیں۔ **وعن** ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالیٰ قسم بینکم اخلاقکم کما قسم بینکم ارزاقکم وان اللہ تعالیٰ یعطی الدنیا من یحب ومن لا یحب ولا یعطی الدین الا من احب فمن اعطاہ اللہ الدین فقد احبہ والذی نفسی بیدہ لا یسلم عبد حتی یسلم قلبہ ولسانہ ولا یؤمن حتی یأمن جارہ بوائقہ اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے تقسیم کیے درمیان تمہارے خلق تمہارے جیسیکہ تقسیم کیے درمیان تمہارے رزق تمہارے تحقیق اللہ تعالیٰ دیتا ہے دنیا اُس شخص کو کہ دوست رکھتا ہے یعنی انبیا اور اولیا میں سے مانند سلیمان علیہ السلام اور عثمان رضی اللہ عنہ کے اور دیتا ہے اسکو کہ نہیں دوست رکھتا ہے یعنی مانند فرعونوں وغیرہ کے اور نہیں دیتا دین کو یعنی اخلاق نیک کو مگر اُس شخص کو کہ دوست رکھتا ہے پس جس شخص کو کہ دیا اللہ نے دین پس تحقیق دوست رکھا اسکو قسم ہے اُس ذات کی کہ جان میری اُسکے ہاتھ میں ہے نہیں مسلمان ہوتا یعنی کامل بندہ یہانتک مسلمان ہو دل اُسکا اور زبان اُسکی اور نہیں مومن ہوتا یعنی کامل یہانتک امن میں ہو ہمسایہ اُسکا بُرائیوں اُسکی سے **ف** اسلام دل کا پاک کرنا اُسکا ہے عقائد باطلہ سے اور اسلام زبان کا باز رکھنا اُسکا ہے لایعنی سے کذا قال الطیبی اور ظاہر یہ ہے کہ یہ عبارت تصدیق و اقرار سے ہے بلکہ کنایہ ہے تسویہ ظاہر و باطن سے اور تخصیص دل و زبان کی بسبب ہونے اُنکے کے مدار اسلام و ایمان کی ہے **وعن** ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال المؤمن مالف ولا خیر فیمن لا یألف ولا یؤلف رواھما احمد والبیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن محل ہے الفت کا اور نہیں بھلائی اُس شخص میں کہ نہیں الفت کرتا یعنی مسلمانوں سے اور نہیں الفت کیا جاتا یعنی مسلمان دوست نہیں رکھتے اسکو نقل کیا ان دونوں حدیثوں کو احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں **ف** لفظ مالف ساتھ زبر لام کے مصدر میمی ہے استعمال کیا گیا ہے بیچ معنی فاعل و مفعول کے یعنی بالف و مولف یعنی الفت کرتا ہے اور الفت کیا جاتا ہے جیسیکہ ایک روایت میں آیا ہے اور موید ہے اُسکی آخر حدیث بھی اور کہا طیبی نے احتمال ہے یہ کہ ہو مصدر بطریق مبالغہ کے جیسیکہ رجل عدل یعنی الفت کرنے والا ہے یا مالف اسم مکان ہے یعنی ہوتا ہے جگہ الفت کی اور منشا اُسکا اسلیئے کہ بسبب الفت کے حاصل ہوتا ہے اجتماع درمیان مسلمانوں کے اور بوسیلہ الفت کے واقع ہوتا ہے نصرت اور حق سبحانہ تعالیٰ نے منت رکھی ہے مومنوں پر ساتھ تالیف قلوب اُنکے کے اس آیت میں کنتم اعداء فالف بین قلوبکم اور کئی جگہ مثل اس مضمون کے ہے **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قضی لاحد من امتی حاجۃ یرید ان یسرہ بہا فقد سرنی ومن سرنی فقد سر اللہ ومن سر اللہ ادخلہ اللہ الجنۃ اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص روا کرے کوئی حاجت دینی یا دنیوی واسطے کسی کے امت میری سے یعنی امت اجابت سے ارادہ رکھتا ہو یہ کہ خوش کرے اُسکو ساتھ حاجت روائی کے پس تحقیق خوش کیا اُسنے مجکو یعنی میں خوش ہوتا ہوں بسبب خوشی امت کے اور جسنے خوش کیا مجکو پس تحقیق خوش کیا اللہ کو اور جسنے خوش کیا اللہ کو داخل کریگا اسکو اللہ بہشت میں **ف** اور جامع صغیر میں ہے کہ جسنے روائی واسطے بھائی مسلمان کے ایک حاجت ہو واسطے اُسکے ثواب مانند ثواب اُس شخص کے کہ حج کیا اور عمرہ کیا روایت کیا اسکو خطیب نے انس سے **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اغاث ملہوفا کتب اللہ لہ ثلثا وسبعین مغفرۃ واحدۃ فیہا صلاح امرہ کلہ وثنتان وسبعون لہ درجات یوم القیامۃ اور روایت ہے اُسی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص کہ فریادرسی کرے کسی مظلوم کی لکھتا ہے اللہ تعالیٰ واسطے اُسکے تہتر بخششیں ایک اُن تہتر بخششوں میں سے بخشش ہے کہ اُسمیں اصلاح سب کاموں اُسکے کی ہے یعنی دنیا اور آخرت میں اور بہتر بخششیں واسطے اُسکے موجب درجات کے ہوں گے دن قیامت کے **وعنہ** وعن عبد اللہ قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الخلق عیال اللہ فاحب الخلق الی اللہ من احسن الی عیالہ روی البیہقی الاحادیث الثلثۃ فی شعب الایمان

اور روایت ہی انہی انس سے اور عبداللہ سے کہا ان دونون نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خلق کنبا اللہ کا ہی پس بہترین خلق کا طرف اللہ کے وہ شخص
ہی کہ احسان کرے طرف کنبے اللہ کے نقل کین یہ تینون حدیثین بیہقی نے شعب الایمان مین ف عیال آدمی کی وہ ہین کہ جنکو یہ پرورش کرتا ہی اور کھلاتا ہی
اور مال خرچ کرتا ہی پس یہ بنسبت غیر اللہ تعالی کے مجازی ہی اور بنسبت اللہ تعالی کے حقیقت کہ رزاق مطلق حقیقت مین وہی ہی جیسا کہ فرمایا ہی اور
فرمایا اللہ تعالی نے وما من دابۃ فی الارض الا علی اللہ رزقہا ع وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَوَّلُ خَصْمَيْنِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ جَارَانِ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی عقبہ بیٹے عامر کے سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اول دو جھگڑنے والے
دن قیامت کے دو ہمسایہ ہون گے نقل کی یہ احمد نے ف یعنے اول دو شخص آپسمین جھگڑنے والے بعد جھگڑنے اہل ایمان کے دو ہمسایہ ہون گے کہ جھگڑینگے اس
چیز کے کہ حاصل ہوئی ہوگی ایذا یا واقع ہوئی ہوگی تقصیر آپسمین حقوق واجب الادا مین اور ایک روایت مین آیا ہی کہ اول جو محاسبہ ہوویگا بندے سے وہ
نماز کے ہوگا اور ایک روایت مین آیا ہی کہ اول وہ چیز کہ حکم کیا جاویگا آپسمین درمیان لوگون کے خون ہوگا اور ایک روایت مین آیا ہی کہ اول دو جھگڑنے والے دن
قیامت کے دو ہمسایہ ہون گے پس تطبیق ان مین یون ہی کہ علما نے کہا حقوق اللہ مین اول محاسبہ نماز کا ہی بسبب فضیلت اسکی کے تمام عبادات
پر اور حقوق العباد مین اول حکم کیا جاویگا درمقدمہ خون کے کہ وہ بہت بڑا گناہ ہی اور یہ حدیث مقید ہی ساتھ دو خصمین کے یعنے جو لوگ ایسے مین کہ
ہر ایک نے بہ نسبت دوسرے کے تقصیر کیا ہی ادائے حقوق مین ... سے گنی و لازم ہوا ہی آپسمین پس یہ دو شخص جھگڑنے والے ہین پس اول انکا فیصلہ کیا جاویگا
اور اگر بالفرض کیا جاوے کہ تقصیر ایک سے واقع ہوئی ہو تو اطلاق خصمین کا بطریق تغلیب یا مشاکلت کے ہوگا مانند قول اللہ تعالی کے وجزاء سیئۃ سیئۃ مثلہا
اولیت ہر ایک مین اضافی ہی منافات نہ لازم آئی آپسمین ع وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا شَكٰى اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسْوَةَ
قَلْبِهٖ قَالَ امْسَحْ رَاْسَ الْيَتِيْمِ وَاَطْعِمِ الْمِسْكِيْنَ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ تحقیق ایک شخص نے شکایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سختی دل
اپنے کی کہ علاج اسکا کیا ہی فرمایا پھیر تو ہاتھ یتیم کے سر پر اور کھلا مسکین کو نقل کی یہ احمد نے ف یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرنے سے موت یاد آنے کی اور نعمت
جانیگا تو حیات کو اور غفلت دور ہوگی اور دل نرم ہوگا کہ قساوت قلب کا منشا غفلت ہی اور کھلا مسکین کو تاکہ دیکھے تو اثر نعمت الہی کے اپنے پر کہ
غنی کیا تجھکو اور محتاج کیا تیرے طرف اوروں کو پس رقیق ہوگا دل تیرا اور زائل ہوگی سختی دل کی ع وَعَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى اَفْضَلِ الصَّدَقَةِ ابْنَتُكَ مَرْدُوْدَةٌ اِلَيْكَ لَيْسَ لَهَا كَاسِبٌ غَيْرُكَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی سراقہ
مالک سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا نہ آگاہ کرون مین تجھکو اوپر بہترین صدقہ کے کہ وہ صدقہ کرنا اور نیکی کرنی تیری ہی اوپر بیٹی اپنے کے درحالیکہ
پھیری گئی ہی طرف تیرے یعنے طلاق دی ہی اسکو خاوند اسکے نے اور تیرے گھر آن پڑی ہی اور نہین واسطے اس بیٹی کے کوئی کمانے والا سوائے تیرے یعنے
نہ بیٹا ہی کہ خدمت کرے اسکی اور نہ کوئی خبرگیران ہی ناچار تیرے گھر مین آن پڑی نقل کی یہ ابن ماجہ نے

بَابُ الْحُبِّ فِي اللّٰهِ وَمِنَ اللّٰهِ

باب ہی بیچ بیان محبت کرنے بیچ ذات خدا کے اور واسطے خدا کے ف حب فی اللہ یعنے بیچ ذات اللہ کے اور وجہ اسکی کے نہ بہ غرض ہوا اس مین یا خواہش نفسانی کی
اور من اللہ یعنے بسبب اللہ کے اور رضا اسکی کے یعنے جب دوست رکھے کسی بندے کو تو دوست رکھے اسکو واسطے اللہ کے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْاَرْوَاحُ جُنُوْدٌ مُجَنَّدَةٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ وَمَا تَنَاكَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اور روایت ہی عائشہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ روحین پہلے آنے کے بدنون مین
مانند لشکر کے تھین یعنے ایک جا جمع تھین بعد ازان تفرق کیا انکو اوپر بدنون کے بھیجا پس جو ارواحین کہ جان پہچان تھی ان مین سے یعنے بعلاقہ
مناسبت اور مشارکت کے صفات مین آپسمین الفت رکھتے ہین یعنے بعد ازتعلق کے بدنون مین اور جو انجان تھین ان مین سے اختلاف رکھتے ہین نقل کی

یہ بخاری نے انہیں نقل کی یہ مسلم نے ابی ہریرہ سے **ف** یعنے جن روحوں میں روز ازل کے مناسبت تھی صفات میں یہاں بھی محبت ہوتی ہی اور جن میں وہاں اختلاف تھا یہاں بھی اختلاف رہتا ہی مثلا نیکوں میں آپس میں موافقت ہوتی ہی اور فاسقوں کو فاسقوں سے اور ظہور وہان کے تعارف کا بسبب الہام خدا کے ہوتا ہی کہ لوگوں کے دلوں میں بسبب وہان کی محبت کے یہان محبت بھی ہو الدنیا ہی طیبی **وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ اِذَا اَحَبَّ عَبْدًا دَعَا جِبْرِیْلَ فَقَالَ اِنِّیْ اُحِبُّ فُلَانًا فَاَحِبَّہٗ قَالَ فَیُحِبُّہٗ جِبْرِیْلُ ثُمَّ یُنَادِیْ فِی السَّمَآءِ فَیَقُوْلُ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ فُلَانًا فَاَحِبُّوْہُ فَیُحِبُّہٗ اَھْلُ السَّمَآءِ ثُمَّ یُوْضَعُ لَہُ الْقَبُوْلُ فِی الْاَرْضِ وَاِذَا اَبْغَضَ عَبْدًا دَعَا جِبْرِیْلَ فَیَقُوْلُ اِنِّیْ اُبْغِضُ فُلَانًا فَاَبْغِضْہُ قَالَ فَیُبْغِضُہٗ جِبْرِیْلُ ثُمَّ یُنَادِیْ فِیْ اَھْلِ السَّمَآءِ اِنَّ اللّٰہَ یُبْغِضُ فُلَانًا فَاَبْغِضُوْہُ قَالَ فَیُبْغِضُوْنَہٗ ثُمَّ یُوْضَعُ لَہُ الْبَغْضَآءُ فِی الْاَرْضِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ جب دوست رکھتا ہی کسی بندے کو یعنے ارادہ کرتا ہی اظہار محبت اپنی کا واسطے کسی بندے کی اپنے بندوں میں سے تو پکارتا ہی جبرئیل کو اور فرماتا ہی کہ تحقیق میں دوست رکھتا ہوں فلانے کو پس دوست رکھ تو اسکو فرمایا حضرت نے پس دوست رکھتا ہی اسکو جبرئیل پھر پکارتا ہی جبرئیل آسمان میں یعنے بموجب حکم الہی کے پس کہتا ہی تحقیق اللہ تعالی دوست رکھتا ہی فلانے کو پس دوست رکھو تم اسکو پس دوست رکھتے ہیں اسکو اہل آسمان پھر رکھی جاتی ہی اسکے لیے قبولیت یعنے محبت زمین میں کہ زمین والے یعنے جن وانس اس سے محبت رکھتے ہیں اور جسوقت کہ بغض رکھتا ہی اللہ تعالی کسی بندے سے پکارتا ہی جبرئیل کو اور فرماتا ہی کہ تحقیق میں بغض رکھتا ہوں فلانے شخص سے تو بھی بغض رکھ اس سے فرمایا حضرت نے پس بغض رکھتے ہیں اہل آسمان اس سے پھر رکھا جاتا ہی واسطے اسکے بغض میں یعنے زمین والے بھی اس سے عداوت رکھتے ہیں نقل کی یہ مسلم نے **ف** کہا نووی نے کہ دوست رکھنا اللہ کا بندے کو ارادہ کرنا خیر کا ہی واسطے اسکے ہدایت اور انعام کا اور رحمت کا اور بغض اللہ کا ارادہ کرنا عذاب کا اور گمراہی کرنے کا اور بدبخت کرنیکا اور محبت جبرئیل اور فرشتوں کی احتمال رکھتی ہی دو وجہوں کو ایک تو یہ کہ استغفار کرتے ہیں وہ اسکی اور ثنا کرتے ہیں اسپر اور دعا کرتے ہیں اسکے لیے اور دوسرے یہ کہ محبت ظاہر معنے معروف پر ہیں کہ وہ مائل کرنا دل کا طرف اسکے اور اشتیاق ملنے اسکے کا ہی کہتا ہوں میں یہ ظاہر تر ہی اسلیے کہ جب صحیح ہو حمل کرنا لفظ کا اسکے معنے حقیقی پر تو کیوں معنے مجازی کیطرف پھیریں پھر معنے اول متفرع ہیں ثانی پر نوع **وَعَنْہُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَقُوْلُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَیْنَ الْمُتَحَابُّوْنَ بِجَلَالِیْ اَلْیَوْمَ اُظِلُّھُمْ فِیْ ظِلِّیْ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلِّیْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی اسی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلا شبہہ اللہ تعالی فرماویگا دن قیامت کے یعنے سب لوگوں کے سامنے واسطے بزرگی جتانے بعضوں بندوں کے کہ کہاں ہیں آپس میں محبت رکھنے والے بسبب بزرگی میری کے اور واسطے تعظیم میری کے یا کہاں ہیں وہ کہ تھے محبت رکھتے آپس میں واسطے رضامندی میری کے اور ملنے ثواب میرے کے آج کے دن جگہ دونگا میں انکو بیچ سایہ اپنے کے ایسا دن کہ نہیں سایہ سوائے سایہ میرے کے نقل کی یہ مسلم نے **ف** مراد سایہ خدا تعالی کے سے یا سایہ عرش کا ہی جیسے کہ بعضی حدیثوں میں صریح آیا ہی اور اضافت اللہ تعالی کی طرف واسطے تشریف و تعظیم کے ہی یا مراد سایہ حق سے حفاظت اور رحمت اسکی ہی جیسے کہ السلطان ظل اللہ آیا ہی اور یا سایہ عبارت ہی رحمت اور نعمت سے جیسے کہ کہتے ہیں عیش ظلیل یعنے زندگانی خوش نوع **وَعَنْہُ** عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ رَجُلًا زَارَ اَخًا لَّہٗ فِیْ قَرْیَۃٍ اُخْرٰی فَاَرْصَدَ اللّٰہُ لَہٗ عَلٰی مَدْرَجَتِہٖ مَلَکًا قَالَ اَیْنَ تُرِیْدُ قَالَ اُرِیْدُ اَخًا لِّیْ فِیْ ھٰذِہِ الْقَرْیَۃِ قَالَ ھَلْ لَکَ عَلَیْہِ مِنْ نِّعْمَۃٍ تَرُبُّھَا قَالَ لَا غَیْرَ اَنِّیْ اَحْبَبْتُہٗ فِی اللّٰہِ قَالَ فَاِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکَ بِاَنَّ اللّٰہَ قَدْ اَحَبَّکَ کَمَا اَحْبَبْتَہٗ فِیْہِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی اسی ابی ہریرہ سے کہ اسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ تحقیق ایک شخص نے ارادہ کیا ملاقات کرنے کا اپنے بھائی مسلمان سے کہ تھا ایک اور بستی میں پس مقرر کیا اللہ نے واسطے اسکے اسکی راہ پر ایک فرشتہ پوچھا اس فرشتہ نے اس شخص سے کہ کہاں جایا چاہتا ہی

تو کہا اُسنے ارادہ کرتا ہون مین اپنے بھائی کی ملاقات کا کہ وہ اس بستی مین ہی کہا اُس فرشتہ نے کہ آیا ہی تیرے لیے اُسپر حق نعمت کا کہ مالک ہووے تو اور تربیت کیا
کرے تو یعنے کوئی نعمت دی ہی تونے اُسکو کہ واسطے طلب کرنے بدلے اسکے کے جاتا ہی کہا اُس شخص نے کہ نہین سوائے اسکے کہ مین دوست رکھتا ہون اُسکو
واسطے طلب رضا اللہ کے کہا فرشتہ نے کہ تحقیق مین بھیجا ہوا ہون اللہ کا طرف تیرے تا خبر دون تجکو کہ تحقیق اللہ تعالی نے دوست رکھا تجکو جیسے کہ دوست
رکھا تونے اُسکو واسطے خدا کے نقل کی یہ مسلم نے ف اسمین فضیلت ہی محبت اللہ کی کہ وہ سبب ہوتی ہی محبت خدا کی اور فضیلت ہی ملاقات صالحین کی
اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ کبھی اللہ تعالی فرشتون کو بھیجتا ہی اولیاء کے پاس اور وہ کلام کرتے ہین اُنسے اور ظاہر یہ ہی کہ یہ اگلی امتون کے خصائص سے
ہی کیونکہ اب نبوت ختم ہو چکی نوع وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ تَقُوْلُ
فِیْ رَجُلٍ اَحَبَّ قَوْمًا وَلَمْ یَلْحَقْ بِھِمْ فَقَالَ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابن مسعود سے کہ کہا آیا ایک شخص پاس نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا یا رسول اللہ کیا فرماتے ہو اُس شخص کے لیے کہ دوست رکھتا ہی ایک قوم کو یعنے علما یا صلحاء سے اور نہین پہونچا انکی صحبت
مین یا انکے علم و عمل کو نہین پہونچا پس فرمایا وہ شخص ساتھ اُسکے ہی کہ دوست رکھتا ہی اُسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنے حشر کیا جاویگا
ساتھ محبوب اپنے کے اور ہوگا رفیق اُسکا اگرچہ محبت کامل کہ لائق اعتبار کے ہی وہی ہی کہ متابعت اور موافقت کیطرف کھینچے لیکن اصل نجات اور اعتقاد
صورت معیت اور اتحاد کا ہی اسمین بشارت ہی دوستدارون صلحا اور علماء اور اتقیا اور اولیا کو کہ امید ہی کہ روز قیامت کے اُنکے زمرہ مین اور نہین سکے اور اُنکے
ساتھ ہونگے انشاء اللہ تعالی کذا ذکرہ الشیخ اور ملا علی رح نے لکھا ہی کہ ظاہر حدیث کا عموم ہی کہ شامل ہی واسطے صالح اور بد بخت کے اور موید ہی اسکی حدیث
المرء علی دین خلیلہ جیسے کہ آویگی پس اسمین ترغیب ترہیب ہی اور وعدہ وعید وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَتَی السَّاعَۃُ
قَالَ وَیْلَکَ وَمَا اَعْدَدْتَ لَھَا قَالَ مَا اَعْدَدْتُ لَھَا اِلَّا اَنِّیْ اُحِبُّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ قَالَ اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ قَالَ اَنَسٌ فَمَا رَأَیْتُ الْمُسْلِمِیْنَ
فَرِحُوْا بِشَیْءٍ بَعْدَ الْاِسْلَامِ فَرَحَھُمْ بِھَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی انس سے کہ تحقیق ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ کب ہوگی قیامت فرمایا
واسے ہی تجکو کیا تیار کیا ہی تونے قیامت کے لیے اعمال صالحہ سے یعنے اُسکو کیا پوچھتا ہی کہ قیامت کب ہوگی عمل کر قیامت کبھی ہووے ظاہر آنحضرت کو یہ
سوال اسکا خوش نہ آیا اور گمان کیا از راہ تعنت یا استبعاد کے پوچھتا ہی نہ از راہ خوف و اعتقاد کے کہا اُسنے کہ نہین تیار کیا مین نے اسکے لیے کچھ مگر یہ کہ دوست
رکھتا ہون مین خدا اور رسول خدا کو فرمایا تو ساتھ اُسکے ہی کہ دوست رکھتا ہی تو کہا انس نے پس نہ دیکھا مین نے مسلمانون کو خوشی ہوئے ہون ساتھ کسی چیز
کے پیچھے اسلام کے مانند خوشی ہونے اُنکے کے ساتھ اس کلمہ کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف دوست رکھتا ہون مین اُسنے نہی ذکر کیا اور عبادت قلبی اور
بدنی اور مالی نہ ذکر کین اسلیے کہ یہ سب شاخین مین محبت کی اور لازم ہین محبت کو اور اسلیے کہ محبت اعلی مرتبہ ہی کہ باعث ہی واسطے محبت اللہ کے فرمایا اللہ تعالی نے یحبہم و
یحبونہ اور فرمایا ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ اور تو ساتھ اُسکے ہی کہ دوست رکھتا ہی یعنے ملحق ہی ساتھ اُسکے کہ غالب ہی محبت اُسکی اور محبت غیر اُسکے کے نفل
اور اہل اور مال ہی اور داخل ہوگا تو بیچ زمرہ اُسکے کے اور علامت محبت صادقہ کی یہ ہی کہ اختیار کرے امر محبوب کا اور نہی سکے اور پیرا مراد غیر اُسکے کی جیسے کہ کہا رابعہ
نے نظم تَعْصِی الْاِلٰہَ وَاَنْتَ تُظْھِرُ حُبَّہٗ ھٰذَا لَعَمْرِیْ فِی الْقِیَاسِ بَدِیْعٌ لَوْ کَانَ حُبُّکَ صَادِقًا لَاَطَعْتَہٗ اِنَّ الْمُحِبَّ لِمَنْ یُحِبُّ
مُطِیْعٌ اور مسلمان اسلیے خوش ہوئے کہ وہ پہلے یہ گمان کرتے تھے کہ نہین حاصل ہوتی محبت یعنے ہمراہی ساتھ نری محبت اور متابعۃ کے بلکہ موقوف ہی
اوپر کثرت عبادتون اور زیادتی ریاضتون کے اور بہ بدون کی فضیلت پر دلالت کرتی ہی اسپر وہ روایت کہ لایا ہی عماد الدین بن کثیر اپنی تفسیر مین کہ کہا حضرت
عائشہ نے کہ آیا ایک شخص پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ البتہ محبوب تر ہین نزدیک میرے جان میری سے اور اہل میرے سے اور فرزند
میرے سے اور مین اپنے گھر مین ہوتا ہون پس یاد کرتا ہون آپکو پس نہین صبر کرتا مین یہان تک کہ آتا ہون آپکے پاس اور دیکھتا ہون آپکو اور جب یاد کرتا ہون

یہ بخاری نے بھی نقل کی یہ مسلم نے ابی ہریرہ سے **ف** یعنے جن روحون مین روز ازل کے مناسبت تھی صفات مین یہان بھی محبت ہوتی ہی اور جن مین وہان اختلاف تھا یہان بھی اختلاف رہتا ہی مثلاً نیکون مین آپس مین موافقت ہوتی ہی اور فاسقون کو فاسقون سے اور ظہور وہان کے تعارف کا بسبب الہام خدا کے ہوتا ہی کہ لوگون کے دلون مین بسبب وہان کی محبت کے یہان محبت بھی ڈالدیتا ہی بطبعی **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ اِذَا اَحَبَّ عَبْدًا دَعَا جِبْرِيْلَ فَقَالَ اِنِّيْ اُحِبُّ فُلَانًا فَاَحِبَّهُ قَالَ فَيُحِبُّهُ جِبْرِيْلُ ثُمَّ يُنَادِيْ فِي السَّمَاءِ فَيَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَاَحِبُّوْهُ فَيُحِبُّهُ اَهْلُ السَّمَاءِ ثُمَّ يُوْضَعُ لَهُ الْقَبُوْلُ فِي الْاَرْضِ وَاِذَا اَبْغَضَ عَبْدًا دَعَا جِبْرِيْلَ فَيَقُوْلُ اِنِّيْ اُبْغِضُ فُلَانًا فَاَبْغِضْهُ قَالَ فَيُبْغِضُهُ جِبْرِيْلُ ثُمَّ يُنَادِيْ فِيْ اَهْلِ السَّمَاءِ اِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ فُلَانًا فَاَبْغِضُوْهُ قَالَ فَيُبْغِضُوْنَهُ ثُمَّ يُوْضَعُ لَهُ الْبَغْضَاءُ فِي الْاَرْضِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ جب دوست رکھتا ہی کسی بندے کو یعنے ارادہ کرتا ہی اظہار محبت اپنی کا واسطے کسی بندے کی اپنے بندون مین سے تو پکارتا ہی جبرئیل کو اور فرماتا ہی کہ تحقیق مین دوست رکھتا ہون فلانے کو پس دوست رکھ تو اسکو فرمایا حضرت نے پس دوست رکھتا ہی اسکو جبرئیل پھر پکارتا ہی جبرئیل آسمان مین یعنے بموجب حکم الٰہی کے پس کہتا ہی تحقیق اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہی فلانے کو پس دوست رکھو تم اسکو پس دوست رکھتے ہین اسکو اہل آسمان پھر رکھی جاتی ہی اسکے لیے قبولیت یعنے محبت زمین مین کہ زمین والے یعنے جن وانس اس سے محبت رکھتے ہین اور جس وقت کہ بغض رکھتا ہی اللہ تعالیٰ کسی بندے سے پکارتا ہی جبرئیل کو اور فرماتا ہی کہ تحقیق مین بغض رکھتا ہون فلانے شخص سے تو بھی بغض رکھ اس سے فرمایا حضرت نے پس بغض رکھتے ہین اہل آسمان اس سے پھر رکھا جاتا ہی واسطے اسکے بغض زمین مین یعنے زمین والے بھی اس سے عداوت رکھتے ہین نقل کی یہ مسلم نے **ف** کہا نووی نے کہ دوست رکھنا اللہ کا بندے کو ارادہ کرنا خیر کا ہی واسطے اسکے ہدایت اور انعام کا اور رحمت کا اور بغض اللہ کا ارادہ کرنا عذاب اور گمراہی کرنے کا اور محبت کرنیکا اور محبت جبرئیل و فرشتون کی احتمال رکھتی ہی دو وجہون کو ایک تو یہ کہ استغفار کرتے ہین وہ اسکی اور ثنا کرتے ہین اسپر اور دعا کرتے ہین اسکے لیے اور دوسرے یہ کہ محبت ظاہر معنے معروف پر ہین کہ وہ مائل کرنا دل کا طرف اسکے اور اشتیاق ملنے کا اسکے کہتا ہون مین یہ ظاہر تر ہی اسلیے کہ جب صحیح ہو حمل کرنا لفظ کا اسکے معنے حقیقی پر تو کیون معنے مجازی کیطرف پھیرئے بہر حال معنے اول تفریع ہین ثانی پر **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَيْنَ الْمُتَحَابُّوْنَ بِجَلَالِيْ اَلْيَوْمَ اُظِلُّهُمْ فِيْ ظِلِّيْ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلِّيْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی اسی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلا شبہہ اللہ تعالیٰ فرماویگا دن قیامت کے یعنے سب لوگون کے سامنے واسطے بزرگی جتانے بعضون بندون کے کہ کہان ہین آپس مین محبت رکھنے والے بسبب بزرگی میری کے اور واسطے تعظیم میری کے یا کہان ہین وہ کہ تھے محبت رکھتے آپس مین واسطے رضا جناب میرے کے نہ واسطے ثواب میرے کے آج کے دن جگہ دونگا مین ان کو بیچ سایہ اپنے کے ایسا دن کہ نہین سایہ سوائے سایہ میرے کے نقل کی یہ مسلم نے **ف** مراد سایہ خدائے تعالیٰ کے سے یا سایہ عرش کا ہی جیسے کہ بعضی حدیثون مین صریح آیا ہی اور اضافت اللہ تعالیٰ کی طرف واسطے تشریف و تعظیم کے ہی یا مراد سایہ حق سے حفاظت اور رحمت اسکی ہی جیسے کہ السلطان ظل اللہ آیا ہی اور یا سایہ عبارت ہی رحمت اور نعمت سے جیسے کہ کہتے ہین عیش ظلیل یعنے زندگانی خوش **وَعَنْهُ** عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ رَجُلًا زَارَ اَخًا لَهُ فِيْ قَرْيَةٍ اُخْرٰى فَاَرْصَدَ اللّٰهُ لَهُ عَلٰى مَدْرَجَتِهِ مَلَكًا قَالَ اَيْنَ تُرِيْدُ قَالَ اُرِيْدُ اَخًا لِيْ فِيْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ قَالَ هَلْ لَكَ عَلَيْهِ مِنْ نِعْمَةٍ تَرُبُّهَا قَالَ لَا غَيْرَ اَنِّيْ اَحْبَبْتُهُ فِي اللّٰهِ قَالَ فَاِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكَ بِاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَبَّكَ كَمَا اَحْبَبْتَهُ فِيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی اسی ابی ہریرہ سے کہ اسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ تحقیق ایک شخص نے ارادہ کیا ملاقات کرنے کا اپنے بھائی مسلمان سے کہ تھا ایک دوسری بستی مین پس متعین کیا اللہ نے واسطے اسکے اسکی راہ پر ایک فرشتہ پوچھا اس فرشتہ نے اس شخص سے کہ کہان جایا چاہتا ہی

تو کہا اُسنے ارادہ کرتا ہوں میں اپنے بھائی کی ملاقات کا کہ وہ اس بستی میں ہی کہا اُس فرشتہ نے کہ آیا ہی تیرے لیے اُسپر حق نعمت کا کہ مالک ہووے تو اور استیفا
کرے تو یعنے کوئی نعمت دی ہی تونے اُسکو کہ واسطے طلب کرنے بدلہ اسکے کے جاتا ہی کہا اُس شخص نے کہ نہیں سواے اسکے کہ میں دوست رکھتا ہوں اُسکو
واسطے طلب رضا اللہ کے کہا فرشتہ نے کہ تحقیق میں بھیجا ہوا ہوں اللہ کا طرف تیرے تا خبر دوں تجکو کہ تحقیق اللہ تعالی نے دوست رکھا تجکو جیسے کہ دوست
رکھا تونے اُسکو واسطے خدا کے نقل کی یہ مسلم نے ف یعنے اسمیں فضیلت ہی محبت فی اللہ کی کہ وہ سبب ہوتی ہی محبت خدا کی اور فضیلت ہی ملاقات صالحین کی
اور اسمیں دلیل ہی اسپر کہ کبھی اللہ تعالی فرشتون کو بھیجتا ہی اولیاء کے پاس اور وہ کلام کرتے ہیں اُنسے اور ظاہر یہ ہی کہ یہ اگلی امتون کے خصائص سے
ہی کیونکہ اب نبوت ختم ہو چکی ہی ع وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ تَقُوْلُ
فِيْ رَجُلٍ اَحَبَّ قَوْمًا وَلَمْ يَلْحَقْ بِهِمْ فَقَالَ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن مسعود سے کہ کہا آیا ایک شخص طرف نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا یا رسول اللہ کیا فرماتے ہو اُس شخص کے لیے کہ دوست رکھتا ہی ایک قوم کو یعنے علما یا صلحاء سے اور نہیں پہونچا انکی صحبت
میں یا انکے علم و عمل کو نہیں پہونچا پس فرمایا وہ شخص ساتھ اُسکے ہی کہ دوست رکھتا ہی اُسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنے حشر کیا جاویگا
ساتھ محبوب اپنے کے اور ہوگا رفیق اُسکا اگرچہ محبت کامل کہ لائق اعتبار کے ہی وہی ہی کہ متابعت و موافقت کیطرف کھینچے لیکن اصل انجذاب اور اعتقاد
مورث معیت اور اتحاد کا ہی اسمیں بشارت ہی دوستدارون صلحا اور علماء اور اتقیا اور اولیا کو کہ امید ہی کہ روز قیامت کے انکے زمرہ میں اُٹھیں گے اور انکے
ساتھ ہونگے انشاء اللہ تعالی کذا قال الشیخ اور ملا علی رح نے لکھا ہی کہ ظاہر حدیث کا عموم ہی کہ شامل ہی واسطے صالح اور بدبخت کے اور موید ہی اسکی حدیث
المرء علی دین خلیلہ جیسے کہ آویگی پس اسمیں ترغیب ترہیب ہی اور وعدہ وعید ع وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَتَى السَّاعَةُ
قَالَ وَيْلَكَ وَمَا اَعْدَدْتَ لَهَا قَالَ مَا اَعْدَدْتُ لَهَا اِلَّا اَنِّيْ اُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ قَالَ اِنَّكَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ قَالَ اَنَسٌ فَمَا رَاَيْتُ الْمُسْلِمِيْنَ
فَرِحُوْا بِشَيْءٍ بَعْدَ الْاِسْلَامِ فَرَحَهُمْ بِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سے کہ تحقیق ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ کب ہوگی قیامت فرمایا
وائے ہی تجکو کیا تیار کیا ہی تونے قیامت کے لیے اعمال صالحہ سے یعنے اسکو کیا پوچھتا ہی کہ قیامت کب ہوگی عمل کر قیامت کبھی ہووے ظاہر آنحضرت کو یہ
سوال اسکا خوش نہ آیا اور گمان کیا کہ از راہ تعنت یا استبعاد کے پوچھتا ہی نہ از راہ خوف و اعتقاد کے کہا اُسنے کہ نہیں تیار رکھا میں نے اُسکے لیے کچھ مگر یہ کہ دوست
رکھتا ہوں میں خدا اور رسول خدا کو فرمایا تو ساتھ اُسکے ہی کہ دوست رکھتا ہی تو کہا انس نے نہیں دیکھا میں نے مسلمانون کو خوشی ہوئے ہون ساتھ کسی چیز
کے پیچھے اسلام کے مانند خوشی ہونے انکے کے ساتھ اس کلمہ کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف دوست رکھتا ہون میں الخ اُسنے یہی ذکر کیا اور عبادتیں قلبی اور
بدنی اور مالی نہ ذکر کین اسلیے کہ یہ سب شاخیں ہیں محبت کی اور لازم ہیں محبت کو اور اسلیے کہ محبت اعلی مرتبہ ہی کہ باعث ہی واسطے محبت اللہ کے فرمایا اللہ تعالی نے یحبہم و
یحبونہ اور فرمایا ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ اور تو ساتھ اُسکے ہی کہ دوست رکھتا ہی یعنے ملحق ہی ساتھ اُسکے کہ غالب ہی محبت اُسکی اور محبت غیر اُسکے کے نہ افعال
اور اعمال ہی اور داخل ہوگا تو بیچ زمرہ اُسکے کے اور علامت محبت صادقہ کی یہ ہی کہ اختیار کرے امر محبوب کا اور نہی سے اُسکے اور یہ مراد غیر اُسکے کی جیسے کہ کہا رابعہ
نے نظم تَعْصِي الْاِلٰهَ وَاَنْتَ تُظْهِرُ حُبَّهُ ۞ هٰذَا لَعَمْرِيْ فِي الْقِيَاسِ بَدِيْعٌ ۞ لَوْ كَانَ حُبُّكَ صَادِقًا لَاَطَعْتَهُ ۞ اِنَّ الْمُحِبَّ لِمَنْ يُحِبُّ
مُطِيْعٌ اور مسلمان اسلیے خوش ہوئے کہ وہ پہلے یہ گمان کرتے تھے کہ نہیں حاصل ہوتی معیت یعنے ہمراہی ساتھ نبی کی محبت و متابعت کے بلکہ موقوف ہی
اوپر کثرت عبادتوں اور زیادتی ریاضتون کے اور مجاہدون کی چنانچہ دلالت کرتی ہی اسپر وہ روایت کہ لایا ہی عماد الدین بن کثیر اپنی تفسیر میں کہ کہا حضرت
عائشہ نے کہ آیا ایک شخص پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ البتہ محبوب تر ہیں نزدیک میرے جان میری سے اور اہل میرے سے اور فرزند
میرے سے اور میں اپنے گھر میں ہوتا ہوں پس یاد کرتا ہوں آپکو پس نہیں صبر کرتا میں یہانتک کہ آتا ہوں آپکے پاس اور دیکھتا ہوں آپکو اور جب یاد کرتا ہوں

سوتا ہون ور یوت آپ کی تو خیال کرتا ہون کہ آپ جب داخل ہونگے جنت مین اعلیٰ درجہ مین ہونگے ساتھ نبیون کے اور اگر مین داخل ہوا بہشت مین تو ڈرتا ہون
اس سے کہ نہین دیکھنے کا آپ کو پس نہ جواب دیا اسکو آنحضرت نے یہانتک کہ اتری یہ آیت وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ
وَالشُّهَدَاءِ وَالصّٰلِحِيْنَ الخ پس ظاہر ہوا ساتھ اسکے یہ کہ مرد ساتھ معیت کے یہان معیت خاص ہے اور معیت خاص یہ ہے کہ حاصل ہوگی اس سے ملاقات درمیان
محب و محبوب کے ... یہ اسلیئے کہ یہ بدیہی البطلان ہے اور آیا ہے ایک حدیث مین بیان کیفیت ملاقات کا کہ حاصل مختصر اسکا یہ ہے کہ
اعلیٰ درجہ والے ... اسفل ... پس نیچے ہونگے باغوں جنت کے اور ذکر کرینگے ان چیزون کا کہ انعام کی ہین انکے اللہ نے انپر اور
ثنا کرینگے اسپر اور اوتر ... درجات ... کرینگے انکو جو چاہینگے وہ ... مانگینگے پس وہ باغ جنت مین خوش ہونگے
اور چین کرینگے پھر ظاہر یہ ہے کہ یہ معیت ... مختلف ہوگا ساتھ اختلاف حسن معاملے کے واللہ اعلم **وَعَنْ** اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْجَلِيْسِ الصَّالِحِ وَالسُّوْءِ كَحَامِلِ الْمِسْكِ وَنَافِخِ الْكِيْرِ فَحَامِلُ الْمِسْكِ اِمَّا اَنْ يُّحْذِيَكَ وَاِمَّا اَنْ تَبْتَاعَ
مِنْهُ وَاِمَّا اَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيْحًا طَيِّبَةً وَنَافِخُ الْكِيْرِ اِمَّا اَنْ يُّحْرِقَ ثِيَابَكَ وَاِمَّا اَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيْحًا خَبِيْثَةً متفق علیہ اور روایت
ہے ابی موسیٰ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مثل ہمنشین نیک و بد کے مانند اوٹھانے والے مشک کے اور دہونکنے والے بھٹی کے
ہے پس اوٹھانے والا مشک کا یا دیگا تجھکو مشک مفت یا تو خریدیگا تو اس سے اور یا پاویگا تو اس سے خوشبو یعنی اگر مشک ہاتھ نہین لگتا خوشبو ہی پہونچتی ہے اسیطرح
اگر ہمنشین نیک سے فیض و نعمت مخصوص نہین پہونچتی ہے بس ہے کہ ایک ساعت اسکی صحبت مین خوشحال ہوتا ہے اور فارغ بیٹھتا ہے اور دہونکنے والا بھٹی کا یا جلاویگا
کپڑے تیرے یا پاویگا تو اس سے ہوا بد یعنی دہوان اسیطرح ہمنشین بد یا ضرر کرتا ہے اور ضایع کرتا ہے وقت کو اور یہی تو ہے سرمایہ استعداد کا اور اگر یہ
نہین ہوتا تو بدحالی و ناخوشی نقد وقت ہے نقل کی یہ بخاری و مسلم نے **ف** یعنی اگرچہ مضمون ضمن ترجمہ مین لکھہ گیا ہے حضرت شیخ نے لکھا ہے اور
ملا علی نے لکھا کہ مراد یہ ہے کہ لازم کر اپنے پر صحبت و مصاحبت اول کی اور نیچ تو محبت اور موافقت دوسرے کی سے اس مین رغبت دلائی ہے اوپر
صحبت و ہمنشینی صلحاء اور علماء کے کہ نفع دینی ہے وہ دنیا اور آخرت مین اور منع کیا ہے صحبت اشرار و فساق کے سے کہ ضرر کرتی ہے دین و دنیا مین

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

فصل دوسری **عَنْ** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى
وَجَبَتْ مَحَبَّتِيْ لِلْمُتَحَابِّيْنَ فِيَّ وَالْمُتَجَالِسِيْنَ فِيَّ وَالْمُتَزَاوِرِيْنَ فِيَّ وَالْمُتَبَاذِلِيْنَ فِيَّ رَوَاهُ مَالِكٌ وَفِيْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ قَالَ يَقُوْلُ
اللّٰهُ تَعَالٰى الْمُتَحَابُّوْنَ فِيْ جَلَالِيْ لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُّوْرٍ يَغْبِطُهُمُ النَّبِيُّوْنَ وَالشُّهَدَاءُ اور روایت ہے معاذ بیٹے جبل کے سے کہ کہا سنا مین نے رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے کہ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ واجب یعنی ثابت یا لازم ہوئی ہے محبت میری واسطے محبت کرنے والون کے آپس مین بسبب میرے اور واسطے
بیٹھنے والون کے بسبب میرے اور تنہا میری کے اور واسطے ملاقات کرنے والون کے میری رضا کے لیے یعنی بعض بعض سے ملتے ہین میری عبادت کے لیے اور
واسطے مال خرچنے والون کے میری رضا مین نقل کی یہ مالک نے اور بیچ روایت ترمذی کے ہے کہ فرمایا آنحضرت نے کہ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کہ محبت کرنے والے آپس مین
بسبب عظمت و جلال میری کے ہون گے انکے لیے منبر نور کے کہ رشک کرینگے انپر نبی اور شہید **ف** یہان ایک اشکال لازم آتا ہے کہ کیونکر روا ہو کہ انبیا افضل
سب لوگون سے ہین علی الاطلاق اور شہدا کہ جان و مال اپنی راہ خدا مین صرف کرتے ہین باوجود اس فضل عظیم کے کہ انکو حاصل ہے رشک لیجاوین اس جماعت
پر کہ یہ عمل ساتھ اس آسانی کے کیا اور رشک سوا مفضول کے فاضل پر نہین لیجاتا جواب اسکا علماء نے یہ دیا ہے کہ مراد رشک سے یہان اچھا جاننا اور ثنا ہے
نہ حقیقت معنی اسکے کہ طلب کرنا ہے مثل اس چیز کو کہ یہ رکھتے ہین یعنی انبیا اور شہدا انپر ثنا کہتے ہین اور انکے مقام کو اچھا جانتے ہین جواب دوسرا یہ ہے کہ کلام مبنی
ہے اوپر فرض و تقدیر کے یعنی اگر انبیا اور شہدا کو کسی پر غبطہ ہوتا تو ان پر ہوتا اور مشہور جواب یہ ہے کہ ہو سکتا ہے کہ مفضول مین ایک صفت ہو کہ فاضل مین

میں نہو باوجود فضائل و کمالات کے کہ انکے مقابلہ میں صفت مفضول کی ہو جیسے کہ ایک کے پاس ہزار غلام خوبصورت ساتھ کتنی ایک صفتوں اور ہنروں کے ہوں اور ایک اور کے پاس ایک غلام بھی ہو کہ وہ بھی نیک ہو وہ ہزار غلام والا چاہیئے کہ وہ بھی حریا ہاتھ لگ جاوے واللہ اعلم **وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰہِ لَاُنَاسًا مَا ھُمْ بِاَنْبِیَاءَ وَلَا شُھَدَاءَ یَغْبِطُھُمُ الْاَنْبِیَاءُ وَالشُّھَدَاءُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ بِمَکَانِھِمْ مِنَ اللّٰہِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ تُخْبِرُنَا مَنْ ھُمْ قَالَ ھُمْ قَوْمٌ تَحَابُّوْا بِرُوْحِ اللّٰہِ عَلٰی غَیْرِ اَرْحَامٍ بَیْنَھُمْ وَلَا اَمْوَالٍ یَتَعَاطَوْنَھَا فَوَاللّٰہِ اِنَّ وُجُوْھَھُمْ لَنُوْرٌ وَاِنَّھُمْ لَعَلٰی نُوْرٍ لَا یَخَافُوْنَ اِذَا خَافَ النَّاسُ وَلَا یَحْزَنُوْنَ اِذَا حَزِنَ النَّاسُ وَقَرَأَ ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ اَلَا اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ عَنْ اَبِیْ مَالِکٍ بِلَفْظِ الْمَصَابِیْحِ مَعَ زَوَائِدَ وَکَذَا فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ** اور روایت ہے عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بندگان خدا سے البتہ آدمی ہیں یعنے جماعت عظیمہ ہے اولیا سے کہ نہیں وے نبی اور نہ شہید لیکن رشک لیجاوینگے ان پر انبیا اور شہداء دن قیامت کے بسبب مرتبہ انکے کے نزدیک خدا کے رکھینگے عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ خبر دو ہمکو کہ کون ہیں وے فرمایا وہ قوم ہیں کہ محبت رکھتے ہیں آپس میں بسبب روح خدا کے کہ قرآن ہے حال آنکہ محبت انکی وہ ہوگی بغیر ناتے کے درمیان انکے ہو اور بغیر اموال کے کہ داد و ستد کرتے ہیں انکو آپس میں پس قسم اللہ کی کہ تحقیق منہ انکے البتہ نورانی ہونگے یا وہ نفس نورانی ہونگے یعنے مبالغہ فرمایا مانند رجل عدل کے اور تحقیق وہ نزدیک منبروں پر ہونگے یا متمکن ہونگے نور پر مقصود بیان کرنا رفعت شان و مرتبہ انکے کا ہے نہ ڈرینگے جسوقت کہ ڈرینگے لوگ اور نہ غمگین ہونگے جبکہ غمگین ہونگے لوگ اور پڑھی حضرت نے یہ آیت واسطے تقویت اور ثابت کرنے ولایت خدائی انکے لیئے اور واسطے نفی خوف و حزن کے انسے یہ آیت خبردار ہو تحقیق دوست خدا کے نہیں ڈر اونپر اور نہ وے غمگین ہونگے نقل کی یہ ابوداؤد نے اور نقل کی یہ بغوی نے شرح السنہ میں ابی مالک سے ساتھ لفظ کے کہ مصابیح میں مذکور ہے ساتھ اور زیادتیوں کے یعنے جیسے کہ مصابیح میں ہے اسیطرح روایت کی ہے بیہقی نے یعنے ساتھ زیادتیوں کے شعب الایمان میں ف رشک لیجاوینگے انبیا یعنے وہ انبیا کہ فوت ہوئی ہونگی ان سے موافقت اپنی امی کی والا محبت اور ہمنشینی آپس کی للہ درمیان ہر نبی و امت کے حاصل ہے بلا شبہ اور اسیطرح شہداء سے وہ شہداء مراد ہیں کہ فوت ہوئی ہو انسے ہمنشینی و مانند اسکے کے اور لفظ روح ساتھ پیش کے اصل میں معنے اس چیز کے ہے کہ زندہ ہو ساتھ اسکے بدن اور مراد اس سے یہاں قرآن ہے جیسا کہ قرآن مجید میں فرمایا وَکَذٰلِکَ اَوْحَیْنَا اِلَیْکَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا اور جیسا کہ حیات بدنوں کی ساتھ روح کے ہے حیات دلون کے ساتھ قرآن کے ہے اور دوست رکھنا بسبب قرآن کے یا تو باین اعتبار ہے کہ جہت جامع اور باعث محبت انکی کا قرآن ہے یعنے دین و اسلام ہے اور غرض یا باین اعتبار کہ قرآن باعث و حکم کرنیوالا ہے ساتھ محبت مومنین کے آپس میں اور بعضے مراد روح اللہ سے محبت کہتے ہیں اسلیئے کہ محبت بھی سبب حیات و نشاط اور تازگی دلوں کی ہے جیسے کہ محبوب کو کہتے ہیں جان تن اور بعضے نسخوں میں لفظ روح ساتھ زبر رے کے ہے بمعنے رحمت و رزق کے کذا فی الصحاح اور مآل سب معنوں کا ایک ہی ہے یعنے دوست رکھنا واسطے اللہ کے اور لفظ مصابیح کی

اسطرح ہیں عن ابی مالک الاشعری انہ قال کنت عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذ قال ان للہ عز وجل عبادا لیسوا بانبیاء ولا شہداء یغبطہم النبیون والشہداء بقربہم ومقعدہم من اللہ یوم القیمۃ فقال اعرابی حدثنا من ہم فقال ہم عباد اللہ من بلدان شتی وقبائل شتی لم تکن بینہم ارحام یتواصلون لا دنیا یتباذلون بہا یتحابون بروح اللہ یجعل وجوہہم نورا ویجعل لہم منابر من نور قدام عرش الرحمن **وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا اَبَا ذَرٍّ اَیُّ عُرَی الْاِیْمَانِ اَوْثَقُ قَالَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ الْمُوَالَاۃُ فِی اللّٰہِ وَالْحُبُّ فِی اللّٰہِ وَالْبُغْضُ فِی اللّٰہِ رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ** اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے ابی ذر کے اے ابی ذر کونسی رسی ایمان کی یعنے شعبہ ایمان کا مضبوط تر ہے کہا ابوذر نے اللہ اور رسول اسکا دانا تر ہے فرمایا دوستی کرنی آپس میں بسبب اللہ کے اور دوست رکھنا کسیکو بسبب خدا کے یعنے اگرچہ ایک طرف سے ہو مانند دوست رکھنے ہمارے کے بعض ان اولیاء اللہ کو کہ نہیں دیکھا ہے ہمنے انکو اور بغض رکھنا اللہ کی راہ میں نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں

وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا عَادَ الْمُسْلِمُ اَخَاہُ اَوْ زَارَہٗ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی طِبْتَ وَطَابَ مَمْشَاکَ
وَتَبَوَّاْتَ مِنَ الْجَنَّۃِ مَنْزِلًا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت
کہ عیادت کرتا ہی مسلمان بھائی اپنے کی یا ملاقات کرتا ہی اور اُسکے دیکھنے کو جاتا ہی فرماتا ہی اللہ تعالی یعنے بلا واسطے یا زبانی ملائکہ کے کہ خوش ہوئی زندگانی
تیری یعنے دنیا اور آخرت میں اور خوش ہوا ہی چلنا تیرا کہ یہاں آیا تو اور ہر قدم پر ثواب کمایا تو نے اور پکڑی تو نے بہشت سے ایک جگہ بڑی اور مرتبہ عالیہ نقل
کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہی ف خوش زندگانی دنیا میں ہی ساتھ قناعت کے اور رضا کے اور برکت رزق کے اور وسعت دل کے اور حسن خلق
کے اور توفیق علم و عمل کے اور یہ تینوں لفظ یعنے طبت اور طاب اور تبوّات اخبار ہیں اور احتمال دعا کا بھی رکھتے ہیں یعنے خوش ہو زندگانی تیری اور خوش ہو وہ
چلنا تیرا اور پکڑے تو بہشت سے منزل وَعَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِیْکَرِبَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَحَبَّ الرَّجُلُ اَخَاہُ فَلْیُخْبِرْہُ
اَنَّہٗ یُحِبُّہٗ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی مقدام بیٹے معدیکرب کے سے اُس نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جسوقت کہ دوست رکھے
شخص اپنے بھائی مسلمان کو پس چاہیے کہ خبر کر دے وہ شخص اُس مسلمان کو کہ وہ دوست رکھتا ہی اُسکو نقل کی یہ ترمذی نے ف اسلیے کہ جب وہ سنیگا
تو وہ بھی اسکو دوست رکھیگا اور حقوق محبت کے ادا کریگا اور دعا گو اور خیر خواہ اُسکا رہیگا ۱۲ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ بِالنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
وَعِنْدَہٗ نَاسٌ فَقَالَ رَجُلٌ مِمَّنْ عِنْدَہٗ اِنِّیْ لَاُحِبُّ ھٰذَا لِلّٰہِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَعْلَمْتَہٗ قَالَ لَا قَالَ قُمْ اِلَیْہِ
فَاَعْلِمْہُ فَقَامَ اِلَیْہِ فَاَعْلَمَہٗ فَقَالَ اَحَبَّکَ الَّذِیْ اَحْبَبْتَنِیْ لَہٗ قَالَ ثُمَّ رَجَعَ فَسَاَلَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَہٗ بِمَا قَالَ فَقَالَ النَّبِیُّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلَکَ مَا احْتَسَبْتَ رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَفِیْ رِوَایَۃِ التِّرْمِذِیِّ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ
وَلَہٗ مَا اکْتَسَبَ اور روایت ہی انس سے کہ کہا کہ گذرا ایک شخص پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر اس حال میں کہ نزدیک حضرت کے تھے کتنے ایک شخص پس کہا ایک
شخص نے ان لوگوں میں سے جو حضرت کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تحقیق میں البتہ دوست رکھتا ہوں اس شخص کو کہ گذرا واسطے خدا کے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے [illegible] دوست رکھتا ہی تو اسکو [illegible] جا طرف اسکے اور خبردار کر تو اسکو پس اٹھا وہ اور گیا طرف اسکے
اور خبردار کیا اسکو [illegible] دوست رکھا تو نے مجھکو واسطے اسکے یعنے اللہ تعالی
کہا انس نے پھر پھر آیا وہ [illegible] اس شخص نے پیغمبر سے جواب بیچ پس خبر دی اُسنے حضرت کو ساتھ اُس چیز کے کہ
کہی تھی اُسنے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ساتھ اُس شخص کے ہوگا [illegible] دوست رکھتا ہی تو اُسکو اور تیرے لیے ہی جزا اور اجر اُس چیز کا کہ نیت لی تو نے واسطے
خدا کے یعنے بیچ محبت رکھنے اُسکے کے بلکہ ہر عمل میں [illegible] کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں اور بیچ روایت ترمذی کے یہ لفظ آیا ہی کہ مرد ساتھ اُس شخص کے
ہوگا کہ دوست رکھتا ہی اُسکو اور اسکے لیے ہی اجر اُس چیز کا کسب کیا بہ نیت ثواب کے ف معنے احتساب کے ہیں امید ثواب کے رکھنے
خدائے تعالی سے اور حسبہ ساتھ زیر ح اور جزم سین کے اسم ہی اُس سے اور اصل اس لفظ کی حساب سے ہی بمعنے گننی کے گویا کہ اُس فعل کو بسبب نیت تو
کے حساب میں لاتا ہی ۱۲ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ اَنَّہٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا تُصَاحِبْ اِلَّا مُؤْمِنًا وَلَا یَاْکُلْ طَعَامَکَ اِلَّا تَقِیٌّ
رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہی ابی سعید سے اسنے سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے یاری مت کر اور صحبت نہ کر
مگر مسلمان سے یعنے نہ کافر سے یا یہ مراد ہی کہ یاری نکر مگر مسلمان صالح سے نہ فاسق سے اور موید اس معنے کا ہی قرینہ اسکا کہ فرمایا اور نہ کھاوے کھانا تیرا مگر پرہیزگار
نقل کی یہ ترمذی نے اور ابو داؤد نے اور دارمی نے ف یعنے چاہیے کہ طعام تیرا وجہ حلال سے ہو تاکہ قابل کھانے متقیوں کے ہو اور چاہیے کہ متقیوں کو کھلاوے تاکہ
اُنکو اُس سے قوت عبادت کی ہو نہ غیر اُنکی کے تاکہ اُنکو قوت گناہ کی نہو اس سے منع فرمایا حضرت نے مصاحبت اور مواکلت یعنے ہم نوالہ ہونے کفار و فجار

کے سبب تا سبب الفت و محبت کا ہو اور آنکی مصاحبت سے بری صفتیں سرایت نہ کریں اور لکھا ہی علماء نے کہ یہ شرط طعام دعوت میں ہی نہ طعام حاجت
میں اسلیے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہی ویطعمون الطعام علی حبہ مسکینا ویتیما واسیرا اور اسیر وہاں کافر تھے پس واسطے دفع حاجت کے یعنی بھوک کے کافر کو دینا جائز ہی ۔ وعن
ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المرء علی دین خلیلہ فلینظر احدکم من یخالل رواہ احمد والترمذی وابو داود
والبیہقی فی شعب الایمان وقال الترمذی ھذا حدیث حسن غریب وقال النووی اسنادہ صحیح اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آدمی ہوتا ہی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہی یعنی جو کوئی دوست رکھتا ہی کسیکو البتہ اسکے مذہب سیرت پر ہوتا ہی غالبا پس چاہیے کہ
دیکھے ایک تمھارا کہ کس سے دوستی کرتا ہی نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابو داود اور بیہقی نے شعب الایمان میں اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن غریب ہی اور کہا نووی
نے کہ اسناد اسکے صحیح ہی ف چاہیے کہ دیکھے الخ فرمایا اللہ تعالیٰ نے یا ایھا الذین آمنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین کہا امام غزالی نے کہ ہمنشینی و مخالطت حریص کی
باعث ہوتی ہی حرص کی اور ہمنشینی و مخالطت زاہد کی بے رغبت کرتی ہی دنیا سے اسلیے کہ طبیعتیں مجبول ہیں اوپر تشبہ اور اقتدا کے اور بعد حدیث کے جو مولف نے [illegible]
لا انقصود اس سے مبالغہ ہی [illegible] تو تم کیا ہو [illegible] یہ حدیث موضوع ہی ۔ وعن یزید بن نعامۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اذا آخی الرجل الرجل فلیسئلہ عن اسمہ واسم ابیہ وممن ھو فانہ اوصل للمودۃ رواہ الترمذی اور روایت ہی یزید بن نعامہ سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ بھائی چارہ کرے کوئی شخص کسی شخص سے پس چاہیے کہ پوچھے اس سے نام اسکا اور نام باپ اسکے کا اور پوچھے
کس قبیلہ سے ہی اسلیے کہ یہ پوچھنا بہت پیوند دینے والا ہی واسطے دوستی کے نقل کی یہ ترمذی نے

الفصل الثالث فصل تیسری

عن ابی ذر قال خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال اتدرون ای الاعمال احب الی اللہ تعالیٰ قال قائل الصلوۃ والزکوۃ
وقال قائل الجہاد قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان احب الاعمال الی اللہ تعالیٰ الحب فی اللہ والبغض فی اللہ رواہ احمد وروی
ابو داود الفصل الاخیر اور روایت ہی ابی ذر سے کہا نکلے ہمپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کیا جانتے ہو تم کہ کونسا عمل بہت
پیارا ہی طرف اللہ کے کہا ایک کہنے والے نے نماز یا زکوۃ اور کہا ایک کہنے والے نے [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بہت پیارا عمل طرف اللہ تعالیٰ کے دوستی
ہی ہمراہ خدا کے اور بغض ہمراہ خدا کے نقل کی یہ احمد نے اور نقل کی ابو داود نے فصل اخیر یعنی جملہ اخیرہ ان احب الاعمال الخ اور سوال و جواب کہ اول مذکور ہوا
روایت نہیں لیا ف لفظ والزکوۃ میں [illegible] قال قائل [illegible]
[illegible] فی اللہ اور بغض فی اللہ محبوب تر نماز اور زکوۃ [illegible] جواب سکا یہ ہی کہ جو کوئی محبت اللہ رکھتا ہی
محبت رکھیگا انبیاء اور اولیاء اور صلحاء سے [illegible] اور جو کوئی دشمنی رکھیگا واسطے خدا کے دشمنی رکھیگا دشمنوں خدا سے [illegible] اور سعی
کریگا [illegible] داخل میں [illegible] فرمایا [illegible]
اعمال طاعات حب للہ اور بغض للہ [illegible] کہ اعمال قلبی میں حب فی اللہ اور بغض فی اللہ افضل ہیں اور اعمال بدنی میں نماز اور زکوۃ اور روزہ
اور حج [illegible] منہیہ کے حب للہ اور بغض فی اللہ افضل عبادات
اور اکمل طاعات میں ہیں لازم [illegible] تم ان دونوں کو اور یہ مراد نہیں ہی کہ [illegible] افضل ہیں نماز اور روزہ اور زکوۃ سے ثواب میں [illegible] روایت
کہ طبرانی نے نقل کی ہی ابن عباس سے احب الاعمال الی اللہ بعد الفرائض [illegible] وعن ابی امامۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ما احب عبد عبدا للہ الا اکرم ربہ عز وجل رواہ احمد اور روایت ہی ابی امامہ سے کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں دوست رکھا کسی بندہ نے کسی بندہ کو اللہ کے لیے مگر کہ تعظیم کی [illegible] نقل کی یہ احمد نے وعن اسماء بنت یزید انہا

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَلَا اُنَبِّئُکُمْ بِخِیَارِکُمْ قَالُوْا بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ خِیَارُکُمُ الَّذِیْنَ اِذَا رُؤُوْا ذُکِرَ اللّٰہُ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے اسماء بنت یزید کی سے کہ تحقیق اُسنے سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے کیا نہ خبر دوں مین تمکو کہ بہترین تمہارے کون ہین فرمایا بہترین تمہارے وہ لوگ ہین کہ جب دیکھے جاوین یاد کیا جاوے اللہ نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف باب حفظ اللسان کی تیسری فصل مین یہ حدیث مع ترجمہ اور شرح کے گذر چکی ہے وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ عَبْدَیْنِ تَحَابَّا فِی اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ وَاحِدٌ فِی الْمَشْرِقِ وَاٰخَرُ فِی الْمَغْرِبِ لَجَمَعَ اللّٰہُ بَیْنَہُمَا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یَقُوْلُ ہٰذَا الَّذِیْ کُنْتَ تُحِبُّہٗ فِیَّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر تحقیق دو بندے محبت رکھین آپس مین واسطے خدا کے ایک مشرق مین ہو اور دوسرا مغرب مین یعنے مثلا البتہ جمع کریگا اللہ تعالیٰ درمیان اُن دونون کے دن قیامت کے یعنے واسطے شفاعت آپس کے یا جنت مین بطریق مصاحبت کے فرماویگا یعنے زبانی فرشتے کے یا بلا واسطہ ہر ایک کو اُن دونون مین سے یہ بندہ وہ ہے کہ تھا تو محبت کرتا اُس سے بسبب میرے وَعَنْ اَبِیْ رَزِیْنٍ اَنَّہٗ قَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا اَدُلُّکَ عَلٰی مِلَاکِ ہٰذَا الْاَمْرِ الَّذِیْ تُصِیْبُ بِہٖ خَیْرَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ عَلَیْکَ بِمَجَالِسِ اَہْلِ الذِّکْرِ وَاِذَا خَلَوْتَ فَحَرِّکْ لِسَانَکَ مَا اسْتَطَعْتَ بِذِکْرِ اللّٰہِ وَاَحِبَّ فِی اللّٰہِ وَاَبْغِضْ فِی اللّٰہِ یَا اَبَا رَزِیْنٍ ہَلْ شَعَرْتَ اَنَّ الرَّجُلَ اِذَا خَرَجَ مِنْ بَیْتِہٖ زَائِرًا اَخَاہُ شَیَّعَہٗ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَکٍ کُلُّہُمْ یُصَلُّوْنَ عَلَیْہِ وَیَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اِنَّہٗ وَصَلَ فِیْکَ فَصِلْہُ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تُعْمِلَ جَسَدَکَ فِیْ ذٰلِکَ فَافْعَلْ اور روایت ہے ابی رزین سے کہ تحقیق شان یہ ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو رزین کو کیا نہ آگاہ کرون مین تجکو اوپر جڑ اس امر کے یعنے دین کے کہ پہنچے تو بسبب اُسکے بھلائی دنیا اور آخرت کے لوکہ وہ یہ چیزین ہین لازم کر اپنے پر بیٹھنا ہر ذکر کی مجلسوں مین یعنے ذکر کے لیے اور جب تنہا بیٹھے تو پس ہلا زبان اپنی جہانتک کہ ہوسکے ساتھ ذکر اللہ کے یعنے لوگون مین ہو یا تنہا ذکر کیا کر اور دوست رکھہ واسطے اللہ کے یعنے جسکو دوست رکھے تو اور دشمن رکھہ واسطے اللہ کے یعنے جسکو دشمن رکھے تو اے ابو رزین کیا جانا تو نے کہ تحقیق آدمی جس وقت نکلتا ہے اپنے گھر سے بقصد ملاقات اپنے بھائی مسلمان کے تو پیچھے پیچھے اُسکے ہوتے ہین ستر ہزار فرشتے سب دعا و استغفار کرتے ہین اُسکے لیے اور کہتے ہین اے پروردگار ہمارے تحقیق اس شخص نے ملاقات کی واسطے تیرے پس ملا اُسکو ساتھ رحمت اور مغفرت اپنی کے پس اگر طاقت رکھے تو یہ کہ کام مین لاوے تو اپنے بدن کو اسمین یعنے جو کہ ذکر کیا گیا پس کر وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ کُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِی الْجَنَّۃِ لَعَمَدًا مِنْ یَاقُوْتٍ عَلَیْہَا غُرَفٌ مِنْ زَبَرْجَدٍ لَہَا اَبْوَابٌ مُفَتَّحَۃٌ تُضِیْءُ کَمَا یُضِیْءُ الْکَوْکَبُ الدُّرِّیُّ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَنْ یَسْکُنُہَا قَالَ الْمُتَحَابُّوْنَ فِی اللّٰہِ وَالْمُتَجَالِسُوْنَ فِی اللّٰہِ وَالْمُتَلَاقُوْنَ فِی اللّٰہِ رَوَی الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ الْاَحَادِیْثَ الثَّلٰثَۃَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا تھا مین ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بہشت مین البتہ ستون ہین یاقوت کی اُنپر بالاخانے ہین زمرد کے اُنکے دروازے ہین کھلے ہوئے روشن اور چمکتے ہین وہ بالاخانے اور دروازے اُنکے جیسکہ روشن و چمکتے ہین ستارے روشن پس کہا صحابہ نے یا رسول اللہ کے کون رہینگے اُنمین فرمایا وہ لوگ کہ محبت رکھتے ہین آپس مین واسطے اللہ کے اور ہمنشینی کرتے ہین واسطے اللہ کے اور ملاقات کرتے ہین آپس مین واسطے اللہ کے نقل کین بیہقی نے شعب الایمان ہین یہ تینون حدیثین

بَابُ مَا یُنْہٰی عَنْہُ مِنَ التَّہَاجُرِ وَالتَّقَاطُعِ وَاتِّبَاعِ الْعَوْرَاتِ

باب ہے اُس چیز کا کہ منع کیا گیا ہے اُس سے چھوڑنے ملاقات کی سے اور کاٹنے دوستی کی سے اور ڈھونڈھنے عیبون کے سے ف تہاجر کے معنے ہین کاٹنا اور یہی معنے ہین تقاطع کے پس تقاطع بیان و تفسیر ہے تہاجر کی اور مراد اُنسے ترک ملاقات اور سلام بھائی مسلمان کا اور کاٹنا پیوند صحبت کا اور اخوت اسلام کا زیادہ تین دن سے اور یہ مطلق ممنوع اور نہی کیا گیا تھا اسلیے کہا ما نہی عنہ من التہاجر والتقاطع اور

عورات جمع عورت کی ہے اور عورت وہ ہے کہ شرم رکھے اور مکروہ جانے آدمی اسکے ظاہر ہونے کو اور دوست رکھے کہ پوشیدہ رہے یعنے عیب و نقصان کو آدمی کے بیچ میں اور اتباع عورت عیب جوئی کرنی ہے ۔

الفصل الاول

فصل پہلی عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَحِلُّ لِلرَّجُلِ اَنْ یَّھْجُرَ اَخَاہُ فَوْقَ ثَلٰثِ لَیَالٍ یَلْتَقِیَانِ فَیُعْرِضُ ھٰذَا وَیُعْرِضُ ھٰذَا وَخَیْرُھُمَا الَّذِیْ یَبْدَأُ بِالسَّلَامِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے ابی ایوب انصاری سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں حلال واسطے کسی شخص کے یہ کہ ترک ملاقات کرے اپنے بھائی مسلمان سے زیادہ تین دن سے کہ ملیں دونوں پس منہ پھیر لیوے یہ ایک طرف اور منہ پھیر لیوے وہ دوسری طرف یعنے ایک دوسرے کو نہ دیکھے اور بہتر ان دونوں کا وہ ہے کہ ابتدا کرے ساتھ سلام کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف زیادہ تین دن سے اس قید سے سمجھا جاتا ہے کہ تین روز تک ترک ملاقات حرام نہیں اسلیے کہ آدمی کی طبیعت میں غضب اور بدخلقی اور رحمت و مانند انکے کے بھیجے رہے ہیں پس اسقدر معاف ہے [illegible] غالب یہی ہے کہ تین روز کے عرصہ میں خفگی جاتی رہے یا کمتر ہو جاوے اور بعد اسکے کیفیت ترک ملاقات کی بیان کی ساتھ قول یلتقیان الخ کے اور مراد یہ ہے [illegible] ترک ملاقات بسبب تقصیر اسکے حقوق کے ہو تو منع ہے مثلاً اسنے اسکی غیبت کی اور اسکی خیرخواہی نکی اس سے اسکی رنج ہوا اور ترک ملاقات کی تو یہ بجا ہے اور اگر تقصیر امور دین میں کرتا ہے جیسے اہل ہوا و بدعت تو اس سے ترک ملاقات کرنا ہمیشہ کو واجب ہے جبتک نہ ظاہر ہو توبہ اور رجوع اسکی طرف حق کے اور سیوطی نے موطا کے حاشیہ میں ابن عبدالبر سے نقل کیا ہے کہ کہا اجماع کیا ہے علماء نے اسپر کہ جو کوئی ڈرے ایسا ہو کسی سے سلام کرنے سے اور ملنے سے اپنے دین کے فساد پر یا مضرت دنیا پر اور صلاح وقت پر تو جائز ہے اسکو کنارہ کشی اور دوری ڈھونڈھنے اس سے یا حسن وجوہ یعنے بغیر واقع ہونے کے بیچ غیبت اور عیب گوئی اور کینہ اور عداوت کے اتھے اور احیاء العلوم میں ایک جماعت صحابہ وغیرہم سے نقل کیا ہے کہ بعضوں نے آپس میں سے ترک ملاقات کی تھی مرتے دم تک اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان تین بھائیوں پر کہ غزوہ تبوک میں نہ گئے تھے پچاس روز تک صحابہ کو اور ان کی بیبیوں اور بیبیوں کو حکم کر دیا تھا کہ انسے ملاقات و کلام نکریں بسبب خوف راہ پانے نفاق کے ان میں اور آنحضرت ایک مہینے تک اپنی بیبیوں سے خفا رہے تھی اور حضرت عائشہ نے ابن زبیر سے ایک مدت تک ترک ملاقات کی تھی غرض کہ امور دین میں ثابت ہوئی ہے خفگی پہلے چاہیے کہ نیت صادق رکھے اسمیں غرض نفسانی نہو اور ابتدا کرے یعنے پہلے کہے سلام علیک اور رفع کدورت کرے اسمیں اشارہ ہے اسپر کہ گناہ ترک ملاقات کا جاتا رہتا ہے سلام سے اور اس مقدار کفایت کرتا ہے اس سے کم بچا ہے ماحق مسلمانی ہاتھ سے بچاوے وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِیَّاکُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَکْذَبُ الْحَدِیْثِ وَلَا تَحَسَّسُوْا وَلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا تَنَاجَشُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَکُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰہِ اِخْوَانًا وَفِیْ رِوَایَۃٍ وَلَا تَنَافَسُوْا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بچو تم گمان بد سے اسلیے کہ گمان بد دروغ ترین باتوں کا ہے [illegible] اور اظہار کرو [illegible] اور حسد نکرو آپس میں اور نہ بغض رکھو آپسمیں اور [illegible] اللہ کے بھائی اور ایک روایت میں ہے اور نہ حرص کرو یہ بخاری اور مسلم نے ف دروغ ترین باتوں کا ہے کہ جب کسی پر کچھ گمان کیا تو حکم کرتا ہے اسپر کہ ایسا ہے اور چونکہ وہ واقع میں ایسا ہوتا نہیں تو حکم اسکا جھوٹ ہوگا اور برا دساتھ بات کے بات نفس کی ہے اور وہ بات شیطانی ہے اور گویا کہ دروغ ترین کہنا اسی سبب سے ہے یا مبالغہ اسمیں اور قرآن میں آیا ہے ان بعض الظن اثم اور مراد اس سے [illegible] ہے اور لکھا ہے علماء نے کہ گمان کہ نہیں آتی ہے اس [illegible] کہ مستقر کرے اور برا سمجھے اسکو نہ وہ کہ بطریق خطرہ کے گذرے دل میں اور بعضوں نے کہا ہے کہ موجب گناہ کا یہ ہے کہ کلام کرے ساتھ اسکے اور زبان پر لاوے اور ہر تقدیر پر بہتر رکھنا اسپر یا دونوں دلیلیں متعارض ہوں اور بحکم دلیل و قرینہ واضح کے جو گمان پیدا ہوئے اس سے ماخوذ نہیں ہوتا اور لا تحسسوا پہلا ساتھ حا حطی کے ہے اور دوسرا

ساتھ جیم کے اور یا لکسر اور فرق درمیان تجسس اور تحسس کے علماء نے کئی وجہ کر کیا ہے قاموس میں بیچ فصل جیم کے کہا ہے کہ تجسس دریافت کرنا خبروں کا مثل تحسس
اور جاسوس اور جسیس مشتق اس سے ہے بمعنے صاحب سر شر کے اور فصل ح میں کہا ہے کہ جاسوس بمعنے جاسوس کے یا وہ مخصوص ہے ساتھ خبر خیر کے اور جیم سے
مخصوص ساتھ خبر شر کے انتہی اور بعضوں نے کہا کہ جیم سے دریافت کرنا خبر کا ساتھ نرمی کے اور ح سے دریافت کرنا اسکا حاسہ سے جیسے کہ چوری سے
سننا اور دیکھنا اور بعضوں نے کہا کہ جیم سے تفتیش کرنا آدمی کے عیبوں سے اور ح سے سننا انکا اور بعضوں نے کہا کہ جیم سے طلب کرنا خبر کا غیر کے لیے اور ح سے
اپنے لیے اور طیبی نے کہا کہ اول تفحص کرنا لوگوں کے عیبوں کا اور امور پوشیدہ انکے کا بذات خود یا بمدد غیر کے اور دوسرا بذات خود اور وجہ نہی کی بر تقدیر طلب کرنے
خبر خیر کے یہ ہو کہ شاید بعد اطلاع پانے کے خیر پر حسد پیدا ہو یا طمع حادث ہو اور لا تناجشوا النجش سے ہے بحش ساتھ خبر مع جیم کے کہا بعضوں نے کہ مراد اس سے
ہی طلب رغبت ولاشی کی لوگوں پر اور بعضوں نے کہا کہ ایک چیز کی زیادہ قیمت لگانی بغیر ارادہ خریدنے کے تا دوسرا اسکی دیکھا دیکھی آگے بڑھ کے لے لے کو اور اصل معنی
نجش کے ... کہ بحش حدیث میں بمعنے ورغلانے کے کسی کو کسی سے شر و خصومت پر اور حسد آرزو کرنی زوال نعمت
غیر کا ... اسکی نعمت ... اور بعض نے کہا آپس میں یعنے احتراز کرو اسباب حادث ہونے بغض کے سے لاحب
لقدر خلقی ... بندہ کو انمیں اختیار نہیں ... اور بعضوں نے کہا ... مذاہب میں ... بدعت میں اور گمراہی راہ مستقیم سے باعث بغض
کی اور ظاہر تر یہ ہے کہ نہی آپس کے بغض سے تاکید ہے واسطے ... رکھنے کے آپس میں مطلقا ... دین میں نواس محبت میں بغض جائز ہے
آپس کی ملکہ واجب ہے بغض اسلیے کہ ... قول اللہ تعالی کے واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا اور اسمیں شک نہیں
ہے کہ محبت آپس کی سبب ہے اجتماع کی ... بغض رکھو بعضا بعضا ... اور بعضوں نے کہا کہ معنے یہ ہیں کہ
نہ ڈالو تم عداوت مسلمانوں میں آپس ... اور لا تدابروا یعنے غیبت نکرو آپس میں
پیٹھ پیچھے اور طیبی نے کہا کہ مراد تدابر سے ... کہ ہر ایک ... دوسرے کو یعنے اعراض کرتا ہے بیچ ادائے
حقوق اسلام کے اور ہوجاؤ ... اللہ کے ... ہو تو سب عبودیت میں برابر ہو اور آپس میں بھائی ہو اور حسد اور بغض اور غیبت
کو چھوڑ دو اور لفظ ولا تنافسوا ایک روایت میں ہی ظاہر ... اور ظاہر تر یہ ہے کہ بعد لا تحاسدوا کے اور معنے تنافس کے تحاسد میں
یا قریب اسکے اور احتمال ہی کہ معنے تنافس کے ہوں میل و رغبت کرنی دنیا میں جیسے کہ ایک حدیث میں آیا ہے کہ ڈرتا ہوں میں تم پر کہ فراخ ہو دنیا پس تنافس کرو
یعنے رغبت کرو اسمیں ... **وعنه** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تفتح ابواب الجنة يوم الاثنين ويوم الخميس
فيغفر لكل عبد لا يشرك بالله شيئا الا رجل كانت بينه وبين اخيه شحناء فيقال انظروا هذين حتى يصطلحا رواه مسلم
اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کھولے جاتے ہیں دروازے بہشت کے دن پیر کے اور جمعرات کے پس بخشش کیجاتی
ہے واسطے ہر بندہ کے جو نہ شریک کرتا ہو ساتھ اللہ کے کسیکو پس نہیں رہتا بغیر بخشا کوئی مگر وہ شخص کہ ہو درمیان اسکے اور درمیان ... مسلمان کے دشمنی
و کینہ پس کہا جاتا ہے ملائکہ کو کہ مہلت دو ان دونوں کو کہ آپس میں دشمنی رکھتے ہیں یہاں تک کہ صلح کریں آپس میں نقل کی یہ مسلم نے ... کھولے جاتے
ہیں دروازے بہشت کے یعنے طبقات اسکے یا بالاخانہ اور درجات اسکے کہ ان دونوں میں واسطے کثرت رحمت کے کہ اترتی ہے ان دونوں
میں اور رحمت و مغفرت کے کذا قال علی ... اور حضرت شیخ نے لکھا ہے کہ کھلنا دروازوں کا کنایہ ہے کثرت مغفرت سے اور درگذر کرنے سے جرائم ... سے اور دیتے ثواب اور
رفعت درجات سے اور ثواب یہ ہے کہ ... احمال کرنا ... ظاہر پر واجب ہے جب تک کوئی دلیل پھیرنے والی اس سے نہو اور کھلنا دروازوں
... ہو یہاں تک کہ صلح کریں ظاہر یہ ہے کہ مغفرت ہر ایک کی موقوف ہے آپس کی معافی پر اور زوال عداوت پر برابر ہے کہ دوسرا انصاف ہو یا نہو

واللہ اعلم **وعنه** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تعرض اعمال الناس في كل جمعة مرتين يوم الاثنين ويوم الخميس فيغفر لكل عبد مؤمن الا عبدا بينه وبين اخيه شحناء فيقال اتركوا هذين حتى يفيئا رواه مسلم اور روایت ہے اسی ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کیے جاتے ہیں عمل لوگوں کے آگے پروردگار تعالیٰ کے ہر ہفتہ میں دو بار دوشنبہ کے اور دن جمعرات کے پس بخشش کی جاتی ہے واسطے ہر بندہ مومن کے مگر وہ بندہ کہ ہو درمیان اسکے اور درمیان مسلمان بھائی اسکے کے دشمنی پس کہا جاتا ہے کہ چھوڑ دو ان دونوں کو یہاں تک کہ رجوع کریں اور باز آویں دشمنی سے نقل کی یہ مسلم نے **وعن** ام كلثوم بنت عقبة بن ابي معيط قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ليس الكذاب الذي يصلح بين الناس ويقول خيرا وينمي خيرا متفق عليه وزاد مسلم قالت ولم اسمعه يعني النبي صلى الله عليه وسلم يرخص في شيء مما يقول الناس كذب الا في ثلث الحرب والاصلاح بين الناس وحديث الرجل امرأته وحديث المرأة زوجها اور روایت ہے ام کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط سے کہا سنا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے نہیں ہے وہ شخص کہ اصلاح کرے درمیان لوگوں کے یعنی ساتھ جھوٹ اپنے کے اسلیے نیک بات کہے یا ایک کو دونوں دشمنوں میں سے ایسی بات کہے یا پہنچاوے نیک بات نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور زیادہ کیا مسلم نے کہ کہا ام کلثوم نے اور نہیں سنا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ رخصت دی ہو بیچ کسی چیز کے ان چیزوں میں سے کہ کہتے ہیں لوگ اسکے حق میں کہ وہ جھوٹ ہیں مگر بیچ تین چیزوں کے ایک لڑائی میں دوسرے صلح کرانے میں درمیان لوگوں کے اور تیسرے بات کرنے مرد کے میں اپنی بیوی سے اور بات کرنے بیوی کے میاں اپنے سے **ف** یعنی صلح کروانے میں جھوٹ بولنا یہ ہے کہ دونوں میں صلح ہو آپس میں مثلاً کہے کہ فلانا سلام کہتا تھا تجکو اور دوست رکھتا ہے اور ہمیشہ کہتا ہے تیرے حق میں مگر اچھی بات اور مانند اسکے اور جھوٹ لڑائی میں یہ کہ ایسی باتیں کہے کہ اس سے قوت مسلمانوں کی ظاہر ہو اور دل اپنے لشکر کے لوگوں کے قوی ہوں اور دشمن فریب کھا جاوے اگرچہ خلاف واقع کے ہو مثلاً کہے کہ لشکر ہمارا بہت ہے اور مدد انکی بہت سی آتی ہے یا کہے کسی کافر کو کہ دیکھ اپنے پیچھے کہ فلانا آ پہنچا تیرے پیچھے مارنے کو تیرے اور میاں بیوی کا جھوٹ بولنا یہ کہ ہر ایک دوسرے سے اظہار محبت و خوشنودی کا کریں زیادہ اس سے کہ واقع میں ہو تا باعث محبت و الفت کا ہو شرح

وذكر حديث جابر ان الشيطان قد ايس في باب الوسوسة اور ذکر کی گئی حدیث جابر کی کہ سر اسکا یہ ہے ان الشیطان ایس بیچ باب الوسوسہ کے

الفصل الثاني فصل دوسری

عن اسماء بنت يزيد قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يحل الكذب الا في ثلث كذب الرجل امرأته ليرضيها والكذب في الحرب والكذب ليصلح بين الناس رواه احمد والترمذي اور روایت ہے اسماء بیٹی یزید کی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں حلال ہے جھوٹ بولنا مگر بیچ تین جگہ کے جھوٹ بولنا مرد کا اپنی عورت سے تا کہ راضی کرے اسکو اور جھوٹ بولنا بیچ لڑائی کافروں کے اور جھوٹ بولنا اس لیے کہ صلح کرے درمیان لوگوں کے نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے **ف** اس حدیث میں مرد ہی کا جھوٹ بولنا ذکر کیا اور عورت کا جھوٹ بولنا نہ ذکر کیا باعتبار اکثر و اغلب کے کیونکہ عورتیں جاہل بدگمان ہیں انکی تسلی و راضی کرنے کی اکثر حاجت پڑتی ہے اور اوپر کی حدیث میں دونوں کا ذکر کیا یا یہ کہ راوی نے از راہ اختصار کے ایک ہی کا ذکر کیا ہے ح

وعن عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا يكون لمسلم ان يهجر مسلما فوق ثلثة فاذا لقيه سلم عليه ثلث مرات كل ذلك لا يرد عليه فقد باء باثمه رواه ابو داود اور روایت ہے عائشہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں لائق واسطے مسلمان کے یہ کہ چھوڑ دے ملاقات اپنے بھائی مسلمان کو زیادہ تین دن سے پس جس وقت کہ ملاقات کرے اس سے تو تین بار السلام علیک کہے [illegible] جواب [illegible] تو وہ پھرا ساتھ گناہ اسکے کے نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** یعنی سے

کہ جواب نہ دیا پھر وہ ساتھ گناہ ترک ملاقات کے یا ساتھ گناہ اپنے کے یا ساتھ گناہ سلام علیک کرنے والے کے یعنے سلام کرنیوالا گناہ ترک ملاقات کے سے باہر آیا اور گناہ نہ جواب دینے والے کی گردن پر رہا ملکہ گناہ سلام کرنیوالے کا بھی اُسکی گردن پر ہوا کہ جواب سلام کا نہ دیا **وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ یَّهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلٰثَةٍ فَمَنْ هَجَرَ فَوْقَ ثَلٰثٍ فَمَاتَ دَخَلَ النَّارَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤدَ** اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حلال نہیں ہی واسطے کسی مسلمان کے یہ کہ ترک کرے ملاقات اپنے بھائی مسلمان سے زیادہ تین دن سے پس جو شخص کہ چھوڑے ملاقات زیادہ تین دن سے یعنے اگرچہ ایک ساعت ہو پھر مرجاوے یعنے اسی حالت میں بغیر توبہ کے داخل ہوگا آگ میں نقل کی یہ احمد اور ابوداؤد نے **وَعَنْ اَبِیْ خِرَاشٍ السُّلَمِیِّ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ هَجَرَ اَخَاهُ سَنَةً فَهُوَ كَسَفْكِ دَمِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ** اور روایت ہی ابی خراش سلمی سے کہ سنا اُسنے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے جو شخص کہ ترک کرے ملاقات اپنے بھائی مسلمان سے برس روز پس وہ مانند خون کرنے اُسکے کے ہی یعنے گناہ ترک ملاقات کا اور خون کرنے کا قریب قریب ہی نقل کی یہ ابوداؤد نے

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَحِلُّ لِمُؤْمِنٍ اَنْ یَّهْجُرَ مُؤْمِنًا فَوْقَ ثَلٰثٍ فَاِنْ مَرَّتْ بِهٖ ثَلٰثٌ فَلْیَلْقَهٗ فَلْیُسَلِّمْ عَلَیْهِ فَاِنْ رَدَّ عَلَیْهِ السَّلَامَ فَقَدِ اشْتَرَكَا فِی الْاَجْرِ وَاِنْ لَّمْ یَرُدَّ عَلَیْهِ فَقَدْ بَاءَ بِالْاِثْمِ وَخَرَجَ الْمُسَلِّمُ مِنَ الْهِجْرَةِ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں حلال ہی واسطے مومن کے کہ ترک کرے ملاقات کسی مومن سے زیادہ تین دن سے پس اگر گذریں تین دن تو چاہیے کہ ملے اُس سے یعنے جس سے کہ ملاقات ترک کی ہی اور سلام علیک کرے اُس سے پس اگر جواب دیا اُسنے اُسکے سلام کا پس تحقیق شریک ہوئے دونوں ثواب میں یعنے ثواب ملجانے میں پہلا سبب ابتدائے سلام اور ترک خفگی کے اور دوسرا سبب جواب سلام اور قبول کرنے اُسکے کے اور اگر جواب نہ دیا اُسنے سلام کا پس تحقیق پھرا وہ نہ جواب دینے والا ساتھ گناہ کے یعنے گناہ ترک ملاقات اور گناہ نہ جواب دینے سلام کے اور نکلا گناہ ترک ملاقات سے سلام کرنیوالا نقل کی یہ ابوداؤد نے **وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَفْضَلَ مِنْ دَرَجَةِ الصِّیَامِ وَالصَّدَقَةِ وَالصَّلٰوةِ قَالَ قُلْنَا بَلٰى قَالَ اِصْلَاحُ ذَاتِ الْبَیْنِ وَفَسَادُ ذَاتِ الْبَیْنِ هِیَ الْحَالِقَةُ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤدَ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ** اور روایت ہی ابی درداء سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ خبر دوں میں تمکو ساتھ اس عمل کے کہ افضل ہی درجہ اُسکا اور بہت ہی ثواب اُسکا درجہ روزی اور ثواب اور صدقہ اور نماز کے سے کہا ابوداؤد نے کہا ہمنے ہاں یعنے فرمائیے فرمایا صلح کروانی درمیان شخصوں کے اور فساد ڈالنا درمیان دو شخصوں کے وہ ہی مونڈنے والی یعنے دین میں خلل ڈالنے والی نقل کی یہ ترمذی نے اور ابوداؤد نے اور کہا کہ یہ حدیث صحیح ہی ف ظاہر یہ ہی کہ واو والصدقہ وغیرہ میں جمع کے لیے ہی پس معنے یہ ہوسکتے کہ صلح کروانی افضل ہی ان سب چیزوں مذکورہ سے اور احتمال یہ بھی ہی کہ واو بمعنے او ہو پس معنے یہ ہونگے کہ یہ افضل ہی ان ہر ایک سے اور اول خوب ہی مقام ترغیب میں اور کہا اشرف نے کہ مراد ان چیزوں مذکورہ سے یعنے روزی وغیرہ سے نوافل ہیں نہ فرایض کہتا ہوں میں کہ اللہ ہی خوب جانتا ہی کہ مراد کیا ہی اسواسطے کہ کبھی منصور ہی یہ کہ ہو صلح کروانی فساد میں کہ متفرع ہو اسپر خونریزی اور لٹنا اموال کا اور ہتک حرمت افضل اُن عبادات فرض سے کہ ممکن ہی قضا اُنکی اور یہ عبادتیں اللہ تعالی کے حقوق میں سے ہیں کہ سہل ہیں حق سبحانہ کے نزدیک بندوں کے حقوق سے پس جبکہ ہوا یہ اسطرح تو صحیح ہوا یہ کہ کہا جاوے کہ یہ جنس عمل سے افضل ہی اُس جنس سے بسبب ہونے بعض افراد اُسکے کے افضل کالبشر خیر من الملک والرجل خیر من المراة اور اصلاح ذات البین یعنے نیک کرنا احوال کا کہ درمیان ہکدیگر کے ہی جیسے کہ بغض اور عداوت اور جنگ و جدل مثلاً ایک جماعت میں واقع ہو اور فساد پڑ رہا ہی اُنکو مبدل ساتھ الفت اور محبت اور صلح کے کرنا اور فساد سے طرف صلاح کے لانا اصلاح ذات البین کہے یہ بعضے بین اور ذات البین نام اُن احوال کا ہی کہ درمیان لوگوں کے ہیں اور اصلاح اُنکا نیک کرنا ہی اور مبدل کرنا اُنکا فساد سے ساتھ صلاح کے اور فساد

احوال کہ ذات البین ہے حالقہ ہے حلق کہتے ہیں بال مونڈنے کو اور حالقہ بال مونڈنے والے اور مراد ہو یہاں ہلاک کرنا اور جڑ سے اکھیڑنا ہے یعنے فساد ذات بین
ایک خصلت ہے ہلاک کرنے والی دین کی اور جڑ سے اکھیڑنے والی تو اسکی جیسے کہ استرہ بالوں کو جڑ سے مونڈتا ہے اور اسمیں رغبت دلانی ہے صلح کروانے پر
اور دفع فساد پر اور نفرت دلانی ہے فساد ذات البین سے آپس میں **وَعَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَبَّ إِلَيْكُمْ**
دَاءُ الْأُمَمِ قَبْلَكُمُ الْحَسَدُ وَالْبَغْضَاءُ هِيَ الْحَالِقَةُ لَا أَقُوْلُ تَحْلِقُ الشَّعْرَ وَلٰكِنْ تَحْلِقُ الدِّيْنَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے زبیر سے کہ کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آئی ہے طرف تمہارے اور سرایت کی ہے تم میں بیماری امتوں کی کہ پہلے تم سے تھیں وہ بیماری حسد و بغض ہے وہ بغض
یا ہر ایک ان دونوں میں سے مونڈنے والا ہے نہیں کہتا میں کہ مونڈتا ہے بالوں کو ولیکن مونڈتا ہے یعنے جڑ سے اکھیڑتا ہے دین کو یعنے ضرر اسکا برا ہے دنیا
اور آخرت میں نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالْحَسَدَ فَإِنَّ الْحَسَدَ**
يَأْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَأْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ اسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت نے بچو
تم حسد سے اسلیے کہ حسد کھاتا ہے یعنے فنا کر دیتا ہے اور لیجاتا ہے حسد کرنے والے کی نیکیوں کو جیسے کہ کھاتی ہے اور جلاتی ہے آگ لکڑیوں کو نقل کی یہ ابو داؤد نے
ف اس حدیث سے دلیل پکڑی ہے معتزلہ نے اپنے مذہب پر کہ ارتکاب معصیت باطل کرتا ہے عمل صالح کو اور برائیاں لیجاتی ہیں نیکیوں کو اور اہل سنت
و جماعت کے نزدیک یہ نہیں ہے بلکہ نیکیاں لیجاتی ہیں برائیوں کو جیسے کہ فرمایا ان الحسنات یذھبن السیئات اور جواب انکی دلیل پکڑنے کا اس حدیث سے
یہ ہے کہ معنے اسکے یہ ہیں کہ جاتا رہتا ہے اس سے کمال ایمان کا اور تمام نیکیوں کا جیسے کہ ایک حدیث میں آیا ہے الحسد یفسد الایمان کما یفسد الصبر العسل اور
بعضوں نے یہ جواب دیا ہے کہ مراد کھانے اور لیجانے حسد کے سے حسنات کو یہ ہے کہ حسد باعث ہوتا ہے حاسد کو اوپر تلف کرنے مال کے اور ہلاک کرنے
نفس کے اور ہتک حرمت محسود کی اور اگر یہ چیزیں کرتا نہیں تو ارادہ رکھتا ہے اور کچھ نہیں تو ہتک حرمت بسبب غیبت کے تو مرتکب کرتا ہے پس روز
قیامت کے نیکیاں اسکی محسود کو دینگے عوض میں اسکے حقوق کے کہ حاسد کی گردن پر ہیں جیسے کہ حدیث میں آیا ہے کہ مفلس میری امت میں سے وہ
شخص ہے کہ روز قیامت کے ساتھ نماز اور زکوٰۃ اور روزے اور شب بیداری کے آویگا اور حال اسکا یہ ہوویگا کہ کسی کو گالی دی ہوگی اور کسیکو
بہتان ناحق لگایا ہوگا اور کسی کا مال کھا گیا ہوگا اور کسیکا خون لیا ہوگا اور کسیکو مارا ہوگا پس تمام نیکیاں اسکی انکو دیگا کہ جن پر ظلم کیا تھا معنے حبط
اعمال کے یہ ہیں نہ مٹانا اور فنا کرنا ان کا دیوان اعمال سے اور اگر آج انکو محو و فنا کیا ہوگا تو کل وہ ساتھ کس اعمال کے آویگا حالانکہ حدیث
ناطق ہے ساتھ آنے کسی مع اعمال کے روز قیامت کے اور اور جواب یہ ہے کہ حسنات مضاعف ہوتے ہیں ساتھ استعداد و صلاح بندے کے پس جب مرتکب
خطاؤں کا ہوتا ہے تو مضاعفت سے محروم رہتا ہے **وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَسُوْءَ ذَاتِ الْبَيْنِ فَإِنَّهَا**
الْحَالِقَةُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابو ہریرہ سے اسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ بچو تم برائی لڑانے سے درمیان دو شخصوں کے پس تحقیق وہ
مونڈنے والی ہے یعنے تباہ کرنے والی ہے دین کی نقل کی یہ ترمذی نے **وَعَنْ أَبِي صِرْمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ضَارَّ ضَارَّ**
اللّٰهُ بِهٖ وَمَنْ شَاقَّ شَاقَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے ابی صرمہ سے کہ تحقیق
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ ضرر پہونچاوے یعنے کسی مسلمان کو بغیر وجہ شرعی پہونچاویگا اللہ ضرر اسکو یعنے سزا دیگا اسکے عمل کی اور جو شخص مشقت
ڈالے کسی پر مشقت ڈالیگا اللہ اسپر نقل کی یہ ابن ماجہ نے اور ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے **ف** اور لفظ شاق الخ کے یہ معنے بھی لکھے ہیں
کہ یعنے عداوت اور مخالفت کی کسی مسلمان سے اس سے عداوت کریگا اللہ یعنے عذاب کریگا اسکو **وَعَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ**
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَلْعُوْنٌ مَنْ ضَارَّ مُؤْمِنًا أَوْ مَكَرَ بِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

اور روایت ہی ابی بکر صدیق سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ملعون ہی یعنی دور ہی الا گیا ہی درگاہ قرب رحمت سے جو شخص ضرر پہونچا وے
کسی مسلمان کو یعنے ظاہر مین یا مکر کرے اُسکے ضرر پہونچا وے نقل کیا اُسکو ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ
قَالَ صَعِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِنْبَرَ فَنَادٰى بِصَوْتٍ رَفِيْعٍ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ مَنْ أَسْلَمَ بِلِسَانِهِ وَلَمْ يُفْضِ الْإِيْمَانُ
إِلٰى قَلْبِهِ لَا تُؤْذُوا الْمُسْلِمِيْنَ وَلَا تُعَيِّرُوْهُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا عَوْرَاتِهِمْ فَإِنَّهُ مَنْ يَتَّبِعْ عَوْرَةَ أَخِيْهِ الْمُسْلِمِ يَتَّبِعِ اللّٰهُ عَوْرَتَهُ وَمَنْ يَتَّبِعِ
اللّٰهُ عَوْرَتَهُ يَفْضَحْهُ وَلَوْ فِيْ جَوْفِ رَحْلِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابن عمر سے کہا چڑھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر پس پکارا لوگون کو
ساتھ آواز بلند کے پس فرمایا اے گروہ اُن شخصون کے کہ اسلام لائے ہین ساتھ زبان اپنی کے اور نہین پہونچا ہی ایمان طرف دل اُنکے کے نہ ایذا دو تم مسلمانون کو
یعنے کامل مسلمانون کو کہ جو اسلام لائے ہین زبان سے اور ایمان لائے ہین دل سے اور نہ عار دلاؤ اُنکو اور نہ تلاش کرو عیب اُنکے پس تحقیق جو شخص کہ ڈھونڈھے عیب اپنے
بھائی مسلمان کا ڈھونڈھیگا اللہ عیب اُسکا اور جسکا ڈھونڈھے اللہ نے عیب رسوا کریگا اُسکو اگرچہ ہو وہ شخص پوشیدہ یعنے لوگون سے بیچ گھر اپنے کے نقل کی یہ ترمذی
نے اسلام لائے ہین الخ شریک ہین اس مین مومن و منافق اور نہین پہونچا ہی ایمان یعنے اصل ایمان یا کمال اُسکا طرف دل اُنکے کے پس شامل ہی یہ فاسق
کو بھی اور یہی ظاہر تر ہی اسلیے کہ آگے آتا ہی من یتبع عورۃ اخیہ المسلم اور منافق اور مسلمان مین اخوت یعنے بھائی چارا نہین ہی پس طیبی نے جو اختیار کیا ہی
کہ حکم اس حدیث کا منحصر ہی منافق مین یہ خلاف ظاہر کے ہی اور حکم اعم بہت مناسب اور کامل ہی واللہ اعلم اور نہ عار دلاؤ یعنے تنبیہ اور طعن نکرو
اُس گناہ پر کہ پہلے ہو چکا ہی اگلے زمانہ مین برابر ہی کہ جانا ہو توبہ کرنا اُنکا اُس سے یا نہ جانا ہو اور عار دلانا حالت مباشرت مین یعنے جبکہ کر رہا ہی
یا بعد اُسکے پہلے ظاہر ہونے توبہ کے واجب ہی اُسکے لیے کہ قادر ہو اُسپر اور کبھی واجب ہوتی ہی حد و تعزیر پس یہ قبیلہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے سے ہی
اور نہ تلاش کرو یعنے تجسس نکرو اُنکے اُن عیبون مین کہ نہین جانتے تم اُنکو اور نہ اظہار کرو اُن عیبون کو کہ جانتے ہو تم پس تحقیق شان یہ ہی کہ جو کوئی ڈھونڈھے
یعنے طلب کرے عیب یعنے ظاہر کرنا عیب بھائی مسلمان کا یعنے کامل مسلمان کا بخلاف فاسق کے کہ واجب ہی حذر کرنا آپ اور حذر کروانا اور کو اُس سے
اور ڈھونڈھیگا اللہ یعنے ظاہر کریگا عیوب اُسکے یعنے یہ آخرت مین ہوگا اور بدترین عیبون کا تلاش کرنا عیب بھائی مسلمان کا ہی اور رسوا کریگا یعنے ظاہر
کریگا برائیان اُسکی کہا امام غزالی نے کہ تجسس ثمرہ ہی بدگمانی کا ساتھ مسلمان کے پس دل نہین ٹھہر سکتا اور چاہتا ہی تحقیق کرنے کو پس باعث ہوتا ہی پردہ
دریکا اور حد پردہ دری یہ ہی کہ دروازہ اپنا بند کرے اور بیچ دیوار اپنی ہو مکان کی پس نہین جائز ہی بیچ سے کان لگانا اُسکے گھر پر تاکہ سنی آواز تارون کے یعنے
ستار وغیرہ کی تارون کی اور نہ جائز ہی داخل ہونا اُس پر واسطے دیکھنے گناہ کے مگر یہ کہ ظاہر ہی ہے واسطے کہ معلوم کرلے اُسکو وہ کہ باہر گھر کے ہو مانند
آواز مزامیر کے اور آواز نشے والون کے کہ آپسمین نشے والون کی سی باتین کر رہے ہون اور اسیطرح جبکہ چھپا لین پاس شراب کے اور آلات لہو کے آستین مین
اور دامن کے بیچ تو نہین جائز ہی کھولنا اُنکا اور اسیطرح نہین جائز ہی سونگھنا تاکہ پاوے بو شراب کی اور نہین جائز یہ کہ طلب خبر کی کرے اپنے ہمسایون
سے تاکہ خبر دیوین وہ اُسکو ساتھ اُس چیز کے کہ ہوتا ہی شرابی کے گھر مین اور اس قول مین کہ نہین پہونچا ہی ایمان الخ اشارہ ہی طرف اسکے کہ جبتک کہ نہین
پہونچتا ہی ایمان طرف دل کے نہین حاصل ہوتی اُسکو معرفت اللہ کی اور نہین ادا کرتا حقوق اُسکے پس علاج تمام امراض دل کا معرفت اللہ تعالیٰ کی
ہی اور حقوق ادا کرنے مسلمانون کے پس نہ ایذا دیتا ہی کسیکو اور نہ ضرر پہونچاتا ہی اور نہ عار دلاتا ہی اور نہ تجسس کرتا ہی اُنکے احوال کا تمام ہوا کلام امام کا
اور حاصل ہوا مقصد اور تمام تحریر ہوا اس سے وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنْ أَرْبَى الرِّبَا الْاِسْتِطَالَةَ
فِيْ عِرْضِ الْمُسْلِمِ بِغَيْرِ حَقٍّ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ اور روایت ہی سعید بن زید سے اُنھنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ
وسلم سے کہ فرمایا زیادہ تر بین سودون کا زبان درازی کرنی ہی بیچ آبرو مسلمان کے ناحق نقل کی یہ ابو داؤد نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین ف یعنے غیبت

کرنی اور برا کہنا مسلمان کو اور نہ فحش اور زبر کرنا اسباب حقیر جاننا اسکو ناحق اور بغیر مصلحت شرعی کے اور زیادہ تر ین سود میں کا ہے یعنی بڑا سود ہے بہ نسبت اور سودوں کے حرمت ۔ گناہ میں اسلئے کہ یہ مذمت میں معنے زیادتی کے ہے اور شریعت میں زیادہ لینا قرض وغیرہ میں بغیر حق ثابت زبان درازی کرنے کسی کے آبرو ریزی میں لینا زیادہ اس چیز سے لائق تعلق رکھتا ہے اور زیادہ اس چیز پر سلسلہ مذمت ہے تشبیہ دی اسکو ساتھ ربا کی کہ لینا حق سے زیادہ ہے اور اسکو ایسی چیز پر لہذا اسیلئے کہ آبرو مسلمان کی عزیز تر اور شریف تر ہے اسکے مال سے پس ضرر اور فساد اسکے لینے میں زیادہ ہے اور قید لگائی ناحق کی اسلئے کہ بعضے احوال میں مباح ہوتی ہے آبرو ریزی جیسیکہ صاحب حق کہے کہ ظالم اسکو حق اسکا نہیں دیتا ہے یا گواہ کو جرح یعنی اسکا نقصان بیان کرے اور اسی قبیلہ سے ہے جرح روات کا کہ محدثین بیان کیا ہوں کہ بلاشبہ مصلحت دین کے لئے کیتے ہیں اور سکے مانند ہے ذکر کرنی برائی منگنی کرنے والے کی اور بدعتی اور فاسقوں کی بقصد بچانے کے لوگوں کو ۔

ح ع **وَعَنْ** أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا عُرِجَ بِيْ مَرَرْتُ بِقَوْمٍ لَهُمْ أَظْفَارٌ مِنْ نُحَاسٍ يَخْمِشُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَصُدُوْرَهُمْ فَقُلْتُ مَنْ هٰؤُلَاءِ يَا جِبْرَئِيْلُ قَالَ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ يَأْكُلُوْنَ لُحُوْمَ النَّاسِ وَيَقَعُوْنَ فِيْ أَعْرَاضِهِمْ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ

اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ اوپر لیکیا مجھکو رات میں اپنے جب معراج ہوئی مجھکو گذر ہوا میں ایک قوم پر کہ ناخون تھے تانبے کے کھرچتے تھے مونہہ اپنے اور سینے اپنے پس کہا میں نے کون ہیں یہ اے جبرئیل کہا یہ وہ لوگ ہیں کہ کھاتے ہیں گوشت لوگوں کے یعنے غیبت کرتے ہیں انکی اور پڑتے ہیں لوگوں کی آبرو میں نقل کی یہ ابوداود نے **ف** یعنے غیبت کرتے ہیں اور برا کہتے ہیں اور عیب لگاتے ہیں آبرو ریزی کرتے ہیں لوگوں کی نسبت کرنی جو کھانا گوشت کا وجہ اسکی اوپر بیان ہو چکی ہے باب الغیبۃ میں اور چونکہ آبرو ریزی لوگوں کی کی اور اس سے خوش ہوتے حق تعالی نے مونہہ اور سینے انکے بھی انکے ہاتھوں سے زخمی کروائے ۔ **وَعَنِ** الْمُسْتَوْرِدِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَكَلَ بِرَجُلٍ مُسْلِمٍ أَكْلَةً فَإِنَّ اللّٰهَ يُطْعِمُهُ مِثْلَهَا مِنْ جَهَنَّمَ وَمَنْ كُسِيَ ثَوْبًا بِرَجُلٍ مُسْلِمٍ فَإِنَّ اللّٰهَ يَكْسُوْهُ مِثْلَهُ مِنْ جَهَنَّمَ وَمَنْ قَامَ بِرَجُلٍ مَقَامَ سُمْعَةٍ وَرِيَاءٍ فَإِنَّ اللّٰهَ يَقُوْمُ لَهُ مَقَامَ سُمْعَةٍ وَرِيَاءٍ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ

اور روایت ہے مستورد سے اسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جو شخص کہ کھاوے بسبب غیبت کرنے یا بہتان زنا کرنے یا ایذا پہونچانے کسی شخص کے لقمہ پس تحقیق اللہ تعالی کھلاویگا اسکو مانند اس لقمہ کے آگ دوزخ سے اور جو شخص کہ پہناوے کسی شخص کو کپڑا بسبب اہانت کرنے کسی شخص مسلمان کے پس تحقیق اللہ تعالی پہناویگا مانند اس کپڑے کے آگ دوزخ سے اور جو شخص کھڑا کرے کسیکو بیچ مقام سنانے اور دکھلانے کے پس تحقیق اللہ تعالی کھڑا ہوگا واسطے اسکے بیچ مقام سنانے اور دکھلانے کے روز قیامت کے نقل کی یہ ابوداود نے **ف** لفظ اکلۃ ساتھ پیش ہمزہ اور جزم کاف کے ہے یعنے لقمہ کے اور ایک نسخہ میں ساتھ زبر ہمزہ کے یعنے یکبار کھانے کے جیسیکہ کوئی بسبب عداوت کے غیبت اور برائی کسی مسلمان کے سے خوش ہوتا ہو کوئی اسکے پاس جاوے اور از راہ خوشامد کے غیبت اس مسلمان کی کرے اور اس وسیلہ سے لینے لیے روٹی پیدا کرے اور وجہ رزق کی بہم پہونچاوے اور لفظ کسی ساتھ صیغہ معلوم کے ہے یعنے البس شخصا تو بایں تقدیر ترجمہ اسکا لکھا گیا اور ایک نسخہ میں ساتھ صیغہ مفعول کے ہے یعنے پہنایا جاوے کپڑا اور یہ مناسب ہے قرینہ سابقہ کے اور بعضوں نے کہا کہ معنے اول کے ہیں کسی انفسہ تو یا یعنے پہناوے اپنے نفس کو کپڑا بسبب غیبت کسی مسلمان کے اسی طرح کہ اوپر ذکر کی گئی کھانے میں اور مقام برجل میں حرف ب تعدیہ کے لیے ہے اور مراد رجل سے نفس اسکا ہے یا غیر اسکا یعنے کھڑا کرے اپنے تئیں یا کسی اور کو بیچ مقام دکھانے اور سنانے کے یعنے تعریف کرے اور خوبیاں دکھاوے اپنی یا اوروں کی تا لوگ دیکھیں اور سنیں اسکی فضیلت کرنے کے لیے کھڑا ہوگا اللہ پس کھڑا ہونا اللہ کا مقام سنانے اور دکھانے میں کنایہ ہے اسکے فضیحت کرنے سے اور کہا مظہر نے کہ ب برجل میں احتمال ہے کہ تعدیہ کے لیے ہو یا سببیہ کے لیے پس اگر تعدیہ کے لیے ہو تو معنے یہ ہونگے کہ جو کوئی کھڑا کرے کوئی کسی کو مقام سنانے اور دکھلانے میں یعنے تعریف کرے کسی کی ساتھ صلاح و تقوے کے اور ساتھ زہد اور عبادت کے شہرت دی تا لوگ اسکے معتقد ہوں اور خدمت کریں اسکی اور اسکو جال ٹھہراوے اپنے لیے تا اسکے سبب سے مال و جاہ اپنے تئیں

حاصل ہو جیسا کہ بعضے خادم درویشوں کی کرتے ہیں ہمارے زمانے میں بقول شخص پیران نمی پرند مریدان می پرانند پس اسکو اللہ تعالیٰ مقام فضیحت ور رسوائی
میں کھڑا کریگا ساتھ اس طرح کے حکم فرماویگا فرشتوں کو کہ اظہار کریں کہ یہ جھوٹا ہے کہ ایک شخص کو جھوٹ شہرت دی تھی اپنی غرض نفسانی کے لیے بعد ازاں
عذاب دیگا اسکو عذاب جھوٹوں کا اور اگر سبب کے لیے ہو تو معنے یہ ہونگے کہ جو کوئی ظاہر کرے صلاح اور زہد اور تقوے بسبب اسکے کہ معتقد ہو اسکا کوئی شخص
ذی قدر اور بہت مال والا تا کہ حاصل ہو اسکو مال و جاہ جیسا کہ کہتے ہیں لوگ عرف میں کہ یہ زاہد امیر کا ہے کھڑا ہوگا اللہ تعالیٰ اسکے رسوا کرنے کے لیے یعنے ارادہ کریگا
اسکی فضیحت کرنے کا مقام سنانے اور دکھلانے میں یعنے فرماویگا ملائکہ کو کہ ندا کریں کہ یہ ریاکار تھا خلق کے لیے کام کرتا تھا بعد ازاں عذاب کریگا اسکو عذاب
ریاکاروں کا ع ح وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حُسْنُ الظَّنِّ مِنْ حُسْنِ الْعِبَادَةِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم نے کہ نیک گمان رکھنا جملہ عبادات حسنہ سے ہے نقل کی یہ احمد اور ابوداؤد نے ف یعنے نیک گمان
رکھنا ساتھ اللہ تعالیٰ کے جملہ عبادات حسنہ سے ہے پس نہیں لائق ہے ترک کرنا عبادتوں کا بخلاف اس چیز کے کہ گمان کرتے ہیں عوام کہ حسن ظن یہ ہے کہ ترک کرے
عمل کو اور اعتماد کرے اللہ پر اور کہے کہ وہ کریم و غفور رحیم ہے پس جسنے ترک کی عبادت اور دعویٰ کیا نیک گمانی کا ساتھ معبود کے وہ مغرور و مردود ہے یا یہ معنے
ہیں کہ گمان نیک لیجانا مسلمانوں پر اور اعتقاد خیر و صلاح کا رکھنا ساتھ ان کے جملہ عبادات حسنہ سے ہے یا ناشی ہے حسن عبادت سے یعنے جو کوئی متعبد و
نیکوکار ہے لوگوں پر گمان نیک لیجاتا ہے اور بدگمان سوائے بدکار کے نہیں ہوتا ۔ بدگمان باشد ہمیشہ زشت کار ۔ نامہ خود خواند اندر حق یار ۔ ع ح وَعَنْ
عَائِشَةَ قَالَتْ اعْتَلَّ بَعِيْرٌ لِصَفِيَّةَ وَعِنْدَ زَيْنَبَ فَضْلُ ظَهْرٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِزَيْنَبَ اَعْطِيْهَا بَعِيْرًا فَقَالَتْ اَنَا
اُعْطِيْ تِلْكَ الْيَهُوْدِيَّةَ فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَجَرَهَا ذَا الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمَ وَبَعْضَ صَفَرٍ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت
ہے عائشہ سے کہ کہا عائشہ نے بیمار ہوا اونٹ صفیہ کا اور حضرت زینب کے پاس تھی سواری زیادہ یعنے ایک اونٹ تھا زیادہ انکی حاجت سے پس فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم نے زینب کو دے تو صفیہ کو اونٹ پس کہا زینب نے یعنے بطریق استفہام انکاری کے کہ میں دیتی ہوں اس یہودیہ کو پس
غصے ہوئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ سلم اور ترک کی ان سے ملاقات مہینے ذی حجہ کے اور محرم کا اور کچھ صفر کے مہینے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف حضرت صفیہ رضی اللہ
عنہا بیٹی تھیں حیی ابن اخطب یہودی کی کہ اولاد بنی اسرائیل میں سے تھا اولاد حضرت ہارون علیہ السلام کی سے اور بیوی تھیں ابو الحقیق کی پس وہ مارا گیا جنگ خیبر میں
اور یہ بھی قیدی آئیں پس آنحضرت نے انکو آزاد کیا اور اپنے نکاح میں لائے اور بعضے ازواج [illegible] طعنہ لونڈی ہونے کا دیتی تھیں چنانچہ حضرت عائشہ بھی طعنہ دیتی تھیں [illegible]
اور آنحضرت کی [illegible] حضرت سے شکایت کی فرمایا تو اسے کہہ
میں پیغمبر زادی ہوں اور تو بیٹی ابوبکر کی اور حضرت زینب بھی بیوی تھیں حضرت کی پس آپ خفا ہوئے انسے بسبب بدزبانی کے اور اس سے یہ معلوم ہوا کہ
جائز ہے ترک ملاقات کرنی زیادہ تین دن سے بسبب فعل قبیح کے یعنے بقصد زجر و تادیب کے نہ بارادہ عداوت و بغض کے اور اس تقریر سے حاصل
ہو جاتی ہے تطبیق حدیثوں میں جیسا کہ اوپر گذرا وَذُكِرَ حَدِيْثُ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ مَنْ حَمٰى مُؤْمِنًا فِيْ بَابِ الشَّفَقَةِ وَالرَّحْمَةِ اور ذکر کی گئی حدیث
معاذ بن انس کی کہ سر اسکا یہ ہے من حمی مومنا بیچ باب شفقت اور رحمت کے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَجُلًا يَسْرِقُ فَقَالَ لَهٗ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ سَرَقْتَ قَالَ كَلَّا وَالَّذِيْ
لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَقَالَ عِيْسٰى اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَكَذَّبْتُ نَفْسِيْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے دیکھا حضرت عیسیٰ بیٹے مریم کے نے ایک شخص کو چوری کرتے پس کہا واسطے اسکے عیسیٰ نے چوری کی تو نے یعنے کیا چوری کی تو نے کہا ہرگز نہیں
یوں قسم ہے اس ذات پاک کی کہ نہیں کوئی معبود سوا اسکے پس کہا عیسیٰ نے کہ ایمان لایا میں ساتھ اللہ کے اور جھٹلایا میں نے نفس اپنے کو

نقل کی ہے مسلم نے **ف** ایمان لایا میں ساتھ اللہ کے یعنے سچی وحدانیت سے کہ سمجھی جاتی ہے کلمہ قسمیہ سے یا اللہ یہ تاکید ہے تصدیق کیا میں نے تیرے قسم کھانے کو سا تھ اللہ کے اور جھٹلایا میں نے اپنے نفس کو یعنے اُس چیز میں کہ کہی میں نے بنا پر ظاہر کے واسطے احتمال رکھنے کہ یہ بینا خفیہ ہو چوری واسطے نہونے کسی شرط کے اُن شروط میں سے کہ معتبر ہیں حد چوری میں، تنبیہ اُن کا کہ ذکر کی ہے اور حضرت شیخ رح نے لکھا ہے کہ یعنے تصدیق کیا میں نے تجکو تیری قسم میں اور میں نے اُس چیز سے گمان کیا تھا میں نے اور جھٹلایا میں نے اپنے نفس کو اور اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی قسم کھاوے ہر چند کہ برخلاف اسکے معلوم ہو چاہیے کہ اپنے علم کو متہم کرے اور بموجب اسکے عمل کرے بسبب تعظیم نام خدا تعالی کے * **وَعَنْ** انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كاد الفقر ان يكون كفرا وكاد الحسد ان يغلب القدر اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نزدیک ہے فقر یہ کہ ہووے کفر اور نزدیک ہے حسد یہ کہ غالب آوے تقدیر پر **ف** یعنے قریب ہے کہ ہو فقر قلبی سبب کفر کا یا تو بسبب اعتراض کرنے کے اللہ تعالی پر اور یا بسبب ناراضی ہونے کے قضائے اللہ پر اور یا بسبب شکوہ کرنے کے ماسوے اللہ سے یا بسبب میل کرنے کے طرف کفر کے بسبب دیکھنے اسکے کہ اکثر کفار اغنیا ہوتے ہیں والے ہیں اور اکثر مسلمان فقیر اور آزمایش میں ہیں بمقتضا اسکے کہ وارد ہوا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے الدنیا سجن المؤمن وجنة الكافر اور فرمایا اللہ تعالی نے اپنے نبی کی تسلی کے لیے لا يغرنك تقلب الذين كفروا في البلاد متاع قليل ثم مأواهم جهنم وبئس المهاد لكن الذين اتقوا ربهم لهم جنت تجري من تحتها الانهار خالدين فيها نزلا من عند الله وما عند الله خير للابرار یعنی کہ تعجب کرتے ہیں مومن دیکھتے ہیں مشرکون کو چین میں پس کہتے ہیں کہ اعداء اللہ کا حال تو ہم اچھا دیکھتے ہیں اور ہم ہلاک ہوگئے مارے بھوک اور مشقت کے اسپر یہ آیت اُتری کہ یہ آرام انکا چند روزہ ہے پھر فنا ہونے والا ہے اور تمہارے لیے بڑے چین آخرت کے میں پس فانی کو دیکھ کر حرص نکرو اور متوقع رہو نعمت باقی کے اور جیسے فقر باعث کفر ہوتا ہے ایسے ہی زیادتی غنا کی بھی سبب سرکشی اور گرفتار ہونے گناہ کی ہوتی ہے اور اسی لیے متوسط اور بقدر ضرورت کے بلکہ افضل ہے غنا و فقر سے جز الا ... اور مطلب ... خیر جملہ حدیث کے معنے یہ ہیں کہ اگر بالفرض کوئی چیز ہوتی کہ غالب آتی تقدیر پر اور بدل دیتی اُسکو تو وہ حسد ہوتا اور بعضوں نے کہا ہے ... تشبیہ گمان حاسد کی ہے یہ ہیں: بیگانہ تقدیر کو بدل دے * **وَعَنْ** جابر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من اعتذر الى اخيه فلم يعذره او لم يقبل عذره كان عليه مثل خطيئة صاحب مكس رواهما البيهقي في شعب الايمان وقال المكاس العشار اور روایت ہے جابر سے نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کہ عذر خواہی کرے طرف بھائی مسلمان اپنے کے پس معذور نرکھے اُسکو وہ بھائی یعنے انکار اُسکے عذر کا کرے اور کہے کہ عذر نہیں رکھتا ہے تو یا نہیں قبول کرے عذر اسکا اور کہے اگرچہ عذر رکھتا ہے تو لیکن میں نہیں قبول کرتا ہوں تو اُس بھائی پر گناہ مانند گناہ صاحب مکس کے نقل کین یہ دونوں حدیثیں بیہقی نے شعب الایمان میں اور کہا مکاس عشر لینے والا ہے **ف** یعنے وہ کہ ظلم کرے اور موافق حق کے نلے اور اسکا گناہ آیا ہے حدیث میں کہ نہیں داخل ہوگا جنت میں صاحب مکس عیاذا باللہ منہ اور شاید کہ مناسبت تشبیہ کی ان دونوں میں یہ ہے کہ صاحب مکس بھی نہیں قبول کرتا عذر تاجر کا اس کہنے اسکے میں کہ یہ مال امانت کا ہے یا اور شہر میں جیسے عشر لیا ہے یا میں قرضدار ہوں اور مانند اسکے کے اور حضرت عائشہ رض سے بطریق مرفوع آئی ہے حدیث من اعتذر الى اخيه المسلم فلم يقبل عذره لم يرد على الحوض نقل کی یہ طبرانی نے اوسط میں۔ اور منقول ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ خبر دوں میں ساتھ برے تمہارے کے عرض کیا صحابہ نے کہ بہتر اگر چاہیے تو فرمایئے یا رسول اللہ فرمایا کہ برا تم میں سے وہ ہے کہ اُترے منزل پر اکیلا اور کوڑے مارے اپنے غلام کو اور نہ دیوے عطا اپنی فرمایا کیا نہ خبر دوں میں تمکو ساتھ بری کے اس سے کہا انھوں نے ہاں اگر چاہیے تو فرمایئے یا رسول اللہ فرمایا کہ وہ شخص کہ بغض رکھے لوگوں سے اور لوگ بغض رکھیں اُس سے فرمایا کہ کیا پس نہ خبر دوں میں تمکو ساتھ بری کے اس سے کہا ہاں اگر چاہیے یا رسول اللہ فرمایا وہ لوگ کہ نہیں قبول کرتے خطا یعنے عذر خطا اور نہیں قبول کرتے معذرت اور نہیں بخشتے گناہ فرمایا کیا پس نہ خبر دوں

بین تمکو ساتھ بہن کے اس سے کہا انھون نے ہان یارسول اللہ فرمایا وہ کہ نہ امید ہو اس سے خیر کی اور نہ امن ہو شر اوسکے سے نقل کی یہ طبرانی وغیرہ نے اور ابی ہریرہ نے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہین کہ فرمایا آپنے عفت کرو لوگون کی عورتون سے یعنی بدنظر نرکھو اُن پر عفت کرینگی عورتین تمہاری اور نیکی کرو اپنے باپون
سے نیکی کرینگے تم سے بیٹے تمہارے اور جسکے پاس آوے مسلمان بھائی اُسکا عذر کرتا ہوا پس چاہیے کہ قبول کرے اُسکو خواہ حق پر ہو وے یا باطل پر پس اگر نہ
قبول کیا نہین آویگا حوض کوثر پر نقل کی یہ حاکم نے اور کہا یہ صحیح الاسناد ہے ۔ع **بَابُ الْحَذَرِ وَالتَّأَنِّي فِي الْأُمُورِ** باب ہے بیچ
بیان بچنے اور درنگ کرنے کے کامون مین **ف** حذر ساتھ زبر ح اور ذال کے وبجزم ذال کے معنے پرہیز واحتراز کرنے کے اور حذر ساتھ زبر ح
اور زبر ذال کے مرد بیدار اور تانی توقف و درنگ کرنا کارمین اور شتابی نکرنی اسمین اور آفات بروزن فنات کے اسم ہے اس سے معنے درنگ کے اور آدمی کو چاہیے
کہ لوگون کے شر اور زمانہ کے آفات سے خواہ دین کے ہو خواہ دنیا کے پرحذر رہے اور اپنے کام مین ہشیار اور خبردار رہے اور انجام کار کو دیکھتا رہے اور کامون مین
جلدی نکرے اور حلم ووقار اختیار کرے مگر بعضے کامون خیر کے ہین کہ شتابی اُن مین فرمائی ہے وہان شتابی کرے جیسے نماز وغیرہ ۔ت

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل پہلی **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَاحِدٍ مَرَّتَيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** روایت ہے
ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کاٹا جاتا مومن ایک سوراخ سے دوبار نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** لدغ کاٹنا سانپ اور
بچھو کا اور جحر ساتھ تقدیم جیم مضمومہ کے ح ساکنہ پر سوراخ سانپ اور بچھو اور مانند انکے کا فرماتے ہین کہ شان مومن دانا کی کہ موصوف برعایت حق وحمایت
دین کے ہو یہ ہے کہ عہد شکن وسرکش سے کہ دشمن دین کا ہے درگذر نکرے اور غضب و بدلا اسکا لینا نچھوڑے اور ہر بار حلم وتغافل نکیے اور فریب نکھاوے
اور اگر کار دنیا مین فریب وغا کھائے تو سہل ہے لیکن امور دین مین نہ چاہیے اور یہ تعلیم قاعدہ عظیم کی ہے کہ باعث رعایت وحمایت دین کا ہے اور
سبب وارد ہونے اس حدیث کا یہ ہے کہ ابوعزہ ایک شاعر تھا شعرای کفار سے کہ مسلمانون کی ہجو کرتا تھا اور اپنی قوم کی بد ذاتون کو مسلمانون
کی ایذا اور اہانت پر رغبت دلایا کرتا تھا وہ جنگ بدر مین بندیون مین پکڑا آیا پس عہد کیا کہ بار دگر ان افعال بد کے پاس نجاؤنگا پس آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکو بسبب اس عہد وپیمان کے چھوڑ دیا جبکہ وہ اپنی قوم کے پاس گیا تو پھر وہی پہلی شقاوت اختیار کی دوبارہ پھر جنگ احد مین
ہاتھ لگا پھر امان چاہی اور عہد کرنے لگا پس آنحضرت نے اُسکے قتل کا حکم کیا اور اُسوقت بعضے لوگون نے درخواست اُسکے عفو کی کی پس فرمایا حضرت نے
لا یلدغ المومن الخ ۔ت **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَشَجِّ عَبْدِ الْقَيْسِ إِنَّ فِيكَ لَخَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللَّهُ الْحِلْمُ وَالْأَنَاةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہے ابن عباس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واسطے اشج کے کہ سردار عبد القیس کا تھا کہ تحقیق تجھ مین دو خصلتین
ہین کہ دوست رکھتا ہے اُنکو اللہ یعنی خواہ تجھمین ہون یا تیرے غیر مین ایک آہستگی اور بردباری اور دوسری کام کرنا بدرنگ و وقار نقل کی یہ مسلم نے **ف** عبد القیس
نام ایک قبیلہ کا آیا ہے کہ جب جماعت عبد القیس کی آئی حضرت کی زیارت کے لیے تو حضرت کو دیکھکر اونٹون پر سے کود پڑے اور ملازمت شریف کیلئے دوڑے اور بیقراریان اور
وثوق محبت ظاہر کین آنحضرت نے انکو تقریر فرمایا یعنی انکو ان اضطرابون سے منع نکیا لیکن اشج کہ نام اُنکا منذر تھا اور نبیل اور سردار انکے تھے مکان پر ٹھہرے
اور اسباب قوم کا جمع کیا اور باندھا اور غسل کیا اور اچھے کپڑے پہنے اور آہستہ آہستہ تمکین ووقار سے مسجد شریف مین آئے اور دوگانہ نماز کا ادا کیا اور دعا کی
پھر حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئے آنحضرت کو یہ وضع انکی پسند آئی اور فرمایا کہ تحقیق تجھمین دو خصلتین ہین الخ اور ایک اور روایت مین آیا ہے کہ جب آنحضرت
نے انکو سامنے وجود ان دوصفتون کے خبر دی تو انھون نے کہا کہ یارسول اللہ یہ دو صفتین کسبی اور بتکلف حاصل کی ہوئی میری ہین یا اللہ کی پیدا کی ہوئی ہین
میری جبلت مین فرمایا کہ اللہ کی پیدا کی ہوئی ہین تیری جبلت مین کہا انھون نے شکر اُس خدا کو کہ پیدا کیا مجھکو اوپر دو صفتون کے کہ دوست رکھتا ہے
انکو خدا اور رسول اُسکا یعنی اگر بتکلف حاصل کی ہوئی میری ہوتین تو احتمال زوال وفتور کا تھا لیکن چونکہ جبلی ہین امید ہے کہ ہمیشہ رہ باقی رہینگی ۔ح

الفصل الثانی فصل دوسری **عن** سهل بن سعد الساعدی ان النبی صلی الله علیه وسلم قال الاناة من الله والعجلة من الشیطان رواه الترمذی وقال هذا حدیث غریب وقد تکلم بعض اهل الحدیث فی عبد المهیمن بن عباس الراوی من قبل حفظه

روایت ہے سہل بن سعد ساعدی سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا درنگ کرنی کاموں مین اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے یعنے اسکے الہام سے اور جلدی کرنی شیطان سے ہے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے اور تحقیق کلام کیا ہے بعضے اہل حدیث نے بیچ حق عبد المہیمن بن عباس کے کہ راوی اس حدیث کا ہے بسبب یادداشت اسکی کے یعنے وہ حافظہ خوب نہ رکھتا تھا ف یعنے ہے وہ عادل ثقہ لیکن حافظہ خوب نہ رکھتا تھا پس امر اسکا سہل ہے اور روایت کیا ہے اسکو بیہقی نے شعب الایمان مین انس سے مرفوع کرکے اور لفظ اسکے یہ ہین التانی من اللہ والعجلة من الشیطان و جلدی کرنی یعنے امور دنیا مین شیطان سے ہے یعنے اسکے وسوسہ سے ہے کہا ہے بعضوں نے کہ مستثنے ہین اس سے وہ چیزین کہ نہین ہے شبہ انکی خیریت مین یعنے اچھی چیزون مین جلدی کرنی شیطان سے نہین ہے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ویسارعون فی الخیرات کہتا ہون مین کہ فرق ظاہر ہے درمیان مسارعت اور مبادرت کے طرف طاعات کے اور درمیان جلدی کرنے کے نفس عبادات مین پس اول محمود ہے اور دوسری مذموم نوع یعنے مسارعت اور مبادرت طرف طاعات کے یہ ہے کہ مثلاً وقت نماز کا آیا اور نکرے اسمین جلدی سے طیار ہو کر ادا کرنے لگا اور جلدی یہ ہے کہ نماز جب پڑھنے لگا جلدی سے ادا کرے پس اول یعنے مسارعت اچھی ہے اور دوسری یعنے جلدی سے کر لینا نیک کام کا برا ہے پس حاصل ملا علی کی تحقیق کا یہ ہوا کہ شوق سے دوڑنا اور مستعد شتابی ہونا اچھے کام کے لیے اچھا ہے اور جلد جلد کرنا اسکو برا ہے مولف **وعن** ابی سعید قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا حلیم الا ذو عثرة ولا حکیم الا ذو تجربة رواه احمد والترمذی وقال هذا حدیث غریب اور روایت ہے ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہوتا بردبار کامل مگر صاحب لغزش کا اور نہین ہوتا حکیم کامل مگر صاحب تجربہ کا نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے ف مگر صاحب لغزش کا یعنے جو کہ گناہ مین پڑا اور خطا اور خلل کار مین اس سے وجود مین آیا ہو اور خجالت کھینچی ہو اور بسبب اسکے دوست رکھتا ہے کہ لوگ عیب نہ ظاہر کرین اور تقصیر اسکے عفو کرین پس حاصل یہ کہ ایسے شخص نے جب محبت ستر و عفو کی اپنے مین پائی تو لوگون سے بھی عفو کریگا اور بردباری اختیار کریگا اور نہین ہوتا حکیم کامل لیکن حکیم کہتے ہین دانا اور راست و استوار کار کو اور حکمت کہتے ہین جاننے حقیقت ہر چیز کو اور تجربہ کہتے ہین کاموں کے پہچاننے کو پس فرماتے ہین کہ جسکو حاصل ہوئی پہچان اشیاء کی اور جانا نفع انکا اور پہچانا اشیاء کے مصالح اور مفاسد کو حاصل ہوئی اسکو حکمت اور وہ حکیم کامل ہوا **وعن** انس ان رجلا قال للنبی صلی الله علیه وسلم اوصنی فقال خذ الامر بالتدبیر فان رایت فی عاقبته خیرا فامضه وان خفت غیا فامسك رواه فی شرح السنة اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق ایک شخص نے عرض کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ وصیت فرمائیے مجکو یعنے ساتھ ایک چیز کے کہ جانا رہے تحیر میرا بیچ کام میرے کے پس فرمایا اختیار کر تو کام کو یعنے اس کام کو کہ ارادہ کرے تو کرنے اسکے کا ساتھ دیکھنے انجام اسکے کے اور تامل کر بیچ مصالح اور مفاسد اسکے کے پس اگر دیکھے تو بیچ انجام اسکے کے بھلائی یعنے نفع دنیوی یا اخروی پس کر اسکو اور اگر ڈرے تو اور نقصان لیجاوے تو گمراہی کا اس کام مین پس باز رہ اس کام کے کرنے سے اور چھوڑ دے اسکو نقل کی یہ شرح السنہ مین **وعن** مصعب بن سعد عن ابیه قال الاعمش لا اعلمه الا عن النبی صلی الله علیه وسلم قال التؤدة فی کل شیء خیر الا فی عمل الاخرة رواه ابو داود اور روایت ہے مصعب بن سعد سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنے سعد سے کہا اعمش نے کہ راوی اس حدیث کا ہے سعد سے نہین جانتا مین اس حدیث کو مگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنے سعد نے انحضرت سے روایت کی نہ از خود فرمایا کہ ڈھیل کرنی ہر چیز مین بہتر ہے مگر بیچ عمل آخرت کے [illegible] بین اور منقول ہے کہ اکثر چلانا موذنیون کا تاخیر عمل سے ہوگا کہا طیبی نے کہ یہ اسلیے [illegible]

ابو[illegible] ابیجلدی [illegible] فارسی [illegible]

کہ انجام انکا اچھا ہے جلدی کیجاوے انمین یا یہ اپنا بتا جسکو تیری ہے تسے خلاف امور اخرویہ کے بموجب فرمانے اللہ تعالیٰ کے فاستبقوا الخیرات وسارعوا الی مغفرۃ میں یہ کہا غزالی نے بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ کے استشعلوا یا ایہا لہم انفسہم للالبابہ ہے مومن کو کہ جب حرکت کرے اسکے لیے داعیہ خیر کرنیکا نہ توقف کرے اسلیے کہ شیطان وعدہ کرتا ہے ساتھ فقر کے اور ڈراتا ہے اسکو اور روکتا ہے خرچ کرنے سے تھے ابو الحسن پاخانہ میں پس پکارا انھون نے اپنے شاگرد کو اور کہا کہ اتار میرے بدن سے یہ قمیص لیجا اور دے اسکو فلانے کے تئین پس کہا شاگرد نے کہ کیون نہ صبر کیا تم نے یہان تک کہ نکلتے پاخانہ سے کہا انھون نے کہ میرے دل میں آیا تھا دینا اسکا اور نہین امن ہے مجکو اپنے نفس پر اسکے متغیر ہونے سے ۱۲ ع **وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّمْتُ الْحَسَنُ وَالتُّؤَدَةُ وَالْاِقْتِصَادُ جُزْءٌ مِّنْ اَرْبَعٍ وَّعِشْرِيْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ** اور روایت ہے عبد اللہ بیٹے سرجس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ راہ و روش نیک اور آہستگی اور درنگ کرنی کام میں اور میانہ روی جزو ہے چوبیس جزو نبوت سے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** میانہ روی یعنے بیچ کی راہ اختیار کرنی تمام احوال افعال میں اور بچنا دونوں طرفون کمی اور زیادتی سے جیسے اختیار کرنا جود کا کہ بیچ میں ہے اسراف اور بخل کے اور اختیار کرنا شجاعت کا کہ بیچ میں تہور اور جبن کے ہے اور اسی قبیلہ سے ہے میانہ روی اعتقاد میں کہ وہ اعتقاد ہے اہل سنت کا کہ بیچ میں ہے جبر و قدر کے اور اسیطرح میانہ روی معیشت میں جیسے کہ حدیث میں فرمایا الاقتصاد فی النفقۃ نصف المعیشۃ یعنے میانہ روی خرچ کرنے میں کہ بیچ میں ہے اسراف اور تنگی کے آدھی معیشت ہے اور اسیطرح حکم ہے میانہ روی کا تمام احوال و افعال میں جیسے کہ بعضی چیزون کو اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا واقصد فی مشیک الآیۃ اور قول اللہ عز وجل کا کلوا واشربوا ولا تسرفوا اور کہا بعض عارفین نے کہ طلب کر علم کو باین حیثیت کہ نہ منع کرے تجھ کو عمل سے اور عمل کر باین حیثیت کہ نہ منع کرے تجھ کو علم سے ۔۔۔ کہ سب چیزون میں میانہ روی چاہیے اور جزو ہونے سب چیزون مذکورہ کا ایک جزو ہے نبوت سے یا ہر ایک ۔۔۔ خصال انبیاء صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین کے سے اور تعین عدد کی سر ہے شارع کے اور سوائے انبیاء کے حقیقت اسکی میں معلوم ہو سکتی ۱۲ ع ح **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْهَدْيَ الصَّالِحَ وَالسَّمْتَ الصَّالِحَ وَالْاِقْتِصَادَ جُزْءٌ مِّنْ خَمْسٍ وَّعِشْرِيْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ** اور روایت ہے ابن عباس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سیرت اور طریقہ نیک اور راہ و روش نیک اور میانہ روی جزو ہے پچیس جزو نبوت سے نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** فرق درمیان ہدی صالح اور سمت صالح کے یہ ہے کہ ہدی متعلق ہے ساتھ احوال باطنہ کے اور سمت ساتھ اخلاق ظاہرہ کے پس یہ دونوں طریقت میں بمنزلہ ایمان اور اسلام کے ہیں شریعت میں اور جمع درمیان ان دونوں کے نور علی نور ہے اور تمام ہوتی ہے ساتھ اسکے حقیقت اور اس حدیث میں ایک جزو پچیس میں سے کہا اور پہلے میں چوبیس جزو سے پس ہو سکتا ہے کہ یہ تفاوت وہم اور خطا راوی سے ہو یا بسبب اور سر کے واللہ اعلم ۱۲ ع اور احتمال ہے کہ پہلے یہ حکم ہوا ہو بطور راہ کرم و عنایت کے وہ حکم ہوا جو کہ اوپر کی حدیث میں گذرا یا یہ کہ ان تین چیزون کا مجموعہ حکم ہوا اور ان تین چیزون کا ملا یا اس صورت میں نسبت کرنے خطا و وہم کی طرف راوی کی کچھ ضرورت نہیں واللہ اعلم ۱۲ مولف **وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا حَدَّثَ الرَّجُلُ الْحَدِيْثَ ثُمَّ الْتَفَتَ فَهِيَ اَمَانَةٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ** اور روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے سنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جسوقت کہے کوئی شخص کوئی بات یعنے ایسی بات کا ارادہ کرتا ہے اسکے اخفا کا پھر غائب ہووے یعنے چلا جاوے پس وہ امانت ہے نقل کی یہ ترمذی نے اور ابو داؤد نے **ف** یعنے حکم اسکا حکم امانت کا ہے بہ نسبت مجلس والون کے کہ جنھون نے سنی ہے پس انکو چاہیے کہ اسمین خیانت نکرین یعنے افشا نہ کرین ۱۲ ح **وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَبِي الْهَيْثَمِ بْنِ التَّيِّهَانِ هَلْ لَكَ خَادِمٌ قَالَ لَا قَالَ فَاِذَا اَتَانَا سَبْيٌ فَاْتِنَا فَاُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَاْسَيْنِ فَاَتَاهُ اَبُو الْهَيْثَمِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ**

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَرْ مِنْهُمَا فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اخْتَرْ لِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمُسْتَشَارَ مُؤْتَمَنٌ خُذْ هٰذَا فَإِنِّي رَأَيْتُهُ يُصَلِّي وَاسْتَوْصِ بِهِ مَعْرُوفًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واسطے ابو الہیثم بن تیہان کے کیا ہے واسطے تیرے خادم کہا نہیں ہے فرمایا کہ جس وقت آوے ہمارے پاس بندی تو آئیو ہمارے پاس پس لائے گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو بردے پس آئے آنحضرت کے پاس موجب وعدہ آنحضرت کے ابو الہیثم پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پسند کیجیے تو ایک کو ان دونوں میں سے پس کہا یا نبی اللہ تم پسند کرو مجکو پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق وہ شخص کہ مشورہ کیا جاوے ساتھ اسکے چاہیے کہ امین ہو جیسے جو کچھ مصلحت بہبودی مشورہ چاہنے والے کی دیکھے وہی کہے اور خیانت نہ کرے انتہی موعود یعنی چونکہ تونے مشورہ مجھسے کیا اور مجھے اختیار دیا تو وہ میں بہ رنگ محافظ ہوں پس اشارت کی ایک بردے کی طرف اور فرمایا کہ لے تو اس بردہ کو اسلیے کہ تحقیق میں نے دیکھا ہے اسکو نماز پڑھتے اور قبول کر وصیت میری بیچ حق اسکے کہ احسان کرنیکے نقل کی یہ ترمذی نے

ف اور حدیث میں آیا ہے کہ جب ابو الہیثم گھر میں آئے اپنی بیوی سے کہا کہ یہ غلام ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجکو دیا ہے اور نیکی و احسان کرنیکی اسکے حق میں وصیت کی ہے انکی بیوی نے کہا کہ بجا لانا اس وصیت کا مشکل ہے اور احسان یہی ہے کہ اسکو آزاد کر دیجئے وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَجَالِسُ بِالْأَمَانَةِ إِلَّا ثَلَاثَةَ مَجَالِسَ سَفْكُ دَمٍ حَرَامٍ أَوْ فَرْجٌ حَرَامٌ أَوِ اقْتِطَاعُ مَالٍ بِغَيْرِ حَقٍّ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مجلسیں ساتھ امانت کے ہیں یعنی جو بات مجلس میں سنیں اسکو کہیں نقل نہ کریں اور سخن چینی نہ کریں مگر تین مجلسیں اور تین باتیں کہ مجلس میں سنیں واجب ہے نقل و پہونچانا انکا غیر کو وہ ہیں خونریزی حرام یا ارادہ رکھتا ہو کوئی زنا کا کہ حرام ہے یا چھین لینے مال کا ناحق نقل کی یہ ابو داؤد نے ف یعنی اگر کسی سے یہ بات کہیں اور رکھتا ہو کہ فلانے شخص کو مار ڈالونگا یا فلانی عورت سے زنا کرونگا یا فلانے کا مال لونگا اور ظلم کرے تو چاہیے کہ ان باتوں کو پہنچا دے اُن لوگوں کو تا پر خدر ہوں اور اپنے کو بچاویں یہ حضرت شیخ نے لکھا ہے اور ملا علی قاری نے کہا معنے یہ ہیں لائق ہے مومن کو کہ جب دیکھے اہل مجلس کو برا کام کرتے تو نہ چاہیے کہ اس چیز کا کہ دیکھی ہے ان سے مگر تین مجلسیں یعنی ایک مجلس تین مجلسوں میں سے الخ وَذُكِرَ حَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ إِنَّ أَعْظَمَ الْأَمَانَةِ فِي بَابِ الْمُبَاشَرَةِ فِي الْفَصْلِ الْأَوَّلِ اور ذکر کی گئی حدیث ابو سعید کی کہ سر اسکا یہ ہے ان اعظم الامانۃ بیچ پہلی فصل باب المباشرۃ کے

ف یعنی یہ حدیث مصابیح میں مکرر مذکور ہوئی ہے ایک بار باب المباشرت میں کہ کتاب النکاح میں ہے صحاح میں ذکر کی اور دوبارہ اس باب الحذر والتانی میں حسان سے لایا اور مصنف باب المباشرۃ میں بحال خود چھوڑ دی اور باب الحذر والتانی میں ذکر نہیں کی بسبب تکرار کی اور ثواب ذکر کرنا اسکا صحاح ہی میں ہے اور شاید کہ مصابیح کے نسخوں میں کہ مؤلف کے پاس موجود تھے مکرر مذکور ہو ولیکن جن نسخوں میں کہ ہمنے دیکھی ہیں اس باب میں مذکور نہیں اور باب المباشرۃ میں ہی فقط غالبًا لکھنے والوں نے بسبب تکرار کے اسکو حذف کر دیا ہو واللہ اعلم

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْعَقْلَ قَالَ لَهُ قُمْ فَقَامَ ثُمَّ قَالَ لَهُ أَدْبِرْ فَأَدْبَرَ ثُمَّ قَالَ لَهُ أَقْبِلْ فَأَقْبَلَ ثُمَّ قَالَ لَهُ اقْعُدْ فَقَعَدَ ثُمَّ قَالَ لَهُ مَا خَلَقْتُ خَلْقًا هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ وَلَا أَفْضَلُ مِنْكَ وَلَا أَحْسَنُ مِنْكَ بِكَ آخُذُ وَبِكَ أُعْطِي وَبِكَ أُعْرَفُ وَبِكَ أُعَاتِبُ وَبِكَ الثَّوَابُ وَعَلَيْكَ الْعِقَابُ وَقَدْ تَكَلَّمَ فِيهِ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جبکہ پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے عقل کو فرمایا اسکو کھڑی ہو پس کھڑی ہوئی پھر فرمایا اسکو پیٹھ پھیر پس پیٹھ پھیری پھر کہا اسکو منہ کر میری طرف پس منہ کیا پھر کہا واسطے اسکے بیٹھ پس بیٹھی عقل پھر کہا اسکو نہیں پیدا کی میں نے کوئی مخلوق کہ وہ بہتر ہو تجھسے اور نہ فاضل تر اور زیادہ تجھسے کمال میں اور نہ خوبتر تجھسے سبب تیرے لیتا ہوں میں

یعنے عبادات اپنے بندون سے یا جس سے کہ نعمت لیتا ہون تیرے ہی سبب سے لیتا ہون کہ تقصیر کی اور موجب غضب کا ہوا اور سبب تیرے ہی دیتا ہون مین یعنے ثواب درجات یا جسکو کہ نعمت دیتا ہون اسواسطے تیرے دیتا ہون کہ خدمت کی اور مستحق انعام کا ہوا اور سبب تیرے پہچانا جاتا ہون مین اور سبب تیرے غصہ کرتا ہون اور سبب تیرے ثواب دیتا ہون اور سبب تیرے عذاب کرتا ہون یعنے مدار تکلیف اور خطاب اور عتاب اور ثواب اور ثمرات دنیا اور آخرت مین عقل ہی ہی اور تحقیق کلام کیا ہی بیچ صحت اس حدیث کے بعضے علمانے اور کہتے ہین کہ یہ حدیث موضوع ہی ف ظاہر حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ عقل پیدا کی گئی ہی جسم جیسکہ پیدا کیجاویگی موت بصورت دنبہ کے اور ذبح کی جاویگی درمیان مین جنت و دوزخ کی بیچ **وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الرَّجُلَ لَيَكُوْنُ مِنْ اَهْلِ الصَّلٰوةِ وَالصَّوْمِ وَالزَّكٰوةِ وَالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ حَتّٰى ذَكَرَ سِهَامَ الْخَيْرِ كُلَّهَا وَمَا يُجْزٰى يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلَّا بِقَدْرِ عَقْلِهٖ** اور روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق ایک شخص ہوتا ہی نمازیون مین سے اور روزہ دارون مین سے اور زکوۃ دینے والون مین سے اور حج اور عمرہ کرنیوالون مین سے یہان تک ذکر کیا آنحضرت نے سب اقسام خیر کا یعنے کلیات اور بڑی چیزین خیر کی ذکر کین یا اکثر ذکر کین اور للاکثر حکم الکل اور جزا نہین دیا جاویگا وہ شخص روز قیامت کے مگر موافق عقل اپنی کے ف مراد عقل سے یہان پہچاننا اشیاء کا ہی اور معلوم کرنا اصلاح و فساد مبداء و معاد کا اور تمیز کرنا درمیان خیر و شر کے اور احتراز کرنا گمراہیون اور آفات نفس سے اور راہ نیک اختیار کرنی اور پہونچنا مقام قرب کو اور واصل ہونا ساتھ حق کے اور عقل معاد کہ بعضون کے کلام مین واقع ہوئی ہی یہی ہی اور اس جگہ مین ذکر اختلاف علما کا اور بحث انکی بیچ تفاضل علم و عقل کے کہ کہتے ہین علم افضل ہی یا عقل یعنے بعضے علم کو افضل کہتے ہین اور بعضے عقل کو اور اگر علم کو بھی اوپر معنے تمیز و دریافت کے حمل کرین کہ اثر عقل کا ہو باین معنے کچھ خلاف درمیان مین نہین رہتا اور ساتھ اس معنے کے علم و عقل افضل ہی عمل و عبادت سے للعابد علما و کہتے کہ ایک رکعت اس عالم عاقل کی افضل ہوگی اور کئی ہزار رکعتون سے **وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا ذَرٍّ لَا عَقْلَ كَالتَّدْبِيْرِ وَلَا وَرَعَ كَالْكَفِّ وَلَا حَسَبَ كَحُسْنِ الْخُلُقِ** اور روایت ہی ابی ذر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ابی ذر نہین ہی کوئی عقل مانند تدبیر کے اور نہین ہی ورع مانند باز رہنے کے اور نہین ہی حسب و فضیلت مانند خوش خلقی کی ف تدبیر کے معنے ہین انجام کار کو دیکھنا پس معنے اس جملہ کے یہ ہین کہ نہین ہی کوئی عقل مانند عقل تدبیر کے یعنے مانند اس عقل کے کہ ساتھ ہو اسکے تدبیر یعنے انجام کار کو دیکھنا اور اسکے مصالح اور مفاسد کو دریافت کرنا اور ورع کے معنے ہین پرہیزگاری کہ جو معنے تقوی کے ہین اور بعضے کہتے ہین کہ متورع بالاتر ہی متقی سے اور کہتے ہین کہ تقوی پرہیز کرنا حرام چیزون سے ہی اور تورع پرہیز کرنا مکروہات اور شبہات سے بھی اور صواب یہ ہی کہ دونون کے ایک ہی معنے ہین اور کلام قوم مین اسیطرح واقع ہوا ہی پس فرماتے ہین کہ نہین ہی ورع کامل مانند کف یعنے باز رہنے کے طیبی اس عبارت پر اشکال لایا ہی کہ ورع بمعنے باز رہنے کے حرام چیزون سے ہی پس للورع مثل الکف کیا معنے رکھتا ہی اور جواب نکایہ دیا ہی کہ مراد کف سے یہان باز رہنا ہی مسلمانو کی ایذا سے یا باز رکھنا زبان کو لا یعنی سے چونکہ مفاسد اسکے اکثر ہین حصر کیا ورع کو اسمین از راہ مبالغہ کے اور ممکن ہی کہ کہا جاوے ورع اور تقوے اگرچہ لغت مین بمعنے باز رہنے اور پرہیز کرنے کے ہین لیکن عرف شرع مین شامل ہی امتثال اور اجتناب کو اور اگر بمعنے اجتناب ہی کے ہون تو ترک کرنے امتثال اوامر سے بھی اجتناب کیا جاتا ہے بایں وجہ شامل امتثال و اجتناب کو ہونگے اور حاصل یہ کہ ورع اور تقوے علما ہی فرمودہ از راہ امتثال و اجتناب کے پس ورع کے لیے دو چیزین چاہیئین امتثال اوامر اور اجتناب نواہی اور لکھا ہی علمانے کہ رعایت کرنی جانب اجتناب کی ضرور تر اور مقدم تر ہی بہ نسبت امتثال کے اور اگر کوئی جانب امتثال مین اقتصار کرے فرائض اور واجبات اور سنن موکدہ پر لیکن اجتناب مین اہتمام خوب کرے تو پہنچ جاویگا مقصود کو یعنی پہونچنا طرف حق کے اور قرب الہی کے ہی اور اگر اہتمام امتثال مین خوب کرے جیسیکہ ادا کرے سب نوافل و مستحبات لیکن اجتناب محرمات کا بھی نکرے تو منزل مقصود کو نہین پہونچیگا

اسکی مثال ایسی ہی جیسے ایک بیمار ہو کہ پرہیز کرتا ہی اور دوا نہیں کھاتا اچھا ہو جائیگا اگرچہ شاید بہت دیر مین اچھا ہو اور اگر دوا کھاوے اور پرہیز نکرے تو
شفا نہیں پاویگا اور بہ نسبت زیادہ تر خراب ہو جاویگا اور اس کلام کی ایک تفصیل ہی کہ او کتابون مین مذکور ہی اور نہیں ہی حسب اور فضیلت مانند خوش خلقی کے
حسب اس چیز کو کہتے ہیں کہ شمار کرتا ہی آدمی فضائل دینیہ خود اپنے اور اپنے باپون کے پس فرماتے مین کہ اصل کمال و بزرگی خوش خلقی ہی یہ چاہیے آدمی
مین ہو ورنہ اسکے سب کچھ ضائع ہی اور مراد خلق سے اگر تمام صفات باطن رکھین تو ظاہر ہی کہ حسن اخلاق عمدہ ہی اور اگر مراد نرم خوئی اور مہربانی ہی جیسیکہ عرف
مین خلق اسی کو کہتے ہیں تو مقصود مبالغہ ہی اور حقیقت اس صفت کی کلام اہل تصوف سے ڈھونڈھنی چاہیے حضرت حسن بصری فرماتے ہیں کہ حسن خلق
کشادہ پیشانی رہنا اور عطا کرنا اور ایذائے خلق سے باز رہنا ہی اور واسطی نے کہا ایک بزرگ کا ہی کہا حسن خلق ترک کرنا دشمنی کا ساتھ خلق کے اور
راضی رکھنا خلق کو راحت و محنت مین ہی اور سہل تستری نے کہا کمترین مرتبہ حسن خلق کا یہ ہی کہ اٹھاوے خلق سے اور بدلہ نلے اور رحم اور شفقت
کرے ظالم پر اور بخشش چاہے اسکے لیے۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاِقْتِصَادُ فِي النَّفَقَةِ
نِصْفُ الْمَعِيْشَةِ وَالتَّوَدُّدُ اِلَى النَّاسِ نِصْفُ الْعَقْلِ وَحُسْنُ السُّؤَالِ نِصْفُ الْعِلْمِ رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيْثَ الْاَرْبَعَةَ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت
ہی ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میانہ روی کرنی خرچ مین آدھی معیشت ہی اور دوستی آدمیون کی آدھی عقل ہی اور اچھی طرح
سوال کرنا آدھا علم ہی نقل کین بیہقی نے یہ چارون حدیثین شعب الایمان مین ف میانہ روی الخ یعنے کمی زیادتی نکرنی خرچ مین آدھا سرمایہ ہی زندگانی کا
یعنے زندگانی کرنے مین دو چیزین چاہیین دخل اور خرچ سو خرچ میانہ روی پر چاہیے پس رعایت میانہ روی کی آدھی معیشت ہوئی اور
دوستی آدمیون کی الخ یعنے محبت ظاہر کرنی صالحین کی اور رشتہ انکی محبت کا نگاہ رکھنا آدھی عقل معاش ہی گویا تمام عقل یہ ہی کہ محبت رکھے اور
آپس مین محبت بھی رکھے اور یہ اس صورت مین ہی کہ محبت انکی موجب قوت ہونے دین و دیانت کی ہو اور اچھی طرح سوال کرنا الخ یعنے اچھی طرح سوال کرنا
علم سے آدھا علم ہی اسلیے کہ پوچھنے والا دانا اس چیز سے سوال کرتا ہی کہ بہت ضرور اور بہت بکار آمدنی ہوتی ہی اسکے اور یہ محتاج ہی ساتھ زیادتی علم کے
اور تمیز کرنے کے درمیان اقسام مسئولات کے کہ کیا پوچھنا چاہیے اور کیونکر پوچھنا چاہیے اور جب پایا مطلوب اپنا ساتھ جواب کے تو تمام ہوا علم اسکا حاصل
کہ علم دو قسم ہی یہ سوال اور جواب اور اچھی طرح سوال کرنا عبارت ہی تحقیق اور تنقیح اسکی سے ساتھ تمام متعلق کے اور احتمالات کے تاکہ جواب شافی کافی پاوے
اور کچھ تردد نہ رہ جاوے جواب مین پس سوال منجملہ قبیل علم سے ہوا اور وہ نہیں ہوگا کہ سوال ہوتا ہی بسبب قبل تردد کے نہ کہ بسبب سوء علم اور ضعف
علم کیونکہ کہیں ہو ظاہر یہ ہی کہا جاوے کہ سمجھا جاتا ہی اچھی طرح سوال کرنے طالب کے سے کہ اسکو مشارکت ہی علم مین اور وہ چاہتا ہی یہ کہ ملاوے
ساتھ اسکے بقیہ علم بخلاف اسکے کہ سوال کرتا ہی بغیر تامل کے اور بری طرح کہ وہ دلالت کرتا ہی اسکے نقصان عقل اور کمال جہل پر منقول ہی کہ ایک
شاگرد امام ابو یوسف کا چپکا بیٹھا تھا مجلس مین پس کہا ابو یوسف نے کہ جسوقت مشکل ہو تجھپر کوئی چیز تو پوچھ اور شرم نکر اسلیے کہ حیا باز رکھتی ہی
علم سے اور اسوقت امام موصوف کلام کر رہے تھے تعریف صوم مین کہ وہ صبح سے غروب تک ہوتا ہی پس کہا شاگرد نے اگر آفتاب غروب نہو تو کب
تک روزہ رکھے پس کہا امام نے کہ چپ رہ کہ تیرا چپ رہنا بہتر ہی تیرے کلام کرنے سے اور کیا خوب کہا ہی بعضے صاحبان حال نے کہ جاہل جب کلام
کرے تو مانند گدھے کے ہی اور جب چپ رہے تو مانند دیوار کے ہی شروع

بَابُ الرِّفْقِ وَالْحَيَاءِ وَحُسْنِ الْخُلُقِ

باب ہی بیچ بیان نرمی اور حیا کرنے اور نیک خلق کے ف رفق ضد ہی عنف کی یعنے مدارا کرنی ساتھ رفقا کے اور فروتنی کرنی اور نرمی کرنی
اور کام کرنا بہت سہولت سے اور حیا اور شرم رکھنی اور وہ ایک حالت ہی کہ وارد ہوتی ہی آدمی پر بسبب ڈر عیب برائی کے اور حیا اچھی انقباض
نفس کا ہی کرنے اس چیز کے سے کہ بری ہی شرع مین اور کہا جنید نے کہ حیا ایک حالت ہی کہ پیدا ہوتی ہی بسبب دیکھنے نعمتون الہی کے اور قصور کرنے کے

نعمتوں کے شکر کرنے میں اور کہا ہے انہوں نے یا بابا ہیبت کا ملین بیان ہو جنت کے سبب کیا ہوں گذشتہ کو اور کہا دقاق نے کہ وہ ترک کرنا دعوے کا ہے آگے مولی کے اور حسن خلق کے بہت معنے ہیں اتباع کرے اس چیز کا کہ لائے ہیں آپ اسکو محمد صلی اللہ علیہ وسلم یعنے احکام شریعت اور آداب طریقت اور احوال حقیقت چنانچہ اسلیے جبکہ پوچھیں گئیں حضرت عائشہؓ خلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سے کہ وارد ہی انکے حق میں وانک لعلی خلق عظیم پس کہا عائشہؓ نے کہ خلق آپکا قرآن تھا یعنے جو کہ قرآن میں خصلتیں اچھی ہیں تھے حضرتؐ متصف ساتھ انکے اور جو خصلتیں بُری ہیں اُنسے پرہیز کرتے تھے حضرتؐ اُنسے پھر اتباع بقدر تجہد ہی اور توفیق متابعت کے ہی لیتا ہی ہر ایک حصہ اپنا نوع

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ رَفِیْقٌ یُحِبُّ الرِّفْقَ وَیُعْطِیْ عَلَی الرِّفْقِ مَا لَا یُعْطِیْ عَلَی الْعُنْفِ وَمَا لَا یُعْطِیْ عَلٰی مَا سِوَاہُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَہٗ قَالَ لِعَائِشَۃَ عَلَیْکِ بِالرِّفْقِ وَاِیَّاکِ وَالْعُنْفَ وَالْفُحْشَ اِنَّ الرِّفْقَ لَا یَکُوْنُ فِیْ شَیْءٍ اِلَّا زَانَہٗ وَلَا یُنْزَعُ مِنْ شَیْءٍ اِلَّا شَانَہٗ

روایت ہی عائشہؓ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق اللہ مہربان ہی یعنے اپنے بندوں پر چاہتا ہی انکے لیے آسانی نہ دشواری اور نہیں تکلیف دیتا ایسی چیزوں کی کہ طاقت نہیں رکھتے انکی یا یہ معنے ہیں کہ دوست رکھتا ہی یہ کہ نرمی کریں بندے آپس میں جیسیکہ بیان کیا کہ دوست رکھتا ہی مہربانی کو یعنے راضی ہوتا ہی اُس سے اور دیتا ہی مہربانی پر وہ چیز کہ نہیں دیتا سختی پر اور دیتا ہی وہ چیز کہ نہیں دیتا اس چیز پر کہ سوائے نرمی کے ہی نقل کی مسلم نے بیچ ایک روایت مسلم کی یوں ہی کہ فرمایا آنحضرتؐ نے عائشہؓ کو لازم پکڑ تو نرمی کو اور بچ تو سختی اور بیحیائی سے تحقیق نرمی نہیں ہوتی کسی چیز میں مگر کہ زینت دیتی ہی اسکو اور نہیں دور کیجاتی نرمی کسی چیز سے مگر کہ عیب دار کردیتی ہی اسکو **ف** دوست رکھتا ہی مہربانی اور نرمی اور آسانی کو تاکہ آپس میں نرمی اور مہربانی کریں اور اپنے کاموں میں خواہ طلب رزق ہو یا اور کچھ ہو آسانی کریں اور سختی نہ اختیار کریں بعد اسکی اشارہ کیا ساتھ اختیار کرنے طریق نرمی کے بیچ طلب کرنے رزق کے اور حاصل کرنے مطلب کے اور رغبت دلائی اسپر ساتھ اس قول کے کہ دیتا ہی بندو کو نرمی پر وہ چیز یعنے ثواب اور مقاصد کہ نہیں دیتا ہی سختی پر اور دیتا ہی نرمی پر وہ چیز کہ نہیں دیتا اس چیز پر کہ سوائے نرمی کے ہی یعنے اور اسباب پہلے ترجیح دی نرمی کو سختی پر کہ ضد اسکی ہی اور پیچھے اشارہ کیا اسپر کہ سختی کیا بلکہ غالب ہی اور پر تمام اسباب حاصل کرنے مقصد کے اگر کوئی کہے کہ وہ اسباب اگر قبیلہ نرمی کے سے ہیں تو ترجیح کی گنجائش نہیں رہی اور اگر قبیلہ سختی سے ہیں تو بھی کلام اول سے ترجیح نرمی کی سختی پر معلوم ہوئی فائدہ اس کلام کا کیا جواب یہ کہ یہ تاکید ہی پہلے کلام کی اور تفاوت عبارت میں بیچ اُس مقصود یہ ہی کہ آدمی کو چاہیے کہ طلب کرنا مقاصد کا رزق وغیرہ سے بطریق نرمی کے کرے کہ دینے والا اللہ ہی اور چونکہ نرمی محبوب اور پسندیدہ اسکے ہی زیادہ دیگا اسپر نسبت سختی کرنے اور منہمک رہنے کے بیچ مباشرت اسباب کے **وَعَنْ جَرِیْرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ یُحْرَمِ الرِّفْقَ یُحْرَمِ الْخَیْرَ** رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جریرؓ سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو کوئی محروم کیا جاوے نرمی سے محروم کیا جاوے نیکی سے نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنے سب بھلائیوں سے جیسیکہ جامع صغیر میں لفظ کلہ کا ہی پس اسمیں فضیلت ہی نرمی کرنے کی اور رغبت دلانی ہی اسکے حاصل کرنے پر اور مذمت ہی سختی کی اور یہ کہ نرمی سبب تمام بھلائیوں کی ہی **وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰی رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَھُوَ یَعِظُ اَخَاہُ فِی الْحَیَاءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَعْہُ فَاِنَّ الْحَیَاءَ مِنَ الْاِیْمَانِ** مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابن عمرؓ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم گذرے ایک شخص پر انصار میں سے کہ وہ نصیحت کرتا تھا اپنے بھائی کو بیچ مقدمہ حیا کے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ چھوڑ دے اسکو اسلیے کہ تحقیق حیا شاخ ہی ایمان سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** بیچ مقدمہ حیا کے کہ بہت حیا کیا کرا اسلیے کہ اس سے باز رہتا ہی آدمی رزق سے اور علم سے جیسیکہ ایک روایت میں ہی پس اسکے بھائی نے جب یہ کہا تو حضرتؐ نے اسکو منع کیا کہ تو منع نکر چھوڑ دے اسکو بحال خود اور کہا طیبی نے کہ معنے یعظ کے ہیں ڈراتا تھا اور کہا راغب نے کہ وعظ زجر کرنا ہی کہ اسمیں کچھ ڈرانا بھی ہو اور کہا خلیل نے کہ وہ نصیحت کرنا ساتھ خیر کے ہی اسطرح کہ دل اسکا

ہے ہم ہوتمام ہوا کلام اُسکا اور وعظ یہاں بمعنے عتاب کے ہے جیسیلہ ایک روایت میں لفظ یعاتب کا آیا ہے **وعن** عمران بن حصين قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَيَاءُ لَا يَأْتِي إِلَّا بِخَيْرٍ وَفِي رِوَايَةٍ الْحَيَاءُ خَيْرٌ كُلُّهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عمران بن حصین سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حیا نہیں لاتی مگر خیر کو اور ایک روایت میں ہے کہ حیا بہتر ہے تمام اقسام اُسکے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یہاں ایک اشکال آتا ہے کہ حیا کبھی مخل ہوتی ہے بعضے حقوق کی مانند امر معروف و نہی منکر وغیرہ کے جواب یہ کہ جس جگہ حیا مخل حق کی ہو حقیقت میں وہ حیا نہیں ہے شرعا بلکہ وہ عجز اور جبن ہے کہ نقصانوں میں سے ہے اور اگر اُسکو حیا کہیں گے تو مجازا کہیں گے اور حقیقت حیا کی از راہ شرع کے یہ ہے کہ باعث ہو اوپر ترک کرنے قبیح کے یہ جواب علماء نے دیا ہے اور صواب یہ ہے کہ معنے حیا کے انقباض نفس کا ہے کرنے قبیح سے کہ طبعی ہو یا شرعی لیکن حیا جو اچھی اور تعریف کی گئی ہے شرع میں وہ ہے کہ انقباض ہو قبیح شرعی سے خواہ حرام ہو یا مکروہ یا ترک اولے پس ظاہر تر جواب میں یہ ہے کہ یہ کلیہ الحیاء خیر کا مخصوص ہے ساتھ اسکے کہ موافق رضاے حق کے ہو ۲ح **وعن** ابن مسعود قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ الْأُولَى إِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق جملہ اُس چیز سے کہ پایا ہے لوگوں نے پہلے انبیاء کے کلام میں سے یہ کلام ہے جب تو نے شرم نہ کی تو کر پس جو چاہے نقل کی یہ بخاری نے **ف** پایا ہے الخ یعنے پہونچا ہے اُنکو اور باقی ہے حکم اُسکا اور نسخ اور تغیر و تبدیل نے اُسمیں راہ نہیں پائی ہے اور معنے اس حدیث کے کئی طرح بیان کیئے ہیں لوگوں نے ایک تو یہ کہ یہاں معنے امر کے حکم اور طلب امر کے نہیں ہے بلکہ خبر ہے اور مقصود یہ ہے کہ مانع بری چیزوں کے کرنے سے حیا ہے اور جب حیا نہ رکھی تو نے تو کریگا تو جو کچھ کہ چاہیگا اور دوسرے یہ کہ صیغہ امر کا واسطے تہدید کے ہے جیسیلہ اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ یعنے جو کچھ چاہو کرو آخر سزا اپنی پاؤگے ۲ح **وعن** النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِرِّ وَالْإِثْمِ فَقَالَ الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْإِثْمُ مَا حَاكَ فِي صَدْرِكَ وَكَرِهْتَ أَنْ يَطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے نواس بیٹے سمعان کے سے کہ کہا اُنکے کہ پوچھا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے حال نیکی اور گناہ کا پس فرمایا کہ نیکی یعنے عمدہ اقسام نیکی کی خوش خلقی ہے اور گناہ وہ ہے کہ تردد کرے تیرے سینے میں اور مکروہ جانے تو یہ کہ واقف ہوں اُس عمل پر لوگ نقل کی یہ مسلم نے **ف** تردد کرے اور اطمینان نہو اُسپر دل کو لیکن یہ اُس شخص کے حق میں ہے کہ کھولدیا ہے خداے تعالی نے سینہ اُسکا اسلام کے لیئے اور روشن اور آراستہ کیا ہے دل اُسکا ساتھ نور تقوی کے اور یہ اُس جگہ ہے کہ انکار شارع کا اُس بات میں ہو نہیں اور اقوال علماء کے وہاں مختلف ہوں اور علامت دوسرے گناہ کے پہچان کی بعد اُسکے فرمائی کہ مکروہ جانے تو الخ اور یہ بھی اچھے ہی لوگوں کا حال ہے ۲ح **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَحَبِّكُمْ إِلَيَّ أَحْسَنَكُمْ أَخْلَاقًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بہت محبوب تمہارا طرف میرے نیک ترین تمہارا ہے از روے اخلاق کے نقل کی یہ بخاری نے **ف** یعنے جو کہ خصلتیں اچھی رکھتا ہو کہ رعایت کرتا ہو اللہ تعالی کے حقوق کی اور بندوں کے حقوق کی ۲ح **وعنه** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ أَحْسَنَكُمْ أَخْلَاقًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے اُسی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بہترین تمہارے نیک ترین تمہارے ہیں از روئے اخلاق کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أُعْطِيَ حَظَّهُ مِنَ الرِّفْقِ أُعْطِيَ حَظَّهُ مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَنْ حُرِمَ حَظَّهُ مِنَ الرِّفْقِ حُرِمَ حَظَّهُ مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ روایت ہے عائشہ سے کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص کہ دیا گیا اُسکو نصیبہ اُسکا

وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الحیاء من الایمان والایمان فی الجنة والبذاء من الجفاء والجفاء فی النار رواه احمد والترمذی

اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حیا ایمان سے ہے اور ایمان یعنی اہل ایمان بہشت میں ہیں اور بے حیائی یعنی برے کام … سے ہے اور … دوزخ میں ہیں نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے

وعن رجل من مزینة قال قالوا یا رسول الله ما خیر ما اعطی الانسان قال الخلق الحسن رواه البیهقی فی شعب الایمان وفی شرح السنة عن اسامة بن شریک

اور روایت ہے ایک شخص سے کہ قبیلہ مزینہ سے ہے کہا اس شخص نے کہ عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ کیا بہتر ہے اس چیز کا کہ دیا گیا آدمی فرمایا خلق نیک نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں اور شرح السنہ میں اسامہ بن شریک سے

وعن حارثة بن وهب قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یدخل الجنة الجواظ ولا الجعظری قال والجواظ الغلیظ الفظ رواه ابوداود فی سننه والبیهقی فی شعب الایمان وصاحب جامع الاصول فیه عن حارثة وکذا فی شرح السنة عنه ولفظه قال لا یدخل الجنة الجواظ الجعظری یقال الجعظری الفظ الغلیظ وفی نسخ المصابیح

وعن عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [illegible]
يَقُولُ إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيُدْرِكُ بِحُسْنِ خُلُقِهِ دَرَجَةَ قَائِمِ اللَّيْلِ وَصَائِمِ النَّهَارِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ [illegible]
صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے [illegible] کامل [illegible] وہ عالم عامل [illegible] سب خلق نیک [illegible] گذارہ سا اور دن کے روزہ
رکھنے والے کا [illegible] اولی [illegible] کہ عمل [illegible] لوگوں کی [illegible] کرے [illegible]
[illegible] اِسْتَقِمْ [illegible] قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
[illegible] الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت
[illegible] پیچھے کر برائی کے نیکی [illegible]
[illegible] جمیع واجبات کے اور باز رہنے کے تمام
[illegible] تقوی [illegible] تقوی کا [illegible] ترک سے
[illegible]
کا پھر مباح [illegible] خلوت [illegible] اللہ تعالی جانتا [illegible]
چھپی ہوئی باتوں [illegible] مخالفت امر اسکے [illegible]
[illegible] نہیں [illegible]
[illegible]
تو سے اللہ کا ساتھ [illegible] برائی واقع ہو تو اسکے [illegible]
[illegible]
اگر [illegible] سیئات کے سبب [illegible] حسنات [illegible]
[illegible]
اور [illegible] اللہ تعالی [illegible]
[illegible]
[illegible] مظلوم [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
اور [illegible] اللہ تعالی [illegible]
اور [illegible] ظاہر [illegible] معاف [illegible]
[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

علیٰ کُلِّ هَیِّنٍ لَیِّنٍ قَرِیْبٍ سَهْلٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتھ اُس شخص کے کہ حرام ہو وہ آگ پر اور ساتھ اُس شخص کے کہ حرام ہو آگ اُسپر حرام ہی اوپر ہر آہستہ مزاج آور نرم طبیعت نزدیک ہونے والے کے لوگون سے اور نرم خو کے نقل کی یہ احمد نے اور ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہی **ف** سوال مین واسطے مبالغہ و تاکید کے دونون شق ذکر کین حرام ہونا شخص کا آگ پر اور حرام ہونا آگ کا شخص پر اور چونکہ مال دونون عبارتون کا ایک ہی ہی یعنے دور ہونا آگ سے اور نہ داخل ہونا اُسمین جواب اقتصار شق اخیر ہی پر کیا کہ قریب ہی اور متعارف زبان پر بھی یہی ہی کہ کہتے ہین آگ دوزخ کی اُسپر حرام ہی **وعن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ غِرٌّ کَرِیْمٌ وَالْفَاجِرُ خَبٌّ لَئِیْمٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا مومن بھولا نیک کار بھولا بزرگ ہوتا ہی اور فاجر سیانا بخیل بدخلق ہوتا ہی نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابو داود نے **ف** غر ساتھ زبر غین کے مرد فریب کھانے والا اور مراح مین غر نا آزمودہ کار اور خب ساتھ زبر اور زیر کے مرد فریب دینے والا اور ہوشیار اور معنے حدیث کے یہ ہین کہ مومن بسبب انقیاد اور نرمی کے فریب کھا جاتا ہی ہر اُس شخص سے کہ فریب دیتا ہی اُسکو اور نہین معلوم کرتا مکر و فریب لوگو نکا اور تفتیش اور کاوش نہین کرتا اور یہ سبب جہل اور نادانی اُسکی کے نہین ہی بلکہ بسبب کرم اور بزرگ منشی اور حلم اور نیک خلقی اُسکی کے ہی اور بعضے یون تقریر کرتے ہین کہ چونکہ سلیم القلب اور سادہ لوح ہی اور لوگون پر گمان نیک رکھتا ہی اور تجربہ بواطن امور کا نہین کیا ہی اور لوگون کے سینون کے کینہ پر مطلع نہین ہوتا جو کچھ کہ اُسکے سامنے کہین قبول کر لیتا ہی اور فریب کھا جاتا ہی اور چونکہ اہتمام اور اشتغال اُسکا ساتھ امر آخرت اور اصلاح نفس اپنے کے ہی کار معاش دنیا کو سہل جانتا ہی اور اہتمام اسکا نہین رکھتا اور اُسمین فریب کھا جاتا ہی ولیکن کار آخرت مین ہوشیار اور عقل معاد مین کامل ہوتا ہی اور باوجود اسکے تنبیہ کی حضرت نے ساتھ قول اپنے کے لا یلدغ المؤمن من جحر واحد مرتین اس پر کہ نہ چاہیے کہ ہمیشہ فریب کھا جاوے اور غافل ہو اور طریقہ ہوشیاری کا ہاتھ سے دیوے اور بچاوے اسکے بیان گذر چکا ہی اور یہ شامل ہی امر دنیا اور آخرت کو اور بعضون نے کہا کہ یہ مخصوص ساتھ امر آخرت کے ہی لیکن منافق ہمیشہ فریب دینے والا مکار اور سعی کرنے والا فساد بیچ اور فتنہ انگیزی اور اصلاح چشم پوشی نہین کرتا اور فریب نہین کھاتا اور اپنے ساتھ فریب کے راضی نہین ہوتا اور اگر کبھی فریب کھاوے تو دیدہ و دانستہ اپنے اختیار سے نہین کھاتا اور اُسپر راضی نہین ہوتا **وعن** مَکْحُوْلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُوْنَ هَیِّنُوْنَ لَیِّنُوْنَ کَالْجَمَلِ الْاَنِفِ اِنْ قِیْدَ انْقَادَ وَاِنْ اُنِیْخَ عَلٰی صَخْرَةٍ اسْتَنَاخَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ مُرْسَلًا اور روایت ہی مکحول سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مومن ہوتے ہین بار برداری نرم خو اور منقاد ہین مانند اونٹ مہار دار کے اگر کھینچا جاوے کھچ آوے اور اگر بٹھلایا جاوے پتھر پر بیٹھ جاوے نقل کی یہ ترمذی نے بطریق ارسال کے **ف** یعنے مومن تابع ہوتا ہی شرع کے اوامر و نواہی کا جسطرح حکم ہوتا ہی شرع کا اُسیطرح چلتا ہی اپنا کچھ اختیار نہین رکھتا اور تحمل ہوتا ہی مشقت کا اسمین اور احتمال ہی کہ مراد مابعد ارتحال وتنزل مومنون کی ہو آپس مین بغیر تکبر کے اور یہ بھی حقیقت مین طاعت الٰہی ہی کی ہی **وعن** ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ الَّذِیْ یُخَالِطُ النَّاسَ وَیَصْبِرُ عَلٰی اَذَاهُمْ اَفْضَلُ مِنَ الَّذِیْ لَا یُخَالِطُهُمْ وَلَا یَصْبِرُ عَلٰی اَذَاهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابن عمر سے اور نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا وہ مسلمان کہ ملا رہے لوگون مین اور صبر کرے انکی ایذا پر بہتر ہی یعنے ثواب مین اُس مسلمان سے کہ نہ ملا رہے لوگون مین اور نہ صبر کرے انکی ایذا پر نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ لوگون مین ملے رہنا افضل ہی عزلت سے اور اکثر تابعین بھی اسی پر تھے اور یہ فضل واسطے اس ہی بالعقد امر بالمعروف و نہی عن المنکر اور مدد کرنے کے اوپر تقویٰ کی اور استعانت اسلام کے اور عزلت کے حق مین حدیثین آئی ہین کہ دلالت کرتی ہین اُسکی فضیلت پر اور تحقیق اس بات مین یہ ہی کہ یہ مختلف ہو ساتھ اختلاف زمانون اور مکانون اور لوگون انکے کے یعنے بعض اوقات اور بعضے مکانون

اور بعضے لوگوں کے ساتھ ملنے رہنا افضل ہے اور بعض اوقات بعضے مکانوں میں اور بعضے لوگوں سے الگ رہنا افضل ہے اور یہ مسئلہ تصوف والے محققین میں کتابوں سے نقل کیا گیا ہے اور مجتہدین ... [illegible] ... اور انکے عوام سے اور مل رہے صالحین جماعت میں اور ... انکے عوام کے ساتھ تحمل اور جماعت ... [illegible] ... اور یہ کہ حبت ... کا ہے خلق سے حاصل کرلے اور بیچ بیلے کیا ... عاقبت جیسے ارشادات ... [illegible] ... نے طریقہ عالیہ صوفیہ کا ... نقشبندیہ ... لیاہ ... بیرون ...

... [illegible] ... عن ... اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ... [illegible]

... [illegible] ... فِیْ اٰخِرِ الشِّتَاءِ ... [illegible]

... [illegible] ... وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا ... [illegible] ... وَعَنْ سُوَیْدِ بْنِ وَھْبٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَبْنَاءِ اَصْحَابِ

النَّبِیِّ ... [illegible] ... روایت ہے ... [illegible]

... [illegible]

... [illegible] ... جو شخص کہ ... [illegible]

... [illegible] ... سے آنحضرت ... [illegible]

... [illegible] ... اللہ تعالیٰ ... [illegible] ... سبب ... ایمان

ف ... [illegible]

... [illegible] ... رہو اور ... [illegible]

... [illegible] ... خواہش سے اسکا ... اور یہ ثواب جبریل جیسکہ مرتب ہوا ... [illegible]

اسکے ساتھ ... کرے اور احسان ... کہ اصل احسان یہی ہے کہ احسان کرے تو برائی ... احسان کرنا

احسان کرنے ... **وذکر** حدیث سوید من ترک لبس ثوب جمال فی کتاب اللباس ... [illegible]

کی کہ ... ترک ثوب جمال بیچ کتاب اللباس کے **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** زید بن طلحۃ

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِکُلِّ دِیْنٍ خُلُقًا وَخُلُقُ الْاِسْلَامِ الْحَیَاءُ رَوَاہُ مَالِکٌ مُرْسَلًا وَرَوَاہُ ابْنُ

مَاجَۃَ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ عَنْ اَنَسٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ اور روایت ہے زید بن طلحہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق

واسطے ہر دین کے خلق ہے یعنے ایک صفت غالب ... [illegible] ... اسلام ... نقل کی امام مالک نے یعنے زید بن طلحہ

سے ... [illegible] ... اور نقل کی ابن ماجہ ... الایمان ... اور ابن عباس سے **ف** یعنے

بیچ ... کہ شروع ہے اسمین حیا بخلاف ... کہ نہین شروع اسمین ... تعلیم علم ... امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ... اور علم کرنے

کے ساتھ ... [illegible] ... اور ظاہر یہ ہے کہ ... اسکے ... عالیہ ... دین والون

کے ... [illegible] ... اشتراک ... واسطے ... [illegible]

قول علیہ السلام کے ... [illegible] ... اخلاق ... ہوئے ہمارے دین میں

بہتر لیت تمہارے سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چنانچہ اسی لئے فرمایا کنتم خیر امۃ اخرجت للناس آخر آیۃ تک اور انس اور ابن عباس سے یعنی بطریق لف و نشر کے تو موقوف کے جیسا کہ وہم ہو جاتا ہے مطلق چھوڑنے سے پس ظاہر ہے کہ ہر ایک نے ان دونوں میں سے یعنی ابن ماجہ و بیہقی نے روایت کی ہے ان دونوں سے یعنی انس و ابن عباس سے اور احتمال ہے کہ ہو بطریق لف و نشر مرتب کے یعنی ابن ماجہ نے انس سے روایت کی اور بیہقی نے ابن عباس سے واللہ اعلم پھر دیکھا میں نے جامع صغیر میں کہ منسوب کیا ہے اس حدیث کو طرف ابن ماجہ کے روایت انس اور ابن عباس کے پس معلوم ہوا کہ بیہقی نے بھی دونوں سے روایت کیا ہوگا **وعن** ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الحیاء والایمان قرناء جمیعا فاذا رفع احدھما رفع الآخر وفی روایۃ ابن عباس فاذا سلب احدھما تبعہ الآخر رواہ البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہے ابن عمر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق حیا اور ایمان دونوں ملے ہوئے ہیں ایک ساتھ پس جس وقت اٹھایا جاتا ہے ان میں سے ایک تو دوسرا بھی اٹھایا جاتا ہے اور ایک روایت میں ابن عباس سے یوں ہے کہ جس وقت دور کیا جاتا ہے ان دونوں میں سے ایک تو ساتھ اسکے دور کیا جاتا ہے دوسرا یعنی وہ بھی جاتا رہتا ہے نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں **ف** لفظ قرناء جمع قرین کی ہے اس میں دلیل ہے اسکے لئے کہ کہتا ہے اقل جمع دو ہیں اور بعضے نسخوں میں قرنا ساتھ صیغہ تثنیہ کے بلفظ ماضی مجہول کے ہے **وعن** معاذ قال کان آخر ما وصانی بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین وضعت رجلی فی الغرز ان قال یا معاذ احسن خلقک للناس رواہ مالک اور روایت ہے معاذ سے کہا معاذ نے کہ آخر چیز کہ وصیت کی مجھکو ساتھ اسکے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت کہ رکھا میں نے پاؤں اپنا رکاب میں یہ کہ فرمایا اے معاذ اچھا کر خلق اپنے کو واسطے تربیت لوگوں کے نقل کی یہ مالک نے **ف** آنحضرت نے معاذ کو حاکم یمن کا کر کے بھیجا تھا اور رخصت کرنے کے وقت بہت سی نصیحتیں کیں انکو اور سوار کیا اور پیادہ ساتھ پہنچانے کے لئے گئے اور فرمایا اے معاذ شاید کہ تو مجھ کو پھر نہ دیکھے اور بعد اسکے جانیکے رحلت فرمائی پس اس وقت میں آخر نصیحت یہ فرمائی اور سیوطی نے کہا کہ مراد لوگوں سے یہاں وہ لوگ ہیں جو مستحق خلق اور نرمی کے ہیں اور اہل کفر و فسق اور ظالم اس دائرہ سے خارج ہیں اسلئے کہ انکے لئے حکم تغلیظ اور تشدید کا واقع ہوا ہے اور پوشیدہ نہیں کہ تغلیظ و تشدید ساتھ اہل طغیان کے داخل حسن خلق کے ہے کہ تربیت اور تہذیب انکی اس میں ہے اور سلامتی اور رفاہیت حال اوروں کی اسی میں ہوتی ہے اور سیوطی نے گویا مراد حسن خلق سے یہاں نرمی اور درگذر کرنا سمجھا ہے **وعن** مالک بلغہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال بعثت لاتمم حسن الاخلاق رواہ فی الموطا ورواہ احمد عن ابی ہریرۃ اور روایت ہے مالک سے کہ پہنچا انکو یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بھیجا گیا میں واسطے پورا کرنے حسن اخلاق کے نقل کی یہ مالک نے موطا میں اور نقل کی احمد نے ابی ہریرہ سے **ف** تحقیق اسکی تیسری فصل کی پہلی حدیث میں ہو چکی ہے **وعن** جعفر بن محمد عن ابیہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا نظر فی المراۃ قال الحمد للہ الذی حسن خلقی وخلقی وزان منی ما شان من غیری رواہ البیہقی فی شعب الایمان مرسلا اور روایت ہے امام جعفر صادق سے کہ نقل کرتے ہیں اپنے باپ یعنی امام باقر سے کہ کہا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ دیکھتے آئینہ میں کہتے سب حمد ہے واسطے اللہ کے کہ اچھی کی پیدائش میری اور خلق میرا اور زینت کی اسنے مجھ میں یعنی میری پیدائش اور خلق سے وہ چیز کہ عیب لگایا ہے اسنے مجھ سے سوا نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں بطریق ارسال کے یعنی بعضے آدمیوں میں بعضی چیز ناقص پیدا کی مثلا کسیکا ایک ہاتھ یا ایک پاؤں نہ پیدا کیا یا ٹیڑھا پیدا کیا اور مجھکو ان عیبوں سے صحیح و سالم رکھا یہ بولا اسی طرح سے لکھا ہے اور ملا علی نے جو لفظ غیری کے لکھا ہے یہ بھی یوں کہ یعنی مجھ کو پیدا اچھا کیا سوا اسکے یا خلق اسکے کے اور اسمیں دلالت صریح ہے اسپر کہ صورت اور سیرت آنحضرت کی بہت خوب تھی بہ نسبت غیر انکے کے کہا طیبی نے اسمیں اشارہ ہے طرف قول آنحضرت کے کہ بعثت لاتمم حسن الاخلاق پس کہتا ہوں کہ انا افصح العرب بید انی من قریش ہے مثل جمع کے جو دلیل اور ستودہ علیہم الصلاۃ والسلام کی نعمت اللہ فرمایا ہے نعمت اللہ کی ولقد فضلنا بعض النبیین علی بعض اور قولہ تعالی الحمد للہ الذی فضلنا علی کثیر من عبادہ المؤمنین اور اسی سے معلوم ہوا

کہ مستحب ہے دیکھنا آئینہ میں اور مستحب ہے حمد کرنی اور یہ اچھی پیدائش ور اور اچھی خلق کے اسلیے کہ یہ دونوں نعمتیں اللہ کی بخشی ہوئی ہیں واجب ہے شکر کرنا اُن پر اتنی باقی رہا کہ حسن ظاہر تو آئینہ میں معلوم ہوتا ہے اُسکا شکر کیا آئینہ میں بلکہ کہ یہ خلق ایک چیز پوشیدہ ہے وہ تو کچھ آئینہ میں معلوم ہوتا ہی نہیں اُسکو اسکے ساتھ کیوں ذکر کیا جواب اسکا ممکن ہے کہ یوں دیا جاوے کہ ظاہر عنوان باطن ہے اس مناسبت سے اُسکو ذکر کیا اور اگر کہے تو آیا حضرت کے سوا اور کو بھی یہ دعا جائز ہے کہ حضرت کی پیروی کی راہ سے کرے یہ حمد یا یہ خاص حضرت ہی کے لیئے ہے اور حضرت کے سوا اور لوگ دعا پڑھیں کہ آگے بعد کی حدیث میں ہے جواب اسکا یہ کہ جائز ہے ہر مومن کے لیے کہ پڑھے یہ دعا اسلیے کہ انسان اس حیثیت سے کہ پیدا کیا گیا ہے حسن صورت پر اور صاحب ایمان ہے نہیں شک اسمیں کہ وہ خلق مستقیم پر اور دین استوار پر ہے **وعن** عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اللهم أحسنت خلقي فأحسن خلقي رواه أحمد روایت ہے عائشہ سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے یا الٰہی تو نے پیدائش میری اچھی کی اچھا کر خلق میرا نقل کی یہ احمد نے **ف** فرماتے یعنی مطلق یا وقت دیکھنے آئینہ میں جیسا کہ تصریح کی ہے ساتھ اسکے جزری نے حصن حصین میں اور یہی لائق ہے بسبب حدیث پہلی کے اور یہ دعا آنحضرت کی یا تو واسطے تعلیم و تلقین امت کے تھی یا مراد طلب کامل کرنے دین کی اور تمام کرنے نعمت کی ہے اسلیے کہ سب اچھے ورزش ہے نے خلق آنحضرت کا قرآن تھا جیسا کہ عائشہ نے فرمایا کہ تھا خلق حضرت کا قرآن پس طلب کرنا اچھا کرنے خلق کا حقیقت میں طلب کرنا نزول قرآن کا اور بڑھانا اسکا ہے **وعن** أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ألا أنبئكم بخيركم قالوا بلى يا رسول الله قال خياركم أطولكم أعمارا وأحسنكم أخلاقا رواه أحمد اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ خبر دوں میں تمکو ساتھ بہتر تمہارے کون ہیں پوچھا صحابہ نے کہ ہاں خبر دیجیے فرمایا بہتر ہیں تمہارے وہ ہیں بہت دراز ہیں عمریں انکی اور بہت اچھے ہیں خلق اُنکے نقل کی یہ احمد نے **ف** اسلیے کہ جنکا اخلاق نیک ہے اگر انکی عمر دراز ہوگی تو نیکیاں زیادہ بہت کرینگے اور فضائل اور کمالات بہت حاصل کرینگے اس سے معلوم ہوا کہ عمر دراز مسلمان کو مبارک ہے اور حقیقت میں عمر دراز وہی ہے کہ کار خیر میں مشغول رہے **وعنه** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أكمل المؤمنين إيمانا أحسنهم خلقا رواه أبو داود والدارمي اور روایت ہے انہی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کامل تر مومنوں کا ایمان میں بہتر ہیں اُنکے بیچ اخلاق میں نقل کی یہ ابو داؤد اور دارمی نے **وعنه** أن رجلا شتم أبا بكر والنبي صلى الله عليه وسلم جالس يتعجب ويتبسم فلما أكثر رد عليه بعض قوله فغضب النبي صلى الله عليه وسلم وقام فلحقه أبو بكر وقال يا رسول الله كان يشتمني وأنت جالس فلما رددت عليه بعض قوله غضبت وقمت قال كان معك ملك يرد عليه فلما رددت عليه وقع الشيطان ثم قال يا أبا بكر ثلاث كلهن حق ما من عبد ظلم بمظلمة فيغضي عنها لله عز وجل إلا أعز الله بها نصره وما فتح رجل باب عطية يريد بها صلة إلا زاده الله بها كثرة وما فتح رجل باب مسألة يريد بها كثرة إلا زاده الله عز وجل بها قلة رواه أحمد اور روایت ہے ابی ہریرہ سے تحقیق ایک شخص نے برا کہا ابوبکر کو اس حال میں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے اور حالیکہ تعجب فرماتے تھے اور مسکراتے تھے پس جب اُس شخص نے بہت کہا اُنکو تو جواب دیا حضرت ابوبکر نے بعضی بات اسکا کہ اُسنے کہا تھا اُنہوں نے بھی اُسکے مقابلہ میں پس اُٹھے غصے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اُٹھ کھڑے ہوئے پس پہونچے اور پایا آنحضرت کو ابوبکر نے یعنے عذر کرنے کے لیے یا پوچھنے کے لیے سبب کو اور کہا رسول اللہ تھا وہ شخص برا کہتا مجکو اور تم بیٹھے ہوئے تھے پس جبکہ جواب دیا میں نے اُسکو بعضی بات کا غصہ ہوئے آپ اور اُٹھ کھڑے ہوئے یعنے پس کہا حضرت نے اسمیں فرمایا کہ تھا تیرے ساتھ فرشتہ جواب دیتا تھا اُسکو یعنے بدلے تیرے پس جب جواب دیا تو نے اُسکو یعنے

اور داخل کیا اُسمین خط نفس کو آپ پر اشیطان بعبر فرمایا۔ تین باتین ہین سب حق ہین نہین کوئی بندہ ظلم کیا گیا ساتھ کسی ظلم کے پس چشم پوشی کرے
بندہ اس سے للہ یعنی واسطے طلب رضا اور ثواب اُسکے نکہ واسطے سنانے اور کھانے کے اور نہ بسبب عجز کے مگر کہ قوی کرتا ہی اللہ بسبب
ظلم کے یا اُس خصلت کے مدد کرنی اُسکی یعنی مدد کرتا ہی اُسکی مدد کرنی قوی دنیا اور آخرت مین اور نہین کھولا کسی شخص نے دروازہ بخشش کا کہ چاہتا ہی ساتھ اُس
بخشش کے سلوک کرنا ناتے داروں اور مسکینون سے مگر کہ زیادہ کرتا ہی اللہ بسبب اُس دینے کے بہتایت مال اُسکا اور برکت بخشتا ہی یا باطنی اور نہین
کھولا کسی شخص نے دروازہ سوال اور گدائی کا چاہتا ہی ساتھ اُسکے بہتایت مال کی یعنی نہ بسبب حاجت ضروری کے مانگتا ہی مگر کہ زیادہ کرتا ہی اللہ تعالی
بسبب اُس سوال کے کمی کو یعنی کمی یا بی حقیقی کو نقل کی یہ حدیث نے ف تعجب لرتے تھے یعنی سبب انکے اُس شخص کے اور قلت حیا اُسکی کے یا بسبب
صبر اُسکے اور کثرت دعا مانگنے کے اور مسکراتے تھے یعنی بسبب دیکھنے فرق کے دونون شخصون مین اور بسبب دیکھنے اُس چیز کے کہ مترتب ہوئے دونون کے
فعلون پر یعنی و بعض لوگ عذاب کا باعث ہوا اور اُسکے پر رحمت نازل ہوتی تھی اور جواب دیا اُنے یعنی عمل کرنے کو [illegible] بخوشی ہوا اور برخلاف
اُسکے رحمت کو یہ مناسب ہی مرتبہ خواص کے فرمایا اللہ تعالی نے وجزاء سیئۃ سیئۃ مثلہا فمن عفی واصلح فاجرہ علی اللہ [illegible]
یعنی بعض حق لینے کے اور درمیان صبر کرنے کے بعض سے و لیکن نکہ مطلوب تھا لیے کمال تھا نہ مناسب مرتبہ تعقیب کے [illegible]
کو اور غصہ ہوئے یعنی رنجیدہ ہوے مانند رنجیدہ ہونے غصہ کرنیوالے کے اور کھڑے ہوئے یعنی اُس مجلس سے بسبب تحمل [illegible] فرمایا اللہ تعالی
واذا سمعوا اللغو اعرضوا عنہ اور آیا شیطان یعنی وجہ گیا فرشتہ اور شیطان حکم کرتا ہی بیچمانی اور بدائی کو پیدا [illegible] پس اپنے اپنی شرع
اور ہووے تو ظالم بعد اُسکے لڑنا تو ظلم اور روایت کیا گیا ہی کہ ہوتا ہی واسطے مظلوم اور ہوتا تو بسبب [illegible] یعنی
درگذر کرے اُس سے اور ترک کرے جواب اُسکا یا مطالبہ اُسکا دنیا مین یا مطلق معاف کر دے **وعن** عائشۃ قالت قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لا یرید اللہ باھل بیت رفقا الا نفعھم ولا یحرمھم ایاہ الا ضرھم رواہ البیہقی فی شعب الایمان
اور روایت ہی عائشہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین چاہتا اللہ تعالی ساتھ کسی گھر والون کے نرمی کو مگر نفع دیتا ہی اللہ
اُنکو بسبب اُسکے اور نہین محروم کرتا اُنکو نرمی سے مگر کہ ضرر پہونچاتا ہی اللہ اُنکو بسبب اُسکے نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین

باب الغضب والکبر

باب ہی غضب اور تکبر کا **ف** غضب ساتھ زبر غین اور ضاد کے غصہ کرنا اور حقیقت غضب کی ایک
حالت اور صفت ہی کہ باعث حرکت نفس کی ہوتی ہی جانب خارج کے بقصد بدلہ لینے کے اور دفع کرنے مکروہ کے اسلیے کہ روح حیوانی میل کرتی ہی
حالت غضب مین طرف اُسکے کہ غصہ آتا ہی اُسپر بالیقین ساتھ اور دفع کرے مکروہ کو اور اسی سبب سے سرخ ہو جاتا ہی منہ اور پھول جاتی
ہین رگین جیسیکہ حالت خوشی مین بھی میل کرتی ہی خارج کیطرف تا کہ ملے واسطے محبوب کے چنانچہ اسلیے قرار پایا غضب کے اور خوشی کے خوف ہوتا ہی
کہ بسبب نکلنے تمام روح کے باہر کیطرف اور غم اور خوف مین روح اندر کو چلی جاتی ہی اور زردی منہ کی اور لاغری بدن کی اسی سبب سے ہوتی ہی اور
اس جگہ سے خوف ہلاکت ہوتا ہی بسبب جانے روح کے اندر کی جانب اور سرد ہونے اُسکے مطلق اور یہ جو آیا ہی کہ جو کوئی اللہ سے ڈرا نہین کہتا اللہ اکبر
غضب ہوتا ہی بجا ہی یعنی کرتا ہی اُس سے وہ معاملہ کہ کرتا ہی بادشاہ وقت غضب کے اپنے زیردستون پر کہ بدلہ لیتا ہی اور عذاب نازل کرتا ہی اور ضد
غضب کی حلم ہی اور حلم عبارت ہی تسکین اور استقلال نفس سے اسطرح کہ اُسکو وقت پہونچنے کے مکروہ کے پاس بھی بیقرار نکرے جیسیکہ حدیث عبد القیس کے
آیا ہی کہ جب وقت دیکھنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اضطراب نکیا جیسا کہ اُسکی قوم نے کیا آنحضرت نے اُسکے لیے حلم و وقار ثابت فرمایا اور غضب کا ہی اگر
حق پر ہو اور موافق شرع کے چلے اور اگر حق کے لیے ہو تو محمود ہی اور مقصود نہ رہا یعنی مطلق دور کرنا غضب کا نہین ہی بلکہ کرنا اُسکا موافق حق کے

اور غضب سبب انتظام بدن اور بقاے حیات کا ہے بسبب دفع کرنے ضرر دن اور موذیات کے اور اسیلیے جبکہ نباتات میں قوت غضبیہ نہین رکھی ہی ہر کوئی قادر ہی اُسکے ہلاک کرنے پر بخلاف حیوانات کے اور حکمت کاملہ الٰہی نے حیوانات مین آلات پیدا کیے ہین کہ اُن سے دفع کرے موذی کو مانند سینگ اور دانت کے اور آدمی کی ذات مین اگرچہ ایسی چیز نہین پیدا کی ہین لیکن اُسکو عقل و تدبیر سلیم دی ہی کہ اُس سے ہر طرح کے ہتیار کہ لائق اور مناسب حال کے ہون بناوے اور موذی کو دفع کرے اور ایہ کبر منشا اُسکا عجب ہی کہ اعتقاد رکھنا نفس اپنے کا اور خوب جاننا صفات نفس کا ہی اور جب اُسکو اظہار کرے اور سبب اُسکے لوگون سے رفعت اور بلندی ڈھونڈھے اور فرمانبرداری چاہے ورمانے اُسکے سے انکار کرے اور برتری ڈھونڈھے تکبر اور استکبار ہوگا اور کبر اور تکبر مذموم ہی اگر بخلاف واقعہ کے ہو اور جیسے ذات اُسکی کے صفات ور کمالات میں دعوی کرتا ہی تہوں اور ساتھ تکلف اور تصنع کے نفس سے اظہار کرے اور واقع مین فضائل سبب اُسکے رفعت و بلندی ڈھونڈھنے موجود ہوں تو [illegible] مقابلہ مین تکبر کی تواضع ہی اور تواضع توسط ہی درمیان کبر اور صغر کے کبر یہ ہی کہ جو کچھ رکھتا ہو [illegible] سے زیادہ دعوے کرے اور صغر یہ ہی کہ اپنے مقام سے فروتنی کرے اور جس چیز کا استحقاق رکھتا ہی اُسکو بھی ترک کرے اور تواضع قائم ہونا اوپر اعتدال کے ہی [illegible] اعتدال ہے اور مشایخ صوفیہ قدس اللہ اسرار ہم نے جبکہ صفت کبر کی نفس مین غالب دیکھی تو مبالغہ اُسکے ازالہ مین کیا کہ صغر کو [illegible] نصیحت کر رکھا اس مقام تواضع مین ٹہرے نہین کما لا یخفی علی اولی الاعتبار [illegible]

الفصل الاول

عن ابی ھریرۃ ان رجلا قال للنبی صلی اللہ علیہ وسلم اوصنی قال لا تغضب فردد ذلک مرارا قال لا تغضب رواہ البخاری روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ تحقیق ایک شخص نے کہا واسطے نبی صلی اللہ علیہ سلم کے کہ وصیت کیجیے مجکو فرمایا کہ غصہ مت کر پس پھیر عرض کی اُسنے یہی بات کئی بار فرمایا غصہ مت کر نقل کی یہ بخاری نے **ف** یعنے ہر بار کہ اُس شخص نے وصیت طلب کی جواب اُسکا یہی فرمایا کہ غصہ مت کر اسلیے کہ اُس شخص مین صفت غصہ کی غالب تھی اور عادت شریف ایسی ہی تھی کہ موافق حال ہر سائل کے جواب دیتے تھے اور ہر ایک کو مناسب حال اُسکے کے علاج فرماتے تھے پس اُسکے حق مین اُسکے منع کرنے کی تاکید مناسب جانی اور کہا بعض محققین نے کہ غضب وسوسہ شیطانی سے ہی نکل جاتا ہی آدمی بسبب اُسکے حد اعتدال سے صورت مین اور سیرت مین یہان تک کلام کرتا ہی باطل اور کرتا ہی فعل برے شرعا اور عرفا اور دلمین کینہ اور بغض رکھتا ہی اور سوا اسکے بہت سی بری چیزین کہ نشانیاں بد خلقی کی ہین کرتا ہی بلکہ کبھی کفر بھی سرزد ہو جاتا ہی غصہ والے سے اسلیے کئی بار حضرت نے اُسکے منع کی تاکید کی باوجود الحاح سائل کے زیادتی اور تبدیل کو پس گویا کہ فرمایا اُسکو کہ اچھا کر خلق اپنا اور خلق جوامع الکلم سے ہی پھیر علاج اُسکا معجون مرکب علم و عمل کی ہی یعنے یہ جانے کہ سب کچھ اللہ ہی کیطرف سے ہی مین ضرر پہونچانیوالے پر کیون غصہ کرون اور اپنے نفس کو نصیحت کرے کہ غضب اللہ کا بہت بڑا ہی اور باوجود اسکے درگذر فرماتا ہی کتنے مخالفت کرتے ہین لوگ اُسکے حکم کی اور وہ غصہ نہین ہوتا ہی سبحان اللہ کیا اچھا مالک ہی ہمارا جل شانہ وعز شانہ تو ایسا کہاں کا بڑا آیا کہ جھینکے ناک کاٹنے ڈالتا ہی اور اعوذ پڑہے اور وضو کرے تا کہ شغل مین لگ جاوے نفس

وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس الشدید بالصرعۃ انما الشدید الذی یملک نفسہ عند الغضب متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم نے نہین ہی قوی و پہلوان وہ شخص کہ پچھاڑے لوگون کو قوی اور پہلوان حقیقت مین وہ شخص ہی کہ مالک ہو اپنے نفس کا وقت غصہ کے نقل کی بخاری اور مسلم نے **ف** کہ سخت اور قوی ترین دشمنون کا ہی جیسا کہ فرمایا اعدی عدوک نفسک التی بین جنبیک [illegible] بدن کی قوت ظاہریہ نفسیہ فانیہ ہی اور یہ قوت دینیہ باطنیہ الہیہ باقیہ ہی پس نفس کا مارنا [illegible] نسبت رکھتا ہی [illegible] زور بازو والی نہ زور کتف و بانفس اگر مردی دانم کہ شاطری

وعن حارثۃ بن وھب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

بَلٰی اُخْبِرُکُمْ بِاَھْلِ الْجَنَّۃِ کُلُّ ضَعِیْفٍ مُتَضَعَّفٍ لَوْ اَقْسَمَ عَلَی اللہِ لَاَبَرَّہٗ اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِاَھْلِ النَّارِ کُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَکْبِرٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِمُسْلِمٍ کُلُّ جَوَّاظٍ زَنِیْمٍ مُتَکَبِّرٍ اور روایت ہے حارثہ بیٹے وہب کے سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ خبر دوں میں تمکو بہشتیوں کی یعنے کہوں کہ بہشتی کون ہیں وہ ہر ضعیف کہ ضعیف سمجھیں اُسکو لوگ اور حقیر جانیں اُسکو اور جبر و تکبر کریں اسپر تو بسبب فقر اور شکستہ حالی اُسکی کے اگر قسم کھاوے اللہ پر البتہ سچا کرتا ہے اللہ تعالی اُسکو یا اُسکی قسم کو کیا نہ خبر دوں میں تمکو دوزخیوں کی ہر سخت گو جھگڑالو باطل پر جمع کرنیوالا مال کا بخیل تکبر کرنیوالا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور مسلم کی ایک روایت میں یوں ہے ہر جمع کرنیوالا مال حرامزادہ متکبر **ف** مراد ضعیف سے یہاں یہ ہے کہ وہ متکبر اور جبار نہیں ہے اور لفظ متضعف میں مشہور تو زبر ہی ہے عین کا اور ترجمہ اُسکا یہی ہے جو ذکر کیا اور بعضوں نے زیر بھی پڑھی ہے اُسکے معنے ہیں متواضع اور ذلیل اور گمنام اور مراد انکے بہشتی ہونے سے یہ ہے کہ اکثر اہل جنت یہ لوگ ہونگے جیسے کہ اہل نار قسم اخیر اور سچا کرتا ہے الخ اسکے کئی طرح سے معنے بیان کیے ہیں علما نے ایک تو یہ کہ اگر قسم کھاوے کسی کام کے کرنے پر بانہ کرنے پر بطمع امید و کرم الٰہی کے اور اعتماد کرنے کر اُسکے لطف پر کہ سچا کریگا وہ تعالیٰ اُسکو تو سچا کرتا ہے اُسکا اور قبول کرتا ہے امید و طمع اُسکی یعنے پوری ہوتی ہے قسم اُسکی تو ٹتی نہیں اور دوسرے یہ کہ اگر سوال کرے اپنے پروردگار سے کچھ اور قسم دے اُسکو کہ دیوے اُسکو مراد اُسکی تو بر لاتا ہے حاجت اُسکی اور تیسرے یہ کہ اگر قسم کھاوے کہ حق تعالی فلانا کام کریگا یا نہیں کریگا تو سچا کرتا ہے اُسکو اللہ تعالی یعنے اُسی طرح کرتا ہے کہ اُسنے قسم کھائی اور زنیم حرامزادہ وہ کہ اپنے کو کسی قوم کیطرف منسوب کیجیے اور واقع میں ہووے نہیں اُنمیں سے جیسیکہ قرآن مجید میں یہ دو صفتیں یعنے عتل اور زنیم بیچ شان ولید بن مغیرہ کے واقع ہوئی ہیں **ع** ح **وعن** ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَدْخُلُ النَّارَ اَحَدٌ فِیْ قَلْبِہٖ مِثْقَالُ حَبَّۃٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ اِیْمَانٍ وَلَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ اَحَدٌ فِیْ قَلْبِہٖ مِثْقَالُ حَبَّۃٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ کِبْرٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں داخل ہوگا آگ میں یعنے بطریق ہمیشہ رہنے کے وہ کوئی کہ جسکے دل میں ہو مانند دانہ رائی کے ایمان سے اور نہیں داخل ہوگا بہشت میں یعنے ساتھ سابقین کے وہ کوئی کہ جسکے دل میں ہو مقدار دانہ رائی کے کبر سے نقل کی یہ مسلم نے **ف** ایمان سے یعنے ثمرات ایمان سے اور وہ اخلاق اُسکے ہیں کہ جو متعلق ہیں ساتھ باطن کے یا ظاہر کے کہ صادر ہوتے ہیں نور ایمان سے اور ظہور ایقان سے اسلیے کہ حقیقت ایمان کی کہ وہ تصدیق ہی نہیں ہے قابل زیادتی اور نقصان کے ہاں شعبے اُسکے بہت ہیں کہ خارج ہیں حقیقت اور ماہیت ایمان سے مانند نماز اور زکوۃ اور تمام احکام ظاہر اسلام کے اور مانند تواضع اور ترحم اور تمام اخلاق باطنہ کے جیسیکہ اُس حدیث میں فرمایا الایمان بضع وسبعون شعبۃ اور دلالت کرتا ہے اس ہمارے کہنے پر قول آنحضرت کا والحیاء شعبۃ من الایمان اسلیے کہ اجماع ہے اُسپر کہ حیا داخل نہیں مفہوم ایمان میں اور معنے حدیث کے یہ ہیں نہیں داخل ہوگا جنت میں ساتھ تکبر کے بلکہ داخل ہوگا صاف ہوکر اُس خصلت بری سے یا تو بسبب عذاب دینے کے صاف کرے اللہ تعالی یا بسبب عفو کرنے کے پھر داخل کریگا بہشت میں اور کہا خطابی نے کہ حدیث کی دو تاویلیں ہیں ایک تو یہ کہ مراد کبر سے کفر و شرک ہے اور دوسرے یہ کہ اللہ تعالی جب چاہیگا داخل کرنا اُسکا جنت میں تو نکال ڈالیگا اُسکے دل سے کبر یہانتک کہ داخل کریگا اُسکو بغیر کبر اور کدورت کے اُسکے دل میں اور اس صورت میں مراد کبر سے تکبر کرنا لوگوں پر ہے **ع** **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ مَنْ کَانَ فِیْ قَلْبِہٖ مِثْقَالُ ذَرَّۃٍ مِّنْ کِبْرٍ فَقَالَ رَجُلٌ اِنَّ الرَّجُلَ یُحِبُّ اَنْ یَّکُوْنَ ثَوْبُہٗ حَسَنًا وَّنَعْلُہٗ حَسَنًا قَالَ اِنَّ اللہَ جَمِیْلٌ یُّحِبُّ الْجَمَالَ اَلْکِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ وَغَمْطُ النَّاسِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

نہین داخل ہوگا بہشت مین وہ شخص کہ ہووے بیچ دل اُسکے مقدار ذرہ کے کبر سے پس کہا ایک شخص نے کہ تحقیق ایک شخص دوست رکھتا ہے یہ کہ ہو کپڑا اُسکا اچھا اور پاپوش اُسکی اچھی فرمایا تحقیق اللہ تعالیٰ جمیل ہے دوست رکھتا ہے جمال کو کبر باطل کرنا حق کا اور حقیر جاننا لوگون کا ہے نقل کی یہ مسلم نے **ف** مراد ذرہ سے یا تو چھوٹی چیونٹی ہے یا غبار کہ وقت روشنی کے چمکتا ہے اور مراد شخص پوچھنے والے سے معاذ بن جبل ہین یا عبد اللہ بن عمرو بن عاص یا ربیعہ بن عامر اقوال مختلف ہین اور پاپوش اچھی یعنے دوست رکھتا ہے اُنکے پہننے کو بغیر اسکے کہ خیال ہو اُسکو نظر کرنے خلق کا اور تکبر اور اترانے اور سنانے اور دکھانے کا اور علامت اُسکے صدق نیت کی یہ ہے کہ دوست رکھے اُسکو تنہائی مین بھی اور پوچھنے والے نے جو دیکھا کہ عادت متکبرون کی ہے کہ کپڑا نفیس اور لباس فاخرہ پہنا کرتے ہین اُسنے خیال کیا کہ متعلق یہ تکبر سے ہے اور اللہ جمیل ہے یعنے اپنی ذات مین اور صفات مین اور افعال مین اور تمام جمال ظاہری و باطنی اُسیکے لیے ہے جمال سکے ہین یہی ہین جمال و جلال ساتھ اُسی ذات پاک کے سزاوار ہین بعضون نے کہا کہ جمیل بمعنے آراستہ کرنیوالے اور جمال بخشنے والے کے ہے اور بعضون نے کہا کہ جمیل بمعنے جلیل کے ہے یعنے بزرگ اور بعضون نے کہا مالک نور اور بہجت اور حسن و جمال کا ہے اور بعضون نے کہا اُنکے کار ساز بندون کے اور کرم پینے کہ بطر باطل کرنا حق ہے توحید وعبادت ہے اور سرکشی کرنی ساتھ حق کے اور دفع کرنا اور قبول نہ کرنا حق کو اور بعضون نے کہا کہ یعنے کہنے باطل یا خیال حق کا **وعن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ لَا یُکَلِّمُهُمُ اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَلَا یُزَکِّیْهِمْ وَفِیْ رِوَایَةٍ وَلَا یَنْظُرُ اِلَیْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ شَیْخٌ زَانٍ وَمَلِکٌ کَذَّابٌ وَعَائِلٌ مُسْتَکْبِرٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تین شخص ہین کہ نہین کلام کریگا اُن سے اللہ تعالیٰ دن قیامت کے یعنے کلام رضا کا یا مطلق اور نہ ثنا کریگا اُن پر اور ایک روایت مین یہ زیادہ آیا ہے اور نہ دیکھیگا طرف اُنکے یعنے نظر رحمت و عنایت سے اور ہے واسطے اُنکے عذاب دکھ دینے والا ایک بڈھا زناکار اور دوسرے بادشاہ جھوٹا اور تیسرے مفلس تکبر کرنیوالا نقل کی یہ مسلم نے **ف** دن قیامت کے یعنے وقت ظہور فضل اور عدل اور غضب اور رضا اللہ تعالیٰ کی اور نہ ثنا کریگا اُن پر بخلاف تمام مومنین کے کہ اُنکی ثنا کریگا یا لا یزکیہم کے یہ معنے ہین کہ نہ پاک کریگا اُنکو نجاست گناہون سے ساتھ عفو کرنے گناہون اُنکے کے اور جملہ و لہم عذاب الیم احتمال ہے کہ تتمہ روایت دوسری کا ہے یا خود ہے طرف حدیث اصل کے اور معتمد یہی ہے اور یہ سب کنایہ ہے نارضامندی اور غضب الٰہی سے اُن پر اسلیے کہ جو کوئی کسی سے ناراض اور خفا ہوتا ہے تو نگاہ نہین کرتا اُسکی طرف اور نہ کلام کرتا ہے اور نہ ثنا کرتا ہے اُسکی اور عذاب کرتا ہے اُسکو اور بڈھا زناکار اسلیے کہ عیب بڑا ہے جوان کے حق مین باوجود ہونے اسکے معذور طبعاً تو بڈھے کے حق مین کہ شہوت نہین رکھتا اور غفلت اُس سے دور ہوتی ہے ہوگا بدتر اور دلیل ہے اُسکی نہایت بیحیائی اور خبث طبیعت پر اور جھوٹ بولنا سبکے حق مین برا ہے اور بادشاہ کے حق مین کہ مدار انتظام ملک کا اور مصالح اور مہمات خلق کے اوپر کہنے اور حکم اُسکے کے ہین بدتر ہے اور یہ بھی ہے کہ جھوٹ جو بولتے ہین تو اکثر واسطے دفع ضرر اور حاصل کرنے نفع کے بولتے ہین اور بادشاہ خود قادر ہے اُسپر بغیر جھوٹ بولنے کے پس اُسکو جھوٹ بولنا بدتر اور سفاہت تر ہوگا اور تکبر سب کیلیے بدنما ہے اور فقیر کے لیے کہ اسباب تکبر کے سے کہ وہ مال وجاہ ہے عاری ہے بدنما تر اور دلیل ہے اُسکے خبث باطن اور لئیم طبعی پر سے کبر زشت و از گدایان زشت تر چو روز سرد و برف و انگہ جامہ تر اور بعضے عائل سے عیالدار مراد رکھتے ہین کہ قبول صدقات اور زکوٰۃ اور تواضع اور ملامت لوگون کی سے کہ باعث رفع حاجت عیال اور رفاہیت حال کے ہین تکبر کرتے ہین اور عیال کو ضرر پہونچاتے ہین اور ہلاک کرتے ہین تعفف اور حیا کرنے سوال سے اور چھپانا حال کا بسبب توکل کرنے کے ہوسلے پر امر دیگر ہے اور تکبر بطلب نداہی اور قبول نکرنا احسان کا لوگون سے بسبب تکبر کے باوجود احتیاج و اضطرار کے امر دیگر ہے اور ممکن ہے یہ کہا جاوے کہ مراد شیخ سے محصن ہے یعنے بیاہا ہوا

برابر ہے کہ جوان ہو یا بڈھا اور سبب اسکے زنا کے بدتر اسکے حق میں شرعاً اور عرفاً واجب ہوئی اسپر سنگساری جیسیکہ شیخ سے مراد دیا گیا ہو اسی بیچ آیہ منسوخہ
الشیخ والشیخۃ اذا زنیا فارجموھما نکالا من اللہ واللہ عزیز حکیم کے اور مراد بادشاہ سے غنی ہی اسلیے کہ فقیر کبھی جھوٹ بولتا ہی غرض فاسد کے لیئے کہ منفعت
دنیویہ ضروریہ ہی اور غنی نہین محتاج ہوتا اسکا مطلق پس جھوٹ بولنا اسکو بدتر ہوگا اور مراد فقیر سے وہ شخص ہی کہ تکبر کرے فقرا پر اسلیے کہ تکبر کرنا
اغنیا متکبرین سے صدقہ ہی اور ظاہر تر یہ ہی کہ مراد فقیر سے وہ ہی کہ تکبر کرے کسب کرنے سے اور مشقت کرنے سے اپنے لیئے اور اپنے عیال کے
لیے باوجود قادر ہونے کے کسب پر جیسیکہ دیکھا جاتا ہی ہمارے زمانہ میں اور نہین شک ہی کہ یہ تکبر کہ متضمن ہی واسطے رعونت اور ریا اور سمعہ کے
ساتھ ضرر پہونچانے نفس کے اور کرنے سوال کے اور لینے مال کے بغیر وجہ حلال سے بدتر ہی تکبر اغنیا کے سے خصوص جبکہ انکا بھیس اور نباہ
وضع بزرگون کی سی مانند بعضے فقہا کے کہ جو کہتے ہین کہ حلال وہ چیز ہی کہ حلال ہوئی بسبب ہمارے اور حرام وہ چیز ہی کہ حرام کی ہمنے پس یہ بڑی مرکب
بیماری ہی کہ عاجز ہین اس سے حکما اگرچہ پہونچین حد کمال کو **و عنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اللّٰہُ
تَعَالٰی اَلْکِبْرِیَاۤءُ رِدَائِیْ وَالْعَظَمَۃُ اِزَارِیْ فَمَنْ نَازَعَنِیْ وَاحِدًا مِّنْھُمَا اَدْخَلْتُہُ النَّارَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَذَفْتُہٗ فِی النَّارِ
رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماتا ہی اللہ تعالیٰ بزرگی ذاتی میری چادر میری ہی
یعنے بمنزلہ چادر کے ہی نزدیک تمھارے اور بزرگی صفاتی تہبند میرا ہی یعنے بمنزلہ تہبند کے ہی نزدیک تمھارے پس جو شخص کہ کھینچے مجھسے
ایک کو ان دونون مین سے یعنے تکبر کرے باعتبار ذات کے یا صفات کے اور چاہے ایسطرح کی شرکت میری ساتھ میرے بیچ ذات و صفات
میری کے تو داخل کرونگا مین اسکو آگ مین یعنے آگ عذاب مین کہ جسکے حق مین فرمایا ہی فبئس مثوی المتکبرین اور ایک روایت مین ہی کہ پھینکونگا
مین اسکو دوزخ مین یعنے اس عبارت مین حقارت ہی کہ پھینکونگا جیسیکہ ڈھیلے کو پھینکدیتے ہین ازراہ بے پروائی اور بے اعتبار ی کے
نقل کی یہ مسلم نے **ف** یہ ایک مثال ہی کہ حضرت حق سبحانہ تعالیٰ نے بیان کی واسطے سمجھانے اپنے کے صفت کبریا اور عظمت مین یعنے یہ
دونون صفتین خاص میری ہی ذات کے لیئے ہین کہ کسیکو مجال شرکت کی اسمین اور متصف ہونا ساتھ انکے درست نہین یعنے جو دو کرم اور مہربانی
صفتین میری ہین اور خلق کو بھی انسے ایک طرح کا حصہ ہی اور جائز ہی وصف کرنا انکا ساتھ انکے بطریق مجاز کے مگر یہ دو صفتین بطریق مجاز کے
بھی میرے غیر کو وصف کرنا انکو درست نہین مشابہ دو کپڑون کے کہ کوئی پہنے ہو تو پہننا دوسرے کا انکو ممکن نہوگا اور کبریا اور عظمت
مین دونون ایک ہی معنون پر آتے ہین کہ بزرگی اور بزرگ ہونا اور ظاہر حدیث سے فرق معلوم ہوتا ہی دونون مین کہ ایک کو چادر کے ساتھ تشبیہ
دی اور ایک کو ازار کے ساتھ پس بعضون نے کہا کہ کبریا صفت ذاتی ہی یعنے اللہ تعالیٰ کبیر و متکبر ہی اپنی ذات مین خواہ دوسرا جانے یا نجانے
اور عظمت عبارت ہی ہونے اسکے سے اسطرح کا کہ اسکا غیر یعنے خلق بھی اسکو بڑا جانتے ہین پس صفت پہلی ذاتی ہوئی اور دوسری صفت اضافی
اور یہ ضرور ہی کہ جو کہ صفت ذاتی ہوگی اعلیٰ ہوگی صفت اضافی سے اور چادر بھی اعلیٰ ہی ازار سے پس مناسب بلحاظ تشبیہ دی کبریا کو چادر کے ساتھ
اور عظمت کو ازار کے ساتھ **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** سَلَمَۃَ بْنِ الْاَکْوَعِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَزَالُ الرَّجُلُ یَذْھَبُ بِنَفْسِہٖ حَتّٰی یُکْتَبَ فِی الْجَبَّارِیْنَ فَیُصِیْبُہٗ مَا اَصَابَھُمْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ
اور روایت ہی سلمہ بیٹے اکوع کے سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہمیشہ رہتا ہی ایک شخص کھینچتا اپنے نفس کو یہانتک
کہ لکھا جاتا ہی یعنے نام اسکا سرکشون مین یعنے ظالمون اور متکبرون کے دیوان مین پس پہونچتی ہی اسکو وہ چیز کہ پہونچتی انکو یعنے آفات
و بلیات دنیا اور آخرت مین نقل کی یہ ترمذی نے **ف** لفظ بنفسہ مین ب تعدیہ کے لیے ہی یعنے بلند کرتا ہی اپنے نفس کو اور بعید کرتا ہی

اسکو لوگون سے مرتبہ مین اور اعتقاد کرتا ہے اسکو عظیم القدر یا صاحب مصاحبت کے لیے ہے یعنے موافقت کرتا ہے اپنے نفس کی نیچ جاننے اسکے کے طرف لے جانے
اور عزت دیتا ہے اسکو اور اکرام کرتا ہے اسکا جیسیکہ اکرام کرتا ہے دوست دوست کا یہان تک کہ ہوتا ہے متکبر اور خلاصہ معنے کا یہ ہے کہ ہمیشہ لیجاتا ہے اسکو اسکے نیچے
اور مرتبہ سے طرف رتبہ اعلی کے یعنے لیجاتا ہے اپنے نفس کو اسکی جگہ اور مرتبہ سے کہ اسمین ہے جگہ بلند اور درجہ بلند ساتھ تکبر اور ترفع کے اور موافقت کرتا ہے
نفس کی اور رہتا ہے ساتھ اسکے ہر جانب مین کہ وہ جاتا ہے اور باز نہین رکھتا نفس کو سرکشی اور تکبر سے فرح **وعن** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ
عَنْ جَدِّهٖ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُحْشَرُ الْمُتَكَبِّرُوْنَ اَمْثَالَ الذَّرِّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْ صُوَرِ الرِّجَالِ يَغْشَاهُمُ
الذُّلُّ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ يُسَاقُوْنَ اِلٰى سِجْنٍ فِيْ جَهَنَّمَ يُسَمّٰى بُوْلَسَ تَعْلُوْهُمْ نَارُ الْاَنْيَارِ يُسْقَوْنَ مِنْ عُصَارَةِ اَهْلِ النَّارِ طِيْنَةِ الْخَبَالِ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے اسنے نقل کی اپنے باپ سے اسنے اپنے دادا سے اسنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جمع کیے
جاوینگے تکبر کرنیوالے مانند چھوٹی چیونٹیون کے دن قیامت کے بیچ صورت مردون کے یعنے صورت انکی آدمیون کی سی ہوگی اور جثہ چیونٹیون کا سا
ہوگا اور ڈھانکے گی انکو خواری ہر جگہ سے ہانکے اور کھینچے جاوینگے طرف ایک قیدخانہ کے کہ دوزخ مین ہے نام رکھا جاتا ہے اسکا بولس غالب ہوگی ان پر
اور گھیرے گی انکو آگ آگون کی اور پلائے جاوینگے نچوڑ دوزخیون کے سے کہ نام ہے اسکا طینة الخبال یعنے خون اور پیپ لہو اور پیپ دوزخیون کے
بدن سے بہے گی نقل کی یہ ترمذی نے **ف** مانند چھوٹی چیونٹیون کے الخ اس حدیث کے معنے مین اختلاف کیا ہے علماء نے کہا بعضون نے
کہ یہ کنایہ ہے انکے خوار ہونے سے انکے محشر مین اور پامال ہونے سے نیچے پاؤن لوگون کے جیسے کہ حال چیونٹیون کا ہے دلیل اسکے کہ اٹھنا اور عود کرنا بدن
کا ساتھ ان اجزائے اصلی کے ہوگا کہ دنیا مین رکھتے تھے اور صورت چیونٹیون کی اور جثہ اسکا گنجایش اسکی رکھتا نہین چنانچہ اسی سبب سے کہا فی صور الرجال
تا معلوم ہو کہ آدمیون کی صورت پر ہونگے نہ چیونٹیون کی صورت پر اور یغشاہم الذل بھی قرینہ ہے اسکا کہ مراد معنے خواری کے ہین اور سیاق حدیث
بھی دلالت کرتا ہے اسپر اور ثواب یہ ہے کہ حدیث محمول ہے ظاہر پر اور مراد اٹھنا متکبرون کا ہے بہیات چیونٹیون کے حقیقت مین ولیکن صورت
مین مردون کے حق تعالی قادر ہے کہ اجزائے اصلی کو ساتھ انکے اٹھین کے بیچ مقدار جثہ چیونٹی کے جمع کرے اور ساتھ اس صورت
کے بنادے اور خوار کرے یہ تقریر تو حضرت شیخ رح کی ہے اور ملا علی رح نے بہت سے قول یہان نقل کیے ہین اور تورپشتی سے نقل کیا
ہے کہ ہم ظاہر معنے اس حدیث کے اسلیے نہین لیتے کہ آنحضرت نے فرمایا ہے کہ اجساد عود کیے جاوینگے اوپر ان اجزا کے کہ تھے بدن کے بغیر
اوٹھین گے کہ جلد کاٹی ہوئی ذکر کی بھی الگ جاویگی پس کیونکر ہوسکے کہ سب اجزا آدمی کے ناخن اور بال بغیر ہما چیونٹیون کے جثہ مین جمع ہون پھر
اسکے جواب بھی علماء سے نقل کر کر پھر ان پر شبہہ کیا ہے اور اپنی تحقیق یہ لکھی ہے کہ اللہ تعالی اعادہ کریگا انکو وقت نکالنے انکے کے انکی قبرون سے
اوپر کامل ترین صورتون انکی کے اور ساتھ تمام اجزائے معدومہ کیواسطے ثابت کرنے وصف اعادہ کے بروجہ کمال پھر کریگا انکو موقف حساب
مین اوپر صورت ذکر کی گئی ازراہ اہانت اور ذلت دینے انکے کے یا چھوٹے ہوجاوینگے ہیبت الہی سے وقت آنے انکے کے طرف حساب
کی جگہ کے اور وقت ظاہر ہونے اثر عذاب سلطانی کے کہ وہ اگر رکھا جاوے پہاڑ پر تو ہوجاوے غبار پراگندہ اور ثابت بھی ہوئی ہے تبدیل
دوزخیون کی صورتون کی اوپر شکلون مختلفہ کے مانند کتون اور سورون اور گدہون کی صورتون کے موافق صفتون اور حالتون انہی کے پس اس سے
جاتا رہتا ہے اشکال واللہ اعلم بحقیقة الحال ولفظ بولس ساتھ زبر ب کے اور جزم واو اور زیر لام کے اور قاموس مین ساتھ پیش ب زیر لام کے
مشتق ہے بلس سے بمعنے تحیر اور ناامیدی کے اور ابلیس بھی اسی سے مشتق ہے اور آگ آگون کی یعنے نسبت اسکی ساتھ اور آگون کے مانند نسبت آگ کے ہے
ساتھ اور چیزون کے کہ جلاوتی ہے اور خبال ساتھ زبر خ کے بمعنے فساد کے ہے کہا ایک شارح نے کہ وہ نام ہے عصارہ اہل نار کا اور عصارہ پیپ اور لہو کو

اور غصہ ان کو بچائیگا دوزخیون سے بچ وعن عطیة بن عروة السعدي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الغضب من الشيطان وان الشيطان خلق من النار وانما تطفأ النار بالماء فاذا غضب احدكم فليتوضأ رواه ابو داود اور روایت ہے عطیہ بیٹے عروہ سعدی کے سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق غصہ کرنا یعنے وہ غصہ کہ واسطے خدا کے نہو شیطان سے ہے یعنے اسکے اغوا سے ہوتا ہے اور تحقیق شیطان پیدا کیا گیا ہے آگ سے اور بجھائی نہین جاتی آگ مگر پانی سے پس جسوقت کہ غصہ ہو ایک تمھارا پس چاہیے کہ وضو کرے نقل کی یہ ابوداود نے ف پانی سرد کے استعمال کرنے کی خاصیت ہے کہ غصہ کو دفع کرتا ہے اور تجربہ اسپر گواہ ہے اور اگر ٹھنڈا پانی پیوے اسکی بھی یہی خاصیت ہے اور چاہیے یون کہ جب غصہ آوے تو پہلے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھے کہ حدیث مین آیا ہے کہ اس سے ہی غصہ جاتا رہتا ہے پھر جب دیکھے کہ غصہ نہین گیا تو اٹھکر وضو کرے اور دو رکعت نماز نفل پڑھے واسطے اللہ تعالی کے بچ وعن ابي ذر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا غضب احدكم وهو قائم فليجلس فان ذهب عنه الغضب والا فليضطجع رواه احمد والترمذي اور روایت ہے ابی ذر سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت کہ غصہ ہو ایک تمھارا یعنے پاوے اثر غصہ کا کسی پر اس حال مین کہ وہ کھڑا ہو پس چاہیے کہ بیٹھ جاوے پس اگر جاتا رہا اس سے غصہ بہتر ورنہ لیٹ جاوے پہلو پر نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے ف شرح السنہ مین ہے کہ حکمت اسمین یہ ہے کہ تا غصہ مین کوئی حرکت بیجا مین نہ آوے کہ اس سے پشیمانی اٹھاوے اسلئے کہ لیٹا ہوا دور تر ہے حرکت سے بہ نسبت بیٹھے کے اور بیٹھا دور تر ہے کھڑے سے اور ظاہر یہ ہے کہ یہ تغیر حالت کے اسطرح پر ہے کہ جب سکون آرام کی ہے ایک تاثیر ہے بیچ دفع کرنے آتش غصہ کے بچ وعن اسماء بنت عميس قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول بئس العبد عبد تخيل واختال ونسي الكبير المتعال بئس العبد عبد تجبر واعتدى ونسي الجبار الاعلى بئس العبد عبد سها ولها ونسي المقابر والبلى بئس العبد عبد عتا وطغى ونسي المبتدا والمنتهى بئس العبد عبد يختل الدنيا بالدين بئس العبد عبد يختل الدين بالشبهات بئس العبد عبد طمع يقوده بئس العبد عبد هوى يضله بئس العبد عبد رغب يذله رواه الترمذي والبيهقي في شعب الايمان وقالا ليس اسناده بالقوي وقال الترمذي ايضا هذا حديث غريب اور روایت ہے اسماء بنت عمیس سے کہا اسماء نے کہ سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے برا بندہ ہے وہ بندہ کہ اپنے تئین اچھا جانا اورون سے اور تکبر کیا اور بھول گیا خدا سے بزرگ بلند قدر کو یعنے بھول گیا یہ کہ بزرگی اور بلند قدری اللہ ہی کو ہے یا بھول گیا اسکے حساب عذاب کو باوجود حیثیت کہ نہ تقوے کیا دنیا مین برا بندہ وہ بندہ ہے کہ جبر و قہر کیا لوگون پر اور ظلم و فساد مین حد سے گذر گیا اور بھول گیا خداوند جبار متکبر قہار کو کہ بلند تر ہے قدرت و عزت مین سب سے برا بندہ ہے وہ بندہ کہ بھول گیا کار دین کا اور مشغول رہا دنیا مین اور بھول گیا مقبرون کو اور کہنگی اور بوسیدگی بدن کو خاک مین برا بندہ ہے وہ بندہ کہ فساد ڈالا اور حد سے بڑھ گیا اور بھول گیا یعنے ابتدا اپنے حال کو کہ کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے کہ کیسا عاجز و ناتوان تھا اور اپنے انجام کار کو کہ کیا ہونا اور کیا کیا دیکھنا ہے اور آخر اسکا کیا ہے یعنی مٹی مین جاتا ہے یعنے جسکی ابتدا ایسی ہے اور انتہا ایسی تو لائق ہے اسکو کہ اطاعت کرے اللہ تعالی کی ان دونون حالتون کے درمیان برا بندہ ہے وہ بندہ کہ طلب کرے دنیا کو ساتھ عمل آخرت کے یا یہ معنے ہین کہ فریب دیوے اہل دنیا کو ساتھ عمل نیک کے تاکہ وہ معتقد ہون اسکے اور دنیا حاصل کرے یہ مال جاہ ان سے برا بندہ وہ بندہ ہے کہ خراب کیا دین کو ساتھ شبہات کے برا بندہ ہے وہ

۳۰

بندہ کہ طمع اور امیدواری خلق سے اور حرص کھینچ لیجاتی ہی اُسکو دنیاداروں کے دروازہ پر اور لیجاتی ہی جدھر چاہتی ہی تو اپنیدہ ہی وہ بندہ کہ خواہش نفس گمراہ کرتی ہی اُسکو اور لیجاتی ہی راہ دین سے ترانیدہ ہی وہ بندہ کہ رغبت دنیا میں اور حرص اُسکے حاصل کرنے میں اور طلب کثرت خواہش ذلیل کرتی ہی اُسکو اور برہ و ریزی اُسکے دین کی کرتی ہی نقل کی یہ ترمذی نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں اور کہا ترمذی اور بیہقی نے کہ نہیں ہی اسناد اس حدیث کی قوی اور یہ بھی ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث غریب ہی **ف** بھول گیا مقبروں کو یعنے اہل مقبروں کو کہ عبرت نہ پکڑے ساتھ اُنکے یا ذکر نہ کیا مقابر کا کنایہ ہی موت سے یعنے بھول گیا موت کو ساتھ نہ سامان درست کرنے کے اُسکے لیئے اور طمع الخ عجیب نقل ہی سید شاذلی رحمۃ سے کہ وہ پہنچے ساتھ کیمیا کے اُنھوں نے کہا کہ وہ دو کلمے ہیں گرا خلق کو اپنی نظر سے اور قطع کر طمع حق سے اسباب کے کہ دیوے تجھکو غیر اُس چیز سے کہ قسمت میں ہی تیری اور نہیں اسناد اُسکے قوی اس حدیث کو روایت کیا ہی طبرانی نے بھی اور بیہقی نے نعیم بن ہمار سے اور روایت کیا ہی اسکو حاکم نے بھی اپنے مستدرک میں اسماء بنت عمیس سے اور اسمیں شک نہیں ہی کہ کثرت طرق قوی کر دیتی ہی ضعیف کو اور کر دیتی ہی اُسکو حسن لغیرہ اور اس سے تمام ہو جاتا ہی مقصود واللہ اعلم اور غریب ہونا اور غرابت نہیں منافی ہی صحت اور حسن کی اور نہایت کار یہ کہوگے کہ یہ حدیث ضعیف ہی اور حدیث ضعیف پر عمل کیا جاتا ہی فضائل اعمال میں اتفاقاً اور واعظوں میں لائق ہی یہ کہ یہ اسیر ہمارا الطریق اولی ہی

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما تجرع عبد افضل عند اللہ عز وجل من جرعۃ غیظ یکظمہا ابتغاء وجہ اللہ تعالی رواہ احمد اور روایت ہی ابن عمر سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں پیا کسی بندہ نے کھونٹ افضل نزدیک اللہ عز وجل کے کھونٹ غصے سے کہ پی جاوے اُسکو واسطے رضامندی اللہ تعالی کے نقل کی یہ احمد نے **وعن** ابن عباس فی قولہ تعالی ادفع بالتی ہی احسن قال الصبر عند الغضب والعفو عند الاساءۃ فاذا فعلوا عصمہم اللہ وخضع لہم عدوہم کانہ ولی حمیم قریب رواہ البخاری تعلیقا اور روایت ہی ابن عباس سے بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے دور کر تو یعنے برائی کو ساتھ اُس خصلت کے کہ وہ نیک تر ہی کہا ابن عباس نے صبر کرنا نزدیک غضب کے اور عفو کرنا نزدیک برائی کے پس جب کریں لوگ صبر اور عفو نگاہ رکھے خدا تعالی اُنکو آفات نفس اور خلق سے اور پست ہو وا سطے اُنکے دشمن اُنکا گویا کہ وہ دوست حمیم ہی یعنے قریب ہی نقل کی یہ بخاری نے بطریق تعلیق کے **ف** اول اس آیہ کریمہ کا یہ ہی ولا تستوی الحسنۃ ولا السیئۃ یعنے برابر نہیں ہی نیکی اور بدی جزا اور انجام کار میں اسکے بعد یہ ہی ادفع بالتی ہی احسن یعنے دفع کر ساتھ اُس چیز کے کہ وہ بہتر ہی یعنے نیکی سے برائی کو کہ پیش آوے تجھکو یعنے اگر کوئی تجھسے بدی کرے تو نیکی کر اُس سے مصرع اگر مردے احسن الی من اساء پس ابن عباس اُسکی تفسیر میں کہتے ہیں کہ مراد دفع کرنے برائی کی اُسے ساتھ نیکی کے یہ ہی کہ جب غصہ آوے صبر کرے اور اگر کسی سے برائی پہونچے درگذر کرے اور لفظ قریب تفسیر ہی حمیم کی یعنے قرابتی اور یہ تفسیر آخر آیت کی ہی کہ فرمایا ہی فاذا الذی بینک وبینہ عداوۃ کانہ ولی حمیم **وعن** بہز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الغضب لیفسد الایمان کما یفسد الصبر العسل اور روایت ہی بہز بن حکیم سے نقل کی اپنے باپ سے اُسنے نقل کی بہز کے دادا سے کہ نام اُسکا معاویہ بن حیدہ القشیری ہی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق غصہ البتہ خراب کرتا ہی ایمان کو جیسیکہ خراب کرتا ہی ایلوا شہد کو **ف** ایمان کو یعنے کمال ایمان کو یا اُسکے نور کو اور کبھی غصہ ایمان کو باطل بھی کر دیتا ہی نعوذ باللہ من ذلک **وعن** عمر قال وہو علی المنبر یا ایہا الناس تواضعوا فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من تواضع للہ رفعہ اللہ فہو فی نفسہ

صَغِیْرٌ وَفِیْ اَعْیُنِ النَّاسِ عَظِیْمٌ وَمَنْ تَکَبَّرَ وَضَعَهُ اللّٰهُ فَهُوَ فِیْ اَعْیُنِ النَّاسِ صَغِیْرٌ وَفِیْ نَفْسِهٖ کَبِیْرٌ حَتّٰی لَهُوَ اَهْوَنُ عَلَیْهِمْ مِنْ کَلْبٍ اَوْ خِنْزِیْرٍ اور روایت ہے حضرت عمرؓ سے کہ کہا انہوں نے ایسے حال میں کہ منبر پر تھے اے لوگو تواضع اور فروتنی کرو اسلیے کہ میں نے سنا ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جو شخص کہ تواضع کرے ہے ساتھ لوگوں کے واسطے خدا کے یعنی واسطے طلب رضا اسکی کے بلند کرتا ہے اللہ تعالی مرتبہ اسکا پس وہ اپنے نفس اور نظر میں حقیر ہے یعنی بسبب شکستگی کے اپنے کو نظر کمی سے اور لوگوں کی آنکھ میں بزرگ ہے یعنی بسبب بلند کرنے حق تعالی کے اسکے مرتبہ کو بسبب اس خصلت نیک کے اور جو کوئی تکبر کرے پست کرتا ہے خدا تعالی قدر اسکی پس وہ لوگوں کی آنکھوں میں حقیر ہے اور اپنے نفس اور نظر میں بزرگ ہے یہاں تک کہ البتہ وہ خوار تر اور بے قدر تر ہے لوگوں کے نزدیک کتے یا سور سے **ف** یعنی متکبر اگرچہ اپنے کو بزرگ جانتا ہے اور بزرگ دکھاتا ہے ولیکن خدا تعالی کے نزدیک حقیر ہے اور لوگوں کے نزدیک بھی خوار ہوتا ہے اور تواضع کرنیوالا اگرچہ اپنے کو حقیر جانتا ہے اور حقیر دکھاتا ہے لیکن خدا تعالی کے نزدیک بزرگ ہے اور لوگوں کے نزدیک بھی بزرگ ہوتا ہے **وعن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُوْسَی بْنُ عِمْرَانَ عَلَیْهِ السَّلَامُ یَا رَبِّ مَنْ اَعَزُّ عِبَادِكَ عِنْدَكَ قَالَ مَنْ اِذَا قَدَرَ غَفَرَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا موسی بیٹے عمران علیہ السلام نے اے رب میرے کون عزیز تر ہے تیرے بندوں میں تیرے نزدیک فرمایا وہ شخص کہ جب قادر ہو بخشدے **ف** یعنی درگذر کرے اُس سے کہ اسپر ظلم کیا اور رنج دیا اُسنے اسمیں اشارہ ہوا موسی علیہ السلام کو عفو کیا کرنے کا اسلیے کہ تھا غالب اُنپر جلال اور جامع صغیر میں ہے کہ جو کوئی عفو کرے نزدیک قدرت کے عفو کریگا اللہ تعالی اُس سے دن عسرت کے یعنی دن قیامت کے **وعن** اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ خَزَنَ لِسَانَهٗ سَتَرَ اللّٰهُ عَوْرَتَهٗ وَمَنْ کَفَّ غَضَبَهٗ کَفَّ اللّٰهُ عَنْهُ عَذَابَهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَمَنِ اعْتَذَرَ اِلَی اللّٰهِ قَبِلَ اللّٰهُ عُذْرَهٗ اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص بند رکھے زبان اپنی یعنی عیب و نقصان لوگوں کے سے ڈھانکتا ہے اللہ تعالی عیب و نقصان اُسکے یعنی لوگوں سے یا فرشتوں اعمال کے لکھنے والوں سے یاد ولانے سے اور جو کوئی روکے غصہ اپنا یعنی لوگوں سے باز رکھیگا اللہ تعالی اُس سے عذاب اپنا دن قیامت کے اور جو کوئی عذر کرے یعنی اپنی تقصیر کا طرف اللہ تعالی کے قبول فرماتا ہے اللہ عذر اُسکا **وعن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثٌ مُنْجِیَاتٌ وَثَلٰثٌ مُهْلِکَاتٌ فَاَمَّا الْمُنْجِیَاتُ فَتَقْوَی اللّٰهِ فِی السِّرِّ وَالْعَلَانِیَةِ وَالْقَوْلُ بِالْحَقِّ فِی الرِّضٰی وَالسَّخَطِ وَالْقَصْدُ فِی الْغِنٰی وَالْفَقْرِ وَاَمَّا الْمُهْلِکَاتُ فَهَوًی مُتَّبَعٌ وَشُحٌّ مُطَاعٌ وَاِعْجَابُ الْمَرْءِ بِنَفْسِهٖ وَهِیَ اَشَدُّهُنَّ رَوَی الْبَیْهَقِیُّ الْاَحَادِیْثَ الْخَمْسَةَ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین چیزیں نجات دینے والی ہیں عذاب سے اور تین چیزیں ہلاک کرنے والی ہیں جو چیزیں کہ نجات دینے والی ہیں ایک اُنمیں سے ڈرنا ہے خدا سے چھپے اور ظاہر میں یعنی حاضر و غایب خلق کے یا باطن و ظاہر میں اور دوسرے کہنا حق کا حالت رضامندی اور ناخوشی میں اور تیسرے میانہ روی کرنی بیچ دولت اور فقر کے اور جو چیزیں ہلاک کرنے والی ہیں وہ بھی تین ہیں ایک خواہش نفس کی کہ پیروی کی گئی ہے اور دوسرے بخل و حرص فرمانبرداری کی گئی اور تیسرے گھمنڈ کرنا مرد کا ساتھ نفس اپنے کے یعنی اپنے تئیں نیک جاننے اور اپنی صفتوں کو خوش رکھے کہ اس سے کبر پیدا ہوتا ہے اور کبر سے تکبر وجود میں آتا ہے اور یہ خصلت عجب سخت تر اور بدترین خصلتوں ذکر کی گئیں کی ہے نقل کیں بیہقی نے پانچوں حدیثیں شعب الایمان میں **ف** کہنا حق کا الخ یعنی اگر کسی سے راضی ہو سوائے سچ اور واقعی بات کے نہ کہے اور اگر ناراض ہو تو بھی سوائے سچ کے نہ کہے مثلاً اگر کسی فاسق و ظالم سے نفع پہونچتا ہے اور راضی ہے اُس سے تو تعریف شمار حق اور

خلاف واقع سکے نہ کیسے اس سبب سے اور اگر کسی سائل سے رنجیدہ و ناراض ہو تو مذمت و برائی نہ کرے سائل دونوں میں طریق استقامت پر ثابت رہے اور میانہ
روی کی یعنے خرچ کرنے میں کہ نہ اسراف ہو اور نہ تنگی یا مراد ہی توسط بیچ اختیار نفقہ غنا کے جیسا کہ کہا ہی علمانے کہ بقدر قوت کے بہم پہونچنا معیشت میں
افضل ہی غنا اور فقر سے اور خواہش نفس کی کہ پیروی کی گئی ہو یعنے تابع خواہش نفس کے ہونا اور جو کچھ وہ کہے اسکو کرنا اور جس طرف چاہے ادہر جانا
یہ خصلت ہلاک کرنیوالی ہی ایمان کامل یہ ہی کہ خواہش نفس تابع فرمان حق کی اور شریعت آنحضرت کی ہو اور بخل و حرص فرمانبرداری کی گئی یعنے طبیعت آدمی
کی خالی بخل اور حرص سے نہیں لیکن ایک ایسا ہوتا ہی کہ اطاعت اسکی کرتا ہی اور سر احاطہ فرمان اسکے سے نہیں نکال سکتا اور خرابی نفس و طبیعت
ہوتا ہی پس ایسا نہونا چاہیے اور خودپسندی یعنے بڑی ہی انمیں آنزدے گناہ کی اور ضرر کی اسلیے کہ متصور ہی توبہ کرنی متابعت خواہش نفس سے
اور خرابی بخل سے بخلاف عجب کے کہ عجب والا مغرور رہتا ہی اور اپنے کو اچھا جانتا ہی اور وہ محجوب ہوتا ہی نہیں امید ہوتی اسکے جاننے کی ما تندید کی کے
کہ کم ہوتا ہی کہ وہ توبہ کرے اپنی بحث سے

باب الظلم

باب ہی بیچ بیان ظلم کے **ف** ظلم کے معنے ہیں لغت میں رکھنا ایک چیز کا بیچ جگہ مخصوص اسکی کے اور یہ شامل ہی ہر چیز کو کہ عدد محدود سے تجاوز کرے اور جس طرح کہ چاہیے واقع نہو ساتھ زیادتی یا نقصان کے یا بے وقت
و بیجا واقع ہو اور جور و تعدی کے بھی یہی معنے ہیں اور شرع میں بھی ظلم وغیرہ کے یہی معنے ہیں نہایت کار اسمیں یہ کہ محل شرعی اور وجہ شرعی
مراد ہو یعنے ظلم شرع میں اسکو کہیں گے کہ محل شرعی اور وجہ شرعی سے تجاوز کرے

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم قال الظلم ظلمات يوم القيمة متفق عليه روایت ہی ابن عمر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ ظلم کرنا سبب اندہیروں کا ہوگا دن قیامت کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنے ظالم نور اس دن تاریکی ہر طرف سے گھیرے گی اور محروم
ہوگا اس نور سے کہ مومنوں کو نصیب ہوگا جیسا کہ اس آیت میں فرمایا نورهم يسعى بين ايديهم وبايمانهم یا مراد ظلمات سے شدائد اور عذاب ہیں کہ
عرصات قیامت میں اور دوزخ کے طبقوں میں ساتھ انکے گرفتار رہیں گے اور ظلمات کے معنے شدائد کے بھی آئے ہیں جیسا کہ اس آیت میں قل من ينجيكم
من ظلمات البر والبحر **وعن** ابي موسى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله ليملي الظالم حتى اذا اخذه لم يفلته
ثم قرأ وكذلك اخذ ربك اذا اخذ القرى وهي ظالمة الاية متفق عليه روایت ہی ابی موسیٰ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ البتہ مہلت دیتا ہی ظالم کو اور عمر اسکی دراز کرتا ہی یعنے تاکہ بہت سا ہو اس سے ظلم یہاں تک کہ جس وقت کہ پکڑیگا
اسکو نہیں چھوڑیگا اسکو اور نہیں بھاگ سکے گا ظالم اسکے عذاب سے پھر پڑہی آنحضرت نے موافق اسکے یہ آیت اور اسی طرح ہی پکڑ
رب تیرے کا جس وقت کہ پکڑتا ہی بستیوں کو یعنے بستی والوں کو کہ ظالم ہیں پڑہی ساری آیت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** بعد اسکے ہی
ان اخذه اليم شديد اور اسمیں تسلی ہی مظلوم کے لیئے فی الحال اور تنبیہ ہی ظالم کے لیئے تاکہ نہ مغرور ہو ساتھ مہلت دینے کے جیسا کہ فرمایا اللہ
تعالیٰ نے ولا تحسبن الله غافلا عما يعمل الظالمون الخ **وعن** ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم لما مر بالحجر قال لا تدخلوا مساكن
الذين ظلموا انفسهم الا ان تكونوا باكين ان يصيبكم ما اصابهم ثم قنع راسه واسرع السير حتى اجاز الوادي
متفق عليه اور روایت ہی ابن عمر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب گذرے حجر پر تو فرمایا یعنے صحابہ کو کہ نہ داخل ہو تم ان لوگوں کے مکانوں
میں کہ جنہوں نے ظلم کیا اپنی جانوں پر یعنے کفر اختیار کیا اور جھٹلایا اپنے پیغمبر خدا کو مگر یہ کہ ہو تم رونے والے یعنے عبرت پکڑنے والے اور حوال
اس جماعت کا یاد کرنیوالے کہ موجب رونے کا ہی اور نہ گزرو ان سے ساتھ بغفلت کے کہ بسبب غفلت اسکے کہ مبادا پہونچے تمکو وہ چیز
کہ پہونچی انکو یعنے اس لیے کہ کسی جگہوں سے [illegible] گذرا [illegible] قلبی [illegible]

اور ملنے وقوع عذاب کا ہی یاد رہو اور عبرت پکڑو کہ مبادا تم سے بھی مثل عمل اُنکے کے وجود میں آوے اور اسکی سزا کو پہونچو چنانچہ اسی واسطے آنحضرت نے سر لپیٹا چادر سے اور جلدی چلے یہاں تک کہ گذرے اُس مکان سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** حجر ساتھ زیر ح اور جزم جیم کے نام زمین ثمود قوم صالح پیغمبر علیہ السلام کا ہی اور یہ گذرنا حضرت کا وہان سے وقت جانے غزوہ تبوک کے تھا اور حضرت چادر ڈال کر وہانسے جلدی سے گذرے مانند ڈرنے والے کے تاکہ نہ پڑے نظر اُنکے مکانون پر اور کیا یہ حضرت نے اسواسطے تعلیم امت کے تاکہ پیروی کریں وہ حضرت کی اور جمع کیا درمیان قول و فعل کے تاکید کیلئے اور حضرت نہایت خوف الٰہی رکھتے تھے جیسا کہ فرمایا ہی انا اعلمکم باللہ واخشاکم اور آیا ہی کہ آنحضرت نے منع کیا کہ اُس جگہ پانی نہ پیوین اور کھانا نہ کھاوین اسمین دلیل ہی اسپر کہ ظالمون کے مکانون کو وطن اور جگہ رہنے کی نہ ٹھہراوے **وعن** أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من كانت له مظلمة لأخيه من عرضه أو شيء فليتحلله منه اليوم قبل أن لا يكون دينار ولا درهم إن كان له عمل صالح أخذ منه بقدر مظلمته وإن لم تكن له حسنات أخذ من سيئات صاحبه فحمل عليه رواه البخاري اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص کہ ہو واسطے اُسکے کچھ حق بھائی مسلمان اپنے کا آبروریزی اُسکی سے ساتھ کرنے غیبت و برا کہنے اور مانند اُنکے کے یا کچھ اور ہو خون و مال سے پس چاہیے کہ معاف کروا وے اُس سے اُس حق سے آج کے دن یعنے دنیا میں پہلے اس سے کہ نہو دینار اور نہ درہم کہ دیوے بدلے حق کے روز قیامت کے اگر ہوگا واسطے اُسکے عمل نیک لیا جاویگا اُس سے موافق ظلم اُسکے کے کہ کیا ہی یا موافق اُس چیز کے کہ لی ہی اور اگر نہیں ہونگی ظالم کے نیکیان لیا جاویگا برائیون صاحب اُسکے سے کہ مظلوم ہی پس لادی جاوینگی ظالم پر نقل کی یہ بخاری نے **ف** یعنے جزا ظالم کی روز قیامت کے یہ ہی کہ نیکیان اسکی مظلوم کو دینگے اور اگر وہ نیکیان نرکھتا ہوگا تو گناہ مظلوم کے اُسپر رکھینگے اور اسکو بسبب اُسکے عذاب کرینگے اور مظلوم کو عذاب سے کہ بسبب اُن گناہوں کے مستحق اُسکا ہوا تھا نجات دینگے اور یہ جو اوپر کہا کہ نہو دینار اور نہ درہم اسمین تنبیہ ہی اسپر کہ واجب ہی اُسپر یہ کہ بخشوا وے حق اُس سے آگے پہلے دینار اور درہم کے ہو اسلیے کہ لینا دینار اور درہم کا آج بخشنے والے پر آسان تر ہی لینے حسنات کے سے یا رکھنے سئیات کے سے برتقدیر نہ بخشنے کے اور موافق ظلم اُسکے کے مقدار طاعت اور معصیت کے اندر کمیت اور کیفیت کے سپرد علم الٰہی کے ہی کہ کتنے اور کیسے لیے دیے جاوینگے اور کہا ابن مالک نے احتمال ہی یہ کہ نیکیان اور برائیان جو دیجاوینگی نفس اعمال ہون مجسم ہو کر موجاوین مانند جواہر کے اور احتمال یہ بھی ہی کہ جو نعمتیں اور عذاب طیار کیے گئے ہیں اُنکے لیے وہ ملین **وعنه** أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال أتدرون ما المفلس قالوا المفلس فينا من لا درهم له ولا متاع فقال إن المفلس من أمتي من يأتي يوم القيامة بصلاة وصيام وزكاة ويأتي قد شتم هذا وقذف هذا وأكل مال هذا وسفك دم هذا وضرب هذا فيعطى هذا من حسناته وهذا من حسناته فإن فنيت حسناته قبل أن يقضى ما عليه أخذ من خطاياهم فطرحت عليه ثم طرح في النار رواه مسلم روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صحابہ سے کہ کیا جانتے ہو تم کہ کون شخص ہی مفلس کہا صحابہ نے کہ مفلس ہم میں وہ شخص ہی کہ نہیں درہم واسطے اُسکے اور نہ اسباب یعنے نقد و جنس سے کچھ نہیں حاصل یہ کہ انھون نے جواب دیا ساتھ اُس چیز کے کہ وہ جانتے تھے بحسب عرف اہل دنیا کے اور غافل ہوے امر آخرت سے پس فرمایا تحقیق مفلس ... یعنے امت اجابت سے حقیقت میں وہ شخص ہی کہ آویگا دن قیامت کے ساتھ نماز اور روزے اور زکوٰۃ کے یعنے طرح طرح کی عبادات مع ... اور حالت ... گالی دی ہی کسیکو اور تہمت کی ہی کسیکو اور کھا گیا ہے مال کسی کا یعنے ... کسی کو یعنے ناحق اور مارا ہی ... متعلق ... چیز سے کہ مستحق ہی اُسکا یعنے مفلس حقیقی وہ ...

کیا درمیان ان عبادات کے اور ان برائیوں کے پس دیا جاویگا یہ مظلوم صاحب حق یعنی نیکیوں ظالم کی سے اور یہ بعضے اوس شخص صاحب حق نیکیوں اسکی سے پس اگر تمام ہوجاوینگی نیکیاں اسکی پہلے اسکے کہ حکم کیا جاوے ساتھ جزا کے اسپر یعنے ہنوز جزا ان حقوق کی کہ اسپر ہیں تمام نہوگی کچھ باقی رہ جاویگی لی جاوینگی برائیاں مظلوموں کی اور ڈالی جاوینگی ظالم پر پھر ڈالا جاویگا وہ آگ دوزخ میں نقل کی یہ مسلم نے **ف** اسمیں اشارہ ہے اسپر کہ نہیں ہے عفو اور نہ شفاعت بیچ حقوق بندوں کے مگر یہ کہ چاہیگا اللہ کسی کے لئے تو راضی کر دیگا اسکے مدعی کو ساتھ اس چیز کے کہ چاہیگا کہا نووی نے کہ حاصل حضرت کے فرمانے کا یہ ہے کہ حقیقت مفلس کی یہ ہے کہ جو ذکر کی میں نے اور لوگ اسکو مفلس گنتے ہیں کہ جسکے پاس مال نہیں ہوتا یا جسکے پاس کم ہوتا ہے مال حالانکہ وہ مفلس حقیقی نہیں ہے اسلئے کہ یہ افلاس منقطع ہوجاتا ہے بسبب مرنے اسکے کے اور کبھی منقطع ہوجاتا ہے بسبب تونگری کے کہ حاصل ہوتی ہے بعد اسکے اسکی حیات میں بخلاف اس مفلس کے کہ یہ پورا ہی ہلاک ہوگا **وعن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَتُؤَدُّنَّ الْحُقُوْقَ اِلٰى اَهْلِهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى يُقَادَ لِلشَّاةِ الْجَلْحَاءِ مِنَ الشَّاةِ الْقَرْنَاءِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ ادا کیے جاوینگے حق طرف حق والوں کے دن قیامت کے یہانتک کہ بدلہ لیا جاویگا واسطے بکری بے سینگ کے بکری سینگ دار سے نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنے عدالت اسدن یہانتک ہوگی کہ اگرچہ حقوق آدمیوں کا کیا حیوانات سے بھی کہ داخل دائرہ تکلیف کے نہیں ہیں قصاص لیا جاویگا اور کہا ہے علماء نے کہ یہ قصاص مقابلہ کا ہے نہ قصاص تکلیف کا انتہی اور ملا علی نے لکھا ہے کہ بیچ قصاص مقابلہ ہونے اسکے کے نظر ہے کہ نہیں پوشیدہ پس اگر کہا جاوے کہ بکری غیر مکلف ہے اس سے کیونکر قصاص لیا جاویگا کہینگے ہم کہ اللہ تعالیٰ فعال لما یرید ہے ولا یسئل عما یفعل اور غرض اس سے آگاہ کرنا ہے بندوں کو کہ حقوق ضائع نہیں ہوتے بلکہ قصاص لیا جاویگا حق مظلوم کا ظالم سے انتہے اور یہ وجہ حسن اور توجیہ مستحسن ہے **وذکر** حدیث جابر اِتَّقُوا الظُّلْمَ فِیْ بَابِ الْاِنْفَاقِ اور ذکر کی گئی حدیث جابر کی اتقوا الظلم بیچ باب انفاق کے

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** حُذَیْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَكُوْنُوْا اِمَّعَةً تَقُوْلُوْنَ اِنْ اَحْسَنَ النَّاسُ اَحْسَنَّا وَاِنْ ظَلَمُوْا ظَلَمْنَا وَلٰكِنْ وَطِّنُوْا اَنْفُسَكُمْ اِنْ اَحْسَنَ النَّاسُ اَنْ تُحْسِنُوْا وَاِنْ اَسَاءُوْا فَلَا تَظْلِمُوْا رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ روایت ہے حذیفہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہو تم امعہ کہو تم اگر نیکی کریں لوگ نیکی کریں ہم اور اگر ظلم کریں ظلم کریں ہم ولیکن قرار دو اپنے نفسوں کو اسپر کہ اگر نیکی کریں لوگ پس لازم ہے تمپر یہ کہ نیکی کرو اور اگر برائی کریں لوگ پس نہ ظلم کرو نقل کی یہ ترمذی نے **ف** امعہ ساتھ زیر ہمزہ اور زیر میم مشدد کے اور عین مہملہ کے ہے مرد تابع لوگوں کا کہ نہیں ہے غیر ثابت اپنی راے پر اور تے مبالغہ کے لیے ہے اور عورت کو امعہ نہیں کہتے اور مراد یہاں وہ شخص ہے کہ کہے میں ہونگا ساتھ لوگوں کے جیسے کہ ہونگے وہ ساتھ میرے اگر وہ مجھسے بھلائی کرینگے تو میں بھی بھلائی کرونگا اور اگر وہ برائی [illegible] تو میں بھی برائی [illegible] ہمیشہ ساتھ لفظ تو اون [illegible] کے بیان فرمایا اور ظلم نکرو بعوض احسان نکرو اسلیے کہ ترک کرنا ظلم کا اور برائی کا احسان ہے [illegible] اگر نیکی کریں وہ نیکی کرو اور اگر برائی کریں تو تم اسکے مقابلہ میں [illegible] لوجہ اعتدال جیسیکہ مشروع ہے یا عفو کرو اور ساتھ بدلہ لینے کے مفید ہو یا احسان کرو اول مرتبہ خواص مسلمانوں کا ہے اور دوسرا اخص خواص کا اور تیسرا [illegible] اخص خواص کا حضرت شیخ علی متقی نے اپنے بعضوں رسالوں میں لکھا ہے کہ معیار شناخت محبت دنیا اور آخرت کی یہ چار چیزیں ہیں جسکو کہ غالب ہے زیادہ ہے محبت دنیا کی وہ ایذا دیتا ہے لوگوں کو سبب تعرض کے اور لے ساتھ معاملہ کرنے کے اور جسکو اس درجہ کی محبت نہیں ہے وہ ابتدا اسکو ایذا نہیں دیتا ہے اور اگر کوئی اسکو ایذا دیتا ہے تو بدلہ لیتا ہے [illegible]

اور محبت دنیا کی ضعیف وہ عفو کرتا ہے اُس سے کہ ایذا دے اور ظلم کرے اور جسپر کہ محبت آخرت کی بہت قوی ہے احسان کرتا ہے مقابلہ میں ظلم کے اور یہ درجہ صدیقوں اور مقربوں کا ہے۔ رزقنا اللہ **وعن** مُعَاوِيَةَ اَنَّهٗ كَتَبَ اِلٰى عَائِشَةَ اَنِ اكْتُبِيْ اِلَيَّ كِتَابًا تُوْصِيْنِيْ فِيْهِ وَلَا تُكْثِرِيْ فَكَتَبَتْ سَلَامٌ عَلَيْكَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنِ الْتَمَسَ رِضَى اللّٰهِ بِسَخَطِ النَّاسِ كَفَاهُ اللّٰهُ مُؤْنَةَ النَّاسِ وَمَنِ الْتَمَسَ رِضَى النَّاسِ بِسَخَطِ اللّٰهِ وَكَلَهُ اللّٰهُ اِلَى النَّاسِ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے معاویہ سے یہ کہ اُنھوں نے لکھا طرف حضرت عائشہ کے یہ کہ لکھو واسطے میرے ایک خط کہ نصیحت کرو مجھکو اُس خط میں اور کثرت سے نہ لکھو یعنے مختصر اور جامع لکھو پس لکھے حضرت عائشہ نے یہ کلمات سلام تجھ پر پیچھے سلام کے تحقیق میں نے سنا ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے جو شخص کہ ڈھونڈھتا ہے رضامندی اللہ کی ساتھ خفگی لوگوں کے کفایت کرتا ہے اُسکو اللہ محنت لوگوں کی سے یعنے اگر ایسا کام کرے کہ رضا حق کی اُسمیں ہے اور خلق بسبب خواہش نفس اپنے کے اُس سے ناراض ہوں تو حق تعالیٰ راضی ہوتا ہے اور خلق کو بھی راضی کر دیتا ہے اور دفع کرتا ہے اُس سے محنت و شر لوگوں کے اور جو کوئی ڈھونڈھتا ہے رضامندی لوگوں کی ساتھ خفگی اللہ کے سونپتا ہے اُسکو اللہ طرف لوگوں کے اور سلام تجھ پر نقل کی یہ ترمذی نے **ف** سونپتا ہے اُسکو اور اُسکے کار کو طرف خلق کے اور مدد نہیں کرتا اُسکی اور دفع نہیں کرتا شر انکے اُس سے اور مسلط کرتا ہے لوگوں کو اُسپر کہ ایذا دیتے ہیں اور ظلم کرتے ہیں اُسپر یعنے اصل رضائے خدا ہے اگر یہ ہوے تو خلق بھی راضی اور مطیع ہو جاوینگے اور اگر یہ نہوئے تو نہ وہ راضی اور نہ یہ راضی اور اس سے یہ معلوم ہوا کہ سلام شروع خط میں بھی لکھے اور آخر میں بھی پس اول بمنزلہ سلام ملاقات کے ہے اور دوسرا بمنزلہ سلام رخصت کے ہے۔

الفصل الثالث فصل تیسری

عن ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ شَقَّ ذٰلِكَ عَلٰى اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّنَا لَمْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ ذَاكَ اِنَّمَا هُوَ الشِّرْكُ اَلَمْ تَسْمَعُوْا قَوْلَ لُقْمَانَ لِابْنِهٖ يَا بُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَيْسَ هُوَ كَمَا تَظُنُّوْنَ اِنَّمَا هُوَ كَمَا قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے ابن مسعود سے کہا ابن مسعود نے کہ جب اوتری یہ آیت وہ لوگ کہ ایمان لائے اور نہ ملایا اُنھوں نے اپنے ایمان میں ظلم گران ہوئی یہ بات اوپر صحابیوں حضرت کے یعنے گمان اُسکے کہ مراد ظلم سے مطلق گناہ میں لہذا اُنھوں نے یا رسول اللہ کون سا ہم میں سے ہے کہ نہیں ظلم کیا اپنے نفس پر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں یہ یعنے مراد ظلم سے جو تم سمجھے ہو گناہ وہ نہیں ہے بلکہ مراد ظلم سے نہیں ہے مگر شرک کیا نہیں سنا تمنے قول لقمان کا واسطے بیٹے اپنے کے اے بیٹے میرے نہ شریک کر ساتھ اللہ کے کسی چیز کو یعنے نہ ملا شرک کرنے کو ساتھ ایمان باللہ اور تمام اُن چیزوں کے کہ واجب ہے اُنپر ایمان لانا تحقیق شرک البتہ بڑا ہی ظلم ہے اور ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ نہیں ہے مراد ظلم سے جیسا کہ تمنے گمان کیا ہے نہیں ہے وہ مگر جیسا کہ کہا لقمان نے واسطے بیٹے اپنے کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** بعد لفظ بظلم کے بقیہ آیت یوں ہے کہ اُولٰئِكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُمْ مُهْتَدُوْنَ یعنے یہ لوگ ہیں کہ اُنکے لیے امن ہے اور یہ راہ سیدھی پائے ہوئے ہیں اور حاصل یہ کہ جب یہ آیت اوتری تو صحابہ نے ظلم کو گناہ پر حمل کیا اور دشوار ہوئی یہ بات صحابہ پر اور کہا کہ کون ہے ہم میں کہ اُس سے گناہ نہیں ہوا پس حضرت نے فرمایا کہ ظلم سے گناہ نہیں مراد ہے بلکہ شرک ہے اور اگر کوئی کہے کہ ملنا ایمان کا ساتھ شرک کے کیونکر ہو سکتا ہے شرک ضد ایمان ہے ہاں ملنا گناہ کا ساتھ ایمان کے البتہ متصور ہے چنانچہ صحابہ کا ذہن اسی سبب سے اس طرف گیا کہ ظلم سے گناہ مراد ہے جواب اُسکا یہ کہ ملنا ایمان کا ساتھ شرک کے واقع ہے جیسے کہ مشرک مکہ کے ایمان خدا پر رکھتے تھے اور بت پرستی کرتے تھے اور بتوں کو عبادت میں شریک حق کا کرتے تھے شرکا شفیع وغیرہ اور شرک نیت اور عبادت کے ہوتا ہے اور یہاں مراد شرک عبادت میں ہے اور یہ نص قرآن

[illegible] ایمان نہیں لاتے اکثر اُنکے مگر در حالیکہ مشرک ہیں یعنی ایمان لاتے ہیں ساتھ زبان کے اور شرک [illegible] جیسا کہ حال منافق [illegible] ایمان ظاہر کو ساتھ شرک باطن کے اور شرک بڑا ہی ظلم ہے یہ استیناف تعلیل ہے یعنی باطل کر دیتا ہے شرک ایمان کو اور [illegible] ساتھ ایمان کے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَمَنْ یَکْفُرْ بِالْاِیْمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُہٗ

اور تمام گناہ [illegible] اہل حق کے بخلاف خوارج اور معتزلہ اور تمام مبتدعہ کے پس [illegible] اُسکا ساتھ ایمان کے پس جواب دیا حضرت نے [illegible]

[illegible] ایمان باللہ [illegible] لازم آوے یہ کہ [illegible] اللہ تعالیٰ سے نہیں [illegible]

[illegible]

[illegible] اللہ [illegible]

[illegible] علیہ وسلم نے [illegible] اعمال [illegible] عرت کے [illegible] اعمال ہے کہ اسمین شرک کرنا ہو کسی چیز کو ساتھ خدا کے [illegible] فرمایا [illegible] خدا تعالیٰ نہیں بخشتا [illegible] اور دوسرا وہ نامہ اعمال ہے کہ نہیں چھوڑیگا اُسکو خدائے تعالیٰ [illegible] ظلم [illegible]

اُسکے ظلم بندون کا [illegible] ظلم ہی [illegible] بعض سے یعنے یا نفس کرے اللہ بعضون پر سے [illegible] اُنکے [illegible] اور تیسرا وہ نامہ اعمال ہے کہ نہیں پروا کرتا اللہ تعالیٰ ساتھ اُسکے یعنے اگر چاہے موافق اُسکے عذاب کرے اور اگر چاہے نہ کرے وہ یہ ہے ظلم کرنا بندون کا درمیان اپنے اور درمیان خدا کے یعنے قصور کرنا اللہ کے حقوق میں [illegible] اگر چاہے عذاب کرے [illegible] اور اگر چاہے [illegible] عذاب نہ کرے اسی طرف [illegible] اُسکے حقوق میں شرک [illegible] جا سکے [illegible] مشیت [illegible] چاہے عذاب [illegible] وعن [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

[illegible] اللہ [illegible] روایت ہے علی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] اللہ تعالیٰ نہیں [illegible] صاحب حق کو حق اُسکے سے [illegible] صاحب حق [illegible] وعن اوس بن شرحبیل انہ سمع رسول اللہ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ مَشٰی مَعَ ظَالِمٍ لِیُقَوِّیَہٗ وَھُوَ یَعْلَمُ اَنَّہٗ ظَالِمٌ فَقَدْ خَرَجَ مِنَ الْاِسْلَامِ اور روایت ہے اوس بن شرحبیل سے کہ اسنے سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہتے تھے جو شخص کہ چلے ساتھ ظالم کے واسطے مدد کرنے اسکی تاکہ تقویت اور تائید کرے اسکی حالانکہ وہ شخص جانتا ہے کہ وہ ظالم ہے پس تحقیق نکل گیا وہ شخص اسلام سے یعنی کمال ایمان سے **وعن** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ اَنَّہٗ سَمِعَ رَجُلًا یَقُوْلُ اِنَّ الظَّالِمَ لَا یَضُرُّ اِلَّا نَفْسَہٗ فَقَالَ اَبُوْ ہُرَیْرَۃَ بَلٰی وَاللّٰہِ حَتَّی الْحُبَارٰی لَتَمُوْتُ فِیْ وَکْرِھَا ھُزْلًا لِظُلْمِ الظَّالِمِ رَوَی الْبَیْہَقِیُّ الْاَحَادِیْثَ الْاَرْبَعَۃَ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہ اسنے سنا ایک شخص کو کہتا تھا کہ تحقیق ظالم نہیں ضرر پہنچاتا مگر نفس اپنے کو یعنے ضرر اسکا پہنچتا اوروں کو نہیں کرتا پس کہا ابوہریرہ نے ہان بات یہ ہے کہ غیر کو بھی ضرر پہنچتا ہے قسم اللہ کی یہاں تک کہ تغدری جانور البتہ مرجاتا ہے اپنے گھونسلے میں دبلا ہوکر بسبب ظلم ظالم کے نقل کین یہ سب نے چاروں حدیثیں شعب الایمان میں **ف** حباری ایک پرند ہے مثل مرغ کے ایک جانور ہے کہ اسکو تغدری کہتے ہیں یعنے باز کہتا ہے خدای تعالیٰ مینھ کو بسبب شومی گناہ ظالم کے اور جاتے ہیں بسبب اسکے انسان اور جانور یہاں تک حباری بھی اور تخصیص حباری کی اس سبب سے ہے کہ وہ بہت دور جاتا ہے دانہ پانی کی تلاش میں یہاں تک کہ کہتے ہیں کہ بیٹ میں بہت حباری کے الخضر نکلا کہ وہ بصرہ کے سوا اور کہیں نہیں ہوتا اور مسافت اسکے اوگنے کی جگہ میں اور بصرہ میں کئی دنوں کی راہ ہے پس اگر باوجود اسکے اتنی جگہ دور مسافت اسمیں دانہ پانی کی جگہ میں بیس روز کی راہ کی ہوتی ہے اور وہان سے پانی نکلتا ہے پس اسکو مینھ نہ برسا اور امساک باران ہوا اور مراد اس شخص کی کہ جسنے کہا کہ ظالم ضرر نہیں کرتا مگر اپنی جان پر یہ ہے کہ اگرچہ بظاہر وہ غیر پر ظلم کرتا ہے لیکن حقیقت میں اپنا ہی زیان کرتا ہے اور مظلوم کے لیئے ایسا زیان نہیں کہ جزا اپنی پاویگا اور بدلا اسکا لیویگا اور ابوہریرہ نے اسکا قرینہ کے اس مقام میں پیش آیا ہو عموم پر حمل کرکر یہ بیان کیا اور غالب یہ ہے کہ یہ قول ابوہریرہ کا مضمون حدیث کا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو یا اسنے استنباط کیا کہ باز رہنا مینھ کا شومی ظلم کے وارد ہوا ہے اور اسی کے لازم آتا ہے زیان پہنچانا حیوانات کو

باب الامر بالمعروف

باب ہے بیچ بیان امر معروف کے **ف** معروف معرفت سے ہے جسکے معنے پہچاننے کے ہیں یعنے وہ چیز کہ پہچانی گئی ہے شرع میں اور شرع ساتھ اسکے وارد ہوتی ہے مثل مرد آشنا کے کہ بسبب اسکو پہچانتے ہیں اور مقابل اسکے منکر ہے یعنی وہ بات کہ جسکے معنے نہ پہچانے گئے ہیں شرع میں نہ وارد ہوئی ہو ساتھ اسکے شرع جیسے کہ مرد نا آشنا کہ کوئی اسکو نہ پہچانے اور عجب ہے مؤلف سے کہ شروع باب میں نہی عن المنکر نہ لکھا بعد باب الامر بالمعروف کے باوجود یکہ اکثر کتابوں میں دونوں لکھے آتے ہیں اور بعضی حدیثوں میں بیچ اس باب میں کے ذکر نہی منکر کا صریح بیان ہے اور شاید کہ ترک اسلیئے کیا کہ امر بالمعروف شامل ہے نہی منکر کو بھی

الفصل الاول

عن اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَاٰی مِنْکُمْ مُنْکَرًا فَلْیُغَیِّرْہُ بِیَدِہٖ فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِہٖ فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِہٖ وَذٰلِکَ اَضْعَفُ الْاِیْمَانِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت نے جو شخص کہ دیکھے یعنے جانے تم میں سے کوئی امر خلاف شرع پس چاہیے کہ تغیر کرے اسکو ساتھ ہاتھ اپنے کے یعنے مثلاً باجے توڑ ڈالے اور شراب گرادے اور غصب کی چیزیں خداوند کو دلوادے پس اگر طاقت نہ رکھے

قلبی کے یا یہ معنے ہین کہ تغیر فقط دل ہی سے اُسکا کرنا ہے ضعیف ترین اہل ایمان کا ہے اسلیئے کہ اگر ہوتا وہ قوی دین مین تو نہ اکتفا کرتا اُسپر اور نہ ڈرتا مہلک چیز سے
مشہور ہے افضل الجہاد کلمة حق عند سلطان جائر اور فرمایا اللہ تعالی نے ولا یخافون لومة لائم اور کہا ہے بعضے علما ہمارے نے کہ امر اول واسطے امرا کے ہے
اور دوسرا واسطے علما کے ہے اور تیسرا واسطے تمام مؤمنین کے اور بعضون نے کہا کہ معنے اُسکے یہ ہین کہ انکار کرنا گناہ کا دل سے یعنے ضعیف ترین
مراتب ایمان کا ہے اسلیئے کہ نہین ہے پیچھے اُسکے ایک ذرہ خلاف شرع کہ معلوم ہوا حدیث مین باشد اور نہ مکروہ رکھے اسکو اور راضی ہو ساتھ اُسکے تو اچھے نہ
اُسکو تو ہوگا کافر یعنی جانا چاہیئے کہ جب خلاف شرع چیز حرام ہو تو واجب ہے منع کرنا اُسکا اور اگر مکروہ ہو تو مستحب ہے اور امر معروف بھی تابع
ہے اس چیز کے کہ حکم کیا جاتا ہے ساتھ اُسکے پس اگر وہ چیز واجب ہے تو امر معروف بھی واجب ہے اور اگر مستحب ہے تو امر بالمعروف بھی مستحب ہے اور شرط
امر بالمعروف اور نہی منکر کی یہ ہے کہ نہ باعث ہوئے فتنہ کے جیسا کہ جانا گیا ہے حدیث سے اور شرط یہ نہین ہے کہ گمان ہو قبول کا پس اگر گمان رکھے کہ
نہین قبول کرنے کا تو واجب نہین لیکن مستحسن ہے واسطے ظاہر کرنے شعار اسلام کے اور لفظ من شامل ہے ہر ایک کے لیئے یعنے امر بالمعروف اور
منکر ہر ایک کو کرنا پہونچتا ہے خواہ مرد ہو یا عورت ہو یا غلام ہو یا فاسق جاننا چاہیئے کہ پیچھے واجب ہونے امر معروف کے یہ شرط نہین ہے کہ امر کرنے والا خود بھی کرتا ہو
اور بغیر اُسکے درست نہو اسلیئے کہ امر کرنا نفس اپنے کا واجب ہے اور امر کرنا غیر کا واجب دوسرا ہے پس اگر ایک واجب فوت ہو تو ترک کرنا دوسرے واجب کا
جائز نہین ہوگا اور یہ جو کلام اللہ مین آیا ہے لم تقولون ما لا تفعلون بر تقدیر تسلیم کے ہے ورود اُسکا امر معروف اور نہی منکر مین ہو اور اُس سے زجر اور منع
کرنے سے ہے نکرنے سے یعنے مراد یہ ہے کہ آپ کیون نہین عمل کرتے اور یہ مراد نہین ہے کہ کہین نہین لیکن اس حین شنیدن کہ آپ بھی کرین تو بہتر ہے اسلیئے
کہ جو شخص آپ عمل نہین کرتا اُسکا کہنا تاثیر نہین کرتا اور کہا نووی نے کہ امر معروف اور نہی منکر ترتیب مذکور واجب ہے ساتھ کتاب و سنت اور اجماع
امت کے اور نہین مخالف ہوئے اسمین مگر بعضے روافض سو اُنکا کچھ اعتبار نہین اور جسنے کہ واجب ادا کیا اور مخاطب نے قبول نکیا واجب اُسکے ذمہ سے
ساقط ہوگیا اور بعد اُسکے کچھ اُسپر لازم نہین اور کہا ہے علما نے کہ فرضیت اُسکی بطریق کفایہ کے ہے اور جو کوئی قادر ہو اُسپر اور نہ کرے اُسکو بلا عذر تو
گنہگار ہے اور کبھی فرض عین بھی ہوجاتا ہے جیسا کہ منکر ایسی جگہ پر ہو کہ نہین جانتا ہے اُسکو کوئی سوا اُسکے یا نہین قادر ہے اُسکے ازالہ پر کوئی سوا اُسکے
جیسا کہ دیکھے اپنی بیوی کو یا بیٹی کو برا کام کرتے تو خاص اُسی پر فرض ہوتا ہے اور نہین ساقط ہوتا ہے مکلف سے بگمان اُسکے کہ نہین فائدہ کریگا بلکہ
واجب ہے اُسپر کرنا اُسکا فان الذکری تنفع المؤمنین و ما علی الرسول الا البلاغ المبین اور امر معروف و نہی منکر نہین مخصوص ہے حاکمون ہی کے لیئے اور
امر حاکم کا بھی اُسمین شرط نہین ہے بلکہ عوام الناس کو بھی پہونچتا ہے کہ امر معروف اور نہی منکر کرین اگلی بزرگ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کرتے تھے حاکمون پر

وہ الو مالک قال فاذیتمونی ولابد لی من الماء فان اخذوا علی یدیہ انجوہ ونجوا انفسھم وان ترکوہ اھلکوہ
واھلکوا انفسھم رواہ البخاری اور روایت ہے نعمان بن بشیر سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حال اور مثال سستی کرنے والے
کی بیچ حدود اللہ کے اور پڑنے والے کی بیچ حدود اللہ کے یعنی کرنے والے گناہ کی مثال اور حال ایک قوم کے ہے کہ بیٹھے کشتی میں اور
[illegible]

[illegible]

والا کشتی [illegible] مالک
[illegible]
بعض [illegible]
[illegible]
اور [illegible] پانی [illegible] کشتی
[illegible]
[illegible] بیان حال اور مثال مداہنت [illegible]
سے اور باز رکھیں [illegible] اور اگر چھوڑ دینگے اسکو گناہ ہی کی حالت میں اور منع
نہ کرینگے اسکو تو ہلاک کرینگے اسکو بھی اور اپنے تئیں بھی اور [illegible] سب پر عذاب اور یہ معنے ہیں قول اللہ تعالی کے واتقوا فتنۃ
لا تصیبن الذین ظلموا منکم خاصۃ یعنے بچو تم اس فتنہ سے کہ نہ پہونچیگا ان لوگوں کو کہ ظلم کیا ہے اونھوں نے تم میں سے خاص کر کے بلکہ تم
سبکو پہونچیگا بسبب مداہنت تمھاری کے کہا اشرف نے مشابہت دی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سستی کرنیوالے کو اللہ تعالی کے حدود میں [illegible]

شخص کے کیا اور نیچے کے درجہ مین ہو کشتی کی اور مشابہت دی حدود مین پڑنے والے کو یعنی گناہ کرنیوالے کو ساتھ اُس شخص کے کہ کشتی کے نیچے کے درجہ مین ہو اور مشابہت دی اسکی انہماک یعنی مستغرق رہنے کو اُن حدود مین اور اُسکے نہ بچنے کو اُن حدود یعنی گناہون کو ساتھ کھودنے اُسکے نیچے کشتی کے اور تعبیر کیا نہی کرنے والے کی نہی کو گناہ کرنے والے کے تئین ساتھ پکڑنے ہاتھ اسکی کے اور ساتھ منع کرنے اسکی ذات کے تئین کھودنے سے اور تعبیر کیا منع کرنے کے فائدہ کو ساتھ خلاصی پانے منع کرنیوالے کے اور منع کئے گئے کے اور تعبیر کیا منع کرنیوالون کے نہ منع کرنیکو ساتھ چھوڑدینے کے اور تعبیر کیا مداہنیون کی گناہون کو کہ جنہون نے منع کیا اور کرنیوالون کے گناہون کو ساتھ ہلاک کرنے آپ کے انکو اور اپنے کو اور کشتی عبارت ہے اسلام سے کہ گھیرے ہوئے ہے دونون فریق کو اور جمع لانے منع کرنیوالون کے فرقہ کو واسطے رہنمائی کے طرف اسکے کہ مسلمانون کو ضرور ہے یہ کہ مدد کرین ایسی چیزون پر اور منع کرین گناہ کرنیوالون کو واسطے اسکے کہ وہ ناقص ہین اگرچہ کتنے ہی ہون ❊ ح ❊ **وَعَنْ** أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَاءُ بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُلْقٰى فِي النَّارِ فَتَنْدَلِقُ أَقْتَابُهُ فِي النَّارِ فَيَطْحَنُ فِيهَا كَطَحْنِ الْحِمَارِ بِرَحَاهُ فَيَجْتَمِعُ أَهْلُ النَّارِ عَلَيْهِ فَيَقُولُونَ أَيْ فُلَانُ مَا شَأْنُكَ أَلَيْسَ كُنْتَ تَأْمُرُنَا بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَانَا عَنِ الْمُنْكَرِ قَالَ كُنْتُ آمُرُكُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَلَا آتِيهِ وَأَنْهَاكُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَآتِيهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے اُسامہ بن زید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لایا جاویگا ایک شخص کو یعنی محکمہ جباری مین بیچ مقدمہ امر معروف اور نہی منکر کے دن قیامت کے پس ڈالا جاویگا آگ مین پس جلدی سے نکل پڑینگی انتڑیان اسکی آگ مین پس پیسیگا بیچ انکے یعنی پھرے گا اُنکے اوپر پامال کریگا اُنکو مانند پیسنے خر کے اپنی چکی کو پس جمع ہونگے اُسکے ساتھ چکی اپنے کے دوزخی یعنی فاسق اُسپر کہینگے اے فلانے کیا ہے حال تیرا کیا نہین کہتا تھا تو ہمکو ساتھ نیک کام کے اور منع کرتا تھا تو ہمکو برے کام سے کہیگا تھا مین کہتا تمکو ساتھ نیک کام کے اور آپ نکرتا تھا مین اُسکو اور منع کرتا تھا مین تمکو برے کام سے اور آپ کرتا تھا مین اُسکو نقل کی یہ مسلم اور بخاری نے **ف** پہلے معلوم ہوچکا ہے کہ یہ سزا بسبب حال کرنے اُسکے ہوگی نہ بسبب امر و نہی کرنے کے اگرچہ یہی نکرتا تو زیادہ اس سے مستحق عذاب کا ہوتا بسبب ترک کرنے دو واجب کے ❊ ح ❊ **الفصل الثانی**

فصل دوسری **عَنْ** حُذَيْفَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ أَوْ لَيُوشِكَنَّ اللّٰهُ أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِنْ عِنْدِهِ ثُمَّ لَتَدْعُنَّهُ وَلَا يُسْتَجَابُ لَكُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہے حذیفہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم اُس ذات پاک کی کہ جان میری اُسکے ہاتھ مین ہے البتہ امر کروگے تم ساتھ نیکی کے اور البتہ منع کروگے تم برائی سے یا قریب ہی کہ بھیجیگا اللہ تعالی تمپر عذاب اپنے پاس سے پھر البتہ دعا مانگوگے تم اور نہ قبول کی جاویگی واسطے تمہارے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** یعنی قسم ہے اللہ تعالی کی ایک چیز ان دو چیزون مین سے ہونیوالی ہے یا امر معروف و نہی منکر تمسے یا عذاب بھیجنا تمپر اللہ کیطرف سے یعنی اگر امر معروف اور نہی منکر نکروگے تو عذاب بھیجیگا خدا تعالی تمپر پھر دعا کروگے تم اللہ تعالی سے اُسکے دفع کے لیے اور قبول نہین کیجاویگی دعا تمہاری یعنی اور عذاب ورلا مین دعا احتمال دفع ہونیکا رکھتی ہین لیکن جو عذاب امر معروف و نہی منکر کے ترک کرنے پر نازل ہوتا ہے احتمال دفع کا نہین رکھتا اور دعا اُسمین قبول نہین ہوتی اور روایت کی ہے بزار اور طبرانی نے کتاب اوسط مین ابی ہریرہ سے کہ البتہ امر معروف کروگے تم اور البتہ منع کروگے تم منکر سے یا البتہ مسلط کریگا اللہ تمہارے برون کو پھر دعا کرینگے نیک تمہارے اور نہین قبول کیجاویگی دعا اُنکی ❊ ح ❊ **وَعَنْ** الْعُرْسِ بْنِ عُمَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا عُمِلَتِ الْخَطِيئَةُ فِي الْأَرْضِ مَنْ شَهِدَهَا فَكَرِهَهَا كَانَ كَمَنْ غَابَ عَنْهَا وَمَنْ غَابَ عَنْهَا فَرَضِيَهَا كَانَ كَمَنْ شَهِدَهَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ روایت ہے عرس بن عمیرہ سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جسوقت کیے جاوین گناہ زمین پر پس برا جانے اُن گناہون کو یعنی اگرچہ دل سے برا جانے ہوگا مانند اُس شخص کے کہ غائب ہوا اُس سے یعنی اور نہ جانا اُنکو اور جو شخص کہ غائب ہوا اُس سے یعنی اور جانا اُنکو پس راضی ہوا اُس سے یا اچھا جانے اُنکو ہوگا مانند اُس

شخص کے کہ حاضر ہو گناہوں میں یعنی اور نہ برا جانا انکو نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** یعنی حقیقت حاضر اور غائب ہونیکی دل سے ہے پس جب کہ کسی نے گناہ کو مکروہ و ناخوش رکھے دل سے تو حقیقت میں اس سے غائب ہے اگرچہ ظاہر میں حاضر ہے اور جب دل سے اس سے راضی و خوش ہو حکم حاضر میں ہے اگرچہ بظاہر غائب ہے

وَعَنْ اَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ قَالَ یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّکُمْ تَقْرَؤُنَ هٰذِهِ الْاٰیَةَ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا عَلَیْکُمْ اَنْفُسَکُمْ لَا یَضُرُّکُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَیْتُمْ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ النَّاسَ اِذَا رَاَوْا مُنْکَرًا فَلَمْ یُغَیِّرُوْهُ یُوْشِکُ اَنْ یَّعُمَّهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابِهٖ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَهٗ وَفِیْ رِوَایَةِ اَبِیْ دَاوٗدَ اِذَا رَاَوُا الظَّالِمَ فَلَمْ یَاْخُذُوْا عَلٰی یَدَیْهِ اَوْشَكَ اَنْ یَّعُمَّهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابٍ وَفِیْ اُخْرٰی لَهٗ مَا مِنْ قَوْمٍ یُعْمَلُ فِیْهِمْ بِالْمَعَاصِیْ ثُمَّ یَقْدِرُوْنَ عَلٰی اَنْ یُّغَیِّرُوْا ثُمَّ لَا یُغَیِّرُوْنَ اِلَّا یُوْشِكُ اَنْ یَّعُمَّهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابٍ وَفِیْ اُخْرٰی لَهٗ مَا مِنْ قَوْمٍ یُعْمَلُ فِیْهِمْ بِالْمَعَاصِیْ هُمْ اَکْثَرُ مِمَّنْ یَّعْمَلُهٗ

اور حضرت ابی بکر صدیق سے روایت ہے کہ کہا اے آدمیو تحقیق تم پڑھتے ہو یہ آیت اے لوگو کہ ایمان لائے ہو لازم پکڑو تم نفسوں اپنوں کو نہیں ضرر کرتا تمکو وہ شخص کہ گمراہ ہو جسوقت کہ راہ یاب ہو تم یعنی اس آیت کو پڑھتے ہو اور اسکو عموم اور مطلق ہونے پر حمل کرتے ہو اور اس سے نہ واجب ہونا امر معروف اور نہی منکر کا سمجھتے ہو یوں نہیں ہے اسلیے کہ میں نے سنا ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تحقیق لوگ جب دیکھیں برا یعنی خلاف شرع کوئی کام اور منع نہ کریں اس سے قریب ہے کہ گھیرے انکو خدا تعالیٰ اپنے عذاب میں نقل کیا ابن ماجہ اور ترمذی نے اور صحیح کہا اسکو اور بیچ روایت ابی داؤد کے یوں ہے کہ جب دیکھیں لوگ کسی ظالم کو پس نہ پکڑیں ہاتھ اسکے قریب ہے کہ گھیرے ان سبکو خدا تعالیٰ ساتھ عذاب کے اور روایت میں ابی داؤد کے یہ ہے کہ نہیں کوئی قوم کہ عمل کیا جاوے ان میں گناہوں سے پھر قادر ہوں وہ قوم تغیر کرنے پر یعنی قادر ہوں اسکو یعنی ہاتھ اور زبان سے پھر نہ تغیر کریں مگر قریب ہے کہ گھیرے ان سبکو اللہ تعالیٰ ساتھ عذاب کے اور روایت میں ابی داؤد کے یوں ہے کہ نہیں کوئی قوم کہ کئے جاویں ان میں گناہ اور وہ قوم زیادہ ہوں ان لوگوں سے کہ کرتے ہیں گناہ **ف** یعنی جب ہوں وہ لوگ کہ نہیں کرتے گناہ زیادہ گنہگاروں سے اور منع نہ کریں انکو گناہوں سے تو اللہ سبکو عذاب میں پکڑیگا اس لیے کہ یہ بھی حکم قدرت میں ہے کیونکہ غالب یہ ہے کہ جو کوئی زیادہ ہوتے ہیں قدرت رکھتے ہیں کم پر اور اصل و مدار قدرت پر ہے کم ہوں یا بہت اور اوپر ہو چکا قریب ہے کہ پکڑے الخ یعنی چونکہ ترک کرنے نہی خلاف شرع پر وعید وارد ہوا ہو ترک کرنا کیونکر جائز ہو پس یہ آیت عام و مطلق نہیں بلکہ مخصوص اور مقید ہے ساتھ اسکے کہ جب اسکو نہ سنیں اور وہ نہیں تاثیر کرے اور ہر کوئی اپنی عمل پر خوش اور مغرور ہو جیسی کہ حال لوگوں کا آخیر زمانہ میں ہو گا منقول ہے کہ یہ آیت لوگوں نے ابن مسعود کے آگے پڑھی انہوں نے فرمایا کہ یہ زمانہ تمہارا زمانہ اس آیت کا نہیں ہے اس لیے کہ اسمیں لوگ سنتے ہیں اور قبول کرتے ہیں لیکن آخیر میں ایک زمانہ آویگا کہ امر کریں گے اور لوگ نہ سنیں گے یہ آیت انکے واسطے کی خبر دیتی ہے اور حدیث ابی ثعلبہ کہ آگے آتی ہے وہ بھی دلالت کرتی ہے اس مضمون پر اور بعضے مفسروں نے کہا ہے کہ مراد راہ پانے سے اس آیت میں انکار اور نہی منکر ہے اور اس معنی پر یہ حدیث تفسیر آیت کی ہو گی اور ضرر سے مراد عذاب عام ہے اور مراد بانفسکم سے مسلمان ہیں یعنی لازم پکڑو اپنے پر اصلاح آپس کی ضرر نہیں کرنے کی تمکو گمراہی اور گناہ جب ہدایت پر ہوگے تم اور گناہوں سے منع کرنے ہوگے ہوں اور بعضی معنی آیت کے یہ ہیں کہ لازم پکڑو تم محافظت اپنی نفسوں کے گناہوں سے پس جب حفاظت کی تمنے اپنے نفسوں کی نہیں ضرر کریگی تمکو عاجز ہونا تمہارا امر معروف اور نہی منکر سے گمراہی اس شخص کی کہ گمراہ ہوا ساتھ کرنے ممنوعات کے جبکہ راہ یاب ہوئے تم طرف بچنے کے گناہوں سے

وَعَنْ جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا مِنْ رَجُلٍ یَکُوْنُ فِیْ قَوْمٍ یُعْمَلُ فِیْهِمْ بِالْمَعَاصِیْ یَقْدِرُوْنَ عَلٰٓی اَنْ یُّغَیِّرُوْا عَلَیْهِ وَلَا یُغَیِّرُوْنَ اِلَّا اَصَابَهُمُ اللّٰهُ مِنْهُ بِعِقَابٍ

قَبْلَ اَنْ یَّمُوْتُوْا رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے جریر بن عبداللہ سے کہا سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے
کہ نہین کوئی شخص کہ ہووے ایک قوم مین کرتا ہوا بیچ انکے گناہ قدرت رکھتے ہون وہ قوم اوسپر کہ تغیر کرین اور غالب ہون اوس شخص پر اور نہ تغیر کرین مگر
پہونچاتا ہے انکو اللہ اپنے پاس سے یا بسبب تغیر نکرنے کے عذاب پہلے اسسے کہ مرین نقل کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے **ف** یعنے دنیا مین اس سے
معلوم ہوتا ہے کہ بسبب ترک کرنے امر معروف اور نہی منکر کی عذاب دنیا مین بھی پہونچتا ہے اور عذاب آخرت کا باقی رہتا ہے بخلاف اور گناہون کے
کہ عذاب ہونا انپر دنیا مین لازم نہین ہے **وَعَنْ** اَبِیْ ثَعْلَبَۃَ فِیْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی عَلَیْکُمْ اَنْفُسَکُمْ لَا یَضُرُّکُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اھْتَدَیْتُمْ
فَقَالَ اَمَا وَاللّٰہِ لَقَدْ سَاَلْتُ عَنْہَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَلِ ائْتَمِرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنَاھَوْا عَنِ الْمُنْکَرِ حَتّٰی
اِذَا رَاَیْتَ شُحًّا مُّطَاعًا وَّھَوًی مُّتَّبَعًا وَّدُنْیَا مُؤْثَرَۃً وَّاِعْجَابَ کُلِّ ذِیْ رَأْیٍ بِرَأْیِہٖ وَرَاَیْتَ اَمْرًا لَا بُدَّ لَکَ مِنْہُ فَعَلَیْکَ نَفْسَکَ
وَدَعْ اَمْرَ الْعَوَامِ فَاِنَّ وَرَاءَکُمْ اَیَّامَ الصَّبْرِ فَمَنْ صَبَرَ فِیْھِنَّ قَبَضَ عَلَی الْجَمْرِ لِلْعَامِلِ فِیْھِنَّ اَجْرُ خَمْسِیْنَ رَجُلًا یَّعْمَلُوْنَ مِثْلَ عَمَلِہٖ
قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَجْرُ خَمْسِیْنَ مِنْھُمْ قَالَ اَجْرُ خَمْسِیْنَ مِنْکُمْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے ابی ثعلبہ خشنی صحابی سے
بیچ تفسیر اس قول اللہ تعالی کے لازم پکڑو تم اپنے نفسون کو نہین ضرر دیگا تمکو وہ شخص کہ گمراہ ہو جسوقت کہ راہ پاؤ تم پس کہا ابو ثعلبہ نے خبردار ہو
قسم ہے اللہ کی البتہ تحقیق پوچھا مین نے اس آیت سے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آیا ترک کرون مین بمقتضاے اس آیت کے امر معروف و نہی منکر کو
پس فرمایا آنحضرت نے ترک نکرو بلکہ امر کرو ساتھ امر معروف کے اور منع کرو منکر سے یہانتک کہ جب دیکھے تو کہ غالب صفت بخل کو لوگون مین نہ
پرواہ اسکی کیجاتی ہے اور دیکھے تو خواہش نفس کو کہ متابعت اسکی کیجاتی ہے اور دیکھے تو دنیا کو کہ اختیار کیجاتی ہے آخرت پر اور دیکھے تو خوش کرنا
اور اچھا جاننا ہر صاحب عقل و مذہب کا عقل و مذہب اپنے کو اور رجوع طرف علما کے نکرنا اور فتوی اپنے کا جاننا اور دیکھے تو ایک امر کہ چارہ
اور جدائی نہین ہے تجکو اس امر سے پس ان صورتون مین لازم پکڑ تو ذات اپنی کو اور نگاہ رکھ اپنی کو گناہون سے اور چھوڑ دے امر عوام کو اور تعرض
نکر انسے اور گوشہ پکڑ انسے اسلیے کہ تحقیق آگے تمہارے آخر زمانہ مین ایسے دن آنیوالے ہین … ابتدا ان ایام کی بعد خلفاے راشدین
کے ہوئی آج کے دن تک فانا للہ وانا الیہ راجعون پس جو کوئی صبر کرے … عمل کرنیوالے شریعت
احکام دین پر ان ایام مین اجر ہے پچاس شخصون کا کہ عمل کرین … ان ایام مین
ان ایام مین کہا صحابہ نے یا رسول اللہ انکے لیے اجر پچاس شخصون کا ہے کیا انمین سے ہون فرمایا اجر پچاس شخصون کا تم مین سے ہے نقل کی
یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** دیکھے تو ایک امر کو الخ یعنی وہ امر کہ میل کرے طرف اسکے خواہش نفس تیری کے صفات بری سے کہ اگر درمیان لوگون
کے آوے تو اور انمین ہے تو بے اختیار بحکم طبیعت کے اسمین پڑے تو اس صورت مین کنارہ کرنا انسے لازم ہے کہ برائی مین نہ پڑے تو کذا قال الطیبی
اور بعضے حواشی مین لکھا ہے کہ معنی یہ ہین کہ مراد لابد سے سکوت اور اعراض ہے بسبب عاجز ہونے کے نہی منکر سے اور یہ معنی موافق ہین اسکے کہ
بعضے نسخون مین واقع ہوا ہے ولا ید لک منہ ساتھ یای تحتانیہ کے بمعنی لا قدرۃ لک علیہ کے یا مراد یہ ہو کہ دیکھے تو کار ضروری کہ احتیاج ہے تجکو
اسکی اور چارہ نہین ہے اس سے اگر امر نہی کرے تو وہ امر ضروری فوت ہوا اور چھوڑ امر عوام کا الخ حاصل یہ کہ جب دیکھے تو بعضے لوگون کو
گناہ کرتے اور ضرور ہے تجکو سکوت بسبب عاجز ہونے تیری کی تو نگاہ رکھ اپنے نفس کو گناہون سے اور چھوڑ امر نہی کو اور مشغول ہو ساتھ نفس اپنے
کے اور چھوڑ امر لوگون کا طرف اللہ تعالی کے اسلیے کہ اللہ تعالی نہین تکلیف دیتا کسی نفس کو مگر بقدر طاقت اسکی کے اور ہاتھ مین لینا انگارے
یعنی لاحق ہوگی اسکو مشقت بسبب صبر کے مانند مشقت صبر کرنیوالے کے اوپر پکڑنے انگارے کے اپنے ہاتھ مین اور اخیر اس حدیث سے فضیلت آخر

لازم آتی ہی صحابہ پر اس صفت میں اور اسی سبب کہتے ہیں کہ فضل جزئی منافی فضل کلی کے نہیں ہی اور شیخ ابو عمر و بن عبد البر صاحب کتاب استیعاب نے کہ مشایخ محدثین سے ہی اس مسئلہ میں کلام کیا ہی اور کہا کہ ممکن ہی کہ بعد از صحابہ کے کوئی پیدا ہو کہ بیچ مرتبہ بعضے انکے کے ہو یا زیادہ اور ساتھ حدیثون کے کہ یہ بات انسے سمجھی جاتی ہی دلیل لایا ہی اور مختار جمہور کا خلاف اسکے ہی اور خلاف اسکا ان صحابہ میں ہی کہ ایمان لائے ہیں اور اپنے وطن کو چلے گئے اور زیادہ اس سے صحبت نہیں رکھی نہ وہ اصحاب کہ انہون نے صحبت از حضرت سے رکھی اور شب و روز خدمت میں رہتے اور آثار و انوار صحبت کے جمع کیے انہے اور باوجود اسکے شرف صحبت تمام صحابہ میں باقی ہی اور اس فضیلت میں کسیکو انکے ساتھ مشارکت نہیں ہی اور قوت القلوب میں کہا ہی کہ ساتھ ایک نظر کے کہ او پر جمال مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے پڑی وہ کچھ کھلتا ہی اور وہ کار برآری ہوتی ہی کہ اورون کو ساتھ چلون کے حاصل نہو واللہ اعلم ع ع ع

وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَامَ فِیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَطِیْبًا بَعْدَ الْعَصْرِ فَلَمْ یَدَعْ شَیْئًا یَکُوْنُ اِلٰی قِیَامِ السَّاعَۃِ اِلَّا ذَکَرَہٗ حَفِظَہٗ مَنْ حَفِظَہٗ وَنَسِیَہٗ مَنْ نَسِیَہٗ وَکَانَ فِیْمَا قَالَ اِنَّ الدُّنْیَا حُلْوَۃٌ خَضِرَۃٌ وَاِنَّ اللّٰہَ مُسْتَخْلِفُکُمْ فِیْہَا فَنَاظِرٌ کَیْفَ تَعْمَلُوْنَ اَلَا فَاتَّقُوا الدُّنْیَا وَاتَّقُوا النِّسَاءَ وَذَکَرَ اَنَّ لِکُلِّ غَادِرٍ لِوَاءً یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ بِقَدْرِ غَدْرَتِہٖ فِی الدُّنْیَا وَلَا غَدْرَ اَکْبَرُ مِنْ غَدْرِ اَمِیْرِ الْعَامَّۃِ یُغْرَزُ لِوَاءُہٗ عِنْدَ اِسْتِہٖ قَالَ وَلَا یَمْنَعَنَّ اَحَدًا مِنْکُمْ ہَیْبَۃُ النَّاسِ اَنْ یَّقُوْلَ بِحَقٍّ اِذَا عَلِمَہٗ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اِنْ رَاٰی مُنْکَرًا اَنْ یُّغَیِّرَہٗ فَبَکٰی اَبُوْ سَعِیْدٍ قَالَ قَدْ رَاَیْنَاہُ فَمَنَعَتْنَا ہَیْبَۃُ النَّاسِ اَنْ نَّتَکَلَّمَ فِیْہِ ثُمَّ قَالَ اَلَا اِنَّ بَنِیْ اٰدَمَ خُلِقُوْا عَلٰی طَبَقَاتٍ شَتّٰی فَمِنْہُمْ مَنْ یُّوْلَدُ مُؤْمِنًا وَیَحْیٰی مُؤْمِنًا وَیَمُوْتُ مُؤْمِنًا وَمِنْہُمْ مَنْ یُّوْلَدُ کَافِرًا وَیَحْیٰی کَافِرًا وَیَمُوْتُ کَافِرًا وَمِنْہُمْ مَنْ یُّوْلَدُ مُؤْمِنًا وَیَحْیٰی مُؤْمِنًا وَیَمُوْتُ کَافِرًا وَمِنْہُمْ مَنْ یُّوْلَدُ کَافِرًا وَیَحْیٰی کَافِرًا وَیَمُوْتُ مُؤْمِنًا

اور روایت ہی ابی سعید خدری سے کہ کہا کھڑے ہوئے ہم میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ فرمانے کو بعد عصر کے پس نہیں چھوڑی کوئی چیز یعنی ضروری متعلق دین کے کہ ہونیوالی تھی قیامت تک مگر کہ ذکر کیا اسکو یاد رکھا اسکو جس شخص نے کہ یاد رکھا اور بھول گیا اسکو جو کہ بھول گیا یعنی احوال دراز تھا بعضون نے یاد رکھا اور بعضون نے فراموش کیا اور تھا بیچ اس چیز کے کہ فرمایا یہ کہ تحقیق دنیا شیرین سبز ہی اور تحقیق اللہ خلیفہ کرنیوالا ہی تمکو دنیا میں پس دیکھنے والا ہی کیونکر عمل کرتے ہو تم آگاہ ہو پس بچو دنیا سے اور بچو عورتون سے اور ذکر کیا آنحضرت نے کہ تحقیق واسطے ہر توڑنے والے عہد کے نشان کھڑا ہوگا دن قیامت کے موافق عہد شکنی اسکی کی دنیا میں یعنی جسقدر عہد شکنی زیادہ ہوگی اتنا ہی نشان بلند و نمایان تر ہوگا یعنی گاڑا جاوے بسبب اسکے روز قیامت کے اور ہو باعث حق و باطل کے لیے نشان ہوگا تا اس سے پہچانا جاوے اور نہیں ہی کوئی عہد شکنی بزرگ تر عہد شکنی حاکم عام کی سے گاڑا جاویگا نشان اسکا نزدیک مقعد اسکی کے یعنی واسطے ذلت و فضیحت اسکی کے فرمایا آنحضرت نے اور نہ باز رکھے کسی کو تم میں سے ڈر کہنی بات حق کی جبکہ جانے حق کو یعنی چاہیے کہ کلمۃ الحق کہنے میں خوف و ملاحظہ کسیکا نکرے اگر خوف ہلاک کا نہو اور اگر وہان بھی کہے اولی ہی اور ایک روایت میں ہی یعنی بجائے کہنے حق کے ساتھ یہ عبارت چاہیے کہ منع نکرے کسیکو ہیبت لوگون کی جب دیکھے خلاف شرع تغیر کرنے اسکے سے پس روئے ابو سعید اور کہا کہ تحقیق دیکھا ہمنے خلاف شرع کو پس باز رکھا ہمکو ہیبت لوگون کی نے بولنے سے اسمین پھر فرمایا پیغمبر خدا نے خبردار ہو تحقیق اولاد آدم کی پیدا کی گئی اوپر جماعت مختلفہ اور اقسام و مراتب متفاوتہ کی پس بعضے انہیں سے وہ ہیں کہ پیدا کیے جاتے ہیں مومن اور زندہ رہتے ہیں یعنی تمام عمر میں وقت سن تمیز سے آخر عمر تک مومن اور مرتے ہیں مومن اور بعضے انہیں سے وہ ہیں کہ پیدا کیے جاتے ہیں کافر اور زندہ رہتے ہیں کافر اور مرتے ہیں کافر اور بعضے انہیں سے وہ ہیں کہ پیدا کیے جاتے ہیں مومن اور زندہ رہتے ہیں مومن اور مرتے ہیں کافر اور بعض انہیں سے وہ ہیں کہ پیدا کئے جاتے ہیں کافر اور زندہ رہتے ہیں کافر اور مرتے ہیں مومن **ف** دنیا شیرین ہی کہ مذاق طبیعت میں مزہ اسکا لذیذ معلوم ہوتا ہی اور سبز ہی کہ اہل ظاہر کی آنکھ میں صورت اسکی

بہت زیبا اور تازہ معلوم ہوتی ہے اور بعضون نے کہا کہ عجب چیز نرم کو خضرہ اور کہتے ہین بسبب شابہ ہونے کے ساتھ خضراوات یعنی سبزوان ساگون اور ترکاریان کے یعنی جلد جاتے رہتے اور کم نفع دینے کے اور اسمین بیان ہے مکر او رغدر دنیا کا کہ لوگونکو ساتھ لذتوں او شہوتون کا ذریعہ جسن وجمال کہ معلوم ہوتے کے فریفتہ کرتی ہے اور قرار ہو جاتی ہے اور خلیفہ کرنیوالا ہے معنی اسکے یہ ہین کہ اموال تمہارے حقیقت مین نہین ہین تمہارے بلکہ مالک اللہ کے ہین اور تم خلیفہ اور نائب اسکے ہو تصرف مین یا یہ معنی ہین کہ کیا ہے تمکو خلیفہ ان لوگون کا کہ پہلے تھے تمسے زمین مین اور دیا ہے تمکو وہ کہ انکے ہاتھ مین تھا پس دیکھنے والا ہے کہ کیا عمل کرتے ہو اور کس طرح تصرف کرتے ہو اموال و املاک مین یا کیونکر عبرت پکڑتے ہو ساتھ احوال گذرے ہوئون کے اور تصرف کرتے ہو انکے اموال مین اور بچو دنیا سے یعنی زیادتی دنیا سے کہ زیادہ ہو قدر حاجت پر کہ وہ حاجت مددگار ہو دین کی اور نافع ہو آخرت مین اور بچو عورتوں سے یعنی انکے مکر و فریب سے اور محبت سے کہ باعث ہووے جمع کرنے مال کے کہ مانع ہو حاصل کرنے علم و عمل کے سے اور مراد امیر عامہ سے شعلبی ہے کہ غالب ہوا ہوا مو مسلمانون پر اور انکے شہرون پر اور عام لوگون نے اسکو امیر کیا اور تشتیبان اسکے ہوے بغیر مشاورت خواص کے اور اہل حل و عقد کے کہ علما اور ارکین وقت ہین اور ابو سعید جو رونے کا ایم مذکور کر کر تو غرض انکی یہ تھی کہ سبب اس لوث ترک ہوئی والا انہون نے بھی عمل کیا تھا بعض حدیثون پر کہ جن مین اجازت تھی سکوت کی وقت خوف کے اپنے نفس پر یا آبرو پر یا مال پر بصورت عاجز ہونے اور زمانہ ضعف ایمان کے پس جبکہ اکابر صحابہ صدر اول مین عاجز تھے باوجود کمال قوی ہونے اپنے کے دین مین اور یقین مین اور معرفت مین اور نہین قدرت رکھتے تھے اظہار حق کی نسبت اہل باطل کے مانند یزید پلید اور حجاج وغیرہ ملعون کے تو واسے بحال ہمارے کہ سلاطین و امرا کا حال کیسا ہی خراب ہے اور علماے عاملین کم ہین اور کثرت ہے حاکمان ظالمین کی اور جہال کی او مشائخ دنیا کارون کی انا للہ وانا الیہ راجعون پس شک نہین ہے کہ یہ زمانہ صبر و شکر اور رضا بقضا اور سکوت اور بیٹھے رہنے گھرون کا ہے اور قناعت کرنے تا قوت لا یموت پر اور پیدا ہوتا ہے مومن یعنی مومن ماں باپ کے ہان پیدا ہوتا ہے یا شہر مومنون کے بیچ پیدا ہوتا ہے یہ اس لیے کہا کہ جب پیدا ہوتا ہے تو قابل تمیز کے نسبت ایمان کی اسکی طرف ہوتی نہین مگر باعتبار علم الٰہی کے اسکے حق مین یا باعتبار زمانہ آیندہ کے اور پیدا ہوتا ہے کافر یعنی کہ فرمان باپ سے پیدا ہوتا ہے یا شہر کفار مین پس منافی نہین ہے اس حدیث کی کُلُّ مَوْلُوْدٍ یُوْلَدُ عَلَی الْفِطْرَۃِ الحدیث کہ مراد اس سے قابلیت قبول حق کی ہے یعنی کوئی مانع بوجہ گمراہی سے جبلی کی دلالت کرتی ہے اسپر یہ حدیث فابواہ یہودانہ الخ اور یہ تقسیم باعتبار غالب کے ہے والا بعضے انمین سے پیدا ہوتے ہین مومن اور زندہ رہتے ہین کافر اور مرتے ہین مومن اور بعضے انمین سے پیدا ہوتے ہین کافر اور زندہ رہتے ہین مومن اور مرتے ہین کافر اور شاید کہ یہ دونون قسمین نہین ذکر کین اس لیے کہ مقصود اس سے یہ ہے کہ اعتبار خاتمہ کا ہے اور وہ جانا گیا اس سے کہ ذکر کیا گیا اجمالا قَالَ وَذَکَرَ الْغَضَبَ فَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ سَرِيعَ الْغَضَبِ سَرِيعَ الْفَيْءِ فَإِحْدَاهُمَا بِالْأُخْرَى وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ بَطِيءَ الْغَضَبِ بَطِيءَ الْفَيْءِ فَإِحْدَاهُمَا بِالْأُخْرَى وَخِيَارُكُمْ مَنْ يَكُونُ بَطِيءَ الْغَضَبِ سَرِيعَ الْفَيْءِ وَشِرَارُكُمْ مَنْ يَكُونُ سَرِيعَ الْغَضَبِ بَطِيءَ الْفَيْءِ قَالَ اتَّقُوا الْغَضَبَ فَإِنَّهُ جَمْرَةٌ عَلَى قَلْبِ ابْنِ آدَمَ أَلَا تَرَوْنَ إِلَى انْتِفَاخِ أَوْدَاجِهِ وَحُمْرَةِ عَيْنَيْهِ فَمَنْ أَحَسَّ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ فَلْيَضْطَجِعْ وَلْيَتَلَبَّدْ بِالْأَرْضِ قَالَ وَذَكَرَ الدَّيْنَ فَقَالَ مِنْكُمْ مَنْ يَكُونُ حَسَنَ الْقَضَاءِ وَإِذَا كَانَ لَهُ أَفْحَشَ فِي الطَّلَبِ فَإِحْدَاهُمَا بِالْأُخْرَى وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ سَيِّئَ الْقَضَاءِ وَإِنْ كَانَ لَهُ أَجْمَلَ فِي الطَّلَبِ فَإِحْدَاهُمَا بِالْأُخْرَى وَخِيَارُكُمْ مَنْ إِذَا كَانَ عَلَيْهِ الدَّيْنُ أَحْسَنَ الْقَضَاءَ وَإِنْ كَانَ لَهُ أَجْمَلَ فِي الطَّلَبِ وَشِرَارُكُمْ مَنْ إِذَا كَانَ عَلَيْهِ الدَّيْنُ أَسَاءَ الْقَضَاءَ وَإِنْ كَانَ لَهُ أَفْحَشَ فِي الطَّلَبِ حَتَّى إِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ عَلَى رُءُوسِ النَّخْلِ وَأَطْرَافِ الْحِيطَانِ فَقَالَ أَمَا إِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا فِيمَا مَضَى مِنْهَا إِلَّا كَمَا بَقِيَ مِنْ يَوْمِكُمْ

هٰذَا فِیْمَا بَقِیَ مِنْہُ اِلَّا کَمَا بَقِیَ مِنْ یَوْمِکُمْ هٰذَا فِیْمَا مَضٰی مِنْہُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ کہا ابو سعید نے اور ذکر کیا آنحضرت نے اقسام غضب کا پس فرمایا کہ بعضا بنی آدم مین سے وہ ہی کہ ہوتا ہی جلد غضب مین
جلد جاتے رہنے مین یعنی تھوڑی سی چیز مین جلدی غصہ مین آجاتا ہی لیکن جلدی جاتا بھی رہتا ہی پس ایک دونون مین سے بدلی دوسری کی ہی یعنی جلد آنا غصہ کا
خصلت بری ہی اور جلد جاتی رہنا خصلت اچھی پس اچھی خصلت مکافات بری کی کرتی ہی تو یہ شخص مستحق مدح کا ہی مطلق اور نہ مستحق برائی کا بلکہ بین بین ہی برابر ہونے
دونون حالتون کے آپس مین تو اسکے حق مین کہا جاویگا کہ یہ بہتر ہی لوگون مین ورنہ کہا جاویگا کہ برا ہی انمین اور بعضا انمین سے وہ ہی کہ ہوتا غصہ دیر مین اور جاتا ہی غصہ دیر مین
پس یہان بھی ایک ان دونون خصلتون مین سے مقابل ہی دوسری کے یعنی اگرچہ غصہ آنا دیر مین اچھا ہی لیکن دیر مین جانا برا ہی یہان بھی بین بین ہی اور
بہترین تمہارے وہ ہین کہ دیر کر غصہ آنے اور جلد جاتا رہے اور بد تمہارے وہ ہین کہ جلد آوے غصہ اور دیر کر جاوے فرمایا حضرت نے بچو تم غصہ کرنے سے
اس لئے کہ وہ ایک آگ ہی روشن یعنی حرارت غریزیہ اور حدت جبلیہ جلتی ہی مانند انگارہ آگ کے کہ پوشیدہ ہو بیچ انگیٹھی نفس کے اور دل بنی آدم کے یعنی غالب ہی
اسی وقت غلبہ غصہ کے کہ عقل کو وہان مجال تصرف نہین کیا نہین دیکھتے تم طرف پھولنے رگون گردن غضبناک کے اور سرخی آنکھون اسکی کے یعنی اثر حرارت
اور اٹھنے بخارات غلیظہ کا ہی اور وہ سبب پھولنے رگون کا ہوتا ہی جیسا کہ پایا جاتا ہی یہ وقت حرارت طبیعت کی تپ مین پس ظاہر عنوان باطن ہی پس جو
شخص کہ پاوے کچھ اسمین سے یعنی تھوڑا اثر غضب کا پس چاہئے کہ لیٹ جاوے پہلو پر اور لگ جاوے ساتھ زمین کے اور ذکر کیا آنحضرت نے قرض کا یعنی ا
اقسام قرض کا اور قرضدار کا اور قرضخواہ کا پس فرمایا کہ بعضا تم مین سے وہ ہی کہ اچھا ہوتا ہی ادا کرنے مین یعنی جبکہ ہوتا ہی اسپر قرض اور جبکہ ہوتا ہی
قرض واسطے اسکے یعنی کسی پر سختی کرتا ہی طلب کرنے مین یعنی نہین رعایت کرتا ادب کی اور ایذا دیتا ہی اسکے تقاضا کرنے مین اور تشدد کرتا ہی طلب کرنے
مین پس یہ شخص اچھے ادا مین تو نیک ہی اور طلب مین بد پس ایک ان دو خصلتون مین سے مقابل ہی دوسری کے اور بعضا انمین سے وہ ہی کہ ہوتا ہی برا
ادا کرنے والا دین کا اور اگر ہو اسکا کسی پر اچھی طرح اور سہولت سے طلب کرتا ہی یعنی لیکر دیوے دین مین بد ہی اور طلب مین نیک پس ایک ان دو خصلتون
مین سے مقابل ہی دوسری کے اور بہتر تمہارے وہ ہین کہ جب ہو انپر دین اچھی طرح ادا کرین اور اگر ہو انکا کسی پر اچھی طرح طلب کرین اور بدترین تمہارے وہ
لوگ ہین کہ جب ہو انپر دین بری طرح ادا کرین اور اگر ہو انکا کسی پر سختی کرین اسکے طلب کرنے مین آنحضرت نے خطبہ مین نصیحتین بیان فرمائین یہان تک
کہ جس وقت ہوا آفتاب کھجور کے درختون کے سرون پر اور دیوارون کے کنارون پر یعنی آخر ہوا دن پس فرمایا خبردار ہو تحقیق شان یہ ہی کہ نہین
باقی رہا ہی زمانہ دنیا سے بہ نسبت اس زمانہ کے کہ گذرا ہی اس سے مگر جیسا باقی رہا ہی اس دن تمہارے سے بہ نسبت اس زمانہ کے کہ گذرا ہی اسسے نقل کی
یہ ترمذی نے **ف** وقت آنے غصہ کے لیٹ جانے کو اسلیے فرمایا کہ تا یاد آوے اسکو کہ اصل میری مٹی ہی مجھکو تکبر کرنا نہ چاہیے بلکہ تواضع کرنی چاہیے
اور لیٹ جانے کو بہت دخل ہی دفع غضب مین **وَعَنْ اَبِی الْبَخْتَرِیِّ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَنْ یَّهْلِكَ النَّاسُ حَتّٰی یُعْذِرُوْا مِنْ اَنْفُسِهِمْ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ** اور روایت ابی البختری سے کہ نقل کی ایک شخص سے
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابیون مین سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرگز نہ ہلاک ہونگے لوگ یہان تک کہ بہت ہوئین گناہ
اور عیب انکے ذاتون انکی سے نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** لفظ یعذروا ساتھ پیش تی اور جزم عین اور زیر ذال کے اعذار سے مراد ہی کہ غدار
بہت یا عیب گناہ ہوتا اور قاموس مین ہی اعذر فلان ای کثرت ذنوبہ وعیوبہ اور حقیقت کلمہ کی یہ ہی کہ اعذار معنی سلب عذر اور ازالہ اسکی کے
ہی اور جب کسیکے گناہ اور عیب بہت ہوے بیچ عذاب کرنے حق تعالی کے اسکو اور منع اور نہی کرنے لوگون کی اسکو منکرات سے جاتا رہے عذر انکا پس اسنے
بسبب کثرت گناہون اور عیبون کے سلب اور ازالہ عذر کا کیا اور اعذار معنی صاحب عذر ہونیکے بھی آتا ہی اور یہ معنی بھی یہان درست آتے ہین یعنی
ہلاک ہونگے لوگ یہان تک واسطے رفع نسبت گناہ کے اپنی طرف سے تاویل مین کثرت اور عذر فاسد پیدا کرین اور بعضی روایتون مین یعذروا ساتھ

زیر ی کے بھی آیا ہے عذر سے ساتھ زبر عین کے یعنی معذور رکھنا اور معنی اسکے یہ ہین کہ ہلاک نہون گے لوگ یہان تک کہ معذور رکھین ملامت کرنیوالون اور نہی کرنیوالون کو اپنی ذاتون سے یعنی ملامت کرنیوالے نے انکے معذور اور مغلوب ہوہون ملامت کرنے مین بسبب کثرت گناہون کے اور حاصل معنی تنوین توجیہون کا یہ ہوا کہ ہلاک ہونا لوگون کا بہ تقدیر کرنے گناہون اور خلاف شرع کے ہی کہ بسبب اسکے محل زجر و منع اور نہی کے نہ رہین **وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ عَدِيٍّ الْكِنْدِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا مَوْلًى لَنَا أَنَّهُ سَمِعَ جَدِّي يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى لَا يُعَذِّبُ الْعَامَّةَ بِعَمَلِ الْخَاصَّةِ حَتّٰى يَرَوُا الْمُنْكَرَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ وَهُمْ قَادِرُونَ عَلٰى أَنْ يُنْكِرُوهُ فَلَا يُنْكِرُوهُ فَإِذَا فَعَلُوا ذٰلِكَ عَذَّبَ اللّٰهُ الْعَامَّةَ وَالْخَاصَّةَ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ** اور روایت ہے عدی بیٹے عدی کندی کے سے کہ کہا حدیث کی ہمکو غلام آزاد ہمارے نے یہ کہ اسنے سنا دادا میرے یعنی عمیرہ کندی سے کہ کہتا تھا کہ سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے تحقیق اللہ تعالی نہین عذاب کرتا اکثر قوم کو ساتھ عمل کرنے بعضون انکی کے یعنی اگر بعضے قوم مین سے گناہ کرین تو اوروں کو عذاب نہین کرتا یہان تک کہ دیکھین اکثر خلاف شرع کو درمیان اپنے کہ بعضون نے کیا اور حالانکہ وہ قدرت رکھتے ہون اسکے تغیر کرنے پر پس تغیر کرین اسکو پس جب کرین اکثر اسکو یعنی سکوت اور مداہنت کو باوجود قدرت کے عذاب کریگا خداے تعالی اکثرون کو اور بعضون کو نقل کی یہ شرح السنۃ مین **ف** یعنے بعضونکو بسبب کرنے گناہ کے اور اکثرون کو بسبب انکار کرنے اور منع کرنیکے **وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا وَقَعَتْ بَنُوْ إِسْرَائِيْلَ فِي الْمَعَاصِيْ نَهَتْهُمْ عُلَمَاؤُهُمْ فَلَمْ يَنْتَهُوْا فَجَالَسُوْهُمْ فِيْ مَجَالِسِهِمْ وَاٰكَلُوْهُمْ وَشَارَبُوْهُمْ فَضَرَبَ اللّٰهُ قُلُوْبَ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ فَلَعَنَهُمْ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ قَالَ فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَقَالَ لَا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ حَتّٰى تَأْطِرُوْهُمْ أَطْرًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوٗدَ وَفِيْ رِوَايَتِهٖ قَالَ كَلَّا وَاللّٰهِ لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ وَلَتَأْخُذُنَّ عَلٰى يَدَيِ الظَّالِمِ وَلَتَأْطِرُنَّهٗ عَلَى الْحَقِّ أَطْرًا وَلَتَقْصُرُنَّهٗ عَلَى الْحَقِّ قَصْرًا أَوْ لَيَضْرِبَنَّ اللّٰهُ بِقُلُوْبِ بَعْضِكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ثُمَّ لَيَلْعَنَنَّكُمْ كَمَا لَعَنَهُمْ** اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب گرفتار ہوئے بنی اسرائیل گناہون مین یعنی زنا مین اور ہفتہ کے شکار کرنے مین اور سوا انکے مین منع کیا انکو علما انکے نے یعنی اول پس نہ باز آئے وہ یعنی نہ قبول کیا منع کرنیکو اور نہ چھوڑا ممنوع چیزونکو پس ہمنشینی کی انکی علماء نے انکے بیچ جلسون انکے کے یعنی گنہگارون کے اور ہم نوالہ و ہم کاسہ ہوے انکے یعنی مداہنت کی اور آپس مین اختلاط رکھا پس خلط کیے خدا تعالی نے اور ملائے دل بعضون انکے کے ساتھ بعضون کے پس لعنت کی اللہ تعالی نے انکو یعنی بنی اسرائیل کو جو گناہ کرتے تھے اور جو ساکت اور مصاحب تھے انکے اوپر زبان داؤد اور عیسی بیٹے مریم کے یہ لعنت کرنی انکی بسبب گناہ کرنے اور تجاوز کرنے انکے کے نہی حدون سے یعنی بسبب اسکے کھینچا انھون نے گناہون کو طرف کفر کے ساتھ حلال جاننے اور مانند انکے کے اور بسبب راضی ہونے کے گناہون سے اور بسبب اچھا جاننے گناہون کرنیوالون انکے سے کہا ابن مسعود نے پس اٹھ بیٹھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور تھے تکیہ کیے ہوئے یعنی پہلو پر یا پشت بہ تکیہ بیٹھے ہوے تھے پہلے اسکے پس تکیہ چھوڑ کر سیدھے ہو بیٹھے واسطے اہتمام کلام کے پس فرمایا نہین نجات پاؤگے تم عذاب سے قسم ہے اس ذات کی کہ جان میری اسکے ہاتھ مین ہے یہانتک کہ منع کرو تم ظالمون اور فاسقون کو گناہون سے منع کرنا نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نے اور ایک روایت ابو داؤد کی مین یون آیا کہ فرمایا آنحضرت نے یون نہین ہے کہ جو گمان کرتے ہو تم یعنی نجات پانا عذاب سے باوجود مداہنت کے قسم خدا کی البتہ کہو تم اچھی بات اور منع کرو بری بات سے اور پکڑو ہاتھ ظالم کے اور البتہ مائل کرو اسکو حق پر مائل کرنا اور البتہ روکو اسکو حق پر یعنی قبول حق پر سو کنایہ کار کرو یا البتہ ماریگا اور خلط

کرے گا اللہ تعالیٰ دل بعضون تمھارے کے بعضون پر پھر لعنت کرے گا اللہ تمکو جیسی کہ لعنت کی بنی اسرائیل کو یعنی انکے کفر اور گناہون پر یعنی ایک عزان دونون میں سے ہونیوالا ہے قلمعاف **ف** جملہ [illegible] نے تو یہی لکھا ہے جو لکھا گیا اور ملا علی نے ابن مالک سے یہ نقل کیا ہے کہ لفظ بعض مین تب سببیہ کے لیے ہے یعنی سیاہ کیے اللہ نے دل انکے کہ نہین [illegible] کیا تھا انھون نے بسبب صحبت گناہگارونکے پس ہوگئے دل سبھو نکے سخت اور دور قبول [illegible] **وَعَنْ** اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَیْتُ لَیْلَۃَ اُسْرِیَ بِیْ رِجَالًا تُقْرَضُ شِفَاھُھُمْ بِمَقَارِیْضَ مِنْ نَارٍ قُلْتُ مَنْ ھٰٓؤُلَاۤءِ یَا جِبْرِیْلُ قَالَ ھٰٓؤُلَاۤءِ خُطَبَاۤءُ مِنْ اُمَّتِکَ یَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَیَنْسَوْنَ اَنْفُسَھُمْ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ وَالْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَفِیْ رِوَایَتِہٖ قَالَ خُطَبَاۤءُ مِنْ اُمَّتِکَ الَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ مَا لَا یَفْعَلُوْنَ وَیَقْرَءُوْنَ کِتَابَ اللّٰہِ وَلَا یَعْمَلُوْنَ اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دیکھا مین نے شب معراج مین کتنے ایک شخص کو کہ [illegible] جاتے ہین ہونٹھ انکے ساتھ قینچیون آگ کی کہا مین نے کہ کون ہین یہ اے جبرئیل کہا کہ یہ لوگ علما اور واعظ اور مشائخ ہین امت تیری کے کہ کہتے تھے لوگون کو ساتھ نیکی کے اور بھولتے تھے اپنی ذاتون کو یعنی آپ عمل نکرتے تھے اور لوگون کو حکم کرتے تھے عمل کرنیکا نقل کی یہ بغوی نے شرح السنہ مین اور بیہقی نے شعب الایمان مین اور بیہقی کی ایک روایت مین یون آیا ہے کہ کہا واعظ مین تیری امت میں سے وہ کہ کہتے تھے وہ چیز کہ نہین کرتے تھے اور پڑھتے تھے کتاب اللہ اور نہین عمل کرتے تھے **ف** یہ عذاب بسبب عمل نکرنے اسکے ہوگی جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَکُمْ الآیہ اور جیسے کہ فرمایا آنحضرت نے وَیْلٌ لِلْجَاھِلِ مَرَّۃً وَوَیْلٌ لِلْعَالِمِ سَبْعَ مَرَّاتٍ اور جیسے کہ وارد ہوا ہے حدیث مشہور مین اشد الناس عذابا یوم القیامۃ عالم لم ینفعہ اللہ بعلمہ **وَعَنْ** عَمَّارِ بْنِ یَاسِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُنْزِلَتِ الْمَاۤئِدَۃُ مِنَ السَّمَاۤءِ خُبْزًا وَّلَحْمًا وَّاُمِرُوْا اَنْ لَّا یَخُوْنُوْا وَلَا یَدَّخِرُوْا لِغَدٍ فَخَانُوْا وَادَّخَرُوْا وَرَفَعُوْا لِغَدٍ فَمُسِخُوْا قِرَدَۃً وَّخَنَازِیْرَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے عمار بن یاسر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اتارا گیا خوان یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قوم پر آسمان سے روٹی اور گوشت اور حکم کیے گئے یہ کہ نہ خیانت کرین یعنی ساتھ قصد کھانے بہتر کے یا اکثر کے غیر اپنے سے اور نہ ذخیرہ کرین واسطے کل کے یعنی واسطے دن کے کہ پیچھے آوے خوان کے اترنے کے دن سے پس خیانت کی انھون نے اور ذخیرہ کیا اور اٹھا رکھا واسطے کل کے پس تبدیل کی گئین صورتین انکی بندر اور سور نقل کی یہ ترمذی نے **ف** ظاہر یہ ہے کہ بڈھے انمین سے بصورت بندرون کے ہوئے اور جوان بصورت سورون کے۔ ع

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّہٗ تُصِیْبُ اُمَّتِیْ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ مِنْ سُلْطَانِھِمْ شَدَاۤئِدُ لَا یَنْجُوْ مِنْہُ اِلَّا رَجُلٌ عَرَفَ دِیْنَ اللّٰہِ فَجَاھَدَ عَلَیْہِ بِلِسَانِہٖ وَیَدِہٖ وَقَلْبِہٖ فَذٰلِکَ الَّذِیْ سَبَقَتْ لَہُ السَّوَابِقُ وَرَجُلٌ عَرَفَ دِیْنَ اللّٰہِ فَصَدَّقَ بِہٖ وَرَجُلٌ عَرَفَ دِیْنَ اللّٰہِ فَسَکَتَ عَلَیْہِ فَاِنْ رَاٰی مَنْ یَّعْمَلُ الْخَیْرَ اَحَبَّہٗ عَلَیْہِ وَاِنْ رَاٰی مَنْ یَّعْمَلُ بِبَاطِلٍ اَبْغَضَہٗ عَلَیْہِ فَذٰلِکَ یَنْجُوْ عَلٰی اِبْطَانِہٖ کُلِّہٖ روایت ہے عمر بن خطاب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق شان یہ ہے کہ پہونچین گی امت میری کو آخر زمانہ مین انکے بادشاہون سے بلائین اور سختیان یعنی دین کی یا دنیا کی یا دونون کی نہین نجات پاویگا اس بلا سے یا اس بادشاہ سے کہ وہ بلا اس سے پہونچے مگر وہ شخص کہ پہچانا اسنے دین خدا کو یعنی نہین خلاصی پاینگا بیچ زمانہ اس سلطان مشابہ شیطان کے مگر وہ شخص کہ جمع کیا اسنے درمیان علم و عمل کے اور کمال اور تکمیل کی پس پہچانا دین اللہ کا اول ساتھ تفصیل اسکی کے اصول و فروع سے اور عمل کیا واسطے نفس اپنی کے اوپر اس چیز کے کہ مقتضی ہے اسکو مشروع پس جہاد کیا اور پر حاصل کرنے اعلاء دین

خدا کے ساتھ زبان اپنی کے یعنی بطریق نصیحت و بیان کے اور ساتھ ہاتھ اپنے کے یعنے اگر ہو اسکو قدرت قوت اور ساتھ دل اپنے کے یعنے دل سے برا جانا وقت عجز کے پس یہ وہ شخص ہے کہ پہلے پہنچا واسطے اسکے کمال ثواب اور نیکبختیاں اچھی دنیا اور آخرت کی اور ایک وہ شخص کہ پہچانا اُسنے دین خدا کا لیکن ایک درجہ کمتر اول سے پس تصدیق کیا دین کو اور درست جانا دین اسکو یعنے جہاد کیا ساتھ دل اور زبان کے نہ ہاتھ کے یہ مطلب ہوا ساتھ قرینہ مقابلہ کے چونکہ تصدیق کار دل کا ہے اور زبان ترجمان اُسکے ہی تعبیر اُن دونوں سے ساتھ تصدیق کے کی اور ایک وہ شخص ہے کہ پہچانا دین خدا کا پس اختیار کی خاموشی قبول کی اُسنے اور جہاد نکیا مگر ساتھ دل کے پھر بیان کیا حال وصفت اُس مرد کا کہ فرمایا پس اگر دیکھتا ہے اُس شخص کو کہ کام نیک کرتا ہے دوست رکھتا ہے اُسکو بنا بر اُسکے اور اگر دیکھتا ہے اُس شخص کو کہ عمل کرتا ہے غیر حق دشمن رکھتا ہے اُسکو بنا بر اُسکے پس یہ شخص نجات پاتا ہے بنا بر پوشیدہ رکھنے اپنے کے محبت خیر اور بغض باطل کو **ف** پس اول تو وہ ہوا کہ جسنے دین اللہ تعالے کا پہچانا اور سخت ہوا دین خدا میں پس خرچ کی کوشش اپنی بیچ مجاہدہ کے ساتھ ہاتھ اور زبان اور دل کے اور دوسرا وہ ہوا کہ جہاد کیا زبان اور دل سے اور تیسرا وہ ہوا کہ پہچانا دین اللہ کا اُن نے پہچاننا اور سکوت کیا پس کوشش کی اُسمیں مگر بقدر ایمان اپنے کے کہ مکروہ رکھنا دل سے ہے اور یہی مراد ہے حدیث میں فذلک اضعف الایمان سے پس یہ تینوں قسمیں مردوں عارف اور پہچاننے والوں دین کی ہیں بتفاوت مراتب اول سابق اور دوسرا مقتصد یعنی متوسط اور تیسرا ظالم جیسا کہ آیہ کریمہ میں ہے فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهِ وَمِنْهُم مُّقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ تیسرے کو بسبب باقی تقصیر کے ظالم فرمایا اور دوسرے کو میانہ رو اور اول کو سابق اور یہ تینوں برگزیدہ درگاہ کے جیسا اول آیت میں فرمایا ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتَابَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهِ الخ اور سوابق جمع سابقہ کی ہے سابقہ کہتے ہیں جو خصلت نا شد یعنے بہتر کو بولتے ہیں کہ فلانے کو سابقہ ہے اس امر میں یعنے سبقت کیا ہے لوگوں پر اس کام میں پس حاصل یہ کہ یہ شخص سابقین بالخیرات سے ہوا کہ سبقت لے گیا حاصل کرنے سعادتوں دنیا اور آخرت میں اور بشارتوں میں ساتھ جزا اور ثواب کے اور توفیق طاعت وعبادت میں اس میں اشارہ ہے طرف قول اللہ تعالے کے وَالسَّابِقُونَ السَّابِقُونَ یعنی جمع کرنیوالے درمیان مراتب کمال و تکمیل کے اور درجات علم وعمل کے اور تعلیم کے أُولَٰئِكَ الْمُقَرَّبُونَ یہ لوگ مقرب خدا ہیں **وعن** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْحَى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى جِبْرَئِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنِ اقْلِبْ مَدِيْنَةَ كَذَا وَكَذَا بِأَهْلِهَا فَقَالَ يَا رَبِّ إِنَّ فِيْهِمْ عَبْدَكَ فُلَانًا لَمْ يَعْصِكَ طَرْفَةَ عَيْنٍ قَالَ فَقَالَ اقْلِبْهَا عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ فَإِنَّ وَجْهَهُ لَمْ يَتَمَعَّرْ فِيَّ سَاعَةً قَطُّ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ وحی بھیجی اللہ عز وجل نے طرف جبرئیل علیہ السلام کے یہ کہ اُلٹ دے شہر ایسے اور ایسے کہ یعنی فلانے شہر کو کہ صفت اُسکی ایسی ہے مع اہل اُسکے کے پس کہا جبرئیل نے اے رب میرے تحقیق اُن لوگوں میں بندہ تیرا ہے فلانا کہ نہیں گناہ کیا اُسنے تیرا ایک لحظہ کہا آنحضرت نے کہ فرمایا اللہ تعالے نے اُلٹ اُس بستی کو اُسپر اور اُنپر اسلیئے کہ مونہہ اس بندہ کا نہیں متغیر ہوا بسبب میرے اور بسبب دین میرے کے ایک ساعت ہرگز **ف** حاصل یہ کہ نہیں ظاہر ہوا اثر غضب کا اور انکار دل کا اوپر کرنیوالے گناہ کے ایک ساعت کبھی اور اسمیں فرانی ہے کہ اگر ایکبار بھی غصہ ہوتا اللہ کے لیے تو درگذر کیا جاتا بیچ بقیہ اوقات عمر کے بیچ **وعن** أَبِي سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَسْأَلُ الْعَبْدَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُوْلُ مَا لَكَ إِذْ رَأَيْتَ الْمُنْكَرَ فَلَمْ تُنْكِرْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُلَقَّى حُجَّتَهُ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ خِفْتُ النَّاسَ وَرَجَوْتُكَ رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْأَحَادِيْثَ الثَّلٰثَةَ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ اور روایت ہے ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ عز وجل پوچھیگا بندہ کو دن قیامت کے پس فرماویگا کیا ہوا تجکو جب دیکھا تو نے ایک امر خلاف شرع کو پس انکار کیا تو نے اُسپر یعنی تغیر نکیا تو نے اُسکو اپنی زبان اور ہاتھ سے فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پس

[illegible] حجۃ ... الکارسے جبکہ ارادہ کریگا اللہ اُسکے نجات دینے کا پس کہیگا اے رب میرے مَیں امید رکہتا تہا تجھ سے اور ڈرتا تہا لوگوں سے یعنی میں سکنعدی پر
[illegible] میں سے عفو و مغفرت کی نقل کین بیہقی نے یہ تینوں حدیثیں شعب الایمان میں **ف** یہین افعال بے اپنے
گناہ گار کو ظاہر کرنا عجز [illegible] بیہقی نے خیال ہی یہ کہ ہو یہ اس شخص کے حق میں کہ ڈرتا ہو لوگوں سے کہ وہ ... اور علیہ سے
اور نہ قدرت رکہتا ہو اُسکے دفع کرنے کی بچے نفس سے ... سے معلوم ہوا کہ درگذر کرنا امر معروف اور نہی منکر سے اگر بسبب علیہ اور ... لوگ کے
نکر سکے تو جائز ہی اور امید عفو [illegible] ایسا شخص معذور ہی شرع میں [illegible]
کیا جاویگا [illegible] الہام کیا اسکو اللہ یہ معذرت

وَعَنْ [illegible] ... نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ اِنَّ الْمَعْرُوْفَ وَ الْمُنْكَرَ خَلِيْقَتَانِ ... لِلنَّاسِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَاَمَّا الْمَعْرُوْفُ فَيُبَشِّرُ اَصْحَابَهُ وَ يُوْعِدُهُمُ الْخَيْرَ وَاَمَّا الْمُنْكَرُ فَيَقُوْلُ اِلَيْكُمْ اِلَيْكُمْ وَمَا يَسْتَطِيْعُوْنَ لَهُ اِلَّا لُزُوْمًا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی ابی موسی اشعری سے
کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہی اُس ذات پاک کی کہ جان ... کی ... ہاتہ میں ہی تحقیق کام مشروع اور نامشروع پیدا کیے جاوینگے
یعنی ... اور تمام ... واسطے لوگوں کے یعنی ... اُنکو دن قیامت کے ... بشارت
یعنی خوشخبری دیگا ... کو یعنی اپنے عمل کرنیوالوں کو ... اور ... شر ... کہیگا یعنی ... دور
دور ہو مجہسے ... نہیں طاقت رکہینگے ... سے ... مگر لگنا نقل کی یہ احمد ... بیہقی نے شعب الایمان میں
ف یعنی جدا ... نہیں ہو سکتے یعنی ... نہیں ہو سکنے کے اور ... طاہر ہونے ... سورتوں
میں خوشبو دار ... دن قیامت کے اور ... بدخلاف ... ساتہ ... موت کے ... ایک
نسخہ میں ساتہ صیغہ مذکر کے اور ظاہر ... صیغہ ... نہیں ... مبالغہ کے لیے ہی اور معنی ... دونوں نوع میں مخلوقات
سے کہ ظاہر ہونگے لوگوں کے لیے

كِتَابُ الرِّقَاقِ

ف رقاق جمع رقیق کی ہی بمعنی نرم کے یعنی اس کتاب میں حدیثیں ... سے دل ... پیدا ہوتی ہی اور وہ تاثیر کرتی ہیں دل میں زہد دنیا اور رغبت آخرت اُن سے حاصل ہوتی ہی

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَتَانِ مَغْبُوْنٌ فِيْهِمَا كَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ الصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو نعمتیں ہیں کہ فریب اور ٹوٹا کہائے ہوئے ہیں اُن میں بہت آدمی تندرستی ہی اور فراغت نقل کی یہ بخاری نے **ف** یعنی اُن دو نعمتوں میں بہت لوگ ٹوٹے میں پڑے ہیں کہ قدر اُنکی نہیں جانتے اور مفت ہاتہ سے دیتے ہیں اور بیچ معاملہ اُنکے کے نفس فریب کہاتے ہیں جیسے بیچ معاملہ بیع وشرا کے کوئی فریب کہاتا ہی اور متاع کو مفت ہاتہ سے دیتا ہی اور زیان زدہ ہوتا ہی دو نعمتیں یہ ہیں صحت بدن امراض سے اور خالی ہونا وقت کا شواغل سے اور تشویشات سے پس قدر اُن نعمتوں کی لوگ نہیں پہچانتے یعنی کار آخرت نہیں کرتے اُن میں اور فرصت کو غنیمت نہیں جانتے مجبور کہ بیمار ہوں اور ساتہ تشویش وقت اور مزاحمت اغیار کے گرفتار ہوں قدر اُنکی جانیں جیسا کہ کہا ہی علما نے النعمۃ اذا فقدت عرفت اور معنے اسکے یہ ہیں کہ نہیں پہچانتے قدر اُن نعمتوں کی بہت لوگ کہ نہیں کرتے اُن میں ایسے اعمال بیچ دونوں معاش کے کہ محتاج ہونگے اُنکے آخرت میں اور نادم ہونگے اُپر ضائع کرنے عمروں اپنی کے وقت جانے رہنے اُنکے کے اور نہیں نفع دیگی اُنکو ندامت جیسا کہ فرمایا اللہ تعالے نے ذٰلک

یوم التغابن اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں حسرت کرینگے اہل جنت مگر اس ساعت پر کہ گذرے انپر اس حال مین کہ نہیں یاد کیا انہون نے اللہ کو اسمین ہو ع **وعن** المستورد بن شداد قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول واللہ ما الدنیا فی الآخرۃ الا مثل ما یجعل احدکم اصبعہ فی الیم فلینظر بم یرجع رواہ مسلم اور روایت ہے مستورد بیٹے شداد کے کہا سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے قسم ہے خدا کی نہین ہے مثال دنیا کی یعنی اسکی نعمتون اور زمانہ کی مقابلہ مین آخرت کے یعنی نعمتون اور ایام اسکے کی مگر مانند اسکے کہ ڈالے ایک تمھارے انگلی اپنی دریا مین پس چاہیے کہ دیکھے ساتھ کس چیز کے پھرتی ہے نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنی کس قدر پانی اسمین لگیا تا ہے دریا مین سے کچھ نہین لگتا سوا رطوبت یا ایک دو قطرہ کے پس ایسی ہی دنیا قلیل حقیر ہے بہ نسبت آخرت کے اور یہ بھی مثل واسطے سمجھانے لوگون کے واقع ہے ورنہ متناہی کے ساتھ کچھ نسبت نہین قطرہ مین کہ دریا سے نکلتا ہے باوجود قلت وحقارت کے کچھ نسبت ہے دریا سے اور دنیا آخرت سے ہرگز نسبت نہین رکھتی پس حاصل یہ کہ نہ اس دنیا سریع الزوال کی نعمتون پر مغرور رہو اور نہ اسکی تکالیف وتنگی پر جزع فزع اور شکوہ کرے بلکہ کہے اللہم لا عیش الا عیش الآخرۃ کہ حضرت نے اسکو فرمایا ہے ایک بار دن احزاب کے اور ایک بار حجۃ الوداع مین پھر جانے کہ دنیا مزرعۃ الآخرۃ ہے اور دنیا ایک ساعت ہے پس صرف کرے اسکو طاعت مین ہو ع **وعن** جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر بجدی اسک میت فقال ایکم یحب ان ہذا لہ بدرہم فقالوا ما نحب انہ لنا بشیء قال فواللہ للدنیا اہون علی اللہ من ہذا علیکم رواہ مسلم اور روایت ہے جابر سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم گذرے ایک بکری کے بچہ چھوٹے کان والے یا بن کان والے یا کان کٹے مرے ہوئے پر پس فرمایا کون تم مین دوست رکھتا ہے کہ یہ ہووے اسکے لیے بدلے ایک درہم کے یعنی کوئی ہے تم مین سے کہ خواہش ہو اسکو بعوض ایک درہم کے پس عرض کی صحابہ نے کہ نہین دوست رکھتے ہم کہ ہمارے لیے یہ ہووے بعوض کسی چیز کے فرمایا آنحضرت نے قسم ہے خدا کی البتہ دنیا یعنی ساتھ تمام انواع لذات اپنی کے بہت ذلیل ہے نزدیک خدا کے اس بکری کے بچہ سے نزدیک تمھارے نقل کی یہ مسلم نے **ف** مقصود اس سے بے رغبت کرنا ہے دنیا سے اور رغبت دلانی ہے عقبے پر جیسے کہ حب الدنیا راس کل خطیۃ یعنی اس چیز کے روایت کیا ہے اسکو بیہقی نے حسن بطریق ارسال کے جیسے کہ بغض الدنیا راس کل عبادۃ اور سبب اسمین یہ ہے کہ محبت رکھنے والا دنیا کا اگرچہ مشغول ہوا امور دنیوی مین ہوتا ہے سبلے اعمال مین دخل غرضون فاسدہ کا اور تارک دنیا اگرچہ مشغول ہوا امور دنیوی مین مقصود ہوتی ہے اسکو آخرت چنانچہ اسی لیے کہا ہے بعضون عارفون نے صاحبون یقین سے کہ جسنے دوست رکھا دنیا کو نہین ہدایت کر سکین گے اسکو تمام مرشد اور جسنے ترک کیا دنیا کو نہین گمراہ کر سکین گے اسکو تمام شیاطین **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدنیا سجن المؤمن وجنۃ الکافر رواہ مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دنیا قیدخانہ ہے مومن کا اور بہشت ہے کافر کی نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنی دنیا مشابہ قیدخانہ کے ہے مسلمان کے لیے کہ محنت اور شدت دیکھتا ہے اسمین اور منہیات سے اپنے تئین بچاتا ہے اور مشقت طاعات کا متحمل ہوتا ہے پس تنگ ہے میدان دنیا اور سکونت اسمین اسلیئے ہمیشہ چاہتا ہے کہ اس سے نکلے اور میدان ملکوت مین جولانی کرے اور بمنزلہ بہشت کے ہے کافر کے لیے کہ ساتھ لذتون اور شہوات کے اسمین مشغول ہے اور نہین چاہتا اس سے نکلنا اور بعضے کہتے ہین مراد یہ ہے کہ دنیا مانند قیدخانہ کے ہے مومن کے لیے بہ نسبت ان ثوابون اور نعمتون کے کہ طیار کی گئی ہین اسکے لیے آخرت مین اور مانند بہشت کے ہے کافرون کے لیے مقابلہ مین اس عذاب دردناک کے کہ طیار کیا گیا ہے اسکے لیے آخرت مین یعنی مومن ہرچند کہ دنیا مین ناز ونعمت مین رہے مثل زندان ہی ہے اور آخرت مین بہتر اس سے پاویگا اور کافر ہرچند محنت وشدت دیکھے دنیا مین بدتر حال اسکا اس سے ہوگا چنانچہ مشہور ہے کہ ایک یہودی نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کو دیکھکر کہا کہ تمھارے نانا صاحب نے

جو کہا ہے الدنیا سجن المؤمن وجنۃ الکافر پہ کیونکر صادق آوے پہ نسبت میرے اور تمہارے تم گھوڑے پر چلے جاتے ہو اور چین میں رہتے ہو اور میں بیمار اور طرح طرح کی تکالیف فقر و فاقہ میں گرفتار رہتا ہوں آپ نے یہی جواب دیا جو بقول بعض کے نقل کیا گیا۔ مولف **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَظْلِمُ مُؤْمِنًا حَسَنَۃً یُعْطٰی بِھَا فِی الدُّنْیَا وَیُجْزٰی بِھَا فِی الْاٰخِرَۃِ وَاَمَّا الْکَافِرُ فَیُطْعَمُ بِحَسَنَاتِ مَا عَمِلَ بِھَا لِلّٰہِ فِی الدُّنْیَا حَتّٰی اِذَا اَفْضٰی اِلَی الْاٰخِرَۃِ لَمْ تَکُنْ لَہٗ حَسَنَۃٌ یُجْزٰی بِھَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نہیں ضائع کرتا اجر مومن کی نیکی کا دیا جاتا ہے یعنی مومن تمام بھلائیاں بسبب اُس نیکی کے دنیا میں یعنی دفع بلا اور فراخی رزق کی وغیرہ ذالک نعمتیں اور بدلہ دیا جاوے گا بسبب اُسکے آخرت میں اور کافر پس کھلایا جاتا ہے یعنی دیا جاتا دنیا میں بسبب نیکیوں کے کہ کیں میں واسطے اللہ کے یعنے کھلانا فقیر کا اور احسان کرنا یتیم پر اور مانند اُنکے کے یہانتک کہ جب پہونچے گا طرف آخرت کے نہوگی اُسکے لیے نیکی کہ جزا دیا جاوے بسبب اُسکے نقل کیا اسکو مسلم نے **ف** یعنے مومن جب نیکی کرتا ہے تو اسکو آخرت میں جزا اور ثواب اُسکا پورا ملتا ہے اور دنیا میں بھی اُسکا بدلا ملتا ہے کہ فراخی ہوتی ہے رزق میں اور حاصل ہوتی ہے خوش گذرانی اور فراغ خاطر اور سلامتی آفات و ناگوار چیزوں سے اور کافر جب نیکی کرتا ہے خدا کے لیے تو بدلہ اُسکا تمام دنیا ہی میں پایا جاتا ہے اور آخرت میں اسکا بدلہ نہیں دیکھتا اور اُسپر ثواب نہیں پاتا اور مقتضے مقابلہ کا وہ ہے جو وارد ہوا ہے اور حدیث میں کہ مومن کو بدلا دیا جاتا ہے برائیوں کا دنیا میں ساتھ انواع محنت اور مشقت اور بلاؤں کے یہانتک کہ جب پونچیگا آخرت میں نہ ہوگی اُسکے لیے برائی کہ عذاب دیا جاوے اُسپر اور مؤید ہے اسکی وہ روایت کہ روایت کی ہے احمد اور ابن حبان نے کہ جب نازل ہوئی یہ آیت من یعمل سوءا یجز بہ کہا ابو بکرؓ نے کہ کون نجات پاویگا ساتھ اسکے یا رسول اللہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بخشے اللہ تجکو اے ابو بکر کیا نہیں غمگین ہوتا تو کیا نہیں رنج اٹھاتا تو کیا نہیں بیمار ہوتا ہے تو کیا نہیں پہونچتیں تجکو بلائیں کہا انہوں نے ہاں یا رسول اللہ فرمایا یہی چیز ہے کہ بدلا اور سزا دیے جاتے ہو تم ساتھ اُسکے اور ترمذی اور ابن جریر نے روایت کیا ہے کہ یہی جزا ہے دنیا میں الخ **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّھَوَاتِ وَحُجِبَتِ الْجَنَّۃُ بِالْمَکَارِہِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اِلَّا عِنْدَ مُسْلِمٍ حُفَّتْ بَدَلَ حُجِبَتْ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ڈھانکی گئی ہے آگ دوزخ کی ساتھ شہوتوں اور لذتوں کے اور ڈھانکی گئی ہے جنت ساتھ سختیوں اور مشقتوں کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے مگر نزدیک مسلم کے لفظ حُفّت کا ہے معنی گھیرے جانے کے بدلے حُجبت کے **ف** یعنی سبب مداومت کرنیکے طاعت و عبادت پر اور سبب صبر کرنیکے شہوات و لذتوں سے سختی دیکھیں اور مشقت کھینچیں بہشت کو پہونچینگے اسلیے کہ جو چیز کہ پردہ میں ہو جب پردہ تک پہونچیں اور اسکو درمیان سے اٹھادیں تو چیز ظاہر ہوگی پس چونکہ بہشت بیچ پردہ مشقتوں کے ہے اول مشقتوں کو پہونچیں اور انہیں ڈراویں اور انکو کریں پس اُنسے گذر کر بہشت کو پہونچینگے اور اسیطرح شہوات یعنے خواہش نفسانیاں پردہ دوزخ کی ہیں جب شہوات کو پہونچیں اور اُنکے مرتکب ہوں دوزخ کو پہونچینگے اور مراد شہوات سے شہوات حرام ہیں مانند شراب اور زنا اور غیبت اور مانند اُنکے کے والا مرتکب ہونا شہوات مباحہ کا موجب دخول آگ کا اور مانع دخول بہشت کا نہیں ہے مگر البتہ مقام قرب اور ولایت سے دور ڈالتا ہے اور اسی جگہ سے معلوم ہوتا ہے کہ معنی العلم حجاب اللہ کیا ہیں یعنی علم پردہ ہے درمیان بندہ اور خدا کے جب علم کو پہونچیں اور اس میں در آویں معرفت خدا کو پہونچینگے فافہم الخ **وَعَنْہُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَعِسَ عَبْدُ الدِّیْنَارِ وَعَبْدُ الدِّرْھَمِ وَعَبْدُ الْخَمِیْصَۃِ اِنْ اُعْطِیَ رَضِیَ وَاِنْ لَمْ یُعْطَ سَخِطَ تَعِسَ وَانْتَکَسَ وَاِذَا شِیْکَ فَلَا انْتَقَشَ طُوْبٰی لِعَبْدٍ اٰخِذٍ بِعِنَانِ فَرَسِہٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَشْعَثَ رَاْسُہٗ مُغْبَرَّۃٍ قَدَمَاہُ اِنْ کَانَ فِی الْحِرَاسَۃِ کَانَ فِی الْحِرَاسَۃِ وَاِنْ کَانَ فِی السَّاقَۃِ کَانَ فِی السَّاقَۃِ

استأذن لم یؤذن لہ وان شفع لم یشفع رواہ البخاری اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
نگون ہوا یا ہلاک ہو بندہ دنیا کا اور بندہ درہم کا اور بندہ چادر کا یعنی جسنے اختیار کیا اور ترجیح دی انکو اپنے معبود جبار کی رضا پر اسطرح کہ
لیتا ہی ملاحظہ ہے حلال سے اور حرمت صرف کرنا اسکو انکے مصرف مین حاصل یہ کہ دوستدار مال کا ہی کیسا ہی ہوا جمع کرتا ہی اسکو اور بخل
کرتا ہی ساتھ اسکے حقوق مین اور دوستدار کپڑون فاخرہ کا اور گرفتار ہے زیب و زینت مین بقصد تکبر وتجمل کے اور صفت اور نشان بندہ
ہونے زر اور کپڑے کا یہ ہی کہ اگر دیا جاوے زر اور کپڑا خوش ہوا اور اگر نہ دیا جاوے ناخوش ہو یعنی طمع انکی ہمیشہ بیچ مال لوگون کے اور حرص بیچ اسکے
جمع کرنے مین ہی اگر دین راضی ہوا اور نہ دین ناراض ہو کذا قال الطیبی اور ممکن ہی کہ مراد دنیا اور نہ دینا حق تعالے کا راضی ہونا اور غضب ہونا
اس سے ہو یعنی مکرر دعا بدکے تاکید کے لیے ہلاک ہوجیو اور سرنگون اور ذلیل اور خوار ہوجیو ایسا شخص اور جسوقت کانٹا لگے اسکے پانون مین پس
نہ نکالا جائیو یعنی جب شدت ومحنت مین ہو کوئی مدد نہ کیجیو اور یہ بیان کی بدحالی گرفتاروں دنیا اور حرص و طمع کی جاتی گئے مقابلہ مین ذکر کرتے طالبان
دین اور تارکان دنیا کا کہ مشغول ہین ساتھ جہاد کے اللہ تعالے کی راہ مین اور بے رغبت ہین دنیا اور زینت اسکی سے اور ذلیل دنیا اور ظاہر پرستون کی نظرون
خوار وذلیل معلوم ہوتے ہین پس فرمایا خوشحالی ہوجیو واسطے اس بندے کے کہ پکڑے ہوئے لگام گھوڑے اپنے کی واسطے جہاد کے راہ خدا مین
پراگندہ ہین بال سر اسکے گرد آلودہ ہین پانون اسکے اگر ہی بیچ نگہبانی لشکر کے یعنی اگر اسکو آگے کے لشکر مین نگہبانی کے لیے مقرر کیا ہی تو ہوتا ہی بیچ نگہبانی
کامل کے یعنے نہ غافل ہوتا ہی نہ سوتا ہی بلکہ خوب ہوشیاری سے نگہبان رہتا ہی اور اگر ہوتا ہی پیچھے کے لشکر مین یعنے مقرر کرتے ہین اسکو
پیچھے کے لشکر مین نگہبانی کے لیے رہتا ہی پیچھے کے لشکر مین یعنی وہ تابع اور فرمانبردار مسلمانون کا ہی جو کچھ کہتے ہین کرتا ہی اور جہان رکھتے ہین
رہتا ہی تکبر اور سرداری نہین کرتا اگر طلب کرتا ہی ان لوگون کی مجلسون مین کہ اسکا نہین اذن دیا جاتا یعنی بسبب نہونے مال اور جاہ کے اور اگر سفارش
کرتا ہی کسی کی قبول نہین کی جاتی اسکی سفارش یعنے بسبب خوار وبیقدر ہونے اسکے کے لوگون کی نظرون مین نقل کی یہ بخاری نے **ف** بندہ
دینار کا الخ یہ اس سبب سے کہا کہ مذموم دوستی اور گرفتاری ہی اسباب دنیا مین اور اگر مال انکی ملک مین ہو اور اسکی دوستی مین گرفتار نہو مذموم نہین اور
خاص دینار اور درہم ہی کو اسلیے ذکر کیا کہ یہ دونون نقد مین نہ حاصل ہوتے ہین بسبب انکی تمام مقاصد نفس وشیطان کے اور لفظ خمیصہ سے تہ زینت مراد ہے
اور وہ پشمینہ کی چادر سیاہ خط دار اور صراح مین ہے خمیصہ گلیم سیاہ جسکے دونون طرف خط ہوتے ہین اور خمیصہ کو اسلیے ذکر کیا کہ اکثر اسکے پہننے مین
تکبر اور رعونت اور ریا اور سمعہ ہوتی ہی اور نفس کو کمال رغبت ہوتی ہی اسکی طرف اور نہین طاقت رکھتے اسکی مفارقت کی پس گویا کہ بندے
اسکے ہوتے ہین اور نقش اور انتقاش کے معنے ہین کانٹا پانون سے نکالنا پس جب شدت محنت مین کوئی گرفتار ہو کوئی مدد اسکی نہ کیجیو اور چونکہ کانٹا
پانون سے نکالنا ادنے مرتبہ مدد کرنیکا ہی نفی کی اسکی اس سے زیادہ جو ہو بطریق اولی منفی اور مفقود ہوگا اور جائز ہی کہ اس کلام کا دعا بطریق متابعت شیخ کے
کیا ہی پہنچنے والا اگر حمل کرین اسے خبر دینے کے قبح حال اس جماعت کے سے اور برائی و مذلت اور خواری انکی سے دنیا اور آخرت مین تو بھی جائز ہے جیسا کہ نہین
پوشیدہ ہی بیچ **وعن** ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان مما اخاف علیکم من بعدی
ما یفتح علیکم من زھرۃ الدنیا وزینتھا فقال رجل یا رسول اللہ او یاتی الخیر بالشر فسکت حتی ظننا انہ ینزل
علیہ قال فمسح عنہ الرحضاء وقال این السائل وکانہ حمدہ فقال انہ لا یاتی الخیر بالشر وان مما ینبت الربیع ما یقتل
حبطا او یلم الا آکلۃ الخضر اکلت حتی اذا امتدت خاصرتاھا استقبلت عین الشمس فثلطت وبالت ثم عادت
فاکلت وان ھذا المال خضرۃ حلوۃ فمن اخذہ بحقہ ووضعہ فی حقہ فنعم المعونۃ ھو ومن اخذہ

بِغَيْرِ حَقِّهٖ كَانَ كَالَّذِيْ يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَيَكُوْنُ شَهِيْدًا عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے
کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق جن چیزون سے کہ ڈرتا ہون مین تم پر اے صحابہ یا اے امت پیچھے وفات اپنی کے وہ چیز وہ
کہ کھولی جاویگی تم پر تازگی اور خوبی دنیا کی اور زینت اسکی پس کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ کیا لاویگی بھلائی برائی کو یعنی حاصل ہونا
غنیمت کا اور اموال کا بھلا ہی ہے پس کیونکر وسیلہ اور سبب برائی اور ترک ملامت کا ہو پس چپ رہے حضرت یعنی بانتظار وحی کے یہانتک
یہانتک کہ گمان کیا ہمنے کہ تحقیق اتاری جاتی ہے وحی حضرت پر لیکن ابوسعید راوی نے پس پوچھا آنحضرت نے اپنے چہرہ مبارک سے پسینا کہ وقت
اترنے وحی کے آتا تھا اور فرمایا کہان ہے وہ شخص پوچھنے والا اور گویا آنحضرت نے تعریف کی اسکی یعنی اسکی اور اچھا جانا اسکو [illegible]
اسلیے کہ لوگون کو اس سے فائدہ ہوگا پس فرمایا تحقیق شان یہ ہے کہ نہین لاتی بھلائی برائی کو یعنی رزق اگرچہ بہت ہو بہ جملہ بھلائی سے ہے
اور اس سے برائی پیدا نہین ہوتی مگر بعارض بخل و اسراف کے اور تجاوز کرنے کے حد اعتدال سے مانند بہار کے کہ نہین [illegible]
فی نفسہ اور ہلاک اور [illegible] بسبب زیادہ کھانے کے ہوتا ہے جیسا کہ بیان فرمایا بالقول خود اور تحقیق جنس اس چیز سے کہ اگاتی ہے بہار قسم
گھانس سے وہ چیز ہے کہ مار ڈالتی ہے جانور کو پیٹ پھلا کر یا قریب ہلاک کے ہو جاتا ہے یعنی اگر مرتا نہین قریب پہونچتا ہے یعنی ہلاک کے مگر کھانیوالا
جانور گھانس سبز کا اس طرح کہ کھایا گھانس یہانتک کہ تن گئین کوکھین اسکی بیٹھا سامنے قرص آفتاب کے یعنے یہ عادت ہے جانور کی کہ جب بدہضمی سے
پیٹ اسکا پھول جاتا ہے تو آفتاب کے سامنے بیٹھتا ہے جب گرم ہوتا ہے پیٹ نرم ہوتا ہے اور جو کچھ اسکے پیٹ مین ہوتا ہے نکل جاتا ہے جیسا کہ فرمایا
پس پتلا گوبر کیا اور پیشاب کیا یعنی پس اپھارہ پیٹ کا جاتا رہا پھر [illegible] طرف چرا گاہ کے پس کھایا اور تحقیق یہ مال دنیا کا سبز تر و تازہ
اور نرم و رنگین ہے کہ آنکھ مین اچھا معلوم ہوتا ہے اور [illegible] خوش مزہ [illegible] زیادہ [illegible] جو کوئی لیوے اسکو ساتھ
حق اسکے کے یعنے بقدر احتیاج کے وجہ حلال سے اور رکھے اسکو بیچ حق اسکے کے یعنی مصرف [illegible] کے کہ واجب [illegible] مستحب پس اچھا مددگار ہے
وہ مال یعنی دین پر اور جو کوئی کہ لیوے اسکو بغیر حق اسکے کے ہوتا ہے مانند اس شخص کے کہ کھاتا ہے اور سیر نہین ہوتا اور ہوگا وہ مال دلیل اسپر یعنی اسکے
اسراف اور حرص پر دن قیامت کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** لفظ و زینتہا عطف تفسیری ہے اور تازگی اور خوبی دنیا کی جو کہی اشارہ ہے
اسپر کہ ابتدا اسکی شیرین اور سبز ہے اور پھر جلدی فنا ہو جاتی ہے اور معنے یہ ہین کہ مین ڈرتا ہون تم پر اس سے کہ کثرت اموال تمہارے کی وقت فتح ہونے
شہرون کے باز رکھیگی تمکو اچھے اعمال سے اور علوم نافعہ سے اور پیدا ہونگے تم مین اخلاق بد مانند تکبر و عجب اور غرور اور محبت جاہ کے اور ان چیزون کے
کہ متعلق ہین ساتھ ان دونون کے لوازم امور دنیویہ سے اور مانند روگردانی کے سامان تیار کرنے موت کے سے اور پھر [illegible] الخ یعنی کھاتا ہے اور بدہضمی کرتا ہے
اور پیٹ سے نکال ڈالتا ہے اور پھر کھاتا ہے اور یہ تمثیل ہے حال اس شخص کی کہ بعض اوقات مین افراط اور حد سے تجاوز کرتا ہے اور قریب ہلاکت کے
پہونچتا ہے بسبب غلبہ شہوت اور حرص کے کہ مرکوز ہے بیچ طبیعت آدمی زاد کے لیکن جلدی اس سے رجوع کرتا ہے اور ہمیشہ گناہ پر مستقیم نہین رہتا اور
بسبب روشنی آفتاب ہدایت کے متوجہ ہو کر توبہ اور ندامت کرتا ہے اور ساتھ پاک کرنے نفس کے گناہون سے علاج نفس اپنے کا کرتا ہے اور قسم پہلی کہ بہی
وہ چیز ہے کہ مار ڈالتی ہے الخ اشارہ ہے طرف حال اس شخص کے کہ گناہ اور شہوات پر اصرار کیا اور اس مین ہلاک ہوا اور توفیق توبہ کی اور رجوع استغفار کی
نپائی اور ساتھ قیاس ان دونون قسمون ذکر کی گئی کے ایک اور قسم بھی معلوم ہوتی ہے کہ ایک وہ ہے کہ اصلا ہاتھ گناہ پر نمارا اور گرفتار شہوت نفس کا نہوا
اور دنیا مین پیر غنی کی اول ظالم ہے اور دوسرا مقتصد یعنی میانہ رو اور تیسرا سابق یعنی سبقت لیجانیوالا بھلائیون کے کرنے مین ایک سابق نے
اصلا ہاتھ دنیا مین نہ آلودہ کیا اور دوسرے مقتصد نے آلودہ کیا ولیکن دھو ڈالا اور تیسرا ظالم ہاتھ آلودہ ہی دنیا سے گیا نعوذ باللہ منہ انتہی اسپر اشارہ کیا

صرف تفاوت احوال آدمیون کے بیچ محبت مال اور صرف کرنے اُسکے کے پس فرمایا تحقیق یہ مال سبز الخ اور بغیر حق اُسکے کے یعنے بغیر احتیاج کے صرف اُسکا اور جمع کرنا اُسکا حرام سے اور خرچ کیا بیچ رضامندی رب اپنے کے اور مانند اُسکے کہ کہاتا ہی اور سیر نہیں ہوتا یعنی بسبب شدت حرص کے مانند اُس شخص کے ہی کہ اُسکو جوع البقر ہوا اور مانند استسقا والے کے کہ اُسکو استسقا ہو کہ سیراب نہین ہوتا جو کہ پانی پیتا زیادہ زیادہ حریص ہوتی ہی پیاس اُسکی بسبب میٹہا ہو جانا ہی کہانا خواہ بسبب اسکے لذت بندی ہو سرنے کے دنیا مانند سانپ کے ہی پس جو شخص کہ جانے منتر اُسکا پہچانے یعنی اُسکا الا ایسنہ جو نفع اور نقصان کہانا اُسکا کہا ہی کہانا اور اس سے اور یہ ہی کہ معلوم رہے نہ کہاں سے لینا ہی اُسکو اور کس بیچ خرچ کرنا ہی اُسکو **وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَوَاللّٰہِ لَا الْفَقْرَ اَخْشٰی عَلَیْکُمْ وَلٰکِنْ اَخْشٰی عَلَیْکُمْ اَنْ تُبْسَطَ عَلَیْکُمُ الدُّنْیَا کَمَا بُسِطَتْ عَلٰی مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ فَتَنَافَسُوْهَا کَمَا تَنَافَسُوْهَا وَتُهْلِکَکُمْ کَمَا اَهْلَکَتْهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ** اور روایت ہی عمرو بن عوف سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں فقر سے ڈرتا مین تم پہ یعنی اسلیے کہ اُس مین سلامتی غالب ہی اور وہ نفع ہی تمہارے لیے ولیکن ڈرتا ہون مین تم پر اس سے کہ فراخ کیجاوے گی تم پہ دنیا یعنی پس کرو گے تم معاملہ اغنیا کا سا پس ہلاک ہوو گے ساتھ انواع بلا کے جیسے فراخ کی گئی اُن لوگون پر جو پہلے تم سے تہے پس ہلاک ہوے وہ بسبب ہم کرنے کے نقد اپر بسبب کمال رغبت کے مال تئین پس رغبت کرو گے تم دنیا مین یعنی اختیار کرو گے اُسکو تم اور رغبت کرو گے اُس مین نہایت جیسے کہ رغبت کی لوگون نے اُس مین اور ہلاک کرے گی تمکو جیسے ہلاک کیا اُنکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** سبب خوف کا فراخی دنیا سے کہ باعث رغبت اور ہلاک کے ہو یا گرفتار ہی حرص کے اور نہایت رغبت بیچ ورد نیرہ بنے اُسکے کی ہی کہ موجب ہلاک کی آخرت مین ہی یا دنیا بیچ نزاع وخلاف کے کہ نوبت قتل وقتال کی پہونچے اور ظاہر یہ ہی کہ مراد فقر سے یہ ہی کہ نہون اُسکے پاس تمام وہ چیزین کہ درکار ہین ضرورت اور بدن سے اور غنا سے مراد ہی زیادتی مقدار کفایت پر کہ موجب ہی سرکشی اور غافل ہونے کی عبادت سے **وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ اٰلِ مُحَمَّدٍ قُوْتًا وَفِیْ رِوَایَةٍ کَفَافًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ** اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الہی کر تو رزق آل محمد کا قوت اور ایک روایت مین بجائے لفظ قوت کے لفظ کفاف کا ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** مراد آل محمد سے ذریت اور اہل بیت حضرت کی ہی یا تابعدار اور دوست کامل حضرت کے اور قوت اُس قدر کہانے پینے کو کہتے ہین کہ جو نگاہ رکھے بدن کو اور قیام بدن ہو اُس سے اور بعضون نے کہا کہ وہ جان بچا رکھے اور کفایت کرے اور کفاف ساتھ زبر کاف کے وہ ہی کہ بازرکھے اور بے پرواکرے سوال سے اور بعضون نے کہا کہ کفاف اور قوت کے ایک ہی معنے ہین اور ظاہر یہی ہی کہ روایت دوسری تفسیر پہلی کی ہی اور بیان ہی اُسکا کہ اکتفا ساتھ ادنے معیشت کے اولے ہی اور قبول کی اللہ تعالے نے دعا حضرت کی بیچ حق اُنکے کہا جاننا ان لوگون کو کہ مراد لیا گیا ہی اُن سے اور ارادہ کیا گیا ہی کہنے اُنکے کا اور جاننا چاہیے کہ کفاف مختلف ہوتا ہی ساتھ اختلاف اشخاص اور زمانون اور حوائج کے ایک تو یہ ہی کہ عادت سا تہ قلیل کہانے کے ہی جسکو دو روز یا زیادہ اُس سے بہوکا رہ سکتا ہی اور دوسرا ہی کہ ایک روز مین دو تین بار کہاتا ہی اور ایک عیالدار ہی قلیل یا کثیر اور دوسرا عیال نہین رکہتا اور بیچ زمانہ قحط اور تنگی اور حالت ضعف اور مرض کی تہوڑی چیز کفایت کرتی ہی اور فراخی اور قوت مین زیادہ اُس سے طلب کرتا ہی پس مقدار کفاف کی ضبط نہین ہو سکتی اور محمود وہ ہی کہ بسبب اُسکے قوت طاعت پر ہو اور حرکات عادی فوت نہون اور اِس حدیث مین تنبیہ اور ارشاد ہی امت کو اوپر کہ بیچ طلب کرنے زیادتی کے مشقت نہ اُٹہاوین اور مقدار قوت وکفاف پر کفایت کرین اور حد اعتدال سے تجاوز نکرین اور لکہا ہی علما نے کہ کفاف افضل ہی فقر اور غنا سے اور اگر کثرت مال سبب گمراہی اور اسراف کی نہو اور باعث زیادتی بھلائیون اور عبادت کی ہو تو وہ فضیلت اور طرح کی ہی **وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ**

قد أفلح من أسلم ورُزق كفافًا وقنّعه الله بما آتاه رواه مسلم اور روایت ہی عبداللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق چھٹکارا پایا اور مقصود کو پہنچا وہ شخص کہ مسلمان ہوا یا تسلیم کیا قضا و قدر الٰہی کو اور رزق دیا گیا اسکو یعنی حلال بقدر کفایت کے یعنی اس قدر کہ کفایت کرے امر دنیا میں اور باز رکھے اسکو ماسوے اللہ سے اور قانع کیا اسکو خدائے تعالیٰ نے ساتھ اس چیز کے کہ دیا ہی اسکو قسم رزق سے اور راضی کیا اسکو ساتھ قسمت کے نقل کی یہ مسلم نے **وعن** أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول العبد مالي مالي إنّ ما له من ماله ثلث ما أكل فأفنى أو لبس فأبلى أو أعطى فاقتنى وما سوى ذلك فهو ذاهب وتاركه للناس رواه مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کہتا ہی بندہ مال میرا مال میرا یعنی فخر کرتا ہی بسبب اکٹھا ہونے مال کے اور تکبر کرتا ہی ساتھ نسبت کرنے اسکے کے اور نہیں جانتا وبال اسکا تحقیق وہ چیز کہ واسطے اسکے ہی مال اسکا سے تین چیز ہیں یعنی جو کچھ کہ حاصل ہوتا ہی واسطے بندے کے مال میں سے تین منافع ہیں فی الحقیقت لیکن ایک منفعت ان تین سے حقیقۃ اور باقی دو منفعت در صورت ہیں ظاہر دنیا کی ہیں اور فنا ہونے والی ہیں وہ چیز کہ کھائی اور تمام کی یا وہ چیز کہ پہنی پس پرانی کی یعنی پھر نار دوانی اللہ دی پس ذخیرہ کی یعنی آگے بھیجے لیے اور وہ چیز کہ سوا اسکے ہی یعنی ذکر کی گئی کے قسم اموال سے مانند مواشی اور زمین اور خادم اور نقد اور جواہر اور مانند انکے سو پس وہ بندہ گذرنے والا ہی ان سے اور چھوڑ جانے والا ہی اسکو واسطے لوگوں کے نقل کی یہ مسلم نے **ف** ذخیرہ کیا اشارہ ہی اس بات طرف اسکے ہی کہ جمع کرنا مال کا حقیقت میں یہی کہ بخشی اور راہ دی فقرا کو تا ذخیرہ ہو ثواب اسکا واسطے روز حاجت کے قیامت میں **وعن** أنس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يتبع الميت ثلاثة فيرجع اثنان ويبقى معه واحد يتبعه أهله وماله وعمله فيرجع أهله وماله ويبقى عمله متفق عليه اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ساتھ جاتی ہیں میت کے تین چیزیں پس پھر آتی ہیں دو چیزیں یعنی اپنے مکان کو اور چھوڑ آتی ہیں اسکو اکیلا اور ساتھ رہتی ہی اسکے ایک چیز ساتھ جاتے ہیں اسکے اہل اسکے یعنی مانند اولاد اور اقارب اور یار اور جان پہچان اسکے اور مال اسکا یعنی مانند لونڈی غلام اور جانور اور خیمہ اور مانند انکے اور عمل اسکے یعنی اچھے اور برے پس پھر آتے ہیں اہل اور مال اسکے اور ساتھ رہتے ہیں اسکے عمل اسکے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی جو چیز کہ مرتب ہوتی ہی اسپر ثواب و عذاب سے جیسے کہا گیا ہی القبر صندوق العمل ہی **وعن** عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أيكم مال وارثه أحب إليه من ماله قالوا يا رسول الله ما منا أحد إلا ماله أحب إليه من مال وارثه قال فإن ماله ما قدم ومال وارثه ما أخر رواه البخاري اور روایت ہی عبداللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی صحابہ سے کون ہی تم میں سے کہ مال وارث اسکے کا بہت پیارا ہو طرف اسکے مال اپنے سے یعنی کون زیادہ دوست رکھے یہ رکھتا ہی لیے مال نہوا اور اسکے وارث کے لیے مال ہو کہا صحابہ نے یا رسول اللہ نہیں کوئی ہم میں سے مگر مال اسکا بہت پیارا ہوتا ہی طرف اسکے مال وارث اسکے سے فرمایا کہ تحقیق مال اسکا حقیقت میں وہ ہی کہ آگے بھیجا یعنی اللہ دیا فقرا کو اور مال اسکے وارث کا وہ ہی کہ پیچھے چھوڑ گیا نقل کی یہ بخاری نے **ف** پس اگر چاہتا ہی کہ اسکے لیے مال ہو تو چاہیے کہ اللہ دے اور آگے بھیجے اور پیچھے نہ چھوڑے اور جو کہ آگے نہیں بھیجتا اور پیچھے چھوڑ جاتا ہی معلوم ہوتا ہی کہ مال وارث کو زیادہ دوست رکھتا ہی اپنے مال سے اور مراد یہ ہی کہ بخل کرتا ہی اور حق ادا نہیں کرتا اور بعد تصدق کے اور وصیت کرنے کے واسطے فقرا کے کہ اکثر اسکا تہائی ہی واسطے وارثوں کے چھوڑ جاوے تو افضل ہی جیسے کہ حدیث میں آیا ہی کہ اگر اپنے وارثوں کو تونگر چھوڑے تو بہتر ہی اس سے کہ بھیک مانگنے کے لیے لوگوں کے آگے ہاتھ پھیلاویں

وعن عبد الله بن الشخير عن أبيه قال أتيت النبي صلى الله عليه وسلم وهو يقرأ ألهاكم التكاثر قال يقول ابن آدم مالي مالي قال وهل لك يا ابن آدم إلا ما أكلت فأفنيت أو لبست فأبليت أو تصدقت فأمضيت رواه مسلم اور روایت ہے مطرف تابعی سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی عبد اللہ بن شخیر سے کہا آیا میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس حال میں کہ وہ پڑھتے تھے الہکم التکاثر یعنی باز رکھا تمکو اندیشہ آخرت کے سے اس کے فخر کرنی نے ساتھ کثرت مال کے فرمایا آنحضرت نے بیچ بیان تکاثر کے کہ کہتا ہے آدمی مال میرا مال میرا فرمایا آنحضرت نے یعنی بیچ رد و انکار اس قول کے اور نہیں ہے تیرا واسطے تیرے اے بیٹے آدم کے نفع اور نصیب مال سے مگر وہ چیز کہ کھائی تو نے پس فنا کی تو نے یا پہنی تو نے پس پرانی کی تو نے یا صدقہ دی تو نے پس بھیجا ہی تو نے اور باقی چھوڑی آخرت کے لیے نقل کی یہ مسلم نے **وعن** أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس الغنى عن كثرة العرض ولكن الغنى غنى النفس متفق عليه اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں تونگری ہے بہت مال و متاع سے ولیکن تونگری حقیقی تونگری دل کی ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی ساتھ قناعت اور بے پروائی اور عالی ہمتی اور بچنے کے سوال سے اور ساتھ ترک کرنے حرص کے جسکا دل متعلق ہے ساتھ جمع کرنے مال کے اور حریص ہے اوپر طلب زیادتی کے فقیر و محتاج ہے اگرچہ مال رکھے اور جو کوئی قانع اور راضی ہے ساتھ قوت اور کفاف کے اور دور ہے حرص اور زیادہ طلبی سے غنی ہے اگرچہ مال نہ رکھے جیسے کہا گیا ہے تونگری بدل ست نہ بمال و بزرگی بعقل ست نہ بسال و بعضوں نے کہا کہ مراد ساتھ غنی کے حاصل کرنا کمالات علمی اور عملی کا ہے کہ نفس ناطقۂ انسانی بدون اسکے محفوظ اور تونگر نہیں ہوتا یعنی بخت اور دولت اور تونگری بسبب کمال کے ہے نہ بسبب مال کے **بیت** تونگری بہ کمال ست نزد اہل کمال ۔ کہ مال طالب گور ست بعد ازان عمال ۔ کہا بعض ارباب کمال نے **نظم**

رضينا قسمة الجبار فينا ۔ لنا علم وللأعداء مال ۔ فإن المال يفنى عن قريب ۔ وإن العلم يبقى لا يزال ۔ اور ظاہر بات معلوم ہی ہے کہ مال ارث فرعون و قارون اور تمام کفار و فجار کی ہے اور علم ارث انبیا و علما اور اولیا کی ہے

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من يأخذ عني هؤلاء الكلمات فيعمل بهن أو يعلم من يعمل بهن قلت أنا يا رسول الله فأخذ بيدي فعد خمسا فقال اتق المحارم تكن أعبد الناس وارض بما قسم الله لك تكن أغنى الناس وأحسن إلى جارك تكن مؤمنا وأحب للناس ما تحب لنفسك تكن مسلما ولا تكثر الضحك فإن كثرة الضحك تميت القلب رواه أحمد والترمذي وقال هذا حديث غريب اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کون شخص ہے کہ سیکھے مجھ سے یہ احکام کہ کہتا ہوں میں بعد ازاں عمل کرے ساتھ انکے یا سکھا دے اس شخص کو کہ عمل کرے کہا میں نے کہ سیکھتا ہوں یا رسول اللہ پس پکڑا آنحضرت نے ہاتھ میرا پس گنیں پانچ چیزیں یعنی جیسیکہ عادت ہے کہ ہاتھ اپنا یا ہاتھ اسکا کہ جسکو نصیحت کرتے ہیں پکڑ کر گنتے ہیں پس فرمایا آنحضرت نے یعنی بیچ بیان ان کلمات کے بچ تو ان چیزوں سے کہ حرام کی ہیں شارع نے اگر بچے گا تو ہو گا عابد ترین لوگوں کا اور راضی رہ تو ساتھ اس چیز کے کہ قسمت کی ہے اللہ تعالے نے تیری اگر راضی ہوئے گا تو قسمت حق پر تو ہوئیگا تونگرترین لوگوں کا یعنی جب بندہ راضی ہوا اپنے نصیب پر اور طمع اور احتیاج زیادتی کی نہ رہی بے نیاز ہوا اور معنی تونگری کے یہی ہیں اور احسان کر تو اپنے ہمسایہ سے یعنی اگرچہ برائی کرے وہ تجھ سے ہوئے گا تو مومن کامل اور دوست رکھ سب لوگوں کے لیے وہ چیز کہ دوست رکھے تو اپنی نفس کے لیے یعنی خیر دنیا اور آخرت کی ہوئیگا تو مسلمان کامل اور بہت مت ہنس اسلیے کہ بہت ہنسنا مار دیتا ہے دل کو اور سخت کر دیتا ہے اسکو اور غافل ہوتا ہے یاد خدا سے نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے **ف** عمل کرے الخ اس سے معلوم ہوا کہ علم فی نفسہ افضل اور شریف ہے اگر عمل کیا اسپر فہو المراد و اگر نہ

بسبب تعلیم اوروں کے اور ہدایت کرنے انکے بھی ثواب پاتا ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ معروف عالم غیر عامل سے درست ہے اور محارم شامل
ہے تمام کرنے منہیات کو اور ترک کرنے مامورات کو اور عابد ترین لوگوں کا اسلیے کہ نہیں ہے کوئی عبادت افضل اس سے کہ نکلے عہدہ فرائض
سے اور عوام لوگ ترک کرتے ہیں فرائض کو اور مشغول ہوتے ہیں کثرت نوافل کے پس ضائع کرتے ہیں اصول کو اور قیام کرتے ہیں ساتھ
فضیلتوں کے پس بعض اوقات ہوتی ہے ... شخص ... نمازوں کی اور غافل ہوتا ہے انکے ادا کرنے سے اور طلب کرتا ہے علم اور کوشش
کرتا ہے طواف اور نقل ... ہوتی ... زکوٰۃ یا حقوق لوگوں کے اور کہلاتا ہے فقرا کو ... مسجدیں اور مدرسے
اور مانند انکے اور راضی ہو تو اللہ پوچھا ایک ... سید ابوالحسن شاذلی ... حال ... کہا انہوں نے کہ وہ دو کلمے ہیں التجا کو
اپنی نظر سے اور قطع کر تو اللہ سے طمع یہ کہ دیوے تجھکو غیر اس چیز کی کہ قسمت میں کیا ہے ... سید عبد القادر جیلانی رح نے کہ جان تو کہ قسمت
نہیں فوت ہونے کی تجھسے بسبب ترک کرنے طلب کے اور جو چیز کہ قسمت میں نہیں ہے نہیں پہونچے گا تو اسکو بسبب حرص کرنے اپنے کے طلب میں اور
کوشش اور مشقت کے پس صبر کر تو اور لازم کر حلال کو اور راضی ہو تو ساتھ اسکے تاکہ راضی ہووے تجھسے ذوالجلال اور وہ چیز کہ دوست رکھے تو یعنی مثل
اس چیز کے کہ دوست رکھے تو اسکو اپنے لیے خاص کر یہانتک کہ دوست رکھے تو ایمان کافر کے لیے اور توبہ فاجر کے لیے اور مانند انکے اور بہشت میں یعنی ہو تو
خوش دل اور زندہ کر رب کے لیے وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ يَا ابْنَ اٰدَمَ تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِيْ
اَمْلَأْ صَدْرَكَ غِنًى وَاَسُدَّ فَقْرَكَ وَاِنْ لَا تَفْعَلْ مَلَأْتُ يَدَكَ شُغْلًا وَلَمْ اَسُدَّ فَقْرَكَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ اور
روایت ہے انہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالے فرماتا ہے اے آدمی زاد فارغ ہو میری عبادت کے لیے یعنی خوب فارغ
کر اپنے دل کو واسطے عبادت رب اپنے کے بھر دونگا میں سینہ تیرا بے پروائی سے یعنی بھر دونگا دل تیرا علوم و معارف سے کہ پیدا کرینگے بے پروائی کو غیر مولی
اور بند کر دونگا میں راہ فقر اور احتیاج تیری کی طرف خلق کے اور اگر نہ کریگا تو یعنی فارغ نہوئی تو میری عبادت کے لیے اور گرفتار ہے مہمات اور مشاغل
دنیا اور نفس کے سے تو بھر دونگا میں ہات تیرا یعنی اعضا تیرے طرح طرح کے شغلوں میں اور دور نہیں کرونگا فقر اور احتیاج تیری کو نفس کی ...
ماجہ نے **ف** یعنی بیچ گرفتاری اور مشاغل اور مہمات دنیا کے فقر نہیں جاتا اور پریشانی اور سرگردانی بحال خود رہتی ہے اور بیچ فارغ ہونے کے واسطے
عبادت کی آسائش بھی ہے اور غنا بھی روح حاصل یہ کہ رنج میں ڈالے گا تو اپنے نفس کو بسبب کثرت تردد کے بیچ طلب کرنے مال کے اور نہیں پہونچے گا تو مال کو
مگر اس قدر کہ مقدر کیا گیا ہے تیرے لیے ازل میں اور محروم رہیگا تو غناے قلب سے بسبب ترک کرنے عبادت ... وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ ذُكِرَ
رَجُلٌ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعِبَادَةٍ وَاجْتِهَادٍ وَذُكِرَ اٰخَرُ بِرِعَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا تَعْدِلْ بِالرِّعَةِ يَعْنِي الْوَرَعَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے جابر سے کہا ذکر کیا گیا ایک شخص نزدیک حضرت کے ساتھ عبادت بہت
اور ساتھ کوشش و مشقت کرنے کے یعنی طاعت میں باوجود ملنے کے گناہ سے اور ذکر کیا گیا یعنی حضرت کے نزدیک ایک اور شخص ساتھ پرہیزگاری کے
پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے برابر نہ کر تو ... عبادت اور کوشش طاعت کو کہ بغیر پرہیزگاری کے ہو ساتھ پرہیزگاری کے اگرچہ اس قدر عبادت
و کوشش نہو نفل کی روایت کی ترمذی نے **ف** ساتھ لفظ یعنی کے تفسیر کی ہے کسی راوی نے لفظ رعہ کے اور مراد ورع سے تقوی ہے یعنی بچنا حرام چیزوں سے
پس وہ کبھی ... عبادتوں واجبہ کو ... وَعَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ الْاَوْدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ وَهُوَ يَعِظُهُ اغْتَنِمْ خَمْسًا قَبْلَ خَمْسٍ شَبَابَكَ قَبْلَ هَرَمِكَ وَصِحَّتَكَ قَبْلَ سَقَمِكَ وَغِنَاكَ قَبْلَ فَقْرِكَ وَفَرَاغَكَ
قَبْلَ شُغْلِكَ وَحَيٰوتَكَ قَبْلَ مَوْتِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مُرْسَلًا اور روایت ہے عمرو بن میمون اودی کے سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ

علیہ وسلم نے واسطے ایک شخص کے اس حال میں کہ حضرت نصیحت کرتے تھے اسکو غنیمت گن پانچ چیزون کو پہلے پانچ چیزون کے جوانی اپنی کو پہلے
بڑھاپے اپنے کے کیونکہ اس وقت قوت زیادہ ہوتی ہے اور غنیمت گن تندرستی اپنی کو یعنی اس کو کوئی موجب شبہ [illegible] پہلے بیماری اپنی کے یعنی ضعیف ہونے کے
طاعت سے اور غنیمت گن صحت اپنی کو [illegible] پہلے بیماری اپنی کے کہ صحت نعمت عظیم ہے بعد بیماری کے اور غنیمت گن تونگری کو پہلے فقر اپنے
کے اور غنیمت گن فراغ وقت کو مشاغل [illegible] سے پہلے مشغول ہونے اور مبتلا ہونے کے [illegible] اور غنیمت گن زندگی کو پہلے موت
کے یعنی [illegible] اور مرنے کے [illegible] جب تک انہیں ہو پہنچے تب وقت کو غنیمت [illegible] **ف** غنیمت اصل میں
مال کو کہتے ہیں کہ کافروں سے لینے میں ہاتھ آوے یعنی بلا مشقت کے ہاتھ آیا ہے اور غنیمت [illegible] غنیمت کے
اور تونگری اپنی کو یعنی قدرت اپنی کو عبادت مالیہ پر [illegible] مطلق ہوا [illegible] پہلے فقر اپنے کے یعنی مفقود ہونے زیست
کے اسکو زندگانی میں یا بعد مرنے کے **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا یَنْتَظِرُ اَحَدُکُمْ اِلَّا غِنًی
مُطْغِیًا اَوْ فَقْرًا مُنْسِیًا اَوْ مَرَضًا مُفْسِدًا اَوْ هَرَمًا مُفَنِّدًا اَوْ مَوْتًا مُجْهِزًا اَوِ الدَّجَّالَ فَالدَّجَّالُ شَرُّ غَائِبٍ یُنْتَظَرُ اَوِ السَّاعَةَ
وَالسَّاعَةُ اَدْهٰی وَاَمَرُّ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے اس نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہیں
انتظار کرتا ایک تمہارا مگر تونگری کا کہ گنہگار کرنے والی اور حدا مر ونہی سے باہر ڈالنے والی ہے یا انتظار نہیں کرتا مگر فقیری کا کہ بھلا دینے والی
ہے طاعت حق کو یعنی بسبب گرفتاری بھوک اور برہنگی اور تردد کفاف اور طلب قوت کے یا انتظار نہیں کرتا مگر بیماری کا کہ تباہ کرنے والی ہے
بدن کی یعنی بسبب سختی اپنی کے یا دین کو بسبب کسل کے کہ پیدا ہوتا ہے بسبب اسکی یا انتظار نہیں کرتا ہے مگر بہت بڑھاپے کا کہ بے عقل و بیہودہ اس
او بیہودہ گو کرتا ہے یا موت کا کہ جلدی اور ناگہان آنے والی ہے اور ہلاک کرنے والی ہے کہ فرصت توبہ کی اور قدرت اسپر نہ رہے یا انتظار
نہیں لیجاتا ہے مگر دجال کا کہ اخیر زمانہ میں آوے گا اور گمراہ کرے گا اور فتنہ ڈالے گا پس دجال بد غائب ہے کہ انتظار کیا جاتا ہے اسکا اور حاضر ہوگا
اخیر زمانہ میں یا انتظار نہیں کرتا ہے مگر قیامت کا اور قیامت سخت ترین حوادث اور تلخ ترین آفات کی ہے نقل کی یہ ترمذی اور نسائی نے **ف**
حاصل معنے حدیث کے یہ ہیں کہ فرماتے ہیں کہ آدمی کہ فرصت اور فراغت کو غنیمت نہیں جانتا گویا ان آفات اور مکروہات کا انتظار کرتا ہے
یعنی حالت فقر میں کہ آسائش اور سلامتی حال کو غنیمت نہیں جانتا اور فقر پر صبر نہیں کرتا مگر تونگری کو چاہتا ہے کہ سرکشی میں ڈالے اور
راہ راست سے لیجاوے اور اسی طرح حالت غنا میں کہ شکر نہیں کرتا اور نعمت خدا کو نہیں پہچانتا اور عبادت حق کی نہیں کرتا مگر فقر کو
چاہتا ہے کہ تمام عبادتون اور بھلائیون کو بھلاوے اور اسی طرح معنی اور [illegible] کے سمجھ لے [illegible] نہیں انتظار کرتا الخ یہ واقع ہوا ہے بطور
توبیخ کے اوپر تقصیر مکلفین کے بیچ دین اپنے کے یعنی کب عبادت کروگے تم اپنے رب کی پس تم نے اگر نہ عبادت کی اسکی باوجود قلت شواغل
اور قوت بدن کے تو کیونکر عبادت کروگے اسکی باوجود کثرت شواغل اور ضعف قوی کے شاید ایک تمہارا نہیں انتظار کرتا مگر تونگری کا الخ ہے
وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اِنَّ الدُّنْیَا مَلْعُوْنَةٌ مَلْعُوْنٌ مَا فِیْهَا اِلَّا ذِکْرُ اللّٰهِ وَمَا وَالَاهُ وَعَالِمٌ
اَوْ مُتَعَلِّمٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خبردار ہو
تحقیق دنیا راندی گئی ہے اور دور کی گئی ہے درگاہ رحمت سے یعنی اسی لیے کہ دور کرنے والی ہے اللہ تعالی سے اور راندی گئی ہے جو چیز
کہ دنیا میں ہے یعنی وہ چیزیں کہ غافل کریں ذکر اللہ سے مگر ذکر خدا اور وہ چیز کہ دوست رکھتا ہے خدا اسکو اور عالم اور سیکھنے والا نقل کی
یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** دوست رکھتا ہے اسکو یعنی طاعتیں اور وہ چیزیں کہ نزدیک کریں اللہ سے یا ما والاہ کے معنی

بسبب تعلیم اوروں کے اور ہدایت کرنے انکے کے بھی ثواب پاتا ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اہمعروف عالم غیر عامل سے درست ہے اور محارم شامل ہے تمام کرنے منہیات کو اور ترک کرنے مامورات کو اور زیادہ تر ین لوگوں کا اسلیئے کہ نہیں ہے کوئی عبادت افضل اس سے کہ نکلے عہدہ فرائض سے اور عوام لوگ کرتے ہیں فرائض کو اور مشغول ہوتے ہیں کثرت نوافل کے پس ضائع کرتے ہیں اصول کو اور قیام کرتے ہیں ساتھ فضیلتوں کے پس بعض اوقات ہوتی ہے مستحب پر نظر نمازوں کی اور غافل ہوتا ہے انکے ادا کرنے سے اور طلب کرتا ہے علم اور کوشش کرتا ہے طواف اور نفل عبادتوں میں اور نہیں ہوتی زکوٰۃ باحقوق لوگوں کے اور کہلاتا ہے فقراء کو اور بناتا ہے مسجدیں اور مدرسے اور مانند انکے کے اور راضی ہو تو ایسے پوچھا کسی متقی نے سید ابوالحسن شاذلی سے حال کمیت سے پس کہا انہوں نے کہ وہ دو کلمے ہیں اول النجاح کو اپنی نظر سے اور قطع کر تو اسد سے طمع یہ کہ دیوے تجھکو غیر اس چیز کی کہ قسمت میں کیا ہے تیرے اور کہا سید عبدالقادر جیلانی رح نے کہ جان کہ قسمت نہیں فوت ہونے کی تجھسے بسبب ترک کرنے طلب کے اور جو چیز کہ قسمت میں نہیں ہے نہیں پہونچیگا تو اسکو بسبب حرص کرنے اپنے کے طلب میں از حد کوشش اور مشقت کے پس صبر کر تو اور لازم کر حلال کو اور راضی ہو تو ساتھ اسکے تاکہ راضی ہووے تجھسے ذوالجلال اور وہ چیز کہ دوست رکھے تو یعنی مثل اس چیز کے کہ دوست رکھے تو اسکو اپنے لیے خاص کر یہانتک کہ دوست رکھے تو ایمان کافر کے لیے اور توبہ فاجر کے لیے اور مانند انکے کے اور بہت نہنس یعنی ہنسنا خوش دل اور زندہ دل کر رب کے لوح **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ یَقُوْلُ ابْنَ اٰدَمَ تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِیْ اَمْلَأْ صَدْرَکَ غِنًی وَاَسُدَّ فَقْرَکَ وَاِنْ لَا تَفْعَلْ مَلَأْتُ یَدَکَ شُغْلًا وَلَمْ اَسُدَّ فَقْرَکَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے اسی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے آدمی زادہ فارغ ہو میری عبادت کے لیے یعنی خوب فارغ کر اپنے دل کو واسطے عبادت رب اپنے کے بھر دونگا میں سینہ تیرا بے پروائی سے یعنی بھر دونگا دل تیرا علوم ومعارف سے کہ پیدا کرینگے بے پروائی کو غیر حق سے اور بند کرونگا میں راہ فقر اور احتیاج تیری کی طرف خلق کے اور اگر نہ کریگا تو یعنی فارغ نہوئی تو میری عبادت کے لیے اور گرفتار ہے مہمات اور مشاغل دنیا اور نفس کے سے تو بھر دونگا میں ہات تیرا یعنی اعضا تیرے طرح طرح کے شغلوں میں اور دور نہیں کرونگا فقر اور احتیاج تیری کو نفس کی یہ مدد اور بن مانگنے **ف** یعنی بیچ گرفتاری اور مشاغل اور مہمات دنیا کے فقر نہیں جاتا اور پریشانی اور سرگردانی بحال خود رہتی ہے اور بیچ فارغ ہونے کے واسطے عبادت کی آسائش بھی ہے اور غنا بھی طرح حاصل یہ کہ رنج میں ڈالے گا تو اپنے نفس کو بسبب کثرت تردد کے بیچ طلب کرنے مال کے اور نہیں پہونچیگا تو مال کو مگر اس قدر کہ مقدر کیا گیا ہے تیرے لیے ازل میں اور محروم رہیگا تو غنائے قلب سے بسبب ترک کرنے عبادت رب کے **وعن** جَابِرٍ قَالَ ذُکِرَ رَجُلٌ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِعِبَادَۃٍ وَاجْتِہَادٍ وَذُکِرَ اٰخَرُ بِرِعَۃٍ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَعْدِلْ بِالرِّعَۃِ یَعْنِی الْوَرَعَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے جابر سے کہا ذکر کیا گیا ایک شخص نزدیک حضرت کے ساتھ عبادت بہت اور ساتھ کوشش و مشقت کرنے کے یعنی طاعت میں باوجود کم بچنے کے گناہ سے اور ذکر کیا گیا یعنی حضرت کے نزدیک ایک اور شخص ساتھ پرہیزگاری کے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے برابر نہ کر تو مت عبادت اور کوشش طاعت کو کہ بغیر پرہیزگاری کے ہو ساتھ پرہیزگاری کے اگرچہ اس قدر عبادت وکوشش نہو نقل کی یہ ترمذی نے **ف** ساتھ لفظ یعنی کے تفسیر کی ہے کسی راوی نے لفظ رعۃ کے اور مراد ورع سے تقوی ہے یعنی بچنا حرام چیزوں سے پس وہ کبھی مفضی ہوتا ہے بجا لانے عبادتوں واجبہ کو بھی **وعن** عَمْرِو بْنِ مَیْمُوْنِ الْاَوْدِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ وَہُوَ یَعِظُہٗ اِغْتَنِمْ خَمْسًا قَبْلَ خَمْسٍ شَبَابَکَ قَبْلَ ہَرَمِکَ وَصِحَّتَکَ قَبْلَ سَقَمِکَ وَغِنَاکَ قَبْلَ فَقْرِکَ وَفَرَاغَکَ قَبْلَ شُغْلِکَ وَحَیٰوتَکَ قَبْلَ مَوْتِکَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ مُرْسَلًا اور روایت ہے عمرو بن میمون اودی کے سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ

علیہ وسلم نے واسطے ایک شخص کے سمجھاتے ہوئے کہ حضرت نصیحت کرتے تھے اسکو غنیمت گن پانچ چیزوں کو [illegible] پہلے [illegible] کمال پہلے پانچ حوادث کے [illegible] ہونا زیادہ [illegible] غنیمت گن جوانی کو یعنی [illegible] کو کہ قوی موجود ہیں [illegible] بڑھاپے کے یعنی [illegible] ضعیف ہونے کے طاعت سے اور غنیمت گن صحت اپنی کو [illegible] پہلے بیماری اپنی کے کہ صحت نعمت عظیم ہے بعد بیماری کے اور غنیمت گن [illegible] کو پہلے فقر اپنے کے اور غنیمت گن فراغ وقت کو [illegible] شغل [illegible] سے پہلے مشغول ہونے اور مبتلا ہونے کے [illegible] اور [illegible] زندگانی کو پہلے موت کے یعنی [illegible] اور [illegible] اور موت آنے [illegible] وقت کو غنیمت [illegible] **ف** غنیمت اصل میں اس مال کو کہتے ہیں کہ کافروں سے [illegible] بغیر مشقت کے ہاتھ آتا ہے اور غنیمت [illegible] نعمت کے اور تونگری اپنی کو یعنی قدرت اپنی کو عبادت مالیہ پر [illegible] پہلے فقر اپنے کے یعنی مفقود کرنے تیرے کے اسکو زندگانی میں یا بعد مرنے کے **وعن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا یَنْتَظِرُ اَحَدُکُمْ اِلَّا غِنًی مُطْغِیًا اَوْ فَقْرًا مُنْسِیًا اَوْ مَرَضًا مُفْسِدًا اَوْ هَرَمًا مُفَنِّدًا اَوْ مَوْتًا مُجْهِزًا اَوِ الدَّجَّالَ فَالدَّجَّالُ شَرُّ غَائِبٍ یُنْتَظَرُ اَوِ السَّاعَةَ وَالسَّاعَةُ اَدْهٰی وَاَمَرُّ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے اسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہیں انتظار کرتا ایک تمہارا مگر تونگری کا کہ گنہگار کرنے والی اور حد سے بڑھانے والی ہے یا انتظار نہیں کرتا مگر فقیری کا کہ بھلا دینے والی ہے طاعت حق کو یعنی بسبب گرفتاری بھوک اور برہنگی اور تردد کفاف اور طلب قوت کے یا انتظار نہیں کرتا مگر بیماری کا کہ تباہ کرنے والی ہے بدن کی یعنی بسبب سختی اپنی کے یا دین کو بسبب کسل کے کہ پیدا ہوتا ہے بسبب اسکی یا انتظار نہیں کرتا ہے مگر بہت بڑھاپے کا کہ بے عقل و بیہودہ گو کرتا ہے یا موت کا کہ جلدی اور ناگہان آنے والی ہے اور ہلاک کرنے والی ہے کہ فرصت توبہ کی اور قدرت اسپر نہ رہے یا انتظار نہیں لیجاتا ہے مگر دجال کا کہ اخیر زمانہ میں آوے گا اور گمراہ کرے گا اور فتنہ ڈالے گا پس دجال بدتر غائب ہے کہ انتظار کیا جاتا ہے اسکا اور حاضر ہوگا اخیر زمانہ میں یا انتظار نہیں کرتا ہے مگر قیامت کا اور قیامت سخت ترین حوادث اور تلخ ترین آفات کی ہے نقل کی یہ ترمذی اور نسائی نے **ف** حاصل معنے حدیث کے یہ ہیں کہ فرماتے ہیں کہ آدمی کہ فرصت و فراغت کو غنیمت نہیں جانتا گویا ان آفات اور مکروہات کا انتظار کرتا ہے یعنی حالت فقر میں کہ آسائش اور سلامتی حال کو غنیمت نہیں جانتا اور فقر پر صبر نہیں کرتا مگر تونگری کو چاہتا ہے کہ سرکشی میں ڈالے اور راہ راست سے لیجاوے اور اسی طرح حالت غنا میں کہ شکر نہیں کرتا اور نعمت خدا کو نہیں پہچانتا اور عبادت حق کی نہیں کرتا مگر فقر کو چاہتا ہے کہ تمام عبادتوں اور بھلائیوں کو بھلا دے اور اسی طرح معنی اور [illegible] کے سمجھ لے اور نہیں انتظار کرتا الخ یہ واقع ہوا ہے بطور توبیخ کے اوپر تقصیر مکلفین کے بیچ دین اپنے کے یعنی کب عبادت کرو گے تم اپنے رب کی پس تم نے اگر عبادت کی اسکی باوجود قلت شواغل اور قوت بدن کے تو کیونکر عبادت کرو گے اسکی باوجود کثرت شواغل اور ضعف قویٰ کے شاید کہ تمہارا نہیں انتظار کرتا مگر تونگری کا الخ **وعنه** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اِنَّ الدُّنْیَا مَلْعُوْنَةٌ مَلْعُوْنٌ مَا فِیْهَا اِلَّا ذِکْرُ اللّٰهِ وَمَا وَالَاهُ وَعَالِمٌ اَوْ مُتَعَلِّمٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خبردار ہو تحقیق دنیا راندی گئی ہے اور دور کی گئی ہے درگاہ رحمت سے یعنی اسی لیے کہ دور کرنے والی ہے اللہ تعالیٰ سے اور راندی گئی ہے جو چیز کہ دنیا میں ہے یعنی وہ چیزیں کہ غافل کریں ذکر اللہ سے مگر ذکر خدا اور وہ چیز کہ دوست رکھتا ہے خدا اسکو اور عالم اور سیکھنے والا نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** دوست رکھتا ہے اسکو یعنی طاعتیں اور وہ چیزیں کہ نزدیک کریں اللہ سے یا ما والاہ کے معنی

یہ ہیں وہ چیز کہ قریب اور مشابہ ہے ذکر کے قسم ذکر انبیا اور اولیا اور صلحا اور اعمال صالحہ یہ وہ چیز کہ تابع ہے ذکر کی اور لوازم اور مقتضیات اُسکی سے ہے قسم اتباع اوامر اور نواہی الٰہی عزاسمہ کی سے اور والاہ وجہ اول کے معنی ہیں بمعنی محبت کے اور وجہ ثانی پر دلی سے ہے بمعنی قرب کے اور اوپر وجہ ثالث کے موالات سے ہے بمعنی تبعیت کے اور یہ اُس تقدیر پر ہے کہ مراد ساتھ ذکر اسم الٰہی کا ہو عزاسمہ جیسے کہ متعارف ہے اور اگر مراد ساتھ اُسکے ہر عمل خیر ہو کہ بہ نیت تقرب اور تعبد کے ہیں تو طاعتیں اور عبادتیں باعتبار اِن معنی کے سب داخل ذکر کے ہونگی اور مراد ساتھ ما والاہ کے اسباب اور آلات ہونگے کہ باعث ذکر کے اور مدد کرنے والے اسکے ہیں قسم کفاف معیشت اور ضروریات کے سے اور ذکر کرنا عالم اور متعلم کا تنبیہ تخصیص بعد تعمیم کے سے ہوگا **وَعَنْ** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَتِ الدُّنْيَا تَعْدِلُ عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ مَا سَقٰى كَافِرًا مِنْهَا شَرْبَةً رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے سہل بیٹے سعد کے سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ہوتی دنیا برابر پر پشہ کے نزدیک خدا کے تو نہ پلاتا کسی کافر کو اُس میں سے گھونٹ پانی کا نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** یعنی اگر دنیا کی کچھ بھی قدر ہوتی اللہ کے نزدیک تو کافر کو ایسی چیز بھی نہ ملتی اسلیے کہ وہ عدو اللہ کے ہیں اور عدو کو نہیں دی جاتی وہ چیز کہ اُسکی قدر ہو دینے والے کے نزدیک پس اُسکی حقارت ہی کا سبب ہے کہ کافروں کو دیتا ہے اور اپنے دوستوں کو نہیں دیتا جیسے کہ اشارہ کیا اس حدیث میں ما زویت الدنیا عن احد الا کانت خیرۃ لہ اور اُسکی ذات ہی کا سبب ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک کہ بہت دیتا ہے دنیا کفار و فجار کو جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ولولا ان یکون الناس امۃ واحدۃ الخ یعنی اور اگر نہ خطرہ ہوتا اسکا کہ ہو جاوینگے لوگ جماعۃ واحد یعنی کفر پر تو کرتے ہم واسطے اُنکے کہ کافر ہوتے ہیں ساتھ خدا کے گھروں کے چھت چاندی کے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے وما عند اللہ خیر للابرار اور فرمایا ورزق ربک خیر و ابقٰی **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَتَّخِذُوا الضَّيْعَةَ فَتَرْغَبُوْا فِي الدُّنْيَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ پکڑو تم ضیعہ کو تا سبب رغبت کی دنیا میں نہ ہو نقل کی یہ ترمذی نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں **ف** ضیعہ سے مراد زمین و باغ اور جو جو ذریعہ معاش ہے ضیعۃ اور تجارت اور باغ اور زراعت اور گانو اور مراد منع کرنے سے مشغول ہونے سے ان میں اور مانند انکے ہیں کہ جو مانع ہوں عبادت ہونے سے اور متوجہ ہونے سے طرف امور عقبیٰ کے اسلیے کہ ان چیزوں کے اختیار کرنے میں حرص اور ربط بڑھنے زیادہ کے پیدا ہوتی ہے اور یہ اُسکے حق میں ہے کہ گرفتار ہونا اسباب میں اُسکو مانع حضور سبب سے ہو اور ادائے حقوق سے باز رکھے اور اگر ایسا نہ ہو تو منع نہیں اور ان دونوں معنوں کو آیہ کریمہ رِجَالٌ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ محتمل ہے معنی اُسکے یہ ہیں کہ وہ مرد کہ باز نہیں رکھتی اُنکو تجارت اور نہ بیع ذکر خدا سے یعنے بیع اور تجارت نہیں رکھتے تا مانع ہو یا یہ مراد ہے کہ ہونا اُنکا ذکر سے باز نہیں رکھتا اور ان معنی اخر کو قول حق تعالیٰ کا واقام الصلوۃ وایتاء الزکوۃ مناسب تر ہے

اگرچہ باشد کثرت مال و جاہ ہست زرع و تجارت ہر چہ دل با خدا ایست خلوت است یعنی **وَعَنْ** اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَبَّ دُنْيَاهُ اَضَرَّ بِاٰخِرَتِهٖ وَمَنْ اَحَبَّ اٰخِرَتَهٗ اَضَرَّ بِدُنْيَاهُ فَاٰثِرُوْا مَا يَبْقٰى عَلٰى مَا يَفْنٰى رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہے ابی موسیٰ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص دوست رکھتا ہے دنیا اپنی کو یعنی ایسا دوست رکھنا کہ غالب ہو جب ہوئے پر نقصان پہونچاتا ہے آخرت اپنی کو یعنی ناقص کرتا ہے درجہ اپنا آخرت میں اسلیے کہ مشغول ہوتا ہے ظاہر و باطن اُسکا دنیا میں پس نہیں ہوتی اُسکو فراغت واسطے امر آخرت اور طاعت مولیٰ کے اور وہ شخص دوست رکھتا ہے آخرت اپنی کو ضرر پہونچاتا ہے دنیا اپنی کو یعنی بسبب نہ متوجہ ہونے اُسکے کے امر دنیا میں بسبب مشغول ہونے اُسکے کے امر آخرت میں اور مہمات اُسکے میں پس جب جانا تم نے کہ دوستی دنیا اور آخرت کی

جمع نہیں ہوتی ہیں اس اختیار کرو اس چیز کو کہ باقی ہے یعنی آخرت کو اور بدلے اس چیز کے کہ فانی ہے یعنی دنیا نقل کی یہ احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں **ف** علامت اختیار کرنے عقبیٰ کی اور اعراض کرنے کی دنیا سے یہ ہے کہ مستعد رہے موت کے لیے پہلے آنے اسکے کے ۱۲ **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لُعِنَ عَبْدُ الدِّیْنَارِ وَلُعِنَ عَبْدُ الدِّرْهَمِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ اسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا لعنت کیا گیا ہے یا لعنت کیا جاوے بندہ دینار کا اور بندہ درہم کا نقل کی یہ ترمذی نے **ف** یعنی جو کوئی گرفتار انکی محبت کا ہے اور بسبب انکی بندگی کے خدا سے دور پڑا ہے وہ گویا بندہ انکا اور لعن کے معنی ہیں ہانکنا اور دور کرنا نیکی اور رحمت سے ۱۲ **وَعَنْ** کَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا ذِئْبَانِ جَائِعَانِ اُرْسِلَا فِیْ غَنَمٍ بِاَفْسَدَ لَهَا مِنْ حِرْصِ الْمَرْءِ عَلَی الْمَالِ وَالشَّرَفِ لِدِیْنِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہے کعب بیٹے مالک کے سے اسنے نقل کی اپنے باپ سے کہ کہا اسکے باپ نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں دو بھیڑیے بھوکے کہ چھوڑے گئے بیچ ریوڑ بکریوں کے بہت خراب کرنے والے بکریوں کو حرص کرنے شخص کے سے مال و جاہ پر واسطے دین اسکے کے نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے **ف** لفظ لدینہ متعلق ہے افسد کی اور معنی یہ کہ حرص کرنی آدمی کی مال و جاہ پر بہت خراب کرتی ہے اسکے دین کو کہ مشابہ ہے بکری کے بسبب ضعف اسکے کے مقابلہ میں حرص کے بہ نسبت خراب کرنے دو بھیڑیوں بھوکوں کے ریوڑ بکریوں کو یعنی وہ بھیڑیے ریوڑ کو ایسا خراب نہیں کرتے جیسے حرص دین کو خراب کرتی ہے اور بیچ اس حدیث میں جو ہے عن ابیہ تو اسی طرح مشکوٰۃ کے نسخوں میں لیکن یہ بسبب سہو و خطا کے ہے اور صواب ہے یہ کہ لفظ عن ابیہ نہو اسلیے کہ باپ کعب کا کہ مالک ہے شاید شرف ہلا ہے کے مشرف نہوا ہو اور جامع ترمذی میں یوں ہے عن ابن کعب بن مالک عن ابیہ اور مشکوٰۃ کے بعضے نسخوں میں بھی اسی طرح واقع ہوا ہے پس یہ حدیث کعب بن مالک سے ہوگی اور کعب بن مالک صحابی مشہور ہے ان تین میں سے کہ پیچھے رہ گئے تھے غزوہ تبوک سے ۱۲ **وَعَنْ** خَبَّابٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اَنْفَقَ مُؤْمِنٌ مِنْ نَفَقَةٍ اِلَّا اُجِرَ فِیْهَا اِلَّا نَفَقَتَهٗ فِیْ هٰذَا التُّرَابِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے خباب سے اس نے نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا خرچ نہ کیا کسی مسلمان نے کوئی خرچ یعنی مصارف معیشت اپنے میں مگر ثواب دیا جاتا ہے اس میں مگر خرچ کرنا اسکا اس خاک میں نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** یعنی گھر کے بنانے میں کہ اس میں اجر و ثواب نہیں ہوتا اور یہ بیچ غیر صورت ضرورت و احتیاج کے اور بنانے مکانوں خیر کے ہے والا بنا تا گھر کا ضروریات سے ہے اگر بقدر حاجت کے ہو اور اسی طرح مکان خیر کے مانند مساجد اور مدارس اور مانند انکے کے بنانا اوکا مستحسن اور مستحب ہے ۱۲ **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلنَّفَقَةُ كُلُّهَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اِلَّا الْبِنَاءَ فَلَا خَیْرَ فِیْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خرچ کرنا سب راہ خدا میں ہے یعنی ثواب رکھتا ہے اگر بہ نیت تقرب کے کرے مگر خرچ کرنا بیچ بنانے عمارت کے یعنی اگر زائد ہو حاجت سے پس نہیں ہے نیکی اور ثواب اس میں نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے **ف** واسطے واقع ہونے اسراف کے اور اللہ نہیں دوست رکھتا اسراف کو اور سوائے اسکے جو خرچ کرتا ہے بہ نیت تقرب پاس تب ملتا ہے اسلیے کہ وہ قبیلہ کہلانے اور انعام کے سے ہے اور یہ دونوں چیزیں برابر ہیں کہ واقع ہو مستحق پر یا غیر مستحق پر ۱۲ **وَعَنْهُ** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ یَوْمًا وَنَحْنُ مَعَهٗ فَرَاٰی قُبَّةً مُشْرِفَةً فَقَالَ مَا هٰذِهٖ قَالَ اَصْحَابُهٗ هٰذِهٖ لِفُلَانٍ رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ فَسَكَتَ وَحَمَلَهَا فِیْ نَفْسِهٖ حَتّٰی لَمَّا جَاءَ صَاحِبُهَا فَسَلَّمَ عَلَیْهِ فِی النَّاسِ فَاَعْرَضَ عَنْهُ صَنَعَ ذٰلِكَ مِرَارًا حَتّٰی عَرَفَ الرَّجُلُ الْغَضَبَ فِیْهِ وَالْاِعْرَاضَ عَنْهُ فَشَكَا ذٰلِكَ اِلٰی اَصْحَابِهٖ وَقَالَ وَاللّٰهِ لَاُنْكِرُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

قالوا خرج فرأى قبتك فرجع الرجل إلى قبته فهدمها حتى سواها بالأرض فخرج رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات يوم فلم يرها قال ما فعلت القبة قالوا شكا إلينا صاحبها إعراضك فأخبرناه فهدمها فقال أما إن كل بناء وبال على صاحبه إلا ما لا إلا ما لا يعني إلا ما لا بد منه رواه أبو داود اور روایت ہے انس سے [illegible]

[illegible] صحابہ کی [illegible] آنحضرت کے تھے [illegible] آنحضرت [illegible]

[illegible] یعنی یہ عمارت [illegible]

[illegible] حضرت نے اور دیکھا لیکن بہ کمال [illegible] ت کو بطریق کراہت کے

[illegible] ایک بندہ پاس سلام کیا اس نے حضرت پر لوگوں میں پس موتہ پھیر لیا حضرت نے پس جو اسکے سلام کا

نہ دیا اور منہ پھیر لیا التفات نکیا اسکی طرف واسطے ادب دینے اسکے کے اور تنبیہ کرنے غیر اسکے کے کیا آنحضرت نے یہ فعل کئی بار یعنی وہ شخص سلام کرتا تھا اور

آنحضرت منہ پھیر لیتے تھے اور جواب اسکے سلام کا نہ دیتے تھے یہاں تک کہ پہچانا اس شخص نے غصہ چہرۂ مبارک پر حضرت کے اور روے مبارک کے پھیرنا

اس سے پس شکایت کی اس شخص نے اسکی حضرت کے یاروں سے یعنی خاص یاروں سے کہ ہمنشین و مصاحب تھے اور کہا اس شخص نے قسم ہے خدا کی

میں [illegible] دیکھتا ہوں اپنے سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنی اثر غصہ اور کراہت کا دیکھتا ہوں حضرت پر کہ ہرگز نہ دیکھا تھا میں نے سبب

اسکا کہ ہم کیا صحابہ نے کہ نکلے تھے حضرت اور دیکھا تھا گنبد تیرا [illegible] اسکو تب پھرا وہ شخص طرف گنبد اپنے کے پس گرا دیا اسکو یہاں تک

کہ برابر کر دیا [illegible] نکلے آنحضرت [illegible] گنبد کو [illegible] وہ گنبد [illegible] شکایت کی طرف ہمارے نارضگی

نے [illegible] اور پوچھا سبب [illegible] سبب [illegible] گرا دیا اس نے

تکو پس فرمایا آنحضرت نے یعنی [illegible] عمارت [illegible] بر عمارت [illegible]

یعنی مگر وہ چیز کہ نہیں ہے چارہ اس سے اور ضروری ہے [illegible] ابو داود نے ف معنی حدیث کے یہ ہیں کہ جو عمارت کہ بناوے اسکو

[illegible] یعنی [illegible] آخرت میں اور [illegible] عمارت سے وہ ہے کہ بنائی ہو واسطے فخر و زینت کے یہ

[illegible] خیر کی مانند مسجد [illegible] مدرسوں اور خانقاہوں کے کہ یہ آخرت کی چیز [illegible] طرح جو چیز کہ ضروری ہو

[illegible] مکان رہنے [illegible] ہیں [illegible] تمام [illegible] مالک پر دن قیامت کے

مگر مسجد اور [illegible] اشارہ [illegible] یعنی تھوڑی سی

بقدر ضرورت کے اور کل [illegible] یہ علم ہے عمل کیا جاوے اسپر وعن أبي هاشم بن عتبة قال عهد إلي رسول

الله صلى الله عليه وسلم قال إنما يكفيك من جمع المال خادم ومركب في سبيل الله رواه أحمد والترمذي والنسائي

وابن ماجه وفي بعض نسخ المصابيح عن أبي هاشم بن عتبد بالدال بدل التاء وهو تصحيف اور روایت ہے ابی ہاشم بن عتبہ

سے کہا [illegible] مجھکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا [illegible] جمع کرنے مال کے سے ایک خادم [illegible]

میں خدمت کرے [illegible] چاہیے تو یہ [illegible] زیادہ

اختیار نکر یا صرف [illegible] اور مقصود [illegible] قناعت اور [illegible] کافی ہے

احمد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور بعضی مصابیح [illegible] ساتھ دال کے بدلے تا کے اور یہ غلط ہے

وعن عثمان ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس لابن آدم حق فی سوی هذه الخصال بیت [illegible] وجلف الخبز والماء رواه الترمذی

[illegible] اور روایت [illegible] تحقیق [illegible]

[illegible] بقدر ضرورت [illegible]

[illegible] سوال [illegible]

[illegible]

وعن [illegible] سعد [illegible] رسول اللہ دلنی علی عمل اذا انا عملته احبنی اللہ واحبنی الناس قال ازهد فی الدنیا [illegible] یحبك الناس رواه الترمذی وابن ماجه

[illegible] ایک شخص [illegible] کام [illegible] دوست رکھے مجھکو اللہ اور دوست رکھیں مجھکو لوگ [illegible]

[illegible] دوست رکھیں تجھکو لوگ [illegible]

[illegible]

وعن [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم نام علی حصیر فقام [illegible]

فقال ما لی وللدنیا وما انا والدنیا الا [illegible]

اور روایت ہے [illegible] رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

بدن مبارک [illegible]

[illegible]

[illegible] دنیا [illegible]

[illegible] آخرت [illegible]

[illegible] اشارہ [illegible]

کرنے کے ساتھ قطع مسافت اُسکی کے اور نہ تعلق اور نہ التفات کرنے کسی اور چیز کی طرف کہ مانع ہو اُس سے ﴿ع﴾ **وَعَنْ** اَبِیْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَغْبَطُ اَوْلِیَاءِیْ عِنْدِیْ لَمُؤْمِنٌ خَفِیْفُ الْحَاذِ ذُوْحَظٍّ مِّنَ الصَّلٰوةِ اَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهٖ وَاَطَاعَهٗ فِی السِّرِّ وَکَانَ غَامِضًا فِی النَّاسِ لَا یُشَارُ اِلَیْهِ بِالْاَصَابِعِ وَکَانَ رِزْقُهٗ کَفَافًا فَصَبَرَ عَلٰی ذٰلِكَ ثُمَّ نَقَدَ بِیَدِهٖ فَقَالَ عُجِّلَتْ مَنِیَّتُهٗ قَلَّتْ بَوَاکِیْهِ قَلَّ تُرَاثُهٗ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابی امامہ سے اس نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا بہت قابل رشک کے میرے دوستوں میں سے نزدیک میرے یعنی بہت اچھا اُنکا از روے حال اور فضل اُنکا از روے مال کے نزدیک میرے یعنی مذہب میں البتہ مؤمن ہے سبکبار صاحب نصیبہ بڑے کا نماز سے اچھی کرتا ہے بندگی رب اپنے کی اور طاعت کرتا ہے اُسکی پوشیدہ اور خلوت میں عبادت الٰہی میں مشغول رہتا ہے یعنی جیسیکہ طاعت وعبادت کرتا ہے اُسکی ظاہر میں اور ہے وہ گمنام لوگوں میں نہیں اشارہ کیا جاتا طرف اُسکے ساتھ انگلیوں کے یعنی مشہور اور انگشت نما خلق میں نہیں ہے بسبب علم وعمل کے اور ہے روزی اُسکی بقدر کفایت کے پس صبر وقناعت کی اُسپر پھر چٹکی بجائی حضرت نے ساتھ ہاتھ اپنے کے یعنی جیسی رسم ہے کہ وقت تعجب کے اور ہو چکنے کسی چیز کے بجانے میں پھر فرمایا کہ جلدی کی گئی موت اُسکی کم ہیں عورتیں رونے والیاں اُسکی مرنے پر کم ہے میراث اُسکی نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** لفظ حاذ ساتھ تخفیف معجمہ کے پیٹھ سواری کی اور خفیف الحاذ قلیل المال والعیال کذا فی القاموس اور کہا صراح میں خفیف الحاذ سبک نشست یعنی عیال ومال سے سبکدوش ہے پس فراغت کی سے خوب طرح کر سکتا ہے اور نہیں مانع ہوتی اُسکو کوئی چیز علائق سے اور صاحب نصیبہ بڑے کا نماز سے یعنی بہت پڑھتا ہے نماز ساتھ حضور قلب کے اور مناجات مع اللہ کے چونکہ شواغل اور تعلقات اہل ومال کے کم رکھتا ہے ضرور ہے کہ کثیر الصلوٰۃ اور بہت حضور رکھنے والا ہوگا ذکر کیا ترک دنیا اور قطع تعلقات کرتے ہیں سلئے کرتے ہیں کہ نماز اور عبادت مولے تعالٰے بحضور کر سکیں اور ہے گمنام لوگوں میں اس میں اشارہ ہے طرف اسکے کہ نہیں نکل جانا اُن میں سے اسلئے کہ نکل جانا اُن میں موجب شہرت کا ہے اُن میں اور اس میں اشارہ ہے طرف اسکے کہ اُن لوگوں سے عام لوگ نہیں ضرر کرتی اُسکو معرفت خاص لوگوں کی یعنی اولیا اور صلحا کی کہ جنکا ہمنشین رہتا ہے جیسیکہ دلالت کرتا ہے اسپر جملہ ولا یشار الیہ الخ اور نقد بیدہ کے معنی یہ ہیں کہ مارا انگوٹھے کا بیچ کی انگلی کے سر پر یہانتک کہ سنی گئی اُس سے آواز اور کہا یہ ہیں ہم کہ نقد کیا آنحضرت نے ساتھ انگلیوں دست مبارک اپنے کے جیسے کہ درہم نقد کرتے ہیں یعنی پرکھتے ہیں ایک بچہ اور پھر اور اور جانور چودانہ اٹھاتا ہے ایک بچہ اور پھر اُسکو بھی نقد کہتے ہیں اور مراد مارنا سر انگلیوں کا ہے ایک دوسرے پر بقصد تعجب اور تقلیل کے یعنی حال اسکا یہ تھا چند روز نہ ہوئے آگے پس جلد گذر رہا جیسے کہ فرمایا جلدی کی گئی موت اسکی یعنی جلدی انتقال ہو گیا اس عالم پر فتنہ وآشوب سے یہ مراد یہ ہے کہ ایسا شخص جلد اور آسان جان دیتا ہے بسبب قلت تعلق کے دنیا میں اور غلبہ شوق آخرت کے ﴿ع﴾ **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَرَضَ عَلَیَّ رَبِّیْ لِیَجْعَلَ لِیْ بَطْحَاءَ مَکَّةَ ذَهَبًا فَقُلْتُ لَا یَا رَبِّ وَلٰکِنْ اَشْبَعُ یَوْمًا وَاَجُوْعُ یَوْمًا فَاِذَا جُعْتُ تَضَرَّعْتُ اِلَیْكَ وَذَکَرْتُكَ وَاِذَا شَبِعْتُ حَمِدْتُكَ وَشَکَرْتُكَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے انہیں ابی امامہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پیش کیا اور ظاہر کیا مجھپر پروردگار میرے نے کہ کر دے میرے لیے مکے کے سنگریزوں کو سونا پس کہا میں نے نہیں چاہتا میں یہ اے پروردگار میرے ولیکن چاہتا ہوں میں کہ پیٹ بھر کر کھاؤں میں ایک روز اور بھوکا رہوں میں ایک روز پس جسوقت بھوکا رہوں زاری اور عاجزی کروں طرف تیرے اور یاد کروں میں تجکو اور جسوقت سیر ہوں میں تعریف کروں تیری اور شکر کروں میں نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے **ف** پیش کیا یعنی پیش کرنا حسی یا معنوی اور یہ ظاہر تر ہے یعنی مشورہ کیا مجھسے اور اختیار دیا مجکو کہ چاہو وسعت اختیار کرو دنیا میں اور چاہو توشہ بناؤ عقبے کا بلا حساب وعقاب اور بطحا اور بطیح

قولہ ربیع بطحا مکہ بطحا وادی مکہ وبطحا ابطح وبطیحا وہی مسیل ماء ہی دقاق الحصی

گیہوں بڑی ہوتی ہیں فراخ سا کہ اس میں سنگریزے باریک ہوں اور مراد سونے کے بنے بطحاء مکہ سے بھر دینا اس کا ہے ساتھ سونے کے یا کر دینا سنگریزوں کا
سونا اور ایک روایت میں آیا ہے کہ پہاڑ مکہ کے سونے کے کر دے لیکن فرمایا کہ اگر چاہو تم تمہارے لیے سنگریزے مکہ کے سونے کے کر دوں و خیر حاصل کا
حاصل یہ ہے کہ میں نے فقر اختیار کیا ایک روز سیر اور ایک روز بھوکا رہوں تا فضیلت مقام صبر و شکر کی پاؤں میں اپنی امت کو آگاہ کرنا ہے امت کو اوپر اختیار کرنے
فقر و قناعت کے اور اس میں دلیل ہے اوپر کہ فقر افضل ہے غنا سے **وعن عبید اللہ بن محصن قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم من اصبح منکم اٰمنا فی سربہ معافا فی جسدہ عندہ قوت یومہ فکانما حیزت لہ الدنیا بحذافیرہا رواہ الترمذی
وقال ھذا حدیث غریب** اور روایت ہے عبید اللہ بیٹے محصن کے سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ صبح کرے
تم میں سے نڈر بیچ جان اپنی کے عافیت و تندرستی دیا گیا بیچ بدن اپنے کے یعنی ظاہر و باطن میں نزدیک اسکے ہے قوت ایک دن کا یعنی وجہ حلال سے
پس گویا جمع کی گئی اسکے لیے تمام دنیا یعنی گویا کہ دیا گیا تمام دنیا نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے **ف** نڈر یعنی دشمن سے یا اسباب
عذاب خدا تعالیٰ کے سے بسبب توبہ کرنے کے گناہوں سے اور بچنے کے مناہی سے اور سرب مشہور ساتھ زبر سین اور جزم را کی ہے بمعنی نفس اور طریق و حال
اور دل کے اور یہ معانی بھی مناسب مقام کے ہیں حاصل یہ کہ جو کوئی کہ صبح کو فارغ البال و بے تشویش و نڈر چیزوں ذکر کی گئی سے اور بعضوں نے
کہا کہ سرب بمعنی جماعت کے ہے پس معنی یہ کہ اپنے اہل و عیال میں اور بعضوں نے کہا کہ ساتھ زبر سین و جزم را کے بمعنی مسلک و طریق کے اور بعضوں نے
کہا سرب ساتھ زبر سین اور را کے بمعنی خانہ زیر زمین کے مانند گھر وں چوہوں وغیرہ وحشی جانوروں کے اگر یہ روایت صحیح ہو تو معنی اسکے بھی
مناسب مقام کے ہیں یعنی اس گھر میں کہ مانند سوراخ چوہے اور لومڑی کے ہے آفات زمانہ سے نڈر ہے **وعن مقدام بن معدیکرب
قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما ملأ آدمی وعاء شرا من بطن بحسب ابن آدم اکلات یقمن
صلبہ فان کان لا محالۃ فثلث طعام وثلث شراب وثلث لنفسہ رواہ الترمذی وابن ماجۃ** اور روایت ہے
مقدام بیٹے معدیکرب کے سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے نہیں بھرا آدمی نے کوئی ظرف بدتر پیٹ سے یعنی پیٹ
بدتر ہیں ظرفوں کا ہے اگر بھرا جاوے اور اسکے بھرنے سے ایسی برائیاں اٹھتی ہیں کہ بیان نہیں ہو سکتیں کفایت کرتے ہیں ابن آدم کو کتنی ایک لقمے
سیدھا او بلکہ نہیں اسکے پیٹ کی کو بھی بجا ماند طاعت کے ہے ورد زشتی کرنے وجہ معاش کے لیے پس اگر ہو ضرور یعنی پیٹ ہی بھرنا منظور ہو
اور ادنیٰ قوت پر قناعت نہ کرے تو چاہیے کہ ایک حصہ کرے پیٹ کو ایک حصہ کھانے کا اور ایک حصہ پانی کی اور ایک حصہ خالی چھوڑے دم لینے کے لیے
تا دم تنگ نہو اور ہلاک نہو جاوے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** کہا طیبی نے حق واجب ہے یعنی کہ تجاوز نہ کرے اس قدر سے کہ ہے بسبب اسکے
پیٹ اسکے تا کہ قوت حاصل ہو بسبب اسکے غذا کے تعلیے پس اگر ارادہ تجاوز ہی کا ہو تو نہ تجاوز کرے قسیم مذکور سے اور ٹھہرایا پیٹ اول ظرف مانند ان
ظروف کے کہ کام میں آتے ہیں تو بیچ گھر کی از راہ حقارت شان اسکی کے پھر اسکو بدظرفوں کا فرمایا اسلیے کہ ظروف استعمال کیے جاتے ہیں اس چیز میں کہ
کہ اسکے لیے موضوع ہیں اور پیٹ خالی ہے تو قوت جب حاصل ہو گی کہ بھر گیا اور بھرنا اسکا باعث فساد دین و دنیا کا ہے پس ہوگا برا اور ظروف سے کہا ... بھوک
میں دس فائدہ ہیں اول تو صفائی دل کی اور بصارت کی اسلیے کہ پیٹ بھرنا باعث بلادت طبع کا ہوتا ہے اور اندھا کر دیتا ہے دل کو اور بہت ہوتا ہے اس سے
بخار دماغ میں اور دوسرے نرمی دل کی اور صفائی اسکی کہ اس سے دل میں تاثیر ہوتی ذکر کی اور تیسرے سبب ہے انکسار اور جاتے رہنے تکبر اور حرص و
فرحت کے کہ جو مبدا طغیان ہے اور نہیں انکسار ہوتا نفس کو کسی چیز سے جیسا کہ ہوتا ہے بھوک سے اور چوتھے یہ کہ نہیں بھولتا بلاے خدا اور عذاب اسکے کو اور اہل بلا
اسلیے کہ پیٹ بھرے بھول جاتے ہیں بھوکوں اور بھوک کو اور پانچویں بڑا فائدوں میں توڑنا شہوت سب گناہوں کا ہے اور غالب ہونا نفس امارہ پر اور کم کھانا

ف

ضعیف [illegible] ہر [illegible] قوت لو اور تمام سعادت [illegible] سعادت و شقاوت میں ہیں کہ مالک اسکا نفس اسکا اور چھپنے نفع ہوتا ہے
نیند کا [illegible] ہمیشہ [illegible] رہنا اس لئے کہ [illegible] بیماریاں بہت [illegible] جسمانی بہت پیدا ہوتی ہیں اور اسکی کثرت میں ضائع ہوتی ہے عمر اور وقت
ہوتی ہے [illegible] اور پلید ہوتی [illegible] طبیعت اور [illegible] دل ہوتا ہے [illegible] نفیس [illegible] اور راس المال ہے بندہ کا [illegible] میں تجارت کرے [illegible] نیند
موت ہے پس بہت ہونا اسکا ناقص کرنا عمر میں سے ہے اور [illegible] میسر ہوتا ہے مواظبت کا عبادت پر [illegible] اور [illegible] کثرت عبادت اسیلئے [illegible]
ہوتا ہے طرف ایک وقت کے کہ مشغول ہو کھانے میں اور اکثر محتاج ہوتا ہے ایک وقت کا کہ خرید کرے اس میں طعام [illegible] اسکو پھر محتاج ہوتا ہے ہاتھ
دھونے کا اور خلال کرنے کا پھر بار بار جاتا ہے پانی کی جگہ پینے کے لیے [illegible] صرف [illegible] ان اوقات کو ذکر و مناجات میں [illegible]
میں تو بہت نفع اٹھاوے اس سے کہا [illegible] کے دیکھے [illegible] علی جرجانی کے ستو کو پھانکتے ہیں [illegible] کہ کوئی [illegible]
اسکی انہوں نے [illegible] حساب [illegible] چپاتی کے پھانکنے تک [illegible] چپانے [illegible] روٹی چبانے [illegible] کھانے [illegible]
رہتی ہے بدن [illegible] دفع ہو [illegible] امراض اسلیئے کہ سبب امراض [illegible] کم کھانا [illegible]
ہوتا ہے فصد کا اور پچھنوں کا اور دوا کا اور طبیب کا اور یہ چیزیں [illegible] اور [illegible] صحت [illegible] اسیلئے
جو کوئی عادت [illegible] کھانے کی کفایت کرتا ہے اسکو تھوڑا [illegible] مال [illegible] صدقہ [illegible] طعام [illegible]
[illegible] قیامت کے [illegible] صدقے [illegible]
تعالے کا [illegible] **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ [illegible] رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [illegible] اَقْصِرْ [illegible]
اَطْوَلَ النَّاسِ جُوْعًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَطْوَلُهُمْ شِبَعًا فِي الدُّنْيَا [illegible]
اور روایت ہے ابن عمر [illegible] صلے اللہ علیہ وسلم نے سنا ایک شخص [illegible] کا اتنی [illegible]
بھوک میں دن قیامت کے [illegible] پیٹ بھرتے ہیں جو کوئی دنیا میں [illegible] پیٹ بھر کھاتا ہے [illegible]
شرح السنہ میں اور روایت کی ترمذی نے مانند اسکے **ف** نام شخص مذکور کا [illegible] تھا [illegible] چھوٹے تھے [illegible]
زمانہ میں [illegible] نقوا ہے [illegible] کہا انہوں نے [illegible] گوشت کا اور [illegible]
گرگیا [illegible] مقصود منع کرنا ہے پیٹ بھر کھانے سے [illegible] ہوتا ہے چنانچہ اسیلئے فرمایا [illegible]
لیئے آیا ہے کہ پھر انہوں نے پیٹ بھر کبھی نہیں کھایا [illegible] معرفت کی [illegible] صبح کو نہیں کھاتے تھے [illegible]
صبح کو کھاتے تھے [illegible] کھاتے تھے [illegible] **وَعَنْ** كَعْبِ بْنِ عِيَاضٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ لِكُلِّ
اُمَّةٍ فِتْنَةً وَفِتْنَةُ اُمَّتِي الْمَالُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے کعب بیٹے عیاض سے کہا سنا میں نے رسول اللہ [illegible]
امت کے فتنہ اور آزمائش ہے جانب حق سے اور آزمائش امت میری کی مال ہے یعنی [illegible] اور اموال [illegible]
رہتے ہیں [illegible] کی یہ ترمذی نے **وَعَنْ** اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُجَاءُ بِابْنِ اٰدَمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كَاَنَّهُ بَذَجٌ
فَيُوْقَفُ بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ فَيَقُوْلُ لَهٗ اَعْطَيْتُكَ وَخَوَّلْتُكَ وَاَنْعَمْتُ عَلَيْكَ فَمَا صَنَعْتَ فَيَقُوْلُ رَبِّ جَمَعْتُهٗ وَثَمَّرْتُهٗ
وَتَرَكْتُهٗ اَكْثَرَ مَا كَانَ فَارْجِعْنِيْ اٰتِكَ بِهٖ كُلِّهٖ فَيَقُوْلُ لَهٗ اَرِنِيْ مَا قَدَّمْتَ فَيَقُوْلُ رَبِّ جَمَعْتُهٗ وَثَمَّرْتُهٗ وَتَرَكْتُهٗ
اَكْثَرَ مَا كَانَ فَارْجِعْنِيْ اٰتِكَ بِهٖ كُلِّهٖ فَاِذَا عَبْدٌ لَمْ يُقَدِّمْ خَيْرًا فَيُمْضٰى بِهٖ اِلَى النَّارِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَضَعَّفَهٗ

مرض کا پس کہا بادشاہ نے کہ آدھا ملک اور دون گا پس علاج کیا اس نے پھر کہا اُس بادشاہ کو کہ ملک بنا اور پہچان قیمت اُسکی اور نہ مغرور ہو اُسکی رونق پر اور بیچ جمع کرنے کے درمیان نعمت صحت اور رہائی کے اشارہ ہے طرف اسکے یعنی یہ دونوں نعمتیں جو انکی بیان فرمائیں تو اشارہ ہے اسپر کہ یہی بڑی نعمتیں ہیں کہ تمام ملک و سلطنت ایک طرف اور یہ نعمتیں ایک طرف واللہ اعلم ۔ **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَزُوْلُ قَدَمَا ابْنِ اٰدَمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى يُسْأَلَ عَنْ خَمْسٍ عَنْ عُمُرِهٖ فِيْمَا اَفْنَاهُ وَعَنْ شَبَابِهٖ فِيْمَا اَبْلَاهُ وَعَنْ مَالِهٖ مِنْ اَيْنَ اكْتَسَبَهٗ وَفِيْمَا اَنْفَقَهٗ وَمَاذَا عَمِلَ فِيْمَا عَلِمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے ابن مسعود سے اُس نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا نہیں سرکنے کے پاؤن آدمی کے روز قیامت کے یعنی کھڑا رکھیں گے اُسکو بارگاہ خداوندی میں یہانتک کہ پوچھا جاوے گا پانچ حالتوں سے پوچھا جاوے گا عمر اُسکی سے کہ کس کام میں صرف کی وہ اور پوچھا جاوے گا جوانی اُسکی سے کہ کس چیز میں پرانے کی وہ یعنی جوانی گویا ایک لباس نیا ہے کہ رفتہ رفتہ پرانا ہو جاتا ہے اور پوچھا جاوے گا مال اُسکے سے کہ کہاں سے کمایا اُسکو یعنی وجہ حلال یا حرام سے اور کس چیز میں صرف کیا اُسکو یعنی طاعت میں یا معصیت میں اور پوچھا جاوے گا کہ کیا کام کیا بیچ اُس چیز کے کہ جانتا یعنی علم کہ پڑھا یا عمل کیا یا نہیں نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے **ف** ابو درداء سے ہے کہ کہا انہوں نے ای عویمر کیا حال ہوگا تیرا جب کہا جاوے گا تجکو دن قیامت کے کہ آیا عالم تھا تو یا جاہل پس اگر کہے گا تو کہ عالم تھا تو میں تو کہا جاوے گا تجکو کہ کیا عمل کیا تو نے بیچ علم کے کہ سیکھا تو نے اور اگر کہے گا تو کہ جاہل تھا میں تو کہا جاوے گا تجکو کہ کیا تھا عذر تجکو جاہل رہنے میں کیوں نہ علم پڑھا تو نے ۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری **عَنْ** اَبِيْ ذَرٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ اِنَّكَ لَسْتَ بِخَيْرٍ مِّنْ اَحْمَرَ وَلَا اَسْوَدَ اِلَّا اَنْ تَفْضُلَهٗ بِتَقْوٰى رَوَاهُ اَحْمَدُ روایت ہے ابی ذر سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوذر کو کہ تحقیق تو نہیں ہے بہتر سرخ رنگ والے سے اور سیاہ رنگ والے سے مگر یہ کہ زیادہ ہو وے تو ایک ان دونوں میں سے ساتھ تقوے اسکے نقل کی یہ احمد نے **ف** یعنی فضیلت نہیں ہے موقوف صورت شکل ظاہر اور کسی رنگ پر اور خاص ان دو رنگوں کو ذکر کیا واسطے ہونے اُنکے کے اکثر اور ظاہر تر یہ ہے کہ مراد ساتھ ان دونوں کے رنگ آقا اور غلام کے ہیں چنانچہ اکثر ایسا ہی ہوتا ہے کہ آقا نور ابوتا ہے اور غلام کالا اور کہا طیبی نے کہ مراد ساتھ سرخ رنگ کے عجم ہے اور ساتھ سیاہ رنگ کے عرب عجم کو احمر یعنی سرخ کہتے ہیں باعتبار اُسکے کہ سرخی اور سفیدی غالب ہوتی ہے اُنکے رنگ پر اور عرب کو اسود یعنی سیاہ کہتے ہیں باعتبار غلبہ سیاہی اور سبزی کے ان پر اور معنی یہ کہ فضیلت حقیقی ساتھ تقوی اور عمل صالح کے ہے اور بغیر تقوے اور عمل صالح کے نسبت کرنے فضیلت نہیں رکھتے جیسکہ فرمایا حق سبحانہ نے اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ اور تقوے کے کئی مراتب ہیں ادنے اُنکا تقوے کرنا شرک جلی سے اور اوسط اُنکا معاصی اور ممنوعات اور لہو اور شرک خفی سے ہے یعنی ریا اور سمعہ سے اور اعلے اُنکا یہ کہ موجود اتم الحضور ساتھ اللہ کے اور نہ کہنے والا خطرہ ماسوی اللہ کا ہے **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا زَهِدَ عَبْدٌ فِي الدُّنْيَا اِلَّا اَنْبَتَ اللّٰهُ الْحِكْمَةَ فِيْ قَلْبِهٖ وَاَنْطَقَ بِهَا لِسَانَهٗ وَبَصَّرَهٗ عَيْبَ الدُّنْيَا وَدَاءَهَا وَدَوَاءَهَا وَاَخْرَجَهٗ مِنْهَا سَالِمًا اِلٰى دَارِ السَّلَامِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہے ابی ذر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں بے رغبتی کی کسی بندہ نے دنیا میں یعنی زیادتی دنیا میں قدر حاجت سے قسم مال و جاہ سے مگر کہ اُگائی اللہ نے حکمت یعنی معرفت اسکو اُسکی دل میں اور گویا کیا ساتھ حکمت کے اسکی زبان کو اور کیا اُسکو دیکھنے والا ساتھ عین الیقین کے عیب دنیا کا یعنی کثرت رنج اور قلت نفع اور خست شرکا اور سرعت فنا اور کثرت غم اور رنج فانی ہونا اور دل کا ذکر رب سے اور دیکھنے والا بیماری اسکی کا یعنی علت محبت اور سبب طلب اُسکی کا اور دوا اُسکی کا یعنی معالجہ اسکے کا ساتھ مجون علم اور عمل کے اور پرہیز کرنے کے اس سے اور صبر و قناعت کرنے کے اور راضی ہونے کے مقدر پر اور نکالا اُسکو حق تعالے نے دنیا اور آفات

اور بلیات سے سالم یعنی بسبب اعراض کرنیکے دنیا سے اور متوجہ ہونے کے عقبے پر طرف دار السلام کے نقل کی بیہقی نے شعب الایمان میں **ف** یعنی بہشت کے اشارہ ہے اس میں اسکی طرف کہ حقیقت سلامتی کے تمام و کمال دار آخرت میں اور بہشت میں ہے ایک درویش سے پوچھا لوگوں نے کہ کیا حال رکھتے ہو تم کہا خیر و سلامت ہے انشاء اللہ اگر بہشت میں در آوں میں **وَعَنْهُ** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ اَخْلَصَ اللّٰهُ قَلْبَهٗ لِلْاِيْمَانِ وَجَعَلَ قَلْبَهٗ سَلِيْمًا وَّلِسَانَهٗ صَادِقًا وَّنَفْسَهٗ مُطْمَئِنَّةً وَّخَلِيْقَتَهٗ مُسْتَقِيْمَةً وَّجَعَلَ اُذُنَهٗ مُسْتَمِعَةً وَّعَيْنَهٗ نَاظِرَةً فَاَمَّا الْاُذُنُ فَقِمَعٌ وَاَمَّا الْعَيْنُ فَمُقِرَّةٌ لِمَا يُوْعِي الْقَلْبُ وَقَدْ اَفْلَحَ مَنْ جَعَلَ قَلْبَهٗ وَاعِيًا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہے ابی ذر سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق رستگار ہوا وہ شخص کہ خالص کیا اللہ نے دل اسکا واسطے ایمان کے یعنی ایمان و علم کیا خالص آمیزش نفاق سے اور کیا دل اسکا سالم یعنی حسد اور بغض اور تمام اخلاق بد [illegible] اور احوال بد سے مانند حب دنیا اور غفلت کرنیکے مولے سے [illegible] عقبے کو فرمایا اللہ تعالے نے یَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ اور کی زبان اسکی راست گو اور کیا نفس اسکے کو مطمئن یعنی ساتھ ذکر رب اور محبت اسکی کے اور مطیع فرمان حق کا اور کی خلقت اور طبیعت اسکی سیدھی یعنی غیر مائل طرف جہل اور باطل و افراط و تفریط کے اور کیا اسکے کانوں کو سننے والا آیات حق کا اور کیا اسکی آنکھ کو دیکھنے والا یعنی دلایل وحدانیت کا اور صنعتوں پروردگار کا پس ایسے کان قیف ہیں اور آنکھ [illegible] دینے والی اور ثابت رکھنے والی ہے اس چیز کو کہ نگاہ رکھتا ہے اسکو دل اور تحقیق رستگاری پائی اوس نے کہ کیا خدائے تعالے نے دل اسکے [illegible] نقل کی یہ احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں **ف** ایسے کان الخ یعنی کان بسبب پہونچانے [illegible] حق [illegible] اور قیف اسکو کہتے ہیں کہ ظرف یعنی شیشہ کے منھ پر رکھکر اس میں سے روغن و شراب [illegible] تا ہے تحقیق از راہ گوش کے دل میں اور آنکھ قرار دینے والی اور ثابت رکھنے والی ہے اس چیز کو کہ [illegible] دل اور در آتی ہے [illegible] بنظر اس معنی کے قلب کو مرفوع اور منصوب [illegible] اور اس میں جیسے کہ کان [illegible] بعد ازاں حاصل ہوتا [illegible] اپنے کے وقت [illegible] **وَعَنْ** عُقْبَةَ ابْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا رَاَيْتَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُعْطِي الْعَبْدَ مِنَ الدُّنْيَا عَلٰى مَعَاصِيْهِ مَا يُحِبُّ فَاِنَّمَا هُوَ اسْتِدْرَاجٌ ثُمَّ تَلَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰى اِذَا فَرِحُوْا بِمَا اُوْتُوْا اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے عقبہ بن عامر سے اس نے نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جس وقت دیکھے تو اللہ عزوجل کو کہ دیتا ہے بندہ کو دنیا سے باوجود گناہ کرنے اسکے کے وہ چیز کہ دوست رکھتا ہے یعنی اسباب دنیا پس سوائے اسکے نہیں کہ وہ دنیا استدراج ہے پھر پڑھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یعنی بطریق استشہاد کے یہ آیت کہ بیچ معنی استدراج کے وارد ہوئی ہے پس جبکہ بھول گئے کافر اس چیز کو کہ نصیحت کیے گئے تھے ساتھ اسکے یعنی عہد اللہ سبحانہ کا یا ترک کیا انہوں نے امر و نہی اسکی کو کھولے ہم نے ان پر دروازے ہر چیز کے یعنی دنیا کی نعمتوں کے یہانتک کہ جب خوش ہوئے ساتھ اس چیز کے کہ دیئے گئے یعنی مال اور جاہ اور صحت بدن اور درازی عمر کے وغیر ذلک او نعمتیں پکڑا ہم نے انکو ایکبارگی پس ناگہاں وے ناامید و متحیر تھے نقل کی یہ احمد نے **ف** استدراج لغت میں پایہ بپایہ لیجانا ہے یعنی سیڑھی کے ایک پایہ پر چڑھانا پھر اوپر پر پھر اور استدراج حق تعالے کا بندہ کو یہ ہے کہ جب گناہ کرے بندہ دیوے اسکو نعمت تر و تازہ اور چھوڑ دے اور مہلت دے اسکو تا بندہ گمان کرے کہ یہ لطف ہے پروردگار کی طرف سے حق میں پس توبہ اور استغفار گناہ سے نکرے اور مغرور رہے ناگہان اسکو گرفتار کرے عذاب میں پس گویا پایہ بپایہ اسکو لیجاتا ہے جانب عذاب کے اور **وَعَنْ**

اَبِیْ اُمَامَۃَ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَھْلِ الصُّفَّۃِ تُوُفِّیَ وَ تَرَکَ دِیْنَارًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَیَّۃٌ قَالَ ثُمَّ تُوُفِّیَ اٰخَرُ فَتَرَکَ دِیْنَارَیْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَیَّتَانِ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ تحقیق ایک شخص مرگیا اور چھوڑا ایک دینار پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ دینار ایک داغ ہے یعنی اُسکی پیشانی اور پشت پر داغ دیا جاوےگا کہا ابوامامہ نے پھر مرگیا اور ایک شخص اصحاب صفہ میں سے پس چھوڑے دو دینار پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دو دینار دو داغ ہیں نقل کی یہ احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں **ف** ایک جماعت تھی فقرا اور غربا صحابہ سے کہ صفہ مسجد میں رہتے تھے اور صفہ مسجد ایک جگہ تھی مسجد شریف سے کہ سایہ دار تھی ساتھ چھت کے اور اصل اُسکی مسجد تھی کہ جس وقت میں کہ قبلہ بیت المقدس تھا بنائی تھی اور جب قبلہ جہت کعبہ کی ہوئی تو اس جگہ کو اُسی حالت پر چھوڑا اور یہ جماعت وہان رہتی تھی مقدار اُسکی تین سو تک اور کبھی کم بھی ہوتے تھے اور کبھی زیادہ بھی اور اُنکے نہ مکان تھا اور نہ مال اور نہ اولاد مقام زہد و توکل میں بیٹھے تھے اور ریاضت اور مجاہدہ اور ذکر اور تلاوت قرآن اور یاد کرنے حدیثوں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے میں مشغول ہوکر حاصل کرنا انوار کا کرتے تھے اور انکو ضیف اللہ کہتے تھے اغنیا صحابہ خدمت اُنکی کرتے تھے اور قوت پہنچاتے تھے اور اپنی گھروں میں بطریق مہمانی کے لیجاتے اور کتنے ایک حضرت کی عنایت سے مخصوص تھے کہ حضرت کے گھر سے طعام کھاتے تھے اور کبھی باعث ظہور معجزہ آنحضرت کے بیچ کثرت طعام کے ہوتے تھے چنانچہ ایک پیالہ دودھ کا سبکو کفایت کرتا تھا اور آنحضرت صلعم کے گرد تھے اُنکے ساتھ بیٹھنے کا بس بار رہا انکو اپنے حضور شریف میں مشرف کرتے تھے اور فرماتے کہ میں تم میں سے ہوں اور بشارت دیتے اُنکو کہ آخرت میں تم میرے ساتھ ہوگے اور میرے ساتھ بہشت کو جاؤگے اور ابوہریرہ بھی اُنہیں میں سے تھے **ہ** دلا خوش باش کان محبوب جبار۔ بدرویشان و مسکینان سری ہست ہا اور سنا داور انتساب طائفہ صوفیہ کی اس طریق میں ساتھ اُنکے ہے اگرچہ اشتقاق لفظ صوفیہ میں صفہ سے تکلف ہے لیکن معنی میں موافق ہے رضی اللہ عنہم اجمعین اور حضرت نے جو دیناروں کے چھوڑنے پر وعید فرمایا حقیقت اسکی یہ ہے کہ اگرچہ جمع کرنے اور نگاہ رکھنے ایک دینار اور دو دینار کے واسطے وقت حاجت کے شرع میں گناہ نہیں ہے بلکہ اگر گنج رکھے بعد ادا زکوۃ کے تو ممنوع نہیں ممنوع وہ گنج ہے کہ اُس میں سے حق زکوۃ ادا نکرے ولیکن شان اہل زہد اور تارکان دنیا کی کہ سب کچھ چھوڑکر اور سب سے چشم پوشیدہ کرکر اور صحبت فقرا کے اختیار کرکر دروازہ توکل اور فقر پر بیٹھے ہیں اور ہی ہے گویا یہ تشدید اور توبیخ اوپر جھوٹے دعوے فقر و تجرید کے ہے چنانچہ راوی نے [illegible] کہا کہ ایک مرد اصحاب سے یعنی اصحاب صفہ سے تھا کہ نامزد بنام زہد و فقر کے ہیں اور انکی صحبت میں بیٹھنا اور دیکھے حال اُنکے [illegible] درہم و دینار رکھے ہے اگرچہ اوروں پر کار آسان ہے [illegible] اور توضیح مقصد کی اس مقام میں یہ ہے کہ وہ دونوں تھے ساتھ [illegible] تصدق کرتے تھے اُن پر بنا بر نہایت حاجت و فاقہ اُنکے کے پس وہ بمنزلہ سائلین کے تھے یا از روے قال یا حال کے اور حلال [illegible] سوال کرے اس حال میں کہ اُسکے پاس ہو قوت ایک دن کا پس حرام واقع ہوا کھانا اُون کا باوجود ہونے دینار کے پاس اُنکے اور اسی طرح جو شخص کہ ظاہر کرے اپنے تئیں بصورت فقرا کے کہ پہنے کپڑے پرانے یا بناوے وضع مشائخین کی اور اُسکے پاس کچھ ہو قسم نقود سے یا وہ چیز کہ [illegible] ہو نقود کے اور لیوے اُس چیز سے کہ لوگوں کے ہاتھ میں ہے اور کھاوے تو وہ حرام ہے اُسپر اور اسی طرح جو کوئی ظاہر کرے اپنے تئیں عالم یا صالح یا شریف اور نہ ہو نفس الامر میں مطابق واقع کے اور دیا جاوے بسبب علم اُسکے کے یا شرافت اُسکی کے پس ہوگا حرام اسپر اور منقول ہے کہ شیخ ابو اسحاق گاذرونی نے دیکھا ایک جماعت کو فقرا سے کہ کھاتے ہیں طعام سے کہ موضوع تھا واسطے مستحقوں کے پس کہا کھانے کھانے والوں کے لیئے ذہبے وہ کھانے سے پس کہا شیخ نے کہ جسکے پاس نہو کچھ دنیا سے کھاوے وہ والا نہ کھاوے پس کھایا بعضوں نے اور باز رہے بعضے پس کہا سبحان اللہ ایک کھانا حرام ہے واسطے ایک قوم کے اور حلال ہے واسطے اوروں کے پس چاہئے کہ ڈرا کیا جاوین اہل حرمین شریفین اعزہما اللہ فی الدارین اس سے کہ کھاوے

کوئی اُن مین سے احتمال ہین کہ وہ غنی شرعی ہو اور اوقاف مین سے کہ موضوع ہو واسطے فقرا کے اور اسی طرح جو شخص کہ رہے حجرون مین کہ وقف کیے گئے ہون
مساکین کے لیے پس تحقیق تصریح کی ہی بعض ہمارے علما نے ساتھ اُسکے کہ غنی پر حرام کیا گیا ہی یہ کہ رہے خانقاہون کے حجرون مین اور نہ اعتبار کرے کوئی ساتھ
اس روایت کے کہ مشہور ہو رہی ہی یہ کہ اوقاف حرمین کے عام ہین واسطے فقیر و غنی کے پس بتقدیر صحت اسکی کے نہین صحیح ہی وقف ہمارے نزدیک اغنیا پر
جبکہ ہون وہ غیر محصور **وَعَنْ** مُعَاوِيَةَ اَنَّهٗ دَخَلَ عَلٰى خَالِهٖ اَبِي هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ يَعُوْدُهٗ فَبَكٰى اَبُوْ هَاشِمٍ فَقَالَ مَا يُبْكِيْكَ
يَا خَالِ اَوَجَعٌ يُشْئِزُكَ اَمْ حِرْصٌ عَلَى الدُّنْيَا قَالَ كَلَّا وَلٰكِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهِدَ اِلَيْنَا عَهْدًا لَمْ اٰخُذْ بِهٖ
قَالَ وَمَا ذٰلِكَ قَالَ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ اِنَّمَا يَكْفِيْكَ مِنْ جَمْعِ الْمَالِ خَادِمٌ وَمَرْكَبٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاِنِّيْ اَرَانِيْ قَدْ جَمَعْتُ رَوَاهُ
اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی معاویہ بن ابی سفیان سے یہ کہ وہ گئے اپنے ماموں کے کہ نام اُنکا تھا ابی ہاشم
بن عتبہ تا عیادت کرین اُنکی بیماری مین پس روئے ابو ہاشم پس کہا معاویہ نے کس چیز نے رولایا تجکو اے ماموں سبب کیا بیماری سے قلق و اضطراب مین ڈالا تجکو یا حرص
دنیا سے قلق و اضطراب مین ڈالا ہی ابو ہاشم نے کہا یون نہین یعنی یہ باعث نہین ہی بیماری کے درد سے قلق و اضطراب مجھکو اس سبب سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے وصیت کی تھی ہمکو یعنی صحابہ کو اور عمل کیا مین نے اُسپر کہا معاویہ نے اور کیا ہی وہ وصیت جو تمکو دی تھی کہا ابو ہاشم نے کہ سنا مین نے
آنحضرت سے فرماتے سوا اسکے نہین کہ کفایت کرتا ہی تجکو جمع کرنے مال کے سے ایک خادم اور ایک سواری کہ اسپر جہاد کرے تو اور تحقیق مین گمان کرتا ہون
اپنے تئین کہ تحقیق جمع کیا مین نے مال نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے **ف** لفظ اُرانی ساتھ پیش ہمزہ کے بمعنی ظن کے ہی یعنی گمان کرتا ہون
اور ایک نسخہ مین ساتھ زبر ہمزہ کے ہی یعنی دیکھتا ہون مین یا جانتا ہون مین **وَعَنْ** اُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ قُلْتُ لِاَبِي الدَّرْدَاءِ مَا لَكَ
لَا تَطْلُبُ كَمَا يَطْلُبُ فُلَانٌ فَقَالَ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اَمَامَكُمْ عَقَبَةً كَؤُوْدًا لَا يَجُوْزُهَا
الْمُثْقَلُوْنَ فَاُحِبُّ اَنْ اَتَخَفَّفَ لِتِلْكَ الْعَقَبَةِ اور روایت ہی ام درداء سے کہ ہوئی بی بی ابو درداء کی کہا مین نے ابو درداء کو کیا ہوا تجکو نہین ڈھونڈھتا
یعنی مال و منصب آنحضرت سے یا کسی اور سے جیسا کہ مانگتا ہی فلانا اور فلانا پس کہا ابو درداء نے کہ اس سبب سے نہین ڈھونڈھتا ہون کہ سنا ہی مین نے پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم سے فرماتے کہ تحقیق آگے تمہارے گھاٹی ہی دشوار نہین گذرنے کی اس سے بطریق سہولت کے گرانبار پس دوست رکھتا ہون مین یہ کہ ہلکا ہون مین
اپنے ساتھ ترک کرنے طلب کے اور صبر کرنے تنگی و پریشانی مال کے واسطے اُس گھاٹی کے **ف** گھاٹی دشوار فاصل ہی درمیان تمہارے اور درمیان
داخل ہونے جنت کے اور مراد اس سے موت اور قبر اور حشر اور ہولین اور شدائد اسکے ہین اور گرانبار یعنی اٹھانے والے بوجھ مال و جاہ کے اور وسعت
مال کے اور اسلیے کہا گیا ہی فاز المخففون وہلک المثقلون **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مِنْ
اَحَدٍ يَّمْشِيْ عَلَى الْمَاءِ اِلَّا ابْتَلَّتْ قَدَمَاهُ قَالُوْا لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ كَذٰلِكَ صَاحِبُ الدُّنْيَا لَا يَسْلَمُ مِنَ الذُّنُوْبِ رَوَاهُمَا
الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا کوئی چلتا ہی پانی پہ بغیر تر ہونے
قدمون اپنے کے کہا صحابہ نے کہ کوئی نہین ہی ایسا کہ چلے پانی پر اور تر نہون قدم اُسکے فرمایا آنحضرت نے اسی طرح دنیادار سلامت نہین رہتا گناہون سے
نقل کین یہ دونون حدیثین بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** یعنی گناہون سے کہ لازم ہی محبت دنیا کی رکھنے والون کے لیے اس مین
خوف شدید دلاتا ہی غنیون کے لیے اور نہایت رغبت دلاتی ہی زہد دنیا پر اور ترجیح دیتا ہی آخرت کو دنیا پر اور کفایت رکھتا ہی اُنکے نقصان مین
یہ کہ داخل ہونگے فقرا جنت مین پہلے اغنیا کے پانسو برس عافانا اللہ منہا بکرمہ و فضلہ **وَعَنْ** جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ مُرْسَلًا
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنْ اَجْمَعَ الْمَالَ وَاَكُوْنَ مِنَ التَّاجِرِيْنَ وَلٰكِنْ اُوْحِيَ اِلَيَّ

أَنْ سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِّنَ السَّاجِدِيْنَ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَاَبُوْ نُعَيْمٍ فِيْ حِلْيَةٍ عَنْ اَبِيْ مُسْلِمٍ اور روایت ہے جبیر بن نفیر تابعی سے بطریق ارسال کے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں وحی کی گئی طرف میرے یہ کہ جمع کروں میں مال اور ہوں میں تجارت کرنیوالوں میں سے ولیکن وحی کی گئی ہے طرف میرے یہ کہ تسبیح کر تو ساتھ حمد پروردگار اپنے کے اور ہو تو سجدہ کرنے والوں میں سے یعنی نمازیوں میں سے اور عبادت کر تو رب اپنے کی یہانتک کہ آوے تجھکو موت نقل کی یہ بغوی نے شرح السنۃ میں اور ابو نعیم نے کتاب حلیہ میں ابی مسلم سے **ف** یعنی ہمیشہ اوقات کو ساتھ تسبیح اور تحمید اور عبادت کے خصوصاً نماز کے مستغرق رکھوں اور اخیر عمر تک مشغول اس میں رہوں مجکو فرصت مشغول ہونے کی ساتھ تجارت اور خرید و فروخت اور اور امور دنیا کے کہاں ہے

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ طَلَبَ الدُّنْيَا حَلَالًا اِسْتِعْفَافًا عَنِ الْمَسْئَلَةِ وَسَعْيًا عَلٰى اَهْلِهِ وَتَعَطُّفًا عَلٰى جَارِهِ لَقِيَ اللّٰهَ تَعَالٰى يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَوَجْهُهٗ مِثْلُ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَمَنْ طَلَبَ الدُّنْيَا حَلَالًا مُكَاثِرًا مُفَاخِرًا مُرَائِيًا لَقِيَ اللّٰهَ تَعَالٰى وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَاَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ طلب کرے دنیا کو بوجہ حلال واسطے بچنے کے سوال سے اور واسطے سعی کرنے کے اپنے عیال کے لیے اور واسطے احسان کرنے کے اپنے ہمسایہ پر ملاقات کریگا وہ اللہ سے دن قیامت کے اس حالت میں کہ چہرہ اسکا مانند چودہوین رات کے چاند کے ہوگا یعنی بسبب کمال نور اور نہایت حسن کے اور جو کوئی طلب کرے دنیا کو بوجہ حلال درحالیکہ طلب زیادتی کی کرنے والا ہے مال میں اور فخر کرنے والا ہے یعنی فقرا پر بسبب مال کے جیسیکہ طریقہ اغنیا کا ہے اور ریاکار ہو یعنی اگر تصدق کرتا ہے تو واسطے دکھانے لوگوں کے کرتا ہے ملے گا خدا تعالے سے اس حالت میں کہ اللہ تعالے اسپر ہوگا خفا نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں اور ابو نعیم نے کتاب حلیہ میں **ف** اے عزیز میرے بیچ طلب کرنے مال حلال کے بقصد زیادہ کرنے مال کے اور فخر کرنے کے [illegible] جبکہ یہ حال ہے بیچ طلب کرنے مال حرام کے کیا حال ہوگا اور شاید کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ذکر کیا طلب کرنے حرام کا واسطے [illegible] کہ نہیں ہے یہ کار اہل اسلام کا اور اسلیے نہیں ذکر کیا کہ وہ فحوائے کلام سے آپ ہی سمجھا جاویگا ۱۲ مترجم

وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ هٰذَا الْخَيْرَ خَزَائِنُ لِتِلْكَ الْخَزَائِنِ مَفَاتِيْحُ فَطُوْبٰى لِعَبْدٍ جَعَلَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى مِفْتَاحًا لِلْخَيْرِ مِغْلَاقًا لِّلشَّرِّ وَوَيْلٌ لِّعَبْدٍ جَعَلَهُ اللّٰهُ مِفْتَاحًا لِّلشَّرِّ مِغْلَاقًا لِّلْخَيْرِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے سہل بن سعد سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ خیر یعنی مال کثیر خزانے ہیں کہ ان خزانوں کے لیے کنجیاں ہیں یعنی باخیر لوگ ہیں کہ خزانے کھولتے ہیں اور بخشتے ہیں پس خوشی ہو جو اس بندہ کے لیے کہ کیا ہے اسکو خدا تعالے نے کنجی واسطے خیر کے یعنی سبب کھلنے دروازوں نیکی اور بخشش مال کا اور بند ہونے دروازہ شر اور بخل کا اور ہلاکی ہے جو اس بندہ کے لیے کہ کیا ہے اسکو خدا تعالے نے کنجی شر کا اور سبب کھلنے دروازہ اسکے کا اور سبب بند ہونے دروازے خیر کا نقل کی یہ ابن ماجہ نے **ف** یہ ترجمہ وغیرہ ترجمہ حضرت شیخ رح کے سے لکہا گیا ہے اور ملا علی رح نے لکھا ہے کہ یہ خیر یعنی یہ جنس خیر پوشیدہ معلوم ہے کہ مانند محسوس کے ہے خزائن ہے یعنی انواع کثیرہ جمع کی گئیں پوشیدہ کی گئیں رکھی گئیں درمیان بندوں اسکے کے اور واسطے ان خزانوں کے کنجیاں ہیں یعنی اسکے بندوں کے ہاتھ وہ جو بمنزلہ وکیلوں اسکے کے ہیں اور کنجی واسطے خیر کے یعنی از قسم علم و عمل کے یا از قسم مال اور حال کے اور کنجی واسطے شر کے یعنی واسطے کفر اور گناہ اور تکبر اور سرکشی اور بخل اور بدسلوکی کے ساتھ بھائی مسلمانوں کے بعض نے کہا کہ خیر وہ چیز ہے کہ رغبت کریں اس میں سب مانند عقل کے مثلا اور مانند عدل اور فضل اور چیز نافع کے اور شر ضد اسکی ہے اور خیر اور شر فائدہ دیتے ہیں یہ کہ ہے خیر واحد شر دوسرے کے مانند مال کے کہ اکثر ہوتا ہے خیر واسطے زید کے اور شر واسطے عمرو کے انتہی اور اسی طرح علم بہ نسبت بعض کے حجاب ہے سبب عذاب کا

اور بہ نسبت اوروں کے سبب قرب کا طرف اللہ تعالیٰ کے اور قیاس کر شہیدا اور عبادتوں کو کہ بعضے اون میں سے باعث عجب اور غرور کے ہیں اور بعضے باعث نمود ہوکے
اور مانند تلوار اور گھوڑے اور مانند انکے کہ کبھی ہوتے ہیں آلہ جہاد کے ساتھ کفار کے اور وسیلہ ہونے میں داخل ہونے جنت کے اور کبھی اون سے
قتل کیے جاتے ہیں انبیا اور اولیا اور پہونچتا ہے بسبب انکے نیچے کے درجے دوزخ کے ہیں ❊ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدٍ شَرًّا خَضَّرَ لَهٗ فِي اللَّبِنِ وَالطِّيْنِ حَتّٰى يَبْنِيَ ... اور روایت ہے علی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس وقت
نہ برکت دی جاوے واسطے بندے کے بیچ مال اُسکے کے یعنی بسبب اسکے کہ خرچ کرے اُسکو بیچ رضائے مولا اور عمارت عقبیٰ کے کر دیتا ہے اُس مال کو
پانی اور مٹی میں یعنی خرچ کرتا ہے بیچ بنانے عمارت کے کہ جو زائد ہے حاجت سے ❊ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اتَّقُوا
الْحَرَامَ فِي الْبُنْيَانِ فَاِنَّهٗ اَسَاسُ الْخَرَابِ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ پرہیز کرو تم خرچ کرنے مال حرام کے سے بیچ عمارتوں کے اسلیے کہ خرچ کرنا مال حرام کا عمارتوں میں بنیاد اور جڑ ہے خرابی دین کی یا خرابی عمارت کی
نقل کین یہ دونوں حدیثیں بیہقی نے شعب الایمان میں ف اس سے سمجھا جاتا ہے کہ اگر مال حلال سے صرف کرے تو موجب خرابی کا نہیں ہوتا اور بعضے
کہتے ہیں کہ معنے اس عبارت کے یہ ہیں کہ پرہیز کرو ارتکاب حرام سے کہ عمارتوں کے بنانے میں لازم آتا ہے اور باعتبار اس معنی کے حرام وہی بنانا ہے اور معنے کلمہ
فی کے مانند اسکے ہیں کہ کہتے ہیں بیچ اس حلقے کے دو سیر لوہا ہے اور حال آنکہ حلقہ عین دو سیر لوہا ہے نہ یہ کہ ظرف لوہے کا ہے اور مراد خرابی سے خرابی دین
کی ہے اور احتمال رکھتا ہے کہ مراد خرابی عمارت کی ہے یعنی بنانا عمارت کا بنیاد خرابی اُسکے کی ہے کہ آخر خراب ہوتا ہے جیسے کہ وارد ہوا ہے لِدُوْا
لِلْمَوْتِ وَابْنُوْا لِلْخَرَابِ اسی طرح ہے بعضے شرحوں میں اور یہ بھی متصور ہے کہ مراد حدیث سے یہ ہے کہ پرہیز کرو ارتکاب حرام اور گناہ سے
بیچ عمارت کے یعنی عمارتیں اسلیے نہ بناؤ کہ وہاں بیٹھو اور فسق کرو اور ساتھ بچوں کے صحبت رکھو اور جو عمارت کہ اس میں فسق کریں آخر کو
خراب ہوتی ہے ❊ ح اور ملا علی قاری نے دو احتمال لکھے ہیں اس جملہ پر خرچ کرنا مال حرام کا الخ ایک تو یہ کہ دلالت کرتی ہے حدیث اوپر جائز ہونے
خرچ کرنے مال حلال کے عمارت میں اور دوسرا یہ کہ نہیں دلالت کرتی ہے اور اسکو لکھا ہے کہ یہ مناسب تر ہے ساتھ باب کے ❊ وَعَنْ عَائِشَةَ عَنْ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدُّنْيَا دَارُ مَنْ لَّا دَارَ لَهٗ وَمَالُ مَنْ لَّا مَالَ لَهٗ وَلَهَا يَجْمَعُ مَنْ لَّا عَقْلَ لَهٗ رَوَاهُ اَحْمَدُ
وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہے عائشہ سے اُس نے نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا دنیا گھر ہے اُس شخص کا کہ نہیں
گھر واسطے اُسکے یعنی آخرت میں اور مال ہے واسطے اُس شخص کے کہ نہیں مال واسطے اُسکے اور اُسکو جمع کرتا ہے وہ شخص کہ نہیں عقل واسطے اوسکے
نقل کی یہ احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں ف دنیا گھر اُس شخص کا ہے الخ چونکہ دنیا فانی ہے اور قیام اور زندگانی خوش اُس میں ممکن
نہیں پس جس نے کہ دنیا کو گھر اپنا پکڑا گویا نہیں ہے اُسکے لیے گھر اور اسی طرح دنیا مال اُسکا ہے کہ نہیں اُسکے لیے مال یعنی مقصود مال سے خرچ کرنا اُسکا
بیچ بھلائیوں اور مرضیات الہی کے ہے اور جبکہ شہوات اور لذات دنیاوی میں صرف کریں ضائع ہوا اور حکم مالیت سے باہر ہو پس گویا مال نہیں اور
بعضے حواشی میں لکھا ہے کہ مراد یہ ہے کہ دار دنیا کو گھر نہ کہنا چاہیے اور مال اُسکے کو مال نہ کہنا چاہیے بسبب فنا اور حقارت اُسکے کے اور مرجع اس
معنی کا بھی بمعنی اول کے ہے اور ہو سکتا ہے کہ مراد یہ ہو کہ دنیا گھر اُسکا ہے کہ نہیں گھر اُسکے لیے آخرت میں اور مال اُسکا ہے کہ نہیں اُسکے لیے غنا اور
مال آخرت میں یعنی جسنے دنیا کو گھر سمجھا اور مطمئن ہوا ساتھ اُسکے اور مال جمع کیا بگمان بقا اور خلود کے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ
لِقَاءَنَا وَرَضُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَاطْمَاَنُّوْا بِهَا اور فرمایا يَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗ اَخْلَدَهٗ اُسکے لیے آخرت میں گھر اور غنا نہیں ہوئیگا اور واسطے دنیا اور بقا اور فایدہ
اٹھانے کے بیچ اُسکے جمع کرتا ہے دنیا کو وہ شخص کہ نہیں ہے عقل اُسکو اور لام لفظ لہا میں زایدہ ہے یعنی جمع کرتا ہے دنیا کو وہ شخص کہ عقل نہیں رکھتا ہے

مجمل معنی اُسکے یہ ہیں کہ دنیا نہیں لیاقت رکھتی ہے کہ گنی جاوے گھر مگر اُسکے لیے کہ نہیں گھر اُسکے لیے اور نہ لیاقت رکھتی ہے کہ گنی جاوے مال مگر اُسکے لیے کہ نہیں مال اُسکے لیے اور مقصود حقارت دنیا کی اور رتبہ قطع کرنا رتبہ اُسکے کا ہے اس سے کہ گنے جاویں گھر یا مال اُسکے لیے کہ ہی آخرت اُسکے لیے قرارگاہ اور مال ۔ وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي خُطْبَتِهِ الْخَمْرُ جِمَاعُ الْإِثْمِ وَالنِّسَاءُ حَبَائِلُ الشَّيْطٰنِ وَحُبُّ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ خَطِيئَةٍ قَالَ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ أَخِّرُوا النِّسَاءَ حَيْثُ أَخَّرَهُنَّ اللّٰهُ رَوَاهُ رَزِيْنٌ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ مِنْهُ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ عَنِ الْحَسَنِ مُرْسَلًا حُبُّ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ خَطِيئَةٍ اور روایت ہے حذیفہ سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خطبہ میں شراب یعنی مجمع گناہوں کی ہے یعنی سب گناہ اس میں جمع ہیں اور سبب وجود میں آتے ہیں اور عورتیں جال ہیں شیطان کے اور محبت دنیا کی سر ہے ہر گناہ کا کہ گناہ اور ممنوعات جو کرتا ہے آدمی بسبب محبت دنیا کے کرتا ہے کہا حذیفہ نے کہ سنا میں نے حضرت سے کہ فرماتے تھے پیچھے ڈالو عورتوں کو اسلیے کہ پیچھے ڈالا ہے انکو خدا تعالیٰ نے یعنی ذکر میں اور گواہی میں اور جماعت میں اور فضل میں اور رتبہ میں پس نہ مقدم کرو تم اُن کو چیزوں ذکر کی گئی ہیں نقل کی یہ تمام حدیث جیسے کہ مذکور ہوئی رزین نے نقل کی بیہقی نے جملہ اس حدیث سے شعب الایمان میں حسن بصری سے بطریق ارسال کے اسی قدر کہ حب الدنیا راس کل خطیئۃ ف روایت کی طبرانی نے ابن عباس سے بطریق مرفوع کے الخمر ام الفواحش واکبر الکبائر من شربہا وقع علی امہ وخالتہ وعمتہ کہتے ہیں بلایا گیا ایک شخص طرف سجدہ بت کے پس انکار کیا پھر بلایا گیا طرف قتل نفس کے پس انکار کیا پھر بلایا گیا طرف زنا کے پس انکار کیا پھر بلایا گیا طرف پینے شراب کے پس آیا پس جب پی شراب کیں تمام چیزیں طلب کی گئیں اور محبت دنیا کی الخ اور مفہوم مخالف اسکا یہ ہے کہ ترک دنیا کا سر ہر عبادت کا کہا بعضوں نے کہ جسنے دوست رکھا دنیا کو نہیں ہدایت کرنے اسکو تمام مرشد اور جسنے ترک کیا اسکو نہیں گمراہ کرتے اسکو تمام مفسد کہا طیبی نے کہ تینوں کلمات جامع ہیں یعنی بہت سے گناہوں کو متضمن ہیں اسلیے کہ ہر ایک ان میں سے علیحدہ علیحدہ اصل ہے بہت سے گناہوں کی ۔ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَتَخَوَّفُ عَلٰى أُمَّتِي الْهَوٰى وَطُوْلُ الْأَمَلِ فَأَمَّا الْهَوٰى فَيَصُدُّ عَنِ الْحَقِّ وَأَمَّا طُوْلُ الْأَمَلِ فَيُنْسِي الْآخِرَةَ وَهٰذِهِ الدُّنْيَا مُرْتَحِلَةٌ ذَاهِبَةٌ وَهٰذِهِ الْآخِرَةُ مُرْتَحِلَةٌ قَادِمَةٌ وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا بَنُوْنَ فَإِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَا تَكُوْنُوْا مِنْ بَنِي الدُّنْيَا فَافْعَلُوْا فَإِنَّكُمُ الْيَوْمَ فِي دَارِ الْعَمَلِ وَلَا حِسَابَ وَأَنْتُمْ غَدًا فِي دَارِ الْآخِرَةِ وَلَا عَمَلَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بہت ڈرانے والی اون چیزوں کی کہ ڈرتا ہوں میں اپنی امت پر دو چیزیں ہیں خواہش نفس اور درازی آرزو جینے کی یعنی ساتھ تاخیر عمل کے پس پیروی خواہش نفس کی کہ جو مخالف ہے ہدایت کے اور موافق ہے باطل کے پس باز رکھتی ہے قبول حق سے اور فرمانبرداری اُسکی سے اور درازی آرزو جینے کی پس بھلا دیتی ہے آخرت کو اور یہ دنیا کوچ کرنے والی جانے والی ہے اور یہ آخرت کوچ کرنے والی آنے والی ہے یعنی دنیا دمبدم چلی جاتی ہے اور آخرت دمبدم چلی آتی ہے اور واسطے ہر ایک کے دنیا اور آخرت سے بیٹے ہیں یعنی تابع اور محکوم اور دوست اور رغبت کرنے والے پس اگر سکو تم یہ کہ نہو تم بیٹوں دنیا کے سے پس کرو یعنی ایسے کام کرو کہ دنیا کے بیٹے گری سے نکل جاؤ اور تابع اور محکوم اُسکے نہو اسلیے کہ تم آج کے دن دنیا میں ہو کہ گھر عمل کا ہے اور جگہ عمل کرنے کی ہے پس غنیمت جانو عمل کو پہلے آنے اجل کے اور نہیں ہے حساب دنیا میں عمل پر اور تم کل یعنی بیچ گھر آخرت کے ہووگے کہ نہیں ہے عمل اُس میں بلکہ جگہ حساب کی ہے نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں ف کوچ کرنے والی جانے والی ہے اس طرح سے کہ نہیں جانتا صاحب اسکا جیسے کہ نہیں جانتا چلنے کشتی کو بیٹھنے والا اسکا اور اس سے فانی ہونا دنیا کا اور گذرنا اُسکا بہت جلد سمجھا جاتا ہے اسلیے کہ اگر آخرت بجائے خود ہوتی اور دنیا اس طرف جاتی تو بھی آخر گذر جاتی اور تمام ہو جاتی چہ جائیکہ آخرت بھی اُس طرف سے اُدھر چلی آتی ہے اور دنیا ادھر سے اُدھر چلی جاتی ہے درمیان ملاقی ہیں ختم ہو گی اور نہیں حساب یعنی

بحسب ظاہر کے بہ نسبت فاجر کے والا روایت کیا اسکو احمد نے اور روایت کی ابن ماجہ نے حاسبوا انفسکم قبل ان تحاسبوا الخ ع وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ ارْتَحَلَتِ الدُّنْيَا مُدْبِرَةً وَارْتَحَلَتِ الْآخِرَةُ مُقْبِلَةً وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا بَنُونَ فَكُونُوا مِنْ أَبْنَاءِ الْآخِرَةِ وَلَا تَكُونُوا مِنْ أَبْنَاءِ الدُّنْيَا فَإِنَّ الْيَوْمَ عَمَلٌ وَلَا حِسَابَ وَغَدًا حِسَابٌ وَلَا عَمَلَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي تَرْجَمَةِ بَابٍ اور روایت ہے علی رض سے یعنی بطریق موقوف کے کہا کوچ کئے جاتی ہے دنیا پشت دیے ہوے اور کوچ کئے آتی ہے آخرت درحالیکہ متوجہ ہے طرف ہماری یعنی ظاہر ہے پشت پھیرنا دنیا کا اور فنا اسکا اور متوجہ ہونا آخرت کا اور بقا اسکا اور واسطے ہر ایک کے ان دونوں میں سے بیٹے ہیں پس ہو تم آخرت کے بیٹوں میں سے یعنی ساتھ متوجہ ہونے کے طرف اسکی اور نہ ہو تم دنیا کے بیٹوں میں سے یعنی ساتھ اعراض کرنے کے آخرت سے اور متوجہ ہونے کے طرف دنیا کے اسلیے کہ آج کے دن یعنی دنیا میں عمل ہے یعنی وقت عمل کا ہے اور نہ وقت حساب کا اور کل یعنی دن قیامت کے حساب ہے اور نہیں ہے عمل روایت کی یہ حدیث بخاری نے ترجمۃ الباب میں ف یعنی عنوان ایک باب میں بغیر اسناد کے موقوف حضرت علی رض پر اور حدیث جابر سے معلوم ہوا کہ اصل اسکی مرفوع ہے اور مضمون اسکا مضمون اُسکا ہے مح وَعَنْ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ يَوْمًا فَقَالَ فِي خُطْبَتِهِ أَلَا إِنَّ الدُّنْيَا عَرَضٌ حَاضِرٌ يَأْكُلُ مِنْهُ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ أَلَا وَإِنَّ الْآخِرَةَ أَجَلٌ صَادِقٌ وَيَقْضِي فِيهَا مَلِكٌ قَادِرٌ أَلَا وَإِنَّ الْخَيْرَ كُلَّهُ بِحَذَافِيرِهِ فِي الْجَنَّةِ أَلَا وَإِنَّ الشَّرَّ كُلَّهُ بِحَذَافِيرِهِ فِي النَّارِ أَلَا فَاعْمَلُوا وَأَنْتُمْ مِنَ اللّٰهِ عَلَى حَذَرٍ وَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ مَعْرُوضُونَ عَلَى أَعْمَالِكُمْ فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ اور روایت ہے عمرو سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ فرمایا ایک دن پس فرمایا اپنے خطبہ میں کہ خبردار ہو تحقیق دنیا متاع ہے غیر ثابت حاضر کھاتا ہے اس سے نیک و بد یعنی مومن اور کافر فاسق اور مطیع سب رزق دنیا سے حصہ رکھتے ہیں فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا آگاہ ہو اور تحقیق آخرت ایک مدت ہے معین وعدہ کی گئی سچی یعنی متحقق و ثابت اور حکم کرے گا آخرت میں بادشاہ قادر یعنی تمیز کرنے والا درمیان نیک و بد اور مومن اور کافر کے ساتھ ثواب وعذاب کے آگاہ ہو و تحقیق خیر و خوبی ساتھ تمام اطراف انواع اپنے کے بہشت میں ہے آگاہ ہو اور تحقیق بدی اور زشتی تمام ساتھ انواع اپنے دوزخ میں ہے خبردار ہو پس عمل کرو یعنی نیک حالانکہ تم عذاب و عتاب خدا سے خوف پر ہو یا یہ معنی ہیں کہ عمل کرو اور ڈرتے رہو اللہ سے کہ قبول ہوتا ہے یا نہیں اور جانو تم کہ تحقیق پیش کیے جاؤ گے اپنے عملوں پر پس جو شخص کہ عمل کرتا ہے مقدار ذرہ کے نیکی دیکھیگا جزا اسکی یعنی آخرت میں یا دنیا میں اور جو کوئی عمل کرتا ہے مقدار ذرہ کے بدی دیکھیگا سزا اسکی روایت کیا اسکو شافعی نے ف پیش کیے جاؤ گے اپنے عملوں پر یعنی عبارت محمول قلب پر ہے یعنی معنے اسکے اُلٹے ہیں کہ عمل تمہارے پیش کیے جاوینگے تم پر یا معنے یہ ہیں کہ تم پیش کیے جاؤ گے حضرت پروردگار تعالیٰ کے سبب تمہارے عمل ہیں اور ظاہر تر یہ ہے کہ معنی اسکے یہ ہیں کہ تم سامنے کیے جاؤ گے اللہ تعالیٰ کے ساتھ افعال اپنے کے اور جزا دیے جاؤ گے اوپر اعمال اپنے کے مانند پیش کرنے لشکر کے امیر پر ح ع وَعَنْ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ الدُّنْيَا عَرَضٌ حَاضِرٌ يَأْكُلُ مِنْهَا الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ وَإِنَّ الْآخِرَةَ وَعْدٌ صَادِقٌ يَحْكُمُ فِيهَا مَلِكٌ عَادِلٌ قَادِرٌ يُحِقُّ فِيهَا الْحَقَّ وَيُبْطِلُ الْبَاطِلَ كُونُوا مِنْ أَبْنَاءِ الْآخِرَةِ وَلَا تَكُونُوا مِنْ أَبْنَاءِ الدُّنْيَا فَإِنَّ كُلَّ أُمٍّ يَتْبَعُهَا وَلَدُهَا اور روایت ہے شداد سے کہ کہا اس نے سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اے لوگو تحقیق دنیا اسباب حاضر ہے کھاتا ہے اُس دنیا سے نیک و بد یعنی مومن اور کافر اور تحقیق آخرت وعدہ کی گئی ہے سچا یعنی واقع غیر کاذب ہے حکم کرے گا اُس میں بادشاہ عادل قادر یعنی غیر عاجز ثابت رکھے گا اُس میں حق کو اور نابود کرے گا باطل کو یعنی متمیز اور جدا کر دے گا اہل حق اور اہل باطل کو ساتھ ثواب و عذاب کے

ہو تم آخرت کے بیٹوں میں سے اور نہ ہو تم دنیا کے بیٹوں میں سے اسلیے کہ تحقیق ہر ماں تابع ہوتا ہے اُسکا بیٹا اُسکا **ف** اور دنیا باطل ہے کہ اُسکا دوزخ
ہے اور آخرت حقہ ہے جگہ جنت ہے یعنی پس جو طالب و مستغرق دنیا کے ہیں وہ اُسکے ساتھ دوزخ میں ہونگے اور جو طالب آخرت کے ہیں وہ اُسکے ساتھ
جنت میں ہونگے یہ تو ملا علی رح نے لکھا ہے اور حضرت شیخ رح نے بعد حدیث کے لکھا کہ پس جو کوئی فرزند آخرت کا ہو پیروی آخرت کی کریگا اور موافق
اُسکے عمل کرے گا اور جو کوئی فرزند دنیا کا ہو پیروی اُسکی کریگا اور کام اُسکے لیے کریگا ع **وعن** أبي الدرداء قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم ما طلعت الشمس إلا وبجنبتيها ملكان يناديان يسمعان الخلائق غير الثقلين يا أيها الناس
هلموا إلى ربكم ما قل وكفى خير مما كثر وألهى رواهما أبو نعيم في الحلية اور روایت ہے ابی درداء سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں طلوع ہوتا ہے آفتاب مگر کہ دونوں پہلو اُسکے میں دو فرشتے ہیں کہ پکارتے ہیں سناتے ہیں خلائق کو
یعنی سنتے ہیں اُس ندا کو خلائق سوائے جن و انس کے اے لوگو آؤ طرف پروردگار اپنے کے یعنی طرف حکم اُسکے کے یا انقطاع کر کر اور طرف سے رجوع ہو کر
طرف اُسکے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالے نے وتبتل إليه تبتيلا اور جانو کہ جو مال کم ہو اور کفایت کرے یعنی امور دین میں یا دا در عقبےٰ میں بہتر ہے اُس مال سے کہ بہت
ہو اور باز رکھے عبادت خدا سے تعرض سے و خوشحالی سے اور روایت کیں یہ دونوں حدیثیں ابو نعیم نے کتاب حلیہ میں **ف** شاید کہ [illegible]
جن و انس کے یہ ہے کہ ندا [illegible] جاوے تکلیف بسبب معائنہ غیب کے پھر اگر کوئی کہے کہ یہ ندا واسطے تنبیہ آدمیوں کے ہے اور جب انہوں نے نہ سنا تو کیونکر
متنبہ ہونگے جواب اُسکا یہ کہ کفایت کرتا ہے اُس میں خبر دینا مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم کا پھر جن و انسان میں سے خطاب خاص انسان ہی کو اسلیے
کیا کہ نہایت غافل اور حریص مال و متاع دنیا پر ہے یہانتک کہ باز رکھا انکو اُس نے متوجہ ہونے سے طرف ذکر اللہ تعالے کے اور عبادت اُسکی کے پس کہا گیا
انکو کہ ما انتک غفلت اور اعراض ذکر اللہ سے آؤ طرف عبادت رب اپنے کے ع **وعن** أبي هريرة يبلغ به قال إذا مات الميت
قالت الملائكة ما قدم وقال بنو آدم ما خلف رواه البيهقي في شعب الإيمان اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ پہنچاتے تھے
اس حدیث کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک یعنی حضرت سے نقل کرتے تھے کہ جسکو حدیث مرفوع کہتے ہیں کہا ابو ہریرہ نے جسوقت کہ مرتا ہے آدمی کہتے ہیں اور
پوچھتے ہیں فرشتے کہ کیا آگے بھیجا یعنی اعمال خیر سے اور کہتے ہیں آدمی کہ کیا پیچھے چھوڑا یعنی نظر ملائکہ کی عمل پر ہے اور نظر آدمیوں کی مال پر ہے
وعن مالك أن لقمان قال لابنه يا بني إن الناس قد تطاول عليهم ما يوعدون وهم إلى الآخرة سراعا يذهبون
وإنك قد استدبرت الدنيا منذ كنت واستقبلت الآخرة وإن دارا تسير إليها أقرب إليك من دار تخرج منها رواه
رزين اور روایت ہے امام مالک سے کہ تحقیق لقمان نے کہا اپنے بیٹے کو کہ اے بیٹے میرے تحقیق کہ دراز ہوا یعنی عہد دراز ہے [illegible]
چیزیں کہ وعدہ دیے جاتے ہیں ساتھ اُسکے یعنی بعث و حساب اور ثواب و عذاب اور وہ طرف آخرت کے جلدی چلے جاتے ہیں اور تحقیق تو اے بیٹے میرے تحقیق پیٹھ
دی ہے تو نے دنیا کو جب سے کہ پیدا ہوا تو اور متوجہ ہوا تو آخرت کی طرف یعنی روز اول سے کہ پیدا ہوا ہے تو متوجہ آخرت کی طرف ہے گویا دنیا کو چھوڑ دیا اور تحقیق وہ گھر کہ جاتا ہے تو
طرف اُسکے بہت نزدیک ہے طرف تیرے اُس گھر سے کہ نکلتا ہے تو اُس سے نقل کی یہ رزین نے **ف** دراز ہوا الخ معنے اسکے یہ ہیں کہ دراز و بعید ہو گیا
لوگوں پر وعدہ آنے قیامت وغیرہ کا حالانکہ وہ ہر ساعت بلکہ ہر دم چلے جاتے ہیں طرف اُس چیز کے کہ وعدہ کیے گئے ہیں اُسکا مانند قافلہ چلنے والے کے
لیکن وہ نہیں جانتے مانند بیٹھنے والوں کشتی بھری ہوائی کے پھر بیان کیا اس معنے کو ساتھ قول اپنے کے و تحقیق تو الخ خطاب یہاں خاص بیٹے کو کیا
مراد اس سے خطاب عام ہے کہ شامل ہے سبکے لیے اور آخر حدیث کے یہ وجہ ہے کہ جو کوئی کہ ایک جگہ سے نکلتا ہے ہر دم دفعہ اُس سے دور ہوتا ہے اور
جس چیز کی طرف متوجہ ہوتا ہے اُسکے جانب نزدیک آتا ہے ایک مسافت درمیان میں ہے کہ ہر دم اور روز اُسکو قطع کرتا ہے اور اُس سے بہت نزدیک

ہوتا جاتا ہے اور ایک روز ہو گا کہ وہ مسافت تمام ہو چکے گی اور وہاں پہونچے گا اور مقصود اس نصیحت سے دفع کرنا غفلت کا ہے امر آخرت سے
ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قِيْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ النَّاسِ اَفْضَلُ قَالَ كُلُّ مَخْمُوْمِ الْقَلْبِ صَدُوْقِ
اللِّسَانِ قَالُوْا صَدُوْقُ اللِّسَانِ نَعْرِفُهُ فَمَا مَخْمُوْمُ الْقَلْبِ قَالَ هُوَ التَّقِيُّ النَّقِيُّ لَا اِثْمَ عَلَيْهِ وَلَا بَغْيَ وَلَا غِلَّ وَلَا حَسَدَ
رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہا اس نے کہا گیا واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کے کہ کونسا آدمی بہتر ہے فرمایا ہر مخموم دل کا اور سچا زبان کا عرض کیا صحابہ نے کہ سچے زبان کو جانتے ہیں ہم جو ہرگز جھوٹ نہ بولے پس
کون ہے مخموم دل کا فرمایا وہ پاک دل پرہیزگار نہیں ہے گناہ اس پر اور نہ ظلم کرنا وجہ سے کہ زنا اور نہ کدورت و کینہ اور نہ حسد نقل کی ابن ماجہ نے
اور بیہقی نے شعب الایمان میں ف مخموم مشتق ہے [illegible] خاک و کوڑے کے زمین و گھروں سے لیس یہاں مراد یہ ہے کہ دل سکا جھاڑا ہوا
اور صاف ہے غبار غیار سے اور پاک ہے برے خلقوں سے جیسا کو سلیم القلب کہتے ہیں فرمایا اللہ تعالے نے الا من اتی اللہ بقلب سلیم اور تقی یعنی صاف
دل اور پاک باطن محبت غیر [illegible] اور نقی [illegible] اخلاق [illegible] اور صحابہ نے جو معنی مخموم [illegible] کیے یونہے کہ احتمال ہے کہ
اس لغت کو نہ جانتے ہوں اسلیئے کہ [illegible] لفظ [illegible] تھے کہ کبھی [illegible] دیکھی [illegible] نہ سمجھتے
تھے اور معنی اسکے نہ جانتے تھے لیکن [illegible] مخموم کے قلب کے [illegible] سے [illegible] آنحضرت نے بیان فرمایا اور احتمال
ظاہر ہے واللہ اعلم ع وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْبَعٌ اِذَا كُنَّ فِيْكَ فَلَا عَلَيْكَ مَا فَاتَكَ
الدُّنْيَا حِفْظُ اَمَانَةٍ وَصِدْقُ حَدِيْثٍ وَحُسْنُ خَلِيْقَةٍ وَعِفَّةٌ فِيْ طُعْمَةٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہے
اسی عبد اللہ بن عمرو سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار خصلتیں ہیں کہ جب ہوں جاویں تجھ میں اے مخاطب پس نہیں ہے خوف
تجھپر اور ضرر نہیں ہے تجکو فوت ہونے [illegible] دنیا سے اور [illegible] اپنی امانت کی [illegible] پروردگار کے اور حقوق بندونکی اور
حقوق نفس کے اور دوسرے سچی بات بولنی اور تیسرے نیک خوئی اور چوتھے پارسائی کھانے میں یعنی پرہیز کرے حرام سے اور اکتفا کرے بقدر حاجت پر اور بہت
نہ کھاوے نقل کی یہ حدیث احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں ف ضرر نہیں [illegible] چونکہ [illegible] نعمت [illegible] حاصل ہوتی ہیں [illegible] سبب کمال کے
اور نورانی ہو [illegible] حاصل [illegible] ثواب آخرت اور [illegible] بہشت کا [illegible] ہیو چاہے فوت ہوئے [illegible] دنیا و شہوت [illegible]
بلکہ اگر وہ ہوں تو [illegible] کارخانہ جمعیت و حضوری [illegible] کثافت و ظلمت [illegible] لطافت [illegible] ہوتا ہے ع وَعَنْ مَالِكٍ قَالَ
بَلَغَنِيْ اَنَّهُ قِيْلَ لِلُقْمَانَ الْحَكِيْمِ مَا بَلَغَ بِكَ مَا نَرٰى يَعْنِيْ الْفَضْلَ قَالَ صِدْقُ الْحَدِيْثِ وَاَدَاءُ الْاَمَانَةِ وَتَرْكُ مَا لَا
يَعْنِيْنِيْ رَوَاهُ فِي الْمُوَطَّا اور روایت ہے امام مالک رحمۃ اللہ سے کہا پہونچا ہے مجکو یہ کہ کہا گیا واسطے لقمان حکیم کے کس چیز نے پہونچایا ہے
تمکو اس مرتبہ کو کہ دیکھتے ہیں ہم یعنی فضیلت کو فرمایا لقمان نے کہ پہونچایا ہے مجھی اس مرتبہ کو سچ بولنے نے یعنی [illegible] لوگوں سے اپنی بات
کہنے میں اور اور کی بات نقل کرنے میں اور ادا کی امانت نے اور [illegible] ہو یا فعل اور چھوڑ دینے اس چیز کے [illegible] نفع دے مجکو اور
ضرورت نہو مجکو اسکی روایت کی یہ مالک نے موطا میں کہ تصنیف امام مالک رح کی ہے حدیث میں [illegible] اسی جگہ سے کہا ہے کہ حکمت راست گفتاری
اور نیک کرداری ہے اور لقمان بھانجے ہیں ایوب پیغمبر علیہ السلام کے اور بعضوں نے کہا کہ انکی خالہ کے بیٹے تھے اور اختلاف ہے درمیان علما کے
اس میں کہ لقمان پیغمبر تھے یا نہیں اور صحیح یہ ہے کہ وہ حکیم دولی تھے اور آیا ہے کہ انھوں نے ہزار پیغمبروں کی خدمت اور شاگردی کی تھی
اور ابن عباس رض سے منقول ہے کہ لقمان پیغمبر نہ تھے نہ پادشاہ تھے ایک غلام کالے تھے کہ بکریاں چراتے تھے حق تعالے نے انکو مقبول اپنا کیا اور حکمت دی

جو [illegible] مروی ہو عقیلی نے اور اپنی کتاب میں ذکر انکا کیا ہے **وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم تجیء الاعمال فتجیء الصلوة فتقول یا رب انا الصلوة فیقول انک علی خیر فتجیء الصدقة فتقول یا رب انا الصدقة فیقول انک علی خیر ثم یجیء الصیام فیقول یا رب انا الصیام فیقول انک علی خیر ثم تجیء الاعمال علی ذلک یقول الله تعالی انک علی خیر ثم یجیء الاسلام فیقول یا رب انت السلام وانا الاسلام فیقول الله تعالی انک علی خیر بک الیوم آخذ وبک اعطی قال الله تعالی فی کتابه ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منه وهو فی الآخرة من الخاسرین** اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آوینگے اعمال پس آوے گی نماز پس کہے گی اے پروردگار میرے میں نماز ہوں پس فرماوے گا اللہ تعالی تحقیق تو اوپر خیر کے ہے پھر آویگا صدقہ یعنی زکوۃ پس کہے گا اے رب میرے میں صدقہ ہوں پس فرماوے گا اللہ تعالی تحقیق تو اوپر خیر کے ہے پھر آوے گا روزہ کہے گا اے رب میرے میں روزہ ہوں پس فرماوے گا اللہ تعالی کہ تحقیق تو اوپر [illegible] اعمال [illegible] حج اور جہاد اور طلب علم اور مانند ان کے [illegible] فرماوے گا اللہ تعالی کہ تحقیق تو اوپر خیر کے [illegible] کہے گا اللہ تعالی ہر ایک کی شفاعت [illegible] کی قبولیت کو بڑی مہربانی پھر آوے گا اسلام کہ جامع اعمال خیر و جگہ وارد ہونے اوامر [illegible] اے رب میرے نام پاک تیرا سلام ہے یعنی سالم اور پاک تمام نقصانوں اور آفتوں سے اور سلامتی بخشنے والا بندوں کا تمام شدائد اور خوفوں سے اور میں ہوں اسلام کہ عاجزی کرنے والا اور مطیع اور تابعدار تیرے حکم کا ہوں اور فرمایا ہے تو نے ان الدین عند الله الاسلام پس فرماوے گا اللہ تعالی کہ تحقیق تو خیر پر ہے بسبب تیرے آج کے دن مواخذہ کروں گا یعنی مواخذہ کروں گا بسبب تیرے جس سے مواخذہ کروں گا ساتھ دینے عذاب کے اور بوسیلہ تیرے دوں گا یعنی ثواب [illegible] تجھ [illegible] طاعت و معصیت کا جو کچھ چاہتا ہے تو فرمایا اللہ تعالی نے اپنی کتاب میں اور جو شخص کہ [illegible] سوائے اسلام کے کسی دین کو پس ہرگز قبول کیا جاوے گا وہ دین [illegible] سے ہوگا ف [illegible] اعمال بندوں کے یعنی [illegible] اللہ تعالی کے [illegible] ہوویں اور شفاعت کریں اپنے کرنے والوں کی یا جھگڑیں اپنے ترک کرنے والوں سے اور اعمال یا تو اچھی صورت میں [illegible] اللہ تعالی تو اچھی صورتیں عطا فرماوے جیسے کہ بعض حدیثوں اور آثار سے سمجھا جاتا ہے اور یا قدرت الٰہی ثابت ہے اور یہ الفاظ اعراض سے اور کلام [illegible] میں نماز ہوں آئی ہوں بیچ درگاہ لطف تیرے کے تا شفاعت کروں بندے کی باعتماد قبولیت اور آبرو کے [illegible] ستون اپنے دین کا فرمایا ہے اور مقام عزت و قربت میں بٹھایا ہے تو نے اور فرمایا ہے ان الصلوة تنهی عن الفحشاء والمنکر [illegible] منع کرنے والے فسق و فجور کی تھی میں [illegible] ہوں آج کے دن کہ مانع غضب اور عذاب [illegible] سے ہوں میں پس فرماوے گا اللہ تعالی کہ تو اوپر خیر اور صلاح و فلاح کے ہے اور یہ توقف اور مہلت دینی ہے قبول شفاعت کے میں [illegible] پاکیزہ توجہ کے اور اچھے کلام کے یعنی [illegible] بھی فضل و شرافت ہے اور [illegible] خود ہے تو لیکن شفاعت کا [illegible] صفت ایک دوسرے کی [illegible] یعنی تیرا اور عبادتوں [illegible] جامع ہے تمام [illegible] کا کہ وہ اسلام ہے جیسا [illegible] بیان ایک نکتہ ہے کہ ٹھہرا ہے نام مقام شفاعت میں [illegible] اور اس ذات [illegible] ہے کہ [illegible] کمالات کی جیسا کہ ذات پاک مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ مظہر تمام اسماء و صفات الٰہی کی ہے کہ کوئی پیغمبر [illegible] شفاعت [illegible] اسکے مگر وہ اسی طرح اعمال میں وہ محل شفاعت کرے گا کہ جامع تمام صفات و کمال کا ہے جیسا کہ آخر حدیث میں بیان ہے [illegible] شفاعت [illegible] لطف اپنے [illegible] تو نے [illegible] فرمایا الصدقة تطفئ غضب الرب [illegible] روزہ [illegible] ساتھ

خاص کہ کہ سوائے تیرے کوئی اسکو نہ جانے گا اور جس نے کہ مجھکو پایا اور حرمت وحق نگاہ رکھا میرا الحجتا تونے اور وعدہ بہشت میں جانے کا کیا تونے اُس کو اور
اسلام جو کلام مذکور کہے گا اسلیے کہ در باب شفاعت اسکو بہت دخل ہے کہ ابتدا ساتھ تعظیم اور ثنائے الٰہی کے کرے جیسے کہ حضرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
اول ثنا خاص پروردگار کی کرینگے بعد ازاں شفاعت کرین گے پس سلام حضرت حق سبحانہ کو ساتھ اسم سلام کے ندا کرے گا اور اپنے تئیں بندہ مطیع
کہیگا اس سبب سے شفاعت اُسکی قبول ہوگی اور احتمال ہے کہ اسلام سے مراد ہو صفت رضا اور تسلیم اور ترک اختیار کی کہ اعلےٰ مقامات اہل قرب و
اصطفا کے ہے جیسے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے حق میں آیا ہے کلام مجید میں اذ قال لہ ربہ اسلم قال اسلمت لرب العٰلمین ۔ت **وعن عائشة قالت**
كَانَ لَنَا سِتْرٌ فِيهِ تَمَاثِيلُ طَيْرٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ حَوِّلِيهِ فَإِنِّي إِذَا رَأَيْتُهُ ذَكَرْتُ
الدُّنْيَا اور روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا عائشہ نے کہ تھا واسطے ہمارے پردہ یعنی دروازہ کا یا دیوار کا کہ بیچ اس میں تھیں تصویریں پرند جانوروں کی
پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے عائشہ بدل ڈال اُسکو اسلیے کہ میں جب دیکھتا ہوں اسکو یاد کرتا ہوں دنیا کو ف یہ تعلیل دلیل ہے اسپر کہ
صورتیں بہت چھوٹی تھیں یا یہ فرمایا پہلے حرام ہونے تصویر کے اور اس میں اشارہ ہے طرف اسکے کہ دیکھنا اسباب کا کہ جن کو جمع کرتے ہیں ساتھ
اسکے اغنیا لیجاتا ہے فقرا کی حلاوت قلوب کو ۔ت **وعن** أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ عِظْنِي وَأَوْجِزْ فَقَالَ إِذَا قُمْتَ فِي صَلَاتِكَ فَصَلِّ صَلَاةَ مُوَدِّعٍ وَلَا تَكَلَّمْ بِكَلَامٍ تَعْتَذِرُ مِنْهُ غَدًا وَأَجْمِعِ الْإِيَاسَ
مِمَّا فِي أَيْدِي النَّاسِ اور روایت ہے ابی ایوب انصاری سے کہ کہا آیا ایک شخص پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس عرض کیا نصیحت فرماؤ مجکو اور
مختصر کہو کہ جامع ہو پس فرمایا آنحضرت نے جب کھڑا ہو تو بیچ نماز اپنی کے پس مانند اس شخص کے رخصت کرنے والا اور چھوڑنے والا ہے ماسوائے اللہ کو
یعنی خلق اور نفس کو اور متوجہ ہو جناب حق میں ساتھ خلوص کامل اور توجہ تمام کی اور نہ کہہ ایسی بات کہ محتاج ہووے تو عذر خواہی کا بسبب
اُس کلام کے کل کو یعنی قیامت کو جناب پروردگار میں یا مطلق شامل ہے کلام کرنے کو یاروں اور دوستوں اور تمام مسلمانوں سے یعنی ایسی
بات نہ کہہ کہ اُس سے پشیمان ہووے تو اور محتاج عذر کرنے کا ہووے اور قصد مصمم کر اور نا امیدی کا اس چیز سے کہ لوگوں کے ہاتھ میں ہے
یعنی قناعت کر قوت مقدر و مقسوم پر اور لوگوں کے مال سے طمع منقطع کر ف ایک معنی تو رخصت کرنے کے وہ ہیں جو مذکور ہوئے دوسرے معنی ہیں کہ اور
رخصت کر مناجات کا ہو یعنی گویا کہ یہ اخیر نماز تیری ہے اور یہ آخر وقت ہے اوقات تیرے کا جیسے کہ مشائخ کی وصیتوں میں آیا ہے کہ طالب کو چاہیے کہ ہر نماز
اپنی میں ایسا تصور کرے کہ یہ آخر نماز ہے اور جب ایسا جانے گا تو بالضرور ذوق وحضور اور تعدیل سے ادا کرے گا اور آخر حدیث میں اشارہ ہے
طرف اسکے کہ اُنسیت پکڑنی لوگوں سے علامت افلاس کی ہے اور غنائے قلبی یہ ہے کہ نا امیدی ہو اس چیز سے کہ لوگوں کے ہاتھ میں ہے ۔ت ح ع
وعن مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ لَمَّا بَعَثَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ خَرَجَ مَعَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يُوصِيهِ وَمُعَاذٌ رَاكِبٌ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي تَحْتَ رَاحِلَتِهِ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ يَا مُعَاذُ إِنَّكَ عَسَى
أَنْ لَا تَلْقَانِي بَعْدَ عَامِي هٰذَا وَلَعَلَّكَ أَنْ تَمُرَّ بِمَسْجِدِي هٰذَا وَقَبْرِي فَبَكَى مُعَاذٌ جَشَعًا لِفِرَاقِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ثُمَّ الْتَفَتَ فَأَقْبَلَ بِوَجْهِهِ نَحْوَ الْمَدِينَةِ فَقَالَ إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِي الْمُتَّقُونَ مَنْ كَانُوا وَحَيْثُ كَانُوا رَوَى الْأَحَادِيثَ
الْأَرْبَعَةَ أَحْمَدُ اور روایت ہے معاذ بن جبل سے کہ کہا جب کہ بھیجا اسکو یعنی ارادہ کیا بھیجنے کا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قاضی یا عامل کر کر
طرف یمن کے نکلے ساتھ اسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی پہونچانے کے لیے اس حال میں کہ وصیت کرتے تھے اسکو اور معاذ تھے سوار اور رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم چلتے تھے ہمراہ سواری اسکی کے پس فارغ ہوئے حضرت وصیت سے فرمایا اے معاذ تحقیق تو نزدیک ہے کہ نہ ملے تو مجھسے بعد سال عمر میری کے کہ یہ

سا [illegible] اور شاید کہ تو گذرے اس مسجد میری پر اور قبر میری پر یعنی روئے معاذ بسبب غم فراق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پھیر التفات کی آنحضرت نے یعنی منہ پھیرا معاذ کی طرف سے اور متوجہ کیا منہ اپنا جانب مدینہ کے [illegible] فرمایا کہ تحقیق قریب تر ہیں اور متصل ترین لوگوں کے ساتھ میرے پرہیزگار ہیں جو ہوں یعنی جو کوئی ہوں اور جہاں ہوں [illegible] ہوں [illegible] نقل کین چاروں حدیثین احمد نے حرف لفظ فاقبل الخ تغیب [illegible] ساتھ [illegible] تھی کہ تا نہ دیکھیں رونا انکا اور ہو سبب رونے آپ کے کا اور سخت ہو غم اور اشارہ تھا [illegible] دنیا [illegible] جیسے کہ بس تسلی دی حضرت نے انکو از راہ فضل کے اور وصیت کی دیان سے کہ تو جدا ہوئے گا مجھسے اور پیدا ہو [illegible] دیکھیگا تو مجکو اور اشارہ کیا طرف اسکے کہ مجمع انبیا اور اتقیا کا دار البقا ہی ہے بس فرمایا کہ قریب ترین [illegible] ساتھ میرے یعنی ساتھ شفاعت میری کے قریب [illegible] لوگوں کے طرف مرتبہ میرے کے متقی [illegible] ہوں یعنی مکہ میں ہوں یا مدینہ میں یا بصرہ میں یا کوفہ میں یا یمن میں وغیرہ ذلک [illegible] طرف تنبیہ اور بس فرمانی کے یمن میں بسبب حال تقوی کے اور طرف حالت [illegible] شرف حرمین شریفین کے [illegible] ہونا نہ با وجود دور ہونیکے تقوے سے کیا درجہ پایا اور یہ سبب ترک تقوے کے محروم رہے مقام قرب سے بلکہ اشقی ہوئے بسبب پہونچانے ایذائے حضرت کے [illegible] وصیت اور تسلی ہے معاذ کو تقوے اختیار کرنا چاہیے اور ہمارے فراق پر غم نکھا جبکہ متقیوں سے ہو وے تو صورت مین اگرچہ جدا ہوتا ہے معنی مین ہمارے ساتھ ہی ہے تو اور طیبی نے کہا کہ تسلی ہے معاذ کو بعد از خبر دینے کے اسکو ساتھ رحلت اپنی کے یعنی بیبہ پھر اوے تو مدینہ کو اقتدا کر تا ساتھ متصل ترین و قریب ترین آدمیوں کے ساتھ میرے کہ متقی میں [illegible] کہا کہ یہ کنایہ ہے ابو بکر صدیق سے کہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ ہونگے جیسے کہ حدیث جبیر بن مطعم میں آیا ہے کہ ایک عورت آئی بیچ خدمت آنحضرت کے اور کلام کیا ایک امر میں فرمایا پھر آنا اور وقت اس عورت نے کہا کہ اگر آون میں اور نہ پاؤں یا رسول اللہ تو کیا کروں مین گویا کنایہ تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے فرمایا اگر آوے تو اور نہ پاوے مجکو تو ابو بکر کے پاس آنا اشارہ کیا انکی خلافت کا بعد اپنے اور اس حدیث مین رغبت دلائی ہے حضرت نے اوپر رعایت کرنے تقوے کے اور اس مین تسلی ہے واسطے بقیہ امت کے کہ جنہوں نے نہیں پایا زمانہ حضرت کا اور مرتبہ خدمت کا کہ اگر تقوے کرینگے تو قرب حاصل ہوگا حضرت سے اللہم ارزقنا ہذہ النعمۃ [illegible] وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ تَلَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ [illegible] يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ النُّوْرَ اِذَا دَخَلَ الصَّدْرَ انْفَسَحَ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ لِتِلْكَ مِنْ عَلَمٍ يُعْرَفُ بِهٖ قَالَ نَعَمْ التَّجَافِيْ [illegible] وَالْاِنَابَةُ اِلٰى دَارِ الْخُلُوْدِ وَالْاِسْتِعْدَادُ لِلْمَوْتِ قَبْلَ نُزُوْلِهٖ اور روایت ہے ابن مسعود سے کہا ابن مسعود نے کہ پڑھی آنحضرت نے یہ آیت بس جسکو ارادہ کرتا ہے اللہ ہدایت کرنے کا یعنی ہدایت خاص تا کہ پہنچا دے اسکو طرف مطلب اختصاص کے کھولتا ہے اور فراخ کرتا ہے سینہ اسکا واسطے اسلام کے یعنی واسطے شرائع اسلام کے بطریق اخلاص کے بس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق نور یعنی نور ہدایت داخل ہوتا ہے سینہ مین کھلتا ہے اور فراخ ہو جاتا ہے سینہ بس کہا گیا کہ یا رسول اللہ کیا ہے واسطے اس حالت کے کچھ نشانی ظاہر ہے کہ پہچانی جاوے وہ حالت ساتھ اس نشانی کے فرمایا آنحضرت نے ہاں اسکے لیے نشانی ہے دور ہونا گھر غرور کے سے یعنی دنیا سے کہ جگہ مکر و فریب کی ہے اور شیطان بسبب اسکے لوگوں کو فریب دیتا ہے اور مراد دور رہنے سے زہد اختیار کرنا ہے اور رجوع کرنا طرف آخرت کے کہ جگہ ہمیشگی کی ہے اور مستعد رہنا واسطے موت کے پہلے اوترنے اسکے کے یعنی ساتھ کرنے توبہ کے اور سبقت کرنے کے طرف عبادت کے اور صرف کرنے وقت کے طاعت مین قا یعنی قبول کرتا ہے تمام شرائع اسلام کے اور شیرین معلوم ہوتی ہے اسکے مذاق مین تلخی ان احکام کی کہ مقرر کیے ہیں اللہ تعالے نے اور حکم کیا ہے ان کا اور یہ

قلب حقیقت میں عرش رب ہے جیسا کہ حدیث قدسی میں آیا ہے لا یسعنی ارضی ولا سمائی ولکن یسعنی قلب عبدی المومن اور دنیا مکر کرنے والی اور فریب دینے والی اور عہد شکن ہے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالے نے وما الحیوۃ الدنیا الا متاع الغرور اور دنیا گھر رنج اور خرابی کا ہے اگرچہ صورت میں نعمت معلوم ہو جمال اسکا مانند سراب یعنی دھوکے کے ہے کہ گمان کرتا ہے اسکو پیاسا پانی [illegible] حقیقت میں اسی دھوکے میں بزرگ [illegible] بادشاہ اور امیر اور غنیا و پہلے آنے موت کے ظاہر ہونے مقدمات اسکے [illegible] بہت [illegible] حاصل [illegible] ہونے ندامت [illegible]

وعن ابی ہریرۃ وابی خلاد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا رأیتم العبد یعطی زھدا فی الدنیا وقلۃ منطق فاقتربوا منہ فانہ یلقی الحکمۃ رواھما البیہقی فی شعب الایمان

اور روایت ہے ابی ہریرہ اور ابی خلاد سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت کہ دیکھو تم بندے کو کہ دیا جاتا ہے بے رغبتی دنیا میں [illegible] کلام تو [illegible] پس نزدیکی ڈھونڈو اس سے اسلیے کہ تحقیق وہ سکھایا جاتا ہے اور دیا جاتا ہے حکمت نقل کیں یہ دونوں حدیثیں بیہقی نے شعب الایمان میں [illegible] حدیث بہت سے طریق سے ثابت ہوئی ہے اور بعضی روایت میں آیا ہے کہ آنحضرت پوچھے گئے کہ کونسا مومن بہت [illegible] ہے فرمایا آنحضرت نے جو موت کو بہت یاد کرتا ہو اور بعد موت کے لیے بہت مستعد رہتا ہو اور اس حدیث میں جو لفظ حکمت کا ہے [illegible] نیک کرداری درست گفتاری جسکو اللہ تعالے حکمت عطا فرماوے [illegible] فضیلت [illegible] فرمایا اللہ تعالے نے ومن یؤت الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا حاصل یہ [illegible] وہ عالم [illegible] کامل ہے کہ ہم [illegible] کامل [illegible] والا [illegible] ہر ایک پر کہ طلب [illegible] ہمنشینی [illegible] بہت [illegible] نے صحبت [illegible] پس [illegible] طاقت [illegible] صحبت [illegible] اور علامت [illegible] کی بعد [illegible] کہ وہ کرد [illegible] گذری حدیث سابق [illegible] دنیا [illegible] یعنی تحصیل مال و جاہ [illegible]

باب فضل الفقراء وما کان من عیش النبی صلی اللہ علیہ وسلم

یہ باب بیچ بیان فضیلت فقر [illegible] اور بیان زندگانی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر [illegible] فقر [illegible] اجر و ثواب کی [illegible] فقر [illegible] فقرا کی فضیلت میں یہ بات ثابت ہے اور [illegible] شاکر [illegible] صابر [illegible] شاکر [illegible] سے تیرا اور تقرب کی چیزیں مثل زکوۃ اور قربانی وغیرہ کے [illegible] آنحضرت نے فرمایا ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء چنانچہ سابق بیچ باب ذکر بعد الصلوۃ کے گذری [illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فقر پر تھا اور حدیثیں باب کی تمام دلیلیں [illegible] ہیں اور حق یہ ہے کہ اختلاف بیچ ماہیت فقر و غنا کے [illegible] وجوہ مختلف [illegible] حق شخص خاص کے کبھی صلاح کار غنا میں ہوتا ہے اور کبھی فقر میں جیسا کہ حدیث میں آیا ہے کہ جب [illegible] بندہ [illegible] تو جس چیز میں صلاح حال اسکے کا ہوتا ہے وہ دیتا ہے خواہ فقر ہو یا غنا اور خواہ صحت ہو یا مرض [illegible] تمام تصنیفوں [illegible] حضرت سید محی الدین [illegible] سے منقول ہے کہ ان سے کسی نے پوچھا کہ فقیر صابر بہتر ہے یا غنی شاکر فرمایا فقیر شاکر دونوں سے بہتر ہے اور اس میں اشارہ ہے فضیلت فقر پر یعنی فقر ایک نعمت ہے کہ اسپر شکر کرنا چاہیے نہ بلا ہے کہ اسپر صبر کرنا چاہیے شیخ عالم عارف ولی عبد الوہاب متقی اپنے شیخ سے نقل کرتے تھے کہ جب تک اظہار زبانی اوپر فضیلت فقر کے ہم سے نہ کروالیا بیعت ہماری نہ قبول کی اور کہا کہو الفقر افضل من الغنا بعد ازاں ہاتھ پکڑا اور مرید کیا اور جاننا چاہیے

اور بعضوں نے فقیر و مسکین میں فرق کیا ہے کہ فقیر وہ کہ مالک نصاب کا نہو اور مسکین وہ کہ کچھ نہ رکھتا ہو اور بعضوں نے عکس اسکے کہا ہے اور مراد فقراء سے یہاں فقیر او ر مسکین ہیں دونوں

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رُبَّ اَشْعَثَ اَغْبَرَ مَدْفُوْعٍ بِالْاَبْوَابِ لَوْ اَقْسَمَ عَلَی اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بہت پراگندہ بال غبار آلودہ دہکیلے گیے دروازون سے اگر قسم کہاوین اللہ پر تو البتہ سچا کرے اللہ انکو قسم مین نقل کی یہ مسلم نے **ف** دہکیلے گیے الخ یعنی روکے گیے دروازون سے ساتھ ہاتھ یا زبان کے اور معنی یہ ہین کہ اگر بالفرض وہ کسی کے دروازے پر جا کہڑے رہین تو انکو اپنے گہر مین نہ آنے دے بسبب نہایت حقارت انکی کے لوگون کی نظرون مین اور جب دروازون سے دہکیلے گیے تو مجلسون مین آنے سے بطریق اولی منع کیے جاوینگے اور یہ اسلیے ہے کہ چاہتا ہے اللہ تعالے چہپانا حال انکے کا خلق سے تا کہ نہ حاصل ہو انکو سوائے اللہ تعالے اور کسی سے کچھ انسبت پس محفوظ رکہتا ہے انکو کہڑے رہنے سے ظالمون کے دروازون پر اور کہانے مال حرام انکے سے جیسکہ بچاتا ہے آدمی مریض کو استعمال کرنے طعام مضر کے سے پس نہین حاضر ہوتے وہ مگر اپنے مولے ہی کے دروازہ پر اور نہین سوال کرتے غیر اسکے سے بسبب کمال بے پروائی اپنی کے اور مراد یہ نہین ہے کہ وہ دنیادارون کے دروازون پر جاتے ہین اور وہ دہکیلے جاتے ہین اپنے دروازون سے اور آنے نہین دیتے اپنے گہرون مین اسلیے کہ اولیاء اللہ محفوظ ہین اس ذلت سے اور اگر قسم کہاوین الخ یعنی اگر وہ قسم کہاوین خدائے تعالے کی کہ اللہ تعالے اس فعل کو کریگا یا قسم کہاوین کہ نہین کریگا تو سچا کرتا ہے اللہ انکو اس قسم مین کہ کرتا ہے وہ فعل یا نہین کرتا جیسیکہ انس بن نضر کا حال گذرا باب الدیۃ مین اور حاصل حدیث یہ ہوا کہ وہ اگرچہ لوگون کی نظرون مین ذلیل ہین لیکن اللہ کے نزدیک ایسے عزیز و مقبول ہین کہ اگر قسم کہا بیٹہین کسی کام پر تو اللہ تعالے سچی کرے انکو مولف وَعَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ رَاٰی سَعْدٌ اَنَّ لَهٗ فَضْلًا عَلٰی مَنْ دُوْنَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تُنْصَرُوْنَ وَتُرْزَقُوْنَ اِلَّا بِضُعَفَائِكُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے مصعب بیٹے سعد کے سے کہا گمان کیا سعد نے یہ کہ اسکو فضیلت ہے اوپر اس کسی کے کہ کمتر ہے اس سے یعنی فقراء یا ضعفاء پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے جواب کے لیے اور انکے سنانے کے لیے نہین مدد کیے جاتے تم یعنی دشمنان دین پر اور نہین رزق دیے جاتے مگر برکت ضعیفون اور فقیرون تمہارے کے نقل کی یہ بخاری نے **ف** چونکہ سعد بہت سی فضیلتین رکہتے تھے مانند شجاعت اور کرم اور سخاوت کے انہون نے گمان کیا کہ نفع سب مسلمانون کو مجہ سے زیادہ ہے بہ نسبت اور ونکے اور جو ایسے ہین پس حضرت نے اس گمان سے انکو منع فرمایا کہ نصرت اور رزق ضعیفون اور فقیرون کا اور نہ تمہارے واسطے کہ تم بہی انکی برکت دعا سے ہو مدد ہوتے ہو الخ وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قُمْتُ عَلٰی بَابِ الْجَنَّةِ فَكَانَ عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا الْمَسَاكِیْنَ وَاَصْحَابُ الْجَدِّ مَحْبُوْسُوْنَ غَیْرَ اَنَّ اَصْحَابَ النَّارِ قَدْ اُمِرَ بِهِمْ اِلَی النَّارِ وَقُمْتُ عَلٰی بَابِ النَّارِ فَاِذَا عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا النِّسَاءُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے اسامہ بن زید سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کہڑا ہوا مین بہشت کے دروازہ پر یعنی شب معراج کو یا خواب مین یا حالت کشف مین سو تھے اکثر ان لوگون کے کہ داخل ہوے بہشت مین غریب اور دولتمند ٹہہرائے گیے ہین میدان قیامت مین لیکن کافر تحقیق حکم کیا گیا ہے انکو جانے کا طرف دوزخ کے یعنی مومن دو قسم ہین محبوس اور غیر محبوس اور حال ان سبہون کا بہشت ہے اور کافر بلا مقام دوزخ ہی مین جاوینگے اور کہڑا ہوا مین دوزخ کے دروازہ پر سو اکثر انکے داخل ہونے والے مین سے عورتین تہین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی بسبب کثرت خواہش کرنے کے دنیا کی اور بسبب بند کرنے انکے کے مردون کو راہ عقبے سے اور ٹہہرائے گیے الخ یعنی تہین وے اس دنیا فانی کے مال و منصب والے ہین ٹہہرائے اور روکے جاوینگے میدان قیامت مین سبب

بہت حساب دینے کے اور رنج میں ہونگے بسبب کثرت اموال پانے کے اور وسعت جاہ کے اور لذت حاصل کرنے کے دنیا میں اور بہرہ مند ہونے کے موافق
شہوات نفس و ہوا کے اسلیے کہ حلال دنیا سبب حساب کا ہے اور حرام اُسکا سبب عذاب کا ہے اور فقرا اِس سے بری ہونگے کہ حساب لیے جاوینگے اور نہ روکے جاوینگے
بلکہ چالیس برس پہلے اغنیا کی داخل ہونگے جنت میں عوض میں اُن نعمتوں کے کہ دنیا میں فوت ہوئی ہیں ۲؎ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اطَّلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ وَاطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جھانکا میں نے بہشت میں پس دیکھے میں نے اکثر اہل بہشت
فقرا اور جھانکا میں نے دوزخ میں پس دیکھیں میں نے اکثر رہنے والی اُسکی عورتیں نقل کی یہ بخاری و مسلم نے وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِيْنَ يَسْبِقُوْنَ الْأَغْنِيَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى الْجَنَّةِ بِأَرْبَعِيْنَ
خَرِيْفًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق فقرا مہاجرین کے چالیس برس پہلے داخل
ہونگے غنیوں سے دن قیامت کے جنت میں نقل کی یہ مسلم نے ف چالیس برس یعنی مقدار چالیس برس کی پانی اور ظاہر اس حدیث سے یہ معلوم
ہوتا ہے کہ یہ حکم خاص فقرائے مہاجرین ہی کے لیے ہے اور اغنیاء سے بھی اغنیاء مہاجرین کے مراد ہیں اور فائدہ اس قید کا دوسری فصل کی پہلی حدیث
میں معلوم ہوگا اور وجہ فقرا کے پہلے داخل ہونے کی یہ ہے کہ اغنیاء بسبب حساب دینے کے رکے ہونگے بعد ان کے جنت میں اور فقراء بلا حساب
جنت میں داخل ہو رہے ہونگے ۳؎ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ لِرَجُلٍ عِنْدَهُ جَالِسٍ مَا رَأْيُكَ فِي هٰذَا فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَشْرَافِ النَّاسِ هٰذَا وَاللّٰهِ حَرِيٌّ إِنْ خَطَبَ أَنْ يُنْكَحَ
وَإِنْ شَفَعَ أَنْ يُشَفَّعَ قَالَ فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ مَرَّ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَأْيُكَ فِي هٰذَا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا رَجُلٌ مِنْ فُقَرَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ هٰذَا حَرِيٌّ إِنْ خَطَبَ
أَنْ لَا يُنْكَحَ وَإِنْ شَفَعَ أَنْ لَا يُشَفَّعَ وَإِنْ قَالَ أَنْ لَا يُسْمَعَ لِقَوْلِهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا خَيْرٌ مِنْ
مِلْءِ الْأَرْضِ مِثْلَ هٰذَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے سہل بن سعد سے کہ گذرا ایک شخص پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر پس پوچھا حضرت نے ایک شخص سے کہ
پاس بیٹھا تھا کیا رائے ہے تیری اس شخص گذرنے والے کے حق میں یعنی یہ اچھا ہے یا برا ہے پس کہا اس شخص نے کہ جس سے حضرت نے حال گذرنے والے کا
پوچھا تھا یہ شخص ہے شریف لوگوں میں سے قسم ہے خدا کی لائق ہے یہ شخص اس بات کے کہ اگر پیغام بھیجے نکاح کا کسی عورت سے نکاح کیا جاوے اس سے اور اگر
سفارش کرے یعنی کسی کی حاجت اور مطلب دوسروں سے بیچ حاصل کرنے نفع کے یا دفع کرنے بلا کے قبول کی جاوے سفارش اُسکی کہا سہل راوی نے پس
چپ رہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی جواب سے پھر گذرا ایک اور شخص پس فرمایا آنحضرت نے واسطے اُسی شخص کے کہ بیٹھا تھا آپ کے پاس کیا گمان ہے تیرا
اُس شخص کے حق میں پس کہا اُس نے یا رسول اللہ یہ شخص فقرائے مسلمین میں سے ہے یہ شخص لائق ہے اسکے کہ اگر پیغام دے نکاح کا نہ نکاح کیا جاوے اور اگر سفارش کرے
کسی کی نہ قبول کیجاوے سفارش اُسکی اور اگر کہے کچھ بات نہ سنی جاوے بات اُسکی یعنی کوئی اُسکی بات نہ سنے اور نہ التفات کرے طرف اسکے بسبب نہایت
فقر اُسکے کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ شخص کہ تو نے اُسکو نظر حقارت سے دیکھا اور حقیر جانا بہتر ہے بھری ہونے زمین سے مانند
شخص کے کہ تو نے تعریف کی اُسکی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی اگر تمام روئے زمین مثل اُس شخص کے سے کہ تو نے تعریف کی ہے بھر جاوے تو وہ
کہ ایک مرد کہ تیرے گمان میں حقیر ہے بہتر اور زیادہ تر ہوگا اس سے مرتبہ اور فضیلت میں اور ظاہر یہ ہے کہ حضرت نے جب کہ یہ پوچھا وہ غنی ہوگا مسلمانوں میں سے سوال
و جواب میں تنبیہ اُسکے لیے اور فضیلت فقر کے اور ایسی فضیلت جو حضرت نے فقیر کی غنی پر بیان فرمائی وجہ اسکی یہ ہے کہ فقیر بسبب صفائی قلب کے بہت قبول

کرتا ہے اپنے پروردگار کا بخلاف اغنیاء اجنبیا کے کہ وہ سرکشی و استغنا اور تکبر رکھتے ہیں قبول حق میں جیسے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ساصرف عن آیاتی الذین یتکبرون فی الارض بغیر الحق اور یہ امر دیکھا جاتا ہے علماء کے شاگردوں میں اور مسلمانوں کے مریدوں میں فقراء بہت جلد قبول کرتے ہیں حق بات کو اور اغنیاء حیلہ و حجت کرتے ہیں اس میں اور شخص اول بھی اغنیاء مومنین سے تھا نہ مردوں میں سے اسلئے نہیں ہے منافعہ درمیان فقراء وساکین کے نہیں بجز یہ مین یہانتک کہ کہا ہے بعضے علماء نے کہ حسن نے کہا النقراء منزلة میں کہیں ہودی خوف ہے اسکے فقر کا اسیئے کے ثابت ہوتا ہے نہیں ہے تیری بات میں اور حرم نہیں کیا ہے انکے نفس میں سے بھی قصد کیا ہے وہ قریب رہے مسحق سے اور **وعن** عائشة قالت ماشبع ال محمد من خبز الشعير يومين متتابعين حتى قبض رسول الله صلى الله عليه وسلم متفق عليه اور روایت ہے عائشہ سے کہا نہیں پیٹ بھر آل محمد نے یعنی اہلبیت انکے نے جو کی روٹی سے یعنی گیہوں کی روٹی سے بطریق اولی دو دن پے در پے یہانتک کہ وفات ہوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نقل کی بخاری اور مسلم نے **ف** دو دن الخ یعنی بلکہ اگر ایک دن پیٹ بھر اتو دوسرے دن بھوکے بنا بر اسکے کہ حضرت نے اختیار کیا تھا فقر کو جبکہ پیش کیے گئے حضرت پر خزانے زمین کے اور حکم ہوا کہ ہو تو پہاڑ مکہ کے سونے کے کردیں تمہارے واسطے پس حضرت نے اختیار کیا فقر ہی کو اور کہا ایک دن میں بھوکا رہوں تاکہ صبر کروں اور سیر ہوں تاکہ شکر کروں اور اسمیں دوسرے اہل ثروت تھے حضرت اغنیاء میں غنی ہاں مال بہت سا تھا حضرت نہ سیر ہوا کہا نہیں بلکہ جتنی سیری سے زیادہ رکھا کر خوشی ہیں اور ہمیشہ دل کے غنی اور منقول ہے ابن عباس سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم گذارتے کئی راتیں بھوکے پے در پے حضرت اور اہل انکے نہ پاتے تھے طعام شب کا اور تھی اکثر روٹی انکی جو کی اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو ہمارے زمانہ میں فقراء ہیں انکی نسبت ہے نہ کہ بہت سے کر لینا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ وہ افضل الانبیاء ہیں اور حضرت نے فقر کے تسلی نفس کے لیے اور یہ بھوک کی کہ نفس پر مشقت کرتے تھے اور لذتوں اسکی سے اور قناعت کرنے کے قوت لایموت پر دنیا سے یعنی بیچ دیتے فقراء اور مسکینوں کو اور بسبب حاجت لوگوں سے نفس کی حاجت پر **وعن** سعيد المقبري عن ابي هريرة انه مر بقوم بين ايديهم شاة مصلية فدعوه ان ياكل وقال خرج النبي صلى الله عليه وسلم من الدنيا ولم يشبع من خبز الشعير رواه البخاري اور روایت ہے سعید مقبری سے کہ نقل کی ابوہریرہ سے کہ وہ گذرے ایک قوم پر کہ آگے انکے رکھی ہوئی تھی بکری بھنی ہوئی پس بلایا انہوں نے ابوہریرہ کو یعنی کہ کھانے پس انکار کیا ابوہریرہ نے اسکے کھانے سے اور کہا یعنی بیچ عذر نہ کھانے کے کہ نکلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے یعنی وفات پائی اور نہ پیٹ بھر روٹی جو کی سے یعنی چونکہ حال آنحضرت کا ایسا تھا کھانا بھنی ہوئی بکری کا مرغوب نہیں معلوم ہوتا ہے نقل کی بخاری نے **وعن** انس انه مشى الى النبي صلى الله عليه وسلم بخبز شعير واهالة سنخة ولقد رهن النبي صلى الله عليه وسلم درعا له بالمدينة عند يهودي واخذ منه شعيرا لاهله ولقد سمعته يقول ما امسى عند ال محمد صاع بر ولا صاع حب وان عنده لتسع نسوة رواه البخاري اور روایت ہے انس سے کہ وہ گئے نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روٹی جو کی اور چربی متغیر اور بدبو یعنی بسبب بہت دنوں رہنے کے اور تحقیق گرو رکھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زرہ اپنی مدینہ میں نزدیک ایک یہودی کے اور لیے اس سے کچھ جو واسطے اہل بیت اپنے کے اور روایت کرنے والا انس سے کہتا ہے کہ تحقیق سنا میں نے انس سے کہتے تھے نہیں شام کی نزدیک اہل بیت محمد کے صاع گیہوں نے اور نہ صاع اور دانوں غلہ کے نے یعنی ذخیرہ نہیں کیا آپ نے رات کو غلہ کل کے لیے اور حال آنکہ تحقیق نزدیک آنحضرت کے نو بیبیاں یعنی باوجود اسکے کچھ ذخیرہ نہ کرتے تھے نقل کی بخاری نے **ف** شاید کہ وجہ قرض لینے کی یہودی سے یہ تھی کہ حال آپکا مسلمانوں پر ظاہر نہ ہو اسلیے کہ گران نہوں آپ پر بس یوں وہ آپ کو

شہ مکر کر اور ظاہر تر یہ ہے۔ اس میں نہایت تہدید منظور تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے کہ طلب کریں اجرت سے اگرچہ صورت یہ ہو فرمایا اللہ تعالیٰ نے قل ما اسئلکم علیہ من اجر ان اجری الا علی اللہ اور تنہا ایسا وقع ہو ہمارے امام اعظم سے کہ نہیں ٹھہرتے تھے بیچ سایہ دیوار [illegible] کہ مطالبہ کرتے تھے اس سے دین کا بدلیل حدیث کل قرض جر منفعۃ فہو ربوا [illegible] اور یہاں ایک اشکال وارد ہوتا ہے کہ صحیح روایت سے ثابت ہوا ہے کہ آنحضرت نے اپنی بیبیوں کے لیے قوت ایک برس کا اٹھا رکھا [illegible] اور جواب اسکا یہ دیتے ہیں علما کہ یہ ذخیرہ کا [illegible] حال پر عتاب تھا بعد ازاں کہ وسعت ہوئی تو سنا ایک برس کا [illegible] اور بعضے کہتے ہیں کہ لفظ کل زائد ہے کلام میں [illegible] ہیں اور مراد وہی فلان [illegible] آیتیں پھر ذخیرہ نہ کرنا [illegible] مخصوص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہو کر [illegible] اپنے لیے نہ کرتے تھے [illegible] بیبیوں کے لیے ذخیرہ [illegible]

وَعَنْ عُمَرَ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا هُوَ مُضْطَجِعٌ عَلٰی رِمَالِ حَصِيْرٍ لَيْسَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهٗ فِرَاشٌ قَدْ اَثَّرَ الرِّمَالُ بِجَنْبِهٖ مُتَّكِئًا عَلٰی وِسَادَةٍ مِّنْ اَدَمٍ حَشْوُهَا لِيْفٌ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ فَلْيُوَسِّعْ عَلٰی اُمَّتِكَ فَاِنَّ فَارِسَ وَالرُّوْمَ قَدْ وُسِّعَ عَلَيْهِمْ وَهُمْ لَا يَعْبُدُوْنَ اللّٰهَ فَقَالَ اَوَفِيْ هٰذَا اَنْتَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ اُولٰٓئِكَ قَوْمٌ عُجِّلَتْ لَهُمْ طَيِّبَاتُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِيْ رِوَايَةٍ اَمَا تَرْضٰی اَنْ تَكُوْنَ لَهُمُ الدُّنْيَا وَلَنَا الْاٰخِرَةُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے حضرت عمر سے کہا داخل ہوا میں [illegible] رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر [illegible] پس ناگاہ آپ لیٹے ہوئے تھے [illegible] بوریے کے نہیں تھا [illegible] بچھونا [illegible] نشان [illegible] اور [illegible] تحقیق نشان [illegible] ہوئے تکیہ پر [illegible] بھرا ہوا تھا [illegible] کہا میں نے یا رسول اللہ دعا کیجیے اللہ سے [illegible] فراخی کرے [illegible] امت پر [illegible] پس تحقیق فارس اور روم [illegible] حالانکہ وہ نہیں بندگی کرتے اللہ کی پس فرمایا حضرت نے کیا اس بات میں ہے تو [illegible] کیا اسی مقام میں ہے اور نہیں جانتا [illegible] کہ تو ترقی طرف [illegible] ای ابن خطاب یعنی فارس اور روم اور تمام کفار ایک گروہ ہیں جلدی کی گئی ہے انکے لیے خوبیاں انکی زندگانی دنیا میں یعنی [illegible] اور ایک روایت میں ہے کیا راضی نہیں تو اس بات سے کہ ہووے انکے لیے دنیا اور ہمارے لیے آخرت [illegible] رسالت [illegible] یعنی [illegible] زمین پر پڑا تھا اور بعضی عبارتوں سے [illegible]

[illegible] بمعنی بنی ہوئی کے اور [illegible] یعنی تکیہ میں لیف بھرا ہوا تھا [illegible] اور [illegible] نی وغیرہ بھرتے ہیں فقرا پوست خرما کو کوٹ کر اور نرم کر کر بھرتے ہیں اور فراخی کرے یعنی رزق فراخ کرے [illegible] کی امت پر [illegible] آنحضرت نے فقر اختیار کیا ہے اور اپنے تئیں اس حال سے رکھتے ہیں نظر کی بیچ حال ضعفاء امت کی کہ تاب فقر کی نہ رکھیں [illegible] لی اور نہ مناسب ساتھ حال ضعف انکے کے یہ دیکھا کہ فراخی ہونا انکے لیے اولیٰ [illegible] اما مقصود [illegible] طلب کرنا فراخی کا آنحضرت کے لیے نہیں بسبب عظمت شان آنحضرت کے مناسب نہ جانا [illegible] دنیا [illegible] طلب کرنی جیسا اور روایت میں آیا ہے [illegible] حضرت کو بیچ گھر تاریک کے ایک بوریے پر لیٹے ہوئے اور گھر کے لوگوں میں نگاہ کی کچھ چیز کے [illegible] دیکھی [illegible] ایک دو یا تین پڑے ہوئے پس عمر رو دیئے فرمایا آپ نے کہ کیوں روتا ہے تو اے بیٹے خطاب کے کہا عمر نے یا رسول اللہ آپ کو دیکھتا ہوں کہ رسول خدا کے ہو کر اس حال سے پڑے ہو قیصر و کسریٰ ناز و نعمت میں ہیں ساری حدیث ذکر کی کہ یہ ٹکڑا اسکا ہے لیکن معنی اول مناسب ہیں ساتھ قول انکے کے [illegible] پس تحقیق فارس اور

کرتا ہے اپنے پروردگار کا بخلاف اغنیائے اغبیا کے کہ وہ سرکشی اور استغنا اور تکبر رکھتے ہیں قبول حق میں جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ساصرف عن آیاتی الذین
یتکبرون فی الارض بغیر الحق اور یہ امر دیکھا جاتا ہے علماء کے شاگردوں میں اور [illegible] کے مریدوں میں فقراء بہت جلد قبول کرتے ہیں حق بات کو اور اغنیاء
حیلہ و حجت کرتے ہیں اس میں اور شخص اول بھی اغنیاء مومنین سے تھا نہ [illegible] میں سے [illegible]
میں یہاں تک کہ کہا ہے بعضے علماء نے [illegible] یہودی خوف ہے اس پر کفر کا [illegible]
نہیں کیا ہے [illegible] قصہ [illegible] قریب تر ہے [illegible] وعن عائشة قالت ما شبع آل
محمد من خبز الشعير يومين متتابعين حتى قبض رسول الله صلى الله عليه وسلم متفق عليه اور روایت ہے
عائشہ سے کہ کہا نہیں پیٹ بھر آل محمد نے یعنی اہلبیت انکے نے جو کی روٹی سے یعنی گیہوں کی روٹی سے بطریق اولی دو دن پے در پے یہاں تک کہ
وفات ہوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نقل کی بخاری اور مسلم نے ف دو دن الخ یعنی بلکہ اگر ایک دن پیٹ بھرا تو دوسرے دن بھوکے رہتے
بنا بر اسکے کہ حضرت نے [illegible] فاقہ کو جبکہ پیش کیے گئے حضرت پر خزانے زمین کے اور حکم ہوا کہ ہو تو پہاڑ مکہ کے سونے کے کردیں تمہارے [illegible]
پس حضرت نے اختیار کیا فاقہ ہی کو [illegible] بھوکا رہوں [illegible] صبر کروں اور سیر ہوؤں [illegible] شکر کروں [illegible]
تھے حضرت اپنے دل میں غنی ہاں مال بہت سا [illegible] خوشی [illegible]
دل کے غنی اور منقول ہے ابن عباس سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
طعام شب کا اور تھی اکثر روٹی انکی جو کی اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو ہمارے زمانہ میں [illegible] انحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم [illegible] افضل الانبیاء [illegible]
کے اور لذتوں [illegible] قوت [illegible] دنیا یعنی [illegible]
نفس کی حاجت [illegible] وعن سعيد المقبري عن ابي هريرة انه مر بقوم بين ايديهم شاة مصلية فدعوه
ان يأكل وقال خرج النبي صلى الله عليه وسلم من الدنيا ولم يشبع من خبز الشعير رواه البخاري اور روایت ہے [illegible]
کہ نقل کی ابوہریرہ [illegible] ایک قوم پر [illegible] بھنی ہوئی تھی بکری بھنی ہوئی [illegible] انہوں نے ابوہریرہ [illegible]
انکار کیا ابوہریرہ نے [illegible] کھانے سے [illegible] یعنی [illegible] نبی صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے یعنی وفات پائی [illegible] پیٹ بھر
روٹی جو کی سے یعنی چونکہ حال انحضرت کا ایسا تھا [illegible] نقل کی بخاری نے وعن انس انه
مشى الى النبي صلى الله عليه وسلم بخبز شعير واهالة سنخة ولقد رهن النبي صلى الله عليه وسلم درعا له بالمدينة
عند يهودي واخذ منه شعيرا لاهله ولقد سمعته يقول ما امسى عند آل محمد صاع بر ولا صاع حب وان
عنده لتسع نسوة رواه البخاري اور روایت ہے انس سے کہ وہ گئے نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روٹی جو کی اور چربی متغیر اور بدبو یعنی
بسبب بہت دنوں رہنے کے اور تحقیق گرو رکھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زرہ اپنی مدینہ میں نزدیک ایک یہودی کے اور لیے اس سے کچھ جو واسطے اہل بیت اپنے
کے اور روایت کرنے والا انس سے کہتا ہے کہ تحقیق سنا میں نے انس سے کہتے تھے نہیں شام کی نزدیک اہل بیت محمد کے صاع گیہوں نے اور نہ صاع اور دانوں
غلہ کے نے یعنی ذخیرہ نہیں کیا آپ نے رات کو غلہ کل کے لیے اور حال آنکہ تحقیق نزدیک آنحضرت کے تھیں نو بیبیاں یعنی باوجود اسکے کچھ ذخیرہ نہ رکھتے تھے
نقل کی بخاری نے ف شاید کہ وجہ قرض لینے کی یہودی سے یہ تھی کہ حال آپکا مسلمانوں پر ظاہر نہ ہو اسلیے کہ اگر ان کو [illegible] آپ [illegible] آپ کو

شرم کر کر اور ظاہر تر یہ ہے کہ اس میں نہایت تنزہ منظور تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے کہ طلب کریں جرأت سے اگرچہ صورت یہ ہو فرمایا اللہ تعالیٰ نے قل ما اسئلکم علیہ من اجر ان اجری الا علی اللہ اور نظیر اسکی واقع ہو ہمارے امام اعظم سے کہ نہیں ٹھہرتے تھے بیچ سایہ دیوار اسکے کہ مطالبہ کرتے تھے اس سے دین کا اور لیس حدیث کل قرض جر منفعۃ فہو ربوٰ ۔ اور یہاں ایک اشکال وارد ہوتا ہے کہ صحیح روایت سے ثابت ہوا ہے کہ آنحضرت نے اپنی بیبیوں کے لیے قوت ایک برس کا اٹھا رکھا اور جواب اسکا یہ کہتے ہیں علما کہ یہ رکھنا ذخیرہ کا اور [illegible] حال پر عاب تھا بعد ازاں کہ وسعت ہوئی تو ایک برس کا اٹھا رکھا دیا اور بعضے کہتے ہیں کہ لفظ آل زائد ہے کلام میں [illegible] کہتے ہیں اور مراد وہی فلاں کہتے ہیں پس ذخیرہ نہ رکھنا [illegible] مخصوص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہو کر واسطے نفس شریف کے نہ رکھتے تھے اور بیبیوں کے لیے ذخیرہ رکھتے تھے [illegible]

وَعَنْ عُمَرَ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا هُوَ مُضْطَجِعٌ عَلٰى رِمَالِ حَصِيْرٍ لَيْسَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهٗ فِرَاشٌ قَدْ اَثَّرَ الرِّمَالُ بِجَنْبِهٖ مُتَّكِئًا عَلٰى وِسَادَةٍ مِّنْ اَدَمٍ حَشْوُهَا لِيْفٌ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ فَلْيُوَسِّعْ عَلٰى اُمَّتِكَ فَاِنَّ فَارِسَ وَالرُّوْمَ قَدْ وُسِّعَ عَلَيْهِمْ وَهُمْ لَا يَعْبُدُوْنَ اللّٰهَ فَقَالَ اَوَفِيْ هٰذَا اَنْتَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ اُولٰٓئِكَ قَوْمٌ عُجِّلَتْ لَهُمْ طَيِّبَاتُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِيْ رِوَايَةٍ اَمَا تَرْضٰى اَنْ تَكُوْنَ لَهُمُ الدُّنْيَا وَلَنَا الْاٰخِرَةُ ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے حضرت عمر سے [illegible] ہوا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] آنحضرت [illegible] ہوا تحقیق نشان دیا تھا [illegible] کہ بچھونا [illegible] یا رسول اللہ [illegible] تیری امت پر تحقیق فارس اور روم [illegible] اوپر حالانکہ وہ نہیں بندگی کرتے اللہ کی تب فرمایا حضرت نے کیا [illegible] اسی مقام میں ہے اور نہیں جانتا ہے تو [illegible] اے ابن خطاب یعنی فارس اور روم اور تمام کفار ایک گروہ ہیں جلدی کی گئی ہیں انکے لیے خوبیاں ان کی زندگانی دنیا میں یعنی آخرت میں فقیر اور خوار اور [illegible] میں ہونگے اور ایک روایت میں ہے کیا راضی نہیں ہے تو یہ کہ ہو واسطے انکے دنیا اور ہمارے لیے آخرت [illegible] اور یہ لفظ ہے [illegible] یعنی بستر [illegible] رکھتے [illegible] اور بعضی عبارتوں سے [illegible] کہ بعضی نبی ہوی کے [illegible] یعنی تکیہ میں لیف بھرے ہوئے تھے لیف ساتھ زیر [illegible] روئی وغیرہ بھرتے ہیں فقط [illegible] کوٹ کر اور نرم کر کر بھرتے ہیں [illegible] فراخی کرے یعنی رزق فراخ کرے [illegible] کہ آنحضرت نے فقر اختیار کیا ہے اور اپنے تئیں اس حال سے رکھتے ہیں نظر کی بیچ حال ضعفاء امت کی کہ تاب فقر کی نہ رکھیں [illegible] اور نہ مناسب ساتھ حال ضعف انکے کے یہ دیکھا کہ فراخی [illegible] اور طبیعی [illegible] مقصود [illegible] کو طلب [illegible] فراخی کا آنحضرت کے لیے تھا ولیکن بسبب عظمت شان آنحضرت کے مناسب نہ جانا [illegible] دنیا [illegible] طلب کریں جیسا [illegible] روایت میں [illegible] آنحضرت کو بیچ گھر تاریک [illegible] ایک بوریے پر لیٹے ہوئے [illegible] روئے عمر رضی اللہ عنہ فرمایا آپ نے کہ کیوں روتا ہے تو اے بیٹے خطاب کے کہا عمر رضی اللہ عنہ نے یا رسول اللہ آپکو دیکھتا ہوں کہ رسول خدا کے ہو کر اس حال سے پڑے ہو اور قیصر و کسریٰ ناز و نعمت میں [illegible] ساری حدیث ذکر کی کہ یہ ٹکڑا اسکا ہے لیکن معنی اول مناسب [illegible] ساتھ قول [illegible] تحقیق فارس اور

دوم اخ ثالث وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَقَدْ رَاَيْتُ سَبْعِيْنَ مِنْ اَصْحَابِ الصُّفَّةِ مَا مِنْهُمْ رَجُلٌ عَلَيْهِ رِدَاءٌ اِمَّا اِزَارٌ وَاِمَّا كِسَاءٌ قَدْ رَبَطُوْا فِيْ اَعْنَاقِهِمْ فَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ نِصْفَ السَّاقَيْنِ وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ الْكَعْبَيْنِ فَيَجْمَعُهُ بِيَدِهٖ كَرَاهِيَةَ اَنْ تُرٰى عَوْرَتُهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا تحقیق دیکھا میں نے ستر لوگوں کو اصحاب صفہ سے نہیں تھا ان میں سے کوئی شخص کہ ہو اُس پر چادر کہ اور کپڑے برابر ہے اور کندھے پر ڈالے بلکہ ایک کپڑے سے زیادہ نہ رکھتا تھا یا تہبند تھا اور یا کملی تھی کہ تحقیق باندھا تھا اپنی گردنوں میں پس بعضے اُن تہبندوں اور کملیوں میں سے وہ تھے کہ پہونچتے تھے پنڈلیوں تک اور بعضی پہونچتے دونوں ٹخنوں تک پس سمیٹتا تہبند کو یا کملی کو سجدہ میں یا بعضے اوقات بیٹھنے میں بسبب ناخوش رکھنے اسکے کہ دیکھا جاوے ستر اسکا نقل کی یہ بخاری نے وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نَظَرَ اَحَدُكُمْ اِلٰى مَنْ فُضِّلَ عَلَيْهِ فِي الْمَالِ وَالْخَلْقِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى مَنْ هُوَ اَسْفَلُ مِنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ اُنْظُرُوْا اِلٰى مَنْ هُوَ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَلَا تَنْظُرُوْا اِلٰى مَنْ هُوَ فَوْقَكُمْ فَهُوَ اَجْدَرُ اَنْ لَا تَزْدَرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس وقت نظر کرے کوئی تمہارا طرف اُس شخص کے کہ زیادتی دی گئی ہے اُسکو بیچ مال میں اور صورت ظاہری میں اور اُسکے دیکھنے سے سستی بیچ شکر کے کرے اور غبطہ اُسکے حال پر ہو تو چاہیے کہ نظر کرے طرف اُس شخص کے کہ وہ پست تر و کمتر اُس سے ہے یعنی تا شکر کرے اور خوش ہووے نعمت پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی میں یوں آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت نے نظر کرو طرف اُس شخص کے کہ وہ کمتر ہے مرتبہ میں تم سے اور نظر نہ کرو طرف اُس شخص کے کہ وہ زیادہ ہو تم سے مرتبہ میں پس یہ نظر کرنا طرف کم رتبہ کے اور نظر نہ کرنا طرف زیادہ کے لائق تر ہے تمکو تا حقیر نہ جانو نعمت خدا کو کہ تمکو پہونچی ہے ف حاصل یہ کہ جب دیکھے کوئی شخص کسیکو کہ زیادہ ہو اُس سے حشمت میں اور مال میں اور لباس میں اور جمال میں اور نہیں پہچانا یہ کہ اُسکے لیے آخرت میں بسبب اُسکے وبال ہے تو چاہیے کہ دیکھے اُسکو کہ وہ کم ہے اُس سے دنیا میں اور کمتر ہے درجہ میں اُس سے باعتبار مال ومنال کے اور آخرت میں اُسکے لیے درجہ عالی ہے اور اس حدیث میں دلیل ہے اسپر کہ حال آدمی کا اعتدال پر ہوتا ہے گرچہ کوئی کسیکے بہ نسبت اعتدال رکھتا ہو اور کوئی کسیکے بہ نسبت اس حیثیت سے افضل کو دیکھکر نظر بہت کم پر کرے اُسکا حال اچھا ہوا اور اس میں اشارہ ہے اسپر کہ جو افضل ہو تمام خلق پر سب صورت بالفرض والتقدیر تو وہ نہ دیکھے کسیکی طرف کہ وہ کم ہو اُس سے تا کہ حاصل ہو عجب وغرور اور فتنہ اور تکبر بلکہ واجب ہے اسپر کہ خوب شکر ادا کرے اُسکی نعمتوں کا اور جو ایسا ہو کہ نہ پہونچے اُسکو کوئی فقیر میں تو لائق ہے یہ کہ شکر کرے اپنے پروردگار کا کہ نہ مبتلا کیا تمکو دنیا میں اور اُسکے بہت رنج وافکار میں چنانچہ سیدنے شبلی کسی دنیادار کو دیکھتے تو کہتے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اور یہ ہے کہ ایک شخص فقرا میں سے آیا مجلس وعظ میں ایک ولی کے اور شکوہ کیا اُن سے کہ میں نے نہیں کھایا ہے اتنی مدت سے کھانا میں پس کہا شیخ نے کہ جھوٹ بولا تو ہے دشمن خدا کے اسلیے کہ اللہ نہیں دیتا بھوک شدید مگر اپنے انبیا اور اولیا کو اور اگر تو ہوتا اُن میں سے تو نہ ظاہر کرتا اسرار اور پوشیدہ رکھتا اور پہچانتا تو حق اس عنایت کو اور مجمل وخلاصہ کلام کا یہ کہ مومن کا جبکہ سلامت ہوتا ہے دین خلل اور زوال سے تو نہیں پروا کرتا نقصان جاہ و مال کا اور تمام مشقتوں کے پہونچنے کا حال واستقبال میں جیسیکہ منقول ہے کہ امام غزالی کے ایک مرید کو کسی نے مارا اور قید کیا پس شکوہ کیا اُس نے اُن سے انہوں نے کہا شکر کر اسیلیے کہ بلا کبھی اس سے بھی بڑی ہوتی ہے پھر ڈالا گیا وہ ایک قید کے کنویں میں پس پھر شکوہ کیا اُن سے پھر وہی پہلا سا جواب پایا انہوں نے پھر ایک یہودی کے پاس جا پھنسا کہ وہ ہر ساعت ایذا دیتا تھا اور زنجیر میں باندھ کر بیٹھے پاس رکھا اُس سے نہایت تنگدل ہوا اور شکوہ امام سے کیا حکم کیا امام نے صبر شکر کرنے کا پس مرید نے بیقرار ہوکر جواب دیا کہ کون سی بلا اشد ہوگی اس عذاب سے پس کہا امام نے جواب میں کہ

وہ ہے کہ کہا جاوے تیری ہی دن میں ہوئی لغزش بہا تریخ غلو بہا جیو دیر بیٹھا وجب لناس لذلک رحمۃ انک انت الوہاب

الفصل الثانی

فصل دوسری عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَدْخُلُ الْفُقَرَاءُ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْاَغْنِیَاءِ بِخَمْسِمِائَةِ عَامٍ نِصْفِ یَوْمٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ داخل ہونگے فقیر جنت میں پہلے دولتمندوں سے پانسو برس کہ آدھا دن ہے نقل کی یہ ترمذی نے ف یعنی قیامت کا کہ مقدار درازی اس دن کی ہزار برس کی ہوگی برسوں دنیا کے سے بموجب قول اللہ تعالے کے وان یوما عند ربک کالف سنۃ مما تعدون اور اور آیہ میں جو آیا ہے فی یوم کان مقدارہ خمسین الف سنۃ پس مخصوص ہے پہلے عموم سے محمول ہے اوپر طویل ہونے اس دن کے کفار پر جیسا کہ پیشا جاوے گا یعنی مختصر ہوگا بہ نسبت نیک کاروں کے یہانتک کہ ہوگا مانند ایک ساعت کے جیسا کہ دلالت کرتا ہے اسپر قول اللہ تعالے کا فاذا نقر فی الناقور فذلک یومئذ یوم عسیر علی الکافرین غیر یسیر اور کہا اشرف نے کہ اگر کہیے تو کیونکر تطبیق ہے اس حدیث میں اور اوپر کی حدیث میں کہ جس میں چالیس برس کا فرق فرمایا ہے کہیں گے ہم کہ ممکن ہے یہ کہ مراد اغنیاسے اوپر کی حدیث میں اغنیاے مہاجرین ہوں یعنی فقر چالیس برس پہلے داخل ہونگے جنت میں اغنیاے مہاجرین سے اور دوسری حدیث میں اغنیاے غیر مہاجرین مراد ہیں پس تناقص رہا دونوں حدیثوں میں انتہی اور اولی یہ ہے کہا جاوے انکی تطبیق میں کہ مراد دونوں عددوں سے کثرت ہے نہ تحدید پس کبھی تعبیر کیا اسکو چالیس برس کر اور کبھی پانسو برس کر از راہ تفنن کے اور مآل دونوں کا ایک ہی ہے یا خبر دی اول ساتھ چالیس برس کے جیسے کہ وحی کی گئی طرف حضرت کے پھر خبر دی دوسرے بار ساتھ پانسو برس کے زیادۃ فضل اللہ تعالے کے فقرا پر برکت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یا یہ اختلاف ساتھ اختلاف مراتب اشخاص فقرا کے ہے بیچ حال صبر اور رضا اور شکر کرنے کے اور یہ ظاہر تر ہے اور مطابق ہے اس تقریر کے کہ جامع الاصول میں ہے کہا اس میں کہ وجہ جمع کی دونوں حدیثوں میں یہ ہے کہ پہلی حدیث میں جو چالیس برس پہلے کہا مراد اس سے یہ ہے کہ فقیر حریص چالیس برس پہلے داخل ہونگے غنی حریص سے اور اس حدیث میں جو پانسو برس پہلے کہا تو مراد یہ ہے کہ فقیر زاہد پانسو برس پہلے داخل ہونگے غنی راغب دنیا سے واللہ اعلم

وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ اَحْیِنِیْ مِسْکِیْنًا وَاَمِتْنِیْ مِسْکِیْنًا وَاحْشُرْنِیْ فِیْ زُمْرَةِ الْمَسَاکِیْنِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ لِمَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّهُمْ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ اَغْنِیَائِهِمْ بِاَرْبَعِیْنَ خَرِیْفًا یَا عَائِشَةُ لَا تَرُدِّیْ الْمِسْکِیْنَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ یَا عَائِشَةُ اَحِبِّی الْمَسَاکِیْنَ وَقَرِّبِیْهِمْ فَاِنَّ اللّٰهَ یُقَرِّبُكِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ اِلٰی قَوْلِهٖ زُمْرَةِ الْمَسَاکِیْنِ اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یا الہی زندہ رکھ مجکو مسکین اور مار مجکو مسکین اور حشر کر میرا مسکینوں کے گروہ میں پس کہا عائشہ رضی اللہ عنہا نے کس سبب یہ دعا کرتے ہیں آپ یا رسول اللہ فرمایا اسلیے کہ تحقیق مساکین قطع نظر رتبہ اور فضائل اور حسن اخلاق سے داخل ہونگے بہشت میں پہلے دولتمندوں سے چالیس برس اے عائشہ نہ پھیر تو مسکین کو ناامید بلکہ احسان کر اسپر اگرچہ ساتھ ایک ٹکڑے کھجور کے ہو اے عائشہ دوست رکھ تو مسکینوں کو یعنی دل سے اور نزدیک کر انکو یعنی طرف مجلس اپنی کے اسلیے کہ خدا تعالے نزدیک کرے گا تجکو اپنے دن قیامت کے یعنی نزدیک رحمت اپنی کے نقل کی یہ ساری حدیث ترمذی نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں اور روایت کی ابن ماجہ نے ابی سعید سے تا قول آنحضرت کے فی زمرۃ المساکین تک یعنی سوال وجواب عائشہ کا اور باقی حدیث ابن ماجہ کی روایت میں نہیں ہے ف مسکین مشتق ہے مسکنت سے بمعنی نہایت تواضع کے یا سکون وسکینت سے جو بمعنی وقار اور اطمینان کے اور وقار کے زیر احکام قدر کے اور اس میں تعلیم ہے امت کو تاکہ پہچانیں فضیلت فقرا کے اور دوست رکھیں انکو اور ہمنشین بنائیں انکے تاکہ پہونچے انکو برکت انکی اور اس میں تسلی ہے مسکینوں کے لیے اور آگاہ کرتا ہے اوپر علو درجات انکے کے اور رجا نہیں ہے بلا ارادہ

کیا جاوے مسکین کرنے سے یہ کہ کرے اللہ تعالیٰ فوت آنحضرت کا بقدر کفایت کے اور مشغول کرے انکو ساتھ مال کے اسلیے کہ [illegible] کی تدبیر
کے حق میں بہشت [illegible] کی [illegible] ایک جماعت فقرا اور صلحا پر پس انہوں نے کچھ التفات نکی اسکی طرف
اور متوجہ ہوئے پس ترک کیا بادشاہ نے [illegible] انہوں نے کہا ہم ایک گروہ ہیں کہ نسبت ہماری سبب ترک دنیا کی ہے اور عداوت ہماری
سبب ترک [illegible] کی بس [illegible] ان سے اور درگذر کیا اور کہا کہ ہم نہیں قدرت رکھتے ہیں تمہاری صحبت کی اور نہ طاقت ہے ہمکو تمہاری
عداوت کی [illegible] اس جگہ سے وہم پیدا ہوتا ہے کہ فقرا پہلے اغنیا سے داخل ہونگے بہشت میں اگرچہ اغنیا پیغمبر ہوں
[illegible] ظاہر کرنا عفت و شرف فقرا ہے اور طلب کرنا ہے تقدم کا انبیا پر اور خوف تاخیر کا بقدر غنا کے
ان انبیا سے [illegible] فافہم بعد ازاں وصیت کی آنحضرت نے حضرت عائشہ کو رعایت کرنے فقر کے اور
[illegible] فرمایا اے عائشہ [illegible] اور روایت کی ہے شیخ نے و بیہقی نے عطا ابن ابی رباح سے کہ انہوں نے سنا ابی سعید سے کہ کہتے تھے اے لوگو [illegible]
[illegible] اور طلب کرنے رزق کے [illegible] اسلیے کہ میں نے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے یا اللہ زندہ رکھ مجھکو فقیر اور مار تو مجھکو فقیر اور حشر کر
میرا بیچ گروہ مسکینوں کے تحقیق بدبخت ترین بدبختوں کا وہ شخص ہے کہ جمع ہو [illegible] فقر دنیا [illegible] کہا ابو الشیخ نے [illegible] زیادہ [illegible]
[illegible] عبد الرحمن [illegible] اغنیا [illegible] کوئی [illegible] اس حدیث
[illegible] حدیث [illegible] نہیں [illegible]
[illegible] ضعیف ہے [illegible] صحت کے محمول ہے [illegible]
[illegible] روایت [illegible]

وعن ابی الدرداء عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ابغونی فی ضعفائکم فانما ترزقون او تنصرون بضعفائکم رواہ ابوداؤد [illegible] روایت ہے ابی درداء سے نقل ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا
[illegible] دیے جاتے ہو [illegible] نہیں دیے جاتے ہو دشمنوں پر مگر برکت
[illegible] ضعیفوں سے مظلوم ہیں گرچہ
[illegible] اور موجب ہے نصرت
[illegible] اور احسان انکا وجود انکا ہے اسلیے کہ
[illegible] عبادت [illegible] محافظت حقوق انکے کے اور
[illegible] وفات میں [illegible]
[illegible] وعن امیۃ بن خالد بن عبد اللہ بن اسید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان یستفتح بصعالیک المہاجرین رواہ فی شرح السنۃ [illegible] روایت ہے [illegible] نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ تھے حضرت طلب فتح کرتے
یعنی کفار پر [illegible] دعا فقرا مہاجرین [illegible] بغوی نے شرح السنہ میں ف صعالیک جمع صعلوک کی ہے مانند عصفور
کے بمعنی فقیر کے [illegible] فتح [illegible] مہاجرین کے اور برکت دعا انکی [illegible]

ابن ملک نے یہ نقل کی ہے کہ طلب فتح کی کرتے تھے بواسطہ فقرائے مہاجرین کے اس طرح کہ فرماتے اللّٰہم انصرنا علی الاعداء بعبادک الفقراء المہاجرین انتہی اور
حضرت شیخ نے بھی یہی معنے نقل کیے ہیں اور بعد ازان یہ لکھا ہے اس میں نہایت بزرگی ہے فقراء کی کہ حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے لیے تائید
کی اور مخصوص اور مشرف کیا انکو ساتھ اسکے کہ برکت انکی طلب فتح کی کرتے تھے مصرع شاہان چہ عجب گر بنوازند گدا را انتہی وعن ابی ہریرۃ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تغبطن فاجرا بنعمۃ فانک لا تدری ما ہو لاق بعد موتہ ان لہ
عند اللہ قاتلا لا یموت یعنی النار رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ رشک
مت لیجا کسی فاجر پر یعنی کافر یا فاسق پر بسبب نعمت دنیاوی کے کہ رکھتا ہو اسلیے کہ تو نہیں جانتا ہے کہ کس چیز کو پیش آنیوالا ہے وہ یا کیا چیز پیش آنیوالی ہے
اسکو بعد مرنے اسکے یعنی قبر میں یا حشر میں مقابلہ میں اس نعمت کے کیا کیا محنت عذاب اٹھاوے گا تحقیق فاجر کے لیے نزدیک خدا کے قاتل ہے
یعنی ہلاک کرنیوالا ہے یا عذاب سخت کرنیوالا ہے کہ اسکی شان سے یہ ہے کہ قتل کر ڈالے کہ نہیں مرتا اور فنا نہیں ہوتا بلکہ ہمیشہ موجود رہے اور کہتے تھے
حضرت [illegible] آگ نقل کی یہ شرح السنہ میں ف یہ تفسیر کی ہے انہوں نے روایت کرتا ہے ابی ہریرہ سے کہ نام اسکا عبد اللہ بن ابی مریم ہے اور بسبب
نعمت کے کہ وہ اس میں ہے یعنی [illegible] کی یا کثرت اولاد کی یا فراخی مال وجاہ کی دیکھ کر اسپر رشک نہ لیجا اس طرح کہ چاہی تو مثل اسکے اپنے لیے
وعن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدنیا سجن المؤمن وسنتہ واذا فارق الدنیا
فارق السجن والسنۃ رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دنیا قیدخانہ
ہے مومن کا اور قحط ہے اسکا اور جسوقت جدا ہوتا ہے دنیا سے جدا ہوتا ہے قیدخانہ سے اور قحط سے نقل کی یہ شرح السنہ میں ف قیدخانہ دنیا ہے
کہ ہمیشہ شدت و محنت اور تنگی میں رہتا ہے یعنی ہر چند کہ ناز و نعمت دنیا سے [illegible] ہو مگر بسبب ان نعمتوں کے کہ اسکے لیے
دار آخرت میں رکھی ہیں حکم قیدخانہ اور قحط کا رکھتی ہے یا وہ یہ ہے کہ وہ ہمیشہ اپنے تئیں بیچ ریاضت اور کوشش طاعت اور عبادت کے رکھتا ہے
اور بیچ اور رنج [illegible] رہتا ہے اور ہمیشہ شوق رہتا ہے اس محنت یاد سے خدا [illegible] اور روایت ہے [illegible] مومن [illegible]
علتہ او ذلتہ وقد یجمع المومن الکامل جمیع ذلک [illegible] وعن قتادۃ بن النعمان ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا
احب اللہ عبدا حماہ الدنیا کما یظل احدکم یحمی سقیمہ الماء رواہ احمد والترمذی اور روایت ہے قتادہ بن نعمان سے کہ تحقیق
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دوست رکھتا ہے اللہ تعالیٰ کسی بندے کو بچاتا ہے اسکو دنیا سے جیسے کہ ہے ایک تم میں کا کہ بچاتا ہے اپنے
بیمار کو پانی سے نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے ف دنیا سے یعنی مال و منصب دنیا کے سے اور اس چیز سے کہ ضرر کرے [illegible] نقصان کرے
اسکی عقبی میں اور کہا شرف نے کہ منع کرتا ہے اسکو دنیا سے اور بچاتا ہے اسکو اس سے کہ ملوث ہو [illegible] زینت [illegible] اور دل اسکا ساتھ ہماری محبت
اسکی کے اور مراد بیماری سے وہ بیماری ہے کہ پانی اسکو ضرر کرتا ہے مانند استسقاء اور ضعف معدہ اور مانند انکے کے وعن محمود بن لبید
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اثنتان یکرہہما ابن آدم یکرہ الموت والموت خیر للمؤمن من الفتنۃ ویکرہ قلۃ
المال وقلۃ المال اقل للحساب رواہ احمد اور روایت ہے محمود بن لبید سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو چیزیں
ہیں کہ ناخوش رکھتا ہے انکو بیٹا آدم کا یعنی بالطبع حالانکہ شرعا وہ بہتر ہیں جیسے کہ فرمایا کہ ناخوش رکھتا ہے موت کو اور موت بہتر ہے مومن کے لیے
فتنہ سے اور ناخوش رکھتا ہے کمی مال کو اور کمی مال کی کم ہے حساب کے لیے نقل کی یہ احمد نے ف مراد فتنہ سے ہے گرفتاری شرک اور کفر اور گناہ
میں اور جبر کرنا جلادوں کا اوپر کرنے چیزوں نامشروع کے اور مانند انکے مکروہات دین کے زندگی اس لیے خوب ہے کہ طاعت کریں اور قدم

استقامت پر ثابت رہیں اور ایمان سلامت لیجاویں بغیر سلامتی ایمان کے زندگی کس کام آوے اور بیچ صورت اکراہ یعنی جبر کرنے کی اگرچہ دل پر قرار دیں ایمان
کے زبان پر لانا [illegible] چنانچہ کالہ الٰہ ومناسب [illegible] نہیں ہے یہ بھی نتنہ ہے بات اگر فتنہ ار ابتلا سے دنیا ور شدت اور محنت نفس ہو تو البتہ سبب
کفارہ گناہوں اور رفعت درجات کا ہے اور موت چاہنی اسنئے بیے درست نہیں اور مکتر ہے حساب کے لیے یعنی بعید تر ہے عذاب سے اور بہتر ہے
مسلمانوں کے لیے اور چاہیے کہ بہت خوش ہوویں سے بیابے کہ وہ باعث کمی حساب آخرت کے ہے اور سختی و محنت کہ بسبب اسکے پہونچے سہل ہی عزیز
میرے تمام شاخین بیچ ایمان کی جو کوئی ایمان [illegible] فرمانے پر درست رکہتا ہے یقیناً جانتا ہے کہ جو کچھ آسنے فرمایا ہے حق ہے اور اگر عقل
سلیم اور [illegible] رکہتا ہو تو دنیا [illegible] کرتا ہے کہ نفرت مال کی اور محنت درگرفتاری و ذلت و خواری بیچ جمع کرنے مال کے اور
[illegible] اسکے [illegible] فقیری [illegible] نہیں [illegible] دی اور بے نعمتی و زحمت [illegible] بیچ ترک کرنے اسکے کے اور
قناعت کرنے کے [illegible] اور صفائی دلکی سے ہے ترجمہ **وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ لَاُحِبُّكَ فَقَالَ انْظُرْ مَا تَقُوْلُ فَقَالَ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاُحِبُّكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَالَ اِنْ كُنْتَ صَادِقًا
فَاَعِدَّ لِلْفَقْرِ تِجْفَافًا لَلْفَقْرُ اَسْرَعُ اِلٰى مَنْ يُّحِبُّنِيْ مِنَ السَّيْلِ اِلٰى مُنْتَهَاهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ**
اور روایت ہے عبداللہ بن مغفل سے کہ کہا آیا ایک شخص پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا کہ تحقیق میں دوست رکہتا ہوں آپکو یعنی بہت زیادہ
دوست رکہتا ہے حضرت کو [illegible] کیا کہتا ہے تو یعنی غور کر اس بات میں کہ سچا ہی تو اسیئے کہ تو دعوے [illegible] کیا اسنے کہ قسم خدا کی تحقیق
میں دوست رکہتا ہوں آپکو تین بار کہا فرمایا اگر ہی تو سچا یعنی بیچ دعوے محبت میری کے پس طیار کر واسطے فقر کے پاکہر البتہ فقر بہت جلد پہونچتا ہے
طرف اس شخص کے کہ دوست رکہتا ہے مجکو جلدی پہونچنے [illegible] طرف انتہا اپنی کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ حدیث غریب ہے
ف تجفاف ساتھ زبر تا اور جزم جیم کے پاکہر گہوڑے پر ڈالتے ہیں وقت جنگ کے تا زخم ستان میں رہے مانند زرہ کے واسطے بچاؤ کے
ساتھ تجفاف کے [illegible] اسیلیے کہ وہ ڈہانکتا ہے فقر کو جیسے کہ ڈہانکتا ہے تجفاف بدن کو ضرر سے یعنی تیار رہ صبر کے لیے خصوص فقر پر تاکہ بلند ہو مرتبہ تیرا اور جلدی
پہونچنے [illegible] معنی یہ ہیں کہ فقر کہ جلدی پہونچتا اسکی طرف اور تر نابڑا ون اور شدائد کا [illegible] ہے کہ آیا ہے کہ اشد لوگون
از روے بلا کے انبیا ہیں پہر درجہ بدرجہ اور اچہے لوگ پس چونکہ آنحضرت تبعی انہیں میں سے تھے اور یہ محب تھا انکا اسکو بھی بقدر محبت انکی کے
حصہ پہونچے کا جب [illegible] جب [illegible] واسطے فقر کے [illegible] [illegible] فقر سے رکہتا ہے اور ہلاک نہیں کرتا اور بیچ
ورطہ جزع و فزع اور غضب الٰہی کے نہیں ڈالتا اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دعوے محبت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا بغیر اختیار کرنے فقر کے
اور چلنے طریقہ انکے کے ناروا اور جہوٹ ہے اور حقیقت میں تبع و موافقت لازم محبت ہے اور محبت بے متابعت محبوب کے درست نہیں ان المحب
لمن یحب مطیع ولیکن یہ نشان صدق محبت و کمال اسکا [illegible] محبت کی انجذاب باطن و رجحانا دل کا ساتھ خوبی کے اور اچھا جاننے
ذات اور صفات محبوب کے اور خوبی اور شکل و شمائل [illegible] اسکو [illegible] اور خوب جانتا ہے لیکن بیچ مرتبہ کمال انتاج
اسکی ہے جیسے یہ ایمان [illegible] کمال [illegible] کے ساتھ اتباع [illegible] ورحمنا [illegible] **وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ اُخِفْتُ فِي اللّٰهِ وَمَا يُخَافُ اَحَدٌ وَلَقَدْ اُوْذِيْتُ فِي اللّٰهِ وَمَا يُؤْذٰى اَحَدٌ وَلَقَدْ اَتَتْ عَلَيَّ ثَلٰثُوْنَ مِنْ
بَيْنِ لَيْلَةٍ وَيَوْمٍ وَمَا لِيْ وَلِبِلَالٍ طَعَامٌ يَاْكُلُهُ ذُوْ كَبِدٍ اِلَّا شَيْءٌ يُوَارِيْهِ اِبْطُ بِلَالٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ وَمَعْنٰى
هٰذَا الْحَدِيْثِ حِيْنَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَارِبًا مِنْ مَكَّةَ وَمَعَهُ بِلَالٌ اِنَّمَا كَانَ مَعَ بِلَالٍ مِنَ الطَّعَامِ مَا يَحْمِلُ تَحْتَ اِبْطِهِ**

اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق ڈرایا گیا میں [illegible] اللہ کی طرف سے حالانکہ
نہ ڈرایا گیا کوئی ساتھ میرے یعنی تنہا ابتدائے اظہار اسلام میں کوئی میرے ساتھ نہ تھا اور البتہ تحقیق ستایا گیا میں [illegible] اور البتہ
البتہ تحقیق گزرتے تھے مجھ پر تیس رات دن اور [illegible] حالانکہ نہ تھا میرے لیے اور بلال کے لیے [illegible]
[illegible] کہ کھاوے اس کو جگر والا آدمی مگر وہ چیز کہ چھپالیتی تھی اس کو بغل بلال کی [illegible]
[illegible] سے ظاہر [illegible] دکھائی دے [illegible]
[illegible]
[illegible]
میں اور [illegible] سے جیسا کہ حدیث میں آیا ہے اشد الناس بلاء الانبیاء ثم الامثل فالامثل اور نہایت
اسلیے کہ [illegible] اندازہ قدر و مرتبہ ہر شخص کے ہے چونکہ قدر و مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے عالی تر اور صدق و حقانیت انکی ظاہر تر تھی اور
خواہش انکی ایمان اور ہدایت کرنے پر زیادہ تر تھی اس سبب سے ایذا بھی انکی سب سے زیادہ تر تھی [illegible] شدت فقر کی کہ اشارہ ہے
بقصد ارشاد اور تعلیم امت کے ساتھ قول اپنے کے اقتدا [illegible] جو کہ [illegible] ہجرت کر کے مکہ سے
مدینہ کو تھا اسلیے کہ اس وقت بلال نہ تھے حضرت کے ساتھ [illegible] غالبا یہ قصہ اس وقت کا ہے کہ جب ابو طالب [illegible] بعد حضرت خدیجہ رضی
نے بھی وفات پائی اور اس سال کو عام الحزن [illegible] اور اذیت [illegible] حضرت خدیجہ کے انتقال کرنے کے تین مہینے بعد
دسویں سال نبوت سے ماہ شوال کے اخیر میں آنحضرت پیادہ پا مکہ سے طائف کو تشریف لے گئے اور حضرت کے [illegible] حضرت
مہینہ بھر تک وہاں کے لوگوں کو دعوت اسلام کی طرف کرتے رہے انہوں نے [illegible] اور لڑکوں اور دیوانوں کو [illegible] حضرت کو ایذا دیتے تھے اور
پائے مبارک پر حضرت کے پتھر مارتے اور [illegible] آلودہ کر دیں اور جب [illegible] زمین پر بیٹھ [illegible]
اور جب چلتے تھے پتھر مارا کرتے اور ہنستے اور زید بن حارثہ اپنے تئیں سپر آنحضرت کی کرتے تھے یہاں تک کہ تمام سر ان کا زخمی و شکستہ ہوا [illegible] نے ایلچی بھیجا
تاکہ [illegible] آن کر کہا کہ [illegible] نہیں [illegible] قوم کی اور جو کچھ انہوں نے [illegible]
حکم کیا کہ اگر فرماؤ تو اس قوم کو ہلاک کروں میں اور دونوں پہاڑ اخشبین کو کہ مکہ کے بیچ میں [illegible]
والیں فرمایا حضرت نے کہ امید رکھتا ہوں میں کہ انکی پشتوں میں سے وہ لوگ نکلیں کہ میرے پروردگار کو ساتھ وحدانیت کے پوجیں اور [illegible]
میں ایک قصہ ہے کہ تاریخ کی کتابوں میں مذکور ہے پھر ہونا بلال کا ساتھ حضرت کے منافی نہیں ہے ہونے زید بن حارثہ کو ساتھ آپ کے یعنی دونوں جن لیکن کتابوں
میں ہونا زید بن حارثہ ہی کا نقل کیا ہے اس قصہ میں واللہ اعلم ۱۲ ح ع **وعن** ابی طلحۃ قال شکونا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم الجوع فرفعنا عن بطوننا عن حجر حجر فرفع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن بطنہ عن حجرین رواہ الترمذی
وقال ھذا حدیث غریب اور روایت ہے ابو طلحہ سے کہا ابو طلحہ نے کہ شکوہ کیا ہم نے [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
کھولے ہم نے اپنے پیٹوں سے ایک ایک پتھر یعنی [illegible] کے پیٹ پر پتھر بندھے ہوئے تھے کھول کر پتھر دکھائے [illegible] حضرت نے اپنے پیٹ سے دو
نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے [illegible] پیٹ پر [illegible] باندھتے ہیں کہ پیٹ میں قوت ہو اور [illegible] اور کھڑے ہونے پر قوت
بخشی اس سبب سے [illegible] اور [illegible] درجہ [illegible] ہوں [illegible] حاجت دو پتھر [illegible] ہوتی ہے

پس آنحضرت کو چونکہ بھوک بہت تھی اور تھے آپ بڑی ریاضت کرتے آپ نے دو پتھر باندھے تھے ہم ع وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّهُمْ اَصَابَهُمْ جُوْعٌ فَاَعْطَاهُمْ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمْرَةً تَمْرَةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ پہونچی فقراء صحابہ کو بھوک
پس دی انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک کھجور نقل کی یہ ترمذی نے ف یعنی ہر ایک کو ایک کھجور دی یعنی فقر وتنگی رزق کی اپنے اس حد کو
پہونچی تھی کہ کبھی ایک ہی ایک کھجور پر اکتفا کرتے تھے ہم ع وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَصْلَتَانِ مَنْ كَانَتَا فِيْهِ كَتَبَهُ اللّٰهُ شَاكِرًا صَابِرًا مَنْ نَظَرَ فِيْ دِيْنِهٖ اِلٰى مَنْ هُوَ فَوْقَهٗ فَاقْتَدٰى بِهٖ
وَنَظَرَ فِيْ دُنْيَاهُ اِلٰى مَنْ هُوَ دُوْنَهٗ فَحَمِدَ اللّٰهَ عَلٰى مَا فَضَّلَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ كَتَبَهُ اللّٰهُ شَاكِرًا صَابِرًا وَمَنْ نَظَرَ فِيْ دِيْنِهٖ
اِلٰى مَنْ هُوَ دُوْنَهٗ وَنَظَرَ فِيْ دُنْيَاهُ اِلٰى مَنْ هُوَ فَوْقَهٗ فَاَسِفَ عَلٰى مَا فَاتَهٗ مِنْهُ لَمْ يَكْتُبْهُ اللّٰهُ شَاكِرًا
وَّلَا صَابِرًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے اُنہنے نقل کی اپنے باپ سے اُنہنے اپنے دادا سے اُنہنے رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا دو خصلتیں ہیں کہ جس میں ہوں وہ لکھتا ہے اُسکو شاکر وصابر جو کوئی دیکھے بیچ امر دین اپنے کے یعنی اچھے
اعمال کے کرنے میں طرف اُس شخص کے کہ زیادہ ہو اُس سے یعنی علم میں اور عبادت میں اور قناعت میں اور ریاضت میں خواہ وہ زندہ ہو خواہ
وہ مردہ پس پیروی کرے اُسکی یعنی صبر کرنے میں طاعتوں کی مشقتوں پر اور کرنے برائیوں کے سے یا تاسف کرے اُن کمالات پر کہ فوت ہوئے
اُس سے اور نظر کرے اپنی دنیا میں طرف اُس شخص کے کہ کم ہو اُس سے یعنی بہت محتاج ہو اور کمتر ہو اُس سے مال وجاہ میں پس تعریف وشکر کرے اللہ کا اوپر
فضیلت دینے خدا تعالی کے اُسکو اوپر اُسکے لکھتا ہے اُسکو اللہ شاکر یعنی بسبب خصلت دوسرے کے صبر کرنیوالا یعنی بسبب خصلت پہلے کے اور جو شخص کہ نظر کرے
اپنے دین میں طرف کسی کے کہ وہ کم ہو اُس سے یعنی اعمال صالحہ میں اور پیدا ہو اُسکو عجب وغرور وتکبر اور نظر کرے اپنی دنیا میں طرف اُس شخص کے
کہ وہ زیادہ ہو اُس سے یعنی مال وجاہ میں اور پیدا ہو اُس سے حرص وآرزو پس غم کرے اُس چیز پر کہ فوت ہوئی اُسکو یعنی مال وغیرہ نہیں لکھتا ہے اُسکو اللہ شاکر اور
نہ صابر نقل کی یہ ترمذی نے ف یعنی بسبب صابر ہونے ایک چیز کے بھی اُن سے دو چیزوں ذکر کی گئیں ہیں سے بلکہ برخلاف اُسکے کیا کہ کفران اور
جزع فزع زبان اور دل سے کیا اور اوپر جو کہا کہ لکھتا ہے اُسکو اللہ صابر شاکر یعنی کامل مومن کرتا ہے بموجب قول اللہ تعالی کے اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ
صَبَّارٍ شَكُوْرٍ اور حدیث میں آیا ہے کہ ایمان کے دو نصف ہیں ایک نصف اُسکا صبر ہے اور ایک نصف شکر پس صبر یعنی روکنا اپنے تئیں سیئات سے اور
شکر طاعات پر یعنی بجالانا طاعات کا اعضا سے ہم ع وَذُكِرَ حَدِيْثُ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَبْشِرُوْا يَا مَعْشَرَ صَعَالِيْكِ الْمُهَاجِرِيْنَ فِيْ
بَابٍ بَعْدَ فَضَائِلِ الْقُرْاٰنِ اور ذکر کی گئی حدیث ابی سعید کی کہ سرا اُسکا یہ ہے اَبْشِرُوْا يَا مَعْشَرَ صَعَالِيْكِ الْمُهَاجِرِيْنَ اَلْحَ بیچ اُس باب کے کہ بعد
فضائل قرآن کے ہے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو
وَسَاَلَهٗ رَجُلٌ قَالَ اَلَسْنَا مِنْ فُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِيْنَ فَقَالَ لَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ اَلَكَ امْرَاَةٌ تَاْوِيْ اِلَيْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ اَلَكَ مَسْكَنٌ
تَسْكُنُهٗ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاَنْتَ مِنَ الْاَغْنِيَاءِ قَالَ فَاِنَّ لِيْ خَادِمًا قَالَ فَاَنْتَ مِنَ الْمُلُوْكِ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَجَاءَ ثَلٰثَةُ
نَفَرٍ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَاَنَا عِنْدَهٗ فَقَالُوْا يَا اَبَا مُحَمَّدٍ وَاللّٰهِ مَا نَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ لَا نَفَقَةٍ وَّلَا دَابَّةٍ وَّلَا مَتَاعٍ فَقَالَ
لَهُمْ مَا شِئْتُمْ اِنْ شِئْتُمْ رَجَعْتُمْ اِلَيْنَا فَاَعْطَيْنَاكُمْ مَا يَسَّرَ اللّٰهُ لَكُمْ وَاِنْ شِئْتُمْ ذَكَرْنَا اَمْرَكُمْ لِلسُّلْطَانِ وَاِنْ شِئْتُمْ صَبَرْتُمْ
فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِيْنَ يَسْبِقُوْنَ الْاَغْنِيَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلَى الْجَنَّةِ
بِاَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا قَالُوْا فَاِنَّا نَصْبِرُ لَا نَسْاَلُ شَيْئًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے ابی عبد الرحمن حبلی سے کہ کہا سنا میں نے عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے کہ کہتے تھے

یعنی جو چیز کہ بعد اسکے بیان ہوگی اس حال میں کہ پوچھا تھا ایک شخص نے پس کہا کیا نہیں ہیں ہم فقراء مہاجرین سے کہ بشارت دیئے گئے ہیں ساتھ سبقت دخول کے بہشت میں پس کہا واسطے اسکے عبداللہ نے کیا ہے واسطے تیرے عورت کہ ٹھکانا پکڑے تو طرف اسکے کہا کہ ہاں میری بیوی ہے کہ جگہ پکڑتا ہوں میں پاس اسکے کہا عبداللہ نے کیا ہے واسطے تیرے مکان کہ رہتا ہے تو اس میں کہا اس شخص نے کہ ہاں میرے پاس مکان ہے کہا عبداللہ نے پس تو بھی دولتمندوں سے ہے یعنی مہاجرین کے دولتمندوں میں سے ہے اسلیے کہ انکے فقراء کی نہ بیوی تھی اور نہ مکان یا اگر کسی کے پاس ایک چیز تھی تو دوسری چیز نہ تھی کہا اس شخص نے پس تحقیق میرے لئے ہے خادم یعنی جب سنا عبداللہ سے کہ عورت اور مکان کے ہونے سے اسکو غنی کہا تو اس نے کہا کہ میرے لیے خادم بھی ہے یعنی لونڈی یا غلام کہا عبداللہ نے پس تو بادشاہوں میں سے ہے یعنی انکے حکم میں ہے پس تجکو فقیر کہنا نہیں درست کہا ابو عبدالرحمن نے اور آئے تین شخص طرف عبداللہ کے اور میں پاس انکے تھا بیٹھا پس کہا انہوں نے اے ابو محمد قسم ہے خدا کی نہیں قدرت رکھتے ہم کسی چیز پر نہ خرچ کرنے پر اور نہ کسی جانور پر یعنی تاکہ جہاد کریں اور نہ اسباب پر اور نہ کسی اسباب پر یعنی سواری اور ہتھیار کہ جس سے اسکو صرف کریں جہاد میں سو کیا ہے کہا عبداللہ نے انکو کیا چاہتے ہو تم اگر چاہتے ہو پھر پھر آؤ میرے پاس پس دوں میں تمکو جو چیز پاس میرے ہو یا اگر چاہو ذکر کروں میں تمہارے حال کا سلطان کے پاس یا اگر چاہو صبر کرو اسلیے کہ سنا ہے میں نے کہ اللہ تعالیٰ واسطے تمہارے یعنی سو وقت کے حال نہیں پھر آؤ تو دوں گا یا اگر چاہو تو ذکر کروں میں تمہارے حال کو امیر یعنی بادشاہ سے کہ اسوقت میں معاویہ تھے یعنی وہ تمکو دے یا اگر چاہو تو سوال کردیں پس اگر چاہو صبر کرو پس تحقیق سنا ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ تحقیق فقراء مہاجرین کے سبقت کرینگے دولتمندوں سے دن قیامت کے طرف بہشت کے چالیس برس کہا انہوں نے پس تحقیق ہم صبر ہی کرتے ہیں نہیں مانگتے ہم کوئی چیز نقل کی یہ مسلم نے **وعن** عبد الله بن عمرو قال بينما انا قاعد في المسجد وحلقة من فقراء المهاجرين قعود اذ دخل النبي صلى الله عليه وسلم فقعد اليهم فقمت اليهم فقال النبي صلى الله عليه وسلم ليبشر فقراء المهاجرين بما يسر وجوههم فانهم يدخلون الجنة قبل الاغنياء باربعين عاما قال فلقد رأيت الوانهم اسفرت قال عبد الله بن عمرو حتى تمنيت ان اكون معهم او منهم رواه الدارمي اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہا اسوقت کہ تھے ہم بیٹھے مسجد میں یعنی مسجد نبوی میں اور حالانکہ حلقہ تھا فقراء مہاجرین کا بیٹھا ہوا جس وقت تشریف لائے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس بیٹھے متوجہ ہوکر طرف فقراء کے پس کیا میں اور کھڑا ہوا میں واسطے طرف انکے یعنی واسطے متابعت حضرت کے اور حاصل کرنے نزدیکی کے انسے اور تاکہ مطلع ہوں اس کلام پر کہ حضرت فرمادیں ان سے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہیے کہ بشارت دیے جاویں فقراء مہاجرین ساتھ اس چیز کے کہ خوش حال کرے انکو اسلیے کہ وہ داخل ہونگے بہشت میں پہلے تونگروں سے چالیس برس کہا عبداللہ بن عمرو نے پس قسم خدا کی تحقیق دیکھے میں نے رنگ فقراء کے کہ روشن و تاباں ہوئے یعنی بسبب اس بشارت کے کہا عبداللہ بن عمرو نے بہت خوش ہوئے منہ یہانتک کہ آرزو کی میں نے کہ ہوؤں میں ساتھ انکے یعنی دنیا میں ہمیشہ ان جیسا یا ان میں سے یعنی عقبے میں ہوں انکی جماعت میں نقل کی یہ دارمی نے **ف** وجوہ سے مقصود ذات ہے یا معنی ہو تمہارے یعنی خوش کرے انکے دلوں کو اور ظاہر ہو اثر اسکا انکے ظاہر جسد چہرہ انکے کے اور او منہم میں لفظ او تنویع کے لیے ہے اور معنی اسکے ذکر کیے گئے یا شک کے لیے ہے یعنی دوست رکھا میں نے کہ ہوں ساتھ فقراء مہاجرین کے **وعن** ابي ذر قال امرني خليلي بسبع امرني بحب المساكين والدنو منهم وامرني ان انظر الى من هو دوني ولا انظر الى من هو فوقي وامرني ان اصل الرحم وان ادبرت وامرني ان لا اسأل احدا شيئا وامرني ان اقول بالحق وان كان مرا وامرني ان لا اخاف في الله لومة لائم وامرني ان اكثر من قول لا حول ولا قوة الا بالله فانهن من كنز تحت العرش رواه احمد اور روایت ہے ابی ذر سے کہا حکم کیا مجھکو جانی دوست

ابن حصین قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یحب عبدہ المؤمن الفقیر المتعفف ابا العیال رواہ ابن
ماجۃ اور روایت ہے عمران بن حصین سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالی دوست رکھتا ہے اپنے
بندہ مسلمان کو کہ فقیر ہے عیالدار ہے نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف یعنی باوجود عیالدار و فقیر ہونے کے بچتا ہے حرام اور سوال کرنے سے پس وہ مومن کامل
ہے اسلیے دوست رکھتا ہے اللہ تعالے اسے **وعن** زید بن اسلم قال استسقی یوما عمر فجیء بماء قد شیب بعسل فقال
انہ لطیب لکنی اسمع اللہ عز وجل نعی علی قوم شہواتھم فقال اذہبتم طیباتکم فی حیاتکم الدنیا واستمتعتم
بہا فاخاف ان تکون حسناتنا عجلت لنا فلم یشربہ رواہ رزین اور روایت ہے زید بن اسلم سے کہا مانگا پانی ایک دن
حضرت عمر نے پس لایا گیا پانی شہد ملا ہوا پس کہا حضرت عمر نے تحقیق یہ پاک اور حلال اور خوش مزہ ہے لیکن میں نہیں پیتا اسکو اسلیے کہ میں سنتا ہوں
خدا تعالے سے کہ عیب کیا اوپر ایک قوم کے خواہشوں نفس کے انکو اور سرزنش کی انکو پس فرمایا اللہ تعالے نے لے گئے تم اور بھر پور لیں تم نے
لذتیں اپنی نعمتیں اپنی بیچ مدت حیات دنیا کے اور بہرہ مند ہوئے تم ... پس ڈرتا ہوں میں یہ کہ ہوں نیکیاں ہماری کہ جلدی دیا گیا ہو
ثواب انکا ہمکو اس عالم میں ... نقل کی یہ رزین نے ف یعنی میں ... لذتوں ... کروں اور چھین جاویں ان
... اور آخرت
میں کچھ نصیب نہیں اور یہ آیت ... اگرچہ کفار کے حق میں نازل ہوئی ہیں لیکن اعتبار عموم لفظ کا ہے نہ
خصوص سبب کا **وعن** ابن عمر قال ما شبعنا من تمر حتی فتحنا خیبر رواہ البخاری اور روایت ہے ابن عمر سے کہا
نہیں پیٹ بھرتے تھے ہم یعنی گروہ صحابہ ... آنحضرت کے کھجور سے بسبب فقر کے یہاں تک کہ فتح کیا ہم نے خیبر کو کہ وہاں کھجوریں بہت تھیں نقل کی یہ بخاری نے

باب الامل والحرص

یہ باب ہے بیچ بیان ... رکھنے اور حرص کے
معنی میں زیادتی آرزو اور ارادہ کے فرمایا اللہ تعالے نے ... اور قاموس میں لکھا ہے
کہ ... دنیا میں اس حال میں
کہ غافل ہو تیاری کرنے سے موت کے لیے ... ذرہم یاکلوا ویتمتعوا ویلھھم الامل اور ... آرزو کی بیچ حاصل
کرنے علم و عمل کے محمود ہے ... فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ... اگر جیتا رہا میں سال آیندہ تک
تو البتہ روزہ رکھوں گا نویں کو ... حرص کرنی جہاد پر اور علوم
حاصل کرنے پر ...

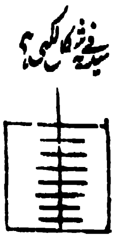
الفصل الاول

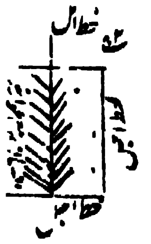
عن عبد اللہ قال خط النبی صلی اللہ علیہ وسلم خطا مربعا وخط خطا فی الوسط خارجا منہ وخط خططا صغارا الی ہذا الذی فی الوسط من جانبہ
الذی ہو فی الوسط فقال ہذا الانسان وہذا اجلہ محیط بہ وہذا الذی ہو خارج املہ وہذہ الخطط الصغار
الاعراض فان اخطاہ ہذا نہشہ ہذا وان اخطاہ ہذا نہشہ ہذا رواہ البخاری روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے
کہا کہ کھینچی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شکل مربع کو چار خطوں سے اسکو احاطہ کر لیا اور کھینچا ایک خط بیچ میں اس شکل مربع کے کہ باہر نکلنے والا تھا
اس شکل سے اور کھینچے چھوٹے خطوں کو طرف اس خط کے کہ درمیان میں ہے ... دونوں جانبوں سے وہ جو
درمیان میں ہے ... ایک جانب ... کہ درمیان شکل مربع کے واقع ہے ...

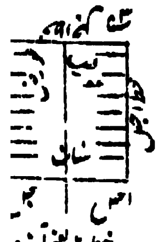
کی ہے اور یہی خط مربع اجل اُسکی ہے یعنی مدت اجل اُسکے کی اور مدت عمر اُسکے کی ہے کہ گھیرے ہوئے ہے آدمی کو اور یہ جانب خط کے کہ باہر نکلنے والی ہے یعنی مربع سے آرزو اسکی ہے یعنی جیتے آرزو کی گئی اُسکی ہے کہ جسکو گمان کرتا ہے کہ یون کا اُسکو پہلے آنے اجل اپنی کے اور یہ خطا ہے اُس سے اسلیے کہ آرزو اُسکی درازی کہ نہین فارغ ہوتا اُس سے اور اجل اُسکی قریب تر ہے طرف اُسکے اُس سے اور یہ خط چھوٹے عوارضات ہین یعنی آفات و بلیات مثلاً امراض درد بھوک اور پیاس وغیرہ ذلک اُن چیزوں سے کہ پیش آوین آدمی کو اور ہلاک کرین ہر جانب سے متوجہ ہین آدمی پر اور متصل ہین ساتھ اُسکے پس اگر خطا کی اور گذر گیا یہ حادثہ نہیں پہونچا آدمی کو حادثہ دوسرا اور اگر خطا کی اور گذر گیا یہ حادثہ بھی پہونچے حادثہ دوسرا نقل کی یہ بخاری نے **ف** حاصل یہ کہ آدمی امیدین دور دراز رکھتا ہے اور گمان کرتا ہے کہ پہونچے گا اُن امیدون کو اور حال آنکہ اجل قریب تر ہے ساتھ اُسکے آرزوون سے اور آرزوون اور امید کو بغیر پہونچے تمام دیتا ہے اور صورت اس مربع کی طیبی اور ابن حجر وغیرہ نے یہ لکھی ہے اور اولیٰ یہ ہے کہ گردانے جاوین عدد خطوط کے سات اسلیے کہ یہ عدد شارع کی زبان پر بہت آتا ہے اور اس لیے کہ دس ایسا عدد ہے کہ تعبیر کی جاتی ہے ساتھ اُسکے کثرت اور معہذا اشارہ ہے طرف سات اعضا کے پھر دیکھی مین نے ایک اور صورت غیر صورت لکھی ہوئی مشہورہ کے اور وہ ظاہر تر ہے تصویر مین فقیر پر وہ صورت یہ ہے **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ خَطَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطُوطًا فَقَالَ هٰذَا الْاَمَلُ وَهٰذَا اَجَلُهُ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْ جَاءَهُ الْخَطُّ الْاَقْرَبُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہے انس سے کہا خط کھینچے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی خط یعنی مربع اور ایک بیچ مین نکلا ہوا بطور سابق پس فرمایا کہ یہ خط یعنی جو کہ نکلا ہوا ہے مربع سے آرزو آدمی کی ہے اور یہ خط یعنی مربع اجل اُسکی ہے پس اُس وقت کہ آدمی اسی طرح ہے اور اسی اندیشہ مین ہے کہ ناگہان پہونچا اُسکو خط اجل کا کہ نزدیک تر ہے نقل کی یہ بخاری نے **ف** یعنی آدمی چاہتا ہے کہ خط امل کو کہ دور تر ہے پہنچے ناگہان اجل پہونچتی ہے اور بغیر از حاصل ہونے آرزو کے چل کہا رہتا ہے **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْرَمُ ابْنُ اٰدَمَ وَيَشِبُّ مِنْهُ اثْنَانِ الْحِرْصُ عَلَى الْمَالِ وَالْحِرْصُ عَلَى الْعُمُرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے اُسی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بوڑھا ہوتا ہے آدمی اور جوان و قوی ہوتی ہین اُس مین دو چیزین حرص مال پر یعنی اُسکے جمع کرنے پر اور نہ دینے پر اور حرص درازی عمر پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یہ جو کہ آدمی بڑا ہو یہ دو صفتیں اُس سے شکستہ اور سست نہین ہوتین اسلیے کہ آدمی مجبول ہے اوپر حب شہوات کے اور شہوات بغیر مال اور عمر کے ہاتھ نہین آتین اور سبب قوی ہونے انکے کا سبب ضعف بدن کے ہے کہ اُس مین شہوت تو قائم ہے اور قوت بغایت کہ قوت شہوت کو زبون رکھے ضعیف ہو گئی وہ دفع اُسکو نہین کر سکتی ﴿ بیت ﴾ نخلے خوشہ محکم شدہ زنجیر ۔ قوت برکندن آن کم شدہ است ﴿ وَعَنْ﴾ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ قَلْبُ الْكَبِيْرِ شَابًّا فِي اثْنَتَيْنِ فِي حُبِّ الدُّنْيَا وَطُوْلِ الْاَمَلِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے ابو ہریرہ سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا ہمیشہ ہے دل بوڑھے کا اور آرزو اسکی جوان یعنی قوی دو چیزون مین محبت دنیا مین اور درازی آرزو مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** محبت دنیا سے لازم ہوتی ہے کراہیت اجل کی اور درازی آرزو عمر کی مقتضی ہے تاخیر عمل کو **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْذَرَ اللّٰهُ اِلٰى امْرِئٍ اَخَّرَ اَجَلَهُ حَتّٰى بَلَّغَهُ سِتِّيْنَ سَنَةً رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے اُسی ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ چھوڑی خدا تعالیٰ نے جگہ عذر کی اور دور کیا عذر اُس شخص سے کہ ڈھیل دی اللہ تعالیٰ نے اُسکی اجل کو







پہنچا تا نہ پہونچایا اُسکو ساٹھ برس کو نقل کی یہ بخاری نے **ف** یعنی اتنی عمر بخشی اور فرصت دی اور پھر توبہ و عذر خواہی نکی اور نہ چھوڑے گناہ اپنے اور کیا جگہ عذر کی رہی وہان کہنا ہے کہ جب بڈھا ہونگا تو توبہ کرونگا بڈھا کیا کہے گا اور بعضے کہتے ہیں کہ معنی عبارت کے یہ ہیں نہ ثابت اور واجب کیا اسپر کہ عذر خواہی اور توبہ و استغفار کیے اور اس میں تقصیر نکرے **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ كَانَ لِابْنِ آدَمَ وَادِيَانِ مِنْ مَالٍ لَابْتَغٰى ثَالِثًا وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ وَيَتُوبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ تَابَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ اُنہنے نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا اگر ہوون ابن آدم کے لیے دو جنگل بھرے ہوئے مال سے یعنی بالفرض والتقدیر البتہ ڈھونڈھے تیسرا جنگل مال کا یعنی سیر نہیں ہوتا بسبب ... نہیں بھرتی آدمی کے پیٹ کو مگر خاک یعنی جب تک گور میں نہیں جاتا حرص اُسکی نہیں جاتی اور یہ ختم باعتبار الغالب ہے اور توبہ قبول کرتا ہے اللہ حرص مذموم سے جس کسی سے کہ چاہتا ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اسلیے کہ توبہ گناہ سے مقبول ہے عمل ظاہر باطن سے اور یا یہ معنی ہیں کہ پھرتا ہے اللہ تعالے ساتھ رحمت کے جسپر کہ چاہتا ہے ساتھ توفیق ازالہ اُس خصلت بری کے اور تہذیب نفس کے اُس سے اور اس میں تنبیہ ہے اسپر کہ بخل باعث حرص کا بیٹھ رہا ہے جبلت میں آدمی کے **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَعْضِ جَسَدِي فَقَالَ كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيلٍ وَعُدَّ نَفْسَكَ مِنْ أَهْلِ الْقُبُورِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا ابن عمر نے کہ پکڑا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بعض بدن میرا یعنی دونوں مونڈھے میرے جیسے ایک روایت میں ہے بحسب عادت کے کہ وقت کلام اور نصیحت کرنے کے پکڑتے پس فرمایا کہ رہ تو دنیا میں گویا کہ مسافر ہے تو یا گذرنے والا راہ کا اور گن تو اپنے نفس کو مردون سے کہ قبر میں آسودہ میں اور سب گزر گئے ہیں اور مشابہت کر اُنکے ساتھ کہ زندگی میں بیچ حکم مردہ کے رہے نقل کی یہ بخاری نے **ف** کہا میرک نے کہ اس میں نظر ہے اسلیے کہ یہ جو روایت یہان نقل کی ہے یہ لفظ ترمذی کے ہیں اور لفظ بخاری کے اوسطرح ہیں اور او عابر سبیل میں لفظ او کا یا تنویع کے لیے ہے یا بمعنی بل کے ہے ترقی کے لیے یعنی بلکہ ہو گویا کہ تو گذرنے والا راہ کا ہے اس میں مبالغہ زیادہ ہے اسلیے کہ مسافر کبھی چند روز کہین اقامت بھی کرتا ہے اور مشغول ہوتا ہے اور جو کہ سر راہ پر گذرنے والا ہے چلا جاتا ہے اور دل کسی چیز سے نہیں لگاتا اور شرح اس حدیث کی دراز ہے جاننا چاہیے کہ حقیقت موت کی کیا ہے منقطع ہونا تصرف روح کا بدن سے اور ٹوٹ جانا پیوند اُسکا بدن سے اور باہر آنا بدن کا آلہ ہونے سے روح کے لیے اور بدن کے مرنے سے معدوم و نابود نہیں ہو جاتے بلکہ متغیر ہوتا ہے حال اُسکا جیسے کہ سلب کی جاتی ہیں اس سے آنکھیں اور کان اور زبان اور ہات اور پاؤن اور تمام اعضا اور حواس اور جدا کیے جاتے ہیں اُس سے اہل اور اولاد اور اقربا اور آشنا اور دوست اور الگ کیے جاتے ہیں گھوڑے اور فوج و حشم اور لونڈی اور غلام اور جانور اور سواریان اور زمین اور مکان اور اور جو کچھ اسباب و آلات دنیا کے ہیں پس مشابہ ہونا ساتھ مردون کے اور داخل ہونا اُنکے حکم میں یہ ہے کہ متصف ہوساتھ قطع کرنے علائق بدنی کے حتے الامکان پس قطع کرے تصرف روح کا اعضا سے بیچ ارتکاب محرمات اور مکروہات کے اور جانے کہ جو کچھ کہ اُسکے تصرف میں ہے دنیا سے اُسکی ملک سے نہیں ہے بلکہ تمام اللہ تعالے کی ملک سے ہے اور علامت اُسکی یہ ہے کہ اُسکے جاتے رہنے سے غمگین نہو اور نہ اُسکے ہونے سے خوش اور اسی طرح انقطاع کرے اہل و اقارب سے اور آشناؤن سے اور اُنکے سبب سے حرام و مکروہ میں نہ پڑے

پس جو کوئی کہ ساتھ ان صفتوں کے متصف ہو مشابہ ہوگا ساتھ مردوں کے اور داخل ہوگا انکے حکم میں بعد ازان رعایت کرے اور شرائط آداب کی کہ بسبب انکے مشابہ ساتھ مردوں کے ہوا ایک ان میں سے توبہ ہے اور وہ برآنا ہے ہر مطلوب سے سوائے خدائے تعالی کے جیسکہ موت سے اور [illegible] ہے اور وہ برآنا ہے دنیا سے اور محبت اسکی سے اور شہوات اور لذتوں اسکی سے جیسیکہ موت سے اور توکل ہے اور وہ برآنا ہے قید اسباب سے جیسیکہ موت سے اور قناعت ہے اور وہ برآنا ہے شہوات نفسانیہ سے جیسیکہ موت سے اور توجہ الی اللہ اور پہنچنا ہو سے اللہ سے جیسیکہ موت سے [illegible] باقی نہ رہے کوئی مطلوب اور محبوب اور مقصود سوائے خدائے جل و علا کے اور صبر ہے اور وہ [illegible] حظوظ [illegible] جیسے موت [illegible] اور رضا ہے اور وہ باہر آنا ہے خوشنودی نفس سے اور درآنا بیچ خوشنودی حق [illegible] تعالی کے [illegible] تمام امور کا [illegible] راضی ہوے بیچ [illegible] تعالی کے جیسکہ موت سے اور ذکر ہے اور وہ [illegible] موت سے اور مراقبہ ہے اور وہ باہر آنا ہے حول و قوت سے جیسے کہ موت سے یہ صفت و حالات جب حاصل ہوں [illegible] کے اور بیچ شمار اہل قبور کے پڑے [illegible] معنی قول آنحضرت کے و عد نفسک من اہل القبور [illegible] موتوا قبل ان تموتوا بھی یہی معنی رکھتی ہے [illegible] موت اختیاری ہے یہ [illegible] ذکر کیا ہے شیخ عبد الوہاب متقی رح نے بیچ رسالہ النفس التوبہ کے

الفصل الثانی

نصل دوسری عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ مَرَّ بِنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اُطَیِّنُ شَیْئًا فَقَالَ مَا ھٰذَا یَا عَبْدَ اللّٰہِ قُلْتُ شَیْءٌ اُصْلِحُہٗ قَالَ الْاَمْرُ اَسْرَعُ مِنْ ذٰلِکَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہا گذرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] ہم [illegible] مٹی دیوار [illegible] کو پس فرمایا آنحضرت نے [illegible] کہ درست کرتا ہوں میں [illegible] یعنی خوف گر پڑنے اسکے کے یا زیادتی [illegible] اسکے لیے فرمایا آنحضرت نے [illegible] یہ حدیث غریب ہے ف یعنی اجل قریب تر ہے [illegible] اور رہے یوں کہ موت جلدی آوے کا پیچھے کرتا ہے [illegible] اور زینت کے لیے [illegible] وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُھْرِیْقُ الْمَاءَ فَیَتَمَسَّحُ بِالتُّرَابِ فَاَقُوْلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ الْمَاءَ مِنْکَ قَرِیْبٌ یَقُوْلُ مَا یُدْرِیْنِیْ لَعَلِّیْ لَا اَبْلُغُہٗ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ وَابْنُ الْجَوْزِیِّ فِیْ کِتَابِ الْوَفَاءِ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ تحقیق رسول خدا [illegible] تیمم کیا کرتے یعنی کبھی [illegible] تیمم کرتے تھے یعنی پہلے اسکے کہ وضو کریں تب کہتا میں یا رسول اللہ تحقیق [illegible] نہیں [illegible] سبب سے تیمم بیچ فرصت [illegible] کہ کس چیز سے معلوم کروں یا پہنچوں یعنی کیا جانوں [illegible] نقل کی یہ شرح السنہ میں اور ابن جوزی نے کتاب الوفا میں ف یعنی ڈرتا ہوں میں [illegible] اور فرصت نہ پاؤں میں کہ وضو کروں اسلیے تیمم کر لیتا ہوں کہ ایک لحظہ تکی طہارت حاصل رہے وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ھٰذَا ابْنُ اٰدَمَ وَھٰذَا اَجَلُہٗ وَوَضَعَ یَدَہٗ عِنْدَ قَفَاہُ ثُمَّ بَسَطَ فَقَالَ وَثَمَّ اَمَلُہٗ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ [illegible] اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ آدمی ہے اور یہ اجل اسکی ہے یعنی [illegible] اور رکھا

آنحضرت نے ہاتھ اپنا نزدیک گدی اپنی کے یعنی واسطے تصویر اور تمثیل قریب ہونے موت کے ساتھ آدمی کے پھر کہولا اور دراز کیا آنحضرت نے ہاتھ اور دور رکھا گدی سے یعنی واسطے دکہلانے درازی آرزو کے پس فرمایا اُس جگہ یعنی دور تر ہے آرزو اسکے یعنی اجل نزدیک آئی اور آرزو دور رہی نقل کی یہ ترمذی نے **ف** یہ ترجمہ موافق ترجمہ حضرت شیخ رح کے ہے اور ملا علی رح نے یون لکھا ہے کہ یہ ابن آدم ہے ظاہر یہ ہے کہ یہ اشارہ حسیہ ہے طرف صورت معنویہ کے اور اسی طرح قول حضرت کا یہ اجل اُسکی ہے اور بیان واضح اسکا یہ ہے کہ حضرت نے اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے آگے کے جانب اپنے بیچ مسافت زمین کے یا بیچ مسافت ہوا کے طول مین یا عرض مین اور فرمایا کہ یہ ابن آدم ہے پھر پیچھے ہٹایا ہاتھ اور رکھا قریب اُس جگہ کے کہ رکھا تھا پہلے اور فرمایا کہ یہ اجل اُسکی ہے اور رکھا ہاتھ اپنا یعنی وقت کہنے ہذا ابن آدم وہذا اجلہ کے بیچ عقب اُس مکان کے کہ اشارہ کیا ساتھ اُسکے طرف اجل کے پھر پھیلایا ہاتھ اپنا یعنی بہت کھولنے بالشت کے ساتھ ہتیلی اور انگلیون اپنے کے یا معنی بسط کے یہ ہین کہ پھیلایا مسافت مین اُس جگہ سے کہ اشارہ کیا تھا ساتھ اُسکے طرف اجل کے پس فرمایا اُس جگہ اور اشارہ کیا طرف دور کے کہ یہ آرزو اُسکی ہے حاصل یہ کہ اس اشارہ سے بیدار کیا خواب غفلت سے کہ اجل ابن آدم کی قریب تر ہے طرف اُسکے آرزو اسکی سے اور آرزو اسکی دراز تر ہے اجل اُسکی سے جیسے کہ کہا ایک شاعر نے رحمت کرے اللہ اُسپر۔ کل امریٔ مصبح فی اہلہ ؛ والموت ادنی من شراک نعلہ ؛ یہ مضمون نہی سوجھا ہے اس مقام مین واسطے واضح کرنے مطلب کے **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غَرَزَ عُوْدًا بَیْنَ یَدَیْہِ وَاٰخَرَ اِلٰی جَنْبِہٖ وَاٰخَرَ اَبْعَدَ فَقَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا ہٰذَا قَالُوا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ ہٰذَا الْاِنْسَانُ وَہٰذَا الْاَجَلُ اُرَاہُ قَالَ وَہٰذَا الْاَمَلُ فَیَتَعَاطَی الْاَمَلَ فَلَحِقَہُ الْاَجَلُ دُوْنَ الْاَمَلِ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ اور روایت ہے ابو سعید خدری سے تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے گاڑی ایک لکڑی آگے اپنے اور ایک لکڑی پہلو مین اپنے اور گاڑی ایک اور لکڑی بہت دور یعنی دوسری لکڑی سے یا دونون سے پھر فرمایا تم جانتے ہو کیا ہے یہ یعنی کیا ہے مراد اُسکی مثال مین یہ کہا صحابہ نے اللہ اور رسول اسکا خوب جانتے ہین فرمایا انسان ہے یعنی پہلی لکڑی مثال اسکی ہے اور یہ دوسری لکڑی کہ اسکے پہلو مین گاڑی ہے مثال اجل یعنی موت کی کہا ابو سعید خدری نے کہ گمان کرتا ہون مین آنحضرت کو کہ فرمایا تیسری لکڑی کہ بہت دور گاڑی ہے آرزو آدمی کی ہے کہ دور دراز ہے پس گرفتار رہتا ہے آدمی آرزو مین اور مشغول رہتا ہے آرزو کی چیزون مین اور ارادہ کرتا ہے اسکے حاصل ہونے کا پس پہونچتی ہے اجل یعنی پہلے اسکے کہ تمام ہو آرزو نقل کی یہ بغوی نے شرح السنۃ مین **وَعَنْ** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ عُمُرُ اُمَّتِیْ مِنْ سِتِّیْنَ سَنَۃً اِلٰی سَبْعِیْنَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ہٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا عمر میری امت کی ساٹھ برس سے ستر برس تک ہے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے **ف** یعنی اکثر امت میری کی عمر ابتدا ساٹھ برس ہین اور انتہا اُسکی ستر برس اور یہ باعتبار اکثر کے ہے اور کبھی اس سے زیادہ بھی ہوتی ہے جیسے آگے کی حدیث مین فرمایا ہے **وَعَنْہُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَعْمَارُ اُمَّتِیْ مَا بَیْنَ السِّتِّیْنَ اِلٰی السَّبْعِیْنَ وَاَقَلُّہُمْ مَنْ یَّجُوْزُ ذٰلِکَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اکثر عمرین امت میری کی مابین ساٹھ کے ستر تک اور کمتر ہین امت میری سے ایسے لوگ کہ تجاوز کرین اس سے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** یعنی ستر سے کہ پہونچین سو برس کو یا زیادہ کو اور اکثر لوگ پالیتے ہین ستے اور بہ درازگی عمر کے اس امت مین متعمرین صحابہ اور ائمہ مین سے یہ لوگ ہین انس بن مالک کہ ایک سو تین برس کے

مری اور اسماءؓ بیٹی ابوبکرؓ کی سو برس کے اور حال انکا یہ تھا کہ نہ دانت انکے ٹوٹے تھے اور نہ عقل میں کچھ خلل آیا تھا ان دونوں سے زیادہ عمر حسان بن ثابت کی تھی کہ ایک سو بیس برس کی ہوکر مرے ساٹھ برس کفر کی حالت میں رہے اور ساٹھ ہی برس اسلام میں اور ان سب سے زیادہ عمر سلمان فارسی کی ہوئی کہ ڈھائی سو برس کی عمر میں مرے واللہ اعلم **وَذُكِرَ حَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ فِيْ بَابِ عِيَادَةِ الْمَرِيْضِ** اور ذکر کی گئی ہے حدیث عبداللہ بن شخیر کی بیچ باب عیادت مریض کے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَوَّلُ صَلَاحِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ الْيَقِيْنُ وَالزُّهْدُ وَاَوَّلُ فَسَادِهَا الْبُخْلُ وَالْاَمَلُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ روایت ہے عمرو بیٹے شعیب کے سے اُسنے نقل کی اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلی بہتری اس امت کی یقین کرنا اور زہد کرنا ہے اور اول فساد اس امت کا بخل ہے اور دراز کرنا آرزو کا روایت کیا اسکو بیہقی نے شعب الایمان میں یقین کرنا یہ کہ اللہ تعالے رزاق اور متکفل رزاق کا ہے وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا اور زہد بے رغبتی [illegible] دنیا میں اور سبب یقین رزاقیت حق پر جب حاصل ہوتا ہے تو بخل نہیں کرتا اسلیے کہ بخل بسبب نہ یقین پہونچنے رزق کے ہوتا ہے [illegible] اور جب زہد کیا اور درازی آرزو کی [illegible] دنیا میں نہیں رہے گی اس سبب سے [illegible] یقین کرنے رزاقیت حق سے اور زہد بیچ دنیا میں اور جان کہ شیخ عبدالوہاب متقی رحمۃ اللہ علیہ نے بیچ رسالہ حبل المتین فی تحصیل الیقین کے لکھا ہے کہ اعتقاد جب حد جزم کو پہونچے اور ساتھ اسکے ہو ساتھ دلیل اور برہان کے ہو کہ ثابت حق کرے اسکو حکما اور متکلمین کی اصطلاح میں یقین کہتے ہیں لیکن صوفیہ کے نزدیک جب تک کہ تصدیق دل پر غالب نہو اس طرح کی کہ متصرف اور حاکم ہو دل پر یعنی ان چیزوں کی رغبت دلاوے کہ موافق ہوں شرع کے اور ان چیزوں سے کہ مخالف شرع کے ہوں باز رکھے اسکو یقین نہیں کہتے مثلاً سب ہوں کو جزم ہے مرنے موت کا حاصل ہے لیکن جبکہ دل پر ذکر موت کا غالب ہوا اور حاکم اور متصرف ہو یعنی اُسکے سبب سے مستعد رہے موت کا ساتھ کرنے طاعت کے اور ترک کرنے گناہوں کے وہ صاحب یقین ہے اور یقین چار چیز کا چاہیے اگرچہ تمام چیزیں کہ خبر دیتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی بیچ یقین کرنے کی یعنی اُنپر یقین لانا چاہیے لیکن اصول اُنکے چار چیزیں ہیں کہ سالک کو اُنپر یقین کرنا ضرور ہے اول توحید کہ جانے کہ جو کچھ واقع ہوتا ہے حق تعالے ہی کی قدرت سے واقع ہوتا ہے دوسرے توکل اور یقین کامل رکھنا اللہ تعالے کی ضمانت پر بیچ پہونچانے رزق کے تیسرے یقین کرنا بیچ جزائے اعمال کے قسم ثواب و عذاب سے چوتھے یقین کرنا اسکا کہ اللہ تعالے مطلع ہے بندوں کے احوال پر ہر حال پس فائدہ یقین کا بیچ توحید کے یہ ہے کہ نہیں التفات ہوگا طرف مخلوقات کے اور فائدہ یقین کا بیچ پہونچنے رزق کے جمال ہے بیچ طلب کرنے اُسکے کے یعنی میانہ روی کرے گا اُسکے طلب کرنے میں یا ترک کرنا تاسف کا اوپر فوت ہونے رزق کے اور فائدہ یقین کا بیچ جزائے اعمال کی سبقت کرنی ہے طاعت پر اور دور رہنا گناہ سے اور فائدہ یقین کا بیچ اطلاع خدائے تعالے کے یہ ہے کہ مبالغہ کرے گا بیچ اصلاح ظاہر و باطن کے تمام ہوا حاصل کلام شیخ کا اور مراد حدیث میں یقین کرنا ہے رزاقیت خدائے تعالے پر اور توکل کرنا ہے جیسیکہ کہا ہمنے اوپر اور یقین کرنا رزاقیت حق پر اور پہونچے رزق پر اور یقین کامل کرنا ضمانت خدائے تعالے پر ایک مرتبہ عالی ہے مراتب سے اور اُس سے چارہ نہیں سالک راہ حق کو اور فراغ عبادت موقوف ہے اُسپر کہا شیخ امام قطب وقت ابوالحسن شاذلی نے اکثر پردے خلق کے حق سے دو ہیں فکر رزق کی اور خوف کرنا خلق سے اور فکر رزق کی اشد ہے دونوں پردوں میں

اور منقول ہے اصمعی سے کہ کہا انہوں نے کہ پڑھی میں نے ایک اعرابی کے آگے سورہ والذاریات پس جب پہونچا میں اس آیت پر وفی السماء رزقکم کہا اعرابی نے بس کر پھر مائل ہوا اپنی اونٹنی کی طرف اور نحر کیا اسکو اور بانٹا اسکو ان لوگوں پر کہ آگے اسکے تھے اور پیچھے اسکے اور قصد کیا طرف تلوار اور کمان اپنی کے اور توڑ ڈالا انکو اور پیٹھ پھیر کر چلا گیا پھر ملا میں اس سے طواف میں اس حال میں کہ دبلا ہو گیا تھا جسم اسکا اور زرد ہو گیا تھا رنگ اسکا پس سلام کیا اسنے مجھپر اور کہا پڑھو وہی سورہ پس جبکہ پہونچا میں اسی آیت پر یعنی وفی السماء رزقکم پر ایک چیخ ماری اور کہا قد وجدنا ما وعدنا ربنا حقا پھر کہا اعرابی نے کچھ اور بھی سوائے اسکے پس پڑھا میں نے فورب السماء والارض انہ لحق پس ایک چیخ ماری اعرابی نے اور کہا سبحان اللہ کون ہے وہ شخص کہ غصہ دلایا اللہ تعالے کو یہاں تک کہ قسم کہائی یعنی نہ ماناکہنا اسکا یہانتک کہ تکلیف دی اسکو قسم کہانے کی کہی یہ بات تین دفعہ اور نکل گیا ساتھ اسکے دم اسکا یہ ع مدارک

وعن سفیان الثوری قال لیس الزھد فی الدنیا بلبس الغلیظ والخشن واکل الجشب انما الزھد فی الدنیا قصر الامل رواہ فی شرح السنۃ

اور روایت ہے سفیان ثوری سے کہا نہیں ہے زہد دنیا میں ساتھ پہننے موٹے اور سخت کے اور ساتھ کہانے دال دلیے اور بے مزہ کے اور روٹی خشک کے نہیں ہے زہد دنیا میں مگر کوتاہی آرزو کی نقل کی یہ شرح السنۃ میں **ف** غلیظ وہ کپڑا کہ موٹا ہو سوت میں اور خشن ساتھ زبر خ اور زیر شین کے وہ کپڑا کہ سخت ہو بناوٹ میں اور جشب ساتھ زبر ج اور زیر شین کے کہانا سخت بے مزہ اور بعضوں نے کہا روٹی بغیر سالون کے اور کوتاہی آرزو کی اور مستعد ہونا موت کے لیے ساتھ جلدی کرنے کے طرف توبہ کے اور مستعد عمل کے اور حاصل یہ ہے زہد حقیقی وہ ہے کہ ہوئے حال قلبی کے بیزار ہو دنیا سے اور رغبت کرے طرف عقبے کے اور نہیں ہے زہد اوپر اتفاق اور عدم انتفاع قالبی کے اسلیے کہ برابر ہیں دونوں اس میں باعتبار حقیقت کے اگرچہ لباس کی بے التفاتی کو اور رکھے کہانے اور بے مزہ کہانے کو تاثیر بڑی ہے استقامت بندے کی طریقت پر حاصل یہ کہ حب دنیا دل میں ہلاک کرنیوالی ہے واسطے ہلاک ہونے والے کے نہ ہونا دنیا کا اوپر قالب سالک کے اور مشابہ ہے دل کشتی کے سو اگر پانی کشتی کے اندر آوے تو ڈبو دیتا ہے اسکو مع بیٹھنے والوں اسکے کے اور اگر باہر اسکے رہتا ہے اور گرد اسکے تو جاری کرتا ہے اسکو اور پہونچاتا ہے اسکو طرف جگہ اسکی کے چنانچہ اسی لیے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نعم المال الصالح للرجل الصالح اور اختیار کیا ایک جماعت نے صوفیہ اور ملامتیہ میں سے پہننا لباس عوام کا اور بعضوں نے لباس امیروں کا واسطے چھپانے احوال اپنے کے

وعن زید بن الحسین قال سمعت مالکا وسئل ای شئ الزھد فی الدنیا قال طیب الکسب وقصر الامل رواہ البیھقی فی شعب الایمان

اور روایت ہے زید بن حسین سے کہا زید بن حسین نے کہ سنا میں نے امام مالک کا کہ سنا میں نے امام مالک سے اس حال میں کہ پوچھا گیا کیا چیز ہے زہد دنیا میں کہا حلال کسب اور کوتاہ ہونا آرزو کا نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں **ف** کسب سے مراد ہے مکسوب یعنی کہانے پینے کی چیزیں کہ ہوں حلال طیب اسلیے کہ فرمایا اللہ تعالے نے رسولوں کو کلوا من الطیبات واعملوا صالحا اور فرمایا یا ایھا الذین امنوا کلوا من طیبات ما رزقناکم واشکروا للہ ان کنتم ایاہ تعبدون اور کوتاہ ہونا آرزو کا یعنی ساتھ بہت کرنے عمل کے بخوف آنے اجل کے اور زہد کرنا دنیا میں ... اگر ہو کہ کہا ... حلال کو زہد میں جواب ... کہ ... شخص ... گمان کرتا ہے کہ ... دنیا کے اور پہننے موٹے کپڑے اور کہانے سوکھی روٹی اور سستی کشی کے ہے اسلو

رد کیا کہ نہیں ہے حقیقت زہد کی وہ چیز کہ گمان کیا تو نے بلکہ حقیقت اُسکی یہ ہے کہ کہا وے تو حلال اور قناعت کیے تو قدر ضرورت پر اور کوتاہ کرے آرزو کو جیسا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں مراد ہماری زہد سے [illegible] ساتھ [illegible] حلال [illegible] ضائع کرنے مال کے ولیکن زہد دنیا میں یہ ہے کہ نہ [illegible] چیز [illegible] ہے بہت [illegible] تمہارے ہاتھ میں ہے

بَابُ اِسْتِحْبَابِ الْمَالِ وَالْعُمُرِ لِلطَّاعَةِ

باب [illegible] مال کا اور عمر کی طاعت کے لیے **ف** یعنی اس میں بیان ہے [illegible] عبادت و طاعت میں [illegible] استحباب نیک [illegible] مال [illegible] مال ہے اور عمر ساتھ [illegible] اور اگر [illegible] میں [illegible]

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

[illegible] اللہ صلے اللہ علیہ وسلم [illegible] اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِیَّ الْغَنِیَّ الْخَفِیَّ [illegible] اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق [illegible] یا وہ کہ نہ خرچ کرے مال اپنا لہو ولعب میں [illegible] کی چیزوں اور مباحات سے اور غنی سے مراد تونگر ساتھ مال کے ہے یا ساتھ دل کے [illegible] اسپر کہ مراد تونگری ساتھ مال کے ہے اور یہ منافی بھی نہیں ہے [illegible] ہوتا ہے اسپر غنا [illegible] حاصل ہونے درجات کا دنیا و آخرت میں [illegible] غنی شاکر ہے اور اس سے دلیل پکڑی ہے بعضوں نے کہ غنی شاکر افضل ہے فقیر صابر سے لیکن [illegible] اوپر ہو چکا ہے اور خفی سے مراد یا تو گوشہ نشین ہے کہ سب سے [illegible] اپنے رب کی عبادت میں یاد الٰہی [illegible] پوشیدہ کرنے والا کہ نیک کام اور صرف مال اللہ تعالیٰ کی رضامندی میں اس طرح پوشیدہ کرے کہ کوئی مطلع نہو اُسپر اور یہ شامل ہے فقیر کو بھی [illegible] ظاہر تر ہے اور خفی ساتھ حاے مہملہ کے بھی روایت کیا گیا ہے بمعنی [illegible] احسان کرنے والے کے حق پر اور صحیح اول ہی ہے اور اس میں دلیل ہے اُسکے لیے کہ کہتا ہے گوشہ نشینی افضل ہے [illegible] جسنے فضیلت دی ہے اختلاط کو اور دلیل کی ہے اُسکے ساتھ گوشہ نشینی کی وقت فتنہ [illegible] عمل کی جاوے اور [illegible] بزرگوں کے

وَذُكِرَ حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ لَا حَسَدَ اِلَّا فِی اثْنَتَيْنِ فِی بَابِ فَضَائِلِ الْقُرْاٰنِ اور ذکر کی گئی حدیث ابن عمر کی کہ سر اُسکا یہ ہے لا حسد الا فی اثنتین بیچ باب فضائل قرآن کے

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

فصل دوسری

عَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ النَّاسِ خَيْرٌ قَالَ مَنْ طَالَ عُمُرُهٗ وَحَسُنَ عَمَلُهٗ قَالَ فَاَیُّ النَّاسِ شَرٌّ قَالَ مَنْ طَالَ عُمُرُهٗ وَسَاءَ عَمَلُهٗ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ روایت ہے ابی بکرہ سے کہ تحقیق ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ کونسا آدمیوں میں سے بہتر ہے فرمایا وہ شخص کہ دراز ہو عمر اُسکی اور نیک ہوں عمل اُسکے پھر کہا اُس شخص نے کہ کونسا آدمی بدتر ہے فرمایا وہ شخص کہ دراز ہو عمر اُسکی اور بُرے ہوں عمل اُسکے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور دارمی نے **ف** ظاہر عبارت سے یہ حکم غالب کا ہے یعنی اچھے یا بُرے عمل زیادہ ہوں [illegible] اگر عمل نیک و بد برابر ہوں

تو ایک وجہ کر خیر ہوگا اور ایک وجہ کر شر باوجودی کہ ثابت ہونا اس مادہ کا نادر ہے ملح **وَعَنْ** عُبَيْدِ بْنِ خَالِدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰخَى بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَقُتِلَ اَحَدُهُمَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ مَاتَ الْاٰخَرُ بَعْدَهُ بِجُمُعَةٍ اَوْ نَحْوِهَا فَصَلَّوْا عَلَيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قُلْتُمْ قَالُوْا دَعَوْنَا اللّٰهَ اَنْ يَّغْفِرَ لَهٗ وَيَرْحَمَهٗ وَيُلْحِقَهٗ بِصَاحِبِهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَيْنَ صَلٰوتُهٗ بَعْدَ صَلٰوتِهٖ وَعَمَلُهٗ بَعْدَ عَمَلِهٖ اَوْ قَالَ صِيَامُهٗ بَعْدَ صِيَامِهٖ لَمَا بَيْنَهُمَا اَبْعَدُ مِمَّا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے عبید بیٹے خالد کے سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھائی چارہ کیا درمیان دو شخصوں کے یعنی صحابہ میں سے پس مارا گیا ایک اُن دونوں میں سے اللہ کی راہ میں یعنی شہید ہوا جہاد میں پھر مرا دوسرا یعنی پہلے کے شہید ہونے کے بعد ایک ہفتہ کے یا قریب ہفتہ کے یعنی تخمینا کچھ کم یا زیادہ پس نماز ادا کی صحابہ نے اُسپر پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا کہا تم نے اور کیا پڑھا تمنے نماز میں کہ اُسپر پڑھی یعنی کیا دعا کی اسکے لیے اما صحابہ نے کہ دعا کی ہمنے خدا تعالے سے کہ بخشے گناہ اُسکے اور رحمت کرے اُسپر اور پہونچا دے اسکو ساتھ یار اُسکے کہ شہید ہوا یعنی بیچ مرتبہ عالی اور مقام اُسکے کے جنت میں جیسے کہ دنیا میں اتحاد رکھتے تھے پس مرتبے تک اُسکے پس فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ پس کہاں گئی نماز اسکی بعد نماز اُسکے کے یعنی یہ جزا شرط محذوف کی یعنی بنا بریہ دعا کی تمنے اللہ سے کہ پونہچا دے اسکو ساتھ یار اُسکے کے کہ مرتبہ اسکا کم ہے مرتبہ بھائی اسکے سے پس کہاں گئی نماز کہ اس میت کی کہ ادا کی بعد نماز اس شہید کے اور کہاں گیا ثواب اور عملوں اس مرد کا کہ بعد اسکے کیے یا فرمایا کہ کہاں گیا روزہ اسکے کا کہ بعد اسکے رکہا تحقیق تفاوت درجہ کا کہ درمیان دو شخصوں کے ہے بہشت میں اور قرب الٰہی میں دور تر اور زیادہ تر ہے تفاوت اس مسافت سے کہ درمیان آسمان اور زمین کے ہے نقل کی یہ ابوداود اور نسائی نے ف یعنی مرتبہ اس میت کا عالی ہے شہید سے یہاں اشکال یہ وارد ہوتا ہے کہ کیونکر افضل اور غالب ہوا یہ شخص پیچھے کا کہ ایک ہفتہ میں لیا اور پر شہادت اُس شخص کے کہ پہلے شہید ہوا باوجودے کہ درجہ شہادت کا کہ راہ خدا میں اور اظہار دین حق میں پایا بالاتر ہے خصوصاً آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کہ زمانہ ابتدائے اسلام اور قلت مددگار دین کا تھا جواب اسکا یہ ہے کہ وہ شخص پیچھلا بھی مرابط تھا راہ خدا میں اور نیت شہادت کی رکھتا تھا پس جزا دیا گیا اپنی نیت پر کذا **وَعَنْ** اَبِيْ كَبْشَةَ الْاَنْمَارِيِّ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ثَلٰثٌ اُقْسِمُ عَلَيْهِنَّ وَاُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثًا فَاحْفَظُوْهُ فَاَمَّا الَّذِيْ اُقْسِمُ عَلَيْهِنَّ فَاِنَّهٗ مَا نَقَصَ مَالُ عَبْدٍ مِّنْ صَدَقَةٍ وَّلَا ظُلِمَ عَبْدٌ مَظْلِمَةً صَبَرَ عَلَيْهَا اِلَّا زَادَهُ اللّٰهُ بِهَا عِزًّا وَّلَا فَتَحَ عَبْدٌ بَابَ مَسْئَلَةٍ اِلَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ بَابَ فَقْرٍ وَّاَمَّا الَّذِيْ اُحَدِّثُكُمْ فَاحْفَظُوْهُ فَقَالَ اِنَّمَا الدُّنْيَا لِاَرْبَعَةِ نَفَرٍ عَبْدٍ رَزَقَهُ اللّٰهُ مَالًا وَّعِلْمًا فَهُوَ يَتَّقِيْ فِيْهِ رَبَّهٗ وَيَصِلُ رَحِمَهٗ وَيَعْمَلُ لِلّٰهِ فِيْهِ بِحَقِّهٖ فَهٰذَا بِاَفْضَلِ الْمَنَازِلِ وَعَبْدٍ رَزَقَهُ اللّٰهُ عِلْمًا وَّلَمْ يَرْزُقْهُ مَالًا فَهُوَ صَادِقُ النِّيَّةِ يَقُوْلُ لَوْ اَنَّ لِيْ مَالًا لَعَمِلْتُ فِيْهِ بِعَمَلِ فُلَانٍ فَاَجْرُهُمَا سَوَاءٌ وَعَبْدٍ رَزَقَهُ اللّٰهُ مَالًا وَّلَمْ يَرْزُقْهُ عِلْمًا فَهُوَ يَتَخَبَّطُ فِيْ مَالِهٖ بِغَيْرِ عِلْمٍ لَا يَتَّقِيْ فِيْهِ رَبَّهٗ وَلَا يَصِلُ فِيْهِ رَحِمَهٗ وَلَا يَعْمَلُ فِيْهِ بِحَقٍّ فَهٰذَا بِاَخْبَثِ الْمَنَازِلِ وَعَبْدٍ لَّمْ يَرْزُقْهُ اللّٰهُ مَالًا وَّلَا عِلْمًا فَهُوَ يَقُوْلُ لَوْ اَنَّ لِيْ مَالًا لَعَمِلْتُ فِيْهِ بِعَمَلِ فُلَانٍ فَهُوَ

نِيَّتَهُ وَوِزْرُهُمَا سَوَاءٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ اور روایت ہے ابی کبشہ انماری سے کہ اُسنے سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے تین خصلتیں اور تین حکم ہین کہ قسم کہاتا ہون مین اُنپر کہ وہ حق ہین اور بڑھتا ہون مین تمہارے آگے ایک حدیث یعنی حدیث بڑی یا ایک حدیث اور پس یاد رکھو اُسکو یعنی آخر کو یا مجموع کو پس وہ تین چیزین کہ قسم کہاتا ہون اُنکی حقیقت پر وہ یہ ہین پس تحقیق شان یہ ہے کہ نہین کم ہوتا مال بندہ کا بسبب صدقہ دینے کے یعنی صدقہ دینا اگرچہ صورت مین نقصان ہے ولیکن چونکہ موجب خیر وبرکت کا دنیا مین اور سبب حصول ثواب کا آخرت مین ہے حکم نقصان کے اور نہ ظلم کیا گیا کوئی بندہ ظلم کیا جانا اور نہ لیا گیا اُس سے مال ناحق کہ صبر کیا اُس بندہ نے اُسپر یعنی اگرچہ متضمن تھا وہ ایک طرح کی ذلت کو مگر کہ زیادہ کی اس بندہ کے لیے خدائے تعالے نے سبب اُس ظلم کی عزت یعنی اپنے نزدیک جیسے کہ وہ زیادہ کرتا ہے ظالم کے لیے اپنے نزدیک ذلت بسبب اسکے یا زیادہ کرتا ہے اللہ تعالے بسبب اسکے عزت اُسکی بیچ دنیا مین انجام کار کو جیسے کہ حاصل ہوتی ہے ظالم کے لیے ذلت بسبب اسکے اگرچہ بعد ایک مدت کے ہو اور اکثر اوقات ہوجاتا ہے اور کہا گیا ہے ظالم زیر دست اور ذلیل مظلوم کے آگے اور ... جزائے موافق کے اور نہ کہولا کسی بندہ نے یعنی اپنے نفس پر دروازہ سوال کرنے کا یعنی لوگون سے بغیر حاجت وضرورت کے بلکہ بقصد غنا اور زیادتی کے مگر کہ کہولا اللہ تعالے نے اُسپر دروازہ فقر کا یعنی احتیاج کا کہ طرح طرح کی حاجتین پیش آتی ہین یا ... لیتا ہے ... نعمت کہ اُسکے پاس ہے پس پڑتا ہے نہایت خرابی مین اور ... پر وہ حدیث کہ کہا تھا مین نے بیان کرنا ... پس یاد رکھو اُسکو یہ ہے کہ کہتا ہون مین پس فرمایا آنحضرت نے بیچ بیان اُس حدیث کے نہین ہے دنیا مگر چار آدمیون کے لیے اور منحصر ہے احوال دنیا کا اس چار قسم مین اول وہ بندہ کہ دیا اُسکو اللہ تعالے نے مال اور علم کہ بسبب اسکے طریقہ خرچ کرنے کا اور کیفیت خرچ کرنے مال کی مصارف خیر مین پہچانتا ہے پس وہ بندہ تقوے کرتا ہے اس مال مین رب اپنے کا کہ نہین خرچ کرتا اُسکو حرام اور چیزون ناپسندیدہ مین اور احسان کرتا ہے اقربون سے اور ... کرتا ہے واسطے خدائے تعالے کے اُس مال مین موافق حق مال کے یعنی ادا کرتا ہے واسطے اللہ تعالے کے حقوق کہ متعلق ہین ساتھ مال کے مثل زکوۃ اور کفارات اور ضیافت اور صدقات کے پس یہ بندہ بیچ ... مراتب کے ہے یعنی بہت اچھی خصلت رکھتا ہے دنیا مین یا بیچ اعلے درجات کے ہے عقبے مین اور دوسرا وہ بندہ ہے کہ دیا ہے اُسکو اللہ تعالے نے علم کہ وہ اچھی طرح ثواب کی چیزون خرچ کرنا مال کا جانتا ہے اور نہین دیا ہے اُسکو اللہ تعالے نے مال پس یہ بندہ بمقتضے علم کے کہتا ہے ... ہے نیت اُسکی ... کہتا ہے اور آرزو کرتا ہے مال کے ہونے کی کہتا ہے کہ اگر ہوتا میرے پاس مال تو بہتر عمل کرتا مین عمل فلانے کا ... کہ تقوے کرتا ہے پروردگار کا مال مین اور صلہ رحم کرتا ہے اور صرف کرتا ہے مال کو حقوق مین پس ثواب اُن دونون کا برابر ہے ... اگرچہ بندہ اول بسبب ہونے مال کے خرچ کرتا ہے اور دوسرا نہین کرتا لیکن بسبب نیت صادق کے اجر اسکا پاتا ہے اور تیسرا وہ بندہ ہے کہ دیا ہے اُسکو خدائے تعالے نے مال اور نہین دیا ہے اُسکو علم کہ بسبب اُسکے تقوے کرے اور خرچ کرے مال کو حقوق مین ... وہ بہتا ہے بیچ مال اپنے کے بغیر استعمال کرنے علم کے یعنی اس طرح کہ امساک کرتا ہے کبھی از راہ حرص ... دنیا کے اور کبھی خرچ کرتا ہے واسطے سنانے اور دکھانے اور فخر وتکبر کے نہین تقوے کرتا بیچ خرچ کرنے اُس مال کے رب اپنے کا یعنی بسبب نہونے علم کے بیچ لینے اور صرف کرنے اُسکے کے اور نہین احسان وسلوک کرتا ناتے دارون سے یعنی بسبب قلت رحم اور نہونے علم اور ہونے کثرت

حرص و بخل کے اور نہیں عمل کرتا اُس مین ساتھ حق کے یعنی کسی طرح کے حق کے خواہ اللہ کا ہو خواہ بندون کا پس یہ شخص نیچ پلید ترین مرتبہ ہے اور چوتھا وہ بندہ ہے کہ نہیں دیا اُسکو اللہ نے مال اور نہ علم و تمیز درمیان وجوہ خیر و شر کے پس وہ کہتا ہے کہ اگر ہوتا میرے پاس مال تو البتہ عمل کرتا مین اس مین فلانے کا سا یعنی اہل شر مین سے پس وہ مغلوب ہے بسبب نیت اپنے کے یا پس وہ بزنیت ہے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث صحیح ہے **ف** یہان نیت کو اوپر معنے عزم کے حمل کرنا چاہیے آدمی عزم گناہ پر ماخوذ ہوتا ہے اور معنی عزم کے یہ ہیں کہ بجد ہے اُسپر اور کوئی مانع اسکے جانب سے نہیں ہے مگر نہونا قدرت کا اور نہ پہونچنا اُسکو اگر اگر قدرت پاوے [illegible] تو بے توقف کرتا ہے مثلاً اگر کوئی عزم زنا پر رکھے گنہگار ہے اور ماخوذ ہے اُسپر اگرچہ عزم زنا زنا نہیں ہے لیکن گناہ علیحدہ ہے اور تفصیل کلام کی یہ ہے کہ اول وسواس شیطان ہے کہ دل مین پڑتا ہے بغیر کسب عمل کے اُسکو ہاجس کہتے ہین اور ہاجس پر مواخذہ نہیں ہے اور جب خاطر مین بیٹھے اور باطن مین جولان کرے اور پھر سے اُسکو خاطر کہتے ہین اور خاطر بھی اس امت مرحومہ سے مرفوع اور معاف ہے اور مواخذہ نہیں اُسپر اور یہ خصائص اس امت سے ہے بعد ازان ہم ہی کہ قصد و نیت فعل کی رکھے اور حسنات مین بمجرد قصد و نیت کے حسنہ کامل لکھتے ہین اور سیئات مین معین بعد ازان عزم ہی جیسے کہ بیان کیا اس مین مواخذہ جسطرح کہ ذکر کیا گیا ہے اور حضرت شیخ نے ضمیر فیہ کی جملہ یعمل اللہ فیہ مین مال کی طرف پھیری ہے اور ملا علی رح نے علم کی طرف یعنی کام کرتا ہے واسطے اللہ کے علم مین یعنی علم کے کہ ادا کرتا ہے حق اُسکا اور عمل کرتا ہے اُسپر ساتھ حق اللہ کے اور حق بندون اُسکے کے پس یہ لکھکر قول ابن ملک کا مثل قول حضرت شیخ کے نقل کیا ہے اور معنی لفظ یخبط کے حضرت شیخ نے یہ لکھے ہین کہ خبط و خلط کرتا ہے اپنے مال مین اور ہات اور پانو مارتا ہے بغیر علم اور دانش اور تامل اور تمیز کے طریق خیر و شر مین اور صرف کرتا ہے اُسکو غیر حق مین جیسے فرمایا ہے لا یتقی الخ اور ملا علی نے یہ معنے لکھے ہین کہ اُٹھتا ہے اور بیٹھتا ہے ساتھ جمع کرنے مال کے اور نہ دینے کے اور مختلف ہوتا ہے حال مین باعتبار خرچ کرنے کے اور امساک کے اپنے مال مین **وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی اِذَا اَرَادَ بِعَبْدٍ خَیْرًا اسْتَعْمَلَہٗ فَقِیْلَ وَکَیْفَ یَسْتَعْمِلُہٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ یُوَفِّقُہٗ لِعَمَلٍ صَالِحٍ قَبْلَ الْمَوْتِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ** اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالے جبکہ ارادہ کرتا ہے ساتھ بندے کے بھلائی کا یعنی انجام کار اُسکے مین تو کرواتا ہے اُس سے بھلائی پس کہا گیا اور پوچھا گیا آنحضرت سے کہ کس طرح کرواتا ہے بھلائی اُس سے یا رسول اللہ فرمایا کہ توفیق دیتا ہے اُسکو عمل نیک کی پہلے موت کی نقل کی یہ ترمذی نے **ف** یعنی یہانتک کہ مرتا ہے توبہ اور عبادت پر پس ہوتا ہے اُسکا خاتمہ بخیر اور اس سے فضیلت حیات کی لازم آئی کہ اس مین کار نیک کر سکتا ہے **ط ع ح** **وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْکَیِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَہٗ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْعَاجِزُ مَنْ اَتْبَعَ نَفْسَہٗ ہَوَاہَا وَتَمَنّٰی عَلَی اللّٰہِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ** اور روایت ہے شداد بن اوس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دانا اور توانا وہ شخص ہے کہ ذلیل اور فرمان بردار کرے اپنے نفس کو اللہ تعالے کے امر کا اور منقاد کرے اُسکو اُسکے حکم اور قضا و قدر کا اور عمل کرے واسطے ثواب اور جزا کے کہ بعد موت کے پاوے گا اور احمق اور نادان و ناتوان وہ شخص ہے کہ تابع کرے اپنے نفس کو خواہش نفس کا یعنی جو کچھ کہ نفس چاہے چیزون حرام اور شبہات اور لذات اور مرغوبات دیوے اُسکو اور قیدی ہو خواہش نفس کا اور باوجود اُسکے گناہ کرتا ہے

اور خلاف فرمان حق کے چلتا ہے اور عمل خیر اور توبہ اور استغفار نہیں کرتا ہے اور پھر آرزو اور خواہش رکھتا ہے خدا تعالےٰ سے کہ راضی ہو اور بخشدے اور بہشت میں داخل کرے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے یعنی حال تو وہ ہے اور آرزو یہ رکھتا ہے اور کہتا ہے کہ رب میرا کریم و رحیم ہے بخش ہی دیگا مجھکو حال آنکہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيمِ اور فرمایا ہے نَبِّئْ عِبَادِي أَنِّي أَنَا الْغَفُورُ الرَّحِيمُ وَأَنَّ عَذَابِي هُوَ الْعَذَابُ الْأَلِيمُ اور فرمایا ہے إِنَّ رَحْمَتَ اللَّهِ قَرِيبٌ مِنَ الْمُحْسِنِينَ اور فرمایا ہے إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أُولَئِكَ يَرْجُونَ رَحْمَتَ اللَّهِ حاصل یہ کہ عمل نکرنا اور بچھ امیدوار رہنا نچاہیئے بلکہ عمل کرے اور پھر امیدوار رحمت کا رہے اور ڈرتا رہے اُسکے عذاب سے شیخ ابن عباد شاذلی رحمہ اللہ بیچ شرح حکم کے کہتے ہیں کہ علما ربانی نے کہا ہے کہ رجا کاذب کہ مغرور ہو صاحب اُسکا اُسپر اور باز رہے عمل سے اور دلیر کرے اُسکو گناہوں پر حقیقت میں رجا نہیں ہے بلکہ وہ آرزو اور فریب شیطان کا ہے اور حضرت معروف کرخی رح فرماتے ہیں کہ طلب کرنا بہشت کا بے عمل کے ایک گناہ ہے گناہوں سے اور امید شفاعت بے سبب و بے علاقہ ایک قسم ہے فریب سے اور امید رکھنا رحمت کا اُس سے کہ فرمانبرداری نکرے اُسکی حمق و جہالت ہے اور حسن بصری رح کہتے ہیں کہ ایک قوم کو باز رکھا بخشش کی آرزوؤں نے یہانتک کہ باہر نکلے دنیا سے اور حال یہ ہے کہ نہیں ہے اُنکے لیے نیکی کہتا ہے ایک اُن میں سے کہ اچھا رکھتا ہوں میں گمان اپنے پروردگار سے کہ بخشنے والا ہے جھوٹ کہتا ہے اگر اچھا ہوتا گمان اُسکا ساتھ پروردگار کے تو اچھے عمل کرتا اور فرماتے ہیں حسن بصری کہ دور رہو اے بندگان خدا اُن آرزوؤں باطل سے کہ یہ وادی احمقوں کی ہیں کہ پڑے ہیں لوگ اُن میں قسم خدا کی نہ دی خدا تعالےٰ نے کسی بندے کو اُسکی آرزوؤں سے خیر دنیا میں اور نہ آخرت میں اور عمر بن منصور نے اپنے ایک یار کو لکھا کہ تو امید رکھتا ہے دراز عمر اپنی کی اور آرزو رکھتا ہی تو خدا تعالےٰ سے ساتھ کار بد اپنے کے ہوتی ہیں آگے تھنڈے و ہا کوٹتا ہی تو عاذنا اللہ منہ اور لفظ دَانَ جو ابتداے حدیث میں ہے اُسکے معنی یہ تو یہی ہیں کہ جو مذکور ہوئی یعنی فرمانبردار کیا اور ذکر کیا نووی نے کہ کہا ترمذی نے اور دیگر علما نے کہ معنی دَانَ نَفْسَہٗ کے حساب یہ ہیں یعنی محاسبہ کیا اپنے اعمال اور احوال اور اقوال کا دنیا میں پس اگر ہیں اچھے تو حمد کرے اللہ تعالےٰ کی اور اگر ہیں شر تو توبہ کرے اُنسے اور تدارک کرے فوت ہوئی چیز کا پہلے اُسکے کہ حساب کیا جاوے عقبے میں جیسکہ روایت کیا گیا ہے حَاسِبُوا أَنْفُسَكُمْ قَبْلَ أَنْ تُحَاسَبُوا اور فرمایا اللہ تعالےٰ نے وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَا قَدَّمَتْ لِغَدٍ

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنَّا فِي مَجْلِسٍ فَطَلَعَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى رَأْسِهِ أَثَرُ مَاءٍ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ نَرَاكَ طَيِّبَ النَّفْسِ قَالَ أَجَلْ قَالَ ثُمَّ خَاضَ الْقَوْمُ فِي ذِكْرِ الْغِنَى فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا بَأْسَ بِالْغِنَى لِمَنِ اتَّقَى اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَالصِّحَّةُ لِمَنِ اتَّقَى خَيْرٌ مِنَ الْغِنَى وَطِيبُ النَّفْسِ مِنَ النَّعِيمِ رَوَاهُ أَحْمَدُ روایت ایک مرد سے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے کہ کہتے ہم ایک مجلس میں پس آئے ہمپر پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور تھا حضرت کے سر پر نشان پانی کا یعنی بسبب نہانے کے پس کہا ہمنے یارسول اللہ دیکھتے ہیں ہم آپ کو خوشدل یعنی اثر اُسکا چہرۂ مبارک پر ہویدا ہے فرمایا کہ ہاں کہا راوی نے کہ پھر مشغول ہوئی قوم بیچ ذکر دولتمندی کے کہ نیک ہے یا بد پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں ہے مضائقہ دولتمندی کا واسطے اُس شخص کے کہ ڈرے اللہ عزوجل سے اور صحت یعنی بدن کی اگرچہ ساتھ تونگری کے ہو واسطے

پرہیزگار کے بہتر ہے دولتمندی سے اور خوشدلی اور خوشحالی جملہ نعمتوں سے ہے کہ شکر اسکا واجب ہے اور سوال کیا جاوے گا بندہ اُس سے
قیامت مین جیسیکہ قرآن مجید مین فرمایا ثُمَّ لَتُسْأَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ نقل کی یہ احمد نے **وَعَنْ** سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ قَالَ كَانَ
الْمَالُ فِيمَا مَضَى يُكْرَهُ فَأَمَّا الْيَوْمَ فَهُوَ تُرْسُ الْمُؤْمِنِ وَقَالَ لَوْلَا هٰذِهِ الدَّنَانِيرُ لَتَمَنْدَلَ بِنَا هٰؤُلَاءِ
الْمُلُوكُ وَقَالَ مَنْ كَانَ فِي يَدِهِ مِنْ هٰذِهِ شَيْءٌ فَلْيُصْلِحْهُ فَإِنَّهُ زَمَانٌ إِنِ احْتَاجَ كَانَ أَوَّلَ مَنْ
يَبْذُلُ دِينَهُ وَقَالَ الْحَلَالُ لَا يَحْتَمِلُ السَّرَفَ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے سفیان ثوری سے
کہ کہا تھا مال اگلے زمانے مین مکروہ یعنی ناپسند یعنی اسلیئے کہ زہد و قناعت دنیا مین شعار اُس زمانہ کے لوگون کا تھا اور قوت لایموت بے
سعی و تردد کے اور بغیر توجہ کے طرف پادشاہون و امیرون کے پہونچتا تھا اور اُنسے ایذا اور خواری نہین پہونچتی تھی لیکن اب
پر اس زمانہ مین مال سپر ہے مومن کی یعنی چونکہ اس زمانہ مین باعث زہد اور قناعت کے سست ہوگئے ہین اور احتیاجین غالب
آئی ہین اور واسطے حاصل کرنے قوت کے توجہ اور تردد اغنیا کے دروازہ پر کرنی پڑتی ہین اور خواری اُٹھانی پڑتی
ہے مال حلال سپر مسلمان کی ہے کہ اسکے سبب سے بچتا ہے پڑنے سے حرام و شبہہ مین اور باز رکھتا ہے اُسکو ملازمت اور
مصاحبت ظالمون کے سے اور کہا سفیان نے اگر نہوتے یہ دینار تو البتہ رومال یعنی بیقدر کر ڈالتے ہمکو یہ بادشاہ اور کہا
سفیان نے جو شخص کہ ہو کچھ ہاتھ اُسکے سے ان مولون سے کچھ یعنی تھوڑا سا بقدر کفایت کے پس چاہیئے کہ اصلاح کرے
اُسکو یعنی ضائع نکرے اُسکو بلکہ بڑھاوے اُسکو کسی طرح کی تجارت کرکر یا خرچ کرے اُسکو بوجہ قناعت کے اس لیئے کہ یہ زمانہ
ہمارا ایسا ہے کہ اگر محتاج ہوگا ہوگا اول اُن شخصون کا کہ ہاتھ سے دین بیچنے دین کو یعنی دنیا کے حاصل کرنے کے لیئے اور
کہا مال حلال نہین تحمل کرتا اسراف کو نقل کی یہ شرح السنہ مین **ف** یعنی مال حلال مین اسراف کرنا نچاہیئے اور اُسکو نگاہ رکھے اور
بامتیاط خرچ کرے تا ہمیشہ باقی رہے اور سبب تقویت دین کا ہو یا مراد یہ ہے کہ مال حلال کم ہوتا ہے اور اس قدر نہین ہوتا کہ اس مین
اسراف کی گنجائش ہو **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنَادِي مُنَادٍ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ أَيْنَ
أَبْنَاءُ السِّتِّينَ وَهُوَ الْعُمُرُ الَّذِي قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى أَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَا يَتَذَكَّرُ فِيهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَجَاءَكُمُ
النَّذِيرُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پکارے گا
پکارنے والا یعنی فرشتہ کہ حکم کرے گا اُسکو خدا تعالے اُسکا دن قیامت کے کہ کہان ہین ساٹھ برس کی عمر والے یعنی وہ کہ
جنکی دنیا مین ساٹھ برس کی عمر ہوئی تھی اور یہ ساٹھ برس کی عمر ہے کہ فرمائی اللہ تعالے نے اُسکے حق مین یہ آیت کیا نہین
عمر دی تمکو ہم نے اتنی کہ سوچ لے اُس مین جسکو سوچنا ہو اور آیا تمہارے پاس ڈرانے
والا یعنی پیغمبر یا قرآن یا رسول یا موت نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ إِنَّ نَفَرًا
مِنْ بَنِي عُذْرَةَ ثَلٰثَةً أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْلَمُوا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ يَكْفِيهِمْ قَالَ طَلْحَةُ أَنَا فَكَانُوا عِنْدَهُ فَبَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا فَخَرَجَ فِيهِ أَحَدُهُمْ
فَاسْتُشْهِدَ ثُمَّ بَعَثَ بَعْثًا فَخَرَجَ فِيهِ الْآخَرُ فَاسْتُشْهِدَ ثُمَّ مَاتَ الثَّالِثُ عَلٰى فِرَاشِهِ قَالَ فَقَالَ
طَلْحَةُ فَرَأَيْتُ هٰؤُلَاءِ الثَّلٰثَةَ فِي الْجَنَّةِ وَرَأَيْتُ الْمَيِّتَ عَلٰى فِرَاشِهِ أَمَامَهُمْ وَالَّذِي اسْتُشْهِدَ آخِرًا

بِلِیَّةٍ وَّاٰوَتْهُمْ فَدَخَلَنِیْ مِنْ ذٰلِكَ فَذَكَرْتُ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ فَقَالَ وَمَا اَنْكَرْتَ مِنْ ذٰلِكَ لَیْسَ
اَحَدٌ اَفْضَلَ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ مُّؤْمِنٍ یُّعَمَّرُ فِی الْاِسْلَامِ لِتَسْبِیْحِهٖ وَتَكْبِیْرِهٖ وَتَهْلِیْلِهٖ اور روایت ہے عبداللہ
بن شداد سے کہ تحقیق تین آدمی قبیلہ بنی عذرہ سے کہ تین تن تھے آئے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس پس
مسلمان ہوئے یعنی اور ارادہ کیا انہوں نے کا بہ نیت مجاہدہ کے اور تھے وہ فقر وفاقہ والے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے کون ہے کہ کفایت کرے مجھکو انکی خبرگیری سے یعنی غمخواری اور سامان انکا درست کردے تا مجھکو حاجت نہو انکی خبرگیری کی
کہا طلحہ نے میں کفایت کرونگا پس تھے وہ تینوں تن نزدیک طلحہ کے پس بھیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر کسی جگہہ پس نکلا
اس لشکر میں ایک شخص ان تینوں میں سے پس شہید کیا گیا وہ پھر بھیجا حضرت نے ایک لشکر اور پس نکلا اس لشکر میں دوسرا
شخص ان تینوں میں سے پس شہید کیا گیا پھر مرا تیسرا شخص اپنے بستر پر یعنی اس حال میں کہ مرابط اور نیت رکھنے والا
جہاد کا تھا کہا عبداللہ بن شداد نے کہا طلحہ نے پس دیکھا میں نے یعنی خواب میں ان تینوں کو بہشت میں اور دیکھا میں نے
اس شخص کو کہ مرا تھا اپنے بستر پر آگے انکے اور دیکھا میں نے اسکو کہ شہید کیا گیا تھا آخر کے پاس پاس جاتا ہے انکے اور متصل ہے ساتھ
اسکے اور دیکھا میں نے ان تینوں کے پہلے کو یعنی جو کہ پہلے شہید ہوا تھا ان میں سے کہ نزدیک جاتا ہے اس شہید آخر کے اور
سب سے پیچھے ہے پس گذرا میرے دل میں اس سے شبہہ یعنی چاہیے تھا کہ شہید اول سابق اور مقدم سب پر ہوتا یا دونوں شہید
ایک مرتبہ میں ہوتے اور وہ جو بستر پر مرا تھا پیچھے ان سے ہوتا اور اس ترتیب کے جو خلاف دیکھنے میں آیا پس وہ الجھا یہ
دل میں آیا پس ذکر کیا میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ خواب فرمایا حضرت نے کس چیز کا انکار کیا تو نے اس تفصیل
سے یعنی آگے سب سے دیکھنا اسکو کہ مرا تھا بستر پر اور اسی طرح دیکھنا آخر کا آگے شہید اول سے تجھکو انکار کی نہیں
اسی طرح چاہیے اسلیے کہ نہیں ہے کوئی افضل نزدیک خدا کے اس مسلمان سے کہ دراز کی جاوے عمر اسکی مسلمانی میں بسبب
عبادت کرنے اسکے کے خدائے تعالی کو ساتھ تسبیح اور تکبیر اور لا الہ الا اللہ کہنے کے **ف** اور مانند انکے سے تمام عبادتوں
قولی اور فعلی سے اور حاصل یہ کہ سبب شہید آخر کی دراز ہوئی عمر شہید اول سے بیشک اجر و نصیبت اسکی زیادہ تر ہوگئی ہے
اور اسی طرح وہ کہ بستر پر مرا عمل اسکا زیادہ ہوا دونوں شہیدوں سے اور تاویل و توجیہ اسکی یہی ہے کہ جو فضل دوسری
میں بیچ حدیث عبید بن خالد کے مذکور ہولی چنانچہ یہاں بھی ضمن ترجمہ میں اشارہ کیا گیا ہے اسکی طرف کہ تھا وہ مرابط یعنی ح
وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ عَمِیْرَةَ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ عَبْدًا
لَوْ خَرَّ عَلٰی وَجْهِهٖ مِنْ یَّوْمِ وُّلِدَ اِلٰی اَنْ یَّمُوْتَ هَرِمًا فِیْ طَاعَةِ اللّٰهِ لَحَقَرَهٗ فِیْ ذٰلِكَ الْیَوْمِ وَلَوَدَّ اَنَّهٗ
رُدَّ اِلَی الدُّنْیَا كَیْمَا یَزْدَادَ مِنَ الْاَجْرِ وَالثَّوَابِ رَوَاهُمَا اَحْمَدُ اور روایت ہے محمد بن عمیرہ سے اور تھا وہ اصحاب
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سے فرمایا آنحضرت نے کہ تحقیق ایک بندہ بندوں میں سے اگر گرے اپنے منہ پر اس دن سے
کہ پیدا کیا گیا ہے یہاں تک کہ مرے بوڑھا ہو کر بیچ طاعت اللہ کے یعنی فرض کیا جاوے کہ وقت پیدائش سے بڑھاپے تک
سجدہ اور نمازہی میں مونہہ کے بل پڑا رہے یہ مراد بعد بلوغ کے ہو کہ مرتبہ تکلیف کو پہونچے تو البتہ حقیر جانے گا اس اپنے پڑے
رہنے کو طاعت و عبادت میں بیچ اس دن کے یعنی قیامت کے یعنی بسبب دیکھنے ثواب عمل کے اور البتہ دوست رکھیگا

اور آرزو کرے گا کہ پھر پھیرا جاوے طرف دنیا کے تا زیادہ ہوئے اجر و ثواب اُن کا یعنی پس جس قدر کہ عمر زیادہ ہوتا کہ موجب باقی
عمل کی ہو بہتر اور درست ہو گی نقل کیں دونوں حدیثیں احمد نے

بَابُ التَّوَكُّلِ وَالصَّبْرِ

باب ہے بیچ بیان توکل کے اور صبر کے ف توکل اور وکول لغت مین چھوڑنا کار کا کسی پر اور وکالت ساتھ زیر و زبر کے اسم
اُس سے توکل ظاہر کرنا عجز اپنے کا [illegible] اور تکلان ساتھ پیش کے اسم ہے اُس سے اور شرع مین عبارت ہے
سپرد کرنے بندے کے [illegible] اور نکلنا [illegible] نفس سے اور تبری کرنا اپنے حول و قوت سے اور توکل
سب کامون مین جاری ہوتا ہے [illegible] استعمال [illegible] نہین ہوتا ہے اور حقیقت مین معنی توکل کے بہروسا اور اعتماد کرنا اوپر ضامن
ہونے حق عز وجل کے [illegible] اور ترک کرنا اسباب و کسب کا شرط اسکی نہین ہے بلکہ چاہیے کہ نظر اُس سے ساقط ہو اسلیے
کہ توکل کار دل کا ہے جب یقین ضمانت حق پر حاصل ہوا توکل درست ہوا معطل کرنا اعضا کا شرط نہین ہے اور کسب و کار ساتھ
اسکے منافات نہین رکہتا اور درویش کہ اسباب ترک کرتے ہین واسطے ثابت کرنے مقام توکل اور ریاضت نفس کے کرتے ہین تا نظر
اسباب سے ساقط ہو اور یقین حاصل ہو اسپر کہ ہونا اسباب کا رزق کے پہونچنے مین شرط نہین ہے اور بعضون نے تفسیر کیا ہے توکل کو
ساتھ نکل آنے کے کسب و اسباب سے بسبب اعتماد کی رزاقیت پروردگار تعالے پر اور یہ ابتدا ہے حال توکل کی ہے یا مراد با یہ ہے [illegible] تعلق دل کا
ساتھ اسکے اور منتہی کو مباشرت اسباب کی مانع توکل سے نہین ہوتی اور یقین اسکا بیچ وقت مباشرت اسباب کے اور ترک کرنے اسکی کے ایک ہی
حال پر ہوتا ہے مثلاً منتہی اگر درخت خرما کا لگاوے اور بطریق خرق عادت کے اُسی وقت وہ پہل لاوے یقین اُسکا قدرت صانع تعالے پر بصورت
مین اور اسصورت مین کہ درخت خرما بعد از سالہا سال کے بطریق عادت معمولی کے پہل لاوے یکسان ہوتا ہے بلکہ مشاہدہ صانع کا ساتھ کمال قدرت
اسکی کے بیچ صورت اسباب کے اور ترتب مسببات کے اُسپر زیادہ ہے اور بیچ بے سببی کے وہی ایک فعل ہے فقط اور یہان کتنے ہی افعال مضبوط
اور نظام محکم ہین کہ وہان نہین اور بیچ ترک اسباب کے معطل کرنا پیدائش الہی کا ہے اور صبر لغت مین بمعنی حبس اور منع کرنے اور باز رکہنے نفس کے ہے ایک چیز سے
کہ اُسکو فارسی مین شکیبائی کہتے ہین اور شرع مین غالب لانا داعیہ حق کا اوپر باعث نفس کے وقت معارضہ کے اور شیخ نجم الدین
کبرے رح نے فرمایا کہ صبر باہر آنا حظوظ نفس سے ہے ساتھ مجاہدہ کے اور ثابت رہنا اوپر باز رکہنے نفس کے محبوبات اسکے سے اور عوارف مین
لکہا ہے کہ افضل [illegible] صبر کرنا ہے خدا تعالے پر ساتھ صدق توجہ اور دوام مراقبہ اور قطع کرنے خواہشون اور خطرون کے اور
فرمایا کہ صبر فرض ہے اور نفل فرض جیسا کہ صبر کرنا ادائے فرائض پر اور ترک محرمات پر اور جملہ صبر نفل سے صبر کرنا ہے فقر پر اور شدائد پر اور
صبر کرنا وقت صدمہ پہلے کے اور چھپانا مصیبتون کا اور ترک کرنا شکایت کا اور چھپانا احوال و کرامات کا اور اقسام صبر فرض و نفل کے
بہت ہین اور بہت لوگ ہین کہ تمام اقسام صبر پر ثابت نہین رہ سکتے انتہی اور صبر بہی باوجود کثرت اقسام کے استعمال مین مخصوص ہے
ساتھ صبر کے بلاؤن اور مصیبتون اور مکروہات پر جیسے کہ شکر کا استعمال رزق مین ہے ف جاننا چاہیے کہ مانع قوی عبادت سے
فکر کہانے اور پینے اور حوائج ضروری کے ہے اور نفس مطالبہ کرتا ہے اُنکا کہتا ہے سب چیز سے باز آیا مین اور زہد و تقوے
بہی اختیار کیا لیکن قوت اور لباس وغیرہ ضروری چیزون کا کیا علاج کرون اور بدون کسب اور مخالطت کے
ساتھ خلق کے کیونکر ہاتھ آوے پس علاج دفع کرنے اس مطالبہ اسکے کا سوا توکل کرنے کے اللہ تعالے پر میسر نہین ہوتا اور
منع تشویش نفس کی اور کمال ایمان بغیر توکل کے حاصل نہین ہوتا [illegible] اسکا خطر عظیم مین ہوتا ہے اور منفرغ عبادت سے

حلاوت اُس تین باتوں میں لگتی اور غم روزی کا اسکو ایسا پراگندہ خاطر کرتا ہے کہ کوئی کار خیر ساتھ قوت یقینی کے نہیں بجا لا سکتا پس توکل کرنا ہر شخص پر واجب ہے چنانچہ ایک حدیث درازمین آیا ہے کہ جسکو خوش آوے یہ کہ ہووے قوی تر لوگوں مین تو چاہیے کہ توکل کرے چنانچہ وہ حدیث آگے مذکور ہوگی اور معنی توکل کے یہ ہین کہ خدا تعالے کو وکیل کرے اپنے کاموں [illegible] صلاح اپنے کام جان کر محض اُسی پر اعتماد و بھروسا کرے اور جانے کہ جو کچھ کہ خدا نے قسمت میں [illegible] ہے ہرگز فوت نہوگا اور حکم الہی ہرگز مبدل نہیں ہوتا بندہ طلب کرے یا نکرے اور جانے کہ خدا تعالے ضامن بندوں کی روزی کا ہے وَمَا مِن دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللَّهِ رِزْقُهَا اور اس پر قسم کھائی فَوَرَبِّ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِنَّهُ لَحَقٌّ [illegible] اور وعدے اسکے کے اعتماد نکرے اور باور نکرے تو بندگی اور ایمان کہان ہوتا ہے مومن جب [illegible] اسباب اور اکساب کو سوا کھانا اور سبب کے نہ جانے اور رزاق سوا خدا کے کوئی نہیں [illegible] پہونچتا ہے ومن یتوکل علی اللہ فہو حسبہ اور کسب و سبب مین مشغول ہونے کو [illegible] اعتماد دل سبب پر نکرے اور وعدہ الٰہی پر خاطر جمع رکھے اور جانے کہ اگر کسب نکرونگا تو بھی قسمت [illegible] رہے گا اور یہ درجہ ادنے اور ضروری ایمان کا ہے اور درجہ عامہ مومنون کا ہے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالے نے وعلی اللہ فلیتوکل المؤمنون اور اعلے تر اس سے درجہ تسلیم کا ہے کہ بندہ تمام امور اپنے خدا کو [illegible] سونپ دے کچھ تردد اسکے دل مین نرہے اور یہ درجہ اولیا کا ہے وعلی اللہ فلیتوکل المتوکلون مشعر ہے اسپر اور جاننا چاہیے کہ کسب و سبب منافی توکل کے نہیں ہے منافی توکل کے وہی ہے کہ اعتماد دل کا اوپر کسب اور سبب کے ہو اور اسکو شرک خفی کہتے ہین پس جو کسب کرنے والا کہ اعتماد اسکے دل کا خدا پر ہو جملہ متوکلون سے ہے لیکن اعلے درجہ توکل کا یہی ہے کہ ہاتھ تمام اسباب سے بازرکھے اور تمام امور مین توکل کرے اللہ ہی پر اور سونپے امور اپنے اسکو بشرطیکہ ہر حال مین خواہ تنگی ہو خواہ فراخی بسبب قوت ایمانی کے اعتماد تمام خدا پر یکسان رہے اور امید خلق سے منقطع رکھے اور رنج و بلا پر کہ پیش آوے راضی و صابر ہو کر بیچ سلوک اور عبادت اور ذکر کے مشغول رہے والا مشغول ہونا اسباب مین باوجود اعتماد دل کے خدا پر افضل ہے اور اسی طرح بسبب کسل اور عار اور ریا کے بھی ہاتھ سبب سے بازرکھنا روا نہیں اسلیے کہ اکثر انبیا اور اولیا نے کسب کیا ہے لیکن جو شخص کہ بسبب کسب کے بیچ اعمال اور احوال اپنے کے قصور و فتور دیکھے اسکو ضرور ہے کہ سب چیز سے انقطاع کر کر ذکر اور فکر اور مجاہدہ نفس مین مشغول ہو تاکہ واصل بحق ہو اور جان کہ متوکل کو باز رہنا اُس کار و سبب سے کہ قطعًا کار برآری سوا اسکے نہو اور سنت اللہ اُسپر گئی ہو روا نہیں بلکہ حرام ہے جیسے کہ ہاتھ سے کھانا کھانا چھوڑ دے بگمان اسکے کہ کھانا خود بخود منھ مین چلا جاوے گا کہ اسکو جنون و حماقت کہتے ہین اور حق توکل ایسے امور مین یہ ہے کہ جانے کہ حق تعالے نے طعام اسلیے پیدا کیا ہے اور خالق و رزاق سب کا وہی ہے یہ سبب اس کار کا ہے کہ خدا تعالے نے مجکو دیا ہے اور اعتماد ہاتھ پر نکرے اور جانے کہ ساتھ کتنون کے امور بھی سرانجام پاتے ہین [illegible] ہاتھ بازرکھنا اس اسباب سے کہ حاصل ہونا امور کا ساتھ اسکے قطعی نہو مانند لینے خرچ راہ کے سفر مین اور مانند [illegible] کے [illegible] ہے کہ سفر خرچ راہ نہ لینے والون کا بھی منقطع ہو جاتا ہے اگرچہ لینا خرچ راہ کا بھی منافی توکل کے نہیں [illegible] نہ خرچ پر بلکہ ہمراہ لینا اسکا سنت اور سیرت سلف سے ہے اور نہ لینا بسبب کمال اعتماد کے حق پر [illegible] درجات سے ہے

ہو تو ذخیرہ نہ رکھتا اور خیال اُسکے تنگی پر صابر ہیں اور شاکر ہیں اسواسطے ترک سبب روا ہے اور جو ذخیرہ رکھتا ہے اسلیے خیال کرے
ایک سال تک اور واسطے نفس اپنے کے چالیس روز کا ذخیرہ تو منع نہیں ہے سید علیہ السلام نے رکھا ہے سال بھر کا اور حال یہ ہے
اور رکھنا چیزوں ضروری کا مانند پانی کپڑہ وغیرہ کے ہرگز منع نہیں اسلیے نہیں رکھنا کچھ ذخیرہ مگر تیرے اور سب کچھ ترک
کرے اور دل اُسکا اللہ تعالے پر مطمئن ہو یقین کے اعلے درجہ پر اسکے لیے بڑی قوت یقینی چاہیے پس جسکو سوا ذخیرہ کرنے کے فراغ
عبادت اور دلجمعی حاصل نہو اُسکو ذخیرہ رکھنا افضل ہے ولیکن ترک کرنا شکوہ اور گلا کا رنج اور بیماری سے اور چھپانا مرض کا طبیب
سے شرط توکل ہے اور کہا ہے علما نے کہ توکل سوائے توحید اور زہد کے راست نہیں آتا اور مراد توحید سے یہ ہے کہ تمام مخلوقات
کو پیدا کیا اللہ تعالے کی جانے اور جانے کہ محرک سب کا سوائے واحد حقیقی کے کوئی نہیں جو کچھ آتا جاتا ہے سب ایک ہی جگہ سے ہے جسکے
دل پر یہ بات غالب ہو جاوے گی بے اختیار توکل حاصل ہوگا اور صبر کرنا واجب ہے تا ایمان اُسکا سلامت رہے اور عبادت میں مشغول
ہو سکے کہ ساتھ جزع اور فزع اور تاسف کے عبادت میسر نہیں ہو سکتی اور خیر دنیا اور آخرت کی بھی وعدہ کی گئی ہے ساتھ صبر کرنے کے
ایک تو فتحیاب ہونا دشمنوں پر ہے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالے نے فاصبر ان العاقبة للمتقين اور دوسرے مراد کو پہونچنا ہے صبر کے سبب سے
جیسے کہ فرمایا وتمت کلمة ربك الحسنى على بنى اسرائيل بما صبروا اور تیسرے مقدم ہونا اور امام ہونا ہے وجعلنا منهم ائمة يهدون بامرنا لما صبروا
اور چوتھے تعریف کرنا حق کا ہے انا وجدناه صابرا نعم العبد انه اواب اور پانچویں بشارت ہے وبشر الصابرين اور چھٹے محبت خدا تعالے
کی ہے ان الله يحب الصابرين اور ساتویں پانا درجات بلند کا ہے اولئك يجزون الغرفة بما صبروا اور آٹھویں بزرگی اور سلام ہے اللہ
تعالے کی طرف سے سلام عليكم بما صبرتم اور نویں پانا ثواب بے نہایت کا ہے انما يوفى الصابرون اجرهم بغير حساب پس کوشش
کرے ایسی خصلت بزرگ میں اور اُسکے حاصل کرنے کو اہم مہمات اور غنیمت جاننا چاہیے اور مراد صبر سے منع کرنا نفس کا ہے جزع کرنے سے
اور جزع ذکر کرنا مصیبت اپنے کا ہے سختی سے اور ارادہ کرنا خلاصی کا ہے سختی سے بطریق قطع اور حکم کے پس صبر ترک کرنا اس بات کا ہے اور علاج
حاصل کرنے صبر کا یہ ہے کہ تامل کرے اس میں کہ جو کچھ مقدر ہے جزع و فزع سے منتفی نہیں ہوتا اور کم و بیش اور مقدم و موخر نہیں ہوتا اور ثواب
صبر کا مفت تلف ہوتا ہے پھر جان کہ صبر چار قسم ہے ایک تو صبر یعنی روکنا نفس کا استقامت طاعت پر ہے دوسرے صبر کرنا گناہ کے
کرنے سے تیسرے صبر کرنا فضول دنیا سے چوتھے صبر کرنا اوپر شدائد اور مصیبتوں دینی اور دنیوی کے پس جو کوئی یہ سب
بجالاوے عبادت میں مستقیم ہوگا اور گناہوں سے امن میں رہے گا اور دنیا کی بلاؤں سے اور آخرت کے عذاب سے چھٹکارا پاوے
اور بہشت سے ثواب کا وارث ہوگا اور جو کوئی جزع کرے سب نعمتوں سے محروم رہے گا اور عبادت نہیں کر سکے گا خاطر جمع سے
اور اگر کچھ کرے تو بسبب نہ صبر کرنے کے گناہوں سے حبط ہوگا بحر العلوم ومغنی الطالب

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِيْ سَبْعُوْنَ اَلْفًا
بِغَيْرِ حِسَابٍ هُمُ الَّذِيْنَ لَا يَسْتَرْقُوْنَ وَلَا يَتَطَيَّرُوْنَ وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے ابن عباس
سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ داخل ہوں گے بہشت میں میری امت میں سے ستر ہزار بغیر حساب کے وہ
وہ لوگ ہیں کہ نہ طلب منتر کی کرتے ہیں اور نہ شگون بد لیتے ہیں اور اپنے رب پر بھروسا کرتے ہیں یعنی بیچ تمام اُن چیزوں کے
کہ کرتے ہیں اور ترک کرتے ہیں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ستر ہزار بغیر ملاحظہ تابعین اُنکے کے پس ممکن

منافی ہے اس حدیث کے کہ ہر ایک کے ساتھ ان میں سے ستر ستر ہزار ہوں گے اور نہ طلب منتر کی کرتے ہیں یعنی مطلقاً یا بغیر کلمات قرآنیہ اور اسماء الٰہیہ کے اور نہ شگون بد لیتے ہیں یعنی حیوانات کے اڑ جانے سے یا آواز کے سننے سے بلکہ کہتے ہیں جیسے کہ وارد ہوا ہے اللھم لا طیر الا طیرک ولا خیر الا خیرک ولا الٰہ غیرک اللھم لا یاتی بالحسنات الا انت ولا یذہب بالسیئات الا انت کہا صاحب نہایہ نے کہ یہ صفت اولیاء کاملین سے ہے کہ جو اعراض کرتے ہیں اسباب دنیا سے اور متعلقات اسکے سے اور نہیں التفات کرتے طرف کسی چیز کے متعلقات دنیا سے اور یہ درجہ خواص کا ہے کہ نہیں پہونچتے انکو غیر انکے اور اسپر عوام پس رخصت ہے انکے لیے دعا کرنے اور علاج کرنے کی اور جو شخص کہ صبر کرے بلا پر اور منتظر رہے کشائش کا اللہ تعالےٰ کی طرف سے ساتھ دعا کے ہوتا ہے جملہ خواص اور اولیا سے اور جو کہ نہ صبر کرے رخصت دی جاتی ہے اسکے لیے منتر اور علاج اور دعا کی کیا نہیں سنا ہے تو نے کہ حضرت صدیق نے جب تصدق کیا تمام مال اپنا تو نہ انکار کیا انپر آن حضرت نے اسی لیے کہ جانتے تھے یقین و صبر انکا اور جبکہ لایا آپ کے پاس ایک شخص مانند بیضہ کبوتر کے سونا اور کہا کہ اسکے سوا سے میں کچھ ملک میں نہیں رکھتا پس حضرت نے اسکو مارا اور نہ خرچ کیا انتہی ظاہر یہ ہے واللہ اعلم کہ مراد منتر سے منتر جاہلیت کے ہیں کہ کتاب و سنت سے معلوم نہیں ہوسے اور شارع نے انکو روا نہیں رکھا اور امن نہیں ہے اس میں پڑ جانے سے شرک میں بقرینہ قول ولا یتطیرون کے اسلیے کہ بیان ثابت ہے کہ نظیر جا...ن ...بت سے ہے اور ممنوع اور پرہیز کرنا عادات جاہلیت سے تمام مسلمانوں پر لازم ہے اور با وجود اسکے اس قدر فضیلت ہے اور اسپر ایسا ثواب عظیم مرتب کیا کہ وہ در آنا بہشت کا ہے بسبب اسلیے کہ اکثر مسلمان مبتلا اور گرفتار رہتے ساتھ اس باب کے اگرچہ جاہلیت سے ہوں اور یہ بھی درجات توکل سے ہے اور بالاتر اس سے ترک کرنا منتر اور معالجات اور تدبیرات کا ہے مطلقاً کہ واسطے ثابت کرنے مقام توکل کے کرتے ہیں اور متعارف توکل سے یہی معنے سمجھے جاتے ہیں چنانچہ اسی لیے تفسیر کیا ہے صوفیہ نے توکل کو ساتھ ترک کرنے سبب اور اسباب کے بسبب اعتماد کے رزاقیت حق پر جیسا کہ گذرا اور یہ مرتبہ خواص کا ہے اور متوسطوں کا اور انکو یہ فضیلت اور خیر کہ اس حدیث میں مذکور ہے حاصل ہے ساتھ زیادتی کے للذین احسنوا الحسنی وزیادۃ اور تیسرا مرتبہ منتہیوں اور مقربوں کا ہے کہ اسباب بالکل نظر ظاہری انکی سے ساقط ہے اور وجود و عدم اسکا برابر ہوا ہے اور انکو بیچ مباشرت اسباب کی عبودیت اور فرمان برداری امر کی ہے اور اس حیثیت سے حکم عزیمت کا پکڑتا ہے اور یہ مرتبہ خاص خواص کا ہے کہ انبیا اور اولیا ہیں کہ اپنے سے فانی اور باقی ساتھ خدا کے ہیں اور نہایت مرتبہ توکل کا اور حقیقت اسکی یہ ہے اور جزا انکی سب سے زیادہ ہے ح اور عالمگیری میں قاعدہ کلیہ یوں لکھا ہے کہ اسباب دور کرنے والے ضرر کے تین قسم کے ہیں ایک تو مقطوع بہ یعنی یقینی جیسکہ پانی کہ دور کرتا ہے ضرر پیاس کو اور روٹی کہ دور کرتی ہے ضرر بھوک کو اور دوسرے ظنی جیسے کہ فصد اور پچھنے اور پینا مسہل کا اور تمام قواعد طب کے یعنی معالجہ برودت کا ساتھ حرارت کے اور معالجہ حرارت کا ساتھ برودت کے اور یہ اسباب ظاہرہ ہیں طب میں اور تیسرے موہوم مانند داغنے اور رقیہ کے یعنی دعا پڑھ کر دم کرنے اور تعویذ تمار کرنا پس یقینی کا ترک کرنا قسم توکل سے نہیں ہے بلکہ ترک کرنا اسکا حرام ہے درصورت خوف موت کے اور اسپر موہوم پس شرط توکل یہ ہے کہ ترک کرے اسکو اسلیے کہ وصف کیا ہے ساتھ اسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے متوکلین کو اور اسے پرے درجہ متوسطہ کہ وہ ظنی چیزوں کا کرنا ہے مانند معالجہ کرنے کے ساتھ اسباب ظاہرہ کے نزدیک اطبا کے پس کرنا اسکا نہیں ہے مناقض توکل کا

بخلاف اسکے جو بو ہم سکے اور ترک کرنا ظنی کا نہیں ہے ممنوع بخلاف یقینی کے بلکہ کبھی ہوتا ہے ترک کرنا ظنی کا افضل کرنا اسکے سے بعض احوال میں اور بیچ حق بعض اشخاص کے پس وہ ایک درجہ ہے درمیان دو درجون کے کذا فی الفصل الحادی عشر من المعات **وعنه** قال خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم يوما فقال عرضت على الامم فجعل يمر النبي ومعه الرجل والنبي ومعه الرجلان والنبي ومعه الرهط والنبي وليس معه احد فرايت سوادا كثيرا سد الافق فرجوت ان يكون امتي فقيل هذا موسى في قومه ثم قيل لي انظر فرايت سوادا كثيرا سد الافق فقيل لي انظر هكذا وهكذا فرايت سوادا كثيرا سد الافق فقيل هؤلاء امتك ومع هؤلاء سبعون الفا قدامهم يدخلون الجنة بغير حساب هم الذين لا يتطيرون ولا يسترقون ولا يكتوون وعلى ربهم يتوكلون فقام عكاشة ابن محصن فقال ادع الله ان يجعلني منهم قال اللهم اجعله منهم ثم قام رجل اخر فقال ادع الله ان يجعلني منهم فقال سبقك بها عكاشة متفق عليه اور روایت ہے اسی ابن عباس سے کہ کہا ابن عباس نے کہ نکلے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ایک دن پس فرمایا کہ ظاہر کی گئین اور دکہائی گئین مجکو امتین یعنی ساتھ انبیا انکے کے بطریق کشف کے یا خواب مین یا خبر دی ہے دکہانے انکے سے دن قیامت کے اور تعبیر ساتھ ماضی کے بسبب تحقیق وقوع کے ہے پس شروع کیا گذرتا ہے ایک پیغمبر اس حالت مین کہ اسکے ساتھ یک شخص ہے یعنی تابع اسکا کہ نہین تھا کوئی تابع اسکا سوائے اسکے اور گذرتا ہے ایک اور پیغمبر حال آنکہ اسکے ساتھ ہین دو شخص اور گذرتا ہے ایک اور پیغمبر اس حالت مین کہ اسکے ساتھ ہے ایک جماعت اور گذرتا ہے ایک پیغمبر اور نہین ہے ساتھ اسکے کوئی یعنی بسبب نہ متابعت کرنے کسی کے اسکی پس دیکھا مین نے یعنے آگے اپنے ایک انبوہ بہت کہ روک رکہا ہے اور بہر دیا ہے اسنے کنارہ آسمان کو پس چونکہ بہت تہی وہ جماعت امید رکہی مین نے یہ کہ ہو امت میری پس کہا گیا کہ یہ موسے پیغمبر ہین بیچ امت اپنی کے یعنی جو کہ ایمان لائے تہے انپر پہر کہا گیا واسطے میرے کہ دیکھ یعنی گویا کہ آنحضرت نے حیاسے سر جہکا لیا تہا اسوقت اور منہ چہپا لیا تہا اس جگہ سے کہ جہان سے لوگ گذرتے تہے پس کہا گیا آپ کو کہ دیکھو گے امت اپنی پس دیکھا مین نے یعنی آگے اپنے انبوہ بہت کہ روک رکہا ہے اسنے کنارۂ آسمان کو یعنی پس قناعت کی مین نے اسپر اور شکر کیا پس کہا گیا واسطے میرے یعنی بلکہ تیرے لیے زیادتی ہے بہ نسبت سابق کے دیکھ ادہر اور ادہر یعنی داہنی بائین پس دیکھا مین نے ایک انبوہ بہت کہ گہیر لیا ہے اسنے کنارہ آسمان کو پس کہا گیا یعنی مجکو کہ یہ یعنی تمام جو آگے اور داہنے اور بائین ہین امت تیری ہین اور ساتھ انکے یعنی منجملہ انکے یا زیادہ انپر ستر ہزار آدمی کہ آگے انکے ہین داخل ہونگے بہشت مین بغیر حساب کے اور وہ وہ ہین کہ نہ شگون لیتے ہین اور نہ منتر پڑہواتے ہین اور نہ داغ لیتے ہین اور اپنے پروردگار ہی پر توکل کرتے ہین پس کہڑا ہوا عکاشہ بن محصن صحابی اور کہا دعا کیجیے اللہ تعالے سے یہ کہ کرے مجکو ان مین سے یعنی متوکلین مین سے کہ داخل ہونگے بہشت مین بغیر حساب کے کہا آنحضرت نے خداوندا گردان تو عکاشہ کو ان مین سے پہر کہڑا ہوا ایک شخص اور پس کہا دعا کیجیے اللہ سے یہ کہ گردانے مجکو ان مین سے پس فرمایا حضرت نے کہ سبقت لے گیا تجہسے ساتھ اس دعا کے عکاشہ نقل کی بخاری اور مسلم نے **ف** مراد نبی سے اس مین رسول ہے حکم کیا گیا ساتھ تبلیغ کے اور ستر ہزار کہا نووی نے احتمال ہے یہ کہ ہون معنے اسکے یہ کہ ستر ہزار تمہاری امت مین سے سوائے انکے اور یہ بھی احتمال ہے کہ ہون معنے اسکے یہ کہ انہین مین سے ستر ہزار ایسے ہین اور

مؤید ہے اسکی روایت بخاری کی کہ ہذہ امتک ویدخلون الجنۃ من ہولاء سبعون الفا اور نہ داغ لیتے ہیں یعنی مگر وقت ضرورت کے لیتے ہیں اسلیے کہ آیا ہے داغ لینا عند الضرورۃ بعضے صحابہ سے کہ ان میں سے سعد بن ابی وقاص بھی ہیں عشرہ مبشرہ میں سے یا مطلق داغ نہیں لیتے ہیں بسبب راضی ہونے کے قضا و قدر الہی پر اور بسبب تلذذ کے ساتھ بلا کے اور بسبب جاننے اس بات کے کہ نہیں ضرر کرتا اور نہیں نفع دیتا مگر اللہ اور نہیں تاثیر کرتی کوئی چیز حقیقت میں سوائے اسکے پس وہ ہیچ مرتبہ شہود کے ہیں خارج دائرہ وجود سے فانی اپنے نفسوں کے حظوظ سے تو نہ داغ لیتے ہیں یعنی اسکے یہ ہیں مگر وقت ضرورت کے باوجود اسکے کہ اعتقاد شفا کا اللہ تعالے پر کیتے ہیں نہ ترک دینے سے اور نہ منتر پڑھواتے ہیں یعنی وہ منتر کہ نہ قرآن میں ہیں اور نہ حدیث صحیح میں اور وہ کہ نہ امن ہو اس سے کہ ہو اس میں شرک اور نہ شگون بد لیتے ہیں یعنی کسی چیز سے نہ جانور پرندے سے اور نہ کتے بلی وغیرہا جانوروں چرندے سے پس مراد یہ ہے کہ وہ چھوڑتے ہیں اعمال جاہلیت کے پھر اگر کہا جاوے کہ ایسے لوگ بہت ہیں عدد مذکور سے کہیں گے ہم کہ مراد کثرت ہے نہ یہ عدد مخصوص اور کرنا داغ کرنا بھی اسباب وہمیہ سے ہے اور حدیثوں میں نہی اس سے آئی ہے اور وقت ضرورت کے کہ اگر حکم اطباء حاذق کے یقین ہووے تو اجازت بھی ہے اور حضرت نے دوسرے شخص کے حق میں اسلیے دعا نہ کی کہ اذن نہیں دیے گئے تھے حضرت اس مجلس میں دعا کرنے کے مگر ایک شخص کے لیے پس چونکہ عکاشہ کے لیے دعا کی گنجائش دعا کی دوسرے کے حق میں نہ رہی یا یہ شخص اہل اس مرتبہ کا اور مستحق اس منزلت کا نہ تھا اور باوجود اسکے صراحۃ نفرمایا کہ تو اہل اسکا نہیں ہے بلکہ جواب دیا ساتھ کلام مشترک کے اور بیان کیا کہ سبب خاص عکاشہ کے دعا کرنے کا سبقت اسکی تھی ساتھ التماس دعا کے اور بعضوں نے کہا ہے کہ وہ شخص منافقوں میں سے تھا اس سبب سے اسکے لیے دعا نہ کی اور باوجود اسکے از رہ حسن خلق کے جواب دیا ساتھ کلام مجمل کے اور بعضوں نے کہا ہے کہ تخصیص عکاشہ کے دعا کی بسبب وحی خفی کے تھی اور یہ قول صواب تر ہے اس لیے کہ ایک روایت میں آیا ہے کہ مرد دوسرا سعد بن عبادہ تھے کہ مشاہیر صحابہ سے ہیں واللہ اعلم اور اس حدیث میں دلالت ہے اسپر کہ جلدی اور سبقت کرے طرف نیکیوں کے اور طلب دعا کی کرے صالحین سے وَعَنْ صُهَيْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجَبًا لِاَمْرِ الْمُؤْمِنِ اِنَّ اَمْرَهٗ كُلَّهٗ لَهٗ خَيْرٌ وَلَيْسَ ذٰلِكَ لِاَحَدٍ اِلَّا لِلْمُؤْمِنِ اِنْ اَصَابَتْهُ سَرَّاءُ شَكَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَّهٗ وَاِنْ اَصَابَتْهُ ضَرَّاءُ صَبَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَّهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے صہیب سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عجب واسطے شان اور حال مسلمان کے کہ تمام شان اسکی اسکے لیے بہتر ہے اور نہیں ہے یہ شان کسی کے لیے مگر مسلمان کے لیے اگر پہونچے اسکو خوشی یعنی چین اور فراخی رزق اور نعمتیں اور صحت اور توفیق طاعت شکر کرتا ہے پس ہوتا ہے شکر بہتر اسکے لیے اور اگر پہونچتا ہے اسکو ضرر یعنی فقر اور مرض اور رنج و بلا میں صبر کرتا ہے پس ہوتا ہے صبر بہتر اسکے لیے نقل کی یہ مسلم نے ف مقام صبر و شکر کے دونوں عالی ہیں درجہ و ثواب انپر مرتب ہوتا ہے اور آدمی ان دو حال سے خالی نہیں پس وہ ہر حال بہتر ہے پھر منحصر ہونا خیر کا ہر حال میں مومن کامل کے لیے ہے اسلیے کہ غیر مومن کامل کا حال یہ ہے کہ اگر پہونچتی ہے اسکو خوشی تو تکبر اور خلاف شرع باتیں کرنے لگتا ہے اور اگر ضرر پہونچتا ہے اسکو تو جزع و فزع اور کفران نعمت کرتا ہے بخلاف مومن کامل کے کہ اس سے ایسی بات نہیں ہوتی ہرگز وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ وَّاَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيْفِ وَفِیْ كُلٍّ خَيْرٌ اِحْرِصْ عَلٰى مَا يَنْفَعُكَ وَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَلَا تَعْجِزْ وَاِنْ اَصَابَكَ

شَیْءٌ فَلَا تَقُلْ لَوْ اَنِّیْ فَعَلْتُ کَانَ کَذَا وَکَذَا وَلٰکِنْ قُلْ قَدَّرَ اللّٰہُ وَمَا شَاءَ فَعَلَ فَاِنَّ لَوْ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّیْطَانِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ مسلمان قوی یعنی بیچ ایمان اور اعتقاد کے ساتھ خدا کے اور توکل اور اعتماد کے اوسپر اور قصد کرنے کے امور خیر پر اور جہاد کرنے کے راہ خدا میں یا قوی ہے صبر کرنے میں لوگوں کی بدخوئی پر اور تحمل کرنے میں انکی ایذا پر اور نصیحت اور تعلیم خیر کرنے میں بہتر ہے مسلمان ضعیف سے یعنی ان صفات میں اور ہر مسلمان میں یعنی قوی ہو یا ضعیف نیکی ہے اور کوئی مسلمان صفات نیک سے خالی نہیں اور اصل ایمان کا ملتزم ہے صفتوں خیر کی ہے حرص کر تو اُس چیز پر کہ نفع دے تجکو یعنی امر دین سے اور مدد و توفیق طلب کر خدائے تعالے سے یعنی عمل نیک کرنے پر اور عاجز نہو یعنی طلب و استعانت سے اسلیئے کہ اللہ تعالے قادر ہے اوسپہ کہ دیوے تجکو قوت اپنی طاعت کی جبکہ مستقیم ہووے اُسکی استعانت پر اور بعضوں نے کہا کہ معنے اسکے یہ ہیں کہ نہ عاجز ہو تو کرنے اوس چیز کے سے کہ حکم کیا گیا ہے تو اسکا اور نہ چھوڑ تو اسکو اور اگر پہونچے تجکو کچھ یعنی مصیبت میں یا دنیا کی تو نہ کہہ یہ بات کہ اگر میں کرتا ایسا تو ہوتا ایسا ولیکن کہہ یعنی زبان قال سے یا زبان حال سے کہ مقدر کیا اللہ نے یعنی ایسا اور ایسا یعنی واقع ہوا یہ موافق قضا و قدر اسی کے اور جو کچھ چاہتا ہے خدائے تعالے کرتا ہے اسلیئے کہ لفظ لو کہ بسبب پشیمانی کہانے کے کسی چیز پر اور بسبب عارضہ ... الٰہی سے اور بہ نسبت حول و قوت نفس کے کہنے میں کھولتا ہے کار شیطان کو اور لاتا ہے دل میں وسوسہ اُسکا ساتھ ندامت اور معارضہ تقدیر کے نقل کی یہ مسلم نے ف یہ کہنا اسلیئے منع ہے کہ کچھ فائدہ نہیں رکھتا اسلیئے کہ جو مقدر میں ہے وہی ہوتا ہے فرمایا اللہ تعالے نے قُلْ لَنْ یُّصِیْبَنَا اِلَّا مَا کَتَبَ اللّٰہُ لَنَا پس لفظ لو کہنا اس جگہہ منع ہے کہ منازعت ساتھ تقدیر کے لازم آوے والا وارد ہوا ہے قرآن میں لَوْ کُنْتُمْ فِیْ بُیُوْتِکُمْ لَبَرَزَ الَّذِیْنَ کُتِبَ عَلَیْہِمُ الْقَتْلُ اور حدیث میں ہے لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِیْ مَا اسْتَدْبَرْتُ چنانچہ باب الحج میں یہ ذکر کی گئی ہے اور بہت روایتوں میں آیا ہے استعمال لو کا پس ظاہر یہ ہے کہ یہ نہی وارد ہوئی ہے اُس جگہہ کہ جہاں فائدہ نہو اور معارضہ تقدیر کا مراد ہو یہ نہی تنزیہی ہے نہ تحریمی اور جبکہ کہے ازراہ تاسف کے فوت ہونے طاعت الٰہی پر یا متعذر ہو اُس سے پس نہیں مضائقہ ہے اُسکا اور اسیپر محمول کیا جاتا ہے استعمال لو کا کہ موجود ہے حدیثوں میں بلکہ تاسف کرنا فوت ہونے طاعت پر باعث ثواب ہے پس لائق ہے کہ گنا جاوے قبیلہ اسباب سے چنانچہ روایت کیا ہے رازی نے اپنی کتاب مشیخہ میں ابی عمرو سے کہ جسنے تاسف کیا دنیا پر کہ فوت ہوئی اُسے قریب ہوا دوزخ کے مسیرہ ہزار برس کے اور جسنے تاسف کیا آخرت پر کہ فوت ہوئی اُس سے قریب ہوا جنت سے مسیرہ ہزار برس کے ذکر کی یہ سیوطی نے جامع میں

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

فصل دوسری عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَوْ اَنَّکُمْ تَتَوَکَّلُوْنَ عَلَی اللّٰہِ حَقَّ تَوَکُّلِہٖ لَرَزَقَکُمْ کَمَا یَرْزُقُ الطَّیْرَ تَغْدُوْ خِمَاصًا وَتَرُوْحُ بِطَانًا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ روایت ہے عمر بن خطاب سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ اگر تحقیق تم توکل یعنی اعتماد کرو اللہ پر حق توکل کا البتہ روزی دے تمکو جیسے کہ روزی دیتا ہے جانور روان پرندوں کو نکلتے ہیں جانور صبحکو بھوکے اور پھرتے ہیں شام کو پیٹے اُن کے بھرے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ف حق توکل یہ ہے کہ یقینا جانے یہ کہ نہیں ہے کوئی فاعل وجود میں سوائے اللہ تعالے کے اور ہر موجود یعنی مخلوق اور رزق اور عطا اور منع اور ضرر اور نفع اور فقر اور غنی اور مرض اور صحت اور موت اور حیات وغیرہ ذلک سب اللہ تعالے کی طرف سے ہیں اور وہ ضامن ہے رزق کا بیشک و شبہ پس اُسکا یقین کر کر سعی کر بیچ طلب کے نیکی اسی وجہ پر یعنی رنج بہت نہ اٹھاوے اور حرص اور افراط و مبالغہ نکرے اُسکی طلب میں حتی کہ حلت و حرمت کا خیال نرہے کہا امام غزالی نے کہ جو کوئی

گمان کرے کہ توکل ترک کرنا کسب کا ہے اور پڑے رہنا زمین پر مانند کپڑے دانے گرے ہوئے زمین پر وہ جاہل ہے اور امام قشیری نے کہا کہ جگہ توکل کی
قلب ہے اور حرکت ظاہر میں ہے پس وہ منافی توکل کے نہیں جبکہ اعتماد واثق خدائے عزوجل پر ہو چنانچہ اسلیے تشبیہ دی ساتھ جانور
پرندہ کے کہ وہ طلب رزق میں نکلتا ہے لیکن اعتماد اللہ تعالے ہی پر ہوتا ہے نہ اپنی طلب و قوت پر پس اس مشابہت میں اشارہ ہے کہ سعی
اوسط درجے کی نہیں منافی ہے اعتماد کی اللہ تعالے پر جیسا کہ فرمایا اللہ تعالے نے وکاین من دابۃ لا تحمل رزقہا اللہ یرزقہا وایاکم اس حدیث واسطے آگاہ
کرنے کے ہے اسپر کہ کسب نہیں ہے رازق بلکہ رازق اللہ تعالے ہی ہے نہ واسطے منع کرنے کے کسب سے اسیلیے کہ توکل کی جگہ دل ہے نہیں
منافی ہے اسکو حرکت جوارح کی باوجودیکہ کبھی رزق دیا جاتا ہے بغیر حرکت کے بھی بلکہ بسبب برکت کرنے غیر متقی کے پہونچتا ہے رزق
اللہ تعالے کا بسبب برکت اسکے کے جیسے کہ سمجھا جاتا ہے عموم قول اللہ تعالے کے سے وما من دابۃ فی الارض الا علی اللہ رزقہا اور
منقول ہے کہ بچے کوے کے وقت نکلنے کے انڈے سے ہوتے ہیں سفید پس برے معلوم ہوتے ہیں نر کوے کو اور مادہ چھوڑ کر چلا جاتا ہے انکو وہ باقی
رہتے ہیں بچے اکیلے پس بھیجتا ہے اللہ تعالے طرف انکے مکھیاں و چیونٹیاں پس چنتے ہیں جسکو لعاب میں وہ آنکے یہانتک کہ بڑے ہوتے ہیں
کچھ تو سیاہ ہو جاتے ہیں پس پھرتا ہے طرف انکے کوا تو دیکھتا ہے انکو سیاہ پس لے بیٹھتا ہے انکو اور پرورش کرتا ہے انکو پس یہ
پہونچتا ہے انکو رزق بغیر سعی کے اور حکایتیں اس باب میں بہت ہیں اور عجیب تر حکایت یہ ہے کہ اللہ تعالے نے عزرائیل کو فرمایا
کہ یا رحم بھی کیا ہے تو نے کسی پر وقت روح نکالنے کے پس کہا عزرائیل نے ہاں اے رب میرے جس وقت غرق ہوئے کشتی کے لوگ
اور کچھ ان میں سے باقی رہے کشتی کے تختوں پر اور تھی ایک عورت اپنے بچے کو دودھ پلاتی ایک تختہ پر پس حکم فرمایا تو نے اسکی روح قبض
کرنے کا پس رحم کھایا میں نے اسوقت اسکے بچے پر فرمایا اللہ تعالے نے کہ میں نے ڈالا اس بچے کو ایک جزیرہ میں اور پیدا کی میں نے واسطے
اسکے ایک شیرنی کہ دودھ پلاتی تھی اسکو یہانتک کہ کچھ بڑا ہوا پھر متعین کیے میں نے کچھ جن تاکہ تعلیم کریں اسکو زبان آدمی کی
یہانتک کہ وہ جوان ہوا اٹھا اور داخل ہوا اطراف زمین اور حاصل ہوئی اسکو امارت اور پہونچا وہ سلطنت کے مرتبہ کو ایسا بادشاہ
ہوا تمام روئے زمین کا پس دعوے کیا اسنے الوہیت کا اور بھول گیا عبودیت اور حقوق ربوبیت اور نام تھا اسکا شداد اور اللہ بہت مہربان
ہے اپنے بندوں پر پس جو رحیم کہ رزق دے اپنے دشمنوں کو وہ کیونکر بھولے گا اپنے دوستوں کو الخ **وعن ابن مسعود** قال قال

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّھَا النَّاسُ لَیْسَ مِنْ شَیْءٍ یُقَرِّبُکُمْ اِلَی الْجَنَّۃِ وَیُبَاعِدُکُمْ مِنَ النَّارِ اِلَّا قَدْ اَمَرْتُکُمْ
بِہٖ وَلَیْسَ شَیْءٌ یُقَرِّبُکُمْ مِنَ النَّارِ وَیُبَاعِدُکُمْ مِنَ الْجَنَّۃِ اِلَّا قَدْ نَھَیْتُکُمْ عَنْہُ وَاِنَّ الرُّوْحَ الْاَمِیْنَ وَفِیْ
رِوَایَۃٍ وَاِنَّ رُوْحَ الْقُدُسِ نَفَثَ فِیْ رُوْعِیْ اَنَّ نَفْسًا لَنْ تَمُوْتَ حَتّٰی تَسْتَکْمِلَ رِزْقَھَا اَلَا فَاتَّقُوا اللّٰہَ وَاَجْمِلُوْا فِی
الطَّلَبِ وَلَا یَحْمِلَنَّکُمْ اسْتِبْطَاءُ الرِّزْقِ اَنْ تَطْلُبُوْہُ بِمَعَاصِی اللّٰہِ فَاِنَّہٗ لَا یُدْرَکُ مَا عِنْدَ اللّٰہِ اِلَّا بِطَاعَتِہٖ رَوَاہُ
فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ وَالْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اِلَّا اَنَّہٗ لَمْ یَذْکُرْ وَاِنَّ رُوْحَ الْقُدُسِ روایت ہے ابن مسعود سے کہ فرمایا رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اے لوگو نہیں ہے کوئی چیز کہ نزدیک کرے تمکو طرف بہشت کے اور دور کرے تمکو دوزخ سے مگر
کہ تحقیق حکم کیا ہے میں نے تمکو ساتھ اسکے اور نہیں ہے کوئی چیز کہ نزدیک کرے تمکو طرف دوزخ کے اور دور کرے بہشت سے مگر کہ
تحقیق منع کیا ہے میں نے تمکو اس سے اور تحقیق روح الامین اور ایک روایت میں ہے تحقیق روح القدس نے کہا اور دم کیا بیچ
دل میرے یعنی وحی خفی ڈالی ہے میرے پاس یہ کہ تحقیق کوئی جان نہیں مرتی یہانتک کہ پورا لے لیتی ہے رزق اپنا یعنی

جو کہ مقدر ہے اسکے لیے جیسے کہ اشارہ کیا طرف اسکے حق سبحانہ تعالے نے اللہ الذی خلقکم ثم رزقکم ثم یمیتکم آگاہ ہو پس جب ایسا ہے کہ جو رزق مقدر کیا ہے پہونچنے والا ہے تو پرہیزگاری کرو خدا کی نافرمانی سے اور نیکی اور اعتدال کرو اور افراط نکرو بیچ حاصل کرنے اور لینے رزق کے یعنی تا بروجہ مشروع اور موافق حق کے پڑے اور نہ باعث ہو تمکو تاخیر رزق کی اوپر طلب کرنے اسکے کے ساتھ گناہوں خدا کے اسلیے کہ تحقیق شان یہ ہے کہ نہیں پائی جاتی وہ چیز کہ نزدیک خدا کے ہے مگر بسبب طاعت اسکے کے نقل کی یہ بغوی نے شرح السنہ میں اور بیہقی نے شعب الایمان میں مگر یہ کہ نہیں ذکر کیا بیہقی نے جملہ وان روح القدس **ف** اس حدیث کے سرے کے جملہ دلیل صریح ہیں اوپر کہ تمام علوم امور نافعہ اور دفع کرنیوالے ضرر کے حاصل کیے جاتے ہیں کتاب وسنت سے اور دلیل ہیں اوپر کہ استعمال کرنا غیر کتاب وسنت کا ضائع کرنا عمر کا ہے بلا فائدہ اور لفظ روح بمعنی جان آدمی اور وحی اور جبرئیل اور عیسے کے آیا ہے اور یہاں مراد جبرئیل علیہ السلام ہیں اور وصف لانا اسکا ساتھ امین کے بسبب امانت داری انکی کے ہے علم ووحی میں اور اضافت اسکی طرف قدس کے کہ ساتھ پیش قاف اور سکون دال اور پیش اسکے کے بمعنی طہر کے ہے بسبب کمال طہارت انکی کے ہے نجاست ناسوت سے اور اجملوا اجمال سے ہے یعنی نیکی کرو اور نہ مبالغہ کرو اسکی طلب میں اسلیے کہ تم نہیں تکلیف دیے گیے ہو طلب رزق کی فرمایا اللہ تعالے نے وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون ما ارید منہم من رزق وما ارید ان یطعمون ان اللہ ہو الرزاق ذو القوۃ المتین اور فرمایا اللہ عزوجل نے وامر اہلک بالصلوٰۃ واصطبر علیہا لا نسئلک رزقا نحن نرزقک والعاقبۃ للتقوے پس امر اباحت کے لیے ہے یا معنی یہ ہیں کہ طلب کرو حلال سے پس امر وجوب کے لیے ہے اور موئد ہے اسکو قول حضرت کا ولا یحملنکم الخ اور اوپر طلب کرنے اسکے کے ساتھ گناہوں اسکے کے یعنی جب رزق دیر کر پہونچے تو اضطراب نکرو اور حاصل نکرو اسکو بوجہ حرام ومکروہ کے مانند چوری اور غصب اور خیانت اور اظہار سیادت اور عبادت اور دیانت اور لینے کے بیت المال سے زیادہ حاجت سے اور مانند انکے اور حقیقت میں رزق ہے کہ دیر کر نہیں پہونچتا اور جو کچھ پہونچے اور جسوقت پہونچے رزق وہی ہے اور مقدر اسی طرح تھا اور کم اور زیادہ نہیں پہونچتا پہونچتا وہی ہے کہ مقدر ہے اور اضطراب سے سوائے گناہ کے حاصل نہیں ہوتا اور رزق کہ پہونچے بسبب گناہ کے حرام ہوتا ہے پس طلب نہ ساتھ گناہ کے نکرو اور نہیں پائی جاتی وہ چیز کہ نزدیک خدا کے ہے یعنی رزق حلال مگر ساتھ طاعت اسکی کے یعنی ہو دوام اور استقامت کرو طاعت پر کہ جو کچھ کہ پہونچتا ہے قسم رزق سے پہونچتا ہے اگر گناہ سے حاصل کروگے حرام ہوگا اور مذمت راجع ہوگی اور اگر طاعت سے بہم پہونچاؤ گے حلال ہوگا اور مدح رجوع کرے گی اور یا مراد وہ چیز ہے کہ نزدیک خدا کے ہے بہشت ہے اور ع اجملوا یعنی کماؤ مال کو بوجہ جمیل اور وہ یہ ہے کہ نہ طلب کرے اسکو مگر بوجہ شرعی اور استبطا بمعنی ابطا کے ہے اور سین مبالغہ کے لیے ہے اس میں جیسے کہ استعف بمعنی عف کے بیچ قول اللہ تعالے کے ومن کان غنیا فلیستعفف لمعی **وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الزَّھَادَۃُ فِی الدُّنْیَا لَیْسَتْ بِتَحْرِیْمِ الْحَلَالِ وَلَا بِاِضَاعَۃِ الْمَالِ وَلٰکِنَّ الزَّھَادَۃَ فِی الدُّنْیَا اَنْ لَّا تَکُوْنَ بِمَا فِیْ یَدَیْکَ اَوْثَقَ بِمَا فِیْ یَدَیِ اللّٰہِ وَاَنْ تَکُوْنَ فِیْ ثَوَابِ الْمُصِیْبَۃِ اِذَا اَنْتَ اُصِبْتَ بِھَا اَرْغَبَ فِیْھَا لَوْ اَنَّھَا اُبْقِیَتْ لَکَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَعَمْرُو بْنُ وَاقِدٍ الرَّاوِیْ مُنْکَرُ الْحَدِیْثِ** اور روایت ہے ابی ذر سے کہ نقل کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا زہد دنیا میں نہیں ہے ساتھ حرام کرنے حلال کے اور نہ ساتھ ضائع کرنے مال کے ولیکن زہد یعنی معتبر اور کامل دنیا میں یعنی شان دنیا میں یہ ہے کہ نہ ہووے تو ساتھ اس چیز کے کہ بیچ ہاتھوں تیرے کے ہے قسم مال سے اعتماد کرنیوالا زیادہ بہ نسبت اس چیز کے کہ بیچ ہاتھوں اللہ کے ہے اور زہد دنیا میں یہ ہے کہ ہووے تو بیچ ثواب مصیبت کے جسوقت کہ پہونچایا جاوے تو اور

مبتلا کیا جاوے تو ساتھ اُس مصیبت کے بہت رغبت کرنیوالا اُس مین اگر وہ مصیبت باقی رکھی جاتی واسطے تیرے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہے اور عمرو بن واقد راوی منکر الحدیث ہے ف زہد دنیا مین الخ یعنی زہد کرنا دنیا مین نہیں ہے ساتھ نری ترک کرنے لذتون اور شہوات کے کہ بیچ حکم حرام کرنے حلال کے ہے کہ منع کیا گیا ہے بموجب فرمانے اللہ تعالے کے لا تحرموا طیبات ما احل اللہ لکم اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے استعمال کرنا لذت کی چیزون کا ثابت ہی ہوا ہے حضرت سے زیادہ کون کمال رکھتا ہے پس فرماتے ہین کہ یہ جو بعضے جاہل کرتے ہین بگمان اسکے کہ یہ کمال ہے پس باز رہتے ہین کہانے گوشت اور حلوا اور میوون اور پہنے کپڑون نے اور مانند انکے کے سے اور اسکو زہد جانتے ہین یہ زہد نہیں ہے اور نہ ساتھ ضائع کرنے مال کے اور خرچ کرنے اسکے کے غیر محل مین کہ پھینک دے اسکو دریا مین یا دیدیوے اسکو لوگون کو بغیر تمیز کے درمیان غنی اور فقیر کے حاصل یہ کہ نہیں ہے اعتبار زہد ظاہر کا اور خالی ہونے ہاتھ کا اموال ظاہرہ سے جبکہ متوجہ ہو قلب کا طرف خلق کے وقت احتیاج معیشت کے بلکہ مدار اوپر زہد قلبی کے ہے ساتھ اعتماد کے رب کے اور بیچ ہاتھون تیرے کے ہے یعنی اموال یا صنائع یا اعمال اور بیچ ہاتھون اللہ کے ہے یعنی اسکے ظاہر و باطن کے خزانون مین اور معنی یہ ہین کہ چاہیے ہو اعتماد تیرا اوپر وعدہ اللہ تعالے کے بیچ پہونچانے رزق کے تجھکو اور ساتھ انعام اسکے کے تجھپر بیچ جگہ سے کہ گمان نہیں رکہتا ہے اور گمان نہیں تو نے قوی و سخت تر اس چیز سے کہ تیرے ہاتھ مین ہو قسم جاہ اور مال اور زمین اور انواع کاریگریون سے اگرچہ کیمیا اور عمل سمیا ہو اسلیے کہ جو کچھ تیرے پاس ہے تلف و فنا ہونے والا ہے بخلاف ان چیزون کے کہ اللہ تعالے کے خزانون مین ہین کہ وہ باقی ہین جیسے کہ فرمایا اللہ تعالے نے ما عندکم ینفد وما عند اللہ باق اور لفظ وان یکون کا عطف ہے ان لا یکون پر اور زہد دنیا مین یہ بھی ہے کہ نہ التفات کرے تو طرف چین دنیا کے اور لذت حاصل کرنیکے ساتھ اسکے کے بلکہ یہ جان کہ نعمتین دنیا کی سبب حاصل ہونے محنت کے اور پہونچنے بلا کے ہین اس مین تاکہ مائل ہو دل تیرا طرف دنیا کے اور انس پکڑے نفس تیرا ساتھ دنیا کی چیزون کے پس ہووے تو اُس وقت بیچ ثواب مصیبت کے جبکہ پہونچے بہت رغبت کرنیوالا بیچ وصول ہونے مصیبت کے بہ نسبت اسکے کہ اگر بالفرض وہ مصیبت باقی رکھی جاتی یعنی روکی جاتی اور نا پہونچائی جاتی تجھسے پس یہ کہا گیا لفظ اصبت جگہ لم یصب کے اور جواب لو کا وہ ہے کہ دلالت کی ہے اوپر ماقبل اسکے نے اور خلاصہ اسکا یہ ہے کہ ہو رغبت تیری بیچ ہونے مصیبت کے بسبب ثواب اسکے کے زیادہ تر رغبت تیری سے بیچ نہونے مصیبت کے پس یہ دونون امر شاہد عدل ہین اوپر زہد تیرے کے دنیا مین اور میل کرنے تیرے کے عقبے مین جاننا چاہیے کہ زہد عبارت ہے بے رغبتی دنیا سے اور ترک کرنے سے متاع دنیا اور شہوات اسکے کو قسم مال و جاہ سے پس اشارت کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مقام زہد مجرد اسکے تمام نہیں ہوتا جب تک کہ مقام صبر و توکل کا ہاتھ نا آوے اور رغبت آخرت مین اس حد کو نہ پہونچے کہ ہونا مصیبتون اور بلاؤن کا ان مین محبوب ہو با امید ثواب آخرت کے اور مرغوب تر ہو اسکے نہونے سے اگر یہ بات حاصل ہووے زہد ہے والا حرام کرنا حلال کا اور ضائع کرنا مال کا ہے اھ ع ح **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ يَا غُلَامُ احْفَظِ اللّٰهَ يَحْفَظْكَ احْفَظِ اللّٰهَ تَجِدْهُ تُجَاهَكَ وَاِذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلِ اللّٰهَ وَاِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَاعْلَمْ اَنَّ الْاُمَّةَ لَوِ اجْتَمَعَتْ عَلٰى اَنْ يَّنْفَعُوْكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَنْفَعُوْكَ اِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ لَكَ وَلَوِ اجْتَمَعُوْا عَلٰى اَنْ يَّضُرُّوْكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَضُرُّوْكَ اِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَيْكَ رُفِعَتِ الْاَقْلَامُ وَجَفَّتِ الصُّحُفُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ** اور روایت ہے ابن عباس سے کہا تھا مین سوار پیچھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک روز پس فرمایا اے لڑکے نگاہ رکھ تو اللہ تعالے کے امر و نہی کو اور مطالب اسکی رضا کا ہو نگاہ رکھیگا تجھکو اللہ تعالے یعنی دنیا مین آفات و مکروہات سے اور عقبے مین ہر طرح کے عذاب سے جزا موافق عمل کی اسے نگاہ رکھ

لہ کان اللہ لکا در کھو تو اللہ تعالے کے حق کو یعنی ہمیشہ یاد رکھو اور خوب فکر کر اسکی قدرتون مین اور شکر ادا کر اسکا پاوے گا تو اسکو سامنے اپنے اور جب ارادہ کرے تو سوال کا پس سوال کر اللہ ہی سے اور جب ارادہ کرے تو مدد چاہنے کا امور دنیا اور آخرت مین پس مدد چاہ اللہ ہی سے اور جان تو یہ کہ سب خلق یعنی خاص اور عام اور انبیا و اولیا اور تمام امام اگر جمع ہون یعنی متفق ہون بالفرض والتقدیر اوپر اسکے کہ نفع پہونچا دین تجکو ساتھ کسی چیز کے یعنی امر دین یا دنیا بارے مین تو نہین نفع پہونچا سکین گے تجکو مگر اسچیز کا کہ مقدر رہا ہے اسکو اللہ نے تیرے لیے اور اگر جمع ہون سب آدمی اسپر کہ ضرر پہونچاوین تجکو ساتھ کسی چیز کے تو نہ ضرر پہونچا سکین گے تجکو مگر اسچیز کا کہ مقدر کیا ہے اللہ نے اسکو تجپر اٹھائے گئے قلم اور خشک ہو گئے صحیفے نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے ف پاوے گا تو اسکو سامنے اپنے یعنی پاوے گا تو اسکو اسوقت گویا کہ وہ حاضر ہے سامنے تیرے اور مشاہدہ کرے گا تو اسکا یعنی مقام احسان اور کمال ایمان اپنے کہ گویا کہ تو اسکو دیکھتا ہے بایں حیثیت کہ فنا ہو جاوے گا بالکل ماسوے اللہ بین نظر سے پس اول حال مراقبہ ہے اور دوسرا مقام مشاہدہ اور بعضون نے کہا کہ معنی یہ ہین کہ جبکہ محافظت کرے گا تو طاعت اللہ کی تو محافظ رکھے گا تجکو اور مدد کرے گا تیری مہمات مین جدہر کہ متوجہ ہووے گا تو اور سہل کر دے گا تیرے لیے جدہر کہ قصد کرے گا تو اور بعضون نے کہا کہ معنی یہ ہین کہ پاوے گا تو عنایت و مہربانی اسکی قریب اپنے اور رعایت کرے گا تیری تمام حالات مین اور مدد کرے گا تیری ہر طرح اور سوال کر اللہ ہی سے اسلیے کہ خزانے بخششون کے اسکے پاس اور ہاتھ مین ہین اور ہر نعمت و نقمت دنیوی یا اخروی کہ بندے کو پہونچتی ہے یا دفع ہوتی ہے اسی سے اسکی رحمت سے بے آمیزش غرض اور بے ضمیمہ علت کے ہے اسلیے کہ وہ جواد مطلق اور ایسا غنی ہے کہ کبھی محتاج ہی نہین ہوتا پس لائق ہے یہ کہ نہ امید رکھے مگر اسکی رحمت سے اور نہ ڈرے مگر اسکے عذاب سے اور التجا کر ہری مہمات مین اسکی طرف اور واثق رہے تمام امور مین اسیپر یعنی نہ مانگ غیر اسکے سے اسلیے کہ غیر اسکا نہین قادر ہے دینے اور نہ دینے پر اور دفع کرنے ضرر اور پہونچانے نفع پر اسلیے کہ وہ اپنے نفسون کے نفع اور ضرر اور موت اور حیات کے تو مالک نہین ہین چہ جائے غیر کے اور نہ ترک کر تو سوال ساتھ زبان حال یا بیان مقال کے تمام احوال مین اسلیے کہ حدیث مین آیا ہے کہ جسنے نہ سوال کیا اللہ سے غضب ہوتا ہے وہ اسپر اسلیے کہ سوال کرنے مین اظہار اپنی عاجزی اور محتاجگی کا ہے کیا خوب کہا ہے کسی نے اللہ یغضب ان ترکت سواله وابنا آدم حین یسأل یغضب اور اگر جمع ہون الخ خلاصہ اسکے معنون کا یہ ہے کہ نفع اور ضرر اسیکی طرف سے جان اور ہر حال مین اسیکی طرف رجوع کر کہ وہی نفع پہونچانے والا اور ضرر پہونچانے والا اور دینے والا اور نہ دینے والا ہے اللہ تعالے کی بعضی کتابون مین آیا ہے کہ فرمایا اللہ تعالے نے قسم ہے اپنے عزت و جلال کی کہ البتہ انقطاع کرتا ہون مین اس شخص سے کہ امید رکھتا ہے غیر میرے سے اور پہناتا ہون مین اسکو کپڑا ذلت کا نزدیک لوگون کے یعنی ذلیل کرتا ہون انکے سامنے اور محروم کرتا ہون مین اسکو اپنے قرب سے اور البتہ دور کرتا ہون مین اسکو پیوند وصل سے پس البتہ دور کرتا ہون مین اسکو متفکر حیران آیا امید رکھتا ہے غیر میرے سے شدائد مین اور شدائد میرے ہاتھ مین ہین اور مین الحی القیوم ہون اور کھٹکھٹاتا ہے فکر مین دروازے غیر میرے کے اور بیچ ہاتھ میرے کنجیان دروازون کی ہین اور وہ بند ہین اور دروازہ میرا کھلا ہوا ہے اسکے لیے کہ دعا کرے مجھسے انتہی اور اٹھائے گئے قلم یعنی احکام کے لکھنے سے اور خشک ہو گئے صحیفے یعنی قضا اور قدر مخلوق کی کہ قیامت تک جو کچھ ہونے والا ہے اسمین لکھے گئے تھے وہ خشک ہو گئے پس نہین لکھا جاتا اسپر قلم بعد اسکے ساتھ لکھنے کسی چیز کے خلاصہ یہ کہ لکھا جا چکا لوح محفوظ

میں جو کچھ کہ لکھا گیا قسم تقدیرات سے اب اور کچھ نہیں لکھا جاوے گا بعد فارغ ہونے کے اس سے پس تعبیر کی گئی سبقت قضا و قدر کی ساتھ اٹھنے قلم کے اور خشک ہونے صحیفوں کے بسبب مشابہت دینے کے ساتھ فراغ کاتب کے کتابت اپنی سے اور اول کتاب میں حدیث گذر بھی چکی ہے کہ اول جو پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے تو قلم کو پیدا کیا اور فرمایا کہ لکھ قلم نے کہا کہ کیا لکھوں فرمایا کہ لکھ تقدیر سب لکھا اس نے جو کچھ ہوا اور ہوگا ابد تک اور اگر کوئی کہے کہ یہ منافی ہے قول اللہ تعالیٰ کے یمحو اللہ ما یشاء و یثبت تو جواب اسکا یہ ہے کہ محو و اثبات بھی انھیں چیزوں میں سے ہے کہ خشک ہوئے صحیفے اسلیئے کہ قضا دو قسم ہے مبرم اور معلق اور یہ ساتھ نسبت کرنے کے طرف لوح محفوظ کے ہے اور ساتھ اضافہ کرنے کے طرف علم اللہ کے نہ تبدیل ہے اور نہ تغیر اور اسیلیے کہا وعندہ ام الکتاب اور بعضوں نے کہا کہ اللہ کے پاس دو کتابیں ہیں ایک تو لوح محفوظ پس وہ تو ایسی ہے کہ متغیر نہیں ہوتی اور دوسری وہ کہ لکھتا ہے اس میں فرشتہ اعمال خلق کے اور وہ محل محو و اثبات کی ہے اور اس حدیث میں نسبت دلالی ہے توکل پر اور راضی ہونے رضا سے بیرے پر اور نفی کرنے حول و قوت پر اور بیرا ہونا سوا سطے کہ نہیں ہے کوئی حادثہ قسم سعادت اور شقاوت و تنگی اور فراخی اور نفع و ضرر [illegible] ساتھ اللہ کے اور قضا و قدر اسی کے کہ مقدر ہے آسمان و زمین کے پیدا کرنے کے پچاس ہزار برس پہلے جاری ہو چکی تقدیر [illegible] چیز کے ہونے والی ہے پس برابر ہے تحرک و سکون پس واجب ہے شکر حالت خوشی اور رضا میں اور جان کہ نصرت [illegible] بسبب صبر کے ہے محنت و بلا پر کہا قطب ربانی غوث صمدانی حضرت سید عبد القادر جیلانی نے فتوح الغیب میں کہ لائق ہے مومن کو کہ کرے اس حدیث کو آئینہ اپنے دل کا پس [illegible] اسپر تمام حرکات و سکنات اپنے میں تاکہ سالم رہے دنیا اور آخرت میں اور پاوے دونوں جہاں میں عزت بسبب رحمت اللہ تعالیٰ سے اور بعضی روایتوں میں بعد لفظ تجدہ [illegible] زیادتی بھی ہے تعرف الی اللہ فی الرخاء یعرفک فی الشدۃ یعنی شناسائی اور شکر گذاری اور توجہ کر طرف خدا تعالیٰ کے حالت فراخی اور آسانی میں ساتھ طاعت حق اور نعمت شناسی کے پہچانے گا اور جزا اسکی دے گا تجکو نزدیک سختی کے اور برلاوے گا حاجتیں تیری فان استطعت ان تعمل للہ بالرضا فی الیقین فاعمل یعنی پس اگر کر سکے تو کام واسطے خدا کے ساتھ راضی ہونے کے یقین میں تو کر اسکو [illegible] فان لم تستطع فان فی الصبر علی ما تکرہ خیرا کثیرا یعنی پس اگر کچھ کام نکر سکے تو اور شکر نعمت کا پورا نہ ادا کر سکے تو تحقیق بیچ صبر کرنے کے اوپر بلا اور محنت و مکروہ کے کہ تجکو پہنچے نیکی اور فضل اور ثواب بہت ہے یعنی اس شکر گذاری حق کی ہے بہر حال بسبب شمول نعمتوں اور الطاف ظاہر و باطن کے اور اگر یہ نہو تو صبر تو ضرور کرنا چاہیئے اور یہ بھی فضیلت رکھتا ہے واعلم ان النصر مع الصبر والفرج مع الکرب یعنی اور جان کہ مدد کرنا حق کا بندہ کو ساتھ صبر کرنے بندہ کے ہے اوپر طاعت کے اور گناہ سے اور کشادگی ساتھ محنت اور غم کے ہے یعنی بعد از ہر تنگی کے کشادگی ہے اور بعد غم کے راحت و شادی وان مع العسر یسرا یعنی اور تحقیق بعد از ہر سختی کے آسانی ہے لن یغلب عسر یسرین یعنی اور ہرگز غالب نہ آوے ایک سختی دو آسانیوں پر یعنی بحسب قاعدہ عربی کے گویا آیہ میں عسر ایک ہے اور یسر دو پس ایک عسر دو یسر پر غالب نہیں ہو سکتا بلکہ ایسے ہی غالب ہے پس اگر آدمی ایک سختی دیکھے دو آسانیاں پاوے ایک دنیا میں اور دوسری آخرت میں جیسے کہ مسلمانوں نے رنج و محنت اٹھائی دنیا میں ساتھ محتاجگی اور سختی کے پس آسانی دیکھی دنیا میں ساتھ فتح اور مدد کے اور آخرت میں دیکھیں گے نعمت [illegible] بہشت کی اور دیدار ہوئے کا یہ تمام الفاظ اور حدیث کے آئی ہیں کہ مشکوٰۃ و مصابیح میں نہیں لایا وعن سعد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سعادۃ ابن آدم رضاہ بما قضی اللہ لہ ومن شقاوۃ ابن آدم ترکہ استخارۃ اللہ ومن شقاوۃ ابن آدم سخطہ بما قضی اللہ لہ رواہ احمد والترمذی وقال ھذا حدیث غریب اور روایت ہے سعد سے

کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نیکبختی بیٹے آدم کے سے ہے راضی ہونا اسکا ساتھ اس چیز کے کہ مقدر کی ہے اللہ نے واسطے اسکے اور بدبختی بیٹے آدم کے سے ہے چھوڑنا اسکا مانگنے خیر کو اللہ تعالے سے اور بدبختی ابن آدم کے سے ہے غضب اور ناخوش ہونا اسکا ساتھ اس چیز کے کہ مقدر کی ہے اللہ تعالے نے واسطے اسکے روایت کی ہے یہ احمد اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہے ف نیکبختی الخ یعنی نیکبختی کہ طلب خیر کی کرے اللہ سے پھر راضی ہو اس چیز پر کہ حکم کیا ہے ساتھ اسکے اور مقدر کیا ہے اسکو جیسے کہ دلالت کرتا ہے اسپر مقابلہ اسکا وہ یہ ہے اور بدبختی الخ اور چھوڑنا اسکا مانگنے خیر کو اللہ سے یعنی آدمی کو چاہیے کہ ہمیشہ طلب کرے خیر کو خدا تعالے سے اور جبکہ فرمایا کہ آدمی کو چاہیے کہ راضی ہو بہر حال تو تو ہم یہ ہوا کہ گویا گناہ اور نامرضیات میں بھی راضی ہو فرمایا ہمیشہ چاہیے کہ آدمی پروردگار تعالے سے طالب خیر ہو تا اسکو راہ خیر اور پسندیدہ پر لیجاوے اور شر اور نامرضیات سے نگاہ رکھے اور راضی ہونا قضائے الٰہی پر بہت بڑی چیز ہے کہ نام رکھا گیا ہے اسکا سعادۃ الخ اور راضی ہونے کو قضائے الٰہی پر کہ وہ ترک کرنا غضب کا ہے علامت سعادت ابن آدم کے کی بسبب دو امروں کے ایک تو اسلیے کہ تا فارغ ہو عبادت کے لیے کہ جب راضی ہوا ساتھ قضا کے ہوگا ہمیشہ متفکر پریشان دل بسبب حدوث حوادث کے اور کہے گا کیوں ہوا ایسا اور کیوں نہوا ایسا اور دوسرے اسلیے کہ تا نہ گرفتار ہو غضب اللہ تعالے کے میں بسبب غضب اپنے کے اور غضب نہ ہونے کا یہ ہے کہ ذکر کرے غیر اس چیز کو کہ قضا کی ہے اللہ تعالے نے اسکے لیے کہ یہ اصلح اور اولی ہے بیچ اس چیز کے کہ نہیں یقین ہے فساد و صلاح اسکے کا اور حقیقت استخارہ کی یہ ہے کہ طلب کرے خیر کو اللہ سے تمام امور میں بلکہ یہ اعتقاد کرے کہ انسان نہیں جانتا ہے اپنے خیر و شر کو عسیٰ ان تکرھوا شیئا الخ ان تحبوا شیئا وھو شر لکم واللہ یعلم وانتم لا تعلمون پھر ترقی کرے اس طرح کہ اعتقاد کرے یہ کہ نہیں واقع ہوتا دنیا میں غیر خیر کے چنانچہ اسی لیے وارد ہوا ہے الخیر بیدیک والشر لیس الیک پھر مستحب دعائے استخارہ ہے بعد تحقیق مشاورت کے بیچ امر مہم کے امور دینیہ اور دنیویہ سے اور اقل اسکا یہ ہے کہ کہے اللھم خر لی واختر لی ولا تکلنی الی اختیاری اور کامل یہ ہے کہ پڑھے دو رکعت نماز کی پھر وہ دعا استخارہ پڑھے کہ مشہور ہے سنت میں اور وہ ذکر کی گئی اور روایت کیا ہے طبرانی نے اوسط میں انس سے مرفوع ما خاب من استخار ولا ندم من استشار ولا عال من اقتصد اور کہا بعض حکما نے کہ جو شخص دیا گیا چار چیزیں نہیں منع کیا گیا چار چیزوں سے جو شخص کہ دیا گیا شکر نہیں منع کیا گیا زیادتی سے اور جو شخص کہ دیا گیا توبہ نہیں منع کیا گیا قبول سے اور جو شخص دیا گیا استخارہ نہیں منع کیا گیا خیر سے اور جو شخص دیا گیا مشورہ نہیں منع کیا گیا صواب سے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری عَنْ جَابِرٍ اَنَّهٗ غَزَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ نَجْدٍ فَلَمَّا قَفَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَفَلَ مَعَهٗ فَاَدْرَكَتْهُمُ الْقَائِلَةُ فِيْ وَادٍ كَثِيْرِ الْعِضَاهِ فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَفَرَّقَ النَّاسُ يَسْتَظِلُّوْنَ بِالشَّجَرِ فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ سَمُرَةٍ فَعَلَّقَ بِهَا سَيْفَهٗ وَنِمْنَا نَوْمَةً فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْنَا وَاِذَا عِنْدَهٗ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ اِنَّ هٰذَا اخْتَرَطَ عَلَيَّ سَيْفِيْ وَاَنَا نَائِمٌ فَاسْتَيْقَظْتُ وَهُوَ فِيْ يَدِهٖ صَلْتًا قَالَ مَنْ يَّمْنَعُكَ مِنِّيْ فَقُلْتُ اللّٰهُ ثَلٰثًا وَلَمْ يُعَاقِبْهُ وَجَلَسَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ بَكْرٍ الْاِسْمَاعِيْلِيِّ فِيْ صَحِيْحِهٖ فَقَالَ مَنْ يَّمْنَعُكَ مِنِّيْ قَالَ اللّٰهُ فَسَقَطَ السَّيْفُ مِنْ يَدِهٖ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّيْفَ فَقَالَ مَنْ يَّمْنَعُكَ مِنِّيْ فَقَالَ كُنْ خَيْرَ اٰخِذٍ فَقَالَ تَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ لَا وَلٰكِنِّيْ اُعَاهِدُكَ عَلٰى اَنْ لَّا اُقَاتِلَكَ وَلَا اَكُوْنَ مَعَ قَوْمٍ يُّقَاتِلُوْنَكَ فَخَلّٰى سَبِيْلَهٗ فَاَتٰى اَصْحَابَهٗ فَقَالَ جِئْتُكُمْ مِّنْ عِنْدِ خَيْرِ النَّاسِ هٰكَذَا فِيْ كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ وَفِي الرِّيَاضِ

روایت ہے جابر سے کہ تحقیق انہون نے جہاد کیا ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جانب نجد کے پس جب پھرے حضرت تو پھرے ساتھ حضرت کے پس پہونچے صحابہ کو دوپہر بیچ ایک جنگل کے کہ بہت تھے درخت کیکر کے پس اترے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور متفرق ہوئے لوگ درحالیکہ سایہ طلب کرتے تھے ساتھ درختون کے یعنی ہر ایک نیچے ایک درخت کے گیا اور قیلولہ کیا پس اترے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نیچے ایک بڑے درخت کیکر کے پس لٹکا دی اسکی ٹہنی مین تلوار اپنی اور سوئے ہم کچھ سونا پس ناگہان پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بلاتے تھے اپنے پاس پس گئے ہم انکے پاس اور ناگہان انکے پاس ایک اعرابی یعنی بدوی کا فر حاضر تھا پس فرمایا آنحضرت نے کہ اس اعرابی نے کھینچی مجھپہ تلوار میرے اس حال مین کہ مین سوتا تھا پس جاگا مین اس حال مین کہ تلوار ننگی اسکے ہاتھ مین تھی کہا اعرابی نے کہ کون بچاوے گا تجکو میری ایذا سے پس کہا مین نے کہ اللہ تعالے بچاوے گا تین بار کہا یہ کلمہ اور عذاب نکیا حضرت نے اس اعرابی کو اور بیٹھ گئے یعنی بعد اسکے کہ تھے لیٹے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ روایت ابی بکر اسمٰعیلی کے کہ بیچ صحیح اپنی کے لایا ہے یون آیا ہے کہ پس کہا اس اعرابی نے آنحضرت کو کہ کون بچاوے گا تجکو مجھسے فرمایا حضرت نے کہ اللہ بچاوے گا پس گر پڑی تلوار اعرابی کے ہاتھ سے پس لی آنحضرت نے تلوار اور کہا کہ کون بچاوے گا تجھکو مجھسے پس کہا اعرابی نے آنحضرت کو کہ ہو تم بہتر پکڑنے والے یعنی جو بدی کی مین نے اسکو معاف کرو پس فرمایا آنحضرت نے کہ گواہی دیتا ہے تو اسکی کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق مین رسول اللہ کا ہون یعنی مسلمان ہوتا ہے تو پس کہا اعرابی نے کہ مسلمان نہین ہوتا مین ولیکن مین عہد کرتا ہون تم سے اسپر کہ نہ لڑونگا مین تمسے اور نہ ہونگا مین ساتھ اس قوم کے کہ لڑین تمسے پس چھوڑ دیا حضرت نے اعرابی کو پس آیا اعرابی اپنی قوم کے پاس اور کہا کہ آیا ہون مین تمہارے پاس نزدیک بہتر آدمیون کے سے سب طرح ہے یہ حدیث متفق علیہ ساتھ زیادتی کے بیچ کتاب حمیدی کے اور بیچ کتاب ریاض الصالحین کے کہ تصنیف امام محی الدین نووی کی ہے **ف** قال الطیبی سمرہ ساتھ زبر نون اور جزم میم کے اصل مین نین بلند کو کہتے ہین اور اب نام ہو گیا درخت کا کہ اسکو ثمرہ کہتے ہین زمین عراق مین اور لفظ عضاہ ساتھ زیر عین کے ہے عضہ کی ہے یعنی درخت خاردار کے اور مجمع البحار مین کہا کہ عضاہ درخت کیکر کے اور سمرہ ساتھ زبر سین اور پیش میم کے اسی درخت کو کہتے ہین کہ بڑا ہوتا ہے عضاہ مین سے تمام ہوئی شرح

وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّیْ لَاَعْلَمُ اٰیَۃً لَوْ اَخَذَ النَّاسُ بِھَا لَکَفَتْھُمْ وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّہٗ مَخْرَجًا وَّیَرْزُقْہُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ

اور روایت ہے ابی ذر سے کہ تحقیق فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق مین البتہ جانتا ہون ایک آیت اگر عمل کرین لوگ ساتھ اسکے یعنی فقط یہ آیت کفایت کرے انکو یعنی تمام اعمال و اوراد مہمات سے اس آیت کا یہ ہے اور جو شخص کہ تقوےٰ کرے اللہ سے کر دیتا ہے اللہ اسکے لیے نکلنا یعنی جیون دنیا اور آخرت کے سے اور روزی دیتا ہے اسکو اس جگہ سے کہ گمان نہین کرتا یعنی بے رنج و تردد نقل کی یہ احمد و ابن ماجہ و دارمی نے **ف** مابعد اسکے آیت یون ہے ومن یتوکل علی اللہ فہو حسبہ ان اللہ بالغ امرہ قد جعل اللہ لکل شیء قدرا اور مراد حضرت کی آیت سے یہ ساری آیت ہے پس ومن یتق اللہ سے حیث لا یحتسب تلک اشارہ ہے طرف اسکے کہ اللہ تعالے کفایت کرتا ہے اسکو تمام ان چیزون سے کہ ڈرتا ہے اور نگہ رکھتا ہے انکو امور دنیا اور آخرت سے اور ومن یتوکل علی اللہ الخ اشارہ ہے طرف اسکے کہ وہ اللہ تعالے کفایت کرتا ہے اسکو تمام ان چیزون سے کہ طلب کرتا ہے انکو اور ڈھونڈھتا ہے امور دنیا اور آخرت سے اور بالغ امرہ یعنی جاری کرنے والا ہے امر اپنے کو اور اس مین بیان ہے واسطے وجوب ہونے توکل کے اللہ پر اور تفویض امر کے طرف اسکے اس لیے کہ جب اسنے جانا کہ ہر چیز قسم رزق اور مانند اسکے اسے نہین ہوتی ہے مگر تقدیر اور توفیق اللہ تعالے کے نہ باقی رہی مگر تسلیم واسطے قدر کے اور توکل **وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ**

قَالَ اَقْرَاَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ اَنَا الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّۃِ الْمَتِیْنُ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ کہا ابن مسعود نے کہ سکھائی مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت کہ تحقیق میں ہوں روزی دینے والا زور آور اور مضبوط نقل کی یہ ابو داؤد اور ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے ف یہ قرأت شاذہ ہے اور قرأت مشہورہ یہ ہے ان اللہ ہو الرزاق ذو القوۃ المتین اور حاصل یہ کہ جب ایسا ہے تو واجب ہے کہ نہ بھروسا کرے مگر اسپر اور نہ سیر کرے ... طرف اسکے ع وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ اَخَوَانِ عَلٰی عَھْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَکَانَ اَحَدُھُمَا یَاْتِی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالْاٰخَرُ یَحْتَرِفُ فَشَکَی الْمُحْتَرِفُ اَخَاہُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَعَلَّکَ تُرْزَقُ بِہٖ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے انس سے کہ کہا تھے دو بھائی حضرت کے زمانے میں پس تھا ایک ان دو بھائیوں میں سے کہ آتا تھا آنحضرت کے پاس یعنی جو کہ وہ مجرد و متعبد تھا آکے حضرت کی خدمت میں ہوتا تھا واسطے طلب علم اور معروف کے اور دوسرا بھائی کچھ حرفہ کرتا تھا یعنی لاتا تھا اسباب معیشت کا ... دونوں ساتھ کھاتے تھے پس شکوہ کیا اس بھائی حرفہ کرنیوالے نے اپنے بھائی کا آنحضرت سے یعنی شکوہ کیا یہ کہ نہیں حرفہ میں میرا ہاتھ بٹاتا ... اور نہ آپ اور کسب کرتا ہے اپنی معیشت کے لیے پس بوجھ اسکے باذرج کا بھی مجھ پر پڑا ہے پس فرمایا حضرت نے کہ شاید تو رزق دیا جاتا برکت اسکے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث صحیح غریب ہے ف یعنی بسبب اسکی غمخواری اور خرچ کرنے کے اسپر ... وہ رزق دیا جاتا ہے بسبب حرفہ تیرے کے پس نہ احسان رکھ اسپر اس حدیث میں دلیل ہے کہ جائز ہے کہ ترک کرے انسان شغل دنیا کا اور متوجہ ہو پر علم اور عمل اور تجرد کے واسطے زہد و تقیے کے اور دلیل ہے اسپر کہ خرچ کرنا فقرا پر اور خرچ ... کرنی خصوصا ذوی رحم کی سبب کثرت رزق اور برکت اسکے کی ہے ع وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ قَلْبَ ابْنِ اٰدَمَ بِکُلِّ وَادٍ شُعْبَۃٌ فَمَنْ اَتْبَعَ قَلْبَہُ الشُّعَبَ کُلَّھَا لَمْ یُبَالِ اللّٰہُ بِاَیِّ وَادٍ اَھْلَکَہُ وَمَنْ تَوَکَّلَ عَلَی اللّٰہِ کَفَاہُ الشُّعَبَ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ روایت ہے عمرو بیٹے عاص کے سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق دل آدمی کے لیے ہر جنگل میں ایک شاخ اور قطعہ ہے یعنی ہر طرح کی فکر میں اسکے خاطر میں بیچ اسباب رزق کے اور حاصل کرنے اسکے کے پس جس شخص نے کہ پیچھے ڈالا اپنے دل کو سارے شعبوں کے یعنی دیا ان فکروں کے دل جاوے اور تفرقہ میں پڑے نہیں پروا کرتا اللہ تعالے کہ بیچ کس جنگل کے ہلاک کرے اسکو یعنی اسطرح اس عالم سے کس منزل میں انتقال کرے اور کس حالت میں موت اسکی پہونچے اور جو کوئی توکل کرے اللہ پر اور سونپے کار اپنا اللہ تعالے کو کفایت کرے اللہ تعالے اسکو تمام تفرقوں اور حاجتوں اور محنتوں کو ناکون اسکے نقل کی یہ ابن ماجہ نے ع وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَبُّکُمْ عَزَّوَجَلَّ لَوْ اَنَّ عَبِیْدِیْ اَطَاعُوْنِیْ لَاَسْقَیْتُھُمُ الْمَطَرَ بِاللَّیْلِ وَلَاَطْلَعْتُ عَلَیْھِمُ الشَّمْسَ بِالنَّھَارِ وَلَمْ اُسْمِعْھُمْ صَوْتَ الرَّعْدِ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرماتا ہے پروردگار تمہارا غالب و بزرگ کہ اگر تحقیق بندے میرے فرمانبرداری کریں میری یعنی بیچ امر و نہی ہمیشہ کی البتہ برساؤں میں انپر مینہ رات کو سوتے ہوں آرام سے اور نکالوں میں انپر دھوپ دن کو یعنی تاکہ ... بیچ ... میں مشغول ہوں اور نہ سناؤں میں انکو آواز گرج کی یعنی رات کو اور نہ دن کو تاکہ ... اور نہ ڈرائیں پس ...

وَعَنْهُ قَالَ دَخَلَ رَجُلٌ عَلٰی اَهْلِهٖ فَلَمَّا رَاٰی مَا بِهِمْ مِنَ الْحَاجَةِ خَرَجَ اِلَی الْبَرِّيَّةِ فَلَمَّا رَاَتْ اِمْرَاَتُهٗ قَامَتْ اِلَی الرَّحٰی فَوَضَعَتْهَا وَاِلَی التَّنُّوْرِ فَسَجَرَتْهُ ثُمَّ قَالَتْ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا فَنَظَرَتْ فَاِذَا الْجَفْنَةُ قَدِ امْتَلَأَتْ قَالَ وَذَهَبَتْ اِلَی التَّنُّوْرِ فَوَجَدَتْهُ مُمْتَلِئًا قَالَ فَرَجَعَ الزَّوْجُ قَالَ اَصَبْتُمْ بَعْدِيْ شَيْئًا قَالَتِ امْرَاَتُهٗ نَعَمْ مِنْ رَبِّنَا وَقَامَ اِلَی الرَّحٰی فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَمَا اِنَّهٗ لَوْ لَمْ يَرْفَعْهَا لَمْ تَزَلْ تَدُوْرُ اِلٰی يَوْمِ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے ان ہی ابو ہریرہ سے کہ کہا داخل ہوا ایک شخص اپنے اہل و عیال پر پس جبکہ دیکھی اس شخص نے وہ چیز کہ ساتھ انکے تھی یعنی حاجت و فقر و فاقہ نکلا طرف جنگل کے یعنی واسطے تضرع کے طرف خالق کے پس جبکہ دیکھا اسکی عورت نے یعنی ہاتھ خالی ہونا اپنے خاوند کا اور چلے جانا اہل کے پاس سے بسبب حیا کے کھڑی ہوئی اور گئی طرف چکی کے پس رکھا اسکو یعنی آگے اپنے یا رکھا اوپر کا پاٹ چکی کا نیچے کے پتھر پر یا معنے یہ ہیں کہ تیار کیا اسکو اور صاف کیا اسکو بامید اسکے کہ مرد اسکا کہ باہر گیا ہے کچھ لاوے اور آٹا سکو پیس کر روٹی پکاوے اور گئی طرف تنور کے پس گرم کیا اسکو یعنی روٹی لگانے کے لیے پھر دعا کی عورت نے کہ خداوندا رزق دے ہمکو یعنی اپنے پاس سے کہ تو خیر الرازقین ہے اور منقطع ہو گئی طمع ہماری غیر سے پس نگاہ کی عورت نے پس ناگہاں گڑھا چکی کا بھرا ہوا تھا آٹے سے کہا راوی نے اور گئی عورت طرف تنور کے یعنی تاکہ روٹی لگاوے اس میں بعد گوندھنے آٹے کے پس پایا اسکو بھرا ہوا روٹیوں سے یعنی اس آٹے کی خود بخود روٹیاں ہو کر تنور میں جا لگیں یا آٹا گڑھے میں بحال خود رہا اور تنور میں روٹیاں غیب سے پیدا ہوئیں کہا راوی نے پس پھر کر آیا خاوند یعنی بعد دعا کرنے کے کہا کہ پایا تم نے بعد میرے کچھ یعنی قسم غذا سے کہ پیس کر روٹی پکائی تم نے کہا عورت نے کہ ہاں ہمارے پروردگار کی طرف سے عنایت ہوا یعنی خلق کی طرف سے بسبب عادت کے نہیں ملا ہے بلکہ محض غیب سے اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا اور کھڑا ہوا یعنی پس تعجب کیا خاوند نے اور کھڑا ہوا طرف چکی کے یعنی اٹھایا اسکو تاکہ دیکھے اندر اسکا پس ذکر کیا گیا یہ ماجرا روبرو حضرت کے پس فرمایا آگاہ ہو تحقیق شان یہ ہے کہ اگر نہ اٹھاتا وہ شخص چکی کو ہمیشہ پھرتی رہتی اور آٹا نکلتی رہتی روز قیامت تک نقل کی یہ احمد نے اور یہ امر بسبب برکت صبر و توکل کے تھا اور یہ ماجرا حضرت کے وقت کا ہے نہ اگلی امت کا

وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الرِّزْقَ لَيَطْلُبُ الْعَبْدَ كَمَا يَطْلُبُهٗ اَجَلُهٗ رَوَاهُ اَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ اور روایت ہے ابی درداء سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق رزق البتہ ڈھونڈتا ہے بندے کو جیسے کہ ڈھونڈتی ہے اسکو اجل اسکی روایت کی یہ ابو نعیم نے کتاب حلیہ میں ف یعنی پہونچنا دونوں کا یقینی ہے اور جیسے کہ حاجت نہیں ہے کہ کوئی مرگ کو ڈھونڈے اور حاصل کرے بالضرور پہونچتی ہے ایسے ہی رزق کو حاجت نہیں ہے کہ ڈھونڈیں جو کچھ مقدر ہے بالضرور پہونچتا ہے ڈھونڈیں یا نہ ڈھونڈیں اور اگر ڈھونڈیں رزق ڈھونڈنے سے نہیں پہونچتا ہے ڈھونڈنا بھی مقدر ہے یعنی توکل خدا پر کرنا چاہیے اور یقین واثق ساتھ ضامن ہونے اللہ تعالیٰ کے رزق کا رکھنا چاہیے اور اضطراب نہ کرنا چاہیے اور اگر کچھ طلب متوسط کریں واسطے قائم کرنے رسم عبودیت کے ساتھ اعتماد کرنے کے اوپر ضمانت حق کے تو یہ بھی درست ہے سو یہ توکل کے منافی نہیں با دوست ہے رزق تو بہر تو

عاشق تر ست ہے کذا ذکر الشیخ رح اور ملا علی نے بعد الفاظ حدیث کے لکھا ہے ثابت ہوتا ہے اسکا حصول رزق کا سابق تر اور جلد تر ہے پہونچنے اجل اسکی سے اسلیے کہ اجل نہین آتی ہے مگر بعد فراغ رزق کے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اللہ الذی خلقکم ثم رزقکم ثم یمیتکم ثم یحییکم نقل کیا ہے میرک نے منذری سے کہ روایت کیا ہے اس حدیث کو ابن ماجہ نے اپنی صحیح مین اور بزار نے اور روایت کیا ہے اسکو طبرانی نے ساتھ اسناد جید کے مگر یہ کہ اسنے کہا ان الرزق لیطلب العبد اکثر مما یطلبہ اجلہ اور یہ موید ہے میری نقریر کی جو اوپر لکھی مین نے اور روایت کی ابونعیم نے حلیہ مین بطریق مرفوع کے لو ان ابن آدم ہرب من رزقہ کما یہرب من الموت لادرکہ رزقہ کما یدرکہ الموت ۔

وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْكِيْ نَبِيًّا مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ ضَرَبَهٗ قَوْمُهٗ فَاَدْمَوْهُ وَهُوَ يَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهٖ وَيَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِيْ فَاِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ کہا گویا کہ مین دیکھتا ہون طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حکایت کرتے ہین حال ایک پیغمبر کا پیغمبرون مین سے درد مندتے ہین صورت اسکی یا ان پیغمبر کو انکی قوم نے پس لہولہان کیا انکو اور حال انکہ وہ پیغمبر صبر کرتے تھے اور پونچھتے جاتے تھے خون اپنے منھ سے اور کہتے تھے یا الٰہی بخش تو واسطے قوم میری کے اسلیے کہ یہ نہین جانتے ہین حقیقت حال میری نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف گویا کہ مین دیکھتا ہون الخ یعنی حضرت کا بیان فرمانا مجھے خوب یاد ہے اور آنکھون کے سامنے ہے اور یا الٰہی بخش الخ یعنی انکے اس فعل کو بمعنی اسکے کہ نہ عذاب کر انکو ساتھ اس فعل کے دنیا مین اور نہ استیصال کر نا انکا واللہ اعلم ہے کہ مغفرت کفار کی بمعنی عفو کرنے انکی شرک و کفر سے نہین جائز ہے بالاجماع اور یہ نہین جانتے یہ کمال علم اور حسن خلق انکا ہے کہ گناہ کیا تو مینے اور انہون نے عذر کیا انکی طرف سے پروردگار کے آگے کہ انہون نے نہین کیا ہے یہ فعل مگر بسبب جہل کے اللہ اور رسول سے اور اس مین اشارہ ہے طرف اسکے کہ گناہ ساتھ جہل کے آسان ہے فی الجملہ بہ نسبت گناہ کے ساتھ علم کے چنانچہ اسلیے وارد ہوا ہے ویل للجاہل مرۃ وویل للعالم سبع مرات اور شیخ ابن حجر عسقلانی کہتے ہین کہ واقف نہوا مین اوپر تعین ان پیغمبر مذکور کے اور نام انکے کہ کون ہین اور کیا ہے اور احتمال ہے کہ حضرت نوح پیغمبر ہون انتہی اور اخبار مین آیا ہے کہ نوح علیہ السلام کو انکی قوم اتنا مارتی تھی کہ خون آلودہ ہوتے تھے اور مدتون زمین پر پڑے رہتے تھے پھر اٹھتے اور دعوت کرتے اور بعضون نے کہا کہ آنحضرت نے مراد ان پیغمبر سے ذات شریف اپنی رکھی کہ بیچ صورت اجمال وابہام کے ادا کی اور یہ بات ظاہر تر ہے اور یہ کلام آنحضرت سے روز احد مین روایت کیا گیا ہے واللہ اعلم ۔

بَابُ الرِّيَاءِ وَالسُّمْعَةِ

باب ہے دکہانے اور سنانے کا ف ریا مشتق ہے رویت سے اور صراح مین ریا بالقصر والمد اپنے کو ساتھ نیکی کے خلق کو دکہانا اور معین العمرۃ مین کہا کہ ریا طلب کرنا منزلت کا نزدیک لوگون کے ساتھ عبادت کے پس ریا مخصوص ساتھ عمل ظاہر کے ہوا اور جو کچھ کہ قسم عبادت سے نہو اس مین ریا نہین بولتے جیسے کہ کثرت مال واثبات کی اور یاد کرنا اشعار کا اور اچھا تیر لگانا ان چیزون کو دکہاوے تو قبیلہ تکبر وافتخار سے ہوگا نہ ریا اور جس چیز سے کہ مقصود طلب جاہ و منزلت کا ہو جیسا یہ مشائخ واسطے دکہانے مریدون کے اور مائل کرنے دلون کے اور رغبت دلانے انکے کے اوپر اتباع کے کرین حقیقت مین ریا ہوگا اگرچہ صورت اسکی ہوا اور اسی سبب سے کہا ہے کہ ریا رالصدیقین نیت افوا ت المریدین اور بنا چاہیے کہ ریا وہ ہے کہ ایک شخص کی ذات مین کچھ کمال ہو اور

نہ جگہ وقت کے اُن لوگوں کو کہا ہے [illegible] درست سمجھے کہ لوگ [illegible] [illegible] وہ کذب ہے اور نفاق ہے [illegible] غیبت [illegible] تو وہ خود فتنا اور بہتان ہوتا اور ریا کی کئی قسمیں ہیں باطل اور قبیح ترین اقسام اسکی [illegible] اس میں مطلقا ارادہ [illegible] اور قصد عبادت حق تعالیٰ کا نہو بلکہ محض واسطے دکھلانے خلق کے اور طلب منزلت کے انکے نزدیک ہو مثلا اس شخص کے کہ لوگوں میں ہوتا ہے تو نماز پڑھتا ہے اور اگر اکیلا ہوتا ہے تو نماز نہیں پڑھتا بلکہ اکثر نماز پڑھتا ہے بغیر طہارت کے ساتھ لوگوں کے پس یہ ہے نہایت غضب اور فعہ الٰہی کے ہے اور عمل اس میں باطل ہے تا آنکہ [illegible] [illegible] اور جب ہو گی قضا اور قسم دوسری یہ کہ دونوں ہوں اور جانب ریا کے غالب [illegible] ثواب کا ضعیف باین حیثیت [illegible] خلوت میں تو نہ کرتا اسکو اور نہ باعث ہوتا اسکو یہ قصد عمل پر [illegible] ثواب تو البتہ قصد ریا [illegible] باعث ہوتا اسکو عمل پر پس یہ بھی بیچ حکم اول کے ہے اور قسم تیسری یہ کہ قصد ریا اور ثواب کا برابر ہو باین حیثیت کہ اگر ہو خالی [illegible] باعث ہو اسکو عمل پر پس جبکہ جمع ہوں دونوں ہووے رغبت عمل پر اور ظاہر یہ ہے کہ سود و زیان اس قسم میں برابر ہوں ولیکن احادیث و آثار [illegible] وعید و عدم قبول کے ہیں اور چوتھے یہ کہ راجح اور غالب اس میں نیت ثواب کی اور ارادہ خوشنودی اللہ تعالیٰ کا ہو طاہر اس میں نقصان ہے نہ بطلان یا ثواب و عقاب دونوں برابر ہوں باندازہ نیت کے اور یہ بھی فرق کیا ہے اس میں کہ قصد ریا کا ابتداے عمل میں ہو یا اسکے درمیان عارض ہو یا بعد عمل کے لاحق ہو پہلا شنیع تر ہے پھر دوسرا اور تیسرا الکتہ ہے اور اسکے ہونے سے جو کچھ کیا ہے باطل نہیں ہوتا اور یہ بھی فرق ہے اس میں کہ قصد ریا کا اور عزم اسکا مصمم ہو یا خطرہ آگے اور کچھ نہوا ور خلاصی ریا سے نہایت دشوار ہے اور وجود حقیقت اخلاص کا دشوار ہے تا آنکہ لکھا ہے علما نے کہ اگر تعریف اپنی کسی سے سنے اور اس سے شاد ہو علامت وجود ریا کی ہے اور گر خلوت میں ایک کام کرتا ہے اور خیال ریا کا خاطر میں رکھتا ہے وہ بھی ریا ہے اعاذنا اللہ منہا اس جگہ ایک حالت اور ہے کہ خوش ہو ساتھ فضل خدا کے اور رحمت اور حسن لطف اور توفیق اللہ کے ساتھ ڈھانکنے گناہوں کے اور اسکا اگر طاعات کے بقصد اظہار دین اور طاعات کے تا اور پیروی کریں اور یہ محمود ہے اور داخل ابواب ریا کے نہیں جیسے حدیثیں اس باب میں آتی ہیں اور مسلہ غامض ہے اور تفصیل رکھتا ہے اور فقہ کی کتابوں میں تعرض اسکا نہیں کیا ہے اور تحقیق اس مسئلہ کی کلام اہل اللہ سے ڈھونڈنی چاہیے خصوصا کتاب احیاء العلوم سے اور یہ جو مذکور ہوا اس سے منتخب ہے اور سمعہ ساتھ [illegible] [illegible] کے اکثر ساتھ ریا کے مذکور ہوتا ہے کہتے ہیں کہ فلانا یہ کام واسطے ریا و سمعہ کے کرتا ہے یعنی تا دیکھیں اور سنیں [illegible] سمعہ متعلق ساتھ حاسہ سمع کے ہے اور ریا متعلق ساتھ حاسہ بصر کے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَنْظُرُ اِلٰی صُوَرِکُمْ وَاَمْوَالِکُمْ وَلٰکِنْ یَّنْظُرُ اِلٰی قُلُوْبِکُمْ وَاَعْمَالِکُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالیٰ نہیں دیکھتا یعنی نظر اعتبار کی طرف صورتوں تمہاری کے یعنی اسلیے کہ نہیں اعتبار ہے اچھی صورتوں اور [illegible] صورتوں کا اور نہیں دیکھتا طرف مالوں تمہارے کے یعنی اسلیے کہ نہیں اعتبار ہے اسکی کثرت و قلت کا ولیکن دیکھتا ہے طرف دلوں تمہارے کے یعنی طرف اس چیز کے کہ دلوں میں ہے قسم یقین اور صدق اور اخلاص اور قصد ریا اور سمعہ اور تمام اچھے احوال اور برے احوال سے اور دیکھتا ہے طرف اعمال

نہیں ہے کہ یعنی جھوٹ موٹ اور دہریت مال کے پس جو او بنا ہے تم تو انکے تئیں اور یہ سامنے **وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى أَنَا أَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا أَشْرَكَ فِيهِ مَعِي غَيْرِي تَرَكْتُهُ وَشِرْكَهُ وَفِي رِوَايَةٍ فَأَنَا مِنْهُ بَرِيءٌ هُوَ لِلَّذِي عَمِلَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کہ میں بے نیاز تر ہوں شریکوں کا ہوں شرک سے یعنی شرکاء کے عالم میں ہوتے ہیں محتاج شرکت کے اور راضی ہوتے ہیں ساتھ شرکت کے ہر ایک کو حصہ اور دخل اس چیز میں کہ شریک ہوں بخلاف اسکے کہ خدا تعالیٰ علی الاطلاق ہوں بے پروا ہوں اس سے کہ نہ شرکت کے عبادت میں راضی ہوں نہ آنکہ جز خدا تعالیٰ کے لیے کرے اور نام کرنا اللہ سبحانہ کا بھی شرک کے مقابلہ کرنے ہوں کہ ہم نے اسکے لیے ترکیب جملہ بیان کیا ہے نیاز ہوں ساتھ اپنے تا شرکت کے کہ فرمایا جو کوئی کرے کوئی عبادت کہ شریک کرے اس عبادت میں ساتھ میرے دوسرے کو چھوڑتا ہوں میں اسکو ساتھ شرک اسکے اور ایک روایت میں چلے کہ جو شرک کرے یوں آیا ہے کہ میں اس سے بیزار ہوں وہ شخص یا عمل اسکا واسطے اس شخص کے ہے کہ کیا ہے عمل واسطے اس شخص کے روایت کیا اسکو مسلم نے **ف** ظاہر اس حدیث کا یہ ہے کہ تھوڑا بھی ریا کا اور دخل اسکا بھی فوت کرنیوالا ثواب کا ہے دلیل کیا ہے [illegible] کے کہ یہ بیان تمامی ریا کے ہو کا کہ نیت ثواب کی اسمیں نطعا نہو یا قصد ریا کا غالب ہو اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ مقصود مبالغہ ہو بیچ زجر اور منع کرنے کے مخالطت ریا سے رحمہ اللہ **وَعَنْ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهِ وَمَنْ يُرَائِي يُرَائِي اللّٰهُ بِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** روایت ہے جندب سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص کہ عمل کرے واسطے سنانے کے تاکہ لوگ سنیں اور شہرت ہو مشہور کرے گا اللہ تعالیٰ سب کا اور رسوا کریگا [illegible] قیامت کے سامنے لوگوں کے اور جو شخص کہ عمل کرے واسطے دکھانے کے جزا دے گا اسکو اللہ تعالیٰ جزا یا [illegible] کی نقل کی ہے بخاری اور مسلم نے **ف** معنی یہ کہ جزا اسکی یہ ہے کہ طلب کرا ہم اسکے بدلے تو نے اور بعضوں نے کہا ہے معنی یہ ہے کہ ظاہر کرے گا عمل برے اسکے کہ پوشیدہ رکھتا تھا اور فضیحت اور رسوا کرے گا اسکو نزدیک خلق کے دنیا میں یا آشکار کرے گا نیت فاسد اور نیز عمل باطل اسکی کو اور ظاہر کرے گا لوگوں پر کہ عمل سنانے کے لیے تھا اور بعضوں نے کہا ہے کہ مراد یہ ہے کہ جو کوئی سنا وے عمل اپنا اور دکھاوے اسکو لوگوں کو سنوا دے گا اور دکھا وے گا خدا اسکو ثواب اسکا بغیر اسکے کہ دیوے اسکو تا حسرت کھا دے اسپر اور مراد یہ ہے کہ جو کوئی کہ دکھاوے اور سناوے عمل اپنا سناوے گا اور دکھاوے گا خدا تعالیٰ اسکو لوگوں کو اور ثواب اسکا یہی ہو گا دنیا میں اور محروم ہو گا ثواب آخرت سے **وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قِيلَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ الرَّجُلَ يَعْمَلُ الْعَمَلَ مِنَ الْخَيْرِ وَيَحْمَدُهُ النَّاسُ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ وَيُحِبُّهُ النَّاسُ عَلَيْهِ قَالَ تِلْكَ عَاجِلُ بُشْرَى الْمُؤْمِنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہے ابی ذر سے کہ کہا گیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ خبر دیجیے مجھکو اس شخص کی کہ کرتا ہے عمل خیر اور تعریف کرتے ہیں لوگ اسکی اس کام پر حکم اسکا کیا ہے آیا باطل ہوتا ہے ثواب اسکا یا نہیں اور ایک روایت میں بعد اسکے یحمدہ الناس علیہ کے یہ عبارت بھی آئی ہے کہ دوست رکھتے ہیں اسکو لوگ اس کام پر فرمایا آنحضرت نے کہ وہ تعریف کرنی لوگوں کی اور دوست رکھنا انکا اسکو جلدی خوشخبری دینا مسلمان کی ہے نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنی خوشخبری تاخیر کی گئی باقی ہے آخرت میں یعنی پایا اس نے کہ آخرت میں ثواب اس عمل کا باوجود دنیا میں ثواب اسکا پایا کہ لوگوں نے تعریف کی اور دوست رکھا

اسکو اور یہ گویا بشارت دینی ہے اسکو ساتھ ثواب آخرت کے اور یہ ریا نہیں ہے اسلیے کہ قصد اسکا ثواب آخرت تھا حق تعالے نے اپنے فضل سے دنیا میں بھی ثواب دیا ۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ فَضَالَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا جَمَعَ اللّٰہُ النَّاسَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ لِیَوْمٍ لَّا رَیْبَ فِیْہِ نَادٰی مُنَادٍ مَنْ کَانَ اَشْرَکَ فِیْ عَمَلٍ عَمِلَہٗ لِلّٰہِ اَحَدًا فَلْیَطْلُبْ ثَوَابَہٗ مِنْ عِنْدِ غَیْرِ اللّٰہِ فَاِنَّ اللّٰہَ اَغْنَی الشُّرَکَاءِ عَنِ الشِّرْکِ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہے ابی سعید بیٹے فضالہ کے سے انہنے نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جس وقت کہ جمع کریگا خدا تعالے لوگون کو دن قیامت کے واسطے حساب وجزا اس دن کے نہین شک بیچ آنے اسکے کے پکارے گا فرشتہ پکارنے والا جس شخص نے شریک کیا کسی کو سوائے خدا کے بیچ عمل کے کیا اسکو واسطے خدا کے یعنی ریا کیا دنیا مین پس چاہیے کہ طلب کرے ثواب اپنے عمل کا غیر خدا کے پاس سے کہ شریک کیا اسکو سبب اسکے کہ خدا تعالے بے نیاز تر ہے شریکون کا ہے شرک سے نقل کی یہ حدیث احمد نے **ف** کہا طیبی نے کہ لام لیوم کا متعلق ہے جمع سے اور معنی اسکے یہ ہین کہ جمع کریگا اللہ خلق کو واسطے اس دن کے کہ ضرور ہے حصول اسکا اور نہین شک ہے اسکے واقع ہونے مین تاکہ جزا دے ہر نفس کو ساتھ اس چیز کے کہ کی ہے اور لفظ یوم القیمہ تمہید ہے اسکے لیے اور جائز ہے یہ کہ ظرف جمع جیسکہ آیا ہے استیعاب مین اذا کان یوم القیمہ یجمع اللہ الاولین والآخرین لیوم لاریب فیہ الحدیث اس تقدیر پر لفظ لیوم مظہر ہے کہ واقع ہوا ہے مقام مضمر کے اذا جمع الخلق یوم القیمہ لیجمعہم فیہ

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ سَمَّعَ النَّاسَ بِعَمَلِہٖ سَمَّعَ اللّٰہُ بِہٖ اَسَامِعَ خَلْقِہٖ وَحَقَّرَہٗ وَصَغَّرَہٗ رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ تحقیق ابن عمرو نے سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو شخص کہ سنا دے لوگون کو عمل اپنے اور مشہور کرے اپنے تئین نزدیک انکے ساتھ عمل اپنے کے سنا دے گا اللہ تعالے اسکے عمل ریائی کو کانون خلق اپنے کے تئین یعنی پہونچا دے گا اللہ تعالے خلائق کے کانون مین کہ یہ ریاکار ہے اور مشہور کریگا اسکو ساتھ اسکے لوگون میں اور فضیحت کرے گا اسکو دن قیامت کے اور حقیر وذلیل کرے گا اسکو یعنی دنیا اور آخرت مین نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین

وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ کَانَتْ نِیَّتُہٗ طَلَبَ الْاٰخِرَةِ جَعَلَ اللّٰہُ غِنَاہُ فِیْ قَلْبِہٖ وَجَمَعَ لَہٗ شَمْلَہٗ وَاَتَتْہُ الدُّنْیَا وَھِیَ رَاغِمَةٌ وَمَنْ کَانَتْ نِیَّتُہٗ طَلَبَ الدُّنْیَا جَعَلَ اللّٰہُ الْفَقْرَ بَیْنَ عَیْنَیْہِ وَشَتَّتَ عَلَیْہِ اَمْرَہٗ وَلَا یَاْتِیْہِ مِنْہَا اِلَّا مَا کُتِبَ لَہٗ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوَاہُ اَحْمَدُ وَالدَّارِمِیُّ عَنْ اَبَانَ عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کہ ہو نیت اسکی یعنی مقصد اصلی اسکا بیچ امر علمی اور عملی کے طلب ثواب آخرت کا یعنی رضامندی اپنے مولے کی کردانتا ہے اللہ تعالے بے پروائی اسکے دل مین یعنی بے پروا کر دیتا ہے اسکو خلق سے کہ ریا کرے ساتھ انکے اور بوسیلہ انکے مال وجاہ انسے بہم پہونچاوے اور جمع کرتا ہے اسکے لیے پریشانیان اسکی اور خاطر جمعی کرتا ہے اسکی ساتھ مہیا کرنے اسباب معیشت کے ایسی جگہ سے کہ نہین جانتا ہے اور آتی ہے اسکے پاس دنیا یعنی وہ چیز کہ مقدر اور قسمت کی گئی ہے اسکے لیے دنیا مین سے حال آنکہ دنیا ذلیل اور بے قدر ہوتی ہے نزدیک اسکے یعنی بغیر طلب اور سعی اور محنت اور خواری کے اسباب وحوائج معیشت کے ہاتھ آتے ہین اور جو شخص کہ ہو نیت وقصد اسکا طلب دنیا کا گردانتا ہے خدائے تعالے محتاجگی یعنی طرف خلق کے مانند امر محسوس کے حاضر آگے آنکھون اسکے کے

او پراگندہ اور پریشان کرتا ہی اُسپر کام اُسکا اور نہیں اتی اُسکے پاس دنیا میں سے مگر وہ چیز کہ مقدر کی گئی ہی واسطے اُسکے نقل کی یہ ترمذی نے اور نقل کی یہ احمد اور دارمی نے ابان سے کہ نقل کی اُسنے زید بن ثابت سے **ف** یعنے بیچ طلب کرنے آخرت کے اور عمل کرنے کے واسطے اُسکے جمعیت خاطر کی ہی اور ساتھ آسانی کے پہونچنا رزق کا اور بیچ طلب دنیا کے پریشانی اور سرگردانی ہی اور رزق وہی ہی کہ مقدر ہی **وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بَيْنَا اَنَا فِيْ بَيْتِيْ فِيْ مُصَلَّايَ اِذْ دَخَلَ عَلَيَّ رَجُلٌ فَاَعْجَبَنِي الْحَالُ الَّتِيْ رَاٰنِيْ عَلَيْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَكَ اللّٰهُ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ لَكَ اَجْرَانِ اَجْرُ السِّرِّ وَاَجْرُ الْعَلَانِيَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ** اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا میں نے یا رسول اللہ اُسوقت کہ میں بیچ گھر اپنے کے مصلے پر تھا یعنے نماز میں تھا کہ ناگہان داخل ہوا مجھپر ایک شخص پس خوش لگا مجکو وہ حال کہ دیکھا اُس شخص نے مجکو اُس حال پر کہ نماز گذارتا ہی یعنے یہ خوش آنا ریا ہی ہوگا یا نہیں پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ رحمت کرے تجکو اللہ تعالے اے ابوہریرہ واسطے تیرے دو ہرا ثواب ہی ثواب پوشیدہ کا اور ثواب ظاہر کا نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی **ف** ظاہرا خوشحالی ابوہریرہ کی بیچ دیکھنے کے اُسکو اُس حال پر بسبب اِسکے تھی کہ وہ مرد دیکھنے والا اتباع اُسکا کرے اور وہ بھی ساتھ اُس حال کے متصف ہو یا بسبب اسکے کہ بحکم مَنْ سَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهُ اَجْرُهَا وَاَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا کے اُسکو ثواب عمل کرنے والے کا اُسپر حاصل ہو اور یہ ظاہر تر ہی کہ خوش ہونا اُنکا تھا بحسب اصل طبیعت کے کہ مطابق شرع کے ہی یعنے خوش آتا ہی اُسکو یہ کہ دیکھے اُسکو کوئی اچھی حالت پر اور مکروہ رکھتا ہی یہ کہ دیکھے اُسکو کوئی بری حالت میں قطع نظر اسکے کہ ہو یہ عمل بخیال ریا و سمعہ کے پس ہوگا یہ قبیلہ فرمانے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سے مَنْ سَرَّتْهُ حَسَنَتُهُ وَسَاءَتْهُ سَيِّئَتُهُ فَهُوَ مُؤْمِنٌ اور فرمایا اللہ تعالے نے قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ پس مومن خوش ہوتا ہی بسبب توفیق اعمال کے جیسکہ غیر مومن خوش ہوتا ہی بسبب بہت ہونے اموال کے اور ممکن ہی خوش ہونا ابوہریرہ کا بسبب دیکھنے اُنکو نماز میں بسبب شرف اپنے کے ہو یا رسے درمیان مسلمانون کے ساتھ عبادت و توفیق کے نام دار و معلوم ہوا اور حال اُنکا کرنے والون نمازکے تھے تو گویا ترازتان اسلام سے ہی ہوا اور ایک مسلمان اُسپر گواہ ہوا اور یہ معنی انسب ہیں ساتھ مقصود مطابق کے واللہ اعلم بالاحوال **وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ رِجَالٌ يَخْتِلُوْنَ الدُّنْيَا بِالدِّيْنِ يَلْبَسُوْنَ لِلنَّاسِ جُلُوْدَ الضَّاْنِ مِنَ اللِّيْنِ اَلْسِنَتُهُمْ اَحْلٰى مِنَ السُّكَّرِ وَقُلُوْبُهُمْ قُلُوْبُ الذِّئَابِ يَقُوْلُ اللّٰهُ اَبِيْ يَغْتَرُّوْنَ اَمْ عَلَيَّ يَجْتَرِئُوْنَ فَبِيْ حَلَفْتُ لَاَبْعَثَنَّ عَلٰى اُولٰٓئِكَ مِنْهُمْ فِتْنَةً تَدَعُ الْحَلِيْمَ فِيْهِمْ حَيْرَانَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ** اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نکلینگے آخر زمانہ میں کتنے ایک شخص طلب کرینگے دنیا کو ساتھ عمل اہل آخرت کے پہنینگے واسطے لوگون کے یعنے نروا سطے اللہ کے چمڑے دنبے کے یعنے صوف کے کپڑے پہنینگے مانند کمل وغیرہ کے تاکہ گمان کرین اُنکو لوگ عابد و زاہد تارک دنیا راغب عقبے واسطے اظہار نرمی اور تملق اور تواضع کے تاکہ لوگ مرید و معتقد ہون اُنکے زبانین اُنکی شیرین زیادہ شکر سے ہونگی یعنے بیچ باتونکے شیرین اور نرم اور دوستدارون کی سے کہنے کے اور دل اُنکے دل بھیڑیون کے سے یعنے بیچ سختی اور دشمنی کرنے کے اہل دین سے اور غالب ہونے صفات بہیمیہ اور اور شہوات حیوانیہ کے فرماتا ہی اللہ تعالے کیا بسبب مہلت دینے اور چھوڑنے میرے

کہ انکو مغرور رہوتے ہیں اور فریب کھاتے ہیں یعنے اور نہیں جانتے کہ میں ڈھیل دیتا ہوں یا مراد اغترار سے یہاں نہ ڈرنا ہے اللہ
تعالے سے اور ترک کرنا توبہ کا اپنے نفس سے یعنے پس نہیں ڈرتے غضب اور عذاب میرے سے یا اور مخالفت میری کی جرأت
کرتے ہیں یعنے بسبب مکر کرنے انکے کے لوگوں سے بیچ اظہار اعمال صالحہ کے پس اپنی قسم کھاتا ہوں کہ البتہ مسلط کرونگا
ان لوگوں پر انہیں میں سے یعنے بسبب مسلط کرنے بعض انکے کے بعض پر بلا و آشوب کہ چھوڑے گا مرد عقلمند کو حیران یعنے
کہ نہیں قدرت رکھے گا اسکے دفع کی اور نہ خلاص ہونے کی اس سے نہ ساتھ قائم ہونے کے اس میں اور نہ ساتھ بھاگنے
کے اس سے نقل کی یہ ترمذی نے ف لفظ یختلون ساتھ جزم ہے اور زبر تے کی یعنے طلب کریں گے دنیا کو ساتھ عمل آخرت کے
یا بدل لیں گے دنیا کو ساتھ دین کے اور اختیار کریں گے دنیا کو دین پر اور خلاصہ شرح یہ ہے کہ معنے اسکے یہ ہیں کہ فریب دیں گے
اہل دنیا کو ساتھ عمل دین کے یعنے فریب دیں گے بیچ طلب کرنے دنیا کے ساتھ کرنے امور دینیہ اور تورع اور پہننے لباس نیکوں کے
بطریق ریا اور سمعہ کے جیسیکہ دلالت کرتا ہے اس پر قول حضرت کا یلبسون للناس جلود الضان وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَالَ خَلَقْتُ خَلْقًا أَلْسِنَتُهُمْ أَحْلَى مِنَ السُّكَّرِ وَقُلُوبُهُمْ أَمَرُّ مِنَ الصَّبِرِ
فَبِي حَلَفْتُ لَأُتِيحَنَّهُمْ فِتْنَةً تَدَعُ الْحَلِيمَ فِيهِمْ حَيْرَانَ فَبِي يَغْتَرُّونَ أَمْ عَلَيَّ يَجْتَرِؤُونَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہے ابن عمر سے اسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تحقیق اللہ تبارک وتعالے
نے فرمایا کہ البتہ تحقیق پیدا کی میں نے ایک مخلوقات کہ زبانیں انکی شیریں زیادہ شکر سے ہیں اور دل انکے تلخ تر ہیں ایلوے سے
پس اپنی قسم کھاتا ہوں کہ البتہ اتاروں گا انپر فتنہ کہ چھوڑے گا دانا کو ان میں حیران کیا پس ساتھ میرے فریب کھاتے ہیں
یا مجھپر دلیری کرتے ہیں نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ شِرَّةً وَلِكُلِّ شِرَّةٍ فَتْرَةً فَإِنْ صَاحِبُهَا سَدَّدَ وَقَارَبَ فَارْجُوهُ وَإِنْ أُشِيرَ إِلَيْهِ
بِالْأَصَابِعِ فَلَا تَعُدُّوهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق
واسطے ہر چیز کے زیادتی ہے اور واسطے ہر زیادتی کے سستی ہے پس اگر صاحب اسکے نے میانہ روی کی اور قریب ہوا میانہ روی سے
اور احتراز کیا افراط و تفریط سے پس امید رکھو یعنے اسکی کہ ہووے گا وہ مطلب یاب اور اگر اشارہ کیا گیا طرف اسکے ساتھ
انگلیوں کے یعنے اگر کوشش اور مبالغہ کیا عمل میں تاکہ مشہور ہو ساتھ زہد و عبادت کے اور ہوا مشہور و مشار الیہ پس نہ گنو تم
اسکو یعنے کچھ اور نہ اعتقاد کرو اسکو صالح واسطے ہونے اسکے ریاکاروں میں سے نقل کی یہ ترمذی نے ف شرہ ساتھ زبر شین
اور تشدید رے کی حرص کرنی ایک چیز پر اور نشاط و رغبت اور مراد یہاں افراط و انہماک ہے اور معنی یہ کہ عابد مبالغہ کرتا ہے عبادت
میں اول امر میں اور جو مبالغہ کرتا ہے سست ہو جاتا ہے اور تھک جاتا ہے اور توضیح اسکی یہ کہ انسان مشغول ہوتا ہے ساتھ اشیاء کے
اور ہر حرص شدید اور مبالغہ عظیمہ کے اول امر میں پھر یہ حرص و زیادتی باعث ہوتی ہے سستی کی پس اگر ہوا میانہ رو اور محترز
دونوں جانبوں افراط تفریط سے اور ہو لیا چلنے والا راہ مستقیم کا پس امید رکھو ہونے اسکے کی مطلب یابوں کاملین سے
اور اگر چلا راہ افراط کی یہاں تک کہ اشارہ کیا گیا طرف اسکے ساتھ انگلیوں کے پس نہ التفات کرو طرف اسکے اور نہ گنو
اسکو صالح اور بیچ لفظ فارجوہ ولا تعدوہ کے اشارہ ہے طرف مبہم ہونے عاقبت کے اور عدم علم تقدیر کے یعنے بظاہر امید وار ہونا

چاہیے کہ جو کوئی راہ میانہ روی کے چلتا ہے اور صواب کرتا ہے اور سیدھی راہ سے دور نہیں پڑتا محمود العاقبۃ اور رستگار ہے اور اگر ایسا نہیں ہے اور ساتھ فسق و فساد کے انگشت نما ہوا اُسکو ظاہر میں اہل فلاح سے نہ گنو اور عاقبت کار دونوں کی مبہم ہے کہ خاتمہ کیا ہوسے حکم مستوری و مستی ہمہ بر خاتمہ است ٭ کس ندانست کہ آخر بچہ حالت گذرد ٭ لیکن امید ہے کہ جسکو توفیق طاعت کی دی ہے اور سیدھی راہ پر لے گئے ہیں عاقبت اُسکی بھی بخیر ہوگی اور عادت رحمت الٰہی کی بھی جاری ہے کہ بدکارون کو آخر نیکی کی طرف کھینچے رہیں اور توبہ نصیب کرتے ہیں اور نیک کارون کو راہ بد پر کمتر لاتے ہیں نسأل اللہ تعالے العافیۃ

وَعَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بِحَسْبِ امْرِئٍ مِنَ الشَّرِّ أَنْ يُشَارَ إِلَيْهِ بِالْأَصَابِعِ فِي دِينٍ أَوْ دُنْيَا إِلَّا مَنْ عَصَمَهُ اللّٰهُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہے انس سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا کفایت کرتی ہے مرد کو برائی سے یہ کہ اشارہ کیا جاوے طرف اُسکے ساتھ انگلیون کے دین میں یا دنیا میں مگر جسکو بچاوے اللہ نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں ف مشہور و انگشت نما ہونا دنیا میں تو ظاہر ہے کہ کل آفت اور سبب باہر پڑنے کے راہ امن و سلامت سے ہے اور دین میں اسلیے کہ وہ بھی مظنہ پڑنے کا بیچ حال ریا اور حب ریاست اور امامت اور تقدم اور اعتقاد لوگون کے اور تعظیم اُنکی کے اور شہوات خفیہ نفسانیہ اور مکرون نفس اور بہکانے شیطان کا ہے اور ایسے لوگ بہت کم ہیں کہ نجات پاویں اس سے اور سلامت رہیں اُس میں مگر مقرب اور صدیق جیسیکہ کہا ہے مشائخ کرام نے آخر ما یخرج من رأس الصدیقین حب الجاہ پس گوشہ نشینی اور گمنامی بہرحال بہتر ہے اور ساتھ سلامتی اور حفظ حال کے نزدیکتر اور مگر جسکو بچاوے اللہ یہان سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ اُس شخص کے حق میں ہے کہ محبت ریاست و جاہ کی اور قبولیت لوگون کے دلون کی دامنگیر اُسکے حال کی ہو اور جو کہ محفوظ اور مخلص ہیں وہ مستثنی ہیں اس سے چنانچہ فرمایا رب العزت نے اپنے کلام میں اور حکایت کی حال خاص بندون اپنے سے وجعلنا للمتقین اماما اور نقل ہے کہ حسن بصری رح کو کہا کہ تو انگشت نما ہوا ہے لوگون میں اور حال آنکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یون فرماتے ہیں فرمایا کہ مراد آنحضرت کی بدعتی دین میں اور فاسق دنیا میں ہے یعنے جو کہ دنیا میں غنی ہو اور مشہور ہو ساتھ غنا کے اور فسق و فجور میں نہ پڑے اور دین میں اوپر طریقہ سنت اور اتباع کے ہو داخل اس کلیہ کے نہیں و باللہ التوفیق

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ أَبِي تَمِيمَةَ قَالَ شَهِدْتُ صَفْوَانَ وَأَصْحَابَهُ وَجُنْدُبٌ يُوصِيهِمْ فَقَالُوا هَلْ سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ شَاقَّ شَقَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالُوا أَوْصِنَا فَقَالَ إِنَّ أَوَّلَ مَا يُنْتِنُ مِنَ الْإِنْسَانِ بَطْنُهُ فَمَنِ اسْتَطَاعَ أَنْ لَا يَأْكُلَ إِلَّا طَيِّبًا فَلْيَفْعَلْ وَمَنِ اسْتَطَاعَ أَنْ لَا يُحَالَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجَنَّةِ مِلْءُ كَفٍّ مِنْ دَمٍ أَهْرَاقَهُ فَلْيَفْعَلْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہے ابی تمیمہ تابعی سے کہ کہا حاضر ہوا میں صفوان کے پاس اور اُسکے یارون کے پاس اس حال میں کہ جندب نصیحت کرتا تھا اُنکو اور اُسکے یارون کو یعنے مستقیم ہونے کی اوپر مجاہدہ کے یا زیادتی عبادت کے یا میانہ روی کے طاعت میں یا احتراز کرنے کے سے معصیت سے اور اشارہ سے کچھ ظاہر تر دونون باتین خبر کی ہیں جیسیکہ دلالت کرتا ہے اسپر یہ سوال و جواب پس کہا صفوان اور اُسکے یارون نے کہ آیا سنا ہے تو نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ یعنے کوئی حدیث سنی ہے تو بیان کر اور بہرہ مند کر ہمکو اُنکے کلام سے کہا جندب نے کہ سنا ہے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے

جو شخص کہ سناوے یعنے عمل نیک لوگون کے سنانے کے لیے کرے رسوا کریگا اُسکو اللہ دن قیامت کے اور جو شخص کہ مشقت ڈالے یعنے اپنے نفس پر کہ تکلیف دے اُسکو زیادہ طاقت اُسکی سے یا مشقت ڈالے اپنے غیر پر کہ کچھ کرنے کو کہے اُسکو زیادہ طاقت اُسکی سے مشقت و محنت مین ڈالیگا اللہ اُسکو دن قیامت کے کہا صحابہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یا کہا صفوان اور اُسکے یارون نے جندب سے کہ نصیحت کر ہمکو پس فرمایا حضرت نے یا جندب نے اول اُس چیز کے کہ خراب اور گندہ ہوتی ہے آدمی سے اور پہونچتی ہے اُسکو آگ دوزخ کی پیٹ اُسکا ہے یعنے پہلے کہ سبب داخل ہونے دوزخ اور کھینچنے عذاب آدمی کا ہوگا کھانا آدمی کا حرام کو ہے پس جو شخص کہ طاقت رکھے یہ کہ نہ کھاوے مگر حلال کو چاہیے کہ کرے یہ کام تا دوزخ کی آگ سے نجات پاوے اور جو شخص کہ طاقت رکھے یہ کہ حائل اور مانع نہو درمیان اُسکے اور درمیان بہشت کے ایک چلو خون کا کہ گرایا ہو پس چاہیے کہ کرے نقل کی یہ بخاری نے ف اُسکو کہ خون ریزی ناحق مانع ہوتی ہے داخل ہونے بہشت کے سے اگرچہ مقدار ایک چلو کی ہو چہ جائے زیادہ اُس سے عقل سے دور ہے کہ ارتکاب کرے ایسے کار حقیر وخسیس کا کہ مانع ہو ایسے امر شریف و عظیم سے کہ درآنا بہشت کا ہے اور ظاہر یہ ہے کہ مراد صفوان سے صفوان بن سلیم زہری ہین کہ تابعی جلیل القدر تھے اہل مدینہ سے اور تھے نہایت نیک مرد کہتے ہین کہ نہین رکھا اُنھون نے پہلو اپنا زمین پر چالیس برس اور اُنکی پیشانی مین گڑھا پڑگیا تھا بسبب کثرت سجدے کے اور نہین قبول کرتے انعام سلاطین کے اور مناقب اُنکے بہت ہین جندب بن عبداللہ بن سفیان بجلی اکثر صحابہ نے روایت کی ہے اُنسے ابوذر غفاری ہین عن عمر بن الخطاب انه خرج يوما الى مسجد رسول الله صلى الله عليه وسلم فوجد معاذ بن جبل قاعدا عند قبر النبي صلى الله عليه وسلم يبكي فقال ما يبكيك قال يبكيني شيء سمعته من رسول الله صلى الله عليه وسلم سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان يسير الرياء شرك ومن عادى لله وليا فقد بارز الله بالمحاربة ان الله يحب الابرار الاتقياء الاخفياء الذين اذا غابوا لم يفتقدوا وان حضروا لم يدعوا ولم يقربوا قلوبهم مصابيح الهدى يخرجون من كل غبراء مظلمة رواه ابن ماجة والبيهقي في شعب الايمان اور روایت ہے عمر بن خطاب سے یہ کہ وہ نکلے ایکدن طرف مسجد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس پایا معاذ بن جبل کو بیٹھا ہوا نزدیک قبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روتے پس کہا عمرؓ نے کہ کس چیز نے رلایا تجکو یعنے حضرت کی ملاقات کے شوق نے یا کسی بلا کے واقع ہونے یا سوا اُسکے اور اسباب دنیا سے کہا معاذؓ نے کہ رلایا مجکو یاد کرنے ایک چیز کے نے کہ سنا ہے مین نے اُسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے تحقیق تھوڑا سا ریا شرک ہے اور جو شخص کہ دشمنی رکھے خدا کے دوست سے یعنے ایذا دے اور غصہ دلاوے اُسکو ناحق ساتھ فعل اور قول کے پس تحقیق مقابلہ کیا اللہ کا ساتھ جنگ کے یعنے اور جو کہ خدا سے لڑنے کے لیے نکلیگا البتہ خراب اور رسوا ہوگا تحقیق اللہ دوست رکھتا ہے نیک کارون پرہیزگارون پوشیدہ حالون کو وہ لوگ کہ جب غائب ہوں نہ پوچھے جاوین اور جب حاضر ہون بلائے نجاوین واسطے مہمانی اور مجلس آرائی کے اور اگر بلائے جاوین پاس نبٹھائے جاوین دل اُنکے چراغ ہدایت کے ہین کہ اُنکے نور سے راہ راست پائی جاتی ہے نکلتے ہین ہر زمین تاریک سے نقل کی یہ ابن ماجہ نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین ف شرک ہے یعنے شرک عظیم ہے یا ایک نوع شرک سے ہے یعنے وہ نہایت

پوشیدہ ہی اور سکم سالم رہتے ہین اُسے اقویا رچہ جاے ضعفا رپس منجملہ اسباب روف کے سے ہی اور سبب دوسرا ابدا اولیا کی ہی
اور اکثر انکے پوشیدہ ہین جیسیکہ حدیث قدسی مین ہی اولیائے تحت اقبائی لایعرفہم غیری اور السنان خالی نہین ہی بزرگانی سے
ساتھ مسلمان بھائیون کے کہ باعث ہوتی ہی گناہ کی پس گویا کہ ارادہ کیے ہین یہ معنے ساتھ قول اپنے کے ومن عادی اللہ الخ
اور نیک کارون کو یعنے جو کہ نیکی کرنی مین کہ وہ طاعت حق کی ہی اور احسان کرنا خلق پر چنانچہ اسیلیے کہا ہی بعض عارفین نے
کہ مدار دین کا اوپر بزرگ جاننے امر الٰہی کے اور شفقت کرنے خلق پر ہی اور پرہیزگار یعنے شرک جلی وخفی سے اور مناہی لہو ولعب
سے اور اخفیا یعنے جو کہ پوشیدہ ہین نظر خلق سے اور مخالطت اور معاشرت انکی سے اور قول ان اللہ الخ استیناف ہی بیان کرنے والا
حقیقت ولی کے اور ذکر ہیے واسطے انکے ہین احوال کہ جب ہوتی ہین سفر مین نہین ڈھونڈے جاتے اور جب حاضر ہوتے ہین نہین بلائے
جاتے طرف مجلس کے اور اگر حاضر ہوتے ہین مجلس مین نہین نزدیک کیے جاتے اور چھوڑے جاتے ہین صف نعال مین اور یہ
تفصیل ہی اس روایت کی کہ وارد ہوئی ہی رب اشعث اغبر ذی طمرین لو اقسم علی اللہ لابرہ اور چراغ ہدایت کے ہین یعنے رہنما ہین
راہ راست کے پس مستحق ہین رعایت کے لائق ہین کہ طلب کرے انسے ہدایت اور ہر زمین تاریک سے اشارہ ہی طرف تیرگی اور
تاریکی اور خرابی مکانون انکے کے کہ کچھ نہین رکھتے ہین کہ چراغ روشن کرین اور لطافت دین گھر ونکو اس حدیث مین
تنبیہ ہی کہ اگرچہ عالم صالح اور متقی کا ظاہر خراب ہو ہیئت اور لباس وغیرہ انکے سے دھوکا نہ کہاوے اور ساتھ ترک تعظیم
اور احترام انکے کے نقص بنظر کوئی کیا جاتا ہی کہ معنی کیا درست ہی یا نہین سا خاکسار انرا جہان را بحقارت منگر تو چہ دانی
کہ درین گرد سواری باشد اور یہ بھی اشارہ ہی کہ نزدیکی فقرا اور خواری اور بے اعتباری مین فضیلت نہین ہی جب تک کہ تقوے اور نور باطن
نہو طرح اور جاننا چاہیے کہ ولی کہتے ہین متقی کو جیسیکہ اللہ صاحب نے فرمایا ہی ان اولیاء الا المتقون اور نہین ہین
ولی انکے مگر پرہیزگار اور شرح عقائد نسفی مین لکھا ہی کہ ولی وہ ہی کہ عارف ہو اللہ کا اور اسکے صفات کا بحسب امکان
کے اور مواظبت رکھتا ہو طاعات پر مجتنب ہو گناہون سے اور معرض ہو منہمک رہنے سے لذات اور شہوات مین انتہی وعن
اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا صَلّٰی فِی الْعَلَانِیَةِ فَاَحْسَنَ وَصَلّٰی فِی السِّرِّ فَاَحْسَنَ قَالَ
اللّٰهُ تَعَالٰی هٰذَا عَبْدِیْ حَقًّا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق
بندہ جسوقت کہ نماز پڑھتا ہی ظاہر مین پس اچھی طرح پڑھتا ہی یعنے شرائط اور واجبات اور سنتین اور مستحبات اسکے ادا کرتا ہی
اور اسی طرح اور عبادتین اور مستحبات اچھی طرح ادا کرتا ہی اور جب نماز پڑھتا ہی پوشیدہ یعنے خلوت مین جب بھی اچھی
طرح پڑھتا ہی فرماتا ہی اللہ تعالے یہ ہی بندہ میرا ساتھ صدق وراستی کے کہ ریا عبادت مین نہین کرتا نقل کی یہ ابن ماجہ نے
وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَکُوْنُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ اَقْوَامٌ اِخْوَانُ الْعَلَانِیَةِ اَعْدَاءُ السَّرِیْرَةِ
فَقِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَکَیْفَ یَکُوْنُ ذٰلِكَ قَالَ ذٰلِكَ بِرَغْبَةِ بَعْضِهِمْ اِلٰی بَعْضٍ وَرَهْبَةِ بَعْضِهِمْ مِنْ بَعْضٍ
اور روایت ہی معاذ بن جبل سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پیدا ہونگی آخر زمانہ مین کتنی ایک قومین کہ دوست ہونگی
ظاہر مین اور دشمن ہونگی باطن مین پس کہا گیا کہ یا رسول اللہ کیونکر اور کس سبب سے ہوگا یہ حال فرمایا یہ حال بسبب رغبت یعنے
طمع کرنے بعض انکے کے ہی بعض سے اور بسبب ڈرنے بعض انکے کے بعض سے یعنے بسبب اغراض دنیوی کی جب غرض رکھتے ہونگے

رغبت کرینگے اور اظہار دوستی کرینگے اور اگر غرض درمیان مین نہوگی بیگانہ ہونگے اور بر تقدیر عدم حصول غرض کے دشمن ہونگے وحاصل یہ
کہ نہین ہونگے وہ اہل حب للہ و بغض للہ سے بلکہ امور انکے متعلق ہونگے ساتھ اغراض فاسدہ اور مقاصد کاسدہ کے پس کبھی رغبت کرینگے ایک قوم
واسطے غرضون کے پس ظاہر کرینگے انکے لیے دوستی اور کبھی مکروہ رکھینگے ایک قوم کو کسی سبب سے پس ظاہر کرینگے عداوت انکے لیے اور خلاصہ حکایہ یہ
نہین اعتبار ہے محبت خلق کا اور عداوت انکی کا اسلیے کہ وہ دونون مبنی ہین اوپر غرض و شہوت انکی کے وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ
سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ صَلّٰى يُرَائِيْ فَقَدْ اَشْرَكَ وَمَنْ صَامَ يُرَائِيْ فَقَدْ اَشْرَكَ وَمَنْ تَصَدَّقَ
يُرَائِيْ فَقَدْ اَشْرَكَ رَوَاهُمَا اَحْمَدُ اور روایت ہے شداد بن اوس سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو شخص کہ نماز
پڑھے دکھلانے کو پس تحقیق شرک کیا یعنے شرک خفی جیسا کہ اسکے مابعد کی روایت مین صریح آیا ہے اور جو شخص روزہ رکھے دکھلانے کو پس تحقیق شرک کیا
اور جو شخص صدقہ دے دکھلانے کو پس تحقیق شرک کیا نقل کین یہ دونون روایتین احمد نے ف یعنے جو عمل کہ ساتھ ریا کے کرے شرک ہے غایت یہ ہے
شرک خفی ہے اور جلی شرک آشکار بت پرستی کرنی ہے ریا کار کہ ایسا عمل واسطے غیر خدا کے کرتا ہے وہ بھی بت پرستی کرتا ہے لیکن پوشیدہ جیسا کہ کہا ہے
ما صدک عن اللہ فهو صنمک اور اس مین اشارہ ہے اس پر کہ ریا کو دخل ہے روزے مین بھی بخلاف اس شخص کے کہ نفی کی ہے اسنے اسکی اور علت بیان
کی ہے اسکی یہ کہ [illegible] نیت پر ہے [illegible] مین دخل ہے اس مین ریا کو اور نہین اعتبار ہے نہ کہنے و ترک یعنے اسکے کا ساتھ عدم صحت نیت کے
پس ہم کہتے ہین کہ [illegible] بھی ہے روزے میں لیکن ریا کبھی ہوتا ہے بطریق اشتراک کے کہ ارادہ کیے ساتھ اسکے اللہ کی خوشنودی کا
اور ارادہ کرے [illegible] یا اور غرض کا سوا اللہ کے برابر ہے کہ دونون مقصد ہوں یا ایک ان مین سے [illegible]
تفصیل اسکی [illegible] وَعَنْهُ اَنَّهٗ بَكٰى فَقِيْلَ لَهٗ مَا يُبْكِيْكَ قَالَ شَيْءٌ سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُوْلُ فَذَكَرْتُهٗ فَاَبْكَانِيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَتَخَوَّفُ عَلٰى اُمَّتِي الشِّرْكَ وَالشَّهْوَةَ الْخَفِيَّةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ اَتُشْرِكُ اُمَّتُكَ مِنْ بَعْدِكَ قَالَ نَعَمْ اَمَا اِنَّهُمْ لَا يَعْبُدُوْنَ شَمْسًا وَلَا قَمَرًا وَلَا حَجَرًا وَلَا وَثَنًا وَلٰكِنْ يُرَاؤُوْنَ بِاَعْمَالِهِمْ وَالشَّهْوَةُ الْخَفِيَّةُ اَنْ
يُصْبِحَ اَحَدُهُمْ صَائِمًا فَتَعْرِضُ لَهٗ شَهْوَةٌ مِنْ شَهَوَاتِهٖ فَيَتْرُكُ صَوْمَهٗ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور
روایت ہے شداد سے یہ کہ وہ روئے پس کہا گیا واسطے اسکے کہ کس چیز نے رولایا تجکو کہا رولایا مجکو ایک چیز نے کہ سنی مین نے آنحضرت سے کہ فرماتے
تھے پس یاد کیا مین نے اسکو پس رولایا مجکو سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ ڈرتا ہون مین اوپر امت اپنی کے شرک سے
یعنے شرک خفی سے اور خواہش چھپی ہوئی سے یعنے وہ ایسی ہے کہ نہین پاتے اسکو مگر خوب ریاضت و مجاہدہ کرنیوالے کہا شداد نے کہ کہا مین نے
یا رسول اللہ کیا شرک کریگی امت آپ کی بعد آپ کے فرمایا ہان خبردار ہو تحقیق امت نہین پوجے گی سورج کو اور نہ چاند کو اور نہ پتھر کو اور نہ بت کو یعنے
شرک جلی نہین کرینگے ولیکن کرینگے دکھلانے کے واسطے عمل اپنے یعنے شرک خفی ہے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے فمن کان یرجو لقاء ربہ فلیعمل عملا صالحا ولا یشرک
بعبادة ربہ احدا اور شہوت چھپی ہوئی یہ کہ مثلا صبح کرے ایک انکا روزہ دار پس پیش آوے اسکو ایک شہوت اسکی شہوتون مین سے یعنے مانند شہوت کھانے
یا پینے یا جماع کے پس چھوڑ دے اور توڑ ڈالے روزہ اپنا نقل کی یہ احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین ف بسبب غلبہ شہوت کے یعنے اور
توڑ ڈالنا اسکا حرام ہے بغیر ضرورت کے کہ باعث ہو اسکو طرف اسکے اور اس شہوت کو خفی اس سبب سے کہا کہ پوشیدہ تھی اسکے باطن مین گویا کہ روزہ
نیت کرتے [illegible] روزہ کے اپنے نفس مین پوشیدہ رکھتا تھا کہ اگر کوئی شہوت پیش آجاوے گی تو روزہ توڑ ڈالونگا اور طیبی نے مراد شہوت سے کھانا ذکر کیا ہے
جیسا کہ ذکر کیا گیا اور ظاہر تر یہ ہے کہ مراد شہوت خفیہ سے شہوت خاص عزیز الوجود ہے شہوتون اسکے کی کہ جو نہ پائی جاوے تمام اوقات سکے مین

پس مائل ہو طرف اسکے بالطبع اور نہ لحاظ کرے مخاطب ہونے اسکے کا واسطے شروع کے فرماتا ہے اللہ تعالے ولا تبطلوا اعمالکم اور فعل لازم ہوتا ہے ساتھ شروع کرنے کے پس واجب ہے تمام کرنا اسکا وع وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَتَذَاکَرُ الْمَسِیْحَ الدَّجَّالَ فَقَالَ اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِمَا ھُوَ اَخْوَفُ عَلَیْکُمْ عِنْدِیْ مِنَ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ فَقُلْنَا بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ الشِّرْکُ الْخَفِیُّ اَنْ یَّقُوْمَ الرَّجُلُ فَیُصَلِّیْ فَیُزَیِّنُ صَلٰوتَہٗ لِمَا یَرٰی مِنْ نَظَرِ رَجُلٍ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے ابی سعید سے کہ کہا ابی سعید نے کہ نکلے ہمپر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم ذکر کرتے تھے آپس میں مسیح دجال کا یعنے اسکے فتنہ اور ابتلا کا پس فرمایا کیا نہ خبردوں میں تمکو ساتھ اس چیز کے کہ بہت خوفناک ہے تمپر نزدیک میرے یعنے بیچ شریعت اور طریقت میری کے فتنہ مسیح دجال کے سے یعنے پس واجب ہو تمپر رعایت محافظہ اسکے کی پس کہا ہمنے ہاں خبردیجئے یا رسول اللہ فرمایا وہ چیز شرک پوشیدہ ہے اور وہ شرک پوشیدہ یہ ہے کہ مثلا کہڑا ہوتا ہے آدمی پس نماز پڑھتا ہے پس زیادہ کرتا ہے یعنے کیت یا کیفیت میں نماز اپنی یعنے تمام ارکان اسکے میں یا بعض میں بسبب اس چیز کے کہ معلوم کرتا ہے کہ دیکھتا ہے کوئی شخص نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف یعنے دجال سے ریا کا خطرہ زیادہ معلوم ہوا اسواسطے کہ دلیلیں اور علامتیں دجال کے جھوٹے ہونیکی ظاہر ہیں اور مقدمہ ریا کا نہایت پوشیدہ ہے ہر کسیکو ہر وقت ہر عمل میں ہر طرح سے نہیں معلوم ہوسکتی برائی اسکی سا کلید در دوزخ است آن نماز کہ در چشم مردم گزاری بدرازی وَعَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِیْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَخَافُ عَلَیْکُمُ الشِّرْکُ الْاَصْغَرُ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا الشِّرْکُ الْاَصْغَرُ قَالَ الرِّیَاءُ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَزَادَ الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ یَقُوْلُ اللّٰہُ لَھُمْ یَوْمَ یُجَازِی الْعِبَادَ بِاَعْمَالِھِمْ اِذْھَبُوْا اِلَی الَّذِیْنَ کُنْتُمْ تُرَاءُوْنَ فِی الدُّنْیَا فَانْظُرُوْا ھَلْ تَجِدُوْنَ عِنْدَھُمْ جَزَاءً اَوْ خَیْرًا اور روایت ہے محمود بیٹے لبید کے سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہت ڈرنیوالی چیز کہ ڈرتا ہوں میں تمپر شرک چھوٹا ہے کہا صحابہ نے کہ یا رسول اللہ اور کیا ہے شرک چھوٹا فرمایا حضرت نے کہ وہ ریا ہے نقل کی یہ احمد نے اور زیادہ کیا بیہقی نے شعب الایمان میں کہ فرماویگا اللہ تعالے واسطے ریاکاروں کے جس دن کہ جزا دیگا بندوں کو انکے عملوں کی جاؤ طرف ان لوگوں کے کہ انکے دکھلانے کو کرتے تھے عمل دنیا میں پس دیکھو آیا پاتے ہو نزدیک انکے جزا یا بھلائی یعنے بیشک راوی ہے کہ جزا فرمایا یا خیرا وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ رَجُلًا عَمِلَ عَمَلًا فِیْ صَخْرَۃٍ لَا بَابَ لَھَا وَلَا کُوَّۃَ خَرَجَ عَمَلُہٗ اِلَی النَّاسِ کَائِنًا مَا کَانَ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر تحقیق کوئی شخص عمل کرے ایک عمل بیچ بڑے پتھر کے کہ نہیں دروازہ واسطے اسکے اور نہ روشندان نکلے گا عمل اسکا طرف لوگوں کے جیسا کہ ہو ف صخرہ بڑے پتھر کو کہتے ہیں اور یہاں مراد غار ہے یا مبالغہ فرمایا کہ اگر فرضا کوئی پتھر کے اندر جاوے کہ اس میں دروازہ نہیں ہے تاکوئی اسکی راہ سے اندر جاوے اور نہ روشندان کہ کوئی اس میں سے دیکھے اور مطلع ہو اور کوہ ساتھ زبر کاف اور پیش اسکے کے اور تشدید واو کی معے تے کے آخر میں روزن کہ دیوار میں ہو اور بعضوں نے کہا کہ اگر نافذ ہو تو ساتھ پیش کے آتا ہے اور غیر نافذ ساتھ زبر کے اور یہ بھی ہے کہ اگر ساتھ تے کے ہو تو سوراخ چھوٹا اور تنگ اور اگر بغیر تے کے ہو تو بڑا اور کشادہ اور اس حدیث میں چونکہ روایت ساتھ تے کے اور پیش کی ہے مراد روزن چھوٹا نافذ ہوگا اور مناسب مقام کے بھی یہی ہے اور حاصل یہ کہ فرماتے ہیں کہ ہرچند کہ کوئی عمل پوشیدہ خلوت میں کرے اسطرح کہ کوئی اسپر مطلع نہو نکلتا ہے اور ظاہر ہوتا ہے عمل اسکا طرف لوگوں کے جو کچھ کہ ہو یعنے حاجت اظہار کی نہیں ہے تا ریا کرے اور قبولیت و ثواب سے محروم ہو حق تعالے کردار نیک کو البتہ آشکار کرتا ہے اگر از راہ اخلاص کے واسطے خدا کے ہو اگر حکمت اللہ تعالے کی اقتضا کرے اور صلاح

بندہ کی اُس میں ہو واسطے یہ ہیں کہ بندہ مخلص چاہیے کہ احتیاط اور مبالغہ کرے بیچ اخفاے عمل اور حاصل کرنے اخلاص کے واسطے کہ عمل ظاہر
اور شائع ہوتا ہے اُس جگہ سے کہ بندے کو جبر اور اختیار اُس میں نہو وَعَنْ عُثْمَانَ ابْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
مَنْ كَانَتْ لَهٗ سَرِيْرَةٌ صَالِحَةٌ اَوْ سَيِّئَةٌ اَظْهَرَ اللّٰهُ مِنْهَا رِدَاءً يُعْرَفُ بِهٖ اور روایت ہے عثمان بن عفان سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ہو واسطے اُسکے خصلت چھپی ہوئی نیک یا بد ظاہر کرتا ہے خدا تعالے اُس خصلت سے
ایک علامت کہ پہچانا جاتا ہے وہ شخص ساتھ اُس علامت کے ف ردا اصل میں چادر کو کہتے ہیں اور یہاں مراد علامت ہے کہ جس سے ایک چیز پہچانی
جاتی ہے اور ممتاز ہوتی ہے غیر اپنے سے جیسے کہ مرد چادر سے پہچانا جاتا ہے اور ممتاز ہوتا ہے اور مراد علامت سے ہیئت و صورت ہے حاصل یہ کہ
جو کوئی خصلت نیک یا بد پوشیدہ رکھتا ہے تو اللہ تعالے اُس سے ایک علامت یعنے ہیئت و صورت ظاہر کرتا ہے کہ اُس سے پہچانا جاتا ہے کہ جیسے
لباس ہے وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا اَخَافُ عَلٰى هٰذِهِ الْاُمَّةِ كُلَّ مُنَافِقٍ يَتَكَلَّمُ بِالْحِكْمَةِ وَ
يَعْمَلُ بِالْجَوْرِ رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيْثَ الثَّلٰثَةَ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہے عمر بن خطاب سے نقل کی نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سے کہ نہیں ڈرتا ہوں میں اوپر اس امت کے یعنی امت اجابت کے مگر ہر منافق سے یعنے ریاکار یا فاسق سے کہ کلام کرتا ہے ساتھ علم اور
حکمت اور وعظ و نصیحت کے و عمل کرتا ہے [illegible] شعب الایمان میں ف یعنے کہتا ہے لوگوں کے
دکھانے کے لیے [illegible] نہیں کرتا یہ صفت منافقوں کی [illegible] اس صفت سے اپنی امت پر [illegible] بیان کیا
شخص امت میں پیدا ہوا اور یہ صفت اُن میں رہ پاوے وَعَنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ حَبِيْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى
اِنِّيْ لَسْتُ كُلَّ كَلَامِ الْحَكِيْمِ اَتَقَبَّلُ وَلٰكِنِّيْ اَتَقَبَّلُ هَمَّهٗ وَهَوَاهُ فَاِنْ كَانَ هَمُّهٗ وَهَوَاهُ فِيْ طَاعَتِيْ جَعَلْتُ صَمْتَهٗ حَمْدًا
لِيْ وَوَقَارًا وَاِنْ لَمْ يَتَكَلَّمْ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہے مہاجر بن حبیب سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ فرماتا ہے اللہ تعالے کہ نہیں ہوں میں کہ ہر کلام حکیم کو قبول کروں میں یعنے جو کچھ کہ وہ کہے اُسکو قبول نہیں کرتا و لیکن میں قبول کرتا ہوں قصد و نیت اور
محبت اُسکی کو کہ ساتھ کس چیز کے رکھتا ہے پس اگر ہو نیت اور محبت اُسکی بیچ طاعت اور فرمانبرداری میری کے کرتا ہوں میں اُسکے چپ رہنے کو تعریف
واسطے اپنے اور بزرگی و حلم اگرچہ نہ کلام کرے وہ نقل کی یہ دارمی نے ف یعنے اگر نیت میری طاعت کی اور محبت اُسکی رکھے خاموشی اُسکی بھی
محمود اور مایہ علم و وقار کی ہے اور گویا وقت خاموشی کے حمد و ثنا میری کہتا ہے اور گر نیت اور محبت اُسکی طاعت کے نہیں ہے کلام
اُسکا اگرچہ علم و حکمت میں ہو ضائع ہے کہ واسطے ریا اور دکھانے اور سنانے کے کہتا ہے ع

بَابُ الْبُكَاءِ وَالْخَوْفِ

باب ہے رونے اور ڈرنے کا ف بکا بالقصر نکلنا آنسوؤں کا ساتھ غم کے اور بالمد نکلنا آنسوؤں کا ساتھ بلندی آواز کے اور مشہور تر مد
ظاہر تر یہ ہے کہ مراد ساتھ اسکے اس جگہ معنے غم ہیں اور تباکی تکلف کرنا رونے میں اور بزور رونا ساتھ یاد کرنے اور حاضر کرنے اُن چیزوں کے کہ رلانے والی ہیں
اور ابکا رلانا کسیکو اور خوف ڈرنا اور اخافت اور تخویف ڈرانا اور خوف ایک حالت ہے کہ پیش آتی ہے اور مراد یہاں رونا اور ڈرنا ہے عذاب
آخرت سے اور عقاب خدا تعالے سے ع

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا وَلَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا
حضرت ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اُس ذات کی کہ بقاے ذات میری کا اُسکی قبضہ قدرت میں ہے اگر جانو تم اُس چیز کو کہ میں جانتا ہوں
یعنے احوال اور ہول قیامت کی اور حقیقت مبدا اور معاد کی اور عذاب اللہ کا گنہگاروں کے لیے اور شدت مناقشہ روز حساب کی اور صفات مہر

جلالیہ باری تعالے کے کہ باعث خوف وہیبت کے ہیں اور جو کچھ کہ پیدا ہوتا ہے اُس سے غم ومحنت میرے دل پر انجام کار تمہارے سے البتہ روؤ تم بہت اور ہنسو تم تھوڑا نقل کی یہ بخاری نے **ف** اور ترجیح دو جانب خوف کو رجا پر اور یہ تنبیہ وتحذیر ہے امت کو اوپر رونے اور سمجھنے اُس چیز کے کہ باعث غم اور رونے کے ہو قسم خوف الٰہی اور معلوم کرنے عظمت اور جلال حق سے اور تنبیہ وتحذیر ہے اوپر اجتناب کرنے کے بہت ہنسنے سے اور راحت سے کہ طریقہ جاہلوں اور غافلوں کا ہے اگرچہ ہنسنا اور راحت بھی فی الجملہ بامید عفو اور مغفرت اور رحمت الٰہی کی گنجائش رکھتی ہے **ح** وَعَنْ اُمِّ الْعَلَاءِ الْاَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ لَا اَدْرِيْ وَاَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ مَا يُفْعَلُ بِيْ وَلَا بِكُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ام علاء انصاریہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اللہ کی نہیں جانتا میں اور میں رسول خدا کا ہوں کہ کیا کیا جاوے گا ساتھ میرے اور ساتھ تمہارے نقل کی یہ بخاری نے **ف** ظاہر اس حدیث کا یہ ہے کہ عاقبت مبہم ہے اور کوئی نہیں جانتا کہ آخر کیا ہوگا اور کیا کام کرینگے اور بیچ مقدمہ انبیا اور رسولوں کے خصوصاً بیچ حق سید المرسلین صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلیہم کے نفی کیا گیا ہے ساتھ دلیلوں قطعیہ کے کہ دلالت کرتی ہیں اوپر جزم اور یقین عاقبت بخیر ہونے انکے کے اور وارد ہونا اس حدیث کا بیچ موت عثمان رضی بن مظعون کے تھا کہ کبار مہاجرین سے تھے اور اول جو بعد ہجرت کے مدینہ میں مہاجرین میں سے مرے ہیں یہی تھے اور آنحضرت نے بعد از موت کے انکی پیشانی پر بوسہ دیا اور آنسو گرائے اور انکو بقیع میں اپنے سامنے دفن کیا اور رضا یعنی بہت کین ایک عورت وہاں حاضر تھی اُسنے کہا کہ گوارا ہوا تجکو بہشت اے ابن مظعون کہ عاقبت تیری بخیر ہے پس آنحضرت نے اُس عورت کو اس بات پر توبیخ کی اور یہ حدیث فرمائی اور حقیقت میں مضمون انکا زجر ومنع ہے بطریق مبالغہ کے اوپر بے ادبی کے اوپر حضرت کے اوپر حکم کرنے کے غیب پر اور جزم کرنے کے ساتھ اُسکے اور خلاصہ اُسکا یہ ہے کہ یہ کہنا یہ ہے عدم تصریح سے ساتھ علم غیب کے از راہ ادب اور حقیقت کلام کی مراد نہیں یا مراد نہ دریافت ہونا احوال عاقبت کا ہے متفصل کیا دنیا میں اور کیا آخرت میں اسلیے کہ علم احوال غیب کا بہ تفصیل سوا عالم الغیب کے کسیکو نہیں معلوم اگرچہ مجملاً معلوم ہے کہ عاقبت انبیا علیہم السلام کی بخیر ہے یا مراد یہ ہے کہ نہیں جانتا میں کہ موت سے مرونگا یا قتل سے اور نہیں جانتا میں کہ نازل ہوگا تم پر عذاب جیسا کہ اگلی امتوں پر نازل ہوا یا نہیں اور حق یہ ہے کہ ورود اس قول کا پہلے نازل ہونے اس آیت کے ہو لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر پہلے ابہام تھا عاقبت میں اور بعد اوتر نے اس آیت کے یقین ہوا کہ عاقبت بخیر ہے کذا قیل واللہ اعلم **ح** وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرِضَتْ عَلَيَّ النَّارُ فَرَاَيْتُ فِيْهَا امْرَاَةً مِّنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ تُعَذَّبُ فِيْ هِرَّةٍ لَّهَا رَبَطَتْهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَدَعْهَا تَاْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ حَتّٰى مَاتَتْ جُوْعًا وَرَاَيْتُ عَمْرَو بْنَ عَامِرٍ الْخُزَاعِيَّ يَجُرُّ قُصْبَهٗ فِي النَّارِ وَكَانَ اَوَّلَ مَنْ سَيَّبَ السَّوَائِبَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ظاہر کی گئی مجھ پر آگ دوزخ کی یعنے شب معراج میں یا اور وقت میں خواب میں ہو یا بیداری میں پس دیکھی میں نے اُس میں ایک عورت بنی اسرائیل میں سے یعنے انکی قوموں میں سے کہ عذاب کیجاتی ہے بسبب ایک بلی کے کہ اُسکی تھی باندھ رکھا تھا اُسکو پس نہ کھلاتی تھی اُسکو کچھ اور نہ چھوڑتی تھی اُسکو کہ کھاوے حشرات الارض سے یعنے چوہے وغیرہ یہانتک کہ مرگئی وہ بلی مارے بھوک کے اور دیکھا میں نے عمرو بن عامر خزاعی کو کہ کھینچتا ہے آنتیں اپنی آگ دوزخ میں اور تھا وہ اول ان شخصوں کا کہ رسم نکالی چھوڑنے سانڈ کی نقل کی یہ مسلم نے **ف** سوائب جمع سائبہ کی ہے سائبہ اُس اونٹنی کو کہتے ہیں کہ چھوڑی جاتی تھی جاہلیت میں بسبب نذر وغیرہ کے یعنے عادت جاہلیت کی تھی کہ جب اونٹنی تمام مادہ ہی مادہ جنتی یا آتا کوئی سفر دور دراز سے یا اچھا ہوتا کوئی بیماری سے تو نذر کرتی اونٹنی کو یعنے چھوڑ دیتے اُسکو کہ سوار نہوتے

اُسپر اور منع نکرتے اسکو پانی اور گھانس سے کہ جہان سے کہ کھاتی پیتی اور دودھ دوھتے اسکا اور اس فعل کو عبادت اور موجب تقرب کا سمجھ
بتون کے جانتے تھے اور اول جو یہ رسم نکالی عمرو مذکور نے نکالی اور یہی لکھا ہی علما نے کہ پہلے جو رسم بت پوجنے کی نکالی اور اسکو موجب تقرب کا کیا
یہی تھا اور بعضی روایت مین عمرو بن یحیی آیا اور ظاہرا دونون ایک ہی ہین عامر نام اسکے باپ کا ہی اور یحیی نام دادا کا بالعکس کبھی نسبت باپ
کی طرف کی ہی اور کبھی دادا کی طرف کذا قیل اور کرمانی نے کہا کہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ بعضے آدمی آب بھی دوزخ مین ہین اور عذاب دیے
جاتی ہین اُس مین انتہی اور ممکن ہی کہ کہا جاوے کہ کھولا گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر احوال اسکا کہ روز قیامت کے ہوگا اور صورت اسکی دکھادی
گئی واللہ اعلم وَعَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمًا فَزِعًا يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هَذِهِ وَحَلَّقَ بِإِصْبَعَيْهِ الْإِبْهَامِ وَالَّتِي تَلِيهَا
قَالَتْ زَيْنَبُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَنَهْلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ قَالَ نَعَمْ إِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت
زینب بیٹی جحش کی سے کہ زوج مطہرہ [illegible] تھین ہے یہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے انکے پاس گھبرائے ہوئے اس حال مین
کہ فرماتے تھے نہین کوئی معبود [illegible] کے شر سے کہ تحقیق نزدیک پہونچے کھولا گیا یعنے سوراخ ہوگیا آجکے دن
سد یاجوج ماجوج سے مانند اسکے اور حلقہ کیا [illegible] دونون انگلیون اپنے انگوٹھے کا اور اسکی پاس کی انگلی کے کہا زینب نے کہا مین نے
یا رسول اللہ آیا پس ہلاک کیے جاوینگے ہم اور حال آنکہ درمیان ہمارے وجود صالحون کا ہوگا آیا برکت وجود انکے کی مانع نہین ہوگی
واقع ہونے بلا اور فتنہ سے فرمایا آنحضرت نے کہ ہان ہلاک کیے جاوگے تم باوجود ہونے لوگون صالحون کے درمیان تمہارے جبوقت کہ
کہ بہت ہوگا فسق و فجور یعنے اگرچہ لوگ صالح ہونگے لیکن غلبہ اور کثرت فسق و فجور کی سبب اُسکی ہوگی نقل کی [illegible]
مراد شر سے فتنہ اور قتال ہین کہ عرب مین واقع ہوے اول قتل عثمان بن عفان کا تھا بعد ازان دائم و مستمر ہوا اور بعضے کہتے ہین کہ
مراد حصول فتوح اور اموال کا اور تنازع اور رغبت کرنا اُس مین اور حکومتون مین ہی کذا قال الشیخ ابن حجر اور حلقہ کیا یعنے واسطے صورت
دکھا دینے مقدار سوراخ سد کے یعنے آج تک سوراخ اس مین واقع نہوا تھا آج مقدار حلقہ ان دو انگلیون کے کھولا گیا اور ہوجانا سوراخ کا
علامات قرب قیامت سے ہی اور واقع ہونا فتنون کا عرب مین بھی علامات قرب قیامت سے ہی اور بعضون نے کہا کہ یہ اشارہ ہی
طرف نکلنے ترکون چنگیز یہ کے کہ نکلے اور ہلاک کیا ایک عالم کو اور واقع ہوا انکے ہاتھ سے بغداد وغیرہ مین جو کچھ کہ واقع ہوا واللہ اعلم اور لفظ
خبث ساتھ زبر خ اور ب کے بمعنی فسق اور فجور اور شرک اور کفر کے ہی اور بعضون نے کہا معنے اسکے زنا کے ہین اور مقصود یہ کہ آگ جب لگتی ہی
کسی جگہ اور بھڑکتی ہی تو جلا دیتی ہی تر اور خشک کو اور غالب آتی ہی پاک اور نجس پر اور نہین فرق کرتی درمیان مومن اور منافق کے
اور مخالف اور موافق کے اور آگے آتا ہی کہ جب اللہ نازل کرتا ہی عذاب کسی قوم پر تو پہونچتا ہی انکو کہ ان مین ہوتی ہین پھر اُٹھائے
جاوینگے موافق عملون اپنے کے اور ایک نسخہ صحیح مین خبث ساتھ پیش خ اور جزم ب کے بمعنی نوع خبث اور فسوق کے یا معنی دونون کے ایک
ہین طرح وَعَنْ أَبِي عَامِرٍ أَوْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَيَكُونَنَّ
مِنْ أُمَّتِي أَقْوَامٌ يَسْتَحِلُّونَ الْخَزَّ وَالْحَرِيرَ وَالْخَمْرَ وَالْمَعَازِفَ وَلَيَنْزِلَنَّ أَقْوَامٌ إِلَى جَنْبِ عَلَمٍ يَرُوحُ عَلَيْهِمْ بِسَارِحَةٍ
لَهُمْ يَأْتِيهِمْ رَجُلٌ لِحَاجَةٍ فَيَقُولُونَ ارْجِعْ إِلَيْنَا غَدًا فَيُبَيِّتُهُمُ اللَّهُ وَيَضَعُ الْعَلَمَ وَيَمْسَخُ آخَرِينَ قِرَدَةً وَخَنَازِيرَ
إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِي بَعْضِ نُسَخِ الْمَصَابِيحِ الْحِرَ بِالْحَاءِ وَالرَّاءِ الْمُهْمَلَتَيْنِ وَهُوَ تَصْحِيفٌ وَإِنَّمَا هُوَ

جلالیہ باری تعالے کے کہ باعث خوف وہیبت کے ہین اور جو کچھ کہ پیدا ہوتا ہی اُس سے غم و محنت میرے دل پر انجام کار تمہارے سے البتہ روؤ تم بہت اور ہنسو تم تھوڑا نقل کی یہ بخاری نے ف اور ترجیح دو جانب خوف کو رجا پر اور یہ تنبیہ و تحذیر ہی امت کو اوپر رونے اور سمجھانا اُس چیز کے کہ باعث غم اور رونے کے ہو قسم خوف الہی اور معلوم کرنے عظمت اور جلال حق سے اور تنبیہ و تحذیر ہی اوپر اجتناب کرنے کے بہت ہنسنے سے اور راحت سے کہ طریقہ جاہلون اور غافلون کا ہی اگرچہ ہنسنا اور راحت بھی فی الجملہ بامید عفو اور مغفرت اور رحمت الٰہی کی گنجائش رکھتی ہی ؏ وَعَنْ اُمِّ الْعَلَاءِ الْاَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ لَا اَدْرِيْ وَاَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ مَا يُفْعَلُ بِيْ وَلَا بِكُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ام علاء انصاریہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہی اللہ کی نہین جانتا مین اور مین رسول خدا کا ہون کہ کیا کیا جاوے گا ساتھ میرے اور ساتھ تمہارے نقل کی یہ بخاری نے ف ظاہر اس حدیث کا یہ ہی کہ عاقبت مبہم ہی اور کوئی نہین جانتا کہ آخر کیا ہوگا اور کیا کام کرینگے اور یہ بیچ مقدمہ انبیا اور رسولون کے خصوصًا بیچ حق سید المرسلین صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلیہم کے نفی کیا گیا ہی ساتھ دلیلون قطعیہ کے کہ دلالت کرتی ہین اوپر جزم اور یقین عاقبت بخیر ہونے انکے کے اور وارد ہونا اس حدیث کا بیچ موت عثمان ؓ بن مظعون کے تھا کہ کبار مہاجرین سے تھے اور اول جو بعد ہجرت کے مدینہ مین مہاجرین مین سے مرے ہین یہی تھے اور آنحضرت نے بعد موت کے انکی پیشانی پر بوسہ دیا اور آنسو گرائے اور انکو بقیع مین اپنے سامنے دفن کیا اور حضا مین بہت لیکن ایک عورت وہان حاضر تھی اُسنے کہا کہ گوارا ہوا تجکو بہشت اے ابن مظعون کہ عاقبت تیری بخیر ہی پس آنحضرت نے اُس عورت کو اس بات پر توبیخ کی اور یہ حدیث فرمائی اور حقیقت مین مضمون اسکا زجر و منع ہی بطریق مبالغہ کے اوپر بے ادبی کے اور جرأت کے اوپر حکم کرنے کے غیب پر اور جزم کرنے کے ساتھ اُسکے اور خلاصہ اُسکا یہ ہی کہ پہنچا یہ ہی عدم تصریح سے ساتھ علم غیب کے از راہ ادب اور حقیقت کلام کی مراد نہین یا مراد نہ دریافت ہونا احوال عاقبت کا ہی بتفصیل کیا دنیا مین اور کیا آخرت مین اسلیے کہ علم احوال غیب کا بتفصیل سواے عالم الغیب کے کسیکو نہین معلوم اگرچہ مجملًا معلوم ہی کہ عاقبت انبیا علیہم السلام کی بخیر ہی یا مراد یہ ہی کہ نہین جانتا مین کہ موت سے مرونگا یا قتل سے اور نہین جانتا مین کہ نازل ہوگا تم پر عذاب جیسے کہ اگلی امتون پر نازل ہوا یا نہین اور حق یہ ہی کہ ورود اس قول کا پہلے نازل ہونے اس آیت کے ہو لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر پس یہ ابہام تھا عاقبت مین اور بعد اوترنے اس آیت کے یقین ہوا کہ عاقبت بخیر ہی کذا قیل واللہ اعلم ؏ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرِضَتْ عَلَيَّ النَّارُ فَرَاَيْتُ فِيْهَا امْرَاَةً مِّنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ تُعَذَّبُ فِيْ هِرَّةٍ لَّهَا رَبَطَتْهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَدَعْهَا تَاْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ حَتّٰى مَاتَتْ جُوْعًا وَرَاَيْتُ عَمْرَو بْنَ عَامِرٍ الْخُزَاعِيَّ يَجُرُّ قُصْبَهٗ فِي النَّارِ وَكَانَ اَوَّلَ مَنْ سَيَّبَ السَّوَائِبَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ظاہر کی گئی مجھپر آگ دوزخ کی یعنے شب معراج مین یا اور وقت مین خواب مین ہو یا بیداری مین پس دیکھی مین نے اُس مین ایک عورت بنی اسرائیل مین سے یعنے انکی قومون مین سے کہ عذاب کیجاتی ہی بسبب ایک بلی کے کہ اُسکی تھی باندھ رکھا تھا اُسکو پس نہ کھلاتی تھی اُسکو کچھ اور نہ چھوڑتی تھی اُسکو کہ کھاوے حشرات الارض سے یعنے چوہے وغیرہ یہانتک کہ مرگئی وہ بلی مارے بھوک کے اور دیکھا مین نے عمرو بن عامر خزاعی کو کہ کھینچتا ہی آنتین اپنی آگ دوزخ مین اور تھا وہ اول اُن شخصون کا کہ رسم نکالی چھوڑنے سانڈ کی نقل کی یہ مسلم نے ف سوائب جمع سائبہ کی ہی سائبہ اُس اُنٹنی کو کہتے ہین کہ چھوڑی جاتی تھی جاہلیت مین بسبب نذر وغیرہ کے یعنے عادت جاہلیت کی تھی کہ جب اُنٹنی تمام مادہ ہی مادہ جنتی یا آتا کوئی سفر دور دراز سے یا اچھا ہوتا کوئی بیماری سے تو نذر کرتی اُنٹنی کو یعنے چھوڑ دیتے اُسکو کہ سوار نہوتے

اسپر اور منع نکرتے اسکو پانی اور گھانس سے کہ جہان سے کہ کھاتی پیتی اور دودھ دوہتے اسکا اور اس فعل کو عبادت اور موجب تقرب کا سمجھ بتونکے جانتے تھے اور اول جو یہ رسم نکالی عمرو مذکور نے نکالی اور یہی لکھا ہے علما نے کہ پہلے جو رسم بت پوجنے کی نکالی اور اسکو موجب تقرب کا کیا بھی تھا اور بعض روایت میں عمرو بن یحی آیا اور ظاہر ادونوں ایک ہی ہین عامر نام انکے باپ کا ہے اور یحی نام دادا کا بالعکس کبھی نسبت باپ کی طرف کی ہے اور کبھی دادا کی طرف کذا قیل اور کرمانی نے کہا کہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بعضے آدمی آب بھی دوزخ میں ہین اور عذاب دیئے جاتی ہین اُس مین انتہی اور ممکن ہے کہ کہا جاوے کھولا گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر احوال اُسکا کہ روز قیامت کے ہوگا اور صورت اسکی دکھدی گئی واللہ اعلم وَعَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمًا فَزِعًا يَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَاجُوْجَ وَمَاجُوْجَ مِثْلُ هٰذِهٖ وَحَلَّقَ بِاِصْبَعَيْهِ الْاِبْهَامِ وَالَّتِيْ تَلِيْهَا قَالَتْ زَيْنَبُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَهْلِكُ وَفِيْنَا الصَّالِحُوْنَ قَالَ نَعَمْ اِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے زینب بیٹی جحش کی سے کہ زوجہ مطہرات سے ہین یہ کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے انکے پاس گھبرائے ہوئے اس حال مین کہ فرماتے تھے نہین کوئی معبود حق مگر اللہ خرابی ہے عرب کے لیے اس بدی سے کہ تحقیق نزدیک پہونچی کھولا گیا یعنے سوراخ ہو گیا آجکے دن سد یاجوج ماجوج سے مانند اسکے اور حلقہ کیا ساتھ دونون انگلیون اپنے انگوٹھے کے اور اسکی پاس کی انگلی کے کہا زینب نے کہا مین نے یا رسول اللہ آیا پس ہلاک کیے جاوینگے ہم اور حال یہ کہ درمیان ہمارے وجود صالحون کا ہوگا آیا برکت وجود انکے کی مانع نہین ہوگی واقع ہونے بلا اور فتنہ سے فرمایا آنحضرت نے کہ ہان ہلاک کیے جاؤ گے تم باوجود ہونے لوگون صالحون کے درمیان تمہارے جس وقت کہ بہت ہوگا فسق و فجور یعنے اگرچہ لوگ صالح ہونگے لیکن غلبہ اور کثرت فسق و فجور کی سبب اسکی ہوگی نقل کی ہے بخاری و مسلم نے مراد شر سے فتنہ اور قتال ہین کہ عرب مین واقع ہوئے اول قتل عثمان رض بن عفان کا تھا بعد ازان دائم و مستمر ہوا اور بعضے کہتے ہین کہ مراد حصول فتوح اور اموال کا اور تنازع اور رغبت کرنا اُس مین اور حکومتون مین ہے کذا قال الشیخ ابن حجر اور حلقہ کیا یعنے وسطے صورت دکھا دینے مقدار سوراخ سد کے یعنے آج تک سوراخ اس مین واقع نہوا تھا آج مقدار حلقہ ان دو انگلیون کے کھولا گیا اور ہو جانا سوراخ کا علامات قرب قیامت سے ہے اور واقع ہونا فتنون کا عرب مین بھی علامات قرب قیامت سے ہے اور بعضون نے کہا کہ یہ اشارہ ہے طرف نکلنے ترکون چنگیز یہ کے کہ نکلے اور ہلاک کیا ایک عالم کو اور واقع ہوا انکے ہاتھ سے بغداد وغیرہ مین جو کچھ کہ واقع ہوا واللہ اعلم اور لفظ خبث ساتھ زبر خ اور ب کے بمعنی فسق اور فجور اور شرک اور کفر کے ہے اور بعضون نے کہا معنے اسکے زنا کے ہین اور مقصود یہ کہ آگ جب لگتی ہے کسی جگہ اور بھڑکتی ہے تو جلا دیتی ہے تر اور خشک کو اور غالب آتی ہے پاک اور نجس پر اور نہین فرق کرتی درمیان مومن اور منافق کے اور مخالف اور موافق کے اور آگے آتا ہے کہ جب اللہ نازل کرتا ہے عذاب کسی قوم پر تو پہونچتا ہے انکو کہ اُن مین ہوتی ہین پھر اُٹھائے جاوینگے موافق عملون اپنے کے اور ایک نسخہ صحیح مین خبث ساتھ پیش خ اور جزم ب کے بمعنی نوحش اور فسوق کے یا معنی دونون کا ایک ہین ہو ع وَعَنْ اَبِيْ عَامِرٍ اَوْ اَبِيْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَيَكُوْنَنَّ مِنْ اُمَّتِيْ اَقْوَامٌ يَسْتَحِلُّوْنَ الْخَزَّ وَالْحَرِيْرَ وَالْخَمْرَ وَالْمَعَازِفَ وَلَيَنْزِلَنَّ اَقْوَامٌ اِلٰى جَنْبِ عَلَمٍ يَرُوْحُ عَلَيْهِمْ بِسَارِحَةٍ لَهُمْ يَاْتِيْهِمْ رَجُلٌ لِحَاجَةٍ فَيَقُوْلُوْنَ ارْجِعْ اِلَيْنَا غَدًا فَيُبَيِّتُهُمُ اللّٰهُ وَيَضَعُ الْعَلَمَ وَيَمْسَخُ اٰخَرِيْنَ قِرَدَةً وَّخَنَازِيْرَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِيْ بَعْضِ نُسَخِ الْمَصَابِيْحِ الْحِرَ بِالْحَاءِ وَالرَّاءِ الْمُهْمَلَتَيْنِ وَهُوَ تَصْحِيْفٌ وَاِنَّمَا هُوَ

بِالْخَاءِ وَالزَّاءِ الْمُعْجَمَتَيْنِ نَصَّ عَلَيْهِ الْحُمَيْدِيُّ وَابْنُ الْأَثِيرِ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ وَفِي كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ عَنِ الْبُخَارِيِّ وَكَذَا فِي شَرْحِهِ لِلْخَطَّابِيِّ تَرُوحُ عَلَيْهِمْ بِسَارِحَةٍ لَهُمْ يَأْتِيهِمْ لِحَاجَةٍ اور روایت ہی ابی عامر سے یا ابی مالک اشعری سے کہ کہا ابو عامر نے یا ابو مالک نے کہ سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے البتہ ہون گی میری امت مین سے کتنی ایک قومین کہ حلال کرینگی خزکو اور ریشمی کپڑے کو اور شراب کو اور باجونکو اور البتہ اترینگی قومین یعنی اُن مین سے بیچ پہلو پہاڑ بلند کے یعنے ہوکے منزل اور مقام اُنکا بیچ جگہ مشہور اور نمایان کے کہ گدا اور محتاج سب اُنکے دیکھنے کو آوینگے اور حاجتین اپنی طلب کرینگے رات کے وقت آوینگے اُنپر مواشی اُنکے کہ چرنے کو گئی تھے پیٹ بھرے اور پرشیر لاوے گا اُنکو چرانے والا اُنکا آوے گا اُنکے پاس ایکمرد بسبب حاجت کے یعنے ایک سائل آوے گا کہ مواشی کے دودھ سے محظوظ ہووے پس کہین گی وہ یعنی لقصد رد سوال اُسکے کہ پھر آ ہمارے طرف کل کو پس راتون رات بھیجے گا اُنپر اللہ تعالے عذاب اور لکھد لیگا اور ڈالے گا پہاڑ کو یعنے اوپر بعضون اُنکے کے تا ہلاک و پست ہون نیچے پہاڑ کے اسطرح کہ باقی نرہے اُنسے کچھ اثر اور مسخ کریگا اللہ تعالے بعضونکو اُن مین سے یعنے کردے گا بصورت بندر اور سور کے قیامت تک یعنے باقی رہین گے اُسے صورت پر قیامت تک یا باقی رہے گا یہ عذاب اُن قومون پر کہ یہ عمل کرینگے روز قیامت تک اور بیچ بعضے نسخون مصابیح کے بجاے الخز کے الحر ہی ساتھ مہملتین کے یعنے ساتھ حے مہملہ اور رے کے واقع ہوا ہی اور معنے حر کے ساتھ زیر حے اور تخفیف رے کے فرج عورت کے ہی کہ مراد اُس سے زنا ہی اور یہ واقع ہونا الحر ساتھ مہملتین کے غلط ہی اور خطا کرنا بیچ صورت خطی کی ہی کہ بعضے راویون سے واقع ہوا ورنہین ہی یہ لفظ مگر الخز ساتھ معجمہ کے اور زے معجمہ کے تصریح کی اس معنی پر حمیدی اور ابن اثیر نے اس حدیث مین اور واقع ہی بیچ کتاب حمیدی کے بخاری سے اور اسطرح واقع ہوا ہی بیچ شرح بخاری کے کہ خطابی کی ہی تروح علیھم سارحۃ لھم یاتیھم بحاجۃ ف یا ابی مالک اشعری سے یعنے شک و تردد کیا ہی بخاری نے بیچ روایت اس حدیث کے کہ ابی عامر اشعری سے ہی کہ وہ چچا ہی ابو موسے اشعری کا بڑے صحابہ مین سے یا ابی مالک اشعری سے ہی کہ اسکو اشجعی بھی کہتے ہین وہ بھی صحابی مشہور ہی اور شک و تردد صحابی مین موجب طعن کا حدیث مین نہین چونکہ صحابہ سب عدل و ثقہ ہین جس سے کہ ہو صحیح ہوگی اور خز ساتھ خے معجمہ اور زے مشددہ کے نام ایک کپڑے کا ہی کہ زمان قدیم مین پشم اور ریشم کا بنایا جاتا تھا اور وہ مباح ہی اور صحابہ اور تابعین اُسکو پہنتے تھے پس نہی اسکی ہو بسبب مشابہ ہونے کے ساتھ عجم کے اور بہونے اُسیکے لباس اہل تنعم و اسراف کا اور اجو خز متعارف ہی وہ خود حرام ہی اسلیے کہ تمام ریشم ہی سے بنا جاتا ہی اور یہ حدیث محمول اُسپر ہی اور اس طرح کا انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ شریف مین تھا پس حدیث بسبب خبر دینے غیب کے معجزات سے ہوا اور اس تقدیر پر عطف حریر کا خز پر قبیلہ تعمیم بعد تخصیص سے ہوگا اور معازف ساتھ زے کے یعنی عود اور طنبور اور مانند اُنکے کے ہی جمع عزف یا معزف کی کہ ساتھ زبر میم اور زیر زے کے ہی اور عزف اور عزیف اصل مین بمعنی آواز جن کے ہی اور جیتے کہ سنا جاتا ہی جنگل مین شبکو اور بمعنی آواز ہوا کے بھی آتا ہی کذا فی القاموس اور معنے یہ ہین کہ گنین گمان حرام چیزونکو حلال ساتھ وارد کرنے شبہات اور تاویلات واہیہ کے جیسے کہ بعضے ہمارے علماء نے ذکر کیا ہی کہ حریر وہ پہنا حرام ہی کہ متصل بدن کے یعنے ابرہ حریر کا ہو تو حرام نہین اور بہت سے امرا اور عوام کو جبکہ کہا جاتا ہی کہ پہنا حریر کا حرام ہی تو کہتے ہین کہ اگر حریر حرام ہوتا تو نہ پہنتے اُسکو قاضی اور علما پس اسے پڑتے ہین بیچ حلال جاننے حرام کے اور اسی طرح بعضے علما کو تعلق ساتھ مزامیر کے ہی کہ بیان اُسکا طول رکھتا ہی اور روایت کی ابن ابی الدنیا نے بیچ ذمت آلات لہو یعنے مزامیر کے انس سے مرفوع لیکونن فی ہذہ الامۃ خسف و قذف و مسخ وذلک اذا شربوا الخمر واتخذوا القینات وضربوا بالمعازف یعنے جبکہ کرینگے یہ چیزین حلال جانکر تو ان بلاؤن مذکورہ مین گرفتار ہونگے اور تصریح کی اس مولف نے تائید کی غلطی کی ساتھ قول حمیدی اور ابن اثیر کے واسطے رد کرنے اُس کسی پر کہ گمان کیا ہی کہ صحیح الحر ہی ساتھ

مہملتین کے اور ترسالۃ معجمتین کے غلط ہے اور اشارت ہے ساتھ قول اپنے کے فی ہذا الحدیث کہ اسکو ساتھ مہملتین کے اس حدیث میں ہے کہ ابی داود وغیرہ نے
روایت کی ہے چنانچہ طیبی اس حدیث کو لایا ہے اور اس حدیث میں کہ بخاری نے روایت کی ہے ساتھ معجمتین کے ہے لیکن شیخ ابن حجر نے فرمایا کہ ترمذی
کی اکثر روایتوں میں ساتھ مہملتین کے ہے اور اس تقدیر پر دو روایتیں صحیح ہوں واللہ اعلم اور تروح اخ ساتھ تے فوقانیہ کے تروح میں اسرحۃ
ساتھ رفع کے فاعل تروح اور یہ قرینہ ہے اسپر کہ شیخ لبسارحۃ کے کہ پہلی روایت میں واقع ہوا ہے زائدہ ہے جیسے کہ بیچ دجلہ کے کہ بیچ تفسیر معنی حدیث
کے اشارہ اسکا کیا ہمنے اور اسی طرح ان دونوں کتابوں میں یا تیہم بحاجتہ واقع ہوا ہے بغیر ذکر رجل کے ساتھ تقدیر بحاجتہ کے جل پلڑ اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ خسف و مسخ اس امت میں بھی ہوگا جیسے کہ اگلی امتوں میں ہوا پس حدیثوں میں جو نفی اسکی آئی ہے تو وہ یا تو محمول ہے اوپر اول زمانہ
اس امت کے اور آخیر زمانہ اُس سے مستثنیٰ ہے اور یا محمول ہے اوپر خسف اور مسخ تمام امت کے نہ بعض کے واللہ اعلم **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَنْزَلَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ عَذَابًا أَصَابَ الْعَذَابُ مَنْ كَانَ فِيْهِمْ ثُمَّ بُعِثُوْا عَلٰى أَعْمَالِهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ اوتارتا ہے اللہ کسی قوم پر عذاب پہونچتا ہے وہ عذاب سب کو کہ ہو درمیان
انکے یعنے صالح اور غیر صالح کو اسی طرح جاری ہے سنت الٰہی یعنے گناہوں میں اور کبھی بگناہ بھی پکڑتا ہے صالح کو غیر صالحوں میں سے پھر اٹھائے جاوینگے
موافق عملوں اپنے کے نقل کی بخاری اور مسلم نے ف یعنے اگرچہ دنیا میں عذاب میں سب شامل ہوتے ہیں لیکن آخرت میں ہر ایک موافق عمل اپنے کے
جزا دیا جاوے گا اگر نیک ہے اچھی جزا دیا جاوے گا اور اگر بد ہے بری جزا دیا جاویگا **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبْعَثُ كُلُّ عَبْدٍ عَلٰى مَا مَاتَ عَلَيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ اٹھایا جاوے گا ہر بندہ روز قیامت کے اوپر اس حال اور صفت کے کہ مرا ہے نقل کی یہ مسلم نے ف یعنے ایمان پر یا کفر پر طاعت پر
یا معصیت پر ذکر پر یا غفلت پر پس اعتبار خاتمہ کا ہے کہ دیکھیے آخر کیا حال گذرے جیسے کہا ہے کسی نے ع حکم مستوری و مستی ہمہ بر خاتمہ است
کس ندانست کہ آخر بچہ حالت گذرد و لیکن بعضے عارفین نے کہا ہے کہ جب کسیکو ملکہ یاد داشت اور حضور کا حاصل ہوا اور جوہر ذکر کا دل میں
قرار پایا اگرچہ بسبب تنگی وقت موت کے اور غلبہ بیماری اور بیتابی دل کے اختلاف و فتور اسکے استحضار میں راہ پاوے ضرر نہیں رکھتا بعد از مفارقت روح کی بدن سے
وہ حال عود کریگا پس ملکہ ذکر کا بہم پہونچانا اور حاصل کرنا چاہیے و باللہ التوفیق

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَأَيْتُ مِثْلَ النَّارِ نَامَ هَارِبُهَا وَلَا مِثْلَ الْجَنَّةِ نَامَ
طَالِبُهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں دیکھا میں نے مانند آگ دوزخ کے
یعنے شدت و ہول میں کہ سوتا ہے بھاگنے والا اس سے اور نہیں دیکھا میں نے مانند بہشت کے یعنی بہجت و سرور میں کہ سوتا ہے طلب کرنے والا اسکا
نقل کی یہ ترمذی نے ف بھاگنے والا اگر کوئی شیر دشمن قوی کسے سے بھاگتا ہے سوتا نہیں اور غافل نہیں ہوتا بھاگتا ہے جتنا کہ ہو سکتا ہے
مگر یہ عجب بات ہے کہ آگ دوزخ کی کہ ساتھ اس شدت اور شناعت کے دیکھی ہے اور لوگ بھاگنے میں اس سے غفلت کرتے ہیں اور کوشش نہیں کرتے
اور اگر بھاگتے بھی ہیں تو میں بھاگنے میں سوتے ہیں اور غافل ہوتے ہیں اور بھاگنا آگ دوزخ سے ساتھ ترک کرنے گناہوں کے اور لازم کرنے طاعتوں کے
ہوتا ہے اور طلب کرنیوالا یعنے اگر کوئی طالب کسی محبوب چیز کا ہوتا ہے غافل نہیں ہوتا اُس سے اور سستی اور تساہل نہیں کرتا اسکے طلب کرنے میں
اور دوڑتا ہے اُسکے پا لینے کے لیے جتنا کہ ہو سکتا ہے مگر بہشت کہ باوجود تمام خوبی اور راحت کے کہ اُس میں ہے آدمی اُسکی طلب میں نہیں دوڑتا
اور اُسکو نہیں پاتا اور دوڑنا بہشت کی طرف اور پانا اُسکا ساتھ کرنے طاعات کے اور بچنے کے گناہوں سے ہوتا ہے **وَعَنْ**

أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أَرَى مَا لَا تَرَوْنَ وَأَسْمَعُ مَا لَا تَسْمَعُونَ أَطَّتِ السَّمَاءُ وَحُقَّ لَهَا أَنْ تَئِطَّ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا فِيهَا مَوْضِعُ أَرْبَعِ أَصَابِعَ إِلَّا وَمَلَكٌ وَاضِعٌ جَبْهَتَهُ سَاجِدًا لِلّٰهِ وَاللّٰهِ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا وَمَا تَلَذَّذْتُمْ بِالنِّسَاءِ عَلَى الْفُرُشَاتِ وَلَخَرَجْتُمْ إِلَى الصُّعُدَاتِ تَجْأَرُونَ إِلَى اللّٰهِ قَالَ أَبُو ذَرٍّ يَا لَيْتَنِي كُنْتُ شَجَرَةً تُعْضَدُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابی ذر سے کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق میں دیکھتا ہوں جو چیز کہ نہیں دیکھتے تم یعنی علامتیں قیامت کی اور نشانیاں صنعت الٰہی کی اور صفات قہریہ اللہ تعالیٰ کی اور سنتا ہوں میں جو چیز کہ نہیں سنتے تم یعنی اخبار واسرار احوال آخرت کے اور ہولیں قیامت اور شدت عذاب دوزخ کی آواز کرتا ہے آسمان اور لائق ہے اسکو یہ کہ آواز کرے یعنی بیان کیا سبب اسکا کہ وہ کثرت ملائکہ کی ہے قسم ہے اس ذات کی کہ جان میری اسکی ہاتھ میں ہے نہیں آسمان میں جگہ چار انگشت کی مگر فرشتے رکھے ہوئے ہیں پیشانی اپنی درحالیکہ سجدہ کرنیوالے ہیں واسطے اللہ کے قسم ہے خدا کی اگر جانو تم وہ چیز کہ جانتا ہوں میں البتہ ہنسو تم کم اور روؤ تم بہت اور نہ لذت حاصل کرو ساتھ عورتوں کے بچھونوں پر اور البتہ نکلو تم طرف جنگلوں کے نالہ و فریاد کرتے ہوئے طرف اللہ کے یعنی جیسے کہ تمام ملکوں [illegible] اور نہ رہے یہ تمنا [illegible] دلوں کی حد کہ گھر سے نکل جاتے ہیں اور بے بصیرت ہوتے ہیں تاکہ درد دل سے کھلا اور دل ٹھکانے ہو کہا ابوذر نے یعنی بعد روایت [illegible] اس حدیث سے زیادہ دردناکی اور حسرت کے اے کاش ہوتا میں درخت کہ کاٹا جاتا نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے ف [illegible] نالہ کرنا [illegible] کا ٹوٹ [illegible] اور آواز نالہ کرنے آسمان کی چنانچہ سوق حدیث اس میں ظاہر ہے بسبب کثرت اور [illegible] ملائکہ کے اور بوجھ لگنے کے جیسے کہ جانور سواری کا نیچے بوجھ سواری کے شفقت سے آواز کرتا ہے اور محتمل ہے کہ نالہ کرنا اسکا خوف پروردگار تعالیٰ سے ہو اور جبکہ آسمان باوجود اسکے کہ جماد ہے اور محل ملائکہ مقدسہ کا ہے خوف الٰہی سے نالہ کرے آدمی کہ جان رکھتا ہے اور آلودہ گناہوں میں ہے زیادہ لائق تر ہے نالہ وگریہ کرے اور یہ معنی مناسب تر ہیں ساتھ مقصود کے جیسے کہ نہیں پوشیدہ ہے یہ بات اور رکھے ہوئے ہیں الخ یعنی تابعدار ہیں تاکہ شامل ہو سب کو کہا گیا ہے کہ بعضے فرشتے قیام میں ہیں اور بعضے رکوع میں اور بعضے سجود میں یا خاص کیا ہے اسکو ساتھ ایک آسمان کے آسمانوں میں سے واللہ اعلم اور صعدات جمع صعد کی ہے اور صعد جمع صعید کی ہے بمعنی روئے زمین کے جیسے کہ طرقات جمع طرق کی کہ وہ جمع طریق کی اور ہوتا میں درخت الخ یعنی تا آلودہ گناہوں میں نہ ہوتا میں جیسے کہ درخت کو کاٹ ڈالتے ہیں اور جاتا رہتا ہے ایسی ہی میں بھی ہوتا اور مثل ان آرزوؤں دردناکی کی اور بہت سی صحابہ سے کہتے آئے ہیں کہ ایک نے کہا کاش کے میں بکری ہوتا کہ اسکو ذبح کر کر کھا جاتے ہیں دوسرے نے کہا اے کاش پرندہ کہ جہاں چاہتا ہے چلا جاتا ہے اور کچھ تکلیف اسپر نہیں اور یہ سب ایسے تھے کہ بشارت پائی ہے انہوں نے جناب رسالت مآب سے بہشت کی اور عاقبت انکی بخیر ہے اور دلوں کو [illegible] اگرچہ وعدہ مخبر صادق کا ہے لیکن خوف درگاہ بے نیازی کا کمر توڑے ڈالتا ہے ۔ ع ۔

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَافَ أَدْلَجَ وَمَنْ أَدْلَجَ بَلَغَ الْمَنْزِلَ أَلَا إِنَّ سِلْعَةَ اللّٰهِ غَالِيَةٌ أَلَا إِنَّ سِلْعَةَ اللّٰهِ الْجَنَّةُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ڈرتا ہے یعنی غارت کرنے دشمن کے سے وقت سحر کے بھاگتا اول ہی شب یعنی تاکہ نجات پاوے دشمن سے اور جو شخص بھاگتا ہے اول شب پہونچتا ہے منزل کو آگاہ ہو تحقیق متاع اللہ کی مہنگی یعنی سوائے محنت عظیم کے نہیں ہاتھ لگ سکتی اور وہ دنیا جان اور مال کا ہے آگاہ ہو کہ متاع خدا کی بہشت ہے نقل کی یہ ترمذی نے ف منزل کو یعنی مطلوب کو کہا طیبی نے کہ یہ مثل بیان کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سالک آخرت کے کہ شیطان اسکی راہ پر لگ رہا ہے اور نفس اور آرزوئیں باطلہ مددگار اسکی ہیں

پس اگر ہوشیار ہوا اپنے چلنے میں اور خلاص کیا نیت کو بیچ عمل میں اس سے جو شیطان سے اور نفس کے مکر سے والامارۃ ہے وہ ان کی اپنے مددگاروں کو ہمراہ لیکر پھر بہنچائی کی حضرت نے طرف اسکے کہ چلنا راہ آخرت کا دشوار ہے اور حاصل کرنا آخرت کا مشکل ہے نہیں حاصل ہوتی بچز تن سی سعی سے پس فرمایا آگاہ ہو واسط اور خبردار کے معنی یہ ہیں کہ مول اللہ کی متاع یعنی جنت کا اعمال نیک ہیں اور جنت کی طرف اشارہ کیا اللہ تعالے نے والباقیات الصالحات خیر عند ربک ثوابا وخیرا مالا اور فرمایا ان اللہ اشتری من المومنین انفسہم واموالہم بان لہم الجنۃ ۱۲ ع

وعن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یقول اللہ عز وجل اخرجوا من النار من ذکرنی یوما او خافنی فی مقام رواہ الترمذی والبیہقی فی کتاب البعث والنشور اور روایت ہے انس سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماوے گا اللہ تعالے کہ بزرگ ہے ذات اسکی اور نیاہ مت کے فرشتوں کو یا تعیین دوزخ پر نکالو آگ میں سے اس شخص کو کہ یاد کیا مجکو ایک دن بشرط ایمان کے یا ڈرا مجھ سے کسی مقام میں یعنی کسی وقت یا ذلت مجھ سے کسی جگہ نقل کی یہ ترمذی نے اور بیہقی نے بیچ کتاب بعث ونشور کے

ف ذکرنی الخ یعنی بیچ اخلاص سے یا دل سے جیسے فرمایا اللہ تعالے نے ولمن خاف مقام ربہ ونہی النفس عن الہوی فان الجنۃ ہی الماوی کہا طیبی نے کہ مراد ذکر سے یا دل اور وہ ایک جاننا اللہ کا ہے خالص دل سے اور صدق نیت سے والا تمام کافر ذکر کرتے ہیں اللہ کا زبان سے نہ دل سے چنانچہ دلالت کرتا ہے اسپر قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا من قال لا الہ الا اللہ خالصا من قلبہ دخل الجنۃ اور مراد خوف سے باز رکھنا اعضا کا گناہوں سے اور لگا رکھنا انکا طاعات میں والا وہ حدیث نفس وسوسہ اور ایسی حرکت ہے کہ نہیں نام رکھا جاتا اسکا خوف اور یہ وقت دیکھنے ایک سبب کے اسکے ہوتا ہے اور جب غائب ہوتا ہے وہ سبب نظر سے تو پھر تا ہے دل طرف غفلت کے کہا فضیل نے کہ جب کہا جاوے تجکو کیا ڈرتا ہے تو اللہ سے تو سکوت کر ایسے کہ اگر کہا تو نے نہیں تو کافر ہوا اور اگر کہا ہاں تو جھوٹا ہوا اس واسطے کہ ساتھ اسکے طرف اس خوف کے نہیں ہے کہ باز رکھے تجکو گناہوں سے اور اس حدیث میں بشارت ہے کہ جس مسلمان نے ایکبار اخلاص کے خدا کو یاد کیا اور ایک وقت اسکے عذاب سے ڈرا آخر کو عذاب دوزخ سے نکلو نجات ہے اور اگر چاہے اللہ تعالے تو اسکو دوزخ ہی میں نہ لیجاوے اول ہی بہشت میں بھیجدے لیغفر لمن یشاء ویعذب من یشاء سنت اسکی ہے ۱۲ ع ح

وعن عائشۃ قالت سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ہذہ الآیۃ والذین یؤتون ما آتوا وقلوبہم وجلۃ اہم الذین یشربون الخمر ویسرقون قال لا یا ابنۃ الصدیق ولکنہم الذین یصومون ویصلون ویتصدقون وہم یخافون ان لا یقبل منہم اولئک الذین یسارعون فی الخیرات رواہ الترمذی وابن ماجہ اور روایت ہے حضرت عائشہ رض سے کہ پوچھا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے مطلب اس آیت کے سے اور وہ لوگ کہ دیتے ہیں وہ چیز کہ دیتے ہیں یعنے قسم زکوۃ اور صدقات سے اور دل انکے لرزان ترسان ہیں یعنے بخوف اسکے کہ نہ قبول ہوا ان سے اور نہ واقع ہو برجہ لائق کے اور نہ خوشنود ہو ان سے رب کیا یہ لوگ وہ ہیں کہ شراب پیتے ہیں اور چوری کرتے ہیں یعنے ایسے کہ ڈرنا مناسب ہے کام گنہگاروں کا ہے فرمایا آنحضرت نے نہ اے بیٹی صدیق کی یہ لوگ نہیں ہیں کہ شراب پیتے ہیں اور چوری کرتے ہیں ولیکن یہ وہ لوگ ہیں کہ روزہ رکھتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں اور زکوۃ دیتے ہیں اور باوجود اسکے وہ ڈرتے ہیں کہ مقبول نہو انسے بدلیل اسکے کہ آخر اس آیت میں فرمایا کہ وہ شتابی کرتے ہیں نیکیوں میں نقل کی ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** یعنے نہایت رغبت کرتے ہیں طاعات میں اور دوڑتے ہیں طرف انکے پس نہیں صحیح ہے یہ کہ حمل کی جاوے شراب کے پینے پر اور چوری کرنے پر اور تمام سئیات پر اور آیت مذکورہ میں بعد لفظ وجلۃ کے یہ ہے انہم الی ربہم راجعون اولئک یسارعون فی الخیرات وہم لہا سابقون اور جاننا چاہیے کہ اس آیت میں

دو قرأتین ہیں قرأت قراء سبعہ کی یؤتون ہے ساتھ پیش یٰ کے فعل مضارع ایتاء سے اور آتوا ساتھ مد ہمزہ کے فعل ماضی اُس سے ہے اور اعطاء بمعنی عطاء
دینے کے جیسے کہ معنے اسکے بیان کئے گئے اور قرأت دوسری شاذ ہے یاتون ما اتوا مشتق اتیان سے بمعنی کار نیکی اور معنے اسکے یہ ہیں کہ وہ
لوگ کہ کرتے ہیں جو کچھ کرتے ہیں اور دل اُنکے ترسان ہیں اور سوال عائشہ کا ساتھ اس قرأت کے مناسب تر ہے لیکن مصابیح کے نسخوں میں بھی
اوپر لفظ قرأت اول کے واقع ہے اور ظاہر یہ ہے کہ اوپر لفظ قرأت دوسری کے ہو یہ طیبی نے تفسیر زجاج کشاف سے نقل کیا ہے کہتا ہوں میں
مراد قرأت شاذہ سے کہ منسوب ہے طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ ہے کہ کرتے ہیں وہ چیز کہ کرتے ہیں قسم طاعات سے نہ وہ اور ہے گمان
عائشہ رض نے کہ مراد اُس سے یہ ہے کہ کرتے ہیں وہ چیز کہ کرتے ہیں قسم معصیت سے اور نہ مراد اعم ہے خیر و شر سے واسطے نہ مطابق ہونے اسکے کے
ساتھ قول حق سبحانہ کے اولئک یسارعون فی الخیرات پس الذین یصومون الخ تفسیر ہے اللہ تعالے کی والذین یاتون ما اتوا کو ہموجب دونوں قرأتوں کے
نہایت یہ کہ ہر ایک میں اُن دونوں میں سے ایک طرح کی تغلیب ہے پس ظاہر آیت مشہورہ کا متعلق ہے ساتھ عبادت مالیہ کے جیسے کہ شاذہ
متعلق ہے ساتھ طاعت بدنیہ کے علاوہ یہ کہ قرأت مشہورہ بھی ممکن ہے کہ کہا جاوے اُسکی تفسیر میں کہ دیتے ہیں اپنے نفسوں سے وہ چیز کہ دیتے
ہیں قسم طاعات سے اور نکالتے ہیں نفسوں سے قسم طاعات سے پس مشتمل ہوگی دونوں طرح کی عبادتوں کو وعن ابی

بن کعب قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا ذھب ثلثا اللیل قام فقال یا ایھا الناس اذکروا اللہ اذکروا
اللہ جاءت الراجفۃ تتبعھا الرادفۃ جاء الموت بما فیہ جاء الموت بما فیہ رواہ الترمذی روایت ہے

ابی بن کعب سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت جاتی دو تہائی رات اٹھتے یعنے نماز تہجد کے لیے پس فرماتے اے لوگو یاد کرو اللہ کو یعنے یگانہ
وحدانیت ذات اُسکی کے اور تمام صفتوں اُسکی کے یاد کرو اللہ کو یعنے عذاب و ثواب اُسکا تاکہ ہو تم درمیان خوف و رجا کے اور اُن لوگوں میں
سے کہ جنکے حق میں فرمایا ہے اللہ تعالے نے تتجافی جنوبھم عن المضاجع یدعون ربھم خوفا وطمعا آیا زلزلہ یعنے نفخہ پہلا کہ قیامت ساتھ اُسکے
قائم ہوگی اور سب مر جاوینگے پیچھے آتا ہے اُسکے پیچھے آنے والا یعنے نفخہ دوسرا کہ ساتھ اُسکے سب زندہ ہونگے اور اٹھینگے قبروں سے
غرض یاد دلانا قیامت کا ہے تا باعث ہو عمل پر اور ذکر خدا پر آئی موت ساتھ اُن احوال کے کہ اُس میں ہیں آئی موت ساتھ اُن احوال کے
کہ اُس میں ہیں یعنے جو چیزیں کہ وقت موت کے اور بعد اُسکے واقع ہوتی ہیں نقل کی یہ ترمذی نے ف اے لوگو مراد اُنسے وہ لوگ
تھے کہ جو سوتے تھے اور غافل تھے ذکر اللہ سے اُنکو جگایا حضرت نے تاکہ مشغول ہو تم ذکر اللہ میں اور تہجد میں اور اس میں اشارہ ہے
طرف مستحب مؤکد ہونے قیام کے تہائی رات اخیر میں اور ایک نسخہ میں اذکروا اللہ تین بار ہے یعنے یاد کرو اُسکی نعمتوں اور چین وضر کو اور
آیا زلزلہ اس میں اشارہ ہے طرف قول اللہ تعالے کے یوم ترجف الراجفۃ الخ اور جاءت صیغہ ماضی کا لائے واسطے تحقیق وقوع اُسکے کے گویا
کہ وہ آچکا اور مراد یہ ہے کہ قریب ہے آنا اُسکا پس تیاری کرو واسطے سہل ہونے امر اُسکے کے اور اس میں اشارہ ہے اسپر کہ سونا حکم موت کا
رکھتا ہے کہ اثر نفخہ پہلے کا ہے اور جاگنا حکم دوسرے نفخہ کا رکھتا ہے اور یہ دونوں نشان قیامت کے اور یاد دلانیوالے اُسکے ہیں ہوح

وعن ابی سعید قال خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم لصلوۃ فرای الناس کانھم یکتشرون قال اما انکم لو اکثرتم
ذکر ھادم اللذات لشغلکم عما اری الموت فاکثروا ذکر ھادم اللذات الموت فانہ لم یات علی القبر یوم الا
تکلم فیقول انا بیت الغربۃ وانا بیت الوحدۃ وانا بیت التراب وانا بیت الدود واذا دفن العبد المؤمن
قال لہ القبر مرحبا واھلا اما ان کنت لاحب من یمشی علی ظھری الی فاذ ولیتک الیوم وصرت الی فستری

صنیعی بک قال فیتسع له مد بصره ویفتح له باب الی الجنة واذا دفن العبد الفاجر او الکافر قال له القبر لا مرحبا ولا اهلا اما ان کنت لابغض من یمشی علی ظهری الی فاذ ولیتک الیوم وصرت الی فستری صنیعی بک قال فیلتئم علیه حتی تلتقی علیه وتختلف اضلاعه قال وقال رسول الله صلی الله علیه وسلم باصابعه فادخل بعضها فی جوف بعض قال ویقیض له سبعون تنینا لو ان واحدا منها نفخ فی الارض ما انبتت شیئا ما بقیت الدنیا فینهشنه ویخدشنه حتی یفضی به الی الحساب قال وقال رسول الله صلی الله علیه وسلم انما القبر روضة من ریاض الجنة او حفرة من حفر النار رواه الترمذی اور روایت ہے ابی سعید سے کہا انہوں نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

داخل ہوئے نماز کے لیے پس دیکھا لوگوں کو گویا کہ وہ ہنستے ہیں فرمایا آگاہ ہو بیشک اب تمہارے اگر تم بہت کرو ذکر کاٹنے والی لذتوں کے تو البتہ مشغول کر دے تم کو اس چیز سے جو میں دیکھتا ہوں یعنی ہنسنے سے اور غفلت سے مراد کاٹنے والی لذتوں کے سے موت ہے پس بہت کرو یاد کاٹنے والی لذتوں کے یعنی موت کو پس تحقیق شان یہ ہے کہ نہیں آتا قبر پر کوئی دن یعنی وقت و زمانہ مگر کہ بولتی ہے یعنی ساتھ زبان قال کے یا زبان حال کے پس کہتی ہے کہ میں گھر غربت کا ہوں یعنی دوری کا کہ میں جو آیا مجھ میں نہیں ہے اس کا انیس و مونس اور آشنا و دوست پس میں تو دنیا میں گویا کہ تو غریب ہے اور میں ہوں گھر تنہائی کا یعنی پس نہیں نفع دیتی مگر توحید واحد قہار کی اور میں ہوں گھر خاک کا یعنی اصل ہر زندہ کی پس جسکا کہ میرے لائق ہی کہ ہے مسکین خاک نشین ناکہ تو بہت ہو پس جسکا جسم نہ ہو اور میں ہوں گھر کیڑوں کا اور جس وقت کہ دفن کیا جاتا ہے بندہ مومن کہتی ہے اسکو قبر یعنے جیسا کہ کہتے ہیں مہمان عزیز کو کہ آیا تو مکان فراخ میں اور اپنے گھر میں آگاہ ہو تحقیق تھا تو بہت پیارا نزدیک میرے ان شخصوں میں سے کہ چلتے تھے پیٹھ پر میرے پس جس وقت کہ والی کیا گیا میں تجھ پر آج کے دن اور ہوا تو میری طرف میرے پس دیکھے گا تو جو نیکی کرونگی میں ساتھ تیرے یعنی ساتھ فرمانی کرنے والا ہوں حضرت نے پس فراخ ہو جاتی ہے قبر اسکے لیے اور معلوم ہوتی ہے دور تک نظر میں مقدار یعنی انتہا اسکے کی یعنے بہا نیکی کرتی ہے اور کھول دیا جاتا ہے اسکے لیے

ایک دروازہ طرف بہشت کے جنے اور دولت آرام بخش کے درآتی ہے ہوا اور خوشبو میں اور تازہ ہوتی ہیں آنکھیں اسکی بسبب اسکے اور خوش ہوتا ہے دل اور روح سے اور جس وقت کہ دفن کیا جاتا ہے بندہ فاسق یعنی گنہگار یا کافر کہتی ہے اسکو قبر یعنی نہ خوش آمدید ... اور نہ ... آگاہ ہو خبردار ہو تحقیق تھا تو بہت دشمن نزدیک میرے ان شخصوں میں سے کہ چلتے تھے پیٹھ پر میرے اور ہوا تو مقہور و مجبور طرف میرے پس دیکھے گا تو برائی کرنی میری تیرے ساتھ فرمایا حضرت نے پس ملتی ہے ... ساتھ اسکے یہانتک کہ ملتی ہیں پسلیاں اسکی یعنے در آتی ہیں بعضے بعضوں میں کہا ابو سعید نے اور اشارہ کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے دکھلانے ہوتے اختلاف پسلیوں کے ساتھ انگلیوں اپنی کے پس داخل کیں بعضی انگلیاں اندر بعضوں کے فرمایا حضرت نے اور مقرر کیے جاتے ہیں واسطے اس کافر کے ستر اژدہا اگر ایک ان میں سے پھنکار مارے زمین میں تو نہ اگائے زمین کچھ جب تک کہ باقی رہے دنیا پس کاٹتے ہیں اسکو اور نوچتے ہیں اسکو یہانتک کہ پہونچایا جاوے اس بندہ کو طرف حساب کے یعنے روز قیامت تک کہا ابو سعید نے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سوا اسکے نہیں کہ قبر باغیچہ ہے باغوں جنت سے یا گڑھا ہے گڑھوں آگ کے سے نقل کی یہ ترمذی نے ف بہت کرو ذکر کاٹنے والی لذتوں کا یہ نہایت نصیحت ہے غافلوں کے لیے اور یاد کرنا موت کا زندہ کرتا ہے غافل کے دل کو چنانچہ شیخ عارف باللہ مولانا نور الدین جامی قدس سرہ نے بنا رکھتے تھے ایک تھیلی کہ لکھا ہوتا تھا اس پہ لفظ موت کا اور اسکو لٹکا دیتے مرید کی گردن میں تاکہ وہ جانتا رہے کہ موت قریب ہے ...

پس کم کرے آرزو اور بہت کرے عمل اور مجھے بعضے نیک پادشاہوں میں سے کہ حکم کر رکھتے تھے کسیکو اپنے امرا میں سے یہ کہ کھڑا رہے ہمیشہ پیچھے انکے اور کہتا رہے الموت الموت تاکہ ہو دوا اُنکی بیماری کی پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بیان کی صحابہ کے لیے وجہ حکمت حکم کرنے کی ساتھ بہت یاد کرنے موت کے ساتھ قول اپنے فانہ لم یات الخ اور میں ہوں گھر کیڑوں کا یعنے پس نہیں لائق ہے کہ ہووے قصد تمہارا بیچ استعمال لذات کے قسم کہانے کی چیزوں اور پینے کی چیزوں سے اسلیے کہ انجام کار اُنکا ذہاب ہے اور نہیں نفع دیتا اس جگہ مگر عمل صالح پس قبر صندوق ہے عمل کا کہا ہے بعضوں نے کہ پیدا ہوتے ہیں کیڑے بدبو سے اور کہا جاتے ہیں اعضا کو پھر کہا تا ہے بعض اُنکا بعض کو یہانتک کہ باقی رہتا ہے ایک کیڑا پھر وہ بھی مر جاتا ہے بسبب بھوک کے اور مستثنے ہیں اس سے انبیاء اور شہدا اور اولیا اسلیے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان اللہ حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء اور فرمایا اللہ تعالے نے شہدا کے حق میں ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء عند ربہم اور علما ربانی کہ تعبیر کیا ہے جنکو اولیا کر روشنائی اُنکی افضل ہے شہیدوں کے خون سے اور بندہ فاسق مراد ہے اس سے فرد اکمل کہ وہ کافر ہے بسبب قرینہ مقابلہ اسکے کہ کہا بندہ مومن اور بسبب قول تبہ کے کہ تھا تو بہت دشمن نزدیک میرے ... من کان مومنا کمن کان فاسقا ... اور جاری ہوئی عادت کتاب وسنت کی اوپر بیان کرنے حال فریقین کے بیچ دار ین کے اور سکوت کرنا حال مومن فاسق کے سے واسطے پوشیدہ رکھنے اُسکی کے اسلیے کہ ہو درمیان خوف ورجا کے ... ثابت کرنے کے ... درمیان دو مرتبوں کے جیسے کہ وہم کیا ہے معتزلہ نے اور احتمال ... اور روایت بیچ مقدمہ عذاب کافر کے قبر میں کہ مسلط ہونگے ... وعن ابی جحیفۃ قال قالوا یا رسول اللہ قد شبت قال شیبتنی ہود واخواتہا رواہ الترمذی ... روایت ہے ابی جحیفہ سے کہا انہوں نے عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ تحقیق بوڑھے ہوئے تم یعنے ظاہر ہوئے آپ پر آثار ضعف کے بیچ پیری کے فرمایا بوڑھا کر دیا مجکو سورہ ہود نے اور بہنوں اُسکی نے نقل کی یہ ترمذی نے یعنے جو سورتیں مانند اسکے ہیں کہ جس میں ذکر قیامت کا اور عذاب کا بہت ہے پس ... مضمون سے غم ہوتا ہے مجکو امت کی طرف سے کہ دیکھیے کیا حال ہوتا ہے ... وعن ابن عباس قال قال ابوبکر یا رسول اللہ قد شبت قال شیبتنی ہود والواقعۃ والمرسلات وعم یتساءلون واذا الشمس کورت رواہ الترمذی اور روایت ہے ابن عباس سے کہا ابوبکر نے یا رسول اللہ تحقیق بوڑھے ہوئے آپ فرمایا بوڑھا کر دیا مجکو سورہ ہود اور واقعہ اور مرسلات اور عم یتساءلون اور اذا الشمس کورت نے یعنے اور مانند انکے نے کہ جن میں ذکر قیامت اور احوال اُسکے ہیں نقل کی یہ ترمذی نے وذکر حدیث ابی ہریرۃ لا یلج النار فی کتاب الجہاد اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہ کی لا یلج النار بیچ کتاب جہاد کے

الفصل الثالث

فصل تیسری عن انس قال انکم لتعملون اعمالا ہی ادق فی اعینکم من الشعر کنا نعدہا علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الموبقات یعنی المہلکات رواہ البخاری روایت ہے انس سے کہا تحقیق تم کرتے ہو عمل کہ وہ باریک تر ہیں بیچ آنکھوں تمہاری کے بال سے یعنے ہیں وہ بڑے نفس الامر میں اور تم چھوٹا اور حقیر جانتے ہو انکو اور گنتے ہو مکروہات سے اور انکے کرنے سے نہیں ڈرتے تھے ہم گنتے انکو آنحضرت کے زمانے میں موبقات سے یعنے ہلاک کرنے والوں میں سے نقل کی یہ بخاری نے وعن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

قال

قَالَ يَا عَائِشَةُ اِيَّاكِ وَمُحَقَّرَاتِ الذُّنُوْبِ فَاِنَّ لَهَا مِنَ اللّٰهِ طَالِبًا رَوَاهُ اِبْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی عائشہ رضی سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ دور رکھ تو اپنے تئیں ان گناہوں سے کہ حقیر اور چھوٹا جانا جاتا ہی انکو اسلیے کہ ان گناہوں کے لیے خدا سے تعالے کی طرف سے [illegible] نفس کی [illegible] اور بیہقی نے شعب الایمان میں **ف** یعنے ایک طرح کا عذاب [illegible] طلب کرتا [illegible] اسکو طلب کرنا نہیں بچھیر سکتا اسکو پس لفظ طالبا میں تنوین عظیم کے لیے [illegible] رہے اسلیے کہ اکثر سہل جانتے ہیں لوگ [illegible] انکو کہ نہ تدارک کرتے ہیں انکا [illegible] ہیں انکی طرف ساتھ ڈرنے کے اور غافل ہیں کہ نہیں ہی صغیرہ ساتھ [illegible] اللہ تعالے کے کبیرہ ہی اور تھوڑا سا بھی اُس میں سے بہت ہی اور اسی لیے کبھی عفو فرما دیتا ہی اللہ تعالے [illegible] صغیرہ [illegible] کہ مستفاد ہوتا ہی قول اللہ سے ویغفر ما دون ذالک لمن یشاء اور بواسطہ قول اللہ تعالے کا [illegible] تکفر عنکم سیئاتکم پس معنے اسکے یہ ہیں کہ [illegible] ہم تم سے صغیرہ [illegible] کبائر سے بچے رہنے کے کبائر سے جیسا کہ معتزلہ کہتے ہیں واللہ اعلم۔ اور ایک روایت میں [illegible] چھوٹے گناہوں سے اسلیے کہ مثال حقیر گناہوں کی مانند مثال ایک قوم کے ہی کہ اتری وہ ایک نالہ کے اندر پس لایا وہ ایک لکڑی اور لایا وہ ایک لکڑی یہان تک کہ پکائی انھوں نے روٹی اپنی اور [illegible] حقیر گناہ پر جب مواخذہ کرتا ہی اللہ تعالے [illegible] ہلاک کر دیتا ہی وہ اسکو نقل کی یہ احمد و طبرانی نے۔ **وَعَنْ** اَبِيْ بُرْدَةَ بْنِ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ لِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ هَلْ تَدْرِيْ مَا قَالَ اَبِيْ لِاَبِيْكَ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَاِنَّ اَبِيْ قَالَ لِاَبِيْكَ يَا اَبَا مُوْسٰى هَلْ يَسُرُّكَ اَنَّ اِسْلَامَنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِجْرَتَنَا مَعَهُ وَجِهَادَنَا مَعَهُ وَعَمَلَنَا كُلَّهُ مَعَهُ بَرَدَ لَنَا وَاَنَّ كُلَّ عَمَلٍ عَمِلْنَا بَعْدَهُ نَجَوْنَا مِنْهُ كَفَافًا رَاْسًا بِرَاْسٍ فَقَالَ اَبُوْكَ لِاَبِيْ لَا وَاللّٰهِ قَدْ جَاهَدْنَا بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَّيْنَا وَصُمْنَا وَعَمِلْنَا خَيْرًا كَثِيْرًا وَاَسْلَمَ عَلٰى اَيْدِيْنَا بَشَرٌ كَثِيْرٌ وَاِنَّا لَنَرْجُوْ ذَالِكَ فَقَالَ اَبِيْ لٰكِنِّيْ اَنَا وَالَّذِيْ نَفْسُ عُمَرَ بِيَدِهٖ لَوَدِدْتُّ اَنَّ ذٰلِكَ بَرَدَ لَنَا وَاَنَّ كُلَّ شَيْءٍ عَمِلْنَاهُ بَعْدَهُ نَجَوْنَا مِنْهُ كَفَافًا رَاْسًا بِرَاْسٍ فَقُلْتُ اِنَّ اَبَاكَ وَاللّٰهِ كَانَ خَيْرًا مِنْ اَبِيْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابی بردہ بن ابی موسے اشعری سے کہ بڑے تابعین میں سے ہیں کہا کہ واسطے میرے عبد اللہ بن عمر نے کہ کیا جانتا ہی تو [illegible] باپ میرے نے واسطے باپ تیرے کے کہا ابو بردہ نے کہ کہا میں نے نہیں جانتا میں کہا عبد اللہ نے پس تحقیق باپ میرے نے کہا واسطے باپ تیرے کے یعنے ابی موسے سے اے ابی موسے کیا خوش کرتا ہی تجکو یہ کہ اسلام ہمارا ساتھ آنحضرت کے یعنے ملا ہوا ساتھ بعثت انکی کے اور ہجرت ہماری ساتھ انکے اور جہاد ہمارا ساتھ انکے اور عمل ہمارے یعنے نماز اور روزہ اور زکوۃ اور حج اور مانند انکے سارے ساتھ انکے یعنے بیچ زمانے انکے کے ثابت اور باقی رہیں واسطے ہمارے اور یہ کہ جو عمل کیے اور ہمنے بعد وفات رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے نجات پاویں اور خلاص ہو دیں ہم اُنسے برابر سر بسر پس کہا باپ تیرے نے واسطے باپ میرے کے یون نہیں ہی قسم خدا کی تحقیق جہاد کیا ہمنے بعد پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اور نماز پڑھی ہمنے اور روزے رکھے ہمنے اور کیے ہمنے عمل نیک بہت یعنے صدقات وغیرہ اور

مسلمان ہوئے ہمارے ہاتھ پر یعنے بسبب ہمارے بہت آدمی اور تحقیق ہم البتہ توقع رکھتے ہیں انکی یعنے ثواب چیزوں ذکر کی گئی کا زیادہ
اوپر پہلا اسلام و ہجرت وغیرہ کے کہا باپ میرے نے یعنے حضرت عمرؓ نے لیکن میں قسم ہے اُس ذات کی کہ جان عمر کی اُسکے ہاتھ
میں ہے البتہ دوست رکھتا ہوں یہ کہ وہ عمل کہ ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کیے ہیں میں نے ثابت اور باقی رہیں واسطے
ہمارے اور یہ جو کچھ کہ کیا ہے ہمنے بعد آنحضرت کے نجات پاویں اُن سے برابر سر بسر پس کہا میں نے ابن عمر کو کہ تحقیق باپ تمہارے
قسم خدا کی تجھ بہتر باپ میرے سے نقل کی یہ بخاری نے ف برابر سر بسر یعنے نہ نفع اُسکا ہمکو پہونچے اور نہ ضرر اُسکا ہمپر پڑے اور
نہ موجب ثواب کا ہوا اور نہ سبب عذاب کا یعنے اگر موجب ثواب کا نہو یا رہے سبب عذاب کا بھی نہوے طاعت ناقص ما وجب بال نشود
اسم ضیم گر مد علت عصیان نشود ۔ اور اگر وہ عمل کہ بیچ سایہ تربیت اور نورانیت صحبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کیے ہمنے اور گمان انکی مقبولیت کا
رکھتے ہیں باقی رہیں تو نہی سعادت اور وہ عمل کہ بعد آنحضرت کے کیے ہیں ہمنے وہ خالی خرابی سے نہیں اگر سر بسر گذرے تو بھی غنیمت ہے اور یہ اس سبب سے
ہے کہ تابع اسیر متبوع کا ہے صحت میں اور فساد میں بیچ اعتقاد اور اخلاص کے علم و عمل میں کیا نہیں دیکھتا ہے تو کہ صحت بنائے نماز مقتدی
کی اوپر صحت نماز امام کے ہے اور اسی طرح فساد اُسکا اور نہیں شک ہے بیچ وصول کمال کے اور حصول صحت اعمال کے بیچ حالت
ملازمت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور بعد آنحضرت کے جو طاعتیں واقع ہوئیں نہیں خالی ہیں تغیر نیات سے اور فساد حالات سے
جیسیکہ خبر دی بعضے صحابہ نے وقت وفات آنحضرت کے کہ ہمنے ہاتھ اپنے مٹی سے نہ جھاڑے تھے اور ہنوز مشغول دفن ہی میں تھے کہ اپنے
دلوں کو برا پایا یعنے بسبب ظلمت کے کہ پیدا ہوئی چھپنے آفتاب وجود حضرت کے سے پس بڑی غنیمت ہے یہ کہ برابر سر ابر رہیں طاعات
و سیئات میں اور یہ بات نسبت جلیل القدر صحابہؓ کے تھی اور جو کہ بعد انکے ہیں پس طاعات انکی کہ بھری ہوئی عُجب اور غرور اور ریا وغیرہ
میں ہیں اُنکا کیا ٹھکانا ہے مگر یہ کہ فضل کرے اللہ ساتھ رحمت و عین عنایت اپنے کے کہ لاحق کرے بدکاروں کو ساتھ نیک کاروں کے
بلکہ کہا ہے بعضے عارفین نے کہ معصیت کہ باعث ہو ذلت و حقارت کی بہتر ہے اُس طاعت سے کہ لازم کرے عُجب و تکبر کو اور آخر جملہ سے
مراد یہ ہے کہ جب تیرا باپ باوجود اتنے اعمال و فضائل کے مقام خوف و دہشت میں ہے تو بہتر ہوا میرے باپ سے اور مقام اُسکا اعلیٰ ہوگا
یا مراد یہ ہے کہ تعجب کرتا ہے کہ باوجود اسکے کہ تیرا باپ بہتر ہے میرے باپ سے یہ کچھ ڈرتا ہے پس معلوم ہوتا ہے کہ کار نازک ہے والله ح

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَنِيْ رَبِّيْ بِتِسْعٍ خَشْيَةِ اللّٰهِ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ وَكَلِمَةِ الْعَدْلِ فِي الْغَضَبِ وَالرِّضَا وَالْقَصْدِ فِي الْفَقْرِ وَالْغِنَا وَاَنْ اَصِلَ مَنْ قَطَعَنِيْ وَاُعْطِيَ مَنْ حَرَمَنِيْ وَاَعْفُوَ عَمَّنْ ظَلَمَنِيْ وَاَنْ يَكُوْنَ صَمْتِيْ فِكْرًا وَنُطْقِيْ ذِكْرًا وَنَظَرِيْ عِبْرَةً وَاٰمُرُ بِالْعُرْفِ وَقِيْلَ بِالْمَعْرُوْفِ رَوَاهُ رَزِيْنٌ

اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حکم کیا مجکو رب میرے نے ساتھ نو چیزوں کے ایک تو
ڈرنا اللہ سے پوشیدہ اور ظاہر میں یعنے بیچ دل اور جسم کے یا خلوت و جلوت میں اور دوسرے بات راست و درست کہنی کہ حد سے
تجاوز نکرے بیچ حالت غصہ اور رضا کے یعنے آدمی راضی ہوتا ہے کسی سے تو تعریف کرتا ہے اُسکی اور اچھا کہتا ہے اُسکو اور عیب اُسکا
ڈھانکتا ہے اور جب غصہ میں آتا ہے تو برخلاف اُسکے کرتا ہے چاہیے کہ دونوں حال میں یکساں رہے اور تیسرے میانہ روی بیچ
فقر و غنا کے یعنے رزق بقدر کفایت کے ہو نہ فقر ہو اور نہ غنا یا یہ مراد ہے کہ دونوں حالتوں میں اوپر طریقہ اعتدال کے مستقیم ہو
یعنے فقر میں غصہ اور جزع فزع نکرے اور غنا میں تکبر اور سرکشی اور علو نہ اختیار کرے اور چوتھے یہ کہ ملاؤں رشتوں میں یعنے سلوک

کرون اُس سے کہ کاٹے مجھسے یعنی اگر کوئی ناتے دار مجھسے انقطاع و بدسلوکی کرے تو مین اُس سے سلوک و احسان ہی کرون یہ نہایت حلم و تواضع ہی پانچوین یہ کہ دون مین اُسکو کہ محروم رکھے مجکو اور چھٹے یہ کہ درگذر کرون مین یعنی باوجود قدرت بدلا لینے کے اُس سے کہ ظلم کرے مجھپر اور ساتوین یہ کہ ہو چپ رہنا میرا فکر یعنی جب چپ رہون تو فکر کرون بیچ اسماء اور صفات اور مصنوعات اور معانی آیات اللہ تعالی کے آٹھوین یہ کہ ہو بولنا میرا ذکر یعنی جب بات کرون تو ذکر خدا تعالی کا کرون مین قسم تسبیح اور تحمید اور تکبیر اور توحید اور تلاوت کتاب اللہ اور نصیحت بندون اُسکے سے اور نوین یہ کہ ہو نظر میری عبرت یعنی جب نظر مخلوقات مین کرون تو بروجہ عبرت اور ہوشیاری کے کرون مین نہ ساتھ جہل و غفلت کے اور حکم کیا پروردگار میرے نے کہ حکم کرون مین ساتھ نیکی کے اور روایت کیا گیا ہی ساتھ معروف کے نقل کی یہ رزین نے **ف** یعنی ایک روایت مین بجای بالعرف بالمعروف آیا ہی اور معنی دونون کے ایک ہی ہین یعنی اچھی بات کے نہی عن المنکر نہ ذکر کے اس لیے کہ امر بالمعروف دونونکو شامل ہی اچھی بات کے کرنے کو اور بری بات کے کہنے کو اور یہ خصلت زیادہ ہی نو خصلتون مذکورہ سے کہ جامع ہی تمام بھلائیون اور طاعات کو بیچ حقوق خلق و حق کے کہ بطریق اجمال کے بعد تفصیل کے ذکر کی ہی **وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ يَخْرُجُ مِنْ عَيْنَيْهِ دُمُوْعٌ وَاِنْ كَانَ مِثْلَ رَأْسِ الذُّبَابِ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ثُمَّ يُصِيْبُ شَيْئًا مِنْ حُرِّ وَجْهِهٖ اِلَّا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ** اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین کوئی بندہ مومن کہ نکلے اسکی آنکھون سے آنسو اور اگرچہ ہو مانند سر مکھی کے یعنی تھوڑا سا بسبب خوف خدا کے پھر پہونچے آنسو اُسکے اچھے منھ پر مگر کہ حرام کریگا اُسکو اللہ آگ پر نقل کی یہ ابن ماجہ نے **بَابُ تَغَيُّرِ النَّاسِ** باب ہی بیچ بیان تغیر و تبدیل لوگون کے **ف** تغیر کے معنی ہین ایک حال سے اور حال پر ہوجانا اور مراد تغیر حال لوگون کا ہی اُس حالت سے کہ زمانہ نبوت مین تھے کہ لوگ مستقیم تھے طریقۂ دین پر اور التزام تھا احکام سنت کا اور متبع تھے حق کے اور بے رغبت تھے دنیا سے اور مغرور نہ تھے زرق و برق دنیا پر کہ وہ مال و منال اور خدم و حشم ہی اور ثابت تھے اعمال پسندیدہ اور صفات حمیدہ اور اخلاق عظیمہ پر اور نورانیت دل اور صفائے باطن رکھتے تھے اور اخیر زمانہ مین احوال برخلاف اُسکے ہوگا بیچ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا النَّاسُ كَالْاِبِلِ الْمِائَةِ لَا تَكَادُ تَجِدُ فِيْهَا رَاحِلَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین ہی آدمی یعنی بیچ اختلاف حالات اپنے کے اور تغیر صفات اپنے کے مگر مانند سو اونٹون کے نہین قریب ہی کہ پاوے تو اے مخاطب اُنمین ایک قابل سواری کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** راحلہ اُس اونٹ کو کہتے ہین کہ توانا ہو سفر کرنے پر اور بوجھ اُٹھانے پر اور حرف تا اسمین مبالغہ کے لیے ہی اور معنی یہ ہین کہ آدمی بہت ہین جیسے اونٹ بہت سے ہوتے ہین لیکن اونٹون مین لائق سواری کے کم ہوتے ہین اسیطرح سے آدمیون مین بھی کام کے آدمی کہ قابل صحبت بنی کے ہون اور حق صحبت بجا لاوین اور مددگار ہون خیر پر اُنکے درمیان ہین بہت کم ہین بعضے کہتے ہین کہ مراد اُنسے آدمی اخیر زمانہ کے ہین کہ بعد قرون ثلثہ کے کہ نیک ہین امت کے پیدا ہونگے اور حق یہ ہی کہ حاجت اس قید کی نہین ہی احتمال رکھتا ہی کہ مسلمان کامل اُس زمانہ مین بھی کم ہون حاصل یہ کہ آدمی نیک ساتھ تمام صفات پسندیدہ کے تمام زمانون مین کم تھے اور اخیر زمانہ مین بہت ہی کم اور فضیلت اور بڑائی ان تین قرنون کی بہ نسبت اُنکے کہ بعد اُنکے آئے باقی ہی باعتبار کثرت و قلت کے ہی اور ذکر کرنا سو کا واسطے تکثیر کے ہی نہ واسطے تحدید کے پس وجود عالم باعمل مخلص کا قبیلہ کیمیا کی سے

ہی چنانچہ اس لیے بعضے ارباب حال کہتے ہین کہ یہ زمانہ قحط الرجال کا ہی اور منقول ہی کہ سہل تستری نکلے مسجد سے اور دیکھا اُنھون نے بہت سے لوگون کو اندر مسجد کے اور باہر اسکے پس کہا کہ اہل لا الہ الا اللہ بہت ہین اور مخلص اُنمین تھوڑے ہین اور حق سبحانہ تعالی نے آگاہ کیا اس معنی پر کئی آیتون مین ایک اُنمین سے یہ ہی وقلیل من عبادی الشکور اور فرمایا الا الذین اٰمنوا وعملوا الصالحات وقلیل ما ہم ؕ

وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَتَتَّبِعُنَّ سُنَنَ مَنْ قَبْلَکُمْ شِبْرًا بِشِبْرٍ وَّذِرَاعًا بِذِرَاعٍ حَتّٰی لَوْ دَخَلُوْا جُحْرَ ضَبٍّ تَبِعْتُمُوْھُمْ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ الْیَھُوْدُ وَالنَّصَارٰی قَالَ فَمَنْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ البتہ پیروی کروگے تم طریقون اور عادتون اُن لوگون کی کہ پہلے تم سے تھے بالشت ساتھ بالشت کے اور ہاتھ ساتھ ہاتھ کے مراد ہی اس سے موافقت اور مطابقت یعنی مطابعت اگلون کی بجمیع وجوہ سب کامون مین یہانتک کہ اگر بیٹھے ہونگے وہ سوراخ گوہ کے مین کہ وہ بہت تنگ اور برا ہوتا ہی تو پیروی کروگے تم اُنکی عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ وہ کہ پہلے ہمسے تھے اور متابعت کرینگے ہم اُنکی وہ یہود و نصاری ہین فرمایا آنحضرت نے اگر وہ یہود و نصاری نہین ہین تو اور کون ہین یعنی ظاہر ہی کہ مراد یہود و نصاری ہی ہین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** سنن ساتھ پیش سین کے جمع سنت کی ہی بمعنی طریقہ کے نیک ہو یا بد اور مراد یہان طریقہ اہل ہوا و بدعت کا ہی کہ نکالا اُنھون نے اپنے دلون سے بعد انبیاء اپنے کے کہ تغیر کیا دین کو اور بدل ڈالا کتاب کو اور بعضے نسخون مین سنن ساتھ زبر سین کے ہی یعنی طریقہ اُنکا ؏ **وَعَنْ مِّرْدَاسِ الْاَسْلَمِیِّ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَذْھَبُ الصَّالِحُوْنَ الْاَوَّلُ فَالْاَوَّلُ وَیَبْقٰی حُفَالَۃٌ کَحُفَالَۃِ الشَّعِیْرِ اَوِ التَّمْرِ لَا یُبَالِیْھِمُ اللّٰہُ بَالَۃً رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ** اور روایت ہی مرداس اسلمی سے کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جاتے رہین گے یعنی مرتے جاوین گے نیک بخت اول پس اول یعنی ایک بعد دوسرے کے اور ہر ایک کو اول کہا اسلیے کہ جب اول گذر گیا وہ کہ بعد اسکے ہی اول ہوا بہ نسبت باقی کے اور باقی رہین گے بد اور تباہ کار اور نابکار مانند بھوسی جو کے یا کھجور کے نہین پروا کریگا اُنکی اللہ پروا کرنا یعنی کچھ قدر و اعتبار نہین کریگا اُنکی نقل کی یہ بخاری نے

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا مَشَتْ اُمَّتِیَ الْمُطَیْطَاءَ وَخَدَمَتْھُمْ اَبْنَاءُ الْمُلُوْکِ اَبْنَاءُ فَارِسَ وَالرُّوْمِ سَلَّطَ اللّٰہُ شِرَارَھَا عَلٰی خِیَارِھَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسوقت چلے گی امت میری چلنا تکبر کا اور خدمت کرین گے اُنکے بیٹے بادشاہون کی کہ بیٹے فارس اور روم کے ہین یعنی ولایتین اور شہر فتح کرینگے اور اولاد فارس و روم کو بندی کرین گے اور خدمت کو کہین گے اور پادشاہ اور امراء اُنکی آن کر چاکر ہون گے اور خدمت کرین گے مسلط کریگا اللہ تعالی امت کے بدون کو اُنکے نیکون پر نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی **ف** یعنی ظالمون کو مظلومون پر اور یہ حدیث دلیلون نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سے ہی اس لیے کہ خبر دی حضرت نے غیب کی اور یہ خبر حضرت کی موافق واقع کے ہوئی کہ جب شہر فارس اور روم کے فتح کیے اور لیے مال اُنکے اور بندی مین پکڑی اولاد اُنکی اور چاکری کروائی اُنسے اور دولت قوی ہوئی مسلط کیا پروردگار تعالی نے حضرت عثمان کے قتل کرنے والون کو اُنپر اور مسلط کیا بنی امیہ کو بنی ہاشم پر اور کیا اُنھون نے جو کچھ کہ کیا اور لفظ مطیطا ساتھ پیش میم کے اور زبر طا کی ممدود و مقصور اترا کے ہاتھ اور ہاتھ لٹکے ہوے چلنا اور مط کھینچنا ابرو اور رخسارہ کا تکبر سے

اور سیطار بیچ قاموس اور صحاح اور صراح کے اور بیچ نسخون صحیحہ مشکوۃ کے اور حواشی اور شروح اسکی کے ساتھ ایک تی کے درمیان دو ط کے ہی دوسری بعد از دوسری ط کے نہین ہی اور بیچ مجمع البحار کے اور بعضے حواشی کتاب کے بھی لکھا ہی کہ نزدیک بعض کے ساتھ حذف تی کے بعد از ط دوسری کے روایت ہی اس سے معلوم ہوتا ہی کہ ساتھ اثبات تی کے بعد از ط دوسری کے بھی ہی بلکہ رایج ہی واللہ اعلم + ح ع **وَعَنْ حُذَيْفَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَقْتُلُوْا اِمَامَكُمْ وَتَجْتَلِدُوْا بِاَسْيَافِكُمْ وَيَرِثُ دُنْيَاكُمْ شِرَارُكُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ** اور روایت ہی حذیفہ سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہین قائم ہو گی قیامت یہان تک کہ قتل کروگے تم اپنے امام کو یعنی خلیفہ یا سلطان کو اور مارو گے تم ایک دوسرے کو ساتھ تلوارون اپنی کے اور یہانتک کہ وارث اور مالک اور متصرف ہونگے دنیا تمھاری کے بدکار تمھارے یعنی ملک اور سلطنت ظالمون کے ہاتھ آویگی اور کار و بار خلایق کا بیچ قبضہ اقتدار بدون اور فاسقون کے ہو. نقل کی یہ ترمذی نے **وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَكُوْنَ اَسْعَدَ النَّاسِ بِالدُّنْيَا لُكَعُ بْنُ لُكَعٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ** اور روایت ہی اسی حذیفہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین قائم ہو گی قیامت یہان تک کہ ہو بہرہ مند ترین لوگون کا دنیا مین ساتھ کثرت مال کے اور منصب اور اجراے حکم کے لئیم اور احمق بیٹا احمق کا کہ اصالت اور سیرت نیک نہ رکھی. نقل کی یہ ترمذی نے اور بیہقی نے کتاب دلائل النبوۃ مین **وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَنْ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ اِنَّا لَجُلُوْسٌ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَاطَّلَعَ عَلَيْنَا مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ مَا عَلَيْهِ اِلَّا بُرْدَةٌ لَهٗ مَرْقُوْعَةٌ بِفَرْوٍ فَلَمَّا رَاٰهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكٰى لِلَّذِيْ كَانَ فِيْهِ مِنَ النِّعْمَةِ وَالَّذِيْ هُوَ فِيْهِ الْيَوْمَ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ بِكُمْ اِذَا غَدَا اَحَدُكُمْ فِيْ حُلَّةٍ وَرَاحَ فِيْ حُلَّةٍ وَوُضِعَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ صَحْفَةٌ وَرُفِعَتْ اُخْرٰى وَسَتَرْتُمْ بُيُوْتَكُمْ كَمَا تُسْتَرُ الْكَعْبَةُ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَحْنُ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ مِّنَّا الْيَوْمَ نَتَفَرَّغُ لِلْعِبَادَةِ وَنُكْفَى الْمُؤْنَةَ قَالَ لَا اَنْتُمُ الْيَوْمَ خَيْرٌ مِّنْكُمْ يَوْمَئِذٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ** اور روایت ہی محمد بن کعب قرظی سے کہ کہا حدیث کی مجکو اس شخص نے کہ سنا علی ابن ابی طالب سے کہ کہا علی رض نے تحقیق تھے ہم بیٹھے ہوے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مسجد مین یعنی مسجد مدینہ مین یا مسجد قبا مین پس آئے ہم پر مصعب بیٹے عمیر کے اس حال مین کہ نہ تھی انکے بدن پر مگر چادر انکی پیوند کی ہوئی ساتھ ٹکڑے چمڑے کے پس جب دیکھا اسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے روئے بسبب اس امر کے کہ تھے یعنی پہلے اس دن کے بیچ نعمتون کے اور بسبب دیکھنے اس حال کے کہ اسمین ہی آج یعنی فقر و خستہ حالی پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی بطریق تعجب اور تحسر کے کیا حال ہو گا تمھارا جبوقت کہ صبح کو نکلے گا ایک تمھارا بیچ ایک جوڑے کے اور شام کو نکلے گا بیچ ایک جوڑے کے یعنی کیا ہو گا حال تمھارا جبوقت کہ بہت ہونگے اموال تمھارے کہ اول روز ایک لباس پہنے گا اور آخر روز دوسرا بسبب نہایت تنعم کے اور رکھا جاویگا آگے اسکے ایک پیالہ بڑا کھانیکا اور اٹھایا جائیگا دوسرا یعنی جیسی کہ شان متنعمین کی ہی اور یہ کنایہ ہی کثرت اقسام طعام سے کہ طرح بطرح کے طعام موجود ہونگے ایک بعد دوسرے کے اور ڈھانکوگے تم اپنے گھرون کو یعنی اپنی دیوارون پر دیوار گیریان لگاؤگے بسبب یا وہ تنعم کے جیسے کہ ڈھانکا جاتا ہی کعبہ یعنی بہ کنایہ تنعم اور ترفہ اور اسراف سے

بیچ لباس اور طعام اور مسکن کے پس کہا بعضے صحابہ نے یا رسول اللہ ہم اُس دن کہ یہ حال رکھتے ہون گے بہتر ہون گے اس حال سے کہ آج رکھتے ہین اس لیے کہ فارغ ہونگے ہم کسب معیشت سے اور تردد رزق سے واسطے عبادت کے اور کفایت کیے جاوین گے ہم محنت سے یعنی لونڈی غلام نوکر چاکر کام کاج کرین گے اور ہم فراغت سے بندگی کرینگے فرمایا آنحضرت نے کہ یون نہین ہے کہ اُس روز مین بہتر ہو گے بلکہ تم آج کے دن بہتر ہو بہ نسبت اُسدن کے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** سیوطی نے جمع الجوامع مین حضرت عمرؓ سے روایت کیا ہے کہ ایک روز مصعب بن عمیر آنحضرت کے پاس آئے اس حال مین کہ تسمہ بکری کی کھال کا اپنی کمر کو باندھا تھا پس فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نگاہ کرو طرف اُس شخص کے کہ روشن کیا ہے اللہ تعالی نے دل اُسکا اور تحقیق دیکھا ہے مین نے اسکے ماں اور باپ کو کہ کھلاتے تھے اُسکو خوشترین طعامون کا اور دیکھا ہے مین نے اسپر جوڑا ایسے کپڑے کا کہ دو سو درہم کو خریدا تھا اُسکو پس پہونچایا محبت خدا اور رسول خدا کی نے اس حال کو کہ دیکھتے ہو تم اور مصعب بن عمیر قریشی ہین اجلہ اور فضلائی صحابہ سے ہجرت کر کے مکے سے آئے آنحضرت کے پاس اور تھے جاہلیت مین منعم ترین لوگون کے طعام و لباس مین اور جب مسلمان ہوئے سب کچھ چھوڑا اور زہد اختیار کیا اور شہید ہوئے اُحد مین اور وقت شہادت کے یہ چالیس برس کے تھے یا کچھ زیادہ اور ظاہر یہ سمجھا جاتا ہے کہ رونا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا بسبب رحم و شفقت کے مصعبؓ کہ یہ تھے عزیز اپنی قوم مین اور مستغرق تھے نعمت مین اور اب یہ حال ہوا لیکن اسباق کے کچھ منافی ہے وہ ماجرا کہ واقع ہوا آنحضرت مین اور عمرؓ مین جبکہ روئے عمرؓ آنحضرت کو دیکھکر لیٹے ہوئے کھری چارپائی پر اور نشان پڑا ہوا تھا چارپائی کی بان کا آنحضرت کے بدن شریف پر اور یاد کیا عمرؓ نے چین کسری اور قیصر کا پس فرمایا آنحضرت نے انکو کہ تو اس مقام مین ہے اے عمر کیا نہین راضی تو اس سے کہ اُنکے لیے ہو دنیا اور ہمارے لیے ہو آخرت انتہے پس اولی یہ ہے کہ حمل کیا جاوے رونا آنحضرت کا اس خوشی پر کہ پایا اپنی امت مین اختیار کرنا زہد کا دنیا مین اور متوجہ ہونا عقبیٰ کی طرف یا محمول ہے رونا غم پر بسبب نہونے اُن چیزون کے کہ مددگار ہین عبادت کی مثل لباس ضروری وغیرہ کے واللہ اعلم اور موید ہے ہماری تاویل کا نقل کرنا راوی کا ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف بکم اذا غدا الخ اور تم آج کے دن بہتر ہو الخ اس لیے کہ جو فقیر کہ اُسکے پاس بقدر کفایت کے ہو بہتر ہے غنی سے اسلیے کہ غنی مشہور رہتا ہے دنیا مین اور نہین فارغ ہوتا عبادت کے لیے مثل اُسکے کہ اُسکے پاس بقدر کفایت کے ہے بسبب کثرت اشتغال کے ساتھ حاصل کرنے مال کے پس حدیث صریح دلالت کرتی ہے اوپر تفضیل فقیر صابر کے غنی شاکر پر پس جب حال غنا کا یہ نسبت صحابہ کے کہ وہ اقویا مین ایسا ہوا تو کیا حال ہوگا غیر اُنکے کا ضعفاء مین سے اور موید ہے اسکے وہ حدیث کہ روایت کی ہے دیلمی نے فردوس مین ابن عمرؓ سے بطریق مرفوع کے مازویت الدنیا عن احد الا کانت خیرۃ لہ کہتا ہون مین کہ لفظ عن احد عام ہے پس کافر فقیر کا عذاب خفیف تر ہوگا بہ نسبت کافر غنی کے دوزخ مین پس جبکہ نفع دیا فقیر نے فقیر کو اس دار فانی مین تو کیونکر نہ نفع دیگا مومن صابر کو دار القرار مین وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ الصَّابِرُ فِيْهِمْ عَلٰى دِيْنِهٖ كَالْقَابِضِ عَلَى الْجَمْرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اِسْنَادًا اور روایت ہے انسؓ سے کہا فرمایا آویگا لوگون پر ایک زمانہ کہ صبر کرنیوالا اُس زمانہ کے لوگون مین اپنے دین پر یعنی اوپر نگاہ رکھنے امور دین اپنے کے ساتھ ترک کرنے دنیا اپنی کے مانند مٹھی مین لینے والے انگارے کے ہے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے از راہ اسناد کے **ف** یعنی جبکہ

پکڑنا انگارے کا اور صبر کرنا اسپر دشوار ہے ایسے ہی رکھنا دین کا اور ثابت و مستقیم رہنا اسپر آخیر زمانہ میں مشکل ہے بسبب ظہور فسق کے اور غلبۂ فساق کے اور قلت مددگاروں اور موافقوں کے اسپر ؎ح وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ اُمَرَاءُكُمْ خِيَارَكُمْ وَاَغْنِيَاءُكُمْ سُمَحَاءَكُمْ وَاُمُوْرُكُمْ شُوْرٰى بَيْنَكُمْ فَظَهْرُ الْاَرْضِ خَيْرٌ لَّكُمْ مِنْ بَطْنِهَا وَاِذَا كَانَ اُمَرَاءُكُمْ شِرَارَكُمْ وَاَغْنِيَاءُكُمْ بُخَلَاءَكُمْ وَاُمُوْرُكُمْ اِلٰى نِسَاءِكُمْ فَبَطْنُ الْاَرْضِ خَيْرٌ لَّكُمْ مِنْ ظَهْرِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسوقت کہ ہوں امیر تمہارے نیک تمہارے اور غنی تمہارے سخی تمہارے اور امور تمہارے آپس کے مشورے سے ہوں یعنی مسلمان ایک رائے پر ہوں اور متفق ہوں آپس میں نہ مختلف پس پشت زمین یعنی ظاہر اسکا بہتر ہے تمہارے لئے پیٹ زمین کی سے یعنی زندگی بہتر ہے موت سے اس لئے کہ تم عمل کروگے ساتھ اس چیز کے کہ کتاب و سنت میں ہے اور خوشحالی ہے اسکے لیے کہ دراز ہو عمر اسکی اور اچھے ہوں عمل اسکے اور جبکہ ہوں امیر تمہارے بد تمہارے یعنی فاسق و ظالم اور دولتمند تمہارے بخیل تمہارے اور کام تمہارے سپرد ہوں طرف عورتوں کے پس پیٹ زمین کا بہتر ہے تمہارے لئے پشت زمین سے یعنی مرنا بہتر ہے جینے سے اسوقت میں نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے ف طرف عورتوں کے حالانکہ وہ ناقصات عقل و دین ہیں اور وارد ہوا ہے شاوروھن وخالفوھن اور وہ مرد بھی عورتوں ہی کے حکم میں ہیں کہ انکا سا حال رکھتے ہیں یعنی جن پر غالب ہے حب جاہ و مال اور نہیں جانتے اس چیز کو کہ اس سے ضرر ہے دین میں اور نہیں جانتے وبال انجام کار کو اور ظاہر عبارت کا یہ تھا کہ کہا جاتا اور ہو امر تمہارا مختلف درمیان تمہارے جیسے کہ مقابل مشورہ کے ہے پس یوں جو فرمایا گویا اشارہ ہے اسپر کہ اختلاف و تنازع اکثر از راہ متابعت عورتوں کے اور چلنے کے انکے کہے ہوتا ہے ؎ح وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْشِكُ الْاُمَمُ اَنْ تَدَاعٰى عَلَيْكُمْ كَمَا تَدَاعَى الْاَكَلَةُ اِلٰى قَصْعَتِهَا فَقَالَ قَائِلٌ وَمِنْ قِلَّةٍ نَحْنُ يَوْمَئِذٍ قَالَ بَلْ اَنْتُمْ يَوْمَئِذٍ كَثِيْرٌ وَّلٰكِنَّكُمْ غُثَاءٌ كَغُثَاءِ السَّيْلِ وَلَيَنْزِعَنَّ اللّٰهُ مِنْ صُدُوْرِ عَدُوِّكُمُ الْمَهَابَةَ مِنْكُمْ وَلَيَقْذِفَنَّ فِيْ قُلُوْبِكُمُ الْوَهْنَ قَالَ قَائِلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الْوَهْنُ قَالَ حُبُّ الدُّنْيَا وَكَرَاهِيَةُ الْمَوْتِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ اور روایت ہے ثوبان سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قریب ہیں گروہ کفر و ضلالت کے کہ بلاویں گے بعضے انکے بعضوں کو واسطے لڑنے اور کسر شوکت تمہاری کے جیسے کہ جمع ہوتی ہے جماعت طعام کھانیوالی اور بلاتے ہیں بعضے انکے بعضوں کو طرف کاسۂ طعام کے کہ کھاتے ہیں اس سے اور بے مانع اور بے ملاحظہ کے جمع ہوتے اور کھاتے ہیں یعنی اسی طرح وہ جماعت جمع ہوگی تمپر اور ہلاک کرینگے تمکو اور غارت کرینگے اموال تمہارے اور اسمیں اشارہ ہے طرف اسکے کہ تم انکے آگے مثل طعام کے ہو کہ نگلتے ہیں اور ہلاک کرتے ہیں اسکو پس کہا کہنے والے نے یعنی صحابہ میں سے کہ یہ جمع ہونا انکا غالب آنا انکا ہمپر بسبب کمی کے ہوگا کہ ہم کمتی ہونگے اسدن فرمایا حضرت نے کہ یہ بسبب کمی کے نہیں ہوگا بلکہ تم اسدن بہت ہوگے ولیکن تم مانند جھاگ کے ہوگے کہ اوپر کنارہ نالہ کے ہوتی ہیں یعنی قوت و شجاعت نہ ہوگی تم میں اور البتہ نکال ڈالیگا اللہ تعالی تمہارے دشمنوں کے سینوں میں سے ہیبت و رعب تمہارا اور البتہ ڈالیگا تمہارے دلوں میں ضعف و سستی کہا کہنے والے نے یا رسول اللہ اور کیا ہے سبب پڑنے سستی کا ہمارے دلوں میں فرمایا کہ سبب پڑنے سستی کا دل میں محبت دنیا کی اور ناخوش رکھنا موت کا یعنی جب زندگانی دنیا کو دوست رکھوگے اور موت کو ناخوش تو نہیں سکوگے اور نہ جلا وری کر سکوگے نقل کی یہ ابو داؤد نے اور بیہقی نے کتاب دلائل النبوۃ میں

الفصل الثالث

فصل تیسری عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا ظَهَرَ الْغُلُوْلُ فِيْ قَوْمٍ اِلَّا اَلْقَى اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ وَلَا فَشَا الزِّنَا فِيْ قَوْمٍ اِلَّا كَثُرَ فِيْهِمُ الْمَوْتُ وَلَا نَقَصَ قَوْمٌ الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ اِلَّا قُطِعَ عَنْهُمُ الرِّزْقُ وَلَا حَكَمَ قَوْمٌ بِغَيْرِ حَقٍّ اِلَّا فَشَا فِيْهِمُ الدَّمُ وَلَا خَتَرَ قَوْمٌ بِالْعَهْدِ اِلَّا سُلِّطَ عَلَيْهِمُ الْعَدُوُّ رَوَاهُ مَالِكٌ روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا نہیں پیدا ہوتی خیانت کرنی غنیمت میں بیچ کسی قوم کے مگر کہ ڈالتا ہے اللہ تعالی اُنکے دلوں میں خوف دشمن کا اور نہیں پھیلتا زنا کسی قوم میں مگر کہ بہت ہوتی ہے اُنمیں موت یعنی بہ سبب وبا کے یا طاعون کے یا موت علماء کے اور نہیں کم کرتی کوئی قوم پیمانہ اور ترازو کو یعنی خیانت کرتے ہیں کیل وزن میں اور مانند اُنکے میں جیسے گز اور گنتی وغیرہ مگر کہ موقوف کیا جاتا ہے اُنسے رزق یعنی حلال یا برکت اُس رزق کی کہ اُنکے ہاتھوں میں ہے اور نہیں حکم کرتی کوئی قوم یعنی حکام میں سے ناحق یعنی بغیر استحقاق کے یا بغیر علم کے بیچ احکام فاسدہ اپنے کے مگر کہ پھیلتی ہے درمیان اُنکے خونریزی یعنی وہ چیزیں کہ باعث ہیں خونریزی کی اور نہیں توڑتی کوئی قوم عہد مگر کہ مسلط کیا جاتا ہے اُنپر دشمن کہ اللہ تعالی مسلط کرتا ہے اُسکو نقل کی یہ مالک نے

باب

ف یہ باب ہے بیچ لواحق اور تتمات پہلے باب کے اصول معتمدہ اور نسخوں صحیح میں یوں ہی اسی طرح ہے یعنی فقط لفظ باب کا ہے بغیر ترجمہ کے اور کہا ابن ملک نے باب فی ذکر الانذار والتحذیر یعنی یہ باب ہے بیچ ذکر ڈرانے اور نصیحت کرنے کے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ الْمُجَاشِعِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ فِيْ خُطْبَتِهٖ اَلَا اِنَّ رَبِّيْ اَمَرَنِيْ اَنْ اُعَلِّمَكُمْ مَا جَهِلْتُمْ مِمَّا عَلَّمَنِيْ يَوْمِيْ هٰذَا كُلُّ مَالٍ نَحَلْتُهٗ عَبْدًا حَلَالٌ وَاِنِّيْ خَلَقْتُ عِبَادِيْ حُنَفَاءَ كُلَّهُمْ وَاِنَّهُمْ اَتَتْهُمُ الشَّيَاطِيْنُ فَاجْتَالَتْهُمْ عَنْ دِيْنِهِمْ وَحَرَّمَتْ عَلَيْهِمْ مَا اَحْلَلْتُ لَهُمْ وَاَمَرَتْهُمْ اَنْ يُشْرِكُوْا بِيْ مَا لَمْ اُنْزِلْ بِهٖ سُلْطَانًا وَاِنَّ اللّٰهَ نَظَرَ اِلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ فَمَقَتَهُمْ عَرَبَهُمْ وَعَجَمَهُمْ اِلَّا بَقَايَا مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ وَقَالَ اِنَّمَا بَعَثْتُكَ لِاَبْتَلِيَكَ وَاَبْتَلِيَ بِكَ وَاَنْزَلْتُ عَلَيْكَ كِتَابًا لَا يَغْسِلُهُ الْمَاءُ تَقْرَؤُهٗ نَائِمًا وَيَقْظَانَ وَاِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِيْ اَنْ اُحَرِّقَ قُرَيْشًا فَقُلْتُ رَبِّ اِذًا يَثْلَغُوْا رَاْسِيْ فَيَدَعُوْهُ خُبْزَةً قَالَ اسْتَخْرِجْهُمْ كَمَا اَخْرَجُوْكَ وَاغْزُهُمْ نُغْزِكَ وَاَنْفِقْ فَسَنُنْفِقُ عَلَيْكَ وَابْعَثْ جَيْشًا نَبْعَثْ خَمْسَةً مِثْلَهٗ وَقَاتِلْ بِمَنْ اَطَاعَكَ مَنْ عَصَاكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے عیاض بن حمار مجاشعی سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایکدن اپنے خطبے میں یعنی خطبۂ معروفہ میں یا وعظ میں آگاہ ہو تحقیق رب میرے نے حکم کیا مجکو یہ کہ سکھلاؤں میں تمکو وہ کہ نہیں جانتے تم اُسکو بعد ازاں بیان کی وہ چیز ساتھ قول اپنے کے جملہ اُن چیزوں میں کہ تعلیم کیں مجکو پروردگار تعالی نے اس دن میں کہ میں اسمیں ہوں یہ حکم ہے کہ فرمایا اللہ تعالی نے جو مال کہ دیا میں نے اُسکو کسی بندے کو بندوں میں سے حلال ہے یعنی جو مال بوجہ شرعی حاصل ہوا حلال ہے لہ کوئی اُسکو اپنی طرف سے حرام نہیں کر سکتا جیسے کہ جاہلیت میں اُونٹوں کو اپنے پر حرام کرتے تھے اور یہ حکم کہ فرمایا اللہ تعالی نے کہ میں نے پیدا کیا اپنے بندوں کو مائل باطل سے طرف حق کے اور تحقیق آئے بندوں کے پاس شیطان کہ لشکر ابلیس کے ہیں اور احتمال رکھتا ہے کہ شامل ہو شیاطین انس کو بھی جیسے کہ آیا ہے فابواہ یہودانہ او ینصرانہ لیس پھیر آنکو شیاطین نے اور دور ڈالا اُنکے دین سے اور حرام کی شیاطین نے اُنپر وہ چیز کہ حلال کی میں نے واسطے اُنکے یعنی گمراہ کیا تا حرام کیا حلال کو اپنے نفس پر اور حکم کیا شیاطین نے اُنکو یعنی وسوسہ میں ڈالا یہ کہ شریک کریں ساتھ میرے اُس چیز کو کہ نہیں اُتاری گئی ساتھ اُسکے دلیل کہ بسبب اُسکے غالب آویں یعنی بت کہ اُنکو پوجتے ہیں اور کچھ دلیل و حجت اُنکے استحقاق عبادت پر نہیں رکھتے اور یہ حکم ہے کہ تحقیق خدا ہی تعالی نے

نظر کی طرف زمین والون کے یعنی اور پایا اُنکو متفق شرک پر اور مستغرق گمراہی مین پس مبغوض رکھا اُنکو عرب کے اُنکے کو اور عجم اُنکے کو یعنی
مبغوض رکھا اُنکو بسبب بدکرداری اور بداعتقادی اُنکی کے اور متفق ہوتے اُنکے کے قبل بعثت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے شرک پر اور بسبب
کفر اُنکے کے کہ قوم موسیٰ کافر ہوئی ساتھ عیسیٰ کے اور عبادت کی عزیر کی اور قوم عیسیٰ قائل ہوئی تین خدا ہونے کی یا اُسکی کہ عیسیٰ بیٹے
اللہ کے ہین وغیر ذلک مگر ایک جماعت کہ اہل کتاب سے کہ باقی اور ثابت ہے اوپر دین و ایمان کے ساتھ موسیٰ و عیسیٰ کے اور تحریک و تبدیل
نہ کیا دین اور کتاب اپنی کو یہانتک کہ ایمان لائے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ نہین بھیجا ہے مین نے تجھکو پیغمبر کر مگر اس لیے کہ آزمایش
کرون مین تجھکو کہ کیونکر صبر کرتا ہے تو اوپر ایذا دینے قوم اپنی کے تجھکو اور آزمایش کرون مین ساتھ تیرے یعنی تیری قوم کو کہ آیا ایمان لاتے ہین
تجھپر یا کفر کرتے ہین اور بھیجی ہے مین نے تجھپر ایک کتاب کہ نہین دھوتا اور نہین مٹاتا اُسکو پانی یعنی کاغذ کے لکھے کو پانی سے دھوئے تو
مٹ جاتا ہے یہ ویسا نہین بلکہ محفوظ ہے زوال و نسخ سے یعنی قیامت تک دلون مین محفوظ ہے اور احکام اسکے باقی اور ہمیشہ جاری ہین پڑھتا ہے
تو اسکو سوتے اور جاگتے مین اور تحقیق اللہ تعالیٰ نے حکم کیا مجھکو کہ جلاؤن مین قریش کو یعنی ہلاک کرون مین اُنکے کفار کو لیبا
کہ نابود ہون اور کچھ اثر نہ رہے اُنکا پس کہا مین نے اے پروردگار میرے اُسوقت کچلین گے سر میرا پس کرین گے میرے سر کو مانند روٹی
کے یعنی کرین گے اُسکو بہ سبب کچلنے کے چوڑا مانند روٹی کے مقصود یہ کہ مین اُنسے کیونکر عہدہ برا ہونگا اور اُنپر غالب آؤنگا لشکر بسیار ہے
اور یہ بہت فرمایا کہ نکال تو اُنکو اُنکے وطن سے اور پریشان کر اُنکو جیسے کہ نکالا اُنھون نے تجھکو اور جہاد کر اُنپر مہیا کرین گے ہم
اسباب جہاد کا یعنی قوت بخشین گے اور غالب کرینگے تجھکو اُنپر اور خرچ کر اپنے لشکر کے لوگون پر اموال اور اگر نہ رکھتا ہوگا تو مال تو ہم
دینگے اور ہم پہونچاوین گے اُسکو تیرے لیے اور بھیج اُنپر لشکر بھیجین گے ہم پانچ مقدار لشکر غنیم کے چنانچہ روز بدر کے پانچ ہزار فرشتے
واسطے مدد لشکر اسلام کے بھیجے اور مشرک اُسدن ہزار تھے اور مسلمان تین سو اور لڑ ہمراہ لیکر اُنکو کہ فرمانبرداری کی ہے اُنھون نے تیری اور
ایمان لائے ہین تجھپر ساتھ اُن لوگون کے کہ سرکشی کی ہے تجھسے اور فرمانبرداری نہین کی ہے تیری اور کافر ہین نقل کی یہ مسلم نے
ف مائل باطل سے الخ یعنی مستعد قبول حق و طاعت کے یہ اشارہ ہے فطرت اسلام کیطرف کہ آیا ہے کل مولود یولد علی فطرۃ الاسلام
نہ مسلمان بالفعل یا مراد عہد اسلام کا ہے کہ روز میثاق کے کہا سبھون نے بلے اقرار ربوبیت پروردگار تعالیٰ کا کیا اگرچہ بعد اُسکے شرک
و اختلاف کیا اور سوتے اور جاگتے مین یعنی تجھکو ملکہ ہو گیا ہے ایسا کہ حاضر رہتا ہے قران تیرے ذہن مین اور ملتفت رہتا ہے طرف
اُسکے نفس تیرا اغلب احوال مین پس نہین غافل ہوتا اُس سے سوتے اور جاگتے چنانچہ کہا جاتا ہے اُسکو کہ قادر ہے ایک چیز پر اور ماہر ہے
اُسکا کہ کرتا ہے اُسکو سوتے مین کذا ذکر الطیبی خلاصہ یہ کہ قرآن تمہارے دل مین ہے حالت سوتے مین اور مین کہتا ہون کہ بہ نسبت
قلب شریف کے حاجت اس تاویل کی نہین اسلیے کہ حضرتؐ کی آنکھین سوتی تھین اور دل نہین سوتا تھا اور بہت لوگ دیکھے گئے ہین
کہ پڑھتے تھے وہ سوتے مین اور عجیب تر اس سے یہ منقول ہے کہ ایک شخص اپنے شیخ رح سے دور قرآن کا کیا کرتا تھا دس آیتوں کا وقت سحر کے
جب شیخ کی وفات ہوئی تو مرید وقت سحر کے اپنی عادت پر آیا اُنکی قبر پر اور ارادہ کیا ورد پڑھنے کا پس جب دس آیتین اُسنے تمام کین تو لگا سننے قبر
سے آواز اپنے شیخ کی سنی کہ اُنھون نے بھی پڑھین دس آیتین اور چپ ہے اسی طرح حال رہا ایک مدت تک یہانتک کہ بیان کیا مرید نے
یہ ماجرا کسی اپنے یار سے پس موقوف ہوئی یہ بات رح وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ
الْاَقْرَبِيْنَ صَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّفَا فَجَعَلَ يُنَادِي يَا بَنِيْ فِهْرٍ يَا بَنِيْ عَدِيٍّ لِبُطُوْنِ قُرَيْشٍ حَتّٰى

اجْتَمَعُوا فَقَالَ أَرَأَيْتَكُمْ لَوْ أَخْبَرْتُكُمْ أَنَّ خَيْلًا بِالْوَادِي تُرِيدُ أَنْ تُغِيرَ عَلَيْكُمْ أَكُنْتُمْ مُصَدِّقِيَّ قَالُوا نَعَمْ مَا جَرَّبْنَا عَلَيْكَ إِلَّا صِدْقًا قَالَ فَإِنِّي نَذِيرٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ فَقَالَ أَبُو لَهَبٍ تَبًّا لَكَ سَائِرَ الْيَوْمِ أَلِهٰذَا جَمَعْتَنَا فَنَزَلَتْ تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا اُسنے جبکہ اتری آیت ڈرا اپنے کنبے والے نزدیکیوں کو چڑھے پیغمبر خدا کوہ صفا پر کہ نزدیک خانہ کعبہ کے ہی پس شروع کیا پکارنا اے اولاد فہر کی اے اولاد عدی کی واسطے فرقون قریش کے یہانتک کہ جمع ہوئے یعنی فرقے قریش کے پس فرمایا کہ خبر دو مجھکو کہ اگر خبر دون مین تمکو یہ کہ ایک لشکر اترا ہی بیچ جنگل کے ارادہ رکھتا ہی کہ غارت کرے تمپر آیا سچا جانوگے تم مجھکو کہا اُنھون نے ہان اسلیے کہ نہین تجربہ کیا ہمنے تم پر مگر سچ کا اور نہین دیکھا ہمنے تم سے سوائے سچ کے فرمایا آنحضرت نے پس اگر سچا جانتے ہو مجھکو تو تحقیق مین خبر دیتا ہون اور ڈراتا ہون تمکو پہلے اترنے عذاب سخت کے سے یعنی اگر ایمان نہ لاؤگے مجھپر تو اتریگا تمپر عذاب سخت پس کہا ابو لہب نے کہ چچا آنحضرت کا تھا عبد العزی نام ہلاکت اور زیان ہو تمکو تمام ایام مین کیا اسی بات نا درست کے لیے اکٹھا کیا تھا تو نے ہمکو پس اُتری یہ سورۃ ہلاک اور زیان کار ہوجیو دونون ہاتھ ابی لہب کے اور ہلاک ہوجیو بلکہ ہلاک ہی ہوئے بالفعل نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** بطن ہیٹ اور گروہ کم قبیلہ سے قریش قبیلہ باپ اُنکا نضر بن کنانہ اور نیچے اسکے بطون اور افخاذ ہین حاصل یہ ہی کہ قبیلہ بمنزلہ جنس کے ہی اور بطن بمنزلہ نوع کے اور فخذ بمنزلہ فصل کے اور کبھی استعارہ کیا جاتا ہی بعض اُسکا واسطے بعض کے چنانچہ اسلیے بنی فہر با وجودیکہ قبیلہ ہی قریش سے اُسکو بطن کہا اور وادی ایک جگہ ہی معروف ہی قریب مکہ کے اور گویا کہ مراد ہی اُس سے وادی کہ مشہور ہی ساتھ وادی فاطمہ کے درمیان مکہ اور مدینہ کے اور ہلاک ہی بسبب گستاخی کے کہ ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کی اور مراد ہاتھون کے ہلاک ہونے سے ہلاک ہونا ذات اُسکی کا ہی مانند قول اللہ تعالی کے ولا تلقوا بایدیکم الی التہلکۃ یعنی نہ ڈالو اپنی ذاتون کو ہلاکت مین اور بعضون نے کہا کہ مراد دونون ہاتھون سے دنیا اور آخرت اُسکی ہی کہ دونون جہان اسکے ہلاک اور زیان کار رہے اور بعضون نے کہا کہ ہاتھون کو خاص اسلیے ذکر کیا کہ جب آنحضرت نے ابو لہب کو ڈرایا تو ابو لہب نے پتھر اٹھایا تا آنحضرت پر پھینکے وَفِي رِوَايَةٍ نَادَى يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ إِنَّمَا مَثَلِي وَمَثَلُكُمْ كَمَثَلِ رَجُلٍ رَأَى الْعَدُوَّ فَانْطَلَقَ يَرْبَأُ أَهْلَهُ فَخَشِيَ أَنْ يَسْبِقُوهُ فَجَعَلَ يَهْتِفُ يَا صَبَاحَاهُ اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ ندا کی آنحضرت نے اور فرمایا اے بیٹون عبد مناف کے نہین ہی حال اور قصہ عجیب میرا اور تمہارا مگر مانند حال اور قصہ ایک شخص کے کہ دیکھا لشکر دشمن کا پس گیا وہ شخص تا نگہبانی اور دیدبانی کرے اپنی قوم کی اور بچاوے اُنکو غارت دشمن کی سے پس ایک پہاڑ اور بلندی پر چڑھے تا آواز اُسکی سنین پس ڈرا یہ شخص کہ سبقت لیجاوین دشمن طرف اہل اسکی کے اور پہونچین طرف قوم کے پہلے اسکے کہ پہونچے یہ طرف اُنکے پس شروع کیا چلانا اور کہنا یا صباحاہ **ف** عبد مناف باپ ہاشم اور عبد شمس کا ہی اور مناف نام بت کا اور لفظ صباحاہ ساتھ جزم ہ کے ایک کلمہ ہی واسطے ڈرانے کے ایک امر دہشتناک سے کہتے ہین اور اصل اسکی یہ ہی اکثر غارت وقت صبح کے واقع ہوتی ہی پس فریاد کرتے ہین صبح کو تا اُس سے آگاہ ہون اور معنی یہ ہین کہ آئی قوم بیچ غارت کرنے سے ساتھ چلے جانے کے پہلے آنے دشمن کے پس گویا کہ آنحضرت نے فرمایا بچو اللہ کے عذاب سے ساتھ ایمان لانے کے پہلے اترنے عذاب کے **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ** قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرَيْشًا فَاجْتَمَعُوا فَعَمَّ وَخَصَّ فَقَالَ يَا بَنِي كَعْبِ بْنِ لُؤَيٍّ أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِي مُرَّةَ بْنِ كَعْبٍ أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِي عَبْدِ شَمْسٍ أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ

أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِي هَاشِمٍ أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ وَيَا فَاطِمَةُ أَنْقِذِي نَفْسَكِ مِنَ النَّارِ فَإِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللهِ شَيْئًا غَيْرَ أَنَّ لَكُمْ رَحِمًا سَأَبُلُّهَا بِبَلَالِهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا اُسنے یعنی یہ حدیث ساتھ اور الفاظ کے بھی آئی ہی ابو ہریرہ سے کہ جب یہ آیت اُتری کہ ڈراتو اپنے کنبے کو کہ بہت نزدیک ہین بلایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کو پس جمع ہوے پس تعمیم کی آنحضرت نے پکارنے مین اور تخصیص کی یعنی پکارا اُنکو ساتھ نام جد بعید اُنکے کے کہ سبکو عام وشامل ہوا اور ساتھ نام جد قریب کے کہ مخصوص ہو ساتھ بعض کے پھر بیان کی راوی نے کیفیت عموم خصوص کی کہ پس فرمایا اے اولاد کعب بن لوی کے خلاص کرو اپنی جانون کو آگ سے یعنی ایمان لاؤ اور کام نیک کرو کہ بسبب اُسکے آگ دوزخ سے نجات پاؤ اے اولاد مرہ بن کعب کے خلاص کرو اپنی جانون کو آگ دوزخ کی سے اے اولاد عبد شمس کے خلاص کرو اپنی جانون کو آگ دوزخ سے اے اولاد عبد مناف کے خلاص کرو اپنی جانون کو آگ سے اے اولاد ہاشم کے خلاص کرو اپنی جانون کو آگ سے اے اولاد عبد المطلب کے خلاص کرو اپنی جانون کو آگ سے اور اے فاطمہ خلاص کر اپنی جان کو آگ سے اسلیے کہ مین مالک نہین ہون تمہارے لیے عذاب خدا سے کسی چیز کا سوا اسکے کہ واسطے تمہارے مجھپر حق رحم اور قرابت کا ہی کہ تر کرتا ہون مین اُسکو ساتھ تری اُسکی کے اور ساتھ پانی صلہ اور احسان کے بجھاتا ہون مین حرارت اور سوختگی احتیاج اُنکی کو نقل کی یہ مسلم نے **ف** لوی ساتھ پیش لام کے اور زبر ہمزہ کے اور کبھی بدل کیا جاتا ہی ہمزہ واو سے اور ساتھ یے مشددہ کے نام اُنکے جد اعلی کا ہی اور وہ بیٹا غالب بن فہر کا ہی اور مرہ ساتھ پیش میم کے اور تشدید رے کے باپ ہی قبیلہ کا قریش مین سے اور عبد مناف بالاتر عبد شمس سے اور باپ اُسکا ہی اور باپ ہاشم کا اور روایت مین ذکر اسکا نیچے واقع ہوا اور اے بنی ہاشم الخ اُسمین چچا آنحضرت کے اور بیٹے چچا کے سب داخل ہوے اور ڈرانا اس حد کو پہونچا یا کہ اولاد شریف کو بھی ڈرایا اور فاطمہ زہرا کہ جگر گوشۂ حضرت کی اور سیدۂ نساء عالم کی ہین اور آگ دوزخ کی اُنپر حرام ہوئی اُنکو بھی داخل ان ڈرانے کے کیا اور مین نہین مالک ہون الخ یعنی مین نہین قادر اسپر کہ دفع کرون تم سے اللہ کے عذاب مین سے کچھ بھی اگر ارادہ کرے اللہ عذاب دینا تمہارا اور یہ فرمایا آنحضرت نے اللہ تعالی کی اس آیت سے قُلْ فَمَنْ يَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللهِ شَيْئًا إِنْ أَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا أَوْ أَرَادَ بِكُمْ نَفْعًا بلکہ فرمایا اللہ تعالی نے قُلْ لَا أَمْلِكُ لِنَفْسِي نَفْعًا وَلَا ضَرًّا إِلَّا مَا شَاءَ اللهُ اور ساتھ تر کے اُسکے یعنی ساتھ صلا اُسکے کے اور ساتھ احسان کرنے کے اُسنے اور حاصل اُسکا یہ کہ مین قرابتون سے احسان کرتا ہون اور ظلم اور ضرر اُنسے دفع کرتا ہون اور نہایہ مین لکھا ہی کہ بلال جمع بلل کی ہی بمعنی تری کے اور عرب اطلاق کرتے ہین تری کو سلوک اور احسان کرنے پر جیسے کہ اطلاق کرتے ہین یبس کو قطع کرنے پر اس لیے کہ جب اُنھون نے دیکھا کہ بعضی چیزین پیوستہ ہوتی ہین ساتھ تری کے اور حاصل ہوتا ہی اُنمین تفرق ساتھ یبس کے استعارہ کیا اُنھون نے بلل کو واسطے معنی وصل کے اور یبس کو واسطے معنی قطع کرنیکے اور اس حدیث مین نہایت ڈرانا اور مبالغہ ہی اُسمین اور لا فضیلت ان مذکورین مین سے اور داخل ہونا اُنکا بہشت مین اور شفاعت آنسرور کی گنہگاران اُمت کے لیے چہ جا اقربا حضرت کے لیے حدیثون صحیحہ سے ثابت ہی اور باوجود اسکے خوف اُسکی بے پروائی کا باقی ہی اور یہ مقام مقتضی تھا اس حال کا اور یہ بھی ہوسکتا ہی کہ حدیثین فضیلت اور شفاعت کی بعد اسکے وارد ہوئی ہون غرض کہ حکم ہوا حضرت کو ڈرانیکا پس بجالاے اُسکو ✤ ع ح

وَفِي الْمُتَّفَقِ عَلَيْهِ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ اشْتَرُوا أَنْفُسَكُمْ لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللهِ شَيْئًا يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللهِ شَيْئًا يَا عَبَّاسُ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا أُغْنِي عَنْكَ مِنَ اللهِ شَيْئًا وَيَا صَفِيَّةُ عَمَّةَ رَسُولِ اللهِ لَا أُغْنِي عَنْكِ

سلہ ترجمہ کہہ پس کون مالک ہو واسطے تمہارے اللہ سے کچھ اگر ارادہ کرے ساتھ تمہارے ضرر کا یا ارادہ کرے ساتھ تمہارے نفع کا ۱۲ ترجمہ کہہ نہین مالک ہون واسطے اپنی جان کے نفع اور ضرر کا مگر جو چاہے اللہ ۱۲

مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَيَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَلِيْنِيْ مَا شِئْتِ مِنْ مَالِيْ لَا أُغْنِيْ عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا اور یہ حدیث
متفق علیہ ہے کہ بخاری اور مسلم نے اسکو روایت کیا ہے آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت نے اے گروہ قریش کے خرید ما اپنی جانون کو
یعنی خلاص کرو انکو آگ سے ساتھ ایمان کے اور ترک کرنے کفران نعمت کے اور ساتھ طاعت و فرمانبرداری کے نہین دفع کر سکتا
مین تم سے عذاب اللہ سے کچھ اے اولاد عبد مناف کے نہین دور کر سکتا مین تم سے اللہ کے عذاب سے کچھ اے عباس بیٹے عبد المطلب کے نہین دور
کر سکتا مین تجھسے عذاب اللہ سے کچھ اے صفیہ پھوپھی رسول اللہ کی نہین دور کر سکتا مین تجھسے اللہ کا عذاب کچھ اور اے فاطمہ بیٹی محمد کی مانگ مجھسے جو
چاہے میرے مال سے نہین دور کر سکتا مین تجھسے اللہ کا عذاب کچھ **ف** یہین بعضے کلام کرتے ہین کہ حضرت کے پاس مال کہان تھا خصوصاً مکہ
مین کہ فرمایا کہ مانگ میرے مال مین سے یہ بات کچھ نہین ہے فکر کی ہے اسکو یہ آیت ووجدک عائلا فاغنی یعنی اور پایا تجھکو محتاج پس غنی کر دیا تجھکو یعنی ساتھ
مال خدیجہ کے بحسب قول مفسرین کے اور دوسرا اسکے اطلاق مال کا تھوڑے اور بہت دونون پر ہوتا ہے پس کہان سے معلوم ہوا کہ حضرت کے پاس
بالکل مال نہ تھا اور باوجود اسکے یہ عبارت وجود مال الفعل پر تقاضا نہین کرتی شاید یہ مراد ہو کہ اگر کچھ مال میرے ملک مین ہوگا مانگ لینا لیکن نجات
آخرت میری ملک مین نہین ہے **الْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل دوسری عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أُمَّتِيْ هٰذِهٖ أُمَّةٌ مَرْحُوْمَةٌ لَيْسَ عَلَيْهَا عَذَابٌ فِي الْآخِرَةِ عَذَابُهَا فِي الدُّنْيَا الْفِتَنُ وَالزَّلَازِلُ وَ
الْقَتْلُ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ روایت ہے ابی موسیٰ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ امت میری یہ امت
یعنی اجابت حاضر فی الذہن مرحوم ہے یعنی اوپر رحمت حق زیادہ ہے بہ نسبت اور امتون کے بسبب ہونے نبی انکے کے رحمۃ للعالمین نہین اوپر
عذاب آخرت مین عذاب اسکا دنیا مین فتنے اور زلزلے اور قتل ہے نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** یعنی ناحق اور نہین اسپر عذاب یعنی شدید
بلکہ عذاب انکا یہ ہے کہ سزا انکے اعمال کی دنیا مین ساتھ محنتون اور امراض کے اور طرح بطرح کی بلاؤن کے ہوتی ہے جیسا کہ مراد ہے یہ قول
اللہ تعالیٰ کے من یعمل سوءا یجز بہ کہ اوپر گذر چکا ہے ذکر اسکا واللہ اعلم اور مؤید ہے اسکا قول حضرت کا عذابہا فی الدنیا الخ اور بعضون نے
کہا کہ یہ حدیث خاص ہے اس جماعت کے حق مین کہ نہین کرتے کبیرہ اور ممکن ہے کہ ہو اشارہ طرف ایک جماعت خاص کے امت سے کہ وہ
صحابہ ہین اور کہا مظہر نے کہ یہ حدیث مشکل ہے اس لیے کہ اس سے سمجھا جاتا ہے کہ کوئی عذاب نہین دیا جائیگا حضرت کی امت مین سے خواہ گناہ کبیرہ
کرتا ہو یا اور کچھ یا اللہ کچھ نہین بنتی مگر یہ کہ تاویل کیجاوے کہ مراد امت سے یہان وہ ہے کہ پیروی کرے حضرت کی جیسے کہ اور فرمانبرداری
کرے اللہ تعالیٰ کی اور باز رہے اس چیز سے کہ منع کیا ہے اس سے یعنی زلزلے اور حادثہ زمانے کے کہ انکو پہونچتے ہین اور موجب کفارہ گناہون
اور باعث رفع درجات انکے کے ہوتے ہین اور کشت و خون کہ انکے درمیان مین واقع ہوتا ہے اگر کافرون اور مبتدعون کے ہاتھ سے ہے
تو خود موجب شہادت اور اجر کا ہے اور اگر مسلمانون مین ہے تو پس اگر بسبب اشتباہ اور تاویل کے ہے تو دونون جانبین سلامتی پر ہین
اور اگر ایک جانب صریح ظالم ہے تو وہ جانب مظلوم کی ماجور ہوگی اور بعضے علما نے کہا ہے کہ عذاب قبر خصائص اس امت مرحومہ مغفور کی سے
ہے تا برزخ مین خالص کر کر گناہون سے انکو طاہر مطہر آخرت مین لیجاوینگے اور وہان عنایت دیکھینگے وَعَنْ أَبِيْ عُبَيْدَةَ
وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ هٰذَا الْأَمْرَ بَدَأَ نُبُوَّةً وَرَحْمَةً ثُمَّ يَكُوْنُ خِلَافَةً وَرَحْمَةً ثُمَّ
مُلْكًا عَضُوْضًا ثُمَّ كَائِنٌ جَبْرِيَّةً وَعُتُوًّا وَفَسَادًا فِي الْأَرْضِ يَسْتَحِلُّوْنَ الْحَرِيْرَ وَالْفُرُوْجَ وَالْخُمُوْرَ يُرْزَقُوْنَ عَلٰى
ذٰلِكَ وَيُنْصَرُوْنَ حَتّٰى يَلْقَوُا اللّٰهَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ ابو عبیدہ بن الجراح کہ عشرہ مبشرہ مین سے ہین

اور معاذ بن جبل کہ بڑے صحابہ مین سے ہین روایت کرتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تحقیق یہ امر دین ظاہر ہوا ساتھ نبوت
اور رحمت کے یعنی اول ظہور دین کا بیچ زمانہ نزول وحی اور رحمت اور نورانیت کے تھا پھر ہوگا امر دین کا خلافت اور رحمت پھر ہوگا یہ
پادشاہت کزندہ یعنی کاٹنے والی یہ کاٹ تکبر اور قہر اور حد سے گذرنا اور فساد بڑھنا ہی زمین مین حلال جانینگے یہ ریشمی کپڑون کو اور
استعمال کرینگے انکو مانند حلال کے اور حلال جانینگے عورتون کی شرمگاہون کو اور شرابون کو یعنی اقسام شرابون کو روزی دیے جاوینگے
باوجود ان کامون کے اور مدد دیے جاوینگے یعنی کفار پر اور اپنے مخالفون پر اور ہلاک نہین کیے جاوینگے اگرچہ مستحق اسکے ہونگے
بسبب سبقت مغفرت اور رحمت کے اس امت کے لیے اور شاید کہ اللہ تعالی کو اسمین کچھ حکمت ہو مثل انتظام خلائق کے اور درستی یعنی
احکام دین کے انسے اگرچہ خود فاسق ہون یہان تک کہ ملاقات کرینگے اللہ تعالی سے روز جزا کے نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین
ف لفظ بدا ساتھ الف کے ہی بمعنی ظاہر ہوا کے اور ایک نسخہ مین ساتھ ہمزہ کے ہی یعنی شروع ہوا اول امر دین کا تا آخر زمانہ
حضرت تک زمانہ نزول وحی اور رحمت کا اور خلافت الخ یعنی یہ ہوا زمانہ خلفای راشدین کا کہ ساتھ خلافت اور نیابت آنحضرت
کے کار دین و دیانت کا انتظام رکھتا تھا اور وہ زمانہ تیس برس کا ہوا اوسمین ساڑھے انتیس برس خلفاے راشدین رہے اور چھ مہینے باقی
مین حضرت امام حسن رض پس نہین ہی نصیب معاویہ کے لیے خلافت مین اور لفظ عض کے معنی ہین کاٹنا اور عضوض ساتھ زبر عین کے صیغہ مبالغہ کا
ہی اور ایک روایت مین بجاے ملکا کے ملوکا عضوضا ساتھ پیش عین کی جمع عض کی ساتھ زیر عین کے بمعنی خبیث شریر کے یعنی ہونگے
ایسے پادشاہ کہ ظلم کرینگے لوگون پر اور ایذا دینگے انکو ناحق اور یہ مبنی ہی غالب پر یعنی اکثر ایسے ہونگے اس لیے کہ نادر بحکم نہین النادر
کالمعدوم پس نہین اشکال لازم آویگا اسپر کہ تھے عمر بن عبد العزیز عادل یہان تک کہ کہا جاتا تھا انکو عمر ثانی اور فضایل انکے
مشہور ہین اور فساد زمین مین یعنی لڑائیان اور لوٹ مار وغیر ذلک بری چیزین اور یہ حالت ہمیشہ یہی جیسے کہ دیکھی جاتی ہی
ان ایام مین باین حیثیت کہ ٹھہری خلافت ظالمون کے ہاتھ مین بطریق تسلط اور غلبہ کے بغیر رعایت شروط امامت کے پھر ظلم
و تعدی زیادہ ہوئی رعایا پر اور تحکم ہوا انپر ساتھ طرح طرح کے بلاون کے اور دے مناصب نالایقون کو اور نہ التفات کیا طرف
علماے عاملین اور اولیاے صالحین کے پھر اکثر ہمارے زمانے کے سلاطین نے ترک کیا ہی جہاد ساتھ مشرکین کے اور متوجہ ہوگے
طرف قتال مسلمانون کے واسطے لینے شہرون کے اور دفع کرنے فساد کے چنانچہ اسیلیے کہا ہی ہمارے بعضے علما نے کہ جو کوئی کہے ہمارے
زمانے کے سلطان کو عادل پس وہ کافر ہی غرضکہ فساد دن بدن بڑھتا ہی گیا حتی کہ بعضے ازبکون نے قتل عام کیا باوجودیکہ
شہر مین اولیا اور علما اور صلحا اور لڑکے اور عورتین اور ضعیف اور بیمار اور اندھے بھی تھے کہ جو مستحق قتل نہ تھے حالانکہ
شہر والے ملت حنفیہ سے تھے کہ جو جملہ اہل سنت وجماعت سے ہین اور مدعی سلطنت قائل اسکا تھا کہ ہم تعظیم علم و شریعت کی کرنیوالے ہین
اور تصریح کی ہی ہمارے علما نے کہ اگر فتح کرین ایک قلعہ کفار کا اور پاے جاوین انمین ہزارون اہل حرب لیکن انمین ایک ذمی مجہول الحال ہو تو
نہین درست قتل عام اس مقام مین لا حول ولا قوۃ الا باللہ وما لم یشاء لم یکن واعلم ان اللہ علی کل شئ قدیر وان اللہ قد احاط بکل
شئ علما یاد رکھو اسکو ظاہر ہوا ہی فساد بحر و بر مین حتی کہ حرمین شریفین مین بھی اس طرح کا کہ نہین ممکن ذکر کرنا اسکا اللہ کارساز
ہی اپنے دین کا اور مددگار ہی اپنے نبی کا اور ہر سال بلکہ ہر روز بلکہ ہر ساعت بدتر ہی بہ نسبت سابق کے ٭ ح ع **وعن**
عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اَوَّلَ مَا يُكْفَأُ قَالَ زَيْدُ بْنُ يَحْيَى الرَّاوِي

یعنی الاسلام کما یکفا الاناء یعنی الخمر قیل فکیف یا رسول اللہ وقد بین اللہ فیھا ما بین قال یسمونھا بغیر اسمھا فیستحلونھا رواہ الدارمی اور روایت ہی عائشہ سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تحقیق اول جس چیز کا کہ الٹا جاویگا کہا زید بن یحیی راوی نے یعنی اسلام مین جیسا کہ الٹا جاتا ہی باسن یعنی شراب ہوگی کہا گیا پس کس طرح لیجاوے گی شراب اور تغیر کیا جاوے کا حکم اسکا یا رسول اللہ حالانکہ تحقیق بیان کی اللہ نے بیچ اسکے وہ چیز کہ بیان کی یعنی حرمت اسکی ساتھ اشد و اغلظ وجوہ کے بیان کی خوب واضح فرمایا آنحضرت نے کہ حیلہ و تاویل کرینگے اسکے پینے مین باین طریق کہ نام رکھینگے اسکا اور نام سوائے شراب کے پس حلال جانینگے اسکو نقل کی یہ دارمی نے ف لفظ ما یکفا ساتھ صیغہ مجہول کے ہی مہموز کفا سے یعنی اوندھا نے باسن کے تاکہ گرپڑے وہ چیز کہ اسمین ہو قسم پانی وغیرہ سے اور یعنی اسلام یہ زید راوی نے بیان کیا اور کلمہ فی کا لفظ راوی سے ساقط ہوگیا ہی اور آنحضرت بیان کرتے تھے خمر کا پس فرمایا بیچ اثناء حدیث اپنی کے اول ما یکفا پس بیان کی راوی نے خبر محذوف ساتھ قول اپنے کے یعنی الخمر پس یہ بھی لفظ راوی کا ہی کہ بیان کرتا ہی مراد کو کہ اول ما یکفا فی الاسلام کیا ہی خمر ہی حاصل یہ کہ اول وہ چیز کہ ارتکاب کیجاوے گی محرمات سے اور ساقط کیجاویگی احکام اسلام سے وقت تغیر احوال لوگون کے اخیر زمانہ مین حکم خمر کا ہی کہ پیوینگے اسکو اور تاویلین کرینگے بیچ حلال کرنے اسکے کے جیسے کہ کہا اور کہا گیا الخ اور نام رکھینگے الخ جیسے کہ نبیذ اور مثلث اور مانند انکے کے اور واقع مین شراب ہوگی اور اس بہانہ سے پیوینگے یا بناوینگے اسکو شہد اور چانول وغیرہ سے اور کہینگے کہ خمر نام انگور کے پانی کا ہی کہ مستی لاتا ہی اور یہ انگور کی نہین ہی پس خمر نہین اور نہ جانینگے کہ جو چیز نشا کرنیوالی ہی حرام ہی اور خمر ہی حکم خمر کا رکھتی ہی اور حلال جانینگے حقیقۃً پس کافر ہونگے یا وہ ظاہر کرینگے کہ ہم پیتے ہین چیز حلال پس ہونگے فاسق ✣ ح ع

الفصل الثالث

فصل تیسری عن النعمان بن بشیر عن حذیفۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکون النبوۃ فیکم ما شاء اللہ ان تکون ثم یرفعھا اللہ تعالی ثم تکون خلافۃ علی منھاج النبوۃ ما شاء اللہ ان یکون ثم یرفعھا اللہ تعالی ثم تکون ملکا عاضا فیکون ما شاء اللہ ان یکون ثم یرفعھا اللہ تعالی ثم تکون ملکا جبریۃ فیکون ما شاء اللہ ان یکون ثم یرفعھا اللہ تعالی ثم تکون خلافۃ علی منھاج نبوۃ ثم سکت قال حبیب فلما قام عمر بن عبد العزیز کتبت الیہ بھذا الحدیث اذکرہ ایاہ وقلت ارجو ان تکون امیر المؤمنین بعد الملک العاض والجبریۃ فسر بہ واعجبہ یعنی عمر بن عبد العزیز رواہ احمد والبیہقی فی دلائل النبوۃ ✣ روایت ہی نعمان بن بشیر سے اسنے نقل کی حذیفہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور باقی رہیگا وجود نبوت کا اور نور اسکا درمیان تمہارے جبتک کہ چاہے اللہ تعالی ہونا اسکا پھر اٹھا لیگا نبوت کو اللہ تعالی یعنی ساتھ اٹھا لینے نبی کے پھر ہوگی خلافت اوپر طریقہ نبوت کے جبتک کہ چاہے گا اللہ تعالی ہونا اسکا پھر اٹھا لیگا اسکو بھی اللہ تعالی پھر ہوگی حکومت پادشاہت گزندہ یعنی کاٹنے کا بعض اہل اسکا بعض کو مانند کاٹنے کتے کے پس باقی رہیگی وہ جبتک کہ چاہے گا اللہ تعالی کہ ہو پھر اٹھا لیگا اسکو بھی اللہ تعالی عالم سے پھر ہوگی حکومت بادشاہت تکبر اور غلبہ کی پس باقی رہیگی وہ جبتک کہ چاہے گا اللہ تعالی کہ ہو پھر اٹھا لیگا اسکو اللہ تعالی پھر ہوگی خلافت اوپر طریقہ نبوت کے یعنی کمال عدالت کے ساتھ اور مراد اس سے زمانہ حضرت عیسی اور مہدی علیہما السلام کا ہی پھر چپ رہے آنحضرت کہا حبیب بن سالم نے کہ اس حدیث کے راویون مین سے ہی اور مولی نعمان بن بشیر کا اور کاتب اسکا ہی

روایت کرتا ہے اُس سے قتادہ وغیرہ پس جبکہ آئے عمر بن عبدالعزیز یعنی خلیفہ ہوئے لکھی مین نے یہ حدیث درحالیکہ یاد دلاتا تھا مین انکو یعنی شاہ کو
کہا مین نے امید رکھتا ہون مین یہ کہ تم امیر المؤمنین یعنی خلیفہ وعدہ کیے گئے پیچھے بادشاہت گزندہ اور غلبہ اور قہر اور سرکشی کے پس
خوش کیے گئے عمر اس بات سے اور خوش آئی انکو فراد رکھتا ہے کہنے والا ساتھ دونون ضمیرون کے عمر بن عبدالعزیز نقل کی یہ احمد نے
یعنی اپنے مسند مین اور بیہقی نے دلائل النبوۃ مین **کِتَابُ الْفِتَنِ** یہ کتاب ہے بیچ بیان فتنون کے **ف** فتن جمع فتنہ
کی ہے شل محن کے جمع محنت کی یعنی آزمائش اور خوش کھنے ایک چیز کا اور فریفتہ ہونے کے ساتھ اُسکے اور معنی گمراہ ہونے اور گمراہ کرنے
اور فضیحت اور عذاب کے اور گلنے سونے اور چاندی اور جنون اور محنت اور مال اولاد اور اختلاف لوگون کی راے مین بھی آتا ہے
اور جاننا چاہیے کہ مولف نے یہان سے آخر کتاب تک کتاب الفتن بنایا اور بعد اُسکے ابواب ترتیب دیے اور وجہ اُسکی ظاہر نہین
ہے خصوصاً باب فضائل ومناقب کہ انکو داخل کتاب الفتن کے کرنا وجہ وجیہ نہین رکھتا اگرچہ کہین کہ ہم مکلف اور مبتلا ہین ساتھ
اعتقاد انکی کے اور گرویدہ ہونے کے ساتھ انکے تو اس اعتبار سے تمام جو کچھ کہ کتاب مین ذکر ہوا اسی قبیلہ سے ہے واللہ اعلم بحرح
اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی **عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامًا مَا تَرَكَ شَيْئًا**
يَكُوْنُ فِيْ مَقَامِهٖ ذٰلِكَ اِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ اِلَّا حَدَّثَ بِهٖ حَفِظَهٗ مَنْ حَفِظَهٗ وَنَسِيَهٗ مَنْ نَسِيَهٗ قَدْ عَلِمَهٗ اَصْحَابِيْ
هٰٓؤُلَآءِ وَاِنَّهٗ لَيَكُوْنُ مِنْهُ الشَّيْءُ قَدْ نَسِيْتُهٗ فَاَرَاهُ فَاَذْكُرُهٗ كَمَا يَذْكُرُ الرَّجُلُ وَجْهَ الرَّجُلِ اِذَا غَابَ
عَنْهُ ثُمَّ اِذَا رَاٰهُ عَرَفَهٗ **مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** روایت ہے حذیفہ سے کہ کہا کھڑے ہوے ہم مین رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کھڑے ہونا یعنی خطبہ پڑھا اور وعظ کہا اور خبر دی اُن فتنون کی کہ ظاہر ہونگے نہین چھوڑی کوئی چیز کہ واقع ہونے والی تھی
اس مقام مین قیامت تک مگر کہ بیان فرمایا اُسکو یاد رکھا اُسکو اُس شخص نے کہ یاد رکھا اُسکو اور بھول گیا اُسکو جو شخص کہ بھول گیا یعنی
بعضون نے یاد رکھا اور بعضون نے فراموش کیا کہا حذیفہ نے کہ تحقیق جانا ہے اُس قصیہ کو میرے اُن یارون نے یعنی جو کہ موجود مین صحابہ
مین سے لیکن بعضے نہین جانتے ہین اُسکو مفصل اسلیے کہ واقع ہوا ہے انکو کچھ نسیان کہ جو خواص انسان سے ہے اور مین بھی انھین مین سے ہون
کہ جو کچھ بھول گئے ہین جیسیکہ بیان کیا اپنے حال کو اور تحقیق شان یہ ہے کہ البتہ واقع ہوتی ہے اُن چیزون مین سے کہ خبر دی تھی آنحضرت
نے وہ چیز کہ تحقیق بھول گیا ہون مین اُسکو پس دیکھتا ہون مین اُس چیز کو پس یاد دلاتا ہون مین اُسکو جیسیکہ یاد دلاتا ہے شخص چہرہ شخص کا
یعنی بطریق اجمال وابہام کے جبکہ غائب ہوتا ہے اُس سے اور فراموش کرتا ہے اُسکو ساتھ تفصیل وتشخیص کے پھر جبکہ دیکھتا ہے اُسکو پہچان لیتا ہے
اُسکو شخص یعنی ایسی ہی ہین وہ باتین مفصل بھولا ہوا ہون لیکن جبکہ واقع ہوتی ہے کوئی بات اُنمین سے تو پہچان لیتا ہے کہ یہ وہی ہے جسکی
حضرت نے خبر دی تھی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْهُ** قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تُعْرَضُ
الْفِتَنُ عَلَى الْقُلُوْبِ كَالْحَصِيْرِ عُوْدًا عُوْدًا فَاَيُّ قَلْبٍ اُشْرِبَهَا نُكِتَتْ فِيْهِ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ وَاَيُّ قَلْبٍ اَنْكَرَهَا نُكِتَتْ فِيْهِ
نُكْتَةٌ بَيْضَاءُ حَتّٰى تَصِيْرَ عَلٰى قَلْبَيْنِ اَبْيَضَ مِثْلِ الصَّفَا فَلَا تَضُرُّهٗ فِتْنَةٌ مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ وَالْاٰخَرُ اَسْوَدُ
مُرْبَادًّا كَالْكُوْزِ مُجَخِّيًا لَا يَعْرِفُ مَعْرُوْفًا وَلَا يُنْكِرُ مُنْكَرًا اِلَّا مَا اُشْرِبَ مِنْ هَوَاهُ **رَوَاهُ مُسْلِمٌ** روایت ہے اسی حذیفہ سے کہ کہا سنا
مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے پیش کیے جاوینگے اور رکھے جاوینگے فتنے دلون پر مانند بوریا کے تنکے تنکے یعنی جس طرح کہ بوریا ساتھ
اُن فتنون کے نشان کیا جاویگا بیچ اُسکے نکتہ سیاہ اور جس دل نے انکار کیا اُن فتنون کا نشان کیا جاویگا اُسمین نکتہ سفید یہانتک کہ ہوجاوینگے

انسان باعتبار پیش آنے فتنوں کے اور تاثیر اور عدم تاثیر انکی کے انکے دلوں میں یا ہونگے دل باعتبار اسکے دو قسم پر ایک قسم سفید مانند سنگ مرمر کے
کہ اسمیں کوئی چیز اثر نہیں کرتی یعنی ایسے ہی یہ دل ہونگے کہ تاثیر نہیں کریگا اسمیں فتنہ اصلا اور تشبیہ تنہا سفیدی میں ہی بلکہ سختی اور قوت میں بھی ہوگی
اور ضرر نہیں کریگا اس طرح کی غل میں کوئی فتنہ جبتک باقی ہیں آسمان و زمین یعنی ہمیشہ اور دوسرا دل سیاہ راکھ کا سا رنگ مانند باس الٹے کے کہ کچھ
اسمیں ہوکر پڑے یعنی اسی طرح وہ دل نور ایمانی معرفت سے خالی اور سیاہ ہوگا نہیں پہچانیگا یہ دل کار نیک مشروع کو اور نہ برا جانیگا برائی کو مگر
اس چیز کو کہ پلایا گیا ہی اور خلط کیا گیا ہی دل اوسکا ساتھ اُسکی محبت کا یعنی قسم ہوائے نفسانی سے یعنی خواہش نفسانی کا متبع ہوگا مطلقا بغیر لحاظ اسکے
کہ وہ اچھی ہو یا بری نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی بیان اور محققین اور بعضوں نے کہا اعتقاد فاسدہ اور شہوات نفسانیہ اور لفظ عودا عودا کو
تین طرح پر روایت کیا ہی اول تو ساتھ پیش عین کے اور دال مہملہ کے اور یہ مشہور تر ہی روایتوں سے اور معنی اسکے یہ ہیں کہ در آوینگے فتنے دلونمیں ایک بعد دوسرے کے
جیسے کہ بوریا اور تنکے بیچ میں بوریے کے ایک بعد دوسرے کے یا طرز تشبیہ پیش آنے فتنوں کی ہی دلوں پر ساتھ پیش آنے بوریے کے تنکوں کے کہ اُسکے بچھنے والے کے ایک بعد
دوسرے کے اور بعضوں نے کہا ہی کہ مراد چمٹنا اور لگنا فتنہ کا ہی دلمیں مانند چمٹنے اور تاثیر کرنے اسکے کے بیچ بدن سونے والے کے اُسپر اور دوسرے ساتھ زبر عین کے اور
ذال معجمہ کے اور معنی اسکے پناہ چاہتی ہی خدا تعالی سے فتنہ کی شر سے جیسے کہ اثنائے کلام میں بعد ذکر کرنے کفر و معصیت کے کہتے ہیں نعوذ باللہ منہا یا
معاذ اللہ اور تیسرے زبر سے عین کے ساتھ دال مہملہ کے اور مراد عودا عودا ہی تکرار پیش آنے فتنہ کی ہی دل پر بار بار اور روایت پہلی ساتھ نصب اور رفع دونوں کے
آئی ہی اور دوسرا اور تیسرا ساتھ نصب ہی کے ہی فقط اور لفظ اشرب ساتھ صیغہ مجہول کے ہی کہا جاتا ہی اشرب فی قلبہ حبہ یعنی مل گئی محبت فتنہ کی اور اندر
فتنہ راسخ ہو گیا اسمیں اور آگیا رنگ اسکا دل میں جیسے کہ در آتا ہی رنگ کپڑے میں اور شراب پینا رنگ کا کپڑے میں گویا کہ پیتا ہی وہ اُسکو اور قول حق سبحانہ کا
واشربوا فی قلوبہم العجل بھی اسی قبیلہ سے ہی اور نکتہ آتا ہی بمعنی نشان کے کہ چھونے لکڑی وغیرہ کے سے زمین میں ہو جاتا ہی اور بمعنی نقطہ کے بھی آتا ہی
بمعنی نقطہ کے اس چیز میں کہ مخالف رنگ اسکے کے ہو بھی مستعمل ہوتا ہی اور لفظ ابیض کو ساتھ تی اور ت کے پڑھا ہی بر تقدیر تی کی ضمیر پھرتی ہی انسان
کیطرف کہ مفہوم ہوتا ہی سیاق کلام سے اور بر تقدیر ت کی پھرتی قلوب کیطرف کہ مذکور ہی صریح اور لفظ مربادا ساتھ زبر میم اور جزم رے اور تشدید دال کے
سیاہ اور خاکستر رنگ ہی ساتھ پیش رے کے خاکستر گونی اور مراد خاکستر گون ہونا اور ایک روایت میں مربادا ساتھ ہمزہ مکسورہ کے بعد ب کے بھی آیا ہی

وَعَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثَيْنِ رَأَيْتُ اَحَدَهُمَا وَاَنَا اَنْتَظِرُ الْاٰخَرَ حَدَّثَنَا اَنَّ الْاَمَانَةَ نَزَلَتْ فِيْ جَذْرِ قُلُوْبِ الرِّجَالِ ثُمَّ عَلِمُوْا مِنَ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ عَلِمُوْا مِنَ السُّنَّةِ وَحَدَّثَنَا عَنْ رَفْعِهَا قَالَ يَنَامُ الرَّجُلُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ الْاَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهٖ فَيَظَلُّ اَثَرُهَا مِثْلَ اَثَرِ الْوَكْتِ ثُمَّ يَنَامُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ فَيَبْقٰى اَثَرُهَا مِثْلَ اَثَرِ الْمَجْلِ كَجَمْرٍ دَحْرَجْتَهٗ عَلٰى رِجْلِكَ فَنَفِطَ فَتَرَاهُ مُنْتَبِرًا وَلَيْسَ فِيْهِ شَيْءٌ وَيُصْبِحُ النَّاسُ يَتَبَايَعُوْنَ وَلَا يَكَادُ اَحَدٌ يُؤَدِّي الْاَمَانَةَ فَيُقَالُ اِنَّ فِيْ بَنِيْ فُلَانٍ رَجُلًا اَمِيْنًا وَيُقَالُ لِلرَّجُلِ مَا اَعْقَلَهٗ وَمَا اَظْرَفَهٗ وَمَا اَجْلَدَهٗ وَمَا فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ اِيْمَانٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی اسی

حذیفہ سے کہ کہا بیان کیں ہمسے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو حدیثیں یعنی بیچ امر امانت کے اور حادثہ کے بیچ زمانہ فتنہ کے دیکھی میں نے ایک اونمیں سے یعنی
وہ اترنا امانت کا ہی کہ واقع ہو چکا اور میں منتظر ہوں دوسری کا کہ صدوق اسکا بھی واقع ہو ف یعنی وہ اٹھ جانا امانت کا ہی مراد امانت سے
یا تو معنی مشہور اسکے ہیں کہ خیانت نکرنا ہی لوگوں کے حق میں یا مراد تمام تکالیف شرعیہ ہیں کہ مذکور ہیں اس آیۂ کریمہ میں انا عرضنا الامانۃ علی السموات والارض
الخ اور اصل سب کے ایمان ہی جیسے کہ اشارت کی آخر حدیث میں وما فی قلبہ مثقال حبۃ من خردل من ایمان اور امانت جو مذکور ہی اس جملہ میں ولا یکاد احد یؤدی الامانۃ
وہ بھی مبنی ہی اسپر فرماتے ہیں کہ حق سبحانہ نے ایمان و امانت مومنوں کے دلوں کے اندر پیدا کی اور ثابت کی ہی ترجمہ حدیث کی ہمکو کہ تحقیق امانت یعنی

یعنی ایمان اترا لوگون کے دلون کی جڑ مین ف یعنی اول جو ایمان اترا لوگون کے دلون پر اترا اور مستحکم ہوا اور وہ باعث ہوا عمل کرنیکا کتاب اور سنت پر
جیسکہ فرمایا ترجمہ پھر جانا یعنی ساتھ نور ایمان کے قرآن ہے ف یعنی احکام واجب ہون یا نفل حرام ہون یا مباح کہ نکالے گئے کتاب الہی سے ترجمہ پھر
جانا سنت سے ف کہ بیان فرمائے یعنی پیدا کرنا ہدایت کا اور ارادہ اسکا حق جل و علا سے سابق ہے اور پھر اتارنا کتاب کا اور بھیجنے رسولون کے جسکو عنایت
عنایت و ہدایت اللہ تعالی کا ثابت ہوا ہے وہ کتاب و سنت سے بہرہ مند اور منتفع ہوتا ہے اور یہ بھی ہے کہ اس لفظ مین بیان کرنا ہے شان عالی مرتبہ ایمان
و امانت کا ہے کہ باوجود اتارنے اور ثابت کرنے انکے دلون مین ساتھ کتاب و سنت کے بھی اسکو مویّد اور موکد کیا ہے اور یہ حدیث اول ہے کہ حذیفہ نے اسکو سچا
ہوا حصول مین بیچ عصر اور حضور آنحضرت کے دیکھا اور مشاہدہ کیا اور دوسری حدیث بیچ بیان اٹھ جانے اور کم ہونے امانت کے کہ بعد زمانے آنحضرت کے ہونیکی جیسکہ
کہا ترجمہ اور حدیث کی ہے اٹھنے امانت کی سے ف یعنی اٹھ جانے ثمرہ ایمان کے سے اور ناقص ہو جانے اسکے سے کہ یہ ہوگا بعد عصر حضرت کے صحابہ
کے بعض مین ترجمہ فرمایا حضرت نے یعنی بیچ بیان نقصان امانت کے کہ سوویگا شخص سونا ف یعنی حقیقۃً یا کنایۃً ہے اس سے کہ غافل ہو تذکر آیات اور تدبیر
اور تامل سے سنت کے اور یہ مقابل اسکے ہے کہ فرمایا پھر جانا کتاب و سنت سے ترجمہ پس نقصان کیجاویگی اور لیجاویگی امانت دل اسکی سے یعنی لیجانے انوار و ثمرات اسکے
کم اور ناقص ہو جاینگے پس رہ جاویگا نشان امانت کا کہ وہ ثمرہ ایمان کا ہے مانند نشان وکت کے ف اثر شے وہ چیز ہے کہ باقی رہے علامت اور بقیہ اسکے سے اور
وکت ساتھ زبر واو اور جزم کاف کے اور آخر مین ت جمع وکتہ کی اور وہ نشان ایک چیز کو کہتے ہین برخلاف رنگ اس چیز کے جیسکہ نقطہ سیاہ سفید مین اور
بعضون نے کہا کہ نقطہ سفید کہ آنکھ کی سیاہی مین پیدا ہو یعنی بسبب ہونے غفلت کے اور ارتکاب گناہ کے نور امانت کا کم ہو جاویگا اور جب آگاہ ہوگا اور جلا دل اسکے
سے عرض کریگا تو سوا مقدار نقطہ کے اس سے نشان باقی نہ دیکھے گا ترجمہ پھر سوویگا شخص ایک سونا اور غافل ہوگا بار دیگر پس لیا جاویگا اور ناقص کیا جاویگا
جز دوسرا امانت سے کہ باقی ہاتھ اس نگاہ کریگا تو باقی رہیگا نشان اسکا مانند نشان مجل کے ف مجل ساتھ زبر میم اور جزم جیم کے آبلہ پڑنا اور سخت ہونا
پوست ہاتھ کا کام کرنے سے کہ جسکو گھٹہ کہتے ہین بعد ازان بیان اثر مجل کا کرتے ہین ساتھ قول اپنے کے ترجمہ مانند انگارے کے یعنی وہ اثر مجل کا مانند انگارے
کے کہ لڑھکاوے تو اسکو اپنے پانون پر اسے متخالف پس آبلہ ہو جاوے پس دیکھے تو اس جگہ کو کہ آبلہ پڑا پھولی ہوئی حالانکہ نہین ہے اس آبلہ مین کچھ یعنی دکھائی
دیتا ہے کوئی چیز کہ کام آوے ف ملکہ پانی خراب ہوا اسی طرح یہ شخص کہ اثر امانت کا اسکے دل سے نکالا گیا صالح اور کار آمدنی دکھائی دیتا ہے اور اسکے
باطن مین صلاح اور وہ چیز کہ کار آوے نہین اس تقریر سے معلوم ہوا کہ وکت اور مجل شاید اثر امانت کے ہے کہ دلمین رہتی ہے لیکن اس تقریر پر وارد ہوتا ہے کہ اثر مجل کا زیادہ
ہوا اثر وکت سے اور مناسب تو کی یہ ہے کہ بقا اثر دوسری بار مین کمتر معلوم ہو مرتبہ اول سے جواب دیتے ہین کہ جب مجل ایک چیز خالی بے فائدہ ہے قلیل و حقیر ہوگا
وکت سے اور یہ جواب خالی ضعف سے نہین ف کہا صاحب تحریر نے معنی حدیث کے یہ ہین کہ امانت جاتی رہیگی لوگون کے دلون سے بتدریج پس جب زائل ہوگا اول جز
اس سے زائل ہوگا نور اسکا اور قائم مقام ہوگی اسکی تاریکی مانند وکت کے اور وہ اعجاز نشان کا ہے مخالف پہلے رنگ کے اور جب زائل ہوگا کچھ اور اسمین سے ہوگا
مانند مجل کے اور وہ نشان محکم ہے کہ نہین زائل ہوتا مگر بعد ایک مدت کے اور یہ تاریکی زیادہ ہے پہلی سے پھر تشبیہ دی اس نور کے جانے رہنے کو بعد واقع ہونے اسکے
کے دلون مین اور اسکے نکلنے کو بعد استقرار اسکے بیچ دلمین اور آنا اسکے پیچھے تاریکی کے آنے کو ساتھ انگارے کے کہ لڑھکاوے اسکو اپنے پانون پر یہانتک
کہ تاثیر کرے اسمین پھر زائل ہو جاوے انگارا اور باقی رہے آبلہ اور کہا ایک شارح نے ہمارے علما مین سے کہ مراد یہ ہے کہ امانت اٹھ جاویگی دلون سے لینی اسکے
دل والون کے بسبب گناہون کے یہانتک کہ جب جاگین گے اپنی نیند سے نہین پاوینگے اپنے دلونکو اسحالت پر کہ تھے اسپر اور باقی رہیگا اسمین نشان کبھی مانند وکت کے
اور کبھی مانند مجل کے اور مجل اگرچہ سعد ہے لیکن مراد اس سے یہان نفس آبلہ ہے اور یہ اقل ہے مرتبہ پہلے سے اسلیے کہ تشبیہ دی اسکو ساتھ چیز خالی کے بعد تھی
پہلے کے اور وہ کیا ساتھ اسکے خالی ہونا دل کا امانت سے باوجود باقی رہنے نشان اسکے کے ترجمہ اور صبح کرینگے لوگ کہ اعلی الاتفاق بیچ خرید و فروخت کرینگے آپس مین

۱۲ مرقاۃ

انسان باعتبار پیش آنے فتنون کے اور تاثیر اور عدم تاثیر انکی کے انکے دلون مین یا ہونگے دل باعتبار اسکے دو قسم پر ایک قسم سفید مانند سنگ مرمر کے کہ اسمین کوئی چیز اثر نہین کرتی یعنی ایسے ہی یہ دل ہونگے کہ تاثیر نہین کریگا اسمین فتنہ اصلا اور تشبیہ تنہا سفیدی مین ہی بلکہ سختی اور قوت بھی ملحوظ ہی اور ضرر نہین کریگا اس طرح کی دل مین کوئی فتنہ جبتک باقی ہی آسمان و زمین یعنی ہمیشہ اور دوسرا دل سیاہ راکھ کا سا رنگ مانند باس اوندھے کے کہ جو کچھ اسمین ہو گر پڑے یعنی اسی طرح وہ دل نور ایمانی و معرفت سے خالی اور سیاہ ہوگا نہین پہچانیگا یہ دل کار نیک و مشروع کو اور نہ برا جانیگا برائی کو مگر اس چیز کو کہ پلایا گیا ہی اور خلط کیا گیا ہی دل اور گرفتار اسکی محبت کا ہی قسم ہواے نفسانی سے یعنی خواہش نفسانی کا متبع ہوگا ملیا بغیر ملاحظہ اسکے کہ وہ اچھی ہو یا بری نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنی بیان اور محققین اور بعضون نے کہا عقائد فاسدہ اور شہوات نفسانیہ اور لفظ عودا عودا کو تین طرح پر روایت کیا ہی اول تو ساتھ پیش عین کے اور دال مہملہ کے اور یہ مشہور تر ہی اور روایتون سے اور معنی اسکے یہ ہین کہ واقع ہونگے فتنے دلونمین ایک بعد دوسرے کے جیسے کہ بافندہ بوریہ کا ایک ایک تنکا بیچ میں بوریئے کے ایک بعد دوسرے کے یا مراد تشبیہ پیش آنے فتنون کی ہی دلون پر ساتھ پیش آنے بوریئے کے تنکون کے اسکے بچھنے والے کی طرف ایک بعد دوسرے کے اور بعضون نے کہا ہی کہ مراد چپٹنا اور تاثیر کرنا فتنہ کا ہی دلمین مانند چپٹنے اور تاثیر کرنے اسکے کے بیچ بدن سونے والے کے اسپر دوسرے ساتھ زبر عین کے اور دال مہملہ کے اور معنی اسکے پناہ چاہتی ہی خدا تعالیٰ سے فتنہ کی شر سے جیسے کہ اثنائے کلام میں بعد ذکر کرنے کفر و معصیت کے کہتے ہین نعوذ باللہ منہا یا معاذ اللہ اور تیسرے زبر سے عین کے ساتھ دال مہملہ کے اور مراد عود اور تکرار پیش آنے فتنہ کی ہی دلپر بار بار اور روایت پہلی ساتھ نصب اور رفع دونون کے آئی ہی اور دوسرا اور تیسرا ساتھ نصب ہی کے ہی فقط اور لفظ اشرب ساتھ صیغہ مجہول کے ہی کہا جاتا ہی اشرب فی قلبہ حبہ یعنی مل گئی محبت فتنہ کی اسمین اور فتنہ راسخ ہو گیا اسمین اور آگیا رنگ اسکا دل میں جیسے کہ در آتا ہی رنگ کپڑے مین اور شراب پینا رنگ کا کپڑے مین گویا کہ پیتا ہی وہ اسکو اور قول حق سبحانہ کا واشربوا فی قلوبہم العجل بھی اسی قبیلہ سے ہی اور نکتہ آتا ہی بمعنی نشان کے کہ چھوٹنے لکڑی وغیرہ کے سے زمین مین ہو جاتا ہی اور بمعنی النقطہ کے بھی آتا ہی بمعنی النقطہ کے اس چیز مین کہ مخالف رنگ کے ہو بھی مستعمل ہوتا ہی اور لفظ تصیر کو ساتھ تے اور تے کے پڑھا ہی بر تقدیر تے کی ضمیر پھرتی ہی انسان کیطرف کہ مفہوم ہوتا ہی سیاق کلام سے اور بر تقدیر تے کی پھرتی قلوب کیطرف کہ مذکور ہی صریح اور لفظ مربادا ساتھ زبر میم اور جزم رے اور تشدید دال کے سیاہ اور خاکستر رنگ اور ساتھ پیش رے کے خاکستر گونی اور مراد خاکستر گون ہونا اور ایک روایت مین مربادا ساتھ ہمزہ مکسورہ کے بعد بے کے بھی آیا ہی

وَعَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَدِیْثَیْنِ رَاَیْتُ اَحَدَھُمَا وَاَنَا اَنْتَظِرُ الْاٰخَرَ حَدَّثَنَا اَنَّ الْاَمَانَۃَ نَزَلَتْ فِیْ جَذْرِ قُلُوْبِ الرِّجَالِ ثُمَّ عَلِمُوْا مِنَ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ عَلِمُوْا مِنَ السُّنَّۃِ وَحَدَّثَنَا عَنْ رَفْعِھَا قَالَ یَنَامُ الرَّجُلُ النَّوْمَۃَ فَتُقْبَضُ الْاَمَانَۃُ مِنْ قَلْبِہٖ فَیَظَلُّ اَثَرُھَا مِثْلَ اَثَرِ الْوَکْتِ ثُمَّ یَنَامُ النَّوْمَۃَ فَتُقْبَضُ فَیَبْقٰی اَثَرُھَا مِثْلَ اَثَرِ الْمَجْلِ کَجَمْرٍ دَحْرَجْتَہٗ عَلٰی رِجْلِکَ فَنَفِطَ فَتَرَاہُ مُنْتَبِرًا وَلَیْسَ فِیْہِ شَیْءٌ وَیُصْبِحُ النَّاسُ یَتَبَایَعُوْنَ وَلَا یَکَادُ اَحَدٌ یُؤَدِّی الْاَمَانَۃَ فَیُقَالُ اِنَّ فِیْ بَنِیْ فُلَانٍ رَجُلًا اَمِیْنًا وَیُقَالُ لِلرَّجُلِ مَا اَعْقَلَہٗ وَمَا اَظْرَفَہٗ وَمَا اَجْلَدَہٗ وَمَا فِیْ قَلْبِہٖ مِثْقَالُ حَبَّۃٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ اِیْمَانٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی اسی حذیفہ سے کہا بیان کین ہمسے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو حدیثین یعنی بیچ امر امانت کے اور حادثہ کے بیچ زمانہ فتنہ کے دیکھی مین نے ایک انمین سے یعنی وہ اترنا امانت کا ہی کہ واقع ہو چکا اور مین منتظر ہون دوسری کا کہ مصداق اسکا بھی واقع ہو **ف** یعنی وہ اٹھ جانا امانت کا ہی مراد امانت سے یا تو معنی مشہور اسکے ہین کہ خیانت نکرنا ہی لوگون کے حق مین یا مراد تمام تکالیف شرعیہ ہین کہ مذکور ہین اس آیۂ کریمہ مین انا عرضنا الامانۃ علی السموٰت والارض الخ اور اصل سب کے ایمان ہی جیسے کہ اشارت کی آخر حدیث مین وما فی قلبہ مثقال حبۃ من خردل من ایمان اور امانت جو مذکور ہی اس جملہ مین ان الامانۃ الخ وہ بھی یہی ہی اسیپر فرماتے ہین کہ حق سبحانہ نے ایمان و امانت مومنون کے دلون کے مانند پیدا کی اور ثابت کی ہی ترجمہ حدیث کی یہ کہ تحقیق امانت یعنی

ایمان اترا لوگوں کے دلوں کی جڑ میں ف یعنی اول جو ایمان اترا لوگوں کے دلوں پر اترا اور مستحکم ہوا اور وہ باعث ہوا عمل کرنیکا کتاب اور سنت پر
جیسکہ فرمایا ترجمہ پھر جانا یعنی ساتھ نور ایمان کے قرآن ہے ف یعنی احکام واجب ہیں یا نفل حرام ہوں یا مباح کہ نکالے گئے کتاب اللہ سے ترجمہ پھر
جانا سنت سے ف کہ بیان فرمائے یعنی پیدا کرنا ہدایت کا اور ارادہ اسکا حق جل و علا سے سابق ہوا اور پھر اتارنے کتاب کے اور بھیجنے رسولوں کے سبب تابع
عنایت و ہدایت اللہ تعالی کا ثابت ہوا ہے وہ کتاب و سنت سے بہرہ مند اور منتفع ہوتا ہے اور یہ بھی ہے کہ اس لفظ میں بیان کرنا بڑائی شان امر اعلی تبدیانات
و امانت کا ہے کہ باوجود اتارنے اور ثابت کرنے اسکے کے دلوں میں ساتھ کتاب و سنت کے بھی اسکو موید اور موکد کیا ہے اور یہ حدیث اول ہے کہ حذیفہ نے اسکو صحابہ
رسول میں بیچ عصر اور حضور آنحضرت کے دیکھا اور مشاہدہ کیا اور دوسری حدیث بیچ بیان اٹھ جانے اور کم ہونے امانت کے کہ بعد زمانے آنحضرت کے ہو گی جیسکہ
کہا ترجمہ اور حدیث کی ہمسے اٹھنے امانت کی سے ف یعنی اٹھ جانے ثمرہ ایمان کے سے اور ناقص ہو جانے اسکے سے کہ یہ ہوگا بعد عصر حذیفہ کے صحابہ
کے عصر میں ترجمہ فرمایا حضرت نے یعنی بیچ بیان نقصان امانت کے کہ سوویگا شخص بیچ نا ف یعنی حقیقۃ یا کنایۃ ہے اس سے کہ غافل ہو تذکر آیات اور تدبر کتاب
اور اتباع سنت سے اور یہ مقابل اسکے ہے کہ فرمایا پھر جانا کتاب و سنت سے ترجمہ پس نقصان کیا جاویگی اور لیجاویگی امانت دل اسکی سے یعنی بعضے انوار و ثمرات اسکے
کم اور ناقص ہو جاوینگے پس رہ جاویگا نشان امانت کا کہ وہ ثمرہ ایمان کا ہے مانند نشان وکت کے ف اثر شی وہ چیز ہے کہ باقی رہے علامت اور بقیہ اسکے اور
وکت ساتھ زبر واو اور جزم کاف کے اور آخر میں ت جمع وکتہ کی اور وہ نشان ایک چیز کو کہتے ہیں برخلاف رنگ اس چیز کے جیسکہ نقطہ سیاہ سفید میں اور
بعضوں نے کہا کہ نقطہ سفید کہ آنکھ کی سیاہی میں پیدا ہو یعنی بسبب ہونے غفلت کے اور ارتکاب گناہ کے نور امانت کا کم ہو جائیگا اور جب آگاہ ہوگا اور جانا اسکے
سے تلاش کریگا تو سوا سعد نقطہ کے اس سے نشان باقی نہ دیکھے گا ترجمہ پھر سو ویگا شخص اور سونا اور غافل ہوگا بار دیگر پس لیا جاویگا اور ناقص کیا جاویگا
جز دوسرا امانت سے کہ باقی تھا پس نگاہ کریگا تو باقی رہیگا نشان اسکا مانند نشان مجل کے ف مجل ساتھ زبر میم اور جزم جیم کے آبلہ پڑنا اور سخت ہونا
پوست ہاتھ کا کام کرنے سے کہ جسکو گھٹہ کہتے ہیں بعد از ان بیان اثر مجل کا کرتے ہیں ساتھ قول اپنے کے ترجمہ مانند انگارے کے یعنی وہ اثر مجل کا مانند انگارے
کے کہ لنڈھاوے تو اسکو اپنے پاؤں پر اے مخاطب پس آبلہ ہو جاوے پس دیکھے تو اس جگہ کو کہ آبلہ پڑا پھولی ہوئی حالانکہ نہیں ہے اس آبلہ میں کچھ کہ وہ نفع
دیتا ہے کوئی چیز کہ کام آوے ف بلکہ پانی خراب ہے اسی طرح یہ شخص کہ اثر امانت کا اسکے دل سے نکل گیا صالح اور کارآمد نہیں دکھائی دیتا ہے اور اسکے
باطن میں صلاح اور وہ چیز کہ نکالا آوے نہیں اس تقریر سے معلوم ہوا کہ وکت اور مجل [illegible] امانت کے ہے کہ دلمیں ہیں لیکن اس تقریر پر [illegible] ہے کہ اثر مجل کا زیادہ
ہے اثر وکت سے اور مناسب ق کی یہ ہے کہ بقا اثر دوسری بار میں کمتر معلوم ہو مرتبہ اول سے جواب یہ ہے کہ جب مجل ایک چیز خالی ہے فائدہ ہے قلیل و حقیر ہوگا
وکت سے اور یہ جواب اجمالی ضعف سے نہیں ف کہا صاحب تحریر نے معنی حدیث کے یہ ہیں کہ امانت جاتی رہیگی لوگوں سے بتدریج پس جب زائل ہوگا اول جز
اس سے زائل ہوگا نور اسکا اور قائم مقام ہو گی اسکی تاریکی مانند وکت کے اور وہ اثر مانند رنگ کا ہے مخالف پہلے رنگ کے اور جب زائل ہوگا کچھ اور اسمیں سے ہوگا
مانند مجل کے اور وہ نشان محکم ہے کہ نہیں زائل ہوتا مگر بعد ایک مدت کے اور یہ تاریکی زیادہ ہے پہلی سے پھر تشبیہ دی اس نور کے جاتے رہنے کو بعد واقع ہونے اسکے
کے دلوں میں اور اسکے نکلنے کو بعد استقرار اسکے کے دلمیں اور اسکے پیچھے تاریکی کے آنے کو ساتھ انگارے کے کہ لنڈھاوے اسکو اپنے پاؤں پر یہاں تک
کہ تاثیر کرے اسمیں پھر زائل ہو جاوے انگارا اور باقی رہے آبلہ اور کہا ایک شارح نے ہمارے علماء میں سے کہ مراد یہ ہے کہ امانت اٹھ جاویگی دلوں سے بسبب اسکے
دل والوں کے بسبب گناہوں کے یہاں تک کہ جب جاگیں گے اپنی نیند سے نہیں پاوینگے اپنے دلوں کو اس حالت پر کہ تھے اس پر اور باقی رہیگا اسمیں نشان کبھی مانند وکت کے
اور کبھی مانند مجل کے اور مجل اگرچہ مفسد ہے لیکن مراد اس سے یہاں نفس آبلہ ہے اور یہ قول دو مرتبہ پہلے سے اسلیے کہ تشبیہ دی اسکو ساتھ چیز خالی کے بخلاف مرتبہ
پہلے کے کہ ارادہ کیا ساتھ اسکے خالی ہونا دل کا امانت سے باوجود باقی رہنے نشان اسکے کے ترجمہ اور صبح کرینگے لوگ اعمال بیچ خرید و فروخت کرینگے اسمیں نہیں

انسان باعتبار پیش آنے فتنوں کے اور تاثیر اور عدم تاثیر اونکی کے آنکے دلوں میں یا ہونگے دل باعتبار اسکے دو قسم پر ایک قسم سفید مانند سنگ مرمر کے
کہ اسمین کوئی چیز اثر نہیں کرتی یعنی ایسے ہی یہ دل ہونگے کہ تاثیر نہیں کریگا اسمین فتنہ اصلا اور تشبیہ تنہا سفیدی میں ہی بلکہ سختی اور قوت میں بھی منظور ہی
اور ضرر نہیں کریگا اس طرح کی دل میں کوئی فتنہ جبتک باقی ہی آسمان و زمین یعنی ہمیشہ اور دوسرا دل سیاہ راکھ کا سا رنگ مانند باس لوٹے کے کہ جو کچھ
اسمین ہوکر پڑے یعنی اسی طرح وہ دل نور ایمانی معرفت سے خالی اور سیاہ ہوگا نہیں پہچانیگا یہ دل کار نیک و مشروع کو اور نہ برا جانیگا برائی کو مگر
اس چیز کو کہ پلایا گیا ہی اور خلط کیا گیا ہی دل اوسکا گرفتار اسکی محبت کا ہی قسم ہوائے نفسانی سے یعنی خواہش نفسانی کا تابع ہوگا مطلقا بغیر ملاحظہ اسکے
کہ وہ اچھی ہو یا بری نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنی بلائیں اور محنتیں اور بعضوں نے کہا عقائد فاسدہ اور شہوات نفسانیہ اور لفظ عودا عودا کو
تین طرح پر روایت کیا ہی اول تو ساتھ پیش عین کے اور دال مہملہ کے اور یہ مشہور ہی اور روایتوں سے اور معنی اسکے یہ ہیں کہ آوینگے فتنے دلوں میں ایک بعد دوسرے کے
جیسیکہ تیلیاں تنکے بیچ بنی بوریے کے ایک بعد دوسرے کے یا مراد تشبیہ پیش آنے فتنوں کی ہی دلوں پر ساتھ پیش آنے بوریے کے تنکوں کے اسکے بننے والے پر ایک بعد
دوسرے کے اور بعضوں نے کہا ہی کہ مراد چمٹنا اور تاثیر کرنا فتنہ کا ہی دلمیں مانند چمٹنے اور تاثیر کرنے اسکے کے بیچ بدن سونے والے کے اسپر اور دوسرے ساتھ زبر عین کے اور
دال مہملہ کے اور معنی اسکے پناہ چاہتی ہی خدا تعالی سے فتنہ کی شر سے جیسیکہ اثنائے کلام میں بعد ذکر کرنے کفر و معصیت کے کہتے ہیں نعوذ باللہ منہا یا
معاذ اللہ اور تیسرے زبر سے عین کے ساتھ دال مہملہ کے اور مراد عودا و تکرار پیش آنے فتنہ کی ہی دلپر بار بار اور روایت پہلی ساتھ نصب اور رفع دونوں کے
آئی ہی اور دوسرا اور تیسرا ساتھ نصب ہی کے ہی فقط اور لفظ اشرب ساتھ صیغہ مجہول کے ہی کہا جاتا ہی اشرب فی قلبہ حبہ یعنی مل گئی محبت فتنہ کی دل اوسکے میں اور
فتنہ راسخ ہو گیا اسمیں اور بہ گیا رنگ اسکا دل میں جیسیکہ در آتا ہی رنگ کپڑے میں اور شراب پینا رنگ کا کپڑے میں گویا کہ پیتا ہی وہ اسکو اور قول حق سبحانہ کا
واشربوا فی قلوبہم العجل بھی اسی قبیلہ سے ہی اور نکتہ آتا ہی معنی نشان کے کہ چھونے لکڑی وغیرہ کے سے زمین میں ہوجاتا ہی اور معنی نقطہ کے بھی آتا ہی
بمعنی نقطہ کے اس چیز میں کہ مخالف رنگ اسکے کے ہو بھی مستعمل ہوتا ہی اور لفظ تصیر کو ساتھ تے اور یے کے پڑھتا ہی بر تقدیر یے کی ضمیر پھرتی ہی انسان
کیطرف کہ مفہوم ہوتا ہی سیاق کلام سے اور بر تقدیر تے کی پھرتی قلوب کیطرف کہ مذکور ہی صریح اور لفظ مرباد ساتھ زبر میم اور جزم رے اور تشدید دال کے
سیاہ اور خاکستری رنگ ہے مرباد ساتھ پیش رے کے خاکستر گونی اور مراد خاکستر گون ہونا اور ایک روایت میں مرباد ساتھ ہمزہ مکسورہ کے بعد بے کے بھی آیا ہی

وَعَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثَيْنِ رَأَيْتُ أَحَدَهُمَا وَأَنَا أَنْتَظِرُ الْآخَرَ حَدَّثَنَا أَنَّ الْأَمَانَةَ نَزَلَتْ فِي جَذْرِ قُلُوبِ الرِّجَالِ ثُمَّ عَلِمُوا مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ عَلِمُوا مِنَ السُّنَّةِ وَحَدَّثَنَا عَنْ رَفْعِهَا قَالَ يَنَامُ الرَّجُلُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ الْأَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهِ فَيَظَلُّ أَثَرُهَا مِثْلَ أَثَرِ الْوَكْتِ ثُمَّ يَنَامُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ فَيَبْقَى أَثَرُهَا مِثْلَ أَثَرِ الْمَجْلِ كَجَمْرٍ دَحْرَجْتَهُ عَلَى رِجْلِكَ فَنَفِطَ فَتَرَاهُ مُنْتَبِرًا وَلَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ وَيُصْبِحُ النَّاسُ يَتَبَايَعُونَ وَلَا يَكَادُ أَحَدُهُمْ يُؤَدِّي الْأَمَانَةَ فَيُقَالُ إِنَّ فِي بَنِي فُلَانٍ رَجُلًا أَمِينًا وَيُقَالُ لِلرَّجُلِ مَا أَعْقَلَهُ وَمَا أَظْرَفَهُ وَمَا أَجْلَدَهُ وَمَا فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی اسی حذیفہ سے کہ کہا بیان کیں ہمسے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو حدیثیں یعنی بیچ امر امانت کے اور حادثہ کے بیچ زمانہ فتنہ کے دیکھی میں نے ایک انمیں سے یعنی
وہ اترنا امانت کا ہی کہ واقع ہو چکا اور میں منتظر ہوں دوسری کا کہ مصداق اسکا بھی واقع ہو **ف** یعنی وہ اٹھ جانا امانت کا ہی مراد امانت سے
یا تو معنی مشہور لیے گئے ہیں کہ خیانت نکرنا ہی لوگوں کے حق میں یا مراد تمام تکالیف شرعیہ ہیں کہ مذکور ہیں اس آیۂ کریمہ میں انا عرضنا الامانة علی السموات والارض
الخ اور مراد اس سے ایمان ہی جیسیکہ اشارت کی آخر حدیث میں وما فی قلبه مثقال حبة من خردل من ایمان اور امانت جو مذکور ہی اس جملہ میں ولا یکاد احدهم یؤدی الامانة
وہ بھی مبنی ہی اسپر فرماتے ہیں کہ حق سبحانہ نے ایمان و امانت مومنوں کے دلوں کے اندر پیدا کی اور ثابت کی ہی ترجمہ حدیث کی ہمکو کہ تحقیق امانت یعنی

ایمان اترا لوگوں کے دلوں کے شیر میں ف یعنی اول جو ایمان اترا لوگوں کے دلوں پر اترا او مستحکم ہوا اور وہ باعث ہوا عمل کرنیکا کتاب اور سنت پر
جیسکہ فرمایا ترجمہ پھر جانا یعنی ساتھ نور ایمان کے قرآن ہے ف یعنی احکام واجب ہون یا نفل حرام ہون یا مباح کہ نکالے گئے کتاب اللہ سے ترجمہ پھر
جانا سنت سے ف کہ بیان فرمائے یعنی پیدا کرنا ہدایت کا اور ارادہ اسکا حق جل و علا سے سابق ہے اور پر آتارنے کتاب کے اور بھیجنے رسولوں کے حسب تائید
عنایت و ہدایت اللہ تعالی کا ثابت ہوا ہے وہ کتاب و سنت سے بہرہ مند او منتفع ہوتا ہے اور یہ بھی ہے کہ اس لفظ میں بیان کرنا بڑائی شان و رفعتی قدر ایمان
و امانت کا ہے کہ باوجود آتارنے او ثابت کرنے اسکے کے دلوں میں ساتھ کتاب و سنت کے بھی اسکو موید او موکد کیا ہے اور یہ حدیث اول ہے کہ حذیفہ نے اسکو صحابہ
رسول میں بیچ عصر او حضور آنحضرت کے دیکھا او مشاہدہ کیا اور دوسری حدیث بیچ بیان آٹھ جانے او کم ہونے امانت کے کہ بعد زمانے آنحضرت کے ہوئی جیسکہ
کہا ترجمہ اور حدیث کی ہمسے آٹھنے امانت کی سے ف یعنی آٹھ جانے ثمرہ ایمان کے سے او ناقص ہو جانے آسکے سے کہ یہ ہوگا بعد عصر حذیفہ کے صحابہ
کے عصر میں ترجمہ فرمایا حضرت نے یعنی بیچ بیان نقصان امانت کے کہ سوویگا شخص سونا ف یعنی حقیقۃ یا کنایۃ ہے اس سے کہ غافل ہو تدبر آیات او تحریر کتاب
او اتباع سنت سے اور یہ حاصل اسکے ہے کہ فرمایا پھر جانا کتاب و سنت سے ترجمہ پس نقصان کیجاویگی او لیجاویگی امانت دل اسکی سے یعنی بعضے انوار او ثمرات اسکے
کم او ناقص ہو جاوینگے پس ہو جایگا نشان امانت کا کہ وہ ثمرہ ایمان کا ہے مانند نشان وکت کے ف اثر شی وہ چیز ہے کہ باقی رہے علامت او بقیہ اسکے سے اور
وکت ساتھ زبر واو او جزم کاف کے او آخر میں ت جمع وکتہ کی او روہ نشان ایک چیز کو کہتے ہیں برخلاف رنگ اس چیز کے جیسکہ نقطہ سیاہ و سفید میں اور
بعضوں نے کہا کہ نقطہ سفید کہ آنکھ کی سیاہی میں پیدا ہو یعنی بسبب باقی رہنے غفلت کے او ارتکاب گناہ کے نور امانت کا کم ہو جایگا او جب آگاہ ہوگا او حال اپنے
سے تلاش کریگا تو سوا مقدار نقطہ کے اس سے نشان باقی نہ دیکھیگا ترجمہ پھر سوویگا شخص اور سونا او غافل ہوگا بار دیگر پس لیا جاویگا او ناقص کیا جاویگا
جز دوسرا امانت سے کہ باقی ہاتھ پس نگاہ کریگا تو باقی رہیگا نشان اسکا مانند نشان مجل کے ف مجل ساتھ زبر میم او جزم جیم کے آبلہ پڑنا او سخت ہونا
پوست ہاتھ کا کام کرنے سے کہ جسکو گھٹہ کہتے ہیں بعد ازان بیان اثر مجل کا کرتے ہیں ساتھ قول اپنے کے ترجمہ مانند انگارے کے یعنی وہ اثر مجل کا مانند انگارے
کے کہ لنڈھا وے تو اسکو اپنے پانون پر سے خاطب پس آبلہ ہو جاوے پس دیکھے تو اس جگہ کو کہ آبلہ پڑا پھولی ہوئی حالانکہ نہیں ہے اس آبلہ میں کچھ او نہیں دکھائی
دیتا ہے کوئی چیز کہ کام آوے ف ملکہ پانی خراب ہے اسی طرح یہ شخص کہ اثر امانت کا اسکے دل سے نکالا گیا صالح او کار آمد نہیں دکھائی دیتا ہے او اسکے
باطن میں صلاح او روہ چیز کہ کار آوے نہیں اس تقریر سے معلوم ہوا کہ وکت او مجل نشان بقیہ امانت کے ہے کہ دلمیں رہتی ہے لیکن اس تقریر پر وارد ہوتا ہے کہ اثر مجل کا زیادہ
ہے اثر وکت سے او مناسب ق کی یہ ہے کہ بقا اثر دوسری بار میں کمتر معلوم ہو مرتبہ اول سے جواب دیتے ہیں کہ جب مجل ایک چیز خالی ہے فائدہ ہے قلیل و حقیر ہوگا
وکت سے او یہ جواب اخباری ضعیف ہے نہیں ف کہا صاحب تحریر نے معنی حدیث کے یہ ہیں کہ امانت جاتی رہیگی دلون سے بتدریج پس جب زائل ہوگا اول جزو
اس سے زائل ہوگا نور اسکا او قایم مقام ہوگی آسکی تاریکی مانند وکت کے او روہ اچھا نشان کا ہے مخالف پہلے رنگ سے او جب زائل ہوگا کچھ او اسمین سے ہوگا
مانند مجل کے او روہ نشان محکم ہے کہ نہیں زائل ہوتا مگر بعد ایک مدت کے او یہ تاریکی زیادہ ہے پہلی سے پھر تشبیہ دی اس نور کے جاتے رہنے کو بعد واقع ہونے اسکے
کے دلوں میں او اسکے نکلنے کو بعد استقرار اسکے کے دلمیں او آسکے پیچھے تاریکی کے آنے کو ساتھ انگارے کے کہ لنڈھا وے اسکو اپنے پانون پر یہاں تک
کہ تاثیر کرے اسمیں پھر زائل ہو جاوے انگارا او باقی رہے آبلہ او کہا ایک شارح نے ہمارے علماء میں سے کہ مراد یہ ہے کہ امانت اٹھ جاویگی دلوں سے لیکن اسکے
دل والوں کے لیے سبب گناہوں کے یہاں تک کہ جب جاگیں گے اپنی نیند سے نہیں پاوینگے اپنے دلوں کو اسی حالت پر کہ تھے آسپر او باقی رہیگا اسمیں نشان کبھی مانند وکت کے
او کبھی مانند مجل کے او مجل اگرچہ بصد ہے لیکن مراد آس سے یہاں نقل آبلہ ہے او یہ قول دوسرا مرتبہ پہلے سے اسلیے کہ تشبیہ دی اسکو ساتھ چیز خالی کے بعد مرتبہ
پہلے کے کہ ارادہ کیا ساتھ اسکے خالی ہونا دل کا امانت سے باوجود باقی رہنے نشان اسکے کے ترجمہ او صبح کرینگے لوگ او حال انکا یہ ہے خرید فروخت کرینگے آپس میں نہیں

والوکت بفتح الواو وسکون الکاف ... والمجل بفتح المیم وسکون الجیم ... قاری

کو بھی کہ ادا کرے امانت کو اور حقوق تکالیف شریعت کو اور خیانت نہ کرے لوگوں کے حق میں پس کہا جاویگا یعنی بسبب قلت امانت کے لوگوں میں کہ تحقیق بیچ فلانے قبیلے کے یعنی باوجود کثرت لوگوں کے ایک شخص ہے امانت دار یعنی کامل الایمان والامانت اور کہا جاویگا یعنی اُس زمانہ میں واسطے شخص کے ف یعنی دنیا داروں میں سے کہ جسکو عقل ہوگی حاصل کرنے مال و جاہ کی اور شاعر اور فصیح و بلیغ اور قوی بدن میں اور شجاع و ذی شوکت ہوگا اسکو کہینگے ترجمہ کیا خوب عقلمند ہے کاروبار دنیا میں اور معیشت میں اور کیا خوب ناتا اور خوشرو اور زبان آور خوشگو ہے اور کیا خوب چست و چالاک ہے اور حالانکہ نہیں ہے اسکے دل میں برابر رائی کے دانہ کے برابر ایمان ف احتمال ہے کہ مراد نفی اصل ایمان کی ہو یا اسکے کمال کی واللہ اعلم اور حاصل یہ کہ وہ تعریف کرینگے اسکی کثرت عقل اور ظرافت اور چالاکی وغیرہ کی اور تعجب کرینگے اس سے اور نہیں تعریف کرینگے کسی کی کثرت علم نافع اور عمل صالح کی اور اس سے معلوم ہوا کہ اصل کار ایمان و صلاح و تقوی ہے باقی سب باد و بال ہو اگرچہ دنیا دار اسکو خوب جانیں اور بسبب اسکے تعریف کریں اور معتبر تعریف سلیم تقوی اور قوت ایمانی کی ہے رزقنا اللہ وعنہ قال

كَانَ النَّاسُ يَسْأَلُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَيْرِ وَكُنْتُ اَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ مَخَافَةَ اَنْ يُّدْرِكَنِيْ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا كُنَّا فِيْ جَاهِلِيَّةٍ وَّشَرٍّ فَجَاءَنَا اللّٰهُ بِهٰذَا الْخَيْرِ فَهَلْ بَعْدَ هٰذَا الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ وَهَلْ بَعْدَ ذٰلِكَ الشَّرِّ مِنْ خَيْرٍ قَالَ نَعَمْ وَفِيْهِ دَخَنٌ قُلْتُ وَمَا دَخَنُهُ قَالَ قَوْمٌ يَسْتَنُّوْنَ بِغَيْرِ سُنَّتِيْ وَيَهْدُوْنَ بِغَيْرِ هَدْيِيْ تَعْرِفُ مِنْهُمْ وَتُنْكِرُ قُلْتُ فَهَلْ بَعْدَ ذٰلِكَ الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ قَالَ نَعَمْ دُعَاةٌ عَلٰى اَبْوَابِ جَهَنَّمَ مَنْ اَجَابَهُمْ اِلَيْهَا قَذَفُوْهُ فِيْهَا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صِفْهُمْ لَنَا قَالَ هُمْ مِنْ جِلْدَتِنَا وَيَتَكَلَّمُوْنَ بِاَلْسِنَتِنَا قُلْتُ فَمَا تَاْمُرُنِيْ اِنْ اَدْرَكَنِيْ ذٰلِكَ قَالَ تَلْزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاِمَامَهُمْ قُلْتُ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُمْ جَمَاعَةٌ وَّلَا اِمَامٌ قَالَ فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرَقَ كُلَّهَا وَلَوْ اَنْ تَعَضَّ بِاَصْلِ شَجَرَةٍ حَتّٰى يُدْرِكَكَ الْمَوْتُ وَاَنْتَ عَلٰى ذٰلِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ قَالَ يَكُوْنُ بَعْدِيْ اَئِمَّةٌ لَّا يَهْتَدُوْنَ بِهُدَايَ وَلَا يَسْتَنُّوْنَ بِسُنَّتِيْ وَسَيَقُوْمُ فِيْهِمْ رِجَالٌ قُلُوْبُهُمْ قُلُوْبُ الشَّيَاطِيْنِ فِيْ جُثْمَانِ اِنْسٍ قَالَ حُذَيْفَةُ قُلْتُ كَيْفَ اَصْنَعُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ اَدْرَكْتُ ذٰلِكَ قَالَ تَسْمَعُ وَتُطِيْعُ لِلْاَمِيْرِ وَاِنْ ضُرِبَ ظَهْرُكَ وَاُخِذَ مَالُكَ فَاسْمَعْ وَاَطِعْ

اور روایت ہے حذیفہ سے کہ کہا تھے لوگ یعنی اکثر انکے کہ پوچھتے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے خیر سے ف یعنی طاعت سے تاکہ بجا لاویں اسکو یا وسعت رزق سے تاکہ خوش ہوں ساتھ اسکے اور مدد حاصل کریں ساتھ دنیا کے آخرت پر ترجمہ اور تھا میں پوچھتا حضرت سے حال شر کا یعنی گناہ کا یا فتنہ کا کہ موجب تباہی ہو یا وسعت رزق ہو واسطے خوف اس بات کے کہ پہونچ جاوے مجھکو ف یعنی واسطے خوف اسکے کہ لاحق ہو مجھکو شر یا سبب اسکا اور یہی طریق اختیار کیا ہے حکما نے اور بعضے فضلا نے کہ رعایت پرہیز کی اولی ہے بیچ دفع کرنے بیماری کے استعمال کرنے دوا کے یعنی کلمہ توحید میں اشارہ ہے اسکی طرف کہ نفی ما سوی اللہ کے مقدم کیا سوا اسکو اور کہا میں نے کہ مراد شر سے فتنہ ہے اور سست ہونا ارکان اسلام کا اور غالب ہونا گمراہی کا اور پھیلنا بدعت کا اور خیر عکس اسکی ہے ترجمہ کہا حذیفہ نے کہا میں نے یا رسول اللہ تحقیق ہم تھے ہم بیچ جاہلیت کے اور بدی کے ف یعنی ان ایام میں کہ غالب تھا انہیں جہل ساتھ توحید اور نبوت کے اور کسی چیز کے کہ تابع ہیں انکے تمام احکام شریعت کے اور لفظ شر عطف تفسیری ہے یا مراد ہی اس سے کفر ہے پس تخصیص بعد تعمیم کے ہے ترجمہ پس لایا ہمارے پاس اللہ اس خیر کو ف کہ وہ اسلام ہے برکت بعثت انکی اور عموم عدالت اسکا یہ ہے کہ دور کی اللہ نے شر سے ساتھ اسکے بڑی قواعد کفر و ضلال کے ترجمہ پس کیا پیچھے اس خیر کے کچھ شر ہونیوالی ہے فرمایا آنحضرت نے کہ ہاں ہوگی بعد اس خیر کے شر کہا میں نے اور کیا پیچھے اس شر کے خیر ہوگی کہ پھر دین کا رواج ہو وے فرمایا ہاں بعد اس شر کے خیر ہوگی اور اس خیر میں کہ بعد شر کے آویگی کدورت ہوگی ف دخن ساتھ زبر کے اور دال کے بمعنی دخان کے یعنی خیر ہوگی ملی ہوئی ساتھ شر کے اور دل لوگوں کے اس صفائی اور خلوص کے ساتھ کہ اوائل میں تھے نہیں ہونگے اعتقاد اچھا صحیح اور اعمال صالحہ اور صلحاء مشابہ ہوں کے کہ قرن اول میں تھے نہیں ہونگے اور برابر ایمان اور مبتدعین پیدا ہونگی اور ساتھ نیکوں کے اور اہل بدعت ساتھ اہل سنت کے مخلوط ہونگے ت کہا میں نے اور کیا ہوگی کدورت و تاریکی اس خیر کی فرمایا کدورت کہ بیچ خیر کے کنایہ ہے ایسی قوم سے کہ پیدا ہوویں گے کہ اختیار کرینگے غیر طریقہ و روش میری

اور راہ بتاوینگے لوگون کو غیر راہ میری کے اور پکڑینگے سیرت غیر سیرت میری کے پہچانیگا تو اُنسے کاروبار دین کے اور نہین پہچانیگا تو یعنی ف ۓ یعنی منکر
معروف اور مشروع و نامشروع دونون اُنمین جمع ہونگے بسبب اختلاط خیر و شر کے کہ مراد قول حضرت کے سے نعم وفیہ دخن سے بعضون نے یعنی سنتون بغیر سنتی سے یعنی ہی ہی اور کہا
نے کہ مراد شر اول سے وہ فتنے ہین کہ واقع ہوئے وقت عثمانؓ کے اور بعد اُنکے اور مراد خیر ثانی سے وہ کہ واقع ہوئی بیچ خلافت عمرؓ بن عبدالعزیزؒ کے اور مراد ساتھ الذین تعرف منہم
وتنکر سے امراء ہین کہ پیدا ہوئے بعد اُنکے پس تھے بعضے اُنکے تمسک کرتے ساتھ سنت کے اور عدل کرتے اور بعضے وہ تھے کہ بلاتے تھے طرف بدعت کے اور ظلم کرتے تھے یا بعضے
سے وہ تھے کہ عمل کرتے تھے اچھے کبھی اور عمل کرتے تھے بُرے کبھی بسبب اتباع خواہش نفسانی کے اور واسطے حاصل کرنے غرض اپنی کے امور دنیا سے نہ یہ کہ وہ ارادہ کرتے تھے خیر کا
اور رعایت کرتے تھے دار آخرت کی جیسیکہ حال بعضے امراے زمانہ ہمارے کا ہے اور بعضون نے کہا کہ مراد شر اول سے فتنہ حضرت عثمانؓ کا اور مابعد اُنکے کا ہے اور مراد خیر ثانی سے وہ
ہے کہ واقع ہوئی صلح حضرت امام حسنؓ کی ساتھ معاویہ کے اور دخن سے وہ کہ معاویہ کے زمانہ مین بعضے امرا سے مانند زیاد کے عراق مین ہوا تھا کہا مین نے اور آیا ہے بعد اس خیر
کے شر اور فرمایا ہان بلانیوالے ہونگے لوگون کو اوپر دروازون دوزخ کے کھڑے ف ۓ یعنی ایسی جماعت ہوگی کہ بلاوینگے لوگونکو طرف گمراہی کے اور روکینگے اُنکو
ہدایت سے ساتھ طرح طرح کے فریبون کے گویا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بلانیوالون کے بلانے کو اور قبول کرنے بلائے گیون کو سبب واسطے دخل کرنے اُنکی کے اُنکو جہنم مین اور
داخل ہونے اُنکی کے اُسمین گردانا ہر قسم کو اقسام فریب سے بمنزلہ دروازہ کے دروازون جہنم سے ت جو شخص کہ قبول کرے بات بلانیوالون کی اور جاوے طرف جہنم کے
یعنی طرف گمراہی کے کہ پہونچانیوالی ہے طرف جہنم کے ڈالینگے وہ اُسکو اُسمین ف ۓ اور ہونگے وہ سبب ڈالنے اُسکے جہنم مین کہا بعضے اہل علم نے کہ مراد بلانیوالون سے
وہ لوگ ہین کہ قایم ہونگے واسطے طلب کرنے ملک کے قسم خوارج اور روافض وغیرہما سے کہ جن مین نہین پائے جاوینگے شروط امارت اور امامت اور ولایت اور ہونگے بلانیوالے اوپر
دروازون دوزخ کے باعتبار مآل کار کے مانند قول اللہ تعالی کے اِنَّ الَّذِیْنَ یَاْکُلُوْنَ اَمْوَالَ الْیَتٰمٰی ظُلْمًا اِنَّمَا یَاْکُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِہِمْ نَارًا ت کہا مین نے بیان کیجیے حال اُنکا
ہم سے یعنی کیا وہ ہم مین سے ہونگے یا غیر فرمایا کہ وہ ہونگے قوم ہمارے سے یا ابناے جنس ہمارے سے یا اہل ملت ہمارے سے اور کلام کرینگے ساتھ زبانون ہماری کے ف ۓ
یعنی عربی مین یا کلام کرینگے ساتھ قرآن و حدیث کے اور نصیحتون اور حکمتون کے حال آنکہ نہین ہوگی اُنکے دلمین بھلائی ت کہا مین نے پس کیا فرماتے ہو مجھکو یعنی کیا کرون
اُنسے اگر پاوے مجھکو وہ وقت فرمایا لازم پکڑ جماعت مسلمین کو کہ کتاب و سنت کے حکم پر ہون اور امام اُنکے کو یعنی اہل سنت کے طریقہ پر رہنا اور رعایت و متابعت امام کی
کرنا کہا مین نے پس اگر نہو مسلمانون کے لیے جماعت یعنی متفق اور نہ امام یعنی تو اُس صورت مین کیا کرون فرمایا الگ ہو تو اُن سب فرقون سے اگرچہ ہو کہ تو نہایت
لازم پکڑنے جڑ درخت کے اور پناہ ڈھونڈنے کے ساتھ اُسکے جنگل مین اور ساتھ اُٹھانے غذا یا اور پتون کے اور چابنے گھاس اور لکڑی کے اور قناعت
کرنیکے ساتھ اُس گھاس کے جنگل مین یہانتک کہ پاوے اور پہونچے تجھکو موت حال آنکہ ہووے تو اوپر حالت یکسوئی کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت
مسلم کی مین یون ہے کہ فرمایا آنحضرت نے ہونگے بعد میرے امام یعنی بادشاہ کہ نہین چلیں گے میری راہ پر یعنی من جہۃ العلم اور نہین پکڑینگے روش و طریقہ
میرا یعنی من جہۃ العمل یا معنی یہ ہین کہ نہین عمل کرینگے کتاب و سنت پر اور قائم ہونگے اُن مین کتنے ایک مرد کہ دل اُنکے دل شیطانون کے سے ہونگے یعنی ظلمت مین
اور قساوت مین اور وسوسہ مین اور فریب دینے مین اور دخلون کا سعد و اور خواہشون فاسدہ مین بیچ بدن آدمی کے یعنی صورت ظاہر اُنکی صورت آدمی کی یعنی ہوگی اور
سیرت باطن اُنکی سیرت شیطان کیسی کہا حذیفہ نے کہ کہا مین نے کیا کرون مین یا رسول اللہ اگر پاؤن مین اُس وقت کو فرمایا سنتا تو یعنی جو کچھ کہے امیر و فرمانبرداری
کرنا اُسکی یعنی نافرمانی نہ کیجیو کہ گناہ اُسمین اگرچہ ماری جاوے پیٹھ تیری اور لیا جاوے مال تیرا ف ح یعنی ظلم کیا جاوے بیچ نفس و مال تیرے کے
اور لیا مال تیرا ضرب اور لفظ ساتھ صیغہ مجہول و معلوم کے ہے یعنی خروج نکرنا اور فتنہ برپا نکرنا اور داد دہی حقیقت کے صبر کرنا اور تاب تکلیف شرعی کا نکرنا اور اگرچہ ... تو بھی
ہے لیکن یہان معنی اختیار کرنا اولی کا باقی ہے ت پس سنتا اور اطاعت کرنا ف ح یہ تاکید ہے بیچ نہ خروج کرنے اور فتنہ برپا کرنے کے وعن ابی ہریرۃ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بادروا بالاعمال فتنا کقطع اللیل المظلم یصبح الرجل مومنا ویمسی کافرا ویمسی

کو بھی کہ ادا کرے امانت کو اور حقوق تکالیف شریعت کو اور خیانت نہ کرے لوگوں کے حق میں پس کہا جاویگا یعنی بسبب قلت امانت کے لوگوں میں کہ تحقیق بیچ فلانے قبیلہ کے یعنی باوجود کثرت لوگوں کے ایک شخص ہے امانتدار یعنی کامل الایمان و امانتدار اور کہا جاویگا یعنی اُس زمانہ میں واسطے شخص کے ف یعنی دنیا دار میں سے کہ جسکو عقل ہوگی حاصل کرنے مال و جاہ کی اور شاعر اور فصیح و بلیغ اور قوی بدن میں اور شجاع ہو یعنی شوکت ہوگا اُسکو کہیں گے ترجمہ کیا خوب عقلمند ہے کاروبار دنیا میں اور معیشت میں اور کیا خوب ہے اور خوشرو اور زبان آور و خوشگو ہے اور کیا خوب چست و چالاک ہے اور حالانکہ نہیں ہے اُسکے دل میں رائی کے دانہ کے برابر ایمان ف احتمال ہے کہ مراد نفی اصل ایمان کی ہے یا اسکے کمال کی واللہ اعلم اور حاصل یہ ہے کہ وہ تعریف کرینگے اُسکی کثرت عقل اور ظرافت اور چالاکی وغیرہ کی اور تعجب کرینگے اُس سے اور نہیں تعریف کرینگے کسی کی کثرت علم نافع اور عمل صالح کی اور اس سے معلوم ہوا کہ اصل کا ایمان صالح ہے باقی سبب بادوبال ہو اگرچہ دنیا دار اُسکو خوب جانیں اور بسبب اُسکے تعریف کریں اور معتبر تعریف سلیقہ تقویٰ اور قوت ایمانی کے ہے رزقنا اللہ **وعنہ** قال

كَانَ النَّاسُ يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَيْرِ وَكُنْتُ أَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ مَخَافَةَ أَنْ يُدْرِكَنِي قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا كُنَّا فِي جَاهِلِيَّةٍ وَشَرٍّ فَجَاءَنَا اللّٰهُ بِهٰذَا الْخَيْرِ فَهَلْ بَعْدَ هٰذَا الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ وَهَلْ بَعْدَ ذٰلِكَ الشَّرِّ مِنْ خَيْرٍ قَالَ نَعَمْ وَفِيهِ دَخَنٌ قُلْتُ مَا دَخَنُهُ قَالَ قَوْمٌ يَسْتَنُّونَ بِغَيْرِ سُنَّتِي وَيَهْدُونَ بِغَيْرِ هَدْيِي تَعْرِفُ مِنْهُمْ وَتُنْكِرُ قُلْتُ فَهَلْ بَعْدَ ذٰلِكَ الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ قَالَ نَعَمْ دُعَاةٌ عَلَى أَبْوَابِ جَهَنَّمَ مَنْ أَجَابَهُمْ إِلَيْهَا قَذَفُوهُ فِيهَا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صِفْهُمْ لَنَا قَالَ هُمْ مِنْ جِلْدَتِنَا وَيَتَكَلَّمُونَ بِأَلْسِنَتِنَا قُلْتُ فَمَا تَأْمُرُنِي إِنْ أَدْرَكَنِي ذٰلِكَ قَالَ تَلْزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِينَ وَإِمَامَهُمْ قُلْتُ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ جَمَاعَةٌ وَلَا إِمَامٌ قَالَ فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرَقَ كُلَّهَا وَلَوْ أَنْ تَعَضَّ بِأَصْلِ شَجَرَةٍ حَتّٰى يُدْرِكَكَ الْمَوْتُ وَأَنْتَ عَلٰى ذٰلِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ يَكُونُ بَعْدِي أَئِمَّةٌ لَا يَهْتَدُونَ بِهُدَايَ وَلَا يَسْتَنُّونَ بِسُنَّتِي وَسَيَقُومُ فِيهِمْ رِجَالٌ قُلُوبُهُمْ قُلُوبُ الشَّيَاطِينِ فِي جُثْمَانِ إِنْسٍ قَالَ حُذَيْفَةُ قُلْتُ كَيْفَ أَصْنَعُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنْ أَدْرَكْتُ ذٰلِكَ قَالَ تَسْمَعُ وَتُطِيعُ لِلْأَمِيرِ وَإِنْ ضُرِبَ ظَهْرُكَ وَأُخِذَ مَالُكَ فَاسْمَعْ وَأَطِعْ

اور روایت ہے حذیفہ سے کہا تھے لوگ یعنی اکثر اُنکے کہ پوچھتے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے خیر سے ف یعنی طاعت سے تاکہ بجا لاویں اُسکو یا وسعت رزق سے تاکہ خوش ہوں ساتھ اُسکے اور مدد حاصل کریں ساتھ دنیا کے آخرت پر ترجمہ اور تھا میں پوچھتا حضرت سے حال شر کا یعنی گناہ کا یا فتنہ کا یا کہ مرتب تا ہو سعت رزق پر واسطے خوف اسبات کے کہ پہونچ جاوے مجھکو ف یعنی واسطے خوف اسکے کہ لاحق ہو مجھکو شر یا سبب اُسکا اور یہی طریق اختیار کیا ہے حکما نے اور بعضے فضلا نے کہ رعایت پرہیز کی اولیٰ ہے ترجیح دفع کرنے بیماری کے استعمال کرنے دوا کیطرح کلمہ توحید میں اشارہ ہے اسکی طرف کہ نفی مقدم ہے ماسوی اللہ کے اثبات کیا مولیٰ کو اور کہا طیبی نے کہ مراد شر سے فتنہ ہے اور سست ہونا ارکان اسلام کا اور غالب ہونا گمراہی کا اور پھیلنا بدعت کا اور خیر عکس اسکی ہے ترجمہ کہا حذیفہ نے کہا میں نے یا رسول اللہ تحقیق تھے ہم بیچ جاہلیت کے اور بدی کے ف یعنی اُن ایام میں کہ غالب تھا اُنمیں جہل ساتھ توحید اور نبوت اور اُس چیز کے کہ تابع ہے اُنکے یعنی تمام احکام شریعت کے اور لفظ شر عطف تفسیری ہے یا مراد ہے اس سے کفر پس عطف تخصیص بعد تعمیم کے ہے ترجمہ پس لایا ہمارے پاس اللہ اس خیر کو ف یعنی کہ وہ اسلام ہے ببرکت بعثت آنحضرت کی اور مفہوم مخالف اسکا یہ ہے کہ دور کی اللہ نے شر ہم سے ساتھ اُسکے اور دلائے قواعد کفر و ضلال کے ترجمہ پس کیا پیچھے اس خیر کے کچھ شر ہونیوالی ہے فرمایا آنحضرت نے کہ ہاں ہوگی یعنی اس خیر کے شر کہا میں نے اور کیا پیچھے اُس شر کے خیر ہوگی کہ پھر اور خیر کا رواج پاوے فرمایا ہاں بعد اُس شر کے خیر ہوگی اور اُس خیر میں کہ بعد شر کے آویگی کدورت ہوگی ف دخن ساتھ زبر خ اور دال کے بمعنی دخان کے یعنی خیر ہوگی ملی ہوئی ساتھ شر کے اور دل لوگوں کے اُس صفائی اور خلوص کے ساتھ کہ اوائل میں تھے نہیں ہونگے اور اعتقاد صحیح اور اعمال صالحہ اور صلحا ایسا نہ ہونگے کہ قرن اول میں تھے نہیں ہونگے اور بُرا ایمان اور بدعتیں پیدا ہونگی اور بد ساتھ نیکی کے ملینگے اور اہل بدعت ساتھ اہل سنت کے مخلوط ہونگے ت کہا میں نے اور کیا ہوگی کدورت و تاریکی اُس خیر کی فرمایا کہ کدورت کہ کہی میں نے کنایہ ہے ایسی قوم سے کہ پیدا ہونے کے کہ طریقہ و روش اختیار کرینگے غیر طریقہ و روش میری

اور راہ بتاوینگے لوگون کو غیر راہ میری کے اور پکڑینگے سیرت غیر سیرت میری کے پہچانیگا تو اُنسے کار و بار دین کے اور نہین پہچانیگا تو یعنی ف ع یعنی کبھی دیکھ کر
معروف اور مشروع و نامشروع دونون اُنمین جمع ہونگے بسبب اختلاط خیر و شر کے کہ مراد قول حضرت کے سے نعم وفیہ دخن ہے یعنی ہان بغیر سنتی ہے کبھی ہی اور کہا بعضون
نے کہ مراد شر اول سے وہ فتنے ہین کہ واقع ہوے وقت عثمانؓ کے اور بعد اُنکے اور مراد خیر ثانی سے وہ ہے کہ واقع ہوے بیچ خلافت عمر بن عبد العزیز کے اور مراد ساتھ الذین تعرف منہم و
تنکر سے امرا اُنہین کہ پیدا ہوے بعد اُنکے پس تھے بعضے اُنکے تمسک کرتے ساتھ سنت کے اور عدل کرتے اور بعضے وہ تھے کہ بلاتے تھے طرف بدعت کے اور ظلم کرتے تھے بعضے
سے وہ تھے کہ عمل کرتے تھے اچھے کبھی اور عمل کرتے تھے بری کبھی بسبب اتباع خواہش نفسانی کے اور واسطے حاصل کرنے غرض اپنی کے امور دنیا سے نہ یہ کہ وہ ارادہ کرتے تھے آخرت کا
اور رعایت کرتے تھے دار آخرت کی جیسیکہ حال بعضے امرے زمانہ ہمارے کا ہے اور بعضون نے کہا کہ مراد شر اول سے فتنہ حضرت عثمانؓ کا اور مابعد انکے کا ہے اور مراد خیر ثانی سے وہ
ہے کہ واقع ہوئی صلح حضرت امام حسنؓ کی ساتھ معاویہ کے اور دخن سے وہ ہے کہ معاویہ کے زمانہ مین بعضے امرا سے مانند زیاد کے عراق مین حوادث کہا مین نے اور آیا ہے بعد اس خیر
کے شر اور فرمایا ہان بلانیوالے ہونگے لوگون کو اوپر دروازون دوزخ کے کھڑے ف ع یعنی ایسی جماعت ہوگی کہ بلاوینگے لوگونکو طرف گمراہی کے اور پھیر دینگے انکو
ہدایت سے ساتھ طرح طرح کے فریبون کے گردانا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بلانیوالون کے بلانے کو اور قبول کرنے بلائے گیون کو سبب واسطے داخل کرنے اُنکی کے انکو جہنم مین اور
داخل ہونے اُنکی کے اُسمین اور گردانا ہر قسم کو اقسام فریب سے بمنزلہ دروازہ کے دروازون جہنم سے ت جو شخص کہ قبول کرے بات بلانیوالون کی اور چلا طرف جہنم کے
یعنی طرف گمراہی کے کہ پہونچانیوالی ہے طرف جہنم کے ڈالینگے وہ اُسکو اُسمین ف ع اور ہونگے وہ سبب پڑنے اُسکے کے جہنم مین کہا بعضون نے کہ مراد بلانیوالون سے
وہ لوگ ہین کہ قایم ہونگے واسطے طلب کے ملک کے قسم خوارج اور روافض وغیرہم سے کہ جن مین نہین پائے جاوینگے شروط امارت اور امانت اور ولایت کے اور حکم لگایا ہے بلانیوالون کو
دروازون دوزخ کے باعتبار مآل کار کے مانند قول اللہ تعالی کے اِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا اِنَّمَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا ت کہا مین نے بیان کیجیے حال اُنکا
ہم سے یعنی کیا وہ ہم مین سے ہونگے یا غیر فرمایا کہ وہ ہونگے قوم ہماری سے یا ابنائے جنس ہمارے سے یا اہل ملت ہمارے سے اور کلام کرینگے ساتھ زبانون ہماری کے ف ع
یعنی عربی مین یا کلام کرینگے ساتھ قرآن و حدیث کے اور نصیحتون اور حکمتون کے حال آنکہ نہین ہوگی اُنکے دلمین بھلائی ت کہا مین نے پس کیا فرماتے ہو مجھکو یعنی کیا کرون
اُنسے اگر پاوے مجھکو وہ وقت فرمایا لازم پکڑ جماعت مسلمین کو کہ کتاب و سنت کے حکم پر ہون اور امام اُنکا کو یعنی اہل سنت کے طریق پر رہنا اور رعایت و متابعت امام کی
کرنا کہا مین نے پس اگر نہو مسلمانون کے لیے جماعت یعنی متفق اور نہ امام یعنی تو اُس صورت مین کیا کرون فرمایا پس یکسو ہو تو اُن سب فرقون سے اگرچہ ہو یہ کہ تو
لازم پکڑنے جڑ درخت کے اور پناہ ڈھونڈنے کے ساتھ اُسکے جنگل مین اور ساتھ اُٹھانے شدائد اور مشقتون کے اور چابنے گھاس اور لکڑی کے اور قناعت
کرنے کے ساتھ اُس گھاس کے جنگل مین یہانتک کہ پاوے اور پہونچے تجھکو موت حال آنکہ ہووے تو اوپر حالت یکسوئی کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت
مسلم کی مین یون ہے کہ فرمایا آنحضرت نے ہونگے بعد میرے امام یعنی بادشاہ کہ نہین چلین گے میری سیدھی راہ پر یعنی من جہۃ العلم اور نہین پکڑین گے روش و طریقہ
میرا یعنی من جہۃ العمل یا معنی یہ ہین کہ نہین عمل کرینگے کتاب و سنت پر اور اُنمین کے آدمی ہونگے کہ دل اُنکے مثل دلون شیطانون کے سے ہونگے یعنی ظلمت مین
اور قساوت مین اور وسوسون مین اور فریب دینے مین اور دخلون کا اسد اور خواہشون فاسدہ مین بیچ بدن آدمی کے یعنی صورت ظاہر انکی صورت آدمی کی ہوگی اور
سیرت باطن انکی سیرت شیطان کیسی کہا حذیفہ نے کہ کہا مین نے کیا کرون مین یا رسول اللہ اگر پاؤن مین اُس وقت کو فرمایا سنتا تو یعنی جو حکم کیے امیر فرمانروا کی
کرنا اسکا یعنی اُس چیزون کہ نہین ہے گناہ اُسمین اگرچہ ماری جاوے پیٹھ تیری اور لیا جاوے مال تیرا ف ح یعنی ظلم کیا جاوے بیچ نفس اور مال تیرے کے
اور لیا مال تیرا ضرب اور اخذ ساتھ صیغہ مجہول کے معلوم ہے کہ ہم یعنی خروج نکرنا اور فتنہ برپا نکرنا اور دیر پی بات سے صبر کرنا اور ارتکاب نا مشروع کا نکرنا اور اگرچہ جبر کرین بات
ہے لیکن یہان بھی اختیار کرنا اولی کا باقی ہے ت پس سننا اور اطاعت کرنا ف ح یہ تاکید ہے بیچ نہ خروج کرنے اور فتنہ برپا کرنے کے و عن ابی ہریرۃ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ يُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَيُمْسِيْ كَافِرًا وَيُمْسِيْ

مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا يَبِيعُ دِينَهُ بِعَرَضٍ مِنَ الدُّنْيَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
جلدی کرو ساتھ اعمال نیک کے اُن فتنوں پر کہ مانند ٹکڑوں اندھیری رات کے ہونگے ف ع معلوم نہیں کر سکیں گے سبب اُنکا اور راہ نہیں ہوگی خلاصی کی اُنسے یعنی
پہلے اس سے کہ ایسے فتنے پیش آویں کام نیک کرو کہ اُس وقت میں میسر نہیں ہونگے اور بیچ محنت اور بلا دینی کے گرفتار ہونگے اور حال لوگوں کا اُس وقت میں ایسا ہوگا کہ صبح کریگا شخص
مومن ف ع یعنی موصوف ہوگا ساتھ اصل ایمان کے یا کمال اُسکی کے ت اور شام کریگا کافر ف ع یعنی حقیقۃً یا کفران نعمت کرنیوالا ہوگا یا مشابہ ہوگا کافروں کے یا عمل
کرنیوالا ہوگا کافروں کا ت اور شام کریگا وہ مومن اور صبح کریگا کافر ف ع اور کہا بعضوں نے کہ معنی یہ ہیں کہ صبح کریگا اس حال میں کہ حرام جانتا ہوگا اُس چیز کو کہ حرام کیا اُسکو اللہ
نے اور شام کریگا اس حال میں کہ حلال جانتا ہوگا اُسکو اور بالعکس اور حاصل یہ کہ مذبذب ہوگا امر میں اتباع ہوگا امر دنیا کا اور کہا مظہر نے کہ اسمیں کئی وجہ ہیں ایک تو یہ کہ ہو درمیان
دو جماعت مسلمانوں کے قتال واسطے تیرے عصبیت اور غضب کے پس حلال جانیں گے خون و مال کو اور دوسرے یہ کہ حاکم مسلمانوں کے ظالم ہونگے پس خونریزی کرینگے مسلمانوں کی اور
لیوینگے اموال اُنکے ناحق اور زنا کرینگے اور شراب پیوینگے پس اعتقاد کرینگے بعضے لوگ کہ حق پر ہیں اور فتنے میں ڈالیں گے اُنکو بعضے علماء بد اوپر جائز ہونے اُن چیزوں کے کہ
کرینگے قسم خونریزی اور لینے اموال اور حرام چیزوں کے اور تیسرے جو کچھ کہ جاری ہے درمیان لوگوں کے مخالف شرع کی چیزیں معاملات اور بیع و شرا وغیرہ میں پس حلال جانیں
اُنکو واللہ اعلم انتہیٰ اور حضرت شیخ نے لکھا ہے کہ یہ ہوگا بسبب امتحان اور فتنہ اہل روزگار اور دولتمندوں کے کہ اختلاط کریگا اُنکے ساتھ اور گرفتار ہوگا حاجتوں میں اور
در آویگا اُنمیں تا حاجت روائی کرے اپنی تابع ہوگا اُنکا اور مضطر ہوگا ساتھ موافقت اُنکی کے اُن امور میں کہ دین اسلام سے نہیں ہیں اور جائز ہے کہ یہ معنی ہوں کہ صبح
کریگا ساتھ ایمان کے بسبب حرام کرنے خون اور مال بھائی مسلمان کے اور شام کریگا کافر بسبب حلال کرنے اُنکی کے اس معنی پر مراد فتنوں سے جنگ اور قتال ہو اور معنی اول مناسب
ہیں ساتھ قول حضرت کے ت کہ بیچے گا دین اپنا بدلے متاع قلیل دنیا کے نقل کی یہ مسلم نے **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَكُونُ فِتَنٌ
الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي مَنْ تَشَرَّفَ لَهَا تَسْتَشْرِفْهُ فَمَنْ وَجَدَ مَلْجَأً أَوْ مَعَاذًا
فَلْيَعُذْ بِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ تَكُونُ فِتْنَةٌ النَّائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْيَقْظَانِ وَالْيَقْظَانُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِيهَا
خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي فَمَنْ وَجَدَ مَلْجَأً أَوْ مَعَاذًا فَلْيَسْتَعِذْ بِهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قریب ہے کہ پیدا ہونگے
فتنے یعنی بڑے ایسے پڑ در پے اور حیل سے بیٹھنے والا اُن فتنوں میں بہتر ہوگا کھڑے سے ف ع اس لئے کہ کھڑا دیکھتا سنتا ہے اُس چیز کو کہ نہیں دیکھتا سنتا اُسکو بیٹھا
پس ہوگا قریب کھڑا عذاب اُس فتنہ کے سے بسبب دیکھنے اُسکے کے اُس چیز کو کہ نہیں دیکھے گا اُسکو بیٹھا اور ممکن ہے کہ مراد بیٹھنے والے سے ثابت اپنے مکان میں غیر متحرک
فتنہ کا کہ واقع ہوا اُس زمانہ میں اور مراد کھڑے سے وہ کہ ہوا اُسمیں اس طرح کا باعث اور داعیہ لیکن وہ مشہود ہو فتنہ انگیزی میں ترجمہ اور کھڑا یعنی اپنے مکان اپنے پر
حالت میں بہتر ہے چلنے والے یعنی جانیوالے سے طرف اُس فتنہ کے اور جانیوالا طرف اُس فتنہ کے بہتر ہے دوڑنیوالے اور جلدی چلنے والے سے طرف اُسکے پیادہ یا سوار جو شخص جھانکے گا
طرف اُسکے کھینچ لیگا وہ فتنہ اُسکو طرف اپنے ف ع یعنی جھانکنا اور قریب ہونا طرف اُسکے موجب پڑنے کا ہوگا اُسمیں پس خلاصی اور نجات اُسکی شر سے
نہیں ہے مگر بیچ دوری کے اُس سے ترجمہ پس جو شخص کہ پاوے جگہ خلاصی اور بھاگنے کی یا جگہ پناہ کی یا شخص پناہ دینے والا کہ خلاصی پاوے فتنوں سے یعنی جانے کے
طرف اُسکے اور بسبب پناہ پکڑنے کے ساتھ اُسکے پس چاہیے کہ پناہ پکڑے ساتھ اُسکے ف ع یعنی جگہ پناہ کی یا شخص پناہ دینے والے کے پاس تا امن چین پکڑے مذکور ہو چکی
وہ ملجا اور معاذ ہے یعنی پس چاہیے کہ جاوے طرف اُن دونوں کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ترجمہ اور مسلم کی ایک روایت میں یوں ہے کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ ہوگا فتنہ کہ
سونیوالا اُس فتنہ میں کہ خبر نہ رکھتا ہے اور نہ سنی خبریں اُسکی بہتر ہو جاگنے سے ف ع اور غافل بھی سونے ہی کے حکم میں ہے اگرچہ جاگتا ہے پس مراد جاگنے والے سے وہ ہے کہ
جانتا ہو فتنہ کو برابر ہے کہ ہو بیٹھا یا لیٹا یا کھڑا ترجمہ اور جاگتا کہ لیٹا یا بیٹھا ہو بہتر ہے کھڑے سے اور کھڑا اُسمیں بہتر ہے سعی کرنیوالے سے ف ع مراد سعی سے یہاں
مشی ہے یعنی چلنے کے ہیں کہ سعی بمعنی ہوتا ہے طرف سعی کے اور صحاح میں ہے سعی دوڑنا اور شتابی کرنا اور کسب کا کرنا پس یہاں یعنی اخیر مراد ہونگے ترجمہ پس جو شخص کہ پاوے جگہ بھاگنے کی

یا پناہ کی پس چاہیے کہ پناہ پکڑے ساتھ اسکے **وعن ابی بکرۃ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انها ستکون فتن الا ثم تکون فتنۃ
القاعد فیها خیر من الماشی والماشی فیها خیر من الساعی الیها الا فاذا وقعت فمن کان له ابل فلیلحق بابله ومن کان له غنم
فلیلحق بغنمه ومن کانت له ارض فلیلحق بارضه فقال رجل یا رسول الله ارایت من لم تکن له ابل ولا غنم ولا ارض قال
یعمد الی سیفه فیدق علی حده بحجر ثم لینج ان استطاع النجاء اللهم هل بلغت ثلثا فقال رجل یا رسول الله ارایت ان اکرهت
حتی ینطلق بی الی احد الصفین فضربنی رجل بسیفه او یجیء سهم فیقتلنی قال یبوء باثمه واثمک ویکون من اصحاب النار
رواه مسلم اور روایت ہے ابی بکرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق قصہ یہ ہے کہ نزدیک ہے کہ پیدا ہونگے فتنے بہت آگاہ ہو
پھر پایا جاویگا ان فتنوں میں ایک فتنہ بہت بڑا اور فتنوں سے بیٹھا اسمیں بہتر ہوگا چلنے والے سے اسمیں اور چلنے والا اسمیں بہتر ہوگا دوڑنے والے سے
طرف اسکے آگاہ ہو پس جسوقت کہ واقع ہو وہ فتنہ پس جو شخص کہ ہوں واسطے اسکے اونٹ یعنی جنگل میں پس چاہیے کہ ملے ساتھ اونٹوں اپنے کے اور جو شخص کہ ہوں واسطے
اسکے بکریاں پس چاہیے کہ ملے ساتھ بکریوں اپنی کے اور جو شخص کہ ہو واسطے اسکے زمین اور گانوں و مکان فتنہ سے پس چاہیے کہ ملے ساتھ زمین اپنی کے یعنی بھاگے
فتنہ سے اور تنہائی اختیار کرے اور اپنے نفس کے کام میں مشغول ہو پس کہا ایک شخص نے کہ یا رسول اللہ خبر دیجیے مجھکو کہ جس شخص کے لیے نہوں اونٹ اور نہ بکریاں
اور نہ زمین کہ لاحق ہو ساتھ انکے اور تنہائی اختیار کرے وہ کیا کام کرے فرمایا حضرتؐ نے کہ قصد کرے طرف تلوار اپنی کے یعنی اگر ہو اسکے پاس پس مارے
تیزی تلوار کے ساتھ پتھر کے ف یعنی توڑ ڈالے ہتیار اپنے تاکہ نجاوے طرف لڑائی کے اسلیے کہ مسلمان جو آپسمیں لڑتے ہیں انکی لڑائیوں میں نہ جانا چاہیے
ترجمہ پھر چاہیے کہ جلدی بھاگے یعنی تاکہ نہ پہونچے اسکو فتنہ اگر جلدی کر سکے ف جاننا چاہیے کہ اس حدیث سے اور مانند اسکے سے دلیل پکڑی ہے اس شخص
نے کہ قائل ہے اسکا کہ قتال جایز نہیں ہے فتنہ میں کسی حال میں اور کہتا ہے کہ جب دو فریق مسلمانوں میں سے آپسمیں لڑیں تو واجب ہے احتراز کرنا اس سے اور کچھ نہ ہوا اور گوشہ
پکڑنا اور کسیکی طرف ان دو فریق میں سے نہونا اور مذہب ابی بکرہ کا کہ صحابی مشہور ہیں اور بعضے اور صحابہ کا بھی یہی ہے اور ابن عمر کہتے ہیں کہ قتال نکرنا چاہیے
ابتدا ولیکن اگر کوئی قتال کرے تو دفع کرنا اسکا لازم ہے اور جمہور صحابہ و تابعین سے یہ ہے کہ واجب ہے مدد کرنی ذی حق کی اور قتال کرنا ساتھ باغی کے اور اگر
ایسا نکریں تو ظاہر ہوگا فساد اور سرکشی کرینگے اہل بغی اور دلیل اسکی سبب یہ قول حق سبحانہ کا ہے وان طائفتان من المؤمنین اقتتلوا آخر آیت تک نازل ہوا ہے پھر کہ جب
قتال کریں دو جماعت مسلمانوں کی تو اصلاح کرنی چاہیے درمیان انکے اور اگر بغی کرے ایک دو جماعتوں میں سے دوسرے پر تو قتال کرنا چاہیے ساتھ جماعت باغیہ کے تا
پھرے جانب حق کے اور جب بیان کیا آنحضرتؐ نے حکم فتنہ کا فرمایا ترجمہ الہی بار خدایا تحقیق پہونچا دیا میں نے حکم تیرا تیرے بندوں کو تین بار فرمائی یہ بات
پس عرض کیا ایک شخص نے کہ یا رسول اللہ خبر دیجیے مجھکو اگر جبر کیا جاؤں میں یہاں تک کہ لیجایا جاوے مجھکو طرف ایک صف کے ان دو صفوں قتال سے پس مارے مجھکو ایک شخص اپنی
تلوار سے یا آلگے مجھکو تیر پس مار ڈالے مجھکو یعنی پس کیا حکم ہے قاتل و مقتول کا فرمایا آنحضرتؐ نے کہ پھریگا وہ قاتل تیرا ساتھ گناہ اپنے کے اور گناہ تیرے کے ف
اس عبارت کے دو معنی ہیں ایک تو یہ کہ پھریگا ساتھ گناہ اپنے کے کہ بالفعل کیا کہ تجھکو مارا اور گناہ تیرا یہ کہ اگر بالفرض والتقدیر تو اسکو مارتا اور گناہ اسکا کہ تجھپر ہوتا وہ بھی آپکے
سر پر رکھیں اور اسکے گناہ کو مضاعف کرینگے بسبب جور و تعدی کے اور دوسرے معنی یہ کہ پھریگا ساتھ گناہ اپنے کے کہ پہلے رکھتا تھا قسم بغض و عداوت مسلمانوں سے
کہ سبب قتل کا ہوا اور ساتھ گناہ مغفرت کے کہ صادر ہوا اس سے اب ترجمہ اور ہوگا دوزخیوں میں سے نقل کی یہ مسلم نے ف اور اس سے یہ سمجھا گیا کہ تو جو جنتیوں
میں سے ہو حضرتؐ نے اسکو ذکر نہ کیا اسلیے کہ اس سے یہ بھی سمجھا جاتا ہے **وعن ابی سعید** قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یوشک ان یکون خیر
مال المسلم غنم یتبع بها شعف الجبال ومواقع القطر یفر بدینه من الفتن رواه البخاری اور روایت ہے ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے قریب ہے یہ کہ ہووے بہتر مال مسلمان کا بکریاں کہ ساتھ جاوے انکی چوٹی پہاڑ پر اور جگہہ کر قطرات مینہ کے پر ف چند بکریاں رکھتا ہو اور

پہاڑ اور ٹیلے اور جو ریت کی جگہ جنگل میں ہے کہ اسمیں جھینٹ پڑتا یعنی تلاش کرتا وہاں ہے اور بکریاں چرا کر قوت اپنا حاصل پیدا کرے نقل کی یہ بخاری نے ترجمہ اور بچاوا یہ مسلمان بچے دین کو ساتھ لیکر فتنوں سے تا لوگوں کے ساتھ اختلاط نکرے اور فتنہ میں نہ پڑے وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ اَشْرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اُطُمٍ مِّنْ اٰطَامِ الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ هَلْ تَرَوْنَ مَا اَرٰى قَالُوْا لَا قَالَ فَاِنِّيْ لَاَرَى الْفِتَنَ تَقَعُ خِلَالَ بُيُوْتِكُمْ كَوَقْعِ الْمَطَرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے اسامہ بن زید سے کہ کہا چڑھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اوپر مکان بلند کے مدینہ کے مکانوں میں سے ف اطم ساتھ پیش آ اور دو کے معنی چوٹی پہاڑ اور قلعہ و مکان بلند کے اور آطام ساتھ مد اول کے جمع اسکی ہے اور گرد مدینہ کے قلعے تھے کہ یہود وغیرہ وہاں بنے تھے پس اسامہ بن زید کہتے ہیں کہ متوجہ ہوئے ایک قلعہ ان قلعوں میں سے پر چڑھے ت پس فرمایا کہ کیا دیکھتے ہو تم اس چیز کو کہ دیکھتا ہوں میں عرض کیا صحابہ نے کہ نہیں فرمایا کہ تحقیق میں البتہ دیکھتا ہوں فتنوں کو کہ پڑتے ہیں بیچ گھروں تمہاری کے مانند پڑنے مینہ کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف معنی اسکے یہ ہیں کہ دکھایا اللہ تعالی نے اپنے نبی کو کشف کر کے وہ قلعہ پر قریب ہونا فتنوں کا تاکہ خبر دیں وہ انکی پس لوگ بچتے رہیں ان سے اور جانیں کہ وہ مقدر ہیں واقع ہونگے اور آفت کو آنحضرت کے معجزات سے وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَكَةُ اُمَّتِيْ عَلٰى يَدَيْ غِلْمَةٍ مِّنْ قُرَيْشٍ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہلاکت امت میری کی اوپر ہاتھوں کے نوجوانوں کے ہے قریش میں سے نقل کی یہ بخاری نے ف لفظ ہلکہ ساتھ زبروں کے بمعنی ہلاک کے اور امت سے مراد یہاں صحابہ اور اہلبیت ہیں کیونکہ وہ بہترین امت تھے اور لفظ غلمہ ساتھ زیر غین اور جزم لام کے جمع غلام کی بمعنی جوان کے کذا فی القاموس اور صراح میں ہے غلام بمعنی لڑکے۔ واصل غلم اور غلمان کے غلبہ و جوش شہوت ہے اور طیبی نے تفسیر کیا انکو ساتھ نوساکوں بیباک کے کہ ادب نکریں عاقلوں اور باوقاروں کا اور مروان لڑکوں سے کشندگان عثمان اور علی اور حسن اور حسین رضی اللہ عنہم اجمعین کے ہیں مانند لڑکے اہل فتنہ اور بغی اور ظالم اور مجمع البحار میں ہے کہ ابوہریرہ پہچانتے تھے انکو ساتھ اسما اور اشخاص انکی کے اور سکوت کرتے تھے تعیین نام لینے انکے سے بخوف مفسدہ کے اور مراد یزید بن معاویہ اور عبید اللہ بن زیاد اور مانند انکے ہیں نوعمروں بنی امیہ سے خذلہم اللہ کہ صادر ہوا انسے قتل اہل بیت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا اور مدینہ [illegible] انکا اور [illegible] اچھے اچھے مہاجرین اور انصار کا اور صادر ہوا حجاج سے کہ امیر الامرا عبد الملک بن مروان کا تھا سلیمان بن عبد الملک سے اور اولاد اسکی سے کہ خونریزیاں کیں اور زوال [illegible] کیے چنانچہ مشہور ہے وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَيُقْبَضُ الْعِلْمُ وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ وَيُلْقَى الشُّحُّ وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ قَالُوْا وَمَا الْهَرْجُ قَالَ الْقَتْلُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے اسی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قریب ہوگا آپس میں زمانہ ف یعنی زمانہ دنیا اور زمانہ آخرت کا پس ہوگی وقوع قیامت کا اور احتمال ہے کہ مراد اس سے آپس میں قریب ہونا بعضے اہل زمانہ کا بعضوں سے شر میں یا قریب ہونا اس زمانہ کا [illegible] کہ مشابہ ہو اول اسکا ساتھ آخر اسکی کے اور بعضوں نے کہا کہ چھوٹی ہونگی عمریں لوگوں کی اخیر زمانہ میں اور احتمال ہے کہ ہو کنایہ قلت برکت زمانہ سے بسبب کثرت گناہوں کے اور یہ بھی احتمال ہے کہ مراد ہو اس سے جلدی گزرنا دولتوں کا اور جلدی ہو چکنا قرنوں کا پس قریب ہونگے [illegible] یا مراد ہو کوتاہی [illegible] جیسا کہ حدیث میں آیا ہے کہ اخیر زمانہ میں سال مانند مہینے کے گذریگا اور مہینا مانند ہفتہ کے اور ہفتہ مانند دن کے ت اور لیا جاویگا اور اٹھایا جاویگا علم یعنی اس زمانہ میں بسبب اٹھ جانے علما کے اور پیدا ہونگے فتنے اور ڈالا جاویگا بخل ف یعنی بخل قوی اور علی العموم لوگوں کے دلوں میں ڈالا جاویگا اخیر زمانہ میں اور اطاعت کرینگے اسکی یہاں تک کہ بخل کرینگے اہل خیر [illegible] علم و مال والے مال کے دینے میں [illegible] اور پایا جانا اصل بخل کا [illegible] ہے کہ وہ ابھی موجود ہے جبلت انسان میں مگر جسکو کہ بچاوے اللہ تعالی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ت اور بہت ہوگا ہرج عرض کیا صحابہ نے کہ کیا ہے ہرج فرمایا حضرت نے قتل نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف قاموس میں ہے کہ ہرج الناس کے معنی ہیں پڑیں لوگ فتنہ میں اور اختلاط و قتل میں پس مراد یہاں ہرج سے قتل خاص ہے کہ ملا ہوا ہو ساتھ فتنہ کے اور اختلاط کے [illegible] وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتّٰى يَاْتِيَ عَلَى النَّاسِ يَوْمٌ لَا يَدْرِي الْقَاتِلُ فِيْمَ قَتَلَ وَلَا الْمَقْتُوْلُ فِيْمَ قُتِلَ فَقِيْلَ كَيْفَ يَكُوْنُ ذٰلِكَ قَالَ الْهَرْجُ الْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِي النَّارِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے اسی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قسم ہے اس ذات کی کہ جان میری اسکے ہاتھ میں ہے نہیں جاویگی اور فانی نہیں ہوگی دنیا یعنی ساری یہانتک کہ آویگا آدمیوں پر ایک
یعنی آئیگا اوپر عالم کے ایسا دن کہ نہیں جانیگا قاتل کہ کس چیز میں اور کس سبب سے قتل کیا یعنی مقتول کو آیا جائز تھا اسکو قتل کرنا یا نہیں اور نہ جانیگا مقتول یعنی جسکی
جان ماری گئی یا اہل اسکے کہ کس سبب سے قتل کیا گیا ف یعنی سبب شرعی ہے یا غیر شرعی ہے حاصل کہ یوں ہی اشتباہ سے قتال کرینگے اور تمیز و تشخیص نہ کرینگے کہ حق پر کون
ہے اور باطل پر کون جیسا کہ دونوں قسمیں ہمارے زمانہ میں پائی جاتی ہیں تب پس کہا گیا کس طرح ہوگا یعنی کیا سبب ہوگا اس طرح کے قتل کے واقع ہونیکا نہیں جانیگا
قاتل و مقتول سبب اسکا فرمایا ہرج ف یعنی فتنہ اور اختلاط کثیرہ کہ باعث ہو قتل مجہول کا اور معنی یہ کہ سبب اسکا زور اور جوش بہت سے فتنوں سخت کا ہوگا
مارنیوالا اور مارا گیا بیچ آگ کے ہے نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی مارنیوالا بسبب قتل کرنے مسلمان کے دوزخ میں ہوگا اور مارا گیا اس سبب سے کہ وہ بھی چاہتا تھا کہ
مارے اور حریص اور قصد کرنیوالا اسپر تھا اور آدمی بسبب عزم معصیت کے ماخوذ ہوتا ہے اور یہ حکم بر تقدیر جہل اور نہ ہونے تمیز کے ہے اور اگر بسبب اشتباہ خطا اسکے
اجتہاد اور تحری صواب میں ہو اگرچہ واقع میں صواب نہو گا ایسا نہو گا واللہ اعلم اور اسمیں دلیل ہے مذہب صحیح و مشہور کی کہ جو کوئی نیت کرے گناہ کی اور اصرار کرے
نیت پر ہوگا گناہ اگرچہ نہ کرے اسکو اور نہ پاوے اسکو **وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِبَادَةُ فِي الْهَرْجِ كَهِجْرَةٍ**
إِلَيَّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے معقل بن یسار سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ثواب عبادت کرنیکا یعنی سلامتی استقامت اور دوام اسکی بیچ زمانہ فتنہ
کے اور وقت قتال کے درمیان مسلمانوں کے مانند ثواب ہجرت کرنے کے ہے طرف میرے نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی جیسے کہ کسی شخص نے پہلے فتح مکہ کے ادھر سے ہجرت کر کر
شرف صحبت آنحضرت سے مشرف ہو کر ثواب پایا ویسا ہی اس شخص نے بھی ظلمت فتنہ و فساد کی سے منہ پھیر کر عبادت الٰہی میں مشغول ہو کر ثواب پایا **وَعَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ قَالَ**
أَتَيْنَا أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ فَشَكَوْنَا إِلَيْهِ مَا نَلْقَى مِنَ الْحَجَّاجِ فَقَالَ اصْبِرُوا فَإِنَّهُ لَا يَأْتِي عَلَيْكُمْ زَمَانٌ إِلَّا الَّذِي بَعْدَهُ أَشَرُّ مِنْهُ حَتّٰى تَلْقَوْا رَبَّكُمْ
سَمِعْتُهُ مِنْ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے زبیر بن عدی تابعی سے کہ کہا آئے ہم انس بن مالک کے پاس پس شکایت کی ہم نے طرف انکے
اس چیز کی کہ پیش آتی ہمکو حجاج بن یوسف ظالم سے یعنی اسکے ظلم اور ایذا کی شکایت کی پس کہا انس نے کہ صبر کرو اور تحمل کرو اسکے ظلم و ایذا پر پس تحقیق نہیں آویگا تم پر
کوئی زمانہ مگر جو زمانہ کہ بعد اسکے آویگا بدتر ہوگا زمانہ گذشتہ سے ف پس کیا جانتے ہو تم شاید کہ بعد اسکے اور ظلم زیادہ حجاج سے پیدا ہو پس صبر کرو یہانتک
کہ ملو تم پروردگار اپنے سے یعنی روز آخرت کے سنی ہے میں نے یہ حدیث تمہارے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ف اس حدیث میں اشکال لائے ہیں کہ زمانہ عمر بن عبد العزیز
کا اور حضرت عیسیٰ و مہدی علیہما السلام کا بعد زمانہ حجاج کے ہے اور وہ بدتر اس سے نہیں بلکہ بہتر ہے اس سے اور بعضے زمانہ گذشتہ سے جواب اسکا دیا ہے کہ یہ فرمانا اور خبر
دینا حضرت کا باعتبار اکثر و اغلب کے ہے اور مراد ان زمانوں سے زمانہ حجاج سے زمانہ دجال تک ہے اور زمانہ عیسیٰ و مہدی کا مستثنیٰ ہے اور مقصود صبر و تسلی دینی ہے امت کو اور
تعلیم و ترغیب و ظاہر یہ ہے کہ کہا جاوے کہ زمانہ عیسیٰ کا مستثنیٰ ہے شارع کے کلام سے اور باقی زمانوں میں بدتری موجود ہے کسی نہ کسی اعتبار کر کسی نہ کسی جگہ کسی نہ کسی امر
میں از راہ علم کے اور عمل کے اور استقامت وغیرہ کے اور بیان اسکا طویل ہے اور یہ تقاضا دوری کا ہے زمانہ حضرت کے سے کہ جوں جوں زمانہ حضرت کے زمانے سے دور ہوتا جاتا ہے بدی
و خرابی زیادہ ہوتی جاتی ہے حتی کہ صحابہ نے باوجود اس صفائی باطن کے حضرت کے دفن کے بعد دل اپنا متغیر پایا اور بعضے بزرگوں سے منقول ہے کہ ایک بار خطرہ گناہ کا آیا تھا
پھر بعد ایک مدت کے جو آیا دفع نہوا سوچے سبب اسکا کچھ نہ پایا سوا اسکے کہ ظلمت بسبب دوری کے ہے نور زمانہ حضرت کے سے کہ سبب ہی حاصل ہونے ایسے خطروں کے
الفصل الثانی فصل دوم **عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ وَاللّٰهِ مَا أَدْرِي أَنَسِيَ أَصْحَابِي أَمْ تَنَاسَوْا وَاللّٰهِ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
مِنْ قَائِدِ فِتْنَةٍ إِلٰى أَنْ تَنْقَضِيَ الدُّنْيَا يَبْلُغُ مَنْ مَعَهُ ثَلٰثَمِائَةٍ فَصَاعِدًا إِلَّا قَدْ سَمَّاهُ لَنَا بِاسْمِهِ وَاسْمِ أَبِيهِ وَاسْمِ قَبِيلَتِهِ
رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ کہا حذیفہ نے قسم ہے خدا کی نہیں جانتا میں کہ بھول گئے یار میرے یا انجان ہوتے ہیں یعنی جانتے ہیں بھولے نہیں تکلف انجان ہونے کا کرتے ہیں قسم خدا
کی نہیں چھوڑا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر کسی فتنہ کے کھینچنے والے کا ف یعنی جو کہ باعث ہو فتنہ کا مانند عالم کے کہ نکالے بدعت اور حکم کرے لوگوں کو

پہاڑ اور نالے اور چرنے کی جگہ جنگل میں ہیں کہ اسمیں بھیڑ بکریاں تلاش گھاس کے ہانکتا وہاں چلا اور بکریوں چرا کر قوت اپنا بسبب سے بھاگ کرے نقل کی یہ بخاری نے ترجمہ اور بھاگا
یہ مسلمان بیچ دین کے ساتھ لیکر فتنوں سے تا لوگوں کے ساتھ اختلاط نہ کرے اور فتنہ میں نہ پڑے **وعن** اسامة بن زيد قال اشرف النبي صلى الله عليه وسلم
على أطم من آطام المدينة فقال هل ترون ما أرى قالوا لا قال فإني لأرى الفتن تقع خلال بيوتكم كوقع المطر
متفق علیه اور روایت ہے اسامہ بن زید سے کہا چڑھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اوپر مکان بلند کے مدینہ کے مکانوں میں سے **ف ع** اطم ساتھ پیش آنے کے یعنی
چوٹی پہاڑ او قلعہ و مکان بلند کے اور آطام ساتھ مد اول کے جمع اسکی ہے اور گرد مدینہ کے قلعے تھے کہ یہود وغیرہ وہاں رہتے تھے پس اسامہ بن زید کہتے ہیں کہ حضرت ایکدن ایک قلعہ
ان قلعوں میں سے چڑھے پس فرمایا کیا دیکھتے ہو تم اس چیز کو کہ دیکھتا ہوں میں عرض کیا صحابہ نے کہ نہیں فرمایا کہ تحقیق میں البتہ دیکھتا ہوں فتنوں کو کہ گرتے ہیں بیچ گھروں
تمہاری کے مانند مینہ کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف ع** معنی اسکے یہ ہیں کہ دکھایا اللہ تعالی نے اپنے نبی کو کہ جسوقت کہ چڑھے وہ قلعہ پر قریب ہونا فتنوں کا تا کہ خبر دیں انکی
پس لوگ بچتے رہیں ان سے اور جانیں کہ وہ مقدر ہیں اور ہو گئیں یہ آفت کو آنحضرت کے معجزات سے **وعن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم هلكة امتى
على يدي غلمة من قريش رواه البخاري اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہلاکت امت میری کی اوپر ہاتھوں کے
نوجوانوں کے ہے قریش میں سے نقل کی یہ بخاری نے **ف ع** لفظ ہلکہ ساتھ زبروں کے بمعنی ہلاک کے اور امت سے مراد یہاں صحابہ اور اہلبیت ہیں کہ وہ بہتر امت تھے اور لفظ غلمہ
ساتھ زیر غین اور جزم لام کے جمع غلام کی بمعنی جوان کے کذا فی القاموس اور صراح میں ہے غلام یعنی لڑکے و اصل غلم اور غلام کے غلبہ و جوش شہوت ہے اور طیبی نے تفسیر کیا
اسکو ساتھ نوجوانوں بیباک کے کہ ادب نکریں عاقلوں اور باوقاروں کا اور مراد ان لڑکوں سے کشندگان عثمان اور علی اور حسن اور حسین رضی اللہ عنہم اجمعین کے ہیں اور مانند انکے
اہل فتنہ او بغی اور ظالم اور تعجب ہے لکھا ہے کہ ابوہریرہ پہچانتے تھے انکو ساتھ اسمار اور اشخاص انکی کے اور سکوت کرتے تھے تعین نام لینے انکے سے بسبب خوف مفسدہ کے اور مراد
یزید بن معاویہ اور عبید اللہ بن زیاد اور مانند انکے ہیں نو عمروں بنی امیہ سے خذلہم اللہ کہ صادر ہوا ان سے قتل اہلبیت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا اور یزید کا انکا اور مارنا اچھے
اچھے مہاجرین اور انصار کا اور صادر ہوا حجاج سے کہ امیر الامرا عبد الملک بن مروان کا تھا سلیمان بن عبد الملک سے اور اولاد اسکی سے کہ خونریزیاں کیں اور زوال انکے پیچھے چنانچہ
مشہور ہے **وعنه** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يتقارب الزمان ويقبض العلم وتظهر الفتن ويلقى الشح ويكثر الهرج قالوا وما الهرج
قال القتل متفق علیه اور روایت ہے اسی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قریب ہوگا زمانہ **ف ع** یعنی زمانہ دنیا
اور زمانہ آخرت کا پس ہوگی قریب قیامت کا اور احتمال ہے کہ مراد اس سے آپس میں قریب ہونا بعضے اہل زمانہ کا بعضوں سے نسبت و قرابت یا تمس زمانہ کا شرکت میں حال کے
کہ مشابہ ہو اول اسکا ساتھ آخر اسکی کے اور بعضوں نے کہا کہ چھوٹی ہونگی عمریں لوگوں کی آخر زمانہ میں اور احتمال ہے کہ ہو کنایہ قلت برکت زمانہ کے سے بسبب کثرت گناہوں لوگوں کے
یہ بھی احتمال ہے کہ مراد ہو اس سے جلدی گزرنا وقتوں کا اور جلدی ہو چکنا قرنوں کا پس قریب ہونگے آپس میں یعنی انکے یا مراد ہو کوتاہی سے نوع عمر راتوں کی جیسے کہ اوپر حدیث
میں آیا ہے کہ آخر زمانہ میں سال مانند مہینے کے گذریگا اور مہینا مانند ہفتہ کے اور ہفتہ مانند روز کے **ت** اور لیا جاویگا اور اٹھا لیا جاویگا علم یعنی اس زمانہ میں بسبب اٹھ جانے علماکے
اور پیدا ہونگے فتنے اور ڈالا جاویگا بخل **ف ع** یعنی بخل قوی اور علی العموم لوگوں کے دلوں میں ڈالا جاویگا آخر زمانہ میں اور اطاعت کرینگے اسکی یہاں تک کہ بخل کرینگے اہل علم علم سے اور فقیر ساتھ
بیچ مال اپنے کے اور مالدار مال کے دینے میں غیر کو لیکن یہ نہیں ہے مراد پایا جانا اصل بخل کا اسلئے کہ وہ اب بھی موجود ہے جبلت انسان میں مگر جسکو کہ بچاوے اللہ تعالی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی

نے ومن یوق شح نفسه فاولئک هم المفلحون **ت** اور بہت ہوگا ہرج عرض کیا صحابہ نے کہ کیا ہے ہرج فرمایا حضرت نے قتل نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف ع** ظاہر یہ ہے
ہے کہ ہرج الناس کے معنی ہیں پڑیں لوگ فتنہ میں اور اختلاط و قتل میں اور کہا ہے بعض نے ہرج سے قتل خاص ہے کہ ملا ہوا ہو ساتھ فتنے کے اور اختلاط کے
وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم والذي نفسي بيده لا تذهب الدنيا حتى يأتي على الناس يوم لا يدري القاتل فيم قتل ولا المقتول
فيم قتل فقيل كيف يكون ذلك قال الهرج القاتل والمقتول في النار رواه مسلم اور روایت ہے اسی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قسم ہے اُس ذات کی کہ جان میری اسکے ہاتھ میں ہے نہیں جاویگی اور فانی نہیں ہوگی دنیا یعنی ساری یہانتک کہ آویگا آدمیون پر ایک دن
یعنی ایک روز عظیم کہ اسمین نہ ہی ظاہر ہوگی نہ جانیگا قاتل کہ کس چیز میں اور کس سبب سے قتل کیا یعنی مقتول کو آیا جائز تھا اسکو قتل کرنا یا نہیں اور نہ جانیگا مقتول کہ کس چیز میں قتل کی
جان ماری گئی یا اسکے کہ کس سبب سے قتل کیا گیا ف یعنی سبب شرعی سے یا غیر شرعی سے حاصل کہ یون ہی اشتباہ سے قتال کرینگے اور تمیز و تخصیص نہ کرینگے کہ حق کون پر
ہے اور باطل پر کون ہے چنانچہ دونون قسمین ہمارے زمانہ مین پائی جاتی ہین ت پس کہا گیا کس طرح ہوگا یعنی کیا سبب ہوگا اس طرح کے قتل کے واقع ہونیکا نہین جانیگا
قاتل و مقتول سبب اسکا فرمایا ہرج ف یعنی فتنہ اور اختلاط کثیر و کہ باعث ہے قتل مجہول کا اور معنی یہ کہ سبب اسکا زور اور جوش بہت سے فتنون سخت کا ہے کہ
مارنیوالا اور مارا گیا ہے آگ کے بیچ نقل کی یہ مسلم نے ف مارنیوالا بسبب قتل کرنے مسلمان کے دوزخ مین ہوگا اور مارا گیا اس سبب سے کہ وہ بھی چاہتا تھا کہ
مارے اور جو لیا قصد کرنیوالا اسپر تھا اور آدمی بسبب عزم معصیت کے ماخوذ ہوتا ہے اور یہ حکم بر تقدیر جہل و نہ ہونے تمیز کے ہے اور اگر بسبب اشتباہ و خطا کے
اجتہاد اور تحری صواب مین ہو اگرچہ واقع مین صواب نہو گا ایسا نہو گا واللہ اعلم اور اسمین دلیل ہے مذہب صحیح و مشہور کی کہ جو کوئی نیت کرے گناہ کی اور عزم کرے
نیت پر ہوگا گناہ اگرچہ کرے اسکو اور نہ ہووے اسکو **وعن معقل بن یسار قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العبادۃ فی الہرج کہجرۃ**
الی رواہ مسلم اور روایت ہے معقل بن یسار سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ثواب عبادت کرنیکا یعنی ساتھ استقامت اور مداومت اسکی کے بیچ زمانہ فتنہ
کے اور وقت قتال کے درمیان مسلمانون کے مانند ثواب ہجرت کرنے کے ہے طرف میرے نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی جیسے کہ کسی شخص نے پہلے فتح مکہ کے دار الحرب سے ہجرت کر کر
شرف صحبت آنحضرت سے مشرف ہو کر ثواب پایا ویسے ہی اس شخص نے بھی ظلمت فتنہ و فسادونکی سے منہ پھیر کر عبادت الٰہی میں مشغول ہو کر ثواب پایا **وعن الزبیر بن عدی قال**
اتینا انس بن مالک فشکونا الیہ ما نلقی من الحجاج فقال اصبروا فانہ لا یأتی علیکم زمان الا الذی بعدہ اشر منہ حتی تلقوا ربکم
سمعتہ من نبیکم صلی اللہ علیہ وسلم رواہ البخاری اور روایت ہے زبیر بن عدی تابعی سے کہ کہا آئے ہم انس بن مالک کے پاس پس شکایت کی ہمنے طرف انکے
اُس چیز کی کہ پیش آتی ہمکو حجاج بن یوسف ظالم سے یعنی اسکے ظلم اور ایذا کی شکایت کی پس کہا انس نے کہ صبر کرو اور تحمل کرو اسکے ظلم و ایذا پر پس تحقیق نہین آویگا تم پر
کوئی زمانہ مگر جو زمانہ کہ بعد اسکے آویگا بدتر ہوگا زمانہ گذشتہ سے ف پس کیا جانتے ہو تم شاید کہ بعد اسکے اور ظلم زیادہ حجاج سے پیدا ہو پس صبر کرو تم یہانتک
کہ ملو تم پروردگار اپنے سے یعنی روز آخرت کے سنی ہے مین نے یہ حدیث تمہارے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ف اس حدیث مین اشکال لاتے ہین کہ زمانہ عمر بن عبد العزیز
کا اور حضرت عیسی اور مہدی علیہما السلام کا بعد زمانہ حجاج کے ہے اور وہ بدتر اس سے نہیں بلکہ بہتر ہے اس سے اور بعضے زمانہ گذشتہ سے جواب اسکا یہ ہے کہ یہ فرمانا اور خبر
دینا حضرت کا باعتبار اکثر و اغلب کے ہے اور مراد ان زمانون سے زمانہ حجاج سے زمانہ دجال تک ہے اور زمانہ عیسی و مہدی کا مستثنی ہے اور مقصود صبر و تسلی دینی ہے امت کو اور
تعلیم و ترغیب و ظاہر تر یہ ہے کہ کہا جاوے کہ زمانہ عیسی کا مستثنی ہے شارع کے کلام سے اور باقی زمانون مین بدتری موجود ہے کسی کلی اعتبار کر کسی کسی جگہ کسی کسی امر
مین انہ راہ علم کے اور عمل کے اور استقامت وغیرہ کے اور بیان اسکا طویل ہے اور یہ تقاضا دوری کا ہے زمانہ حضرت کے سے کہ جون جون زمانہ حضرت کے زمانہ سے دور ہوتا جاتا ہے بدی
و خرابی زیادہ ہوتی جاتی ہے حتی کہ صحابہ نے باوجود اس صفائی باطن کے حضرت کے دفن کے بعد حال اپنا متغیر پایا اور بعضے بزرگون سے منقول ہے کہ ایکبار خطرہ گناہ کا آجاتا تھا
پھر بعد ایک مدت کے جو آیا دفع نہوا سوچے سبب اسکا کچھ نہ پایا سوائے اسکے کہ ظلمت بسبب دوری کے ہے نور زمانہ حضرت کے سے کہ سبب ہے حاصل ہونے ایسے خطرون کے

الفصل الثانی **عن حذیفۃ قال واللہ ما ادری انسی اصحابی ام تناسوا واللہ ما ترک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم**
من قائد فتنۃ الی ان تنقضی الدنیا یبلغ من معہ ثلثمائۃ فصاعدا الا قد سماہ لنا باسمہ واسم ابیہ واسم قبیلتہ
رواہ ابو داود کہا حذیفہ نے قسم ہے خدا کی نہین جانتا مین کہ بھول گئے یار میرے یا اظہار بھولنے کا کرتے ہین یعنی بھولے نہین تکلف اظہار بھولنے کا کرتے ہین قسم خدا
کی نہین چھوڑا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر کسی فتنہ کے کھینچنے والے کا ف یعنی جو کہ باعث ہو فتنہ کا مانند عالم کے کہ نکالے بدعت اور حکم کرے لوگون کو

آسکے کرینگا یا مانند امیر ظالم کے کہ باعث ہو قتل و قتال کا ت تمام ہونے دنیا تک یعنی پیدا ہوگا ایسا کھینچنے والا فتنہ کا کہ پہنچے بمقدار تابعداروں آنکی سے تین سو کو اور زیادہ کو
مگر کہ تحقیق ذکر کیا اسکو واسطے ہمارے ساتھ نام اسکے کے اور نام باپ اسکے کے اور نام قبیلہ اسکی کے ف ظاہر قید عدد مذکور کی اسلیے نکالی کہ اجتماع اسقدر آدمیوں کا باعث
ہو مفسدہ کا اور لاحق ہونے ضرر کا اکثر ہوتا ہے اور اگر کم اس سے ہوں تو اعتبار نہیں کہتے وعن ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما
اخاف علی امتی الائمۃ المضلین واذا وضع السیف فی امتی لم یرفع عنھم الی یوم القیامۃ رواہ ابوداؤد والترمذی روایت ہے ثوبان سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے سوا اسکے نہیں کہ ڈرتا ہوں میں اوپر امت اپنی کے سرداروں گمراہ کرنیوالوں سے ف یعنی لوگوں کو بسبب گمراہی اپنی کے اس لیے کہ ضرر انکی گمراہی کا اکثر اور بڑھکر
اوروں کی گمراہی سے ہے ت اور جب رکھی جاویگی تلوار امت میری میں یعنی قتل واقع ہوگا نہیں اٹھائی جاویگی اُنسے قیامت تک نقل کی ابوداؤد اور ترمذی نے ف
یعنی کہیں نہ کہیں لڑائی ہوتی رہیگی اور مصداق اس خبر کا واقعہ امیر المومنین عثمان کا ہے کہ اول یہی قتل واقع ہوا اسلام میں اور بعد ازاں باقی ہی ہنوز اور بموجب خبر مخبر صادق
کے روز قیامت تک باقی رہیگا اور ائمہ جمع ہے امام کی اور امام کہتے ہیں پیشوا اور رئیس قوم کو اور اسکو کہ بلاوے لوگوں کو طرف قول کے یا فعل یا اعتقاد کے وعن
سفینۃ قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول الخلافۃ ثلثون سنۃ ثم تکون ملکا ثم یقول سفینۃ امسک خلافۃ ابی بکر
سنتین وخلافۃ عمر عشرۃ وعثمان اثنتی عشرۃ وعلی ستۃ رواہ احمد والترمذی وابوداؤد اور روایت ہے سفینہ سے کہا اسنے
سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے خلافت یعنی خلافت حق یا پسندیدہ اللہ اور رسول کی کہ موافق سنت اور اتباع طریقہ حق کے ہو یا کاملہ تیس برس
تک ہوگی پھر اسکے ہو جاویگی خلافت بعد تیس برس کے پادشاہت ف ترجمہ حضرت شیخ کے میں بعد لفظ ملک کے عضوضا بھی ہے یعنی گزندہ کہ لوگ گزند ستم اسکے سے
اس میں ہوویں اور راہ عدالت اور دین پر ویسی جیسیکہ چاہیئے جاری نہ ہو اگرچہ اطلاق اسم امر کا ازراہ مجاز کے اور معنی اسکے کہ خلف گذرے ہوویں کے ہیں درست ہے لیکن حقیقت
خلافت کی کہ آنحضرت نے اسکی طرف اشارہ کیا ہے تیس ہی برس ہے کہ خلافت خلفاء اربعہ کی اسمیں تھی اور اگر انکو امیر المومنین کہیں تو بعید نہیں کہ امیر حاکم ہیں مسلمانوں پر احکام
ظاہر میں اور شرح عقائد میں ہے کہ اس حدیث میں اشکال وارد ہوتا ہے اس لیے کہ اہل حل و عقد متفق تھے اوپر خلافت خلفاء عباسیہ کے اور بعضے مروانیہ کے مانند عمر بن عبدالعزیز کے
جواب یہ کہ شاید مراد یہ ہو کہ خلافت کاملہ کہ جسمیں کچھ بھی شائبہ مخالفت حق کی نہ ہو تیس برس تک کی اور بعد اسکے کبھی ہوگی اور کبھی نہیں انتہی اور جاننا چاہیئے کہ مروانیوں میں اول یزید بن
معاویہ ہوا پھر بیٹا اسکا معاویہ بن یزید پھر عبدالملک پھر ہشام بن عبدالملک پھر ولید پھر سلیمان پھر عمر بن عبدالعزیز پھر یزید بن عبدالملک پھر ولید بن یزید پھر یزید
ولید پھر مروان بن محمد پھر نکلی انسے خلافت طرف اولاد عباس کے ت پھر کہتا ہے سفینہ ف یعنی مولی آنحضرت کا کہ راوی اس حدیث کا ہے لیکن راوی سے یا تابعی سے کہ خطاب
کرتا ہے واسطے سمجھانے حساب تیس برس کے ت کہ حساب کر اور یاد رکھ مدت خلافت ابی بکر کو دو برس اور مدت خلافت عمر کو دس برس اور مدت خلافت عثمان کو بارہ برس اور مدت خلافت علی کو چھ برس
نقل کی یہ حدیث احمد اور ترمذی اور ابوداؤد نے ف یہ حساب تقریبی ہے یعنی ہے اوپر حذف کسور کے ورنہ خلافت حضرت ابوبکر کی جیسیکہ جامع الاصول میں ہے دو برس اور تین مہینے اور خلافت
حضرت عمر کی دس برس اور چھ مہینے اور خلافت حضرت عثمان کی بارہ برس چند روز کم اور خلافت حضرت علی کی چار برس اور نو مہینے اس حساب سے خلافت چاروں خلفاء کی انتیس برس اور
سات مہینے میں تمام ہوتی ہے اور پانچ مہینے جو باقی رہے انمیں حضرت امام حسن خلیفہ رہے پس یہ بھی خلفاء میں سے ہوئے وعن حذیفۃ قال قلت یا رسول اللہ ایکون بعد
ھذا الخیر شر کما کان قبلہ شر قال نعم قلت فما العصمۃ قال السیف قلت وھل بعد السیف بقیۃ قال نعم تکون امارۃ علی اقذاء وھدنۃ علی
دخن قلت ثم ماذا قال ثم ینشأ دعاۃ الضلال فان کان للہ فی الارض خلیفۃ جلد ظھرک واخذ مالک فاطعہ والا فمت وانت
عاض علی جذل شجرۃ قلت ثم ماذا قال ثم یخرج الدجال بعد ذلک معہ نھر ونار فمن وقع فی نارہ وجب اجرہ وحط وزرہ ومن وقع
فی نھرہ وجب وزرہ وحط اجرہ قال قلت ثم ماذا قال ثم ینتج المھر فلا یرکب حتی تقوم الساعۃ وفی روایۃ قال ھدنۃ علی دخن و
جماعۃ علی اقذاء قلت یا رسول اللہ الھدنۃ علی الدخن ما ھی قال لا ترجع قلوب اقوام علی الذی کانت علیہ قلت ھل بعد ھذا الخیر

اور خلافت ...

ثم قال فتنة عمياء صماء عليها دعاة على ابواب النار فان تمت يا حذيفة وانت عاض على جذل خير لك من ان تتبع احدا منهم
رواه ابوداؤد۔ اور روایت ہے حذیفہ سے کہا میں نے یا رسول اللہ کیا ہوگی بعد اس خیر کے شر یعنی اسلام کی بعد کفر ہوگا جیسے کہ تھی پہلے اسلام کی شر یعنی کفر
فرمایا ہاں ہوگی بعد اسلام کے شر کہا میں نے کہ کیا طریق ہے بچاؤ کا اس شر سے فرمایا تلوار ف یعنی حاصل ہوگا بچاؤ اس سے بسبب استعمال تلوار کے یا طریق بچاؤ کا یہ ہے کہ مارے انکو
ساتھ تلوار کے کہا قتادہ مفسر نے کہ مراد اس جماعت سے وہ لوگ ہیں کہ مرتد ہوگئے بعد وفات آنحضرت کے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ت کہا میں نے کیا باقی رہیگے
اہل اسلام بعد قتال اور شر فتنے کے کافروں سے اور صلاحیت رکھینگے اس فتنے کے لوگ امارت اور امانت کی اور جب اتفاق ہوسنے لوگوں کی آنپر فرمایا ہاں ہوگی امارت یعنی حکومت
اور سلطنت اوپر فساد کے ف ع اقذاء جمع قذی کی ہے اور قذی جمع قذاۃ کی اور قذاۃ کہتے ہیں اس چیز کو کہ پڑتی ہے آنکھ اور پانی میں قسم غبار اور تنکے وغیرہ سے یعنی حاصل
لوگوں کا امارت پر ساتھ کراہیت اور فساد اور انکار دل کے ہوگا نہ ساتھ خوشی اور رضا اور صفائی باطن کے جیسے کہ جو آنکھ کہ اسمیں تنکا وغیرہ جا پڑتا ہے ظاہر اسکا اچھا
دکھائی دیتا ہے اور اندر سے دکھتی ہے اور کہا قاضی نے کہ معنی یہ ہیں کہ ہوگی امارت ملی ہوئی ساتھ کچھ بدعتوں اور کرنے منہیات کے ت اور ہوگی صلح اوپر کدورت کے ف ع
ہدنہ ساتھ پیش ہ اور جزم دال مہملہ کے صلح اور اصل اسکی معنی سکون و آرام کے ہیں اور دخن ساتھ جزم ال اور ت کے دخان یعنی دھواں یعنی صلح ہوگی ساتھ فریب اور نفاق کے جیسے کہ پہنچے گندرا
اور چیلاتی ہے حکم تاکید سے پہلے جملہ کے ہے اور کہا ہیں اشارہ ہے طرف صلح حضرت امام حسن کے ساتھ معاویہ کے اور سپرد کر دینے امارت کے انکو اور تکرار با سنے امارت کے آپس اور اس سے معلوم ہوا کہ
معاویہ سبب صلح حضرت حسن کے نہیں ہوئے خلیفہ جیسے کہ وہم کیا ہے بعضوں نے اسکات کہا میں نے کیا ہوگا بعد اسکے فرمایا کہ پھر پیدا ہونگے بلانے والے طرف گمراہی کے ف ع
یعنی ایک جماعت پیدا ہوگی اور ایسے ہی کہ بلاوینگے لوگوں کو طرف بدعات کے اور گمراہیوں کے ت پس اگر ہو واسطے اللہ کے خلیفہ زمین میں یعنی اگر پیدا ہو زمین میں پیدا ہو
اسکی کہ مارے کوڑے تیری پیٹھ پر یعنی مارے تجکو ناحق اور لے لے مال تیرا یعنی از راہ غضب کے پس اطاعت کر اسکی یعنی جب تک خلاف حکم خدا اور رسول اسکے کے حکم
نہ کرے تا نہ اٹھے فتنہ اور اگر نہو خلیفہ پس مر تو اس حال میں کہ تو لازم کرنیوالا ہو جڑ کسی درخت کی ف ع یعنی گوشہ پکڑ لوگوں سے اور گذران کر ساتھ صبر اور سختی کے جنگلوں
میں یہیں ایک سخت کے اور قناعت کر ساتھ چبانے گھانس اور نکرے کے اور بعضوں نے جملہ والا فمت کو متعلق قالیہ کے کہا ہے یعنی اور اگر اطاعت نکریگا تو خلیفہ کی تو مریگا
تو حالت شدت و سرگردانی میں اور بعضے نسخوں میں بجائے فمت کے فقمت آیا ہے ساتھ لفظ ماضی کے قیام سے یعنی اگر ایسا ہو تو اٹھ اور جا اور کسی درخت کی جڑ میں
پناہ پکڑ ت کہا میں نے پھر کیا ہوگا فرمایا پھر نکلے گا دجال یعنی امام مہدی کے زمانہ میں بعد اسکے یعنی بعد واقع ہونے شر اور فتنوں مذکورہ کے اس طرح کہ اسکے
ساتھ نہر ہوگی پانی کی اور آگ ف ع یعنی خندق آگ کی کہا بعضوں نے کہ یہ دونوں چیزیں بوجہ تخییل کے ہونگی بطریق سحر اور سیمیا کے کہا بعضوں نے کہ پانی اسکا حقیقت
میں آگ ہوگا اور آگ اسکی پانی انتہی اور حضرت شیخ نے لکھا ہے کہ ظاہر یہ ہے کہ یہ محمول ہے حقیقت پر اور احتمال یہ بھی ہے کہ مراد لطف و قہر اور وعدہ وعید ہو ت پس جو
کوئی پڑا اسکی آگ میں ف یعنی جسنے مخالفت کی اسکی یہاں تک کہ ڈالا دجال نے اسکو اپنی آگ میں یا وہ آگ کہ جو اضافت کی اسکی طرف بطریق تشبیہ ہے اسکی طرف کہ نہیں ہوگی
وہ آگ حقیقت بلکہ سحر ہوگی ت ثابت ہوا اجر اسکا ف یعنی بسبب صبر کے اور ثابت رہنے اسکے دین خدا پر اور بطلب کرنے رضا اسکی کے اور اتارا گیا بوجھ اسکے
پہلے گناہوں کا اسکی گردن سے ت اور جو کوئی پڑا اسکی نہر میں ف یعنی بسبب فرمانبرداری اسکی کے اور ایمان لانیکے اسپر بسبب طمع دنیا اور محبت زندگانی اسکی
کے ثابت ہوا بوجھ گناہ حال کا اور اتارا گیا ثواب اسکا یعنی باطل ہوا عمل سابق اسکا ت کہا حذیفہ نے کہا میں نے پھر کیا ہوگا فرمایا پھر جنایا جاویگا بچہ گھوڑی کا
پس سواری نہیں دیگا یہانتک کہ برپا ہوگی قیامت ف ع لفظ ینتج ساتھ صیغہ مجہول کے نتج سے ہے انتاج سے اور کہا ہے علماء نے کہ نتج بمعنی تولید یعنی جنانے
اور خدمت اور تدبیر اسکی جننے کی کرینگے جیسے کہ دایہ انسان کی کرتی ہے اور انتاج بمعنی پہنچنے وقت ولادت کے اور مہر ساتھ پیش میم اور جزم ہ کے بمعنی بچہ گھوڑی کے
اور مہرہ ساتھ ہ کے مادہ یعنی بچھیری اور مرکب ساتھ پیش میم اور زبر کاف کے پہنچنا وقت سواری دینے کو یعنی قابل سواری کے ہوتا اور مراد اس سے زمانہ عیسی علیہ السلام کا
ہے اور اسی کا وقت سے روز قیامت تک سواری گھوڑوں پر نہ واقع ہوگی بسبب ہونے کفار کے اور نہونے احتیاج لڑائی کے یا مراد یہ ہے کہ بعد نکلنے دجال کے آنے قیامت تک

زمانہ دراز نہیں ہونے کا قلیل ہوگا یعنی اُس وقت سے قیامت قریب ہوگی لیکن زمانہ پیدا ہونے بچہ کے اتنا ہوتا ہے جتنا وقت سواری کے ہشیار اور یہ معنی ظاہر اور موافق ہیں ساتھ اور حدیثوں کے کہ اس باب میں آئی ہیں ت اور ایک روایت میں یعنی بدلی یکون الامارۃ علی اقذاء آگے یوں آیا ہے کہ فرمایا صلح ہوگی دھوئیں پر یعنی لوگوں کی آپس کے ظاہر ساتھ کدورت باطن کے اور اجتماع ہوگا ساتھ ناخوشی دل کے کہا میں نے یا رسول اللہ الہدنۃ علی الدخن کیا ہے آپ نے فرمایا اسکے کیا معنی ہیں فرمایا نہ رجوع کرینگے دل ان قوم کے اوپر اس حال و صفت کے کہ تھے دل اس حال پر یعنی نہیں ہونگے دل اُنکے صاف کینہ اور بغض سے جیسے کہ تھے صاف پہلے اس سے بیچ سابق زمانہ اسلام کے جیسے کہ تھی پہلے آنے کدورت کے ف کہا میں نے کیا بعد اس چیز کے کہ ملی ہوئی ہے ساتھ شر کے اور بعد اس صلح باتفاق کے اور شر ہوگی فرمایا ہاں بعد اسکے شر ہوگی وہ ایک بڑا فتنہ ہے اندھا اور بہرا ف یعنی لوگ اس فتنہ میں نہ حق دیکھیں گے اور نہ سنیں گے اور ایسا واندھے ہیں کے اور بہرے ہیں کے طرف فتنہ کے مجاز آیا ہے اور حقیقت میں لوگ ایسے ہونگے اس فتنہ کے وقت میں ت اُس فتنہ پر ہونگے بلانیوالے ف یعنی ایک جماعت قایم ہوگی اس فتنہ کی برپا کرنے پر اور باعث ہوگی لوگوں کو طرف قبول کرنے اسکی کے ت گویا کہ وہ کھڑے ہیں اوپر دروازوں دوزخ کے بلاتے ہیں خلق کو طرف اسکے یہانتک کہ گرتے داخل ہوتے اسمیں پس اگر مرے تو اے حذیفہ اس حالمیں کہ لازم کرنیوالا ہو جڑ درخت کی بہتر ہے تیرے لیے اس سے کہ پیروی کرے تو کسی اہل فتنہ میں سے نقل کی یہ ابوداؤد نے وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ کُنْتُ رَدِیْفًا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمًا عَلٰی حِمَارٍ فَلَمَّا جَاوَزْنَا بُیُوْتَ الْمَدِیْنَۃِ قَالَ کَیْفَ بِکَ یَا اَبَا ذَرٍّ اِذَا کَانَ بِالْمَدِیْنَۃِ جُوْعٌ تَقُوْمُ عَنْ فِرَاشِکَ وَلَا تَبْلُغُ مَسْجِدَکَ حَتّٰی یُجْهِدَکَ الْجُوْعُ قَالَ قُلْتُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ تَعَفَّفْ یَا اَبَا ذَرٍّ قَالَ کَیْفَ بِکَ یَا اَبَا ذَرٍّ اِذَا کَانَ بِالْمَدِیْنَۃِ مَوْتٌ یَبْلُغُ الْبَیْتُ الْعَبْدَ حَتّٰی اَنَّہٗ یُبَاعُ الْقَبْرُ بِالْعَبْدِ قَالَ قُلْتُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ تَصَبَّرْ یَا اَبَا ذَرٍّ قَالَ کَیْفَ بِکَ یَا اَبَا ذَرٍّ اِذَا کَانَ بِالْمَدِیْنَۃِ قَتْلٌ تَغْمُرُ الدِّمَاءُ اَحْجَارَ الزَّیْتِ قَالَ قُلْتُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ تَاْتِیْ مَنْ اَنْتَ مِنْہُ قَالَ قُلْتُ وَاَلْبَسُ السِّلَاحَ قَالَ شَارَکْتَ الْقَوْمَ اِذًا قُلْتُ فَکَیْفَ اَصْنَعُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اِنْ خَشِیْتَ اَنْ یَّبْهَرَکَ شُعَاعُ السَّیْفِ فَاَلْقِ نَاحِیَۃَ ثَوْبِکَ عَلٰی وَجْهِکَ لِیَبُوْءَ بِاِثْمِکَ وَاِثْمِہٖ رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤدَ روایت کی ابوداؤد نے ت اور روایت ہے ابی ذر سے کہ کہا ابوذر نے تھا میں پیچھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک دن گدھے پر ف اسمیں دلالت ہے اوپر کمال تواضع اور حسن سلوک آنحضرت کے صحابہ سے اور کمال قرب ابوذر کے حضرت سے اور اوپر خوب طرح سننے اور یاد رکھنے انکی کے حدیث کو ت پس جب آگے بڑھے ہم گھروں مدینہ کے فرمایا آپ نے کیا حال ہوگا تیرا اے ابوذر جبکہ ہوگی مدینہ میں بھوک یعنی خاص تجکو یا قحط عام اٹھیگا تو بچھونے اپنی سے اور نہیں پہونچ سکیگا اپنی مسجد کو یہانتک کہ مشقت میں ڈالیگی تجکو بھوک ف یعنی بسبب بھوک کے ایسا ہو جائیگا تو کہ بغیر مشقت تمام کے مسجد میں نہیں پہونچ سکیگا نماز کے لیے ت کہا ابوذر نے کہ کہا میں نے اللہ اور رسول اسکا دانا تر ہے ساتھ اسکے یعنی میں نہیں جانتا کہ کیا کروں میں جو کچھ فرمایئے سو کروں فرمایا پارسائی کر اے ابوذر ف یعنی صلاح و تقوی کرنا اور صبر کرنا بھوک کی ایذا پر اور باز رکھنا اپنے تئیں حرام سے اور شبہہ سے اور سوال کرنے خلق سے اور طمع سے اور ذلت سے آگے مخلوق کے ت فرمایا کیا حال ہوگا تیرا اے ابوذر جسوقت کہ ہوگی مدینہ میں موت یعنی بسبب قحط کے یا وبا کے لوگ بہت مرینگے یہاں تک کہ قیمت غلام کو ف مراد گھر سے قبر ہے یعنی پہونچیگی قیمت جگہ ایک قبر کی قیمت غلام کو اور یہ کہ لوگ بہت مرینگے جگہ قبر کی لوگوں کو مشکل سے ہاتھ لگیگی اور اسمیں تنگی اس حد کو پہونچیگی کہ جگہ ایک قبر کی بقیمت ایک غلام کے ہاتھ لگیگی چنانچہ واضح کر کر فرمایا اس ابہام کو ت یہانتک کہ بیچی جاوے گی جگہ قبر کی قیمت غلام کو کہا ابوذر نے کہ کہا میں نے اللہ اور رسول اسکا دانا تر ہے میں نہیں جانتا میں کہ کیا کروں فرمایا آنحضرت نے صبر کر یا ابوذر ف لفظ تصبر ساتھ تشدید کے مفتوحہ کے ہے امر باب تفعل سے اور ایک نسخہ میں تصبر صیغہ مضارع کا خبر بمعنی امر کے یعنی صبر کر بلا پر اور جزع فزع نکرنا ضرر پر اور راضی رہنا تقدیر پر اور نہ بھاگنا مدینہ سے ت پھر فرمایا آنحضرت نے کیا حال ہوگا تیرا اے ابوذر جسوقت کہ ہو مدینہ میں قتل کہ ڈھانک لے خون احجار الزیت کو ف احجار الزیت نام ایک جگہ کا ہے جانب غربی مدینہ کے کہ اسمیں پتھر سیاہ ہیں گویا کہ آلودہ زیتون کا ملا ہے اور یہ خبر دی آنحضرت نے واقعہ حرہ کی اور وہ نہایت بڑا واقعہ ہے کہ زبان لوکان کلام کرنیوالے اور سننے والے کے تحمل کہنے اور سننے اسکی کا نہیں رکھتے اور وقوع اسکا بیچ زمان شقاوت نشان یزید بن معاویہ کی ہے کہ بعد از

جانا تھا یعنی بعد قتل امام حسین رضی اللہ عنہ کے بہت سا لشکر مدینہ منورہ کو بھیجا اور وہاں کے حرمت اٹھا دی اور مسجد شریف نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور بے ادبی کی اور صحابہ

کبیرہ کو قتل کیا اور بہت سی شرابیاں کیں کہ کہہ نہیں سکتے اور بعد خراب کرنے مدینہ کے یہی لشکر مکہ کو بھیجا لڑائی ہوئی وہاں وہ شقی وہاں جہنم ہوا کہا ابوذر نے کہا میں نے

اللہ اور رسول اسکا دانا تر ہے فرمایا آنحضرت نے جا تو اسکے پاس کہ تو اس سے ہے یعنی پہنچا تو اسکے پاس کہ آیا ہے اور نکلا ہے تو اسکے پاس سے یعنی جاتو اسکے پاس کہ موافق ہے

میں تیرے یعنی شہر تیری میں آ کہا تا فی نے کہ مراد یہ ہے کہ جا تو اپنے اہل و اقارب کے پاس رہ سلیئے گھر میں جا بیٹھ کہا طیبی نے کہ رجوع کرلینے لام کہ علت کہ جیسا کہ اسی ہوا تو

کیا ہے اور کہنا تیرے ساتھ قول ابی ذر کے کت کہ کہا میں نے اور بیٹھوں میں ہتھیار اپنے اشتو اور لڑوں میں قوم فتنہ انگیز سے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شریک تو

تو قوم کے اسوقت یعنی ہتھیار پہن کر لڑیگا مانند انکے ہوگا گناہ میں اور فتنہ انگیزی میں یعنی ہتھیار نہ پہننا اور بیٹھا رہنا امام کے ساتھ اور اہل باطل کے ساتھ لڑنا

نہیں ہے یہاں تک کہ حاصل ہو تجھکو فلاح یہ حاصل کلام طیبی کا ہے لیکن اس پر شبہہ آتا ہے کہ جب امام اسکا قتال کرے تو کیونکر جائز ہو اسکو نہ اٹھانا قتال سے ساتھ اسکے اور کہا

ملا علی نے کہ قول حضرت کا مشارکت کے واسطے تاکید زجر کے ہے خونریزی سے ورنہ شرع میں دفع کرنا ظالم کا کہ ناحق خونریزی کو آوے جائز ہے تمام ہوا قول ابن ملک کا اور

طیبی نے بھی اسکو ذکر کیا ہے اور قرار دیا ہے اور مواقف ہے کہ دفع کرنا جائز ہے چاہئے ہو دشمن مسلمان اگر متعرض ہوا سبیل کو بخلاف اسکے کہ ہو عدو کافر تو اس صورت میں واجب ہے

دفع کرنا اسکا جس طرح کہ ممکن ہو کت کہا میں نے کہ پس کیا کروں میں یا رسول اللہ فرمایا کہ ڈرے تو کہ روشن ہو لو تلوار کے تجھ پر چمک تلوار کی یعنی اگر کوئی چاہے کہ

تجھ پر تلوار چلاوے اور تجھکو مارے تو ڈال تو کونا اپنے کپڑے کا اپنے منہ پر اسوقت یعنی منہ اپنا ڈھانک لے تو تغافل کرتا کہ نہ دیکھے تو اور ڈرے نہیں یعنی آنسے لڑ نہیں گے یہ لڑیں تجھسے

بلکہ بابعدار کر اپنے نفس کو قتل کے لیے اسلئے کہ وہ اہل اسلام ہونگے اور جائز ہوگا ساتھ انکے نہ لڑنا اور تابعدار ہو جانا جیسے اشارہ کیا طرف اسکے ساتھ قول اپنے کت

تا کہ پھر قاتل ساتھ گناہ تیرے کے یعنی گناہ قتل تیرے کے اور ساتھ گناہ اپنے کے قتل کی یہ ابوداؤد نے ف یعنی ساتھ گناہ اپنے کے اور جاننا چاہیے کہ وقعہ حرہ کا سن

تریسٹھ میں ہے اور شروع ابی ذر کی سنہ بتیس ۳۲ میں بیچ آخر خلافت عثمان کے اور ابوذر نے واقعہ حرہ کا نہیں پایا لیکن جو آنحضرت نے وقوع احوال کا مدینہ میں کشف کیا

بغیر تعیین وقت اسکے کے پیشین گوئی آنحضرت نے اسکے واقع ہونے کی ابوذر کو اور وصیت کی ساتھ صبر کرنے اور ثابت رہنے کے اسمیں غرض ہے احتمال الا منشاء سے کہ اسکو اور

وقوع ہو کر انبوت کا حدیث میں احتمال ہے کہ مدینہ میں واقع ہوئی ہو اور ابوذر نے اسکو پایا ہو جیسا کہ عالم البلاد وغیرہ میں یا حال اسکا صحیح ہی قیاس ہو واللہ اعلم

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَيْفَ بِكَ اِذَا اُبْقِيْتَ فِيْ حُثَالَةٍ مِّنَ النَّاسِ مَرِجَتْ عُهُوْدُهُمْ وَاَمَانَاتُهُمْ

وَاخْتَلَفُوْا فَكَانُوْا هٰكَذَا وَشَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ قَالَ فَبِمَ تَاْمُرُنِيْ قَالَ عَلَيْكَ بِمَا تَعْرِفُ وَدَعْ مَا تُنْكِرُ وَعَلَيْكَ بِخَاصَّةِ نَفْسِكَ وَاِيَّاكَ وَعَوَامَّهُمْ

وَفِيْ رِوَايَةٍ اِلْزَمْ بَيْتَكَ وَامْلِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ وَخُذْ مَا تَعْرِفُ وَدَعْ مَا تُنْكِرُ وَعَلَيْكَ بِاَمْرِ خَاصَّةِ نَفْسِكَ وَدَعْ اَمْرَ الْعَامَّةِ رَوَاهُ

التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو بن عاص سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عبداللہ بن عمرو کو کہ کیا حال ہوگا تیرا جسوقت کہ

چھوڑا جاویگا تو بیچ ناکارہ لوگوں کے ف خلاصہ یہ ہے کہ آوے شمار کے پہنچتا یعنی بیچ بیچ ہو اور جاہل و فجور کی اور ناکارہ ہو پیچھے کا تیرے جسوقت کہ حال انکا

بگڑ گئے ہونگے عہد انکے اور امانتیں انکی ف یعنی نہیں رہیگا امر انکا مستقیم بلکہ ہو گا ہر ایک بیچ ملاپ میں وضع پر اور وفا سے عہد نہیں کرینگے اور خیانت کرینگے

امانتوں میں ترجمہ اور اختلاف کرینگے آپس میں پس ہونگے اس طرح اور داخل کیں آنحضرت نے انگلیاں ہاتھ کی اپنی آنگلیوں میں ف یعنی بیچ انگلیوں کے تاکہ دکھاوے

نقشہ اسکی کہ اس طرح ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہونگے اور بیچ ہلاکت کے ہونگے اور مختلط ہونگے اور دین انکے کا پس نہیں پہچانا جائیگا امین خائن سے اور نیک کار بد سے

خلط بیاں انگلیوں میں ڈالی گئی واسطے تصویر حال کے جیسے کہ بعض کی ہوتی ہے اور مطلب یہ ہے کہ اتفاق نہیں ہے اور نیز مطلب کر کر دکھایا اور

ہیں یعنی تشبیک کو صفا اور دلالت یوں ہے یہ کہ اسمیں یہ دونوں بات ہیں ترجمہ کہا عبداللہ نے پس کیا فرماتے ہیں آپ مجھکو فرمایا لازم پکڑ تو

جسکو کہ پہچانتا ہے تو اسکا حق ہونا اور چھوڑ دے اس چیز کو کہ برا جانتا ہے تو اور لازم پکڑ اپنی ذات کی اور دور رکھ اپنے تئیں عام لوگوں سے ف یعنی اپنے دین کی محافظت کر اور لوگوں

خیال میں آتا ہے اور یہ خیریت ہے بیچ ترک کرنے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے جبکہ بہت ہوں شریر اور ضعیف ہو نیک بخت ترجمہ اور ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ لازم پکڑو
گھر کو اپنے یعنی ہمیشہ رہو اپنے گھر میں اور باہر نکلو مگر ضرورت اور مضبوط رکھ اپنی زبان اپنی کو ف یعنی اور نہ کلام کرو بیچ احوال لوگوں کے تاکہ نہ ایذا دیں تجھکو ترجمہ اور سکھ لو اس چیز کو
کہ نیک جانتا ہے اور چھوڑ دے اس چیز کو کہ برا جانتا ہے اور لازم پکڑ تو کام نفس اپنے کو اور چھوڑ دے کام عوام کو نقل کی یہ ترمذی نے اور صحیح کہا اسکو ف یعنی جاننا چاہیے کہ
رخصت دی آنحضرت نے عبداللہ بن عمرو کو ساتھ بیچ بیٹھنے کے لوگوں میں بیچ ظاہر کے اور حکم کیا انکو ساتھ تہذیب اور اصلاح نفس اپنے کے خاصۃ اور نہ تعرض اور کاوش کرنے کے ساتھ
عوام لوگوں سے اور حکم کیا حذیفہ کو باہر نکلنے کا لوگوں میں سے دور وقت جہل کے اور لازم کرنے عزلت کے باوجود کمال ارشاد کیا ہر ایک کو ساتھ اس چیز کے کہ لائق حال اسکے تھا اور اصلاح اسکی
اس میں تھی اور میسر تھا حاصل ہونا اسکا اسکو جیسے کہ مرشد کیا کرتے ہیں اور حقیقت حال یہ ہے کہ عبداللہ بن عمرو جوانی میں نہایت عابد تھے کہ ہرگز افطار نہ کرتے اور رات کو سوتے
نہیں تھے اور عورت کی طرف میل کرتے پس باپ انکے عمرو بن العاص انکو آنحضرت کے پاس لائے پس آپ نے شدت ریاضت و مجاہدہ سے باز رکھا اور روزہ رکھنے میں ہر روز کا اور قیام تمام
شب سے منع فرمایا اور نگاہ رکھنی رضا باپ کی وصیت کی پس بضرورت اسکے وہ ایام فتنہ میں بھی اپنے باپ کے ساتھ وزیر معاویہ کے تھے ملے رہتے اور حق وصیت آنحضرت
کا بجالائے اور جیسا کہ فرمایا تھا مشغول لڑائی میں نہ ہوا اور وہ کہتے تھے کہ تو بیچ کسواسطے ہم میں نہیں تھا یہ کہتے ہیں خبر میں تمہارا شریک ان دونوں میں ظاہر میں نہیں اور باطن میں
اہل بیت سے رابطہ محبت کا محکم رکھتے وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ اِنَّ بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَۃِ فِتَنًا کَقِطَعِ اللَّیْلِ الْمُظْلِمِ
یُصْبِحُ الرَّجُلُ فِیْہَا مُؤْمِنًا وَیُمْسِیْ کَافِرًا وَیُمْسِیْ مُؤْمِنًا وَیُصْبِحُ کَافِرًا اَلْقَاعِدُ فِیْہَا خَیْرٌ مِّنَ الْقَائِمِ وَالْمَاشِیْ فِیْہَا خَیْرٌ مِّنَ السَّاعِیْ
فَکَسِّرُوْا فِیْہَا قِسِیَّکُمْ وَقَطِّعُوْا فِیْہَا اَوْتَارَکُمْ وَاضْرِبُوْا سُیُوْفَکُمْ بِالْحِجَارَۃِ فَاِنْ دُخِلَ عَلٰی اَحَدٍ مِّنْکُمْ فَلْیَکُنْ کَخَیْرِ ابْنَیْ اٰدَمَ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ
وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَّہٗ ذَکَرَ اِلٰی قَوْلِہٖ خَیْرٌ مِّنَ السَّاعِیْ ثُمَّ قَالُوْا فَمَا تَاْمُرُنَا قَالَ کُوْنُوْا اَحْلَاسَ بُیُوْتِکُمْ وَفِیْ رِوَایَۃِ التِّرْمِذِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فِی الْفِتْنَۃِ کَسِّرُوْا فِیْہَا قِسِیَّکُمْ وَقَطِّعُوْا فِیْہَا اَوْتَارَکُمْ وَالْزَمُوْا فِیْہَا اَجْوَافَ بُیُوْتِکُمْ وَکُوْنُوْا کَابْنِ اٰدَمَ وَقَالَ ہٰذَا حَدِیْثٌ
صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے ابی موسی سے اسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پہلے آنے قیامت کے فتنے ہونگے مانند
ٹکڑوں رات اندھیری کے یعنی شدت میں اور اندھیرے میں نہ ظاہر ہونے انکے امر میں صبح کریگا شخص بیچ ان فتنوں کے مومن اور شام کریگا کافر اور شام کریگا مومن اور صبح کریگا
کافر ف یعنی ساعت بساعت منقلب ہونگے احوال و افعال و اقوال لوگوں کے کبھی عہد باندھینگے اور کبھی توڑینگے کبھی امانت دار ہونگے کبھی خائن کبھی سنت پر عمل کرینگے کبھی
بدعت پر کبھی حق پر ہونگے کبھی کافر وغیرہ ذلک بیٹھنے والا انمیں بہتر ہوگا کھڑے سے اور چلنے والا بہتر ہوگا دوڑنے والے سے ف یعنی جتنا اس سے دور ہوگا بہتر ہوگا قریب ہونیوالے
سے اور بیان مفصل اسکا پہلی فصل میں گذرا ہے جیسے دیکھو تم امر ابو بکرہ ترجمہ تو توڑ ڈالو کمانیں اپنی اور کاٹ ڈالو انمیں چلے اپنی کمانوں کے ف انمیں نہایت مبالغہ
ہے اسلیے کہ نہیں ہے نفع چلوں کے ہونے میں باوجود ٹوٹ جانے کمانوں کے ترجمہ اور مارو اپنی تلواروں کو پتھروں پر یعنی تیزی تلوار کی دور کرو اور اگر آگیا کیا جاوے
یعنی آوے کوئی کسی کے ہاں پر فساد کرنے کے لیے تو چاہیے کہ ہووے وہ مانند بہتر دو بیٹوں آدم کے ف یعنی صبر کرے اور مقابلہ نہ کرے یہاں تک کہ مارا جاوے مانند ہابیل کے اور نہ ہو مانند
قابیل کے ترجمہ نقل کی یہ ابو داؤد نے اور ایک روایت ابو داؤد کی میں ذکر کی گئی یہ حدیث تا قول انکی خیر من الساعی ف اور نہیں ذکر فکسروا فیہا الخ نہیں ہے بلکہ بعد خیر من الساعی کے
یہ عبارت ہے پھر کہا بعض صحابہ نے پس کیا فرماتے ہیں آپ ہمکو اسمیں کہ کریں ہم فرمایا حضرت نے ہو تم ٹاٹ اپنے گھروں کے ف یعنی جیسے ٹاٹ بچھا دیتے ہیں گھروں کے
نیچے ہمیشہ بچھا رہتا ہے ایسے ہی تم بھی اپنے گھروں میں ہمیشہ رہنا باہر نکلنا تاکہ نہ پڑو فتنہ میں کہ تمہارے دین کو تباہ کرے ترجمہ اور ترمذی کی روایت میں یوں
آیا ہے کہ آنحضرت نے فرمایا بیچ مقدمہ فتنہ کے کہ توڑ ڈالنا تم فتنوں میں کمانیں اپنی اور کاٹ ڈالنا انمیں چلے اپنی کمانوں کے اور لازم پکڑنا انمیں گھروں کے
اندر کو یعنی ہمیشہ گھروں میں رہنا تاکہ نہ پڑو فتنوں میں اور ہو تم مانند بیٹے آدم کے یعنی ہابیل کے کہ مارا اسکو قابیل نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث صحیح غریب ہے
وَعَنْ اُمِّ مَالِکٍ الْبَہْزِیَّۃِ قَالَتْ ذَکَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِتْنَۃً فَقَرَّبَہَا قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَنْ خَیْرُ النَّاسِ فِیْہَا قَالَ رَجُلٌ

فِيْ مَاشِيَتِهٖ يُؤَدِّيْ حَقَّهَا وَيَعْبُدُ رَبَّهٗ وَرَجُلٌ اٰخِذٌ بِرَأْسِ فَرَسِهٖ يُخِيْفُ الْعَدُوَّ وَيُخَوِّفُوْنَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ام مالک بہزیہ سے
ف بہزیہ ساتھ زبر ب اور جزم ہ کے منسوب ہے طرف بہز بن امرء القیس کے حجازیہ ہے صحابیہ ترجمہ کہا انہوں نے کہ ذکر کیا آنحضرت نے فتنہ کا تحقیق پس نزدیک کیا اسکو
ف یعنی خبر دی کہ وقوع اسکا قریب ہے اور کہا طیبی نے یعنی وصف خوب بیان کیا اسکا اور جو کوئی خوب وصف بیان کرتا ہے کسی چیز کا گویا کہ سامنے اور ذکر کرتا ہے منافع
احوال سے اسکو سو قریب کرتا ہے اسکو اسکے یعنی اسکے ذہن میں یا خارج میں بھی اسلیے کہ جب ذہن میں آئے اور تیرے ہو چکے وجود اسکا خارج میں بھی تعین ہوتا ہے ترجمہ کہا میں نے
یا رسول اللہ کون ہوگا بہتر لوگوں کا اس فتنہ کے زمانہ میں فرمایا بہترین لوگوں کا اس زمانہ میں وہ شخص ہے کہ بیچ مواشی اپنی کے ہے یعنی سیر ہوئے اسکو اور ادا کرتا ہے حق انکا یعنی زکوۃ
وغیرہ اور بندگی کرتا ہے اپنے رب کی ف جیسے قول اللہ تعالی کے ففروا الی اللہ اور قول اسکے کے وتبتل الیہ تبتیلا اور قول اسکے کے والیہ یرجع الامر کلہ فاعبدہ وتوکل علیہ وما ربک
بغافل عما تعملون ترجمہ اور بہتر وہ شخص ہے کہ پکڑا سر گھوڑے اپنے کا یعنی گھوڑے پر سوار ہے کہ باگ اسکی پکڑ رہا ہے کہ ڈراتا ہے دشمنان دین کو یعنی کافروں کو اور
ڈراتے ہیں وہ اسکو نقل کی یہ ترمذی نے ف یعنی فتنہ اور قتال مسلمانوں کے سے بھاگ کر قصد کیا کفار کے طرف لڑتا ہے انکے اور وہ لڑتے ہیں اس سے پس بچا
فتنہ سے اور حاصل کیا ثواب وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَكُوْنُ فِتْنَةٌ تَسْتَنْظِفُ الْعَرَبَ قَتْلَاهَا
فِي النَّارِ اَللِّسَانُ فِيْهَا اَشَدُّ مِنْ وَقْعِ السَّيْفِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہا فرمایا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے نزدیک ہے کہ پیدا ہو فتنہ بڑا کہ غالب ہو عرب کو اور پہنچے شر اسکی سب کو مقتول اسکے آگ میں ہونگے زبان دراز کرنی اس فتنہ میں یعنی ساتھ ... اور
برا کہنے کے سخت بہتر ہوگی مارنے تلوار کے سے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ف مراد اس فتنہ سے وہ ہے کہ جو دو فرقے طمع مال و جاہ کے لڑیں اور اسمیں مقصود
احقاق حق اور اعلاء دین اور امداد اہل حق کی نہ ہو جیسے خانہ جنگی اور انکا حال ہوتا ہے کہ اندھا دھند آپس میں کٹ مرتے ہیں وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَتَكُوْنُ فِتْنَةٌ صَمَّاءُ بَكْمَاءُ عَمْيَاءُ مَنْ اَشْرَفَ لَهَا اسْتَشْرَفَتْ لَهٗ وَاِشْرَافُ اللِّسَانِ فِيْهَا كَوَقْعِ السَّيْفِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قریب ہے کہ ہوگا فتنہ بہرا گونگا اندھا ف یعنی باعتبار لوگوں اسکے کے
باین حیثیت کہ نہ سنیں بات نفع کے واسطے اسکے فریاد رس اور نہ دیکھیں گے اس سے جگہ نکلنے کی اور خلاصہ یہ یعنی ہیں کہ نہ سنیں گے ... اور
سننے کے نصیحت اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر بلکہ جو کوئی کلام کریگا اسمیں حق ایذا دیا جاویگا یا پڑیگا بیچ فتنوں اور محنتوں کے ترجمہ جو کوئی دیکھیگا اسکو
اور نزدیک ہوگا اسکے دیکھیگا اور نزدیک آوے گا وہ فتنہ اسکے اور کھینچ لیگا اسکو طرف اپنے اور دراز کرنی زبان اس فتنہ میں مانند پڑنے تلوار کے ہے نقل کی یہ ابو داود نے
ف یعنی تاثیر میں بلکہ زیادہ اس سے جیسا کہ کہا گیا ہے بیت جراحات السنان لہا التیام ، ولا یلتام ما جرح اللسان ، ... سخت زیادہ مار تلوار سے
وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا قُعُوْدًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْفِتَنَ فَاَكْثَرَ فِيْ ذِكْرِهَا حَتّٰى ذَكَرَ فِتْنَةَ الْاَحْلَاسِ فَقَالَ
قَائِلٌ وَمَا فِتْنَةُ الْاَحْلَاسِ قَالَ هِيَ هَرَبٌ وَحَرَبٌ ثُمَّ فِتْنَةُ السَّرَّاءِ دَخَنُهَا مِنْ تَحْتِ قَدَمَيْ رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ بَيْتِيْ يَزْعُمُ اَنَّهٗ مِنِّيْ وَلَيْسَ مِنِّيْ
اِنَّمَا اَوْلِيَائِيَ الْمُتَّقُوْنَ ثُمَّ يَصْطَلِحُ النَّاسُ عَلٰى رَجُلٍ كَوَرِكٍ عَلٰى ضِلَعٍ ثُمَّ فِتْنَةُ الدُّهَيْمَاءِ لَا تَدَعُ اَحَدًا مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اِلَّا لَطَمَتْهُ
لَطْمَةً فَاِذَا قِيْلَ انْقَضَتْ تَمَادَتْ يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيْهَا مُؤْمِنًا وَيُمْسِيْ كَافِرًا حَتّٰى يَصِيْرَ النَّاسُ اِلٰى فُسْطَاطَيْنِ فُسْطَاطِ اِيْمَانٍ
لَا نِفَاقَ فِيْهِ وَفُسْطَاطِ نِفَاقٍ لَا اِيْمَانَ فِيْهِ فَاِذَا كَانَ ذٰلِكَ فَانْتَظِرُوا الدَّجَّالَ مِنْ يَوْمِهٖ اَوْ مِنْ غَدِهٖ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ
اور روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہا تھے ہم بیٹھے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس ذکر کیا حضرت نے فتنوں کا یعنی جو کہ واقع ہونگے اخیر زمانہ میں پس بہت کیا ذکر
فتنوں کا یہاں تک کہ ذکر کیا فتنہ احلاس کا ف اور وجہ تسمیہ اس فتنہ کی ساتھ فتنہ احلاس کے یا تو دوام اور درازی مدت اسکے کی ہے اسلیے کہ حلس ٹاٹ کو کہتے ہیں
کہ نیچے فرش نفیس کے اسکو بچھاتے ہیں اور وہ نیچے اسکے ہمیشہ پڑا رہتا ہے اٹھایا نہیں جاتا یا یہ کہ تشبیہ دی اس فتنہ کو ساتھ حلس کے بیچ سیاہی اور برائی کے

یا اشارہ کیا اسکی طرف کہ جیسے ٹاٹ گھر میں بچھا رہتا ہے ویسی ہی یہ اس فتنہ میں لازم پکڑینگے لوگ گھروں کو اور گوشہ نشینی اختیار کرینگے تحقیق جیسا کہ کہا ایک گروہ نے
کہ کیا ہے فتنہ احلاس یعنی کیا حال ہے فتنہ احلاس کا اور کیسا ہوگا فرمایا وہ بھاگنا ہے یعنی بھاگے گا بعض انکا بعض سے بسبب عداوت کے اور لڑائی آپس کے اور لوٹنا مال اور اہل کا
اتفاق سے پھر فتنہ سراء کا ف لفظ فتنہ السراء ساتھ رفع کے عطف ہے ہرب پر یا بسبب بھنی کے لیس گویا کہ فرمایا کہ فتنہ احلاس ہے حرب اور ہرب پھر فتنہ سراء کا ہے اور
بعض ساتھ نصب کے ہے کہ عطف ہے فتنة الاحلاس پر یعنی ذکر کیا فتنہ سراء کا اور وجہ تسمیہ فتنہ سراء کی یہ ہے کہ سبب اسکے ہونے کا کثرت نعمت اور خوشی اور وسعت تنعم ہوگا یا یہ
واقع ہونا اسکا خوشحال کریگا دشمنان دین کو پھر بیان کیا اسکو ترجمہ ظلمت فساد اسکا پیدا ہوگا نیچے دونوں قدموں ایک شخص کے سے کہ میرے اہل بیت میں سے ہوگا
یعنی فتنہ انگیز وہ ہوگا گمان کریگا وہ شخص کہ وہ میرے اہل بیت سے ہے یعنی مجھ میں سے ہے اگرچہ ہو مجھ سے نسب میں اور نہیں ہے وہ مجھ سے ف یعنی میرے اہل سے فعل میں اسلیے کہ اگر وہ
ہوتا میرے اہل فعل میں تو نہ برپا کرتا فتنہ نظیر اسکی قول اللہ تعالی کا ہے انہ لیس من اہلک یا یہ کہ نہیں وہ میرے دوستوں میں سے حقیقت میں اور دعوی میں سچا یہ قول حضرت کا ترجمہ
سوا اسکے نہیں کہ دوست میرے پرہیزگار ہیں پھر صلح کرینگے لوگ اوپر بیعت ایک شخص کے کہ ہوگا مانند کولھے کے اوپر پسلی کے ف یعنی ہوگا
اور حال اسکا منتظم نہ ہوگا اسلیے کہ کولا پسلی کی ہڈی پر مستقیم نہیں ہوتا اور ساتھ اسکے مرکب نہیں ہوتا یعنی وہ لائق امارت کے نہیں ہوگا بسبب قلت علم اور خفت عقل کے
نہیں قائم ہوگا اس پر جیسا کہ کولا واقع ہوتا ہے پسلی پر غیر موقع اپنی کے ترجمہ پھر فتنہ دہیماء ف یہاں بھی لفظ فتنہ کی ہے دونوں اعراب
ہیں رفع اور نصب مانند پہلے کے اور دہیماء ساتھ پیش دال اور زبر ہ کے تصغیر دہماء کی ہے بمعنی سیاہ اور تاریک کے اور تصغیر مذمت کیلیے ہے اور بعضوں نے کہا
کہ دہیماء سے مراد داہیہ ہے یعنی حادثہ کے اور دہیم اسماء داہیہ سے ہے ترجمہ نہیں چھوڑیگا وہ فتنہ کسیکو اس امت میں سے مگر کہ طمانچہ ماریگا اسکو طمانچہ مارنا یعنی پہنچیگا ضرر
اس فتنہ کا سب لوگوں کو ہر شخص کو پہونچیگا یعنی جب لوگ گمان کرینگے کہ یہ فتنہ تمام ہوا اور بہت زیادہ ہوگا یعنی تمام نہ ہوگا پھر فتنہ دراز ہوگا
ہو جائیگا صبح کریگا شخص اسمیں مومن یعنی بسبب حرام جاننے اسکے خون اور آبرو اور مال بھائی مسلمان کا اور شام کریگا کافر یعنی بسبب حلال جاننے اسکے
کو اور ہمیشہ یہ ہیگا وہ یہاں تک کہ ہوجاوینگے لوگ طرف دو خیموں کے ف یعنی دو فرقوں کے اور بعضوں نے کہا دو شہروں کے اور فسطاط ساتھ پیش اور زبر ف
اصل میں خیمہ کو کہتے ہیں پس قبیلہ ذکر محل اور ارادہ حال کے سے ہے ترجمہ ایک خیمہ ایمان کا کہ نہیں ہوگا نفاق اسمیں یعنی ایمان خالص ہوگا اور ایک خیمہ نفاق کا کہ نہیں ہوگی ایمان
ہوگا اسمیں ف یعنی اصلا یا کمال اسکا بسبب اعمال ہائے منافقین کے مانند خیانت اور کذب اور عہد شکنی وغیرہ کے ترجمہ پس جب ہو یہ پس منتظر رہو ظہور دجال کے اسی دن
یا اسکے اگلے دن نقل کی یہ ابو داؤد نے ف یہ جو کہا اسکا کہ مراد فسطاطین سے دو شہر ہیں پس ہونگے امام مہدی بیت المقدس میں پس گھیر لیگا اسکو دجال پھر
حضرت عیسی پس نکل جاویگا وہ ملعون مانند گھل جانے نمک کے پانی میں پس مارینگے اسکو اپنے نیزہ سے اور حاصل ہوگی انکو نہایت خوشی کہا طیبی نے کہ فسطاط ساتھ
پیش اور زبر کے وہ شہر اور خیمہ کہ جمع ہوں اسمیں لوگ اور اس سے معلوم ہوا کہ یہ فتنہ آخر زمانہ میں ہوگا لیکن بیچ تعیین پہلے فتنوں کے کچھ کلام نہیں کیا ہے چاہیے
خصوصا بیچ فتنہ سراء کے کہ وہ کون شخص ہے اہل بیت میں سے کہ اسکے قدموں کے نیچے سے یہ فتنہ اٹھیگا انتہی اور حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ فتنہ احلاس
قتال عبد اللہ بن زبیر کا ہے اہل شام سے بعد بھاگنے انکے کے مدینہ سے اور فتنہ سراء تغلب مختار کا ہے اہل عراق پر کہ دعوی کرتا تھا نصرت اہل بیت کا ساتھ اون محمد بن حنفیہ
کے پھر اجتماع کیا اوپر مروان کے اور شروع ہوئے یہاں سے فتنے بہت اور فتنہ دہیماء تغلب ترک کا ہے اور لوٹنا انکا مسلمانوں کے شہروں کو پس جو لائق ہے وہ موافق ہے انتہی

وعن ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ویل للعرب من شر قد اقترب افلح من کف یدہ رواہ ابو داؤد اور روایت ہے ابی ہریرہ سے
کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واے ہو واسطے عرب کے شر سے کہ نزدیک پہونچے ف یعنی ظہور اسکا اور کہا طیبی نے کہ مراد اس سے واقعہ حضرت عثمان اور حضرت علی
اور شاید کہ کہتا ہوں میں یا مراد اس سے فتنہ یزید پلید کا ہے ساتھ حضرت امام حسین کے اور یہ قریب تر ہے بمعنی اسلیے کہ شر اسکی ظاہر ہے نزدیک ہر ایک کے نہایت
اور مطلب یہ ہے ہوا وہ شخص کہ بند کیا ہاتھ اپنا قتل کی یہ ابو داؤد نے ف یعنی ہاتھ سے باز رکھا قتال سے

سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان السعید لمن جنب الفتن ان السعید لمن جنب الفتن ان السعید لمن جنب الفتن ولمن ابتلی فصبر فواھا۔ رواہ ابوداؤد ۔ اور روایت ہے مقداد بن اسود سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تحقیق نیکبخت البتہ وہ شخص ہے کہ دور کیا گیا فتنوں سے تحقیق نیکبخت البتہ وہ شخص ہے کہ دور کیا گیا فتنوں سے تحقیق نیکبخت البتہ وہ شخص ہے کہ دور کیا گیا فتنوں سے فٹ تین بار فرمایا یہ کلمہ واسطے مبالغہ تاکید کے ترجمہ اور نیکبخت وہ شخص ہے کہ مبتلا کیا گیا فتنہ میں پس صبر کیا پس حسرت ہے اسکے لیے کہ وہ مبتلا فتنہ سے ہو گیا نقل کیا یہ ابوداؤد نے فٹ اس تقدیر پر لام لمن ابتلی کو زبر ہے اور لفظ فواہا ساتھ تنوین کے الگ ہے اس سے لو یعنی واہا کے تحسین یعنی حسرت ہے اسکے لیے کہ وہ مبتلا فتنہ سے اور مبتلا کیا گیا اسمیں اور صبر کیا اور صورت اسکی یعنی تعجب الخیر اچھے کے ہے یعنی کیا اچھا ہے صبر اور بچنا فتنوں سے اور بعضوں نے لام کو زیر بھی پڑھی ہے متعلق فواہا کے معنی تعجب کے وعن ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا وضع السیف فی امتی لم یرفع عنھا الی یوم القیامۃ ولا تقوم الساعۃ حتی تلحق قبائل من امتی بالمشرکین وحتی تعبد قبائل من امتی الاوثان وانہ سیکون فی امتی کذابون ثلاثون کلھم یزعم انہ نبی اللہ وانا خاتم النبیین لا نبی بعدی ولا تزال طائفۃ من امتی علی الحق ظاھرین لا یضرھم من خالفھم حتی یاتی امر اللہ۔ رواہ ابوداؤد والترمذی ۔ اور روایت ہے ثوبان سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس وقت کہ رکھی جاوے گی تلوار میری امت میں یعنی جب لوگوں میں قتل و قتال شروع ہوگا نہیں اٹھائی جاوے گی تلوار قتل اس سے قیامت تک فٹ چنانچہ ابتدا ہوئی اسکی زمانہ حضرت عثمان سے اور جاری ہے اب تک جیسا کہ فرمایا آنحضرت نے ترجمہ اور نہیں قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ مل جاویں کتنے ایک قبیلے میری امت میں ساتھ مشرکوں کے فٹ چنانچہ کچھ تو ان میں سے واقع ہو چکا بعد وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ خلافت صدیق اکبر کے ترجمہ اور نہیں قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ پوجیں گے کتنے ایک قبیلے میری امت میں سے بتوں کو فٹ شاید کہ یہ ہو زمانہ آیندہ میں یا معنی اور بعض آئمہ نے کہا ہے کہ مراد بتوں سے یہ ہیں کہ جنکے حق میں فرمایا تعس عبد الدینار و عبد الدرہم ترجمہ اور تحقیق شان یہ ہے کہ ہونگے میری امت میں جھوٹے یعنی بیچ دعوے کرنے نبوت کے تیس ہونگے سب گمان کرینگے کہ وہ پیغمبر خدا کے ہیں حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں نہیں کوئی نبی پیچھے میرے فٹ لفظ خاتم ساتھ زیر ت اور زبر اسکی کے ہے اور یہ جملہ حال ہے اور جملہ لا نبی بعدی تفسیر ہے پہلے جملہ کی ترجمہ اور ہمیشہ ایک جماعت امت میری سے ثابت رہیگی حق پر یعنی علما اور غالب دشمنان دین پر نہیں ضرر پہنچا سکیگا انکو وہ شخص کہ مخالفت کرے انکی یعنی بسبب ثابت ہونے انکے اپنے دین پر یہانتک کہ آوے حکم خدا کا نقل کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے فٹ یعنی قیامت یا مراد الیاس علیہ السلام ہیں کا ہوگا اثر کفر کا زمین پر نہیں رہیگا اور یہ جملہ حتی یاتی امر اللہ متعلق ہے لفظ لا تزال کا وعن عبد اللہ بن مسعود عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال تدور رحی الاسلام لخمس وثلثین او ست وثلثین او سبع وثلثین فان یھلکوا فسبیل من ھلک وان یقم لھم دینھم یقم لھم سبعین عاما قلت امما بقی او مما مضی قال مما مضی۔ رواہ ابوداؤد ۔ اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ انہوں نے نقل کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا پھرتی رہیگی چکی دین اسلام کی فٹ یعنی مستقر اور منتظم رہیگا امر دین کا بیچ اسکی اور سلامتی سے فتنوں سے اور جاری رہینگے احکام سنت کے جیسا کہ چاہیے ترجمہ بیچ مدت پینتیس برس کے یا چھتیس برس کے یا سینتیس برس کے فٹ لیکن انتہاے مدت نظام امور اسلام کے پینتیس برس ہیں گے اور ابتدا انکی ہجرت سے ہے کہ ہجرت سے ہوا ظہور اسلام اور فتوحات کا ہے اور اسمیں شبہ نہیں کہ شہید ہونا حضرت عثمان کا اول فتنہ ہے اسلام میں بیچ پینتیس ہجری میں واقع ہوا اور جنگ جمل چھتیس میں اور جنگ صفین سینتیس میں فٹ اور لفظ او اسمیں تنویع کیلئے ہے یا معنی بل کے لو احتمال ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اس کلام کو اس سال میں ہو کہ عمر شریف سے چند سال باقی رہے ہوں کہ زیادہ تیس برس ہے کہ مدت خلافت خلفائے اربعہ کی ہے جو کہ بیچ انکو اور بیچ مدت خلافت کے ساتھ برگشتی آنکی اصح کو پہنچی کہ نزدیک ہے اور یہ توجیہ اولی ہے اگر مراد رکھیں استقرار اور انتظام باعتبار راہ پانے بدعت کے اور خلاف حکم شارع کے بعد وجہ اول اولی ہے اگر استقرار و انتظام باعتبار ہونے فتنہ لڑائی اور خلافت کے ہو اور احتمال ہے کہ ابتدا وقت ظہور وحی سے اعتبار کریں

یا پینتیس سنہ گذرا یعنی ابتدائے اسلام سے یا وقت ہجرت سے اور اول ہی سے یہاں بھی یا معنی فرمایا تمام و قائم ہوگا ابتدا پینتیس گذرا اقل کی یہ بعد و معروف ہے

گذرے چھتیس یا چھتیس یا سینتیس کے اور یہ تعبیر کہ ذکر کیا او شتم کی ہے ہے کافی ہے شرح اس حدیث کے اور مجمع البحار اور موافق لغت کے بھی ہے چھتیس اور معنی

استعمال میں آیا ہے کلام کیا ہے واللہ اعلم انتہی اور حضرت شاہ ولی اللہ نے معنی حدیث کے یہ لکھے ہیں کہ مشکوٰۃ کا دائرہ اسلام کا پینتیس برس تک تھا مستحکم رہے گا

چھتیس میں جنگ جمل ہے اور سینتیس میں بسبب جنگ صفین کے لیس اگر ہلاک ہوں بسبب غلبہ باغیوں کے اور بنا دین امام حسن کے اپنی آنکھی رائی اکی سے جنگ کا

ہوئے اگلی امتوں میں ہی اور یہ اسی طرح ہے کہ منظر ہوئے حضرت حسن طرف مصالحت کے اور اگر قایم رہے بالفرض بسبب غلبہ اس کے قایم رہیگا ستر برس تک **الفصل**

الثالث عن ابی واقد اللیثی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما خرج الی غزوۃ حنین مر بشجرۃ للمشرکین

یعلقون علیہا اسلحتہم یقال لہا ذات انواط فقالوا یا رسول اللہ اجعل لنا ذات انواط کما لہم ذات انواط فقال رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم سبحان اللہ ہذا کما قال قوم موسی اجعل لنا الٰہا کما لہم الٰہۃ والذی نفسی بیدہ لترکبن سنن من کان

قبلکم رواہ الترمذی روایت ہے ابی واقد لیثی سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب نکلے طرف غزوہ حنین کے بعد فتح مکہ کے اور حضرت کے

ساتھ بعضے نو مسلم تھے کہ اسلام کے احکام جانتے نہ تھے گذرے ایک درخت پر کہ تھا مشرکین کا لٹکاتے تھے ہتھیار اپنے واسطے برکت کے

کہا جاتا تھا اس درخت کو ذات انواط اور انواط جمع نوط کی ہے کہ وہ مصدر ہے بمعنی لٹکانے کے چونکہ ہتھیار اس پر لٹکاتے تھے اس نام سے مشہور تھا

درخت میں کلمات پس کہا بعضے نو مسلموں نے کہ جنکا مرتبہ توحید کا کامل نہوا تھا یا رسول اللہ مقرر کیجئے واسطے ہمارے بھی ایک درخت کہ ہتھیار لٹکاویں ہم اور اسکا

ذات انواط نام رکھیں جیسا کہ مشرکوں کے لیے ہے ذات انواط کہ ہتھیار لٹکاتے ہیں اس پر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تعجب سے سبحان اللہ کہنا

تمہارا ایسا ہی ہے جیسا کہا قوم موسیٰ نے اے موسیٰ علیہ السلام مقرر کر ہمارے لیے ایک معبود کہ پوجیں ہم اسکو جیسے کہ کافروں کے لیے ہیں معبود قسم ہے اس ذات کی

کہ جان میری اسکے ہاتھ میں ہے البتہ سوار ہو گے تم بھی راہ ان لوگوں کی جو پہلے تم سے تھے یعنی پیروی کرو گے ان کی

پہلے تم سے تھے فرق کیا ہے ترمذی نے یعنی پیروی کرو گے ان کی اور مشابہت ہوگی تمہارے احوال کی ان کے ساتھ

عنہا وعن المسیب قال وقعت الفتنۃ الاولی یعنی مقتل عثمان فلم یبق من اصحاب بدر احد ثم وقعت الفتنۃ الثانیۃ یعنی

الحرۃ فلم یبق من اصحاب الحدیبیۃ احد ثم وقعت الفتنۃ الثالثۃ فلم ترتفع وبالناس طباخ رواہ البخاری

روایت ہے سعید بن مسیب سے کہ واقع ہوا فتنہ پہلا یعنی شہادت عثمان پس نہ باقی رہا اصحاب بدر سے کوئی

میں سے تھا اور دیکھے میں ابن مسیب نے کہ وقت شہادت عثمان کے اکثر صحابہ بدر سے تھے [illegible]

پس تمام ہوا یعنی چھتیس کا وقت تمام ہونے خلافت حضرت عمرؓ کے ہوگا اسلیے کہ الفت اور یگانگی درمیان جماعت اور محبت قلبی کی خلافت شیخین تک تھی جیسا کہ منقول اور مجرب ہے
اور حضرت عثمانؓ کی خلافت میں بھی گذرنے ایک دو برس کے کچھ خلل ظاہر ہوا کہ حشمت سلطنت کا ٹوٹنا ہے جس سے فتنہ کا ہونا ثابت ہے پس ہلاک ہوئے ف یعنی اگر اس وقت کے لوگ انتظام
دین کی مدت مذکورہ میں اور درست کرینگے امر دین اپنے کو اور کرینگے تو بس راہ انکی راہ انکی ہے جو کہ ہلاک ہوئے ف یعنی انکے لوگ جیسے کہ بعضی کی حق اور ثبات کا
توڑ میں اور سستی کی دین میں اور ظلم رکھا اسباب ہلاک کا اور شغول ہوئے ساتھ اُس چیز کے کہ باعث ہو ہلاکت کی اور اگر قایم ہو تمام ہو دین اسکے کارو بار دین انکی کا ف
یعنی فرمانبرداری امرا اور حکام کے اور قائم رکھنے شریعت کے اور احکام اور شوکت دولت اسلام کے ت تو قایم اور پورا ہو گا دین یعنی ستر برس تک ف اور شاید اس مدت کے باعتبار امور
مذکورہ کے خوف اور ہیبت کے ساتھ اور کامل تر ہو گی اس مدت کی نسبت ابتدا کے ساتھ خبر دینے مخبر صادق کے اور یہی خوب جانتے ہیں اسکو ابن مسعود کہتے ہیں ت کہا اور پوچھا میں نے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آیا یہ ستر برس کہ تمام و کامل ہو گا انمیں وہ برس جو اس وقت سے ہیں یا باقی ہیں یعنی شروع ان ستر برس کا پینتیس یا چھتیس یا سینتیس برس کے ہوگا
یا اس وقت سے کہ گذرا یعنی ابتدائے اسلام سے یا وقت ہجرت سے اور وہ اس میں سے یا انمیں فرمایا تمام و قائم ہوگا ابتدا اسکی گذرا ان میں سے بعد گذرنے
گذرنے پینتیس یا چھتیس یا سینتیس کے اور یہ تقریر سکر کی گئی اور تشبیہ کی ہے کافی ہے شرح اس حدیث کے اور وجہ مختار اور موافق لفظ کے بھی یہی ہے اور شارحین نے
اس مقام میں بہت سی کلام کیا ہے واللہ اعلم انتہی اور حضرت شاہ ولی اللہ نے معنی حدیث کے یہ لکھے ہیں کہ اس مظفر ہے گا دائرہ اسلام کا سنہ پینتیس میں بسبب قتل عثمانؓ کے
اور چھتیس میں بسبب جنگ جمل کے اور سنتیس میں بسبب جنگ صفین کے پس اگر ہلاک ہوں بسبب غلبہ باغیوں کے اور بغاوت کے امام حسنؓ کے پس راہ انکی راہ انکی ہے جو کہ ہلاک
ہوئے اگلی امتوں میں سے اور یہ اسی طرح ہے جیسے کہ مشہور ہے حضرت حسنؓ طرف مصالحت کے اور اگر قایم رہے باعزم سنبھال امر کے قایم رہیگا ستر برس تک **الفصل**

الثالث عن ابی واقد اللیثی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما خرج الی غزوۃ حنین مر بشجرۃ للمشرکین کانوا
یعلقون علیہا اسلحتہم یقال لہا ذات انواط فقالوا یا رسول اللہ اجعل لنا ذات انواط کما لہم ذات انواط فقال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سبحان اللہ ھذا کما قال قوم موسیٰ اجعل لنا الہا کما لہم الہۃ والذی نفسی بیدہ لترکبن سنن من کان
قبلکم رواہ الترمذی ت روایت ہے ابی واقد لیثی سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب نکلے طرف غزوہ حنین کے ف کہ بعد فتح مکہ کے ہے اور حضرت کے
ساتھ بعضے نومسلم تھے کہ اسلام کے احکام جانتے نہ تھے ت گذرے ایک درخت پر کہ تھا مشرکین کا لٹکاتے تھے اسپر ہتھیار اپنے ف اور اعتکاف کرتے گرد اسکے ت
کہا جاتا تھا اس درخت کو ذات انواط ف انواط جمع نوط کی ہے کہ وہ مصدر ہے بمعنی لٹکانے کے چونکہ ہتھیار اسپر لٹکاتے تھے اسکا نام ذات انواط رکھا تھا اور یہ نام
درخت معین کا تھا ت پس کہا بعضے نومسلموں نے کہ جنکا مرتبہ توحید کا کامل نہ ہوا تھا یا رسول اللہ مقرر فرمائیے ہمارے لیے بھی ایک درخت کہ اسپر ہتھیار لٹکا دیں ہم اور اسکا
ذات انواط نام رکھیں جیسا کہ مشرکوں کے لیے ہے ذات انواط کہ اسپر ہتھیار لٹکاتے ہیں پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی بطریق تعجب و انکار کے سبحان اللہ یہ کہنا
تمہارا ایسا ہے کہ جیسا کہا قوم موسیٰ نے اے موسیٰ علیہ السلام مقرر کر ہمارے لیے ایک معبود کہ پوجیں ہم اسکو جیسے کہ کافروں کے لیے ہیں معبود ف لیکن تفاوت درمیان دونوں
کلام کے ظاہر ہے اسلیے کہ شبہ قوی ہوتا ہے مشبہ سے ت قسم ہے اس ذات کی کہ قبضہ قدرت میں میری جان ہے البتہ سوار ہو گے یعنی چلو گے تم راہ میں ان لوگوں کی کہ
پہلے تم سے تھے ف نقل کی یہ ترمذی نے یعنی یہی امر اور تشبیہ شکایت ہے انکے احوال کی کہ ایسی باتیں تصور کرتے ہیں کہ سبب گمراہی اور بے دینی کے ہوں جیسے کہ اگلے
تھے **وعن المسیب قال وقعت الفتنۃ الاولیٰ یعنی مقتل عثمان فلم یبق من اصحاب بدر احد ثم وقعت الفتنۃ الثانیۃ یعنی**
الحرۃ فلم یبق من اصحاب الحدیبیۃ احد ثم وقعت الفتنۃ الثالثۃ فلم ترتفع وبالناس طباخ رواہ البخاری
روایت ہے ابن مسیب سے ف مسیب ایک تابعی مشہور ہیں اور کبھی نسبت بھی ہوتی ہے ابن ابی جبل العریان اور خلفا کے لیے کہ بیچ کو یا ہجرت واقع ہوا فتنہ پہلا کہ پہلا اُس کی تحقیق ہوا
میں واقع ہوا تھا اور کہتے ہیں ابن حبیب فتنہ سے مراد الزانا زمانہ مارے جانے عثمان بن عفان کا پس باقی رہا کوئی ان صحابہ میں سے کہ غزوہ بدر میں

حاضر ہوئے تھے ف ع لفظ یعنی حدیث میں کلام راوی کا ہے کہ جو ابن مسیب سے روایت کرتا ہے آپ نے تفسیر کی کلام ابن مسیب کی کہ پہلے فتنہ سے مراد تھی انکی اور ظاہر یہ ہے کہ
کلام ظاہر ابن مسیب کا اور مراد یہ ہے کہ اصحاب بدر مر گئے اس وقت سے کہ برپا ہوا فتنہ قتل حضرت عثمانؓ کا سنہ پینتیس میں اور کوئی باقی نہ رہا انمیں سے کہ دلیل ہے اسکی اور دوسرا یہ کہ
کلام اور یہ مراد نہیں ہے کہ صحابہ بدر قتل عثمان کے بیچ میں مارے گئے اور مر گئے اور اسی طرح اسکے بعد کے کلام کے معنی سمجھنے چاہئیں اور حاصل یہ کہ وہ مبتلا نہیں ہوئے فتنہ میں دو بار
بسبب اسکے کہ بچایا انکو اللہ تعالیٰ نے برکت غزوہ بدر کے اور سب بدریوں میں سے جو آخر میں مرے سعد بن ابی وقاص ہیں کہ چند سال پہلے جنگ حرہ کے مر گئے ت پھر ہوا فتنہ دوسرا
یعنی حرہ کا ف ت حرہ نام ایک زمین کا ہے باہر مدینہ کے کہ اسمیں پتھر بہت ہیں اور وہاں کی جنگ مشہور ہے کہ اہل مدینہ پر یزید کا لشکر چڑھ گیا تھا انکے لوٹنے اور غارت کرنے کے لیے اور قتل
و قتال ہوئی اور یہ جنگ سنہ تریسٹھ میں ہوئی ت پس نہ چھوڑا کسی کو اصحاب حدیبیہ میں سے کہ حدیبیہ میں حاضر تھے یعنی بیعۃ الرضوان والے پھر واقع ہوا فتنہ تیسرا اور نہ اٹھا وہ فتنہ
اس حال میں کہ لوگوں میں قوت اور فربہی ہو ف ع نقل کی یہ بخاری نے طباخ ساتھ زبر طا اور تخفیف با کے اور کبھی ساتھ تشدید با کے بھی آتا ہے معنی قوت اور فربہی کے پھر استعمال کیا گیا
عقل میں بھی کہا جاتا ہے فلانی کو طباخ نہیں ہے یعنی عقل نہیں ہے اسکو اور خیر نہیں ہے پاس اسکے اور مراد یہ ہے کہ اس فتنہ میں نہیں باقی رہا لوگوں میں یعنی تابعین میں کوئی
صحابہ میں سے اور حواشی میں لکھا ہے کہ مراد تیسرے فتنہ سے خروج ابن حمزہ خارجی کا ہے بیچ زمانہ مروان بن محمد بن مروان بن الحکم کے اور کرمانی نے کہا کہ تیسرا فتنہ لڑائی حجاج
کی ہے ساتھ عبداللہ بن زبیر اور اہل مکہ کے کہ اسمیں تخریب کعبہ کی بھی ہوئی اور وہ سنہ چوہتر میں ہوا بیچ زمانہ عبدالملک بن مروان کے انتہی لیکن ابن نقیہ یہ صحیح نہیں ہوتا
کہ صحابہ میں سے کوئی باقی نہ تھا اس لیے کہ اسمیں جماعت صحابہ کی تھی پس قول اول صحیح ہے

باب الملاحم

باب ہے بیچ بیان لڑائی اور قتال کے ف ع لفظ
ملاحم ساتھ زبر میم اور زیر حا کے ہے جمع ملحمہ کی معنی معرکہ اور جگہ قتال کی مشتق ہے یا تو لحم سے بسبب ہونے گوشت مارے گیوں کے اسمیں یا مشتق ہے لحمہ پیش سے کہ معنی
بانے کے ہے کپڑے اور اختلاط لوگوں کے اسمیں مانند اختلاط لحمہ یعنی بانے کے ساتھ تانے کے اور پہلے معنی مناسب اور قریب ہیں اور ملحمہ معنی لڑائی اور جائے لڑائی کے
آتا ہے اور صحاح میں ہے ملحمہ فتنہ اور جنگ کا واسطہ ہے اور اسی باب میں ذکر ہوئیں ان لڑائیوں کا کہ مخصوص ہیں بیچ گروہوں معین کے بیچ مکانوں مخصوصہ اور شہروں معینہ کے اور ایسی طرح سے
اسباب کے جدا لائے باب الفتن سے کہ اسمیں ذکر قتال کا اکثر مجمل و مبہم تھا

الفصل الاول

عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تقوم الساعۃ حتی تقتتل فئتان عظیمتان تکون بینہما مقتلۃ عظیمۃ دعواہما واحدۃ وحتی یبعث دجالون کذابون قریب من ثلثین کلہم یزعم انہ رسول اللہ وحتی یقبض العلم وتکثر الزلازل ویتقارب الزمان وتظہر الفتن ویکثر الھرج وھو القتل وحتی یکثر فیکم المال فیفیض حتی یھم رب المال من یقبل صدقتہ وحتی یعرضہ فیقول الذی یعرضہ علیہ لا ارب لی بہ وحتی یتطاول الناس فی البنیان وحتی یمر الرجل بقبر الرجل فیقول یا لیتنی مکانہ وحتی تطلع الشمس من مغربہا فاذا طلعت ورآہا الناس آمنوا اجمعون فذلک حین لا ینفع نفسا ایمانہا لم تکن آمنت من قبل او کسبت فی ایمانہا خیرا ولتقومن الساعۃ وقد نشر الرجلان ثوبہما بینہما فلا یتبایعانہ ولا یطویانہ ولتقومن الساعۃ وقد انصرف الرجل بلبن لقحتہ فلا یطعمہ ولتقومن الساعۃ وھو یلیط حوضہ فلا یسقی فیہ ولتقومن الساعۃ وقد رفع اکلتہ الی فیہ فلا یطعمہا متفق علیہ

روایت ہے ابوہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں قائم ہوگی قیامت یہاں تک کہ لڑینگے دو گروہ بڑے ہوگا درمیان انکے قتال عظیم
دعویٰ ہوگا انکا ایک ف ع یعنی ہر دونوں دعویٰ دین اسلام کا رکھیں گے اور دونوں گروہ مسلمان ہونگے یا دونوں دعویٰ حقانیت کا رکھیں گے اور ہر ایک
اپنے گمان و اعتقاد میں حق پر ہونگے کہا علماء نے کہ مراد ان دو گروہوں سے جماعت معاویہؓ اور علیؓ کے ہیں جیسے کہ علیؓ نے فرمایا اخواننا بغوا علینا
اور یہ بھی آیا ہے کہ ایک کو معاویہؓ کے جانب سے انکے پاس قید کر کے لائے ایک شخص نے انکی جماعت میں سے اسکے حال پر تاسف کیا کہ مرتا ہے کیسا
اچھا اسلام رکھتا تھا فرمایا کیا کہتا ہے تو وہ اب بھی مسلمان ہے اور اس حدیث میں دلیل ہے اوپر بطلان قول خوارج کے کہ کہتے ہیں دونوں جماعتیں کافر ہیں

اور اوپر بطلان قول روافض کے کہ کہتے ہیں نمازت علی کے کافر ہیں ت اور نہیں قایم ہوگی قیامت یہانتک کہ اٹھائی جاوینگے یعنی پیدا ہونگے تیس دغاباز جھوٹے
جھوٹے کہ جھوٹ بناوینگے اللہ و رسول پر قریب تیس کے ف ع اوپر ایک حدیث میں تیس فرمائے اور یہان قریب تیس کے تو وہان بھی قریب ہی تیس کے مراد ہونگے مسامحۃً
تیس فرما دیا یہ وہ اخیر کو فرمایا ہو کہ اول وحی بطریق اجمال و ابہام کے ہوئی ہو اور پھر بقید تیس کے اور اسی طرح نہیں منافی ہے یہ حدیث روایت طبرانی کی عن ابن عمرو
لا تقوم الساعۃ حتی یخرج سبعون کذابا اسلیے کہ مراد اس سے کثرت ہے نہ انحصار بعدد معین ساتھ دعوی نبوت کے اور باقی ہیں اسکے اور احتمال ہے کہ ستر ہو ہیں تیس کے ہوں گے
سب ہو جاوینگے واللہ اعلم ت ہر ایک انمین سے گمان و دعوی کریگا کہ وہ پیغمبر خدا کا ہے اور قایم نہیں ہوگی قیامت یہانتک کہ لیا جاویگا اور اٹھایا جاویگا علم
ف ع یعنی نفع دینیوالا کہ متعلق ہے کتاب و سنت سے ساتھ مرنے علماے اہل سنت و جماعت کے اور بہت ہونگے جاہل بدعتی سو موت عالم ہے ت اور نہیں
قایم ہوگی قیامت یہانتک کہ بہت ہونگے زلزلے ف ع یعنی حسی کہ وہ ہلنا زمین کا ہے یا معنوی کہ وہ طرح بطرح کی بلائیں ہیں ت اور قریب ہوگا زمانہ ف ع اور
ہے اس سے زمانہ حضرت امام مہدی کا کہ جب امن ہوگا زمین میں اور خوش گذریگی زندگانی لیکن کوتاہ معلوم ہوگا زمانہ جیسے کہ خاصیت ہے زمانہ عیش و راحت کی کہ تھوڑا اور ابھی
کوتاہ معلوم ہوتا ہے اور زمانہ سختی کا دراز اگرچہ کم ہو ت اور قایم نہیں ہوگی قیامت یہانتک کہ پیدا ہونگے فتنے اور برائیاں مسلمانوں میں بہت ہوگا ہرج اور وہ
قتل ہے ف ع یعنی مراد ہرج سے قتل ہے کہ بسبب فتنہ کے وجود میں آویگا اور یہ تفسیر کسی راوی سے نقل ہوئی ت اور یہانتک کہ بہت ہونگے درمیان تمہارے مال پس بہت بہت
ہوں گے یہانتک کہ قلق میں ڈالیگا صاحب مال کو وہ شخص کہ قبول کرے صدقہ اسکا ف ع یہ جو عبارت ہے حدیث میں حتی یہم الخ کہ جو بنا یہ ترجمہ لکھا اسمین کئی
وجہیں ہیں اول تو یہ کہ یہم ساتھ پیش یے کے اور زیر ہ کے پڑھیں اور رب ساتھ نصب کے بنا پر اسکے کہ مفعول ہے یہم کا اور فاعل اسکا من یقبل ساتھ حذف مضاف
کے کہ فقدان ہے اور یہ روایت مشہور ہے اور معنی اسکے یہ ہیں کہ بہت ہوگا مال یہانتک کہ قلق میں ڈالیگا اور غمگین کریگا صاحب مال کو ڈھونڈنا اس شخص کا کہ
قبول کرے اسکے صدقہ کو یعنی بہت ڈھونڈھیگا فقیر کو کہ زکوۃ اور صدقات اسکے لیوے اور کم پاویگا بسبب کم ہونے محتاجوں کے دوسرے یہ کہ ساتھ زبر یے اور پیش ہ
کے پڑھیں یہم سے بمعنی قصد کے اور رب مرفوع اس صورت میں بنا بر فاعل ہے اور من یقبل مفعول یعنی یہانتک کہ قصد کرے اور بہت ڈھونڈھے صاحب مال اس
شخص کو کہ لیوے صدقہ اسکا اور تیسرے یہم ساتھ زیر یے اور پیش ہ کے اور رب منصوب یہم سے بمعنی غمگین کرنے کے کہ متعدی بھی آیا ہے کذا فی القاموس یعنی غمگین کریگا
صاحب مال کو نہ پانا فقیر کا کہ قبول کرے اسکے صدقہ کو ت اور یہانتک کہ پیش کریگا مال یعنی وہ مال کہ ارادہ کرتا ہے اسکے دینے کا صدقہ وہ شخص کہ گمان کرتا ہے
اسکے قبول کرنیکا پس کہیگا وہ شخص کہ پیش کریگا اس مال کو اسپر نہیں حاجت مجکو اسکی یعنی بسبب غنا ہی قلبی یا ظاہری کے یہ کہیگا اور یہانتک کہ فخر کرینگے لوگ بیچ بنانے
لمبی عمارتوں کے ف ع جیسے اس وقت میں کہ لوگ فخر کرتے ہیں بڑے بڑے مکان بنانے کا اور جو مکان کہ بھلے ہوں کے ہیں انکو ڈھا دیتے ہیں اور انکو گھر اور باغ
وغیرہ سیر کے مکان ٹھہراتے ہیں ت اور یہانتک کہ گذریگا مرد کسی مرد کی قبر پر پس کہیگا اے کاشکے ہوتا میں جگہ اسکے ف ع یعنی بسبب کثرت غم اور فکر امور
دین کے یا بسبب کثرت بلاؤں اور فتنوں کے یہ آرزو کریگا کاشکے میں مردہ ہوتا نہ دیکھتا یہ فتنے ت اور یہانتک کہ نکلیگا آفتاب مغرب کی طرف سے ف ع شرح اسکی
بیچ باب العلامات بین یدی الساعۃ کے آویگی اور تیسرے اسمین سے توبہ کے دروازے بند ہو جاوینگے بعد اسکے توبہ قبول نہیں ہے مشکل تب کہ فرمایا ت پس جب نکلیگا آفتاب
مغرب کی طرف سے اور دیکھینگے اسکو آدمی ایمان لاوینگے سب لوگ امر آخرت ظاہر ہو جاویگا پس یہ وقت ہے کہ نہیں نفع دیگا کسی نفس کو ایمان لانا اسکا اس روز لیما
نفس کہ ایمان نہ لایا تھا پہلے اس دن سے اور نہ نفع دیگا کسب کرنا نفس کا نیکی کو اپنے ایمان میں اگر کسب کی تھی پہلے اس روز کے ف ع اور بعضوں نے کہا تقدیر اسکی
یہ ہے کہ نہیں نفع دیگا نفس کو ایمان اسکا اور نہ کسب اسکا نیکی کو اگر نہ ایمان لایا تھا پہلے سے یا نہ کسب کی تھی نیکی اور مراد نیکی سے توبہ ہے یعنی نہیں نفع دیگا
اس نفس کو ایمان لانا اسکا اور توبہ اسکی گناہوں سے پس معلوم ہوا کہ لفظ او تنویع کے لیے ہے پس گویا کہ فرمایا کہ نہیں نفع دیگی اسکو توبہ پھر اس سے اور نہ توبہ قبول ہو
ت اور البتہ قایم ہوگی قیامت یعنی نفخہ پہلا کہ وہ مقدمہ ہے قیامت کا اس حالت میں کہ کھولا ہوگا دو شخصوں نے کپڑا اپنا درمیان اپنے ف ع یعنی بیچنے خریدنے کے

لئے اور اضافت کپڑے کی ایک کی طرف اُن دونون مین سے اسلیے ہر کہ وہ مالک اُسکا ہو اور دوسرے کی طرف اسلیے کہ وہ طالب اُسکا ہو ت پس خرید و فروخت
نہین کر چکینگے اُسکو اور نہین لپیٹینگے اُسکو اسی حال مین ہونگے کہ قیامت قائم ہوگی اور البتہ قایم ہوگی قیامت اس حال مین کہ پھر ایگا ایک شخص ساتھ دودھ
اُونٹنی اپنی کے پس پیویگا اُسکو ف یعنی اونٹنی کا دودھ گھر لایا ہوگا اور ہنوز اُسکو پیا نہوگا کہ قیامت آپہونچیگی ت اور البتہ قایم ہوگی قیامت
اس حالت مین کہ ایک شخص لیپتا اور درست کرتا ہوگا حوض اپنا یعنی تا کہ اپنے جانورون کو اُسمین پانی پلاوے پس نہین پلایا ہوگا اُسمین کہ قیامت آجاویگی اور البتہ قایم ہوگی
قیامت اس حالت مین کہ تحقیق اُٹھایا ہوگا آدمی نے لقمہ طرف منہ اپنے کے پس نہ کھا سکے گا اُسکو کہ قیامت آپہونچیگی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی قیامت ناگہانی
آجاویگی لوگ کاروبار مین ہونگے کہ آپہونچیگی اور مراد قیامت سے نفخہ پہلا ہی کہ اُس سے سب مر جاوینگے لیکن علما نہین پہلے اُسکی کہینگے **وعنہ قال**
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقوم الساعة حتى تقاتلوا قوما نعالهم الشعر وحتى تقاتلوا الترك صغار الاعين
حمر الوجوه ذلف الانوف كأن وجوههم المجان المطرقة متفق عليه اور روایت ہو اُسی ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ
نہین قایم ہوگی قیامت یہانتک کہ لڑوگے تم ایک قوم سے کہ پاپوشین اُنکی چمڑون بالون کی ہین یا بافت کیے ہونگی اور یہانتک کہ لڑوگے تم ترکون سے **ف**
کہ اولاد یافث بن نوح کی ہین یا ترک نام ہے کلان نکلے کا ہی اور صورت اُنکی یہ ہے **ت** چھوٹی آنکھون والے سرخ چہرے چپٹی ہوئی ناکین گویا کہ منہ اُنکے سپرین
چمڑون تہ بتہ کی **ف** مجان ساتھ زبر میم اور تشدید نون کے جمع مجن کی کہ میم کے زیر سے ہی معنی سپر اور شباہت دی اُنکے منہون کو ساتھ سپر کے بسبب چوڑے ہونے
ہونے کے اُنکے اور اُنکے گول ہونے کے ساتھ مطرقہ یعنی سپر چمڑے تہ بتہ کے کی بسبب موٹے ہونے اور کثرت گوشت اُنکے کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعنہ قال**
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقوم الساعة حتى تقاتلوا خوزا وكرمان من الاعاجم حمر الوجوه فطس الانوف
صغار الاعين وجوههم المجان المطرقة نعالهم الشعر رواه البخاري وفي رواية له عن عمرو بن تغلب عراض الوجوه
اور روایت ہی اُسی ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین قایم ہوگی قیامت یہانتک کہ لڑوگے تم خوز اور کرمان سے کہ
عجمیون مین سے ہین **ف** خوز ساتھ پیش خ اور جزم واو کے آخر مین ز ہی نام ایک گروہ کا ہی رہنے والے ملک خوزستان سے اور کرمان ساتھ زبر اور زیر کاف
کے نام ایک شہر مشہور کا ہی درمیان فارس اور سجستان کے **ت** اور صفت خوز اور کرمان کی یہ ہی کہ سرخ منہ پست بینی خورد چشم منہ اُنکے مانند سپرون تہ بتہ کی ہین
اُنکی بالون کی نقل کی بخاری نے اور ایک روایت بخاری کی مین عمرو بن تغلب سے بجاے سرخ منہ کے چوڑے منہ **وعن ابی هريرة** قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم لا تقوم الساعة حتى يقاتل المسلمون اليهود فيقتلهم المسلمون حتى يختبئ اليهودي من وراء الحجر
والشجر فيقول الحجر والشجر يا مسلم يا عبد الله هذا يهودي خلفي فتعال فاقتله الا الغرقد فانه من شجر اليهود رواه مسلم
اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین قایم ہوگی قیامت یہانتک کہ لڑینگے مسلمان یہودیون سے پس مارینگے
یہودیون کو مسلمان یعنی غالب آوینگے اُنپر مسلمان یہانتک کہ چھپے گا یہودی پیچھے پتھر کے اور درخت کے پس کہیگا پتھر اور درخت یعنی دونون
یا ایک اُنمین سے اے مسلمان اے بندے اللہ کے یہ ہی یہودی پیچھے میرے پس آ اور قتل کر اسکو مگر درخت غرقد **ف** یہ استثنا ہی درخت سے یعنی سب
درخت آگاہ کرینگے مگر غرقد نہین کریگا اور غرقد ساتھ زبر غین معجمہ اور جزم رے اور زبر قاف کے نام ایک درخت خاردار کا ہی اور مدینہ کو کہ بقیع غرقد
کہتے ہین اضافت اسی کی طرف کرتے ہین اسلیے کہ اگلے زمانہ مین یہ درخت وہان بہت تھے اور یہ درخت یہودی کو کہ ساتھ اُسکے پناہ لاویگا ظاہر نہین کریگا اور نشان
نہین دیگا اور پوشیدہ رکھیگا اسلیے کہ وہ درخت یہودیون کا ہی نقل کی یہ مسلم نے **ف** اور اُسکو اُنکے ساتھ ایک نسبت ہی کہ حقیقت اُسکی سوا خدا اور
رسول اُسکے کے نہین جانتا اور کہا ہی بعضون نے کہ یہ ہوگا بعد نکلنے دجال کے جستجو کرینگے مسلمان اُن سے وہ یہودی کہ تابع ہونگے دجال کے **وعنہ**

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعۃ حتی یخرج رجل من قحطان یسوق الناس بعصاہ متفق علیہ اور روایت ہے انہی ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں قایم ہوگی قیامت یہانتک کہ نکلیگا ایک شخص قحطان میں سے ف قحطان باپ ہے قوم یمن کے اور ابوالیمن ہے مراد یہ ہے کہ نکلے گا وہ شخص لوگون کو ساتھ اسی اپنی کے مثل کی بجاری اور مسلم نے ف یہ کنایہ ہے اس سے کہ اطاعت کرینگے لوگ اسکی اور اتفاق کرینگے اوسپر اور غلبہ اور سختی کریگا وہ اونپر اور مسخر کریگا انکو اور احتمال ہے کہ مراد حقیقت ہانکنے کی ہو ساتھ عصا کے اور کہا بعضون نے کہ شاید وہ شخص قحطانی وہ ہو کہ کہا جاویگا اسکو جہجاہ جیسے کہ آگے آتا ہے ذکر اسکا **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تذہب الایام واللیالی حتی یملک رجل یقال لہ الجہجاہ وفی روایۃ حتی یملک رجل من الموالی یقال لہ الجہجاہ رواہ مسلم اور روایت ہے انہی ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں تمام ہونگے دن اور راتین یعنی نہیں منقطع ہوگا زمانہ اور نہ آئیگی قیامت یہانتک کہ مالک ہوگا ایک شخص کہ کہا جاویگا اسکو جہجاہ اور ایک روایت مین یون ہے یہانتک کہ مالک ہوگا ایک شخص موالی مین سے ف موالی جمع مولی کی ہے یعنی غلام اور معنی یہ ہین یہانتک کہ وہ ہوگا حاکم لوگون پر کہ کہا جاویگا اسکو جہجاہ نقل کی یہ مسلم نے اور بعضے نسخون مین جہجاہ ساتھ دو ہیون کے اور بعضون مین جہجا ساتھ حذف ہا آخر کے ہے **وعن** جابر بن سمرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لتفتحن عصابۃ من المسلمین کنز آل کسری الذی فی الابیض رواہ مسلم اور روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کھولیگی ایک جماعت مسلمانون مین سے گنج آل کسری کا وہ گنج کہ بیچ محل سفید کے ہے نقل کی یہ مسلم نے ف آل کسری مین لفظ آل کا زائد ہے یا مراد اوس سے اہل و تابعدار اسکے اور کسری ساتھ زیر اور زبر کاف کے معرب خسرو کا ہے اور بادشاہ فارس کو کسری کہتے ہین جیسے بادشاہ روم کو قیصر اور چین کو خاقان اور مصر کو فرعون اور یمن کو قیل ساتھ زبر قاف کے اور حبشہ کو نجاشی اور ابیض نام ایک قلعہ کا ہے مدائن مین کہ اہل فارس اسکو سفید کوشک کہتے ہین اور اب بنائی گئی ہے جگہ اسکی مسجد مداین مین اور یہ گنج بیچ زمانہ امیر المومنین عمر رضی کے نکالا گیا **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہلک کسری فلا یکون کسری بعدہ وقیصر لیہلکن ثم لا یکون قیصر بعدہ ولتقسمن کنوزہما فی سبیل اللہ وسمی الحرب خدعۃ متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہلاک ہوا کسری پس نہوگا کسری پیچھے اسکے ف ہلاک ہوا یہ جملہ خبریہ ہے یعنی قریب ہے کہ ہلاک ہوگا ملک اسکا اور صیغہ ماضی کا لانے واسطے تحقیق وقوع اور قرب اسکی کے یا دعا و تفاول ہے پس نہوگا کسری بعد اسکے ف یعنی بعد کسری کے کہ موجود تھا بیچ زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور معنی یہ ہین کہ نہین مالک ہوگا ملک کسری کا کافر بلکہ مالک ہونگے اسکے مسلمان بعد اسکے قیامت کے دن تک اور یہ بات اسوقت فرمائی کہ خسرو نے نامہ آنحضرت کا پھاڑ ڈالا اور قیصر کہ بادشاہ روم کو کہتے ہین البتہ ہلاک ہوگا پس نہین ہوگا اور قیصر بعد اسکے اور البتہ بانٹے جاوینگے خزانے انکے راہ خدا مین اور نام رکھا آنحضرت نے لڑائی کا فریب نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اور یہ عطف ہے قال رسول اللہ پر یعنی کہا راوی نے اور نام رکھا آنحضرت نے الخ چونکہ پہلا کلام مین اخبار تھا فتح اسکے کہ ہلاک کسری اور قیصر کا اور بانٹنے خزانون کا ہوگا ساتھ لڑائی کے اور اکثر ہوتی ہے لڑائی محتاج فریب کی پس آگاہ فرمایا آپنے صحابہ کو ساتھ جائز ہونے اسکی کے تاکہ وہم نکرین وہ کہ فریب قبیلہ غدر اور خیانت سے ہے پس فرمایا کہ جنگ کرنے مین ساتھ دشمنون کے فریب دینا روا ہے مین کہ بیچ حصول فتح اور نصرت کے دخل رکھتے ہین جیسے کہ اپنے لشکر کو میلون سے وغیرہ کے انکو مین بہت دکھا دین یا اسطرح کرین ایک طرف جاوین تا کہ دشمن خیال کرین کہ وہ چلے گئے اور جا نہین کرینگے اور جب غافل ہون انکے اوپر ایک بارگی جا پڑین یا مانند انکی حیلہ کرین لیکن عہد توڑنا درست نہین اور لفظ خدعہ ساتھ پیش اور زبر دال کے اور جزم دال کے اور ساتھ پیش دال کے اور زبر دال کے بھی آیا ہے اور ساتھ زبر خ اور جزم دال کے فصیح تر ہے **وعن** نافع بن عتبۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تغزون جزیرۃ العرب فیفتحہا اللہ

اللّٰہ ثُمَّ فَارِسَ فَیَفْتَحُہَا اللّٰہُ ثُمَّ تَغْزُوْنَ الرُّوْمَ فَیَفْتَحُہَا اللّٰہُ ثُمَّ تَغْزُوْنَ الدَّجَّالَ فَیَفْتَحُہُ اللّٰہُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے نافع بن عتبہ بن
ابی وقاص سے کہ بھتیجا ہے سعد بن ابی وقاص کا اور وہ صحابی ہے اسلام لایا فتح مکہ میں کہا کہ فرمایا آنحضرت نے جنگ کرو گے یعنی بعد میرے جزیرہ سے ہو ہے فتح یعنی ولایت
عرب سے اور اسکو جزیرہ کہا اس سبب سے کہ احاطہ کیا ہے دریائے فارس نے اسکو ہر طرف سے اور وہ مکہ اور مدینہ اور یمامہ اور یمن ہے اور حق یہ ہے کہ جنگ کرو گے بقیہ جزیرہ سے یا سارے جزیرہ سے بایں
حیثیت کہ نہیں چھوڑا جاویگا کافر اسمین ت پس فتح کریگا اسکو اللہ تعالیٰ تمہارے ہاتھ پر پھر جنگ کرو گے ولایت فارس سے پس فتح کریگا اسکو اللہ پھر جنگ کرو گے
روم سے پس فتح کریگا اسکو خدا تعالیٰ پھر جنگ کرو گے دجال سے پس فتح دیگا اسپر اللہ نقل کی یہ مسلم نے فت یعنی اسکو مغلوب کریگا اور ہلاک کہ اسکے ہاتھ لگیگا ہو
تمہارے ہاتھ لگیگا اور ہلاک ہوگا یہ حضرت عیسیٰ کے ہاتھ سے کہ وہ آوینگے مسلمانوں کی مدد کے لیے اور خطاب میں صحابہ کو ہی اور مراد امت ہے وَعَنْ عَوْفِ بْنِ
مَالِکٍ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ غَزْوَۃِ تَبُوْکَ وَہُوَ فِیْ قُبَّۃٍ مِّنْ اَدَمٍ فَقَالَ اُعْدُدْ سِتًّا بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَۃِ مَوْتِیْ ثُمَّ فَتْحُ
بَیْتِ الْمَقْدِسِ ثُمَّ مَوْتَانٌ یَاْخُذُ فِیْکُمْ کَقُعَاصِ الْغَنَمِ ثُمَّ اسْتِفَاضَۃُ الْمَالِ حَتّٰی یُعْطَی الرَّجُلُ مِائَۃَ دِیْنَارٍ فَیَظَلُّ سَاخِطًا ثُمَّ فِتْنَۃٌ لَا یَبْقٰی
بَیْتٌ مِّنَ الْعَرَبِ اِلَّا دَخَلَتْہُ ثُمَّ ہُدْنَۃٌ تَکُوْنُ بَیْنَکُمْ وَبَیْنَ بَنِی الْاَصْفَرِ فَیَغْدِرُوْنَ فَیَاْتُوْنَکُمْ تَحْتَ ثَمَانِیْنَ غَایَۃً تَحْتَ کُلِّ
غَایَۃٍ اثْنَا عَشَرَ اَلْفًا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے عوف بن مالک سے کہا آیا میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیچ غزوہ تبوک کے کہ نام ایک جگہ کا ہے
زمین شام سے اس حال میں کہ آنحضرت چمڑے کے خیمہ میں تھے فرمایا گن چھ چیزوں کو پہلے آنے قیامت سے یعنی چھ چیزیں علامات قیامت ہیں جان کہ پہلے اسکے واقع
ہونگی اول مرنا میرا کہ جبتک میں تم میں ہوں قیامت برپا نہیں ہوگی دوسرے فتح ہونا بیت المقدس کا فت یعنی جب تک بیت المقدس کو فتح نہیں کرینگے قیامت قائم
نہیں ہوگی اور لفظ مقدس ساتھ زبر میم اور جزم قاف اور زیر دال کے بروزن مجلس کے اور ایک نسخہ میں ساتھ پیش میم اور زبر قاف اور دال مشدد کے بروزن معظم کے
ت تیسرے وبا عام کہ پیدا ہو تم میں مانند بیماری بکریوں کے فت قعاص ساتھ پیش قاف اور عین مہملہ کے بیماری ہے کہ بکریوں میں پیدا ہوتی ہے اور دیتا ایک
دم مر جاتے ہیں اور مراد اس سے وہ وبا ہے کہ حضرت عمرؓ کے زمانہ میں پیدا ہوئی اور تین دن میں ستر ہزار آدمی مر گئے اور لشکرگاہ مسلمانوں کا اس وقت عمواس تھا
اور اسی لیے اسکو طاعون عمواس کہتے ہیں اور یہ اول طاعون ہے کہ اسلام میں واقع ہوا ت چوتھے بہت ہونا مال کا لوگوں میں یہانتک کہ دیے جاوینگے مرد کو سو دینار
پس ہوگا ناراض اور قلیل اور حقیر جانیگا اسکو فت یہ ہوا حضرت عثمانؓ کی خلافت میں وقت فتوح کے ت پانچویں پیدا ہونا فتنہ اور جنگ کا کہ نہیں بچیگا کوئی گھر عرب سے
مگر داخل ہوگا اثر اور شر اس فتنہ کا اس گھر میں فت لکھا ہے علماء نے کہ مراد اس سے قتل حضرت عثمانؓ کا ہے یا جنس فتنہ کہ بعد حضرت کے ہوئے ت چھٹے صلح کہ ہوگی
درمیان تمہارے اور درمیان روم کے فت بنو الاصفر نام روم کا ہے اسلیے کہ پہلا باپ انکا کہ روم بن عیصو بن یعقوب بن اسحاق ہے زرد رنگ تھا مائل بسفیدی
ت پس عہد شکنی کرینگے وہ پس آوینگے تمہارے نیچے اسی نشانوں کے فت لفظ غایہ ساتھ غین معجمہ اور یائے تحتی کے نشان کہ جنگ میں ہمراہ لشکر کے ہوتا ہے اور بعضے
روایتوں میں غابہ ساتھ بائے موحدہ کے آیا ہے یعنی بیشہ سے تشبیہ دی اس لشکر کو بسبب کثرت نشانوں کے ساتھ بیشہ کے ت نیچے ہر نشان کے بارہ ہزار آدمی ہونگے نقل کی
یہ بخاری نے مقصود بیان کرنا بڑے لشکر کا ہے وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی یَنْزِلَ الرُّوْمُ بِالْاَعْمَاقِ
اَوْ بِدَابِقَ فَیَخْرُجُ اِلَیْہِمْ جَیْشٌ مِّنَ الْمَدِیْنَۃِ مِنْ خِیَارِ اَہْلِ الْاَرْضِ یَوْمَئِذٍ فَاِذَا تَصَافُّوْا قَالَتِ الرُّوْمُ خَلُّوْا بَیْنَنَا وَبَیْنَ الَّذِیْنَ سَبَوْا
مِنَّا نُقَاتِلْہُمْ فَیَقُوْلُ الْمُسْلِمُوْنَ لَا وَاللّٰہِ لَا نُخَلِّیْ بَیْنَکُمْ وَبَیْنَ اِخْوَانِنَا فَیُقَاتِلُوْنَہُمْ فَیَنْہَزِمُ ثُلُثٌ لَا یَتُوْبُ اللّٰہُ عَلَیْہِمْ اَبَدًا
وَیُقْتَلُ ثُلُثُہُمْ اَفْضَلُ الشُّہَدَاءِ عِنْدَ اللّٰہِ وَیَفْتَتِحُ الثُّلُثُ لَا یُفْتَنُوْنَ اَبَدًا فَیَفْتَتِحُوْنَ قُسْطُنْطِیْنِیَّۃَ فَبَیْنَمَا ہُمْ یَقْتَسِمُوْنَ
الْغَنَائِمَ قَدْ عَلَّقُوْا سُیُوْفَہُمْ بِالزَّیْتُوْنِ اِذْ صَاحَ فِیْہِمُ الشَّیْطَانُ اِنَّ الْمَسِیْحَ قَدْ خَلَفَکُمْ فِیْ اَہْلِیْکُمْ فَیَخْرُجُوْنَ
وَذٰلِکَ بَاطِلٌ فَاِذَا جَاءُوا الشَّامَ خَرَجَ فَبَیْنَمَا ہُمْ یُعِدُّوْنَ لِلْقِتَالِ یُسَوُّوْنَ الصُّفُوْفَ اِذْ اُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ فَیَنْزِلُ

عیسی بن مریم فامّہم فاذا راٰہ عدو اللّٰہ ذاب کما یذوب الملح فی الماء فلو ترکہ لانذاب حتی یہلک ولکن یقتلہ اللّٰہ بیدہ
فیریہم دمہ فی حربتہ۔ رواہ مسلم۔ اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں قائم ہوگی قیامت یہاں تک
کہ اتریں گے روم اعماق میں ف اعماق ساتھ زبر ہمزہ کے نام ایک جگہ کا ہے اطراف مدینہ میں سے ت یا دابق میں ف دابق ساتھ زبر ب کے
اور کبھی زیر بھی دی جاتی ہے نام ایک جگہ کا ہے بازار مدینہ سے اور مغازی میں ہے کہ وہ دونوں موضع ہیں واسطے شکار ادی کے ہیں ت پس نکلیگا طرف انکے
ایک لشکر مدینہ سے ف کہا ابن ملک نے کہا بعضوں نے کہ مراد مدینہ سے حلب ہے اور اعماق اور دابق دونوں موضع ہیں قریب اسکے اور بعضوں نے کہا مراد مدینہ سے دمشق ہے
اور کہا اوروں نے کہ یہ جو کہا گیا ہے کہ مراد مدینہ سے مدینہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے یہ قول ضعیف ہے اسلیے کہ مدینہ نبویہ خراب ہوگا اسوقت میں ت بہتر لوگوں میں زمین کے
اسدن ف من خیار اہل الارض بیان ہے جیش کا اور لفظ اسدن سے احتراز ہے زمانہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سے ت پس جس وقت کہ صف باندھیں گے یعنی لڑائی کے
کہیں گے روم خالی کرو جگہ درمیان ہمارے اور درمیان ان لوگوں کے کہ بندی پکڑ لائے ہیں ہم میں سے لڑیں ہم انسے ف یعنی جن مسلمانوں نے کہ جہاد کیا ہے ہمارے
اور اسیر کیا ہے ایک جماعت کو ہم میں سے انکو ہمارے سپرد کرو تا لڑیں ہم انسے اور بدلہ اپنا لیویں غرض فریب دینا مسلمانوں کا اور تفریق ڈالنی انکے بیچ میں ت
پس کہیں گے مسلمان قسم ہے اللہ کی نہیں خالی کرینگے ہم درمیان تمہارے اور درمیان مسلمان بھائیوں اپنے کے اور نہیں چھوڑینگے ہم تمکو ساتھ انکے پس لڑینگے مسلمان روم سے پس شکست
کھاوینگے تہائی مسلمان اور بھاگ جاوینگے نہیں رجوع کریگا اللہ تعالی ساتھ رحمت کے انپر کبھی ف یہ کنایہ ہے اس سے کہ وہ کفر ہی پر مرینگے اور عذاب دیا جاویگا انکو ہمیشہ ت
اور مارے جاوینگے تہائی انکے وہ بہترین شہدا کے ہونگے نزدیک خدا کے اور فتح کرینگے تہائی مسلمان باقی یعنی روم کے شہروں کو نہیں فتنہ میں ڈالے جاوینگے کبھی ف یعنی نہیں
مبتلا کیے جاوینگے کسی بلا میں نہ امتحان کیے جاوینگے ساتھ مقاتلہ کے یا نہیں عذاب دیے جاوینگے کبھی بلکہ انکا خاتمہ بخیر ہوگا ت پس فتح کرینگے قسطنطنیہ ف
اس لفظ کو کئی وجہ کر تصحیح کیا ہے مشہور ساتھ پیش ق اور جزم سین اور پیش ط اور جزم نون کے بعد اسکے ط مکسور اور ی ساکن بعد اسکے نون مفتوحہ پہلے ہے اسکا اور بعضوں نے ساتھ
زیادتی ی مشددہ کے بعد نون اور ھ کے تصحیح کی ہے چنانچہ اکثر مشکوۃ کے نسخوں میں اسیطرح ہے اور بعضے نسخوں میں ساتھ زیادتی ی مخففہ کے بدلے ی مشددہ کے اور دونوں نون
میں تغیر کو نہ ہوگی اور یہ بڑا شہر ہے روم کے شہروں میں سے کہ دار السلطنہ روم کا ہے اور اسکو استنبول بھی کہتے ہیں اور فتح ہونا اسکا علامات قیامت سے ہے اور کہا ترمذی نے
کہ قسطنطنیہ بعضے صحابہ کے زمانہ میں فتح ہوئی اور نزدیک نکلنے دجال کے بھی فتح ہوگی جیسے کہ فرمایا ت پس جسوقت کہ تقسیم کرتے ہونگے مسلمان غنیمتیں حال آنکہ لٹکائی
ہونگی تلواریں اپنی درخت زیتون پر ناگہاں آواز دیگا انمیں شیطان یہ کہ مسیح دجال تحقیق پیچھے تمہارے آیا تمہارے اہل و اولاد میں پس نکلینگے یعنی لشکر مدینہ کا یہ خبر
سنتے ہی قسطنطنیہ سے اور یہ خبر شیطان کی جھوٹی ہوگی دجال ہنوز نکلا نہوگا پس جب آوینگے مسلمان شام میں نکلیگا دجال ف ظاہر یہ ہے کہ مراد شام سے قدس ہے
کہ وہی بیچ ہے اسلیے کہ بعض روایات میں تصریح ہے ساتھ اسکے ت پس اسوقت تیاری کرتے ہونگے لڑائی کی برابر کرتے ہونگے صفیں ناگہاں قایم کیجاویگی نماز ف
اور نسخہ صحیحہ میں اذ ساتھ الف کے ہے یعنی وقت تکبیر کہنے موذن کے نماز کے لیے ت پس اترینگے عیسی ابن مریم ف یعنی آسمان سے اوپر منارہ مسجد دمشق کے
پھر آوینگے قدس میں ت پس امام ہونگے حضرت عیسی مسلمانوں کے ف نماز میں اور حالانکہ مسلمانوں کے امام مہدی بھی ہونگے اور ایک روایت میں ہے کہ آگے کیا چاہینگے
امامت کے لیے حضرت عیسی امام مہدی کو اور حدیث بیان کرینگے کہ نماز تمہارے ہی لیے قایم کی گئی ہے اور اسمیں اشارہ ہوگا ساتھ اتباع کے اور اسکا کہ میں نہیں آیا ہوں
بالاستقلال بلکہ میں مقرر اور موید ہوں پھر بعد اسکے امامت کرینگے حضرت عیسی ہمیشہ پس اس عرض میں کہ امام ہونگے تغلیب ہے یا کہ نیکیے امامت مجاز یعنی امر کرینگے
انکے امام کو امامت کا اور ہوگا دجال اسوقت گھیرے ہوئے مسلمانوں کو ت پس جب دیکھیگا حضرت عیسی کو دشمن خدا کا یعنی دجال گھلنے لگیگا جیسا نمک گلتا ہے پانی میں
اگر چھوڑ دیں حضرت عیسی اسکو یعنی دجال خود اور نہ مار ڈالیں البتہ گھل جاوے یہاں تک کہ مرجاوے وہ بخودے ولیکن قتل کریگا اسکو خدا تعالی حضرت عیسی کے ہاتھ سے
یعنی حکم اور ارادہ الہی میں یوں ہے کہ ہلاک اسکا حضرت عیسی کے ہاتھ پر ہو ت پس دکھاوینگے عیسی علیہ السلام یعنی مسلمانوں کو یا کافروں کو اسکا خون دجال کا اپنے نیزے

میں نقل کی ہیں ۔ وعن عبد الله بن مسعود قال ان الساعة لا تقوم حتى لا يقسم ميراث ولا يفرح بغنيمة ثم قال عدو يجمعون
لاهل الشام ويجمع لهم اهل الاسلام يعني الروم فيتشرط المسلمون شرطة للموت لا ترجع الا غالبة فيقتتلون حتى يحجز
الليل فيفيء هؤلاء وهؤلاء كل غير غالب وتفنى الشرطة ثم يتشرط المسلمون شرطة للموت لا ترجع الا غالبة فيقتتلون حتى يحجز
بينهم الليل فيفيء هؤلاء وهؤلاء كل غير غالب وتفنى الشرطة ثم يتشرط المسلمون شرطة للموت لا ترجع الا غالبة فيقتتلون
حتى يمسوا فيفيء هؤلاء وهؤلاء كل غير غالب وتفنى الشرطة فاذا كان يوم الرابع نهد اليهم بقية اهل الاسلام فيجعل الله الدبرة
عليهم فيقتتلون مقتلة لم ير مثلها حتى ان الطائر ليمر بجنباتهم فلا يخلفهم حتى يخر ميتا فيتعاد بنو الاب كانوا مائة فلا
يجدونه بقي منهم الا الرجل الواحد فبأي غنيمة يفرح او اي ميراث يقسم فبينا هم كذلك اذ سمعوا ببأس هو اكبر من ذلك
فجاءهم الصريخ ان الدجال قد خلفهم في ذراريهم فيرفضون ما في ايديهم ويقبلون فيبعثون عشرة فوارس طليعة قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم اني لاعرف اسماءهم واسماء آبائهم والوان خيولهم هم خير فوارس او من خير فوارس على ظهر
الارض يومئذ رواه مسلم ۔ اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ تحقیق قیامت نہیں قایم ہوگی یہاں تک کہ نہ بانٹی جاویگی میراث فرع یعنی بسبب
کثرت مارے جانے مسلمانوں کے یا بسبب اٹھ جانے شرع کے جیسا کہ دیکھا جاتا ہے ہمارے زمانہ میں یا بسبب کثرت دلوں کے نوبت تقسیم کی نہیں پہونچنے کی ت اور
خوش کیے جاوینگے یعنی نہیں خوش ہوگا کوئی بسبب غنیمت کے فرع یا تو بسبب ملنے کے یا بسبب خیانت کے یعنی خوش ہونگے ساتھ اسکے اہل دیانت پھر کہا
ابن مسعود نے بیچ بیان اس حال اور وقوع اس قصہ کے کہ دشمن یعنی کافر جمع کرینگے لشکر واسطے مقابلہ اہل شام کے اور جمع کرینگے واسطے قتال ان دشمنوں کے مسلمان
بھی لشکر مراد ہے دشمن سے روم پس انتخاب کرینگے اور چنیں گے مسلمان اپنے لشکر میں سے ایک فوج کو کہ آگے بھیجیں گے تا جنگ کرے اور مر جاوے نہ پھرے وہ فوج مگر
غالب اور غنیمت لیکر ف ش ح یہ جماعت کاشفہ سینہ مونھ ہی شرطہ کی اور معنی یہ ہیں کہ مسلمان بھیجینگے اس لشکر کو اس شرط پر کہ بھاگیں نہیں بلکہ ٹھہرے رہیں اور ثابت
رہیں یہاں تک کہ مارے جاویں یا غالب آویں شرطہ ساتھ پیش شین اور زبر را اور جزم اسکے کے اول لشکر کہ حاضر ہو جنگ کے لیے اور مستعد ہو واسطے مرنے کے اور یتشرط
باب تفعل سے نکالا گیا ہے اسی سے اور یہ بغیر باب افتعال سے بھی روایت ہوا ہے پس لڑینگے مسلمان کافر یہاں تک کہ حائل ہوگی درمیان انکے رات اور باز رکھیگی انکو لڑائی سے
پس پھر جاوینگے مسلمان اور کافر طرف ڈیروں اپنے کے ہر ایک یعنی دونوں فریق میں سے غیر غالب یعنی اور غیر مغلوب ہونگے اور فنا ہوجاویگی یعنی ماری جاویگی وہ فوج کہ پہلے
بھیجی گئی تھی لڑنے کے لیے فرع یہاں شرطہ سے یعنی فوج ہی یعنی جانیں کی اگلی فوجیں ماری جاوینگی حاصل یہ کہ اور فوجیں طرفین کی پھر آوینگی اور نہیں ہوگا غالب
کسی کو دوسرے پر اور اگلی فوجیں طرفین کی فنا ہوجاوینگی والا ہو غلبہ اسکے لیے کہ فنا ہوگی فوج آگی حال انکا ایسا ہے کہ ہر ایک غیر غالب ہونگی پھر انتخاب کرینگے مسلمان
ایک لشکر کو واسطے مرنے کے کہ نہ پھرے مگر غالب پس لڑینگے یہاں تک کہ حائل ہوگی درمیان انکے رات پس پھر جاوینگے مسلمان اور کافر طرف ڈیروں اپنے کے ہر ایک غیر غالب اور فنا
ہوجاویگی وہ فوج کہ آگے نکلی تھی لڑنے کے لیے پھر انتخاب کرینگے مسلمان ایک لشکر کو مرنے کے لیے کہ نہ پھرے مگر غالب پس لڑینگے یہاں تک کہ شام کرینگے یعنی پھرینگے مسلمان
اور کافر ہر ایک غیر غالب ہو مستعا ہوجاویگی وہ فوج کہ آگے نکلی تھی لڑنے کے لیے جب ہوگا دن چوتھا اٹھینگے اور قصد کرینگے طرف جنگ کافروں کے باقی اہل اسلام کی پس کریگا
اللہ تعالی شکست کافروں پر ف ش ح دبرہ ساتھ زبر دال مہملہ اور با موحدہ کے بمعنی ہزیمت اور روایت کیا گیا ہے دبیرہ بھی اور معنی دونوں کی ہزیمت یعنی شکست کے ہیں ت
پس لڑینگے ایسی لڑائی کہ نہیں دیکھا گیا ہے مانند اسکے یہاں تک کہ پرندہ البتہ گذرا کریگا گذرنیگا انکی جوانب تو اسی پر پس نہیں پیچھے چھوڑیگا انکو یعنی نہیں تجاوز کریگا انسے یہاں تک کہ
گر پڑیگا زمین پر مردہ فرع یعنی گر جاویگا ان مردوں پر تو نہیں پہونچنے کا انکے آخر تک یہاں تک کہ گر پڑیگا مر کر بسبب انکی بدبو کے یا بسبب درازی کی مسافت کے
اسقدر بسبب استغراق کے پس شمار کیا جاویگا آپس میں اولاد ایک باپ کے کہ تھے سو فرع یعنی ایک جماعت کہ حاضر ہوگی لڑائی میں سب آپس میں قرابتی

ایک سو آدمی ہونگے وہ جو اپنے کو شمار کرینگے تو نہ پاوینگے اس عدد سو کو کہ باقی رہا ہو مگر ایک سو ف خلاصہ معنی کا یہ ہیکہ وہ شروع کرینگے گننا قبیلہ بنی
اپنے کا پس شروع کریگی ہر جماعت گننا اقارب اپنے کا پس نہیں پاوینگے سو میں سے مگر ایک بسبب بہت مارے جانیکے ت پس ساتھ کس غنیمت کے خوش کیے جاوینگے یا ف
نسخہ قبا سے میں تقریر یہ ہے یعنی نصیب کہا طیبی نے کہ جز ابو سعید رضی اللہ عنہ کی سے فرمایا پہلے ان الساعۃ لا تقوم حتی لا یقسم میراث ولا یفرح بغنیمۃ اس حیثیت سے کہ مطلق کہا
پھر بیان کیا اسکو ساتھ قول اپنے کے عدو الخ یعنی کہ یہ مقید ہے ساتھ اس صفت کے یعنی تقسیم میراث اور خوشی غنیمت سے اس حیثیت سے نہیں ہوگی کہ مانع انتقال سے اور جانا
ولا یقسم کہاں اور خوشی کہاں پس اس صورت میں صحیح ہو گیا کہا جاوے ایسے ہولیا تو پس ساتھ کس غنیمت کے خوش ہونگا اور کونسی میراث تقسیم کیجاویگی پس اس وقت
میں وہ لوگ اسی طرح ناگاہ سنینگے کہ مسلمان خبر اور لڑائی شدید کی کہ وہ بزرگتر اور سخت تر ہوگی پہلی لڑائی سے پھر آویگی مسلمانونکو آواز یعنی فریادی کی یہ کہ دجال پیچھے
انکے آیا ہے انکی اولاد میں پس چھوڑ دینگے اور ڈالدینگے اس چیز کو کہ بیچ ہاتھوں انکے ہے یعنی غنیمت وتمام اموال کو خوف ضرر دجال کے اور متوجہ ہونگے طرف دجال کے اور
بھیجینگے دس سوار تا اطلاع ہو حال دشمن کے سے ف لفظ طلیعہ بروزن کریمہ کے وہ شخص کہ بھیجا جاوے تا کہ اطلاع ہو حال دشمن کے سے مانند جاسوس کے فعیلہ بمعنی فاعل کے ہے
ہے اس میں ہ واسطے مبالغہ کے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق البتہ میں جانتا ہوں نام انکے اور نام باپوں انکے اور رنگ گھوڑوں انکے کے ف اس میں معجزہ ہے حضرت
کا اور دلیل ہے اسپر کہ علم اللہ تعالی کا محیط ہے ہر چیز کی کلیات وجزئیات کو وہ بہتر سوار ہونگے یا فرمایا بہتر سواروں سے ہونگے پشت زمین پر اس دن نقل کی یہ مسلم نے

وعن ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ہل سمعتم بمدینۃ جانب منہا فی البر وجانب منہا فی البحر قالوا نعم یا رسول
اللہ قال لا تقوم الساعۃ حتی یغزوہا سبعون الفا من بنی اسحاق فاذا جاؤوہا نزلوا فلم یقاتلوا بسلاح ولم یرموا بسہم قالوا
لا الہ الا اللہ واللہ اکبر فیسقط احد جانبیہا قال ثور بن یزید الراوی لا اعلمہ الا قال الذی فی البحر ثم یقولون الثانیۃ لا الہ الا اللہ
واللہ اکبر فیسقط جانبہا الآخر ثم یقولون الثالثۃ لا الہ الا اللہ واللہ اکبر فیفرج لہم فیدخلونہا فیغنمون فبینما ہم یقتسمون
المغانم اذ جاءہم الصریخ فقال ان الدجال قد خرج فیترکون کل شیء ویرجعون رواہ مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کیا سنا ہے تم نے ایک شہر کہ ایک جانب اسکی جنگل میں ہے اور ایک دریا میں کہا صحابہ نے ہاں یا رسول اللہ سنا ہے ہم نے ف کہا ایک شارح نے کہ یہ شہر روم میں ہے کہا بعضوں نے
ظاہر یہ ہے کہ وہ قسطنطنیہ ہے اور فتح ہونا اسکا علامات قیامت سے ہے انتہی اور احتمال ہے کہ وہ اور شہر ہو البتہ ظاہر یہی ہے اسلیے کہ قسطنطنیہ فتح ہوگا ساتھ بہت کشت وخون
کے اور یہ شہر فتح ہوگا ساتھ تہلیل وتکبیر کے ت فرمایا حضرت نے کہ برپا نہیں ہوگی قیامت یہانتک کہ جنگ کرینگے اس شہر والوں سے ستر ہزار آدمی اولاد اسحاق میں سے
ف کہا مظہر نے کہ گروہ شام کے اولاد اسحاق سے ہیں اور وہ مسلمان تھے انتہی اور احتمال ہے کہ انکے ساتھ اور بھی ہوں سوا انکے اولاد اسمعیل میں سے کہ وہ عرب
ہیں یا غیر انکے اور مسلمان اور اختصار کیا انکے ذکر پر از راہ غلبہ اپنے انکے کے ابتر کہ سوائے انکے ہیں اور احتمال ہے یہ کہ خاص وہی ہوں ت پس جب آوینگے اولاد
اسحاق اس شہر پر بارادہ جنگ کے اترینگے یعنی نواحی اس شہر میں محاصرہ کر کر اسکے رہنے والوں کو پس جنگ نہیں کرینگے اس شہر والوں سے ساتھ ہتیاروں کے اور نہیں پھینکینگے
طرف انکے تیر ف یہ تخصیص بعد تعمیم کے ہے واسطے تاکید افادہ عموم نفی کے ت کہینگے لا الہ الا اللہ واللہ اکبر پس گر پڑے گی ایک جانب دونوں جانبوں
اسکی میں سے یعنی ایک طرف کی دیوار شہر کی کہا ثور بن یزید نے کہ راوی اس حدیث کا ہے نہیں گمان کرتا میں ابو ہریرہ کو مگر کہ کہا وہ جانب کہ دریا میں ہے یعنی جزم
نہیں مجکو اسکا گمان ہے کہ یوں کہا پھر کہینگے مسلمان دوسرے بار لا الہ الا اللہ واللہ اکبر پس گر پڑیگی دوسری جانب اسکی یعنی جو کہ جنگل میں ہے پھر کہینگے تیسری بار
لا الہ الا اللہ واللہ اکبر پس کشادہ ہوگا اور راہ کیجاویگی انکے لیے پس داخل ہونگے اسمیں پس لوٹینگے یعنی جو کچھ اسمیں ہوگا پس اس وقت کہ بانٹتے ہونگے لوٹ
ناگہان آویگی انکو آواز یا آواز کرنیوالا پس کہیگا آواز کرنیوالا کہ تحقیق دجال نکلا ہے پس چھوڑ دینگے ہر چیز کو یعنی غنیمت وغیرہ کو اور پھرینگے نقل کی یہ مسلم نے ف
یعنی جلدی کے دجال کے لڑنے کے لیے

الفصل الثانی

عن معاذ بن جبل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمران

بَیْتُ الْمَقْدِسِ خَرَابُ یَثْرِبَ وَخَرَابُ یَثْرِبَ خُرُوْجُ الْمَلْحَمَۃِ وَخُرُوْجُ الْمَلْحَمَۃِ فَتْحُ قُسْطَنْطِیْنِیَّۃَ وَفَتْحُ قُسْطَنْطِیْنِیَّۃَ خُرُوْجُ الدَّجَّالِ
رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ ۔ روایت ہے معاذ بن جبل سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کامل آبادی بیت المقدس کی سبب خراب ہونے مدینہ کے ہوگی ف ع
اسلیے کہ آبادی بیت المقدس کی بسبب غلبہ کفار کے ہوگی کہ نصاری ہیں اور وہ سبب خرابی مدینہ کا ہوگا اور یثرب نام مدینہ مطہرہ کا ہے اور اشتقاق یثرب کا ثرب سے ہے یعنی ملامت
کے یا نام ایک کافر کا ہے کہ ابتدا میں بسنے آباد کیا تھا اور مدینہ کو یثرب کہنے سے جو منع فرمایا ہے یہ کہنا پہلے اس نہی کے ہے اور خراب ہونا یثرب کا بسبب نکلنے اور پیدا ہونے
فتنہ اور جنگ عظیم کا ہے کہ جسکا اوپر ذکر ہوا کہ اسمیں تہائی میں سے ایک باقی رہیگا اور پیدا ہونا اس جنگ کا فتح ہونا قسطنطنیہ کا ہے اور فتح ہونا قسطنطنیہ کا سبب
اور علامت نکلنے دجال کی ہے نقل کی یہ ابو داؤد نے مراد یہ ہے کہ یہ حوادث اور وقائع بعد ایک دوسرے کی اس ترتیب مذکور سے واقع ہونگی اور ہونا پہلے کا علامت پیدا ہونے
دوسرے کی ہوگی اگرچہ مہلت اور تاخیر سے واقع ہو کہا طیبی نے اگر تو کہے کہ یہاں کہا فتح قسطنطنیہ کو علامت نکلنے دجال کی اور اوپر حدیث میں کہا کہ پکاریگا شیطان آواز دیگا
مسلمین کو دجال تمہارے پیچھے آیا تمہارے اہل میں پس نکلینگے وہ اور یہ بات جھوٹ ہوگی پس کیونکر تطبیق ہو ان دونوں میں جواب اسکا یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
گردانا فتح قسطنطنیہ کو علامت نکلنے دجال کی خبر کر دو وہ پیچھے اسکے نکلیگا بغیر ڈھیل کے اور آواز کرنا شیطان کا ہوگا جھوٹ تا باز رہیں تقسیم کرنے غنیمت کے سے چنانچہ دلالت
کرتی ہے اسپر حدیث آئندہ کہ ملحمہ عظمی اور فتح قسطنطنیہ اور نکلنا دجال کا سات مہینے میں ہوگا **وَعَنْہُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَلْحَمَۃُ الْعُظْمٰی
وَفَتْحُ الْقُسْطَنْطِیْنِیَّۃِ وَخُرُوْجُ الدَّجَّالِ فِیْ سَبْعَۃِ اَشْہُرٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہے اسی معاذ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ جنگ بڑی اور فتح ہونا قسطنطنیہ کا اور نکلنا دجال کا سات مہینے میں ہوگا نقل کی یہ ترمذی نے اور ابو داؤد نے **ف ع** مراد بڑی جنگ سے کہا بعضوں نے وہ ہے کہ جسمیں لگینگے
جاوینگے ایک باپ کی اولاد اور سنین یا باہم گے سو میں سے مگر ایک جیسے کہ اوپر گذرا لیکن ظاہر تر یہ ہے کہ مراد اس سے فتح اوس شہر کی ہے کہ فتح ہوگا بسبب تسبیح اسما الٰہی کے جیسے کہ حدیث
ابی ہریرہ کی میں گذرا اور سات مہینوں میں جو ہونا ان چیزوں کا فرمایا تو یہ باعتبار شروع ہونے مسلمانوں کے ہے طرف دونوں شہروں کے اور ظہور دجال کے اور یہ باعتبار
ختم ان دونوں کے ہے دجال پیچھے آویگا انکے بغیر تراخی کے درمیان ان دونوں کے **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ بُسْرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
قَالَ بَیْنَ الْمَلْحَمَۃِ وَفَتْحِ الْمَدِیْنَۃِ سِتُّ سِنِیْنَ وَیَخْرُجُ الدَّجَّالُ فِی السَّابِعَۃِ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَقَالَ ہٰذَا اَصَحُّ اور روایت ہے عبداللہ بن بسر سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ درمیان اس جنگ بڑی کے اور فتح ہونے شہر کو یعنی قسطنطنیہ کے چھ برس ہیں اور نکلیگا دجال ساتویں برس میں **ف ع** اس حدیث میں اور پہلی حدیث میں
اختلاف فاحش ہے ولیکن حدیث صحیح ہے جیسے کہ کہا نقل کی یہ ابو داؤد نے اور کہا یہ حدیث صحیح تر ہے **ف ع** اور حدیث سابق کی اسناد میں کلام ہے اور بعضے راوی
اسکے مجروح و مطعون ہیں اور اسمیں دلالت ہے کہ تعارض ثابت ہے اور جمع ممتنع اور صحیح تر ہی مرجح ہے اور حاصل یہ ہے کہ درمیان ملحمہ عظمی اور درمیان خروج دجال کے ہونا ساتھ
برس کا صحیح تر ہے بہ نسبت سات مہینے کے **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ یُوْشِکُ الْمُسْلِمُوْنَ اَنْ یُّحَاصَرُوْا اِلَی الْمَدِیْنَۃِ حَتّٰی یَکُوْنَ اَبْعَدُ مَسَالِحِہِمْ سَلَاحَ وَسَلَاحُ
قَرِیْبٌ مِّنْ خَیْبَرَ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا قریب ہیں مسلمان یہ کہ گھیرے جاوینگے مدینہ مطہرہ میں **ف ع** یعنی دشمن گھیر لیں گے انکو یا بھاگ کر
مسلمان کفار سے اور جمع ہونگے درمیان مدینہ اور سلاح کے کہ نام ایک جگہ کا ہے قریب خیبر کے یا بعضے انکے داخل ہونگے مدینے کے اندر اور بعضے ثابت رہیں گے گرد اسکے کہا
کہ طیبی نے اور یہی ظاہر تر ہے واسطے قول آنحضرت کے یہاں تک کہ ہوگا دور تر سرحدوں انکی کا سلاح اور سلاح نام ایک جگہ کا ہے نزدیک خیبر کے نقل کی یہ ابو داؤد نے
ف ع کہ چند منزل ہے مدینے سے اور تعریف مسالح و مسلحہ کی ہے اور سلاح ساتھ زبر سین کے اور کبھی ضبط کیا ہے اسکو ساتھ رفع کے بعض نسخوں میں بنا بر اسکے کہ ہے خبر اور جز منصوب
اور ایک نسخہ میں ساتھ رفع اسکی کے تنوین سے اور اور نسخہ میں ساتھ زبر کے ہے **وَعَنْ** ذِیْ مِخْمَرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
یَقُوْلُ سَتُصَالِحُوْنَ الرُّوْمَ صُلْحًا اٰمِنًا فَتَغْزُوْنَ اَنْتُمْ وَہُمْ عَدُوًّا مِّنْ وَّرَآئِکُمْ فَتُنْصَرُوْنَ وَتَغْنَمُوْنَ وَتَسْلَمُوْنَ ثُمَّ تَرْجِعُوْنَ حَتّٰی تَنْزِلُوْا
بِمَرْجٍ ذِیْ تُلُوْلٍ فَیَرْفَعُ رَجُلٌ مِّنْ اَہْلِ النَّصْرَانِیَّۃِ الصَّلِیْبَ فَیَقُوْلُ غَلَبَ الصَّلِیْبُ فَیَغْضَبُ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ فَیَدُقُّہٗ فَعِنْدَ ذٰلِکَ

تقید الروم ویجمعون للملحمة فیثور المسلمون الی اسلحتهم فیقتتلون فیکرم الله تلک العصابة بالشهادة رواه
ابو داؤد اور روایت ہے ذی مخبر سے کہ خادم ہے حضرت کا اور بھتیجا نجاشی کا کہا کہ سنا میں نے آنحضرت سے فرماتے تھے تو ایک صلح کرو گے تم مسلمان اور
صلح با امن کس طرح میں جدا اور فتنہ سے نڈر ہونگے پس جنگ کرو گے تم اے مسلمانو اور وہ رومی بالاتفاق دشمنوں سے کہ سوا تمہارے ہیں پس نصرت دیئے جاؤ گے تم یعنی
کریگا تمہاری اللہ تعالیٰ اوپر اور غنیمت پاؤ گے اور سلامت ہو گے یعنی زخمی ہونے سے اور مارے جانے سے پھر پھرو گے یعنی دشمنوں کے پاس سے یہاں تک کہ اترو گے تم اور اہل روم
سبزہ کی جگہ کہ ٹیلے ہونگے اسمیں پس بلند کریگا ایک شخص اہل نصرانیت سے چلیپا ف مراد اہل نصرانیت سے روم ہیں اس لیے کہ روم دین نصرانیت پہ ہے اور چلیپا ایک لکڑی
مربع ہے کہ گمان کرتے ہیں نصرانی کہ عیسیٰ سولی دیئے گئے ہیں اوپر لکڑی کے کہ تھی اس صورت کی ت پس کہیگا وہ شخص کہ غالب آئی صلیب یعنی غالب آئے ہم بسبب برکت
چلیپا کے پس غصے ہوگا ایک شخص مسلمانوں میں سے ف یعنی بسبب اسکے کہ نسبت کی غلبہ کی غیر اسلام کی طرف پس توڑ ڈالیگا وہ مسلمان چلیپا کو پس نزدیک
اس قصے کے عہد توڑینگے رومی اور جمع کرینگے لوگوں کو جنگ کے لیے ت اور زیادہ کیا بعضے راویوں نے اس عبارت کو کہ پس دوڑینگے مسلمان طرف ہتھیاروں اپنے کے
پس لڑینگے مسلمان غصے میں پس گرامی دیگا اللہ تعالیٰ اس جماعت مسلمانوں کو ساتھ شہادت کے نقل کی یہ ابوداؤد نے وعن عبداللہ بن عمرو عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال اترکوا الحبشة ما ترکوکم فانه لا یستخرج کنز الکعبة الا ذو السویقتین من الحبشة رواه ابوداؤد اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے نقل کی
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا چھوڑو تم حبشیوں کو اور تعرض نکرو انسے جب تک کہ چھوڑیں وہ تمکو اور تعرض نکریں تمسے اسلیے کہ تحقیق شان یہ ہے کہ نہیں نکالیگا کعبہ کا گنج مگر
ایک شخص صاحب دو پنڈلیوں چھوٹی کا حبشی میں سے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف ح یعنی وہ امیر حبشی کا ہوگا یا مراد اس سے لشکر حبش کا ہے اور سویقہ تصغیر ساق کی ہے معنی پنڈلی
کے اور پنڈلیاں حبشی کی اکثر چھوٹی اور باریک ہوتی ہیں اور مراد گنج سے گنج ہے مدفون نیچے کعبہ کے کہا بعضوں نے کہ مخلوق ہے اسمیں اور بعضوں نے کہا کہ مراد ہے وہ
مال کہ بطور نذر کے آتا ہے اسکو خادم وہاں کے جمع کرتے ہیں اور اور حدیث میں آیا ہے کہ خراب کریگا کعبہ کو صاحب دو چھوٹی پنڈلیوں کا حبشی میں سے اور نہیں
معارض ہے یہ قول اللہ تعالیٰ کے حرما امنا اسلیے کہ یہ قریب قیامت کے ہوگا جس وقت کہ باقی نہیں رہیگا کوئی اللہ اللہ کہنے والا اور ظاہر تر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے گردانا ہے
اسکو حرم یا امن باعتبار غالب احوال کے جیسے کہ دلالت کرتا ہے اسپر قضیہ ابن الزبیر کا اور قرامطہ کا اور مانند انکے کا یا مراد حرم یا امن کر حکم ہے یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے
حکم فرمایا ہے کہ وہ امن میں رکھیں لوگوں کو اور نہ تعرض کریں کسی سے اسمیں چنانچہ آیا ہے کہ زمین مدینیوں کا قرامطہ میں ہے جملہ ہیجا فساد سے یعنی قتل کرنے لوگوں
کے سے اور خراب کرنے شہروں کے سے کہا اسنے کہ کمان ہے کلام اللہ کا و من دخله کان امنا لیکن کہا بعضے اہل توفیق نے کہ معنی اسکے یہ ہیں کہ امن دو اسکو کہ داخل ہو
اسمیں اور نہ تعرض کرو اسکے اندر ساتھ لوٹنے اور قتل کرنے کے وعن رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال دعوا الحبشة
ما ودعوکم واترکوا الترک ما ترکوکم رواه ابوداؤد اور روایت ہے ایک شخص سے کہ آنحضرت کے صحابیوں میں سے ہے کہا چھوڑو تم
حبشیوں کو جب تک چھوڑیں وہ تمکو اور چھوڑو تم ترکوں کو جب تک چھوڑیں وہ تمکو نقل کی یہ ابوداؤد نے ف ح اگر کہیں قرآن شریف میں حکم ہے قاتلوا المشرکین کافة
علی العموم فرمایا ہے کہ مشرکوں سے قتال کرو جہاں ہوں حضرت نے کیوں فرمایا کہ انکو چھوڑے رکھو جواب اسکا یہ ہے کہ حبشہ اور ترک عموم اس آیت سے مخصوص اور خارج
کر اسلیے کہ شہر انکے بعید ہیں اور اسلام کے شہروں میں دشت و بیابان بیچ میں ہیں جب تک وہ تعرض نہ کریں اور اسلام کے شہروں پر چڑھ آویں تعرض انسے
نکرنا چاہیے اور اگر وہ سبقت کریں اور اسلام کے شہروں میں ساتھ قہر اور غلبہ کے آویں فرض ہوگا قتال انکا یا کہیں کہ یہ ناسخ اس حدیث کی ہے اور حکم اس حدیث کا ابتدائے اسلام
میں تھا بسبب ضعف اسلام کے اور جب اسلام قوی ہوا حکم عام ہوا وعن بریدة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی حدیث یقاتلکم قوم صغار الاعین
یعنی الترک قال تسوقونهم ثلث مرار حتی تلحقوهم بجزیرة العرب فاما فی السیاقة الاولی فینجو من هرب منهم واما
فی الثانیة فینجو بعض ویهلک بعض واما فی الثالثة فیصطلمون او کما قال رواه ابوداؤد

اور روایت ہے بریدہ اسلمی سے اُسنے نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ حدیث کے کہ وہ یہ حدیث ہے لڑیگی تمسے قوم چھوٹی آنکھوں
والی یعنی ترک ف ع یہ تفسیر راوی سے ہے کہ وہ صحابی ہے یا تابعی ت فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہانکوگے تم اُنکو تین بار یعنی ہونگے
وہ مغلوب و مقہور بھاگنے والے کہ تم اُنکو بھگاؤگے یہانتک کہ پہونچاؤگے اُنکو جزیرہ عرب میں ف ع کہا بعضوں نے کہ یہ نام ہے عرب کے
شہروں کا اس لیے کہ گھیرے ہوئے ہیں اُنکو دریا اور نہریں یعنی دریا حبشہ کا اور فارس کا اور دجلہ اور فرات اور کہا مالک نے کہ وہ حجاز ہے اور یمن
اور یمن ت پس اوپر پہلے ہانکنے میں نجات پاوینگے وہ شخص کہ بھاگے ترکوں میں سے اور اوپر دوسرے ہانکنے میں نجات پاوینگے بعضے اور ہلاک
ہونگے بعضے اور اوپر تیسرے ہانکنے میں پس کاٹے جاوینگے اور جڑ سے اُکھاڑے جاوینگے یا مانند اُسکے فرمایا حضرت نے نقل کی یہ ابو داؤد نے ف ع
یہ لفظ اُسکا کہتے ہیں کہ حدیث کے معنی نقل کیے جاتے ہیں اور لفظ اُسکی خاص نہیں ہوتی اور اسمیں نہایت ورع ہے راوی کا **وَعَنْ اَبِیْ بَکْرَةَ**
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَنْزِلُ اُنَاسٌ مِّنْ اُمَّتِیْ بِغَائِطٍ یُّسَمُّوْنَہُ الْبَصْرَةَ عِنْدَ نَہْرٍ یُّقَالُ لَہٗ دِجْلَةُ یَکُوْنُ عَلَیْہِ
جِسْرٌ یَّکْثُرُ اَھْلُھَا وَیَکُوْنُ مِنْ اَمْصَارِ الْمُسْلِمِیْنَ وَاِذَا کَانَ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ جَآءَ بَنُوْ قَنْطُوْرَآءَ عِرَاضُ الْوُجُوْہِ صِغَارُ الْاَعْیُنِ حَتّٰی یَنْزِلُوْا
عَلٰی شَطِّ النَّھْرِ فَیَتَفَرَّقُ اَھْلُھَا ثَلٰثَ فِرَقٍ فِرْقَةٌ یَّاْخُذُوْنَ فِیْ اَذْنَابِ الْبَقَرِ وَالْبَرِیَّةِ وَھَلَکُوْا وَفِرْقَةٌ یَّاْخُذُوْنَ لِاَنْفُسِھِمْ
وَھَلَکُوْا وَفِرْقَةٌ یَّجْعَلُوْنَ ذَرَارِیَّھُمْ خَلْفَ ظُھُوْرِھِمْ وَیُقَاتِلُوْنَھُمْ وَھُمُ الشُّھَدَآءُ رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤدَ اور روایت ہے ابی بکرہ سے کہ تحقیق
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اتریںگے لوگ میری امت میں سے زمین پست میں کہ نام رکھیں گے اُسکا بصرہ ف ح بصرہ ساتھ زبر باء کے
زیر اُسکی کے اور جزم صاد کے اور زیر اُسکی کے اور زیر بھی آئی ہے ت نزدیک ایک نہر کے کہ کہا جاویگا اُسکو دجلہ ف ح دجلہ ساتھ زبر اور زیر دال کے
نہر بغداد کی ت ہوگا اُس پر پل بہت ہونگے اہل بصرہ کے اور ہوگا وہ شہر مسلمانوں کے شہروں میں سے حلبی نے حاشیہ شفا میں لکھا ہے کہ بصرہ مثلثة الباء ہے اور زیر فصیح
تر ہے بنایا ہے اُسکو عتبہ بن غزوان نے بیچ خلافت عمر رضہ کے اور اسمیں بت پرستی کبھی نہیں ہوئی اور اس قضیہ میں جو حدیث میں صریح مذکور ہے نام بصرہ کا ہے
اور علماء لکھا ہے کہ مراد اوس سے بغداد ہے اس دلیل سے کہ دجلہ اور پل بغداد میں ہے نہ بصرہ میں اور شہر بغداد کا آنحضرت کے زمانہ میں اس ہیئت پر کہ
اب ہے نہ بنا تھا بلکہ قریے تھے متعدد و متفرق مضافات بصرہ سے اور منسوب اُسکی طرف اور آنحضرت نے ازراہ معجزہ کے خبر دی اُسکے بننے کی اسلیے فرمایا ساتھ
لفظ استقبال کے کہ ہوگا وہ بڑا شہر مسلمانوں کے شہروں میں سے اور بہت ہونگے رہنے والے اُسکے اور یہ بھی ہے کہ ترک بصرہ میں واسطے لڑنے کے اس کیفیت
مخصوص سے کہ مذکور ہوئی نہیں آئی اور اہل تواریخ نے اسکو نہیں نقل کیا مگر بغداد میں البتہ آئی ہیں جیسے کہ معروف و مشہور ہے پس فرق بصرہ کا حدیث میں
اس سبب سے ہے کہ بصرہ بہ نسبت بغداد کے شہر قدیم ہے کہ قریے اور مواضع کہ بغداد تھیں تابع و منسوب اُسکی طرف تھے اور بصرہ ایک موضع تھے باہر
بغداد کے قریب اُسکے دروازہ کے کہا جاتا ہے اُسکو باب البصرہ پس نام لیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بغداد کا ساتھ نام بعض اُسکی کے کہ بصرہ ہے یا مضافات
یعنی بغداد البصرہ جیسے کہ کلام پاک اللہ تعالی کے میں ہے واسئل القریة اور معنی حدیث کے یہ ہیں کہ بعضے شخص میری امت میں سے اُترینگے نزدیک دجلہ کے اور
مقام کرینگے وہاں اور ہوگا وہ موضع شہر مسلمانوں کے شہروں سے اور وہ بغداد ہے اور امصار جو کہا اشارہ کیا اُس شہر کی بڑائی کا اسلیے کہ مصر شہر کو
کہتے ہیں بعد اُسکے مدینہ اور بلدہ اور قریہ ہے ت اور جسوقت کہ ہوگا اخیر زمانے میں آوینگے اس شہر والوں سے لڑنے کے لیے بیٹے قنطورا کے ف م یعنی ترک اور
قنطورا ساتھ زبر قاف اور جزم نون اور پیش طا کے ساتھ الف مقصورہ کے اور کبھی ساتھ ممدودہ کے بھی آتا ہے نام ہے بدیر کلاں ترک کا کہ ترک اُسکی اولاد سے
ہیں ت کہ منہ اُنکے چوڑے ہونگے اور آنکھیں چھوٹی یہانتک کہ اتریںگے اس نہر کے کنارے پر پس متفرق ہو جاوینگے اُس شہر کے لوگ تین فرقے ایک فرقہ پناہ پکڑیگا بیلوں کی
دموں میں اور جنگل میں ف م یعنی اعراض کرینگے قتال سے اور مشغول ہونگے زراعت میں اور تلاش کرینگے بیلوں کو کھیتی کے لیے واسطے خلاصی پانے کے

بسبب اس عمل کے باز رہینگے اپنے اہل و عیال اور مال و متاع کو اور چلے جاوینگے جنگل کو تا اونکے شر سے نجات پاوین ت اور ہلاک ہوگا یہ فرقہ ف ع اور
اونکی شر سے بسبب اس حیلہ کے نجات نہیں پاوینگے اس لیے کہ آگ شر کی اور فتنہ کی ایسی نہیں بھڑکے گی کہ اس حیلہ سے بچا سکیں اور ایک فرقہ طلب کریگا
امان یعنی مغلوب ہوسے وہ سلطے جانون اپنی کے اور ہلاک ہونگے ف یعنی انکے ہاتھون سے اور شاید کہ مراد اس فرقہ سے مستعصم باللہ خلیفہ اور ہمراہی اسکے مسلمان ہیں کہ
طلب کی انھون نے امان اپنے لیے اور اہل بغداد کے لیے اور ہلاک ہوے انکے ہاتھون سے کہ مار ڈالا انھون نے انکو کسیکو باقی نہیں چھوڑا اور کہا اکثر شارحون نے کہ اگر ارادہ کیا
نبی نے بصرہ سے بغداد اسلیے کہ بغداد نہ تھا آنحضرت کے عہد میں بصرہ کے قریون میں سے از راہ اطلاق کرنے اسم جزء کے کل پر تو واقع ہو چکا جیسا کہ حضرت نے فرمایا تھا اور
اگر ارادہ کیا بصرہ سے بصرہ مشہورہ تو شاید کہ وہ واقع ہوگا بعد اسکے اس لیے کہ نہیں سنا گیا ہے کہ کفار ترک ہون کہیں قتال کے لیے ت اور ایک فرقہ گردانینگے
اپنی اولاد و عورتون کو پیچھے پشتون اپنی کے ف یعنی تغافل کرینگے انسے اور قطع کرینگے علاقہ مہر و محبت کا انسے یا اپنے پیچھے کر دینگے اور ہمراہ لیجاوینگے
ت اور لڑینگے ترکون سے اور مارے جاوینگے اکثر انکے اور وہ ہونگے شہید نقل کیا ابو داود نے ف ع یعنی کامل شہادت میں کہ بیچ طوفان ایسے فرقہ کے کمر
ہمت کی باندھی اور مقابلہ کیا اور راہ خدا میں جانین دی یعنی یہ ہین کہ تیسرا فرقہ غازی مجاہد فی سبیل اللہ ہوگا لڑینگے ترک سے پہلے غالب ہونے انکے بیچ اہل اسلام پر شہید ہونگے
اکثر انکے اور نجات پاوینگے انمین سے تھوڑے کذا ذکرہ الاشرف او کما قال غیرہ ۔ یہ حضرت کے معجزات میں سے ہے اس لیے کہ واقع ہوا جیسے کہ خبر دی تھی حضرت نے
اور ہوا یہ واقعہ بیچ صفر کے سنہ چھ سو چھپن میں اور قضیہ اور طرف پیدا ہونے ہلاکت اور آگ فتنہ کے اور قتل کے اور طرف جلا دینے دار السلام کے اور لگنے آگ کے
اور پلید ہونے شعائر اسلام کے تھوڑی مدت میں اور پھیل جانے کے عالم کو اور یہ ایک قضیہ ہے کہ زبان تحریر و تقریر کی اسکے بیان سے عاجز و قاصر ہے اور کہا ہے علماء نے کہ ابتدا
آبادی ربع مسکون کی سے مثل اس واقعہ کے اس کیفیت سے واقع نہیں ہوا کیونکہ اگر ہوتا تو نقل کیا جاتا اور یہ قضیہ تواریخ کی کتابون میں تفصیل سے مذکور ہے وعن
انس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يا انس ان الناس يمصرون امصارا وان مصرا منها يقال له البصرة فان انت مررت
بها او دخلتها فاياك وسباخها وكلاءها ونخيلها وسوقها وباب امرائها وعليك بضواحيها فانه يكون بها
خسف وقذف ورجف وقوم يبيتون ويصبحون قردة وخنازير رواه ابو داود ت اور روایت ہے انس سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ
وسلم نے فرمایا اے انس تحقیق بساوینگے لوگ شہر اور تحقیق ایک شہر ان میں سے ہوگا کہ کہا جاویگا اسکو بصرہ پس اگر گذرے تو اسپر یا داخل ہو تو اسمیں پس بچ تو رکھیو اپنے
تئیں اسکے ان مواضع سے کہ زمین شور رکھتے ہیں اور دور رکھ اپنے تئیں اس موضع سے کہ نام اسکا کلا ہے اور اسکی کھجورون سے اور اسکی بازار سے اور اسکے
بادشاہ اور امیرون کے دروازون سے اور لازم پکڑ تو اسکے کنارون کو کہ نام اسکا ضواحی ہے ف ع ضواحی جمع ضاحیہ کی ہے یعنی کنارہ زمین کہ
ظاہر اور کھلی ہو آفتاب میں اور ضاحیۃ البصرہ نام ایک موضع کا ہے اسمیں ہے اور بعضون نے کہا مراد اس سے یہ ہے تا کہ رہے ہیں اور یہ امر ہے گوشہ نشینی اور کنارہ کشی کا ت
پس تحقیق شان یہ ہے کہ ہوگا ان جگہون میں کہ منع کیا گیا وہان سے جانے سے دھنس جانا زمین میں اور پتھر برسنے اور زلزلہ سخت اور ہوگی ان جگہون میں ایک قوم کہ
رات گذارینگے اچھی پچھلی صبح کرینگے اس حال میں کہ کئے جاوینگے بصورت بندرون اور سورون کے ف ع یعنی ہو جاوینگی انکی صورت بندر ہو جاوینگے اور بعضے سور اور اس سے معلوم
ہوتا ہے کہ مسخ اس امت میں بھی جائز الوقوع ہے اس لیے کہ اگر جائز نہ ہوتا تو خبر نہ دیتا اور بچانا اس سے فائدہ نہ رکھتا اور بلا شبہ حدیثون میں واقع ہوا ہے وعید اسکی بیچ حق فرقہ
قدریہ کے اور اسی سبب سے کہا ہے بعضے شارحین نے کہ اس حدیث میں اشارہ ہے اسکی طرف کہ وہان قدریہ ہونگے اس لیے کہ مسخ و خسف ہونگے اس امت میں تقدیر کی
کے جھٹلانے والون پر لفظ کلا جو ہے بیچ حدیث میں ساتھ زبر کاف اور تشدید لام کے ساتھ مد کے ہے اور بر وزن کتان کے نام ایک جگہ کا ہے بصرہ میں کہا ایک
شارح نے کہ وہ کنارہ نہر کا ہے کہ وہان کشتی بندھتی ہو اور بعضون نے کہا کہ وہ جگہ ہے جمع جانورون کی ہے اور تائید کرتا ہے اسکی وہ کہ بعضے نسخون میں ساتھ
تحتیہ اور قصر کے ہے یعنی گھاس کے چنانچہ نسخہ سید جمال الدین میں اسیطرح ہے پس ان جگہون میں خسف وغیرہ شاید ہوگا بسبب خباثت اسکی کے اور کھجورون

سبب جو فی الحقیقت کے انہیں ہو یا بازارون مین لسبب ہونے غفلت کے یا کثرت لہو کے یا فساد و عتر وادو باد شاہان ظالم کے در بارون میں یہ لسبب کثرت ظلم کے اور انکو

اصل نسخہ مین بعد لفظ روا کے سفیدی چھوٹی ہوئی ہے لسبب پا تے مؤلف کے نام راوی کو لیکن جزری نے کہا رواہ ابو داؤد من طریق لم یجزم بہا الراوی بل قال لا اعلمہ الا عن موسی بن انس عن انس بن مالک یعنی نقل کی یہ حدیث ابو داؤد نے ایسے طریق سے کہ جزم نہین کیا ابو داؤد نے اُس طریق میں راوی کو بلکہ کہا جانتا میں اسکو لیکن یہ اشارہ ہے ایک راوی کیطرف کہ داخل اس اسناد مین ہے مگر کہ ذکر کیا اس حدیث کو موسی بن انس سے انہنے انس بن مالک سے پس اسطرح کہنا اشارہ کرتا ہے ابہام اور اشتباہ پر اور یہ موسی بن انس بن مالک انصاری قاضی بصرہ کے ہیں اور تابعین سے ہیں **وَعَنْ صَالِحِ بْنِ دِرْهَمٍ يَقُولُ انْطَلَقْنَا حَاجِّينَ فَإِذَا رَجُلٌ فَقَالَ لَنَا إِلَى جَنْبِكُمْ قَرْيَةٌ يُقَالُ لَهَا الْأُبُلَّةُ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ مَنْ يَضْمَنُ لِي مِنْكُمْ أَنْ يُصَلِّيَ لِي فِي مَسْجِدِ الْعَشَّارِ رَكْعَتَيْنِ أَوْ أَرْبَعًا وَيَقُولُ هَذِهِ لِأَبِي هُرَيْرَةَ سَمِعْتُ خَلِيلِي أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَبْعَثُ مِنْ مَسْجِدِ الْعَشَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُهَدَاءَ لَا يَقُومُ مَعَ شُهَدَاءِ بَدْرٍ غَيْرُهُمْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ هَذَا الْمَسْجِدُ مِمَّا يَلِي النَّهْرَ** اور روایت ہے صالح بن درہم تابعی سے کہتے تھے گئے ہم حج کرنیکو بصرہ سے کہ کو پس ناگہان وہان ایک شخص کھڑا تھا یعنی ابو ہریرہ پس کہا اُنہون نے واسطے ہمارے کہ کیا تمہارے شہر کی ایک جانب مین ایک بستی ہے کہ کہا جاتا ہے اُسکو آبلہ بفتح ابلہ ساتھ میضمونے اور ب کے اور تشدید لام کے نام ایک قریہ کا ہے مشہور قریب بصرہ کے کہا ہمنے ہان ہیگی کہا اُس شخص نے کون ہے کہ ذمہ لے اور متکفل ہو واسطے میرے تم مین سے یہ کہ نماز پڑھے واسطے میرے یعنی میری نیت سے مسجد عشار مین دو رکعت یا چار رکعت اور کہے یہ نماز یعنی ثواب اُسکا واسطے ابی ہریرہ کے ہے بفتح عشار ساتھ زبر عین کے تشدید شین کے نام ہے مسجد کا کہ ابلہ مین ہے اُسمین واسطے برکت حاصل کرنیکے نماز پڑھتے ہین سنا مین نے دوست جانی اپنے سے کہ ابو القاسم صلے اللہ علیہ وسلم مین فرماتے کہ تحقیق اللہ عزوجل اُٹھاویگا مسجد عشار سے دن قیامت کے شہید ہین کہ تصحیح یعنی قبرون سے یا مرتبہ مین ساتھ شہیدون بدر کے غیر اُنکے بفتح عین ح او یہ بڑی تعریف ہے اُس جماعت کی کہ وہ یہ کہ شہیدون کے برابر ہیں اور یہ نہین معلوم کہ وہ اس سے کہ شہیدون میں سے ہونگے یا اگلی امتون مین سے پس جب یہ مسجد ایسی فضیلت و شرف رکھتی ہے تو نماز ادا کرنی اُسمین فضیلت عظیم اور ثواب عظیم رکھتی ہو اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز ادا کرنی بزرگ مکانون مین اور عبادت دین کی کرنی اُنمین فضیلت عظیم رکھتی ہے اور بخشنا ثواب عبادت بدنی کا کسیکو خواہ زندہ ہو یا مردہ جائز ہے اور یہی مذہب ہے جمہور اکثر علما اسپر ہین اور عبادت مالیہ کا بخشنا بالاتفاق جائز ہے ت نقل کی یہ ابو داؤد نے اور کہا یہ مسجد جانب ہے متصل نہر کے یعنی نہر فرات کی کہ بصرہ کی ہے **وَسَنَذْكُرُ حَدِيثَ أَبِي الدَّرْدَاءِ إِنَّ فُسْطَاطَ الْمُسْلِمِينَ فِي بَابِ ذِكْرِ الْيَمَنِ وَالشَّامِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى** اور قریب ہے کہ ذکر کرینگے ہم حدیث ابی درداء کی کہ سر اُسکا یہ ہے ان فسطاط المسلمین بیچ باب ذکر یمن اور شام کے اگر چاہیگا اللہ تعالے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری **عَنْ شَقِيقٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عُمَرَ فَقَالَ أَيُّكُمْ يَحْفَظُ حَدِيثَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفِتْنَةِ فَقُلْتُ أَنَا أَحْفَظُ كَمَا قَالَ قَالَ هَاتِ إِنَّكَ لَجَرِيءٌ وَكَيْفَ قَالَ قُلْتُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَنَفْسِهِ وَوَلَدِهِ وَجَارِهِ يُكَفِّرُهَا الصِّيَامُ وَالصَّلَاةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ فَقَالَ عُمَرُ لَيْسَ هَذَا أُرِيدُ إِنَّمَا أُرِيدُ الَّتِي تَمُوجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ قَالَ قُلْتُ مَا لَكَ وَلَهَا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابًا مُغْلَقًا قَالَ فَيُكْسَرُ الْبَابُ أَوْ يُفْتَحُ قَالَ قُلْتُ لَا بَلْ يُكْسَرُ قَالَ ذَلِكَ أَحْرَى أَنْ لَا يُغْلَقَ أَبَدًا قَالَ فَقُلْنَا لِحُذَيْفَةَ هَلْ كَانَ عُمَرُ يَعْلَمُ مَنِ الْبَابُ قَالَ نَعَمْ كَمَا يَعْلَمُ أَنَّ دُونَ غَدٍ لَيْلَةً إِنِّي حَدَّثْتُهُ حَدِيثًا لَيْسَ بِالْأَغَالِيطِ قَالَ فَهِبْنَا أَنْ نَسْأَلَ حُذَيْفَةَ مَنِ الْبَابُ فَقُلْنَا لِمَسْرُوقٍ سَلْهُ فَسَأَلَهُ فَقَالَ عُمَرُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ**

روایت ہے شقیق سے کہ نقل کی حذیفہ سے کہا تھے ہم نزدیک عمر رض کے پس کہا کون تم میں سے یاد رکھتا ہے حدیث رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ درباب فتنہ کے فرمائی ہے پس کہا میں نے کہ میں یاد رکھتا ہوں جیسے کہ فرمائی حضرت نے یعنی بعینہ بے زیادتی اور نقصان کے کہا عمر نے کہ بیان کر تحقیق تو البتہ دلیر ہے بیچ یاد حدیث کے کہ جو کچھ فرمایا اور بیان کر کیفیت اسکی ف ع چونکہ حذیفہ نے مخاطبہ کے درمیان بیچ سامنے حضرت عمر کے دعوی حفظ حدیث کا کیا کہ میں یاد رکھتا ہوں جس طرح حضرت نے فرمائی تاکہ ہووے یہ بات اگلی حضرت عمر کو اور فرمایا تو عجب نڈر ہے جرات کی تو نے اس چیز پر کہ نہیں جانتا میں اوسے یا تو نڈر ہے اور تو دعوی کرتا ہے کہ مجھکو بعینہ یاد ہے جو کچھ فرمایا تھا آنحضرت نے اور سیکھتا ہے کہ تجھ سے لیوے یہ تائید ہے حذیفہ کی بیچ حفظ و ضبط کے یعنی جانتا ہوں میں کہ تو دلیر تھا بیچ پوچھنے کے آنحضرت سے حال شر و فتنہ کا کہ بہت پوچھتا تھا البتہ تجھکو علم ہوگا اسکا کہ کیونکر ہے صورت کہا حذیفہ نے کہ کہا میں نے سنا میں نے پیغمبر خدا سے فرماتے تھے فتنہ اور ابتلا اور آزمائش مرد کی اسکے اہل و عیال میں ہے اور اسکے مال میں اور اسکے نفس میں یا اور اسکے فرزندوں میں اور اسکے ہمسایہ میں ف ع یعنی مرد مبتلا ہے انکی رعایت حقوق میں اور انکے ادا کرنے میں جیسا کہ چاہیے اور اسمیں تقصیریں کرتا ہے اور برخلاف شرع کے چلتا ہے اور انکی تقریب سے مرتکب سیئات کا ہوتا ہے اور اس سے محنت و ایذا اٹھاتا ہے اور رنج و تعب میں پڑتا ہے پس لائق ہے یہ کہ کفارہ کریں انکا ساتھ حسنات کے بموجب فرمانے اللہ تعالی کے ان الحسنات یذہبن السیئات چنانچہ اسی کی طرف اشارہ فرمایا حضرت نے ساتھ قول اپنے کے ت کفارہ کرتی ہیں اس فتنہ کو اور تقصیرات کو کہ انکے سبب سے کرتا ہے روزہ اور نماز اور صدقہ اور امر معروف اور نہی منکر کہ بندہ کرتا ہے پس کہا عمر نے کہ نہیں مراد رکھتا یہ ف ع حضرت عمر نے جب پوچھا کہ کون تم میں سے یاد رکھتا ہے حدیث آنحضرت کی درباب فتنہ کے اور یہ سوال محتمل تھا دو معنی پر ایک تو یہ کہ مراد فتنہ سے امتحان و آزمائش ہو یا عیال و اولاد وغیرہ کے جیسے کہ بیچ قول اللہ تعالی کے ولنبلونکم بشیء من الخوف والجوع الخ اور دوسرا یہ کہ مراد ہو اس سے واقع ہونا قتال کا اور تھا سوال حضرت کا دوسری شق سے اور حذیفہ نے اول شق بیان کی پس اسپر فرمایا حضرت عمر رض نے کہ میں یہ مراد نہیں رکھتا سوال میں ت نہیں مراد رکھتا میں اس فتنہ سے مگر وہ فتنہ کہ موج مارتا ہے مانند موج دریا کے ف ع یعنی مراد میری فتنہ سے قتل و قتال اور لڑائیاں ہیں کہ پھیلیں اور شائع ہوں شر و محنت انکی لوگوں میں ت کہا حذیفہ نے کہا میں نے اے عمر رض سے کہ تمھیں کیا کام ہے اس فتنہ سے اے امیر المؤمنین یعنی تمکو اس سے غم نہیں ہے اور شر اسکی تمکو نہیں پہنچیگی اور تم اسکو نہیں پاؤگے تحقیق درمیان تمھارے اور درمیان اس فتنہ کے ایک دروازہ ہے بند ف ع بند دروازہ کنایہ ہے حضرت عمر رض کے وجود سے جیسے کہ آخر حدیث میں تفسیر کی یعنی جب تک کہ وجود تمھارا درمیان میں ہے وہ فتنہ راہ نہیں پائیگا اور جب تم اس میں سے اٹھ جاؤگے وہ فتنہ آویگا اور راہ پاویگا ت کہا عمر رض نے بطریق استفہام کے کہ پس توڑا جاویگا وہ دروازہ کہ فتنہ اس سے آویگا یعنی بسبب شہادت اور سختی اسکی کے اور یا کھولا جاویگا ف ع یعنی بسبب نرمی اسکی کے فرق ہے درمیان ٹوٹنے دروازہ کے اور کھلنے کے جب ٹوٹ جاتا ہے تو راہ کھلجاتی ہے کوئی بند نہیں کرسکتا اور بعد کھلنے کے بند کرنا ممکن ہے اور یہ مثال ہے کہ مشابہت دی فتنہ کو ساتھ گھر کے کہ مقابل ہے امن کے گھر کے اور عمر رض کی حیات کو ساتھ دروازہ بند کے اور انکی موت کو ساتھ کھلنے اس دروازہ کے پھر کنایہ کیا ساتھ توڑنے کے قتل سے اور ساتھ کھلنے کے موت سے یعنی جب عمر فوت ہونگے کہ دروازہ کنایہ ہے اسکے وجود سے اور وہ یہاں سے اٹھنے والا ہے پوچھا کہ ساتھ قتل کے ہوگا یا ساتھ موت کے ت کہا حذیفہ نے کہ کہا میں نے نہیں کھولا جاویگا بلکہ توڑا جاویگا یعنی ایسا اغلاق پذیر نہ ہووے اور پھر بند کرنا اسکا ممکن نہ ہو کہا عمر رض نے کہ یعنی دروازہ کہ جسکی صفت یہ ہے کہ توڑا جاویگا اور کھولا نجاویگا لائق تر ہے کہ نہ بند کیا جاوے کبھی کہا شقیق نے پس کہا ہم نے واسطے حذیفہ کے کہ کیا تھے عمر رض جانتے کہ کون ہے دروازہ کہا حذیفہ نے ہاں جانتے تھے عمر اسکو جیسا کہ جانتے تھے کہ تحقیق ورے کل کی رات ہے ف ع یعنی بعلم الیقین ضروری جانتے تھے جیسے کہ کل نہیں ہوتی مگر پیچھے رات کے اور یہ سوال جو کیا واسطے تحقیق حال کے کیا ت تحقیق بیان کی میں نے اسکے حدیث کہ نہیں اسمیں غلطیاں کہا شقیق نے پس ڈرے ہم اس سے کہ پوچھیں حذیفہ سے کہ کون ہے مراد دروازہ سے پس کہا ہم نے مسروق سے کہ حاضر تھے وہاں پوچھ حذیفہ سے پس پوچھا مسروق نے حذیفہ سے پس کہا حذیفہ نے عمر ہیں دروازے سے غرض یہ بھی روکنے والے فتنہ کے اصحاب کا جب تک قتل کیے جاویں روایت کی بخاری اور مسلم نے وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ فَتْحُ الْقُسْطُنْطِيْنِيَّةِ مَعَ قِيَامِ السَّاعَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے انس سے کہ کہا انس نے کہ فتح قسطنطنیہ کی قریب ہے قیامت کے قائم ہونے کے روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ حدیث غریب ہے

باب اشراط الساعۃ یہ باب ہے بیچ بیان علامتوں قیامت کے۔ ف ع شرط ساتھ جزم ر کے ایک چیز کو ساتھ ایک چیز کے وابستہ کرنا جیسے کہیں
اگر ایسا ہو تو ایسا ہوا اور اسکی جمع شروط ہے اور شرط ساتھ زبر ر کے علامت اور نشان ایک چیز کے ہونیکا اور اسکی جمع اشراط ہے پس اشراط ساعت یعنی نشانیوں قیامت کے
ہیں اور ساعت کہتے ہیں ایک جز کو اجزاء شب و روز سے اور یعنی وقت حاضر کے بھی آتی ہے قیامت گویا برپا ہوتی اسکی کو ساعت کہتے ہیں اسلیے کہ جب آیا اسکا سہم ہر
ساعت میں ہونا اسکا محتمل اور منتظر ہے اور علما نے تفسیر کیا ہے اشراط ساعت کو ساتھ چھوٹے امور کے کہ واقع ہوں پہلے قائم ہونے قیامت کے اور منکر ہوں انکے
لوگ مانند جننے لونڈی کے مالک اپنے کو اور فخر کرینگے بیچ بنانے اونچے اونچے مکانوں کے اور کثرت جہل اور زنا اور پینے شراب کے اور قلت مردوں کی اور کثرت عورتوں
کی اور ضائع کرنے امانت کے اور کثرت لڑائیوں اور فتنوں کی اور مانند انکے کے کہ اس باب میں مذکور ہیں وجہ تفسیر اشراط کی ساتھ اس معنی کے یہ ہیں کہ بڑی علامتیں کہ
متصل قیامت کے واقع ہوں گی اور باب آئندہ میں مذکور ہیں وہ اور یہی اور کہتے ہیں عالم کہ شرط لغت میں معنی اول شئے اور رذال مال کے بھی آیا ہے اور
باعث لوگوں کے انکار کرنیکا انسے یہ ہے کہ یہ امور عالم میں ہمیشہ واقع ہیں پس انکی علامت ہونیکا قیام قیامت پر انکار کرینگے اور یہ چیزیں جو علامت میں
مراد یہ ہے کہ بہت واقع ہونا اور پھیلنا انکا علامت ہے نہ مطلق ولیکن اس باب میں امام مہدی کے بھی نکلنے کو ذکر کیا ہے اور نکلنا انکا ساتھ عیسیٰ اور دجال کے ہوگا
کہ قریب قیامت کے ظہور کرینگے اسکا جواب یہ ہے کہ ذکر مہدی کا یہاں بتقریب ذکر لڑائیوں اور فتنہ کے ہے اور تتمہ اس کلام کا باب آئندہ میں آئیگا انشاء اللہ
تعالیٰ **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** انس قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان من اشراط الساعۃ
ان یرفع العلم و یکثر الجہل و یکثر الزنا و یکثر شرب الخمر و یقل الرجال و تکثر النساء
حتی یکون لخمسین امرأۃ القیم الواحد و فی روایۃ یقل العلم و یظہر الجہل متفق علیہ روایت ہے انس سے کہ کہا انہنے سنا میں نے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تحقیق نشانیوں قیامت کی سے یہ ہے کہ اٹھایا جاویگا علم یعنی بسبب اٹھ جانے علما کے یا بسبب کم رتبہ ہونے
انکی کے نزدیک امرا کے اور بہت ہوگا جہل یعنی بسبب غلبہ نادانوں کے اور بہت ہوگا زنا یعنی بسبب کمی حیا کے اور بہت ہوگا پینا شراب کا ف ع پھر بہت
شراب خوری باعث ہوگی بہت سے فسادوں کے بیچ بلاد و عباد کے ت اور کم ہونگے مرد کہ جنسے انتظام عالم ہے اور بہت ہونگی عورتیں ف ع کہ جنسے نہیں
سرانجام پاتے ہیں امور ضروری بلکہ ہونا انکا باعث ہوتا ہے کثرت غم و ہم کا اور حاصل کرنے دینار و درہم کا ت یہاں تک کہ ہوگا واسطے پچاس عورتوں کے
ایک مرد خبرگیری کرنیوالا ف ع یہ مراد نہیں ہے کہ پچاس عورتیں بیویاں ایک مرد کے ہونگی بلکہ یہ مراد ہے کہ مائیں اور دادیاں اور بہنیں اور پھوپیاں اور
خالائیں اور بیبیاں وغیرہ اتنی متعلق ایک مرد کے ہونگی کہ یہ خبرگیران انکا ہوگا ت اور ایک روایت میں بجائے یرفع العلم و یکثر الجہل کے یہ عبارت
آئی ہے کہ کم ہوگا علم اور پیدا ہوگا جہل نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** جابر بن سمرۃ قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول
ان بین یدی الساعۃ کذابین فاحذروہم رواہ مسلم اور روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہ کہا سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے تحقیق
پیدا ہونگے پہلے آنے قیامت کے جھوٹے پس پرہیز کرو انکے شر سے نقل کی یہ مسلم نے ف ع مراد جھوٹوں سے یا تو وہ ہیں کہ حدیثیں جھوٹی بناوینگے اور
یا وہ کہ دعویٰ پیغمبری کا کرینگے اور یا وہ کہ بدعتیں نکالینگے اور خواہشیں فاسدہ اور اپنے اعتقادات باطلہ کو صحابہ اور اگلے بزرگوں کیطرف نسبت کرینگے اور گمان
کرینگے کہ طریقہ حق اور راہ سنت کی یہی ہے نعوذ باللہ من ذلک اور کہا ابن ملک نے شرح مشارق میں کہ جملہ فاحذروہم نہیں مذکور ہے صحیح مسلم میں ولیکن آیا ہے
بعضے روایتوں میں غیر اسکی میں اور بعضوں نے کہا کہ یہ قول جابر کا ہے انتہی اور جامع میں مانند لفظ مشکوۃ کے ہے بعینہ اور کہا حدیث کیا اسکو احمد اور مسلم نے جابر بن
سمرہ سے **وعن** ابی ہریرۃ قال بینما النبی صلی اللہ علیہ وسلم یحدث اذ جاء اعرابی فقال متی الساعۃ قال اذا ضیعت الامانۃ
فانتظر الساعۃ قال کیف اضاعتہا قال اذا وسد الامر الی غیر اہلہ فانتظر الساعۃ رواہ البخاری اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہ کہا ابوہریرہ

نے اُسوقت کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم باتیں کرتے تھے یعنی کسی امر مین صحابہ سے کہ ناگہان آیا ایک گنوار اور کہا کہ کب ہوگی قیامت فرمایا کہ جبکہ ضایع
کی جاویگی امانت پس منتظر رہو قیامت کا ف ع مراد امانت سے یا تو تکلیفین شرع کی اور احکام دین ہین جیسے کہ اللہ تعالی نے فرمایا انا عرضنا الامانۃ الآیۃ یا حقوق
لوگون کے اور امانتین آپس کی اور مراد یہ ہے کہ تعین اُسکے وقت کا سواے عالم الغیوب کے کوئی نہین جانتا اور کسیکو اوسکی راہ نہین بتائی لیکن علامتین کہ پہلے اُسکے ظاہر ہونگی
آونگی اور نشانی اُسکی قرب کی ہونگی مقرر کی ہین از انجملہ ایک علامت اُسکی ضایع کرنا امانت کا ہے کہ امانتون مین لوگ خیانت کرینگے ت کہا اعرابی نے کہ کس طرح
ہوگا ضایع کرنا امانت کا اور کس وقت مین ہوگا فرمایا جبوقت کہ سونپا جاویگا سلطنت یا امارت یا حکومت کا طرف نا اہل کے پس منتظر رہ قیامت کا نقل کی
یہ بخاری نے ف ع ح مراد نا اہل سے وہ کہ جنمین نہین پائی جاتی ہین شرطین استحقاق کی مانند عورتون اور لڑکون اور جاہلون اور فاسقون اور
بخیلون اور نامردون کی اور اُسکی کہ نہو قریشی اگرچہ ہو نسل سلاطین سے اور یہ ہے خلیفہ کے حق مین اور قیاس کر اسپر تمام صاحبان عہدہ اور شان اور ارباب
مناصب کو قسم تدریس اور تقوی اور امامت اور خطابت اور مانند انکے سے پس جب کام دین و دنیا کا نااہل کے ہاتھ پڑیگا بالضرور رسمی امور کی جاتی رہیگی
اور فساد پیدا ہوگا اور حقوق ضایع ہونگے اور لفظ وسد بصیغہ مجہول کے تشدید سین اور تخفیف اُسکی سے وساد سے ہے بمعنی تکیہ کے اور جسکو کہ کوئی کام سونپا
جاتا ہے گویا وہ کام تکیہ اُسکا کیا گیا **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَكْثُرَ الْمَالُ وَيَفِيضَ
حَتّٰى يُخْرِجَ الرَّجُلُ زَكٰوةَ مَالِهٖ فَلَا يَجِدُ اَحَدًا يَقْبَلُهَا مِنْهُ وَحَتّٰى تَعُوْدَ اَرْضُ الْعَرَبِ مُرُوْجًا وَاَنْهَارًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ
لَهٗ قَالَ تَبْلُغُ الْمَسَاكِنُ اِهَابَ اَوْ يَهَابَ اور روایت ہے اُنہی ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین قایم ہوگی قیامت یہانتک
کہ کثرت سے ہوگا مال و بہت ہوگا ف ع عطف تفسیری ہے یعنی بہیگا اور جاری ہوگا بسبب کثرت اپنی کے ہر جانب سے مانند دریا کے تاکہ بہت میل کرے
خلق اُسکی طرف ت یہانتک کہ نکالیگا شخص زکوۃ اپنے مال کی پس نہ پاویگا کسی کو کہ قبول کرے اُسکو اُس سے یعنی بسبب کثرت مال کے اور کم
ہونے رغبت کے اُسکی طرف بسبب تشویش حال کے اور یہانتک کہ ہو جاوے زمین عرب کی سبز اور باغ و بہار اور نہرون والی نقل کی یہ مسلم نے اور
بیچ اور روایت مسلم کے یون ہے کہ فرمایا پہونچینگے عمارت اور آبادی اہاب یا یہاب تک ف ع اہاب ساتھ زیر ہمزہ کے اور زیر ہے کے اور یہاب ساتھ زیر ی کے
اور ایک نسخہ صحیحہ مین ساتھ زبر ی کے اور یہ دونو موضع ہین قریب مدینہ کے اور لفظ او تنویع کے لیے ہے اور مراد کثرت عمارت مدینہ اور گرد و نواح اُسکی کی ہے اور
حضرت شیخ نے لکھا ہے کہ اہاب ساتھ زبر ہمزہ کے بروزن سحاب کے کذا فی القاموس نام ایک موضع کا ہے چند کوس مدینہ سے اور لفظ اہاب ساتھ زیر کے بھی آیا ہے
وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ خَلِيْفَةٌ يَقْسِمُ الْمَالَ وَلَا يَعُدُّهٗ وَفِيْ رِوَايَةٍ يَكُوْنُ
فِيْ اٰخِرِ اُمَّتِيْ خَلِيْفَةٌ يَحْثِي الْمَالَ حَثْيًا وَلَا يَعُدُّهٗ عَدًّا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ ہوگا اخیر زمانے مین ایک خلیفہ یعنی سلطان برحق کہا بعضون نے کہ مراد اس سے امام مہدی ہین تقسیم کریگا مال یعنی مستحقون کو خوب دیگا اور جمع
نہین کریگا اُسکو مانند سلاطین زمانہ حال کے اور نہ گنیگا اُسکو یعنی بہت دیگا بیشمار اور ایک روایت مین ہے کہ فرمایا ہوگا بیچ آخر امت میری کے ایک خلیفہ
دیگا مال لپین بھر بھر کر اور نہ گنے گا اُسکو گننا نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی بسبب کثرت اموال و غنایم اور فتوحات کے اور سخاوت نفس اپنی کے لپین بھر بھر کر دیگا
وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْشِكُ الْفُرَاتُ اَنْ يَحْسِرَ عَنْ كَنْزٍ مِنْ ذَهَبٍ فَمَنْ حَضَرَ فَلَا يَأْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قریب ہے کہ فرات کھلیگا و دیگا گنج سونے کی سے ف ح یعنی پانی
فرات کا خشک ہو جاویگا اور اُسکے نیچے سے گنج سونے کا نکلیگا اور فرات نام کوفہ کی نہر کا ہے ت پس جو کوئی کہ حاضر ہو وہان چاہیے کہ نہ لے اُس سے کچھ
نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ح اس لیے کہ لینا اُسکا باعث تنازع اور تقاتل کا ہے جیسا کہ حدیث آیندہ مین آتا ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ منع لینا اسکا

سے بالخصوص ہوجیا ترسے آفات و بلیات کا ہے اور وہ ایک نشانی ہے نشانیوں قدرت الٰہی سے اور بعضوں نے کہا ہے کہ وہ مال تعصب طلوع کرونگے
شمر امل قارون کے لیے شروع ہے مراد ہو گا **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَحْسِرَ الْفُرَاتُ
عَنْ جَبَلٍ مِّنْ ذَهَبٍ يَقْتَتِلُ النَّاسُ عَلَيْهِ فَيُقْتَلُ مِنْ كُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ فَيَقُوْلُ كُلُّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ لَعَلِّىْ اَكُوْنُ
الَّذِىْ اَنْجُوْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے اُسی ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں قائم ہوگی قیامت یہاں تک
کہ کھل جاویگی فرات پہاڑ سونے کی سے ف ع ظاہر ہے کہ قضیہ متعدد ہے اور روایت متعدد ہے پس معنی یہ ہونگے کہ کھل جاویگی فرات گنج عظیم سے کہ بقدر پہاڑ کے ہو
سونے سے اور احتمال یہ ہے کہ ہو یہ غیر اول کی اور ہو پہاڑ کان سونے کی ت لڑینگے لوگ اُس پر یعنی اُسکے حاصل کرنے اور لینے پر پس مارے جاوینگے ہر سو میں سے ننانوے
اور کہیگا ہر شخص اُنمیں سے شاید کہ میں ہوں وہ شخص کہ نجات پاؤں نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی ہر شخص امید کریگا کہ میں نجات پاؤنگا اور مال لونگا اس
تو قع پر لڑینگے اور مارے جاوینگے **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقِيْءُ الْاَرْضُ اَفْلَاذَ كَبِدِهَا اَمْثَالَ الْاُسْطُوَانِ
مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ فَيَجِيْءُ الْقَاتِلُ فَيَقُوْلُ فِىْ هٰذَا قَتَلْتُ وَيَجِيْءُ الْقَاطِعُ فَيَقُوْلُ فِىْ هٰذَا قَطَعْتُ رَحِمِىْ وَيَجِيْءُ السَّارِقُ فَيَقُوْلُ فِىْ هٰذَا قُطِعَتْ
يَدِىْ ثُمَّ يَدَعُوْنَهٗ فَلَا يَاْخُذُوْنَ مِنْهُ شَيْئًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے اُسی ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قے کریگی زمین
ٹکڑے جگر اپنے کے ف ح یعنی گنج مدفون اور افلاذ ساتھ زبر ہمزہ کے جمع فلذہ کی ہے ساتھ زبر ف کے اور فال کے آخر میں معنی ٹکڑے کٹے ہوئے کے
طول میں اور قاموس میں ہے کہ فلذ ساتھ زیر کے جگر اونٹ کا اور فلذہ ساتھ ت کے ٹکڑا اور سونے اور چاندی اور گوشت کا اور زمین کی چیزوں کو تعبیر کیا ساتھ ٹکڑوں
جگر کے اسلیے کہ وہ خلاصہ ہے جیسے کہ جگر خلاصہ اونٹ کا ہے اور وہ محبوب ہیں جیسے کہ جگر محبوب ہے تو اُن چیزوں کو کہ پیٹ میں ہیں یعنی زمین ظاہر کریگی اور نکال ڈالیگی زمین خزانوں
وغیرہ کو اپنے پیٹ میں سے طرف پیٹھ اپنی کے مانند ستونوں کے سونے اور روپے سے پس آویگا وہ شخص کہ مار ڈالا ہوگا اُسنے لوگوں کو واسطے مال کے پس کہیگا بیچ طلب کرنے
اُسکی کے قتل کیا میں نے لوگوں کو اور آویگا کاٹنے والا ناتے کا یعنی باز رکھنے والا سلوک و احسان کا اپنے پس کہیگا واسطے اسی مال کے کاٹا میں نے حق ناتے داروں اپنے
کا اور آویگا چور پس کہیگا بیچ مانند اسکے کے کاٹا گیا ہاتھ میرا ف ح یعنی یہ مال ایسی چیز ہے کہ بیچ محبت اور خواہش اسکی کے گناہ کیے میں نے اور یہ مختیں دکھیں میں نے
اور کچھ کام نہیں آتا اور حاجت نہیں کھتے ہم ت پھر چھوڑ دینگے اُس مال کو کہ زمین سے نکلا ہوگا پس نہیں لینگے اُس سے کچھ نقل کی یہ مسلم نے **وَعَنْهُ**
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتّٰى يَمُرَّ الرَّجُلُ عَلَى الْقَبْرِ فَيَتَمَرَّغُ عَلَيْهِ
وَيَقُوْلُ يَا لَيْتَنِىْ كُنْتُ مَكَانَ صَاحِبِ هٰذَا الْقَبْرِ وَلَيْسَ بِهِ الدِّيْنُ اِلَّا الْبَلَاءُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے اُسی سے کہ
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم اُس ذات کی کہ جان میری اُسکے ہاتھ میں ہے نہیں جاویگی اور نہیں فانی ہوگی دنیا یہاں تک کہ گذریگا مرد قبر پر
پس لوٹیگا اُسپر اور کہیگا ای کاشکے ہوتا میں جگہ اس قبر والے کے اور نہیں اُسکو دین مگر بلا نقل کی یہ مسلم نے ف ح اس عبارت کے دو معنی کہیں ہیں علما نے
ایک تو یہ کہ مراد دین سے عادۃ ہے اور دین معنی عادۃ کے بھی آیا ہے پس معنی یہ ہونگے کہ لوٹیگا وہ مرد اور آرزو کریگا قبر پر اور نہیں ہے لوٹنا اور آرزو کرنی اُسکی عادت
اور نہیں ہوگی باعث اُسکو لوٹنے پر مگر بلا اور فتنہ کہ گرفتار اوسمیں ہوگا اور دوسرے یہ کہ دین معنی مشہور کے ہے اور معنی اُسکے یہ کہ نہیں ہوگا وہ لوٹنا اور آرزو
کرنی بسبب امر دین کے کہ پہونچا ہو اُسکو دین میں بلکہ بسبب بلا اور مشقت کے کہ دنیا کے سبب سے پہونچی ہوگی اور ہو سکتا ہے کہ معنی یہ ہوں کہ اُس وقت میں کہ لوٹیگا
مرد اور آرزو کریگا موت کی کچھ دین میں سے اُسکے ساتھ نہ رہا ہوگا اور دین بسبب فتنہ اور بلا کے جاتا رہا ہوگا اور نہ رہا ہوگا اُسکے پاس مگر یہی فتنہ اور بلا **وَعَنْهُ**
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَخْرُجَ نَارٌ مِّنْ اَرْضِ الْحِجَازِ تُضِيْءُ اَعْنَاقَ الْاِبِلِ
بِبُصْرٰى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے اُسی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں قائم ہوگی قیامت یہاں تک کہ نکلیگی

زمین حجاز سے روشن کردیگی گردنین اونٹون کی بصرہ مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ح طیبی وساتوین شعبان سنہ ہجری مین ظاہر ہوئی آگ شہر مدینہ مین اور تمام اسکے
اور دمشق مین مسافت قریب تین منزل کے ہے اور حجاز نام ہے مکہ اور مدینہ اور گرد نواح انکی کا اور اخبار بیچ ظہور اس آگ کے حد تواتر کو پہونچی ہین اور ظاہر ہوئی اسکا
مدینہ منورہ مین تھا اور پروردگار تعالی نے ببرکت حضرت سید کائنات علیہ افضل الصلوۃ واکمل التحیات کے اس شہر والون کو اسکی آفت سے بچایا اور ہوا
ظہور اسکا سنہ چھ سو پچاس مین روز جمعہ تیسری جمادی الاخری کی سے روز اتوار ستائیسوین رجب تک ہوا اسکے ... اور پہونچنا اسکا جانب حجاز سے
تھا مانند ایک شہر بڑے کے کہ اسکے مانند قلعہ ہو یا برج اور کنگورے گویا کہ ایک جماعت آدمیون کی ہے کہ اسکو کھینچتے ہین جس پہاڑ پر کہ پہونچتے تھے خاک کر دیتے
تھے اور مانند شیشہ کے پگھلا دیتے تھے اور مانند رعد کے فریاد کرتے تھے اور مانند دریا کے جوش مارتے تھے اور گویا اسکے اندر سے ندیان سرخ اور نیلی نکلتی تھین
اور قریب مدینہ مطہرہ کے پہونچے اور باوجود اسکے ہوا ٹھنڈی اس سے طرف مدینہ کے آتی تھی اور لکھا ہے علما نے کہ اس آگ کی روشنی اطراف ان جنگلون مین
پھیل گئی تھی اور حرم نبوی اور تمام گھرون مدینہ کے بیچ مانند روشنی آفتاب کے تھی اور لوگ راتون کو اسکی روشنی مین کام کرتے تھے اور روشنی آفتاب اور چاند کی
ان ایام مین بیچ حال نور دھیم ہو گئی تھی اور بعضے اہل مکہ نے [illegible] روشنی اس آگ کی یمامہ اور بصرے مین دیکھی اور عجائب احوال اس آگ کے سے یہ تھا کہ پتھرون کو جلاتی
تھی اور درختون کو اس سے کچھ اثر و آسیب نہ پہونچتا تھا اور کہتے ہین کہ جنگل مین ایک پتھر پڑا تھا کہ آدھا اسکا داخل حرم مدینہ مین تھا اور آدھا خارج خارج کو
آگ نے جلا دیا تھا اور جب نصف داخل پر پہونچے تو بجھ گئی پس مدینہ مقدسہ والون نے عاجزی و زاری کرنی شروع کی اور حقوق حق والون کے ادا کیے اور نقد
دینا اور آزاد کرنا بردون کا شروع کیا اور شب جمعہ مین تمام اہل مدینہ حتی کہ عورتین اور لڑکے بھی حرم شریف مین رات کو رہے اور گرد حجرہ شریفہ کے ننگے سر
عاجزی و زاری کی پروردگار تعالی نے منہ آگ کا جانب شمال کے پھیر کر اس شہر عظیم کو اس آفت سے نجات دی اور اسی سال مین وقایع عجیبہ اطراف
عالم مین حادث ہوئی اور بیچ اول سال دوسرے کے بیچ بغداد اور اطراف عالم کے آگ لڑائی اور فتنہ کی بھڑکی جیسے کہ گذرا بیان اسکا وَعَنْ اَنَسٍ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَوَّلُ اَشْرَاطِ السَّاعَۃِ نَارٌ تَحْشُرُ النَّاسَ مِنَ الْمَشْرِقِ اِلَی الْمَغْرِبِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ
اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اول علامتون قیامت کی سے آگ ہوگی کہ ہانکیگی لوگون کو مشرق سے
طرف مغرب کے نقل کی یہ بخاری نے ف ح مراد یہ ہے کہ جو علامتین متصل ہین قیامت کی انمین اول یہ ہوگی ورنہ وہ آگ حجاز کی کہ بیان اسکا گذرا
پہلے اس آگ سے تھی پس یہ پہلے کیونکر ہو واللہ اعلم اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی یَتَقَارَبَ الزَّمَانُ فَتَکُوْنُ السَّنَۃُ کَالشَّهْرِ وَالشَّهْرُ کَالْجُمُعَۃِ وَتَکُوْنُ الْجُمُعَۃُ کَالْیَوْمِ وَیَکُوْنُ الْیَوْمُ کَالسَّاعَۃِ
وَتَکُوْنُ السَّاعَۃُ کَالضَّرْمَۃِ بِالنَّارِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں قائم ہوگی قیامت
یہان تک کہ قریب ایک دوسرے کے ہونگے اور جلدی گذرینگے اجزا زمانے کے تفسیر اسکی یہ ہے پس گذریگا برس مانند مہینے کے ف ح یعنی
زمانے کی برکت کم ہو جائیگی اور فائدہ اسکا جاتا رہیگا یا یہ کہ بسبب کثرت فکرون اور مشغول ہونے دلون کے بڑے بڑے فتنون مین اور واقع ہونے شدائد اور محنتون کے
نہ سمجھینگے کہ کیونکر گذر گئی رات دن اور کہا خطابی نے کہ یہ ہوگا حضرت عیسی اور امام مہدی کے زمانہ مین ت اور ہوگا مہینا مانند ہفتہ کے اور ہوگا ہفتہ
اور ہوگا دن مانند ساعت کے یعنی ساعت عرفیہ نجومیہ کی ایک گھنٹہ ہو اور ہوگی ساعت مانند زمانہ ایک شعلہ اٹھنے آگ کے نقل کی یہ ترمذی نے ف
آگ بھڑکتی ہے شعلہ اٹھکر جلدی سے بجھ جاتا ہے وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ حَوَالَۃَ قَالَ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِنَغْنَمَ عَلٰی اَقْدَامِنَا
فَرَجَعْنَا فَلَمْ نَغْنَمْ شَیْئًا وَعَرَفَ الْجَهْدَ فِیْ وُجُوْهِنَا فَقَامَ فِیْنَا فَقَالَ اَللّٰهُمَّ لَا تَکِلْهُمْ اِلَیَّ فَاَضْعُفَ عَنْهُمْ وَلَا تَکِلْهُمْ اِلٰی اَنْفُسِهِمْ فَیَعْجِزُوْا عَنْهَا وَلَا
تَکِلْهُمْ اِلَی النَّاسِ فَیَسْتَاْثِرُوْا عَلَیْهِمْ ثُمَّ وَضَعَ یَدَهٗ عَلٰی رَاْسِیْ ثُمَّ قَالَ یَا ابْنَ حَوَالَۃَ اِذَا رَاَیْتَ الْخِلَافَۃَ قَدْ نَزَلَتِ الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَۃَ

الْاُمُوْرُ الْعِظَامُ وَالسَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ اَقْرَبُ مِنَ النَّاسِ مِنْ يَدِيْ هٰذِهٖ اِلٰى رَاْسِكَ اور روایت ہے عبداللہ بن حوالہ سے کہا بھیجا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد کرنے کے لیے تاکہ غنیمت پاویں ہم ف ح اور کچھ غنیمت مال سے حاصل کریں غالباً وہ قوم محتاج و شدت میں تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہا کہ کچھ اپنے لیے پیدا کریں کہ سبب دفع احتیاج کا ہو اور اسی لیے ذکر غزا کا مبہم رکھا گیا اور غنیمت ہی کے ذکر پر اقتصار کیا ت بھیجا ہمکو اوپر قدموں ہمارے کے یعنی پیادہ یا بھیجا بسبب قدرت نہ ہونے کے سواریوں پر پس پھرے ہم یعنی جہاد سے سالم و بامن لیکن پایا نہ ہم نے غنیمت سے کچھ یعنی پھرے غنیمت ... پایا حضرت نے اثر شدت و محنت کا بیچ چہروں ہمارے کے یعنی پایا اثر شدت والم کا بسبب نہ پانے غنیمت کا اور دیکھا اثر سے غم اور خجالت اور جو اثر تھکے ہوئے ہم یعنی پس کھڑے ہوئے بیچ ہمارے خطبہ پڑھنے یا قبلی اور دعا کرنے کے واسطے ہمارے لیے پس کہا یا اللہ نہ چھوڑ اونکو سونپ کام انکا طرف میری کہ ضعیف ہوں میں انکے کاموں میں ف ح یعنی نہیں اٹھا سکنے کا بار غمخواری اور خبرگیری انکا اور سبب اسکا یہ ہے کہ انسان پیدا کیا گیا ہے ضعیف اور عاجز ہے اپنے ہی نفس کی خبرگیری سے چہ جائے غیر کی اور اسی لیے وارد ہوا ہے حضرت کی دعا میں اللہم لا تکلنی الی نفسی طرفۃ عین الخ اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے قل لا املک لنفسی نفعا ولا ضرا الا ما شاء اللہ اور یہ وہی توحید ہے کہ مذکور ہے لا حول ولا قوۃ الا باللہ میں اور ابن عدی نے کتاب کامل میں حدیث نقل کی ہے کہ الیاس اور خضر علیہما السلام ملتے ہیں ہر سال موسم میں یعنی حج میں ... ہر ایک انمیں سے سر منڈاتا ہے ایک کا اور جدا ہوتے ہیں دونوں ان کلمات کو کہکر بسم اللہ ما شاء اللہ لا یسوق الخیر الا اللہ ما شاء اللہ لا یصرف السوء الا اللہ ما شاء اللہ ما کان من نعمۃ فمن اللہ ما شاء اللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ اور ہر گاہ کہ حضرت قرب الٰہی رکھتے تھے مقدم کیا انکے کام سونپنے کو طرف حضرت کے اول پھر فرمایا ت اور نہ چھوڑ انکو طرف نفسوں انکے کے کہ عاجز آوینگے اپنے نفسوں کے مہمات سرانجام کرنے سے اور نہ چھوڑ انکو اور انکے کاموں کو طرف لوگوں کے اور محتاج نکر انکو انکا کہ اختیار کرینگے اور مقدم رکھینگے لوگ اپنی حاجتوں کو انکی حاجتوں پر ف ع ح جیسی کہ جبلت بشری اور عادت گرفتاروں نفس کی ہے اور حاصل تمام کلام کا یہ ہے کہ نہ سونپ امور انکے میری طرف کہ میں نہیں سرانجام و کفایت کر سکتا انکے امور کو اور نہ سونپ انکو انکے نفسوں کی طرف کہ عاجز ہونگے اپنی نفسوں کی خبرگیری سے بسبب کثرت شہوت اور شرور نفسوں اپنے کے اور نہ انکو لوگوں کی طرف سونپ کہ مقدم رکھینگے اپنے نفسوں کو انپر پس ضائع کرینگے انکو بلکہ وہ بندے تیرے ہیں کر انسے جو کچھ کہ کرتے ہیں آقا اپنے غلاموں سے اور تعلیم و تنبیہ ہے آنحضرت کی طرف سے امت کو کہ کام اپنے اللہ ہی کو سونپیں اور کسی پر بھروسا نکریں اور نظر رکھیں اس بات پر کہ جو کوئی بھروسا کرتا ہے اللہ پر کفایت کرتا ہے وہ امور دین اور دنیا اسکی کو جیسے کہ فرمایا ومن یتوکل علی اللہ فہو حسبہ ؎ کار خود را بخدا بگذار کہ کس نمی بیند از من بہتر کار کہا عبداللہ بن حوالہ نے کہ رکھا ... پھر رکھا آنحضرت نے دست مبارک اپنا میرے سر پر پھر فرمایا اے بیٹے حوالہ کی جس وقت کہ دیکھے تو خلافت یعنی خلافت نبوت کو کہ تحقیق اتری ہے زمین مقدسہ میں یعنی مدینہ سے زمین شام تک جیسے کہ واقع ہوا بنی امیہ کی دولت میں پس جان کہ تحقیق قریب ہو پہنچے زلزلے ف ع یعنی واقع ہونا انکا اور وہ مقدمات زلزلہ قیامت کے ہیں کہ وہ ایک شے عظیم ہے اور خبر دی اللہ سبحانہ تعالیٰ نے بیچ تتمہ قول اپنی کے اذا زلزلت الارض زلزالہا اور زلزلہ مصدر ہے اور بلبلے ف ح بلبلہ ساتھ زبر کے یعنی فکر اور غم اور فتنہ اور وسوسہ کے ت اور نزدیک پہنچے امور بڑے یعنی علامات قیامت کے اور قیامت اسوقت نزدیک ہوگی لوگوں سے اس ہاتھ میرے سے طرف سر تیرے کے ف اور وقوع اس حال کا اخیر زمانہ میں ہوگا وقت فتح ہونے بیت المقدس کے جیسے کہ مذکور ہوں اگلے ابواب میں ... روایت کیا اسکو ابو داؤد نے ... اور جزری نے یہ عبارت لاحق کی ہے ابو داؤد نے ساتھ اسناد حسن کے رواہ الحاکم فی صحیحہ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اتُّخِذَ الْفَيْءُ دُوَلًا وَالْاَمَانَةُ مَغْنَمًا وَالزَّكٰوةُ مَغْرَمًا وَتُعُلِّمَ لِغَيْرِ الدِّيْنِ وَاَطَاعَ الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ وَعَقَّ اُمَّهٗ وَاَدْنٰى صَدِيْقَهٗ وَاَقْصٰى اَبَاهُ وَظَهَرَتِ الْاَصْوَاتُ فِي الْمَسَاجِدِ وَسَادَ الْقَبِيْلَةَ فَاسِقُهُمْ وَكَانَ زَعِيْمُ الْقَوْمِ اَرْذَلَهُمْ وَاُكْرِمَ الرَّجُلُ مَخَافَةَ شَرِّهٖ وَظَهَرَتِ الْقَيْنَاتُ وَالْمَعَازِفُ وَشُرِبَتِ الْخُمُوْرُ وَلَعَنَ اٰخِرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ

آَوَّلَهَا فَارْتَقِبُوْا عِنْدَ ذٰلِكَ رِيْحًا حَمْرَاءَ وَزَلْزَلَةً وَخَسْفًا وَمَسْخًا وَقَذْفًا وَاٰيَاتٍ تَتَابَعُ كَنِظَامٍ قُطِعَ سِلْكُهٗ فَتَتَابَعَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ ٹھیرائی جاویگی غنیمت

دولت ف ح یعنی اغنیا اور اہل مناصب غنیمتون کو کہ بحکم شرع کے مشترک ہین تمام غازیون ہین لینگے اور اپنے تصرف مین لاوینگے اور اپنے درمیان ہین بانٹینگے اور فقیرون کو اور ضعیفون کو اُس سے محروم کرینگے اور لفظ دول ساتھ زیر دال اور زبر واؤ کے جمع دولت کی ہے ساتھ پیش دال اور زبر اسکے معنی انقلاب زمانہ اور دست بدست جانے مال کے اور بعضون نے کہا کہ ساتھ پیش کے اسم ہے اُس چیز کا کہ لیجاوے قسم ال ت یعنی غنیمت اور ساتھ زبر کے فعل ہے بعنی شدت و محنت سے طرف حالت سرور و تنعم کے ت اور جب ٹھہرائی جاویگی امانت غنیمت ف یعنی امانت میں کہ لوگون کے پاس رکھی جاویگی خیانت کرینگے اور اسکو حکم غنیمت مین رکھینگے کہ کافرون سے لی ہے اور گویا حق انکا ہے ت اور ٹھہرائی جاویگی زکوٰۃ تاوان یعنے دینا زکوٰۃ کا لوگون پر ایسا شاق ہوگا کہ گویا ازراہ ظلم او رچٹی کے ایسے مال لیتے ہین اور جس وقت کہ سیکھا جاویگا علم واسطے غیر دین یا واسطے غیر ترویج شریعت کے اور غیر قصد کرنے عمل کے اور غیر تقرب حق کے بلکہ واسطے حاصل کرنے دنیا اور جاہ اور عزت اور تقرب بادشاہون کے اور فرما نبرداری کریگا مرد اپنی بیوی کی یعنی اُس چیز مین کہ حکم کریگی وہ اسکو اور خواہش کریگی اوسکے مخالف امر خدا اور رسول اسکی کے اور خلاف کریگا اپنی مان کا اور رنج دیگا اسکو ف ح بہ نسبت پدری اور تخصیص مان کی واسطے زیادہ حق اور شفقت اسکی کے ہے بہ نسبت باپ کے ت اور اپنے نزدیک کریگا مرد دوست اپنے کو یعنی واسطے نسبت او رہمنشینی کے اور دور رکھیگا اپنے باپ کو اور نہین نسبت اور مصاحبت رکھیگا اسسے اور پیدا ہونگی یعنی بلند ہونگی آوازین او رباتین مسجدون مین ف ع اور یہ ہمارے زمانے مین بہت ہے حالانکہ تصریح کی ہے ہمارے بعضے علمانے کہ بلند کرنا آواز کا مسجدین اگرچہ ساتھ ذکر کے ہو حرام ہے ت اور سردار ہوگا قوم کا وہ کہ فاسق ہے انمین ف ع اور یہ بھی بہت ہے اور ظاہر یہ ہے کہ بہت ہونا ان چیزون کا علامت ہے ورنہ نہین خالی ہے کوئی زمانہ مثل ان چیزون سے ت اور ہوگا متکفل امور قوم کا اور رئیس انکا ارذل اور کمینہ انکا اور تعظیم کیا جاویگا مرد واسطے ڈر برائی اُسکی کے جیسے کہ فاسق یا ظالم حاکم اور غالب ہوتا ہے لوگون کو چارہ نہین ہوتا اسکی تعظیم اور تکریم و رعایت سے ت اور ظاہر ہونگے درمیان لوگون کے اور اختلاط کرینگی ساتھ انکے گانیوالیان ف یعنی کنچنیان اور ڈومنیان اور گائنین وغیرہ اور قینہ ساتھ زبر قاف اور جزم ی کے مقدم نون پر اصل مین بمعنی لونڈی گانیوالی کے ہے ت اور ظاہر ہونگے باجے یعنی آلات گانے کے کہ جسکو مزامیر کہتے ہین مانند نے اور طنبور اور رباب وغیرہ کے اور پی جاوینگے شرابین یعنی انواع خمر اور مسکرات ظاہر پی جاوینگی اور لعنت کرینگے او ربرا کہینگے پچھلے اس امت کے اگلون کو ف ع اسمین اشارہ ہے اسکی طرف کہ یہ علامت اسی امت کی خصوصیات سے ہے اگلی امتون مین نہین واقع ہوئی اور یہ علامت تمامی رافضیون مین ظاہر ہے کہ اُن اگلون کو برا کہتے ہین کہ جنکے حق مین اللہ تعالی جل شانہ فرماتا ہے وَالسَّابِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اور فرمایا لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ بھلا خیال تو کرو جنسے اللہ تعالی راضی ہووے جو اُنسے ناراض ہوگیا شقی ہے اور سوا انکے کتاب و سنت بھری ہوئی ہین انکے مناقب و فضائل مین اور وہ ایسے ہین کہ مدد کی انہنے نبی کی اور کوششین کین اللہ کے راہ مین جیسی کہ چاہیئین اور فتح کیے شہر کے شہر اور یاد کیے احکام اور تمام علوم سید الانام سے اور تعلیم کیا اللہ تعالی نے اپنی کتاب مین یہ کہ کہین انکے حق مین رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ اور یہ جماعت لاعنہ ملعونہ یا تو کافر ہین دیوانی ہین کہ نہین اکتفا کیا ہے لعن و طعن ہی پر انکے حق مین بلکہ نسبت کی ہے انکو کفر کی طرف بسبب دعاوی ہام فاسدہ اور اوہام کاسدہ اپنی کے کہ ابوبکر اور عمر اور عثمان نے ناحق لے لی خلافت اور وہ حق علی کا تھا حالانکہ باطل ہے ساتھ اجماع اگلے پچھلون کے اور کونسی دلیل ہے انکے لیے کتاب سنت سے کہ ہو نص اوپر خلافت حضرت علی کے بعد پیغمبر کے اور مخالفت کی حضرت علی کی بعضے صحابہ نے ایام خلافت انکی مین بنابر اختلاف اجتہاد کے پس نہین ہے وہ مستحق طعن کا نہایت یہ کہ وہ تھا مخطی اور بالفرض اگر وہ بدکار بھی تھا تو شاید ہو تو یہ کرکر

یا آتی سخت مشیتہ کے ساتھ غالب امید مغفرت اور شفاعت سے برکت انکی خدمت کے چنانچہ روایت کی ہے ابن عساکر نے علی رضی اللہ عنہ سے حدیث مرفوع کہ بچی
میرے اصحاب کے لیے ذلت یعنی التعرض بخیں بچا اللہ اوسکو انکے لیئے بسبب سابقہ انکے کے ساتھ میرے مستحق ہیں ہم باوجود کثرت گناہوں انکے قیامت میں بخشا جاویگا
جبکہ ہو وے امید وار رحمت رب اپنی کے اور شفاعت نبی اپنے کی صلی اللہ علیہ وسلم لوگ کیون ہوون انکا بری ست اسکا لیس کیا خوب ہیں یہ لوگ کہ بارہ رکھو انکو عیب انکا لوگون کے عیب اور جو ذکر
آنحضرت سے نکہ نہ ذکر کرو مگر ساتھ خیر کے اور فرمایا حضرت نے جبکہ ذکر کئے جاوین اصحاب میرے پس روکو زبانین اپنی اور فرمایا محبت ابوبکر و عمر کی ایمان سے ہے اور بغض
رکھنا ان دونون سے کفر ہے اور حب انصار کا ایمان سے ہے اور بغض انکا کفر اور حب عرب کا ایمان سے ہے اور بغض انکا کفر اور جس نے برا کہا میرے صحابہ کو اوسپر لعنت ہے اللہ کی
اور جس نے محافظت کی میری حکم کی انکے حق میں پس میں محافظت کرونگا اوسکی دن قیامت کے تب پس منتظر رہو نزدیک ہونے ان چیزون ذکر کی گئی سے
ایک ہوا سرخ کے یعنی شدت کی پیدا ہوگی اور زلزلے نیچے سے اور زمین میں دھنس جانے کی اور صورت بدل جانیکے اور پتھر برسنے کا اور منتظر رہو اور
نشانیون قرب قیامت کے کہ پے در پے پہونچینگی مانند لڑی جواہر وغیرہ کے کہ ٹوٹ جاوے ڈورا اوسکا پس گرنے لگین پیہم دانے اوسکے نقل کی یہ ترمذی نے

وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَعَلَتْ أُمَّتِي خَمْسَ عَشْرَةَ خَصْلَةً حَلَّ بِهَا الْبَلَاءُ وَعَدَّ هٰذِهِ
الْخِصَالَ وَلَمْ يَذْكُرْ تُعُلِّمَ لِغَيْرِ الدِّينِ وَقَالَ وَبَرَّ صَدِيقَهُ وَجَفَا أَبَاهُ وَقَالَ شُرِبَ الْخَمْرُ وَلُبِسَ الْحَرِيرُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے علی سے
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس وقت کریگی امت میری پندرہ باتین اترےگی انپر بلا اور فتنہ کہ مذکور ہوا اور گنین آنحضرت نے وہ باتین جو مذکور
ہوئین اوپر کی حدیث میں اور یہ قول صاحب مصابیح کا ہے اسلیے کہ ذکر کین ترمذی نے دونون حدیثین پے در پے اور شمار کی گئین بیچ ہر ایک کے ان دونون میں
سے پندرہ پندرہ چیزین وہان تب اور ذکر نہ کی یعنی علی نے یہ بات کہ سیکھا جاویگا علم واسطے غیر دین کے اور اوراختلاف ان دونون حدیثون میں یہ ہو کہ کہا
حضرت علی نے بجاے اور نیکی صدیقہ کے اور سلوک کریگا دوست اپنے سے اور بجاے قصی اباہ کے اور ظلم کریگا باپ اپنے پر اور کہا بجاوے شربت الخمور کے اور پی جاویگی
شراب یعنی اس روایت میں ساتھ لفظ واحد کے ہے اور کہا بجاے تعلم لغیر الدین کے اور پہنے جاوینگے ریشمی کپڑے نقل کی یہ ترمذی نے ف ع اور کہا صاحب
مختصر نے کہ یہ بد لے لعن کے ہے اور یہ غیر صحیح ہے اس لیے کہ لعن مذکور ہے حضرت علی کی حدیث میں پس صواب یہ ہے کہ بدلے تعلم لغیر الدین کے ہے پس مطابق ہو جاتی ہے دونون

عدد دونون روایتون میں پس یہی صحیح ہے اقول الطیبی کانہ عد فی کل واحد منہا الاعداد الخمسة عشر وبطل قول صاحب المختصر ان المجموع خمسة عشر واما المذکور فی الحدیث
السابق فستة عشر انتہی

وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتَّى يَمْلِكَ الْعَرَبَ رَجُلٌ مِنْ
أَهْلِ بَيْتِي يُوَاطِئُ اسْمُهُ اسْمِي رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ قَالَ لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا يَوْمٌ لَطَوَّلَ اللهُ تَعَالَى ذٰلِكَ الْيَوْمَ حَتَّى
يَبْعَثَ فِيهِ رَجُلًا مِنِّي أَوْ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يُوَاطِئُ اسْمُهُ اسْمِي وَاسْمُ أَبِيهِ اسْمَ أَبِي يَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَجَوْرًا اور روایت ہے عبداللہ بن مسعود
سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فنا ہوگی دنیا یہان تک کہ مالک ہوگا عرب کا ایک شخص اہل بیت میرے میں سے موافق ہوگا نام اسکا نام میرے
کے یعنی اور رسم انکی مطابق رسم میری کی ہوگی کہ وہ محمد مہدی ہین کہ نام انکا محمد ہوگا اور لقب مہدی اور تخصیص عرب کی بسبب اصالت اور شرافت انکی ہے کہ یہی والا
اور حدیثون میں آیا ہے کہ مالک تمام دنیا کے ہونگے خواہ عرب ہون خواہ عجم اور ظاہر تر یہ ہے کہ اقتصار کیا ذکر عرب پر اسلیے کہ سب مطیع ہیں انکے اور تابع اور کلام یہ ہے کہ یہان تک کہ
مالک ہونگے عرب کے اور جو کہ تابع انکے ہیں اہل اسلام سے پس جو کہ مسلمان ہوا پس وہ عربی ہے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے اور ایک روایت ابوداؤد کی
میں یون ہے کہ کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر نہ باقی رہیگا دنیا سے مگر ایک روز تو البتہ دراز کردیگا اللہ تعالی اوس روز کو یہان تک کہ بھیجیگا اللہ تعالی
اوس میں ایک مرد کو میری نسل سے یا فرمایا میرے اہل بیت میں سے ف ع یہ شک راوی کا ہے اور اختلاف ہے اسمین کہ وہ اولاد حسن سے ہونگے
یا اولاد حسین سے اور ظاہر تر یہ ہے کہ باپ کی جانب سے حسنی ہونگے اور ماں کے جانب سے حسینی تب موافق ہوگا نام اسکا نام میرے کے اور

نام اسکے باپ کا موافق نام باپ پیغمبر کے ف ع لیکن جو کا محمد بن عبداللہ اسمیں رد ہے شیعہ پر کہ وہ کہتے ہیں کہ مہدی موعود قائم و منتظر ہیں اور وہ محمد بن
حسن عسکری کے ہیں ت بھر دینگے ساری روی زمین کو یا زمین عرب کو اور اسکے متعلقات کو اور مراد بسنے والے اسکے ہیں واو عدل سے ف ع معنی قسط
عدل کے نزدیک بعض کے ہیں جیسے کہ معنی ظلم و جور کے چنانچہ صراح میں ہے قسط داد و عدل عدل داد و داد دینے والا اور وہ خلاف جور کے ہے جور ظلم و ستم کرنا
کسی پر حکم میں اور اصل اسکی ہے کجنا ایک چیز کا غیر محل اسکے میں گویا مراد حدیث میں تاکید و تقریر ہے یا یہ کہ تغایر ہو یعنی کہ مراد قسط سے داد و دادخواہ ہونی
اور عدل سے عدالت اور برابری حقوق میں کرنی اور ظلم داد و دادخواہوں کی نہ دینی اور جور برابری حقوق میں نہ کرنی واللہ اعلم ۞ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الْمَهْدِیُّ مِنْ عِتْرَتِیْ مِنْ وُّلْدِ فَاطِمَةَ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہے ام سلمہ سے کہ کہا انہوں نے سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے
تھے مہدی عترت میری سے ہے اولاد فاطمہ سے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف ع عترۃ ساتھ زیر کے نسل ہوتی اور گروہ اسکا اور خویشاں نزدیک اسکے وہ کہ گذر گئے
ہیں اور وہ کہ آگے پیدا ہونگے صراح میں ہے کہ عترت خویش اور نزدیک مرد کے اور نہایہ میں ہے کہ عترت مرد خویش اور خویش آنحضرت کے اولاد عبدالمطلب کو کہتے ہیں اور
بعضوں نے کہا نزدیک اہل بیت میں ہیں یعنی اولاد انکی اور بعضوں نے کہا کہ قریش سب عترت ہیں اور مشہور یہ ہے کہ عترت وہ کہ حرام ہے انپر زکوۃ اور وہ اولاد
ہاشم ہیں اور بموجب تمام قولوں کے قول حضرت کا من اولاد فاطمہ تقیید ہے تا معلوم ہو کہ مہدی خاص اولاد فاطمہ سے ہیں ۞ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَهْدِیُّ مِنِّیْ اَجْلَی الْجَبْهَةِ اَقْنَی الْاَنْفِ یَمْلَأُ الْاَرْضَ قِسْطًا وَّعَدْلًا کَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَّجَوْرًا یَمْلِکُ سَبْعَ سِنِیْنَ
رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مہدی میری اولاد میں سے ہے روشن اور کشادہ پیشانی بلند بینی
بھریگا زمین کو عدل و داد سے جیسی کہ بھری گئی ہے ظلم و ستم سے مالک ہیگا زمین کا سات برس نقل کی یہ ابوداؤد نے ف ع اور آگے جو قول راوی کا آتا ہے آٹھ
ثمان او تسع سنین مع شک ہے راوی سے پس احتمال ہے کہ یہ روایت جزم کی گئی سات برس کی چنانچہ مسودہ ہے اسکی وہ روایت کہ آگے آتی ہے ابوداؤد سے ام سلمہ
سے اور احتمال ہے یہ کہ ہو مشکوک کہ راوی روایا اگیا ہو شک اور نہیں ذکر کیا اسکو اور اکتفا کیا ساتھ تعیین کے واللہ اعلم ۞ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ فِیْ قِصَّةِ الْمَهْدِیِّ قَالَ فَیَجِیْءُ اِلَیْهِ الرَّجُلُ فَیَقُوْلُ یَا مَهْدِیُّ اَعْطِنِیْ اَعْطِنِیْ قَالَ فَیَحْثِیْ لَهٗ فِیْ ثَوْبِهٖ مَا اسْتَطَاعَ اَنْ یَّحْمِلَهٗ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ
اور روایت کی ابوسعید نے نبی سے بیچ قصہ مہدی کے کہ فرمایا یعنی بعد ذکر کرنے عدل و داد اسکے کے پس آویگا مہدی کے پاس ایک شخص پس کہیگا وہ کہ اے
مہدی دے مجھکو یعنی کچھ اور تکرار تاکید کے لیے ہے فرمایا آنحضرت نے پس لپ بھر دیگا مہدی اس شخص کے لیے بیچ کپڑے اسکی کے جسقدر کہ اٹھا سکے وہ اسکو نقل کی
یہ ترمذی نے ف ع یعنی بہت ہونگے اشیاء و نیک اسکو دینار و درہم بسبب دیکھنے حرص کسی کے مال پر لیونگے پروا کرینگے اسکو سوال سے اور خلاص کرینگے
اسکے نفس کو ملال سے ۞ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَکُوْنُ اخْتِلَافٌ عِنْدَ مَوْتِ خَلِیْفَةٍ فَیَخْرُجُ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ
الْمَدِیْنَةِ هَارِبًا اِلٰی مَکَّةَ فَیَأْتِیْهِ نَاسٌ مِّنْ اَهْلِ مَکَّةَ فَیُخْرِجُوْنَهٗ وَهُوَ کَارِهٌ فَیُبَایِعُوْنَهٗ بَیْنَ الرُّکْنِ وَالْمَقَامِ وَیُبْعَثُ اِلَیْهِ بَعْثٌ مِّنَ الشَّامِ فَیُخْسَفُ
بِهِمْ بِالْبَیْدَاءِ بَیْنَ مَکَّةَ وَالْمَدِیْنَةِ فَاِذَا رَاَی النَّاسُ ذٰلِکَ اَتَاہُ اَبْدَالُ الشَّامِ وَعَصَائِبُ اَهْلِ الْعِرَاقِ فَیُبَایِعُوْنَهٗ ثُمَّ یَنْشَاُ رَجُلٌ مِّنْ قُرَیْشٍ اَخْوَالُهٗ
کَلْبٌ فَیَبْعَثُ اِلَیْهِمْ بَعْثًا فَیَظْهَرُوْنَ عَلَیْهِمْ وَذٰلِکَ بَعْثُ کَلْبٍ وَیَعْمَلُ فِی النَّاسِ بِسُنَّةِ نَبِیِّهِمْ وَیُلْقِی الْاِسْلَامُ بِجِرَانِهٖ فِی الْاَرْضِ فَیَلْبَثُ سَبْعَ سِنِیْنَ ثُمَّ یُتَوَفّٰی
وَیُصَلِّیْ عَلَیْهِ الْمُسْلِمُوْنَ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہے ام سلمہ سے انہوں نے نقل کی نبی سے کہ فرمایا واقع ہوگا اختلاف و نزاع یعنی درمیان اہل حل و عقد کے نزدیک مرنے
خلیفہ کے ف ع زمانہ میں ہوگا اور مراد خلیفہ سے خلیفہ حکمی ہے کہ وہ حکومت سلطانی ہے پس نکلے گا ایک شخص اہل مدینہ سے ف ع یعنی وہ
مکروہ جانتے ہیں منصب امارت کے یا ڈرنے فتنہ کے کہ واقع ہوگا اسمیں اور مراد مدینہ سے مدینہ سلطنت ہے یا وہ شہر کہ اسمیں خلیفہ ہوگا ت در حالیکہ بھاگنے والا
اور جانے والا ہوگا طرف مکہ کے ف ع اسلیے کہ وہ جائے امن ہے ہر شخص کے کہ پناہ پکڑے ساتھ اسکے اور جائے عبادت کا ہے پس آوینگے اور وہ شخص مہدی ہوگا

بدلیل کہ ابو داؤد نے اس حدیث کو باب المہدی میں روایت کیا پس آوینگے اسکے پاس لوگ اہل مکہ سے یعنی جبکہ ظاہر ہو نشان انکے اور پہچانیں قدر انکی کے پس
نکالینگے انکو یعنی انکے گھر سے اور امام بنائینگے انکو نحو اہش و الحاح حالانکہ وہ ناراض ہونگے امامت سے بخوف فتنہ کے پس بیعت کرینگے لوگ انکے درمیان
حجر اسود اور مقام ابراہیم کے اور بھیجا جاویگا طرف اس شخص کے ایک لشکر شام سے یعنی بادشاہ کہ اسوقت میں شام میں ہوگا ایک لشکر واسطے جنگ و
قتال امام مہدی کے بھیجیگا پس دھنسایا جاویگا وہ لشکر بیدا میں کہ نام ایک جگہ کا ہے درمیان مکہ اور مدینہ کے فتح بیدا لغت میں بمعنی جنگل اور زمین ہموار
کے ہے اور مراد اس لشکر سے لشکر سفیانی کا ہے اور یہ قتال فتنہ امارت سفیانی کا ہے کہ ایک نشان ہے خروج امام مہدی کے سے ہے اور اس باب میں بہت حدیثیں وارد ہوئی ہیں
قریب تواتر کے ایک انمیں سے حدیث صحیح ہے کہ روایت کی گئی ہے امیر المومنین علی بن ابی طالب سے کہ فرمایا سفیانی اولاد خالد بن یزید بن ابی سفیان ہو سے ہوگا بڑے
سر والا چیچک رو نقطہ سفید آنکھ میں کہ نکلے گا جانب دمشق سے اور اکثر تابعین اسکے ایک قبیلہ میں سے ہونگے کہ نام اسکا کلب ہے بہت مارنیوالا ہوگا وہ لوگوں کو
یہانتک کہ عورتوں کے پیٹ پھاڑ کر بچوں کو مار ڈالیگا اور جب خبر حضرت مہدی کی سنیگا ایک لشکر انکی جنگ کو بھیجیگا پھر وہ لشکر شکست پاویگا بعد ازاں
سفیانی اپنے ساتھ لشکر لیکہ برابر اسکے ہوگا واسطے جنگ مہدی کے دوڑیگا بیچ اس موضع کے کہ نام اسکا بیدا ہے ساتھ لشکر کے زمین میں دھنس جاویگا اور کوئی انمیں سے نکلنے
نہیں پاویگا مگر وہ شخص کہ یہ خبر مہدی کو پہونچاویگا پس جب دیکھینگے اور جانینگے لوگ یہ حال اور سنینگے خبر ہلاک ہونے سفیانی کی آوینگے مہدی کے پاس ابدال شام کے
سے اور جماعتیں اہل عراق سے پس بیعت کرینگی وہ مہدی سے ف ابدال ایک قوم ہیں کہ برپا رکھتا ہے خدا تعالی انکی برکت سے زمین کو اور وہ اکثر ان میں سے بہت سے
ملک شام میں اور تھوڑے سے اور ملکوں میں انکا نام ابدال اس لئے ہے کہ جب کوئی انمیں سے مرجاتا ہے تو اسکے بدلے میں اور لوگوں میں سے جگہ اسکی بدل دیتا ہے اللہ تعالی اور یا اسلئے
یہ نام ہے کہ بدل ڈالے ہیں انہوں نے اخلاق برے ساتھ اخلاق پسندیدہ کے اور ذکر انکا حدیثوں میں آیا ہے اور سیوطی نے بیچ شرح سنن ابی داؤد کے کہا کہ ذکر
ابدال کا صحاح ستہ میں نہیں آیا ہے مگر اس حدیث میں نزدیک ابی داؤد کے اور حاکم نے بھی اسکو روایت کیا ہے اور صحیح کیا و لیکن سیوطی جمع الجوامع میں بغیر صحاح ستہ
سے بیچ ذکر ابدال کے بہت سی حدیثیں لائے ہیں اکثر حدیثوں میں ذکر عدد چالیس کا ہے اور بعضی میں تیس کا اور ایک میں امیر المومنین علی سے لائے ہیں کہ ابدال نے
اس جگہ کو بسبب نماز اور روزہ اور صدقہ کے نہیں پایا ہے اور لیکن تمام لوگوں سے ممتاز نہیں ہوئے بلکہ بسبب سخاوت نفس اور سلامتی دل اور خیر خواہی مسلمانوں کے
پایا اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ امت میں میری ہمیشہ ہیں ایسے لوگوں کا کہ اور صفت ابدال کی کم ترک کرنا سے ہے اور ایک حدیث میں جو احمد بن حنبل سے آیا ہے
کہ تین چیزیں جس شخص میں ہوں وہ ابدال سے ہے رضا بالقضا اور صبر منہیات سے اور غصہ کرنا بسبب دین خدا کے اور امام غزالی احیاء العلوم میں لائے ہیں کہ جو کوئی یہ دعا ہر روز
تین بار پڑھے اللہم اغفر لامۃ محمد اللہم ارحم امۃ محمد اللہم تجاوز عن امۃ محمد اسکے لیے درجہ ابدال کا لکھیں اور حاصل یہ کہ جو کوئی بڑی تھیں بیچ صلاح اپنی اور خیر خواہ خلق کا ہو وہ
ابدال میں سے ہے اور جماعتیں عصائب اہل عراق کے بھی ایک قوم ہے مردان خدا سے کہ انکا نام عصائب ہے جیسے کہ ابدال اور امیر المومنین علی سے آیا ہے کہ ابدال
شام میں ہوتے ہیں اور نجبا مصر میں اور عصائب عراق میں اور بعض کہتے ہیں کہ مراد عصائب سے نیک اور زاہد اور عابد لوگوں میں سے ہیں اور عصب القوم الخیش
قوم کے نیکوں کو کہتے ہیں ثم ینشأ پھر ظاہر ہوگا ایک مرد قریش سے بخلاف مہدی کا ماموں اسکے یعنی ننہیال اسکے قبیلہ کلب سے ہونگے کہ ایک قبیلہ ہے مشہور
عرب میں اور وجہ کلبی ادمی قبیلہ سے تھے پس بھیجیگا وہ مرد بھی طرف مہدی کے اور تابعوں کے ایک لشکر اور ڈھونڈھیگا ننہیال اپنی سے کہ بنی کلب ہیں
پس غالب آوینگے مہدی اور تابعان انکے اس لشکر پر اور مذکور فتنہ لشکر کلب کا ہے کہ یہ بھی علامت خروج مہدی سے ہے اور کام کرینگے مہدی لوگوں میں ساتھ سنت
اور سنتوں نبی کے کہ محمد رسول اللہ ہیں اور ڈالیگا جرین اسلام اپنی گردن زمین پر ف یعنی ثبات اور قرار پاویگا جیسے کہ اونٹ جب بیٹھتا ہے اور آرام پکڑتا ہے
تو پھیلا دیتا ہے گردن اپنی اور جران ساتھ زیر جیم کے اور خفت رے کے اور نون کے آخر میں آگا گردن اونٹ کا جاے ذبح سے تا جگہ نحر اسکی کے کہ بیچ قوت
پکڑنے اور قرار پکڑنے کے اسکو زمین پر رکھتا ہے اور یہاں کنایہ ہے قرار پکڑنے اسلام کے سے کہ بیچ حرج درمیان میں سے اٹھ جاوے اور جنگ و جدال موقوف ہو اور تحیر

دین واسلام اور احکام سنت و جماعت کے قوی پاوین اور استقامت پکڑین اور کچھ خلاف نہ ہو یہان مین نہایت تامل ہی پس تحقیق مہدی سات برس پھر تمام
کیے جاوینگے وہ اور نماز پڑھینگے اُنپر مسلمان نقل کی یہ ابو داؤد نے فرع جاننا چاہیے کہ بہت لوگون نے دعوی کیا ہی کہ ہم مہدی ہین پس بعضے تو انکا ارادہ ہی
معنی لغوی یعنی ہدایت والے ہین پس اسمین تو کچھ اشکال نہین اور بعضون نے دعوی کیا باطل اور زور اور جمع ہو گئی انپر ایک جماعت اجانبون کی اور ادعا کیا فسادونکا
شہرون مین اور پھیل سے گئے وہ اور جیسے پانی آنے شہرون نے اور ایک جماعت پیدا ہوئی ہند مین شہر ٹھٹہ سندھ کے کہ نہایت جاہل تھے اعتقاد انکا یہ تھا کہ مہدی
موعود کہ شیخ ہمارا تھا کہ جو ظاہر ہوا اور گیا اور دفن کیا گیا بعضے شہرون خراسان مین اور انکے گمراہ لوگ ہین کہ یہ بھی تھے کہ اعتقاد کرتے تھے کہ جو اس عقیدہ پر نہو وہ کافر ہی
چنانچہ مکہ کے چارون مذہب کے علما نے فتوی دیا کہ واجب ہی قتل انکا اُن لوگون پر کہ قادر ہون انکے قتل پر اور ایسا ہی اعتقاد فاسد ہی شیعہ کا کہ مہدی محمد بن حسن
عسکری ہین اور وہ مرے نہین بلکہ چھپ گئے ہین لوگون کی نظرون سے اور وہ امام زمان ہین ظاہر ہونگے اپنے وقت مین اور حکم کرینگے اپنی سواری مین انتہی
اور یہ قول و اعتقاد بھی مردود ہی نزدیک اہل سنت و جماعت کے اور دلیلیں انکی رد کی بھری ہوئی ہین علم کلام کی کتابون مین اور تصریح ہی کتاب وفاء الوفی
مین کہ حضرت نے انتقال فرمایا **وعن ابی سعید قال ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلاءً یصیب ھذہ الامۃ حتی لا یجد الرجل ملجأً
الیہ من الظلم فیبعث اللہ رجلاً من عترتی واھل بیتی فیملأ بہ الارض قسطاً وعدلاً کما ملئت ظلماً وجوراً یرضی عنہ ساکن السماء وساکن
الارض لا تدع السماء من قطرھا شیئاً الا صبتہ مدراراً ولا تدع الارض من نباتھا شیئاً الا اخرجتہ حتی تتمنی الاحیاء الاموات یعیش فی
ذلک سبع سنین او ثمان سنین او تسع سنین** روایت ہی ابو سعید سے کہ کہا اُنسے ذکر کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بلا یعنی محنت اور شدت عظیمی کا کہ
پہونچیگی اس امت کو یہان تک کہ نہین پائیگا شخص جگہ پناہ کی کہ پناہ پکڑے طرف اسکے ظلم سے یعنی بلا سے کہ پیدا ہوگی ظلم عام سے پس بھیجیگا اللہ ایک شخص کو
یعنی کامل عادل عالم کو کہ وہ مہدی ہین اولاد میری مین سے اور اہل بیت میری مین سے ساتھ امامت کے پس بھریگا اللہ تعالی اُسکے سبب زمین کو عدل اور داد
سے جیسے کہ بھری گئی ہی زمین جور و ستم سے راضی ہونگے اس سے رہنے والے آسمان کے یعنی ملائکہ اور ارواح انبیا اور رہنے والے زمین کے یعنی سب حتی کہ جانور
جنگلون اور مچھلیان پانی مین نہ چھوڑیگا آسمان اپنی مینہ کے قطرون سے کچھ مگر کہ برسا دیگا اُسکو بکثرت اور نہ چھوڑیگی زمین اپنی روئیدگی سے کچھ
مگر کہ نکالیگی اُسکو شرح یعنی بیچ زمانہ مہدی کے بہت برسیگا اور مراد پر برسیگا اور زراعتین اور حاصل زمین کی کمال پیدا ہونگی اور عیش اور زندگانی
خوش ہوگی یہان تک کہ آرزو کرینگے زندے مردون کی شرح یعنی وجود اور حیات انکے کہ اور کہینگے کہ کاشکے وہ زندہ ہوتے ہمارے ساتھ
تا عیش و فراغت اور کشادگی دیکھتے اور بعضے لفظ احیا کو ساتھ زیر ہمزہ کے پڑھتے ہین مصدر یعنی زندہ کرنا اسکے یعنی مردے آرزو کرینگے کہ زندہ کرے خدا تعالی
انکو اور یہ بطریق فرض و تقدیر کے ہی مقصد مبالغہ ہی کہ اگر یہ روایت ثابت ہو ورنہ احتمال ہی واللہ اعلم زندہ رہیگا مہدی اس خوشی اور فراخی
مین سات برس یا آٹھ برس یا نو برس شرح یہ بطریق شک راوی کے ہی یا اسوقت مین آنحضرت پر مبہم رکھا اور اور وقت مین تعیین کیا ہو واللہ اعلم
بالفاظ رواہ کے اصل نسخہ مین سفیدی چھوٹی ہوئی ہی اور الحاق کی گئی ہی یہ عبارت الحاکم فی مستدرکہ وقال صحیح **وعن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یخرج رجل من وراء النھر یقال لہ الحارث حراث علی مقدمتہ رجل یقال لہ منصور یوطئ او یمکن لآل محمد کما مکنت قریش
لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجب علی کل مؤمن نصرہ او قال اجابتہ رواہ ابو داؤد** روایت ہی علی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کہ نکلیگا ایک شخص یعنی صالح پیچھے نہر کے سے یعنی اُن شہرون مین سے کہ پیچھے نہر کے ہین مانند بخارا اور سمرقند وغیرہ کے کہا جاویگا اسکو حارث حراث یعنی
حارث نام اُسکا ہی اور حراث صفت یعنی کھیتی کرنیوالا اسکے لشکر کی اگلی فوج پر ایک شخص ہوگا کہ کہا جاویگا اسکو منصور شرح یہ نام اسکا ہی یا صفت اور بعضون
نے کہا ہی کہ مراد اس سے ابو منصور ماتریدی ہین کہ وہ بڑے امام مشہور ہین اور پیشوا ہین اصول حنفیہ کا عقاید حنفیہ مین ثابت جگہ دیگا اور متمکن کریگا یا مکان دیگا

مدار نقشبندی والی و نعید یہ ۱ بار بہرہ بار کی مدار السیار تیمان ۱۲ ترجمہ عسہ نقل کی پچھا کم مرفہ اپنی نسبت سے میں اور سب سے صحیح ہے

دیگا دیعطانہ ع لفظ یا ہمکن میں شک ہے راوی سے یا لفظ او بمعنی واو کے ہے یعنی مہیا کریگا اسباب جمع اموال اور خزانہ اور ہتھیار اپنے لیے ٹھکانا دیگا اور خلافت کو اور تقویت کریگا اسکی اور مددگاری کریگا اسکی ساتھ لشکر اپنے کے ت واسطے آل محمد کے ف ع یعنی انکی ذریت اور اہلبیت کو عموما اور مہدی کو خصوصا یا لفظ آل کا زائد ہے یعنی محمد مہدی کو ت جیسا ٹھکانا دیا قریش نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو مراد قریش سے وہ ہیں کہ جو ایمان لائے تھے انہیں سے مانند حضرت ابوبکر رض وغیرہ کے اور داخل ہے ٹھکانا دینے میں ابوطالب بھی اگرچہ نہیں ایمان رکھتا تھا اہل سنت کے نزدیک ت واجب و لازم ہے ہر مسلمان پر مدد اور تائید کرنی اُس حارث کی یا فرمایا لازم ہے قبول کرنا اسکا نقل کی یہ ابوداؤد نے ف ع یہ شک راوی ہے کہ نصرہ کہا یا اجابتہ اور معنی یہ کہ لازم ہے قبول کرنا اسکی دعوت کا اور قائم ہونا اسکی مددگاری میں ت اس حدیث سے جیسے کہ سیاق اور حدیثوں سے کہ وارد ہیں اس باب میں ظاہر ہوتا ہے کہ یہ موعود برحق دعوی امامت و خلافت کے ظاہر ہوگا کیونکہ نہیں اجابت اور طاعت اسکی لازم ہوگی اور منصور سردار اسکے لشکر کے اگلی فوج کے ہونگے وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی تُکَلِّمَ السِّبَاعُ الْاِنْسَ وَحَتّٰی تُکَلِّمَ الرَّجُلَ عَذَبَۃُ سَوْطِہٖ وَشِرَاکُ نَعْلِہٖ وَتُخْبِرُہٗ فَخِذُہٗ بِمَا اَحْدَثَ اَھْلُہٗ بَعْدَہٗ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ابوسعید خدری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اس ذات کی کہ جان میری اسکے ہاتھ میں ہے نہیں قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ کلام کرینگے درندے آدمیوں سے اور یہانتک کہ کلام کریگا مرد سے پھندنا کوڑے اسکے کا اور تسمہ پاپوش اسکے کا اور خبر دیگی اسکو ران اسکے ساتھ اس چیز کے کہ نئی نکالی ہوگی اہل و عیال اسکے نے غائبانہ اسکی نقل کی یہ ترمذی نے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْاٰیَاتُ بَعْدَ الْمِائَتَیْنِ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ روایت ہے ابوقتادہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نشانیاں بعد دوسو برس کے ہونگی نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف ع یعنی نشانیاں قیامت کی ظاہر ہونی شروع ہونگی کامل بعد دوسو برس کے یعنی ہجرت سے یا ظہور دولت اسلام سے یا وفات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سے اور احتمال ہے کہ ہو لام بیچ لفظ المائتین کے عہد کے لیے یعنی بعد ان دوسو برس کے کہ ہونگے بعد ہزار کے اور وقت ظاہر ہونے مہدی کا ہے اور نکلنے دجال کا اور اترنے عیسے کا اور وہ پے درپے آئینگی نشانیوں کا مانند طلوع ہونے آفتاب کے سورج سے اور نکلنے دابۃ الارض کے اور ظاہر ہونے یاجوج و ماجوج اور مانند انکے وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَیْتُمُ الرَّایَاتِ السُّوْدَ قَدْ جَآءَتْ مِنْ قِبَلِ خُرَاسَانَ فَأْتُوْھَا فَاِنَّ فِیْھَا خَلِیْفَۃَ اللّٰہِ الْمَھْدِیَّ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالْبَیْھَقِیُّ فِیْ دَلَآئِلِ النُّبُوَّۃِ اور روایت ہے ثوبان سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس وقت دیکھو تم نشانیوں سیاہ کو کہ آئیں جانب خراسان سے پس حاضر ہو انمیں ف ع یعنی متوجہ ہو انکی طرف اور قبول کرو امیر انکے کا اور ظاہر یہ ہے کہ یہ لشکر حارث اور منصور کا ہوگا ت اس لیے کہ انمیں خلیفہ اللہ کا ہوگا مہدی نقل کی یہ احمد نے اور بیہقی نے دلائل النبوۃ میں یعنی ہدایت کیا گیا مدد کرنا اسکا اور قبول کرنا اسکے حکم کا نہیں منافی ہے اسکے کہ ابتدا سے ظہور مہدی کا ہوگا حرمین شریفین میں وَعَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ قَالَ قَالَ عَلِیٌّ وَنَظَرَ اِلٰی ابْنِہِ الْحَسَنِ قَالَ اِنَّ ابْنِیْ ھٰذَا سَیِّدٌ کَمَا سَمَّاہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَسَیَخْرُجُ مِنْ صُلْبِہٖ رَجُلٌ یُسَمّٰی بِاسْمِ نَبِیِّکُمْ یُشْبِھُہٗ فِی الْخُلُقِ وَلَا یُشْبِھُہٗ فِی الْخَلْقِ ثُمَّ ذَکَرَ قِصَّۃً یَمْلَأُ الْاَرْضَ عَدْلًا رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَلَمْ یَذْکُرِ الْقِصَّۃَ اور روایت ہے ابی اسحاق سے کہ کہا اسنے کہا علی نے اس حال میں کہ دیکھا طرف بیٹے اپنے امام حسن کے اور کہا علی رض نے تحقیق بیٹا میرا یہ سردار ہے جیسے کہ نام رکھا انکا سید رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ف ع یعنی انکے حق میں فرمایا ابنی ہذا سید ولعل اللہ ان یصلح بہ بین فئتین عظیمتین من المسلمین ت اور شتاب ہے کہ پیدا ہوگا اسکی پشت سے ایک شخص کہ نام رکھا جاویگا ساتھ نام نبی تمہارے کے یعنی محمد مشابہ ہوگا حضرت کی خوبیوں باطنی میں اور نہیں مشابہ ہوگا حضرت کی صورت ظاہری میں ف ع یعنی چیزوں میں اور بہت جہات کے ولا مدحیوں میں مشابہت صورت میں بھی بعضے جہات کر ثابت ہوئی ہے جیسے کہ اوپر گذرا ت پھر ذکر کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قصہ یعنی یہ کہ اس کو بھر دیگا زمین کو عدل سے ف ع یہ حدیث دلیل صریح ہے اس پر کہ مہدی حضرت امام حسن کی اولاد سے ہیں اور ہوگا انکے لیے انتساب ماں کی طرف سے طرف حسین کے بیچ بعض کے جہات کی واسطے تطبیق دینے کے درمیان حدیثوں کے اور اس سے باطل ہوا قول شیعہ کہ مہدی محمد بن حسن عسکری ہیں

کر قائم منتظر میں اس لیے کہ وہ حسینی ہیں بالاتفاق اور سنی نہیں کہا جا سکتا ہے کہ شاید ارادہ کیا ہو حضرت علیؓ نے اسی خبر مہدی کے اسی طرح کہ ہم کہیں گے کہ
باطل کرتا ہے اسکو قصہ مصر و بغداد میں کا عدل سے اسلیے کہ سنیں میں پہچانا جاتا ہے یہ سلوک حسنیہ و حسینیہ کے ایسا شخص کہ بھر دیا ہو اُسنے زمین کو عدل سے سو ہم اسکے کہ
ثابت ہوئی ہے یہ حق مہدی موعود کے اور بغوی و لم یذکر القصۃ کلام جامع الاصول کا ہے کہ نقل کیا ہے اسکو اس سے صاحب مشکوٰۃ نے وعن جابر بن عبد اللہ قال قل
الجراد فی سنۃ من سنی عمر التی توفی فیھا فاھتم بذلک ھما شدیدا فبعث الی الیمن راکبا وراکبا الی العراق وراکبا الی الشام
یسأل عن الجراد ھل اُری منہ شیئا فاتاہ الراکب الذی من قبل الیمن بقبضۃ فنثرھا بین یدیہ فلما راٰھا عمر کبر وقال
سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اللہ عز وجل خلق الف امۃ ستمائۃ منھا فی البحر واربعمائۃ فی البر وان اول ھلاک
ھذہ الامۃ الجراد فاذا ھلک الجراد تتابعت الامم کنظام السلک رواہ البیھقی فی شعب الایمان اور روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے
کہ نا کم ہو گئی ٹڈی ایک برس میں برسوں خلافت امیر المؤمنین عمرؓ کی سے اس سال کہ وفات پائی اُسمیں عمرؓ نے یعنی ٹڈی اُس برس میں پیدا نہ ہوئی پس
غمگین ہوئے عمرؓ بسبب نا پیدا ہونے ٹڈی کے غمگین ہونا سخت یعنی بخوف ہلاک ہونے تمام گروہوں کے جیسے کہ آگے آتا ہے پس بھیجا طرف یمن کے ایک سوار اور
ایک سوار طرف عراق کے اور ایک سوار طرف شام کے کہ پوچھے ہر سوار لوگوں سے ٹڈی کا حال یا دکھایا گیا ہے کوئی آدمی ٹڈی سے کچھ پس لایا حضرت عمرؓ کے پاس
وہ سوار کہ آیا جانب یمن سے ایک مٹھی ٹڈیوں کی پس بکھیر دیا اُس مٹھی ٹڈیوں کو آگے عمرؓ کے پس جب دیکھا اُن ٹڈیوں کو حضرت عمرؓ نے اللہ اکبر کہا یعنی بسبب
خوشی کے اور کہا کہ سنا میں نے آنحضرت سے کہ فرماتے تھے تحقیق خدا تعالے نے پیدا کیے ہزار گروہ حیوانات سے چھ سو اُنمیں سے دریا میں ہیں اور چار سو جنگل میں ہیں
پس تحقیق اول ہلاک ہونا اُن ہزار گروہوں میں سے ہلاک ہونا ٹڈیوں کا ہے پس جب ہلاک ہونگی ٹڈیاں پے در پے ہلاک ہونگے گروہ حیوانات کے مانند ٹوٹنے ڈورے موتیوں کی لڑی
کے اور پے در پے گرنے موتیوں کے اُسمیں سے نقل کی بیہقی نے شعب الایمان میں

باب العلامات بین یدی الساعۃ وذکر الدجال

باب ہے بیچ بیان نشانیوں کے آگے قیامت کے اور بیچ بیان ذکر دجال کے طرح ذکر کیں اس باب میں خبریں بڑی علامتیں قیامت کی کہ نزدیک ہیں کہ واقع ہونگی
جیسے کہ ذکر کیں پہلے باب میں علامتیں چھوٹی اور ظاہر تر اور مناسب یہ تھا کہ ذکر نکلنے مہدی کا کہ وجود اُنکا ساتھ عیسیٰ اور دجال کے ہوگا اسی باب میں کرتے
ولیکن چونکہ ذکر مہدی کا حدیثوں میں ساتھ ذکر فتنوں اور لڑائیوں کے کہ پہلے اُنکے نکلنے سے واقع ہونگے اور بعد اُنکے نکلنے کے تمام ہو جائینگے واقع ہوا اُس لیے
ذکر اُنکا اُس باب میں ہوا اور بہتر جان کہ حدیثیں اور اخبار بیچ ترتیب واقع ہونے دس نشانیوں کے کہ مؤلف نے ذکر کیں مختلف آئی ہیں اور کلام بیچ تطبیق اور توجیہ
اُنکی کے بہت ہے اور شاید کہ بیچ ضمن شرح کے کچھ اُسمیں سے مذکور ہو اور بہت بڑی نشانی نشانیوں میں سے اور سخت تر بلا وجود دجال کا اور حدیثیں اُسمیں اکثر اور مشہور
ہیں اور دجال مشتق دجل سے ہے اور دجل بمعنی خلط اور مکر اور تلبیس کے آتا ہے دجل الحق بالباطل کہتے ہیں جس وقت کہ کوئی حق کو ساتھ باطل کے خلط کرے اور
فریب دے اور بمعنی کذب کے بھی آتا ہے پائے جانا اُن سب معنوں کا دجال میں ظاہر ہے اور وجوہ تسمیہ دجال کتاب قاموس میں مذکور ہیں اور مسیح اسم مشترک ہے
درمیان دجال و عیسیٰ کے اور اکثر یہ ہے کہ اُسکے نام کو مقید ساتھ دجال کے کرتے ہیں یعنی مسیح دجال کہتے ہیں اور عیسیٰ میں مطلق چھوڑتے ہیں اور عیسیٰ کو مسیح
اس لیے کہتے ہیں کہ جب اندھے اور کوڑھی کو چھوتے تو اچھے ہو جاتے اور اسی سبب کہتے ہیں کہ ماں کے پیٹ سے ممسوح یعنی اوپر پاک نکلے تھے اور تیل کی کہ لگاتے ہیں وقت پیدا ہونے کے
ہوتی ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ مسیح یعنی صدیق کے ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ تلوے اُنکے پاؤں کا ہموار تھا نہ خمدار و باریک جیسا کہ اکثر لوگوں کا ہوتا ہے یا اس سبب سے کہ بہت
سیاحت کرتے تھے زمین میں اور یہ وجہ مشترک ہے درمیان اُنکے اور دجال کے اور دجال کو مسیح اس سبب سے کہتے ہیں کہ ایک آنکھ اُسکی ممسوح یعنی ہموار
تھی اور مسیح الوجہ اسکو کہتے ہیں کہ ایک طرف اُسکے منہ کے ہموار ہو اور آنکھ و بھوں نہ ہو یا اس سبب سے کہ مسح کی گئی یعنی پونچھی گئی اُس سے
دور کی گئی اُس سے خیر و خوبی جیسی کہ مسح کی گئی عیسیٰ سے شر و بدی اور بس وہ مسیح الضلالت ہے اور عیسیٰ مسیح الہدیٰ ہیں اور اُنکے نام میں مسیح ساتھ

زبر ہیم اور سین مشددہ کے بھی آیا ہے اور بعضوں نے کہا کہ مشدد نام دجال کا ہے اور مخفف نام عیسیٰ کا اور یہ جو کہا ہے کہ نام دجال کا مسیح ہے سو استعارہ ہے کیخلاف ہے

الفصل الاول عن حذیفۃ بن اسید الغفاری قال اطلع النبی صلی اللہ علیہ وسلم علینا ونحن نتذاکر فقال ما تذاکرون قالوا نذکر الساعۃ قال انھا لن تقوم حتی ترون قبلھا عشر آیات فذکر الدخان والدجال والدابۃ وطلوع الشمس من مغربھا ونزول عیسی بن مریم ویاجوج وماجوج وثلثۃ خسوف خسف بالمشرق وخسف بجزیرۃ العرب وآخر ذلک نار تخرج من الیمن تطرد الناس الی محشرھم وفی روایۃ نار تخرج من قعر عدن تسوق الناس الی المحشر وفی روایۃ فی العاشرۃ وریح تلقی الناس فی البحر رواہ مسلم روایت ہے حذیفہ سے کہا جھانکا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم پر حال میں کہ ہم ذکر کرتے تھے آپس میں پس فرمایا کہ کیا ذکر کرتے ہو کہا صحابہ نے کہ ذکر کرتے ہیں ہم قیامت کا فرمایا کہ تحقیق قائم نہ ہوگی قیامت یہانتک کہ دیکھو گے تم پہلے اسکے دس نشانیاں پس ذکر فرمایا دھوئیں کا ف ح یعنی دھواں نکلیگا اور بھر دیگا مشرق اور مغرب کو اور چالیس روز ٹھیریگا پس مسلمان مانند زکام زدوں کے ہونگے اور کافر مانند

مستوں کے جیسے کہ اور حدیث میں آیا ہے اور قرآن میں جو سورۂ دخان میں آیا ہے یوم تاتی السماء بدخان مبین الخ وہ بھی اسی پر محمول ہے بقول حذیفہ اور تابعین کے اور نزدیک ابن مسعود اور تابعین کے مراد اس سے وہ قحط ہے کہ قریش پر پڑا تھا آنحضرت کے زمانہ میں حضرت کی دعا سے کہ فرمایا خدایا کر ان پر قحط سات برس کا جیسے کہ کیا تو نے سات برس پر حضرت یوسف کے زمانہ میں پس مبتلا ہوئے قحط میں اور کھاتے تھے چمڑے اور مردے اور دیکھتے تھے ہوا میں ایک چیز مانند دھوئیں کے اسلیے کہ بھوکا بسبب ضعف بصر کے ہوا کو مانند دھوئیں کے دیکھتا ہے اور یہ بھی ہے کہ ہوا قحط سالی میں بسبب پیوستہ اوقات مینہ اور کثرت غبار کے بسبب تاریک معلوم ہوتی ہے مانند دھوئیں کے ت اور ذکر کیا حضرت نے ان دس نشانیوں میں سے نکلنا دجال کا اور دابۃ الارض کا ف ح کہ نکلے گا مسجد حرام سے

درمیان صفا و مروہ کے اور قول حق سبحانہ کا و اخرجنا لھم دابۃ من الارض محمول ہے اسی پر اور لکھا ہے علما نے کہ وہ چارپایہ ہے کہ درازی اسکی ساٹھ گز کی ہوگی اور بعضوں نے کہا ہے کہ وہ مختلف الخلقۃ ہوگا مشابہ بہت حیوانوں کی کہ جبل صفا میں سے پھاڑ کر نکلے گا اور اسکے ساتھ عصائے موسیٰ اور انگشتری سلیمان کی ہوگی اور کوئی دوڑنے میں ساتھ اسکے نہ پہونچ سکیگا اور اس سے نہیں بھاگ سکیگا مارے گا مومن کو عصا سے اور لکھے گا اسکے منھ پر مومن اور مہر لگا دیگا کافر پر چھاپ سے اور لکھے گا اسکے منھ پر کافر کہا ہے بعضوں نے کہ دابۃ الارض تین بار نکلیگا ایام امام مہدی میں پھر ایام عیسیٰ میں پھر بعد طلوع ہونے آفتاب کے مغرب سے ذکرہ ابن الملک ت اور ذکر کیا حضرت نے ان دس نشانیوں میں سے نکلنا آفتاب کا جانب غروب ہونے اسکے سے چنانچہ بیان اسکا حدیث میں آویگا اور ذکر کیا آنحضرت نے اترنا عیسیٰ بیٹے مریم کا آسمان سے زمین پر ف ع یعنی ملا ہوا ساتھ ظہور امام مہدی کے اور نازل ہونگے عیسیٰ نزدیک منارہ سفید کے جانب شرقی دمشق کے اور قتل کرینگے حضرت عیسیٰ دجال کو دروازہ لُد پر اور لُد ایک موضع ہے شام میں اور بعضوں نے کہا فلسطین میں اور کہا گیا ہے کہ اول نشانیوں میں ہونا دھوئیں کا ہے پھر نکلنا دجال کا پھر اترنا عیسیٰ کا پھر نکلنا یاجوج و ماجوج کا پھر نکلنا دابۃ الارض کا پھر نکلنا آفتاب کا مغرب سے اس لیے کہ کفار مسلمان ہونگے حضرت عیسیٰ کے زمانہ میں یہانتک کہ ہوگی دعوت ایک ہی اور اگر آفتاب نکلے مغرب سے پہلے نکلنے دجال کے اور اترنے عیسیٰ کے تو نہ ہووے ایمان مقبول کفار سے پس واو مطلق جمع کے لیے ہے پس نہیں وارد ہوگا کہ نزول عیسیٰ کا پہلے طلوع ہونے آفتاب کے ہو جیسا کہ کہا اور نہ وارد ہوگا جو کچھ کہ آگے آتا ہے کہ طلوع آفتاب کا اول نشانی ہے ت اور ذکر کیا حضرت نے نکلنا یاجوج اور ماجوج کا ف ع ح لفظ یاجوج و ماجوج الف سے ہیں اور ہمزہ سے بھی اور یہ دو قبیلے ہیں اولاد یافث بن نوح سے اور یہ دو نام ہیں عجمی اور بعضوں نے کہا عربی ت اور ذکر کیا تین خسفوں کا یعنی دھنس جانا ایک خسف زمین مشرق میں اور ایک خسف زمین مغرب میں اور ایک خسف زمین عرب میں ف ع کہا ابن ملک نے کہا گیا ہے خسف کئی جگہوں میں ہو چکی احتمال ہے کہ مراد ان تین خسفوں سے زائد اسکے کہا گیا کہ وہ نہایت سخت ہونگے ت اور دسویں نشانی کہ سب کے آخر واقع ہوگی ایک آگ ہوگی کہ نکلے گی جانب یمن سے

ہانکے گے وہ لوگون کو طرف زمین حشر کے ف ع کہ شام مین ہو گے لیکن ظاہر یہ ہے کہ طرف یہ ہے کہ ہو گا سبب اُسکا شاید یہ ہے کہ یاد ہو گی شام فتح کرنا جاوے گا
سبب اُسمین اور یہ ہے یعنی مانع آتا کہ یہ انکا آگ کا لوگون کو بعد حشر کے ہو گا کہین کہ قرب قیامت کی پہلے قیامت کے ہو گی اور حشر بعد اُسکے ہو گا اور ایک
روایت مین آیا ہے کہ نکلے گی آگ زمین حجاز سے کہا قاضی عیاض نے کہ شاید کہ وہ آگین جمع ہو گئین کہ ہانکین گی لوگون کو یا ہو گا بعد از نکلنا اُسکا جیسے ہے اور ذکر اُسکا جا
ہے ذکرہ القرطبی ہیچ جمع درمیان اس کے اور درمیان اس روایت کے کہ بخاری مین ہے کہ اول نشانیون قیامت کی آگ ہو گی کہ نکالے گی لوگون کو مشرق سے
طرف مغرب کے ساتھ اس طرح کے ہے کہ آخریت اُسکی باعتبار اُن نشانیون کے ہے کہ مذکور ہوئین اور اولیت اسکے باعتبار اسکے ہے کہ وہ اول اُن نشانیون کی ہے
کہ نہین ہو گی کوئی چیز بعد انکے امور دنیا سے ہرگز بلکہ واقع ہو گا ساتھ آنے انکے نفخ صور مین بخلاف اُن نشانیون کے کہ ذکر کی گئین ساتھ اُسکے کہ باقی
رہین گی ساتھ ہر نشانی کے اُنمین سے چیزین امور دنیا سے اسی طرح ذکر کیا ہے اُسکو بعضے علماء توفیق دینے والون نے ترجمہ اور ایک روایت مین یون آیا ہے
کہ ایک آگ ہو گی کہ نکلے گی پہاڑ سے عدن کے کہ نام ایک شہر مشہور کا ہے یمن مین ہانکے گی لوگونکو طرف میدان حشر کے اور روایت مین پیچ بیان دسوین نشانی کے
بجاے ذکر نکلنے آگ کے یہ ہے ہانکنا ہوا سے ذکر ہوا کا آیا ہے کہ ڈالیگی لوگون کو دریا مین نقل کی یہ مسلم نے ف ع اور شاید کہ تطبیق دونون روایتون کی یہ
کہ مراد ہے اس روایت مین کہ ہوا ہین اور آگ انکی ہوگی چلی ہوئی ساتھ جھکڑ ہوا کے کہ سریع التاثیر ہوگی یعنی ڈالنے آگ کے درمیان ہین اور وہ ہو گی جگہ حشر کی
یا سفر دریا کی جیسے کہ وارد ہوا ہے کہ دریا ہو جائیگا آگ اور اسمین وعدہ ہے قول اللہ تعالی کا واذا البحار سجرت کہ بجاے آگ ہونے سے کہ وہ آگ بڑی ڈالیگی لیے ہو گی
بمنزلہ کوڑے کے ہانکنے کے لیے طرف محشر کے اور یہ خوب معلوم ہے واللہ اعلم وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ
سِتًّا الدُّخَانَ وَالدَّجَّالَ وَدَابَّةَ الْاَرْضِ وَطُلُوْعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَاَمْرَ الْعَامَّةِ وَخُوَيْصَّةَ اَحَدِكُمْ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جلدی کرو تم ساتھ کامون نیک کے چھ چیزون سے ف ع یعنی دوڑو طرف اعمال
صالح کے پہلے پہونچنے ان چھ نشانیون قیامت کے اس لیے کہ دشوار ہو گا عمل بعد انکے یا نہین مقبول ہو گا اور نہین معتبر ہو گا بعد تحقیق انکے اور وہ
چھ چیزین یہ ہین ترجمہ دھوان و دجال و دابۃ الارض و نکلنا آفتاب کا مغرب کی طرف سے اور کام عامہ کا یعنی فتنہ کہ گھیر لے اور شامل ہو عامہ خلق کو اور
فتنہ کہ مخصوص ہو ساتھ بعض کے تم مین سے نقل کی یہ مسلم نے ف ح یعنی شواغل نفس و اہل و مال کہ مخصوص ہون ساتھ ایک کے تم مین سے اور ہو سکتا ہے
کہ مراد ساتھ امر عامہ کے قیامت ہو اور ساتھ خاصہ کے موت چونکہ ڈرایا علامات قیامت سے ڈرایا قائم ہونے اُسکے سے اور موت سے کہ قیامت صغری ہے
وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اَوَّلَ الْاٰيَاتِ خُرُوْجًا طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ
مَغْرِبِهَا وَخُرُوْجُ الدَّابَّةِ عَلَى النَّاسِ ضُحًى وَاَيُّهُمَا مَا كَانَتْ قَبْلَ صَاحِبَتِهَا فَالْاُخْرٰى عَلٰى اَثَرِهَا قَرِيْبًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ کہا سنا مین نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے اول نشانیون قیامت کی از روے نکلنے کے نکلنا آفتاب کا ہے مغرب
کی طرف سے ف ع کہا طیبی نے ہو سکتا ہے کہ اگر کہا جاوے کہ نکلنا آفتاب کا مغرب سے نہین ہے اول نشانی اس لیے کہ دھوان و دجال پہلے اسکے ہو گا کہین گے ہم کہ نشانیان
یا تو نشانیان ہین قریب قایم ہونے قیامت کے اور یا نشانیان ہین دلالت کرنیوالی اوپر وجود قایم ہونے قیامت کے اور حصول اسکے کے پس اول اُن مین سے بعث
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ اول ہے اور دھوان ہے اور نکلنا دجال کا اور مانند انکے کے اور دوسری قسم مین سے نکلنا آفتاب کا مغرب سے اور زلزلہ اور نکلنا آگ کا اور
ہانکنا اسکا لوگونکو طرف محشر کے اور نام رکھا گیا اُسکا اول اس لیے کہ یا ابتدا ہے دوسری قسم کی اور تائید ہے اسکے حدیث ابی ہریرہ کی کہ البتہ سکے آتی ہے لا تقوم الساعۃ
تطلع الشمس من مغربہا ترجمہ اور نکلنا دابۃ الارض کا کہ صفت اسکی معلوم ہو چکی لوگون پر اور کلام کرنا اسکا ساتھ انکے وقت چاشت کے ف ع لفظ خروج
نصب کے عطف ہے لفظ طلوع الشمس پر اور وہ خبر لفظ اول کی ہے پس لازم آتا ہے کہ ہو اول سہو اور کہا ابن ملک نے کہ شاید وہ بمعنی او کے ہے اور وہ مذہب کا وہ ہے ایک روایت

۱۴

اسلیے کہ یہی ہی او خروج الدابۃ علی الناس اور یہ موافق تر ہے ساتھ قول حضرت کے وایہما کانت الی آخرہ یعنی جو ان دونوں کا مثل مذکور ہین کہ پہلے دوسری کے ہو گی پس
دوسری واقع ہو گی پیچھے اسکے نزدیک تر اس کے یہ سلسلہ نعت ح یعنی فاصلہ ان دونوں میں کمتر ہو گا بہ نسبت فاصلہ کے اور نشانیوں میں پس اگر نکلنا آفتاب کا پہلے
ہو گا تو نکلنا دابۃ الارض کا قریب ہے ہو گا اور اگر نکلنا دابۃ الارض کا پہلے ہو گا تو نکلنا آفتاب کا مغرب سے متصل اسکے ہو گا اور یہی ہے باب ترتیب تقدم اور
تاخر ان دونوں علامتوں کے متعین ہونے میں حدیثوں میں نہیں آئی و نیز ہم ... لیکن اسقدر معلوم ہوا کہ یہ دونوں اور علامتوں میں سے کہ غیر انکے سے ہوں پہلے واقع ہونگی اور
حیثیت ان لما خروج الدجال ... صحیح کذا فی جامع الاصول ۝ وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلث اذا خرجن
لا ینفع نفسا ایمانھا لم تکن آمنت من قبل او کسبت فی ایمانھا خیرا طلوع الشمس من مغربھا والدجال ودابۃ الارض رواہ مسلم
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین نشانیاں ہیں کہ جب ظاہر ہونگی نہیں فائدہ کریگا کسی شخص کو ایمان اسکا کہ نہ تھا
ایمان لایا پہلے سے یعنی ایمان لانا اور توبہ کرنی کفر سے اسوقت نہیں فائدہ دیگی یا کسب کیے اسشخص نے بیچ ایمان اپنے کے بھلائی کرنی کی تھی پہلے اسکے
یعنی گنہگار ہو اسے بھی اسوقت مفید نہ ہوگی وہ تین نشانیاں یہ ہیں نکلنا آفتاب کا مغرب کی طرف سے اور نکلنا دجال کا اور نکلنا دابۃ الارض کا ف ع ح
اسلیے کہ قائم ہونا قیامت کا بسبب واقع ہونے انکے متعین ہو جاویگا احوال آخرت معائنۃ ومشاہدۃ ہو گا اور معتبر ایمان بالغیب ہے اور مقدم کیا طلوع
اگرچہ ہے متاخر وقوع میں اسلیے کہ مدار نہ قبول ہونے توبہ کا اسپر ہے اور ملایا گیا ہے نکلنا غیر اسکی کا ساتھ اسکے ۝ وعن ابی ذر قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم حین غربت الشمس اتدری این تذھب ھذہ قلت اللہ ورسولہ اعلم قال فانھا تذھب حتی تسجد
تحت العرش فتستاذن فیؤذن لھا ویوشک ان تسجد فلا یقبل منھا وتستاذن فلا یؤذن لھا ویقال لھا ارجعی من حیث جئت
فتطلع من مغربھا فذلک قولہ والشمس تجری لمستقر لھا قال مستقرھا تحت العرش رواہ مسلم اور روایت ہے ابوذر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے اسوقت کہ ڈوبا آفتاب کیا جانتا ہے تو اے ابوذر کہ کہاں جاتا ہے یہ آفتاب کہا میں نے اللہ اور رسول اسکا بہت جانتا ہے فرمایا کہ یہ آفتاب
جاتا ہے یہاں تک کہ سجدہ کرتا ہے نیچے عرش کے ف ع کہا بعضے محققین نے کہ نہیں مخالف ہے یہ اللہ تعالی کے قول کے وجدھا تغرب فی عین حمئۃ اسلیے کہ مراد ساتھ
اسکے نہایت جگہ پہنچنے بینائی کے ہے اور سجدہ کرنا آفتاب کا نیچے عرش کے بعد غروب ہونے کے ہے اور اس حدیث میں رد ہے اسپر کہ گمان کرتا ہے یہ کہ مراد ساتھ
مستقر اسکی کے نہایت اس جگہ کی ہے کہ پہونچے طرف اسکے بلندی میں اور یہ ایک دن ہے سال بھر میں تا تمام ہونے امر اسکے کے وقت تمام ہونے دنیا کے کہا
خطابی نے بلکہ احتمال ہے یہ کہ مراد ہو ساتھ اسکے یہ کہ وہ مستقر ہوتا ہے نیچے عرش کے مستقر ہونا کہ علم ہمارا نہیں احاطہ کرتا اسکو پھر اذن مانگتا ہے تا آوے
حضرت حق میں پس اذن دیا جاتا ہے آفتاب کو اور حکم کیا جاتا ہے تا مشرق کو جاوے اور طلوع کرے ف ح او ظاہر ہے کہ مراد سجدہ سے بھی طلب کرنا اذن طلوع
کا ہے طریق معہود پر اور اذن دینا ساتھ اسکے ... اور قریب ہے کہ سجدہ کریگا اور نہ قبول کیا جاویگا سجود اسکا اور اذن مانگیگا پس نہیں اذن دیا جاویگا اسکو
اور کہا جاویگا آفتاب کو پھر جا جہاں سے آیا ہے تو اور چونکہ مغرب سے آیا ہو گا مغرب ہی کی طرف پھر جاویگا پس نکلیگا آفتاب مغرب کی طرف سے پس یہی مراد قول اللہ تعالی
کے سے کہ فرمایا اور آفتاب سیر کرتا ہے واسطے قرارگاہ اپنی کے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی بیچ بیان معنی مستقر آفتاب کے کہ مستقر اسکا یعنی اسکے ٹھہرنے
کی جگہ نیچے عرش کے ہے وقت جبکہ بعد غروب کے وہاں جاتا ہے اور سجدہ کرتا ہے اور اذن مانگتا ہے پس اذن دیا جاتا ہے اسکو اور جاننا چاہیے کہ بیچ تفسیر بیضاوی کے
اور جمیع ... بیچ معنی اس آیۃ کے لکھی ہیں اور شارحین نے کہ جو کچھ بیچ حدیث متفق علیہ کے بیچ تفسیر اسکی کے واقع ہوا ہے نہیں ہوا ... اسکا عجب ہے کہ ان وجہ کو
ذکر نہیں کیا اور کلام طیبی سے بھی ... اس باب میں ظاہر ہوتی ہے نسال اللہ السلامۃ ۝ وعن عمران بن حصین قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یقول ما بین خلق آدم الی قیام الساعۃ امر اکبر من الدجال رواہ مسلم اور روایت ہے عمران بیٹے حصین سے کہ کہا سنا میں نے

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے نہیں درمیان پیدائش آدم کے اور روز قیامت کے کوئی امر بہت بڑا از جہت دجال یعنی کوئی فتنہ بڑا باعتبار احتیال اور استدراج کے نقل کیا اسکو مسلم نے وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَخْفٰى عَلَيْكُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِاَعْوَرَ وَ اِنَّ الْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ اَعْوَرُ عَيْنِ الْيُمْنٰى كَاَنَّ عَيْنَهٗ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عبد اللہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالی نہیں پوشیدہ تم پر ف ع یعنی پوشیدہ نہیں ہے تمسے ساتھ معقول دلائل کے اور دلیل لانے ہوا سپر جیسے کہ شرع میں آیا ہے پس گمراہ ہو نہ سبب دیکھنے سحر و فریب وغیرہ دجال کے پس یہ جملہ تمہید ہے اس قول کی کہ تحقیق اللہ تعالی نہیں کانا ف ع مراد اس سے نفی نقصان کی ہے نہ ثابت کرنا اعضا کا ساتھ صفت کمال کے یعنی اللہ سبحانہ منزہ ہے ان چیزوں سے نہیں اوس کی آنکھ جیسے کہ آدمیوں کی ہوتی ہے نہیں ہے چہ جائیکہ کانا ہو تحقیق اور تحقیق مسیح دجال کانا ہوگا داہنی آنکھ کا گویا کہ آنکھ اسکی دانہ انگور کا ہے پھولا ہوا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع لفظ طافیہ ساتھ ری کے ہے اور ہمزے سے بھی روایت کیا گیا ہے یعنی بلند کے اور نہیں منافات ہے درمیان اس روایت کے اور درمیان اس روایت کے انہا لیست بناتئۃ ولا جحراء یعنی نہ بلند ہوگی اور نہ پست و غنیمت ہی واسطے امکان جمع کے دونوں چیزوں کے ساتھ اختلاف دونوں آنکھوں کے یعنی ایک ایسی ہو اور ایک ویسی کما قال تورپشتی نے کہ بیچ ان حدیثوں کے کہ وارد ہوئی ہیں دجال کے وصف میں کلمات متنافرہ یعنی مخالف آئے ہیں کہ مشکل ہے توفیق انمیں لیکن ہم بیان کرینگے ہر ایک کو انمیں سے علاوہ اس حدیث میں کہ ذکر کیا گیا ہے پس اس حدیث میں تو ہے کہ آنکھ اسکی طافیہ یعنی بلند ہوگی اور اور حدیث میں ہے کہ وہ جاحظ العین ہے گویا کہ آنکھ اسکی کوکب یعنی ستارہ ہے اور اور میں آیا ہے کہ آنکھ اسکی ناتئہ ہے اور نہ جحراء اور توفیق انمیں یہ ہے کہ اختلاف وصفوں کا بسبب اختلاف دونوں آنکھوں کے ہے یعنی ایک ویسی ہوگی اور ایک ایسی اور موئد اسکا وہ جو ابن عمر کی حدیث میں آیا ہے کہ وہ اعور ہوگا داہنی آنکھ کا اور حذیفہ کے حدیث میں آیا ہے کہ وہ ممسوخ العین ہے گا اسپر ظفرہ سوٹا ہوگا اور یہ بھی ایک حدیث میں آیا ہے کہ وہ اعور ہوگا بائیں آنکھ کا اور تطبیق ان اوصاف مختلفہ میں یہ ہے کہ ایک آنکھ تو بالکل گئی ہوئی نشاہ ہوگی اور دوسری عیب والی ہوگی اس پر درست ہے یہ کہ کہا جاوے ہر ایک آنکھ کو عورا اس لئے کہ معنی عور کے اصل میں عیب کے ہیں پس اسکی آنکھ دونوں بھی عیب والی ہیں اور بائیں بھی وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ نَبِيٍّ اِلَّا قَدْ اَنْذَرَ اُمَّتَهُ الْاَعْوَرَ الْكَذَّابَ اَلَا اِنَّهٗ اَعْوَرُ وَاِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِاَعْوَرَ مَكْتُوْبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ ك ف ر مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں کوئی نبی گذرا مگر کہ تحقیق ڈرایا ہے اپنی امت کو کانے جھوٹے سے ف ع کہ دجال ہے اس جگہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ وقت نکلنے دجال کا کسی پیغمبر پر نہیں کھلا ہے اسقدر معلوم ہے کہ پہلے قیامت سے نکلیگا اور چونکہ وقت قائم ہونے قیامت کا متعین نہیں ہے وقت نکلنے کا بھی متعین نہیں آگاہ ہو کہ دجال کانا ہوگا اور پروردگار تمہارا کانا نہیں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع یعنی پاک ہے اس سے کہ ہو ناقص و عیب والا اپنی ذات اور صفات میں اور یہ کلام حضرت کا عوام کے سمجھانے کے لیے ہے کہ انکی عقل و فہم میں آجاوے جیسے کہ وارد ہوا ہے کلّم الناس علی قدر عقولہم لکھا ہوگا درمیان دونوں آنکھوں اسکی کے لفظ کفر کاف ف ر ع مصابیح اور مشکوۃ کے نسخوں میں ان تینوں حرفوں کو جدا ایک دوسرے سے لکھا ہے گویا دجال کے منہ پر بھی اسی صورت سے لکھا گیا ہے اور اسمیں اشارہ ہے اسپر کہ باعث اور بلانیوالا ہوگا طرف کفر کے نہ طرف رشد کے اس لیے جب ہے اجتناب اس سے اور یہ بڑی نعمت ہے اللہ تعالی کی طرف سے اس امت کے حق میں کہ ظاہر کردی ہے رقم کفر کی درمیان آنکھوں اسکی کے وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثًا عَنِ الدَّجَّالِ مَا حَدَّثَ بِهٖ نَبِيٌّ قَوْمَهٗ اِنَّهٗ اَعْوَرُ وَاِنَّهٗ يَجِيْءُ مَعَهٗ بِمِثْلِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَالَّتِيْ يَقُوْلُ اِنَّهَا الْجَنَّةُ هِيَ النَّارُ وَاِنِّيْ اُنْذِرُكُمْ كَمَا اَنْذَرَ بِهٖ نُوْحٌ قَوْمَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آگاہ ہو خبر دوں میں تمکو خبر دجال کی ایسی خبر کہ نہیں خبر دی تھی اسکے کسی نبی نے اپنی قوم کو وہ خبر یہ ہے کہ تحقیق دجال کانا ہے اور تحقیق دجال لاویگا ساتھ اپنے مانند جنت اور دوزخ کے یعنی اسکے ساتھ باغ اور آگ ہوگی یا مراد اسباب آسائش اور محنت کے ہیں پس باغ

وہ فہر جسکو کہیگا یہ جنت ہے وہ ہوگی آگ ف ح ع کہا ایک شارح نے یعنی دخل ہونا اسمین اور اختیار کرنا اسکا سبب عذاب اور داخل ہونے دوزخ کا ہوگا اور
اسی قیاس پر جسکو کہیگا یہ آگ ہے حقیقت میں وہ بہشت ہوگی یعنی جو کہ نہ اطاعت کریگا اسکی و جسکو پھینکیگا اسکو آگ میں مستحق ہوگا جنت کے داخل ہونے کا بسبب
کرا اسنے تکذیب کی اسکی لیکن ظاہر تر یہ ہے کہ وہ دونوں منقلب ہو جائینگے اور فعل انکا الٹ جاویگا آنحضرت جیسے کہ وارد ہوا ہے القبر روضۃ من الجنۃ او حفرۃ
من حفر النیران اور ایسا ہی ہے قول اللہ تعالی کا یا نار کونی بردا وسلاما علی ابراہیم اور ایسی ہے دنیا ہے مکدر کہ جسکا نام رکھا گیا ہے سجن ہوجاتا ہے جنت
عارفین کیلیے کہ جو قائم ہیں مقام رضا میں جیسے کہ کہا گیا ہے بیچ قول اللہ تعالی کے ولمن خاف مقام ربہ جنتان کہ ایک جنت دنیا میں ہے اور ایک
عقبی میں اور ایسی ہی تازگی دنیا کی بہ نسبت اہل دنیا کے بسبب عدم حضور انکے کے ساتھ رب اپنے کے مانند سم کے ہے وسم ملی ہوئی ہمکی ہے دریرمیں اور تازگی دنیا
کی اور چونکہ مقصود ڈرانا تھا اکتفا کیا او پر اسی کے بر خلاف بعضی حدیثوں میں ثانی بھی یعنی ذکر بہشت کا صریح مذکور ہے بعض نے یہاں مقید ہے والتی یقول انہا النار یعنی
اور اسکے مانند ہے دنیا عارفین کی نظر میں کہ نعمت اسکی نعمت ہے اور نقمت اسکی نعمت اور محنت اسکی نعمت ہے اور منحۃ اسکی محنت اور حسن و قبح اسکا مختلف ہے مانند
کے مار ہے محبوب کیلیے اور وہ ہی محجوبون کیلیے ہے اور تحقیق ڈرایا ہوں تمکو جیسے کہ ڈرایا ساتھ اسکے نوح نے قوم اپنی کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف تخصیص نوح
کی باوجود عموم حکم کے سبب یہ ہے کہ وہ مقدم مشاہیر انبیاء کے صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین **وَعَنْ حُذَیْفَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ**
قَالَ إِنَّ الدَّجَّالَ یَخْرُجُ وَإِنَّ مَعَهُ مَاءً وَنَارًا فَأَمَّا الَّذِی یَرَاهُ النَّاسُ مَاءً فَنَارٌ تُحْرِقُ وَأَمَّا الَّذِی یَرَاهُ النَّاسُ نَارًا فَمَاءٌ بَارِدٌ
عَذْبٌ فَمَنْ أَدْرَكَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَلْیَقَعْ فِی الَّذِی یَرَاهُ نَارًا فَإِنَّهُ مَاءٌ عَذْبٌ طَیِّبٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَزَادَ مُسْلِمٌ وَإِنَّ الدَّجَّالَ
مَمْسُوحُ الْعَیْنِ عَلَیْهَا ظَفَرَةٌ غَلِیظَةٌ مَكْتُوبٌ بَیْنَ عَیْنَیْهِ كَافِرٌ یَقْرَؤُهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ كَاتِبٍ وَغَیْرِ كَاتِبٍ اور روایت ہے حذیفہ سے
انہوں نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تحقیق دجال نکلے گا اس حال میں کہ اسکے ساتھ پانی ہوگا ف ع یعنی وہ چیز پیدا ہوگی کہ ہوتی ہے پانی سے قسم
اسباب چین سے بحسب ظاہر کے کہ تعبیر کی گئی ہے اس سے ساتھ جنت کے پہلی حدیث میں رغبت دلاویگا طرف اسکے انکو کہ اطاعت کریں اسکی ت
اور آگ ہوگی ف ع یعنی وہ چیز ہوگی کہ ظاہر اوسکا سبب عذاب و مشقت کا ہوگا واسطے انکے جنمیں خوف ہوگا اوسکا اور اسکو نافرمانی کریگا اسکی ت پس
جسکو دیکھینگے لوگ پانی پس حقیقت میں وہ آگ ہوگی کہ جلاویگی اور جسکو دیکھینگے لوگ آگ پس وہ ہوگا پانی ٹھنڈا شیرین ف ع معنی یہ ہیں کہ کردیگا
اللہ تعالی اسکی آگ کو پانی ٹھنڈا اس شخص پر کہ جھٹلاویگا اسکو اور دور کریگا وہ اسکو اسمیں غصہ ہو کر جیسے کہ کردیا نمرود کی آگ کو ٹھنڈا اور سلامتی ابراہیم
علیہ السلام پر اور کردیگا اسکے پانی کو کہ دیگا وہ اسکو اس شخص کو کہ تصدیق کریگا اسکی آگ جلانے والی ہمیشہ کو محمل اسکا یہ ہے کہ جو کچھ فتنے اسکے ظاہر
ہونگے نہیں ہوگی انکے لیے حقیقت بلکہ خیال اور شعبدے ہونگے جیسے کہ کرتے ہیں ساحر اور شعبدہ باز مع ہذا احتمال یہ بھی ہے کہ اللہ تعالی بدل دیگا ماہیت
اسکے پانی اور آگ حقیقی کی کہ وہ قادر ہے ہر چیز پر ت پس جو شخص کہ پاوے اسکو یعنی دجال کو یا اسکے فریبوں کو کہ ذکر کیے گئے تم میں سے پس چاہیے کہ پڑی
اس چیز میں کہ دیکھے اسکو آگ پس یعنی اختیار کرے تکذیب اسکی اور نہ پروا کرے واسطے اسکے کی اس چیز میں کہ دیکھے اسکو آگ پس تحقیق وہ پانی شیرین خوش
ہوگا ف ع یعنی ایک آنکھ حقیقت میں یا ساتھ تقلیب یعنی بدل دینے ماہیت کے یا بحسب مال کے واللہ اعلم بالحال در کلام قبیل اکتفا سے ہے پس تقدیر یہ ہے
اور نہ تصدیق کرے اسکی بسبب جنت پانی کے کہ اسکے ساتھ ہوگا اس لیے کہ وہ ایک عذاب اور حجاب ہوگا ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور
زیادہ کی مسلم نے یہ عبارت کہ تحقیق دجال ہوگا مٹا ہوا آنکھ کا ف ع یعنی ایک آنکھ اسکی مٹی ہوئی ہوگی مانند پیشانی کے نہیں ہوگا اسکے لیے اثر
آنکھ کا ت اوسپر یعنی دوسری آنکھ پر ناخنہ ہوگا یعنی گوشت موٹا یا جلد پاشی ہوئی آنکھ پر ناخنہ ہوگا لکھا ہوا ہوگا درمیان دونوں آنکھوں اسکی کے
لفظ کافر کا یا لکھا ہوگا کہ وہ کافر ہے پڑھیگا اسکو ہر مومن لکھنے والا اور غیر لکھنے والا ف ح یعنی وہ کہ جسے علم کتابت کا رکھتا تھا یا نہ رکھتا تھا

جان کہ ظاہر یہ ہے کہ کانا خنیج آنکھ غیر مشی ہو سکے ہوگا اس لیے کہ معنی ممسوح کے یہ ہیں کہ ایک جانب میں آنکھ اور ابرو نہ ہو اصلا نہیں اور ہموار و مسطح ہو اور نہیں ہو نا خنیج ابو ایسی
کیا معنی کہتا ہے مگر یہ کہ مراد ممسوح سے عیب ہو مطلق کہتے ہیں وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّجَّالُ أَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُسْرَى جُفَالُ
الشَّعَرِ مَعَهُ جَنَّتُهُ وَنَارُهُ فَنَارُهُ جَنَّةٌ وَجَنَّتُهُ نَارٌ (رواه مسلم) اور روایت ہے اسی حذیفہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کانا ہوگا
بائیں آنکھ کا کثرت سے ہونگے بال اسکے ساتھ اسکے ہوگی بہشت اسکی اور آگ اسکی پس آگ اسکی بہشت ہے اور بہشت اسکی آگ نقل کی یہ مسلم نے ف ع اوپر
گذرا کہ وہ کانا ہوگا داہنی آنکھ کا اور ایک آنکھ اسکی ملی ہوئی ہموار ہوگی پس تطبیق انمیں یہ ہے کہ ایک آنکھ اسکی باطل ہوگی اور دوسری عیب دار ہوگی
پس صحیح ہے کہ کہا جاوے ہر ایک آنکھ کو عورا اس لیے کہ عور کے معنی اصل میں عیب کے ہیں اور بعضوں نے کہا کہ عور ہوگا بہ نسبت اشخاص متفرقہ کے پس ایک
قوم تو دیکھیگی اسکو اعور الیسری اور ایک قوم دیکھیگی اعور الیمنی تاکہ دلالت کرے اسکی بطلان امر پر اسلیے کہ عجب دکھائی دیگی خلقت اسکی جیسے کہ یہ
دلالت کریگی اسپر کہ وہ ساحر کذاب ہے اور احتمال ہے یہ کہ ہوا ایک فرق دونوں میں بسبب سہو راوی کے وَعَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّجَّالَ فَقَالَ إِنْ يَخْرُجْ وَأَنَا فِيكُمْ فَأَنَا حَجِيجُهُ دُونَكُمْ وَإِنْ يَخْرُجْ وَلَسْتُ فِيكُمْ فَامْرُؤٌ حَجِيجُ نَفْسِهِ وَاللّٰهُ خَلِيفَتِي عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ إِنَّهُ
شَابٌّ قَطَطٌ عَيْنُهُ طَافِيَةٌ كَأَنِّي أُشَبِّهُهُ بِعَبْدِ الْعُزَّى بْنِ قَطَنٍ فَمَنْ أَدْرَكَهُ مِنْكُمْ فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ فَوَاتِحَ سُورَةِ الْكَهْفِ وَفِي رِوَايَةٍ فَلْيَقْرَأْ
عَلَيْهِ بِفَوَاتِحِ سُورَةِ الْكَهْفِ فَإِنَّهَا جِوَارُكُمْ مِنْ فِتْنَتِهِ إِنَّهُ خَارِجٌ خَلَّةً بَيْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ فَعَاثَ يَمِينًا وَعَاثَ شِمَالًا يَا عِبَادَ اللّٰهِ فَاثْبُتُوا
قُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا لَبْثُهُ فِي الْأَرْضِ قَالَ أَرْبَعُونَ يَوْمًا يَوْمٌ كَسَنَةٍ وَيَوْمٌ كَشَهْرٍ وَيَوْمٌ كَجُمُعَةٍ وَسَائِرُ أَيَّامِهِ كَأَيَّامِكُمْ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَذٰلِكَ
الْيَوْمُ الَّذِي كَسَنَةٍ أَتَكْفِينَا فِيهِ صَلَاةُ يَوْمٍ قَالَ لَا اقْدُرُوا لَهُ قَدْرَهُ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا إِسْرَاعُهُ فِي الْأَرْضِ قَالَ كَالْغَيْثِ اسْتَدْبَرَتْهُ الرِّيحُ
فَيَأْتِي عَلَى الْقَوْمِ فَيَدْعُوهُمْ فَيُؤْمِنُونَ بِهِ فَيَأْمُرُ السَّمَاءَ فَتُمْطِرُ وَالْأَرْضَ فَتُنْبِتُ فَتَرُوحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَتُهُمْ أَطْوَلَ مَا كَانَتْ ذُرًى وَأَسْبَغَهُ
ضُرُوعًا وَأَمَدَّهُ خَوَاصِرَ حدیث اور روایت ہے نواس بن سمعان سے کہا انہوں نے ذکر کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کا یعنی اسکے نکلنے کا اور تمام
امور اسکی کا اور لوگوں کے مبتلا ہونیکا بسبب اسکے پس فرمایا اگر نکلے دجال اور میں ہوں موجود تم میں یعنی بالفرض والتقدیر پس میں جھگڑونگا اس سے سامنے
تمہارے ف ع یعنی غالب آونگا اسپر ساتھ دلیل کے اور اسمیں اشارہ ہے طرف اسکے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھے جھگڑنے اور غالب آنے میں اسپر ساتھ دلیل کے
غیر محتاج طرف مدد کار کے کسی کا اپنی امت میں سے جان کہ حدیثوں اور دلیلوں اور قرائن سے معلوم ہوا ہے کہ ظہور دجال کا بعد از زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوگا
اور اسی طرح جو حضرت نے فرمایا اسمیں شک نہیں یہ واسطے مبالغہ اور تاکید کے ہے اور واسطے تحقیق اور تعیین ظہور دجال کے اور مبہم رکھنے وقت اسکے کے اور ڈرانے خوف فتنہ
اسکے کے مکلفین پر ہے اور اگر نکلا اور نہوا میں تم میں پس ہر شخص حجت کرنیوالا ذات اپنی کا ہوگا ف ع یعنی دفع کریگا فتنہ اسکے کو اپنے سے ساتھ دلیلوں قطعیہ شرعیہ
اور عقلیہ کے کہ اس پاس ہیں اور غالب ہوگا اسپر کذا قال الطیبی اور یہ اس تقدیر پر ہے کہ وہ معنے حجت والا پس معنی یہ ہیں کہ ہر ایک دفع کریگا اپنے نفس سے
فتنہ اسکے ساتھ جھٹلانے اسکے کے اور اختیار کرنے صورت تکذیب اسکی کے ت اور اللہ خلیفہ اور وکیل میرا ہے ہر مسلمان پر ف ع یعنی حافظ اسکا ہے بعد میرے
یعنی منع کریگا اسکی اور دفع کریگا شر دجال کی اس سے اور یہ دلیل ہے اسپر کہ مومن الیقین والا ہمیشہ مدد کیا گیا ہے اگرچہ نہو ساتھ اسکے نبی اور امام پس اسمیں رد ہے
امامیہ پر ت تحقیق دجال ف ع یہ استیناف ہے بیان بعض احوال اسکے کا اور بیان بعض اس چیز کا کہ سفید ہے یعنی دفعہ شر افعال [illegible]
ہوگا ف ع اسمیں اشارہ ہے اسپر کہ وہ غیر ہے ابن صیاد کے یا اشارہ ہے اسپر کہ وہ محروم ہے سفیدی وفا سے [illegible]
ہوگی گویا کہ میں تشبیہ دیتا ہوں اسکو ساتھ عبد العزی بیٹے قطن کے ف ع یہ عبد العزی کہ ایک یہودی کا نام ہے اور ظاہر یہ ہے کہ
بت کا ہے اسکا منہ یعنی شکل [illegible] ہوتا ہے اور مسند احمد کا قول بعض کا کہ وہ ایک شخص تھا قبیلہ خزاعہ میں سے کہ مرا

بحجہ اسکی مشابہت کا منہین کیا کہ فرماتے ہین گویا مین تشبیہ دیتا ہون اسکی ساتھ اور اور حدیثون سے جزم تشبیہ کا بھی معلوم ہوتا ہے اور گویا لفظ کا فی ہوا سلیے اگر کیونکہ
تشبیہ کے ہیئت پس جو شخص پاوے اسکو تم مین سے پس چاہیے کہ پڑھے سامنے اسکے آیتین اول سورہ کہف کی شروع یعنی کذبا تک اسواسطے دلالت کرتے قرآن پر توحید
اور معرفت ذات وصفات اللہ تعالے کے اور ثبوت کتاب اللہ آیات بینات ڈرنے کے اور صدق رسول کے اور آنے رسول کے ساتھ معجزات اپنی کے کر
دکھاوینگے خوارق عادات دجال کو ہباء منثورا اور تابع اسکا پکارے گا ہلاکت وغیرہ کو اور کہا طیبی نے کہ معنی یہ ہین کہ قرأت اسکی امان ہے پڑھنے والے کے لیے
فتنہ اسکے سے جیسے کہ نجات دی اور امان پائی اصحاب کہف نے شر فتنہ دقیانوس جبار کے سے کہ اسکے زمانہ مین تھے ت اور ایک روایت یعنی مسلم کی مین بھی آیا ہے پس
چاہیے کہ پڑھے اول کی آیتین سورہ کہف کی پس تحقیق وہ سبب امان تمہارے کی ہین فتنہ دجال کے سے ف ح ع اور بعضے حدیثون مین پڑھنا ان آیتون کا وقت
سونے بھی آیا ہے اور لفظ جوار ساتھ زیر جیم کے اور را آخر کے ہے اکثر صحیح نسخون مین یعنی ہمسائگی اور امان کے اور بعضے نسخون مین ساتھ زبر جیم اور زا کے آیا ہے بمعنی کاغذ یعنی جیسے جنگی
کر لیتا ہے اسکو مسافر بادشاہ سے یا اسکی نائبون سے تاکہ کوئی روک ٹوک نکرے اسکے ساتھ راہ مین اور بعضے نسخون مین ساتھ زبر اور پیش کے ہے اور زیر فصیح تر ہے بمعنی امان کے
پھر جاننا چاہیے کہ حصن حصین مین یہ آیتین متعدد آئی ہین اس باب مین کہا جو کوئی پڑھے سورہ کہف جیسے کہ اتاری گئی ہے ہوگی اسکے لیے سب نور کی تمام
اسکے سے مکہ تک اور جسنے پڑھین دس آیتین اسکی آخر سے پھر نکلے دجال نہین مسلط ہوگا اسپر اور روایت ہے جسنے یاد کین دس آیتین اسکی اول سے بچا دجال
سے اور روایت ہے جسنے پڑھین تین آیتین اول کہف سے بچا دجال کے فتنہ سے اور ہیئت ظاہر تطبیق مین ان روایتون کے پڑھنے مین اور دس کے پڑھنے مین یہ ہے کہ کمتر
اس چیز کا کہ منفرد ہوگا ساتھ بچنے شر اسکے سے پڑھنا تین کا ہے اور حفظ انکا اولی ہے اور یہ نہین منافی ہے زیادہ کی ت تحقیق دجال نکلنے والا ہے ایک راہ سے کہ واقع ہے
درمیان شام اور عراق کے پس فساد کریگا داہنی اور فساد کریگا بائین ط ع یعنی بھیجیگا لشکر داہنی اور بائین اور نہین اکتفا کریگا فساد کرنے مین بیچ اون
شہرون کے کہ جاویگا انمین بلکہ متوجہ ہوگا انکی طرف پس نہین امن مین ہوگا اسکے شر سے کوئی مومن اور نہین خالی ہوگی اسکے فتنہ سے کوئی جگہ ت اے
بندو اللہ کے ف ع اے مومنو کہ موجود ہوگے اس زمانہ مین ثابت رہو مخاطبوں بعد من اگر پاؤ اسکو ثابت رہنا یعنی اپنے دین پر کہا ہمنے یا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اور کتنا ہوگا ٹھہرنا اسکا زمین مین فرمایا چالیس دن ف آگے آتی ہے ایک حدیث کہ ٹھہریگا دجال زمین مین چالیس برس لیکن نقل کیا ہے

مینہ سے یہاں ابر ہے یعنی جلدی چلیگا وہ زمین میں مانند چلنے ابر کے جسکو کہ آتی ہو پیچھے سے اُسکے باد یعنی بیگا ایک قوم پر اور بلاویگا انکو یعنی طرف الوہیت اپنے کے لیکن
ایمان لاوینگے وہ اُسپر پس حکم کریگا ابر کو پس برساویگا ابر مینہ کو اور حکم کریگا زمین کو پس اُگاویگی یعنی یہ استدراج ہوگا اُسکا واسطے فریفتہ کرنیکے عوام کو
اور بیچے ابتر ہوشی اُنکے یعنی وہ جو گئی تھی صبح کو چرنے کے لیے دراز ترین اُسکے کہ تھے از روی کوہانون کے ف ح ذری جمع ذروہ کی ہے یعنی کوہان
اونٹ کے اور اعلی ہر چیز کو بھی کوہان کہتے ہیں مراد فربہی ہونا ہے کوہان اُسکی فربہی سے دراز ہو جائینگے بہت اور خوب پورے اُسکے کہ تھے از روی
تھنون کے یعنی تھن خوب بھرے ہونگے دودھ سے اور خوب کھچے ہوئے اُسکے کہ تھے از روی کوکون کے یعنی بہ سبب کثرت کھانے اور سیری کے ثم یاتی القوم فید
فیردون علیہ قولہ فینصرف عنہم فیصبحون ممحلین لیس بایدیہم شیء من اموالہم ویمر بالخربۃ فیقول لہا اخرجی کنوزک فتتبعہ کنوزہا کیعاسیب
النحل ثم یدعو رجلا ممتلئا شبابا فیضربہ بالسیف فیقطعہ جزلتین رمیۃ الغرض ثم یدعوہ فیقبل ویتہلل وجہہ یضحک فبینما ہو
کذلک اذ بعث اللہ المسیح ابن مریم فینزل عند المنارۃ البیضاء شرقی دمشق بین مہرودتین واضعا کفیہ علی اجنحۃ ملکین اذا طاطا
راسہ قطر واذا رفعہ تحدر منہ مثل جمان کاللؤلؤ فلا یحل لکافر یجد من ریح نفسہ الا مات ونفسہ ینتہی حیث ینتہی طرفہ
فیطلبہ حتی یدرکہ بباب لد فیقتلہ ثم یاتی عیسی قوم قد عصمہم اللہ منہ فیمسح عن وجوہہم ویحدثہم بدرجاتہم
فی الجنۃ فبینما ہو کذلک اذ اوحی اللہ الی عیسی انی قد اخرجت عبادا لی لا یدان لاحد بقتالہم فحرز عبادی الی الطور پھر آویگا دجال ایک قوم
کے پاس پس بلاویگا انکو ف ح یعنی طرف دعوی الوہیت اپنی کے پس رد کرینگے اُسپر قول اُسکا یعنی قبول نہیں کرینگے اُسکو اور ایمان نہیں لاوینگے
اُسپر پس پھریگا اُنسے یعنی پھریگا اُسکو اللہ اُنسے پس صبح کرینگے قحط زدہ اور خشک سالی دیدہ اور سختی کشیدہ درحالیکہ نہوگا اُنکے ہاتھ میں کچھ مالون اُنکے
ف ح حاصل یہ کہ مومن بسبب اُسکے مبتلا ہونگے طرح طرح کے بلاؤن اور محنتون اور ضررونمین لیکن ہونگے صابر اور راضی اور شاکر بسبب اُسکے کہ دین ہونگے
اونکو اللہ تعالی فی صفتین اولیا کی ببرکت سید الانبیا کے ت اور گذریگا دجال ویرانہ پر پس کہیگا ویرانہ کو نکال اپنے خزانون کو پس پیچھے چلینگے دجال
کے خزانہ اُس ویرانہ کے مانند امیران شہد کی مکھیون کے ف ح یعاسیب جمع یعسوب کی ہے یعنی سردار شہد کے مکھیون کے یعنی جیسے یعسوب آگے ہوتا ہے
اور شہد کے مکھیان اُسکے ساتھ پیچھے پیچھے ہوتی ہیں اسی طرح دجال کے ساتھ خزانے پیچھے پیچھے چلینگے اسی جہت سے ہر قوم کے سردار کو یعسوب کہتے ہیں اور ہے
کی دیلمی نے حضرت علی سے بطریق مرفوع کے علی یعسوب المومنین والمال یعسوب المنافقین یعنی علی سردار مومنون کا ہے کہ متابعت کرتے ہیں اُسکی اور پناہ ڈھونڈتے
ہیں اُسکی اور مال سردار منافقون کا ہے کہ اُسکی پناہ ڈھونڈتے ہیں اور اُسکے پیچھے جاتے ہیں اور حضرت ابوبکر صدیق کی مدح میں بھی آیا ہے کہ حضرت علی اُنکے مرثیہ میں فرمائے
کنت للدین یعسوبا پھر بلاویگا دجال ایک شخص کو کہ بھرا ہوگا جوانی میں یعنی نہایت قوی اور جوان ہوگا پس ماریگا اُسکو ساتھ تلوار کے ف یعنی غصہ ہوکر
اُسپر بسبب قبول کرنے دعوت الوہیت اُسکی کے یا واسطے ظاہر کرنے قدرت کے اور تمہید کرنے خرق عادت کے پس کاٹیگا اُسکو دو ٹکڑے مانند پھینکنے تیر
نشانے پر ف ح یعنی فاصلہ درمیان دونون ٹکڑون کے بمقدار پھینکنے تیر کے ہوگا کہ نشانے پر مارتے ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ معنی یہ ہیں کہ پہونچیگا ضربت
اُسکی شمشیر کا مانند پہونچنے تیر کے نشانے پر ت پھر بلاویگا دجال اُس جوان کو پس زندہ ہوگا وہ اور متوجہ ہوگا طرف دجال کے اور روشن ہوگا چہرہ
اُسکا ہنستا ہوا بشاش ف ح اور کہیگا کہ یہ کیونکر صلاحیت رکھے سعیدو ہونیکی ت پس ہوگا میکہ دجال ایسے کاموں اور خراب وگمراہ کرنے میں کہ ناگاہ
بھیجیگا اللہ تعالی مسیح مریم کے بیٹے علیہما السلام کو پس اُترینگے وہ نزدیک مینارہ سفید کی جانب مشرقی دمشق کے ف ح اور وارد ہوا ہے اور روایات میں آیا ہے کہ
اُترینگے بیت المقدس میں اور اردن میں اور معسکر مسلمین میں ہے کہ جو مینار سفید مشرقی دمشق کے ہے بیت المقدس میں اُترینگے
ماجہ کے ہے وہ بہتر ہے کیونکہ صحیح ہے اور منافی نہیں ہے تمام روایتون کا اسلیے کہ بیت المقدس جانب شرقی دمشق کے ہے اور وہ معسکر مسلمین کا ہے ...

بیت المقدس کا کما فی الصحاح اور بیت المقدس جا نعل ہے آمد نہ اگرچہ نہیں ہے بیت المقدس میں اب منارہ لیکن ضرور ہے کہ بنیگا پہلے اترنے عیسیٰ کے علیہ السلام
درحالیکہ ہونگے عیسیٰ درمیان دو کپڑوں زرد رنگ کے یعنی پہنے ہونگے کپڑے دو رنگے ہوئے زعفران کے یا ورس کے کہ نام ایک گھاس زرد رنگ
کا ہے اور لفظ مہرودتین بیچ تمہ دال مہملہ کے ہے اور قال سمجھ کہ یہی ہے رکھنے والے ہونگے مسیح دونوں ہتھیلیاں اپنی اوپر بازو دو فرشتوں کے ف ع
یہ حال ہو واسطے کیفیت اترنے انکے جیسے کہ پہلا جملہ حال تھا واسطے کیفیت لباس دجال کے پھر بیان کیا انکا اور حالت جس وقت جھکاوینگے
سر اپنا ٹپکے گا پسینا انکا اور جب اٹھاوینگے سر اپنا تو گرینگے انکے بالوں سے قطرے مانند دانوں چاندی کے کہ مانند موتیوں کے ہونگے ف ع ح
یعنی صفائی اور سفیدی میں نہایہ میں لکھا ہے کہ لفظ جمان ساتھ پیش جیم اور تخفیف میم کا اوپر وزن غراب کے دانے چاندی کے بنے ہوئے بہیئت بڑے موتیوں
کا اور واحد بولا جاتا ہے کہ ما لبیبی اور مشابہت دی گئی ہے قطروں کو ساتھ جمان کے بڑائی میں پھر تشبیہ دی جمان کو ساتھ موتی کے بیچ صفائی کے اور توربشتی
اور بعض نے کہا کہ جمان ساتھ پیش جیم اور تشدید میم کے چھوٹے موتی اور تخفیف میم سے دانے کہ چاندی کے نہیں اور یہاں مراد خبر ہے یعنی جب جھکاوینگے سر
ٹپکینگے انکے سر کے بالوں سے قطرے نورانی اور جب اٹھاوینگے پھر گرینگے وہ قطرے کنایہ ہے ساتھ العونا زنگی اور طراوت جمال کے ہے ت پس نہیں ممکن ہوگا اور
واقع ہوگا کسی کافر کو کہ پاوے بو دم عیسیٰ سے مگر کہ مر جاوے اور دم انکا پہنچیگا جہاں تک پہنچیگی نگاہ انکی ف ع جائز ہے کہ ہو دجال مستثنیٰ اس حکم سے واسطے
حکمت کہ بہانے خون انکے سے نیزہ میں تاکہ زیادہ ہو ساحر ہونا اسکا مومنوں کے دلوں میں اور جائز ہے کہ ہو یہ کرامت عیسیٰ کی اول وقت اترنے انکے سے
پھر جاتی رہے وقت کہ دیکھیں دجال کو ط اس لیے کہ ہمیشہ رہنا کرامت کا لازم نہیں اور بعضوں نے کہا کہ جس دم سے کافر مریگا وہ وہ دم ہوگا کہ مقصود ہوگا ساتھ
اسکے ہلاک کرنا کافر کا نہ دم عادی پس مراد دجال کا واسطے نہ مرنے دم سے مقصود ہوگا سبحان اللہ ایک وقت تو وہ تھا کہ حضرت عیسیٰ ع مردہ کو زندہ کرتے تھے
اور ایک وقت وہ ہوگا کہ زندوں کو مارینگے ت پس ڈھونڈھینگے عیسیٰ دجال کو یہاں تک پاوینگے اسکو دروازہ لد پر ت ع لد ساتھ پیش لام اور
تشدید دال کے نام ہے ایک پہاڑ کا شام میں اور بعضوں نے کہا کہ وہ ایک قریہ ہے قریوں بیت المقدس کے سے اور بعضوں نے کہا کہ وہ قریہ ہے فلسطین
میں ط پس قتل کرینگے اسکو پھر آوینگے عیسیٰ پاس ایک قوم کے بچایا ہوگا انکو اللہ تعالیٰ نے دجال کے شر سے پس پونچھینگے عیسیٰ انکے مونہوں سے گرد و غبار شدت
و محنت کا ف ع احتمال ہے یہ کہ ہو یہ پونچھنا اپنے ظاہر معنی پر کہ پونچھیں گرد از راہ اکرام انکے یا یہ اشارہ ہو طرف دور کرنے شدت و خوف کے انکے سے
ت اور خبر دینگے انکو درجات اور مراتب انکے سے کہ پاوینگے جنت میں ورینگا اسی کہ عیسیٰ اسی طرح سے ہونگے ناگہاں وحی بھیجیگا اللہ تعالیٰ طرف عیسیٰ کی کہ تحقیق
میں نے نکالے ہیں کتنے ایک بندے اپنے نہیں طاقت و قدرت کسی کو انسے لڑنے کی ف ع طاقت و قدرت کو لفظ ید کر تعبیر کیا اس لیے کہ اکثر قدرت کے کام
میں ہاتھ سے ظاہر ہوتے ہیں اور تثنیہ لانے مبالغہ کے لیے ہے ت پس جمع کر اور محافظت کر میرے بندوں کی لیجا کر طرف کوہ طور کے ثُمَّ يَبْعَثُ اللّٰهُ يَاجُوجَ
وَمَاجُوجَ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ فَيَمُرُّ أَوَائِلُهُمْ عَلَى بُحَيْرَةِ طَبَرِيَّةَ فَيَشْرَبُونَ مَا فِيهَا وَيَمُرُّ آخِرُهُمْ فَيَقُولُ لَقَدْ كَانَ بِهٰذِهِ مَرَّةً مَاءٌ ثُمَّ يَسِيرُونَ حَتَّى يَنْتَهُوا إِلَى جَبَلِ الْخَمَرِ
وَهُوَ جَبَلُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَيَقُولُونَ لَقَدْ قَتَلْنَا مَنْ فِي الْأَرْضِ هَلُمَّ فَلْنَقْتُلْ مَنْ فِي السَّمَاءِ فَيَرْمُونَ بِنُشَّابِهِمْ إِلَى السَّمَاءِ فَيَرُدُّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ نُشَّابَهُمْ
مَخْضُوبَةً دَمًا وَيُحْصَرُ نَبِيُّ اللّٰهِ وَأَصْحَابُهُ حَتَّى يَكُونَ رَأْسُ الثَّوْرِ لِأَحَدِهِمْ خَيْرًا مِنْ مِائَةِ دِينَارٍ لِأَحَدِكُمُ الْيَوْمَ فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيسَى
فَيُرْسِلُ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ النَّغَفَ فِي رِقَابِهِمْ فَيُصْبِحُونَ فَرْسَى كَمَوْتِ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ ثُمَّ يَهْبِطُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ إِلَى الْأَرْضِ فَلَا يَجِدُونَ فِي الْأَرْضِ مَوْضِعَ شِبْرٍ إِلَّا
مَلَأَهُ زَهَمُهُمْ وَنَتْنُهُمْ فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ إِلَى اللّٰهِ فَيُرْسِلُ اللّٰهُ طَيْرًا كَأَعْنَاقِ الْبُخْتِ فَتَحْمِلُهُمْ فَتَطْرَحُهُمْ حَيْثُ شَاءَ اللّٰهُ
اور بھیجیگا اللہ تعالیٰ یاجوج ماجوج کو کہ نام دو قبیلوں کا ہے اور وہ ہر زمین بلند سے دوڑتے ہونگے پس گزرینگی پہلی جماعتیں انکی یعنی اول جماعت اوپر تالاب طبریہ کے
ف ع طبریہ تھا اضافت کے ہے اور بحیرہ تصغیر بحرہ کی ہے یعنی دریا کم چوڑا ایسا دریا یعنی تالاب کہ طول اسکا دس میل کا ہے اور وہ طبریہ میں ہے

کہ نام ایک بحیرہ کا ہے شام میں ت پس پی جاوینگے جو کچھ اسمیں ہوگا پانی اور گذریگی جماعت انکی پیچھے آویگی انمیں سے پس کہیں گے کہ البتہ تحقیق تھا اسمیں کبھی پانی پھر چلینگے یہانتک کہ پہنچینگے طرف جبل خمر کے کہ نام ایک پہاڑ کا ہے بیت المقدس میں ف ع اور لفظ خمر ساتھ زبر خ اور میم کے بمعنی جھنڈ پیڑ ہے کہ چھپ سکے یا جو کچھ چھپا لے کسی چیز کو قسم درخت وغیرہ سے اور اس پہاڑ میں درخت بہت ہیں اسلئے اسکا جبل الخمر نام ہوا ت پس کہینگے یاجوج کہ تحقیق قتل کیا ہمنے ان شخصوں کو کہ زمین میں تھے آؤ پس چاہیے کہ قتل کریں ہم ان شخصوں کو کہ آسمان میں ہیں پس پھینکیں گے تیر اپنے طرف آسمان کے پس پھیر دیگا اللہ تعالیٰ انپر تیر انکے رنگے خون میں ف ع یہ استدراج ہوگا اللہ سبحانہ کی طرف سے تاکہ وہ گمان کریں کہ ہم اثر آسمان والوں سے بھی قتال کر چکے وہ تیر کسی جانور کے لگکر سرخ ہو جاینگے پہلے سے میں اشارہ ہے طرف اسکے کہ پھیلیگا فساد انکا عالم سفلی اور علوی کو ت اور روکے جاینگے نبی اللہ یعنی حضرت عیسیٰ ع اور یار انکے یعنی اسی مقام کے کوہ طور پر یہانتک کہ ہوگا سر بیل کا واسطے ایک انکے کے بہتر سو دینار سے واسطے ایک تمہارے کے آج کے ت ف ع یعنی فاقہ اور احتیاج انکی اس حد کو ہو پہنچیگی کہ کلہ بیل کا باوجودیکہ بہت ارزان ہے تمام اجزاء بیل میں بہتر ہوگا سو دینار سے انکے نزدیک اور باقی اجزاء گوشت کو اسپر قیاس کیا چاہیے کہ کیا حال رکھتے ہونگے اور کیا خوب بیش قیمت ہونگے انکے نزدیک ت پس رغبت کرینگے یعنی متوجہ ہونگے اور زاری کرینگے اللہ تعالیٰ سے اٹھانے کا انکے کرینگے نبی اللہ عیسیٰ ع اور یار انکے پس بھیجیگا اللہ تعالیٰ انپر کیڑے انکی گردنوں میں ف ع نغف ساتھ زبر نون اور غین کے کیڑے کو کہتے ہیں کہ اونٹ و بکری کی ناک میں پڑجاتے ہیں ت پس ہو جاوینگے وہ مانند مرے ایک جان کے یعنی سب ایکبارگی مرجاوینگے قہر الٰہی سے کہ غالب ہے پھر اترینگے نبی خدا عیسیٰ ع اور یار انکے طرف زمین کی پس نہیں پاوینگے زمین میں جگہ ایک بالشت مگر کہ بھر دیا ہوگا اسکو چربی اور بدبو انکی نے پس رغبت کرینگے نبی خدا کے عیسیٰ ع اور یار انکے طرف اللہ کی پس بھیجیگا اللہ جانور پرندے کہ گردنیں انکی مانند گردنوں اونٹ بختی کے ہونگی ف بخت ساتھ پیش ب اور جزم خ کے اونٹ خراسانی کہ دراز گردن ہوتی ہیں اور اسمیں اشارہ ہے اسکی طرف کہ بیشک اجسام عجیبہ بڑی تاثیر میں قبولیت و ماہیت نہیں پس اٹھا لیجاوینگے وہ جانور انکو اور پھینک دینگے انکو جہاں چاہیگا اللہ تعالیٰ

وفی روایۃ تطرحہم بالنھبل ویستوقد المسلمون من قسیھم ونشابھم وجعابھم سبع سنین ثم یرسل اللہ مطرا لا یکن منہ بیت مدر ولا وبر فیغسل الارض حتی یترکھا کالزلفۃ ثم یقال للارض انبتی ثمرتک وردی برکتک فیومئذ تاکل العصابۃ من الرمانۃ ویستظلون بقحفھا ویبارک فی الرسل حتی ان اللقحۃ من الابل لتکفی الفئام من الناس واللقحۃ من البقر لتکفی القبیلۃ من الناس واللقحۃ من الغنم لتکفی الفخذ من الناس فبینما ھم کذلک اذ بعث اللہ ریحا طیبۃ فتاخذھم تحت اباطھم فتقبض روح کل مؤمن وکل مسلم ویبقی شرار الناس یتھارجون فیھا تھارج الحمر فعلیھم تقوم الساعۃ رواہ مسلم الا الروایۃ الثانیۃ وھی قولہ تطرحھم بالنھبل الی قولہ سبع سنین رواہ الترمذی

اور ایک روایت میں ہے کہ ڈال دینگے جانور انکو نہبل میں ف نہبل ساتھ زبر نون اور جزم ہا اور زبر ب کے ایک موضع ہے بیت المقدس میں اور بعضوں نے کہا کہ وہ جگہ کہ نکلتا ہے آفتاب اسی طرح تصحیح کی ہے اس لفظ کی مشکوٰۃ کے نسخوں میں اور مجمع البحار میں کرمانی سے نقل کی ہے مہبل ساتھ میم کے اور معنی اسکے کہتے ہیں گڑھا گہرا زمین میں اور قاموس میں بیچ باب اللام اور فصل میم کے ہے مہبل مانند منزل کے گڑھا پہاڑ ہے اور کہا کہ ترمذی حدیث دجال میں تطرحہم بالمہبل لایا ہے اور مولویتیں مہبل ہے ت اور جلاوینگے مسلمان کمانوں انکی سے اور تیروں انکے سے اور ترکشوں انکے سے سات برس پھر بھیجیگا اللہ تعالیٰ ایک مینہ کہ نہیں چھپا ویگا کسی چیز کو اس مینہ سے گھر مٹی اور پتھر کا اور نہ گھر صوف کا ف ع یعنی مینہ سب گھروں پر برسیگا گھر ہوتے ہیں انکے گنوار لوگوں کے کہ جنگل میں رہتے ہیں سب جگہ برسیگا اور کوئی جگہ ایسی نہیں رہیگی کہ وہاں مینہ نہ پہونچے اور کوئی دیوار و خیمہ مینہ کے پہونچنے سے کسیکو نہ روکیگا

یعنی بسبب برکت کے پس چھوڑا جائیگا وہ مینہ زمین کو یہاں تک کہ کر دیگا اسکو مانند آئینہ کے صاف پھر کہا جاویگا زمین کو نکال تو میوے اپنے اور پھیر لا برکت اپنی پس
اس دن کھاویگی جماعت انار سے یعنی ایک انار سے یعنی انار ایسا بڑا اور بہت برکت والا ہوگا کہ بہت سے لوگ اسکو کھاوینگے اور سیر ہونگے اور سایہ پکڑینگے اسکے چھلکے میں
ف ع کہا ایک شارح نے کہ مراد یہاں چھلکا اسکے اوپر کا اور قحف اصل میں کہتے ہیں گول ہڈی کو کہ اوپر دماغ کی ہے اور لکڑی کے پیالہ کو بھی کہتے ہیں
یعنی بسبب بہت کے بیٹھ جاوینگے انار کے چھلکے کو قحف کہا ہے اور برکت دیجاویگی دودھ میں یعنی دودھ اونٹ اور بکری وغیرہ کے تھنوں میں بہت ہوگا
یہاں تک کہ ایک اونٹنی دودھ والی البتہ کفایت کریگی جماعت کثیر کو آدمیوں میں سے ف ع لفظ قیام بضم ہو سے اور بروزن جمال کے اور عوام بدل لیتے ہیں ہمزہ کو ی
سے یعنی جماعت آدمیوں کی اور مراد اس سے یہاں زیادہ قبیلہ سے ہے جیسے کہ قبیلہ زیادہ ہے فخذ سے جیسے کہ آگے مذکور ہے ت اور ایک گائے دودھ والی البتہ کفایت
کریگی قبیلہ کو آدمیوں میں سے اور ایک بکری دودھ والی البتہ کفایت کریگی تھوڑی سی جماعت کو آدمیوں میں سے ف ع فخذ یہاں زیر ف اور جزم خ
سے ہے فقط یعنی جماعت کے اقارب سے اور وہ کم بطن سے ہے اور بطن کم قبیلہ سے ہے اور فخذ بمعنی ران کے زیر خ اور جزم خ سے بھی ہے ت پس بیچ اسکے
وہ ایسے ہیں وسعت میں ہونگے ناگہاں بھیجے گا اللہ تعالی ایک باد خوشبو کی پس پکڑیگی وہ انکو نیچے بغلوں انکی کے پس قبض کریگی وہ روح ہر مومن کی
اور ہر مسلمان کی ف ح ع نسبت قبض روح کے باد کی طرف مجاز ہے کیونکہ حقیقت میں قابض ارواح ملک الموت ہیں بحکم خدا تعالی اور مسئلہ خود معلوم
ہو چکا ہے کہ مومن مسلم دونوں ایک ہی ہیں جو مومن ہے مسلمان ہے اور جو مسلمان ہے مومن ہے لیکن تفاوت کہ رکھا ہے علماء نے یہ ہے کہ مومن باعتبار تصدیق
قلبی کے کہتے ہیں کہ باطن میں ہے اور مسلم باعتبار انقیاد ظاہر کے اور مقصود یہاں تاکید تعمیم ہے تا کوئی اس سے باہر رہے ت اور باقی رہینگے شریر لوگ مخلوط ہونگے
اور آپس میں مانند اختلاط گدہوں کے آپس میں ف ح اور بعضوں نے کہا کہ مراد جماع کرنا ہے مردوں کا عورتوں سے بے حیا و بیلحاظ ہو کر علانیہ سامنے
لوگوں کے جیسی کہ عادت ہے گدہوں کی ہرج جزم سے بمعنی جماع آیا ہے کہا جاتا ہے ہرج جاریہ یعنی جماع کیا اسنے کذا فی القاموس ت پس انہیں پر قائم ہوگی قیامت
ف ع یعنی نہ انکے غیر پر اور آگے آتی ہے حدیث کہ نہیں قائم ہوگی قیامت یہاں تک کہ نہیں کہا جاویگا زمین میں اللہ اللہ ت نقل کی یہ حدیث
یعنی پوری مسلم نے مگر روایت دوسری کہ وہ قول حضرت کا ہے نطرحہم بالنہبل قول سبع سنین تک روایت کیا اسکو ترمذی نے وعن ابی سعید
الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخرج الدجال فیتوجہ قبلہ رجل من المؤمنین فیلقاہ المسالح مسالح الدجال
فیقولون لہ این تعمد فیقول اعمد الی ہذا الذی خرج قال فیقولون لہ او ما تؤمن بربنا فیقول ما بربنا خفاء فیقولون اقتلوہ فیقول بعضہم
لبعض الیس قد نہاکم ربکم ان تقتلوا احدا دونہ فینطلقون بہ الی الدجال فاذا راہ المؤمن قال یا ایہا الناس ہذا الدجال الذی
ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فیامر الدجال بہ فیشبح فیقول خذوہ وشجوہ فیوسع ظہرہ وبطنہ ضربا قال فیقول او ما تؤمن بی
قال فیقول انت المسیح الکذاب قال فیؤمر بہ فیؤشر بالمنشار من مفرقہ حتی یفرق بین رجلیہ قال ثم یمشی الدجال بین القطعتین ثم یقول لہ قم
فیستوی قائما ثم یقول لہ اتؤمن بی فیقول ما ازددت فیک الا بصیرۃ قال ثم یقول یا ایہا الناس انہ لا یفعل بعدی باحد من الناس قال فیاخذہ
الدجال لیذبحہ فیجعل ما بین رقبتہ الی ترقوتہ نحاسا فلا یستطیع الیہ سبیلا قال فیاخذ بیدیہ ورجلیہ فیقذف بہ فیحسب الناس انما قذفہ
الی النار وانما القی فی الجنۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہذا اعظم الناس شہادۃ عند رب العالمین رواہ مسلم
اور روایت ہے ابو سعید خدری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نکلیگا دجال پس متوجہ ہوگا اسکی طرف ایک مرد مسلمانوں میں سے
ف ع بعضوں نے کہا کہ یہ مرد خضر علیہ السلام ہونگے اور یہ مقتضی ہے اسکو کہ خضر زندہ ہیں اور اختلاف کیا علماء نے اسمیں جمہور فقہا اور محدثین وغیرہم اور بعضے صوفیہ
اسپر ہیں کہ مرگئے اور جمہور صوفیہ اور بعضے فقہا وغیرہم اسطرف گئے ہیں کہ وہ زندہ ہیں کہا نووی نے کہ یہی صحیح ہے ت پس ملینگے اس سے نگہبانی کرنے والے

صاحب ہتیار ہونگے نگہبان دجال کے ف مسالح زیر میم اور زیر لام سے جمع مسلح کی ہے یعنی سرحد کے کہ جگہ ہے ہتیار والون کی ہے یہ لوگ ان الحاق کیا مرقاۃ
ہتیار بند ہیں کہ نگاہ رکھتے ہیں سرحد کو اور میان لام ہی ساکن ہے ت پس کہینگے وہ لوگ اس مرد مسلمان سے کہ کہان جاتا ہے قصد کرتا ہے تو پس کہیگا وہ مرد
قصد کرتا ہون کہ جاؤن طرف اس شخص کے کہ نکلا ہے یعنی دجال پس فرمایا حضرت نے کہینگے تابع دجال کے کیا تو ایمان نہیں لاتا تو ہمارے رب پر ف مراد انکی رب سے
رب سے دجال ہے سبب باطل جاننے کے ت پس کہیگا وہ مرد مسلمان کہ نہیں ہے پوشیدہ صفات پروردگار ہمارے سے پوشیدگی ف یعنی لیکن اسکی ربوبیت ظاہر ہے قسم پیدا
کرنے اور رزق دینے وغیرہ از قسم کمال کے اور وہ منزہ ہے صفتین کمال کی رکھتا ہے کہ نقصان کو وہان راہ نہیں اور دجال میں صفتین نقصان کی ظاہر ہیں پس جسکی ربوبیت
اور کمال کی دلیلیں صحیح موجود ہیں اوسکا شریک بندہ ناقص کیونکر ہو سکتا ہے اسلیے منکر اور ہے غیر اسکے کے ت پس کہینگے وہ تابعین دجال کے کہ مار ڈالو
اس شخص کو کہ ایمان نہیں لاتا ہمارے پروردگار پر پس کہیگا بعض انکا بعض سے کہ کیا نہیں منع کیا ہے تمکو پروردگار تمہارے نے یعنی دجال نے اس سے کہ مارو
کسیکو بے حکم اسکے پس جاوینگے اس شخص کو طرف دجال کے پس جب دیکھیگا دجال کو وہ شخص یعنی اور پہچانے گا علامتیں اسکی کہیگا اے لوگو یہ وہی دجال ہے
ہے کہ ذکر کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی اپنی حدیثون میں کہ نکلے گا اخیر زمانہ میں ساتھ ان علامات فرمایا آنحضرت نے پس حکم کریگا دجال اسکے چت لٹانے کا اور
بعض نسخون میں ہے پیٹ پر لٹانیکا زمین پر جیسے کہ گنہگارون کو لٹاتے ہیں مارنے کو پس لٹایا جاویگا وہ شخص پس کہیگا دجال یعنی بطور تاکید اور تغلیظ کے اور تشدید کے
پکڑو اسکو اور سر توڑو اسکا پس فراخ وزخم کیا جاویگا پیٹھ اسکی اور پیٹ اسکا بسبب مار کے اسکی پیٹھ اور پیٹ پر ف ح لفظ فیوسع ساتھ جزم وا ور
تخفیف سین کے وسع سے ہے اور بعضے نسخون میں ساتھ زبر وا ور تشدید سین کے توسیع سے بھی تصحیح کیا ہے اور لفظ شج صیغہ مضارع مجہول کا ہے ساتھ شین کے اور زبر
مشددہ اور جیم کے تشجیج سے یعنی چوڑا کرنا ایک چیز کا یعنی جیسا پیٹ لٹایا جاویگا اور لفظ شجوہ ساتھ شین کے اور تشدید جیم سے امر ہے شج سے یعنی زخمی کرنے
کا اور سر توڑنا صحیح تر ہے اتفاقی شرح مسلم اور دوسری روایت ہے کہ شبحوہ جیسا کہ کہا گیا شبح سے اور شجوہ بھی ابھی اسی بات سے اور یہ دوسرا تعبیر فیشبح و شجوہ دونون صحیح
ہیں نزدیک محققون کے اور جزری نے کہا کہ موافق نے تعبیر ہی محدثون نے ذکر کی ہے اور وجہ دوسری ذکر کی ہے حمیدی نے اور تصحیح کی ہے اسکی قاضی نے یہ افصح اور بہت صحیح تر ہے کہ ایک
جماعت اصحاب سے اول ہی واللہ اعلم ت فرمایا حضرت نے پس کہیگا دجال کیا نہیں ایمان لاتا تو مجہر فرمایا حضرت نے پس کہیگا مومن تو ہی مسیح جھوٹا فرمایا حضرت
نے پس حکم کیا جاویگا یعنی حکم کریگا دجال اسکے دو ٹکڑے کرنے اور پراگندہ کرنیکا پس چیرا جاویگا آرے سے سر کی طرف سے یہان تک کہ دو ٹکڑے کیا جاویگا
درمیان دونون پانوؤن اسکے کے ف ح یعنی آرہ سا پیرو لیلے اور لفظ فیؤشر احتمال ہے کہ ہمزہ سے ہو اور یہ بھی احتمال ہے کہ واؤ سے ہو اور ایسے ہی لفظ
میشار ہے ساتھ ہمزہ اور یہ کے دونون طرح آیا ہے آرہ دونون یعنی نشر یعنی پراگندہ کرنے اور چیرنے کے کہ جسکو آرہ کہتے ہیں اور منشار نون سے بھی آیا ہے اور
مفرق زیر میم اور زبر ہے یعنی بیچ سر کا ت فرمایا حضرت نے پھر چلیگا دجال درمیان دونون ٹکڑون اسکے کے یعنی اترانا ہوا بسبب اپنے کمال کے پھر کہیگا
دجال اسکو اٹھ کھڑا ہو پس سیدھا اٹھ کھڑا ہوگا پھر کہیگا دجال اسکو کیا ایمان لاتا ہی تو مجہر پس کہیگا وہ مومن نہ زیادہ کیا مجھے بیچ جاننے تیرے کے مگر
زیادہ علم و یقین کا کہ تو جھوٹا ہی یعنی زندہ کرنے تیری سے بعد مارنے میرے کے مجکو یقین کامل ہوا کہ تو دجال ہی دروغ گو ہے فرمایا حضرت نے پھر کہیگا وہ مومن اے لوگو
تحقیق یہ دجال نہیں کر سکیگا کسی کے ساتھ لوگون میں سے جو کچھ کہ کیا ساتھ میرے یعنی قتل کرنا اور جلانا بعد کرنے اسکے کے ساتھ میرے ف مطلب یہ کہ جسنے خبر دی
ہو جانے قدرت ہستند ار جہاگانہ سے اور تسلی دی لوگون کو اسکے شر سے ت فرمایا حضرت نے پس پکڑیگا اسکو دجال تاکہ ذبح کرے اسکو پس تانبا گردانا جاویگا
وہ جگہ کہ درمیان گردن اسکی کے ہے اس ہنسلی تک کہ درمیان حلق اور گردن کے ہے اسکے ف یعنی مثل تانبے کے سخت ہو جاویگی کہ تلوار وہان کام نہ کریگی اور شرح
میں ہے کہ بعضے کہا ہے یہ یعنی ہے یہ کہ رکھا جاویگا اسکی گردن پر تختہ تانبے کا ت پس نہیں پاسکیگا دجال اسکے قتل کی طرف راہ فرمایا حضرت نے پس پکڑیگا
دجال دونون ہاتھ اس شخص کے اور دونون پانوں اسکے پس پھینک دیگا اسکو یعنی آگ میں کہ ہمراہ رکھتا ہوگا پس گمان کرینگے لوگ کہ پھینکا اوسکو طرف آگ کے

اور وہ نہیں پھینکا گیا مگر طرف جنت کے ف ع یعنی باغ میں دنیا کے باغوں میں سے یا یہ مراد ہے کہ پھینکے گا دجال اسکو آگ میں اور اسکے ساتھ ہو گی مکر دیکھا اسکو
اللہ تعالیٰ سبز ٹھنڈی اور سلامتی مانند ابراہیم علیہ السلام کے اور ہو گی وہ آگ اسپر راحت و جنت اور صبر تقدیر نہیں حاصل ہو گی اسکو موت اسکے ہاتھ سے
پہلی موت کے ت یعنی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ شخص بہت بڑا ہو گا لوگوں میں از روی شہادت کے نزدیک پروردگار عالمین کے ف ع یا اعتبار
مارے جانے اسکے اول بار کے اگرچہ پیدا زان زندہ ہوا یا باعتبار قصد قتل کرنے اسکے کے اگرچہ ذبح کیا گیا اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ مراد شہادت سے حاضر ہونا اور
گواہی دینا ہو نزدیک حق تعالیٰ کے **وعن** ام شريك قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليفرن الناس من الدجال حتى يلحقوا
بالجبال قالت ام شريك يا رسول الله فاين العرب يومئذ قال هم قليل رواه مسلم اور روایت ہے ام شریک سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے البتہ بھاگیں گے لوگ دجال سے یہاں تک کہ پہنچیں گے پہاڑوں پر کہا ام شریک نے کہ کہا میں نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پس کہاں ہونگے عرب اس دن ف ع
لفظ فاین میں ف جزا ہے شرط محذوف کی یعنی جب یہ حال ہو گا لوگوں کا تو پس کہاں ہونگے عرب کہ کام انکا جہاد کرنا ہے راہ خدا میں اور دفع کرنا شر و فتنہ کا
دین سے ت فرمایا حضرت نے عرب تھوڑے ہونگے یعنی اسدن لشکر میں قدرت رکھینگے جہاد کی نقل کی یہ مسلم نے **وعن** انس عن رسول الله صلى الله
عليه وسلم قال يتبع الدجال من يهود اصفهان سبعون الفا عليهم الطيالسة رواه مسلم اور روایت ہے انس سے انہوں نے نقل کی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سے کہ فرمایا پیروی کرینگے دجال کی یہود اصفہان سے ستر ہزار کہ انپر طیلسان ہونگی ف ع لفظ یتبع اس حدیث میں ساتھ زبر یا اور جزم تا اور زبر
کے ہی ہے بمعنی ہمراہ ہونگے اور کہا ایک شارح نے کہ اتباع سے یعنی تشدید سے ہے بمعنی پیروی کرینگے اور لفظ اصفہان زبر ہمزہ اور زیر ہمزہ سے بھی اور زبر ف سے
نام ہے شہر مشہور کا شہروں عجم میں سے اور ایک روایت میں ستر کی جگہ نوے ہے اور صحیح مشہور ستر ہے اور لفظ طیالسہ بزبر طا اور زیر لام سے جمع طیلسان کی ہے کہ وہ کپڑا
مشہور ہے عرب میں اور رہیا میں وغیرہ سے ہے کہ وہ معرب ہے اصل اسکی تالسان ہے اور بعضے عالموں نے دلیل پکڑی ہے ساتھ اس حدیث کے اوپر برائی طیلسان کے
اور ساتھ اسکے کہ روایت کی گئی ہے انس سے کہ انہوں نے ایک جماعت کو دیکھا کہ انپر طیلسان تھے پس کہا گویا یہ یہود خیبر کے ہیں اور جواب یہ ہے کہ اوڑھنا
طیلسان کا یعنی ڈھانکنے سر کی چادر سے مسنون ہے حدیثیں بہت سی آئیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور صحابہ سے آئی ہیں اگرچہ ایک وقت میں شعار یہود کا تھا اور انکار کرنا
انس کا اسی سبب سے ہو یا اس سبب سے کہ رنگ انکے زرد تھا اور ممکن خلاف کا ہے اور بعضے طیلسان اسکو کہتے ہیں ڈھانکنے سر کے چادر سے اور ڈالنے کنارے اسکے کے
کندھے پر اور اسکو تقنع اور قناع بھی کہتے ہیں اور منکر اسکے کہتے ہیں کہ جو کچھ کہ آنحضرت سے اور صحابہ سے ثابت ہوا ہے مخصوص ہے بوقت ضرورت کے ہے کہ بسبب گرمی یا جاڑے
وغیرہ کے اور جو چاہے اور جمہور کے نزدیک علی الاطلاق جائز ہے بلا کراہت چنانچہ حدیث میں آیا ہے کہ ڈھانکنا سر طیلسان سے کا اور ڈھانپنا چادر کا پہننا اور عرب کا ہے
اور تقنع پہننا اہل ایمان کا ہے اور حدیث میں آیا ہے کہ ڈھانکنا سر کا طیلسان سے دن میں فقر ہے اور رات میں زینت اور حدیث انس میں آیا ہے کہ تھے رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کرتے بہت تقنع کو اور صحابہ سے بھی تقنع آیا ہے اور آثار اخبار اس میں بہت ہیں **وعن** ابي سعيد قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم يأتي الدجال وهو محرم عليه ان يدخل نقاب المدينة فينزل بعض السباخ التي تلي المدينة
فيخرج اليه رجل وهو خير الناس او من خيار الناس فيقول اشهد انك الدجال الذي حدثنا رسول الله صلى الله عليه وسلم
حديثه فيقول الدجال ارأيتم ان قتلت هذا ثم احييته هل تشكون في الامر فيقولون لا فيقتله ثم يحييه فيقول والله ما كنت
فيك اشد بصيرة مني اليوم فيريد الدجال ان يقتله فلا يسلط عليه متفق عليه اور روایت ہے ابو سعید سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ آویگا دجال یعنی ظاہر ہو گا دنیا میں یا متوجہ ہو گا جانب مدینہ منورہ کے حال آنکہ حرام یعنی ممنوع ہو گا اوسپر داخل ہونا مدینہ کی راہوں میں پس اتریگا بعضی زمین
شور میں کہ قریب مدینہ کے ہے پس نکلیگا طرف اسکے ایک شخص حال آنکہ وہ بہترین لوگوں کا ہو گا یعنی اسوقت میں یا کہا بہترین لوگوں سے ہو گا ف ع بیشک

رادیون نے لکھا ہے کہ وہ آدمی خضر علیہ السلام ہونگے بنابر قول صحیح ترکے ترجمہ پس کہیگا وہ شخص کہ گواہی دیتا ہوں میں کہ تو وہ دجال ہے کہ خبر دی ہم کو پیغمبر خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نے تیرے حال کی مچکی پس کہیگا دجال یعنی اپنے دوستوں سے ہونگے جو دیکھا اگر قتل کرون میں اسکو پھر زندہ کرون میں اسکو کیا شک کرو گے تم بیچ شان
میری سبب سستہ ہونے میں پس کہیں گے لوگ شک نہیں کرینگے ہم ف ح اگروہ لوگ اہل شقاوت سے ہونگے کہ گرویدہ تابعدار اسکے ہونگے تو ادعاء حقیت
کلام ہے اور اگر ہمیشہ خوف اور دفع الوقت کے کہیں گے اور ہو سکتا ہے کہ مراد اُنکی بطریق توریہ اور کنایہ کے نہ شک کرنا اُسکے جھوٹ میں ہو ترجمہ پس
قتل کریگا دجال اسکو اور پھر زندہ کریگا اسکو یعنی اور پوچھیگا اُس سے جیسے کہ اوپر گذرا پس کہیگا وہ شخص قسم ہے اللہ کی نہ تھا میں یعنی پہلے اس سے تیرے حق میں قوی
تر اور سخت تر از روی یقین کے آج سے جیسا کہ میں آج ہوں ف ح یعنی آج کے مارنا اور جلانا تجھے دیکھا میں نے یقین میرا تیرے جھوٹے ہونیکا قوی تر ہوا یہ
دیکھنے علامت بطلان تیرے کے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکی خبر دی تھی حاصل ہے کہ جیسا آج مجھکو یقین ہوا ہے تیرے بطلان کا ایسا کبھی نہیں ہوا تر
جمہ چاہیگا دجال کہ قتل کرے اُسکو پس نہیں قدرت دجال کو اُسکے قتل پر ہوگی ف ع یہ دلیل ہے اسپر کہ استدراج دجال کا اول ہی ہوگا پھر سلب ہو جائیگا
وہ نہیں قدرت رکھتا ہوگا اُس چیز پر کہ ارادہ کریگا یہ شان اللہ ہی کو ہے کہ جو چاہے سو کرے ترجمہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن ابی ہریرۃ عن**
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یاتی المسیح من قبل المشرق ھمتہ المدینۃ حتی ینزل دبر احد ثم تصرف الملائکۃ وجہہ قبل الشام وھنالک یھلک متفق علیہ
اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ روایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا آویگا مسیح دجال جانب مشرق سے در حالیکہ قصد اُسکا مدینہ سطوہ میں آنیکا ہوگا یہانتک
کہ اتریگا پیچھے کوہ اُحد کے کہ تین کوس مدینہ سے ہے پھر پھیر یعنی اسوقت ہونے قصد شخص اور کے پھیر دینگے فرشتے منہ اسکا طرف ملک شام کے کہ جہان سے آیا تھا
وہیں جاویگا ف ح یہ دلیل ہے اسکے بطلان کی اور علامت ہے اُسکے عجز ونقصان کی کہ الٹا پھر جاویگا اور نہیں قدرت رکھیگا داخل ہونے اس شہر کی کہ حصین ہے حرم
سید الوری کا اور ظاہر یہی ہے کہ وہ حرم مکہ میں بطریق اولی نہیں داخل ہوگا ترجمہ اور وہاں یعنی شام میں ہلاک ہوگا دجال یعنی جیسا کہ گذرا عیسی باب لد پر کہ
شام کے قریب ہے ہے اسکو مار دینگے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن ابی بکرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یدخل المدینۃ رعب**
المسیح الدجال لھا یومئذ سبعۃ ابواب علی کل باب ملکان رواہ البخاری اور روایت ہے ابی بکرہ سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا
نہیں داخل ہوگا اہل مدینہ پر خوف دجال کا مدینہ کے اُسدن کہ دجال آویگا سات دروازے ہونگے یعنی راہیں باہر اور دروازے قلعہ کے ہیں اسوقت میں ہر دروازے پر دو دو فرشتے
ہونگے کہ روکیں گے اسکو داخل ہونے سے نقل کی یہ بخاری نے ف ح کہا سیوطی نے کہ یہ جو مشہور ہے لوگوں کی زبانوں پر کہ جبرئیل نہیں اترتے زمین پر بعد وفات نبی
صلے اللہ علیہ وسلم کے اسکی کچھ اصل نہیں اور دلیل اسکے بطلان کی وہ ہے جو روایت ہے کہ نقل کی طبرانی نے کہ جبرئیل حاضر ہوتے ہیں وقت مرتے ہر مومن کے کہ جو ہو طہارت پر اور روایت
کی ابو نعیم نے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ گذریگا دجال مدینہ پر پس ناگہاں وہ ملیگا ایک مخلوق عظیم سے پس کہیگا کہ تو کون ہے وہ کہیگا میں جبرئیل ہوں
کہ بھیجا ہے مجھکو تاکہ روکوں تجھکو حرم رسول اسکے سے **وعن فاطمۃ بنت قیس قالت سمعت منادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینادی الصلوۃ**
جامعۃ فخرجت الی المسجد فصلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما قضی صلوتہ جلس علی المنبر وھو یضحک فقال لیلزم کل انسان مصلاہ
ثم قال ھل تدرون لم جمعتکم قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال انی واللہ ما جمعتکم لرغبۃ ولا لرھبۃ ولکن جمعتکم
لان تمیما الداری کان رجلا نصرانیا فجاء وبایع واسلم وحدثنی حدیثا وافق الذی کنت احدثکم بہ عن المسیح الدجال حدثنی
انہ رکب فی سفینۃ بحریۃ مع ثلثین رجلا من لخم وجذام فلعب بھم الموج شھرا فی البحر فارفؤا الی جزیرۃ حین
تغرب الشمس فجلسوا فی اقرب السفینۃ فدخلوا الجزیرۃ فلقیتھم دابۃ اھلب کثیر الشعر لا یدرون ما قبلہ من دبرہ
من کثرۃ الشعر قالوا ویلک ما انت قالت انا الجساسۃ انطلقوا الی ھذا الرجل فی الدیر فانہ الی خبرکم بالاشواق.

اور یہ حدیث واہی غالباً منیت تھی ہے کہ کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے موذن کو کہ پکارتا تھا الصلوٰۃ جامعۃ یعنی نماز جمع کرنیوالی ہے ف ۱۳ یہ کلمہ واسطے طلب و ترغیب نماز کے
کہا کرتے تھے تاکہ لوگ آویں اور جمع ہوں جیسے کہ کسوف اور خسوف کی نماز کے لیے زمانہ شریف میں کہتے تھے ت پس نکلی میں طرف مسجد کی پس نماز پڑھی میں نے ساتھ
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ف ۱۴ یعنی نفل یا فرض اور تھا یہ کہ نکلنا اُنکا پہلے نبی کے ہوا ہو اور ت میں جب نماز پڑھ چکے آنحضرت بیٹھے منبر پر حالت
میں کہ وہ ہنستے تھے یعنی مسکراتے تھے بسبب ت شریف کے پس فرمایا چاہیے کہ لازم پکڑے ہر آدمی جگہ اپنی نماز کی یعنی جہاں نماز پڑھی ہو وہیں بیٹھا رہے آگے اُٹھے نہیں
پھر فرمایا کیا جانتے ہو تم کہ کیوں جمع کیا میں نے تمکو عرض کیا صحابہ نے کہ اللہ اور رسول اسکا دانا تر ہے فرمایا تحقیق میں قسم اللہ کی نہیں جمع کیا تمکو واسطے امر تر
غیب کے یعنی کچھ دینے کے لیے اور نہ واسطے امر دہشت ناک کے یعنی دشمن سے ڈرانیکے لیے ولیکن جمع کیا ہے میں نے تمکو اسلیے کہ تمیم داری تھا مرد نصرانی پس آیا اور مسلمان
ہوا اور بیان کی مجھسے ایک خبر کہ موافق پڑی اُس چیز کے کہ خبر دیتا تھا میں تمکو ساتھ اُسکے مسیح دجال سے ف یعنی چاہا میں نے کہ سنواؤں تمکو خبر تمیم داری کی اور تو
زیادہ تر یقین تمہارا کہ ہوا اور خبر بہتر میں جانئے کے ہوت خبر وہی جکو تمیم داری نے کہ وہ سوار ہوا کشتی دریائی میں ف ع یعنی بڑے جہاز کی کشتی میں احتراز ہے اونٹ سے
وہ سفینۃ البر کہلاتا ہے اور بعضوں نے کہا یعنی بڑی کشتی دریا کی میں نہ چھوٹی کشتی نہر کی میں ت ساتھ تیس شخصوں کے لخم اور جذام سے ف لخم زبر لام اور جزم خ
سے جو نام قبیلہ کا ہے اور جذام پیش جیم اور ذال سے جو یہ بھی قبیلہ ہے ت پس کھیلنے لگی ساتھ اُن کشتی کے سوار دن کے موج نے ایک مہینے بھر تک دریا میں ف ح
یعنی پھینکا اُنکو موج نے غیر جہت مقصد میں اسلیے کہ لعب اُس فعل کو کہتے ہیں کہ اُسمیں فائدہ اور کوئی غرض مفید مقصود ہی نہ ہو ت پہنچ دیکھ لے گئے کشتی کو
طرف ایک جزیرہ کے وقت غروب ہونے آفتاب کے پس بیٹھے چھوٹی کشتیوں میں کہ ہمراہ بڑی کشتی کے تھیں ف ع لفظ اقرب بہ ہمزہ اور پیش سے جمع ہے
قارب کی کہ زیر را اور زبر سے ہے بمعنی چھوٹی کشتی کے کہ ہمراہ بڑی کشتی کے ہوتی ہے مانند کوتل گھوڑے کے تا اُسمیں بیٹھ کر حاجت سواری کنارہ سے کریں ت پس داخل
ہوئے جزیرہ میں ف ح جزیرہ اُسجگہ کو کہتے ہیں کہ پانی گرد اُسکے ہو یعنی ٹاپو ت پس ملاقات کی اُنسے ایک چارپایہ بالوں والا کہ بہت تھے بال نہیں جانتے تھے
لوگ کہ آگا اُسکا پیچھے اُسکے سے یعنی تمیز نہیں کر سکتے تھے کہ آگا اُسکا کونسا ہے اور پیچھا کونسا ہے بسبب کثرت بالوں کے کہا اُنھوں نے یعنی از راہ تعجب کے وائے ہو تجھکو
کون ہے تو اور کیا ہے ماہیت تیری جن ہے یا انسان کہا اُسنے میں ہوں جاسوسی کرنیوالا ف ع یہ نام اُسکا اسلیے ہوا کہ خبریں دجال کو پہونچاتا تھا اور
قرآن شریف میں جو دابۃ الارض ذکر کیا گیا ہے وہ یہی ہے ت چلو تم طرف اُس شخص کے کہ دیر میں ہے ف ع لفظ دیر زبر دال اور جزم ی سے عبادتگاہ
نصاریٰ کی اور کتاب مغرب میں کہا صومعہ راہب اور یہاں مراد محل ہے ت اس لیے کہ وہ طرف سننے خبروں تمہاری کے بہت شوق رکھتا ہے قال لما سمت
لنا رجلا فرقنا منها ان تکون شیطانۃ قال فانطلقنا سراعا حتی دخلنا الدیر فاذا فیه اعظم انسان رأیناه قط خلقا واشده وثاقا
مجموعۃ یداه الی عنقه ما بین رکبتیه الی کعبیه بالحدید قلنا ویلک ما انت قال قد قدرتم علی خبری فاخبرونی ما انتم قالوا نحن اناس من
العرب رکبنا فی سفینۃ بحریۃ فلعب بنا البحر شهرا فدخلنا الجزیرۃ فلقیتنا دابۃ اهلب فقالت انا الجساسۃ اعمدوا الی هذا
فی الدیر فاقبلنا الیک سراعا فقال اخبرونی عن نخل بیسان هل تثمر قلنا نعم قال اما انه یوشک ان لا تثمر قال اخبرونی عن بحیرۃ
الطبریۃ هل فیها ماء قلنا هی کثیرۃ الماء قال ان ماءها یوشک ان یذهب قال اخبرونی عن عین زغر هل فی العین
ماء وهل یزرع اهلها بماء العین قلنا نعم هی کثیرۃ الماء واهلها یزرعون من مائها کہا تمیم نے تعجب کر کیا اور بیان کیا اُسنے ہمارے لیے ایک شخص کا
ڈر سے ہم اُس سے بسبب مکروہ جاننے اسکے کہ ہو شیطان بلباس انسان کہا تمیم نے پس چلے ہم جلدی یہاں تک کہ داخل ہوئے دیر میں پس ناگہاں اُسمیں بڑا شخص
تر اور سخت تر باندھا ہوا آدمی جو دیکھا ہو ہمنے اُسکو زمانہ ماضی میں از روئے خلقت کے ف ع لفظ رأیناه صفت انسان کی ہے احتراز ہے اُس
شخص سے کہ نہیں دیکھا اور بعضوں نے اسکا ترجمہ یوں کیا ہے کہ نہیں دیکھا ہمنے پہلے اس سے ایسا شخص ت از روئے خلقت میں ت اور خوب مضبوط بندھا ہوا جکڑا ہوا

ہوے میں بندھا تھا اسکے اطراف گردن اُسکی کے درمیان گھٹنوں اُسکے کے ٹخنوں تک ساتھ لوہے کے کہا ہمنے یعنی از راہ تعجب کے وائے تجھکو تو کون ہے کہا
اُسنے تحقیق قدرت پائی تمنے میری خبر پر یعنی پس نہیں چھپاؤنگا میں تمسے کہ میرا حال کیا ہے پس خبر دو مجھکو یعنی پہلے اپنے حال کی اور اُس چیز کی کہ پوچھتا ہون میں تمسے
تمسے پس کہو کہ تم کون ہو تم اور کیا حال ہے تمہارا کہا ہمنے ہم آدمی ہیں عرب کے سوار ہوے ہم کشتی دریائی میں پس موج مارا ہمکو دریا نے مہینا بھر پس داخل ہوے
ہم اس جزیرہ میں پس ملا ہمسے ایک جانور بالوں والا پس کہا اُسنے میں ہون جاسوس قصد کرو تم اور جاؤ طرف اس شخص کے کہ دیر میں یعنی بڑے محل میں ہے پس آئے ہم
طرف تیری جلدی پس کہا اُس شخص نے خبر دو مجھکو کھجور کے درختوں بیسان کے سے آیا میوہ لاتے ہیں ف بیسان بیچ عرب اور جرم کی سے نام ہے ایک بستی کا
میں ہے راوی ایک شخص کا یمامہ میں اور مشارق الانوار میں کہا کہ بیسان حدیث جساسہ میں حجاز کے شہروں میں سے ہے اور دوسرا بیسان بلاد شام میں ہے کہا
ہاں کہا اُسنے آگاہ ہو تحقیق وہ درخت کھجور بیسان کے نزدیک ہے کہ نہ میوہ لاوین یعنی اشارہ کیا کہ قیامت قریب قائم ہوگی کہا اُسنے خبر دو مجھکو بحیرہ طبریہ سے
آیا ہے اُسمیں پانی ف بحیرہ تصغیر ہے بحر کے یعنی چھوٹا سا دریا اور طبریہ زبر طا اور ب کے سے کہ ایک قصبہ ہے اردن سے اور طبرانی کہ ایمہ حدیث سے ہیں اُسی
منسوب ہیں طرف اس قصبہ کے کہا ہمنے وہ بہت پانی رکھتا ہے کہا تحقیق پانی اسکا نزدیک ہے کہ جاتا رہے اور خشک ہو جائے کہا اُسنے کہ خبر دو مجھکو چشمہ زغر کے
آیا ہے اس چشمہ میں پانی اور آیا کھیتی کرتے ہیں اہل اسکے ساتھ پانی چشمہ کے کہا ہمنے ہاں وہ چشمہ بہت پانی رکھتا ہے اور اہل اسکی زراعت کرتے ہیں اُسکی
پانی سے ف زغر زبر زا اور زبر غین معجمہ اور ر کے ایک شہر ہے شام میں کہ کم روئیدگی ہوتی ہے وہاں قَالَ اَخْبِرُوْنِيْ عَنْ نَبِيِّ الْاُمِّيِّيْنَ
مَا فَعَلَ قُلْنَا قَدْ خَرَجَ مِنْ مَكَّةَ وَنَزَلَ يَثْرِبَ قَالَ اَقَاتَلَهُ الْعَرَبُ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ كَيْفَ صَنَعَ بِهِمْ فَاَخْبَرْنَاهُ اَنَّهُ قَدْ ظَهَرَ عَلٰى مَنْ يَلِيْهِ مِنَ الْعَرَبِ وَاَطَاعُوْهُ
قَالَ لَهُمَا اِنَّ ذٰلِكَ خَيْرٌ لَّهُمْ اَنْ يُّطِيْعُوْهُ وَاِنِّيْ مُخْبِرُكُمْ عَنِّيْ اِنِّيْ اَنَا الْمَسِيْحُ وَاِنِّيْ اُوْشِكُ اَنْ يُّؤْذَنَ لِيْ فِي الْخُرُوْجِ فَاَخْرُجُ فَاَسِيْرُ فِي الْاَرْضِ
فَلَا اَدَعُ قَرْيَةً اِلَّا هَبَطْتُهَا فِيْ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً غَيْرَ مَكَّةَ وَطَيْبَةَ هُمَا مُحَرَّمَتَانِ عَلَيَّ كِلْتَاهُمَا كُلَّمَا اَرَدْتُّ اَنْ اَدْخُلَ وَاحِدًا مِّنْهُمَا اسْتَقْبَلَنِيْ
مَلَكٌ بِيَدِهِ السَّيْفُ صَلْتًا يَصُدُّنِيْ عَنْهَا وَاِنَّ عَلٰى كُلِّ نَقْبٍ مِّنْهَا مَلَائِكَةً يَّحْرُسُوْنَهَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
طَعَنَ بِمِخْصَرَتِهٖ فِي الْمِنْبَرِ هٰذِهٖ طَيْبَةُ هٰذِهٖ طَيْبَةُ هٰذِهٖ طَيْبَةُ يَعْنِي الْمَدِيْنَةَ اَلَا هَلْ كُنْتُ حَدَّثْتُكُمْ فَقَالَ النَّاسُ
نَعَمْ اَلَا اِنَّهٗ فِيْ بَحْرِ الشَّامِ اَوْ بَحْرِ الْيَمَنِ لَا بَلْ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ وَاَوْمَاَ بِيَدِهٖ اِلَى الْمَشْرِقِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ کہا اُسنے خبر دو مجھکو نبی امیوں کے سے
یعنی عرب سے کہ کیا کیا ف یہ از راہ طعن کے کہا کہ حضرت خاص عرب ہی کے نبی ہیں جیسے کہ گمان کرتے تھے بعضے یہود یا تعریض ہے اُس ملعون سے ساتھ
مبعوث ہونے حضرت کے سب کے واسطے اور جاہلوں پر رد ہے کہا ہمنے تحقیق وہ نکلے ہیں مکہ سے اور ہجرت کی اُسی طرف یثرب کے کہ نام قدیم مدینہ کا ہے کہا اُسنے کہا آیا لڑے
میں اُنسے عرب کہا ہمنے ہاں کہا کیا معاملہ کیا اُنھوں نے عرب سے پس خبر دی ہمنے اسکو کہ وہ پیغمبر غالب آئے اپنے نزدیک والوں عرب سے اور اطاعت کی
انہوں نے انکی کہا اُسنے آگاہ ہو تحقیق یہ بہتر ہے اُنکے لیے یعنی اطاعت کرنی اُنکی حضرت کے لیے ف یہ الفاظ اُن ملعون کے بیان ہے واسطے ذلک کا اور یہ اقرار کرنا
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت کا تھا از راہ اضطرار کے اور سبب اسکے کہ نہ تھی اُسکو اُسوقت میں کچھ غرض نہیں ظاہر کرنے کفر کے اور انکار کرنے حضور کے
پوشیدہ رکھنا کفر کا مراد اُسکی تھی خیریت دنیا ہیں ف اور تحقیق میں خبر دیتا ہوں تمکو اپنے حال سے تحقیق میں مسیح یعنی دجال ہوں اور میں قریب ہے کہ اذن
دیا جاوے مجھکو نکلنے کا پس نکلوں پھر سیر کروں زمین میں پس نہ چھوڑوں کوئی بستی مگر کہ داخل ہوؤں میں اُسمیں چالیس رات سواے مکہ اور مدینہ کے
حرام کیے گئے وہ دونوں مجھپر یعنی منع کیا گیا ہے مجھکو داخل ہونا اُن دونوں میں پھر بیان کیا سبب منع کا کہ جب ارادہ کرونگا میں یہ کہ داخل ہوؤں ایک میں
اُن دونوں میں سے سامنے آویگا میرے فرشتہ کہ اُسکے ہاتھ میں تلوار ہوگی ننگی روکیگا مجھکو اُسسے اور تحقیق اوپر ہر راہ کے اُن میں سے فرشتے ہیں نگہبانی
کرتے ہیں اُسکی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حالت میں کہ مارا عصا اپنا منبر پر یہ طیبہ ہے [illegible] حضرت مدینہ ف یہ جملہ [illegible]

کے فرمانے سے کہ صحابہ کو آسکی خبر دیا کرتے تھے تین بار فرمایا حضرت نے کلام مذکور بسبب خوشی کے اور ظاہر کرنے فضیلت تمیم داری کے تمام ہوا واضح ہے یہ تا کا
آیا تھا مین کہ خبر دیتا تھا کو یعنی شامل ہی باتون کے اور مطابق ہی اس خبر کے پس کہا لوگون نے ہان آپ خبر دیتے تھے آگاہ ہو تحقیق دجال بیچ دریائے شام کے ہی یا دریائے یمن کے
نہ بلکہ جانب مشرق سے نکلیگا وہ اور اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے طرف مشرق کے نقل کی ہی مسلم نے ف ع حرف ما لفظ ما ہو مین زائدہ ہی نافیہ نہین اور چونکہ حق تعالے
نے قیامت کے قایم ہونے کو مبہم رکھا ہی اور ساتھ تعیین کے خبر نہین دی اور اوقات ظاہر ہونے علامتون آسکی کو معین نہین کیا ہی آنحضرت نے بھی مکان دجال
کے بند کر رکھنیکا ان تین مکانون مین متردد اور مبہم رکھا ساتھ غلبہ ظن کے آخر انکے مین اور وہ بھی تعیین نہین فرمایا سوا اسکے کہ اس جانب مین ہی نہ بیچ قسم کسی
موضع مخصوص کے پس نہ بیچ مین معنی نفی دو احتمال رکھے اور اثبات تمیز کے اور احتمال ہی کہ تردید درمیان ان جگہون کی بسبب انتقال اسکے کے بعض سے طرف بعض
واللہ اعلم اور بلکہ جانب مشرق کما تورپشتی نے احتمال کہا ہی کہ یہ خبر ہو یعنی اس جانب مین ہی یا نکلے گا آدمی کہا اشرف نے ہو سکتا ہی یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
شاک تھے دجال کی جگہ مین اور تھا حضرت کے گمان مین یہ کہ ان تین جگہون مین سے کسی جگہ مین ہی پس جسکو ذکر کیا دریائے شام اور دریائے یمن کا تعین
حاصل ہوا حضرت کو بسبب وحی کے یا ظن غالب ہوا حضرت کو کہ وہ جانب مشرق سے ہی پس نفی کی پہلے دونون جگہون کے اور اضراب کیا آنسے اور ثابت کی تیسری جگہ

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُرِیْتُنِی اللَّیْلَةَ عِنْدَ الْکَعْبَةِ فَرَاَیْتُ رَجُلًا اٰدَمَ کَاَحْسَنِ مَا اَنْتَ رَاءٍ مِنْ اُدْمِ الرِّجَالِ لَهٗ لِمَّةٌ کَاَحْسَنِ مَا اَنْتَ رَاءٍ مِنَ اللِّمَمِ قَدْ رَجَّلَهَا فَهِیَ تَقْطُرُ مَاءً مُتَّکِئًا عَلٰی عَوَاتِقِ رَجُلَیْنِ یَطُوْفُ بِالْبَیْتِ فَسَاَلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالُوْا هٰذَا الْمَسِیْحُ ابْنُ مَرْیَمَ قَالَ ثُمَّ اِذَا اَنَا بِرَجُلٍ جَعْدٍ قَطَطٍ اَعْوَرِ الْعَیْنِ الْیُمْنٰی کَاَنَّ عَیْنَهٗ عِنَبَةٌ طَافِیَةٌ کَاَشْبَهِ مَنْ رَاَیْتُ مِنَ النَّاسِ بِابْنِ قَطَنٍ وَاضِعًا یَدَیْهِ عَلٰی مَنْکِبَیْ رَجُلَیْنِ یَطُوْفُ بِالْبَیْتِ فَسَاَلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالُوْا هٰذَا الْمَسِیْحُ الدَّجَّالُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَفِیْ رِوَایَةٍ قَالَ فِی الدَّجَّالِ رَجُلٌ اَحْمَرُ جَسِیْمٌ جَعْدُ الرَّاْسِ اَعْوَرُ عَیْنِ الْیُمْنٰی اَقْرَبُ النَّاسِ بِهٖ شَبَهًا ابْنُ قَطَنٍ

اور روایت ہی عبداللہ بن عمر سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دیکھا مین نے اپنے تئین یعنی خواب مین یا از راہ مکاشفہ کے آج کی رات نزدیک
کعبہ کے پس دیکھا مین نے ایک شخص گندم گون کو مانند بہترین اس چیز کے کہ تو دیکھتا ہی گندم گون مردون مین سے واسطے آسکے بال تھے نزدیک کندھے کے مانند
بہترین اس چیز کے کہ تو دیکھنے والا ہی بالون مذکورہ سے تحقیق کنگھی کی ہی آسنے ان بالون کو پس آن بالون مین سے ٹپکتا ہی پانی ف ع احتمال ہی کہ مراد پانی سے یا تو وہ پانی
کہ آسنے کنگھی بھگو کر کرتے ہین یا کنایہ ہو نہایت پاکیزگی اور تازگی سے ت اس حال مین تکیہ کئے ہوئے ہی اوپر مونڈھون دو شخصون کے طواف کعبہ کرتا ہی خانہ کعبہ کا
پس مین پوچھا مین نے یعنی طواف کرنیوالون سے یا ملائکہ سے کہ کون ہی یہ پس کہا انھون نے یہ ہی مسیح بیٹا مریم کا فرمایا آنحضرت نے پھر ناگہان مین گذرا ایک شخص پر
بالون والے پر کہ بہت سے ہین بال کانا داہنی آنکھ سے گویا کہ آنکھ آسکی انگور ہی پھولا ہوا اپنے نور تمام کہا ہی قاضی عیاض نے کہ داہنی آنکھ سپاٹ ہوگی اور دوسری
بائین مین ٹینٹر ہوگا پھولا ہوا ت بہت مشابہ آن لوگون مین سے کہ دیکھے مین نے ساتھ ابن قطن کے ف ع یعنی عبدالعزی ابن قطن یہودی کہ ذکر اسکا
اوپر گذرا اور کاف لفظ کا اشبہ مین زائد ہی واسطے مبالغہ کے لیے اور شاید کہ وجہ تشبیہ کی باعتبار بعض وجوہ کے ہی کہ آگے آتے ہین یا باعتبار آنکھ کے ٹینٹر کے ت
اس حال مین کہ رکھے ہوئے ہی دونون ہاتھ اپنے دو شخصون کے دونون مونڈھون پر طواف کرتا ہی خانہ کعبہ کا پس پوچھا مین نے کہ کون ہی یہ شخص کہا لوگون نے یہ مسیح
دجال ہی ف ع ظاہر یہ ہی کہ مراد دو شخصون سے وہ ہین کہ مددگار رہینگے آسکے باطل پر آسکے امر اور بین سے جیسے کہ مراد پہلے دو شخصون سے وہ ہین کہ مددگار رہینگے
حضرت عیسے کے حق پر اور شاید کہ وہ دونون خضر اور مہدی ہون انکے یارون مین سے اور یہی ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ دجال کافر ہی آسکو طواف سے کیا کام جواب
اسکا یہ دیا ہی علما نے کہ یہ حضرت کے مکاشفات سے ہی خواب مین تعبیر اسکی یہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھایا کہ ایک روز ہوگا کہ عیسے
علیہ السلام گرد دین کے پھرینگے واسطے قایم کرنے کے اور درستی کرنے خلل فساد آسکے کے اور دجال بھی پھرے گا گرد دین کے بقصد خلل اور

فساد ڈالنے کے دین میں کذا قال الطیبی جاننا چاہیے کہ قریش جاہلیت میں طواف کرتے تھے پہلے اس سے کہ منع کیے جاویں قریب ہو مسجد حرام کے سو اگر
دجال بھی طواف کرتا ہو تو کیا اشکال ہے اور یہ بھی ہے کہ یہاں سے جائز ہونا طواف کا ذکر کا حاجی میں نہیں لازم آتا اور نہی مشرک کی طواف سے خارج میں
ہے کا فہرست نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا آنحضرت نے دجال کے حق میں کہ وہ شخص ہے سرخ چشم ٹری ہوئی میں بال اوسکے
سر کے کانا داہنی آنکھ کا بہت نزدیک لوگوں میں ساتھ اوسکے ازروی مشابہت کے ابن قطن ہے **وَ ذُکِرَ حَدِیْثُ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ**
حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِھَا فِیْ بَابِ الْمَلَاحِمِ وَسَنَذْکُرُ حَدِیْثَ ابْنِ عُمَرَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی النَّاسِ فِیْ بَابِ قِصَّۃِ
ابْنِ صَیَّادٍ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہ کی کہ سرا اسکا یہ ہے لا تقوم الساعۃ حتی تطلع الشمس من مغربہا بیچ
باب ملاحم کے اور ذکر کرینگے ہم حدیث ابن عمر کی کہ سرا اسکا یہ ہے قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الناس بیچ باب قصہ ابن صیاد کے اگر چاہیگا اللہ تعالیٰ

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل دوسری **عَنْ فَاطِمَۃَ بِنْتِ قَیْسٍ فِیْ حَدِیْثِ تَمِیْمِ الدَّارِیِّ قَالَتْ قَالَ فَاِذَا اَنَا بِامْرَاَۃٍ تَجُرُّ شَعْرَھَا قَالَ مَا اَنْتِ قَالَتْ**
اَنَا الْجَسَّاسَۃُ اِذْھَبْ اِلٰی ذٰلِکَ الْقَصْرِ فَاَتَیْتُہٗ فَاِذَا رَجُلٌ یَجُرُّ شَعْرَہٗ مُسَلْسَلٌ فِی الْاَغْلَالِ یَنْزُوْ فِیْمَا بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ فَقُلْتُ مَنْ اَنْتَ قَالَ اَنَا الدَّجَّالُ
رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے فاطمہ بنت قیس سے بیچ حدیث تمیم داری کے کہ ساتھ روایت مسلم کے گذری بجائے فلقیتہم دابۃ اہلب کے بیچ روایت
ابی داؤد کے فاطمہ مذکورہ سے یوں آیا ہے کہ کہا فاطمہ نے کہ کہا تمیم داری نے پس ناگہاں میں گذرا ایک عورت پر کہ کھینچتی ہے بال اپنے یعنی کمال
درازگی بالوں اسکے سے کہا تمیم نے کون ہے تو کہا اسنے میں ہوں جاسوسی کرنے والی کہ خبریں پہونچاتی ہوں دجال کو جا طرف اس محل کے کہ دیکھتا ہے
تو پس آیا میں اس محل میں پس ناگہاں اس محل میں ایک شخص ہے کہ کھینچتا ہے بال اپنے بندھا ہوا ہے زنجیروں میں ساتھ طوقوں کے کودتا ہے درمیان آسمان و زمین کے پس کہا
میں نے کون ہے تو کہا میں دجال ہوں نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** جاننا چاہیے کہ مخالفت کہ اس حدیث میں اور اوپر کی حدیث میں واقع ہوئی ہے
یہ ہے کہ وہاں جساسہ کو دابہ کہا کہ عرف عام میں چار پایہ کو کہتے ہیں اور یہاں عورت کہا اسکا جواب کئی طرح پر کہا ہے یا تو یہ کہ شاید دجال کے دو جاسوس
ہوں ایک دابہ اور دوسری عورت اور یا یہ کہ دابہ اصل لغت میں بمعنی ہلنے والے یعنی چلنے والے کے ہے زمین پر اور تخصیص ساتھ چار پایہ کے بحسب عرف عام کے ہے اور
قرآن مجید میں استعمال دابہ کا بمعنی لغت کے بہت آیا ہے مانند وما من دابۃ فی الارض الا علی اللہ رزقہا وغیرہ کی اور یہ معنی شامل ہیں عورت کو اور یا یہ کہ احتمال
رکھتا ہے کہ جساسہ شیطان کو کبھی بصورت چار پایہ کے ہو گیا ہو کبھی بصورت عورت کے اس لیے کہ شیطان بنجاتا ہے جس صورت میں کہ چاہتا ہے اور یہ
احتمال قریب تر اور وجیہ تر ہے والا تجسس عالم کے خبروں کی دابہ سے یا عورت سے بعید ہے مگر یہ کہ مراد جاسوسوں کی خبریں ہوں کہ اس نواحی میں گذرتے
تھے اور مخالفت ان دونوں حدیثوں میں اس وجہ کر بھی ہے کہ سائل اور مخاطب مسلم کی حدیث میں جماعت ہے کہ تمیم داری انمیں تھی اور اس حدیث
میں سوال و جواب مخصوص ساتھ تمیم داری کے رکھا اور تطبیق اسکی یہ ہے کہ سائل جماعت ہو اور چونکہ تمیم داخل تھے اسمیں نسبت سوال کی طرف انکی جائز ہے
یا سائل تمیم ہوں اور نسبت اسکی طرف جماعت کے بھی درست ہے اس لیے کہ جب ایک شخص جماعت میں سے کچھ کام کرتا ہے تو کبھی نسبت اسکی طرف جماعت
کے کرتے ہیں جیسے کہ کہتے ہیں قتلوہ بنو فلان یعنی ایک نے مارا ہے اور نسبت جماعت کی طرف کرتے ہیں **وَعَنْ عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ**
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّیْ حَدَّثْتُکُمْ عَنِ الدَّجَّالِ حَتّٰی خَشِیْتُ اَنْ لَّا تَعْقِلُوْا اِنَّ الْمَسِیْحَ الدَّجَّالَ قَصِیْرٌ اَفْحَجُ جَعْدٌ اَعْوَرُ مَطْمُوْسُ الْعَیْنِ
لَیْسَتْ بِنَاتِئَۃٍ وَّلَا جَحْرَاءَ فَاِنْ اُلْبِسَ عَلَیْکُمْ فَاعْلَمُوْا اَنَّ رَبَّکُمْ لَیْسَ بِاَعْوَرَ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے عبادہ بن صامت سے اسنے نقل کی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تحقیق میں نے بیان کیا تم سے حال دجال کا یہاں تک کہ ڈرا میں یہ کہ نہ سمجھو تم **ف** یعنی جو کچھ کہ بیان کیا ہے میں نے
تم سے دجال کے حق میں یا بسبب زیادہ اسکو بسبب کثرت اسکے چنانچہ کہا ہے میں نے اسکے حق میں کہا طیبی نے کہ حتی غایت ہے حدثکم کی یعنی بیان کیا میں نے

تمسے حدیثین جو متفرق ومتعدد بیان تک کر ڈرا مین کہ مبادا وہ سمجھو حقیقت حال اسکی اور شبہ ہو تمپر حال اسکا پس چاہیے کہ سمجھو ور مشتبہ نہو تمپر حال اسکا
بعد ازان بیان کیا حال اسکا تا سمجھین یا محفوظ لینے کے ت تحقیق مسیح دجال پست قد ہو فے ع ظاہر یہ مخالف ہے اور سکی روایت کی کہ وہ عظیم الانسان ہے
اور وجہ تطبیق کی یہ ہے کہ بعید نہین ہے یہ کہ وہ پستہ قامت بھی ہو اور تیز عظیم الخلقت ہو اور یہ مناسب ہے واسطے ہونے اسکے کے کثیر الفتنہ یا عظمت
مضر و ہیبت ہیبت کے اور بعضون نے کہا کہ احتمال رکھتا ہے کہ اللہ تعالی تغیر کر دے اسکو وقت خروج کے کیا اسوقت پستہ قامت ہو جاتا ہو بعد
فے ع لفظ افحج ساتھ تقدیم ح کے جیم پر اسکو کہتے ہین کہ نیچے پانون چلنے مین نزدیک نزدیک ہوین اور ایڑیان دور اور پنڈلیان جدے کذا قاله
شارح اور مثل اسکے قاموس مین بھی ہے اور نہایہ مین ہے کہ فحج دوری ہے ما بین دونون رانون کے ت مرشے ہو فے ل کا کانا یعنی ایک آنکھ سے کانا ہوا آنکھ
کا یعنی سل ہے دھنسا ہوا ہے دوسری آنکھ سے نہین ہے آنکھ اسکی پھولی ہوئی اور نہ اندر کو دھنسی ہوئی فے ع جملہ صفتیہ ہو کہ دو بار واسطے ثابت کرنے آنکھ مٹی ہوئی کے
اور یہ منافی نہین ہے اسکے کہ دوسری آنکھ پھولی ہو مانند دانہ انگور کے چنانچہ تحقیق اسکے اوپر گذر چکی ہے واللہ اعلم ت پس اگر مشتبہ ہو تمپر فے ع یعنی اسکے
حال مین شبہ راہ پاوے بسبب بھول جانے حال اسکے کے کہ بیان کیا مین نے تمسے یا اگر مشتبہ ہو تمپر امر اسکا دعوی الوہیت مین بسبب امور خوارق عادت
کے تو ت اپن جان لو اور یہ بھی مقدمہ مستحضر رکھو کہ پروردگار تمہارا نہین ہے کانا نقل کی یہ ابو داؤد نے فے ع یعنی اول جو وجہ ہے تمپر پہچاننے صفات
ربوبیت سے تو یہ ہے کہ پاک جانو اسکو حدوث وعیوب سے خصوصاً ان نقائص ظاہر سے وعن ابی عبیدۃ بن الجراح قال سمعت رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یقول انہ لم یکن نبی بعد نوح الا قد انذر الدجال قومہ وانی انذرکموہ فوصفہ لنا قال لعلہ سیدرکہ بعض
من رانی او سمع کلامی قالوا یا رسول اللہ فکیف قلوبنا یومئذ قال مثلها یعنی الیوم او خیر رواہ الترمذی وابو داؤد ت اور روایت ہے ابو عبیدہ بن جراح سے
کہا اسنے کہ سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے تحقیق شان یہ ہے کہ نہین گذرا کوئی نبی بعد نوح کے مگر تحقیق کہ ڈرایا ہے اس نبی نے
دجال سے اپنی قوم کو فے ح اور اوپر گذر چکا ہے کہ حضرت نوح نے بھی ڈرایا ہے اس سے اپنی قوم کو پس مراد بعد نوح سے بعد انذار نوح ہے نہ بعد از وجود نوح
ت اور تحقیق مین ڈراتا ہون تمکو اس سے لیکے ساتھ بیان کرنے وصف اسکے کے بخوف تلبیس و مکر اسکے کے پس بیان کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حال دجال
کا یعنی بعض حال اسکا واسطے ہمارے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شاید کہ نزدیک ہو کہ پاوے اسکو بعض ان لوگون مین سے کہ دیکھا ہے مجکو فے ع یعنی
بہ تقدیر نکلنے اسکے کے جلدی اور بعضون نے کہا کہ دلالت کرتی ہے یہ اوپر بقا خضر کے ت یا سنا ہے انہون نے کلام میرا فے ح یعنی پہونچی ہے انکو خبر اسکی
مین نے دی ہے اگرچہ بعد از زمانہ دراز کے ہو یعنی وجود اور خروج اسکا متیقن ہے اور وقت اسکا مبہم اگر ایسا ہو کہ بعضے میرے صحابیون نے پایا تو فبہا والا تو
کہ بعد انکے آوینگے البتہ دیکھینگے اور چونکہ خبر میری کہ اسکی حال سے دی ہے سننے چاہیے کہ اپنے یقین پر ہین ت کہا صحابہ نے یا رسول اللہ پس کیسے
ہونگے دل ہمارے اسدن کہ پاوینگے ہم اسکو فرمایا جیسے کہ مین دل تمہارے آج کے دن یا بہتر اس سے ہو فے ح یعنی جیسا ایمان ثابت ومستقیم ہے دل
اسکا ثابت ہے اور کچھ اندیشہ نہین جیسا کہ اب منکر ہے اسکا اسروز بھی منکر ہوگا بلکہ منکر تر کہ بالمعاینہ احوال اسکا دیکھے گا نقل کی یہ ترمذی اور
ابو داؤد نے وعن عمرو بن حریث عن ابی بکر الصدیق قال حدثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الدجال یخرج من ارض بالمشرق یقال لہا خراسان
یتبعہ اقوام کان وجوههم المجان المطرقۃ رواہ الترمذی ت اور روایت ہے عمرو بن حریث سے کہ نقل کی ابی بکر صدیق سے کہ کہا خبر دی ہمکو پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دجال نکلے گا ایک زمین سے کہ مشرق مین ہے کہا جاتا ہے اسکو خراسان کہ نام شہر کا ہے بلاد ماوراء النہر سے اور بلدان عراق
سے ساتھ ہونگے اسکے کتنی قومین گویا چہرے انکے سپرین ہین تہ بہ تہ جمے ہوئے نقل کی یہ ترمذی نے فے ع یعنی انکے چہرے چوڑے ہونگے اور تہ بہ تہ جمے
ہوئے مانند سپر کے اور تحقیق لفظ مطرق کی کتاب الفتن مین گذر چکی ہے وعن عمران بن حصین قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سمع بالدجال

فَلْيَنْأَ عَنْهُ فَوَاللّٰهِ اِنَّ الرَّجُلَ لَيَاْتِيْهِ وَهُوَ يَحْسِبُ اَنَّهٗ مُؤْمِنٌ فَيَتَّبِعُهٗ مِمَّا يَبْعَثُ بِهٖ مِنَ الشُّبُهَاتِ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہے عمران بن حصین سے کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص سنے خبر نکلنے دجال کی پس چاہیے کہ دور رہے اس سے اسواسطے کہ دور رہنا اسکے نزدیک نہ سے اچھا ہوگا فرمایا اللہ تعالیٰ نے
وَلَا تَرْكَنُوْا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ پس قسم ہے اللہ کی تحقیق کہ شخص البتہ آویگا دجال کے پاس اور وہ گمان کرتا ہوگا کہ میں مومن ہوں پس متابعت کریگا
وہ دجال کی اور ایمان لاویگا اسپر ف ع لفظ یتبعہ یہاں بھی تخفیف سے ہے اور تشدید بھی روی گئی ہے یعنی اطاعت کریگا اسکی ت بسبب اُن
چیزوں کے کہ بھیجا جاویگا دجال ساتھ اُن چیزوں کے کہ موجب اشتباہ والتباس کی ہونگی قسم سحر اور زندہ کرنے اموات سے اور مانند اسکے سند ایسے
نقل کی یہ ابوداؤد نے وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ بْنِ السَّكَنِ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْكُثُ الدَّجَّالُ فِي الْاَرْضِ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً السَّنَةُ كَالشَّهْرِ
وَالشَّهْرُ كَالْجُمُعَةِ وَالْجُمُعَةُ كَالْيَوْمِ وَالْيَوْمُ كَاضْطِرَامِ السَّعَفَةِ فِي النَّارِ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے اسماء بنت یزید بن سکن سے کہا اسماء نے کہ فرمایا نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے ٹھہریگا دجال زمین میں چالیس برس ف ح اور یہ گذرا کہ مدت اسکے سیر کی چالیس رات ہوگی اور یہاں چالیس برس کہا وجہ تطبیق کی یہ ہے
کہ مراد اول سے ٹھہرنا اسکا ہے ساتھ فتنہ اور خلل و فساد ڈالنے کے اور اس سے مطلق ٹھہرنا ت برس مانند مہینے کے ہوگا ف ع یہ محمول ہے جلدی گذر جانے
پر اور وہ جو کہا یوم کشتہ وہ محمول ہے نہایت شدت پر یعنی باعتبار شدت کے دراز معلوم ہوگا اور باعتبار جلدی گذر جانے کے کم ہوگا ت اور مہینا مانند ہفتہ کے
اور ہفتہ مانند دن کے اور دن مانند جل جانے شاخ خرما کے خشک کے آگ میں ف ح یعنی جیسی کہ جل جاتے ہیں اور آگ بھڑک کر جلدی ٹھنڈی ہو جاتی ہے ایسی ہی
وہ دن جلدی سے گذر جاویگا پس معنی یہ کہ دن مانند ساعت کے ہوگا ت نقل کی یہ بغوی نے شرح السنہ میں وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتْبَعُ الدَّجَّالَ مِنْ اُمَّتِيْ سَبْعُوْنَ اَلْفًا عَلَيْهِمُ السِّيْجَانُ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے متابعت کرینگے دجال کی میری امت میں سے ستر ہزار کہ اُنپر ہونگے سیجان کہ قسم پہناوے کی ہے نقل کی یہ بغوی نے شرح السنہ میں ف ع سیجان
سین مہملہ اور جیم ہی سے کہ بعد اسکے جیم ہے جمع ساج کی ہے جیسے تیجان جمع تاج کی یعنی طیلسان سبز یا سیاہ کے اور مراد امت سے امت اجابت ہے یا دعوت اور
ظاہر آخری ہے اس لیے کہ اوپر گذر چکا ہے کہ وہ یہود اصفہان سے ہونگے وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِيْ فَذَكَرَ
الدَّجَّالَ فَقَالَ اِنَّ بَيْنَ يَدَيْهِ ثَلٰثَ سِنِيْنَ سَنَةً تُمْسِكُ السَّمَاءُ فِيْهَا ثُلُثَ قَطْرِهَا وَالْاَرْضُ ثُلُثَ نَبَاتِهَا وَالثَّانِيَةُ تُمْسِكُ السَّمَاءُ ثُلُثَيْ
قَطْرِهَا وَالْاَرْضُ ثُلُثَيْ نَبَاتِهَا وَالثَّالِثَةُ تُمْسِكُ السَّمَاءُ قَطْرَهَا كُلَّهٗ وَالْاَرْضُ نَبَاتَهَا كُلَّهٗ فَلَا يَبْقٰى ذَاتُ ظِلْفٍ وَلَا ذَاتُ ضِرْسٍ مِنَ الْبَهَائِمِ اِلَّا هَلَكَ
وَاِنَّ مِنْ اَشَدِّ فِتْنَتِهٖ اَنَّهٗ يَاْتِي الْاَعْرَابِيَّ فَيَقُوْلُ اَرَاَيْتَ اِنْ اَحْيَيْتُ لَكَ اِبِلَكَ اَلَسْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ رَبُّكَ فَيَقُوْلُ بَلٰى فَيُمَثِّلُ لَهٗ نَحْوَ اِبِلِهٖ كَاَحْسَنِ مَا يَكُوْنُ
ضُرُوْعًا وَاَعْظَمِهٖ اَسْنِمَةً اور روایت ہے اسماء بیٹی یزید بن سکن سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں پس ذکر کیا دجال
کا پس فرمایا کہ تحقیق پہلے نکلنے دجال کے تین برس ہونگے یعنی مختلف بیچ جاتے رہنے برکت کے ایک سن ہوگا کہ باز رکھیگا آسمان اُس برس مینہ تہائی اپنا
یعنی بسبب معاصی کے کہ عادت تھی مینہ بہت برسنے کی اور باز رکھیگی زمین تہائی روئیدگی اپنی یعنی اگرچہ پانی دیگا ویگی پھر مینہ سے اور دوسرے سال
روکیگا آسمان دو تہائی مینہ اپنا اور زمین دو تہائی روئیدگی اپنی اور تیسرے سال نگاہ رکھیگا آسمان تمام مینہ اپنا اور زمین تمام روئیدگی اپنی ف ع یعنی
قحط پڑیگا تمام زمین کے لوگوں میں اور خزانہ اور دفینے دجال کے ساتھ ہونگے اور طرح طرح کی نعمتیں روٹیاں اور میوے اور نہریں اسکے ساتھ ہونگی ت پس
نہیں باقی رہیگا صاحب کھر کا یعنی جسکے ناخن چرے ہوتے ہیں مانند گائے اور بکری اور ہرن اور مانند انکے کے اور نہ صاحب دانت کا وحشی چارپایوں میں سے یعنی درندے
مگر ہلاک ہو جاوینگے یعنی تمام حیوانات بسبب قحط سالی کے مر جاوینگے اور تحقیق سخت تر فتنہ دجال کا یہ ہے کہ وہ آویگا ایک گنوار کے پاس کہ علم و عقل نہ رکھتا
ہوگا پس کہیگا اسکو کہ خبر دے مجھکو کہ اگر جلا دوں میں تیرے لیے شتر تیرے اونٹوں کو جو مرگئے تھے قحط سے کیا جانیگا تو کہ میں رب تیرا ہوں پس کہیگا گنوار ہاں تو رب میرا ہے

میرا ہی پس صورت بنا کر لاویگا دجال واسطے گنوار کے یعنی شیطانوں کو مانند اونٹوں اسکے کہ ساتھ بہترین آنکھ کے اندر تھنوں کے اور بہت بڑے انکے اونٹ کوہانوں کے
قال ویاتی الرجل قد مات اخوہ ومات ابوہ فیقول ارأیت ان احییت لک اباک واخاک الست تعلم انی ربک فیقول بلی فیمثل لہ الشیاطین نحو ابیہ ونحو
اخیہ قالت ثم خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لحاجتہ ثم رجع والقوم فی اھتمام وغم مما حدثھم قالت فاخذ بلحمتی الباب فقال مھیم اسماء
قلت یا رسول اللہ لقد خلعت افئدتنا بذکر الدجال قال ان یخرج وانا حی فانا حجیجہ والا فان ربی خلیفتی علی کل مؤمن فقلت یا رسول اللہ
واللہ انا لنعجن عجیننا فما نخبزہ حتی نجوع فکیف بالمؤمنین یومئذ قال یجزئھم ما یجزئ اھل السماء من التسبیح والتقدیس رواہ

فرمایا آنحضرت نے اور آویگا دجال ایک شخص کے پاس کہ مرگیا ہوگا بھائی اسکا اور مرگیا ہوگا باپ اسکا ف ح جملہ ویاتی الرجل عطف کیا گیا ہے جملہ ویاتی
الاعرابی پر پس ہوگا جملہ خبر ارشد فتنہ سے ت پس کہیگا دجال اس شخص سے کہ خبر دے مجھکو اگر زندہ کردوں میں تیرے لئے تیرے باپ کو اور تیرے بھائی کو کیا نہیں
جانیگا تو کہ تحقیق میں رب تیرا ہوں پس کہیگا وہ مقرر پس صورت بناویگا واسطے اسکے شیاطین کی مانند باپ اسکے کی اور بھائی اسکے کی کہا اسماء نے پھر تشریف
لے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی اپنے کسی کام کے لیے پھر تشریف لائے یعنی مجلس میں حالانکہ صحابہ فکر وغم میں تھے بسبب خبر دینے آنحضرت کے حال دجال سے
کہا اسماء نے پس پکڑیں آنحضرت نے دونوں طرفین دروازے کی ف ح لفظ لحمہ ساتھ زبر لام اور جزم ح کے تمام مشکوۃ اور مصابیح کے نسخوں میں ہے یعنی جانب کے
ذکر وابن الملک و صحاح اور قاموس اور کتابوں میں ہیں یا ہمعنی مذکور نہیں اور طیبی نے کہا ہے صواب لجفتی الباب ہے ساتھ جیم کے جگہ ح کے اور ساتھ فا کے بدلے میم کے یعنی
بازوی دروازہ کے کتابت ہو گیا اتفاق نسخوں کے توجیہ کرنی ضرور ہے وہ یہ کہ قاموس میں لحمہ کے معنی گوشت کے ٹکڑے کے لکھے ہیں پس مجرد کیا جاوے اور کہا جاوے
کہ مراد ان دونوں سے دونوں ٹکڑے دروازے کے یعنی کواڑ ہیں کہ وہ ملجاتے ہیں اور جدا ہوتے ہیں پس یہ اولی ہے تخطیہ روایت کتاب سے واللہ اعلم بالصواب ت
پس فرمایا آنحضرت نے کیا ہے حال تیرا اری اسماء کہا میں نے یا رسول اللہ تحقیق نکالڈالے تھے دل ہمارے بسبب ذکر کرنے دجال کے فرمایا آنحضرت نے اگر نکلے دجال
اور میں ہوں زندہ یعنی بالفرض والتقدیر پس میں دفع کرونگا اسکو ساتھ حجت کے اور اگر میں نہ زندہ رہا پس تحقیق رب میرا خلیفہ اور وکیل میرا ہے ہر مومن پر
یعنی وہ حافظ اور حامی اور کارساز ہوگا انکا کہا میں نے یا رسول اللہ قسم خدا کی تحقیق ہم البتہ گوندھتے ہیں آٹا اپنا پس نہیں پکا چکتے ہم روٹی اسکی
یہاں تک کہ بھوک لگ جاتی ہمکو یعنی بسبب دیر لگنے کے روٹی کے پکنے میں قلت صبر سے طبیعت انسان کی بھوک سے باین حد ہے پس کیا حال ہوگا مومنوں کا اسدن
یعنی بیچ وقت قحط کے اور میسر ہونے وجود روٹی کے نزدیک دجال کے اور اتباع اسکے کے فرمایا آنحضرت نے کفایت کریگی انکو وہ چیز کہ کفایت کرتی ہے آسمان والونکو
یعنی فرشتوں کو قسم تسبیح و تقدیس سے ف ع یعنی جو کوئی مبتلا ہوگا اسکے زمانہ میں اس حالت میں محتاج ہوگا کھانے پینے کا جیسے کہ نہیں محتاج ہوگا ملائکہ اور غذا
انکی تسبیح و تقدیس ہوگی جیسے کہ غذا فرشتوں کی تسبیح و تقدیس ہے اور طیبی نے یہ معنی بعید بیان کیے ہیں کہ ہم آٹا گوندھتے ہیں روٹی پکانے کے لیے پس نہیں پکا سکتے
ہم روٹی یہانتک کہ بھوکے رہتے ہیں اپنے سبب غم شدید کے کہ ڈالدیا ہے دل ہمارے ذکر دجال سے پس کیا ہوگا حال انکا کہ مبتلا ہونگے اسکے زمانہ میں اور
بجہت اس معنی کے حضرت کے جواب کا حاصل یہ ہوگا کہ حق تعالی صبر وتسلی دیگا انکو برکت تسبیح و تقدیس کے ف ح اور شاید کہ اسماء نے یہ بات بعد اس مجلس کے
آنکر عرض کی ہو اور ظاہر مقتضاے کلام کا لفظ فقلت میں دلالت کرتا ہے اسپر کہ متصل خبر سننے دجال کے کہا ہو یہ قول کسی مجلس میں اور جو کچھ کہ کہا قصہ آئیگا
اور بھوک کا زمانہ آئندہ کا کہا فافہم اور بعد لفظ رواہ کے یہاں اصل نسخہ میں سفیدی چھوٹی ہوئی ہے اور پھر کسی نے لاحق کیا ہے احمد و ابو داود و بغوی نے
اور بعضوں نے کہا ہے رواہ احمد عن عبد الرزاق عن معمر بن قتادۃ عن شھر بن حوشب عنھا وانفرد بہ عنھا

الفصل الثالث

فصل تیسری عن المغیرۃ بن شعبۃ قال ما سأل احد عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الدجال اکثر مما سألتہ وانہ قال لی ما یضرک قلت انھم
یقولون ان معہ جبل خبز ونھر ماء قال ھو اھون علی اللہ من ذلک متفق علیہ ترجمہ مغیرہ بن شعبہ سے کہا انہوں نے نہیں پوچھا کسی نے پیغمبر خدا

صلی اللہ علیہ وسلم سے دجال کا بہت اسقدر کہ میں نے پوچھا آپ سے اور تحقیق حضرت نے فرمایا مجکو نہیں ضرر کریگا دجال یعنی گمراہ نہیں کریگا مجکو تجاوز و عتاب آتی ہے مکہ میں کہ لوگ کہتے ہیں کہ اسکے ساتھ پہاڑ ہوگا روٹیوں کا یعنی سوٹیاں ہونگی بقدر پہاڑ کے اور نہر ہوگی پانی کی یعنی اگر کوئی بھوکا پیاسا ہو اور نوبت اضطرار کی پہونچے تو کیا کرے فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال بہت ذلیل ہے اللہ کے نزدیک اس سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** کہ پیدا کرے اللہ ہاتھ پر اسکے ایسی امور کے حقیقۃ اور جو کچھ کہ ظاہر ہوگا اسکے ہاتھ پر سحر باطل و صورتیں بے حقیقت ہونگی اور اسکو قدرت نہیں ہے اور پر گمراہ کرنے اور شک ڈالنے مومن کے کہ یقین کم ہے دین میں بلکہ جو کچھ کہ دیکھیگا اس قسم خوارق سے موجب زیادتی یقین کے کا ہوگا اسکے جھوٹ پر وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَخْرُجُ الدَّجَّالُ عَلٰی حِمَارٍ اَقْمَرَ مَا بَیْنَ اُذُنَیْہِ سَبْعُوْنَ بَاعًا رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِیْ کِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ اور روایت ہے ابو ہریرہ سے آسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نکلے گا دجال اوپر گدہے سفید کے درمیان دونوں کانوں اس گدہے کے درازی ستر بام کی ہوگی یعنی دراز ہی ستر ہاتھوں کی نقل کی بیہقی نے کتاب البعث والنشور میں

بَابُ قِصَّۃِ ابْنِ صَیَّادٍ

یہ باب ہے بیچ بیان قصہ ابن صیاد کے **ف** ع اکثر معتمد نسخوں میں صحیح اسی طرح ہے اور بعضے نسخوں میں ابن صیاد ہے الف لام سے اور نام اسکا صاف ہے اور بعضے کہتے ہیں عبداللہ اور وہ یہود مدینہ سے ہے اور بعضے کہتے ہیں دخیل تھا درمیان انکے اور تھی اسمیں کچھ کہانت و سحر اور مجمل امر اسکا یہ ہے کہ وہ فتنہ تھا کہ مبتلا اور امتحان کیے گئے تھے ساتھ اسکے مسلمان اور احوال اسکا مختلف فیہ ہے اور صحابہ کو بھی اسمیں خلاف تھا بعضے اسپر ہیں کہ وہ دجال معہود تھا کہ آخر زمانہ میں نکلے گا اور لوگوں کو گمراہ کریگا اور اکثر اسپر ہیں کہ وہ دجال نہیں ہے ولیکن دجالوں سے ہے کہ باعث فتنہ و فساد اور گمراہ کرنے کے ہیں جیسے کہ حدیث میں آیا ہے کہ اس امت میں دجال ہونگے کہ گمراہ اور گمراہ کرنیوالے ہونگے اور دلیل اس جماعت کی یہ ہے کہ وہ اول اگرچہ کاہن ساحر تھا ولیکن آخر میں اسلام لایا اور حج اور جہاد کیے مسلمانوں کے ساتھ اور اسکے فرزند ہوئے اور وہ مکہ میں اور مدینہ میں رہتا تھا اور دجال کافر ہوگا اور اسکے فرزند نہیں ہونگے اور مکہ اور مدینہ کے آنے سے منع کیا جاویگا اور حدیث تمیم داری کی بھی دلیل پوری ہے انکی حاصل یہ کہ حال اسکا مبہم ہے اور آنحضرت پر بھی اسباب میں وحی نہیں اتری اور مبہم رکھا جیسا کہ احادیث باب سے معلوم ہوگا

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ انْطَلَقَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ رَھْطٍ مِّنْ اَصْحَابِہٖ قِبَلَ ابْنِ صَیَّادٍ حَتّٰی وَجَدُوْہُ یَلْعَبُ مَعَ الصِّبْیَانِ فِیْ اُطُمِ بَنِیْ مَغَالَۃَ وَقَدْ قَارَبَ ابْنُ صَیَّادٍ یَوْمَئِذٍ الْحُلُمَ فَلَمْ یَشْعُرْ حَتّٰی ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ظَھْرَہٗ بِیَدِہٖ ثُمَّ قَالَ اَتَشْھَدُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ فَنَظَرَ اِلَیْہِ فَقَالَ اَشْھَدُ اَنَّکَ رَسُوْلُ الْاُمِّیِّیْنَ ثُمَّ قَالَ ابْنُ صَیَّادٍ اَتَشْھَدُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ فَرَصَّہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَبِرُسُلِہٖ ثُمَّ قَالَ لِابْنِ صَیَّادٍ مَاذَا تَرٰی قَالَ یَاْتِیْنِیْ صَادِقٌ وَّکَاذِبٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خُلِّطَ عَلَیْکَ الْاَمْرُ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ خَبَأْتُ لَکَ خَبِیْئًا وَّخَبَأَ لَہٗ یَوْمَ تَاْتِی السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِیْنٍ فَقَالَ ھُوَ الدُّخُّ فَقَالَ اخْسَأْ فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَکَ قَالَ عُمَرُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ائْذَنْ لِیْ فِیْہِ اَضْرِبْ عُنُقَہٗ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنْ یَّکُنْ ھُوَ لَا تُسَلَّطْ عَلَیْہِ وَاِنْ لَّمْ یَکُنْ ھُوَ فَلَا خَیْرَ لَکَ فِیْ قَتْلِہٖ روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہ تحقیق عمر بن خطاب گئے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ جماعت اصحاب آنحضرت کے سے طرف ابن صیاد کے یہاں تک کہ پایا اسکو کھیلتا ساتھ لڑکوں کے بیچ محل بنی مغالہ کے کہ نام ایک قوم کا ہے یہود میں سے اور حال یہ کہ تحقیق نزدیک پہونچا تھا ابن صیاد ان دونوں میں بلوغ کے پس نہ دریافت کیا ابن صیاد نے آنا ہمارا یہاں تک کہ مارا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکی پیٹھ پر ہاتھ اپنا پھر فرمایا کیا گواہی دیتا ہے تو کہ میں رسول خدا کا ہوں پس دیکھا ابن صیاد نے یعنی نظر غضب سے طرف آنحضرت کے اور کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تم پیغمبر امیوں کے ہو یعنی عرب کے اسلیے کہ اکثر عرب پڑھے لکھے نہ تھے اور یہ اعتقاد بعض یہود کا تھا کہ آنحضرت کے رسالت کے منکر نہ تھے ولیکن خاص عرب کا نبی جانتے تھے اور یہ بات اسکی باطل تھی کہ قبیلہ سے تھی کہ شیطان کاہنوں کو القا کیا کرتا ہے اور کہنا اسکا نقص تھا اسلئے کہ نبی سچا جو ہوتا ہے اور جبکہ معجزہ سے دعوت نبوت عام کی کی تصدیق ساتھ عرب کے باطل ہوئی بات پھر کہا ابن صیاد نے آنحضرت سے کہ کیا گواہی دیتے ہو تم کہ میں پیغمبر خدا کا ہوں پس

پہونچا آنحضرت نے ابن صیاد کو ف ح لفظ دخ پر اور دخ دخان دھوئیں سے استوا کرنا اور آپس میں ملا دینا دو چیزوں کو ایسے بناد و مرو من بناد و استوا کو کہتے ہیں حاصل یہ
کہ اعضا اسکے آپس میں نہ ویسے ملانے اور پہونچے ذکرہ الخطابی اور نووی نے کہا کہ ہمارے شہروں کے اکثر نسخوں میں زفغت اور ضاد معجمہ سے ہے یعنی چھوڑ دیا
اسکو اور ترک کیا سوال جواب اسکا اور جدال اسکی ت پھر فرمایا حضرت نے کہ ایمان لایا میں اللہ پر اور اسکے پیغمبروں پر ف ع یعنی میں ایمان لایا اللہ کے رسولوں پر
اور تو انمیں سے نہیں پس اگر تو بھی انمیں سے ہوتا تو البتہ میں تجھپر ایمان لاتا اور یہ بھی بنا بر فرض و تقدیر کے ہے اور پہلے اسکے کہ جانیں حضرت اپنے تئیں خاتم النبیین والا
پس بعد جاننے خاتمیت کے فرض و تقدیر بھی نہیں جائز اور صریح بیان کیا ہے ہمارے بعضے علما نے کہ اگر کوئی دعوی کرے نبوت کا پھر طلب کرے اسکے کوئی شخص
معجزہ تو کافر ہو جاتا ہے اور قتل نہ کیا حضرت نے اسکو باوجودیکہ دعوی کیا اسنے روبرو آپکے نبوۃ کا اسلیے کہ وہ لڑکا تھا اور منع کیے گئے تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم قتل
کرنے لڑکوں کے سے اور دوسرے یہ کہ یہود ان دنوں میں ذمی تھے اور صلح کی تھی اس پر کہ چھوڑیں جاویں اپنے حال پر اور وہ انہیں میں سے تھا یا انکے حلفا سے پھر
فرمایا حضرت نے کیا دیکھتا ہے تو یعنی منکشف ہوتا ہے تجھپر امر غیب سے کہا اسنے صادق یعنی خبر سچی کبھی اور کاذب یعنی کبھی جھوٹی خبر یا فرشتہ سچا اور شیطان جھوٹا اور
بعضوں نے کہا حاصل سوال یہ ہے کہ جو شخص آتا ہے تیرے پاس کیا کہتا ہے تجھسے اور حاصل جواب یہ ہے کہ کہتا ہے مجھسے کچھ باتیں کہ کبھی سچی ہوتی ہیں اور کبھی جھوٹی
یعنی بعضی خبریں سچ پڑتی ہیں اور بعضی جھوٹی جیسی کہ عادت کاہنوں کی ہے کہ شیطان القا کرتے ہیں انپر خبریں سچی اور جھوٹی ت فرمایا پیغمبر خدا نے کہ
مشتبہ کیا گیا تجھپر امر ف ح یعنی جھوٹ سے ساتھ سچ کے اور کہا شیخ نے کہ مخلط اور مشتبہ کیا گیا تجھپر حال تیرا اور آتا ہے تیرے پاس شیطان کہ ایسی خبر لاتا ہے
اور اسے ظاہر ہوا بطلان دعوی رسالت اسکی کا کیونکہ رسول کے پاس خبر جھوٹی نہیں آتی اور اسنے اپنی زبان سے آپ اقرار کیا اسکا یہ حال کاہنوں کا
ہوتا ہے نہ پیغمبروں کا ت فرمایا آنحضرت نے تحقیق دل میں چھپایا ہے میں نے تیرے لیے ایک اسم پوشیدہ ف ع تاکہ بتاوے تو اسکو اور اسی طرح حضرت
نے امتحان کیا اسکو تاکہ ظاہر ہو بطلان اسکے حال کا صحابہ پر اور جانیں کہ یہ کاہن ہے آتا ہے اسکے پاس شیطان کہ سکھا جاتا ہے اسکو جھوٹی سچی باتیں ت
حالانکہ چھپائی حضرت نے اسکے لیے یہ آیت جسدن لاویگا آسمان دھوان ظاہر پس کہا اسنے وہ پوشیدہ چیز دخ ہے ف ح دخ بپیش اور زبر دال و
تشدید خ سے بمعنی دھوئیں کے پس بتایا اسنے اس آیت دل میں لیے ہوئی سے مگر ایک لفظ ناقص نہ یہ کہ تمام آیت معلوم کرے یہ بھی بسبب عادت کاہنوں کے
تھا کہ شیاطین ایک کلمہ کو کلمات میں سے لیجا کر انکو القا کر دیتے ہیں اور احتمال ہے کہ آنحضرت نے بعضے صحابہ سے آہستہ اس آیت کو بیان کیا ہو اور شیطان
نے اسکو سنکر اسکے تئیں القا کیا ہو ت پس فرمایا حضرت نے دور ہو پس ہرگز نہ تجاوز کریگا تو اپنے قدر سے ف ح جب ظاہر ہوا کہ حال اسکا کاہنوں کا ہے
کہ بعضی چیزیں ناقص بسبب القاے شیاطین کے معلوم کرتے ہیں پس فرمایا حضرت نے دور ہو تجاوز نہیں کر سکے گا تو اپنے حد و قدر و مرتبہ سے کہ حد و قدر و
مرتبہ کاہنوں کا ہے بسبب القاے بعضے غیبیات ناقص ناتمام کے اور دعوی مت کر نبوت کا کہ وہ حد سے بڑی ہے اور اخسا کلمہ زجر اور اہانت کا ہے کہ واسطے ہانکنے کتے اور چھوڑ کر کہتے ہیں یا لوگ کن
باتیں آوے ت پس کہا عمر نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا اذن دیتے ہیں آپ مجھکو بیچ حق ابن صیاد کے کہ ماروں گردن اسکی فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر
ہے ابن صیاد دجال جو ہووے مسلط نہیں کیا جاویگا تو اوسپر یعنی نہیں مار سکے گا اسکو کیونکہ قتل کرنیوالے اسکے عیسی ہیں اور اگر نہیں ہے وہ دجال پس نہیں بھلائی
تیرے لئے اسکے قتل میں ف ع یعنی اس لیے کہ وہ ذمی ہے اور یہود میں سے ہے کہ وہ اہل ذمہ تھے اور اوس وقت میں وہ لڑکا نابالغ بھی تھا اور چونکہ اسمیں قرائن دلالت
کرتے تھے اسکے دجال ہونے پر فرمایا حضرت نے کلام مذکور بطریق شک کے قَالَ ابْنُ عُمَرَ انْطَلَقَ بَعْدَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاُبَيُّ
بْنُ كَعْبٍ الْاَنْصَارِيُّ يَؤُمَّانِ النَّخْلَ الَّتِيْ فِيْهَا ابْنُ صَيَّادٍ فَطَفِقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّقِيْ بِجُذُوْعِ النَّخْلِ وَهُوَ يَخْتِلُ اَنْ
يَسْمَعَ مِنِ ابْنِ صَيَّادٍ شَيْئًا قَبْلَ اَنْ يَرَاهُ وَابْنُ صَيَّادٍ مُضْطَجِعٌ عَلٰى فِرَاشِهٖ فِيْ قَطِيْفَةٍ لَهٗ فِيْهَا زَمْزَمَةٌ فَرَاَتْ اُمُّ ابْنِ صَيَّادٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَّقِيْ بِجُذُوْعِ النَّخْلِ فَقَالَتْ اَيْ صَافِ وَهُوَ اسْمُهٗ هٰذَا مُحَمَّدٌ فَتَنَاهٰى ابْنُ صَيَّادٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَرَكَتْهُ بَيَّنَ قَالَ

عبد اللہ بن عمر قال قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الناس فاثنی علی اللہ بما ھو اھلہ ثم ذکر الدجال فقال انی لانذرکموہ وما من نبی الا وقد انذرہ قومہ لقد انذرہ نوح قومہ ولکنی ساقول لکم فیہ قولا لم یقلہ نبی لقومہ تعلمون انہ اعور وان اللہ لیس باعور متفق علیہ

کہا ابن عمر نے کہ چلے بعد اسکے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور ابی بن کعب انصاری بھی ہمراہ حضرت کے وہاں کہ قصد کرتے تھے کھجور کے درختوں کا اور جس میں ابن صیاد تھا پس شروع کیا پیغمبر خدا نے کہ چھپتے تھے درخت خرما کی شاخوں میں تاکہ حضرت قریب بیٹھے تھے ابن صیاد کو یہ کہ سنیں ابن صیاد کے کلام میں سے کچھ پہلے اس سے کہ دیکھے وہ حضرت کو ف ع یعنی ارادہ تھا حضرت اور اصحاب کا یہ کہ وہ کاہن ہے یا ساحر ہے وغیر ذلک اور اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہے کھوج لینا احوال اسکا کہ خوف فتنہ ہو اور ابن صیاد لیٹا ہوا تھا اپنے بچھونے پر لپٹا ہوا ایک چادر میں کہ اسکے لیے تھی اس چادر میں آواز پوشیدہ کہ سمجھ میں نہیں آتی تھی اس سے پس دیکھا ابن صیاد کی ماں نے پیغمبر خدا کو اس حال میں کہ حضرت چھپے تھے شاخوں خرما کی میں پس کہا ابن صیاد کی ماں نے اے صاف اور یہ نام ہے ابن صیاد کا یہ محمد کھڑے ہیں پس ٹھہر گیا ابن صیاد کلام کرنے سے یعنی چپکا ہو رہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر چھوڑ دیتی اسکو ماں اسکی یعنی خبر نہ کرتی تو ظاہر کرتا وہ حقیقت حال اپنی یعنی کچھ اس سے وجود میں آتا کہ اس سے حقیقت اسکے حال کی ظاہر ہو جاتی کہ کیا ہے کہا عبد اللہ بن عمر نے کہ کھڑے ہوئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم لوگوں میں یعنی خطبہ فرمایا پس تعریف کی اللہ کی ساتھ اس چیز کے کہ وہ لائق ہے اسکے پھر ذکر کیا حال دجال کا ف ح یعنی باحتمال اسکے کہ ابن صیاد دجال ہے یا بسبب فتنہ گری اور ضعف ہونے اسکے کے ساتھ بھی یعنی صفتوں اسکی کے دجال کو یاد کیا اور اسکے احوال سے آگاہ کیا ت پس فرمایا تحقیق میں البتہ ڈراتا ہوں تمکو دجال سے اور نہیں کوئی نبی مگر کہ تحقیق ڈرایا ہے اسنے اپنی قوم کو اس سے بعد نوح کے البتہ تحقیق ڈرایا ہے حضرت نوح نے اپنی قوم کو یعنی پہلے انبیا کے ولیکن میں کہتا ہوں تم سے دجال کے مقدمہ میں ایک بات اور نشان کہ نہیں کہا ہے اسکو کسی پیغمبر نے اپنی قوم سے جانو تم کہ دجال ہوگا کانا اور تحقیق اللہ نہیں ہے کانا ف ع یعنی بسبب منزہ ہونے اسکے حاسہ میں بینائی کے سے تا کانا پن لاحق ہو ساتھ اسکے اور احتمال ہے کہ کسی نبی کو حال دجال کا معلوم نہیں ہوا یا نہیں خبر دی کسی نے کہ وہ کانا ہے نقل کی بخاری اور مسلم نے

وعن ابی سعید الخدری قال لقیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابو بکر وعمر یعنی ابن صیاد فی بعض طرق المدینۃ فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتشھد انی رسول اللہ فقال ھو اتشھد انی رسول اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اٰمنت باللہ وملئکتہ وکتبہ ورسلہ ماذا تری قال اری عرشا علی الماء فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تری عرش ابلیس علی البحر وما تری قال اری صادقین وکاذبا او کاذبین وصادقا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لبس علیہ فدعوہ رواہ مسلم

اور روایت ہے ابو سعید خدری سے کہا ابو سعید نے کہ ملاقات کی اس سے پیغمبر خدا نے اور ابو بکر نے اور عمر نے اور کہتے تھے ابو سعید اس سے ابن صیاد یعنی سبب ملاقات کا اس سے بیچ بعض راہوں مدینہ کے پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا گواہی دیتا ہے تو کہ میں رسول اللہ کا ہوں پس کہا اسنے کیا گواہی دیتے ہو تم کہ میں رسول اللہ کا ہوں پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایمان لایا میں ساتھ اللہ کے اور فرشتوں اسکے کے اور کتابوں اسکی کے اور رسولوں اسکے کے کیا دیکھتا ہے تو کہا اسنے دیکھتا ہوں میں ایک تخت پانی پر پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دیکھتا ہے تو تخت ابلیس کا دریا پر ف ح جیسے کہ اول کتاب میں باب الوسوسہ میں گذرا کہ رکھتا ہے ابلیس تخت اپنا پانی پر تو بھیجتا ہے فوجیں اپنی کہ فتنہ میں ڈالیں لوگوں کو ت فرمایا آنحضرت نے اور کیا دیکھتا ہے تو کہا ابن صیاد نے کہ دیکھتا ہوں میں دو سچوں کو کہ لاتے ہیں خبریں سچی اور ایک مرد جھوٹے کو دیکھتا ہوں یا دیکھتا ہوں دو شخص جھوٹوں کو اور ایک مرد سچے کو ف ح یا تو شک راوی ہے کہ اس طرح کہا یا اس طرح اور احتمال ہے کہ شک بھی ابن صیاد سے ہو کہ کہا وہ دیکھتا ہوں یا تو اور اسکو بہت خلط ہے بیچ خلط اور اختلال امر اسکے کے کہ جزم نہیں کہتا تھا اور حال اسکا بر وجہ انتظام و استقامت کے نہیں یا کبھی اسطرح دیکھتا ہوں اور کبھی اس طرح ت پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی صحابہ سے کہ غلط کیا گیا ہے کام اس پر یعنی اسکے کہانت میں پس چھوڑ دو اسکو یعنی اس لیے کہ یہ یا تو مجانین یا اصحاب کے نہیں کر قتل کی یہ مسلم نے وعنہ

أنَّ ابنَ صيّادٍ سألَ النبيَّ صلّى اللهُ عليه وسلّم عن تُربةِ الجنّةِ فقالَ دَرْمَكةٌ بيضاءُ مِسكٌ خالِصٌ رواه مسلم اور روایت ہے ابو سعید سے کہ تحقیق
ابن صیاد نے پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حال بہشت کے مٹی کا کہ کیسی ہے پس فرمایا کہ مٹی بہشت کی رنگ میں مشابہ میدے سفید کے ہے اور خوشبو میں
مانند مشک خالص کے نقل کی یہ مسلم نے وعن نافعٍ قال لقيَ ابنُ عمرَ ابنَ صيّادٍ في بعضِ طُرقِ المدينةِ فقالَ له قولاً أغضبَه فانتفخَ حتّى
ملأَ السِّكّةَ فدخلَ ابنُ عمرَ على حفصةَ وقد بلغَها فقالتْ له رحمكَ اللهُ ما أردتَ من ابنِ صيّادٍ أما علمتَ أنّ رسولَ اللهِ
صلّى اللهُ عليه وسلّم قالَ إنّما يخرجُ من غضبةٍ يغضبُها رواه مسلم اور روایت ہے نافع سے کہ ملاقات کی ابن عمر نے ابن صیاد سے بیچ بعض
راہوں مدینہ کے پس کہی ابن عمر نے واسطے ابن صیاد کے ایک بات کہ غصہ میں لائی اسکو پس پھول گیا ابن صیاد مارے غصہ کے یہاں تک کہ بھر دیا کوچہ کو
یعنی اسکے بدن پھولنے ہونے نے پس گئے ابن عمر حضرت حفصہ کے پاس کہ انکی بہن تھیں اور بیوی آنحضرت کی اور حالانکہ تحقیق پہونچی تھی یہ خبر انکو پس کہا
حفصہ نے ابن عمر کو کہ رحمت کرے تجھکو اللہ تعالی کیا چاہا تو نے ابن صیاد سے کہ غصہ میں لایا تو اسکو کیا نہ جانا تو نے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہے نہیں نکلیگا دجال مگر بسبب ایک غصہ کے کہ کریگا اسکے وقت خروج یعنی وہ ایک بار غصہ میں آویگا اور نکلیگا دجال بسبب غضب کے اور دعوی کریگا نبوت کا پس نہ
غصہ دلاؤ ابن صیاد کو اے عبد اللہ اور یہ علامت راستے تاکہ نہ نکلے اور نہ ظاہر ہووے فتنے اور یہ منع کرنا حفصہ کا ابن عمر کو بسبب احتمال و ممکن ہونے اسکے تھا کہ ابن
صیاد دجال ہو یا یہ سبب ہے کہ وہ یقین کرتی ہوں اسکا واللہ اعلم نقل کی یہ مسلم نے وعن أبي سعيدٍ الخدريِّ قال صحبتُ ابنَ صيّادٍ إلى مكّةَ فقالَ
لي ما لقيتُ من الناسِ يزعمونَ أنّي الدّجّالُ ألستَ سمعتَ رسولَ اللهِ صلّى اللهُ عليه وسلّم يقولُ إنّه لا يولدُ له وقد وُلِدَ لي أليسَ
قد قالَ هو كافرٌ وأنا مسلمٌ أوليسَ قد قالَ لا يدخلُ المدينةَ ولا مكّةَ وقد أقبلتُ من المدينةِ وأنا أريدُ مكّةَ ثمّ قالَ لي
في آخرِ قولِه أما واللهِ إنّي لأعلمُ مولدَه ومكانَه وأينَ هو وأعرفُ أباهُ وأمَّه قال فلبَّسَني قال قلتُ له تبًّا لك سائرَ اليومِ قال
وقيلَ له أيسرُّكَ أنّكَ ذاكَ الرجلُ قال فقالَ لو عُرِضَ عليَّ ما كرهتُ رواه مسلم اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا
کہ ساتھ تھا میں ابن صیاد کے مکہ تک یعنی اسوقت کہ جاتے تھے ہم مکہ کو پس کہا ابن صیاد نے مجھکو کہ کیا پائی میں نے لوگوں سے ایذا پھر بیان کیا اسکو کہ گمان کرتے
ہیں یا کہتے ہیں لوگ کہ میں دجال ہوں یعنی اور تم جانتے ہو کہ امر خلاف اسکے ہے کیا نہیں سنا تو نے اے ابو سعید پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے کہ تحقیق شان یہ ہے
کہ نہیں پیدا کی جاویگی دجال کی اولاد یعنی لاولد ہوگا وہ اور تحقیق پیدا کی گئی ہے میرے لیے اولاد آیا نہیں فرمایا حضرت نے کہ دجال کافر ہوگا اور میں مسلمان ہوں
کیا نہیں فرمایا ہے حضرت نے کہ نہیں داخل ہوگا دجال مدینہ میں اور نہ مکہ میں اور تحقیق آیا ہوں میں مدینہ سے اور میں ارادہ رکھتا ہوں مکہ کا پھر کہا ابن صیاد نے مجھکو
بیچ آخر کلام اپنے کے آگاہ ہو قسم ہے اللہ کی تحقیق میں البتہ جانتا ہوں دجال کی پیدائش کا وقت اور مکان اسکا کہ کہاں پیدا ہوگا اور کہاں ہے وہ یعنی اب اور جانتا ہوں
میں اسکے ماں اور باپ کو کہا ابو سعید نے پس شبہ کیا دجال نے امر مجھ پر اول حرف یعنی میں اعتقاد رکھتا تھا کہ وہ دجال ہے یا انکار جو کیا اشتباہ ہوا مجھکو اسکے امر میں اور
یا بسبب اسکے کہ اول کلام اسکا بیچ انکار دجالیت کے تھا ساتھ دلیلوں کے اور یہ جو آخر میں کہا کہ میں جانتا ہوں مولد وغیرہ اسکا تو تعریض و تلویح اسکے اقرار کی طرف ہے
اس لیے کہ اسطرح بات کو نہیں کلام کرنے والا کہتا اپنے نفس سے رکھتا ہے واللہ اعلم کہا ابو سعید نے کہ کہا میں نے ابن صیاد کو ہلاکی ہو جیو تیرے لیے باقی دنوں میں یا
بیچ تمام دنوں عمر تیری کے کہا ابو سعید نے اور کہا گیا ابن صیاد کو یعنی کسی نے حاضروں میں سے کہا کہ آیا خوش لگتا ہے تجھکو کہ وہ شخص ہووے تو یعنی دجال ہووے کہا ابو سعید نے پس کہا
ابن صیاد نے اگر پیش کی جاویں مجھ پر یعنی وہ صفتیں کہ دجال میں ہیں قسم کر کر رضا اور فریب ہیں وغیرہ کے تو ناخوش نہ رکھوں میں فرح یعنی بلکہ قبول کروں میں حاصل یہ
راضی ہو دجال ہونے پر وہ یہ دلیل اس کی ہے کہ اسکے کفر پر نقل کی یہ مسلم نے وعن ابنِ عمرَ قال لقيتُه وقد نفرتْ عينُه فقلتُ متى فعلتْ عينُك
ما أرى قال لا أدري قلتُ لا تدري وهي في رأسِك قال إن شاءَ اللهُ خلقَها في عصاك قال فنخرَ كأشدِّ نخيرِ حمارٍ سمعتُ رواه مسلم

اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا ملا میں ابن صیاد سے اس حالت میں کہ سوجھ گئی تھی آنکھ اسکی پس کہا میں نے کب سے کی آنکھ تیری ایسی ہوئی جو کہ دیکھتا ہوں میں یعنی ورم
کہا نہیں جانتا میں کہا میں نے نہیں جانتا تو حالانکہ تیرے سر میں ہے کہا اگر چاہے خدا تعالیٰ پیدا کرے اسکو تیرے عصا میں ف ح یعنی خدا تعالیٰ قادر ہے کہ
پیدا کرے آنکھ کو عصا میں اور اسکے درد کو اور عصا کو شعور نہیں ہوگا آنکھ کا اور درد کا اگر اس آنکھ میں پیدا ہو پس اسی طرح جائز ہے کہ آدمی کو بھی شعور نہ ہو اسکا
بسبب کثرت اشتغال وافکار کے کہ مانع ہوتا ہے حس کرنے اور معلوم کرنے سے ت کہا ابن عمر نے پس آواز کی ابن صیاد نے ناک کی راہ سے مانند سخت آواز
گدھے کے کہ سنی ہے میں نے نقل کی یہ مسلم نے وعن محمد بن المنکدر قال رأیت جابر بن عبد اللہ یحلف باللہ ان ابن الصیاد الدجال قلت
تحلف باللہ قال انی سمعت عمر یحلف علی ذلک عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلم ینکرہ النبی صلی اللہ علیہ
وسلم متفق علیہ اور روایت ہے محمد بن منکدر تابعی سے کہ کہا دیکھا میں نے جابر بن عبداللہ کو کہ قسم کھاتا تھا خدا کی کہ ابن صیاد دجال ہے کہا میں نے
کہ قسم کھاتے ہو تم اللہ کی یعنی باوجودیکہ امر ظنی ہے نہ یقینی کہا جابر نے کہ میں نے سنا ہے عمر رضی اللہ عنہ سے کہ قسم کھاتے تھے اسپر کہ ابن صیاد دجال ہے پاس نبی صلی
اللہ علیہ وسلم کے پس انکار نہ کیا اسکا آنحضرت نے ف ح یعنی اگر نہ ہوتا امر یقینی تو البتہ آنحضرت انکار کرتے اور شاید کہ سوگند جابر کی اور عمر کی اسپر
تھی کہ ابن صیاد ان دجالوں یعنی جھوٹوں فریبیوں میں سے تھا کہ نکلیں گے اور دعویٰ کرینگے نبوت کا اور گمراہ کرینگے لوگوں کو اور شبہ ڈالیں گے لوگوں میں نہ یہ کہ وہ مسیح دجال
ہے اسلیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تردید کی تھی کہ فرمایا تھا کہ اگر ہو وہ اور اگر نہ ہو وہ لیکن ظاہر اطلاق دجال کہنے سے یہی سمجھا جاتا ہے کہ وہی دجال موعود
مراد ہو پس قسم کھائی انکی حمل کیا جاویگی اوپر جواز کے وقت غلبہ ظن کے اور وہ حدیث کہ فصل دوسری میں ابن عمر سے آتی ہے صریح ہے اسمیں کہ وہ مسیح دجال
تھا شاید کہ مذہب ابن عمر کا یہی ہو اور حاصل یہ کہ اسمیں اختلاف واشتباہ تھا واللہ اعلم ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

الفصل الثانی

فصل دوسری عن نافع قال کان ابن عمر یقول واللہ ما اشک ان المسیح الدجال ابن صیاد رواہ ابو داود والبیہقی فی
کتاب البعث والنشور اور روایت ہے نافع سے کہ تھے ابن عمر کہتے قسم اللہ کی نہیں شک کرتا میں یہ کہ مسیح دجال ابن صیاد ہے نقل کی یہ ابو داؤد نے
اور بیہقی نے بیچ کتاب البعث والنشور کے وعن جابر قال فقدنا ابن صیاد یوم الحرۃ رواہ ابو داود اور روایت ہے جابر سے
کہا کہ گم کیا ہمنے ابن صیاد کو دن حرہ کے ف ح اگرچہ اس عبارت سے ظاہر اسکا یہ ہے کہ ابن صیاد اس واقعہ میں غائب ہوا اور ایسا کہ کسی نے نہ جانا کہ
کہاں گیا لیکن یہ روایت منافی اس روایت کی ہے کہ وہ مدینہ میں مرا اور نماز پڑھی اسپر اور اگر مفہوم اسکا عام ہے اور شامل موت کو بھی ہے تو کچھ منافات نہیں
اور دن حرہ کا وہ دن ہے کہ غالب ہوا یزید بن معاویہ اہل مدینہ پر اور لڑا انسے نقل کی یہ ابو داؤد نے وعن ابی بکرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یمکث ابوا الدجال ثلاثین عاما لا یولد لهما ولد ثم یولد لهما غلام اعور اضرس واقلہ منفعۃ تنام عیناہ
ولا ینام قلبہ ثم نعت لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابویہ فقال ابوہ طوال ضرب اللحم کان انفہ منقار وامہ امرأۃ
فرضاخیۃ طویلۃ الیدین فقال ابو بکرۃ فسمعنا بمولود فی الیہود بالمدینۃ فذهبت انا والزبیر بن العوام حتی دخلنا
علی ابویہ فاذا نعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیهما فقلنا هل لکما ولد فقالا مکثنا ثلاثین عاما لا یولد لنا ولد ثم
ولد لنا غلام اعور اضرس واقلہ منفعۃ تنام عیناہ ولا ینام قلبہ قال فخرجنا من عندهما فاذا هو منجدل فی الشمس فی
قطیفۃ ولہ همهمۃ فکشف عن راسہ فقال ما قلتما قلنا وهل سمعت ما قلنا قال نعم تنام عینای ولا ینام قلبی رواہ الترمذی اور روایت ہے ابی بکرہ سے
کہ کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ٹھہرینگے ماں باپ دجال کے تیس برس کہ نہیں پیدا کیا جاویگا واسطے انکے کوئی فرزند پھر پیدا کیا جاویگا
واسطے انکے ایک لڑکا کانا بڑے دانتوں والا یعنی بڑے دانتوں والا اور بعضوں نے کہا کہ مراد یہ ہے کہ پیدا ہوگا دانتوں سمیت اور کمتر نفع بخش ہوگا اور سوتے

یعنی نہیں ہوگا کوئی لڑکا کمتر اس سے منفعت میں سو دینگی دونوں آنکھیں اسکی اور نہیں سوویگا دل اسکا ف ع یعنی نہیں منقطع ہونگے افکار فاسدہ
اسکے وقت سونیکے بسبب کثرت وسوسوں اور پے در پے آنے فکروں فاسدہ کے کہ القا کریگا اسکو شیطان جیسے کہ نہیں سوتا تھا دل آنحضرت کا بسبب کثرت افکار
صالحہ کے بسبب پے در پے آنے وحی اور الہامات کے ت پھر بیان کیا آنحضرت نے حال ماں باپ اسکے کا پس فرمایا باپ اسکا لنبا ہوگا سبک گوشت
یعنی دبلا گویا کہ ناک اسکی چونچ مرغ کی ہے یعنی ناک اسکی لمبی ہوگی مشابہ جانور کی چونچ کے اور ماں اسکی ایک عورت ہوگی موٹی چوڑی لمبی دونوں ہاتھوں والی
پس کہا ابوبکرہ نے پس سنا ہمنے ایک لڑکے کو بیچ یہود کے مدینہ میں پس گیا میں اور زبیر بن عوام یہاں تک کہ گئے ہم اسکے ماں باپ کے پاس پس ناگہاں صفت پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کا کہ بیان کیا تھا اسکے ماں باپ کے حق میں موجود ہے اور ایسا ہی ہے جیسا کہ فرمایا تھا پس کہا ہمنے اسکے ماں باپ سے کہ آیا ہے تمہارے لئے کوئی فرزند
پس کہا انہوں نے کہ ٹھہرے رہے تھے ہم تیس برس تک نہیں پیدا کیا گیا ہمارے لیے کوئی فرزند پھر پیدا کیا گیا ہمارے لئے ایک لڑکا کانا بڑی دانتوں والا اور کم
باعتبار منفعت کے سوتی ہیں آنکھیں اسکی اور نہیں سوتا دل اسکا کہا ابوبکرہ نے پس نکلے ہم ان دونوں کے پاس سے پس ناگہاں وہ لڑکا یعنی ابن صیاد پڑا تھا
دھوپ میں بیچ چادر کے اور واسطے اسکے تھی آواز پست کہ سمجھ میں نہ آوے پس کھولا اسنے اپنا سر کہا کیا کہا تمنے یعنی زبیر اور ابوبکرہ نے کچھ کلام کیا ہوگا اسکے
حق میں یا اور کچھ اسپر اسنے یہ کہا ہمنے کہ کیا سنا تونے جو کچھ کہ کہا ہمنے کہا ہاں سوتی ہیں آنکھیں میری اور نہیں سوتا دل میرا نقل کی یہ ترمذی نے وعن
جابر ان امرأۃ من الیہود بالمدینۃ ولدت غلاما ممسوحۃ عینہ طالعۃ نابہ فاشفق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ان یکون الدجال فوجدہ تحت قطیفۃ یہمہم فآذنتہ امہ فقالت یا عبد اللہ ہذا ابو القاسم فخرج
من القطیفۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما لہا قاتلہا اللہ لو ترکتہ لبین فذکر مثل معنی
حدیث ابن عمر فقال عمر بن الخطاب ائذن لی یا رسول اللہ فاقتلہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یکن
ہو فلست صاحبہ انما صاحبہ عیسی ابن مریم والا یکن ہو فلیس لک ان تقتل رجلا من اہل العہد فلم یزل رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم مشفقا انہ ہو الدجال رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہے جابر سے یہ کہ تحقیق ایک عورت قوم یہود میں سے جنی مدینہ میں
ایک لڑکا کہ مٹی ہوئی اور ہموار کی گئی تھی آنکھ اسکی یعنی کانا تھا اور بعضوں نے کہا یا ٹینٹ نکلی ہوئی تھیں کچلیاں اسکی پس ڈرے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
یعنی امت پر اسسے کہ ہو وہ دجال پس آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسکے دیکھنے کو تا اسکا حال تحقیق کریں پس پایا اسکو نیچے چادر کے لیٹا ہوا اس حال
میں کہ کرتا تھا کلام چپکے چپکے کہ سمجھ میں نہ آوے پس آگاہ کیا اسکو اسکی ماں نے پس کہا اے عبد اللہ یہ ابو القاسم یعنی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم گھر میں خبردار ہو اور متوجہ ہو قصے کلام کرنیکے لیے پس نکلا وہ چادر سے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہوا اس عورت کو اور کیا کلام کیا
مارے اسکو خدا تعالی اگر چھوڑ دیتی اسکو اور خبر نہ کرتی اسکو تو تحقیق وہ ظاہر کرتا حال اپنا پس ذکر کیا جابر نے یا راوی جابر نے مثل معنی حدیث
ابن عمر کے کہ ابتدا باب میں گذری پس کہا عمر بن خطاب نے کہ اجازت دیجیے مجھکو یا رسول اللہ پس قتل کروں میں اسکو پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے اگر ہو ابن صیاد دجال پس تو نہیں ہے تو یار اسکا یعنی قتل کرنیوالا اسکا اور نہیں ہے یار اسکا مگر عیسی بیٹا مریم کا کہ کسیکو قدرت اسکے قتل کی نہیں
ہونیکی مگر عیسی علیہ السلام کو اور اگر نہیں ہے وہ دجال تو نہیں پہنچتا تجھکو کہ مارے ایک مرد کو اہل ذمہ سے ف ح اور یہ ماجرا اسکے اسلام لانے سے
پہلے کا تھا اور بعد اسلام کے بھی حال اسکا معلوم ہوا کہ راضی تھا اسکا کہ دجال ہو اور یہ کفر ہے جیسا کہ حدیث ابی سعید خدری کی ہے کہ ہمراہ اسکے مکہ
کو گیا معلوم ہوا پس ہمیشہ رہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ڈرنے والے یعنی اپنی امت پر اس سے کہ ابن صیاد دجال ہو ف ع کہا بعضے محققین نے
کہ توجیہ بیچ حدیثوں کے کہ وارد ہوئی ہیں بیچ ابن صیاد کے حق میں باوجود اسکے کہ انمیں اختلاف و تضاد ہے یہ ہے کہ کہا جاوے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کو

گمان کیا تھا دجال پہلے تحقیق ہونے خبر مسیح دجال کے لیکن جبکہ پہونچے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُسکے حال و قصہ پر بیچ حدیث تمیم داری کے اور موافق ہوا
یہ اُس خبر کے کہ نزدیک حضرت کے مخفی و واضح ہو گیا حضرت پر کہ نہیں ہے ابن صیاد وہ شخص کہ گمان کیا تھا یعنی دجال اور مؤید ہے اُسکی وہ حدیث کہ ذکر کی اُنہوں نے
نے وقت جدا ہو جانے ابن صیاد کے مکہ کو اور اُسپر موافق ہونا دجال کے ماں باپ کے وصفوں کا اور ابن صیاد کی ماں باپ کے وصفوں کا نہیں ثابت کرتا ہے اُسکو
کہ ابن صیاد دجال ہے اسلیے کہ اتفاق ہے دو وصفوں کے سے نہیں لازم آتا ہے اتحاد دو موصوف کا اور ایسی ہی قسم کھانا عمر وغیرہ کا باوجود انکار کرنے آنحضرت کے
اس سے کہ وہ دجال ہی تھا یہ سب پہلے ظاہر ہونے حال کے اور دجال میں یعنی باتیں ایسی ہونگی کہ سبب خوف کی میں لیتی نسبت امت کے حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو اسکا ڈر رہتا تھا بنا بر احتیاط کے **ت** نقل کی یہ بغوی نے شرح السنہ میں

بَابُ نُزُولِ عِیسٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ

باب ہے بیچ بیان اُترنے عیسی علیہ السلام کے **ف** بالتحقیق ثابت ہوا ہے صحیح حدیثوں سے کہ حضرت عیسی علیہ السلام اُترینگے آسمان سے زمین پر اور ہونگے
تابع دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اور حکم کرینگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت پر اور اسی پر بعضے احکام کہ ہماری شریعت میں نہیں ہیں اور حکم کرینگے
حضرت عیسی انکا پس وہ قبیلہ بیان مدت سے ہے جیسے کہ نسخ ہوتا ہے اور اس زمانہ میں شریعت محمدی ہونگے جیسے کہ موقوف کر دینا جزیہ کا اور مانند اسکے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَیُوْشِکَنَّ اَنْ یَّنْزِلَ فِیْکُمْ ابْنُ مَرْیَمَ حَكَمًا عَدْلًا فَیَكْسِرُ الصَّلِیْبَ وَیَقْتُلُ الْخِنْزِیْرَ وَیَضَعُ الْجِزْیَةَ وَیَفِیْضُ الْمَالُ حَتّٰی لَا یَقْبَلَهٗ اَحَدٌ حَتّٰی تَكُوْنَ السَّجْدَةُ الْوَاحِدَةُ خَیْرًا مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْهَا ثُمَّ یَقُوْلُ اَبُوْ هُرَیْرَةَ فَاقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَیُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ الْاٰیَةَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ

روایت ہے ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اُس خدا کی کہ قبضے میں جان میری ہے
اُسکے ہاتھ میں ہے تحقیق اُترینگے آسمان سے تمہارے اہل دین میں عیسی بیٹے مریم کے علیہما السلام درحالیکہ حاکم عادل ہونگے پس توڑینگے صلیب کو **ف** ع
یعنی باطل کرینگے دین نصرانیہ کو اور حکم کرینگے ملت حنفیہ پر اور صلیب اصطلاح نصاری میں دو لکڑیاں ہیں مثلث ایک دوسرے سے گذری ہوئی
اوپر ہیئت مصلوب کے یعنی ایک شخص سولی دیے ہوئے کے اور رعایت اُسکی نصاری بہت کرتے ہیں کہ اکثر اپنی چیزیں اُسی شکل کی بناتے ہیں اور بیچ
گردن میں لٹکاتے ہیں مانند زنار یہودوں کے اور کبھی حضرت عیسی علیہ السلام کی صورت اُسمیں بناتے ہیں واسطے یادداشت ہیئت کے اور اعتقاد یہ
رکھتے ہیں کہ حضرت عیسی علیہ السلام کو ایسی ہی لکڑی پر یہود نے سولی دیا تھا **ت** اور قتل کرینگے سؤر کو یعنی حرام کرینگے اُسکے پالنے اور کھانے کو اور مباح
کرینگے اُسکے قتل کو اور رکھدینگے جزیہ **ف** ع یعنی اٹھا دینگے اور حکم کرینگے انکو اسلام کا اور نہیں قبول کیا جاویگا اُنسے سواے دین حق کے
مقصود باطل کرنا نصرانیہ کا اور مٹانا احکام اور آثار اُسکے کا اور حکم کرنا ساتھ شرائع دین اسلام کے ہے اور بعضوں نے کہا کہ رکھا جاویگا جزیہ اُنسے
اسلیے کہ نہیں پایا جائیگا کوئی محتاج کہ قبول کرے جزیہ اُنسے بسبب کثرت مال کے اور کمی اہل حرص کے اور تائید کرتا ہے اُسکی یہ قول حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کا **ت** اور بہت ہوگا مال یعنی حضرت عیسی علیہ السلام کے زمانہ میں یہانتک کہ نہیں قبول کریگا اُسکو کوئی یہانتک کہ ہوگا ایک سجدہ بہتر دنیا
سے اور ہر چیز سے کہ دنیا میں ہے **ف** ح حتی پہلا متعلق ہے ساتھ یفیض المال کے اور دوسرا متعلق ہے ساتھ تمام مضمون کے کہ مذکور ہوا توڑنے صلیب کا اور مانند
اُسکے یعنی دین اسلام پیدا و قوی و رواج پاویگا اور میل و محبت آدمیوں کی ساتھ طاعت و عبادت کے پیدا ہوگی کہ ایک سجدہ بہتر تمام متاع دنیا سے ہوگا
اور یہ بات اگرچہ ہمیشہ ہے کہ سجدہ بہتر دنیا اور دنیا کی چیزوں سے ہے مخصوص اُسی وقت پر نہیں لیکن اُس زمانہ میں طبیعتیں اور نفوس لوگوں کے
بھی ایسی پر آجاوینگے اور اُنکے نزدیک یہی بہتر معلوم ہوویگا اور احتمال ہے کہ متعلق یفیض المال کے ہو یعنی لوگوں کو جب کہ رغبت مال کی نہ ہوگی
اور بالکل اُس سے اعراض کرینگے مال کے خرچ کرنیکی فضیلت و محبت نہ رہیگی پس نہ رہیگا ذوق و محبت بغیر نماز کے **ف**

ابوہریرہ پس اگر شک وتردد رکھتے ہو اُس چیز میں تو پڑھو اگر چاہو یہ آیہ کہ نہیں ہے کوئی اہل کتاب سے یعنی یہود ونصاریٰ مگر کہ ایمان لاویگا عیسیٰ پر پہلے
مرنے انکے کے پڑھو ساری آیتہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ح یعنی بعد اترنے عیسیٰ کے اخیر زمانہ میں جب دین وملت ایک ہو جائیگا اور اختلاف
درمیان سے اٹھ جائیگا اختلاف کہ یہود ونصاریٰ حضرت عیسیٰ کے حق میں کہتے ہیں وہ بھی جاتا رہیگا اور سب ایمان لاوینگے جس طرح دین اسلام میں ہے کہ
وہ بندے اللہ کے ہیں اور رسول اسکا اور بیٹے اسکے لونڈی کے اور اہل کتاب سے وہ اہل کتاب مراد ہیں کہ جو انکے زمانہ میں ہونگے اور یہ ایک وجہ اس آیہ کی
تفسیر میں اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اسی وجہ سے دلیل پکڑی ہے مضمون حدیث پر اور دوسری وجہ بھی کہی ہے مفسرین نے کہ نہیں ہے کوئی اہل کتاب سے مگر کہ
ایمان لاتا ہے پہلے مرنے اپنے کے یعنی وقت غرغرہ کے کہ ایمان اسوقت کا مفید نہیں لیکن اسوجہ پر احتمال ہے کہ ضمیر بہ کی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف یا اللہ
تعالیٰ کی طرف پھرے اور حاصل مقصود یہ کہ ہر کافر وقت مرنے کے بحکم اضطرار کے ایمان لاتا ہے ولیکن فائدہ نہیں کرتا ایسی چاہیے کہ باختیار خود پہلے اُسوقت
کے مستعد اسکا ہو **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ لَيَنْزِلَنَّ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَادِلًا فَلَيَكْسِرَنَّ الصَّلِيْبَ
وَلَيَقْتُلَنَّ الْخِنْزِيْرَ وَلَيَضَعَنَّ الْجِزْيَةَ وَلَيَتْرُكَنَّ الْقِلَاصَ فَلَا يُسْعٰى عَلَيْهَا وَلَتَذْهَبَنَّ الشَّحْنَاءُ وَالتَّبَاغُضُ وَالتَّحَاسُدُ وَلَيَدْعُوَنَّ
إِلَى الْمَالِ فَلَا يَقْبَلُهُ أَحَدٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُمَا قَالَ كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيْكُمْ وَإِمَامُكُمْ مِنْكُمْ
اور روایت ہے اُسی ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قسم خدا کی البتہ اترینگے عیسیٰ بیٹے مریم کے اس حال میں کہ حاکم عادل ہونگے
پس توڑینگے سولی کو اور قتل کرینگے سور کو اور رکھدینگے جزیہ اہل ذمہ سے اور چھوڑ دینگے عیسیٰ یا چھوڑ جاوینگے اونٹنیاں جوان یعنی نہیں کیا جاویگی سواری
اور کام اور طلب حاجات انپر ف ح یعنی بسبب کثرت اور سواریوں کے حاجت انکی نہیں رہیگی یا معنی یہ ہیں کہ نہیں حکم کرینگے کسیکو کہ سعی کرے انکے
لانے پر زکوٰۃ کے لیئے کیونکہ کوئی قبول کرنیوالا ہی نہیں ملیگا اور جایز ہے یہ کہ ہو کنایہ ترک تجارت اور سفر کرنے سے زمین میں واسطے طلب مال کے اور
حاصل کرنے ما یحتاج الیہ کے واسطے استغنا انکی کے ت ع البتہ جاتا رہیگا لوگوں میں سے کینہ اور بغض اور حسد ف ع یہ سب چیزیں حب دنیا سے
ہوتی ہیں پس جاتے رہینگے یہ عیب بسبب جاتے رہنے محبت دنیا کی دلوں میں سے ت اور البتہ بلاوینگے عیسیٰ لوگوں کو طرف قبول کرنے مال کے
پس نہیں قبول کریگا اسکو کوئی یعنی بسبب استغنا کے نقل کی یہ مسلم نے اور بیچ ایک روایت بخاری اور مسلم کے آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت نے کیا ہوگا حال تمہارا
جس وقت کہ اترینگے عیسیٰ بیٹے مریم کے درمیان تمہارے اور امام تمہارا تم میں سے ہوگا ف ح یعنی قریش میں سے ہوگا یا تمہاری اہل ملت میں سے علما نے
اسکی دو وجہ سے شرح کی ہے ایک تو یہ کہ امام تمہارے نماز کا وہ شخص ہوگا کہ تم میں سے ہے اور عیسیٰ اقتدا کرینگے اسکا اور وہ مہدی ہے اور یہ سبب تعظیم وتکریم
امت محمدی کے ہوگا جیسے کہ مضمون حدیث آیندہ کا صریح ہے اسمیں اور عیسیٰ حاکم اور خلیفہ اور امام وتعلیم کرنیوالے خیر کے ہونگے اُس زمانہ میں اسی پر
امام نماز کے مہدی ہی ہونگے اور بعضی روایت میں آیا ہے کہ عیسیٰ جو اترینگے مہدی امت کے ساتھ نماز میں ہونگے اور چاہینگے کہ پیچھے ہٹ جاویں
اور امام عیسیٰ علیہ السلام کو کریں پس عیسیٰ علیہ السلام امام نہیں ہونگے اور اقتدا کرینگے انکا اور بعد اس نماز کے امامت عیسیٰ علیہ السلام ہی
کرینگے بسبب افضل ہونے انکے کے مہدی سے اور وجہ دوسری یہ کہ مراد امام سے عیسیٰ علیہ السلام ہیں اور مراد ساتھ ہونے انکے کے تم میں سے حکم
کرنا انکا ہے ساتھ احکام شریعت تمہارے کے نہ ساتھ احکام انجیل کے اور روایت میں آیا ہے پس امامت کرینگے عیسیٰ علیہ السلام تمہارے ساتھ کتاب
پروردگار تمہارے کے اور ساتھ سنت پیغمبر تمہارے کے پس معنی یہ ہونگے کہ امامت کرینگے تمہاری حالانکہ حال ہونے انکے کے دین وملت تمہارے سے
اور حکم کرنیوالے ساتھ کتاب وسنت تمہاری کے **وَعَنْ جَابِرٍ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي
يُقَاتِلُوْنَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِيْنَ إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ قَالَ فَيَنْزِلُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ فَيَقُوْلُ أَمِيْرُهُمْ

تَعَالَ صَلِّ لَنَا فَيَقُوْلُ لَا اِنَّ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ اُمَرَاءُ تَكْرِمَةَ اللّٰهِ هٰذِهِ الْاُمَّةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِيْ
اور روایت ہے جابر سے کہ کہا اُنہنے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رہیگی ایک جماعت میری امت مین سے لڑتی حق پر اور وے حق
کے درحالیکہ غالب ہونگے یعنی اپنے دشمنوں پر قیامت تک یعنی قرب قیامت تک فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پس اتریگے عیسی بیٹے مریم کے
پس کہیگا امیر اُنکا یعنی مہدی عیسی سے آو نماز پڑہاو ہمکو یعنی اس سبب سے کہ اولی ساتھ امامت کے افضل تم ہو اور تم نبی رسول کامل ہو پس کہینگے عیسی نہین
سے کہ مین امامت کرتا مین یعنی اچہی نہین کرتا ہون وہم جاوے میری امامت سے تمہارے دین کے منسوخ ہونیکا تحقیق بعضے تم مین سے بعضون پر امیر امام ہین بسبب
بزرگ رکہنے خدا تعالے کے اس امت مکرمہ محمدیہ کو صلواۃ اللہ وسلامہ علیہ علیہم نقل کی یہ مسلم نے اور یہ باب صحیح مین خالی ہے دوسری فصل سے کہ
صحاح ہی **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْزِلُ عِيْسَى ابْنُ
مَرْيَمَ اِلَى الْاَرْضِ فَيَتَزَوَّجُ وَيُوْلَدُ لَهٗ وَيَمْكُثُ خَمْسًا وَّاَرْبَعِيْنَ سَنَةً ثُمَّ يَمُوْتُ فَيُدْفَنُ مَعِيَ فِيْ قَبْرِيْ فَاَقُوْمُ اَنَا وَعِيْسَى ابْنُ
مَرْيَمَ فِيْ قَبْرٍ وَّاحِدٍ بَيْنَ اَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ رَوَاهُ ابْنُ الْجَوْزِيِّ فِيْ كِتَابِ الْوَفَاءِ اور روایت ہے عبد الرحمن بن عمرو سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اترینگے عیسی بیٹے مریم کے طرف زمین کے پس نکاح کرینگے اور پیدا کیجاویگی انکے لیے اولاد اور ٹھہرینگے زمین مین پینتالیس
برس فـــ اور یہ ظاہر مین مخالف ہے قول اُس شخص کے کہ جاوینگے طرف آسمان کے اس حال مین کہ عمر انکی تینتیس برس کی ہوگی اور ٹھہرینگے زمین مین
بعد اترنے کے سات برس پس دونون عدد ملکر چالیس ہوتے لیکن حدیث انکی سات برس کی ٹھہرنے کی نقل کی یہ مسلم نے پس متعین ہوا
جمع ساتھ اُس چیز کے کہ ذکر کی گئی یا ترجیح دیجاویگی وہ روایت کہ صحیح مین ہے یعنی مسلم مین اور شاید کہ عدد پانچ کا ساقط ہے اعتبار سے بسبب حذف
کر دینے کسور کے ت پھر مرینگے عیسی پس دفن کیے جاوینگے نزدیک میرے بیچ مقبرہ میرے کے پس اٹھونگا مین اور عیسی ایک مقبرہ مین درمیان ابی بکر اور عمرؓ
کے کہ اُس مقبرہ مین مدفون ہین فـــ ح پس معلوم ہوا کہ مراد قبر سے مقبرہ ہے اور اخبار مین آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقبرہ مین جگہ
ایک قبر کی خالی ہے اور کسیکو وہ جگہ میسر نہین ہوئی چنانچہ حضرت امام حسنؓ کو چاہا کہ وہان رکہین اور عائشہ رضہ کہ گہر آنکا تہا اسی بات پر راضی ہوئین
بنی امیہ مانع آئی اور آپکو حضرت کے روضہ مین دفن ہونے دیا اور عبد الرحمن بن عوف کے لیئے بہی حضرت عائشہؓ راضی ہوئین لیکن انکو بہی میسر نہوا اور
حضرت عائشہؓ کو بہی لوگون نے کہا کہ تمہارا گہر ہے تمکو وہین رکہین کہا مین راضی نہین ہون اسپر کہ اپنے تئین پاک کرون ساتھ انکے البقیع ہی مین دفنا کہ حکمت
یہ تہی کہ وہان قبر عیسی کی ہوگی واللہ اعلم نقل کی یہ ابن جوزی نے کتاب وفا مین

بَابُ قُرْبِ السَّاعَةِ وَاَنَّ مَنْ مَاتَ فَقَدْ قَامَتْ قِيَامَتُهٗ

باب ہے بیچ بیان نزدیک ہونے قیامت کے اور بیچ بیان اسکے کہ جو شخص مرا پس تحقیق قایم ہوئی قیامت اُسکی فـــ ح ظاہر یہ
کہ نزدیک ہونا قیامت کا اس معنی کر ہے کہ جو کچہ کہ رہا ہے اُس مدت سے کہ اسکے لیئے لکہی ہے کمتر ہے اور اکثر اسکے گذر چکی اور عبارت و من مات الخ بہی لفظ
حدیث کی ہین کہ مؤلف نے یہان عنوان باب کا کیا اور معنی اسکے یہ ہین کہ جو کوئی مرا جو کچہ کہ قیامت مین احوال اہوال واقع ہونی ہین کچہ نمونہ اسکا
اُسکے حق مین واقع ہو جاتا ہے فـــ ع کہا تورپشتی نے کہ قیامت تین قسم پر ہے ایک تو کبری اور وہ اٹھنا لوگون کا ہے جزا کے لیے اور دوسری قیامت
وسطی اور وہ عبارت ہے مرنے طبقہ لوگون کی سے کہ عمرون مین ترتیب ایک دوسرے کے ہین کہ اسکو قرن کہتے ہین اور تیسری قیامت صغری اور وہ مرنا آدمی کا ہے
مراد یہان یہ خبر ہے اور ظاہر یہ ہے کہ مراد ساعۃ سے کبری ہے برابر ہے کہ مراد ہو اُس سے قیامت پہلے بموجب قول علیہ الصلوۃ والسلام کے لا تقوم الساعۃ
الا علی شرار الناس یا دوسرے کروہ طامہ کبری ہے کہ معروف ہے کتاب و سنت مین اور احادیث باب سے قول علیہ الصلوۃ والسلام کا بعثت انا والساعۃ
کہا تین احتمال دونون کا رکہتا ہے ہان حدیث عائشہؓ کی آگے آتی ہے دلالت کرتی ہے قیامت وسطی پر۔ **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی

عن شعبة عن قتادة عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعثت انا والساعة کھاتین قال شعبة وسمعت قتادة یقول فی قصصه کفضل احدهما علی الاخری فلا ادری اذکره عن انس او قاله قتادة متفق علیه
روایت ہے شعبہ سے کہ نقل کی قتادہ تابعی سے قتادہ نے انس سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بھیجا گیا میں اور قیامت مانند ان دونوں انگلیوں کے یعنی انگلی شہادت اور بیچ کی انگلی کی کہا شعبہ نے اور سنا میں نے قتادہ سے کہ کہتے تھے اپنے وعظ میں ف ح یعنی بیچ میان مراد کے مشابہت اپنی بعثت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے ساتھ قیام قیامت کے ان دونوں انگلیوں کو ہے مانند زیادتی اور بڑھاؤ ایک کے ان دونوں میں سے کہ بیچ کی انگلی ہے دوسری پر کہ انگلی شہادت کی ہے ف ح یعنی جس قدر بیچ کی انگلی بڑھی ہوئی شہادت کی انگلی سے ہے معروف ہونا میرا بڑھا ہوا قیامت سے بھی اتنا سا ہے کہ میں آگے قیامت سے آیا ہوں اور قیامت پیچھے سے چلی آتی ہے شعبہ کہتا ہے پس نہیں جانتا میں کہ اس بات کو قتادہ نے انس سے نقل کیا یا از خود کہا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ح اور تعیین اسکی کہ انس سے ہے اسپر ہی یہ احتمال ہے کہ انس نے از خود کہا یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اور حدیث مستورد بن شداد کی سے کہ آگے آتی ہے معلوم ہوتا ہے کہ یہ بیان آنحضرت کے سے ہے وعن جابر قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول قبل ان یموت بشهر تسألونی عن الساعة وانما علمها عند اللہ واقسم باللہ ما علی الارض من نفس منفوسة یاتی علیها مائة سنة وهی حیة یومئذ رواه مسلم اور روایت ہے جابر سے کہ کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے مہینا بھر پہلے اپنی رحلت سے کہ پوچھتے ہو تم مجھسے وقت قایم ہونے قیامت کا سو وہ نفخہ پہلا و دوسرا ہے اور نہیں ہے علم اسکے تعیین وقت کا مگر نزدیک خدا تعالی کے ف ح یعنی وقت قایم ہونے قیامت کبری کی سے پوچھتے ہو وہ خود مجھکو معلوم نہیں ہے اور اسکو سوائے خدا تعالی کے کوئی نہیں جانتا قیامت صغری اور وسطی کو تم سے بیان کرتا ہوں کہ اسکا علم رکھتا ہوں جیسے کہ فرمایا ف اور قسم کھاتا ہوں میں اللہ کی کہ نہیں ہے روی زمین پر کوئی نفس کہ پیدا کیا گیا اور موجود ہے کہ گذرے اسپر سو برس اور وہ زندہ ہو اس دن کہ سو برس اسپر گذرین نقل کی یہ مسلم نے ف ح ع یعنی طبقہ اور قرن آدمیوں میں سے کہ بیچ زمانہ خبر دینے میری کے موجود ہیں سو برس کی مدت میں سب مر جاوینگے اور کوئی انمیں سے باقی نہ رہیگا اسکو قیامت وسطی کہتے ہیں اور ہر ایک کے مرنے کو نسبت اسکے قیامت صغری اور مر جانا اسی کا صحابہ رضی اللہ عنہم کا ہے اور فرمایا آنحضرت نے یہ کلام بنا بر غالب کے ورنہ جیتے رہے ہیں بعضے صحابہ اکثر سو برس سے مانند انس و سلمان رض وغیرہما کے اور ظاہر تر یہ ہے کہ معنی لا یعیش نفس مائة سنة کے بعد اس قول کے ہے جیسے کہ دلالت کرتی ہے اسپر حدیث آیندہ کی پس نہیں حاجت ہے طرف اعتبار غالب کے چنانچہ کہا ہے بعضوں نے کہ پیدا ہوئی ہوئی اس زمانہ کے تمام ہو گئے پہلے تمام ہونے سو برس کے وقت فرمانے حدیث کی سے اور اس حدیث سے تمسک کیا ہے بعضوں نے اکابر علما سے بیچ خضر کی موت پر کیونکہ وہ وقت خبر دینے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سو موجود اور موجود ہے روی زمین پر تھے اور بحکم خبر صادق چاہیے کہ بقا انکا سو برس سے نہ گذرا ہو اور بعد گذرنے سو برس کے مر گئے ہوں اور جواب دیتے ہیں اسکا علما کہ خضر اس عموم سے مخصوص ہیں اسلیئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر اپنی امت کے احوال کی دی ہے کہ میری امت میں سے کہ اس وقت موجود ہیں بعد سو برس کے سب مر جاوینگے اور نبی نہیں ہوئیگا و حضرت نبی کی امت سے اور بعضوں نے کہا کہ قید ارض سے نکال دیا خضر اور الیاس ع کو اس لیے کہ وہ اس وقت دریا پر تھے زمین پر نہ تھے کہا بغوی نے معالم التنزیل میں کہ چار شخص انبیا میں سے زندہ ہیں دو زمین میں ہیں خضر اور الیاس ع اور دو آسمان پر ادریس اور عیسی خبرین بیچ وجود خضر علیہ السلام کے مشایخ سے تواتر کو پہنچی ہیں اگرچہ بعضے یہیں تاویل کرتے ہیں کہ ہر زمانہ کا ایک خضر ہے کہ فیضان پہونچاتا ہے ولیکن کمل اولیا سے جو ہے شخص معین کا نبی بنی اسرائیل میں سے کہ مصاحب موسی کے تھے آیا ہے وعن ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یاتی مائة سنة وعلی

الارض نفس منفوسة اليوم رواه مسلم اور روایت ہی ابوسعید سے اُنھنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہین آویگی سو برس اس حال کہ زمین
پر ہو کوئی شخص زندہ اُسدن یعنی صحابہ مین سے نقل کی یہ مسلم نے وعن عائشة قالت كان رجال من الاعراب يأتون النبي صلى
الله عليه وسلم فيسألونه عن الساعة فكان ينظر الى اصغرهم فيقول ان يعش هذا لا يدركه الهرم حتى تقوم
عليكم ساعتكم متفق عليه اور روایت ہی عائشہؓ سے کہ کہا تھے کتنے شخص اعراب مین سے کہ آتے تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
پس پوچھتے تھے حضرت سے وقت قیامت کا پس تھے آنحضرت کہ دیکھتے تھے طرف چھوٹے سے اُنمین سے پس فرماتے اگر جیتا رہا یہ لڑکا نہ پاویگا اسکو بڑھاپا
یہان تک کہ قایم ہوگی تمپر قیامت تمھاری نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ح یعنی ہنوز یہ آخر بڑھاپا کو نہین پہونچیگا کہ تم سب جاؤگے اشارت کی طرف
پہونچنے اُس طبقہ کے اور فنا ہو جانے اُس قرن کے مقدار اس مدت مین اس لیے فرمایا ساعتکم ظاہر ہو ہی کہ سوال اُنکا ساعت کبریٰ سے تھا اور جواب علی
اسلوب الحکیم ہی اور قیامت تمہاری کہ وہ قیامت صغریٰ ہی میرے نزدیک وہ ہی علم ہی نزدیک بعضے شارحین کے اور مراد مرجانا سب کا ہی اور یہی ظاہر ہی اکثر
کا اور یہ غالب ہی **الفصل الثاني** فصل دوسری عن المستورد بن شداد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال بعثت
في نفس الساعة فسبقتها كما سبقت هذه هذه واشار باصبعيه السبابة والوسطى رواه الترمذي
اور روایت ہی مستورد بن شداد سے اُنھنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بھیجا گیا مین بیچ ابتدا کے قیامت کے
اور اوائل علامات اُسکی کے پس بڑھ جاتا مین قیامت پر جیسی کہ بڑھی ہی یہ انگلی یعنی بیچ کی اس انگلی پر یعنی شہادت کی انگلی پر اور اشارہ کیا ساتھ دو انگلیون
اپنی کے کہ شہادت کی ہی اور بیچ کی ہی نقل کی یہ ترمذی نے وعن سعد بن ابي وقاص عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اني
لارجو ان لا تعجز امتي عند ربها ان يؤخرهم نصف يوم قيل لسعد كم نصف يوم قال خمسمائة سنة رواه ابوداود
اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سے اُنھنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت نے البتہ امید رکھتا ہون کہ نہ عاجز ہو امت میری نزدیک
پروردگار اپنے کے اس سے کہ تاخیر دے اور مہلت بخشے اُنکو آدھے دن کہا گیا واسطے سعد بن ابی وقاص کے اور کتنا آدھا دن ہی کہا سعد نے آدھا دن سو برس
کا ہی نقل کی یہ ابوداؤد نے ف ح بیچ ظاہر اسکے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہی وان يوما عند ربك كالف سنة مما تعدون یعنی ایکدن نزدیک پروردگار
تیرے کے مقدار ہزار برس کے ہی اس چیز سے کہ شمار کرتے ہو تم جبکہ دن مقدار ہزار برس کے ہوا تو آدھا دن پانسو برس کا ہوا اور معنی حدیث کے یہ ہین
کہ امت کو میری قدرت اور قرب مرتبہ پروردگار تعالیٰ کے نزدیک ہی کہ پانسو برس اُنکو نگاہ رکھے اور ہلاک نہ کرے اور بقا اُنکا کمتر اس سے نہو مگر زیادہ
ہو تو ہو سکتا ہی اشارہ کیا طرف اسکے کہ پانسو برس سے کم مین قیامت قائم نہین ہونے کی اور اس امت کو ہلاک نہین کریگا بعد اسکے جو کچھ چاہا ہوگا
کریگا اور بعضون نے کہا کہ مراد یہ ہی کہ پانسو برس تک سالم اور باامن رکھیگا اور عقوبات سے نگاہ رکھیگا اور آثار قیامت نہین پہونچینگی کہ ایسے تہلکے
اور شدائد حاصل ہو جاوین اور شیخ جلال الدین سیوطی نے اپنے بعضے رسالون مین ثابت کیا ہی کہ بقائے امت بعد ہزار برس کے رحلت
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پانچ سو برس سے تجاوز نہین کریگا واللہ اعلم **الفصل الثالث** فصل تیسری عن
انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مثل هذه الدنيا مثل ثوب شق من اوله الى اخره فبقي متعلقا بخيط
في اخره فيوشك ذلك الخيط ان ينقطع رواه البيهقي في شعب الايمان روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے حال اس دنیا کا یعنی فنا کے قریب ہو پہونچنے مین اور قربت ان قیامت مین مانند حال ایک کپڑے کے ہو کہ پھاڑا گیا اول سے اسکے آخر تک اسکے پس باقی
رہا لٹکا ہوا ساتھ ایک تاگے کے آخر اسکے مین پس نزدیک ہی وہ تاگا کہ ٹوٹ جاوے یعنی دنیا تمام و فانی ہو نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین

باب لا تقوم الساعة الا علی شرار الناس

باب ہے بیچ بیان اسکے کہ برپا نہین ہوگی قیامت مگر بد لوگون پر یعنی نیک سب مرجاوینگے اور بد باقی رہینگے پس قایم ہوگی قیامت اُنپر جب تک وجود نیکون کا دنیا مین ہے قیامت قایم نہین ہوتی جیسے کہ اوپر گذرا آخر عہد عیسیٰ کے مین ایک ہوا خوشبو دار چلیگی کہ مسلمان سب مرجاوینگے اور بدکار باقی رہینگے کہ آپسمین گدہون کی مانند اختلاط کرینگے پس اُنپر قایم ہوگی قیامت

الفصل الاول فصل پہلی

عن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تقوم الساعة حتی لا یقال فی الارض اللہ اللہ وفی روایة قال لا تقوم الساعة علی احد یقول اللہ اللہ رواہ مسلم روایت ہے انس سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا برپا نہین ہوگی قیامت یہانتک کہ کہا جاوے زمین مین اللہ اللہ یعنی کوئی نہین رہیگا کہ ذکر خدا کرے اور اسکو پوجے بلکہ سب کافر و بت پرست و فاسق ہونگے اور ایک روایت مین یون آیا ہے کہ فرمایا نہین قایم ہوگی قیامت اُسپر کہ کہتا ہوگا اللہ ف اس سے معلوم ہوا کہ بقاء عالم بسبب برکت علماء عاملین کے اور ذاکرین اور صالحین اور نیک کارون کے ہے جب اُنکو عالم سے اٹھالینگے عالم بھی نہین رہیگا نقل کی یہ مسلم نے

وعن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعة الا علی شرار الخلق رواہ مسلم اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین قایم ہوگی قیامت مگر اوپر بدترین خلق کے نقل کی یہ مسلم نے ف مراد خلق سے آدمی ہین اس لیے کہ مراد شرار سے گنہگار ہین اور متصف ساتھ معصیت گناہ کے آدمی ہین تمام خلق اور اگر کہا جاوے کہ کیا تطبیق ہے اس حدیث میں اور حدیث سابق میں لا یزال طائفة من امتی ظاہرین علی الحق ظاہرین الی یوم القیامة کہینگے ہم کہ پہلی حدیث مستغرق ہے تمام زمانون کو تمام ہوا نہین اور دوسری مخصوص ہے یعنی سواے اس زمانہ کے مراد ہے

وعن ابی ہریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعة حتی تضطرب الیات نساء دوس حول ذی الخلصة وذو الخلصة طاغیة دوس التی کانوا یعبدون فی الجاہلیة متفق علیہ اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ قایم ہوگی قیامت یہانتک کہ ہلینگی سرین عورتون بنی دوس کے گرد ذو الخلصہ کے ف دوس ایک قبیلہ ہے یمن سے اور ذو الخلصہ ساتھ زبر خ معجمہ اور لام کے اور دونون کے پیش سے بھی آیا ہے نام بتخانہ کا ہے کہ اسکو کعبہ یمانیہ کہتے تھے اور وہان ایک بت تھا کہ نام اُسکا خلصہ تھا اور قبائل دوس اور خثعم اور بجیلہ اسکو پوجتے تھے اور آنحضرت نے جریر بن عبد اللہ بجلی کو بھیجا تھا اسکو خراب کیا پس فرماتے ہین کہ اخیر زمانہ مین یہ قبائل مرتد اور بت پرست ہونگے اور عورتین اُنکی گرد اُس بتخانہ کے طواف کرینگی اور راوی نے کہ ابوہریرہ ہین یا اور کوئی بیچ تفسیر ذو الخلصہ کے کہا ہے کہ ذو الخلصہ نام بت قبیلہ دوس کا ہے کہ وہ پوجتے تھے اُسکو زمانہ جاہلیت مین ف علامہ عینی صاحب نہایہ وغیرہ نے جو کہا ہے کہ وہ بت خانہ ہے معلوم ہوا کہ اس تفسیر مین مسامحہ ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

وعن عائشة قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یذہب اللیل والنہار حتی یعبد اللات والعزی فقلت یا رسول اللہ ان کنت لاظن حین انزل اللہ ہو الذی ارسل رسولہ بالہدی ودین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون ان ذلک تاما قال انہ سیکون من ذلک ما شاء اللہ ثم یبعث اللہ ریحا طیبة فتوفی کل من کان فی قلبہ مثقال حبة من خردل من ایمان فیبقی من لا خیر فیہ فیرجعون الی دین آبائہم رواہ مسلم اور روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے نہین جاتے رہینگے رات اور دن یعنی فانی نہین ہوگی دنیا یہانتک کہ پوجے جاوینگے لات و عزیٰ کہ نام دو بتون مشہور کے ہین لات نام بت قبیلہ بنی ثقیف کا ہے اور عزی نام بت غطفان اور سلیم کا پس کہا مین نے یا رسول اللہ تحقیق تھی مین البتہ گمان کرتی جس وقت بھیجی اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کہ وہ خدا کہ بھیجا رسول اپنا ساتھ ہدایت کے اور دین درست کے تا غالب کرے اُسکو سب

وثنون پر اگرچہ ناخوش رکھیں اسکو مشرک ف ح یعنی مدلول اس آیت کا یہ ہے کہ سب دین باطل ہوں اور بت پرستی زائل ہو اور دین اسلام سب پر غالب
ہو لیس میں گمان کرتی تھی بلکہ یقیناً جانتی تھی ت کہ بت پرستی تمام ہونیوالی ہے اور زائل ہونیوالی اور نہیں ہونے کی بعد اسکے کبھی اور جب یہ خبر دیتے ہیں
فرمایا آنحضرت نے تحقیق شان یہ ہے کہ ہوگا اس سے یعنی بعض اس چیز سے کہ ذکر کی گئی یعنی تمام ہونا دین کا اور نقصان کفر کا ایک مدت تک کہ چاہے خدا تعالی نے
اور بیان کیا اسکو ساتھ قول اپنے کے پھر بھیجیگا خدا تعالی ایک ہوا خوشبودار پس مر جاویگا ہر شخص کہ اسکے دل میں ہو مقدار دانہ رائی کے ایمان سے پس باقی رہیگا وہ شخص کہ
نہیں ہے کچھ بھلائی اسمیں یعنی نہ اسلام اور نہ ایمان اور نہ قرآن اور نہ حج اور نہ تمام ارکان اور نہ علماء پس مرتد ہونگے اور پھر جاوینگے طرف دین باپوں اپنے کے تو عمل کی
یہ سلسلے نے ف ح یعنی بحکمت آلہی اخیر زمانہ میں کفر و بت پرستی ہوگی تا قیامت کہ محل ظہور قہر و جلال آلہی کا ہے بد دن پر قائم ہونیکو نیکوں پر **و عن** عبد اللہ
ابن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يخرج الدجال فيمكث اربعين لا ادري اربعين يوما
او شهرا او عاما فيبعث الله عيسى ابن مريم كانه عروة بن مسعود فيطلبه فيهلكه ثم يمكث في الناس سبع سنين
ليس بين اثنين عداوة ثم يرسل الله ريحا باردة من قبل الشام فلا يبقى على وجه الارض احد في قلبه مثقال ذرة
من خير او ايمان الا قبضته حتى لو ان احدكم دخل في كبد جبل لدخلته عليه حتى تقبضه قال فيبقى شرار الناس
في خفة الطير واحلام السباع لا يعرفون معروفا ولا ينكرون منكرا فيتمثل لهم الشيطان فيقول الا تستجيبون
فيقولون فما تأمرنا فيأمرهم بعبادة الاوثان وهم في ذلك دار رزقهم حسن عيشهم ثم ينفخ في الصور فلا يسمعه
احد الا اصغى ليتا ورفع ليتا قال واول من يسمعه رجل يلوط حوض ابله فيصعق ويصعق الناس ثم يرسل الله مطرا كانه
الطل فينبت منه اجساد الناس ثم ينفخ فيه اخرى فاذا هم قيام ينظرون ثم يقال يا ايها الناس هلم الى ربكم وقفوهم انهم
مسئولون فيقال اخرجوا بعث النار فيقال من كم فيقال من كل الف تسعمائة وتسعة وتسعين قال فذلك يوم يجعل الولدان شيبا و
ذلك يوم يكشف عن ساق رواه مسلم ؛ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نکلے گا دجال پس رہیگا چالیس
عبد اللہ بن عمرو بن العاص کہتے ہیں کہ نہیں جانتا میں کہ مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی چالیس سے چالیس دن ہیں یا چالیس مہینے یا چالیس برس
ف ح پہلے معلوم ہو چکا ہے کہ بعضی روایتوں میں چالیس برس آئے ہیں اور بعضی میں چالیس دن یا چالیس رات اور وجہ تطبیق کی بھی ذکر کی گئی
ت پس بھیجیگا اللہ تعالی عیسی بن مریم کو گویا کہ وہ عروہ بن مسعود ہیں صورت و شکل میں پس ڈھونڈھینگے عیسی دجال کو پس مار ڈالینگے اسکو پھر
ٹھہرینگے عیسی علیہ السلام سات برس اس حال میں کہ نہ ہوگی درمیان دو شخصوں کے دشمنی ف ح یعنی سب لوگ اوپر صفت ایمان کامل کے اور طریقہ محمدیہ
کے دوست ایک دوسرے کے ہونگے لوگو نہیں اور عمر عیسی کا سات برس بعد مارنے دجال کے ہوگا والا پہلے معلوم ہو چکا ہے کہ مدت ٹھہرنے عیسی کی چالیس
برس ہونگے ت پھر بھیجیگا اللہ ایک ہوا ٹھنڈی شام کی طرف سے پس نہیں باقی رہیگا اوپر زمین پر کوئی کہ اسکے دل میں مقدار ذرہ کی بھلائی
سے ہے یا ایمان سے شک راوی ہے کہ من خیر کہا یا من ایمان مگر کہ نکال لیگی وہ ہوا روح اسکی یہاں تک کہ اگر کوئی تم میں سے گیا ہوگا اندر پہاڑ کے یعنی
بالفرض والتقدیر تو البتہ داخل ہوگی وہ ہوا اس پہاڑ میں اس شخص پر یہاں تک کہ قبض کریگی روح اسکی کہا پس باقی رہینگے بدترین لوگ بیچ
سبکی پرندوں اور گرانی درندوں کے ف ح یعنی فسق و فساد اور قضائے شہوت نفسانی میں ایسی سبک اور تیز رو ہونگے جیسے پرندے اور ظلم اور
خونریزی و فساد میں ایسے گران اور مستقر ہونگے جیسے درندے اسمیں اشارہ ہے طرف اسکے کہ وہ خالی ہونگے علم و حلم سے بلکہ غالب ہوگی انپر دست درازی اور غضب
و وحشت اور ہلاک کرنا اور قلت رحم ت نہ جانینگے وہ نیک بات کو اور نہ انکار کرینگے ناشروع سے پس صورت پکڑکے آویگا واسطے انکے شیطان پس کہیگا کیا نہیں

۲۰

محترم کرتے تھے اور ف ح یعنی فسق و فجور اور ظلم و فساد کرتے ہوا ور یہ مکر و تلبیس شیطان کا ہے کہ اس حیلہ سے انکو بت پرستی کی طرف بلاویگا ت پس کہین گے وہ شیطان کو کہ کیا حکم کرتا ہے تو ہمکو اور مقصود تیرا کیا ہے اور کیا کام کرین ہم پس حکم کریگا انکو بت پوجنے کا ف ح یعنی باندازہ توسل کے کہ اللہ تعالیٰ سے یعنی ہوگا جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے خبر دی کفار کے اعتقاد کی ما نعبدہم الا لیقربونا الی اللہ زلفی و یقولون ہؤلاء شفعاؤنا عند اللہ ت اور حال یہ کہ وہ اس حالت بد مین بکثرت ہوگا رزق انکا اچھی اور فراخ ہوگی معیشت اور زندگانی انکی پھر پھونکا جاویگا صور مین اور قایم ہوگی قیامت پس نہین سنیگا آواز صور کی کوئی مگر کہ جھکا دیگا گردن کی ایک طرف کو اور بلند کریگا دوسری طرف کو ف ح یعنی اسکی دہشت سے لوگون کے دل پھٹ جاوینگے اور قوت جسمانی معطل ہو جاویگی اور اثر اسکا گردن مین پیدا ہوگا جیسے کہ دہشت مین ہوا کرتا ہے کہ سر ایک طرف کو جھک جاتا ہے پس یعنی ایک طرف جھکی ہوتی ہے اور ایک اٹھی ت فرمایا آنحضرت نے پس اول جو سنیگا آواز صور کی وہ شخص ہوگا کہ لیپتا اور درست کرتا ہوگا حوض اپنے اونٹون کا یعنی تا انکو پانی پلاوے پس اثنا کا مین مر جاویگا وہ شخص اور مر جاوینگے لوگ مین کا تبار مین پھر بھیجیگا اللہ تعالیٰ مینہ کہ گویا کہ وہ شبنم ہے یعنی ہلکا سا پس اگین گے بسبب اسکے بدن لوگون کے کہ گل گئے ہونگے قبرون مین پھر پھونکا جاویگا صور مین دوبارہ یعنی بعد چالیس برس کے پس ناگہان وہ لوگ کہ زمین سے زندہ ہوئے ہونگے اٹھ کھڑے ہونگے اور دیکھینگے ہول قیامت کے پھر کہا جاویگا لوگو نکو اے لوگو آؤ طرف پروردگار اپنے کے اور کہا جاویگا فرشتون کو ٹھہرا رکھو ان لوگون کو اس لیے کہ یہ پوچھے جاوینگے کردار سے اور حساب لیا جاویگا انسے پس کہا جاویگا یعنی پروردگار تعالیٰ فرماویگا فرشتون کو کہ نکالو ان لوگون مین سے لشکر آتش دوزخ کا یعنی وہ کہ بھیجے جاوینگے دوزخ کو پس کہا جاویگا یعنی فرشتے جناب عزت سے پوچھینگے کہ کتنون مین سے کتنے یعنی وہ جو دوزخ کو بھیجے جاوینگے کتنے لوگ ہونگے کتنون مین یعنی عدد و مقدار انکی کیا ہے پس کہا جاویگا یعنی اللہ تعالیٰ فرماویگا کہ نکالو دوزخ کے لیے ہر ہزار شخص مین سے نو سو ننانوے ف ع ح اس سے معلوم ہوا کہ ہزار مین سے ایک بہشت کو جاویگا اور باقی سب دوزخ مین اور ظاہر یہ ہے کہ مراد انسے کفار ہین کہ جو ہمیشہ دوزخ مین رہینگے چنانچہ یہ حدیث ابی سعید کے پہلی فصل باب الحشر کے مین آیا ہے کہ یہ جماعت دوزخیون کی یاجوج و ماجوج سے ہوگی ت پس یہ وقت وہ دن ہے کہ کریگا بچون کو بڈھا ف ح یہ کنایہ ہے اس دن کی درازی سے یا شدت و محنت سے کہ اس دن مین ہوگی اس لیے کہ بڑا یا غم و محنت مین جلدی پہونچتا ہے ت اور یہ وہ دن ہے کہ پیدا کیا جاویگا اور کھولا جاویگا ساق امر عظیم سے اور محنت سخت سے ف ح کشف ساق کنایہ ہے خوف اور ہول اور شدت و محنت سے یہ معنی مشہور ہین عرب مین اور اصل اسکی یہ ہے کہ جو کوئی شدت محنت مین پڑتا ہے اسکے اہتمام مین دامن پنڈلی سے اٹھالیتا ہے اور پنڈلی اسکی اس سے کھل جاتی ہے اور کلام بیچ تفسیر اس آیہ کریمہ کے بہت ہے لیکن اکثرون کے نزدیک تاویل یہی ہے کہ جو لکھی گئی وَذُكِرَ حَدِيثُ مُعَاوِيَةَ لَا تَنْقَطِعُ الْهِجْرَةُ فِي بَابِ التَّوْبَةِ ذکر کی گئی حدیث معاویہ کی کہ ابتدا اسکی لا تنقطع الہجرۃ ہے بیچ باب توبہ کے

بَابُ النَّفْخِ فِي الصُّورِ

باب ہے بیچ بیان پھونکنے صور کے ف ع صور بیشک ہے شاخ کہ اسمین بہت قدر اور مراد یہان وہ شاخ ہے کہ اسرافیل پھونکینگے اور وہ دو نفخے ہین ایک ہلاک کرنے کے لیے زندون کے اور دوسرا زندہ کرنے مردون کے لیے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ أَرْبَعُونَ قَالُوا يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَرْبَعُونَ يَوْمًا قَالَ أَبَيْتُ قَالُوا أَرْبَعُونَ شَهْرًا قَالَ أَبَيْتُ قَالُوا أَرْبَعُونَ سَنَةً قَالَ أَبَيْتُ ثُمَّ يُنْزِلُ اللّٰهُ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَيَنْبُتُونَ كَمَا يَنْبُتُ الْبَقْلُ قَالَ وَلَيْسَ مِنَ الْإِنْسَانِ شَيْءٌ إِلَّا عَظْمًا وَاحِدًا وَهُوَ عَجْبُ الذَّنَبِ وَمِنْهُ يُرَكَّبُ الْخَلْقُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ كُلُّ ابْنِ آدَمَ يَأْكُلُهُ التُّرَابُ إِلَّا عَجْبَ الذَّنَبِ مِنْهُ خُلِقَ وَفِيهِ يُرَكَّبُ

روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے درمیان دونون نفخون کے یعنی نفخہ مارنے اور زندہ کرنے کے چالیس ہین پوچھا لوگون نے اے ابو ہریرہ آیا مدت مذکور چالیس دن کی ہے کہا ابو ہریرہ نے نہین جانتا مین کہا لوگون نے آیا چالیس مہینے ہین کہا نہین جانتا مین کہا لوگون نے چالیس

. جس میں کہا نہیں جاتا میں **ف** **ح** یعنی چونکہ آنحضرت سے مجمل سنا ہو یہ غیر مفصل تھا اور آپ اسکو بھول گیا میں جو نہیں کہہ سکتا کہ مراد کیا ہے اور یہ بات مجمل ہے اور اور حدیث میں مفصل ہے کہ وہ چالیس برس میں **ت** اور فرمایا آنحضرت نے پھر آئیگا اللہ تعالی آسمان سے پانی پس اگینگے سب اور پیدا ہونگے آدمی اور اور جاندار جیسے کہ اگتا ہے اور پیدا ہوتا ہے سبزہ اور ترکاری فرمایا اور نہیں ہے آدمی سے کوئی چیز کہ پرانی نہو یعنی تمام اعضا اور اجزا اسکے پرانے اور بوسیدہ ہو جاتے ہیں مگر ایک ہڈی اور تمام اسکا عجب الذنب ہے **ف** **ح** ساتھ زبر عین اور جزم جیم اور زبر دال اور نون کے اور وہ ہڈی نیچے پیٹھ کے درمیان دو سرین کے ہے اور عجم الذنب بتبدیل میم سے بھی آیا ہے اور عجب اور عجم دونوں بمعنی اصل کے اور جڑ کے ہے اور ذنب بمعنی دم کے اور یہ ہڈی چونکہ وہاں ہے اسکا یہ نام رکھا گیا **ت** اور اوسی ہڈی سے ترکیب دیئے جاوینگے تمام اعضا مخلوقات کی قسم جاندار سے دن قیامت کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی میں یوں آیا ہے کہ فرمایا تمام بدن آدمی زاد کو کھاتی ہے مٹی مگر ایک ریڑھ کی ہڈی کو نہیں کھاتی یعنی ساری ہڈی کو یا بعض کو کہ اس سے پیدا کیا گیا ہے اول خلقت میں اور اسمیں ترکیب دیا جاویگا **ف** **ع** اور یہ بیان اسکا ہے کہ جنکے بدن گلا کرتے ہیں اس لیئے کہ اللہ تعالی نے حرام کیا ہے زمین پر یہ کہ کھاوے اجساد انبیا کے اور ایسیہی جو کہ انکے حکم میں ہیں شہدا اور اولیا سے اور نہیں بھیج ہوتوں میں کہ جو اجساد ان کے ہیں لیٹے اپنی قبروں میں زندہ ہیں مانند زندوں کے **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبِضُ اللّٰهُ الْاَرْضَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَطْوِي السَّمَاءَ بِيَمِيْنِهٖ ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ اَيْنَ مُلُوْكُ الْاَرْضِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے اوسی ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ مٹھی میں لیگا اللہ تعالی زمین کو روز قیامت کے اور لپیٹیگا آسمان

کو اپنے داہنے ہاتھ میں **ف** **ع** **ح** شاید کہ مراد ان دونوں سے مبدا ہونا انکا ہے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے یوم تبدل الارض غیر الارض والسموات یا کنایہ عظمت اور جلال اور کبریائے حق اور حقیر جاننے افعال عظیمہ کے سے کہ اوہام خلق کی اسکے مقابلہ میں حیران ہیں اور تنبیہ ہے اسپر کہ خراب کرنا عالم کا اور اوٹھانا زمین و آسمان کا اسکی قدرت کے آگے آسان ہے اور چونکہ آسمان کو شرف و عظمت بہ نسبت زمین کے زیادہ ہے اسکو تخصیص کیا ساتھ داہنے ہاتھ کے کہ اشرف بائیں سے ہے پس قبض کریگا زمین کو اور لپیٹیگا آسمان کو اپنے داہنے ہاتھ میں **ت** پھر فرماویگا اللہ تعالی کہ میں ہوں بادشاہ یعنی نہیں ہے بادشاہت مگر میرے ہی لیئے اور میں شہنشاہ ہوں کہاں ہیں بادشاہ کہ زمین میں دعوی بادشاہی کا کرتے تھے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطْوِي اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ يَاْخُذُهُنَّ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ اَيْنَ الْجَبَّارُوْنَ اَيْنَ الْمُتَكَبِّرُوْنَ ثُمَّ يَطْوِي الْاَرْضِيْنَ بِشِمَالِهٖ وَفِيْ رِوَايَةٍ يَاْخُذُهُنَّ بِيَدِهِ الْاُخْرٰى ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ اَيْنَ الْجَبَّارُوْنَ اَيْنَ الْمُتَكَبِّرُوْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ لپیٹیگا اللہ آسمان کو دن قیامت کے پھر لیگا انکو اپنے داہنے ہاتھ میں پھر فرماویگا کہ میں ہوں بادشاہ کہاں ہیں جبار یعنی ظالمین قہار کہاں ہیں تکبر کرنے والے یعنی اپنی جاہ و مال و حشم پر پھر لپیٹیگا زمینوں کو اپنے بائیں ہاتھ میں اور ایک روایت میں آیا ہے لیویگا زمینوں کو اپنے دوسرے ہاتھ میں پھر فرماویگا میں ہوں بادشاہ کہاں ہیں جبار کہاں ہیں تکبر کرنے والے نقل کی یہ مسلم نے **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ جَاءَ حَبْرٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى اِصْبَعٍ وَالْاَرَضِيْنَ عَلٰى اِصْبَعٍ وَالْجِبَالَ وَالشَّجَرَ عَلٰى اِصْبَعٍ وَالْمَاءَ وَالثَّرٰى عَلٰى اِصْبَعٍ وَسَائِرَ الْخَلْقِ عَلٰى اِصْبَعٍ ثُمَّ يَهُزُّهُنَّ فَيَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ اَنَا اللّٰهُ فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَجُّبًا مِّمَّا قَالَ الْحَبْرُ تَصْدِيْقًا لَّهٗ ثُمَّ قَرَاَ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌ بِيَمِيْنِهٖ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا آیا ایک عالم یہودیوں میں سے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا اے محمد تحقیق خدا تعالی رکھیگا

آسمانوں کو روز قیامت کے ایک انگلی پر اور زمینوں کو ایک انگلی پر اور پہاڑوں کو اور درختوں کو ایک انگلی پر اور پانی کو اور خاک نمناک کو یعنی پانی کے نیچے کی تری مٹی کو ایک انگلی پر اور باقی مخلوق کو ایک انگلی پر پھر ہلاویگا انگلیوں کو اور فرماویگا میں ہوں بادشاہ میں ہوں خدا ف ع یہ تمام کنایہ اور تمثیل اور تصویر غلبہ قدرت اور عظمت اللہ جل شانہ کی ہے اور حقیقتاً معنی ہاتھ اور انگلی اور ہاتھ کی مٹھی منظور نہیں ہیں روش کلام عرب کی یہی ہے کہ جب کسیکو وصف کیا چاہتے ہیں جود و کرم کر تو کہتے ہیں کہ دونوں ہاتھ اسکے فراخ و کشادہ ہیں اگرچہ اسکے ہاتھ نہوں کہ دونوں ہاتھ کٹے ہوں یا اول پیدائش سے بے ہاتھ پیدا کیا گیا ہو یا کسی کو سلطنت و ملک رانی کر وصف کیا چاہتے ہیں تو کہتے ہیں کہ فلانا تخت پر بیٹھا اگرچہ اسکے لیئے تخت نہو اور بیٹھنے کی چیز کچھ نہو اور یہ راہ خوب ہی بیچ فہم متشابہات قرآن و حدیث کے لیئے اس سے کہ تاویل کریں اور کہیں کہ مراد ہاتھ سے یہ ہے اور تخت سے فافہم اور اسی لیئے تعجب کیا آنحضرت نے یہودی کی گفتگو سے اور تصدیق کیا اسکو جیسے کہ کہا ت پس ہنسے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم از راہ تعجب تیئں اس شخص سے کہ کہا اس عالم یہودیوں نے واسطے سچا کرنے اسکے کے یعنی تعجب کرنا آنحضرت کا بسبب تکلم عالم مذکور کے تھا کہ یہ سبب کی تصدیق اور صدق اسکے جاننے اسکی کے تھا پھر پڑھی آنحضرت نے یہ آیۃ اور نہ قدر جانی اللہ تعالی کی مشرکوں نے حق قدر جاننے اسکے کی یعنی نہ پہچانا اسکو جیسا کہ پہچاننا چاہیئے تھا اور نہ تعظیم کی اسکی جیسی کہ تعظیم کرنی چاہیئے اور نہ پوجا اسکو جیسا کہ پوجنا چاہیئے اور ساری زمین اسکے قبضہ قدرت میں ہوگی دن قیامت کے اور آسمان لپیٹے ہوئے ہونگے اسکے داہنے ہاتھ میں پاک ہے اللہ تعالی اور بزرگ ہے وہ اس چیز سے کہ شریک کرتے ہیں مشرک اسکو یعنی بت وغیرہ کو اور جو کچھ یہودی نے کہا اسکی تفسیر و تفصیل اسکی نقل کی ہے بخاری اور مسلم نے وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهِ يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ فَأَيْنَ يَكُونُ النَّاسُ يَوْمَئِذٍ قَالَ عَلَى الصِّرَاطِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا پوچھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مضمون اس آیۃ کے سے اس دن کہ تبدیل اور تغییر کیجاویگی زمین اور پیدا کیجاویگی اسکے بدلے میں اور زمین اور تبدیل کیئے جاوینگے اور پیدا کیئے جاوینگے اور آسمان یعنی روز قیامت کے پس کہاں ہونگے لوگ اس دن فرمایا آنحضرت نے لوگ اس دن پل صراط پر ہونگے ف ع مراد صراط سے یہودی یا ہر اطراف کہ ہو اور صراط معنی راہ کے ہے اور تبدیل زمین سے کیا مراد ہے اسمیں اختلاف ہے کہا صاحب کواشی نے کہ وہ بدلی جاویگی ساتھ روٹی سفید کے پس کھاوینگے اسکو مومن اپنے قدموں کے نیچے سے یہاں تک کہ فراغت ہو حساب سے چنانچہ ہویدا اسکی حدیث اول باب الحشر کی ہے اور تبدیل آسمان ساتھ جھڑ جانے ستاروں اسکے کے اور کسوف آفتاب اور خسوف چاند اسکے کے ہے اور طیبی نے کہا تبدیل دو طرح کی ہوتی ہے ایک تو تبدیل ذات میں جیسے کہ کہیں تبدیل کیا میں نے دراہم کو دینار سے یعنی دراہم کے بدلے دینار لیں ہیں نے اور دوسرا تبدیل صفات میں ہے جیسے کہ کہیں تبدیل کیا میں نے حلقہ کو خاتم سے یعنی چھلہ کو گلا کر شکل انگوٹھی کے بنایا پس ذات ایک ہی اور ہیئت اور ہو گئی لیکن تبدیل زمین و آسمان کے ساتھ اور زمین و آسمان کے دونوں احتمال رکھتی ہے اور آثار و اخبار بیچ تبدیل صفات کے اکثر ہیں ابن عباس نے فرمایا کہ زمین یہی زمین ہوگی تغیر اسکی صفات میں ہوگی ابوہریرہ نے کہا کہ فراخ کرینگے زمین کو اور لیا کہ کچھ بلندی و پستی اسمیں نہیں ہے اور پروردگار تعالی قادر ہے کہ زمین و آسمان اور پیدا کر دے جیسے کہ بعضے آثار و اخبار اسپر بھی دلالت کرتے ہیں امیر المومنین علی سے آیا ہے کہ زمین پیدا کرینگے چاندی سے اور آسمان سونے سے اور ابن مسعود سے آیا ہے کہ زمین پیدا کرینگے سفید و پاکیزہ کہ اسپر کبھی گناہ نہ کیا ہوگا اور ظاہر تبدیل سے تغیر ذات کا ہے جیسے کہ دلالت کرتا ہے اسپر سوال و جواب حضرت عائشہؓ کا اور بعض کات نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ مُكَوَّرَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سورج اور چاند لپیٹے جاوینگے دن قیامت کے ف ع یعنی اٹھا کر گوشہ میں ڈال دیئے جاوینگے جیسے کہ کپڑے کو لپیٹ کر گوشہ میں ڈال دیتے ہیں یا لپیٹی جاویگی روشنی انکی اور جاتا رہیگا پھیلاؤ روشنی انکی کا عالم سے ت نقل کی یہ بخاری نے

الفصل الثانی

فصل دوسری عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَیْفَ اَنْعَمُ وَصَاحِبُ الصُّوْرِ قَدِ الْتَقَمَہٗ وَاَصْغٰی سَمْعَہٗ وَحَنٰی جَبْہَتَہٗ یَنْتَظِرُ مَتٰی یُؤْمَرُ بِالنَّفْخِ فَقَالُوْا
یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا تَاْمُرُنَا قَالَ قُوْلُوْا حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ابوسعید خدری سے کہا فرمایا آنحضرت نے کہ کیونکر
چین سے اور خوش ہوں میں حال آنکہ صاحب صور کہ اسرافیل ہیں رکھے ہوئے ہیں ایک طرف صور کے اپنے منہ میں پھونکنے کے لیے اور جھکائے ہوئے ہیں کان اپنا
کان لگا رہا ہے جناب حق میں کہ جب فرماوے پھونکنے کو اوسیوقت پھونکوں اور جھکا رہا ہے پیشانی اپنی یعنی جیسی کہ عادت ہے نرسنگا بجانے والوں کی
یعنی طیار ہو رہا ہے بجانے کے لیے منتظر ہے کہ کب حکم کیا جاوے صور پھونکنے کا پس کہا صحابہ نے یا رسول اللہ جب حال یہ ہے تو کیا فرماتے ہیں آپ یعنی
پڑھنے کے لیے اب اور ہمیشہ یا مطلق وقت سختیوں کے فرمایا کہو کافی ہے ہمکو اللہ اور اچھا ہے کارساز وہ ف ع یعنی التجا درگاہ حق میں لیجاؤ اور اسی کے
فضل و کرم پر بھروسا کرو حسبنا اللہ ونعم الوکیل ایسا کلمہ ہے کہ جب سختی اور محنت و خوف پیش آوے تو اسکو پڑھیں تا اس سے سلامت رہیں جناب حضرت ابراہیم نے
اسکو آگ میں ڈالے جانے کے وقت پڑھا اور ہمارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی جسوقت کہ منافقوں نے ایک لڑائی میں کہا ان الناس قد جمعوا لکم فاخشوہم
ت نقل کی یہ ترمذی نے وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الصُّوْرُ قَرْنٌ یُنْفَخُ فِیْہِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ
وَاَبُوْ دَاؤُدَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے انہوں نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا صور ایک سینگ ہے کہ پھونکا جاویگا
اسمیں ف ع یعنی اسرافیل پھونکیں گے دو بار اور کہا بعضوں نے کہ گول ہے سر صور کا مانند عرض آسمانوں کے اور زمین کے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فِیْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی فَاِذَا نُقِرَ فِی النَّاقُوْرِ اَلصُّوْرُ قَالَ وَالرَّاجِفَۃُ النَّفْخَۃُ الْاُوْلٰی وَالرَّادِفَۃُ الثَّانِیَۃُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ فِیْ تَرْجَمَۃِ بَابٍ
کہا ابن عباس نے بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے فاذا نقر فی الناقور کہ مراد ناقور سے صور ہے اور معنی آیت کے یہ ہیں کہ جب پھونکا جاویگا صور میں البتہ وہ دن سخت ہے
کافروں پر کہا ابن عباس نے بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے یوم ترجف الراجفۃ تتبعہا الرادفۃ یعنی اس دن کہ ہلاویگا راجفہ پیچھے آویگا اسکے رادفہ کہ مراد راجفہ سے نفخہ پہلا ہے
کہ زمین و پہاڑ اس سے ہلجاوینگے اور حرکت میں آوینگے مشتق رجف سے بمعنی ہلنے اور لرزے میں پڑنے کے اور مراد رادفہ سے نفخہ دوسرا ہے کہ پہلے نفخہ
کے پیچھے پہنچیگا مشتق ردف سے بمعنی ایک چیز کے پیچھے پہونچنے کے نقل کی یہ بخاری نے ترجمۃ الباب میں وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ ذَکَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَاحِبَ الصُّوْرِ وَقَالَ عَنْ یَمِیْنِہٖ جِبْرَئِیْلُ وَعَنْ یَسَارِہٖ مِیْکَائِیْلُ اور روایت ہے ابوسعید سے کہا ذکر کیا پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے صور پھونکنے والے کا یعنی اسرافیل کا اور فرمایا کہ داہنی طرف اسکے جبرئیل ہونگے اور بائیں طرف اسکے میکائیل یعنی صور پھونکنے کے وقت وَعَنْ
اَبِیْ رَزِیْنِ الْعُقَیْلِیِّ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ یُعِیْدُ اللّٰہُ الْخَلْقَ وَمَا اٰیَۃُ ذٰلِکَ فِیْ خَلْقِہٖ قَالَ اَمَا مَرَرْتَ بِوَادِیْ قَوْمِکَ جَدْبًا ثُمَّ
مَرَرْتَ بِہٖ یَہْتَزُّ خَضِرًا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَتِلْکَ اٰیَۃُ اللّٰہِ فِیْ خَلْقِہٖ کَذٰلِکَ یُحْیِی اللّٰہُ الْمَوْتٰی رَوَاہُمَا رَزِیْنٌ اور روایت ہے ابی رزین سے کہ کہا میں نے
یا رسول اللہ کیونکر پھیریگا اور زندہ کریگا اللہ خلق کو یعنی بعد بوسیدہ اور خاک ہونیکے اور کیا ہے نشانی اسکی بیچ خلق اسکی کے کہ اس سے استدلال کریں
فرمایا آنحضرت نے کیا نہیں گذرا ہے تو بیچ جنگل قوم اپنی کے وقت قحط اور خشکی کے کہ کچھ سبزہ وہاں نہیں ہوتا پھر گذرا ہے تو اس جنگل پر اس حال میں
کہ لہلہاتا ہے یعنی لہلہاتا ہے سبزہ کہا میں نے ہاں فرمایا آنحضرت نے پس یہ نشانی قدرت الٰہی کی ہے اسکے مخلوق میں اسیطرح اللہ تعالی زندہ کریگا مردوں کو
نقل کیں یہ دونوں حدیثیں رزین نے

بَابُ الْحَشْرِ

باب ہے بیچ بیان حشر کے ف ع حشر کے معنی ہیں ہانکنا اور جمع کرنا اور اسی سبب سے
یوم الحشر روز قیامت کو کہتے ہیں کہ مردے قبروں سے زندہ کر کے نکالے جاوینگے اور جمع کیے جاوینگے ایک جگہ اسکو حشر کہتے ہیں اور حشر دو ہونگے ایک بعد قیامت کے
بمعنی ذکر کیے گئے اور دوسرا پہلے قیامت کے اسکے نشانیوں سے جیسے کہ حدیث میں آیا ہے کہ ایک آگ مشرق کی طرف سے پیدا ہوگی کہ لوگوں کو مغرب یعنی ملک شام میں
ہانک کر لیجاویگی جیسے کہ گذرا اور یہاں مراد معنی اول ہیں یا وبعضی حدیثیں ایسی ہیں کہ محتمل ہوتی دونوں معنی کو ہیں علماء نے دونوں احتمال کیے اور اختلاف کیا اور ظاہر یہی اول ہے

الفصل الاول عن سهل بن سعد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يحشر الناس يوم القيمة على ارض بيضاء عفراء كقرصة النقي ليس فيها علم لاحد متفق عليه روایت ہے سہل ابن سعد سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جمع کئے جاویں گے لوگ روز قیامت کے زمین سفید پر کہ بہت سفید نہیں ہوگی بلکہ مائل بسرخی مانند چھنے ہوئے آٹے کی روٹی کے یعنی رنگ میں کہ اس میں نہ مقدار میں نہیں ہوگا اسمیں نشان واسطے کسی کے یعنی مکان وعمارت کسی کی نہیں ہوگی جیسے میدان ہوگا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **و عن ابی سعيد** الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تكون الارض يوم القيمة خبزة واحدة يتكفؤها الجبار بيده كما يتكفؤ احدكم خبزته في السفر نزلا لاهل الجنة فاتى رجل من اليهود فقال بارك الرحمن عليك يا ابا القاسم الا اخبرك بنزل اهل الجنة يوم القيمة قال بلى قال تكون الارض خبزة واحدة كما قال النبي صلى الله عليه وسلم فنظر النبي صلى الله عليه وسلم الينا ثم ضحك حتى بدت نواجذه ثم قال الا اخبرك بادامهم بالام والنون قالوا وما هذا قال ثور ونون ياكل من زائدة كبدهما سبعون الفا متفق عليه

اور روایت ہے ابو سعید خدری سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہوگی زمین دن قیامت کے ایک روٹی الٹ پلٹ کریگا اسکو جبار تعالیٰ اپنے ہاتھ میں **ف** یعنی جیسی کہ عادت ہے کہ روٹی کو ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ میں پھیر پھیر کرتے ہیں یعنی گھڑتے ہیں تو گول اور باریک ہو جاوے پھر گرم تنور میں ڈال دیتے ہیں تا پختہ ہووے جیسے کہ الٹ پلٹ کرتا ہے ایک تمہارا اپنی روٹی کو سفر میں یعنی جلدی پکاتا ہے درحالیکہ وہ روٹی مہمانی ہوگی **ف** جاننا چاہیے کہ ظاہر حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ زمین روٹی ہو جاویگی اور طعام بہشتیوں کی ہوگی اول ہی بہشت میں جانے کے وقت کھاوینگے پس بعضوں نے تو ظاہر ہی پر حمل کیا ہے اور کہا کہ کچھ مستبعد نہیں ہے قدرت حق تعالیٰ سے وہ قادر ہے کہ زمین کو روٹی کر دے اور بہشتیوں کے کھانے کو اور اولیٰ بھی یہی ہے کہ اسکو ظاہر پر حمل کریں اور بعضوں نے اور اور کچھ تاویل کی ہے بخوف درازی کے نہیں لکھا **ت** پس بعد فرمانے آنحضرت کے اس حدیث کو آیا ایک شخص قوم یہود سے اور کہا کہ برکت بھیجے خدائے مہربان آپ پر اے ابو القاسم کیا نہ خبر دوں میں تمکو ساتھ مہمانی بہشتیوں کے یعنی وہ کھانا کہ اول انکے آگے لاوینگے روز قیامت کے فرمایا آنحضرت نے ہاں خبر دے کہا یہودی نے ہوگی زمین ایک روٹی جیسا کہ فرمایا تھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس دیکھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف ہمارے یعنی ازراہ تعجب اور آگاہ کرنیکے پھر ہنسے آنحضرت **ف** یعنی بسبب موافق ہونے خبر آنحضرت کے ساتھ خبر یہودی کے کہ توریت سے خبر دی تھی اسنے اور بسبب حاصل ہونے زیادتی الیقین اور قوت ایمان صحابہ کے آنحضرت کی خبر سے اور ہنسے آنحضرت مبالغہ سے یہاں تک **ت** کہ ظاہر ہوئیں کچلیاں آنحضرت کے پھر کہا اس یہودی نے کیا نہ خبر دوں میں تمکو ساتھ سالن اہل جنت کے کہ جیسے روٹی لگا کر کھائیں گے وہ بالام ہے اور نون **ف** بالام بے موحدہ اور تخفیف لام سے اور چونکہ بالام لفظ عبرانی تھا صحابہ معنی اسکے نہ سمجھے **ت** کہا اونہوں نے اور کیا ہے یہ یعنی معنی اسکے ذکر کیا تو نے کہا بیل اور مچھلی کھاوینگے انکے گوشت کے ٹکڑے سے کہ جگر پر بڑھ رہا ہے ستر ہزار آدمی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یہ وہ جماعت ہے کہ بے حساب بہشت میں جاوینگے اور منہ انکے چودھویں رات کے چاند سے ہونگے اور ہو سکتا ہے کہ مراد مبالغہ اور کثرت ہو نہ عدد مخصوص اور زائدہ کبد ایک ٹکڑا جدا ہے ملا ہوا جگر سے اور وہ خوشتر اور گوارا تر ہے اور ہو سکتا ہے کہ بیان معنی بالام کا آنحضرت سے جب صحابہ معنی اسکے نہ سمجھے اور پوچھا آنحضرت نے پہلے اسکے کہ یہودی بیان کرے بوحی آنحضرت نے بیان کیا **و عن ابی هريرة** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يحشر الناس على ثلث طرائق راغبين راهبين واثنان على بعير وثلثة على بعير واربعة على بعير وعشرة على بعير وتحشر بقيتهم النار تقيل معهم حيث قالوا وتبيت معهم حيث باتوا وتصبح معهم حيث اصبحوا وتمسي معهم حيث امسوا متفق عليه اور روایت ہے ابو ہریرہ سے

کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جمع کئے جاوینگے لوگ یعنی بعد بعث کے اوپر تین فرقون اور قسمون کے عث ہ سوا ایک قسم پر مین اون
تین مین سے اور باقی شامل ہین دو فرقون اخیرہ کو اور وہ دونون پیادہ چلنے والے ہین اور منہ پر چلنے والے جیسے آیا ہی دوسری فصل مین ایک فرقہ
رغبت کرنیوالا یعنی بہشت مین اور فضل و رحمت اللہ تعالی کی مین کہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون صفت انکی ہی اور فرقہ دوسرا ڈرنیوالا عث ع یعنی
آگ دوزخ سے اور وہ وہ ہین کہ ڈرتے ہین ولیکن اجتناب کرتے ہین اس سے اسمین تنبیہ ہی اسپر کہ طاعت اللہ کی امید پر اولی ہی عبادت اسکی خوف سے
ت حال آنکہ دو شخص ایک اونٹ پر ہونگے اور تین شخص ایک اونٹ پر اور چار شخص ایک اونٹ پر اور دس آدمی ہونگے ایک اونٹ پر عث یعنی بعد بحرا
اپنی کے استراحت پاوینگے اپنی سواریون پر اور باقی چلتے ہونگے اپنے قدمون پر اور یہ اعداد و تفصیل مراتب ان دونون قسمون کی ہی بر سبیل کنایہ اور تمثیل کے
لیکن جسکا مرتبہ عالی تر ہوگا شرکت اسمین کمتر اور سرعت اور سبقت اسکی زیادہ تر ہوگی اور وہ اعداد کہ درمیان چار اور دس کے ہین نہ ذکر کیے قیاس پر
چھوڑے اور ہونا گنتی کتنے شخصون کا اونٹ پر یا تو بطور اجتماع کے ہو یا بطریق تناوب کے کہ ہر ایک نوبت بنوبت سوار ہوگا اور ایک کا ہونا اونٹ پر ذکر
نہ کیا اسلیے کہ وہ مرتبہ پیغمبرون کا ہی قسم انبیا اور رسولون سے اور مقصود ذکر کرنا احوال آدمیون کا ہی عث ت اور جمع کریگی باقی لوگونکو وہ آگ قیلولہ کریگی
آگ یعنی انکے ساتھ رہیگی جہان وہ بیٹھینگے او استراحت کرینگے اور رات گذاریگی آگ ساتھ انکے جہان رات گذارینگے اور صبح کریگی آگ ساتھ انکے جہان صبح کرینگے وہ
اور شام کریگی آگ ساتھ انکے جہان شام کرینگے عث ح یہ بیان تیسرے فرقہ کا ہی کہ آگ ہر وقت ساتھ رہیگی انکے جدا نہین ہوگی اور شارحون کو اختلاف ہی
اسمین کہ یہ حشر روز قیامت کا ہی بعد اٹھنے مردون کے گور سے یا پہلے اسکے ہی علامات قیامت سے کہ جاوینگے محشر کی طرف کہ زمین شام کی ہی اور اول
ظاہر و صواب تر ہی واللہ اعلم عث ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انکم محشورون حفاۃ عراۃ
غرلا ثم قرأ کما بدأنا اول خلق نعیدہ وعدا علینا انا کنا فاعلین واول من یکسی یوم القیمۃ ابراہیم وان اناسا من اصحابی یوخذ بہم
ذات الشمال فاقول اصیحابی اصیحابی فیقول انہم لن یزالوا مرتدین علی اعقابہم منذ فارقتہم فاقول کما قال العبد الصالح وکنت علیہم
شہیدا ما دمت فیہم الی قولہ العزیز الحکیم متفق علیہ اور روایت ہی ابن عباس سے اسنے نقل کی نبی
سے فرمایا تحقیق تم جمع کیے جاوگے اور اٹھائے جاوگے ننگے پانون ننگے بدن بے ختنہ عث ت اسمین اشارہ ہی طرف اسکے کہ جب مردے قبرون سے اٹھینگے
تو تمام اجزا بدن کے بدستور مل جاوینگے اس لیے کہ جب جو چیز یعنی ختنہ کا کہ واجب الازالہ تھا دنیا مین بدستور ہو جاویگا تو اور اجزا بال و ناخن وغیرہ بطریق
اولی پیدا ہونگے اور یہ دلالت کرتا ہی اوپر کمال تعلق ہونے علم اللہ تعالی کے ساتھ کلیات اور جزئیات کے اور اوپر کمال قدرت اللہ تعالی کے بہ نسبت اشیاء
ممکنات کے عث ت پھر پڑھی حضرت نے یعنی از راہ استشہاد و اعتضاد کے یہ آیت جیسا کہ پیدا کیا ہمنے انکو اول پیدائش مین یعنی ماں کے پیٹون سے ننگے
پانون ننگے بدن بے ختنہ ویسا ہی پھر پیدا کر نکالینگے ہم قبرون سے دن قیامت کے وعدہ لازم ہی یہ پیدا کرنا ہمپر بلا شبہ ہین ہم کرنیوالے یعنی اس چیز کو کہ وعدہ کیا ہی
ہمنے اسکا اور فرمایا آنحضرت نے اور اول ان شخصونکے کہ پہنائے جاوینگے کپڑے روز قیامت کے ابراہیم ہین عث ع اسلیے کہ اول وہ شخص کہ ہین کہ ننگا
کو پہنانے مین یا اس لیے کہ اول راہ خدا مین ننگے کیے گئے ہین آگ مین ڈالنے کے لیے لیکن اس فضیلت سے اسوجہ کہ دلیل نہین ہوسکتی ہی اوپر افضل ہونے
انکی کے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور حقیقت مین یہ اعزاز و اکرام انکا ہی بعلاقہ باپ ہونے آنحضرت کے علاوہ یہ ہی کہ بعضی روایت مین آیا ہی
کہ آنحضرت بھی ساتھ کپڑون کے کہ دفن کیے گئے ہین اٹھینگے اور اولیت ابراہیم کی احتمال ہی کہ ہو حقیقی یا اضافی واللہ سبحانہ اعلم پھر دیکھی
ہمنے حدیث جامع صغیر مین انا اول من تنشق عنہ الارض فاکسی حلۃ من حلل الجنۃ ثم اقوم عن یمین العرش لیس احد من الخلائق یقوم ذلک
المقام غیری رواہ الترمذی عن ابی ہریرۃ عث ت اور تحقیق کتنے ایک آدمی میرے صحابیون مین سے پکڑے جاوینگے اور لیجائے جاوینگے بائین ہاتھ

کی طرف یعنی دوزخ کو کہ وہ دوزخ ادھر ہی ہوگی پس کہونگا میں یعنی بطریق تحیر اور بقصد خلاص کروانے اُنکی کے کہ یہ اصحاب میرے ہیں اور تیرا اصحاب سمجھے جاتے ہو پس فرماویگا اللہ تعالی تحقیق یہ ہمیشہ رہے برگشتہ دین سے اور پھر نیوالے اپنی ایڑیون پر اُس وقت سے کہ جدا ہوا تو اُنسے پس کہونگا میں جیسا کہ کہا بندہ صالح نے یعنی عیسی نے اور تھا میں اُنپر گواہ اور واقف اُنکے احوال کا جب تک کہ تھا میں درمیان اُنکے اس کلام تک کہ آخر آیہ ہے العزیز الحکیم شیخ اور معنی اُنکا تمام آیۃ کا یہ کہ عیسی نے کہا کہ جب تک میں اُنمیں تھا اُنکے حال پر واقف تھا اور منع کرتا میں نے کہ کفر کریں اور سوا حق کے کہیں اور جب اُٹھا لیا تو نے مجکو اُنمیں سے تھا تو نگہبان اور واقف اُنکے حال پر اور تو ہر چیز پر شاہد و حاضر ہے اگر عذاب کرے تو اُنکو اور گرفتار کرے تو وہ تیرے بندے ہیں جو کچھ چاہے سو کرے تو کوئی نہیں کہہ سکتا کہ کیون کرتا ہے تو اور اگر بخشے تو اُنکو اور درگذر کرے تو اُنکے عذاب سے تو غالب حکیم ہے اور مراد اصحاب سے خواص اصحاب نہیں ہیں اس لیے کہ تحقیق یقینا معلوم ہے کہ کوئی اُنمیں سے بعد آنحضرت کے مرتد نہیں ہوا بلکہ مراد لوگ ہیں وہ اُجڈ اعراب ہیں کہ اسلام لائے تھے حضرت کے زمانہ میں اور پھر مرتد ہوگئے مانند اتباع مسیلمہ کذاب اور مانند اُنکے کے متفق علیہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ جَمِيْعًا يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ الْاَمْرُ اَشَدُّ مِنْ اَنْ يَنْظُرَ بَعْضُهُمْ اِلَى بَعْضٍ متفق علیہ

اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جمع کیے جاوینگے لوگ دن قیامت کے ننگے پانون ننگے بدن بے ختنہ کہا میں نے یعنی عائشہؓ نے یا رسول اللہ کیا مرد و عورت سب دیکھے گا بعض اُنکا طرف بعض کے یعنی مرد و عورت ننگا دیکھینگے مردون اور عورتون کو پس اُنکے جمع ہونے میں کیا حکمت ہے پس فرمایا آنحضرت نے اے عائشہ کام اُس دن میں سخت تر ہے اس سے کہ نگاہ کریں بعضے بعضون کو یعنی کہان دہشت و شعور ہوگا اسکا کہ کوئی کسیکو نگاہ کر سکے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے لکل امرء منہم یومئذ شان یغنیہ متفق علیہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ كَيْفَ يُحْشَرُ الْكَافِرُ عَلٰى وَجْهِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ اَلَيْسَ الَّذِيْ اَمْشَاهُ عَلَى الرِّجْلَيْنِ فِي الدُّنْيَا قَادِرٌ عَلٰى اَنْ يُّمْشِيَهٗ عَلٰى وَجْهِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ متفق علیہ اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق ایک شخص نے کہا اے نبی اللہ کے کیونکر حشر کیا جاویگا کافر اپنے منہ پر دن قیامت کے یعنی کیونکر ممکن ہوگا منہ کے بل چلنا فرمایا آنحضرت نے کیا نہیں ہے شان یہ کہ جسنے چلایا اُسکو دونون پانون پر دنیا میں قادر ہے چلانے اُسکے پر منہ کے بل دن قیامت کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَلْقٰى اِبْرَاهِيْمُ اَبَاهُ اٰزَرَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَعَلٰى وَجْهِ اٰزَرَ قَتَرَةٌ وَغَبَرَةٌ فَيَقُوْلُ لَهٗ اِبْرَاهِيْمُ اَلَمْ اَقُلْ لَّكَ لَا تَعْصِنِيْ فَيَقُوْلُ لَهٗ اَبُوْهُ فَالْيَوْمَ لَا اَعْصِيْكَ فَيَقُوْلُ اِبْرَاهِيْمُ يَا رَبِّ اِنَّكَ وَعَدْتَنِيْ اَنْ لَّا تُخْزِيَنِيْ يَوْمَ يُبْعَثُوْنَ فَاَيُّ خِزْيٍ اَخْزٰى مِنْ اَبِي الْاَبْعَدِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنِّيْ حَرَّمْتُ الْجَنَّةَ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ثُمَّ يُقَالُ لِاِبْرَاهِيْمَ اُنْظُرْ مَا تَحْتَ رِجْلَيْكَ فَيَنْظُرُ فَاِذَا هُوَ بِذِيْخٍ مُّتَلَطِّخٍ فَيُؤْخَذُ بِقَوَائِمِهٖ فَيُلْقٰى فِي النَّارِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابو ہریرہ سے اسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کہا ملاقات کرینگے ابراہیم اپنے باپ آزر سے دن قیامت کے اس حال میں کہ آزر کے چہرہ پر سیاہی ہوگی یعنی بسبب غم و فکر کے اور غبار ہوگا پس کہینگے اُسکو ابراہیم کیا نہیں کہتا تھا میں تجکو کہ نافرمانی نکر میری یعنی اُس چیز میں کہ خبر دون تجکو حق تعالی کی طرف سے پس کہیگا ابراہیم سے باپ اُنکا پس آج کے دن نافرمانی نکرونگا تمہاری یعنی شفاعت کرو میری اپنے رب سے پس کہینگے ابراہیم اے پروردگار میرے تحقیق تو نے وعدہ کیا تھا مجھسے کہ نہ رسوا کریگا مجکو اُس دن کہ اُٹھائے جاوینگے لوگ پس کون رسوائی سخت تر اور زیادہ تر ہوگی میری باپ کی رسوائی سے کہ بعید و دور ہے اللہ کی رحمت سے پس فرماویگا اللہ تعالی تحقیق حرام کی ہے بہشت کافرون پر یعنی التماس اُنکے مغفرت کی آج مقبول نہیں کہ یہ کافر ہے پھر کہا جاویگا ابراہیم کو کہ نگاہ کر کہ کیا چیز ہے تیرے پانون کے نیچے پس دیکھینگے ابراہیم اپنے

پاؤن کے نیچے پس ناگہان اذر ہوگا کفتار اور وہ مٹی و گوبر میں لس پکڑے جاوینگے پاؤن اسکے اور ڈالا جاویگا آگ دوزخ میں نقل کی بخاری نے **ف** آزر کی ایسی خوارصورت اس لیے بن جاویگی تا محبت پدری ابراہیم سے جاتی رہے اور کہا ہے علما نے اگرچہ ابراہیم خلانہ سے تبرّیٰ کی تھی آزر سے ہوئے تھے دنیا میں ولیکن جب روز قیامت کے انکو دیکھینگے تو مہر پدری دامن گیر آکی ہوگی اور اسکے لیے شفاعت چاہینگے شاید قبول ہو اور جب قبول نہو گی اور مسخ ہوا دیکھینگے ناامید ہونگے اور بیزاری ابدی کرینگے اور بعضون نے کہا کہ ابراہیم کو یقین نہین تھا کہ آزر کفر پر مرا واسطے احتمال اسکے کہ ایمان لایا ہون خفیہ اور انکو اطلاع نہوئی ہوا اور بیزاری انکی اس سے بحکم ظاہر ہو جب روز قیامت کے یقین ہوگا کہ کفر سے گیا تھا تو بیزاری ابدی ہوگی انکو واللہ اعلم **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَعْرَقُ النَّاسُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ حَتّٰی یَذْھَبَ عَرَقُھُمْ فِی الْاَرْضِ سَبْعِیْنَ ذِرَاعًا وَیُلْجِمُھُمْ حَتّٰی یَبْلُغَ اٰذَانَھُمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے اسی ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پسینا گرینگے لوگ دن قیامت کے یعنی ابتداء حشر میں یہانتک کہ جاویگا پسینا انکا زمین میں ستر گز اور لگام کریگا عرق انکو یعنی پہونچیگا انکے منہ اور کانون تک تدریگا لگام اور باز رکھیگا انکو کلام سے یہانتک کہ پہونچیگا انکے کانون تک **ف** ہر لوگ یعنی سب لوگ اور یہ طریق اولے پسینا گرینگے لیس ذکر کرنا انکا قبیلہ اکتفا سے ہے اور غالب یہ ہو کہ انبیا اور اولیا مستثنے ہین اس سے اور سبب عرق کا کثیر ہونے کے اور حاصل ہونے حیا اور خجالت اور ندامت اور ملامت اور کثرت حرارت آفتاب اور آگ کے ہوگا اور لگام کریگا الخ مراد یہ ہے کہ لوگ مختلف ہونگے اپنے احوال مین بحسب اعمال اپنے کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** الْمِقْدَادِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ تُدْنَی الشَّمْسُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مِنَ الْخَلْقِ حَتّٰی تَکُوْنَ مِنْھُمْ کَمِقْدَارِ مِیْلٍ فَیَکُوْنُ النَّاسُ عَلٰی قَدْرِ اَعْمَالِھِمْ فِی الْعَرَقِ فَمِنْھُمْ مَنْ یَکُوْنُ اِلٰی کَعْبَیْہِ وَمِنْھُمْ مَنْ یَکُوْنُ اِلٰی رُکْبَتَیْہِ وَمِنْھُمْ مَنْ یَکُوْنُ اِلٰی حَقْوَیْہِ وَمِنْھُمْ مَنْ یُلْجِمُھُمُ الْعَرَقُ اِلْجَامًا وَاَشَارَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِیَدِہٖ اِلٰی فِیْہِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے مقداد سے کہا سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے نزدیک کیا جاویگا آفتاب روز قیامت کے خلق سے یہانتک کہ ہوگا آفتاب بمقدار ایک کوس کے اور بعض نے کہا کہ بمقدار سرمہ کی سلائی کے یعنی بہت قریب ہوگا پس ہونگے لوگ بقدر اپنے عملون کے پسینہ مین پس بعضے انمین سے وہ ہونگے کہ ہوگا پسینا ٹخنون تک **ف** اور یہ لوگ وہ ہونگے کہ عمل انکے بہت اور خوب تر مین اور ایسے قیاس پر اور ونکو سمجھنا چاہیے کہ جسکے جتنے اعمال نیک کم اور بد زیادہ ہونگے اتنا ہی پسینا زیادہ ہوگا **ت** اور بعضے انمین وہ ہونگے کہ ہوگا عرق انکے گھٹنون تک اور بعضے انمین سے وہ ہونگے کہ ہوگا عرق انکے کمر تک اور بعضے انمین سے وہ ہونگے کہ لگام کریگا انکو عرق لگام کرنا یعنی منہ تک پہونچیگا مانند دہانے کے آجائیگا اور اشارہ کیا آنحضرت نے اپنے دست مبارک سے اپنے دہان مبارک کی طرف نقل کی یہ مسلم نے **ف** کہا ابن ملک نے کہ اگر کہے تو کہ جب عرق مانند دریا کے بعضون کے دہانے تک پہونچیگا تو کیونکر پہونچیگا دوسرے کی ٹخنون تک جواب اسکا یہ ہے کہ ہم کہتے ہیں کہ پیدا کریگا اللہ تعالے عرق ہر انسان کا موافق عمل اسکے کے پس نہین پہونچیگا اسکے غیر کی طرف کچھ جیسے کہ تھامنا کیا جاری ہونا دریا کا موسیٰ کے لیے کہتا ہون مین کہ یہ جواب بہتر ہے اسلیے کہ تمام امور آخرۃ کے بحسب خرق عادت کے ہونگے نہین دیکھتا تو کہ وہ شخص ایک قبر مین ہوتے ہیں ایک کو انمین سے عذاب ہوتا ہے اور دوسرا چین مین اور ایک دوسرے کا حال نہین جانتا اور نظیر اسکی دنیا مین یہ ہے کہ دو شخص سوتے ہین خواب مختلف دیکھتے ہین ایک غمگین ہوتا ہے اور دوسرا خوش بلکہ ایک مکان مین دو شخص بیٹھے ہوتے ہین ایک نعمت مین اور دوسرا درد و مصیبت مین **وعن** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی یَا اٰدَمُ فَیَقُوْلُ لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ قَالَ اَخْرِجْ بَعْثَ النَّارِ قَالَ وَمَا بَعْثُ النَّارِ قَالَ مِنْ کُلِّ اَلْفٍ تِسْعَمِائَۃٍ وَتِسْعَۃً وَتِسْعِیْنَ فَعِنْدَہٗ یَشِیْبُ الصَّغِیْرُ وَتَضَعُ کُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَھَا وَتَرَی النَّاسَ سُکٰرٰی وَمَا ھُمْ بِسُکٰرٰی وَلٰکِنَّ عَذَابَ اللّٰہِ شَدِیْدٌ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَاَیُّنَا ذٰلِکَ الْوَاحِدُ قَالَ اَبْشِرُوْا فَاِنَّ مِنْکُمْ رَجُلًا وَمِنْ یَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ اَلْفٌ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اَرْجُوْ اَنْ تَکُوْنُوْا رُبُعَ اَھْلِ الْجَنَّۃِ فَکَبَّرْنَا فَقَالَ اَرْجُوْ اَنْ تَکُوْنُوْا ثُلُثَ اَھْلِ الْجَنَّۃِ فَکَبَّرْنَا

فقال

فَكَبَّرْنَا ثُمَّ قَالَ أَرْجُوْ أَنْ تَكُوْنُوْا نِصْفَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرْنَا قَالَ مَا أَنْتُمْ فِي النَّاسِ إِلَّا كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِي جِلْدِ ثَوْرٍ
أَبْيَضَ أَوْ كَشَعْرَةٍ بَيْضَاءَ فِي جِلْدِ ثَوْرٍ أَسْوَدَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابو سعید خدری سے انہوں نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
فرمایا فرماویگا اللہ تعالی یعنی روز قیامت کی محشر میں اور ندا کریگا اے آدم پس کہینگے آدم حاضر ہوں میں اور مستعد ہوں تیری خدمت میں اور سب بھلائیاں تیرے
دونوں ہاتھوں میں ہیں فرماویگا اللہ تعالی نکال تو لشکر آگ کو یعنی جنکو دوزخ میں بھیجیگا ہمکو منظور ہے اپنے فرزندوں میں سے انکو نکال اور جدا کر کہینگے آدم اور کیا
مقدار دوزخ کے لشکر کی فرماویگا اللہ تعالی ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے یعنی یہ مقدار دوزخیوں کی ہے کہ ہر ہزار میں سے ایک جنت کو بھیجا اور باقی دوزخ کو ف ع
یہ حدیث مخالف ہے حدیث ابی ہریرہ کی کہ اسمیں ہے ہر سو میں سے ننانوے دوزخ کے لیے اسکا جواب کرمانی نے یہ لکھا ہے کہ مفہوم عدد کا معتبر نہیں ہے اور مقصود اس سے
تقلیل عدد مومنین کی ہے اور تکثیر عدد کافرین کی اور احتمال ہے یہ کہ مراد لشکر آگ سے کفار اور جو کہ داخل ہو آگ میں گنہگاروں میں پس ہونگے ہر ہزار میں سے نو سو
ننانوے کافر اور ہر سو میں سے ننانوے گنہگار اور یہ احتمال ظاہر تر ہے واللہ اعلم اور شیخ ابن حجر نے کہا کہ ممکن ہے حمل کرنا حدیث ابی سعید کا تمام ذریت آدم پر اور تعداد
ابی ہریرہ کا اوپر ماسوا یاجوج ماجوج کے بقرینہ اسکے کہ ابی سعید کی حدیث میں ذکر یاجوج ماجوج کا واقع ہوا ہے نہ ابو ہریرہ کی حدیث میں یا اول متعلق ہے سب
خلائق سے اور دوسرا مخصوص ساتھ امت مرحومہ کے یا بعث النار ابی سعید کی حدیث میں شامل کفار اور گنہگاروں کو ہے اور حدیث ابی ہریرہ کی میں گنہگار مومنین کو
ت پس نزدیک اس حکم کے بوڑھا ہو جائیگا خرد سال اور ڈالیگی ہر حاملہ حمل اپنا ف ع ظاہر تر یہ ہے کہ یہ دونوں باتیں بالفرض والتقدیر ہیں یعنی بالفرض اگر
اس وقت میں خورد سال ہو تو ہیبت اس حال اور شدت اس قال کی بوڑھا ہو جائے اور بالفرض اگر اسوقت میں کوئی عورت حاملہ ہو مارے ہیبت کے پیٹ
اسکا گر پڑے اور بعضوں نے کہا احتمال ہے کہ عورت حاملہ حالت سے اٹھے اور ہیبت اس مقام سے حمل اسکا گر پڑے اور اسی طرح خرد سال بھی اٹھیں اور
وقت وقوع اس حال کے بڈھے ہو جائیں پر وقت جانے بہشت کے جوان ہو جائیں ت اور دیکھیگا تو اے مخاطب اس حال میں لوگوں کو مست یعنی نشے
میں بسبب خوف کے اور نہیں ہونگے وہ مست یعنی نشہ پیتے ولیکن عذاب خدا تعالی کا سخت ہے یعنی یہ مستی و مدہوشی اسی سے ہوگی کہا صحابہ نے یعنی خوف و
حسرت سے جبکہ سنا کہ بہشتی ہزار میں سے ایک ہوگا اور کونسا وہ ہم میں سے ہے وہ ایک ہوگا کہ بہشت میں جائیگا فرمایا آنحضرت نے یعنی واسطے سمجھانے اور تسلی
انکی کے کہ خوش ہو اور غم نہ کہاؤ پس تحقیق تم میں سے ہوگا ایک شخص اور یاجوج و ماجوج سے ہزار ف ع یعنی یاجوج و ماجوج اتنی کثرت سے ہونگے کہ ہانکے
جائینگے بشمار ہر شخص کے تم میں سے ہزار انمیں سے پس اس صورت میں بہت ہونگے اہل جنت اور اسمیں آگاہ کرنا ہے اس پر کہ اہل نار بہت ہونگے اہل جنت سے اور
شاید کہ اہل جنت بہت ہونگے بسبب وجود ملائکہ مقربین اور حور عین کے پس صحیح ہوئے معنی حدیث قدسی کے غلبت رحمتی علی غضبی بعد ازاں اشارہ کیا ساتھ تکثیر
انکی امت کے بھی سوائے یاجوج و ماجوج کے کہ اگر تم تہائی اہل جنت ہو اور بہشتی ایک ہو ہزار میں سے تو گنجائش رکھتا ہے جیسے کہ کہا راوی نے ت پھر
فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اس ذات پاک کی کہ جان میری اسکے ہاتھ میں ہے امیدوار ہوں میں کہ ہو تم اے امت چوتھائی اہل جنت سے
پس اللہ اکبر کہا ہمنے یعنی تعجب اور نہایت خوشی اور بڑا جاننے اس نعمت کے سے پھر زیادہ بشارت دی اور فرمایا آنحضرت نے امیدوار ہوں کہ ہو تم تہائی
اہل بہشت کے ف ع شاید کہ بتدریج بیان کیا حضرت نے اس امر کو تاکہ نہ پھٹ جائیں دل انکے بہت خوشی کے مارے دفعتۃً یا بنظر داخل ہونے انکے کے
کئی دفعہ میں کہ پہلے چوتھائی ہوں پھر تہائی وغیر ذلک یا وحی کی گئی ہو حضرت کو کئی بار پس خبر دیتے رہے خوش خبری سنانے کے لیے جیسے کہ وحی
اتری ف پس فرمایا کہ امیدوار ہوں یہ کہ ہو تم آدھے اہل جنت کے پس تکبیر کہی ہمنے فرمایا آنحضرت نے نہیں ہو تم درمیان لوگوں کے
قلت میں مگر مانند بال سیاہ کے بیچ پوست بیل سفید کے یا مانند بال سفید کے بیچ پوست بیل سیاہ کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع شاید کہ ورود
اس حدیث کا پہلے علم ہونے آنحضرت کے ہو ساتھ اسکے کہ امت انکی دو تہائی اہل جنت کی ہوگی اسلئے کہ اہل جنت کی ایک سو بیس صفیں ہونگی اسی صفیں امت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور چالیس تمام لشتوں کی اور ممکن ہے یہ کہ ہو نصف بہ نسبت اول خلقین کے اور ظاہر تر یہ ہے کہ یہ حدیث مختصر واقع ہوئی ہے
بہ نسبت حدیث طویل کے کہ آگے آتی ہے **و عنہ** قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یکشف ربنا عن ساقہ فیسجد لہ کل
مؤمن و مؤمنۃ و یبقی من کان یسجد فی الدنیا ریاء و سمعۃ فیذھب لیسجد فیعود ظھرہ طبقا واحدا متفق علیہ اور روایت ہے ابو سعید سے کہا سنا میں نے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کھولیگا رب ہمارا پنڈلی اپنی ف م یعنی دکھاویگا شدت و محنت اپنی خلق کے لیے اور یہ عبارت کنایہ ہے
شدت اور محنت اور فکر و غم سے بغیر نظر کرنیکے خصوص معانی مفردات پر جیسے کہ کوئی کوشش کرتا ہے کسی کام میں تو دامن اپنا لیتا ہے اور بعضے کچھ تاویل
نہیں کرتے اور علم اسکا سپرد بخدا تعالی کرتے ہیں جیسے کہ حکم متشابہات کا ہے چنانچہ مذہب اہل سلامت کا سلف سے یہی ہے اور بہت احتیاط یہی ہے پس
ت پس سجدہ کریگا اسکو ہر مومن مرد اور مومن عورت ف یعنی بسبب کمال شدت کے گر پڑینگے سجدہ میں واسطے طلب و رہ ہو جانے شدت کے یہ سبب اس
قربت کے اور مراد مومن مرد و عورت سے خالص مومن ہیں اور بعضی ضعیف روایت میں آیا ہے کہ ایک نور عظیم پیدا ہوگا اسکو سجدہ کرینگے لوگ ت اور نہیں
سجدہ کریگا وہ شخص کہ سجدہ کرتا تھا دنیا میں واسطے دکھانے اور سنانے لوگوں کے از راہ نفاق اور شہرت کے کرتا تھا نہ اخلاص سے پس ارادہ کریگا کہ سجدہ کرے پس
ہو جاویگی پیٹھ اسکی ایک ہڈی بغیر جوڑ کی وہ مڑیگی نہیں تہ جھکنے اور اٹھنے کے پس نہیں سجدہ کر سکیگا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **و عن ابی ھریرۃ**
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیاتی الرجل العظیم السمین یوم القیمۃ لا یزن عند اللہ جناح بعوضۃ وقال اقرءوا فلا نقیم
لھم یوم القیمۃ وزنا متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ آویگا ایک شخص بڑا یعنی جاہ و مال میں فربہ
دن قیامت کے نہیں برابر پر پشہ کے ہوگا اللہ کے نزدیک یعنی نہیں ہوگی کچھ قدر و منزلت اسکی اللہ کے نزدیک اور فرمایا آنحضرت نے پڑھو تم یعنی اے جانو کہ طالبان دنیا
کہ مغرور ہیں دنیا پر اپنے کردار کو اچھا جانتے ہیں عمل انکے ضائع اور نابود ہیں آیۃ کو پس قائم نہیں کرینگے ہم اور نہیں رکھینگے کافروں کے لیے دن قیامت کے کچھ قدر و اعتبار
نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **الفصل الثانی** نصر **و عن ابی ھریرۃ** قال قرأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھذہ الآیۃ یومئذ
تحدث اخبارھا قال اتدرون ما اخبارھا قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال فان اخبارھا ان تشھد علی کل عبد و امۃ بما عمل علی
ظھرھا ان تقول عمل علی کذا وکذا یوم کذا وکذا قال فھذہ اخبارھا رواہ احمد والترمذی وقال ھذا حدیث حسن
صحیح غریب روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیۃ اس دن بیان کریگی زمین اپنی خبریں فرمایا آنحضرت نے کیا جانتے ہو کہ کیا ہیں خبریں زمین
کی کہ بیان کریگی انکو کہا صحابہ نے اللہ اور رسول اسکا خوب جانتے ہیں فرمایا پس خبریں اس کی یہ ہیں کہ گواہی دیگی اوپر بندہ اور لونڈی یعنی مرد و زن کے
ساتھ اس چیز کے کہ کی ہے اسکی پشت پر اس طرح سے کہ کہیگی کیا مجھ پر ایسا اور ایسا یعنی طاعت و معصیت فلانے دن اور فلانے دن یعنی فلانے مہینے میں اور فلانے
سال میں پس یعنی شہادتیں مذکورات خبریں اسکی ہیں نقل کی یہ احمد و ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے **و عنہ** قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من احد یموت الا ندم قالوا وما ندامتہ یا رسول اللہ قال ان کان محسنا ندم ان لا یکون
ازداد وان کان مسیئا ندم ان لا یکون نزع رواہ الترمذی اور روایت ہے اسی ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی مرتا ہے مگر کہ پشیمان ہوتا ہے یعنی پس غنیمت جانو حیات کو پہلے موت کے اور سبقت کرو بھلائیوں پر پہلے فوت ہونے
کے کہا صحابہ نے کیا ہے سبب ندامت اسکی کا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا اگر ہے نیکو کار تو پشیمان ہوتا ہے یہ کہ نہ زیادہ کی نیکی
اور اگر ہے بدکار تو پشیمان ہوتا ہے یہ کہ نہ باز رکھا اپنے نفس کو برائی سے نقل کی یہ ترمذی نے **و عنہ** قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یحشر الناس یوم القیمۃ ثلثۃ اصناف صنفا مشاۃ و صنفا رکبانا و صنفا علی وجوھھم قیل یا رسول

اللہِ وَکَیْفَ یَمْشُوْنَ عَلٰی وُجُوْہِہِمْ قَالَ اِنَّ الَّذِیْ اَمْشَاہُمْ عَلَی الْاَقْدَامِ قَادِرٌ عَلٰی اَنْ یُّمْشِیَہُمْ عَلٰی وُجُوْہِہِمْ اَمَا اِنَّہُمْ یَتَّقُوْنَ بِوُجُوْہِہِمْ کُلَّ حَدَبٍ وَشَوْکٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حشر کئے جاوینگے لوگ روز قیامت کے تین قسم پر ایک قسم پیادہ پا چلینگے اور ایک قسم سوار اور ایک قسم منھ کے بھل چلتے **ف** اول قسم کے تو وہ مومن ہیں کہ ملا لئے ہیں نیک عمال ساتھ برے کے اور متردد ہیں درمیان خوف و رجا کے اور امیدوار ہیں رحمت الٰہی کے اور دوسری قسم سابقین کامل ایمان ہیں اور تیسری قسم کفار ہیں کہا گیا یا رسول اللہ کسطرح سے چلینگے منھ کے بھل یعنے برخلاف عادت کے کہ چلتے ہیں پاؤن سے فرمایا تحقیق جس شخص نے چلایا انکو پاؤن کے بھل وہ قادر ہے اوپر چلانے انکے کے منھون کے بھل آگاہ ہو اور جانو کہ تحقیق اور چلینگے ساتھ منھون کے بچینگے ہر بلندی اور کانٹے سے **ف** یعنی اور مانند اسکے سے قسم موذیات سے یعنی منھ انکے بجائے انکے ہاتھ و پاؤن کے ہوجاوینگے جیسے کہ ہاتھ و پاؤن سے موذیات راہ سے اور بلندی اور پستی اسکی سے بچتے ہین ویسی ہی اپنے منھ ہون سے کرینگے اور منھ انکے کام پاؤن کے کرینگے بلا تفاوت ولیکن چونکہ دنیا میں سجدہ نکیا اور گردن اطاعت و فرمانبرداری نرکھی اللہ تعالیٰ نے انکو خوار و سرنگون کیا **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یَّنْظُرَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ کَاَنَّہٗ رَاْیُ عَیْنٍ فَلْیَقْرَاْ اِذَا الشَّمْسُ کُوِّرَتْ وَاِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ وَاِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکو خوش لگے یہ کہ دیکھے طرف دن قیامت کے یعنی احوال اسکے کے گویا کہ وہ دیکھنا ساتھ آنکھ کے ہو پس چاہیے کہ پڑھے سورہ اذا الشمس کورت اور اذا السماء انفطرت اور اذا السماء انشقت **ف** اسلیئے کہ ان سورتون میں احوال قیامت کا مفصل مذکور ہے پڑھنے والا اگر حضور دل سے انکو پڑھے تو ایسا احوال قیامت کا مستحضر کر دیتے ہیں کہ گویا آنکھ سے دیکھتا ہے نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ نصل تیسری **عَنْ** اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ اِنَّ الصَّادِقَ الْمَصْدُوْقَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنِیْ اَنَّ النَّاسَ یُحْشَرُوْنَ ثَلٰثَۃَ اَفْوَاجٍ فَوْجًا رَاکِبِیْنَ طَاعِمِیْنَ کَاسِیْنَ وَفَوْجًا تَسْحَبُہُمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ عَلٰی وُجُوْہِہِمْ وَتَحْشُرُہُمُ النَّارُ وَفَوْجًا یَمْشُوْنَ وَیَسْعَوْنَ وَیُلْقِی اللہُ الْاٰفَۃَ عَلَی الظَّہْرِ فَلَا یَبْقٰی حَتّٰٓی اَنَّ الرَّجُلَ لَتَکُوْنُ لَہُ الْحَدِیْقَۃُ یُعْطِیْہَا بِذَاتِ الْقَتَبِ لَا یَقْدِرُ عَلَیْہَا رَوَاہُ النَّسَائِیُّ روایت ہے ابو ذر سے کہا کہ تحقیق سچے نے اور سچے کیے گئے نے کہ اللہ تعالیٰ نے سچ خبر دی ہے انکو یعنی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی مجکو کہ لوگ حشر کیے جاوینگے تین قسم پر ایک قسم سوار کھانیوالے پہننے والے یعنی ہین وہ اور متر فہ کہ زاد و راحلہ سفر کا موجود رکھتے ہونگے اور ایک قسم کھینچینگے انکو فرشتے زمین پر منھ کے بھل اور جمع کرینگے انکو فرشتے اور ہانکینگے طرف آگ دوزخ کے اور ایک قسم پیادہ پا چلینگے اور دوڑینگے **ف** یعنی چلینگے سہولیت و راحت سے اول قسم سابقین ہین مومنین کاملین سے اور دوسری قسم کفار ہین اور تیسرے مسلمان گنہگار **ت** اور ڈالیگا اللہ تعالیٰ آفت و ہلاکت پیٹھ پر یعنی سواریون پر کہ جنکی پیٹھون پر سوار ہونگے پس نہین باقی رہے گی سواری یہان تک کہ ایک مرد البتہ ہوگا اسکے لیئے باغ دیگا اسکو بدلے میں اونٹ کی اور باوجود اسکی قدرت نہین پاویگا اور اسپر بدم نہین پہونچیگا **ف** جاننا چاہیئے کہ سیاق حدیث اور ذکر کرنا اسکا اس باب میں دلالت کرتا ہے اسپر کہ یہ حالت روز قیامت کے ہوگی ولیکن قول حضرت کا ان الرجل یکون لہ حدیقۃ صریح دلالت کرتا ہے اسپر کہ یہ حشر قیامت نہین اور اسیطرح قول آپ کا طاعمین کاسین ظاہر ہے اسمین اور طیبی نے کہا کہ یہ حشر قیامت نہین ہے بلکہ وہ حشر ہے کہ علامت قیامت سے ہے جیسے کہ اس باب میں ذکر اسکا گذرا اسپر ذکر کرنا اس حدیث کا اس باب میں استطرادی ہے انتہی اور ملا علی قاری نے قول تورپشتی کا کہ اسمین آیت و حدیث سے دلیل پکڑی ہے نقل کر کے ترجیح اسی کو دی ہے کہ یہ حشر قیامہی ہے اور لکھا ہے کہ خطابی کو اسمین خطا ہوئی ہے قول تورپشتی کا صواب پر ہے اور اس حدیث میں آفت جو آئی ہے بسبب قول ابی ذر کے ہے کہ زیادہ کیا ہے اور پر روایت اصل کتاب کے اور ممکن ہے توجیہ کرنا اسکا بایں نہج کہ کہا جاوے کہ یہ حدیث مل گئی ہے اور حدیث کے ساتھ پس لائق ہے یہ کہ حمل کیا جاوے مسامحہ پر واللہ اعلم اور کچھ توجیہ اسکی تورپشتی سے

باب ہی حساب اور قصاص **بَابُ الْحِسَابِ وَالْقِصَاصِ وَالْمِيزَانِ** اسپر بھی نقل کی ہی ابوہریرہ کی حدیث مین
اور میزان کا **ف** حساب گننا اور یہان مراد ہی گناکر دار بندون کا روز قیامت کے اگرچہ سب کچھ پروردگار تعالی کو معلوم ہی اور سپر روشن ہی ولیکن یہ
اسلیے کرینگے کہ تا حجت ہو اُنپر اور روشن ہو خلائق پر یہ حساب قرآن مجید اور احادیث صحیح سے ثابت ہی پس اعتقاد اسکا واجب ہی اور قصاص عمل کرنا
ساتھ شخص کے مانند اسکے کہ کیا ہی اُسنے چنانچہ مار ڈالنا مار ڈالنے کے بدل اور زخمی کرنا عوض زخمی کرنے کے اور مارنا عوض مارنے کے روز قیامت کے اور جسنے کسی سے
کچھ کیا اور اُسکو آزردہ کیا اگرچہ چیونٹی اور مکھی ہو بدلا اُسکا اُس سے لینگے اگرچہ مکلف نہو جیسے کہ حیوانات اور اطفال اور تمام حیوانات کو اسلیے اُٹھاینگے
جیسے کہ بکری بی شاخ دار نے بے شاخ دار کو مارا ہوگا قصاص کل کو لینگے اور میزان عبارت ہی اُس چیز سے کہ جانی جاوین اُس سے مقداریں اعمال کی اور
جمہور اسپر ہین کہ اُسکے دو پلڑے ہین اور زبان کہ جسکو پکڑکر تولتے ہین جیسے کہ دنیا کی ترازو مین ہوتے ہین اور ڈوری درمیان دو پلڑونکی ایسی ہوگی جیسے
درمیان مشرق اور مغرب کے تلینگے اُسمین نامہ اعمال کے کہ ایک پلڑے مین نیکیون کے اعمال نامے ہونگے اور ایک مین برائیوں کے اور بعضونے کہا ہی حسنات کو
اچھی صورتون مین بناکر لاوینگے اور سیئات کو بری صورتون مین اور تولینگے اور حدیث بطاقہ کے آگے آتی ہی مقوی قول اول کی ہی اور ظاہر نصوص
بھی ہی **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ اَحَدٌ يُحَاسَبُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلَّا هَلَكَ
قُلْتُ اَوَلَيْسَ يَقُوْلُ اللّٰهُ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا فَقَالَ اِنَّمَا ذٰلِكِ الْعَرْضُ وَلٰكِنْ مَنْ نُوْقِشَ فِي الْحِسَابِ يَهْلِكُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ**
روایت ہی عائشہ رضہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین کوئی کہ حساب کیا جاوے روز قیامت کے مگر کہ ہلاک ہوگا یعنی بر تقدیر مناقشہ
کے اور مراد ہلاک سے عذاب ہی حضرت عائشہ رض کہتی ہین کہ جب مین نے یہ بات بطریق کلیہ کے آنحضرت سے سنی تو مشکل ہوئی مجھپر واسطے رفع اشکال
کے کہا مینے کیا نہین فرماتا اللہ تعالی یعنی اہل نجات کے حق مین جسکو دی گئی کتاب داہنے ہاتھ مین پس قریب ہی کہ حساب کیا جاویگا وہ شخص حساب
آسان یعنی پس جب حساب آسان ہوا تو کیون ہلاک ہوگا پس فرمایا آنحضرت نے یعنی میرے اشکال کی دفع مین نہین ہی یہ حساب آسان کہ فرمایا ہی مگر عرض محض
اور برابیان کرنا **ف** جیسے کہ کہیے کیا تونے اور وہ کیا تونے بغیر اسکے کہ کد وکاوش کرین اُسسے اور وقت ڈالین اُسپر اور تیسری فصل مین آتا ہی کہ حساب آسان
یہ ہی کہ نامہ اعمال اُسکا دکھادینگے تا دیکھے پھر درگذر کرینگے **ف** لیکن مراد یہ ہی کہ جو کوئی کہ کد وکاوش کیا جاوے حساب مین اور دشواری ڈالی
جاوے اُسپر اور پورا اسباب لیا جاوے کچھ چھوڑا جاوے قلیل وکثیر سے ہلاک کیا جاوے گا وہ اور حساب حقیقت مین یہی ہی اور اول غرض و اظہار
ہی فقط **ف** حاصل یہ کہ وجہ معارضہ کی یہ ہی کہ لفظ حدیث کی عام ہین بیچ عذاب دینے ہر اُس شخص کے حساب کیا جاوے اور لفظ
آیہ کی دلالت کرتے ہین اسپر کہ بعضے اُنکے نہین عذاب دیئے جاوینگے اور راہ تطبیق کی اسمین یہ ہی کہ مراد حساب سے آیہ مین عرض ہی ظاہر کرینگے
اعمال پس اقرار کریگا گناہ کا کرنیوالا اون اعمال کا پھر درگذر کیا جاویگا اُس سے واسطے اظہار فضل کے اور مراد حساب سے حدیث مین مناقشہ ہی کہ وارد
گیر کیجاویگی واسطے اظہار عدل کے اور بزار وغیرہ نے روایت کیا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تین خصلتین جسمین ہونگے حساب لیگا اُس سے
اللہ حساب آسان اور داخل کریگا اوسکو جنت مین اپنی رحمت سے دیوے تو اُسکو جو محروم رکھے تجکو اور عفو کرے اُس سے کہ ظلم کرے تجپر اور سلوک کرے تو اُس
سے کہ انقطاع کرے تجسے **ت** نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ
اِلَّا سَيُكَلِّمُهُ رَبُّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ وَلَا حِجَابٌ يَحْجُبُهُ فَيَنْظُرُ اَيْمَنَ مِنْهُ فَلَا يَرٰى اِلَّا مَا قَدَّمَ مِنْ عَمَلِهِ وَيَنْظُرُ اَشْأَمَ مِنْهُ فَلَا يَرٰى
اِلَّا مَا قَدَّمَ وَيَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَا يَرٰى اِلَّا النَّارَ تِلْقَاءَ وَجْهِهِ فَاتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہی عدی بن حاتم سے کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہی تم مین سے کوئی ایک مگر کہ کلام کریگا [illegible] درمیان اُسکے اور درمیان پروردگار اُسکے کے ترجمان یعنی دو بہاشیہ

کہ سمجھا دے کلام اُسکا اور نہ پردہ کہ چھپا وے بندیکو اُسکے سے پس دیکھیگا بندہ داہنی طرف اپنی پس نہ دیکھیگا مگر وہ چیز کہ آگے بھیجے ہی عمل اپنے سے یعنے صالح کہ صورت بنکر آوینگے یا جزا اور سکی اور دیکھیگا بائین طرف اپنی پس نہین دیکھیگا مگر وہ چیز کہ آگے بھیجے ہی یعنی برے عمل **ف ع** یہ قاعدہ ہی کہ جب آدمی کو کچھ امر اہم در پیش ہوتا ہی تو دائین بائین دیکھتا ہی پس دیکھنا دیسا ہی ہوگا **ت** اور دیکھیگا آگے اپنے پس نہ دیکھیگا مگر آگ سامنے منھہ اپنے کے پس بچو آگ سے یعنی جب پہچانا تمنے یہ تو پس بچو آگ سے اگرچہ ساتھ ٹکڑے کھجور کے ہو **ف ع** یہ عبارت دو احتمال رکھتی ہی ایک تو یہ کہ پرہیز کرو آگ دوزخ سے اور ظلم کو کسی پر اگرچہ ساتھ ٹکڑے کھجور کے ہو یا یہ کہ تصدق کرو اگرچہ اسقدر ہو یعنی اگرچہ تھوڑی سی چیز ہو خواہ یہ ہو یا اور کچھ اسلیے کہ تصدق کرنا پردہ ہوگا تم مین اور آگ مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ یُدْنِی الْمُؤْمِنَ فَیَضَعُ عَلَیْہِ کَنَفَہٗ وَیَسْتُرُہٗ فَیَقُوْلُ اَتَعْرِفُ ذَنْبَ کَذَا اَتَعْرِفُ ذَنْبَ کَذَا فَیَقُوْلُ نَعَمْ اَیْ رَبِّ حَتّٰی قَرَّرَہٗ بِذُنُوْبِہٖ وَرَاٰی فِیْ نَفْسِہٖ اَنَّہٗ قَدْ ھَلَکَ قَالَ سَتَرْتُہَا عَلَیْکَ فِی الدُّنْیَا وَاَنَا اَغْفِرُھَا لَکَ الْیَوْمَ فَیُعْطٰی کِتَابَ حَسَنَاتِہٖ وَاَمَّا الْکُفَّارُ وَالْمُنَافِقُوْنَ فَیُنَادٰی بِھِمْ عَلٰی رُءُوْسِ الْخَلَائِقِ ھٰٓؤُلَآءِ الَّذِیْنَ کَذَبُوْا عَلٰی رَبِّھِمْ اَلَا لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الظّٰلِمِیْنَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ ۔ اور روایت ہی ابن عمر رض سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالی نزدیک کریگا مومن کو یعنے اپنی رحمت سے پس رکھیگا اُسپر محافظت اپنی اور ڈھانکیگا اُسکو یعنی اہل محشر مین بسبب پرسش گناہونکی اور ظاہر ہونے اُنکے کے شرمندہ اور رسوا نہو **ف ع** اور مومن معنی مین مثل نکرہ کے ہی یعنے کوئی مومن ایسا ہو اور بعید نہین ہی مراد مومن سے جنس ہو اور بعضونے کہا کہ یہ اُس شخص کے حق مین ہی کہ نہ غیبت کرتا تہا کسی کی اور نہ عیب لگاتا تھا اور نہ رسوا کرتا تھا کسی کو اور نہ خوش ہوتا تھا بسبب فضیحت مسلمان کے بلکہ پردہ پوشی کرتا تھا اللہ کے اچھے بندون کی اور نہ باعث ہوتا تھا کسی کو کسی کی آبرو ریزی کا لوگون مین پس پردہ پوشی کریگا اللہ تعالی اُسکی اور اپنی محافظت مین رکھیگا اُسکو از راہ جزا مطابق عمل کے **ت** پس فرماویگا اللہ تعالی مومن کو کیا پہچانتا ہی تو فلانا گناہ کیا پہچانتا ہی تو فلانا گناہ پس کہیگا مومن ہان اے پروردگار میرے پہچانتا ہون اُن گناہون کو یہانتک کہ اقرار کرواویگا اللہ تعالی اُس مومن سے ساتھ گناہون اُسکے کے اور گمان کریگا مومن اپنے دل مین کہ ہلاک ہوا یعنی بسبب پانے سزا گناہون کے فرماویگا اللہ تعالی مومن کو کہ ڈھانکا مین نے اُن گناہون کو تجھپر دنیا مین اور مین بخشونگا اُنکو تیرے لیے آج کے دن پس دیا جاویگا مومن نامہ نیکیون اُسکی کا اور لیکن کافر اور منافق پس پکارا جاویگا اُنکو روبرو خلائق کے کہ یہ وہ لوگ ہین جنہون نے جھوٹ باندھا اپنے رب پر خبردار ہو لعنت ہی خدا کی ظالمون پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَۃِ دَفَعَ اللّٰہُ اِلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ یَھُوْدِیًّا اَوْ نَصْرَانِیًّا فَیَقُوْلُ ھٰذَا فِکَاکُکَ مِنَ النَّارِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی موسی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ ہوگا دن قیامت کا حوالہ کریگا اللہ تعالی ہر مسلمان کو یعنی مرد ہو یا عورت یہودی کو یا نصرانی کو یعنے ایک کو اہل کتاب مین سے پس لفظ او تنویع کے لیئے ہی پس فرماویگا اللہ تعالی کہ یہ کتابی سبب خلاصی تیری کا ہی آگ دوزخ سے **ف ح** لفظ فکاک کہ چھڑانا اور فکاک زیر ف اور زبر اُسکی سے وہ چیز کہ اُس سے کہ چھڑائین گویا مسلمان آگ دوزخ مین گرنے والا تھا اور اُس یہودی یا نصرانی کو اُسکے بدلے آگ مین بھیجا اور اُس مسلمان کو نکالا اور تاویل اُسکی یہ ہی کہ ہر مکلف کے لیئے خواہ کافر ہو خواہ مومن ایک جگہہ ہی بہشت مین اور دوزخ مین اور جو کوئی با ایمان گیا مکان اُسکا [illegible] دوزخ میں تھا تبدیل کیا جاویگا ساتھ مکان اُسکے کے بہشت مین تھا اور جو کوئی با ایمان نہ گیا حال برعکس اُسکے ہوگا پس گویا کہ [illegible] کافر مومنون کے سبب خلاصی کے ہونگے آگ سے اور مراد یہ نہین ہی [illegible] وزر اُنکی اور تخصیص یہود و نصاری کی بسبب مشہور ہونے اُنکے کے ہی ساتھ [illegible] الی یوم تیامت تعالی

رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُجَاءُ بِنُوحٍ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فَیُقَالُ لَہٗ ھَلْ بَلَّغْتَ فَیَقُوْلُ نَعَمْ یَارَبِّ فَتُسْئَلُ اُمَّتُہٗ ھَلْ بَلَّغَکُمْ فَیَقُوْلُوْنَ مَا جَاءَنَا مِنْ نَّذِیْرٍ فَیُقَالُ مَنْ شُھُوْدُکَ فَیَقُوْلُ مُحَمَّدٌ وَّاُمَّتُہٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَیُجَاءُ بِکُمْ فَتَشْھَدُوْنَ اَنَّہٗ قَدْ بَلَّغَ ثُمَّ قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَکَذٰلِکَ جَعَلْنٰکُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَکُوْنُوْا شُھَدَاءَ عَلَی النَّاسِ وَیَکُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَیْکُمْ شَھِیْدًا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ

اور روایت ہی ابوسعید سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لائے جاوینگے حضرت نوح علیہ السلام دن قیامت کے پس کہا جاویگا اُنکو کیا پہونچائے تھے یعنے اوامر احکام الہی امت کو پس کہینگے ہان پہونچا دیئے تھے مین نے ای رب میرے **ف** ع یہ نہین منافی ہی قول اللہ تعالی کے یوم یجمع اللہ الرسل فیقول ماذا اجبتم قالوا لا علم لنا انک انت علام الغیوب اسلیئے کہ اجابت اور چیز ہی اور تبلیغ اور چیز ہی **ت** پھر پوچھی جاویگی امت اُنکی یعنے امت دعوت کہ کیا پہونچائے تمکو یعنے نوح نے احکام ہمارے پس منکر ہوگی امت اُنکی اور کہے گی نہین آیا ہمارے پاس کوئی ڈرانیوالا یعنے نوح نا اور کوئی پس کہا جاویگا نوح کو کہ کون ہین گواہ تیرے یعنے دعوی تبلیغ پر طلب کریگا اللہ تعالی نوح سے گواہ تبلیغ رسالت پر حال آنکہ وہ خوب جانتا ہی واسطے قائل کرنے امت کے پس کہینگے نوح کہ گواہ میرے محمد ہین اور امت اُنکی **ف** ع یعنے امت اُنکی گواہ ہوگی اور وہ مزکی ہونگے اور پہلے ذکر کیا حضرت کو تعظیم کیلیئے اور کچھ بعید نہین ہی کہ حضرت بھی گواہی دین نوح کیلیئے اسلیئے کہ وہ جگہ نصرت کی ہی **ت** پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنے صحابہ کو کہ پس لایا جاویگا تمکو **ف** ع اس سے معلوم ہوتا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حاضر و ناظر ہونگے اُس عرض اکبر مین پھر لائے جاوینگے رسول اول انکے نوح ہونگے اور لائے جاوینگے گواہ اُنکے کہ وہ یہ امت ہوگی **ت** پس گواہی دوگے تم کہ نوح نے پہونچا دیئے تھے حکم الہی امت کو **ف** ع اور نبی تمہارے مزکی تمہارے ہونگے یا تم اور نبی تمہارے ساتھ تمہارے گواہی دینگے پس اس صورت مین نبی کا ذکر کرنا تغلیبا ہوگا **ت** پھر پڑہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنے واسطے تحقیق اور تصدیق اس حال کے یہ آیۃ کریمہ حق تعالی اس امت کو خطاب کرکے فرماتا ہی اور اسیطرح کیا ہمنے تمکو امت نیک اور عادل و افضل تاکہ ہو تم گواہی دینے والے لوگون پر یعنے اُن کفار پر کہ پہلے تمہارے گذرے ہین اور ہونگے پیغمبر تم پر گواہ **ف** ح گواہی نبی کی لوگون پر ایسی ہوگی جیسے گواہی دی قوم نوح پر کہ پہونچا دی نوح نے تم پر رسالت کہ بھیجے گئے تھے انپر اور ہونا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا گواہ اُنپر اسطرح کہ جیسا حدیث مین آیا ہی کہ جب امتین انبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہم منکر ہونگے کہ ہمکو کسی نے کچھ نہین پہونچایا تو انبیا امت محمدیہ کو گواہ پکڑینگے اور وہ گواہی دینگے اور پوچھا جاویگا اُنسے کہ تم کیا جانو اور کہان سے گواہی دی تمنے وہ کہینگے کتاب اللہ کو ناطق پایا ہمنے اسپر پس گواہی دی ہمنے ساتھ گواہی اُسکی کے بعد ازان امتین انبیا کے کلام بیچ صدق و عدالت اس امت کی کرینگی پس آنحضرت صلعم تعدیل و تزکیہ اُنکا کرینگے اور گواہی دینگے کہ یہ عادل و صادق ہین یہ ہین معنے ہونے رسول کے گواہ اُنپر اور اسی اعتبار کر آنحضرت کو گواہ امت پر کیا گیا کہ جب تزکیہ اپنی امت کا کیا اور اُنکی گواہی متمون پر ثابت کی تو آپ بھی گواہی دہی اُسپر اسی اعتبار سے کہا محمد و امتہ فافہم **ت** نقل کی بخاری اور مسلم

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ کُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَضَحِکَ فَقَالَ ھَلْ تَدْرُوْنَ مِمَّا اَضْحَکُ قَالَ قُلْنَا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ مِنْ مُّخَاطَبَةِ الْعَبْدِ رَبَّہٗ یَقُوْلُ یَارَبِّ اَلَمْ تُجِرْنِیْ مِنَ الظُّلْمِ قَالَ یَقُوْلُ بَلٰی فَیَقُوْلُ فَاِنِّیْ لَا اُجِیْزُ عَلٰی نَفْسِیْ اِلَّا شَاھِدًا مِّنِّیْ قَالَ فَیَقُوْلُ کَفٰی بِنَفْسِکَ الْیَوْمَ عَلَیْکَ شَھِیْدًا وَّبِالْکِرَامِ الْکَاتِبِیْنَ شُھُوْدًا قَالَ فَیُخْتَمُ عَلٰی فِیْہِ فَیُقَالُ لِاَرْکَانِہٖ اِنْطِقِیْ قَالَ فَتَنْطِقُ بِاَعْمَالِہٖ ثُمَّ یُخَلّٰی بَیْنَہٗ وَبَیْنَ الْکَلَامِ قَالَ فَیَقُوْلُ بُعْدًا لَّکُنَّ وَسُحْقًا فَعَنْکُنَّ کُنْتُ اُنَاضِلُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی انس سے کہ کہا تھے ہم پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس ہنسے آنحضرت پھر فرمایا کہ کیا جانتے ہو تم کہ کس چیز سے ہنستا ہون مین **ف** ع یعنی اشارہ ہی طرف اسکے کہ نہین لائق ہی ہنسنا مگر کسی امر غریب و حکم عجیب سے **ت** کہا انس نے کہ کہا ہمنے اللہ اور رسول اُسکا خوب جانتے ہین فرمایا ہنستا ہون مین سبب سے کلام کرنے بندیکے اپنے رب سے یعنے قیامت کو کہیگا بندہ ای پروردگار میرے کیا نہ پناہ دی تونے مجکو ظلم سے یعنے کیا نہین فرمایا تونے کہ ظلم نہین کرتا مین بندہ پر کہ

مقدار ذرہ کے فرمایا آنحضرت نے فرماویگا اللہ تعالی ہاں پناہ دی مین نے تجکو ظلم سے اور ظلم نہین کرتا مین بندون پر فرمایا آنحضرت نے پس کہیگا بندہ کہ پس اگر پناہ دی تو نے مجکو ظلم سے تو روا نہین رکھتا مین اپنے نفس پر اور کچھ سوائے اسکے کہ گواہ ہو مجھ مین سے ف یعنے اور کی گواہی اپنے حق مین نہین روا رکھتا اگر مجھی مین سے مجھپر گواہ پیدا ہون تو قبول رکھونگا خیال کیا کہ میری ذات سے مجھپر کون گواہی دیگا اسلیئے کہ کوئی اپنے ضرر پر گواہی نہین دیتا اور بھول گیا کہ اللہ تعالی قادر ہے اسپر بھی کہ وہ اُسکی ذات سے اُسپر گواہ پیدا کرے کہ اُسکو مجال انکار اور گنجایش دم مارنے کی نہو اور باعث ہنسنے آنحضرت کا یہ کلام کرنا تھا بندیکا یا مہر کرنی حق تعالی کی بندے کے منہ پر اور لرزنا ارکان اعضا کا ساتھ اُس چیز کے کہ عمل کیا اور برا کہنا بندیکا اُنکو اور دعا بد کرنی اُنپر جیسے کہ آگے آتا ہے ف فرمایا ہے آنحضرت نے پس فرماویگا اللہ تعالی کفایت کرتا ہے نفس تیرا آج کے دن تجھپر گواہ اور کفایت کرتے ہین فرشتے بزرگ کہ لکھنے والے اعمال بندونکے ہین گواہ ف ح گواہ بکرنا اُن فرشتونکا زیادہ ہے مقصود پر واسطے تقریر و تاکید کے بعد ازان کہ نفس بندے سے گواہ قرار دیئے گئے کہ اب اسپر راضی ہوا تھا اور چاہا تھا فرشتون کو بھی گواہ کیا اور تنہا اُنکو گواہ کرتا تو خلاف قرار داد کے ہوتا ف ت فرمایا آنحضرت نے پس مہر کیجاویگی بندے کے دہانے پر پھر فرمایا جاویگا واسطے جماعت اعضا بندیکے کہ بول پس بولینگے ارکان اُسکے ساتھ افعال اُسکے کے کہ کیئے تھے بسبب اُنکے پھر چھوڑا جاویگا درمیان بندیکے اور درمیان کلام اُسکے کے ف ع یعنے اوٹھائی جاویگی مہر اُسکی منہ سے یہانتک کہ کلام کریگا موافق عادت کے پس گواہی دینگی اُنکی زبانون کی آیۃ میں مراد ہے ساتھ اور طرح کے کلام کے خلاف عادت کے واللہ اعلم ت فرمایا آنحضرت نے پس کہیگا بندہ اپنے اعضا کو کہ دوری ہو تمکو خیر سے اور ہلاکت ہو تمکو پس تمہاری طرف سے اور تمہاری ہی خلاصی کے لیئے جھگڑتا تھا مین ف ع ح اور تمنے آپ اپنے تئین ہلاکت مین ڈالا یا یہ معنی ہین کہ تمہارے سبب سے خصومت کرتا تھا مین لوگونسے اور دفع کرتا تھا ضرر تمسے یعنے محافظت اور مدد تمہاری کرتا تھا اور تمکو دوست اپنا جانتا تھا آخر کو تم دشمن بدخواہ میرے نکلے اور جواب اعضا کا محذوف ہے دلالت کرتا ہے اسپر قول اللہ تعالی کا وقالوا لجلودہم لم شہدتم علینا قالوا انطقنا اللہ الذی انطق کل شیء وہو خلقکم اول مرۃ والیہ ترجعون ت نقل کی یہ مسلم نے

وعن ابی ہریرۃ قال قالوا یا رسول اللہ ہل نری ربنا یوم القیمۃ قال ہل تضارون فی رؤیۃ الشمس فی الظہیرۃ لیست فی سحابۃ قالوا لا قال فہل تضارون فی رؤیۃ القمر لیلۃ البدر لیس فی سحابۃ قالوا لا قال فوالذی نفسی بیدہ لا تضارون فی رؤیۃ ربکم الا کما تضارون فی رؤیۃ احدہما قال فیلقی العبد فیقول ای فل الم اکرمک واسودک وازوجک واسخر لک الخیل والابل واذرک ترأس وتربع فیقول بلی قال فیقول افظننت انک ملاقی فیقول لا فیقول فانی قد انساک کما نسیتنی ثم یلقی الثانی فذکر مثلہ ثم یلقی الثالث فیقول لہ مثل ذلک فیقول یا رب امنت بک وبکتابک وبرسلک وصلیت وصمت وتصدقت ویثنی بخیر ما استطاع فیقول ہہنا اذا ثم یقال الآن نبعث شاہدا علیک ویتفکر فی نفسہ من ذا الذی یشہد علی فیختم علی فیہ ویقال لفخذہ انطقی فتنطق فخذہ ولحمہ وعظامہ بعملہ وذلک لیعذر من نفسہ وذلک المنافق وذلک الذی سخط اللہ علیہ رواہ مسلم

اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا عرض کیا بعضے صحابہ نے یا رسول اللہ کیا دیکھین گے ہم اپنے رب کو دن قیامت کے فرمایا کیا نزاع و جھگڑا کرتے ہو تم اور شک رکھتے ہو بیچ دیکھنے آفتاب کے دوپہر مین کہ نہو چھپا ابر مین کہا صحابہ نے کہ نہین فرمایا پس کیا نزاع و شک کرتے ہو بیچ دیکھنے چاند کے چودھوین رات مین کہ نہ چھپا ہو ابر مین کہا نہین فرمایا پس قسم اُس شخص کی کہ بقا ذات میریکا دست قدرت اُسکی مین ہے نزاع و خلاف نہین کروگے تم بیچ دیکھنے پروردگار اپنے کے جیسے کہ نزاع وشک کرتے ہو بیچ دیکھنے آفتاب یا چاند کے ف ح یعنے بیچ دیکھنے آنکے خلاف و نزاع و شک نہین کرتے ہو پس پروردگار کے دیکھنے مین بھی نہین کروگے جان کہ لفظ تضارون ساتھ پیش ت کے اور تشدید رے کے اور تخفیف اُسکی کے دونون طرح آیا ہے اگر تشدید سے ہو تو مضارت سے ہے معنی ضرر کے اور اگر تخفیف سے ہو تو ضیر سے ہے کہ وہ بھی بمعنی ضرر کے آتا ہے اور معنی یہ ہین کہ ضرر نہین کریگا ایک دوسرے کو ساتھ مجادلہ اور منازعت کے بیچ مخالفت ایک دوسرے کے پروا اور تکذیب ایک دوسرے کی

کرو دیکھنے مین اور صحت نظر مین بسبب نہایت نمایان وضع ہونیکے اور بعضون نے کہا مراد یہ ہی کہ بعضے حاجب بصورت نہین ہونگے حاضر کرے ایک دوسرے کو اور
مجمع البحار مین کہا کہ مضارت بمعنی اجتماع وازدحام کے ہی وقت نظر کے اور قاضی عیاض مالکی نے کہا کہ معنی مضایقت اور تنگ گیری ایک دوسرے کے
ہی کہ نزدیک معنی ازدحام واجتماع کے ہی اور کہا کہ مضایقت بیچ دیکھنے اس چیز کے ہوتے ہی کہ بیچ مکان واحد کے اور جہت مخصوص کے اور راوی بر اندازہ
خاص کے ہو اور روایت دوسری تضامون ہی ساتھ میم کی جگہ رکے اور وہ بھی ساتھ پیش تے کے اور تشدید میم اور تخفیف اسکے کہ ہی تشدید سے مشتق ہی ضم سے اور
اور تخفیف سے ضیم سے ضم بمعنی اجتماع اور ازدحام کے اور ضیم بمعنی ظلم وستم کرینگے اور مآل معنی کا بہر تقدیر ایک ہی ہی پھر فرمایا آنحضرت نے جب پاوینگے بندے پروردگار تعالی کو خطاب
کریگا اللہ تعالی ایک بندے کو پس فرماویگا ای فلانے کیا نہ بزرگی دی تھی مین نے تجکو یعنی تمام حیوانات پر اور کیا نہ سردار کیا تھا مین نے تجکو یعنے تیری قوم مین اور کیا نہین بی بی دی مین نے
تجکو بیوی یعنی تیری جنس سے اور پیدا کی مین نے تجھ مین اور اسمین محبت دوستی اور الفت اور کیا نہین تابعدار کئے مین نے تیرے لیے گھوڑے اور اونٹ اور کیا
نہین چھوڑا مین نے تجکو کہ رئیس اور سردار قوم کا ہووے تو اور لیوے تو چوتہائی غنیمت کا ف ح جاہلیت مین یہ رسم تھی کہ سردار قوم کا خاص اپنے لیے چوتہائی
غنیمت مین سے لیتا تھا اور باقی قوم کے لیئے چھوڑ دیتا تمت پس کہیگا بندہ ای پروردگار میرے کیا تونے اور دیا تونے مجکو جو کچھ کہ فرمایا تونے لیا
آنحضرت نے پس فرماویگا پروردگار تعالی آیا پس گمان کرتا تھا تو کہ ملاقات کریگا تو مجھ سے پس کہیگا بندہ کہ نہین گمان کرتا تھا مین اور غافل تھا اس سے
اور بھول گیا تھا تجکو پس فرماویگا اللہ تعالی کہ تحقیق مین بھول جاونگا تجکو یعنی آج چھوڑ دونگا تجکو اپنی رحمت سے جیسے کہ بھولا تو مجکو ف ع
یعنے دنیا مین میری طاعت کو حاصل یہ کہ مین نے ایسے انعام کیئے تجھ پر تجکو شکر کرنا اور امیدوار میرے دیدار کا ہونا چاہیے تھا تاکہ زیادہ انعام اور جزا دیتا
پس جبکہ تو میرا شکر بھول گیا مین بھی اب معاملہ بھولن گا سا کرونگا جزا دینے مین اور اپنی رحمت سے محروم رکھونگا یہ مضمون اس آیۃ کا ہی کذالک اتتک
آیاتنا فنسیتہا وکذلک الیوم تنسی ت پھر خطاب و ملاقات کریگا اللہ تعالی دوسرے بندے سے پس ذکر کیا آنحضرت نے بیچ خطاب حق کے اس بندے سے
اور جواب بندے کے اس سے مانند اسکے کہ اول بندہ مین مذکور ہوا پھر ملیگا پروردگار تیسرے بندے سے پس کہیگا اس سے مانند اسکے کہ کہا تھا پہلے اول سے پس کہیگا وہ بندہ
تیسرا جواب پروردگار مین ای رب میرے ایمان لایا مین تجھ پر اور تیری کتاب پر اور تیرے پیغمبرون پر اور نماز پڑھی مین نے اور روزہ رکھا مین نے اور تصدق
کیا مین نے یعنے زکوۃ دی اور تعریف کریگا بھی نیک اپنے نفس پر بھلائی کی جسقدر رہ سکے گی پس فرماویگا اللہ تعالی کہ یہان ٹھہرے یعنے جبکہ دعوی اعمال حسنہ
اور ہماری نعمتون کی شکرگزاری کا کیا تونے تو ٹھہر تا دکھاوین تجکو اعمال تیرے گواہ قائم کرکے پھر کہا جائیگا اس بندے کو کہ ابھی پیدا کرتے ہین ہم گواہ اپنے تجھ پر
اور سوچیگا وہ بندہ اپنے دل مین کہ کون شخص گواہی دیگا مجھ پر پس مہر کیجاویگی اسکے منہ پر اور کہا جاویگا اسکی ران کو کہ بول پس بولیگی ران اسکی
اور گوشت اسکا اور ہڈی اسکی یعنی جو کہ متعلق ہین ران سے کے ساتھ عملون اسکے کے ف ح قرآن شریف مین کلام کرنا ہاتھ اور پاؤن
اور زبان اور پوست کا واقع ہوا اور یہان بولنا ران اور گوشت اور استخوان کا ذکر ہوا ظاہر مقصود تمام اعضا اور ارکان ہین جیسے کہ حدیث انس
مین گذرا ف اور یہ سوال وجواب اور مہر کرنے بندے کے منہ پر اور بولنا اسکے اعضا کا کہ مذکور ہوا اسلیئے ہی کہ تا بندہ ازالہ عذر کرے اپنے نفس اور ثابت
ہووے گناہ اور جگہ عذر کی نرہے یا معنی یہ ہین کہ تا صاحب عذر ہو خدای تعالی بیچ عذاب کرنے اس بندے کو یا اسبکی نفس کیطرف سے اور یہ بندہ کہ حال اسکا
مذکور ہوا منافق ہوگا اور یہ وہ بندہ ہی کہ خفا ہوا اللہ اس پر اور ناخوش ہوا اس سے ت نقل کی یہ مسلم نے وَذُكِرَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ
يَدْخُلُ مِنْ أُمَّتِي الْجَنَّةَ فِي بَابِ التَّوَكُّلِ بِرِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ اور ذکر کی گئی ہی حدیث ابی ہریرہ کی کہ سر اسکا یہ ہی یدخل من امتی الجنۃ باب التوکل
مین ساتھ روایت ابن عباس کے ف یعنے یہ حدیث مصابیح مین اس باب مین ذکر کی گئی ہی ابو ہریرہ کی روایت سے اور مین نے اسکو باب التوکل مین ذکر کیا ہی
بروایت ابن عباس کے اور صواب یہ تھا کہ یون کہتے کہ یدخل الجنۃ من امتی سبعون الفا بغیر حساب ہم الذین لا یسترقون ولا یتطیرون وعلی ربہم یتوکلون

جیسے کہ اوپر گذری **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن ابی امامۃ قال سمعت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقول وعدنی ربی ان یدخل الجنۃ من امتی سبعین الفا لاحساب علیہم ولاعذاب مع کل الف سبعون الفا وثلث حثیات من حثیات ربی رواہ احمد والترمذی وابن ماجۃ**

روایت ہے ابو امامہ سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے کہ وعدہ کیا ہے مجھ سے پروردگار میرے نے کہ داخل کرے بہشت میں میری امت سے ستر ہزار نہیں مناقشہ انکے لئے حساب میں اور نہ عذاب ساتھ ہر ہزار کے ستر ہزار اور تین لپیں میرے رب کی لپوں میں سے **ف** مراد ستر ہزار سے یا تو یہی عدد ہے یا کثرت اور اسیطرح لپیں بھی کنایہ ہے کثرت و مبالغہ سے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے **وعن الحسن عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یعرض الناس یوم القیامۃ ثلث عرضات فاما عرضتان فجدال ومعاذیر واما العرضۃ الثالثۃ فعند ذلک تطیر الصحف فی الایدی فاٰخذ بیمینہ واٰخذ بشمالہ رواہ احمد والترمذی وقال لایصح ھذا الحدیث من قبل ان الحسن لم یسمع من ابی ھریرۃ وقد رواہ بعضہم عن الحسن عن ابی موسیٰ**

اور روایت ہے حسن سے اُنسے نقل کی ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش کیے جاوینگے لوگ یعنے اللہ تعالیٰ کے سامنے دن قیامت کے تین بار پس ایک بار پروردگار دو بارین تو جھگڑا کرنا اور عذر کرنا ہوگا **ف** پہلے بارمین تو دفع کرینگے اپنے نفسوں سے ملامت کہ کہینگے نہیں پہونچے ہمکو انبیا احکام اور جھگڑینگے اللہ تعالیٰ سے اور دوسری بارمین اقرار کرینگے مثلاً ہر ایک کہیگا کہ کیا میں نے یہ از راہ سہو اور خطا کے یا جہل کے یا امید کے اور مانند انکے کرت اور اسے پر تیسری بار جو پیش ہونگے پس نزدیک اسکے اڑینگے اعمالنامے عمال کے ہاتھوں میں سب لکھ دینگے ہاتھوں میں سب تمام جو معاملہ ہے اسکے پس بعضے اُنمین سے لینے والے ہونگے اپنے داہنے ہاتھ میں یعنے وہ اہل سعادت ہونگے اور بعضے صحیفے لینے والے ہونگے اپنے بائیں ہاتھ میں **ف** یعنے وہ اہل شقاوت ہونگے پس حجت تمام ہو جائیگی قضیہ اور تمیز ہو جاوینگے اہل ضلالت نہ ہدایت سے نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے کہ نہیں صحیح ہے یہ حدیث اس سبب سے کہ حسن بصری کہ راوی اس حدیث کے ہیں نہیں سنی ہے انہوں نے یہ حدیث ابی ہریرہ سے **ف** یعنے اسناد اسکی منقطع ہے غیر متصل لیکن کہا شیخ جزری نے تصحیح المصابیح میں کہ بخاری نے روایت کی ہیں اپنی صحیح میں تین حدیثیں حسن بصری سے کہ ابی ہریرہ سے نقل کی ہیں اور ایسے ہی مسلم نے اُس سے کچھ روایت نہیں کی نقل ہے ترمذی سے اور تحقیق روایت کیا ہے اس حدیث کو بعضے محدثین نے حسن بصری سے کہ انہوں نے نقل کی ابو موسیٰ اشعری سے **ف** یعنے پس یہ حدیث متصل ہے اس طریق سے اور قوت حاصل ہوئی اسکی اسناد میں اور بعضوں نے کہا کہ حسن بصری نے روایت کی ہے کئی صحابہ سے مانند ابی موسیٰ اور انس بن مالک اور ابن عباس وغیرہم کے **وعن عبد اللّٰہ بن عمرو قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ان اللّٰہ سیخلص رجلا من امتی علی رءوس الخلائق یوم القیمۃ فینشر علیہ تسعۃ وتسعین سجلا کل سجل مثل مد البصر ثم یقول اتنکر من ھذا شیئا اظلمک کتبتی الحافظون فیقول لا یا رب فیقول افلک عذر قال لا یا رب فیقول بلیٰ ان لک عندنا حسنۃ وانہ لاظلم علیک الیوم فتخرج بطاقۃ فیہا اشہد ان لا الٰہ الا اللّٰہ وان محمدا عبدہ ورسولہ فیقول احضر وزنک فیقول یا رب ما ھذہ البطاقۃ مع ھذہ السجلات فیقال انک لاتظلم قال فتوضع السجلات فی کفۃ والبطاقۃ فی کفۃ فطاشت السجلات وثقلت البطاقۃ فلا یثقل مع اسم اللّٰہ شیء رواہ الترمذی وابن ماجۃ**

اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالیٰ نکالیگا ایک شخص کو میری امت سے دن قیامت کے پھر کھولیگا اسپر ننانوے طومار ہر طومار مانند درازی بصر کے ہوگا یعنے درازی اتنی کہ جہاں تک پہونچے پھر فرماویگا اللہ تعالیٰ اُس شخص کو کہ کیا انکار کرتا ہے تو اس سے کہ ان طوماروں میں ہے کچھ کہ نہیں کیا میں نے یا ظلم کیا ہے تجھپر میرے لکھنے والوں نے یعنے کرام کاتبین نے کہ نگہبان تیرے افعال و اعمال کے ہیں پس کہیگا وہ شخص نہیں اے پروردگار میرے کچھ انکار نہیں کر سکتا اور نہ تیرے کاتبوں نے ظلم کیا ہے پس فرماویگا اللہ تعالیٰ کیا تیرے لیے کچھ عذر ہے یعنے اس تحریر میں کیا تو نے کہ سہو کیا ہے یا خطا کیا ہے یا اور مانند انکے کے کہیگا نہ اے پروردگار میرے کچھ عذر نہیں ہے پس فرماویگا اللہ تعالیٰ ہاں یعنے ہمارے

پاس ایک ہی خیر کہ قائم مقام تیرے عذر کی ہی تحقیق تیرے لیئے ہمارے پاس ایک نیکی ہی یعنی بڑی اور مقبول کہ مٹا دے گی تمام اُن گناہوں کو تیرے پاس ہیں اور تحقیق نہیں ظلم ہی تجھپر آج یعنے ساتھ نقص کرنیوالے تیرے عمل اور نہ زیادتی عذاب کی تجھپر پھر نکالی جاوے گی ایک چٹھی کہ لکھا ہوگا اسمین کلمہ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ **ف** احتمال ہی کہ یہ کلمہ وہ ہوگا کہ جو اول سب سے کہا ہی اور یہ بھی احتمال ہی کہ اور بار کا ہو جو کہ مقبول ہوا ہوگا اور یہی ظاہر تر ہی **ت** پھر فرماویگا اللہ تعالی حاضر ہو وزن عمل اپنے پر یا وقت وزن اپنے کے یا آلہ وزن اپنے پر کہ میزان ہی یعنے جسوقت یہ چٹھی ساتھ ننانوے طومار گناہونکے تولی جاوے تو بھی حاضر ہو تا کہ ظاہر ہو تجھپر انتفاء ظلم اور ظہور عدل اور تحقیق ہو فضل پس کہیگا وہ شخص اے پروردگار میرے کیا مناسبت ہی ایک چٹھی کو ساتھ ان بہت سے طوماروں کے پس فرماویگا اللہ تعالی تحقیق تو نہیں ظلم کیا جاویگا یعنے یہ چٹھی عظیم ہی تو لنا چاہیے اسکو تو تجھپر ظلم نہ جاوے فرمایا آنحضرت نے پس رکھے جاوینگے طومار ایک پلڑے ترازو میں اور وہ چٹھی دوسرے پلڑے میں پس ہلکے ہونگے وہ طومار اور بھاری ہی در غالب آویگی وہ چٹھی پس نہیں بھاری آویگی ساتھ نام خدا کے کوئی چیز اور نام خدا سب سے بڑا اور بھاری ہی اگرچہ تو وہ گناہ ہوں نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **وَعَنْ** عَائِشَةَ اَنَّهَا ذَكَرَتِ النَّارَ فَبَكَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يُبْكِيْكِ قَالَتْ ذَكَرْتُ النَّارَ فَبَكَيْتُ فَهَلْ تَذْكُرُوْنَ اَهْلِيْكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا فِيْ ثَلٰثَةِ مَوَاطِنَ فَلَا يَذْكُرُ اَحَدٌ اَحَدًا عِنْدَ الْمِيْزَانِ حَتّٰى يَعْلَمَ اَيَخِفُّ مِيْزَانُهٗ اَمْ يَثْقُلُ وَعِنْدَ الْكِتَابِ حِيْنَ يُقَالُ هَاؤُمُ اقْرَؤُا كِتَابِيَهْ حَتّٰى يَعْلَمَ اَيْنَ يَقَعُ كِتَابُهٗ اَفِيْ يَمِيْنِهٖ اَمْ فِيْ شِمَالِهٖ اَمْ مِنْ وَّرَاءِ ظَهْرِهٖ وَعِنْدَ الصِّرَاطِ اِذَا وُضِعَ بَيْنَ ظَهْرَيْ جَهَنَّمَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی عائشہؓ سے کہ تحقیق حضرت عائشہؓ نے یاد کیا یعنے اپنے دل میں آگ دوزخ کو پس روئیں یعنے اوسکے ڈر سے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا سبب ہی رونے تیرے کا کہا عائشہؓ نے کہ یاد کیا میں نے آگ کو پس روئی میں یعنے اسکے عذاب کے ڈر سے پس آیا یاد رکھو گے تم اپنے اہل وعیال کو دن قیامت کے پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اسی پر تین جگہ پس نہیں یاد کریگا کوئی کسی کو یعنے بالخصوص اور شفاعت عظمی عام ہوگی سب خلائق کے لیئے ایک تو نزدیک میزان کے یہاں تک کہ جانے کہ ہلکی ہوئی ترازو اسکی یا بھاری ہوئی دوسرے وقت دینے اعمال ناموں کی جسوقت کہ کہا جاویگا یعنے از راہ خوشی کے کہیگا وہ شخص کہ جسکے داہنے ہاتھ میں ملیگا لو لوگو پڑھو اعمالنامہ میرا یہاں تک کہ جانے کہ کہاں پڑا اعمالنامہ اسکا آیا اسکے داہنے ہاتھ میں یا بائیں ہاتھ میں پیٹھ کے پیچھے سے **ف** داہنا ہاتھ گلے میں طوق کیا جاویگا اور بایاں ہاتھ پیٹھ کے پیچھے سے کیا جاویگا اور دیا جاویگا نامہ اعمال پیٹھ کے پیچھے سے **ت** تیسرے نزدیک پل صراط کے جسوقت کہ رکھا جاویگا درمیان اور اوپر دوزخ کے نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** یعنے یہاں تک کہ جانے کہ نجات پائی ساتھ گذرنے کے اس سے یا پڑا اسمیں اور وہ پل پشت جہنم پر ہوگا بال سے زیادہ باریک اور تلوار کی دہار سے زیادہ تیز گذرینگے اسپر سے سب لوگ پس مومن نجات پاوینگے بحسب اعمال ومنازل اپنی کے اور کافر اسپر سے دوزخ میں گر پڑینگے عافانا اللہ الکریم پس ان تین جگہوں میں سب حیران اور در ماندہ ہونگے اور کسی کو مجال کسی کی یاد کرنے اور خبر لینے کے نہیں ہوگی **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَعَدَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِيْ مَمْلُوْكِيْنَ يُكَذِّبُوْنَنِيْ وَيَخُوْنُوْنَنِيْ وَيَعْصُوْنَنِيْ وَاَشْتِمُهُمْ وَاَضْرِبُهُمْ فَكَيْفَ اَنَا مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ يُحْسَبُ مَا خَانُوْكَ وَعَصَوْكَ وَكَذَّبُوْكَ وَعِقَابُكَ اِيَّاهُمْ فَاِنْ كَانَ عِقَابُكَ اِيَّاهُمْ بِقَدْرِ ذُنُوْبِهِمْ كَانَ كَفَافًا لَا لَكَ وَلَا عَلَيْكَ وَاِنْ كَانَ عِقَابُكَ اِيَّاهُمْ دُوْنَ ذُنُوْبِهِمْ كَانَ فَضْلًا لَكَ وَاِنْ كَانَ عِقَابُكَ اِيَّاهُمْ فَوْقَ ذُنُوْبِهِمْ اُقْتُصَّ لَهُمْ مِنْكَ الْفَضْلُ فَتَنَحَّى الرَّجُلُ وَجَعَلَ يَهْتِفُ وَيَبْكِيْ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا تَقْرَاُ قَوْلَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَاِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ

خردل

لَنَتِيْنَا بِهَا وَكَفَىٰ بِنَا حَاسِبِيْنَ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَجِدُ لِيْ وَلَهُمْ شَيْئًا خَيْرًا مِنْ مُفَارَقَتِهِمْ اُشْهِدُكَ اَنَّهُمْ كُلَّهُمْ اَحْرَارٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

روایت ہے عائشہ رضہ سے آیا ایک شخص پس بیٹھا پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا یا رسول اللہ تحقیق میرے لیے بردے ہیں جھوٹ بولتے ہیں مجھ سے اور خیانت کرتے ہیں بیچ مال میرے اور نافرمانی کرتے ہیں میری اور برا کہتا ہوں میں انکو اور مارتا ہوں میں انکو یعنے ازراہ تادیب پس کیا حال ہوگا میرا بسبب انکے قیامت کو پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ہوگا دن قیامت کا حساب کیا جاویگا اُس چیز کا کہ خیانت کی ہے تیری اور نافرمانی کی ہے تیری اور جھوٹ بولے ہیں غلام تجھسے اور سزا کیا جاویگا سزا دینا تیرا اور برا کہنا اور مارنا تیرا بھی انکو پس اگر ہوگا سزا دینا تیرا انکو بقدر گناہوں انکے کے یعنے برابر اور عادۃً ہوگا سزا دینا تیرا برابر گناہوں انکے کے نہ تجھکو ثواب ہوگا اور نہ تجھپر عذاب بلکہ کرنا اسکا مباح تھا کہ نہیں ہے تجھپر گناہ اور اگر ہوگا سزا دینا تیرا انکو کم گناہ انکے سے ہوگا حق زائد واسطے تیرے یعنے اُنپر پس اگر قصد کریگا تو ثواب کا خدا دیا جاویگا بسبب اُسکے وال نہیں اور اگر ہوگی سزا تیری انکو زیادہ انکے گناہوں سے بدلہ لیا جاویگا واسطے انکے تجھسے زیادتی کا پس الگ ہوا وہ شخص یعنے مجلس سے اور شروع کیا چلانا اور رونا پس فرمایا اُسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنے واسطے تائید اور اثبات اُس چیز کے کہ فرمایا کیا نہیں پڑھتا ہے تو قول اللہ تعالیٰ کا کہ فرماتا ہے اور رکھینگے ہم ترازوئیں انصاف کے دن قیامت کے پس نہ ظلم کیا جاویگا کوئی کچھ یعنے نہیں چھوڑا جاویگا حق اُسکا کچھ اور اگرچہ ہوگا عمل مقدار دانہ رائی کے حاضر کرینگے ہم اُسکو اور کافی ہیں ہم حساب کرنے والے یعنے اسلیے کہ نہیں ہے زیادتی کسی کو ہمارے علم اور عدل پر پس کہا اُس شخص نے یا رسول اللہ نہیں پاتا ہوں میں واسطے اپنے اور واسطے ان غلاموں کے کوئی چیز بہتر جدائی اُنکی سے یعنے الگ ہو جاوین میرے سے اسلیے کہ محافظت رعایت محاسبہ و مطالبہ کی نہایت ہی دشوار ہے گواہ کرتا ہوں میں آپکو کہ یہ سب آزاد ہیں نقل کی یہ ترمذی نے وَعَنْهَا

قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ بَعْضِ صَلَاتِهِ اَللّٰهُمَّ حَاسِبْنِيْ حِسَابًا يَسِيْرًا قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَا الْحِسَابُ الْيَسِيْرُ قَالَ اَنْ يَنْظُرَ فِيْ كِتَابِهِ فَيُتَجَاوَزَ عَنْهُ اِنَّهُ مَنْ نُوْقِشَ الْحِسَابَ يَوْمَئِذٍ يَا عَائِشَةُ هَلَكَ رَوَاهُ اَحْمَدُ

اور روایت ہے حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے بیچ بعض نماز اپنی کے یعنے فرائض میں یا نوافل میں یا بعض اجزاء نماز میں اول قیام میں یا رکوع میں یا قومہ میں یا سجدہ میں یا قعدے میں یا الٰہی حساب کر تو میرے عملوں کا حساب آسان ف ع اور یہ یا تو واسطے تعلیم امت اور ہوشیار کرنے انکی کے ہے خواب غفلت سے اور یا از راہ خوف الٰہی کے ق عرض کیا میں نے یا نبی اللہ کیا چیز ہے حساب آسان وہ صورت اُسکی کیا ہے فرمایا صورت حساب آسان کی یہ ہے کہ دیکھے گا بندہ اپنے عملنامہ میں پس درگذر کریگا اللہ تعالیٰ اُس سے ف ح یعنے عملنامہ اُسکو دکھائیگا اور معاف کریگا اور اگر ضمیر نظر کی اللہ تعالیٰ کیطرف پھیرین تو یہ بھی ہو سکتا ہے یعنے اللہ تعالیٰ دیکھیگا اُسکے عملنامہ کو اور درگذر کریگا تحقیق شان یہ ہے جس شخص سے کھود کاوش کی گئی حساب میں اُس دن اے عائشہ رضہ پس تحقیق ہلاک ہوگا یعنے عذاب کیا جاویگا نقل کی یہ احمد نے وَعَنْ

اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّهُ اَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَخْبِرْنِيْ مَنْ يَقْوٰى عَلَى الْقِيَامِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الَّذِيْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ فَقَالَ يُخَفَّفُ عَلَى الْمُؤْمِنِ حَتّٰى يَكُوْنَ عَلَيْهِ كَالصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ

اور روایت ہے ابو سعید خدری سے کہ تحقیق ابو سعید خدری آئے آنحضرت کے پاس اور کہا خبر دیجیے مجکو کہ کون شخص طاقت رکھیگا کھڑے ہونیکی یعنے آگے اللہ تعالیٰ کے حساب کے لیے دن قیامت کے ایسا دن کہ فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے اُسکے حق میں اُس دن کہ کھڑے ہونگے لوگ روبرو پروردگار عالموں کے ف ع آیا ہے کہ ابن عمر رضہ نے پڑھی یہ سورت یعنی جب پہنچے اس قول پر یوم یقوم الناس لرب العالمین روئے اور نہ پڑھ سکے ما بعد آیات پس فرمایا ہلکا کیا جاویگا دن قیامت کا مسلمان پر یعنے مسلمان کامل پر یا مسلمان پر یہاں تک کہ ہوگا وہ دن اُسپر مانند نماز فرض کے ف ع یعنے مقدار ادائے فرض کی کہ ہیں اُسکی چار رکعتیں ہیں یا بقدر وقت اُسکے کے اور ظاہر یہ ہے کہ وہ مختلف ہوگا ساتھ اختلاف احوال مومنین کے وَعَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ مَا طُوْلُ هٰذَا الْيَوْمِ فَقَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنَّهُ

لَيَخِفُّ عَلَى الْمُؤْمِنِ حَتّٰى يَكُوْنَ اَهْوَنَ عَلَيْهِ مِنَ الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ يُصَلِّيْهَا فِي الدُّنْيَا رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ

اور روایت ہی اسی ابو سعید سے کہا پوچھے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس دن سے کہ ہوگی مقدار اسکی پچاس ہزار برس کی کیا ہی درازی اس دن کی یعنے کیا ہوگا حال لوگون کا بیچ درازی اس دن کے کیا کھڑے رہ سکینگے نہیں یا بوجہ درازی اسکی کے پس فرمایا آنحضرت نے قسم خدا کی تحقیق وہ دن سبک کیا جاویگا مسلمان کامل پر یہان تک کہ ہوگا سبکتر اور آسان تر مسلمان پر نماز فرض سے کہ پڑھتا ہی اسکو دنیا مین نقل کین یہ دونون حدیثین بیہقی نے کتاب البعث والنشور مین وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُحْشَرُ النَّاسُ فِيْ صَعِيْدٍ وَاحِدٍ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُنَادِيْ مُنَادٍ فَيَقُوْلُ اَيْنَ الَّذِيْنَ كَانَتْ تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ فَيَقُوْمُوْنَ وَهُمْ قَلِيْلٌ فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ ثُمَّ يُؤْمَرُ بِسَائِرِ النَّاسِ اِلَى الْحِسَابِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ

اور روایت ہی اسماء بیٹی یزید کی سے اسنے نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جمع کیے جاوینگے لوگ ایک میدان فراخ مین روز قیامت کے پس پکاریگا ایک پکارنیوالا پس کہیگا کہان ہین وہ لوگ کہ دور اور جدا ہوتے ہین پہلو انکے خوابگاہون سے ف ع یعنے تہجد پڑھتے ہین اور بعضون نے کہا صلوٰۃ الاوابین پڑھنے والے مراد ہین اور احتمال ہی کہ مراد یہ ہو وہ ہین کہ نماز عشا اور صبح پڑھتے ہین ت پس اوٹھینگے اہل محشر سے اسطرح کے لوگ حال آنکہ وہ تھوڑے ہونگے یعنے اہل اسلام سے پس داخل ہونگے بہشت مین بیچ اسکے کہ حساب لیا جاوے انسے ف ع اسلیے کہ صبر کیا تھا انھون نے مشقت طاعت پر اور ترک کی تھی لذت راحت کی اور اسیواسطے اللہ سبحانہ نے فرمایا ہی انما یوفی الصابرون اجرہم بغیر حساب ت پھر حکم کیا جاویگا باقی لوگونکے لیے حساب لینے کا نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین

بَابُ الْحَوْضِ وَالشَّفَاعَةِ

باب ہی بیچ بیان حوض اور شفاعت کے ف ح ع حوض لغت مین جمع ہونا پانی کا اور بہنا اسکا ہی اور حیض کہ عورتونکو آتا ہی اور سبب بہنے خون کا ہی مشتق اسی سے ہی اور مراد یہان وہ حوض ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہوگا روز قیامت کے اور صفات اسکے حدیثون مین آتے ہین کہا قرطبی نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے دو حوض ہونگے ایک تو موقف مین ہوگا پہلے صراط کے اور دوسرا جنت مین اور دونونکا نام کوثر ہوگا اور کوثر زبان عربی مین خیر کثیر کو کہتے ہین پھر صحیح یہ ہی کہ حوض پہلے میزان کے ہوگا پس لوگ نکلینگے پیاسے اپنی قبرون سے اور آوینگے حوض پر پہلے میزان کے اور اسیطرح ہر پیغمبر کا ایک حوض ہوگا موقف مین کہ امت انکی اسپر وارد ہوگی اور وہ پیغمبر آپسمین مفاخرت کرینگے کہ دیکھین کسکے حوض پر لوگ بہت آتے ہین اور حضرت نے فرمایا کہ مین امید رکھتا ہون کہ میرے حوض پر لوگ سب سے زیادہ ہونگے اور شفاعت مشتق شفع سے ہی اور معنی اسکی اصل مین ملنا ایک چیز کا ساتھ ایک چیز کے ہی اور شفع مقابل وتر کے کہ بمعنے زوج کے ہی مقابل فرد کے وہ بھی اسی معنی کر ہی اور شفعہ کہ حق ہمسایہ کا ہی اسی زمین سے کہ بیچی جاتی ہی وہ بھی اسی قبیل سے ہی اور شفاعت مین بھی ملنا شفیع کا ہی ساتھ مجرم کے بہ نسبت عفو کے مانگنا ہون اسکے درگاہ حق سے اور انواع شفاعتونکے تمام ثابت ہین واسطے سید المرسلین کے صلی اللہ علیہ وسلم بعضے خاص انہین کے لیے ہونگے اور بعضے بشارکت اور اول جو دروازہ شفاعت کا کھولینگے آنحضرت ہی ہونگے پس حقیقت مین تمام شفاعتین سب حضرت ہی کیطرف پھرینگے اور وہی ہین صاحب شفاعتون کے علی الاطلاق قسم اول شفاعت عظمی ہی کہ عام ہوگی تمام خلائق کے لیے اور مخصوص ہوگی ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ کسیکو انبیا مین سے صلوٰت اللہ وسلامہ علیہم مجال جرات کی نہوگی اور وہ واسطے راحت دینے اور خلاص کرنیکے طول وقوف سے میدان محشر مین اور واسطے تعجیل حساب اور حکم کردگار کے اور دوسرے واسطے انکے لانے کے اس شدت و محنت سے ہوگی جیسے کہ حدیثون مین آتی ہی دوسرے واسطے لانے قوم کے بہشت مین بغیر حساب کے اور ثبوت اسکا بھی وارد ہوا ہی واسطے پیغمبر ہمارے کے اور بعضون نے کہا کہ یہ مخصوص حضرت ہی پر ہی تیسرے اس قوم کے لیے کہ حسنات اور سیئات انکے برابر ہون اور یہ بامداد شفاعت بہشت مین جاوین چوتھے اس قوم کے لیے کہ مستحق اور مستوجب دوزخ کی ہوئی ہین پس شفاعت انکی کرینگے اور بہشت مین لیجاوینگے پانچوین واسطے رفع درجات اور زیادتی کرامت کے

چھڑانے گنہگاروں کے لیے کہ دوزخ میں گئے ہونگے اور شفاعت سے نکلیں گے اور یہ شفاعت مشترک ہے درمیان تمام انبیا اور ملائکہ اور علما اور شہدا کے ساتوین
بیچ کھلوانے جنت کے آٹھوین بیچ تخفیف عذاب کے انکے کہ مستحق عذاب مخلد کے ہوئے ہونگے نوین خاص واسطے اہل مدینہ کے دسوین واسطے زیارت کرنیوالوں قبر
شریف کے بروجہ امتیاز و اختصاص کے کذا ذکرہ العلماء اور کہا ہے علماء نے کہ شفاعت کے لیے جگہیں ہونگی اول یہ کہ گنہگار انکو درگاہ عزت میں لاوین اور
میدان قیامت میں کھڑا کرین اور عرق خوف و خجالت میں غرق ہون اور ہول اور دہشت عذاب کا نہین طاقت شفیع درخواست کرینگے کہ انکو بخشین
آرام پکڑین اور دم لیں سو بعد ازان حکم ہوگا کہ لیجاوین اور حساب لیں اور وہان بھی درخواست کرینگے کہ انکے حساب سے درگذر کرین اور دیوان میں عفو کرین اور
حساب سب کا لیں مناقشہ حساب میں نکرین کہ جو کوئی مناقشہ کیا گیا حساب میں عذاب کیا گیا اور بعد از حساب کے دوزخ میں بھیجیں گے یہ جگہ بھی محل شفاعت
اور درخواست کی ہے یہاں تک کہ دوزخ میں نہ بھیجیں اور جب بھیجیں عذاب کریں شفاعت کرینگے اور دوزخ سے نکالیں گے امیدواری کرم غفار از شفاعت
رسول مختار صلی اللہ علیہ وسلم بہت ہے باقی جو کچھ اسکا حکم ہوا انہ علی کل شیء قدیر **الفصل الاول** **عن** انس قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم بینا انا اسیر فی الجنۃ اذا انا بنہر حافتاہ قباب الدر المجوف قلت ما ھذا یا جبرئیل قال ھذا الکوثر الذی اعطاک
ربک فاذا طینہ مسک اذفر رواہ البخاری روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ میں گذرا بہشت میں یعنی شب معراج کو ناگہان
میں پہونچا ایک نہر پر کہ دونوں طرف اسکے گنبد ہیں موتی مجوفی کے یعنی ہر گنبد موتی ہے خالی اندر سے رہنے کے لیے کہا میں نے کیا ہے یہ نہر اے جبرئیل کہا
یہ حوض کوثر ہے کہ دیا ہے تجکو پروردگار تمہارے نے **ف** ع ح اشارہ ہے طرف آیہ کریمہ انا اعطیناک الکوثر کے بہت سے مفسرون نے کوثر کی تفسیر میں
کوثر کی ہے اور تحقیق یہ ہے کہ مراد اس سے خیر کثیر ہے کہ دی آنحضرت کو رب انکے نے کہ وہ قرآن ہے یا نبوت یا کثرت امت یا تمام مراتب عالیہ کہ منجملہ انکے مقام
محمود اور لواء حمد و دار حوض مورود ہیں اور سبھوں میں منافات نہیں ہے بلکہ سب داخل کوثر میں ہیں اگرچہ شہرت اسکی بیچ معنی حوض کے اکثر ہے حاصل یہ ہے کہ تعبیر
معنی یہ ہونگے کہ یہ حوض مذکور ایک فرد ہے کوثر کی اور بعضوں نے تفسیر کی ہے کوثر کی اولاد اور علماء امت سے یعنی خیر کثیر ہے میں داخل ہیں **ف** لیس ناگہان دیکھتا
ہون میں کہ مٹی اسکی مشک تیز خوشبو والی نقل کی یہ بخاری نے **وعن** عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حوضی مسیرۃ شہر و
زوایاہ سواء وماؤہ ابیض من اللبن وریحہ اطیب من المسک وکیزانہ کنجوم السماء من شرب منھا فلا یظمأ ابدا متفق علیہ
اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حوض میرا مقدار سیر ایک مہینے کی ہے اور کونے اسکے برابر یعنی مربع ہے طول و
عرض میں برابر پانی اسکا دودھ سے زیادہ سفید اور بو اسکی مشک سے زیادہ خوشبودار آبخوری اسکے مانند ستاروں آسمان کے یعنے
کثرت اور روشنی میں جو شخص کہ پیویگا اسمیں سے پس نہ پیاسا ہوگا کبھی **ف** ع پس ہوگا پینا جنت میں از راہ تلذذ کے جیسے کہ کھانا از راہ تنعم کی ہوگا
بموجب قول اللہ تعالیٰ کے وان لک ان لا تجوع فیہا ولا تعری وانک لا تظمؤ فیہا ولا تضحی **ت** نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** ابی ھریرۃ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان حوضی ابعد من ایلۃ من عدن لھو اشد بیاضا من الثلج واحلی من العسل باللبن ولآنیتہ
اکثر من عدد النجوم وانی لاصد الناس عنہ کما یصد الرجل ابل الناس عن حوضہ قالوا یا رسول اللہ اتعرفنا یومئذ
قال نعم لکم سیما لیست لاحد من الامم تردون علی غرا محجلین من اثر الوضوء رواہ مسلم وفی روایۃ لہ عن انس قال
تری فیہ اباریق الذھب والفضۃ کعدد نجوم السماء وفی اخری لہ عن ثوبان قال سئل عن شرابہ فقال اشد بیاضا
من اللبن واحلی من العسل یغت فیہ میزابان یمدانہ من الجنۃ احدھما من ذھب والآخر من ورق
اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق حوض میرا یعنی دوری مابین دونوں طرفون حوض میری کی بہت زیادہ ہے

دوری ایلہ کی سی عدن سے ف ع ایلہ زیر ہمزہ اور جزم ی سے نام ایک شہر کا ہی کنارہ دریا پر آخر شہروں شام کے سے متصل دریائے یمن کے اور عدن ایک
شہر ہی آخر شہروں یمن کے سے متصل دریائے ہند کے یعنے جتنی مسافت ایلہ اور عدن میں ہی اُس سے زیادہ مسافت ہی میری حوض کے دونوں کناروں میں
اور تطبیق اس حدیث میں اور حدیثیں آئیں ہیں کہ اُسمیں ہی مابین عدن و عمان کے کہ عمان زبر عین مہملہ اور تشدید میم سے نام ہی ایک شہر کا شام میں اور سوا اسکے
میں کہ اُسمیں ہی مابین صنعا اور مدینہ کے اور مانند اسکے یہ ہی کہ یہ خبر دینا بطریق تمثیل و تقریب کے ہی نہ بطریق تحدید کی تمثیلا اور یعنے تقریبا ہر کسیکو موافق سمجھ
اُسکی کے فرمایا ہی نہ تحدید تحقیق پانی اُس حوض کا زیادہ تر سفید ہی برف سے اور بہت شیرین و لذیذ شہد سے کہ ملا ہو ساتھ دودھ کے اور ابریق اسکے
بہت زیادہ ہیں گنتی تاروں کی سے اور تحقیق میں البتہ روکونگا اور ہانکونگا لوگوں کو اُس سے جیسا روکتا ہی شخص لوگوں کے اونٹونکو اپنے حوض سے یعنے پیچھے کریگا ستار
و مخالطت سے کہا بعضے صحابہ نے یا رسول اللہ کیا پہچانیں گے آپ ہمکو یعنے امتیاز کر لیں گے آپ ہمکو اوروں سے کہ نہ کہونگا فرمایا آنحضرت نے ہاں پہچانونگا تمکو تمہاری
ایک علامت ہوگی کہ نہیں ہوگی کسیکی لیئے امتوں میں سے آؤ گے مجھ پر اس حالت میں کہ سفید ہوگی پیشانی اور ہاتھ پاؤں بسبب نورانیت وضو کے نقل کی یہ
مسلم نے اور مسلم کی ایک روایت میں انس سے یوں ہی کہ فرمایا آنحضرت نے دیکھا جاویگا اُس حوض میں آبخورے سونے اور چاندی کے مانند گنتی آسمان کے ستاروں کی
اور مسلم کی روایت میں ثوبان سے یوں آیا ہی کہ کہا پوچھے گئے آنحضرت اُس حوض کے پانی سے پس فرمایا پانی اسکا زیادہ تر سفید ہی دودھ سے اور شیرین تر ہی
شہد سے زور سے گرتے ہیں اُسمیں دو پرنالے مدد کرتے ہیں اسکی یعنے حوض کا پانی بڑھاتے ہیں جنت سے یعنے جنت کی نہروں سے یا حضرت کی اُس حوض سے
کہ جنت میں ہی کہ اُسکو نہر کوثر کہتے ہیں ایک پرنالہ اُنمیں سے سونیکا ہی اور ایک چاندی کا وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ مَنْ مَرَّ عَلَيَّ شَرِبَ وَمَنْ شَرِبَ لَمْ يَظْمَأْ اَبَدًا لَيَرِدَنَّ عَلَيَّ اَقْوَامٌ اَعْرِفُهُمْ وَيَعْرِفُوْنِيْ
ثُمَّ يُحَالُ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُمْ فَاَقُوْلُ اِنَّهُمْ مِنِّيْ فَيُقَالُ اِنَّكَ لَا تَدْرِيْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَكَ فَاَقُوْلُ سُحْقًا سُحْقًا لِمَنْ غَيَّرَ بَعْدِيْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی سہل بن سعد سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق میں میر سامان ہونگا تمہارا حوض کوثر پر جو شخص کہ گذریگا مجھ پر پانی
پیویگا اور جو کوئی پیویگا اُسکا پانی پیاسا نہیں ہوگا کبھی البتہ آوینگی مجھ پر کتنی قومیں یعنے میری امت میں سے کہ پہچانونگا میں اُنکو اور پہچانیں گے وہ مجھکو
پھر حائل کیا جاویگا درمیان میرے اور درمیان اُنکے پس کہونگا میں کہ تحقیق یہ مجھ سے ہیں یعنے میری امت میں سے یا میرے اصحاب سے پس کہا جاویگا
کہ تحقیق تم نہیں جانتے کہ کیا پیدا کیا اُنہوں نے پیچھے تمہارے ف ع یعنے اسلیئے کہ مرتد ہوگئے اور گناہ نہیں منع کرتے مومن کو حوض پر آنے سے اور
اُسکے پانی پینے سے اور اسپر دلالت کرتا ہی یہ قول حضرت کا بعد اُسکے پس کہونگا میں دوری ہو دوری ہو یعنے مقام قرب و رحمت سے اُن لوگوں کے
لیئے کہ تغیر کیا دین و سنت میری کو پیچھے وفات میری کے ف ح یعنے اس حدیث کے نزدیک ہیں مضمون اُس حدیث کے کہ باب الحشر کی پہلی
فصل میں گذری ہے کہ وہاں فرمایا ہی جیسا ہی اصیحابی اصیحابی اور شرح اور تاویل اُسکی بھی وہاں لکھی گئی ہی وقت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ
اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُحْبَسُ الْمُؤْمِنُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى يُهِمُّوْا بِذٰلِكَ فَيَقُوْلُوْنَ لَوِ اسْتَشْفَعْنَا اِلٰى رَبِّنَا فَيُرِيْحُنَا
مِنْ مَّكَانِنَا فَيَاْتُوْنَ اٰدَمَ فَيَقُوْلُوْنَ اَنْتَ اٰدَمُ اَبُو النَّاسِ خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهٖ وَاَسْكَنَكَ جَنَّتَهٗ وَاَسْجَدَ لَكَ مَلٰٓئِكَتَهٗ
وَعَلَّمَكَ اَسْمَآءَ كُلِّ شَيْءٍ اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ رَبِّكَ حَتّٰى يُرِيْحَنَا مِنْ مَّكَانِنَا هٰذَا فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيْٓئَتَهُ الَّتِيْ
اَصَابَ اَكْلَهٗ مِنَ الشَّجَرَةِ وَقَدْ نُهِيَ عَنْهَا وَلٰكِنِ ائْتُوْا نُوْحًا اَوَّلَ نَبِيٍّ بَعَثَهُ اللّٰهُ اِلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ فَيَاْتُوْنَ نُوْحًا
فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيْٓئَتَهُ الَّتِيْ اَصَابَ سُؤَالَهٗ رَبَّهٗ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَلٰكِنِ ائْتُوْا اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلَ الرَّحْمٰنِ
قَالَ فَيَاْتُوْنَ اِبْرٰهِيْمَ فَيَقُوْلُ اِنِّيْ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ ثَلٰثَ كَذِبَاتٍ كَذَبَهُنَّ وَلٰكِنِ ائْتُوْا مُوْسٰى

عَبْدًا آتَاهُ اللّٰهُ التَّوْرٰىةَ وَكَلَّمَهُ وَقَرَّبَهُ نَجِيًّا قَالَ فَيَأْتُوْنَ مُوْسٰى فَيَقُوْلُ اِنِّیْ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيْئَتَهُ الَّتِیْ اَصَابَ قَتْلَهُ النَّفْسَ وَلٰكِنِ ائْتُوْا عِيْسٰى عَبْدَ اللّٰهِ وَرَسُوْلَهُ وَرُوْحَ اللّٰهِ وَكَلِمَتَهُ قَالَ فَيَأْتُوْنَ عِيْسٰى فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَلٰكِنِ ائْتُوْا مُحَمَّدًا عَبْدًا غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَاَخَّرَ

اور روایت ہے انس سے یہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روکے جاوینگے مسلمان روز قیامت کے یعنے حرکت کرنے سے یعنے ٹھہرے ہونگے سکتہ کی حالت مین یہانتک کہ فکر مین ڈالے جاوینگے بسبب روکنے کے پس کہینگے مسلمان کاش کہ طلب کرتے ہم کسی کو تا شفاعت کرتا ہماری طرف پروردگار ہمارے کے پس راحت دیتا ہمکو اور خلاص کرتا ہمکو اس غم و محنت سے پس آوینگے مسلمان حضرت آدم کے پاس پس کہینگے کہ تم آدم ہو ف ع ظاہر یہ ہے کہ مراد کہنے والون سے سردار اہل حشر کے ہین یا تمام اہل موقف ت پس کہینگے یعنے بعضے انکے کہ تم آدم ہو باپ سب لوگون کے پیدا کیا تمکو اللہ تعالے نے اپنے ہاتھ سے یعنے بلا واسطہ یا اپنی قدرت کاملہ سے اور رکھا تمکو اپنی بہشت مین اور سجدہ کروایا واسطے تمہارے یعنے سجدہ تحیۃ کا اپنے فرشتون سے اور سکھائے تمکو نام ہر چیز کے شفاعت کرو ہماری نزدیک پروردگار اپنے کے کہ مخصوص کیا ہے تمکو ساتھ ان فضائل و کرامات کے تا راحت بخشے اور لیجاوے ہمکو اس جگہ سے کہ نہایت سخت و دشوار ہے پس کہینگے آدم کہ نہین ہون مین اس مقام و مرتبہ مین یعنے مین بعید ہون مقام شفاعت سے مین تم سے ہٹکا نہین سکتا اور یاد کرینگے وہ گناہ و تقصیر اپنی کہ پہونچی تھی انکو کھانے درخت سے یعنے گیہون کے درخت سے حالانکہ تحقیق منع کیے گئے تھے وہ اسکے نزدیک ہونے سے ولیکن جاؤ تم نوح کے پاس کہ اول نبی مرسل ہین کہ بھیجا انکو اوپر کافرون رہنے والے زمین کے ف ع یہان اشکال یہ وارد ہوتا ہے کہ یہ اول کیونکر بھیجے گئے انکے پہلے تو حضرت آدم اور شیث اور ادریس وغیرہم علیہم السلام آچکے تھے اسکا جواب ظاہر تر یہ ہے کہ وہ تینون بھیجے گئے تھے طرف مومنون اور کافرون دونون کے اور حضرت نوح بھیجے گئے طرف اہل زمین کے بیچ حال مین کہ وہ سب کافر تھے اس اعتبار سے اول ہین اور بھی اسکے کئی جواب لکھے ہین علماء نے لیکن وہ سب مخدوش ہین ت پس آوینگے حضرت نوح کے پاس پس کہینگے وہ نہین ہون مین مقام شفاعت مین ف ع اللہ تعالی جو لوگون کو الہام کریگا اول سوال کرنا اور انبیاء اور بعد اسکے حضرت سے حکمت اسمین یہ ہے کہ تا فضیلت آنحضرت کی ظاہر ہو اسلیے کہ اگر اول آنحضرت ہی سے سوال کرتے تو یہ احتمال باقی رہتا کہ اور بھی قدرت رکھتے ہون شفاعت کی اور جب اور انبیاء صلوات اللہ علیہم سے سوال کر لیا اور انہون نے انکار کیا اور پھر حضرت سے سوال کیا اور آپ نے عرض قبول کی اور انکی غرض حاصل ہوئی تو عالی مرتبہ ہونا آپکا اور کمال قرب جناب کبریا سے ثابت ہوا اور اسمین فضیلت آپکی ہے تمام مخلوقات پر حتی کہ رسولون آدمیون اور فرشتون کے پر بھی کہ شفاعت امر عظیم ہے کوئی اسکی جرأت نہین کر سکیگا سوائے آنحضرت کے ت اور یاد کرینگے نوح گناہ اپنا یعنے پوچھنا اسکو کہ وہ سوال کیا تھے پروردگار اپنے سے نجات بیٹے کی غرق ہونے سے نادانستہ اور بے تحقیق کیے کہ یہ سوال کیا چاہیے یا نہین اور پھر عتاب آیا کہ اے نوح نہ مانگ وہ چیز کہ علم نہین تجکو اسکا تو ہونا کا چنانچہ یہ مضمون آیۃ ان ابنی من اہلی الخ مین ہے ولیکن جاؤ تم ابراہیم کے پاس کہ دوست خدا کے ہین فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پس آوینگے لوگ ابراہیم کے پاس پس کہینگے وہ بلاشبہ مین نہین اس مرتبہ کا اور یاد کرینگے وہ تین جھوٹ کہ کہا تھا انکو دنیا مین ف ح در حقیقت مین وہ جھوٹ نہین ہین بلکہ صورت مین جھوٹ ہین ولیکن چونکہ مرتبہ انبیا کا عالی ہے انکو ایسے امر پر بھی مواخذہ ہوتا ہے جیسے کہ کہا گیا ہے حسنات الابرار سیئات المقربین ایک ان تین جھوٹون مین سے یہ ہے کہ جب قوم ابراہیم کی اپنے کسی میلہ کے تماشے کے لیے گئے ہی تو ابراہیم نے چاہا کہ مین نہ جاؤن اور فرصت پا کر انکے بت توڑون کہا کہ مین بیمار ہون تمہارے ساتھ باہر نہین چل سکتا اور ظاہر مین بیماری نہ رکھتے تھے لیکن مراد انکی تھی بیماری باطن کی کہ تمہارے کفر دیکھنا سے دل میرا دکھتا ہے اور رنجیدہ ہے دوسرا جھوٹ یہ کہ جب آئے تو انکو توڑا تو اونکی قوم نے آکر کہا کہ تمنے یہ معاملہ کیا اے ابراہیم ہمارے معبودون کے ساتھ انہون نے کہا کہ مین نے نہین کیا بلکہ اس بڑے بت نے کیا مراد انکی یہ تھی کہ باعث اس فعل پر مجکو وہ بت ہوا کہ ساتھ عبادت اور تعظیم تمہارے کے

مستلزم منفرد ہی یا مقصود دستہ اور الزام اُنکا تھا جیسے کہ کوئی کچھ خوشخط لکھے اور دوسرا شخص کہ ویسا نہ لکھ سکے کہے کہ تو نے لکھا ہی یہ خط وہ کہے کہ مین نے
نہین لکھا ہی تو نے لکھا ہی کنایہ کرتا ہی اس سے کہ ایسا تو ہرگز نہین لکھ سکتا تیسرا یہ کہ اپنی بیوی کو یعنی سارہ کو واسطے خلاص کرانیکے ظلم اُس کافر سے کہا کہ یہ
بہن میری ہی اور مراد یہ رکھتے تھے کہ دینی بہن ہی اور یہ بھی ہی کہ وہ اُنکی چچا کی بیٹی بہن تھی ف ولیکن جاؤ تم موسیٰ کے پاس کہ ایک بندہ ہی کہ دی
ہی اُنکو اللہ تعالیٰ نے توریت کہ کتاب ہی عظیم الشان اور سب انبیا بنی اسرائیل تابع اُسکے ہین اور کلام کیا اللہ تعالیٰ نے اُنسے بیواسطہ اور نزدیک کیا
اُنکو اور راز دار اور محرم اپنے اسرار کا کیا فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پس آوین گے وہ حضرت موسیٰ کے پاس پس کہین گے وہ کہ تحقیق مین نہین
اس مرتبہ کا اور یاد کرین گے وہ اپنی اُس خطا کو کہ پہونچی تھی کہ وہ قتل کرنا قبطے کا ہی کہ اُسکو مکا مارا اور ایک مکے مین کام اُسکا تمام کیا ولیکن جاؤ تم عیسیٰ
کے پاس کہ بندہ خاص خدا کا ہی اور رسول اُسکا اور روحانی ہی کہ بے مادہ جسمانی کے قدرت خدا سے پیدا ہوا سبب حیات اجسام کا ہی کہ مردہ
کو جلا دیتا تھا اور کلمہ اُسکا ہی کہ پیدا ہوا ایک کلمہ سے فرمایا پس آوین گے عیسیٰ کے پاس پس کہین گے عیسیٰ مین نہین ہون اس مرتبہ کا ف حضرت
عیسیٰ نے کچھ عذر بیان نکیا اور گناہ اپنا ذکر نکیا لکھا ہی علما نے کہ شاید کہ توقف حضرت عیسیٰ کا بسبب شرمندگی کے ہوا کہ تہمت اور افترا نصاریٰ کے
اُنکے حق مین کہ اُنکو ابن اللہ کہتے تھے اور بعضے روایتون مین کچھ مذکور بھی ہوئی ہین اور صواب یہ ہی کہ تمام انبیا اور رسول صلوات اللہ علیہم
اجمعین ڈرآنے سے اُس مقام مین اور جرات کرنے سے اُس کام پر عاجز اور قاصر ہین کچھ احتیاج عذر کرنے کی نہین ولیکن ظاہر مین عذر بھی کیا
سوائے سید المرسلین و امام النبیین کے کہ نہایت قرب الہی رکھتے ہین اور محبوب ہین رب العالمین کے چنانچہ اسی لیے اور حدیثون مین آیا ہی کہ سب انبیا کہین گے کہ ہم
اہل اس کار کے نہین ہین بے اسکے کہ نسبت عذر کی کرین واللہ اعلم ف ولیکن جاؤ تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہ ایک بندہ ہی کہ بخش دیے ہین خدا تعالیٰ نے
اُنکی اگلے پچھلے گناہ ف مع آنحضرتؐ اور سب انبیا معصوم ہین گناہون سے پس اس مغفرت کی کئی طرح تاویل کی ہی علما نے اور اولیٰ ان تاویلون مین
سے یہ ہی کہ کلمہ بزرگی کا ہی جناب باری کی طرف سے واسطے سید المرسلین کے بے اسکے کہ گناہ ہون اور مغفرت ہو جیسے کہ مالک جب اپنے بندے خاص سے
راضی اور خوش ہوتے ہین اور امتیاز اُس بندہ کا اظہار کیا چاہتے ہین اور سرفراز کرتے ہین کہ ہمنے تجکو بخشا جو کچھ کہ کیا تو نے اور جو کچھ کہ کریگا تو
تیرے لیے معاف ہی اور تجھپر کچھ گرفت نہین قَالَ فَيَأْتُونِي فَأَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي فِي دَارِهِ فَيُؤْذَنُ لِي عَلَيْهِ فَإِذَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا
فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَدَعَنِي فَيَقُولُ ارْفَعْ مُحَمَّدُ وَقُلْ تُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَسَلْ تُعْطَهْ قَالَ فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأُثْنِي عَلَى رَبِّي بِثَنَاءٍ وَتَحْمِيدٍ
يُعَلِّمُنِيهِ ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا فَأَخْرُجُ فَأُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ أَعُودُ الثَّانِيَةَ فَأَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي فِي دَارِهِ فَيُؤْذَنُ
لِي عَلَيْهِ فَإِذَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَدَعَنِي ثُمَّ يَقُولُ ارْفَعْ مُحَمَّدُ وَقُلْ تُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَسَلْ تُعْطَهْ
قَالَ فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأُثْنِي عَلَى رَبِّي بِثَنَاءٍ وَتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِيهِ ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا فَأَخْرُجُ فَأُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ أَعُودُ
الثَّالِثَةَ فَأَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي فِي دَارِهِ فَيُؤْذَنُ لِي عَلَيْهِ فَإِذَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَدَعَنِي ثُمَّ يَقُولُ ارْفَعْ مُحَمَّدُ
وَقُلْ تُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَسَلْ تُعْطَهْ قَالَ فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأُثْنِي عَلَى رَبِّي بِثَنَاءٍ وَتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِيهِ ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا فَأَخْرُجُ فَأُخْرِجُهُمْ
مِنَ النَّارِ وَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ حَتَّى مَا يَبْقَى فِي النَّارِ إِلَّا مَنْ قَدْ حَبَسَهُ الْقُرْآنُ أَيْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْخُلُودُ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ
عَسَى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا قَالَ وَهٰذَا الْمَقَامُ الْمَحْمُودُ الَّذِي وُعِدَهُ نَبِيُّكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
فرمایا حضرتؐ نے پس آوین گے لوگ میرے پاس پس طلب کرونگا مین اذن درآنے کا اپنے پروردگار کے پاس بیچ گھر اُسکے کے ف یعنی گھر ثواب
اُسکے کہ وہ جنت ہی کہا توربشتی نے کہ مراد یہ ہی کہ اذن مانگین گے آپ اللہ تعالیٰ سے بیچ دخل ہونے اُس مقام مین کہ کسی کو وہان دخل نہین ہو کوئی فی مادہ
۲

کرے اسمین قبول ہوا اور نہین ہوتا درمیان کھڑے رہنے والے اسکے اور درمیان رب کے حجاب یعنے مقام محمود کہ اسکو مقام شفاعت بھی کہتے ہین
حکمت حضرت کی نقل مکان کرنے مین یہ ہی کہ موقف جگہ سیاست کی ہی اور حق شفیع یہ ہی کہ مقام کرامت مین کھڑا ہو جیسے اللہ تعالیٰ یہ رہنمائی کریگا تو
کو کہ مقام خوف سے نقل کرین طرف مقام کرامت کے اور اطمینان سے عرض حاجت کرین ف پس اذن دیا جاویگا مجکو در آنے کا اللہ تعالیٰ کے پاس پس جب
دیکھونگا مین اللہ تعالیٰ کو گرونگا مین سجدہ کرتا ہوا یعنے بسبب ڈر اور بزرگی اسکے کے پس چھوڑیگا مجکو اللہ سجدے مین جسقدر مدت تک آپ چاہیگا یہ کہ چھوڑے
مجاو ف مسند احمد مین ہی کہ حضرت سجدہ مین رہینگے بقدر ایک جمعہ کے یعنے ہفتے کے جمعون یعنے ہفتون دنیا کے سے کذا ذکرہ السیوطی فی حاشیۃ مسلم ف
پھر فرماویگا اللہ تعالیٰ کہ سر اوٹھا اے محمد اور کہ جو چاہے قبول کیجاویگی عرض تیری اور شفاعت کر یعنے جسکی چاہے تو قبول کیجاویگی شفاعت تیری اور مانگ
جو کچھ چاہے تو دیا جاویگا فرمایا حضرت نے پس اوٹھاونگا مین سر اپنا اور تعریف کرونگا مین اپنے رب کے ساتھ تعریف و حمد کے کہ سکھلاویگا مجکو اللہ تعالیٰ
وہ تعریف ف ع یعنے اسیوقت اور اب نہین جانتا ہون مین اسکو اور یہی سبب ہے اس جگہ کو مقام حمد اور مقام محمود کہتے ہین اور اس سے معلوم ہوا
کہ شفاعت کرنیوالیکو چاہیے کہ اول حمد و ثنا شفاعت قبول کرنیوالیکی کرے تا اسکے تقرب و رضا کا مشرف ہو اور ساتھ قبول شفاعت کے مستفید ہو
ت پھر شفاعت کرونگا مین ف ع کہا قاضی نے کہ آیا ہی بیچ حدیث انس اور ابی ہریرہ کے شروع کرینگے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد سجدہ اور حمد
اور اذن شفاعت کہتا ہی امتی امتی ت پس حد کیجاویگی واسطے میرے ایک حد معین ف ح ع یعنے تعین فرماویگا اللہ تعالیٰ میرے لیے جماعت مخصوص کو
گنہگارون مین سے کہ واسطے شفاعت کے جیسے کہ بے نماز اور زناکار اور شراب خوارون کیلیے مثلاً حکم فرماویگا کہ تمہاری شفاعت قبول کی مین نے بے نمازونکے
حق مین پھر فرماویگا کہ شفاعت قبول کی زناکارونکے حق مین اسی قیاس پر اور انکو سمجھ لینا چاہیے ت پس نکالونگا مین انکو یعنے درگاہ رب سے اور نکالونگا اس جماعت کو
آگ دوزخ سے اور داخل کراونگا انکو بہشت مین ف ع کہا طیبی نے کہ اگر کہے تو کہ اول کلام دلالت کرتا ہی اسپر کہ شفاعت چاہنے والے تو وہ تھے کہ روکے گئے تھے بیچ موقف
اور فکرمند ہونگے بسبب اسکے اور طلب کرینگے خلاصی اس کرب اور دلالت کرتا ہی یہ قول کہ نکالونگا مین انکو آگ سے اسپر کہ وہ داخلین دوزخ سے ہونگے پس کیا ہی وجہ
جواب اسمین دو وجہین ہین ایک تو یہ کہ شاید مومن دو فرقہ ہونگے ایک فرقہ تو داخل ہوگا دوزخ مین بلا توقف اور ایک فرقہ رکا ہوگا محشر مین اور
شفاعت طلب کرینگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پس آپ خلاص کر دینگے انکو اس جا سے کہ گرفتار ہونگے اسمین اور داخل کروا دینگے انکو جنت مین پھر
شروع کرینگے بعد اسکے شفاعت کرنی ان لوگون کی کہ داخل ہونگے آگ مین جماعت جماعت کی جیسے کہ دلالت کرتا ہی اسپر قول حضرت کا فیحد لی الخ پس کلام
مختصر فرمایا مراد طیبی کی یہ ہی کہ آپنے ذکر کیا ایک فرقہ اور اختصار کیا اسی کی خلاصی پر اسلیے کہ سمجھی جاتی ہی اس سے خلاصی فرقہ دوسرے کی بطریق اولیٰ
اور دوسری وجہ یہ ہی کہ مراد آگ سے حبس و گرمی سخت ہی کہ قرب آفتاب سے حاصل ہوگی اور مراد نکالنے سے خلاصی کرنا ہی اس سے اور
یہ قول اگرچہ مجاز ہی لیکن حقیقت امر کیطرف بہت قریب ہی اور اصل تفصیل کی بہت مناسب اسلیے کہ مراد اس شفاعت سے شفاعت کبریٰ ہی کہ
جسکو تعبیر کیا ہی مقام محمود اور لواء ممدود بموجب فرمودہ حضرت کے آدم ومن دونہ تحت لوائی یوم القیامۃ اور مقصود اس شفاعت سے ہی خلاصی ہونے
تک رہنے اور کھڑے رہنے سے اور حکم ہونا محاسبہ کا خلائق کے لیے اور یہ شفاعت خاص حضرت ہی کرینگے اور بعد اسکے حضرت علاوہ انبیاء اور اولیاء
اور علماء اور شہداء اور صلحاء اور فقراء کے لیے شفاعتین متعدد ہونگی چنانچہ بیان اسکا ابتداء باب مین ہو چکا ہی ت پھر آؤنگا مین دوبارہ بارگاہ حق
کیطرف یعنے واسطے شفاعت اور حاجتون کے پس اذن چاہونگا مین درآنیکا اپنے پروردگار کے پاس بیچ مکان اسکے کے پس اذن دیا جاویگا
مجکو داخل ہونیکا پاس رب کے پس جب دیکھونگا مین اس مکان کو یا اپنے رب کو ساتھ تنزیہ کے مکان سے اور تمام صفات حدوث سے گرونگا مین
سجدہ کرتا ہوا پس چھوڑیگا مجکو جسقدر چاہیگا اللہ تعالیٰ چھوڑنا مجکو پھر فرماویگا اوٹھا تو اے محمد سر اپنا اور کہہ سنا جاویگا یعنے قبول کیا جاویگا

کہنا تیرا اور شفاعت کر قبول کیجاویگی شفاعت تیری اور مانگ جو چاہے تو دیا جاویگا فرمایا حضرتؐ نے پس اوٹھاونگا میں سر اپنا پس تعریف کرونگا میں ب
پنے کی ساتھ تعریف اور حمد کے کہ سکھلاویگا مجکو اللہ تعالیٰ وہ پھر شفاعت کرونگا میں پس حد معین کیجاویگی واسطے میرے ایک حد پس نکالونگا
میں اونکا لوگونکو آگ دوزخ سے اور داخل کرونگا میں انکو بہشت میں پھر آؤنگا میں تیسری بار پس اذن مانگونگا میں دربار میں اپنے پروردگا
رکے پاس بیچ مکان اسکے کے پس اذن دیا جاویگا مجکو درآنیکا پاس پروردگار کے پس جب دیکھونگا میں اسکو گر پڑونگا سجدہ کرتا ہوا پس چھوڑ رکھیگا مجکو جسقدر
چاہیگا اللہ تعالیٰ چھوڑ رکھنا مجکو پھر فرماویگا اوٹھا اوے محمد سر اپنا اور کہہ سنی جاویگی عرض تیری اور شفاعت کر قبول کیجاویگی شفاعت تیری
اور مانگ دیا جاویگا فرمایا حضرتؐ نے پس اوٹھاونگا میں سر اپنا پس تعریف کرونگا میں بیچ اپنے رب کی ساتھ تعریف اور حمد کے کہ سکھلاویگا مجکو اللہ تعالیٰ
وہ پھر شفاعت کرونگا میں پس حد معین کیجاویگی واسطے میرے ایک حد پس نکلونگا میں پس نکالونگا انکو آگ سے اور داخل کرونگا انکو بہشت میں
یہانتک کہ نہ باقی رہیگا دوزخ میں مگر وہ شخص کہ روکا ہے اسکو قرآن نے **ف** یعنی دوزخ کے نکلنے سے اسطرح کہ خبر دی ہے کہ وہ ہمیشہ
رہیگا دوزخ میں اور یہی معنی ہیں قول راوی کے کہ انس کہتے ہیں اور وہ قتادہ ہیں تابعی جلیل القدر یعنی وہ شخص کہ واجب ہوا ہے اوپر ہمیشہ
رہنا دوزخ میں یعنی دلالت کی ہے قرآن نے اسکے خلود پر کہ وہ کفار ہیں پھر پڑھی آنحضرتؐ نے یا انس نے یا قتادہ نے یعنی واسطے سند کے یہ آیت نزدیک ہے
کہ اوٹھاویگا تجکو رب تیرا مقام محمود میں کہ مراد مقام مذکور ہے جیسے کہا انس نے یا قتادہ نے یا حضرتؐ نے اور یہ ہے مقام محمود کہ وہ وعدہ کیا ہے
خدا تعالیٰ نے اسکا پیغمبر تمہارے سے **ف** یعنی مقام کی صفت لفظ محمود کے سے یا تو اسلیئے لائے کہ تعریف کریگا اسکی جو کوئی کہ کھڑا ہوگا اسمیں
اور پہنچیگا اسکو یا اس سبب سے کہ حمد کہینگے اسمیں آنحضرتؐ حق سبحانہ تعالیٰ کی جیسے کہ حدیث سے معلوم ہوا یا اسلیئے کہ تعریف کیئے جاوینگے آنحضرتؐ
اس مقام میں زبان اولین و آخرین پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیَامَۃِ
مَاجَ النَّاسُ بَعْضُهُمْ فِي بَعْضٍ فَيَأْتُونَ آدَمَ فَيَقُولُونَ اشْفَعْ إِلَى رَبِّكَ فَيَقُولُ لَسْتُ لَهَا وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ بِإِبْرَاهِيمَ فَإِنَّهُ خَلِيلُ الرَّحْمٰنِ
فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ فَيَقُولُ لَسْتُ لَهَا وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُوسَى فَإِنَّهُ كَلِيمُ اللّٰهِ فَيَأْتُونَ مُوسَى فَيَقُولُ لَسْتُ لَهَا وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ بِعِيسَى فَإِنَّهُ رُوحُ اللّٰهِ
وَكَلِمَتُهُ فَيَأْتُونَ عِيسَى فَيَقُولُ لَسْتُ لَهَا وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُحَمَّدٍ فَيَأْتُونِي فَأَقُولُ أَنَا لَهَا فَأَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي فَيُؤْذَنُ لِي وَيُلْهِمُنِي مَحَامِدَ
أَحْمَدُهُ بِهَا لَا تَحْضُرُنِي الْآنَ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ وَأَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ
تُشَفَّعْ فَأَقُولُ يَا رَبِّ أُمَّتِي أُمَّتِي فَيُقَالُ انْطَلِقْ فَأَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ شَعِيرَةٍ مِنْ إِيمَانٍ فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ ثُمَّ أَعُودُ فَأَحْمَدُهُ
بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَقُولُ يَا رَبِّ أُمَّتِي أُمَّتِي فَيُقَالُ
انْطَلِقْ فَأَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ أَوْ خَرْدَلَةٍ مِنْ إِيمَانٍ فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ ثُمَّ أَعُودُ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ
ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَقُولُ يَا رَبِّ أُمَّتِي أُمَّتِي فَيُقَالُ انْطَلِقْ فَأَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ أَدْنَى أَدْنَى أَدْنَى مِثْقَالِ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ فَأَخْرِجْهُ
مِنَ النَّارِ فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ ثُمَّ أَعُودُ الرَّابِعَةَ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَقُولُ
يَا رَبِّ ائْذَنْ لِي فِيمَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَيَقُولُ لَيْسَ ذٰلِكَ لَكَ وَلٰكِنْ وَعِزَّتِي وَجَلَالِي وَكِبْرِيَائِي وَعَظَمَتِي لَأُخْرِجَنَّ مِنْهَا مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ہوگا دن قیامت کا مختلط اور مضطرب ہوونگے لوگ بعضے انکے بعضوں میں یعنی خلل ملی
پڑیگی اور آمدورفت کرینگے اور متحیر ہونگے آپس میں پس آوینگے آدمؑ کے پاس اور کہینگے کہ شفاعت کر طرف پروردگار اپنے کے یعنی تاکہ حکم کرے حساب کا
پھر خیر و ساتھ ثواب کے یا عذاب کے پس کہینگے آدمؑ کہ نہیں ہوں میں اہل اور قابل واسطے شفاعت کے ولیکن لازم ہے کہ جاؤ ابراہیمؑ کے پاس اسلیئے کہ وہ دوست خدا کے ہیں پس

آوینگے ابراہیم کے پاس پس کہینگے وہ کہ نہین ہون مین لائق واسطے شفاعت کے ولیکن لازم ہی تم پر جانا موسیٰ کے پاس اسلیئے کہ وہ کلام کرنیوالے ہین اللہ تعالےٰ
سے بیواسطہ پس آوینگے لوگ موسیٰ کے پاس پس کہینگے وہ نہین ہون مین اہل اسکا ولیکن لازم ہی تمکو جانا عیسیٰ کے پاس اسلیئے کہ وہ ہین روح اللہ اور کلمہ اسکا پس
آوینگے عیسیٰ کے پاس پس کہینگے وہ نہین ہون مین اہل اسکا ولیکن لازم ہی تم پر جانا محمد کے پاس پس حضرت فرماتے ہین کہ آوینگے وہ میرے پاس پس کہونگا مین کہ مین ہون
اہل اسکا یہ میرا ہی کام ہی کسی سے نہین ہوگا پس اذن مانگونگا مین واسطے آنیکا پروردگار کے پاس پس اذن دیا جاویگا مجھکو اور الہام کریگا مجھکو یعنے میرے دل مین ڈالیگا
اللہ تعالےٰ اسطرح طرح کی حمدین کہ حمد کرونگا مین اسکو ساتھ ان حمدونکے یعنے اسوقت نہین حاضر مجھکو اب یعنے اسطرح کی حمدین پس حمد کرونگا مین اسکی ساتھ ان حمدونکے
اور گرونگا مین واسطے اللہ کے سجدہ کرتا ہوا پس کہا جاویگا ای محمد اٹھا سر اپنا اور کہہ قبول کیجاویگی عرض تیری اور مانگ جو چاہے دیا جاویگا تو اور شفاعت
قبول کیجاویگی پس کہونگا مین یعنے بعد سر اٹھانیکے یا سجدے مین ای رب میرے بخش امت میری کو امت میری کو یا شفاعت کرتا ہون مین اپنی امت کی اپنی امت
کی پس کہا جاویگا جا اور نکالو انکو کہ ہو انکے دلمین مقدار جو کے ایمان سے **ف** ع اختلاف کیا ہی علما نے اسکی تاویل مین موافق اختلاف انکے کے اصل ایمان مین
اور تاویل مستقیم یہ ہی کہ مراد ہی ساتھ امر مقدار جو اور ذرہ اور رائی کے غیر اس چیز کے کہ وہ حقیقت ایمان ہی قسم خیرات سے اور وہ وہ ہی کہ پایا جاوے دلمین
قسم ثمرات ایمان سے اور لمعات ایقان سے اور لمعات عرفان سے اسلیئے کہ حقیقت ایمان کہ وہ تصدیق خاص قلبی اور ایسا ہی ہی اقرار لسانی نہین داخل ہوتی ہی انمین
تجزی اور نہ تبعیض اور نہ زیادتی اور نہ نقصان بنا بر اس چیز کے کہ اسپر محقق ہین اور حمل کیا ہی انہون نے اس چیز کو کہ کہا ہی غیر انکے نے اور یہ اختلاف لفظی
اور نزاع صوری ہی **ت** پس جاونگا مین پس کرونگا مین جو کچھ کہ کہا پروردگار نے یعنے نکالونگا انکو کہ جنکے دلمین مقدار جو کے ایمان ہوگا پھر آونگا مین پر
تعریف کرونگا اللہ تعالےٰ کی ساتھ ان تعریفونکے کہ الہام کریگا پھر منہ کے بل گرونگا سجدہ کرتا ہوا پس کہا جاویگا ای محمد اٹھا تو سر اپنا اور کہہ قبول کیجاویگی
عرض تیری اور مانگ جو کچھ چاہے دیا جاویگا تو اسکو اور شفاعت کر قبول کیجاویگی شفاعت تیری پس کہونگا مین ای پروردگار میرے بخش امت میری کو پس
کہا جاویگا جا اور نکال اسکو کہ ہو اسکے دلمین مقدار ذرہ کے یا رائی کے ایمان سے پس جاونگا مین اور نکالونگا مین پھر آونگا مین اور حمد کرونگا مین اللہ کی ساتھ انہین حمدونکے
پھر گرونگا مین واسطے اللہ کے سجدہ کرتا ہوا پس کہا جاویگا ای محمد اٹھا سر اپنا اور کہہ سنا جاویگا کہنا تیرا اور مانگ دیا جاویگا تو اسکو اور شفاعت کر قبول
کیجاویگی شفاعت تیری پس کہونگا مین ای رب میرے بخش امت میری کو رحم کر امت میری پر پس کہا جاویگا جا اور نکال اسکو کہ ہو اسکے دلمین ادنےٰ ادنےٰ مقدار
دانہ رائی کے ایمان سے **ف** ح اسمین کمال مبالغہ اور نہایت تفضل کرم ہی **ت** پھر جاونگا مین پس نکالونگا پھر آونگا مین چوتھی بار پس تعریف
کرونگا اللہ کی ساتھ انہین تعریفونکے پھر گرونگا مین واسطے اسکے سجدہ کرتا ہوا پس کہا جاویگا ای محمد اٹھا سر اپنا اور کہہ سنی جاویگی عرض تیری اور مانگ
جو کچھ چاہے دیا جاویگا وہ اور شفاعت کر قبول کیجاویگی شفاعت تیری پس کہونگا مین ای رب میرے حکم دے مجھکو واسطے شفاعت اسکی کہ کہا ہی لا الہ
الا اللہ **ف** ح یعنے کوئی نیکی زیادہ اس سے نرکھتا ہوگا اور ملا علی نے کہا یعنے اگرچہ اپنی عمر مین ایکبار کہا ہو بعد اقرار سابق کے پس نہ جاہل الحق ہوسکے سے ہوگا
اور اللہ ضائع نہین کرتا اجر اسکا کہ اچھا کرے عمل اور بسبب مطلق ہونی حدیث من قال لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ کے امیدوار ہسکا ہی کہ یہ شامل ہی دخل ہونے
اسکے کو اول ملا حجر کہا طیبی نے اس سے معلوم ہوتا ہی کہ پہلے جو کہا ہی مقدار جو اور رائی کے وہ غیر ہی اس ایمان کے کہ تعبیر کیا ہی اسکو تصدیق کر اور وہ وہ ہی کہ
پایا جاتا ہی دلمین ثمرات ایمان سے **ت** فرماویگا اللہ تعالےٰ نہین ہی یہ تیرے لیئے **ف** ع یعنے نہین ہی نکالنا اس سے اس شخص کا کہ کہا لا الہ الا اللہ
سپرد طرف تیرے اگرچہ ہی ممکن تیرے لیئے جگہ شفاعت کی یا نہین کرینگے ہم یہ بسبب تیرے بلکہ کرینگے اسلیئے کہ ہم احق ہین اسکے کرین ہم اسکو
از راہ کرم و تفضل کے پھر بیان کیا ساتھ اس حدیث کے کہ ہر بیچ نکالنے اس شخص کے کہ نہین کی ہی بھلائی کبھی آگ سے خارج ہی حد شفاعت سے بلکہ
وہ منسوب یا سپرد ہی طرف محض کرم کے اور توفیق اس حدیث مین اور حدیث ابی ہریرہ مین کہ آگے آتی ہی اسعد الناس الخ بنا بر معنی اول کے تو ظاہر ہی اسلیئے

بچ ئیگا انکو اللہ تعالیٰ نے بسبب شفاعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور راجح یہ بنا بر معنے دوسرے کے پس مراد من قال لا الہ الا اللہ سے حدیث اول میں
شفاعت اس حدیث میں وہ لوگ ہیں کہ ہمارا ان لوگوں نے ... مستحق ہوئے آگ کے اور وہ ... حدیث ... آگے آتی ہے ... سعد ... انس ... آنحضرت
[illegible]
[illegible]
بِشَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ خَالِصًا مِنْ قَلْبِهِ أَوْ نَفْسِهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے کہ فرمایا بہرہ مند لوگوں میں ساتھ شفاعت میرے کے دن قیامت کے وہ شخص ہوگا کہ کہا ہے لا الہ الا اللہ خالص تہ دل اپنے سے یا فرمایا بجائے من قلبہ کے من نفسہ
نقل کی یہ بخاری نے ف یہ شک راوی ہے اور قید ... یہ تاکید ہے جیسے کہ کہتے ہیں کہ میں نے آنکھ سے دیکھا یا کان سے سنا اسلئے کہ اخلاص دل سے ہوتا ہے اور جگہ
اسکی دل ہی ہے اور کچھ اور لفظ اسعد یہاں بمعنے سعید کے ہے اسلئے کہ نہیں بہرہ مند ہوگا حضرت کی شفاعت سے وہ شخص کہ نہیں ہے اہل توحید سے یا مراد
من قال سے وہ شخص ہے کہ نہ ہوا ہو کہ یہ عمل کہ مستحق ہو بسبب شفاعت کا اور لائق ہو بسبب اسکے خلاص ہونیکا آگ سے اسلئے نہ اسکو شفاعت کی بہت حاجت
ہوگی اور بہت خوش ہوگی اسکو وَعَنْهُ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَرُفِعَ إِلَيْهِ الذِّرَاعُ وَكَانَتْ تُعْجِبُهُ فَنَهَسَ مِنْهَا
نَهْسَةً ثُمَّ قَالَ أَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ وَتَدْنُو الشَّمْسُ فَيَبْلُغُ النَّاسَ مِنَ الْغَمِّ
وَالْكَرْبِ مَا لَا يُطِيقُونَ فَيَقُولُ النَّاسُ أَلَا تَنْظُرُونَ مَنْ يَشْفَعُ لَكُمْ إِلَى رَبِّكُمْ فَيَأْتُونَ آدَمَ وَذَكَرَ حَدِيثَ الشَّفَاعَةِ وَقَالَ
فَأَنْطَلِقُ فَآتِي تَحْتَ الْعَرْشِ فَأَقَعُ سَاجِدًا لِرَبِّي ثُمَّ يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَيَّ مِنْ مَحَامِدِهِ وَحُسْنِ الثَّنَاءِ عَلَيْهِ شَيْئًا لَمْ يَفْتَحْهُ عَلَى أَحَدٍ
قَبْلِي ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ سَلْ تُعْطَهْ اشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأَقُولُ أُمَّتِي يَا رَبِّ أُمَّتِي يَا رَبِّ أُمَّتِي يَا رَبِّ
فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ أَدْخِلْ أُمَّتَكَ مَنْ لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ مِنَ الْبَابِ الْأَيْمَنِ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ وَهُمْ شُرَكَاءُ النَّاسِ فِيمَا سِوَى
ذٰلِكَ مِنَ الْأَبْوَابِ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ مَا بَيْنَ الْمِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصَارِيعِ الْجَنَّةِ كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَهَجَرَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہ لایا گیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک گوشت پس اٹھایا گیا طرف آنحضرت کے گوشت دست کا اور تھا گوشت
دست کا کہ پسند آتا تھا حضرت کو پس کاٹا اس میں سے دانت اپنے سے پھر فرمایا کہ میں ہوں سردار آدمیوں کا یعنی سب کا جن انسان ہیں دن قیامت کے
ف سردار ہونا اس حیثیت کہ محتاج ہونگے سب ہی شفاعت کے اور ان سب سے نہ قبول ہوگی ... نزدیک اللہ تعالیٰ کے جس دن مضطر ہونگے تو آوینگے میرے پاس طلب
شفاعت کے لئے اور موید ہے اسکی حدیث انا سید ولد آدم یوم القیامۃ الخ ف وہ دن کہ کھڑے ہونگے لوگ واسطے حکم پروردگار عالمین کے اور نزدیک
کہ نزدیک ہوگا آفتاب یعنی لوگوں کے سروں سے پس پہنچے گی لوگوں کو بسبب غم و فکر شدید کے کہ حاصل ہوگی کھڑے رہنے سے اور نزدیکی آفتاب سے ایسی حالت
کہ نہیں طاقت رکھیں گے یعنی صبر کرنیکی پھر پس کہیں گے لوگ آپس میں کیا نہیں دیکھتے تم یعنی نہیں ڈھونڈھتے تم اس شخص کو کہ سفارش کرے تمہارے
نزدیک پروردگار تمہارے کے یعنی تاکہ چھڑاوے تمکو اس فکر و غم سے پس آوینگے حضرت آدم کے پاس اور ذکر کی ابوہریرہ نے یا آنحضرت نے تمام حدیث شفاعت
کی جو اوپر گذری کہ لوگ سب انبیاء سے جا کر التماس شفاعت کرینگے اور وہ جواب دینگے کہ ہم قدرت نہیں رکھتے اسکی اور کہا آنحضرت نے بعد اسکے ذکر کرینگے
پس جاؤنگا میں لوگوں میں سے اور آؤنگا نیچے عرش کے ف ع اور سامنے سے جو حدیث اوپر گذری اسمیں ہے کہ میں اپنے رب کے گھر میں آؤنگا تطبیق اسمیں
اور اسمیں یہ ہے کہ گھر اسکا جنت ہے اور جنت نیچے عرش کے ہے ت پس گر پڑونگا میں سجدہ کرتا ہوا اپنے پروردگار کو پھر کھولیگا یعنی الہام کریگا
اللہ تعالیٰ مجھکو اپنی تعریفوں اور ثنا نیک سے ذات اپنی پر وہ کچھ کہ نہیں کھولی کسی پر پہلے میرے بلکہ مجھ پر بھی پہلے اسوقت کے جیسے کہ حدیث سابق سے

ظاہر ہوتا ہی پھر فرماویگا اللہ تعالےٰ ای محمد اُٹھا تو سر اپنا اور مانگ دیا جاویگا اور شفاعت کر قبول کیجاویگی شفاعت تیری پس اُٹھاونگا مین سر اپنا اور کہونگا بخش امت میری کو ای رب بخش امت میری کو ای رب **ف** ع تین بار کہنا تاکید و مبالغہ کے لیئے ہی یا اشارہ ہی طرف طبقات گنہگاران کے **ت** پس کہا جاویگا ای محمد داخل کر اپنی امت مین سے اُن لوگونکو کہ نہین ہی حساب اُنپر یعنے نہین لیا جاویگا اُنسے حساب اور بیحساب بہشت مین داخل کیئے جاوینگے دروازے جانب دست راست سے بہشت کے دروازون مین سے اور وہ شریک ہونگے لوگونکے سوائے اس دروازہ کے اور دروازون مین کہ اور جانب مین ہین **ف** ع یعنے از راہ عنایت کے داہنی طرف کا دروازہ مخصوص اُنہین کے لیئے ہی اور کسی کو اُسمین داخل ہین اور باقی دروازے مشترک ہین اُنہین اور غیر اُنکے مین کچھ ممانعت نہین اُنکو اُنمین سے جانے کی ہی **ت** پھر فرمایا آنحضرت نے قسم اُس خدا کی کہ جان میری قبضۂ قدرت مین ہی تحقیق مسافت درمیان دونون کواڑون دروازے کے دروازون جنت کے سے مانند اُس مسافت کے ہی کہ درمیان مکہ اور ہجر کے ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ہجر ساتھ زبرہ اور جیم کے نام ایک قریہ کا ہی قریون بحرین کے سے اور مقصود بیان کرنا فراخی دروازہ جنت کا ہی کہ مسافت اسکے دروازے کی دو جانبون مین اسقدر ہی اور مراد تحدید و تعیین نہین ہی بلکہ یہ تخمیناً فرمایا ہی لوگونکو سمجھانیکے لیئے اور حقیقت حال اور ہی کچھ ہی **وَعَنْ حُذَيْفَةَ فِي حَدِيْثِ الشَّفَاعَةِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَتُرْسَلُ الْاَمَانَةُ وَالرَّحِمُ فَتَقُوْمَانِ جَنَبَتَيِ الصِّرَاطِ يَمِيْنًا وَّشِمَالًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہی حذیفہ بن الیمان سے بیچ حدیث شفاعت کے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا اور بھیجی جاویگی امانت اور ناتا پس کھڑے ہونگے دونون طرف پل صراط کے داہنے اور بائین نقل کی یہ مسلم نے **ف** ع یعنے امانت کہ محافظت کرنی حقوق اور اموال لوگون کی ہی اور رحم کہ قرابت ولادت ہی یہ دونون بسبب عظیم القدر اور مہتم بالشان ہونیکے کہ رعایت انکے حق کی کرنی بندونکو لازم ہی صورت بنکر آوینگے واسطے امانت دار اور خیانت دار اور صلۂ رحم کرنیوالے اور قطع رحم کرنیوالے کے یعنے جھگڑینگے اس شخص سے کہ جسنے ضائع کی ہوگی امانت اور توڑا ہوگا ناتا اور گواہی دینگے اُسکی برائی پر اور جس شخص نے پوری ادا کی ہوگی امانت اور حق ناتے کا ادا کیا ہوگا اُسکی طرف سے جھگڑینگے اور گواہی دینگے اُسکی بھلائی پر تاکہ تمیز ہوجاوے ہر ایک اُنمین سے اور اس حدیث مین رغبت دلائی ہی اور رعایت کرنی حق ان دونون کی اور اہتمام کرنے انکے کی **وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَا قَوْلَ اللّٰهِ تَعَالٰى فِيْ اِبْرَاهِيْمَ رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ فَمَنْ تَبِعَنِيْ فَاِنَّهُ مِنِّيْ وَقَالَ عِيْسٰى اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اُمَّتِيْ اُمَّتِيْ وَبَكٰى فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَا جِبْرِيْلُ اِذْهَبْ اِلٰى مُحَمَّدٍ وَّرَبُّكَ اَعْلَمُ فَسَلْهُ مَا يُبْكِيْهِ فَاَتَاهُ جِبْرِيْلُ فَسَاَلَهٗ فَاَخْبَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا قَالَ فَقَالَ اللّٰهُ لِجِبْرِيْلَ اِذْهَبْ اِلٰى مُحَمَّدٍ فَقُلْ اِنَّا سَنُرْضِيْكَ فِيْ اُمَّتِكَ وَلَا نَسُوْءُكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہی عبداللہ بن عمرو بن عاص سے یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی یہ آیۃ بیچ بیان عرض ابراہیم کے کہا ای پروردگار میرے ان بتون نے گمراہ کیا بہتون کو آدمیون مین سے یعنے ہوئے سبب بہتون کی گمراہی کے پس جسنے کہ پیروی کی میری یعنے توحید اور اخلاص اور توکل مین پس وہ مجھسے ہی **ف** ع یعنے میرے تابعین سے ہی اور بقیہ آیۃ یہ ہی ومن عصانی فانک غفور رحیم **ت** اور پڑھا آنحضرت نے قول حضرت عیسیٰ کا کہ اپنی امت کے حق مین اللہ تعالےٰ سے عرض کیا کہ اگر عذاب کرے تو اُنکو پس تحقیق وہ بندے تیرے ہین **ف** ع کچھ چارہ نہین رکھتے اور کوئی نہین روک سکتا اور آگے اسکے یہ ہی وان تغفر لہم فانک انت العزیز الحکیم یعنے تجھپر کوئی غالب نہین تو قوی قادر ہی اور حکم کرتا جو چاہتا ہی کوئی تیرے حکم پیچھے نہین ڈال سکتا اور حکیم ہی کہ رکھتا ہی ہر چیز کو اپنی جاپر اور حاصل بیان یہ ہی کہ آنحضرت نے شفاعت دونونکی کہ اپنی امت کے حق مین یاد فرمایا اپنی امت کو یاد کیا اور رقت کی اور شفاعت چاہی اور دعا کی جیسے کہ کہا **ت** پس اُٹھائے آنحضرت نے دونون ہاتھ اپنے اور کہا خداوندا بخش امت میری امت میری

تم کو میری امت پر۔ رو دئیے پس فرمایا اللہ تعالیٰ نے اے جبرئیل جا طرف محمد کے حال انکا پوچھ۔ اور پروردگار تیرا اے جبرئیل دانا ہے احتیاج پوچھنے کی نہیں رکھتا لیکن باوجود اسکے استفہام ہے اظہار کرم و عنایت اپنی کے پوچھتا ہے سبب رونے کا تو تم پوچھو کہ کس چیز نے رولایا اسکو پس آئے آنحضرت کے پاس جبرئیل اور پوچھا آپ سے کہ کس چیز نے رولایا آپکو پس خبر دی جبرئیل کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ اس چیز کے کہ کہا تھا اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سبب رونے کے وہ خوف ہے واسطے امت اپنی کے پس جبرئیل درگاہ کبریائی میں گئے اور عرض کیا اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے واسطے جبرئیل کے کہ جا طرف محمد کے پس کہہ کہ تحقیق ہم نزدیک ہے کہ راضی کر دینگے تجھکو بیچ حق امت تیری کے اور دلگیر اور غمگین نہ کرینگے تجھکو اس باب میں نقل کی یہ مسلم نے **ف ع ح** روایت میں آیا ہے کہ آنحضرت نے فرمایا کہ میں ہرگز راضی نہیں ہونگا جب تک ایک ایک میری امتوں میں سے نہیں بخشیگا اب ہمی انکا ہونا چاہیے اور عقیدہ ایمان کا انکے ساتھ درست کر رکھنا چاہیے مشکل کہ ہے یہ ہی اور کچھ نہیں ع نسبت خاک را با عالم پاک * آن او باش ہر چہ خواہی کن * اس حدیث میں طرح طرح کے فائدہ ہیں ایک تو بیان ہے کمال شفقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی امت پر اور متوجہ ہونا آپکا انکی درستی امور میں اور دوسری بشارت عظمی ہے اس امت مرحومہ کے لیئے بسبب وعدہ الٰہی کے کہ راضی کر دینگے ہم تجھکو اور تیسرے بیان ہے آنحضرت کے عظیم المرتبہ ہونیکا **وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ نَاسًا قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ هَلْ نَرٰی رَبَّنَا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ هَلْ تُضَارُّوْنَ فِیْ رُؤْیَةِ الشَّمْسِ بِالظَّهِیْرَةِ صَحْوًا لَیْسَ مَعَهَا سَحَابٌ وَهَلْ تُضَارُّوْنَ فِیْ رُؤْیَةِ الْقَمَرِ لَیْلَةَ الْبَدْرِ صَحْوًا لَیْسَ فِیْهَا سَحَابٌ قَالُوْا لَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ مَا تُضَارُّوْنَ فِیْ رُؤْیَةِ اللّٰہِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اِلَّا کَمَا تُضَارُّوْنَ فِیْ رُؤْیَةِ اَحَدِهِمَا اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَةِ اَذَّنَ مُؤَذِّنٌ لِیَتَّبِعْ کُلُّ اُمَّةٍ مَا کَانَتْ تَعْبُدُ فَلَا یَبْقٰی اَحَدٌ کَانَ یَعْبُدُ غَیْرَ اللّٰہِ مِنَ الْاَصْنَامِ وَالْاَنْصَابِ اِلَّا یَتَسَاقَطُوْنَ فِی النَّارِ حَتّٰی اِذَا لَمْ یَبْقَ اِلَّا مَنْ کَانَ یَعْبُدُ اللّٰہَ مِنْ بَرٍّ وَفَاجِرٍ اَتَاهُمْ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ قَالَ فَمَاذَا تَنْظُرُوْنَ یَتْبَعُ کُلُّ اُمَّةٍ مَا کَانَتْ تَعْبُدُ قَالُوْا یَا رَبَّنَا فَارَقْنَا النَّاسَ فِی الدُّنْیَا اَفْقَرَ مَا کُنَّا اِلَیْهِمْ وَلَمْ نُصَاحِبْهُمْ وَفِیْ رِوَایَةِ اَبِیْ هُرَیْرَةَ فَیَقُوْلُوْنَ هٰذَا مَکَانُنَا حَتّٰی یَاْتِیَنَا رَبُّنَا فَاِذَا جَاءَ رَبُّنَا عَرَفْنَاهُ وَفِیْ رِوَایَةِ اَبِیْ سَعِیْدٍ فَیَقُوْلُ هَلْ بَیْنَکُمْ وَبَیْنَهٗ اٰیَةٌ تَعْرِفُوْنَهٗ فَیَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَیُکْشَفُ عَنْ سَاقٍ فَلَا یَبْقٰی مَنْ کَانَ یَسْجُدُ لِلّٰہِ تَعَالٰی مِنْ تِلْقَاءِ نَفْسِهٖ اِلَّا اَذِنَ اللّٰہُ لَهٗ بِالسُّجُوْدِ وَلَا یَبْقٰی مَنْ کَانَ یَسْجُدُ اِتِّقَاءً وَّرِیَاءً اِلَّا جَعَلَ اللّٰہُ ظَهْرَهٗ طَبَقَةً وَّاحِدَةً کُلَّمَا اَرَادَ اَنْ یَّسْجُدَ خَرَّ عَلٰی قَفَاهُ**

اور روایت ہے ابو سعید خدری سے کہ تحقیق کتنے ایک لوگوں نے کہا یا رسول اللہ دیکھیں گے ہم رب اپنے کو دن قیامت کے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاں دیکھو گے **ف ع** ذکر کیا سیوطی نے اپنی تالیفات میں کہ رویت اللہ تعالیٰ کی موقف میں حاصل ہوگی ہر ایک کو مردوں اور عورتوں میں سے یہاں تک کہ کہا ہے بعضوں نے کہ منافقوں اور کافروں کو بھی ہوگی پھر محجوب ہو جائیں گے بعد اسکے تاکہ ہووے انپر حسرت اور اس میں بحث ہے بسبب قول اللہ تعالیٰ کے کلا انہم عن ربہم یومئذ لمحجوبون کہا سیوطی نے اور رویت جنت میں پس اجماع ہے اہل سنت کا اسپر کہ وہ حاصل ہوگی انبیا اور رسولوں اور صدیقوں کو ہر ساعت میں ہمیشہ اور مومن مردوں کو ہر ہفتہ اس امت کے بیچ اور اس امت کی عورتوں کی رویت میں تین مذہب ہیں ایک تو یہ کہ نہیں دیکھینگی اور دوسرا یہ کہ دیکھیں گی اور تیسرا یہ کہ دیکھینگی مثل ایام عیدوں کے میں اور جنوں میں اور فرشتوں کے حق میں دو قول ہیں ایک تو یہ کہ نہیں دیکھیں گے اپنے رب کو اور دوسرا یہ کہ دیکھینگے اسکو اور جنات کے دیکھنے میں بھی خلاف ہے بعد ازاں واسطے تحقیق اور اثبات رویت کے فرمایا کیا ضرر پہونچائے جاتے ہو تم بیچ دیکھنے آفتاب کے وقت دوپہر کھلی ہوئی کہ نہو اسمیں ابر اور کیا ضرر پہونچائے جاتے ہو بیچ دیکھنے چاند چودھویں رات کھلی ہوئی کہ نہو اسمیں ابر کہا لوگوں نے نہیں یا رسول اللہ فرمایا نہ ضرر پہونچائے جاؤ گے تم بیچ دیکھنے اللہ تعالیٰ کے دن قیامت کے مگر جیسا ضرر پہونچائے جاتے ہو تم بیچ دیکھنے ایک کے ان دو میں سے

ف ح یعنے آفتاب و ماہتاب کے آفتاب چاند دیکھنے مین قطعاً ضرر نہین پہنچتا تو کہ وہان بھی ضرر نہین پہونچائے جاوینگے اسمین مبالغہ اور تعلیق بالمحال ہی یعنے اگر ہو دیکھنے
ایک کے ان دونون مین سے ضرر تو البتہ اللہ تعالے کے دیکھنے مین ضرر ہو جب یہان نہین ہوتا تو وہان بھی نہین ہوویگا اور لکھا ہی علما نے کہ یہ رویت کہ یہان
مذکور ہی بغیر اس رویت کے ہی کہ ثواب مومنون کے ہوگی بہشت مین اور یہ رویت امتحانی ہی حق تعالے کیطرف سے تا واقع ہو سبب اسکے تمیز درمیان اسکے
کہ عبادت کی ہی خدا کی اور درمیان اسکے کہ عبادت کی ہی بتونکی اور امتحان اور ابتلا بندونکا جاری ہی اس جگہ مین بھی تا وقت فارغ ہونیکے حساب سے
اور واقع ہونے جزا کے قسم ثواب و عقاب سے آخرت اگرچہ دار جزا ہی لیکن واقع ہوگا وہان بھی کبھی امتحان جیسے کہ دنیا گھر امتحان کا ہی اور کبھی واقع ہوتی
ہی اسمین بھی جزا جیسے کہ فرمایا وما اصابکم من مصیبۃ فبما کسبت ایدیکم کذا قال الطیبی ت جسوقت کہ ہوگا دن قیامت کا پکاریگا ایک پکارنیوالا
چاہیے کہ پیچھے جاوے ہر گروہ اس چیز کے کہ عبادت کرتا تھا اسکی پس نہین باقی رہیگا وہ کوئی کہ عبادت کرتا تھا سوائے اللہ کے بتونکو اور انصاب کو
ف ع انصاب جمع نصب کی ہی اور نصب اس پتھر کو کہتے ہین کہ برپا کیا جاوے اور عبادت کیا جاوے اور ذبح کیا جاوے اسپر بقصد تقرب طلب کے
اور جو چیز کہ کھڑی کیجاوے اور اعتقاد کیجاوے تعظیم اسکی خواہ پتھر ہو خواہ درخت پس نصب ہی ت مگر کہ گرینگے دوزخ مین ف ع یعنے سبکے سب الٹا
اور بت دوزخ مین ڈالے جاوینگے انکے ساتھ پوجنے والے انکے بھی ڈالے جاوینگے ت یہان تک کہ نہ باقی رہینگے مگر وہ کہ بندگی کرتے تھے اللہ کی نیکون
مین سے اور بدون مین سے آویگا انکے پاس پروردگار عالمون کا ف ح ع اور تجلی کریگا انپر ساتھ قرب کے اور حقیقت مین آنا صفات حق سے ہی
کہ اسناد کیا ہی اپنی ذات کیطرف قرآن مجید مین اور کلام رسول مین بھی آیا ہی اور اعتقاد رکھتے ہین ہم اسکا بے اسکے کہ جانین کیفیت اسکی اور منزہ جانتے
ہین اسکو حرکت و انتقال سے کہ آنے مین ہوتا ہی جیسے کہ حکم تمام متشابہات کا ہی یا یہ معنے ہین کہ آویگا فرشتہ اسکے فرشتون مین سے آیا تو دیگا انکے
پاس حکم اسکا جیسے کہ اشارہ کیا ساتھ قول اپنے کے ت فرماویگا اللہ تعالے انکو کسکے منتظر ہو ہر جماعت پیچھے چلی جاتی ہی اس چیز کے کہ عبادت
کرتے تھے اسکی یعنے تم کیون نہین جاتے مومن کہینگے کہ اے پروردگار ہمارے جدائی کی ہمنے لوگون سے دنیا مین یعنے جو کہ پوجتے تھے غیر اللہ کو کہ ہمنے
جدائی کر رکھی تھی ہمنے دنیا مین اس حالت مین کہ بہت محتاج تھے طرف انکے اور نہ صحبت رکھی ہمنے ساتھ انکے ف ع اور متابعت نہین کی انکی
بلکہ مقابلہ کرتے رہے انکا اور لڑتے رہے انسے اور انقطاع رکھا انسے تیری خوشی کے لیئے پس اب کیونکر متابعت کرین انکی حال آنکہ بے پروا ہین ہم
انسے اور وہ اور معبود انکے سب دوزخ مین ہین ف اور بیچ روایت ابی ہریرہؓ کے یون آیا ہی کہ پس کہینگے وہ عبادت کرنے والے حق کے یہ
ہی جگہ ہماری اور نہین جاوینگے ہم یہان تک کہ آوے ہمارے پاس رب ہمارا یعنے تجلی کرے ہمپر ایسی وجہ کر کہ پہچانین ہم اسکو پس جسوقت آویگا
رب ہمارا یعنے اس صفت پر کہ پہچانا ہمنے اسکو کہ وہ منزہ ہی صورت سے اور کمیت سے اور کیفیت سے اور جہت سے اور مانند انکے سے پہچانین
گے ہم اسکو یعنے حق پہچاننے کا اور بیچ روایت ابی سعید خدری کی یون آیا ہی کہ پس فرماویگا اللہ تعالے کہ کیا ہی درمیان تمہارے اور درمیان
پروردگار کے نشانی کہ پہچانو تم اسکو ف ع یعنے اس نشانی سے اور وہ معرفت اور محبت ہی کہ جو نتیجہ توحید کا اور ثمرہ ایمان و تصدیق
کا ہی ت پس کہینگے وہ کہ ہان ہی نشانی پس کھولا جاویگا پنڈلی سے ف ح ع کہا بعضون نے کہ معنے پنڈلی کھلنے کے جاتا
رہنا خوف و ہول کا ہی اور بعضون نے کہا کہ مراد نور عظیم ہی یا جماعت ملائکہ اور صواب یہ ہی کہ توقف کرین اور کچھ تاویل نکرین اسکی اور حقیقت
معنے اور مراد کو سپرد علم حق کی کرین ت پس نہ باقی رہیگا وہ شخص کہ سجدہ کرتا تھا خدا کو یعنے دنیا مین جانب نفس اپنے سے یعنے باخلاص نہ واسطے دکھانے خلق
کے اور ملاحظہ انکے کے اور خوف تلوار کے مگر کہ اذن دیگا اللہ تعالے اسکو سجدے کا اور میسر کریگا اسکو سجدہ اور نہ باقی رہیگا وہ شخص کہ سجدہ کرتا تھا
واسطے بچنے کے تلوار سے اور لوگونکے ڈر سے اور دکھانے کے لیئے مگر کہ کر دیگا اللہ تعالے پشت اسکی ایک تختہ یعنے جوڑ ہڈیون کے نہین ہونگے کہ جس سے جھک سکے

اور سجدہ کرے بلکہ یکساں مانند تختہ کے ہو جائیں گے جب چاہیگا سجدہ کرنا گر پڑیگا چت **ف** س کہا نووی نے کہ اس حدیث سے دیجا تا ہی کہ منافقین بھی دیکھینگے اللہ تعالیٰ کو آخرت میں اور یہ باطل ہی اسلیے کہ نہیں ہی تصریح اسمین انکے دیکھنے کی بلکہ اسمین ہی کہ وہ جماعت کہ اسمین منافقین اور مومنین ہونگے دیکھینگے اللہ تعالیٰ کو پھر امتحان کریگا سجدہ کرنے میں تو شخص کہ مخلص ہوگا سجدہ کریگا اور جو کہ منافق ہوگا سجدہ نہیں کر سکیگا اور یہ نہیں دلالت کرتا ہی اسپر کہ منافق دیکھینگے اللہ تعالیٰ کو **ثُمَّ يُضْرَبُ الْجِسْرُ عَلٰى جَهَنَّمَ وَتَحِلُّ الشَّفَاعَةُ فَيَقُوْلُوْنَ اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ فَيَمُرُّ الْمُؤْمِنُوْنَ كَطَرْفِ الْعَيْنِ وَكَالْبَرْقِ وَكَالرِّيْحِ وَكَالطَّيْرِ وَكَاَجَاوِيْدِ الْخَيْلِ وَالرِّكَابِ فَنَاجٍ مُسَلَّمٌ وَمَخْدُوْشٌ مُرْسَلٌ وَمَكْدُوْسٌ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ حَتّٰى اِذَا خَلَصَ الْمُؤْمِنُوْنَ مِنَ النَّارِ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا مِنْ اَحَدٍ مِنْكُمْ بِاَشَدَّ مُنَاشَدَةً فِي الْحَقِّ قَدْ تَبَيَّنَ لَكُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لِلّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لِاِخْوَانِهِمُ الَّذِيْنَ فِي النَّارِ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا كَانُوْا يَصُوْمُوْنَ مَعَنَا وَيُصَلُّوْنَ وَيَحُجُّوْنَ فَيُقَالُ لَهُمْ اَخْرِجُوْا مَنْ عَرَفْتُمْ فَتُحَرَّمُ صُوَرُهُمْ عَلَى النَّارِ فَيُخْرِجُوْنَ خَلْقًا كَثِيْرًا ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا مَا بَقِيَ فِيْهَا اَحَدٌ مِمَّنْ اَمَرْتَنَا بِهٖ فَيَقُوْلُ ارْجِعُوْا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالَ دِيْنَارٍ مِنْ خَيْرٍ فَاَخْرِجُوْهُ فَيُخْرِجُوْنَ خَلْقًا كَثِيْرًا ثُمَّ يَقُوْلُ ارْجِعُوْا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالَ نِصْفِ دِيْنَارٍ مِنْ خَيْرٍ فَاَخْرِجُوْهُ فَيُخْرِجُوْنَ خَلْقًا كَثِيْرًا ثُمَّ يَقُوْلُ ارْجِعُوْا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ فَاَخْرِجُوْهُ فَيُخْرِجُوْنَ خَلْقًا كَثِيْرًا ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا لَمْ نَذَرْ فِيْهَا خَيْرًا فَيَقُوْلُ اللّٰهُ شَفَعَتِ الْمَلٰئِكَةُ وَشَفَعَ النَّبِيُّوْنَ وَشَفَعَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَلَمْ يَبْقَ اِلَّا اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ فَيَقْبِضُ قَبْضَةً مِنَ النَّارِ فَيُخْرِجُ مِنْهَا قَوْمًا لَمْ يَعْمَلُوْا خَيْرًا قَطُّ قَدْ عَادُوْا حُمَمًا فَيُلْقِيْهِمْ فِيْ نَهَرٍ فِيْ اَفْوَاهِ الْجَنَّةِ يُقَالُ لَهٗ نَهَرُ الْحَيٰوةِ فَيَخْرُجُوْنَ كَمَا تَخْرُجُ الْحِبَّةُ فِيْ حَمِيْلِ السَّيْلِ فَيَخْرُجُوْنَ كَاللُّؤْلُؤِ فِيْ رِقَابِهِمُ الْخَوَاتِمُ فَيَقُوْلُ اَهْلُ الْجَنَّةِ هٰؤُلَاءِ عُتَقَاءُ الرَّحْمٰنِ اَدْخَلَهُمُ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ عَمَلٍ عَمِلُوْهُ وَلَا خَيْرٍ قَدَّمُوْهُ فَيُقَالُ لَهُمْ لَكُمْ مَا رَاَيْتُمْ وَمِثْلُهٗ مَعَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ**

پھر رکھا جاویگا پل صراط دوزخ پر یعنے پشت دوزخ پر بیچون بیچ اسکے اور واقع ہوگی شفاعت اور اذن دیا جاویگا اسکا اور کہیں گے یعنے انبیا اپنی امت کے لیے واسطے طلب استقامت اور سلامتی انکی کے جیسے کہ حدیث ابوہریرہ میں کہ بعد اسکے ہی صریح آیا ہی یا الٰہی سلامتی سے گذار انکو سلامتی سے گذار انکو صراط سے تا دوزخ میں نہ گرین پس گذرینگے مسلمان **ف** ح صراط سے طرح بطرح باندازہ عمل کے اور استقامت کے دین شریعت پر کہ حقیقت میں یہ پل مثال صراط مستقیم شریعت کی ہی کہ باریک تر شعر سے ہی اور چلنا اسپر دشوار ہی لیکن روشن ہین اور اسی معنی میں کہا گیا ہی **بیت** پس کار خوب است عجب مشکل و آسان

چون چہرہ صراط است ہبی روشن و باریک **ف** ت پس گذرینگے بعضے مومن مانند جھپکنے آنکھ کے اور بعضے مانند بجلی کے کہ آسمان میں چمکے اور بعضے مانند باد کے اور بعضے مانند پرندونکے اور بعضے مانند گھوڑون تیز رو خوش رفتار کے اور بعضے مانند اونٹونکے پس بعضے مسلمان نجات پانیوالے اور سلامتی دیے گئے ہونگے آگ دوزخ سے یعنے صراط سے گذرینگے اور نہیں پہونچیگا انکو کچھ ضرر اور بعضے وہ ہونگے کہ زخمی کیے جاوینگے اور خلاص کیے جاوینگے دوزخ سے **ف** ع یعنے بعد آخر نجات پاوینگے کہا ایک شارح نے کہ جو زخمی کیے جاوینگے آنکڑونسے پھر بھیجے جاوینگے طرف دوزخ کے وہ گنہگار اہل ایمان سے ہونگے اور قول آپکا مرسل یعنے چھوڑے جاوینگے قید و طوق سے وہ زخمی بعد اسکے کہ عذاب کیے جاوینگے ایک مدت **ت** اور بعضے پارہ پارہ کیے اور ڈھکیلے اور ہانکے جاوینگے آگ میں **ف** ح لفظ مکدوس شین معجمہ سے ہی اور مکدوش سین مہملہ سے بھی روایت ہی ساتھ اسی معنی کے اور مکدوس ساتھ پیش میم اور زیر کاف اور جزم آخر کے اور زبر دال کے بھی آیا ہی یعنے باندھکر اور قید میں کرکے اور جمع کرکے ایک دوسرے پر ڈالے جاوینگے دوزخ میں **ف** ت یہان تک کہ جب خلاص ہو چکینگے آگ سے **ف** ع ح یعنے پڑنے سے اسمین پس حتی غایۃ ہی واسطے گذرنے بعض کے صراط پر سے اور واسطے گرنے بعض کے دوزخ میں اور کہا طیبی نے کہ حتی غایۃ ہی مکدوش فی نار جہنم کے یعنے باقی رہین گے مکدوش دوزخ میں یہان تک کہ خلاصی پاوینگے بعد عذاب ہونیکے بقدر گناہون اپنے کے یا کسی کی شفاعت سے یا فضل سے

اللہ سبحانہ کو اور یہان سے معلوم ہوا کہ مومن ہمیشہ عذاب مین نہین رہنے کے بلکہ نکلینگے آخر کو اُس سے اور شفاعت کرینگے اور روش کہ جو مومن دوزخ سے نہین نکلے ہین بسبب کثرت گناہونکے اور مبالغہ کرینگے سوال کرنے مین حق جل و علا سے ساتھ نکالنے اُنکے کے جیسے کہ نہ پایا ف یعنی قسم اُس ذات کی کہ جان میری اُسکے ہاتھ مین ہے کہ نہین ہی کوئی تم مین سے سخت تر از روئے طلب اور سوال جھگڑنے کے بیچ حق کے کہ تحقیق ظاہر اور ثابت ہو تمہارے لیئے مومنون سے بیچ طلب اور سوال کے نزدیک جھگڑینگے خدا تعالٰے سے روز قیامت کے اپنے بھائیونکے لیئے کہ آگ دوزخ مین ہین ف ح یعنے تم اُس حق مین کہ ظاہر اور ثابت ہوتا ہو دشمن پر کسطرح مطالبہ اور مواخذہ بکوشش و مبالغہ کرتے ہو مومن بیچ شفاعت کرنے بھائیون اپنے کے کہ دوزخ مین رہے ہین اور نکالنے اُنکے کے اُس سے کوشش اور مبالغہ بیچ مطالبہ اور سوال کرینگے جناب حق تعالٰے سے زیادہ تر اُس سے کرینگے کہینگے مومن ای پروردگار ہمارے تھے یہ روزہ رکھتے ساتھ ہمارے اور نماز پڑھتے یعنے ہماری نماز اور حج کرتے یعنے ہمارے طریق پر پس کہا جاویگا اُنکو کہ نکالو اُن شخصونکو کہ پہچانتے ہو تم یعنے ساتھ اوصاف مذکورہ کے پس حرام کیجاویگی صورتین اُنکی آگ پر ف ح یعنے منع کیا جاویگا تغیر اُنکی صورتونکا آگ پر ساتھ جلادینے یا سیاہ کر دینے کے ایسا نہ کہ پہچانے جاوین منہ اُنکے حاصل یہ کہ منہ اُنکے نہ جلینگے اور نہ سیاہ ہونگے پس پہچانینگے اُنکو مومن شفاعت کرنیوالے اُنکی علامتوں سے ف پس نکالینگے بہت سے خلق کو اُس سے پھر کہینگے ای پروردگار ہمارے باقی نہین رہا آگ مین کوئی شخص اُن لوگون مین سے کہ حکم کیا تونے ہمکو نکالنے کا کہ وہ اہل صیام اور صلوٰۃ اور حج ہین پس فرماویگا اللہ تعالٰے پھر جاؤ پس جو شخص کہ پاؤ تم اُسکے دل مین مقدار دینار کے بھلائی سے پس نکالو اُسکو ف ع مراد بھلائی سے ایک چیز زائد ہی نفس ایمان پر اسلیئے کہ نفس ایمان کہ تصدیق کہتے ہین وہ متغیر نہین ہوتا اور یہ تغیر جو ہی اُس چیز مین ہی کہ زائد ہی ایمان سے کہ وہ عمل صالح ہی یا ذکر خفی یا کوئی عمل اعمال قلب سے کہ وہ شفقت کرتی ہی مسکین پر یا خوف الٰہی یا نیت صادقہ ف پس نکالینگے وہ بہت سی خلق کو پھر فرماویگا اللہ تعالٰے کہ جاؤ تم جس شخص کو پاؤ کہ اُسکے دل مین مقدار آدھی دینار کے ہی بھلائی سے پس نکالو اُسکو پس نکالینگے وہ بہت خلق کو پس فرماویگا اللہ تعالٰے کہ پھر جاؤ تم پس جس شخص کو پاؤ تم کہ اُسکے دل مین مقدار ذرہ کے ہی خیر سے پس نکالو اُسکو پس نکالینگے وہ بہت سی خلق کو پھر کہینگے وہ مومن ای پروردگار ہمارے نہین چھوڑا ہمنے آگ مین نیکی کو یعنے اہل نیکی سے اُس کسی کو کہ ادنیٰ نیکی اور ذرہ اُس سے زیادہ اصل ایمان پر رکھتا تھا خواہ اعمال جوارح سے یا افعال قلوب سے پس فرماویگا اللہ تعالٰے کہ شفاعت کی فرشتون نے اور شفاعت کی پیغمبرون نے اور شفاعت کی مومنون نے اور شفاعت ان سب کی مخصوص تھی ساتھ اُن لوگونکی کہ نیکی کی اگرچہ مقدار ذرہ کی ہو زیادہ اصل ایمان پر اور نہ باقی رہا یعنے کوئی نہین سے کہ رحمت کرتا ہی کسی پر مگر ارحم الراحمین یعنے وہ ذات پاک کہ رحمت اُسکی جاری ہی ہر چیز پر اور رحمت ہر غیر کی مقابلہ مین اثر رحمت اُسکی کے کچھ نہی پس لیویگا اللہ تعالٰے ایک مٹھی دوزخ والون سے پس نکالیگا دوزخ سے ایک جماعت کو کہ نہین کی کوئی بھلائی کبھی ف ع یعنے بھلائی زائد ایمان پر کہا نووی نے کہ یہ لوگ وہ ہونگے کہ نرا ایمان رکھتے ہونگے اور نہین اذن دیا جاویگا اُنکی شفاعت کا ف وہ جماعت کہ تحقیق ہو گئی تھی دوزخ مین مانند کوئلون کے پس ڈالیگا اُنکو اللہ تعالٰے بیچ نہر کے کہ ہوگی جنت کے دروازون پر کہا جاویگا اُسکو نہر الحیات پس نکلینگے تر و تازہ جیسے کہ نکلتا ہی یعنے اوگتا ہی دانہ گھاس کا بیچ کوڑے کرکٹ کے کہ رو برو آجاتا ہی یعنے جیسے جلدی وہ تر و تازہ نکلتا ہی ویسے ہی یہ جلدی تر و تازہ اور توانا نکلینگے پس نکلینگے مانند موتی کے پاک صاف و روشن اُنکی گردون مین مُہرین اور علامتین ہونگی یعنے تاکہ متمیز ہون اُنسے کہ بخشے گئین ہین واسطے عمل صالح کے کذا قال الشارح اور کہا صاحب تحریر نے کہ مراد مُہرون سے یہان کچھ چیزین ہین سونے کی یا غیر اُسکے کی لٹکائے جاوینگے اُنکے گردنون مین تاکہ پہچانے جاوین اُنسے ف پس کہینگے اہل بہشت یعنے جبکہ دیکھینگے اُنکو اور ظاہر ہوگی اُنکے لیئے یہ علامت یہ جماعت آزاد کی ہوئی خدائے مہربان کے ہین کہ داخل کیا ہی اُنکو بہشت مین بے سابقہ عمل کے کہ کیا ہو وہ اور بے واسطہ نیکی کے یعنے عمل باطن کے کہ آگے بھیجا ہو اُسکو پس کہا جاویگا اُن آزادونکو کہ تمہارے لیئے ہی وہ چیز کہ دیکھے تمنے یعنے مقدار پہنچنے نظر کے جنت سے اور مانند اُسکے

یا تمھارے لیئے جو چھپا رکھا ہے کہ دیکھی تحفے انعام و اکرام میں ان کا اور مانند اسکے ہی ساتھ اسکے قسم ہو دو قصد سے نقل کی یہ بخاری و مسلم نے وَعَنْهُ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَاَهْلُ النَّارِ النَّارَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ
خَرْدَلٍ مِنْ اِيْمَانٍ فَاَخْرِجُوْهُ فَيُخْرَجُوْنَ قَدِ امْتُحِشُوْا وَعَادُوْا حُمَمًا فَيُلْقَوْنَ فِيْ نَهْرِ الْحَيٰوةِ فَيَنْبُتُوْنَ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِيْ حَمِيْلِ السَّيْلِ اَلَمْ تَرَوْا اَنَّهَا
تَخْرُجُ صَفْرَاءَ مُلْتَوِيَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی سعید خدری سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ داخل ہونگے بہشتی بہشت مین
اور دوزخی دوزخ مین فرماویگا اللہ تعالے یعنے انبیا کو یا اور شفیعونکو یا ملائکہ کو اور یہ ظاہر تر ہی جیسے کہ صریح آیا ہی روایت ابی ہریرہ کی مین جو شخص کہ ہو اسکے
دل مین برابر دانہ رائی کے ایمان سے پس نکالو اسکو ف ع یعنے آگ سے کہا بعضون نے کہ اس حدیث سے ظاہر ہوتا ہی کہ جنکو نکالیگا جزو نہی ہمی
سے ہونگے وہ مومن بلا خیر اور خالی عمل زائد سے ایمان پر کافر جیسے کہ وہم جاتا ہی ظاہر عبارت سے وہان پس یہ مخالف ہی اجماع کے تب نکالے
جاوینگے اس حال مین کہ تحقیق جل گئے ہونگے مانند کوئلے کے پس ڈالے جاوینگے نہر حیوۃ مین پس اوگین گے یعنے تر و تازہ ہو جاوینگے جیسے کہ اوگتا ہی دانہ
گھانس کا بیچ کوڑے زور کے کیا نہین دیکھتے ہو کہ تحقیق دانہ گھانس کا نکلتا ہی زرد لپٹا ہوا یعنے تر و تازہ نقل کی یہ بخاری و مسلم نے وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ
اَنَّ النَّاسَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ نَرٰى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَذَكَرَ مَعْنٰى حَدِيْثِ اَبِيْ سَعِيْدٍ غَيْرَ كَشْفِ السَّاقِ وَقَالَ يُضْرَبُ الصِّرَاطُ
بَيْنَ ظَهْرَانَيْ جَهَنَّمَ فَاَكُوْنُ اَوَّلَ مَنْ يَجُوْزُ مِنَ الرُّسُلِ بِاُمَّتِهٖ وَلَا يَتَكَلَّمُ يَوْمَئِذٍ اِلَّا الرُّسُلُ وَكَلَامُ الرُّسُلِ يَوْمَئِذٍ اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ
وَفِيْ جَهَنَّمَ كَلَالِيْبُ مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ لَا يَعْلَمُ قَدْرَ عِظَمِهَا اِلَّا اللّٰهُ تَخْطَفُ النَّاسَ بِاَعْمَالِهِمْ فَمِنْهُمْ مَنْ يُّوْبَقُ بِعَمَلِهٖ وَمِنْهُمْ
مَنْ يُّخَرْدَلُ ثُمَّ يَنْجُوْ حَتّٰى اِذَا فَرَغَ اللّٰهُ مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ عِبَادِهٖ وَاَرَادَ اَنْ يُّخْرِجَ مِنَ النَّارِ مَنْ اَرَادَ اَنْ يُّخْرِجَهٗ مِمَّنْ كَانَ يَشْهَدُ اَنْ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَمَرَ الْمَلٰئِكَةَ اَنْ يُّخْرِجُوْا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللّٰهَ فَيُخْرِجُوْنَهُمْ وَيَعْرِفُوْنَهُمْ بِاٰثَارِ السُّجُوْدِ وَحَرَّمَ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ اَنْ تَاْكُلَ اَثَرَ السُّجُوْدِ فَكُلُّ ابْنِ
اٰدَمَ تَاْكُلُهُ النَّارُ اِلَّا اَثَرَ السُّجُوْدِ فَيُخْرَجُوْنَ مِنَ النَّارِ قَدِ امْتُحِشُوْا فَيُصَبُّ عَلَيْهِمْ مَاءُ الْحَيٰوةِ فَيَنْبُتُوْنَ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِيْ حَمِيْلِ السَّيْلِ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ تحقیق لوگون نے کہا یا رسول اللہ کیا دیکھین گے ہم اپنے پروردگار کو دن قیامت کے پس ذکر کیے ابو ہریرہ نے معنے حدیث
ابو سعید خدری کے کہ اوپر گذری ہی اگرچہ لفظون مین اختلاف ہی سوائے ذکر کھولنے پنڈلی کے کہ ابو ہریرہ کی حدیث مین نہین ہی اور کہا آنحضرت نے یا ابو ہریرہ
نے بطریق مرفوع کے یعنے بجائے اسکے کہ حدیث ابی سعید مین گذرا ثم یضرب الجسر علی جہنم الخ یہ عبارت کہ اُسی کے معنے مین ہی کھڑا کیا جاویگا پل صراط
درمیان دوزخ کے پس ہونگا مین اول اُن شخصون کا کہ گذرینگے رسولون مین سے ساتھ امت اپنی کے اور کلام نہین کریگا اور مجال کلام کرنیکی نہین رکھیگا
اُس دن یعنے اُس مقام مین کوئی سوائے رسولونکے اور کلام پیغمبرونکا اُسدن یہ ہوگا یا الٰہی سالم رکھ سالم رکھ اور دوزخ مین یعنے اسکے طرفون مین آنکڑے
ہونگے مانند کانٹے سعدان کے کہ نام ایک گھانس خاردار کا ہی نہین جانتا مقدار اسکے بڑائی کی مگر اللہ جلدی سے اوچک لینگے لوگونکو بسبب برے
عملون انکے کے پس بعضے اُنمین سے وہ ہونگے کہ ہلاک کیے جاوینگے بسبب عمل اپنے کے اور بعضے انمین سے ٹکڑے ٹکڑے کیے جاوینگے یعنے انکے
گوشت ٹکڑے ٹکڑے ہو جاوینگے اور زخمی ہونگے اعضا انکے پھر نجات پاوینگے ف ع یعنے آگ مین پڑنے سے پس کافر ہلاک ہوئیگا اور نجات نہین پاویگا
اور فاسق پارہ پارہ اور زخمی کیا جاویگا پھر نجات پاویگا ت یہان تک کہ جب فارغ ہوگا اللہ تعالے حکم کرنے سے درمیان بندون اپنے کے یعنے ساتھ
خیر کے کہ مستحق ہی ہر ایک جزا عمل اپنے کا اور چاہیگا کہ نکالے آگ سے اُس کسی کو کہ چاہیگا کہ نکالے اسکو ان لوگون سے کہ گواہی دیتے ہیں یہ کہ نہین
کوئی معبود برحق سوائے خدا کے اور محمد بھیجے ہوئے اسکے ہین فرماویگا فرشتونکو کہ نکالین اُسکو پوجتا ہی خدا کو یعنے ایمان رکھا اسکے معبودیت پر نہ غیر اسکے پر
پس نکالینگے فرشتے انکو اور پہچانینگے انکو ساتھ نشانون سجدونکے اور حرام کیا ہی اللہ تعالے نے آگ دوزخ پر یہ کہ کھاوے نشان سجدونکا پس تمام ابن آدم کو

کھا گئی آگ مگر نشان سجدہ کو فرع کہا نووی نے ظاہر حدیث سے یہ ہے کہ آگ نہیں کھانے کی تمام ان اعضا کو کہ جن سے سجدہ کرتے ہیں کہ وہ سات ہیں پیشانی اور دونوں ہاتھ اور دونوں زانو اور دونوں قدم اور بعضوں نے کہا پیشانی ہی مراد ہے اور مختار قول اول ہی ہے پس نکالے جاوینگے آگ سے اس حال میں کہ سوختہ اور سیاہ ہو گئے ہونگے پس ڈالا جاویگا ان پر آب حیات کا فرع اور اوپر گذرا کہ وہ ڈالے جاوینگے نہر حیات میں پس نہ اختلاف شاید کہ باقیا اشخاص کہ ہو پس اوگینگے وہ جیسے کہ اوگتا ہے دانہ گھاس کا بیچ کوڑے تر و کے

وَيَبْقَى رَجُلٌ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَهُوَ آخِرُ أَهْلِ النَّارِ دُخُولًا الْجَنَّةَ مُقْبِلٌ بِوَجْهِهِ قِبَلَ النَّارِ فَيَقُولُ يَا رَبِّ اصْرِفْ وَجْهِي عَنِ النَّارِ فَقَدْ قَشَبَنِي رِيحُهَا وَأَحْرَقَنِي ذَكَاؤُهَا فَيَقُولُ هَلْ عَسَيْتَ إِنْ أَفْعَلَ ذَلِكَ أَنْ تَسْأَلَ غَيْرَ ذَلِكَ فَيَقُولُ لَا وَعِزَّتِكَ فَيُعْطِي اللَّهَ مَا شَاءَ اللَّهُ مِنْ عَهْدٍ وَمِيثَاقٍ فَيَصْرِفُ اللَّهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ فَإِذَا أَقْبَلَ بِهِ عَلَى الْجَنَّةِ وَرَأَى بَهْجَتَهَا سَكَتَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَسْكُتَ ثُمَّ قَالَ يَا رَبِّ قَدِّمْنِي عِنْدَ بَابِ الْجَنَّةِ فَيَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى أَلَيْسَ قَدْ أَعْطَيْتَ الْعُهُودَ وَالْمِيثَاقَ أَنْ لَا تَسْأَلَ غَيْرَ الَّذِي كُنْتَ سَأَلْتَ فَيَقُولُ يَا رَبِّ لَا أَكُونُ أَشْقَى خَلْقِكَ فَيَقُولُ فَمَا عَسَيْتَ إِنْ أُعْطِيتَ ذَلِكَ أَنْ تَسْأَلَ غَيْرَهُ فَيَقُولُ لَا وَعِزَّتِكَ لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَ ذَلِكَ فَيُعْطِي رَبَّهُ مَا شَاءَ مِنْ عَهْدٍ وَمِيثَاقٍ فَيُقَدِّمُهُ إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَإِذَا بَلَغَ بَابَهَا فَرَأَى زَهْرَتَهَا وَمَا فِيهَا مِنَ النَّضْرَةِ وَالسُّرُورِ فَسَكَتَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَسْكُتَ فَيَقُولُ يَا رَبِّ أَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ فَيَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَيْلَكَ يَا ابْنَ آدَمَ مَا أَغْدَرَكَ أَلَيْسَ قَدْ أَعْطَيْتَ الْعُهُودَ وَالْمِيثَاقَ أَنْ لَا تَسْأَلَ غَيْرَ الَّذِي أُعْطِيتَ فَيَقُولُ يَا رَبِّ لَا تَجْعَلْنِي أَشْقَى خَلْقِكَ فَلَا يَزَالُ يَدْعُو حَتَّى يَضْحَكَ اللَّهُ مِنْهُ فَإِذَا ضَحِكَ أَذِنَ لَهُ فِي دُخُولِ الْجَنَّةِ فَيَقُولُ تَمَنَّ فَيَتَمَنَّى حَتَّى إِذَا انْقَطَعَ أُمْنِيَّتُهُ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى تَمَنَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا أَقْبَلَ يُذَكِّرُهُ رَبُّهُ حَتَّى إِذَا انْتَهَتْ بِهِ الْأَمَانِيُّ قَالَ اللَّهُ لَكَ ذَلِكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى لَكَ ذَلِكَ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور باقی رہیگا ایک شخص درمیان بہشت اور دوزخ کے اور وہ شخص آخر ہوگا دوزخیوں میں سے بہشت کے داخل ہونے میں متوجہ کیے ہوگا منھ اپنا طرف دوزخ کے پس عرض کریگا اے پروردگار میرے پھیر منھ میرے کو آگ دوزخ سے اور تحقیق ایذا دی مجھکو اور ہلاک کیا مجھکو آگ دوزخ کی بو نے یعنی بسبب جلنے دوزخیوں کے اسمیں اور ہو سکتا ہے کہ آگ دوزخ میں فی نفسہ بوئی بد ہو اور جلا دیا مجھکو شعلوں اور تیزی گرمی اسکی نے پس فرماویگا اللہ تعالے کہ توقع ہے تجھسے کہ اگر کروں میں یہ یعنی پھیر دوں منھ تیرا آگ دوزخ سے مانگے تو سوائے اسکے اور کچھ عرض کریگا وہ شخص کہ نہیں چاہونگا میں کچھ قسم عزت تیری کی پس دیگا اللہ تعالے جو کچھ چاہیگا اللہ تعالے عہد و پیمان پس پھیریگا اللہ تعالے منھ اسکا آگ سے پس جبکہ پھیریگا اللہ تعالے منھ اسکا طرف بہشت کے دیکھیگا خوبی اور تازگی اسکی چپ رہیگا اسوقت تک کہ چاہیگا اللہ تعالے چپ رہنا اسکا پھر عرض کریگا اے رب میرے آگے لے چل مجھکو طرف دروازہ بہشت کے پس فرماویگا اللہ تعالے و تبارک کیا نہیں دی تو نے عہد و پیمان اسپر کہ نہ مانگے تو غیر اس چیز کے کہ مانگی تھی تو نے کہ منھ میرا دوزخ سے پھیر دے پس کہیگا اے رب میرے نہ ہوؤنگا میں بدبخت ترین مخلوق تیری کا فرع یعنی نہ کر مجھکو نہایت بدبخت سب مخلوق میں کہ میں محروم رہوں بہشت کے داخل ہونے سے کہ میں تو باہر پڑا رہوں اور اور اندر چلا اگر بہشت کے اندر نجاؤں تو اتنا تو ہو کہ اسکے دروازے پر جا پڑوں ف پس فرماویگا اللہ تعالے توقع ہے کہ اگر دیا جاوے تو اسکو یعنی بہشت کے دروازے پر لے جایا جاوے تو سوال کرے تو اور کچھ پس کہیگا وہ شخص قسم عزت تیری کی نہیں مانگنے کا میں تجھسے سوائے اسکے فرع اگر کہا جاوے کہ کیوں عتاب نہیں کریگا پروردگار اسپر اوپر توڑنے قسم و عہد کے جواب اسکا یہ ہے کہ حال اسکا مجنونوں کا سا ہوگا اور وہ اسمیں معذور ہیں یا یہ کہ وہ گھر تکلیف کا نہیں ہے یا مواخذہ ہو پس دیویگا بندہ اپنے پروردگار کو ہر بار میں بھی جو کچھ کہ چاہیگا اللہ تعالے عہد و میثاق پس آگے لیجاویگا خدا تعالے اسکو طرف دروازہ بہشت کے پس جبکہ پہنچیگا اسکے دروازے پر پس دیکھیگا تازگی و خوبی بہشت کی

رونق و خوشی سے یعنی بسبب دیکھنے خوشی کی چیزوں کے قسم حور و قصور وغیرہ سے پس چپ رہیگا جسقدر چاہیگا اللہ پھر چپ رہنا پھر عرض کریگا ای رب
میرے داخل کر مجکو بہشت مین پس فرماویگا اللہ تبارک و تعالیٰ بلا کی ہو جیو تجکو ای فرزند آدم کہ کیا عجب عہد شکن ہو گیا ہی تو نہیں عہد نہین کیا تہین
دے تو نے عہد و پیمان یہ کہ نہ مانگے تو غیر اس چیز کے کہ دیا گیا تو پس عرض کریگا ای پروردگار نہ گردان مجکو بدترین خلق اپنے کا فٖ اگرچہ تو کہ
یہ جواب کیسے نکر مطابق ہو اس سوال کے کہ کیا نہین دی تو نے عہد جواب یہ کہ گویا اسنے کہا ای رب میرے دے تو مین نے عہود و میثاق ولیکن تامل
کیا مین نے تیرے کرم اور عفو اور رحمت مین اور اس آیۃ مین ولا تیاسوا من روح اللہ الخ پس مطلع ہوا مین اسپر کہ مین نہین ہون ان کفار سے کہ نا امید ہوئے
تیری رحمت سے اور طمع کی مین نے تیرے کرم اور وسعت رحمت مین اور مانگا مین نے تجھسے یہ پس اللہ تعالیٰ راضی ہوگا اس قول سے جیسے کہ فرمایا تا سپن ہمیشہ
رہیگا مانگتا یہان تک کہ راضی ہوگا اللہ تعالیٰ اس سے یعنی بسبب کلام و دعا مانگنے کے پس جب راضی ہوگا اللہ تعالیٰ اذن دیگا اسکو بہشت مین جانیکا پھر
فرمادیگا خدا تعالیٰ کہ آرزو کر اور چاہ جو کچھ چاہے تو پس آرزو کریگا وہ یہان تک کہ جب منقطع ہوگی اور نہایت کو پہنچیگی آرزو اسکی فرماویگا اللہ تعالیٰ
کہ آرزو کر ایسی اور ایسی یعنی آرزو کر ہر جنس سے جو کچھ چاہے تو پیش آویگا پروردگار اسکا اس حالت مین کہ یاد دلاویگا اسکو تو یہان تک کہ جب
ہو چکین کی آرزوئین اسکی فرماویگا اللہ تعالیٰ تیرے لیئے ہی یہ یعنی جو کچھ کہ چاہا تو نے اور مانند اسکے ساتھ اسکے یعنی از راہ تفضل کے اور ابو سعید کی روایت
مین ہی کہ فرماویگا اللہ تعالیٰ تیرے لیئے ہی یہ اور دس برابر اسکے یعنی کیفیت مین اگرچہ ہو مثل اسکے کمیت مین اور اس سے رفع ہو جاتی ہی تدافع اور
دفع ہوتا ہی تمانع نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَن ابنِ مسعودٍ اَنَّ رسولَ اللہِ صَلَّی اللہُ علیہِ وسلَّمَ قالَ آخِرُ مَنْ
یَدخُلُ الجنّۃَ رَجُلٌ فَھُوَ یَمشِی مَرَّۃً وَیَکبُو مَرَّۃً وَتَسفَعُہُ النّارُ مَرَّۃً فَاِذَا جَاوَزَھَا الْتَفَتَ اِلَیھَا فَقالَ تَبَارَکَ الَّذِی
نَجَّانِی مِنکِ لَقَدْ اَعطَانِیَ اللہُ شَیئًا مَا اَعطَاہُ اَحَدًا مِنَ الاَوَّلِینَ وَالاٰخِرِینَ فَتُرفَعُ لَہٗ شَجَرَۃٌ فَیَقُولُ اَیْ رَبِّ اَدْنِنِی
مِنْ ھٰذِہِ الشَّجَرَۃِ فَلاَستَظِلَّ بِظِلِّھَا وَاَشرَبَ مِن مَائِھَا فَیَقُولُ اللہُ یَا ابنَ اٰدَمَ لَعَلِّی اِن اَعطَیتُکَھَا سَاَلتَنِی غَیرَھَا فَیَقُولُ لاَ یَا رَبِّ
وَیُعَاھِدُہٗ اَن لاَ یَسْاَلَہٗ غَیرَھَا وَرَبُّہٗ یَعذِرُہٗ لِاَنَّہٗ یَرٰی مَا لاَ صَبرَ لَہٗ عَلَیہِ فَیُدنِیہِ مِنھَا فَیَستَظِلُّ بِظِلِّھَا وَیَشرَبُ مِن
مَائِھَا ثُمَّ تُرفَعُ لَہٗ شَجَرَۃٌ ھِیَ اَحسَنُ مِنَ الاُولٰی فَیَقُولُ اَیْ رَبِّ اَدْنِنِی مِن ھٰذِہِ الشَّجَرَۃِ لِاَشرَبَ مِن مَائِھَا وَاَستَظِلَّ بِظِلِّھَا لاَ اَسْاَلُکَ غَیرَھَا
فَیَقُولُ یَا ابنَ اٰدَمَ اَلَم تُعَاھِدنِی اَن لاَ تَسْاَلَنِی غَیرَھَا فَیَقُولُ لَعَلِّی اِن اَدنَیتُکَ مِنھَا تَسْاَلُنِی غَیرَھَا فَیُعَاھِدُہٗ اَن لاَ یَسْاَلَہٗ غَیرَھَا
وَرَبُّہٗ یَعذِرُہٗ لِاَنَّہٗ یَرٰی مَا لاَ صَبرَ لَہٗ عَلَیہِ فَیُدنِیہِ مِنھَا فَیَستَظِلُّ بِظِلِّھَا وَیَشرَبُ مِن مَائِھَا ثُمَّ تُرفَعُ لَہٗ شَجَرَۃٌ عِندَ بَابِ الجَنَّۃِ
ھِیَ اَحسَنُ مِنَ الاُولَیَینِ فَیَقُولُ رَبِّ اَدْنِنِی مِن ھٰذِہِ فَلاَستَظِلَّ بِظِلِّھَا وَاَشرَبَ مِن مَائِھَا لاَ اَسْاَلُکَ غَیرَھَا فَیَقُولُ یَا ابنَ
اٰدَمَ اَلَم تُعَاھِدنِی اَن لاَ تَسْاَلَنِی غَیرَھَا قَالَ بَلٰی یَا رَبِّ ھٰذِہٖ لاَ اَسْاَلُکَ غَیرَھَا وَرَبُّہٗ یَعذِرُہٗ لِاَنَّہٗ یَرٰی مَا لاَ صَبرَ لَہٗ
عَلَیہِ فَیُدنِیہِ مِنھَا فَاِذَا اَدنَاہُ مِنھَا سَمِعَ اَصوَاتَ اَھلِ الجَنَّۃِ فَیَقُولُ اَیْ رَبِّ اَدخِلنِیھَا
اور روایت ہی ابن مسعود سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آخر ان شخصوں کا کہ داخل ہونگے بہشت مین ایک شخص ہوگا پس چلیگا
ایکبار اور منھ کے بل گریگا ایکبار اور نشان دیوے گی اسکے آگ ایکبار اس طرح کہ پہنچے گی گرمی آگ کی اسکو پس ظاہر ہوگا اثر اسکا یعنی متغیر ہوگا رنگ
اسکی جلد کا جلینگے بعضے اعضا اسکے پس جب گذر جائیگا وہ شخص آگ سے التفات کریگا یعنی دیکھیگا طرف آگ کی اور کہیگا بزرگ ہی وہ خدا کہ نجات
دی مجکو تجھسے قسم خدا کی تحقیق دی مجکو خدا تعالیٰ نے وہ چیز کہ نہین دی کسی کو اگلے پچھلوں مین سے فٖ یہ قسم بسبب نہایت خوشی کے کہا دیگا یہ کہ
اپنی نجات کو بڑی ہی نعمت جانیگا کہ کسی کو عالمین مین سے نہین ملی اور شاید کہ وجہ اسکی یہ ہو کہ وہ نہین دیکھیگا کسی کو ہم شریک اپنا آگ سے نکلنے مین اور

نہیں جانتے گا کہ نیک چیز میں ہیں جنت میں تب پس بلند کیا جاویگا اسکے لیئے ایک درخت یعنے اوراسکے پاس چشمہ پانیکا بھی ہوگا جسکو بیگا وہ شخص اے پروردگار
میرے نزدیک کر مجکو اس درخت سے تا منتفع ہوؤں میں اس درخت کے سایہ میں اور پیوں میں پانی سے کہ اس درخت کے نیچے ہے پس فرماویگا اللہ تعالیٰ اے بیٹے آدم کے شاید کہ
میں اگر دوں میں تجکو یہ ارادہ تو تیری مانگے تو مجھسے اور کچھ پس کہیگا وہ شخص اے پروردگار میرے وہ عہد کریگا وہ شخص پروردگار سے کہ سوال نہیں کریگا سوا اسکے اور پروردگار
اسکا معذور دیکھیگا اور ملامت نہیں کریگا اسکو اسلیئے کہ وہ دیکھیگا ایسی چیز کہ نہیں صبر ہوئیگا اسکو اسپر پس نزدیک کریگا اللہ تعالیٰ اسکو اس درخت سے پس بیٹھیگا
وہ شخص اس درخت کے سایہ میں اور پیویگا اسکے پانی سے پھر بلند کیا جاویگا اسکے لیئے ایک اور درخت کہ وہ بہتر ہوگا پہلے درخت سے یعنے اسلیئے کہ چاہیگا اسکے لیئے ترقی اونے
سے طرح اعلی کے پس کہیگا اے پروردگار میرے نزدیک کر مجکو اس درخت کے تا پیوں میں اسکے پانی سے اور بیٹھوں میں اسکے سایہ میں سوال نہیں کرونگا میں تجھسے غیر اس درخت کے پس
کہیگا حق تعالیٰ اے بیٹے آدم کے کیا عہد نہ کیا تھا تو نے مجھسے یہ کہ سوال نہ کریگا تو مجھسے غیر اس درخت کے پس فرماویگا اللہ تعالیٰ شاید کہ یہ اگر میں نزدیک کروں تجکو اس سے سوال
کرے تو مجھسے غیر اسکے پس عہد کریگا وہ اللہ تعالیٰ سے یہ کہ سوال کریگا غیر اسکا اور رب اسکا معذور رکھیگا اسکو اسلیئے کہ وہ دیکھیگا ایسی چیز کہ نہیں صبر ہوگا اسکو
اسپر پس نزدیک کریگا اللہ تعالیٰ اسکو اس سے پس بیٹھیگا اسکے سایہ میں اور پیویگا اسکے پانی سے پھر بلند کیا جاویگا اسکے لیئے ایک درخت قریب
نزدیک دروازہ جنت کے کہ وہ اچھا ہوگا پہلے دونوں درختوں سے پس کہیگا وہ اے رب میرے نزدیک کر مجکو اس درخت سے تاکہ بیٹھوں میں اسکے
سایہ میں اور پیوں میں اسکے پانی نہیں مانگنے کا میں تجھسے غیر اسکے پس فرماویگا اللہ تعالیٰ اے ابن آدم کیا نہ عہد کیا تھا تو نے مجھسے یہ کہ نہ مانگے گا مجھسے
غیر اسکے کہیگا وہ ہاں اے رب میرے نہیں سوال کرونگا میں تجھسے غیر اسکے اور رب اسکا معذور رکھیگا اسکو اسلیئے کہ وہ دیکھیگا ایسی چیز کہ نہیں صبر ہوگا
اسکو اسپر پس نزدیک کریگا اللہ تعالیٰ اسکو اس سے ف ح حاصل یہ کہ ہر بار درخت دکھائیں گے بہتر پہلے سے اور وہ طلب کریگا تب
اسکا اور عہد کریگا کہ میں اور نہیں طلب کرونگا اور ہر بار عہد شکنی کریگا اور پروردگار تعالیٰ جب بے صبری اسکی دیکھیگا معذور رکھیگا اسکو تیسرے
درخت تک ت پس جب نزدیک کریگا اسکو اس درخت سے سنیگا آوازیں بہشتیوں کی کہ بنی بیبیوں اور یاروں سے کلام کرتے ہونگے پس کہیگا
اے رب میرے داخل کر مجکو بہشت میں فَيَقُوْلُ يَا ابْنَ اٰدَمَ مَا يَصْرِيْنِیْ مِنْكَ اَيُرْضِيْكَ اَنْ اُعْطِيَكَ الدُّنْيَا وَمِثْلَهَا مَعَهَا قَالَ اَیْ
رَبِّ اَتَسْتَهْزِئُ مِنِّیْ وَاَنْتَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ فَضَحِكَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ اَلَا تَسْاَلُوْنِیْ مِمَّ اَضْحَكُ فَقَالُوْا مِمَّ تَضْحَكُ فَقَالَ هٰكَذَا
ضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا مِمَّ تَضْحَكُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مِنْ ضَحِكِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ حِيْنَ قَالَ اَتَسْتَهْزِئُ
مِنِّیْ وَاَنْتَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ فَيَقُوْلُ اِنِّیْ لَا اَسْتَهْزِئُ مِنْكَ وَلٰكِنِّیْ عَلٰی مَا اَشَاءُ قَدِيْرٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِیْ رِوَايَةٍ لَهٗ عَنْ اَبِیْ
سَعِيْدٍ نَحْوَهٗ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ فَيَقُوْلُ يَا ابْنَ اٰدَمَ مَا يَصْرِيْنِیْ مِنْكَ اِلٰی اٰخِرِ الْحَدِيْثِ وَزَادَ فِيْهِ وَيُذَكِّرُهُ اللّٰهُ
سَلْ كَذَا وَكَذَا حَتّٰی اِذَا انْقَطَعَتْ بِهِ الْاَمَانِیُّ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی هُوَ لَكَ وَعَشَرَةُ اَمْثَالِهٖ قَالَ ثُمَّ يَدْخُلُ بَيْتَهٗ فَتَدْخُلُ
عَلَيْهِ زَوْجَتَاهُ مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ فَتَقُوْلَانِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْيَاكَ لَنَا وَاَحْيَانَا لَكَ قَالَ فَيَقُوْلُ مَا
اُعْطِیَ اَحَدٌ مِثْلَ مَا اُعْطِيْتُ پس فرماویگا اللہ تعالیٰ اے بیٹے آدم کے کونسی چیز بچا چھڑاوے میرا تجھسے یعنے تیرے سوال
وخواہش سے کہ ہر بار کرتا ہے تو کیا راضی کرتا ہے تجکو یہ کہ دوں میں تجکو جگہ بہشت میں مقدار مسافت دنیا کے اور مانند اسکے ساتھ اسکے
کہیگا وہ بندہ یعنے ازراہ نہایت خوشی کے اے پروردگار کیا ٹھٹھا کرتا ہے تو مجھسے یعنے کیا ہے تو نے مجکو محل ٹھٹھے کا حال آنکہ تو رب العالمین
ہے پس ہنسے ابن مسعود اور کہا کیا نہیں پوچھتے ہو تم مجھسے کہ کس سبب سے ہنسا میں پس پوچھا لوگوں نے کہ کس سبب سے ہنسے تم پس کہا ابن مسعود
کہ اسیطرح ہنسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس کہا صحابہؓ نے کہ کیوں ہنسے آپ یا رسول اللہ فرمایا کہ ہنسا میں بسبب ہنسنے پروردگار عالمین کے

اُسوقت کہ کہا اُس شخص نے کیا ٹھٹھا کرتا ہی تو مجھسے حال آنکہ تو پروردگار عالمین ہی ف ع مراد اللہ تعالےٰ کے ہنسنے سے کمال راضی ہونا بندے سے ہی
اور ہنسنا آنحضرت کا ازراہ تعجب اور سرور کے تھا بسبب دیکھنے کمال رحمت اللہ تعالےٰ کے اور لطف اُسکے کے اپنے بندہ گنہگار پر اور ابن مسعود کا ہنسنا بسبب پیروی
آنحضرت کے اور خوشی کے ت پس فرماویگا اللہ تعالےٰ کہ تحقیق مین نہین ٹھٹھا کرتا ہون تجھسے اور جانتا ہون کہ تو لائق اس عطا کے نہین ہی ولیکن
مین دیتا ہون تجکو اسلیے کہ مین اُس چیز پر کہ چاہتا ہون قادر ہون نقل کی یہ مسلم نے اور مسلم کی ایک روایت مین ابوسعید خدری سے مانند اسکے ہی
مگر تحقیق ابوسعید نے نہین ذکر کی یہ عبارت فیقول یا ابن آدم ما یصرینی منک آخر حدیث تک اور زیادہ کیا ہی اس روایت مین یہ اور یاد دلاویگا
اور سکھاویگا اللہ تعالےٰ اُس بندے کو کہ مانگ ایسا اور ایسا یہانتک کہ جب تمام ہو جاوینگی آرزوئین اُسکی فرماویگا اللہ تعالےٰ جو کچھ آرزو کی تونے
وہ تیرے لیئے ہی اور دس برابر اُسکے فرمایا حضرت نے پھر داخل ہوگا وہ اپنے گھر مین کہ بہشت مین ہی پس آوینگی اُس پاس دو بیبیان اُسکی
حورعین سے ف ع حور جمع حورا کی ہی یعنے عورت سفید رو کے اور عین جمع عینا کی یعنے کلان چشم کے ت پس کہینگی سب تعریف واسطے اللہ کے
کہ پیدا کیا تجکو واسطے ہمارے اور پیدا کیا ہمکو واسطے تیرے یعنے اس گھر مین کہ نہین ہی موت اسمین فرمایا حضرت نے پس کہیگا وہ بندہ یعنے بیتاب خوشی سے
کہ نہین دیا گیا کوئی مانند اُس چیز کے کہ دیا گیا مین یعنے یہ کہنا بسبب مطلع ہونے اُسکے کے غیر کے دینے پر وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيُصِيْبَنَّ اَقْوَامًا سَفْعٌ مِّنَ النَّارِ بِذُنُوْبٍ اَصَابُوْهَا عُقُوْبَةً ثُمَّ يُدْخِلُهُمُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهٖ فَيُقَالُ لَهُمُ الْجَهَنَّمِيُّوْنَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہی انس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اللہ کی البتہ پہنچیگی مسلمانوں کے گروہوں کو علامت اور اثر آگ دوزخ
سے کہ متغیر کریگا اُنکے مونہوں کو بسبب گناہوں کے کہ کیئے تھے انہوں نے وہ گناہ واسطے عذاب کے گناہوں کی سزا مین پھر داخل کریگا اُنکو اللہ تعالےٰ بہشت مین
بوسیلہ زیادتی رحمت اپنی کے پس کہا جاویگا اُن لوگوں کو جہنمی نقل کی یہ بخاری نے ف ح بسبب داخل ہونے اُنکے دوزخ مین اول بار اور یہ اُنکے
تحقیر و تنقیص کے لیئے نہین کہنے کے بلکہ واسطے خوش کرنے اور یاد دلانے نعمت کے کہینگے تا شکر نعمت کرین اور خوشحال اور مسرور ہون وَعَنْ
عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ قَوْمٌ مِّنَ النَّارِ بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَيُسَمَّوْنَ الْجَهَنَّمِيِّيْنَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
وَفِيْ رِوَايَةٍ يَخْرُجُ قَوْمٌ مِّنْ اُمَّتِيْ مِنَ النَّارِ بِشَفَاعَتِيْ يُسَمَّوْنَ الْجَهَنَّمِيِّيْنَ اور روایت ہی عمران بن حصین سے کہا فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نکالی جاویگی ایک قوم آگ سے بسبب شفاعت آنحضرت کے پس داخل ہوویگی بہشت مین اور نام رکھی جاویگی جہنمی نقل کی یہ بخاری نے
اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ باہر نکالی جاویگی ایک جماعت میری امت مین سے آگ دوزخ سے بسبب شفاعت میری کے نام کہا جاویگا اُنکا جہنمی
وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَاَعْلَمُ اٰخِرَ اَهْلِ النَّارِ خُرُوْجًا مِّنْهَا وَاٰخِرَ اَهْلِ الْجَنَّةِ
دُخُوْلًا رَجُلٌ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ حَبْوًا فَيَقُوْلُ اللّٰهُ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَيَاْتِيْهَا فَيُخَيَّلُ اِلَيْهِ اَنَّهَا مَلْاٰى فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ وَجَدْتُّهَا
مَلْاٰى فَيَقُوْلُ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَاِنَّ لَكَ مِثْلَ الدُّنْيَا وَعَشَرَةَ اَمْثَالِهَا فَيَقُوْلُ اَتَسْخَرُ مِنِّيْ اَوْ تَضْحَكُ مِنِّيْ وَاَنْتَ الْمَلِكُ فَلَقَدْ
رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ وَكَانَ يُقَالُ ذٰلِكَ اَدْنٰى اَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی عبداللہ بن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مین البتہ جانتا ہون آخر دوزخیون کا ازروے نکلنے کے اس سے
اور آخر بہشتیون کا ازروے داخل ہونے کے بہشت مین ایک شخص ہوگا کہ نکلیگا دوزخ سے گھٹنون چل کر پس فرماویگا اللہ تعالےٰ جا اور داخل ہو
بہشت مین پس آویگا وہ بہشت مین یا قریب اُسکے پس ڈالا جاویگا اُسکے خیال مین یعنے اللہ تعالےٰ بایں صورت دکھاویگا کہ بہشت بھری ہوئی
ہی لوگوں سے اور اسمین جگہ نہین ہی پس کہیگا وہ شخص اے پروردگار میرے پایا مین نے بہشت کو بھرا ہوا لوگوں سے یعنے اور میرے لیئے اسمین جگہ

ہوگئے ہیں پس فرماویگا اللہ تعالیٰ جا اور داخل ہو بہشت میں پس تیرے لیئے ہی مانند مسافت دنیا کے اور دہ چند اسکے پس کہیگا وہ شخص یعنے پروردگار
کو کیا ٹھٹھا کرتا ہی تو مجھسے یا ہنستا ہی تو مجھسے حال آنکہ تو بادشاہ ہی ابن مسعود کہتے ہیں کہ پس تحقیق دیکھا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو
کہ ہنسے اس بات سے یہاں تک کہ ظاہر ہوئیں کچلیاں آپ کی اور تھا کہا جاتا کہ یہ شخص ادنیٰ اور کمترین بہشتیوں کا ہوگا مرتبہ میں نقل کی یہ بخاری اور مسلم
نے ف ع ظاہر یہ ہی کہ یہ کلام عمران کا یا انکے بعد کسی راوی کا ہی پس معنی یہ کہ تھے کہتے صحابہ یا سلف یہ کلام مذکور وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَاَعْلَمُ اٰخِرَ اَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُوْلًا الْجَنَّةَ وَاٰخِرَ اَهْلِ النَّارِ خُرُوْجًا مِنْهَا رَجُلٌ يُؤْتٰى بِهٖ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُقَالُ اعْرِضُوْا عَلَيْهِ صِغَارَ ذُنُوْبِهٖ وَارْفَعُوْا عَنْهُ كِبَارَهَا فَتُعْرَضُ عَلَيْهِ صِغَارُ ذُنُوْبِهٖ فَيُقَالُ عَمِلْتَ
يَوْمَ كَذَا وَكَذَا كَذَا وَكَذَا وَعَمِلْتَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا كَذَا وَكَذَا فَيَقُوْلُ نَعَمْ لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يُّنْكِرَ وَهُوَ مُشْفِقٌ مِّنْ كِبَارِ ذُنُوْبِهٖ
اَنْ تُعْرَضَ عَلَيْهِ فَيُقَالُ لَهٗ فَاِنَّ لَكَ مَكَانَ كُلِّ سَيِّئَةٍ حَسَنَةً فَيَقُوْلُ رَبِّ قَدْ عَمِلْتُ اَشْيَاءَ لَا اَرَاهَا هٰهُنَا وَلَقَدْ رَاَيْتُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابو ذر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق
میں البتہ جانتا ہوں آخر بہشتیوں کا داخل ہونے میں بہشت کے اور آخر دوزخیوں کا نکلنے میں اُس سے ایک شخص ہی کہ لایا جاویگا اُسکو دن قیامت کے پس
کہا جاویگا یعنے فرشتوں کو کہ ظاہر کرو اُسپر چھوٹے گناہ اُسکے اور اُٹھا رکھو اور چھپا رکھو اُس سے بڑے گناہ پس ظاہر کیئے جاوینگے اُسپر چھوٹے گناہ اُسکے پھر
کہا جاویگا کہ کیا کیا تو نے اُسدن اور اُسدن یعنے فلانے وقت کام ایسا اور ایسا یعنے بُرے اعمال میں سے اور کیا تو نے اُسدن اور اُسدن کام ایسا اور
ایسا یعنے ترک طاعات میں سے پس کہیگا کہ ہاں کیا میں نے فلانے فلانے روز ایسا اور ایسا نہیں انکار کر سکے گا حال آنکہ وہ خوف میں ہوگا بڑے گناہوں کے
مبادا عرض کیئے جاوینگے اُسپر یعنے اسلیئے کہ اُسپر بہت ہی عذاب مترتب ہوگا پس کہا جاویگا اُسکو کہ تیرے لیئے جگہ ہر بدی کے نیکی ہی ف ع ظاہر تر
یہ ہی کہ یہ تبدیل ہوگی اُسکے لیئے از راہ فضل و کرم کے رب الارباب کیطرف سے ف پس کہیگا وہ شخص کہ اے پروردگار میرے کیئے ہیں میں نے بہت سی چیزیں
یعنے گناہ کبیرہ کہ نہیں دیکھتا میں انکو یہاں یعنے نامۂ اعمال میں بمقام تبدیل میں ابوذر کہتے ہیں اور تحقیق دیکھا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو
کہ ہنسے یہاں تک کہ ظاہر ہوئیں کچلیاں آپکی نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ
اَرْبَعَةٌ فَيُعْرَضُوْنَ عَلَى اللّٰهِ ثُمَّ يُؤْمَرُ بِهِمْ اِلَى النَّارِ فَيَلْتَفِتُ اَحَدُهُمْ فَيَقُوْلُ اَیْ رَبِّ لَقَدْ كُنْتُ اَرْجُوْ اِذْ اَخْرَجْتَنِیْ مِنْهَا اَنْ لَّا
تُعِيْدَنِیْ فِيْهَا قَالَ فَيُنْجِيْهِ اللّٰهُ مِنْهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نکالے جاوینگے
آگ سے چار آدمی یعنے یہ وہی ہیں کہ ہمیشہ کو نکلیں گے دوزخ سے پس لائے جاوینگے روبرو خدا تعالیٰ کے پھر حکم کیا جاویگا انکے بھیجنے کا طرف دوزخ کے پس
پھر کر دیکھیگا ایک اُنمیں سے پس کہیگا اے پروردگار میرے تحقیق امید رکھتا تھا میں کہ جب نکالیگا تو مجھکو پھر نہیں بھیجیگا تو اُسمیں فرمایا آنحضرت نے
پس نجات دیگا اُسکو اللہ تعالیٰ اُس سے اور پھر نہیں بھیجیگا اُسکو آگ میں ف ع یہ نکالنا اور پھر بھیجنا اور نجات دینا واسطے اظہار امتحان و منت
رکھنے انکے کے ہی اور بیان کیا حال ایک کا اور چھوڑ دیا بیان باقیوں کا اس باعث کہ اسی قیاس پر انکا بھی حال معلوم کیا جاتا ہی کہ وہ بھی نجات
پاوینگے اور ذکر چار کا بطور تقدیر و تمثیل ہی اور مراد جماعت ہی واللہ اعلم وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَخْلُصُ الْمُؤْمِنُوْنَ مِنَ النَّارِ فَيُحْبَسُوْنَ عَلٰى قَنْطَرَةٍ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَيُقْتَصُّ لِبَعْضِهِمْ مِنْ بَعْضٍ مَظَالِمُ كَانَتْ
بَيْنَهُمْ فِی الدُّنْيَا حَتّٰى اِذَا هُذِّبُوْا وَنُقُّوْا اُذِنَ لَهُمْ فِیْ دُخُوْلِ الْجَنَّةِ فَوَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَاَحَدُهُمْ اَهْدٰی بِمَنْزِلِهٖ
فِی الْجَنَّةِ مِنْهُ بِمَنْزِلِهٖ كَانَ لَهٗ فِی الدُّنْيَا رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابو سعید سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خلاص

کیئے جاوینگے مسلمان آگ دوزخ سے پس کھینچے جاوینگے اوپر پل صراط کے کہ درمیان بہشت اور دوزخ کے ہی پس بدلا لیا جاویگا واسطے بعض انکے کے بعض سے حقوق کا کہ تھے درمیان انکے دنیا مین یہانتک کہ جب پاک کیئے جاوینگے لوث اعمال خبیثہ اور اخلاق ذمیمہ سے اذن دیا جاویگا انکو بہشت کے داخل ہونیکا **ف** ح اس سے معلوم ہوتا ہی کہ جلانا مومنونکا دوزخ مین انکے پاک و صاف کرنیکے لیئے ہوگا تا پاک و صاف کرکے بہشت مین کہ مکان انکے خلود کا ہی ورلاوینگے نہ بطریق غضب و عداوت کے جیسے کہ دنیا مین بسبب مصیبتون اور بیماریون کے کفارہ گناہونکا کرتے ہین محققون نے کہا ہی کہ بعضے گناہ ہین کہ بسبب امراض اور مصائب کے انسے پاک ہونگے اور بعضون سے بسبب شدت سکرات موت کے اور بعضون سے بسبب عذاب قبر کے اور بعضے گناہ ہین کہ سوائے آگ دوزخ کے انسے پاک نہین ہونے کے جیسے کہ سونا اور چاندی بغیر گلانے کے صاف و پاک نہین ہوتا تا قسم ہی اس ذات پاک کی کہ جان محمد کی اسکے ہاتھ مین ہی کہ البتہ ایک انکا خوب پہچانے والا ہوگا مکان اپنا کہ بہشت مین ہوگا **ف** ح یہ اشارہ ہی طرف قوت نورانیت دل اور ہدایت کے بعد از پاک و صاف ہونیکے گناہون سے اور طرف اسکے کہ جب دنیا مین بسبب نور توفیق کے ساتھ ایمان اور عمل صالح اور مقام قرب الٰہی کے ہدایت پائی تو آخرت مین بھی اپنی منزل و مقام کی کہ بہشت مین ہی راہ پاوینگے **ت** نقل کی یہ بخاری نے **وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ** رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَدْخُلُ اَحَدٌ الْجَنَّۃَ اِلَّا اُرِیَ مَقْعَدَہٗ مِنَ النَّارِ لَوْ اَسَاءَ لِیَزْدَادَ شُکْرًا وَلَا یَدْخُلُ النَّارَ اَحَدٌ اِلَّا اُرِیَ مَقْعَدَہٗ مِنَ الْجَنَّۃِ لَوْ اَحْسَنَ لِیَکُوْنَ عَلَیْہِ حَسْرَۃً رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین داخل ہوگا کوئی بہشت مین مگر کہ دکھائی جاویگی اسکو جگہ بیٹھنے اسکے کی آگ سے کہ اگر بدی کرتا جگہ اسکی وہ ہوتی اور یہ دکھانا جگہ کا دوزخ مین اسلیئے ہوگا کہ تا زیادہ کرین شکر اور بہت پاوین ثواب اسکا اور نہین داخل ہوگا دوزخ مین کوئی مگر کہ دکھائی جاویگی جگہ بیٹھنے اسکے کی بہشت سے کہ اگر نیکی کرتا جگہ اسکی وہ ہوتی تا ہو یہ دکھانا اسپر حسرت اور ندامت اور زیادہ ہو عذاب **ت** نقل کی یہ بخاری نے **وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ** صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا صَارَ اَھْلُ الْجَنَّۃِ اِلَی الْجَنَّۃِ وَاَھْلُ النَّارِ اِلَی النَّارِ جِیْءَ بِالْمَوْتِ حَتّٰی یُجْعَلَ بَیْنَ الْجَنَّۃِ وَالنَّارِ ثُمَّ یُذْبَحُ ثُمَّ یُنَادِیْ مُنَادٍ یَا اَھْلَ الْجَنَّۃِ لَا مَوْتَ وَیَا اَھْلَ النَّارِ لَا مَوْتَ فَیَزْدَادُ اَھْلُ الْجَنَّۃِ فَرَحًا اِلٰی فَرَحِھِمْ وَیَزْدَادُ اَھْلُ النَّارِ حُزْنًا اِلٰی حُزْنِھِمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ جاوینگے بہشتی بہشت مین اور جاوینگے دوزخی دوزخ مین لائی جاویگی موت اور بعضی روایتون مین آیا ہی کہ لائی جاویگی موت بصورت دنبہ کے یہانتک کہ رکھی جاویگی درمیان بہشت و دوزخ کے پھر ذبح کیجاویگی پھر پکاریگا پکارنے والا اے بہشتیون نہین ہی بعد اسکے موت یعنے کبھی بلکہ خلود ہی بلا موت اور اے دوزخیون نہین ہی بعد اسکے موت پس زیادہ کرینگے بہشتی خوشی کو طرف خوشی اپنی کے کہ رکھتے تھے اور زیادہ کرینگے دوزخی غم کو طرف غم اپنے کے کہ رکھتے تھے **ت** نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ**

فصل دوسری **عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ حَوْضِیْ مِنْ عَدَنٍ اِلٰی عَمَّانَ الْبَلْقَاءِ مَاؤُہٗ اَشَدُّ بَیَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَاَحْلٰی مِنَ** الْعَسَلِ وَاَکَاوِیْبُہٗ عَدَدُ نُجُوْمِ السَّمَاءِ مَنْ شَرِبَ مِنْہُ شَرْبَۃً لَمْ یَظْمَاْ بَعْدَھَا اَبَدًا اَوَّلُ النَّاسِ وُرُوْدًا فُقَرَاءُ الْمُھَاجِرِیْنَ الشُّعْثُ رُءُوْسًا الدُّنْسُ ثِیَابًا الَّذِیْنَ لَا یَنْکِحُوْنَ الْمُتَنَعِّمَاتِ وَلَا تُفْتَحُ لَھُمُ السُّدَدُ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ روایت ہی ثوبان سے اسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت نے کہ مسافت حوض میرے کی مقدار مسافت کے ہی عدن سے عمان بلقا تک **ف** ح عدن مین عین اور دال کے زبر سے نام ایک شہر کا ہی یمن کے شہرون مین سے قریب دریائے ہند کے اور عمان ساتھ پیش عین مہملہ اور تشدید میم کے اور بلقا زبر ب اور جزم لام اور قاف ممدودہ شہر ہی شام مین اور عمان موضع ہی شہر مین اور معنے یہ ہین کہ مقدار وسعت میرے حوض کی عقبا مین اتنی ہی کہ جتنی مسافت ان دونون جگہون مین ہی دنیا مین اور حوض کی مقدار مین جو حدیثین مختلف آئی ہین کہ کسی مین ہی مابین ایلہ اور صنعا کے اور کسی مین مہینے کی سیر آئی ہی

وغیرہ ذالک تو مقصود ان سب سے تصویر کثرت طول و عرض کی ہی نہ تعیین تو بعینہ پس یہ دعویٰ ہی حدیث ہر مقام مین موافق سمجھ سامع کے ف پانی
اسکا دودھ سے زیادہ سفید ہی اور شیرین زیادہ ہی شہد سے اور آبخورے اسکے بقدر گنتی ستارون آسمان کے جو کوئی پیویگا اسمین سے یکبار پیاسا نہین
ہوویگا بعد اسکے کبھی پہلے لوگ کہ وارد ہونگے اسپر پانی پینے کے لیئے فقرا مہاجرین ہونگے ف یعنے بسبب پیاس ظاہری اور باطنی کے جیسے کہ فرمایا
ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اجوعکم فی الدنیا اشبعکم فی الآخرۃ اور یہی قیاس پر بہت پیاسا اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے کلوا واشربوا ہنیئاً بما اسلفتم فی الایام الخالیۃ
اور مراد مہاجرین سے وہ ہین کہ جنھون نے ہجرت کی مکہ سے طرف مدینہ کے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سردار انکے ہین اور انہین کے حکم مین ہین وہ
لوگ کہ ہجرت کر کے اپنے وطن اصلی سے گئے مکہ یا مدینہ زادہ اللہ شرفہا کو اور اختیار کیا فقر کو غنا پر اور گمنامی کو شہرت پر اور زہد کیا بیچ حاصل کرنے مال
وجاہ کے اور مشغول ہوئے علم و عمل مین رضائے مولیٰ کے لیئے ف ایسے فقرا مہاجرین کہ پراگندہ ہین بال سر کے اور میلے ہین کپڑے ایسے ہین کہ نہین
نکاح کیئے جاتے عورتون نعمت والیون سے یعنے اگر خواستگاری کرین ایسی عورتون سے مقبول نہون اور نہین کھولے جاتے انکے لیئے دروازے نقل کی
یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہی ف یعنے اگر کھڑے ہون بالفرض والتقدیر دنیادار کے دروازے پر اور طلب
اذن کرین تو نہ کھولا جاوے انکے لیئے دروازہ یہ کنایہ ہی نہ التفات کرنے سے طرف انکے ضیافت اور انواع دعوات مین ف وعن زید بن ارقم
قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فنزلنا منزلاً فقال ما انتم جزء من مائۃ الف جزء ممن یرد علی الحوض قیل
کم کنتم یومئذ قال سبعمائۃ او ثمانمائۃ رواہ ابوداؤد اور روایت ہی زید بن ارقم سے کہا تھے ہم ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کے یعنے سفر مین پس اترے ہم ایک منزل مین پس فرمایا آنحضرت نے یعنے اصحاب حاضرین کو کہ نہین ہو تم ایک جزو لاکھ جزو مین سے بہ نسبت ان لوگون کے
کہ آوینگے میرے پاس حوض پر کہا گیا زید بن ارقم کو کہ کتنے تھے تم اسدن کہا زید بن ارقم نے کہ تھے ہم سات سو یا آٹھ سو نقل کی یہ ابوداؤد نے ف
مراد اس سے تحدید اور تعیین نہین ہی بلکہ مراد محض بہتایت بیان کرنی ہی اور شاید کہ بمراتب غیر محصورہ زیادہ امتی ہون اسلیئے کہ ظاہر یہی ہے کہ وارد
تمام امت ہوگی مگر کہ مخصوص ہو ساتھ بعضون کے انہین سے واللہ اعلم وعن سمرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لکل نبی حوضاً
وانہم لیتباہون ایہم اکثر واردۃ وانی لارجو ان اکون اکثرہم واردۃ رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب
اور روایت ہی سمرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق واسطے ہر نبی کے حوض ہی یعنے پیوے گی امت اسکی اسکے حوض سے اور تحقیق
انبیا فخر کرینگے آپسمین کہ کونسا انمین سے بہت زیادہ ہی از روئے امت کے کہ وارد ہونگے حوض پر اور تحقیق مین البتہ امید رکھتا ہون کہ ہونگا مین
اکثر انکا از روئے آنیوالون کے میرے حوض پر ف یعنے امت میری زیادہ ہوگی اور انبیا کی امت سے اور یہ یقین ہی اور لفظ امید کہ متضمن معنے
شک و تردد کو ہی بسبب تواضع کے کہا ف نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی وعن انس قال سألت النبی صلی اللہ
علیہ وسلم ان یشفع لی یوم القیمۃ فقال انا فاعل قلت یا رسول اللہ فاین اطلبک قال اطلبنی اول ما تطلبنی علی الصراط قلت
فان لم القک علی الصراط قال فاطلبنی عند المیزان قلت فان لم القک عند المیزان قال فاطلبنی عند الحوض فانی لا اخطئ ہذہ
الثلث المواطن رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب اور روایت ہی انس سے کہ کہا پوچھا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنے
درخواست کی مین نے آپ سے یہ کہ شفاعت کرین میری روز قیامت کے یعنے شفاعت خاص اہل امت مین سے نہ شفاعت عامہ پس فرمایا آنحضرت
نے کہ مین کرنیوالا ہون شفاعت کہا مین نے کہ یا رسول اللہ پس کہان ڈھونڈھون مین آپکو اور کہان پاؤن آپکو فرمایا کہ ڈھونڈھنا مجھکو اول
زمانہ ڈھونڈھنے میرے مین پل صراط پر کہا مین نے پس اگر نہ پاؤن مین آپکو پل صراط پر تو کہان ڈھونڈھون آپکو فرمایا پس اگر وہان نہ پاؤ تو

تو ڈھونڈھنا مجکو نزدیک میزان کے کہا مین نے پس اگر نپاؤن مین آپکو نزدیک میزان کے تو کہان ڈھونڈھون آپکو فرمایا پس ڈھونڈھنا مجکو نزدیک حوض کے پس تحقیق مین نہین چھوڑونگا ان تین جگہونکو ف ح ع یعنی کبھی یہان ہون اور کبھی وہان چونکہ گنہگارون کو شفاعت انکی ان جگہون مین ہوگی مین انکی کار پردازی مین مشغول ہونگا اگر کوئی کہے کہ کیونکر تطبیق ہو اس حدیث مین اور حضرت عائشہ کی حدیث مین کہ باب الحساب کی دوسری فصل مین گذری کہ جب حضرت عائشہ نے آنحضرت سے پوچھا کہ آیا آپ یاد کرینگے اپنے اہل وعیال کو روز قیامت کے فرمایا ان تین جگہون مین کوئی کسی کو یاد نہین کریگا جواب اسکا یہ ہی کہ پہلی حدیث محمول ہی غائبین پر کہ نہین یاد کرینگے حضرت کسیکو غائبین مین سے ان جگہون مین اور دوسری حدیث یعنی یہی محمول ہی اوپر کہ جو حاضر ہونگے حضرت کی امت مین سے کہ انکی شفاعت کرینگے اور طیبی نے یہ جواب لکہا ہی کہ حضرت عائشہ کو جواب مذکور اسلیئے دیا کہ وہ زوجہ پاک آپکی تہین ایسا نہو کہ تکیہ اور اعتماد شفاعت پر کر بیٹہین اور عمل اور جد وجہد سے باز رہین جیسے کہ اپنے اہلبیت کو آپ فرماتے تہے کہ مین مالک نہین ہون تمہارا کسی چیز کا عمل کرو اور تکیہ مجہپر نکرو اور اسی سے اسیطرح فرمایا تہا تا امید ہون اور حقیقت مین شدت اور محنت اسدن کی کہ نہایت سخت ہی اور درجہ شفاعت حضرت کیلئے ثابت اور دونون حق ہین اور ہر جواب مین مصلحت حال مخاطب کی رعایت فرمائی ت نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی

وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قِيْلَ لَهٗ مَا الْمَقَامُ الْمَحْمُوْدُ قَالَ ذٰلِكَ يَوْمٌ يَنْزِلُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى كُرْسِيِّهٖ فَيَئِطُّ كَمَا يَئِطُّ الرَّحْلُ الْجَدِيْدُ مِنْ تَضَايُقِهٖ وَهُوَ كَسَعَةِ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ وَيُجَاءُ بِكُمْ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا فَيَكُوْنُ اَوَّلُ مَنْ يُكْسٰى اِبْرَاهِيْمُ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى اُكْسُوْا خَلِيْلِيْ فَيُؤْتٰى بِرَيْطَتَيْنِ بَيْضَاوَيْنِ مِنْ رِيَاطِ الْجَنَّةِ ثُمَّ اُكْسٰى عَلٰى اَثَرِهٖ ثُمَّ اَقُوْمُ عَنْ يَمِيْنِ اللّٰهِ مَقَامًا يَغْبِطُنِيَ الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی ابن مسعود سے انہنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ کہا گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کیا ہی مقام محمود اور کیا ہی صفت اسکی کہ حق تعالی نے جسکے دینے کا وعدہ فرمایا ہی آپسے اس آیت مین عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا فرمایا آنحضرت نے یہ دن کہ پہنچونگا مین اسمین مقام محمود مین وہ دن ہی کہ نزول فرماویگا اللہ تعالی اپنی کرسی پر پس آواز کریگی کرسی جیسے کہ آواز کرتا ہی زین نیا پچہکر یکا تنگی اپنی سے اور فراخی کرسی کی مانند فراخی درمیان آسمان اور زمین کے ف ح ا ور حدیث مین آیا ہی کہ نہین ہین ساتون آسمان اور ساتون زمینین بہ نسبت کرسی کے مگر مانند ایک حلقہ کے جنگل مین اور فضیلت عرش کی کرسی پر مانند فضیلت اس جنگل کے ہی اس حلقہ پر پس اس حدیث مین جو فراخی کرسی کی بیان ہوئی تو یہ تصویر اور تمثیل عظمت کرسی کی ہی بحسب فہم عرف کے نہ تحدید اور تعیین اسکے مقدار کی ہی جیسے کہ جنت فراخی مین واقع ہوا ہی عرضہا السموات والارض اور مقصود یہان بیان کرنا کرسی کی فراخی کا اور دفع کرنا توہم تنگی اسکی کا ہی کہ مشابہت دیئے اسکے سے متوہم ہوتی ہی کہ آواز کرنے اسکے سے بسبب تنگی کے پیدا ہوا تہا اور یہ حدیث قبیلہ متشابہات سے ہی اور خلاصہ معنی بیان کرنا عظمت وکبریائی الہی کا اور ظہور بادشاہت اور حکم اسکے کا ہی اور معنی مفردات کلام کے یہان ملحوظ نہین اور کرسی ماخوذ ہی کرسی بادشاہ سے کہ اسپر بیٹہے اور حکم روائی کرے یا کرسی عالم سے کہ اسپر افادہ اور افاضہ علوم ومعارف کا کرے ت اور لایا جاویگا تمکو ننگے پاؤن ننگے بدن بے ختنہ پس ہوگا اول اس شخص کا کہ لباس پہنایا جائیگا ابراہیم فرماویگا اللہ تعالی یعنی ملائکہ کو کہ پہناؤ میرے دوست کو پس لائی جاوینگی دو چادرین نرم کتان سفید کی بہشت کی چادرون مین پہر پہنایا جاؤنگا مین پیچھے ابراہیم کے ف ح ع سبب حضرت ابراہیم کے پہلے لباس پہنانیکا باب الحشر کی پہلی فصل مین بیان ہو چکا اور معلوم ہوا کہ یہ دلالت اسپر نہین کرتا کہ ابراہیم افضل ہین آنحضرت سے بلکہ تقدیم اور تعظیم انکی بسبب باپ ہونے آنحضرت کے ہوگی یا یہ کہ فضل جزئی ہی اور فضل جزئی منافی فضل کلی کی نہین اور فضل کلی کہ فرمایا ثم اقوم عن یمین اللہ الخ اور یہ جو کہا گیا ہی کہ آنحضرت لباس پہنے اوٹہینگے ظاہر مین یہ منافات رکہتا ہی حضرت کے قول سے کہ فرمایا پہر پہنایا جاؤنگا مین پیچھے ابراہیم کے مگر یہ کہ کہا جاوے کہ آنحضرت لباس مین اوٹہینگے اور باوجود اسکے انبیا صلوات اللہ علیہم کے ساتہ بھی لباس

دیئے جاوین دوبارہ بسبب کمال شرف کے پھر کھڑا ہونگا مین دائین طرف اللہ تعالے کے کھڑا ہونا کہ رشک لیجاوینگے مجھپر اگلے پچھلے ف ع اگر کہا جاوے کہ
کیا ہی وجہ مطابقت کی درمیان سوال اور جواب کے تو جواب یہ دیا جاویگا کہ دلالت کرتا ہی جواب پر قول حضرتؐ کا پھر کھڑا ہونگا مین الخ لیکن آنحضرتؐ نے ذکر کیا
اول وہ وقت کہ ہوگا اُسمین مقام محمود اور بیان کیا اُسکے ہولونکا کہ نفسون مین بڑی معلوم ہو پھر اشارہ کیا طرف جواب کے ساتھ قول اپنے کے کہ ثم اقوم عن یمین اللہ
اور حاصل جواب یہ کہ مقام محمود وہ مقام ہی کہ کھڑے ہونگے اُسمین حضرتؐ داہنی طرف اللہ تعالے کے دن قیامت کے اور اس حدیث مین دلالت ظاہر ہی اوپر فضیلت ہمارے
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام کائنات پر حتی کہ انبیا اور رسولون اور تمام مقربین صلی اللہ علیہم اجمعین پر **وعن** المُغِیْرَۃِ بْنِ شُعْبَۃَ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شِعَارُ الْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ عَلَی الصِّرَاطِ رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ
اور روایت ہی مغیرہ بن شعبہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ علامت مومنین کی دن قیامت کے پل صراط پر وقت گذرینگے اُس سے یہ کلمہ ہوگا
اے رب میرے سلامت رکھ سلامت رکھ ف ح ع قاموس مین ہی کہ شعار شین کے زیر سے علامت جنگ مین اور سفر مین اور یہ کلمہ علامت مسلمانونکی
ہی کہ اُس سے پہچانے جاوینگے اور ہر امت بمتابعت اور اقتدا پیغمبرون اپنے کے اُسکو کہین گے اور ظاہر تر یہ ہی کہ یہ کلمہ شعار مومنین کاملین کا ہوگا کہ وہ
علما عاملین اور شہدا اور صالحین ہین کہ جنکو مرتبہ شفاعت ہی یا تابع انبیا اور رسولون کے اور روایت کیا ابن مردویہ نے حضرت عائشہؓ سے بطریق
مرفوع کے کہ شعار مومنین کا اُس دن کہ اُٹھائے جائین گے اپنی قبرون سے لا الہ الا اللہ وعلی اللہ فلیتوکل المومنون ہوگا اور روایت کیا شیرازی نے عائشہؓ
سے کہ شعار مومنین کا روز قیامت کے قیامت کی اندھیریون مین یہ ہوگا لا الہ الا انت نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی **وعن**
اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ شَفَاعَتِیْ لِاَھْلِ الْکَبَائِرِ مِنْ اُمَّتِیْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ
وَاَبُوْدَاوُدَ وَرَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ عَنْ جَابِرٍ اور روایت ہی انس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شفاعت میری ثابت
ہی گناہ کبیرہ کرنیوالون کے لیئے میری امت مین سے ف ع ح یعنے شفاعت میری بیچ عفو کرنیکے کبایر سے خاص میری ہی امت کے لیئے ہوگی نہ اور امتونکے
لیئے اور کہا طیبی نے کہ مراد وہ شفاعت ہی کہ واسطے نجات اور خلاصی کے ہوگی عذاب سے اور واسطے رفعت درجات کے اور زیادتی کرامات کی ثابت ہی واسطے
اولیا اور اتقیا اور صلحا کے بھی اور اہل سنت کے نزدیک ثابت ہی شفاعت اس آیۃ سے یومئذ لا تنفع الشفاعۃ الا من اذن لہ الرحمن ورضی لہ قولا اور
حدیثین اسقدر آئی ہین اُسمین کہ سب ملکر حد تواتر کو پہونچین ہین اور اجماع ہی سلف صالح کا اور انکے بعد اہل سنت کا اسپر اور منکر ہین شفاعت کے خوارج
اور بعضے معتزلہ اور شفاعت پانچ قسم پر ہی ایک تو خاص ہی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور وہ یہ ہی کہ راحت دینگے حضرتؐ لوگونکو توقف کے ہولونسے
اور دوسرے ہوگی بیچ داخل کرنے ایک قوم کے جنت مین بغیر حساب کے اور یہ بھی وارد ہوئی ہی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیئے اور تیسرے شفاعت
اُس قوم کے لیئے ہوگی کہ لائق ہونگے دوزخ کے پس شفاعت کرینگے اُنکے حق مین ہمارے نبی صلعم جنکے لیئے کہ اللہ تعالے چاہیگا اور چوتھے اُنکے حق مین
کہ داخل ہونگے آگ مین گنہگارون سے بیچ اُسکے پس حدیثین آئی ہین اُنکے نکالنے مین بسبب شفاعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور فرشتون کے اور بھائی مسلمانون
کے پھر نکالیگا اللہ تعالے اُس شخص کو کہ کہا ہوگا اُسنے لا الہ الا اللہ اور پانچوین شفاعت ہوگی بیچ زیادتی درجات کے بہشت مین اہل بہشت کے لیئے
روایت کی یہ ترمذی اور ابو داود نے اور روایت کی ابن ماجہ نے جابر سے **وعن** عَوْفِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتَانِیْ اٰتٍ مِّنْ عِنْدِ رَبِّیْ فَخَیَّرَنِیْ بَیْنَ اَنْ یَّدْخُلَ نِصْفُ اُمَّتِی الْجَنَّۃَ وَبَیْنَ الشَّفَاعَۃِ فَاخْتَرْتُ
الشَّفَاعَۃَ وَھِیَ لِمَنْ مَاتَ لَا یُشْرِکُ بِاللّٰہِ شَیْئًا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی عوف بیٹے مالک کے سے کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس مختار کیا مجھکو اُسمین کہ داخل ہو آدھی امت میری بہشت مین اور درمیان شفاعت کے یعنے سب کے لیئے پس اختیار کی

مین نے شفاعت کرنی یعنے واسطے امت اجابت کے تا سب مومنونکو شامل ہو اور کوئی اُس سے باہر نہ نکلے جیسے کہ فرمایا اور شفاعت ثابت ہی انکے لیے کہ مرے اس حال مین کہ نہ شریک کرتا ہو ساتھ اللہ کے کسی کو یعنے سب مومنونکے لیے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي الْجَدْعَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَةِ رَجُلٍ مِنْ اُمَّتِيْ اَكْثَرُ مِنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی عبداللہ بن ابی الجدعا سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے کہ داخل ہونگے بہشت مین بسبب شفاعت کرنے ایک شخص کے یعنے شخص بزرگ کے میری امت مین سے زیادہ بنی تمیم سے **ف ع** کہ ایک قبیلہ ہی نہایت بڑا اور جب ایک شخص کی شفاعت سے اتنے آدمی بہشت مین جائین گے تو دیکھا چاہیے کہ کتنے اچھے لوگ ہونگے میری امت مین اور سب شفاعت کرینگے پس بہت سے لوگ انکی شفاعتونسے بہشت مین جاوینگے اور بعضون نے کہا کہ یہ شخص حضرت عثمانؓ ہونگے اور بعضون نے کہا اویس قرنی اور بعضون نے کہا اور کوئی کہا زین العرب نے کہ یہ قریب تر ہی **ت** نقل کی یہ ترمذی اور دارمی اور ابن ماجہ نے **وعن** اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِنْ اُمَّتِيْ مَنْ يَّشْفَعُ لِلْفِئَامِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَّشْفَعُ لِلْقَبِيْلَةِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَّشْفَعُ لِلْعُصْبَةِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَّشْفَعُ لِلرَّجُلِ حَتّٰى يَدْخُلُوا الْجَنَّةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابو سعید خدری سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق امت میری سے یعنے افراد امت سے جیسے علما اور شہدا اور صلحا سے وہ شخص ہوگا کہ شفاعت کریگا جماعتون کی اور بعض انمین سے وہ ہوگا کہ شفاعت کریگا ایک قبیلہ کی **ف ع** اور قبیلہ قوم کثیر اور ایک باپ کے بیٹونکو کہتے ہین **ت** اور بعضے انمین سے وہ ہوگا کہ شفاعت کریگا عصبہ کی **ف ع** عصبہ بیش مین اور جزم صاد کے دس سے چالیس تک **ت** اور بعضے انمین سے وہ ہوگا کہ شفاعت کریگا ایک مرد کی یہان تک کہ داخل ہوگی اسیطرح شفاعت سے تمام امت بہشت مین نقل کی یہ ترمذی نے **وعن** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَعَدَنِيْ اَنْ يُّدْخِلَ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِيْ اَرْبَعَمِائَةِ اَلْفٍ بِلَا حِسَابٍ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ زِدْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَهٰكَذَا فَحَثَا بِكَفَّيْهِ وَجَمَعَهُمَا فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ زِدْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَهٰكَذَا فَقَالَ عُمَرُ دَعْنَا يَا اَبَا بَكْرٍ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ وَمَا عَلَيْكَ اَنْ يُّدْخِلَنَا اللّٰهُ كُلَّنَا الْجَنَّةَ فَقَالَ عُمَرُ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اِنْ شَاءَ اَنْ يُّدْخِلَ خَلْقَهُ الْجَنَّةَ بِكَفٍّ وَّاحِدٍ فَعَلَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ عُمَرُ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق خدا عز وجل نے وعدہ کیا مجھسے کہ داخل کریگا بہشت مین میری امت مین سے چار لاکھ بلا حساب یعنے بے حساب کتاب اور بے سابقہ عذاب کے پس کہا ابو بکرؓ نے زیادہ کیجیے ہمکو یا رسول اللہ یعنے مانگئے اللہ تعالیٰ سے اور چاہیے اُس سے کہ زیادہ کرے ہمین یا زیادتی کیجیے خبر دینے مین اس خبر سے کہ وعدہ کیا ہی تمہارے پروردگار نے یعنے اور پہلے گذرا کہ ستر ہزار ہونگے اور ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار ہونگے اور تین لپین **ت** فرمایا آنحضرت نے اور زیادتی ہی اسیطرح پس واسطے بیان ہٰکذا کے لپ بنائین دونون ہاتھونسے اور جمع کیا دونون ہاتھون اپنے کو **ف ع** یعنے جیسے کہ وقت دینے کے کرتے ہین اور ظاہر تر یہ ہی کہ یہ حکایت ہی فعل حق سبحانہ کی چنانچہ اسی لیے کہا ہی شراح نے کہ بیان کی یہ مثل لپ بنانے کے اسلیے کہ شان اچھے دینے والے کی یہ ہی کہ جب طلب زیادتی کی کیجاتی ہی تو دونون ہاتھون سے لپ بھر کر دیتا ہی بلا حساب پس لپ بھر تا کنا یہ ہی مبالغہ سے بہت دینے مین والا وہان نہ ہتیلی ہی اور نہ لپ **ت** پھر کہا ابو بکرؓ نے کہ زیادہ کر وہمکو یا رسول اللہ فرمایا اسطرح یعنے وہی پہلی طرح اشارہ کیا دونون ہاتھونسے پس کہا عمرؓ نے کہ چھوڑ و ہمکو اے ابو بکرؓ یعنے تا عمل کرین اور نہ خوف عذاب کی جد وجہد کرین اسمین اور باعتماد کرم الٰہی کے عمل سے باز نہ رہین پس کہا ابو بکرؓ نے نہین ضرر تمپر اے عمرؓ کہ داخل کرے اللہ ہم سبکو بہشت مین پس کہا عمرؓ نے کہ تحقیق اللہ عز وجل اگر چاہے داخل کرنا مخلوقات اپنی کا بہشت مین ایکبار کر سکتا ہی یعنے پس احتیاج تکرار سوال

اور کثرت اُسکی کا کیا ہی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سچ کہا عمرؓ نے ف ح کہا ہی علماء نے کہ جو کچھ ابوبکرؓ نے کہا قبیلہ محتاجگی اور مسکینت و نیازمندی سے ہی اور قول عمرؓ کا قبیلہ رضا اور تسلیم سے اور آنحضرتؐ نے جو اول جواب نہ دیا ابوبکرؓ کو سا تو اُس خیر کے کہ عمرؓ نے کہا اور دوبارہ تصدیق عمرؓ کی کی سو اسلیئے کہ بشارت کو دخل عظیم ہی عمل و توجہ میں اور کلام عمرؓ کا بھی بشارت ہی بلکہ عظیم تر اُس سے پس مآل دونونکا ایک ہی ہی گا فافہم ت نقل کی یہ بغوی نے شرح السنہ میں **وعنه** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَصُفُّ اَہْلُ النَّارِ فَیَمُرُّ بِہِمُ الرَّجُلُ مِنْ اَہْلِ الْجَنَّۃِ فَیَقُوْلُ الرَّجُلُ مِنْہُمْ یَا فُلَانُ اَمَا تَعْرِفُنِیْ اَنَا الَّذِیْ سَقَیْتُکَ شَرْبَۃً وَقَالَ بَعْضُہُمْ اَنَا الَّذِیْ وَہَبْتُ لَکَ وَضُوْءً فَیَشْفَعُ لَہٗ فَیُدْخِلُہُ الْجَنَّۃَ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی اُسی انسؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صف باندھ کر کھڑے کیئے جاوینگے یا صف باندھ کر کھڑے ہونگے دوزخی یعنی گنہگار اور بدکار مومن راہ میں بہشتیون کے یعنے علماء اخیار اور صلحاء ابرار کے بہیئت مسکین و سائلین کے اغنیا کی راہ میں اس وار دنیا میں پس گذریگا ہر ایک شخص بہشتیون میں سے پس کہیگا ایک شخص دوزخیون میں سے اس بہشتی کو اے فلانے یعنے نام لیگا اُسکا کیا نہیں پہچانتا ہی تو مجکو میں وہ ہون کہ پلایا تھا میں نے تجکو ایکبار پانی اور کہیگا بعض اُنکا یعنے دوزخیونکا کہ میں وہ شخص ہون کہ دیا تھا میں نے تجکو پانی وضو کا پس شفاعت کریگا وہ بہشتی اُس دوزخی کی پس داخل کریگا اُسکو بہشت میں ف ع یعنے سبب ہوگا اُسکے دخول کا اور اس سے معلوم ہوا کہ فاسق و گنہگار اگر خدمت و امداد اہل طاعت و تقوی کی دنیا میں کرینگے تو نتیجہ اُسکا پاوینگے اور انکی امداد و شفاعت سے بہشت میں جاوینگے کہا مظہر نے کہ یہ ہی ترغیب دلانی احسان کرنے پر مسلمانون سے خصوصاً صلحا سے اور انکی ہمنشینی کرنے پر اور محبت پر کہ انکی صحبت زینت ہی دنیا میں اور نور ہی عقبی میں نقل کی یہ ابن ماجہ نے **وعن** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ رَجُلَیْنِ مِمَّنْ دَخَلَ النَّارَ اشْتَدَّ صِیَاحُہُمَا فَقَالَ الرَّبُّ تَعَالٰی اَخْرِجُوْہُمَا فَقَالَ لَہُمَا لِاَیِّ شَیْءٍ اشْتَدَّ صِیَاحُکُمَا قَالَا فَعَلْنَا ذٰلِکَ لِتَرْحَمَنَا قَالَ فَاِنَّ رَحْمَتِیْ لَکُمَا اَنْ تَنْطَلِقَا فَتُلْقِیَا اَنْفُسَکُمَا حَیْثُ کُنْتُمَا مِنَ النَّارِ فَیُلْقِیْ اَحَدُہُمَا نَفْسَہٗ فَیَجْعَلُہَا اللّٰہُ عَلَیْہِ بَرْدًا وَّسَلَامًا وَیَقُوْمُ الْاٰخَرُ فَلَا یُلْقِیْ نَفْسَہٗ فَیَقُوْلُ لَہُ الرَّبُّ تَعَالٰی مَا مَنَعَکَ اَنْ تُلْقِیَ نَفْسَکَ کَمَا اَلْقٰی صَاحِبُکَ فَیَقُوْلُ رَبِّ اِنِّیْ لَاَرْجُوْ اَنْ لَّا تُعِیْدَنِیْ فِیْہَا بَعْدَ مَا اَخْرَجْتَنِیْ مِنْہَا فَیَقُوْلُ لَہُ الرَّبُّ لَکَ رَجَاؤُکَ فَیُدْخَلَانِ جَمِیْعًا الْجَنَّۃَ بِرَحْمَۃِ اللّٰہِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ

اور روایت ہی ابوہریرہؓ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق دو شخص اُن شخصون میں سے کہ داخل ہونگے آگ میں بہت سا ہوگا چلانا انکا یعنے رونا اور جزع فزع اور فریاد کرنا انکا پس فرماویگا پروردگار تعالی یعنے دوزخ کے فرشتونسے کہ نکالو انکو پس فرماویگا اللہ تعالی انسے کہ کس سبب سے سخت ہوا چلانا تمہارا کہینگے کہ کیا ہمنے یہ یعنے چلانا تاکہ رحم کرے تو ہمپر یعنے اسلیئے کہ تو دوست رکھتا ہی اُسکو کہ التجا کرے تجھسے فرماویگا اللہ پس تحقیق رحمت میری تمہارے لیئے یہ ہی کہ جاؤ پس ڈالو اپنے تئین اُس جگہ کہ تھے تم آگ میں ف ع اگر کوئی کہے کہ کیونکر آگ میں ڈالنا محل کیا رحمت پر جواب یہ کہ یہ قبیلہ عمل کرنیکے سبب سے ہی سبب پر اور تحقیق اُسکی یہ ہی کہ چونکہ قصور کیا تھا انہون نے دنیا میں امر الہی کی فرمانبرداری کرنے میں حکم کیئے جاوینگے وہان اُسکا کہ فرمانبرداری کریں اسمین کہ اپنے تئین آگ میں ڈالیں واسطے آگاہ کرنے اُسکے کہ رحمت الہی مترتب ہی اُسکی فرمانبرداری پر تب پس ڈالیگا ایک انکا اپنے تئین آگ میں یعنے بسبب چلنے پر راہ بندگی اور طلب رضائے مولی کے پس کریگا آگ کو اللہ تعالی اُسپر ٹھنڈی اور سلامت ف ح جیسے حضرت ابراہیمؑ پر کی اس سے معلوم ہوا کہ جو کوئی بلا اور محنت اور مصیبت میں طریقہ رضا و تسلیم کا چلے تو اللہ تعالی اُس بلا کو اُسپر آسان کر دیتا ہی نام الم اُسکا اُسکو نہ پہونچے اور کھڑا رہیگا دوسرا پس نہیں ڈالیگا اپنے تئین یعنے آگ میں بسبب شائبہ عجز و نیاز اپنی کے امید و لطف و رحمت باری تعالی

کی پس کہیگا اُسکو پروردگار تعالیٰ کہ کس چیز نے منع کیا تجکو ڈالنے تیرے سے اپنے تئین آگ مین جیسے کہ ڈالا یار تیرے نے پس کہیگا وہ شخص اے رب میرے تحقیق
مین البتہ امید رکھتا ہون کہ پھر نہ بھیجے گا تو مجکو آگ مین بعد ازنکالنے کے مجکو اُس سے پس فرمادیگا اللہ تعالیٰ تیرے نے لیے ہے جو کچھ کہ امید رکھی تو نے ف
ح اسمین دلیل ہے اسپر کہ امید بندہ کی مولیٰ سے مفید وموثر ہے بیچ کرم اور عطاء اللہ تعالیٰ کے اگرچہ بسبب عجز وناتوانی اپنی کے دائرہ اطاعت وفرمان
برداری سے باہر نکلتے ہیں داخل کیے جاوینگے وہ دونون شخص اکٹھے بہشت مین بسبب رحمت خدا تعالیٰ کے نقل کی یہ ترمذی نے **وعن**
ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرِدُ النَّاسُ النَّارَ ثُمَّ يَصْدُرُوْنَ مِنْهَا بِاَعْمَالِهِمْ فَاَوَّلُهُمْ كَلَمْحِ الْبَرْقِ
ثُمَّ كَالرِّيْحِ ثُمَّ كَحُضْرِ الْفَرَسِ ثُمَّ كَالرَّاكِبِ فِيْ رَحْلِهِ ثُمَّ كَشَدِّ الرَّجُلِ ثُمَّ كَمَشْيِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ
اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حاضر ہونگے لوگ آگ پر یعنے بسبب عبور کرنیکے پل صراط پر کہ دوزخ پر رکھا
ہے آگ پر حاضر ہونگے اور دیکھینگے اُسکو پھر پھرینگے اُس سے یعنے نجات پاوینگے اور خلاص ہونگے اُس سے بسبب اعمال اپنے کے اوپر اندازہ اُسکے کہ پس
اول اور افضل اُنکے گذرینگے مانند چلنے بجلی کے پھر مانند چلنے ہوا کے پھر مانند دوڑنے گھوڑے کے پھر مانند سوار کے اپنے اونٹ پر پھر مانند دوڑنے مرد کے
پھر مانند چلنے اُسکے کے پاپیادہ موافق عادت کے نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** ابْنِ
عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَمَامَكُمْ حَوْضِيْ مَا بَيْنَ جَنْبَيْهِ كَمَا بَيْنَ جَرْبَاءَ وَاَذْرُحَ
قَالَ بَعْضُ الرُّوَاةِ هُمَا قَرْيَتَانِ بِالشَّامِ بَيْنَهُمَا مَسِيْرَةُ ثَلٰثِ لَيَالٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ فِيْهِ اَبَارِيْقُ كَنُجُوْمِ السَّمَاءِ
مَنْ وَرَدَهُ فَشَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَاْ بَعْدَهَا اَبَدًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آگے
تمہارے یعنے دن قیامت کے حوض ہے میرا مسافت درمیان دونوں کونون اُسکے کے مانند اُس مسافت کے کہ درمیان جربا اور اذرح
کے ہے کہا بعضے راویون نے کہ جربا اور اذرح دو بستیان ہین شام مین کہ درمیان اُن دونون کے مسافت تین دن کی ہے ف ع کہا
صاحب قاموس نے کہ جربا بستی ہے اذرح کے برابر ہین اور غلطی کی ہے جسنے کہا کہ اُن دونون مین تین دنکی مسافت ہے اور وہم کسی راوی سے ہوا ہے کہ
اُسنے زیادتی کو ساقط کر دیا ہے اور ذکر کیا ہے اُسکو دارقطنی نے کہ وہ یہ ہے ما بین ناحیتی حوضی کما بین المدینۃ وجربا واذرح ت اور ایک روایت
مین یہ زیادتی بھی آئی ہے کہ رکھے ہونگے اُسکے کنارونمین آبخورے مانند ستارون آسمان کے یعنے کثرت اور چمک مین جو کوئی آویگا اُسپر اور پیویگا
پانی اُسمین سے پیاسا نہین ہونیکا بعد اُس پینے کے کبھی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** حُذَيْفَةَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى النَّاسَ فَيَقُوْمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى تُزْلَفَ لَهُمُ الْجَنَّةُ فَيَاْتُوْنَ اٰدَمَ
فَيَقُوْلُوْنَ يَا اَبَانَا اسْتَفْتِحْ لَنَا الْجَنَّةَ فَيَقُوْلُ وَهَلْ اَخْرَجَكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ اِلَّا خَطِيْئَةُ اَبِيْكُمْ لَسْتُ بِصَاحِبِ ذٰلِكَ
اِذْهَبُوْا اِلٰى ابْنِيْ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلِ اللّٰهِ قَالَ فَيَقُوْلُ اِبْرَاهِيْمُ لَسْتُ بِصَاحِبِ ذٰلِكَ اِنَّمَا كُنْتُ خَلِيْلًا مِنْ وَرَاءَ وَرَاءَ
اعْمِدُوْا اِلٰى مُوْسَى الَّذِيْ كَلَّمَهُ اللّٰهُ تَكْلِيْمًا فَيَاْتُوْنَ مُوْسٰى فَيَقُوْلُ لَسْتُ بِصَاحِبِ ذٰلِكَ اذْهَبُوْا اِلٰى عِيْسٰى كَلِمَةِ
اللّٰهِ وَرُوْحِهِ فَيَقُوْلُ عِيْسٰى لَسْتُ بِصَاحِبِ ذٰلِكَ فَيَاْتُوْنَ مُحَمَّدًا فَيَقُوْمُ فَيُؤْذَنُ لَهُ وَتُرْسَلُ الْاَمَانَةُ وَالرَّحِمُ
فَتَقُوْمَانِ جَنَبَتَيِ الصِّرَاطِ يَمِيْنًا وَشِمَالًا فَيَمُرُّ اَوَّلُكُمْ كَالْبَرْقِ قَالَ قُلْتُ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ اَيُّ شَيْءٍ كَمَرِّ الْبَرْقِ
قَالَ اَلَمْ تَرَوْا اِلَى الْبَرْقِ كَيْفَ يَمُرُّ وَيَرْجِعُ فِيْ طَرْفَةِ عَيْنٍ ثُمَّ كَمَرِّ الرِّيْحِ ثُمَّ كَمَرِّ الطَّيْرِ وَشَدِّ الرِّجَالِ تَجْرِيْ
بِهِمْ اَعْمَالُهُمْ وَنَبِيُّكُمْ قَائِمٌ عَلَى الصِّرَاطِ يَقُوْلُ رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ حَتّٰى تَعْجِزَ اَعْمَالُ الْعِبَادِ حَتّٰى يَجِيْءَ الرَّجُلُ

فَلَا يَسْتَطِيعُ السَّيْرَ اِلَّا زَحْفًا قَالَ وَفِي حَافَتَيِ الصِّرَاطِ كَلَالِيبُ مُعَلَّقَةٌ مَأْمُورَةٌ تَأْخُذُ مَنْ أُمِرَتْ بِهِ فَمَخْدُوشٌ نَاجٍ وَمَكْدُوسٌ فِي النَّارِ وَالَّذِي نَفْسُ اَبِي هُرَيْرَةَ بِيَدِهِ اِنَّ قَعْرَ جَهَنَّمَ لَسَبْعِينَ خَرِيفًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی حذیفہ اور ابی ہریرہؓ سے کہ کہا دونون نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جمع کریگا اللہ تعالیٰ برکت والا اور بلند مرتبہ لوگونکو یعنی حشر میں پس کھڑے ہونگے مسلمان یہان تک کہ قریب کیجاویگی واسطے انکے بہشت ف ع جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ یعنی نزدیک کیجائیگی بہشت ت پس آوینگے مومن یعنی بعضے مومن خواص براہ سے آدمؑ کے پاس پس کہین گے ای باپ ہمارے کھولو ہمارے لیے بہشت کو یعنی تاکہ داخل ہووین ہم اسمین پس کہین گے آدمؑ کہ نہین نکالا تمکو بہشت سے مگر تمہارے باپ کی خطا نے نہین ہون مین لائق اس کار کے جاؤ طرف بیٹے میرے ابراہیمؑ کے کہ خلیل اللہ ہی یعنی وہ افضل رسولون کے سے ہی اور جد خاتم الانبیا ہی اس سے حال اپنا عرض کرو فرمایا حضرتؐ نے پس کہین گے ابراہیمؑ کہ نہین ہون مین لائق اس کام کے نہین تھا مین خلیل مگر پرے اسکی پرے اسکی یعنی پہلے اسدن کے قصد کرو طرف موسیٰؑ کے کلام کیا اُس سے خدا تعالیٰ نے کلام کرنا ف ح کہا صاحب تحریر نے کہ یہ ولدہوا ہی بطریق تواضع کے کہ مین لائق اس درجہ بلند کے نہین ہون اور معنی یہ ہین کہ مین جو بزرگیان دیا گیا ہون بواسطہ جبرئیل کے دیا گیا ہون ولیکن تم موسیٰؑ کے پاس جاؤ کہ انکو کلام بلا واسطہ حاصل ہوا ہی اور لفظ وراء مکرر اسلیئے کہا کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہوا سماع بغیر واسطہ کے حاصل ہوئی ہی انکو رویت بھی پس گویا کہ کہا کہ مین پیچھے اُس موسیٰؑ کے ہون کہ جو پیچھے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہین ت پس آوینگے موسیٰ علیہ السلام کے پاس کہین گے وہ کہ نہین مین لائق اسکے جاؤ طرف عیسیٰؑ کے کہ کلمۃ اللہ اور روح اسکی ہین پس کہین گے عیسیٰؑ کہ نہین ہون لائق اس کار کے یعنی یہ اسوقت منحصر ہوگا امر شفاعت ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پس آوینگے وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ف ح کنایت مقام قرب و معرفت انکو حاصل ہی درگاہ رب العالمین مین اور مشہور اور ممتاز ہین درمیان انبیا اور رسولون کے اور اسلیئے نہ کہا کہ آوینگے میرے پاس اور ذکر کیا اسم شریف اپنا بسبب اسکے کہ اسمین ہین معنی حمد کے اور مشعر ہی کھڑے ہونے پر مقام محمود مین کہ مقام شفاعت ہی جیسے کہ فرمایا ت پس کھڑے ہونگے محمد صلی اللہ علیہ وسلم یعنی داہین طرف عرش رحمن کے اور اذن چاہین گے شفاعت کا بیچ نوع انسان کے واسطے راحت دینے کے سختی موقف سے پس اذن دیا جاویگا انکو یعنی پس سجدہ کرینگے آپ جیسے کہ اوپر گذرا اور بھیجی جاویگی امانت اور ناتا یعنی یہ صورت مین کر آوینگے پس کھڑے ہونگی امانت اور ناتا دونون طرف پل صراط کے داہین اور باہین یعنی واسطے طلب حق اور انصاف کے پس گذرینگی جماعت کہ اول وہ افضل ہی تم مین سے مانند بجلی کے یعنی جلدی چلنے مین کہا ابوہریرہؓ نے کہ کہا مین نے آنحضرتؐ سے کہ فدا ہوجیو تیپر مان باپ میرے کون سی چیز ہی اور کیونکر ہوگا مانند گذرنے بجلی کے فرمایا کہ کیا نہین دیکھتے تم طرف بجلی کے کیونکر گذر جاتی ہی اور پھر آتی ہی آنکھ جھپکتے مین ف ح ع ظاہر یہ ہی کہ مراد اوسنے انبیا ہین اور احتمال یہ بھی ہی کہ مراد اسنے اصفیا یعنی اولیا اس امت کے ہون ت پھر گذرینگے مانند گذرنے ہوا کے پھر گذرینگے مانند گذرنے پرندون کے اور دوڑنے مردون کے یا پیادون کے جاری کریگی انکو صفائی اور نور نیت اور قوت اعمال انکی اور پیغمبر تمہارے کھڑے ہون گے پل صراط پر کہتے ہونگے ای رب میرے ارسلم کر یہان تک کہ عاجز ہون گے عمل بندون کے یعنی سست ہوگی قوت انکے عملون کی اور نکلتے ہونگے ویسے اعمال کے بسبب انکے قوت سے گذرین یہان تک کہ آویگا ایک شخص نہین چل سکیگا اور نہ گذر سکیگا پل صراط سے مگر گھسٹتا ہوا سرین کے بل مانند لڑکون کے فرمایا آنحضرتؐ نے اور دونون طرف صراط کے آنکڑے ہون گے لٹکائے گئے حکم کئے گئے یعنی درگاہ الٰہی سے پکڑینگے اُس شخص کو کہ حکم کیے گئے ساتھ اسکے پس بعضے انکے زخمی ہوکر نجات پاوینگے یعنی آگ مین پڑنے سے اور بعضے ہاتھ پاؤن باندہ کر دوزخ مین ڈالے جاوینگے قسم ہی اُس ذات کی کہ جان ابوہریرہ کی اُسکے ہاتھ مین ہی کہ تحقیق گہراؤ دوزخ کا البتہ ستر برس کی راہ ہی ت نقل کی یہ مسلم نے

وعن جابرٍ قال قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم یخرج من النار قوم بالشفاعۃ کانہم الثعاریر قلنا ما الثعاریر قال انہ الضغابیس متفق علیہ اور روایت ہی جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نکلیگی آگ دوزخ سے ایک قوم بسبب شفاعت کے گویا کہ وہ ثعاریر ہین کہا ہمنے کہ کیا ہی ثعاریر فرمایا وہ آرسے ہین ف ع مشابہت دی گئی آریے کے ساتھ اسلیے کہ وہ جلدی بڑھتا ہی یعنے یہ اگرچہ جلکر کوئلا ہو جاوینگے لیکن جب نکال کر نہر الحیوٰۃ مین ڈالے جاوینگے جھٹ پٹ تازہ توانا ہو جاوینگے ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** عثمان بن عفان قال قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم یشفع یوم القیمۃ ثلثۃ الانبیاء ثم العلماء ثم الشہداء رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہی عثمان بن عفان سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ شفاعت کرینگے دن قیامت کے تین طرح کے لوگ انبیا پھر علماء یعنے علما باعمل پھر شہدا ف ع عطف کرنے مین لفظ ثم پر دلالت صریح ہی اوپر تفضیل علما کے شہدا پر جیسے کہ دلالت کرتی ہی اوپر وہ حدیث کہ بیت کی شیرازی نے یوزن یوم القیامۃ مداد العلماء بدم الشہداء فترجح مداد العلماء علی دم الشہداء اور جاننا چاہیے کہ تخصیص شفاعت کی ان تین گروہوں پر بسبب زیادتی فضل اور بزرگی کے ہی والا تمام اہل خیر کے لیے مسلمانوں مین سے ثابت ہی اور حدیثین مشہورہ اس باب مین وارد ہین خواہ واسطے مغفرت گناہوں کے ہو یا رفعت درجات کے لیے اور انکار شفاعت بدعت و گمراہی ہی جیسے کہ خوارج اور بعضے معتزلہ نے اختیار کیا ہی ت نقل کی یہ ابن ماجہ نے **باب صفۃ الجنۃ واہلہا** باب ہی بیچ بیان حال جنت اور لوگوں اسکے کے ف ح جنت اصل لغت مین بمعنی ڈہانکنے کے ہی اور ترکیب ان حروف کی واسطے ستر اور ڈہانکنے کے آتی ہی بعد ازان نام ہوا درختوں سایہ دار کا بسبب ڈہانکنے انکے اس چیز کو کہ نیچے اسکے ہی بعدہ نام باغ کا ہوا کہ درخت سایہ دار ہوتے ہین اسمین بعد ازان نقل کیا گیا طرف دار ثواب کے کہ بہشت ہی اور صراح مین کہا جنت باغ و بہشت **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم قال الله تعالی اعددت لعبادی الصالحین ما لا عین رأت ولا اذن سمعت ولا خطر علی قلب بشرٍ واقرؤا ان شئتم فلا تعلم نفس ما اخفی لہم من قرۃ اعین متفق علیہ روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرمایا اللہ تعالی نے طیار کی ہین مینے اپنے نیک بندوں کے لیے وہ چیز کہ نہ کبھی آنکھ نے اسکی ذات کو دیکھا اور نہ کبھی کان نے صفات کو سنا اور نہ گذری ماہیت اسکی کسی آدمی کے دل پر ف ح اور ہو سکتا ہی کہ مراد اول سے اچھی صورتین ہوں اور دوسرے سے آوازین دلکش اور تیسرے سے خاطرین خوشی ت پس پڑھو اگر چاہو تم یعنے تحقیق و تصدیق اسکی اس آیۃ کو پس نہین جانتا کوئی نفس اس چیز کو کہ پوشیدہ کی گئی ہی اور رکہی گئی ہی واسطے شب بیداروں اور مال خرچ کرنیوالوں کے قسم اس چیز سے کہ سبب ٹھنڈک آنکھ اور آرام انکے کے ہی ف ح یہ کنایہ ہی شادی اور خوشی اور پانے مقصود کے سے لفظ قرۃ مشتق ہی قرسے ساتھ زبر قاف کے بمعنی قرار اور ثبات کے اور آنکھ وقت نظر کرنیکے طرف محبوب کے قرار پکڑتی ہی اور مطمئن ہوتی ہی اور اور طرف نہین پھرتے ایسی ہی حالت فرحت و سرور مین سکون و آرام پکڑتی ہی اور وقت نظر کرنے کے طرف غیر محبوب کے متفرق اور ملتفت ہوتی ہی اور ایسے ہی حالت خوف و غم مین متحرک اور مضطرب ہوتی ہی یا قرہ مشتق ہی قر سے ساتھ پیش قاف کے بمعنی سرد اور خنکی اور سردی آنکھ اور لذت اسکی سے مشاہدہ محبوب مین اور پانے مقصود مین اور گرمی اور سوزش اسکی بیچ دیکھنے دشمنوں کے اور بیچ حالت انتظار مطلوب کے ہی چنانچہ اسیلیے فرزند کو قرۃ العین کہتے ہین اور حدیث مین جو آیا ہی کہ جعلت قرۃ عینی فی الصلوۃ اسمین بھی یہ دونون معنی محتمل ہین جیسے کہ باب فضل نقرا مین گذرا ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعنہ** قال قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم موضع سوطٍ فی الجنۃ خیر من الدنیا وما فیہا متفق علیہ اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جگہ ایک کوڑے کی بہشت مین یعنے تھوڑی سی جگہ اور ادنی مکان اسمین بہتر ہی دنیا سے اور جو کچھ کہ دنیا مین ہی

ف ع ح اسلیے کہ جنت اور نعمتیں اسکی باقی ہین اور دنیا اور اسکی چیزین فانی ہین اور ذکر کوڑے کا بسبب عادت کے ہی کہ سوار جب ایک جگہہ اترنیکا
ارادہ کرتا ہی تو کوڑا اپنا ڈال دیتا ہی تا علامت ہو اسپر اور کوئی وہان نہ اترے ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غَدْوَۃٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَوْ رَوْحَۃٌ خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْھَا وَلَوْ اَنَّ امْرَاَۃً مِّنْ نِّسَاۗءِ اَھْلِ
الْجَنَّۃِ اطَّلَعَتْ اِلَی الْاَرْضِ لَاَضَاۗءَتْ مَا بَیْنَھُمَا وَلَمَلَاَتْ مَا بَیْنَھُمَا رِیْحًا وَلَنَصِیْفُھَا عَلٰی رَاْسِھَا خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا
وَمَا فِیْھَا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار اول روز مین جانا راہ خدا مین یا ایکبار آخر
روز مین جانا سمین بہتر ہی دنیا سے اور جو کچھ کہ دنیا مین ہی بیچ ف ش ح اور جزا اور ثواب اور مال مین اور تخصیص ان دونون وقتون کی بطریق
عادت کے ہی اور مراد مطلق وقت وساعت ہی اگرچہ اول اور آخر وقت مین ہو اور راہ خدا جہاد ہی اور حج اور طلب علم اور اور جو کچھ کہ اسمین قصد
تقرب الہی کا ہو اور واسطے خدا کے ہو یہان تک کہ سفر کرنا تلاش رزق حلال کے نفقہ عیال کے لیے اور حاصل کرنے خاطر جمعی اور حضور کے لیے عبادت میں راہ
خدا ہی اور جب ذکر کی فضیلت جانے کی راہ خدا مین تو معلوم ہوا کہ ثواب اسکا بہشت ہی اس تقریب سے کچھ خوبیان بہشت کی بیان کین کہ فرمایات اور
اگر ایک عورت بہشتیون کی عورتون مین جہانکے طرف زمین کے تو البتہ روشن کر دے اس چیز کو کہ درمیان مشرق اور مغرب کے ہی ف ح اور یا ضمیر
پھرتی ہی آسمان و زمین کیطرف یا جنت اور زمین کیطرف اور یہان ہر تہی واسطے ذکر کرنے انکے کہ عبارت مین مرئیات اور البتہ بھر دے وہ عورت اس چیز کو کہ
درمیان ان دونون کے ہی خوشبو سے اور البتہ اوڑھنی اسکے سر کی بہتر ہی دنیا سے اور جو کچھ کہ دنیا مین ہی نقل کی یہ بخاری نے وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِی الْجَنَّۃِ شَجَرَۃً یَّسِیْرُ الرَّاکِبُ فِیْ ظِلِّھَا مِائَۃَ عَامٍ لَا یَقْطَعُھَا وَلَقَابُ
قَوْسِ اَحَدِکُمْ فِی الْجَنَّۃِ خَیْرٌ مِّمَّا طَلَعَتْ عَلَیْہِ الشَّمْسُ اَوْ تَغْرُبُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بہشت مین ایک درخت ہی یعنے طوبی کہ چلے سوار نیچے سایہ اسکے کے سو برس نہ قطع کرے اسکی مسافت کو اور
البتہ جگہ مقدار کمان ایک تمہارے کے بہشت مین بہتر ہی اس چیز سے کہ نکلا اسپر آفتاب یا غروب ہوتا ہی ف ع یعنے دنیا اور دنیا کی چیزین لفظ او تخیر
مین یا تو شک راوی کے لیئے ہی اور یا تخیر کے لیئے اور یا بمعنی واو کے اور مقدار کمان کی اسمین بمعنی جگہہ کوڑے کی ہی کہ اور حدیث مین گذرا عادت یہ ہی
کہ سوار کوڑا ڈال دیتا ہی اور پیادہ کمان ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اِنَّ لِلْمُؤْمِنِ فِی الْجَنَّۃِ لَخَیْمَۃً مِّنْ لُّؤْلُؤَۃٍ وَّاحِدَۃٍ مُّجَوَّفَۃٍ عَرْضُھَا وَفِیْ رِوَایَۃٍ طُوْلُھَا سِتُّوْنَ مِیْلًا فِیْ کُلِّ زَاوِیَۃٍ مِّنْھَا اَھْلٌ مَّا یَرَوْنَ
الْاٰخَرِیْنَ یَطُوْفُ عَلَیْھِمُ الْمُؤْمِنُ وَجَنَّتَانِ مِنْ فِضَّۃٍ اٰنِیَتُھُمَا وَمَا فِیْھِمَا وَجَنَّتَانِ مِنْ ذَھَبٍ اٰنِیَتُھُمَا وَمَا فِیْھِمَا وَمَا بَیْنَ الْقَوْمِ وَبَیْنَ اَنْ
یَّنْظُرُوْا اِلٰی رَبِّھِمْ اِلَّا رِدَاۗءُ الْکِبْرِیَاۗءِ عَلٰی وَجْھِہٖ فِیْ جَنَّۃِ عَدْنٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابوموسی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
تحقیق مومن کے لیئے بہشت مین البتہ خیمہ ہوگا ایک موتی کا خالی درمیان سے چوڑائی اسکی یعنے پس طول اسکا اسقدر بطریق اولی اور ایک روایت مین ہی
لنبان اسکی ف ع یعنے اور یہی قیاس پر عرض اسکا اور حاصل ہوا دونون روایتون سے طول اور عرض اسکا ہر ایک ان دونون مین سے ت
ساٹھ کوس کا اور ہر کونے مین اس خیمہ کے اہل خانہ ہون گے یعنے مومن کی بیوی وغیرہ نہ دیکھین گے یعنے ایک کونہ والے اور گھر والونکو کہ اور کونے
مین ہونگے پھرا کریگا ان سب گھر والون پر مسلمان ف ع اور کہا ایک شارح نے اور ہمراہ اسکے ابن الملک نے بھی کہ اہل سے مراد بیبیان ہین کہ
جنسے جماع کریگا اور پھرنا کنایہ ہی جماع سے ت اور دو بہشتین ہین یعنے مسلمان کے لیے کہ چاندی کے ہین باسن انکے اور جو کچھ کہ انمین ہی یعنے قصور اور
اسباب خانگی مانند تخت اور درخت وغیرہ ذلک کے اور دو بہشت ہین کہ سونے کے ہین باسن انکے اور جو کچھ کہ انمین ہی ف ش ح ظاہر اس حدیث سے

یہ معلوم ہوا کہ دو جنتیں فقط چاندی ہی کی ہونگی اور دو سونے کی اور حدیث میں جنت کی عمارت کے وصف میں آیا ہی کہ ایک اینٹ سونے کی ہی اور ایک چاندی کی پس تطبیق ان دونوں حدیثوں میں یہ ہی کہ اول حدیث میں بیان ہی ان چیزوں کا کہ جنت میں ہیں یعنے باسن وغیرہ اور دوسرے میں وصف جنت کی دیواروں کی اور کہا بیہقی نے کہ دلالت کرتی ہی کتاب وسنت اسپر کہ جنتیں چار ہیں کیونکہ اللہ تعالی نے سورۂ الرحمن میں فرمایا ولمن خاف مقام ربہ جنتان اور وصف بیان کیا انکا پھر فرمایا ومن دونہما جنتان اور وصف بیان کیا انکا اور ابی موسی سے منقول ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنتان من ذہب آنیتہما وما فیہما وجنتان من فضۃ آنیتہما وما فیہما کما سبق یعنی ملا علی کہ مؤید ہی اسکی یہ روایت جنتان من الذہب للسابقین وجنتان من فضۃ لاصحاب الیمین اور بعید نہیں ہی کہ مراد جنتان سے یعنے آیہ میں دو قسمیں ہوں جنت سے کہ ایک ان دونوں کی سونے سے اور دوسری چاندی سے اور کبھی ہونگی کاملین کے لیئے دو جنتیں سونے کی اور دو جنتیں چاندی کی داہنی بائیں طرف انکے محلوں کی زینت کے لیئے نہ بسبب مقصود ہونے سونے کے اور یہ مراد جنتان سے بنابر اسکے لی کہ کبھی مراد تثنیہ کثرت ہوتی ہی اور مؤید ہی اسکو کہ دروازے جنت کے اور طبقے اسکے آٹھ ہیں جنت عدن جنت الفردوس جنت الخلد جنت النعیم جنت الماوی دار السلام دار القرار دار المقامۃ ت اور نہیں مانع درمیان بہشتیوں کے اور درمیان نظر کرنے انکی کے طرف پروردگار اپنے کے مگر چادر بزرگی اور عظمت کی اوپر ذات پروردگار کے جنت عدن میں ف ع یعنے جب بہشتی بہشت میں داخل ہونگے تو حجاب جسمانی اور کدورتیں طبیعی اور ... درمیان بندے اور درمیان رویت رب کے مانع ہیں اوٹھ جائینگے مگر پردے جلال اور کبریائی اور عظمت ذات مقدس کے باقی ہونگے سو وہ بھی از راہ مہربانی وتفضل رب کے اوٹھ جاینگے ت اور اسکو عیانًا دیکھیں گے ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنَّةِ مِائَةُ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ وَالْفِرْدَوْسُ اَعْلَاهَا دَرَجَةً مِنْهَا تُفَجَّرُ اَنْهَارُ الْجَنَّةِ الْاَرْبَعَةُ وَمِنْ فَوْقِهَا يَكُوْنُ الْعَرْشُ فَاِذَا سَاَلْتُمُ اللّٰهَ فَاسْئَلُوْهُ الْفِرْدَوْسَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَلَمْ اَجِدْهُ فِي الصَّحِيْحَيْنِ وَلَا فِي كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ اور روایت ہی عبادہ بیٹے صامت کے سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہشت میں سو درجے ہیں درمیان ہر دو درجوں کے اتنا فرق ہی جیسا کہ درمیان آسمان وزمین کے ف ع ممکن ہی یہ کہ مراد سو سے کثرت ہو اسلیئے کہ وارد ہوا ہی روایت بیہقی میں عائشہؓ سے بطریق مرفوع کے عدد درج الجنۃ عدد آی القرآن فمن دخل الجنۃ من اہل القرآن فلیس فوقہ درجۃ اور ممکن ہی کہ سو درجے ایسے ہوں کہ جو وصف انکا ذکر ہوا اور درجے خلاف انکے ہوں یعنے کم یا زیادہ اور روایت کیا دیلمی نے مسند فردوس میں ابوہریرہ سے مرفوع کہ جنت میں ایک درجہ ہی کہ نہیں پہنچیں گے اسکو مگر متفکرت اور فردوس ف ع یعنے جنت اسکا نام فردوس ذکر کیا گیا ہی قرآن میں قد افلح المومنون کے اول میں اولئک ہم الوارثون الذین یرثون الفردوس ت سب جنتوں سے بلند تر ہی از روئے درجے کے یعنے درجات اسکے بلند ترین درجات کے ہیں صورت اور معنی جنت فردوس سے وہاں کیجاتی ہیں چاروں نہریں بہشت کی ف ع یعنے نہر پانی اور دودھ اور شراب اور شہد کی کہ مذکور ہیں قرآن میں فیہا انہار من ماء غیر آسن وانہار من لبن لم یتغیر طعمہ وانہار من خمر لذۃ للشاربین وانہار من عسل مصفی ت اور اوپر فردوس کے عرش ہی ف ع پس یہ دلالت کرتا ہی اسپر کہ فردوس اوپر تمام جنتوں کے ہی اور اسیلئے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم امت کے لیئے ت پس جب مانگو تم اللہ سے بہشت تو مانگو تم اس سے فردوس کہ سب سے بلند تر اور بالاتر ہی نقل کی یہ ترمذی نے کہا مولف نے کہ نہیں پائی میں نے یہ حدیث صحیحین میں یعنے انکی متنوں میں اور نہ کتاب حمیدی میں ف ع کہ جامع ہی صحیحین کی حاصل کلام مولف کا اعتراض ہی جیسا مصابیح پر کہ لایا اس حدیث کو صحاح میں حالانکہ نہیں پائی گئی یہ مگر حسان میں پس اعتراض مولف کا تو یہ ہی اور بعضے شارحین نے لکھا ہی کہ یہ حدیث موجود ہی صحیح بخاری میں دو جگہ ایک تو کتاب الجہاد میں اور دوسرے بیچ باب وکان عرشہ علی الماء کے اور صحیح کہا ہی

[illegible] **وعن انس** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فی الجنۃ لسوقا یاتونہا کل جمعۃ فتہب ریح الشمال فتحثو فی وجوہہم وثیابہم فیزدادون حسنا وجمالا فیرجعون الی اہلیہم وقد ازدادوا حسنا وجمالا فیقول لہم اہلوہم واللہ لقد ازددتم بعدنا حسنا وجمالا فیقولون وانتم واللہ لقد ازددتم بعدنا حسنا وجمالا رواہ مسلم

اور روایت ہی انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بہشت میں ایک بازار ہے یعنی مجمع ہے کہ آئینگے صورتین خواہش کی گئی ہین جمع ہونگے اُسمین بہشتی ہر جمعہ مین ف ع یعنی مقدار ہر جمعہ مین یعنی ہفتہ مین اور نہین ہوگا وہان ہفتہ حقیقۃ بسبب نہونے آفتاب اور رات و دن کے ت اُسپر چلیگی ہوا شمال کی ف ح شمال زیر شین سے اور زبر بھی آئی ہے ہوا کہ داہنے ہاتھ کیطرف سے آوے جب سامنے قبلہ کے کھڑا ہو اور یہان مراد ہے ہوا شمال کی ت پس ڈالے گی وہ ہوا یعنی مشک اور طرح بطرح کی خوشبوئین اُنکی موہنون مین یعنی بدنون پر اور کپڑون مین پس زیادہ ہونگے بہشتی کہ اُس مجمع مین حاضر ہونگے حسن وجمال مین یا زیادہ کرینگے حسن وجمال کو پس پھر پھرینگے یعنی بازار سے طرف گھر والون اپنے کے اس حال مین کہ زیادہ ہوگئے ہونگے خوبصورتی و جمال مین پس کہینگے اُنسے گھر والے اُنکے کہ قسم خدا کی تحقیق زیادہ کیا تمنے بعد جدا ہونے کے ہمسے حسن وجمال کو پس کہینگے بہشتی گھر والون سے اور تمنے بھی قسم اللہ کی زیادہ کیا بعد ہمارے حسن وجمال کو ف ع اور یہ بات یا تو بسبب اسکے ہوگی کہ اُنکو بھی وہ ہوا پہنچی اور یا بسبب عکس پہنچے جمال اُنکے کے تاثیر جمال و مال اُنکے کے ت نقل کی یہ مسلم نے **وعن ابی ہریرۃ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اول زمرۃ یدخلون الجنۃ علی صورۃ القمر لیلۃ البدر ثم الذین یلونہم کاشد کوکب دری فی السماء اضاءۃ قلوبہم علی قلب رجل واحد لا اختلاف بینہم ولا تباغض لکل امرئ منہم زوجتان من الحور العین یری مخ سوقہن من وراء العظم واللحم من الحسن یسبحون اللہ بکرۃ وعشیا لا یسقمون ولا یبولون ولا یتغوطون ولا یتفلون ولا یمتخطون اٰنیتہم الذہب والفضۃ وامشاطہم الذہب ووقود مجامرہم الالوۃ ورشحہم المسک علی خلق رجل واحد علی صورۃ ابیہم آدم ستون ذراعا فی السماء متفق علیہ

اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اول جماعت کہ داخل ہونگے بہشت مین یعنی انبیا بصورت چودہوین رات کے چاند کے ہونگے پھر وہ لوگ کہ قریب ہونگے اس جماعت کے یعنی مرتبہ مین مثل اولیا اور علما اور شہدا اور صلحا سے داخل ہونگے مانند بہت روشن تارے کی بیچ آسمان کی روشنی مین یعنی جو تارے سوا چاند اور آفتاب کے اور تارون سے روشن ہو اُسکے مانند ہر ایک روشن اور چمکتا ہوگا دل بہشتیون کے اوپر دل ایک شخص کے ہونگے یعنی متفق ہونگے اور ایک دل اور ایک جان اور دوست آپسمین جیسے کہ تفسیر کی اسکی یہ کہ نہین ہوگا کچھ اختلاف انمین اور نہ دشمنی کچھ آپسمین ہر شخص کے لیئے بہشتیون مین سے دو دو بیبیان ہونگی حورعین سے ف ح حور جمع حوراکی اور حورا اُس عورت کو کہتے ہین کہ جسکی آنکھ کی سفیدی نہایت سفید اور سیاہی نہایت سیاہ ہو اور عین جمع عینا کی یعنی فراخ چشم کے اگر کہین کہ اخیر فصل ثانی مین ایک حدیث آئی ہے کہ ادنے اہل جنت کی بہتر بیبیان ہونگی اور یہان دو بیبیان فرمائین ہین کیا تطبیق ہے جواب یہ کہ مراد یہ ہے کہ دو بیبیان ہونگی اس جنس سے کہ حورعین ہونگی ساتھ اوصاف کے کہ ذکر کیئن اور یہ منافات نہین رکھتا ہے ساتھ اسکے کہ سوائے اس جنس کے اور بیبیان بہت ہون ت دیکھا جاتا ہے گودا حورون کی پنڈلیون کی ہڈیون کا ہڈی اور گوشت کے پیچھے سے بسبب نہایت حسن اور صفائی اور لطافت کے ساتھ پاکی کے یاد کرینگے بہشتی اللہ تعالی کو صبح وشام یعنی ہمیشہ نہ بیمار ہونگے بہشتی اور نہ پیشاب کرینگے اور نہ پیخانہ پھرینگے اور نہ تھوکینگے اور نہ ریٹھ چھنکینگے باسن اُنکے سونے اور چاندی کے ہونگے اور کنگھیان اُنکی ہونے کی اور ایندھن اُنکی انگیٹھیون کا اگر ہوگا ف ع یعنی دنیا کی انگیٹھیون کے ایندھن

لیئے وغیرہ ہوتے ہین اور خوشبو کے لیئے عود اسپر جلاتے ہین بخلاف بہشت کی انگیٹھیون کے کہ انکا ایندھن بھی عود ہوگا لفظ وقود واؤ کے پیش سے روشن کرنا آگ کا اور واؤ کے زبر سے لکڑیان کہ جلائی جائے انسے آگ اور مجامر جمع مجمر کی ہی میم کے زیر سے اور پیش ہے اسکے وہ چیز کہ رکھی جاوے اسمین آگ انگیٹھی جلانے کے لیئے یعنی انگیٹھی اور زبر میم سے بھی آیا ہی اور الوۃ زبر ہمزہ سے اور انکے پیش سے اور پیش لام اور تشدید واؤ سے اگر ۔ وعود ہندی یعنی ہی اور رشحات اور عرق انکا مشک ہوگا یعنی خوشبو انکی مانند مشک کے ہوگی سب اوپر خلق اور سیرت ایک مرد کے ہونگے یعنی سب خوش خلق اور متفق اور اتحاد رکھنے والے ہونگے آپسمین اوپر صورت و شکل باپ اپنے کے کہ آدم ہین ساٹھ گز کے جانب آسمان مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع یعنی درازی قدمین لفظ خلق پیش خ سے اور ترجمہ اسکا مذکور ہوا اور اس صورت مین جملہ علی صورۃ ابیہم الخ کلام جدا ہوگا واسطے بیان صورت کے بعد از بیان سیرت کے اور خلق زبر خ سے بھی روایت ہی یعنی سب ہونگے اوپر صورت اور شکل ایک مرد کے اور حسن و خوبی مین موافق آپسمین اور ہم عمر کہ تینتیس یا تینتیس تینتیس برس کے ہونگے اور اس وجہ پر جملہ علی صورۃ ابیہم الخ بیان اور تفسیر ہی خلق رجل واحد کی اور روایت زیر اور پیش کی دونون صحیح ہین

وعن جابر قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَھْلَ الْجَنَّۃِ یَاْکُلُوْنَ فِیْھَا وَیَشْرَبُوْنَ وَلَا یَتْفُلُوْنَ وَلَا یَبُوْلُوْنَ وَلَا یَتَغَوَّطُوْنَ وَلَا یَمْتَخِطُوْنَ قَالُوْا فَمَا بَالُ الطَّعَامِ قَالَ جُشَاءٌ وَرَشْحٌ کَرَشْحِ الْمِسْکِ یُلْھَمُوْنَ التَّسْبِیْحَ وَالتَّحْمِیْدَ کَمَا تُلْھَمُوْنَ النَّفَسَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بہشتی کھاوینگے بہشت مین اور پیوینگے اور نہ تھوکینگے اور نہ پیشاب کرینگے اور نہ پاخانہ پھرینگے اور نہ ناک چھنکینگے عرض کیا یعنی بعضے صحابہ نے کہ جب پاخانہ نہ پھرینگے تو حال فضلہ طعام کا کیا ہی کیونکر باہر نکلیگا فرمایا کہ ہوگا فضلہ طعام کا ڈکار اور پسینہ ف ع یعنی ڈکار کی ہوا مین اور پسینے کی راہ نکل جائیگا اور یہ باعتبار اختلاف اشخاص اور اوقات کے ہی یا بعضا کھانا ڈکار ہو جائیگا اور بعضا پسینا اور ظاہر تر یہ ہی کہ کھانا ڈکار ہو جائیگا اور پانی عرق ت الہام کیئے جائینگے بہشتی تسبیح اور تحمید یعنی سبحان اللہ کہنا اور الحمد للہ کہنا اور ذکر الہی اور ہو جائیگا وہ لازم حال انکے کے اور بے تکلف نکلیگا جیسے کہ باہر نکلتا ہی سانس دم ف ع کہ بے تکلف آتا ہی اور جاتا ہی یا یہ معنی ہین کہ نہین رنج اٹھائینگے تسبیح و تہلیل سے جیسے کہ نہین رنج اٹھاتے ہو تم بارہ دم لینے سے اور نہین باز رکھیگی انکو کوئی چیز ذکر اللہ سے جیسے کہ نہین باز رکھتی تمکو دم لینے سے مانند ملائکہ کے حاصل یہ کہ نہین نکلیگا انسے دم مگر کہ ملا ہوگا ساتھ ذکر اور شکر اللہ تعالے کے ت نقل کی یہ مسلم نے

وعن ابی ھریرۃ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ یَّدْخُلُ الْجَنَّۃَ یَنْعَمُ وَلَا یَبْاَسُ وَلَا یَبْلٰی ثِیَابُہٗ وَلَا یَفْنٰی شَبَابُہٗ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص داخل ہوگا بہشت مین چین مین رہیگا اور نہ محتاج ہوگا اور نہ فکرمند اور نہ پرانے ہونگے کپڑے اسکے اور نہ تمام ہوگی جوانی اسکی یعنی جنت دار القرار والثبات ہی تغیر و تبدیل اور فساد و زوال اسمین نہین

الْکَوْکَبَ الدُّرِّیَّ الْغَابِرَ فِی الْاُفُقِ مِنَ الْمَشْرِقِ اَوِ الْمَغْرِبِ لِتَفَاضُلِ مَا بَیْنَھُمْ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ تِلْکَ مَنَازِلُ الْاَنْبِیَاءِ لَا یَبْلُغُھَا غَیْرُھُمْ قَالَ بَلٰی وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ رِجَالٌ اٰمَنُوْا بِاللّٰہِ وَصَدَّقُوا الْمُرْسَلِیْنَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

اور روایت ہی ابو سعید خدری سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق بہشتی دیکھینگے بالاخانے والونکو اپنے اوپر جیسا کہ دیکھتے ہو تم ستارہ روشن کو باقی رہا ہوا بیچ کنارہ آسمان کے جانب مشرق یا مغرب مین ف ع لفظ غابر غین معجمہ اور ب موحدہ سے غبور سے بمعنی باقی رہنا اور مراد یہی اس سے باقی رہا ہوا افق مین بعد پھیلنے روشنی فجر کے کہ اسوقت چمکتا ہی ستارہ روشن اور بعضی روایتین غایری تحتانیہ سے بھی آیا ہی غور سے بمعنی نشیب کے لیکن یہ تصحیف ہی اور روایت مشہور اول ہی کی ہی ت اور یہ ارتفاع اور بلندی بالاخانون کی بسبب بزرگی اور تفاوت مراتب کے ہی کہ درمیان بہشتیون کے ہوگا ف ع کہ مرتبہ بعضون کا بلند اور مرتبہ بعضونکا پست لگتا ہی علما نے کہ بہشت مین طبقات ہونگے اعلی تو سابقین کے لیئے اور اوسط مقتصدین کے لیئے اور اسفل مخلطین کے لیئے ت عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ یہ بالاخانے اور محل بلند منازل پیغمبرون کے ہونگے کہ نہین پہنچین گے ان منازل و مراتب کو غیر پیغمبرون کے فرمایا کہ ہان پہنچین گے ان منازل و مراتب کو غیر پیغمبرون کے بھی یعنے اولیا بسبب متابعت و محبت انکی کے قسم ہی خدا کی پہنچین گے اسکو وہ مرد کہ ایمان لائے ہین اور سچا جانا پیغمبرونکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع یعنے بیچ قبول کرنے اس چیز کے کہ حکم کیئے گئے ساتھ اسکے اور منع کیئے گئے اس سے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالے نے آخر سورہ فرقان مین وعباد الرحمن الذین یمشون علی الارض ہونا او لئک یجزون الغرفۃ بما صبروا الخ

وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ اَقْوَامٌ اَفْئِدَتُھُمْ مِثْلُ اَفْئِدَۃِ الطَّیْرِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابو ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ وسلم نے کہ داخل ہونگی جنت مین کتنی قومین کہ دل انکے مانند دلون پرندونکے مین ف ع یعنے نرمی اور رحمت اور صفائی اور خالی ہونے مین حسد اور بغض وغیرہ سے اور بعضون نے کہا خوف اور ہیبت مین کہ پرندہ بہت ڈرتا ہی نسبت اور جانورون کے اور بعضون نے کہا توکل مین جیسے کہ حدیث مین آیا ہی کہ اگر تم توکل کرو اللہ پر حق توکل اسکے کا تو رزق دے تمکو جیسے کہ رزق دیتا ہے جانور پرندہ کو کہ نکلتے ہین صبح کو بھوکے اور پھرتے ہین شام کو پیٹ بھرے ت نقل کی یہ مسلم نے

وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَقُوْلُ لِاَھْلِ الْجَنَّۃِ یَا اَھْلَ الْجَنَّۃِ فَیَقُوْلُوْنَ لَبَّیْکَ رَبَّنَا وَسَعْدَیْکَ وَالْخَیْرُ فِیْ یَدَیْکَ فَیَقُوْلُ ھَلْ رَضِیْتُمْ فَیَقُوْلُوْنَ وَمَا لَنَا لَا نَرْضٰی یَا رَبِّ وَقَدْ اَعْطَیْتَنَا مَا لَمْ [illegible]

سبب وہ ہے رضا بندہ کی ہی تو ملی سے اپنے حال میں نگاہ کر اپنے تئین راضی پاتا ہی اپنے پروردگار سے پس جان کہ وہ بھی تجہسے راضی ہی صحابہ رضوان
اللہ تعالے علیہم اجمعین بحث و تفتیش کرتے تھے کہ کیونکر پہچانین ہم کہ حق تعالے ہمسے راضی ہی آخر اتفاق کرتے اسپر کہ اگر ہم اُس سے راضی ہین تو یقین ہیکہ وہ
بھی ہمسے راضی ہی بعد اسکے بشارت دی کہ رضا اُسکی اُنسے دائم و ہمیشہ ہی پالا تر اس سے کونسی نعمت ہوگی تھوڑی بھی رضاء اللہ تعالے بزرگتر ہی بہشت
سے اور اُس چیز سے کہ اُسمین ہی جیسے کہ فرمایا و رضوان من اللہ اکبر چنانچہ ہمیشہ اور ستمر ہو اللہم ارض منا وارض عنا ت نقل کی یہ بخاری اور
مسلم نے **وعن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان ادنی مقعد احدکم من الجنۃ ان یقول لہ
تمن فیتمنی و یتمنی فیقول لہ ھل تمنیت فیقول نعم فیقول لہ فان لک ما تمنیت و مثلہ معہ رواہ مسلم
اور روایت ہی ابوہریرہؓ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق ادنے مرتبہ اور جگہ ایک تمہارے کی بہشت سے اسقدر ہی کہ
فرما دیگا پروردگار تعالے اُسکو کہ آرزو کر اور چاہ اسقدر کہ چاہے تو پس آرزو کریگا اور چاہیگا اور مکرر آرزو کریگا اور چاہیگا یعنے بہت کچھ چاہیگا
پس فرما دیگا اللہ تعالے اُس بندے سکو کہ آرزو کی تونے اور چاہا تونے یعنے جہان تک تیرے دلمین آرزو تہین مانگ چکا پس کہیگا بندہ
ہان پس فرما دیگا پروردگار تعالے اُس بندے کو کہ پس تحقیق تیرے لیئے ہی جو کچھ کہ آرزو کی تونے اور مانند اُسکے ساتھ اُسکے نقل کی مسلم نے
وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیحان و جیحان والفرات والنیل کل من انھار الجنۃ رواہ
مسلم اور روایت ہی اسی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سیحان و جیحان اور فرات اور نیل سب بہشت کی نہرون اور
چشمون سے ہین **ف ح ع** فرات نام نہر کوفہ کا اور نیل نام نہر مصر کا ہی بلا خلاف لیکن تعین سیحان اور جیحان مین خلاف
ہی کہ بعضے کہتے ہین سیحان نہر ہی شام مین اور بعضون نے کہا مدینہ مین اور جیحان نہر ہی بلخ مین اور کہا ہی علمانے کہ سیحان اور
جیحان غیر سیحون اور جیحون کے ہی کہ نہرین ترک اور بلخ کی ہین اسلیئے کہ وہ بلاد اسن مین ہین اور طیبی نے کہا جوہری نے جو کہا کہ جیحان
نہر شام کی ہی غلط ہی اور اتفاق رکھتے ہین علما کہ جیحون وادی سے نہر خراسان ہی اور کہا کہ سیحون نہر ہی سندہ مین اور بعضون
نے کہا کہ سیحان و جیحان دو نہرین ہین بڑی عواصم مین نزدیک شہر مصیصہ اور طرسوس کے اور مراد ساتھ ہونے ان چار نہرون
کے انہار جنت سے یہ ہی کہ پانی انکے بہ نسبت اور پانیون کے اچھے ہین اور انمین فوائد اور منافع بہت ہین گویا بہشت کی نہرون
مین سے ہین اور بعضون نے کہا کہ چارون نہرین کہ اصول جنت کی نہرون کی ہین اور اُنکو ساتھ
نام ان چار نہرون کے کہ بزرگ تر اور مشہور تر اور بہت میٹھی اور فائدہ مند دنیا کی نہرون کی ہین نام زد اور مشہور کیا اشارہ
ہی اسپر کہ جو کچھ کہ دنیا مین فوائد و منافع ہین نمونہ بہشت کے ہین اور صحیح یہ ہی کہ یہ محمول ظاہر پر ہی اور مراد وا ان نہرون
مذکورہ کا بہشت مین ہی چنانچہ مسلم نے روایت کیا ہی کہ فرات اور نیل جاری ہوتے ہین بہشت سے اور صحیح بخاری
مین آیا ہی کہ سدرۃ المنتہی کی جڑ سے ہین اور معالم التنزیل مین پایا ہی کہ یہ چارون نہرین بہشت سے ہین کہ حق تعالے نے انکو پہاڑ و نکو سونپا ہی اور وہان
زمین پر جاری کیا کذا ذکرہ الطیبی واللہ اعلم بحقیقۃ الحال ت نقل کیا اسکو مسلم نے **وعن** عتبۃ بن غزوان قال ذکر لنا ان الحجر یلقی من شفۃ
جھنم فیھوی فیھا سبعین خریفا لا یدرک لھا قعرا واللہ لتملأن ولقد ذکر لنا ان ما بین مصراعین
من مصاریع الجنۃ مسیرۃ اربعین سنۃ ولیاتین علیھا یوم وھو کظیظ من الزحام رواہ مسلم
اور روایت ہی عتبہ بن غزوان سے کہ کہا ذکر کیا گیا روبرو ہمارے یعنے روایت کیا گیا حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا پتھر ڈالا جاتا ہے

کنارہ وفضا خیمہ کے سے یس کرتا چلا جاوے اسمین ستر برس نہ پہونچے اسکے انتہا مین قسم خدا کی البتہ بھرے جاوینگے دوزخ یعنے کفار سے باوجود اس گہراویکے اور فرمائی کہ اور البتہ تحقیق ذکر کیا گیا ہمارے لیئے کہ درمیان دو بازوؤن دروازے کے دروازون جنت کے سے مسافت مقدار چالیس برس کے ہی اور البتہ آویگا اسپر ایک دن کہ وہ بھری ہوگی بسبب ازدحام کے نقل کی یہ مسلم نے

الفصل الثانی فصل دوسری **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مِمَّ خُلِقَ الْخَلْقُ قَالَ مِنَ الْمَاءِ قُلْنَا الْجَنَّةُ مَا بِنَاءُهَا قَالَ لَبِنَةٌ مِنْ ذَهَبٍ وَلَبِنَةٌ مِنْ فِضَّةٍ وَمِلَاطُهَا الْمِسْكُ الْأَذْفَرُ وَحَصْبَاؤُهَا اللُّؤْلُؤُ وَالْيَاقُوتُ وَتُرْبَتُهَا الزَّعْفَرَانُ مَنْ يَدْخُلُهَا يَنْعَمُ وَلَا يَبْأَسُ وَيَخْلُدُ وَلَا يَمُوتُ وَلَا يَبْلَى ثِيَابُهُمْ وَلَا يَفْنَى شَبَابُهُمْ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ

روایت ہی ابوہریرہؓ سے کہا عرض کیا مین نے یا رسول اللہ کس چیز سے پیدا کی گئی مخلوقات فرمایا پانی سے ف ح ع اختلاف ہی عقلا کو کہ پہلی چیز کہ اجسام سے پیدا ہوئی ہی کیا ہی اکثر اسپر ہین کہ وہ جوہر پانی کا ہی پھر پیدا کی گئی اس سے زمین ساتھ کثیف اور منجمد ہونے کے اور آگ اور ہوا ساتھ لطیف اور رقیق ہونے کے اور پیدا ہوا آسمان آگ کے دھوین سے اور یہ حدیث دلیل ہی اسپر کہ کہتے ہین توریت کے اول سفر مین آیا ہی کہ اللہ تعالے نے پیدا کیا ایک جوہر پھر نظر ہیبت کی اسکی طرف سب پگھلے اجزا اسکے اور پانی ہوگئے اور اس سے ایک بخار نکلا اور اوپر گیا مانند دھوین کے پس آسمان پیدا ہوا پھر ظاہر ہوئی پانی پر جہاگ اور اس سے زمین پیدا ہوئی اور پہاڑون کو لنگر اسکا کیا یعنے پہلے ہلتی تھی زمین پہاڑون سے ٹھہر گئی اور بعضون نے جو لکھا ہی کہ مراد پانی سے نطفہ ہی تقاضا کرتا ہی اسپر کہ مراد خلق سے حیوانات ہو جیسے کہ قرآن مجید مین فرمایا وجعلنا من الماء کل شیء حی یعنے پیدا کیا ہمنے پانی سے حیوان کو بسبب قبول حق سبحانہ تعالے کے واللہ خلق کل دابۃ من ماء اور یہ اسلیئے کہ پانی بہت بڑا مادہ اسکا ہی کہا یہ یا بسبب زیادتی احتیاج اسکی کے طرف پانی کے اور منتفع ہونے اسکے کے ت عرض کیا ہمنے آنحضرتؐ سے کہ بہشت کس چیز سے ہی عمارت اسکی یعنے پتھر کی ہی یا مٹی کی یا لکڑی وغیرہ کی فرمایا ایک اینٹ سونے کی اور ایک اینٹ چاندی کی اور گارا اسکا مشک خالص تیز بو کا اور کنکریان اسکی موتی اور یاقوت کی یعنی مثل انکے رنگ اور صفائی مین اور خاک اسکی مثل زعفران کے زرد وخوشبودار جو کوئی کہ داخل ہوگا اسمین چین مین رہیگا اور رنج اور مشقت نہین دیکھیگا اور ہمیشہ جیویگا اور کبھی نہ مریگا اور نہ پرانے ہونگے کپڑے اسکے اور نہ فنا ہوگی جوانی اسکی نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور دارمی نے

وعنه قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةٌ إِلَّا وَسَاقُهَا مِنْ ذَهَبٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

اور روایت ہی ابوہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہی جنت مین کوئی درخت مگر کہ تنہ اسکا سونیکا ہی ف ع اور ٹہنیان اسکی مختلف ہین کسی کی سونیکی اور کسی کی چاندی کی یا یاقوت کی یا زمرد کی یا موتی کی یا مرصع زرین ساتھ طرح طرح کے شگوفون کے اسپر طرح طرح کے میوے لگے ہوئے اور نیچے انکے نہرین جاری نقل کی یہ ترمذی نے

وعنه قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ مِائَةُ عَامٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

اور روایت ہی اسی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بہشت مین سو درجے ہین ف ح ظاہر یہ ہی کہ مراد درجات سے مراتب عالیہ ہین فرمایا اللہ تعالے نے ہم درجات عند اللہ یعنے جتنے صاحب درجے ہونگے بحسب اعمال اپنے کے طاعات جیسے کہ دوزخ کے درکات متسافلہ کے ہونگے بقدر مراتب اپنے کے شدت کفر مین جیسے کہ اشارہ کیا طرف اسکے قول سبحانہ نے ان المنافقین فی الدرک الاسفل من النار ترجمہ درمیان ہر دو درجون کے فرق سو برس کا ہی نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہی

وعن أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ لَوْ أَنَّ الْعَالَمِينَ اجْتَمَعُوا فِي إِحْدَاهُنَّ لَوَسِعَتْهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

اور روایت ہی ابی سعیدؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ

علیہ وسلم نے کہ تحقیق بہشت میں سو درجے ہیں ایسے کہ اگر تحقیق تمام عالم جمع ہوں ایک درجے میں اُن درجوں میں سے تو البتہ کفایت کرے انکو نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے **وعنہ** عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ تَعَالٰى وَفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ قَالَ ارْتِفَاعُهَا لَكَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ مَسِيْرَةُ خَمْسِمِائَةِ سَنَةٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے ابی سعید سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ کے وفرش مرفوعۃ فرمایا بلندی اُن بچھونوں کی جیسے کہ مسافت ہے درمیان آسمان اور زمین کے

پانسو برس کی راہ ف ع یعنی بہشت کے درجوں کے بچھونے ایسے بلند ہونگے جیسے کہ اور حدیث میں آیا ہے ان فی الجنۃ مائۃ درجۃ ما بین کل درجتین کما بین السماء والارض اور بعضوں نے کہا کہ مراد فرش سے عورتیں اہل بہشت کی ہیں اور مرفوعہ بمعنی فائق وفاضل کے حسن وجمال میں دنیا کی عورتوں سے لیکن حدیث میں آیا ہے کہ مومنات احسن ہونگی حوروں سے بسبب نماز اور روزہ کے ت نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے **عنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوَّلَ زُمْرَةٍ يَّدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ضَوْءُ وُجُوْهِهِمْ عَلٰى مِثْلِ ضَوْءِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَالزُّمْرَةُ الثَّانِيَةُ عَلٰى مِثْلِ اَحْسَنِ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ لِكُلِّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ زَوْجَتَانِ عَلٰى كُلِّ زَوْجَةٍ سَبْعُوْنَ حُلَّةً يُرٰى مُخُّ سَاقِهَا مِنْ وَّرَائِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور یہ بھی روایت ہے ابی سعید ہی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اول جماعت کہ داخل ہوگی بہشت میں دن قیامت کے کہ وہ انبیا علیہم السلام ہیں روشنی انکی چہروں کی واقع ہوگی اوپر مانند روشنی چودھویں رات کے چاند کا اور جماعت دوسری کہ وہ اولیا اور صلحا ہیں اوپر مانند بہتر ستارہ چمکتے کے آسمان میں واسطے ہر شخص کے اُنمیں سے دو بیبیاں ہونگے ہر بی بی پر ستر جوڑے ہونگے اور ہر ایک اُن دونوں میں سے ایسی ہوگی کہ دیکھا جاویگا گودہ پنڈلی اُسکی کا ستر جوڑوں کے اوپر سے ف ع اور حدیث میں آیا ہے کہ ادنیٰ اہل جنت کا وہ ہوگا کہ اسکے بہتر بیبیاں اور اسّی ہزار خادم ہونگے پس تطبیق اسمیں اور ۔۔ اسمیں یہ ہے دو بیبیاں تو ایسی ہونگی کہ گودہ انکی پنڈلی کا ستر لباس پرسے معلوم ہوگا اور باقی ایسی نہیں ہونگی پس یہ منافی نہیں ہے اسلیئے کہ ہر ایک کے لیئے بہت سی حوریں غیر صفت کی ہوں کذا قیل اور ظاہر یہ ہے کہ ہر ایک کے لیئے دو بیبیاں ہوں دنیا کی عورتوں میں سے اور ستر حوروں میں کہ سب ملکر بہتر ہونگی ت نقل کی یہ ترمذی نے **وعن** اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُعْطَى الْمُؤْمِنُ فِي الْجَنَّةِ قُوَّةَ كَذَا وَكَذَا مِنَ الْجِمَاعِ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوَ يُطِيْقُ ذٰلِكَ قَالَ يُعْطٰى قُوَّةَ مِائَةٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت انس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دیا جاویگا مومن بہشت میں قوت اتنی اور اتنی جماع کی یعنے یکبارگی بہت عورتوں سے مثلاً دس سے عرض کیا گیا کہ آیا طاقت رکھیگا مرد جماع کرنے کی اتنی عورتوں سے فرمایا کہ دی جاویگی قوت سو مردوں کی یعنے پس کیوں نہ طاقت رکھیگا اتنی عورتوں سے جماع کرنے کی ت نقل کی یہ ترمذی نے **وعن** سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لَوْ اَنَّ مَا يُقِلُّ ظُفُرٌ مِّمَّا فِي الْجَنَّةِ بَدَا لَتَزَخْرَفَتْ لَهٗ مَا بَيْنَ خَوَافِقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَوْ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ اطَّلَعَ فَبَدَا اَسَاوِرُهٗ لَطَمَسَ ضَوْءُهٗ ضَوْءَ الشَّمْسِ كَمَا تَطْمِسُ الشَّمْسُ ضَوْءَ النُّجُوْمِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا اگر اُسقدر کہ اوٹھا وے ناخن اُن چیزوں میں سے کہ بہشت میں ہیں یعنے قسم زینت اور آلات اسکی سے ظاہر ہو یعنے دنیا میں تو البتہ زینت دار ہو جاوے بسبب اُسکے وہ چیز کہ درمیان جوانب اور اطراف آسمان وزمین کے ہے اور اگر تحقیق ایک شخص بہشتیوں میں سے جھانکے پس ظاہر ہوں کڑے اُسکے تو البتہ مٹا دیوے روشنی اُسکی سورج کی روشنی کو جیسے کہ مٹا دیتا ہے سورج ستاروں کی روشنی کو نقل کی ترمذی

نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے **وعن** اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَهْلُ الْجَنَّةِ جُرْدٌ مُرْدٌ كُحْلٌ
لَا یَفْنٰی شَبَابُهُمْ وَلَا یَبْلٰی ثِیَابُهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بہشتی ہونگے بن بال کے امرد آنکھین انکی ہونگی سرمگین نہ فنا ہوگی جوانی انکی اور نہ پرانے ہونگے کپڑے انکے ف ح
حدیث مین لفظ جرد جیم کے پیش اور رے کے جزم سے جمع اجرد کی اور اجرد اسکو کہتے ہین جسکے بدن پر بال نہون اور مرد جمع امرد یعنے لڑکا بے ریش
اور کحل کاف کے زبر سے اور بروزن فعلے کے بمعنی فعیل کے یعنے مکحول اور وہ ہی کہ جسکی پلکون کی جڑمین سیاہی خلقی ہو ایسی آنکھین معلوم
ہون گویا سرمہ لگایا ہی نقل کی ترمذی اور دارمی نے **وعن** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَدْخُلُ
اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ جُرْدًا مُرْدًا مُكَحَّلِیْنَ اَبْنَاءَ ثَلٰثِیْنَ اَوْ ثَلٰثٍ وَثَلٰثِیْنَ سَنَةً رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ
اور روایت ہی معاذ بن جبل سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا داخل ہونگے بہشتی بہشت مین اس حال مین کہ صاف ہونگا بدن بالون سے
بے ریش سرمگین آنکھین تیس برس کے یا تینتیس برس کے ف ح یعنے جیسے کہ دنیا مین اس عمر کے ہوتے ہین اسلیئے کہ کمال جوانی اور قوت
مرد کی اسی وقت مین ہی اور لفظ او جملہ او ابناء ثلث اور ثلثین سنۃ دینا مین شک راوی کے لیئے ہی نقل کی یہ ترمذی نے **وعن**
اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَكْرٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَذُكِرَ لَهُ سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰی
قَالَ یَسِیْرُ الرَّاكِبُ فِیْ ظِلِّ الْفَنَنِ مِنْهَا مِائَةَ سَنَةٍ اَوْ یَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا مِائَةُ رَاكِبٍ شَكَّ
الرَّاوِیْ فِیْهَا فَرَاشُ الذَّهَبِ كَاَنَّ ثَمَرَهَا الْقِلَالُ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ
اور روایت ہی اسماء بنت ابی بکر سے کہا کہ سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حال مین کہ ذکر کیا گیا انکے لیئے سدرۃ المنتہی کا فرمایا
آنحضرت نے چلے سوار یعنے تیز رو بیچ سایہ شاخون اس درخت کے سو برس یا پناہ پکڑین اسکے سایہ مین سو سوار شک کیا ہی راوی حدیث نے ف
ح کہ یسیر الراکب فی ظل الفنن منہا مائۃ سنۃ یا یستظل بظلہا مائۃ راکب لیکن اسمین شک نہین کہ مبالغہ پہلی عبارت مین ہی بہت اس
درخت پر ٹڈی ہین سونے کی ف ح شاید کہ مراد فرشتے ہین نورانی کہ چمکتے ہین بازو انکے گویا کہ سونے کے ہین یا مشابہت دی ان انوار کو کہ ڈھکتے
ہین اس سے اور تعبیر کیا انکو ساتھ سونے کی ٹڈی کے اور تفسیر اس آیۃ کریمہ کی ہی اذ یغشی السدرۃ ما یغشی یعنے ڈھانکتا ہی سدرۃ المنتہی کو جو کچھ کہ
ڈھانکتا ہی اور بیضاوی نے کہا کہ ڈھانکتی ہی اسکو ایک جماعت عظیم فرشتون کی کہ عبادت کرتے ہین جیسے کوت گویا کہ میوے اسکے مانند مٹکون کے
ہین ف ح سدرۃ المنتہی نام ایک درخت کا ہی اور یہ نام اسلیئے ہوا کہ نیچے اسکے ہشت مین ہی کہ منتہی ہوتا ہی اس تک علم اولین و آخرین کا اور کوئی
مخلوقات مین سے نہین جانتا کہ پرے اسکی کیا ہی اور نہین گذرا اس سے کوئی سوائے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور مقام جبرئیل کا ہی کہ
وہان سے آگے نہین بڑھتے اور وہ روایت مین چھٹے آسمان پر ہی اور مشہور یہ ہی کہ ساتوین آسمان پر ہی اور وجہ تطبیق کی ان دونون میں یہ ہی
یہ کہ جڑ اسکی چھٹے آسمان پر ہو اور شاخین ساتوین مین واللہ اعلم نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی **وعن**
اَنَسٍ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا الْكَوْثَرُ قَالَ ذَاكَ نَهْرٌ اَعْطَانِیْهِ اللّٰهُ یَعْنِیْ فِی الْجَنَّةِ
اَشَدُّ بَیَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَاَحْلٰی مِنَ الْعَسَلِ فِیْهِ طَیْرٌ اَعْنَاقُهَا كَاَعْنَاقِ الْجُزُرِ قَالَ عُمَرُ اِنَّ
هٰذِهٖ لَنَاعِمَةٌ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَكَلَتُهَا اَنْعَمُ مِنْهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ
اور روایت ہی انس سے کہا پوچھے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ کیا ہی کوثر فرمایا کہ وہ نہر ہی کہ دی مجکو خدا تعالے نے وہ نہر ف ح یعنے

وَبَيْنَكَ فِي سُوقِ الْجَنَّةِ فَقَالَ سَعِيدٌ أَفِيهَا سُوقٌ قَالَ نَعَمْ أَخْبَرَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَهْلَ
الْجَنَّةِ إِذَا دَخَلُوهَا نَزَلُوا فِيهَا بِفَضْلِ أَعْمَالِهِمْ ثُمَّ يُؤْذَنُ لَهُمْ فِي مِقْدَارِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ مِنْ أَيَّامِ الدُّنْيَا
فَيَزُورُونَ رَبَّهُمْ وَيُبْرِزُ لَهُمْ عَرْشَهُ وَيَتَبَدَّى لَهُمْ فِي رَوْضَةٍ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ فَيُوضَعُ لَهُمْ مَنَابِرُ
مِنْ نُورٍ وَمَنَابِرُ مِنْ لُؤْلُؤٍ وَمَنَابِرُ مِنْ يَاقُوتٍ وَمَنَابِرُ مِنْ زَبَرْجَدٍ وَمَنَابِرُ مِنْ ذَهَبٍ وَمَنَابِرُ مِنْ فِضَّةٍ
وَيَجْلِسُ أَدْنَاهُمْ وَمَا فِيهِمْ دَنِيٌّ عَلَى كُثْبَانِ الْمِسْكِ وَالْكَافُورِ مَا يُرَوْنَ أَنَّ أَصْحَابَ الْكَرَاسِيِّ بِأَفْضَلَ
مِنْهُمْ مَجْلِسًا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ وَهَلْ نَرَى رَبَّنَا قَالَ نَعَمْ هَلْ تَتَمَارَوْنَ فِي رُؤْيَةِ
الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ قُلْنَا لَا قَالَ كَذَلِكَ لَا تَتَمَارَوْنَ فِي رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ وَلَا يَبْقَى
فِي ذَلِكَ الْمَجْلِسِ رَجُلٌ إِلَّا حَاضَرَهُ اللهُ مُحَاضَرَةً حَتَّى يَقُولَ لِلرَّجُلِ مِنْهُمْ يَا فُلَانُ بْنَ فُلَانٍ
أَتَذْكُرُ يَوْمَ قُلْتَ كَذَا وَكَذَا فَيُذَكِّرُهُ بِبَعْضِ غَدَرَاتِهِ فِي الدُّنْيَا فَيَقُولُ
يَا رَبِّ أَفَلَمْ تَغْفِرْ لِي فَيَقُولُ بَلَى فَبِسَعَةِ مَغْفِرَتِي بَلَغْتَ مَنْزِلَتَكَ هَذِهِ ؕ

اور روایت ہی سعید بن مسیب تابعی سے یہ کہ انھون نے ملاقات کی ابوہریرہؓ سے یعنے بازار مین پس کہا ابوہریرہؓ نے کہ دعا کرتا ہون مین اللہ تعالے
سے کہ جمع کرے درمیان میرے اور درمیان تیرے بازار بہشت مین یعنے جیسے کہ جمع کیا ہمکو بازار مدینہ مین پس کہا سعیدؓ نے کہ کیا بہشت مین
بازار ہی یعنے حال آنکہ وہ موضع ہی واسطے حاجت نجات کے کہا ابوہریرہؓ نے کہ ہان بہشت مین بازار ہوگا خبر دی مجھکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
یہ کہ بہشتی جسوقت کہ داخل ہونگے بہشت مین اترینگے اُسمین یعنے اُسکے منازل و درجات مین بقدر زیادتی عملون اپنے کے یعنے جسکا عمل زیادہ اور
بہتر ہوگا منزل اُسکا شریف تر اور بلند تر ہوگا پھر اذن فرماویگا انکو بیچ مقدار آنے روز جمعہ کے دنیا کے ت ف ح یعنے جس روز کہ دنیا مین روز
جمعہ کا ہوتا تھا حکم پروردگار تعالے کا ہوگا کہ نکلین سبب یہ کہ دنیا مین حکم تھا کہ روز جمعہ کے نکلین اور یہ اثر او نتیجہ اور جزا نکلنے کی روز جمعہ مین اور جانے کی
نماز جمعہ کے لیئے ہوگی ت پس نکلین گے اور زیارت کرینگے اپنے پروردگار کی اُس روز مین او ظاہر کریگا اللہ تعالے انکے لیئے عرش اپنا ف ح یعنے ہویدا
لطف و رحمت اپنی والا اوپر گذر چکا ہی کہ عرش چھت جنت کی ہو ت او ظاہر ہوگا اللہ تعالے بہشتیون کے لیئے بیچ ایک بڑے باغ کے باغون بہشت
کے سے پس رکھے جاوینگے انکے لیئے منبر نور کے کہ اُنپر بیٹھین گے اور منبر موتیون کے اور منبر یاقوت کے اور منبر زمرد کے اور منبر سونے کے اور منبر چاندی کے یعنے
موافق تفاوت مراتب اور درجات اور اعمال و افعال کے بیٹھے گا کمترین اُنکا یعنے مرتبہ اور منزلت مین اور نہین ہی اُنمین خسیس اور کمینہ ف ح
یعنے ادنی کہ کہا مین نے بمعنی اقل اور کمتر کے مرتبہ مین بہ نسبت اعلی اور اکثر کے مراد رکھا مین نے نہ متصف ساتھ دنائت اور خساست کے جو ذات
مین کسی وجود اُسکا بہشت مین نہین ہی ت بیٹھے گا یہ ادنی مرتبہ کا اوپر ٹیلون مشک و کافور کے ف ح یعنی نہ کرسیون اور منبرون پر کہ اعلی مرتبہ والے اُنپر بیٹھین گے جیسا کہ
ایک جماعت صدر مجلس مین بیٹھتی ہی اور ایک خاک پر ت گمان نہین لیجاوینگے یہ قوم ٹیلون پر بیٹھنے والے کہ کرسی اور منبر پر بیٹھنے والے افضل ہین نشست اور جگہ اور
نشست گاہ کے ف ح اسلیئے کہ بہشت مین ہر کوئی اپنے مقام و مرتبہ پر راضی و شاکر ہوگا اور آرزو مرتبہ بلندی کی نہین کریگا او ملال و حسرت او غیرت نہین لیجاویگا اگرچہ جانے
کہ مین مرتبہ مین ادنی ہون بہ نسبت بالا ت کہا ابوہریرہؓ نے کہ کہا مین نے یا رسول اللہ کیا دیکھین گے ہم اپنے پروردگار کو تحسین فرمایا آنحضرتؐ نے کہ ہان دیکھین گے کیا شک
و شبہ رکھتے ہو تم بیچ دیکھنے آفتاب کے یعنے ہمیشہ اور بیچ دیکھنے چاند کے چودھوین شب مین کہا ہم نے نہین شک کرتے ہم فرمایا اسیطرح شک نہین کرنے کے
تم اپنے پروردگار کے دیکھنے مین اور نہین باقی رہیگا اُس مجلس مین کوئی شخص مگر کہ کلام کریگا اُس سے اللہ تعالے بیواسطہ اور اُٹھاویگا پردہ

یہان تک کہ فرماویگا خدا تعالیٰ ایک شخص کو ان مین سے کہ ای فلانے بیٹے فلانے کے آیا یاد رکھتا ہی تو اُس دن کو کہ کہا تھا تونے ایسا
اور ایسا ف ع یعنے اس چیز سے کہ نہین جائز شرع مین پس گویا کہ توقف کریگا وہ شخص اُسمین اور تامل کریگا اُن گناہون مین کہ کئے ہونگے
ف پس یاد دلاویگا اللہ تعالیٰ اُسکو یعنے عہد شکنیان اُسکی کہ کی تھین دنیا مین اور مراد ہین گناہ کہ اُنکے ارتکاب مین توڑتا عہد بیعت
کا ہی پس کہیگا وہ شخص ای پروردگار میرے کیا نہ بخشے تو نے میرے لیے وہ گناہ یعنے داخل کیا تو نے مجکو جنت مین پس کیا نہین بخشے تو نے میرے
لیے وہ گناہ کہ صادر ہوئے مجھسے پس فرماویگا اللہ تعالیٰ کہ ہان بخشے مین نے تیرے لیے پس بسبب فراخی بخشش میری کے پہونچا تو اس مرتبہ کو

فَبَيْنَمَا هُمْ عَلٰى ذٰلِكَ غَشِيَتْهُمْ سَحَابَةٌ مِّنْ فَوْقِهِمْ فَاَمْطَرَتْ عَلَيْهِمْ طِيْبًا لَمْ يَجِدُوْا مِثْلَ رِيْحِهٖ شَيْئًا قَطُّ وَيَقُوْلُ رَبُّنَا قُوْمُوْا اِلٰى مَا اَعْدَدْتُ لَكُمْ مِنَ الْكَرَامَةِ فَخُذُوْا مَا اشْتَهَيْتُمْ فَنَاْتِيْ سُوْقًا قَدْ حَفَّتْ بِهِ الْمَلٰئِكَةُ فِيْهَا مَا لَمْ تَنْظُرِ الْعُيُوْنُ اِلٰى مِثْلِهٖ وَلَمْ تَسْمَعِ الْاٰذَانُ وَلَمْ يَخْطُرْ عَلَى الْقُلُوْبِ فَيُحْمَلُ لَنَا مَا اشْتَهَيْنَا لَيْسَ يُبَاعُ فِيْهَا وَلَا يُشْتَرٰى وَفِيْ ذٰلِكَ السُّوْقِ يَلْقٰى اَهْلُ الْجَنَّةِ بَعْضُهُمْ بَعْضًا قَالَ فَيُقْبِلُ الرَّجُلُ ذُو الْمَنْزِلَةِ الْمُرْتَفِعَةِ فَيَلْقٰى مَنْ هُوَ دُوْنَهٗ وَمَا فِيْهِمْ دَنِيٌّ فَيَرُوْعُهٗ مَا يَرٰى عَلَيْهِ مِنَ اللِّبَاسِ فَمَا يَنْقَضِيْ اٰخِرُ حَدِيْثِهٖ حَتّٰى يَتَخَيَّلَ عَلَيْهِ مَا هُوَ اَحْسَنُ مِنْهُ وَذٰلِكَ اَنَّهٗ لَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ اَنْ يَّحْزَنَ فِيْهَا ثُمَّ نَنْصَرِفُ اِلٰى مَنَازِلِنَا فَيَتَلَقَّانَا اَزْوَاجُنَا فَيَقُلْنَ مَرْحَبًا وَّاَهْلًا لَقَدْ جِئْتَ وَاِنَّ بِكَ مِنَ الْجَمَالِ اَفْضَلَ مِمَّا فَارَقْتَنَا عَلَيْهِ فَنَقُوْلُ اِنَّا جَالَسْنَا الْيَوْمَ رَبَّنَا الْجَبَّارَ وَيَحِقُّنَا اَنْ نَّنْقَلِبَ بِمِثْلِ مَا انْقَلَبْنَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

پس اُسوقت مین کہ بہشتی اس حال و مقام مین ہون گے ڈہانکے گا انکو ایک ابر اُنکے اوپر سے پس برساویگا وہ ابر اُنپر خوشبوئی کو کہ نہ پایا
ہوگا مانند بو اُسکی کے کسی چیز کو کبھی اور فرماویگا پروردگار ہمارا کہ اُٹھو اور آؤ طرف اس چیز کے کہ تیار کی ہی مین نے تمہارے لیے قسم بزرگی سے پس لیو جو چاہو تم
پس آوینگے ہم اُس بازار مین کہ گھیرا ہوگا اُسکو فرشتون نے اُسمین اور آوینگے ہم اور پاوینگے اُس چیز کو کہ نہین دیکھا ہی آنکھون نے مانند اُسکے
اور نہ سنا ہی کانون نے مانند اُسکے اور نہ گذرا ہی خطرہ دلون پر مانند اُسکے پس اوٹھائی جاویگی اور دی جاویگی ہمارے لیے اُس بازار مین
سے وہ چیزین کہ رغبت کرینگے ہم حال آنکہ نہ بیچی جاویگی اُس بازار مین اور نہ خریدی جاویگی اُس بازار مین ملاقات کرینگے بہشتی آپس مین ایک
دوسرے سے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پس آویگا اور متوجہ ہوگا ایک شخص صاحب مرتبہ بلند کا پس ملاقات کریگا اُس شخص سے کہ وہ
کمتر ہوگا اُس سے یعنے مرتبہ مین اور نہین ہوگا بہشتیون مین دنی و خسیس اور سب صاحب ذات اپنی مین رفیع و عالی ہون گے اگرچہ
بہ نسبت بعضون کے کم ہون پس خوش لگے گی اُسکو وہ چیز کہ دیکھیگا اوپر اپنے قسم لباس سے ف ع یہ عبارت احتمال دو معنی کا رکھتی
ہی بمعنی ڈرانے اور خوش کرنے کے ہی وجہ اول پر یہ معنی ہونگے کہ ڈراوے گی اُس شخص بلند مرتبہ کو یعنے مکروہ معلوم ہوگی اُسکو وہ چیز
کہ دیکھیگا اُسپر کہ کمتر اُس سے اور وجہ قسم لباس سے اور وجہ دوسری پر معنی یہ ہون گے کہ خوش کریگی اُس شخص کو
وہ چیز کہ دیکھیگا اپنے پر قسم لباس اعلیٰ سے ف پس نہ تمام ہوگا آخر کلام اُس شخص کا یعنے کم رتبہ کا یا عالی رتبہ
کا کہ اپنے نفس سے کرتا تھا یا اُس شخص سے کہ ملا تھا یہان تک کہ ظاہر اور متصور ہوگا اُس مرد عالی رتبہ پر لباس
کہ بہتر ہوگا اُسکے لباس سے کہ تھا اُسپر یا اُس شخص پر کم رتبہ تھا اُس سے اور یعنی مناسب موافق تر ہین ساتھ قول حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے

فرمایا اور یہ ظہور لباس بہتر کا اس سبب سے ہی کہ نہین لائق ہی کسیکو کہ غمگین ہووے بہشت مین ف ح شاید بسبب دنی ہونے لباس کے اُس شخص کم رتبہ کو غم لاحق ہوا ہو اور شاید کہ وہ مرد عالی مرتبہ بھی بسبب پہلے لباس کے دوسرا اُس سے بہتر ہوگا غمگین ہوا فرمایا پھر پھرینگے ہم طرف مکانون اپنے کے پس ملاقات کرینگی ہمسے بی بیان ہماری یعنے دنیا کی اور حورین پس کہینگی ہمکو کہ خوش آئے تم اور اپنے گھر مین آئے اور کہین گے ہر ایک اپنے مرد کو کہ تحقیق آیا تو اس حال مین کہ بہتر تجھپر جمال ہی اُس جمال سے کہ جدا ہوا تھا تو ہمسے پس کہین گے ہم اپنی بیبیون سے کہ تحقیق ہمنے ہمنشینی کی آج اپنے پروردگار سے کہ زبردست کرنیوالا جانون اور درست کرنیوالا شکستگیون کا ہی لائق ہی اور پہونچتا ہی ہمکو کہ پھرین ہم مانند اُس چیز کے کہ پھرے ہم ف ح اسلیئے کہ جو کوئی بیٹھے ایسی ذات کے ساتھ کہ تمام حسن و جمال پرتوا اُسی کے نور کا ہی کیونکہ نہ حسن و جمال پاوے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہی وعن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ادنی اہل الجنۃ الذی لہ ثمانون الف خادم واثنتان وسبعون زوجۃ وتنصب لہ قبۃ من لؤلؤ وزبرجد ویاقوت کما بین الجابیۃ الی صنعاء وبہذا الاسناد قال من مات من اہل الجنۃ من صغیر او کبیر یردون بنی ثلثین فی الجنۃ لا یزیدون علیہا ابدا وکذلک اہل النار وبہذا الاسناد قال ان علیہم التیجان ادنی لؤلؤۃ منہا لتضیء ما بین المشرق والمغرب وبہذا الاسناد قال المؤمن اذا اشتہی الولد فی الجنۃ کان حملہ ووضعہ وسنہ فی ساعۃ کما یشتہی وقال ابو اسحق بن ابراہیم فی ہذا الحدیث اذا اشتہی المؤمن فی الجنۃ الولد کان فی ساعۃ ولکن لا یشتہی رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب وروی ابن ماجۃ الرابعۃ والدارمی الاخیرۃ

اور روایت ہی ابو سعید سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ ادنی اور کمترین بہشتیونکا مرتبہ مین وہ شخص ہوگا کہ اسکے لیئے اسی ہزار خادم ہونگے اور بہتر بیبیان یعنے دو دنیا کی اور ستر حور عین مین سے اور کھڑا کیا جاویگا اُسکے لیئے خیمہ موتی اور زبرجد اور یاقوت سے یعنے بنایا جاویگا اُسسے یا مرصع اور آراستہ ہوگا ساتھ اُنکے مسافت اور فراخی اُس خیمہ کی یعنے طول و عرض مین ایسی ہوگی جیسے کہ مسافت ہی جابیہ کی صنعا تک جابیہ ایک شہر ہی شام مین اور صنعا مصر مین اور ساتھ اسی اسناد کے کہ حدیث مذکور روایت ہوئی یعنے جو کہ ابو سعید تک پہونچی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو لوگ کہ مرین دنیا مین بہشتیون مین سے چھوٹے یا بڑے ہوجاوینگے بہشت مین تیس تیس برس کی عمر کے زیادہ نہونگے اس عمر سے کبھی اور اسیطرح دوزخی ف ح یعنے عمر اور عدم زیادتی مین ہونگے اور شاید اسقدر عمر ابرار و کفار کی اسلیئے مقرر ہوئی کہ تا چین اور عذاب کامل ہو دار البوار اور دار القرار مین ت اور اسی اسناد فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بہشتیون کے سرون پر تاج ہونگے ایسے کہ ادنی موتی اُن تاجونکا البتہ روشن کردے اُس چیز کو کہ درمیان مشرق اور مغرب کے ہی اور اسی اسناد سے فرمایا کہ مسلمان جب چاہیگا اولاد بہشت مین یعنے بالفرض و التقدیر ہوگا حمل فرزند کا اور پیدا ہونا اُسکا اور سن اُسکا یعنے کہ تینتیس برس ہین ایک ساعت مین اور کہا اسحق بن ابراہیم نے یعنے ذکر کیا بیچ بیان اس حدیث کے کہ جب چاہیگا مومن بہشت مین فرزند پیدا ہوگا ایک ساعت مین ولیکن چاہنے کا نہین نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہی اور روایت کیا ابن ماجہ نے فقرہ چوتھا فقرات حدیث سے اور دارمی نے اخیر کا یعنے جو کہ اسحق نے نقل کیا

وعن علیؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِی الْجَنَّۃِ لَمُجْتَمَعًا لِلْحُوْرِ الْعِیْنِ یَرْفَعْنَ بِاَصْوَاتٍ لَمْ تَسْمَعِ الْخَلَائِقُ مِثْلَہَا یَقُلْنَ نَحْنُ الْخَالِدَاتُ فَلَا نَبِیْدُ وَنَحْنُ النَّاعِمَاتُ فَلَا نَبْاَسُ وَنَحْنُ الرَّاضِیَاتُ فَلَا نَسْخَطُ طُوْبٰی لِمَنْ کَانَ لَنَا وَکُنَّا لَہٗ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ ؕ

اور روایت ہی علیؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بہشت میں البتہ مجمع ہوگا واسطے حور عین کے بلند کرینگی آوازیں یعنے ساتھ گانوں کے کہ نہیں سنی مخلوقات نے مانند اُن آوازوں کے کہیں گی ہم ہمیشہ زندہ ہیں کہ پس ہلاک نہیں ہونے کے اور ہم ہیں چین کرنیوالیاں پس نہیں دیکھنے کے شدت واحتیاج اور ہم ہیں راضی یعنے اپنے رب سے یا خاوندوں سے پس نہیں ناخوش ہونے کے خوشی اور خنکی ہو اُس کسی کے لیئے کہ ہی ہمارے لیئے اور ہیں ہم اسکے لیئے یعنے حسنات عالیات میں نقل کی یہ ترمذی نے **وعن** حَکِیْمِ بْنِ مُعَاوِیَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِی الْجَنَّۃِ بَحْرَ الْمَاءِ وَبَحْرَ الْعَسَلِ وَبَحْرَ اللَّبَنِ وَبَحْرَ الْخَمْرِ ثُمَّ تَشَقَّقُ الْاَنْہَارُ بَعْدُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوَاہُ الدَّارِمِیُّ عَنْ مُعَاوِیَۃَ اور روایت ہی حکیم بن معاویہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بہشت میں ہے دریا پانی کا اور دریا شہد کا اور دریا دودھ کا اور دریا شراب کا پھر پھٹیں گی اور نکلیں گی اُن دریاؤں میں سے نہریں بعد از درآنے مسلمانوں کے بہشت میں **فـ ع** ظاہر یہ ہی کہ مراد دریاؤں مذکورہ سے اصول اُن نہروں کے ہیں کہ مذکور ہیں قرآن میں فیہا انہار من ماء غیر آسن وانہار من لبن لم یتغیر طعمہ وانہار من خمر لذۃ للشاربین وانہار من عسل مصفی پھر نہریں پھٹیں گی اور جاری ہوں گی نہریں طرف خیموں ابرار کے اور نیچے محلوں اخیار کے اور بعضوں نے کہا کہ مراد دریاؤں سے وہی نہریں ہیں کہ نام رکھا گیا انکا نہر بسبب جاری ہونے انکی کے ترجمہ نقل کی یہ ترمذی نے اور نقل کی یہ دارمی نے معاویہ سے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عن اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ فِی الْجَنَّۃِ لَیَتَّکِئُ فِی الْجَنَّۃِ سَبْعِیْنَ مَسْنَدًا قَبْلَ اَنْ یَتَحَوَّلَ ثُمَّ تَاْتِیْہِ امْرَاَۃٌ فَتَضْرِبُ عَلٰی مَنْکِبِیْہِ فَیَنْظُرُ وَجْہَہٗ فِیْ خَدِّہَا اَصْفٰی مِنَ الْمِرْاٰۃِ وَاِنَّ اَدْنٰی لُؤْلُؤَۃٍ عَلَیْہَا تُضِیْئُ مَا بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ فَتُسَلِّمُ عَلَیْہِ فَیَرُدُّ السَّلَامَ وَیَسْاَلُہَا مَنْ اَنْتِ فَتَقُوْلُ اَنَا مِنَ الْمَزِیْدِ وَاِنَّہٗ لَیَکُوْنُ عَلَیْہَا سَبْعُوْنَ ثَوْبًا فَیَنْفُذُہَا بَصَرُہٗ حَتّٰی یَرٰی مُخَّ سَاقِہَا مِنْ وَّرَاءِ ذٰلِکَ وَاِنَّ عَلَیْہَا مِنَ التِّیْجَانِ اِنَّ اَدْنٰی لُؤْلُؤَۃٍ مِنْہَا لَتُضِیْئُ مَا بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ رَوَاہُ اَحْمَدُ

اور روایت ہی ابوسعید سے انہنے نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تحقیق مرد بہشت میں یعنے دار الجزا میں البتہ تکیہ کریگا بہشت میں ستر تکیوں پر پہلے اسکے کہ پھرے یعنے ایک پہلو سے طرف دوسرے پہلو کے نہیں پھیریگا کہ طرح بطرح کے ستر تکیہ لگا دیگا پھر آویگی اُس مرد کے پاس ایک عورت بہشت کی عورتوں میں سے پس مارے گی وہ عورت اوپر کندھے اُس مرد کے یعنے بطریق غنج ودلال کے اور آگاہ کرنے واسطے دکھانے جمال کے پس دیکھیگا وہ مرد منھ اپنا اُس عورت کے رخسارہ میں درحالیکہ رخسارہ اُسکا روشن تر آئینہ سے ہوگا اور تحقیق ادنی موتی کہ اُس عورت پر ہوگا روشن کر دیگا مابین مشرق ومغرب کو یعنے اگر ہو دنیا میں پس سلام کرے گی وہ عورت اُس مرد کو پس جواب دیگا وہ مرد اُسکے سلام کا اور پوچھے گا اُس عورت سے کہ کون ہی تو پس کہے گی وہ کہ میں جملہ زیادتی سے ہوں **ف ح** کہ وعدہ کیا تھا حق تعالی نے نیک کاروں سے کہ فرمایا قرآن مجید میں لہم ما یشاؤن فیہا ولدینا مزید اور فرمایا للذین احسنوا الحسنی وزیادۃ اور تفسیر زیادہ کی ستر ۔۔۔

کے بھی کہ ہے اور زیادہ انکو اسیلئے فرمایا کہ حسنے تو جنت ہے کہ جسکا وعدہ کیا ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے جزاء اعمال مین مکلفین کے لیئے اور زیادہ مذکو فضل پر فضل ہے ترجمہ اور تحقیق شان یہ ہے کہ البتہ ہونگے اس عورت پر ستر کپڑے یعنے رنگ برنگ کے پس پہنچیگی ان کپڑون مین نظر اس مرد کی یعنے پاویگی اس عورت کے بدن کی لطافت کو یہان تک کہ دیکھیگا وہ مرد اس عورت کی پنڈلی کے گودے کو اس لباس کے پیچھے سے یعنے بسبب نہایت صفائی کے کوئی چیز مانع اسکی نظر کو نہین ہونے کی اور تحقیق اس عورت کے سر پر تاج ہونگے کہ ادنیٰ موتی ان تاجون مین سے روشن کریگا مابین مشرق و مغرب کو نقل کی یہ احمد نے **وعن** أَبِي هُرَيْرَةَ رضی أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُحَدِّثُ وَعِنْدَهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ إِنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ اسْتَأْذَنَ رَبَّهُ فِي الزَّرْعِ فَقَالَ لَهُ أَلَسْتَ فِيمَا شِئْتَ قَالَ بَلَى وَلَكِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَزْرَعَ فَبَذَرَ فَبَادَرَ الطَّرْفَ نَبَاتُهُ وَاسْتِوَاؤُهُ وَاسْتِحْصَادُهُ فَكَانَ أَمْثَالَ الْجِبَالِ فَيَقُولُ اللهُ تَعَالَى دُونَكَ يَا ابْنَ آدَمَ فَإِنَّهُ لَا يُشْبِعُكَ شَيْءٌ فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ وَاللهِ لَا تَجِدُهُ إِلَّا قُرَشِيًّا أَوْ أَنْصَارِيًّا فَإِنَّهُمْ أَصْحَابُ زَرْعٍ وَأَمَّا نَحْنُ فَلَسْنَا بِأَصْحَابِ زَرْعٍ فَضَحِكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم حدیث فرماتے تھے اس حال مین کہ نزدیک انکے تھا ایک شخص گنوارون مین سے حدیث یہ ہے کہ ایک شخص بہشتیون مین سے پروانگی مانگیگا اپنے پروردگار سے کھیتی کرنے مین یعنے درخواست کریگا اللہ تعالیٰ سے کہ مجکو حکم ہو تا بہشت مین کھیتی کرون پس فرماویگا اسکو اللہ تعالیٰ نے کہ کیا نہین ہے تو بیچ اس چیز کے کہ چاہے تو یعنے جو چیز جس جنس کی چاہے تو موجود ہے پھر زراعت کیون کرتا ہے کہیگا وہ شخص کہ ہان سب کچھ ہے ولیکن مین چاہتا ہون کہ کھیتی کرون پس اذن ہوویگا اسکو کھیتی کرنیکا پس تخم ڈالیگا وہ اور بوئیگا پس جلدی سے پلک مارتے مین ہو جاویگی روئیدگی اسکی اور برابر ہو جانا اسکا اور کٹنا اسکا پس وہ ہووے گی کتنے ہی پہاڑون کے برابر پس فرماویگا اللہ تعالیٰ ای فرزند آدم کے لے جو کچھ آرزو کرتا تھا تو پس تحقیق نہین سیر کرتی تجکو کوئی چیز ف ع کہ باوجود ان تمام نعمتون ان گنت بہشت کی آرزو کھیتی کی کی تو نے اس سے معلوم ہوا کہ آدمی زاد حرص پر اور ترک قناعت پر مجبول ہے اور یہ صفت اس سے ہرگز نہین نکلنے کی اگرچہ بہشت مین جاوے ترجمہ پس کہا اس گنوار نے قسم ہے خدا کی نہ پاؤگے تم اس شخص کو مگر قریشی یعنے اہل مکہ سے یا انصاری یعنے اہل مدینے سے اسیلئے کہ وہ مین کھیتی والے اور اپر ہم یعنے گنوار اور صحرا نشین نہین ہین کھیتی والے بلکہ اکثر اکتفا کرتے ہین شیر و خرما پر یعنے پس نہین چاہتے ہم مانند اسکے پس ہنسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اعرابی کی اس بات سے ترجمہ نقل کی یہ بخاری نے **وعن** جَابِرٍ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَنَامُ أَهْلُ الْجَنَّةِ قَالَ النَّوْمُ أَخُو الْمَوْتِ وَلَا يَمُوتُ أَهْلُ الْجَنَّةِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ

اور روایت ہے جابر سے کہ کہا پوچھا ایک شخص نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کیا سووینگے بہشتی فرمایا کہ سونا بھائی موت کا ہے اور بہشتی مرنے کے نہین یعنے پس سونے کے بھی نہین نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین

بَابُ رُؤْيَةِ اللهِ تَعَالٰی

باب ہے بیچ بیان دیدار اللہ تعالیٰ کے ف ح جان کہ رویت حق تعالیٰ کی جائز ہے عقلاً اہل سنت وجماعت کے نزدیک اور مکان اور جہت اور مقابلہ شرط دیکھنے کی نہین انکے نزدیک اور جو کچھ کہ موجود ہے دیکھنا اسکا ممکن ہے اگرچہ جسم و جسمانی نہو اور مکان اور جہت مین نہو اور مداخلت ان امور کی دیکھنے مین بسبب جریان عادت کے ہے اور اگر قادر مطلق برخلاف عادت کے بدون انکے دکھاوے تو یہ بھی جائز ہے اور اللہ تعالیٰ نے قادر ہے کہ قوت بصیرہ بصر مین رکھدے اور جیسے کہ اسکو آج دنیا مین بصیرت سے پاتے ہین قیامت

کو بصر سے بھی دیکھیں وہ ہر چیز پر قادر ہی اور اتفاق رکھتے ہیں علما اوپر واقع ہونے رویت حق تعالے کی مومنون کو آخرت میں اور دلیلیں کتاب اور سنت اور اجماع صحابہ اور تابعین سے اسپر مقرر ہیں اور وہ دلائل ساتھ اعتراضات مبتدعہ کے کہ منکر ہیں اسکے اور تاویلات انکے آیات اور احادیث اور دلائل کو اور جواب اہل حق کا کتب کلامیہ میں تفصیل سے مذکور ہیں اور مختار یہ ہی کہ رویت حق سبحانہ کی دنیا میں بھی ممکن ہی ولیکن واقع نہیں بالاتفاق مگر حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کو شب معراج میں کہ واقع ہوئی اور بعضون کو وہان بھی خلاف ہی چنانچہ بیان اسکا بیچ ضمن شرح احادیث کی آویگا اور کسی سلف اور خلف سے دیکھنا حق سبحانہ کا دنیا میں صحت کو نہیں پہونچا اور اولیا اور مشائخ طریقت سے کوئی اسطرف نہیں گیا اور دعوی اسکا نہیں کیا اور مشائخ اتفاق رکھتے ہیں اوپر تکذیب اور گمراہ کہنے مدعی اسکے کے اور انوار میں کہ کتاب فقہ شافعی ہی کہا جو کوئی کہے کہ خدا کو عیانا دنیا میں سر کی آنکھون سے دیکھتا ہوں میں اور وہ تعالے بالمشافہ مجھسے کلام کرتا ہی کافر ہو جائے اگر کہیں کہ جب رویت اللہ تعالے کی ممکن ہی اور کوئی آفت حاسہ بصر میں نہیں کیون نہیں معلوم ہوتا اور سبب نہ دیکھنے کا کیا ہی جواب اسکا یہ ہی کہ دیکھنا بسبب قدرت اور خلق الہی کے ہی اور خاسہ بصر علت اسکی نہیں حق سبحانہ تعالے نے بسبب جریان عادت کے اسکو سبب کیا ہی اور دخل دیا اگر وہ دکھاوے تو بے آنکھ کے بھی دیکھ سکتا ہی اگر وہ نہ دکھاوے تو اگر آنکھ کھلی ہو تو بھی نہ دیکھ سکے اور اگر اب بڑا پہاڑ مثل اسکے سامنے آنکھ کے ہو اور اللہ تعالے صفت دیکھنے کی آنکھ میں پیدا نہ کرے تو نہ دیکھ سکے اور اگر ایک اندھا قصی بلاد مشرق میں ہو اور پشہ مغرب میں اگر اللہ تعالے دکھاوے تو دیکھ سکتا ہی یہ انکار منکرون کا گرفتاری عقل و قیاس کرنے سے اپنے پر ہی اور بنظر قدرت باری تعالے کے سب ممکن اور آسان ہی اور کہا ہی علما نے کہ تخصیص رویت کی ساتھ مومنون کے بسبب میں ہی کہ بعد از دخل ہونے کے انہیں ساتھ اس دولت کے مشرف ہونگے اور موقف حشر میں سب دیکھیں گے کیا مومن اور کیا کافر اور کافر بعد دیکھنے کے محجوب ہون گے اور حسرت ابدی میں رہیں گے اور صحیح یہ ہی کہ عورتون کو بھی رویت ہوگی مانند مردون کے اور بعضون نے کہا ہی کہ دیدار عورتون کو بھی کبھی کبھی ہوگا مانند ایام جمعہ اور عیدون کے کہ اوقات بار عام کے ہون گے اور بعضون نے کہا کہ عورتون کو دیدار نہوگا اسلئے کہ یہ پردہ میں ہون گی جیسے کہ فرمایا حور مقصورات فی الخیام اور یہ قول خطا اور ناددست ہی اور عموم نصوص وارد ہ کا رویت میں شامل ہی مردون اور عورتون کو اور خیمہ جنت کے موجب پردہ و حجاب کے نہیں اور کیونکر متصور ہو کہ فاطمہ زہرا اور خدیجہ کبری اور عائشہ صدیقہ اور مانند انکے کے اس نعمت سے محروم رہیں اور اس دولت سے مشرف نہون با وجود فضیلت اور اکملیت انکے کے بہت سے مردون سے اور صحیح یہ ہی کہ رویت عام ہی سب مومنون کے لئے کیا بشر کیا ملائکہ کیا جن اور بعضے علما شافعیہ کے کلام سے ایسا مفہوم ہوتا ہی کہ رویت مخصوص ساتھ مومنون بشر کے ہی اور ملائکہ اور جن کو رویت نہیں ہوگی اور یہ قول بھی صحیح نہیں ہی واللہ اعلم اور رویت حق تعالی کی خواب میں بھی جائز ہی اور حقیقت میں وہ رویت قلبی ہی کہ ساتھ مثال کے ہو اور حق تعالی کے لئے مثال ہی نہ مثل اور سلف سے نقل کرنا اسکا صحت کو پہونچا ہی امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے آیا ہی کہ سو بار ساتھ اس نعمت کے مشرف ہوئے اور امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے بھی آیا ہی کہ دیکھا میں نے رب العزت کو خواب میں پس پوچھا میں نے کہ کون سی عبادت افضل ہی فرمایا کہ تلاوت قرآن بار دیگر پوچھا کہ معانی سمجھ کر پڑھنا یا بدون اسکے فرمایا معنی سمجھکر پڑھے یا بدون اسکے

الفصل الاول

فصل پہلی عن جَرِیرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّکُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّکُمْ عِیَانًا وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ کُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

فَنَظَرَ اِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَقَالَ اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا الْقَمَرَ لَا تُضَامُّوْنَ فِيْ رُؤْيَتِهٖ فَاِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ لَّا تُغْلَبُوْا عَلٰى صَلٰوةٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا فَافْعَلُوْا ثُمَّ قَرَأَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

روایت ہی جریر بن عبداللہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق تم نزدیک ہی کہ دیکھوگے اپنے پروردگار کو آشکارا آنکھ سے اور ایک روایت میں ہی یہ ہی کہا کہ تھے ہم بیٹھے نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف چاند چودھوین رات کے پس فرمایا تحقیق تم دیکھوگے اپنے پروردگار کو جیسے کہ دیکھتے ہو اس چاند کو ف ح یہ تشبیہ رویت کے ساتھ رویت کے انکشاف پورے میں ہی یعنی دیکھنا تمھارا حق کو ایسا ہوگا کہ جیسے دیکھنا چاند کو کہ شک و شبہ کو گنجائش نہین یہ تشبیہ مرئی کی ساتھ مرئی جیسے کہ یہ چاند تمھارے مقابلہ میں ہی اور جہت میں اور محدود ہی ذات حق تعالے کی بھی ایسی ہی ہوگی پس یہ مراد نہین ہی جیسے کہ فرمایا ترجمہ نہین ایذا دیے جاؤگے تم بیچ دیکھنے اسکے ف ح ع لفظ تضامون ساتھ پیش ت کے اور تخفیف میم مضمومہ کے اور ساتھ زبر ت کے اور تشدید میم کے دونون طرح روایت کیا گیا ہی لیکن اول اکثر ہی اور وجہ اول پر ضیم سے ہی بمعنی ضرر و ظلم کے یعنے ضرر نہین کیے جانے کے بیچ دیکھنے اس ذات پاک کے اسطرح کہ بعضے دیکھین اور بعضے نہین یا ظلم کرے ایک دوسرے پر ساتھ تکذیب اور انکار کے اور وجہ دوسری پر تضام سے ہی بمعنی اکٹھے ہونے اور اژدہام کے یعنے اجتماع اور اژدہام نہین کرینگے اللہ تعالے کی رویت مین بسبب کمال ظہور اور وضوح کے جیسے کہ چودھوین رات کے چاند مین بخلاف دیکھنے ماہ نو کے کہ خفا اور اشتباہ رکھتا ہی ترجمہ پس اگر طاقت رکھو تم یہ کہ غلبہ نہ کیے جاؤ تم اور زبون نہ ہو تم اوپر نماز کے پہلے نکلنے آفتاب کے ہی یعنے نماز صبح اور اوپر نماز کے کہ پہلے غروب ہونے آفتاب کے ہی یعنے نماز عصر پس کرو تم اسکو ف ح ع یعنے جب تک ہوسکے مواظبت کرنیکو نماز فجر و عصر پر ہاتھ سے نہ دو کہ مواظبت کرنیوالا نماز پر لائق رہی ساتھ دیکھنے پروردگار تعالے کے کہ بلکہ شہود ذات کا یہین سے بہم پہونچتا ہی حدیث جعلت قرۃ عینی فی الصلوٰۃ گواہ ہی اسپر اور تمام نمازونکا یہی حکم ہی اور تخصیص نماز صبح اور عصر کی بسبب فضیلت انکی کے ہی اسلیے کہ صبح وقت استراحت اور غلبہ نیند کا ہی اور عصر وقت کاروبار اور جانے بازار کا پس جسکو کہ نہین لاحق ہوگی سستی ان دو نمازون مین باوجود موانع کے اسکو غیر انکے مین بطریق اولیٰ نہین لاحق ہوگی اور بسبب شرف ان دو وقتون کے اور بسبب اسکے کہ رویت آخرت مین انہین دو وقتون مین ہوگی ترجمہ پھر پڑھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت اور نماز پڑھ درحالیکہ حمد و ثنا کہنے والا ہو اپنے پروردگار کے پہلے نکلنے آفتاب کے کہ مراد اس سے نماز فجر ہی اور پہلے غروب آفتاب سے کہ مراد نماز عصر ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

وَعَنْ صُهَيْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى تُرِيْدُوْنَ شَيْئًا اَزِيْدُكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ اَلَمْ تُبَيِّضْ وُجُوْهَنَا اَلَمْ تُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ وَتُنَجِّنَا مِنَ النَّارِ قَالَ فَيُرْفَعُ الْحِجَابُ فَيَنْظُرُوْنَ اِلٰى وَجْهِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَمَا اُعْطُوْا شَيْئًا اَحَبَّ اِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ اِلٰى رَبِّهِمْ ثُمَّ تَلَا لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی صہیب سے انھنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ جسوقت کہ داخل ہونگے بہشتی بہشت مین فرمادیگا اللہ تعالے چاہتے ہو تم کچھ کہ زیادہ دون مین تمکو یعنے تمھاری عطاؤن سے پس کہین گے بہشتی کیا روشن اور اوجلا نہین کیا تونے منہ ہمارا کیا نہین داخل کیا تونے ہمکو بہشت مین اور کیا نہین نجات دی تونے ہمکو آگ دوزخ سے پس اس سے کیا زیادہ ہوگا فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

پس اوٹھایا جاویگا پردہ ف ع اور اوٹھنا پردہ کا دفع تعجب کے لیئے ہی گویا کہ کہا گیا کہ وہ زیادتی یہ ہی اور اللہ سبحانہ منزہ ہی حجاب
سے اسلیئے کہ وہ محجوب ہی غیر محجوب اور اسلیئے کہ محجوب مغلوب ہی پس معنی یہ ہین کہ اوٹھایا جاویگا پردہ دیکھنے والون کی آنکھون سے جیسے کہ
دلالت کرتا ہی اسپر یہ قول حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ترجمہ پس دیکھین گے طرف ذات اقدس اللہ تعالیٰ کی منزہ ہی صورت اور جہت
وغیرہ سے پس نہ دیئے گئے بہشتی کوئی چیز کہ دوست تر ہو نزدیک انکے نظر کرنے سے طرف پروردگار کے ف ع منتہائے تمام نعمتون کا
دیدار حق ہی جیسے کہ نہایت تمام مراتب موجودات کی ذات اقدس اوسکی ہی ترجمہ پھر پڑھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت
ان لوگون کے لیئے کہ نیکی کی ہی ثواب نیک ہی یعنے جنت اور زیادہ اوسپر یعنے رویت حق تعالیٰ کی نقل کی یہ مسلم نے

اَلْفَصْلُ الثَّانِی فصل دوسری **عن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَدْنٰی اَہْلِ الْجَنَّۃِ
مَنْزِلَۃً لَمَنْ یَنْظُرُ اِلٰی جِنَانِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَنَعِیْمِہٖ وَخَدَمِہٖ وَسُرُرِہٖ مَسِیْرَۃَ اَلْفِ سَنَۃٍ وَاَکْرَمُہُمْ عَلَی اللّٰہِ مَنْ
یَنْظُرُ اِلٰی وَجْہِہٖ غُدْوَۃً وَعَشِیَّۃً ثُمَّ قَرَأَ وُجُوْہٌ یَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَۃٌ اِلٰی رَبِّہَا نَاظِرَۃٌ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ
روایت ہی ابن عمرؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق ادنی بہشتیون کا از روے قدر و مرتبہ کے البتہ وہ شخص ہی
کہ دیکھیگا طرف اپنے باغون کے اور اپنے عورتون کے اور اپنی نعمتون کے اور اپنے خدمتگارونکے اور اپنے تختون کے کہ بیٹھے گا اور تفرج
کریگا اوسپر مقدار مسافت ہزار برس کی یعنے ملک اوسکی مقدار اس مسافت کی ہوگی بسبب وسعت بہشت کے اور گرامی تر اور عزیز تر انکا
نزدیک اللہ کے وہ شخص ہوگا کہ دیکھیگا طرف ذات مقدس اوسکی کے صبح و شام ف ع اور اسیلیئے حکم فرمایا محافظت کرنیکا اوپر دونو
نمازون کے کہ دن کی دونون طرفون مین ہین جیسے کہ اوپر گذرا یا مراد ان دونون وقتون سے روز و شب علی الدوام ہی لیکن اول ظاہر تر
ہی اسلیئے کہ اگر ہو دیکھنا بطریق دوام کے تو نہ منتفع ہون اور تمام نعمتون سے اور حالانکہ وہ انہین کے لیئے پیدا کی گئین ہین اور اس سے معلوم ہوا
کہ بزرگی اور عالی ہمتی یہ ہی کہ ماسوائے حق کیطرف نہ متوجہ ہون اور توجہ اور التفات غیر حق پر پست ہمتی ہی ترجمہ پھر پڑھی حضرت نے یہ آیت
کتنے منھ اوسدن تر و تازہ اور خوش و خرم ہون گے طرف پروردگار اپنے کے دیکھنے والے نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے

وعن اَبِیْ رَزِیْنِ الْعُقَیْلِیِّ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَکُلُّنَا یَرٰی رَبَّہٗ مُخْلِیًا بِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ قَالَ بَلٰی قَالَ قُلْتُ وَمَا اٰیَۃُ ذٰلِکَ
فِیْ خَلْقِہٖ قَالَ یَا اَبَا رَزِیْنٍ اَلَیْسَ کُلُّکُمْ یَرَی الْقَمَرَ لَیْلَۃَ الْبَدْرِ مُخْلِیًا بِہٖ قَالَ بَلٰی قَالَ فَاِنَّمَا ہُوَ خَلْقٌ مِّنْ خَلْقِ اللّٰہِ
وَاللّٰہُ اَجَلُّ وَاَعْظَمُ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ روایت ہی ابی رزین عقیلی سے کہ کہا مین نے یا رسول اللہ آیا ہر ایک
ہم سے دیکھیگا اپنے پروردگار کو تنہائی مزاحمت غیر کے فرمایا کہ ہان دیکھیگا تنہا پوچھا ابو رزین نے کہ کیا ہی علامت اسکی بیچ مخلوقات
اوسکی کے فرمایا اے ابو رزین کیا نہین ہر ایک تم مین سے دیکھتا ہی چاند کو چودھوین رات مین تنہائی مزاحمت کسی کے کہا ابو رزین نے
کہ ہان دیکھتا ہی فرمایا حضرت نے پس سوا اسکے نہین کہ چاند ایک مخلوق ہی مخلوقات خدا سے یعنے اور دیکھتا ہی اسکو ہر ایک اور
اللہ تعالیٰ کامل تر ہی مرتبہ مین اور بزرگ تر ہی منقبت مین یعنے پس وہ بطریق اولی دکھائی دیگا بے مزاحمت نقل کی یہ ابو داؤد نے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری **عن** اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
ہَلْ رَاَیْتَ رَبَّکَ قَالَ نُوْرٌ اَنّٰی اَرَاہُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت ہی ابوذر سے کہ کہا پوچھا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم سے کہ آیا دیکھا ہی آپ نے اپنے پروردگار کو شب معراج مین فرمایا کہ پروردگار تعالیٰ و تقدس نور ہی کیونکر دیکھون مین اوسکو

ف ح ع اسلیے کہ کمال نور اور شدت ظہور مانع ہی ادراک سے اور خیرہ کرنیوالا ہی بینائیون کا اور اطلاق نور کا اوپر ذات پاک باری تعالیٰ کے آیا ہی جیسے کہ اللہ نور السموات والارض یعنی وہ روشن کرنیوالا آسمان و زمین کا اور ظاہر کرنیوالا روشنیون آسمان و زمین کا ہی مانند آفتاب اور چاند اور ستارون اور مانند انکے کے یا ہدایت کرنیوالا آسمان اور زمین والون کا اور روشن کرنیوالا بندون کے دلون کا اور انکے نامون مین سے نور بھی ہی یعنی وہ ظاہر بنفسہ ہی اور ظاہر کرنیوالا غیر اپنے کا ملی ماذکرہ المحققون اور لفظ انی ساتھ زبر ہمزہ اور تشدید نون کے ہی اکثر نسخون مین یعنے کیونکر دیکھون اسکو کہ وہ کمال نور ہی منع کرتا ہی ادراک کو اور بعضے نسخون مین ہی نورانی ساتھ تشدید یی کے نسبت کے لیے ساتھ زیادتی الف اور نون کے مبالغہ کے لیے اس صورت مین لفظ اراہ معنی اظنہ کی رویت سے بمعنی راے کے ہوگا یعنے نورانی گمان کرتا ہون اسکو پس اگر پڑھا جاوے ساتھ پیش ہمزہ کے تو ظاہر تر ہوگا اس معنی مین کہا ابن مالک نے کہ اختلاف کیا گیا ہی بیچ دیکھنے آنحضرتؐ کے اللہ تعالیٰ کو شب معراج مین اور اس حدیث مین دلیل ہی دونون فریق کے لیے بحسب اختلاف روایتون کے اسلیئے کہ لفظ انی روایت کیا گیا ہی ساتھ زبر ہمزہ کے اور تشدید نون مفتوحہ کے پس ہوگا استفہام بطریق انکار کے اور روایت کیا گیا ہی نون کے زیر سے بھی پس ہوگا دلیل ثابت کرنیوالون کے لیے اور ہوگی حکایت ماضی سے ساتھ حال کے انتہی ترجمہ نقل کی یہ مسلم نے **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى قَالَ رَاٰهُ بِفُؤَادِهِ مَرَّتَيْنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ قَالَ رَاٰى مُحَمَّدٌ رَبَّهُ قَالَ عِكْرِمَةُ قُلْتُ اَلَيْسَ اللّٰهُ يَقُوْلُ لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ قَالَ وَيْحَكَ ذَاكَ اِذَا تَجَلّٰى بِنُوْرِهِ الَّذِيْ هُوَ نُوْرُهُ وَقَدْ رَاٰى رَبَّهُ مَرَّتَيْنِ اور روایت ہی ابن عباسؓ سے بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ کے جھوٹ نکہا محمدؐ کے دل نے ساتھ محمدؐ کے اس چیز مین کہ دیکھا اس نے بصر سے اور وہ ذات اقدس اللہ تعالیٰ کی ہی اور تحقیق دیکھا آنحضرتؐ نے پروردگار کو ایک بار اور کہا ابن عباس نے کہ دیکھا آنحضرتؐ نے اپنے پروردگار کو اپنے دل سے دو بار ف ح ع اسطرح کہ لایا پروردگار تعالیٰ بینائی انکی انکے دل مین اور یا لایا دل انکا انکے بینائی مین یا بمعنی خواہ کہین چشم دل سے دیکھا یا کہین چشم سر سے دیکھا دونون کے ایک ہی معنی ہین اور یہ معنی اسلیئے کے کہ مذہب ابن عباسؓ کا دیکھنا بینائی سے ہی اور دیکھنا دل سے اور دونکا مذہب ہی برخلاف انکے مذہب کے جیسے کہ معلوم ہوگا مقصود یہ ہے کہ ابن عباسؓ دیکھنے سے دیکھنا حق کا مراد رکھتے ہین اور جمہور صحابہ موافق انکے ہین اور یہ سب دنو اور تدلی اور قاب قوسین اور ادنیٰ سب کو بیان قرب آنحضرتؐ کا شب معراج مین بیچ درگاہ صمدیت کے کہتے ہین اور جمہور مفسرین بھی اسیطرف گئے ہین کہ مراد دیکھنے سے یہ ہی کہ آنحضرتؐ نے اللہ تعالیٰ کو دیکھا پھر اختلاف کیا ہی کہ بعضون نے تو کہا کہ دیکھا آنحضرتؐ نے رب تعالیٰ کو اپنے دل سے نہ آنکھ سے اور بعضون نے کہا کہ نہین آنکھ ہی سے دیکھا اور کہا امام نووی نے کہ راجح اکثر علما کے نزدیک یہ ہی کہ آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا اپنے رب کو سر کی آنکھون سے شب معراج مین اور ابن مسعود اور عائشہؓ اور بعضے اور صحابہ اس سے دیکھنا جبرئیل علیہ السلام کا انکی صورت اصلی مین مراد رکھتے ہین کہ اس شب مین اور بغیر اس شب مین حاصل ہوا اور آیات مذکورہ کو بیان اس قرب کا کہا جیسے کہ حدیث آئندہ مین معلوم ہوگا اور اختلاف کیا ہی علما نے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آیا کلام کیا ہی اپنے رب سبحانہ تعالیٰ سے بغیر واسطہ یا نہین پس نقل کیا گیا ہی اشعری مین سے اور ایک جماعت متکلمین سے کہ آپ نے کلام کیا ہی ترجمہ نقل کی یہ مسلم نے اور ترمذی کی روایت مین یون آیا ہی کہ کہا ابن عباسؓ نے یعنے بیچ تفسیر آیت مذکورہ کے دیکھا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پروردگار کو کہا عکرمہ نے

که کہا مین نے ابن عباسؓ سے اور اشکال لایا مین اسپر کہ کیا نہین فرمایا ہی اللہ تعالٰے یعنے بیچ صفت ذات اپنی کے کہ نہین پاتین اُسکو بینائیان اور وہ پاتا ہی بینائیون کو یعنی پس کیونکر قابل ہو دیکھنے آنحضرتؐ رب العزت کو کہا ابن عباسؓ نے بیچ جواب عکرمہ کے وائے ہی تجکو ای عکرمہ پانا اُسکا بینائیون کو اور نہ پانا بینائیون کا اُسکو اُسوقت ہی کہ تجلی کرے اور ظاہر ہو ساتھ نور اپنے کے کہ وہ نور خاص ذات اُسکا ہی ف ح اور اُسوقت مضمحل ہو ادراک اور فانی ونابود ہو مدرکہ اور اگر تجلی کرے اُسقدر کہ وفا کرے اُسکو قوت بشری پاسکتی ہین اُسکو بینائیان اور یہ بھی علی رح نے کہا ہی کہ ادراک لغت مین احاطہ شی کا ہی ساتھ تمام حدود ونہایت اُسکی کے اور حق سبحانہ کے لیئے کوئی حد ونہایت نہین ہی اور دیکھنا عام تر ہی اس سے ترجمہ اور تحقیق دیکھا آنحضرتؐ نے اپنے پروردگار جل وعلا کو دو بار ف ح ایک بار نزدیک سدرۃ المنتہی کے اور ایک بار عرش پر انتہی اور ملا علی رح نے کہا کہ احتمال ہی کہ دل سے دوبارہ دیکھا ایکبار دل سے اور ایکبار آنکھ سے اسلیئے کہ نہین کہا کسی نے کہ آنحضرتؐ نے اللہ تعالٰے کو دیکھا آنکھون سے دو بار **وعن** الشَّعْبِيِّ قَالَ لَقِيَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَعْبًا بِعَرَفَةَ فَسَأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ فَكَبَّرَ حَتّٰى جَاوَبَتْهُ الْجِبَالُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّا بَنُوْ هَاشِمٍ فَقَالَ كَعْبٌ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَسَمَ رُؤْيَتَهُ وَكَلَامَهُ بَيْنَ مُحَمَّدٍ وَمُوْسٰى فَكَلَّمَ مُوْسٰى مَرَّتَيْنِ وَرَآهُ مُحَمَّدٌ مَرَّتَيْنِ قَالَ مَسْرُوْقٌ فَدَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ فَقُلْتُ هَلْ رَأٰى مُحَمَّدٌ رَبَّهُ فَقَالَتْ لَقَدْ تَكَلَّمْتَ بِشَيْءٍ قَفَّ لَهُ شَعْرِيْ قُلْتُ رُوَيْدًا ثُمَّ قَرَأْتُ لَقَدْ رَأٰى مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى فَقَالَتْ أَيْنَ تَذْهَبُ بِكَ إِنَّمَا هُوَ جِبْرِيْلُ مَنْ أَخْبَرَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا رَأٰى رَبَّهُ أَوْ كَتَمَ شَيْئًا مِمَّا أُمِرَ بِهِ أَوْ يَعْلَمُ الْخَمْسَ الَّتِيْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى إِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ فَقَدْ أَعْظَمَ الْفِرْيَةَ وَلٰكِنَّهُ رَأٰى جِبْرِيْلَ لَمْ يَرَهُ فِيْ صُوْرَتِهِ إِلَّا مَرَّتَيْنِ مَرَّةً عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى وَمَرَّةً فِيْ أَجْيَادٍ لَهُ سِتُّمِائَةِ جَنَاحٍ قَدْ سَدَّ الْأُفُقَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَى الشَّيْخَانِ مَعَ زِيَادَةٍ وَاخْتِلَافٍ وَفِيْ رِوَايَتِهِمَا قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ رض فَأَيْنَ قَوْلُهُ ثُمَّ دَنٰى فَتَدَلّٰى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنٰى قَالَتْ ذَاكَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَأْتِيْهِ فِيْ صُوْرَةِ الرَّجُلِ وَإِنَّهُ أَتَاهُ هٰذِهِ الْمَرَّةَ فِيْ صُوْرَتِهِ الَّتِيْ هِيَ صُوْرَتُهُ فَسَدَّ الْأُفُقَ اور روایت ہی شعبی سے کہ کہا ملاقات کی ابن عباسؓ نے کعب احبار سے عرفات مین روز عرفہ کے پس پوچھا ابن عباسؓ نے کعب سے ایک چیز سے یعنی رویت حق جل وعلا کی سے دنیا مین پس تکبیر کہی کعبؓ یعنے بسبب استعظام اور استبعاد اس سوال ابن عباسؓ کے یہان تک کہ جواب دیا اُسکو پہاڑون نے یعنے تکبیر ایسی بلند کہی کہ پہاڑون سے آواز نکلی جیسے کہ گنبد مین کوئی بولتا ہی تو ویسے ہی آواز وہان سے آتی ہی پس کہا ابن عباسؓ نے کہ ہم اولاد ہاشم ہین ف ح یعنی ہم اہل علم اور اہل معرفت ہین نہین پوچھتے ہم ایسی چیز کہ بعید ہو عقل سے اور نزدیک ملازم درگاہ نبوت کے ہین کہ اقتباس علوم وانوار کا جناب نبوت سے کیا ہی ہمنے تامل کرو اور ساتھ غصہ اور استبعاد کے جلدی نکرو اور تفکر کرو جواب مین کہ رویت حق دنیا مین فی الجملہ ممکن ہی پس جب ابن عباسؓ نے یہ مبالغہ کیا کعب احبار نے تامل وتفکر کیا ترجمہ پس کہا کعب نے کہ تحقیق اللہ تعالٰے نے تقسیم کی رویت اپنی اور کلام اپنا درمیان محمد اور موسٰیؑ پس کلام کیا انہون نے موسٰیؑ سے دو بار یعنی ایک تو وادی ایمن مین اور دوسرے کوہ طور پر اور دیکھا اُسکو محمد نے یعنی معراج مین دو بار اور ظاہر یہ ہی کہ کعب احبار نے یہ کلام توریت سے نقل کیا کہا مسروق نے کہ شعبی یہ حدیث روایت اُس سے کرتا ہی پس داخل ہوا مین حضرت عائشہؓ کے پاس یعنے بعد دیکھنے مناظرہ ابن عباسؓ اور کعبؓ کے اور سننے اس کلام کے کعب سے پس کہا مین نے عائشہ سے کہ آیا دیکھا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے

پروردگار اپنے کو پس کہا عائشہؓ نے مسروق سے کہ تحقیق کلام کیا تو نے ساتھ ایسی چیز کے کہ کھڑے ہوگئے بسبب اسکے بال میرے بدن کے یعنی چونکہ میں معتقد ہوں اسکی کہ وہ پاک ہی نظر آنے سے دنیا میں اور وقوع اسکا محال ہی مارے عظمت و ہیبت اسکی کے میرے بدن کے بال کھڑے ہوگئے کہا میں نے ٹھیرو اور جلدی نکرو رویت حق کی انکار میں مقصود تسکین دلانا اور ٹھنڈا کرنا انکا تھا تاکہ سوال و جواب انسے کریں پھر پڑھی میں نے یعنے اثبات رویت کے لیئے یہ آیت تحقیق دیکھیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے نشانیاں پروردگار اپنی کی بڑی ف ع ظاہر یہ ہی کہ مراد مسروق کی پڑھنے آیت سے نشانی بڑی ہی کہ دلالت کرے عظمت شان اللہ تعالیٰ کی پر یا اوپر تعظیم جناب آنحضرتؐ کے اور مقصود اس سے رویت بصری ہو یا دل کی ترجمہ پس کہا عائشہؓ نے کہاں لیجاتی ہیں تجکو آیتیں یعنی خطا کی تو نے آیتوں کے معنی سمجھنے میں کہ انکو پروردگار کی رویت پر حمل کیا تو نے سوا اسکے نہیں کہ وہ نشانی بڑی جبرئیلؑ ہی جو کوئی خبر دے تجکو کہ محمدؐ نے دیکھا اپنے پروردگار کو شب معراج میں یا خبر دے کہ آنحضرتؐ نے چھپایا کچھ احکام سے کہ حکم کیئے گیے ساتھ اظہار انکے کے ف ع یعنے احکام و شرائع جیسے کہ دلالت کرتا ہی اسپر قول اللہ تعالیٰ کا یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ اور چھپانا عام ہی سب سے یا بعض سے پس اس میں رد ہوا اعتقاد فاسد شیعہ کا کہ خاص ہوا اہلبیت کے ساتھ بعض احکام کے ت یا خبر دے کہ جانتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پانچ خبریں کہ فرمایا ہی اللہ تعالیٰ نے انکے حق میں تحقیق اللہ تعالیٰ نزدیک اسکے ہی علم قیامت کا اور اوتارتا ہے مینہ کا یعنے آخر آیت تک پس تحقیق بڑا بہتان کیا ولیکن مراد آیات مذکورہ سے یہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا جبرئیل کو یعنے انکی صورت اصلیہ میں نہیں دیکھا جبرئیلؑ کو انکی صورت اصلیہ میں بے تمثل مگر دو بار ایکبار نزدیک سدرۃ المنتہیٰ کے ف ع جیسے فرمایا ولقد رآہ نزلۃ اخری عند سدرۃ المنتہیٰ ت اور ایکبار جیاد میں کہ نام ایک موضع کا ہی اسفل مکہ میں دیکھا آنحضرتؐ نے اور جبرئیلؑ کو دو حالیکہ انکے لیئے چھ سو بازو تھے تحقیق روک لیا تھا کنارہ آسمان کو نقل کی یہ ترمذی نے اور روایت کی بخاری اور مسلم نے ساتھ زیادتی اور اختلاف کے اور بیچ روایت بخاری اور مسلم کے یوں آیا ہی کہ کہا مسروق نے کہ کہا میں نے عائشہؓ سے پس اگر نہ دیکھا محمدؐ نے پروردگار کو تو کہاں ہی اور کیسے محمول ہی قول حق سبحانہ تعالیٰ کا ثم دنا فتدلی یعنے پھر نزدیک آیا پس اوتر آیا اور متعلق ہوا ساتھ اسکے ف ع یعنے پس ظاہر متبادر یہ ہی کہ ضمیر دنی کی پھرتی ہی طرف اللہ کے اور ضمیر فتدلی کی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یا بالعکس اور ایسی ہی ضمیر فکان کی فکان قاب قوسین میں اور بعد اسکے فرمایا فاوحی الی عبدہ ما اوحی ما کذب الفؤاد ما رای پس یہ اشکال کیا مسروق نے ت کہا عائشہؓ نے کہ یعنے مرجع ضمیر کا سب میں جبرئیل علیہ السلام ہیں ف ع یعنے نہ رب سبحانہ پھر بیان کیا عائشہؓ نے واسطے بیان دفع اس اشکال کے کہ اگر شاید کوئی کہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دیکھتے تھے جبرئیلؑ کو ہمیشہ پس کیا ہی وجہ تخصیص رویت انکی کی اس مقام میں تو گویا جواب دیا عائشہؓ نے ت کہ آتے تھے جبرئیلؑ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیچ صورت ایک مرد کے یعنے متشکل ہوتے اکثر بصورت دحیہ کلبی کے اور تحقیق جبرئیلؑ آئے آنحضرتؐ کے پاس اس بار میں یعنے جیاد میں بیچ صورت اپنی کے کہ وہ صورت اصلی انکی ہی پس روک دیا کنارہ آسمان کو ف ع یعنے مانند اسکے جیسے کہ دیکھا تھا انکو شب معراج میں انکی صورت اصلی میں بر وجہ تحقیق کے یہی ہی جو مذکور ہوا اور ابن عباس سند پکڑتے ہیں ساتھ قول کعب کے اور اختیار اسکو کیا کہ آنحضرتؐ نے دیکھا اللہ تعالیٰ کو دو بار باجتماع رویت کے آنکھ سے یا بصیرت کے یا ایک ان دونوں کے بصیرت سے اور دوسرے بصر سے باوجود اتفاق کے اسپر کہ نہیں دیکھا آنحضرتؐ نے اللہ تعالیٰ کو آنکھ سے دو بار واللہ اعلم اور اسی پر نفی عائشہؓ کی پس احتمال ہی یہ کہ حمل کیجاوے مطلق پر یا مقید ہو ساتھ نفی بصر کے اور جواز رویت انکی کے دل سے اور ظاہر اول ہی فتدبر و تامل کہا حافظ ابن حجر نے کہ تطبیق درمیان اثبات ابن عباس کے اور نفی عائشہؓ کے یہ ہی کہ حمل کیجاوے نفی عائشہؓ کی اوپر رویت بصر کے اور اثبات ابن عباس کا اوپر

رویت دل کی نہ بوجود علم اسلئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھے علم رکھنے والے اللہ تعالیٰ کا علی الدوام اور رویت جو حاصل ہوئی حضرتؐ کو پیدا کی گئی حضرتؐ کے قلب میں جیسے کہ پیدا کی جاتی ہے رویت آنکھ کی واسطے دیکھنے غیر اللہ تعالیٰ کے **وعن** ابْنِ مَسْعُوْدٍ فِیْ قَوْلِهٖ فَكَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی وَفِیْ قَوْلِهٖ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰی وَفِیْ قَوْلِهٖ لَقَدْ رَاٰی مِنْ اٰیٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰی قَالَ فِیْهَا كُلِّهَا رَاٰی جِبْرَئِیْلَ لَهٗ سِتُّمِائَةِ جَنَاحٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَفِیْ رِوَایَةِ التِّرْمِذِیِّ قَالَ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰی قَالَ رَاٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جِبْرَئِیْلَ فِیْ حُلَّةٍ مِنْ رَفْرَفٍ قَدْ مَلَأَ مَا بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ وَلَهٗ وَلِلْبُخَارِیِّ فِیْ قَوْلِهٖ وَلَقَدْ رَاٰی مِنْ اٰیٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰی قَالَ رَاٰی رَفْرَفًا اَخْضَرَ سَدَّ اُفُقَ السَّمَاءِ

اور روایت ہے ابن مسعودؓ سے بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ کے پس ہوا بعض قرب معنوی درمیان بندے اور رب کے یا قرب صوری درمیان جبرئیل اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدار دو کمان کے اور یہ کنایہ ہے کمال قرب اُن دونوں کے سے یا کمتر اُس سے اور بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ کے نہیں جھوٹ پایا دل نے وہ چیز کہ دیکھی اور بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ کے البتہ تحقیق دیکھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نشانیاں پروردگار اپنے کی بڑی کہا ابن مسعودؓ نے بیچ تفسیر ان سب آیتوں کے کہ دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل علیہ السلام کو درحالیکہ واسطے انکے چھ سو بازو تھے **ف ع** یعنے یہ سب ضمیریں پھرتی ہیں جبرئیلؑ کیطرف اور یہ تاویل مطابق ہے اُس تاویل کے کہ عائشہؓ نے کی آیتوں مذکورہ میں جیسے کہ اوپر مذکور ہوئی اور کہا بعضے علما ہمارے نے کہ ابن مسعودؓ اعلم الصحابہ ہیں بعد خلفاء اربعہ کے **ت** نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ روایت ترمذی کے یوں آیا ہے کہ کہا ابن مسعودؓ نے بیچ قول اللہ تعالیٰ کے نہیں جھوٹ پایا دل نے اُس چیز کو کہ دیکھا کہا دیکھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرئیلؑ کو بیچ ایک جوڑے کے کپڑوں سبز سے درحالیکہ تحقیق بھر دیا تھا اُس چیز کو کہ درمیان آسمان و زمین کے ہے اور ایک روایت ترمذی اور بخاری کی میں بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ کے البتہ تحقیق دیکھیں آنحضرتؐ نے آیتیں پروردگار اپنے کی بڑی کہا ابن مسعودؓ نے کہ دیکھا آنحضرتؐ نے رفرف اخضر کو یعنے سبز کپڑوں والیکو کہ وہ جبرئیلؑ ہیں کہ بند کیا تھا کنارہ آسمان کو **ف ح تنبیہ** یہ جو گذرا اس سے معلوم ہوا کہ بیچ رویت آنحضرتؐ کے پروردگار تعالیٰ کو شب معراج میں چشم سر سے صحابہؓ کو اختلاف ہے عائشہؓ نفی اُسکی کرتی ہیں اور ابن عباسؓ اثبات اور ساتھ ہر ایک کے اُنمیں سے جماعت ہے صحابہ کی موافق اور بعد از صحابہ کے تابعین وغیرہ بھی طریقہ اختلاف پر گئے ہیں اور بعضوں نے توقف کیا اور کہا کہ کسی جانب میں دلیل واضح نہیں ہے ولیکن جمہور بجانب اثبات کے ہیں اور شیخ محی الدین نووی نے کہا کہ راجح اور مختار نزدیک اکثر علماء کبار کے یہ ہے کہ آنحضرتؐ نے دیکھا پروردگار اپنے کو سر کی آنکھوں سے اور کہا کہ اثبات اُسکا سوا سننے کے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں ہو سکتا اور عائشہؓ نے اُسکے انکار میں حدیث سے نہیں کیا اور کچھ سنکر حضرتؐ سے روایت نہیں کیا بلکہ وہ استنباط و اجتہاد ہے اُنکا بقول حق سبحانہ کے ماکان لبشر ان یکلمہ اللہ الا وحیا او من وراء حجاب اور بقول اللہ تعالیٰ کے لا تدرکہ الابصار اور جواب اُسکا یہ ہے کہ نفی کیا آیت پہلی میں کلام حالت رویت میں بھی اور راہی نفی رویت بے کلام کے لازم نہیں آتی اور دوسرا کے معلوم ہوا اور نفی احاطہ یعنی مطلق رویت کی نہیں سمجھی جاتی اور بعضے علما نے کہا کہ اعتماد اس باب میں ابن عباس کے قول پر ہے اور مقرر ہے کہ اُنہوں نے یہ قول سوائے سننے کے آنحضرت سے نہیں کہا اور روا نہیں کہ ایسی بات ظن و اجتہاد سے کہیں اور ابن عمرؓ نے اس مسئلہ میں ابن عباسؓ سے تکرار کی اور پوچھا کہ آیا دیکھا محمدؐ نے اپنے رب کو پس اُنہوں نے کہا کہ ہاں دیکھا اُسکو پس ابن عمرؓ نے تسلیم کیا اور ہرگز تردد اور انکار نہیں کیا اور معمر بن راشد نے کہا کہ عائشہؓ ہمارے نزدیک ابن عباس سے زیادہ علم نہیں رکھتیں انتہی اور مختار اکثر مشائخ صوفیہ سے بھی ثبوت رویت ہے وَسُئِلَ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی اِلٰی رَبِّهَا

نَاظِرَۃٌ فَقِیْلَ قَوْمٌ یَقُوْلُوْنَ اِلٰی ثَوَابِہٖ فَقَالَ مَالِکٌ کَذَبُوْا فَاَیْنَ ھُمْ عَنْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی کَلَّا اِنَّھُمْ عَنْ رَّبِّھِمْ یَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ قَالَ مَالِکٌ اَلنَّاسُ یَنْظُرُوْنَ اِلَی اللّٰہِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ بِاَعْیُنِھِمْ فَقَالَ لَوْ لَمْ یَرَ الْمُؤْمِنُوْنَ رَبَّھُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ لَمْ یُعَیِّرِ اللّٰہُ الْکُفَّارَ بِالْحِجَابِ فَقَالَ کَلَّا اِنَّھُمْ عَنْ رَّبِّھِمْ یَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ اور پوچھے گئے امام مالک بن انس تفسیر قول اللہ تعالیٰ کے سے کتنے منھ ہونگے روز آخرت کے طرف پروردگار اپنے کے دیکھنے والے پس کہا گیا یعنے امام مالک سے کہ ایک قوم یعنے معتزلہ اور مانند انکے کے اہل بدعت سے کہتے ہیں کہ مراد آیۃ مذکورہ میں دیکھنا طرف ثواب پروردگار کے ہے نہ طرف ذات اسکی کے پس کہا امام مالکؒ نے جھوٹے ہیں وہ پس کہاں ہیں وہ اور کیون منہ پھیرے سمجھنے معنی قول حق تعالیٰ کے سے کہ بیچ شان کفار اور تقبیح حال انکے کے فرمایا ہے حقا تحقیق کفار دیکھنے پروردگار کے سے اس روز منع کیے جاوینگے ف ح یعنے نہیں دیکھنے کے اسکو اور حجاب اشد عذاب ہے جیسے کہ رویت ہر ثواب سے افضل ہے اور معنی یہ ہیں کہ کہاں گئی ہے انکی عقل کہ پڑے ہیں اس سے غفلت اور بعد میں مفہوم اس قول سے اور وہ یہ ہے کہ مومن غیر محجوب ہونگے بلکہ دیکھینگے ت کہا مالک نے کہ لوگ یعنے مسلمان دیکھینگے طرف اللہ تعالیٰ کے روز قیامت کے اپنی آنکھوں سے اور کہا مالک نے اگر نہ دیکھتے مسلمان اپنے پروردگار کو روز قیامت کے تو نہ عار دلاتا اللہ کافرون کو ساتھ ہونے انکے کے محجوب دیدار حق سے پس فرمایا اللہ تعالیٰ نے یعنے کفار کے حق میں حقا تحقیق کفار اپنے پروردگار سے اسدن پردے میں ہونگے ف ح یعنے عذاب کرنا اور عار دلانا اسی صورت میں ہے کہ اونعمت دیدار سے محظوظ او مخصوص ہوں اور یہ محروم ومخذول اور اگر مومن بھی محجوب ہوں تو سرزنش کافرون کو کیون ہو نقل کی یہ بغوی نے شرح السنہ میں **وعن** جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَا اَھْلُ الْجَنَّۃِ فِیْ نَعِیْمِھِمْ اِذْ سَطَعَ لَھُمْ نُوْرٌ فَرَفَعُوْا رُءُوْسَھُمْ فَاِذَا الرَّبُّ قَدْ اَشْرَفَ عَلَیْھِمْ مِّنْ فَوْقِھِمْ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الْجَنَّۃِ قَالَ وَذٰلِکَ قَوْلُہٗ تَعَالٰی سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ قَالَ فَیَنْظُرُ اِلَیْھِمْ وَیَنْظُرُوْنَ اِلَیْہِ فَلَا یَلْتَفِتُوْنَ اِلٰی شَیْءٍ مِّنَ النَّعِیْمِ مَا دَامُوْا یَنْظُرُوْنَ اِلَیْہِ حَتّٰی یَحْتَجِبَ عَنْھُمْ وَیَبْقٰی نُوْرُہٗ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسوقت کہ بہشتی اپنی ناز و نعمتوں میں مشغول ہونگے ناگہان نکلے گا اور بلند ہوگا انکے لیے ایک نور پس اٹھاوینگے سر اپنے تا دیکھینگے نور کو پس ناگہان دیکھینگے کہ پروردگار تعالیٰ نے تجلی کی ہے انپر اوپر انکے سے پس فرماویگا پروردگار تعالیٰ سلام ہے تمپر اے بہشتیوں اور یہ یعنے سلام رب کا یعنے شاہد اسکا قول اللہ تعالیٰ کا ہے کہ فرمایا بہشتیوں کے لیے ہے سلام کہنا پروردگار مہربان کیطرف سے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پس دیکھیگا اللہ تعالیٰ طرف انکے اور دیکھینگے وہ طرف اللہ تعالیٰ کے پس نہ التفات کرینگے طرف کسی چیز کے نعمتوں بہشت میں سے جب تک کہ دیکھینگے طرف اللہ تعالیٰ کے یہانتک کہ پوشیدہ ہوگا اللہ تعالیٰ انکی نظروں سے یعنے ساتھ واقع کرنے حجاب کے انپر اور باقی رہیگا آثار نور زینت اور ذوق اور سرور اسکا نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف ح یہ پردہ اور پوشیدگی بھی بجہۃ لطف و مہربانی سے ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے بندوں پر اسلیئے کہ ہمیشہ درگاہ شہود وحضور میں کمال استغراق منور ذات کا کرنا تاب وطاقت انکی نہیں ہے ایک زمانہ چاہیے کہ اسمین بحال خود آوین اور نعمتین جنت کی دیکھکر مستحق اور تجلی کے ہوں اور ہر بار لذت و ذوق جدید پاوین

بَابُ صِفَۃِ النَّارِ وَاَھْلِھَا

باب ہے بیچ بیان دوزخ اور اہل دوزخ کے

الفصل الاول فصل پہلی **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ نَارُکُمْ جُزْءٌ مِّنْ سَبْعِیْنَ جُزْءًا مِّنْ نَّارِ جَھَنَّمَ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنْ کَانَتْ لَکَافِیَۃً قَالَ فُضِّلَتْ عَلَیْھِنَّ بِتِسْعَۃٍ وَّسِتِّیْنَ جُزْءًا کُلُّھُنَّ مِثْلُ حَرِّھَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِیِّ وَفِیْ رِوَایَۃِ مُسْلِمٍ نَارُکُمُ الَّتِیْ یُوْقِدُ ابْنُ اٰدَمَ وَقَالَ عَلَیْھَا وَکُلُّھَا بَدَلَ عَلَیْھِنَّ وَکُلُّھُنَّ

روایت ہی ابی ہریرہؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گرمی تمہاری آگ کی یعنی دنیا کی ایک ٹکڑا ہی ستر ٹکڑوں آگ دوزخ کی مین
ف ح یعنے آگ دوزخ ستر درجہ گرم تر ہی اس آگ سے شاید کہ مقصود عدد ستر سے بیان کثرت اور مبالغہ ہی نہ تعیین اس عدد مخصوص کی اور یہ
ذکر اس عدد کے اور ارادہ اس معنی کا مشہور و متعارف ہی ت کہا گیا یا رسول اللہ تحقیق تھی یہ آگ دنیا کی کفایت کرنیوالی یعنے عذاب دینے مین
پس کیا حاجت تھی بیچ پیدا کرنے آگ سخت کے اسسے فرمایا زیادتی دی گئی آگ دوزخ کی ان آگوں پر انہتر جزو ہر ایک ان انہتر جزوں مین
سے مانند گرمی اس آگ تمہاری کے ہی ف یہ وہ مضمون پہلے فقرہ کا ہی کہ فرمایا تھا گرمی آگ تمہاری کے ایک جزو ہی ستر جزوں آگ دوزخ
کے سے تاکید کے لیئے تکرار کی اور حاصل جواب یہ کہ ضرور ہی اور چاہیئے کہ زیادہ ہو گرمی آگ دوزخ کی دنیا کی آگ پر اور کفایت نہین کرتی تمہاری
آگ یعنے عذاب خدا اشد چاہیے عذاب خلق سے تا ممتاز ہو عذاب اسکا اوروں کے عذاب سے اور اسی لیئے اختیار کیا گیا ذکر آگ کا اوپر اقسام
عذاب کے ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے لیکن یہ لفظ کہ ذکر کیئے گئے بخاری کے ہین اور روایت صحیح مسلم مین یون ہی کہ آگ تمہاری کہ جلاتے ہین
ابن آدم ایک جزو ہی ستر جزو آگ دوزخ کے سے اور بیچ روایت مسلم کی لفظ علیہا اور کلہا ہی بجاے علیہن اور کلہن کے یعنے بخاری کی روایت مین
ہی فضلت بتسعۃ وستین جزءا کلہن اور مسلم کی روایت مین ہی فضلت علیہا بتسعۃ وستین جزءا کلہا **وعن** ابن مسعودؓ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یؤتی بجہنم یومئذ لہا سبعون الف زمام مع کل زمام سبعون الف ملک یجرونہا رواہ مسلم
اور روایت ہی ابن مسعودؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لائی جاویگی دوزخ یعنے اس مکان سے کہ پیدا کیا ہی اسکو اللہ تعالے
نے اسمین اسدن یعنی دن قیامت کے اس دوزخ کے لیئے ستر ہزار باگین ہونگی کہ ساتھ ہر ایک باگ کے ستر ستر ہزار فرشتے ہون گے کھینچین گے
اسکو ف ع یعنے یہان تک کہ کھینچ لیجاوینگے اسکو اسی زمین مین کہ نہین رہیگی جنت کے لیئے راہ مگر پل صراط اسکی پشت پر اور فائدہ ان باگون کا یہ
ہوگا کہ دوکے وہ نکلنے سے محشر پر مگر جسکو چاہیگا اللہ تعالے نگاہ رکھیگا ح اور بچالیگا نقل کی یہ مسلم نے **وعن** النعمان بن بشیر
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اھون اھل النار عذابا من لہ نعلان وشراکان من نار یغلی منہما
دماغہ کما یغلی المرجل ما یری ان احدا اشد منہ عذابا وانہ لاھونہم عذابا متفق علیہ
اور روایت ہی نعمان بن بشیرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق سبک تر ین دوزخیون کا عذاب مین وہ شخص ہوگا کہ ہونگی
اسکے لیئے دو پاپوشین یعنی نیچے قدم کے اور دو تسمے یعنی اوپر قدم کے آگ کے جوش ماریگا ان دونون سے یعنے دونون نوعون سے کہ وہ درحقیقت
پاپوشین ہین اور دونون تسمے دماغ اسکا جیسے کہ جوش مارتی ہی دیگ مسی نہین گمان کریگا وہ شخص یہ کہ کوئی سخت تر ہو اس سے عذاب میں
یعنے بسبب الگ ہونے اور عدم اطلاع اسکی کے حال غیر پیچال آنکہ تحقیق وہ شخص سبکترین دوزخیون کا ہوگا عذاب مین ف ع اس سے
صریح معلوم ہوتا ہی کہ دوزخی متفاوت ہون گے عذاب مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** ابن عباسؓ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اھون اھل النار عذابا ابو طالب وھو منتعل بنعلین یغلی منہما دماغہ رواہ البخاری
اور روایت ہی ابن عباسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سبکترین دوزخیون کا عذاب مین ابو طالب ہی اور وہ دو پاپوشین
پہنے ہوگا کہ جوش ماریگا انسے دماغ اسکا ف ع تخفیف عذاب کی اسکو اس سبب سے ہوگی کہ تھا وہ حامی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کا سختی عداوت کفار کی سے پس جب وہ باعث تخفیف کا ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیئے دیا جاویگا جزا موافق
ت نقل کی یہ بخاری نے **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یؤتی بانعم اھل الدنیا من اھل النار

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُصْبَغُ فِي النَّارِ صَبْغَةً ثُمَّ يُقَالُ يَا ابْنَ اٰدَمَ هَلْ رَأَيْتَ خَيْرًا قَطُّ هَلْ مَرَّ بِكَ نَعِيْمٌ قَطُّ فَيَقُوْلُ لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ وَيُؤْتٰى بِاَشَدِّ النَّاسِ بُؤْسًا فِي الدُّنْيَا مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيُصْبَغُ صَبْغَةً فِي الْجَنَّةِ فَيُقَالُ لَهٗ يَا ابْنَ اٰدَمَ هَلْ رَأَيْتَ بُؤْسًا قَطُّ وَهَلْ مَرَّ بِكَ شِدَّةٌ قَطُّ فَيَقُوْلُ لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ مَا مَرَّ بِيْ بُؤْسٌ قَطُّ وَلَا رَأَيْتُ شِدَّةً قَطُّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لایا جاویگا بڑا نعمت والا یعنے اصحاب نعم اہل دنیا کا دوزخیون مین سے دن قیامت کے پس غوطہ دیا جاویگا دوزخ مین ایک غوطہ یعنے ڈالا جاویگا دوزخ مین جیسے کہ کپڑے کو کسی مین رنگ کرنے کے لیئے ڈالتے ہین پھر کہا جاویگا اے فرزند آدم کے کیا دیکھی تونے بھلائی کبھی کیا گذری تجھپر نعمت و راحت کبھی دنیا مین پس کہیگا وہ دوزخی کہ نہین قسم خدا کی اے پروردگار میرے یعنے ڈر سے دوزخ کے جانے مین تمام ناز و نعمت و آسائش دنیا کی فراموش کی گویا ہرگز دیکھتا ہی نتھا اور لایا جاویگا سخت ترین آدمیون کا از روئے محنت اور رنج کی دنیا مین سے بہشتیون مین سے پس ایک غوطہ دیا جاویگا جنت مین پس کہا جاویگا اے فرزند آدم کے آیا دیکھی تونے محنت کبھی اور آیا گذری تجھپر سختی کبھی پس کہیگا وہ قسم خدا کی اے پروردگار میرے نہین گذرے مجھپر سختی کبھی یعنے دنیا مین اور نہ دیکھی مین نے سختی کبھی نقل کی یہ مسلم نے **ف** ع درازگی اسکی جواب کی بسبب اور حاصل ہونے کمال خوشی کی ہوگی یا دوزخی کے **وعنہ** عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُوْلُ اللّٰهُ لِاَهْوَنِ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَوْ اَنَّ لَكَ مَا فِي الْاَرْضِ مِنْ شَيْءٍ اَكُنْتَ تَفْتَدِيْ بِهٖ فَيَقُوْلُ نَعَمْ فَيَقُوْلُ اَرَدْتُّ مِنْكَ اَهْوَنَ مِنْ هٰذَا وَاَنْتَ فِيْ صُلْبِ اٰدَمَ اَنْ لَا تُشْرِكَ بِيْ شَيْئًا فَاَبَيْتَ اِلَّا اَنْ تُشْرِكَ بِيْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انہی انس سے انہنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا فرماویگا اللہ تعالٰے واسطے سہل ترین دوزخیون کے عذاب مین دن قیامت کے کہ اگر ہوو واسطے تیرے وہ چیز کہ زمین مین ہے اشیاء دنیا سے آیا ہوتا تو کہ بدلا دیتا سا تو انکے یعنے دیتا تو اسکو اور اپنے تئین عذاب دوزخ سے چھڑاتا اگرچہ تھوڑا عذاب ہوتا پس کہیگا وہ دوزخی ہان پس فرماویگا حق سبحانہ تعالٰے چاہا تھا مین نے تجھسے اور حکم کیا تھا مین نے تجکو ایک چیز آسان تر او کمتر کا اس فدیہ دینے سے حال آنکہ تو پشت آدم مین تھا اور وہ چیز یہ ہی کہ شریک نکر تو ساتھ میرے کسی چیز کو **ف** ع کہا مظہر نے کہ ارادہ یہان بمعنی امر کے ہے اور فرق درمیان امر اور ارادہ کے یہ ہے کہ جو چیز جاری ہوتا ہے عالم مین بلاشبہ ہوتا ہے اسی کے ارادہ اور مشیت سے اور امر کبھی ہوتا ہے مخالف ارادہ اور مشیت اسکی کے اور طیبی نے کہا ظاہر تر یہ ہے کہ حمل کیا جاوے ارادہ یہان میثاق کے لینے پر جیسے کہ فرمایا اللہ تعالٰے نے واذ اخذ ربک من بنی آدم من ظہورہم ذریتہم الخ بقرینہ قول اللہ تعالٰے کے وانت فی صلب آدم اور حمل کیا جاوے ابا یہان نقض عہد پر پس توڑا تونے عہد اور فرمان برداری نکی میری امر و نہی کی اور باز نہ رہا تو مگر کہ شریک ہے کیا میرے یعنے بتون وغیرہ کو پس یہ نہین قبول کرونگا گرچہ لاوے ساری چیزین زمین کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْهُمْ مَنْ تَاْخُذُهُ النَّارُ اِلٰى كَعْبَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَاْخُذُهُ النَّارُ اِلٰى رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَاْخُذُهُ النَّارُ اِلٰى حُجْزَتِهٖ وَمِنْهُمْ مَنْ تَاْخُذُهُ النَّارُ اِلٰى تَرْقُوَتِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بعضے دوزخیون مین سے وہ ہونگے کہ پکڑے گی انکو آگ دونون ٹخنون تک اور بعضے انہین سے وہ ہون گے کہ پکڑے گی انکو آگ دونون زانوؤن تک اور بعضے انہین سے وہ ہونگے کہ پکڑے گی انکو آگ کمر تک اور بعضے انہین سے وہ ہونگے کہ پکڑے گی انکو آگ چنبر گردن تک **ف** ع اس حدیث مین بیان ہے تفاوت عذابون کا ضعف و شدت مین نقل کی یہ مسلم نے **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ مَنْكِبَيِ الْكَافِرِ

فِي النَّارِ مَسِيْرَةَ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ لِلرَّاكِبِ الْمُسْرِعِ وَفِيْ رِوَايَةٍ ضِرْسُ الْكَافِرِ مِثْلُ اُحُدٍ وَغِلَظُ جِلْدِهٖ مَسِيْرَةُ ثَلٰثٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیان دونون مونڈھون کافر کے دوزخ مین مسافت تین دن کی
ہوگی واسطے سوار تیز رو کے ف ع اور روایت مین آیا ہی کہ متکبر حشر کیے جاوینگے روز قیامت کے مانند چیونٹیون کے بیچ صورتون مردونکے
پھر ہانکے جاوینگے طرف قیدخانہ کے جہنم مین انتہی ظاہر ہی تطبیق ان دونون حدیثون کی کیونکہ یہی مراد متکبرین سے گنہگار مومنین ہین اور ظاہر یہ ہی کہ
ہو قصد یہ ہین مانند چیونٹیون کے ہون گے کہ روندے جاوینگے اسمین پھر بڑے ہو جاوینگے اسمین بدن انکا اور داخل ہونگے دوزخ مین اور صواب
ایسے ہونگے ت اور ایک روایت مین ہی کہ دانت کافر کے مانند کوہ احد کے ہونگے اور موٹاپا اسکی جلد کا مقدار مسافت تین شب کے ہوگا یہ پھیلاؤ
واسطے زیادتی عذاب کے ہوگا نقل کی یہ مسلم نے **وذکر** حَدِيْثَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اشْتَكَتِ النَّارُ اِلٰى رَبِّهَا فِيْ بَابِ تَعْجِيْلِ الصَّلٰوةِ
اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہؓ کی کہ اول اسکی یہ ہی اشتکت النار الی ربہا بیچ باب تعجیل الصلوۃ کے

الفصل الثانی

فصل دوسری

عن اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُوْقِدَ عَلَى النَّارِ اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى احْمَرَّتْ ثُمَّ اُوْقِدَ عَلَيْهَا اَلْفَ سَنَةٍ
حَتّٰى ابْيَضَّتْ ثُمَّ اُوْقِدَ عَلَيْهَا اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى اسْوَدَّتْ فَهِيَ سَوْدَاءُ مُظْلِمَةٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہی ابی ہریرہؓ سے نقل کی ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جلائی
گئی آگ دوزخ کی ہزار برس یہانتک سرخ ہوئی پھر جلائی گئی ہزار برس یہانتک کہ سفید ہوئی ف ع آگ جب بہت تیز و صاف ہوتی
ہی تو سفید ہو جاتی ہی اسلیئے کہ سرخی اسکی آمیزش دھوئین سے ہوتی ہی ت پھر جلائی گئی ہزار برس یہانتک کہ سیاہ ہوئی پھر آگ دوزخ کی
سیاہ تاریک ہی کہ اصلا روشنی نہین رکھتی ف ع یہ حدیث دلیل ہی اسپر کہ دوزخ پیدا کی گئی ہی جیسے کہ مذہب ہی اہل سنت کا بخلاف معتزلہ کے کہ
ایک جماعت ہی اہل بدعت سے اور موید ہی ہمارا قول اللہ تعالی کا اعدت للکافرین ساتھ صیغہ ماضی کے ت نقل کی یہ ترمذی نے **وعنہ**
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضِرْسُ الْكَافِرِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِثْلُ اُحُدٍ وَفَخِذُهٗ مِثْلُ الْبَيْضَاءِ وَمَقْعَدُهٗ
مِنَ النَّارِ مَسِيْرَةُ ثَلٰثٍ مِثْلُ الرَّبَذَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی انہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
دانت کافر کے روز قیامت کے مانند احد کے ہونگے اور ران اسکی مانند بیضا کے کہ نام ہی ایک پہاڑ کا اور جگہ بیٹھنے اسکے کی دوزخ مین مقدار
تین دن کے مانند ربذہ کے ف ع ربذہ ایک گانوں ہی مدینہ کے گانوؤن مین سے کہ مدینہ سے تین دن کی راہ ہی پس مثل الربذہ سے مراد یہ ہی مثل بعد ربذہ کے
مدینہ سے ت نقل کی یہ ترمذی نے **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ غِلَظَ جِلْدِ الْكَافِرِ اثْنَانِ وَاَرْبَعُوْنَ
ذِرَاعًا وَاِنَّ ضِرْسَهٗ مِثْلُ اُحُدٍ وَاِنَّ مَجْلِسَهٗ مِنْ جَهَنَّمَ مَا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہی انہی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق موٹاپا جلد کافر کا بیالیس ہاتھ ہوگا ف ع لفظ جامع کی روایت
مین اثنان واربعون ذراعا بدل لفظ الجبار کے ت اور تحقیق دانت اسکے مانند کوہ احد کے ہونگے اور تحقیق جگہ بیٹھنے اسکے کی دوزخ مین مقدار اس مسافت
کے ہی کہ درمیان مکہ اور مدینہ کے ہی یعنی دس باراں دن کی ف کہا ابن حجر نے اختلاف ان مقدارون کا بسبب اختلاف تعذیب کفار کے ہی
دوزخ مین یعنی جسکو عذاب زیادہ ہوگا اسکے لیئے جگہ بیٹھنے کی بھی زیادہ ہوگی اور جسکو کم ہوگا اسکی جگہ بیٹھنی کم ہوگی اور اسیطرح جلد وغیرہ کی مقدار کو
سمجھنا چاہیئے واللہ اعلم ت نقل کی یہ ترمذی نے **وعن** ابْنِ عُمَرَ رضی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْكَافِرَ
لَيُسْحَبُ لِسَانُهُ الْفَرْسَخَ وَالْفَرْسَخَيْنِ يَتَوَطَّؤُهُ النَّاسُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ
اور روایت ہی ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق کافر البتہ کھینچے گا زبان اپنی تین کوس اور چھ کوس روندینگے

اسکو لوگ یعنے قدمون سے اور چلین گے اسپر نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہی **وعن** اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّعُوْدُ جَبَلٌ مِّنْ نَّارٍ یَتَصَعَّدُ فِیْہِ سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا وَیَھْوِیْ بِہٖ کَذٰلِکَ فِیْہِ اَبَدًا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ

اور روایت ہی ابی سعید سے اسنے نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا صعود کہ قرآن مجید مین واقع ہی سارہقہ صعودًا ایک پہاڑ ہی آگ سے چڑہایا جاویگا اسپر کافر ستر برس اور گرایا جاویگا اُس سے ایسی ہی یعنے ستر برس دوزخ مین ہمیشہ یعنے ہمیشہ چڑہنے اور اُترنے مین رہیگا نقل کی یہ ترمذی نے **وعنه** عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فِیْ قَوْلِہٖ کَالْمُھْلِ اَیْ کَعَکَرِ الزَّیْتِ فَاِذَا قُرِّبَ اِلٰی وَجْھِہٖ سَقَطَتْ فَرْوَۃُ وَجْھِہٖ فِیْہِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابی سعید سے اسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا حضرت نے بیچ قول اللہ تعالے کے اِنَّ شَجَرَۃَ الزَّقُّوْمِ طَعَامُ الْاَثِیْمِ کَالْمُھْلِ یَغْلِیْ فِی الْبُطُوْنِ یعنے درخت زقوم کا خوراک گنہگارون کی ہی مانند مہل کے جوش ماریگا پیٹون مین پس آنحضرت نے بیچ معنی مہل کے فرمایا مانند تلچھٹ زیت کے پس جب نزدیک کیا جاویگا مہل طرف منھ دوزخی کے تو گر پڑیگا پوست منھ اسکیکا اُسمین یعنے مارے گرمی کے نقل کی یہ ترمذی نے **وعن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْحَمِیْمَ لَیُصَبُّ عَلٰی رُءُوْسِھِمْ فَیَنْفُذُ الْحَمِیْمُ حَتّٰی یَخْلُصَ اِلٰی جَوْفِہٖ فَیَسْلُتَ مَا فِیْ جَوْفِہٖ حَتّٰی یَمْرُقَ مِنْ قَدَمَیْہِ وَھُوَ الصَّھْرُ ثُمَّ یُعَادُ کَمَا کَانَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سے اُس نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تحقیق گرم پانی البتہ ڈالا جاویگا دوزخیون کے سرون پر پس پہونچیگا پانی گرم یہان تک کہ پہونچے گا دوزخی کے پیٹ تک پس کاٹ ڈالیگا اُس چیز کو کہ اسکے پیٹ مین ہی یعنے آنتین وغیرہ یہان تک کہ نکل جاویگا اُسکے دونون قدمون سے اور یہ ہی صہر ف ح صہر ساتھ زبر صاد مہملہ کے. درجمہ ۃ کے معنی گلنے کے کہ مذکور ہی بیچ قول اللہ تعالے کے یُصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُءُوْسِھِمُ الْحَمِیْمُ یُصْھَرُ بِہٖ مَا فِیْ بُطُوْنِھِمْ وَالْجُلُوْدُ یعنے ڈالا جاویگا اُنکے سرون پر گرم پانی گلائی جاویگی وہ چیز کہ وہ اُنکے پیٹون مین ہی اور گلائے جاوینگے پوست اُنکے یعنے تاثیر کریگا گرم پانی زیادتی حرارت سے اُنکی ظاہر و باطن مین **ت** پھر اُسی طرح کیا جاویگا جیسا کہ تھا **ف** ح یعنے بحال خود آجاویگا پوست اور آنتین اور ڈالا جاویگا گرم پانی او پیٹھ کا پیٹ مین اور گلایا جاویگا جو کچھ کہ پیٹ مین ہی جیسے کہ قرآن مجید مین فرمایا بدلناہم جلودًا غیرہا **ت** نقل کی یہ ترمذی نے **وعن** اَبِیْ اُمَامَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ قَوْلِہٖ یُسْقٰی مِنْ مَّآءٍ صَدِیْدٍ یَّتَجَرَّعُہٗ قَالَ یُقَرَّبُ اِلٰی فِیْہِ فَیَکْرَھُہٗ فَاِذَا اُدْنِیَ مِنْہُ شَوٰی وَجْھَہٗ وَوَقَعَتْ فَرْوَۃُ رَاْسِہٖ فَاِذَا شَرِبَہٗ قَطَّعَ اَمْعَاءَہٗ حَتّٰی یَخْرُجَ مِنْ دُبُرِہٖ یَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی وَسُقُوْا مَآءً حَمِیْمًا فَقَطَّعَ اَمْعَاءَھُمْ وَیَقُوْلُ وَاِنْ یَّسْتَغِیْثُوْا یُغَاثُوْا بِمَآءٍ کَالْمُھْلِ یَشْوِی الْوُجُوْہَ بِئْسَ الشَّرَابُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ

اور روایت ہی ابی امامہ سے کہ اسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ تفسیر قول حق تعالے کے پلایا جاویگا دوزخی کہ ذکر اسکا اُوپر ہوا پانی سے کہ زرد آب دوزخیونکا ہوگا درحالیکہ پیوین گے اُسکو گھونٹ گھونٹ یعنے بتکلف بسبب حرارت و تلخی اسکی کے فرمایا آنحضرت نے نزدیک لایا جاویگا زرد آب طرف منھ اسکے کے پس ناخوش جانیگا اُسکو پس جب پلایا جاویگا اسکے دہانہ سے بھون ڈالیگا اسکے منھ کو اور گر پڑیگا پوست سر اسکے کا پس جسوقت کہ پیویگا اُسکو ٹکڑے ٹکڑے کر دیگا اُسکی آنتون کو یہان تک کہ نکلوادیگا اُسکے دبر سے پس فرماتا ہی اللہ تعالے اور پلائے جاوینگے دوزخی گرم پانی پس ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالیگا اُنکی آنتون کو اور فرماتا ہی اللہ تعالے یعنے او دوجگہ اور اگر فریاد کرینگے وہ پیاس کی فریادرسی کئے جاوینگے ساتھ پانی کے کہ مانند تیل کی تلچھٹ کے ہوگا یا مانند پگھلے ہوئے تانبے کے یا زرد آب کے بھون ڈالیگا موھنونکو بری پینے کی چیز ہی وہ پانی **ت** نقل کی یہ ترمذی نے **وعن** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

قَالَ لِسُرَادِقِ النَّارِ اَرْبَعَةُ جُدُرٍ كِثَفُ كُلِّ جِدَارٍ مَسِيْرَةُ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی سعید خدری سے انہوں نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا واسطے احاطہ دوزخ کے چار دیواریں ہونگی موٹاپا ہر دیوار کا مسافت سیر چالیس برس کی ہوگا نقل کی یہ ترمذی نے **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ دَلْوًا مِنْ غَسَّاقٍ يُهْرَاقُ فِي الدُّنْيَا لَاَنْتَنَ اَهْلَ الدُّنْيَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی اُسی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر تحقیق ایک ڈول زرداب سے کہ دوزخیوں کے زخموں سے بہیگا ڈالا جاوے دنیا میں تو البتہ سڑ جاویں اہل دنیا نقل کی یہ ترمذی نے **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُسْلِمُوْنَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ قَطْرَةً مِنَ الزَّقُّوْمِ قَطَرَتْ فِي دَارِ الدُّنْيَا لَاَفْسَدَتْ عَلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ مَعَايِشَهُمْ فَكَيْفَ بِمَنْ يَكُوْنُ طَعَامَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑہی یہ آیۃ کہ ڈرو خدا سے حق ڈرنے اُسکا کا یعنے جیسا کہ لائق ہی **ف ع** یعنے واجبات بجالاؤ اور پرہیز کرو سیات سے اور ابن مسعود نے یہ تفسیر کی ہی ساتھ قول اپنے کے ہو ان یطاع فلا یعصی ویشکر فلا یکفر ویذکر فلا ینسی اور روایت کیا ہی اسکو حاکم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اسی طرح ابن مردویہ نے اور ابن ابی حاتم نے تصحیح کیا ہی اسکو محدثوں نے پس یہ یا تو تفسیر ہی کمال تقوی کی پس اسمیں تو کچھہ اشکال ہی نہیں ہی اور یا تفسیر ہی اصل تقوی کی پس ہوگی یہ آیۃ منسوخ ساتھ قول اللہ تعالے کے فاتقوا اللہ ما استطعتم جیسا کہ ذکر کیا ہی اسکو بعض مفسرین نے **ت** اور نہ مرو تم مگر حالت اسلام میں **ف ر** یعنے مسلمان رہو مرتے دم تک اور چونکہ تقوی سبب سلامتی کا ہی عذاب دوزخ سے اور ترک اسکا سبب گرفتاری عذاب کا ذکر کئے آنحضرت نے اس تقریب سے بعضے عذاب دوزخ کے اور ذکر کیا اسکو راوی نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ اگر تحقیق ایک قطرہ درخت تھوہڑ کے سے ٹپکے بیچ گہر دنیا کے تو البتہ تباہ کر دے دنیا والوں پر انکے اسباب زندگانی کو پس کیسا حال ہوگا اُسکا کہ تھوہڑ خوراک اُسکی ہو **ت** نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہی **وعن** اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُمْ فِيْهَا كَالِحُوْنَ قَالَ تَشْوِيْهِ النَّارُ فَتَقَلَّصُ شَفَتُهُ الْعُلْيَا حَتّٰى تَبْلُغَ وَسْطَ رَاْسِهِ وَتَسْتَرْخِيْ شَفَتُهُ السُّفْلٰى حَتّٰى تَضْرِبَ سُرَّتَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی سعید سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا دوزخی دوزخ میں تیوری چڑہی اور دانت کھلے ہونگے **ف ع** اخیر معنی کالحون کے مناسب ہیں تفسیر آنحضرت کی جیسے کہ بیان کیا اسکو راوی نے ساتھ قول اپنے کے **ت** کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور بہونیگی کافر کے منہ کو آگ دوزخ کی پس سمٹ جاویگا اور اوپر کو اوٹہہ جاویگا ہونٹ اوپر کا اُسکا یہاں تک کہ پہونچیگا درمیان سر اُسکے تک اور لٹک جاویگا ہونٹ نیچے کا اُسکا یہاں تک کہ پہونچیگا اُسکی ناف تک نقل کی یہ ترمذی نے **وعن** اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ ابْكُوْا فَاِنْ لَمْ تَسْتَطِيْعُوْا فَتَبَاكَوْا فَاِنَّ اَهْلَ النَّارِ يَبْكُوْنَ فِي النَّارِ حَتّٰى تَسِيْلَ دُمُوْعُهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ كَاَنَّهَا جَدَاوِلُ حَتّٰى يَنْقَطِعَ الدُّمُوْعُ فَتَسِيْلُ الدِّمَاءُ فَتُقَرِّحُ الْعُيُوْنُ فَلَوْ اَنَّ سُفُنًا اُزْجِيَتْ فِيْهَا لَجَرَتْ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی انس سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت نے اے لوگوں روؤ یعنے خوف خدا سے پس اگر نہ قدرت رکھو تم رونے حقیقی کی یعنے اسلئے کہ نہیں ہی امر اختیاری تو بتکلف کرو رونے میں اور بتصور سختی احوال کا اور کہ رونا لاوے اور رقت بخشے پس تحقیق دوزخی یعنے کفار اور احتمال ہی کہ عام ہو فجار کو بھی روئینگے دوزخ میں یہاں تک کہ آنسوؤں کے بہیں گے خون ہو کر کہ گویا وہ آنسو نالیاں ہونگی یہاں تک کہ ہو چکینگے آنسو پس بہینگے خون پس زخمی ہو جاوینگی آنکھیں

یا زخمی کر دیں گے خون آنکھوں کو پس اگر کشتیاں جاری کی جاویں انکے آنسوؤں میں تو البتہ جاری ہوں نقل کی یہ بغوی نے شرح السنہ میں یعنے ساتھ اسناد اپنی کے **وعن** ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یلقی علی اہل النار الجوع فیعدل ما ہم فیہ من العذاب فیستغیثون فیغاثون بطعام من ضریع لا یسمن ولا یغنی من جوع فیستغیثون بالطعام فیغاثون بطعام ذی غصۃ فیذکرون انہم کانوا یجیزون الغصص فی الدنیا بالشراب فیستغیثون بالشراب فیرفع الیہم الحمیم بکلالیب الحدید فاذا دنت من وجوہہم شوت وجوہہم فاذا دخلت بطونہم قطعت ما فی بطونہم فیقولون ادعوا خزنۃ جہنم فیقولون الم تک تاتیکم رسلکم بالبینت قالوا فادعوا وما دعؤا الکفرین الا فی ضلل قال فیقولون ادعوا مالکا فیقولون یملک لیقض علینا ربک قال فیجیبہم انکم ماکثون قال الاعمش نبئت ان بین دعائہم واجابۃ مالک ایاہم الف عام قال فیقولون ادعوا ربکم فلا احد خیر من ربکم فیقولون ربنا غلبت علینا شقوتنا وکنا قوما ضالین ربنا اخرجنا منہا فان عدنا فانا ظلمون قال فیجیبہم اخسؤا فیہا ولا تکلمون قال فعند ذلک یئسوا من کل خیر وعند ذلک یاخذون فی الزفیر والحسرۃ والویل قال عبد اللہ بن عبد الرحمن والناس لا یرفعون ہذا الحدیث رواہ الترمذی

اور روایت ہے ابی درداء سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈالی جاویگی یعنے مسلط ہوگی دوزخیوں پر بھوک شدید پس برابر ہوگا عذاب بھوک کا اُسی حالت کے کہ کافر اُسمیں ہوں گے کہ عذاب دوزخ ہی ف ع ح یعنے الم بھوک کا مانند الم تمام عذابوں انکے کے ہوگا اس سے معلوم ہوا کہ آگ بھوک کی آگ دوزخ کے برابر ہے ترجمہ پس فریاد کریں گے الم بھوک سے پس فریاد رسی کیے جاویں گے ساتھ کھانے کے ضریع سے ف ع ضریع نام ایک گھانس خاردار کا ہے کہ حجاز میں ہوتی ہے نہیں پاس آتا اُسکے کوئی جانور بسبب خباثت اُسکی کے اور اگر کھا بھی جاتا ہے تو مر جاتا ہے اور مراد یہاں کانٹے ہیں آگ کے کہ ایلوے سے زیادہ تلخ ہوں گے اور مردار سے زیادہ بودار اور آگ سے زیادہ گرم ت نہ فربہ کریگا اور نہ بے پروا کریگا بھوک سے پھر دوبارہ فریاد کریں گے کھانے کے لیے یعنے بسبب نفع نہ پانے کھانے پہلے کے پس فریاد رسی کیے جاوینگے ساتھ کھانے گلوگیر کے ف ع یعنے جو کہ گلے میں جا اٹکے گا نہ نیچے اوتر سکیگا اور نہ باہر نکل سکیگا یعنے قسم ہڈی وغیرہ سے یا کانٹے آگ کے اسمیں اشارہ ہے طرف قول اللہ تعالیٰ کے ان لدینا انکالا وجحیما وطعاما ذا غصۃ وعذابا الیما ت پس یاد کریں گے وہ کہ تحقیق اوتارتے تھے کھانے حلق میں اٹکے ہوئے ساتھ پینے کی چیز کے بیچ دنیا کے پس فریاد کریں گے واسطے پینے کی کسی چیز کے یعنے اُن کھانوں کے اوتارنے کے لیے پس اوٹھایا جاویگا طرف انکے اور دیا جاویگا گرم پانی ساتھ زنبوروں لوہے کے یعنے جیسی ہاتھوں میں گرم پانی ہوں گے وہ زنبوروں سے اوٹھا کر دیئے جاویں گے یعنے ملائکہ کے ہاتھ یا دست قدرت سے بلا واسطہ پس جب نزدیک ہوں گے پاس گرم پانی کے انکے مونہوں سے بھون ڈالیں گے انکے مونہوں کو پس جب داخل ہوں گے یعنے اقسام اس چیز کے کہ ان ظروف میں ہوگی قسم پیپ اور دم واب وغیرہ سے انکے پیٹوں میں ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالیں گے اُس چیز کو کہ انکے پیٹوں میں ہوگی یعنے انتڑیاں وغیرہ پس آئیں گے دوزخی دعا کرو اے نگہبان تو دوزخ کے اللہ تعالیٰ سے کہ سبک کرے ہم سے عذاب ایک دن پس کہیں گے نگہبان دوزخ کے کہ آیا نہیں آتے تھے تمہارے پاس رسول ساتھ معجزوں اور دلیلوں واضح کے کہیں گے دوزخی کہ ہاں آئے تھے ولیکن ہم گمراہ ہوئے اور ایمان نہ لائے کہیں گے نگہبان دوزخ کے کہ پس دعا کرو تم یعنے جو کچھ چاہو ہم نہیں شفاعت کریں گے کافروں کی اور نہیں ہوگی دعا کافروں کی

مگر بیچ زیان کاری اور بیفائدہ گی کے ف ع یعنے اسلیے کہ نہین نفع دیگی دعا انکو اسوقت نہ انکی دعا نہ اور کسیکی اور یہ نہین دلالت کرتاہی اسپر کہ نہین قبول کیجاتی دعا کافرون کی دنیا مین جیسے کہ سمجھا ہی اس سے بعضے علما نے حال آنکہ قبول کی گئی دعا شیطان کی مہلت چاہنے مین واللہ اعلم ت فرمایا آنحضرت نے پس کہین گے دوزخی آپس مین کہ پکارو مالک کو ف ع ح کہ نام داروغہ دوزخ کا ہی یعنے جب مایوس ہونگے دوزخی دعا کرنے اور شفاعت کرنے نگہبانون دوزخ کے سے انکے لیئے تو یقین کرین گے کہ اب ہمکو خلاصی نہین ہی اللہ کے عذاب سے خیر موت ہی طلب کر دیا معنی یہ ہین کہ ملائکہ انسے کہین گے کہ پکارو مالک کو ہر نوع ت پس کہین گے دوزخی ای مالک دعا کر چاہیے کہ رب تا حکم کرے ہمارے مرنیکا رب تیرا یعنے تاکہ آرام پاوین ہم فرمایا آنحضرت نے پس جواب دیگا انکو مالک یعنے اپنی طرف سے یا اپنے رب کی طرف سے کہ تم ہمیشہ اسی مین رہوگے کہا اعمش نے کہ ایک راوی اس حدیث کا ہی خبر دیا گیا ہون یعنے بعضے صحابہ سے موقوفاً یا مرفوعاً یہ کہ درمیان پکارنے انکے کے مالک کو اور جواب دینے مالک کے انکو ہزار برس ہون گے یعنے اس مدت تک بہ انتظار جواب کے عذاب باقی رہین گے فرمایا آنحضرت نے پس کہین گے یعنی دوزخی آپس مین کہ پکارو اپنے پروردگار کو اور چاہو اس سے نجات اپنی اسلیے کہ نہین ہی کوئی بہتر تمہارے لیئے تمہارے پروردگار سے یعنے رحمت و قدرت و مغفرت پس کہین گے ای پروردگار ہمارے غالب ہوئی ہمپر بدبختی ہماری ف ع لفظ سقوۃ زبر شین اور جزم قاف سے اور ایک قرأۃ مین شقاوۃ زیر سے ہی اور یہ دونون لغت آئی ہین معنی ضد سعادت کے اور معنی یہ کہ سبقت لیگئی ہمپر کتاب الٰہی کہ مقدر تھی ساتھ خاتمہ بد کے ترجمہ اور تھے ہم قوم گمراہ یعنے راہ توحید سے ای پروردگار ہمارے نکال آگ سے پس اگر پھر پھرین ہم طرف کفر کے تو ظلم کرنے والے ہون اپنے نفس پر ف ع اور یہ بھی جھوٹ ہی کہینگے اسلیے کہ اللہ تعالٰی نے فرمایا ولو ردوا لعادوا لما نہوا عنہ وانہم لکاذبون ت پھر فرمایا آنحضرت نے پس جواب دیگا پروردگار انکو دور رہو اور پھر جاؤ دوزخ مین ذلیل و خوار مانند کتون کے اور نہ کلام کرو مجھسے یعنے دفع عذاب مین کہ وہ ہرگز دور نہین ہونے کا فرمایا آنحضرت نے پس نزدیک اسکے ناامید ہون گے ہر بھلائی سے ف ع ح دوزخ کے نگہبانون کو پکارنا کچھ سود مند نہوا مالک سے چاہا کہ مارے انکو پروردگار تعالٰی فائدہ نہ دیا درگاہ حق مین عاجزی و زاری کی قبول نہین کی اور کہان جائین اور کسکے سامنے فریاد کرین ت اور نزدیک اسکے شروع کرین گے نالہ و فریاد مین اور حسرت کھانے مین اور آہ و واویلا کرنے مین ف ع زفیر اول آواز گدہے کی ہی جیسے کہ شہیق آخر آواز اسکی فرمایا اللہ تعالٰی نے لہم فیہا زفیر و شہیق ت کہا عبداللہ بن عبدالرحمن نے کہ ایک راوی اس حدیث کا ہی اور لوگ رفع نہین کرتے ہین اس حدیث کو ف ح یعنے حضرت تک نہین پہونچاتے ہین بلکہ کہتے ہین کہ یہ موقوف ہین ابو درداء پر یعنی انکا قول ہی لیکن یہ حدیث حکم مرفوع مین ہی خواہ حضرت تک پہونچاوین یا نہ پہونچاوین اسلیے کہ یہ خبر قیامت کے روز گفتگوئے دوزخیون کے بغیر سننے کے حضرت سے کوئی اپنی طرف سے نہین کہہ سکتا ت نقل کی یہ حدیث ترمذی نے یعنے مرفوع جیسے کہ معلوم ہوتا ہی ابتدا حدیث سے وعن النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَنْذَرْتُكُمُ النَّارَ اَنْذَرْتُكُمُ النَّارَ فَمَا زَالَ يَقُوْلُهَا حَتّٰى لَوْ كَانَ فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا سَمِعَهُ اَهْلُ السُّوْقِ وَحَتّٰى سَقَطَتْ خَمِيْصَةٌ كَانَتْ عَلَيْهِ عِنْدَ رِجْلَيْهِ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی نعمان بن بشیر سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ڈرایا مین نے تمکو آگ دوزخ سے ڈرایا مین نے تمکو آگ دوزخ سے ف ع یعنے خبر دی مین نے تمکو اسکے ہونیکی اور اسکی شدت کی اور ڈرایا مین نے تمکو اسکے طرح طرح کے عذابون سے کہ تاکہ بچو اسسے یہان تک کہ کہا مین نے اتقوا النار ولو بشق تمرۃ ت پس متصل ذکر کرتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کلمہ مذکورہ کو اور بلند آواز سے کہتے تھے اسکو اور ہلتے جاتے تھے یہان تک کہ اگر ہوتے آنحضرت اس جگہ مین کہ مین ہون

تو سنتے آواز انکی بار بار روالے یعنے بسبب نہایت بلند کرنے آواز کے اور یہان تک کہ گرپڑی کالی کملی خط دار کہ تھی حضرت کے کندھون پر حضرت کے پاؤن کے پاس یعنے بسبب ہلنے کے جد بہ الہیہ سے نقل کی یہ دارمی نے **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ رَصَاصَةً مِثْلَ هٰذِهٖ وَاَشَارَ مِثْلَ الْجُمْجُمَةِ اُرْسِلَتْ مِنَ السَّمَاءِ اِلَى الْاَرْضِ وَهِيَ مَسِيْرَةُ خَمْسِمِائَةِ سَنَةٍ لَبَلَغَتِ الْاَرْضَ قَبْلَ اللَّيْلِ وَلَوْ اَنَّهَا اُرْسِلَتْ مِنْ رَاْسِ السِّلْسِلَةِ لَسَارَتْ اَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ قَبْلَ اَنْ تَبْلُغَ اَصْلَهَا اَوْ قَعْرَهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عبد اللہ بیٹے عمرو بن عاص کے سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ٹکڑا شیشہ کا مانند اسکے یعنے اشارہ کیا طرف ایک چیز محسوس معین کی جیسے کہ اشارہ کیا طرف اسکے راوی نے ساتھ قول اپنے کے اور اشارہ کیا طرف اسکے راوی نے ساتھ قول اپنے کے اور اشارہ کیا آنحضرتؐ نے واسطے بیان کرنے اشارہ ہذہ کے طرف مانند کھوپری سر کے **ف** ح یعنے اگر شیشہ گول بقدر کھوپری کی کہ وزنی اور گران ہو اور گول اور یہ دونون صفتین بسبب سرعت حرکت اور نہایت جلد گرنے کے ہین **ت** چھوڑا جاوے اور ڈالا جاوے آسمان سے طرف زمین کے حال آنکہ مسافت درمیان آسمان زمین کے مسافت سیر پانسو برس کی ہی البتہ پہونچے وہ شیشہ زمین کو پہلی رات کے یعنی تھوڑی ہی مدت مین اور اگر وہ شیشہ چھوڑا جاوے سر زنجیر سے تو البتہ چلے چالیس برس کی رات دن پہلے اسکے کہ پہونچے زنجیر کی جڑ کو یعنے اسکی انتہا کو یا فرمایا پہونچے اسکی تھاہ کو **ف ح** یہ شک راوی ہی کہ لفظ اصلہا فرمایا یا قعرہا اور مراد زنجیر سے زنجیر دوزخیون کی باندہ لینے کی ہی کہ جو کہ مذکور ہی کلام اللہ مین ثم فی سلسلۃ ذرعہا سبعون ذراعا فاسلکوہ اور یہ زنجیر کافر کی مقعد مین ڈالی جاویگی اور نتھنون مین سے نکالی جاویگی اور اس حدیث پر یہ اشکال لازم آتا ہی کہ جب ستر گز کی ہوئی تو اسقدر مسافت اسمین کہان سے ہوئی جواب اسکا یہ ہی کہ مراد ستر گز سے عدد مخصوص نہین ہی بلکہ کثرت و مبالغہ مگر یہ کہ کہا جاوے کہ اس جہان کے گز کو اس جہان کے گز پر قیاس نہ کرنا چاہیے جیسے کہ آیا ہی کہ قبر اما مثل احد کے ہی اور کہا نوف بکالی نے کہ ہر گز ستر ذراع کا ہوگا اور ہر ذراع بعید تر ہوگا اس مسافت سے کہ درمیان تیرے اور درمیان مکہ کے ہی اور تھے نوف بکالی ربیبہ کعب کے اور حسن بصری نے کہا کہ اللہ جانتا ہی کہ وہ کونسا گز ہوگا اور حاصل حدیث کا یہ ہوا کہ اگر گولہ شیشہ کا آسمان سے چھوڑا جاوے تو باوجود بعد مسافت پانسو برس کے تھوڑی ہی دیر مین زمین پر پہونچ جاوے بسبب اسکے کہ گول بھاری چیز اوپر سے نیچے کو بہت جلدی گرتی ہی اور وہ زنجیر اتنی بڑی ہوگی کہ اگر گولہ شیشہ کا باوجود اس صفت سرعت کی زنجیر کے اس سری سے چھوڑا جاوے تو دوسری سری تک چالیس برس مین بھی پہونچے اللہ اکبر دیکھا چاہیے کیا کچھ درازگی ہوگی اسکی عیاذا باللہ منہ نقل کی یہ ترمذی نے **وعن** اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِيْ جَهَنَّمَ لَوَادِيًا يُقَالُ لَهٗ هَبْهَبُ يَسْكُنُهٗ كُلُّ جَبَّارٍ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی ابی بردہ سے کہ نقل کی اپنے باپ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق دوزخ مین البتہ ایک نالہ ہی کہ کہا جاتا ہی اسکو ہبہب رہیگا اسمین ہر متکبر سرکش حق سے دور خلق پر شدید **فائدہ** ع لفظ ہبہب ساتھ پیش ب دوسری کے ہی بغیر تنوین کے نسخہ جزری اور اکثر نسخون مین اور ہبہب بمعنی تیز و شتابی کے ہی یہ نام اسکا اسلیئے ہوا کہ گنہگارون کو اسمین عذاب جلد ہوتا ہی اور اسمین آگ کے شعلہ تیز و سخت ہین

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَعْظُمُ اَهْلُ النَّارِ فِي النَّارِ حَتّٰى اِنَّ بَيْنَ شَحْمَةِ اُذُنِ اَحَدِهِمْ اِلٰى عَاتِقِهٖ مَسِيْرَةُ سَبْعِمِائَةِ عَامٍ وَاِنَّ غِلَظَ جِلْدِهٖ سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا وَاِنَّ ضِرْسَهٗ مِثْلُ اُحُدٍ روایت ہی ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہ سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے

کہ فرمایا بڑے بڑے ہو جائینگے دوزخیون کے دوزخ مین یعنی تاکہ عذاب زیادہ ہو یہانتک کہ تحقیق درمیان لو کان ایک اُنکے کے مونڈھے تک مسافت سیر سات سو برس کی راہ ہوگی اور تحقیق مٹاپا اُنکی جلد کا شتر گز کا ہوگا اور ضخامت اُسکے مانند کوہ احد کے ہونگے **وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِي النَّارِ حَيَّاتٍ كَاَمْثَالِ الْبُخْتِ تَلْسَعُ اِحْدٰهُنَّ اللَّسْعَةَ فَيَجِدُ حَمْوَتَهَا اَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا وَاِنَّ فِي النَّارِ عَقَارِبَ كَاَمْثَالِ الْبِغَالِ الْمُوْكَفَةِ تَلْسَعُ اِحْدٰهُنَّ اللَّسْعَةَ فَيَجِدُ حَمْوَتَهَا اَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا رَوَاهُمَا اَحْمَدُ** اور روایت ہے عبد اللہ بن حارث بن جزء سے کہا اُنہنے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق دوزخ مین سانپ ہین مانند بختی اونٹون کے کہ بہت بڑے ہوتے ہین کاٹیگا ایک سانپ اُنمین سے ایک بار کاٹنا پس پاویگا دوزخی سختی درد اور اثر زہر اُسکے کا چالیس برس اور تحقیق دوزخ مین بچھوہین مانند خچرون پالان بندھے ہوئے کاٹیگا ایک اُنکا کاٹنا پس پاویگا الم اور اثر زہر اُسکے کا چالیس برس نقل کین یہ دونون حدیثین احمد نے **وَعَنِ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ثَوْرَانِ مُكَوَّرَانِ فِي النَّارِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَقَالَ الْحَسَنُ وَمَا ذَنْبُهُمَا فَقَالَ اُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَكَتَ الْحَسَنُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ** اور روایت ہے حسن بصری سے کہا حدیث کی ہمسے ابی ہریرہؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آفتاب اور چاند دو ٹکڑے پنیر کے ہونگے لپیٹے گئے اور ڈالے گئے آگ دوزخ مین روز قیامت کے پس کہا حسن بصری نے اور کیا ہے گناہ آفتاب اور چاند کا پس کہا ابوہریرہؓ نے کہ خبر دیتا ہون مین تجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے **فائدہ** ع یعنی تو نفس چلے کے مقابل قیاس کو کرتا ہے اور کہو انتا ہے موجب دخل دوزخ کا عمل کو پس اللہ کرتا ہے جو چاہتا ہے کذا قال الطیبی اور ظاہر یہ ہے کہ حسن بصری نے پوچھا کہ حکمت اُنکی داخل کرنے کی بیان کرو ابوہریرہ نے جواب مین کہا کہ مین نے حدیث جو حضرتؐ سے سنی تھی تجھسے نقل کردی اس سے زیادہ مجھکو علم نہین بعضے علما نے لکھا ہے کہ سبب اُنکے ڈالے جانیکا دوزخ مین یہ ہے تا دوزخیون کو اُنکی گرمی سے عذاب زیادہ ہو اسلیئے کہ وارد ہوا ہے ابن عمرؓ سے بروایت دیلمی کے مسند فردوس مین مرفوعا کہ آفتاب اور چاند کے منھہ عرش کیطرف ہین اور پشت دنیا کیطرف پس اس سے معلوم ہوا کہ اگر منھہ اُنکے دنیا کیطرف ہوتے تو اہل دنیا مین سے کوئی متحمل اُنکی حرارت کا نہوتا اور بعضون نے کہا کہ اسلیئے ڈالے جاوینگے کہ کافر اُنکو پوجتے تھے اُنکے جلانے کے لیئے ڈالینگے کہ دیکھو جنکو تم پوجتے تھے اُنکا یہ حال ہے **ت** پس چپ ہو رہے حسن نقل کی یہ بیہقی نے کتاب البعث والنشور مین **وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ النَّارَ اِلَّا شَقِيٌّ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَنِ الشَّقِيُّ قَالَ مَنْ لَمْ يَعْمَلْ لِلّٰهِ بِطَاعَةٍ وَلَمْ يَتْرُكْ لَهٗ مَعْصِيَةً رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ** اور روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین داخل ہوگا دوزخ مین مگر بدبخت کہا گیا یعنے پوچھا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کون ہے بدبخت فرمایا جو شخص کہ نکرے خدا کی رضامندی کے لیئے طاعت یعنے واجبہ اور نہ چھوڑے خدا کے لیئے یعنے اور اُسکے ڈر سے گناہ **ف** ع بدبخت شامل ہے کافر اور فاجر کو نقل کی یہ ابن ماجہ نے

بَابُ خَلْقِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ

یہ باب ہے بیچ بیان پیدا کرنے جنت اور دوزخ کے **ف** ع یعنے اسمین حدیثین ایسی مذکور ہین کہ دلالت کرتی ہین اسپر کہ جنت اور دوزخ پیدا ہو چکی ہین اور اب موجود ہین جیسے کہ مذہب اہل سنت کا ہے برخلاف اسکے کہ بعضے مبتدعہ کہتے ہین کہ جنت اور دوزخ ہنوز پیدا نہین ہوئی روز قیامت کو پیدا ہوگی اور اسمین بیان ہے اسکا کہ کسکے لیئے جنت اور دوزخ پیدا ہوئی ہین اور ذکر ہے بعضے اوصاف اُنکی کا

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تحاجت الجنۃ والنار فقالت النار اوثرت بالمتکبرین والمتجبرین وقالت الجنۃ فما لی لا یدخلنی الا ضعفاء الناس وسقطہم وغرتہم قال اللہ تعالی للجنۃ انما انت رحمتی ارحم بک من اشاء من عبادی وقال للنار انما انت عذابی اعذب بک من اشاء من عبادی ولکل واحدۃ منکما ملؤہا فاما النار فلا تمتلی حتی یضع اللہ رجلہ تقول قط قط قط فہنالک تمتلی ویزوی بعضہا الی بعض فلا یظلم اللہ من خلقہ احدا واما الجنۃ فان اللہ ینشئ لہا خلقا متفق علیہ اور روایت ہی ابوہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جھگڑین آپسمین جنت اور دوزخ ف ح یعنے ایک طرح کا اظہار شکایت کا کیا اپنے حال سے کہ کیون ایسا ہوا اور اسیلئے جواب دیا اللہ تعالی نے کہ یہ مقتضاے مشیت اور اختیار میرے کا ہی ایک کو محل اور مظہر لطف ورحمت کا کیا مین نے اور دوسرے کو محل ومکان قہر وغضب کا ت پس کہا دوزخ نے کہ اختیار کی گئی مین واسطے متکبرون اور گردن کشون کے کہا بہشت نے پس کیا ہوا مجکو کہ نہین داخل ہونگے مجھ مین مگر ضعیف لوگون مین سے یعنے بدن مین اور مال مین حقیر اور گمنام وکم اعتبار اور لوگون کی نظرون سے گرے ہوئے ف ع ح یعنے اکثر لوگون کے نزدیک وہ ایسی ہین جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے ولکن اکثرہم لا یعلمون اور اللہ کے نزدیک نہایت قدر والے ہین اور ایسی ہی انکے نزدیک کہ جو پہچانتے ہین انکو قسم علما اور صلحا سے اور مراد حصر سے غالب ہی یعنے اکثر اور اغلب ایسے ہی ہونگے والا انبیا اور رسول اور بادشاہ بھی تو اسمین داخل ہونگے یا مراد رکھین ضعفا سے فروتنی کرنیوالے واسطے اللہ کے اور تواضع کرنیوالے واسطے خلق کے اور خوار رکھنے والے نفس کو اور گری ہوئی نظر اعتبار اپنے سے نزدیک ت اور نہین داخل ہونگے مجھ مین مگر بھولے فریب کھا جانے والے ف ع لفظ غرۃ غین کے زبر اور ر کی تشدید سے یعنے عدم تجربہ اور وجود غفلت کے یعنے ناتجربہ کار دنیا مین اور غافل امور دنیا سے شاغل ساتھ ہم عقبی کے جیسے کہ وارد ہوا ہی حدیث مین اہل الجنۃ البلہ یعنے بہشتی ناداں ہین یعنی امور دنیا مین بخلاف کفار کے کہ وہ ایسے ہین جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے یعلمون ظاہرا من الحیوۃ الدنیا وہم عن الآخرۃ ہم غافلون ت فرمایا اللہ تعالی نے بہشت کو کہ نہین ہی تو مگر مظہر اور محل رحمت میری کہ رحمت کرتا ہون مین ساتھ تیرے جسکو کہ چاہتا ہون مین اپنے بندون سے اور فرمایا اللہ تعالی نے آگ دوزخ کو کہ نہین ہی تو مگر سبب عذاب میرے کی عذاب کرتا ہون مین ساتھ تیرے جسکو کہ چاہتا ہون اپنے بندون مین سے ف ع حاصل یہ کہ جنت اور دوزخ اور مومن اور کافر مظاہر ہین جمال وجلال کے اور پر وصف کمال کے اور نہین ظاہر ہوتی کسی کو وجہ تخصیص ہر ایک کے ساتھ ہر ایک کے مقام فضل مین باوجود علم اس بات کے کہ ایک ان دونون مین سے قبیلہ عدل سے ہی اور دوسرا قبیل فضل سے ولا یسال عما یفعل وہم یسالون اور ہر ایک کے لیئے تم مین سے پری اسکی ہی یعنی ہر ایک کو بھرنا انکا لوگون سے پس اما پر دوزخ پس نہین بھرنے کی ف ع فرماتا ہی اللہ تعالی یوم نقول لجہنم ہل امتلات وتقول ہل من مزید یعنے پس طلب کریگی زیادتی اور نہین بھرلے کی دوزخیون سے کہ مقرر ہین اسکے لیئے ت یہان تک کہ رکھے گا اللہ تعالی اسمین پانون اپنا کہے گی دوزخ بس بس بس ف ح ع اطلاق پانون کا حق سبحانہ پر متشابہات سے ہی جیسے کہ ید اور عین اور وجہ اور حکم متشابہات کا کہ قرآن اور حدیث مین آیا ہی یہ ہی کہ اعتقاد کرے کہ جو کچھ مراد ہی اس سے حق ہی اور در پے یافت کیفیت اسکی کے نہ پڑے مذہب اسلامی ہی اور سلف نے یہی اختیار کیا ہی اور بعضے متاخرین ارباب تاویل کہتے ہین کہ مراد قدم سے قدم بعض مخلوقات اسکی کا ہی اور بعض کہتے

اور اور کچھ تاویل کی ہی ساتھ اُس چیز کے کہ مناسب ذات اقدس کے ہی تا وہم تشبیہ کا نہ دلا دے ت پس اُسوقت بھر جاویگی دوزخ اللہ تعالٰے کی قدرت سے اور جمع کیئے جاوینگے بعضے اجزا اُسکے طرف بعض کے یعنی تنگ کیجاویگی اور سمٹ آویگی پس ظلم نہین کریگا اللہ تعالٰے اپنی مخلوق سے کسی کو ف ع کر بے گناہ کیئے دوزخ مین ڈالے اور ایک جماعت پیدا کرے کہ دوزخ کو انسے بھرے اور مراد ظلم سے از روے صورت کے ہی والا اگر بیگناہ کو بھی داخل کرے حقیقت مین ظلم نہو کیونکہ جو کوئی تصرف اپنے ملک مین کرے ظلم نہین ہوتا لیکن اللہ تعالٰے صورت مین بھی ظلم نہین کرنیکا ت اور اسی پر بہشت پس تحقیق اللہ تعالٰے پیدا کریگا اُسکے لیئے ایک خلق جدید ف ح کہ بے سابقہ عمل کے انکو بہشت مین داخل کریگا فضل و رحمت اُسکی ہی کہ بے گناہ دوزخ مین نہ ڈالے اور بے طاعت بہشت مین داخل کرے ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَزَالُ جَہَنَّمُ یُلْقٰی فِیْہَا وَتَقُوْلُ ھَلْ مِنْ مَّزِیْدٍ حَتّٰی یَضَعَ رَبُّ الْعِزَّۃِ فِیْہَا قَدَمَہٗ فَیَنْزَوِیْ بَعْضُہَا اِلٰی بَعْضٍ فَتَقُوْلُ قَطْ قَطْ بِعِزَّتِکَ وَکَرَمِکَ وَلَا یَزَالُ فِی الْجَنَّۃِ فَضْلٌ حَتّٰی یُنْشِیَٔ اللّٰہُ لَہَا خَلْقًا فَیُسْکِنَہُمْ فَضْلَ الْجَنَّۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی انس سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا ہمیشہ رہیگی دوزخ باین صفت کہ ڈالے جاوینگے اُسمین یعنی جن و انس اور کہے گی دوزخ آیا ہی کچھ زیادتی یعنی بھرینگی نہین اور بس نہین کرنے کی طلب زیادتی سے یہان تک کہ رکھے گا اللہ تعالٰے کہ صاحب عزت اور قہر اور غلبہ کا ہی اُسمین قدم اپنا پس سمٹ آوینگے بعضے اجزا دوزخ کیطرف بعض کے اور تنگ ہو جاوینگے پس کہے گی بس بس قسم تیری عزت کی اور تیرے کرم کی کہ بھر گئی مین اور ہمیشہ رہے گی بہشت مین وسعت و زیادتی یعنے زیادہ مکان کہ خالی ہون گھر رہنے والون سے یہان تک کہ پیدا کریگا اللہ تعالٰے بہشت کے لیئے ایک خلق کو پس بساویگا اُس خلق کو بیچ وسعت اور زیادتی بہشت کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وذکر** حَدِیْثُ اَنَسٍ حُفَّتِ الْجَنَّۃُ بِالْمَکَارِہِ کِتَابُ الرِّقَاقِ اور ذکر کی گئی حدیث انس کی کہ اُسکے اول مین یہ کلمے ہین حفت الجنۃ بالمکارہ کتاب الرقاق مین

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰہُ الْجَنَّۃَ قَالَ لِجِبْرَئِیْلَ اِذْھَبْ فَانْظُرْ اِلَیْہَا فَذَھَبَ فَنَظَرَ اِلَیْہَا وَاِلٰی مَا اَعَدَّ اللّٰہُ لِاَھْلِہَا فِیْہَا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ اَیْ رَبِّ وَعِزَّتِکَ لَا یَسْمَعُ بِہَا اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَہَا ثُمَّ حَفَّہَا بِالْمَکَارِہِ ثُمَّ قَالَ یَا جِبْرَئِیْلُ اِذْھَبْ فَانْظُرْ اِلَیْہَا قَالَ فَذَھَبَ فَنَظَرَ اِلَیْہَا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ اَیْ رَبِّ وَعِزَّتِکَ لَقَدْ خَشِیْتُ اَنْ لَّا یَدْخُلَہَا اَحَدٌ قَالَ فَلَمَّا خَلَقَ اللّٰہُ النَّارَ قَالَ یَا جِبْرَئِیْلُ اِذْھَبْ فَانْظُرْ اِلَیْہَا قَالَ فَذَھَبَ فَنَظَرَ اِلَیْہَا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ اَیْ رَبِّ وَعِزَّتِکَ لَا یَسْمَعُ بِہَا اَحَدٌ فَیَدْخُلُہَا فَحَفَّہَا بِالشَّھَوَاتِ ثُمَّ قَالَ یَا جِبْرَئِیْلُ اِذْھَبْ فَانْظُرْ اِلَیْہَا قَالَ فَذَھَبَ فَنَظَرَ اِلَیْہَا فَقَالَ اَیْ رَبِّ وَعِزَّتِکَ لَقَدْ خَشِیْتُ اَنْ لَّا یَبْقٰی اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَہَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت نے کہ جب پیدا کیا اللہ تعالٰے نے بہشت کو کہا جبرئیل کو کہ جا اور دیکھ طرف بہشت کے کہ کیا اچھی اور لطیف پیدا کی ہی مین نے وہ پس گئے جبرئیل اور نظر کی طرف بہشت کے اور طرف اُس چیز کے کہ تیار کی ہی اللہ تعالٰے نے بہشتیون کے لیئے بہشت مین ف ع یعنے ایسی چیزین اچھے بندون کے لیئے تیار کر رکھی ہین کہ نہ کسی آنکھ نے دیکھی ہین اور نہ کسی کان نے سنی ہین اور نہ کسی دل مین خطرہ اُنکا گذرا ہی ت پھر آئے جبرئیل حضور حق مین اور عرض کی کہ اے پروردگار میرے قسم تیری عزت کی نہین سنیگا صفتین بہشت کی کوئی مگر کہ داخل ہوگا اُسمین ف ح یعنی طمع کریگا اُسمین داخل ہونے کی اور کوشش کریگا اُسکی حاصل کرنے مین بسبب خوبی اور سرور اُسکے کے مقصود بیان کرنا کمال خوبی و لطافت بہشت کا ہی کہ ایسی ہی کہ ہر کوئی

چاہیگا کہ اُسمین داخل ہووے پھر گھیرا اُسکو ساتھ مکروہات طبیعت کے **ف** ح مکارہ جمع مکرہ کی ہے یعنی مشقت وشدت کہ مراد ہیں اُنسے تکالیف شرعیہ
ہین قسم اوامر و نواہی سے کہ نفس پر دشوار ہی کرنا اُنکا پس اُنکو گرد بہشت کے گھیرا کہ جب تک کوئی اُن مکارہ مین نہ پڑے بہشت کو نہ پہنچے **ت**
پھر فرمایا اللہ تعالے نے کہ اے جبرئیل جا پس نگاہ کر طرف بہشت کے یعنے دوبارہ اسلیئے کہ اب اُسمین زیادتی اور کچھ ہوئی ہے باعتبار حوالی
اُسکے کے پس گئے جبرئیلؑ اور نگاہ کی اُنکی طرف یعنے اور دیکھا جو کچھ کہ گرد اُسکے گھیرا ہی پھر آئے جبرئیلؑ اور کہا اے پروردگار میرے قسم تیری عزت
کی البتہ تحقیق ڈرا مین کہ نہ داخل ہو بہشت مین کوئی یعنے بسبب وجود مکارہ کے کہ تکالیف شاقہ اور مخالفت نفس اور کسر شہوات ہین یعنے بسبب
اُنکے دشوار ہی بہشت کو پہنچنا فرمایا آنحضرتؐ نے پس جبکہ پیدا کیا اللہ تعالے نے آگ دوزخ کو فرمایا اے جبرئیل جا اور دیکھ طرف اُسکی کہ کیا دُکھ
اور بُری چیز پیدا کی ہی مین نے فرمایا حضرتؐ نے پس گئے جبرئیلؑ اور نظر کی طرف دوزخ کے پھر آئے جبرئیلؑ اور عرض کی کہ اے پروردگار میرے
قسم تیری عزت و جلال کی نہین سنے گا وصف آگ دوزخ کا کوئی مگر کہ ڈریگا اُس سے اور احتراز کریگا پس نہین داخل ہونیکا اُسمین پس گھیرا اُسکو اللہ تعالے نے
ساتھ شہوات نفس اور خواہشون طبیعت اور گناہونکے پھر فرمایا کہ اے جبرئیل جا اور نظر کر طرف دوزخ کے فرمایا آنحضرتؐ نے پس گئے جبرئیلؑ اور
نظر کی طرف دوزخ کے پس عرض کی جبرئیلؑ نے کہ اے رب میرے قسم ہی تیری عزت کی تحقیق ڈرا مین اس سے کہ باقی نہین رہیگا کوئی کہ داخل ہوگا
دوزخ مین **ف** ح یہ شہوات و معاصی اتنے شیرین ہین کہ کوئی اہل نفس و طبیعت مین سے باقی نہین رہنے کا کہ میل اُسکی طرف نہ کرے اور بسبب
اُسکے دوزخ مین نہ در آوے اور یہ حدیث تفسیر ہی حدیث صحیح کی کہ جو اُوپر گذرے حفت الجنۃ بالمکارہ وحفت النار بالشہوات **ت** نقل کی یہ
ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نے **الفصل الثالث** فصل تیسری عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلّٰی لَنَا یَوْمًا الصَّلٰوۃَ
ثُمَّ رَقِیَ الْمِنْبَرَ فَاَشَارَ بِیَدِہٖ قِبَلَ قِبْلَۃِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ قَدْ اُرِیْتُ الْاٰنَ مُنْذُ صَلَّیْتُ لَکُمُ الصَّلٰوۃَ الْجَنَّۃَ وَالنَّارَ مُمَثَّلَتَیْنِ فِیْ قِبَلِ ھٰذَا الْجِدَارِ فَلَمْ
اَرَ کَالْیَوْمِ فِی الْخَیْرِ وَالشَّرِّ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت ہی انس سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی ہمکو ایکدن پھر چڑھے منبر پر پس اشارہ کیا
اپنے دست مبارک سے قبلہ مسجد کیطرف پس فرمایا کہ تحقیق دکھائی گئی مجکو اب اُسیوقت کہ پڑھائی مین نے تمکو نماز بہشت و دوزخ صورت بنی ہوئی
بیچ جانب آگے اس دیوار کے **ف** ح لفظ قبل ساتھ زیر قاف اور زبر بے کے بھی اور پیش دونون کے بھی روایت ہی اور ساتھ پیش قاف اور جزم
بے کے بھی آیا ہی سب بمعنی مقابل کے **ت** پس نہین دیکھی مین نے کوئی چیز قسم دیکھنے کے چیزون سے مانند اُس چیز کے کہ دیکھی مین نے آج نیکی و بدی مین **ف**
ح یعنی بہشت کو خوبتر دیکھنے کے چیزون سے پایا مین نے اور دوزخ کو بدتر سب دیکھنے کی چیزون سے یہان شبہ لاتے ہین کہ بہشت و دوزخ باوجود
اُس طول و عرض کے کیونکر ممثل مصور ہو دیوار مین اور جواب یہ دیتے ہین کہ جیسے کہ عکس پڑتا ہی باغ یا مکان نہایت وسیع کا آئینہ اور پانی
مین اور ایک چیز کی صورت جو آئینہ وغیرہ مین معلوم ہوتی ہی لازم نہین ہی کہ مثل اُسکے ہو طول و عرض مین اور یہ بھی ہی کہ حدیث سے یہ نہین لازم
آتا کہ بہشت و دوزخ کی تصویر دیوار مین بن گئی بلکہ فرماتے ہین کہ تصویر اُنکی ہوئی جانب دیوار مین اور سامنے اُسکے پس ہوسکتا ہی کہ دکھانا
اُنکی مثال کا اُسطرف ہو اور وجود مثال اور جگہ اور عالم مین ہو اور بعضی حدیثون مین آیا ہی کہ رایت الجنۃ والنار فی عرض ہذا الحائط یعنے
دیکھا مین نے بہشت و دوزخ کو عرض اس دیوار مین عرض ساتھ پیش عین اور جزم رے کے ہے بمعنی ناحیہ اور جانب کے اور یہان بھی یہی اشکال آتے ہین
اور یہی جواب دیا ہی اور یہ بھی کہا ہی علمانے کہ مراد یہ نہین ہی کہ بہشت و دوزخ کو دیکھا مین نے اس حال مین کہ بہشت و دوزخ اُس دیوار کی
جانب مین تھین بلکہ مراد یہ ہی کہ دیکھا مین نے اُنکو درحالیکہ مین اُس جانب مین تھا اور اس صورت مین کچھ اشکال نہین آتا واللہ اعلم بحقیقۃ الحال
ت نقل کی یہ بخاری نے

بَابُ بَدْءِ الْخَلْقِ وَذِکْرِ الْاَنْبِیَاءِ عَلَیْہِمُ السَّلَامُ

باب ہی بیچ بیان ابتدائے پیدایش کے اور ذکر پیغمبرون علیہم الصلوٰۃ والسلام کے ف ح کہ آغاز امر دین وملت کا اور اصلاح اور انتظام امور عالم کا انسے ہی اور ابتدائے پیدایش نوع انسان کی حضرت آدم علیہ السلام سے ہی جاننا چاہیے کہ ملتون والے بلکہ مجوس سب متفق ہین اسپر کہ عالم حادث ہی یعنی عدم سے وجود مین آیا باینمعنی کہ کوئی چیز نتھی سوائے خدا کے پھر پیدا کیا انسے اور عمدہ اس باب مین خبر مخبر صادق کی ہی کہ فرمایا کان اللہ ولم یکن معہ شئی پس پیدا کی لوح وقلم اور لکھی ایک کتاب پہلے پیدا کرنے خلق کے بعد اُسکے پیدا کیا عرش وکرسی اور آسمانون اور زمینون اور فرشتون اور جن وانس کو جیسے کہ حدیثون مین آیا ہی اور اتفاق کیا ہی علما نے کہ اجسام حادث ہین سا... اور صفتون انہی کے پس بعضے اسپر ہین کہ اول مخلوق اجسام سے پانی ہی اسلیئے کہ وہ قبول کرتا ہی تمام صورتون کو کیونکہ پانی جب لطیف ہو ہوا ہو جاوے اور اُسکے خلاصہ سے آگ پیدا ہوئی اور دہوئین سے آسمان بنا اور اطلاق دخان کا آسمان پر قرآن مجید مین آیا ہی اور یہ قول نسبت کیا گیا ہی طرف بعض حکما کے کہ نام اُسکا طاس ملطی ہی ولیکن کہا ہی علما نے کہ اُسنے یہ قول مشکوٰۃ نبوت سے یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لیا ہی اور توریت کے پہلے سفر مین آیا ہی کہ اللہ تعالےٰ نے پیدا کیا ایک جوہر پھر دیکھا اُسمین نظر ہیبت وجلال سے پس پگھلے اُسکے اجزا اور پانی ہوگئے اُسمین سے ایک اور بخار اُٹھا مانند دہوئین کے پس پیدا کیئے اُس سے آسمان پھر ظاہر ہوئے پانی پر کف اور پیدا کی اُس سے زمین پھر لنگر کیا زمین پر پہاڑون کو اور لوگون کے اس باب مین اقوال مختلف ہین اور یہ امور عقل وقیاس سے نہین معلوم ہوسکتے مگر وحی آسمانی سے یا ساتھ استنباط وفہم کے وحی سے واللہ اعلم بحقائق الامور

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ اِنِّي كُنْتُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جَاءَهٗ قَوْمٌ مِنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ فَقَالَ اِقْبَلُوا الْبُشْرٰى يَا بَنِيْ تَمِيْمٍ قَالُوْا بَشَّرْتَنَا فَاَعْطِنَا فَدَخَلَ نَاسٌ مِنْ اَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ اِقْبَلُوا الْبُشْرٰى يَا اَهْلَ الْيَمَنِ اِذْ لَمْ يَقْبَلْهَا بَنُوْ تَمِيْمٍ قَالُوْا قَبِلْنَا جِئْنَاكَ لِنَتَفَقَّهَ فِي الدِّيْنِ وَنَسْاَلُكَ عَنْ اَوَّلِ هٰذَا الْاَمْرِ مَا كَانَ قَالَ كَانَ اللّٰهُ وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ قَبْلَهٗ وَكَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَاءِ ثُمَّ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَكَتَبَ فِي الذِّكْرِ كُلَّ شَيْءٍ ثُمَّ اَتَانِيْ رَجُلٌ فَقَالَ يَا عِمْرَانُ اَدْرِكْ نَاقَتَكَ فَقَدْ ذَهَبَتْ فَانْطَلَقْتُ اَطْلُبُهَا وَاَيْمُ اللّٰهِ لَوَدِدْتُ اَنَّهَا قَدْ ذَهَبَتْ وَلَمْ اَقُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

روایت ہی عمران بن حصین سے کہ کہا تھا مین نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ناگاہ آئی آنحضرت کے پاس ایک قوم بنی تمیم سے کہ قبیلہ بڑا مشہور ہی پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قبول کرو بشارت اے بنی تمیم ف ع یعنے قبول کرو اور لو مجھسے ایسی خبر کہ خوب بشارت کی ... جنت کے اور پانی سعادت دارین کے ہی یعنے سیکھو احکام وعقائد دین کے اور چونکہ بڑا مقصد اور مطمح نظر ہمت انکی کے دنیا اور متاع دنیا تھی نعوذ باللہ من ذالک ت کہا اُنھون نے کہ بشارت دی ہے ہمکو ساتھ دین وتفقہ کے پس کچھ دیجیے ہمکو ف ع ح یعنے بشارت سنکر لی ہمنے اور قبول کی کچھ دو ہمکو وہ چاہیئے ہی ہمکو دنیا مین کہ چونکہ دنیا ... اہم مہمات جانا اور مقدم رکھا اُسکو تفقہ فی الدارین پر کہ باعث ہی ثواب آخرت کا حضرت نے نالیا تھی اور ضعف یقین انکا ... کرکے از راہ غصہ کے نفی کی قبول کرنے بشارت کی بہ نسبت انکے کہ فرمایا اذلم یقبلہا بنو تمیم ت پھر آئے لوگ اہل یمن سے پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قبول کرو تم بشارت کو اے اہل یمن جبکہ قبول نکی بشارت بنو تمیم نے کہا اہل یمن نے کہ قبول کی ہمنے بشارت آئے ہین ہم آپ کے پاس تا دانشمند ہووین ہم دین مین ف ع چونکہ اچھی نیت انکی خالص تھی واسطے تفقہ فی الدین کے نہ واسطے طمع فی الدنیا کے حاصل ہوئی انکے لیے بشارت اور قبول اور علم وعمل اور پہونچنا مطلب کو اور محروم رہے اول بشارت سے بلکہ بسبب چاہنے عطا کے پڑنے ... مین

پس عالی ہمتی پہونچا دیتی ہی مرتبۂ عالی کو جیسے کہ ایک حکایت منقول ہی کہ شیخ ابو العباس مرسی سے کہ وہ نکلے مدینہ مطہرہ سے بقصد زیارت
تربت امیر المومنین حمزہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے اور ساتھ ہوا اُنکے ایک شخص پس کھولا گیا اُنکے لیے دروازہ مقبرہ کا بطریق خرق عادت کے
اور داخل ہوئے وہ مزار پر پس دیکھا ایک جماعت کو رجال الغیب مین سے کہ پاک ہین نقصان اور عیب سے پس پہچانا شیخ نے کہ یہ ساعت قبولیت
کی ہی پس طلب کیا اللہ تعالٰی سے عفو و عافیت دنیا اور آخرت مین پھر کہا از راہ شفقت کے اُس شخص کو کہ ساتھ تھا اُنکے ای بھائی میرے
طلب کر اللہ تعالٰی سے جو چاہے تو اسلیے کہ یہ وقت قبولیت دعا اور فضل کا ہی پس مانگے اُسنے اللہ تعالٰی سے ایک دینار اور منہ ذکر کیا
جنت و نار کا پھر پھرے دونون اور جبکہ پہونچے مدینہ کے دروازے پر دیے اُس شخص کو کسی نے وہان کے رہنے والون مین سے ایک دینار
پھر داخل ہوئے دونون قطب ولی سید ابو الحسن شاذلی کے پاس اور منکشف ہوا اُنپر یہ قضیہ پس کہا اُنھون نے اُس شخص کو کہ ای
دنی الہمہ پایا تو نے وقت قبولیت کا اور طلب کیا تو نے ایک ٹکڑا دنیائے دنیہ کا پس کیون نہ طلب کیا تو نے مانند ابو العباس کے عفو و عافیت
تاکہ ہوتے وہ دونون بیچ امر دین و دنیا تیری کے کافی درانی ت اور آئے ہین ہم تا پوچھین ہم آپ سے ابتدا اس امر سے یعنی پیدائش سے
اور مبدا عالم سے کہ کیا چیز تھی پہلے اسکے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تھا اللہ ف ع یعنے ازل الآزال مین جیسے کہ ہی وہ ابد الآباد مین
پاک وصف تغیر و حدوث سے کہ صفت ہی بندون کی اسلیے کہ جس چیز کا ثابت ہی قدم محال ہی اُسکا عدم ت اور نہ تھی پہلے اُسکی کوئی چیز
ف ع بلکہ جو کچھ ہوا بعد اُسکے ہوا اسلیے کہ وہ ہر چیز کا خالق ہی پس کیونکر متصور ہو ہونا کسی کا پہلے موجد واجب الوجود کے ت اور تھا
عرش اللہ تعالٰی کا پانی پر پھر پیدا کیے اللہ تعالٰی نے آسمان و زمین ف ع اسمین اشارہ ہی اسکی طرف کہ تھے عرش اور پانی پیدا کیے
گئے پہلے آسمان و زمین کے اور نہ تھی عرش کے نیچے پہلے آسمان و زمین کے کوئی چیز سوائے پانی کے پس ہونا عرش کا پانی پر باین معنی ہی کہ
کوئی چیز اُنکے درمیان مین حایل نہ تھی نہ یہ کہ عرش روئے آب پر تھا اور مراد پانی سے پانی دریا کا نہین ہی بلکہ اور پانی تھا جیسے عرش کے جیسا
کہ چاہا اللہ تعالٰی نے اور مفصل ذکر اُسکا اول کتاب مین بیچ باب الایمان بالقدر کے ہو چکا ہی اور کہا ابن ملک نے کہ تھا عرش پانی پر
اور پانی پشت ہوا پر اور ہوا قائم تھی اللہ تعالٰی کی قدرت سے کہا بعضون نے کہ پیدایش عرش و پانی کی پہلے آسمان و زمین کے ہوئی پھر پیدا کیا
اللہ تعالٰی نے آسمان و زمین کو پانی سے اسطرح کہ تجلی فرمائی پانی پر پس موج مارنے لگا وہ اور مضطرب ہوا اور اوٹھی اُسمین جھاگ اور جمع ہوئی
جگہ کعبہ شریف کے چنانچہ اسلیے نام ہوا مکہ کا ام القری پھر پھیلائی گئی زمین اُسکے نیچے سے پھر رکھے گئے زمین پر پہاڑ تاکہ ہلے نہین اور اول پہاڑ
ابو قبیس پیدا ہوا بموجب بعض اقوال کے اور اوٹھا دھوان بسبب موج مارنے پانی کے جانب آسمان کے پس پیدا ہوئے آسمان اُس سے ت
اور لکھا اللہ تعالٰی نے یعنے ساتھ پیدا کرنے حروف کے یا حکم کیا ملائکہ کو لکھنے کا لوح محفوظ مین ہر چیز کو ف ح اور ظاہر یہ ہی کہ لکھا پہلے
پیدا کرنے عرش کے ہو عمران بن حصین راوی کہتے ہین ت کہ پھر آیا میرے پاس ایک شخص اور کہا ای عمران ڈھونڈ اپنی اونٹنی کو کہ چلی
گئی ہی یعنے بھاگ گئی پس گیا مین اُسکے ڈھونڈھنے کو قسم خدا کی البتہ آرزو کرتا ہون مین کہ اونٹنی چلی جاتی اور مین نہ اُٹھتا نقل کی ہی بخاری
نے ف ح عمران دروازے پر اونٹنی باندھ کر حضرت کے پاس حاضر ہوئے تھے ناگہان اونٹنی بھاگ گئی پس ایک شخص آیا اور خبر کی کہ تیری
اونٹنی بھاگ گئی جا پکڑ پس وہ اُٹھے بنابر ضرورت کے اور پشیمان ہوئے کہ کیون مین اوٹھا اور فوائد صحبت شریف آنحضرت کے سے اور
حقائق و علوم سے کہ بیان مذکور ہوتے تھے محروم ہوا **وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامًا فَاَخْبَرَنَا**
عَنْ بَدْءِ الْخَلْقِ حَتّٰى دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ مَنَازِلَهُمْ وَاَهْلُ النَّارِ مَنَازِلَهُمْ حَفِظَ ذٰلِكَ مَنْ حَفِظَهُ وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہی امیر المومنین عمرؓ سے کہ کہا کھڑے ہوئے درمیان ہمارے یا واسطے نصیحت کرنے ہمارے کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کھڑا ہونا
عظیم یعنے خطبہ فرمایا پس خبر دی ہمکو ابتداء پیدایش سے تا آخر روز قیامت کہ داخل ہون بہشتی بہشت مین اور دوزخی دوزخ مین ف ح ع
یعنے احوال مبدا اور معاد کا اول سے آخر تک سب بیان کیا تو منع اسکی یہ کہ آنحضرتؐ نے بیان کیا احوال سب استون کا تا وقت دخول جنت و نار کے
اور بیان کیا احوال امت اپنی کا جو کچھ کہ جاری ہوگا اُنپر خیر و شر سے یہان تک کہ داخل ہون بہشتی اُنہین سے بہشت مین اور دوزخی دوزخ
مین تو یاد رکھتا ہی اسکو وہ شخص کہ یاد رکھا اور بعد از یاد کرنے کے فراموش نہ کیا اور یاد نہین رکھتا ہی وہ شخص کہ یاد نہ کیا اور یا یاد کیا
اور بعد اسکے فراموش کیا حاصل معنے یہ کہ بعضے یاد رکھتے ہین اور بعضے بھول گئے نقل کی یہ بخاری نے **وعن اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ**
سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللهَ تَعَالٰى كَتَبَ كِتَابًا قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ الْخَلْقَ اِنَّ
رَحْمَتِيْ سَبَقَتْ غَضَبِيْ فَهُوَ مَكْتُوْبٌ عِنْدَهٗ فَوْقَ الْعَرْشِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا سنا
مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے کہ تحقیق اللہ تعالے نے لکھی ایک کتاب پہلے اسکے کہ پیدا کرے آسمان و زمین یہ لکھا کہ مہربانی میری
سبقت لے گئی ہی میرے غصہ پر پس وہ کتاب یا یہ قول لکھا گیا ہی اور نزدیک اسکے ہی اوپر عرش کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف
ع اور معنی یہ کہ وہ کتاب لکھی گئی ہی اور تمام خلائق سے اوٹھالی گئی کہ کسی کی خبر ادراک یعنے سمجھ مین نہین آتی کہا تورپشتی نے احتمال ہی کہ
مراد کتاب سے لوح محفوظ ہوا اور ہون معنی قول حضرتؐ کے فہو مکتوب عندہ یہی کہ لوح محفوظ مین لکھا ہی اور احتمال ہی کہ مراد ہو اس سے
قضا کہ جو جاری کی اللہ تعالے نے اور دونون وجہون پر پس قول حضرتؐ کا عندہ فوق العرش تنبیہ ہی اسپر کہ وہ لکھی گئی اسپر اور تمام خلائق
سے اوٹھالی گئی کہ کسی کے خبر ادراک مین نہین آتی اور معنی سبقت رحمت کے غضب پر یہ ہین کہ ظہور آثار رحمت کے بہت ہین کہ گھیر
رکھا ہی تمام مخلوقات کو اور غضب کم ہی کہ کبھی کبھی مورد خاص ہی مین ہوتا ہی جیسے کہ قرآن مجید مین فرمایا ان عذابی اصیب بہ من اشاء ورحمتی وسعت
کل شیء یعنے عذاب اپنا پہونچاتا ہون مین جسکو چاہتا ہون اور رحمت میری نے گھیر رکھا ہی ہر چیز کو **وعن عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ**
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خُلِقَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ نُوْرٍ وَخُلِقَ الْجَانُّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ وَخُلِقَ اٰدَمُ مِمَّا وُصِفَ لَكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی عائشہؓ سے اُسنے نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا پیدا کیے گئے فرشتے نور سے ف ح قاموس مین ہی کہ نور
روشنی یا شعاع اسکی اور یہان مراد جوہر روشن ہی ت اور پیدا کیا گیا جان کہ معنے جن کے ہی یا باپ جنون کے جیسے کہ آدم باپ ہین بشر
کے شعلہ آگ دہوین ملے ہوئے کیسے اور پیدا کیے گئے آدم اُس چیز سے کہ بیان کی گئی تمہارے لیئے نقل کی یہ مسلم نے ف ع یعنے قرآن
مین خلقہ من تراب روایت کیا ابن عساکر نے ابی سعید سے مرفوعا کہ پیدا کیے گئے کھجور اور انار اور انگور آدمؑ کی مٹی کے فضلہ سے اور روایت
کی طبرانی نے ابی امامہ سے مرفوعا کہ پیدا کیے گئے حور عین زعفران سے اور روایت کی حکیم نے اور ابن ابی الدنیا اور ابو الشیخ اور ابن مردویہ نے
ابی الدرداء سے کہ پیدا کیا اللہ عزوجل نے جن کو تین اقسام پر ایک قسم تو سانپ اور بچھو اور حشرات الارض اور ایک قسم مانند ہوا کے جو ہین اور ایک
قسم ہین کہ اُنپر حساب و عقاب ہی اور پیدا کیا اللہ تعالے نے انس کو تین اقسام پر ایک قسم تو مانند چارپایون کے اور ایک قسم ہین بدن انکے بدن بنی آدم
کے سے ہین اور ارواح انکی ارواح شیاطین کی اور ایک قسم اللہ کے سایہ مین ہین جس دن کہ نہین سایہ ہوگا مگر سایہ اسکا **وعن اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ**
لَمَّا صَوَّرَ اللهُ اٰدَمَ فِي الْجَنَّةِ تَرَكَهٗ مَا شَاءَ اللهُ اَنْ يَّتْرُكَهٗ فَجَعَلَ اِبْلِيْسُ يُطِيْفُ بِهٖ يَنْظُرُ مَا هُوَ فَلَمَّا رَاٰهُ اَجْوَفَ عَرَفَ اَنَّهٗ خُلِقَ خَلْقًا لَا يَتَمَالَكُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی انس سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ پیدا کیا اللہ تعالے نے آدمؑ کو اور صورت بنائی انکی بہشت مین

گئین سارہ اُنکے پاس کھڑے ہوئے ابراہیم نماز پڑھتے ف ح یعنی اور مناجات کرین اپنے پروردگار سے تا اُس ورطے سے نجات پاوین اور عادت مقربین درگاہ کی یہی ہی کہ جب کسی غم مین مبتلا ہوتے ہین تو نماز پڑھنے لگتے ہین بموجب فرمودہ حق سبحانہ تعالے کے یا ایہا الذین آمنوا استعینوا بالصبر والصلوۃ اور عادت شریف ہمارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی یہی تھی جیسے کہ حدیث مین آیا ہی اذا حزبہ امر صلی ت پس جبکہ آئین سارہ اُس ظالم کے پاس تو چاہا اُسنے کہ ہاتھ ڈالے اُنپر اور پکڑے اُنکو یعنی بغیر سوال وجواب کے یا بعد اُسکے بسبب غلبہ خواہش کے اُنکا حسن دیکھکر ارادہ دست درازی کا کیا پس پکڑا گیا وہ ظالم ف ح لفظ اخذ بصیغہ مجہول ساتھ تخفیف کے ہی اسکی تین طرح پر تفسیر کی ہی علما نے یا تو یہ کہ باز رکھا گیا وہ ظالم قدرت الہی سے رکھ چھوڑنے سارہ کے سے اور یا یہ کہ پکڑا گیا اپنے گناہ سے اور عذاب کیا گیا اُسپر یا بیہوش کیا گیا اور ایک روایت مین اخذ ساتھ تشدید کے تا خیذ سے بھی آیا ہی معنی پکڑے جانے کسی کے دل کے بسبب افسون یا سحر کے ایسا کہ سراسیمہ وحیران ہوت اور روایت کیا گیا ہی یعنے بدلہ فاخذ کے یا زیادہ اسپر فغط ف ح ساتھ پیش غین معجمہ اور تشدید طا مہملہ کے بنا مجہول پر یعنے گلا گھونٹا گیا اور دم رک گیا یا یہ کہ سنی گئی اُسکے حلق سے ایسی آواز کہ جیسے سوتے مین کوئی آواز کرتا ہی کہ جسکو خراٹا کہتے ہین ت یہان تک کہ پانون مارنے لگا زمین پر یعنے ایسا ہو گیا جیسا کہ آسیب زدہ یا مرگی والا ہوتا ہی پس کہا اُس ظالم نے یعنے سارہ کو کہ دعا کر خدا سے میرے لیئے تا خلاص کرے مجکو اس بلا سے اور ضرر نہین پہونچاونگا مین تجکو یعنے کچھ تعرض نہین کرونگا تجھسے پس دعا کی سارہ نے خدا تعالے سے پس چھوڑا گیا وہ ظالم یعنے رہائی پائی اُس حالت سے پھر ارادہ دست اندازی کا کیا اُس ظالم نے سارہ سے دوسری بار پس پکڑا گیا مانند پکڑے جانے پہلے کے بلکہ سخت تر اُس سے پس کہا دعا کر اللہ تعالے سے میرے لیئے اور نہین ضرر پہونچاونگا تجکو پس دعا کی سارہ نے اللہ تعالے سے پس چھوڑ دیا گیا پس بلایا اُس ظالم نے کسی کو اپنے دربانون مین سے اور کہا کہ تحقیق تو نہین لایا میرے پاس انسان کو یعنے مانا کہ قادر ہون مین اُسپر نہین لایا تو میرے پاس مگر جن کو یعنے اسی سبب سے نہین قادر ہوا مین اُسپر بلکہ ضرر پہونچایا مجکو اور تو نے چاہا کہ یہ ہلاک کر ڈالے مجکو پس خدمت کو دے سارہ کے ہاجرہ ف ح یعنے جبکہ دیکھی اُسنے بزرگی سارہ کی اور تقرب اُنکا نزدیک اللہ تعالے کے تو ایک لونڈی دی کہ نام اُسکا ہاجرہ تھا اور آجر بھی کہتے ہین اور ابراہیم کے سارہ سے فرزند نہین ہوتا تھا پس سارہ نے ہاجرہ ابراہیم کو دی اور کہا امید ہی کہ تمھارے یہان اس سے کوئی فرزند ہو پس حضرت اسمعیل ہاجرہ سے پیدا ہوئے اور ابراہیم اس ایام مین سو برس کے تھے اور آخر کو سارہ سے بھی حضرت اسحٰق پیدا ہوئے ت پس آئین سارہ ابراہیم کے پاس اسحال مین کہ ابراہیم کھڑے نماز پڑھتے تھے یعنے دیکھو اُنکی خلاصی کی تو خبر ہوئی تھی پر بدستور سابق نماز مین متوجہ الی اللہ تھے پس اشارہ کیا ابراہیم نے اپنے ہاتھ سے کہ کیا ہی حال تیرا اور کیا ہوا کہا سارہ نے کہ رد کیا اللہ نے مکر اُس کافر کا بیچ سینہ اُسکے کے یعنے اُسکی بداندیشی الٹی اُسپر پڑی اور مجھپر سرایت نکی اور کچھ زیان مجھے نہ پہونچا اور خدمت کو دی ہاجرہ کہا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ وہ ہاجرہ ماں تمھاری ہی اے بیٹون آسمان کے پانی کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ح یہ خطاب حضرت اسمعیل کی اولاد کو ہی اور ساتھ پانی آسمان کے تعبیر کیا اُنکو بسبب طہارت نسب اُنکی کے اور پانی آسمان کا مثل ہی طہارت مین چنانچہ کہتے ہین کہ فلانا آسمان کے پانی سے پاک تر ہی اور بعضے کہتے ہین کہ اشارہ کیا ساتھ اسکے اُسکی طرف کہ چشمہ زمزم کا بتقریب حضرت اسمعیل کے نکلا تھا اور وہ پانی آسمان قدس وطہارت سے نکلا ہی اور جو فیض کہ زمین سے پیدا ہوتا ہی صانع تعالیٰ اُسکو آسمان ہی سے بھیجتا ہی اور بعضون نے کہا کہ یہ خطاب انصار کو ہی اسلیئے کہ وہ اولاد عامر بن حارثہ ازدی کے ہین اور اُسکا لقب ماء السماء تھا اسلیئے کہ اُسکی قوم مینہ طلب کرتی تھی اُس سے اور بعضون نے کہا کہ مراد تمام عرب ہین یہ نام اُنکا اسلیئے ہوا کہ وہ طالب مینہ کے رہتے ہین

اور جہاں منیہ ہوتا ہی وہین گذران کرتے ہین اور اگرچہ تمام عرب ہاجر کے بطن سے نہین ہین لیکن اکثر اولاد اسمعیل سے ہین پس بسبب شرف اور غلبہ کے یون کہا **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَحْنُ اَحَقُّ بِالشَّکِّ مِنْ اِبْرَاھِیْمَ اِذْ قَالَ رَبِّ اَرِنِیْ کَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰی وَیَرْحَمُ اللّٰہُ لُوْطًا لَقَدْ کَانَ یَاْوِیْ اِلٰی رُکْنٍ شَدِیْدٍ وَلَوْ لَبِثْتُ فِی السِّجْنِ طُوْلَ مَا لَبِثَ یُوْسُفُ لَاَجَبْتُ الدَّاعِیَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہم لائق تر ہین ساتھ شک کرنے کے ابراہیم سے جسوقت کہ کہا ابراہیم نے اے پروردگار میرے دکھا مجکو کہ کیونکر زندہ کرتا ہی تو مردون کو **ف** ح بعد لفظ الموتٰی کے آیت یون ہی قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلٰی وَلٰکِنْ لِّیَطْمَئِنَّ قَلْبِیْ اور سبب فرمانے اس حدیث کا یہ ہی کہ جب آیتہ مذکورہ نازل ہوئی تو کہا ایک جماعت نے صحابہ مین سے کہ شک کیا ابراہیم نے نہ ہمارے پیغمبر نے پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لائق تر ہین ساتھ شک کے ابراہیم سے اور ظاہر اس عبارت سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ آنحضرتؐ نے ثابت کیا شک حضرت ابراہیم کے لیئے اور اپنی ذات شریف کے لیئے حال آنکہ دونون محال ہین کیونکہ پیش آنا شک کا انبیاء صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین کو کہ اول مومنون اور موقنون کے ہین کچھ معنی ہی نہین رکھتا پس معنی یہ ہین کہ اگر شک راہ پاتا ابراہیم مین تو ہم مین بھی پاتا اور تم جانتے ہو کہ شک راہ نہین پاتا ہم مین پس جانو کہ ابراہیم بھی ایسے ہی ہین پس سوال ابراہیم کا واسطے طلب ترقی کے تھا علم الیقین سے طرف عین الیقین کے کہ اطمینان قلب عبارت اُس سے ہی یا جب ابراہیم دلیل لائے کہ پروردگار میرا زندہ کرتا ہی اور مارتا ہی تو طلب کی یہ بات تا ظاہر ہو دلیل انکی عیاناً لیکن یہ کلام یہ آتا ہی کہ اس حدیث سے ترجیح ابراہیم کی آنحضرتؐ کی ذات شریف پر سمجھی جاتی ہی اور جواب اسکا یہ ہی کہ حضرتؐ نے یہ بات بطریق تواضع کے فرمائی یا فرمائی ہو پہلے آنے اس وحی کے کہ آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم سید یعنے سردار و افضل ہین اولاد آدم کے اور یہی توجیہ ہر اُس حدیث کی ہی کہ جسمین ہی اور پر عدم افضیلت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے **ت** اور رحمت کرے اللہ تعالٰے لوط پر تحقیق تھے لوطؑ کہ آتے تھے اور پناہ پکڑتے تھے طرف رکن سخت کے **ف** ح رکن ہر چیز کے کنارے قوی کو کہتے ہین اور یہان مراد رکن شدید سے جماعت قویہ ہی اور بیان اسکا یہ ہی کہ جب قوم لوط نے قصد کیا ایزا دینے کا انکے مہمانون کو کہ فرشتے تھے بصورت امردون کے تو کہا حضرت لوطؑ نے لَوْ اَنَّ لِیْ بِکُمْ قُوَّۃً کاش کہ مجکو ہوتی تمپر یعنی بذاتہ خود قوت مقابلہ اور دفع کرنے تمہارے کی یا رکھتا مین اَوْ اٰوِیْ اِلٰی رُکْنٍ شَدِیْدٍ یا پناہ ڈھونڈھتا مین ساتھ جماعت قوی کے کہ انکی جماعت اور قوت کا بلند رکھتا اپنے تئین تمہارے شر سے پس فرماتے ہین آنحضرتؐ کہ رحمت کرے اللہ تعالٰے لوطؑ کو کہ پناہ ڈھونڈھتے تھے ساتھ رکن شدید کے آدمیون مین سے حال آنکہ رکن شدید چنگل مارنا ساتھ عصمت حق و حفظ اُسکے کے ہی اور عرب رحمت وہان بھیجتے ہین کہ کسی سے کچھ تقصیر واقع ہو اور وہ کام کرے کہ نکرنا چاہیے کہتے ہین کہ خدا رحمت کرے اور بخشے فلانے کو کہ ایسا کام کیا یعنے کار ناشائستہ کیا تھی اور ملا علی نے بھی ایسا ہی مضمون ابن ملک وغیرہ سے نقل کرکے لکھا ہی کہ میرے نزدیک یہ معنی لینے بہ نسبت انبیاء علیہم السلام کے طریق ادب سے دور ہین اسلیئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ منع کرتے تھے غیبت عوام سے مردہ ہون خواہ زندہ پس کیونکر متصور ہو کہ ذکر کرین بیچ حق نبی مرسل کے ایسی بات کہ موہم ہو انکی نقصان کی طرف یا کم ہمتی کی پس معنے یہ ہین کہ وہ بمقتضائے جبلت بشریہ کے بعض امور ضروریہ مین میل کرتے تھے طرف استعانت کے ساتھ جماعت قویہ کے پس چاہیے ہمارے لیئے بھی اب اسلیئے کہ ہم مامور ہین ساتھ متابعت کاملین کے بیچ تعلق اسباب کے باوجود اعتماد کے رب الارباب پر اور ابتدا سے کلام مین یرحم اللہ کہنا اسلیئے تھا کہ تا نہ وہم جاوے اعتراض نقصان کا اُنپر جیسے کہ اللہ تعالٰے نے فرمایا عَفَا اللّٰہُ عَنْکَ لِمَ اَذِنْتَ لَھُمْ واللہ اعلم بالصواب پھر فرمایا آنحضرتؐ نے ت اور اگر ٹھہرتا مین قیدخانہ مین اس مدت دراز مین کہ ٹھہرے یوسفؑ تو البتہ قبول کرتا مین کہنا بلانیوالے کا **ف** ح کہ بادشاہ مصر کیطرف سے حضرت یوسفؑ کے بلانے کو آیا تھا اور قصہ اسکا یہ ہی کہ حضرت یوسفؑ نو برس سے قیدخانہ مین تھے اور جب مصر کے بادشاہ نے طلب کیا

انکو تا خلاص کرے اور مقرب کرے تو یوسف نے نکلنے میں توقف کیا اور کہا کہ پہلے میرا حال دریافت کرو اور ان عورتوں سے کہ مجھکو دیکھکر ہاتھ
کاٹ ڈالے تھے عصمت اور غیرت میری تحقیق کرو بعد اسکے نکلوں گا میں پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اگر میں بجائے یوسف کے ہوتا
اور اتنی مدت دراز قید خانے میں مجھپر گذرتی اور کوئی میرے چھٹانے کے لیے آتا تو جلدی مان لیتا کہنا اسکا اور ہرگز منتظر تحقیق حال کا نہوتا میں
اور توقف اور تامل نکرتا جیسا کہ یوسف نے کیا پس اسمیں تعریف کی آنحضرت نے یوسف کی اور بیان کیا صبر اور ثبات اور متانت رائے انکی کا یعنی
باوجود اسکے کہ کوئی مدت دراز تک قید خانہ میں ٹھہرے اور پاوے محنت اور شدت اسمیں اور پھر کوئی اسکے چھٹانے کو آوے اور وہ صبر و ثبات
اختیار کرے تو زیادہ اسپر استقامت متصور نہیں ہے اگر میں اسطرح کہیں اس حال پر ہوتا تو جلدی سے نکل آتا اور صبر نکرتا اور یہ تواضع ہے آنحضرت
کی واسطے مبالغہ کرنے کے بیچ مدح و ثنائے یوسف کے ورنہ استقامت آنحضرت کی بالاتر ہے استقامت تمام انبیاء اولو العزم سے نقل کی یہ بخاری
اور مسلم نے وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان موسى كان رجلا حييا ستيرا لا يرى من جلده
شيء استحياء فاذاه من اذاه من بني اسرائيل فقالوا ما يستتر هذا التستر الا من عيب بجلده اما برص واما ادرة وان الله اراد ان
يبرئه فخلا يوما وحده ليغتسل فوضع ثوبه على حجر ففر الحجر بثوبه فجمح موسى في اثره يقول ثوبي يا حجر ثوبي يا حجر حتى
انتهى الى ملاء من بني اسرائيل فراوه عريانا احسن ما خلق الله فقالوا والله ما بموسى من باس واخذ ثوبه فطفق بالحجر ضربا
فوالله ان بالحجر لندبا من اثر ضربه ثلثا او اربعا او خمسا متفق عليه روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
تحقیق موسیٰ علیہ السلام تھے ایک مرد بہت شرمناک بہت ڈھانکنے والے بدن کے نہیں دیکھا جاتا تھا انکی جلد بدن سے کچھ بسبب شرم رکھنے کے
یعنی مارے شرم کے تمام بدن کو ڈھانکے رکھتے تھے ہر حال میں اور نہاتے وقت پس ایذا دی ان لوگوں نے کہ ارادہ کیا انکے ایذا دینے کا بنی
اسرائیل میں سے پس کہا بعضے موذیوں نے نہیں بدن ڈھانکتے موسیٰ اسطرح کا ڈھانکنا ساتھ تکلف و مبالغہ کے مگر بسبب عیب کے کہ انکی جلد میں ہے
یا تو کوڑھ ہے یا بیضے پھولے ہوئے ہیں اور تحقیق اللہ تعالے نے چاہا کہ پاک کرے موسیٰ کو عیب سے اور ظاہر کرے لوگوں پر بے عیبی انکی اور ثابت
کرے انکے لیے حیا اللہ تعالے کی طرف سے پس الگ ہوئے موسیٰ لوگوں سے ایک روز تنہا نہانے کے لیے رکھے کپڑے اپنے ایک پتھر پر پس بھاگا پتھر
اور لے گیا کپڑے موسیٰ کے پس دوڑے موسیٰ اس پتھر کے پیچھے کہتے ہوئے دے کپڑے میرے اے پتھر دے کپڑے میرے اے پتھر یہاں تک کہ پہنچے موسیٰ
طرف جماعت کثیر کے بنی اسرائیل میں سے پس دیکھا اس جماعت نے موسیٰ کو ننگا بہترین پیدایش خدا کے یعنی مبرا ان عیب و نقصان سے کہ انکے
حق میں ثابت کرتے تھے وہ نادان اور کہا انہوں نے قسم خدا کی نہیں ہے موسیٰ میں کچھ نقصان و عیب ف ح اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالے
پاک کرتا ہے اپنے دوستوں کو ہر عیب و نقصان سے کہ نادان اور منکر انکو ساتھ اسکے متہم کرتے ہیں تا اس سے مبرا ہو کر معزز و مکرم ہوں خلق میں
ت اور شروع کیا موسیٰ نے پتھر کو مارنا پس قسم ہے خدا کی کہ پیدا ہوئے پتھر میں نشان بسبب تاثیر مارنے موسیٰ کے اسکو تین نشان یا چار
یا پانچ ف ح ہر بار کہ مارتے تھے ایک نشان اسمیں پڑ جاتا تھا اور مارا اسکو بسبب غصہ کے اور تادیب کے کہ بھاگ کیوں گیا اور اسمیں
دو معجزے ہوئے حضرت موسیٰ کے ایک تو چلنا پتھر کا اور دوسرا نشان پڑ جانا اسمیں اور یہ بھی معلوم ہوا اس حدیث سے کہ جائز ہے نہانا ننگے
خلوت میں اگرچہ ہے ڈھانکنا ستر کا افضل اور یہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ انبیا اور صلحا مبتلا ہوتے ہیں نادانوں اور جاہلوں کی ایذا میں اور
وہ صبر کرتے ہیں اسپر کہا بعضوں نے کہ حکم ہوا موسیٰ کو یہ کہ اوٹھا رکھیں وہ پتھر ساتھ اپنے یہاں تک کہ جب گئے تیہ میں تو مارا اسکو اپنے
عصا سے ایک بار یا کئی بار پس جاری ہوئے اسمیں سے بارہ چشمے چنانچہ یہ حال مذکور ہے قرآن میں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

وعنه قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بینا ایوب یغتسل عریانا فخر علیہ جراد من ذہب فجعل ایوب یحثی فی ثوبہ فناداہ ربہ یا ایوب الم اکن اغنیتک عما تری قال بلی وعزتک ولکن لا غنی بی عن برکتک رواہ البخاری

اور روایت ہی اُسی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسوقت ایوبؑ نہاتے تھے ننگے **ف** ع احتمال ہی کہ باندہ ہوں تہبند جیسے کہ دلالت کرتا ہی اسپر قول مابعد کا حتی یحثی فی ثوبہ اور یہ بھی احتمال ہی کہ بالکل ننگے نہاتے ہوں جیسے کہ موسٰیؑ کا نہانا اوپر مذکور ہوا اور تھا یہ جائز انکے نزدیک لیکن ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ کیا طرف اسکے کہ تستر اولٰی ہی واسطے حیا کرنے کے مولٰی سے ہمارے آنحضرتؐ تو مبعوث ہوئے واسطے پورا کرنے مکارم اخلاق کے اور تھا یہ نہانا ایوبؑ کا بعد حاصل ہونے صحت وعافیت کے اس مرض سے کہ مبتلا ہوئے تھے اسمیں اور برسائیں اللہ تعالٰی نے ٹڈیاں سونے کی انکے گھر میں **ت** پس گریں ایوب علیہ السلام پر یعنے انکے اوپر یا انکے طرف پر ٹڈیاں سونے کی پس شروع کیا ایوبؑ نے سمیٹنا انکا اپنے کپڑے میں **ف** ع ظاہر یہ ہی کہ لیتے ہوں ایوبؑ انکو ایک ہاتھ سے یا لپ بھر کر اور رکھتے ہوں انکو کپڑے یعنے کپڑے میں یعنے تہبند میں کہ باندھا ہو پہلے غسل کے یا بعد نہانے کے یا پاس رکھا ہو کہ ہنوز پہنا ہو **ت** پس پکارا ایوبؑ کو انکے پروردگار نے یعنے از راہ مہربانی کے کہ ای ایوبؑ کیا نہیں بے پروا کیا میں نے تجکو اس چیز سے کہ دیکھتا ہی تو یعنے اتنا سونا برسایا ہی میں نے تجھپر کہ تجکو احتیاج نہیں ہی ان ٹڈیوں کی کہ اوٹھائی تو نے اور اپنے کپڑے میں جمع کیں کہا ایوبؑ نے کہ ہاں بے پروا کیا ہی تو نے قسم تیری عزت کی لیکن نہیں ہی بے پروائی مجکو کثرت نعمت تیری سے اور زیادتی رحمت تیری سے **ف** ح ع ہر چند کرم تو بیشتر ملتعطش بیشتر اور ایک روایت میں ہی ومن یشبع من رحمتک او من فضلک پس معلوم ہوا کہ اوٹھانا ایوب علیہ السلام کا ان ٹڈیوں کو بسبب دیکھنے منت اور طلب کرنے لذت کے نعمت حق سے تھا نہ بطریق حرص دنیا اور بڑھانے مال کے کذا ذکرہ الشیخ اور ملا علی نے کہا کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہی حرص کرنی اوپر بڑہانے مال حلال کے اس شخص کے حق میں کہ اعتماد کرے اپنے نفس پر اسکی شکر گذاری کا اور صرف کرے اسکو اس جگہ کہ دوست رکھے رب اسکا اور راضی ہو اس سے **ت** نقل کی یہ بخاری نے **وعنه** قال استب رجل من المسلمین ورجل من الیہود فقال المسلم والذی اصطفی محمدا علی العالمین فقال الیہودی والذی اصطفی موسٰی علی العالمین فرفع المسلم یدہ عند ذلک فلطم وجہ الیہودی فذہب الیہودی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرہ بما کان من امرہ وامر المسلم فدعا النبی صلی اللہ علیہ وسلم المسلم فسالہ عن ذلک فاخبرہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تخیرونی علی موسٰی فان الناس یصعقون یوم القیمۃ فاصعق معہم فاکون اول من یفیق فاذا موسٰی باطش بجانب العرش فلا ادری اکان فیمن صعق فافاق قبلی او کان فیمن استثنی اللہ وفی روایۃ فلا ادری احوسب بصعقۃ یوم الطور او بعث قبلی ولا اقول ان احدا افضل من یونس بن متی وفی روایۃ ابی سعید قال لا تخیروا بین الانبیاء متفق علیہ وفی روایۃ ابی ہریرۃ ولا تفضلوا بین انبیاء اللہ اور روایت ہی اسی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا بدکلامی کی ایک شخص نے مسلمانوں میں سے اور ایک شخص نے یہود میں سے پس کہا مسلمان نے کہ قسم اس خدا کی کہ برگزیدہ کیا محمدؐ کو سارے جہان کے لوگوں پر پس کہا یہودی نے اسکے مقابلہ میں قسم اس خدا کی کہ برگزیدہ کیا موسٰیؑ کو جہان کے لوگوں پر پس اوٹھایا مسلمان نے ہاتھ اپنا نزدیک اس کہنے یہودی کے اور طمانچہ ملا یہودی کے منھ پر **ف** ح کلام اللہ میں جو فرمایا ہی حضرت موسٰیؑ کے حق میں انی اصطفیتک علی الناس تو مراد یہ ہی کہ جسوقت تھے لوگوں میں انکو برگزیدہ کیا تھا اور یہ یہودی برگزیدگی حضرت موسٰیؑ کی علی الاطلاق مراد رکھتا تھا اور آنحضرتؐ کی برگزیدگی کا انکار اسلیئے انھوں نے غصہ میں انکو طمانچہ مارا **ت** پس گیا یہودی پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور خبر دی آنحضرتؐ کو ساتھ اس چیز کے

کہ تھا اُنکے سے اور اُس مسلمان سے پس بلایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمان کو اور پوچھا اُس سے اس بات سے یعنے جو کچھ کہ گذرا تھا انھین اور یہودی مین پس خبر دی مسلمان نے آنحضرتؐ کو یعنے مطابق خبر یہودی کے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ بزرگی دو مجکو موسیٰؑ پر اسلیئے کہ تحقیق لوگ بیہوش ہوکر گر پڑینگے دن قیامت کے یعنے پہلے نفخہ کے وقت پس بیہوش ہوکر گر پڑونگا مین بھی ساتھ انکے پھر ہونگا مین اول اُن شخصونکا کہ ہوش مین آوینگے پس ناگہان دیکھونگا مین کہ موسیٰ علیہ السلام پکڑے کھڑے ہین ایک جانب عرش کے پس نہین جانتا مین کہ آیا تھے موسیٰ درمیان اُن لوگون کے کہ بیہوش پڑے تھے پس ہوشیار ہوئے پہلے مجھسے او متعلق ہوئے ساتھ عرش کے یا تھے موسیٰ اُن لوگون مین کہ استثنا کیا یعنے باہر نکال لیا ہی انکو خدا تعالےٰ نے ف ح ع یعنے بیہوش ہو جانے سے جیسے کہ اس آیت مین فرمایا فصعق من فی السموات ومن فی الارض الا من شاء اللہ یعنے جس روز کہ پھونکا جاویگا صور مین ہلاک ہو جاوینگے جو کہ آسمان و زمین مین ہین مگر جسکو کہ چاہیگا اللہ تعالےٰ کہ وہ ہلاک نہو جیسے کہ فرشتے بس شاید کہ موسیٰ بھی انھین مین سے ہون کہا عسقلانی نے یعنے پس اگر ہوش مین آئے موسیٰ پہلے میری تو یہ فضیلت ظاہر ہی اور اگر ہوئے انھین سے کہ جنکو مستثنیٰ کیا ہی اللہ نے اور بیہوش نہوئے تو یہ بھی فضیلت ہی اور نہین منع کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فضیلت دینے سے درمیان انبیا کے مگر کہ ہو یہ اسطرح کہ باعث ہو تنقیص مفضول کے یا جاری ہو خصومت یا مراد یہ ہی کہ نہ فضیلت دو تمام جمیع انواع فضیلت کے اسطرح کہ نہ باقی رہے مفضول کے لیئے کچھ فضیلت یا ارادہ کیا منع کرنا فضیلت دینے سے نفس نبوت مین اسلیئے کہ سب برابر ہین نبوت مین اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پس نہین جانتا مین کہ آیا حساب کیا گیا یہ صعقہ بسبب موسیٰ کے ساتھ صعقہ روز طور کے ف ح یعنے اُس روز کہ موسیٰ نے دیدار طلب کیا تھا اور اُس سے منع کیئے گیئے اور حق تعالےٰ نے تجلی کی کوہ طور پر اور موسیٰ بیہوش ہوکر گر پڑے تھے آج اس صعقہ کو ساتھ اُس صعقہ کے انکو اُس روز ہوا تھا حساب کیا یعنے اُس روز جو انکو صعقہ ہو چکا تھا اُسکے بدلے اب نہوا یا صعقہ بیہوشی ہوا موسیٰ کو ولیکن افاقت پائی پہلے افاقت میری کے ف ح پس جب موسیٰ کو یہ فضیلت ثابت ہوئی کہ مجکو نہین ہی تو فضیلت کیون دیتے مجکو اُنپر اور یہ تواضع ہی آنحضرت کی اور یہ بھی ہی کہ یہ فضل جزئی ہی کہ موسیٰ کے لیئے ثابت ہی اور وہ منافی فضل کلی کے نہین ہی یا وقوع اس کلام کا پہلے اُترنے وحی کے سے ساتھ فضیلت آپکی کے ہی اور جاننا چاہیئے کہ یہ صعقہ وہ صعقہ نہین ہی کہ بسبب پھونکنے صور کے روز قیامت کے حاصل ہوگا اسلیئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور موسیٰ علیہ السلام اُس روز کہان موجود ہونگے کہ انکو یہ بسبب اُسکے صعقہ حاصل ہوگا اور یہ بھی ہی کہ بعد اُسکے بعث ہی نہ افاقت اور آنحضرتؐ اول مبعوث ہونگے بالاتفاق پس کیونکر فرماوینگے نہین جانتا مین بلکہ مراد صعقہ سے اس حدیث مین صعقہ ہی کہ بعد از بعث کے ہوگا اور لوگ سب بیہوش ہونگے بعد اُسکے افاقہ پاوینگے پس اُسوقت کا حال فرمایا ہی کہ جب افاقہ پاؤنگا موسیٰ کو دیکھونگا کہ پکڑے ہونگے جانب عرش کے اور یہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ جیسا استثنا الا من شاء اللہ سے اُس صعقہ نفخ صور کے ہی کہ پہلے بعث کے ہوگا جیسا کہ مفسرین نے ذکر کیا ہی ویسا ہی اس صعقہ مین بھی ہوگا فتدبر اور نہین کہتا مین کہ کوئی افضل ہی یونس بن متی سے ف ع لفظ متی ساتھ زبر میم اور تشدید تا مفتوحہ کے نام حضرت یونس کے باپ کا ہی کذا فی القاموس اور جامع الاصول مین ہی کہ یہ نام انکی مان کا ہی اور خاص حضرت یونس علیہ السلام کا ذکر اسلیئے کیا کہ یہ اولوالعزم نہ تھے اور قوم کی ایذا پر بے صبری کی اور غصہ کیا اور نکل گئے قوم مین سے اور کشتی پر بیٹھے چنانچہ قصہ انکا قرآن شریف اور تفسیرون مین مذکور ہی پس یہان مظنہ اسکا تھا کہ کسی کو انپر فضیلت دیوین پس حضرت نے روکا اپنی امت کو کہ کوئی طعن وتحقیر انکی نکرے اور ابوسعید کی روایت مین ہی کہ نہ بزرگی دو تم درمیان نبیون کے یعنے نہ کہو کہ فلانا پیغمبر افضل ہی فلانے سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ روایت ابی ہریرہؓ کی ہی کہ نہ فضیلت دو تم درمیان پیغمبران خدا کے ف ع ح

یہ نبی یا تو ہے پہلے اتر نے وحی کے ساتھ تفصیل کے یا مراد یہ کہ نہ تفضیل دو اصل نبوت میں یا اسطرح کی تفضیل کہ اُس سے حقارت اور برائی لازم آوے
کہ یہ کفر ہی اور اکثر نسخون میں تو لفظ لاتفضلوا ضاد معجمہ ہی سے ہی اور ایک نسخہ مین صاد مہملہ سے ہی یعنے فرق نکرو درمیان اُنکے بموجب فرمانے اللہ تعالیٰ
کے لانفرق بین احد منہم **وعن** اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا یَنْبَغِیْ لِاَحَدٍ اَنْ یَّقُوْلَ اِنِّیْ
خَیْرٌ مِّنْ یُّوْنُسَ بْنِ مَتّٰی مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِّلْبُخَارِیِّ قَالَ مَنْ قَالَ اَنَا خَیْرٌ مِّنْ یُّوْنُسَ بْنِ مَتّٰی فَقَدْ کَذَبَ
اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین پہونچتا کسی بندہ کو کہ کہے مین بہتر ہون یونسؑ بن متی سے **ف ع**
یہ عبارت دو احتمال رکھتی ہی ایک تو یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین کہ مجکو بہتر نہ کہو یونسؑ سے دوسرے یہ کہ کوئی اپنے تئین بہتر یونسؑ سے
نکہے اسلیے کہ کوئی ولی بھی نبی کے مرتبہ کو نہین پہونچتا اگرچہ نبی اولوالعزم نہوت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مین بخاری کی یون
آیا ہی کہ فرمایا آنحضرتؐ نے جو کوئی کہے مین بہتر ہون یونس بن متی سے پس تحقیق وہ جھوٹا ہی **ف** ح ع اور یہ معنی ثانی کے کہ مراد جھوٹ سے کفر ہی
اسلیے کہ علما اتفاق رکھتے ہین اوپر تکفیر اس شخص کے کہ اپنے تئین بہتر پیغمبرون سے جانے اور حضرتؐ نے جو اپنے تئین انسے بہتر کہنے سے منع کیا بطریق
تواضع اور کسر نفسی کے فرمایا پس نہین ہی یہ مخالف اس حدیث کے انا سید ولد آدم ولا فخر مین سردار ہون بنی آدم کا اور نہین فخر کی راہ سے کہتا
بلکہ واسطے ذکر کرنے نعمت کے اور بیان واقعی ہی اور وجہ تخصیص ذکر کرنے اُنکے کے اوپر کی حدیث مین مذکور ہو چکی ہی **وعن** اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْغُلَامَ الَّذِیْ قَتَلَہُ الْخَضِرُ طُبِعَ کَافِرًا وَلَوْ عَاشَ لَاَرْهَقَ اَبَوَیْہِ طُغْیَانًا وَّکُفْرًا
مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی اُبی بن کعب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق وہ لڑکا کہ مار ڈالا اسکو خضرؑ نے پیدا کیا گیا
تھا اس حال پر کہ اختیار کریگا کفر کو **ف** ح یعنے تقدیر الٰہی مین یہ تھا کہ خاتمہ اسکا کفر پر ہوگا اور یہ منافی نہین ہی اس حدیث کی
کل مولود یولد علی فطرۃ الاسلام اسلیے کہ مراد اس سے مہیا ہونا اور استعداد قبول کرنے اسلام کا ہی اور یہ منافی نہین ہی شفاعت
خاتمہ کی حاصل یہ کہ فطرت غیر سابقہ کی ہی ت اور اگر زندہ رہتا وہ لڑکا یعنے بڑا ہوتا تو البتہ ڈالتا اپنے ماں باپ کو سرکشی اور کفر مین
ف ح ع یعنے ہونا سبب اُنکی گمراہی کا کہ اُسکی محبت کے سبب سے وہ بھی تابع کرتے اسکا اور کافر ہو جاتے حاصل یہ کہ علت اُسکے قتل کی یہ
تھی اسیے کہ تھا وہ پیدا کیا گیا کافر اور وہ اگر جیتا رہتا بالفرض تو ہوتا گمراہ کرنیوالا ماں باپ کا مقصود ذکر کرنا خضرؑ کا ہی اس باب مین اشارہ
ہی اسکی طرف کہ وہ انبیا مین سے ہین اور لفظ خضر ساتھ زبر خ اور زیر ض اور ایک نسخہ مین زیر خ اور جزم ض سے اور نام اُنکا الیان بن ملکان
ہی اور بعضون نے کہا کہ یہ بھائی ہین الیاسؑ کے اور بعضون نے کہا حضرت آدم کے صلبی بیٹے ہین اور بعضون نے کہا کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ
کے زمانہ مین تھے اور بعضون نے کہا کہ اولاد نوحؑ سے ہین ہفت واسطہ اور باپ انکے بادشاہون مین سے تھے واللہ اعلم اور صحیح یہ ہی کہ
یہ پیغمبر ہین مستور پوشیدہ اکثر کی نظرون سے اور زندہ ہین روز قیامت تک بسبب پینے آب حیات کے اور اسپر ہین جمہور علما اور صوفیہ اور بہت سے
صلحا اور ملاقات کرنا انکا بعضے صلحا سے اور ہم کلام ہونا انسے اور حاضر ہونا بزرگ و خیر کی جگہون مین مشہور ہی اور بعضے بڑے محدثون نے مثل بخاری
اور ابن المبارک وغیرہ کے انکی حیات کا انکار کیا ہی اور ذکر انکا مشائخ کے کلام مین بہت آیا ہی چنانچہ انکے شک و شبہ کو اسمین راہ نہین اور بہجۃ الاحوال
حضرت غوث الثقلین شیخ عبد القادر جیلانی کے لکھا ہی کہ ایک دفعہ یہ کلام کر رہے تھے اور خضر ہوا پر گذرے انہون نے فرمایا قف یا اسرائیلی واسمع کلام محمدی
اور مشائخ وقت کہ انسے ملتے تھے انکو وصیت کرتے تھے کہ لازم کرو اپنے پر جانا مجلس شیخ عبد القادر مین اسلیے کہ ہان کرتین اور ترقی ہین اور حاصل ہوتا
ہی اُس سے سعادتات نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** اَبِیْ هُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا سُمِّیَ

الخضر لانه جلس على فروة بيضاء فاذا هي تهتز من خلفه خضراء رواه البخاري اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہیں نام رکھا گیا خضر کا خضر مگر اسواسطے کہ وہ بیٹھے تھے زمین خشک سفید پر کہ لائق روئیدگی کے نہ تھی یا گھاس خشک پر پس ناگہان ہیں یا وہ گھاس ہلنا شروع ہوئی پیچھے انکے سے سبب سبزی اور تروتازگی کے نقل کی یہ بخاری نے **وعنه**

قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم جاء ملك الموت الى موسى بن عمران فقال له اجب ربك قال فلطم موسى عين ملك الموت ففقأها قال فرجع الملك الى الله تعالى فقال انك ارسلتني الى عبد لك لا يريد الموت وقد فقأ عيني قال فرد الله اليه عينه وقال ارجع الى عبدي فقل الحيوة تريد فان كنت تريد الحيوة فضع يدك على متن ثور فما توارت يدك من شعرة فانك تعيش بها سنة قال ثم مه قال ثم تموت قال فالآن من قريب رب ادنني من الارض المقدسة رمية بحجر قال رسول الله صلى الله عليه وسلم والله لو اني عنده لاريتكم قبره الى جنب الطريق عند الكثيب الاحمر متفق عليه اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آیا فرشتہ موت کا یعنے عزرائیل علیہ السلام پاس موسی علیہ السلام کے پس کہا فرشتہ نے حضرت موسیٰ کو کہ قبول کر حکم رب اپنے کا یعنے میں تمہاری روح قبض کرنے کے لیے آیا ہوں چلو فرمایا آنحضرتؐ نے کہ پس طمانچہ مارا موسیٰ نے ملک الموت کی آنکھ پر پس پھوڑ ڈالی آنکھ فرمایا آنحضرتؐ نے پس پھر گیا فرشتہ طرف اللہ تعالیٰ کے اور کہا بھیجا تو نے مجکو طرف بندے اپنے کے کہ نہیں چاہتا مرنا اور تحقیق پھوڑ ڈالی آنکھ میری فرمایا حضرتؐ نے پس پھیر دی اللہ تعالیٰ نے طرف اسکے آنکھ اسکی اور فرمایا کہ پھر جا تو میرے بندے کے پاس اور کہہ کہ آیا زندگانی دراز چاہتا ہی تو پس اگر چاہتا ہی تو زندگانی دراز تو پس رکھ ہاتھ اپنا یعنے ایک ہاتھ یا دونوں ایک بیل کی پیٹھ پر پس اس چیز کو کہ ڈھانکے ہاتھ تیرا بالوں سے یعنے جتنے بال تیرے ہاتھ کے نیچے آویں کہ بہت ہونگے پس تحقیق تو زندہ رہیگا بشمار انکے اتنے ہی برس کہا موسیٰ نے پھر بعد اس زندگانی دراز کے کیا ہی کہا فرشتہ نے پھر مریگا تو کہا موسیٰ نے پس اختیار کی میں نے موت ابھی ای پروردگار میرے نزدیک کر مجکو زمین پاک کی کہی سے یعنے بیت المقدس سے اگرچہ مقدار ایک سنگ اندازی ہو ف ح ع یہ مناجات حضرت موسیٰ نے اسلیے کی کہ وہ مقام اس زمانہ میں افضل تھا بہ نسبت اور جگہوں کے اور مدفن تھا انبیا کا اور شاید کہ یہ تیہ میں ہونگے پس ارادہ کیا نزدیک ہونیکا طرف بیت الرب کے اگرچہ مقدار قلیل ہو دعا کی جگہ سے اور انہوں نے قریب ہونا چاہا بیت المقدس سے نہ نفس بیت المقدس اسلیے کہ ڈرے اس سے کہ مبادا میری قبر مشہور ہو اور بسبب اسکے لوگ فتنہ میں پڑیں اور اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہی دفن ہونا متبرک مین اور قریب ہونا مدفن صالحین سے تب فرمایا آنحضرتؐ نے اگر ہوتا میں نزدیک بیت المقدس کے تو البتہ دکھا دیتا میں تمکو قبر موسیٰ کی ایک جانب راہ کی میں نزدیک تودہ ریت سرخ کے کہ وہاں ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ح جاننا چاہیئے کہ بعضے ملحدوں نے انکار کیا ہی اس حدیث کا کہ اندھا ہونا فرشتے کا چہ معنی اور فرشتہ قبض روح کے لیے آوے طمانچہ مارنا اسکے منھ پر چہ یارا اور ایسی کراہت موت کی اور آرزو بہت باقی رہنے کی دنیا میں سمجھی جاتی ہی اور یہ کیا لائق ہی مقام نبوت و رسالت کے جواب اسکا یہ ہی کہ وہ فرشتہ بصورت بشر کے آیا تھا موسیٰ علیہ السلام نہ جانا کہ یہ ملک الموت ہی روح قبض کرنے کے لیے آیا ہی بلکہ جب دیکھا کہ ایک مرد بیگانہ سر پر چلا آیا تو گمان کیا کہ بقصد ہلاک کرنے انکے کے آیا ہی پس دفع کیا اسکو حتی کہ نوبت آنکھ اندھا کرنے کی پہنچی اور یہ بھی ہی کہ موسیٰ نے اسکو دروغ گو جانا ہو اسمیں کہ دعوے انکی قبض روح کا کیا اسلیے کہ آدمی قابض روح نہیں ہوتا پس غصہ کیا اسپر اور غصہ دروغ گو پر واسطے اللہ ہوتا ہی پس مذموم نہ ٹھہرا چنانچہ اسلیے عتاب جناب حق سے انپر متوجہ نہ ہوا اور دوبارہ جو ملک الموت

اور روایت ہی ابن عباسؓ سے کہ کہا سفر کیا ہمنے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان مکہ اور مدینہ کے ف ع احتمال ہی کہ مکہ سے مدینہ کو چلے یا عکس اسکے ت پس گذرے ہم ایک جنگل میں پس پوچھا آنحضرتؐ نے کہ کونسا جنگل ہی یہ پس عرض کیا صحابہ نے کہ یہ وادی الازرق ہی فرمایا آنحضرتؐ نے گویا میں دیکھتا ہوں طرف موسٰی کی پس ذکر کیا آنحضرتؐ نے رنگ اُنکے سے اور بالوں اُنکے سے کچھ کہ کہا گندم گون ہیں اور جعد ہیں یا کہ او پگندا ہی حال یہ کہ رکھے ہوئی ہیں دو نوں انگلیاں اپنی بیچ دونوں کانوں اپنے کے یعنے جیسے کہ اذان میں رکھتے ہیں بلندی آواز کے لیے واسطے موسٰی کے آواز بلند اور زاری فریاد ہی طرف خدا کے لبیک کہتے ہیں کہ جیسے لیجاوے کہ کہتے ہیں در حالیکہ گذرنیوالے ہیں موسٰی اس جنگل میں کہا اُنہوں نے پھر چلے ہم یہاں تک کہ آئے ہم ثنیہ پر یعنے پہاڑ کی راہ پر کہ ایک پہاڑ میں ہو یا دو پہاڑوں میں پس فرمایا حضرتؐ نے کہ کونسی ثنیہ اور پہاڑ ہی یہ عرض کیا صحابہ نے یہ ہرشا ہی کہ نام ایک پہاڑ کا ہی درمیان مکہ اور مدینہ کے یا کہا پہاڑ کفت ہی کہ یہ پہاڑ بھی اسی راہ میں ہی اور یہ شک راوی ہی پس فرمایا حضرتؐ نے گویا کہ میں دیکھتا ہوں طرف یونسؑ کے سوار ہیں سرخ اونٹنی پر اُنپر جبہ ہی پشمین ف ش ح ع کہ تواضع کے لیے پہنا تھا یا بسبب اختیار کرنے زہد کے اور یہ سند ہی صوفیہ کی اور اُنکے متبعین کی علما میں سے مانند کسائی وغیرہ کے ت مہار اُنکی اونٹنی کی پوست خرما کی ہی گذرنیوالے ہیں اس وادیے میں لبیک کہتے ہوئے ف ع ح اس میں تنبیہ ہی اسپر کہ حج شعائر اللہ سے ہی اور شعائر انبیا سے حالت زندگی میں اور موت میں پس تعظیم کرنی چاہیئے حج میں اور اگر کہا جاوے کہ انبیا کیونکر حج کرتے ہیں اور لبیک کہتے ہیں حالانکہ وہ مردہ ہیں اور دار آخرت انہیں ہی دار العمل اسکے جواب کئی طرح سے دیے ہیں ایک تو یہ کہ یہ مانند شہدا کے ہیں بلکہ افضل اُنسے اور شہدا زندہ ہیں نزدیک پروردگار اپنے کے پس نہیں بعید ہی یہ کہ حج کریں اور نماز پڑھیں اور تقرب حاصل کریں اپنے پروردگار سے جسطرح چاہیں اور دوسرے یہ کہ یہ دیکھنا خواب میں تھا غیر شب معراج میں جیسے کہ روایت ابن عمر سے معلوم ہوتا ہی اور خواب انبیا کا سچا ہی اور حق بندہ مسکین عبدالحق کہتا ہی کہ چونکہ اتفاق ہی اوپر حیات انبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہم کے ساتھ حیات حقیقی دنیاوی کے ولیکن محجوب ہیں نظر عوام سے پس حقیقت میں دکھایا اللہ تعالٰے نے انکو اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے تئیں بغیر خواب وغیرہ کے ت نقل کی یہ مسلم نے **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خُفِّفَ عَلٰی دَاوٗدَ الْقُرْاٰنُ فَكَانَ یَاْمُرُ بِدَوَابِّهٖ فَتُسْرَجُ فَیَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ قَبْلَ اَنْ تُسْرَجَ دَوَابُّهٗ وَلَا یَاْكُلُ اِلَّا مِنْ عَمَلِ یَدِهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آسان کیا گیا داؤد علیہ السلام پر پڑھنا زبور کا پس تھے داؤد علیہ السلام کہ حکم کرتے زین کسنے کا اپنے جانوروں پر پس زین کسے جاتے پس پڑھ لیتے داؤدؑ زبور کو یعنے تمام کرتے اُسکو پہلے اسکے کہ زین کسے جاتے جانور اُنکے کے ف ح ع یہ نہ معلوم ہوا کہ جانور اُنکے کتنے تھے اور کتنے عرصہ میں زین کسے جاتے تھے لیکن یہ معلوم ہوا کہ مجاری عادت سے خارج تھا حاصل یہ کہ یہ خرق عادت سے تھا اللہ تعالٰی اپنے اچھے بندوں کیلئے زمانہ کو طی و بسط کرتا ہی یعنے کبھی بہت سا زمانہ تھوڑا ہو جاتا ہی اور کبھی تھوڑا بہت سا اور سیدنا حضرت امیر المومنین علیؓ سے بھی منقول ہی کہ ایک رکاب میں پانوں رکھتے اور دوسری رکاب میں پانوں رکھنے تک قرآن ختم کر لیتے اور ایک روایت میں ہی ملتزم کعبہ سے اسکے دروازے تک جاتیں پڑھ لیتے ت اور نہیں کھاتے تھے داؤدؑ روزی مگر کسب کار ہاتھوں اپنے کے سے کہ زرہ بناتے تھے نقل کی یہ بخاری نے **وَعَنْهُ** عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَتِ امْرَاَتَانِ مَعَهُمَا ابْنَاهُمَا جَاءَ الذِّئْبُ فَذَهَبَ بِابْنِ اِحْدٰهُمَا فَقَالَتْ صَاحِبَتُهَا اِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ وَقَالَتِ الْاُخْرٰی اِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ فَتَحَاكَمَتَا اِلٰی دَاوٗدَ فَقَضٰی بِهٖ لِلْكُبْرٰی فَخَرَجَتَا عَلٰی سُلَیْمَانَ بْنِ دَاوٗدَ فَاَخْبَرَتَاهُ فَقَالَ ائْتُوْنِیْ بِالسِّكِّیْنِ اَشُقُّهٗ بَیْنَكُمَا فَقَالَتِ الصُّغْرٰی لَا تَفْعَلْ یَرْحَمُكَ اللّٰهُ هُوَ ابْنُهَا فَقَضٰی بِهٖ لِلصُّغْرٰی مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ تھیں دو عورتیں کہ اُنکے ساتھ دو بیٹے اُنکے تھے یعنے ہر ایک اُن دونوں عورتوں میں سے ایک بیٹا رکھتی تھی آیا بھیڑیا پس لے گیا ایک کے بیٹے کو پس کہا ساتھ والی اُسکی نے کہ نہیں لے گیا بھیڑیا مگر تیرے

بیوی فرعون کی ف ح ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ یہ دونوں بیبیاں کامل اور افضل ہیں سب عورتوں سے کہ سوائے انکے ہیں حتی کہ فاطمہؓ اور
خدیجہؓ و عائشہؓ اور تمام ازواج مطہرات سے لیکن توجیہ اسمیں یہ کرتے ہیں کہ مراد عورتوں سے اگلی امتوں کی عورتیں ہیں کہ انمیں یہ دونوں افضل ہیں
یا یہ کلام ہو پہلے اوترنے وحی کے بیچ فضل و کمال اُن مطہرات کے یا یہ مستثنی ہیں انسے بقرینہ اور حدیثوں کے کہ فاطمہ زہراؓ کی مناقب میں واقع ہوئی ہیں
کہ فاطمہ سیدۃ النساء اہل الجنۃ اور بعضی طرق حدیث افضلیت فاطمہؓ کی میں مریمؑ اور آسیہؓ کا مستثنی ہونا آیا ہی حاصل یہ کہ حدیثیں مختلف اس باب میں
آئیں پس یا تو تطبیق انمیں اور حدیثیں متعدد رکھتی ہیں یا انکے ساتھ تخصیص عمومات کے قائل ہوں واللہ اعلم اور بیان حدیث فضیلت عائشہؓ کی بلکہ انکی
افضلیت کی بیان کی کہ فرمایا ت اور فضیلت عائشہؓ کی اور عورتوں پر مانند فضیلت ثرید کی ہی باقی طعاموں پر ف ع مراد عورتوں سے
بیان یا تو سب عورتیں دنیا کی ہیں یا عورتیں ذکر کی گئیں یعنی مریمؑ و آسیہؓ یا عورتیں جنت کی یا عورتیں انکے زمانہ کی یا عورتیں اس امت
کی یا ازواج مطہرات اور ثرید اس کھانے کو کہتے ہیں کہ ٹکڑے توڑ کر شوربا اوپر ڈال دیتے ہیں اور عرب میں اس طعام کو افضل سب طعاموں
میں جانتے ہیں بسبب لذیذ اور نرم اور مقوی اور زود ہضم ہونے اسکے کے اور اختلاف کیا ہی علماء نے بیچ تفضیل کے درمیان عائشہ
اور خدیجہؓ اور فاطمہ کے پس کہا اکمل نے کہ روایت کیا گیا ہی ابو حنیفہ سے یہ کہ عائشہؓ بعد خدیجہؓ کے افضل ہیں عالمین کی عورتوں میں اور
کہا حافظ ابن حجر نے کہ فاطمہ افضل ہیں خدیجہؓ اور عائشہؓ سے اور سوال کئے گئے سبکی پس کہا کہ جو کچھ کہ ہمنے اختیار کیا ہی یہ ہی کہ فاطمہ
بنت محمدؐ افضل ہیں پھر اُنکی ماں خدیجہؓ پھر عائشہؓ ف مؤلف کا جاننا چاہیے کہ بعضی روایتوں ابن ابی شیبہ کے سے یوں معلوم
ہوتا ہی کہ فاطمہ زہرا سیدۃ النساء اہل الجنۃ کی ہیں بعد مریمؑ بیٹی عمران اور آسیہؓ زن فرعون اور خدیجۃ الکبریٰؓ اور خدیجۃ الکبریٰؓ افضل ہیں حضرت
عائشہؓ سے اور نقل کیا سبکی نے بعض ائمہ عصر اپنے سے کہ فاطمہؓ اور حسنؓ اور حسینؓ افضل ہیں خلفاء اربعہ سے باعتبار ٹکڑہ اور جگر گوشہ ہونے
جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نہ مطلق کیونکہ خلفاء راشدینؓ افضل ہیں حضرت فاطمہؓ اور حسنؓ اور حسینؓ سے باعتبار علم و فضل اور کثرت
ثواب و آثار خیر کثیر کے بیچ اسلام کے جیسے کہ ابن حجر نے شرح شمائل ترمذی میں بیان کیا ہی غرضکہ ہر ایک ان عورات مطہرات میں سے باعتبار
فضیلت جزئیہ کے انمیں ایک دوسرے پر فضیلت رکھتی ہیں نہ ہر وجہ سے ایک کو فضیلت تمام ہی دوسری پر پس اس صورت میں حضرت عائشہ
صدیقہ باعتبار فضیلت علمی اور مدار ہونے وحی کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر انکے بستر میں افضل ہیں حضرت فاطمہ زہراؓ سے نہ باعتبار فضیلت ٹکڑہ ہونے
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اسواسطے کہ یہ فضیلت جزئیہ حضرت فاطمہؓ ہی کیساتھ مخصوص ہی اسلیئے قصیدۂ امالیہ میں لکھا ہی کہ فاطمہ زہرا بعضی
باتوں میں حضرت عائشہؓ پر فضیلت رکھتی ہیں اور آسیہؓ اور مریمؑ اپنے اپنے زمانہ کی بی بیوں پر فضیلت رکھتی ہیں اور خدیجۃ الکبریٰؓ اسکے باعتبار
فضیلت رکھتی ہیں کہ پہلی بی بی حضرتؐ کی ہیں اور بہت خدمتگذاری حضرتؐ کی کی اور اکثر اولاد آپکی انھیں سے پیدا ہوئی واللہ اعلم بالصواب
ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَ ذُکِرَ** حَدِیْثُ اَنَسٍ یَا خَیْرَ الْبَرِیَّۃِ وَحَدِیْثُ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ اَیُّ النَّاسِ اَکْرَمُ وَحَدِیْثُ
ابْنِ عُمَرَ الْکَرِیْمُ ابْنُ الْکَرِیْمِ فِیْ بَابِ الْمُفَاخَرَۃِ وَالْعَصَبِیَّۃِ اور ذکر کی گئی حدیث انس کی کہ اسمیں یا خیر البریۃ ہی یعنی یہ ایک اعرابی نے کہا تھا حضرت
کو آپنے فرمایا کہ یہ ابراہیم ہیں اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہؓ کی کہ اسمیں ای الناس اکرم ہی اور حدیث ابن عمرؓ کی کہ اسمیں الکریم ابن الکریم
کریم ہی بیچ باب مفاخرت اور عصبیت کے کہ اوپر ذکر ہو چکا

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری

عَنْ اَبِیْ رَزِیْنٍ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیْنَ کَانَ رَبُّنَا قَبْلَ اَنْ یَّخْلُقَ خَلْقَهٗ قَالَ کَانَ فِیْ عَمَاءٍ مَا تَحْتَهٗ هَوَاءٌ وَمَا فَوْقَهٗ هَوَاءٌ
وَخَلَقَ عَرْشَهٗ عَلَی الْمَاءِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ قَالَ یَزِیْدُ بْنُ هَارُوْنَ الْعَمَاءُ اَیْ لَیْسَ مَعَهٗ شَیْءٌ

روایت ہی ابو رزین سے کہ کہا مین نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہان تھا پروردگار ہمارا پہلے اسکے کہ پیدا کیے اپنی خلق کو فرمایا خبر دیتے کہ تھا عمار مین ف ح کہا علما نے کہ عما ابر باریک یعنے ہلکا یا کثیف یعنے گہرا اور روایت کیا گیا ہی عمار ساتھ مد او قصر کے اور یہہ تقدیر مراد اس سے بیان ایک امر ہی کہ ادراک نکرے اسکو عقل اور نہ پہونچے اسکے کنہ کو وصف ت نتھی نیچے اسکے ہوا اور نتھی اوپر اسکے ہوا ف ح ع یہ کنایہ ہی اسکی طرف کہ نتھی ساتھ اسکے کوئی چیز پس حاصل اسکا راجع ہوتا ہی طرف مضمون کان اللہ ولم یکن معہ شیئ کے اور بعضون نے کہا کہ یہ اشارہ ہی طرف دفع توہم مکان کے اسلیئے کہ ابر متعارف کا ہونا محال ہی بے ہوا اور بیہ مکان کے اور زہری نے کہا کہ ہم ایمان لائے اسپر اور کیفیت اسکی ہم کچھ نہین جانتے اور بعضون نے کہا کہ مراد سوال سے یہ تھے کہ این کان عرش ربنا اور پہلے فرمایا اور پیدا کیا عرش اپنا پانی پر ت نقل کی ترمذی نے اور کہا کہ کہا یزید بن ہارون نے یعنے عما کنایت ہی اس سے کہ نتھی ساتھ اسکے کوئی چیز جیسا کہ کہا گیا **وعن العباس بن عبد المطلب**

زَعَمَ اَنَّهٗ كَانَ جَالِسًا فِي الْبَطْحَاءِ فِي عِصَابَةٍ وَّرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِيْهِمْ فَمَرَّتْ سَحَابَةٌ فَنَظَرُوْا اِلَيْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تُسَمُّوْنَ هٰذِهٖ قَالُوا السَّحَابَ قَالَ وَالْمُزْنَ قَالُوْا وَالْمُزْنَ قَالَ وَالْعَنَانَ قَالُوْا وَالْعَنَانَ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا بُعْدُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ قَالُوْا لَا نَدْرِيْ قَالَ اِنَّ بُعْدَ مَا بَيْنَهُمَا اِمَّا وَاحِدَةٌ وَاِمَّا اثْنَتَانِ اَوْ ثَلٰثٌ وَّسَبْعُوْنَ سَنَةً وَّالسَّمَاءُ الَّتِيْ فَوْقَهَا كَذٰلِكَ حَتّٰى عَدَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ ثُمَّ فَوْقَ السَّمَاءِ السَّابِعَةِ بَحْرٌ بَيْنَ اَعْلَاهُ وَاَسْفَلِهٖ كَمَا بَيْنَ سَمَاءٍ اِلٰى سَمَاءٍ ثُمَّ فَوْقَ ذٰلِكَ ثَمَانِيَةُ اَوْعَالٍ بَيْنَ اَظْلَافِهِنَّ وَرُكَبِهِنَّ مِثْلُ مَا بَيْنَ سَمَاءٍ اِلٰى سَمَاءٍ ثُمَّ عَلٰى ظُهُوْرِهِنَّ الْعَرْشُ بَيْنَ اَسْفَلِهٖ وَاَعْلَاهُ مَا بَيْنَ سَمَاءٍ اِلٰى سَمَاءٍ ثُمَّ اللّٰهُ فَوْقَ ذٰلِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاؤُدَ

اور روایت ہی عباس بن عبد المطلب سے کہا کہ وہ تھے بیٹھے بیچ بطحا مکہ کے یعنے محصب مین کہ نام ایک جگہ کا ہی ساتھ ایک جماعت کے ف ح ع ظاہر عبارت حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ یہ قصہ عباس کے اسلام لانے سے پہلے کا ہی اور وہ جماعت بھی مسلمان نتھی اور حدیث ابی ہریرہ کی کہ تیسری فصل آتی ہی دلالت کرتی ہی اسپر کہ وہ جماعت مسلمان تھی ت حال آنکہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے ان مین ف ح یعنے اسوقت اور احتمال رکھتا ہی یہ کہ ہو یہ ذکر کفار مکہ کے مسلمان ہونے کے پہلے کا یا بعد کا ت پس گذرا ایک ابر پس نگاہ کی اس جماعت نے طرف اس ابر کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا نام رکھتے ہو تم اسکا کہا انہون نے کہ یہ سحاب ہی فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور مزن بھی کہتے ہو کہا انہون نے اور مزن بھی کہتے ہین فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور عنان بھی کہتے ہو کہا انہون نے اور عنان بھی کہتے ہین فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آیا جانتے ہو تم کہ کسقدر ہی دوری اس مسافت کی کہ درمیان آسمان و زمین کے ہی کہا انہون نے کہ نہین جانتے ہم فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق دوری اس مسافت کی کہ درمیان آسمان و زمین کے ہی یا تو اکہتر یا بہتر یا تہتر برس کی اور یہ تردید شک راوی سے ہی اور جو آسمان کہ اوپر اسکے ہی اسیقدر ہی کہ مسافت درمیان اس آسمان کے اور اس آسمان کے کچھ اوپر ستر برس کے ہی یہان تک کہ گنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتون آسمان ف ح یعنے اس ہیئت پر کہا طیبی نے کہ مراد ستر سے حدیث مین تکثیر و مبالغہ ہی نہ تحدید اسلیئے کہ اور حدیث مین آیا ہی کہ دوری درمیان آسمان و زمین کے اور ایسے ہی آسمانون مین ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک پانسو برس کی راہ ہی ت بعد ازان ساتوین آسمان پر ایک دریائے عظیم ہی کہ مسافت درمیان اعلا اسکے کے اور اسفل اسکے کے مانند اس مسافت کے ہی کہ درمیان ایک آسمان اور دوسرے آسمان کے ہی ف ح حدیثون مین آیا ہی کہ حق تعالےٰ نے عرش کے نیچے ایک دریا پیدا کیا ہی اسوقت سے کہ عرش کو پیدا کیا ہی وہ دریا جاری ہی ت پہر اس دریا کے اوپر آٹھ فرشتے ہین بصورت پہاڑ کے بکرونکے کہ مسافت درمیان کہرون

اُنکے کے اور گھٹنوں اُنکے کے مقدار اُس مسافت کی ہی کہ درمیان ایک آسمان کے اور دوسرے آسمان کے ہی پھر اُنکی پشتوں پر ہی عرش درمیان اسفل عرش کے اور اعلاء اُسکے کے اُس مقدار ہی کہ درمیان ایک آسمان کے دوسرے تک ہی پھر اللہ تعالیٰ ہی اوپر اُسکے نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نے **ف** ح ع یعنی باعتبار علو رتبت اور عظمت اور حکومت اور عزت کے نہ باعتبار مکان اور جہت اور استقرار اور تمکن کے اور یہ تصویر و تمثیل ہی واسطے علو و عظمت الٰہی کے کہ وہ فوق سب کے اور دراک کے ہی جیسے کہ قرآن مین فرمایا اللہ من ورائہم محیط پس معنے یہ ہوئے کہ وہ بڑا ہی عالی شان عظیم البرہان ہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہا کہ اُنکو شغل سفلیات سے اوٹھا کر ساتھ تفکیر علویات کے اور فکر کرنے کے ملکوت آسمانون اور زمین کے مین متعلق کرین تا وہان سے بھی ترقی کرکے طرف پیدا کرنیوالے اور برپا کرنیوالے اُنکے کے متوجہ کرین اور گرفتاری بت پرستی سے کہ اسفل السافلین مین پڑے ہین باز رکھین فافہم و باللہ التوفیق **وعن جبیر بن مطعم** قال اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعرابی فقال جہدت الانفس وجاع العیال ونہکت الاموال وھلکت الانعام فاستسق اللہ لنا فانا نستشفع باللہ علیک فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم سبحان اللہ سبحان اللہ فما زال یسبح حتی عرف ذلک فی وجوہ اصحابہ ثم قال ویحک انہ لا یستشفع باللہ علی احد شان اللہ اعظم من ذلک ویحک اتدری ما اللہ ان عرشہ علی سمواتہ لھکذا وقال باصابعہ مثل القبۃ علیہ وانہ لیئط اطیط الرحل بالراکب رواہ ابو داود اور روایت ہی جبیر بن مطعم سے کہا کہ آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک گنوار اور کہا کہ مشقت مین ڈالی گئین جانین اور بھوکے ہوئے اہل و عیال اور نقصان کیے گئے مال اور ہلاک ہوئے چارپائے پس مینھ مانگو اللہ تعالیٰ سے واسطے ہمارے پس تحقیق ہم طلب شفاعت کرتے ہین بجہت و تعظیم تمہاری کے اللہ پر یعنے تمکو شفیع اور وسیلہ پکڑتے ہین درگاہ حق مین تا مینھ برسا دے اور طلب شفاعت کرتے ہین ساتھ خدا کے تجھ پر ع یعنے اللہ سے فریاد رسی چاہتے ہین تیرا مین کہ شفاعت کرو تم ہمارے لیئے اُسکے نزدیک یعنے توفیق دے تمکو ہماری شفاعت کرنے کی لیکن ہر گاہ کہ ظاہر عبارت سے وہم جاتا تھا برابری کا قدرت مین اور مشارکت کا کام مین حال آنکہ اللہ سبحانہ پاک ہی شرک سے مطلق اور فرمایا ہی اللہ تعالیٰ نے لیس لک من الامر شئی یعنے تمکو کسی کام مین کچھ دخل نہین اور فرمایا من ذا الذی یشفع عندہ الا باذنہ برا معلوم ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہنا اُسکا اور تعجب کیا اس تشبیہ سے پس فرمایا آنحضرتؐ نے پاک ہی ذات اللہ کی پاک ہی ذات اللہ کی یعنے تاکید کے لیئے از راہ تعجب کے مکرر فرمایا پس ہمیشہ تسبیح کرتے رہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یعنے بسبب تعجب و غضب کے یہان تک کہ پہچانا گیا اثر تعجب و غضب کا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابیون کے چہرون مین **ف** ع اسیلئے کہ صحابہ نے سمجھے بار بار تسبیح کہنے حضرتؐ کے سے کہ حضرتؐ غصہ ہوئے اس سبب سے پس ڈرے وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غضب سے اور متغیر ہوئے چہرے اُنکے بخوف خدا پس جب اُنمین متاثر ہوا خوف تو موقوف کی آپنے تسبیح اور التفات کیا اُس گنوار کیطرف پھر فرمایا واسطے ہی تجھکو یعنے جان اے کلام کرنیوالے جاہل و غافل تحقیق شان یہ ہی کہ طلب شفاعت نہین کیجاتی ہی ساتھ خدا کے کسی پر اور وسیلہ نہین پکڑا جاتا ہی اُسکو امر خدا اور قدر و مرتبہ اُسکا بزرگتر ہی اس سے کہ وسیلہ کرین اُسکو نزدیک کسی کے وائے تجھکو آیا جانتا ہی تو کہ کیا ہی عظمت اللہ کی تحقیق عرش اُسکا محیط ہی اُسکے آسمانون پر اسطرح اور اشارہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے کہنا اور سمجھانے صورت ہکذا کے ساتھ انگلیون اپنی کے مانند گنبد کے اور پھیلی اپنی کے یعنے محیط ہی تمام آسمانون پر جیسے جانب زمین پر اور تحقیق عرش باوجود اس وسعت و کلانی کی آواز کرتا ہی بسبب بار عظمت الٰہی کے آواز کرنے پالان اونٹ کے بسبب سوار کے نقل کی یہ ابو داؤد نے

ف ح ع یعنے عاجز آتا ہی عرش برداشت عظمت حق سے مانند عجز پالان کے سوار کی سواری سے کہ بھاری سواری سے چرچرا ہونے لگتا
ہی اور یہ تصویر اور تمثیل عظمت الہی کی ہی بقدر فہم اعرابی کے اور حاصل یہ کہ جو آپ ایسا عظیم الشان ہو سکے شفیع اُسکے غیر کیطرف ٹھہرایا جائے و
عن جابر بن عبد الله عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال أذن لي أن أحدث عن ملك من ملائكة الله من حملة
العرش إن ما بين شحمة أذنيه إلى عاتقه مسيرة سبعمائة عام رواه أبو داود اور روایت ہی جابر بن عبد اللہ سے نقل کی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اذن دیا گیا مجکو یہ کہ بیان کرون مین عظمت ایک فرشتے کی اللہ کے فرشتون
سے کہ جو اوٹھانیوالے عرش کے ہین یہ کہ درمیان لو کانون اُسکے کے اُسکے کندھون تک مسافت سات سو برس کی ہی نقل کی یہ ابو داؤد نے
وعن زرارة بن أبي أوفى أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لجبريل هل رأيت ربك فانتفض جبريل وقال يا محمد
إن بيني وبينه سبعين حجابا من نور لو دنوت من بعضها لاحترقت هكذا في المصابيح ورواه أبو نعيم في الحلية
عن أنس إلا أنه لم يذكر فانتفض جبريل اور روایت ہی زرارہ بن ابی اوفے سے ف ح زرارہ ثقات تابعین سے ہین قاضی
بصرہ کے تھے اور علما اور فضلا اور عباد زمانہ اپنے کے سے ہین ابن عباس اور ابو ہریرہؓ سے سماع رکھتے ہین ایک روز نماز فجر مین امامت کر رہے تھے
آیت فاذا نقر فی الناقور پڑہی ایک چیخ ماری اور جان دی سنہ ترانوے مین ولید بن عبد الملک کے زمانہ مین اور ملا علی رح نے کہا کہ کہا مغنی نے
کہ زرارہ صحابہ سے تھے مرے عثمان کے زمانہ مین بات یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا جبرئیل سے کہ کیا دیکھا ہی تو نے اپنے پروردگار کو پس
نہایت کانپے جبرئیل ف ع یعنے عظمت اس سوال اور تصور اس حال سے اور اسمین دلیل ہی اوپر حقیقت رویت اللہ تعالی کے دار البقا
مین اسلیے کہ اگر ہوتی رویت محال تو نہ سوال کرتے آنحضرت لیکن اسمین اختلاف متقدمین کے ملائکہ اور جنات کو رویت اللہ تعالی کی ہوگی یا نہین
پھر ہر گاہ کہ رویت اکثر موجب قربت کی ہوتی ہی پس کانپے جبرئیل مارے ہیبت کے ت اور کہا اے محمد بلا شبہ درمیان میرے اور درمیان
خدا تعالی کے ستر پردے ہین نور کے ف ع یہ عبارت ہی اللہ تعالی کی کمال سے اور جبرئیل کے نقصان اور حجاب بہ نسبت جبرئیل کے ہی مراد
یہ کہ محجوب مغلوب ہوتا ہی پس یہ حجاب صفت مخلوق کی ہی کہ جو موصوف ہی ساتھ صفت نقصان کے اور خالق ذو الجلال موصوف ہی ساتھ صفت
کمال کے پس نہین حاجب ہوتی اُسکو کوئی چیز اور تعین عدد ستر کے شارع ہی کو معلوم ہی اور ایک روایت مین ستر ہزار پردے آئے ہین پس
ہو سکتا ہی کہ کنایت کثرت پردون سے ہووے اگر نزدیک ہوؤن مین بعض اُن پردون سے یعنے سر انگشت کی قدر جیسے کہ ایک روایت مین
ہی تو البتہ جل جاؤن مین اسیطرح ہی مصابیح مین کہ زرارہ سے روایت کی اور نام صحابی کا نہین ذکر کیا اور روایت کیا اسکو ابو نعیم نے حلیہ مین
کہ نام اُنکی کتاب کا ہی انس سے اور ہو سکتا ہی کہ زرارہ نے انس سے روایت کی ہو لیکن ابو نعیم نے نہین ذکر کی یہ عبارت فانتفض جبرئیل یعنے
اور باقی جواب ذکر کیا ہی وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن الله خلق إسرافيل منذ يوم
خلقه صافا قدميه لا يرفع بصره بينه وبين الرب تبارك وتعالى سبعون نورا ما منها من نور يدنو منه
إلا احترق رواه الترمذي وصححه اور روایت ہی ابن عباسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالی نے پیدا
کیا اسرافیل کو اس حال مین کہ صف باندھے ہوئے ہین اور پر دونون پانون اپنے کے اول مدت پیدائش اپنی سے نہین اوٹھاتے ہین اسرافیل نگاہ
اپنی ف ع یعنے طرف آسمان کی ازراہ ادب کے یا نہین اوٹھاتے نگاہ صور سے اور یہ عبارت ہی مستعد اور منتظر ہونے اُنکے سے واسطے حکم پھونکنے صور
کے کہ شاید ابہی حکم آ پہنچے ت درمیان اسرافیل اور پروردگار تعالی کے ستر پردے ہین نور کے کہ حجاب ہین نہین ہین اُن ستر نورون مین سے کوئی

نور کے قریب ہوں اُس سے اسرافیل فرضاً مگر کہ جل جاویں نقل کی یہ ترمذی نے اور صحیح کہا اسکو **وعن** جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لما خلق اللہ آدم وذریتہ قالت الملئکۃ یا رب خلقتہم یاکلون ویشربون وینکحون ویرکبون فاجعل لہم الدنیا ولنا الآخرۃ قال اللہ تعالی لا اجعل من خلقتہ بیدی ونفخت فیہ من روحی کمن قلت لہ کن فکان رواہ البیہقی فی شعب الایمان

اور روایت ہے جابر سے یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ پیدا کیا اللہ تعالے نے آدم کو اور انکی اولاد کو یعنے روز میثاق کے یا بعد اسکے کہا ملائکہ نے کہ اے پروردگار پیدا کیا تونے انکو کہ کھاتے ہیں اور پیتے ہیں اور جماع کرتے ہیں یا نکاح کرتے ہیں اور سوار ہوتے ہیں یعنے جانوروں پر جنگل میں اور کشتی پر دریا میں پس گردان واسطے انکے دنیا اور ہمارے لیئے آخرت ف ع یعنے جو کچھ بہرہ مند ہیں اہل دنیا ہم محروم ہیں اسکی لذت سے انکے لیئے یہ دنیا بغیر دوام و بقا کے ہو یا گردان انکے لیئے یہ دنیا ہی فقط اور ہمارے لیئے نعمتیں آخرت کی تا برابری ہو جاوے ہم میں اور انمیں اور جمع کرنا دنیا و آخرت کا انکے لیئے زیادتی ہے ت فرمایا اللہ تعالے نے نہیں گردانونگا میں عاقبت اس شخص کی کہ پیدا کیا میں نے اسکو اپنے دونوں ہاتھوں سے یعنے بغیر واسطے کسبی کے بتدریج مرکب معجون کمال سے کہ مشتمل ہے اوپر قابلیت ہدایت اور ضلالت کے اور استعداد مظہریت جمال و جلال کے اور پھونکی میں نے اسمیں روح اپنی مانند اس شخص کے کہ کہا میں نے اسکے لیئے یعنے پیدا کرنے میں ہو پس ہو گیا کہا ف ح طیبی نے یعنے نہیں برابر ہو سکتا بزرگی میں وہ شخص کہ پیدا کیا میں نے اسکو بذات خود اور نہیں سونپا میں نے اسکے پیدا کرنے کو کسی کی طرف اور پھونکی میں نے اسمیں اپنی روح سے کہ وہ آدم ہیں اور اولاد انکی ساتھ اسکے کہ ہوا مجرد امر کن سے کہ وہ فرشتے ہیں اور اضافت روح کی اپنے نفس کیطرف بزرگی کے لیئے ہے جیسے بیت اللہ میں کہا میں ملک نے یعنے نہیں برابر ہو سکتا بشر اور فرشتہ کرامت اور قربت میں بلکہ کرامت بشر کی زیادہ ہے اور منزلت اسکی اعلی ہے آور یہ منجملہ دلیلوں اہل سنت کے سے ہے اوپر افضلیت بشر کے ملائکہ پر آور وجہ اسکی واللہ اعلم یہ ہے کہ فرشتے معصوم پیدا کیئے گئے پس ہوئے دوزخ سے ممنوع اور نعیم سے محروم اور بشر پیدا کیا گیا مکلف ساتھ کرنے طاعت کے اور بچنے کے معصیت سے پس جو کوئی دونوں کے حق بجا لایا مستحق ہوا ثواب کا دارین میں اور جسنے اعراض کیا دونوں سے مستوجب ہوا عذاب کا کونین میں ت نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المؤمن اکرم علی اللہ من بعض ملئکتہ رواہ ابن ماجۃ

روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مومن یعنے کامل کہ وہ انبیا اور اولیا ہیں بزرگتر ہے اللہ تعالے کے نزدیک اسکے بعضے فرشتوں سے نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف ع یعنے خواص فرشتوں سے یا انکے عوام سے کہ جو برگزیدہ ہیں ا ه کہا طیبی نے مراد مومن سے عوام انکے ہیں اور مراد ملائکہ سے بھی عوام انکے ہیں کہا محی السنہ نے اولی یہ ہے کہ کہا جاوے عوام مومنین افضل ہیں عوام ملائکہ سے اور خواص مومنین افضل ہیں خواص ملائکہ سے کہ فرمایا اللہ تعالے نے الذین آمنوا وعملوا الصالحات اولئک ہم خیر البریۃ اور دلیل پکڑی ہے اس سے اہل سنت نے بیچ تفضیل انسان کے ملائکہ پر انتہی اور پوشیدہ نہیں کہ مراد خواص مومنین سے رسل اور انبیا ہیں اور خواص ملائکہ سے مانند جبرئیل اور اسرافیل کے اور مراد عوام مومنین سے کاملین ہیں اولیا میں سے مانند خلفا اور تمام علما کے او تفصیل اولی ہے اجمال بعض انکے سے اس کہنے میں کہ بشر افضل ہے ملک سے اور حدیث المومن اعظم حرمۃ من الکعبۃ ابن ماجہ میں وہ سند وان آئی ہے

وعنہ قال اخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدی فقال خلق اللہ التربۃ یوم السبت وخلق فیہا الجبال یوم الاحد وخلق الشجر یوم الاثنین وخلق المکروہ یوم الثلثاء وخلق النور یوم الاربعاء وبث فیہا الدواب یوم الخمیس وخلق آدم بعد العصر من یوم الجمعۃ فی آخر الخلق وآخر ساعۃ من النہار فیما بین العصر الی اللیل رواہ مسلم

اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا پکڑا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ میرا اور فرمایا کہ پیدا کی اللہ تعالے نے مٹی دن ہفتہ کے ف ع

اور یہ ہے اور ایسے آخر دن ہفتہ کا کہ جسکو ہفتہ الاحمر کہتے ہین پس وہ اتوار ہے اسکا حکم یہ ہے پس نہین منافی ہے یہ قول اللہ تعالے ولقد خلقنا السموات والارض وما بینہما فی ستة ایام ترجمہ اور پیدا کیئے اسمین پہاڑ دن اتوار کے اور پیدا کیئے درخت دن پیر کے اور پیدا کین چیزین بری دن منگل کے اور پیدا کی روشنی دن بدہ کی فتح مسلم مین بلفظ نور کا ری سے یا ہے اور ایسی ہی مشکوۃ کے صحیح نسخون مین اور اصول معتمدہ مین ری سے ہے اور ایک نسخہ مین حرف نون بیچ بھی آخر مین یعنی مچھلی کے اور ہو سکتا ہے کہ نور اور مچھلی اس دن مین پیدا ہوئے ہون ت اور پھیلائے زمین مین جانور جمعرات کو اور پیدا کیا آدم کو روز جمعہ کے عصر کی نماز کے بعد بیچ آخر پیدایش اور آخر ساعت دن کے درمیان عصر کے رات تک نقل کی یہ مسلم نے فتح اسی سبب سے جمعہ نام رکھا کہ پیدایش سب کی اسمین جمع ہوئی اور فضیلت دی اسکی آخر ساعت کو اور یہ ساعت قبولیت دعا کی ہے اکثرون کے نزدیک **وعنه** قَالَ بَيْنَمَا نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ وَأَصْحَابُهُ إِذْ أَتَى عَلَيْهِمْ سَحَابٌ فَقَالَ نَبِيُّ اللهِ هَلْ تَدْرُونَ مَا هٰذَا قَالُوا اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ هٰذِهِ الْعَنَانُ هٰذِهِ رَوَايَا الْأَرْضِ يَسُوقُهَا اللهُ إِلَى قَوْمٍ لَا يَشْكُرُونَهُ وَلَا يَدْعُونَهُ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَا فَوْقَكُمْ قَالُوا اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّهَا الرَّقِيعُ سَقْفٌ مَحْفُوظٌ وَمَوْجٌ مَكْفُوفٌ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَا بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهَا قَالُوا اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهَا خَمْسُمِائَةِ عَامٍ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَا فَوْقَ ذٰلِكَ قَالُوا اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ سَمَاءَانِ بُعْدُ مَا بَيْنَهُمَا خَمْسُمِائَةِ سَنَةٍ ثُمَّ قَالَ كَذٰلِكَ حَتّٰى عَدَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ مَا بَيْنَ كُلِّ سَمَاءَيْنِ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَا فَوْقَ ذٰلِكَ قَالُوا اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ إِنَّ فَوْقَ ذٰلِكَ الْعَرْشُ وَبَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّمَاءِ بُعْدُ مَا بَيْنَ السَّمَاءَيْنِ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَا الَّذِي تَحْتَكُمْ قَالُوا اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ إِنَّهَا الْأَرْضُ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَا تَحْتَ ذٰلِكَ قَالُوا اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ إِنَّ تَحْتَهَا أَرْضًا أُخْرٰى بَيْنَهُمَا مَسِيرَةُ خَمْسِمِائَةِ سَنَةٍ حَتّٰى عَدَّ سَبْعَ أَرَضِينَ بَيْنَ كُلِّ أَرْضَيْنِ مَسِيرَةُ خَمْسِمِائَةِ سَنَةٍ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ أَنَّكُمْ دَلَّيْتُمْ بِحَبْلٍ إِلَى الْأَرْضِ السُّفْلٰى لَهَبَطَ عَلَى اللهِ ثُمَّ قَرَأَ هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ قِرَاءَةُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْآيَةَ تَدُلُّ عَلٰى أَنَّهُ أَرَادَ لَهَبَطَ عَلٰى عِلْمِ اللهِ وَقُدْرَتِهِ وَسُلْطَانِهِ وَعِلْمُ اللهِ وَقُدْرَتُهُ وَسُلْطَانُهُ فِي كُلِّ مَكَانٍ وَهُوَ عَلَى الْعَرْشِ كَمَا وَصَفَ نَفْسَهُ فِي كِتَابِهِ

اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا اسوقت کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے اور یار انکے ناگہان آیا اوپر ایک ابر پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آیا جانتے ہو کیا ہے یہ کہا صحابہ نے یعنے موافق عادت اپنی کے کہ اللہ اور رسول اسکا دانا تر ہے فرمایا حضرت نے یہ عنان ہے فتح اوپر گذر چکا ہے کہ عنان عین کے زبر سے نام ابر کا ہے ترجمہ یہ ابر روایا زمین کے ہین فتح روایا راء کے زبر سے جمع راویہ کی ہے اور راویہ اس اونٹ کو کہتے ہین کہ اس سے پانی کھینچتے ہین تشبیہ دی ابر کو ساتھ اسکے بسبب اسکے کہ جیسے اونٹ پانی کھینچ کر زمین مین دیتا ہے ایسی ہی ابر پانی برساتا ہے زمین پر ترجمہ ہانکتا ہے انکو اللہ تعالے طرف ایک قوم کے کہ شکر نہین کرتے اسکا فتح ع یعنے بلکہ کفران نعمت کرتے ہین اور نسبت کرتے ہین مینہ کو طرف گردش ستارون کے کہ کہتے ہین مطرنا بنوء کذا برسائے گئے ہم بسبب فلانی منزل ستارے کے ت اور نہ پکارتے ہین اسکو فتح یعنے نہین یاد کرتے اسکو اور نہ طلب کرتے ہین اس سے کچھ اور نہ عبادت کرتے ہین

[illegible] پوچھتے ہیں ہتھون کو اور اسمین شکایت ہی ناشکری کرنے اس قوم کی کہ اس نعمت پر شکر نہیں کرتے اور اسکا یہ کرتے ہیں کہ کچھ رزق دیتا ہی
[illegible] جانتے ہیں تا ہی ... پھر فرمایا آنحضرت نے کیا جانتے ہو ... کیا ہی اوپر تمہارے یعنی آسمان ... عرض کیا صحابہ نے اللہ اور رسول اسکا
[illegible] فرمایا آنحضرت نے ... [illegible] ... آسمان [illegible]
[illegible] ... کا [illegible]
چھت ... اور [illegible] ... سات ... [illegible] ... معلق ... [illegible]
آسمان بھی معلق ... [illegible] ... فرمایا آنحضرت نے کیا جانتے ہو ... مسافت ہی درمیان تمہارے ... میں آسمان کے یعنے
زمین و آسمان میں ... عرض کیا صحابہ نے اللہ اور رسول اسکا دانا تر ہی فرمایا درمیان تمہارے اور درمیان آسمان کے پانسو
برس کی راہ ہی پھر فرمایا کیا جانتے ہو ... [illegible] ... اللہ اور رسول اسکا دانا تر ہی فرمایا دو آسمان
ہیں ... آسمان ہی ... درمیان ان دونوں آسمان کے بھی پانسو برس کی راہ ہی پھر فرمایا ...
[illegible] ... سات آسمان ... درمیان ہر دو آسمانوں کے ... آسمان
میں ... پھر فرمایا کیا جانتے ہو کہ کیا ہی ... عرض کیا صحابہ نے اللہ اور رسول اسکا دانا تر ہی فرمایا ... سات
آسمانوں کے عرش ہی اور ... درمیان آسمان کے فاصلہ ایسا ہی جیسا کہ درمیان ... آسمانوں کے پھر فرمایا ...
[illegible] ... تمہارے عرض کیا صحابہ نے اللہ اور رسول اسکا دانا تر ہی فرمایا جو کچھ نیچے تمہارے ہی زمین ہی ... پھر فرمایا
جانتے ہو کیا ہی ... عرض کیا صحابہ نے اللہ اور رسول اسکا دانا تر ہی فرمایا ... اور ایک ... درمیان ان دونوں
زمینوں کے مسافت پانسو برس کی ہی ... کہ ساتوں زمینیں ہیں ... اور درمیان ہر ... فاصلہ پانسو برس کا ہی
... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی ... زمینوں کی ... فوق ... [illegible] ... کہ طبقے زمینوں
... [illegible] ... اور ... سورۂ ... مفرد ذکر ... آسمانوں کو ... مخالف
[illegible] ... اور ... [illegible]
[illegible] ... پھر فرمایا ... [illegible] ... اگر ... [illegible]
زمین ... [illegible] ... علم ... اور قدرت پر ... کہ تصریح کیا ہی اسکو ترمذی نے
[illegible] ... آسمان ... چیزون کو ایسا ہی ... میں اور زمین کے نیچے کی چیز تک فرمایا
یہ ... شاید یون ... سمجھ لیا ہے کہ اسکو خاص علم و قدرت اوپر ہی کی چیزون کا ہی نہ نیچے کا اور یہی
... کہ معراج یونس علیہ السلام کی ... مچھلی کے پیٹ میں جیسے کہ معراج ہوئی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پشت آسمان پر
پھر پڑھی آنحضرت نے ... واسطے تقویت حدیث کے یہ آیۃ کہ وہی اول ہی یعنے قدیم ہی کہ نہیں اسکے لیے ابتدا اور آخر
ہی یعنے باقی ہی کہ نہیں اسکے لیے انتہا اور ظاہر ہی یعنی باعتبار صفات کے اور باطن ہی یعنی باعتبار ذات کے اور وہ ہر چیز کو یعنے علویات
اور سفلیات اور جزئیات اور کلیات سے جاننے والا ہی یعنے نہایت کامل علم رکھتا ہی ہر چیز کا اور محیط ہی علم اسکا تمام جوانب ہر چیز کو نقل کی
یہ حدیث ترمذی نے اور کہا ترمذی نے کہ پڑھنا آنحضرت کا آیۃ مذکورہ کو دلالت کرتا ہی اسپر کہ مراد رسی کے جا پڑنے سے اللہ پر جا پڑنا اسکا ہی

اللہ کے علم اور قدرت اور تصرف اور غلبہ پر ثابت ہے علم اللہ تعالیٰ کا جیسا کہ فرمایا وہو بکل شیء علیم سے اور قدرت شی سمجھی گئی ہو الاول والآخر
سے یعنی وہ ایسا اول ہے کہ ہر چیز سے پہلے باقی ہے لیکن اتنا ہی کہ ... سے طرف وجود کے اور آخر ایسا ہے کہ سب کچھ فنا ہو جاویگا اور وہی باقی رہیگا
اور غلبہ اور تصرف اسکا سمجھا گیا والظاہر والباطن سے کہا ازہری نے کہ کہا جاتا ہے ظہرت علی فلان اذا غلبتہ اور معنی یہ ہیں کہ وہ ایسا غالب
ہے کہ سب چیزوں پر غالب ہے اور اسپر کوئی نہیں غالب اور تصرف کیا جاتا ہے تمام چیزوں میں باطن غالب اور ... ہے سے پہلے انہیں
فوق شیء ... ایسا ہے کہ سوا کوئی چیز ہے اور ایسا باطن ہے کہ ملیا ورے اور ماورات سوائے اسکے نہیں پھر کہا ازہری نے ترجمہ و علم اللہ کا
اور قدرت ہے اور غلبہ اور تصرف اسکا ہر جگہ ہے یعنی آثار ان صفات کے سب جگہ ہیں والا یہ صفات حق جل مکانی نہیں ہیں اور خدا
سبحانہ تعالیٰ نے ذات اپنی کے عرش پر ہونے کے وصف بیان کیا اللہ تعالیٰ نے اپنا اپنی کتاب میں کہ فرمایا ہے الرحمن علی العرش استوی
وہو رب العرش العظیم اور یہ آیت اگرچہ بظاہر بہم دلالت ہے جہت و مکان کا ولیکن حقیقت میں کنایہ ہے اور مراد ہے ظہور سلطان اور علم اور قدرت
... وعنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کان طول آدم ستین ذراعا فی سبع اذرع عرضا اور روایت
ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تھا طول قد آدم کا ساٹھ ہاتھ اور عرض انکے قد کا سات ہاتھ عرف میں ذراع
... سینے تک پہنچی ہے اور انگلی کے سر تک اور اگر شرعی بھی ہے لیکن جو ماننا چاہیے کہ مراد ہاتھ سے آدم کا ہاتھ ہے یا ہاتھ اس وقت کے لوگوں کا
یہ ہے کہ مراد لوگوں کا ہی ہاتھ ہے اسلیے کہ اگر آدم کا ہاتھ مراد ہو تو لازم آتا ہے کہ ہاتھ انکا ساتواں حصہ انکے قد کا ہو اور یہ نہایت چھوٹا
ہے بسبب طول بدن انکے کے اور تناسب سے نہایت ہی بعید وعن ابی ذر قال قلت یا رسول اللہ ای الانبیاء کان اول
قال آدم قلت یا رسول اللہ ونبی کان قال نعم نبی مکلم قلت یا رسول اللہ کم المرسلون قال ثلثمائۃ وبضعۃ عشر جما غفیرا
وفی روایۃ عن ابی امامۃ قال ابو ذر قلت یا رسول اللہ کم وفاء عدۃ الانبیاء قال مائۃ الف واربعۃ وعشرون
الفا الرسل من ذلک ثلثمائۃ وخمسۃ عشر جما غفیرا اور روایت ہے ابو ذر غفاری سے کہا میں نے یا رسول اللہ
کون سا انبیاء میں تھا پہلے فرمایا آدم کہا میں نے یا رسول اللہ نبی تھے آدم فرمایا ہاں آدم نبی تھے کلام کیے گئے یعنی فقط نبی ہی نہ تھے بلکہ نبی تھے
کلام کیے گئے یعنی صحیفے اور ... تھے اپنے یعنی رسول ہیں کہا میں نے یا رسول اللہ انبیاء میں سے رسول کتنے ہیں فرمایا تین سو اور کچھ اوپر دس
ہیں جماعت بہت سی اور ایک روایت میں ابی امامہ کی یوں ہے کہا ابو ذر نے کہا میں نے یا رسول اللہ کتنا ہے شمار انبیاء کا خواہ رسول
ہوں خواہ غیر رسول فرمایا ایک لاکھ چوبیس ہزار رسول ان میں سے تین سو پندرہ ہیں جماعت بہت سی جماعت ... فرق ... مشہور ہے اور
رسول میں یہ ہے کہ رسول تو وہ ہے کہ جس پر کتاب اتری ہو اور حکم کیا گیا ہو اسکے پہنچانے کا اور نبی عام ہے یعنی خواہ ... اسکی تبلیغ کا امر کیا گیا
یا نہ کیا گیا ہو اور عدد انبیاء میں روایت دو لاکھ چوبیس ہزار کی بھی آئی ہے اور بسبب اس اختلاف ... تعیین عدد انبیاء منع کیا ہے علماء نے
بلکہ مجمل کہنا چاہیے کہ ایمان لائے ہم سب انبیاء پر تا کوئی نکل نہ جاوے ان میں سے اور نہ کوئی غیر انکا ان میں داخل ہو وعن ابن عباس
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس الخبر کالمعاینۃ ان اللہ تعالیٰ اخبر موسیٰ بما صنع قومہ فی العجل فلم یلق الالواح
فلما عاین ما صنعوا القی الالواح فانکسرت روی الاحادیث الثلثۃ احمد اور روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے نہیں خبر کسی چیز کی مانند دیکھنے اس چیز کے آنکھ سے یعنی اگرچہ خبر یقینی ہی ہو لیکن جو دیکھنے کو تاثیر ہے وہ سننے کو نہیں چنانچہ حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم اسپر دلیل لائے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے خبر دی موسیٰ علیہ السلام کو اس چیز کی کہ کی انکی قوم نے بیچ مقدمہ گوسالہ کے ... تھے

پس نہ ڈالین موسٰی نے تختیان کہ انمین توریت لکھی تھی یعنے بسبب قبول تاثیر کرنے خبر کے انمین ایسی تاثیر کہ باعث ہو غضب کہ موجب ہو ڈالدینے تختیون
کا پھر جبکہ موسٰی قوم مین آئے اور آنکھ سے دیکھا جو کچھ کہ قوم نے کیا تھا یعنے پوجا پاٹ اُنکے ڈالدین تختیان یعنے بسبب غصہ کے پس ٹوٹ
گئین تختیان ف ح یعنے بسبب زور سے ڈال دینے کے مارے غصہ کے اور اُنکے ڈال دینے مین گویا یہ اشارہ تھا کہ نفع دیتے ہین ایمان والونکو
پس جسے انہون نے اختیار کیا کفر و طغیان تو نہ رہا فائدہ انکے رکھنے مین لیکن ظاہر یہ ہی کہ باوجود ٹوٹنے کے کچھ انمین سے جاتا نہین رہا نقل کین
تینون حدیثین احمد نے

باب فضائل سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

یہ باب ہی بیچ بیان
فضیلتون سردار رسولون کے رحمتین نازل ہوجیو اللہ کی اور سلام اسکا آنحضرت پر اور سب رسولون پر ف ح ع بیشک آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کے فضائل حد سے زیادہ ہین اور شمار سے باہر مؤلف نے کچھ انمین سے لکھے ہین اور اتفاق ہی علما کا اسپر کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سردار ہین
اولاد آدم کے اور افضل ہین پیغمبرون مین صلی اللہ علیہ وعلیہم اجمعین اور انکے بعد ابراہیم خلیل اللہ اور انکے بعد موسٰی کلیم اللہ اور حضرت موسٰی کے
بعد علما صراحۃً نہین دریافت ہوا کہ کس کا درجہ ہی واللہ اعلم

الفصل الاول فصل پہلی

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم بعثت من خیر قرون بنی آدم قرنا فقرنا حتی کنت من القرن الذی کنت منہ رواہ البخاری
روایت ہی ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بھیجا گیا یعنے پیدا کیا گیا مین بہترین طبقون سے بنی آدم کے قرن سے قرن کے بعد
ف ع یعنے ہر قرن مین باپونکی پشت مین ہوتا تھا مین اور مراد بہترین طبقون بنی آدم سے وہ طبقہ ہی کہ آنحضرت کے باپ اُس طبقہ مین تھے
اور آنحضرت انکی پشتون مین تھے جیسے کہ اسمعیل کے بعد کنانہ اور انکے بعد قریش اور انکے بعد ہاشمی تھے ترجمہ یہان تک ہو مین اسی قرن
کہ ہو مین اس سے ف ع ح اور معنی بہتری کے خصائل حمیدہ اور فضائل شریفہ ہین کہ عقلا کے تعارف مین ساتھ انکے اہل کرم کی مدح کرین
نہ اعتبار دین و ایمان کے ترجمہ نقل کی یہ بخاری نے وعن واثلۃ بن الاسقع قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقول ان اللہ اصطفی کنانۃ من ولد اسمعیل واصطفی قریشا من کنانۃ واصطفی من قریش بنی ہاشم واصطفانی
من بنی ہاشم رواہ مسلم وفی روایۃ للترمذی ان اللہ اصطفی من ولد ابراہیم اسمعیل واصطفی من ولد اسمعیل بنی کنانۃ
اور روایت ہی واثلہ بن اسقع سے کہا انہون نے کہ سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیشک حق تعالی نے چن
لیا کنانہ کو اولاد اسمعیل سے اور چن لیا قریش کو کنانہ سے ف ح اور وہ اولاد نضر بن کنانہ ہین متفرق رہتے تھے شہرون مین پس انکو جمع کیا قصی بن
کلاب نے مکہ مین پس قریش نام رکھے گئے لانہ قرشہم یعنے جمع کیا انکو قصی نے اور کنانہ کی اولاد سوائے نضر کے قریش نام نہ رکھے گئے لانہم لم یقرشو
ہی قریش نام ایک جانور دریائی کا ہی کہ قوت و زور نہایت رکھتا ہی اور ابن عباسؓ سے صحاح مین ذکر کیا کہ انہون نے کہا کہ قریش اسلیئے نام رکھا
کہ دریا مین ایک مچھلی ہی کہ اسکو قریش کہتے ہین وہ سب مچھلیونکو کھاتی ہی اور اسے کوئی مچھلی نہین کھاتی اور شہپر غالب نہین آتی اور یہی وجہ قاموس
مین مذکور ہی ترجمہ اور چن لیا قریش سے بنی ہاشم کو اور چن لیا مجھکو بنی ہاشم سے ف ح پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم برگزیدہ ترین برگزیدون کے
اور خلاصہ مین خلاصون کے ترجمہ نقل کی یہ مسلم نے اور ترمذی کی ایک روایت مین یہ زیادہ آیا ہی کہ تحقیق اللہ نے برگزیدہ کیا اولاد ابراہیم
سے اسمعیل کو اور برگزیدہ کیا اولاد اسمعیل سے بنی کنانہ کو ف ع شرح السنہ مین نسب نامہ آنحضرت کا یون لکھا ہی ابو القاسم محمد بن عبد اللہ
بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن النضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ
بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان انتہی بعد عدنان کے نسب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا صحیح نہین یاد کسی کو

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَاَوَّلُ مَنْ یَّنْشَقُّ عَنْهُ الْقَبْرُ وَاَوَّلُ شَافِعٍ وَاَوَّلُ مُشَفَّعٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابوہریرہؓ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مین سردار ہونگا اولاد آدم کا دن قیامت کے ف ع یعنی جمیع صفات کمال مین بہتر اور بزرگ ہونگا آنحضرتؐ سردار ہین دنیا اور آخرت کے لوگون کے اور قید روز قیامت کی یہان اس لیے لگائی کہ اسدن ظہور حضرت کی سرداری کا بغیر نزاع کرنے والے اور معاند کے ہوگا بخلاف دنیا کے یہان سردار کفار مشرکین معاند تھے اور بیان سے آنحضرتؐ کی بزرگی فرشتون پر بھی لازم آئی اور بعضی حدیثون مین آنحضرتؐ کی بزرگی تمام خلق پر مذکور ہی اور یہ جو بعض حدیثون مین آیا ہی کہ تفضیل نہ دو تم پیغمبرونکو آپسمین اور نہ مجکو تفضیل دو موسیٰؑ اور یونسؑ پر جواب اُسکے اوپر گذر چکے ترجمہ اور اول ہون اُن شخصون مین سے کہ پھٹی اُنسے قبر یعنی پہلے قبر سے مین ہی اُوٹھایا جاؤنگا اور اول شفاعت کرنے والا اور اول شفاعت قبول کیا گیا نقل کی یہ مسلم نے ف ع پس آسمین دلیل ہی اسپر کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم افضل مخلوقات اور اکمل الموجودات ہین وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَکْثَرُ الْاَنْبِیَاءِ تَبَعًا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ یَّقْرَعُ بَابَ الْجَنَّةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انسؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مین زیادہ ہونگا پیغمبرون مین از رو تابعون کے قیامت کے دن ف ع پہلے گذرا احادیث مین کہ آنحضرتؐ کی امت تمام اہل جنت کی دو ثلث ہی اس سے معلوم ہوا کہ تابعون کی کثرت ہونی موجب متبوع کی فضیلت کی ہی پس ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے لیے حظ وافر ہی اس سے اسلیے کہ اکثر اہل اسلام اُنکے تابع ہین فروع احکام مین اور اسیطرح امام عاصم قاری یعنی قرات مین اور مین اول ہون اُن شخصونکا کہ کھٹکھٹاوینگے دروازہ جنت کا یعنی کھلواوینگے دروازہ جنت کا اور داخل ہونگے اسمین نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اٰتِیْ بَابَ الْجَنَّةِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فَاَسْتَفْتِحُ فَیَقُوْلُ الْخَازِنُ مَنْ اَنْتَ فَاَقُوْلُ مُحَمَّدٌ فَیَقُوْلُ بِكَ اُمِرْتُ اَنْ لَّا اَفْتَحَ لِاَحَدٍ قَبْلَكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انسؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آؤنگا مین بہشت کے دروازہ پر قیامت کے دن پھر کھلواؤنگا مین پس کہیگا نگہبان بہشت کا کون ہی تو پس کہونگا مین کہ مین محمد ہون پس کہیگا وہ بسبب تیرے حکم کیا گیا ہون مین کہ نہ کھولون مین دروازہ کسی کے لیے پہلے تیرے نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَوَّلُ شَفِیْعٍ فِی الْجَنَّةِ لَمْ یُصَدَّقْ نَبِیٌّ مِّنَ الْاَنْبِیَاءِ مَا صُدِّقْتُ وَاِنَّ مِنَ الْاَنْبِیَاءِ نَبِیًّا مَّا صَدَّقَهُ مِنْ اُمَّتِهٖ اِلَّا رَجُلٌ وَّاحِدٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی اُسی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مین اول شفاعت کرنے والا ہون جنت مین اپنی امت کے گنہگارون کے داخل ہونے کے لیے جنت مین یا بلندی درجون کے لیے اُسمین نہین تصدیق کیا گیا کوئی نبی نبیون مین سے جسقدر مین تصدیق کیا گیا ہون یعنی مین زیادہ ہون انبیا مین از روے امت اور تابعدارون کے اور تحقیق نبیون مین سے ایک نبی ہی کہ اسکی تصدیق نہین کی اُسکی امت مین سے مگر ایک مرد نے نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَثَلِیْ وَمَثَلُ الْاَنْبِیَاءِ کَمَثَلِ قَصْرٍ اُحْسِنَ بُنْیَانُهٗ تُرِكَ مِنْهُ مَوْضِعُ لَبِنَةٍ فَطَافَ بِهِ النُّظَّارُ یَتَعَجَّبُوْنَ مِنْ حُسْنِ بُنْیَانِهٖ اِلَّا مَوْضِعَ تِلْكَ اللَّبِنَةِ فَکُنْتُ اَنَا سَدَدْتُّ مَوْضِعَ اللَّبِنَةِ خُتِمَ بِیَ الْبُنْیَانُ وَخُتِمَ بِیَ الرُّسُلُ وَفِیْ رِوَایَةٍ فَاَنَا اللَّبِنَةُ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابوہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مثل میری اور مثل انبیا کی جیسے ایک محل ہی کہ اچھے بنائی گئی دیوار اُسکے گرد کی چھوڑی گئی اُس محل سے ایک اینٹ کی جگہ پھر گرد پھرنے لگے اُسکے دیکھنے والے درحالیکہ تعجب کرتے تھے اُس دیوار کی خوبی سے مگر اُس اینٹ کی جگہ خالی رہی تھی یعنی وہ خارج تھی خوبی سے سو مین ہوا کہ بند کی مین نے اینٹ کی جگہ جو خالی تھی ختم کی گئی ساتھ میرے دیوار

اور ختم کئے گئے مجھ سے رسول ساتھ میرے اور ایک روایت مین ہے پس مین ہون مثال اُس اینٹ کی اور مین ہون ختم کرنے والا انبیا کا ف ع
تشبیہ دی انبیا کو اور انکی شریعت ہدایت وعلم وارشاد کو ساتھ ایک محل کے کہ مضبوط اور اچھی ہو دیوار اُسکی یعنی پہلے سب انبیا پیدا ہو چکے گویا
دین کا تیار ہوا لیکن کچھ کسر باقی تھی وہ ہمارے آنحضرت کے وجود باجود سے پوری ہوئی اور آپ خاتم النبیین ہوئے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعنه**
**قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنَ الْاَنْبِيَاءِ مِنْ نَبِيٍّ اِلَّا قَدْ اُعْطِيَ مِنَ الْاٰيَاتِ مَا مِثْلُهُ اٰمَنَ عَلَيْهِ
الْبَشَرُ وَاِنَّمَا كَانَ الَّذِيْ اُوْتِيْتُ وَحْيًا اَوْحَى اللّٰهُ اِلَيَّ فَاَرْجُوْ اَنْ اَكُوْنَ اَكْثَرَهُمْ تَابِعًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ**
اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین پیغمبرون مین کوئی پیغمبر مگر کہ تحقیق دیا گیا معجزات مین اس قدر کہ مثل اُس قدر کے
ایمان لائے اُسپر بشر ف ح یعنی کوئی پیغمبر ایسا نہین ہے کہ اظہار معجزہ باین کیف نہین کیا ہے لیکن اُنکے ہی زمانہ تک مخصوص رہا پھر اُنکے بعد منقطع
ہوا جیسے اژدہا ہونا عصا کا اور ید بیضا ہونا حضرت موسیٰ کو عنایت ہوا کہ اُسوقت مین جادو کا غلبہ تھا اور یہ معجزہ جادو پر غالب ہوا اور
مردون کو زندہ کرنا اور کوڑھی اور اندھے مادر زاد کا اچھا کرنا حضرت عیسیٰ کو ملا کہ اُس زمانہ مین طب کا زور تھا اور یہ معجزہ طب پر بالا ہوا
اور لوگون کو عاجز کیا اسیطرح ہمارے آنحضرت کے وقت مین بلاغت اور فصاحت کا دعوی تھا سو یہ قرآن شریف ایسا نازل کیا بلاغت اور فصاحت کے اعلی درجہ
پر کہ سب اُسکے آگے اچھے اچھے دعویدار مغلوب ہوگئے اور کچھ بن نہ آئی اور یہ معجزہ قیامت تک رہا ت اور بیشک ہے وہ چیز جو مین دیا گیا ہون وحی کہ
وحی کی اللہ نے میری طرف یعنی قرآن مجید کہ معجزہ عظیم ہے باقی ہر زمانہ مین اور شاہد ہے سید العالمین کی نبوت پر بطریق حق اور یقین کے پس
امید رکھتا ہون مین کہ ہون مین زیادہ پیغمبرون مین از روے تابعون کے قیامت کے دن تک نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے یعنی میرے تابعدار
بہت ہون اسلیے کہ معجزہ میرا کہ قرآن شریف ہے قیامت تک باقی ہے جو کوئی اُسکو دیکھے ایمان لاوے **وعن جابر قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُعْطِيْتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ اَحَدٌ قَبْلِيْ نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيْرَةَ شَهْرٍ وَجُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَ
طَهُوْرًا فَاَيُّمَا رَجُلٍ مِنْ اُمَّتِيْ اَدْرَكَتْهُ الصَّلٰوةُ فَلْيُصَلِّ وَاُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَلَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ قَبْلِيْ وَاُعْطِيْتُ الشَّفَاعَةَ
وَكَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ اِلٰى قَوْمِهِ خَاصَّةً وَبُعِثْتُ اِلَى النَّاسِ عَامَّةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہے جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے دیا گیا مین پانچ خصلتین کہ نہین دیا گیا کوئی نبی پہلے مجھ سے فتح دیا گیا مین دشمنون کے دل مین دہشت پڑنے سے ایک مہینے کی مسافت
سے یعنی میرا رب فتح دیتا ہے مجھکو دشمنون پر بسبب پیدا کرنے ڈر کے اُنکے دلون مین ایک مہینے کی مسافت سے کہ اتنا فرق مجھ مین اور اُنمین ہو تو بھی
اور پھر مارے رعب کے بھاگتے ہین اور گھبراتے ہین اور کی گئی میرے لیے ساری زمین سجدہ گاہ اور پاک کرنے والی کہ تیمم ہے ف یعنی سوا احکام تیمم
کی کہ اُسکا پہلے ذکر ہو چکا جس جگہ چاہین نماز پڑھین جائز ہے جب تک یقین نہو اُسکی نجاست کا اور اگلی امتون مین سوا ایک جگہ معین کے کہ
عبادت خانہ اُنکے تھے نماز درست نہ تھی اور آگے سواے پانی کے طہارت نہوتی تھی اب ہمارے لیے در صورت عذر شرعی کے تیمم کرنا زمین پر جائز ہے
جیسے کہ فرمایا ہے پس جو شخص ہو میری امت مین سے کہ اُسپر نماز واجب ہوا اور وقت آجاوے اور پانی ملے نہین تو تیمم کرے اور پڑھ لے اُسی جگہ نماز اور
حلال کی گئی میرے لیے لوٹ کفار کی اور نہ حلال کی گئی کسی کے لیے مجھ سے پہلے ف ح یعنی اگلی امت اگر غیر حیوانات کے اور مال لوٹتے تو ایک جگہ اکٹھا
کرتی اور آگ آسمان سے آکر جلا جاتی اور اگر حیوانات لوٹتے تو فقط لوٹنے والون کی ملک ہوتے نہ انبیا کی پس ہمارے آنحضرت کے لیے مخصوص ہوا
پانچوان حصہ غنیمت کا اور صفی یعنی لوٹ مین سے کچھ چیز اچھی معلوم ہوتی جیسے تلوار یا لونڈی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لے لیتے ت اور دیا گیا مجھکو
شفاعت عظمی عامہ کا کہ شامل ہے تمام مواضع شفاعت کو جیسی کہ باب الشفاعت مین گذرا اور نبی بھیجا جاتا تھا مجھ سے پہلے اپنی ہی قوم کی طرف

خاص اور مین بھیجا گیا طرف تمام لوگون کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف بلکہ جن کی طرف بھی اور ہو سکتا ہی کہ بعثت آنحضرت کی
جن کی طرف بعد انکے ہوئے ہو اسلیے تعرض جن کا نہ کیا وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فُضِّلْتُ عَلَى
الْأَنْبِيَاءِ بِسِتٍّ أُعْطِيتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُورًا وَأُرْسِلْتُ إِلَى
الْخَلْقِ كَافَّةً وَخُتِمَ بِيَ النَّبِيُّونَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابوہریرہ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فضیلت دیا گیا
مین نبیون پر ساتھ چھ خصلتون کے ف پہلی حدیث مین پانچ فرمائین اور یہان چھ اور حقیقت مین فضائل آنحضرت کے کہ انکو آپ مخصوص و
ممتاز ہین بہت ہین بیشمار ولیکن بعضے انمین سے بتقریب وقت اور سوال کی حدیثون مین مذکور ہوئے ہین اور مقصود حصر نہین ہی ت اور دیا گیا
مین کلمے جامع ف یعنی کلام مختصر جو بہت معنون کو شامل ہو جیسے انما الاعمال بالنيات ومن حسن اسلام المرء تركه ما لا يعنيه والدين النصيحة العدة
دین والمستشار مؤتمن اور مانند انکے کہ ہر ایک بہت سے معنون کو مشتمل ہی اور بعضے عالمون نے ایسی حدیثین جمع کی ہین اور بعضون نے کہا ہی کہ مراد جوامع الکلم
سے قرآن شریف ہی کہ تھوڑی سی لفظون مین بہت سے معنے خدا تعالی نے جمع کیے ہین اور معنی اول خوب ظاہر ہین اور وہ روایت کہ زیادہ کیا گیا ہی
امین اختصر لی الکلام اول ہی معنی پر دلالت کرتی ہی ت اور فتح دیا گیا مین دشمنون کے دل مین رعب ڈالنے کے ساتھ اور حلال کی گئین میرے لیے
غنیمتین اور کی گئی میرے لیے زمین مسجد اور پاک کرنے والی اور بھیجا گیا مین ساری خلقت کے طرف اور ختم کی گئی میرے ساتھ نبوت نقل کی یہ مسلم نے
ف یعنی وحی منقطع ہوئی اور رسالت تمام ہوئی بعد میرے کوئی بھی نبی نہو گا اور دین کامل ہوا اور حضرت عیسی کا اترنا بھی اسی دین کے خوب رواج ہونے
کو ہوگا وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَبَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي أُتِيتُ
بِمَفَاتِيحِ خَزَائِنِ الْأَرْضِ فَوُضِعَتْ فِي يَدِي مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی اسی ابوہریرہ سے یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بھیجا
گیا اور بھیجا گیا مین ساتھ جامع کلمون کے اور فتح دیا گیا مین ساتھ خوف کے اور ایک وقت خواب مین دیکھتا ہون اپنے تئین کہ دیا گیا مین زمین کے
خزانون کی کنجیان پس رکھی گئین میرے آگے ف مراد یہ ہی کہ سہل کیا اللہ تعالی نے حضرت کے لیے اور انکی امت کے لیے فتح ہونا شہرون
اور خزانون کا نکالنا یا مراد ہین کانین زمین کی جسمین سونا چاندی وغیرہ ہی ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ زَوَى لِيَ الْأَرْضَ فَرَأَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا وَإِنَّ أُمَّتِي سَيَبْلُغُ مُلْكُهَا مَا زُوِيَ لِي مِنْهَا
وَأُعْطِيتُ الْكَنْزَيْنِ الْأَحْمَرَ وَالْأَبْيَضَ وَإِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي لِأُمَّتِي أَنْ لَا يُهْلِكَهَا بِسَنَةٍ عَامَّةٍ وَأَنْ لَا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ
سِوَى أَنْفُسِهِمْ فَيَسْتَبِيحَ بَيْضَتَهُمْ وَإِنَّ رَبِّي قَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي إِذَا قَضَيْتُ قَضَاءً فَإِنَّهُ لَا يُرَدُّ وَإِنِّي أَعْطَيْتُكَ لِأُمَّتِكَ أَنْ لَا
أُهْلِكَهُمْ بِسَنَةٍ عَامَّةٍ وَأَنْ لَا أُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ فَيَسْتَبِيحَ بَيْضَتَهُمْ وَلَوِ اجْتَمَعَ
عَلَيْهِمْ مَنْ بِأَقْطَارِهَا حَتَّى يَكُونَ بَعْضُهُمْ يُهْلِكُ بَعْضًا وَيَسْبِي بَعْضُهُمْ بَعْضًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی ثوبان سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بے شک اللہ تعالی نے سمیٹی میرے لیے زمین یعنی اسکو سمیٹ کر مثل ہتھیلی کے
کر دکھایا پس دیکھا مین نے اسکی مشرقون اور مغربون کو یعنی تمام زمین دیکھی اور بیشک میری امت قریب ہی کہ پہونچے اسکی بادشاہی اُس مسافت
کو کہ اکٹھی کی گئی میرے لیے زمین سے یعنی مشرق اور مغرب مین بادشاہ ہو وین اور تصرف کرین اور دیے گئے میرے لیے دو خزانے سرخ
اور سفید ف یعنی سونے اور چاندی کے یعنی ایک تو کسرے کا خزانہ جو بادشاہ ہی فارس کا کہ وہان سونا بہت ہی اور ایک قیصر کا خزانہ
کہ جو بادشاہ ہی روم کا کہ وہان چاندی بہت ہی ت اور بیشک مین نے مانگا اپنے رب سے اپنی امت کے لیے کہ نہ ہلاک کرے ہت کو ساتھ قحط عام کے

یعنی ایسا قحط نہو کہ ساری امت کو ہلاک کر دے اور یہ کہ نہ مسلط کرے انپر دشمن سوا مسلمانون کے یعنی کافر پس مباح جانے اور لے لے جگہ انکے جمع ہونیکی اور سلطنت کی یعنی ایسا نہو کہ دشمن جگہ انکی بود و باش کی لے لے اور سب کو ہلاک کر ڈالے اور بیشک فرمایا میرے رب نے اے محمد تحقیق جب حکم کرون مین کسی امر کا پس بلاشبہ وہ نہین پھرتا اور تحقیق مین نے دیا تجھکو یعنی عہد اپنا تیری امت کے لیے یعنی مین اجابت کرتا ہون یہ کہ نہ ہلاک کرونگا مین انکو ساتھ قحط عام کے اور یہ کہ نہ مسلط کرونگا مین انپر کوئی دشمن سوا مسلمانون کے پس مباح کرے وہ جگہ انکی بود و باش کی اگرچہ جمع ہووین انپر وہ لوگ کہ زمین کی تمام طرفون مین ہین یعنی اگرچہ کافر سارے جہان کے جمع ہون انسے لڑنے کے لیے یہانتک کہ ہووین تیری امت مین سے بعضے کہ ہلاک کرین بعضون کو اور قید کرین بعضے بعضون کو نقل کی یہ مسلم نے فے یعنی کافرون کا ان سب پر غلبہ اور تسلط نہوگا اور سارا ملک اسلام نہ لے سکینگے لیکن تیری امت آپسمین لڑائی کرے اور بعضے بعضون کو ہلاک اور قید کرین اسیطرح قضا ربی اور تقدیر الٰہی مقرر ہوگئی ہرگز تغیر و تبدیل نپاوے **وَعَنْ سَعْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِمَسْجِدِ بَنِيْ مُعَاوِيَةَ دَخَلَ فَرَكَعَ فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّيْنَا مَعَهٗ وَدَعَا رَبَّهٗ طَوِيْلًا ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ سَاَلْتُ رَبِّيْ ثَلٰثًا فَاَعْطَانِيْ ثِنْتَيْنِ وَمَنَعَنِيْ وَاحِدَةً سَاَلْتُ رَبِّيْ اَنْ لَّا يُهْلِكَ اُمَّتِيْ بِالسَّنَةِ فَاَعْطَانِيْهَا وَسَاَلْتُهٗ اَنْ لَّا يُهْلِكَ اُمَّتِيْ بِالْغَرَقِ فَاَعْطَانِيْهَا وَسَاَلْتُهٗ اَنْ لَّا يَجْعَلَ بَاْسَهُمْ بَيْنَهُمْ فَمَنَعَنِيْهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہے سعد سے یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم گذرے بنی معاویہ کی مسجد پر ف ح بنی معاویہ ایک قبیلہ ہے انصار مین سے اور ابتک نشان اس مسجد کا مدینہ منورہ کے باہر ہے پس آگئے آنحضرت مسجد مین اور پڑھین انہین دو رکعت یعنی نفل یا فرض اور ہمنے بھی پڑھین حضرت کے ساتھ اور دعا مانگی آنحضرت نے اپنے رب سے لمبی دعا یعنی بڑی دیر تک التحیات مین مانگی یا بعد اسکے اور ظاہر دوسری بات ہے پھر فارغ ہوئے نماز و دعا سے پس فرمایا کہ مانگین مینے اپنے رب سے تین چیزین سو عنایت کین اسنے مجکو دو اور نہ دی مجکو ایک مانگا مینے اپنے پروردگار سے یہ کہ نہ ہلاک کرے میری امت کو ساتھ قحط عام کے سو دی مجکو یہ اور مانگا مینے یہ کہ نہ ہلاک کرے میری امت کو ساتھ ڈوبنے کے یعنی ساری امت نہ ڈوب جاوے عذاب سے جیسے کہ قوم فرعون دریا نیل مین غرق ہوئی اور قوم نوح طوفان سے سو یہ بھی عنایت ہوئی مجھے اور مانگا مینے یہ کہ نہ کرواوے لڑائی آپسمین انکے لڑائی یعنی آپسمین جنگ کرین سو یہ نہ دی مجکو ف ح اس جگہ سے معلوم ہوا کہ بعضی دعا انبیا علیہم السلام کی بھی قبول نہین ہوتی ت نقل کی یہ مسلم نے **وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ لَقِيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قُلْتُ اَخْبِرْنِيْ عَنْ صِفَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّوْرٰىةِ قَالَ اَجَلْ وَاللّٰهِ اِنَّهٗ لَمَوْصُوْفٌ فِي التَّوْرٰىةِ بِبَعْضِ صِفَتِهٖ فِي الْقُرْاٰنِ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا وَحِرْزًا لِّلْاُمِّيِّيْنَ اَنْتَ عَبْدِيْ وَرَسُوْلِيْ سَمَّيْتُكَ الْمُتَوَكِّلَ لَيْسَ بِفَظٍّ وَّلَا غَلِيْظٍ وَّلَا سَخَّابٍ فِي الْاَسْوَاقِ وَلَا يَدْفَعُ بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ وَلٰكِنْ يَّعْفُوْ وَيَغْفِرُ وَلَنْ يَّقْبِضَهُ اللّٰهُ حَتّٰى يُقِيْمَ بِهِ الْمِلَّةَ الْعَوْجَاءَ بِاَنْ يَّقُوْلُوْا لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَيَفْتَحَ بِهَاۤ اَعْيُنًا عُمْيًا وَّاٰذَانًا صُمًّا وَّقُلُوْبًا غُلْفًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَكَذَا الدَّارِمِيُّ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ سَلَامٍ نَحْوَهٗ وَذُكِرَ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ فِيْ بَابِ الْجُمُعَةِ** اور روایت ہے عطار بن یسار سے کہ کہا انہون نے کہ ملا مین عبداللہ بن عمرو بن العاص سے کہا مینے مجکو خبر دو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بعضے صفتون سے کہ جو توریت مین مذکور ہین ف ع ظاہرا عبداللہ بن عمرو نے توریت پڑھی ہو یا آنحضرت سے یا بعضے اہل کتاب سے جو ایمان لائے تھے سنی ہو اور عبداللہ بن عمرو تھے اہل علم و کتاب سے کہ عالم تھے اگلی کتابون کے اور پڑھی تھین وہ اور لکھتے تھے آنحضرت کی حدیثین اور یہ بھی کثیر الاحادیث ہین جیسے ابو ہریرہ کہا عبداللہ بن عمرو نے ہان خبر دیتا ہون میں تجکو آنحضرت کی صفت کی جو توریت مین ہے خدا کی قسم بیشک وصف کیے گیے ہین آنحضرت توریت مین ساتھ بعضی صفتون اپنی کے جو مذکور ہین قرآن مین اس آیت مین اے نبی تحقیق

بھیجا ہے تجکو شاہد امت کے احوال پر اور خوشخبری دینے والا فرمان بردارون کو ثواب کی اور ڈرانے والا گنہگارون کو عذاب سے
اور پناہ دینے والا امیون کی ف مراد امیون سے عرب ہین کہ وہ پڑھنا لکھنا اکثر نہین جانتے تھے یا اسلیے کہ ام القری کی طرف جو مکہ کا نام ہے نسبت کیے گئے ہین اور
تخصیص عرب کی اسلیے ہے کہ آنحضرت انہین مین سے ہین اور انہین مین مبعوث ہوئے انکی محافظت کے لیے اہل عجم کے غلبہ سے اور اگر پناہ دینا امیون کا شیطانی
اور آفات نفسانی سے مراد رکھین تو بھی وجود برکت آمود آنحضرت کا تمام عالم کے لیے بعثت پناہ ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ مراد پناہ سے نگہبانی قوم
کی ہے برباد ہونے اور عذاب کے اترنے سے آپ جب تک کہ وہ ہون اس قوم مین چنانچہ قرآن شریف مین فرمایا وما کان اللہ لیعذبہم وانت
فیہم تو بندہ خاص ہے میرا ای محمد کہ بندگی خاص کی حقیقت مین کوئی تیرا شریک نہین اور رسول ہے میرا یعنی بھیجا ہوا خلق کی طرف رکھا مین نے تیرا نام
متوکل کہ سب کاربار اپنے تو نے مجھے سونپے اور اصلا اپنے زور اور طاقت پر بھروسا نہ کیا ایسا متوکل کہ نہین ہے بدخو اور نہ سخت گو یا سخت
دل اور نہ غل مچانے والا بازارون مین ف تخصیص بازارون کی بسبب خلاف عادت کے ہے کہ وہان شور و غوغا بہت ہوتا ہے اور نہین دفع کرتا بدی کو
بدی سے یعنی جو اسکے ساتھ برائی کرے وہ اسکی سزا نہین دیتا ولیکن درگذر کرتا ہے اور دعا مانگتا ہے اور دعا مغفرت کرتا ہے اسکے لیے بلکہ احسان کرتا ہے
اور نہ قبض کریگا اللہ روح اسکی یہان تک کہ سیدھا کرے اور ہدایت کرے بسبب انکے قوم ٹیڑھی اور گمراہ کو ساتھ اسطرح کے کہ کہین نہین کوئی معبود
مگر اللہ اور یہان تک کہ کھولے خدا تعالی بسبب اس کلمہ طیبہ کے آنکھین اندھی اور کان بہرے اور دل کہ نہ کچھ سمجھین اور نہ یاد رکھین گویا غلاف اوپر ہو
مین نقل کی یہ بخاری نے یعنی عطاء بن یسار سے اور اسی طرح نقل کیا اسکو دارمی نے عطاء بن یسار سے انہون نے عبد اللہ بن سلام سے مانند اس
حدیث کے کہ روایت کی بخاری نے عطا سے انہون نے عبد اللہ بن عمر سے اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہ کی آنحضرت کے فضائل مین کہ اسکے اول
لفظ نحن الآخرون کا ہے بیچ باب جمعہ کے الفصل الثانی [illegible] عن خباب بن الارت قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم صلوۃ فاطالہا قالوا یا رسول اللہ صلیت صلوۃ لم تکن تصلیہا قال اجل انہا صلوۃ رغبۃ ورہبۃ
وانی سألت اللہ فیہا ثلثا فاعطانی ثنتین ومنعنی واحدۃ سألتہ ان لا یہلک امتی بسنۃ فاعطانیہا
وسألتہ ان لا یسلط علیہم عدوا من غیرہم فاعطانیہا وسألتہ ان لا یذیق بعضہم باس
بعض فمنعنیہا رواہ الترمذی والنسائی اور روایت ہے خباب بن ارت سے کہ نماز پڑھائی ہمکو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نماز یعنی امامت کی ہماری پس دراز کیا اسکو کہا صحابہ نے یا رسول اللہ پڑھی آپ نے نماز ایسی دراز کہ نہین پڑھتے تھے آپ ایسی دراز نماز
فرمایا ہان اسواسطے کہ یہ نماز رغبت اور خواہش اور دہشت کی تھی یعنی امید دعا کرتا تھا مین اور امید قبولیت کی اور خوف نہ قبول ہونے کا رکھتا تھا اسلیے
نماز دراز پڑھی مین نے اور خشوع اور خضوع بہت کیا اور تحقیق مین نے اللہ سے مانگین بیچ اسکے تین حاجتین سو عنایت فرمائین مجکو دو اور نہ دی مجکو ایک مانگا مین نے
اس سے یہ کہ نہ ہلاک کرے میری امت کو ساتھ قحط کے یعنی عام قحط کے اور اسی کے حکم مین ہے وبا اور مقصود یہ ہے کہ انپر کوئی بلا ایسی نہ آوے کہ بالکل
جڑ بنیاد سے اکھڑ جائین پس دی مجھے یہ اور چاہا مین نے اس سے یہ کہ نہ غالب کرے انپر دشمن کو سوا انکے یعنی کفار کو غلبہ کلی نہ دے اسلیے کہ وہ بالکل
ہلاک کرنا اور بول بالا کفر کا چاہتے ہین اور آپس کے دشمنون سے یہ بات نہین ہوتی پس یہ بھی دی مجکو اور چاہا مین نے یہ کہ نہ چکھاوے انکے بعضون
کو بعضون کا عذاب یعنی آپس مین لڑائی نہ کرین اور ہلاک کرین ایک دوسرے کو پس نہ دی مجکو یہ نقل کی یہ ترمذی اور نسائی نے وعن ابی مالک
الاشعری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ عز وجل اجارکم من ثلث خلال ان لا یدعو علیکم
نبیکم فتہلکوا جمیعا وان لا یظہر اھل الباطل علی اھل الحق وان لا تجتمعوا علی ضلالۃ رواہ ابو داود

اور روایت ہے ابی مالک اشعری سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے پناہ دی تم کو بچایا تمکو تین چیزون سے ایک یہ کہ
نہ بد دعا کرے تم پر نبی تمہارا کہ ہلاک ہو جاؤ تم جیسے بعضے پیغمبرون کی دوسرے یہ کہ نہ غالب ہو وین اہل باطل اہل حق پر فرح یعنی کافر اگرچہ بہت ہون
اور مسلمان کم دین اسلام کو ہرگز مٹا نہ سکینگے چنانچہ حاکم کی روایت میں ہے حضرت عمر سے کہ فرمایا آنحضرت نے کہ ہمیشہ ایک گروہ میری امت
میں سے غالب رہیگا حق پر یہانتک کہ قیامت قائم ہو اور ایک روایت میں ہے ابن ماجہ کی ابو ہریرہ سے کہ ہمیشہ رہیگا ایک گروہ میری امت میں سے
قائم اللہ کے حکم پر نہ ضرر پہونچا سکیگا انکو مخالفت انکا ت تیسرے یہ کہ امت میری ساری نہ جمع ہو گمراہی پر فرح اور یہ دلیل ہے اسپر کہ
اجماع حجت ہے اور اجماع سے مراد ہے ہر زمانے کے مجتہد عالمون کا متفق ہونا ایک حکم شرعی پر نقل کی یہ ابو داؤد نے وَعَنْ عَوْفِ بْنِ
مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يَجْمَعَ اللّٰهُ عَلٰى هٰذِهِ الْاُمَّةِ سَيْفَيْنِ سَيْفًا مِنْهَا وَسَيْفًا مِنْ عَدُوِّهَا رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ
اور روایت ہے عوف بن مالک سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جمع نہ کریگا اللہ تعالیٰ اس امت پر دو تلوارین ایک تلوار اسمین
سے اور دوسری انکے دشمنون سے فرح تورپشتی نے کہا اسکے معنے یہ ہین کہ حق تعالیٰ اس امت پر دو تلوارین جمع نہ کرے کہ واقع ہو اس سے ہلاک اور استیصال بلکہ جب
امت آپس میں لڑائی کریگی تب خدا تعالیٰ کافرون کو مسلط کریگا کہ آپس کی لڑائی سے باز آئین اور طیبی نے کہا ظاہر یہ ہے کہ وعدہ کیا خدا تعالیٰ نے کہ نہ
اکٹھا کرے اس امت پر دو لڑائیان ساتھ کہ آپس میں بھی لڑائی کرین اور کافرون سے بھی بلکہ اگر ایک ہو تو دوسری نہو واللہ اعلم ت نقل کی یہ
ابو داؤد نے وَعَنِ الْعَبَّاسِ اَنَّهُ جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَاَنَّهُ سَمِعَ شَيْئًا فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى
الْمِنْبَرِ فَقَالَ مَنْ اَنَا فَقَالُوْا اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِيْ فِيْ خَيْرِهِمْ
ثُمَّ جَعَلَهُمْ فِرْقَتَيْنِ فَجَعَلَنِيْ فِيْ خَيْرِهِمْ فِرْقَةً ثُمَّ جَعَلَهُمْ قَبَائِلَ فَجَعَلَنِيْ فِيْ خَيْرِهِمْ قَبِيْلَةً ثُمَّ جَعَلَهُمْ
بُيُوْتًا فَجَعَلَنِيْ فِيْ خَيْرِهِمْ بَيْتًا فَاَنَا خَيْرُهُمْ نَفْسًا وَخَيْرُهُمْ بَيْتًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عباس
رضی اللہ عنہ سے کہ وہ آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یعنی غصہ مین بھرے ہوئے پس گویا کہ عباس نے سنا تھا کافرون کا کچھ طعن فرح
آنحضرت کی شان مین کہ کہتے تھے آنحضرت سے زیادہ مستحق تھے ساتھ نبوت کے کہ کبرا عرب ہین آنحضرت سے کہا کہ اپنی شان آپ ظاہر کرین
تو جانین کہ کیا بڑی ہے شان انکی اور بزرگ ہین نسب مین اور بہتر ہین اور احق ہین اور روح ت پس کھڑے ہوئے منبر پر آنحضرت پھر فرمایا
کون ہون مین تجے ہو تم پس کہا اصحاب نے آپ رسول خدا کے ہین فرمایا آنحضرت نے یعنی اظہار شرف نسب اور اپنی ذات کی بزرگی کے لیے کہ مین
محمد ہون بیٹا عبد اللہ بن عبد المطلب کا یعنی اور عبد المطلب نہایت بڑی اور شریف اور مشہور تھے عرب مین تحقیق اللہ تعالیٰ نے پیدا کی خلقت یعنی
جن و انس پس مجھے کیا بہترین خلقت مین کہ انسان ہین پھر کیا آدمیون کو دو فرقے یعنی عرب و عجم پس کیا مجکو انکے بہترین فرقہ مین کہ عرب ہین پھر کیا
عرب کو قبیلہ قبیلہ پس کیا مجکو انکے بہترین قبیلہ مین کہ قریش ہین پھر کیا قریش کو گھرانہ گھرانہ پس کیا مجکو انکے بہترین گھرانون مین کہ گھرانہ
ہاشم کا ہے سو مین بہترین عرب یا بہترین آدمیون کا ہون ذات و حسب مین اور بہترین انکا ہون گھرانہ اور نسب مین نقل کی یہ ترمذی نے
فرح پس مستحق زیادہ ہون مین سب مین ساتھ نبوت کے اور کتاب کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ پیغمبر تھا صاحب نسب ہے چنانچہ حدیث ہرقل
سے معلوم ہوتا ہے اور یہ بزرگی نبیون کے لیے لازم رکھنا انکا گمان ہے کہ کہتے تھے کیون نہ اترا قرآن اور نبوت مقرر ہوئی عظما عرب پر و گرنہ
نبوت فضل خدا کا ہے سبب اور نسب پر موقوف نہین جیسا کہ حق تعالیٰ قرآن شریف مین فرماتا ہے اللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ واللہ یختص برحمتہ
من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم وکان فضل اللہ علیک عظیما وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَتٰى وَجَبَتْ لَكَ النُّبُوَّةُ

قَالَ وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا انہوں نے کہ عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ کب آپ کے لیے نبوت ثابت
ہوئی یعنی کس وقت میں آپ کی نبوت کو ظہور ہوئی فرمایا ثابت ہوئی میرے لیے اس حال میں کہ آدم درمیان روح اور بدن کی تھی ف ح یعنی انکا
پتلا زمین پر پڑا تھا بے جان اور معنی یہ کہ پہلے متعلق ہونے روح انکی کے بدن سے یہ کنایہ ہے سبقت و تقدم سے ت نقل کی یہ ترمذی نے وَعَنِ
الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنِّي عِنْدَ اللّٰهِ مَكْتُوبٌ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ وَإِنَّ آدَمَ لَمُنْجَدِلٌ
فِي طِينَتِهِ وَسَأُخْبِرُكُمْ بِأَوَّلِ أَمْرِي دَعْوَةُ إِبْرَاهِيمَ وَبِشَارَةُ عِيسَى وَرُؤْيَا أُمِّي الَّتِي رَأَتْ حِينَ وَضَعَتْنِي وَقَدْ خَرَجَ لَهَا
نُورٌ أَضَاءَ لَهَا مِنْهُ قُصُورُ الشَّامِ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ مِنْ قَوْلِهِ سَأُخْبِرُكُمْ إِلَى آخِرِهِ اور روایت ہے عرباض
بن ساریہ سے انہوں نے نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ فرمایا تحقیق میں لکھا ہوا ہوں اللہ کے نزدیک ختم کرنیوالا انبیوں کا کہ بعد میرے کوئی نبی نہو
اس حال میں کہ تحقیق آدم البتہ پڑے سوئے تھے زمین پر اپنی مٹی گوندھی ہوئی میں ف ح طینۃ گوندھی ہوئی مٹی اور خلقت اور جبلت کے
بھی معنی آئے ہیں یعنی لکھا گیا میں خاتم النبیین اس حال میں کہ آدم درمیان آب گل کے تھے یعنی پتلا انکا زمین پر رہا تھا میں نہ چکا تھا اور روح
اسمیں پھونکی تھی بیان کرتے ہیں علما کہ آنحضرت کی نبوت پہلے ہونے سے کیا مراد ہے اگر علم اور تقدیر الٰہی ہے تو سب انبیا کی نبوت کو شامل ہے
اور اگر بالفعل ہے تو وہ دنیا میں ہوئی اسوقت کہاں جواب اسکا یہ ہے کہ مراد اظہار نبوت ہے فرشتوں میں اور روحوں میں جیسا کہ وارد ہے
لکھنا اسم شریف کا عرش پر اور آسمان اور بہشت کے محل اور اسکے بالاخانوں پر اور حور عین کے سینوں پر اور پتوں پر جنت کے درختوں کے اور درخت
طوبے کے اور فرشتوں کی آنکھوں اور رسیلان پر بعضے عارفوں نے کہا ہے کہ روح شریف آنحضرت کی نبی تھی روحوں میں کہ انکو تربیت کرتی
تھی جیسا کہ اس عالم میں بیچ جسم شریف کے مربی بدنوں کی تھی اور روحوں کا مبدأ ہے پہلے پیدا ہونا بلاشبہ ثابت ہے واللہ اعلم ت اور اب
خبر دیتا ہوں میں تمکو ساتھ اول امر اپنے کے کہ وہ دعا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ہے ف ح یعنی اول جو ظاہر ہوئی نبوت میری اور عالی ہوا میری
دنیا میں تو انکی زبان سے ہوئی کہ دعا کی انہوں نے وقت بنانے خانہ کعبہ کے میری رسالت کے لیے چنانچہ آیت ربنا وابعث فیہم رسولا منہم اسپر دلالت کرتی ہے
ت اور بشارت ہے بسبب ہونے اول امر میرا خوشخبری دینا عیسیٰ کا ہے یعنی جیسے کہ اس آیت میں ہے ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد اور بشارت ہے ساتھ اول
امر میرا خواب دیکھنا میری ماں کا ہے کہ دیکھا انہوں نے جب جنا مجکو ف ح کہا طیبی وغیرہ نے احتمال ہے کہ مراد ہو اس دیکھنے سے خواب میں یا
بیداری میں پس پہلی صورت میں معنی جننے کے قریب جننے کے ہونگے کہ جیسے ایک روایت میں آیا ہے کہ جب حضرت کی والدہ آمنہ نام قریب
جننے کے ہوئیں تو خواب میں دیکھا کہ ایک فرشتہ نے آکر کہا کہ کہہ پناہ میں دیتی ہوں اسکو یعنی اپنے بچے کو کہ پیدا ہوگا کہ حضرت تھے
واحد کی شر ہر حاسد کے سے اور اسکے پہلے وقت حمل رہنے کے خواب میں دیکھا تھا کہ فرشتہ کہتا ہے کہ تو حاملہ ہے کہ تجھے حمل رہا ہے سید اس امت کا
اور نبی کا اور دوسری صورت میں کہ جاگتے میں دیکھنا ہے ہو گی مرئی یعنی وہ چیز کہ دیکھی محذوف اور وہ وہ ہے کہ دلالت کرتا ہے اسپر
یہ قول حضرت کا ت اور تحقیق ظاہر ہوا میری ماں کے لیے ایک نور کہ روشن ہوئے انکے لیے اس نور سے محل شام کے ف ح جیسا کہ اخبار میں آیا ہے
کہ آنحضرت کے پیدا ہونے کے وقت ایک نور آمنہ سے ظاہر ہوا کہ ولایت شام کے گھر نمایاں ہوئے اور یہ عبارت ہے اس سے کہ ظاہر ہوگی حضرت کی نبوت مابین
مشرق اور مغرب کے اور مضمحل ہوگی اس سے ظلمت کفر اور ضلالت کی ت نقل کی یہ بغوی نے شرح السنہ میں یعنی ساتھ اسناد اپنی کے
عرباض سے اور روایت کیا اسکو امام احمد نے ابی امامہ سے قول انکے ساخبرکم سے آخر تک وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا فَخْرَ وَبِيَدِي لِوَاءُ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ يَوْمَئِذٍ

آدَمَ فَمَنْ سِوَاهُ إِلَّا تَحْتَ لِوَائِي وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ وَلَا فَخْرَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابوسعید سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ مین بہترین اولاد آدم ہون قیامت کے دن اور فرمایا کہ نہین کہتا مین یہ از راہ فخر کے اور اترانے کے فقط بلکہ واسطے شکر اور بیان کرنے نعمت پروردگار کے اور بجا لانے حکم پروردگار کے کہتا ہون کہ فرمایا ہے واما بنعمة ربک فحدث اور اسلیے بھی کہتا ہون کہ لوگ میری قدر پہچانین اور اعتقاد رکھین اور عمل کرین بمقتضا اُسکی توقیر و تعظیم اور محبت اور ایمان سے اُسی اندازہ پر اور میرے ہاتھ مین ہے یعنی میرے تصرف مین اور میرے قبضہ مین قیامت کے مقام محمود مین نیزہ حمد کا ف ح اور نہین فخر سے کہتا مین مراد نام آوری ہے اور یکتا ہونا آنحضرت کا حمد مین ہے اُس خلائق پر اور عرب شہرت کے مقام مین نیزہ مقرر کرتے ہین اور آنحضرت کو حمد کے ساتھ نسبت ہے خاص کہ انکا نام محمد اور احمد ہے اور صاحب مقام محمود ہین اور اُنکی امت کو حمادون کہا کہ شادی و غمی مین خدا کی حمد کہتے رہتے ہین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حامد و محمود ہونگے اور حمد الٰہی کے ساتھ دروازہ شفاعت کا کھلوا وینگے جیسا کہ شفاعت مین گذرا بیان اسکا ترجمہ اور نہین کوئی پیغمبر قیامت کے دن کیا آدم اور کیا سوا انکے مگر میرے نیزہ کے نیچے آوینگے اور پناہ ڈھونڈھینگے اور میرے تابع ہونگے ف ع اسیجگہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت کو ظاہر کا بھی نیزہ ہو جیسا کہ بادشاہون اور سرداروں کے لیے ہوتا ہے اور نام اُسکا لواء الحمد ہوگا ترجمہ اور مین اول ہون انکا کہ پھٹے اُنسے زمین یعنی اول قبر سے مین ہی نکلونگا اور نہین یہ کہنا بطریق فخر اسپر بلکہ اقرار ہے فضل حق کا اور اُسکی نعمت کا شکر ہے نقل کی یہ ترمذی نے وَعَنِ

ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَلَسَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ حَتَّى إِذَا دَنَا مِنْهُمْ سَمِعَهُمْ يَتَذَاكَرُوْنَ قَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّ اللّٰهَ اتَّخَذَ إِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلًا وَقَالَ آخَرُ مُوْسٰى كَلَّمَهُ تَكْلِيْمًا وَقَالَ آخَرُ فَعِيْسٰى كَلِمَةُ اللّٰهِ وَرُوْحُهُ وَقَالَ آخَرُ آدَمُ اصْطَفَاهُ اللّٰهُ فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ قَدْ سَمِعْتُ كَلَامَكُمْ وَتَعَجُّبَكُمْ إِنَّ إِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلُ اللّٰهِ وَهُوَ كَذٰلِكَ وَمُوْسٰى نَجِيُّ اللّٰهِ وَهُوَ كَذٰلِكَ وَعِيْسٰى رُوْحُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهُ وَهُوَ كَذٰلِكَ وَآدَمُ اصْطَفَاهُ اللّٰهُ وَهُوَ كَذٰلِكَ أَلَا وَأَنَا حَبِيْبُ اللّٰهِ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا حَامِلُ لِوَاءِ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَحْتَهُ آدَمُ فَمَنْ دُوْنَهُ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ مُشَفَّعٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ يُحَرِّكُ حَلَقَ الْجَنَّةِ فَيَفْتَحُ اللّٰهُ لِي فَيُدْخِلُنِيْهَا وَمَعِيَ فُقَرَاءُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا أَكْرَمُ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ عَلَى اللّٰهِ وَلَا فَخْرَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ

اور روایت ہے ابن عباس سے کہا کہ بیٹھے تھے لوگ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے یارون مین پس نکلے آنحضرت گھر سے یہان تک کہ جب نزدیک ہوئے اُنسے سنا اُنکو کہ آپسمین ذکر کرتے ہین کہا اُنکے بعضون نے کہ ابراہیم کو اللہ نے پکڑا دوست اور دوسرے صحابیون نے کہا کہ موسیٰ سے خدا تعالےٰ نے باتین کرین اور اور دوسرے نے کہا پس عیسیٰ کلمہ ہین خدا کے کہ ایک کلمہ کن کے ساتھ بے اسباب مقرری کے پیدا ہوئے اور گہوارے مین باتین کہین لڑکپن مین لوگون سے اور روح ہین خدا کی کہ خدا نے روح الامین کو اُنکی مان کے پاس بھیجا اور پھونک ماری اور اُس سے عیسیٰ پیدا ہوئے اور بھی اُنکی روحانیت کے آثار اتنی ظاہر ہوئی کہ مُردون کو زندہ کرتے تھے اور کہا اور دوسرے نے آدم کو برگزیدہ کیا خدا تعالےٰ نے کہ انکو نام سب چیزون کے سکھائے اور فرشتون سے سجدہ کروایا اصحاب ان نبیون کا ذکر کر رہے تھے اور تعریف کر رہے تھے پس یکایک آ گئی اُنپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا کہ تحقیق سنا مین نے تمہارا کلام اور تعجب کرنا تمہارا کہ ابراہیم دوست اللہ کے ہین وہ ایسے ہی ہین بیشک خدا کے دوست خاص اور موسیٰ محرم راز ہم سخن خدا کے ہین اور وہ بھی ہین ایسے ہی اور عیسیٰ خدا کی کلمہ ہین اور روح ہین اور وہ بھی ایسے ہی ہین اور آدم کو برگزیدہ کیا اللہ نے اور وہ بھی ایسے ہی ہین برحق خبردار ہو اور مین حبیب خدا کا ہون اور نہین فخر سے کہتا ہون ف ح اور کہا ہے علما نے کہ حبیب وہ دوست ہے کہ مقام محبت مین پہونچا ہو اور خلیل دوست مطلق ہے اگرچہ انبیا اور رسول بلکہ تمام ایمان والے بھی دوست اور محبوب درگاہ الٰہی کے ہین لیکن اس جگہ کلمہ کمال مرتبہ اعلےٰ

اور خاص حد جون میں ہی انتہی اور ملا علی نے کہا خلیل دوست ہی اپنی حاجت کے لیے اور حبیب دوست ہی بلا غرض اور بڑی دلیل اسپر
کہ مرتبہ آنحضرت کا محبوبیت حق میں درجہ کمال کو پہونچا ہی یہ آیت ہی قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ترجمہ اور مین اٹھانیوالا
ہونگا علم حمد کا قیامت کے دن آدم اور آدم کے سوا جو ہین سب اس علم کے نیچے ہونگے اور مین ہونگا اول شفاعت کرنے والا اور اول
شفاعت قبول کیا گیا قیامت کے دن اور نہین فخر اور مین ہونگا اول انکا جو حلقے ہلاوینگے وہ دروازے بہشت کے اور قصد اندر جانیکا کرینگے پس کھولدیگا
خدا تعالے میرے لیے دروازہ بہشت کا پھر مجکو داخل کریگا اسمین یعنی فرشتون کو حکم کریگا دروازہ کھولنے کا اور مجکو اندر لیجاویگا اور حالانکہ میرے ساتھ فقیر مسلمان ہونگے
اور نہین فخر ف ع یعنی مہاجرین اور انصار وغیرہ سے بموجب مراتب ہجرت کے پہلے داخل ہونے مین چنانچہ آنحضرت نے فرمایا کہ داخل ہونگے
جنت مین میری امت کے فقرا غنیون سے پانسو برس پہلے اور یہ دلیل ہی واضح اسپر کہ فقیر صابر بہتر ہی غنی شاکر سے اور نہین ہی فقر صوفیونکے
نزدیک فاقہ اور حاجت بلکہ فقر انکے نزدیک ہی محتاج ہونا خدا تعالے کے طرف نہ طرف غیر اسکے کے اور طلب کرنا خدا کا اس سے نہ غیر اسکے سے اور ثوری نے
کہا فقر یہ ہی کہ تسکین ہو حال نہونے پر اور خرچ کرنا ہو تو ہونے پر اور فقر نفس سے پناہ مانگی ہی آنحضرت نے اور تعریف کی غنا نفس کی اور جو فقر اور غنا باز رکھے
مولے سے وہ برے ہین اور حالت فقر باز رکھتی ہی بہت گرفتاریون سے اسی لیے حق تعالے نے انبیا و اولیا کے لیے مقرر رکھی اور اور دلیل یہ ہی کہ فقیر
کافر کو جب عذاب ہلکا ہو دوزخ مین غنی کافر سے تو کیون نہ فائدہ دیگا یہ فقر مومن کو جنت مین ت اور مین ہون بزرگترین اگلون اور پچھلونکا
اور نہین فخر نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے ف ح او ظاہر یہ ہی کہ مراد اگلے پچھلون سے انبیاءون وعن عمرو بن قیس ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم قال نحن الاخرون ونحن السابقون یوم القیمۃ فانی قائل قولا غیر فخر ابراھیم خلیل اللہ وموسی
صفی اللہ وانا حبیب اللہ ومعی لواء الحمد یوم القیمۃ وان اللہ وعدنی فی امتی واجارھم من ثلث لا یعمھم بسنۃ
ولا یستاصلھم عدو ولا یجمعھم علی ضلالۃ رواہ الدارمی اور روایت ہی عمرو بن قیس سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم پیچھے ہین
ظہور مین اور ہم سابق اور اول ہین یعنی جنت کے داخل ہونے مین اور اور مراتب مین قیامت کے دن اور مین کہنے والا ہون ایک بات بغیر فخر کے یعنے
بلکہ مقصود اس سے بیان واقعی ہی وہ یہ ہی کہ ابراہیم دوست خدا کے ہین اور موسی برگزیدہ ہین خدا کے اور مین حبیب ہون خدا کا یعنی محب اور محبوب ہون
دنیا مین اور میرے ساتھ ہوگا جھنڈا احمد کا کہ دلالت کرے میرے احمد و محمد ہونے پر قیامت کے دن یعنی مقام محمود مین اور تحقیق اللہ نے وعدہ کیا ہی مجھسے
یعنی خیر کثیر کا اسکے حق مین او بچاؤ مین رکھا انکو تین چیزون سے کہ نہ ہلاک کر ڈالے گا انکو ساتھ قحط کے اور جبر او کہیر ڈالے گا انکو دشمن یعنی کافر بالکل سب کو
نہ ہلاک کر ڈالے گا اور نہ اکٹھا کریگا انکو گمراہی پر یعنی سب متفق نہونگے ایسے حکم پر کہ موجب گمراہی کا ہے نقل کی یہ دارمی نے وعن جابر ان
النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انا قائد المرسلین ولا فخر وانا خاتم النبیین ولا فخر وانا اول شافع ومشفع ولا فخر رواہ الدارمی
اور روایت ہی جابر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین کھینچنے والا رسولونکا ہون یعنی مین آگے چلونگا انکے اور وہ پیچھے میرے آوینگے جنت
یا حشر کے میدان مین اور نہین کہتا مین یہ فخر سے اور مین ختم کرنیوالا ہون نبیونکا اور نہ کچھ فخر سے کہتا ہون اور مین ہون پہلا شفاعت کرنیوالا اور پہلا شفاعت قبول کیا گیا
اور فخر سے کہتا ہون نہین نقل کی یہ دارمی نے وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا اول الناس خروجا اذا بعثوا وانا قائدھم اذا
وفدوا وانا خطیبھم اذا انصتوا وانا مستشفعھم اذا حبسوا وانا مبشرھم اذا ایسوا الکرامۃ والمفاتیح یومئذ بیدی ولواء الحمد یومئذ
بیدی وانا اکرم ولد ادم علی ربی یطوف علی الف خادم کانھم بیض مکنون او لؤلؤ منثور رواہ الترمذی
والدارمی وقال الترمذی ھذا حدیث غریب اور روایت ہی انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مین اول لوگون

لوگون سے نکلنے والا ہونگا قبر سے جب اُٹھائے جاوینگے قبرون سے اور مین پیشوا ہونگا اُنکا جب آوینگے وہ بارگاہ خداوندی مین اور مین اُنکا خطبہ پڑھنے والا ہونگا جسوقت چپ رہینگے وہ ف ع یعنی عذر کرنے سے اور متحیر ہونگے اور کلام نہ کرسکینگے اُسوقت مین اُنکی طرف سے عذر بیان کرونگا اور شفاعت کرونگا خدا سے پس مین ہی اُسوقت کلام کرسکونگا اُس مقام مین نہ اور کوئی حتی کہ مجھسے بڑے انبیا پس ثنا کرونگا اللہ تعالے کی ایسی ثنا کہ لائق اُسکے ہی اور نہین اذن دیا جاویگا کسی کو اُسوقت کلام کرنے کا سوائے میرے پس حضرت مخصوص ہین اس قول حق سبحانہ کے سے ہذا یوم لا ینطقون ولا یؤذن لہم فیعتذرون یا یہ محمول ہی اول امر پر یا خاص کفار کے حق مین ت مین خوشخبری دینے والا ہون مومنون کو شفاعت اور مغفرت اور رحمت کی جب نا امید ہووین ف ح ع یعنی جب غالب ہو اُنپر نا امیدی اللہ کی رحمت سے بسبب غلبۂ خوف کے اور انبیا سے شفاعت طلب کرین اور وہ اُسپر جرات نکرسکین اور عذر کرین جیسے کہ حدیث شفاعت مین آیا ہی ت بزرگی اور بزرگی دینی اور کنجیان بہشت کی اور رحمت کی اُسدن یعنی قیامت مین میرے ہاتھ یعنی میرے تصرف مین ہونگی اور جھنڈا احمد کا اُسدن ہاتھ مین میرے ہوگا اور مین بڑا بزرگ ہون اولاد آدم کا پروردگار کے نزدیک ہمیشہ خصوصاً اُسدن گرد پھرینگے میرے اور خدمت کرینگے میری ہزار خادم گویا کہ وہ خادم انڈے مین ہین پوشیدہ ف ح تشبیہ دی حورون کو ساتھ انڈون شتر مرغ کے کہ محفوظ ہوتی ہین غبار وغیرہ سے صفائی اور سفیدی مین کہ مخلوط ہو ساتھ تھوڑی سی زردی کے کہ بدن کے رنگون مین یہ رنگ بہت اچھا ہوتا ہی اور مجمع البحار مین کہا کہ مراد بیض مکنون سے موتی سیپ کے ہین کہ محفوظ رہتے ہین ہاتھ اور نظر کے پہونچنے سے حاصل یہ کہ وہ نہایت صاف اور خوش رنگ اور محفوظ لوگون کی نظرون سے اور ہاتھ پہونچنے سے ہونگے یا موتی ہین بکھرے ہوئے نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہی یعنی جیسے موتی بکھرے ہوئے خوب چمکتے ہین بہ نسبت لڑی کے موتیون کے ویسے ہی خوبصورت اور خدمت مین متفرق اور پھیلی ہوئی حاضر ہونگے **وعن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فاکسی حلۃ من حلل الجنۃ ثم اقوم عن یمین العرش لیس احد من الخلائق یقوم ذلک المقام غیری رواہ الترمذی وفی روایۃ جامع الاصول عنہ وانا اول من تنشق الارض عنہ فاکسی** اور روایت ہی ابو ہریرہ سے اُسنے نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا پس پہنایا جاؤنگا مین حلہ یعنی جوڑا بہشت کے حلون سے پس کھڑا ہونگا عرش کے داہنے طرف نہین کوئی خلائق مین کہ کھڑا ہووے اُس مقام مین میرے سوا اور جامع الاصول کی روایت مین ابی ہریرہ سے یہ عبارت زیادہ ہی کہ مین پہلا اُن شخصون کا ہونگا کہ پھٹیگی اُن سے زمین پس پہنایا جاؤنگا مین حلہ الخ **وعنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال سلوا اللہ لی الوسیلۃ قالوا یا رسول اللہ وما الوسیلۃ قال اعلی درجۃ فی الجنۃ لا ینالہا الا رجل واحد ارجو ان اکون انا ہو رواہ الترمذی** اور روایت ہی ابو ہریرہ سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت نے اللہ سے مانگو میرے لیے وسیلہ ف ع یعنی جو کہ ذکر کیا گیا اذان کی دعا مین یہ دعا منگوانا آنحضرت کا امت سے واسطے اظہار محتاجگی کے ہی خدا تعالے کی طرف اور از راہ انکسار نفس کے یا اسلیے کہ فائدہ پاوے امت اور ثواب اُسکے سبب یا رہنمائی امت کے لیے کہ مانگی ہر ایک مومن سے اپنے یار کے لیے دعا ت کہا صحابہ نے یا رسول اللہ اور کیا ہی وسیلہ فرمایا بہت بلند درجہ ہی جنت مین نہ پاویگا اُسکو مگر ایک مرد اُمید رکھتا ہون کہ ہون مین وہ مرد ف ح یہ تواضع ہی آنحضرت کی اور پاس ادب ہی درگاہ خداوندی کا ورنہ متعین ہی کہ وہ حضرت ہی ہین ت نقل کی یہ ترمذی نے **وعن ابی بن کعب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا کان یوم القیمۃ کنت امام النبیین وخطیبہم وصاحب شفاعتہم غیر فخر رواہ الترمذی** اور روایت ہی ابی بن کعب سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ جب ہوگا قیامت کا دن ہونگا مین امام اور پیشوا سب نبیون کا

یعنی مقام محمود میں اور خطیب اُنکا یعنی جب وہ چپ ہونگے میں اُنکی طرف سے کلام کرونگا جیسا کہ اُوپر گذرا اور صاحب شفاعت اُنکا بغیر فخر کے کہتا ہوں میں نقل کی یہ ترمذی نے وَعَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِکُلِّ نَبِیٍّ وُلَاۃً مِّنَ النَّبِیِّیْنَ وَاِنَّ وَلِیِّیْ اَبِیْ وَخَلِیْلُ رَبِّیْ ثُمَّ قَرَأَ اِنَّ اَوْلَی النَّاسِ بِاِبْرَاھِیْمَ لَلَّذِیْنَ اتَّبَعُوْہُ وَھٰذَا النَّبِیُّ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَاللّٰہُ وَلِیُّ الْمُؤْمِنِیْنَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بیشک ہر نبی کے لیے دوست و نزدیک ہی نبیوں میں سے اور تحقیق میرے دوست و قریب باپ ہیں اور دوست میرے پروردگار کے یعنی ابراہیم ہیں پھر پڑھی آنحضرت نے یعنی تائید و تقویت اس کلام کے لیے یہ آیت کہ تحقیق نزدیک ترین لوگون کے ساتھ ابراہیم کے البتہ وہ ہین کہ جنہون نے متابعت کی ابراہیم کی یعنی اُنکے زمانہ مین اور بعد اُنکے اور یہ نبی یعنی آنحضرت کہ مامور تھے ابراہیم کی متابعت اور موافقت کے دین اور شریعت مین اور وہ لوگ کہ ایمان لائے اور خدا تعالے دوست ہی مسلمانون کا اور کارساز نقل کی یہ ترمذی نے وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ بَعَثَنِیْ لِتَمَامِ مَکَارِمِ الْاَخْلَاقِ وَکَمَالِ مَحَاسِنِ الْاَفْعَالِ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ اور روایت ہی جابر سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک خدا تعالے نے بھیجا مجکو واسطے تمام کرنے اچھی خوبیون کے اور پورا کرنے کے اچھے کامون کے یعنی مجکو بھیجا ہی واسطے ہدایت خلق کے اور خوب کامل کرنے اُنکے کے اخلاق باطن اور افعال ظاہر مین نقل کی یہ بغوی نے شرح السنۃ مین وَعَنْ کَعْبٍ یَحْکِیْ عَنِ التَّوْرَاۃِ قَالَ نَجِدُ مَکْتُوْبًا مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰہِ عَبْدِیَ الْمُخْتَارُ لَا فَظٌّ وَلَا غَلِیْظٌ وَلَا سَخَّابٌ فِی الْاَسْوَاقِ وَلَا یَجْزِیْ بِالسَّیِّئَۃِ السَّیِّئَۃَ وَلٰکِنْ یَعْفُوْ وَیَغْفِرُ مَوْلِدُہٗ بِمَکَّۃَ وَھِجْرَتُہٗ بِطَیْبَۃَ وَمُلْکُہٗ بِالشَّامِ وَاُمَّتُہُ الْحَمَّادُوْنَ یَحْمَدُوْنَ اللّٰہَ فِی السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ یَحْمَدُوْنَ اللّٰہَ فِیْ کُلِّ مَنْزِلَۃٍ وَیُکَبِّرُوْنَہٗ عَلٰی کُلِّ شَرَفٍ رُعَاۃٌ لِّلشَّمْسِ یُصَلُّوْنَ الصَّلٰوۃَ اِذَا جَآءَ وَقْتُھَا یَتَأَزَّرُوْنَ عَلٰی اَنْصَافِھِمْ وَیَتَوَضَّئُوْنَ عَلٰی اَطْرَافِھِمْ مُنَادِیْھِمْ یُنَادِیْ فِیْ جَوِّ السَّمَآءِ صَفُّھُمْ فِی الْقِتَالِ وَصَفُّھُمْ فِی الصَّلٰوۃِ سَوَآءٌ لَھُمْ بِاللَّیْلِ دَوِیٌّ کَدَوِیِّ النَّحْلِ ھٰذَا لَفْظُ الْمَصَابِیْحِ وَرَوَی الدَّارِمِیُّ مَعَ تَغْیِیْرٍ یَسِیْرٍ اور روایت ہی کعب احبار سے جو بڑے تابعیون مین سے ہین اور اہل کتاب کے عالمون مین سے ہین نقل کرتے ہین توریت سے کہا لکھا ہوا پاتا ہون ہمین یعنی توریت مین کہ محمد بھیجا ہوا خدا کا بندہ میرا ہی برگزیدہ نہین ہی درشت خو اور نہین سخت گو اور نہ چلانیوالا بازارون مین اور بدلا نہین لیتا ساتھ برائی کے برائی کا ولیکن معاف کرتا ہی اور بخش دیتا ہی اُسکی پیدایش مکہ مین ہی اور جگہ اُسکی ہجرت کی مدینہ ہی اور بادشاہی اُسکی شام مین ہی ف ع بادشاہی سے مراد ہی دین و نبوت ظہور اُسکا شام کی ولایت مین اکثر اور جہاد اُس ملک مین زیادہ ہی وگرنہ بادشاہی آنحضرت کی سارے جہان مین ہی یا یہ مراد ہی کہ بادشاہی اُنکی بعد تمام ہونے مدت اُنکی کے اور ایام خلافت اُنکے کے شام مین ہی گی جیسا کہ معاویہ کے لیے اور بعد اُنکے بنی امیہ کے لیے ہوئی ت اور امت اُسکی بہت حمد کرنیوالی ہی اور شکر کرنیوالی خدا تعالے کا حمد اور شکر کرینگے وہ خدا کا شادی اور غمی اور فراخی اور تنگی مین یعنی بہرحال حمد و شکر کرینگے حمد کرینگے وہ خدا کی ہر منزل مین یعنی جس مکان مین منزل پکڑین اور اترین یا ہر پست مکان مین نیچے اُترتے وقت بقرینہ اس قول کے اور خدا کی بڑائی کرینگے ہر بلندی پر یعنی اللہ اکبر کہتے ہوئے چڑھینگے رعایت اور نگہبانی کرنے والے ہونگے سورج کی ف ع یعنی اُسکے طلوع و غروب و زوال کا دھیان رکھینگے نماز و عبادت کے وقتون کے لیے اور روایت کیا ہی حاکم نے عبد اللہ بن ابی اوفی سے مرفوعًا کہ تحقیق اچھے خدا کے بندون مین وہ ہین کہ جو خیال رکھتے ہین سورج اور چاند اور ستارون اور سایون کا خدا تعالے کی یاد کے لیے ت ادا کرینگے نماز جب اُسکا وقت آویگا ازار باندھین اپنی کمرون پر یعنی ناف پر اور مبالغہ کرین ستر عورت مین یا مراد یہ ہی کہ اپنی آدھی پنڈلیون تک باندھین اور وضو کرین اپنی طرفون پر یعنی ہاتھ اور پاؤن اور منہ پر یعنی پورا وضو کرین آواز کرنیوالا اُنکا آواز کرے

آسمان و زمین کے درمیان یعنی اور ان کے لیے بلند مکان ہے مانند منارے وغیرہ کے صف انکی لڑائی میں اور صف انکی نماز میں برابر ہے یعنی برابر کھڑے ہوتے
ہیں کافروں سے لڑنے کو اور نماز میں بھی برابر جماعت کرتے ہیں شیطان اور نفس کے مارنے کو انکی ہے رات کو پست آواز یعنی تسبیح اور تہلیل اور ذکر
اور قرآن پڑھنے میں جیسے کہ شہد کی مکھی کی آواز یہ لفظ مصابیح کے ہیں اور نقل کی یہ دارمی نے ساتھ تھوڑی تغیر کے وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ
قَالَ مَكْتُوْبٌ فِي التَّوْرٰىةِ صِفَةُ مُحَمَّدٍ وَعِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ يُدْفَنُ مَعَهُ قَالَ اَبُوْ مَوْدُوْدٍ وَقَدْ بَقِيَ فِي الْبَيْتِ مَوْضِعُ قَبْرٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہے عبد اللہ بن سلام سے کہا کہ لکھی ہوئی ہیں توریت میں صفتیں آنحضرت کی اور یہ بھی لکھا ہوا ہے کہ عیسیٰ بیٹے مریم کے دفن کیے جاینگے
آنحضرت کے ساتھ آپکے حجرے میں کہا ابو مودود نے جو حدیث کے راویوں میں سے ہیں تحقیق باقی رہی گھر میں یعنی عائشہ رض کے حجرے میں کہ جہاں آنحضرت
مدفون ہیں ایک قبر کی جگہ جہاں نقل کی یہ ترمذی نے فائدہ عیسیٰ علیہ السلام مدفون ہونگے گویا حکمت جگہ کے باقی رہنے میں وہاں باوجود قصد کرنے بعضوں
کے دفن کا وہاں اور نہ میسر آنا اسی کا یہ تھی اور خبر دی ہے بہتوں نے جو کہ حجرۂ شریف میں داخل ہوئے ہیں کہ دیکھیں انھوں نے تین قبریں اسطرح کہ نبی
صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر تو مقدم ہے یعنی جانب قبلہ کے اور ابو بکر کی متاخر اسے کہ سر انکا مقابل ہے پشت آنحضرت کے اور سر عمر رض کا مقابل
پشت ابو بکر رض کے اور ایک قبر کی جگہ پہلو میں عمر رض کے باقی ہے اور آیا ہے کہ عیسیٰ بعد تھمنے اپنے کے زمین میں حج کرینگے اور وہاں سے پھر کر آوینگے
اور درمیان میں مکہ اور مدینہ کے انتقال کرینگے اور اٹھا کر لیجاوینگے مدینہ میں پس دفن کیے جاوینگے حجرۂ شریفہ میں حضرت عمر رض کے پہلو میں پس رہینگے
وہ دونوں صحابی بیچ میں دو نبیوں کے علیہم الصلوٰۃ والسلام الی یوم القیامہ رواہ الترمذی **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى فَضَّلَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْاَنْبِيَاءِ وَعَلٰى اَهْلِ السَّمَاءِ فَقَالُوْا يَا اَبَا عَبَّاسٍ
بِمَ فَضَّلَهُ اللّٰهُ عَلٰى اَهْلِ السَّمَاءِ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ لِاَهْلِ السَّمَاءِ وَمَنْ يَّقُلْ مِنْهُمْ اِنِّيْٓ اِلٰهٌ مِّنْ دُوْنِهٖ فَذٰلِكَ
نَجْزِيْهِ جَهَنَّمَ كَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا لِّيَغْفِرَ لَكَ
اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ قَالُوْا وَمَا فَضْلُهٗ عَلَى الْاَنْبِيَاءِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ
قَوْمِهٖ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ فَيُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَاءُ الْاٰيَةَ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ فَاَرْسَلَهٗ اِلَى الْجِنِّ
روایت ہے ابن عباس رض سے کہ کہا انھوں نے تحقیق اللہ تعالے نے فضیلت دی محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو انبیا پر اور اہل آسمان پر یعنی فرشتوں پر
کہا لوگوں نے اے ابو العباس کس چیز کے ساتھ فضیلت دی حق تعالے نے آنحضرت کو آسمان والوں پر کہا ابن عباس رض نے کہ یوں فضیلت دی
کہ بیشک اللہ تعالے نے فرمایا فرشتوں کو یہ کلام اور جو کوئی کہے فرشتوں میں سے تحقیق میں معبود ہوں خدا کے سوا پس اسکو اسکے بدلے میں دینگے ہم
دوزخ اسی طرح بدلا دیتے ہیں ہم ظالموں کو جو حد سے گذریں فائدہ یعنی پس حق تعالے نے فرشتوں کے لیے اسی طرح کا سخت اور رو بدرو اور تیزی
کے ساتھ خطاب کیا اور مقرر کیا انپر عذاب سخت اور فرمایا اللہ تعالے نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مہربانی اور رحمت کے ساتھ کہ تحقیق
ہمنے کھولدیے تیرے لیے دروازے برکتوں اور بزرگیوں کے صاف کھولدینا کہ منجملہ انکے فتح مکہ کی ہے تو کہ بخشدے تیرے لیے خدا تعالے گناہ تیرے
جو پہلے گذرے اور جو پیچھے آویں فائدہ اس آیت میں تاویلیں بہت ہیں اور سب توجیہوں میں یہ توجیہ خوب ہے کہ یہ کلمہ بزرگی اور مہربانی اور رحم کا
ہے بدلے اسکے کہ گناہ ہوں آقا جب غلام سے خوشی ہوتے ہیں تو کہتے ہیں ہمنے سب تیرے گناہ بخشدیے جو کچھ کرے تو تجھپر مواخذہ نہیں اگرچہ وہ غلام بے گناہ
ہوت کہا لوگوں نے اور کیا ہے بزرگی انکی انبیا پر کہا ابن عباس رض نے یعنی بیچ بیان بزرگی آپکی کے انبیا پر فرمایا اللہ تعالے نے اور نہیں
بھیجا ہمنے کوئی پیغمبر مگر اسکی قوم کی زبان کے ساتھ تو کہ بیان کرے انکے لیے احکام و شرائع پس گمراہ کرتا ہے خدا جسکو چاہتا ہے تا تمام آیت اور

فرمایا اللہ تعالی نے حضرت محمد صلعم کے لیے او نہیں بھیجا ہمنے تجکو مگر تمام لوگون کے لیے پس سوال کیا خدا تعالی نے آنحضرت کو جن او آدمیون کی طرف
فرستاده اور خاص ذکر کرنا آدمیون کا آیت مین اسلیے ہر کہ وہ اشرف المخلوقات ہین اور مقصود اصلی آیت مین تعمیم آدمیون کی ہر نہ تخصیص عرب کی جیسے کہ بعضے
اہل کتاب کہتے تھے باطل ہو گئے اور دلیلین آیات اور احادیث مین بہت ہین اسلیے کہ آنحضرت نبی ہین جنون کے بھی **وعن ابی ذر الغفاری**
قال قلت یا رسول اللہ کیف علمت انک نبی حتی استیقنت فقال یا ابا ذر اتانی ملکان وانا ببعض بطحاء مکۃ
فوقع احدہما الی الارض وکان الآخر بین السماء والارض فقال احدہما لصاحبہ اہو ہو قال نعم قال فزنہ
برجل فوزنت بہ فوزنتہ ثم قال زنہ بعشرۃ فوزنت بہم فرجحتہم ثم قال زنہ بمائۃ فوزنت بہم فرجحتہم
ثم قال زنہ بالف فوزنت بہم فرجحتہم کانی انظر الیہم ینتثرون علی من خفۃ المیزان قال فقال احدہما لصاحبہ
لو وزنتہ بامتہ لرجحہا رواہما الدارمی اور روایت ہر ابوذر غفاری سے کہ کہا مین نے یا رسول اللہ کیونکر جانا تمنے کہ تم نبی ہو یہان تک کہ
یقین کیا تمنے پس فرمایا آنحضرت نے اے ابوذر آئے میرے پاس دو فرشتے اس حال مین کہ مین بطحا مکہ کے ایک جانب مین تھا پس اوترا ایک ان
دو فرشتون مین سے زمین کی طرف اور دوسرا آسمان اور زمین کے درمیان پس کہا ایک نے ان دو مین سے اپنے یار کو کیا وہ یہی ہر یعنی یہ وہی پیغمبر ہر کہ
جسکی خبر دی ہمکو حق تعالی نے کہ میرا ایک پیغمبر ہر اسکے پاس جاؤ کہا اسکے یار نے ہان وہی ہر کہا اس ایک نے اپنے یار سے کہ پس تول اسکو اور اندازہ کر
ایک مرد کے ساتھ اسکی امت مین سے پس تولا گیا مین اس مرد کے ساتھ سو غالب آیا مین اسپر پھر کہا تول اسکو دس مرد کے ساتھ پس تولا گیا مین انکے ساتھ
پس غالب آیا مین انپر پھر کہا تول اسکو سو مرد کے ساتھ پس تولا گیا مین انکے ساتھ سو انپر بھی غالب رہا پھر کہا تول اسکو ہزار مرد کے ساتھ پس تولا گیا مین
انکے ساتھ بھی سو انپر بھی غالب رہا مین گویا کہ مین دیکھتا ہون ان ہزار مرد کی طرف کہ وہ مجھپر گرے پڑتے ہین ترازو کے ہلکا ہونے سے یعنی
جس پلڑے پر وہ تھے ایسا وہ بسبب ہلکے پن کے اونچا ہو رہا تھا کہ وہ لوگ ایسے معلوم ہوتے تھے کہ مجھپر گویا اب گرے فرمایا آنحضرت نے پس کہا ایک نے
ان دونون مین سے اپنے یار سے کہ اگر تو اسکو تولے تو اسکی ساری امت کے ساتھ تو بیشک غالب ہووے یہ ساری امت پر نقل کین یہ دونون حدیثین دارمی نے
وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتب علی النحر ولم یکتب علیکم وامرت بصلوۃ الضحی ولم تؤمروا بہا
رواہ الدارقطنی اور روایت ہر ابن عباس سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرض کی گئی مجھپر قربانی اور تمپر نہین فرض نہین کی گئی
یعنی آنحضرت پر قربانی واجب تھی بہر صورت یعنی اگرچہ غنی نہون شاید امت پر مگر جب غنی ہون اور مین نماز چاشت کا حکم کیا گیا یعنی بطور وجوب کے اور
تم نہین حکم کیے گئے اسکا یعنی تمپر واجب نہین بلکہ سنت ہر نقل کی یہ دارقطنی نے

باب اسماء النبی وصفاتہ صلی اللہ علیہ وسلم

باب ہر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نامون اور صفتون کا جاننا چاہیے کہ آنحضرت کے نام مبارک بہت ہین اور قرآن مجید اور آسمانی کتابون مین مذکور ہین
اور انبیا علیہم السلام کی زبانون پر اور سنت مین وارد ہین اور بہت مشہور آنحضرت کا نام محمد ہر اور یہ نام آپکے دادا عبد المطلب نے رکھا اور جب انسے
کہا کسی نے کہ تمنے اپنے بیٹے کا نام اپنے آبا و اجداد کے نام پر کیون نہ رکھا اور یہ نام ہرگز تمہاری قوم مین نہین ہوا انہون نے کہا یہ نام اسکا مین نے
اس امید پر رکھا ہر کہ تمام اہل زمین کی زبان پر تعریف کیا جاوے اور ایک روایت مین ہر کہ تا خدا تعالی آسمان مین اسکی تعریف کرے اور لوگ زمین پر
اور آیا ہر کہ عبد المطلب نے خواب مین دیکھا گویا ایک زنجیر چاندی کی انکے پیٹھ سے نکلی ہر کہ ایک طرف اسکی آسمان مین ہر اور ایک طرف مشرق مین ہر
اور ایک طرف مغرب مین بعد اسکے وہ زنجیر ایک درخت ہو گئی ہر کہ ہر پتے پر اسکے نور ہر اور اہل مشرق اور مغرب اسکے ساتھ متعلق ہین پس یہ خواب لوگون سے
کہا انہون نے تعبیر دی کہ انکی نسل سے ایک شخص ایسا پیدا ہوگا کہ اہل مشرق اور مغرب اسکے تابعدار ہون اور تعریف کیا جاوے وہ آسمان و زمین مین اسلیے

محمد نام رکھا اور آنحضرت کی والدہ آمنہ نے بھی خواب دیکھا کہ کوئی کہتا ہے کہ تجھکو حمل ہوا اس امت کے سردار اور پیغمبر کا اور جب جنے تو نام اسکا محمد رکھیو اور روایت کیا گیا ہے کہ آنحضرت کے پیدا ہونے سے پہلے کسیکا یہ نام نہ تھا جب اہل کتاب نے خبر دی کہ قریب ہے کہ پیغمبر آخر زمانہ کا پیدا ہووے اور نام اسکا محمد ہو چند شخصوں نے اپنے بیٹوں کا نام اسی آرزو میں کہا کہ شرف نبوت سے مشرف ہوں لیکن چار نام بھی آنحضرت کے نام سے پہلے نہیں ہو سکتے کیونکہ آنحضرت کا نام سنکر یہ نام رکھتے تھے اور جو اہل سیر نے ذکر کیا ہے کہ القاب اور نام آنحضرت کے قرآن مجید میں بہت آئے ہیں سو بعضے عالموں نے ننانوے نام جمع کیے ہیں موافق اسماء الہی کے اور قاضی عیاض نے کہا کہ حق جل وعلی نے تیس نام اپنے ناموں میں سے اپنے حبیب کے لیے خاص کیے اور بعضوں نے کہا ہے کہ جب تلاش کیے جاویں آنحضرت کے نام پہلی کتابوں میں اور قرآن اور حدیث میں تو تین سو نام ہوتے ہیں اور چار سو بھی آئے ہیں اور قاضی ابو بکر بن العربی نے جو مالکی مذہب کی بڑے عالموں میں سے ہیں کہا بعضے صوفیوں نے کہا ہے کہ خدا تعالے کے ہزار نام ہیں اور اسکے حبیب کے بھی ہزار نام ہیں مراد اوصاف ہیں اور ہر صفت سے اسم نکلتا ہے اور سیوطی نے ایک کتاب علیحدہ آنحضرت کے ناموں میں تالیف کی ہے اور پانچ سو ناموں سے زیادہ ذکر کیے اور شرح کی اور مؤلف نہیں لایا مگر کئی نام وہ حدیثوں میں اور مراد آنحضرت کے صفات سے یہاں احوال حلیہ شریف اور صورت ظاہر کا ہے اور آنحضرت کی اخلاق اور باطن کی خصلتوں کا بیان اور باب میں ہوگا اللھم صل علی محمد وسلم بعدد اسمائک الحسنی وبعدد کل معلوم لک وعلی آلہ وصحابہ وتابعیہ اجمعین

الفصل الاول عن جبیر بن مطعم قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان لی اسماء انا محمد وانا احمد وانا الماحی الذی یمحو اللہ بی الکفر وانا الحاشر الذی یحشر الناس علی قدمی وانا العاقب والعاقب الذی لیس بعدہ نبی متفق علیہ

روایت ہے جبیر سے کہ کہا سنا میں نے آنحضرت سے فرماتے کہ تحقیق میرے لیے نام ہیں یعنی بہت اور مشہور ایک نام میرا محمد ہے اور دوسرا احمد مترجم کہتا ہے بعضی روایتوں میں محمود بھی آیا ہے اور مشتق حمد سے ہیں محمد تعریف کیا گیا ذات وصفات کی دنیا اور آخرت میں اور محمد بہت تعریف کیا گیا بے حد وبے شمار اور احمد سب سے زیادہ تعریف کیا گیا اگلے پچھلوں میں اور حق تعالے کے پہلے کلام میں یا اپنے مولا کی بہت تعریف کرنے والا کہ جو کسی کو معلوم نہیں جیسے مقام محمود میں ہوگا اور کفر انکے لیے اور اسے محمد ہے اور میرا نام ماحی ہے یعنی مٹانیوالا ایسا کہ مٹاتا ہے اللہ میری دعوت کی سبب کفر کو یعنی زیادہ نسبت اور پیغمبروں کی دعوت کے اور نام میرا حاشر ہے کہ اٹھائے جاوینگے اور جمع کیے جاوینگے لوگ میرے قدم پر یعنی اول میں قبر سے اٹھونگا پھر اور لوگ میرے پیچھے اور نام میرا عاقب ہے اور عاقب وہ ہے کہ نہ ہووے پیچھے اسکے کوئی نبی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے مترجم عاقب کے معنی ہیں پیچھے آنیوالا اور مراد یہاں ہے پیچھے آنیوالا سب پیغمبروں کے وعن ابی موسی الاشعری قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسمی لنا نفسہ اسماء فقال انا محمد واحمد والمقفی والحاشر ونبی التوبۃ ونبی الرحمۃ رواہ مسلم اور روایت ہے ابو موسی اشعری سے کہ کہا تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نام بیان کرتے ہمارے لیے اپنی ذات شریف کے اتنے نام پس فرمایا میں ہوں محمد اور احمد اور مقفی یعنی پیچھے آنیوالا سب پیغمبروں کی اور حاشر کہ معنی انکے اوپر کی حدیث میں مذکور ہوئے اور نبی توبہ کا مترجم یعنی ساری خلقت نے آنحضرت کے ہاتھ پر توبہ کی نبی التوبہ حضرت کا نام اسلیے ہوا کہ آپ توبہ اور رجوع الی اللہ بہت رکھتے تھے اور زبان کی توبہ آپکی امت میں مقبول ہوئی بخلاف اگلی امتوں کی کہ بغیر قتل اور سزا کی قصور انکا نہ معاف ہوتا تھا مترجم اور نبی رحمت کا چنانچہ فرمایا قرآن شریف میں وما ارسلناک الا رحمۃ للعلمین نقل کی یہ مسلم نے وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا تعجبون کیف یصرف اللہ عنی شتم قریش ولعنہم یشتمون مذمما ویلعنون مذمما وانا محمد رواہ البخاری اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا تعجب نہیں کرتے تم کہ کیونکر باز رکھا مجھسے خدا تعالے نے مشرکین قریش کا برا کہنا اور انکا لعنت کرنا کہ وہ برا کہتے ہیں مذمم کو اور میں محمد ہوں مترجم یعنی وہ بدبخت مشرک آنحضرت کو مذمم کہتے تھے کہ معنی ہیں نقیض محمد کی ہیں یعنی مذمت کیا گیا اور آپکا یہ نام لیکر

آپ کو برا کہتے اور لعن وطعن کرتے سو آنحضرت نے فرمایا کہ وہ بدکہا اور لعن وطعن مذمم کو کرتے ہیں اور میں مذمم نہیں ہوں پس کیا ہی اللہ تعالیٰ نے انکی بدکہاؤ سے بچایا مجکو یہ حدیث نقل کی بخاری نے وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ شَمِطَ مُقَدَّمُ رَأْسِهٖ وَلِحْيَتِهٖ وَكَانَ اِذَا ادَّهَنَ لَمْ يَتَبَيَّنْ فَاِذَا شَعِثَ رَأْسُهٗ تَبَيَّنَ وَكَانَ كَثِيْرَ شَعْرِ اللِّحْيَةِ فَقَالَ رَجُلٌ وَجْهُهٗ مِثْلُ السَّيْفِ قَالَ لَا بَلْ كَانَ مِثْلَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ وَكَانَ مُسْتَدِيْرًا وَرَأَيْتُ الْخَاتَمَ عِنْدَ كَتِفِهٖ مِثْلَ بَيْضَةِ الْحَمَامَةِ يُشْبِهُ جَسَدَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہا کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ تحقیق ظاہر ہوئے تھے کچھ بال سفید حضرت کے سر اور داڑھی کے اگلے جانب میں اور جب تیل لگاتے تھے تو ظاہر نہ ہوتی تھی وہ سفیدی اور جب پراگندہ ہوتے تھے سر مبارک کے بال تو ظاہر ہوتی تھی سفیدی غرض اسلیے کہ تیل لگانے سے بال مجتمع ہو جاتے ہیں پس چونکہ بال سفید آپکے کم تھے ظاہر نہ ہوتے تھے اور پراگندگی اور ژولیدگی میں بال جدا جدا ہوتے ہیں پس معلوم ہونے لگتے ہیں سفید سیاہ میں اور آنحضرت کے سر اور داڑھی میں سفید بال بیس سے زیادہ نہ تھے بڑھاپے میں اور بعضی روایت میں اس سے بھی کم آئے ہیں ترجمہ اور تھے آنحضرت بہت بالوں والے داڑھی کے غرض یعنی داڑھی آپکی گھنی تھی ہلکی تھی جیسے اور روایت میں کث اللحیۃ آیا ہے اور حضرت کی داڑھی شریف کی درازی میں کچھ ثابت نہیں ہے اور صحابہ عظام سے درازی داڑھی کی منقول ہے چنانچہ آیا ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی داڑھی نے انکا تمام سینہ کندھوں تک بھر دیا تھا اور لکھا ہے کہ حضرت شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی کی داڑھی لمبی اور چوڑی تھی اور ابن عمرؓ سے آیا ہے کہ قبضہ سے زیادہ تر رکھتے تھے غرضکہ داڑھی ایک مشت سے کم نہ چاہیے اور زیادہ میں وارد ہیں اور آثار مختلف آئے ہیں پس کہا ایک مرد نے یعنی وقت بیان کرنے صحابہ کے حلیہ شریف کو کہ تھا آنحضرت کا چہرہ مبارک مانند تلوار کے یعنی چمک اور روشنی میں لیکن چونکہ موہم تھا طول کو بھی کہا جابر نے نہ بلکہ تھا مانند سورج اور چاند کے اور تھا چہرہ مبارک آپکا گرد سطح یعنی مائل گولائی کی طرف اور حدیث میں آیا ہے بل مثل القمر اور ایک میں آیا ہے وکان وجہہ قطعۃ قمر اور ایک اور میں آیا ہے کہ چمکتا تھا روئے مبارک آنحضرت کا جیسے چمکتا ہے چودھویں رات کا چاند اور ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ ہوتا تھا روئے مبارک آپکا جب خوشحال ہوتے مثل آئینہ کے اور عکس پڑتا تھا صورت دیوار کا چہرہ شریف میں مع اہذا لیے یہ میں ہے کہ یہ تشبیہیں لوگوں نے اپنے فہم کے موافق بحسب عرف کے دی ہیں ورگرنہ آنحضرت کے جمال باکمال کی اہبت وجلالت اور حسن وملاحت سے کوئی چیز مشابہت نہیں رکھتی

رباعی کس معنی حسن وملاحت بیار مانرسد تراور سخن ابکار کار مانرسد ہزار نقش برآید زکلک صنع ولی یکی بخوبی نقش نگار مانرسد صلی اللہ علیہ وسلم وعلی صحبہ وآلہ قدر حسنہ وجمالہ وکمالہ اور جاننا چاہیے کہ دور روئے مبارک کا بشکل دائرہ کے نہیں تھا کہ آفتاب اور چاند اور آئینہ کی تشبیہ سے وہم جاتے اسکا اسلیے کہ حدیثوں میں آیا ہے کہ لم یکن بالمکلثم یعنی نہیں تھا چہرہ مبارک حضرت کا بہت گول بلکہ کچھ طول رکھتا تھا نہ بہت دراز بلکہ معتدل اللہم صل وسلم علیہ صلی اللہ علی محمد وآلہ رت اور دیکھا میں نے مہر نبوت کو شانہ کے پاس رح اور ایک روایت میں ہے درمیان دونوں شانوں کے بہر تقدیر بائیں شانہ کے پاس تھی رت مانند بیضہ کبوتر کے یعنی گول مشابہت رکھتا تھا رنگ اس مہر کا آنحضرت کے بدن مبارک کے ساتھ اور تمام اعضا کا اسکا بھی رنگ اور پا آب وتاب تھا نہ داغ تھا بطور برص کے چاہیے جاننا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں شانوں کے درمیان ایک ٹکڑا گوشت کا تھا بلند تر وتمام اجزا بدن شریف سے کہ اسکو خاتم نبوت کہتے تھے ختم ہونا کے ہے بمعنے تمام ہونا ایک کام کے اور ت کے زبر سے بمعنی مہر اور نشان اسکی کہ وہ خاتم النبیین ہیں اور ذکر اس مہر کا پہلی کتابوں توریت وانجیل وغیرہ میں موجود تھا اور انبیا علیہم السلام جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کی آخر زمانہ میں بشارت دیتے تھے تو یہ پتا بتلاتے تھے کہ انکی پشت پر مہر ہوگی اور حاکم نے مستدرک میں وہب بن منبہ سے روایت کیا ہے کہ کوئی پیغمبر ایسا نہ تھا کہ اسکے داہنے ہاتھ میں نشان نبوت نہو مگر سید ہمارے کہ انکا نشان نبوت پشت مبارک پر تھا دونوں شانوں کے درمیان میں اور یہ نشان جیسے نامہ پر مہر کر دی تو تغیر وتبدیل سے محفوظ رہے اور بعضی روایتوں میں آیا ہے کہ اسمیں لکھا ہوا تھا وحدہ لا شریک لہ توجہ حیث کنت فانک منصور اور روایتوں میں

آیا ہے کہ اُس سے ایسا نور چمکتا تھا کہ آنکھ کو خیرہ کرتا تھا اور یہ تشبیہ لوگوں کے سمجھنے کے لیے ظاہری چیزوں کے ساتھ ہے ورنہ مانند بیضۂ کبوتر دیکھنے کے
لیکن حقیقت اسکی کہ ایک سر عظیم اور نشانی نادر تھی سوا حق تعالے کے کوئی اسکو نہیں جانتا نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ
رَأَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَکَلْتُ مَعَہٗ خُبْزًا وَّلَحْمًا اَوْ قَالَ ثَرِیْدًا ثُمَّ دُرْتُ خَلْفَہٗ فَنَظَرْتُ اِلٰی خَاتَمِ
النُّبُوَّۃِ بَیْنَ کَتِفَیْہِ عِنْدَ نَاغِضِ کَتِفِہِ الْیُسْرٰی جُمْعًا عَلَیْہِ خِیْلَانٌ کَاَمْثَالِ الثَّآلِیْلِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عبد اللہ بن سرجس سے کہا دیکھا میں نے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور کھائی میں نے آنکے ساتھ روٹی اور گوشت یا کہا میں نے ثرید یعنی روٹی کے ٹکڑے شوربے میں بھیگے ہوئے پھر گیا میں آنحضرت کے
پیچھے پس دیکھا میں نے مہر نبوت کیطرف آنحضرت کے دونوں شانوں کے درمیان میں آنکے بائیں شانہ کی نرم ہڈی کے پاس مانند مٹھی کے یعنی
ہیئت میں جیسے کہ اوپر کی حدیث میں تھا مانند انڈے کے اس پر تل تھے مانند مسوں کے نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْ اُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ خَالِدِ بْنِ
سَعِیْدٍ قَالَتْ اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِثِیَابٍ فِیْہَا خَمِیْصَۃٌ سَوْدَاءُ صَغِیْرَۃٌ فَقَالَ ائْتُوْنِیْ بِاُمِّ خَالِدٍ فَاُتِیَ بِہَا تُحْمَلُ فَاَخَذَ
الْخَمِیْصَۃَ بِیَدِہٖ فَاَلْبَسَہَا قَالَ اَبْلِیْ وَاَخْلِقِیْ ثُمَّ اَبْلِیْ وَاَخْلِقِیْ وَکَانَ فِیْہَا عَلَمٌ اَخْضَرُ اَوْ اَصْفَرُ فَقَالَ یَا اُمَّ خَالِدٍ ہٰذَا سَنَاہْ وَہِیَ
بِالْحَبَشِیَّۃِ حَسَنَۃٌ قَالَتْ فَذَہَبْتُ اَلْعَبُ بِخَاتَمِ النُّبُوَّۃِ فَزَبَرَنِیْ اَبِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَعْہَا
رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے ام خالد بنت خالد بن سعید کے سے کہا اس نے کہ لائے گئے نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے کہ
انہیں ایک کملی تھی کالی چھوٹی سی پس فرمایا آنحضرت نے کہ لاؤ ام خالد کو میرے پاس پس اٹھا لائی گئی ام خالد کہ وہ لڑکی تھی پس لیا آنحضرت نے کملی
کو اپنے ہاتھ میں پس پہنایا اسکو فرمایا آنحضرت نے یعنی موافق اپنی سنت کے جب کوئی نیا کپڑا پہنتا تھا تو یہ دعا دیتے تھے پرانا کر اس کپڑے کو پھر پرانا کر یعنی بہت
جی تو کپڑے بہت پرانے کرے تو اور تھے اس کملی میں نشان سبز یا زرد شک ہوا راوی کو پس فرمایا آنحضرت نے اے ام خالد یہ کپڑا خوب ہے اور یہ کلمہ سناہ لغت
حبش میں بمعنی حسنہ یعنی نیک ہے کہا ام خالد نے پس گئی میں کہ کھیلتی تھی مہر نبوت سے یعنی جیسی عادت چھوٹوں کی ہوتی ہے پس منع کیا مجکو اور
ڈانٹا میرے باپ نے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے باپ سے چھوڑ دے اسکو یعنی منع نہ کر نقل کی یہ بخاری نے وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ
کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ بِالطَّوِیْلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِیْرِ وَلَیْسَ بِالْاَبْیَضِ الْاَمْہَقِ وَلَا بِالْاٰدَمِ وَلَیْسَ
بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبِطِ بَعَثَہُ اللّٰہُ عَلٰی رَاْسِ اَرْبَعِیْنَ سَنَۃً فَاَقَامَ بِمَکَّۃَ عَشَرَ سِنِیْنَ وَبِالْمَدِیْنَۃِ عَشَرَ سِنِیْنَ
وَتَوَفَّاہُ اللّٰہُ عَلٰی رَاْسِ سِتِّیْنَ سَنَۃً وَلَیْسَ فِیْ رَاْسِہٖ وَلِحْیَتِہٖ عِشْرُوْنَ شَعْرَۃً بَیْضَاءَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ یَصِفُ النَّبِیَّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کَانَ رَبْعَۃً مِّنَ الْقَوْمِ لَیْسَ بِالطَّوِیْلِ وَلَا بِالْقَصِیْرِ اَزْہَرَ اللَّوْنِ وَقَالَ کَانَ شَعْرُ رَسُوْلِ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی اَنْصَافِ اُذُنَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ بَیْنَ اُذُنَیْہِ وَعَاتِقِہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِلْبُخَارِیِّ قَالَ کَانَ
ضَخْمَ الرَّاْسِ وَالْقَدَمَیْنِ لَمْ اَرَ بَعْدَہٗ وَلَا قَبْلَہٗ مِثْلَہٗ وَکَانَ سَبِطَ الْکَفَّیْنِ وَفِیْ اُخْرٰی قَالَ کَانَ شَثْنَ الْقَدَمَیْنِ وَالْکَفَّیْنِ
اور روایت ہے انس سے کہا کہ نہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہت لمبے اور نہ بہت ٹھنگنے ف ح یعنی معتدل قد تھے لیکن مائل بدرازی اور یہ جو
آیا ہے کہ آنحضرت جب کسی جماعت میں کھڑے ہوتے تھے تو سب سے زیادہ بلند دکھائی دیتے تھے اگرچہ اس جماعت میں دراز قد ہوتے تھے تو یہ بسبب درازی قد کے
نہ تھا بلکہ بسبب عزت اور رفعت اور عظمت کے تھا اور حقیقت میں یہ معجزہ تھا آپ کا اور نہ تھے آنحضرت نہایت سفید رنگ مانند چونہ کے کہ نہ ہو ان میں آمیزش سرخی کی
اور نہ تھے نہایت گندم گون مائل بسیاہی یعنی بلکہ سرخ سفید گندم گون تھے اور نہ تھے آنحضرت کے بال بہت بل کھائے ہوئے جیسے کہ حبشیوں کے ہوتے ہیں
اور نہ نرم نیچے لٹکے ہوئے یعنی بلکہ بیچ بیچ ان دونوں کے تھے اور اٹھایا اللہ نے آنحضرت کو یعنی رسول کیا سر پر چالیس برس کے یعنی جب آپکو چالیس برس کے

ہو چکے تھے پھر اقامت کی آنحضرت نے مکہ میں دس برس اور مدینہ میں دس برس اور فوت کیا اللہ تعالے نے حضرت کو ساٹھ برس تمام ہونے پر فرح
دس برس رہنا حضرت کا مدینہ میں تو بالاتفاق ہے کسی کو اسمین خلاف نہین اور مختار مکہ کی رہنے مین تیرہ برس ہین پس اس حساب سے آنحضرت کی عمر شریف
تریسٹھ برس کی ہوتی ہے اور لیا ساٹھ برس کہا ہیں تو وجہ اسکی یہ ہے کہ راوی نے اس روایت مین کسر کا اعتبار نہین کیا اور تیرہ کو دس کہا اور تریسٹھ کو ساٹھ
اور یہ عادت ہے اہل عرب کی بیان عددین مین اور حالانکہ نہ تھے آنحضرت کے سر مبارک اور ڈاڑھی مین بیس بال سفید اور ایک روایت مین آیا ہے
کہ روایت ہے انس سے درحالیکہ وصف کرتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کہا کہ تھے آنحضرت میانہ قد قوم مین کہ نہ تھے دراز اور نہ تھے ٹھگنے روشن اور چمکتا ہوا رنگ اور
اور کہا انس نے کہ تھے بال آنحضرت کے آدھے کانون تک اور ایک روایت مین ہے کانون اور شانون کے درمیان مین تھے نقل کی یہ بخاری اور
مسلم نے شرح اور ایک روایت مین ہے دونون کانون کی لو تک اور ایک روایت مین ہے کندھون کے پاس تک اور اختلاف روایتون کا بسبب
اختلاف احوال کی ہے کبھی جو کنگھی کرتے اور تیل لگاتے تو دراز معلوم ہوتے تھے نہین تو چھوٹے اور مجمع البحار مین کہا کہ جب غفلت ہوتی تھی بالون کے کترنے
سے تو دراز ہو جاتے اور جب کترتے تھے تو چھوٹے ہو جاتے تھے اور اس عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت کبھی بال کترتے تھے کہ منڈوانا بالون کا
سوا حج اور عمرے کے نہین ہوا واللہ اعلم ترجمہ اور بخاری کی ایک روایت مین ہے کہ کہا انس نے تھے آنحضرت بڑے سر کے اور دونون قدمون کے فراخ یعنی
پاے مبارک پر گوشت تھے کہ علامت ہے شجاعت اور ثابت قدمی کی طاعت مین اور بڑا سر ہونا نزدیک صحیح ہے کیونکہ یہ دلالت کرتا ہے اسکی سرداری
اور عظیم الشانی اور عقل کی پر اور سر کا چھوٹا ہونا عیب ہے اور نشان کم عقلی کا ترجمہ نہین جانتا مین کسی کو انکے بعد اور نہ انکے پہلے انکے مانند
اور تھے آنحضرت فراخ ہتھیلیون کے اور ایک روایت مین بخاری کے آیا ہے کہ کہا انس نے تھے آنحضرت کے دونون قدم اور ہتھیلیان موٹی اور پرگوشت
مردون کے لیے صحیح ہے کہ علامت ہے قوت اور شجاعت کی اور عورتون کے لیے مذموم اور موٹا ہونا اعضا شریف کا مراد ہے خلقت مین نہ سختی جلد کی کیونکہ
جلد مبارک حریر سے زیادہ نرم تھی وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْبُوْعًا بَعِيْدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ لَهُ شَعْرٌ بَلَغَ
شَحْمَةَ اُذُنَيْهِ رَاَيْتُهُ فِيْ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ لَمْ اَرَ شَيْئًا قَطُّ اَحْسَنَ مِنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ مَا رَاَيْتُ مِنْ ذِيْ لِمَّةٍ اَحْسَنَ
فِيْ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَعْرُهُ يَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ بَعِيْدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ
اور روایت ہے براء سے کہا کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میانہ قد دور اور کشادہ تھی مسافت درمیان دونون مونڈھون کے یعنی فرق تھا آنحضرت
کے دونون مونڈھون مین بہت تھا اور اس سے فراخی سینہ کی بھی لازم آتی ہے اور آنحضرت کے بال تھے کہ پہونچے انکے کانون کی لو کو دیکھا مین نے آنحضرت کو
سرخ جوڑے مین کہ ازار اور چادر مین کی تھی فرح اور مراد سرخ سے یہ ہے کہ اسمین سرخ خط تھے اسیطرح محدثون نے تحقیق کیا ہے اور سرخ سے بھی کہ
حدیثون مین وارد ہے یہی مراد ہے کہ اسمین سبز اور زرد خط تھے ترجمہ نہین دیکھی مین نے کوئی چیز کبھی آنحضرت سے بہتر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
اور روایت مین ہے مسلم کی کہ کہا براء نے نہین دیکھا مین نے کوئی بالون والا سرخ جوڑے مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اچھے بال
قریب پہونچتے تھے انکے مونڈھون کو فراخی نہین درمیان دونون مونڈھون کے نہ تھے حضرت لمبے اور نہ پست قد فرح آدمی کے بالون کے تین نام ہین
جمہ بضم جیم اور لمہ بکسر لام وفرہ بفتح وا اور سکون فا پس وفرہ وہ بال کہ کان کی لو سے گذر جائین اور جب کندھے تک
پہنچے تو جمہ ہے اور وفرہ وہ کہ کان کی لو تک پہنچے اور کبھی جمہ بمعنی مطلق بالون کے بھی آتا ہے وَعَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَلِيْعَ الْفَمِ اَشْكَلَ الْعَيْنِ مَنْهُوْسَ الْعَقِبَيْنِ قِيْلَ لِسِمَاكٍ مَا ضَلِيْعُ الْفَمِ قَالَ عَظِيْمُ الْفَمِ قِيْلَ مَا
اَشْكَلُ الْعَيْنِ قَالَ طَوِيْلُ شَقِّ الْعَيْنِ قِيْلَ مَا مَنْهُوْسُ الْعَقِبِ قَالَ قَلِيْلُ لَحْمِ الْعَقِبِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے سماک بن حرب سے اس نے

نقل کی جابر بن سمرہ سے کہا کہ تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کشادہ دہن فصحائے اہل عرب کے نزدیک کشادہ دہنی ممدوح ہے مردوں کے لیے اور تنگ دہنی کو مردوں کے لیے عیب جانتے ہیں اور بعضے مراد رکھتے ہیں کشادہ دہنی سے فصاحت و بلاغت ترجمہ اور حضرت کی آنکھوں کی سفیدی میں سرخی ملی ہوئی تھی یعنی سرخی کے ڈورے کھنچے ہوئے تھے کم گوشت ایڑیاں کہا گیا واسطے سماک کے کہ راوی اس حدیث کا ہے کیا ہیں معنی ضلیع الفم کے کہا انہوں نے بڑے منہ والے کے ہیں کہا گیا کیا ہیں معنی اشکل العین کے کہا سماک نے دراز شگاف آنکھ کے فرع کہا ہے علمائے کہ یہ بیان سماک کا اشکل العین کے معنوں میں خطا ہے اور ٹھیک وہی ہے جو اوپر کہا گیا کہ آنکھوں کی سفیدی میں سرخی ملی ہوئی چنانچہ علمائے لغت اسے بہ اتفاق کہتے ہیں مت کہا گیا سماک سے کہ کیا ہیں معنی منہوس العقبین کے جواب دیا کہ کم گوشت ایڑی کے نقل کی یہ مسلم نے **وَعَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَبْيَضَ مَلِيحًا مُقَصَّدًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہے ابو طفیل سے کہا انہوں نے کہ دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو تھے سفید نمکین یعنی خاص سفید نہ تھے اوسط یعنی قد میں اور جسم میں اور سب عضووں میں **وَعَنْ ثَابِتٍ قَالَ سُئِلَ أَنَسٌ عَنْ خِضَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ لَمْ يَبْلُغْ مَا يَخْضِبُ لَوْ شِئْتُ أَنْ أَعُدَّ شَمَطَاتِهِ فِي لِحْيَتِهِ وَفِي رِوَايَةٍ لَوْ شِئْتُ أَنْ أَعُدَّ شَمَطَاتٍ كُنَّ فِي رَأْسِهِ فَعَلْتُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ إِنَّمَا كَانَ الْبَيَاضُ فِي عَنْفَقَتِهِ وَفِي الصُّدْغَيْنِ وَفِي الرَّأْسِ نُبَذٌ** اور روایت ہے ثابت سے کہا کہ پوچھے گئے انس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے خضاب کرنے سے پس کہا انس نے کہ تحقیق آنحضرت نہ پہنچے تھے اس کو کہ خضاب لگاویں فرمانا یعنی آنحضرت کے سفید بال تھوڑے سے تھے معلوم نہ ہوتے تھے بادی النظر میں جیسے کہ سیاق حدیث سے ظاہر ہوتا ہے یا مراد یہ ہے کہ بڑھاپا خاص تھا کہ ہنوز سن تھا جیسے کہ بڑھاپے میں ہوتا ہے جیسے کہ اور حدیث میں آیا ہے کہ کان شیبا عشرین اگر چاہتا میں کہ گن لوں سفید بال آنحضرت کے کہ ڈاڑھی شریف میں تھے تو البتہ گن لیتا میں انکو اور ایک روایت میں یوں ہے کہ اگر چاہتا میں کہ گن لوں بال سفید کہ تھے آنحضرت کے سر مبارک میں تو کر سکتا تھا میں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت میں مسلم کی یہ ہے کہ کہا انس نے تھی سفیدی مگر بیچ ریش بچہ حضرت کے اور کنپٹیوں آپکی اور سر مبارک میں کچھ **وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَزْهَرَ اللَّوْنِ كَأَنَّ عَرَقَهُ اللُّؤْلُؤُ إِذَا مَشَى تَكَفَّأَ وَمَا مَسِسْتُ دِيبَاجَةً وَلَا حَرِيرًا أَلْيَنَ مِنْ كَفِّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا شَمِمْتُ مِسْكًا وَلَا عَنْبَرَةً أَطْيَبَ مِنْ رَائِحَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہے انس سے کہا کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روشن و چمکتے رنگ کے گویا قطرے انکے پسینے کے موتی تھے یعنی پسینہ میں اور صفائی اور چمک میں جب راہ چلتے تھے آنحضرت تو آگے کی جانب جھکتے ہوئے چلتے جیسے کوئی زمین بلند سے نشیب میں آتا ہے یا یہ معنی ہیں کہ اٹھاتے تھے پاؤں قوت و طاقت جیسے کہ عادت قویوں اور دلیروں کی ہوتی ہے نہ یہ کہ پاؤں زمین پر گھسیٹتے چلیں اور نہیں چھوا میں نے کسی دیبا کو کہ ایک قسم ہے کپڑے ریشمی سے اور نہ مطلق ریشمی کو کہ نرم زیادہ ہو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتھیلیوں سے اور نہ سونگھا میں نے کوئی مشک اور نہ عنبر زیادہ خوشبودار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بدن مبارک کی خوشبو سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ أُمِّ سُلَيْمٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْتِيهَا فَيَقِيلُ عِنْدَهَا فَتَبْسُطُ نِطَعًا فَيَقِيلُ عَلَيْهِ وَكَانَ كَثِيرَ الْعَرَقِ فَكَانَتْ تَجْمَعُ عَرَقَهُ فَتَجْعَلُهُ فِي الطِّيبِ وَالْقَوَارِيرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ مَا هٰذَا قَالَتْ عَرَقُكَ نَجْعَلُهُ فِي طِيبِنَا وَهُوَ مِنْ أَطْيَبِ الطِّيبِ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ نَرْجُو بَرَكَتَهُ لِصِبْيَانِنَا قَالَ أَصَبْتِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہے ام سلیم سے یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ آتے تھے ام سلیم کے یہاں اور انکے پاس قیلولہ کرتے یعنی دوپہر کو استراحت کرتے پس بچھاتیں ام سلیم ایک بچھونا چمڑے کا پس آرام فرماتے آنحضرت سوتے اوپر اس کے کہتے ہیں کہ ام سلیم آنحضرت کی محرم تھیں دودھ کی سبب یا نسب کے سبب یہ نا محرم کے پاس کا ہیکو آنحضرت سوتے اور یہ ماں ہیں انس کی کہ جو خادم حضرت کے تھے

اور عاقلہ اور فاضلہ تھین عورتون مین ست اور آنحضرت کو پسینا بہت آتا تھا یعنی اسلیے کہ آنحضرت تھے کثیر الحیا پس اکثر تین ام سلیم پسینا آپ کا اور
اور ملادیتین اسکو اپنی عطر اور خوشبویون مین پس جب دیکھا آنحضرت نے کہ لیتی ہین وہ پسینا آپ کا تو فرمایا کیا کرتی ہو تو یہ پسینا ای ام سلیم کہا ام سلیم نے
کہ پسینا تمہارا ہی ملاتے ہین ہم اسکو اپنی خوشبویون مین اور پسینا تمہارا خوشبو ترین خوشبویون سے ہی اور ایک روایت مین آیا ہی کہ کہا ام سلیم نے
کہ یا رسول اللہ ہم امید رکھتی ہین اسکی برکت کی اپنی چھوٹون کے لیے یعنی انکی بدن اور منہ پر ملتی ہین تو اسکی برکت کے سبب بچپن بلاؤن سے
فرمایا آنحضرت نے کہ سچ کہا تو نے اور خوب کیا تو نے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ**
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْاُوْلٰى ثُمَّ خَرَجَ اِلٰى اَهْلِهٖ وَخَرَجْتُ مَعَهٗ فَاسْتَقْبَلَهٗ وِلْدَانٌ فَجَعَلَ يَمْسَحُ خَدَّيْ اَحَدِهِمْ وَاحِدًا وَّاحِدًا وَّاَمَّا اَنَا
فَمَسَحَ خَدِّيْ فَوَجَدْتُ لِيَدِهٖ بَرْدًا اَوْ رِيْحًا كَاَنَّمَا اَخْرَجَهَا مِنْ جُؤْنَةِ عَطَّارٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَذُكِرَ حَدِيْثُ جَابِرٍ سَمُّوْا
بِاسْمِيْ فِيْ بَابِ الْاَسَامِيْ وَحَدِيْثُ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ نَظَرْتُ اِلٰى خَاتَمِ النُّبُوَّةِ فِيْ بَابِ اَحْكَامِ الْمِيَاهِ
اور روایت ہی جابر بن سمرہ سے کہا کہ نماز پڑھی مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ظہر کی پھر نکلے مسجد سے اور گئے اپنے گھر کیطرف کو نکلی
طرف اور مین بھی انکے ساتھ نکلا پس آگے آئے آنحضرت کے لڑکے پس شروع کیا آنحضرت نے اپنا ہاتھ پھیرنا دونون رخسارون ایک ایک کے
پر اور لیکن مین پس پھیرا آپنے رخسارون کو بھی خدی لفظ خدی بیان دال کے زیر سے اور یی جزم سے ہی بلفظ مفرد اور بعضے نسخون مین بیان بھی بلفظ
تثنیہ ہی دال کے زبر اور یی کے تشدید سے یعنی چھوا آپنے دونون رخسارون کو اور ملا علی نے عکس اسکے لکھا ہی کہ اکثر نسخون مین بصیغہ تثنیہ ہی اور بعض
نسخون مین مفرد ہی اراده ضبط ثبت پس پائی مین نے آنحضرت کے ہاتھ کی ٹھنڈک اور خوشبو کی گویا آنحضرت نے نکالا تھا ہاتھ عطار کی ڈبہ مین سے فائدہ
اس حدیث مین بیان ہی حضرت کی خوشبوئی کا اور یہ خوشبوئی بذات ہی تھی اگرچہ خوشبو نہ لگاوین اور باوجود اسکے اکثر اوقات خوشبو بھی لگاتے
تھے تا بہت خوشبو اور ہون واسطے ملاقات ملائکہ کے اور لینے وحی کے اور ہمنشینی مسلمانون کے ہیت اور ذکر کی گئی حدیث جابر کی کہ سموا اسکا ہی
سموا باسمی بیچ باب اسامی کے اور حدیث سائب بن یزید کی کہ سرا اسکا ہی نظرت الی خاتم النبوۃ بیچ باب احکام المیاہ کے یعنی اور مصابیح مین
اس بیچ مین دونون حدیثین مذکور ہین **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ** دوسری فصل **عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ**
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ ضَخْمَ الرَّاْسِ وَاللِّحْيَةِ شَثْنَ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ مُشْرَبًا حُمْرَةً ضَخْمَ الْكَرَادِيْسِ
طَوِيْلَ الْمَسْرُبَةِ اِذَا مَشٰى تَكَفَّاَ تَكَفُّؤًا كَاَنَّمَا يَنْحَطُّ مِنْ صَبَبٍ لَمْ اَرَ قَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ روایت ہی علی ابن ابی طالب سے کہا کہ تھے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نہ لنبے اور نہ ٹھگنے یعنی بلکہ میانہ قد تھے بڑے سر اور گھنی ڈاڑھی کہ پر گوشت تھین ہتھیلیان ہاتھون کی اور پاے مبارک رنگ آپکا
سفید سرخی ملا ہوا تھا موٹے تھے جوڑ ہڈیون کے لنبے تھے مسربہ کے یعنی سینہ سے ناف تک بالون کی ایک لکیر یعنی تھی جب چلتے تھے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم تو آگے کے جانب جھکتے ہوئے چلتے گویا نشیب مین اترتے ہین بلندی سے فائدہ مقصود یہ ہی کہ چلتے تھے چلنا قوی کہ اٹھاتے تھے
پای مبارک اپنی بقوت جیسا کہ اوپر گذرا اور بعضون نے کہا کہ مراد یہ ہی کہ بطریق تواضع کے چلتے تھے نہ بطور تکبر اور اترانے کے ترجمہ نہین دیکھا مین نے پہلے
وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور نہ پیچھے وفات انکی کے مانند انکے رحمت خاص بھیجے اللہ انپر اور سلام نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ
یہ حدیث حسن صحیح ہی **وَعَنْهُ كَانَ اِذَا وَصَفَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَكُنْ بِالطَّوِيْلِ الْمُمَّغِطِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ الْمُتَرَدِّدِ**
وَكَانَ رَبْعَةً مِّنَ الْقَوْمِ وَلَمْ يَكُنْ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبِطِ كَانَ جَعْدًا رَجِلًا وَلَمْ يَكُنْ بِالْمُطَهَّمِ وَلَا بِالْمُكَلْثَمِ وَكَانَ فِي الْوَجْهِ

تَدْوِيرٌ أَبْيَضُ مُشْرَبٌ أَدْعَجُ الْعَيْنَيْنِ أَهْدَبُ الْأَشْفَارِ جَلِيلُ الْمُشَاشِ وَالْكَتَدِ أَجْرَدُ ذُو مَسْرُبَةٍ شَثْنُ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ إِذَا مَشَى تَقَلَّعَ كَأَنَّمَا يَمْشِي فِي صَبَبٍ وَإِذَا الْتَفَتَ الْتَفَتَ مَعًا بَيْنَ كَتِفَيْهِ خَاتَمُ النُّبُوَّةِ وَهُوَ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ أَجْوَدُ النَّاسِ صَدْرًا وَأَصْدَقُ النَّاسِ لَهْجَةً وَأَلْيَنُهُمْ عَرِيكَةً وَأَكْرَمُهُمْ عِشْرَةً مَنْ رَآهُ بَدِيهَةً هَابَهُ وَمَنْ خَالَطَهُ مَعْرِفَةً أَحَبَّهُ يَقُولُ نَاعِتُهُ لَمْ أَرَ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

اور روایت ہے علی ابن ابی طالب سے کہ تھے جسوقت وصف بیان کرتے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرماتے نہ تھے آنحضرت صلعم بہت لمبے اور نہ بہت چھوٹے اور تھے میانہ قد لوگوں میں اور نہ تھے بہت مڑے ہوئے بالوں کے نہ سیدھے بالوں کے تھے بال کچھ مڑے ہوئے اور نہ تھے پر گوشت رو اور مجتمع اور نہ کوتہ رو یعنی پیشانی نکلی ہوئی سبب گوشت اور تھی روے مبارک میں کچھ گولائی سفید رنگ مخلوط بسرخی نہایت سیاہ دونوں آنکھیں بہت اور دراز پلکیں موٹے سرے ہڈیوں کے ف کندوں کے زبر اور زیر سے جگہ اجتماع دونوں شانوں کی یعنی درمیان دونوں شانوں کے جو جگہ ہے وہ بھی موٹی اور پر گوشت تھی نہ تھے بال تمام بدن پر صاحب مسربہ تھے یعنی ایک لکیر یعنی بالوں کی سینہ سے ناف تک تھی ف ظاہر اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ بدن شریف پر سوا مسربہ کے بال نہ تھے لیکن اور حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ سوا مسربہ کے بھی بعضی جگہ بال تھے مانند سینہ اور بازو اور پنڈلیوں اور پہنچوں کے پس اجرد مقابل اشعر کے ہے اور اشعر وہ کہ جسکے تمام بدن پر بال ہوں پس اجرد وہ کہ جسکے تمام بدن پر بال نہ ہوں ترجمہ پر گوشت ہاتھوں کے اور قدموں کے جب راہ چلتے اٹھاتے پاؤں کو ساتھ قوت کے گویا اترتے ہیں بلندی سے پستی میں اور جب منہ پھیرتے داہنے بائیں تو پھیرتے تمام بدن شریف کو اور بالکل متوجہ ہوتے ف یعنی نظر چورا کر نہ دیکھتے تھے متکبروں کی طرح اور بعضوں نے کہا مراد یہ ہے کہ گردن نہ پھیرتے تھے دائیں بائیں جب دیکھتے کسی چیز کی طرف جیسے کہ ہلکے لوگ کرتے ہیں ولیکن منہ کرتے اور سر باطمینان یا پیٹھ پھیرتے باطمینان ترجمہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت تھی اور وہ ختم کرنے والے انبیاء کے تھے بڑے سخی تھے لوگوں میں از روے سینہ کے ف یعنی سخاوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دل وجان اور رغبت سے تھی نہ سنانے اور دکھانے کو اور ملا علی نے اسکے یہ معنی لکھے ہیں کہ اجود یا تو جودت سے ہے جیم کے زبر سے بمعنی فراخی کے یعنی دل کے دلیر تھے پس نہیں ملول اور تنگ ہوتے تھے اسکے ابتدا اور عقبا ر اعراب ہے اور یا اجود جود سے ہے جیم کے پیش سے معنی یہ کہ بخل کی یعنی بخل نہیں کرتے تھے کسی چیز میں نہ مال کے دینے میں اور نہ علوم اور اخلاص اور معارف کے بتلانے میں پس معنی یہ ہونگے کہ سخی تر لوگوں سے تھے از روے دل کے ترجمہ اور بہت سچے تھے لوگوں میں از روے زبان کے یا زبان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خوب درست تھی یعنی کلام کرتے تھے مخارج حروف سے جیسا کہ چاہیے اور بہت نرم تھے لوگوں میں از روے طبیعت کے اور بزرگ تھے لوگوں میں از روے قوم و قبیلہ کے جو کوئی دیکھتا انکو یکایک ڈرتا تھا اور ہیبت ناک ہوتا تھا انسے اور جو کوئی ملتا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اختلاط کرتا تھا اور صحبت رکھتا تھا پہچان کر دوست رکھتا انکو ف یعنی جو کوئی ملتا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے اختلاط کے اور معرفت کے تو ڈر جاتا آپکے سبب وقار کے اور جب بیٹھتا انکے پاس اور مخالطت کرتا اور معلوم کرتا حسن خلق آپکا تو نہایت دوست رکھتا انکو ترجمہ کہتا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وصف بیان کرنے والا کہ نہیں دیکھا میں نے پہلے وجود حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یا پہلے موت انکی کے اور نہ بعد انکے مانند انکے صلی اللہ علیہ وسلم نقل کی یہ ترمذی نے وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَسْلُكْ طَرِيقًا فَيَتْبَعُهُ أَحَدٌ إِلَّا عَرَفَ أَنَّهُ قَدْ سَلَكَهُ مِنْ طِيبِ عَرْفِهِ أَوْ قَالَ مِنْ رِيحِ عَرَقِهِ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ

اور روایت ہے جابر سے یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہیں چلتے کسی راہ میں پس پیچھے آتا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی مگر پہچان لیتا وہ شخص کہ آنحضرت تحقیق تشریف لے گئے ہیں اس راہ سے سبب خوشبوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ف عرف عین کے زبر اور را کے سکون سے خوشبو ہے اور عرق بزبر عین و را پسینہ

بوے خوش و ناخوش کی لیکن اکثر اطلاق اسکا بوے خوش پر آتا ہے جس راہ سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم چلتے تھے تکلیف ہوتی تھی ہوا اُس راہ کی
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشبو سے اور وہ راہ معطر ہوتی تھی اُس سے پس پہچان لیتا تھا پیچھے آنیوالا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس راہ سے تشریف
لے گئے ہیں اور یہ خوشبو ذاتی حضرت کی تھی ترجمہ یا کہا جابر نے یعنی بجائے من طیب عرفہ کہ ف سے ہے من ریح عرقہ قاف سے نقل کی یہ ترمذی نے
ف ح یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عرق کی خوشبو سے یہ حال ہوتا تھا اور یہ شک راوی کا ہے اور رآ اور نون کا ایک ہی ہے **وعن ابی عبیدۃ**
بن محمد بن عمار بن یاسر قال قلت للربیع بنت معوذ بن عفراء صفی لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت
یا بنی لو رأیته رأیت الشمس طالعۃ رواہ الدارمی اور روایت ہے ابی عبیدہ بیٹے محمد بن عمار بن یاسر سے کہ کہا
میں نے واسطے ربیع بیٹی معوذ بن عفرا صحابیہ کے کہ بیان کر تو ہمارے لیے صفت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا اے بیٹے میرے اگر دیکھتا تو آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو تو دیکھتا تو آفتاب کو نکلا ہوا یعنی ایسا دبدبہ اور جلال اور نور رہنیت رکھتے تھے کہ گویا آفتاب ہی نکلا ہوا نقل کی یہ دارمی نے **وعن جابر**
بن سمرۃ قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی لیلۃ اضحیان فجعلت انظر الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
والی القمر وعلیہ حلۃ حمراء فاذا ہو احسن عندی من القمر رواہ الترمذی والدارمی
اور روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہا کہ دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو چاندنی رات میں پس ہوا میں کہ کبھی نگاہ کرتا تھا طرف جمال آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے اور کبھی دیکھتا طرف چاند کے اور حضرت پر تھا جوڑا سرخ یعنی اُسمیں خط سرخ اور سفید تھے پس ناگہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہت خوبصورت
تھے نزدیک میرے یعنی میری نظر اور اعتقاد میں چاند سے ف ح یعنی بسبب باقی حسن معنوی کے اور جابر نے جو کہا نزدیک میرے واسطے ظاہر کرنے تلذذ
وذوق اپنے کے کہا والا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حسن میں چاند سے واقع میں اور سب لوگوں کے نزدیک ثابت نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے
وعن ابی ہریرۃ قال ما رأیت شیئا احسن من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان الشمس تجری فی وجہہ وما رأیت
احدا اسرع فی مشیتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کانما الارض تطوی لہ انا لنجہد انفسنا وانہ لغیر مکترث رواہ الترمذی
اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ کہا نہیں دیکھی میں نے کوئی چیز بہتر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے گویا کہ آفتاب جاری ہے انکے چہرہ مبارک میں
اور نہیں دیکھا میں نے کسی کو کہ بہت تیز رو ہو راہ چلنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ سب سے زیادہ جلد چلتے تھے گویا کہ زمین لپیٹی جاتی تھی
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تحقیق ہم البتہ کوشش میں ڈالتے تھے اپنے نفسوں کو اور تحقیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھے بے پروا کرنے والے نقل کی
یہ ترمذی نے ف ح یعنی بے تکلف و بے پروا آسانی بطور خود چلتے اور یہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات سے تھا کہ اور لوگ دوڑتے اور کھنچتے
اور ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نہ پہونچتے اور وہ بآسانی اور بے تعب آگے سب سے چلتے **وعن جابر بن سمرۃ قال کان فی ساقی**
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حموشۃ وکان لا یضحک الا تبسما وکنت اذا نظرت الیہ قلت اکحل العینین ولیس
باکحل رواہ الترمذی اور روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہا کہ تھیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پنڈلیاں کچھ پتلی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
ہنستے تھے یعنی اکثر اوقات مگر بطریق مسکرانے کے اور تھا میں جسوقت دیکھتا طرف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کہتا میں اپنے دل میں کہ آنکھوں میں
سرمہ دیے ہوے ہیں حالانکہ نہ تھے سرمہ دیے ہوئے ف ح بلکہ بحسب خلقت کے سرگین آنکھیں ہیں بیت بسان سرمہ سیہ کردہ خانہ مردم
دو چشم تو کہ سیاہ اند سرمہ ناکردہ ترجمہ نقل کی یہ ترمذی نے **الفصل الثالث** **عن ابن عباس قال کان النبی**
صلی اللہ علیہ وسلم افلج الثنیتین اذا تکلم رئی کالنور یخرج من بین ثنایاہ رواہ الدارمی

روایت ہے ابن عباس سے کہا کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کشادہ آگے کے دو دانتوں کے ف ح یعنی ان دو دانتوں میں کچھ فرق تھا دانتوں کے نام ہیں
دو دانت آگے کے اوپر کے اور نیچے کے جو ہیں انکو ثنایان او رثنایا کہتے ہیں بلفظ تثنیہ اور جمع اور دو دو دانت کہ انکے دونوں طرفوں میں ہیں
انکو رباعیات رکے زبر سے کہتے ہیں او رظاہر عبارت حدیث کی یہ ہے کہ یہ فرق اوپر کی ثنیتین میں بھی تھا او رنیچے کے میں بھی نہ مخصوص اوپر ہی کے
ثنیتین میں ترجمہ جب کلام کرتے آنحضرت دیکھا جاتا کچھ مانند نور کے کہ نکلتا ہے انکے آگے کے دانتوں سے نقل کی یہ دارمی نے وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ
قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سُرَّ اسْتَنَارَ وَجْهُهٗ حَتّٰى كَاَنَّ وَجْهَهٗ قِطْعَةُ قَمَرٍ وَّكُنَّا نَعْرِفُ ذٰلِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہے کعب بن مالک سے کہا کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب خوش کیے جاتے روشن ہوتا چہرہ مبارک آپکا یہانتک کہ گویا چہرہ مبارک
آپکا ٹکڑا ہے چاند کا اور تھے ہم پہچانتے اسکو ف ح کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسوقت خوش ہیں بسبب مشاہدہ تازگی اور روشنائی چہرہ مبارک
انکے کے حاصل اس جملہ کا یہ ہے کہ یہ پہچاننا ہمی کر خاص نتھا بلکہ ہم سب پہچانتے تھے ترجمہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ غُلَامًا
يَهُوْدِيًّا كَانَ يَخْدُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرِضَ فَاَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُهٗ فَوَجَدَ اَبَاهُ عِنْدَ رَاْسِهٖ يَقْرَاُ التَّوْرٰىةَ
فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا يَهُوْدِيُّ اَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ الَّذِيْ اَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ عَلٰى مُوْسٰى هَلْ تَجِدُ فِي التَّوْرٰىةِ نَعْتِيْ
وَصِفَتِيْ وَمَخْرَجِيْ قَالَ لَا قَالَ الْفَتٰى بَلٰى وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَجِدُ لَكَ فِي التَّوْرٰىةِ نَعْتَكَ وَصِفَتَكَ وَمَخْرَجَكَ
وَاِنِّيْ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لِاَصْحَابِهٖ اَقِيْمُوْا هٰذَا مِنْ عِنْدِ رَاْسِهٖ وَلُوْا اَخَاكُمْ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ
اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق ایک لڑکا یہودی خدمت کرتا تھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پس بیمار ہوا وہ پس آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
اسکی عیادت کو پس پایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکے باپ کو نزدیک سر اسکے کے کہ پڑھتا تھا توریت یعنی کچھ توریت میں سے پڑھتا تھا
جیسے کہ پڑھی جاتی ہے ہمارے یہاں سورۂ یٰس حالت نزع میں پس فرمایا اسکے باپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ای یہودی پوچھتا
ہوں میں اور قسم دیتا ہوں تجکو اس خدا کی کہ اوتاری توریت موسیٰ پر آیا پاتا ہے تو توریت میں نعت میری اور صفت میری اور نکلنا میرا
ف ح یعنی ہجرت کرنا میرا مکہ سے مدینہ کو یا مخرج بمعنی بعث کی ہو یعنی نبی ہونا میرا یا زمان یا مکان اسکا اور نعت او رصفت کے معنی ایک
ہی ہیں گویا کہ مراد نعت سے صفات ذاتی باطنی ہیں اور صفت سے صفات ظاہری ترجمہ کہا اس یہودی نے کہ نہیں پاتا میں کہا
اس لڑکے نے مقرر ہے قسم خدا کی ای رسول خدا کے بلاشبہ ہم پاتے ہیں آپکے لیے توریت میں نعت آپکی اور صفت آپکی اور نکلنا آپکا اور بلاشبہ
میں گواہی دیتا ہوں یہ کہ نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے اور بلاشبہ تم رسول ہو خدا کے پس فرمایا آنحضرت نے اپنے یاروں کو کہ اٹھاؤ
اسکے باپ کو اسکے سرہانے سے اور والی ہو تم اپنے بھائی کے یعنی اس اسلام کے بھائی کے امور تجہیز و تکفین وغیرہ کا تم سرانجام کرو نقل کی
بیہقی نے کتاب دلائل النبوت میں وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّمَا اَنَا رَحْمَةٌ مُّهْدَاةٌ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ
وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہے ابو ہریرہ سے اس نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ بلاشبہ آنحضرت صلعم نے
فرمایا کہ نہیں ہوں میں مگر رحمت بھیجی گئی ف ح یعنی نہیں ہوں میں مگر رحمت عالمین کے لیے کہ بھیجا ہے مجکو اللہ نے تمہارے لیے بطریق تحفہ کے
پس جسنے قبول کیا تحفہ اسکا مطلب یاب ہوا اور جسنے نہ قبول کیا ناامید اور نومید الا ہوا مضمون اس حدیث کا مثل اس آیت کے ہے
وما ارسلنک الا رحمۃ للعلمین اور اسمیں تعظیم و تکریم اس امت کی بھی ہے اسلیے کہ تحفہ تکریم ہی کے لیے بھیجا جاتا ہے ترجمہ نقل کی یہ دارمی نے

اور بیہقی نے شعب الایمان مین

بَابٌ فِي أَخْلَاقِهِ وَشَمَائِلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلقون اور عادتون کے بیان مین ف ح جب فارغ ہوا مولف بیان کرنے صورت اور شکل ظاہر آنحضرت کی سے
کہ اسکو صورت وخلق کہتے ہین خ کے زبر سے چاہا کہ ذکر کرے صفات باطن شریف کہ اسکو سیرت وخلق کہتے ہین خ کے پیش سے اور لام کو پیش بھی آیا ہی
اور جزم بھی اور مراد اس سے مہربانی ہی اور مردانگی شجاعت اور سخاوت اور نرمی اور تحمل اور تواضع اور رحمت اور حیا وغیر ذلک اور شمائل
جمع شمال کی ہی شین کے زبر سے بمعنی طبع اور خو اور عادت کے **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ خَدَمْتُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ سِنِيْنَ فَمَا قَالَ لِيْ اُفٍّ وَّلَا لِمَ صَنَعْتَ وَلَا اَلَا صَنَعْتَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
روایت ہی انس رض سے کہ کہا خدمت کی مین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دس برس ف ح مسلم کی روایت مین ہی نو برس یعنی ان
ایام مین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کرکے مدینہ مین آئے مان انس کی اور بعضے ناتے والے انکی انصار مین سے انکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی ملازمت مین لائے اور خدمت مین چھوڑا اور وہ آٹھ برس یا دس برس کے تھے اسمین اختلاف ہی پس انس نے دس برس کی مدت اقامت
آنحضرت کی مدینہ مین تھی خدمت آپکی کی پس انس کہتے ہین کہ مدت خدمت مین ترجمہ نہین کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو اف ف
ع ح لفظ اف ساتھ پیش ہمزہ کے اور زیر ف مشدد کے اور ایک نسخہ مین ساتھ زبر ف کے اور ایک نسخہ مین ساتھ تنوین مکسورہ کے ایک کلمہ ہی
کہ دلالت کرتا ہی اوپر کراہت اور زجر اور دل تنگی کے اوپر دیکھنے ایک امر مکروہ کے ترجمہ اور نہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجکو کہ کیون
یہ کام کیا تونے اور نہ فرمایا کہ کیون نہ کیا تونے یہ کام نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع ح یعنی اگر کچھ کام کیا مین نے تو یہ نہ فرماتے کہ
کیون کیا تونے اور اگر کچھ کام نہ کیا مینے اور حکم کیا تھا مجکو اسکے کرنے کا تو یہ نفرماتے کہ کیون نہ کیا تونے یہ کام اور یہ دنیا کے امور مین تھا نہ
امور دین کے مین اسلیے کہ نہین جائز ہی ترک کرنا اعتراض کا اسمین اور یہ دلالت کرتا ہی اوپر کمال حسن خلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور
طیبی نے کہا کہ انس نے یہہ تعریف اپنی کی ہی کہ ہرگز مینے ایسا کام نہین کیا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اعتراض مجھپر متوجہ ہو اور
معنی اول انسب اور اوفق ہین ساتھ مقام کے **وَعَنْهُ** قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَحْسَنِ النَّاسِ
خُلُقًا فَاَرْسَلَنِيْ يَوْمًا لِحَاجَةٍ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَا اَذْهَبُ وَفِيْ نَفْسِيْ اَنْ اَذْهَبَ لِمَا اَمَرَنِيْ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَخَرَجْتُ حَتّٰى اَمُرَّ عَلٰى صِبْيَانٍ وَهُمْ يَلْعَبُوْنَ فِي السُّوْقِ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَبَضَ بِقَفَايَ
مِنْ وَّرَائِيْ قَالَ فَنَظَرْتُ اِلَيْهِ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقَالَ يَا اُنَيْسُ ذَهَبْتَ حَيْثُ اَمَرْتُكَ قُلْتُ نَعَمْ اَنَا اَذْهَبُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور یہ بھی روایت ہی انس سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہترین لوگون کی خلق مین پس بھیجا مجکو آنحضرت نے ایک روز کسی کام کے لیے
پس کہا مینے قسم خدا کی نہین جاؤنگا مین اور تھا بیچ دل مین کہ جاؤنگا مین اوس کام کے لیے کہ فرمایا تھا مجکو ساتھ اسکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ف ح یعنی
باوجودیکہ اس کام کے جانے کا ارادہ رکھتا تھا دل مین لیکن زبان سے کہا مینے کہ نہین جانے کا مین اور صدور اس قول کا انس سے بسبب صغر سن اور
نادانی کے تھا اس حال مین کہ یہ سن تکلیف کو نہین پہونچے تھے چنانچہ اسلیے آنحضرت نے التفات انکے قول پر نہ کیا اور اسپر تادیب نہ کی
بلکہ ملاعبت اور ہنسی اور نرمی کی ت پس نکلا مین یہانتک کہ گذرا مین لڑکون پر اور وہ کھیل رہے تھے بازار مین ف ع اور ظاہر یہ ہی
کہ انس ٹھہرے ان لڑکون کے پاس یا تو کھیلنے کے لیے یا تماشا دیکھنے کے لیے ت پس ناگہان پیغمبر خدا نے تحقیق پکڑی گدی میری پیچھے میرے سے کہا
انس نے پس دیکھا مینے طرف آنحضرت کے اس حال مین کہ آنحضرت ہنستے تھے پس فرمایا آنحضرت نے اے انیس چلا تو اس جگہ کہ حکم کیا تھا

مین نے تجکو کہا مین نے ہان مین جاتا ہون اب یا رسول اللہ نقل کی یہ مسلم نے **وَعَنْهُ** قَالَ كُنْتُ أَمْشِي مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ
بُرْدٌ نَجْرَانِيٌّ غَلِيظُ الْحَاشِيَةِ فَأَدْرَكَهُ أَعْرَابِيٌّ فَجَبَذَهُ بِرِدَائِهِ جَبْذَةً شَدِيدَةً وَرَجَعَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي نَحْرِ الْأَعْرَابِيِّ حَتّٰى نَظَرْتُ إِلٰى صَفْحَةِ عَاتِقِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَثَّرَتْ بِهَا حَاشِيَةُ الْبُرْدِ
مِنْ شِدَّةِ جَبْذَتِهِ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ مُرْ لِي مِنْ مَالِ اللّٰهِ الَّذِي عِنْدَكَ فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ
ضَحِكَ ثُمَّ أَمَرَ لَهُ بِعَطَاءٍ **مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہو اُسی انس سے کہا کہ تھا مین چلتا ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور آنحضرت پر
تھی چادر نجران کی کہ موٹا تھا کنارہ اُسکا یعنی اور وہ خط دار تھی اور نجران نام ہو ایک شہر کا یمن مین پس پایا حضرت کو ایک گنوار نے پس کھینچا آپ کو
ساتھ چادر آپ کی کے کھینچنا سخت اور پھرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیچ سینہ گنوار کے یعنی اسنے چادر ایسی کھینچی کہ آنحضرت اُسکے سینہ کے آگے کھینچکر آ گئے
یہانتک کہ نگاہ کیا مین نے طرف کنارہ گردن آنحضرت کے کہ تحقیق نشان ڈالدیا آپکی گردن کے کنارے مین چادر کے کنارے نے بسبب سختی کھینچنے
اعرابی کے چادر کو پھر کہا اعرابی نے کہ ای محمد حکم کرو میرے لیے یعنی اپنے کارپردازون کو کہ تا دیوین مجکو کچھ مال خدا سے کہ تمہارے پاس ہو پس دیکھا
طرف اُسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی از راہ تعجب کے پھر ہنسے یعنی از راہ لطف کے پھر حکم کیا واسطے اُسکے دینے کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف**
ع اور روایت مین آیا ہو کہ گنوار نے بعد مال اللہ الذی عندک کے یہ بھی کہا لا من مال ابیک اور اللہ کے مال سے مال زکوٰۃ کا مراد ہو اور یہ
حدیث دلالت کرتی ہو اوپر کمال حلم اور تحمل آنحضرت کے جفای لوگون پر اور یہ اعرابی اجہل اور درشت خویون عرب مین سے تھا کہ تہذیب اخلاق نہین
یکتا تھا اور ادب نہین سیکھا تھا اُس نے اور یہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہو حاکم اور والی کو رعایا اور بے وقوف کی ایذا پر صبر اور تحمل کرین اور یہ بھی
یہ معلوم ہوا کہ حفظ آبرو کے لیے مال دنیا بہتر ہو **وَعَنْهُ** قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ وَأَجْوَدَ
النَّاسِ وَأَشْجَعَ النَّاسِ وَلَقَدْ فَزِعَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَانْطَلَقَ النَّاسُ قِبَلَ الصَّوْتِ فَاسْتَقْبَلَهُمُ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ سَبَقَ النَّاسَ إِلَى الصَّوْتِ وَهُوَ يَقُولُ لَمْ تُرَاعُوا لَمْ تُرَاعُوا وَهُوَ عَلٰى فَرَسٍ لِأَبِي طَلْحَةَ عُرْيٍ
مَا عَلَيْهِ سَرْجٌ وَفِي عُنُقِهِ سَيْفٌ فَقَالَ لَقَدْ وَجَدْتُهُ بَحْرًا **مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہو انس سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہترین
لوگون سے یعنی حسن و جمال اور فضل و کمال اور صفات حمیدہ اور اخلاق عظیمہ مین اور سخی ترین لوگون کے یعنی کرم و سخاوت بہت رکھتے تھے بہ نسبت
اور ون کے اور مردانہ و دلیر ترین لوگون کے اور تحقیق ڈرے اور فریاد کی مدینہ والون نے ایک رات یعنی کچھ آواز چور یا دشمن کی سے سنکر ڈرے اور
غل مچائی پس چلے لوگ آواز کی طرف پس سامنے آئے لوگون کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم درحالیکہ تحقیق سبقت کی آنحضرت نے لوگون سے طرف آواز کے
یعنی سب سے آگے چلے اودھر حالانکہ آنحضرت فرماتے تھے نہ خوف کرو اور آنحضرت سوار تھے اوپر گھوڑے ابی طلحہ کے کہ ننگی پیٹھ تھا نہ تھا اُس پر زین اور
لٹکی تھی حضرت کی گردن مین تلوار پس فرمایا آنحضرت نے کہ تحقیق پایا مین نے ایک گھوڑے کو مانند دریا کے یعنی تیز رو اور کشادہ قدم نقل کی یہ بخاری
اور مسلم نے **ف** ع اور ایک روایت مین آیا ہو کہ وہ گھوڑا کم رفتار سرکش تنگ قدم تھا کہ اُسکو سندوپ کہتے تھے اور بعد اُس دن کے وہ
ایسا تیز رفتار ہوا کہ کوئی گھوڑا اُس سے سبقت نہین کر سکتا تھا اور یہ بھی معجزہ ہو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ حال اُس گھوڑے کا حضرت کی
سواری مبارک کی برکت سے ایسا منقلب ہو گیا اور اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہو سبقت کرنا انسان کا تنہا واسطے معلوم کرنے خبر دشمن کے جب تک کہ
نہ تحقیق ہو ہلاک اور جائز ہو عاریت مانگنا اور جائز ہو جہاد کرنا مستعار گھوڑے پر اور یہ بھی معلوم ہوا کہ مستحب ہو لٹکانا تلوار کا گردن مین **وَعَنْ**
جَابِرٍ قَالَ مَا سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَطُّ فَقَالَ لَا **مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہو جابر سے کہا کہ نہین

سوال کیے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کچھ کبھی پس کہا ہو نہیں ف ح یعنی نہیں ع نیا میں کہا ابن حجر نے مراد یہ ہے کہ ہرگز لفظ لا کے ساتھ انکار کرتے تھے بلکہ اگر ہوتا دیدیتے اور اگر کچھ نہ ہوتا سکوت کرتے یا عذر کرتے اور دعا کرتے یا وعدہ کرتے اور شیخ فخرالدین نے کہا کہ لا ہرگز واسطے منع دینے کے زبان مبارک پر نہ آیا اور یہ منافی اسکے نہیں کہ وقت ضرورت واسطے مضمون کے بطریق عذر کے کہا ہو جیسے کہ فرمایا لا اجد ما احملکم علیہ اور فرزدق نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت میں کہا شعر ما قال لا قط الا فی تشہدہ ، لولا التشہد کانت لاؤہ نعم ، اسی بیت کا مضمون کسی اور شاعر نے فارسی میں لکھا ہے بیت نرفت کلمۂ لا بر زبان او ہرگز مگر باشہد ان لا الہ الا اللہ ۔ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غَنَمًا بَیْنَ جَبَلَیْنِ فَاَعْطَاہُ اِیَّاہُ فَاَتٰی قَوْمَہٗ فَقَالَ اَیْ قَوْمِ اَسْلِمُوْا فَوَاللّٰہِ اِنَّ مُحَمَّدًا لَیُعْطِیْ عَطَاءً مَا یَخَافُ الْفَقْرَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق ایک شخص نے مانگیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بکریاں درمیان دو پہاڑوں کے یعنی بہت سی بکریاں اسقدر کہ بھر دیا تھا تمام نالہ کو کہ درمیان دو پہاڑوں کے تھا پس دیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو وہ سب بکریاں پس آیا وہ اپنی قوم کے پاس یعنی متعجب ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بخشش سے کہ دلالت کرتی ہے اوپر کمال توکل اور زہد آپکے اور کہا اے میری قوم مسلمان ہو جاؤ یعنی اسلیے کہ اسلام ہدایت کرتا ہے اچھے اخلاق کی طرف پس قسم خدا کی بلا شبہ محمد البتہ دیتے ہیں عطا ایسی دینا کہ نہیں ڈرتے فقر سے ف ح یعنی دیتے ہیں اور کچھ نہیں رکھتے شعر بر سر آمدت دست بدادی توبش از آن ، این جود آن کس ست کش از فقر عار نیست ، نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ بَیْنَمَا ھُوَ یَسِیْرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَقْفَلَہٗ مِنْ حُنَیْنٍ فَعَلِقَتِ الْاَعْرَابُ یَسْاَلُوْنَہٗ حَتَّی اضْطَرُّوْہُ اِلَی سَمُرَۃٍ فَخَطِفَتْ رِدَاءَہٗ فَوَقَفَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَعْطُوْنِیْ رِدَائِیْ لَوْ کَانَ لِیْ عَدَدُ ھٰذِہِ الْعِضَاہِ نَعَمٌ لَقَسَمْتُہٗ بَیْنَکُمْ ثُمَّ لَا تَجِدُوْنِیْ بَخِیْلًا وَلَا کَذُوْبًا وَلَا جَبَانًا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے جبیر بن مطعم سے اسوقت کہ وہ چلتا تھا ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت پھرنے آنحضرت کے غزوہ حنین سے کہ بعد فتح مکہ کے واقع ہوا تھا پس چمٹ گئے اعرابی درحالیکہ مانگتے تھے آنحضرت سے ف ح یعنی اموال غنیمت جو ہاتھ لگے تھے اور غنیمت اس غزوہ میں بہت ہاتھ لگی تھی اور آنحضرت دیتے بھی بہت تھے اور اکثر کو مولفۃ القلوب کو دیتے تھے اور بخشنا بکریوں کا اس شخص کو کہ پہلی حدیث میں گذرا اسی جگہ تھا اور چمٹنا اعراب کا آنحضرت سے سوال کرنے میں اس حد کو پہونچا کہ تنگ اور بیچارہ کیا اعراب نے آنحضرت کو اور لے گئے طرف درخت کیکر کے پس اوچک لی کیکر نے چادر مبارک حضرت کی یعنی اٹک گئی چادر اسمیں پس ٹھہر گئے آنحضرت اور فرمایا کہ دو مجھکو چادر میری اگر ہوتے میرے پاس چارپائے یعنی اونٹ بکریاں وغیرہ بقدر گنتی ان خاردار درختوں کی کہ اس جنگل میں بہت ہیں تو البتہ تقسیم کر دیتا میں انکو درمیان تمہارے پھر پاتے تم مجھکو بخیل کہ نہ دوں میں انکو اور نہ جھوٹا وعدہ کرنیوالا اور نہ پہونچانے والا اور نہ بزدل اور ڈرنے والا ف ح ع کرنیمیں فقر ومحتاجی سے ڈرونمیں اور کہا مظہر نے کہ یعنی جب آزمایا تم نے مجھکو وقائع میں تو نپاؤگے تم مجھکو متصف ساتھ اوصاف رذیلہ کے اور اسمیں دلیل ہے اسکی کہ جائز ہے تعریف کرنی اپنی ساتھ اوصاف حمیدہ کی اسکے لیے کہ نہیں پہچانتا ہے تاکہ اعتماد کیا جاوے اوسپر نقل کی یہ بخاری نے وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّی الْغَدَاۃَ جَاءَ خَدَمُ الْمَدِیْنَۃِ بِاٰنِیَتِھِمْ فِیْھَا الْمَاءُ فَمَا یُؤْتٰی بِاِنَاءٍ اِلَّا غَمَسَ یَدَہٗ فِیْھَا فَرُبَّمَا جَاءُوْہُ بِالْغَدَاۃِ الْبَارِدَۃِ فَیَغْمِسُ یَدَہٗ فِیْھَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے انس سے کہا کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھ چکتے صبح کی لاتے خادم یعنی غلام یا لونڈیاں مدینہ والوں کی باسن اپنے کہ ہوتا انمیں پانی یعنی پس چاہتے کہ حضرت اسمیں دست مبارک کی برکت سے عافیت واسطے شفا بیماروں کو پس نہیں لاتے کوئی باسن مگر ڈالدیتے حضرت اپنا دست مبارک اس باسن میں یعنی انکی خوشی خاطر کے لیے اسکو متبرک کر دیتے تا شفا اور برکت حاصل ہو انکے لیے پس اکثر آتے حضرت کے پاس وقت صبح سردی کے پس ڈالتے حضرت اپنا دست مبارک ان باسنوں میں ف ح اسمیں کمال شفقت ومہربانی ہے امت پر اور اشارہ ہے اسپر کہ واسطے نفع خلق کے ضرر اپنے پر اوٹھانا چاہیے

نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْهُ قَالَ كَانَتْ اَمَةٌ مِنْ اِمَاءِ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ تَأْخُذُ بِيَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنْطَلِقُ بِهٖ حَيْثُ
شَاءَتْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے انس سے کہا کہ ایک لونڈی اہل مدینہ کی لونڈیوں میں سے کہ پکڑتی دست مبارک آنحضرت کا پس
لیجاتی حضرت کو جہاں چاہتی ف ع یعنی اگرچہ باہر مدینہ کے چاہتی لیجاتی اور حال اپنا عرض کرتی اور اسمیں نہایت تواضع اور شفقت آنحضرت
کی ہے است پہ کہ کمترین لوگوں پر ترجمہ نقل کی یہ بخاری نے وَعَنْهُ اَنَّ امْرَاَةً كَانَتْ فِيْ عَقْلِهَا شَيْءٌ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِيْ اِلَيْكَ
حَاجَةً فَقَالَ يَا اُمَّ فُلَانٍ اُنْظُرِيْ اَيَّ السِّكَكِ شِئْتِ حَتّٰى اَقْضِيَ لَكِ حَاجَتَكِ فَخَلَا مَعَهَا فِيْ بَعْضِ الطُّرُقِ حَتّٰى فَرَغَتْ
مِنْ حَاجَتِهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے اسی سے کہ تحقیق ایک عورت کہ تھا اسکی عقل میں کچھ خلل و نقصان پس کہا اس نے اے رسول خدا کے
مجھکو تم سے ایک کام ہے یعنی پوشیدہ لوگوں سے پس فرمایا اے ماں فلانے کی دیکھ جونسا کوچہ چاہے تو یعنی منیر یا کمرہی ہو اُسمیں کہ میں بھی تیرے ساتھ بیٹھوں یا
کھڑا ہوں یہانتک کہ سر انجام کروں میں تیرے لیے کام تیرا پس تنہا ہوئے حضرت ساتھ اسکے بعضی راہوں میں یعنی اور ٹھہرے بیچ اسکے ساتھ اور سنا
کلام اسکا اور دیا جواب اسکو یہانتک کہ فارغ ہوئی وہ عورت حاجت اپنی سے ف ع یعنی عرض کیا اس نے جو کچھ عرض کرنا تھا اور اس سے معلوم ہوا کہ خلوت
کرنی ساتھ عورت کے کوچوں میں نہیں ہے مانند خلوت کرنے کے اسکے ساتھ گھر میں بنا بر اسکے کہ بعضے اصحاب تھے کھڑے ہوگئے بعید اتنے برعایت
حیا کے ترجمہ نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْهُ قَالَ لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَلَا لَعَّانًا وَلَا سَبَّابًا كَانَ
يَقُوْلُ عِنْدَ الْمَعْتِبَةِ مَالَهٗ تَرِبَ جَبِيْنُهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے اسی انس سے کہا کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فحش گو اور لعنت کرنیوالے
کسی کو اور کسی چیز کو اور نہ تھے بدکہنے والے ف ح فحش حد سے گذرنا جواب کلام میں اور اکثر استعمال اسکا آتا ہے الفاظ جماع میں اور اسمیں کہ متعلق ہے اسکے
لیے کہ اہل فساد اور بے حیا اونکو اسمیں عبارتیں صریحہ فاحشہ ہیں کہ اہل صلاح اور حیا مند اُس سے اعراض کرتے ہیں اور کنایہ اور ابہام پر اکتفا کرتے ہیں
بلکہ بول اور غائط کو بھی تعبیر قضاے حاجت وغیرہ کر کرتے ہیں اور فحش معنی زیادتی اور کثرت اور زنا اور معصیت کی بھی آتا ہے اور لعن خدا کی
جانب سے ہانکنا اور دور ڈالنا درگاہ رحمت سے اور بندوں کی جانب سے برا کہنا اور بددعا کرنی ساتھ لعنت کے اور لعنت کرنی اُسکو کہ مستحق اسکا نہیں ہے
سخت گناہوں میں سے ہے اور بسبب کثرت کے کبیرہ ہو جاتی ہے اور اتفاق رکھتے ہیں علما اوپر حرام ہونے لعن کے شخص معین پر اگرچہ کافر ہو مگر یہ کہ یقیناً
معلوم ہو کہ دنیا سے کافر گیا ہے جیسے ابوجہل وغیرہ اور حرام نہیں ہے اوپر موصوف کے ساتھ صفت عام کے جیسے کہ کہیں لعنت خدا کی کافروں اور
ظالموں اور سود خوروں اور مانند انکے پر اور جاننا چاہیے کہ لعنت دو قسم پر ہے ایک تو ہانکنا اور دور ڈالنا رحمت حق سے اور بہشت کے داخل ہونے سے
اور موجب ہونا دوزخ کی اور یہ مخصوص ساتھ کافروں کے ہے دوسرے ہانکنا اور دور ڈالنا قرب و رحمت خاص سے اور درجہ سابقین سے اور شامل ہے بعضے
گنہگاروں اور بدکاروں کو اور اس تقریر سے حل ہو جاتے ہیں بہت سے اشکال واللہ اعلم بالصواب ترجمہ اور فرماتے تھے حضرت وقت غصہ کرنے کے
کسی پر کیا ہوا ہے اسکو اور کیا کرتا ہے وہ خاک آلودہ ہو پیشانی اسکی ف ح خ یہ کنایہ ہے خواری اور نگونساری سے یعنی نہایت جو وقت غصہ
اور نارضامندی کے کہتے تھے یہ کلمہ تھا سو بھی اعراض کر کے اس سے کہتے تھے نہ خطاب کر کے اسکی طرف اور اسی کے معنی میں ہے خاک آلودہ ہو ناک
اسکی اور یہ کلمے بھی ہو معنیین ہیں اسلیے کہ احتمال ہے کہ بددعا ہو یہ اسپر اور دعا اسکے لیے یعنی سجدہ اللہ و جہک کے ترجمہ نقل کی یہ بخاری نے وَعَنْ
اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ قَالَ اِنِّيْ لَمْ اُبْعَثْ لَعَّانًا وَاِنَّمَا بُعِثْتُ رَحْمَةً رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا کہ عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ بددعا کیجیے کافروں پر یعنی تاکہ ہلاک ہوں اور جڑ بنیاد سے اکھڑ جائیں فرمایا کہ میں نہیں بھیجا گیا ہوں لعنت
کرنے والا اور نہیں بھیجا گیا ہوں میں مگر واسطے رحمت کے ف ع یعنی جہان کے کیا مومنوں پر کیا کافروں پر جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے وما ارسلناک الا رحمۃ

للعالمین مومنوں کے لیے رحمت ہونا تو ظاہر ہے اور کافروں کے لیے یوں رحمت ہوئی کہ عذاب دنیا کا اُنسے اُٹھ گیا حضرت کے وجود با وجود کی برکت سے
جیسے کہ قرآن مجید میں فرمایا وما کان اللہ لیعذبہم وانت فیہم بلکہ عذاب استیصال کا حضرتؐ کی برکت سے قیامت تک اٹھ گیا بخلاف اگلی امتوں کے
کہ پیغمبروں کی بددعا سے ہلاک ہو گئیں اور حضرت نے بددعا سے اونکی اور کہا طیبی نے کہ یعنی میں بھیجا گیا ہوں تاکہ قریب کروں لوگوں کو طرف اللہ کے
اور انکی رحمت کے اور اس لیے نہیں بھیجا گیا ہوں کہ دور کروں انکو اس سے پس لعنت کرنی منافی ہے میرے حال کے پس کیونکر لعنت کروں میں ترجمہ
نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَشَدَّ حَیَاءً مِنَ الْعَذْرَاءِ فِیْ خِدْرِھَا فَاِذَا رَاٰی شَیْئًا
یَکْرَھُہٗ عَرَفْنَاہُ فِیْ وَجْھِہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا تھے آنحضرتؐ سخت تر حیا میں باکرہ عورت سے کہ اپنے پردے میں ہو ف ع اسلیے
کہ باکرہ جبکہ ہوتی ہے پردہ میں تو بہت شرمناک ہوتی ہے بہ نسبت اسکے کہ ہو باہر نکلنے والی پردے ت پس جب دیکھتے آنحضرتؐ کسی چیز کو کہ ناخوش رکھتے
اسکو یعنی جہت طبع سے یا شریعت کی راہ سے پہچان لیتے ہم اسکو بیچ چہرہ مبارک حضرتؐ کے ف یعنی اثر تغیر سے ہم پہچان لیتے اور دفعیہ کرتے اسکا
پس حضرت غصہ نکرتے تھے بسبب کمال کرامت میں سوائے حرمت کے کہا نووی نے معنی اسکے یہ ہیں کہ حضرتؐ بسبب حیا کے منہ سے نکہتے تھے اس چیز کو کہ مکروہ
رکھتے بلکہ متغیر ہوتا تھا چہرہ مبارک پس پہچان لیتے ہم ناخوشی انکی اور اسمیں فضیلت ہے حیا کی اور حیا پر رغبت دلائی گئی ہے جبتک کہ نہ ہو پہنچے نوبت سستی
وہ رکی ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ مَا رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُسْتَجْمِعًا قَطُّ ضَاحِکًا حَتّٰی اَرٰی
مِنْہُ لَھَوَاتِہٖ وَاِنَّمَا کَانَ یَتَبَسَّمُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہا کہ نہیں دیکھا میں نے حضرت کو کبھی بہت ہنستے ہوئے کہ تمام
منہ کھل جاوے یہانتک کہ دیکھوں میں انکے کوا انکا یعنی بہت منہ پھاڑ کر نہ ہنستے تھے کہ تالو دکھائی دے اور تھے آنحضرتؐ مگر مسکراتے یعنی اکثر اور
کبھی ہنستے بھی تھے لیکن بے مبالغہ کے جیسے کہ بیچ باب ضحک رسول خدا کے آیا ہے ت نقل کی یہ بخاری نے وَعَنْھَا قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ یَکُنْ یَسْرُدُ الْحَدِیْثَ کَسَرْدِکُمْ کَانَ یُحَدِّثُ حَدِیْثًا لَوْ عَدَّہُ الْعَادُّ لَاَحْصَاہُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے اوسی
عائشہؓ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نتھے پے درپے اور متصل کریں کلام ایسا کہ مشتبہ ہو سننے والے پر مانند پے درپے کلام کرنے
تمہارے کے ف ع کہ متعارف ہے تم میں کہ نہایت ملے ہوتے ہیں الفاظ بلکہ کلام انکا واضح اور جدا جدا ہوتا تھا جیسا بیان کیا عائشہؓ نے ت کہ تھے
حضرت کلام کرتے جدا جدا کہ اگر گنتا اسکو گننے والا تو البتہ گن لیتا اسکو یعنی اگر کوئی قصد کرتا گننے کا تو ممکن تھا ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنِ
الْاَسْوَدِ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَۃَ مَا کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَصْنَعُ فِیْ بَیْتِہٖ قَالَتْ کَانَ یَکُوْنُ فِیْ مِھْنَۃِ اَھْلِہٖ تَعْنِیْ
خِدْمَۃَ اَھْلِہٖ فَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوۃُ خَرَجَ اِلَی الصَّلٰوۃِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے اسود سے ف ع اسود بڑے تابعی ہیں زمانہ نبوت کا انہوں نے
پایا اور خلفاء اربعہ کو دیکھا اور اکابر صحابہ سے حدیث سنی اور اسی حج اور عمرہ ادا کیے اور آخر وقت تک ہمیشہ روزہ رکھتے رہے اور ہر دو شب میں
قرآن شریف ختم کرتے اور فقیہ اور بہت حدیث روایت کرنے والے ہیں ت کہا اسود نے کہ پوچھا میں نے عائشہؓ سے کہ کیا کرتے تھے حضرت اپنے گھر
کہا عائشہؓ نے تھی شان کہ ہوتے تھے آنحضرتؐ بیچ مھنۃ اہل خانہ اپنے کے ف ع لفظ مھنۃ زبر میم اور زیر اسکی کے اور جزم ہ کے اور تحریک اسکی کے اور بہ
وزن کلمہ کے خدمت جیسی کہ تفسیر کی راوی نے ت کہ مراد رکھتی تھیں عائشہؓ مھنۃ اہلہ سے خدمت اہل خانہ کی ف ع یعنی مانند دودہ دوہنے بکری کے اور
گانٹھنے جوتی کے اور پیوند لگانے کپڑے کے اور اس سے معلوم ہوا کہ خدمت گھر کی اور گھر والوں کی کرنی سنت انبیا اور خصلت صالحین کی ہے ت
پس جب آتا وقت نماز کا نکلتے حضرتؐ نماز کے لیے یعنی اور چھوڑ دیتے سب کام اور نہ غرض رکھتے کسی گھر والی سے نقل کی یہ بخاری نے وَعَنْ عَائِشَۃَ
قَالَتْ مَا خُیِّرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَ اَمْرَیْنِ قَطُّ اِلَّا اَخَذَ اَیْسَرَھُمَا مَا لَمْ یَکُنْ اِثْمًا فَاِنْ کَانَ اِثْمًا کَانَ

أَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ وَمَا انْتَقَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ فِيْ شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا أَنْ تُنْتَهَكَ حُرْمَةُ اللّٰهِ فَيَنْتَقِمَ لِلّٰهِ بِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہے عائشہ سے کہا کہ نہیں اختیار دیے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم درمیان دو کاموں کے کبھی مگر اختیار کرتے اور لیتے آسان تر انکا
جب تک کہ نہ ہوتا وہ کام آسان موجب گناہ کا پس اگر ہوتا موجب گناہ کا تو ہوتے حضرت دور تر ین لوگوں کے اس کام سے ف ح اس حدیث میں کلام
کیا ہے علما نے کہ تخییر عام ہے کہ پروردگار تعالی کی طرف سے ہو یا خلق کی طرف سے ولیکن بر تقدیر تخییر کے اللہ تعالی کی طرف سے گناہ ہونا مشکل ہے مگر یہ کہ مراد مقتضی گناہ کو جیسے کہ
خلاف اختیار کرنا درمیان فتح ہونے خزانوں زمین کے کہ انکے مشغول ہونے میں احتمال نہ فارغ ہونے کا واسطے عبادت کے ہے اور درمیان کفاف معیشت
کے کہ اس میں مراد گناہ سے امر نسبی ہے اور مراد اس سے گناہ نہیں ہے بسبب ثبوت عصمت کے کذا قال الشیخ ابن حجر اور مجمع البحار میں کہا کہ اگر مراد ہو تخییر جانب کافروں
اور منافقوں کی سے تو ہونا گناہ ایک کا دو امروں میں سے ظاہر ہے اور اگر مسلمانوں کے جانب سے ہو تو مراد وہ چیز ہے کہ باعث گناہ کی ہو جیسے کہ تخییر
درمیان مجاہدہ اور اقتصاد کے اسلیے کہ مجاہدہ کہ پہنچاوے ہلاک کو جائز نہیں ہے اور یا مراد تخییر خدا کے جانب سے ہو درمیان اس چیز کے کہ اسمیں عقوبت
ہے اور ایک عقوبت ہے یا مراد درمیان انکے اور درمیان کفار کے جیسے کہ قتال اور لینا جزیہ کا یا حق خدا میں درمیان مجاہدہ کے عبادت میں یا اقتصاد میں قدرت
اور ہمیشگی کے یا حضرت سے واسطے حظ نفس اپنے کے کسی چیز میں یعنی جو کہ متعلق ہو انکے نفس سے کبھی مگر یہ کہ کیا جاوے وہ چیز کہ حرام کیا اللہ نے اسکا پس سزا دیتے تھے واسطے
اللہ کے یعنی نہ کسی اور غرض کے ہے سبب اس حرمت کے ف ح کہا شیخ ابن حجر نے کہ مراد یہ ہے کہ بدلہ نہیں لیتے تھے آنحضرت واسطے حاجت نفس اپنے کے پس اشکال
نہیں آوے گا اسپر کہ آنحضرت حکم کرتے تھے ان لوگوں کے قتل کرنیکا کہ ایذا دیتے تھے انکو اسلیے کہ وہ ارتکاب کی حرام کی ہوئی چیزوں کا بھی تو کرتے تھے نقل کی
بخاری اور مسلم نے وَعَنْهَا قَالَتْ مَا ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَطُّ بِيَدِهِ وَلَا امْرَأَةً وَلَا خَادِمًا إِلَّا أَنْ يُّجَاهِدَ فِيْ
سَبِيْلِ اللّٰهِ وَمَا نِيْلَ مِنْهُ شَيْءٌ قَطُّ فَيَنْتَقِمَ مِنْ صَاحِبِهِ إِلَّا أَنْ يُّنْتَهَكَ شَيْءٌ مِّنْ مَّحَارِمِ اللّٰهِ فَيَنْتَقِمَ لِلّٰهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے اسی عائشہ سے کہ نہیں مارا آنحضرت نے کسی چیز کو یعنی آدمی کو اسلیے کہ آنحضرت نے بعض اوقات اپنی سواری کے جانور کو مارا ہے کبھی اپنے ہاتھ سے نہ عورت کو
اور نہ خادم کو ف ح خادم کا اطلاق مرد اور عورت پر دونوں پر آتا ہے اور خاص سواری اور خادم کو ذکر کیا واسطے اہتمام شان انکی کے اور واسطے بہت واقع ہونے
ضرب ان دونوں کے اور واسطے احتیاج مارنے انکے کے مگرچہ جائز ہے کچھ مارنا بشرطیکہ لیکن اولی نہ کرنا ہی ہے کہا علما نے بخلاف اولاد کے کہ انکی تادیب بھی اولی ہے
اور سبب اسکا یہ ہے کہ اولاد کو جو مارتے ہیں تو انکی اصلاح ہی کے لیے اور انکے نہ مارنے میں ... اولی ہے عفو بخلاف مارنے ان دونوں کے کہ وہ حظ نفس کے لیے
ہوتا ہے اکثر پس اولی ہے عفو ان دونوں سے واسطے محافظت خواہش نفس کے اور روکنے غصہ کے مگر یہ کہ جہاد کرتے تھے اللہ کی راہ میں ف ح ثابت ہے حضرت
نے قتل کیا ابی بن خلف کو احد میں پس نہیں ہے مراد اس سے جہاد ہی کرنا ساتھ کفار کے فقط بلکہ داخل ہیں اسمیں حدود اور تعزیریں وغیرہ ذلک بھی عبادت اور نہیں
پائی گئی حضرت سے کوئی چیز کبھی یعنی نہیں پہنچی آنحضرت کو کسی کی طرف سے وہ چیز کہ غور کرے انکو پس بدلا لیتے صاحب اس چیز سے مگر یہ کہ کیجاتی کوئی چیز
حرام کی ہوئی اللہ کی پس بدلا لیتے واسطے خدا کے نقل کی یہ مسلم نے

الْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری

عَنْ أَنَسٍ قَالَ خَدَمْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا ابْنُ ثَمَانِ سِنِيْنَ خَدَمْتُهُ عَشْرَ سِنِيْنَ فَمَا لَامَنِيْ عَلَى شَيْءٍ قَطُّ أُتِيَ فِيْهِ عَلَى يَدَيَّ فَإِنْ لَامَنِيْ لَائِمٌ مِّنْ
أَهْلِهِ قَالَ دَعُوْهُ فَإِنَّهُ لَوْ قُضِيَ شَيْءٌ كَانَ هٰذَا لَفْظُ الْمَصَابِيْحِ وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ مَعَ تَغْيِيْرٍ روایت ہے انس سے کہا کہ خدمت میں حاضر ہوا میں
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حال میں کہ میں آٹھ برس کا تھا خدمت کی میں نے آنحضرت کی دس برس کی مدت تک قامت آنحضرت کی تھی نہیں پس ملامت کی
مجھکو کبھی کسی چیز پر کہ ضائع ہوئی میرے ہاتھ سے پس اگر ملامت کرتا مجھکو کوئی ملامت کرنے والا آنحضرت کے گھر والوں میں سے تو فرماتے آنحضرت کہ چھوڑ دو اسکو ملامت
کرنے سے کہ اگر مقدر ہوتی ہی کوئی چیز واقع ہوتی یعنی ف ح یعنی تلف ہونا ہر چیز کا قضا و قدر الہی سے ہے اگرچہ اسکے ہاتھ سے ہوا اور یہ اور

اور راوی حدیث میں آیا ہے کہ لونڈی یوں کہ ہاتھ سے اگر ظروف ٹوٹ جاویں تو مارو نہیں کہ ہر چیز کے لیے اجل اور مدت ہے یہ لفظ کو مصابیح کی ہیں اور روایت
کی بیہقی نے کتاب شعب الایمان میں ساتھ تھوڑے سے تغیر و تبدیل کے الفاظ میں وعن عائشة قالت لم يكن رسول الله صلى الله عليه وسلم
فاحشا ولا متفحشا ولا سخابا في الأسواق ولا يجزي بالسيئة السيئة ولكن يعفو ويصفح رواه الترمذي اور روایت ہے عائشہ
سے کہا نہ تھے آنحضرت فحش گو بالطبع اور نہ فحش گو بہ تکلف و قصد یعنی فحش حضرت سے سرزد ہی نہ ہوتا تھا نہ بالطبع نہ بہ تکلف اور نہ تھے چلانے والے بازاروں میں جیسے کہ
عادت عوام کی ہے اور نہ بدلا لیتے ساتھ برائی کے برائی کا ولیکن معاف کرتے یعنی باطن میں اور درگذر کرتے یعنی ظاہر برائی کرنیوالے سے بموجب فرمانے اللہ تعالیٰ
کے فاعف عنهم واصفح ان الله يحب المحسنين وعن انس يحدث عن النبي صلى الله عليه وسلم انه كان يعود المريض ويتبع الجنازة
ويجيب دعوة المملوك ويركب الحمار لقد رأيته يوم خيبر على حمار خطامه ليف رواه ابن ماجة والبيهقي في شعب الإيمان
اور روایت ہے انس سے کہ وہ خبر دیتے تھے آنحضرت کے صفات اخلاق سے کہ وہ تھے عیادت کرتے بیمار کی اور ساتھ جاتے جنازہ کے اور قبول کرتے دعوت
مملوک کی یعنی مملوک اور وں کی بھی اور سوار ہوتے گدھے پر ف یعنی بسبب نہایت تواضع اور خوش خلقی کے اور یہ سب باتیں دلالت کرتی ہیں اوپر نہایت تواضع
اور ترک تکلف اور نفی تکبر کے برخلاف عادت بادشاہوں اور متکبروں کے البتہ تحقیق دیکھا میں نے آنحضرت کو غزوہ خیبر کے دن سوار خر پر کہ باگ اسکی پوست
کی تھی یعنی باوجودیکہ وہ دن اظہار شوکت کا تھا اور پھر یہ خوش خلقی اور کسر نفسی تھی نقل کی یہ ابن ماجہ نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں وعن عائشة قالت
كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يخصف نعله ويخيط ثوبه ويعمل في بيته كما يعمل احدكم في بيته وقالت كان بشرا من البشر يفلي
ثوبه ويحلب شاته ويخدم نفسه رواه الترمذي اور روایت ہے عائشہ رض سے کہا تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گانٹھ لیتے پاپوش اپنی اور سی لیتے
کپڑا اپنا یعنی نیا یا پرانا کہ پیوند لگاتے اسمیں اور کام کرتے آنحضرت اپنے گھر میں جیسے کہ کام کرتا ہے ایک تمہارا اپنے گھر میں اور کہا عائشہ رض نے کہ تھے آنحضرت
ایک آدمی آدمیوں میں سے جوئیں دیکھتے تھے اپنے کپڑے میں ف یعنی کپڑے میں دیکھتے تھے کہ شاید کوئی جوں ہو پس نہیں منافی ہے یہ اس روایت کی
کہ جوں حضرت کو ایذا نہ دیتے تھے اور تھا یہ اسی سبب میں ہے کہ جوں آنحضرت کے کپڑے اور بدن شریف میں ہرگز نہیں پڑے اور امام فخر الدین رازی نے بھی نقل کیا کہ کبھی آنحضرت
پر نہیں بیٹھی تھی اور شپہ اور مانند اسکی نے حضرت کو ایذا نہیں دی تھی اور دوہتے آنحضرت بکری اپنی اور خدمت کرتے اپنی ذات شریف کی ف یعنی اپنا
کام کر لیتے دوسرے کو حکم فرماتے کہا طیبی نے کہ کہنا عائشہ رض کا کہ حضرت ایک آدمی تھے یہ تمہید ہے اسکی کہ بعد اسکے کہتے ہیں اسلیے کہ جب آپ [illegible] دیکھا
اعتقاد کفار کا یہ کہ نبی کے منصب کے لائق یہ نہیں ہے کہ کرے وہ چیز کہ کرتے ہیں اور عوام لوگ گویا آنحضرت کو بادشاہوں کی مانند ٹھہرایا تھا کہ وہ احتراز کرتے ہیں
افعال عادیہ سے از راہ تکبر کے جیسا کہ نقل فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہنا کفار کا مال هذا الرسول يأكل الطعام ويمشي في الأسواق پس کہا حضرت عائشہ رض نے انکی رد میں کہ آنحضرت
ایک مخلوق تھے مخلوقات خدا تعالیٰ سے اور ایک شخص تھے اولاد آدم سے کہ مشرف کیا تھا اللہ تعالیٰ نے انکو بسبب نبوت اور رسالت کے اور گذران کرتے تھے حضرت ساتھ خلق کے
بخلق اور ساتھ حق کے بصدق بسر کرتے تھے جو کچھ کہ کرتے ہیں لوگ اور اعانت کرتے تھے انکی انکے کاموں میں از راہ تواضع کے یا واسطے رہنمائی لوگوں کی طرف
تواضع کے اور رفع کرنے ترفع کے ساتھ تبلیغ رسالت کے جانب حق سے طرف خلق کے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے قل انما انا بشر مثلکم یوحی الی روایت نقل کی ترمذی نے
وعن خارجة بن زيد بن ثابت قال دخل نفر على زيد بن ثابت فقالوا له حدثنا احاديث رسول الله صلى الله عليه وسلم قال
كنت جاره فكان اذا نزل عليه الوحي بعث الي فكتبته له فكان اذا ذكرنا الدنيا ذكرها معنا واذا ذكرنا الآخرة ذكرها معنا واذا
ذكرنا الطعام ذكره معنا فكل هذا احدثكم عن رسول الله صلى الله عليه وسلم رواه الترمذي اور روایت ہے خارجہ بیٹے زید بیٹے ثابت کے سے
کہ کہا آئی ایک جماعت زید بن ثابت کے پاس کہ باپ اسکا ہے پس کہا انہوں نے زید کو کہ روایت کر ہمسے حدیثیں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ف یعنی اوصاف انکی

تھی کہ ایسی حدیثیں بیان کریں کہ دلالت کرتی ہیں حضرت کے حسن خلق اور خوش گذرانی پر ساتھ خلق کے تب کہا زید نے کہ تھا میں ہمسایہ حضرت کا پس جب حضرت
پر وحی اترتی تو بھیجتے کسی کو طرف میری کہ بلا لاوے مجھکو پس آتا میں آپکے پاس پس لکھتا میں وحی حضرت کے حکم سے ف ع اس میں اشارہ ہے اسپر کہ مجھکو نہایت
قرب تھا حضرت سے ظاہر و باطن میں اور مجھے زیادہ حال معلوم ہے حضرت کا بہ نسبت اوروں کے پس یہی عادت شریف آنحضرت کی کہ جب ذکر کرتے ہم دنیا کا یعنی ضرورت
اسکی یا تعریف اسکی بسبب نفع اسکی کے مزرعۃ الآخرۃ ذکر کرتے آنحضرت دنیا کا ساتھ ہمارے اور جب ذکر کرتے ہم آخرت کا ذکر کرتے اسکا حضرت ساتھ ہمارے اور
جس وقت ذکر کرتے ہم طعام کا ذکر کرتے آنحضرت ساتھ ہمارے ف ع مراد یہ بیان کرنا حسن معاشرت کا ساتھ خلق کے اور تالیف قلوب اصحاب کی بسبب موافقت کے ان
چیزوں کے کہ متعلق عادات و احوال لوگوں کے ہیں لیکن ایسی چیزیں کہ مکروہ و مذموم نہیں ہوں اور جو کہ مکروہ و مذموم ہوں حاشا کہ ذکر کریں حضرت انکو اور ذکر
کرنا دنیا کا مجلس شریف میں آنکی یعنی صلی اللہ علیہ وسلم اور یہ منافی نہیں ہے اس روایت کے کہ وہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یخزن لسانہ الا فیما یعنیہ اور ان کی مجلس مجلس علم تھا اسلیے کہ ذکر دنیا وغیرہ
میں کبھی فائدہ علمیہ یا حکمیہ ہوتا اور یہ بھی ہوتے ہیں اور بتقدیر خالی ہونے ذکر کے فائدوں مذکورہ سے بیان جواز کے لیے تھا کہ آنحضرت اکثر صحابہ سے ساعات میں بھی کلام کرتے
تھے تا معلوم کریں جواز اسکا اور ایسا بیان واجب تھا آنحضرت پر تب نہیں سب احوال حکایات بیان کرتا ہوں میں تم سے یعنی صلی اللہ علیہ وسلم کی نقل کیا یہ
ترمذی نے ف ع مقصود اس حدیث سے تاکید صحت حدیث کی اور ظاہر کرنا اہتمام اسکا ہے وعن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا صافح
الرجل لم ینزع یدہ من یدہ حتی یکون ھو الذی ینزع یدہ ولا یصرف وجھہ عن وجھہ حتی یکون ھو الذی یصرف وجھہ عن وجھہ ولم یر مقدما رکبتیہ
بین یدی جلیس لہ رواہ الترمذی اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت مصافحہ کرتے کسی مرد سے تو نہ کھینچتے ہاتھ اپنا اسکے ہاتھ سے
یہانتک کہ ہوتا وہ مرد کہ وہی کھینچتا ہاتھ اپنا آنحضرت کے ہاتھ سے یعنی آنحضرت اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ میں رہنے دیتے تھے یہانتک کہ وہ چھوڑتا اور یہ دلالت کرتا ہے آنحضرت
کے کمال صبر اور تواضع پر اور نہ پھیرتے آنحضرت روے مبارک اپنا اس شخص کے منھ سے یہانتک کہ وہ مرد پھیرتا منھ اپنا آنحضرت کی منھ سے اور نہیں دیکھے گئے آنحضرت آگے
بڑھانے والے اپنے زانوؤں کو آگے ہمنشین اپنے کے نقل کی یہ ترمذی نے ف ع یعنی مجلس میں برابر بیٹھتے کہ بیٹھنے زانو آگے بڑھا کر نہ بیٹھتے جیسے کہ متکبر و جبار کرتے
ہیں اور بعضوں نے کہا مراد یہ ہے کہ بیٹھنے میں زانو اٹھاتے نہیں بقصد تعظیم مجلس والوں کے اور بسبب پاس و ادب اور تعلیم اصحاب کے اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد زانو سے ہے دونوں قدم
ہیں اور مقصود آگے بڑھانا عبارت ہے انکے دراز کرنے سے اہل مجلس میں یعنی انکے سامنے پاؤں پھیلا کر نہ بیٹھتے بسبب پاس ادب کے اور ان سب باتوں میں تعلیم ہے امت کو کہ اس طرح
بھائی مسلمان کی خاطرداری اور تعظیم و تکریم کیا کریں وعنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان لا یدخر شیئا لغد رواہ الترمذی
اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ نہ باقی رکھتے کچھ کل کے لیے ف ع یعنی بنظر توکل کرنے کے اللہ پر اور اعتماد کر کے اسکے خزانوں پر اور
یہ حال بہ نسبت ذات شریف کے تھا کہ آپ اپنے لیے کچھ نہ رکھتے تھے ورنہ ثابت ہوا ہے کہ اہل و عیال کے لیے اکثر اوقات ایک سال کا ذخیرہ رکھتے تھے بسبب ضعف حال اور تحمل
نہ ہونے اور قلت صبر انکی کے نقل کی یہ ترمذی نے وعن جابر بن سمرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طویل الصمت رواہ فی شرح السنۃ
اور روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہا کہ تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دراز سکوت ف ع یعنی نہ کلام کرتے مگر بحاجت اور شیخین وغیرہ نے روایت کیا ابو ہریرہ
سے کہ فرمایا آنحضرت نے من کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلیقل خیرا او لیصمت اور فرمایا حضرت صدیق اکبر نے لیتنی کنت اخرس الا عن ذکر اللہ روایت کی
یہ بغوی نے شرح السنہ میں وعن جابر قال کان فی کلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترتیل او ترسیل رواہ ابو داود اور روایت ہے جابر سے کہا کہ تھی بیچ قرأت
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ترتیل یعنی واضح اور جدا جدا حروف کر کے پڑھتے تھے اور تھی آنحضرت کے کلام میں ترسیل یعنی بات ٹھہر ٹھہر کر کرتے تھے نقل کی یہ
ابو داود نے وعن عائشۃ قالت ما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسرد کسردکم ھذا ولکنہ کان یتکلم بکلام بینہ فصل یحفظہ من جلس الیہ رواہ الترمذی
اور روایت ہے عائشہ سے کہا کہ نہیں تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ بات کریں پے در پے مانند پے در پے بات کرنے تمہارے کے کہ عادت تمہاری ہے ولیکن تھے آنحضرت کلام

ایسا کلام کہ جدا ہو ہر ایک کلمہ ایک دوسرے سے یاد رکھتا اسکو جو کوئی کہ بیٹھا ہوتا ساتھ آنحضرت کے نقل کی یہ ترمذی نے وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ
بْنِ جَزْءٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَكْثَرَ تَبَسُّمًا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہے عبد اللہ بن حارث ابن جزء سے کہا کہ
نہیں دیکھا میں نے کسی کو بہت مسکرانے میں آنحضرت سے یعنی حضرت کی برابر کوئی بہت مسکراتا تھا نقل کی یہ ترمذی نے وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ
قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَلَسَ يَتَحَدَّثُ يُكْثِرُ أَنْ يَرْفَعَ طَرْفَهُ إِلَى السَّمَاءِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے عبد اللہ بن
سلام سے کہا کہ تھے آنحضرت کہ جسوقت بیٹھتے بات کرنے کو بہت کرتے تھے اٹھانا اپنی نگاہ کا طرف آسمان کے یعنی اکثر تھے آنحضرت کہ دیکھتے آسمان کی طرف حالت کلام
کرنے میں بانتظار اترنے جبرئیل کے اور وحی کے نقل کی یہ ابوداؤد نے **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ
مَا رَأَيْتُ أَحَدًا كَانَ أَرْحَمَ بِالْعِيَالِ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِبْرَاهِيمُ ابْنُهُ مُسْتَرْضَعًا فِي عَوَالِي الْمَدِينَةِ فَكَانَ يَنْطَلِقُ
وَنَحْنُ مَعَهُ فَيَدْخُلُ الْبَيْتَ وَإِنَّهُ لَيُدَّخَنُ وَكَانَ ظِئْرُهُ قَيْنًا فَيَأْخُذُهُ فَيُقَبِّلُهُ ثُمَّ يَرْجِعُ قَالَ عَمْرٌو فَلَمَّا تُوُفِّيَ إِبْرَاهِيمُ
قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ ابْنِي وَإِنَّهُ مَاتَ فِي الثَّدْيِ وَإِنَّ لَهُ لَظِئْرَيْنِ تُكَمِّلَانِ رَضَاعَهُ فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
روایت ہے عمرو بن سعید کہ روایت کی انس سے کہا انہوں نے نہیں دیکھا میں نے کسی کو کہ ہووے بہت مہربان اپنے اہل وعیال پر حضرت صلعم سے تھے ابراہیم بیٹے آنحضرت
کے کہ ماریہ قبطیہ سے پیدا ہوئے تھے دودھ پینے والے بیچ بلندیوں مدینہ کے یعنی اُن گانوں میں کہ جانب بلند مدینے کے تھے کہ مسجد قبا اور مسجد بنی قریظہ
بھی اُدھر ہی تھیں دایہ انکی وہاں رہتی تھی پس تھے حضرت کہ جاتے وہاں یعنی واسطے دیکھنے اور خبر لینے بیٹے اپنے کے اور حال یہ ہے کہ ہم ہمراہ آنحضرت کے ہوتے
تھے پس داخل ہوتے تھے آنحضرت گھر میں یعنی دودھ پلانے والی کے اور حالانکہ وہ ہوتا گھوٹا ہوا ہوتا یعنی گھر دھوئیں دار میں جانے سبب دھونکنی بیٹھنے کے
تھا دایہ ابراہیم کا لوہار ف ح لفظ ظئر ر ت مہملہ کے زیر سے اور ہمزہ کے جزم سے بمعنی دایہ کے کہ اس عورت کو بھی کہتے ہیں کہ دودھ پلاتی ہو کسی کے بچے کو اور اُسکے
خاوند کو بھی کہتے ہیں کہ جسکو انگا بھی کہتے ہیں اور نام ابراہیم کی دایہ کا ام سیف تھا اور اُسکے خاوند کا نام ابو سیف تھا پس لیتے آنحضرت ابراہیم
کو اور بوسہ لیتے انکا پھر پھر آتے اپنے گھر کو کہا عمرو نے یعنی انس سے نقل کرکے پس جسوقت کہ وفات کیے گئے ابراہیم فرمایا آنحضرت نے تحقیق ابراہیم
بیٹا میرا ہے اور تحقیق وہ مرا جاتا ہے یعنی مدت شیر خوارگی میں اور بلاشبہ اُسکے لیے دو دایہ ہیں کہ وہ دودھ پلاتی ہیں اُسکو اور پورا کرتی ہیں مدت
دودھ پلانے اُسکے کی بہشت میں ف ح یعنی وہ بعد مرنے کے بہشت میں داخل ہوئے مرتے ہی اور دودھ پلایا جاتا ہے انکو کہ مدت شیرخوارگی تک دو برس اُنکا
دودھ پلایا جاویگا یہ حال ہوا بسبب بزرگی آنحضرت اور بیٹے ہونے انکے کے اور وہ سولہ مہینہ کے تھے جب کہ تھے یا سترہ مہینے کے پس دودھ پلایا انکو دو
عورتوں نے بقیہ دو برس تک ف نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْ عَلِيٍّ أَنَّ يَهُودِيًّا كَانَ يُقَالُ لَهُ فُلَانٌ حَبْرٌ كَانَ لَهُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَنَانِيرُ فَتَقَاضَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ يَا يَهُودِيُّ مَا عِنْدِي مَا أُعْطِيكَ قَالَ فَإِنِّي لَا أُفَارِقُكَ يَا مُحَمَّدُ حَتَّى
تُعْطِيَنِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذًا أَجْلِسُ مَعَكَ فَجَلَسَ مَعَهُ فَصَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ
الْآخِرَةَ وَالْغَدَاةَ وَكَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَهَدَّدُونَهُ فَفَطِنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الَّذِي يَصْنَعُونَ بِهِ فَقَالُوا
يَا رَسُولَ اللّٰهِ يَهُودِيٌّ يَحْبِسُكَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنَعَنِي رَبِّي أَنْ أَظْلِمَ مُعَاهِدًا وَغَيْرَهُ فَلَمَّا تَرَجَّلَ النَّهَارُ قَالَ الْيَهُودِيُّ
أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ وَشَطْرُ مَالِي فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَمَا وَاللّٰهِ مَا فَعَلْتُ بِكَ الَّذِي فَعَلْتُ بِكَ إِلَّا لِأَنْظُرَ إِلَى نَعْتِكَ
فِي التَّوْرَاةِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ مَوْلِدُهُ بِمَكَّةَ وَمُهَاجَرُهُ بِطَيْبَةَ وَمُلْكُهُ بِالشَّامِ لَيْسَ بِفَظٍّ وَلَا غَلِيظٍ وَلَا سَخَّابٍ فِي الْأَسْوَاقِ وَلَا مُتَزَيٍّ
بِالْفُحْشِ وَلَا قَوْلِ الْخَنَا أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ وَهٰذَا مَالِي فَاحْكُمْ فِيهِ بِمَا أَرَاكَ اللّٰهُ وَكَانَ الْيَهُودِيُّ كَثِيرَ الْمَالِ رَوَاهُ

بیہقی فی دلائل النبوۃ روایت ہے علی رضی سے کہا کہ تحقیق ایک یہودی کو کہا جاتا تھا اسکو فلانا کہ کنایہ ہے اسکے نام سے عالم تھا یہود کے تحقیق اوس
یہودی کے لیے آنحضرت پر کتنی ایک دینارین قرض پس تقاضا کیا اُس نے آنحضرت سے دین کا پس فرمایا آنحضرت نے اسکو کہ اے یہودی نہیں نزدیک میرے
وہ چیز کہ دون میں تجھکو یعنی نہیں ہے میرے پاس کچھ کہ دون میں تجھکو بدلے دیناروں کے اُس یہودی نے کہا پس تحقیق میں جدا نہیں ہونیکا تم سے اے محمد تک کہ
تم دو مجھکو دین میرا پس فرمایا اسکو پیغمبر صلعم نے اب چونکہ نہیں جدا ہوتا تو مجھسے اور نہیں چھوڑتا مجھکو جب تک کہ ان دنوں میں قرض تیرا بیٹھ جاتا ہون میں ساتھ تیرے
اور نہیں جانیکا سامنے تیرے سے پس بیٹھے آنحضرت ساتھ اسکے پس نماز پڑھی پیغمبر خدا صلعم نے ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا اور صبح کی طرح اس سے
معلوم ہوا کہ تمام شب آنحضرت اُسکے ساتھ بیٹھے رہے اور احتمال ہے کہ دونوں مسجد ہی میں بیٹھے رہے یا کسی کے مکان میں اور اول ظاہر تر ہے اور تھے اصحاب رسول
خدا صلعم ڈراتے اُس یہودی کو یعنی مارنے سے مثلا اور ڈراتے اسکو یعنی نکال دینے کا یا قتل کرنیکا پس معلوم کیا آنحضرت نے اُس چیز کو کہ کرتے تھے صحابہ ساتھ یہودی
کے یعنی ڈرانا اور جھڑکا دینا انکا معلوم کیا اور منع کیا صحابہ کو یا خفگی کی نظر سے دیکھا انکی طرف پس اسواسطے کیا عذر کا صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہودی
روکے آپکو اور مانع ہو نکلنے سے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ منع کیا ہے مجھکو پروردگار میرے نے اس سے کہ ظلم کرون میں ذمی معاہد پر اور
غیر اسکے پر طرح یعنی کسی پر ظلم نکرون یہ تعمیم بعد تخصیص کے ہے پس یہودی دین کے لیے جو اُسسے جدا ہون تو ظلم ہے اور وجہ تقدیم معاہدہ کی یہ ہے کہ یہ مقام مقتضی
اسی کا تھا یا اسلیے کہ مخاصمہ اُسکا قوی ہے روز قیامت کے اسلیے کہ نہیں ممکن ہوگا راضی کرنا اُسکا ساتھ لینے نیکیوں مسلمان کے اُسکے لیے یا رکھنے
برائی کے اُسکے لیے مسلمان پر جیسے کہ حقوق مسلمانوں میں ہے اور شاید کہ اصحاب رضی اللہ عنہم نہیں قادر ہونگے حضرت کے دین ادا کرنے پر یا یہودی راضی نہوتا
ہوگا انکے ادا کرنے سے بسبب بغض دین کے اور یہ ظاہر تر ہے پس جبکہ دن نکلا کہا یہودی نے گواہی دیتا ہون میں یہ کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور
گواہی دیتا ہون میں کہ تم رسول خدا کے ہو اور آدھا مال میرا تصدق ہے راہ خدا میں یعنی واسطے شکرانہ نعمت اسلام کے اور طلب مزید انعام کے خبردار ہو اور جان لو
کہ نہیں کیا میں نے ساتھ تمہارے جو کچھ کہ کیا میں نے یعنی سختی اور درشتی قول و فعل میں مگر تاکہ دیکھوں میں طرف صفت تمہاری کے یعنی طرف موافق ہونے صفت
تمہاری کے ساتھ اُس صفت تمہاری کے کہ توریت میں ہے یعنی یا نون وہ صفت تمہاری یہ ہے کہ محمد بیٹا عبد اللہ کا پیدائش اُسکی مکہ میں ہے اور جگہ ہجرت
کی مدینہ ہے اور ملک انکا یعنی عظمت انکی شام میں ہے یعنی اور اُسکے نواح میں نہیں ہے بدزبان اور نہ سخت دل اور نہ چلانیوالا بازاروں میں اور نہ وضع اختیار
کرنیوالا فحش کی اور نہ بیہودہ بات کہنے والا گواہی دیتا ہون میں یہ کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور بلاشبہ تم رسول خدا کے ہو اور یہ مال میرا ہے
یعنی ہم نے یا اُس مال کا یا اشارہ کیا اُسکی جگہ کی طرف پس حکم کرو اسمیں ساتھ اُس چیز کے کہ دکھاوے تمکو خدا تعالے طرح یعنی جو مصرف لائق اسکا
دیکھو تو اُسپر سوا تمہاری قرار کے ترے وہاں صرف کرو ظاہر یہ ہے کہ تمام مال مراد ہو پہلے آدھا مال خدا کی راہ میں کیا اور جب نور ایمان نے قرار پکڑا
دل میں اور محبت خدا اور رسول کی زیادہ ہوئی غلبہ کیا تمام مال صرف کیا اور آخر میں جان بھی فدا کر گیا اور تھا یہودی بہت مالدار یعنی اور یا وجود
اسکے مال و قتل بھی اُسکا اچھا ہوا نقل کی بیہقی نے دلائل النبوۃ میں **وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي اَوْفٰى قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
يُكْثِرُ الذِّكْرَ وَيُقِلُّ اللَّغْوَ وَيُطِيلُ الصَّلٰوةَ وَيُقَصِّرُ الْخُطْبَةَ وَلَا يَاْنَفُ اَنْ يَّمْشِيَ مَعَ الْاَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِيْنِ فَيَقْضِيَ لَهُ الْحَاجَةَ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ
اور روایت ہے عبد اللہ بن ابی اوفے سے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہت کرتے ذکر طرح یعنی خدا تعالے کا اور اُس چیز کا کہ متعلق ہے ساتھ اُسکے
اور بہت کیا بلکہ ہر دم اور ہر آن مشغول ذکر ہی میں رہتے تھے ت اور کم کرتے بیہودہ کلمات ع یعنی سوائے ذکر خدا کے ذکر دنیا اور جو کچھ کہ متعلق اُسکے ہے کم کرتے
تھے اور ذکر دنیا وغیرہ کا اگرچہ نہ خالی ہو مصلحت اور حکمت سے لیکن بہ نسبت ذکر حقیقی کے لغو ہے چنانچہ اسی لیے کہا امام غزالی نے تضییعت قطعة من العمر العزيز
فی تالیف البسیط والوسیط والوجیز پس اطلاق کیا اُسپر لغو کا بنظر صورت اور معنی کی قطع نظر کر کے معنی سے اور اسی قسم کا ہے قول علما کا حسنات الابرار

سیئات

سیئات المقربین والا حضرت کو لغو بولنے سے کیا علاقہ ور صورتیکہ اللہ تعالےٰ تمام مومنین کے حق مین فرماتا ہو والذین ہم عن اللغو معرضون اور یہ جو بعضوں نے کہا ہو قلت یہان بمعنے عدم کے ہو یعنے بالکل لغو نہ بولتے تھے اسلئے کہ قلت کبھی استعمال کیجاتی ہو مطلق نفی مین ہو مانند قلیلاً ما یؤمنون کے پس انکار کرتا ہو اسکو حسن مقابلہ ساتھ قول انکے کے ویکثر ت اور دراز کرتے نماز یعنے خصوصاً جمعہ مین بقرینہ قول حضرت کے اور کوتہ پڑھتے خطبہ ف ح اسلئے کا ایک ایک کلمہ حضرت سے جامع معنون بیحد اور اندازہ کے صادر ہوتا تھا اور یہ باعتبار اکثر احوال کے ہو کلا الاحسن یا جبکہ مقصود بہت نصیحت کرنی ہوتی تو درازگی بھی کرتے تھے اور ظاہر المقصود یہ ہو کہ خطبہ آنحضرت کا بہ نسبت نماز کے کوتاہ ہوتا تھا اور حدیث مین آیا ہو کہ درازی نماز کی اور کوتاہی خطبہ کی نشانی فقہ اور دانشمندی مرد کی ہو جیسے کہ باب الجمعہ مین یہ حدیث گذری اور شاید کہ وجہ اسکی یہ ہو کہ نماز معراج مومن کی ہو اور جگہ مناجات رب کی پس مناسب اسکی درازگی ہو اور خطبہ جگہ متوجہ ہونے کی طرف خلق کے اور جگہ بلانے انکی کی طرف حق کے ہو اور اسمین زیادہ مظنہ ریا و سمعہ کا ہو ساتھ جاری کرنے زبان کے فصاحت اور بلاغت سے ت اور نہ عار کرتے آنحضرت چلنے کی ساتھ بیوہ کے اور مسکین کے پس کردیتے ان ہر ایک کا کام نقل کی یہ نسائی اور دارمی نے وعن علیؓ ان ابا جہل قال للنبی صلی اللہ علیہ وسلم انا لا نکذبک ولکن نکذب بما جئت بہ فانزل اللہ تعالیٰ فیہم فانہم لا یکذبونک ولکن الظلمین بایت اللہ یجحدون رواہ الترمذی ت اور روایت ہو علی رضہ سے کہ تحقیق ابوجہل نے کہا واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ ہم یعنے جماعت قریش کی نہین دروغ گو جانتے تجکو اور سچ شمار اہم عیان ہو اور تم مشہور ہو ساتھ صدق و امانت کے ولیکن جھٹلاتے ہین ہم اس چیز کو کہ لایا ہو تو اسکو ف ح یعنے کتاب و شریعت اور بسبب جھٹلانے اسکے تمکو بھی جھٹلاتے ہین اور اگر یہ نہو تو ہمکو تم سے نزاع نہین اور وہ جاہل ملعون اتنا نہین سمجھتا تھا کہ جب وہ سچے ہون کار دنیا مین خلق سے جھوٹ نہ بولین اور اگر جھوٹ نہ باندھین تو کار دین مین کیونکر جھوٹ بولین گے اور خدا پر کیونکر جھوٹ باندھین گے اور حقیقت مین حسد اور عناد باعث تھا اسپر کہ جلتے تھے کہ انکو یہ مرتبہ ملا ہم کیونکر انکا اتباع کرین ت پس اتاری اللہ تعالےٰ نے ابوجہل وغیرہ کافرون کے حق مین یہ آیت پس تحقیق وہ نہین جھٹلاتے ہین تجکو ولیکن یہ ظالم حد سے تجاوز کرنے والے خدا کی آیتون کا انکار کرتے ہین نقل کی یہ ترمذی نے ف ح تفسیر کشاف مین بیچ تفسیر اس آیت کے دو وجہ لکھی ہین ایک تو یہ کہ یہ کافر کہ تجکو جھٹلاتے ہین حقیقت مین تجکو نہین جھٹلاتے بلکہ خدا کی آیتونکو جھٹلاتے ہین جیسے کہ کہتا ہو مولیٰ اپنے اس غلام کو کہ لوگ اسکو ستاتے ہین یہ تجکو نہین ستاتے ہین حقیقت مین مجکو ستاتے ہین دیکھو کہ انسے کیا معاملہ کرتا ہون اور وجہ دوسری یہ کہ یہ تجکو نہین جھٹلاتے ہین اسلئے کہ تو مشہور رہو ساتھ صدق اور امانت کے ولیکن خدا کی آیتون کا انکار کرتے ہین اور وجہ آخر موافق ہو ساتھ مضمون حدیث کے وعن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عائشۃ لو شئت لسارت معی جبال الذھب جاءنی ملک وان حجزتہ لتساوی الکعبۃ فقال ان ربک یقرأ علیک السلام ویقول ان شئت نبیا عبدا وان شئت نبیا ملکا فنظرت الی جبرئیل فاشار الی ان ضع نفسک وفی روایۃ ابن عباس فالتفت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی جبرئیل کالمستشیر لہ فاشار جبرئیل بیدہ ان تواضع فقلت نبیا عبدا قالت فکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد ذلک لا یاکل متکئا یقول اکل کما یاکل العبد واجلس کما یجلس العبد رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہو عائشہ رضہ سے کہا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اے عائشہ یعنے اگر چاہون مین یعنے درخواست کرون پروردگار سے مال و منال دنیا کا تو البتہ ساتھ چلین میرے پہاڑ سونیکے آیا میرے پاس ایک فرشتہ یعنے دراز قد جیسے کہ بیان کیا اور تحقیق کمر اسکی تھی برابر کعبہ کے یعنے درازگی مین پس کہا کہ تحقیق پروردگار تمہارا فرماتا ہو تمپر سلام اور فرماتا ہو کہ اگر چاہے تو ہو پیغمبر بندہ یعنے موصوف ساتھ صفت بندگی اور فقر کے اور اگر چاہے تو ہو پیغمبر بادشاہ یعنے اللہ تعالےٰ نے اختیار دیا ہو پس اختیار کرو ان

دونون باتون مین سے جو چاہو لپس دیکھا مین نے طرف جبرئیل کے یعنے بطور مشورہ چاہنے کے کہ کیا مشورہ دیتے ہو تم لپس اشارہ کیا جبرئیل نے طرف میرے کہ پست کرو نفس اپنا یعنے بندہ رہو اور فقیر نہ بادشاہ وغنی اور بیچ روایت ابن عباسؓ کے ہے کہ لپس التفات کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف جبرئیل کے مانند مشورہ چاہنے والے کے اُنسے لپس اشارہ کیا جبرئیل نے اپنے ہاتھ سے یعنے زمین کی طرف یہ کہ پست کرو تم اپنے تئین **ف** ع یعنے اختیار کرو فقر اور بندگی کہ باعث ہو تواضع اور بلند قدری کے نزدیک اللہ کے اور نہ اختیار کرو بادشاہت اور غنا کو کہ باعث ہی سرکشی اور بھول جانیکی خدا کو اور موجب ہی تکبر اور ناشکری کی کہ وہ باعث ہو گر پڑنے کی اللہ کی نظر سے اور یہ باعتبار غالب احوال کے ہے اور اسلئے اختیار کیا مرتبہ فقر کا اکثر انبیا اور اولیا اور علما اور صلحا نے اللّٰھم احیِنا مسکینًا واحشرنا معھم **ف** لپس کہا مین نے کہ ہونگا مین پیغمبر بندہ کہا عائشہ رضہ نے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بعد اسکے کھانا نہ کھاتے تکیہ لگاکر اور فرماتے کہ کھاتا ہون مین جیسے کہ کھاتا ہی غلام اور بیٹھتا ہون مین جیسے کہ بیٹھتا ہی غلام نقل کی یہ بغوی نے شرح السنہ مین **ف** یعنے دو زانو مانند ہیئت نماز کے اور یہ افضل ہیئتون کے ہی یا اُٹھانے ایک زانو وزانو مین سے حالت کھانے مین یا غیر اسکے مین یا اٹھانے دونون زانو بطور گوٹ مارکے بیٹھنے کے اور یہ اکثر نشست آنحضرت کی تھی

باب المبعث وبدء الوحی

یہ باب ہی بیچ بیان بعث حضرت کے اور ابتدائے وحی کے **ف** ع مبعث بمعنے بعث اور زمانہ بعث کے اور بعث اُٹھانا اور بھیجنا اور مراد اُٹھانا اور بھیجنا آنحضرت کا ہی رسول کرکے طرف تمام خلق کے اور لفظ بدء ساتھ زبر بے اور جزم دال کے اور بعد ہمزہ سے بمعنے آغاز یعنے شروع کے اور بدو ساتھ پیش بے اور دال کے اور واو مشددہ سے بمعنے ظہور کے دونون روایت مین اور مآل دونون لفظون کا ایک ہی اور مآل ظاہر تر ہی یعنے اور روایت مین اور لفظ وحی اصل مین بمعنے اشارت اور کتابت اور اعلام اور کلام خفی اور آواز اور اُس چیز کی کہ القا کیجاوے غیر کو کذا فی القاموس آور مشارق الانوار مین کہا کہ اصل وحی کی اعلام ہی پوشیدگی مین جلدی سے اور وحی بیچ حق آنحضرت اور انبیا صلوات اللہ علیہم والسلام کے کتنے قسمون پر ہی بعضونکو ساتھ سننے کلام اللہ تعالے کے جیسے کہ موسےٰ علیہ السلام کو چنانچہ دلالت کرتا ہی اسپر قرآن شریف اور جیسے کہ پیغمبر ہمارے کو شب معراج مین دوسری وحی ساتھ رسالت اور وساطت فرشتے کے اور یہ اکثر اور اغلب تھی اور تیسری وحی القاہی جیسے کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے القی فی روعی پیش رَوع سے یعنے ڈالا گیا میرے دل مین یہ مضمون اور کہتے ہین کہ وحی داؤد علیہ السلام کی اکثر اُسی قبیلہ کی تھی اور وحی کی نسبت جو غیر انبیا کے طرف واقع ہوئی ہی بمعنے الہام کے ہی جیسے کہ فرمایا اوحینا الی ام موسےٰ یعنے الہام کیا ہمنے موسےٰ کی مان کیطرف اور وحی بمعنے امر کے بھی آتی ہی جیسے کہ واوحیت الی الحواریین یعنے امر کیا مین نے طرف حوارین کے اور بمعنے پیدا کرنے علم طبعی کے بھی ہی جیسے کہ فرمایا واوحی ربک الی النحل یعنے تیرے پروردگار نے شہد کی مکھیون کی طبیعت مین یون رکھا واللہ اعلم

الفصل الاول

فصل پہلی عن ابن عباسٍ قال بُعث رسول اللّٰہ صلَّی اللّٰہ علیہ وسلَّم لاربعین سنۃً فمکث بمکۃ ثلٰث عشرۃ سنۃً یُوحی الیہ ثُمَّ اُمِرَ بالھجرۃ فھاجر عشر سنین ومات وھو ابن ثلٰث وستین سنۃً متفق علیہ روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا رسول کیے گئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم وقت تمام ہونے چالیس برس کی عمر کے پس ٹھہرے مکہ مین تیرہ برس اس حال مین کہ وحی بھیجی جاتی تھی طرف انکے اس مدت مین پھر حکم کیے گئے ساتھ ہجرت کے پس ہجرت کی اور اقامت کی مدینہ مین دس برس اور وفات پائی آنحضرت نے اس حال مین کہ وہ تریسٹھ برس کے تھے **ف** ع اور یہی صحیح ہی اور بعضون نے کہا پینسٹھ برس کے تھے جیسے کہ آگے آتی ہی روایت ابن عباس کی اور بعضون نے کہا ساٹھ برس کے تھے جیسے کہ انس سے روایت آئی ہی ابن عباس نے دونون برس ولادت اور وفات کے ملاکر تریسٹھ برس کہے اور انس نے کسر کو حذف کرکے ساٹھ برس کہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وعنہ قال اقام رسول اللّٰہ صلَّی اللّٰہ علیہ وسلَّم بمکۃ خمس عشرۃ سنۃً یسمع الصَّوت ویرى الضَّوء سبع سنین ولا یرى شیئًا وثمان سنین یُوحی الیہ واقام بالمدینۃ عشرًا وتوفی وھو ابن خمس وستین سنۃً متفق علیہ اور روایت ہی اُسی ابن عباسؓ سے کہ کہا ٹھہرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مین یعنے

بعد نبی ہونیکے پندرہ برس یعنے سیع دو برسون ولادت اور ہجرت کے سنتے تھے آواز یعنے جبرئیلؑ کی کہ داہنے بائین سے آتی تھی یا محمد اور دیکھتے تھے روشنی
اندھیری راتون مین سات برس یعنے ان پندرہ برسون مین سے اور نہین دیکھتے تھے کچھ یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دیکھتے روشنی نبوت کی نشانیان
مین سے سات برس تک اور نہین دیکھتے تھے سوائے روشنی کے فرشتہ اور آٹھ برس مین ان پندرہ برس مین سے وحی بھیجی جاتی تھی طرف آنحضرت
کے **ف ع** یعنے مکہ مین اور یہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ سننا آواز کا اور دیکھنا روشنی کا بعد نبوت کے تھا بیچ مدت اقامت مکہ کے کہ پندرہ برس تھے
اور تواریخ کی کتابون اور اور حدیثون سے معلوم ہوتا ہی کہ یہ حال پہلے ظہور نبوت کے تھا اور حکمت اسمین حاصل کرنا انسیت اور الفت کا عالم ملکوت سے
تھا تا ظہور اسکا یکایک سبب منہدم ہونے بنائے بشریت کا نہووے اور اقامت کی مدینہ مین دس برس اور وفات پائی اس حال مین کہ وہ ساٹھ برس
کے تھے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** اَنَسٍ قَالَ تَوَفَّاهُ اللّٰهُ عَلٰى رَأْسِ سِتِّيْنَ سَنَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سے
کہ کہا وفات دی آنحضرت کو اللہ تعالی نے اوپر تمام ہونے ساٹھ برس کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعنه** قَالَ قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَهُوَ ابْنُ ثَلٰثٍ وَّسِتِّيْنَ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَّهُوَ ابْنُ ثَلٰثٍ وَّسِتِّيْنَ وَعُمَرُ وَهُوَ ابْنُ ثَلٰثٍ وَّسِتِّيْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ الْبُخَارِيُّ
ثَلٰثٌ وَّسِتُّوْنَ اَكْثَرُ اور روایت ہی اسی انس سے کہ کہا وفات پائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حال مین کہ وہ تریسٹھ برس کے تھے اور
وفات پائی حضرت ابوبکر رض نے بھی اس حال مین کہ وہ تریسٹھ برس کے تھے یعنے بلا اختلاف اور رہی خلافت انکی دو برس اور چار مہینے اور جسقدر بعد حضرتؐ کے
زندہ رہے اتنے ہی چھوٹے تھے انسے اور وفات پائی حضرت عمر رض نے اور وہ بھی تریسٹھ برس کے تھے **ف ع** اور بعضون نے کہا انسٹھ برس کے تھے اور بعضون نے
اور اور بھی اقوال انکی عمر مین نقل کئے ہین کہا مؤلف نے کہ زخمی کیا انکو ابو لؤلؤ غلام مغیرہ بن شعبہ کے نے مدینہ مین بدھ کے دن چھبیسوین تاریخ ذی الحجہ کی
سن تئیس مین اور دفن کئے گئے اتوار کے دن دسوین محرم کو سن چوبیس مین اور عمر انکی تریسٹھ برس کی تھی اور بہت صحیح قول انکی عمر مین یہی ہی اور رہی
خلافت انکی ساڑھے دس برس اور حضرت عثمان رض دفن کئے گئے ہفتہ کی رات مین بیچ بقیع کے اور عمر انکی بیاسی برس کی تھی اور بعضون نے کہا اٹھاسی برس
کی اور بعضون نے اور اور قول بھی انکی عمر مین نقل کئے ہین اور رہی خلافت انکی بارہ برس اور حضرت علی رض خلیفہ ہوے اسیدن کہ قتل کئے گئے حضرت
عثمان رض اور وہ دن جمعہ کا تھا اور تاریخ اٹھارہوین ذی الحجہ کی سن پینتیس مین اور مارا انکو عبد الرحمن ابن ملجم مرادی نے کوفہ مین جمعہ کی صبح کو سترہوین
تاریخ رمضان کی سن چالیس مین اور وفات پائی بعد تین رات گزرنے کے اسکے مارنے سے اور دفن کئے گئے نجف مین اور عمر انکی تریسٹھ برس کی تھی اور اور بھی
قول منقول ہین انکی عمر مین اور رہی خلافت انکی چار برس اور نو مہینے کچھ دن اوپر **ت** نقل کی یہ مسلم نے کہا محمد بن اسمعیل بخاری نے کہ روایت
تریسٹھ برس کی حضرت کی عمر مین اکثر ہی **ف ح ع** یعنے بہ نسبت اور روایتون کے اور مدار اختلاف کا مکہ کی اقامت پر ہی کہ دس برس تھے یا تیرہ
یا پندرہ روایتین تیرہ کی اکثر ہین اور یہی بہت صحیح ہی واللہ اعلم اور پیدائش حضرت کی سال فیل مین تھی بموجب روایت صحیح مشہور کے اور قاضی عیاض
نے دعوے اجماع کا کیا ہی اسپر اور اتفاق کیا ہی علما نے اسپر کہ پیدا ہوے آنحضرت پیر کے دن ربیع الاول مین اور تاریخ مین اختلاف کیا ہی کہ
بارھوین تاریخ تھی یا اٹھارہوین یا دسوین اور وفات ہوئی حضرت کی پیر کے دن ربیع الاول کی بارھوین کو وقت چاشت کے صلوات اللہ وسلامہ علیہ
وعن عَائِشَةَ قَالَتْ اَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّادِقَةُ فِي النَّوْمِ فَكَانَ لَا يَرٰى رُؤْيَا اِلَّا جَاءَتْ
مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ ثُمَّ حُبِّبَ اِلَيْهِ الْخَلَاءُ وَكَانَ يَخْلُوْ بِغَارِ حِرَاءٍ فَيَتَحَنَّثُ فِيْهِ وَهُوَ التَّعَبُّدُ اللَّيَالِيَ ذَوَاتِ الْعَدَدِ قَبْلَ اَنْ يَّنْزِعَ اِلٰى اَهْلِهٖ وَيَتَزَوَّدُ
لِذٰلِكَ ثُمَّ يَرْجِعُ اِلٰى خَدِيْجَةَ فَيَتَزَوَّدُ لِمِثْلِهَا حَتّٰى جَاءَهُ الْحَقُّ وَهُوَ فِيْ غَارِ حِرَاءٍ فَجَاءَهُ الْمَلَكُ فَقَالَ اقْرَأْ فَقَالَ مَا اَنَا بِقَارِئٍ قَالَ فَاَخَذَنِيْ
فَغَطَّنِيْ حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدُ ثُمَّ اَرْسَلَنِيْ فَقَالَ اقْرَأْ فَقُلْتُ مَا اَنَا بِقَارِئٍ فَاَخَذَنِيْ فَغَطَّنِي الثَّانِيَةَ حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدُ ثُمَّ اَرْسَلَنِيْ فَقَالَ اقْرَأْ

قلت ما انا بقارئ فاخذني فغطني الثالثة حتى بلغ مني الجهد ثم ارسلني فقال اقرأ باسم ربك الذي خلق خلق الانسان من علق اقرأ و ربك الاكرم الذي علم بالقلم علم الانسان ما لم يعلم فرجع بها رسول الله صلى الله عليه وسلم يرجف فؤاده فدخل على خديجة فقال زملوني زملوني فزملوه حتى ذهب عنه الروع فقال لخديجة واخبرها الخبر لقد خشيت على نفسي فقالت خديجة كلا والله لا يخزيك الله ابدا انك لتصل الرحم وتصدق الحديث وتحمل الكل وتكسب المعدوم وتقري الضيف وتعين على نوائب الحق ثم انطلقت به خديجة الى ورقة بن نوفل ابن عم خديجة فقالت له يا ابن عم اسمع من ابن اخيك فقال له ورقة يا ابن اخي ماذا ترى فاخبره رسول الله صلى الله عليه وسلم خبر ما رأى فقال له ورقة هذا الناموس الذي انزل الله على موسى يا ليتني كنت فيها جذعا يا ليتني اكون حيا اذ يخرجك قومك فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم او مخرجي هم قال نعم لم يأت رجل قط بمثل ما جئت به الا عودي وان يدركني يومك انصرك نصرا مؤزرا ثم لم ينشب ورقة ان توفي وفتر الوحي متفق عليه وزاد البخاري حتى حزن النبي صلى الله عليه وسلم فيما بلغنا حزنا غدا منه مرارا كي يتردى من رؤس شواهق الجبل فكلما اوفى بذروة جبل لكي يلقي نفسه منه تبدى له جبرئيل فقال يا محمد انك رسول الله حقا فيسكن لذلك جاشه وتقر نفسه اور روایت ہی عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا یعنے حضرت سے سنکر یا کسی صحابہ سے اسلئے کہ عائشہ رض ابتدائے نبوت مین حاضر نتھین پہلی چیز کہ شروع کی گئی ساتھ اسکے آنحضرت وحی سے دیکھنا خوابون سچ کا تھا سونے مین ف ح اور کہتے ہین کہ یہ حال چھ مہینے تک تھا اور حقیقت خواب سچ کی یہ ہی کہ پیدا کرتا ہی اللہ تعالے سونے کے دل مین یا اسکے حواس مین کچھ کچھ چیزین جیسا کہ پیدا کرتا ہی انکو جاگتے مین اور اللہ تعالے قادر ہی کہ کرے جو کچھ چاہے نہین منع کرتی ہی اسکے فعل کو نیند اور نہ غیر اسکے پس اکثر وہ بات واقع ہوتی ہی جاگتے مین جیسے کہ دیکھتا ہی اسکو سوتے مین ت پس تھے حضرت کہ نہین دیکھتے کوئی خواب مگر کہ آتی تعبیر اسکی مانند سفیدی دم صبح کے یعنے ظاہر اور ہویدا ہوتی بے آمیزش ابہام و اشتباہ کے پھر دوست کی گئی طرف آنحضرت کی خلوت ف ح اور یہ ابتدائے قصہ سے ہی پہلے ظہور نبوت اور نزول وحی سے ت اور تھے آنحضرت کہ خلوت مین رہتے بیچ غار حرا کے ف ح حرا ساتھ زیر ح مہملہ اور ر مخففہ ممدودہ کے اور بعضون نے ساتھ زبر اور قصر کے کہا ہی نام ایک پہاڑ مشہور کا ہی مکہ مین اور وہان سے نظر جمال کعبہ پر بھی پڑتی ہی اور شاید کہ سبب اختیار کرنے اس مکان کا یہی ہو اور آیا ہی کہ عبد المطلب نے بھی اصحاب فیل کے واقعہ مین وہان جا کر جا کی تھی کہا نووی وغیرہ نے کہ خلوت کرنی شان صالحین اور اللہ کے عارف بندون کی تھی اور دوست کی گئی طرف حضرت کی خلوت اسلئے کہ خلوت مین فراغت دل کی اور فکر اللہ کی طرف کی خوب ہوتی ہی اور انقطاع ہوتا ہی الفت کی چیزون لبشریہ کے سے اور خشوع اور نورانیت اور خاطر جمعی بوجہ احسن ہوتی ہی اور اختلاف کیا گیا ہی بیچ افضلیت خلوت اور جلوت اور اختلاط اور عزلت کے اور صحیح یہ ہی کہ ہر ایک ساتھ شرطون معتبرہ اپنی کے بیچ محل اپنے کے افضل اور اکمل ہی یعنے اگر زیان اور فساد دین کا لوگون کے ساتھ رہنے مین ہو اور کوئی اسکا کہنا نہ مانتا ہو تو خلوت افضل ہی اور اگر نقصان دین کا نہو اور لوگ محتاج اسکی تعلیم کے ہین اور جانتا ہی کہ لوگونکو تعلیم مین تربیت ہوگی تو لوگون مین رہنا افضل ہی ت پس عبادت کرتے آنحضرت اس غار مین اور تحنث لغۃ اور شرعا سے بمعنے عبادت کرنے کے ہی اور عبادت کرنی متعدد راتون مین ف ع مراد روز و شب ہین اور خاص رات ہی کو ذکر کیا اسلئے کہ مناسب تر ہی ساتھ خلوت کے اور متعدد کی جو قید لگائی مراد اس سے قلت ہی اور بعضون نے کہا احتمال ہی کہ ہو کثرت اسلئے کہ کبھی محتاج ہوتا ہی گنتی کا نہ قلیل ت عبادت کرتے اس غار مین پہلے اسکے کہ مائل اور مشتاق ہون اپنے اہل کی طرف ف ع یعنے عبادت کرتے اور جبکہ گھر کے لوگون کی خبر لیتے اور ادائے حقوق انکے کی طرف دل کھنچتا مکہ مین آتے اور بخاری کی ایک روایت مین لفظ رجع آیا ہی جگہ ینزع کے ت اور توشہ لیجاتے واسطے عبادت کرنے راتون متعددہ کے پھر پھرتے طرف خدیجہ کے اور توشہ لیجاتے واسطے مانند ان راتون کے ف ع

حاصل یہ کہ آنحضرتؐ ایام مذکورہ مین ہمیشہ اسی حالت پر رہتے کہ جاتے عبادت کے لئے اور پھر آتے توشہ لینے کے لئے تاکہ خاطر جمع سے عبادت کرین اور اسمین اشارہ
ہو اسکی طرف کہ لینا زاد کا نہین منافی ہی توکل کے اور مدت خلوت کی ایک مہینا تھا ہر سال مین اور وہ مہینا رمضان کا تھا اور علما اختلاف رکھتے ہین کہ آنحضرتؐ
پہلے نبوت سے تابع کسی شریعت کے اگلی شریعتون مین سے تھے یا اپنی عقل سے اچھا جانکر عمل کرتے تھے یا ہر شریعت مین سے جو کچھ کہ اولیٰ اور افضل پاتے کرتے
اور اگر تابع شریعت کے تھے وہ تو کس شریعت کے تھے مختار یہ ہی کہ تابع دین ابراہیم کے تھے اور اسلیئے ایک روایت مین بجائے تحنث کے تحنف ف سے بھی
آیا ہی یعنے عمل کرتے تھے دین حنیف پر کہ لقب ابراہیم کا ہی اور ظاہر یہ ہی کہ جانب حق سے نور ہدایت کا حضرتؐ کے دل مین آیا تھا اس سے پسندیدہ چیز
درگاہ الٰہی کی عمل مین لاتے تھے بغیر اتباع شریعت کے اور حکم عقل کے اور اسمین بھی اختلاف کرتے ہین کہ عبادت کرنا حضرتؐ کا ساتھ فکر کے تھا یا ذکر
کے اور صحیح یہ ہی کہ ساتھ ذکر کے تھا اور فکر کے ت یہانتک کہ آیا حضرتؐ پر حق یعنے وحی یا رسول حق کہ جبرئیلؑ ہین اس حال مین کہ آنحضرتؐ غار حرا مین
تھے پس آیا حضرتؐ کے پاس فرشتہ یعنے جبرئیلؑ اور بعضون نے کہا اسرافیل پس کہا پڑھ یعنے کچھ پس کہا آنحضرتؐ نے نہین مین پڑھ جانتا ف ع ح
یعنے اچھی طرح نہین پڑھ جانتا یا شاید کہ یہ بات نہایت وحشت اور دہشت سے تھی کیونکہ دل آنحضرتؐ کے دیکھنے فرشتہ اور ہیبت مقام کے سے آئی اور یہ کوئی نہ سمجھے کہ
فرمایا آنحضرتؐ نے اس سبب کہ حضرتؐ امی تھے اور امی وہ ہی کہ پڑھ نہ جانے اسلئے کہ پڑھنا غیر کے پڑھانے اور تعلیم کرنے سے ساتھ امی ہونیکے منافات نہین رکھتا
خصوصًا نہایت فصاحت والے سے بلکہ امی ہونا منافات لکھنے اور نامہ کے پڑھنے سے رکھتا ہی چنانچہ قاموس مین کہا امی وہ ہی کہ لکھنا نجانے اور کتاب نپڑھے
اور بعضی روایتون مین آیا ہی کہ جبرئیلؑ نے صحیفہ حریر کا مرصع ساتھ جواہر کے آنحضرتؐ کے ہاتھ مین دیا اور کہا پڑھو پس آنحضرتؐ نے کہا نہین پڑھ سکتا مین
اور اس کپڑے مین کچھ لکھا نہین دیکھتا مین کیا پڑھون اور یہ معنے انسب اور اظہر ہین مقصود مین واللہ اعلم ت فرمایا آنحضرتؐ نے پس پکڑا اس فرشتہ نے مجکو
اور بھینچا مجکو یہانتک کہ پہونچا وہ مجھسے مشقت کو ف ع ح لفظ جہد ساتھ پیش جیم اور زبر کے اور رفع اور نصب دال کے بھی پس جس صورت مین کہ نصب ہو
دال کو تو معنے یہ ہونگے کہ پہونچے جبرئیلؑ مجھسے مشقت کو یعنے خوب پہونچا مجکو مشقت اٹھانی پہونچنے سے اور جس صورت مین کہ رفع ہو دال کو تو معنے یہ ہونگے
کہ پہونچی مشقت مجھسے نہایت درجہ کو یعنے بڑی مشقت اٹھائی مین نے اور یہ بھینچنا تصرف کرنا تھا جبرئیلؑ کا حضرتؐ کے وجود شریف مین ساتھ داخل کرنے نور
ملکوت اور وحی کے حضرتؐ کے باطن شریف مین تاکہ آمادہ اور مستعد وحی کے اٹھانے کے ہون ت پھر چھوڑ دیا مجکو جبرئیلؑ نے اور کہا پڑھ پس کہا مین نے کہ نہین
پڑھ سکتا مین فرمایا آنحضرتؐ نے کہ پھر پکڑا مجکو اور بھینچا مجکو دوسری بار یہانتک کہ پہونچے مجھسے مشقت کو پھر چھوڑ دیا مجکو اور کہا پڑھ پس کہا مین نے نہین مین
پڑھنے والا پس پکڑا مجکو اور بھینچا مجکو تیسری بار یہانتک کہ پہونچے مجھسے مشقت کو پھر چھوڑ دیا مجکو اور کہا پڑھ ساتھ نام پروردگار اپنے کے کہ جسنے پیدا کیا ہی
مجکو اور ہر چیز کو ف ع ح یعنے تو اپنی طاقت پر خیال نکر اور مدد پروردگار سے چاہ کہ جس نے پیدا کیا ہی سب کچھ اور وہ سب چیز پر قادر ہی اور یہ دلیل
صریح ہی اسپر کہ اول جو قرآن سے اترا ہی سورۂ اقرا ہی اور یہی صواب ہی کہ جسپر جمہور سلف اور خلف کے ہین اور بعضون نے کہا کہ اول سورہ یا ایہا
المدثر اتری ہی اور یہ قول کچھ نہین ہی کہتا ہون مین کہ ظاہر یہ ہی کہ سورۂ اقرا اول حقیقی ہی اور یا ایہا المدثر اول اضافی ہی یعنے بعد منقطع ہونے
وحی کے جو پھر وحی اترنے لگی تو اول یہی اتری ہی اور یہ حدیث دلیل ان لوگون کی ہی کہ جو کہتے ہین بسم اللہ الرحمن الرحیم جز سورہ
نہین ہی بلکہ فصل کے لئے اتری ہی ت پیدا کیا انسان کو جمے ہوئے خون سے کہ رحم مین ہوتا ہی پڑھ اور پروردگار تیرا بزرگ سب سے ہی
وہ پروردگار کہ تعلیم کئے بواسطہ قلم کے بہت سے علم ف ع ح مراد یا تو قلم اسباق کا ہی کہ سبب اور باعث ہی واسطے لکھنے تمام مخلوق اور آسمان کی کتابون کا
ہی یا یہی قلم ہی کہ اس عالم مین مظہر اور مثال اس قلم کا ہی کہ کیا کیا علوم اور معارف اس سے لکھے جاتے ہین اور صاحب کشاف نے کہا کہ یہ قلم اللہ تعالیٰ کے کمال
قدرت پر دلالت کرتا ہی کہ کیا کیا علم عجیب وغریب اس سے لکھے جاتے ہین ت سکھائی انسان کو وہ چیز کہ نہ جانتا تھا ف ع ح یعنے کچھ نہ تھا کہ اپنی

قدرت سے معلوم کر سکے چیزیں تو بیدا امکان اور زمان میں اور ہو سکتا ہی کہ ہو انسان سے انسان کامل ہو یعنے آنحضرتؐ پس ہوگا اسمیں اشارہ
طرف اس قول اللہ تعالیٰ کی وعلمک ما لم تکن تعلم وکان فضل اللہ علیک عظیما ف پس پھرے ساتھ ان آیتوں کے پیغمبر خدا طرف گھر کی اس حال میں کہ کانپتا تھا دل آپکا
یعنے بسبب ہیبت رعب کے کہ بیٹھا تھا آپکے دل میں پس آئے آنحضرتؐ حضرت خدیجہؓ کے پاس پس فرمایا دو بار تاکید کے لئے بسبب لاحق ہونے تپ لرزہ کے مارے ڈر کے کہ
اڑھاؤ مجھکو کپڑا پس اڑھایا آپکو کپڑا یہانتک کہ جاتا رہا آپسے ڈر اور اپنی حالت اصلی پر آئے پس فرمایا خدیجہؓ کو اس حال میں کہ پہونچائی آنکو خبر اس ماجرے کی
البتہ تحقیق ڈرتا ہوں میں اپنی جان پر ف ح نہایت خوف سے کہ مبادا ہلاک ہو جاؤں یا دیوانہ یا ڈر تھا عاجز ہونیکا بار نبوت کے اٹھانے سے یا نہ صبر کر سکنے کا اوپر
ایذائے قوم اور قتل اور جھٹلانے کے یا ڈر تھا مفارقت وطن کا یا بس کہا خدیجہؓ نے ہرگز نہیں خوش ہو تم یا نہ ڈرو ایسا نہ ہوگا قسم ہے اللہ کی نہ رسوا کریگا اللہ تمکو کبھی اسلئے
کہ تحقیق تم سلوک کرتے ہو ناتے داروں سے یعنے اگرچہ وہ انقطاع کریں تمسے اور سچ بولتے ہو ف ع ح یعنے اگرچہ وہ جھوٹ بولیں تمسے یا جھٹلاویں تمکو اور
بعضی روایتوں میں یہ زیادہ کیا ہی تؤدی الامانۃ یعنے ادا کرتے ہو تم امانت کو ت اور اٹھاتے ہو تم بوجھ کو ف ح لفظ کل ساتھ زبر کاف اور تشدید لام کے
ثقل اور گرانی اور بمعنے عیال کے بھی آتا ہی اسلئے کہ خبر گیری انکی گران ہوتی ہی پس معنی یہ ہیں کہ تم اٹھاتے ہو محنت کل کے اور قبول کرتے ہو محنت کل کو یعنے بوجھ
بھاری ہیں یعنے عیال وغیرہ انکی خبر گیری کرتے ہو اگرچہ وہ چھوڑدیں تمکو اور داخل ہی بیچ اٹھانے کل کے خرچ کرنا ضعیفوں اور یتیموں اور بیواؤں
اور غریبوں پر ت اور کماتے ہو مال غیر کے لئے اور دیتے ہو محتاج کو ف ح لفظ تکسب ساتھ زبر ت کے صحیح اور مشہور ہی اور ساتھ پیش ت کے بھی آیا
کیا گیا ہی یعنے کسب میں لاتے ہو غیر اپنے کو یعنے مال دیتے ہو لوگوں کو کہ اس سے کسب اور تجارت کریں اور صرف کرتے ہو مال کو خیر کی جگہوں میں اور بعضے علماء
سے تقریر رکھتے ہیں کہ میت کے حکم میں ہی کہ تصرف نہیں ہی اسکے لئے یعنے فقیر و نکو کسب میں لاتے ہو ساتھ دینے مال کے انکو ت اور مہمانی کرتے ہو مہمان
کی یعنے کھلاتے ہو اسکو اور مدد کرتے ہو خلق کی اوپر حادثوں حق کے ف ع ح یعنے جو کوئی کہ بسبب کسی حادثہ کے درماندہ ہوتا ہی مانند قرض اور
مال دیت کے اسکی مدد کرتے ہو اور نجات دیتے ہو اسکو اس آفت سے اور نوائب حق اسلئے کہا کہ بسبب حادثہ ناحق کے مانند اسراف اور غضب
اور مانند انکے کے درماندہ ہو کہ مدد کرنی اسمیں بری ہی اور اسمیں دلیل ہی اسپر کہ اچھے اخلاق اور اچھی خصلتیں سبب سلامتی کی ہیں برائی اور
خرابی میں پڑنے سے اسلئے کہ دلیل پکڑی حضرت خدیجہؓ نے بسبب متصف ہونے آنحضرتؐ کے ساتھ اچھے اخلاقوں کے اور اچھی صفتوں کے اوپر نہ پہونچنے
مکروہات کے دین اور دنیا میں اور اسمیں بڑی دلیل ہی اوپر نہایت فراست اور معرفت اور فقاہت اور عقلمندی حضرت خدیجہؓ کی اور کیونکر نہو
کہ مدتہائے مدید آنحضرتؐ کی خدمت میں رہیں اور اول جو حقیقت میں ایمان لائی ہیں وہی ہیں کسی کو انکے ساتھ اس صفت میں مشارکت نہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور
یہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ تعریف کرنی انسان کی اسکے منہ پر بعض احوال میں کسی مصلحت کے لئے جائز ہی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جسکو حاصل ہو خوف کسی چیز
تو اسکو تسلی اور بشارت دے اور ذکر کرے اسباب سلامت کے اسکے آگے اور اسمیں تنبیہ ہی اسپر کہ فقر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تھا بسبب ہونے اختیاری
نہ ناگوار اور اضطراری اور منشا اسکا کمال کرم اور سخاوت تھا اور اسمیں تنبیہ ہی اسپر کہ یہ صفات مذکورہ جبلی اور خلقی تھیں حضرتؐ کی پہلی نبوت سے
ت پھر لیگئیں آنحضرتؐ کو خدیجہؓ طرف ورقہ بیٹے نوفل کے کہ چچا کے بیٹے خدیجہؓ کے تھے ف اسلئے کہ خدیجہؓ بیٹی ہیں خویلد بیٹے اسد بیٹے عبد العزی کے
اور ورقہ بیٹے نوفل بیٹے اسد کے اور لفظ ورقہ ساتھ زبر واو اور را اور قاف کے ہی اور وہ نصرانی ہو گئے تھے جاہلیت میں اور انجیل کا زبان عربی میں ترجمہ
کیا تھا اور بہت بوڑھے اور اندھے ہو گئے تھے ت پس کہا خدیجہؓ نے اے میرے چچا کے بیٹے سن اپنے بھتیجے سے ف ح آنحضرتؐ سے جو کہ کہتے ہیں اور یہ دستور
عرب کی ہی کہ تعظیماً ایک دوسرے کو بھتیجا اور چچا کہتے ہیں اور یہاں بھتیجا کہا آنحضرتؐ کو بسبب بڑھاپے ورقہ کے کہا ایک شارح نے کہ یہ کہا خدیجہؓ
نے از راہ تعظیم کے نہ از راہ حقیقت کے ت پس کہا واسطے حضرتؐ کے ورقہ نے اے بھتیجے میرے کیا دیکھتا ہی تو پس خبر دی ورقہ کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم

۶۰

خبر دی اُس چیز کی کہ دیکھی تھی پس کہا حضرت کو ورقہ نے یہ ناموس یعنے فرشتہ ہی کہ بھیجا اللہ تعالےٰ نے موسیٰ پر ساتھ وحی کے نہایہ میں ہے کہ ناموس وہ شخص کہ بھید جانتا ہو باطن کا اور اہل کتاب جبرئیل کو ناموس کہتے تھے اور بعضوں نے کہا کہ ناموس صاحب بھید خیر کا اور صاحب شر کو جاسوس کہتے ہیں اور حضرت موسیٰ پر اُترنا کہا اسواسطے کہ وہ عظیم الشان ہونے موسیٰ کا اور جامعیت کتاب شریعت انکی ہے اگرچہ ذکر عیسےٰ کا مناسب تر تھا اوپر نصرانیت کے ت ای کاشکے میں ہوتا وقت نبوت اور دعوت تمہاری کے جوان قوی کاشکے میں ہوتا زندہ یعنے اگر میں ہوتا قوی اسوقت کہ نکالیگی تجکو قوم تیری یعنے قرابتی تیرے کفار قریش تیرے شہر سے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نکالیں گے مجھکو وہ کہا ورقہ نے ہاں نکالیں گے تجکو اور سبب اسکا یہ ہے کہ نہیں لایا کوئی شخص کبھی مانند اس چیز کے کہ لایا تو یعنے نبوت اور شریعت مگر دشمن رکھا گیا ہے وہ ف ح اور بخاری کی روایت میں آیا ہے الا اوذی یعنے جو کوئی پیغمبر ہوا اسکو کافروں نے دشمن رکھا اور ایذا دی ت اور اگر پاوے مجکو دن تمہارا یعنے آن دنوں میں کہ تم دعوت کرو اور تمہاری قوم تمکو ایذا دے اور نکالے اور میں زندہ ہوں تو مدد کرونگا میں تمہاری مدد خوب قوی پھر نہ دیر کی ورقہ نے کہ مرگئے ف ح جاننا چاہئے کہ بیچ ایمان ورقہ کے آنحضرت پر کچھ خلاف نہیں ولیکن انکے صحابی ہونے میں اختلاف ہے اگر یہ واقعہ بعد ثابت ہونے نبوت کے ہے تو صحابی ہیں اور اگر ابتدا کے احوال میں ہے جیسا کہ ظاہر ہے تو صحابی نہیں ہیں واللہ اعلم ت اور منقطع ہوئی وحی ف ع یعنے بعد اسکے کہ وحی آنحضرت پر آئی اور نبوت ثابت ہوئی وحی آنی موقوف ہوئی کہتے ہیں کہ تین برس تک نہ آئی اور بعضے کہتے ہیں چھ مہینے تک اور بعضے اڑھائی مہینے تک اور شیخ ابن حجر نے کہا مراد تاخیر وحی سے درمیان اُترنے اقرأ اور یا ایہا المدثر کے نہ آنا جبرئیل کا نہیں ہے بلکہ تاخیر اترنے قرآن کی ہے جبرئیل آتے تھے لیکن قرآن نہیں لاتے تھے اور حکمت تاخیر وحی میں یہ تھی کہ تا جاتا رہے آنحضرت سے خوف کہ پیدا ہوا تھا اور حاصل ہو شوق و انتظار بیت دیر است کہ دلدار پیامے نفرستاد ننوشت سلامے و کلامے نفرستاد ت آتنی حدیث بخاری اور مسلم دونوں نے روایت کی ہے اور زیادہ کیا بخاری نے مسلم کی روایت پر اسکو یہاں تک کہ غمگین ہوئے آنحضرت بیچ اُس چیز کے کہ پہونچی ہے ہمکو حدیثوں سے کہ دلالت کرتی ہیں وجود غم پر ف ح یہ کلام کسی راوی کا ہے راویوں اس حدیث کے سے کہ درمیان میں واقع ہوا ہے فعل کے اور اُسکے مصدر منصوب کے یعنے مفعول مطلق کے کہ حزنا ہے ت غمگین ہوئے اس سے آنحضرت ایسا غمگین ہونا کہ گئے صبح کو سبب غم کے کئی بار تاکہ گر پڑیں اونچے پہاڑوں کی چوٹیوں پر سے ف ح یعنے چاہتے تھے کہ اپنے تئیں پہاڑوں کے اوپر سے ڈالدیں اور ہلاک ہو جاویں بسبب تاخیر وحی اور نہایت محنت فراق اور شدت اشتیاق کے ت پس جبکہ پہونچتے اوپر پہاڑوں کے تاکہ ڈالدیں اپنے تئیں پہاڑ سے ظاہر ہوتے انکے لئے جبرئیل ؑ اور کہتے اے محمد بلاشبہ تو رسول اللہ کا ہے حق ف ح یعنے جب تو رسول خدا کا ہے درحق سب آفتوں سے امن میں رہیگا اور انجام کار تیرا بسبب وجود دین و دنیا میں بخیر ہوگا اگرچہ محنت اور ابتلا درمیان میں آوے ت پس مطمئن ہوتا اور جاتا رہتا بسبب اس کہنے کے حضرت کے دل کا اضطراب اور قلق اور دہشت اور گھبراہٹ اور تسکین پاتا نفس حضرت کا یعنے اضطراب سے

وعن جابر انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحدث عن فترۃ الوحی فبینا انا امشی سمعت صوتا من السماء فرفعت بصری فاذا الملک الذی جاءنی بحراء قاعد علی کرسی بین السماء والارض فجئثت منہ رعبا حتی ہویت الی الارض فجئت اہلی فقلت زملونی زملونی فزملونی فانزل اللہ تعالیٰ یا ایہا المدثر قم فانذر وربک فکبر وثیابک فطہر والرجز فاہجر ثم حمی الوحی وتتابع متفق علیہ

ہوتی یا میں اپنے گھر تو الیٰ پیچا پس ان سے کہا میں نے کپڑا اوڑھاؤ مجھکو کپڑا اوڑھاؤ مجھکو پس کپڑا اوڑھایا انہوں نے مجھکو پھر اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اے کپڑا اوڑھنے والے اٹھو اور ڈرا خلق کو یعنے عذاب سے کفار کو اور بشارت دے مومنین کو طرح طرح کے ثواب کی اور اپنے پروردگار ہی کو بڑا جان ف مراد کبیر سے خاص کرنا اسکو ساتھ تعظیم کے یعنے اسکے غیر کو ویسا بڑا جان یا مراد یہ کہ اسوقت کہ پیش آوے تجکو اسکے غیر سے کہہ اللہ اکبر اور منقول ہے کہ جب یہ نازل ہوئی تو فرمایا آنحضرت نے اللہ اکبر پس تکبیر کہی خدیجہ رضہ نے اور خوش ہوئیں اور یقین کیا کہ یہ وحی ہے ت اور اپنے کپڑوں کو پاک کر نجاست سے ف ح اور بعضوں نے کہا مراد کپڑوں سے صفتیں نفس کی ہیں اور پاک کرنا انکا یہی اجتناب رذائل سے ت اور پلیدی کو پس ترک کر ف ع یعنے شرک اور گناہ کے ترک پر مداومت کر اور ظاہر یہ ہے کہ یہ اختصار ہے راوی سے اسلئے کہ تتمہ اسکا یہ ہے ولا تمنن تستکثر ولربک فاصبر ت پھر گرم ہوئی وحی یعنے پے در پے آنے لگی ف اور تفسیر مدارک میں جابر سے یوں روایت کی ہے کہ آنحضرت نے فرمایا کہ تھا میں پہاڑ حرا پر پس پکارا گیا میں یا محمد انک رسول اللہ پس دیکھا میں نے داہنے اپنے اور بائیں اپنے پس نہ دیکھا کچھ پھر نظر کی میں نے اوپر اپنے پس ناگہاں وہ فرشتہ پکارنے والا بیٹھا ہے ایک تخت پر درمیان آسمان اور زمین کے پس پھرا میں اور پھر آیا میں طرف خدیجہ کے اور کہا میں نے کپڑا اوڑھاؤ مجھکو پس کپڑا اوڑھایا خدیجہ رضہ نے پھر آئے جبرئیل اور پڑھا یا ایہا المدثر الخ ت نقل کی یہ بخاری نے اور مسلم نے وعن عائشۃ ان الحارث ابن ہشام سأل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ کیف یأتیک الوحی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احیانا یأتینی مثل صلصلۃ الجرس وھو اشدہ علی فیفصم عنی وقد وعیت عنہ ما قال واحیانا یتمثل لی الملک رجلا فیکلمنی فاعی ما یقول قالت عائشۃ ولقد رأیتہ ینزل علیہ الوحی فی الیوم الشدید البرد فیفصم عنہ وان جبینہ لیتفصد عرقا متفق علیہ اور روایت ہے عائشہ رضہ سے یہ کہ حارث بیٹے ہشام کے نے کہ بھائی ابو جہل کا ہے اور اسلام لایا پہلے فتح مکہ کے پوچھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس کہا یا رسول اللہ کیونکر آتی ہے آپکو وحی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کبھی آتی ہے میرے پاس ف ع مانند آواز گھنٹال کے یعنے مشابہ ہوتی ہے آواز اسکی ساتھ آواز گھنٹال کے اور یہ قسم وحی کی سخت ترین وحی کی ہوتی ہے مجھپر ف ع یعنے سمجھنے مقصود میں اسلئے کہ سمجھنا معنی کا اس کلام سے کہ مانند گھنٹال کے ہو زیادہ مشکل ہے سمجھنے کلام ایک مرد کے سے ساتھ خطاب کرنے معہود کے ت پس موقوف ہوتی ہے یا موقوف کیجاتی ہے وحی یا فرشتہ اس حال میں کہ تحقیق میں یاد رکھتا ہوں اسسے اس چیز کو کہ کہا فرشتہ نے اور کبھی کبھی صورت پکڑتا ہے میرے لئے فرشتہ ایک مرد کی یعنے جیسے کہ مشہور ہے کہ جبرئیل بصورت دحیہ کلبی کے آتے تھے پس کلام کرتا ہے مجھسے فرشتہ پس یاد رکھتا ہوں میں اس چیز کو کہ کہا ف ح کہا ہے علما نے کہ واسطے استفادہ اور استفاضہ کے درمیان کلام کرنے والے کے اور سننے والے کے مناسبت شرط ہے اور یہاں دو طریق پر تھے کبھی ملکیت اور روحانیت جبرئیل کی آنحضرت پر غالب آتی تھی اور آنحضرت کو بشریت سے غالب کرتے تھے یہ قسم اول ہے یعنے جو کہ طور وحی کا اول ذکر کیا اور کبھی بشریت آنحضرت کی جبرئیل پر غالب آتی تھی اور جبرئیل متصف ساتھ وصف بشریت کے ہوتے تھے اور یہ قسم دوسری ہے اور یہ اس تقدیر پر ہے کہ صلصلہ اور وحی کے ہو جیسے کہ ظاہر عبارت حدیث کے سے معلوم ہوتا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ یہ صلصلہ آواز جبرئیل کی تھی اور حکمت اس آواز کے پہلے ہونے میں یہ تھی کہ آنحضرت کو اسطرف متوجہ کریں اور سماعت آنحضرت کی خالی ہو جائے وحی کے سننے کے لئے اور اسمیں غیر وحی کے لئے جگہ نہ رہے اور وہ سخت تر تھی واسطے جمع کرنے فکر کے اور توجہ کے اسطرف کذا فی فتح الباری واللہ اعلم ت کہا عائشہ رضہ نے اور البتہ دیکھا میں نے حضرت کو کہ اترتی تھی آپ پر وحی بیچ دن نہایت سردی کا پس منقطع ہوئی وحی حضرت سے اس حال میں کہ تحقیق پیشانی آپکی بہاتی تھی پسینا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ح ظاہر یہ ہے کہ یہ بات قسم اول میں ہوتی تھی اور ہو سکتا ہے کہ دوسری قسم میں بھی یہ بات پیش آتی ہو وعن عبادۃ بن الصامت قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا انزل علیہ الوحی کرب لذلک وتربد وجہہ وفی روایۃ نکس رأسہ ونکس اصحابہ رؤسہم فلما اتلی عنہ رفع رأسہ رواہ مسلم اور روایت ہے عبادہ بن صامت سے کہا اس نے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ جسوقت اتاری جاتی آپ پر وحی غمگین کئے جاتے بسبب شدت اترنے اسکے کے ف ع معنے یہ ہیں

کہ حضرت ہوتے تھے بسبب نہایت اہتمام یاد رکھنے وحی کے مانند اس شخص کے کہ گھبرائے اسکو غم اور اسلئے فرمایا اللہ تعالیٰ نے لا تحرک بہ لسانک لتعجل بہ ان علینا جمعہ
وقرآنہ یا غم اس سبب سے ہوتا تھا کہ وحی میں شدت اور وعید بھی ہوتی تھی پس ملاحظات کے حضرت کو غم ہوتا تھا کہ دیکھئے یہ مستحق ہیں کسکے مضمون ت اور متغیر ہو جاتا
چہرہ مبارک آپکا اور ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ جب اترتی وحی حضرت پر جھکاتے آپ سر اپنا اور جھکاتے آپ کے یار بھی سر اپنا پس جبکہ منقطع ہوتی وحی اور
دور کی جاتی وہ حالت حضرت سے اٹھاتے سر اپنا نقل کی یہ مسلم نے ف ح یعنے اور صحابہ بھی اٹھاتے اور سر جھکانا اصحاب کا یا تو بسبب سرایت کرنے حال آنحضرت
کے تھا انمین یا بسبب موافقت اور اتباع کے واللہ اعلم **وعن** ابن عباس قال لما نزلت وانذر عشیرتک الاقربین خرج النبی
صلی اللہ علیہ وسلم حتی صعد الصفا فجعل ینادی یا بنی فہر یا بنی عدی لبطون قریش حتی اجتمعوا فجعل الرجل اذا لم یستطع ان یخرج
ارسل رسولا لینظر ما ہو فجاء ابو لہب وقریش فقال ارأیتم ان اخبرتکم ان خیلا تخرج من صفح ہذا الجبل وفی روایۃ ان خیلا تخرج
بالوادی تریدان تغیر علیکم اکنتم مصدقی قالوا نعم ما جربنا علیک الا صدقا قال فانی نذیر لکم بین یدی عذاب شدید قال
ابو لہب تبا لک الہذا جمعتنا فنزلت تبت یدا ابی لہب وتب متفق علیہ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا انہنے جبکہ اتری یہ آیت اور ڈرا تو قرابتی
خدا سے اپنی قوم کو کہ بہت نزدیک ہیں یعنے قریش کو نکلے آنحضرت یہانتک کہ چڑھے پہاڑ صفا پر پس شروع کیا کہ پکارتے تھے قریش کے قبیلوں کو نام بنام اے
اولاد فہر کی اے اولاد عدی کی پکارتے تھے قریش کے بطنوں کو یہانتک کہ جمع ہوئے سب قبیلہ اور بطون پس ہر مرد یعنے انکے گھروں میں سے جب نہ طاقت
رکھتا کہ آپ باہر نکلے بھیجتا یعنے بسبب کسی عذر کے بھیج دیتا تھا کسی کو اپنی طرف سے تا کہ دیکھے کہ کیا ہے یہ پکارنا اور کس لئے ہے اور کیا غرض ہے پس آیا ابو لہب چچا حضرت کا
تھا اور قریش ہمراہ اسکے آئے پس فرمایا آنحضرت نے کہ خبر دو تم مجھکو اگر خبر دوں میں تمکو کہ سوار نکلیں پشت پہاڑ کی جانب سے اور ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ سوار نکلیں
جنگل میں یعنے مکہ کے اس حال میں کہ چاہتے ہیں وہ سوار یہ کہ یکایک آن پڑیں تم پر غارت اور ہلاک کرنے کے لئے یعنے رات کو یا دن کو کیا تم سچا جانو گے مجھکو اس خبر
دینے میں کہا انھوں نے ہاں سچا جانیں گے نہیں تجربہ کیا ہمنے تم پر مگر سچ کا فرمایا حضرت نے پس بلاشبہ میں ڈرانیوالا ہوں تمکو آگے عذاب سخت کے یعنے ڈراتا ہوں
کہ عذاب سخت تمکو پیش آتا ہے دنیا میں یا عقبی میں کہا ابو لہب نے نقصان اور ہلاکی ہو تجکو کیا اسلئے جمع کیا تھا تونے ہمکو پس اتری سورہ تبت یدا ابی لہب
وتب یعنے ہلاک ہو جیو ابو لہب اور ہلاک ہوا وہ ف ح ع لفظ ید ازالہ ہے یا مراد ہے دونوں ہاتھوں سے ذات اسکی اسلئے کہ اکثر کام آدمی کے ہاتھوں سے ہوتے ہیں
اور ایسا ہی ہے قول اللہ تعالیٰ کا ذلک بما قدمت یداک اور بعضی روایت میں آیا ہے کہ ابو لہب نے اپنے دونوں ہاتھوں میں پتھر لیا اور آنحضرت کی طرف پھینکے
ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** عبد اللہ بن مسعود قال بینما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی عند الکعبۃ وجمع قریش
فی مجالسہم اذ قال قائل ایکم یقوم الی جزور آل فلان فیعمد الی فرثہا ودمہا وسلاہا ثم یمہلہ حتی اذا سجد وضعہ بین
کتفیہ فانبعث اشقاہم فلما سجد وضعہ بین کتفیہ وثبت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ساجدا فضحکوا حتی مال بعضہم علی بعض من
الضحک فانطلق منطلق الی فاطمۃ فاقبلت تسعی وثبت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ساجدا حتی القتہ عنہ واقبلت علیہم تسبہم فلما
قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصلوۃ قال اللہم علیک بقریش ثلثا وکان اذا دعا دعا ثلثا واذا سال سال ثلثا اللہم علیک بعمرو
بن ہشام وعتبۃ بن ربیعۃ وشیبۃ بن ربیعۃ والولید بن عتبۃ وامیۃ بن خلف وعقبۃ بن ابی معیط وعمارۃ بن الولید قال
عبد اللہ فواللہ لقد رأیتہم صرعی یوم بدر ثم سحبوا الی القلیب قلیب بدر ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واتبع اصحاب
القلیب لعنۃ متفق علیہ اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعودؓ سے کہ کہا اس وقت کہ آنحضرت نماز پڑھتے تھے نزدیک خانہ کعبہ کے اور حالانکہ ایک جماعت قریش
کی تھی اپنی مجلسوں میں بیٹھے گرد کعبہ کے ناگہان کہا ایک کہنے والے نے ف ح یعنے ابی جہل نے اور بخاری کی روایت میں یہ بھی زیادہ کیا ہے کہ کہا انھوں نے کہ

الا تنظرون الی ہذا المرائی یعنے کیا نہیں دیکھتے ہو اس ریاکار کو یعنے آنحضرت کے حق میں یہ بات کہی تھی کونسا تم میں کھڑا ہو اور جاوے طرف اونٹ کے کہ ذبح کیا گیا ہے
فلانے کی اولاد میں یعنے فلانے قبیلہ اور فلانے محلہ میں پس قصد کرے طرف نجاست اسکی کے کہ اوجھ میں ہو اور طرف خون اسکے کے اور پوست اسکے کے کہ
جسمیں بچہ پیدا ہوتا ہے پھر بیٹھے رہے اسکو یعنے ان چیزون ذکر کی گئی کو یہانتک کہ جسوقت سجدہ کرین آنحضرت رکھدے اسکو درمیان دونون شانون
آنحضرت کے پس اٹھا ۔ گیا طرف اس چیز کے کہ ذکر کی گئیں بدبخت ترین انکا کہ عقبہ بن ابی معیط تھا یا ابوجہل پس جبکہ سجدہ کیا آنحضرت نے رکھدیا
اس چیز مذکور کو درمیان دونون شانون آنحضرت کے اور ٹھہرے رہے آنحضرت سجدہ کی حالت میں پس ہنسے وہ مشرک یہانتک کہ جھک گئے بعض انمیں
اوپر بعض کے مارے ہنسی کے یعنے اس بات سے خوش ہوے اور مارے ہنسی کے ایک دوسرے پر گر گر پڑا پس گیا ایک جانیوالا طرف فاطمہ زہرا کے یعنے اور خبر کی انکو
اس ماجرے کی کہتے ہیں کہ وہ ابن مسعود تھے اسلئے کہ حضرت فاطمہ دوڑتی ہوئی اور ٹھہرے رہے آنحضرت سجدہ میں یہانتک کہ ڈالدیا حضرت فاطمہ نے اسکو حضرت
پرسے ف ع اور حضرت فاطمہ ان دنون میں صغیر سن تھیں اسلئے کہ وہ پانچویں برس میں تھیں جس سال میں کہ عمر حضرت کی اکتالیس برس کی تھی ت
اور متوجہ ہوئیں فاطمہ ان بدبختون پر برا کہتی ہوئیں ف ح اس سے معلوم ہوئی عالی ہمتی اور بزرگی حضرت فاطمہ کی کہ باوجود صغیر سن کے منہ در منہ
انکو برا کہا اور انکو مجال مقابلہ کی انسے نہوئی ت پس جب پڑھ چکے نماز پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہا یا الٰہی سخت پکڑ قریش کو یعنے ہلاک کر یا مبتلا کر قریش کو
عذاب کر انکو تین بار یہ دعا کی اور تھی عادت آنحضرت کی کہ جب دعا کرتے اور پکارتے خدا تعالیٰ کو تو دعا کرتے تین بار اور جب سوال کرتے یعنے طلب کرتے کچھ اللہ تعالیٰ
سے تو سوال کرتے تین بار اور بعد اسکے یعنے علی العموم بددعا کرنے کی خاص کر ان اشقیا کہ شقی انتہا تھے بد دعا کی یا اللہ سخت پکڑ عمرو بن ہشام کو کہ نام ہے
ابوجہل کا اور عتبہ بن ربیعہ کو اور شیبہ بن ربیعہ کو کہ دونون بھائی تھے اور ولید بن عقبہ کو اور امیہ بن خلف کو اور عقبہ بن ابی معیط کو اور عمارہ ابن ولید کو ف ح یہ
اشقیا تھے سرگروہ اور موذی مشرکون میں اور آنحضرت نے انکی ایذا پر بہت صبر اور تحمل کیا اور جب وقت آیا اور حکم الٰہی پہونچا آخر انکے عمل کو پہونچے بیت مطلع حق
گر چہ مدارا کند و لیک چون از حد گذشت رسوا کند ت کہا عبداللہ بن مسعود نے کہ راوی اس حدیث کے ہیں پس قسم خدا کی البتہ تحقیق دیکھا میں نے
ان کفار مذکور کو ہلاک ہوے اور زمین پر پڑے ہوے روز جنگ بدر کے پھر کھینچے گئے اور ڈالے گئے کوئیں میں کہ کنوان بدر کا تھا پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے اور لاحق کی گئی لعنت اس جماعت کو کہ کنوئیں میں ڈالی گئی ف ح اور خطاب کیا آنحضرت نے انکو کہ پایا وعدہ خدا کا سچ یا تمنے بھی پایا چنانچہ تمام اس کلام
کا کتاب الجہاد میں گذرا اور مارا جانا ان مشرکون کا بدر میں اور ڈالے جانا کوئیں میں باعتبار اکثر کے ہے واسطے کہ کہتے ہیں کہ عمارہ بن ولید بدر میں نتھا بلکہ حبشہ میں مرا
اور عقبہ بن ابی معیط مارا گیا بعد پھرنے کے بدر سے اور امیہ بن خلف بسبب سوج جانیکے اور بھاری ہو جانے اسکے کے کنوئیں میں نہ ڈالا گیا چنانچہ کتب سیر میں
مذکور ہے اور جاننا چاہیے کہ اس حدیث میں اشکال کرتے ہیں کہ آنحضرت کیونکر نماز میں برقرار رہے باوجود پہونچنے نجاست کے پشت شریف پر اور جواب اسکا دیا گیا ہے
کہ تھا یہ فعل انسے پہلے حرام ہونے خون وغیرہ اور ذبح کئے ہوے مشرک کے پس نہ باطل ہوئی نماز اس سے جیسے کہ شراب لگ جاتی تھی کپڑے کو پہلے حرام ہونے اسکے کے
اور نماز اس سے پڑھ لیتے تھے ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ۔ وعن عائشة انها قالت یا رسول اللہ هل اتی علیک یوم کان اشد
من یوم احد فقال لقد لقیت من قومک وکان اشد ما لقیت منهم یوم العقبة اذ عرضت نفسی علی ابن عبد یالیل بن عبد کلال فلم یجبنی
الی ما اردت فانطلقت وانا مهموم علی وجهی فلم استفق الا بقرن الثعالب فرفعت راسی فاذا انا بسحابة قد اظلتنی فنظرت
فاذا فیها جبریل فنادانی فقال ان اللہ قد سمع قول قومک وما ردوا علیک وقد بعث الیک ملک الجبال لتامره بما شئت فیهم
قال فنادانی ملک الجبال فسلم علی ثم قال یا محمد ان اللہ قد سمع قول قومک وانا ملک الجبال وقد بعثنی ربک الیک لتامرنی بامرک
ان شئت اطبق علیهم الاخشبین فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بل ارجو ان یخرج اللہ من اصلابهم من یعبد اللہ وحده لا یشرک به شیئا

متفق علیہ اور روایت ہے عائشہ رض سے یہ کہ تحقیق کہا عائشہ رض نے یا رسول اللہ کیا گذرا ہے آپ پر کوئی دن کہ سخت زیادہ ہو احد کے دن سے ف ح جنگ احد میں
بہت سختیاں آنحضرت کو پہنچی تھیں چنانچہ حدیث آئندہ میں بیان انکا آتا ہے پس فرمایا آنحضرت نے البتہ تحقیق دیکھا میں نے تیری قوم سے جو کچھ دیکھا
اشد ہے روز احد سے اور تھی وہ چیز کہ دیکھی میں نے انسے دن عقبہ کے بہت سخت ان چیزوں میں سے کہ دیکھی میں نے انسے تمام عمر میں ف ح عقبہ بروزن رقبہ اوپر میان
پہاڑ کی اور ظاہر یہی ہے کہ مراد عقبہ سے وہ مکان ہے کہ منا میں ہے اور جمرہ اسکی طرف مضاف ہے اور اسکو جمرۃ العقبہ کہتے ہیں جیسے کہ کرمانی نے کہا ہے گذرا ہوا آنحضرت
موسم حج میں وہاں کھڑے ہوئے اور قبیلوں کو اسلام کی طرف بلایا جیسے کہ عادت شریف حضرت کی تھی کہ حج کے موسموں میں اور مجمعوں میں دعوت کرتے تھے یعنے
لوگوں کو رغبت اسلام اور اچھے کاموں کی دلاتے تھے اور عذاب عقبے کا سوں ڈراتے اور آنحضرت وہاں سے طرف قبیلہ ثقیف کے گئے اور ابن عبد یالیل بن کلال
کو بھی کہ ثقیف کے سرداروں میں سے تھا دعوت کی جیسے کہ فرمایا اس وقت کہ پیش کیا میں نے اپنے نفس کو اوپر بیٹے عبد یالیل بیٹے کلال کے پس نہ جواب دیا مجکو
طرف اس چیز کے کہ چاہا میں نے ف یعنے قبول نہ کی دعوت اسلام کی اور وہاں کے جاہلوں اور نادانوں نے ایذائیں دیں آنحضرت کو اور پتھر مارے اور خون
آلودہ کیا بیت ز جور اغیار وا ز دیوار سنگ باری بارد بلا ہی ور دشمنان ازو رود دیدار ی بار دہ ت پس چلا میں اس حال میں کہ میں غمگین تھا اوپر جہت
اپنی کے چلا میں حیران اور سراسیمہ کہ نہیں جانتا تھا میں کدھر متوجہ ہوتا ہوں میں بسبب شدت غم اور مصیبت کے پس ہوشیار ہوا میں مگر قرن ثعالب میں
کہ نام ایک جگہ کا ہے کہ وہاں میقات اہل نجد کی ہے اور اسکو قرن منازل بھی کہتے ہیں پس اٹھایا میں نے سر اپنا پس ناگہان ہوں میں نیچے ایک بدلی کے تحقیق
سایہ کئے ہوئے مجکو یعنے زیادہ عادت پر پس دیکھا میں نے بیچ اسکے ناگہان اس ابر میں جبرئیل تھے پس پکارا مجکو جبرئیل نے اور کہا تحقیق اللہ تعالے نے سنا
قول تیری قوم کا اور سنا اس چیز کو کہ جواب دیا قوم تیری نے یعنے جھٹلایا تمکو اور البتہ تحقیق بھیجا ہے تمہارے پاس پہاڑوں کے فرشتے کو کہ پہاڑ اور زمین کے
حوالے اسکے ہیں تاکہ حکم کرو تم اسکو ساتھ اس چیز کے کہ چاہو بیچ قوم کے حق میں یعنے عذاب کا ف بلاکت اور برباد کرنا انکا درمیان پہاڑوں کے فرمایا آنحضرت نے
پس پکارا مجکو پہاڑوں کے فرشتے نے یعنے مانند یا ایہا النبی یا محمد کے کہکر اور سلام کیا مجھپر پھر کہا اسنے اے محمد بلاشبہ اللہ تعالے نے تحقیق سنا قول تمہاری
قوم کا اور میں فرشتہ پہاڑوں کا ہوں اور تحقیق بھیجا ہے مجکو تمہارے پروردگار نے تمہارے پاس تاکہ حکم کرو تم مجکو ساتھ حکم اپنے کے یعنے جو کچھ کہ چاہو اور فرماؤ کروں میں
اگر چاہو تم یہ کہ ڈھانک دوں میں اوپر ان لوگوں کے دونوں پہاڑوں کو کہ اخشبین ہیں تو ڈھانک دوں ف ح اخشبین تثنیہ اخشب کا ہے بروزن مجمر سے نام دو پہاڑوں کا ہے کہ مکہ
انکے درمیان میں بستا ہے پس فرمایا آنحضرت نے کہ نہیں چاہتا میں ہلاکت انکی بلکہ امیدوار ہوں یہ کہ نکالے اللہ تعالے انکی پشتوں سے ان لوگوں کو
کہ عبادت کریں خدا تعالے کی تنہا اور نہ شریک کریں ساتھ اسکے کسی چیز کو یعنے نہ شرک جلی کریں اور نہ خفی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن انس ان**
رسول الله صلى الله عليه وسلم كسرت رباعيته يوم احد وشج في رأسه فجعل يسلت الدم عنه ويقول كيف يفلح قوم شجوا رأس نبيهم
وكسروا رباعيته رواه مسلم اور روایت ہے انس رض سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا توڑا گیا ایک دانت چار دانتوں میں سے کہ انکو رباعیہ کہتے ہیں روز احد کے
ف ح رباعیہ بکسر زا اور تخفیف ت ب سے اوپر وزن ثمانیہ کے چار دانت کہ درمیان ثنایا اور انیاب کے ہیں دو اوپر دو نیچے پس نیچے کا دانت داہنے طرف کا
ٹوٹا تھا اور نیچے کا لب مبارک بھی زخمی ہوا اور دانت ٹوٹنے کے یہ معنی نہیں ہیں کہ جڑ سے اکھڑ گیا اور دانتوں میں کا واک ہو گیا بلکہ ایک ٹکڑا اس سے علیحدہ ہو گیا تھا
اور یہ ٹوٹنا دانت کا عتبہ ابن ابی وقاص کے ہاتھ سے ہوا کہ جو بھائی تھا سعد بن ابی وقاص کا اور اسکے اسلام میں اور صحابی ہونے میں اختلاف ہے اور
اسکی اولاد میں سے جو کوئی پیدا ہوتا تھا تو جب بالغ ہوتا اسکا آگے کا دانت گر پڑتا تھا اور زخم پہونچایا گیا حضرت کے سر مبارک میں ف ح اور
بعضی روایتوں میں پیشانی میں آیا ہے کہ ایک کافر پہاڑ پر سے نیچے آپڑے اور حضرت کے زخمی کرنے کو تکرے تکرے کیا اور بھی صدمے حضرت کو پہنچے
کہ کافروں نے میدان میں گڑھے کھودے تھے آنحضرت کا گھوڑا ایک گڑھے میں گر پڑا طلحہ ابن عبید اللہ آئے اور آنحضرت کو گود میں لیکر نکالا اور فرمایا آنحضرت نے

اور جبرِ طلحہ یعنی واجب کی طلحہ نے اپنے لئے بہشت اور دو کڑیاں خود کی کہ سر مبارک پر تھا رخسارۂ شریف میں پیوستہ ہو گئیں البستی تھی کہ ابو عبیدہ بن الجراح نے اپنے دانتوں سے انکو کھینچا اور دو دانت انکا نکل آیا اور مالک ابن سنان نے خون آنحضرت کا چوسا آنحضرت نے فرمایا جسنے خون چوسا واجب ہوئی اسکی بہشت تب سے شروع کیا آنحضرت نے کہ پونچھتے تھے خون اپنے سے اور فرماتے تھے کیونکر چھٹکارا پاویگی وہ قوم کہ زخمی کیا اپنے نبی کا سر اور توڑے دانت اسکے نقل کی یہ مسلم نے **ف** ع ح او آیا ہے کہ حضرت علی ڈھال میں پانی لائے اور فاطمہ زہرا نے نمدے کا ٹکڑا جلا کر سر مبارک میں بھر ا اور بعضی روایتوں میں آیا ہے کہ جب آنحضرت کے مزاج میں کچھ تغیر نے بحکم بشریت کے راہ پائی یہ آیت نازل ہوئی لیس لک من الامر شئی او یتوب علیہم او یعذبہم فانہم ظالمون اور یہ بھی آیا ہے کہ آنحضرت خون پک کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ اگر ایک قطرہ اسمیں سے زمین پر پڑیگا تو اتریگا انپر عذاب آسمان سے اور فرمایا اللھم اغفر لھم فانھم لا یعلمون اور آیا ہے کہ حضرت کے چہرۂ مبارک پر روز احد کے ستر ضربیں تلوار کی لگیں لیکن بچایا انکو اللہ تعالی نے ان ضربوں کے صدموں سے **وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشتد غضب اللہ علی قوم فعلوا بنبیہ یشیر الی رباعیتہ اشتد غضب اللہ علی رجل یقتلہ رسول اللہ فی سبیل اللہ متفق علیہ** اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی علیہ وسلم نے سخت ہوا غضب اللہ کا اس قوم پر کہ کیا ساتھ نبی اپنے کے اشارہ کرتے تھے آنحضرت ساتھ اس فعل کے طرف دانتوں اپنے کے اور توڑ دیا تھا انکے کے ہاتھوں سے اور فرمایا سخت ہے غضب خدا کا اس شخص پر کہ قتل کرے اسکو رسول خدا کا راہ خدا میں کہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ع احتراز کیا قتل ہونے سے حد اور قصاص میں کہ وہ ایسا نہیں ہے اور مراد رسول خدا سے یا تو ذات شریف اپنی رکھی یا ہر پیغمبر اسلئے کہ مارنا پیغمبر کا حق ہے اور ہمیشہ اشتباہ کی نہیں ہیں مقتول اسکا واجب القتل اور دوزخی ہے بلا شبہ **وھذا الباب خال عن الفصل الثانی** اور یہ باب خالی ہے دوسری فصل سے **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن یحیی بن ابی کثیر قال سالت ابا سلمۃ ابن عبد الرحمن عن اول ما نزل من القران قال یا ایھا المدثر قلت یقولون اقرأ باسم ربک قال ابو سلمۃ سالت جابرا عن ذلک وقلت لہ مثل الذی قلت لی فقال جابر لا احدثک الا بما حدثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال جاورت بحراء شھرا فلما قضیت جواری ھبطت فنودیت فنظرت عن یمینی فلم ار شیئا ونظرت عن شمالی فلم ار شیئا ونظرت عن خلفی فلم ار شیئا فرفعت راسی فرایت شیئا فاتیت خدیجۃ فقلت دثرونی فدثرونی وصبوا علی ماء باردا فنزلت یا ایھا المدثر قم فانذر وربک فکبر وثیابک فطھر والرجز فاھجر وذلک قبل ان تفرض الصلوۃ متفق علیہ** روایت ہے یحیی بن کثیر سے کہ کہا پوچھا میں نے ابو سلمہ بیٹے عبد الرحمن بن عوف کے سے کہ وہ بڑے تابعین اور مشاہیر علما اور فقہائے سبعہ میں سے ہیں کہ پہلے کیا چیز نازل ہوئی ہے قرآن میں سے کہا یا ایھا المدثر ... حال راوی پر بسبب نسیان کے اسلئے کہ اول جو اتری ہے اقرا باسم ہے اور یا ایھا المدثر بعد منقطع ہونے وحی کے اتری ہے جیسے کہ ...

فرمایا پس اسوقت کہ مین چلتا تھا سنی مین نے ایک آواز آسمان سے پس اوپر اٹھائی مین نے نظر اپنی پس ناگہان وہ فرشتہ تھا کہ آیا تھا میرے پاس کوہ حرا مین انتہی حدیث تک بیان کیا پس وہ مرتبے و دلالت کرتی ہی اسپر کہ مراد جابر کی اول نازل ہونی سورۃ سے پس آیا مین خدیجہ رض کے پاس اور کہا مین نے یعنی سبب شدت خوف کے کہ مجھ مین سرایت کیا تھا کپڑا اڑھاؤ مجھکو اور ڈالا مجھپر ٹھنڈا پانی کہ بیچ دفع بیہوشی کے تاثیر قوی رکھتا ہی پھر اتری یہ سورۃ اے کپڑا اوڑھنے والے کھڑا ہو اور ڈرا اور اپنے رب کی بڑائی بیان کر اور اپنے کپڑے کو پاک کر اور ناپاکی کو چھوڑ اور یہ یعنی اترنا سورۃ مدثر کا تھا پہلے اس سے کہ فرض کیا وے نماز یعنے مطلق نماز کہ موقوف ہی صحت اسکی یا کمال اسکا اوپر پڑھنے سورۂ فاتحہ کے **ت** نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

باب علامات النبوۃ

یہ باب ہی نبوت کی علامتوں مین **ف** ح علامات اور معلم زبر سے اور علم عین اور لام کے زبر سے اصل مین نشان کو کہتے ہین کہ راہ کے سر پہ رکھتے ہین اور مراد یہان وہ نشانیان ہین کہ دلالت کرین آنحضرت کی پیغمبری پر قسم صفات اور اخلاق اور فضائل اور شمائل اور افعال اور احوال آنحضرت کے کہ عاقل فراست رکھنے والا جو انمین نظر کرے دلیل پکڑے نبوت پر اور جو کچھ کہ آسمان کی اگلی کتابون مین صفات اور احوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لکھے گئے ہین وہ بھی اسی قبیل سے ہین اور اسمین کچھ شک نہین ہی کہ تمام معجزے نبوت کی علامتون مین سے ہین اور یہ معلوم نہوا کہ مولف نے جدا جدا باب مقرر کئے ہین ایک نبوت کی علامتون مین اور دوسرا معجزات مین اسکا کیا سبب ہی اور کیا فرق رکھا درمیان علامتون اور معجزون کے باوجودیکہ دونون بابون مین خوارق ہی ذکر کئے ہین کوئی وجہ موجہ اسکے لئے ظاہر نہین ہوتی

الفصل الاول

فصل پہلی عن انس ان رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَاهُ جِبْرِيْلُ وَهُوَ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ فَاَخَذَهٗ فَصَرَعَهٗ فَشَقَّ عَنْ قَلْبِهٖ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ عَلَقَةً فَقَالَ هٰذَا حَظُّ الشَّيْطَانِ مِنْكَ ثُمَّ غَسَلَهٗ فِيْ طَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ لَاَمَهٗ وَاَعَادَهٗ فِيْ مَكَانِهٖ وَجَاءَ الْغِلْمَانُ يَسْعَوْنَ اِلٰى اُمِّهٖ يَعْنِيْ ظِئْرَهٗ فَقَالُوْا اِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ قُتِلَ فَاسْتَقْبَلُوْهُ وَهُوَ مُنْتَقِعُ اللَّوْنِ قَالَ اَنَسٌ فَكُنْتُ اَرٰى اَثَرَ الْمِخْيَطِ فِيْ صَدْرِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

روایت ہی انس سے یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے جبرئیل اس حال مین کہ آنحضرت کھیلتے تھے ساتھ لڑکون کے **ف** یعنے تھے آنحضرت دیہات مین اور یہ اسوقت تھا کہ آپ حلیمہ کے پاس تھے کہ دایہ آپ کی ہین **ت** پس پکڑا آپکو جبرئیل نے اور چت لٹایا آپکو پھر چیرا آپ کے دل کی جانب کو اور نکالا اسکی علاقہ **ف** اور جامع الاصول مین یون ہی کہ استخرج منہ علقۃ یعنی لفظ و اشتم زیادہ [illegible]

کہ واجب ہی تسلیم کرنا اسکا اور نہ تعرض کرے ساتھ تاویل کے بطریق مجاز کے اسلیے کہ کچھ ضرورت اسکی نہیں ہے کیونکہ یہ خبر صادق مصدوق کی ہے قدرت
قادر کی سے اور حکمت اسمین یہ ہے کہ حضرت ہوگئے بسبب اسکے مقدس اور روشن دل اور مستعد ہوں قبول کرنے وحی کے لیے اور رہ جاوین طرف حضرت کے
وسوسے نفس کے اور منقطع ہوجاوے طمع شیطان کی آپکے غافل کرنے سے جیسے کہ اشارہ کرتا ہے طرف اسکے قول جبرئیل کا ہذا حظ الشیطان منک اور جاننا چاہیے کہ
چیرنا سینہ شریف کا چار بار واقع ہوا اپنے تو صغر سن میں دائی حلیمہ کے پاس دوسرے دس برس کی عمر میں تیسرے وقت نبی ہونے کے چوتھے شب معراج میں
جسوقت کہ جبرئیل حضرت کے بلانے کو آئے اور اختلاف کیا ہے آئمہ نے کہ چیرنا سینہ شریف کا اور دھونا قلب مبارک کا مخصوص آنحضرت ہی کے لیے تھا یا اور
پیغمبروں کے لیے بھی واقع ہوا اور ابن عباس رض سے بیچ خبر تابوت و سکینہ کے آیا ہے کہ تھا اسمین ایک طشت تھا کہ دھوئے گئے تھے اسمین دل انبیاء صلوات اللہ
وسلامہ علیہم اجمعین کے ۔ نقل کی یہ مسلم نے **وعن جابر بن سمرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لاعرف حجرا بمکۃ کان
یسلم علی قبل ان ابعث انی لاعرفہ الآن رواہ مسلم** اور روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ میں
پہچانتا ہوں اس پتھر کو کہ مکہ میں تھا کہ سلام کرتا مجھ پر یعنے کہتا السلام علیک یا نبی اللہ جیسے کہ ایک روایت میں آیا ہے پہلے اسکے کہ نبی کیا جاؤں میں تحقیق
میں البتہ پہچانتا ہوں اسکو اب نقل کی یہ مسلم نے **ف ع** کہا بعضوں نے کہ وہ پتھر حجر اسود تھا اور ہو سکتا ہے یہ کہ ہو وہ حجر متکلم کہ معروف ہے ساتھ زقاق الحجر
کے کہ ہے درمیان مسجد اور گھر خدیجہ رض کے اور حضرت عائشہ رض سے منقول ہے کہ فرمایا حضرت نے کہ جب لائے میرے پاس جبرئیل رسالت تو نہیں
گذرتا تھا میں کسی پتھر اور درخت پر مگر کہ وہ کہتا تھا السلام علیک یا رسول اللہ **وعن انس قال ان اھل مکۃ سألوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ان یریھم آیۃ فاراھم القمر شقتین حتی رأوا حراء بینھما متفق علیہ** اور روایت ہے انس سے کہا تحقیق مکہ کے کافروں نے سوال کیا آنحضرت
سے کہ دکھاویں انکو معجزہ کہ نشان آپکے سچ کا ہو دعوے نبوت میں پس دکھلایا انکو چاند کو دو ٹکڑے یعنے ساتھ اشارہ دست مبارک کے یہاں تک کہ دیکھا
انھوں نے پہاڑ حرا کو درمیان ان دونوں ٹکڑوں کے یعنے اسطرح کہ تھا ایک ٹکڑا اوپر پہاڑ کے اور ایک نیچے پہاڑ کے جیسے کہ آتا ہے ذکر اسکا نقل کی یہ بخاری
اور مسلم نے **وعن ابن مسعود قال انشق القمر علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرقتین فرقۃ فوق الجبل وفرقۃ دونہ فقال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشھدوا متفق علیہ** اور روایت ہے ابن مسعود رض سے کہا شق ہوا چاند آنحضرت کے زمانے میں دو ٹکڑے ایک ٹکڑا اوپر پہاڑ کے
ہوا ایک ٹکڑا نیچے پہاڑ کے یعنے دونوں ٹکڑے جدا ہوئے اور ایک ان دونوں کا پہاڑ کے اوپر کے جانب تھا اور دوسرا نیچے کے جانب پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کافروں کو کہ گواہی دو میری نبوت پر یا میرے معجزہ پر **ف ع** اور بعضوں نے کہا معنے اسکے یہ ہیں حاضر ہوا اور دیکھو بموجب پہلے معنے کے لفظ اشہدوا
مشتق ہے شہادت سے اور بموجب دوسرے کے شہود سے اور جاننا چاہیے کہ شق قمر بلا شبہ واقع ہوا ہے آنحضرت کے لیے اور روایت کیا ہے اسکو ایک جماعت
کثیر نے صحابہ و تابعین میں سے اور روایت کیا ہے ان سے جم غفیر نے ائمہ حدیث سے اور علامہ ابن سبکی نے بیچ شرح مختصر ابن حاجب کے کہا کہ صحیح میرے نزدیک
یہ ہے کہ خبر شق قمر کی متواتر ہے اور روایت کی گئی ہے صحیحین وغیرہ میں بہت سے طرق سے کہ شبہ کو اسمین بالکل جگہ نہیں کذا نقل فی المواہب اللدنیہ اور
مفسر اہل اسلام لکھتے ہیں کہ ہر ایک آیہ کریمہ اقتربت الساعۃ وانشق القمر میں یہی انشقاق قمر ہے کہ جو حضرت کے معجزے سے واقع ہوا نہ وہ کہ قیامت میں واقع ہوگا اور
سیاق آیت کا فرمانا وان یروا آیۃ یعرضوا ویقولوا سحر مستمر دلالت کرتا ہے اوپر اسکے اور انکار کیا ہے اس معجزہ کا بعضے بدعتیوں نے فلسفیوں کی اعتقاد سے کہ خرق والتیام
افلاک میں محال ہے اور یہ نہیں جانتے ہیں وہ جاہل کہ افلاک سب پیدا کیے ہوئے اللہ تعالی کے ہیں اور مسخر اسکی قدرت کاملہ کے چنانچہ آیا ہے کہ لپیٹے گا انکو
روز قیامت کے اور بعضے ملحدوں میں سے کہتے ہیں کہ اگر یہ واقع ہوتا تو اسکو عوام اور خواص لوگ نقل کرتے اور تمام اہل زمین اسکے دیکھنے میں شریک ہوتے
اور دیکھنا اسکا مخصوص اہل مکہ ہی کو نہ ہوتا اور تواتر سے اور متواتر اسکو نقل کرتے جواب اسکا یہ ہے کہ چونکہ طلب کیا تھا مکہ کی قوم نے خصوصاً انھیں کو دکھایا

اور مقصود اس معجزہ سے دکھانا اور الزام دینا انکا تھا اور یہ بھی ہو کہ رات میں تھا اور ایک لحظہ سے زیادہ نہ تھا اور لوگ سوتے تھے اور ہو سکتا ہی کہ چاند اسوقت میں ایسے بعضے منازل میں ہو کہ بعضے اہل آفاق کو ظاہر ہوا ہو اور بعضوں کو نہوا جیسے کہ خسوف کو بعضے شہروں والے پاتے ہیں اور بعضے نہیں پاتے پھر روایتوں میں آیا ہی کہ مسافر کہ اطراف زمین سے وہاں پہونچے خبر دی انھوں نے شق قمر کی اور منقول ہونا اسکا متواتر ہو بے شبہ اور کتابیں سیر اور تواریخ کی اس سے بھری ہوئی ہیں گو کہ کافر اور منکر نقل نہ کریں اور منکر ہوں کچھ ضرر نہیں ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وعن أبي هريرة قال قال أبو جهل هل يعفر محمد وجهه بين أظهركم فقيل نعم فقال واللات والعزى لئن رأيته يفعل ذلك لأطأن على رقبته فأتى رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يصلي زعم ليطأ على رقبته فما فجئهم منه إلا وهو ينكص على عقبيه ويتقي بيديه فقيل له ما لك فقال إن بيني وبينه لخندقا من نار وهولا وأجنحة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو دنا مني لاختطفته الملائكة عضوا عضوا رواه مسلم اور روایت ہی ابوہریرہ رض سے کہا اس نے کہ کہا ابوجہل نے کیا خاک آلودہ کرتا ہی محمد اپنے منہ کو درمیان تمہارے یعنی نماز پڑھتا ہی اور سجدہ کرتا ہی پس کہا گیا ہاں پھر کہا ابوجہل نے قسم ہی لات اور عزی کی اگر دیکھونگا میں اسکو کہ کرتا ہی یہ یعنی سجدہ تو البتہ روندونگا میں اسکی گردن پس آیا ابوجہل آنحضرت کے پاس اس حال میں کہ آپ نماز پڑھتے تھے قصد کیا اس نے کہ پاؤں رکھے آپ کی گردن مبارک پر پس نہ آیا وہ ناگہاں اپنی قوم کے پاس جاتے جاتے حضرت کی طرف سے مگر اس حال میں کہ ہٹتے لگا اپنی ایڑیوں پر اور بچاتا تھا ساتھ دونوں ہاتھوں اپنے کے یعنی جب آیا پھر کر تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا کوئی آفت اسکو پہونچتی ہی اور وہ بچاؤ دونوں ہاتھوں سے اسکو کرتا ہی پس کہا گیا اسکو کہ کیا ہو واسطے تیرے اور کیا کرتا ہی تو کہ ہٹا پھرتا ہی اور اپنے ہاتھ سے کچھ روکتا ہی پس کہا ابوجہل نے درمیان میرے اور درمیان حضرت کے ایک خندق ہی آگ کی اور خوف اور امر شدید ہی اور بازو ہیں یعنی فرشتے ہیں کہ محافظ تھے حضرت کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر نزدیک ہوتا ابوجہل مجھسے تو البتہ اچک لیجاتے اسکو فرشتے ایک ایک ٹکڑا کر کے یعنی ہر فرشتہ اچک لیجاتا ایک ایک عضو اسکے اعضا میں سے نقل کی یہ مسلم نے وعن عدي بن حاتم قال بينا أنا عند النبي صلى الله عليه وسلم إذ أتاه رجل فشكا إليه الفاقة ثم أتاه الآخر فشكا إليه قطع السبيل فقال يا عدي هل رأيت الحيرة فإن طالت بك حياة فلترين الظعينة ترتحل من الحيرة حتى تطوف بالكعبة لا تخاف أحدا إلا الله ولئن طالت بك حياة لتفتحن كنوز كسرى ولئن طالت بك حياة لترين الرجل يخرج ملء كفه من ذهب أو فضة يطلب من يقبله منه فلا يجد أحدا يقبله منه وليلقين الله أحدكم يوم يلقاه وليس بينه وبينه ترجمان يترجم له فليقولن ألم أبعث إليك رسولا فيبلغك فيقول بلى فيقول ألم أعطك مالا وأفضل عليك فيقول بلى فينظر عن يمينه فلا يرى إلا جهنم وينظر عن يساره فلا يرى إلا جهنم اتقوا النار ولو بشق تمرة فمن لم يجد فبكلمة طيبة قال عدي فرأيت الظعينة ترتحل من الحيرة حتى تطوف بالكعبة لا تخاف إلا الله وكنت فيمن افتتح كنوز كسرى بن هرمز ولئن طالت بكم حياة لترون ما قال النبي أبو القاسم صلى الله عليه وسلم يخرج ملء كفه رواه البخاري اور روایت ہی عدی بن حاتم سے کہا اسوقت کہ میں تھا نزدیک آنحضرت کے کہ ناگہاں آیا آپکے پاس ایک شخص پس شکایت کی اس نے طرف حضرت کے فاقہ اور محتاجگی کی پھر آیا حضرت کے پاس ایک اور شخص پس شکایت کی طرف حضرت کے راہزنی کی کہ واقع ہوتی تھی راہوں میں یعنی جیسے قزاقوں سے پس فرمایا آنحضرت نے اے عدی کیا دیکھا تو نے حیرہ ف ع لفظ حیرہ ساتھ زیر حے حطی کے اور جزم یے کے نام ایک قدیم شہر کا ہی اطراف کوفہ میں اور زمانہ مشہور میں نیشاپور میں اور ظاہر یہ ہی کہ مراد یہاں شہر مذکور ہی ہی ت پس اگر دراز ہو ساتھ تیرے زندگی البتہ

دیکھے گا تو عورت سفر کرنیوالی کو اور بعضون نے کہا عورت ہودج نشین لڑکہ کوچ کرے گی حیرہ سے تا طواف کرے خانہ کعبہ کا اور حالیکہ نہ ڈرے گی کسی سے
سوا اللہ کے ف ح یہ بات اس شخص کے جواب میں فرمائی تھی کہ جس نے راہزنی کا گلہ کیا تھا اور یہ جواب اس شخص کو ہے کہ شکایت فقر وفاقہ کی کی تھی آگے کی بات فرمائی
اور خطاب دونوں جا عدی بن حاتم کی طرف کہ مجلس شریف میں حاضر تھے فرمایا تا سب صحابہ یہ بشارت سن لیں اور اسکے ضمن میں جواب ان دونوں کا
حاصل ہوجاوے پھر اسکے بعد بیان فرمایا کہ یہ فراخی اور تونگری دنیا کی تنگی ہے آخرت میں اور ندامت مگر جسکو کہ توفیق دی اللہ تعالے اسکے خرچ کرنیکی مصارف
خیر میں ت اور اگر دراز ہو ساتھ تیرے زندگی البتہ کھولے جاوینگے خزانے کسرے بن ہرمز بادشاہ فارس کے یعنے بطور غنیمت کے وہ ہاتھ لگینگے اور تقسیم ہوونگے
مسلمانوں میں اور اگر دراز ہوئی ساتھ تیرے زندگانی تو البتہ دیکھے گا تو اس شخص کو کہ نکالے گا بھر مٹھی سونے یا چاندی سے ڈھونڈیگا اس شخص کو یعنے فقرا کو جو
کہ قبول کرے اسکو پس نہ پاویگا کسیکو کہ قبول کرے اسکو ف ح یعنے بسبب نہونے فقر اور احتیاج کے اور لینا سونے او چاندی کا دفع حاجت کے لئے ہوتا ہے جب حاجت
ہی نہوئی تو سونا چاندی کس کام آوے اور کہا ہے علمانے کہ یہ حال اخیر زمانہ میں وقت اترنے عیسے علیہ السلام کے ہوگا جیسے کہ حدیث میں آیا ہے کہ وہ بیچ باب
نزول عیسیٰ کے گزرا ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ مثل اسکے بیچ زمانہ عمر بن عبد العزیز کے بھی وجود میں آیا ہے اور جزم کیا ہے بیہقی نے ایسے معنے کا اور چونکہ خوش خبری
دی آنحضرت نے وسعت رزق و فراخت معیشت کی ڈرایا شدت و محنت روز قیامت کے سے تا جمع کریں درمیان بشارت دینے اور ڈرانے کے جیسے کہ شان مقام
نبوت کی ہے پس فرمایا ت اور البتہ ملاقات کریگا اللہ تعالے سے ایک تمہارا اسدن کہ ملاقات کریگا اس سے یعنے روز قیامت کے اس حال میں کہ نہیں ہوئیگا درمیان
اسکے اور درمیان اللہ کے کوئی شخص ترجمہ کہ بیان کرے واسطے اسکے ف ح لفظ ترجمان ساتھ زبر تے اور پیش جیم کے اور ساتھ زیر دونوں کے اور
پیش دونوں کے وہ شخص کہ بیان کرے کلام کو ایک زبان سے دوسری زبان میں جسکو دو بھاشیا کہتے ہیں حاصل یہ کہ اللہ تعالے اور بندے کے درمیان میں
کوئی دو بھاشیا نہیں ہوئیگا بلکہ ہوگی ملاقات اور کلام بلا واسطہ ت پس البتہ فرماویگا اللہ تعالے کہ کیا نہیں بھیجا میں نے طرف تیرے رسول تاکہ پہنچاوے
تجکو احکام دین کے اور خبر قیامت کے آنے کی پس کہیگا ہاں بھیجا تھا تو نے رسول پس فرماویگا اللہ تعالے کیا نہیں دیا میں نے تجکو مال اور کیا نہیں جود
و انعام کیا میں نے تجھپر ف ح یہ استفہام تقریر کے لئے ہے یعنے دیا میں نے تجکو مال اور انعام کیا میں نے تجھپر کمال اور قدرت دی میں نے تجکو اسکے خرچ کرنے پر
اور فائدہ اٹھانے پر اس سے اور صرف کرنے پر اوپر اہل استحقاق کے ت پس کہیگا بندہ ہاں دیا تھا تو نے مال اور احسان کیا تو نے مجھپر پس دیکھیگا وہ
شخص داہنی طرف اپنے پس نہیں دیکھیگا مگر دوزخ یعنے بسبب ترک کرنے اطاعت کے اور دیکھے گا بائیں طرف اپنے پس نہیں دیکھے گا مگر دوزخ ف یعنے
بسبب کرنے برائیوں کے اور ظاہر یہ ہے کہ یہ دونوں کنایہ ہیں احاطہ سے یعنے گھیر لے گی دوزخ اور نہیں نجات ہوگی اس سے مگر ساتھ گذرنے کے اس پر جیسے کہ
فرمایا اللہ تعالے نے وان منکم الا واردہا کان علی ربک حتما مقضیا ثم ننجی الذین اتقوا اور اسی لئے فرمایا ت کہ بچو آگ دوزخ سے یعنے بسبب تصدق کرنے کے
اگرچہ ساتھ ٹکڑے کھجور کے ہو پس جو شخص کہ نہ پاوے ٹکڑا کھجور کا پس بچے ساتھ کلام خوب اور نرم کے کہ سائل کو کہے اور لوگوں کو تا وہ خوش ہوں اور تسلی
پاویں مراسنت دین کی ہو کہا عدی نے پس دیکھی میں نے عورت سفر کرنیوالی یا ہودج نشین کہ کوچ کرتی ہے حیرہ سے تا کہ طواف کرے خانہ کعبہ کا نہیں ڈرتی
مگر خدا سے یعنے جیسے کہ خبر دی تھی حضرت نے اور تھا میں درمیان ان لوگوں کے کہ کھولے خزانہ کسرے بیٹے ہرمز بیٹے نوشیروان کے اور البتہ اگر دراز ہوگی ساتھ
تمہارے زندگانی تو البتہ دیکھو گے اس چیز کو کہ کہا ہے پیغمبر ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نکالے گا شخص سونا اور چاندی اور ڈھونڈیگا اس شخص کو کہ قبول کرے
ف ح وفات پائی عدی بن حاتم نے سن سڑسٹھ یا اڑسٹھ میں عمر بن عبد العزیز کے زمانے سے پہلے ت نقل کی یہ بخاری نے **وعن**
خَبَّابِ بْنِ الْأَرَتِّ قَالَ شَكَوْنَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ وَلَقَدْ لَقِينَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ شِدَّةً فَقُلْنَا
أَلَا تَدْعُو اللّٰهَ فَقَعَدَ وَهُوَ مُحْمَرٌّ وَجْهُهُ وَقَالَ كَانَ الرَّجُلُ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ يُحْفَرُ لَهُ فِي الْأَرْضِ فَيُجْعَلُ فِيهِ فَيُجَاءُ بِمِنْشَارٍ فَيُوضَعُ

فوق رأسه فيشق باثنين فما يصده ذلك عن دينه ويمشط بأمشاط الحديد ما دون لحمه من عظم وعصب ما يصده
ذلك عن دينه والله ليتمن هذا الأمر حتى يسير الراكب من صنعاء إلى حضرموت لا يخاف إلا الله أو الذئب على غنمه
ولكنكم تستعجلون رواه البخاري اور روایت ہے خباب ابن ارت سے کہا کہ شکوہ کیا ہمنے یعنے کفار کا طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حال مین
کہ وہ سر کے نیچے کملی رکھے ہوئے تھے کعبہ کے سایہ مین اور تحقیق پائی تھی ہمنے مشرکون سے سختی اور تکلیف پس کہا ہمنے آیا نہین بددعا کرتے آپ اللہ سے یعنے
مشرکون پر اس لیے کہ انہونے ایذا دی ہم کو پس اٹھ بیٹھے آنحضرت اس حال مین کہ سرخ تھا چہرہ مبارک آپ کا ف ع یعنے بسبب ایک حالت کے
کہ وارد ہوئی حضرت پر یعنے ظلم اور بے اندازی کافرون کی سی یا بسبب بے صبری اور شکایت کرنے مسلمانون کی کافرون کی اور یہ مناسب ہے ساتھ قول آنحضرت کے
ت اور فرمایا تھا شخص اگلے لوگون مین کہ کھودا جاتا تھا اس کے لئے گڑہا زمین مین پھر کہا جاتا تھا وہ شخص اُس گڑہے مین پہر لایا جاتا تھا آرا اور رکہا جاتا تھا اوپر سر
اس کے کے اور چیرا جاتا تھا وہ دو ٹکڑے پس نہین باز رکھتا تھا اُس کو وہ عذاب شدید اس کے دین سے اور کنگہی کیا جاتا تھا ایک شخص ساتھ کنگہیون لوہے کے
نیچے گوشت کے ہڈیون اور پٹھون پر یعنے کنگہی بسبب تیزی اور سختی کے گوشت سے گذر کر پہنچتی اور ہڈی پر پہونچتی تھی اور نہین باز رکھتا تھا اُس کو وہ عذاب اُس کے
دین سے قسم ہے اللہ کی البتہ پورا ہووے گا یہ دین یعنے اور آسانی دیکھوگے تم بعد دشواری کے یہان تک کہ چلے گا سوار صنعا سے حضرموت تک کہ مسافت بعید ہے
درمیان دونون موضعون کے اس حال مین کہ نہین ڈرے گا وہ سوار کسی سے مگر خدا سے ف ع صنعا ایک شہر ہے یمن مین بہت درخت اور پانی رکھتا ہے مانند دمشق کے
اور ایک قریہ ہے دمشق کے دروازہ پر کذا فی القاموس اور حضر موت ساتھ جزم ضاد اور زبر میم کے پیش سے بھی کہتے ہین ایک شہر مشہور ہے یمن مین جگہ صلحا اور
عابدین کی یہان تک کہ کہا ہے علمانے حضر موت تنبت الاولیا یعنے حضر موت اوگاتا ہے اولیا کو یعنے اولیا اُس شہر اور زمین مین بہت پیدا ہوتے ہین اور یہ نام
اس کا اس لئے رکھا گیا ہے کہ صالح پیغمبر حاضر ہوئے وہان اور مرے اور بعضون نے کہا کہ حاضر ہوئی اُس مین موت جرجیس کی ت یا نہین ڈریگا مگر بھیڑیے سے
اپنی بکریون پر ف ع مقصود بیان کرنا امن کا ہے لوگون کے ظلم سے آپس مین جیسا کہ جاہلیت مین تھا نہ امن حملہ کرنے بھیڑیے کے سے بکریون پر اس لیے
کہ وہ خارج ہے عادت سے اور یہ امن بھی ہو جائیگا ولیکن آخیر زمانہ مین وقت اُترنے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے انتہی اور ملا علی قاری نے لکھا ہے کہ ایک
نسخہ مین واؤ سے ہے یعنے والذئب اور وہ احتمال رکھتا ہے یہ کہ ہو بمعنی او کے یا ہو واو بمعنی واو جمع کے یا شک کے لئے اور بنا بر تقدیر پس نہین پوشیدہ ہے جو کہ
اس مین مبالغہ ہے بیچ حاصل ہونے امن اور زوال خوف کے پس دفع ہو گیا جو کچھ کہ کہا گیا ہے کہ مقصود بیان کرنا امن کا ہے لوگون کے ظلم سے الخ ت
ولیکن تم جلدی کرتے ہو ف ع یعنے قریب ہے کہ جاتا رہیگا عذاب کرنا مشرکین کا تمکو پس صبر کرو امر دین پر جیسے کہ صبر کیا اُن لوگون نے کہ پہلے
تمہارے تھے مومنین مین سے اور پر سخت تر عذاب سے تمہارے عذاب سے بسبب قوت یقین کے ت نقل کی یہ بخاری نے

وعن أنس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يدخل على أم حرام بنت ملحان وكانت تحت عبادة بن الصامت
فدخل عليها يوما فأطعمته ثم جلست تفلي رأسه فنام رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم استيقظ وهو يضحك
قالت فقلت ما يضحكك يا رسول الله قال ناس من أمتي عرضوا علي غزاة في سبيل الله يركبون ثبج هذا البحر ملوكا
على الأسرة أو مثل الملوك على الأسرة فقلت يا رسول الله ادع الله أن يجعلني منهم فدعا لها ثم وضع رأسه فنام ثم
استيقظ وهو يضحك فقلت يا رسول الله ما يضحكك قال ناس من أمتي عرضوا علي غزاة في سبيل الله كما قال في الأولى
فقلت يا رسول الله ادع الله أن يجعلني منهم قال أنت من الأولين فركبت أم حرام البحر في زمن معاوية فصرعت عن دابتها حين
خرجت من البحر فهلكت متفق عليه اور روایت ہے انس سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے پاس ام حرام

بنت ملحان کی طرف حرف لفظ ملحان میم کے زیر اور لام کے جزم سے ہی اور حرام خالہ انس کی ہین جن انکی ماں کی کہ ام سلیم ہین اور یہ دونون عورتین خالہ تھین آنحضرت کی دودھ کے علاقہ سے یا نسبی کہا نووی نے کہ اتفاق رکھتے ہین علما اسپر کہ ام حرام محرم تھین آنحضرت کی لیکن اختلاف کیا ہی کیفیت محرمیت مین کہ کسی نے کسی علاقہ سے محرم کہا ہی اور کسی نے کسی علاقہ سے کہا مؤلف نے کہ اسلام لائین ام حرام اور بیعت کی اور مرین حالت جہاد مین اپنے خاوند کے ساتھ زمین روم مین حضرت عثمان کی خلافت مین ت اور تھین ام حرام بی بی عبادہ بن صامت کی ف ح کہ بہت بزرگ ہین انصار مین سے پس بسبب محرمیت کی کہ اُن دونون بہنون سے رکھتے تھے ان کے پاس تشریف لاتے تھے اور قیلولہ کرتے تھے جیسے کہ اوپر گذرا بیچ باب اسماء النبی کے ت پس آئے آنحضرت ام حرام کے پاس ایک دن پس کھانا کھلایا ام حرام نے آپ کو پھر بیٹھے ام حرام جوئین دیکھنی حضرت کے سر مبارک مین ف ح اوپر تحقیق کے گذر چکی ہی کہ جوئین بدن مبارک مین نہ تھین ولیکن یہ بال صاف کرتی تھین غبار وغیرہ سے اور دیکھتی تھین کہ شاید کوئی جون ہووے پس سوئے آنحضرت پھر جاگے اس حال مین کہ وہ ہنستے تھے کہا ام حرام نے کہ پس کہا مین نے کس چیز نے ہنسایا آپ کو یا رسول اللہ فرمایا کہ ایک جماعت لوگون کی میری امت مین سے روبرو کی گئی میرے اور دکھائی گئی مجکو اس حال مین کہ جہاد کرتے ہین راہ خدا مین سوار ہوتے ہین پشت دریا پر مانند بادشاہون کے تختون پر یا مثل بادشاہون کے تختون پر ف ع یہ شک راوی ہی کہ لفظون مین فرق ہی اور مضمون دونون عبارتون کا ایک ہی ہی بیچ تشبیہ دی پشت دریا کو ساتھ پشت زمین اور کشتی کو ساتھ تخت کے اور ٹھہرایا اُس پر بیٹھنے کو مشابہ بیٹھنے بادشاہ کے اپنے تخت پر واسطے اشارہ کرنے کے اس پر کہ وہ اپنے نفسون کو محنت مین ڈالین گے اور مرتکب ہون گے اس امر عظیم کے بخوشی خاطر اور دل کی اُمنگ سے مانند بادشاہون کے تختون پر ت پس کہا مین نے یا رسول اللہ دعا کیجیے اللہ تعالیٰ سے یہ کہ کرے مجکو اس جماعت مین سے کہ سوار ہون گے دریا پر جہاد کے لئے پس دعا کی آنحضرت نے ام حرام کے لئے ساتھ اُس چیز کے کہ درخواست کی پھر رکھا آنحضرت نے سر مبارک اپنا اور سو گئے اور پھر بیدار ہوئے اس حال مین کہ ہنستے تھے پس کہا مین نے یا رسول اللہ کس چیز نے ہنسایا آپ کو فرمایا آنحضرت نے کتنے آدمی میری اُمت مین سے روبرو کیے گئے میرے جہاد کرنے والے راہ خدا مین جیسا کہ فرمایا پہلی بار مین کہ سوار ہوتے ہین پشت دریا پر مانند بادشاہون کے تختون پر پس کہا مین نے بیچ دوسری بار یا رسول اللہ دعا کیجیے اللہ سے یہ کہ کرے مجکو اُن مین سے فرمایا تو پہلون مین سے ہی ف ح یہان سے معلوم ہوتا ہی کہ جو جماعت دوسری بار دکھائی گئی غیر اُس جماعت کے تھی کہ جو پہلے دکھائی گئی یعنے ہمیشہ نوبت بنوبت دریا مین بیٹھین گے اور جہاد کرین گے اور تو اس جماعت سے ہی کہ اول یہ کار کرین گے اور یہ بھی اس مین اشارہ ہی کہ مرتبہ پہلون کا زیادہ ہی پچھلون کے مرتبہ سے ت پس سوار ہوئین ام حرام معاویہ کے زمانہ مین ف ح ظاہر عبارت سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ یہ معاملہ ہوا بیچ زمانہ اور امارت معاویہ کے اور اکثر اس پر گئے ہین کہ یہ ہوا بیچ وقت امارت معاویہ کے بیچ خلافت عثمان کے پس مراد زمانہ معاویہ سے ایام ولایت معاویہ کے ہین پس نہین منافی ہی اس کے کہ موت اُن کی بیچ خلافت عثمان رض کے ہوئی جیسے کہ اوپر گذرا ت پس گرائی گئین ام حرام زمین پر اپنے جانور کی پیٹھ پر سے پس ہلاک ہوئین اور مرین راہ خدا مین ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن ابن عباس** قال

إِنَّ ضِمَادًا قَدِمَ مَكَّةَ وَكَانَ مِنْ أَزْدِ شَنُوءَةَ وَكَانَ يَرْقِي مِنْ هٰذِهِ الرِّيحِ فَسَمِعَ سُفَهَاءَ أَهْلِ مَكَّةَ يَقُولُونَ إِنَّ مُحَمَّدًا مَجْنُونٌ فَقَالَ لَوْ أَنِّي رَأَيْتُ هٰذَا الرَّجُلَ لَعَلَّ اللّٰهَ يَشْفِيهِ عَلَى يَدَيَّ قَالَ فَلَقِيَهُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي أَرْقِي مِنْ هٰذِهِ الرِّيحِ فَهَلْ لَكَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ أَمَّا بَعْدُ فَقَالَ أَعِدْ عَلَيَّ كَلِمَاتِكَ هٰؤُلَاءِ فَأَعَادَهُنَّ عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ لَقَدْ سَمِعْتُ قَوْلَ الْكَهَنَةِ وَقَوْلَ السَّحَرَةِ وَقَوْلَ الشُّعَرَاءِ فَمَا سَمِعْتُ مِثْلَ كَلِمَاتِكَ هٰؤُلَاءِ وَلَقَدْ بَلَغْنَ قَامُوسَ الْبَحْرِ هَاتِ يَدَكَ أُبَايِعْكَ عَلَى الْإِسْلَامِ قَالَ فَبَايَعَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي بَعْضِ نُسَخِ الْمَصَابِيحِ بَلَغْنَا نَاعُوسَ الْبَحْرِ

اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ ضماد آیا مکہ میں اور تھا وہ ازد شنوۃ سے ف ت ع لفظ ضماد ض معجمہ کے زیر اور پیش سے اور تخفیف میم سے ہے اور دال آخر میں
اور بعضوں نے میم بھی آخر میں روایت کی ہے یعنے ضمام کہا ہے اور لفظ شنوۃ شین کے زبر اور نون کے پیش سے پھر واو ہے ساکن بعد ہمزہ پھر ہا نام ایک شعبے
قبیلہ کا ہے یمن میں سے اور ازد ایک قبیلہ اُس سے ہے تو ضماد آنحضرت سے آشنائی رکھتا تھا پہلے نبوت سے اور یہ ایک شخص تھا طبیب اور افسونگر اور طالب علم اور
اسلام لایا ابتداء اسلام میں ت اور تھا ضماد کہ منتر پڑھتا تھا اس ہوا سے ف ح یعنے آسیب جن سے کہ دفع کے لئے اور جن کو ریح یعنے ہوا کہتے ہیں باعتبار اس کے
کہ دکھائی نہیں دیتا مانند ہوا کے ت پس سنا ضماد نے مکہ کے بیوقوفوں سے کہتے ہیں محمد دیوانہ ہوا ہے پس کہا ضماد نے اگر دیکھوں میں اُس شخص کو تو علاج
کروں شاید کہ خدا تعالیٰ تندرستی دیوے اُن کو بسبب میرے کہا ابن عباسؓ نے پس ملاقات کی ضماد نے آنحضرت سے اور کہا آپ کو پس کہا ای محمد تحقیق میں
منتر پڑھتا ہوں واسطے دفع آسیب جن کے پس آیا ہے تمکو رغبت میرے منتر پڑھنے میں اور اس علت کے دور ہونے میں پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
تحقیق سب تعریفیں واسطے اللہ کے ہیں تعریف کرتے ہیں ہم اُس کی اور شکر کرتے ہیں ہم اُس کی نعمتوں کا اور دعا چاہتے ہیں ہم اُس سے یعنے توفیق شکر اور عبادت
اور طاعت اُسکی کی جسکو کہ راہ دکھاوے اور مقصد کو پہونچاوے اللہ پس نہیں ہے کوئی گمراہ کرنے والا اس کو اور جسکو گمراہ کرے خدا پس نہیں ہے راہ دکھانے والا
اور منزل مقصود کو پہونچانے والا اُس کو اور گواہی دیتا ہوں میں یہ کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ کہ ایک ہے وہ نہیں شریک اُسکا کوئی اور گواہی دیتا ہوں میں یہ کہ
محمد بندہ ہے اُسکا اور رسول اُسکا اما پس پیچھے حمد اور درود کے ف ح لفظ اما بعد ایک کلمہ ہے کہ بعد شہادتین کے خطبوں میں مذکور ہوتا ہے جیسے کہ کتاب الجمعہ میں
گذرا بیان جاننا تھا آنحضرت نے کہ پیچھے لفظ اما بعد کے خطبہ پڑھیں بیچ وعظ و نصیحت ضماد کے ولیکن اسی قدر پر اکتفا کیا اور جواب اُسکا صراحۃً نہ رکھا اور یہ کلمات
پڑھے تاکہ جانے عقلا کہ یہ شخص بڑا عقلمند ہے اور توہم جنون اور آسیب جن کا نہیں رکھتا اور جو اس کو مجنون کہتے ہیں وہ بیوقوف ہیں ت پس کہا ضماد نے
آنحضرت کو پھر فرمایئے میرے آگے یہ کلمے آپنے پس پڑھا ان کلموں کو اُس کے آگے پیغمبر خدا نے تین بار پس کہا ضماد نے کہ البتہ تحقیق سنا ہے میں نے قول کاہنوں
اور قول ساحروں کا اور قول شاعروں کا پس نہیں سنا میں نے مانند ان کلموں تمہارے کے اور تحقیق پہونچے ہیں یہ کلمے بیچوں بیچ اور نہایت گہراؤ کی
جگہ دریا کے کلام کو یعنے نہایت فصاحت اور بلاغت کو پہونچے ہیں وہ تم ہاتھ اپنا تا بیعت کروں میں تمسے اسلام پر کہا ابن عباسؓ نے پس بیعت کی ضماد نے
آنحضرتؐ سے اور مسلمان ہوا نقل کی یہ مسلم نے اور بیچ بعضے نسخوں مصابیح کے واقع ہوا ہے بلغنا بجاے بلغ کے اور ناعوس نون اور عین مہملہ سے بجاے
قاموس کے کہ قاف اور میم سے ہے ف ح شیخ محی الدین نووی نے شرح صحیح مسلم میں کہا کہ اس لفظ کو دونوں طرح ضبط کیا ہے یعنے ناعوس ساتھ نون اور عین کے
اور موجود بیچ اکثر نسخوں بلاد ہماری کے یہ ہے اور قاموس ساتھ قاف اور میم کے اور مشہور روایتوں میں یہی ہے بیچ غیر صحیح مسلم کے اور قاضی عیاض سے کہا
کہ بعضوں نے قاموس روایت کیا ہے اور ہمارے شیخ ابوالحسن نے کہا کہ ناعوس بمعنی قاموس کے ہے اور توربشتی نے کہا ناعوس البحر خطا اور تصحیف ہے اور وہم
راوی کا ہے اور بعضوں کے نزدیک قاعوس قاف اور عین سے بھی آیا ہے اور ناعوس لغت کی مشہور کتابوں میں مذکور نہیں ہے **وَذُكِرَ** حَدِيثَا
أَبِي هُرَيْرَةَ وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ يَهْلِكُ كِسْرَى وَالْآخَرُ لَتَفْتَحَنَّ عِصَابَةٌ فِي بَابِ الْمَلَاحِمِ وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِي
اور ذکر کی گئیں دونوں حدیثیں ابوہریرہؓ کی اور جابر بن سمرہ کی کہ بیچ اول ایک حدیث کے یہلک کسرے ہے اور بیچ اول حدیث دوسری کے لتفتحن عصابۃ ہے
بیچ باب الملاحم کے اور یہ باب خالی ہے دوسری فصل سے **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری** عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سُفْيَانَ
بْنُ حَرْبٍ مِنْ فِيهِ إِلَى فِيَّ قَالَ انْطَلَقْتُ فِي الْمُدَّةِ الَّتِي كَانَتْ بَيْنِي وَبَيْنَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَبَيْنَا أَنَا بِالشَّامِ إِذْ
جِيءَ بِكِتَابٍ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى هِرَقْلَ قَالَ وَكَانَ دِحْيَةُ الْكَلْبِيُّ جَاءَ بِهِ فَدَفَعَهُ إِلَى عَظِيمِ بُصْرَى فَدَفَعَهُ عَظِيمُ بُصْرَى إِلَى هِرَقْلَ فَقَالَ هِرَقْلُ هَلْ
هٰهُنَا أَحَدٌ مِنْ قَوْمِ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ قَالُوا نَعَمْ فَدُعِيتُ فِي نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَدَخَلْنَا عَلَى هِرَقْلَ فَأُجْلِسْنَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ أَيُّكُمْ

أَقْرَبُ نَسَبًا مِنْ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعَمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ قَالَ أَبُو سُفْيَانَ فَقُلْتُ أَنَا فَأَجْلَسُونِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَأَجْلَسُوا أَصْحَابِي خَلْفِي ثُمَّ دَعَا بِتَرْجُمَانِهِ فَقَالَ قُلْ لَهُمْ إِنِّي سَائِلٌ هٰذَا عَنْ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعَمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ فَإِنْ كَذَبَنِي فَكَذِّبُوهُ قَالَ أَبُو سُفْيَانَ وَايْمُ اللّٰهِ لَوْلَا مَخَافَةُ أَنْ يُؤْثَرَ عَلَيَّ الْكَذِبُ لَكَذَبْتُهُ ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهِ سَلْهُ كَيْفَ حَسَبُهُ فِيكُمْ قَالَ قُلْتُ هُوَ فِينَا ذُو حَسَبٍ قَالَ فَهَلْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مِنْ مَلِكٍ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُونَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ وَمَنْ يَتَّبِعُهُ أَشْرَافُ النَّاسِ أَمْ ضُعَفَاؤُهُمْ قَالَ قُلْتُ بَلْ ضُعَفَاؤُهُمْ قَالَ أَيَزِيدُونَ أَمْ يَنْقُصُونَ قَالَ قُلْتُ لَا بَلْ يَزِيدُونَ قَالَ هَلْ يَرْتَدُّ أَحَدٌ مِنْهُمْ عَنْ دِينِهِ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ سَخْطَةً لَهُ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ قَاتَلْتُمُوهُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَكَيْفَ كَانَ قِتَالُكُمْ إِيَّاهُ قَالَ قُلْتُ يَكُونُ الْحَرْبُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ سِجَالًا يُصِيبُ مِنَّا وَنُصِيبُ مِنْهُ قَالَ فَهَلْ يَغْدِرُ قُلْتُ لَا وَنَحْنُ مِنْهُ فِي هٰذِهِ الْمُدَّةِ لَا نَدْرِي مَا هُوَ صَانِعٌ فِيهَا قَالَ وَاللّٰهِ مَا أَمْكَنَنِي مِنْ كَلِمَةٍ أُدْخِلُ فِيهَا شَيْئًا غَيْرَ هٰذِهِ ۔ روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا حدیث کی مجھکو ابوسفیان بیٹے حرب کے نے ایک حدیث کہ پہونچی ہے منہہ اسکے سے طرف منہہ میرے کے ف ع یعنے بالمشافہ بے واسطے کے درمیان میرے اور درمیان اُس کے کذا ذکرہ الطیبی اور ظاہر تر یہ ہے کہ معنے اس کے یہ ہین کہ نہین تھا کوئی حاضر سوائے میرے ساتھ اُس کے جیسے کہ دلالت کرتا ہے اسپر لفظ عندی کا ت کہا ابوسفیان نے کہ سفر کیا مین نے اُس مدت مین کہ تھے درمیان میرے اور درمیان پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ف ع مراد ہے اس سے مدت صلح حدیبیہ کی اور ہوئی تھی وہ سن چھ مین اور مدت اُس کی دس برس ٹھہری تھی لیکن کفار نے نقض عہد کیا بسبب قتل کرنے بیٹے خزاعہ کے کہ حلیف تھے آن حضرت کے پس غزوہ کیا انہوں نے سن آٹھ مین اور فتح مکہ کی ہوئی ت کہا ابوسفیان نے پس اُس وقت ناگہان مین تھا ملک شام مین یعنے مقام کیے ہوئے آیا خط آن حضرت کا طرف ہرقل کے ف ع لفظ ہرقل ساتھ زیر ہ اور زبر ر اور جزم قاف کے اور ساتھ زیر قاف کے بھی کہتے ہین نام ہے بادشاہ روم کا اور لقب اُسکا قیصر اور اول جو ضرب ڈالی ہے دیناروں پر اُسی نے ڈالی ہے اور اول بیعہ کہ گرجا کہتے اُسی نے بنائے تھے ت کہا ابوسفیان نے اور تھے دحیہ کلبی کہ لائے تھے اُس خط کو پس پہونچایا دحیہ نے وہ خط طرف امیر بصرے کے ف ع کہ ہرقل کے بڑے امیرون مین سے تھا اور بصرے ساتھ پیش ب اور جزم ص اور عے کے نام ایک شہر کا ہے شام کے شہرون مین سے ت پس پہونچایا اُس خط کو امیر بصرے نے طرف ہرقل کے یعنے حکم اسی طرح کیا تھا حضرت نے دحیہ کو کہ تو یہ خط سردار بصرے کو دینا وہ ہرقل کو پہونچا دیگا پس کہا ہرقل نے کہ کیا ہے اس جگہہ کوئی قوم اس شخص کی سے کہ دعوے کرتا ہے اور کہتا ہے وہ کہ مین نبی ہون یعنے تاکہ مین پوچھون اُس سے وصف اُن کا تاکہ ظاہر ہو ہمارے لیے سچ اور جھوٹ اُنکا کہا یعنے بعضے اُس کے خادمون نے کہ ہان ہے ایک شخص اُسی کی قوم مین سے کہ تجارت کے لیے آیا ہے پس بلایا گیا مین ساتھ ایک جماعت کے قریش سے کہ مقدار تئیس آدمیون کی تھی پس داخل ہوئے ہم اوپر ہرقل کے پس بٹھلائے گئے ہم آگے ہرقل کے یعنے تاکہ سنے کلام ہمارا اور سنین ہم کلام اُسکا پس کہا ہرقل نے کون ساتھ تم مین سے بہت نزدیک ہے نسبت مین اس شخص سے کہ دعویٰ کرتا ہے نبی ہونیکا ف ع کہا علما نے کہ نہین پوچھا اُس نے قریب النسبت کو مگر اس لیے کہ وہ خوب جانتا ہوگا حال اُنکا اور بعید ہے یہ کہ جھوٹ بولے اُنکے حق مین ت کہا ابوسفیان نے کہ پس کہا مین نے کہ مین نزدیک تر ہون نسب مین اس شخص سے پس بٹھایا اُنھون نے مجھکو آگے ہرقل کے یعنے سامنے اور بٹھلایا میرے ساتھ والون کو میری پیٹھ کے پیچھے ف ع اس لیے کہ قرار دیا تھا کہ جھٹلاوین قسم نکرین سامنے ہونے مین یا اس لیے پیچھے بٹھایا کہ وہ سب یا بعض کے اشارہ سے کسی بات کے بیان کرنے کو منع نکر دین ت پھر بلایا ہرقل نے اپنے مترجم کو کہ زبان عربی اور رومی دونون جانتا تھا پس کہا ہرقل نے مترجم کو کہ کہہ ابوسفیان کے یارون کو کہ مین پوچھتا ہون ابوسفیان سے احوال اس شخص کا کہ کہتا ہے مین پیغمبر ہون پس اگر جھوٹ کہے مجھسے تو جھٹلا دو اس کو اور آگاہ کرو مجھکو ت کہا ابوسفیان نے کہ قسم ہے خدا کی اگر نہوتا ڈر اس بات کا کہ نقل کیا جاویگا مجھپر جھوٹ تو البتہ جھوٹ بولتا مین ف ع یعنی حاضرین میرا جھوٹ میری قوم کے آگے بیان کرینگے اس کا ڈر تھا اگر یہ نہوتا تو جھوٹ بولتا مین

ہرقل سے حضرت کے باب میں بسبب بغض ومخالفت کے کہ اُنسے رکھتا تھا کہتا ہوں میں کہ ظاہر یہ ہو کہ معنی اسکے یہ ہیں کہ اگر نہوتا خوف اسکا کہ میرے ساتھی جھٹلا دینگے
مجکو تو البتہ کچھ جھوٹ بولتا میں اُس حضرت پر کہا ہرقل نے اپنے ترجمہ سے کہ پوچھ ابوسفیان سے کہ کیسا ہی حسب آنحضرت درمیان تمہارے کہا ابوسفیان نے
کہ کہا میں نے کہ وہ ہم میں صاحب حسب ہیں ف ع حسب اُس چیز کو کہتے ہیں کہ شمار کرے اسکو آدمی اور فخر کرے ساتھ اُسکے قسم شرف وفضل اپنے کے سے اور
باپوں اپنے کے سے اور یہ شامل ہی نسب کو بھی اور مراد یہان بنی ہاشم ہیں کہ قریش میں سب سے افضل تھے اور بخاری میں آیا ہی کیف نسبہ فیکم کہا ہرقل نے پس کیا ہوا اُس شخص کے
باپوں میں سے کوئی بادشاہ کہا میں نے نہیں کہا ہرقل نے پس کیا تہمت کرتے تھے تم اسکو ساتھ جھوٹ کے پہلے اس سے کہ کہے وہ چیز کہ کہتا ہی یعنی کیا پہلے دعوی نبوت کے
کے کوئی جھوٹ اُنسے ظاہر ہوا تھا اور تم اسکو تہمت جھوٹ کی لگاتے تھے کہا ابوسفیان نے کہ کہا میں نے نہیں کہا ہرقل نے لوگ کون اتباع کرتے ہیں اُنکا اور
ایمان لاتے ہیں اُنپر اشراف لوگون نے یا ضعیف اُنکے ف ح مراد اشراف سے یہان اہل نخوت وتکبر ہیں والا کون شریف زیادہ ہی اولاد ہاشم سے مانند عباسؓ
اور حمزہؓ اور علیؓ اور جعفر کے اور بعد اکابر قریش سے مانند ابی بکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ اور اور صحابہؓ کے قریش میں کہ پہلے سوال کرنے ہرقل کے سے ایمان لالے تھے ت
کہا ابوسفیان نے کہ کہا میں نے بلکہ ضعیف لوگون نے ایمان لائے ہیں ف ح اور ابو اسحق کی روایت میں یون آیا ہی کہ کہا متابعت کی ضعیفوں اور مسکینوں اور
نوکروں نے اسی پر نسب وشرف والوں نے بیعت نہیں کی اور یہ محمول اکثر وغالب پر ہی ت کہا ہرقل نے کہ آیا زیادہ ہوتے جاتے ہیں لوگ روز بروز اُنکی تابعیت میں یا کم
یعنی بسبب پھرجانے بعض اُنکے کے طرف دینوں اپنے کے یا بسبب مرجانے بعض اُنکے کے کہا ابوسفیان نے کہ کہا میں نے کم نہیں ہوتے ہیں بلکہ زیادہ ہوتے
جاتے ہیں کہا ہرقل نے کیا مرتد ہوتا ہی یعنی پھر جاتا ہی کوئی اُنمیں سے اُنکے دین سے بعد داخل ہونے کے اُسمیں بسبب ناخوشی رکھنے کے اُنکے دین کے
کہا ابوسفیان نے کہ کہا میں نے مرتد نہیں ہوتا ہی کوئی کہا ہرقل نے پس کیا تم لڑتے ہو اُس سے کہا میں نے ہاں کہا ہرقل نے پس کس طرح ہی لڑائی تمہاری
اُس سے کہا ابوسفیان نے کہ کہا میں نے ہوتی ہی جنگ درمیان ہمارے اور درمیان اُنکے مانند ڈولوں کے کہ کبھی یہ بھرا ہوا اور وہ خالی اور کبھی وہ بھرا ہی اور یہ
خالی پاتا ہی وہ ہم سے اور پاتے ہیں ہم اُس سے یعنی کبھی اُنکے مصیبت پہنچتی ہی ہمکو اور کبھی ہم سے اُنکو کہا ہرقل نے پس کیا توڑتا ہی وہ عہد اور صلح
کہ کرتا ہی کہا میں نے نہیں یعنی نہیں واقع ہوئی اُنسے عہد شکنی زمانہ گذشتہ میں اور ہم اس مدت میں یعنی مدت صلح میں کہ حدیبیہ میں واقع ہوئی نہیں جانتے
کہ کیا کرنے والے ہیں وہ اُس سے ڈرتے ہیں اس میں یعنے آیا عہد شکنی کرین گے مدت اس صلح میں یا نہیں کہا ابوسفیان نے قسم خدا کی ممکن نہوئی مجکو کوئی
بات کہ داخل کروں میں درمیان باتوں اپنی کے کچھ سواے اسبات کے ف ح یعنے کوئی بات کہ اُس میں نسبت نقصان اور عیب کے جناب رسالت صلی اللہ علیہ
وسلم میں کچھ ممکن ہو نہیں بیان کر سکا میں سوائے اسبات کے کہ اس میں احتمال نسبت غدر کا تھا **قَالَ فَهَلْ** قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ اَحَدٌ قَبْلَهُ قُلْتُ
لَا ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهِ قُلْ لَهُ اِنِّي سَأَلْتُكَ عَنْ حَسَبِهِ فِيْكُمْ فَزَعَمْتَ اَنَّهُ فِيْكُمْ ذُوْ حَسَبٍ كَذٰلِكَ الرُّسُلُ تُبْعَثُ فِيْ اَحْسَابِ قَوْمِهَا
وَسَأَلْتُكَ هَلْ كَانَ فِيْ اٰبَائِهِ مَلِكٌ فَزَعَمْتَ اَنْ لَا فَقُلْتُ لَوْ كَانَ مِنْ اٰبَائِهِ مَلِكٌ قُلْتُ رَجُلٌ يَطْلُبُ مُلْكَ اٰبَائِهِ وَسَأَلْتُكَ عَنْ
اَتْبَاعِهِ اَضُعَفَاؤُهُمْ اَمْ اَشْرَافُهُمْ فَقُلْتَ بَلْ ضُعَفَاؤُهُمْ وَهُمْ اَتْبَاعُ الرُّسُلِ وَسَأَلْتُكَ هَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُوْنَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ اَنْ يَقُوْلَ مَا قَالَ
فَزَعَمْتَ اَنْ لَا فَعَرَفْتُ اَنَّهُ لَمْ يَكُنْ لِيَدَعَ الْكَذِبَ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ يَذْهَبَ فَيَكْذِبَ عَلَى اللّٰهِ وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَرْتَدُّ اَحَدٌ مِنْهُمْ عَنْ دِيْنِهِ بَعْدَ
اَنْ يَدْخُلَ فِيْهِ سَخْطَةً لَهُ فَزَعَمْتَ اَنْ لَا وَكَذٰلِكَ الْاِيْمَانُ اِذَا خَالَطَ بَشَاشَتُهُ الْقُلُوْبَ وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَزِيْدُوْنَ اَمْ يَنْقُصُوْنَ
فَزَعَمْتَ اَنَّهُمْ يَزِيْدُوْنَ وَكَذٰلِكَ الْاِيْمَانُ حَتّٰى يَتِمَّ وَسَأَلْتُكَ هَلْ قَاتَلْتُمُوْهُ فَزَعَمْتَ اَنَّكُمْ قَاتَلْتُمُوْهُ
فَتَكُوْنُ الْحَرْبُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ سِجَالًا يَنَالُ مِنْكُمْ وَتَنَالُوْنَ مِنْهُ وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ تُبْتَلٰى ثُمَّ تَكُوْنُ
لَهَا الْعَاقِبَةُ وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَغْدِرُ فَزَعَمْتَ اَنَّهُ لَا يَغْدِرُ وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ لَا تَغْدِرُ وَسَأَلْتُكَ هَلْ قَالَ

هٰذَا الْقَوْلَ اَحَدٌ قَبْلَهٗ فَزَعَمْتَ اَنْ لَا فَقُلْتُ لَوْ كَانَ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ اَحَدٌ قَبْلَهٗ قُلْتُ رَجُلٌ يَأْتَمُّ بِقَوْلٍ قِيْلَ قَبْلَهٗ قَالَ ثُمَّ قَالَ بِمَا يَأْمُرُكُمْ قُلْنَا يَأْمُرُنَا بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ وَالصِّلَةِ وَالْعَفَافِ قَالَ اِنْ يَّكُ مَا تَقُوْلُ حَقًّا فَاِنَّهٗ نَبِيٌّ وَقَدْ كُنْتُ اَعْلَمُ اَنَّهٗ خَارِجٌ وَلَمْ اَكُ اَظُنُّهٗ مِنْكُمْ وَلَوْ اَنِّيْ اَعْلَمُ اَنِّيْ اَخْلُصُ اِلَيْهِ لَاَحْبَبْتُ لِقَاءَهٗ وَلَوْ كُنْتُ عِنْدَهٗ لَغَسَلْتُ عَنْ قَدَمَيْهِ وَلَيَبْلُغَنَّ مُلْكُهٗ مَا تَحْتَ قَدَمَيَّ ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَقَدْ سَبَقَ تَمَامُ الْحَدِيْثِ فِيْ بَابِ الْكِتَابِ اِلَى الْكُفَّارِ کہا ہرقل نے پس کیا کہی ہی یہہ بات کسی نے پہلے اُس کے ف ع یعنے سوائے انبیاء معروفین کے مانند ابراہیم اور اسمٰعیل اور

اسحاق اور یعقوب اور اسباط اور موسٰی اور عیسٰی علیہم السلام کے کسی نے تمہاری قوم مین سے دعوی نبوت کا کیا ہی پہلے اُن کے تب کہا مین نے نہیں پھر کہا ہرقل نے ف ع یعنے بعد اس کے کہ فارغ ہوا سوالوں سے کہ دلالت کرتے ہین نبوت اور رسالت پر اور ارادہ کیا یہہ کہ شروع کرے بیان کرنا توجیہات اُن کی کا از راہ منقول اور معقول اور عرف اور عادات کے کہا ت واسطے مترجم اپنے کے کہو ابوسفیان سے کہ تحقیق مین نے پوچھا حسب اس شخص کا تم مین پس جواب دیا تو نے یہہ کہ وہ تم مین صاحب حسب کا ہی اور اسی طرح پیغمبر واقع ہوتی ہی بیچ اعلیٰ نسب ان کے بیچ اشراف قوم ان کی کے اور پوچھا مین نے تجھ سے کہ کیا تھا اُس کے باپ دادوں مین کوئی بادشاہ پس جواب دیا تو نے کہ نہیں پس کہا مین نے یعنے اپنے دل مین کہ اگر ہوتا اس کے باپ دادوں مین کوئی بادشاہ تو کہتا مین کہ یہ ایک شخص ہی کہ طلب کرتا ہی ملک باپ دادا اپنے کا اور پوچھا مین نے تجھ سے حال اُس کے تابعداروں کا کہ آیا ضعیف یعنے فقیر و گوشہ نشین لوگ ہین یا اشراف یعنے اغنیا اور جاہ و حشم والے پس کہا تو نے بلکہ ضعیف لوگ ہین اور یہی ضعیف ہوتے ہین تابعدار پیغمبروں کے ف ع یہہ سبقت کرتے ہین اُن کے تابعدار کرنے مین اور امرا کہ گرفتار جاہ و تکبر کے ہین محروم رہتے ہین اس سعادت سے یہان تک کہ جب عاجز ہوتے ہین اور راہ خلاصی کی تنگ ہوتی ہی تو مضطر اور ناچار ہو کر اسلام لاتے ہین ت اور پوچھا مین نے تجھے کہ کیا تم متہم کرتے تھے اُنکو ساتھ جھوٹ کے پہلے اس سے کہ کہے وہ جو چیز کہ کہی اب پس جواب دیا تو نے کہ نہیں پس جانا مین نے یہہ کہ نہیں ہی معقول اور متصور کہ چھوڑے جھوٹ بولنے کو لوگوں پر پھر شروع کرے کہ جھوٹ بولے اللہ پر ف ع یعنے ہر ایک پر ظاہر ہی کہ جھوٹ بولنا اللہ پر نہایت بُرا ہی پس یہ کب ہو سکتا ہی کہ لوگوں سے تو جھوٹ نہ بولے اور اللہ پر جھوٹ باندھے ت اور پوچھا مین نے تجھے کہ کیا پھر جاتا ہی کوئی اُن مین سے اُس کے دین سے بعد داخل ہونے کے اُس کے دین مین بسبب ناراض ہونے کے اُس کے دین سے پس کہا تو نے نہیں اور ایسا ہی ہی حال ایمان کا کہ نہیں نکلتا ہی جس وقت کہ ملجاوے لذت اور حلاوت اُسکی دلوں مین کہ زنگ ایمان کا جم جاتا ہی اور اگر کوئی پھر گیا تو ایمان اس کے دل کے اندر نہیں آتا اور نہیں ٹھہرا تھا اور پوچھا مین نے تجھے کہ کیا زیادہ ہوتے جاتے ہین تابعین اُسکے روز بروز یا کم پس جواب دیا تو نے کہ وہ زیادہ ہوتے جاتے ہین اور اسی طرح ہی دین و ایمان کہ زیادہ ہوتا جاتا ہی یعنے نفسہ اور اہل اُس کے یہان تک کہ تمام اور کامل ہو ف ع یعنے پورا ہو بسبب اور معتبر کے اُس مین قسم نماز اور زکوۃ اور روزوں وغیرہ سے اور بس سکے اتری آیت آخیر عمر مین آنحضرت کے الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ت اور پوچھا مین نے تجھے کہ کیا لڑتے ہو تم اُس سے پس جواب دیا تو نے کہ تم لڑتے ہو اُس سے پس ہوتی ہی لڑائی درمیان تمہارے اور درمیان اُسکے مانند ڈولوں کے پہونچتا ہی یعنے مصیبت کو وہ تم سے اور پہنچتے ہو تم اس سے اور ایسے ہی رسول مبتلا اور آزمائے جاتے ہین ساتھ اعداے دین کے پھر ہوتی ہی عاقبت پیغمبروں کے لئے فتح اور نصرت آخر کار مین اور غالب آتا ہی دین اُنکا اور پوچھا مین نے تجھے کہ کیا عہد شکنی کرتا ہی وہ شخص پس جواب دیا تو نے کہ وہ عہد شکنی نہیں کرتا اور ایسے ہی پیغمبر ہوتے ہین کہ عہد شکنی نہین کرتے اور پوچھا مین نے تجھے کہ کیا کہا ہی یہہ قول یعنے دعوی نبوت کا کیا ہی کسی نے پہلے اس کے پس جواب دیا تو نے کہ نہیں پس کہا مین نے کہ اگر ہوتا کہ کہتا یہہ بات کوئی پہلے اس کے تو کہتا مین کہ ایک شخص ہی کہ پیروی کرتا ہی ساتھ قول کے کہ کہا گیا ہی پہلے اُس کے کہا ابوسفیان نے پھر پوچھا ہرقل نے مجھے کہ ساتھ کس چیز کے حکم کرتا ہی وہ شخص تمکو کہا مین نے حکم کرتا ہی ہمکو ساتھ نماز اور زکوۃ اور سلوک کرنے کے ناتے داروں سے اور بچنے کے حرام سے کہا ہرقل نے کہ اگر ہی وہ چیز کہ کہتا ہی تو بلا شبہہ پیغمبر ہی اور بتحقیق تھا مین جانتا کہ تحقیق پیغمبر نکلنے والا ہی سے

اخیر زمانہ مین اور نہین سمجھا مین گمان کرتا اُس کو تم مین سے ف ح یعنے نسل اسمٰعیل سے کہ باپ ہین عرب کے بلکہ گمان کرتا تھا مین کہ وہ ہم مین سے کہ اولاد اسحٰق
مین ہوگا اس لیے کہ اکثر انبیا بعد ابراہیم علیہ السلام کے اولاد اسحٰق سے ہوئے اور یہہ کہنا ہرقل کا اگر سچ ہی وہ چیز کہ کہتا ہی تو وہ پیغمبر ہی بلا شبہہ بسبب اگلی کتابون کے
خبرون کے تھا کہ اُن مین یہہ علامتین حضرت کی لکھی تھین سو پائی گئین حضرت مین اور بسبب علم کہانت اور نجوم کے بھی تھا جیسے کہ صحیح بخاری مین آیا ہی کہ کہا
ہرقل نے دیکھا مین نے نجوم مین اور دیکھا مین نے بادشاہ ختان کو پس پوچھا کہ کون ہی اس امت مین کہ ختنہ کرتا ہی کہا لوگون نے کہ عرب ہین کہ ختنہ کرتے ہین انتہی
اور ہرقل نے علامتون مذکورہ سے حقیقت حضرت کی معلوم کی اور باوجود اس کے ایمان نہین لایا اور فائدہ نہین اوٹھایا اس معرفت سے اس لیئے کہ اُس نے
فوج کشی کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ پر اور لڑا اُن سے اور نہین قصور کیا لشکر کے بھیجنے مین صحابہ پر روم وغیرہ سے کئی بار پس شکست دیتا تہا اللہ اُن کو
اور ہلاک کرتا تھا اُن کو کہ نہین پھرتے تھے طرف اُس کے اُن مین سے مگر تھوڑے سے اور ہمیشہ ایسے حال رہا یہان تک کہ مرا اور فتح ہوئی اکثر شہر شام کے
یعنے مسلمانون نے فتح کیے پھر والی ہوا بعد اُس کے مرنے کے بیٹا اُس کا اور اُس کے مرنے کے بعد جاتی رہی سلطنت رومیون کی یعنے کافر رومیون کی پھر مسلمان
رومی مسلط ہوئی بسبب غلبہ اور شوکت ایمان کے یہان تک کہ قائم کیا اللہ تعالی نے اُن کو واسطے مقابلہ جماعت نصرانیہ اور مقابلہ فرقہ رافضیہ کے اور قائم ہوئے
وہ واسطے خدمت حرمین شریفین کے کہ تعمیر و ترمیم کرتے رہے وہان کی اور خیرات کرتے رہے وہان اور بھیجتے رہے امیر حاج کو اور تعظیم تکریم کرتے رہے علما اور مشائخ
اور اولیا کی جزاہم اللہ خیر الجزا و نصرہم علے جمیع الاعدا الی یوم الندا اور بات یہہ ہی کہ جس کو ہدایت کرے اللہ اُس کو کوئی گمراہ نہین کر سکتا اور جس کو گمراہ کرے اللہ
اُس کو کوئی ہدایت نہین کر سکتا دیکھا چاہیے کہ ہرقل نے کیا حضرت کی حقیقت معلوم کی لیکن کچھ کام نہ آئی بسبب نہونے سعادت ازلیہ کے اور ہونے شقاوت ابدیہ کے
اور سبب اس کا طمع ریاست کی تھی اور محبت مال کی ست اور اگر تحقیق مین جانتا یہہ کہ پہونچ سکون گا طرف اُن کے تو البتہ دوست رکھتا دیکھنا اُن کا اور
اگر ہوتا مین پاس اُن کے تو البتہ دہوتا مین دونون پاؤن اُن کے اور البتہ پہونچے گا غلبہ اور حکومت اس کی اس زمین مین کہ نیچے دونون پاؤن میرے کے ہی
کہ ملک روم اور شام کا ہی پھر منگایا خط آنحضرت کا اور پڑھا اُس کو فرح اور تعظیم و تکریم کی اُس کی اور مبالغہ کیا اُس کی محافظت مین پس ہوا وہ سبب
باقی رہنے سلطنت اُس کی کا اُس کی اولاد مین بخلاف کسریٰ کے کہ اُس نے پھاڑ ڈالا اور ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا تھا آنحضرت ؐ کے خط کو پس ٹکڑے ٹکڑے کیا
اللہ نے ملک اُس کا اور متفرق کیا اس کی اولاد کو اور نکال دیا اُن کے ہاتھ سے ملک اُس کا کہا سیف الدین نے کہ بھیجا مجکو بادشاہ مغرب نے طرف بادشاہ
فرنگ کے کسی کام کے لئے پس وہ کام کر دیا اُس نے اور کہا مجکو وہان ٹھہرنے کے لئے پس انکار کیا مین نے پھر کہا کہ تحفہ دون گا مین تجکو اچھا تحفہ پھر نکالی
صندوق مین سے ایک نلوا سونے کی اور نکالا اُس مین سے ایک خط کہ اوڑ گئے تھے اکثر حرف اُس کے اور کہا کہ یہہ ہی خط تمہارے نبی کا کہ آیا تھا میرے دادا
قیصر کے لئے میراث مین چلا آتا ہی یہہ ہمارے آب تک اور وصیت کی تھی ہم کو ہمارے دادا نے کہ جب تک یہہ ہمارے پاس رہیگا نہین جانے کا ملک ہم سے پس ہم
محافظت کرتے ہین اس کی تاکہ ہمیشہ رہے ہمارے لئے ذکر و کمال الدین ست نقل کی ہی یہہ بخاری اور مسلم نے اور گذری یہہ ساری حدیث باب الکتاب
الی الکفار مین فصل اور صحیح بخاری مین آیا ہی کہ ہرقل نے روم کے سردارون کو اپنے مکان مین جمع کیا اور حکم کیا کہ اُس کے دروازے بند کر دین اور کہا
اے گروہ اگر مطلب یاب ہونا چاہتے ہو تو ایمان لاؤ اس نبی آخر زمان پر پس اُچھلے اور بھاگے جیسے کہ گورخر اُچھلتے ہین اور بھاگتے ہین اور ہرقل نے
جب وحشت اور نفرت اُن کی دیکھی تو کہا اپنے ہی حال پر رہو مین تم کو آزماتا تھا کہ اپنے دین مین کس قدر قوت اور استحکام رکھتے ہو پس سجدہ کیا اُنھون نے
اُس کو اور راضی ہوے اُس سے اور تھا یہہ آخر کار ہرقل کا اور اختلاف کیا ہی ہرقل کے ایمان مین راجح یہہ ہی کہ وہ کفر ہی پر باقی رہا اور مسند امام احمد مین
آیا ہی کہ اُس نے لکھا تبوک سے آنحضرت کو کہ مین مسلمان ہون آنحضرت نے فرمایا کہ وہ جھوٹ کہتا ہی وہ اپنی نصرانیت ہی پر ہی اور ہرقل کے قصہ سے
معلوم ہوتا ہی کہ علم اور دانشمندی ہدایت تامی مین کافی نہین ہی جب تک کہ توفیق الٰہی رفیق نہو جیسا کہ حال یہود کا تھا عشق کا لیست کہ موقوف ہدایت باشد

اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ محبت دنیا اور حب ریاست مانع ہے حق کے پانے سے واللہ اعلم نسال اللہ العافیۃ

بَابٌ فِي الْمِعْرَاجِ

باب ہے بیچ بیان معراج کے فصل عروج بمعنی اوپر چڑھنے کے ہے اور معراج آلہ چڑھنے کا یعنی سیڑھی گویا آنحضرت کے لئے ایک سیڑھی ہے کہ اُس پر سے آسمان پر چڑھے اور ایک روایت میں بھی آیا ہے کہ جب آنحضرت سیڑھی پر چڑھے تو ایک سیڑھی اُن کے لئے رکھی کہ اس پر سے اُوپر گئے اور ایک سیڑھی ہے کہ ملائکہ اُس پر سے چڑھتے اُترتے ہیں اور اکثر علما اس پر ہیں کہ معراج ربیع الاول میں تھی بارہویں سال رسول ہونے سے اور بعضے کہتے ہیں کہ ستائیسویں رمضان کو ہوئی اور مشہور یہ ہے کہ ستائیسویں رجب کو ہوئی تھی عمل اہل مدینہ کا رجبیہ میں کہ اُن کے مواسم شریفہ سے ہے اسی پر ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ سن پانچ یا چھ میں تھی اور جاننا چاہیئے کہ یہاں ایک اسرا ہے اور ایک معراج اسرا مسجد حرام سے ہے مسجد اقصےٰ تک اور معراج مسجد اقصےٰ سے ہے آسمان تک اور اسرا ثابت ہے نص قران سے اور منکر اُس کا کافر ہے اور معراج ثابت ہے حدیثوں مشہورہ سے اور منکر اُس کا گمراہ اور بدعتی ہے اور مختلف آئین ہیں اقوال علما کے اس باب میں کہ معراج خواب میں تھی یا بیداری میں اور ایک بار تھی یا کئی بار ایک بار جاگتے میں اور اور کئی بار سوتے ہیں اور جو کچھ کے سوتے میں تھے تو طلیہ اور تمہید اُس کی تھی کہ جاگتے میں ہوئی تا ایک طرح کی قوت اور نسبت ساتھ اُس عالم کے حاصل ہو جیسے کہ بیچ رویاء صادقہ کے کہ ابتداے نبوت میں ہوتا تھا یہ نکتہ کہا ہے یا جاگتے میں تھی ساتھ بدن کے بیت المقدس تک اور ساتھ روح کے آسمان تک اور تحقیق یہ ہے کہ ایک بار جاگتے میں ہوئی ساتھ بدن شریف کے مسجد حرام سے مسجد اقصےٰ تلک اور وہاں سے آسمان تلک اور آسمان سے وہاں تلک کہ خدا نے چاہا نقل کیا ہے علمانی اخیر قصہ تلک جو حدیثوں میں مذکور ہے اور یہی ہے مذہب جمہور فقہا اور متکلمین اور صوفیہ کا اور وارد ہوئی ہیں اس میں حدیثیں صحیح اور اخبار صریح صحابہ سے نہایت کثرت سے اور واقع میں اگر معراج خواب میں ہوتی تو باعث اس تمام فتنہ اور غوغا کی نہ ہوتی اور نہ باعث اختلاف اور ارتداد کی ہوتی اور اور معراج ساتھ جسم کے آنحضرت کی خصوصیات سے ہے کہ کسی کو انبیا میں سے سوائے آنحضرت کے نہیں ہوئی یہ تشریف و تکریم خاص حق سبحانہ تعالیٰ کی طرف سے آنحضرت کے لئے ہوئی اور سمجھانا اس معنے کا گرفتاران عقل کے حوصلہ سے باہر ہے یہاں ایمان لانا چاہیئے اور کیفیت اُس کی علم الٰہی کے سپرد کرنی چاہیئے اور حقیقت میں تمام اطوار نبوت کے اور وحی اور معجزے آمادہ عقل و قیاس سے باہر ہیں جو کوئی اُس کو تابع قیاس کے اور موقوف اوپر فہم اور عقل اپنی کے رکھے اور کہے کہ جب تک میری عقل میں نہ آوے نہیں ماننے کا میں اور اعتقاد نہیں کرنے کا اس کا وہ حصّہ ایمان سے محروم ہوگا اولیاء اللہ کو ایک مقام میں پہنچکر کچھ حقیقت اُس کی روشن اور واضح ہوتی ہے اور پہلے پہنچنے کے اس مقام کو طور ایمان ہے یعنے جو اللہ رسول فرماویں بیشک مان لیوے ہرگز چون و چرا نکریں کہ سلامتی اُس میں ہے نسال اللہ العافیۃ واللہ اعلم

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُمْ عَنْ لَيْلَةِ اُسْرِيَ بِهٖ قَالَ بَيْنَمَا اَنَا فِي الْحَطِيْمِ وَرُبَّمَا قَالَ فِي الْحِجْرِ مُضْطَجِعًا اِذْ اَتَانِيْ اٰتٍ فَشَقَّ مَا بَيْنَ هٰذِهٖ اِلٰى هٰذِهٖ يَعْنِيْ مِنْ ثُغْرَةِ نَحْرِهٖ اِلٰى شِعْرَتِهٖ فَاسْتَخْرَجَ قَلْبِيْ ثُمَّ اُتِيْتُ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مَمْلُوْءٍ اِيْمَانًا فَغُسِلَ قَلْبِيْ ثُمَّ حُشِيَ ثُمَّ اُعِيْدَ وَفِيْ رِوَايَةٍ ثُمَّ غُسِلَ الْبَطْنُ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ مُلِئَ اِيْمَانًا وَحِكْمَةً ثُمَّ اُتِيْتُ بِدَابَّةٍ دُوْنَ الْبَغْلِ وَفَوْقَ الْحِمَارِ اَبْيَضَ يُقَالُ لَهُ الْبُرَاقُ يَضَعُ خَطْوَهٗ عِنْدَ اَقْصٰى طَرْفِهٖ فَحُمِلْتُ عَلَيْهِ فَانْطَلَقَ بِيْ جِبْرِيْلُ حَتّٰى اَتَى السَّمَاءَ الدُّنْيَا فَاسْتَفْتَحَ قِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيْلَ مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَاِذَا فِيْهَا اٰدَمُ فَقَالَ هٰذَا اَبُوْكَ اٰدَمُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْاِبْنِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِيْ حَتّٰى اَتَى السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيْلَ مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ اِذَا يَحْيٰى وَعِيْسٰى وَهُمَا ابْنَا خَالَةٍ قَالَ هٰذَا يَحْيٰى وَهٰذَا عِيْسٰى فَسَلِّمْ عَلَيْهِمَا فَسَلَّمْتُ فَرَدَّا

ثم قالا مرحبا بالاخ الصالح والنبی الصالح ثم صعد بی الی السماء الثالثة فاستفتح قیل من ھذا قال جبریل قیل ومن معک قال محمد قیل وقد ارسل الیه قال نعم قیل مرحبا به فنعم المجیء جاء ففتح فلما خلصت اذا یوسف قال ھذا یوسف فسلم علیه فسلمت علیه فرد ثم قال مرحبا بالاخ الصالح والنبی الصالح ثم صعد بی حتی اتی السماء الرابعة فاستفتح قیل من ھذا قال جبریل قیل ومن معک قال محمد قیل وقد ارسل الیه قال نعم قیل مرحبا به فنعم المجیء جاء ففتح فلما خلصت فاذا ادریس فقال ھذا ادریس فسلم علیه فسلمت علیه فرد ثم قال مرحبا بالاخ الصالح والنبی الصالح ثم صعد بی حتی اتی السماء الخامسة فاستفتح قیل من ھذا قال جبریل قیل ومن معک قال محمد قیل وقد ارسل الیه قال نعم قیل مرحبا به فنعم المجیء جاء ففتح فلما خلصت فاذا ھارون قال ھذا ھارون فسلم علیه فسلمت علیه فرد ثم قال مرحبا بالاخ الصالح والنبی الصالح ثم صعد بی حتی اتی السماء السادسة فاستفتح قیل من ھذا قال جبریل قیل ومن معک قال محمد قیل وقد ارسل الیه قال نعم قیل مرحبا به فنعم المجیء جاء ففتح فلما خلصت فاذا موسی قال ھذا موسی فسلم علیه فسلمت علیه فرد ثم قال مرحبا بالاخ الصالح والنبی الصالح فلما جاوزت بکی قیل له ما یبکیک قال ابکی لان غلاما بعث بعدی یدخل الجنة من امته اکثر ممن یدخلها من امتی ثم صعد بی الی السماء السابعة فاستفتح قیل من ھذا قال جبریل قیل ومن معک قال محمد قیل وقد بعث الیه قال نعم قیل مرحبا به فنعم المجیء جاء فلما خلصت فاذا ابراھیم قال ھذا ابوک ابراھیم فسلم علیه فسلمت علیه فرد السلام ثم قال مرحبا بالابن الصالح والنبی الصالح ثم رفعت الی سدرة المنتھی فاذا نبقھا مثل قلال ھجر واذا ورقھا مثل اٰذان الفیلة قال ھذا سدرة المنتھی فاذا اربعة انھار نھران باطنان ونھران ظاھران قلت ما ھذان یا جبریل قال اما الباطنان فنھران فی الجنة واما الظاھران فالنیل والفرات ثم رفع لی البیت المعمور ثم اتیت باناء من خمر واناء من لبن واناء من عسل فاخذت اللبن فقال ھی الفطرة انت علیھا وامتک ثم فرضت علی الصلوة خمسین صلوة کل یوم فرجعت فمررت علی موسی فقال بما امرت قلت امرت بخمسین صلوة کل یوم قال ان امتک لا تستطیع خمسین صلوة کل یوم وانی والله قد جربت الناس قبلک وعالجت بنی اسرائیل اشد المعالجة فارجع الی ربک فسله التخفیف لامتک فرجعت فوضع عنی عشرا فرجعت الی موسی فقال مثله فرجعت فوضع عنی عشرا فرجعت الی موسی فقال مثله فرجعت فوضع عنی عشرا فرجعت الی موسی فقال مثله فرجعت فوضع عنی عشرا فامرت بعشر صلوات کل یوم فرجعت الی موسی فقال مثله فرجعت فامرت بخمس صلوات کل یوم فرجعت الی موسی فقال بما امرت قلت امرت بخمس صلوات کل یوم قال ان امتک لا تستطیع خمس صلوات کل یوم وانی قد جربت الناس قبلک وعالجت بنی اسرائیل اشد المعالجة فارجع الی ربک فسله التخفیف لامتک قال سالت ربی حتی استحییت ولکنی ارضی واسلم قال فلما جاوزت نادی مناد امضیت فریضتی وخففت عن عبادی (متفق علیه)

روایت ہے قتادہ سے کہ نقل کی انس بن مالک سے اُسنے نقل کی مالک بن صعصعہ رضہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث کی اور خبر دی صحابہ رضہ کو احوال اُس رات کے سے کہ لیجایا گیا آنحضرتؐ کو اسوقت کہ مین کہ تھا بیچ حطیم کے اور بعض وقت کہا حجر مین ف ع حطیم کعبہ کے اور حجر ح کے زیر سے نام دو جگہو نکا ہے صحن کعبہ مین چنانچہ بیان انکا کتاب الحج مین ہو چکا ہے ت کہ اس حال مین کہ مین لیٹا ہوا تھا کہ ناگہان آیا میرے پاس آنیوالا یعنی فرشتہ پس چیرا اُس چیز کو کہ درمیان اُسکے ہے یہانتک کہا مالک نے کہ مراد رکھتے تھے حضرتؐ اس اشارہ سے گڑھے حلق کے سے کہ جسکو جگہنو کہتے ہین زیر ناف کے بالون تک پس نکالا دل میرا ف ح ع یہ شق کرنا سینہ مبارک کا غیر اُس شق کے ہے کہ ہوا صغر سن مین اسواسطے کہ وہ واسطے نکالنے مادہ ہوائی کے تھا حضرتؐ کے دلسے اور یہ واسطے داخل کرنے کمال علم اور معرفت کے تھا قلب شریف مین ت پھر لایا گیا میرے پاس ایک لگن سونے کا بھرا ہوا ایمان سے ف ح یہ قبیل کنایہ از تمثیل کے سے ہے یا یہ کہ ایمان ایک صورت بنایا گیا جیسے کہ صورت پکڑینگے اعمال روز قیامت کے واسطے تولنے کے ت پس دھویا گیا دل میرا پھر بھرا گیا یعنے محبت رب یا علم و ایمان سے پھر بھرا گیا دل یعنی اپنی جگہ اصلی پر رکھا گیا اور ایک روایت مین یون ہے کہ پھر دھویا گیا پیٹ یعنی اندر کی چیزین مطلق یا جگہ دل کی زمزم کے پانی سے پھر بھرا گیا ایمان حکمت سے پھر لایا گیا میرے پاس ایک جانور نیچا خچر سے اور اونچا گدھے سے سفید رنگ کہا جاتا تھا اُسکو بُراق یعنی بسبب جلدی چلنے اور چمکنے کے مانند برق یعنی بجلی کے اور بسبب روشنی رنگ اُسکی کے رکھتا تھا قدم اپنا نزدیک تمام ہونے نگاہ اپنی کے ف ع ح کہا بعضون نے صحیح تر یہ ہے کہ وہ بُراق مقرر تھا واسطے سواری سب انبیا کے اور بعضون نے کہا کہ ہر نبی کے لئے ایک براق ہے علیحدہ مناسب مرتبہ اور مقام اُسکے کے جیسے کہ ہر ایک کے لئے ایک حوض ہے آخرت مین موافق مقام اُسکے اور بموجب اس قول کے معلوم ہوتا ہے کہ یہ براق مخصوص آنحضرتؐ کے لیے تھا اور کہا شیخ عبدالوہاب متقی نے کہ اسکو براق اور مرکب اور دابہ کہنا چاہیئے اور گھوڑا نکہنا چاہیئے جیسے کہ بعضے شعرا کے کلام مین واقع ہوا ہے اور بعضون نے دلیل پکڑی ہے ساتھ اسکے اسپر کہ پہونچنا براق کا آسمان پر ساتھ ایک قدم کے ہے واسطے کہ نظر اُسکی کہ زمین پر ہے آسمان پر پہونچتی ہے پہونچنا اُسکا آسمانون پر سات قدمون مین ہوت پس سوار کیا گیا مین اوپر ف ح اس عبارت مین اشارہ ہے اوپر کہ سوار ہونا آنحضرتؐ کا براق پر محض اللہ کی مدد اور قدرت سے تھا اور ممکن ہے کہ کہا جاوے کہ سوار کرنیوالے آنحضرتؐ کے اوپر جبریلؑ تھے ساتھ قوت ملکیہ اپنی کے اور یہ کچھ بعید نہین ہے اسلئے کہ جبریلؑ واسطہ تھے پہونچنے فیض الٰہی کے اور آپ نے وحی کے آنحضرتؐ پر اور یہ ایک طرح کی خدمت ہے کہ خادم اور شاہو نکی کرتے ہین اور جبریلؑ اس شب مین چاکر اور غاشیہ بردار آنسرورؐ کے تھے چنانچہ ایک روایت مین آیا ہے کہ جبریلؑ نے رکاب آنحضرتؐ کی پکڑی تھی اور میکائیلؑ باگ براق کی ہاتھ سے تھامے ہوئے تھے ت پھر لیگیا مجھکو جبریل یہانتک کہ آیا نیچے کے آسمان پر ف ع ظاہر اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ آنحضرتؐ براق ہی پر سے یہانتک کہ چڑھے آسمان پر اور تمسک کیا ہے ساتھ اسکے ان لوگون نے کہ کہا معراج تھی ایک شب مین ہوا تھا اسرا کے بیت المقدس تک پس اسپر بر سبیل بنا بر عرف اس روایت کے اختبار سے یہ ہے کہ نہین تھی براق بلکہ چڑھے معراج پر کہ جسکو سیڑھی کہتے ہین جیسے کہ واقع ہوا ہے صراحۃ ذکرہ العسقلانی کہتا ہون مین کہ یہ اختصار ہے راوی سے اور اجمال ہے اُس روایت کا کہ آنحضرتؐ نے باندھا براق ساتھ اس حلقہ کے کہ باندھتے تھے اُس سے انبیا اور ہان ممکن ہے کہ ہو چلنا حضرتؐ کا براق پر بیت المقدس تک پھر چلنا اُنکا آسمان تک معراج پر کہ وہ سیڑھی ہے واللہ اعلم پس گویا راوی نے طی کیا یعنی مختصر کیا روایت کو ت پس طلب کی جبریل نے آسمان کے دروازے کھولنے کی کہا گیا یعنے آسمان کے دربانون نے پوچھا کہ کون ہے یہ کہا جبریلؑ نے کہ مین جبریل ہون ف ع ح اس سے معلوم ہوا کہ آسمان مین دروازے ہین حقیقۃً اور نگاہبان ہین اُنپر اور رکھتے ہین کہ وہ دروازے مقابل بیت المقدس کے ہین اور اس سے ثابت ہوا اذن چاہنا اور یہ بھی ثابت ہوا کہ لائق ہے یہ کہنا آنا ندیہ مثلاً یعنی اسی پر نہ اکتفا کرے کہ مین ہون جیسے کہ متعارف ہے اسلئے کہ اس سے منع آیا ہے بلکہ اپنا نام لے کہ مین فلانا ہون ت کہا گیا اور کون ہے ساتھ تیرے کہا جبریلؑ نے ساتھ میرے محمد ہین

کہا فرشتوں نے یعنی بطریق استفہام کے اور تحقیق کوئی بھیجا گیا ہے طرف انکے یعنی محمدؐ کے کہ تمہارے ساتھ تھے بلائے ہوئے آئے ہیں یا نہیں
کہا جبرئیلؑ نے ہاں بلائے ہوئے آئیں کہا فرشتوں نے مرحبا محمدؐ کو یعنی لایا اللہ نبی کو جگہ فراخ میں بڑا اچھا آنا آیا پس کھولا گیا دروازہ آسمان کا پس جبکہ
پہونچا اور داخل ہوا میں آسمان میں پس ناگہاں اسمیں تھے آدمؑ پس کہا جبرئیلؑ نے یہ باپ یعنی دادا تیرے ہیں آدمؑ پس سلام کر انکو ف ح لکھا ہے علماء نے
حکم کیا جبرئیلؑ نے آنحضرتؐ کو سلام کے سبقت کرنیکا انبیاء پر واسطے تعلیم تواضع اور شفقت کے چونکہ آنحضرتؐ ایک مرتبہ عالی کو پہونچے تھے کہ زیادہ اس سے ممکن اور
متصور نہیں لازم تھا کہ تواضع اور شفقت کریں اور یہ بھی کہا ہے علماء نے کہ آنحضرتؐ بسبب گذرنیکے انپر بیچ حکم کھڑے کے تھے اور انبیاء اپنے مقام میں ثابت تھے
حکم بیٹھنے کا رکھتے تھے اور کھڑا سلام کرتا ہے بیٹھے پر اگرچہ افضل ہو اس سے ف پس سلام کیا میں نے آدم علیہ السلام پر پس جواب سلام کا دیا آدمؑ نے پھر کہا
مرحبا ساتھ بیٹے نیک بخت کے اور پیغمبر صالح کے ف ع تعریف کی آدمؑ نے اور تمام انبیاء نے کہ مذکور ہیں حدیث میں آنحضرتؐ کی ساتھ نیکبختی کے پس معلوم
ہوا کہ نیکبختی مرتبہ عظیم اور ایک مقام بلند ہے اور شامل ہے تمام خصلتوں خیر کو اسلئے کہا گیا ہے کہ صالح وہ شخص ہے کہ قائم ہو ساتھ اس چیز کے کہ لازم ہے اوپر اسکے حقوق اللہ اور
حقوق العباد سے اور پروردگار تعالیٰ نے بھی کتاب مجید میں وصف کیا ہے انبیاء کو ساتھ صلاح کے کہ فرمایا وکل من الصالحین و کلا جعلنا صالحین ف پھر لیکر
لیگئے مجھکو جبرئیلؑ یہاں تک کہ آئے دوسرے آسمان پر پس طلب کی دروازہ کھولنے کی پس کہا گیا کون ہے کہا جبرئیلؑ نے کہ جبرئیل ہوں کہا گیا اور کون ہے
ساتھ تمہارے کہا محمدؐ ہیں کہا گیا تحقیق بھیجا گیا تھا کوئی طرف انکے یعنی بلانیکے لئے کہا کہ ہاں کہا گیا مرحبا انکو پس اچھا آنا آیا پھر کھولا گیا دروازہ پس جبکہ
پہونچا میں دوسرے آسمان پر ناگہاں یحییٰ اور عیسیٰ علیہم السلام کھڑے تھے اور وہ دونوں بیٹے خالا کے ہیں آپس میں یعنی اسلئے کہ ابن مریم کی بیچ گھر ذکریا والد
یحییٰ کے تھیں اور اسی سبب سے ذکریا کفالت مریم کی کرتے تھے کہا جبرئیلؑ نے کہ یحییٰ ہیں اور عیسیٰ پس سلام کر انکو پس سلام کیا میں نے انکو پس جواب سلام کا
دونوں نے یعنے اچھی طرح پھر کہا دونوں نے مرحبا بھائی صالح کو اور نبی صالح کو پھر لے چڑھے مجھکو جبرئیلؑ طرف تیسرے آسمان کے پس کھلوایا دروازہ کہا گیا
کون ہے یہ کہا جبرئیلؑ نے کہ میں جبرئیل ہوں کہا گیا اور کون ہے ساتھ تیرے کہا محمدؐ ہیں کہا گیا اور تحقیق بھیجا گیا تھا کوئی طرف انکے کہا ہاں کہا گیا مرحبا انکو
پس اچھا آنا آیا پس کھولا گیا دروازہ پس جبکہ پہونچا میں یعنی تیسرے آسمان میں ناگہاں یوسفؑ کھڑے تھے کہا جبرئیلؑ نے کہ یہ یوسفؑ ہیں پس سلام کر
انکو پس سلام کیا میں نے انکو پس جواب دیا پھر کہا مرحبا بھائی صالح کو اور نبی صالح کو پھر لے چڑھے مجھکو جبرئیلؑ یہاں تک کہ آئے چوتھے آسمان پر پس کھلوایا
دروازہ کہا گیا کون ہے یہ کہا جبرئیلؑ نے میں ہوں کہا گیا اور کون ہے ساتھ تیرے کہا محمدؐ ہیں کہا گیا اور تحقیق بھیجا گیا کوئی طرف اسکے کہا ہاں کہا گیا مرحبا انکو
پس اچھا آنا آیا پس کھولا گیا دروازہ پھر جبکہ پہونچا میں یعنی اس آسمان میں پس ناگہاں ادریسؑ تھے پس کہا جبرئیلؑ نے یہ ہیں ادریسؑ پس سلام کر انکو
پس سلام کیا میں نے انکو پس جواب دیا سلام کا پھر کہا مرحبا بھائی صالح کو اور نبی صالح کو ف ح اگرچہ ادریسؑ آنحضرتؐ کے داداؤں میں سے ہیں لیکن
انبیاء سب بھائی آپس میں ہیں اور چونکہ باپ ہونا آدمؑ اور ابراہیمؑ کا مشہور تر اور روشن تر تھا انہوں نے ابن صالح کہا ف پھر لے چڑھے مجھکو جبرئیلؑ طرف
پانچویں آسمان کے پس کھلوایا دروازہ کہا گیا کون ہے یہ کہا جبرئیلؑ نے میں ہوں کہا گیا اور کون ہے ساتھ تیرے کہا محمدؐ ہیں کہا گیا اور تحقیق بھیجا گیا تھا کوئی
طرف انکے کہا ہاں کہا گیا مرحبا انکو پس اچھا آنا آیا پس کھولا گیا دروازہ پس جب پہونچا میں پس ناگہاں ہارونؑ تھے کہا جبرئیلؑ نے یہ ہارونؑ ہیں پس
سلام کرو انکو پس سلام کیا میں نے انکو پس جواب دیا سلام کا پھر کہا مرحبا بھائی صالح اور نبی صالح کو پھر لے چڑھے مجھکو یہاں تک کہ آئے چھٹے آسمان پر
پس کھلوایا دروازہ کہا گیا کون ہے یہ کہا جبرئیلؑ نے کہ میں جبرئیلؑ ہوں کہا گیا اور کون ہے ساتھ تیرے کہا محمدؐ ہیں کہا گیا اور تحقیق بھیجا گیا تھا طرف انکے
کوئی کہا ہاں کہا گیا مرحبا انکو پس اچھا آنا آیا پس جب پہونچا میں اس آسمان میں تو ناگہاں موسیٰؑ تھے کہا جبرئیلؑ نے کہ یہ موسیٰؑ ہیں پس سلام کرو انکو
پس سلام کیا میں نے انکو پس جواب دیا سلام کا پھر کہا مرحبا بھائی صالح اور نبی صالح کو پس جبکہ بڑھا میں آگے کو روئے موسیٰؑ کہا گیا واسطے انکے

کہ کس چیز نے رولایا تجھکو کہا موسیٰ نے کہ رویا مین اسواسطے کہ ایک لڑکا نوجوان بھیجا گیا پیچھے میرے کہ داخل ہونگے بہشت مین اسکی امت سے زیادہ اُن لوگون سے
کہ داخل ہونگے اُسمین میری امت سے ف ح علما نے لکھا ہے کہ نہین تھا رونا موسیٰ کا بسبب حسد انکے کے اوپر فضیلت پیغمبر ہمارے کے اور انکی امت کے اسلئے کہ
حسد برا ہے عوام مومنین سے اور نعوذ باللہ دور کیا گیا ہے انمین سے اُس جہان مین پس کیونکر سرزد ہوا اُس شخص سے کہ برگزیدہ کیا اسکو خدای تعالیٰ نے اور کلام کیا
ساتھ اُسکے اور رونا انکا تھا کہین اسلئے بلکہ رونا اس سبب سے تھا کہ فوت ہوا حضرت موسیٰ سے اجر کہ مرتب ہوتے اسپر درجات بسبب نفع ہونیکے انکی امت کے بمتابعت
اوامر کے ورنہ بجالانا حکمونکا کہ موجب نقصان اجر اُنکے کا ہوا کہ اُس سے نقصان حضرت موسیٰ کے ثواب کا لازم آیا اسلئے کہ ہر پیغمبر کے لئے ثواب اُس شخص کا
ہوتا ہے کہ متابعت اسکی کرتا ہے اور بعضون نے کہا کہ وہ رونا واسطے اپنی امت کے حال پر از راہ شفقت کے بسبب اسکے کہ انھون نے فائدہ نہ اُٹھایا انکی متابعت
سے باوجود بڑی عمرونکے جیسے کہ فائدہ اُٹھایا اس امت مرحومہ نے اپنے پیغمبر کی متابعت سے باوجود چھوٹی عمرونکے اور نہ ہوئی کثرت انکی اس امت کی
کثرت کو چونکہ رکھی گئی ہی رحمت اور شفقت پیغمبرونکے دلونمین نسبت اپنی امت کے زیادہ اور رونے سے پس روئے موسیٰ از راہ رحم کرنیکے اپنی امت پر اس سلوک مین
کہ وقت زیادتی رحمت اور کرم کا تھا شاید کہ حق سبحانہ رحم کرے انپر بسبب برکت اس ساعت کے اور بعضون نے کہا کہ مقصود موسیٰ کو خوش کرنا ہمارے پیغمبر
کے دل کا تھا اس سبب سے کہ تابع انکے بہت ہین اور داخل ہونگے بہشت مین زیادہ بہ نسبت اُن لوگونکے کہ داخل ہونگے اسمین امتونمین سے اور کہنا موسیٰ کا
کہ ایک لڑکا بھیجا گیا بعد میرے یہ از راہ انکی حقارت کے نہین بلکہ از راہ بڑا جاننے قدرت اور کرم پروردگار کے کہا کہ کیا اسکی قدرت ہے کہ اس سن مین یہ
بخشا انکو مرتبہ کہ نہ کہ ملا انکو باوجود بڑی عمرونکے وہ نہین ملا اور ممکن ہے کہ غلام کہنا اسلئے ہو کہ تھے حضرت وقت گذرنیکے انبیا پر کم عمر بہ نسبت عمرون
انکی کے دنیا مین اور گذرنے زمانہ کے انپر عالم برزخ مین ت پھر لیچڑھے مجھکو جبرئیل طرف آسمان ساتوین کے پس کھلوایا جبرئیل نے دروازہ پس
کہا گیا کون ہے یہ کہا جبرئیل نے مین جبرئیل ہون کہا گیا اور کون ہے ساتھ تیرے کہا محمد ہین کہا گیا اور بھیجا گیا تھا کوئی طرف انکے کہا ہان کہا گیا مرحبا
انکو پس اچھا آنا آیا پس جبکہ پہونچا مین اس آسمان مین پس ناگہان ابراہیم تھے کہا جبرئیل نے کہ یہ باپ ہین تمہارے ابراہیم پس سلام کرو انکو
پس سلام کیا مین نے انکو پس جواب دیا سلام کا پھر کہا مرحبا بیٹے صالح کو اور نبی صالح کو ف ع کہا حافظ سیوطی نے کہ اشکال لازم آتا ہے انبیا کے
دیکھنے پر آسمانونمین باوجود اسکے کہ بدن انکے قبرونمین ہین اور جواب دیا گیا ہے اسکا یہ کہ ارواح انکی متشکل ہوئین تھین بہ صورت بدنونکی یا حاضر ہوئے تھے بدن انکے
حضرت کی ملاقات کے لئے اس رات مین واسطے تعظیم انکی کے اور اختلاف کیا گیا ہے کہ مخصوص ہونا ہر آسمان کا ساتھ ہر نبی کے انبیاء مذکورین مین سے کس سبب سے
تھا اور حکمت کیا تھی اسمین اور مشہور تر یہ ہے کہ بحسب تفاوت انکی کے تھا درجات مین اور تفصیل اسکی ابن ابی حمزہ نے یون لکھی ہے کہ خصوصیت آدم کی ساتھ پہلے آسمان کے
اس سبب سے تھی کہ وہ اول ہین سب انبیا مین اور اول باپ ہین سب کے پس مناسب ہوا ہونا انکا پہلے آسمان پر اور عیسیٰ کو خصوصیت ساتھ دوسرے آسمان کے اسلئے ہوئی
کہ نسبت اور انبیا کے زمانہ انکا بہت قریب ہے ہمارے نبی کے زمانہ سے اور قریب انکے یوسف تھے اسلئے کہ امت آنحضرت کی داخل ہوگی جنت مین بصورت انکے
اور ادریس چوتھے آسمان مین تھے بسبب فرمانے اللہ تعالیٰ کے ورفعناہ مکانا علیا اور چوتھا آسمان ساتونمین اوسط اور معتدل ہے اور ہارون پانچوین مین بسبب قریب
ہونے بھائی اپنے کے تھے اور موسیٰ اوپر اس سے تھے بسبب فضیلت کلام کرنے اللہ تعالیٰ کے اور ابراہیم اوپر انکے اسلئے کہ وہ افضل انبیا کے ہین بعد نبی ہمارے کے
کہتا ہون مین کہ باقی رہا کلام بیچ مقدمہ تمام انبیاء علیہم السلام کے کہ وہ کہان تھے پس شاید وہ بھی موجود ہون آسمانونمین مناسب مقام اپنے کے اور ذکر کیا گیا ہے انمین
مگر ایک ایک مشہور انبیاؤنمین سے اور اکتفا کیا ساتھ ذکر انکے کے باقی پیغمبرون سے ت پھر اُٹھایا گیا مین طرف سدرۃ المنتہیٰ کی ف ع نام ایک درخت کا ہے
ساتوین آسمان مین اور جڑ اسکی ساتوین آسمان مین ہے اور سدرہ لغت مین بیر کے درخت کو کہتے ہین اور منتہیٰ اسکو اس سبب سے کہتے ہین کہ علوم خلائق کے قسم ملائکہ
وغیرہ سے اوسی تک پہنچتے ہین اور کوئی اس سے گذرا نہین سوا ہمارے پیغمبر صلعم کے ع چنان گرم در تیہ قربت براند کہ در سدرہ جبرئیل از و باز ماند ت پس

ناگہان پیرا سکے مانند مشکون ہاتھیون کے تھے اور ناگہان پتے اسکے مانند کانون ہاتھیون کے ف ح لفظ تفاوت کے نسخون اور شرح سے تغیر سے مع قبل کی ہے جیسے کہ
دیگر جمع دیکھنے کی اور تشبیہ بقدر فہم عوام کے ہے ورنہ قیاس عقل کے ہو والا ثمر لیلا انکا حد حصر سے باہر ہے ترجمہ کہا جبرئیل نے یہ سدرۃ المنتہی ہے ف ح مقصود جبرئیل کو
یا تو معلوم کروانا اس مقام کا تھا اور خوشخبری دینی آنحضرت کو ساتھ پہونچنے کے اس مقام میں کہ منتہی عقلون اور علمون خلائق کا ہے یا مقصود عذر کرنا تھا
اپنی مفارقت کا اور آنحضرت کی مصاحبت سے رہ جانیکا سے بگفتا فراتر مجالم نماند بماندم کہ نیروی بالم نماند اگر یک سر موی برتر پرم فروغ تجلی بسوزد پرم
پس ناگہان وہان چار نہرین تھین دو نہرین چھپی ہوئی اور دو نہرین ظاہر کہا جس نے کیا ہین یہ دونون طرح کی نہرین ظاہر اور باطن کی ای جبرئیل کہا جبرئیل نے
اسی پر دو نہرین چھپی ہوئی بہشت مین ہین ف ح طیبی نے کہا کہ ایک سلسبیل ہے اور دوسری کوثر اور باطن یعنی چھپی ہوئی اس سبب کہتے ہین کہ بہشت کے بیچ
ہین اس سے باہر نہین نکلین اور بعضے کہتے ہین کہ اس سبب باطن کہتے ہین کہ عقلین اسکے وصف کی کنہ کو نہین پہنچتین ہیں اور اسی پر دو نہرین ظاہر ہین نیل اور فرات
ف ح ظاہر یہ ہے کہ مراد نیل مصر اور فرات کوفہ ہے اور بحکم حدیث کے وہ سدرہ کی جڑ سے نکلتی ہین اور زمین پر پڑتی ہین اور روان ہوتی ہین اس مین
اور بعضون نے کہا کہ یہ قبیل تشبیہ کے سے ہے کہ پانی انکا لطافت اور شیرینی اور منافع مین مشابہ بہشت کے پانی کے ہے یا یہ قبیل موافق اسما کے سے ہے یعنے
جیسے یہان ان دونون نہرونکا نام نیل و فرات ہے ایسی ہی بہشت مین بھی دو نہرین ہین کہ نام انکا نیل و فرات ہے واللہ اعلم ت پھر دکھایا گیا میرے لئے
بیت المعمور ف ح وہ ایک خانہ خدا ہے ساتوین آسمان مین محاذی خانہ کعبہ کے کہ اگر فرض کیا جاوے گرنا اسکا زمین پر تو سیدھا خانہ کعبہ ہی پر
آکر پڑے اور ذکر اسکا اگلی حدیث مین آتا ہے ترجمہ پھر لایا گیا میرے پاس ایک باسن شراب کا اور ایک باسن دودھ کا اور ایک باسن شہد کا لینے تاکہ
اختیار کرون مین جسکو کہ چاہون انمین سے پس لیا مین نے دودھ پس کہا جبرئیل نے کہ دودھ فطرت ہے ف ح یعنے دین اسلام کہ مخلوق ہین لوگ
اسپر کہا علما نے کہ دودھ اس عالم مین مثال دین اور علم کے ہے یہان تک کہ اگر کوئی خواب مین دیکھے کہ دودھ پیتا ہون تو تعبیر اسکی یہ ہوئی کہ دین اور علم سے متمتع
اور محظوظ ہوویگا مناسبت اسکے کہ غذا آدمی کی ابتدا مین وہی ہے اور بسبب اچھی ہضم ہونے اور لطافت اور شیرینی اور گوارا ہونے اسکے کے ت تو ہوگا
اس فطرت پر اور امت تیری ف ع اور اسی پر شراب ہے ام الخبائث اور اصل شر اور فساد کی ہے اور اور حدیث مین آیا ہے کہ کہا جبرئیل نے کہ اگر تو شراب
پیتا تو فساد ہوتا تیری امت مین اگرچہ شراب اس زمانہ مین مباح تھی خصوصا شراب جنت لیکن تعبیر اسکی اس جہان مین یہی تھی اور شہد اگرچہ شیرین
اور شفا دینے والا ہے لیکن لطافت دودھ کی اور گوارا ہونا اسکا زیادہ اس سے ہے اور حدیث آئندہ مین ذکر شہد کا نہین ہے یہی دو ظرف شراب اور
دودھ کے مذکور ہین اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ لانا ان تینون ظرفون کا آسمان پر تھا اور حدیث آئندہ مین آیا ہے کہ وقت آنیکے مسجد اقصی
مین تھا اور ظاہر یہ ہے کہ ہر دو مقام مین ہو بیت المقدس مین باسن شراب اور دودھ کا اور پھر آسمانونکے باسن شراب اور دودھ اور شہد کے لائے ہون
واللہ اعلم ت پھر فرض کی گئی مجھپر نماز یعنے پچاس نمازین ہر دن اور رات مین پس پھرا مین درگاہ رب سے پس گذرا مین موسی علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام
ف ع یعنی بعد گذرنیکے ابراہیم علیہ السلام پر روایت کیا ہے ترمذی نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ملا مین ابراہیم سے شب معراج مین پس کہا اے محمد صلعم
کہنا تو اپنی امت کو میری طرف سے سلام اور خبر دینا تو انکو کہ جنت اچھی مٹی اور شیرین پانی کی ہے اور وہ چٹیل میدان ہے اور درخت بونے اسکے سبحان اللہ
والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر کا ہے ت پس کہا موسی نے ساتھ کس عبادت کے حکم کیا گیا تو کہا کہ حکم کیا گیا مین ساتھ پچاس نماز کے ہر دن مین اور
رات مین کہا موسی علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام نے کہ تحقیق امت تیری نہین ادا کر سکیگی پچاس نمازین یعنے عادۃ یا سہولۃ بسبب ضعف
یا کسل کے قسم اللہ کی آزمایا ہے مین نے لوگونکو پہلے تمہارے اور دریافت کیا ہے کہ اٹھانا مشقت اور تکلیف کا سخت ہے انکی طبیعتون پر اور
علاج کیا ہے مین نے بنی اسرائیل کا سخت ترین علاج یعنی اور اصلاح پذیر نہ ہوسکا باوجودیکہ وہ قوی تھے بہ نسبت تمہاری امت کے پس پھری

امت کیونکہ ادا کرسکے گی اتنی نمازیں پس پھر جاؤ تم طرف پروردگار اپنے کے اور درخواست کرو پروردگار سے تخفیف اور آسانی کی واسطے امت اپنی کے
پس پھر گیا میں یعنی اپنے رب کی طرف دوبارہ پس موقوف و رحم کیں مجھ سے دس نمازیں اور چالیس رہیں پس پھر چلا میں طرف موسیٰ کے پس کہا موسیٰ نے
مانند اُس کلام کے کہ کہا تھا پہلی بار کہ تیری امت نہیں ادا کرسکے گی چالیس نمازیں اور میں آزما چکا ہوں لوگوں کو پس پھر جا اور تخفیف چاہ پس پھر گیا میں درگاہ
رب میں پس کم کیں مجھ سے اور دس نمازیں اور تیس رہیں پس آیا میں نزدیک موسیٰ کے پس کہا مانند اسکے کہ کہا تھا پس پھر گیا میں پس کم کیں مجھ سے دس
نمازیں اور بیس رہیں پس آیا موسیٰ کے پاس پس کہا مثل پہلے کلام کے پس پھر گیا میں پس حکم کیا گیا میں ساتھ دس نمازوں کے ہر روز پس آیا میں موسیٰ کے
پاس پس کہا مانند اسی کلام کے پس پھر گیا میں پس حکم کیا گیا میں ساتھ پانچ نمازوں کے ہر روز کہا موسیٰ نے کہ بلا شبہ امت تیری یعنی اکثر انکے نہیں طاقت
رکھینگے پانچ نمازوں کی یعنے انکی مداومت اور مواظبت اور محافظت کی ہر روز اور تحقیق میں نے آزمایا ہے لوگوں کو پہلے سے اور علاج کیا بنی اسرائیل کا
سخت تریں علاج یعنے اور اس سے کم بھی نہ ادا کر سکے پس پھر جا طرف اپنے پروردگار کی اور سوال کر واسطے تخفیف کا اپنی امت کے لئے
ف ع کہا خطابی نے کہ بار بار جو حضرت موسیٰ نے آنحضرت صلعم کو اللہ تعالیٰ کے پاس بھیجا اور آنحضرت نے تخفیف چاہی تو معلوم کر لیا تھا انھوں نے
کہ پہلا حکم واجب قطعی نہیں ہے ورنہ لائق تکرار کرتے پس معلوم ہوتا بار بار عرض کرنے کا دلیل ہے اس پر کہ پہلا حکم غیر واجب تھا قطعاً اسلئے کہ جو چیز واجب
ہوتی ہے قطعاً نہیں قبول کرتی تخفیف کو ذکرہ الطیبی اور میں کہتا ہوں کہ جو چیز واجب نہیں ہوتی اُس میں تخفیف چاہنے کی کیا حاجت ہے پس صحیح یہ ہے کہ جو
بعضوں نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پہلے پچاس نمازیں فرض کی تھیں پھر رحم کیا اپنے بندوں پر اور نسخ کیا انکو ساتھ پانچ کے جیسے اور بعضے احکام منسوخ
ہوئے ہیں ت کہا آنحضرت نے کہ سوال کیا میں نے اپنے رب سے یعنی تخفیف کا یہاں تک کہ شرمندہ ہوا میں یعنے کثرت سوال سے اب نہیں جا سکتا میں
طلب تخفیف کے لئے اگرچہ ظن ہو امت کے نہ محافظت کرسکنے کا و لیکن راضی ہوں میں یعنی حکم رب پر اور تسلیم کرتا ہوں میں امر الٰہی کو یا سونپتا ہوں میں کار اپنا اور
کار امت کا اللہ تعالیٰ کو فرمایا آنحضرت نے پس جب وقت کہ گذرا میں اُس مقام سے آواز دی آواز دینے والے نے یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے کہ مقرر اور
جاری کیا میں نے فرض اپنا یعنے اول اور تخفیف کی میں نے اپنے بندوں سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے یعنی دوسری بار تتمہ اسکا آگے آتا ہے **وعن**
ثابت البنانی عن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اتیت بالبراق وھو دابۃ ابیض طویل فوق الحمار ودون
البغل یقع حافرہ عند منتھی طرفہ فرکبتہ حتی اتیت بیت المقدس فربطتہ بالحلقۃ التی تربط بھا
الانبیاء قال ثم دخلت المسجد فصلیت فیہ رکعتین ثم خرجت فجاءنی جبریل باناء من خمر واناء من لبن
فاخترت اللبن فقال جبریل اخترت الفطرۃ ثم عرج بنا الی السماء وساق مثل معناہ قال فاذا انا بادم فرحب
بی ودعا لی بخیر وقال فی السماء الثالثۃ فاذا انا بیوسف اذا ھو قد اعطی شطر الحسن فرحب بی ودعا لی بخیر ولم یذکر
بکاء موسی وقال فی السماء السابعۃ فاذا انا بابراھیم مسندا ظھرہ الی البیت المعمور واذا ھو یدخلہ کل یوم سبعون الف
ملک لا یعودون الیہ ثم ذھب بی الی السدرۃ المنتھی فاذا ورقھا کاذان الفیلۃ واذا ثمرھا کالقلال فلما غشیھا من
امر اللہ ما غشی تغیرت فما احد من خلق اللہ یستطیع ان ینعتھا من حسنھا واوحی الی ما اوحی ففرض علی خمسین
صلوۃ فی کل یوم ولیلۃ فنزلت الی موسی فقال ما فرض ربک علی امتک قلت خمسین صلوۃ فی کل یوم ولیلۃ قال ارجع
الی ربک فسلہ التخفیف فان امتک لا تطیق ذلک فانی بلوت بنی اسرائیل وخبرتھم قال فرجعت الی ربی فقلت
یا رب خفف علی امتی فحط عنی خمسا فرجعت الی موسی فقلت حط عنی خمسا قال ان امتک لا تطیق ذلک فارجع

بقیہ

إِلَى رَبِّكَ فَسَلْهُ التَّخْفِيفَ قَالَ فَلَمْ أَزَلْ أَرْجِعُ بَيْنَ رَبِّي وَبَيْنَ مُوسَى حَتَّى قَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّهُنَّ خَمْسُ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ لِكُلِّ صَلَوٰةٍ عَشْرٌ فَذَٰلِكَ خَمْسُونَ صَلَوٰةً مَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كُتِبَتْ لَهُ حَسَنَةً فَإِنْ عَمِلَهَا كُتِبَتْ لَهُ عَشْرًا وَمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا لَمْ تُكْتَبْ لَهُ شَيْئًا فَإِنْ عَمِلَهَا كُتِبَتْ لَهُ سَيِّئَةً وَاحِدَةً قَالَ فَنَزَلْتُ حَتَّى انْتَهَيْتُ إِلَى مُوسَى فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ ارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَسَلْهُ التَّخْفِيفَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ قَدْ رَجَعْتُ إِلَى رَبِّي حَتَّى اسْتَحْيَيْتُ

رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ثابت بنانی سے کہ روایت کرتے ہیں انس سے یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لایا گیا میرے پاس براق اور براق چارپایہ تھا سفید دراز بیچ بیچ میانہ جیسے کہ فرمایا گدھے سے اونچا اور خچر سے نیچا تھا سم اسکا نزدیک تمام ہونے نگاہ اسکی کے پس سوار ہوا میں اُسپر یہانتک کہ آیا میں بیت المقدس میں پس باندھا میں نے براق کو ساتھ اُس حلقہ دروازہ مسجد کے کہ باندھتے تھے اُس سے انبیا یعنے اپنے براقونکو یا اس براق کو بنا بر اختلاف قولین مذکورین کے فرمایا حضرت نے پھر داخل ہوا میں مسجد اقصیٰ میں ف ع اسقدر اسرا پر تو اجماع سب علما کا ہے اور اختلاف معتزلہ کا ہے بیچ اسرا کے آسمان تک بنا بر منع ہونے خرق والتیام کے تبعیت کلام کے ت پس پڑہیں میں نے اُس میں دو رکعتیں ف ع یعنے تحیۃ المسجد اور ظاہر یہ ہے کہ یہ وہ نماز ہے کہ جس میں آنحضرت صلعم امام ہوئے اور انبیا مقتدی پس راوی نے ذکر آنحضرت صلعم کی امامت کا نہیں کیا بسبب اختصار کے یا نسیان سے جیسے کہ پہلی حدیث میں ذکر مسجد کے داخل ہونے کا بھی فوت ہوا ہے پھر نکلا میں یعنے مسجد سے پس لائے میرے پاس جبرئیل ع ایک برتن شراب کا اور برتن دودھ کا ف ع اور شاید کہ نہ ذکر کرنا شہد کا بسبب اختصار راوی کے ہو ت پس اختیار کیا میں نے دودھ کو پس کہا جبرئیل ع نے کہ اختیار کیا تو نے فطرۃ کو یعنے دین اسلام کو پھر چڑھایا ہمکو طرف آسمان کے ف ع لفظ عرج ساتھ زبر عین اور ر کے ہے جیسے کہ ذکر کیا اسکو نووی اور سیوطی نے پس فاعل جبرئیل ہیں یا رب الجلیل بسبب فرمانے آنحضرت صلعم کے لفظ بنا کو یعنی اوپر لیگیا ہمکو اور جبرئیل کو اللہ تعالیٰ اور ممکن ہے یہ کہ ہو لفظ بنا بنا بر تعظیم کے اور ایک نسخہ میں ساتھ صیغہ مجہول کے ہے یعنے چڑھایا گیا ہمکو ت اور ذکر کی ثابت نے حدیث انس سے مانند معنی حدیث سابق کے کہ گذری ساتھ روایت قتادہ کے انس سے چنانچہ بیان کرتا ہے اسکو کہ فرمایا ہے آنحضرت صلعم نے یا ثابت نے یا انس نے بطریق مرفوع کے پس ناگہان میں نزد آدم ع کے پس مرحبا کہا مجھکو یعنے بعد جواب سلام کے کہا مرحبا بالابن الصالح والنبی الصالح اور دعا کی واسطے میرے ساتھ خیر کے اور فرمایا بیچ آسمان تیسرے کے پس ناگہان ملا میں ساتھ یوسف ع کے یعنی جیسے کہ پہلی حدیث میں بھی اسیطرح تھا ناگہان یوسف تحقیق دئے گئے ہیں آدھا حسن پس مرحبا کہا مجھکو اور دعا کی خیر کی میرے لئے ف ع اور ظاہر تر یہ ہے کہ مراد آدھے حسن سے یہ ہے کہ بہ نسبت اپنے زمانہ کے لوگونکے حسن کے آدھا حسن رکھتے تھے اور کہا بعضے حفاظ نے ہمارے مشائخ متاخرین معتبرین میں سے کہ آنحضرت صلعم احسن تھے یوسف علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام سے اسلئے کہ نہیں نقل کیا گیا ہے کہ یوسف ع کی صورت کی روشنی کا عکس دیوار پر پڑتا تھا اسقدر کر دیتا تھا اسکو مثل آئینہ کے کہ اُس میں سامنے کی چیزیں معلوم ہونے لگتیں اور ہمارے نبی صلعم کی صورت کا یہ حال نقل کیا گیا ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے پوشیدہ رکھا تھا انکے صحابہ سے بہت اس جمال روشن میں سے اسلئے کہ اگر ظاہر ہوتا انکے لئے تو نہ دیکھ سکتے طرف اُنکے کا قال بعض المحققین اور حضرت یوسف ع کے حال میں سے کچھ بھی پوشیدہ نہ تھا انتہے علاوہ اسکے یہ کہ بعضوں نے یہ بھی معنی اسکے کہے ہیں کہ دئے گئے تھے یوسف حسن میرا یعنے بہ نسبت آنحضرت ع کے حسن کے وہ آدھا حسن رکھتے تھے کذا ذکرہ الطیبی اور حضرت شیخ نے لکھا ہے کہ بالجملہ ثابت ہوا ہے بیچ شان یوسف ع کے اور صباحت انکی کے ایسے مضمون کہ ذہن میں ڈالتے ہیں یہ بات کہ وہ سب سے زیادہ حسن رکھتے تھے چنانچہ ابھی قصہ معراج میں ایک روایت آئی ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ پہنچا میں ایک شخص پر کہ احسن خلق اللہ تھا اور زیادہ تھا خلق اللہ سے حسن میں جیسا کہ چاند بہ نسبت تمام ستارونکے پھر ترمذی ایک حدیث لایا ہے اپنے جامع میں انس سے کہ نہیں بھیجا اللہ تعالیٰ نے کسی پیغمبر کو مگر کہ خوبرو اور خوش آواز اور ہم

پیغمبر تمہارا خوب رو زیادہ اور خوش آواز زیادہ ہے پس یہ حدیث معراج کی مخصوص ہے باعتبار جو آنحضرت صلعم کے جیسے کہ بعضون نے گمان کیا ہے کیونکہ کلام کرنیوالا عموم
خطاب مین داخل نہین ہوتا اور شیخ ابن حجر مکی نے شرح شمائل مین کہا ہے کہ تمام ایمان مین سے آنحضرت صلعم پر یہ بھی ہے کہ اعتقاد کرین کہ جمع نہین ہوا بیچ ظاہر صورت
کسی آدمی کے حسن و لطافت اسقدر کہ جمع ہوا آنحضرت صلعم مین جیسے کہ بیچ باطن سیرت کسی کے جمع نہین ہوا فضل اور کمال اسقدر کہ جمع ہوا آنحضرت مین
اسلئے کہ ظاہر عنوان باطن کا ہے اور صدا و رضا بطیب وصف آنحضرت کے یہ ہے کہ جو کچھ کہ سوائے مرتبہ الوہیت کے ہے قسم فضل و کمال سے سب حضرت کیلئے
ثابت ہے اور کوئی آدمی کامل تر آپ سے اور برابر انکے نہین ہے رباعی کسی بحسن و بلاغت بیا ما نرسد بتر اورین سخن انکار کا رما نرسد ہزار سکہ بیازار کائنات
زنند یکی بخوبی صاحب عیار ما نرسد صلی اللہ علیہ وآلہ بقدر حسنہ و جمالہ و فضلہ و کمالاتہ اور نہین ذکر کیا یعنے ثابت رض نے اس سے اس حدیث مین رونا موسیٰ کا
یعنے جیسے کہ پہلی حدیث مین گذرا اور کہا ساتوین آسمان مین یعنے زیادہ بہ نسبت حدیث سابق کے پس ناگہان دیکھا مین نے ابراہیم علیہ السلام
کو اس حال مین کہ لگائے ہوئے ہین پشت اپنی طرف بیت المعمور کے اور ناگہان بیت المعمور مین داخل ہوتے ہین ہر روز ستر ہزار فرشتے نہین داخل
ہوتے وہ پھر دوسری بار اس مین یعنے ہر روز ستر ہزار اور ہی فرشتے آتے ہین پہلونکی نوبت پھر نہین پہونچتی بسبب کثرت انکی کے پھر لیگئے مجھکو
طرف سدرة المنتہی کے پس ناگہان پتے اسکے مانند کانون ہاتھیونکے تھے اور ناگہان پھل اسکے مانند مٹکونکے پس جبکہ ڈھانک لیا سدرہ کو حکم خدا سے اس چیز
کو ڈھانکا ف ع بعضون نے کہا فرشتونکے بازوونکے انوار سے ڈھانکا اور بعضون نے کہا سونے کی ٹڈیون نے یا اور رنگ برنگ کی چیزون نے
کہ معلوم نہین وہ کیا تھین اور ظاہر تر یہ ہے ت متغیر ہوا سدرہ یعنی اپنی حالت پہلی سے طرف مرتبہ عالی کے پس نہین کوئی اللہ کی مخلوقات مین سے بیان کر سکتا اور
اسکا بسبب کمال خوبی اسکی کے اور وحی بھیجی طرف میرے حق سبحانہ تعالیٰ نے جو کچھ کہ بھیجی ف ح سوا خدا اور رسول کے کوئی نہین جانتا اور بہت اچھی اور احتیاط
کی بات بھی ہے کہ اسکو مبہم اور مجمل ہی رکھین درپے اسکے بیان اور تفسیر کے نہون ت پس فرض کی گئین مجھپر پچاس نمازین ہر دن اور ہر رات مین پس
اترا مین بلندی اس مقام سے اور پہونچا طرف موسیٰ کے اس آسمان مین کہ وہ تھے پس کہا موسیٰ نے کیا فرض کیا تیرے پروردگار نے تیری امت پر کہا
مین نے کہ فرض کین مجھپر پچاس نمازین ف ع اور زیادہ کیا ایک نسخہ صحیحہ مین فی کل یوم ولیلة ت کہا موسیٰ نے کہ پھر جا طرف پروردگار اپنے کے اور
سوال کر اس سے تخفیف کا اسلئے کہ تیری امت نہین طاقت رکھیگی پس تحقیق مین نے آزمایا ہے بنی اسرائیل کو اور امتحان کیا ہے انکا فرمایا حضرت نے
پھر گیا مین طرف پروردگار اپنے کے اور عرض کیا مین نے کہ اے میرے پروردگار میرے تخفیف کر میری امت پر پس کم کین میری جہت سے اور بسبب میری
امت کے پانچ نمازین ف ع اور شاید کہ تقدیر یہ ہے کہ خمسا خمسا یعنی پانچ کم کین پھر پانچ پس موافق ہوگی روایت عشر کے اور ظاہر تر یہ ہے کہ
روایت عشر کی اختصار ہے روایت خمسا سے اور مؤید ہے اسکو قول حضرت کا ت پس پھر آیا مین طرف موسیٰ کے اور کہا مین نے کہ کم کین مجھسے پانچ نمازین
کہا موسیٰ نے کہ تحقیق امت تیری نہین طاقت رکھیگی اسکی یعنی مقدار باقی کی بھی پس پھر جا طرف رب اپنے کے اور سوال کر اس سے تخفیف کا فرمایا حضرت
نے پس ہمیشہ آمد و رفت کی مین نے درمیان رب اپنے کے اور درمیان موسیٰ کے یعنی اور ہر بار پانچ پانچ نمازین کم ہوتی تھین اور آخر کو پانچ مقرر ہوئین یہانتک کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے
اے محمد صلعم تحقیق یہ نمازین پانچ نمازین ہین یعنی فرض ہر دن اور رات مین واسطے ہر نماز کے ثواب دس نماز کا ہے یعنے عملا اور اعتبارا پس اسی حساب سے
یہ حکم پچاس نماز کا رکھتے ہین جس نے قصد کیا نیکی کرنے کا پھر نکیا اسکو یعنی بسبب مانع شرعی کے یا عذر عرفی کے لکھی جاتی ہے اسکے لئے وہ نیکی کہ قصد اسکا
کیا تھا ایک نیکی یعنے ثواب ایک نیکی کا پس اگر کی وہ نیکی یعنے بعد اسکے قصد کرنیکے لکھی جاتی ہے وہ نیکی اسکے لئے دہ چند ف ع یعنے
ثواب دس نیکیونکا بسبب ملانے قصد قلب کے طرف مباشرت عمل قالب کے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے من جاء بالحسنة فله عشر امثالها اور یہ ادنی درجہ
ہے تضاعف کا بیچ غیر حرم کے اور وارد ہے حدیثون مین کہ اس سے بھی مضاعف کرتے ہین سات سو تک بلکہ زیادہ اس سے بمقدار صدق و اخلاص

ترجمہ اور جسنے قصد کیا برائی کا یعنی اور ارادہ مصمم اُسکے کرنیکا کیا نہیں پھر نیا اسکو یعنی پس ترک کیا اسکو بغیر باعث کسی یا سبب مباح سے بخلاف اسکے کہ ترک کیا اسکو اللہ کے لئے نہیں لکھی جائیگی اسکے لئے یہ برائی مذکورہ کچھ ف ع لیکن اگر ترک کیا اسکو اس حال مین کہ عزم کیا تھا اُسکے کرنے کا تو وہ دو حال سے خالی نہیں اگر ترک کیا تھا اسکو اللہ تعالیٰ کے لئے تو شک نہیں ہے کہ ایک نیکی لکھی جائیگی اسکے لئے ایک نیکی اور اگر ترک کیا تھا اُسکو کسی غرض فاسد کے لئے تو لکھی جائیگی اسکے لئے ایک برائی کما ذکرہ حجۃ الاسلام فی الاحیاء اور تصریح کی ہی ساتھ اسکے بہت سے علمانے مت لیکن گی وہ برائی تو لکھی جائیگی وہ برائی اسکے لئے ایک برائی ف ع اسلئے کہ برائی نہیں مضاعف ہوتی بحسب کمیت کے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے من جاء بالسیئۃ فلا یجزیٰ الا مثلہا وہم لا یظلمون اس مین اشارہ ہی اسکی طرف کہ یہ عدل ہی جیسے کہ مضاعف ہونا فضل تھا ت فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پس ترا مین اُس مقام عالی سے یہانتک کہ پہنچا مین طرف موسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے پس خبر دی مین نے اُنکو یعنی اس ماجرے کی پس کہا موسیٰ نے پھر جا اپنے پروردگار کی طرف پس سوال کر اُس سے تخفیف کا یعنی تاکہ پانچ سے بھی کم کرے پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مین نے تحقیق رجوع کی مین نے طرف پروردگار اپنے کے کتنے ہی بار یہانتک کہ حیا کی مین نے اُس سے نقل کی یہ مسلم نے **وعن** ابن شہاب عن انس قال کان ابوذر یحدث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فرج عنی سقف بیتی وانا بمکۃ فنزل جبریل ففرج صدری ثم غسلہ بماء زمزم ثم جاء بطست من ذہب ممتلئ حکمۃ وایمانا فافرغہ فی صدری ثم اطبقہ ثم اخذ بیدی فعرج بی الی السماء فلما جئت الی السماء الدنیا قال جبریل لخازن السماء افتح قال من ہذا قال ہذا جبریل قال ہل معک احد قال نعم معی محمد صلی اللہ علیہ وسلم فقال ارسل الیہ قال نعم فلما فتح علونا السماء الدنیا اذا رجل قاعد علی یمینہ اسودۃ وعلی یسارہ اسودۃ اذا نظر قبل یمینہ ضحک واذا نظر قبل شمالہ بکی فقال مرحبا بالنبی الصالح والابن الصالح قلت لجبریل من ہذا قال ہذا آدم وہذہ الاسودۃ عن یمینہ وعن شمالہ نسم بنیہ فاہل الیمین منہم اہل الجنۃ والاسودۃ التی عن شمالہ اہل النار فاذا نظر عن یمینہ ضحک واذا نظر قبل شمالہ بکی حتی عرج بی الی السماء الثانیۃ فقال لخازنہا افتح فقال لہ خازنہا مثل ما قال الاول قال انس فذکر انہ وجد فی السموات آدم وادریس وموسی وعیسی وابراہیم ولم یثبت کیف منازلہم غیر انہ ذکر ان وجد آدم فی السماء الدنیا وابراہیم فی السماء السادسۃ قال ابن شہاب فاخبرنی ابن حزم ان ابن عباس وابا حبۃ الانصاری کانا یقولان قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم عرج بی حتی ظہرت لمستوی اسمع فیہ صریف الاقلام وقال ابن حزم وانس قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ففرض اللہ علی امتی خمسین صلوۃ فرجعت بذلک حتی مررت علی موسی فقال ما فرض اللہ لک علی امتک قلت فرض خمسین صلوۃ قال فارجع الی ربک فان امتک لا تطیق فراجعنی فوضع شطرہا فرجعت الی موسی فقلت وضع شطرہا فقال راجع ربک فان امتک لا تطیق ذلک فرجعت فراجعت فوضع شطرہا فرجعت الیہ فقال ارجع الی ربک فان امتک لا تطیق ذلک فرجعت فقال ہی خمس وہی خمسون لا یبدل القول لدی فرجعت الی موسی فقال راجع ربک فقلت استحییت من ربی ثم انطلق بی حتی انتہی بی الی سدرۃ المنتہی وغشیہا الوان لا ادری ما ہی ثم ادخلت الجنۃ فاذا فیہا جنابذ اللؤلؤ واذا ترابہا المسک **متفق علیہ** اور روایت ہی ابن شہاب یعنی زہری سے کہ نقل کی انس سے کہا انس نے تھے ابوذر حدیث کرتے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کھولی گئی مجھ سے چھت میرے گھر کی اس حال مین کہ مین مکہ

میں تھا ف ع ح لفظ فرج صیغہ ماضی مجہول ہے تخفیف اور تشدید سے بھی کہا ہے فرج اور تفریج سے معنی شق اور کشف کے یعنی ازالہ کیگئی اور روایتیں بیچ
تعیین مکان کے اسرا کے مختلف آئی ہیں بعضی میں حطیم اور بعضی میں حجر جیسے کہ پہلی حدیث فصل کی میں گذرا اور بعضی میں شعب ابی طالب اور بعضی میں بیت
ام ہانی اور یہ مشہور تر ہے اور جمع ان اقوال میں جیسے کہ فتح الباری میں کہا ہے یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ام ہانی کے گھر میں سوتے تھے اور اسکو اپنا بیت
فرمایا باعتبار شب باشی اور سکونت کرنے کے انہیں اور وہ شعب ابی طالب میں ہے پس فرشتہ آیا اور چھت انکے گھر کی پھاڑ کر حضرت صلعم کو کعبہ کے پاس لایا اور حضرت
لیٹ رہے اس حال میں کہ اثر نیند کا کچھ باقی تھا پھر نکالا آپکو حطیم سے طرف دروازہ مسجد کے اور آپکو براق پر سوار کر کر مسجد اقصی کو لیگیا ت پس اُترے
جبرئیل اور کھولا سینہ میرا پھر دھویا اسکو آب زمزم سے پھر لائے جبرئیل ایک لگن سونے کا بھرا ہوا حکمت و ایمان سے اور ملا الا جو کچھ کہ لگن میں تھا میرے
سینہ میں پھر ڈھانک دیا یا سیئے سینہ کو یعنی ملا دیا شق کو ف ح اسکی شرح پہلی فصل میں گذر چکی ہے و لیکن ظاہر یہاں یہ تھا کہ دھونا قلب مبارک کا سونے کی
لگن میں تھا بعد ازاں پر کیا گیا علم و ایمان سے اور یہاں ظاہر ہوتا ہے کہ پہلے دھو چکے تھے آب زمزم سے بعد اسکے لائے لگن بھرا ہوا حکمت و ایمان سے اور
ڈالا گیا سینہ مبارک میں فتامل ت پھر پکڑا جبرئیل نے ہاتھ میرا اور لے چڑھے مجھکو طرف آسمان کے ف ح یہاں ذکر سواری براق کا اور جانیکا مسجد اقصے
میں نہیں ہے اسی سبب سے گئے ہیں بعضے اس طرف کہ معراج بیچ غیر شب اسرا کے تھی اور سواری براق کی اسرا میں تھی واللہ اعلم ت پس جبکہ پہونچا میں طرف
آسمان نیچے کے کہا جبرئیل نے واسطے داروغہ آسمان کے کہ کھول یعنی دروازہ آسمان کا کہا اُسنے کون ہے یہ کہا جبرئیل ہے کہا داروغہ نے کہ کیا ہے ساتھ تیرے
کوئی کہا جبرئیل نے کہ ہاں میرے ساتھ محمد ہیں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس کہا اسنے کہ کیا بھیجا گیا تھا کوئی انکی طرف یعنی بلانے کے لئے کہا جبرئیل نے کہ ہاں پس جبکہ
کھولا دروازہ چڑھے ہم اس آسمان پر ناگہاں ایک شخص بیٹھے ہوئے تھے کہ انکے داہنی طرف کئی ایک شخص تھے یعنی انکی اولاد میں سے اور بائیں طرف انکے
کتنے ایک شخص تھے جسوقت کہ دیکھتے تھے داہنی طرف اپنے ہنستے تھے یعنی اسلئے کہ دیکھتے وہ چیز کہ باعث خوشی کی تھی یعنی جنتی ہونا انکا اور جسوقت کہ
دیکھتے بائیں طرف اپنے روتے تھے یعنی بسبب دوزخی ہونے انکے پس کہا بعد سلام اور رد سلام کے مرحبا نبی صالح کو اور بیٹے صالح کو کہا میں نے جبرئیل کو
کہ کون ہے یہ کہا جبرئیل نے کہ یہ آدم ہیں اور یہ اشخاص داہنی طرف انکے اور بائیں طرف انکے ارواح ہیں انکی اولاد کی پس داہنی طرف والی
ان میں سے بہشتی ہیں اور یہ ارواح ہیں کہ بائیں طرف انکے ہیں دوزخی ہیں پس جب دیکھتے ہیں داہنی طرف اپنے ہنستے ہیں اور جب دیکھتے ہیں بائیں
طرف اپنے روتے ہیں ف ع کہا قاضی نے آیا ہے کہ ارواح کفار کی محبوس ہیں سجین میں اور ارواح ایماندار کی چین کرتی ہیں علیین میں پس
کیونکر جمع کی گئیں آسمان میں اور جواب یہ کہا یوں دیا گیا ہے احتمال رکھتا ہے کہ ارواح پیش کیجاتی ہوں آدم علیہ السلام پر بعض اوقات میں پس جسوقت آنحضرت
گئے ہوں وہ وقت پیش ہونے ارواح کا ہو اور احتمال ہے کہ ارواح دیکھی گئی وہ ہوں کہ داخل نہیں ہوئی تھیں بدنوں میں جب تک اور وہ پیدا کی گئی
ہیں پہلے بدنوں کے اور جگہ انکے رہنے کی داہنی بائیں طرف آدم کے ہو اور وہ جانتے تھے انجام کار انکا پس قول آنحضرت صلعم کا نسمہ بنیہ عام
مخصوص ہے واللہ اعلم ت یہانتک کہ لیگئے مجھکو جبرئیل طرف دوسرے آسمان کے پس کہا واسطے داروغہ اسکے کہ کھول دروازہ پس کہا
جبرئیل کے لئے اسکے داروغہ نے مانند اس چیز کے کہ کہا تھا اول آسمان کے داروغہ نے کہ کون ہے اور تیرے ساتھ کون ہے الخ کہا انس نے پس ذکر
کیا یعنی آنحضرت صلعم نے یا ابوذر نے بطریق مرفوع کے اور ظاہر یہی ہے کہ آنحضرت صلعم نے پایا آسمانوں میں آدم اور ادریس و موسی و عیسی اور ابراہیم علیہم السلام کو
اور نہیں بیان کی یا ابوذر نے یا آنحضرت نے کیفیت منازل و مقام انکے کی سوا اسکے کہ ذکر کیا پایا آدم کو پہلے آسمان میں اور ابراہیم کو چھٹے آسمان میں
ف ع یہ موافق ہے روایت شریک کی انس سے اور ثابت تمام سوا اسکو نہیں ضبط کئے ہیں اور وہ یہ ہے کہ ابراہیم ساتویں آسمان میں ہیں پس اگر کہے تو
کہ متعدد ہے معراج تو کچھ اشکال نہیں والا قوی تر روایت جماعت کی ہے کہ حدیث جماعت میں آیا ہے کہ دیکھا ابراہیم علیہ السلام کو تکیہ لگائے ہوئے

ساتوین سدرۃ المنتہی کا اور وہ ساتوین آسمان مین ہے بلا خلاف اور علاوہ اسکے یہ بات ہے کہ نہین کیفیت بیان کی اُنکے منازل مقام کی بلکہ بیان کیا ہے کہ اُنکی اصل جڑ ہوگی بعد اسکے بیچ تعیین آسمانونکے اور دیکھنے انبیا کے کچھ تھوڑا سا اختلاف حدیثونمین واقع ہوا ہے اور وہ یا تو بسبب اشتباہ راویونکے ہے یا یہ ہوسکتا ہے کہ دو دو آسمانونمین دیکھا ہو وقت بوقت کہا ابن شہاب نے کہ پس خبر دی مجھکو ابن حزم نے کہ تحقیق ابن عباس اور ابا حبہ تھے کہتے کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے پھر اوپر لیجایا گیا مجھکو یہانتک کہ چڑھا مین ایک مکان بلند ہموار پر سنتا تھا مین اُسمین آواز قلمونکے لکھنے کی کہ فرشتے اُنسے تقدیرین اور حکم الہی لکھتے تھے اور لوح محفوظ سے احکام الہی نقل کرتے تھے کہا بعضے محققین نے ہمارے علما مین سے کہ معنی یہ ہوئے کہ مین قائم ہوا ایسے مقام مین کہ پہونچا مین اُسمین بسبب مرتبہ کے طرف ایسی جگہ کے کہ مطلع ہوا مین کائنات پر اور ظاہر ہوئے میرے لئے اوامر الہی اور تدبیر کرنی اسکی اپنی خلق مین قسم ہے اللہ کی یہ وہ مقام انتہی ہے کہ نہین تقدم ہوا اُس مین کسیکو اوپر اور کیفیت اُن قلمون کے سوای خدا اور رسول کے کوئی نہین جانتا اور حقیقت قلم کی ایک چیز ہے کہ اُس سے نقوش اور حروف پیدا ہوتے ہین اور نے اور فولاد اسکی حقیقت مین داخل نہین اور بعضے متفلسفہ اسمین کچھ تاویلین کر کے ظاہر معنی سے خارج کرتے ہین اور طریقہ اسلام یہ ہے کہ اسکو حمل ظاہری پر کرین وجود قلم کے قائل ہون اور اسکی حقیقت کو حوالہ علم الہی کے کرین ت اور کہا ابن حزم اور انس رض نے کہ فرمایا پیغمبر خدا نے کہ پس فرض کین میری امت پر پچاس نمازین پس پھر آیا مین اسکو لیکر اور قصد رکھتا تھا اُسکے عمل کا یہانتک کہ گذرا مین موسیٰ پر پس کہا کہ کیا فرض کیا اللہ نے بسبب تمہارے تمہاری امت پر کہا مین فرض کین پچاس نمازین کہا موسیٰ ع نے پس پھر جا طرف اپنے رب کے یعنی اور سوال کر اُس سے تخفیف اسلئے کہ امت تیری طاقت نہین رکھیگی ساتھ اسکی پس پھیرا اُنہونے مجھکو یعنی پھیرے وہ ہوئے سبب پھرنے میرے کے طرف رب کے پس موقوف کین اللہ تعالیٰ نے بعض پچاس کے ف ع اور وہ پانچوان حصہ پچاس کا تھا کہ وہ دس ہے یا دس ایسے ہین کہ وہ پانچوان حصہ پچاس کا ہے بموجب اختلاف پہلے کے ت پس پھرا مین طرف موسیٰ کے اور کہا مین کہ موقوف کی اللہ تعالیٰ نے بعض انکی پس کہا کہ پھر جا کر عرض معروض کر اپنے رب سے اسلئے کہ تحقیق امت تیری نہین طاقت رکھیگی اسکی پس پھر گیا مین یعنی طرف مکان اول کے پس خوب عرض معروض کی مین نے پس موقوف کین اور بعض انمین سے پس پھر آیا مین طرف موسیٰ کے کے پس کہا موسیٰ نے کہ پھر جا طرف رب اپنے کے اسلئے کہ تیری امت نہین طاقت رکھیگی اسکی پس خوب عرض و معروض کی مین نے پروردگار سے پس فرمایا ف ع یعنی آخر مین چنانچہ مصابیح مین لفظ فی الآخر ہے اور معنی یہ ہین کہ پس فرمایا واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آخر مراجعات مین ت کہ یہ پانچ نمازین ہین یعنی ادا مین اور وہ پچاس ہین یعنی ثواب و جزا مین نہین بدل کیا جاتا قول نزدیک میرے ف ع احتمال ہے کہ مراد یہ ہو کہ نہین مساوات کی تغیر درمیان پانچ اور پچاس کے ثواب مین اور عبادت بدلی نہین جائیگی یا کیا مین نے پچاس کو پانچ اور اسمین تبدیل نہین ہے ت پس پھرا مین طرف موسیٰ کے پس کہا کہ عرض معروض کر اپنے رب سے پس کہا مین نے کہ شرم کی مین نے اپنے رب سے ف ع یعنی اس وقت کہ کہا مجھکو لا یبدل القول لدی باوجود اسکے نہین ہے کوئی مانع تعدد مانع سے یعنی یہی شرم مانع ہوئی اور بار بار عرض کرنا اور سیاہ امر رخصت کا کر کے پھر آنا وغیرہ ذلک بھی مانع تھی اور باعث شرم ت پھر لیجایا گیا مجھکو یہانتک پہنچایا گیا مجھکو طرف سدرۃ المنتہی کے حالانکہ ڈھانکا تھا سدرۃ المنتہی کو رنگون نے یعنی انوار کے یا طرح بطرح کے بازون ملائکہ کے نے یا اور کچھ تھا نہین جانتا مین یعنی اب یا اسوقت بسبب متحیر ہونے نظر اُنکی کے حق کیطرف نہ مکانکی طرف کہ کیا ہے حقیقت ان رنگونکی پھر داخل کیا گیا مین بہشت مین پس ناگہان اُسمین تھے گنبد موتیونکے ف ع اور مسلم کی روایت مین آیا ہے کہ سیر کرتا تھا مین بہشت مین کہ ناگہان اُسمین ایک نہر تھی کہ اُسکے دونون کنارون پر قبے تھے کہ وہ اک موتیونکے ت اور ناگہان خاک بہشت کی مشک تھی ف ع یعنی خوشبو اسکی مثل مشک کے ہے یا حقیقت مین مشک ہے اور بہشت خوشبو ہے حدیث مین آیا ہے کہ جنت کی خوشبو کی لپٹ پہونچتی ہے پانسو برس کی راہ کی مسافت پر نقل کی بخاری اور مسلم نے وعن

عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا أُسْرِيَ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْتَهَى بِهِ إِلَى سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى وَهِيَ فِي السَّمَاءِ السَّادِسَةِ إِلَيْهَا يَنْتَهِي مَا يُعْرَجُ بِهِ مِنَ

الْاَرْضِ فَيُقْبَضُ مِنْهَا وَاِلَيْهَا يَنْتَهِيْ مَا يُهْبَطُ بِهٖ مِنْ فَوْقِهَا فَيُقْبَضُ مِنْهَا قَالَ اِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشٰى قَالَ فَرَاشٌ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ فَاُعْطِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثًا اُعْطِيَ الصَّلَوٰتِ الْخَمْسَ وَاُعْطِيَ خَوَاتِيْمَ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ وَغُفِرَ لِمَنْ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ مِنْ اُمَّتِهٖ شَيْئًا الْمُقْحِمَاتُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہا جبکہ رات کو لیجایا گیا رسول خدا کو لیجایا گیا انکو طرف سدرۃ المنتہی کے اور سدرۃ المنتہی چھٹے آسمان میں ہے ف ع کہا ایک شارح نے کہ وہم ہوا ہے کسی راوی کو کہ کہا چھٹے آسمان میں ہے سدرہ اور صواب یہ ہے ساتوین آسمان میں ہے جیسا کہ مشہور ہے درمیان جمہور راویونکے کہا قاضی نے کہ ہونا اسکا ساتوین آسمان پر صحیح تر ہے اور یہی قول ہے اکثرونکا کہا نودی نے کہ ممکن ہے کہ تطبیق یون دیجاوے دونون روایتون مین کہ جڑ اسکی چھٹے آسمان مین اور شاخین اسکی ساتوین آسمان مین کیونکہ وہ نہایت بڑا ہے اور کہا خلیل نے کہ سدرہ ساتوین آسمان مین ہے چھا رہا ہے آسمانون اور بہشت پر ت طرف سدرہ کے پہونچتی ہے وہ چیز کہ چڑھائی جاتی ہے زمین سے یعنی اعمال اور ارواحین پس لے لی جاتی ہے اس سے یعنی بقدرت الٰہی نے اسکے کہ ملائکہ اوپر اسکے جاوین اور طرف سدرہ کے پہونچتی ہے وہ چیز کہ نیچے اتاری جاتی ہے اسکے اوپر سے پس لے لی جاتی ہے اس سے ف ح یعنی اوامر اور احکام الٰہی پھر وہانسے لے لیتے ہین ملائکہ۔ ہان کہتے ہین پس منتہیٰ علوم خلق اور عروج ملائکہ کا ہے اسلئے اسکو سدرۃ المنتہیٰ کہتے ہین اور سوا ہمارے پیغمبر خدا کے اس سے اوپر کوئی نہین گیا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسی جگہ گئے کہ وہان جگہ نہین ہے نظم برداشت از طبیعت امکان قدم کہ آن + اسری بعبدہ است من المسجد الحرام + تا عرصۂ وجود کہ اقصای عالم است + کانجا نجاست و نی جہت و نی نشان نہ نام + سر سیت لیس شگرف در انجا بہیچ ہان + از آشنای عالم و جان بپرس ازین مقام + ت کہا یعنے پڑھا ابن مسعودؓ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اسوقت کہ ڈھانک لیا سدرہ کو اس چیز نے کہ ڈھانکا ف ع یعنی ایسی چیز نے کہ اسکی کنہ کو نہین پہنچ سکتے ہین کہ کتنی ہے اور کیسی ہے مقصود بڑائی اور کثرت اسکی ہے اور شاید کہ مراد حضرت صلعم کے قول سے لا ادری یہی ہے نہ حقیقت عدم علم و درایت کی اور اور حدیث مین آیا ہے کہ اسکے ہر پتے پر فرشتہ کھڑا ہے کہ تسبیح کرتا ہے اور جماعت سبز جانورونکی کہ اسکو عبارت ارواح انبیا اور اولیا کی سے کہتے ہین ت کہا ابن مسعودؓ نے یعنی بیچ تفسیر ما یغشی کے وہ پروانے ہین سونے کے ف ح یہ کہا باعتبار تشبیہ کے کہ ان انوار کو کہ اترتے ہین عالم ملکوت سے تشبیہ دی ساتھ فراش کے ف کے زبر سے یعنی پرندہ مشہور کے گرد شمع کے پھرتا ہے یعنے پروانہ یہان اشارہ ہے طرف شوق اور محبت ملکوت کے اور جلنے اور سرگردانی انکی کے اوپر نور اقدس حق تعالیٰ کے اور ایک روایت مین جراد من ذہب یعنی ٹڈی سونے کی بھی آیا ہے اور یہ بھی بطریق تشبیہ و تمثیل کے ہے اسلئے کہ زمین پر چلنا ٹڈیونکا بیٹھنے مین ہوتا ہے یہی سبب کنایہ صفائی اور روشنی سے ہے اور ہو سکتا ہے کہ مراد حقیقت ہو ٹڈیونکی ہو اور قدرت الٰہی شامل سب چیز پر ہے واللہ اعلم ت کہا ابن مسعودؓ نے پس دی گئین آنحضرت کو شب معراج مین تین چیزین ف ح اور حقیقت مین جو کچھ کہ دئے گئے تھے آنحضرت صلعم اس شب مین اقسام علم او عمل اور انوار اور اسرار اور فیض اور برکات سے حد حصر سے باہر ہین لیکن تین چیزین ذکر کین عبداللہ بن مسعودؓ نے بسبب شرف و کرامت کے کہ تعلق امت سے رکھتی ہین ت دی گئین پانچ نمازین یعنی فرضیت انکی اور دی گئین آیتین کہ اخیر سورۂ بقر مین ہین ف ع یعنی آمن الرسول سے اخیر سورہ تک اور مراد انکے دئے جانے سے دیجانا قبولیت دعاؤں انکی کا ہے اور اگر کہے تو کہ ظاہر مین منافی ہے اس روایت کی کہ صحیح مسلم وغیرہ مین ہے اسوقت کہ جبرئیل بیٹھے تھے آنحضرت صلعم کے پاس کہ سنی ایک آواز یعنی دروازہ کھلنے کی سی اوپر سے پس سر اٹھایا جبرئیل نے اور کہا کہ یہ فرشتہ ہے کہ اترا ہے طرف زمین کے نہین اترا تھا کبھی مگر آج پس اس نے سلام کیا اور کہا کہ خوش ہو ساتھ دو نور ونکے کہ دئے گئے ہین وہ آپکو نہین دیئے گئے کسی اور نبی کو پہلے تم سے فاتحۃ الکتاب اور آیتین اخیر سورۂ بقر کی نہین پڑھوگے تم کوئی حرف ان دونوں مین سے مگر کہ دئے جاوگے اسکو یعنے ثواب یا قبولیت دعاؤں اسکے کی تو جواب اسکا یہ دینگے کہ کچھ منافات نہین ہے اسلئے کہ دیا آسمانین جملہ ان چیزونسے کہ وحی کی طرف بندہ اپنے کے وہ چیز کہ وحی کی بقر ینہ دینے پانچون نمازونکے مقام اعلیٰ مین اور اترنا فرشتہ کا اسکی خبر کی بیان

آپ کے لئے تھا اور بشارت دینے کے لئے کہ تجھکو یہ فضل جو ملی ہے کسی نبی کو نہیں ملی ہاں ایک اور اشکال لازم آتا ہے کہ سورۂ بقرہ مدنی ہے اور قصہ معراج کا بالاتفاق مکی پس اسکو یون دفع کرینگے کہ خاتمہ سورۂ بقرہ کا مستثنیٰ ہے یعنی یہ مدینہ میں نہیں نازل ہوا پس بقرہ مدنی ہے باعتبار اکثر کے اور نقل کیا ابن ملک نے حسن اور ابن سیرین اور مجاہد سے کہ اللہ تعالیٰ متولی ہوا سورۂ بقرہ کے وحی بھیجنے کا بلا واسطہ جبرئیل ؑ کے شب معراج میں پس وہ مکی ہے انکے نزدیک اور جمہور جو کہتے ہیں کہ یہ ساری سورہ مدنی ہے انکا جواب یہ ہے کہ معنی دیئے جانیکے یہ نہیں ہیں کہ وہ دی گئیں بلکہ معنی یہ ہیں کہ قبولیت کی گئی آنحضرت صلعم کے لئے درباب ان الفاظ کے کہ تلقین کئے گئے دونوں آیتوں میں لفظ غفرانک سے اخیر تک اور اور پڑھنے والوں کے لئے تو حصہ ہے اور بخشے گئے گناہ کبیرہ اسکی امت کے واسطے اس شخص کے کہ نہ شریک کرے ساتھ اللہ کے کسی چیز کو نقل کی یہ مسلم نے **ف** ع یعنی وعدہ کئے گئے آنحضرت صلعم اس شب میں اس مغفرت کا کہ جسکو چاہیگا اللہ تعالیٰ بغیر عذاب کے بھی بخشدیگا جیسے کہ اس آیت میں فرمایا ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء پس اسسے کوئی یہ نہ سمجھ لے کہ صاحب کبیرہ کو عذاب بھی نہیں ہونیکا کیونکہ جانا گیا ہے نصوص شرع سے اور اجماع اہل سنت سے ہونا عذاب کا گنہگار موحدین کو اور اس حدیث میں نہ ذکر کرنا مشیت کا شاید بسبب معلوم ہونے اس امر کے ہو پہلے سے **وعن** اَبِی ہُرَیرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَقَدْ رَأَیْتُنِی فِی الْحِجْرِ وَقُرَیْشٌ تَسْأَلُنِی عَنْ مَسْرَایَ فَسَأَلَتْنِی عَنْ اَشْیَاءَ مِنْ بَیْتِ الْمَقْدِسِ لَمْ اُثْبِتْہَا فَکُرِبْتُ کُرْبًا مَا کُرِبْتُ مِثْلَہٗ فَرَفَعَہُ اللّٰہُ لِی اَنْظُرُ اِلَیْہِ مَا یَسْأَلُونِی عَنْ شَیْءٍ اِلَّا اَنْبَأْتُہُمْ وَقَدْ رَأَیْتُنِی فِی جَمَاعَۃٍ مِنَ الْاَنْبِیَاءِ فَاِذَا مُوسٰی قَائِمٌ یُصَلِّی فَاِذَا رَجُلٌ ضَرْبٌ جَعْدٌ کَاَنَّہٗ مِنْ رِجَالِ شَنُوْءَۃَ وَاِذَا عِیْسٰی قَائِمٌ یُصَلِّی اَقْرَبُ النَّاسِ بِہٖ شَبَہًا عُرْوَۃُ بْنُ مَسْعُودٍ الثَّقَفِیُّ وَاِذَا اِبْرَاہِیْمُ قَائِمٌ یُصَلِّی اَشْبَہُ النَّاسِ بِہٖ صَاحِبُکُمْ یَعْنِی نَفْسَہٗ فَحَانَتِ الصَّلٰوۃُ فَاَمَمْتُہُمْ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنَ الصَّلٰوۃِ قَالَ لِی قَائِلٌ یَا مُحَمَّدُ ہٰذَا مَالِکٌ خَازِنُ النَّارِ فَسَلِّمْ عَلَیْہِ فَالْتَفَتُّ اِلَیْہِ فَبَدَاَنِی بِالسَّلَامِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَہٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِی اور روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے البتہ تحقیق دیکھا میں نے اپنے تئیں حجر میں یعنے حطیم میں کھڑے ہوئے اس حال میں کہ جماعت قریش پوچھتی تھی مجھسے احوال جانے میرے کا شب معراج میں طرف بیت المقدس کے پس پوچھیں مجھسے چیزیں اور نشانیاں بیت المقدس کی کہ یاد نہیں رکھتا تھا میں انکو یعنی وقت پہونچنے کے بسبب مشغول ہونیکے امر اہم میں پس غمگین کیا گیا میں غمگین کیا جانا ہرگز نہیں غمگین کیا گیا میں مانند اسکے پس بلند کیا بیت المقدس کو اللہ تعالیٰ نے میرے لئے اس حال میں کہ دیکھتا تھا میں اسکو یعنے بلند اور نزدیک کیا اسکو اور اٹھایا پردہ درمیان میں سے تا دیکھوں اسکو اور بتلاؤں لوگوں کو جو پوچھیں جیسے کہ فرماتے ہیں نہیں پوچھتے تھے قریش مجھسے کچھ مگر کہ خبر دیتا تھا میں انکو یعنی اس حالت مستحضرہ میں اور تحقیق دیکھا میں نے اپنے تئیں بیچ جماعت کے انبیا میں سے **ف** ع یعنی شب اسرا میں جیسا کہ دلالت کرتا ہے اسپر پہلا مضمون اور مضمون آئندہ حدیث کا اور یہ دیکھنا غیر اس دیکھنے کے ہے کہ آسمان میں دیکھا بالاتفاق پھر کہا بعضوں نے کہ دیکھنا انبیا کو آسمان میں محمول ہے اوپر دیکھنے ارواح انکی کے مگر عیسیٰ کو کیونکہ ثابت ہو چکا ہے کہ وہ ساتھ بدنکے آسمان پر اٹھائے گئے ہیں اور بعضوں نے ادریس کے حق میں بھی ایسا ہی کہا ہے اور اسی پر جو بولے کہ نماز پڑھی حضرت نے ساتھ بیت المقدس میں پس احتمال رکھتا ہے کہ انکی ارواح نے پڑھی اور یہ بھی احتمال ہے کہ بدنوں نے ساتھ ارواح کے پڑھی کیونکہ اوپر گذر ہی چکا ہے کہ انبیا زندہ ہیں اپنے پروردگار کے پاس اور اللہ نے حرام کیا ہے زمین پر یہ کہ کھاوے انکے گوشتونکو پھر بدن انکے مانند ارواح انکے لطیف ہیں تکثیف پس نہیں ہے مانع انکے ظہور کے لئے عالم ملک و ملکوت میں بوجہ کمال کے قدرت ذی الجلال سے اور ظاہر تر یہ ہے کہ نماز پڑھانا آنحضرت صلعم کا انکو بیت المقدس میں پہلے آسمان پر جانے سے تھا ترجمہ پس ناگہان دیکھتا ہوں میں کہ موسیٰ کھڑے نماز پڑھتے ہیں **ف** ع یہ بھی مؤید ہے اسکا کہ انبیا وقت نماز کے بیت المقدس میں ساتھ بدنوں اور ارواحوں کے تھے کیونکہ حقیقت نماز کی یہی ہے کہ کرنا افعال مختلفہ کا ہوتا ہے ساتھ اعضا کے

نہ نرمی اُنکی اروح کے ترجمہ پس ناگمان ہوئی ایک مرد ہیں میانہ قد دبلے گول بدن یا کھڑے ہوئے بال گویا کہ وہ مردوں شنوہ کے سے ہیں کہ نام ایک قبیلہ کا ہے یمن میں سے اور ناگمان عیسیٰ بھی کھڑے نماز پڑھتے ہیں ف ع اسمیں اشارہ ہے اسکی طرف کہ نماز معراج مومن کی ہے اسلئے کہ وہ حالت حضور کی آگے رب کے اور کمال قرب کی ہے اور وہ اعظم لذات سے ہے نزدیک عشاق کے ترجمہ نزدیک تر ین لوگوں کا ساتھ اُسکا از روے مشابہت کے عروہ بن مسعود ثقفی ہے کہ نام ایک صحابی کا ہے اور یہ بھائی عبداللہ بن مسعود کے نہیں ہیں اسلئے کہ وہ ہذلی ہیں اور ناگمان ابراہیم بھی کھڑے نماز پڑھتے ہیں مشابہ تر ین لوگوں کا ساتھ ابراہیم کے یار تمہارا ہے مراد رکھتے تھے آنحضرت صلعم یا ہے ذات شریف اپنی ف ع ح یہ کلام ابو ہریرہ کا ہے یا اُنکے بعد کسی اور راوی کا پھر دیکھنا آنحضرت کا ان انبیا کو نماز پڑھتے احتمال ہے کہ ہوا اثناء جانے میں طرف بیت المقدس کے یا نفس مسجد اقصیٰ میں اور موید ہے دوسرے احتمال کی ف تعقیب کی لفظ فحانت میں ترجمہ پس آیا وقت نماز کا پس امام ہوا میں اُنکا ف ع ح شاید کہ مراد اس نماز سے نماز تحیہ ہو یا نماز معراج کی بالخصوص ہو اگر کوئی کہے کہ وہ جہان تو دار تکلیف ہی نہیں نماز اسمیں کیوں ہے جواب اُسکا یہ ہے کہ انبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہم زندہ ہیں ساتھ حیات حقیقی دنیاوی کے اور چونکہ زندہ ہیں شاید کہ تکلیف بھی ہو اور یہ بھی ہے کہ اس جہان میں وجوب رفع کیا گیا ہے نہ وجود اُسکا اور ان انبیا نے یہاں حضرت صلعم کے ساتھ نماز پڑھی ہو بعد اسکے اُنکو آسمان پر لیگئے حضرت کے استقبال اور تعظیم کے لئے یا اُنکی ارواح اُنکو آسمان میں متشکل کیا مگر عیسیٰ اور ادریس کہ وہ ساتھ بدنوں کے آسمانوں میں اور یہ بھی احتمال ہے کہ یہ نماز پڑھائی اور جمع ہونا حضرت کا انبیا کے ساتھ بعد پھرنے کے سدرۃ المنتہیٰ سے ہوا اور ظاہر تر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ قادر ہے اولیاء اللہ کو بصورۃ متعددہ اماکن مختلفہ میں لوگوں نے دیکھا ہے چہ جائے انبیا علیہم السلام خوارق عادات تو یہی ہیں کہ جو چیزیں خلاف عقل ہیں اور وہ اُنکی قدرت کاملہ سے ظہور میں آویں ترجمہ پس جبکہ فارغ ہوا میں نماز سے یعنی آسمان کے جانے سے پہلے یا بعد کہا ہم نے حضور باری تعالیٰ کے کہا مجھکو ایک کہنے والے نے ای محمد یہ ہیں مالک داروغہ دوزخ کا پس سلام کرو انکو یعنی از راہ تعظیم بزرگی ملک قہار کے یا از راہ تواضع کے جیسا کہ آداب ہے ابرار کا پس التفات کیا میں نے اُنکی طرف یعنی بقصد سلام کرنیکے پس پہل کی اُسنے سلام کرنے میں مجھپر ف ح یعنی مجھکو تو آپکو کہ سلام کریں اُسپر پہلے آپ ہی سلام کیا سبب یا جانے جانے غلبہ شوکت اور ہیبت آنحضرت صلعم کے آگے دوزخ پر اور اسکے داروغہ پر اور ظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ احوال آسمان پر ہوا اور ہو سکتا ہے کہ امامت آنحضرت کی نبیوں کے آسمانپر بھی ہوئی ہو لیکن سیاق حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ بیت المقدس میں تھی واللہ اعلم ترجمہ نقل کی یہ مسلم نے اور یہ باب خالی ہے دوسری فصل سے

الفصل الثالث فصل تیسری عن جابر انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لما کذبنی قریش قمت فی الحجر فجلی اللہ لی بیت المقدس فطفقت اخبرھم عن ایاتہ وانا انظر الیہ متفق علیہ روایت ہے جابر سے یہ کہ انہوں نے سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جبکہ جھٹلایا مجھکو قریش نے یعنی بیچ مقدمہ اسرا کے یعنی جانیکے طرف بیت المقدس کے شب کو میں اور پوچھیں مجھسے نشانیاں اُس مکان کی کھڑا ہوا میں حجر میں پس ظاہر کیا اور دکھایا اللہ تعالیٰ نے مجھکو بیت المقدس ف ع ح یعنی دور راہ اُنکی اور دور کیا پردہ کہ مجھ میں اور اسمیں تھا اور ایسا ظاہر کیا کہ دیکھتا تھا میں اُسکو بلا اشتباہ اور احتمال رکھتا ہے کہ بیت المقدس کو اٹھا کر آگے آنحضرت کے یہاں لائے ہوں جیسے کہ ابن عباس کی حدیث میں آیا ہے کہ کہا آنحضرت نے پس لائی گئی مسجد اور رکھی گئی دار عقیل کے پاس اور یہ کامل تر ہے معجزہ میں جیسے کہ حاضر کیا گیا تخت بلقیس کا طرفۃ العین میں حضرت سلیمان کے پاس ترجمہ پس شروع کیا میں نے کہ خبر دیتا تھا قریش کو بیت المقدس کی نشانیوں سے حالانکہ میں دیکھتا تھا طرف اُسکے ترجمہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ح جاننا چاہئے کہ معراج کی حدیثوں میں وہ حدیث نہ لایا کہ حال آنحضرت کے دیکھنے کا رب العزت کو معلوم ہوا اور صحابہ اور تابعین کو اختلاف ہے اسمیں اور قول مختار اثبات اُسکا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ دل سے دیکھا اور دیکھنا دل سے غیر جاننے کے ہے دل سے اور تحقیق اور تفصیل اُسکی بیچ باب رویۃ اللہ کے گذری

تمام ہوا باب المعراج اور آگے آتا ہے تتمہ جلد چہارم میں باب المعجزات

تتمہ ربع رابع مظاہر حق

باب في المعجزات باب ہے بیچ بیان معجزونکے ف معجزہ مشتق ہے عجز سے کہ جو ضد قدرت ہے اور کتاب تحقیق مین ہے کہ معجز کرنیوالا عجز کا اپنے غیر
او انبیا کے صدق کی دلالتونکو اور رسولونکی نشانیون کو معجزہ اسلئے کہتے ہین کہ مرسل علیہم یعنی امتی عاجز ہوتے ہین انکے معارضہ سے ساتھ مثل اُس معجزہ کے
یعنے وہ ایسا معجزہ نہین لا سکتے اُنکے مقابلہ مین انتہی اور حضرت شیخ رح نے لکھا ہے کہ معجزہ اعجاز سے ہے بمعنے عاجز کرنیکے اور وہ ایک امر ہے خارق یعنی خلاف عادت
کہ ظاہر ہوتا ہے اُس سے دعوی نبوت کا اور خوارق عادات کہ پہلے ظہور نبوت سے ظاہر ہوتے ہین اُنکو ارہاصات کہتے ہین اور ارہاص کے معنی ہین محکم کرنا
مکان کا ساتھ پتھر اور مٹی کے گویا کہ اُسمین استحکام امر نبوت کا ہے اور تمام خوارق عادات چار قسم پر کہتے ہین جو کچھ کہ کفار و فساق سے ظاہر ہو اُسکو استدراج
کہتے ہین اور جو کچھ عوام مسلمانون سے ظاہر ہو اُسکو معونت کہتے ہین اور جو کچھ کہ اولیا سے ہو اسکو کرامت کہتے ہین اور دعوی نبوت کی قید سے یہ سب قسمیں
نکل گئین یعنی ان قسمون کو معجزہ نہین کہنے کے معجزہ وہی خرق عادت ہے کہ ساتھ دعوی نبوت کے ہو اور حضرت شیخ رح نے تین قسمین تو ذکر کین اور ایک معجزہ ہے
کہ جسکو اول ہی ذکر کیا اور سحر خارق عادت نہین ہے بلکہ ظاہر ہوتا ہے ساتھ اسباب کے کہ جو اس اسباب کی مباشرت کرتا ہے اسے ظہور پاتا ہے اور جو کچھ کہ
ساتھ اسباب عادیہ کے ظاہر ہو وہ خارق عادت نہین ہے جیسے شفا ساتھ دواؤن طبیہ کے اور جو کوئی اسکو خارق عادت کہے باعتبار ظاہر کے ہے

الفصل الاول فصل پہلی **عن انس بن مالك ان ابا بكر الصديق قال نظرت الى اقدام المشركين على رؤسنا ونحن في الغار فقلت يا رسول الله لو ان احدهم نظر الى قدميه ابصرنا فقال يا ابا بكر ما ظنك باثنين الله ثالثهما متفق عليه** روایت ہے انس بن مالک رض سے یہ کہ ابوبکر صدیق رض نے کہا یعنے وقت بیان کرنے قصہ ہجرت کے اور رہ جانے کے غار مین اور پہونچنے
مشرکونکے سر غار پر سید الابرار صلعم کی تلاش مین کہ دیکھا مین نے مشرکین کے قدمون کی طرف گویا کہ وہ ہمارے سرون پر ہین اور ہم یعنی مین اور آنحضرت صلعم
غار مین تھے ف ع مراد اُس غار سے غار جبل ثور کا ہے کہ ثور کے اوپر کی جانب مین تھا اور ثور نام ایک پہاڑ کا ہے نواح مکہ مین بقدر مسافت ایک ساعت
نجوم کے اور صورت اُس غار کی ایسی واقع ہوئی ہے کہ اگر کوئی اُسکے کنارے پر کھڑا ہو تو نظر اس شخص کی کہ اندر غار کے ہو اُسکے پانون پر پڑتی ہے اور
اگر وہ شخص اپنے پانونکی جگہ نظر کرے تو دیکھ لے اُس شخص کو کہ اندر غار کے ہے پس آنحضرت صلعم اُس غار مین چھپے تھے مشرکون سے بقصد ہجرت کے اور مشرک وہان
حضرت صلعم کی تلاش میں جا پہونچے اور حضرت ابوبکر رض ڈرے حضرت کی طرف سے جیسے کہ بیان کرتے ہین ت پس کہا مین نے یا رسول اللہ اگر کوئی انمین سے نگاہ
کرے جگہ پانون اپنی کو تو دیکھ لیگا ہمکو پس فرمایا آنحضرت صلعم نے ای ابوبکر کیا ہے گمان تیرا ساتھ اُن دو شخصونکے کہ خدا ہے تیسرا اُنکا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع
یعنے خدا ساتھ اُنکے ہے بنصرت و اعانت اور معجزہ اس قصہ مین یہ ہے کہ پھیر دی اللہ تعالی نے ہمت کفار کی تلاش کرنے اور نظر کرنے سے اندر غار کے باوجود
جزم کرنے اس بات کے آنحضرت صلعم اور ابوبکر صدیق رض غار مین ہین اور طیبی نے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلعم نے بددعا کی اُنپر کہ خداوندا اندھی کر دے آنکھیں
اُنکی پس گرد غار کے پھرتے تھے اور نہین پاتے تھے اُنکو اور بیضہ رکھنا کبوتر کا اور جالا پورنا مکڑی کا بھی معجزہ تھا جیسا کہ حدیثون مین آیا ہے **وعن البراء بن عازب عن ابيه انه قال لابي بكر يا ابا بكر حدثني كيف صنعتما حين سريت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم**

قَالَ أَسْرَيْنَا لَيْلَتَنَا وَمِنَ الْغَدِ حَتّٰى قَامَ قَائِمُ الظَّهِيْرَةِ وَخَلَا الطَّرِيْقُ لَا يَمُرُّ فِيْهِ أَحَدٌ فَرُفِعَتْ لَنَا صَخْرَةٌ طَوِيْلَةٌ لَهَا ظِلٌّ لَمْ تَأْتِ عَلَيْهَا الشَّمْسُ فَنَزَلْنَا عِنْدَهَا وَسَوَّيْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَانًا بِيَدِيْ يَنَامُ عَلَيْهِ وَبَسَطْتُ عَلَيْهِ فَرْوَةً وَقُلْتُ نَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَأَنَا أَنْفُضُ مَا حَوْلَكَ فَنَامَ وَخَرَجْتُ أَنْفُضُ مَا حَوْلَهُ فَإِذَا أَنَا بِرَاعٍ مُقْبِلٍ قُلْتُ أَفِيْ غَنَمِكَ لَبَنٌ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ أَفَتَحْلِبُ قَالَ نَعَمْ فَأَخَذَ شَاةً فَحَلَبَ فِيْ قَعْبٍ كُثْبَةً مِنْ لَبَنٍ وَمَعِيَ إِدَاوَةٌ حَمَلْتُهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْتَوِيْ فِيْهَا يَشْرَبُ وَيَتَوَضَّأُ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَرِهْتُ أَنْ أُوْقِظَهُ فَوَافَقْتُهُ حَتّٰى اسْتَيْقَظَ فَصَبَبْتُ مِنَ الْمَاءِ عَلَى اللَّبَنِ حَتّٰى بَرَدَ أَسْفَلُهُ فَقُلْتُ اشْرَبْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَشَرِبَ حَتّٰى رَضِيْتُ ثُمَّ قَالَ أَلَمْ يَأْنِ لِلرَّحِيْلِ قُلْتُ بَلٰى قَالَ فَارْتَحَلْنَا بَعْدَ مَا مَالَتِ الشَّمْسُ وَاتَّبَعَنَا سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكٍ فَقُلْتُ أُتِيْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا فَدَعَا عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارْتَطَمَتْ بِهِ فَرَسُهُ إِلٰى بَطْنِهَا فِيْ جَلَدٍ مِنَ الْأَرْضِ فَقَالَ إِنِّيْ أُرَاكُمَا دَعَوْتُمَا عَلَيَّ فَادْعُوَا لِيْ فَاللّٰهُ لَكُمَا أَنْ أَرُدَّ عَنْكُمَا الطَّلَبَ فَدَعَا لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَجَا فَجَعَلَ لَا يَلْقٰى أَحَدًا إِلَّا قَالَ كُفِيْتُمْ مَا هٰهُنَا فَلَا يَلْقٰى أَحَدًا إِلَّا رَدَّهُ ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے براء بن عازب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے کہ عازب ہے کہ انہوں نے کہا واسطے ابی بکر صدیقؓ کے کہ اے ابو بکر خبر دو مجھکو کہ کسطرح اور کیا کیا تمنے یعنے تم نے اور آنحضرتؐ نے اُس وقت کہ رات کو چلے تم ساتھ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے یعنی سفر کیا تمنے مکہ سے طرف مدینے کے ہجرت کیلئے بعد نکلنے کے غار سے کہا ابو بکرؓ نے کہ چلے ہم ساری رات اور کچھ اگلے دن سے یعنے آدھے دن یہانتک کہ ٹھیک دوپہر ہوئی اور ٹہرا آفتاب اور خالی ہوئی راہ کہ نہ گذرتا تھا اُس میں کوئی ظاہر ہوا اور دکھائی دیا ہمکو ایک پتھر دراز کہ واسطے اسکے سایہ تھا نہیں آیا تھا اسپر آفتاب یعنی اُسکے غاروں کے کھوؤں میں اُس وقت دھوپ نہ پہونچی تھی پس اترے ہم اُسکے پاس اور ہموار کی میں نے آنحضرتؐ کے لئے ایک جگہ اپنے دونوں ہاتھوں سے تاکہ سوئیں آنحضرت صلعم اسپر اور بچھایا میں نے اُس جگہ ایک پوستین اور کہا میں نے سو رہئے آپ یا رسول اللہ اور میں نگہبانی کرونگا گرد تمہارے اور دیکھتا رہونگا ادہر اُدہر اور خبر لیتا رہونگا دشمنوں کے آنے کی پس سو رہے آنحضرتؐ اور نکلا میں وہاں نگہبانی کرتا تھا گرد حضرتؐ صلعم کے پس ناگہاں دیکھتا ہوں میں ایک چرواہے کو کہ چلا آتا ہے سامنے سے کہا میں نے کہ کیا ہے تیری بکریوں میں دودھ کہا چرواہے نے کہ ہاں ہے کہا میں نے کیا نہ دوہیگا تو دودھ کہا اُسنے ہاں پس پکڑی اُسنے ایک بکری اور دوہا کاٹھ کے پیالے میں تھوڑا سا دودھ اور ساتھ میرے چھاگل تھی کہ اُٹھایا تھا میں نے اُسکو واسطے آنحضرت صلعم کے کہ سیراب ہوتے تھے آنحضرتؐ اُس سے پانی پیتے اور وضو کرتے پس آیا میں آنحضرتؐ کے پاس یعنی دودھ لیکر پس مکروہ جانا میں نے جگانا آنحضرتؐ کا پس موافقت کی میں نے آنحضرت صلعم کی ف ح سونے میں یعنی میں بھی سو رہا لفظ موافقت تقدیم وقت سے ہے حق پر پس معنی یہ اسکے تو مذکور ہوئے اور ساتھ تقدیم قاف کے کشف پر بھی روایت آئی ہے یعنی صبر اور توقف کیا میں نے اور بیدار نکیا آپکو یہانتک کہ خود بیدار ہوئے حضرتؐ پس ڈالا میں نے کچھ پانی میں سے دودھ پر یہانتک کہ ٹھنڈا ہوا نیچے تک یعنی ف ح بہت پانی ڈالا یہانتک کہ سب دودھ سرد ہو گیا اور عادت عرب کی ہے کہ ٹھنڈا پانی دودھ میں ملا کر پلاتے ہیں تا حرارت دودھ کی دفع ہو جاوے ت پس کہا میں نے پیجئے یا رسول اللہ پس پیا حضرتؐ نے یہانتک کہ خوش ہو گیا میں ت ح اس سے معلوم ہوا کہ خوشی محب کی محبوب کی خوشی اور آسایش میں ہے اور یہاں ایک اشکال لاتے ہیں کہ بغیر اذن مالک بکریوں کے کیوں دودھ دوہا اور پیا اور جواب دیتے ہیں کہ بکریاں حضرت ابو بکرؓ کے کسی دوست کی تھیں کہ اعتماد اُسکی رضا کا رکھتے تھے اور یہ بھی ہے کہ اہل عرب کی عادت تھی کہ اجازت دیتے تھے اپنے چرواہوں کو کہ سامنے کے چلنے والوں اور بھوکوں کو دودھ دیدیا کریں اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ انہوں نے کچھ دیکر خرید لیا ہو واللہ اعلم ت پھر فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ کیا نہیں آیا وقت کوچ کا عرض کیا میں نے کہ ہاں آیا کہا ابو بکرؓ نے پس کوچ کیا ہم نے بعد ڈھلنے آفتاب کے اور آئے ٹھنڈے وقت کہا اور پیچھے سے آیا ہمارے سراقہ بن مالک ف ح اہل مکہ نے اسکو اور اور کتنے آدمیوں کو ہمارے پیچھے متعین کیا تھا کہ جو کوئی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو لاوے اُسکو ہم سو اونٹ دینگے اور یہ سراقہ بعد فتح مکہ کے مسلمان ہو گئے ت پس کہا میں نے آیا ہمارے پکڑنے کو دشمن یا رسول اللہ صلعم پس فرمایا آنحضرت صلعم نے غم نکر خدائے تعالیٰ ہے ہمارے ساتھ

پس بددعا کی سراقہ پر پیغمبر نے تعالیٰ نے پس دھنس گیا ساتھ سراقہ کے گھوڑا اُسکا پیٹ تک سخت زمین میں پس کہا سراقہ نے کہ تحقیق جانتا ہوں میں تمکو کہ بددعا کی تمنے مجھپر پس دعا کرو میرے نفع کے لئے یعنی بیکہ خلاصی پاؤں اس حالت سے کہ گرفتار ہوں میں اُس میں پس تم اگر کروگے تو اللہ کو گواہ کرتا ہوں تمہارے واسطے یہ کہ پھیر دونگا میں کفار کی طلب کو تم سے پس دعا کی سراقہ کے لئے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پس نجات پائی اُسنے اُس رنج سے **ف** ح اور ایک روایت میں آیا ہے کہ تین بار بددعا کی اور ہر بار دھنستا تھا اور نجات پاتا تھا پس شروع کیا سراقہ نے یعنی ایفائے وعدے میں کہ نہیں ملتا تھا کسی کافر سے یعنی ان کافروں میں سے کہ حضرت صلعم کی تلاش کے لئے نکلے تھے مگر کہ کہتا کفایت کئے گئے تم طلب میں یعنی بس کافی ہے تمہیں تلاش کرنا اور تلاش نکرو میں تلاش کر چکا نہیں ہے ادھر وہ شخص کہ اُسکو تلاش کرتے ہو پس نہیں ملتا تھا سراقہ کسی سے مگر کہ پھیر دیتا تھا اُسکو نقل کی بخاری اور مسلم نے **ف** ح اسمیں بہت سے فائدے ہیں از انجملہ معجزہ حضرت صلعم کا اور فضیلت ابوبکرؓ کی کئی وجوہ سے اور اسمیں ہے خدمت کرنی تابع کی متبوع کے لئے اور ساتھ رکھنا چھاگل کا اور مانند اسکا سفر میں واسطے طہارت اور پانی پینے کے اور اسمیں فضیلت توکل کی ہے اللہ تعالیٰ پر اور خوبی انجام کار اُسکے کی **وعن** أَنَسٍ قَالَ سَمِعَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ بِمَقْدَمِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي أَرْضٍ يَخْتَرِفُ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي سَائِلُكَ عَنْ ثَلٰثٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا نَبِيٌّ فَمَا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ وَمَا أَوَّلُ طَعَامِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَمَا يَنْزِعُ الْوَلَدَ إِلَى أَبِيهِ أَوْ إِلَى أُمِّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي بِهِنَّ جِبْرِيلُ آنِفًا أَمَّا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ فَنَارٌ تَحْشُرُ النَّاسَ مِنَ الْمَشْرِقِ إِلَى الْمَغْرِبِ وَأَمَّا أَوَّلُ طَعَامٍ يَأْكُلُهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ فَزِيَادَةُ كَبِدِ حُوتٍ وَإِذَا سَبَقَ مَاءُ الرَّجُلِ مَاءَ الْمَرْأَةِ نَزَعَ الْوَلَدَ وَإِذَا سَبَقَ مَاءُ الْمَرْأَةِ نَزَعَتْ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ الْيَهُودَ قَوْمٌ بُهُتٌ وَإِنَّهُمْ إِنْ يَعْلَمُوا بِإِسْلَامِي مِنْ قَبْلِ أَنْ تَسْأَلَهُمْ يَبْهَتُونِي فَجَاءَتِ الْيَهُودُ فَقَالَ أَيُّ رَجُلٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ فِيكُمْ قَالُوا خَيْرُنَا وَابْنُ خَيْرِنَا وَسَيِّدُنَا وَابْنُ سَيِّدِنَا قَالَ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَسْلَمَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ قَالُوا أَعَاذَهُ اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ فَخَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ فَقَالُوا شَرُّنَا وَابْنُ شَرِّنَا فَانْتَقَصُوهُ قَالَ هٰذَا الَّذِي كُنْتُ أَخَافُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے انسؓ سے کہ کہا سنا عبداللہ بن سلامؓ نے آنا آنحضرت صلعم کا یعنی مکہ سے مدینہ میں حالانکہ عبداللہ بن سلام ایک زمین میں تھا کہ چنتا تھا میوہ درختوں سے **ف** ح ع یعنی اپنی نخل میں تھا میوہ درختوں سے توڑتا اور چنتا تھا مقصود بیان واقع ہے یا مبالغہ ہے بیچ آنے اُسکے آنحضرت صلعم کے پاس جلدی سے کہ باوجود یکہ ایک کام میں تھا اور فرصت نہ تھی لیکن چونکہ صفات آنحضرت صلعم کے توریت میں پڑھکر اور تحقیق کر کر منتظر ظہور نبوت کا تھا سے مدتی بود کہ مشتاق لقایت بودم ۔ لاجرم چو دیدم وانجا رفتم مجبور شدے رونق افزائی حضرت صلعم کے سب کام چھوڑ چھاڑ کر حاضر ہوا اور یہ عبداللہ حضرت یوسف علیہ السلام کی اولاد میں سے تھا اور بڑا علم رکھتا تھا توریت کا حضرت صلعم کی خبر سنکر حاضر ہوا اور مسلمان ہوکر اجلاء صحابہ کرام میں سے ہوئے جیسا کہ انکو ہوتا ہے قصہ انکا بیس آیا وہ آنحضرت کے پاس اور عرض کیا یعنی واسطے تحقیق کرنے علامتوں صدق نبوت کے تحقیق میں پوچھتا ہوں تم سے تین چیزیں نہیں جانتا ہے انکو مگر نبی **ف** ع یعنی یا وہ شخص کہ معلوم کرے نبی سے یا اگلی کتاب سے یا سلئے کہا کتانہ اشکال لازم آوے یہ کہ وہ بھی تو جانتا تھا مجمل یا مفصل چنانچہ اسی لئے جواب ان تین چیزوں کا معجزہ ہوا اُسکے لئے اور علم یقین حضرت صلعم کی نبوت کا نزدیک اُسکے اور بھی ظاہر ہے لانے حدیث کے ہے اس باب میں ترجمہ ایک چیز اُن تین چیزوں میں سے یہ ہے کہ کیا ہوگی اول علامت قیامت کی اور دوسری یہ کہ کیا ہوگا اول کھانا بہشتیوں کا کہ جو بہشت میں داخل ہوکر پہلے ہی کھاوینگے اور تیسرے یہ کہ کونسی چیز کھینچتی ہے فرزند کو طرف باپ اُسکے کے یا طرف ماں اُسکے کی مشابہت میں یعنی فرزند کو کہ کبھی صورت میں مشابہ باپ کے ہوتا ہے اور کبھی مشابہ ماں کے سبب کیا ہے فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ خبر دی مجھکو ان چیزوں کی جبرئیل ؑ نے ابھی یہ **ف** ح ع فرمایا واسطے دفع ہونے وہم اس بات کے کہ انھوں نے سن لیا ہو کسی اہل کتاب سے اور تنبیہ بھی کرنا منظور تھی کہ گوش ہوش سے سننے اور رجوع وحی ہونے یعنی اترنا جبرئیل ؑ کا معلوم کرے ترجمہ اسی پر اول علامت قیامت کی پس

ایک آنکھ ہوگی کانٹی ٹیڑھی اور جمع کریگی لوگونکو جانب مشرق سے طرف مغرب کے اور پہلا کھانا کہ کھاوینگے اسکو بہشتی بہشت میں زیادتی مچھلی کی کلیجی کی ہوگی کہ ایک ٹکڑا
جگر کا ہی لٹکتا ہوا جگر مین اور وہ نہایت لذیذ ہوتا ہی اور جسوقت کہ غالب ہوتا ہی پانی مرد کا عورت کے پانی پر تو کھینچ لیتا ہی باپ اپنی مشابہت کی طرف فرزند کو
اور جبکہ غالب ہوتا ہی پانی عورت کا یعنی مرد کے پانی پر تو کھینچ لیتی ہی عورت اپنی مشابہت کی طرف ف ح ملا علی قاری نے معنی سبق کے علاوہ غلبہ لکھے ہین
اور شیخ رح نے بیش مینو یعنی پہلے رحم مین پڑتا ہی اور بعد اُسکے لکھا ہی کہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ سبب مشابہ ہونا فرزند کا ساتھ باپ یا مان کے
سبقت کرنا پانی ایک کا ان دونوں مین سے ہی اور اور حدیث سے کہ باب الغسل مین گذری معلوم ہوتا ہی کہ سبب مشابہت کا غلبہ ہی یا سبقت پس سبقت کو متضمن
دونوں معنی کے کہہ سکتے ہین ترجمہ کہا عبداللہ بن سلام نے بعد سُننے جواب کے گواہی دیتا ہون مین یہ کہ نہیں کوئی معبود برحق مگر اللہ اور بلاشبہ تم رسول
خدا کے ہو اور کہا عبداللہ نے اے رسول خدا کے تحقیق یہودی بڑے بہتانی ہین اور تحقیق اگر وہ جانین اسلام لانا میرا پہلے اسکے کہ پوچھو تم اُنسے یعنی میرا حال
تو جھوٹھ باندھ لینگے مجھ پر یعنی بعد پوچھنے کے پس آئے یہودی یعنی بسبب بلانیکے یا اتفاقاً اور عبداللہ چھپ رہے تھے اُنسے پس فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ کیسا شخص ہی
عبداللہ بن سلام تم مین یا تمہارے زعم اور اعتقاد مین کہا انھون نے کہ بہتر ہی ہم مین اور بیٹا ہی بہتر ہمارے کا یعنی حسب مین باعتبار علم و صلاح کے اور
سردار ہی ہمارا اور بیٹا ہی ہمارے سردار کا یعنی نسب مین یا تمام مکارم اخلاق مین فرمایا حضرت صلعم نے کہ خبر دو مجھکو اگر اسلام لاوے عبداللہ بن سلام یعنی
تم بھی اسلام لاؤگے کہا یہود نے کہ پناہ مین رکھے اسکو اللہ اسلام لانے سے یا معاذ اللہ کہ اسکا تصور بھی کیا جاوے اُس سے پس نکلے عبداللہ اور
کہا گواہی دیتا ہون مین اسکی کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور یہ کہ محمد رسول خدا کے ہین پس کہنے لگے یہود یعنی بعد اسکے کہ معلوم کیا اسلام انکا یہ بہت برا ہی
ہم مین اور بیٹا ہی بدترین ہمارے کا پس عیب لگانے لگے اُسکو کہا عبداللہ نے یہ وہ چیز کہ تھا مین ڈرتا یا رسول اللہ نقل کی یہ بخاری نے ف اور یہی
سبب تھا پیشعرض کرنیکا کہ اُنسے پہلے پوچھ لیجئے حال میرا تا سچ جھوٹھ انکا معلوم ہوجاوے **وعنه** قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
شَاوَرَ حِيْنَ بَلَغَنَا اِقْبَالُ اَبِيْ سُفْيَانَ وَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ اَمَرْتَنَا اَنْ نُخِيْضَهَا
الْبَحْرَ لَاَخَضْنَاهَا وَلَوْ اَمَرْتَنَا اَنْ نَضْرِبَ اَكْبَادَهَا اِلٰى بَرْكِ الْغِمَادِ لَفَعَلْنَا قَالَ فَنَدَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ
فَانْطَلَقُوْا حَتّٰى نَزَلُوْا بَدْرًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ وَيَضَعُ يَدَهٗ عَلَى الْاَرْضِ هٰهُنَا وَهٰهُنَا قَالَ
فَمَا مَاطَ اَحَدُهُمْ عَنْ مَوْضِعِ يَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مشورہ کیا
یعنی مدینہ والوں سے استحانے کے لئے اُسوقت کہ پہونچی ہمکو خبر ابی سفیان کے آنیکی ف یعنی ساتھ قافلہ کے کہ آتا تھا شام سے اور جاتا تھا طرف مکہ کے
اور یہ مقدمہ غزوہ بدر کا ہی کہ ابوسفیان اموی تجارت شام کے لئے گیا تھا اور وہانسے مال بہت سا لئے آتا تھا اور اُسکے ساتھ چالیس سوار تھے جب رسول خدا کو
یہ خبر پہنچی تو چاہا کہ اس قافلہ کو لوٹین اور مارین اسلئے کہ اُسمین آدمی تھوڑے سے تھے اور مال بہت اور یہ خبر جو مکہ مین پہونچی تو ابوجہل کعبہ کے اوپر چڑھا اور
پکارا لوگونکو اور جمع کیا اور نکلا انکی مدد کے لئے پس اس سے لوگونکو خوف ہوا کہ قافلہ نے راہ دریا کے کنارہ کی پکڑی اور نجات پائی پھر چاہا لوگون نے پھیرت طرف
مکہ کے چونکہ وقت اُس کمبخت کے زوال کا آن پہونچا تھا لوگونکے کہنے سے باز نہ آیا اور بدر مین پہونچا پس جبرئیل اترے اور خبر دی کہ اللہ تعالی نے
وعدہ کیا ہی دو جماعتوں مین سے ایک جماعت کا کہ یا ہو مال لینا قافلہ کا اور یا ہو فتح دشمنوں پر چنانچہ کلام اللہ اور تفسیرون مین یہ قصہ مفصل لکھا ہی پس حضرت صلعم نے
فرمایا کہ قافلہ تو پہنچا کنارہ دریا پر اور لیکن ابوجہل آیا ہی پس کھڑے ہوئے سعد جیسے کہا ترجمہ اور کھڑے ہوئے سعد بیٹے عبادہ کے ف یعنی صحابہ کے
درمیان مین سے اور وہ رئیس تھے انصار کے اور خاص انکا کھڑا ہونا اسلئے تھا کہ سبب مشورہ کرنے کا امتحان کرنا انصار کا تھا اسلئے کہ انکی بیعت
نہین ہوئی تھی انسے اس بات پر کہ نکلین وے ساتھ حضرت صلعم کے جہاد کے لئے اور طلب کرنے دشمن کے بلکہ بیعت لی تھی انسے اسپر کہ بچاوین وہ

حضرت صلعم کو اس شخص سے کہ قصد کرے حضرت کا پس جبکہ پہنچا حضرت کو نکلنا واسطے قافلہ ابو سفیان کے تو چاہا کہ معلوم کریں حال آنکہ وہ موافقت کرتے ہیں آپکی یا نہیں پس جواب دیا انہوں نے بہت اچھا جواب ساتھ موافقت پوری کے اس بارہ میں بھی اور اور بار میں بھی اور اسمیں رغبت لانی ہے اور بڑے لینے شوق کے اصحاب سے اور عقلمندوں سے تھا پس کہا سعد نے یا رسول اللہ قسم ہے اس ذات پاک کی کہ جان میری اسکے ہاتھ میں ہے اگر حکم کیجئے آپ ہمکو یہ کہ داخل کریں ہم سواریکے جانور انکو دریا میں تو البتہ ڈالدیں ہم انکو دریا میں یعنی سمندر میں پر تو کیا اگر آپ فرمائے تو دریا میں بیٹھ جاویں اور اگر فرمائیے آپ ہمکو یہ کہ ماریں ہم جگر اونٹوں اور گھوڑوں کے برک غماد تک تو البتہ کریں ہم ف لفظ برک ساتھ زبر باء اور زبر کیے اور جزم راء کے اور غماد ساتھ زیر غین کے اور پیش اسکے کے اور بعضوں نے ساتھ زیر کے بھی کہا ہے نام ایک شہر کا ہے یمن کے شہروں میں سے یا پرلے کنارہ بحر میں یا انتہا آبادی پر اور مارنا گھوڑوں وغیرہ کے جگروں کا کنایہ ہے تیز ہانکنے انکے سے کہ وقت سواری کے اور دوڑنے کے پاؤں سوار کے انکے جگروں پر لگتے جاتے ہیں پس معنی یہ کہ اگر آپ حکم کیجئے ہمکو تو چلے کا اپنے جلدی سفر کرنیکا مثلاً برک غماد تک کہ نہایت دور ہے تو بجا لاویں ہم حکم آپکا ات کہا انس نے پس بلایا اور برانگیختہ کیا آنحضرت صلعم نے لوگوں کو اور مہاجرین اور انصار کو نکلنے پر پس نکلے اور چلے لوگ یہاں تک کہ اترے بدر میں کہ نام ایک جگہ کا ہے درمیان مکہ اور مدینہ کے پس فرمایا حضرت صلعم نے کہ یہ جگہ ہلاک ہونے اور پڑنے فلانے کی ہے یعنی نام ایک کا ان اشقیا میں سے لیتے تھے اور رکھتے تھے ہاتھ اپنا زمین پر یعنی تعیین جگہ کے لئے ہر ایک اور اس جگہ یعنی ہر ایک کی جگہ تعیین کرتے تھے اور اشارہ کرتے تھے یہاں تک کہ شمار کیا سب کفار کو اور انکی جگہوں کو کہ فلانا یہاں مرا پڑا ہوگا اور فلانا یہاں الخ کہا انس نے پس نہ دور ہوا اور نہ تجاوز کیا کسی نے ان میں سے اس جگہ سے کہ ہاتھ رکھا تھا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی اسی جگہ مارا گیا

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ فِي قُبَّةٍ يَوْمَ بَدْرٍ اَللّٰهُمَّ اَنْشُدُكَ عَهْدَكَ وَوَعْدَكَ اَللّٰهُمَّ اِنْ تَشَأْ لَا تُعْبَدْ بَعْدَ الْيَوْمِ فَاَخَذَ اَبُوْ بَكْرٍ بِيَدِهٖ فَقَالَ حَسْبُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلْحَحْتَ عَلٰى رَبِّكَ فَخَرَجَ وَهُوَ يَثِبُ فِي الدِّرْعِ وَهُوَ يَقُوْلُ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس حال میں کہ وہ خیمہ میں تھے روز بدر کے الٰہی مانگتا ہوں میں تجھسے امان تیری اور ایفا سے وعدہ تیرا الخ کیا ہے نصرت کا یعنی اس آیت میں وَاِذْ يَعِدُكُمُ اللّٰهُ اِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ اَنَّهَا لَكُمْ الخ خداوندا اگر چاہے تو یعنی ہلاک ہونا مومنوں کا تو عبادت کیا جاویگا تو بعد آج کے دن کے ف ح ع یعنی اسلئے کہ نہیں باقی رہیگا روئے زمین پر کوئی مسلمان اگر کوئی کہے کہ آنحضرت صلعم تو بڑے عارف باللہ تھے اور جانتے تھے کہ اللہ تعالی وعدہ فرما کر خلاف نہیں کرتا پس کیا تھی وجہ اس سوال کی تو جواب اسکا دینگے کہ دعا کرنیکا حکم ہے دعا کرنیوالا جانے حصول مطلب کیا جانے پھر علم باللہ مقتضی ہے خوف رکھنے کو اسی سے اور خوف الٰہی نہیں رفع ہوتا انبیاء علیہم السلام سے پس جائز ہے کہ حضرت صلعم کو یہ خوف ہو کہ مبادا کوئی چیز مانع نصرت کی میری طرف سے یا میری امت کی طرف سے پیدا ہو اور روکی جاوے نصرت وعدہ اور یہ بھی احتمال ہے کہ آنحضرت صلعم سے وعدہ نصرت کا تھا لیکن وقت نہ معین کیا گیا پس آنحضرت صلعم ڈرتے تھے تاخیر وقت سے پس دعا کی اللہ تعالی سے کہ فی الفور وعدہ فرماوے آج ہی اور شاید کہ آنحضرت صلعم کو استحضار ہوا ہو وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ اِنْ يَّشَأْ يُذْهِبْكُمْ کے معنونکا اور اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِيْنَ کے معنونکا کہ دلالت کرتی ہیں آیتیں اللہ تعالی کی بے پروائی پر پس تضرع حضور ان معانی کے دعا کی چنانچہ امام غزالی نے لکھا ہے کہ حال آنحضرت کا نہایت کامل تھا اور نظر اور علم آپکا بیچ صفات غنا اور لا ابالی درگاہ حق کے اور سطوت و جلال اسکے نہایت صحیح تھا اور نظر ابوبکر کی فقط ظاہر کی طرف پر تھی اور اسکی تحقیق بیچ یہی ہے کہ رسالہ التسلیۃ المصاب میں بعضے محققین سے شیخ عبدالحق نے ذکر کی ہے اور یہی شرح عربی میں بھی مذکور ہے ت پس پکڑا ابوبکرؓ نے دست مبارک حضرت کا اور کہا کہ بس ہے تمکو اسقدر دعا کرنی یا رسول اللہ بہت مبالغہ کیا تمنے یا رسول اللہ دعا کرنے میں اپنے پروردگار سے ف تقویتاً لقلبہ آنحضرت کا دعا میں الحاح و نہایت اعتماد کے اپنے رب پر تھا واسطے دلیر کرنے اور ثابت قدم رکھنے اور تقویت دل صحابہؓ کے اسلئے کہ وہ دعا ... بھیجے

پس نمودار ہوا ایک پتھر سخت پس آئے صحابہؓ آنحضرتؐ کے پاس اور عرض کیا کہ یہ پتھر سخت ہے کہ ظاہر ہوا ہے ایک خندق میں پس فرمایا آنحضرتؐ نے کہ میں اترونگا یعنی
خندق میں پھر کھڑے ہوئے آنحضرتؐ اور پیٹ حضرتؐ کا بندھا ہوا تھا ساتھ پتھر کے یعنے بسبب شدت بھوک کے اور رہے تھے ہم تین دن اس حال میں کہ نہ چکھے تھے
کوئی چیز چکھنے کی ف ۔ ذوق بذال سے وہ چیز کہ چکھی جاوے قسم کھانے اور پینے سے یعنی بھوکے تھے اور تین دن گذرے تھے کہ کچھ نہ چکھا تھا پس لیا
آنحضرتؐ نے کدال کو لیکر ڈالا اور مارا اس پتھر پر پس ہو گیا وہ پتھر سخت ریت پھسلتی جابر کہتے ہیں کہ پھر میں اور گیا میں طرف بیوی اپنی کے کہ گھر میں تھی اور نام اسکا
سہیلہ بنت معوذ انصاری تھا پس کہا میں نے کہ کیا ہے تیرے پاس کچھ یعنی کھانے کی چیز پس تحقیق دیکھا ہے میں نے آنحضرتؐ پر اثر بھوک شدید کا پس نکالا اس عورت نے ایک تھیلا کہ
اسمیں تھے ساڑھے تین سیر کے جو تھے اور تھا ہمارے پاس ایک بچہ بکری کا یا دنبہ کا یا بھیڑ کا پلا ہوا گھر کا پس ذبح کیا میں نے اسکو اور پیسے بیوی نے جو یہاں تک کہ
ڈالا ہم نے گوشت ہانڈی میں پھر آیا میں پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور چپکے سے عرض کیا میں نے پس کہا میں نے یا رسول اللہ ذبح کیا ہے ہم نے ایک چھوٹا سا بچہ بکری کا اور
پیسے ہیں میری بیوی نے قریب ساڑھے تین سیر کے جو یعنی اسقدر ہے تو حاضری پس تشریف لیجئے آپ اور کچھ لوگ ساتھ آپکے پس آواز دی آنحضرتؐ نے کہ اے اہل خندق تحقیق جابرؓ نے طیار کی ہے
مہمانی ف ۔ لفظ سور ساتھ پیش سین اور جزم واو کے کہ معنی ضیافت کا یہ لفظ فارسی ہے کہ آنحضرت صلعم کی زبان مبارک پر جاری ہوا اور کتنے لفظ اور بھی ہیں
فارسی کہ آنحضرتؐ نے انکو مشرف کیا ہے بہت پس جلدی چلو تم فرمایا آنحضرتؐ نے کہ نہ اتارنا تم ہانڈی اپنی اور نہ پکانا تم آٹا اپنا یہانتک کہ آؤں میں اور تشریف لائے
حضرتؐ پس نکال لایا میں واسطے حضرتؐ کے آٹا گندھا ہوا پس آپ نے ڈالا اپنے منہ کا لعاب اسمیں اور دعا برکت کی کی اسکے لئے پھر قصد کیا طرف ہانڈی ہماری کے پس آپ نے
ڈالا اور دعا برکت کی پھر فرمایا یعنے میری بیوی کو کہ بلا روٹی پکانیوالی کو پس چاہیے کہ پکاوے ساتھ تیرے اور نکال گوشت ساتھ چمچہ کے ہانڈی اپنی میں سے اور
نہ اتارو ہانڈی کو چولھے پر سے کہا جابرؓ نے اور اہل خندق ہزار آدمی تھے یعنی تین روز کے بھوکے پس خوراک کی پس قسم کھاتا ہوں میں اللہ کی البتہ کھایا سب نے یعنی کھانے میں یہاں تک
کہ باقی چھوڑا اسکو اور پھر گئے اور تحقیق ہانڈی ہماری البتہ جوش مارتی تھی جیسے کہ تھی اور تحقیق آٹا ہمارا پکایا جاتا تھا جیسے کہ تھا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
ف ۔ یعنے دونوں چیزیں جوں کی توں موجود تھیں یہ تمام اس منبع البرکات صلعم سے ہی کی برکت سے تھا کہ زمین و آسمان اور ظاہر و باطن انکی برکتوں سے
پر ہیں اور سوائے اسکے بہت معجزے ہیں حضرتؐ کے بڑھ جانا تھوڑے سے کھانے کا اور جوش مارنا پانی کا اور بہت سا ہو جانا اسکا اور تسبیح کرنا طعام کا اور رونا اور
چلانا ستون حنانہ کا وغیر ذلک جو مشہور ہیں یہانتک کہ مجموعہ انکا ہو گیا ہے بمنزلہ تواتر کے اور حاصل ہوا ہے علم قطعی بسبب انکے اور علمائے اعلام نے جمع کی ہیں دلیلیں
نبوت کی اپنی کتابوں میں اور بہت اچھی ان سب میں کتاب بیہقی کی ہے کہ نام ہے اسکا دلائل النبوت **وعن** أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَمَّارٍ
حِينَ يَحْفِرُ الْخَنْدَقَ فَجَعَلَ يَمْسَحُ رَأْسَهُ وَيَقُولُ بُؤْسَ ابْنِ سُمَيَّةَ تَقْتُلُكَ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ رواه مسلم اور روایت ہے ابی قتادہ صحابی سے کہ بیشک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
عمار بن یاسر کو اسوقت کہ کھودتے تھے آنحضرت یا عمار خندق کو پس شروع کیا آنحضرتؐ نے کہ ہاتھ پھیرتے تھے عمار کے سر پر اور جھاڑتے تھے گرد انکے سر سے اور فرماتے تھے
اے شدت اور مشقت اور محنت بیٹے سمیہ کے ف ۔ سمیہ ساتھ پیش سین مہملہ کے اور زبر میم اور تشدید یے کے نام عمار کی ماں کا ہے کہ مسلمان ہوئی تھی مکہ میں اور عذاب کی گئی
بسبب دین خدا کے اور نہ پھری دین سے یہانتک کہ خنجر مارا ابو جہل لعین نے انکی فرج میں اور مار ڈالا انکو پس آنحضرت عمارؓ کی سختی اور محنت کو یاد کرتے ہیں اور ندا کرتے ہیں
اسکو کہ اے شدت عمار کی حاضر ہو پس یہ وقت تیرا ہے اور حقیقت میں مراد ندا کرنا عمار کا ہے چنانچہ اسلئے فرمایا ہے کہ قتل کریگی تجھکو ایک جماعت کہ بغاوت کرینگے اور
نکلجاوینگے امام برحق کی اطاعت سے نقل کی یہ مسلم نے ف ۔ کہا طیبی نے کہ رحم کھایا آنحضرتؐ نے عمار پر بسبب شدت کے کہ پہنچیگی انمیں عمار کو قتل کرنا جماعت باغیہ کا ہے
اور مراد اس جماعت سے معاویہ اور قوم انکی ہے اسلئے کہ قتل عمار کا صفین کی لڑائی میں ہے اور عمار ساتھ امیر المومنین علیؓ کے تھے اور یہ حضرت علیؓ کی حقیت کی دلیلوں سے
ہے اس قضیہ میں جیسا کہ آیا ہے کہ عمرو بن العاص معاویہ کے پاس آئے گھبرائے ہوئے اور کہا کہ مشکل ہوئی کہ عمار بن یاسر ہمارے ہاتھ سے مارا گیا معاویہ نے کہا کہ مشکل کیا ہے کہا عمرو نے کہ میں نے
سنا ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا عمار کو کہ قتل کریگی تجھکو جماعت باغیہ معاویہ نے کہا کہ ہمنے عمار کو نہیں مارا علی نے مارا اسکو جو جنگ میں لایا اور منقول ہے کہ معاویہ تاویل کرتے تھے

اس حدیث کے معنی یون ہیں کہ کہتے تھے کہ حق فتنۂ باغیہ طالب دم عثمان ہو وے صریح تحریف ہے اور بعضے اخبار میں آتا ہے کہ معاویہ نے عمرو بن العاص کو کہا کہ تو جب عجز کرے
لشکر میں پھیلاتا ہے یعنے ایک ادنی شخص کے مارے جانے سے ہماری ہمراہی سے الگ ہوا چاہتا ہے واللہ اعلم اور حاصل کلام یہ کہ اس حدیث میں تین معجزے ہیں ایک یہ کہ عمار
قتل کیا جاویگا اور دوسرا یہ کہ وہ مظلوم ہوگا اور تیسرا یہ کہ قاتل اسکا باغی ہوگا باغیوں میں سے اور سب سے حق عمار حق ہے پھر دیکھا چاہیے یعنی ملا علی قاری نے شرح اکمل الدین کے
کہ کہا ظاہر یہی کہ دونوں تاویلیں کو رد کرتی معاویہؓ سے افترا ہے اور تنبیہ کرتا ہے مولف کہ اے بھائیو اس حدیث کو دیکھ کر کہیں زبان لعن اور طعن کی معاویہؓ کے
حق میں نہ کھولنے لگنا اسلئے کہ فرمایا ہے آنحضرتؐ نے کہ ڈرو تم اللہ سے میرے صحابہ کے حق میں ڈرو تم اللہ سے میرے صحابہ کے حق میں مت کرنا تم انکو نشانہ بعد میرے یعنی برا نہ کہنا
انکو پس جس شخص نے کہ دوست رکھا انکو پس میری محبت کے سبب سے دوست رکھا انکو اور جسنے مبغوض رکھا انکو پس میرے بغض کے سبب سے مبغوض رکھا انکو
اور جسنے ایذا دی انکو پس تحقیق جسنے ایذا دی مجھکو اور جسنے ایذا دی مجھکو پس تحقیق اسنے ایذا دی اللہ کو اور جسنے ایذا دی اللہ کو پس قریب ہے کہ پکڑیگا اسکو
اللہ یعنی عذاب میں یہ حدیث ترمذی نے روایت کی ہے چنانچہ اس کتاب میں بھی باب فضائل صحابہؓ کے میں آویگی اور بہت سی حدیثیں ہیں کہ دلالت
کرتی ہیں اسپر کہ سکوت ہی بہتر ہے ازانجملہ ایک حدیث کافی ہے کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے من سکت سلم من سلم نجا اور بعضی حدیثیں انکے فضائل میں بھی آئی ہیں
چنانچہ ایک حدیث باب علامات النبوت میں انسؓ سے گذری ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ایک جماعت لوگونکی میری امت میں سے روبرو کیگئی میرے احوال میں کہ جہاد کرتے
ہیں بیچ دریا میں سوار ہوتے ہیں پشت دریا پر مانند بادشاہوں کے تختونپر الخ پس وہی معاویہ اور لشکر انکا تھا کہ جہاد کیا کفار پر مفصل اسکو مقام مذکور میں دیکھنا چاہیے
غرضکہ انکو برا نکہے اور نہ بغض رکھے انسے یہ شعبہ رفض کا ہے بچاوے اللہ تعالی اس عقیدہ بد سے کہ بعضے سنی بھی بسبب جہل کے اس بلا میں مبتلا ہیں دیکھنے
شرح فقہ اکبر میں کہ ملا علی قاری نے اس قضیہ کو خطاء اجتہادی پر حمل کیا ہے پس پاک رکھنا چاہیے اہل سنت کو اپنے دل کے تئین اہل بیت اطہرؓ کے بغض سے
اور تمام صحابہ کرامؓ کے بغض سے اور مہر سکوت رکھنی چاہیے زبان پر بیت کار کن کار بگذر از گفتار + کہ درین راہ کار دارد کار + اے بھائیو ہمکو اسپر عمل کرنا چاہیے کہ
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے لیحجزک عن الناس ما تعلم من نفسک اور آیا ہے ولا تذکر الناس الا بخیر اور غور تو کرو کہ جب اللہ تعالی فرماوے و نزعنا ما فی صدورهم
من غل اخوانا علی سرر متقابلین تو ہماری کیا کم بختی ہے کہ اللہ تعالی تو انکی صفائی کا متکفل ہووے اور ہم اپنی زبانیں گندی کریں انکی طعن و تشنیع سے اعاذنا
اللہ و وفقنا لما یحب و یرضی وعن سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ اُجْلِيَ الْاَحْزَابُ عَنْهُ الْاٰنَ نَغْزُوْهُمْ وَلَا يَغْزُوْنَنَا
نَحْنُ نَسِيْرُ اِلَيْهِمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے سلیمان بن صردؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسوقت کہ متفرق ہو گئے اور چلے گئے گروہ کفار کے
حضرتؐ کے مقابلہ سے ف یعنی غزوہ خندق میں آنحضرتؐ کی جنگ عداوت پر اجماع اور اتفاق کیا تھا تمام وہانکے کفار نے چنانچہ اسیلئے اسکو غزوہ
احزاب بھی کہتے ہیں یہ مشرک اور یہود تمام گروہ کفار کے بارہ ہزار اتفاق کرکے مدینہ پر چڑھ آئے تھے اور گروہ قریش کا سردار ابو سفیان تھا اسیطرح اور جماعات
کفار پر اور سردار تھے اور گذرا انکو قریب ایک مہینے کے کہ انہیں لڑائی نہوتی تھی مگر کچھ تیر اندازی اور پتھر انداز ہوتا تھا آپسمیں یہانتک کہ پروردگار تعالی نے
نازل فرمائی مدد اپنی کہ بھیجی ہوا اور لشکر ملائکہ کے کہ کفار نہ دیکھتے تھے انکو ڈال دیا انکے دلوں میں رعب پس درہم برہم ہو گئے چنانچہ مفصل قصہ تاریخ اور حدیث
کی کتابوں میں مذکور ہے اسوقت آنحضرتؐ نے بطریق پیشین خبر غیب کے فرمایا ترجمہ کہ اب بعد اسوقت کے جہاد کرینگے ہم انپر یعنی ابتدا ازاو وہ نہیں لڑینگے ہم سے ہم چلینگے طرف
انکے نقل کی بخاری نے ف یعنے اور نہیں آوینگے طرف ہمارے اور ایسا ہی ہوا کہ بعد اس غزوہ کے قدم مشرکونکا مدینہ میں واسطے جنگ مسلمانوں کے نہ آیا اور
مسلمان انپر چڑھ گئے اور جیتیں کہیں غرضکہ حضرتؐ نے خبر دی کہ آج سے شوکت مشرکونکی کم ہوگئی اور ایسا ہی ہوا اور یہ معجزہ حضرتؐ کا وعن عَائِشَةَ
قَالَتْ لَمَّا رَجَعَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْخَنْدَقِ وَوَضَعَ السِّلَاحَ وَاغْتَسَلَ اَتَاهُ جِبْرِيْلُ وَهُوَ يَنْفُضُ رَأْسَهُ مِنَ الْغُبَارِ فَقَالَ قَدْ وَضَعْتَ
السِّلَاحَ وَاللهِ مَا وَضَعْتُهُ اُخْرُجْ اِلَيْهِمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَيْنَ فَاَشَارَ اِلٰى بَنِيْ قُرَيْظَةَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

علی باذن اللہ فانقادت معہ کذلک حتی اذا کان بالمنصف مما بینہما قال التئما علی باذن اللہ فالتأمتا فجلست احدث
نفسی فحانت منی لفتۃ فاذا انا برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقبلا واذا الشجرتان قد افترقتا فقامت کل واحدۃ منہما
علی ساق رواہ مسلم اور روایت ہے جابر سے کہا چلے ہم ساتھ آنحضرت کے یہاں تک کہ اترے ہم ایک میدان کشادہ میں پس تشریف لیگئے آنحضرت واسطے رفع
حاجت کے یعنی پاخانہ پس نہ دیکھی کوئی چیز یعنی قسم دیوار یا ٹیلہ و پتھر سے کہ پردہ کریں ساتھ اسکے لوگوں سے اور ناگہاں دیکھے آنحضرت نے دو درخت بیچ
کنارے میدان کے پس گئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طرف ایک کے ان دونوں میں سے پس پکڑی ایک شاخ اسکی شاخوں میں سے اور فرمایا کہ فرمانبرداری
کر میری یعنی واسطے پردہ کرنے میرے ساتھ حکم خدا تعالی کے پس ہوگیا وہ درخت ساتھ آنحضرت کے مانند اونٹ نکیل پڑے ہوئے کے کہ فرمانبرداری کرتا ہے اپنے
کھینچنے والے کی یہاں تک کہ آئے آنحضرت دوسرے درخت کے پاس پس پکڑی ایک شاخ اسکی شاخوں میں سے اور فرمایا کہ تابعداری کر تو واسطے پردہ کرنے میرے ساتھ
حکم خدا تعالی کے پس تابعداری کی ساتھ حضرت کے اسیطرح کہ جیسے پہلے درخت نے کی تھی یہاں تک کہ جس وقت ہوئے آنحضرت آدھوں آدھ راہ پر درمیان ان
دونوں کے یعنی بیچوں بیچ میں انکے فرمایا کہ قریب ہو جاؤ آپس میں اس حال میں کہ مائل ہونے والے ہو میرے ساتھ حکم خدا تعالی کے پس قریب ہوگئے وہ دونوں یعنی یہاں تک
کہ رفع حاجت کی حضرت نے درمیان میں ان دونوں کے جابر کہتے ہیں پس بیٹھا میں اسحالمیں کہ باتیں کرتا تھا اپنے دل میں ف ح یعنے بیچ واقع ہونے اس امر
عجیب کے کہ دیکھا میں نے حضرت سے اپنے دل سے کہتا تھا کہ یہ کیا ہے اور کیونکر ہوا یا اور کسی امر کی باتیں دل میں کرتا تھا جیسے کہ عادت انسان کی ہوتی ہے کہ اپنے
دل سے باتیں کرتا ہے اور اسکو حدیث نفس کہتے ہیں ترجمہ پس ظاہر ہوا مجھسے التفات اور دیکھنا ایک جانب کو یعنی مشغول تھا میں اپنے دل کے ساتھ اور التفات نہیں
رکھتا تھا کسی چیز کی طرف پس التفات کیا اور دیکھا میں نے تو ناگہاں دیکھتا ہوں میں آنحضرت کو کہ تشریف لئے آتے ہیں ادھر کو اور ناگہاں دیکھتا ہوں ان دونوں درختوں کو
کہ تحقیق جدا ہوگئے ہیں پس جا کھڑا ہوا ہر ایک درخت ان دونوں میں سے اپنی جگہ پر نقل کی یہ مسلم نے ف ع بیچ اس میں دو معجزے ہیں و عن یزید بن ابی عبید
قال رأیت اثر ضربۃ فی ساق سلمۃ بن الاکوع فقلت یا ابا مسلم ما ہذہ الضربۃ قال ضربۃ اصابتنی یوم خیبر فقال
الناس اصیب سلمۃ فاتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فنفث فیہ ثلث نفثات فما اشتکیتہا حتی الساعۃ
رواہ البخاری اور روایت ہے یزید بن ابی عبید سے کہا دیکھا میں نے نشان ضرب کا یعنے زخم بیچ پنڈلی سلمہ بن اکوع کے پس کہا میں نے اے ابو مسلم کہ کنیت سلمہ بن
اکوع کی ہے کیا ہے یہ زخم کہا یہ زخم ہے کہ پہونچا تھا مجھکو دن خیبر کے پس کہا لوگوں نے کہ پہونچایا گیا سلمہ یعنے مارا گیا اور مر گیا یعنے زخم شدید پہونچا تھا کہ لوگوں نے
گمان کیا کہ مر گیا پس حاضر ہوا میں آنحضرت کے پاس پس پھونکا آنحضرت صلعم نے زخم کی جگہ میں تین بار پھونکنا پس نہ پایا میں نے دکھ اسکا اسوقت تک نقل کی
یہ بخاری نے و عن انس قال نعی النبی صلی اللہ علیہ وسلم زیدا وجعفرا وابن رواحۃ للناس قبل ان یاتیہم خبرہم فقال
اخذ الرایۃ زید فاصیب ثم اخذ جعفر فاصیب ثم اخذ ابن رواحۃ فاصیب وعیناہ تذرفان حتی اخذ الرایۃ سیف من سیوف
اللہ یعنی خالد بن الولید حتی فتح اللہ علیہم رواہ البخاری اور روایت ہے انس سے کہا خبر پہونچائی آنحضرت نے مرنے زید بن حارثہ اور جعفر
بن ابیطالب اور عبداللہ بن رواحہ کی لوگوں کو پہلے اس سے کہ آوے لوگوں کو خبر انکے مرنے کی ف ح تینوں غزوہ موتہ میں کہ ساتھ پیش میم کے کہ نام ایک شہر کا ہے نواح شام میں
سنہ آٹھ میں شہید ہوئے تھے اور مسلمان تین ہزار تھے اور روم ایک لاکھ اور تمام قصہ سیر کی کتابوں میں لکھا ہے پس انکو خبر موت کی دینی حضرت صلعم کا معجزہ ہے اور اس سے
یہ بھی معلوم ہوا کہ جائز ہے خبر موت کی پہونچانی ترجمہ پس فرمایا آنحضرت صلعم نے یعنی بیچ بیان کیفیت شہید ہونے انکے لیا نیزہ زید نے یعنی اسلئے کہ یہ امیر
لشکر کے تھے اور عادت ہے کہ لیتا ہے نیزہ امیر لشکر کا پس شہید کئے گئے پھر لیا جعفر نے نیزہ پس شہید کئے گئے یعنی بحسب تفصیل مشہور کے پھر لیا نیزہ عبداللہ
بن رواحہ نے پس شہید کئے گئے فرماتے تھے آنحضرت یہ احوال اور آنکھیں آنحضرت کی آنسو گراتی تھیں یعنی بسبب غم انکے یہاں تک کہ لیا نشان اس

شخص نے کہ لقب اُسکا شمشیر ہے شمشیران خدا سے ف ع یعنی شجاع ہے شجاعان خدا سے اسلئے کہ وہ ہزار پر حملہ کرتے تھے اور اُنکے ہاتھ سے اُس روز آٹھ تلوارین
ٹوٹین اور اضافہ سیف اللہ مین بزرگی کے لئے ہے ترجمہ مراد رکھتے تھے حضرت یعنی کلام سابق سے خالد بن ولید یعنی یہ کلام انسؓ کا ہے یا اُنکے بعد کے راوی کا
یہان تک کہ فتح دی اللہ تعالیٰ نے مسلمانونکو نقل کی یہ بخاری نے ف ع یعنی خالد کے ہاتھ سے اور زمانۂ امارت اُنکی مین اور اختلاف کیا ہے علما نے کہ
آیا اُس جنگ مین شکست ہوئی مشرکونکو یہان تک کہ پھرے مسلمان غنیمت لیکر بعد فتح سے یا جو مسلمانونکا ہے کہ پھرے صحیح و سالم تھی اور حضرت شیخ رحمہ نے
کہا یعنی مدد کی مسلمانونکی روم پر اور مسلمان اُنکے ہاتھ سے سلامت رہے **وعن عباسٍ** قَالَ شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ
فَلَمَّا الْتَقَى الْمُسْلِمُونَ وَالْكُفَّارُ وَلَّى الْمُسْلِمُونَ مُدْبِرِينَ فَطَفِقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْكُضُ بَغْلَتَهُ قِبَلَ الْكُفَّارِ وَاَنَا آخِذٌ بِلِجَامِ
بَغْلَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكُفُّهَا اِرَادَةَ اَنْ لَا تُسْرِعَ وَاَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ آخِذٌ بِرِكَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْ عَبَّاسُ نَادِ اَصْحَابَ السَّمُرَةِ فَقَالَ عَبَّاسٌ وَكَانَ رَجُلًا صَيِّتًا فَقُلْتُ بِاَعْلَى صَوْتِي اَيْنَ اَصْحَابُ السَّمُرَةِ فَقَالَ
وَاللّٰهِ لَكَاَنَّ عَطْفَتَهُمْ حِينَ سَمِعُوا صَوْتِي عَطْفَةُ الْبَقَرِ عَلَى اَوْلَادِهَا فَقَالُوا يَا لَبَّيْكَ يَا لَبَّيْكَ قَالَ فَاقْتَتَلُوا وَالْكُفَّارَ وَالدَّعْوَةُ فِي الْاَنْصَارِ
يَقُولُونَ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ قَالَ ثُمَّ قُصِرَتِ الدَّعْوَةُ عَلَى بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ فَنَظَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى بَغْلَتِهِ كَالْمُتَطَاوِلِ عَلَيْهَا اِلَى قِتَالِهِمْ فَقَالَ هٰذَا حِينَ حَمِيَ الْوَطِيسُ ثُمَّ اَخَذَ حَصَيَاتٍ فَرَمَى بِهِنَّ وُجُوهَ الْكُفَّارِ
ثُمَّ قَالَ انْهَزَمُوا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ اِلَّا اَنْ رَمَاهُمْ بِحَصَيَاتِهِ فَمَا زِلْتُ اَرَى حَدَّهُمْ كَلِيلًا وَاَمْرَهُمْ مُدْبِرًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے عباسؓ سے کہا حاضر تھا مین ساتھ آنحضرتؐ کے دن غزوہ حنین کے ف ع غزوہ حنین کا ہوا تھا بیچ شوال کے سنہ آٹھ مین بعد فتح مکہ کے
اور حنین ساتھ پیش ح مہملہ اور زبر نون پہلے کے اور بعد اسکے ی ہے ساکن نام ایک موضع کا ہے درمیان مکہ و طائف کے پرے عرفات کے ترجمہ پس جب ملے مسلمان
اور کافر یعنی اور واقع ہوا کشت و خون شدید آپسمین پھرے مسلمان پشت دیکر ف ع یعنی بعضے جلد بازون میں سے اور حقیقت مین وہ بھاگنا تھا بلکہ پھر کر
آنحضرتؐ کی پناہ مین آئے تھے تاہم مانگین آنحضرت صلعم سے حاصل یہ کہ ایک طرح کی ہلچل مسلمانونمین واقع ہوگئی تھی ترجمہ پس شروع کیا آنحضرتؐ نے کہ ایڑ کرتے
تھے اپنے خچر کو طرف کفار کے ف اُس خچر کا نام دلدل تھا کہ بطریق تحفہ کے بھیجا تھا فروہ بن نفاثہ نے پس اس سے معلوم ہوا قبول کرنا ہدیہ کا مشرکونسے
اور آیا ہے کہ آنحضرتؐ نے رد بھی کئے ہین بعضے ہدیے مشرکین کے پس بعضون نے کہا کہ قبول کرنا ہدیہ کا ناسخ ہے رد کا لیکن اسمین نظر ہے بسبب نہ معلوم ہونے تاریخ کے اور اکثر
اسپر ہین کہ رد و نسخ نہین ہوا قبول جو کیا ہے کہ طمع رکھتے تھے اُسکے اسلام لانیکی اور امید رکھتے تھے اُس سے مصلحت مسلمانونکی اور رد کیا اُسکو کہ خلاف اسکے تھا ترجمہ
اور مین پکڑے ہوئے تھا حضرتؐ کے خچر کی لگام تھامبتا تھا مین اُسکو بارادہ اسکے کہ نہ جلدی کرے خچر طرف دشمنونکے اور ابو سفیان کہ نام اُسکا تھا مغیرہ
بن الحارث بن عبد المطلب چچا کا بیٹا آنحضرتؐ کا پکڑے ہوئے تھا رکاب آنحضرتؐ کی یعنی از راہ ادب و محافظت کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
اے عباسؓ آواز دے اصحاب سمرہ کو ف ع سمرہ کہتے ہین کیکر کے درخت کو اُسکے نیچے بیعت کی تھی کتنے ایک صحابہؓ نے حدیبیہ مین کہ اسکو بیعۃ الرضوان
کہتے ہین یعنی پکار اہل حدیبیہ کو کہ اسوقت مین پہنچین ترجمہ پس کہا عباسؓ نے اور تھے وہ بلند آواز کہ پس کہا مین نے یعنی پکارا مین نے بلند آواز سے کہ کہان ہین
اصحاب سمرہ یعنی نہ بھولو تم بیعت اپنی کو واقع ہوئی تھی نیچے درخت کے پس کہا عباسؓ نے قسم اللہ کی البتہ گویا کہ پھرنا اصحاب سمرہ کا اُسوقت کہ سنی آواز
میری تھا مانند پھرنے گایونکے اپنے بچون پر کیسی تیزی بسبب محبت اور شوق کے آتی ہین ویسے ہی وہ آئے پس کہا انہون نے اے قوم حاضر ہین اے قوم
حاضر ہین پس لڑے مسلمان ساتھ کافرونکے اور دعوت یعنی استعانت اور پکارنا آپس مین کا انصار مین تھا کہتے ہین غازی اے گروہ انصار کے اے گروہ
انصار کے یعنی مدد کو پھر کوتاہ کیا گیا پکارنا اور منحصر ہوا اوپر اولاد حارث بن خزرج کے ف ع پس پکارا گیا واسطے بنی حارث کے اور وہ ایک قبیلہ ہے انصار اولاد

دو بھائیوں کے میں ایک اوس دوسرا خزرج اور یعنی حارث خزرج کی اولاد میں سے پس دیکھا آنحضرت نے اس حال میں کہ وہ اپنے خچر پر سوار تھے مانند خوب رغبت رکھنے
والے کے اوپر چلانے اسکے کے اور بعضوں نے کہا مانند اس شخص کے کہ دراز کرتا ہے گردن اپنی تاکہ دیکھے طرف اس چیز کے کہ نزدیک اسکے ہے درحالیکہ مائل تھے طرف
قتال انکے کے یعنی صحابہ جو لڑتے تھے آنحضرت گردن اونچی کرکر انکی طرف دیکھتے تھے پس فرمایا آنحضرت نے یہ وقت گرم ہونے لڑائی کا ہے پھر لیں آنحضرت صلعم نے
کنکریاں پس پھینکا انکو کافروں کے منہ پر یعنے بکمال شجاعت اور وجہ فرمایا از راہ تفاول کے یا خبر دینے کے کہ شکست کھائی کافروں نے قسم ہے رب محمد صلی اللہ علیہ
وسلم کی پس قسم ہے اللہ کی نہیں شکست مگر سبب اسکے کہ پھینکیں آنحضرت نے کنکریاں اپنی یا تھا واقع مگر پڑنا کنکریوں کا یعنے اور نہ تھا قتال اور تیر افشانی اور نیزہ
زنی وغیرہ پس ہمیشہ دیکھتا رہا میں تیزی اور شدت تلوار میں انکی ضعیف کند اور حال انکا ذلیل نقل کی یہ مسلم نے ف ع اسمیں دو معجزے ظاہر ہوئے
حضرت کے ایک تو فعلی اور دوسرا خبری کیونکہ خبر دی انکے شکست کی اور مارے سنگریزے پس بھاگ کھڑے ہوئے وہ وَعَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ
لِلْبَرَاءِ يَا أَبَا عُمَارَةَ فَرَرْتُمْ يَوْمَ حُنَيْنٍ قَالَ لَا وَاللَّهِ مَا وَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنْ خَرَجَ شُبَّانُ أَصْحَابِهِ لَيْسَ عَلَيْهِمْ
كَثِيرُ سِلَاحٍ فَلَقُوا قَوْمًا رُمَاةً لَا يَكَادُ يَسْقُطُ لَهُمْ سَهْمٌ فَرَشَقُوهُمْ رَشْقًا مَا يَكَادُونَ يُخْطِئُونَ فَأَقْبَلُوا هُنَاكَ إِلَى رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ وَأَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ يَقُودُهُ فَنَزَلَ وَاسْتَنْصَرَ
وَقَالَ أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ ثُمَّ صَفَّهُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَلِلْبُخَارِيِّ مَعْنَاهُ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُمَا قَالَ الْبَرَاءُ كُنَّا وَاللَّهِ
إِذَا احْمَرَّ الْبَأْسُ نَتَّقِي بِهِ وَإِنَّ الشُّجَاعَ مِنَّا لَلَّذِي يُحَاذِي بِهِ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور روایت ہے ابی اسحق تابعی سے کہ کہا
ایک شخص نے واسطے براء بن عازب صحابی کے کہ اے ابی عمارہ کیا بھاگے تم کافروں سے دن حنین کے کہا براء نے قسم ہے اللہ کی نہیں پیٹھ دی آنحضرت صلعم نے یعنے
نہ حقیقۃً اور نہ صورۃً ولیکن اسقدر ہوا کہ نکلے یعنی طرف دشمن کے نوجوان حضرت کے صحابیوں میں سے کہ نہ تھے انپر بہت ہتھیار پس ملے ایک قوم تیرانداز یعنی ہوازن سے
کہ نہ نزدیک تھا کہ گرے انکا تیر یعنی زمین پر یعنی ایسے تیرانداز تھے کہ خطا نہیں کرتا تھا تیر انکا پس مارے اس قوم نے ان نوجوانوں کو تیر نہیں قریب تھے کہ خطا کریں ف ع
یہ جواب بہت خوب ہے دیا اسلئے کہ تقدیر کلام یہ تھی کہ کیا تم سب بھاگ گئے تھے پس یہ پوچھنا مقتضی اسکو تھا کہ آنحضرت صلعم بھی ساتھ ہوں انکے پس براء نے کہا کہ قسم اللہ
کی آنحضرت صلعم نہیں بھاگے ولیکن ایک جماعت صحابہ کی تھی کہ انپر ایسا ایسا کچھ گذرا ترجمہ پس متوجہ ہوئے وہ جوان اسوقت میں یا اس مکان میں طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کی طرف یعنے مدد مانگنے کے لئے پس اس موقع میں صادق آتا ہے انپر بھی بھاگنا کیونکہ طلب مدد کے لئے آتے تھے لیکن خوب لڑتے ہیں اگر کوئی کہے کہ ذکر ہوا پہلی
حدیث میں کہ پھرے مسلمان پشت دیکر اور اس حدیث میں کہا پس متوجہ ہوئے الخ پس کیونکر ہو تطبیق تو جواب اسکا یہ ہے کہ واقع ہوئی تھی انکو صورت شکست کی پھر بعد متوجہ
ہونے آنحضرت کے انکی طرف اور آواز دینے عباس کے انکو حاصل ہوئی انکو سعادت متوجہ ہونے کی اور انتقال کیا صورت فرار سے طرف سیرت قرار کے ترجمہ اور رسول
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سوار تھے اپنے خچر سفید پر کہ نام اسکا دلدل تھا اور ابوسفیان بن حارث چلتے تھے آگے حضرت کے یا کھینچتے تھے حضرت کے خچر کو ف ع اور ظاہر میں
معارض ہو اگلی حدیث سے کہ عباس لگام پکڑے ہوئے تھے اور ابوسفیان رکاب لیکن ممکن ہے حمل کرنا اسکا تناوب پر یعنی نوبت بنوبت پکڑنے پر کہ کبھی ابوسفیان
لگام پکڑتے ہونگے اور عباس رکاب اور کبھی عباس لگام پکڑتے ہونگے اور ابوسفیان رکاب یا کل کہ ہونگے بسبب اس حال میں بسبب شدت کے احتیاج دونوں کے
باگ پکڑنے کی ہوئی ہو ترجمہ پس اترے آنحضرت صلعم یعنی خچر سے اور طلب کی اللہ تعالیٰ سے مدد و فتح اور کہا آنحضرت صلعم نے میں پیغمبر ہوں کچھ جھوٹ نہیں
اسمیں میں بیٹا ہوں عبدالمطلب کا ف ع لفظ کذب اور مطلب میں ب کو جزم ہے جیسے کہ معمول ہے پڑھنے کا سجع اور نظم میں اور صادر ہوا یہ آنحضرت سے بطور
وزن شعر کے مقتضی طبیعت موزون آنحضرت کے بغیر قصد کے پس نہیں کہا جاویگا اسکو شعر اور آنحضرت نے اپنے تئیں نسبت کیا جد کیطرف نہ باپ کی طرف
بسبب اسکے کہ وہ بہت مشہور تھے عزت بزرگی میں اور حضرت نے جو اپنی تعریف کی تو یہ از راہ مباہات کے نہ تھی بلکہ جیسے عادت غازیوں کی ہوتی ہے کہ اظہار شجاعت جوانمردی

دشمنوں کے آگے کیا کرتے ہیں پس معلوم ہوا کہ ایسی جگہ اس راہ سے اپنی تعریف کرنی جائز ہے ترجمہ پھر پیچھے بعد جمع ہونے مسلمانوں کے اور رجوع کرنے جوانوں کے صف باندھ کر کھڑا کیا حضرت نے صحابہ کو نقل کی یہ مسلم نے اور واسطے بخاری کے ہیں معنی اسکے یعنی اور لفظ اسکے مسلم کے ہیں اور ایک روایت بخاری اور مسلم کی میں یوں آیا ہے کہ کہا براء بن عازب نے کہ تھے ہم جسوقت کہ سخت ہوتی لڑائی پناہ ڈھونڈھتے ہم طرف انکے اور طلب کرتے خلاصی بسبب انکے اور تحقیق دلیر مرد البتہ ہم میں سے وہ شخص ہوتا کہ برابر کھڑا ہوتا حضرت کے ف ع یعنی جسجگہ وہ ہوتے وہ بھی وہیں ہوتا اور معنی یہ ہیں کہ کوئی قدرت نہیں رکھتا تھا اسوقت اوپر تقدم کے حضرت صلعم پر پس یا یہ کہ ہوتا بزدلا تو بھاگتا حضرت سے یا ہوتا شجاع تو پناہ پکڑتا طرف حضرت صلعم کے ترجمہ مراد رکھتے تھے براء ساتھ ضمیر یہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ف ع ح اسمیں بیان ہے حضرت کی شجاعت کا اور انکے کمال اعتماد کرنے کا اللہ تعالی پر اور معجزہ یہاں یہ ہوا کہ حضرت نے اتر کر مدد و فتح مانگی اللہ تعالی سے اور سنگریزے پھینکے کفار کیطرف اور انھوں نے شکست پائی یہ سبب اسکے جیسے کہ پہلی حدیث میں مذکور ہے اور ذکر کرنا دوسری حدیث کا واسطے تمام کرنے قصہ حنین کے ہے **وعن** سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُنَيْنًا فَوَلّٰى صَحَابَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا غَشُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ عَنِ الْبَغْلَةِ ثُمَّ قَبَضَ قَبْضَةً مِّنْ تُرَابٍ مِّنَ الْاَرْضِ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ بِهٖ وُجُوْهَهُمْ فَقَالَ شَاهَتِ الْوُجُوْهُ فَمَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْهُمْ اِنْسَانًا اِلَّا مَلَأَ عَيْنَيْهِ تُرَابًا بِتِلْكَ الْقَبْضَةِ فَوَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ فَهَزَمَهُمُ اللّٰهُ وَقَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَنَائِمَهُمْ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے سلمہ بن اکوع سے کہ کہا جہاد کیا ہمنے یعنی کفار پر ہمراہ آنحضرت کے دن حنین کے پس پشت دی یعنے آنحضرت کے صحابہ نے پس جبکہ گھیرا کافروں نے آنحضرت کو اترے آنحضرت خچر سے پھر لی آنحضرت نے ایک مٹھی خاک کی زمین سے کہ سنگریزے بھی اس میں تھے پھر مقابل کیا آنحضرت نے ساتھ اس خاک کے کافروں کے منھوں کے یعنی سامنے انکے منھوں کے ڈالی اور کہا برے ہوئے یا برے ہو جیو منھ انکے پس نہ پیدا کیا اللہ تعالی نے انمیں سے کسی آدمی کو یعنی کوئی آدمی نہ تھا مگر کہ بھر دیا اللہ تعالی نے اسکی دونوں آنکھوں کو ساتھ خاک اس مٹھی خاک کے کہ ڈالی انکے منھوں کی طرف پس پھر گئے پیٹھ دیکر پس شکست دی انکو اللہ تعالی نے اور بانٹیں آنحضرت صلعم نے غنیمتیں انکی درمیان مسلمانوں کے نقل کی مسلم نے ف ع اسمیں تین معجزے ہیں حضرت کے ایک تو یہ کہ پہونچی مٹی اس مٹھی کی سبکی آنکھوں میں اور دوسرے یہ کہ بھر گئیں آنکھیں ہر ایک کی اس تھوڑی سی مٹی سے باوجود یکہ وہ چار ہزار تھے اور تیسرے شکست پانا انکا اس سے **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ شَهِدْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُنَيْنًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ مِّمَّنْ مَّعَهُ يَدَّعِي الْاِسْلَامَ هٰذَا مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَلَمَّا حَضَرَ الْقِتَالُ قَاتَلَ الرَّجُلُ مِنْ اَشَدِّ الْقِتَالِ وَكَثُرَتْ بِهِ الْجِرَاحُ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَأَيْتَ الَّذِيْ تَحَدَّثْتَ اَنَّهٗ مِنْ اَهْلِ النَّارِ قَدْ قَاتَلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مِنْ اَشَدِّ الْقِتَالِ فَكَثُرَتْ بِهِ الْجِرَاحُ فَقَالَ اَمَا اِنَّهٗ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَكَادَ بَعْضُ النَّاسِ يَرْتَابُ فَبَيْنَمَا هُوَ عَلٰى ذٰلِكَ اِذْ وَجَدَ الرَّجُلُ اَلَمَ الْجِرَاحِ فَاَهْوٰى بِيَدِهٖ اِلٰى كِنَانَتِهٖ فَانْتَزَعَ سَهْمًا فَانْتَحَرَ بِهَا فَاشْتَدَّ رِجَالٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَدَّقَ اللّٰهُ حَدِيْثَكَ قَدِ انْتَحَرَ فُلَانٌ وَقَتَلَ نَفْسَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ يَا بِلَالُ قُمْ فَاَذِّنْ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَاِنَّ اللّٰهَ لَيُؤَيِّدُ هٰذَا الدِّيْنَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا حاضر ہوئے ہم ساتھ آنحضرت کے غزوہ حنین میں ف ح اور صواب یہ ہے کہ اس قصہ کو غزوہ خیبر میں ذکر کیا ہے اور صحیح بخاری میں بھی اسیطرح ہے ترجمہ پس فرمایا آنحضرت نے ایک شخص کے حق میں ان لوگوں میں سے کہ ہمراہ آپ کے تھے دعوی کرتا تھا وہ شخص اسلام کا کہ یہ شخص دوزخی ہے ف ع اور نام اسکا قزمان تھا اور تھا وہ منافقوں میں سے اگرچہ ظاہر نہ تھا نفاق اسکا ترجمہ پس جب آیا وقت جنگ کا لڑا وہ شخص کافروں سے سخت ترین لڑنا اور بہت لگے اسکو زخم پس آیا ایک شخص یعنی صحابہ میں سے تعجب کرتا ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ خبر دو مجھکو حقیقت حال اس شخص کے سے کہ فرماتے تھے تم کہ وہ دوزخیوں میں سے ہے تحقیق وہ لڑا راہ خدا میں سخت ترین لڑنا پس بہت لگے اسکو زخم یعنی ظاہر حال

اسکا یہ ہے کہ وہ جنتی ہے پس فرمایا آنحضرت نے کہ آگاہ رہو کہ وہ دوزخیوں میں سے ہے ف ع یعنی بات وہی ہے جو میں نے کہی اگرچہ ظاہر ہو تجھکو خلاف اسکا اور شان
کہ صورت اعمال کا کچھ اعتبار نہیں ہے مدار اچھے احوال اور خاتمہ پر ہے ترجمہ پس قریب تھے بعضے لوگ یعنی بعضے مسلمان ضعیف الایمان کہ شک کریں بیچ حق
خبر آنحضرت کے باوجود اس صدق وجہد اسکے کہ لڑتے ہیں کیونکر فرماتے ہیں کہ وہ دوزخی ہے پس اس اثنا میں کہ وہ اسی حال پر تھا ناگہان پایا اُسنے درد زخموں کا پس قصد کیا
ساتھ ہاتھ اپنے کے طرف ترکش اپنے کے اور کھینچا تیر پس کاٹا سینہ اپنا ساتھ اُس کے ف ع ت (روایت کی اسکو بخاری نے) اکثر روایتوں میں آیا ہے لفظ اسہما ساتھ صیغہ
جمع کے بجائے سہما کے یعنی کھینچے گئے تیر اور صحیح بخاری کی اور حدیث میں آیا ہے کہ اُس شخص نے رکھی تلوار اپنی زمین پر اور رکھا اپنا سینہ تلوار کی تیزی پر اور زور کیا
یہانتک کہ مرگیا اور یہ منافات نہیں رکھتا ہے اس روایت سے کہ شاید دونوں امر کیے ہوں اول تیر سے کیا ہو پھر جب تمام نہ ہوا قتل تو تلوار سے کیا واللہ اعلم اور حاصل یہ
وہ مرا کافر بسبب خبث باطن اپنی کے یا فاسق بسبب قتل کرنے نفس اپنے کے ترجمہ پس دوڑے گئے کتنے ایک شخص مسلمانوں میں سے طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ
آلہ وسلم کے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ سچی کی اللہ تعالی نے بات آپکی کہ آپنے فرمایا تھا کہ وہ دوزخیوں میں سے ہے تحقیق کاٹا سینہ اپنا فلانے نے اور مار ڈالا اپنے تئیں
پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ بہت بڑا ہے گواہی دیتا ہوں میں کہ میں بندہ خدا کا ہوں اور رسول اُسکا ف ع یہ کلام وقت خوشی کے کہا جاتا ہے خوش
ہوئے آنحضرت جبکہ ظاہر ہوا صدق آپکا اور فرمایا ترجمہ کہ اے بلال اُٹھ پس اعلام کر لوگوں کو ساتھ اسکے کہ نہیں داخل ہوگا بہشت میں مگر مومن اور تحقیق اللہ تعالی قوی کرتا ہے
اس دین کو بسبب مرد فاجر اور جہاد و قتال اسکیلے نقل کی یہ بخاری نے ف رح مراد فاجر سے منافق ہے یا فاسق اُن لوگوں میں سے کہ کرتے ہیں عمل نیک اور ریا
یا ملاتے ہیں ساتھ اُسکے گناہ کو اور کبھی کرتے ہیں ایسا عمل کہ اُس سے خدا [illegible] ہوتا ہے اور احتمال ہے کہ ہو یہ جملہ داخل تحت اعلام کے یا جدا بیان ہو واسطے اختلاف
احوال عاملین کے اور مانند اسکے وہ لوگ ہیں کہ تصنیف کرتے ہیں یا پڑھتے یا پڑھاتے ہیں یا اذان دیتے ہیں یا امامت کرتے ہیں یا مسجد و مدرسہ وغیرہ بناتے ہیں
واسطے غرض فاسد کے اور نتیجہ انکا وہ سب انتظام دین کے اور تقویت مسلمانوں کی ہے اور وہ خود محروم ہوتے ہیں انکے ثواب سے جعلنا اللہ تعالی من المخلصین آمین ف ح یہ حدیث
دلالت کرتی ہے اسپر کہ قاتل نفس دوزخ میں ہوگا اور مذہب یہ ہے کہ اگر مومن ہے اور تصدیق ایمانی رکھتا ہے تو ہمیشہ دوزخ میں نہیں رہیگا اور ایسا ہی حکم ہے قاتل مومن کا
عمدا اور قاتل اپنے نفس کا بھی ایک فرد ہے قاتل مومن کی اور قرآن مجید میں حکم کیا ہے اُسکے خلود کا دوزخ میں اور علمانے انہیں تاویلیں کی ہیں اور بعضے
محدثوں نے اہل ظاہر سے کہا ہے کہ اگرچہ مومن ہے لیکن اس قسم کا مومن ہمیشہ دوزخ میں رہتا ہے یہ ہمیشہ دوزخ میں رہنے کو مخصوص ساتھ کافر کے نہیں رکھتے لیکن
یہ قول شاذ ہے مخالف اجماع اہل سنت و جماعت کے مذہب کے اور بیچ حق خاص اس شخص کے کہ قصہ اُسکا حدیث میں گذرا کہتے ہیں کہ وہ منافق تھا جیسے کہ خطیب
بغدادی نے کہا یعنی واقع میں منافق تھا اگرچہ ظاہر نہ تھا نفاق اُسکا واللہ اعلم **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ سُحِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حَتّٰى اِنَّهُ لَيُخَيَّلُ اِلَيْهِ اَنَّهُ فَعَلَ الشَّيْءَ وَمَا فَعَلَهُ حَتّٰى اِذَا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ عِنْدِيْ دَعَا اللّٰهَ وَدَعَاهُ ثُمَّ قَالَ اَشَعَرْتِ يَا عَائِشَةُ اَنَّ اللّٰهَ
قَدْ اَفْتَانِيْ فِيْمَا اسْتَفْتَيْتُهُ جَاءَنِيْ رَجُلَانِ جَلَسَ اَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِيْ وَالْاٰخَرُ عِنْدَ رِجْلِيْ ثُمَّ قَالَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ مَا وَجَعُ الرَّجُلِ قَالَ مَطْبُوْبٌ
قَالَ وَمَنْ طَبَّهُ قَالَ لَبِيْدُ بْنُ الْاَعْصَمِ الْيَهُوْدِيُّ قَالَ فِيْمَاذَا قَالَ فِيْ مُشْطٍ وَمُشَاطَةٍ وَجُفِّ طَلْعَةٍ ذَكَرٍ قَالَ فَاَيْنَ هُوَ قَالَ فِيْ بِئْرِ ذَرْوَانَ
فَذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اُنَاسٍ مِنْ اَصْحَابِهِ اِلَى الْبِئْرِ فَقَالَ هٰذِهِ الْبِئْرُ الَّتِيْ اُرِيْتُهَا وَكَاَنَّ مَاءَهَا نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ وَكَاَنَّ نَخْلَهَا
رُءُوْسُ الشَّيَاطِيْنِ فَاسْتَخْرَجَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا سحر کیے گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہانتک
کہ البتہ حضرت کے خیال میں ڈالا جاتا تھا کہ انہوں نے کی ہے ایک چیز اور حال آنکہ نہیں کی ہے ف ع ح کہا بعضوں نے کہ معنے اسکے یہ ہیں کہ غالب آیا تھا حضرت صلعم پر
نسیان اسطرح کا کہ گمان کرتے تھے بسبب نسیان کے کہ فلانی چیز کی ہے حالانکہ نہ کی تھی یا گمان کرتے کہ نہیں کی فلانی چیز حالانکہ کرچکے تھے اُسکو اور یہ امر
دنیا میں تھا نہ امور دین میں اور نظیر اسکی وہ ہے جو فرمایا اللہ تعالی نے حضرت موسی علیہ السلام کے حق میں يُخَيَّلُ اِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ اَنَّهَا تَسْعٰى یعنے

موسیٰ علیہ السلام کے خیال میں ڈالا گیا کہ کفار کے سحر سے رسیاں وغیرہ دوڑتی پھرتی ہیں حالانکہ وہ دوڑتی نہ تھیں بلکہ انہوں نے پارا جو ملا تھا بسبب گرمی آفتاب کے وہ اچھلنے لگیں انکے خیال میں آیا کہ وہ خود حرکت کرتی ہیں اور اور حدیث میں آیا ہے کہ حضرت صلعم کے خیال میں آتا تھا کہ جماع کریں اپنی کسی بیوی سے اور نہیں کرتے تھے یعنی دل چاہتا تھا اور جانتے تھے کہ میں قدرت رکھتا ہوں جماع کی اور جب پاس جاتے تھے انکے تو قادر نہیں ہوتے تھے اسپر اور سحر ایک مرض ہے امراض میں سے تاثیر کرنا اسکا انبیا پر کچھ منافی انکی نبوت کے نہیں جیسے اور بیماریاں باقتضاے بشریت کے ہوتی تھیں ویسے ہی یہ بھی ہوا اور حکمت سحر کے تاثیر کرنے میں آنحضرت کے جسم شریف میں یہ تھی کہ معلوم ہو جاوے تاثیر کرنا سحر کا کہ تاثیر اسکی ایسی ثابت ہے کہ جب اشرف المخلوقات میں تاثیر کی تو اور کی کیا حقیقت ہے اور ظاہر ہو نبوت حضرت کی کہ سحر ساحر میں تاثیر نہیں کرتا اور کافر حضرت کو ساحر کہتے تھے پس حق تعالیٰ نے بسبب تاثیر کرنے سحر کے انمیں ظاہر کر دیا کہ ساحر نہیں ہیں اور قصہ سحر کا بعد رجوع کرنے کے حدیبیہ سے تھا ذیحجہ کے مہینے میں سنہ ۷ھ میں اور مدت اسکے بقا کی چالیس روز رہی ہے علمانے اور ایک روایت میں چھ مہینے اور یہ جب ایک قول کے تمام سال اغلب ہے کہ قوت غلبہ اسکا چالیس روز ہوا اور رہنا بعضی علامتونکا چھ مہینے تک اور بقا بعضے اسکے بقایا کا سال بھر تک واللہ اعلم اور معلوم ہونا اس سحر کا اس سے ہوا کہ جو عائشہؓ بیان کرتی ہیں ترجمہ تا وقتیکہ تھے آنحضرت ایک روز نزدیک میرے دعا کی اللہ تعالیٰ سے اور دعا کی اس سے ف یعنی دعا کی بعد دعا کے یعنے مکرر اور بہت کی اور تکرار ہے اسپر آمین دلیل ہے اور مستحب ہے تکرار دعا کے وقت حاصل ہونے امور مکروہ کے اور رسول نے بلا کے اور کہا ہے علمانے کہ خاص لوگوں نے اسی وقت دعا کروائے ہیں کہ وقت قبولیت کا آن پہونچے اور اوروں کو چھوڑ رکھتے ہیں کہ دعا کرتے ہیں تا کہ جو وقت پر قبول ہوتی ہے ترجمہ پھر فرمایا آنحضرت صلعم نے کہا جانتی تو اے عائشہ خبر رکھتی ہے تو اے عائشہ کہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا میرے لیے بیچ اس امر کے طلب کیا میں نے بیان کرنا اور ظاہر کرنا اسکا اس سے بعد بیان کیا اسکو آئے میرے پاس دو فرشتے بصورت دو مردوں کے بیٹھا ایک ان دو مرد میں میرے سر کے پاس اور دوسرا میرے پاؤں پاس پھر کہا ایک نے ان میں سے واسطے دوسرے کے کیا ہے بیماری اس شخص کو کہا دوسرے نے کہ سحر کیا گیا ہے کہا اس ایک نے اور کسنے سحر کیا ہے اسکو کہا دوسرے نے کہ سحر کیا ہے اسکو لبید بن اعصم یہودی نے ف کہا بعضوں نے کہ مراد لبید سے بیٹیاں اسکی ہیں بسبب قول اللہ تعالیٰ کے ومن شر النفاثات فی العقد یعنی برائی عورتوں پھونکنے والیوں کی سے یا نفوس ساحرہ سے کہ جو گرہ دیتے ہیں ڈوروں میں اور پھونکتے ہیں اسپر کہا قاضی نے کہ خاص پناہ مانگنی شر نفاثات سے اسلئے ہے کہ روایت کیا گیا ہے کہ ایک یہودی نے سحر کیا آنحضرت پر بیچ گیارہ گرہوں کے کہ لگائیں کمان کے چلہ میں اور گاڑا اسکو کنوئیں میں پس بیمار ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس اتریں معوذتین اور خبر دی حضرت صلعم کو جبرئیل نے سحر کی جگہ کی پس بھیجا علی رضؓ کو پس لائے اسکو اور پڑھیں یہ دونوں سورتیں اسپر پس تھے حضرت علیؓ جب پڑھتے ایک آیت کھل جاتی ایک گرہ اور پائی حضرت نے کچھ تخفیف اور نہیں لازم آتا اس سے سچا ہونا کافرونکا اسبات میں کہ آنحضرت سحر زدہ ہیں اسلئے کہ وہ مراد رکھتے تھے اس سے یہ کہ وہ مجنون ہیں بسبب سحر کے انتہی اور ظاہر یہ ہے کہ یہ قضیہ اور ہے پس یہ قضیہ غیر ہے اس قضیہ کے کہ اس حدیث میں ہے اور ممکن ہے جمع ان دونوں کا ساتھ وقوع ہونے دونوں طرح کے سحر ونکے حضرت کے لئے تا کہ دو چند ثواب ہے آپکو ایک ان دونوں کا کہ جو اس حدیث میں ہے واقع ہوا لبید سے اور دوسرا اسکی بیٹیوں سے واللہ اعلم ترجمہ کہا اس ایک نے کس چیز میں سحر کیا ہے کہا دوسرے نے بیچ کنگھی کے اور ان بالوں کے کنگھی کرنے سے جھڑتے ہیں اور بیچ غلاف شگوفہ درخت خرما نر کے کہا پس کہاں رکھا ہے اسکو کہا بیچ کنوئیں ذروان کے کہ نام ایک کنوئیں کا ہے مدینہ میں پس گئے آنحضرت صلعم درمیان کتنے ایک آدمیوں کے اپنے اصحاب میں سے طرف اس کنوئیں کے پس فرمایا کہ یہ کنواں ہے کہ دکھلایا گیا مجھکو گویا کہ پانی اس کنوئیں کا پانی مہندی کا سا تھا اور گویا کہ کھجور کے شگوفے اسکے یعنی وہ جو اسمیں دفن کئے گئے تھے سر تھے شیطانوں کے پس نکالا اسکو حضرت نے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف حسن شباہت شیطانوں کے سروں کے ساتھ دی تشبیہ نا اور بدہیئت ہونے میں انکے اور عرب شیطانوں کے سروں کو نہایت برا اور بد ہیئت جانتے تھے اور بعضوں نے کہا مراد شیطانوں سے سانپ خبیث ہیں اور ایک روایت میں ابن عباسؓ سے آیا ہے کہ آنحضرت نے علیؓ اور عمار رضی اللہ عنہم کو بھیجا واسطے نکالنے سحر کے کنوئیں ذروان سے پس پایا انہوں نے اسمیں غلاف شگوفہ کھجور کا کہ اسمیں

تھا آنحضرتؐ کا موم سے بنایا ہے اور سوئیاں اُسمین چبھوئیں ہیں اور ایک ڈورا باندھا ہے اسپر گیارہ گرہیں ہیں پس لائے جبرئیلؑ معوذتین کو جو آیت کو نہیں پڑھتے تھے
ایک گرہ کھل جاتی تھی اور جو سوئیاں کہ اُسمین سے نکالتے تھے آنحضرتؐ کو تسکین و آرام ہوتا جاتا تھا اور شاید کہ آنحضرت صلعم اُس کنوئیں کے سر گئے ہوں اور علیؓ اور
عمارؓ کو اُس کنوئیں کے اندر جانے اور نکالنے اُسکے کا حکم کیا ہو اور یہ بھی روایت نہیں آیا ہے کہ آنحضرتؐ نے اُس یہودی کو کچھ کہا اور سزا دی اور فرمایا کہ فتنہ اُٹھانیکو دوست
نہیں رکھتا ہوں **وعن** ابی سعید الخدری قال بینما نحن عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو یقسم قسما اتاہ ذو الخویصرۃ وھو
رجل من بنی تمیم فقال یا رسول اللہ اعدل فقال ویلک فمن یعدل اذا لم اعدل قد خبت وخسرت ان لم اکن اعدل فقال عمر ائذن لی ان
اضرب عنقہ فقال دعہ فان لہ اصحابا یحقر احدکم صلوتہ مع صلوتھم وصیامہ مع صیامھم یقرؤن القران لا یجاوز تراقیھم یمرقون
من الدین کما یمرق السھم من الرمیۃ ینظر الی نصلہ الی رصافہ الی نضیہ وھو قدحہ الی قذذہ فلا یوجد فیہ شئ قد سبق
الفرث والدم ایتھم رجل اسود احدی عضدیہ مثل ثدی المرأۃ او مثل البضعۃ تدردر ویخرجون علی خیر فرقۃ من الناس قال
ابو سعید اشھد انی سمعت ھذا الحدیث من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واشھد ان علی بن ابی طالب قاتلھم وانا معہ
فامر بذلک الرجل فالتمس فاتی بہ حتی نظرت الیہ علی نعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم الذی نعتہ وفی روایۃ اقبل رجل غائر العینین
ناتی الجبھۃ کث اللحیۃ مشرف الوجنتین محلوق الراس فقال یا محمد اتق اللہ فقال فمن یطع اللہ اذا عصیتہ فیامننی اللہ
علی اھل الارض ولا تامنونی فسال رجل قتلہ فمنعہ فلما ولی قال ان من ضئضئی ھذا قوما یقرؤن القران لا یجاوز حناجرھم یمرقون
من الاسلام مروق السھم من الرمیۃ فیقتلون اھل الاسلام ویدعون اھل الاوثان لئن ادرکتھم لاقتلنھم قتل عاد
متفق علیہ اور روایت ہے ابو سعید خدریؓ سے کہا کہ اسوقت کہ ہم حاضر تھے آنحضرتؐ کے پاس اور وہ بانٹ رہے تھے مال غنیمت کا یعنی جو کہ حنین سے ہاتھ آیا تھا
اسکو جعرانہ میں بانٹتے تھے آیا حضرتؐ کے پاس ذوالخویصرہ اور وہ ایک شخص تھا بنی تمیم میں سے **ف** ع کہ نام ایک بڑے قبیلہ کا ہے اور اُسکے حق میں یہ آیت اُتری ہے
ومنھم من یلمزک فی الصدقت پس وہ منافقوں میں سے تھا اور آگے آویگا کہ اُسکی اصل سے خوارج نکلینگے اور یہ جو کہا ہے ایک شارح نے کہ وہ سردار تھا
خوارج کا اسمین مسامحہ ہے کیونکہ ظہور خوارج کا حضرت علیؓ کے زمانہ میں ہوا ہے ترجمہ پس کہا اُسنے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم عدل کرو تقسیم میں
اور سبکو برابر دو یعنی اور حضرتؐ دیتے تھے ہر کسیکو بقدر حاجت کے پس فرمایا آنحضرتؐ نے وای ہے تجھکو پس کون انصاف کریگا جبوقت کہ میں بے انصافی کی تحقیق
نا امید ہوتا اور زیانکار ہوتا اگر نہ انصاف کروں **ف** ع اسلئے کہ امیدواری اور سودمندی تمہاری میری عدالت میں ہے اور مجھکو رحمۃ للعالمین کیا ہے اور
واسطے کرنے عدل کے بھیجا ہے اگر میں عدالت نہ کروں تو تمکو سوای نا امیدی اور زیانکاری کے کچھ نہیں ہے خلاصہ مضمون یہ کہ جب حکم کیا اُس کہنے والے نے
اُسکا کہ حضرتؐ عدل نہیں کرتے ہیں تو نا امید ہوا کہنے والا اور ٹوٹے میں ہوا بسبب اس حکم کے ترجمہ پس کہا عمرؓ نے کہ حکم دیجئے مجھکو کہ گردن ماروں میں اسکو
پس فرمایا چھوڑ دے اسکو **ف** ع شرح السنۃ میں ہے کہ کیونکر منع کیا آنحضرتؐ نے اُسکے قتل کرنے سے باوجود اسکے کہ آپنے فرمایا ہے اور ایک حدیث میں کہ اگر پاؤں میں
اُنکو البتہ قتل کروں اُنکو جواب دیا گیا ہے اسکا کہ حضرتؐ نے مباح کیا قتل اُنکا جبکہ بہت ہوں اور ہتھیار کریں اور متعرض ہوں لوگوں سے اور یہ باتیں موجود
نہیں تھیں جسوقت کہ منع کیا اسکے قتل کرنے سے اور اول جو فساد شروع ہوا اُنکا حضرت علیؓ کے زمانہ میں ہوا اور لڑے وہ اُنسے یہانتک کہ بہتونکو
اُن میں سے قتل کیا انتہی اور ظاہر تر یہ ہے کہ جو کمال نے کہا کہ اسمیں دلیل ہے آنحضرتؐ کے حسن اخلاق پر اور دلیل ہے اسپر کہ حضرت صلعم بدلا نہیں لیتے تھے اپنے نفس کیلئے
باوجودیکہ ایسی بیوقوفی کی اُسنے کہ کہا عدل کرو اور سو روایت میں آیا ہے اتق اللہ اور اور میں ہے کہ اس تقسیم میں عدل نہیں ہے اور پھر آپنے بدلہ نہ لیا باوجود اسکے کہ یہ باتیں
موجب قتل کی تھیں کیونکہ اسمیں عیب لگانا تھا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور اسلیئے اگر کوئی ایسی بات ہمارے زمانہ میں کہے تو حکم کیا جاویگا اُسکے کفر اور ارتداد کا

انتہی اور یہ منافی نہیں ہے تعلیل منع کو حضرت کی کے قتل کرنے اُسکے سے ساتھ قول اپنے کے ترجمہ اسلئے کہ تحقیق واسطے اُسکے تابعدار ہونگے کہ حقیر جانیگا ایک تمہارا نماز اپنی کو بیچ مقابلہ نماز اُنکے کہ بہت اچھی طرح پڑھینگے زراہ ریا اور سمع کے اور حقیر جانیگا روزے اپنے کو بیچ مقابلہ روزے اُنکے کے ف یعنی ظاہر میں نماز اور روزے اُنکے زیادہ اور قوی تر ہونگے نماز اور روزے تمہارے سے اور مارنے نماز یونکے سے نہی وارد ہوئی ہے اگرچہ نماز و روزہ اُنکا قبول نہیں ہوتا انتہی اور ملا علی قاری نے ایک شارح سے یہ قول نقل کر کر کہا کہ اسپر یہ اعتراض وارد ہوتا ہے کہ یہ نہی مطلق نہیں ہے ترجمہ پڑھینگے قرآن یعنی مداومت کرینگے اُسکی تلاوت پر اور مبالغہ کرینگے اُسکی تجوید اور ترتیل میں اور رعایت مخارج حروف میں حال آنکہ نہ پڑھیگا قرآن اُنکے حلقونسے یعنی قراءۃ اور اعمال اُنکے اوپر نہیں چڑھینگے اور مقبول نہیں ہونگے یا قرآن اُنکی زبانوں سے تجاوز کر کر دل تک نہیں پہونچیگا اور تاثیر نہیں کریگا نکلینگے دین سے یعنی اطاعت امام سے یا اسلام سے جیسے کہ نکلجاتا ہے تیر شکار سے دیکھا جاتا ہے طرف پیکان اُسکے طرف پر اُسکے کے طرف نضی اُسکے اور دوسرے اُسکے ہی دیکھا جاتا ہے طرف پر کے یعنی گذرجاتا ہے تیر شکار میں سے پیکانسے لے پر تک پس نہیں پایا جاتا ہے تیر میں کچھ اثر درحالیکہ گذر رہا ہے تیر نجاست سے اور خون سے ف ح یعنی یہ فرقہ ایسا دین سے نکلجاویگا کہ جیسا تیر اپنی صفت شکار سے نکلجاتا ہے کہ کچھ اثر اُسکا قسم خون وغیرہ سے کسی اُسکے جزو میں نیچے سے لے اوپر تک ظاہر نہیں ہوتا ہے اور اس حدیث سے استدلال کیا ہے اُس شخص نے کہ تکفیر کی ہے خوارج کی اور خطابی نے کہا ہے کہ مراد اس سے یہاں اطاعت امام کی ہے اور امام مالک رح سے احوال تکفیر اہل اہوا کا پوچھا کہ آیا کافر ہیں یہ کہا کہ کفر سے بھاگے ہیں وہ اور مثل اُسکے امیر المومنین علی رض سے بیچ شان خوارج کے بھی نقل کیا ہے واللہ اعلم ترجمہ علامت یعنی نشان بعد دون اس مردکے کی کہ ذوی الخویصرہ ہے یہ ہے کہ وہ ایک مرد ہوگا سیاہ رنگ کہ نکلیگا اُنسے ایک دونوں بازوون اُسکے میں سے مانند پستان عورت کے ہوگا یا مانند ٹکڑے گوشت کے ہلتا ہوگا ف ح اسی سبب سے اُسکو ذو الثدیہ بھی کہینگے ساتھ پیش ث مثلثہ اور زیر دال اور تشدید ی کے اور وہ سردار خارجیونکا ہوگا ترجمہ اور نکلینگے یعنی یہ مراد اور ہمراہی اُسکے ساتھ بغاوت کے او پر بہترین فرقہ کے لوگونمیں سے یعنی اپنے زمانہ کے لوگونمیں بہتر ہونگے اور مراد انسے حضرت علی اور اصحاب انکے ہیں کہا ابو سعید خدری نے کہ راوی حدیث کا ہے گواہی دیتا ہوں میں یہ کہ سنی میں نے یہ حدیث آنحضرت صلعم سے اور گواہی دیتا ہوں میں یہ کہ علی ابن ابیطالب رض لڑے اس جماعت خوارج سے کہ آنحضرت صلعم نے بیان کیا انکا اور میں ساتھ اُنکے تھا اور جب فتحیاب ہوے حضرت علی رض اُنپر اور مارا اُنکو پس حکم فرمایا اپنے ساتھ تلاش کرنے اُس شخص کے درمیان مقتولونکے پس تلاش کیا گیا پس لایا گیا وہ حضرت علی رض کے پاس یہانتک کہ دیکھا میں نے طرف اُسکے اور پایا میں نے اسکو اوپر اُس صفت کے کہ بیان کی تھی آنحضرت صلعم نے اور ایک روایت میں یعنی بجاے آتاہ ذوی الخویصرہ کہ کہ اول حدیث میں واقع ہوا ہے یوں ہے کہ آیا ایک مرد کہ اندر گھنسی ہوئی تھیں آنکھیں بلند پیشانی انبوہ کی داڑھی اُٹھے ہوئے رخسارے منڈا ہوا سر ف ع اور یہ مخالف ظاہرہ ہی اُس ہیئت کے کہ جسپر اکثر اصحاب آنحضرت کے تھے کہ سر میں بال رکھتے تھے منڈاتے نہیں تھے مگر بعد فراغ حج کے سوا علی کرم اللہ وجہہ کے کہ وہ اکثر منڈایا ہی کرتے تھے بسبب اسکے کہ مبادا غسل میں پانی نہ پہونچے ترجمہ پس کہا اُسنے اے محمد ڈر اللہ سے اور فرمانبرداری کر اُسکی یعنی عدل کر تقسیم میں پس فرمایا آنحضرت صلعم نے کون شخص رہیگا اور فرمانبرداری کریگا اللہ کی جبکہ میں نافرمانی کرون یعنی باوجود عصمت اور ثبوت نبوت کے یعنی میں سب سے زیادہ فرمانبردار خدا کا ہوں مجھکو کیا حکم کرتا ہے فرمانبرداری کا پس امین جانتا ہے مجھکو اللہ اوپر زمین کے لوگونکے اور بھیجا ہے مجھکو خلق پر تا عدل کرون انمین اور نہیں امین جانتے تم مجھکو اور جو تم امانتدار نہیں کرتے مجھے پس پوچھا ایک شخص نے یعنی حضرت عمر رض نے درخواست کی اُسکے قتل کی پس منع کیا آنحضرت صلعم نے اُسکو اُسکے قتل کرنے سے پس جبکہ پیٹھ پھیری اُس شخص نے فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ تحقیق اس شخص کی اصل سے ایک قوم پیدا ہوگی پڑھینگے قرآن نہ پڑھیگا اُنکے حلقونسے نکلینگے اسلام سے یعنی اسلام کے کمال یا اطاعت امام سے مانند نکلجانے تیر کے شکار میں سے پس قتل کرینگے وہ خارجی اہل اسلام کو اور چھوڑ دینگے بت پرستونکو یعنی اُنسے جنگ نہیں کرینگے باوجودیکہ اہم ہے جنگ کرنی اُنسے فرمایا آنحضرت صلعم نے اگر بالفرض پاؤنمیں اُنکو اور میرے زمانہ میں ہوں تو البتہ قتل کرونمیں اُنکو مانند قتل کرنے عاد کے قتل کی یہ

بخاری اور مسلم نے ف عمر اور عاد کے قتل کرنے سے ہلاک کرنا اور استیصال انکا ہی بالکلیہ اور تعبیر ساتھ قتل کے مشاکلت کے لئے ہے ورنہ عاد قتل نہیں کیے گئے
ہیں بلکہ ہلاک ہوئے ہیں باد تند سے اور استیصال کیے گئے ہیں ساتھ ہلاک کرنیکے **وعن** ابی ہریرۃ قال کنت ادعو امی الی الاسلام وہی مشرکۃ
فدعوتہا یوما فاسمعتنی فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اکرہ فاتیت رسول اللہ وانا ابکی فقلت یا رسول اللہ ادع ان
یہدی ام ابی ہریرۃ فقال اللہم اہد ام ابی ہریرۃ فخرجت مستبشرا بدعوۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلما صرت الی
الباب فاذا ہو مجاف فسمعت امی خشف قدمی فقالت مکانک یا ابا ہریرۃ وسمعت خضخضۃ الماء فاغتسلت فلبست
درعہا وعجلت عن خمارہا ففتحت الباب ثم قالت یا ابا ہریرۃ اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ
ورسولہ فرجعت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا ابکی من الفرح فحمد اللہ وقال خیرا رواہ مسلم اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہا تھا میں بلاتا اپنی ماں کو
طرف اسلام کے اس حال میں کہ وہ مشرکہ تھی پس بلایا میں نے اسکو ایک دن یعنی اسلام کی طرف پس سنائی میری ماں نے مجھکو آنحضرت کے حق میں وہ چیز کہ ناخوش رکھتا میں نے
یعنے ایسا کلام حضرت کی شان میں کہا کہ مجھکو ناخوش لگا کہنا اسکا اسوقت یا ذکر کرنا اسکا مجھکو برا معلوم ہوا ہے پس آیا میں آنحضرت کے پاس اس حال میں کہ
روتا تھا میں یعنے بسبب غم اور ترس آنیکے اسکے حال پر کہ یہ ماں میری ہے تادیب نہیں کر سکتا اور اسکا یہ حال ہے پس کہا میں نے یا رسول اللہ دعا مانگیے اللہ تعالی سے
یہ کہ ہدایت کرے ابوہریرہ کی ماں کو پس کہا آنحضرت نے خداوندا ہدایت کر ابوہریرہ کی ماں کو پس نکلا میں یعنی آنحضرت کے پاس سے خوشحال بسبب دعاء ہدایت کرنے
آنحضرت کے پس جب پہنچا میں طرف دروازے ماں اپنی کے پس ناگہاں دروازہ بند تھا پس سنی ماں میری نے آواز میرے پاؤں کی پس کہا اسنے ٹھہر تو اپنی جگہ پر
اے ابوہریرہ یعنے اندر نہ آ ابھی ٹھہرا رہ اور سنی میں نے آواز پانی کی پس غسل کیا میری ماں نے اور پہنا کرتہ اپنا اور جلدی کی اوڑھنے سے یعنی مارے جلدی کے بعد پہننے
کرتے کے اوڑھنی نہ اوڑھی اور دروازہ کھولنے کو دوڑی پس کھولا دروازہ پھر کہا اے ابوہریرہ گواہی دیتی ہوں میں یہ کہ نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے اور گواہی دیتی
ہوں میں یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم بندہ اللہ کے ہیں اور رسول اسکے پس پھرا میں اور آیا پاس رسول خدا کے اس حال میں کہ میں روتا تھا مارے خوشی کے ف رونا
کبھی غم سے ہوتا ہے اور کبھی خوشی سے بعضے خوش طبعوں نے کہا ہے کہ رونا خوشی کا اس سبب سے ہے کہ غم بصورت آنسوؤں کے ہوکر نکلجاتا ہے ترجمہ پس تعریف کی آنحضرت نے اللہ کی
اور شکر کیا میری ماں کے اسلام لانے پر اور کہا نیک نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی کچھ کلام کہا اچھا قسم دعا و بشارت سے یا تقدیر یہ ہے کہ پہنچا تو اے ابوہریرہ بھلائی کو بسبب اسلام
ماں تیری کے اور معجزہ بیان ظاہر ہونا آنحضرت کی دعا کا اثر کا ابوہریرہ کی ماں کے حق میں فی الحال باوجود اس انکار و شدت کفر کے **وعنہ** قال انکم تقولون اکثر ابوہریرۃ
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم واللہ الموعد وان اخوتی من المہاجرین کان یشغلہم الصفق بالاسواق وان اخوتی من الانصار
کان یشغلہم عمل اموالہم وکنت امرأ مسکینا الزم رسول اللہ علی ملء بطنی فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوما لن یبسط احد منکم
ثوبہ حتی اقضی مقالتی ہذہ ثم یجمعہ الی صدرہ فینسی من مقالتی شیئا ابدا فبسطت نمرۃ لیس علی ثوب غیرہا حتی قضی
النبی صلی اللہ علیہ وسلم مقالتہ ثم جمعتہا الی صدری فوالذی بعثہ بالحق ما نسیت من مقالتہ تلک الی یومی ہذا متفق علیہ
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا تحقیق تم یعنی جماعت تابعین کی اور بعضوں نے کہا کہ خطاب ہے جماعت حاضرین کو کیا کہتے ہو کہ بہت نقل کرتا ہے حدیثیں ابوہریرہ آنحضرت صلعم سے
اور اللہ ہے وعدہ گاہ ہمارا ف ح یعنی ملنا اللہ کا کہ مراد ہے اس سے روز قیامت وعدہ گاہ ہمارا ہے یعنی اگر میں نے کمی بیشی اور خیانت کی ہوگی خدا تعالی روز قیامت کے
سزا مجھکو دیگا آنحضرت نے فرمایا ہے کہ جو کوئی جھوٹ باندھے مجھ پر پس چاہیئے کہ تیار کرے جگہ اپنی آگ دوزخ سے بعد اسکے ابوہریرہ سبب اپنے بہت روایت کرنیکا
بیان کرتے ہیں ترجمہ اور تحقیق بھائی میرے کہ مہاجرین تھے باز رکھتا تھا انکو آنحضرت صلعم کی ملازمت شریف سے ہاتھ پر ہاتھ مارنا بازار میں ف ح یہ کنایہ ہے بیع سے اور
کہ اسمیں بائع اور مشتری آپس میں ایک دوسرے کے ہاتھ پر ہاتھ مارتے ہیں یعنی وہ خرید و فروخت میں مشغول رہتے تھے بسبب اپنے تجارت کے ترجمہ اور تحقیق بھائی میرے کہ انصار ہیں

باز رکھتا تھا انکو کاروبار مالوں انکی کا ف ح مراد مالوں سے مدینہ والوں کے نزدیک باغ و زراعت تھے جیسیکہ اہل مکہ کے نزدیک اونٹ اور بکریاں اور حاصل یہ کہ مہاجرین تجارت کرتے تھے اور انصار زراعت اور درستی باغات کھجوروں کی ترجمہ اور تھا میں ایک شخص مسکین لگا رہتا تھا آنحضرت کے پاس اوپر پیٹ اپنے کے ف ح یعنی میں فقیر تھا اگر پہونچتا اسیقدر کہ پیٹ بھر جائے اور بھوک دفع کرے قناعت کرتا تھا میں اور تجارت اور زراعت کرتا نہ تھا تاکہ اس میں مشغول ہوؤں اور بازار میں دوڑوں پس ملازمت شریف میں رہتا تھا اور احوال و اقوال آنحضرت کے دیکھتا اور سنتا تھا میں ترجمہ اور فرمایا آنحضرت نے ایکدن ہرگز نہیں ہوگی یہ بات کہ کھولے رہے اور پھیلائے رہے کوئی تم میں سے اپنا کپڑا یہاں تک کہ تمام کروں میں بات اپنی یہ پھر اٹھا لے اور لگا دے اسکو طرف سینہ اپنے کے اور پھر بھولے کبھی میری حدیثوں میں سے کچھ کبھی ف ح اپنی بات سے اشارہ ہے طرف دعا کے کہ کی آنحضرت نے اپنی امت کے لیے واسطے یاد رکھنے حدیثوں کے کہ سنیں آنحضرت سے اور معنی یہ ہیں کہ میں دعا کرتا ہوں جو کوئی کپڑا اپنا پھیلائے رکھے اور برکت اس دعا کی کہ اس کپڑے میں آویگی طرف سینہ اپنے کے ملا دے جو کچھ کہ میری حدیثوں میں سے یاد کی ہوگی ہرگز نہیں بھولنے کا ترجمہ پس کھولی میں نے کملی کہ نہ تھا مجھپر کوئی کپڑا سوائے اسکے یہاں تک کہ تمام کی آنحضرت نے بات اپنی یعنی دعا پھر سمیٹا اور لگایا میں نے اُسکو طرف سینہ اپنے کے پس قسم ہے اُس ذات کی کہ بھیجا حضرت کو ساتھ حق کے نہیں بھولا میں حضرت کی حدیثوں سے کہ سنی تھیں میں نے اُسدن تک کہ وقت روایت اس حدیث کا ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

وعن جرير بن عبد الله قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم الا تريحني من ذي الخلصة فقلت بلى وكنت لا اثبت على الخيل فذكرت ذلك النبي صلى الله عليه وسلم فضرب يده على صدري حتى رأيت اثر يده في صدري وقال اللهم ثبته واجعله هاديا مهديا قال فما وقعت عن فرس بعد فانطلق في مائة وخمسين فارسا من احمس فحرقها بالنار وكسرها متفق عليه اور روایت ہے جریر بن عبد اللہ بجلی سے کہ کہا فرمایا مجھکو آنحضرت نے کیا نہیں آرام دیتا تو مجھکو ذی الخلصہ سے ف ح یعنی نہیں توڑتا تو اسکو تا میں رنج سے خلاصی پاؤں اور ذوی الخلصہ ساتھ زبر خاء معجمہ اور لام کے اور ساتھ پیش دونوں کے بھی آیا ہے قبیلہ خثعم کے بتخانہ کا نام تھا کہ اسکو کعبہ الیمانیہ بھی کہتے تھے اسمیں ایک بت تھا کہ نام اسکا خلصہ تھا اور اسمیں اشارہ ہے اسکی طرف کہ نفسوں پاک کاملہ کو رنج لاحق ہوتا ہے عبادت غیر اللہ اور خلاف شرع چیزوں سے ترجمہ پس کہا میں نے ہاں راحت دونگا میں تمکو اُسکے تئیں توڑ کر اور تھا میں کہ نہیں ٹھہر سکتا تھا گھوڑے پر سواری میں بلکہ گر پڑتا تھا میں سو ذکر کیا میں نے اسکو کہ میں نہیں ٹھہر سکتا ہوں گھوڑے پر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس مارا آنحضرت نے دست مبارک اپنا میرے سینہ پر یہاں تک کہ دیکھا میں نے نشان آنحضرت کے دست شریف کا اپنے سینہ میں یعنے بسبب زور سے مارنے ہاتھ کے اور کہا آنحضرت نے یعنی دعا کی میرے لئے کہ خداوندا ثابت رکھ اسکو یعنی ظاہر و باطن میں اور گردان اسکو راہ راست دکھانیوالا اور راہ راست پایا گیا کہا جریر نے پس نہ گرا میں اپنے گھوڑے سے بعد اُس دعا کے یا بعد اُسدن کے پس روانہ ہوا جریر یعنے طرف ذی الخلصہ کے اسکے توڑنیکے لئے ساتھ ڈیڑھ سو سواروں کے احمس سے ف ح احمس ساتھ حاء اور سین مہملتین کے اوپر وزن احمر کے نام قبیلوں کا ہے قریش میں سے یہ نام رکھا گیا انکا بسبب نہایت شجاعت کے کہ حماسہ معنی شجاعت کے ہے اور لفظ فانطلق سے کلام راوی کا ہے یعنے جو کہ جریر سے روایت کرتا ہے اور بعضوں نے کہا کہ یہ کلام جریر کا ہے پس اسمیں التفات ہے ترجمہ پس جلا دیا جریر نے ذی الخلصہ کو آگ سے اور توڑ ڈالا اسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

وعن انس قال ان رجلا كان يكتب للنبي صلى الله عليه وسلم فارتد عن الاسلام ولحق بالمشركين فقال النبي صلى الله عليه وسلم ان الارض لا تقبله فاخبرني ابو طلحة انه اتى الارض التي مات فيها فوجده منبوذا فقال ما شان هذا فقالوا دفناه مرارا فلم تقبله الارض متفق عليه اور روایت ہے انس سے کہا تحقیق ایک شخص لکھتا تھا واسطے آنحضرت کے یعنی وحی پس مرتد ہوگیا اور پھرا اسلام سے اور ملا ساتھ مشرکوں کے ف ح اور یہ شخص نصرانی تھا کہ مسلمان ہوگیا تھا اور پھر مرتد ہو کر نصرانی ہوگیا ترجمہ پس فرمایا آنحضرت نے کہ تحقیق زمین نہیں قبول کریگی اسکو ف ح یعنی اپنے اندر نہیں رکھے گی بلکہ پھینک دیگی سو یہی ہوا کہ وہ جب مرا تو دفن کیا مشرکوں نے اسکو پس صبح کو

جو دیکھا تو زمین نے اُسکو پھینکدیا تھا مشرکون نے کہا کہ یہ کیا ہی محمد نے اور انکے اصحاب علیہم السلام نے کہ قبر کو کھود کر اُسکو باہر ڈالدیا ہی پس خوب گہری کھودی قبر مشرکون نے جہان تک گہری کھود سکے اور اسکو دفن کیا پس صبح کو دیکھا تو زمین نے اُسکو باہر ڈالدیا تھا پس معلوم کیا مشرکون نے کہ یہ آدمی کا کام نہین ہی پس پڑا رہنے دیا اُسکو زمین پر **ترجمہ** کہا انس رضی اللہ عنہ نے پس خبر دی مجھکو ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہ انس کی مان کے خاوند تھے کہ یہ ابو طلحہ آئے اُس زمین مین کہ مرا تھا وہ شخص اور دفن کیا گیا تھا اُسمین پس پایا اسکو ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے باہر قبر کے پڑا ہوا پس پوچھا ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کیا ہی حال اس شخص کا کہ قبر سے باہر پڑا ہی پس کہا لوگون نے کہ دفن کیا ہمنے اُسکو کئی بار پس نہ قبول کیا اُسکو زمین نے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اور ہر بار کہ دفن کیا اسکو باہر پڑا پایا **وعن** أَبِي أَيُّوبَ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ وَجَبَتِ الشَّمْسُ فَسَمِعَ صَوْتًا فَقَالَ يَهُودُ تُعَذَّبُ فِي قُبُورِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ایوب سے کہ کہا اُسنے نکلے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اسحال مین کہ غروب ہوا تھا آفتاب پس سنی آنحضرت نے ایک آواز **ف** ع احتمال ہی کہ سنی آنحضرت صلعم نے آواز ملائکہ عذاب کی یا آواز یہودی کی کہ عذاب کئے جاتے تھے یا آواز واقع ہونے عذاب کی اور احتمال دوسرا ظاہر تر ہی جیسا کہ ظاہر ہوتا ہی حضرت کے اس بیان سے **ترجمہ** پس فرمایا کہ یہودی ہی یعنے آواز یہودی کی ہی یعنے آواز ایک جماعت یہود کی ہی کہ عذاب کئے جاتے ہین بیچ قبرون مین نقل کی یہ بخاری نے **ف** ع اسمین اثبات عذاب قبر کا ہی اور معجزہ ہی حضرت کا کہ آپ پر انکا احوال کھل گیا اور آپنے اسکو بیان فرمادیا **وعن** جَابِرٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ فَلَمَّا كَانَ قُرْبَ الْمَدِينَةِ هَاجَتْ رِيحٌ تَكَادُ أَنْ تَدْفِنَ الرَّاكِبَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثَتْ هَذِهِ الرِّيحُ لِمَوْتِ مُنَافِقٍ فَقَدِمَ الْمَدِينَةَ فَإِذَا عَظِيمٌ مِنَ الْمُنَافِقِينَ قَدْ مَاتَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر رضی اللہ عنہ سے کہ کہا آئے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ایک سفر سے پس جبکہ پہونچے نزدیک مدینہ کے چلی ایک ہوا یعنے سخت پس قریب تھی کہ دفن کردے سوار کو یعنی اُڑا لیجاوے اور پوشیدہ کردے نظر سے اور ہلاک کرے بسبب شدت کے پس فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ بھیجی گئی ہی یہ باد بیچ وقت مرنے ایک منافق کے پس ہونچے آنحضرت مدینہ مین پس ناگہان ایک بڑا سردار منافقون میسے مر گیا تھا نقل کی یہ مسلم نے **ف** ع ح کہا بعضون نے کہ نام اسکا رفاعہ بن زید تھا اور سفر غزوۂ تبوک کا تھا اور بعضون نے کہا کہ نام اسکا رافع تھا اور سفر غزوۂ بنی مصطلق کا اور سبب چلنے ہوا کا وقت مرنے منافق کے پانے کو وحشت اور کدورت اور پریشانی کا ہی وقت مرنے اشرار کے کہ یہ حالت مرنے اور زندگانی مین محل کلفت و محنت کے ہین **وعن** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى قَدِمْنَا عُسْفَانَ فَأَقَامَ بِهَا لَيَالِيَ فَقَالَ النَّاسُ مَا نَحْنُ هَهُنَا فِي شَيْءٍ وَإِنَّ عِيَالَنَا لَخُلُوفٌ مَا نَأْمَنُ عَلَيْهِمْ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا فِي الْمَدِينَةِ شِعْبٌ وَلَا نَقْبٌ إِلَّا عَلَيْهِ مَلَكَانِ يَحْرُسَانِهَا حَتَّى تَقْدَمُوا إِلَيْهَا ثُمَّ قَالَ ارْتَحِلُوا فَارْتَحَلْنَا وَأَقْبَلْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ فَوَالَّذِي يُحْلَفُ بِهِ مَا وَضَعْنَا رِحَالَنَا حِينَ دَخَلْنَا الْمَدِينَةَ حَتَّى أَغَارَ عَلَيْنَا بَنُو عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غَطَفَانَ وَمَا يَهِيجُهُمْ قَبْلَ ذَلِكَ شَيْءٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابو سعید خدری سے کہ کہا نکلے ہم ساتھ آنحضرت کے یعنے مکہ سے طرف مدینے کے یہان تک کہ پہونچے ہم عسفان مین کہ نام ایک موضع کا ہی کہ دو منزل ہی مکہ سے پس ٹھہرے آنحضرت اُسمین کئی راتین یعنی اور کئی دن پس کہا لوگون نے یعنے بعضے منافقون نے یا ضعیف الاسلامون نے کہ نہین ہین ہم یہان کسی شغل و کار مین کچھ لڑائی کے کام مین اور تحقیق اہل و عیال ہمارے البتہ غائب اور پیچھے رہے ہوئے ہین نہین خاطر جمع ہماری اوپر یعنی کہ اس سے کہ دشمن آجاوے اُنپر اور غارت کرے پس پہونچی یہ خبر آنحضرت کو پس فرمایا قسم ہی اُس ذات کی کہ جان میری اُسکے ہاتھ مین ہی نہین مدینہ مین کوئی راہ اور نہ کوچہ مگر کہ اُسمین ہین ہر ایک پر دو فرشتے کہ نگہبانی کرتے ہین مدینے کی یعنی اسکی راہون اور کوچون کی یہان تک کہ پہونچو تم طرف مدینے کے **ف** ح لفظ شعب شین کے زبر سے راہ بیچ پہاڑ کے اور لفظ نقب ساتھ زبر نون اور جزم قاف کے راہ درمیان دو پہاڑون کے ولیکن یہان مراد راہ درمیان دو گھرون کے ہی یعنے کوچے شہر کے جیسے کہ حدیث مین آیا ہی کہ انقاب مدینہ پر ملائکہ ہین کہ نہین آویگا اسمین طاعون اور دجال **ترجمہ** پھر فرمایا آنحضرت نے کہ کوچ کرو تم پس کوچ کیا ہمنے اور متوجہ ہوئے ہم طرف مدینے کے پس قسم ہی اُس ذات کی کہ قسم کھائی جاتی ہی اسکی یعنی باللہ کی نہین رکھے ہمنے

اسباب کے یعنے اونٹون کی پیٹھون سے اسوقت کہ داخل ہوئے ہم مدینہ مین یہان تک کہ حملہ کر آئے ہمپر یعنے مدینہ والون پر بنو عبداللہ بن غطفان **ف** ع کہ نام ایک قبیلہ کا ہے اور معنے یہ ہین کہ مدینہ وقت نہون نے انکے لیے محفوظ تھا جیسا کہ خبر دی تھی حضرت نے اور یہ معجزہ ہے اور نہین تھا کوئی مانع انکے غارت کرنے اور چڑھ آنے سے اسپر سوائے نگہبانی ملائکہ کے اور یہی معنی ہین اس قول کے ترجمہ اور شہر انگیختہ کرتی تھی انکو پہلے آنے ہمارے سے کوئی چیز نقل کی یہ مسلم نے **ف** ح یعنے بواعث میں سے پس سچی ہوئی خبر آنحضرت کی کہ خبر دی تھی کہ نگہبانی کرتے ہین مدینہ کی پیچھے تمہارے فرشتے تاوقتیکہ جاؤ آپ میں **وعن** اَنَسٍ قَالَ اَصَابَتِ النَّاسَ سَنَةٌ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فِیْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ قَامَ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكَ الْمَالُ وَجَاعَ الْعِيَالُ فَادْعُ اللّٰهَ لَنَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ وَمَا نَرٰی فِي السَّمَاءِ قَزَعَةً فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا وَضَعَهَا حَتّٰی ثَارَ السَّحَابُ اَمْثَالَ الْجِبَالِ ثُمَّ لَمْ يَنْزِلْ عَنْ مِنْبَرِهٖ حَتّٰی رَاَيْتُ الْمَطَرَ يَتَحَادَرُ عَلٰی لِحْيَتِهٖ فَمُطِرْنَا يَوْمَنَا ذٰلِكَ وَمِنَ الْغَدِ وَمِنْ بَعْدِ الْغَدِ وَالَّذِيْ يَلِيْهِ حَتَّی الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰی وَقَامَ ذٰلِكَ الْاَعْرَابِيُّ اَوْ غَيْرُهٗ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَهَدَّمَ الْبِنَاءُ وَغَرِقَ الْمَالُ وَادْعُ اللّٰهَ لَنَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَمَا يُشِيْرُ اِلٰی نَاحِيَةٍ مِّنَ السَّحَابِ اِلَّا انْفَرَجَتْ وَصَارَتِ الْمَدِيْنَةُ مِثْلَ الْجَوْبَةِ وَسَالَ الْوَادِيْ قَنَاةُ شَهْرًا وَلَمْ يَجِئْ اَحَدٌ مِّنْ نَاحِيَةٍ اِلَّا حَدَّثَ بِالْجَوْدِ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ اللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا اللّٰهُمَّ عَلَی الْاٰكَامِ وَالظِّرَابِ وَبُطُوْنِ الْاَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ قَالَ فَاَقْلَعَتْ وَخَرَجْنَا نَمْشِيْ فِي الشَّمْسِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے انس رض سے کہ کہا پہنچا لوگونکو قحط آنحضرت کے زمانہ مین پس اسوقت کہ خطبہ فرماتے تھے آنحضرت دن جمعہ کے کھڑا ہوا ایک گنوار اور عرض کیا کیا یا رسول اللہ ہلاک ہوا مال یعنے باغ اور زراعت اور جانور بسبب نہ پانے پانی کے اور بھوکے ہوئے عیال پس دعا کیجیے اللہ سے ہمارے لیے پس اٹھائے آنحضرت نے دونون دست مبارک اپنے اس حال مین کہ نہ دیکھتے تھے ہم آسمان مین ایک ٹکڑا ابر کا پس قسم ہے اس ذات کی کہ جان میری اسکے ہاتھ مین ہے نہ رکھے آنحضرت نے ہاتھ یہانتک کہ اٹھا ابر مانند پہاڑونکے پھر نہ اترے آنحضرت منبر اپنے سے یہان تک کہ دیکھا مین نے مینہ کو کہ ٹپکتا تھا آنحضرت کی داڑھی مبارک پر **ف** ع معنے یتحادر کے ینزل و یقطر ہین اور یہان معنی یتساقط کے یعنی پڑتا تھا مینہ داڑھی پر اور کئی نسخون مین علی لحیتہ چنانچہ ترجمہ اسکا لکھا گیا اور حضرت شیخ ح کے ترجمہ مین عن لحیتہ ہے یعنے ٹپکتا تھا مینہ داڑھی سے اور حاصل یہ ہے کہ پہلے اترنے کے منبر سے اور پہلے باہر نکلنے کے مسجد سے مینہ برسنا شروع ہوا ترجمہ پس مینہ برسائے گئے ہم اسدن یعنی بقیہ اسدن کے کہ دعا کی تھی کہ وہ دن جمعہ کا تھا اور اگلے دن اور اگلے دن سے دوسرے جمعہ تک اور کھڑا ہوا دوسرے جمعہ کو وہی اعرابی یا اور کوئی سوا اسکے اور کہا یا رسول اللہ گر پڑے مکان اور ڈوب گیا مال پس دعا کیجیے اللہ تعالے سے ہمارے لیے کہ مینہ تھم جاوے پس اٹھائے آنحضرت نے ہاتھ دونون اپنے اور کہا خدایا برسا گرد ہمارے یعنے کھیتون اور باغات مین اور نہ برسا ہمپر یعنے ہمارے مکانو پر تا ضرر نہو پس نہ اشارہ کرتے تھے آنحضرت صلعم طرف کسی جانب کے ابر سے مگر کہ کھل جاتا تھا اور ہو گیا اور پردہ کے مانند گردی کے یعنی تمام اطراف مدینہ مین ابر تھا اور مینہ برستا تھا مگر مدینہ پر کا ابر بھی نہ تھا بالکل کھل کر مانند گردی کے ہو گیا تھا اور بہتا رہا نالہ کہ نام اسکا قناۃ ہے ایک مہینے تک اور نہیں آیا کوئی کسی طرف سے مگر خبر دی بہت مینہ برسنے کی اور ایک روایت مین ہے کہ کہا حضرت نے یا الٰہی برسا گرد ہمارے اور نہ برسا ہمپر یا اللہ برسا ٹیلون پر اور پہاڑون پر اور اندر نالونکے اور جگہون اگنے درختونکے کہا انس رض نے پس کھل گیا ابر اور باہر نکلے ہم اس حال مین کہ چلتے تھے دہوپ مین نقل کی بخاری اور مسلم نے **ف** ع کہا نووی ح نے کہ اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے یہ کہ جب مینہ بہت برسے اور ضرر کرے تو دعا کرے کہ یا الٰہی مینہ برسے مکانونپر ولیکن نہین مشروع ہے اسکے لیے نماز اور جمع ہونا صحرا مین **وعن** جَابِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَطَبَ اسْتَنَدَ اِلٰی جِذْعِ نَخْلَةٍ مِّنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ فَلَمَّا صُنِعَ لَهُ الْمِنْبَرُ فَاسْتَوٰی عَلَيْهِ صَاحَتِ النَّخْلَةُ الَّتِيْ كَانَ يَخْطُبُ عِنْدَهَا حَتّٰی كَادَتْ اَنْ تَنْشَقَّ فَنَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اَخَذَهَا فَضَمَّهَا اِلَيْهِ فَجَعَلَتْ تَئِنُّ اَنِيْنَ الصَّبِيِّ الَّذِيْ يُسَكَّتُ حَتَّی اسْتَقَرَّتْ قَالَ بَكَتْ عَلٰی مَا كَانَتْ تَسْمَعُ مِنَ الذِّكْرِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے جابر رض سے کہ کہا تھے آنحضرت جسوقت کہ خطبہ پڑھتے تکیہ کرتے اوپر تنہ کھجور کے ستونوں مسجد کے سے **ف** جو کہ آنحضرت کے زمانہ مین ستون مسجد کے کھجور کی لکڑی کے تھے اور یہ تکیہ کرنا

اور جب ستون پہلے بننے منبر کے تمام صحابہ جن کے بنایا گیا منبر اور کھڑے ہوئے آپ اوپر حضرت خطبہ پڑھنے کو چیخا وہ ستون کہ خطبہ فرماتے تھے حضرت اسکے پاس پہلے بننے منبر کے یہان تک
کہ قریب تھا یہ کہ پھٹ جاوے یعنے حضرت کے فراق سے پس اترے آنحضرت یعنی منبر سے اور گئے طرف اسکے یہان تک کہ پکڑا اسکو یعنی ہاتھونسے اور اپنے گلے سے
لگایا اسکو یعنی انکی تسلی کے لئے پس شروع کیا اس ستون نے کہ نالہ کرتا تھا مانند نالہ کرنے لڑکے کے کہ چپ کیا جاتا ہے گریہ و زاری سے او چپکا نہین ہوتا یہانتک کہ
ٹھہرا او آرام پکڑا اس ستون نے فرمایا آنحضرت نے یعنی اسکے رونیکے سبب مین کہ رویا یہ ستون اوپر نہ پانے اس چیز کے کہ سنتا تھا ذکر سے نقل کی یہ بخاری نے ف ح
یعنے اوپر نہ پانے قرب الٰہی کے اور یہ حدیث جذع کی جماعت صحابہؓ سے بہت سے طریق سے روایت کی ہے کہ شک و شبہ کو اسمین راہ نہین اور بعضون نے کہا کہ صحیح میرے نزدیک
یہ ہے کہ حدیث حنین جذع کی متواتر ہے اور حسن بصری جب یہ حدیث بیان کرتے تو روتے اور کہتے کہ ای بندگان خدا چوب خشک نالہ کرتی تھی اور روتی تھی پیغمبر خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کے شوق سے پس تم سزاوار تر ہو اسکے کہ مشتاق ہو و انکی ملاقات کے اور کم چو رسے نوبت سنگی و گیاہی کہ در رو خاصیتے ہست
بہ آدمی و انکہ معرفتے نیست وعن سَلَمَة بن الاكوع انّ رجلًا اكل عند رسول الله صلى الله عليه وسلم بشماله فقال كُلْ بيمينك قال
لا استطيع قال لا استطعت ما منعه الّا الكبر قال فما رفعها الى فيه رواه مسلم اور روایت ہے سلمہ بن اکوع سے یہ کہ ایک شخص نے کھایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ واصحابہ وسلم کے پاس بائین ہاتھ سے پس فرمایا آنحضرت نے کہ کھا داہنے ہاتھ اپنے سے کہا اسنے کہ نہین کھا سکتا مین داہنے ہاتھ سے پس فرمایا حضرت صلعم نے
نہ کھا سکیو یعنی بد دعا کی حضرت نے اسپر اسلئے کہ وہ جھوٹا تھا عذر کرنے مین نہ باز رکھا اسکو داہنے ہاتھ کے کھانے سے مگر تکبر اور ہٹ نے فیہ تنبیہ ف ح نہ عجز و ناتوانی نے
یہ کلام راوی کا ہے کہ کہا واسطے دفع وہم اس شخص کے کہ توہم کرے اسکا کہ آنحضرت نے کیونکر بد دعا کی اسپر حالانکہ وہ رحمة للعالمین مبعوث ہوئے تھے پس جواب دیا گیا یہ کہ نہ باز رکھا
اسکو داہنے ہاتھ سے کھانے سے عجز نے بلکہ باز رکھا اسکو تکبر نے اسلئے حضرت نے بد دعا کی اسپر ترجمہ کہا راوی نے کہ پس نہ اٹھا سکتا تھا وہ شخص داہنا ہاتھ طرف منہ
اپنے کے بعد اسکے نقل کی یہ مسلم نے وعن انس انّ اهل المدينة فزعوا مرّة فركب النبيّ صلى الله عليه وسلم فرسًا لابي طلحة بطيئًا وكان يقطف
فلمّا رجع قال وجدنا فرسكم هذا بحرًا فكان بعد ذلك لا يُجارى وفي رواية فما سُبِق بعد ذلك اليوم رواه البخاري
اور روایت ہے انسؓ سے کہ تحقیق اہل مدینہ ڈرے اور فریاد کی ایکبار یعنی جو رات کو دشمنون سے پس سوار ہوئے آنحضرت گھوڑے پر یعنی ننگی پیٹھ پر کہ ابو طلحہ کا تھا
سست و آہستہ رو اور تھا وہ کہ تنگ اور پاس پاس رکھتا تھا قدم پس جبکہ پھرے آنحضرت فرمایا کہ پایا ہم نے اس تمہارے گھوڑے کو دریا یعنے کشادہ قدم اور جلد رو پس ہوا وہ
گھوڑا بعد آنحضرت کی سواری کے اس طرح کا کہ کوئی گھوڑا اسکے ساتھ نہین چل سکتا تھا اور نہین بڑھ سکتا تھا اس سے اور ایک روایت مین آیا ہے پس نہ آگے بڑھ سکتا تھا
اسکے کوئی گھوڑا بعد اس دن کے نقل کی یہ بخاری نے وعن جابر قال تُوُفّي ابي وعليه دَيْن فعرضتُ على غرمائه ان يأخذوا التمر بما عليه فأبوا فأتيتُ
النبيّ صلى الله عليه وسلم فقلت قد علمتَ انّ والدي استُشهد يوم احد وترك دينًا كثيرًا وانّي احبّ ان يراك الغرماء فقال لي اذهب فبيدر
كلّ تمر على ناحيته ففعلتُ ثمّ دعوته فلمّا نظروا اليه كأنّهم أُغروا بي تلك الساعة فلمّا رأى ما يصنعون طاف حول اعظمها بيدرًا ثلث
مرّات ثمّ جلس عليه ثمّ قال ادعُ لي اصحابك فما زال يكيل لهم حتّى ادّى الله عن والدي امانته وانا ارضى ان يؤدّي الله امانة والدي
ولا ارجع الى اخواتي بتمرة فسلّم الله البيادر كلّها حتّى انّي انظر الى البيدر الذي كان عليه النبيّ صلى الله عليه وسلم
كأنّها لم تنقص تمرةً واحدةً رواه البخاري اور روایت ہے جابر بن عبد اللہؓ سے کہ کہا وفات پائی میرے باپ نے احوال یہ ہے کہ اوپر
قرض تھا پس پیش کیا مین نے انکے قرضخواہون پر یہ کہ لیوین تمام کھجورین ہماری بدلے اس دین کے کہ میرے باپ پر ہے پس نہ مانا انھون نے یعنے اسلئے کہ وہ انکی قطعون مین تھوڑی
معلوم ہوتی تھین اور تھے وہ یہود پس آیا مین حضرت کے پاس اور عرض کیا مین نے کہ آپ جانتے ہین یہ کہ باپ میرا شہید ہو گیا ہے روز احد کے اور چھوڑا ہے
دین بہت اور مین چاہتا ہون کہ دیکھین آپکو قرضخواہ یعنی میرے پاس تا کہ رعایت کرین مجھپر پس فرمایا آنحضرت نے کہ جا اور ڈھیر لگا ہر قسم کی کھجور کو علیحدہ

علحدہ پس کیا مین نے یعنی کئی ڈھیر لگائے پھر گیا مین نے آنحضرت کو پس جبکہ دیکھا قرضخواہون نے طرف حضرت کے گویا کہ وہ زیر لئے گئے مجھپر اسوقت ف م یعنے تشدد کیا
مجھپر مطالبہ مین و پیچ پڑے یہ گمان کر کر کہ حضرت فرماوینگے انکو تمام قرض یا بعض قرض کے معاف کرنیکے لئے یا صبر کرنیکے لئے پس پہلے ہی انھون نے ایسا طور ظاہر کیا کہ دلالت
کرے اسپر کہ وہ انمین سے کسی بات پر بھی راضی نہیں ہونگے تو ترجمہ پس جبکہ دیکھا آنحضرت نے اس چیز کو کہ کرتے ہین قرضخواہ پھرے آنحضرت تین بار گرد بڑے ڈھیر کے انمین سے
پھر بیٹھے اسپر پھر فرمایا کہ بلا میرے پاس اپنے قرضخواہون کو یعنی پس حاضر ہوئے وہ پس ہمیشہ بانٹتے رہے آنحضرت انکے لئے یعنی حکم فرمایا کھجورون کے بانٹنے کے لئے کہ ادا کیا
اللہ تعالی نے میرے باپ سے دین اسکا اور مین راضی تھا کہ ادا کرے اللہ تعالی دین میرے باپ کا اور نہ لیجاؤن مین طرف بہنون اپنی کے ایک کھجور ف ح جابر کے باپ نے بیٹیان
بہت چھوڑی تھیں پس وہ بہنین ہوئین جابر کی پس جابر کہتے ہین کہ مین راضی تھا کہ کسیطرح دین باپ کا ادا ہو جاوے اگرچہ کچھ باقی نرہے ہمارے لئے کھجورون مین سے ترجمہ
پس سالم رکھے اللہ تعالی نے ڈھیر سب بسبب آنحضرت کے معجزے سے اور یہان تک کہ تحقیق مین دیکھتا تھا طرف اس ڈھیر کے کہ بیٹھے تھے اسپر پیغمبر صلعم گویا کہ نہیں کم ہوئی
انمین سے ایک کھجور نقل کی یہ بخاری نے ف ح اور جبکہ اس ڈھیر مین کہ حضرت اسپر بیٹھے تھے اور دیئے جاتے تھے کچھ نقصان نہوا تو اور ڈھیر بطریق اولی سلامت رہے

وعنه قال ان ام مالك كانت تهدي للنبي صلى الله عليه وسلم في عكة لها سمنا فياتيها بنوها فيسالون الادم وليس
عندهم شيء فتعمد الى الذي كانت تهدي فيه للنبي صلى الله عليه وسلم فتجد فيه سمنا فما زال يقيم لها ادم بيتها حتى عصرته فاتت النبي
صلى الله عليه وسلم فقال عصرتيها قالت نعم قال لو تركتيها ما زال قائما رواه مسلم اور روایت ہے انہی جابر سے کہ کہا ام مالک انصاریہ صحابیہ تھی یہ بھیجتی
آنحضرت کے لئے اپنے کپّے مین گھی پس آتے ام مالک کے پاس بیٹے اسکے اور مانگتے سالن اور حال یہ کہ نہوتا انکے پاس کچھ یعنے سالن مین سے اسلئے کہ جو کچھ کہ ہوتا قسم روغن سے حضرت کو
بھیجدیتی تھی پس قصد کرتی تھی ام مالک طرف اس کپّے کے کہ بھیجتی تھی اسمین گھی آنحضرت کے لئے یعنی دیکھنے اور ڈھونڈنے اسمین پس پاتی اسمین گھی پس ہمیشہ تھا
وہ ظرف یا گھی کہ اسمین باقی رہتا تھا قائم ام مالک کے لئے سالن گھر اسکے کا یعنی ہمیشہ اس گھی سے انکے گھر مین سالن ہوتا تھا یہان تک کہ نچوڑا ام مالک نے اسکو
یعنی زیادتی طمع کے لئے پس منقطع ہو وہ سالن بنا براسکے کہ حرص شوم ہے اور حریص محروم پس آئی ام مالک حضرت کے پاس یعنی اور خبر دی اس ماجرا کی پس فرمایا آنحضرت نے
کیا نچوڑا تو نے اس گھی کو کہا اسنے ہان فرمایا آنحضرت نے اگر چھوڑتی تو اسکو بحال خود یعنی نچوڑتی نہیں تو ہمیشہ رہتا سالن تیرے گھر کا قائم نقل کی
یہ مسلم نے ف یعنی اسلئے کہ جب برکت اترتی ہے ایک چیز مین اگرچہ وہ چیز تھوڑی ہو بہت ہو جاتی ہے وہ تھوڑی چیز **وعن** انس قال قال ابو طلحة لام سليم
لقد سمعت صوت رسول الله صلى الله عليه وسلم ضعيفا اعرف فيه الجوع فهل عندك من شيء فقالت نعم فاخرجت اقراصا من شعير ثم
اخرجت خمارا لها فلفت الخبز ببعضه ثم دسته تحت يدي ولاثتني ببعضه ثم ارسلتني الى رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فذهبت به
فوجدت رسول الله صلى الله عليه وسلم في المسجد ومعه الناس فسلمت عليهم فقال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم ارسلك ابو طلحة
قلت نعم قال بطعام قلت نعم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لمن معه قوموا فانطلق وانطلقت بين ايديهم حتى
جئت ابا طلحة فاخبرته فقال ابو طلحة يا ام سليم قد جاء رسول الله صلى الله عليه وسلم بالناس وليس عندنا ما نطعمهم فقالت الله
ورسوله اعلم فانطلق ابو طلحة حتى لقي رسول الله صلى الله عليه وسلم فاقبل رسول الله صلى الله عليه وسلم وابو طلحة معه
فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هلمي يا ام سليم ما عندك فاتت بذلك الخبز فامر به رسول الله صلى الله عليه وسلم ففت
وعصرت ام سليم عكة فادمته ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فيه ما شاء الله ان يقول ثم قال ائذن لعشرة فاذن لهم
فاكلوا حتى شبعوا ثم خرجوا ثم قال ائذن لعشرة ثم لعشرة فاكل القوم كلهم وشبعوا والقوم سبعون او ثمانون رجلا متفق
عليه وفي رواية لمسلم انه قال ائذن لعشرة فدخلوا فقال كلوا وسموا الله فاكلوا حتى فعل ذلك بثمانين رجلا ثم اكل النبي صلى الله

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَهْلُ الْبَيْتِ وَتَرَكَ سُؤْرًا وَفِىْ رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِىِّ قَالَ اَدْخِلْ عَلَىَّ عَشَرَةً حَتّٰى عَدَّ اَرْبَعِيْنَ ثُمَّ اَكَلَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ هَلْ نَقَصَ مِنْهَا شَىْءٌ وَفِىْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ ثُمَّ اَخَذَ مَا بَقِىَ فَجَمَعَهُ ثُمَّ دَعَا فِيْهِ بِالْبَرَكَةِ فَعَادَ كَمَا كَانَ فَقَالَ دُوْنَكُمْ هٰذَا

اور روایت ہے انسؓ سے کہا ابوطلحہ انصاری نے کہ خاوند انسؓ کی ماں کے ہیں اسلئے ام سلیمؓ کے کہ ماں انسؓ کی ہیں تحقیق سنی میں نے آواز آنحضرت کی سست پہچانا ہوں میں اُنمیں بھوک کہ سبب سستی کے اثر اُسکا ہے پس کیا ہے تیرے پاس کچھ یعنی کھانے کو اگرچہ تھوڑا ہی ہو کہا ام سلیمؓ نے کہ ہاں ہے کچھ پس نکالیں ام سلیمؓ نے کئی روٹیاں جو کی پھر نکالی ام سلیمؓ نے اوڑھنی اپنی پس لپیٹا روٹیونکو اسکے ایک کونے میں پھر چھپا دیا اُسکو میرے ہاتھ کے نیچے اور عمامہ کیا میرا ساتھ بعض اُسکے ف ح یعنی میرا سر باندھا اور اوڑھنی ایک پیچ بھی مانند دستار کے لپیٹ لیا اور انسؓ اُس زمانہ میں آٹھ نو برس کے لڑکے تھے کہ آنحضرتؐ کی خدمتمیں حاضر ہوئے تھے ت پھر بھیجا مجھکو طرف رسول خدا صلعم کے پس لیگیا میں وہ روٹیاں حضرتؐ کے پاس پس پایا میں نے آنحضرتؐ کو مسجد میں اسحال میں کہ تھے ساتھ حضرتؐ کے لوگ ف ۲ یعنی اغلب ہے کہ وہ ایسے تھے جیسے کہ آگے آتا ہے ذکر اُسکا اور مراد مسجد سے وہ جگہ ہے کہ بنائی تھی آنحضرتؐ نے نماز کے لئے جسوقت کہ محاصرہ کیا تھا احزاب نے مدینہ کو غزوہ خندق میں اسلئے کہ وقوع اس ماجرہ کا غزوہ خندق ہی میں ہوا ہے مانند قصہ جابرؓ کے واللہ اعلم ترجمہ پس السلام علیکم کی میں نے اُنسے پس فرمایا رسول خدا نے کیا بھیجا ہے تجھکو ابوطلحہؓ نے کہا میں نے ہاں ف ۳ اور یہ منافی نہیں ہے اُسکی ماں کے بھیجنے کی اس لئے کہ باعث اول ابوطلحہ ہی تھے ترجمہ فرمایا کہ ساتھ طعام کے بھیجا ہے کہا میں نے ہاں ف ۴ پہلی بات سے اس بات کو جدا کر کر پوچھنا یا تو سمجھانیکے لئے تھا یا بحسب تاخیر وحی او تعلیم کے یعنی اول اس بات کی وحی او تعلیم ہوئی ہو پھر اسکی ترجمہ پس فرمایا آنحضرتؐ نے واسطے اُن لوگوں کے کہ تھے ساتھ حضرتؐ کے اُٹھو ف ۵ تا ابوطلحہ کے گھر چلیں چونکہ آنحضرتؐ کو معلوم ہوا کہ انسؓ کے ساتھ چند روٹیاں ہیں چاہا کہ تنہا یا دو تین آدمیوں کے ساتھ کھالیں او ارادہ ہوا ظاہر کرنے معجزہ کا بھی کہ وہ سیر ہونا جماعت کثیر کا ہے تھوڑی سی روٹی سے اور دوسرا معجزہ اسکے سوا اُنکے گھر میں کئے کا بھی ہونا تھا حاصل ہو انکو سبب نیک نیتی اور اخلاص او خدمتگذاری کے پس حضرتؐ نے ارادہ اُنکے گھر تشریف لیجانیکا فرمایا ترجمہ پس چلے آنحضرتؐ یعنی اور اور ہمنشین طرف گھر ابوطلحہ کے او چلا میں بھی آگے حضرتؐ کے یعنی جیسے خادم اور ضیافت کرنیوالے آگے آگے چلتے ہیں یا اسلئے کہ جلدی سے خبر حضرتؐ کے رونق افزائی کی ابوطلحہ کو پہونچاؤں یہانتک کہ آیا میں ابوطلحہ کے پاس پس خبر دی میں نے اُسکو یعنی اُنکے آنے کی پس کہا ابوطلحہؓ نے ای ام سلیمؓ تحقیق تشریف لائے آنحضرت صلعم ساتھ لوگوں کے اور نہیں ہے ہمارے پاس کچھ کہ کھلاویں ہم اُنکو یعنی سوا ان چند روٹیوں کے کہ بھیجی تھیں او آدمی بہت سے ہیں پس کیونکر اُنکے آگے رکھوں تھوڑی سی چیز کہا ام سلیمؓ نے اللہ اور رسول اُسکا دانا تر ہیں ف ح کہ کیوں آئے ہیں آپ اور کیا حکمت ہے آپکے آنے میں گویا سمجھیں ام سلیمؓ کہ آنحضرت صلعم اظہار معجزہ کے لئے آئے ہیں اس سے بڑی دینداری اور دانشمندی اور قوت یقینی ام سلیمؓ کی معلوم ہوئی کہ کچھ تردد نکیا اور اول یہی سوچی کہ حضرتؐ قدر طعام کی جانتے ہیں اگر آپ مصلحت نہ جانتے تو کاہے کو تشریف لاتے اُنکا فعل خالی حکمت سے نہیں سبحان اللہ لیکن ایک عورتیں ایسی تھیں کہ اسوقت کے بہت مردوں سے زیادہ قوت یقینی رکھتی تھیں رضی اللہ تعالٰی عنہا وعن اہلِ عصرِھا وجعلنا فی زمرتھم بمنہٖ یا رب العالمین ترجمہ پس چلے ابوطلحہؓ یعنی حضرتؐ کے استقبال کے لئے یہانتک کہ ملے آنحضرتؐ سے پس تشریف لائے آنحضرتؐ اور ابوطلحہؓ ساتھ اُنکے پس فرمایا آنحضرتؐ نے لا ای ام سلیمؓ جو کچھ کہ تیرے پاس ہے یعنی قسم روٹی سے پس لائیں وہ روٹیاں کہ اُنکے پاس تھیں پس فرمایا آنحضرتؐ نے یعنی ابوطلحہؓ کو یا اور کسیکو روٹیونکے توڑنے اور ریزہ ریزہ کرنیکے لئے پس ریزہ ریزہ کی گئیں روٹیاں اور نچوڑا ام سلیمؓ نے کپّا یعنی گھی کا پس لاون کیا اُس گھی کو کہ کپے میں سے نکلا پھر فرمایا آنحضرتؐ نے لا ای ام سلیمؓ روٹی میں جو کچھ کہ چاہا اللہ تعالٰی نے کہیں ف ۶ یعنی دعا خیر برکت کی یا اسماء الٰہی اُسمیں پھونکے اور ایک روایت میں آیا ہے کہ پھر کہا حضرتؐ نے بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اَعْظِمْ فِيْهَا الْبَرَكَةَ ترجمہ پھر فرمایا آنحضرتؐ نے یعنی ابوطلحہؓ کو یا انسؓ کو یا اور کسیکو اذن دے یعنی بلا دس کو پھر دس کو ف ۷ دس کے لئے حکم اسلئے کیا کہ جس پیالہ میں وہ کھانا تھا وہ اسیقدر تھا کہ دس آدمی گرد اُسکے ادھر اُدھر بیٹھکر کھا سکیں اور بعضوں نے کہا تنگی مکان کے لئے یہ فرمایا ترجمہ پس بلایا دس کو پس کھایا اُن دس نے پھر باہر نکلے وہ پھر فرمایا کہ بلا دس کو پھر دس کو

۴۰

یعنی اسیطرح دس دس کو بلاتا جاتا تھا یہانتک کہ کھایا ساری قوم نے اور سیر ہوئی اور قوم ستر آدمی تھے یا اسی ف ع کہا ابن حجرؒ نے یہاں تو ساتھ شک کے ہی آیا ہے اور اور روایتیں
بالجزم سے آئی ہیں اور ایک روایت میں کچھ اوپر اسی اور اسمیں منافات نہیں ہے اس احتمال سے کہ کسر کو حذف کر دیا لیکن احمد کی روایت میں آیا ہے یہانتک کہ کھایا
اس سے چالیس نے اور باقی رہا جونکا تون اس سے معلوم ہوا تغایر اور متعدد ہونا اس قصہ کا کہنا ہونہیں کہ قصہ متحد ہی ہے اور تطبیق یون ہے کہ جماعت اہل چالیس تھی پھر آن ملے
اُنکے ساتھ چالیس اور ان لوگوں میں سے کہ پیچھے رہ گئے تھے یا حضرتؐ نے انکو بلا بھیجا ترجمہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور مسلم کی ایک روایت میں یون آیا ہے
کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اذن دے دس کو پس آئے وہ دس پس فرمایا کھاؤ اور نام لو اللہ کا پس کھایا انھوں نے یہانتک کہ کیا یہ ساتھ اسی مردونکے یعنی اسیطرح
دس دس کو اذن دیے گئے پھر یعنی بعد کھا چکنے اصحابؓ کے کھایا نبی صلعم نے اور ابو طلحہؓ کے گھر والوں نے اور چھوڑا باقی اُسکو اور بخاری کی ایک روایت میں ع
کہ فرمایا آنحضرتؐ نے داخل کر مجھ پر دس آدمی یہانتک کہ گنا چالیس شخصونکو پھر کھایا نبی صلعم نے پس ہوا میں کہ دیکھتا تھا کہ آیا کم ہوا ہے اسمیں سے کچھ یا نہیں ف
ع یہ بظاہر ہوئی کمی اسمیں سے ہرگز اور یہ روایت منافات نہیں رکھتی ہے ساتھ روایت کھانے اسی مردونکے بسبب احتمال اسکے کہ بعد چالیس کے آنحضرتؐ نے
کھایا تاکہ پہونچے برکت انکی دونوں طرف کے لوگونکو اور بعد اسکے اور چالیس نے کھایا ہو یا یہ معنی ہیں کہ پھر بعد فراغت سبکے کھایا ترجمہ اور مسلم کی ایک روایت
میں ہے کہ پھر لیا آنحضرتؐ نے باقی کو اور جمع کیا اسکو پھر دعا کی اسمیں ساتھ برکت کے پس ہو گیا جیسا کہ تھا پس فرمایا آنحضرتؐ نے کہ لو اور کھاؤ اسکو **وعنه** قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِنَاءٍ وَهُوَ بِالزَّوْرَاءِ فَوَضَعَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ فَجَعَلَ الْمَاءُ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِهِ فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ قَالَ قَتَادَةُ
قُلْتُ لِأَنَسٍ كَمْ كُنْتُمْ قَالَ ثَلٰثَمِائَةٍ اَوْ زُهَاءَ ثَلٰثِمِائَةٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انسؓ سے کہ لایا گیا آنحضرتؐ کے پاس ایک باسن درحالیکہ
آنحضرتؐ زوراء میں تھے ف ع زوراء ساتھ زبر زا اور جزم واو اور مد کے نام ایک جگہ معروف کا ہے مدینہ میں بازار کے پاس اور بعضونے کہا کہ وہ موضع ہے قریب مدینہ کے
اور ظاہر ہے کہ دوسرا ہی مراد ہے ترجمہ پس رکھا آنحضرتؐ نے ہاتھ اپنا باسن میں پس شروع کیا پانی نے نکلنا درمیان انگلیوں انکی سے ف ع اس پانی کے نکلنے میں دو
قول ہیں ایک تو یہ کہ پانی نکلنے لگا نفس انگلیوں سے اور یہ قول مزنی کا اور اکثر علما کا ہے اور یہ بڑی بات ہے معجز ہونے میں بہ نسبت نکلنے اسکے پتھر سے اور موید اسکو وہ
جو آیا ہے ایک روایت میں فَرَاَيْتُ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ اَصَابِعِهِ اور دوسرا قول یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بہت کر دیا پانی کو بذاتہ پس جوش مارنے لگا حضرتؐ کی انگلیوں کے
درمیان میں سے ترجمہ پس وضو کیا اُس سے قوم نے کہا قتادہؓ نے کہ کہا میں نے واسطے انسؓ کے کہ کتنے تھے تم یعنی اُسدن کہا تھے ہم تین سو یا کہا مقدار تین سو کے یعنی شک
راوی ہے نقل کی یہ بخاری و مسلم نے **وعن** عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنَّا نَعُدُّ الْاٰيَاتِ بَرَكَةً وَاَنْتُمْ تَعُدُّوْنَهَا تَخْوِيْفًا كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَقَلَّ الْمَاءُ فَقَالَ اطْلُبُوْا فَضْلَةً مِنْ مَاءٍ فَجَاءُوْا بِاِنَاءٍ فِيْهِ مَاءٌ قَلِيْلٌ فَاَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْاِنَاءِ ثُمَّ قَالَ حَيَّ عَلَى الطَّهُوْرِ الْمُبَارَكِ وَالْبَرَكَةُ
مِنَ اللهِ وَلَقَدْ رَاَيْتُ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَقَدْ كُنَّا نَسْمَعُ تَسْبِيْحَ الطَّعَامِ وَهُوَ يُؤْكَلُ
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہ کہا تھے ہم اصحاب رسول خدا کے گنتے تھے آیتونکو سبب برکت و نور کا کہ حاصل ہوتا ہے انسے ہمارے تئیں اور تم اے لوگو گنتے
ہو انکو سبب ڈرانے کا ف ح کافرونکے لئے کہ منکر ہیں آیتونکے اور مراد آیتیں قرآنی ہیں کہ اتریں آسمان سے یا معجزات کہ صادر ہوتے تھے آنحضرتؐ سے اور معجزات مراد رکھنا ظاہر تر
اور موافق تر ہے ساتھ سیاق حدیث کے اور معنی یہ ہیں کہ اگرچہ آیتیں کافروں اور منکروں کے ڈرانے کے لئے ہیں ولیکن بہ نسبت مومنوں کے کہ محب و معتقد ہیں انکے موجب بشارت اور برکت اور زیادتی
ایمان کی ہیں یہ حضرت شیخ نے طیبی سے نقل کیا ہے اور ملا علی قاری کے نزدیک آیات سے فقط معجزات و کرامات ہی مراد ہیں اور کہا کہ آیات قرآنی یہاں مراد رکھنی غیر مناسب ہے
یہاں تقریر طویل لکھی ہے ملا علی قاری نے بجواب رازی کے خلاصہ لکھ دیا گیا اور بعد اسکے نقل کیا ہے ابن مسعودؓ نے ایک معجزہ آنحضرتؐ کے معجزوں میں سے کہ کہا ترجمہ تھے ہم
ہمراہ آنحضرتؐ کے ایک سفر میں پس کم ہوا پانی پس فرمایا آنحضرتؐ نے کہ ڈھونڈھو بچا ہوا پانی یعنی ایک باسن کہ اسمیں کچھ پانی باقی رہا ہو پس لائے صحابہ ایک باسن
کہ اسمیں کچھ تھوڑا سا پانی تھا پس داخل کیا آنحضرتؐ نے دست مبارک اپنا باسن میں پھر فرمایا کہ آؤ اور جلدی کرو اور متوجہ ہو اوپر پانی پاک کرنیوالے با برکت کے اور برکت

لو زیادتی خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے یعنی نہ اور کسی کی طرف سے اور البتہ تحقیق دیکھا میں نے پانی کو کہ نکلتا تھا آنحضرتؐ کی انگلیوں میں سے ف ـ لفظ حدیث سے صریح معلوم ہوتا ہے
کہ پانی انگلیوں میں سے نکلتا تھا اور اسی پر ہیں جمہور علما اور اسلئے ترجیح دی گئی ہے اسکو اوپر نکلنے پانی کے پتھر سے جیسا کہ حضرت موسیٰؑ کے لئے تھا پس التفات نہ کیا جاوے
اُسکے قول کی طرف کہ کہتا ہے مراد یہ ہے کہ پانی بذاتہ بہت ہوا اور جوش مارنے لگا انگلیوں کے درمیان میں سے نہیں جانتا ہوں میں کہ کونسی چیز باعث ہوئی اس تاویل کی اور
معجزہ بغیر طلب کرنے بقیہ پانی کے بھی ہو سکتا تھا لیکن سر اس طلب کرنے کا معلوم نہیں کہ کیا سبب تھا اسکا واللہ اعلم بحقیقۃ الامر اور او معجزہ ذکر کرتے ہیں ابن مسعودؓ کہ
کہتے ہیں ترجمہ اور البتہ تحقیق تھے ہم سنتے تسبیح کرنے طعام کی اور حالیکہ کھایا جاتا تھا طعام نقل کی یہ بخاری نے ف ـ روایت ہے انسؓ سے کہ لی آنحضرتؐ نے ایک مٹھی
سنگریزوں سے پس تسبیح کرتے تھے وہ حضرتؐ کے دست مبارک میں یہاں تک کہ سنی ہم نے تسبیح **وعن** اَبِی قَتَادَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
اِنَّكُمْ تَسِيْرُوْنَ عَشِيَّتَكُمْ وَلَيْلَتَكُمْ وَتَأْتُوْنَ الْمَاءَ اِنْ شَاءَ اللهُ غَدًا فَانْطَلَقَ النَّاسُ لَا يَلْوِيْ اَحَدٌ عَلٰى اَحَدٍ قَالَ اَبُوْ قَتَادَةَ فَبَيْنَمَا رَسُوْلُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيْرُ حَتّٰى ابْهَارَّ اللَّيْلُ فَمَالَ عَنِ الطَّرِيْقِ فَوَضَعَ رَأْسَهٗ ثُمَّ قَالَ احْفَظُوْا عَلَيْنَا صَلٰوتَنَا فَكَانَ اَوَّلَ مَنِ اسْتَيْقَظَ
رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالشَّمْسُ فِيْ ظَهْرِهٖ ثُمَّ قَالَ ارْكَبُوْا فَرَكِبْنَا فَسِرْنَا حَتّٰى اِذَا ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ نَزَلَ ثُمَّ دَعَا بِمِيْضَاةٍ كَانَتْ مَعِيْ فِيْهَا
شَيْءٌ مِّنْ مَّاءٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهَا وُضُوْءًا دُوْنَ وُضُوْءٍ قَالَ وَبَقِيَ فِيْهَا شَيْءٌ مِّنْ مَّاءٍ ثُمَّ قَالَ احْفَظْ عَلَيْنَا مِيْضَاتَكَ فَسَيَكُوْنُ لَهَا نَبَأٌ ثُمَّ اَذَّنَ بِلَالٌ
بِالصَّلٰوةِ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى الْغَدَاةَ وَرَكِبَ وَرَكِبْنَا مَعَهٗ فَانْتَهَيْنَا اِلَى النَّاسِ حِيْنَ امْتَدَّ النَّهَارُ وَحَمِيَ كُلُّ
شَيْءٍ وَهُمْ يَقُوْلُوْنَ يَا رَسُوْلَ اللهِ هَلَكْنَا وَعَطِشْنَا فَقَالَ لَا هُلْكَ عَلَيْكُمْ وَدَعَا بِالْمِيْضَاةِ فَجَعَلَ يَصُبُّ وَاَبُوْ قَتَادَةَ يَسْقِيْهِمْ فَلَمْ يَعْدُ اَنْ رَاَى
النَّاسُ مَاءً فِي الْمِيْضَاةِ تَكَابُّوْا عَلَيْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْسِنُوا الْمَلَاءَ كُلُّكُمْ سَيَرْوٰى قَالَ فَفَعَلُوْا فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَصُبُّ وَاَسْقِيْهِمْ حَتّٰى مَا بَقِيَ غَيْرِيْ وَغَيْرُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَبَّ فَقَالَ لِيْ اشْرَبْ فَقُلْتُ لَا اَشْرَبُ حَتّٰى تَشْرَبَ يَا رَسُوْلَ
اللهِ فَقَالَ اِنَّ سَاقِيَ الْقَوْمِ اٰخِرُهُمْ قَالَ فَشَرِبْتُ وَشَرِبَ قَالَ فَاَتَى النَّاسُ الْمَاءَ جَامِّيْنَ رِوَاءً رَوَاهُ مُسْلِمٌ هٰكَذَا فِيْ صَحِيْحِهٖ وَكَذَا فِيْ كِتَابِ
الْحُمَيْدِيِّ وَجَامِعِ الْاُصُوْلِ وَزَادَ فِي الْمَصَابِيْحِ بَعْدَ قَوْلِهٖ اٰخِرُهُمْ لَفْظَةَ شُرْبًا اور روایت ہے ابو قتادہؓ سے کہ کہا خطبہ پڑھا ہمارے لئے رسول خدا صلے اللہ علیہ
وآلہ واصحابہ وسلم نے پس فرمایا اور خبر دی کہ تحقیق تم چلوگے اول اس شب میں اور آخر اس شب میں اور آؤگے پانی پر انشاء اللہ تعالیٰ کل کو یعنی اشارہ ہے اس پانی کی طرف کہ پیدا ہوگا
بطریق معجزہ کے جیسے کہ آخر حدیث میں آویگا بیان اسکا پس چلے لوگ اسی حالیکہ نہیں التفات کرتا تھا کوئی کسی کی طرف یعنی بلکہ چلا جاتا تھا ہر ایک علیحدہ اور مقید نہیں
ہوتا تھا کسی کی ہمراہی کا بسبب نہایت اہتمام طلب کرنے پانی کے اور رنج کے طرف اُسکے کہا ابو قتادہ نے پس اُس وقت کہ آنحضرتؐ چلے جاتے تھے یعنی اُس شب میں یہاں تک
کہ آدھی رات ہوئی پس ایک طرف ہٹ گئے راہ سے یعنی بقصد سونیکے پس رکھا سر اپنا یعنی سونے کے لئے پھر فرمایا یعنی بعضے اپنے خادموں کو کہ نگہبانی کرنا ہم پر ہماری نماز کی یعنی اُسکے وقت کی یعنی
جگا دینا تا نماز صبح کی ہم سے بچا پس غالب آئی سب پر نیند اور سو گئے اور کوئی نماز کے لئے نہ جاگا پس ہوئے آنحضرتؐ اول ان شخصوں کے کہ جاگے یعنی سب سے پہلے آپ ہی جاگے
حالیکہ دھوپ پہنچی تھی آنحضرتؐ کی پیٹھ پر پھر فرمایا آنحضرتؐ نے کہ سوار ہو ف ـ اور ظاہر یہ ہے کہ حضرتؐ نے جو اُٹھتے ہی نماز نہ پڑھی اور تاخیر کی قضا میں تو اس سبب سے کہ
پانی پر پہنچ جاویں یا اسلئے کہ وقت کراہت کا نکل جاوے جیسے کہ دلالت کرتا ہے اسپر قول اُنکا فرکبنا الخ اور یہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے چھوڑ دینا اس جگہ کا کہ غفلت کی ہو جہاں حکم
خدا کا اسمیں تو تاخیر ہی اسمیں ممنوع بات کا اگرچہ بغیر قصد کے ہو ترجمہ پس سوار ہوئے ہم اور چلے ہم یہاں تک کہ جب بلند ہوا آفتاب یعنی بقدر نیزہ کے یا زیادہ اترے آنحضرتؐ پھر منگایا
باسن وضو کا کہ تھا ساتھ میرے اسمیں تھا کچھ پانی پس کیا اس سے وضو کم بہ نسبت اور وضوؤں کے یعنی اور اوقات میں جو تین تین بار اعضا دھوتے تھے اس روز کیا کہ ایک ایک بار دھویا بچہ
اکتفا کیا بسبب قلت پانی کے کہا ابو قتادہؓ نے اور باقی رہا اس باسن میں کچھ پانی پھر فرمایا آنحضرتؐ نے کہ نگاہ رکھ ہمارے لئے باسن وضو اپنا یعنی ظرف وضو کا یا جو کچھ کہ
اسمیں ہے پس نزدیک ہے کہ ہوگی واسطے اسکے ایک خبر اور شان عظیم اور مقصود اسکا بسبب ظہور معجزہ کے پھر اذان کہی بلالؓ نے واسطے نماز کے پس نماز پڑھی آنحضرتؐ نے دو رکعتین

ف م یعنی سنت صبح کی واسطے فوت ہونے انکے ساتھ فرض کے کہ ادا کیجاتی ہے پہلے زوال کے اور جبکہ فوت ہوئی سنت تو نہیں قضا ہے اسکی مگر نزدیک محمد کے لیکن بعد

طلوع آفتاب کے زوال تک اور بعد زوال کے قضا اسکی نہیں ہے انتہا ترجمہ پھر پڑھی نماز فرض صبح کی ف م یعنی ساتھ صحابہؓ کے کہ ہمراہ آپکے تھے اور ظاہر یہی ہے کہ

صحابہؓ پاس بھی پانی ہوگا انہوں نے اس سے وضو کیا ہوگا یا تیمم کیا ہو حدیث میں کچھ ذکر اسکا صریح نہیں آیا ہے واللہ اعلم ترجمہ اور سوار ہوئے آنحضرتؐ اور سوار ہوئے ہم

ساتھ انکے پس پہنچے ہم طرف لوگون کے کہ آگے چلے آتے تھے قافلہ سے اسوقت کہ چڑھا دن اور بلند ہوا آفتاب اور گرم ہوئی ہر چیز اور گرمی سخت ہوئی اور حالانکہ لوگ

کہتے تھے یا رسول اللہ ہلاک ہوئے ہم یعنی ہوا کی گرمی سے اور پیاسے ہوئے ہم یعنی بسبب نہونے پانی کے پس فرمایا آنحضرتؐ نے نہیں ہے ہلاکت تم پر ف ح ع یہ

بشارت ہے پانی پیدا ہونے کی پس یہ خبر ہوئی یا دعا ہے یعنی نہ ہلاکت ہو تم پر ترجمہ اور منگوایا آنحضرتؐ نے ابو قتادہؓ کے وضو کا پاس پس ہو حضرتؐ کہ ڈالتے تھے

پانی اس پاس سے اور ابو قتادہؓ پانی پلاتے جاتے تھے لوگونکو پس تجاوز کیا اور نہ گذرا دیکھنا لوگونکا پانی کو پاس میں کہ ازدحام کرنے لگے اسپر یعنی ازدحام کیا

انہوں نے پاس پر یعنی جب دیکھا کہ پانی پاس میں کم ہوتا ہے اور لوگ اس سے پانی پیتے ہیں اسیوقت ازدحام کیا پاس پر پس فرمایا آنحضرتؐ نے نیک کرو خلق کو

اور آہستگی نرمی کرو قریب ہے کہ تم سب سیراب ہو جاؤ یعنی اس پانی سے پس ازدحام نکرو کہا راوی نے پس کیا سب نے خلق نیک یعنی ازدحام موقوف کیا اور

خاطر جمعی سے الگ ہوگئے پس لگے آنحضرتؐ کہ ڈالتے تھے پانی اور میں پلاتا جاتا تھا لوگونکو یہانتک کہ نہ باقی رہا سوا میرے یعنی صحابہؓ میں اور سوا

حضرتؐ کے پھر ڈالا پانی پس کہا مجھکو کہ پی پس کہا میں نے کہ نہ پیونگا میں یہانتک کہ پیوین آپ یا رسول اللہ پس فرمایا کہ تحقیق پلانے والا قوم کا آخر ونکا ہے یعنی

پینے میں پیتے ہیں پہلے سبکو سیراب کرے بعد ازان آپ پیوے کہا ابو قتادہؓ نے پس پیا میں نے اور پیا حضرتؐ نے کہا ابو قتادہؓ نے پس آئے لوگ پانی پر یعنی پہنچے پانی کی

جگہ اسحالمین کہ تھے راحت پانیوالے سیراب نقل کی یہ مسلم نے اسیطرح ہے صحیح مسلم میں اور اسیطرح ہے بیچ کتاب حمیدی کے اور جامع الاصول کے یعنی ساقی القوم

آخرہم بدون لفظ شربا کے اور زیادہ کیا مصابیح میں بعد از لفظ آخرہم کے لفظ شربا کا یعنی کہا ان ساقی القوم آخرہم شربا **وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ لَمَّا**

کَانَ یَوْمُ غَزْوَۃِ تَبُوْکَ اَصَابَ النَّاسَ مَجَاعَۃٌ فَقَالَ عُمَرُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اُدْعُھُمْ بِفَضْلِ اَزْوَادِھِمْ ثُمَّ ادْعُ اللّٰہَ عَلَیْھَا بِالْبَرَکَۃِ فَقَالَ نَعَمْ فَدَعَا

بِنِطْعٍ فَبُسِطَ ثُمَّ دَعَا بِفَضْلِ اَزْوَادِھِمْ فَجَعَلَ الرَّجُلُ یَجِیْءُ بِکَفِّ ذُرَّۃٍ وَیَجِیْءُ الْاٰخَرُ بِکَفِّ تَمْرٍ وَیَجِیْءُ الْاٰخَرُ بِکِسْرَۃٍ حَتّٰی اجْتَمَعَ عَلَی النِّطْعِ شَیْءٌ

یَسِیْرٌ فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْبَرَکَۃِ ثُمَّ قَالَ خُذُوْا فِیْ اَوْعِیَتِکُمْ فَاَخَذُوْا فِیْ اَوْعِیَتِھِمْ حَتّٰی مَا تَرَکُوْا فِی الْعَسْکَرِ وِعَاءً اِلَّا مَلَؤُہُ

قَالَ فَاَکَلُوْا حَتّٰی شَبِعُوْا وَفَضَلَتْ فَضْلَۃٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ لَا یَلْقَی

اللّٰہَ بِھِمَا عَبْدٌ غَیْرُ شَاکٍّ فَیُحْجَبَ عَنِ الْجَنَّۃِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہا جبکہ ہوا دن غزوہ تبوک کا پہونچی لوگونکو بھوک شدید ف م

تبوک نام ایک موضع کا ہے شام اور مدینہ میں مسافت ایک مہینے کی غزوہ وہاں کا سنہ نو میں ہوا رجب میں اور آنحضرتؐ کے غزووں میں آخری غزوہ وہاں کا ہوا ترجمہ

پس کہا حضرت عمرؓ نے یا رسول اللہ منگوایئے لوگوں سے بچا ہوا توشہ انکا ف ع یعنی حکم فرمایئے کہ جس پاس توشہ زیادہ حاجت سے بچا ہے لاوے اور حدیث میں جو آئی ہے

روایت میں نقل کی گئی ہے کہ لوگونکو بھوک لگی پس کہا انہوں نے یا رسول اللہ اگر اذن دیجیے تو ہمکو نحر کرین ہم اونٹ اپنے اور کھاوین سالن کر کر پس فرمایا آنحضرتؐ نے

کہ کرو پس آئے حضرت عمرؓ اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ اگر آپ حکم دیجیگا تو سواریاں کم ہو جاینگی و لیکن منگوایئے انسے فضل ازواد انکے یعنی حکم فرمایئے کہ

لاوین بچے ہوئے توشے اپنے ترجمہ پھر دعا کیجیے اللہ سے انکے لیے اُن توشوں پر ساتھ برکت کے پس فرمایا حضرتؐ نے اچھا پس منگوایا آنحضرتؐ نے دسترخوان چمڑے کا پس

بچھایا گیا وہ پھر منگوایا بچا ہوا توشہ انکا پس شروع کیا کسی شخص نے کہ لاتا تھا مٹھی چنے کی اور لاتا تھا اور شخص مٹھی کھجور کی اور لاتا تھا اور شخص ٹکڑا روٹی کا یہانتک

کہ جمع ہوئی دسترخوان پر تھوڑی سی چیز پس دعا کی آنحضرتؐ نے برکت اترنے کی اسپر پھر فرمایا لو یعنی اس میں سے جتنا چاہو اپنے باسنوں میں پس لیا لوگوں نے اپنے

باسنوں میں یہانتک کہ نہ چھوڑا لشکر میں کوئی باسن مگر کہ بھر دیا اسکو کہا ابو ہریرہؓ نے پس کھایا سارے لشکر نے یہانتک کہ سیر ہوئے اور باقی رہا بقیہ بہت ف

اور کہتے ہیں کہ غزوۂ تبوک میں نوبت لشکر کی لاکھ آدمی کو پہونچی تھی ترجمہ پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ گواہی دیتا ہوں میں یہ کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور
تحقیق میں رسول خدا کا ہوں نہیں ملے یہ بات کہ ملے اللہ تعالی سے ساتھ ان دونوں گواہیوں کے کوئی بندہ کہ نہ شک کرنیوالا ہو اور پھر روکا جاوے بہشت سے نقل کی یہ مسلم نے
ف یعنے جو کوئی ملیگا اللہ تعالی سے یہ دونوں گواہیاں توحید و رسالت کی دیتا ہو بغیر تردد اور شک کے پس نہیں روکا جاویگا بہشت سے کبھی وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرُوْسًا بِزَيْنَبَ فَعَمَدَتْ اُمِّيْ اُمُّ سُلَيْمٍ اِلٰى تَمْرٍ وَسَمْنٍ وَاَقِطٍ فَصَنَعَتْ حَيْسًا فَجَعَلَتْهُ فِيْ تَوْرٍ فَقَالَتْ
يَا اَنَسُ اذْهَبْ بِهٰذَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْ بَعَثَتْ بِهٰذَا اِلَيْكَ اُمِّيْ وَهِيَ تُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَتَقُوْلُ
اِنَّ هٰذَا لَكَ مِنَّا قَلِيْلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَذَهَبْتُ فَقُلْتُ فَقَالَ ضَعْهُ ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ فَادْعُ لِيْ فُلَانًا وَفُلَانًا وَفُلَانًا رِجَالًا
سَمَّاهُمْ وَادْعُ لِيْ مَنْ لَقِيْتَ فَدَعَوْتُ مَنْ سَمّٰى وَمَنْ لَقِيْتُ فَرَجَعْتُ فَاِذَا الْبَيْتُ غَاصٌّ بِاَهْلِهٖ قِيْلَ لِاَنَسٍ عَدَدُكُمْ
كَمْ كَانُوْا قَالَ زُهَاءَ ثَلٰثِمِائَةٍ فَرَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَ يَدَهٗ عَلٰى تِلْكَ الْحَيْسَةِ وَتَكَلَّمَ بِمَا شَآءَ اللّٰهُ
ثُمَّ جَعَلَ يَدْعُوْ عَشَرَةً عَشَرَةً يَاْكُلُوْنَ مِنْهُ وَيَقُوْلُ لَهُمُ اذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ وَلْيَاْكُلْ كُلُّ رَجُلٍ مِّمَّا يَلِيْهِ قَالَ فَاَكَلُوْا حَتّٰى
شَبِعُوْا فَخَرَجَتْ طَائِفَةٌ وَدَخَلَتْ طَائِفَةٌ حَتّٰى اَكَلُوْا كُلُّهُمْ فَقَالَ لِيْ يَا اَنَسُ ارْفَعْ فَرَفَعْتُ فَمَا اَدْرِيْ حِيْنَ وَضَعْتُ كَانَ اَكْثَرَ اَمْ حِيْنَ رَفَعْتُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہے انس سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دولہا نیا نکاح کئے ہوئے ساتھ زینب کے پس قصد کیا ماں میری ام سلیمؓ نے طرف کھجور اور گھی اور قروط کے پس بنایا یعنے ان چیزونکا
مالیدہ سا پس رکھا اسکو پیالہ میں اور کہا اے انسؓ لیجا اسکو آنحضرت کے پاس اور کہہ کہ بھیجا ہے اسکو طرف آپکے میری ماں نے اور آپکو سلام کہا ہے اور کہا ہے کہ تحقیق
یہ آپکے لئے ہے ہماری طرف سے تھوڑا یعنے آپکے لائق نہیں ہے یا رسول اللہ صلعم پس لیگیا میں اسکو پاس حضرت کے اور کہا میں نے جو کچھ کہ میری ماں نے کہا تھا پس فرمایا
کہ رکھدے اسکو پھر فرمایا کہ جا اور بلا لا میرے پاس فلانے کو اور فلانے کو اور فلانے کو کہ تین شخصوں کا نام لیا ف ع یعنی معین کیا انکو ساتھ ناموں انکے کے اور بھول گیا میں
انکو پس تعبیر کیا میں نے انکو ساتھ فلانے اور فلانے اور فلانے کے پس جملہ رجالا سماہم کلام انسؓ کا ہے بدل فلانا الخ سے یا ساتھ تقدیر اعنی یا یعنی کے واللہ اعلم ترجمہ اور بلا لا
میرے پاس جس سے ملے تو یعنی علی العموم پس بلایا میں نے انکو کہ نام لیا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے انکا اور انکو کہ ملا میں پس پھرا میں پس ناگہاں گھر بھر گیا تھا
لوگوں سے کہا گیا انسؓ سے کہ کتنے تھے تم کہا انسؓ نے بقدر تین سو کے پس دیکھا میں نے آنحضرت صلعم کو کہ رکھا دست مبارک اپنا اس حلوے پر اور کلام کیا ساتھ اس چیز کے کہ چاہا اللہ
تعالی نے یعنے دعا برکت کی کی شروع کیا حضرت نے بلانا دس دس کو یعنے دس کو بعد دس کے درحالیکہ کھاتے تھے وہ اس سے اور فرماتے تھے آنحضرت صلعم واسطے انکے کہ
یاد کرو نام اللہ کا اور چاہئے کہ کھاوے ہر شخص اسطرف سے کہ نزدیک اسکے ہے یعنے اپنے آگے سے اور یہ ادب دائمی ہے کھانا کھانے کا کہ ذکر کیا یہاں بقصد اہتمام کے
واسطے حصول برکت کے ترجمہ کہا انسؓ نے پس کھایا ان دس نے یہانتک کہ سیر ہوئے پس نکلی ایک جماعت اور داخل ہوئی اور جماعت یہانتک کہ کھایا سب نے یعنی
سیر ہو کر فرمایا آنحضرت نے مجھکو کہ اے انسؓ اٹھا یعنے پیالہ کو پس اٹھایا میں نے پس نہیں جانتا میں کہ جسوقت رکھا تھا میں نے زیادہ تھا یا اسوقت کہ اٹھایا میں نے نقل کی یہ بخاری
اور مسلم نے ف ع یعنی صورتمین الا آمین شک نہیں ہے کہ وقت اٹھانیکے بہت برکت کا تھا بسبب برکت ہاتھ رکھنے آنحضرت صلعم کے اور داخل ہونے اصحاب رضی اللہ عنہم کے
کہا بعضوں نے کہ ظاہر اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ولیمہ زینبؓ کا اس حلوے کا ہوا کہ جو ام سلیمؓ نے بھیجا تھا اور اور روایتوں سے یہ معلوم ہوتا ہے
کہ ولیمہ انکا روٹی اور گوشت سے تھا چنانچہ انسؓ سے کہتے ہیں کہ ولیمہ کیا انکا ساتھ بکری کے اور سیر کیا ہزار آدمیوں کو ساتھ گوشت اور روٹی کے
اور جواب یہ دیا گیا ہے کہ آنا حلوے کا بیچ وقت حاضر ہونے روٹی اور گوشت کے اتفاق پڑا ہو کذا فی الشروح اور ہو سکتا ہے کہ ہر ایک علحدہ
علحدہ روز میں ہوا ہو کہتا ہوں میں کہ اس حدیث سے یہ نہیں معلوم ہوتا کہ حلوے کا ولیمہ ہوا بلکہ وہ تحفہ بھیجا تھا پھر آخر اس روز میں یا اور دن ولیمہ
کیا ہو انکا ساتھ بکری کے اور سیر کیا ہزار کو گوشت اور روٹی سے پس کچھ منافات نہیں ہے دونوں قصیوں میں اور نہ معارضہ ہے دونوں معجزوں میں

واللہ سبحانہ اعلم وعن جابر قال غزوت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا علی ناضح لنا قد اعیا فلا یکاد یسیر فتلاحق بی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فقال ما لبعیرک قلت قد عیی فتخلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فزجرہ ودعا لہ فما زال بین یدی الابل قدامہا یسیر فقال لی
کیف تری بعیرک قلت بخیر قد اصابتہ برکتک قال افتبیعنیہ بوقیۃ فبعتہ علی ان لی فقار ظہرہ الی المدینۃ فلما قدم رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم المدینۃ غدوت علیہ بالبعیر فاعطانی ثمنہ وردہ علی متفق علیہ اور روایت ہے جابر سے کہا غزوہ کیا میں نے ساتھ پیغمبر صلعم کے اور حال یہ کہ
میں سوار تھا اوپر اونٹ آبکش کے کہ تھک گیا تھا پس قریب تھا کہ رہ جاوے یعنی وہ چاہتا تھا کہ معطل ہو جاوے اس سے وہ چل نہ سکتا تھا پس ساتھ میرے آنحضرت پس فرمایا
کیا ہے اونٹ تیرے کو کہا میں نے کہ تحقیق تھک گیا ہے پس اونٹ کے پیچھے کھڑے ہوئے آنحضرت اور ہانکا اسکو یعنی مارکر یا آواز سے اور دعا کی اسکے لیے یعنی تیز روی کی
پس ہمیشہ تھا وہ اونٹ آگے آگے چلتا تھا اور اونٹوں کے پس فرمایا آنحضرت نے مجھکو کیسا دیکھتا ہے تو اپنے اونٹ کو کہا میں نے ساتھ اچھی حالت کے دیکھتا ہوں تحقیق
پہونچی اسکو برکت آپ کی فرمایا آنحضرت نے کیا بیچتا ہے تو اسکو بدلے اوقیہ کے یعنی چالیس درہم کے پس بیچا میں نے اسکو اس شرط پر کہ میرے لیے ہے سواری اسکی پیٹھ کی مدینہ تک
ف اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جائز ہے بیع میں ایسی شرط کرنی کہ بعض منفعت بائع کی ہو یعنی حالانکہ یہ درست نہیں پس شاید کہ یہ حدیث منسوخ ہو یا یہ شرط بیع میں عقد میں
بلکہ جابر کے التماس سے آنحضرت کی عنایت سے بعد عقد کے ہو اگرچہ یہ خلاف ظاہر عبارت کے ہو واللہ اعلم ترجمہ پس جبکہ پہونچے آنحضرت مدینہ میں صبح کو
لیگیا میں حضرت کے پاس اونٹ کو یعنی تاکہ آپ کے سپرد کروں اسکو پس دی آنحضرت نے مجھکو قیمت اونٹ کی کہ جس قیمت سے خریدا تھا اور پھیر دیا اونٹ کو مجھکو
نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وعن ابی حمید الساعدی قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوۃ تبوک فاتینا وادی القری علی حدیقۃ
لامرأۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخرصوہا فخرصناہا وخرصہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشرۃ اوسق وقال احصیہا حتی نرجع
الیک ان شاء اللہ وانطلقنا حتی قدمنا تبوک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ستہب علیکم اللیلۃ ریح شدیدۃ فلا یقم فیہا احد فمن
کان لہ بعیر فلیشدہ فہبت ریح شدیدۃ فقام رجل فحملتہ الریح حتی القتہ بجبلی طیء ثم اقبلنا حتی قدمنا وادی
القری فسأل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المرأۃ عن حدیقتہا کم بلغ ثمرہا فقالت عشرۃ اوسق متفق علیہ
اور روایت ہے ابو حمید ساعدی سے کہا نکلے ہم ساتھ آنحضرت کے یعنی مدینہ سے غزوہ تبوک میں پس آئے ہم وادی قری میں کہ ایک موضع ہے کہ اسمیں اور مدینہ میں تین دن کی
مسافت ہے جانب شام کے گذرے ہم ایک باغیچہ پر کہ تھا ایک عورت کا پس فرمایا آنحضرت نے کہ اندازہ کرو اسکے درختوں کے میوے کو کہ کسقدر ہے پس اندازہ کیا ہم نے اسکو
یعنی مختلف جیسا کہ کسی کے قیاس میں آیا اور اندازہ کیا اسکو آنحضرت نے دس وسق ف وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اور صاع قریب ساڑھے تین سیر کے ترجمہ
اور فرمایا حضرت نے اس عورت کو کہ یاد رکھنا گنتی اسکی وسقوں کی جس وقت کہ وزن کرے تو اسکو یہانتک کہ پھر آویں ہم طرف تیری سفر سے اگر چاہے اللہ تعالی
اور چلے ہم یہانتک کہ پہونچے ہم تبوک میں پس فرمایا آنحضرت نے نزدیک ہے کہ چلے تم پر آج کی رات باد سخت پس نہ کھڑا ہو تم میں کوئی یعنی اپنی جگہ سے اسلیے کہ ضرر پہونچیگا
اسکو پس جو شخص کہ ہو واسطے اسکے اونٹ پس چاہیے کہ مضبوط باندھ رکھے اسکو پس چلی ہوا سخت پس کھڑا ہوا ایک شخص پس اٹھالیا اسکو ہوا نے یہانتک کہ پھینک دیا
اسکو بیچ دونوں پہاڑوں طی کے ف ط ی ع طی باپ ہے قبیلہ کا دیار میں سے اور بیٹا حاتم طائی کی بھی اسی دیار میں تھی ترجمہ پھر متوجہ ہوئے ہم یعنی
طرف مدینہ کے یہانتک کہ آئے ہم وادی قری میں پس پوچھا آنحضرت نے اس عورت سے حال اسکے باغ کا کہ کتنا ہوا میوہ اسکا پس کہا اس عورت نے کہ ہوا دس وسق
کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اسمیں تین معجزے ہیں حضرت کے ایک قیاس میوے کا اور دوسرا ہوا کا اور تیسرا یہ کہ ہوا نے اس شخص کو پھینک دیا شاید کہ
ہوئے یہ معجزے یا تو واسطے ظاہر کرنے نبوت کے یعنے اہل نفاق کے لیے کہ ساتھ تھے حضرت کے اور یا واسطے زیادتی یقین مومنین کے وعن ابی ذر قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکم ستفتحون مصر وہی ارض یسمی فیہا القیراط فاذا فتحتموہا فاحسنوا الی اہلہا فان لہا ذمۃ ورحما او قال ذمۃ وصہرا

رَجُلَيْنِ يَخْتَصِمَانِ فِي مَوْضِعِ لَبِنَةٍ فَاخْرُجْ مِنْهَا قَالَ فَرَأَيْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ شُرَحْبِيْلَ بْنِ حَسَنَةَ وَأَخَاهُ رَبِيْعَةَ يَخْتَصِمَانِ فِي مَوْضِعِ لَبِنَةٍ فَخَرَجْتُ مِنْهَا

رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابو ذر سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق تم نزدیک ہے کہ فتح کرو گے مصر کو اور وہ ایسی

زمین ہے کہ نام رکھا جاتا ہے اُسمین قیراط ف ع یعنی ذکر قیراط کا اہل مصر کی بازاریوں کے زبان پر معاملات میں بہت جاری رہتا ہے بسبب غلبہ مکر

انکے کے معاملات میں اور قلت مروت کی اور وہ مسامحت کی بے منافی نہیں ہے اسکی مشارکت غیر انکے بیچ ذکر کرنے قیراط کے اور معنی حدیث کے یہ ہیں کہ اُس قوم

مزاج میں نا مروتی اور خست ہے اور بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ اہل کرم کی زبان پر جاری ہے کہ ایک کرم حقیر اور خسیس کا جاری ہونا اور قیراط کا وزن آفت ہے اور کہ سلطنت

میں جو بیسواں حصہ دینار کا ہے اور عراق میں بیسواں حصہ دینار کا ہے باوجود ایسے دنی ہونے انکے کے وصیت کی آنحضرت نے اہل مصر کے حقوق کا بیکر سنینگے

اُس جہت سے کہ ذکر ہوگی ترجمہ پس جب فرمایا پس جس وقت کہ فتح کرو گے تم مصر کو پس احسان کرو ساتھ مصر والوں کے یعنی ساتھ درگذر اور معاف کرنے کے اُس چیز سے کہ برائی جو

اور نہ باعث ہوں تمکو برے افعال اور اقوال انکے اور انکے برائی پہنچانے پر اسلیے کہ اہل مصر کے لیے ذمہ ہے یعنی امان اور حرمت ہے بسبب ابراہیم بیٹے آنحضرت کے اسلیے

ماں انکی ماریہ قبطیہ انھیں کی قوم میں سے تھیں اور انکے لیے قرابت ہے جانب ہاجرہ آمیل کی ماں کے سے اسلیے کہ وہ بھی انھیں میں سے تھیں یا فرمایا ذمہ اور قرابت یعنی صاحب

یعنی سسرال کا ہے ف ع لفظ او شک کے لیے ہے پس بنا بر اس روایت کے معاہرت مصل تمہارے ہے اور ذمہ ساتھ ہاجرہ کے اور ان کا ذکر کیا آنحضرت نے حال آنکی

خست کا کہ ایک اینٹ کی جگہ پر لڑتی اور جھگڑتی ہیں کہ فرمایا ترجمہ پس جب دیکھو تم دو شخصوں کو کہ جھگڑتے ہیں ایک اینٹ کی جگہ پر پس نکل مصر سے ف ع ظاہر

مطابق لرایتم کے یہ تھا کہ کہا جاتا فاخرجوا یعنی نکلو تم لیکن آنحضرت نے خطاب خاص ابوذر ہی کو کیا بسبب کمال شفقت کے اُنپر اور احتمال ہے کہ خطاب عام ہو ترجمہ

کہا ابوذر نے پس دیکھا میں نے عبد الرحمن بیٹے شرحبیل بیٹے حسنہ کو اور اُسکے بھائی ربیعہ کو کہ جھگڑتے تھے دونوں بیچ جگہ ایک اینٹ کے پس نکلا میں مصر سے نقل کی

یہ مسلم نے ف ع اور یہ واقع ہوا حضرت عثمانؓ کے اخیر عہد میں پس ظاہر کیا گیا آنحضرت کو جانب غیب سے کہ حادثہ درپیش ہوگا مصر میں اور ہونگے پیچھے اُسکے

فتنے اور شرور بسبب ہونے کے مانند نکلنے مصریوں کے عثمانؓ کے قتل کے لیے اور پھر قتل کرنے انکے محمد بن ابی بکر کو اس حال میں کہ وہ حاکم تھے اُنپر حضرت علیؓ کی طرف

سے غرض کہ حضرت نے فرمایا جب جھگڑنے لگے وہاں تو تو اختیار کرنا انکی مخالفت سے اور پرہیز کرنا انکے مکانوں سے سو ہی کیا انھوں نے وَعَنْ حُذَيْفَةَ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي أَصْحَابِي وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ فِي أُمَّتِي اثْنَا عَشَرَ مُنَافِقًا لَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدُوْنَ رِيْحَهَا

حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ ثَمَانِيَةٌ مِنْهُمْ تَكْفِيْهِمُ الدُّبَيْلَةُ سِرَاجٌ مِنْ نَارٍ يَظْهَرُ فِي أَكْتَافِهِمْ حَتّٰى يَنْجُمَ فِي صُدُوْرِهِمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے حذیفہ سے اُنہے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا میرے صحابیوں میں اور ایک روایت میں ہے میری امت میں بارہ منافق ہیں کہ نہ داخل ہونگے

بہشت میں اور داخل ہونا کیا ہے یعنی بو بھی نہ پاوینگے جنت کی یہاں تک کہ پیٹھے اونٹ سوئی کے ناکے میں ف ع یہ مبالغہ اور تعلیق بالمحال ہے جیسے کہ قرآن مجید میں بھی آیا ہے کفار کے

حق میں لا یدخلون الجنۃ حتی یلج الجمل فی سم الخیاط اور جاننا چاہیے کہ اطلاق امت کا منافقوں پر کر سکتے ہیں بارادہ امت دعوت کے لیکن اطلاق صحابی کا نہیں کر سکتے

مگر باعتبار ظاہر اور ملے جلے رہنے انکے درمیان صحابہ کے ساتھ کہنے کلمہ شہادت کے حاصل یہ کہ یہاں انکو صحابی مجازاً کہا باعتبار ظاہر حال اور ختلاط انکے کے صحابہ میں اور

اسوجہ سے امت اجابت بھی مراد ہو سکتی ہے اور آنحضرت نے اپنے بعضے خواص دوستوں کو پیر احوال اس فرقہ بدبخت کے اطلاع دی تھی تا اُنکے مکر و شر سے پرہیز کریں

سر میں اور سلیۃ العقبہ میں وقت پھرنے آنحضرت کے غزوہ تبوک سے مکر و منع انکا نسبت آنحضرت کے وہ دین آیا جیسا کہ سیر کی کتابوں میں مذکور ہے اور ذکر کیا گیا ہے

حذیفہ سے کہ وہ چودہ تھے پس دو نے تو توبہ کر لی تھی اور باقی بارہ نفاق ہی پر رہے بموجب خبر مخبر صادق کے ترجمہ آٹھ آدمی ان بارہ منافقوں سے دفع کریگا انکے شر کو

اور ہلاک کریگا انکو دبیلہ ف ع دبیلہ ساتھ پیش دال کے اور فتح با زیر یا جزم کے تصغیر دبلہ کے پھوڑا کہ پیدا ہوتا ہے آدمی کے پیٹ میں اور اکثر ہلاک کر دیتا ہے اور

قاموس میں ہے دبیلہ ایک بیماری ہے اور طاعون کو کہا اور بعضی جاذنبے کے اور ترجمہ بھی آیا ہے ترجمہ شعلہ ہے آگ کا کہ پیدا ہوگا انکے مونڈھوں میں اور ف ع قصہ جو دبیلہ کی

اور ظاہر یہی ہے کہ یہ کلام حذیفہ سے ہی ہے گویا مراد وہ ہے اور ترجمہ یہاں تک کہ نمودار ہوگا اثر اس حرارت کا انکے سینوں میں نقل کی یہ مسلم نے عن حذیفہ
روایت کیا گیا ہے حذیفہ سے کہ آنحضرت نے معلوم کر دیا تھا انکو انکے تئیں اور وہ بارہ ہیں اسی طرح جیسی خبر دی تھی حضرت نے وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ
سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ لَأُعْطِيَنَّ هٰذِهِ الرَّايَةَ غَدًا فِيْ بَابِ مَنَاقِبِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَحَدِيْثَ جَابِرٍ مَنْ يَصْعَدُ الثَّنِيَّةَ فِيْ جَامِعِ
الْمَنَاقِبِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى اور ذکر کرینگے ہم حدیث سہل بن سعد کی کہ مراد اسکا یہ ہے لأعطين هذه الراية بیچ مناقب علی کے اور حدیث جابر کی
کہ مراد اسکا یہ ہے من یصعد الثنیۃ بیچ باب جامع المناقب کے اگر چاہیگا اللہ تعالیٰ

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ خَرَجَ اَبُوْ طَالِبٍ اِلَى الشَّامِ وَخَرَجَ مَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَشْيَاخٍ مِّنْ قُرَيْشٍ فَلَمَّا اَشْرَفُوْا عَلَى الرَّاهِبِ هَبَطُوْا فَحَلُّوْا رِحَالَهُمْ فَخَرَجَ اِلَيْهِمُ الرَّاهِبُ وَكَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ يَمُرُّوْنَ بِهٖ فَلَا يَخْرُجُ اِلَيْهِمْ قَالَ فَهُمْ يَحُلُّوْنَ رِحَالَهُمْ فَجَعَلَ يَتَخَلَّلُهُمُ الرَّاهِبُ حَتّٰى جَاءَ فَاَخَذَ بِيَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هٰذَا سَيِّدُ الْعٰلَمِيْنَ هٰذَا رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ يَبْعَثُهُ اللّٰهُ رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ فَقَالَ لَهُ اَشْيَاخٌ مِّنْ قُرَيْشٍ مَا عِلْمُكَ فَقَالَ اِنَّكُمْ حِيْنَ اَشْرَفْتُمْ مِّنَ الْعَقَبَةِ لَمْ يَبْقَ شَجَرٌ وَّلَا حَجَرٌ اِلَّا خَرَّ سَاجِدًا وَّلَا يَسْجُدَانِ اِلَّا لِنَبِيٍّ وَّاِنِّيْ اَعْرِفُهُ بِخَاتَمِ النُّبُوَّةِ اَسْفَلَ مِنْ غُضْرُوْفِ كَتِفِهٖ مِثْلَ التُّفَّاحَةِ ثُمَّ رَجَعَ فَصَنَعَ لَهُمْ طَعَامًا فَلَمَّا اَتَاهُمْ بِهٖ وَكَانَ فِيْ رِعْيَةِ الْاِبِلِ فَقَالَ اَرْسِلُوْا اِلَيْهِ فَاَقْبَلَ وَعَلَيْهِ غَمَامَةٌ تُظِلُّهُ فَلَمَّا دَنَا مِنَ الْقَوْمِ وَجَدَهُمْ قَدْ سَبَقُوْهُ اِلٰى فَيْءِ الشَّجَرَةِ فَلَمَّا جَلَسَ مَالَ فَيْءُ الشَّجَرَةِ عَلَيْهِ فَقَالَ انْظُرُوْا اِلٰى فَيْءِ الشَّجَرَةِ مَالَ عَلَيْهِ فَقَالَ اَنْشُدُكُمُ اللّٰهَ اَيُّكُمْ وَلِيُّهٗ قَالُوْا اَبُوْ طَالِبٍ فَلَمْ يَزَلْ يُنَاشِدُهٗ حَتّٰى رَدَّهٗ اَبُوْ طَالِبٍ وَبَعَثَ مَعَهٗ اَبُوْ بَكْرٍ بِلَالًا وَّزَوَّدَهُ الرَّاهِبُ مِنَ الْكَعْكِ وَالزَّيْتِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

روایت ہے ابی موسیٰ اشعری سے کہ کہا نکلے ابو طالب چچا آنحضرت کے طرف شام کے یعنی تجارت کے لیے جیسی کہ عادت اہل مکہ کی تھی اور نکلے ساتھ انکے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم بیچ شیخوں قریش کے یعنی چند اشخاص سردار یا بڈھے قریش کے ہمراہ تھے اور آنحضرت اس وقت میں بارہ برس کے تھے پس جب کہ وارد ہوئے راہب یعنی زاہد یا عالم نصاری پر کہ نام اسکا بحیرا تھا اترے یعنی اسکے موضع میں کہ نام اسکا بصرے تھا بلاد شام سے پس کھولے کجاوے اپنے پس باہر نکلا طرف انکے راہب یعنی ملاقات کے لیے اور تھے یعنی لوگ قریش وغیرہ میں سے پہلے اس سے کہ بارہا سفر کرتے گذرتے اسکے مکان پر پس نہ نکلتا وہ طرف انکے کہا راوی نے پس وہ کھولتے تھے کجاوے اپنے پس شروع کیا کہ ڈھونڈ تا پھرتا تھا درمیان انکے راہب یہاں تک کہ آیا اور پکڑا ہاتھ رسول خدا صلعم کا کہا یہ ہے سردار عالمین کا یہ ہے رسول رب العالمین کا یعنی طرف عالمین کے بھیجا ہے اسکو اللہ تعالیٰ نے سبب رحمت اور مہربانی کا جہان کے لوگوں کے لیے پس کہا راہب کو بعضے شیخوں نے قریش میں سے کہاں سے جانا ہے تو حال اسکا پس کہا راہب نے تحقیق تم جسوقت کہ پیش آئے اس راہ سے کہ درمیان دو پہاڑوں کے ہے باقی نہ رہا کوئی درخت اور نہ پتھر مگر گرا سجدہ کرتا ہوا اور نہیں سجدہ کرتے ہیں پتھر اور درخت مگر نبی پیغمبر کو اور تحقیق میں پہچانتا ہوں اسکو بسبب مہر نبوت کے بھی کہ واقع ہے اسکے شانہ کی ہڈی کے نیچے مانند سیب کے وہ مہر اور دوسری روایتوں میں آیا ہے کہ وہ راہب آیا تھا اور آنحضرت کو گلے سے لگایا اور حضرت کے احوال اور صفات شریف پوچھیں کہ کس طرح سوتے ہیں اور کھاتے پیتے ہیں اور کیسے اخلاق رکھتے ہیں وغیرہ اور دیکھا فوق اسکے پایا کہ جو اسکی کتاب میں تھا تو جب پھر گیا راہب یعنی اپنے مکان میں اور تیار کیا قافلہ کے لیے طعام پس جس وقت کہ لایا طعام راہب انکے پاس اور تھے حضرت بیچ چرانے اونٹوں کے پس کہا راہب نے قریش کو کہ بھیجو کسی کو انکے پاس کہ وہ بھی کھانا کھانے کو انہیں پر پہنچ تشریف لائے حضرت یعنی بعد بھیجنے کسی کے یا پہلے اسکے اس حال میں کہ حضرت پر ایک ابر تھا سایہ کیے ہوئے پس جب کہ نزدیک ہوئے آنحضرت قوم کے پایا قوم کو کہ سبقت کی تھی انہوں نے طرف سایہ درخت کے یعنی وہ پہلے سے درخت کے سایہ میں جا بیٹھے تھے پس جب کہ بیٹھے آنحضرت جھک آیا سایہ درخت کا حضرت پر اور ظاہر ہوا یہ کہ ابر کا سایہ مبارک سر پر تھا لیکن واسطے اعزاز و امتیاز آپکے اس مجلس میں سایہ درخت کا بھی حضرت پر آیا یا سایہ ابر کا جاتا رہا اور جھک گیا سایہ درخت کا اظہار معجزہ کے لیے اور سایہ ابر کا سر مبارک پر قسم معجزات سے تھا لیکن کہتے ہیں کہ ہمیشہ نہ رہتا تھا بلکہ کبھی کبھی ہوتا تھا وقت احتیاج کے ترجمہ پس کہا راہب نے دیکھو

سایہ درخت کے جھک آیا ہی انپر مترجم کہتا ہی یعنی اگر زمین کے سایہ کو دیکھتے ہو کہ بسبب آسمان کو تو دیکھو دکھو کس قدر سبحانہ نے انکو وکالت اندھا کہا تھا کہ مانی نہ سمجھتے انکو
ایسا دیکھنا کہ کام آوے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے وتریٰھم ینظرون الیک وھم لا یبصرون پس کہا راہب نے قسم دیتا ہون تمکو اللہ کی تا دیکھو مترجم بین الی
یعنی قریب جستوں اسوا اسکے کہا لوگوں نے ابوطالب پس ہمیشہ یعنی ہمیشہ قسم دیتا ہون ابوطالب کو نہیں رد کیا یہانتک کہ بھیجا ابوطالب نے
آنحضرت کو کہیں طرح آیا ہی کہ سبب ضرر تھا کہ مبادا انکو روم میں لیجاوین اور وہ آپکے قتل کے ہمراہ اور ترمذی اور حاکم لائے ہیں کہ اسوقت سات آدمی
روم کے آنحضرت کو ڈھونڈھتے پھرتے تھے اور وہ انکے قتل کے تھے پس پیش آیا بحیرا اور کہا کیا چیز لائی ہی تمکو اس جگہ کہا انہوں نے یہ پیغمبر اس مہینے مین باہر
نکلنے والے ہیں پس کوئی راہ نہیں کہ لوگون کو وہان بھیجا یا انہوں نے تا آگو دہ آوین تو ہم دالین بحیرا نے کہا خبر دو تم مجھکو کہ اگر چاہا اللہ نے امر کو کہ وہ قصد کرے
تو کوئی شخص اسکو تغیر دے سکتا ہی کہا انہوں نے نہیں پس کہا راہب نے تو بیعت کرو اس سے اور صحبت کرو ساتھ اسکے یعنی وہ نبی ہونے والا ہی پس مرتبہ کام ہر گز
اسکو ضرر نہیں پہونچا سکنے کے تا ابد اللہ تعالی اسکی حفاظت کرے اور اس خیال خام سے باز آؤ مترجم اور رجب ابوطالب نے آنحضرت کو مکہ کی طرف بھیجا تو بھیجا ساتھ
آنحضرت کے ابوبکر نے بلال کو اور توشہ ہمراہ کر دیا اسکے راہب نے کعک اور روغن زیت سے نقل کی یہ ترمذی نے کعک نوع ہی روٹی کی بلکہ ذافی الازہار اور کہا ہی
شارح نے کہ وہ ایک قسم ہی روٹی کی اور روغن زیتون لاوین اسکا تھا اور کہا جزری نے کہ اسناد اس حدیث کی صحیح ہی اور رجال اسکے رجال صحیحین کے یا ایک کی دونون میں سے
ہین لیکن ذکر ابوبکر اور بلال کا اسمین غیر محفوظ ہی اتنا قصہ کسی راوی کے وہم سے نقل ہو گیا ہی اسلیے کہ سن شریف آنحضرت کا ان ایام مین بارہ برس کا تھا اور ابوبکر
علاوہ سے دو یا اڑھائی برس چھوٹے تھے اور بلال ان دنوں مین شاید پیدا بھی نہ ہوے ہونگے انتہی پس یہ کہنا کہ ابوبکر نے بلال کو ساتھ کر دیا نہیں ہی تا امر
اسی لیئے ذہبی نے اس حدیث کو ضعیف کہا ہی اور بعضوں نے بطلان اسکا کیا ہی اور حافظ ابن حجر نے کہا کہ اس حدیث کے رجال ثقات ہین اور منکر نہیں ہی اسمین مگر
یہ لفظ یعنی بھیجا ابوبکر کا بلال کو انتہی پس محقق یہ ہوا کہ یہ حدیث صحیح ہی سوا جملہ مذکورہ کے کہ وہ کسی راوی سے نقل ہو گیا ہی وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ
قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ فَخَرَجْنَا فِيْ بَعْضِ نَوَاحِيْهَا فَمَا اسْتَقْبَلَهُ جَبَلٌ وَّلَا شَجَرٌ اِلَّا وَهُوَ يَقُوْلُ السَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ روایت ہی علی سے کہ کہا تھا مین ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مکہ مین پس نکلے ہم بیچ بعضے گرد نواح مکہ کے پس نہ سامنے آیا
آنحضرت کے کوئی پہاڑ یعنی پتھر جیسے کہ ایک روایت مین ہی اور نہ کوئی درخت مگر کہ وہ کہتا تھا السلام علیک یا رسول اللہ نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے
اس طرح ظاہر ہوتا ہی کہ علی رضی اللہ عنہ سنتے تھے اسکو پس یہ حدیث معجزہ ہی نبی کے لیے اور کرامت علی کے لیے اور احتمال ہی کہ حضرت علی کو آنحضرت کی خبر دینے سے معلوم ہوا ہو
وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِالْبُرَاقِ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِهٖ مُلْجَمًا مُّسْرَجًا فَاسْتَصْعَبَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهٗ جِبْرِيْلُ
اَبِمُحَمَّدٍ تَفْعَلُ هٰذَا فَمَا رَكِبَكَ اَحَدٌ اَكْرَمُ عَلَى اللّٰهِ مِنْهُ قَالَ فَارْفَضَّ عَرَقًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ
اور روایت ہی انس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم لائے گئے براق شب اسرا مین لگام دیا ہوا زین کسا ہوا پس شوخی اور سرکشی کی براق نے آنحضرت پر یعنی
مانع ہوا اور شوخ ہوا حضرت پر سوار ہونا اسکا بسبب سرکشی اسکی کے پس کہا اسکو جبرئیل نے آیا ساتھ محمد کے کرتا ہی تو یہ سرکشی یعنی اور نہیں کی تو نے ساتھ غیر
انکے یا اگرچہ کی تو نے ساتھ تمام انبیا کے ایسے نہ چاہیے کرنی پس نہیں سوار ہوا تجھ پر کوئی کہ زیادہ گرامی قدر ہو اللہ کے نزدیک اس سے فتح الرحمن سے معلوم
ہوتا ہی کہ پس قید اور انبیا بھی سوار ہوتے تھے اور باب المعراج مین تحقیق اسکی گذر چکی ہی پس شرمندہ ہوا کہا راوی نے پس پسینہ پسینہ ہو گیا براق اور بہنے لگا اس سے پسینہ
نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی شرح میں لیے کہ وہ اچھلتا تھا مارے خوشی کے کہ حضرت اسپر سوار ہونگے اور جبرئیل نے گمان کیا کہ یہ از راہ شوخی
کے اچھلتا ہی پس انکے اس گمان کے جانے پر مارے شرم کے وہ پسینہ پسینہ ہو گیا وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا انْتَهَيْنَا
اِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ قَالَ جِبْرِيْلُ بِاِصْبَعِهٖ فَخَرَقَ بِهَا الْحَجَرَ فَشَدَّ بِهِ الْبُرَاقَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہی بریدہ سے کہ کہا فرمایا

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب پہونچے ہم طرف بیت المقدس کی اشارہ کیا جبرئیل نے ساتھ انگلی اپنی کے پس سوراخ کیے ساتھ اشارہ کے پتھر میں پس باندھا
جبرئیل نے یا آنحضرت نے ساتھ اس پتھر کے براق کو نقل کی یہ ترمذی نے فوائد باب المعراج میں حدیث انس سے گذرا کہ براق کو اس حلقہ سے باندھا کہ جس سے
تمام انبیا باندھتے تھے پس ممکن ہے تطبیق یوں سمجھو کہ شاید مراد حلقہ سے وہ جگہ ہو کہ تھا اسمیں حلقہ اور وہ بند ہو گیا ہو گا پس کھول دیا اسکو جبرئیل نے

وعن یعلی بن مرة الثقفی قال ثلثة اشیاء رایتها من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بینا نحن نسیر معه اذ مررنا ببعیر یسنی علیه فلما راٰه البعیر جرجر فوضع جرانه فوقف علیه النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال این صاحب هذا البعیر فجاءه فقال بعنیه فقال بل نهبه لک یا رسول اللہ وانه لاهل بیت ما لهم معیشة غیره قال اما اذ ذکرت هذا من امره فانه شکا کثرة العمل وقلة العلف فاحسنوا الیه ثم سرنا حتی نزلنا منزلا فنام النبی صلی اللہ علیہ وسلم فجاءت شجرة تشق الارض حتی غشیته ثم رجعت الی مکانها فلما استیقظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذکرت له ذلک فقال هی شجرة استاذنت ربها فی ان تسلم علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذن لها قال ثم سرنا فمررنا بماء فاتته امراة بابن لها به جنة فاخذ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمنخره فقال اخرج فانی محمد رسول اللہ ثم سرنا فلما رجعنا مررنا بذلک الماء فسالها عن الصبی فقالت والذی بعثک بالحق ما راینا منه ریبا بعدک رواه فی شرح السنة

اور روایت ہے یعلی بن مرہ ثقفی سے کہ کہا تین چیزیں یعنی معجزات ہیں کہ دیکھیں میں نے آنحضرت سے یعنی ایک سفر میں جس وقت کہ ہم چلے جاتے تھے ساتھ آنحضرت کے
ناگہان گذرے ہم ایک اونٹ پر کہ پانی کھینچا جاتا ہے اسپر پس جب دیکھا آنحضرت کو اس اونٹ نے تو آواز کی پھر رکھدی اپنی گردن یعنی زمین پر پس ٹھہر گئے
آنحضرت اسکے پاس اور فرمایا کہ کہاں ہے مالک اس اونٹ کا پس آیا مالک اسکا آنحضرت کے پاس پس فرمایا آنحضرت نے بیچ تو میرے ہاتھ اس اونٹ کو پس کہا اسنے کہ
میں نہیں بیچتا بلکہ بخشتا ہوں اسکو واسطے آپکے یا رسول اللہ یعنی اسلیے کہ رسالت آپکی مقتضی ہے آپکی تعظیم کی اور حال یہ ہے کہ یہ اونٹ ایسے گھر والوں کا ہے
کہ نہیں انکے لیے معیشت سوا اسکے فرع مراد رکھتا تھا گھر والوں سے اپنے تئیں اور اپنے عیال کو تو ترجمہ فرمایا آنحضرت نے اما پر جس وقت کہ ذکر کیا تو نے یہ حال اسکا
یعنی پس جان کہ میں نہیں چاہتا تھا مول لینا اسکا مگر اسکی خلاصی پانے کے لیے نہ اور کسی غرض کے لیے اسلیے کہ تحقیق اسنے گلا کیا تھا بہت لینے کام کا اور کم
دینے چارہ کا پس جبکہ یہ ہوا کہ بیچتا نہیں ہے تو تو پس بھلائی کر اس سے فرع یعنی ساتھ دینے دانہ چارہ کے اور کم لینے کام کے باوجود جائز ہونے بہت دینے
چارے کے اور بہت لینے کام کے اور قلت ان دونوں کی کہ دانہ چارہ کم دے اور کام بھی کم لے اسلیے کہ ظلم ہے کہ کام بہت لے اور دانہ چارہ کم دے ترجمہ پھر چلے ہم
یہانتک کہ اترے ہم ایک منزل میں پس آرام کیا آنحضرت نے پس آیا ایک درخت پھاڑتا ہوا زمین یہانتک کہ ڈھانک لیا اسنے حضرت کو یعنی سایہ کیا
آپپر پھر پھر گیا وہ درخت طرف جگہ اپنی کے پس جبکہ بیدار ہوئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ذکر کیا میں نے آنحضرت سے آنا اور پھر جانا اس درخت کا پس فرمایا آنحضرت نے کہ یہ
ایک درخت ہے کہ اذن مانگا تھا اسنے اپنے پروردگار سے اسمیں کہ سلام کرے پیغمبر خدا صلعم کو پس اذن دیا خدا تعالیٰ نے اسکو یعنی پس آیا سلام کے لیے کہا یعلی راوی نے
پھر چلے ہم پس گذرے ہم ایک پانی پر یعنی موضع پانی پر کہ اسمیں لوگ رہتے تھے پس لائی آنحضرت کے پاس ایک عورت اپنی لڑکے کو کہ اسکو جنون تھا پس پکڑی آنحضرت
نے ناک اسکی پھر فرمایا آنحضرت نے یعنی جنون کو یا شیطان کو کہ اسپر تھا کہ باہر نکل پس تحقیق میں محمد ہوں رسول خدا کا پھر چلے ہم پس جبکہ پھرے ہم گذرے ہم اسی پانی پر پس
پوچھا آنحضرت نے اس عورت سے حال اس لڑکے کا کہ دیوانہ ہو گیا تھا پس کہا اس عورت نے قسم ہے اس ذات کی کہ بھیجا آپکو ساتھ حق کے نہیں دیکھی ہم نے اس لڑکے سے کوئی
چیز کہ مکروہ رکھیں ہم اسکو بعد جانے آپکی کے یا بعد دعا کے آپکی کے نقل کی بغوی نے شرح السنہ میں وعن ابن عباس قال ان امراة جاءت بابن لها الی
النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ ان ابنی به جنون وانه لیاخذه عند غدائنا وعشائنا فمسح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
صدره ودعا فثع ثعة فخرج من جوفه مثل الجرو الاسود یسعی رواه الدارمی اور روایت ہے ابن عباس سے کہا تحقیق ایک عورت لائی

اپنے بیٹے کو آنحضرت کے پاس اور کہا یا رسول اللہ بیشک بیٹے میرے کو جنون ہے اور تحقیق جنون البتہ پکڑتا ہے اسکو وقت سامنے آنے طعام صبح و شام کے پس بگاڑ دیتا ہے کھانا ہمارا صبح و
شام کے اور ایک شارح نے کہا صبح و شام سے ہمیشہ مراد ہے پس پھیرا ہاتھ آنحضرت نے اسکے سینہ پر اور دعا کی پس قے کی اس لڑکے نے قے کرنی اور نکلا اسکے پیٹ سے مانند کالے
پلے کتے کے دوڑتا ہوا نقل کی یہ ترمذی نے **وعن انس** قال جاء جبرئیل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو جالس حزین قد تخضب بالدم
من فعل اھل مکۃ فقال یا رسول اللہ ھل تحب ان نریک آیۃ قال نعم فنظر الی شجرۃ من ورائه فقال ادع بھا فدعا بھا فجاءت فقامت
بین یدیه فقال مرھا فلترجع فامرھا فرجعت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حسبی حسبی رواہ الدارمی
اور روایت ہے انس سے کہ کہا آئے جبرئیل پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور آنحضرت بیٹھے ہوئے تھے غمگین اس حال میں کہ تحقیق رنگین ہو رہے تھے آنحضرت
ساتھ خون کے بسبب کردار اہل مکہ کے مراد بدسلوکی کفار کی روز احد کے ہے کہ دندان مبارک ٹوٹا اور ایک زخم رخسارہ شریف پر پہونچا پس خون آلودہ
ہو رہے تھے ترجمہ پس کہا جبرئیل نے یا رسول اللہ کیا چاہتے ہو کہ دکھلاویں ہم تم کو ایک معجزہ یعنی تمہارا کہ نشانی ہے تمہاری نبوت کی تاکہ اس سے تسلی ہو تمہاری
کہ محنت سبب بالاتی عطا اور قرب منزلت کی ہے ترجمہ فرمایا آنحضرت نے کہ ہاں دکھاؤ پس دیکھا جبرئیل نے طرف ایک درخت کے پیچھے اپنے سے پس کہا کہ بلاؤ تم اسکو پس
بلایا آنحضرت نے اسکو پس آیا اور کھڑا رہا روبرو حضرت کے یعنی نا برابر ہو کر پس کہا جبرئیل نے کہ حکم کرو اسکو تا پھر جاوے پس حکم کیا اسکو پس پھر گیا پس فرمایا رسول خدا نے
کفایت ہے مجھکو کفایت ہے مجھکو نقل کی یہ دارمی نے فائدہ یعنی تسلی اور دفع غم اور شدت کے یہ بزرگی میرے پروردگار کی طرف سے اور یہی دلیل ہے اس پر کہ امور
خارق عادت کا موثر ہے حصول یقین اور دفع غم اور حزن کے اور دلیل ہے اس پر کہ جسکو قرب اور بزرگی درگاہ حق میں ہو اگرچہ کچھ غم و حزن دشمنوں کے ہاتھ سے پہونچے
تعبیر کرنا چاہئے اور اجر بقدر مشقت و رنج کے ہوتا ہے **وعن** ابن عمر قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فاقبل اعرابی فلما دنا قال
له رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک له وان محمدا عبدہ ورسوله قال ومن یشھد
علی ما تقول قال ھذہ السلمۃ فدعاھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو بشاطئ الوادی فاقبلت تخد الارض حتی قامت
بین یدیه فاستشھدھا ثلاثا فشھدت ثلاثا انه کما قال ثم رجعت الی منبتھا رواہ الدارمی اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا تھے ہم ساتھ
آنحضرت کے ایک سفر میں یعنی جہاد کے پس آیا ایک گنوار پس جبکہ نزدیک ہوا فرمایا اسکو آنحضرت نے کیا گواہی دیتا ہے تو اس بات کی کہ نہیں کوئی معبود سوائے اللہ
کے اکیلا ہے نہیں کوئی شریک اسکا اور اس بات کی کہ محمد بندہ اسکا ہے اور رسول اسکا کہا گنوار نے اور کون ہے کہ گواہی دے اوپر اس چیز کے کہ کہتے ہو تم یعنی
دعوی رسالت کا جو کرتے ہو کوئی چیز غیر جنس انسان سے بطور معجزہ کے گواہی دے فرمایا حضرت نے یہ درخت کیکر کا گواہی دیگا پس بلایا اسکو حضرت نے
اس حال میں کہ آنحضرت نالے کے کنارے پر ٹھہرے ہوئے تھے پس آیا وہ درخت پھاڑتا ہوا زمین کو یہاں تک کہ کھڑا ہوا روبرو حضرت کے پس گواہی طلب
کی اس سے حضرت نے تین بار پس گواہی دی درخت نے تین بار کہ واقع میں اسی طرح ہے کہ جیسے حضرت نے کہا کہ وہ رسول رب العالمین ہیں پھر پھر گیا طرف جگہ اگنے
کی یعنی جہاں سے آیا تھا پھر وہیں چلا گیا نقل کی یہ دارمی نے **وعن ابن عباس** قال جاء اعرابی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال بما اعرف انک نبی قال ان دعوت ھذا العذق من ھذہ النخلۃ یشھد انی رسول اللہ فدعاہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجعل ینزل من النخلۃ حتی سقط الی النبی صلی اللہ
علیہ وسلم قال ارجع فعاد فاسلم الاعرابی رواہ الترمذی وصححه اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا آیا ایک گنوار
پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا کس دلیل سے جانوں میں کہ تم نبی ہو فرمایا آنحضرت نے اس دلیل سے جان کہ بلاؤں میں اس خوشہ کو اس کھجور کے درخت
میں سے اس حال میں کہ گواہی دے کہ میں پیغمبر خدا کا ہوں پس بلایا اسکو آنحضرت نے پس اترنے لگا وہ خوشہ کھجور سے یہاں تک کہ گر پڑا زمین پر طرف پیغمبر خدا

صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی اور گواہی دی پھر فرمایا حضرت نے پھر جا پس چلا گیا وہ جہاں سے آیا تھا پس اسلام لایا وہ اعرابی نقل کی یہ ترمذی نے اور صحیح کہا
اسکو ۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ ذِئْبٌ إِلَى رَاعِي غَنَمٍ فَأَخَذَ مِنْهَا شَاةً فَطَلَبَهُ الرَّاعِي حَتَّى انْتَزَعَهَا مِنْهُ قَالَ فَصَعِدَ الذِّئْبُ عَلَى تَلٍّ فَأَقْعَى
وَاسْتَثْفَرَ فَقَالَ قَدْ عَمَدْتُ إِلَى رِزْقٍ رَزَقَنِيهِ اللّٰهُ أَخَذْتُهُ ثُمَّ انْتَزَعْتَهُ مِنِّي فَقَالَ الرَّجُلُ تَاللّٰهِ إِنْ رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ ذِئْبٌ يَتَكَلَّمُ
فَقَالَ الذِّئْبُ أَعْجَبُ مِنْ هٰذَا رَجُلٌ فِي النَّخَلَاتِ بَيْنَ الْحَرَّتَيْنِ يُخْبِرُكُمْ بِمَا مَضَى وَمَا هُوَ كَائِنٌ بَعْدَكُمْ قَالَ فَكَانَ الرَّجُلُ يَهُوْدِيًّا
فَجَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ وَأَسْلَمَ فَصَدَّقَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا أَمَارَاتٌ
بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ قَدْ أَوْشَكَ الرَّجُلُ أَنْ يَخْرُجَ فَلَا يَرْجِعُ حَتَّى يُحَدِّثَهُ نَعْلَاهُ وَسَوْطُهُ بِمَا أَحْدَثَ أَهْلُهُ بَعْدَهُ
رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ ۔ اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ کہا آیا ایک بھیڑیا طرف چرواہے ریوڑ کے یعنی طرف ریوڑ بکریوں کے کہ چرواہا اسکا ساتھ اسکے تھا
پس لی بھیڑیے نے ریوڑ میں سے ایک بکری پس ڈھونڈھا اس بھیڑیے کو چرواہے نے یہاں تک کہ چھیڑ لیا اس بکری کو بھیڑیے کے منہ سے کہا ابو ہریرہ نے
پس چڑھا بھیڑیا ایک ٹیلے پر پس بیٹھا بھیڑیا بطور بیٹھنے بھیڑیے کے کہ کولی زمین پر رکھتا ہے اور پاؤں کھڑے اور دخل کی دم درمیان دونوں رانوں
اپنے کے اور کہا بھیڑیے نے کہ تحقیق قصد کیا میں نے یا قصد کیا تو نے طرف رزق کے کہ دیا مجھکو وہ رزق اللہ تعالے نے پکڑا تھا میں نے رزق پھر چھین لیا
تو نے مجھسے پس کہا اس شخص نے ف ع یعنی چرواہے نے کہ نام اسکا اہبان بن خزاعی تھا اور کہا جاتا تھا اسکو مکلم الذئب کذا قال التورپشتی ترجمہ قسم
ہے اللہ کی نہیں دیکھا میں نے عجوبہ مانند عجوبہ آج کے دن کے کہ بھیڑیا بولتا ہے یا یہ معنی ہیں کہ نہیں دیکھا میں نے بھیڑیا بولتا مانند آج کے دن کے پس کہا بھیڑیے نے
عجب تر اس حال سے حال ایک شخص کا ہے بیچ کھجور کے درختوں کے کہ واقع ہیں میان دو سنگستان کے ف ع یعنی مدینہ میں اور مراد شخص سے آنحضرت
ہیں اور لفظ حرتین ساتھ زبر ح اور تشدید رے کے تثنیہ حرۃ کا ہے اور حرہ زمین کالے پتھروں والی درمیان پہاڑوں کے پہاڑوں مدینہ کے سے ترجمہ خبریں
پہونچاتا ہے تمکو اس چیز کی کہ گذر گئی اور اس چیز کی کہ ہونے والی ہے بعد تمہارے ف ع یعنی جو کہ پہلے تمہارے گذر گئی ہیں انکی خبریں دیتا ہے اور جو کہ بعد
تمہارے ہوں گی دنیا میں آئندہ اور احوال غیبی کی خبریں دیتا ہے ترجمہ کہا ابو ہریرہ نے پس تھا وہ شخص چرواہا قوم یہود سے ف ع اسمین رد ہے اسپر کہ
بعضوں نے کہا کہ وہ شخص خزاعی تھا اسیلئے کہ خزاعہ نہیں تھے یہود مگر یہ کہ کہا جاوے کہ وہ یہودی ہو گیا ہو ترجمہ پس آیا وہ نبی صلعم کے پاس اور خبر دی انکو یعنی
بھیڑیے کے قصہ کی اور اسلام لایا پس باور کیا اسکو یعنی اسکی خبر کو نبی صلعم نے پھر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ حالت اور مانند اسکے علامتیں
ہیں پہلے قیامت کے تحقیق قریب ہے شخص کہ باہر نکلے گا یعنی اپنے گھر سے پس نہ پھریگا اور نہ آویگا اپنے گھر کو یہاں تک کہ خبر دیگی اسکو پاپوشیں اور کوڑا
اسکا اس امر کی کہ احداث کیا ہوگا اسکے گھر والوں نے پیچھے اسکے نقل کی بغوی نے شرح السنہ میں ۔ وَعَنْ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ
كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَتَدَاوَلُ مِنْ قَصْعَةٍ مِنْ غُدْوَةٍ حَتَّى اللَّيْلِ يَقُوْمُ عَشَرَةٌ وَيَقْعُدُ عَشَرَةٌ قُلْنَا فَمَا كَانَتْ تُمَدُّ
قَالَ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ تَعْجَبُ مَا كَانَتْ تُمَدُّ إِلَّا مِنْ هٰهُنَا وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى السَّمَاءِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ ۔ روایت ہے ابی العلا تابعی سے کہ نقل کی سمرہ بن
جندب صحابی سے کہ کہا تھے ہم سب ساتھ آنحضرت صلعم کے نوبت بنوبت کھاتے یعنی وقت ظہور معجزے کے ایک بڑے پیالہ میں صبح سے رات تک یعنی تمام روز تھے دس کھا کر اٹھتے
دس کھانے کو بیٹھتے ہم سب پس کیا چیز تھی کہ مدد کیا جاتا تھا پیالہ ساتھ اسکے یعنی کہ نہیں اور کہاں سے زیادہ ہو جاتا تھا طعام کہا سمرہ نے کسی چیز سے تعجب کرتا ہے تو ف ع یہ خطاب
ابوالعلا کو کیا جملہ کہنے والوں میں سے اسیلئے کہ وہ روایت تابعین سے ہیں یا مراد خطاب عام ہے یعنی نہ تعجب کر تو اے مخاطب ترجمہ نہ تھا مدد کیا جاتا مگر اس جگہ سے اور اشارہ کیا ساتھ ہاتھ اپنے
کے طرف آسمان کے نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے ف ع یعنی نہیں بڑھ جاتا تھا اسمیں طعام مگر عالم بالا سے بسبب اترنے برکت کے آسمان سے اور اسمیں اشارہ ہے طرف اس قول اللہ تعالیٰ کے
وَفِي السَّمَاءِ رِزْقُكُمْ اور یہ قول سمرہ کا ہے اور سائل ابوالعلا چنانچہ ظاہر یہی ہے اور یا قول آنحضرت کا ہے اور قائل صحابہ لیکن یہ احتمال نہایت بعید غریب ہے

وعن عبد اللہ بن عمرو ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خرج یوم بدر فی ثلثمائۃ وخمسۃ عشر قال اللہم انہم حفاۃ فاحملہم اللہم انہم عراۃ فاکسہم اللہم انہم جیاع فاشبعہم ففتح اللہ لہ فانقلبوا وما منہم رجل الا وقد رجع بجمل او جملین واکتسوا وشبعوا رواہ ابو داؤد۔ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلے دن غزوہ بدر کے تین سو پندرہ آدمیوں میں فقط مشہور یہی ہے کہ نکلے تین سو تیرہ ان میں کہ ستر مہاجرین میں سے تھے اور دو سو انصار میں سے ترجمہ دعا کی آنحضرت نے اے خداوند یعنی صحابہ ننگے پاؤں ہیں پس سواری سے تو انکو یا الٰہی تحقیق یہ ننگے بدن ہیں کہ سوا تہبند کے کچھ نہیں رکھتے پس لباس دے انکو یا الٰہی تحقیق یہ بھوکے ہیں پس سیر کر تو انکو یعنی ظاہر و باطن میں تا قوت پاویں طاعت کی پس فتح دی اللہ تعالٰی نے واسطے آنحضرت کے یعنی مشرکین کہ بہت تھے یہاں تک کہ قتل کئے گئے انمیں سے ستر اور بندی میں آئے ستر پس پھرے صحابہ فتح بدر سے اس حال میں کہ نہیں تھا انمیں سے کوئی شخص مگر حال یہ تھا کہ ہمراہ اسکے تھا ایک اونٹ اسکے اور دو اونٹ اسکے اور کپڑے پہنے اور سیر ہوئے نقل کی یہ ترمذی نے فتح بسبب ہاتھ لگنے اونٹوں کے اور کھانوں اور کپڑوں کے غنیمت میں مشرکوں سے اور سب دعائیں آنحضرت کی مستجاب ہوئیں اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قبولیت دعا کی قبیل خارق عادت سے ہے خصوصاً ایسی سرعت خصوصیات اور یہ تمام نتیجہ صبر کا تھا جیسا کہ حدیث میں آیا ہے ان الصبر علی ما یکرہ فیہ خیر کثیر پھر یہ تو نتیجہ دنیا میں ہے اور آخرت کا کیا کہنا ہے والآخرۃ خیر وابقی وعن ابن مسعود عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انکم منصورون ومصیبون ومفتوح لکم فمن ادرک ذلک منکم فلیتق اللہ ولیامر بالمعروف ولینہ عن المنکر رواہ ابو داؤد۔ اور روایت ہے ابن مسعود سے انہوں نے نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت نے تحقیق تم مدد کئے جاؤ گے یعنی دشمنوں پر اور پاؤ گے یعنی غنیمت اور فتح کئے جاویں گے تمہارے لئے یعنی شہر اور یہ بشارت اور خبر دینی ہے صحابہ کو ساتھ اس چیز کے کہ زمانہ آئندہ میں واقع ہوگی پس جو شخص کہ پاوے یعنی جو کچھ کہ ذکر کیا گیا تم میں سے پس چاہئے کہ ڈرے اللہ سے یعنی تمام امور اپنے میں تا کہ ہو کامل اور چاہئے کہ حکم کرے ساتھ بھلائی کے اور منع کرے بری بات سے نقل کی یہ ابو داؤد نے فتح یعنی راہ اعتدال پر چلے اور برائی اور تکبر و اسراف و اترانے میں نہ پڑے اور یہ اشارہ ہے اس آیہ پر الذین ان مکنہم فی الارض اقاموا الصلوۃ واتوا الزکوۃ وامروا بالمعروف ونہوا عن المنکر الخ وعن جابر ان یہودیۃ من اہل خیبر سمت شاۃ مصلیۃ ثم اہدتہا لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الذراع فاکل منہا واکل رہط من اصحابہ معہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارفعوا ایدیکم وارسل الی الیہودیۃ فدعاہا فقال سممت ہذہ الشاۃ فقالت من اخبرک قال اخبرتنی ہذہ فی یدی للذراع قالت نعم قلت ان کان نبیا فلن یضرہ وان لم یکن نبیا استرحنا منہ فعفا عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولم یعاقبہا وتوفی اصحابہ الذین اکلوا من الشاۃ واحتجم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی کاہلہ من اجل الذی اکل من الشاۃ حجمہ ابو ہند بالقرن والشفرۃ وہو مولی لبنی بیاضۃ من الانصار رواہ ابو داؤد والدارمی۔ اور روایت ہے جابر سے کہ تحقیق ایک عورت یہودیہ نے اہل خیبر میں سے زہر ملایا بکری بھنی ہوئی میں پھر تحفہ لائی اسکو روبرو حضرت کے فتح نام اس عورت کا زینب بنت حارث تھا بیوی سلام بن مشکم کی اور آیا ہے کہ اس عورت نے پوچھا کہ آنحضرت بکری میں سے کس جگہ کے گوشت کو پسند رکھتے ہیں لوگوں نے کہا کہ دست کے گوشت کو پس وہ ایک بکری کا بچہ رکھتے تھے اسکو ذبح کیا اور اسمیں ایسا زہر ملایا کہ اسی وقت ہلاک کرے اور دست اور شانہ میں بہت ملایا اور رکھا سامنے آنحضرت کے اور صحابہ کے حاضر تھے ترجمہ پس لیا آنحضرت نے دست اور کھایا اسمیں سے اور کھایا ایک جماعت نے آنحضرت کے یاروں میں سے ساتھ حضرت کے پھر فرمایا پیغمبر علیہ السلام نے کہ اٹھاؤ ہاتھ اپنے یعنی روکو ہاتھ اور نہ کھاؤ اور بھیجا ایک آدمی کو طرف یہودیہ کے پس بلایا اسکو یعنی پس حاضر ہوئی وہ پس فرمایا حضرت نے کہ زہر ملایا ہے تو نے اس بکرے میں پس کہا یہودیہ نے کہ کس نے خبر دی تم کو یعنی آنحضرت کو یا کسی مخلوق نے فرمایا آنحضرت نے کہ خبر دی مجھ کو اسنے کہ میرے ہاتھ میں ہے فرمایا یہ اشارہ کر کر طرف دست کے کہا یہودیہ نے کہ ہاں زہر ملایا ہے میں نے اسمیں لیکن کہا میں نے اگر یہ

نبی کو بہ گزند نہیں تمام کرنے کی یہ بکری زہر آلودہ فی الحقیقت بسبب اسکے کہ زہر انبیا میں تاثیر نہیں کرتا ہے مگر واسطے اسکے بسبب کہ موت آنحضرتؐ کی بسبب تمام کرنے دعوت اور کمال کرنے دین کے توقع نہیں ہی اور احتمال دل میں خلجان کرتا ہے یہ جو کہتے ہیں کہ وفات آنحضرتؐ کی بسبب تاثیر اس زہر کے ہوئی کہ خیبر میں کھایا تھا لیکن یہ بات صحیح نہیں ہے اور حدیث میں آیا ہے کہ کسی نے کہا آنحضرتؐ سے کہ آپکو تاثیر کرتا ہے وہ زہر کہ دیا تھا خیبر میں فرمایا نہیں پہونچا مجھکو مگر جو کچھ کہ مقدر ہوا ہے اور لکھا ہے خدا نے ترجمہ اور اگر نہیں ہے وہ پیغمبر تو آرام پاوینگے ہم اور خلاص ہونگے اس سے پس درگذر کیا اس عورت سے پیغمبر خدا صلعم نے اور نہ سزا دی اسکو روایت کی یہ دارمی نے اور بعضوں نے کہا کہ وہ اسلام لائی اور قتل نہیں کی گئی اور سلیمان تیمی نے اپنی مغازی میں لایا ہے بعد کہنے اسکے کے فلن تضرہ یہ الفاظ و ان کنت کاذبا فقد استرحت

منک و قد استبان لی انک صادق و انا اشہدک و من حضر علی دینک ان لا الہ الا اللہ و ان محمدا عبدہ و رسولہ کہا طیبیؒ نے کہ یہین اختلاف ہوا اسلیے کہ ایک روایت میں آیا ہے کہ حضرت نے حکم فرمایا اسکے قتل کرنے کا پس قتل کی گئی اور وجہ توفیق کی ان حدیثوں میں یہ ہے کہ حضرتؐ نے معاف کیا اسکو ابتدا امر میں پس جبکہ مرے بشر بن براء بن معرور اس کھانے والوں میں سے کہ جنکو اس سے آزار ہوا تھا اسکو حضرتؐ نے حکم فرمایا اس یہودیہ کے قتل کرنے کا پس قتل کی گئی بدلے اسکے ترجمہ اور مرے وہ صحاب آنحضرتؐ کہ کھایا تھا انہوں نے اس بکرے میں سے یعنی بعض ان میں سے مرا اور وہ بشر ہیں اور پچھنے لیے آنحضرتؐ نے درمیان مونڈھوں اپنے کے بسبب اس گوشت کے کہ کھایا بکری زہر آلودہ میں سے پچھنے لگائے انکے ابو ہند نے کہ نام انکا یسار حجام تھا ساتھ شاخ کے اور چھری چوڑی کے اور وہ ابو ہند غلام آزاد تھا بنی بیاضہ کا کہ ایک قبیلہ ہے انصار میں سے نقل کی یہ ابو داؤد نے وَعَنْ سَهْلِ بْنِ الْحَنْظَلِيَّةِ اَنَّهُمْ سَارُوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَاَطْنَبُوا السَّيْرَ حَتّٰى كَانَ عَشِيَّةً فَجَاءَ فَارِسٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ طَلَعْتُ عَلٰى جَبَلِ كَذَا وَكَذَا فَاِذَا اَنَا بِهَوَازِنَ عَلٰى بَكْرَةِ اَبِيْهِمْ بِظُعُنِهِمْ وَنَعَمِهِمْ اجْتَمَعُوْا اِلٰى حُنَيْنٍ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ تِلْكَ غَنِيْمَةُ الْمُسْلِمِيْنَ غَدًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ مَنْ يَّحْرُسُنَا اللَّيْلَةَ قَالَ اَنَسُ بْنُ اَبِيْ مَرْثَدٍ الْغَنَوِيُّ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ارْكَبْ فَرَكِبَ فَرَسًا لَهٗ فَقَالَ اسْتَقْبِلْ هٰذَا الشِّعْبَ حَتّٰى تَكُوْنَ فِيْ اَعْلَاهُ فَلَمَّا اَصْبَحْنَا خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى مُصَلَّاهُ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ هَلْ حَسَسْتُمْ فَارِسَكُمْ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا حَسَسْنَا فَثُوِّبَ بِالصَّلٰوةِ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّيْ يَلْتَفِتُ اِلَى الشِّعْبِ حَتّٰى اِذَا قَضَى الصَّلٰوةَ قَالَ اَبْشِرُوْا فَقَدْ جَاءَكُمْ فَارِسُكُمْ فَجَعَلْنَا نَنْظُرُ اِلٰى خِلَالِ الشَّجَرِ فِي الشِّعْبِ فَاِذَا هُوَ قَدْ جَاءَ حَتّٰى وَقَفَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّي انْطَلَقْتُ حَتّٰى كُنْتُ فِيْ اَعْلٰى هٰذَا الشِّعْبِ حَيْثُ اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اَصْبَحْتُ طَلَعْتُ الشِّعْبَيْنِ كِلَيْهِمَا فَلَمْ اَرَ اَحَدًا فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ نَزَلْتَ اللَّيْلَةَ قَالَ لَا اِلَّا مُصَلِّيًا اَوْ قَاضِيَ حَاجَةٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا عَلَيْكَ اَنْ لَّا تَعْمَلَ بَعْدَهَا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے سہل بن حنظلیہ سے کہ تحقیق صحابہ چلے ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دن حنین کے یعنی وقت متوجہ ہونے کے طرف حنین کی پس بہت دراز کیا چلنا یہاں تک کہ ہوا وقت رات کا پس آیا ایک گھوڑے سوار دوڑتا ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ تحقیق میں چڑھا تھا اوپر پہاڑ ایسے اور ایسے کے پس ناگہان دیکھا میں نے ہوازن کو کہ بڑا قبیلہ ہے اوپر اونٹ باپ اپنے کے ف ع ح یعنی سب آئے ہیں یہ عبارت مثل ہے کہ بیان کیجاتی ہے اس قوم کے حق میں کہ سب آویں انمیں کوئی پیچھے نہ رہا ہو اور مثل کی یہ ہے کہ ایک قوم عرب میں سے ایک جگہ سے اٹھ کر کہ وہی بستی تھی اور کوچ کیا اور جو کوئی جوان اونٹ یا بکری تھا اور جو سوار ہوتا اور وہ اونٹ انکے نہ تھے انکے باپ کے تھے اور قاضی نے کہا کہ علی یہاں بمعنی مع کے ہے اور یہ مثل ہے عرب میں سبب اسکا یہ تھا کہ ایک قوم کو عرب میں سے پیش آیا اٹھ کر جانا اپنے موضع سے پس کوچ کیا انہوں نے اور نہ چھوڑا پیچھے اپنے کچھ یہاں تک کہ تھا ایک اونٹ انکے باپ کا لے لیا انہوں نے اسکو بھی ساتھ اپنے پس کہا اور کہا جاؤ علی بکرۃ ابیہم پس ہو گئی یہ مثل اس معنی میں کہ آویں سب اگرچہ نہ ہو انکے پاس اونٹ اور بکرہ کہتے ہیں اونٹ جوان کو اور بعضوں نے کہا کہ ایک شخص سب اپنی اولاد کو

اونٹ پر بیٹھے پھر تا تھا اسپر یہ مرسواری شکل ہوئی رات دیکھا میں نے ہوازن کو ساتھ عورتوں اپنی کے اور جانوروں اپنے کے کہ جمع ہوئے ہیں طرف حنین کے پس مسکرائے
آنحضرت یعنی از راہ تعجب کرنے کے قدرت حق پر اور فرمایا کہ یہ غنیمت ہے مسلمانوں کی کل کو اگر چاہے اللہ پھر فرمایا کون شخص محافظت کرے ہماری آج کی رات کہا انس
بن ابی مرثد غنوی نے کہ میں محافظت کرونگا یا رسول اللہ فرمایا حضرت نے سوار ہو پس سوار ہوئے وہ اپنے گھوڑے پر پھر فرمایا حضرت نے کہ متوجہ ہو اس راہ کو کہ پہاڑ میں ہے یہانتک
کہ ہووے تو بیچ بلندی اس پہاڑ کے پس جبکہ صبح کی نکلے آنحضرت طرف جگہ نماز اپنی کے یعنی جو جگہ کہ نماز کے لیے بنا رکھی تھی پس پڑھیں آنحضرت نے دو رکعتیں
یعنی سنت صبح کی پھر فرمایا آنحضرت نے کیا معلوم کیا تمنے اپنے سوار کو ساتھ حس کے یعنی دیکھا تمنے اسکو یا سنی آواز اسکی پس کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ نہیں پس تکبیر
کہی گئی نماز صبح کی پس شروع کیا آنحضرت نے حالت نماز میں دیکھنا کنکھیوں سے طرف اس درہ پہاڑ کے یہانتک کہ جب پڑھ چکے حضرت نماز فرمایا خوش ہو پس تحقیق
آیا سوار تمہارا اور لگے دیکھنے ہم بیچ درختوں کے بیچ درہ پہاڑ کے پس ناگہاں وہ سوار آیا یہانتک کہ کھڑا ہوا روبرو پیغمبر خدا صلعم کے
یعنی سوار پاس آکر پس کہا اس سوار نے کہ تحقیق میں گیا یہانتک کہ پہنچا میں اوپر بلندی اس درہ پہاڑ کے جہاں کہ حکم فرمایا تھا مجھکو پیغمبر خدا صلعم نے
پس جبکہ صبح کی جھانکا میں دونوں درون پہاڑ کے میں یعنی دونوں راہوں اور جانب پہاڑ میں بخوف اسکے کہ ہو تمہیں کوئی چھپا ہوا پس دیکھا میں نے کسی کو پس فرمایا
انس بن ابی مرثد کو آنحضرت نے کہ کیا اترا تھا تو آج کی رات یعنی گھوڑے سے کہا انہوں نے نہیں اترا میں مگر نماز پڑھنے کے لیے یا استنجا کرنے کے لیے فرمایا آنحضرت نے
پس نہیں تجھپر حرج انہیں کہ نہ کرے تو بعد اس شب کے نقل کی یہ ابو داؤد نے ف یعنی کوئی عمل قسم نوافل فضائل سے اسلیے کہ عمل تیرا آج کی رات کا کافی ہے اللہ
کے نزدیک ثواب و فضیلت میں غرض کہ مراد عمل سے نوافل و خیرات ہیں نہ فرائض کیونکہ وہ نہیں ساقط ہوتے اور بعضوں نے کہا کہ مراد عمل سے ہمیں جہاد ہے

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِتَمَرَاتٍ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ فِیْهِنَّ بِالْبَرَکَةِ فَضَمَّهُنَّ ثُمَّ دَعَا لِیْ فِیْهِنَّ بِالْبَرَکَةِ فَقَالَ خُذْهُنَّ فَاجْعَلْهُنَّ فِیْ مِزْوَدِكَ کُلَّمَا اَرَدْتَّ اَنْ تَاْخُذَ مِنْهُ شَیْئًا فَاَدْخِلْ فِیْهِ یَدَكَ فَخُذْهُ وَلَا تَنْثُرْهُ نَثْرًا فَقَدْ حَمَلْتُ مِنْ ذٰلِكَ التَّمْرِ کَذَا وَکَذَا مِنْ وَسْقٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَکُنَّا نَاْکُلُ مِنْهُ وَنُطْعِمُ وَکَانَ لَا یُفَارِقُ حِقْوِیْ حَتّٰی کَانَ یَوْمُ قَتْلِ عُثْمَانَ فَاِنَّهٗ انْقَطَعَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ

اور روایت ہے ابو ہریرہ رضی سے کہا کہ لایا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کئی ایک کھجوریں یعنی اکیس پس کہا میں نے یا رسول اللہ دعا کیجیے انہیں ساتھ برکت کے یعنی مانگیے اللہ
سے برکت انہیں یا انکے لیے پس لیا آنحضرت نے انکو اپنے ہاتھوں میں یا ملا ہاتھ اپنا انپر پھر دعا کی آنحضرت نے میرے لیے انہیں ساتھ برکت کے یعنی ساتھ برکت کے انہیں یعنی
کثرت خیر کی انکے کھانے میں باوجود باقی رہنے انکے کے فرمایا کہ لے انکو پس رکھ انکو اپنے توشہ دان میں جب چاہے تو کہ لیوے تو انہیں سے کچھ پس داخل کر توشہ دان میں
ہاتھ اپنا پس لے کھجور انہیں سے اور نہ جھاڑ تو اسکو جھاڑنے کر کہا ابو ہریرہ نے پس تحقیق اٹھائی میں نے ان کھجوروں میں سے اتنی اور اتنی وسق راہ خدا میں پس تھے ہم
یعنی میں اور بیوی میرے کھاتے انہیں اور کھلاتے اور تھا توشہ دان نہ جدا ہوتا میری کمر سے یہانتک کہ ہوا دن شہید ہونے حضرت عثمان کا پس تحقیق وہ توشہ دان کھل پڑا
اور جاتا رہا ف معلوم اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جب تفرقہ اور فساد شائع ہوتا ہے لوگوں میں تو برکت اٹھ جاتی ہے اور ایسے ہی کہ ابو ہریرہ اس روز کہتے تھے کہ لوگوں ایک غم ہے اور مجھکو دو غم
ایک غم جاتی رہنے اس تھیلی کا اور ایک غم شہید ہونے شیخ عثمان کا

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَشَاوَرَتْ قُرَیْشٌ لَیْلَةً بِمَکَّةَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ اِذَا اَصْبَحَ فَاَثْبِتُوْهُ بِالْوَثَاقِ یُرِیْدُوْنَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ بَلِ اقْتُلُوْهُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ بَلْ اَخْرِجُوْهُ فَاَطْلَعَ اللّٰهُ نَبِیَّهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی ذٰلِكَ فَبَاتَ عَلِیٌّ عَلٰی فِرَاشِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ اللَّیْلَةَ وَخَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی لَحِقَ بِالْغَارِ وَبَاتَ الْمُشْرِکُوْنَ یَحْرُسُوْنَ عَلِیًّا یَحْسَبُوْنَهُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اَصْبَحُوْا ثَارُوْا اِلَیْهِ فَلَمَّا رَاَوْا عَلِیًّا رَدَّ اللّٰهُ مَکْرَهُمْ فَقَالُوْا اَیْنَ صَاحِبُكَ هٰذَا قَالَ لَا اَدْرِیْ فَاقْتَصُّوْا اَثَرَهٗ فَلَمَّا بَلَغُوا الْجَبَلَ اخْتَلَطَ عَلَیْهِمْ فَصَعِدُوْا فِی الْجَبَلِ فَمَرُّوْا بِالْغَارِ فَرَاَوْا عَلٰی بَابِهٖ نَسْجَ الْعَنْکَبُوْتِ فَقَالُوْا لَوْ دَخَلَ هٰهُنَا لَمْ یَکُنْ نَسْجُ الْعَنْکَبُوْتِ عَلٰی بَابِهٖ فَمَکَثَ فِیْهِ ثَلٰثَ لَیَالٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ

روایت ہے ابن عباس سے کہ مشورہ کیا قریش نے ایک رات مکہ میں یعنی دار الندوہ میں اور حاضر ہوا ساتھ انکے شیطان

بصورت شیخ نجدی کے پس کہا بعضوں نے اُنمیں سے جب صبح ہو پس باندھو اسکو ساتھ بندھن کے یعنی قید کرو اسکو مراد رکھتے تھے ساتھ دونوں صیغوں کے اور بازو کے نبی صلعم اور کہا بعضے نے بلکہ مار ڈالو اُنکو اور کہا بعضوں نے بلکہ نکالدو اسکو ف ح یعنی اپنے ہجا ہانت سے اور خبر دی اللہ تعالیٰ نے اُنکی بدخواہی کی اس آیہ میں وَإِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِيُثْبِتُوكَ أَوْ يَقْتُلُوكَ أَوْ يُخْرِجُوكَ۔ اور ریاض ضیا ہوا یون ہی کہ جب مشرکون نے سُنا مسلمان ہونا انصار کا اور متابعت اُنکی تو ڈرے اور جمع ہوئے دار الندوہ مین مشورہ کرنے کے لیے حضرت کے اور وہین پس آیا اُنکے پاس ابلیس بصورت ایک شیخ کے اور کہا کہ مین نجد سے آیا ہون سنا مین نے جمع ہونا تمہارا پس چاہا مین نے کہ حاضر ہون تمہارے پاس اور ہرگز نہ پوشیدہ ہوگا تم سے مجھ سے عقل اور خیر خواہی میں پس کہا ابو البختری نے کہ میری رائے یہ ہی کہ قید کرو اسکو کوٹھری میں اور بند کرو دروازہ اسکے سوائے ایک موکھے کے کہ ڈالدیا کرو تم اس مین سے کھانا پینا اسکا یہان تک کہ مرجاوے پس کہا اس شیخ نے کہ یہ بُری رائے ہی آوینگے تمہارے پاس وہ لوگ کہ لڑیں گے تم سے اسکی قوم مین سے اور چھڑا لیجاوینگے اسکو تمہارے ہاتھ سے پھر کہا ہشام بن عمرو نے کہ رائے میری یہ ہی کہ سوار کرو اسکو اونٹ پر اور نکالدو اسکو اپنی زمین سے پس نہیں ضرر کریگا تمکو جو کچھ کہ وہ کریگا پس کہا اس شخص نے کہ یہ بھی بُری رائے ہی خراب کریگا وہ اور قوم کو سوا تمہارے اور فریفتہ ہونگے لوگ اسکے اور لڑیگا وہ تم سے ساتھ لیکر اُنکو پھر کہا ابوجہل نے کہ میری رائے یہ ہی کہ لو تم ہر قبیلہ میں سے ایک ایک جوان اور دو تم اُنکو تلواریں تا ماریں سب اسکو ایک دفعہ پس پھیل جاوے خون اسکا سب قبیلوں میں یعنے سب کے ذمہ خون اسکا ثابت ہو پھر بنی ہاشم سب قریش سے لڑ تو سکتے ہی کے نہیں ناچار دیت پر راضی ہونگے پس جب طلب کرینگے وہ دیت تو دینگے ہم دیت اسکی پس کہا اُس شیخ یعنی ابلیس نے کہ سچ کہا اس جوان نے پس متفرق ہوئے لوگ اسکی رائے پر یعنی یہی بات ٹھہر گئی ترجمہ پس مطلع کیا خدا تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو اس سے ف ع یعنی جبرئیل آئے اور خبر دی حضرت کو اور حکم کیا ہجرت کا کہ سو رہیں حضرت علی رضی کو اپنے بچھونے پر اور نکلیں ساتھ ابی بکر کے طرف غار کے ترجمہ پس رات گذاری علی نے اوپر بچھونے نبی صلعم کے اُس رات اور نکلے پیغمبر خدا صلعم یعنی ساتھ ابی بکر کے یہان تک کہ پہونچے غار ثور پر ف ح یعنی ہجرت کرکر پہاڑ ثور کے غار مین چند شب رہے اور جبکہ حضرت گھر سے نکلے ہین اور مشرک جو دروازے پر کھڑے تھے اُنکے سامنے سے گذرے ہین اور وہ مطلع نہوے ہین اور حضرت نے کلام کیا ہی اُنسے یہ قصہ غریب اور معجزہ عجیب ہی کہ شرح عربی مین ذکر کیا ہی تیسے اسکو وتاریخ مدینہ مین بیچ ذکر ہجرت کے بھی بتفصیل مذکور ہی ترجمہ اور رات گذاری مشرکون نے اس حال مین کہ نگہبانی کرتے تھے علی کی یعنی حضرت علی کے گھر بیچ اور وہ باہر کھڑے تھے گمان کرتے تھے علی رضی اللہ عنہ کو آنحضرت ف ح یعنی گمان اُنکو یہ تھا کہ آنحضرت گھر میں سوتے ہین اور صلاح یہ ٹھہری ہوئی تھی کہ رات کو اُنکی نگہبانی کیجے اور صبح کو کام انکا تمام کیجیے اور حالانکہ وہ علی تھے اور آنحضرت اُنکے سامنے سے باہر نکل گئے تھے ترجمہ پس جب صبح کی تو حملہ کیا انہون نے اُسپر یعنی اُس شخص پر وہ کہ بستر پر تھا یعنی حضرت علی پر بگمان آنحضرت کے پس جبکہ دیکھا علی کو یعنی جگہ حضرت کے رد کی اللہ تعالیٰ نے بدخواہی اُنکی پس کہا انہون نے یعنی علی سے کہ کہان گیا یہ یار تیرا یعنی آنحضرت کہا علی رضی نے کہ نہیں جانتا مین پس چلے مشرک پیچھے حضرت کے نشان قدم پر یعنی کھوج مین حضرت کے پس جب پہونچے مشرک جبل ثور کو تو مشتبہ ہوا اُنپر نشان قدم پس چڑھے وہ پہاڑ پر پس گذرے غار پر اور پر پہاڑ کے تھا یعنی اور گمان کیا کہ آنحضرت اسمین ہین پس دیکھا انہون نے غار کے دروازے پر جالا مکڑی کا ف ح کہ بعد اندر جانے آنحضرت کے اس غار مین مکڑی نے جالا تنا تھا اور عرض غار کے دروازے کا مقدار ایک بالشت کے ہی اور طول اسکا مقدار ایک ہاتھ کے ترجمہ پس کہا مشرکون نے اگر داخل ہوتے محمد یہان تو نہ ہوتا جالا مکڑی کا اسکے دروازے پر پس ٹھہرے آنحضرت غار مین تین رات ف ح نقل کی ہی احمد نے ف ع داخل ہوئے آنحضرت غار مین تو بھیجے اللہ تعالیٰ نے دو کبوتر پس انڈے دئے انہوں نے دروازے کے نیچے کی جانب مین اور بھی مکڑی پس جالا تنا اُسنے اُسپر اور روایت کیا گیا ہی کہ مشرک چڑھے اوپر غار کے ایسی جگہ کہ اگر نظر کرتے اپنے قدمون کی طرف تو دیکھ لیتے آنحضرت اور ابوبکر کو پس ڈرے ابوبکر رضی آنحضرت کی طرف سے پس فرمایا آنحضرت نے کہ کیا ہی گمان تیرا ساتھ دو کے کہ اللہ تیسرا اُنکا ہی پس اندھا کردیا اُنکو اللہ تعالیٰ نے غار کے دیکھنے سے پس شروع کیا انہون نے پھرنا گرد اسکے پس نہ دیکھا انہون نے حضرت کو انتہی اور تفسیر بحر العلوم مین تحت آیہ اذ یقول لصاحبہ لا تحزن ان اللہ معنا کے لکھا ہی کہ مراد صاحب سے ابوبکر صدیق رضی ہین کہ ساتھ آنحضرت کے تھے کہ دونوں صاحب جبل ثور کے غار مین چھپے تھے اُس روز کہ کفار نے قصد قتل کرنے آن سرور کا مصمم کیا تھا اور کہا ابوبکر رضی نے آنحضرت سے اُس غار مین

جسوقت کہ کافر وہاں پہونچے اگر ایک شخص مشرکوں میں سے اپنے زیر قدم نگاہ کرے تو ہمکو دیکھ لیگا آنحضرت نے فرمایا ما ظنک یا ابا بکر باثنین اللہ ثالثہما اور اسی جگہ سے ثابت ہوتا ہے کہ منکر صحابیت صدیق کا بسبب انکار نص کے کافر ہوتا ہے بخلاف اور صحابہ کے کہ منکر انکی صحابیت کا مبتدع ہے اور عائشہ سے روایت کیا گیا ہے کہ والدین میرے وقت بلوغ اور عاقل ہونے سے دیندار تھے اور کوئی روز ایسا نگذرتا تھا کہ آنحضرت ہمارے پاس صبح و شام نہ آتے ہوں اور جب مسلمانوں کو کفار سے ایذا پہونچائی تو آنحضرت نے فرمایا کہ دار ہجرت تمہارا مجھکو دکھا دیا ہے کہ کھجوروں والا ہے درمیان دو سنگستان کے بعد اسکے مسلمانوں نے مدینہ کو ہجرت کی اور مہاجر حبشہ کے بھی مدینہ کو پھرے اور ابو بکر صدیق نے بھی تیاری مدینہ کے جانیکی کی حضرت نے فرمایا تامل کرو ابھی بڑا امیدوار ہوں کہ مجھکو بھی اذن ہجرت کا صادر ہو اس روز سے ابو بکر نے ملازمت آنحضرت کی علی الدوام اختیار کی اور دو اونٹ چار مہینے تک گھر میں بندھے تیار رکھے پھر ایک روز ٹھیک دوپہر میں آنحضرت ابو بکر کے گھر میں تشریف لائے اور فرمایا کہ مجھکو اذن ہجرت کا ہوا ابو بکر نے ایک اونٹ آنحضرت کو دیا اور عائشہ اور اسماء نے زاد راحلہ مہیا کیا اور شب پنجشنبہ غرہ ربیع الاول کو صدیق کے گھر سے بہ رفاقت انکے آنحضرت مکہ سے باہر نکل کر جبل ثور کے غار میں چھپے اور اللہ تعالی کی قدرت سے ایک شب درخت کیکر کا اس غار کے منہ پر پیدا ہوا اور کبوتر وحشی نے اسکے منہ پر گھونسلا بنا کر انڈے دیئے اور مکڑی نے جالا تنا کفار اس غار کے منہ پر آکر یہ علامتیں دیکھ کر پھرے اور جسوقت کہ دونوں صاحب مکہ سے باہر نکلے ابو بکر کبھی آگے آنحضرت کے اور کبھی پیچھے آنحضرت کے ہوتے تھے بسبب اسکے کہ کوئی کافر انکے آگے پیچھے سے نہ آجاوے اور جب غار پر پہونچے تو آنحضرت کو وہاں کھڑا کیا اور اول آپ غار میں جا کر صاف کر کر آنحضرت کو اندر لیگئے اور تین رات تک دونوں وہاں رہے اور لیتے دونوں اونٹوں کو حوالے ایک شخص کے بنی الدیل میں سے کیا بوعدہ اسکے کہ بعد تین رات کے غار کے دروازے پر حاضر کرے اور اسکو رہبر مدینہ کا باجرت مقرر کیا تھا اور ان تین شب میں عبد اللہ بن ابی بکر رات کے وقت کفار کی خبریں آنکو پہونچاتے تھے اور بعد تین شب کے وہاں سے اونٹ پر سوار ہو کر رہبر کو ہمراہ لیکر براہ کنارہ دریا متوجہ مدینہ کے ہوئے جب بنی مدلج میں پہونچے تو سراقہ بن مالک انکے پیچھے نکلا بسبب اسکے کہ کفار نے اسکو مال بہت دینا مقرر کیا تھا اگر ان دونوں کو یا ایک کو مار ڈالے غرض کہ جب سراقہ بقصد قتل آنحضرت اور صدیق کے نکلا اور قریب انکے پہونچا تو پاؤں اسکے گھوڑے کا پھسلا اور سراقہ زمین پر گرا اور پھر سوار ہو کر درپے ہوا اور ایسا نزدیک پہونچا کہ قراءۃ پیغمبر کی سنی اسی وقت دونوں پاؤں اسکے گھوڑے کے زانو تک زمین میں دھنس گئے اور سراقہ زمین پر گرا اسوقت سراقہ نے متنبہ ہو کر دہائی امان کی دی آنحضرت اور ابو بکر کھڑے ہوئے اور سراقہ نے ملازمت کی اور حال اپنا اور خبریں کفار کی مفصل عرض کیں اور چاہا کہ زاد و راحلہ حاضر کرے قبول نہ ہوا اور یہ حکم ہوا کہ امر ہمارا مخفی رکھنا سراقہ وہاں سے پھرا اور جو کافر راہ میں ملتا تھا اسکو پھیر دیتا تھا اور آنحضرت مدینہ میں گئے **وعن ابی ہریرۃ** قال لما فتحت خیبر اہدیت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شاۃ فیہا سم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجمعوا الی من کان ہہنا من الیہود فجمعوا لہ فقال لہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی سائلکم عن شیء فہل انتم صادقی عنہ قالوا نعم یا ابا القاسم فقال لہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ابوکم قالوا فلان قال کذبتم بل ابوکم فلان فقالوا صدقت وبررت قال فہل انتم صادقی عن شیء ان سألتکم عنہ قالوا نعم یا ابا القاسم وان کذبناک عرفت کما عرفتہ فی ابینا فقال لہم من اہل النار قالوا نکون فیہا یسیرا ثم تخلفونا فیہا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخسئوا فیہا واللہ لا نخلفکم فیہا ابدا ثم قال ہل انتم صادقی عن شیء ان سألتکم عنہ فقالوا نعم یا ابا القاسم قال ہل جعلتم فی ہذہ الشاۃ سما قالوا نعم قال فما حملکم علی ذلک قالوا اردنا ان کنت کاذبا نستریح منک وان کنت صادقا لم یضرک رواہ البخاری اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا جبکہ فتح کیا گیا خیبر بھیجی گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بکری بھنی ہوئی کہ اس میں زہر تھا پس فرمایا آنحضرت نے کہ جمع کرو میرے لیے جو ہوں اس جگہ یہودیوں میں سے پس جمع کیا حضرت کے لیے یہود کو پس فرمایا واسطے انکے آنحضرت نے

کہ تحقیق پوچھوں میں تم سے حال ایک چیز کا یعنی یا نہیں پس آیا ہووگے تم یاد کرنے والے میری خبر دینے کو اُس چیز سے جو وقت کہ سوال کروں میں تمکو بیچ جواب کے کہ دو تم
اُس سوال کا جیسے کہ بیان حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہا انہوں نے ہاں یاد کرینگے اے ابا القاسم ف ح عادت یہود کی یہ تھی کہ اکثر آنحضرتؐ کو ساتھ کنیت انکی کے کہ ابو القاسم
ہی خطاب کرتے تھے اور مومنین کہتے تھے اسلیے کہ ذکر اس نام شریف کا توریت و انجیل میں شایع اور مشہور تھا اور دلیل تھا اوپر صحت نبوت انکی کے ترجمہ پس فرمایا آنحضرتؐ نے
کہ کون ہے باپ تمہارا یعنی جد کہ جسکو پر قبیلہ کہتے ہیں کہا یہود نے فلانا یعنی بطریق کذب کے امتحان کے لیے کوئی اور نام غیر نام جد آپکے بتا دیا فرمایا آنحضرتؐ نے جھوٹ بولے تم بلکہ باپ
تمہارا فلانا شخص ہے کہا یہود نے سچ کہا تم نے اور خوب کہا تم نے فرمایا حضرتؐ نے پس آیا یاد کرو گے تم میرے سے خبر دینے کو ایک چیز سے اگر سوال کروں میں تم سے اُس چیز سے یعنی پھر
خبر دو میں تمکو ساتھ اُسکے کہا یہود نے ہاں اے ابا القاسم اور اگر جھوٹ بولیں ہم تم سے پہچان لو گے تم جھوٹ ہمارا جیسا کہ پہچان لیا تم نے اسکو بیچ مقدمہ باپ ہمارے
کے پس فرمایا اور پوچھا یہود سے کہ کون ہیں دوزخی کہا انہوں نے کہ رہیں گے ہم دوزخ میں تھوڑے سے دن یعنی جیسے کہ قرآن مجید میں انکا قول نقل کیا ہے لن تمسنا النار الا ایاما معدودۃ
پھر خلیفہ ہونگے تم ہمارے اس گروہ مسلمانوں کے دوزخ میں یعنی بعد نکلنے ہمارے کے تم داخل ہوگے اور ہمیشہ رہوگے اور رہینگے نہ تم فا آور اعتقاد یہ بات بھی اور خبر جھوٹی تھی فرمایا
رسول خدا صلعم نے کہ کلام نہ کرو بیچ مقدمہ اُسکے اور دور رہو تم جھوٹے ہو نہیں خبروں میں قسم ہے اللہ کی نہیں خلیفہ ہونگے ہم تمہارے آگ میں کبھی پھر فرمایا آنحضرتؐ نے
کیا تم یاد کرو گے میرے خبر دینے کو ایک چیز سے اگر پوچھوں میں تم سے اُس سے پس کہا انہوں نے ہاں اے ابا القاسم فرمایا کیا ملایا ہے تم نے اس بکری میں زہر کہا انہوں نے
کہ ہاں فرمایا آنحضرتؐ نے کس چیز نے کیا باعث ہوا تمکو اوپر اسکے کہا انہوں نے کہ ارادہ کیا ہے ہم نے اگر ہو تم جھوٹے تو راحت پاویں ہم اور خلاص ہو دین تم سے اور اگر تم سچے ہو تو نہ ضرر کریگا تمکو
نقل کی بخاری نے ف ع ح یعنی زہر پس منتفع ہونگے ہم تمہاری ہدایت سے اور حاصل اُسکا یہ کہ چاہا تھا ہم نے امتحان کرنا یعنی پس یا یہ کہ جانیں گے ہم کہ تم جھوٹے
ہو تو تمہارے ہلاک ہونے سے آسایش میں ہو جاینگے اور یہ کہ جانیں گے ہم کہ تم نبی ہو تو پیروی تمہاری کرینگے اور باقی شرح اسکی دوسری فصل میں بیچ حدیث
جابر کے گذری ہے اب مقابلہ میں اسکے کہہ سکتے ہیں کہ زہر نے انکو زیان نکیا اور صدق ظاہر ہوا پھر کیوں نہ ایمان لائے تم **وَعَنْ عَمْرِو بْنِ اَخْطَبَ الْاَنْصَارِيِّ**
قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا الْفَجْرَ وَصَعِدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَخَطَبَنَا حَتّٰى حَضَرَتِ الظُّهْرُ فَنَزَلَ فَصَلّٰى ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتّٰى
حَضَرَتِ الْعَصْرُ ثُمَّ نَزَلَ فَصَلّٰى ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَاَخْبَرَنَا بِمَا هُوَ كَائِنٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ قَالَ
فَاَعْلَمُنَا اَحْفَظُنَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عمرو بن اخطب الانصاری سے ف ع یہ ساتھ کنیت کے مشہور تھے انکو زید اعرج کہتے تھے اور حضرتؐ کے
ساتھ غزووں میں رہے ہیں چنانچہ آیا ہے کہ تیرہ غزوے ... اور آنحضرتؐ نے انکے سر پر ہاتھ پھیرا اور دعا کی جمال کی پس کہتے ہیں کہ کچھ اوپر سو برس کے ہوئے
تھے اور انکے سر اور داڑھی میں نہیں تھے سفید بال مگر چند ترجمہ کہا نماز پڑھائی ہمکو آنحضرتؐ نے ایک روز فجر کی اور چڑھے ممبر پر پس خطبہ فرمایا ہمارے لیے یا وعظ فرمایا یہاں
تک کہ آگیا وقت ظہر کی نماز کا اترے اور نماز پڑھی ظہر کی پھر چڑھے ممبر پر اور خطبہ فرمایا ہمارے لیے یہاں تک کہ آیا وقت عصر کی نماز کا پھر اترے اور نماز پڑھی عصر کی پھر چڑھے
منبر پر اور خطبہ فرمایا ہمارے لیے یہاں تک کہ غروب ہوا آفتاب یعنی پس تمام روز خطبہ میں گذرا پس خبر دی ہمکو ساتھ اُس چیز کے کہ وہ ہونے والی ہے قیامت تک یعنی
وقائع اور حوادث اور عجائب اور غرائب قیامت تک کے مجمل یا مفصل بیان فرمائے پس ہمیں بہت سے معجزے ہوئے کہا عمرو نے پس دانا تر ہمارا یعنی اب بہت یاد رکھنے
والا ہمارا یعنی اُس حدیث کا ذکر کہا طیبی اور کہا سید جمال الدین نے اولی یہ ہے کہ کہا جاوے بہت یاد رکھنے والا ہمارا اس قصہ کو دانا تر ہمارا ہے یعنی آپ نقل کی یہ مسلم نے
وَعَنْ مَعْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ قَالَ سَأَلْتُ مَسْرُوْقًا مَنْ اٰذَنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِنِّ لَيْلَةَ اسْتَمَعُوا الْقُرْاٰنَ
فَقَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْكَ يَعْنِيْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ قَالَ اٰذَنَتْ بِهِمْ شَجَرَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے معن بن عبد الرحمن تابعی سے کہ
پوتے ہیں عبد اللہ بن مسعود کے کہا معن نے کہ سنا میں نے اپنے باپ سے یعنی عبد الرحمن سے کہا پوچھا میں نے مسروق سے کہ کہا تابعین سے ہیں کس نے خبر دی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کو جنوں کی اُس رات کہ سنا تھا انہوں نے قرآن پس کہا مسروق نے عبد الرحمن کو کہ خبر دی مجھکو تیرے باپ نے یعنی عبد اللہ بن مسعود نے کہ انہوں نے کہا خبر دی آنحضرتؐ

کو سنا تو آنے جنات کے ایک درخت نے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے فتح یعنی ایک درخت نے خبر دی کہ یا عطل الدین جن نے میری بیان اور یہ اور قرآن سنین پس
انحضرت باہر گئے اور جنون کو دیکھا اور قرآن انکے آگے پڑھا ﴿وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنَّا مَعَ عُمَرَ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ فَتَرَاءَيْنَا الْهِلَالَ وَكُنْتُ رَجُلًا
حَدِيدَ الْبَصَرِ فَرَأَيْتُهُ وَلَيْسَ أَحَدٌ يَزْعُمُ أَنَّهُ رَآهُ غَيْرِي فَجَعَلْتُ أَقُولُ لِعُمَرَ أَمَا تَرَاهُ فَجَعَلَ لَا يَرَاهُ قَالَ يَقُولُ عُمَرُ سَأَرَاهُ وَأَنَا مُسْتَلْقٍ عَلَى فِرَاشِي
ثُمَّ أَنْشَأَ يُحَدِّثُنَا عَنْ أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُرِينَا مَصَارِعَ أَهْلِ بَدْرٍ بِالْأَمْسِ يَقُولُ هٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ
غَدًا إِنْ شَاءَ اللهُ وَهٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ غَدًا إِنْ شَاءَ اللهُ قَالَ عُمَرُ وَالَّذِي بَعَثَهُ بِالْحَقِّ مَا أَخْطَئُوا الْحُدُودَ الَّتِي حَدَّهَا رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَجُعِلُوا فِي بِئْرٍ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى انْتَهَى إِلَيْهِمْ فَقَالَ يَا فُلَانَ
بْنَ فُلَانٍ وَيَا فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ هَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَكُمُ اللهُ وَرَسُولُهُ حَقًّا فَإِنِّي قَدْ وَجَدْتُ مَا وَعَدَنِيَ اللهُ حَقًّا فَقَالَ
عُمَرُ يَا رَسُولَ اللهِ كَيْفَ تُكَلِّمُ أَجْسَادًا لَا أَرْوَاحَ فِيهَا فَقَالَ مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ لِمَا أَقُولُ مِنْهُمْ غَيْرَ أَنَّهُمْ لَا يَسْتَطِيعُونَ أَنْ يَرُدُّوا عَلَيَّ شَيْئًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ﴾
اور روایت ہے انس سے کہ کہا تھے ہم ہمراہ عمر بن الخطاب کے درمیان مکہ اور مدینہ کے پس تلاش کی ہم نے ماہ نو کے دیکھنے کی اور تھا میں مرد تیز نظر پس دیکھا میں نے چاند اور
حال یہ کہ نہیں تھا کوئی کہ کہے کہ دیکھا ہے اسکو سوا میرے یعنی سوا میرے کوئی نہ کہتا تھا کہ میں نے دیکھا ہے چاند پس شروع کیا میں نے کہ کہتا تھا میں عمر سے کیا نہیں دیکھتے
تم چاند پس وہ نہیں دیکھتے تھے اسکو یعنی میں دیکھتا تھا اور ہر چند عمر غور کرتا تھا انکو نہیں نظر آتا تھا کہا انس نے کہتے تھے عمر نزدیک ہے کہ دیکھیں گے ہم اسکو اس حال میں
کہ میں لیٹا ہوں گا اپنے بچھونے پر فرش یعنی کچھ حاجت اسکی نہیں ہے کہ میں اب دیکھوں اور تعب اور مشقت اٹھاؤں اسکے دیکھنے میں بعد ایک زمانہ کے یا بعد ایک روز کے
روشن ہوگا یا بڑا ہوگا دیکھ لوں گا بے مشقت اور اس سے معلوم ہوا کہ خوض نہ کرے اس چیز میں کہ ضروری نہ ہو اور صرف نہ کرے وقت کو مالا یعنی میں تو جب پھر
شروع کیا عمر نے کہ حدیث بیان کرتے تھے ہمارے آگے قصے اہل بدر کے یعنی مشرکوں کے کہ جو بدر میں مارے گئے تھے کہا عمر نے کہ تحقیق آنحضرت تھے کہ دکھاتے تھے ہم کو
جگہ پڑنے اور ہلاک ہونے مشرکوں کی ایک روز پہلے قضیہ کے یعنی ایک روز پہلے وقوع واقعہ کے اور مارے جانے مشرکوں کی خبر دی کہ ہر ایک ان اشقیا میں سے
یہاں مارے پڑے ہوں گے فرماتے تھے آنحضرت یہ جگہ مارے جانے فلانے کی ہے کل کو اگر چاہا ہے خدا نے یہ جگہ مارے جانے فلانے کی ہے کل کو اگر چاہا خدا نے یعنی جگہ پڑنے ہر ایک کی جدا جدا
متعین کر دی کہا عمر نے قسم ہے اس ذات کی کہ بھیجا آنحضرت کو ساتھ حق کے نہیں خطا و تجاوز کی مارے جانے والوں نے ان جگہوں سے کہ بیان کیا تھا اور معین کیا تھا انکو آنحضرت
نے پس ڈالے گئے کنوئیں میں کہ پانی نہیں بھرا جاتا تھا اس سے بعضے انکے بعض پر پس چلے حضرت یہاں تک کہ پہونچے طرف انکے پس فرمایا اے فلانے بیٹے فلانے کے اور اے
فلانے بیٹے فلانے کے کیا حق پائی اور دیکھی تم نے وہ چیز کہ وعدہ کی تھی تم سے اللہ نے اور اسکے رسول نے پس تحقیق میں نے تو پائی وہ چیز کہ وعدہ کی مجھ سے پس کہا عمر نے یا رسول اللہ
کس طرح کلام کرتے ہو تم بدنوں سے کہ نہیں ہیں روحیں ان میں پس فرمایا کہ نہیں تم زیادہ سننے والے ان سے واسطے اس چیز کے کہ کہتا ہوں میں یعنی یہ بہت سننے
والے ہیں برابر ہیں تمہارے سننے میں یعنی یہ سنتے ہیں یہ کلام کہ کہتا ہوں میں سوا اسکے کہ نہیں طاقت رکھتے یہ کہ جواب دیں مجھ کو کچھ نقل کی یہ مسلم نے شرح
کتاب الجہاد میں بیان اسکا ہو چکا ہے ﴿وَعَنْ أُنَيْسَةَ بِنْتِ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ عَنْ أَبِيهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى زَيْدٍ يَعُودُهُ مِنْ
مَرَضٍ كَانَ بِهِ قَالَ لَيْسَ عَلَيْكَ مِنْ مَرَضِكَ بَأْسٌ وَلٰكِنْ كَيْفَ لَكَ إِذَا عُمِّرْتَ بَعْدِي فَعَمِيتَ قَالَ أَحْتَسِبُ وَأَصْبِرُ قَالَ إِذًا تَدْخُلُ
الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ قَالَ فَعَمِيَ بَعْدَمَا مَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَدَّ اللهُ عَلَيْهِ بَصَرَهُ ثُمَّ مَاتَ﴾ اور روایت ہے انیسہ بیٹی زید
بن ارقم کی سے کہ روایت کرتی ہے اپنے باپ سے یہ کہ آنحضرت تشریف لے گئے زید بن ارقم کے پاس اس حالت میں کہ عیادت کرتے تھے انکی بسبب بیماری کے کہ تھی انکو پس فرمایا
حضرت نے نہیں تجھ پر بسبب بیماری تیری کے کچھ ڈر ولیکن کیا حال ہوگا تیرا جس وقت کہ دراز ہوگی عمر تیری پیچھے میرے پس اندھا ہو جاوے گا تو کہا زید نے طلب ثواب کی
کروں گا میں اور صبر کروں گا حکم رب پر فرمایا حضرت نے اس وقت داخل ہوگا تو بہشت میں بے حساب کہا یعنی شخص راوی نے تھا زید پیچھے پیغمبر کے پس اندھا ہو گیا بعد مرنے پیغمبر کے

پھر پھیری اللہ تعالیٰ نے بینائی انکی پھر گیا فتح اور شاید کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں قبول کیا انکے لیے پھر نا بینائی انکی کا اسلئے کہ مشقت انکے صبر کی بہت اور اجر بہت شب ہوگا اور محبت بڑا پھر حاصل ہوئی انکو مدد اللہ کی بسبب صبر کے **وَعَنْ** اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَقَوَّلَ عَلَيَّ مَا لَمْ أَقُلْ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ وَذٰلِكَ أَنَّهُ بَعَثَ رَجُلًا فَكَذَبَ عَلَيْهِ فَدَعَا عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوُجِدَ مَيِّتًا قَدِ انْشَقَّ بَطْنُهُ وَلَمْ تَقْبَلْهُ الْأَرْضُ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ اور روایت ہے اسامہ بیٹے زید کے سے کہ کہا فرمایا آنحضرت نے کہ جو جھوٹ بولے اور بنالی مجھ پر یعنی قصداً وہ بات کہ نہیں کی میں نے پس چاہیے کہ ٹھکانا کرے جگہ اپنی آگ دوزخ سے اور یعنی سبب فرمانے اس حدیث کا یہ ہوا کہ آنحضرت نے بھیجا ایک شخص کو یعنی ایک قوم کے پاس یا کسی شخص کے پاس پس جھوٹ باندھا اسنے حضرت پر یعنی اور منکشف ہوا وہ حضرت پر یا پہونچی حضرت کو خبر اسکی پس بد دعا کی اسپر آنحضرت نے پس پایا گیا وہ شخص مردہ اس حال میں کہ تحقیق پھٹ گیا تھا پیٹ اسکا اور نہ قبول کیا اسکو زمین نے قبر کی اور یہ نشان دوزخی کا ہے اور یہ مؤید ہے اس جوینی کی کہ اسکا قائل ہے کہ جو جھوٹ بولے آنحضرت پر قصداً کافر ہو ترجمہ نقل کیں یہ دونوں حدیثیں بیہقی نے کتاب دلائل النبوۃ میں **وَعَنْ** جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ رَجُلٌ يَسْتَطْعِمُهُ فَأَطْعَمَهُ شَطْرَ وَسْقِ شَعِيْرٍ فَمَا زَالَ الرَّجُلُ يَأْكُلُ مِنْهُ وَامْرَأَتُهُ وَضَيْفُهُمَا حَتّٰى كَالَهُ فَفَنِيَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ لَمْ تَكِلْهُ لَأَكَلْتُمْ مِنْهُ وَلَقَامَ لَكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا ایک شخص کہ طعام طلب کرتا تھا حضرت سے پس دیا اسکو آنحضرت نے آدھا وسق جو کا پس ہمیشہ رہا وہ شخص کھاتا اس میں سے اور کھاتی بیوی اسکی بھی اس میں سے اور مہمان انکے یہاں تک کہ ناپا اس شخص نے اسکو کہ باقی رہا تھا کھانے سے پس تمام ہوگیا جلدی پس آیا وہ شخص آنحضرت کے پاس یعنی اور صورت حال عرض کی پس فرمایا آنحضرت نے اگر نہ ناپتا تو اسکو تو البتہ کھاتے رہتے تم یعنی تو اور بیوی تیری اور مہمان تیرے اس میں سے ہمیشہ اور البتہ باقی رہتا وہ تمہارے لیے یعنی ہمیشہ نبی صلعم کی برکت سے نقل کی یہ مسلم نے **وَعَنْ** عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةٍ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْقَبْرِ يُوصِي الْحَافِرَ يَقُولُ أَوْسِعْ مِنْ قِبَلِ رِجْلَيْهِ أَوْسِعْ مِنْ قِبَلِ رَأْسِهِ فَلَمَّا رَجَعَ اسْتَقْبَلَهُ دَاعِي امْرَأَتِهِ فَأَجَابَ وَنَحْنُ مَعَهُ فَجِيءَ بِالطَّعَامِ فَوَضَعَ يَدَهُ ثُمَّ وَضَعَ الْقَوْمُ فَأَكَلُوا فَنَظَرْنَا إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلُوكُ لُقْمَةً فِي فِيْهِ ثُمَّ قَالَ أَجِدُ لَحْمَ شَاةٍ أُخِذَتْ بِغَيْرِ إِذْنِ أَهْلِهَا فَأَرْسَلَتِ الْمَرْأَةُ تَقُولُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أَرْسَلْتُ إِلَى النَّقِيْعِ وَهُوَ مَوْضِعٌ يُبَاعُ فِيْهِ الْغَنَمُ لِيُشْتَرٰى لِي شَاةٌ فَلَمْ تُوجَدْ فَأَرْسَلْتُ إِلٰى جَارٍ لِي قَدِ اشْتَرٰى شَاةً أَنْ يُرْسِلَ بِهَا إِلَيَّ بِثَمَنِهَا فَلَمْ يُوجَدْ فَأَرْسَلْتُ إِلَى امْرَأَتِهِ فَأَرْسَلَتْ إِلَيَّ بِهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْعِمِي هٰذَا الطَّعَامَ الْأَسْرٰى رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ اور روایت ہے عاصم بن کلیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اسنے نقل کی ایک شخص سے انصار میں سے کہ کہا نکلے ہم ہمراہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے نماز جنازہ کے پس دیکھا میں نے پیغمبر صلعم کو اس حال میں کہ وہ بیٹھے تھے پاس قبر کے کہ کھودتے تھے وصیت کرتے تھے آنحضرت گورکن کو فرماتے تھے فراخ کر میت کے پانوں کی طرف سے اور فراخ کر اسکے سر کی جانب سے پس جب پھرے آنحضرت یعنی میت کو دفن کر کر سامنے سے آیا آنحضرت کے دعوت کرنے والا طعام کی اس میت کی بیوی کی طرف سے پس قبول کی حضرت نے دعوت اسکی اور گئے اسکے گھر میں اور ہم ساتھ آنحضرت کے تھے یعنی ہم بھی گئے اور طفیلی آنحضرت کے ہوئے یا آنحضرت کی دعوت مع جماعت کے کی تھی پس لایا گیا طعام پس رکھا آنحضرت نے دست مبارک اپنا یعنی اس طعام میں کھانے کے لیے پھر رکھے قوم نے ہاتھ اپنے پس کھایا انہوں نے طعام اور ظاہر اس حدیث سے اعتراض وارد ہوتا ہے ان روایتوں پر کہ بیان کی ہیں علمائے مذہب ہمارے کی کہ مکروہ ہیں کھانا طعام کا پہلے دن یعنی جس دن میت مرا ہو یا تیسرے دن یا بعد ہفتہ کے کما فی البزازیہ اور خلاصہ میں ذکر کیا گیا ہے کہ نہیں مباح ہے کرنا ضیافت کا تیسرے دن اور کہا زیلعی نے کہ نہیں مضائقہ ہے بیٹھنے کا مصیبت کے لیے تین دن تک مسانیر ترکیب ہو منع چیزوں کے کرنا بچھانا بچھونے کا ہے اور کرنا کھانے کا اہل بیت کی طرف سے اور کہا ابن ہمام نے کہ مکروہ ہے کرنا ضیافت کا اہل میت

کی طرف اور ہو نہ بسبب عادت یہ بیان کیا ہے کہ طعام شروع ہوئے سے پہلے روز میں نہ شروع کرے کہ ماتم ہے اور وہ ضیافت بدعت ہے جو روایت کیا ابن ماجہ اور ابن حبان نے ساتھ اسناد صحیح کے جریر بن
عبداللہ سے کہا گنتے تھے ہم جمع ہونے کو اہل میت کے پاس اور کھانا پکانے کو نیاحہ سے انتہی سو لائق ہے کہ تقیید کیا جاوے کلام فقہا کا ساتھ نوع خاص کے کہ وہ ایسا جمع ہونا ہے کہ موجب ہو
میت کے گھر والوں کی حیا کا پس کرتا ہو ناچار اور دوسرے حیا کے کھلاویں انکو جیسا کہ اولیٰ محمل کیا جاوے کلام فقہا کا اوپر اس کے بعض وارثوں کے صغیر ہیں یا غائب یا نہ پہچانی جاوے رضا اسکی یا طعام
مال میت سے جبکہ نہ معلوم ہو رضا اسکی کے یا طعام شخص معین کا ہو کہ لیے اپنے مال میں سے اور وہ نہ نکلے اور یہی قسم ہے جو محمل کرنا چاہیے کہ ان صورتوں میں مکروہ ہوگا طعام میت اور اسی پر محمل کیا جاوے
قول قاضی خان کا کہ مکروہ ہے کرنا ضیافت کا ایام مصیبت میں اسلیے کہ وہ ایام مصیبت کے ہیں پس نہیں لائق ہے ان ایام میں وہ چیز کہ ہو واسطے سرور کے اور اگر کرے کھانا فقیروں کے لیے
تو اچھا ہے اور اسی پر محمول ہے وصیت کرنے ساتھ اپنے کھانے کے بعد موت میت کے تاکہ کھلاویں لوگوں کو تین دن تک پس باطل ہے یہ جیسا صحیح تر روایت کے اور بعضوں نے کہا جائز ہے یہ تہائی
مال میں سے اور یہ ظاہر تر ہے انتہی لکھا ہے مولف اس کتاب کا کہ ملا علی کی اوپر کی تحقیق سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ مطلق طعام میت کی اجازت انہوں نے دے دی
ہے بلکہ اگر ان اقسام میں غور کریں تو یہاں کے طعام مرسومہ ان اقسام سے خالی نہیں یا ہونگے کہیں ایک قسم پائی جاتی ہے کہیں کوئی اور اگر تأمل کریں تو اس حدیث میں کھانا
کھلانا وارد ہے کہ جو قاضی خان نے لکھا ہے کہ اگر کرے کھانا فقیروں کے لیے تو اچھا ہے پس ظاہر آنحضرت کو بطور ہدیہ کے اور آپ کے ہمراہیوں کو بطور صدقہ کے اکتساب
ثواب کے لیے کھلایا ہو اور علاوہ اسکے بعض فقہا لکھتے ہیں کہ جو لوگ تجہیز وتکفین وتدفین میت میں مشغول ہوں انکو کھانا اس طعام کا جائز ہے پس سبب صاحب
جو میت کو دفن کر کے پھرے انکو کھلایا پس تھا جو طعام مصیبت کو مکروہ لکھتے ہیں اس سے خود انہوں نے انکو مستثنیٰ کر لیا ہے پس حدیث میں اور فقہ کی روایتوں میں
کچھ تعارض نہ رہا واللہ اعلم بالصواب ترجمہ پس دیکھا ہم نے طرف آنحضرت کے کہ چباتے ہیں لقمہ کو اور پھیرتے ہیں اسکو اپنے دہن مبارک میں اور نگلتے نہیں پھر فرمایا
آنحضرت نے کہ پاتا ہوں میں اس گوشت کو گوشت ایسی بکری کا کہ لے لی گئی ہے بے اجازت اور بے رضا مالک اسکی کے پس بھیجا اس عورت نے کسی کو آنحضرت
پاس درحالیکہ کہتے تھے یا رسول اللہ تحقیق میں نے بھیجا تھا خادم کو طرف نقیع کے اور نقیع ایک موضع ہے کہ بیچی جاتی ہیں اس میں بکریاں ف ع کہ نسخہ صحیح ہے بعض نسخوں
میں اور یہ نقیع نون سے ایک موضع ہے جانب وادی عقیق کے قریب بیس کوس کے ہے مدینہ سے غیر بقیع کے ساتھ باء کے کہ مقبرہ ہے مدینہ کا وہاں ہے ترجمہ تاکہ خرید کی جاوے میرے لیے ایک
بکری پس نہ پائی گئی بکری پس بھیجا میں نے کسی کو پاس ہمسایہ اپنے کے کہ تحقیق خرید کی تھی اس نے ایک بکری کہ بھیجدے اس بکری خریدی ہوئی کو ساتھ مول اسکے
کے کہ جس مول کو لی تھی پس نہ پایا گیا ہمسایہ پس بھیجا میں نے ہمسایہ کی بیوی کے پاس پس بھیجدی اس نے طرف میرے وہ بکری ف ع پس ظاہر یہ ہے کہ خریدنا اسکا درست نہ تھا
اسلیے کہ اذن اسکے ہمسایہ کا اور رضا اسکی صحیح نہ تھی اور یہ قریب بیع فضولی کے ہے کہ موقوف ہوتی ہے اوپر اجازت مالک اسکے کے اور بہر تقدیر یہ اس میں شبہہ قوی تھا
ترجمہ پس فرمایا آنحضرت نے کہ کھلا دے یہ طعام قیدیوں کو ف ع اسری جمع اسیر کی ہے یعنی بندی سکا اور غالب یہ ہے کہ وہ فقیر ہونگے اور کہا طیبی نے کہ وہ کافر تھے
اور یہ اسلیے فرمایا کہ جب نہ پایا گیا مالک بکری کا تاکہ اجازت لیں اور بخشوا دیں اس سے اور طعام بگڑ جاتا تھا اور انکو کھلانا بھی ضرور تھا پس حکم فرمایا انکے کھلانے
کا انتہی اور لازم آئی اس عورت پر قیمت بکری کی بسبب تلف کرنے اسکے کے اور واقع ہوا یہ تصدق اس عورت کی طرف سے ترجمہ نقل کی یہ ابوداؤد نے
اور بیہقی نے دلائل النبوت میں ۞ وَعَنْ حِزَامِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ حُبَيْشِ بْنِ خَالِدٍ وَهُوَ أَخُو أُمِّ مَعْبَدٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أُخْرِجَ مِنْ مَكَّةَ خَرَجَ مُهَاجِرًا إِلَى الْمَدِينَةِ هُوَ وَأَبُو بَكْرٍ وَمَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ وَدَلِيلُهُمَا
عَبْدُ اللهِ اللَّيْثِيُّ مَرُّوا عَلَى خَيْمَتَيْ أُمِّ مَعْبَدٍ فَسَأَلُوهَا لَحْمًا وَتَمْرًا لِيَشْتَرُوهُ مِنْهَا فَلَمْ يُصِيبُوا عِنْدَهَا شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ وَكَانَ
الْقَوْمُ مُرْمِلِينَ مُسْنِتِينَ فَنَظَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى شَاةٍ فِي كِسْرِ الْخَيْمَةِ فَقَالَ مَا هٰذِهِ الشَّاةُ يَا أُمَّ مَعْبَدٍ قَالَتْ
شَاةٌ خَلَّفَهَا الْجَهْدُ عَنِ الْغَنَمِ قَالَ هَلْ بِهَا مِنْ لَبَنٍ قَالَتْ هِيَ أَجْهَدُ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ أَتَأْذَنِينَ لِي أَنْ أَحْلُبَهَا قَالَتْ بِأَبِي أَنْتَ
وَأُمِّي إِنْ رَأَيْتَ بِهَا حَلَبًا فَاحْلُبْهَا فَدَعَا بِهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَسَحَ بِيَدِهِ ضَرْعَهَا وَسَمَّى اللهَ تَعَالَى وَدَعَا لَهَا

فدعا بها فاعتقلها فمسح ضرعها وسمى الله ودعا لها في شاتها فتفاجت عليه ودرت واجترت فدعا باناء يربض الرهط فحلب فيه ثجا حتى علاه البهاء ثم سقاها حتى رويت وسقى اصحابه حتى رووا وشرب آخرهم ثم حلب فيه ثانيا بعد بدء حتى ملأ الاناء ثم غادره عندها وبايعها وارتحلوا عنها رواه في شرح السنة وابن عبد البر في الاستيعاب وابن الجوزي في كتاب الوفاء وفي الحديث قصة

اور روایت ہے حزام بن ہشام سے کہ انہوں نے نقل کی اپنے باپ سے یعنی ہشام سے انہوں نے نقل کی یہ حزام کے دادا ہیں کہ نام انکا حبیش بن خالد ہے اور حبیش بھائی ہے ام معبد کا اور نام ام معبد کا عاتکہ بنت خالد خزاعیہ ہے اور وہ ایک عورت تھی کہ آنحضرت راہ ہجرت میں انکے خیمہ میں تشریف لائے اور وہ اسلام لائی اور تھی وہ قوی تکیہ لگا کر بیٹھتی خیمہ کے صحن میں اور کھانا پانی دیتی فقیروں اور مسافرین کو ترجمہ روایت کرتا ہے حبیش یہ کہ آنحضرت جس وقت کہ حکم کئے گئے نکلنے کا مکہ سے نکلے ہجرت کرنے والے مکہ سے طرف مدینہ کے آنحضرت اور ابوبکر اور غلام آزاد ابی بکر کا عامر بن فہیرہ اور رہبر آنحضرت اور ابی بکر کا عبد اللہ یعنی کہ انکو ہمراہ لیا تھا راہ بتلانے کے واسطے یہ چاروں تن مدینہ میں چلے جاتے تھے کہ گذرے اوپر دو خیموں ام معبد کے کہ تھی جنگل میں رہتے تھے پس طلب کیا گوشت اور خرما خریدنے کو اس سے پس نہ پایا اسکے پاس کچھ انہیں سے یعنی گوشت اور خرما کہ ذکر کئے گئے ہیں اور تھے لوگ بے زاد یعنی بے توشہ قحط زدہ پس دیکھا آنحضرت نے طرف ایک بکری کی کہ خیمہ کے ایک جانب میں تھی پس فرمایا آنحضرت نے کہ کیا حال ہے اس بکری کا اے ام معبد کہا ام معبد نے کہ چھوڑ رکھا ہے اسکو دبلا پن نے ریوڑ کے ساتھ جانے سے یعنی بسبب ناتوانی اور دبلا پن کے ہمراہ بکریوں کے جنگل میں چرنے کو نہیں جا سکتی فرمایا آنحضرت نے کیا ہے اسکے کچھ دودھ کہا ام معبد نے کہ یہ بکری بہت گرفتار مشقت اور دبلا پن سے ہے کہ ہووے اسکے دودھ یعنی بالکل اسمیں دودھ نہیں فرمایا آنحضرت نے کیا اذن دیتی ہے تو مجھکو یہ کہ دودھ دوہوں میں اسکا کہا ام معبد نے کہ باپ اور ماں میرے فدا آپ کے ہوں اگر دیکھیں آپ اسمیں دودھ تو دوہ لیں یعنی دودھ اسمیں ہے ہی نہیں کیا دوہیے گا آپ اسکو پس طلب کیا بکری کو آنحضرت نے اور ہاتھ پھیرا اسکے تھنوں پر اور بسم اللہ کہی اور دعا کی ام معبد کے لیے بکری کے حق میں پس پاؤں پھیلائے بکری نے دودھ دوہنے کے لیے سامنے حضرت کے جیسے کہ عادت دودھ والے جانور کی ہے کہ وقت دوہنے کے دونوں پاؤں پھیلا دیتا ہے اور دودھ دیا اور جگالی کرنے لگی پس منگوایا حضرت نے ایسا برتن کہ سیر کرے ایک گروہ کو پھر دوہا بیچ اس برتن کے دودھ خوب بہتا ہوا یہاں تک کہ آگیا اسکے جھاگ دودھ کی پھر پلایا اسکو ام معبد کو یہاں تک کہ سیر ہو گئی اور پلایا ساتھ والوں اپنے کو یہاں تک کہ سیراب ہو گئے پھر پیا حضرت نے بعد سب کے یعنی بموجب حدیث ساقی القوم آخرهم شربا کے پھر دوہا اسمیں دوسری بار بعد پہلی بار کے یہاں تک کہ بھر گیا برتن پھر باقی چھوڑا دودھ ام معبد کے پاس یعنی تاکہ دکھاوے وہ اپنے خاوند کو بطور معجزہ حضرت کا اور بیعت لی آنحضرت نے ام معبد سے اسلام پر اور کوچ کیا ام معبد کے پاس سے نقل کی بغوی نے شرح السنہ میں اور ابن عبد البر نے استیعاب میں اور ابن جوزی نے کتاب الوفا میں اور حدیث میں قصہ طویل ہے شرح اور وہ یہ ہے کہ جب آنحضرت نے کوچ کیا ابو معبد خاوند ام معبد کا آیا اور گھر میں دودھ دیکھا کہا یہ کیا ہے اور کہاں سے آیا ہے پس ذکر کیں ام معبد نے صفتیں اور شمائل آنحضرت کے خوب فصیح عبارت سے پس کہا ابو معبد نے کہ یہ ہوگا صاحب قریش کا کہ انکی ہیں یہی صفتیں انکی کہ میں نے البتہ ارادہ قصد رکھتا ہوں میں کہ پاؤں میں صحبت انکی اگر انکی راہ پاؤں اور آیا ہے کہ جب آنحضرت ہجرت کر کے نکلے اور اہل مکہ نے نہ جانا کہ کہاں اور کس طرف گئے تو ایک جن پہاڑ ابو قبیس پر آیا اور کہتا تھا یہ ایک بیتیں پڑھیں لوگ آواز سنتے تھے اور کسی کو دیکھتے نہ تھے انہیں سے دو بیتیں یہ ہیں قطعہ جزی اللہ رب الناس خیر جزائہ ۔ رفیقین حلا خیمتی ام معبد ۔ ہما نزلا بالہدی واہتدت بہ ۔ فقد فاز من امسی رفیق محمد

باب الکرامات

باب ہے بیچ بیان کرامتوں کے قسم کلمات جمع کرامت کی ہے اور وہ اسم اکرام و تکریم سے ہے اور کرامت کہتے ہیں فعل خارق عادت کو کہ نہ مقرون ہو ساتھ دعوی نبوت اور مقابلہ کفار کے اور اقرار کیا ہے کرامت کا اہل سنت نے اور انکار کیا ہے اسکا معتزلہ نے فتح الحق اتفاق کئے ہیں اوپر جائز ہونے وقوع کرامت کے اولیا اور ولی وہ شخص ہے کہ عارف ہو ذات اور صفات حق کا بقدر طاقت بشری کے اور مواظب ہو اوپر کرنے طاعت کے اور ترک کرنے منہیات کے غیر منہمک ہو لذات شہوات میں اور کامل ہو تقوی اور اتباع میں بحسب اتفاق و ترتیب ثابت کے اور دلیل اوپر واقع ہونے کرامت کے کتاب و سنت اور تواتر اخبار ہے صحابہ اور انکے بعد والوں سے یعنی تواتر معنوی اس طرح کا کہ قدر مشترک میں درمیان انکے قسم الفعال اور ترک عناد کے مجال شبہ اور انکار کی

نہیں چنانچہ معلوم ہے بعضے اکابر مشائخ طریقت سے مانند حضرت سید عبدالقادر جیلانی وغیرہم رحمہم اللہ کی کرامات ایسی حد کثرت کو پہنچی ہیں کہ ان کا گنت نہیں چنانچہ بعضے مشائخ اہل زمانہ
انکے سے منقول ہے کہ نہیں آپکی مانند شہرہ ہوئے تھیں کہ پے در پے صادر ہوتی تھیں کبھی نہیں ظاہر ہوتیں کبھی تھے اور معتزلہ اور بعضے اتباع انکے منکر ہوئے ہیں
کرامت کے اور بعضوں نے کہا کہ صادر نہیں ہوتی کرامت ولی سے بقصد و اختیار بلکہ بے قصد و اختیار ہوتی ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ کرامت جنس معجزہ سے نہیں ہوتی ہے جو
مانند پیدا ہونے طعام قلیل کے اور جوش مارنے پانی کے انگلیوں سے اور مانند انکے اور حق یہ ہے کہ جائز ہے واقع ہونا کرامت کا بقصد و اختیار اور بے قصد اور جنس معجزہ
اور غیر معجزہ سے اور تمام کلام اثبات کرامت میں مع دلائل و رفع شبہہ مخالفوں کے علم کلام کی کتابوں میں مذکور ہے ولا حاجۃ الی البیان بعد العیان **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** انس ان اسید بن حضیر و عباد بن بشر تحدثا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی حاجۃ لہما حتی ذہب من اللیل ساعۃ فی لیلۃ شدیدۃ الظلمۃ ثم خرجا من عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینقلبان وبید کل واحد منہما عصیۃ فاضاءت عصا احدہما لہما حتی مشیا فی ضوءہا حتی اذا افترقت بہما الطریق اضاءت للآخر عصاہ فمشی کل واحد منہما فی ضوء عصاہ حتی بلغ اہلہ رواہ البخاری روایت ہے انس سے یہ کہ اسید بن حضیر اور عباد بن بشر کہ دونوں صحابی جلیل القدر ہیں باتیں
کر رہے تھے نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ کسی حاجت کے کہ تھی ان دونوں کو یہاں تک کہ گئی ان سے ایک ساعت طویلہ یعنی بڑی رات جاتی رہی باتیں
کرنے میں بیچ رات نہایت اندھیری کے پھر باہر کو نکلے وہ دونوں آنحضرت کے پاس سے اس حال میں کہ پھرے وہ طرف گھر اپنے کے اور بیچ ہاتھ ہر ایک کے تھی ایک لاٹھیاں تھیں
پس روشن ہوئی لاٹھی ایک کی ان دونوں میں سے واسطے دونوں کے یہاں تک کہ چلے دونوں بیچ روشنی اس لاٹھی کے یہاں تک کہ جب جدی ہوئی راہ
دونوں کی یعنی ایسی جگہ پہونچے کہ وہاں سے ہر ایک کے گھر کو راہ جدی جاتی تھی روشن ہوئی دوسرے کے لیے بھی لاٹھی اسکی پس چلا ہر ایک ان دونوں میں سے بیچ روشنی لاٹھی
اپنی کے یہاں تک کہ پہونچا ہر ایک اپنے اہل میں نقل کی یہ بخاری نے اور ایک روایت بخاری کی میں یوں آیا ہے کہ باہر نکلے وہ دونوں صحابی آنحضرت کے پاس سے
اندھیری رات میں اس حال میں کہ انکے ساتھ مانند دو چراغوں کے تھے روشن اور جب جدا ہوئے ساتھ ہر ایک کے ایک ایک چراغ جدا یہاں تک کہ آیا ہر ایک اہل اپنے
میں **وعن** جابر قال لما حضر احد دعانی ابی من اللیل فقال ما ارانی الا مقتولا فی اول من یقتل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وانی لا اترک بعدی اعز علی منک غیر نفس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وان علی دینا فاقض واستوص باخواتک خیرا فاصبحنا فکان اول قتیل ودفنت معہ آخر فی قبرہ رواہ البخاری روایت ہے جابر سے کہا جب پیش آئی جنگ احد بلایا مجھکو میرے باپ نے
بعض رات میں پس کہا نہیں گمان کرتا میں اپنے تئیں مگر مارا گیا ہے اول ان لوگوں کے کہ مارے جاوینگے آنحضرت کے یاروں میں سے اور تحقیق میں نہیں چھوڑتا پیچھے اپنے کسی کو
کہ عزیز زیادہ ہو میرے نزدیک تجھ سے سوا ذات مبارک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ وہ سب سے زیادہ عزیز ہیں اور محبوب میرے نزدیک حتی کہ میری جان سے بھی اور تحقیق
مجھ پر دین یعنی قرض بہت سا ہے پس ادا کرنا یعنی جلدی سے اور قبول کر وصیت میری اپنی بہنوں کے حق میں کہ انسے نیکی کرنا اور بھلائی کرنا پس صبح کی ہم نے پس ہوا وہ اول قتیل
کیا گیا اس غزوے میں اور دفن کیا میں نے اسکو ساتھ ایک اور شخص کے ایک قبر میں نقل کی یہ بخاری نے ف ع یہ جب کہ حکم آنحضرت نے حکم دیدیا تھا شہدا کے حق میں کہ دو دو کو
ایک قبر میں دفن کریں اور وہ شخص عمرو بن جموح تھے یار والد جابر کے اور بہنوئی انکے اس میں دلیل ہے کہ وقت ضرورت کے جائز ہے دفن کرنا دو کا ایک قبر میں
وعن عبد الرحمن بن ابی بکر ان اصحاب الصفۃ کانوا اناسا فقراء وان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من کان عندہ طعام
اثنین فلیذہب بثالث ومن کان عندہ طعام اربعۃ فلیذہب بخامس او سادس وان ابا بکر جاء بثلثۃ وانطلق النبی صلی اللہ علیہ
وسلم بعشرۃ وان ابا بکر تعشی عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم لبث حتی صلیت العشاء ثم رجع فلبث حتی تعشی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فجاء بعد ما مضی من اللیل ما شاء اللہ قالت لہ امرأتہ ما حبسک عن اضیافک قال او ما عشیتہم قالت ابوا حتی تجیء فغضب

وَقَالُوْا لَا نَطْعَمُهُ أَبَدًا فَحَلَفَتِ الْمَرْأَةُ أَنْ لَّا تَطْعَمَهُ حَتّٰى يَطْعَمَهُ وَحَلَفَ الْأَضْيَافُ أَنْ لَّا يَطْعَمُوْهُ قَالَ أَبُوْبَكْرٍ كَانَ هٰذِهٖ مِنَ الشَّيْطَانِ فَدَعَا بِالطَّعَامِ فَأَكَلَ وَأَكَلُوْا فَجَعَلُوْا لَا يَرْفَعُوْنَ لُقْمَةً إِلَّا رَبَتْ مِنْ أَسْفَلِهَا أَكْثَرُ مِنْهَا فَقَالَ يَا أُخْتَ بَنِيْ فِرَاسٍ مَا هٰذَا قَالَتْ وَقُرَّةِ عَيْنِيْ إِنَّهَا الْآنَ لَأَكْثَرُ مِنْهَا قَبْلَ ذٰلِكَ بِثَلٰثِ مِرَارٍ فَأَكَلُوْا وَبَعَثَ بِهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَنَّهُ أَكَلَ مِنْهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَذُكِرَ حَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ كُنَّا نَسْمَعُ تَسْبِيْحَ الطَّعَامِ فِي الْمُعْجِزَاتِ

اور روایت ہے عبدالرحمن بن ابی بکرؓ سے کہا تحقیق صحاب صفہ تھے فقیر لوگ شرح صفہ ایک جگہ تھی بنی ہوئی مسجد سے کہ وہاں کتنے ایک فقیر صحابہ میں سے شب باش رہتے تھے پس اسی کی طرف منسوب ہوئی اور کوئی شخص جب مدینہ میں آتا اگر اسکا کوئی جان پہچان ہوتا تو اسکے پاس اترتا اور نہ اترتا صفہ میں اور انکو اضیاف المسلمین کہتے تھے کہ وہ اہل عیال و مال و منال کچھ نہ رکھتے تھے اور تھے مشاہیر انکے ابوذر غفاری عمار بن یاسر سلمان فارسی صہیب بلال ابوہریرہ خباب بن ارت حذیفہ بن الیمان ابوسعید خدری بشیر بن الخصاصیہ ابو مویہبہ مولیٰ آنحضرتؐ کے وغیرہم ترجمہ اور تحقیق آنحضرتؐ نے فرمایا یعنی ایک دن کہ جس شخص کے پاس ہو طعام دو شخصوں کا یعنی اسکے عیال میں پس چاہیے کہ لیجاوے تیسرے شخص کو یعنی ان صحاب صفہ میں سے اور جسکے پاس ہو طعام چار شخصوں کا پس چاہیے کہ لیجاوے پانچویں کو یعنی اگر نہ ہو اسکے پاس اسقدر کہ قوت ہو انکے زیادہ کا بلکہ نہیں کی قدر ہی یا لیجاوے چھٹے کو شرح یعنی اگر ہو اسکے پاس قوت چھ کا پس لفظ او تنویع کے لیے ہے یا تخییر کے لیے اور احتمال ہے کہ ہو شک کے لیے یا یعنی بل کے ہے واسطے مبالغہ کے در باب ضیافت کے بنا بر اسکے کہ مقتضا اسکا کہ جسکے پاس طعام دو کا ہو تو تیسرے کو لیجاوین یہ ہے کہ جسکے پاس طعام چار کا ہو تو لیجاوین دو کو بلکہ روایت کیا ہے احمد اور مسلم اور ترمذی اور نسائی نے جابر سے بطریق مرفوع کے کہ طعام ایک کا کفایت کرتا ہے دو کو اور طعام دو کا کفایت کرتا ہے چار کو اور طعام چار کا کفایت کرتا ہے آٹھ کو ترجمہ اور تحقیق ابوبکرؓ لائے تین شخصوں کو اور لے گئے آنحضرتؐ دس شخصوں کو اور ابوبکر صدیقؓ نے کھایا طعام شب کا نزدیک آنحضرتؐ کے پھر ٹھہرے رہے ابوبکرؓ آنحضرتؐ کے پاس یعنی بعد کھانے کے یہاں تک کہ پڑھی گئی نماز عشا کی پھر پھرے ابوبکرؓ طرف گھر آنحضرتؐ کے پس ٹھہرے رہے یہاں تک کہ کھایا رات کا کھانا آنحضرتؐ نے شرح یعنی تنہا اور یا مہمانوں سمیت اور یہ تکرار واسطے شروع کرنے قصہ دوسرے کے ہے اور یہ بھی ہے کہ اول جملہ میں بیان ابوبکرؓ کے کھانا کھانے کا ہے اور دوسرے میں کھانا کھانے پیغمبر خدا صلعم کا اور اس عرصہ میں اہل عیال ابوبکر صدیقؓ کے اور مہمان سب منتظر رہے ترجمہ پس آئے ابوبکر صدیقؓ گھر میں بعد گذرنے رات کے جسقدر کہ چاہا اللہ تعالیٰ نے کہا حضرت ابوبکرؓ سے انکی بیوی نے کس چیز نے باز رکھا تجھکو تیرے مہمانوں سے یعنی کیوں تاخیر کی تو نے کہ مہمانوں نے انتظار تیرا کیا کہا ابوبکرؓ نے کیا نہیں طعام کھلایا تو نے مہمانوں کو کہا حضرت ابوبکرؓ کی بیوی نے کہ انکار کیا انہوں نے کھانے سے یہاں تک کہ آوے تو یعنی اور شریک ہو انکے ساتھ کھانے میں پس غصے ہوئے ابوبکرؓ یعنی اپنے اہل پر بگمان اسکے کہ انہوں نے قصور کیا الحاح و مبالغہ میں اور کہا قسم ہے خدا کی نہ کھاؤنگا میں اس طعام کو ہرگز پس قسم کھائی ابوبکرؓ کی بیوی نے یہ کہ نہ کھاویگی وہ شخص اس طعام کو یعنی ہرگز جیسے کہ ایک نسخہ میں ہے لفظ ابدا کا اور کہا قسم کھائی مہمانوں نے یہ کہ نہیں کھانے کے اسکو اکیلے یا مطلق کہا ابوبکرؓ نے کہ ہے یہ غصہ میرا اور قسم کھانا شیطان سے یعنی اسکے اغواء سے پس اسی وقت غصہ سے باز آئے اور استغفار کی پس منگایا ابوبکرؓ نے طعام اور کھایا انہوں نے اور انکے اہل عیال و مہمانوں نے شرح اگر کوئی کہے کہ حضرت ابوبکرؓ نے خلاف قسم کے کیوں کیا تو جواب اسکا یہ ہے کہ اس سبب سے انہوں نے خلاف قسم کے کیا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ جو کوئی قسم کھاوے ایک امر پر اور دیکھے غیر اسکا بہتر تو چاہیے کہ کفارہ دے وہ امر اور کفارہ دے قسم کا ترجمہ پس ہوئے حضرت ابوبکرؓ اور انکے مہمان کہ نہ اٹھاتے تھے لقمہ یعنی رکابی سے مونہوں کی طرف مگر کہ بڑھ جاتا تھا طعام اس لقمہ کے نیچے سے یعنی اس جگہ سے کہ لیا جاتا تھا نوالہ وہاں سے زیادہ اس نوالہ سے پس کہا ابوبکرؓ نے اپنی بیوی سے اے بہن بنی فراس کی کیا ہے یہ امر عجیب یعنی بڑھنا طعام کا شرح لفظ فراس ساتھ زیر فے کے اور سین مہملہ کے نام ایک قبیلہ کا ہے اور حضرت ابوبکرؓ کی بیوی کہ نام انکا ام رومان تھا اس قبیلہ میں کی تھیں ترجمہ کہا ابوبکرؓ کی بیوی نے قسم اپنی ٹھنڈک آنکھ کی شرح کہ مراد اس سے ابوبکر صدیقؓ ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ آنحضرتؐ مراد ہیں اور قرۃ العین عبارت خوشی اور دیکھنے محبوب کے سے ہے اسلیے کہ یا تو قر سے ہے ساتھ پیش قاف کے بمعنی خنکی کے یا قر سے ساتھ زبر قاف کے بمعنی قرار کے اور آنکھ دیکھنے

محبوب سے کے خشک ہوتی ہے اور بڑ قرار کرے اسی پر نہیں دیکھتی ترجمہ تحقیق یہ پیالہ یعنی کہا کہ پیالہ میں ہے باب سے چند بار ہو اور اس سے کچھ بچا ہے کہ تھا پس کھایا سب نے اور بچا
ابوبکر نے اسکو پاس آنحضرت کے پس روایت کیا گیا ہے کہ آنحضرت نے کھایا اس طعام میں سے نقل کی بخاری اور مسلم نے اور ذکر کی گئی حدیث عبد اللہ بن مسعود کی کہا تھا
اسکی یہ ہے کنا نسمع تسبیح الطعام باب المعجزات میں **الفصل الثانی** فصل دوسری عن عائشة قالت لما مات النجاشي كنا نتحدث انه لا يزال
يرى على قبره نور رواه ابو داود روایت ہے عائشہ سے کہا جب مر گیا نجاشی یعنی ہم آپس میں باتیں کرتے تھے اور کہتے کہ تحقیق ہمیشہ دیکھا جاتا ہے انکی قبر پر نور نقل کی یہ ابو داود
نے فوت ہوئے یعنی حبشہ میں … یہیں کہ یہ امر مشہور تھا درمیان ہمارے اور ذکر کیا جاتا تھا آپس کو یعنی کہتے تھے ہم میں نور قبر انکی کا اور نہیں متصور ہو سکتا ہوا جھوٹ یہ
پس یہ قریب تھا تو سکے ہمراہ نجاشی ساتھ تخفیف جیم کے اور جزم ی آخر میں بادشاہ حبشہ کا تھا پہلے نصرانی مذہب پر تھا پھر آنحضرت پر ایمان لایا اور حبشہ ہی میں … اور آنحضرت نے مدینہ
میں غائبانہ اسکے جنازہ کی نماز پڑھی اور ظاہر یہ ہے کہ مراد نور سے نور محسوس ہے مانند نور چراغ یا چاند اور آفتاب کے اور یہ ہو سکتا ہے کہ عبارت ہو اور برسبب تر و تازگی سے کہ پیدا
ہوا ہے دلوں میں انکی قبر کی زیارت سے واللہ اعلم وعنها قالت لما ارادوا غسل النبي صلى الله عليه وسلم قالوا لا ندري انجرد رسول الله صلى
الله عليه وسلم من ثيابه كما نجرد موتانا ام نغسله وعليه ثيابه فلما اختلفوا القى الله عليهم النوم حتى ما منهم رجل الا وذقنه في صدره
ثم كلمهم مكلم من ناحية البيت لا يدرون من هو اغسلوا النبي صلى الله عليه وسلم وعليه ثيابه فقاموا فغسلوه وعليه قميصه
يصبون الماء فوق القميص ويدلكونه بالقميص رواه البيهقي في دلائل النبوة اور روایت ہے انہی عائشہ سے کہا جب چاہا صحابہ نے کہ غسل دیں نبی صلعم
کا بعد وفات کہا ہمیں نہیں جانتے ہم کیا ننگا کریں آنحضرت کو انکے کپڑوں سے یعنی اور جو مکان میں ستر تھا اور کپڑے سے جیسے کرتے ہیں ہم مردوں کے لیے یا غسل دیں ہم انکو حال میں کہ اوپر ان
انکے بدن مبارک کپڑے انکے ہوں یعنی ہیں کہ پس اختیار کیا بعضوں نے برہنہ کرنا بقیاس و روکے اور بعضوں نے یہ برہنہ کرنا بسبب خصوصیت کے ترجیح پس جب اختلاف کیا صحابہ نے تو ڈالی
یعنی مسلط کی اللہ تعالیٰ نے اوپر انکے نیند یہاں تک کہ تھا نہیں کوئی شخص مگر کہ ٹھوڑی اسکے سینہ تک تھی یعنی سوگئے تھے پھر کلام کیا انسے کلام کرنے والے نے یعنی غیب سے کونے میں سے اس حال میں کہ نہیں
جانتے تھے وہ کہ کون ہے یہ کلام کرنے والا کہ غسل دو آنحضرت کو اس حال میں کہ ہوں اوپر کپڑے انکے پس کھڑے ہوئے صحابہ اور غسل دیا آنحضرت کو اس حال میں کہ اوپر قمیص انکا تھا اور ڈالتے تھے پانی
قمیص پر اور ملتے تھے آنحضرت کے بدن کو ساتھ کرتے کے اور نقل کیا ہے نووی سے کہ صواب یہ ہے کہ وہ کپڑا کہ غسل دیا تھا انہیں اسکو اتار ڈالا وقت کفن دینے کے
اور یہ جو روایت کیا ہے کہ نہیں اتارا اور کفن کے نیچے رہنے دیا ضعیف ہے صحیح نہیں ہے اور دلیل پکڑنی ساتھ اسکے ترجیح … نقل کی بیہقی نے دلائل النبوۃ میں وعن
ابن المنكدر ان سفينة مولى رسول الله صلى الله عليه وسلم اخطأ الجيش بارض الروم او اسر فانطلق هاربا يلتمس الجيش فاذا
هو بالاسد فقال يا ابا الحارث انا مولى رسول الله صلى الله عليه وسلم كان من امري كيت وكيت فاقبل الاسد له بصبصة حتى قام
الى جنبه كلما سمع صوتا اهوى اليه ثم اقبل يمشي الى جنبه حتى بلغ الجيش ثم رجع الاسد رواه في شرح السنة اور روایت
ہے ابن منکدر سے یہ کہ سفینہ غلام آزاد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا بھول گیا رستہ لشکر کا زمین روم میں یا قید کیا گیا فوج نے شک راوی کا ہے اور سفینہ کے نام میں
اختلاف ہے اور یہ لقب انکا ہے اور وجہ اس لقب کی یہ ہے کہ وہ ایک سفر میں آنحضرت کی خدمت میں تھے اور بوجھ اٹھائے ہوئے تھے اور جو کوئی تھک جاتا بوجھ اپنا اسپر ڈال دیتا
اور وہ سب کا بوجھ اٹھائے جاتا تھا جب آنحضرت نے اسکو دیکھا فرمایا انت سفینة یعنی تو کشتی ہے پس اسی لقب سے وہ مشہور ہوا اور جو کوئی اس سے اصل نام اسکا پوچھتا
تو کہتا کہ نام میرا وہی ہے کہ پیغمبر خدا صلعم نے رکھا ہے پس چلا بھاگ کر یا قید سے ہاتھ سے اس حال میں کہ ڈھونڈتے تھے لشکر کو پس ناگہاں ملے وہ ایک شیر
سے پس کہا اے ابو الحارث کنیت شیر کی ہے میں ہوں مولی رسول خدا کا تھا امر میرے سے ایسا اور ایسا یعنی سارا قصہ اپنی راہ بھولنے یا قید میں پکڑے جانے کا
اور بھاگنے کا شیر سے کہا پس پیش آیا شیر واسطے انکے دم ہلاتا ہوا اور چلا پہلو کنا ہوا یہاں تک کہ کھڑا ہوا شیر سفینہ کے پہلو میں جب سنتا تھا کوئی آواز خوفناک
قصد کرتا طرف اسکے یعنی تاکہ دفع کرے اسکو پھر متوجہ ہوتا اور آتا اور لگ کر چلتا سفینہ کے پہلو میں یعنی جیسے عادت ہمراہوں کی ہے کہ خبرداری کرتے چلتے ہیں یہاں تک کہ

پہنچا سفینہ کشتی میں پھر کہا شیر نے نقل کی بغوی نے شرح السنۃ میں وَعَنْ اَبِی الْجَوْزَاءِ قَالَ قُحِطَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ قَحْطًا شَدِيْدًا فَشَكَوْا اِلٰى عَائِشَةَ فَقَالَتْ اُنْظُرُوْا قَبْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجْعَلُوْا مِنْهُ كُوًى اِلَى السَّمَاءِ حَتّٰى لَا يَكُوْنَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ السَّمَاءِ سَقْفٌ فَفَعَلُوْا فَمُطِرُوْا مَطَرًا حَتّٰى نَبَتَ الْعُشْبُ وَسَمِنَتِ الْاِبِلُ حَتّٰى تَفَتَّقَتْ مِنَ الشَّحْمِ فَسُمِّيَ عَامَ الْفَتْقِ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہے ابی الجوزاء سے کہ تابعی مشہور ہیں وہ نام انکا اوس بن عبداللہ ازدی ہے کہا انہوں نے کہ کال پڑا اہل مدینہ کو کال شدید پس شکایت کی طرف عائشہ کے یعنی تو عائشہ رض سے کہا پس کہا عائشہ رض نے دیکھو تم آنحضرت کی قبر کو پس کرو آنحضرت کی قبر شریف سے کئی روشن دان طرف آسمان کے یہاں تک کہ نہ ہو درمیان قبر کے اور درمیان آسمان کے چھت یعنی باشامادہ قبر اور آسمان کے درمیان میں سے حجاب اٹھا دو پس ساتھ زیر کیا انہوں نے اور بارش سے برسی آیا یہاں تک کہ گھاس کے ساتھ زیر کاف اور بارش شک کے اور تخفیف سے اور بیج منور اور بیج کے روزن کھول دیں یعنی یہ کہ روشندان قبر شریف کے حضرت کے حجرہ کی چھت میں کئی سوراخ اور کہا بعضوں نے بیچ سبب کھولنے ان کے قبر شریف کہ یہ کہ آسمان نے جب دیکھی قبر آنحضرت کی بیچ کی نالی کے سبب ہو نے آسمان کو یاد اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تھا علیم السماء والارض بیچ بیان حال کفار کے پس ہو جاوے امر اس کا خلاف انکے بہ نسبت ابرار کے یعنی انکے لیے روتا ہے اور بعضوں نے کہا کہ مطلب شفاعت کی قبر شریف سے اسلئے کہ آنحضرت کی حیات میں استسقا کیا کرتے تھے ذات شریف سے اور جب ذات شریف پردہ میں ہو گئی تو حکم کیا عائشہ رض نے کھولی جاوے قبر شریف تا مینہ برسے گویا ظاہر میں استسقا کیا قبر شریف سے اور حقیقت میں استسقا اور استشفاع ہوا آپ کی ذات شریف سے اور کھولنا قبر کا مبالغہ ہے اسمیں مترجم کہتا ہے پس کیا لوگوں نے جو کچھ کہا تھا عائشہ رض نے پس برسائے گئے مینہ یہاں تک کہ پیدا ہوئی گھاس اور فربہ ہوئے اونٹ یہاں تک کہ پھول گئیں کوکھیں انکی چرنے سے بسبب کثرت چربی کے پس نام رکھا گیا اس سال کا سال فتق نقل کی یہ دارمی نے فتح یعنی سال ارزانی کا کہ باعث ہوا فتق کا اور فتق کے معنی ہیں پھول جانا اور بعضوں نے کہا پھٹ جانا اور بعضوں نے کہا پھیل جانا یعنی چونکہ ارزانی بہت ہوئی اور خوب کھایا پیا بسبب کثرت چربی اور گوشت کے پھول گئیں کوکھیں انکی یا پھٹ گئے بدن یا پھیل گئے اور شفاعت طلب کرنا عائشہ رض کا اور ظاہر ہونا اسکے اثر کا کرامت ہے عائشہ رض کی اور حقیقت میں معجزہ ہے حضرت کا اسلئے کہ کرامتیں سب اولیا کی معجزے ہیں پیغمبر کے وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ قَالَ لَمَّا كَانَ اَيَّامُ الْحَرَّةِ لَمْ يُؤَذَّنْ فِيْ مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثًا وَلَمْ يُقَمْ وَلَمْ يَبْرَحْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ الْمَسْجِدَ وَكَانَ لَا يَعْرِفُ وَقْتَ الصَّلٰوةِ اِلَّا بِهَمْهَمَةٍ يَسْمَعُهَا مِنْ قَبْرِ النَّبِيِّ اور روایت ہے سعید بن عبدالعزیز سے کہ تبع تابعین ہیں نہایت فقیہ اور صحیح روایت کرنے والے حدیث کا اور گریان اور ترسان کہا جبکہ ہوا زور و قہرہ حرہ کا فتنہ تسلط یا حرہ سا تھی بیچ ہے اور تشدید رے کے نام ہے ایک زمین کا باہر مدینہ کے کہ پتھر کالے پتھر بہت اسمیں واقع ہوا یہ واقعہ کہ یزید بن معاویہ کا لشکر بھیجا مدینہ پر بطرف حرہ سے مدینہ پر چڑھ آیا اور خراب کیا اسکو اور بڑائی اس فتنہ کی حد سے زیادہ ہے کہ بیان میں نہیں آسکتی اور انکی بلائیں بھی ایک بلا ہے تو چونکہ نہیں اذان ہو گی آنحضرت کی مسجد میں تین روز اور تکبیر کہی گئی اور نہ کوئی مسجد میں آسکتا تھا نماز کے لیے اور مسجد سے باہر نہیں نکلے سعید بن مسیب قرشی کہ بڑا تابعین ہے تھے بڑے فقیہ اور محدث اور زاہد اور عابد اور پرہیزگار اور چالیس حج کیے تھے انہوں نے اور وفات پائی سن تیرانوے ہجری میں اور یہ بھی سعید بن مسیب یعنی اسوقت شدید میں کہ نہیں پہچانتے تھے آنا وقت نماز کا مگر بسبب آواز خفی کے کہ سنتے تھے اسکو حجرے کے اندر سے کہ قبر شریف آنحضرت کی وہاں ہے نقل کی دارمی نے وَعَنْ اَبِيْ خَلْدَةَ قَالَ قُلْتُ لِاَبِي الْعَالِيَةِ سَمِعَ اَنَسٌ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَدَمَهٗ عَشْرَ سِنِيْنَ وَدَعَا لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ لَهٗ بُسْتَانٌ يَحْمِلُ فِيْ كُلِّ سَنَةٍ الْفَاكِهَةَ مَرَّتَيْنِ وَكَانَ فِيْهَا رَيْحَانٌ يَجِيْءُ مِنْهُ رِيْحُ الْمِسْكِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے ابی خلدہ تابعی سے کہ کہا میں نے واسطے ابی العالیہ کے کہ کبار تابعین سے ہیں کیا سنی ہیں انس نے حدیثیں آنحضرت کی فرح یعنی بلا واسطہ روایت کی ہے یا اسکے لیے مرسل ہیں صحابہ سے باوجودیکہ وہ بھی صحبت میں تھے گویا بعد وفات آنحضرت صلعم کے تردد کیا بعضے لوگوں نے انکے حق میں ترجمہ کہا ابو العالیہ نے کہ خدمت کی انس نے آنحضرت کی دس برس یعنی اور عمر انکی دس برس کی تھی جب حاضر ہوئے تھے اور بعضوں نے کہا آٹھ برس کے اور دعا کی انکے لیے آنحضرت نے فرح یعنی واسطے برکت کے انکی عمر میں اور مال میں

اور اولاد میں پس ایک سو میں برس کی عمر ہوئی اور اولاد تو سو نفر تک سے زیادہ تھیں سے مرد اور سات بیٹیاں ہوئیں اور برکت مال کی یہ تھی ترجمہ اور تھا اس کے لئے باغ کہ لاتا میوہ ہر برس دو بار اور تھی اس حد تک یعنی باغ میں پھول کہ آتی تھی اس میں سے بو مشک کی فرع مال جواب یہ کہ جسکو ایسا رتبہ اور صحبت ہو حضرت سے اور زمانہ دراز تک آپ کی ملازمت اور خدمت میں رہا ہو وہ کیونکر نہ سنے گا اور نہ روایت کریگا حضرت سے ترجمہ نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** عروة بن الزبير ان سعيد بن زيد بن عمرو بن نفيل خاصمته اروى بنت اوس الى مروان بن الحكم وادعت انه اخذ شيئا من ارضها فقال سعيد انا كنت اخذ من ارضها شيئا بعد الذي سمعت من رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ماذا سمعت من رسول الله صلى الله عليه وسلم قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من اخذ شبرا من الارض ظلما طوقه الله الى سبع ارضين فقال له مروان لا اسألك بينة بعد هذا فقال سعيد اللهم ان كانت كاذبة فاعم بصرها واقتلها في ارضها قال فما ماتت حتى ذهب بصرها وبينما هي تمشي في ارضها اذ وقعت في حفرة فماتت متفق عليه وفي رواية لمسلم عن محمد بن زيد بن عبد الله بن عمر بمعناه وانه رآها عمياء تلتمس الجدر تقول اصابتني دعوة سعيد وانها مرت على بئر في الدار التي خاصمته فيها فوقعت فيها فكانت قبرها

روایت ہے عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہم سے کہ بڑا تابعی ہے اور زبیر والد انکے عشرہ مبشرہ سے ہیں یہ کہ سعید بن زید بن عمرو بن نفیل جھگڑی انسے اروی بیٹی اوس کی طرف مروان کے عمرو بن نفیل ساتھ پیش نون کے اور زبر فے اور جزم ی کے اور سعید بن زید بھی عشرہ مبشرہ سے ہیں بہنوئی حضرت عمر رضہ کے اور تھے وہ مستجاب الدعوات اور اروی ساتھ زبر ہمزہ اور جزم رے کے اور زبر واو کے جامع الاصول میں کہا ہے نہیں جانتا ہوں کہ وہ صحابیہ ہے یا تابعیہ پس عورت دعوی کرتی ہیں کہ سعید بن زید سے جھگڑی اروی ان سے گئی انکو مروان کے پاس کہ حاکم مدینہ کا تھا معاویہ کی طرف سے ترجمہ اور دعوی کیا اروی نے کہ سعید بن زید نے لی ہے یعنی ازراہ ظلم کے کچھ زمین اسکی سے پس کہا سعید نے یعنی بطریق استبعاد و استغراب کے کہ بھلا میں لونگا زمین اسکی سے کچھ بعد اسکے کہ سنا میں نے پیغمبر خدا صلعم سے کہا مروان نے کہ کیا سنا تو نے پیغمبر خدا صلعم سے کہا سعید نے کہ سنا میں نے پیغمبر سے فرماتے تھے جو شخص کہ لیوے ایک بالشت کسی کی زمین سے ازراہ ظلم کے کریگا اللہ تعالی اس بالشت بھر زمین کو طوق اسکا سات زمینوں تک پس کہا مروان نے کہ نہیں طلب کرتا میں تجھ سے گواہ یعنی و کیل بعد اسکے فرع یعنی بعد اسکے نے تیرے کہ اس حدیث کو اور معنی یہ ہیں کہ سچا جانتا ہوں میں تجھکو باطن امر میں کہ تو غیر ظالم ہے یا نہیں شک کرتا میں بیچ نقل کرنے تیرے کے حدیث کو اور نہیں محتاج ہوں میں اور روایت کا اسیطرح کہ تو بہتر لوگوں میں سے یا زیادہ سے ہے اور ذکر کیا گیا ہے کہ سعید نے چھوڑ دی وہ زمین کہ دعوی کیا تھا اس عورت نے اسکا جیسکہ بیان ہوا اسکی نقل ہو چکی ترجمہ پس کہا سعید نے خداوندا اگر ہے یہ عورت جھوٹی تو اندھی کر بینائی اسکی اور مار اسکو بیچ زمین میں فرع کہ دعوی کیا ہے اسکا اور ایک روایت میں آیا ہے جو اب بھلا دا اسی کو قبر اسکی اسکے گھر میں ترجمہ کہا عروہ نے پس نہ مری وہ عورت یہانتک کہ جاتی رہی بینائی اسکی اور اسوقت کہ وہ عورت چلتی تھی اس زمین اپنی میں ناگہاں گر پڑی وہ بیچ ایک گڑھے کے پس مر گئی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور مسلم کی ایک روایت میں محمد بن زید بن عبد اللہ بن عمر تابعی سے ہے معنی اس حدیث کے ہیں اور یہ کہا ہے کہ محمد بن زید نے دیکھا اس عورت کو اندھی ٹٹولتی ہوئی دیوار یعنی وہ چلتے میں دیوار کے سہارے چلتی تھی کہتی تھی وہ عورت کہ پہنچی مجھکو بددعا سعید بن زید کی کہ سب اندھے ہونے کے لیے کی تھی اور تحقیق وہ گذری اوپر ایک کنوئیں یعنی گڑھے پر کہ اس گھر میں تھا کہ جھگڑی تھی وہ سعید بن زید سے اسکے مقدمہ میں پس گری وہ بیچ اس کے پس ہوا وہ کنواں قبر اسکی یعنی اسکے لیئے جدا قبر بنائی گئی اسی میں پڑی رہی **وعن** ابن عمر ان عمر بعث جيشا وامر عليهم رجلا يدعى سارية فبينما عمر يخطب فجعل يصيح يا سارى الجبل فقدم رسول من الجيش فقال يا امير المؤمنين لقينا عدونا فهزمونا فاذا بصائح يصيح يا سارى الجبل فاسندنا ظهورنا الى الجبل فهزمهم الله تعالى رواه البيهقي في دلائل النبوة

اور روایت ہے ابن عمر سے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے بھیجا ایک لشکر یعنی طرف نہاوند کے اور امیر کیا اوس لشکر پر ایک شخص کو کہ نام لیا جاتا تھا اوسکا ساریہ پس اوس وقت کہ عمر خطبہ پڑھتے تھے یعنی مسجد مدینہ مین روبرو اکابر صحابہ اور تابعین کے کہ انمین حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم تھے پس شروع کیا چلانا اور کہنا اے ساریہ لازم کر پہاڑ کو اور پناہ پکڑ ساتھ اوسکے یعنی کر پہاڑ کو اپنی پیٹھ کے پیچھے پس تعجب کیا لوگون نے پس آیا قاصد لشکر سے اور کہا اے امیر المؤمنین ملے ہم سے دشمن ہمارے یعنی اور غالب ہوئے وہ ہم پر پس شکست دی ہمکو پس ناگہان ایک چلانے والا چلاتا تھا اور کہتا تھا اے ساریہ لازم کر پہاڑ کو پس لگا دین ہمنے پیٹھین اپنی طرف پہاڑ کے پس شکست دی ان کو خدائے تعالی نے اور واقع ہوئین کئی کرامتین ہر دو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ایک تو نظر آنا اوس معرکہ کا مدینہ سے اور دوسرے پہونچنا انکی آواز کا اور سننا ہر ایک کا انمین سے اوسکو اور تیسرے فتحیاب ہونا مسلمانون کا انکی برکت سے ترجمہ نقل کی بیہقی نے دلائل النبوۃ مین **وعن نبیہۃ بن وہب ان کعبا دخل علی عائشۃ فذکروا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال کعب ما من یوم یطلع الا نزل سبعون الفا من الملائکۃ حتی یحفوا بقبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یضربون باجنحتہم ویصلون علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی اذا امسوا عرجوا وہبط مثلہم فصنعوا مثل ذلک حتی اذا انشقت عنہ الارض خرج فی سبعین الفا من الملائکۃ یزفونہ رواہ الدارمی** اور روایت ہے نبیہ بیٹے وہب کے سے بفتح لفظ نبیہ ساتھ تشدید نون اور زبر باء اور جزم یی کے بھی ویسی ہی صورت مؤلف نے اسی طرح ضبط کیا ہے اور مشکوۃ کے اکثر نسخون مین بھی اسی طرح ہے اور اسماء الرجال کی کتابون مین اور ایک مشکوۃ کے نسخے مین نبیہ بدون تا کے ہے اور یہی ظاہر ہے اور بعضون نے کہا یعنی یہی صواب ہے پس نبیہ روایت کرتا ہے کہ کعب احبار کبار تابعین سے ہین اور پایا انہون نے زمانہ آنحضرت کا لیکن نہ دیکھا انہون نے آپ کو اور مسلمان ہوئے حضرت عمر کے زمانہ مین داخل ہوئے حضرت عائشہ کے پاس پس ذکر کیا اہل مجلس نے پیغمبر خدا صلعم کا یعنی ذکر کین بعضی صفتین آپ کی یا قصہ آپ کی وفات کا پس کہا کعب نے یعنی اگلی کتابون سے دیکھ کر یا سنکر اگلے لوگون سے یا از راہ کشف کے اور یہی مناسب ہے واسطے اسکے کہ ہو کرامت انکی کہ نہین کوئی دن کہ ظاہر ہو فجر اسکی مگر کہ اترتے ہین ستر ہزار فرشتے یہان تک کہ گھیر لیتے ہین آنحضرت کی قبر شریف کو مارتے ہین بازو اپنے یعنی اڑنے کے لیے گرد قبر کے یا اوپر اسکے تبلاش برکت اور قرب اور نور اسکے کے اور درود بھیجتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر یہان تک کہ جب شام کرتے ہین چڑھ جاتے ہین آسمان پر اور اترتے ہین آسمان سے مانند انکے یعنی ستر ہزار اور فرشتے پس کرتے ہین وہ بھی مانند اس چیز کے کہ کرتے ہین فرشتے روز کے گھیر لیتے ہین قبر کو اور بازو مارتے ہین اور درود بھیجتے ہین آپ پر یہان تک کہ جب پھٹیگی آنحضرت سے زمین یعنی وقت پھٹنے دوسری نفخہ کے اٹھینگے آپ قبر شریف سے نکلینگے بیچ ستر ہزار فرشتون کے اس حال مین کہ لیجاتے ہین فرشتے محبوب کو طرف حبیب کے یعنی آنحضرت کو طرف اللہ تعالی کے نقل کی دارمی نے **باب** فوح اکثر نسخون مین اسی طرح ہے باب مطلق بے ترجمہ کے اور بعضے نسخون مین باب وفات النبی صلعم اور یہ اولی اور اظہر ہے اسلیے کہ عادت مؤلف کی یہ ہے کہ لکھتا ہے مطلق باب واسطے ذکر کرنے لواحق اور تتمات پہلے باب کے اور یہان ایسا نہین ہے بلکہ ذکر کیا ہے احوال جو متعلق ہین آنحضرت کی وفات کے پس مناسب ہے ترجمہ کرنا ساتھ اوسکے اور یہ بھی ہے کہ بعد اس باب کے ایک باب لایا ہے بے ترجمہ کے متعلق ساتھ وفات کے پس ظاہر یہ ہے کہ یہ باب مترجم ہو ساتھ وفات نبی صلعم کے اور باب آیندہ غیر مترجم ہو بیچ لواحق اور تتمات اوسکے کے جانا چاہیے کہ ابتداء آنحضرت صلعم کے مرض کی یہ تھی کہ حادث ہوا درد سر آخر شہر صفر مین کہ ایک شب یا دو شب اوسمین سے باقی رہی تھین اور بعضون نے کہا کہ ابتداء مرض اول ربیع الاول مین تھی اور ابن جوزی نے کتاب الوفا مین کہا کہ ابتداء مرض صفر کے مہینے مین تھی کہ دس راتین اسکی باقی رہی تھین اور وفات آپ کی بارہوین ربیع الاول مین ہوئی اور سلیمان تیمی نے کہ ایک شخص ثقات مین سے ہے جزم کیا اسکا کہ ابتداء مرض کی ہفتہ کے دن تھی بائیسوین صفر کو اور وفات پیر کے دن دوسری ربیع الاول مین واللہ اعلم اور اس قول کو ترجیح دی ہے علماء نے اس سبب سے کہ وفات فاطمہ زہرا کی تیسری رمضان مین ہے اور اتفاق کرتے ہین علماء اسپر کہ وفات انکی چھ مہینے بعد آنحضرت کے ہوئی ہے پس شدت سے ہوا درد سر اور تپ کہ حضرت ایک کروٹ سے دوسری کروٹ بدلتے تھے بستر پر اور

فرماتے تھے کہ نہیں ہے کوئی کہ سخت تر ہو بیماری اسکی ہم سے گروہ انبیاء میں اور بلاشبہ ثواب بھی زیادہ ہے ہمارے لیے پس بیمار رہے آنحضرتؐ بارہ دن یا چودہ دن
بنابر اختلاف کے بیچ زمانہ ابتداء مرض کے ہر روز نماز ادا کرتے تھے آنحضرتؐ نے اپنی بیماری میں چالیس برس کا اور نماز ادا کرتے تھے اصحاب کے ساتھ مرض میں سترہ نماز
کے اور صحیح یہ ہے کہ ستر نمازیں نہیں پڑھائیں ابوبکرؓ کو حکم دیا کہ لوگوں کو نماز پڑھا اور نکلے آنحضرتؐ ایک روز طرف مسجد کے اور نماز ادا کی اور کہا اے گروہ مسلمانوں
کے تمکو رخصت کرتا ہوں میں اور خدا تعالیٰ کی پناہ میں سونپتا ہوں خدا خلیفہ یعنی کارساز میرا ہے تم پر پس میری طرف سے تمکو نصیحت ہے کہ تقویٰ کرنا اور نگاہ
رکھنا اطاعت اسکی اسلیئے کہ میں چھوڑتا ہوں دنیا کو اور جدا ہوتا ہوں تمسے اور کتنی ہی روایتوں میں آیا ہے کہ امام ابوبکرؓ تھے ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ
نماز نہیں پڑھی آنحضرتؐ نے پیچھے کسی کے اپنی امت میں سے سوائے ابوبکرؓ کے اور سوائے عبدالرحمن بن عوفؓ کہ سفر میں انکے پیچھے ایک رکعت پڑھی اور ان چیزوں میں سے
کہ واقع ہوئیں مرض الموت میں آنحضرتؐ کے یہ تھا کہ سبت ہوا اور روز شنبہ اور پنجشنبہ کے پس چاہا لکھنا ایک کتاب یعنی حدیث قرطاس پس کہا عبدالرحمن بن عوفؓ کو کہ لا
شانہ بکری کا یعنی ہڈی اسکے شانہ کی کہ چوڑی ہوتی ہے یا تختہ تاکہ لکھوں ابوبکرؓ کے لیئے ایک کتاب پس چاہا کہ اٹھیں عبدالرحمن فرمایا حاجت نہیں ہے خدا اور مومن
نہیں اختلاف کرینگے ابوبکرؓ پر یعنی بالاجماع سب اتفاق کرینگے انکی خلافت پر اور منقول ہے کہ عباسؓ نے کہا علیؓ کو کہ میں پہچانتا ہوں چہرے عبدالمطلب
کے بیٹوں کے وقت موت کے اور ڈرتا ہوں میں کہ نہ جیتے یہ پیغمبر خدا اس مرض سے پس چل اور طلب کر انسے یہ امر یعنی خلافت حضرت علیؓ نے کہا آیا جانتا ہے تو کہ اگر طلب کروں
میں اور نہ دیویں حضرتؐ پھر کبھی نہ دینگے لوگ مجھکو یعنی ہرگز نہیں دینگے میں ہرگز نہیں طلب کرتا اور یہ بھی واقع ہوا آنحضرتؐ کے مرض میں کہ آنحضرتؐ کے پاس سات
دینار تھے پس خیرات کئے وہ تاکہ پھر باقی نہ چھوڑیں اور اکثر وصیت آنحضرتؐ کی مرض الموت میں رعایت نماز اور احسان کرنے کی تھی غلام اور لونڈیوں پر اور سیر
حیات المحمدیہ میں ابن ابی الدنیا سے لایا ہے کہ جب شک واقع ہوا آنحضرت صلعم کی موت میں تو رکھا اسماء بنت عمیس کی بیٹی نے ہاتھ اپنا درمیان دونوں مونڈھوں آنحضرتؐ کے پھر
کہا کہ وفات پائی رسول خدا صلعم نے اور اٹھائی گئی مہر نبوت آپ کے مونڈھوں سے اور روایت کرتی ہیں ام سلمہ کہ رکھا میں نے ہاتھ اپنا آنحضرت صلعم کے سینہ پر اس روز کہ وفات
پائی پس گذرے کئی جمعے کہ طعام کھاتی تھی میں اور ہاتھ دھوتی تھی اور نہیں جاتی تھی میرے ہاتھ سے بو مشک کی اور شواہد النبوۃ میں لایا ہے کہ پوچھا لوگوں نے
حضرت علیؓ سے کہ کیونکر آپکا ایسا حافظہ اور فہم ہوا کہا جب غسل دیا گیا آنحضرتؐ کو جمع ہوا پانی آپکی پلکوں میں پس اٹھا لیا اسکو میں نے زبان سے اسکو اور پی گیا میں
پس جانتا ہوں میں قوت حافظہ اپنے کی اسی سے اور کفن دیا گیا آنحضرت صلعم کو تین کپڑوں میں سوتی میں کہ نہیں تھا انمیں قمیص اور عمامہ اور مختلف آئی ہیں
روایتیں آنحضرتؐ کی کفن میں اور صحیح یہی ہے کہ عائشہؓ سے آئی ہے لیکن اختلاف کیا ہے بیچ تفسیر قول عائشہؓ کے کہ نہ تھا انمیں قمیص اور عمامہ بعضوں نے کہا کہ مراد یہ ہے کہ
تین کپڑے تھے سوائے قمیص کے اور عمامہ کے کہ مجموع پانچ ہوئے اور کہا ہے علماء نے کہ صحیح یہ ہے کہ معنی اس عبارت کے یہ ہیں کہ قمیص اور عمامہ آنحضرتؐ کے کفن میں
نہ تھا نووی نے کہا کہ جمہور علماء اسی پر ہیں اسی سبب سے کہتے ہیں کہ زیادہ تین سے مکروہ ہیں اور شافعی کے نزدیک جائز غیر مستحب ہے مرد کے لیے اور عورتوں کے لیے
مؤکد تر ہے کہ پانچ چاہییں اور حنفیہ کے نزدیک کفن کے تین کپڑے ہیں ازار اور قمیص اور لفافہ اور تحقیق اسکی فقہ کی کتابوں میں ہے اور نماز ادا کی آنحضرتؐ پر تنہا
تنہا اور امامت نہیں کی کسی نے جماعت جماعت آتی تھی اور نماز پڑھتی تھی اور جب آنحضرتؐ کو دفن کرنے لگے تو شقران کہ غلام آزاد آنحضرتؐ کا تھا اس نے چادر
آپ کے نیچے بچھا دی تھی اور کہا کہ میں نہیں چاہتا کہ بعد آپ کے کوئی اسکو اوڑھے لیکن صحابہ کو یہ بات ناگوار معلوم ہوئی اور نکال ڈالی ہیں اسلیئے علماء نے اتفاق کیا ہے
ہیں کہ مکروہ ہے بچھانا چادر وغیرہ کا نیچے مردہ کی قبر میں اور حضرتؐ کی قبر کے منہ پر نو اینٹیں کچی لکڑی کی گئیں یعنی منہ بند کرنے کے لیئے اور حضرتؐ کی قبر مسنم بنائی
گئی یعنی بطور کوہان اونٹ کے اور سنگریزے بچھائے گئے اس پر اور چھڑکا گیا اس پر پانی اور مسنم بنانا قبر کا مستحب ہے اور یہی مذہب ہے چاروں اماموں کا اور دفن کئے گئے
ہوئی آنحضرتؐ کی پیر کے دن اور دفن کیئے گئے بدھ کی شب میں اور بعضوں نے کہا منگل کے دن بعد ڈھلنے آفتاب کے اور اول صحیح ہے اور ... سال کے ہے حساب سے ... کہ
کہا ہے

الفصل الاول عن البراء قال اول من قدم علینا من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مصعب

جعلا يقرئاننا القرآن ثم جاء عمار وبلال وسعد ثم جاء عمر بن الخطاب في عشرين من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم ثم جاء النبي صلى الله عليه وسلم فما رأيت اهل المدينة فرحوا بشيء فرحهم به حتى رأيت الولائد والصبيان يقولون هذا رسول الله صلى الله عليه وسلم قد جاء فما جاء حتى قرأت سبح اسم ربك الاعلى في سور مثلها من المفصل رواه البخاري

روایت ہے براء بن عازب سے کہ مشاہیر انصار سے ہیں کہا اول ان شخصوں کے کہ آئے ہمارے پاس یعنی انصار پر آنحضرت کے اصحاب میں سے مصعب بن عمیر اور ابن ام مکتوم تھے فــ ع اور روایت میں آیا ہے کہ آنحضرت نے انصار کی التماس سے بعضے اپنے اصحاب کو ہجرت سے پہلے مدینہ کو بھیجا بعضی مصلحتوں کے لیئے اور تاکہ سکھاویں قرآن شریف اور احکام دین پس سب سے پہلے ان دونوں صحابیوں جلیل القدر کو بھیجا پس شروع کیا انہوں نے کہ پڑھاتے تھے ہم کو قرآن پھر آئے عمار بن یاسر اور بلال بن رباح اور سعد بن ابی وقاص پھر آئے عمر بن الخطاب بیچ بیس شخصوں کے آنحضرت کے صحابیوں میں سے بعد ازاں رونق افزا ہوئے آنحضرت صلعم یعنی ساتھ ابوبکر صدیق کے پس نہیں دیکھا میں نے اہل مدینہ کو کہ خوش ہوئے ہوں ساتھ کسی چیز کے یعنی دنیا میں مانند خوش ہونا انکے کے سبب آنے آنحضرت کے مدینہ میں یہاں تک کہ دیکھا میں نے لڑکیوں اور لڑکوں کو کہتے یعنی کمال خوشی سے کہ یہ رسول خدا کے ہیں تحقیق آئے پس نہیں آئے یہاں تک کہ سیکھی میں نے سورہ سبح اسم ربک الاعلی یعنی یہ سورت آنحضرت کے آنے سے پہلے سیکھ لی تھی بیچ چند اور سورتوں کے یا ساتھ اور سورتوں کے کہ مانند اسکے ہیں یعنی مقدار میں مفصل سے یعنی اوساط مفصل سے نقل کی بخاری نے فــ ع یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ سبح اسم ربک نازل ہوئی ہے مکہ میں اور اشکال اسپر یہ وارد ہوتا ہے کہ آیت قد افلح من تزکی وذکر اسم ربہ فصلی اوسمیں ہے زکوۃ فطر میں اور واجب ہونا صدقہ فطر کا اور نماز عید کا دوسرے سنہ میں ہوا ہے پس احتمال ہے یہ کہ ہو یہ سورۃ مکی سوائے ان دونوں آیتوں کے کہ یہ مدنی ہوں اور صحیح تر یہ ہے کہ ساری سورۃ مکی ہے پھر بیان کیا آنحضرت نے کہ مراد آیۃ قد افلح من تزکی وذکر اسم ربہ فصلی سے زکوۃ فطر اور نماز عید ہے پس نہیں ہے آیۃ میں مگر رغبت دلانی زکوۃ وصلوۃ میں بغیر بیان مراد کے پس بیان کیا اسکو سنت نے بعد اسکے کذا ذکرہ بعض المحققین واللہ اعلم

وعن ابي سعيد الخدري ان رسول الله صلى الله عليه وسلم جلس على المنبر فقال ان عبدا خيره الله بين ان يؤتيه من زهرة الدنيا ما شاء وبين ما عنده فاختار ما عنده فبكى ابو بكر قال فديناك بآبائنا وامهاتنا فعجبنا له فقال الناس انظروا الى هذا الشيخ يخبر رسول الله صلى الله عليه وسلم عن عبد خيره الله بين ان يؤتيه من زهرة الدنيا وبين ما عنده وهو يقول فديناك بآبائنا وامهاتنا فكان رسول الله صلى الله عليه وسلم هو المخير وكان ابو بكر اعلمنا متفق عليه

اور روایت ہے ابی سعید خدری سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے منبر پر یعنی مرض موت میں جیسا کہ ایک روایت میں آیا ہے اور ایک روایت میں آیا ہے کہ تھا یہ پانچ رات پہلے وفات سے پس فرمایا کہ تحقیق ایک بندہ کو اختیار دیا اللہ تعالی نے درمیان اسکے کہ دے اسکو تازگی نعمت دنیا سے مقدار اس چیز کے کہ چاہے اللہ تعالی یا چاہے وہ بندہ درمیان اس چیز کے کہ نزدیک خدا کے ہے یعنی ثواب آخرت پس اختیار کیا اس بندے نے اس چیز کو کہ نزدیک خدا کے ہے یعنی ثواب آخرت اسلیئے کہ وہ چیز اور پائندہ تر ہے پس روئے ابوبکر رضی اللہ عنہ یعنی بسبب کمال فہم و ادراک کے پہچان لیا انہوں نے مفارقت کرنا آنحضرت کا دنیا سے بقرینہ مرض کے یا اسلیئے کہ اختیار کرنا اس چیز کا کہ اللہ کے پاس ہے اور ترک کرنا تازگی نعمت دنیا کا بحسب ظاہر کے مقدمات مراتب اولیا سے ہے اور وہ جانتے تھے کہ یہ دنیا کی نعمتیں مناسب نہیں ہیں مقام سید الانبیا کے پس انتقال کیا انکے ذہن نے طرف اسکے کہ معنی اسکے بطریق اشارہ کے اختیار کرنا موت اور ملاقات اللہ تعالی کا اور ترک کرنا موجود اور بقا کا ہے پس کہا ابوبکر نے یعنی خطاب کر کر آنحضرت کو کہ قربان ہوں ہم تم پر ساتھ ماں باپ اپنے کے یعنی اگر نفع دے قربان ہونا کہا راوی نے پس تعجب کیا ہم نے واسطے ابی بکر کے فــ ع کیونکہ تعجب کیا حالانکہ یہاں کوئی باعث نہیں جو کہ مقتضی ہو اسکو اور نہیں تھا یہ مگر سبب نہ سمجھنے انکے کے اس چیز کو کہ سمجھے ابوبکر ارشاد سے پس کہا لوگوں نے یعنی اصحاب نے دیکھو طرف اس بوڑھے کے یعنی باوجود بڑھاپے کے کہ مقتضی ہے انکے وقار اور زیادتی عقل و فہم کا خبر دیتے ہیں رسول خدا

صلعم حال یہ کہ بندے نے خیر مومن کے سے کئے پسند اختیار فرمایا اسکو اللہ تعالیٰ نے درمیان اسکے کہ دوست رکھے اسکو نازو نعمت دنیا سے اور درمیان اسکے کہ جو نزدیک اسکے ہے اور دیدار پروردگار کا سو اختیار کیا ہم قربان ہوں ہم پر سے ساتھ باپوں اور ماؤں کے پس تھے آنحضرتؐ وہی اختیار دئے گئے ف یعنی ظاہر ہوا ہمکو آخر میں کہ آنحضرتؐ ہی بندے اختیار دئے گئے تھے یعنی آنحضرتؐ نے بندے سے اپنی ذات شریف مراد رکھی تھی ترجمہ اور تھے ابوبکرؓ زیادہ عالم ہم میں کہ سمجھ لیا اول ہی کہ بندے مخبر آنحضرتؐ ہیں وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَتْلٰى أُحُدٍ بَعْدَ ثَمَانِ سِنِيْنَ كَالْمُوَدِّعِ لِلْأَحْيَاءِ وَالْأَمْوَاتِ ثُمَّ طَلَعَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ إِنِّيْ بَيْنَ أَيْدِيْكُمْ فَرَطٌ وَأَنَا عَلَيْكُمْ شَهِيْدٌ وَإِنَّ مَوْعِدَكُمُ الْحَوْضُ وَإِنِّيْ لَأَنْظُرُ إِلَيْهِ وَأَنَا فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا وَإِنِّيْ قَدْ أُعْطِيْتُ مَفَاتِيْحَ خَزَائِنِ الْأَرْضِ وَإِنِّيْ لَسْتُ أَخْشٰى عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوْا بَعْدِيْ وَلٰكِنِّيْ أَخْشٰى عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا أَنْ تَنَافَسُوْا فِيْهَا وَزَادَ بَعْضُهُمْ فَتَقْتَتِلُوْا فَتَهْلِكُوْا كَمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہا نماز پڑھی رسول خدا صلعم نے اوپر شہیدوں احد کے بعد آٹھ برس کے ف یعنی وقت دفن انکے سے پس کہا بعضوں نے کہ پڑھی آنحضرتؐ نے انپر نماز جنازہ کی اور یہی ظاہر ہے پس یہ حضرت کی خصوصیات سے ہے یا ان شہدا کی خصوصیت تھی اور کہا شافعی نے کہ مراد صلوٰۃ سے دعا ہے انتہی اور حضرت شیخ نے یوں لکھا ہے کہ مراد صلوٰۃ سے نماز جنازہ کی ہے اور یہ موید ہے مذہب حنفیہ کے کہ وہ قائل ہیں نماز پڑھنے کے شہدا پر اور شافعیہ کے نزدیک کہ وہ قائل نہیں ہیں اسکے مراد دعا ہے ترجمہ مانند رخصت کرنے والے کے واسطے زندوں اور مردوں کے ف کہا مظہر نے یعنی استغفار کی انکے لیے مانند رخصت کرنے کے واسطے زندوں اور مردوں کی اور رخصت کرنا زندوں کے لیے بسبب رحلت کرنے آنحضرتؐ کے تھا دنیا سے اور مردوں کے لیے بسبب انقطاع دعا اور استغفار آنحضرتؐ کے انسے اور یہ آنحضرتؐ کے آخر زمانہ حیات میں تھا ترجمہ پھر چڑھے آنحضرتؐ منبر پر اور فرمایا کہ تحقیق میں آگے تمہارے جانے والا ہوں ف فرط سابق ہو فرق اور رسکے کہ وہ آگے جاتا ہے قافلہ میں سے منزل پر واسطے درست اور مہیا کرنے ڈول اور رسی اور پاک کرنے کنوئیں وغیرہ کے اور سامان طیار کرنے منزل کے کہ جسکو میر منزل کہتے ہیں اور یہاں مراد آگے جانا آنحضرتؐ کا ہے دار آخرت میں واسطے کارسازی امت اور مہیا کرنے اسباب نجات اور شفاعت امت کے حاصل یہ کہ میں شفاعت کرنے والا تمہارا ہونگا آگے تمہارے جاکر مستعد شفاعت کا ہونگا ترجمہ اور میں تم پر شہید ہوں یعنی مطلع ہونگا تمہارے احوال پر اسلیے کہ عرض کئے جاوینگے مجھپر اعمال تمہارے یا میں شاہد یعنی گواہ ہونگا گواہی دونگا اوپر فرمانبرداری اور قبول کرنے دعوت اسلام تمہاری کے اور تحقیق مکان وعدہ تمہارے کا کہ شفاعت خاص کا وعدہ کیا ہے تم سے محشر میں حوض کوثر ہے ف یعنی وہاں جاکر تمیز ہوجاویگا خبیث طیب سے اور منافق مومن سے پس ہوگی شفاعت امت اجابت کے لیے ترجمہ اور تحقیق میں البتہ دیکھتا ہوں یعنی اب طرف حوض کے اس حال میں کہ میں اس جگہ ہی ہوں ف یعنی منبر پر اور یہ ظاہری معنی ہیں گویا حضرتؐ کے لیے پردہ اٹھ گیا اور دکھا دیا گیا حوض کوثر اس حالت میں ترجمہ اور تحقیق میں دیا گیا ہوں کنجیاں زمین کی یعنی کھولے جاوینگے میری امت کے لیے خزانے زمین کے بسبب فتح ہونے شہروں زمین اور ایمان لانے لوگوں اسکے کے اور تحقیق میں نہیں ڈرتا ہوں تم پر یعنی تم سب پر شرک کافر ہونے تمہارے سے پیچھے میرے یعنی اسلیے کہ یہ واقع ہوا بعض سے ولیکن ڈرتا ہوں میں تم پر دنیا سے کہ رغبت کروگے اسمیں ف نوع مانند رغبت کرنے کے شئ نفیس میں اور میل کروگے اسمیں بسبب اسلیے کہ رغبت کسی نعمتوں فانیہ میں مناسب ہے بلکہ رغبت کرنی خاص احوال باقیہ ہی میں چاہیے اور اسی لیے فرمایا اللہ تعالیٰ نے وفی ذلک فلیتنافس المتنافسون یعنی اور ان جنت کی چیزوں میں پس چاہیے کہ رغبت کریں رغبت کرنے والے یعنی کامل مومن ترجمہ اور زیادہ کیا بعضے راویوں نے مضمون مذکور پر قول حضرتؐ کا پس قتال کروگے یعنی قتل کریگا بعض تمہارا بعض کو واسطے مال کے پس ہلاک ہوجاؤگے جیسے کہ ہلاک ہوئے وہ لوگ کہ تھے پہلے تم سے نقل کی بخاری اور مسلم نے ف کہا نووی نے کہ اسمیں کئی معجزے ہیں آنحضرتؐ کے اسلیے کہ دی ہیں خبر یہ حضرتؐ نے کہ امت انکی مالک ہوگی زمین کے خزانوں کی سو واقع ہوا ویسا ہی اور خبر دی کہ امت مرتد نہ ہوگی سو بچایا انکو اللہ تعالیٰ نے اس سے اور وہ رغبت کرینگے دنیا میں پس یہ بھی واقع ہوا وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ مِنْ نِعَمِ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيَّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُوُفِّيَ فِيْ بَيْتِيْ وَفِيْ يَوْمِيْ

وَبَيْنَ سَحْرِي وَنَحْرِي وَأَنَّ اللّٰهَ جَمَعَ بَيْنَ رِيقِي وَرِيقِهِ عِنْدَ مَوْتِهِ دَخَلَ عَلَيَّ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ وَبِيَدِهِ سِوَاكٌ وَأَنَا مُسْنِدَةٌ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَيْتُهُ يَنْظُرُ إِلَيْهِ وَعَرَفْتُ أَنَّهُ يُحِبُّ السِّوَاكَ فَقُلْتُ آخُذُهُ لَكَ فَأَشَارَ بِرَأْسِهِ أَنْ نَعَمْ فَتَنَاوَلْتُهُ فَاشْتَدَّ عَلَيْهِ فَقُلْتُ أُلَيِّنُهُ لَكَ فَأَشَارَ بِرَأْسِهِ أَنْ نَعَمْ فَلَيَّنْتُهُ فَأَمَرَّهُ وَبَيْنَ يَدَيْهِ رَكْوَةٌ فِيهَا مَاءٌ فَجَعَلَ يُدْخِلُ يَدَيْهِ فِي الْمَاءِ فَيَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهُ وَيَقُولُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ إِنَّ لِلْمَوْتِ سَكَرَاتٍ ثُمَّ نَصَبَ يَدَهُ فَجَعَلَ يَقُولُ فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلٰى حَتّٰى قُبِضَ وَمَالَتْ يَدُهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہے عائشہؓ سے کہا نعمتوں خدا کی سے مجھ پر مخصوص کیا مجھکو ساتھ انکے یہ ہے کہ آنحضرتؐ وفات کیے گئے میرے گھر میں اور بیچ روز نوبت میری کے اور سحر و نحر یعنی باوجود اسکے کہ آنحضرت مدت مرض میں وقت وفات تک حضرت عائشہؓ کے گھر میں تھے یہ بات بھی ہوئی کہ روز وفات کا موافق نوبت عائشہؓ کے ہوا یعنی آپ کی وفات آپکی نوبت ہی کے دن میں ہوئی اور جامع الاصول میں ہے کہ تھی ابتدا آنحضرتؐ کی بیماری کی یہ کہ درد شروع ہوا حضرتؐ کو عائشہؓ کے گھر میں پھر شدت سے ہوا اس حال میں کہ آپ میمونہؓ کے گھر میں تھے پھر اذن چاہا اپنی بیویوں سے کہ بیمار داری آپ کی عائشہؓ کے گھر میں کیجاوے پس اذن دیا گیا حضرتؐ کو اور مدت حضرتؐ کے مرض کی بارہ دن تھی اور وفات پائی پیر کے دن وقت چاشت کے ربیع الاول کے مہینے میں بعضوں نے کہا دوسری تاریخ اور بعضوں نے کہا بارہویں تاریخ اور اکثر روایتوں سے یہی ثابت ہوتا ہے ترجمہ اور وفات ہوئی حضرتؐ کی درمیان سینہ و زیر ہنسلی میری کے یعنی حضرتؐ کی وفات ہوئی اس حال میں کہ آپ تکیہ کئے ہوئے تھے انکے سینہ اور گردن سے اور یہ دلالت کرتا ہے انکے کمال قرب و عزت پر اور ایک روایت میں ہے بین حاقنتی و ذاقنتی یعنی تھا سر حضرتؐ کا درمیان ہنسلی اور ٹھوڑی میری کے اور نہیں معارض ہے یہ شکی وہ روایت کہ حاکم اور ابن سعد نے روایت کی ہے طرق کثیرہ سے یہ کہ تھا سر مبارک آپکا حضرت علیؓ کی گود میں اسلئے کہ تمام طرق دونوں روایتوں کی خالی ایک طرح کی خرابی سے نہیں ہیں اور بر تقدیر صحت انکی کے تطبیق یوں دی جاوے کہ تھا سر مبارک آپکا حضرت علیؓ کی گود میں پہلے وفات کے ترجمہ اور تحقیق خدا تعالی کی نعمتوں سے مجھ پر یہ ہے کہ خدا تعالی نے جمع کیا درمیان تھوک میرے کے اور تھوک آنحضرتؐ کے وقت وفات انکی کے ف یہ ہمیشہ نعمت ہے اور وقت موت کے بہت بڑی نعمت ہے کہ وقت انتہا بزرگوں کا ہے آگے بیان واقع کرتی ہیں کہ یہ نعمت اس وقت میسر ہوئی بعد ازاں بیان کرتی ہیں سبب پہنچانے اس نعمت کا ترجمہ کہ داخل ہوئے میرے پاس عبدالرحمن بن ابی بکرؓ بھائی انکے بیچ اور انکے ہاتھ میں مسواک تھی اور میں تکیہ کرنے والی آنحضرتؐ کی تھی یعنی حضرت میرے سینہ سے لگے بیٹھے ہوئے تھے پس دیکھا میں نے آنحضرتؐ کو دیکھتے ہیں طرف عبدالرحمن کی یا طرف مسواک کے حال آنکہ میں جانتی تھی آنحضرتؐ کی طبیعت کا حال کہ آپ دوست رکھتے ہیں مسواک کو یعنی مطلق یا وقت تغیر دہن کے پس کہا میں نے کیا لوں میں مسواک آپ کے لیے پس اشارہ کیا آنحضرتؐ نے سر مبارک سے کہ ہاں پس لی میں نے مسواک عبدالرحمن سے اور دی آنحضرتؐ کو اور کی آپ نے مسواک پس دشوار ہوئی حضرتؐ پر یعنی بسبب اسکے کہ وہ سخت تھی اور کہا میں نے کہ نرم کر دوں میں مسواک کو آپ کے لیے پس اشارہ کیا آپ نے سر سے کہ ہاں پس نرم کر دی میں نے مسواک پس پھیری حضرتؐ نے مسواک دانتوں پر ف یعنی پس جمع ہوئے دونوں تھوک میرے حلق میں اور اسی طرح آنحضرتؐ کے حلق میں وقت وفات انکی کے اور یہی اشارہ ہے طرف رضی ہونے آنحضرتؐ کے عائشہؓ سے دم مرگ تک ترجمہ آنحضرتؐ کے روبرو ایک برتن تھا کہ اس میں پانی تھا پس شروع کیا حضرتؐ نے کہ داخل کرتے تھے دونوں ہاتھ بیچ پانی میں اور پھیرتے انکو اپنے چہرہ مبارک پر ف اس سے معلوم ہوا کہ نہایت حرارت تھی مزاج مبارک پر اس سے فی الجملہ تسکین ہو جاتی تھی اور یہی اشارہ طرف اظہار عجز و عبودیت پانی کے بھی تھا اور یہ بھی اس سے نکالا کہ یہ فعل بر مریض اور اگر وہ نہ سکے تو کوئی اور کرے اسلئے کہ اس سے ایک طرح کی تخفیف ہوتی ہے کرب میں مانند پانی وغیرہ چھڑکانے کے حلق میں بلکہ جیسے دیکھا پانی وغیرہ کا جبکہ بہت حاجت ہوتی تھی ترجمہ اور کہتے تھے لا الہ الا اللہ تحقیق واسطے موت کے سختیاں ہیں ف سکرات ساتھ زبر روکے جمع سکرۃ کی ہے یعنی سختیاں اور بڑی بڑی مشقتیں قسم حرارتوں اور تلخیوں طبیعتوں کی سے کہ انبیا اور ارباب کمالات کے لیے بھی ہوتی ہیں پس پناہ مانگو واسطے ان حالتوں کی اور طلب کرو اللہ تعالی سے آسانی اسکے واسطے موت کی اور شمائل ترمذی میں عائشہؓ سے روایت ہے کہ دیکھا میں نے آنحضرتؐ کو وقت نزع کے اس حال میں کہ انکے پاس پیالہ پانی کا تھا اور وہ اس میں ہاتھ ڈالتے تھے اور پھیرتے تھے منہ پر پھر کہتے تھے اللّٰهم أعني على منكرات الموت أو قال على سكرات الموت ترجمہ پھر اٹھایا آنحضرتؐ نے دست اپنا یعنی بطریق دعا کے یا بطور اشارہ کرنے کے طرف آسمان کے پس شروع کیا کہتے تھے یعنی کر شامل مجھکو رفیق اعلی میں

یہاں تک کہ قبض روح کی گئی حضرت کی اور جھک گئے اور نیچے گر پڑے دست مبارک حضرت کے نقل کی ہے بخاری نے ف رفیق اعلیٰ یعنی دائیں طرف یا بائیں طرف یا دونوں طرف آور مراد رفیق اعلیٰ سے انبیاء ہیں کہ ساکن ہیں اعلیٰ علیین میں جیسے کہ وہ حدیث میں آیا ہے مَعَ النَّبِیِّیْنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّھَدَاءِ وَالصّٰلِحِیْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِیْقًا اور رفیق اسم جنس ہے کہ واقع ہوتا ہے ایک پر بھی یا عبراد ملاء اعلیٰ ہیں اور عالم ملکوت یعنی فرشتے وغیرہ آسمان کے رہنے والے ہیں اور بعضوں نے کہا کہ مراد رفیق اعلیٰ سے حضرت سبحانہٗ ہے اور اطلاق رفیق کا اللہ تعالیٰ پر آیا ہے اور حدیث میں آیا ہے کہ جبرئیل آئے اور کہا کہ خدائے تعالیٰ مشتاق ہے اور اختیار دیتا ہے تمکو بیچ رہنے کے دنیا میں اور آنے کے یہاں فرمایا آنحضرت نے حضرت الرفیق الاعلیٰ والسلام **وَعَنْھَا قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا مِنْ نَبِیٍّ یَمْرَضُ اِلَّا خُیِّرَ بَیْنَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَکَانَ فِیْ شَکْوَاہُ الَّذِیْ قُبِضَ اَخَذَتْہُ بُحَّۃٌ شَدِیْدَۃٌ فَسَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ مِنَ النَّبِیِّیْنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّھَدَاءِ وَالصّٰلِحِیْنَ فَعَلِمْتُ اَنَّہٗ خُیِّرَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ** اور روایت ہے عائشہ رضہ سے کہ کہا سنا میں نے آنحضرت صلعم سے فرماتے تھے نہیں کوئی نبی کہ بیمار ہو یعنی ساتھ مرض الموت کے مگر کہ اختیار دیا جاتا ہے درمیان دنیا اور آخرت کے ف یعنی اسکو اختیار دیتے ہیں کہ چاہے دنیا میں رہے ایک اور مدت تک اور چاہے متوجہ ہو عالم عقبیٰ کی طرف اور اس میں شک نہیں ہے کہ ہر ایک اختیار کرتا ہے اس چیز کو کہ اللہ کے پاس ہے اسلئے کہ وہ بہتر اور پائندہ تر ہے ترجمہ اور تھے آنحضرت بیچ اس بیماری کے کہ وفات کئے گئے پکڑا حضرت کو سختی آواز نے یعنی مرتے وقت جو بلغم یا سانس آ کر حلق میں اٹک جاتا ہے اور اس سے آواز بھاری ہو جاتی ہے وہ حالت حادث ہوئی پس سنا میں نے آنحضرت کو کہ فرماتے ہیں شامل کر مجھکو ساتھ ان لوگوں کے کہ انعام کیا تو نے اوپر کہ وہ پیغمبر ہیں اور صدیق اور شہداء اور صالحین ف اور بعد اسکے یہ ہے وحسن اولئک رفیقا یعنی اور اچھے ہیں وہ رفیق حال یہ کہ رفیق اعلیٰ کے ساتھ مجھکو شامل کر اور اس تقریر سے تطبیق بھی حاصل خوب ہو جاتی ہے اس روایت میں اور پہلی روایت میں ترجمہ پس سمجھی میں اس عبارت سے کہ آنحضرت اختیار دئے گئے ہیں نقل کی ہے بخاری اور مسلم نے ف ع یعنی درمیان باقی رہنے کے دنیا میں اور متوجہ ہونے کے طرف عالم عقبیٰ کے اور یہ کلام بیچ جواب تخییر کے کہا ہے کہ اختیار کیا دنیا سے جانے کی طرف کو **وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا ثَقُلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَعَلَ یَتَغَشَّاہُ الْکَرْبُ فَقَالَتْ فَاطِمَۃُ وَاکَرْبَ اَبَاہُ فَقَالَ لَھَا لَیْسَ عَلٰی اَبِیْکِ کَرْبٌ بَعْدَ الْیَوْمِ فَلَمَّا مَاتَ قَالَتْ یَا اَبَتَاہُ اَجَابَ رَبًّا دَعَاہُ یَا اَبَتَاہُ مَنْ جَنَّۃُ الْفِرْدَوْسِ مَاْوَاہُ یَا اَبَتَاہُ اِلٰی جِبْرِئِیْلَ نَنْعَاہُ فَلَمَّا دُفِنَ قَالَتْ فَاطِمَۃُ یَا اَنَسُ اَطَابَتْ اَنْفُسُکُمْ اَنْ تَحْثُوْا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ التُّرَابَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ** اور روایت ہے انس سے کہ کہا جبکہ شدت سے بیماری ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بیہوشی کرتی تھی انکو شدت مرض کی پس کہا فاطمہ رضہ نے واے ہے کرب باپ میرے کو یعنی کیا شدت مرض ہے آپکو پس فرمایا آنحضرت نے حضرت فاطمہ کو کہ نہیں ہے تیرے باپ پر محنت و شدت بعد آج کے دن کے ف ع یعنی یہ کرب بسبب شدت دکھ بیماری کے ہے اور بعد آج کے دن کے نہیں ہے مجھکو اسلئے کہ کرب بسبب علائق جسمانیہ کے ہوتا ہے بعد آج کے دن کے منقطع ہو جائینگے یہ علائق سو یہ اور تعلقات روحانیہ معنویہ میں تو کرب ہی نہیں ترجمہ پس جبکہ وفات پائی حضرت نے کہا فاطمہ رضہ نے اے باپ میرے اجابت کی وہ گئے طرف پروردگار کے کہ بلایا اسکو اپنے حضور میں اے باپ میرے اے وہ شخص کہ جنت الفردوس جگہ اسکی ہے اے باپ میرے طرف جبرئیل کے پہونچاتے ہیں ہم خبر موت کی انکو پس جبکہ دفن کئے گئے حضرت کہا فاطمہ رضہ نے اے انس آیا گوارا ہوا تمہارے نفسوں پر اور حالانکہ یہ کہ ڈالو اوپر پیغمبر خدا صلعم کے مٹی نقل کی ہے بخاری نے ف ع یہ اشعار بھی نسبت کئے جاتے ہیں طرف فاطمہ رضہ کے کہ حضرت کے غم میں کہے ہیں اشعار

مَاذَا عَلٰی مَنْ شَمَّ تُرْبَۃَ اَحْمَدَا ۔ اَنْ لَّا یَشُمَّ مَدَی الزَّمَانِ غَوَالِیَا ۔ صُبَّتْ عَلَیَّ مَصَائِبُ لَوْ اَنَّھَا ۔ صُبَّتْ عَلَی الْاَیَّامِ صِرْنَ لَیَالِیَا

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَۃَ لَعِبَتِ الْحَبَشَۃُ بِحِرَابِھِمْ فَرَحًا لِقُدُوْمِہٖ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَفِیْ رِوَایَۃِ الدَّارِمِیِّ قَالَ مَا رَاَیْتُ یَوْمًا قَطُّ کَانَ اَحْسَنَ وَلَا اَضْوَءَ مِنْ یَوْمٍ دَخَلَ

عَلَيْنَا فِيهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا رَأَيْتُ يَوْمًا كَانَ أَقْبَحَ وَلَا أَظْلَمَ مِنْ يَوْمٍ مَاتَ فِيهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ قَالَ لَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِي دَخَلَ فِيهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ أَضَاءَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِي مَاتَ فِيهِ أَظْلَمَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ وَمَا نَفَضْنَا أَيْدِيَنَا عَنِ التُّرَابِ وَإِنَّا لَفِي دَفْنِهِ حَتَّى أَنْكَرْنَا قُلُوبَنَا

اور روایت ہے انس سے کہ کہا جبکہ رونق افروز ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں خوشی کی تمام لوگوں نے حتی کہ کھیلے حبشی ساتھ نیزوں اپنے کے یعنی بسبب طاعت اپنی کے جیسے یہاں تیغ بازی کرتے ہیں از راہ خوشی کے بسبب تشریف لانے آنحضرت کے نقل کی یہ ابوداؤد نے اور دارمی کی روایت میں یوں آیا ہے کہ کہا انس نے نہیں دیکھا میں نے کوئی دن کبھی کہ بہتر ہو یعنی ظاہر میں اور نہ روشن تر یعنی باطن میں اس دن سے کہ آئے ہمارے پاس اس میں یعنی مدینہ میں آنحضرت صلعم یعنی بڑی ہی خوشی کا دن تھا وہ اسلئے کہ وہ تھا دن وصال کا مشتاقین جمال کے لئے اور نہیں دیکھا میں نے کوئی کہ زیادہ برا اور تاریک ہو زوال الابتہاج ولا تیں اور زیادہ تاریک یعنی آنکھوں میں اس دن سے کہ وفات پائی اس میں رسول خدا صلعم نے یعنی اسلئے کہ وہ دن فراق کا تھا عشاق پر اور ترمذی کی روایت میں یوں آیا ہے کہ کہا انس نے جبکہ ہوا وہ دن کہ داخل ہوئے اس میں رسول خدا صلعم مدینہ میں روشن ہوئی مدینہ میں سے ہر چیز یعنی در و دیوار وغیرہ پس جبکہ ہوا وہ دن کہ وفات پائی اس میں آنحضرت نے تاریک ہوئی مدینہ میں سے ہر چیز اور نہیں جھاڑے تھے ہم نے ہاتھ اپنے خاک سے اس حال میں کہ تحقیق ہم آنحضرت کے دفن کرنے میں مشغول تھے یہاں تک کہ نا آشنا جانا ہم نے اپنے دلوں کو یعنی متغیر ہو گئے حال ہمارے بسبب وفات رسول خدا صلعم کے پس بسبب ظہور انوار ظلمت کے پھر نہیں پائی ہم نے دل اپنے اس حالت پر کہ تھی یعنی صفائی اور نورانیت کے حال تھی مشاہدہ اور نور آنحضرت کے سے اور اترنے وحی کے سے ہمیں بڑا ہی فرق پڑ گیا

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَلَفُوا فِي دَفْنِهِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَالَ مَا قَبَضَ اللهُ نَبِيًّا إِلَّا فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي يُحِبُّ أَنْ يُدْفَنَ فِيهِ ادْفِنُوهُ فِي مَوْضِعِ فِرَاشِهِ

اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہا جبکہ قبض کی گئی روح آنحضرت کی اختلاف کیا صحابہ نے بیچ دفن کرنے آنحضرت کے یعنی دفن کی جگہ میں اختلاف کیا کہ کہاں دفن کرنا چاہیے پس بعضوں نے کہا کہ بقیع میں دفن کریں اور بعضوں نے کہا کہ حضرت کی مسجد میں اور بعضوں نے کہا کہ مکہ میں اور بعضوں نے کہا کہ قدس میں کہ وہاں تھے انبیاء کہ میں یا نفس دفن میں اختلاف کیا کہ آیا دفن کریں یا نہیں جیسے کہ شمائل ترمذی میں ہے کہا صحابہ نے حضرت ابوبکر سے کہ اے صاحب رسول اللہ آیا دفن کئے جاویں رسول خدا صلعم یا نہیں فرمایا انہوں نے کہ ہاں کہا صحابہ نے کہاں کہا ابوبکر نے اس مکان میں کہ قبض کی اس میں اللہ تعالی نے روح انکی اسلئے کہ نہیں قبض کی اللہ تعالی نے روح انکی مگر مکان طیب میں پس جانا صحابہ نے کہ کہا ابوبکر نے سچ تھی اور یہ منافی نہیں ہے اسکو کہ روایت کیا گیا ہے اس حدیث میں ترجمہ پس کہا ابوبکر نے سنا میں نے آنحضرت سے کچھ کہ وہ یہ ہے کہ فرمایا آنحضرت نے نہیں قبض کی اللہ تعالی نے روح کسی پیغمبر کی مگر اس جگہ کہ دوست رکھتا وہ پیغمبر یا چاہتا ہے اللہ تعالی یہ کہ دفن کیا جاوے وہ پیغمبر اس میں دفن کرو انکو بیچ جگہ بچھونے انکے کے یعنی جہاں وفات پائی ہے نقل کی ترمذی نے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَهُوَ صَحِيحٌ إِنَّهُ لَنْ يُقْبَضَ نَبِيٌّ قَطُّ حَتَّى يَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخَيَّرُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَلَمَّا نَزَلَ بِهِ وَرَأْسُهُ عَلَى فَخِذِي غُشِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَفَاقَ فَأَشْخَصَ بَصَرَهُ إِلَى السَّقْفِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلَى قُلْتُ إِذَنْ لَا يَخْتَارُنَا قَالَتْ وَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَدِيثُ الَّذِي كَانَ يُحَدِّثُنَا بِهِ وَهُوَ صَحِيحٌ فِي قَوْلِهِ إِنَّهُ لَنْ يُقْبَضَ نَبِيٌّ قَطُّ حَتَّى يَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخَيَّرُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَكَانَ آخِرَ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلُهُ اللَّهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلَى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

روایت ہے عائشہ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے اس حالت میں کہ وہ تندرست تھے کہ تحقیق شان یہ ہے کہ ہرگز نہیں قبض کی جاتی روح کسی پیغمبر کی یہاں تک کہ دکھلائی جاتی ہے اس پیغمبر کو جگہ اسکی یعنی جو جگہ خاص ہے اسکے لئے بہشت میں یعنی منازل عالیہ اسکے سے پھر اختیار دیا جاتا ہے کہ خواہ قبض روح کا اگر چاہے ہماری درگاہ میں آوے اور چاہے دنیا میں رہے اور یہ اختیار دینا واسطے اظہار شرف

اور غرض نبیا کی یہ ہوگا کہ صورت میں وہ امر کچھ کہ حکم ہوتا ہی ہو اور وہ بھی وہی اختیار کرتے ہیں کہ جو اصلح کو ترجیح کہا عائشہ نے پس جبکہ نازل کی گئی حضرت پر
موت یعنی علامتیں اُسکی اس حال میں کہ سر مبارک آنحضرت کا میری ران پر تھا بیہوشی ڈالی گئی آپ پر یعنی بیہوش ہوئے پھر ہوش میں آئے پھر اٹھائی نگاہ اپنی طرف چھت کے
یعنی اسلئے کہ وہ جہت ہے آسمانوں کی پھر کہا یا الہی اختیار کیا میں نے یا مانگتا ہوں میں رفیق اعلی کو کہ وہ انبیاء ہیں سب کو اختیار کرتے ہیں حضرت اس عالم کو اختیار نہیں کرینگے
ہمکو کہا عائشہ نے تو پہچانا میں نے کہ یہ قول اشارہ ہے طرف اس حدیث کے کہ کہی تھی حالت صحت اپنی میں بیچ کہنے اپنے کے کہ تحقیق روح نہیں کیجاتی ہے کسی پیغمبر
کی بھی یہاں تک کہ دکھائی جاتی ہے جگہ اُسکی بہشت سے پھر اختیار دیا جاتا ہے ف ح پس یہ دیکھنا بہشت کی طرف تھا اور کہنا اس کلام کا اللھم الرفیق الاعلی
جواب اُس تخییر کا تھا ترجمہ کہا عائشہ نے پس تھا آخری کلام کہ بولے اُسکو آنحضرت یہ قول حضرت کا یا الہی اختیار کرتا ہوں میں رفیق اعلی کو نقل کی بخاری اور
مسلم نے ف ح کہا سہیلی نے اول کلمہ کہ بولے ہیں آنحضرت حالت شیرخوارگی میں پاس حلیمہ کے اللہ اکبر ہے اور روایت کیا گیا ہے کہ حسب روایت بیہقی کہا گیا
تو اول حضرت ہی نے بولی فرمایا **وعنھا** قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی مرضہ الذی مات فیہ یا
عائشۃ ما ازال اجد الم الطعام الذی اکلت بخیبر وھذا اوان وجدت انقطاع ابھری من ذلک السم
رواہ البخاری اور یہ بھی روایت ہے عائشہ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے اپنی اُس بیماری میں کہ فوت ہوئے اُسمیں اے عائشہ ہمیشہ
تھا میں کہ پاتا تھا میں درد اس طعام کا کہ کھایا تھا میں نے خیبر میں ف یعنی وہی جو بکری میں زہر ملا کر دیا تھا آپ کو کہ بیان اُسکا اوپر گذرا اگرچہ تاثیر نہیں ہوئی
اُسکی ہلاک ہونے میں واسطے ظہور معجزے کے ولیکن ایک طرح کا دکھ اُس سے باقی تھا اور کبھی کبھی ظہور کرتا تھا ترجمہ اور یہ وقت پانے میرے کا ہے اپنی رگ جان کے
کٹ جانے کو اُس زہر کے اثر سے نقل کی بخاری نے ف ح ظاہر حکمت الہی مقتضی اسکے ہوئی کہ اثر اُس زہر کا وقت موت کے ظاہر کیا واسطے حاصل ہونے مرتبہ
شہادت کے جیسا کہتے ہیں کہ ابوبکر صدیق رض سانپ کے زہر کے اثر سے مرے کہ غار میں وقت ہجرت کے کاٹا تھا **وعن** ابن عباس قال لما حضر
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفی البیت رجال فیھم عمر بن الخطاب قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھلموا اکتب لکم کتابا لن
تضلوا بعدہ فقال عمر قد غلب علیہ الوجع وعندکم القرآن حسبکم کتاب اللہ فاختلف اھل البیت فاختصموا فمنھم من یقول
قربوا یکتب لکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومنھم من یقول ما قال عمر فلما اکثروا اللغط والاختلاف قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قوموا عنی قال عبید اللہ فکان ابن عباس یقول ان الرزیۃ کل الرزیۃ ما حال بین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وبین ان یکتب لھم ذلک الکتاب لاختلافھم ولغطھم وفی روایۃ سلیمان بن ابی مسلم الاحول قال ابن عباس یوم الخمیس
وما یوم الخمیس ثم بکی حتی بل دمعہ الحصی قلت یا ابن عباس وما یوم الخمیس قال اشتد برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجعہ
فقال ائتونی بکتف اکتب لکم کتابا لا تضلوا بعدہ ابدا فتنازعوا ولا ینبغی عند نبی تنازع فقالوا ما شانہ اھجر
استفھموہ فذھبوا یردون علیہ فقال دعونی ذرونی فالذی انا فیہ خیر مما تدعوننی الیہ فامرھم بثلاث فقال اخرجوا
المشرکین من جزیرۃ العرب واجیزوا الوفد بنحو ما کنت اجیزھم وسکت عن الثالثۃ او قالھا فنسیتھا قال سفیان ھذا
من قول سلیمان متفق علیہ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا جبکہ حاضر کیے گئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی حاضر ہوئی انکو موت مراد یا مرض کے میں کہ تھی
حضور موت کا تھا اور وہ روز پنجشنبہ کا تھا اور روز وفات روز دوشنبہ کے ہوئی ترجمہ اور گھر میں تھے بہت شخص کہ انمیں عمر رض بھی تھے فرمایا آنحضرت نے لاؤ لکھدوں تمہارے
لیے ایک نوشتہ کہ ہرگز گمراہ نہ ہو تم بعد اسکے ف ح کہا نووی نے شرح مسلم میں جانا چاہیے کہ آنحضرت معصوم تھے جھوٹ بولنے سے اور تغیر کرنے سے کسی چیز کے
احکام شرعیہ سے بیچ حالت صحت و مرض میں اور معصوم تھے ترک کرنے بیان اُس چیز کے کہ حکم کیے گئے ساتھ بیان کرنے اُسکے اور معصوم تھے ترک کرنے تبلیغ چیز کے کہ واجب کی گئی

انکی تبلیغ انکی اور نہیں تھے وہ معصوم امراض جسمانی سے کہ سبب سے نقصان آتا ہے انکے مرتبہ میں نہیں آتا تھا اور نہ فساد پڑتا تھا انکی شریعت میں اور ہو سکتا ہے کہ حضرت بیہوش ہوگئے تھے بسبب اسکے انکے خیال میں آتا تھا کہ وہ کہہ چکے ہیں ایک کام اور حال آنکہ نہیں کہا ہوتا تھا اسکو اور نہیں صادر ہوتا تھا انسے اس حال میں کوئی کلام احکام میں مخالف انکے کہ پہلے کہہ چکے تھے پس جب جانا لوگوں نے یہ سو معنی کر گئے تھے خوب ہیں کہ اختلاف کیا ہے بیچ اس نوشتہ کے ارادہ کیا تھا حضرت نے اسکے لکھنے کا پس کہا بعضوں نے کہ آنحضرت نے چاہا تھا کہ تعیین کریں ایک کو صحابہ میں سے واسطے خلافت کے تا کہ واقع نہ ہو نزاع آپس میں کہتا ہوں میں کہ یہ بعید ہے اس واسطے کہ تعیین و تصریح کر دینا خلافت ابی بکر یا عمر یا عباس یا علی کے نہیں محتاج تھی طرف کتابت کے بلکہ زبان سے کہہ دینا کافی تھا اور حضرت نے اشارہ کر دیا تھا طرف خلافت ابی بکر کے ساتھ نیابت ان کے امامت میں صریح کرنے کے ساتھ قول اپنے کے یابی اللہ والمؤمنون الا ابا بکر یعنی انکار کریگا اللہ اور مومن غیر ابی بکر کو ہاں اگر کہا جاوے کہ حضرت نے ارادہ کیا تھا یہ کہ لکھیں خلافت سب لوگوں کی جو وفات کے بعد کے کہ مستحق ہونگے ایک بعد دوسرے کے امام مہدی کے نکلنے تک اور نزول عیسی کے تو البتہ یہ ایک وجہ معقول ہے لیکن چاہا اللہ تعالی نے امر خلافت کو پوشیدہ رکھنا پس نہ لکھی آنحضرت اور بعضوں نے کہا کہ چاہا تھا آنحضرت نے نوشتہ لکھنا ایک بیان ہو جس میں احکام مجملہ کا تفصیل و تخصیص تاکہ اٹھ جاوے نزاع اور حاصل ہو اتفاق منصوص علیہ پر کہتا ہوں میں کہ نہیں تھا حضرت کے زمانہ میں نزاع کہ اٹھ جاتا اور نہیں تھا خلاف کہ مندفع ہو جاتا رہا یہ کہ باعتبار زمانہ ما بعد کے کہ واقع ہوگا اختلاف ہر مکان میں اسکے واقع ہونے کی خود حضرت نے خبر دی تھی ساتھ قول اپنے کے کہ اختلاف امتی رحمۃ اور ساتھ قول اپنے کے کہ اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اہتدیتم اور ساتھ قول اپنے کے علیکم بالسواد الاعظم اور ساتھ قول اپنے کے ستفترق امتی الخ اور فرمایا اللہ تعالی نے ولا یزالون مختلفین الا من رحم ربک ولذلک خلقہم علاوہ یہ کہ احکام شرعیہ متناہی نہیں ہیں کیونکر ممکن ہو نص منصوص ایک ساعت میں ایسی طرح کہ نہ متصور ہو تعیین خلاف بالکل ہاں اگر ارادہ کیا جاوے ساتھ اسکے یہ کہ حضرت نے قصد کیا تھا یہ کہ لکھیں ایک نوشتہ جسمیں بیان کریں بعضے ایسے احکام کہ اگلے زمانوں میں پائے گئے ہیں اور کتاب سنت میں نہیں مذکور ہیں تو بعید نہیں ہے اور فیہ وہ جہت سے اور یہ تمام امت کے یا ارادہ کیا تھا یہ کہ لکھیں نوشتہ کہ بیان ہو جس میں طریق فرقہ ناجیہ کا اور فصل بیان کریں جسمیں احوال گمراہ فرقوں کا قسم معتزلہ اور خوارج اور روافض اور تمام مبتدعہ سے ترجمہ پس کہا عمر نے کہ تحقیق غالب ہے آنحضرت پر بیماری اور تمہارے پاس ہے قرآن کفایت کرتی ہے ہمکو کتاب اللہ قسم ح یعنی امر دین میں بچہ حبل اللہ تعالی کے فاعتصموا بحبل اللہ جمیعا اور سنت بھی تابع اسکے ہے اور یہ تفسیر ہیں اسکی ہے اور یہ خطاب کیا حضرت عمر نے انکو کہ جھگڑتے تھے انسے کہا بابتیں پس یہ سرداری کی نبی علیہ السلام پر اور حضرت عمر کو مقصود اس کہنے سے تخفیف آسائش دینی آنحضرت کی تھی تو شدت درد و بیماری کے اور جان لیا تھا انھوں نے کہ یہ حکم حضرت کا بطور وجوب جزم کے نہیں ہے بلکہ انکی مصلحت کے لیے ہے اگر کریں تو بہتر ہیں کریں اور اگر نہ کریں تو وہ جانیں اور عادت مستمرہ تھی کہ جب حکم کرتے حضرت صحابہ کو ایسا حکم کہ وہ بطریق ایجاب کے نہ ہو تو وہ گفتگو کرتے تھے آنحضرت سے اور پس چھوڑ دیتے تھے آنحضرت انکو انکی راے اور صوابدید پر اور اگر کوئی امر ضروری ہوتا تو نہ چھوڑتے آنکی اپنے پر اور عمر یہ بھی سمجھے تھے کہ شاید کوئی امر ہو شاق بخشنے صحابہ پر بسبب فتنہ اور امتحان کا اس سبب سے اشارہ کیا کہ ترک اسکا اولی ہے اور آنحضرت صلعم نے بھی ترک کیا اور مثل اسکے ہے گذرا اول کتاب میں بھیجنا ابو ہریرہ کا کہ بشارت دیں لوگوں کو جو کوئی لا الہ الا اللہ کہے جنت میں داخل ہوگا پس منع کیا انکو عمر نے تاکہ لوگ تکیہ نہ کر بیٹھیں اس پر اور عمل میں سست ہوں اور یہ بھی حضرت عمر کے لیے موافقات ہیں کہ موافق ہو گئی میں کتنی مجموں میں مخالفات سے پس ممکن ہے محمول کرنا اس تعقیبہ کا موافقت پر پس اٹھ جاویگی مخالفت اور دلالت کرتا ہے اوپر اسکے سکوت آنحضرت کا اس کہنے پر اور ترک کرنا کتابت کا اور ایک جماعت نے کہا کہ یہ امر حضرت سے ابتدا میں تھا بلکہ پہلے بعضی صحابہ نے آنحضرت سے طلب کیا تھا کہ لکھیں پس قبول کیا انکی رغبت کو اور جب دیکھا کہ نفع نہیں ہے جیسے کہ عمر اور چونکہ موافق لگے تھے ترک کیا لکھنا کذا قال القاضی عیاض فی الشفاء اور بیہقی نے کہا کہ سفیان ابن عیینہ نے اہل علم سے نقل کیا ہے کہ آنحضرت چاہتے تھے خلافت ابو بکر صدیق کی کہ لکھیں بعد ازاں ترک کیا بسبب اعتماد کرنے کے تقدیر الہی پر اور یہ بس جیسا کہ اعتماد رکھتے تھے اور نہیں لکھی جیسا کہ

فرمایا یابی اللہ والمؤمنون الا ابا بکر اور چوتھی تفسیر تیسری فصل میں آتا ہے بیان اسکا اور دعوی کرنا شیعہ کا کہ مقصود لکھنا نہایت سے وصیت کرنی واسطے علی مرتضی کے خلیفہ

انکا تھمنا بے خالی تھا تعرض سے نہیں ہو سیلیے کہ بخود کہتے ہیں کہ فرض ہوم میں خلیفہ کرنا تھا نص قطعی سے ثابت ہوا پس جب یہ ہو چکا تھا تو کیا احتیاج لکھنے کی رہی اور تمام یہ قصہ بیچ باب
مناقب علی کے آویگا ترجمہ پس اختلاف کیا انہوں نے گھر کے بیچ یعنی صحابہ اور اقارب اور جھگڑنے لگے پس بعضے انمیں سے کہتے تھے نزدیک کرو حضرت کے یعنی اسباب لکھنے کا دوات
قلم وغیرہ کو لکھیں تمہارے لیے آنحضرت اور بعضے انمیں سے کہتے وہی بات کہ جو عمر کہتے تھے یعنی منع کرتے تھے لکھوانے سے بسبب شدت مرض حضرت کے پس جب بہت کیا لوگوں نے
شور و غوغا اور اختلاف فرمایا آنحضرت نے اٹھ جاؤ میرے پاس سے ف یعنی بیچ ثمرات حضرت کے قصد لکھنے کا جو تھا اس چیز کے کہ ثابت ہوئی تمہارے نزدیک کتاب و سنت سے کہا
نووی نے کہ آنحضرت نے قصد کیا تھا لکھنے کا اس وقت کہ انکی رائے میں آیا تھا کہ مصلحت ہے یا وحی کی گئی تھی طرف انکے پھر ظاہر ہوا کہ لکھنا مصلحت ہے یا وحی کی گئی ہو طرف انکے
اسکی اور منسوخ کیا گیا ہو اور عمر رضی اللہ عنہ کا کہنا حسبنا کتاب اللہ تو اتفاق ہے علما کا اسپر کہ یہ انکے دلائل فقہ اور فضائل اور نظر و فہم سے ہے اسلیے کہ وہ ڈرے اس سے کہ مبادا لکھیں آنحضرت
ایسے امور کہ عاجز ہیں لوگ انکے کرنے سے اور مستحق ہوں عذاب کے بسبب ہونے انکے منصوص کہ نہیں گنجائش ہے بیچ انمیں اجتہاد کی اور اشارہ کیا ساتھ اس قول انکے
کہ حسبکم کتاب اللہ طرف قول اللہ تعالی کے ما فرطنا فی الکتاب من شیء اور طرف قول اللہ تعالی کے الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی ترجمہ
کہا عبید اللہ نے کہ راوی حدیث کا ہے ابن عباس سے پس تھے ابن عباس کہتے کہ تحقیق مصیبت کامل مصیبت وہ حال ہے کہ ہوا حائل جو واقع درمیان پیغمبر خدا کے اور درمیان
اسکے کہ لکھیں آنحضرت انکے لیے یہ نوشتہ بسبب اختلاف انکے کے اور شور و شغب انکے کے ف یعنی کاشکے وہ اختلاف اور غل نہ کرتے تو حضرت کچھ لکھتے کہ سبب ہدایت کا ہوتا پس
تھے ابن عباس مائل طرف خلاف اس چیز کے کہ کہی عمر نے اور انہوں نے کہ تابع تھے انکے صحابہ میں سے فقد بر کہا بیہقی نے کتاب دلائل النبوۃ میں کہ حضرت عمر کو مقصود تھا کہ حضرت
کو تکلیف نہ ہو لکھنے میں شدت مرض کی حالت میں اور اگر حضرت کو منظور ہوتا لکھنا کسی چیز ضروری کا تو نہ چھوڑتے اسکو انکے اختلاف کرنے سے بسبب قول اللہ تعالی کے
بلغ ما انزل الیک من ربک جیسے کہ نہ چھوڑا تبلیغ کو بسبب مخالفت اور دشمنی مخالفوں اور دشمنوں کی اور جیسے کہ حکم کیا یہود کے نکالنے کا جزیرہ عرب سے وغیر ذلک وہ
چیزیں کہ آتا ہے بیان انکا خلاصہ جبکہ وہ چیز ضروری نہ تھی حضرت عمر سمجھے کہ حضرت کو ایسی شدت مرض میں تکلیف کیوں دیں کوئی ایسی چیز کلام اللہ میں نہیں ہے اللہ تعالی فرماتا ہے
الیوم اکملت لکم دینکم اس سے جانا گیا کہ نہیں واقع ہوگا کوئی واقعہ قیامت تک کہ مگر کتاب و سنت میں بیان اسکا ہے صراحۃً یا دلالۃً اور یہی سمجھے کہ
باب اجتہاد کا بند نہ ہو جاوے اہل علم و استنباط پر پس دیکھا عمر رضی اللہ عنہ نے صواب ترک کرنا کتابت کا واسطے تخفیف آنحضرت کے اور فضیلت مجتہدین کی اور حضرت نے جو حضرت عمر کی
بات کا انکار نہ کیا تو یہ دلیل ہے اسپر کہ حضرت نے انکی رائے کو پسند کیا اور تھے عمر رضی اللہ عنہ بڑے فقیہ بہ نسبت ابن عباس اور موافقین انکے کے ترجمہ اور بیچ روایت سلیمان ابن
ابی مسلم احول کے کہ ایک شخص ثقات اور ائمہ میں سے ہیں یوں آیا ہے کہ کہا ابن عباس نے دن پنجشنبہ کا اور کیا ہے عجیب دن پنجشنبہ کا ف اور جو کچھ کہ واقع ہوئی مصیبت
عجیب انمیں ف اشارہ کرتے ہیں پنجشنبہ کی طرف کہ قضیہ مذکورہ انمیں واقع ہوا ترجمہ پھر روئے ابن عباس اتنا روئے کہ تر کر دیا انکے آنسوؤں نے سنگریزوں کو کہ
کہ وہاں پڑے تھے ف احتمال ہے کہ روئے ابن عباس بسبب یاد آنے وفات آنحضرت کے یا بسبب اسکے کہ گمان میں انکے فوت ہوئی خیر کثیر کہ حاصل ہوتی بسبب لکھنے
نوشتہ مذکور کے اور یہ احتمال ظاہر ہے اس مقام میں ترجمہ کہا ابن عباس نے کیا ہے روز پنجشنبہ یعنی کیا حال کہتا ہے کیا واقع ہوا انمیں ظاہر عبارت سے
یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ قول سلیمان احول کا ہے اور یوں نہیں ہے بلکہ کہنے والے اسکے سعید بن جبیر ہیں کہ سلیمان احول روایت انکے کرتے ہیں اور وہ روایت
کرتے ہیں ابن عباس سے ترجمہ کہا ابن عباس نے کہ سخت ہوئی آنحضرت کی بیماری یعنی اسہال تھے پس فرمایا لاؤ میرے پاس ہڈی شانہ کی لکھدوں میں تمہارے
لیے ایک نوشتہ نہ ہو گے تم گمراہ بعد اسکے کبھی ف شیخ کہتا ہے علما نے کہ یہ عبارت ظاہر ہے اسپر دلالت کرتی ہے کہ مراد لکھنا احکام کا ہو تفصیل سے واللہ اعلم ترجمہ پس
نزاع و اختلاف کیا لوگوں نے اور نہیں لائق نبی کے پاس تنازع اور اختلاف ف شیخ ظاہر سیاق کلام سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ کلام ابن عباس کا ہے کہ روایان
میں حدیث کے داخل کیا اور بعضوں نے کہا کہ یہ کلام حضرت کا ہے ترجمہ پس کہا بعضے صحابہ نے کہ کیا ہے حال حضرت کا کیا ترک کرتے ہیں یعنی دنیا کو
ف شیخ معنی اہجر کے فتح الباری میں قرطبی سے کئی احتمال نقل کئے ہیں از انجملہ ایک احتمال یہ بھی لکھا ہے کہ لفظ اہجر فعل ماضی ہے ہجر سے کہ

ساتھ زبر اول اور جزم دوسرے حرف کے ہے اور مفعول محذوف ہے یعنی الحیوة انتہی پس ۔ حسب ترجمہ بندہ نے بموجب اسکے ترجمہ کیا ہے اور ملا علی قاری نے اس
مقام کو خوب تفصیل سے لکھا ہے اور شیخ عبدالحق نے یوں لکھا ہے کہ کیا ہے حال انکا اور کیا ہوا ہے انکو آیا مختلط اور پریشان ہوا ہے کلام آنحضرت کا سبب مرض کے اور
یہ انکار ہے ان لوگوں پر کہ کہتے تھے کہ نہ لکھیں یعنی کیوں منع کرتے ہو لکھنے سے خیال کرتے ہو کہ مختلط ہوا ہے کلام انکا یہ اعتقاد اس جناب کے نسبت
نہ رکھنا چاہیئے اور ہجر بمعنی فحش اور ہذیان کے بھی آتا ہے اور یہ بھی ممتنع ہے آنحضرت سے پس چھوڑ دو کہ لکھیں اور کلام محمول استفہام انکاری پر ہے انتہی ترجمہ پوچھو حضرت
سے کہ کیا فرماتے ہیں اور کیا غرض رکھتے ہیں پس شروع کیا بعض صحابہ نے تکرار کرنا حضرت سے پس فرمایا حضرت نے کہ چھوڑو مجھکو جس چیز میں ہوں یعنی اس شور و غوغا کرنے
سے پس وہ حالت کہ میں اس میں ہوں یعنی توجہ الی اللہ اور مستعد ہونا اسکی ملاقات کے لیئے اور تفکر اس میں وغیر ذلک بہتر ہے اس چیز سے کہ بلاتے ہو تم مجھکو طرف اسکے
وقت وقوع یعنی افضل ہے اس حالت سے کہ تم اس پر ہو کہ وہ شور و شغب اور اختلاف کرنا ہے اختلافی کے کہ روایت کیا گیا ہے آنحضرت سے کہ آپ نے فرمایا اختلاف امتی رحمة اور
اختلاف دین میں تین قسم پر ہے کہ ایک تو اثبات صانع میں ہے اور اسکی وحدانیت میں اور انکار اسکا کفر ہے اور دوسرا اختلاف اسکی صفات اور مشیت میں
ہے اور انکار اسکا بدعت ہے اور تیسرا احکام فروع میں ہے کہ جو محتمل ہوتے ہیں کئی وجہوں کو پس اس اختلاف کو کیا ہے اللہ تعالی نے رحمت و کرامت واسطے
علماء کے اور کہا مازری نے اگر کہا جاوے کہ کیونکر جائز ہوا صحابہ کے لیئے اختلاف اس نوشتہ میں باوجود فرمانے حضرت کے لاؤ کتب پس جواب اسکا یہ ہے کہ اوامر
کے متعلق ہوتے ہیں قرائن کہ نقل کرتے ہیں اوامر کو وجوب سے طرف استحباب کے نزدیک اس شخص کے کہ کہتا ہے کہ اصل اوامر کی وجوب ہے پس شاید کہ ظاہر ہوئے
ہوں آنحضرت سے ایسے قرائن کہ دلالت کرتے ہوں اس پر کہ نہیں واجب ہے بلکہ سپرد کیا اسکو انکے اختیار کی طرف اور یہ دلیل ہے اوپر رجوع کرنے انکے کی طرف اجتہاد
کے شرعیات میں اور پہنچا اجتہاد عمرؓ کا طرف منع کرنے کے پس شاید کہ انہوں نے اعتقاد کیا یہ صادر ہوا ہے حضرت سے بغیر قصد بالجزم کے اور تھا یہ قرینہ بیچ ارادہ عدم وجوب
کے واللہ اعلم ترجمہ پس جب درگذرے صحابہ اس گفتگو سے حکم کیا آنحضرت نے انکو تین باتوں کا پس فرمایا نکال دو مشرکوں کو جزیرہ عرب سے ف ع گذر چکا ہے بیان
اسکا بیچ باب اخراج الیہود من جزیرة العرب کے اور معنی جزیرہ عرب کے ابتداء کتاب میں بیچ باب الوسوسہ کے مذکور ہوئے ہیں ترجمہ اور اکرام کیا کرو ایلچیوں کا
کہ امراء اور حاکموں کے پاس سے آویں اور احسان و سلوک کیا کرو انکے مانند اس چیز کے کہ میں احسان کرتا ہوں انکے ساتھ یعنی انکے کمیت اور کیفیت کے موجب تمیز کے
درمیان انکے بحسب لیاقت انکی کے اور یہ حکم فرمایا حضرت نے اسلیئے کہ ایلچی خوش ہوں اور رغبت کریں غیر انکے مولفة القلوب میں سے اور کہا علماء نے برابر ہے کہ مسلمان
ہوں ایلچی یا کافر سب کے لیئے یہی حکم ہے ترجمہ اور سکوت کیا ابن عباسؓ نے تیسری بات سے یعنی بسبب نسیان کے اس سے یا واسطے اختصار کے یا ذکر کیا اسکو ابن عباسؓ
نے پس بھول گیا میں اسکو اور کہا سفیان بن عیینہ نے کہ یہ کہنا سکت کیا یا کہا اور میں بھول گیا قول سلیمان احول کا ہے نقل کی بخاری اور مسلم نے ف
ع کہا نووی نے کہ ساکت ابن عباسؓ ہیں اور بھول جانے والے سعید بن جبیر ہیں تو موجب شرح ملا علی کے لکھا گیا اور حضرت شیخ نے فاعل سکت کا اور قال کا آنحضرت
کو لکھا ہے یعنی سکوت کیا آنحضرت نے تیسری بات سے یا فرمائی حضرت نے پس بھول گیا میں اور کہا ہے علماء نے کہ تیسری بات تھی کہ سامان درست کرو لشکر اسامہ کا
کہ آنحضرت اسکے اسباب کی درستی کرتے تھے کہ اسی اثناء میں بیمار ہوئے یا تیسری بات تھی منع کرنا قبر پرستی سے جیسے کہ فرمایا لا تتخذوا قبری وثنا یعبد **وعن**
انس قال قال ابو بکر لعمر بعد وفاة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انطلق بنا الی ام ایمن نزورها کما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یزورها فلما انتهینا الیها بکت فقالا لها ما یبکیک اما تعلمین ان ما عند اللہ خیر لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت
انی لا ابکی انی لا اعلم ان ما عند اللہ تعالی خیر لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولکن ابکی ان الوحی قد انقطع
من السماء فهیجتهما علی البکاء فجعلا یبکیان معها رواہ مسلم اور روایت ہے انسؓ سے کہ کہا کہا ابوبکرؓ نے واسطے عمرؓ کے
بعد وفات آنحضرت کے لیجے چلو ہمکو طرف ام ایمن کے ملاقات کریں ہم اسکے جیسے کہ حضرت ملاقات کرتے تھے انکے ف ع ام ایمن بیان میں اسامہ بن

تربیت میں حاشیہ کی اور آزاد لونڈی تھیں آنحضرت کی بعد وفات عبداللہ والد حضرت کے بسبب میراث کے آگئی تھیں پھر انکو آزاد کر دیا تھا اور نام انکا برکہ تھا اور نکاح کر دیا تھا انکا زید سے اور وہ پالنے پلانے والی تھیں اور وہ دوا دارو کرتی تھیں زخمیوں کی اور خدمت کی لشکر کی اور وفات ہوئی انکی حضرت عمرؓ کی وفات کے بیس روز بعد اور زید کی مالکہ تھیں خدیجہ کبریٰ پھر حضرت نے انکو خدیجہ سے مانگا پس ہبہ کیا انہوں نے انکو آنحضرت کو تئیں پھر آزاد کر دیا انکو آنحضرت نے کذا ذکرہ بعض المحققین ترجمہ پس جبکہ پہنچے ہم یعنی میں اور عمرؓ تئیں طرف ام ایمن کے روئیں ام ایمن پس کہا ابوبکرؓ اور عمرؓ نے ام ایمن سے کہ کس چیز نے رلایا تجھکو یعنی کیوں روئی تو کیا نہیں جانتی تو کہ جو کچھ کہ خدائے تعالیٰ کے پاس ہے یعنی درجات و ثواب بہتر ہے واسطے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا ام ایمن نے کہ نہیں روتی ہوں میں اسواسطے کہ میں نہیں جانتی کہ جو کچھ خدا کے پاس ہے بہتر ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے یعنی اسلیے کہ یہ ظاہر و باہر ہے لیکن روتی ہوں میں اسواسطے کہ وحی آئی تحقیق منقطع ہوئی آسمان سے پس باعث ہوئیں ام ایمن یعنی رلایا انکو ابوبکرؓ و عمرؓ کو رونے پر پس شروع کیا رونا ان دونوں صاحبوں نے انکے ساتھ نقل کی یہ مسلم نے صحیح اور یہ رونا نہیں منقطع ہونیکا آخر میں انکے وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ مَرَضِهِ الَّذِیْ مَاتَ فِیْهِ وَنَحْنُ فِی الْمَسْجِدِ عَاصِبًا رَأْسَهُ بِخِرْقَةٍ حَتّٰی اَهْوٰی نَحْوَ الْمِنْبَرِ فَاسْتَوٰی عَلَیْهِ وَاتَّبَعْنَاهُ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ اِنِّیْ لَاَنْظُرُ اِلَی الْحَوْضِ مِنْ مَقَامِیْ هٰذَا ثُمَّ قَالَ اِنَّ عَبْدًا عُرِضَتْ عَلَیْهِ الدُّنْیَا وَزِیْنَتُهَا فَاخْتَارَ الْاٰخِرَةَ قَالَ فَلَمْ یَفْطِنْ لَهَا اَحَدٌ غَیْرَ اَبِیْ بَکْرٍ فَذَرَفَتْ عَیْنَاهُ فَبَکٰی ثُمَّ قَالَ بَلْ نَفْدِیْكَ بِاٰبَائِنَا وَاُمَّهَاتِنَا وَاَنْفُسِنَا وَاَمْوَالِنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ثُمَّ هَبَطَ فَمَا قَامَ عَلَیْهِ حَتَّی السَّاعَةِ رَوَاهُ الدَّارِمِیُّ اور روایت ہے ابو سعید خدری سے کہا باہر نکلے ہم پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اس بیماری میں کہ جس میں وفات ہوئی اس حال میں کہ ہم مسجد میں تھے باندھے ہوئے سر اپنا کپڑے سے یہاں تک کہ قصد کیا آنحضرت نے طرف منبر کے پس چڑھے اسپر اور ساتھ ساتھ گئے ہم حضرت کے یعنی اور بیٹھے ہم نیچے منبر کے متوجہ ہوکر حضرت کی طرف فرمایا حضرت نے یعنی بعد حمد و ثنا کے قسم ہے اس ذات پاک کی کہ جان میری اسکے ہاتھ میں ہے تحقیق میں دیکھتا ہوں طرف حوض کوثر کے اس جگہ اپنی سے کہ جہاں کھڑا ہوں پھر فرمایا کہ تحقیق ایک بندہ ہے روبرو کی گئی اور دکھائی گئی اسپر دنیا و آرائش اسکی یعنی فانی پس اختیار کی آخرت یعنی اور نعمت باقی اسکی دنیا پر اور روایتوں میں آیا ہے کہ جبرئیل آئے اور کہا یا محمد حکم ہوتا ہے کہ اگر چاہے تو دنیا میں رہنا اور خزانے دنیا کے تجھکو سونپیں ہم اور پہاڑ تہامہ کے سونے چاندی کے بنا دیں اور ثواب اور درجہ کہ ہمارے پاس تیرے لیے ہیں انمیں سے کم نہ کرینگے ہم اور اگر چاہے تو ہمارے پاس آ آنحضرتؐ نے سر جھکایا یعنی بطور شکر کے اور کہتے ہیں کہ آنحضرت کے غلاموں میں سے ایک غلام حاضر تھا اسنے عرض کیا یا رسول اللہ خیبر و زمین ہے کہ آپکی دولت سے ہم بہرہ ور ہوں اور آرام پاویں آنحضرت نے جبرئیل کی طرف نگاہ کی اور سمجھے کہ مقصود کیا ہے یعنی مقصود ملنا ہی ہے اور کہا کہ یہی چاہتا ہوں کہ وہاں آؤں غرض کہ حضرت نے آخرت ہی کو کہ باقی ہے اختیار کیا اور دنیا فانی کی طرف توجہ نہ کی کہا بعضے عارفین نے کہ اگر اختیار دیا جائے عاقل درمیان دو پیالوں کے کہ ایک انمیں ہو مٹی پائیدار کا اور دوسرا سونے فانی کا تو اختیار کرے پائیدار مٹی کے کو اوپر فانی سونے کے پس کیا حال ہو جس صورت میں کہ امر برعکس ہو یعنی ایک پیالہ پائیدار سونے کا ہو اور دوسرا فانی مٹی کا یعنی اس صورت میں بطریق اولی پائدار سونے کو قبول کرنا چاہیے پس آخرت سونا باقی ہے اور دنیا فانی مٹی جیسے کہ اشارہ کیا طرف اسکے اللہ سبحانہ نے ساتھ قول اپنے کے والآخرۃ خیر وابقی پس نہ سمجھا اس نکتہ کو کوئی سوا ابوبکرؓ کے پس جاری ہوئے آنسو ابوبکرؓ کی آنکھوں سے پس روئے پھر کہا ابوبکرؓ نے کہ عاشق صادق جمال محمدی کے تھے بلکہ قربان کرتے ہیں ہم تم پر سے باپ اور ماں اور جانیں اور مال اپنے یا رسول اللہ کہا ابو سعید راوی نے پھر اترے حضرت منبر سے پس نہیں کھڑے ہوئے منبر پر اس وقت تک یعنی آخری کھڑا ہونا تھا منبر پر نقل کی یہ دارمی نے وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ قَالَ نُعِیَتْ اِلَیَّ نَفْسِیْ فَبَکَتْ قَالَ لَا تَبْکِیْ فَاِنَّكِ اَوَّلُ اَهْلِیْ لَاحِقٌ بِیْ فَضَحِکَتْ فَرَاٰهَا بَعْضُ اَزْوَاجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَ یَا فَاطِمَةُ رَاَیْنَاكِ بَکَیْتِ ثُمَّ ضَحِکْتِ

یعنی

قالت انہ اخبرنی انہ قد نُعیت الیہ نفسہ فبکیت فقال لا تبکی فانک اول اہلی لحوقاً بی فضحکت قالہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جاء
نصر اللہ والفتح وجاء اہل الیمن ہم ارق افئدۃ والایمان یمان والحکمۃ یمانیۃ رواہ الدارمی اور روایت ہے ابن عباس سے کہا جب نازل ہوئی سورہ اذا جاء
نصر اللہ والفتح بلایا آنحضرت نے فاطمہ زہرا کو اپنے پاس فرمایا کہ پہنچائی گئی ہے طرف میرے خبر میری موت کی یعنی اس سورہ میں کہ خبر دی ہے نصرت و فتح الٰہی
کی اور لوگوں کے داخل ہونے کی دین اسلام میں اور حکم کیا مجھکو تسبیح و تحمید و استغفار کا اس سے معلوم ہوا کہ تمام ہوا کارخانہ دعوت کا اور حکم ہے توجہ اور مستعد ہونے
سفر آخرت کا اور رجوع کرنے کا درگاہ عزت میں ترجمہ پس روئیں فاطمہ زہرا یعنی اس بات کے سننے سے آنحضرت کے فراق پر فرمایا آنحضرت صلعم نے فاطمہ کو کہ نہ رو اسلئے کہ تیرے
اہل بیت میں سے اول تو ہی ملیگی مجھ سے فتح یعنی بعد میرے سب سے پہلے تو ہی مرے گی اور میرے پاس پہنچیگی اور الغرض بہت تھوڑی مدت گذری تھی کہ موت ہوئی فاطمہ
زہرا نے حضرت کی وفات کے چھ مہینے بعد انتقال کیا صحیح قول یہی ہے اور بموجب ایک روایت کے آٹھ مہینے بعد اور بعضوں نے تین مہینے اور دو مہینے بھی کہے ہیں اور بعضوں نے
ستر روز ترجمہ پس یہ خبر جلدی پہنچنے کی سنکر حضرت فاطمہ ہنسیں بسبب خوشی کے پس دیکھا فاطمہ زہرا کو بعض ازواج آنحضرت کی نے پس کہا انہوں نے اے فاطمہ دیکھا
ہمنے تجھکو کہ روئی تو پھر ہنسی فتح مراد بعض ازواج سے عائشہ رضی ہیں اور جمع بولا ہے اگرچہ قول فقلن کے تو واسطے تعظیم شان انکی کے ذکر کیا ہے اور بعید نہیں ہے
کہ اور بھی کوئی انکے ساتھ شریک ہوئی ہوں دیکھنے میں اور یہی ظاہر ہوتا ہے جملہ بعض ازواج النبی سے اور لفظ فقلن سے اور حضرت نے چپکے سے حضرت فاطمہ سے
یہ کلام کہا تھا اسلئے اوروں نے نہ سنا ترجمہ پس کہا فاطمہ نے کہ حضرت نے خبر دی تھی مجھکو کہ پہنچائی گئی ہے انکو خبر موت انکی کی پس روئی میں پس فرمایا حضرت نے مجھکو کہ نہ رو
اسلئے کہ تیرے اہل بیت میں سے اول تو ہی ملے گی مجھ سے پس ہنسی میں فتح اور بعضی روایتوں میں آیا ہے کہ حضرت فاطمہ نے خبر نہ دی حقیقت حال کی اور کہا کہ یہ بھید
ہے درمیان میرے اور رسول خدا صلعم کے میں نہیں خبر دیتی کسی کو پھر خبر دی بعد وفات آنحضرت کے ترجمہ فرمایا آنحضرت نے جس وقت کہ پہنچی مدد اللہ کی اور فتح مکہ اور
آئے اہل یمن فتح کہ ابو موسیٰ اشعری اور گروہ انکے میں مجاہد اہل یمن کا عطف ہے اذا جاء نصر اللہ پر اور تفسیر ہے قول اللہ تعالیٰ کی ورأیت الناس یدخلون
فی دین اللہ افواجا اور اعلام ہے اسپر کہ مراد ناس سے اہل یمن ہیں بعد ازاں مدح اہل یمن کی فرمایا ترجمہ وہ یعنی اہل یمن بہت نرم ہیں از روے دلوں کے
فتح یہ کنایت ہے اس سے کہ جلدی قبول کرتے ہیں احکام اور بہت تاثیر ہوتی ہے انکے دلوں میں وعظ و نصیحت کی اور سالم ہیں قساوت سے ترجمہ اور ایمان یمنی ہے فتح
کہ یمن سے آیا ہے اشارہ ہے طرف اہل یمن کے بیچ ایمان اور اطاعت اور انقیاد کے پس اسطرح فرمایا بسبب مبالغہ کے بیچ مدح اور عنایت کے ترجمہ اور علم و حکمت کہ
عبارت معرفت حقائق اشیاء اور احوال انکے سے ہے یمنی ہے فتح کی یہ دارمی نے فتح ش اور نہایت نسبت یمن سے رکھتی ہے اشارہ ہے طرف اسکے کہ سوال کیا ابو موسیٰ
نے احوال مبدء اور معاد سے اور حقائق اور معارف ابتداء پیدائش سے جیسے کہ بیچ کتاب بدء الخلق کے گذرا اور بعضوں نے کہا کہ نسبت دینے ایمان و
حکمت کو طرف یمن کے اس سبب سے ہے کہ ایمان مکہ سے پیدا ہوا ہے اور مکہ تہامہ سے ہے اور تہامہ یمن سے ہے اور بعضوں نے کہا کہ یہ کلام آنحضرت نے تبوک میں کہا کہ جو
شام کے ہے اور مکہ اور مدینہ وہاں سے جانب یمن کے ہے پس اشارہ کیا طرف جانب یمن کے اور مراد مکہ اور مدینہ کی ہے پوشیدہ نہ رہے کہ سیاق حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے
کہ یہ کلام حضرت نے اپنے مرض میں فرمایا اگرچہ یہ کہ ممکن ہے کہ راوی نے اس کلام حق کو بتقریب ذکر اہل یمن اس حدیث میں دوسری حدیث سے لاکر ذکر کیا واللہ اعلم اور ابو عبید نے
کہا کہ مراد اس سے انصار ہیں کہ اصل میں یمنی ہیں پس نسبت کیا گیا ایمان و حکمت انکی طرف نسبت مبالغہ کے مدح میں اور غرض یہ ہے کہ اہل یمن ایمان کامل رکھتے ہیں
پس اسمیں نفی اوروں کے ایمان کی نہیں ہے پس کچھ منافات نہیں ہے درمیان اسکے اور درمیان حدیث حضرت کے الایمان فی اہل الحجاز پھر مراد اس سے موجودین ہیں
زمانے کے نہ تمام اہل یمن سب وقتوں کے اور طیبی نے کہا کہ حکمت کہتے ہیں ہر کلام صالح کو کہ باز رکھے اپنے کہنے والے کو واقع ہونے سے ہلاکت کی مجھکو ہے اور بعضوں نے کہا حکمت عبارت
ہے جو حاصل ہوئے علم و عمل سے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ومن یؤت الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا کہا انس نے الحکمۃ تزید الشریف شرفا وترفع العبد
المملوک حتی تجلسہ مجالس الملوک اور ابو ہریرہ سے ہے کہ حکمت کے دس اجزا ہیں نو ان میں سے عزلت یعنی گوشہ نشینی میں ہیں اور ایک چپ رہنے میں وعن

عائشۃ انہا قالت وا رأساہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذاک لو کان وانا حی فاستغفر لک وادعو لک فقالت عائشۃ واثکلیاہ واللہ انی لاظنک تحب موتی فلو کان ذلک لظللت آخر یومک معرسا ببعض ازواجک فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم بل انا وا رأساہ لقد ہممت او اردت ان ارسل الی ابی بکر وابنہ واعہد ان یقول القائلون او یتمنی المتمنون ثم قلت یابی اللہ ویدفع المؤمنون او یدفع اللہ ویابی المؤمنون رواہ البخاری اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ انہوں نے کہا یعنی آنحضرتؐ کے پاس بسبب شدت درد سر کے ہاے میرا سر دکھتا ہے فرماتی ہیں حضرت عائشہؓ کا سر دکھتا تھا پس افسوس کیا انہوں نے اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد سر سے ذات ہے اور اشارہ کیا ساتھ اسکے اپنی موت کی طرف ترجمہ پس فرمایا آنحضرتؐ نے یعنی موت تیری اے عائشہ اگر واقع ہو اس حال میں کہ میں زندہ ہوں پس بخشش مانگوں تیرے لیے یعنی تیری سیئات کے مٹنے کے لیے اور دعا کروں واسطے تیرے یعنی تیری رفعت درجات کے لیے پس کہا عائشہؓ نے سخت ہے مصیبت مجھے فرماتے ہیں لفظ ثکل ساتھ زبر ثاء مثلثہ اور پیش اسکے کے اصل میں معنی ہیں مرنے فرزند یا دوست کے ہیں اور مراد یہاں موت ہے اور ذکر مرض بھی موت یاد دلاتا ہے اور یہ کلام یوں ہیں عرب کی زبان پر وقت محنت و مصیبت کے جاری ہوتا ہے اسکے کہ معنی حقیقی مراد ہوں ترجمہ قسم ہے خدا کی تحقیق میں گمان کرتی ہوں تمکو کہ چاہتے ہو تم مرنا میرا یعنی حضرت عائشہؓ نے یہ خطاب کر کے حضرت کو از راہ ناز و نیاز کے کہ درمیان انکے تھا پس اگر واقع ہو مرنا میرا البتہ ہو گے تم آخر اسی دن میں صحبت کرنے والے ساتھ کسی اپنی بیویوں میں سے فرماتے ہیں مقصود یہ ہے کہ اگر میں مر جاؤں گی اور تم زندہ رہو گے بعد میرے تو مجھکو بھول جاؤ گے اور اور بیویوں کے ساتھ مشغول ہو جاؤ گے بیت

فرزدم ہم این نالہ ناز و فن جانست ؛ از یار جدا شوم این نالہ از آنست ؛ ترجمہ پس فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ چھوڑ اے عائشہ ذکر اپنے درد سر کا اور اپنی موت کے یاد کرنے کا اور مشغول ہو میرے درد سر میں اور ذکر موت میری میں فرماتے ہیں کہ میں اس عالم سے جاتا ہوں اور تو بعد میرے بہت زندہ رہے گی اور اس بات کو حضرتؐ نے وحی سے معلوم کیا اور دونوں صاحبوں کے اکٹھے بیمار ہونے میں اشارہ ہے طرف کمال محبت دونوں صاحبوں کے جیسے کہ انہوں نے کہا مجنوں کے ہاتھ سے وقت فصد لینے لیلی کے بعد اسکے آنحضرتؐ نے تعبیر بکر موت اپنی کے خلافت ابوبکر صدیقؓ کی یاد کی کہ ہونے والی ہے اور اسمیں خوش کرنا عائشہؓ کے دل کا اور بشارت دینی انکو اس دولت و نعمت کی بھی ہے فرمایا ترجمہ البتہ تحقیق کیا تھا میں نے یا فرمایا ارادہ کیا تھا میں نے یہ کہ بھیجوں میں کسی کو طرف ابوبکرؓ کے اور بیٹے اسکے کے یعنی عبدالرحمن کے کہ فرزند رشید ابوبکرؓ کے تھے اور شفیق عائشہؓ کے اور وصیت کروں ابوبکرؓ کو یعنی خلافت کی اور لکھ دوں عہد اپنا کروں انکو تاکہ نہ کہیں یا واسطے خوف اسکے کہ کہیں کہنے والے فرماتے ہیں کہ نہ وصیت کی آنحضرتؐ نے ابوبکرؓ کی خلافت کبری کی اور اقتصار کیا خلافت صغری پر کہ وہ امامت نماز کی ہے باوجود اسکے کہ اسمیں بھی اشارہ تھا اس خلافت کبری کا ترجمہ یا آرزو کریں آرزو کرنے والے یعنی خلافت کی غیر ابی بکرؓ کے لیے خواہ اپنے لیے یا غیر اپنے کے لیے پھر کہا میں نے یعنی اپنے دل میں یا ظاہر میں کہ انکار کریگا اللہ تعالے غیر ابی بکرؓ کی خلافت کا اور دفع کرینگے مسلمان یعنی غیر خلافت ابی بکرؓ کو یا برعکس عبارت مذکورہ کے فرمایا کہ دفع کریگا اللہ اور انکار کرینگے مومن بھی نقل کی یہ بخاری نے فرماتے ہیں یعنی بسبب خلیفہ کرنے میرے کے انکو امامت صغری میں اسلیے کہ امامت صغری علامت ہے کبری کی جیسے کہ فرمایا حضرت علیؓ نے وقت منازعہ کے کہ جب اختیار کیا آنحضرتؐ نے ابوبکرؓ کو امر دین ہمارے کے لیے تو پس کیا نہ اختیار کریں ہم انکو واسطے دنیا اپنی کے لیے پس یہ بڑی دلیل ہے انکے خلافت کے حقیقت کی پھر حضرتؐ کے قول یابی المؤمنون میں اشارہ ہے طرف تکفیر ان لوگوں کے کہ منکر ہیں صدیقؓ کی خلافت کی حقیقت کے اور حاصل حضرتؐ کے فرمانے کا یہ کہ پس اس سبب سے نہ بلایا میں نے ابوبکرؓ وغیرہ کو اور وصیت نہ کی میں نے اور جانا میں نے کہ خلافت انکی ہونے والی ہے اور واقع میں ویسا ہی ہوا کہ جو آنحضرتؐ نے خبر دی تھی اور یہ حدیث اول دلیل ہے اوپر خلافت ابی بکرؓ کے بعد آنحضرتؐ کے وعنہا قالت رجع الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم من جنازۃ من البقیع فوجدنی وانا اجد صداعا وانا اقول وا رأساہ قال بل انا یا عائشۃ وا رأساہ قال وما ضرک لو مت قبلی فغسلتک وکفنتک وصلیت علیک ودفنتک قلت لکانی بک واللہ لو فعلت ذلک لرجعت الی بیتی فعرست فیہ

ببعض نسائك فتبسم رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم بدئ في وجعه الذي مات فيه رواه الدارمي

اور روایت ہے عائشہ رض سے کہا پھر آئے میرے آنحضرت ایک روز ایک جنازہ کو دفن کر کے بقیع سے کہ میں درد سر پاتی تھی پس پایا مجھکو آنحضرت صلعم نے اس حالت مین کہ میں کہتی تھی ہائے درد سر اور میں کہتی تھی ہائے میرا سر دکھتا ہے فرمایا آنحضرت صلعم نے بلکہ میں کہتا ہوں اے عائشہ ہائے میرا سر دکھتا ہے پھر فرمایا آنحضرت صلعم نے اور کیا ضرر رکھتا ہے تجھکو اے عائشہ اگر مرے تو پہلے میرے پس غسل دوں میں تجھکو اور کفن دوں میں تجھکو اور نماز پڑھوں میں تجھ پر اور دفن کروں میں تجھکو ف یعنی اشارہ ہے اسکی طرف کہ مرنا انکا آنحضرت کی حیات میں بہتر ہے زندہ رہنے انکے سے بعد وفات حضرت کے ترجمہ کہا میں نے البتہ گویا دیکھتی ہوں میں تجھکو قسم ہے اللہ کی اگر کروگے تم یعنی جو کچھ ذکر ہوا تم غسل وغیرہ سے البتہ پھروگے تم طرف گھر میرے کے پس صحبت کروگے اس میں ساتھ کسی کے اپنی بیبیوں میں سے پس مسکرائے آنحضرت صلعم یعنی اسلئے کہ دلالت کرتا ہے یہ کہنا انکا اوپر کمال غیرت انکی کے بعد مرنے کے پھر شروع کی گئی بیماری حضرت کی کہ وفات ہوئی جسمیں نقل کی یہ دارمی نے **وعن جعفر بن محمد عن** أبيه أن رجلا من قريش دخل على أبيه علي بن الحسين فقال ألا أحدثك عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال بلى حدثنا عن أبي القاسم قال لما مرض رسول الله صلى الله عليه وسلم أتاه جبريل فقال يا محمد إن الله أرسلني إليك تكريما لك وتشريفا لك خاصة لك يسألك عما هو أعلم به منك يقول كيف تجدك قال أجدني يا جبريل مغموما وأجدني يا جبريل مكروبا ثم جاءه اليوم الثاني فقال له ذلك فرد عليه النبي صلى الله عليه وسلم كما رد أول يوم ثم جاءه اليوم الثالث فقال له كما قال أول يوم ورد عليه كما رد عليه وجاء معه ملك يقال له إسماعيل على مائة ألف ملك كل ملك على مائة ألف ملك فاستأذن عليه فسأله عنه ثم قال جبريل هذا ملك الموت يستأذن عليك ما استأذن على آدمي قبلك ولا يستأذن على آدمي بعدك فقال ائذن له فأذن له فسلم عليه ثم قال يا محمد إن الله أرسلني إليك فإن أمرتني أن أقبض روحك قبضت وإن أمرتني أن أتركه تركته فقال تفعل يا ملك الموت قال نعم بذلك أمرت وأمرت أن أطيعك قال فنظر النبي صلى الله عليه وسلم إلى جبريل فقال جبريل يا محمد إن الله قد اشتاق إلى لقائك فقال النبي صلى الله عليه وسلم لملك الموت امض لما أمرت به فقبض روحه فلما توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم وجاءت التعزية سمعوا صوتا من ناحية البيت السلام عليكم أهل البيت ورحمة الله وبركاته إن في الله عزاء من كل مصيبة وخلفا من كل هالك ودركا من كل فائت فبالله فاتقوا وإياه فارجوا فإنما المصاب من حرم الثواب فقال علي أتدرون من هذا هو الخضر عليه السلام رواه البيهقي في دلائل النبوة

اور روایت ہے امام جعفر صادق بن محمد سے کہ نقل کی یہ اپنے باپ سے کہ امام محمد باقر ہیں یہ کہ ایک شخص قریش میں سے داخل ہوا انکے باپ پر کہ علی بن حسین ہیں یعنی امام علی زین العابدین بن حسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم پس کہا علی بن حسین نے کہ کیا نہ حدیث بیان کروں میں تمہارے آگے پیغمبر خدا صلعم سے کہا اس شخص نے کہ ہاں بیان کر ہمارے آگے ابی القاسم سے کہا علی بن حسین نے کہ جب بیمار ہوئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم آئے انکے پاس جبرئیل یعنی عیادت اور پیام پہنچانے کے لئے پس کہا جبرئیل نے اے محمد بلاشبہ اللہ نے بھیجا ہے مجھکو طرف آپ کے واسطے تکریم تمہاری کے اور واسطے تعظیم تمہاری کے درحالیکہ یہ تکریم و تعظیم مخصوص ہے تمہارے لئے یعنی خاص بات ہے کہ پوچھتا ہے اللہ سبحانہ تم سے اس چیز سے کہ وہ خوب جانتا ہے اس چیز کو تم سے یعنی اسلئے کہ وہ قریب تر ہے مریض کے جبل الورید سے فرماتا ہے اللہ تعالی کہ کس طرح پاتے ہو تم اپنے تئیں یعنی کیسا ہے حال تمہارا فرمایا پاتا ہوں میں اے جبرئیل اپنے تئیں غمگین اور پاتا ہوں میں اپنے تئیں اندوہگین ف غم شاید کہ بیغم کرنے آنحضرت کا بسبب دین اور امت کے تھا کہ دیکھا چاہئے بعد میرے کیا واقع ہو ترجمہ پھر آئے جبرئیل آنحضرت کے پاس دوسرے دن پس کہا حضرت سے جیسا کہ کہا تھا

اول دن پس جواب دیا جبرئیل کو آنحضرت نے ویسا کہ جواب دیا تھا اول دن پھر آئے جبرئیل آنحضرت کے پاس تیسرے دن اور کہا آنحضرت سے جیسا کہ کہا تھا اول
دن اور جواب دیا حضرت نے جبرئیل کو جیسا کہ جواب دیا تھا اول روز اور آیا جبرئیل کے ساتھ فرشتہ یعنی ہمراہ ان کے تیسرے دن اور کہا جاتا تھا اسکو اسمعیل کہ
حاکم ہے لاکھ فرشتوں پر ہر فرشتہ انہیں سے امیر ہے لاکھ فرشتوں پر اور صحیح کہا ہے ملا علی قاری نے کہ یہ اسمعیل جو ہے سو فرشتہ آسمان دنیا کا ہے اور حدیث میں ذکر ملک الموت کا نہ کیا
بسبب معلوم اور ظاہر ہونے اسکے کیا ہو سکتا ہے کہ ملک الموت بعد آنے جبرئیل کے اور آنے اسمعیل فرشتہ کے اسی وقت آ کر حاضر ہوا ہو اور سیوطی بیہقی سے لائے ہیں کہ جب تیسرا
روز ہوا آئے حضرت کے پاس جبرئیل اور انکے ساتھ ملک الموت تھے اور ان دونوں کے ساتھ ایک فرشتہ تھا ہوا میں اسکو اسمعیل کہتے ہیں کہ حاکم ہے ستر ہزار فرشتوں پر اور ہر فرشتہ
انمیں سے امیر ہے ستر ہزار فرشتوں پر ترجمہ پس پروانگی مانگی اس اسمعیل فرشتے نے واسطے آنے کے حضرت کے پاس پس پوچھا آنحضرت نے جبرئیل سے حال اس فرشتہ کا یعنی پس
جواب دیا جبرئیل نے کہ یہ ایک فرشتہ ہے ایسا ایسا اور یہ حدیث میں نہیں مذکور ہے پھر کہا یعنی بعد تامل کے جبرئیل نے کہ یہ فرشتہ موت کا ہے یعنی عزرائیل پروانگی
مانگتا ہے تمہارے پاس آنے کی نہیں پروانگی مانگی کسی آدمی سے پہلے تمہارے اور نہ پروانگی مانگے گا کسی آدمی سے بعد آپ کے یعنی یہ شرف کرامت مخصوص آپ ہی کے لیے
ہے کہ ملک الموت پروانگی آنے کی مانگتا ہے نہ آدمیوں پر یکایک چلا آتا ہے اور جان قبض کرتا ہے پس فرمایا آنحضرت نے کہ اذن دو اسکو پس اذن دیا جبرئیل نے ملک الموت
کو پس آیا ملک الموت اور سلام کیا حضرت کو یعنی پس جواب سلام کا دیا آنحضرت نے اسکو پھر کہا ملک الموت نے کہ اے محمد تحقیق اللہ تعالی نے بھیجا ہے مجھکو طرف آپ کے یعنی
تا کہ عرض کروں امر تم پر پس اگر فرماؤ تم یہ کہ قبض کروں میں روح پاک آپ کی تو قبض کروں میں اسکو اور اگر فرماؤ تم مجھکو کہ چھوڑ دوں میں روح تمہاری تو چھوڑ دوں یعنی
قبض نہ کروں پس فرمایا آنحضرت نے کیا کریگا تو یعنی جو کچھ کہ حکم کروں میں اے ملک الموت کہا اسنے ہاں ہی کا یعنی تمہارے اختیار دینے کا حکم دیا گیا ہوں میں اور حکم
دیا گیا ہوں میں یہ کہ اطاعت کروں تمہاری یعنی اس چیز میں کہ اختیار کرو تم اسکو کہا علی بن حسین راوی نے پس دیکھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف جبرئیل کے یعنی مانند
مشورہ چاہنے والے کے کہ کیا کہتے ہو کیا کرنا چاہیے پس کہا جبرئیل نے اے محمد بلا شبہ خدا تعالی مشتاق ہے تمہارے ملنے کا پس فرمایا آنحضرت نے واسطے ملک الموت کے کہ بجا لا تو
اس چیز کو کہ حکم کیا گیا ہے تو ساتھ اسکے پس قبض کی ملک الموت نے روح پاک آنحضرت کی کو فتح یا آنحضرت صلعم نے بعد آنے جبرئیل کے اور ملک الموت کے اور تیسرے فرشتہ کے
اور اس گفتگو کے کہ مذکور ہوئی کچھ تھوڑی سی دیر فرصت پائی اور اس قصہ کی بعضے صحابہ کو خبر دی بعد ازاں وفات پائی یا بعضے صحابہ پر بھی کہ جو حاضر تھے یہ قصہ کشوف
ہوا اور مشاہدہ کیا انہوں نے اور انہیں سے یہ صحابی یا تابعی تھے کہ انکو تعبیر کیا ایک مرد کر قریش میں سے اور نقل یوں کرتا ہے کہ ہو سکتا ہے خضر صورت ایک مرد
کے قریش میں سے متمثل ہو کر امام زین العابدین کے پاس آئے ہوں اور بیان کی ہو یہ حدیث اور اسی لیے تعبیر ساتھ لفظ مبہم کے کیا فقد بعد اللہ اعلم اور ایک روایت
میں بعد جملہ لما امرت بہ کی یہ آیا ہے قال جبرئیل علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام یا رسول اللہ ہذا آخر موطئی الارض انما کنت حاجتی فی الدنیا
اور حضرت ام سلمہ سے منقول ہے کہ اکثر وصیت آنحضرت کی وقت موت کے یہ تھی الصلوۃ وما ملکت ایمانکم ترجمہ پس جب وفات پائی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے اور آیا تعزیت کرنے والا یعنی ایک شخص واسطے تسلی دینے اہل بیت کے سنی لوگوں نے ایک آواز گھر کے کونے میں کہ کوئی کہتا ہے سلام تم پر اے اہل بیت پیغمبر کے اور
اے جماعت کہ گھر میں ہو اور مہربانی خدا کی تم پر اور برکتیں اسکی یعنی زیادتیاں اسکے کرم کی تحقیق بیچ خدا کے تسلی ہے ہر مصیبت سے قدح اس عبارت کے کتنی ہی
طرح بستی کہے ہیں علما نے بیچ خدا کے یعنی بیچ کتاب خدا کے تسلی دینی ہے ہر مصیبت سے اشارہ ہے طرف قول اللہ تعالی کے وبشر الصابرین الذین اذا اصابتہم
مصیبۃ قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون ترجمہ پس عزا ہیں بمعنی التعزیہ کے ہے یا یہ معنی ہیں کہ بیچ دین خدا کے تسلی دینی ہے کہ شارع نے رغبت اسکی
دلائی ہے اور بعضوں نے کہا کہ معنی یہ ہیں کہ خدا فرمانے والا صبر کا اور تسلی دینے والا ہے اور اسکو علم بیان میں تجرید کہتے ہیں جیسے رایت فی زید اسدا یعنی دیکھا میں نے
زید میں شیر کو یعنی زید کو مانند شیر کے پایا میں نے اور یہ مناسب تر ہے اس قول کے ترجمہ اور خدا بدلہ دینے والا ہے ہر چیز ہلاک ہونے والی کا اور تدارک کرنے والا ہے
ہر چیز فوت ہونے والی کا فتح ع یا یہ معنی ہیں کہ اللہ کے دین میں یا کتاب میں بدلہ اور تدارک ہے ہر چیز ہلاک ہونے والی کا کیا خوب کہا ہے کسی صاحب حال نے

من کل شیء و درکا من کل فائت فبا اللہ فثقوا و ایاہ فارجوا فان المصاب من حرم الثواب رواہ البیہقی فی دلائل النبوۃ۔ ترجمہ پس جب اللہ ایسا ہے تو ساتھ مدد اللہ کے اور حول و قوت اسکی کے پس تقوی کرو یعنی اپنی ہجو

جزع و فزع سے اشارہ ہے طرف قول اللہ تعالی کے کہ کام تیرے بھی اللہ یار ہے اور بعضے نسخوں میں موافق حصن حصین کے ہے فثقوا ساتھ زبر ث مثلثہ کے اور تخفیف قاف

مضموم کے یعنی پس اعتماد کرو اللہ ہی پر اشارہ ہے طرف قول اللہ تعالی کے کہ توکل علی الحی الذی لا یموت ترجمہ اور اسی سے پس امید رکھو یعنی نہ امید رکھو سواے اسکے سے

اسلیے کہ لا الہ الا اللہ بات اسکے پاس سے ہے پس امید رکھو ثواب کی اور نہیں ہے مصیبت زدہ مگر وہ شخص کہ محروم کیا گیا ہے ثواب سے ف اور دنیا کی مصیبت مصیبت نہیں ہے

بسبب پاے جانے ثواب آخرت کے اور مصیبت حقیقی وہ ہے کہ کوئی صبر نہ کرے اور ثواب سے محروم رہے اور صبر حسب اللہ تعالی کے نزدیک سودہ ہے کہ بہ پہلے صدمے میں ترجمہ

پس کہا علی نے کہ آیا جانتے ہو تم کہ کون ہے یہ شخص تعزیت کرنے والا الا یہ خضر ہیں ف خضر کے واسطے تعزیت اصحاب اور اہل بیت آنحضرت کے آئے ہیں ظاہر سیاق کلام سے

یہ سمجھا جاتا ہے کہ مراد علی سے امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ ہوں کہ حاضر تھے اس وقت اور احتمال ہے کہ امام علی زین العابدین ہوں کہ وقت روایت کرنے حدیث کے حاضرین

مجلس اپنے سے یہ کہا ہو واللہ اعلم ترجمہ نقل کی بیہقی نے دلائل النبوۃ میں ف اور حصن حصین میں ساتھ رمز مستدرک کے لایا ہے کہ جب وفات پائی آنحضرت نے

تعزیت کی اصحاب اہل بیت کے ملائکہ نے اور ذکر کی یہ عبارت کہ حدیث میں مذکور ہوئی بعد اسکے لایا ہے یعنی اور روایت ہے کہ آیا ایک مرد سفید ریش جسیم خوش شکل

پس آیا پھلانکتا کہ لوگوں کی گردنوں پر سے اور رویا پھر التفات کیا طرف صحابہ کے اور کہا ان اللہ الخ پس کہا علی اور ابو بکر نے یہ خضر ہیں اور یہ دلالت کرتی ہے اسپر کہ

مراد علی سے پہلی حدیث میں علی مرتضی ہیں باب یہ باب ہے بیچ متممات اور لواحق پہلے باب کے **الفصل الاول** فصل پہلی **عن عائشۃ** قالت ما ترک

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دینارا ولا درہما ولا شاۃ ولا بعیرا ولا اوصی بشیء رواہ مسلم روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا نہیں چھوڑے رسول خدا صلی اللہ علیہ

وسلم نے بعد وفات کے دینار اور نہ درہم اور نہ بکری اور نہ اونٹ اور نہ وصیت کی ساتھ کسی چیز کے نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی کسی مال سے اسلیے کہ نہیں چھوڑا کچھ مال

تا وصیت کریں اور جو چیز کہ مال نہیں تھی مثل فدک اور مانند اسکے کے تھا اور آنحضرت نے حالت حیات میں صدقہ کر دیا تھا اسباب پر بعد از نفقہ عیال کے ف کہا

نووی نے کہ اور روایت میں آیا ہے کہ ذکر کیا لوگوں نے حضرت عائشہ کے آگے کہ علی رضی اللہ عنہ تھے وصی پس کہا عائشہ نے کب وصیت کی انکو حالانکہ تھی میں تکیہ آنحضرت

کی یہاں تک کہ وفات پائی آپ نے پس کب وصیت کی اور معنی لا اوصی بشیء کے یہ کہ نہیں وصیت کی تہائی مال دینے کی اور نہ غیر اسکے کے اسلیے کہ نہیں تھا انکے پاس

مال اور نہ وصیت کی علی کو اور نہ غیر انکے کو بخلاف اس چیز کے کہ گمان کرتے ہیں شیعہ پس اور جو حدیثیں صحیح بیچ وصیت کرنے آنحضرت کے ساتھ کتاب اللہ کے اور وصیت

انکی کے واسطے اہل بیت کے اور نکال دینے یہود کے جزیرہ عرب سے اور واسطے احسان کرنے کے ایلچیوں کے نہیں ہیں مراد انکے قول سے ولا اوصی بشیء اور یہ جو نقل کیا ہے

بعضے علما سیر نے کہ آنحضرت کے لیے بہت سے اونٹ تھے اور دس اونٹنیاں تھیں کہ رکھا تھا انکو نواح مدینہ میں اور لاتے تھے لوگ دودھ انکا ہر شب اور تھیں انکے لیے

سات بکریاں پیتے تھے دودھ انکا پس نہیں صلاحیت رکھتی ہے واسطے معارضہ اس حدیث کے اور اگر صحیح بھی ہو تو حمل کیا جاویگا اسپر کہ وہ تھے اونٹ صدقہ کے اور اصحاب

فقرا یا مانند انکے پیا کرتے تھے دودھ انکا **وعن عمرو بن الحارث** اخی جویریۃ قال ما ترک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عند موتہ دینارا

ولا درہما ولا عبدا ولا امۃ ولا شیئا الا بغلتہ البیضاء وسلاحہ وارضا جعلہا صدقۃ رواہ البخاری

اور روایت ہے عمرو بن الحارث سے کہ صحابی تھے بھائی جویریہ کے کہ آنحضرت کی بیبیوں میں سے ہیں کہا کہ نہیں چھوڑے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نزدیک موت اپنی کے

دینار اور نہ درہم اور نہ غلام اور نہ لونڈی یعنی رق میں ف یعنی مملوک پس اس سے معلوم ہوا کہ یہ جو خبروں میں ذکر حضرت کے بندوں کا آیا ہے یا تو وہ مر گئے ہونگے

یا آزاد کر دیا ہوگا انکو ترجمہ اور نہ اور کچھ مگر خچر اپنا کہ سفید تھا کہا اسکو دلدل کہتے تھے مقوقس حاکم اسکندریہ نے بطور تحفہ کے بھیجا تھا اسکو اور ہتیار اپنے ف یعنی

جو کہ خاص تھے حضرت کے پہننے کے مانند تلوار اور نیزے اور زرہ اور خود اور عصا پہ الا اور کے اور بعضی روایتوں میں خاص زرہ ہی واقع ہوئی ہے کہ یہودی

کے پاس گرو تھی اور شاید کہ یہ حصر اضافی ہے یعنی ہے بہ نسبت اعتبار کرنے اور ایسی چیزوں کے مانند کپڑوں اور اسباب گھر کے والا ثابت ہوا ہے کہ حضرت نے چھوڑے

پس سے وغیرہ کو اپنی جگہ پر مذکور ہیں ترجمہ اور زمین گروی تھا انکو صدقہ نقل کی یہ بخاری نے ف ع کہا ایک شارح نے کہ ضمیر جملہ کے پھرتی ہے چیزوں مذکورہ کی
طرف یعنی خچر اور ہتھیار اور زمین کی طرف اور ظاہر متبادر یہ ہے کہ ضمیر پھرتی ہے زمین کی طرف کہا عسقلانی نے یہی تصدیق کیا منفعت زمین کو پس حکم اسکا
حکم وقف کا اور معنی یہ ہیں کہ آنحضرت صلعم نے کیا زمین کو اپنی حیات میں صدقہ جاریہ باقی اسکے قائم رہنے تک پس ہمیشہ رہیگا ثواب صدقہ کا ساتھ دوام اس زمین کے
پس نہیں منافی ہے اسکے کہ سوا زمین کے اور املاک انکی بعد موت ہو جائیگی صدقہ کما لا یخفی کہا علامہ کرمانی نے شرح بخاری میں کہ وہ آدھی زمین فدک کی تھی
کی تھی اور حصہ حضرت کا خمس خیبر سے اور حصہ انکا زمین بنی النضیر سے اور ضمیر جملہ کے پھرتی ہے طرف تینوں کے نہ طرف زمین کی فقط اسلیئے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے کہ ہم جماعت
انبیا کی نہیں میراث چھوڑتے ہیں جو کچھ چھوڑتے ہیں ہم صدقہ ہوتا ہے انتہی اور قریب ہے کہ آویگی تحقیق اسکی وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقْتَسِمُ وَرَثَتِيْ دِيْنَارًا مَا تَرَكْتُ بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَائِيْ وَمُؤْنَةِ عَامِلِيْ فَهُوَ صَدَقَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں بانٹیں گے وارث میرے بعد مرنے میرے کے دینار ف ع اسلیئے کہ نہیں چھوڑوں گا میں بعد مرنے کے دینار یعنی مالک اپنی کہ بانٹیں
انکو پس یہ اخبار ہے حقیقۃ اور احتمال یہ بھی ہے کہ انشا ہو صورۃ نہی اور تحقیق ہی معنوں میں یعنی نہ بانٹیں وارث میرے دینار پھر بیان کیا سبب اور علت اسکے بطور استیناف
کے ترجمہ وہ چیز کہ چھوڑوں میں پیچھے خرچ عورتوں اپنی کے اور بعد اجرت عامل اپنی کے پس وہ صدقہ ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع بیبیاں آنحضرت
صلعم کی بیچ حکم عدت والی عورتوں کے تھیں اسلیئے کہ نہیں جائز تھا انکو نکاح کرنا بعد آنحضرت صلعم کے پس جاری ہوا انکے لیئے نفقہ اور مراد عامل سے وہ ہیں کہ
خلیفہ ہوئے بعد حضرت صلعم کے پس وہ بھی صرف کریں ترکہ اپنے مصارف میں اور پہنچا دیں اسکو مستحقوں کے تئیں کہ جن پر آنحضرت صلعم صرف کرتے تھے اور آنحضرت لیتے
تھے نفقہ اپنے اہل کا صفایا میں کہ تھا حضرت صلعم کے لیئے مال بنی نضیر اور فدک سے اور صرف کرتے باقی کو مسلمانوں کے مصالح میں پھر متولی ہوئے ابوبکر پھر عمر
اسی طرح پھر جب نوبت خلافت کی پہنچی طرف عثمان کے بے پروا ہوئے اس سے بسبب مال بہت کے پس جاگیر دیا اسکو مروان وغیرہ اقارب اپنے کے لیئے پس ہمیشہ رہا
انکے قبضہ میں یہاں تک کہ پھیرا اسکو عمر بن عبدالعزیز نے یعنی بطور سابق کے مصارف میں کر دیا پس حاصل حدیث یہ کہ جو کچھ کہ باقی رہے بعد نفقہ بیبیوں میری
کے اور اجرت عاملوں میرے کے وہ صدقہ ہے کہ صرف کیا جاوے فقرا پر جیسا کہ حالت حیات میں تھا وَعَنْ اَبِیْ بَكْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نُوْرَثُ
مَا تَرَكْنَاهُ صَدَقَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میراث نہیں پائی جاتی ہے جو کچھ کہ چھوڑیں ہم
یعنی قسم مال سے صدقہ ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع یعنی صرف کیا جاوے فقرا اور مساکین پر اسلیئے کہ ہم جملہ فقرا سے ہیں اور شرط انتہی نزدیک صوفیہ
کے یہ ہے کہ وہ ملک نہ رکھیں کسی چیز کا پس جو کچھ کہ انکے ہاتھ میں ہے یا امانت ہے یا وقف ہے اور صدقہ اور بعضوں نے کہا کہ اسلیئے کوئی انکا وارث نہیں ہوتا کہ خوش نہ ہو سکے
مرنے سے کوئی انکے وارثوں میں سے بسبب لینے ترکہ انکے کے اور یہ حدیث ابوبکر صدیق نے پیش کی وقت طلب کرنے فاطمہ زہرا کے میراث کو رد کیا اور کہا کہ میں خلیفہ
آنحضرت صلعم کا ہوں جس جگہ کہ آنحضرت صرف کرتے تھے میں بھی کرتا ہوں اور غمخواری تمہاری بھی کرتا ہوں جیسا کہ آنحضرت کرتے تھے اور میں نے آنحضرت سے سنا ہے کہ ہمارے یعنی انبیا
کے نہیں ہوتے وارث اور یہ بات تنہا حضرت فاطمہ سے نہیں کہی بلکہ ازواج مطہرہ نے بھی یہی بات کہ انہوں نے بھی طلب میراث کی کی اور عمر نے تولیت اسکی عباس اور علی کو
دی تھی اور جب آپس میں نزاع ہوئی اور کہا کہ بانٹ دو درمیان ہمارے بانٹنا نہیں منظور کیا عمر نے اور بانٹے درمیان انکے جھگڑا اور دونوں تک تولیت اسکی اہل بیت نبوت کے ہاتھ
رہی بعد ازاں مروانیوں کی ظلم و تعدی سے انکے ہاتھ سے جاتا رہا اور یہ حکم مشہور ہوا آنحضرت کا نہیں ابوبکر نے ہی نہیں حکم کیا بلکہ بڑے بڑے صحابہ کو بلایا اور سب سے پوچھا سب نے
یہی حکم کیا اور کہا آنحضرت سے ہمیں اسی طرح سنا ہے اور یہی تھوڑا سا ہے کہ صحیحوں میں آیا ہے وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ
اللّٰهَ اِذَا اَرَادَ رَحْمَةَ اُمَّةٍ مِّنْ عِبَادِهٖ قَبَضَ نَبِيَّهَا قَبْلَهَا فَجَعَلَهٗ لَهَا فَرَطًا وَّسَلَفًا بَيْنَ يَدَيْهَا وَاِذَا اَرَادَ هَلَكَةَ
اُمَّةٍ عَذَّبَهَا وَنَبِيُّهَا حَيٌّ فَاَهْلَكَهَا وَهُوَ يَنْظُرُ فَاَقَرَّ عَيْنَهٗ بِهَلَكَتِهَا حِيْنَ كَذَّبُوْهُ وَعَصَوْا اَمْرَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے ابو موسی اشعری سے کہ نقل کی انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا تحقیق اللہ تعالی جب چاہتا ہے مہربانی کرنی ایک امت پر اپنے بندوں میں سے قبض ذات
دیتا ہے اس امت کے پیغمبر کو پہلے اس امت سے یعنی پہلے امت کے عذاب کرنے سے پس کرتا ہے خدائے تعالی پیغمبر کو امت کے لیے میر منزل اور پیش رو آگے انکے
یعنی جبکہ وہ راضی رہتا ہے شفیع ہوتا ہے اور جبکہ چاہتا ہے اللہ تعالی ہلاک امت کا عذاب کرتا ہے اس امت کو اس حال میں کہ نبی انکا زندہ ہوتا ہے پس ہلاک کرتا ہے انکو اس حال میں
کہ وہ پیغمبر دیکھتا ہے پس ٹھنڈی کرتا ہے اللہ تعالی آنکھیں اسکی یعنی خوش کرتا ہے اسکو بسبب ہلاک ہونے امت کے جس وقت کہ جھٹلاتے ہیں اسکو اور نافرمانی کرتے ہیں اسکے حکم کی
نقل کی مسلم نے **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَيَأْتِيَنَّ عَلَى أَحَدِكُمْ يَوْمٌ وَلَا
يَرَانِي ثُمَّ لَأَنْ يَرَانِي أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ مَعَهُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قسم اس ذات پاک کی کہ جان محمد کی اسکے ہاتھ میں ہے البتہ آویگا ایک پر تمہاری میں سے ایک دن اور نہ دیکھیگا مجھکو پھر البتہ دیکھنا اسکا مجھکو
بہت دوست رکھا گیا ہوگا طرف اسکے اہل وعیال اسکے سے اور مال اسکے سے ساتھ اہل وعیال کے نقل کی مسلم نے ف ح مراد یہ ہے کہ دیکھنا آنحضرت کا ہے انکی
حیات میں اور صحبت رکھنی انسے یا بعد وفات کے سوتے میں یا جاگتے میں بلکہ یہی مناسب تر ہے ساتھ سیاق کلام کے اور ایسا ہی حال ہے مشتاقان جمال کا کہ
مستغرق ہیں بیچ تصور کمال انکے کے صلی اللہ علیہ وسلم **بَابُ مَنَاقِبِ قُرَيْشٍ وَذِكْرِ الْقَبَائِلِ** یہ باب ہے بیچ بیان مناقب قریش کے
اور ذکر قبیلوں کے ف ح مناقب جمع منقبت کی ہے بمعنی شرف اور فضیلت کے اور قریش نام قبیلہ خاص کا ہے عرب میں اور اصل میں نام نضر بن کنانہ کے فرزند کا
ہے نام مقرر ہوا اس قبیلہ کا بنام باپ اپنے کے اور اصل میں نام ایک جانور کا ہے کہ بہت قوی ہوتا ہے دریائی جانوروں میں اور قبائل جمع قبیلہ کی ہے بمعنی اولاد
ایک باپ کے اور مراد انکے ذکر سے مدح اور مذمت انکی ہے **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ** أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ النَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِي هَذَا الشَّأْنِ مُسْلِمُهُمْ تَبَعٌ لِمُسْلِمِهِمْ وَكَافِرُهُمْ تَبَعٌ لِكَافِرِهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ
تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ تابع ہیں قریش کے اس کام میں مسلمان غیر قریش کے تابع ہیں قریش کے مسلمانوں کے اور کافر غیر قریش کے تابع ہیں
قریش کے کافروں کے نقل کی بخاری اور مسلم نے ف ح مراد مسلم وکافر سے جنس ہے یعنی سب جاننا چاہیے کہ ظاہر سیاق حدیث سے یہ ہے کہ مراد اس کام سے دین
ہے اور روے وجود وعدم کے اور قریش اسبق اور اقدم ہیں امر دین میں اور پیشوا لوگوں کے ہیں ایمان وکفر میں پس مسلمان غیر قریش کے تابعدار قریش کے مسلمانوں
کے ہیں اور کافر غیر قریش کے تابعدار قریش کے کافروں کے اور عرب انتظار کرتے تھے قریش کے اسلام لانے کا اور جب مکہ فتح ہوا اور قریش مسلمان ہوگئے
تو عرب جماعت جماعت اسلام میں داخل ہوئے جیسا کہ سورہ اذا جاء نصر اللہ سے معلوم ہوتا ہے مقصود بیان کرنا تقدم ریاست قریش کا ہے بیچ عہد اسلام اور بیچ جاہلیت
کے لیکن فضل وشرف باعتبار اسلام کے ہے نہ کفر کے مگر یہ کہ بیان مطلق ریاست کا ہے خواہ بسبب دین کے یا باعتبار دنیا کے اور جاہلیت میں بھی بیت اللہ اور خدمتیں اسکی
قسم دینے اور سبیل پلانے وغیرہ کے قریش ہی میں تھیں نہ اوروں میں اور بعضوں نے کہا مراد شان سے خلافت وامامت ہے جیسے کہ حدیثوں میں آیا ہے اور مراد امر
ہے قریش کی تابعداری کرنے کا اور اگر لوگ مخالفت کریں اور تابعداری انکی قبول نہ کریں تو منافات اس سے نہیں رکھتا یعنی اسلیے کہ امر کا وقوع ضرور نہیں
وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ النَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ لوگ تابع قریش کے ہیں خیر وشر میں یعنی اسلام وکفر میں جیسے کہ گذرا اوپر کی حدیث میں بیان اسکا نقل کی مسلم نے **وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ** أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ هَذَا الْأَمْرُ فِي قُرَيْشٍ مَا بَقِيَ مِنْهُمُ اثْنَانِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ رہیگا امر خلافت
قریش میں ف ح یعنی چاہیے کہ رہیں یہ امر خلافت اور جائز نہیں شرعاً عقد خلافت غیر انکے کے لیے اور اسپر منعقد ہوا اجماع صحابہ کے زمانہ میں اور اسی سے
حجت کی مہاجرین نے انصار سے ترجمہ جب تک کہ باقی رہیں انمیں سے دو آدمی نقل کی بخاری اور مسلم نے ف ح یعنی سواے خلیفہ کے یا ایک ان دونوں میں سے

خلیفہ ہو اور دوسرا زمانہ اور یہ جو فرمایا کہ ہمیشہ رہیگا امر خلافت دو آدمیوں سے انتظام نہیں پکڑتا ف ح کہا نووی نے کہ یہ حدیثیں اور مانند اُنکے دلیل ظاہر ہیں اسپر کہ
خلافت مختص ہے ساتھ قریش کے نہیں جائز منعقد ہونا خلافت غیر کیلئے کے لیے اور اسپر منعقد ہوا اجماع صحابہ کے زمانہ میں اور بعد اُنکے اور جس نے مخالفت کی اسمیں اہل بدعت
سے پس وہ حجت لایا گیا ساتھ اجماع صحابہ کے اور بیان کیا آنحضرت صلعم نے کہ یہ حکم ہمیشہ کو رہیگا آخر زمانہ تک جب تک کہ باقی رہیں لوگوں میں سے دو بھی
اور ظاہر ہوا جو کچھ کہ فرمایا تھا آنحضرت نے اس وقت تک اتنی اور خلیفہ قریش یہ ہیں کہ بغیر ان کے یعنی امر کے یعنی جبکہ مسلمان ہوں پس چاہیے کہ اتباع کرے انکا اور نہ خروج
کرے اُنپر دیا الاجبار ہا یہ امر خلافت قریش سے اکثر شہروں میں کچھ اوپر دو سو برس کے بعد اور احتمال ہے یہ کہ محمول ہو لینا ظاہر پہ اور مقید ساتھ قول
حضرت کے کہ حدیث آیندہ میں ہے ما اقاموا الدین یعنی امر خلافت ہمیشہ قریش میں رہیگا جب تک کہ برپا رکھینگے دین کو اور نہیں نکلا لیکن خلافت قریش کے ہاتھ سے
مگر جب کہ رعایت نہ کی انہوں نے دین کی حرام چیزوں کی **وعن معاویۃ** قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان ھذا الامر فی
قریش لا یعادیھم احد الا کبہ اللہ علی وجہہ ما اقاموا الدین رواہ البخاری اور روایت ہے معاویہ سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تحقیق یہ امر یعنی خلافت قریش میں ہے نہیں دشمنی کریگا انسے کوئی مگر گرا دیگا اسکو اللہ تعالیٰ منہ کے بل یعنی خوار و ذلیل کریگا اسکو
جب تک کہ قائم رکھینگے قریش دین کو نقل کی یہ بخاری نے ف ح یعنی تائید و ترویج دینگے احکام دین کو اور شعار اسکو اور اگر یہ نہ کرینگے تو نکل جاویگا یہ کام
انسے اور مستحق عزل کے ہونگے اور بعضوں نے کہا کہ مراد اس سے نماز ہے اسلیے کہ اور روایت میں صریح آیا ہے ما اقاموا الصلوۃ اور اطلاق دین کا
اور ایمان کا نماز پر آیا ہے اور بعضوں نے کہا کہ مراد رغبت دلانی ہے انکو نماز کے قائم رکھنے پر اور خوف و دہشت دلانی ہے اسکی کہ اگر قائم نہ رکھینگے نماز کو تو شاید
کہ یہ امر انکے ہاتھ سے نکل جاوے اور لوگ انپر غالب آویں **وعن جابر بن سمرۃ** قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا
یزال الاسلام عزیزا الی اثنی عشر خلیفۃ کلھم من قریش وفی روایۃ لا یزال امر الناس ماضیا ما ولیھم اثنا عشر رجلا
کلھم من قریش وفی روایۃ لا یزال الدین قائما حتی تقوم الساعۃ او یکون علیھم اثنا عشر خلیفۃ کلھم من قریش
متفق علیہ اور روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے ہمیشہ رہیگا اسلام قوی اور مستقیم بارہ
خلیفوں تک وہ سب ہونگے قریش میں سے اور روایت میں ہے کہ ہمیشہ رہیگا کام لوگوں کا یعنی انکے دین کا کام گذرنے والا یعنی جاری نسق عدل و انتظام اور
صواب اور حق پر جب تک کہ والی یعنی حاکم ہونگے امر انکے کے بارہ شخص کہ وہ سب قریش میں سے ہونگے اور ایک روایت میں ہے ہمیشہ رہیگا دین قائم یہانتک
کہ قائم ہو قیامت اور ہوویں لوگوں پر حاکم بارہ خلیفہ سب قریش میں سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ح اس حدیث کے بعضے طرق میں آیا ہے کہ الا ھو کائن لا یلبث
الا قلیلا اشکال کیا ہے علما نے اس حدیث میں کہ ظاہر اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ بارہ خلیفہ بعد آنحضرت کے ہونگے ایک دوسرے کے پیچھے متصل کہ مستقیم ہوتا امر دین کا
اور عزیز ہوا انکے وجود سے اسلام اور جاری ہوں انکی عدالت سے احکام باوجودیکہ شہادت نہیں دیتی ہے اسپر وہ چیز کہ واقع ہوا ہے اسلیے کہ ہوئے ہیں ظالم و مفسدین کہ
سے کہ سیرت اور طریقہ انکا اچھا نہیں تھا اور یہ بھی ہے کہ صحیح روایت میں آیا ہے کہ خلافت بعد میرے تیس برس رہیگی پھر ہوگی بادشاہت ظلم کی اور اتفاق کرتے ہیں علما اسپر
کہ بعد تیس برس کے خلفا نہیں ہیں بلکہ بادشاہ اور امرا ہیں اور اختلاف کیا ہے اس حدیث کی توجیہ میں کئی قولوں پر اول یہ کہ مراد بارہ نفس ہیں کہ قائم ہوئے بعد آنحضرت
کے ساتھ سلطنت اور امارت کے اور انتظام پایا انسے ملک و سلطنت نے بے نزاع اور بے اختلاف و خلل بیچ ظاہر امور مسلمانوں کے اور حالانکہ اگرچہ بعضے انمیں سے
ظالم و بے انصاف تھے اور واقع ہوا اختلال بیچ عہد ولید بن یزید بن عبد الملک بن مروان کے کہ بارہواں ہے انکا اور اجماع کیا لوگوں نے اسپر جس وقت کہ مرا چچا اسکا
ہشام قریب چار برس تک لوگ مجتمع رہے اسکی امارت پر بعد ازاں اٹھے اسکے مقابلے کیلیے اور مار ڈالا اسکو پس منتشر ہوا فتنہ اور متغیر ہوا حال اس روز سے حال
یہ کہا قاضی عیاض مالکی نے اور تحسین کی اس قول کی شیخ ابن حجر عسقلانی نے اور کہا کہ ظاہر ترین قول کا اس حدیث میں اور صحیح ترین توجیہات کا اسمیں یہ قول ہے

یعنی ان توجیہوں ... اشکال ...

اور مؤید اسکا یہ ہے کہ جو واقع ہوا ہے بیچ بعض طرق صحیحہ اس حدیث کے کلہم تجتمع علیہ امۃ الناس کی اور مراد جمع سے انقیاد اور اطاعت اور اتفاق ہے انکی بیعت پر اگرچہ
بکراہیت بھی ہو اور حدیث جو وارد ہے بیچ مدح اور ثنائے انکی کے نہیں ہے باعتبار دین اور عدالت اور حقانیت کے بلکہ باعتبار اجتماع اور انتظام اور اتفاق
کے ہے اور وہ خلافت کہ فرمایا ہے حضرت نے تمام ہوگا اسکا تیس برس ہیں وہ خلافت کبریٰ ہے کہ خلافت نبوت ہے اور یہ خلافت امارت ہے اور مستمرہ
بعد خلفاء راشدین کے جو مر گذرے ہیں انکو بھی خلفا کہنا رائج ہے اگرچہ مجازاً ہے جیسے کہ خلفائے عباسیہ کہتے تھے انتہی اور پوشیدہ نہ رہے کہ یہ قول خالی نہیں ہے
عدم مناسبت سے ساتھ سیاق حدیث کے کہ فرمایا لا یزال الاسلام عزیزا اور لا یزال الدین قائما اگرچہ مناسب ہے ساتھ روایت لا یزال الناس بخیر کے
اور حدیث صحیح ہے بیچ مدح انکی کے ساتھ صلاح دین کے اور ظہور حق کے اور قوت اسلام کے بیچ زمانہ انکے کے بسبب عدالت انکی کے واللہ اعلم دوسرا یہ کہ مراد خلفاء
عادل اور امام صالح ہیں کہ مستحق اسم خلافت کے ہیں حقیقت میں لیکن لازم نہیں کہ بعد آنحضرت کے ایک دوسرے کے پیچھے متصل ہوں شاید کہ یہ عدد تمام ہو ایک زمانہ ایک
اگرچہ بیچ قیامت تک ہو اور تورپشتی نے کہا کہ یہ راہ راست ہے اس حدیث میں اور ان حدیثوں میں کہ اس باب میں وارد ہوئی ہیں یہی ہے تیسرا یہ کہ مراد پائی جانا انکا
ہے بعد موت مہدی کے اور یہ خبر دی ہے مخبر صادق نے اس حال سے اور وارد حدیث میں آیا ہے کہ جب مر جاوینگے مہدی مالک ہونگے امر کے پانچ مرد اولاد سبط
اکبر یعنی امام حسن کی سے پھر مالک ہونگے پانچ مرد اولاد سبط اصغر یعنی امام حسین شہید کی سے پھر وصیت کریگا آخر انکا ایک شخص کو اولاد حسن سے پھر مالک ہوگا بعد اسکے
فرزند اسکا اور پورا ہوگا ساتھ اسکے عدد بارہ کا اور ہر ایک انمیں سے امام عادل ہادی مہدی ہوگا اور یہ ایک توجیہ معقول ہے اگر صحیح ہو یہ حدیث کہ وارد ہوئی ہے اور یہ
اور روایت کیا گیا ہے ابن عباس سے بیچ وصف مہدی کے کہ کہا دور کریگا اللہ تعالیٰ اسکے وجود سے ہر غم واندوہ کو اور دور کریگا اسکے عدل سے ہر جور وفساد
کو بعد ازان والی امر کے بعد انکے بارہ آدمی ہونگے ڈیڑھ سو برس میں ہونگے چوتھا یہ کہ مراد وجود اس عدد کا ہے ایک عصر میں کہ اتباع اور اطاعت کریگی ہر ایک کی ایک جماعت اور مؤید ہے
اسکی یہ روایت نزدیک ہے کہ ہونگے بعد میرے خلیفہ اور بہت ہونگے مقصود آنحضرت کا خبر دینا ہے ساتھ عجیب فتنوں کے کہ بعد انکے ظاہر ہونگے حتی کہ ایک زمانہ میں
بارہ خلیفہ ہونگے اور مراد یہ ہے کہ امر دین منتظم ہوگا اور اسلام عزیز اس زمانہ تک اور اس زمانہ میں اختلاف واقع ہوگا اور توجیہات سابق میں معنی یہ ہونگے کہ بیچ زمان دولت
ان بارہ کے انتظام ہوگا اور بعد اسکے اختلال یہ ہے جو کچھ کہ شارحین نے ذکر کیا ہے بیچ شرح اس حدیث کے واللہ اعلم بمراده ورسوله اور شیعہ نے حمل کیا ہے ان بارہ کو اماموں
کہ اہل بیت نبوت سے ہوئے ہیں اور پر ادعا ہے اس سے کہ ہو انکے لیے خلافت حقیقۃ یا استحقاق پس اول انکے علی ہیں پھر حسن پھر حسین پھر زین العابدین پھر محمد باقر
پھر جعفر صادق پھر موسی کاظم پھر علی رضا پھر محمد تقی پھر علی نقی پھر حسن عسکری پھر محمد مہدی رضوان اللہ علیہم اجمعین **وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غِفَارُ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا وَاَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ وَعُصَيَّةُ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ غفار ساتھ زبر غین معجمہ کے اور فتح کے نام ایک قبیلہ کا ہے اور ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ انہیں میں سے ہیں دعا کی آنحضرت نے انکے لیے اور فرمایا
ترجمہ کہ بخشے خدا تعالیٰ انکو وضع چونکہ تھے غفار متہم ساتھ چوری کرنے مال حجاج کے پس دعا کی آنحضرت نے انکے لیے کہ محو کرے انسے یہ گناہ اور بخشے انکو اور احتمال
رکھتا ہے کہ اخبار ہو مغفرت الہی سے انکے لیے یعنی بخشا انکو اللہ نے ترجمہ و اسلم بھی فتح نام ایک قبیلہ کا ہے کہ نسبت جو انکی طرف رکھتے ہیں انکو اسلمی کہتے ہیں
ترجمہ صلح کرے انسے خدائے تعالیٰ فتح یعنی معاملہ کرے انسے ساتھ ایک چیز کے کہ موافق ہو یعنی سلامت رکھے انکو آفات سے اور ایذا نہ دے انکو اور دعا کی انکے لیے
اس طرح اسلیے کہ وہ اسلام لائے تھے بغیر لڑائی کے اور یہ بھی احتمال خبر کا رکھتا ہے ترجمہ اور عصیہ نے معصیت خدا کی اور اسکے رسول کی انکی کی یعنی بخاری اور مسلم نے فتح
اور یہ ایک قبیلہ ہے قاریوں کو بیر معونہ پر قتل کیا اور آنحضرت صلعم بد دعا کرتے تھے اوپر قنوت میں اور یہ اخبار ہے قطعاً اور احتمال دعا کا نہیں کیونکہ بیان اظہار انکی شکایت
کا ہے کہ مستلزم ہے بد دعا کرنے کو اوپر ساتھ خوار ہونے کے نہ ساتھ گناہ کرنے کے **وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرَيْشٌ وَالْاَنْصَارُ
وَجُهَيْنَةُ وَمُزَيْنَةُ وَاَسْلَمُ وَغِفَارُ وَاَشْجَعُ مَوَالِيَّ لَيْسَ لَهُمْ مَوْلًى دُونَ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہا

کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قریش یعنی مسلمان انکے اہل مکہ وغیرہ سے اور انصار یعنی قبیلے انکے اہل مدینہ ہیں اور قبیلہ جہینہ اور مزینہ یعنی مسلمان
انکے اور اسلم و غفار اور اشجع کہ یہ قبیلے ہیں اور حوالی میں ہیں اولاد میں انکی ہیں مددگار اور دوست میرے ہیں فتح لفظ موالی ساتھ زبر تی مشدد کے مضاف
ہیں طرف یا متکلم کے جمع مولی کی ہے اور روایت کیا گیا ہے موال ساتھ زبر میم اور زیر لام با تنوین کے یعنی بعضے انکے دوست اور مددگار نہیں واسطے بعضوں
کے ہیں ترجمہ نہیں ہے انکے لیے دوست اور مددگار سوائے خدا کے اور پیغمبر اسکے کے نقل کی بخاری اور مسلم نے وَعَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَسْلَمُ وَغِفَارُ وَمُزَیْنَۃُ وَجُھَیْنَۃُ خَیْرٌ مِّنْ بَنِیْ تَمِیْمٍ وَمِنْ بَنِیْ عَامِرٍ وَالْحَلِیْفَیْنِ بَنِیْ اَسَدٍ وَغَطْفَانَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
اور روایت ہے ابی بکرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اسلم اور غفار اور مزینہ اور جہینہ یہ سب قبیلے بہتر ہیں بنی تمیم سے اور بنی عامر سے اور بہتر ہیں
دو ہم قسموں سے کہ بنی اسد اور غطفان ہیں فتح غطفان ساتھ زبر غین معجمہ اور طا مہملہ کے اور یہ دونوں قبیلے آپس میں حلیف تھے کہ باہم مدد کرنے پر قسم کھائی تھی
جیسے کہ عادت عرب کی تھی اور ان قبیلوں کو بہتر فرمایا بسبب سبقت اسلام اور اچھے ہونے آثار انکے کے وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ مَا زِلْتُ اُحِبُّ
بَنِیْ تَمِیْمٍ مُنْذُ ثَلٰثٍ سَمِعْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فِیْھِمْ سَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ ھُمْ اَشَدُّ اُمَّتِیْ عَلَی الدَّجَّالِ قَالَ وَجَاءَتْ صَدَقَاتُھُمْ
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھٰذِہٖ صَدَقَاتُ قَوْمِنَا وَکَانَتْ سَبِیَّۃٌ مِّنْھُمْ عِنْدَ عَائِشَۃَ فَقَالَ اَعْتِقِیْھَا فَاِنَّھَا مِنْ وُلْدِ
اِسْمٰعِیْلَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا ہمیشہ دوست رکھتا ہوں میں بنی تمیم کو اس وقت سے کہ تین خصلتیں یا تین کلمے سنے ہیں میں نے
آنحضرت سے انکے حق میں فرماتے سنا میں نے آنحضرت سے فرماتے تھے یعنی ایک خصلت یہ ہے کہ بنی تمیم سخت تر ہیں امت میری کے بیچ دجال پر یعنی وقت ظہور اسکے کے
بہت جدال اور نزاع اور انکار اور بحث کریں گے اور اس سے معلوم ہوا ہونا انکا اسکے وقت تک بکثرت کہا ابوہریرہ نے دوسری خصلت یہ ہے کہ آئے صدقے یعنی
زکوتیں بنی تمیم کی پس فرمایا آنحضرت نے کہ یہ صدقے ہماری قوم کے ہیں یعنی شرافت دی انکو بسبب اضافت کرنے کے اپنی طرف اور تیسرے یہ کہ تھی ایک لونڈی بند
بنی تمیم میں سے عائشہ کے پاس پس فرمایا آنحضرت نے کہ آزاد کر اے عائشہ اسکو اسلئے کہ یہ اسمعیل کی اولاد سے ہے نقل کی بخاری اور مسلم نے فتح یعنی
عرب سے ہے اور عرب اولاد اسمعیل سے ہیں اگرچہ یہ صفت مشترک ہے درمیان تمام عرب کے اور مخصوص نہیں ہے ساتھ بنی تمیم کے لیکن باوجود اسکے اس فرمانے
میں ایک طرح کی عنایت اور شرافت دی ہے انکو اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری عَنْ سَعْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ یُّرِدْ
ھَوَانَ قُرَیْشٍ اَھَانَہُ اللّٰہُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ روایت ہے سعد سے اسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کہ چاہے خواری قریش کی ذلیل
و خوار کرے اسکو خدائے تعالی نقل کی یہ ترمذی نے فتح قریش خواہ امام ہوں یا غیر امام اگر امام ہوں تو ظاہر ہے اور اگر غیر امام ہوں تو بسبب منسوب
ہونے انکے حضرت رسول سے اور بسبب شرف و فضل انکے کے اس نسبت سے ایسا فرمایا وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ اَللّٰھُمَّ اَذَقْتَ اَوَّلَ قُرَیْشٍ نَکَالًا فَاَذِقْ اٰخِرَھُمْ نَوَالًا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یا الہی
چکھایا تو نے اول قریش کو عذاب یعنی روز بدر وغیرہ کے پس چکھا آخر انکے کو انعام و عطا نقل کی یہ ترمذی نے وَعَنْ اَبِیْ عَامِرِ الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الْحَیُّ الْاَسْدُ وَالْاَشْعَرُوْنَ لَا یَفِرُّوْنَ فِی الْقِتَالِ وَلَا یَغُلُّوْنَ ھُمْ مِنِّیْ
وَاَنَا مِنْھُمْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے ابی عامر اشعری سے کہ چچا ہیں ابو موسی اشعری کے کہا کہ فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اچھا قبیلہ ہے اسد اور اشعری فتح اسد ساتھ جزم سین کے باپ ایک قبیلہ کا ہے یمن سے کہ وہ قبیلہ اسی کے نام سے مشہور ہے
ہے اور انکو ازد بھی کہتے ہیں اور ازد شنوہ بھی تمام انصار اسکی اولاد سے ہیں اور اشعر لقب عمرو بن حارثہ ہمدی کا ہے اور وہ بھی باپ ایک قبیلہ کا ہے یمن سے
ابو موسی اشعری اور قوم انکی اسی کی اولاد سے ہیں اور انکو اشعریون کہتے ہیں اور اشعرون ساتھ حذف یا نسبت کے بھی کہتے ہیں ترجمہ نہیں بھاگتے

ہیں دونوں قبیلے بیچ حال ہونے کے ساتھ خدا کے اور رضیات شکر تے ہیں نعمت میں وہ مجھے پیارے ہیں یعنی متبع ہیں عادت میرے سنت اور طریقہ کے باہر ہے دو ستون یمن سے
ہیں اور یمن کے سے ہوں نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے صحیح یعنی ان کے دوستوں سے اور تمہیں نہیں آگاہ کرو اس کی جو کوئی پرہیزگار ہو بموجب قول اللہ تعالیٰ کے
إن أولياؤه إلا المتقون وعن أنس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الأزد أزد الله في الأرض يريد
الناس أن يضعوهم ويأبى الله إلا أن يرفعهم وليأتين على الناس زمان يقول الرجل
يا ليت أبي كان أزديا ويا ليت أمي كانت أزدية رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب
اور روایت ہے انس سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ازد شنوہ ازد اللہ کے ہیں یعنی لشکر اس کے اور انصار دین اس کے کے زمین میں فتح منسوب
کیا ان کو طرف اللہ تعالیٰ کے یا تو بسبب مشہور ہونے انکے کے ساتھ اس لقب کے یا واسطے بزرگی کے جیسے ناقۃ اللہ بسبب ہونے ان کے کے لشکر خدا کے اور مددگار دین
اس کے کے اور رسول اس کے کے اور بعضوں نے کہا کہ ازد اللہ یعنی اسد اللہ کے ہے کہ شیر ہے کہ شجاعت اور دلاوری کے ہیں ترجیح چاہتے ہیں لوگ کہ حقیر و ذلیل کریں ان کو اور انکا
گرانا ہے اللہ تعالیٰ یعنی نہیں چاہتا مگر کہ بلند مرتبہ کرے ان کو اور البتہ آویگا لوگوں پر ایک زمانہ کہ کہیگا مرد یعنی آرزو کریگا اس زمانہ میں اے کاش کہ ہوتا باپ میرا قبیلہ ازد سے اور کاش کہ
ہوتی ماں میری ازد سے نقل کی یہ ترمذی نے غرض یعنی مرتبہ ازدیوں کا ایسا بلند ہوگا کہ لوگ ان پر رشک لیجاوینگے اور آرزو کرینگے کہ کاش ہم بھی انہیں سے
ہوتے وعن عمران بن حصين قال مات النبي صلى الله عليه وسلم وهو يكره ثلاثة أحياء ثقيف وبني حنيفة
وبني أمية رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب اور روایت ہے عمران بن حصین سے کہ کہا وفات ہوئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حال میں کہ وہ ناخوش رکھتے تھے
تین قبیلوں کو ثقیف کو اور بنی حنیفہ کو اور بنی امیہ کو نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے شرح کہا علماء نے کہ ناخوش رکھتا ثقیف کو اسلئے
کہ حجاج بن یوسف ظالم مشہور انہیں میں سے پیدا ہوا اور بنی حنیفہ کو مکروہ رکھتا اسلئے کہ مسیلمہ کذاب انہیں سے تھا اور بنی امیہ کو بسبب اسکے کہ
پیدا ہوا انہیں سے عبید اللہ بن زیاد کہ جو باعث تھا قتل امام حسین رضی کا تابعی بھی تھا آیا ہے کہ لایا گیا اس کے پاس سر مبارک حضرت امام حسین کا پس رکھا اسکو
ایک طشت میں اور شروع کیا اسکو چھیڑنا ایک چھڑی سے کہا ترمذی نے جامع میں کہ کہا عمارہ بن عمیر نے کہ جب لایا گیا سر عبید اللہ بن زیاد کا اور ہم اسی آگے
بیٹھے تھے چبوترہ مسجد پر پس پہنچا میں طرف ان کے پس کہا انہوں نے کہ وہ آیا پس ناگہاں ایک سانپ آیا یہاں تک کہ داخل ہوا عبید اللہ بن زیاد کے نتھنے میں
پس ٹھہرا تھوڑی سی دیر پھر نکلا اور چلا گیا یہاں تک کہ غائب ہوا پھر کہا انہوں نے کہ آیا یہ سانپ پس کیا یہ دوبار یا تین بار یعنی آیا اور ناک میں گھسا اور نکل گیا
دو یا تین بار اسی طرح کیا اور عجب ہے اس کہنے والے سے کہ یزید پلید بھی باوجود کہ بنی امیہ میں سے تھا اور اسکو ذکر نہ کیا چاہیے تھا کہ اسکو بھی ذکر کرتے کہ امیر عبید اللہ کا تھا؟
جو کچھ کہ عبید اللہ نے کیا اسکے امر و رضا سے کیا اور باقی بنی امیہ بھی اپنی بد ذاتیوں میں کچھ قصور نہیں کیا یزید و عبد الملک وغیرہ کہیں حدیث میں آیا ہے کہ آنحضرت نے خواب میں
دیکھا کہ بندر منبر شریف پر بازی کرتے ہیں اور تعبیر اسکی ساتھ بنی امیہ کی اور بہت سی باتیں ہیں کہاں تک کہیں وعن ابن عمر قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم في ثقيف كذاب ومبير قال عبد الله بن عصمة يقال الكذاب هو المختار بن أبي عبيد والمبير هو
الحجاج بن يوسف وقال هشام بن حسان أحصوا ما قتل الحجاج صبرا فبلغ مائة ألف وعشرين ألفا رواه الترمذي
وروى مسلم في الصحيح حين قتل الحجاج عبد الله بن الزبير قالت أسماء إن رسول الله صلى الله عليه وسلم حدثنا أن في
ثقيف كذابا ومبيرا فأما الكذاب فرأيناه وأما المبير فلا إخالك إلا إياه وسيجيء تمام الحديث
في الفصل الثالث اور روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ثقیف میں ہوگا ایک جھوٹا اور ایک مفسد ہلاک کرنے والا کہا عبد اللہ بن عصمہ
نے یعنی بیچ معنی جھوٹے اور ہلاک کرنے کے کہا جاتا ہے یعنی علماء کہتے ہیں کہ مراد جھوٹے سے مختار بن ابی عبید ہے اور ہلاک کرنے والا حجاج بن یوسف ظالم مشہور ہے اور کہا ہشام ابن

حسان نے کہ فقیہ ہیں اور راوی ہیں حضرت سے جو اعلم کہتے تھے حدیث کا اور بہت بڑا گروہ تھا ایسا کہ لوگوں نے شمار کیا جنکو قتل کیا حجاج نے قید باندھ کر یعنی معرکہ میں پس پہنچا عدد ان کا ایک لاکھ بیس ہزار کو سوائے انکے جو لڑائی میں مارے اور کہتے ہیں کہ نکلے اسکے قید خانے میں پچاس ہزار آدمی اور اسکے قید خانہ میں چھت نہ تھی ترجمہ نقل کی یہ ترمذی نے اور قتل کی مسلم نے بیچ صحیح میں جسوقت کہ قتل کیا حجاج نے عبداللہ بن زبیر کو کہا اسما نے یعنی زبیر کی ماں نے کہ بیٹے حضرت صدیق کے ہیں آنحضرت نے حدیث کی ہم کو کہ ثقیف میں ایک بڑا جھوٹا ہوگا اور ایک مفسد ہلاک کرنیوالا پس ہر جھوٹا پس دیکھا ہم نے اسکو مراد لیتی تھیں آپ مختار کو اور مفسد ہلاک کرنیوالا پس نہیں گمان کرتی ہیں مگر تجھکو اے حجاج اور قریب ہے کہ آویگی تمام حدیث تیسری فصل میں اور حجاج بیٹا ہے یوسف کا بیچ ساتھ زبر کے بیان ہوا خلیج کا یعنی ہلاک کرنے والے ہیں بہت کہا مؤلف نے کہ وہ عامل تھا عبدالملک بن مروان کا عراق و خراسان پر اور بعد اسکے ابن ولید کا عامل ہوا اور مرا واسط میں بیچ مہینے شوال کے سنہ پچانوے میں اور عمر اسکی چون برس کی تھی اور باقی احوال حجاج کا مشہور ہے حاجت اسکے ذکر کرنے کی نہیں اور مختار بن ابی عبید بن مسعود ثقفی کا احوال یہ ہے کہ باپ اسکا جلیل القدر صحابیوں میں سے تھا اور ولادت مختار کی سال ہجرت میں ہوئی اور نہیں ہے اسکو صحبت اور روایت یعنی وہ صحابی نہیں ہے اور نہ آنحضرت سے حدیث روایت کی اور ابتدا میں وہ مشہور تھا ساتھ علم و فضل کے اور خیر کے لیکن باطن اسکا برخلاف اسکے تھا یہانتک کہ جدا ہوا عبداللہ بن زبیر سے اور طالب امارت کی ہوئی اور محبت دنیا میں کی اور ظاہر کی باطن کی خباثتیں یعنی فساد رائے اور بطلان عقیدہ تاکہ ہو یدا کیا ظاہر ہوئیں اس سے بہت سی ایسی چیزیں کہ مخالف دین کی تھیں اور شاید جھوٹا انکا یہانتک کہتے ہیں کہ دعویٰ نبوت اور آنے وحی کا کیا کوفہ میں اور تھا باپ اسکا بیچ اسلام میں بیچ زمانہ عمر کے اور تھا مختار بیچ صحبت چچا اپنے کے اور موافقت کرتا تھا اسکی بیچ عقیدہ میں اور محبت رکھنے کے ساتھ اہل بیت کے لیکن اسکے بیٹے عداوت رکھتا تھا انسے اور مشہور تھا انکی عداوت میں اور بعد شہادت امام حسین کے اظہار محبت کیا اور بدلہ لیا شہدائے کربلا کا یزیدیوں سے اور بہت لوگوں کو انمیں سے قتل کیا اور کہتے ہیں کہ یہ سب واسطے طلب دنیا اور طلب امارت کے تھا اور سنہ ستاسٹھ میں مصعب بن زبیر کی امارت میں مارا گیا کوفہ میں اور علما اسکو کذابوں میں سے شمار کرتے ہیں اور یہ حدیث یعنی یخرج من ثقیف کذاب ومبیر کو مختار اور حجاج پر حمل کرتے ہیں واللہ اعلم

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحْرَقَتْنَا نِبَالُ ثَقِيْفٍ فَادْعُ اللّٰهَ عَلَيْهِمْ قَالَ اَللّٰهُمَّ اهْدِ ثَقِيْفًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے جابر سے کہا یعنی صحابہ نے یا رسول اللہ جلا دیا ہمکو ثقیف کے تیروں نے پس بددعا کیجیے اللہ تعالیٰ کی جناب میں ثقیف پر کہا آنحضرت نے یا الہی ہدایت کر ثقیف کو یعنی طرف اسلام کے اور اطاعت احکام کی نقل کی یہ ترمذی نے وَعَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مِيْنَا عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَهُ رَجُلٌ اَحْسِبُهُ مِنْ قَيْسٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الْعَنْ حِمْيَرًا فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَاءَهُ مِنَ الشِّقِّ الْاٰخَرِ فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَاءَهُ مِنَ الشِّقِّ الْاٰخَرِ فَاَعْرَضَ عَنْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰهُ حِمْيَرًا اَفْوَاهُهُمْ سَلَامٌ وَاَيْدِيْهِمْ طَعَامٌ وَهُمْ اَهْلُ اَمْنٍ وَاِيْمَانٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ وَيُرْوٰى عَنْ مِيْنَا هٰذَا اَحَادِيْثُ مَنَاكِيْرُ

اور روایت ہے عبدالرزاق بن ہمام سے کہ بڑے عالم ہیں کثیر التصانیف نقل کی اپنے باپ سے یعنی ہمام بن نافع تابعی سے کہ نقل کی میناء سے انہے ابی ہریرہ سے کہ کہا ابوہریرہ نے تھے ہم نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس آیا آنحضرت کے پاس ایک شخص گمان کرتا ہوں میں اسکو قیس سے کہ نام ایک قبیلہ کا ہے پس کہا اسنے یا رسول اللہ لعنت کر حمیر پر یعنی بددعا کر وانپر رحمت سے دور ہونے کی پس منہ پھیرا آنحضرت نے اس شخص کی طرف سے پھر آیا وہ شخص آنحضرت کے سامنے اور طرف سے پس منہ پھیر لیا اس سے پھر آیا آنحضرت کے سامنے اور طرف سے پس منہ پھیر لیا اس سے یعنی اعراض کیا اس سے دونوں جانبوں سے پھر فرمایا آنحضرت نے کہ رحمت کرے اللہ تعالیٰ حمیر پر منہ انکے سلام ہیں اور ہاتھ انکے طعام ہیں یعنی اپنے منہوں سے ہمیشہ کہتے ہیں السلام علیکم اور طعام دیتے ہیں لوگوں کو اپنے ہاتھوں سے یعنی جامع صفت تواضع اور سخاوت کے ہیں کہ اصل بزرگی اور خوبی بیچ ادا کرنے حقوق لوگوں کے ہیں ترجمہ وہ ہیں اہل امن کی صفت سے اور اہل ایمان کہ ایمان کامل

سکتے ہیں نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث عبد الرزاق سے اور روایت کیا ہیں اس مینا سے حدیثیں منکر یعنی اگرچہ عبد الرزاق ثقہ ہے اور قوی ہے لیکن مینا ضعیف ہے **وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ اَنْتَ قُلْتُ مِنْ دَوْسٍ قَالَ مَا كُنْتُ اُرٰى اَنَّ فِي دَوْسٍ اَحَدًا فِيهِ خَيْرٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ** اور انہیں سے روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کس قبیلہ میں سے ہے تو کہا میں نے دوس میں سے کہ نام ایک قبیلہ کا ہے یمن میں از روے فرمایا یعنی از راہ تعجب کے نہ تھا میں گمان کرتا کہ قبیلہ دوس میں کوئی شخص ہو کہ اس میں بھلائی ہو نقل کی یہ ترمذی نے شرح میں تعریف ہے ابو ہریرہ کی اور مذمت دوس کی کہ اگر ابو ہریرہ نہ ہوتے تو ان میں بھلائی نہ ہوتی **وَعَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُبْغِضْنِي فَتُفَارِقَ دِيْنَكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ اُبْغِضُكَ وَبِكَ هَدَانَا اللّٰهُ قَالَ تُبْغِضُ الْعَرَبَ فَتُبْغِضُنِي رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ** اور روایت ہے سلمان فارسی سے کہ کہا فرمایا مجھکو پیغمبر خدا صلعم نے کہ دشمن نہ رکھ تو مجھکو پس جدا ہو جاویگا تو اپنے دین سے عرض کیا میں نے کیا رسول اللہ کیونکر دشمن رکھونگا میں آپکو یعنی کیونکر متصور ہے مجھسے دشمن رکھنا آپ کا حال آنکہ آپ حبیب اللہ کے اور محبوب اپنی امت کے ہیں اور بسبب آپکے راہ دکھلائی ہمکو خداے تعالیٰ نے یعنی اسلام کی اور تمام اچھے احکام کی فرمایا حضرت نے دشمن رکھے تو عرب کو پس دشمن رکھیگا مجھکو نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے فوح یعنی جبکہ دشمن رکھیگا عرب کو جو کہ میں انکے ضمن میں ہوں مجھکو دشمن رکھنا بھی لازم آجاویگا پس دشمن رکھنا تیرا مجھکو اس معنی کا ہے کہ دشمن رکھے تو عرب کو حاصل یہ کہ بغض عرب بھی ہوتا ہے سبب سید الخلق کے بغض کا پس بچنا چاہیے اس آفت سے تاکہ نہ ہوے خرابی عظیم مدایح ظاہر سلمان سے بسبب محبت اور دوستی اسلام کی ہے کہ پیغمبر اور بے ادبی بنسبت عرب کے یا بغض اعرابیہ کے سرزد ہووے ہوویگا نہیں حقیقی کیونکر متصور ہو اسکے پس چونکہ صورت بغض کی ہوتی ہو آنحضرت نے انکو متنبہ کر دیا تاکہ بچاؤ کرین اور بچین تا نوبت بغض حقیقی کی نہ پہونچے کہ وہ سبب ہے بغض کا ہو کا فافہم **وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ غَشَّ الْعَرَبَ لَمْ يَدْخُلْ فِي شَفَاعَتِي وَلَمْ تَنَلْهُ مَوَدَّتِي رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ حُصَيْنِ بْنِ عُمَرَ وَلَيْسَ هُوَ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ بِذٰلِكَ الْقَوِيِّ** اور روایت ہے عثمان بن عفان سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی خیانت کرے عرب سے اور خیر خواہی نہ کرے انکی یا ظاہر کرے خلاف اس چیز کی کہ دل میں رکھتا ہو اور کینہ رکھے انسے نہ داخل ہوگا میری شفاعت میں یعنی شفاعت صغریٰ میں اسلیے کہ کبریٰ تو عام ہوگی سب کے لیے اور نہ پہونچے گی اسکو دوستی میری فوح یعنی دوست رکھنا میرا اسکو یا نہیں پہنچے گا اور نہیں حاصل ہوگا اسکے لیے دوست رکھنا اسکا مجھکو اور مقصود نفی کمال کی ہے ترجمہ نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث حصین بن عمر کی سے اور نہیں وہ نزدیک اہل حدیث کے ایسا قوی فوح کہتا ہوں میں پس ہوگی حدیث ضعیف اسکے طریق سے اور وہ معتبر ہے فضائل میں اور اسکے سوید اور بہت سی حدیثیں آئی ہیں تحریص ہے کہ یہ حدیثیں باوجود ضعف کے مانند قول آنحضرت کے حب العرب ایمان وبغضہم نفاق نقل کی یہ حاکم نے اور طبرانی نے اوسط میں انس سے روایت کی بحسب قریش ایمان وبغضہم کفر وحب العرب ایمان وبغضہم کفر فمن احب العرب فقد احبنی ومن ابغض العرب فقد ابغضنی اور طبرانی نے کبیر میں روایت کی ہے سہل بن سعد سے احبوا قریشا فانہ من احبہم احبہ اللہ اور روایت کی حاکم نے مستدرک میں ابو ہریرہ سے بطریق مرفوع کے **اَحِبُّوا الْفُقَرَاءَ وَجَالِسُوْهُمْ وَاَحِبُّوا الْعَرَبَ مِنْ قَلْبِكَ وَلْيَرُدَّكَ عَنِ النَّاسِ مَا تَعْلَمُ مِنْ نَفْسِكَ** اور یہ حدیثیں کی روایت کی ہیں احمد نے اپنے مسند میں بھی اور قول اسکی سندوں کا یہ ہے کہ یہ حسن ہے پس حدیث حسن لغیرہ ہے **وَعَنْ اُمِّ الْحَرِيْرِ مَوْلَاةِ طَلْحَةَ بْنِ مَالِكٍ قَالَتْ سَمِعْتُ مَوْلَايَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنِ اقْتِرَابِ السَّاعَةِ هَلَاكُ الْعَرَبِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ** اور روایت ہے ام حریر سے کہ لونڈی آزاد طلحہ بن مالک صحابی کی ہے کہا کہ سنا میں نے اپنے مولی سے کہ طلحہ ہے کہتے تھے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلعم نے قرب قیامت

کی علامتوں میں سے ہے بلکہ بہتر ہے کہ اس کا نقل کی تو ربی نے قوت سے بینی مسلمان عرب کا ہی جنس عرب کا اور اس میں اشارہ ہے طرف اسکے کہ غیر عرب تابع انکے ہیں اور نہیں قایم ہوگی قیامت مگر جب کہ لوگ برے ہو اور نہیں ہے کوئی زمین میں وہ شخص کہ کہے اللہ **وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُلْكُ فِیْ قُرَیْشٍ وَالْقَضَاءُ فِی الْاَنْصَارِ وَالْاَذَانُ فِی الْحَبَشَةِ وَالْاَمَانَةُ فِی الْاَزْدِ یَعْنِی الْیَمَنَ وَفِیْ رِوَایَةٍ مَوْقُوْفًا رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا اَصَحُّ** اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خلافت و بادشاہی قریش میں ہے اور قضا انصار میں یعنی حکم و قضا اسے نقابت ہے واسطے کہ بارہ نقبا انصار میں سے مقرر کئے گئے تھے اور بعضوں نے کہا کہ بلکہ مراد قضا سے یعنی مشہور کے ہے اسلئے کہ آنحضرتؐ نے معاذ کو قاضی یمن کا کرکے بھیجا تھا اور یہ ظاہر تر ہے ترجمہ اور بانگ نماز کہنے قوم حبشہ میں ہے یعنی اسلئے کہ رئیس آنحضرتؐ کے موذنوں کے بلال تھے اور حبشی تھے اور امین ہونا ازد میں ہے یعنی ازد شنوہ میں کہ وہ قبیلہ ہے یمن میں اور نہیں منافی ہے یہ قول بعضے راوی کے کہ مراد رکھتے تھے حضرتؐ ازد سے یمن کو عموما لیکن ظاہر متبادر کلام راوی سے ارادہ عموم اہل یمن کا ہے اسلئے کہ وہ رقیق القلب ہیں اور اہل امن و ایمان ہیں اللہ اعلم اور مقصود یہ ہے کہ چاہیے یوں کہ یہ مناصب ان قوموں میں رہنے چاہئیں اور انہیں سے کرنے چاہئیں ترجمہ اور روایت میں یہ حدیث موقوف ہے ابو ہریرہؓ پر نقل کی یہ ترمذی نے کہ روایت اس حدیث کی بطریق وقف کے صحیح تر ہے یا مندین حدیث مرفوع سے **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُطِیْعٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ یَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ لَا یُقْتَلُ قُرَشِیٌّ صَبْرًا بَعْدَ هٰذَا الْیَوْمِ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ** روایت ہے عبد اللہ بن مطیع قرشی سے کہ سادات قریش سے ہیں اپنے باپ سے یعنی مطیع سے کہ صحابی ہیں اور نام انکا عاصی تھا آنحضرتؐ نے مطیع رکھا کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلعم سے فرماتے دن فتح مکہ کے نہ قتل کیا جاویگا کوئی قریشی صبر باندھ کر یعنی مگر معرکہ میں قتل کیا جاویگا بعد اس دن فتح کے روز قیامت تک نقل کی یہ مسلم نے فرع کہا سیدی نے کہ تاویل کی ہے اس حدیث کی بعضے محدثوں نے کہ معنی اسکے یہ ہیں کہ نہیں قتل کیا جاویگا کوئی قریشی بعد اس دن کے قیامت تک جسکو کہ اس حال میں کہ وہ مرتد ہو اسلام سے ثابت ہو کفر پر اسلئے کہ قریش میں سے ایسے تو پائے گئے ہیں کہ قتل کئے گئے ہیں صبر کرکے زمانہ میں کفر پر بعد تحقیق کے اور نہیں پائے گئے ہیں ایسے کہ قتل کئے گئے ہوں صبر کرکے اس حالت میں کہ مرتد ہوں اسلام سے اور ثابت ہوں کفر پر انتہی اور معنی یہ ہیں کہ ایسا نہیں ہونے کا کہ پایا جاوے قریشی مرتد پس قتل کیا جاوے اور مرتد ہوا کی یہ روایت ابن الشیطان قریش میں خریرۃ لعب **وَعَنْ اَبِیْ نَوْفَلٍ مُعَاوِیَةَ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ رَاَیْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَیْرِ عَلٰی عَقَبَةِ الْمَدِیْنَةِ قَالَ فَجَعَلَتْ قُرَیْشٌ تَمُرُّ عَلَیْهِ وَالنَّاسُ حَتّٰی مَرَّ عَلَیْهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَوَقَفَ عَلَیْهِ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَبَا خُبَیْبٍ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَبَا خُبَیْبٍ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَبَا خُبَیْبٍ اَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ كُنْتُ اَنْهَاكَ عَنْ هٰذَا اَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ كُنْتُ اَنْهَاكَ عَنْ هٰذَا اَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ كُنْتُ اَنْهَاكَ عَنْ هٰذَا اَمَا وَاللّٰهِ اِنْ كُنْتَ مَا عَلِمْتُ صَوَّامًا قَوَّامًا وَصُوْلًا لِلرَّحِمِ اَمَا وَاللّٰهِ لَاُمَّةٌ اَنْتَ شَرُّهَا لَاُمَّةٌ سَوْءٌ وَفِیْ رِوَایَةٍ لَاُمَّةٌ خَیْرٌ ثُمَّ نَفَذَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَبَلَغَ الْحَجَّاجَ مَوْقِفُ عَبْدِ اللّٰهِ وَقَوْلُهُ فَاَرْسَلَ اِلَیْهِ فَاُنْزِلَ عَنْ جِذْعِهِ فَاُلْقِیَ فِیْ قُبُوْرِ الْیَهُوْدِ ثُمَّ اَرْسَلَ اِلٰی اُمِّهِ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَكْرٍ فَاَبَتْ اَنْ تَاْتِیَهُ فَاَعَادَ عَلَیْهَا الرَّسُوْلَ لَتَاْتِیَنِّیْ اَوْ لَاَبْعَثَنَّ اِلَیْكِ مَنْ یَسْحَبُكِ بِقُرُوْنِكِ قَالَ فَاَبَتْ وَقَالَتْ وَاللّٰهِ لَا اٰتِیْكَ حَتّٰی تَبْعَثَ اِلَیَّ مَنْ یَسْحَبُنِیْ بِقُرُوْنِیْ قَالَ فَقَالَ اَرُوْنِیْ سِبْتَیَّ فَاَخَذَ نَعْلَیْهِ ثُمَّ انْطَلَقَ یَتَوَذَّفُ حَتّٰی دَخَلَ عَلَیْهَا فَقَالَ كَیْفَ رَاَیْتِنِیْ صَنَعْتُ بِعَدُوِّ اللّٰهِ قَالَتْ رَاَیْتُكَ اَفْسَدْتَ عَلَیْهِ دُنْیَاهُ وَاَفْسَدَ عَلَیْكَ اٰخِرَتَكَ بَلَغَنِیْ اَنَّكَ تَقُوْلُ لَهُ یَا ابْنَ ذَاتِ النِّطَاقَیْنِ اَنَا وَاللّٰهِ ذَاتُ النِّطَاقَیْنِ اَمَّا اَحَدُهُمَا فَكُنْتُ اَرْفَعُ بِهٖ طَعَامَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَطَعَامَ اَبِیْ بَكْرٍ مِنَ الدَّوَابِّ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَنِطَاقُ الْمَرْاَةِ الَّتِیْ لَا تَسْتَغْنِیْ عَنْهُ اَمَا اِنَّ رَسُوْلَ**

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدثنا ان فی ثقیف کذابا ومبیرا فاما الکذاب فرأیناہ واما المبیر فلا اخالک الا ایاہ قال فقام
عنہا فلم یراجعہا رواہ مسلم۔ اور روایت ہے ابی نوفل معاویہ بن مسلم تابعی سے کہ کہا دیکھا میں نے عبد اللہ بن زبیر کو اوپر گھاٹی مدینہ کے
ف ح یعنے سولی پر اور مراد گھاٹی مدینہ سے گھاٹی مکہ کی ہے کہ واقع ہے بیچ راہ اہل مدینہ کے جس وقت کہ وہ آتے ہیں مکہ میں لیکن مخالفت عقبہ کی مدینہ
کیطرف اسی جہت سے ہے والا عبد اللہ بن زبیر مکہ میں تھے کہ حجاج ظالم نے انکو مارا اور جگہ مذکور میں سولی پر کھینچا اور اس لئے مقبرہ کی ہے حالانکہ انکی قبر کی حجون میں قریب
عقبہ کے لیکن ثابت نہیں کہ کونسی قبر ہے انکی اور اسیطرح تمام قبریں صحابہ کی کہ مکہ کے مقبرہ میں ہیں کوئی جگہ معین انکی معلوم نہیں جو صحت سے یہاں تک کہ تربت
حضرت خدیجہ کا بھی یہی حال ہے اور گنبد جو اسپر بنایا گیا ہے یہ اعتماد رویا بعض لوگوں کے بنایا گیا ہے واللہ اعلم ترجمہ کہا ابو نوفل نے پس شروع کیا قریش نے گذرتے تھے
ابن زبیر پر اور لوگ بھی گذرتے تھے ان پر یہاں تک کہ گذرے ان پر عبد اللہ بن عمر پس ٹھہرے ابن زبیر کے پاس کہ سولی پر تھے پس کہا ابن عمر نے سلام تجھ پر اے
ابا خبیب تین بار اسیطرح کہا ف ح خبیب خ کے پیش اور ب کے زبر اور یا کے جزم سے بڑا بیٹا ابن زبیر کا ہے اسکے نام کر کنیت ابن زبیر کی ابو خبیب ٹھہری اور یہ معلوم
ہوا کہ مستحب ہے تین بار سلام کہنا میت پر اگرچہ پہلے دفن کے ہو ترجمہ آگاہ ہو قسم ہے خدا کی البتہ تحقیق تھا میں منع کرتا میں تجھکو اس کام سے تین بار اسی مضمون کو کہا
ف ح مراد کام سے خروج ساتھ دعوی خلافت و امامت کے ہے کہ عبد اللہ بن زبیر نے کہا کہ یزید سے بیعت نہ کی اور مکہ میں جا بیٹھے اور ولایتیں اپنے تحت و تصرف
میں لیں اور اسیطرح مروان سے بعد یزید کے اور عبد الملک سے بعد مروان بیعت نہ کی پس عبد الملک نے حجاج کے تئیں ابن زبیر پر مکہ میں بھیجا اور حجاج نے انکو مارا اور سر انکا
مدینہ کو بھیجا اور جسد انکا مکہ میں سولی پر کھینچا اور یزید نے بھی ایک لشکر مدینہ کے خراب کرنے کے لیے اور وہاں کے رہنے والوں کے قتل کے لیے کہ اسکو واقعہ حرہ کہتے ہیں بھیجا تھا
اور وہی لشکر مکہ کو آیا تا عبد اللہ بن زبیر کو مارے اسی درمیان میں یزید مر گیا پس ابن عمر نے کہا کہ میں تجھکو اے ابا خبیب اس معاملہ سے منع کرتا تھا اور تو نے کہنا میرا
نہ مانا آخر کو انجام کار یہ ہوا مقصود اس سے تاسف و تحسر ہے ابن زبیر کے حال پر اور تشنیع و ملامت ہے اتباع ظالم پر ترجمہ آگاہ ہو قسم ہے اللہ کی تحقیق تھا تو کہ
جانتا تھا میں تجھکو بہت روزے رکھنے والا بہت شب بیدار اور شب خیز بہت احسان کرنیوالا قرابتیوں سے ف ح آیا ہے کہ ابن زبیر روزے بہت رکھا کرتے تھے اور کبھی پندرہ
دن تک ملے ہوئے روزہ رکھتے اور تمام شب بیدار رہتے اور مراد ابن عمر کی اس کہنے سے یہ تھی کہ حجاج ابن زبیر کو کہتا تھا عدو اللہ اور ظالم اور مانند انکے کلام واہی انکے
حق میں کیا کرتا تھا انہوں نے چاہا کہ برائت ابن زبیر کی اسکی باتوں سے بیان کیجیے تا لوگوں کو خوبیاں انکی خوب طرح معلوم ہو جائیں ترجمہ آگاہ ہو قسم خدا کی البتہ وہ گروہ
کہ تو برا ہے بیچ ان کے بسبب فساد فہم اور بد اعتقادی اپنی کے اور ایک روایت میں بجائے لامۃ سوء کے لامۃ خیر آیا ہے ف ح یعنے وہ گروہ کہ تو برا انکا ہے وہ گروہ خیر ہے معنے
روایت پہلی کے یہ ہیں کہ وہ گروہ کہ تو ان کے گمان و اعتقاد میں جملہ اشرار سے ہے وہ گروہ برا ہے کہ تجھ جیسے شخص کو اشرار سے کہتے ہیں اور معنے دوسری روایت کے یہ ہیں کہ
تجھکو کہ یہ گروہ برا جانتا ہے کیا اچھا گروہ ہے بطریق استہزاء و تعریض کے فرمایا جیسے یہاں بعضے اوقات برونکو از راہ طعن کے اچھا کہتے ہیں کہ واہ تم بھی کیا خوب ہو کہ تم میں
فساد ڈلواتے ہو لیکن معنے اول ظاہر تر ہیں ترجمہ پھر چلے گئے ابن عمر وہاں سے پس پہنچی حجاج کو خبر عبد اللہ بن عمر کے ٹھہرنے کی اور کلام مذکور کے کرنے کی جگہ
کے حق میں پاس ابن زبیر کے پس بھیجا حجاج نے کسیکو طرف ابن زبیر کے پس اتارے گئے لکڑی پر سے کہ جسپر سولی دی گئی تھی پس ڈالے گئے یہودیوں کی قبروں میں
ف ح یعنے بیچ جگہ قبور یہودیوں کی کہ جہاں کے رہنے والے یا وارد ہونے والے یہود دفن کیے جاتے تھے اور یہ منافی نہیں ہے اسکے کہ جو اوپر گذرا کہ ابن زبیر
دفن کیے گئے حجون میں اسلئے کہ وہ اٹھائے گئے بعد اسکے اس جگہ ادنی سے اور دفن کئے گئے جگہ اعلی میں اور قبور یہود کی مکہ میں متعارف نہیں ہیں مگر اسوقت
میں تھیں یا حکم کیا حجاج نے کہ وہاں لیجاویں اور ڈالیں کیونکہ جانتا تھا وہ یہود کے ہیں واللہ اعلم ترجمہ پھر بھیجا حجاج نے کسیکو ابن زبیر کی ماں کے پاس کہ اسماء بیٹی ابو بکر کی
ہیں بیچ انکے بلانے کے لیے پس انکار کیا اسماء نے یہ کہ آویں اسکے پاس بیٹھنے اور اٹھنے اسکے پاس اور سلام کریں اسکو پس پھر بھیجا حجاج نے اسماء کے
پاس ایلچی کو لیکر اور کہلا بھیجا اسکی زبانی کہ البتہ آ تو میرے پاس ورنہ بھیجونگا طرف تیرے اس شخص کو کہ کھینچ لاویگا تجھکو تیری چوٹیاں پکڑ کر کہا ابو نوفل

راوی نے کہا پس پھر انکار کیا اسماء نے اور کہلا بھیجا کہ قسم اللہ کی نہیں آؤنگی میں تیرے پاس یہان تک کہ بھیجے تو طرف میرے اُس شخص کو کہ کھینچ کر لیجاوے مجھکو ساتھ چوٹیون
میری کے کہا راوی نے پس کہا حجاج نے دکھاؤ مجھکو پاپوشین میری ف یعنے لاؤ میری پاپوشین لفظ سبتی ساتھ فتح سین مہملہ و جزم باء موحدہ کے اور کسرہ تاء مثناۃ فوقیہ اور تشدید یاء کے تثنیہ سبتیۃ کا
مضاف ہے طرف کلم یاء متکلم کے اور سبتیہ کہتے ہیں اُس جوتی کو کہ دباغت کیا گیا ہو چمڑا اُسکا اور دور کیے گئے ہوں بال اُسکے یعنے جیسے یہان کی جوتیان ہوتی ہین ترجمہ پس لین حجاج نے
پاپوشین اپنی یعنے لو پہنا اُنکو پھر چلنے لگا چلا جاتا ہوا اترا تا ہوا یہان تک کہ داخل ہوا اسماء پر پس کہا کیسا دیکھا تو نے مجھکو یعنے کیسا پایا تو نے مجھکو کیا میں نے ساتھ
اس دشمن خدا کے یعنے تیرے بیٹے کے بسبب اعتقاد فاسد اپنے کے اُنکو دشمن خدا کا کہا اسماء نے کہ دیکھا میں نے تجھکو کہ تباہ کی تو نے اُسپر دنیا اُسکی کہ مارڈالا اُسکو اور تباہ کی
اُسنے تجھپر آخرت تیری یا اُسکے قتل کے سبب سے مستحق عذاب دوزخ کا ہوا تو پہنچی ہے مجھکو یہ بات کہ تو کہتا تھا ابن زبیر کو یعنے اُسکی حیات میں یا بعد مرنے اُسکے کہ اے بیٹے دو کمر
والی کے ف ح ذات النطاقین لقب تھا انہی کا کہ آنحضرت صلعم نے رکھا تھا بسبب اسکے کہ اُنھوں نے وقت ہجرت کرنے آنحضرت کے جو توشہ دان باندھنے کے لیے تسمہ وغیرہ نہ پایا
تو اپنی نطاق کے دو ٹکڑے کر کر ایک ٹکڑے سے توشہ دان باندھا اور دوسرا اپنی کمر میں باندھا اور نطاق کمر بند کو کہتے ہیں عادت ہے عرب کی عورتوں کی
کمر بند باندھتی ہیں تہ بند پر کام کرنے میں تہ بند کھل نجاوے پس یہ لقب واقع میں تو اُنکے لیے موجب فخر کا تھا کہ حضرت کی خدمت سے زیادہ کس چیز کو فضیلت ہوگی اور
حجاج نے اس لقب کو اُنکے حق میں حمل مذمت پر کرتا تھا کہ وہ خادمہ ہے باہر نکلنے والی پس اُنھوں نے اس لقب اپنے کو تسلیم کیا اور وجہ اسکی کہ موجب تفاخر دارین کی تھی
بیان کی ساتھ قول اپنے کے ترجمہ قسم ہے اللہ کی میں ہوں ذات النطاقین یعنے دو کمر بندوں والی اے پر ایک اون دونوں میں سے پس تھی میں اٹھاتی ساتھ اُسکے
طعام آنحضرت کا اور طعام ابو بکر کا واسطے حفاظت کے جانوروں سے ف ع لفظ من الدواب متعلق ہے ساتھ ارفع کے یعنے باندھتی تھی میں اُس سے دسترخوان آنحضرت صلعم کا یعنے
طعام کا اور لٹکا دیتی تھی اُسکو تاکہ نہ پہنچے جانوروں کے مانند چوہے اور چیونٹی وغیرہ کے ترجمہ اور اما پر کمر بند دوسرا پس کمر بند عورت کا ہے کہ نہیں بے پروا ہوتی عورت
اُس سے ف ع یا تو بسبب خدمت کرنے کے کہ متعارف ہے اُنکے گھر میں کہ اچھی ہے لائق تعریف کے عورتوں کے حق میں یا واسطے باندھنے اُسکے کے اپنی کمر میں اپنی ہیئت تھی
اپنے کے لیے کہ پیٹ نہ بڑھ جاوے جیسے کہ عادت عرب کی عورتوں کی ہے کہ اگر محتاج ہوتی ہیں تو کمر بند چمڑے کے سینے ہوئے باندھتی ہیں اور غنی ہوتی ہیں تو چاندی
سونے کے کمر بند باندھتی ہیں ترجمہ خبردار ہو تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث کی ہمکو کہ تحقیق ثقیف میں ہوگا ایک بڑا جھوٹا اور ایک بڑا مفسد ہلاک پس بڑا جھوٹا
دیکھا ہمنے اُسکو یعنے مختار کو اور اما پر ہلاک پس گمان نہیں کرتی میں تجھکو مگر وہ ہلاک کہ آنحضرت نے خبر دی ہے ف ع کہا نووی نے کہ ابن عمر نے جو سلام کیا ابن زبیر پر اس سے
معلوم ہوا کہ مستحب ہے سلام کرنا میت پر اور مکرر کرنا سلام کا اور یہ بھی اس حدیث سے معلوم ہے کہ جائز ہے ثنا کرنی موتے پر ساتھ اچھی صفتون معروفہ اُسکی کے
اور اسمین منقبت عظیمہ ابن عمر کی بھی ہے بسبب حق گوئی کے اور حجاج سے نہ پروا کرنے کی کیونکہ وہ تو جانتے ہی تھے کہ میری ان باتوں کی اُسکو خبر پہنچیگی اور باوجود
اسکے نہ باز رہے حق کہنے سے کہا ابو نوفل نے پس اٹھ کھڑا ہوا حجاج اسماء کے پاس سے اور نہ جواب دیا اُنکو نقل کی یہ مسلم نے ف ع پھر مر گئیں اسماء اپنے بیٹے کے بعد
سے بیس دن پیچھے اور عمر اُنکی سو برس کی تھی اور ایک دانت بھی نہ ٹوٹا تھا اُنکا **وعن** نافع ان ابن عمر اتاہ رجلان فی فتنۃ ابن الزبیر
فَقَالَا إِنَّ النَّاسَ صَنَعُوا مَا تَرَى وَأَنْتَ ابْنُ عُمَرَ وَصَاحِبُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَخْرُجَ
فَقَالَ يَمْنَعُنِي أَنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيَّ دَمَ أَخِي الْمُسْلِمِ فَقَالَا أَلَمْ يَقُلِ اللّٰهُ تَعَالَى وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ
فِتْنَةٌ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ قَدْ قَاتَلْنَا حَتَّى لَمْ تَكُنْ فِتْنَةٌ وَكَانَ الدِّينُ لِلّٰهِ وَأَنْتُمْ تُرِيدُونَ أَنْ تُقَاتِلُوا
حَتَّى تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ لِغَيْرِ اللّٰهِ رواہ البخاری ترجمہ روایت ہے نافع سے کہ غلام آزاد ابن عمر کا ہے یہ کہ ابن عمر کے پاس آئے دو شخص
بیچ فتنہ ابن زبیر کے یعنے پہلے قتل ہونے اُنکے کے پس کہا اُنھوں نے کہ تحقیق لوگوں نے کیا جو کچھ کہ دیکھتے ہو تم یعنے اختلاف کیا امر امامت میں اور تم بیٹے عمر کے ہو
یعنے اور وہ خلیفہ تھے اور یار رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہو ف ع یعنے اور حضرت کے یاروں میں سے بھی ہو پس اسمین کچھ شک نہیں ہے

کہ تم لڑائی ہو ساتھ خلافت کے عبدالملک کے کیا مراد اسکے سے حجاج بن یوسف ظالم ہو ترجمہ پس کہا چیز باز رکھتی ہو تمکو نکلنے سے ساتھ دعوی امامت اور خلافت کے اور بدلا لینے ظالموں کے سے پس کہا ابن عمر نے کہ باز رکھتا ہی مجھکو نکلنے اور قبال کرنے سے علم اس بات کا کہ خدا تعالی نے حرام کیا ہی مجھپر خون بھائی مسلمان کا **ف ح** اشارہ کیا ساتھ اس چیز کی طرف کہ جو خون مسلمان کا تعیناً اور کسی طرح احتیاطاً کہ والاحاجت لفظ علی کی نہ تھی ترجمہ کہا اُن دونون نے کہ کیا نہیں فرمایا ہی خدا تعالی نے اور لڑو تم لوگون سے یہان تک کہ نہ پایا جاوے فتنہ پس کہا ابن عمر نے کہ تحقیق لڑے ہم یعنے ہم اور آنحضرت کے اور خلفاء راشدین کے یہان تک کہ نہ تھا فتنہ یعنے شرک اور ہوا دین اسلام خالص خدا کے لیے اور تم چاہتے ہو یہ کہ لڑو تم یہان تک کہ واقع ہو فتنہ یعنے مسلمانون میں اور ہو دین واسطے غیر اللہ کے نقل کی یہ بخاری نے **ف ح** یعنے سبب تزلزل دین عبد الملک اور عدم ثبات امر اسکے کا اور حاصل یہ کہ سائل کے اعتقاد میں یہ تھا کہ قتال کیجیے اس شخص سے کہ مخالف ہو اس امام کے کہ اعتقاد رکھتا تھا اسکی اطاعت کا اور ابن عمر ابن زبیر کے حق مین یہ نہ جانتے تھے کہ وہ ترک کرتے قتال کو بیچ اس چیز کے کہ متعلق ہو ساتھ ملک کے جیسے کہ دلالت کرتا ہی اسپر قول ابن عمر کا لقد انہاک من مثل ہذا **وعن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ الطُّفَيْلُ بْنُ عَمْرٍو الدَّوْسِيُّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ دَوْسًا قَدْ هَلَكَتْ وَعَصَتْ وَأَبَتْ فَادْعُ اللَّهَ عَلَيْهِمْ فَظَنَّ النَّاسُ أَنَّهُ يَدْعُو عَلَيْهِمْ فَقَالَ اللَّهُمَّ اهْدِ دَوْسًا وَائْتِ بِهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا کہ آئے طفیل بن عمرو دوسی **ف ع** کہ یہ صحابی ہین اسلام لائے مکہ مین پھر گئے اپنی قوم میں لعومان رہتے تھے یہان تک کہ ہجرت کی آنحضرت نے پس آئے یہ آنحضرت کے پاس خیبر میں پس ہمیشہ خدمت بابرکت مین رہتے تھے یہان تک کہ رحلت کی آنحضرت نے اور انکا ذو النور لقب ہی اسلیے کہ جب آنحضرت نے انکو انکی قوم کی طرف بھیجا تا دعوت کریں یعنے اسلام کی طرف بلاوین انکو کہا کہ کیجیے میرے لیے یا رسول اللہ کوئی نشانی تا تصدیق میری کریں لوگ پس دعا کی آنحضرت نے انکے لیے اور کہا خدایا بخش اسکے لیے نور پس پیدا ہوا نور انکی دونون آنکھون کے درمیان پس کہا طفیل نے کہ ڈرتا ہون میں کہ اسکو مثلہ کہیں پس پھر وہ نور درمیان طرف کوڑے انکے کے پس وہ روشن ہوتا تھا اندھیری راتین پس گئے طفیل اور بلایا اپنی قوم کو اسلام کی طرف پس اسلام لائے باپ انکے اور انکی ماں نہ ایمان لائی پس روایت کرتے ہین ابو ہریرہ کہ آئے یہ طفیل بن عمرو ترجمہ طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا کہ تحقیق ہلاک ہوا قبیلہ دوس کا یعنے مستحق ہلاک کے ہوئے اسلیے کہ نافرمانی کی اور انکار کیا طاعت سے پس دعا کیجیے اللہ تعالی سے اُن پر کہ عذاب واقع ہو پس گمان کیا لوگون نے کہ آنحضرت بددعا کرینگے اُن پر پس کہا آنحضرت نے یعنے بسبب اسکے کہ رحمۃ للعالمین اور ہدایت کرنیوالے لوگون کے تھے خداوندا راہ راست دکھا دوس کو اور لا انکو یعنے طرف مدینہ کے کہ آوین ہجرت کر کر یا نزدیک کے انکو طرف طریق مسلمین کے اور متوجہ کر دل انکے طرف قبول کرنے دین کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحِبُّوا الْعَرَبَ لِثَلَاثٍ لِأَنِّي عَرَبِيٌّ وَالْقُرْآنُ عَرَبِيٌّ وَكَلَامُ أَهْلِ الْجَنَّةِ عَرَبِيٌّ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہی ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دوست رکھو تم عرب کو تین سبب سے ایک تو اس سبب سے کہ مین عرب سے ہون یعنے اور جو چیز کہ منسوب ہوتی ہی طرف حبیب کے محبوب ہوتی ہی اور دوسرے اس سبب سے کہ قرآن عربی زبان مین ہی یعنے اسلیے کہ اوتارا ہی قرآن عرب کی لغت مین اور انکی لغت سے پہچانی جاتی ہی فصاحت و بلاغت اُسکی اور تیسرے اس سبب سے کہ کلام بہشتیون کا عربی ہی نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین **ف ح** یعنے عرب کو فضیلت ہی دنیا اور آخرت مین اور اخیر جملہ سے سمجھا گیا کہ کلام دوزخیون کا غیر عربی ہی اور یہ تین سبب محبت کے کہ الٰہی تھے بیان فرمادیے انکے سوا بھی کئی سبب ہین انسے محبت کا فضل کے کہ وہ یہ ہین کہ اونھون نے سیکھی شریعت اور نقل کی طرف ہمارے اور ضبط کیے اونھون نے اقوال اور افعال اور معجزات حضرت کے اور نقل کی طرف ہمارے وہ مادہ ہین اسلام کے اور بسبب اُنکے فتح ہوئے شہر اور پھیلا اسلام اطراف عالم میں اور وہ اولاد اسمعیل علیہ السلام کی ہین اور سوال قبر انکی زبان مین ہوگا چنانچہ اسلیے کہا گیا ہی حق تعالی کا علم نحو عربی **بَابُ مَنَاقِبِ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَجْمَعِينَ** باب بیچ بیان مناقب صحابہ کے راضی ہوا اللہ اُنسے سب سے **ف ح** مناقب جمع منقبت کی ہی بمعنے فضیلت کے اور فضیلت کہتے ہین جمع خصلت کی کہ حاصل ہو

اسکے شرف اور علو منزلت یا تو نزدیک اللہ تعالیٰ کے اور یا نزدیک خلق کے اور دوسری بات کا کچھ اعتبار نہیں مگر یہ کہ پہونچا دے طرف اولیٰ کے اور شاید اسکا بیان ہو اول کا ایسا جب کہا جاوے کہ فلانا فاضل ہی یعنی فضیلت رکھنے والا ہی تو معنے اسکے یہ ہیں کہ اسکے لیئے منزلت ہی اللہ کے نزدیک اور نہیں پہنچا جاتا طرف فضیلت کے مگر ساتھ نقل کے رسول خدا صلعم سے یعنی یہ سمجھنا کہ فلانا شخص فی الحقیقت منزلت ہی اللہ کے نزدیک سزا وار نہیں جب تک کہ حضرت کے فرمانے سے نہ معلوم ہو کہ اونکو ایسی منزلت ہی صحابی اس شخص کو کہتے ہیں کہ پایا اسنے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو حالت ایمان میں اور دین اسلام پر مرا اگرچہ اس میان میں ارتداد بھی متخلل ہوا ہو جیسے کہ اشعث ابن قیس کے حق میں کہتے ہیں قول صحیح تو یہی ہی پھر پہچانا جاتا ہی صحابی ہونا اسکا ساتھ تواتر کے مانند ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہ کے یا پہچانا جاتا ہی ساتھ خبر مشہور کے یا ساتھ کہنے صحابی کے غیر اپنے کو کہ وہ صحابی ہی یا صحابی خود اپنے تئیں کہے کہ میں صحابی ہوں جس وقت کہ ہو وہ عادل اور صحابہ سب عادل ہیں مطلق جیسے کہ ظاہر کتاب اللہ سنت اور اجماع معتبر کے اور بعضوں نے شرط کیا صحابی ہونے کے لیئے طول صحبت کو ساتھ آنحضرت کے کہ وہ خدمت بابرکت میں بہت حاضر رہا ہو اور سیکھا ہو علم حضرت سے اور حاضر ہوا ہو غزوات میں اور مقرر کی ہے مدت اسکی چھ مہینے کے ہیں لیکن دلیل تعین چھ مہینوں کی معلوم نہیں واللہ اعلم جاننا چاہیئے کہ اسمیں شبہ نہیں کہ غالب ہی مرتبہ اسکا کہ اکثر حضرت کی خدمت مبارک میں حاضر رہا اور جہاد کیا حضرت کے ساتھ اون لوگوں پر کہ نہیں اکثر رہے حضرت کی خدمت میں اور حاضر نہیں ہوئے کسی جہاد میں یا نہیں دیکھا آنحضرت کو مگر ایک نظر دور سے اور کلام نہیں کیا انسے مگر کم یا دیکھا حالت طفولیت میں اگرچہ شرف صحبت حاصل ہی سب کو اور شرح السنۃ میں ہی کہا ابو منصور بغدادی نے کہ ہمارے علما کا اجماع ہی اسپر کہ افضل انکے خلفاء اربعہ ہیں بحسب ترتیب خلافت کے پھر تمام عشرہ مبشرہ پھر بدری پھر احد کے پھر بیعت الرضوان کے پھر وہ کہ انکو مرتبہ ہی اہل عقبتین سے کہ انصار میں سے ہیں اور ایسے ہی سابقون اولون اور وہ وہ ہیں کہ نماز پڑھی دونوں قبلوں کی طرف یعنی کعبہ اور بیت المقدس کی طرف اور ایسی ہی اختلاف کیا ہی علما نے حضرت عائشہ اور خدیجہ کے حق میں کہ کونسی ان دونوں میں افضل ہیں اور حضرت عائشہ اور فاطمہ کے حق میں اور معاویہ عدول فضلا اور صحابہ خیار سے ہیں اور لڑائیاں جو تھیں انکے بیچ میں تھا ہر جماعت کو شبہ کہ اعتقاد رکھتے تھے صواب ہونا اپنے کا اور سب ایسے کہ متاول تھے اپنی لڑائیوں پر اور نہیں نکل گیا کوئی انمیں سے سبب اسکے اسلیئے کہ مجتہد تھے اختلاف کرتے تھے مسائل میں اور نہیں لازم آتا اس سے نقص کسی کا انمیں سے اور مشکل طریقہ اہل سنت وجماعت کا یہ ہی کہ زبان انکی گفتگو سے بند رکھیں کہ سوائے خیر کے کچھ نہ کہیں اگر کچھ بخلاف خیر کے منقول ہوا اس سے چشم پوشی کریں کہ سلامتی اسمیں ہی

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابِیْ فَلَوْ اَنَّ اَحَدَکُمْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَھَبًا مَا بَلَغَ مُدَّ اَحَدِھِمْ وَلَا نَصِیْفَہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہی ابو سعید خدری سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ برا کہو تم میرے صحابہ کو ف یہ خطاب حضرت نے اپنے صحابہ کو کیا اسلیئے کہ وارد ہوا ہی کہ سبب اس حدیث کے فرمانیکا یہ تھا کہ درمیان خالد بن ولید کے اور عبد الرحمن بن عوف کے کچھ تنازع تھا پس مراد صحابی سے اصحاب مخصوص ہیں اور وہ وہ ہیں کہ مخاطبین سے پہلے اسلام لائے تھے اور ممکن ہی یہ کہ ہو خطاب عام امت کو اسلیئے کہ جان لیا تھا حضرت نے نور نبوت سے کہ مثل اسکے واقع ہوگا اہل بدعت میں یعنی روافض و خوارج میں پس منع فرمایا انکو اس برائی سے اور شرح مسلم میں ہی جاننا چاہیئے کہ برا کہنا صحابہ کا حرام ہی اور اکبر فواحش سے اور مذہب ہمارا اور مذہب جمہور کا یہ ہی کہ برا کہنے والا انکا تعزیر دیا جاتا ہے اور کہا بعضے مالکیہ نے کہ وہ قتل کیا جاوے اور کہا قاضی عیاض نے کہ برا کہنا کسیکا صحابہ میں سے کبائر سے ہی اور تصریح کی ہی بعضے ہمارے علما نے کہ قتل کیا جاوے آدمی بسبب برا کہنے شیخین کے اور کتاب اشباہ والنظائر کی کتاب السیر میں ہی کہ جو کافر توبہ کرے تو اسکی مقبول ہی دنیا میں اور آخرت میں مگر جماعت کفر کرنیوالی کی بسبب برا کہنے نبی کے اور بسبب برا کہنے شیخین کے یا ایک ان دونوں میں سے یا بسبب سحر کی یا بسبب زندقہ کے اگرچہ عورت ہو تو نہیں مقبول جبکہ پکڑی جاویں پہلے توبہ کرنے کے اور کہا اشباہ والے نے کہ نام اسکا زین بن نجیم ہی برا کہنا شیخین کا اور لعنت کرنی انکی کفر ہی اور اگر فضیلت دے علی رضہ کو انپر تو وہ مبتدع ہی کذا فی الخلاصۃ اور حق مناقب میں ہی کہ کافر ہوتا ہی جبکہ منکر ہوا ان دونوں کی خلافت کا یا دل میں بغض رکھے ان سے بسبب دوست رکھنے آنحضرت کے انکو اور اگر دوست رکھے علی رضہ کو زیادہ ان سے تو نہیں ماخوذ ہوگا بسبب اسکے اور شاید کہ وجہ انکی تکفیر کی اسلیئے ہی کہ وارد ہوئی ہیں انکی

فضیلت میں حضرت شیخین رضی اللہ عنہما کے خاص کر علماء و مدینہ کے باب میں جیسا کہ آگے دیکھیگا اسلیے کہ اجماع ہوا ہے اُنکی حقیقت پر بخلاف خوارج کے کہ وہ حق حضرت عثمان اور علی اور معاویہ وغیرہ
کے واللہ اعلم بحقیقۃ الحال وہ المحققین مسند المحدثین مولانا عبد العزیز علیہ الرحمۃ نے لکھا ہے کہ بلا شبہ فرقہ امامیہ منکر خلافت حضرت صدیق کے ہیں اور فقہ کی کتابوں
میں لکھا ہے کہ جو کہ انکار خلافت صدیق کی کرے منکر اجماع قطعی کا ہوا اور کافر ہوا چنانچہ فتاوی عالمگیری میں لکھا الرافضی اذا کان یسب الشیخین و
یلعنہما والعیاذ باللہ فہو کافر وان کان یفضل علیا کرم اللہ تعالی وجہہ علی ابی بکر رض لا یکون کافرا
لکنہ مبتدع ولو قذف عائشۃ رض بالزنا کفر باللہ اور یہ بھی عالمگیری میں ہے من انکر امامۃ ابی بکر الصدیق فہو کافر
علی قول بعضہم وقال بعضہم ہو مبتدع ولیس بکافر والصحیح انہ کافر وکذلک من انکر خلافۃ عمر رض فی
اصح الاقوال ویجب اکفار الروافض فی قولہم برجعۃ الاموات الی الدنیا وتناسخ الارواح الی ان قالوا
وہؤلاء القوم خارجون عن ملۃ الاسلام واحکامہم احکام المرتدین تمام ہوا کلام مولانا عبد العزیز علیہ الرحمۃ کا اب جاننا چاہیے کہ
دلیلیں انکے کفر کی بہت ہیں از انجملہ یہ کہ حدیثیں جو وارد ہیں خلفاء ثلثہ کے فضائل میں اگرچہ ہیں تو بسبب تعدد طرق اور کثرت رواۃ انکی کے متواتر
بالمعنی ہیں پس انکار مدلول ان اخبار کا کفر ہے بلا شبہ اور مثل ان اخبار سے کسی نے مجتہدین میں سے مخالفت نہیں کی ہے بلکہ امام ابو حنیفہ کہ عمدہ فقہاء مجتہدین سے ہیں یہ
مقدم کرتے ہیں خبر واحد کو قیاس پر مطلق بلکہ اقوال صحابہ کو بھی پھر جانے ایسی حدیثیں اور یہ بھی ہے کہ صحابہ کے حق میں اللہ تعالی نے رضامندی اپنی بیان فرمائی
ہے ان آیتوں میں لقد رضی اللہ عن المؤمنین اذ یبایعونک تحت الشجرۃ الخ اور جا بجا فرمایا والسابقون الاولون
من المہاجرین والانصار تا قول اپنے کے رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ پس جسکے لیے اللہ تعالی رضامندی اپنی بیان فرماوے یہ اُن پر لعن کریں بلکہ اُن کو فاسق
اور کافر جانیں ان دونوں باتوں میں تباین کلی ہے پس انکے لعنت کرنیوالے اور برا جاننے والے مخالف قرآن کے ہیں اور مخالفت قرآن عظیم کی کفر ہے اور
یہ بھی ہے کہ خلافت خلفاء کی ثابت ہے قرآن شریف سے کہ فرمایا وعد اللہ الذین امنوا منکم وعملوا الصلحت لیستخلفنہم فی الارض کما مدارک وغیرہ میں
یہ کہ آیۃ واضح تر دلیل ہے اور صحت خلافت خلفاء راشدین رض کے اسلیے کہ مستخلفین جو ایمان لائے اور عمل صالح کئے وہ یہی ہیں پس منکر صحت خلافت
خلفاء کے خارج ہیں دائرہ ایمان سے کہ فرمایا اللہ تعالی نے بعد آیۃ مذکورہ کے ومن کفر بعد ذلک فاولئک ہم الفسقون یعنے جو کوئی کفر کیا کہ اللہ کے وعدہ
کو سچا نہ مانا اور حق نہ جانا انکو پس وہ فاسق ہیں یعنے کافر ہیں اسلیے کہ فاسق عرف قرآن میں آیا ہے بمعنی فاسق کامل کے وہ کافر ہے جیسے اس آیۃ میں ومن لم یحکم بما انزل
اللہ فاولئک ہم الفسقون اور یہ بھی ہے کہ صحابہ سچے ہیں فرمایا اللہ تعالی نے للفقراء المہاجرین تا قول اپنے کے ہم الصادقون اور صحابہ صدیق کو یا خلیفۃ
اللہ کہتے تھے شیعہ انکو کاذب کہتے ہیں اور درمیان صادق اور کاذب کے فرق صریح ہے پس جو کوئی انکو کاذب کہے رد کیا اس نے قرآن کو اور مخالفت کی اسکی
اور یہ کفر ہے اور یہ بھی ہے کہ فلاح پانیوالے ہیں کہ فرمایا اللہ تعالی نے اولئک ہم المفلحون پس کیا کہیگا تو اسکے حق میں جو کہتے ہیں انکو اولئک ہم الخاسرون العیاذ
یہ بھی ہے کہ ثنا کی ہے حق تعالی نے انکی اپنے کلام شریف میں بہت سی کہ فرمایا محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار تا قول اپنے کے
وعد اللہ الذین امنوا وعملوا الصلحت منہم مغفرۃ واجرا عظیما پس کیا اعتقاد ہے تبرائیوں کے حق میں جو انکو برا کہتے ہیں اور لعنت
کرتے ہیں انکو اور ان آیتوں میں یہ مضمون بھی ہے کہ صحابہ آپس میں محبت و مہربانی رکھتے تھے اور کفار پر دشواری اور سختی کرنیوالے تھے پس جو کوئی صحابہ کو آپس میں دشمنی
رکھنے والے اور مخالفت جانے منکر قرآن کا ہے اور جو کوئی ساتھ انکے بغض اور غصہ کرے انھیں آیتوں میں آیا ہے سبب اطلاق کفر کا آیا ہے کہ فرمایا لیغیظ بہم الکفار یعنے تاکہ
غصہ میں لاوے اللہ سبب انکے کافروں کو یعنے کافر انپر غصہ کرتے ہیں یہ مضمون قاضی ثناء اللہ صاحب نے مالا بد میں لکھا ہے اور بعد اسکے لکھا ہے کہ صحابہ
حاملان وحی اور ناقلان قرآن ہیں جو کوئی منکر صحابہ کا ہو ایمان ساتھ قرآن وغیرہ ایمانیات متواترات کے اسکو ممکن نہیں ہے اور آخر تتمہ میں ہے انکا بھی کچھ کہتے ہیں کہ

کہا ہے حضرت کے وقت میں قریب تھے جب حضرت کی وفات سے یہ مرتد ہو گئے اسلیے کہ وعدہ مغفرت اور اجر عظیم کا انہیں کے لیے ہوتا ہے کہ جو مرتے دم تک ایمان اور اعمال صالح
رہیں و العیاذ باللہ جہل یہ نسبت باریتعالیٰ کے لازم آتا ہے اور یہ بھی ہے کہ جنہے مخلفین کی اعراب میں سے دعوت اوپر جہاد کے کی باتفاق اہل سنت کے
ابوبکر ہیں اور شیعہ کو گنجایش انکار کی ہے نہیں کیونکہ کہتی فرمایا اللہ تعالیٰ نے قُلْ لِّلْمُخَلَّفِيْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ تا قول اسکے وان تتولوا كما توليتم من قبل يعذبكم عذابا اليما ابن
ابی حاتم اور ابن قتیبہ اور شیخ ابو الحسن اور امام ابو العباس وغیرہم نے کہا ہے کہ خلافت صدیق رضی کی قرآن میں اس آیت سے ثابت ہوتی ہے اور روگردانی کرنیوالا انکی دعوت
بغیر علت کے سے قرار دیا جاویگا ساتھ عذاب الیم کے پس کیا حال ہوگا اسکا کہ جو طعن کرے انکو اور نسبت کفر کے کرے اور یہ بھی ہے کہ بہشتی ہونا انکا نصوص قطعیہ
سے ثابت ہے فرمایا اللہ تعالیٰ نے لَا يَسْتَوِيْ مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ تا قول اسکے وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى پس انکار انکے بہشتی ہونیکا لازم
کرنیوالا انکار نصوص کا ہے اور یہ کفر ہے اور جاننا چاہیے کہ جو کوئی جھٹلا دے قرآن کے ایسے مضمون کو کہ احتمال تاویل کا نہیں رکھتا وہ کافر ہے اور جو رد ہے وہ کئی مرتبہ میں ایک
تو انہیں سے رد صریح ہے مثل رد کرنے ابن ... اہلبیت کے قرآن کو اور ایک انہیں سے رد غیر صریح ہے مانند سند پکڑنے کے ساتھ ایسی دلیل کے کہ اجماع کیا ہے اہل حق نے
اسکے بطلان پر مانند سند پکڑنے مانعین زکوٰۃ کے اور یہ دونوں قسمیں رد کی کفر ہیں بالاجماع اور اسمیں شک نہیں کہ شیعہ رد کرتے ہیں قرآن وحدیث کو ساتھ
اسی قسم اخیر رد کے پس ثابت ہوا مقصود ہمارا اور یہ بھی ہے کہ شیعہ تکفیر صحابہ اور قذف عائشہ صدیقہ رضی کو کہ اعظم موجبات کفر سے ہیں سبب رفع درجات کا
جانتے ہیں اور صرف استحلال معصیت کفر ہو جاتا ہے کہ کفر کو موجب رفع درجات کا کہیں اور اللہ تعالیٰ تو حضرت ابوبکر رضی کی شان میں فرماوے ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ اِذْ
يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ الآیۃ پس جب اللہ انکی یاری و صحابیت کا حال نسبت حضرت کے بیان فرماوے دیکھنا چاہیے کہ انکے تبرا کہنے والے خبیثوں کا کیا حال ہوگا اور فرمایا
اللہ تعالیٰ نے وَلَا يَأْتَلِ اُولُو الْفَضْلِ مِنْكُمْ اور یہ صاحب فضل ابوبکر ہیں باتفاق اہل سنت کے پس منکر انکے فضل کا صریح رد کرتا ہے قرآن عظیم کو اور فرمایا اللہ
تعالیٰ نے وَسَيُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى الَّذِيْ يُؤْتِيْ مَالَهٗ يَتَزَكّٰى یہ آیت بھی ابوبکر رضی کی شان میں ہے اور علی رضی کی شان میں نہیں ہو سکتی چنانچہ ماہران تفسیر پر یہ بات پوشیدہ نہیں ہے
اگر اسکی شان نزول کو کوئی دیکھے تو اسپر یہ امر بہ بات ظاہر ہو جائے پس جسکو اللہ تعالیٰ اتقی فرماوے وہ مستحق رحمت و رضوان ہے یا مستحق لعنت و خذلان
اگر کوئی شبہہ کرے کہ شرح عقائد نسفی میں منقول جانا ہے کافر کہنا بسبب تبرا کہنے شیخین کے اور صاحب جامع الاصول نے شیعہ کو فرقوں اسلامیہ میں گنتا ہے اور ...
صاحب مواقف نے اور شیخ ابو الحسن اشعری اور غزالی بھی نہیں مناسب جانتے اہل قبلہ کے کافر کہنے کو پس جو کافر کہتے ہیں شیعہ کو قول انکا موافق سلف اہل سنت کے
نہیں ہے تو جواب اسکا یہ ہے کہ اس جماعت پر امر مشتبہ ہوا جیسے کہ عبداللہ بن مسعود کو اشتباہ ہوا ہے اطباق یدین کے نماز میں اور علی مرتضیٰ کو بیع امہات اولاد کے
اور جلا دینے زندیقوں کے آگ میں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو تیمم میں واسطے جنبی کے وغیرہ ذالک نظیر اسکی بہت ہیں گویا کہ ان بزرگوں کی نظر اہل قبلہ ہونے انکے
لگی اور اوپر زبر کلمہ کہنے شیعہ کے التفات کیا جیسے حضرت عمر اور حضرت علی رضی کی مانعین زکوٰۃ کی کلمہ گوئی پر نظر کر کر سفارش کو اوٹھے اور کہا کیونکر قتال کریں ہم
انسے اسحالمیں کہ فرمایا آنحضرت نے اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پس ابوبکر نے کہا البتہ قتال کرونگا انسے کہ جو فرق کرینگے درمیان نماز اور زکوٰۃ
کے الخ حضرت عمر نے کہا کہ دیکھا میں نے کہ کھول دیا اللہ نے سینہ ابوبکر رضی کا قتال کیلئے پس جانا میں نے کہ یہی حق ہے یا ان بزرگوں نے رافضیوں کے حق میں خیال کیا ہو
کہ وہ ایسے خبیث نہ ہوں جیسے اسوقت کے ہیں چنانچہ دلالت کرتا ہے اسپر قول ملا علی رحمہ اللہ کا کہ مرقاۃ میں لکھا ہے قُلْتُ وَهٰذَا فِيْ حَقِّ الرَّافِضَةِ وَالْخَارِجِيَّةِ
فِيْ زَمَانِنَا فَاِنَّهُمْ يَعْتَقِدُوْنَ كُفْرَ اَكْثَرِ الصَّحَابَةِ فَضْلًا عَنْ سَائِرِ اَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ فَهُمْ كَفَرَةٌ بِالْاِجْمَاعِ
بِلَا نِزَاعٍ انتہی اور بنظر انصاف ان روایات صحیحہ میں غور کرنا چاہیے کہ انسے کیا ثابت ہوتا ہے کفر انکا یا ایمان عَنْ عُوَيْمِ بْنِ سَاعِدَةَ
اَنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اخْتَارَنِيْ وَاخْتَارَ لِيْ اَصْحَابًا فَجَعَلَ لِيْ مِنْهُمْ وُزَرَاءَ وَاَنْصَارًا وَاَصْهَارًا فَمَنْ سَبَّهُمْ
فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ وَلَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا روایت کی یہ طبرانی اور حاکم نے

وعن علی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال سیأتی من بعدی قوم یقال لھم الرفضۃ فان ادرکتھم فاقتلھم فانھم
مشرکون قال قلت یا رسول اللہ ما العلامۃ فیھم قال یقرظونک بما لیس فیک ویطعنون علی السلف
نقل کی یہ دارقطنی نے اور اسکے طریق بہت ہیں اور دارقطنی کی یہ ہی روایت وذلک انھم یسبون ابابکر وعمر ومن سب اصحابی فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین
اور اسیطرح منقول ہے انس رضی اللہ عنہ سے اور عیاض انصاری اور جابر اور حسن بن علی اور ابن عمر اور ابن عباس و فاطمہ زہرا اور ام سلمہ رضی اللہ عنہم اجمعین سے اور فرمایا حضرت نے
من ابغضھم فقد ابغضنی ومن اذاھم فقد اذانی ومن اذانی فقد اذی اللہ اور روایت کی ابن عساکر نے ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال حب ابی بکر وعمر ایمان وبغضھما کفر اور روایت کی عبد اللہ بن احمد نے انس رضی اللہ عنہ سے بطریق مرفوع کے انی لارجو لامتی فی حبھم
لابی بکر وعمر ما ارجو لھم فی قول لا الہ الا اللہ اور انکے بغض کا حال یہ پایا جاتا ہے انکی محبت کے حال سے اسلیے کہ دونوں نقیض ہیں پس بغض انکا کفر ہوگا اور
یہی ہے کہ تکفیر شیخین کی کفر ہوا اسلیے کہ حدیث صحیح میں وارد ہے کہ جو کوئی کسیکو کافر کہے یا کہے عدو اللہ اور وہ ایسا ہووے نہیں تو رجوع کرتا ہے کفر کہنے والے پر
اور یہی صحابہ کا قطعی ہے پس کافر کہنا انکا رجوع کریگا کہنے والے کیطرف اور کہا امام ابو زرعہ رازی نے کہ اجلہ شیوخ مسلم سے ہیں کہ اگر کوئی کسیکو رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ناقص کہے پس جان کہ بلا شبہ وہ زندیق ہے اور یہ اس سبب سے ہے کہ قرآن حق ہے اور رسول حق ہے اور جو کچھ لیکر آئے ہیں رسول
وہ حق ہے اور نہیں روایت کیا یہ سب ہمکو مگر صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین نے پس جسنے عیب لگایا انکو آن سے ارادہ کیا باطل کرنے کتاب و سنت کا پس ٹھہرا عیب اسیکو لگیگا اور حکم زندقہ
اور ضلالت کا اسپر راست و درست ہوگا اور سہل بن عبد اللہ تستری نے کہا کہ نہ ایمان لایا رسول خدا صلعم پر وہ شخص کہ نہ توقیر کی اسنے انکے اصحاب کی اور یہی منقول
ہے امام محمد رحمۃ اللہ علیہ سے کہ نہیں جائز ہے نماز پیچھے رافضیوں کے اسلیے کہ وہ منکر ہیں خلافت صدیق رضی اللہ عنہ کے اور اسیطرح ہے کتاب اصل محمد بن حسن کی ہے اور
خلاصہ میں ہے من انکر خلافۃ الصدیق فھو کافر اور مرغینانی میں ہے کہ مکروہ ہے نماز پیچھے صاحب ہوا اور بدعت کے اور نہیں جائز ہے پیچھے رافضیوں کے الخ کہا قاضی نے
شفا میں کہ کہا مالک بن انس وغیرہ نے من ابغض الصحابۃ وسبھم فلیس لہ فی فیء المسلمین حق اور یہ بھی کہا من غاظہ اصحاب محمد صلی اللہ علیہ
وسلم فھو کافر قال اللہ تعالی لیغیظ بھم الکفار اور قاضی ابوبکر باقلانی نے مثل اسکے کہا اور زعفرانی نے امام اعظم سے مثل اسکے نقل کیا اور ظاہر
یہ ہے کہ فقہاء حنفیہ نے اخذ کیا ہے قول کافر کہنے شیعہ کا امام اعظم سے اور امام اعظم واقف تر ہیں روافض کے حال سے اسلیے کہ وہ کوفی ہیں اور کوفہ منبع رفض کا
ہے پس جب امام اعظم نے تکفیر منکر امامت صدیق کی کی تو پس تکفیر انکی لعنت کرنیوالے کی انکے نزدیک بالاولی ہوگی مگر یہ کہ سبب تکفیر منکر امامت کا مخالفت
اجماع کو کہیں لیکن منکر اجماع کا کافر ہے چنانچہ مشہور ہے اصولیوں کے نزدیک اور کہا مالک نے کہ جسنے برا کہا کسیکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ابوبکر کو
یا عمر کو یا عثمان کو یا علی کو یا قول اپنے کے قائل قال کا تو واجب ہے قتل اسکو تمام ہوا کلام قاضی کا اور ایسا ہی امام احمد کے قول سے ارتداد انکا سمجھا جاتا ہے اور سوا
ان دلیلوں کے اور بہت دلیلیں ہیں انکے کفر کی بخوف درازگی کے اسی پر اکتفا کیا سو بھائی مسلمانوں کی خیر خواہی کے سبب کہ تا انکو عظمت صحابہ کی اور برائی
رفض و تشیع کی معلوم ہو جاوے اور انکے کینہ سے بچیں اور اپنا عقیدہ خراب نہ کریں اور انسے ملاپ چلاپ نہ رکھیں اور انقطاع کریں ناتا رشتہ کرنا انسے اور شاید اگر کسی شیعہ کو توفیق
الٰہی نصیب ہو انکے فضائل کی آیتیں و حدیثیں دیکھکر تو وہ توبہ کرے اللھم اھدنا الصراط المستقیم آمین یا رب العالمین ت پس اگر ثابت ہو کہ ایک تم میں سے خرچ کرے راہ خدا
میں مانند کوہ احد کے سونا نہ پہونچے ثواب اسکا ثواب ایک مُد کو انکی اور نہ آدھے مُد کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف مُد نام ایک پیمانہ کا ہے کہ قریب سیر بھر کے ہے
جو خیرات کرتے تھے یہ صحابہ تو اتنا ثواب انکو ملتا تھا بسبب خوشی نیت اور خوش روئی انکی کے اور اس سبب سے کہ انکا مال طیب ہوتا تھا اور کم ہوتا تھا اور حاجتیں بہت
ہوتی تھیں باوجود اسکے جو اللہ کی محبت میں خالص نیت سے دیتے تھے ایسا ثواب پاتے تھے اور یہ حال انکے مُد دینے کا تھا پس دیکھا چاہیے کہ کیا کچھ
ثواب ملیگا انکی جانبازی کا اور قتل کرنے کفار کا راہ خدا میں آگے رسول خدا کے اور ابتداء حدیث میں معلوم ہوا کہ یہ حدیث خاص صحابہ کبار کے حق میں فرمائی لیکن جاتا گیا

نہ اگر کسی غیر صحابی کا صحابی کو بطریق لعن یا اسلیے کہ مقصود زجر و منع کرنا ہے نہ اگر کسی صحابی کو کوئی کہے کہ بعض ایسے ہیں اسلام میں پھر فضل ہیں جو صاحب ہوں صحابہ کو
اور روایت کیا علی بن حرب طائی اور خیثمہ بن سلیمان نے ابن عمر سے کہ کہا لا تسبوا اصحاب محمد فلمقام احدہم ساعۃ خیر من عمل احدکم عمرہ
اور روایت کی عقیلی نے ضعفا میں کہ فرمایا آنحضرت نے اِنَّ اللّٰہَ اخْتَارَنِیْ وَاخْتَارَ لِیْ اَصْحَابًا وَاَنْصَارًا وَاَصْہَارًا وَسَیَاْتِیْ قَوْمٌ یَسُبُّوْنَہُمْ وَیَسْتَنْقِصُوْنَہُمْ
فَلَا تُجَالِسُوْہُمْ وَلَا تُشَارِبُوْہُمْ وَلَا تُوَاکِلُوْہُمْ وَلَا تُنَاکِحُوْہُمْ **وعن** اَبِیْ بُرْدَۃَ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ رَفَعَ یَعْنِی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاْسَہٗ اِلَی السَّمَاءِ
وَکَانَ کَثِیْرًا مِمَّا یَرْفَعُ رَاْسَہٗ اِلَی السَّمَاءِ فَقَالَ النُّجُوْمُ اَمَنَۃٌ لِّلسَّمَاءِ فَاِذَا ذَہَبَتِ النُّجُوْمُ اَتَی السَّمَاءَ مَا تُوْعَدُ وَاَنَا اَمَنَۃٌ لِّاَصْحَابِیْ فَاِذَا ذَہَبْتُ
اَتٰی اَصْحَابِیْ مَا یُوْعَدُوْنَ وَاَصْحَابِیْ اَمَنَۃٌ لِّاُمَّتِیْ فَاِذَا ذَہَبَ اَصْحَابِیْ اَتٰی اُمَّتِیْ مَا یُوْعَدُوْنَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے ابی بردہ سے کہ روایت کی اپنے باپ سے کہ ابو موسیٰ اشعری ہیں کہا انکے باپ نے کہ اوٹھایا یعنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سر مبارک اپنا طرف
آسمان کے اور تھے حضرت بہت اوٹھاتے سر مبارک اپنا طرف آسمان کے یعنے بسبب انتظار وحی کے پس فرمایا آنحضرت نے کہ ستارے سبب امن کے ہیں آسمان کیلیے پس
جس وقت کہ جانے رہینگے ستارے وقوع کہ شامل ہیں آفتاب و چاند کو اور مراد جاتے رہنے ستارون کے سے تکویر اور مکدر اور منعدم ہونا انکا ہے جیسا کہ فرمایا اذا
الشمس کورت واذا النجوم انکدرت ترجمہ آویگی آسمان کو وہ چیز کہ وعدہ کیا جاتا ہے اور تقدیر کی گئی ہے اسکیلیے یعنے پھٹنا اور لپٹنا روز قیامت کے جیسے کہ فرمایا اذا
السماء انفطرت اذا السماء انشقت اور میں سبب امن کا ہوں اپنے اصحاب کیلیے پس جبکہ جاؤنگا میں اس عالم سے آویگی میرے اصحاب کو وہ چیز کہ وعدہ دیے جاتے ہیں یعنے فتنے اور
لڑائیاں اور باہم اختلافات اور مرتد ہو جانا یعنے اعراب کا اور اصحاب میرے باعث امن کے ہیں میری امت کیلیے پس جبکہ جاتے رہینگے اصحاب میرے آویگی امت میری کو وہ چیز کہ وہ وعدہ
دیے جاتے ہیں نقل کی یہ مسلم نے وقوع یعنے جاتے رہنا اہل خیر کا اور آنا اہل شر کا اور قیامت قایم ہونی انپر اور واقع ہونا فتنوں کا اور بدعتوں اور حوادث کا اشارہ ہے
اسمیں طرف آنے شر کے وقت جاتے رہنے اہل خیر کے اسلیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب ایمن تھے تو بیان کر دیتے تھے انکیلیے وہ چیز کہ اختلافات کرتے تھے اسمیں
پس جب وفات پائی حضرت نے خود رائے ہوئے لوگ اور مختلف ہوئیں خواہشیں نفسانی ہوئے صحابی کہ سند پکڑتے تھے ہر امر میں آنحضرت کے ساتھ قول و فعل یا دلالت
حال کے پس جبکہ مفقود ہوئے صحابہ کم ہوئے انوار اور قوی ہوئیں تاریکیاں اور ایسے ہی حال آسمان کا ہے وقت جاتے رہنے ستارون کے چنانچہ اسی لیے فرمایا آنحضرت نے
اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ بِاَیِّہِمُ اقْتَدَیْتُمُ اہْتَدَیْتُمْ **وعن** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْتِیْ عَلَی النَّاسِ
زَمَانٌ فَیَغْزُوْ فِئَامٌ مِّنَ النَّاسِ فَیَقُوْلُوْنَ ہَلْ فِیْکُمْ مَّنْ صَاحَبَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَیَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَیُفْتَحُ لَہُمْ ثُمَّ یَاْتِیْ عَلَی النَّاسِ
زَمَانٌ فَیَغْزُوْ فِئَامٌ مِّنَ النَّاسِ فَیُقَالُ ہَلْ فِیْکُمْ مَّنْ صَاحَبَ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَیَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَیُفْتَحُ لَہُمْ ثُمَّ یَاْتِیْ عَلَی النَّاسِ
زَمَانٌ فَیَغْزُوْ فِئَامٌ مِّنَ النَّاسِ فَیُقَالُ ہَلْ فِیْکُمْ مَّنْ صَاحَبَ مَنْ صَاحَبَ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَیَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَیُفْتَحُ
لَہُمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِّمُسْلِمٍ قَالَ یَاْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ یُبْعَثُ مِنْہُمُ الْبَعْثُ فَیَقُوْلُوْنَ انْظُرُوْا ہَلْ تَجِدُوْنَ فِیْکُمْ
اَحَدًا مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَیُوْجَدُ الرَّجُلُ فَیُفْتَحُ لَہُمْ ثُمَّ یُبْعَثُ الْبَعْثُ الثَّانِیْ فَیَقُوْلُوْنَ ہَلْ فِیْکُمْ
مَنْ رَاٰی اَصْحَابَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَیُوْجَدُ فَیُفْتَحُ لَہُمْ ثُمَّ یُبْعَثُ الْبَعْثُ الثَّالِثُ فَیُقَالُ انْظُرُوْا ہَلْ تَرَوْنَ فِیْہِمْ مَّنْ رَاٰی مَنْ رَاٰی
اَصْحَابَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ یَکُوْنُ الْبَعْثُ الرَّابِعُ فَیُقَالُ انْظُرُوْا ہَلْ تَرَوْنَ فِیْہِمْ اَحَدًا رَاٰی مَنْ رَاٰی اَحَدًا رَاٰی اَصْحَابَ النَّبِیِّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَیُوْجَدُ الرَّجُلُ فَیُفْتَحُ لَہٗ اور روایت ہے ابو سعید خدری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ آویگا لوگون پر ایک زمانہ پس جہاد کریگی ایک جماعت لوگون میں سے پس کہینگے جہاد کرنیوالے اپنی جماعت
سے یعنے آپسمیں کہ آیا ہے درمیان تمہارے وہ شخص کہ صحبت رکھی ہو ساتھ آنحضرت کے پس کہینگے ہاں یعنے ہے

پہنچے کہ یہاں ہے ہم میں کوئی شخص کہ صحبت کی ہو ساتھ آنحضرت کے پس کہا جاویگا ہاں پس فتح کیا جاویگا قلعہ اور شہر کہ جہاد کرینگے اُس پر یعنے بہ برکت و شوکت اصحاب پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کی فتح ہوگی پھر آویگا لوگوں پر ایک زمانہ پس جہاد کریگی ایک جماعت لوگوں میں سے پس کہا جاویگا آیا ہے درمیان تمھارے وہ
شخص کہ صحبت کی ہو ساتھ اصحاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنے تابعین ہیں تم میں پس کہینگے ہاں پس فتح کیا جاویگا واسطے انکے پھر آویگا لوگوں
پر ایک زمانہ پس جہاد کریگی ایک جماعت لوگوں میں سے پس کہا جاویگا آیا ہے درمیان تمھارے وہ شخص کہ صحبت کی ہو ساتھ اُسکے کہ صحبت کی ہو ساتھ اصحاب
پیغمبر خدا صلعم کے یعنے تبع تابعین پس کہینگے ہاں پس فتح کیا جاویگا واسطے انکے ف ع اس حدیث میں معجزہ ہے آنحضرت کا اور فضیلت ہے انکے اصحاب کی اور تابعین کی
اور تبع تابعین کی یعنے قرون ثلثہ کی جیسیکہ حدیث آئندہ میں صراحۃً مذکور ہے یہ ترجمہ نقل کی ہے بخاری اور مسلم نے اور مسلم کی ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ فرمایا
آنحضرت نے کہ آویگا لوگوں پر ایک زمانہ کہ بھیجا جاویگا یعنے اُسمیں لوگوں میں سے لشکر پس کہینگے لشکر کے لوگ دیکھو آیا پاتے ہو اپنے میں کسیکو اصحاب رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے سے پس پایا جاویگا ایک شخص اصحاب میں سے پس فتح کیا جاویگی بسبب اُنکے یعنے اُن صحابی کی برکت سے پھر بھیجا جاویگا دوسرا لشکر پس کہینگے
وقت میں لوگ جماعت کے طرف پس کہینگے آیا ہے اُنمیں وہ شخص کہ دیکھا ہو آنحضرت کے اصحاب کو ف ع اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تابعین میں دیکھنا اصحاب کا کافی ہے
جیسیکہ صحابہ میں دیکھنا آنحضرت کا معتبر ہے اور بعضوں نے کہا کہ صحابیت میں دیکھنا کافی ہے لیکن تابعین میں صحبت اور ملازمت چاہیے کہ جیسیکہ پہلی روایت میں ہے
مگر یہ کہ یہاں دیکھنا ساتھ صحبت کے مراد ہو ترجمہ پس فتح کیا جاویگی واسطے انکے پھر بھیجا جاویگا تیسرا لشکر پس کہا جاویگا دیکھو آیا پاتے ہو انمیں اُس شخص کو کہ دیکھا ہے
اُسکو کہ دیکھا ہے اُسنے آنحضرت کے یاروں کو پھر ہوگا بھیجنا چوتھے لشکر کا یعنے چوتھی مرتبہ میں پس کہا جاویگا دیکھو آیا دیکھتے ہو انمیں کسیکو کہ دیکھا ہو اُسکو کہ دیکھا ہے
کسیکو کہ دیکھا ہو اُسنے اصحاب پیغمبر خدا کو پس پایا جاویگا ایسا شخص پس فتح کیا جاویگی بسبب اسکے ش ع اور ایک نسخہ میں لہم ہے یہ لام سببیہ کے یعنے واسطے انکے
بہ برکت اُسکے اور اس حدیث میں چار قرن مذکور ہوئے اصحاب اور تابعین اور اتباع اور تبع اتباع اور ایک روایت صحیح بخاری کی میں بھی بیچ حدیث خیر القرون کے
چار درجے مذکور ہوئے ہیں اور چونکہ اہل خیر زیادہ تھے چوتھے قرن میں اقتصار کیا تین ہی قرون پر اکثر روایتوں میں بسبب کثرت اہل علم اور صلاح کے اور قلت ہونے
اور فساد کے انمیں پس صحیح مسلم میں عائشہ سے ہے بطریق مرفوع کے خَیْرُ النَّاسِ القَرْنُ الَّذِیْ اَنَا فِیْہِ ثُمَّ الثَّانِیْ ثُمَّ الثَّالِثُ اور روایت کی طبرانی نے ابن مسعود سے
بطریق مرفوع کے خَیْرُ النَّاسِ قَرْنِیْ ثُمَّ الثَّانِیْ ثُمَّ الثَّالِثُ ثُمَّ یَجِیْءُ قَوْمٌ لَا خَیْرَ فِیْہِمْ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَیْرُ اُمَّتِیْ قَرْنِیْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَہُمْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَہُمْ ثُمَّ اِنَّ بَعْدَہُمْ قَوْمًا یَشْہَدُوْنَ وَلَا یُسْتَشْہَدُوْنَ
وَیَخُوْنُوْنَ وَلَا یُؤْتَمَنُوْنَ وَیَنْذُرُوْنَ وَلَا یَفُوْنَ وَیَظْہَرُ فِیْہِمُ السِّمَنُ وَفِیْ رِوَایَةٍ وَیَحْلِفُوْنَ وَلَا یُسْتَحْلَفُوْنَ مُتَّفَقٌ
عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَةٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَةَ ثُمَّ یَخْلُفُ قَوْمٌ یُحِبُّوْنَ السَّمَانَةَ اور روایت ہے عمران بن حصین سے کہ کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر میری امت میں پہلے قرن میرا ہے یعنے اصحاب میرے پھر بہتر میری امت کے وہ لوگ ہیں کہ متصل انکے ہیں یعنے تابعین پھر
وہ لوگ کہ متصل ہیں انکے یعنے تبع تابعین ف ع قرن ہر زمانہ کے لوگ اور وہ مقدار وسطی ہے عمروں کی اُس زمانہ کے لیا گیا ہے یہ لفظ اقتران سے پس گویا وہ ایسی
ہے کہ نزدیک ہوتے ہیں اُسمیں اُس زمانہ کے لوگ اپنی عمروں میں اور احوال میں اور بعضوں نے کہا کہ قرن چالیس برس کا ہوتا ہے اور بعضوں نے کہا کہ اسی برس
کا اور بعضوں نے کہا سو برس کا لیکن بہت صحیح قول یہی ہے کہ منضبط اور معتبر اُسمیں کچھ کوئی حد معین زمانے سے نہیں ہے پس قرن آنحضرت کا صحابہ ہیں اور تھی مدت
انکی وقت رسالت سے تا آخر ہونے صحابہ کے ایک سو بیس برس اور قرن تابعین کا سنہ سو سے قریب ستر برس تک اور قرن اتباع تابعین کا وہاں سے لیکر قریب دو سو بیس برس تک اور اس وقت
میں ظاہر ہوئیں بدعتیں اور پھیلا ہوا عقیدہ معتزلہ کا اور سر اٹھایا فلاسفہ نے اور امتحان کیے گئے اہل علم ساتھ کہنے خلق قرآن کے اور متغیر
ہوئے احوال اور بڑھے اختلافات اور فصیح ہوئے الکلام بدعت کے روز بروز اور ظاہر ہوا مصداق قول مخبر صادق کا ترجمہ پھر تحقیق بعد ان تین قرن کے ہوگی ایک قوم کہ

گواہی دینے کے آجا جلدی میں نہیں طلب کیا جاوے گی اُنسے گواہی ف ح یہ حدیث بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ گواہی دینی پہلے طلب کئے جانے سے بری ہے لیکن شیخ کمال الدین ابن ہمام نے کہا ہے علماء نے کہا اور حدیث میں آیا ہے کہ بہترین گواہوں کا وہ شخص ہے کہ گواہی دے پہلے اسکے کہ طلب کیا جاوے اس سے گواہی اور وجہ جمع کی درمیان دونوں حدیثوں کے یہ ہے کہ گواہی دینی پہلے طلب کے برائی اسمیں ہے کہ معلوم ہو گواہ ہونا اسکا اسلیے کہ دینا گواہی پہلے طلب کے ضائع اور مجہول ہے غرض یہ ہے اور اچھی ہے کہ معلوم نہیں گواہ ہونا اسکا خبر دیتا ہے کہ میں گواہ ہوں تاکہ وقت طلب گواہی کے وہ شخص کے پاس آکر گواہی دے یا حدیث گواہی دینے کی پہلے طلب کے مبالغہ ہے بیچ اداء گواہی کے اور جلد قبول کرنے کے بعد طلب کئے جانے کے جیسا کہ کہتے ہیں جواد وہ شخص ہے کہ پہلے سوال کے دے یا یہ اُنکے محمول ہے اوپر کہ اہل شہادت نہ ہو یا محمول ہے جھوٹی گواہی پر یا حقوق میں سے ہے اور اچھا اللہ تعالیٰ کے حقوق میں ہے وہ دینی جب ہے کہ مصلحت اسکے چھپانے میں نہیں اور بعضوں نے کہا کہ مراد شہادت سے یہاں قسم ہے یعنی قسم جھوٹی کھاویں پہلے اسکے کہ کوئی انکو قسم دے اور قسم انسے طلب کیجیے جیسا کہ اور روایت میں آیا ہے اور خیانت کریں گے اور امین نہ کئے جاویں گے اور نذر مانیں گے ف ح اور مراد یہ ہے کہ خیانت انکی ظاہر و فاش ہو گی کہ اصلاً محل امانت نہ ہوں گے اور اگر کبھی واقع ہو کچھ تھوڑی سی خیانت ہو تو اعتبار نہیں رکھتی اور نذر مانیں گے اور وفا نہ کریں گے ف ح اور نہ پورا کریں گے اسکو ترک ساتھ بخلاف نیکوں کے کہ انکے حق میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے یُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ وَیَخَافُوْنَ یَوْمًا کَانَ شَرُّہٗ مُسْتَطِیْرًا اور پیدا ہو گا انمیں موٹاپا ف ح لفظ سمن ساتھ زبر سین اور زبر میم کے فربہی ہے یعنی بسبب بہت کھانے اور پینے اور تنعم اور ترفہ کے پیدا ہو گی نہ کہ خلقی اور طبعی ہو اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد فربہی سے فربہی احوال میں ہے یعنی تکبر کریں گے اور دعوے کریں گے اس چیز کا کہ نہیں ہے انمیں قسم کمال و شرف سے اور بعضوں نے کہا کہ مراد جمع کرنا اموال کا اور تن پروری ہے اور کہا توربشتی نے کہ یہ کنایہ غفلت سے اور قلت اہتمام سے ہے ساتھ امور دین کے اسلیے کہ غالب فربہوں میں یہ ہے کہ نہیں اہتمام کرتے اسکا کہ ریاضت میں ڈالیں نفسوں کو بلکہ بڑی ہمت انکی حظوظ نفسانی اور سونا ہے اور شرح مسلم میں ہے کہ کہا علماء نے کہ فربہی مذموم وہ ہے کہ قصد کرکے حاصل کیسے اور جو کہ خلقی ہے وہ انمیں نہیں داخل اور ظاہر ہو گئے اس سے معنی اس روایت کے اِنَّ اللّٰہَ یُبْغِضُ الْحَبْرَ السَّمِیْنَ اور ایک روایت میں ہے اور قسم کھاویں گے اور قسم دلائے نہ جاویں گے یعنی قسم کھاویں گے بلا ضرورت و بغیر حاجت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور مسلم کی ایک روایت میں ابوہریرہ سے ہے کہ آویں گے پیچھے آویگی ایک قوم کہ دوست رکھے گی فربہی کو ف ح اور بعضی روایتوں میں آیا ہے کہ سبقت کریگی گواہی ایک کی قسم سے اسکی قسم اور سبقت کرے گی قسم اسکی اوپر گواہی کے مقصود بیان کرنا حرص اور بے پروائی اسکی ہے امور دین میں کہ بسبب حرص کے ایسی بے پروائی امور دین کی ہوگی کہ کبھی گواہی اور کبھی قسم

الفصل الثانی

عَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَکْرِمُوْا اَصْحَابِیْ فَاِنَّھُمْ خِیَارُکُمْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَھُمْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَھُمْ ثُمَّ یَظْھَرُ الْکَذِبُ حَتّٰی اِنَّ الرَّجُلَ لَیَحْلِفُ وَلَا یُسْتَحْلَفُ وَیَشْھَدُ وَلَا یُسْتَشْھَدُ اَلَا مَنْ سَرَّہٗ بُحْبُوْحَۃُ الْجَنَّۃِ فَلْیَلْزَمِ الْجَمَاعَۃَ فَاِنَّ الشَّیْطٰنَ مَعَ الْفَذِّ وَھُوَ مِنَ الْاِثْنَیْنِ اَبْعَدُ وَلَا یَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَاَۃٍ فَاِنَّ الشَّیْطٰنَ ثَالِثُھُمْ وَمَنْ سَرَّتْہُ حَسَنَتُہٗ وَسَاءَتْہُ سَیِّئَتُہٗ فَھُوَ مُؤْمِنٌ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ وَاِسْنَادُہٗ صَحِیْحٌ وَرِجَالُہٗ رِجَالُ الصَّحِیْحِ اِلَّا اِبْرَاھِیْمَ بْنَ الْحَسَنِ الْخَثْعَمِیَّ فَاِنَّہٗ لَمْ یُخَرِّجْ عَنْہُ الشَّیْخَانِ وَھُوَ ثِقَۃٌ ثَبْتٌ

روایت ہے عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تعظیم کرو میرے یاروں کی بیچ حالت زندگی اور موت میں اسلیے کہ وہ بہتر یعنی برگزیدہ تمہارے بیچ امت ف ح اور کیوں نہ ہوں کہ صاحب اور ملازم ہوں درگاہ رسالت کے اور تربیت یافتہ علم و عمل انکے ہیں اور انمیں سے جنہوں نے کہ ملازمت اور صحبت نہیں کی دیکھنے والے جمال باکمال آنحضرت کے ہیں شیخ ابو طالب مکی رح نے کہا کہ ایک نظر سے کہ جمال مصطفیٰ پر پڑے ایسا کچھ حاصل ہوتا تھا اور کشود کار ہوتا تھا کہ اور دنوں کو چلوں اور خلوتوں میں نہیں ہوتا اور ایمان عیانی اور یقین شہودی کو آنکے یعنی کسی کو وہاں شرکت نہیں ہے بعد وہ لوگ کہ نزدیک ہیں انسے یعنی تابعین سو وہ لوگ کہ نزدیک ہیں ف ح یعنی تبع تابعین پھر ظاہر ہوگا جھوٹ اور غالب ہوں گے لوگوں میں صدق اور دیانت اور عفت اور امانت تھی اور ستودہ حال انکے حکم کیا گیا ساتھ عدالت انکے ... بسبب ...

ترجمہ پھر ظاہر ہوگا اور شائع ہوگا جھوٹ اور خیانت دنیا میں ف ع اشارہ ہے طرف ظہور اور شیوع جھوٹی اور خواہشوں نفسانی کے کہ اگرچہ حدوث بعضے ان کا ماسنے قدرا اور اعتزال کے اور رجا کی اور آخر قرن تیسرے میں ہے لیکن ظہور اور شیوع انکا بعد انکے ہوا ترجمہ یہاں تک کہ ایک شخص قسم کھاوے گا اور قسم نہ چاہی جاویگی اور گواہی دیگا اور گواہی نہیں طلب کیجاویگی آگاہ ہو جو شخص کہ خوش لگے اسکو یہ کہ بیچ بہشت کے بیچ میں پہنچے یعنی چاہیے کہ بیچ بہشت میں رہے کہ بہتر جگہوں بہشت کا ہے پس چاہیے کہ لازم پکڑے جماعت کو ف ع یعنے سواد اعظم کو اور اس چیز کو کہ اسپر جمہور ہیں صحابہ اور تابعین اور سلف صالحین سے اور متابعت انکی کرے پس داخل ہو اس میں محبت انکی اور الزام انکا ترجمہ اسواسطے کہ تحقیق شیطان ساتھ تنہا کے ہے یعنے جو کہ خودرائے ہے اور متابعت جماعت کے نہیں کرتا اور شیطان بیچ تنہا شخص سے دور ہے اور ہرگز نہیں دو ساتھ عورت اجنبیہ کے اسلیے کہ شیطان تیسرا ان دونوں شخصوں کا ہے کہ مرد اور عورت اور شیطان ہیں ضرور ہے کہ بہکاویگا ان دونوں کو اور جسکو خوش کرے نیکی اسکی اور غمگین کرے اسکو بدی اسکی پس وہ مومن ہے ف ع یعنے علامت مومن کامل کی یہ ہے کہ نیکی کرنے سے خوش ہو اگرچہ وجود میں آوے اور غمگین ہو بدی سے اور کہا ہے علمانے کہ یہ نشان زندگی دل کا ہے اور منافق جو ایمان قیامت پر نہیں رکھتا برابر ہے اسکے نزدیک نیکی اور بدی حال آنکہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ اور اصل نسخہ میں جگہ تخریج کے سفید چھوٹی ہوئی ہے لیکن حاشیہ میں لکھا ہے النَّسَائِيُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ وَرِجَالُهٗ رِجَالُ الصَّحِيْحِ اِلَّا اِبْرَاهِيْمَ بْنَ الْحَسَنِ الْخَثْعَمِيَّ فَاِنَّهٗ لَمْ يُخَرِّجْ لَهُ الشَّيْخَانِ وَهُوَ ثِقَةٌ ثَبْتٌ ذَكَرَهُ الْجَزَرِيُّ وَعَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَمَسُّ النَّارُ مُسْلِمًا رَاٰنِيْ اَوْ رَاٰى مَنْ رَاٰنِيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے جابر سے اسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت نے نہ لگیگی آگ اس مسلمان کو کہ دیکھا ہے مجھکو یا دیکھا ہے اسکو کہ دیکھا ہے مجھکو نقل کی یہ ترمذی نے ف ع یعنے اور مراد اسلام پر پس اس تقدیر پر صحابی اور تابعی بلکہ ہر مسلمان بہشت میں ہے لیکن صحابی اور تابعی اور مسلمان وہی کہ اسلام پر مرا اور یہ سوا مخبر صادق کے خوش خبری دینے انکے کے ساتھ اسکے معلوم نہیں ہوتا اسی جہت سے مخصوص ہوئی وہ جماعت کہ انکو مبشر کہتے ہیں اور چونکہ یاد کر لئے آنحضرت کے وہ لوگ کم تھے ان جناب کی خدمت سے اور روایت اصحاب سے انکی تسلی کے لیے فرمایا طُوْبٰى لِمَنْ رَاٰنِيْ وَاٰمَنَ بِيْ مَرَّةً وَطُوْبٰى لِمَنْ لَمْ يَرَنِيْ وَاٰمَنَ بِيْ سَبْعَ مَرَّاتٍ روایت کی یہ احمد نے اور بخاری نے اپنی تاریخ میں اور ابن حبان نے اور حاکم نے ابی امامہ سے اور روایت کی یہ احمد نے بھی انس سے وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهَ اللّٰهَ فِيْ اَصْحَابِيْ اللّٰهَ اللّٰهَ فِيْ اَصْحَابِيْ لَا تَتَّخِذُوْهُمْ غَرَضًا مِنْ بَعْدِيْ فَمَنْ اَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّيْ اَحَبَّهُمْ وَمَنْ اَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِيْ اَبْغَضَهُمْ وَمَنْ اٰذَاهُمْ فَقَدْ اٰذَانِيْ وَمَنْ اٰذَانِيْ فَقَدْ اٰذَى اللّٰهَ وَمَنْ اٰذَى اللّٰهَ فَيُوْشِكُ اَنْ يَاْخُذَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے عبداللہ بن مغفل سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈرو اللہ سے پھر ڈرو اللہ سے بیچ حق اصحاب میرے کے تین بار مکرر فرمایا واسطے تاکید و مبالغہ کے یعنے یاد نہ کرو انکو سوا تعظیم و توقیر کے اور اداکرو حق صحبت انکی کا ساتھ میرے نہ پکڑو انکو نشانہ مانند نشانہ کے بعد میرے کہ تیر کی طرح مارو انکو طعن و عیب جوئی سے پس جو شخص کہ دوست رکھتا ہے انکو پس بسبب دوست رکھنے میرے کے انکو دوست رکھتا ہے انکو یا بیچ ضمن اس کے بسبب دوستی کے اسکے کہ مجھکو دوست رکھتا ہے انکو اور یہ مناسب تر ہے ساتھ قول انکے کے اور جو شخص کہ دشمن رکھتا ہے انکو پس بسبب دشمنی میرے کے دشمن رکھتا ہے انکو ف ع حاصل یہ کہ دوست رکھتا ہے انکو اسلیے کہ وہ دوست رکھتا ہے مجھکو اور دشمن رکھتا ہے انکو اسلیے کہ وہ دشمن رکھتا ہے مجھکو عیاذاً باللہ منہ پس حق یہ ہے بسبب اسکے قول اس شخص کا کہتا ہے کہ جسنے برا کہا انکو پس وہ احب الرسل ہوا دنیا میں جیسے کہ اوپر گذرا مذہب مالکیہ کا اور کہا ہے علمانے کہ علامت صحت محبت کی اور نشان دوستی محبت کا یہ ہے کہ محبوب سے سرایت اور تجاوز کرے طرف متعلقوں اسکے کے پس نشان محبت حق جل وعلا کا محبت رسول اللہ کی ہے اور نشان محبت رسول کا محبت آل و اصحاب کی ہے اور اسیطرح سمجھ لے اسکو تا اور جو شخص کہ ایذا دے انکو پس تحقیق اسنے ایذا دی مجھکو یعنے حکما اور جو شخص کہ ایذا دے مجھکو پس تحقیق ایذا دی خدا کو اور جو شخص کہ ایذا دے خدا کو پس نزدیک ہے کہ پکڑیگا خدا اسکو نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ

حدیث غریب ہے ف یعنی عذاب بڑا اسکو دنیا میں یا آخرت میں کہ بھلائی گئی یہ حدیث اس قول اللہ تعالیٰ کی سے اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ وَ
رَسُوْلَہٗ لَعَنَہُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَاَعَدَّ لَہُمْ عَذَابًا مُّہِیْنًا وَالَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَیْرِ مَا اکْتَسَبُوْا
فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُہْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِیْنًا **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مَثَلُ اَصْحَابِیْ فِیْ اُمَّتِیْ کَالْمِلْحِ
فِی الطَّعَامِ لَا یَصْلُحُ الطَّعَامُ اِلَّا بِالْمِلْحِ قَالَ الْحَسَنُ فَقَدْ ذَھَبَ مِلْحُنَا فَکَیْفَ نَصْلُحُ رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہے انس
سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مثل اصحاب میرے کی درمیان امت میری کے مانند نمک کے ہے طعام میں نہیں سنورتا کھانا مگر ساتھ نمک
کے کہا حسن بصری نے یعنی بعد نقل اس حدیث کے پس تحقیق جاتا رہا نمک ہمارا پس کیونکر سنوریں ہم ف یعنی حال کہا یہ حسرت کھا کر انہوں نے بوجہ گذرنے
بعض صحابہ کے باوجودیکہ انکے زمانہ میں وجود صحابہ کا تھا اور وفات حسن بصری کی ایکسو دس میں کہتا ہوں نہیں کیونکر سنورتے ہیں ہم انکے کلام سے اور روایتوں سے
معرفت مقامات ور حالات انکی سے اور انکے اخلاق و صفات کی پیروی کرنے سے اسلئے کہ اعتبار ان چیزوں کا ہے نہ ذاتوں انکے کا ترجمہ نقل کی بغوی نے شرح
السنۃ میں ف یعنی اپنی اسناد سے اور اسیطرح روایت کیا اسکو ابو یعلی نے اپنی مسند میں انس سے مرفوع **وعن** عبد اللہ بن بریدۃ عن ابیہ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ اَصْحَابِیْ یَمُوْتُ بِاَرْضٍ اِلَّا بُعِثَ قَائِدًا وَّنُوْرًا لَّہُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ
رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے عبد اللہ بن بریدہ سے کہ نقل کی انہوں نے باپ سے یعنی ابو موسی اشعری سے کہ کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہے کوئی اصحاب میرے میں سے کہ مرے کسی زمین میں مگر اٹھایا جاویگا وہ قبر سے اس حال میں کہ کھینچنے والا ہوگا اس زمین والوں کا بہشت کی طرف
سبب بہشتی کا ہوگا انکے لیے یعنی ہادی ہوگا اور نور قیامت کے نقل کی یہ ترمذی نے وذکر حدیث ابن مسعود لا یبلغنی احد فی باب حفظ اللسان
ذکر کی گئی حدیث ابن مسعود کی کہ سر اسکا یہ ہے لا یبلغنی احد بیچ باب محافظت زبان کے اسلئے کہ اسمیں فضل صحابہ کا ہے اور مصابیح میں یہاں بیان کی گئی ہے اور مولف نے ذکر اسکا وہاں
مناسب سمجھا **الفصل الثالث** فصل تیسری عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا رَاَیْتُمُ الَّذِیْنَ یَسُبُّوْنَ اَصْحَابِیْ
فَقُوْلُوْا لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلٰی شَرِّکُمْ رواہ الترمذی اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت دیکھو تم ان لوگوں
کو کہ برا کہتے ہیں میرے صحابیوں کو پس کہو لعنت خدا کی ہو تمہارے اس فعل بد پر ف یعنی اس میں اشارہ ہے طرف اسکے کہ لعنت انکی پھرتی ہے انہیں کی طرف
اسلیے کہ وہ اہل شر و فتنہ ہیں اور صحابہ اہل خیر سے مستحق ہیں رضا و رحمت کے اور اشارہ ہے اسکی طرف کہ اگر لعنت فعل پر کریں نہ ذات پر تو قریب باحتیاط ہو
ترجمہ نقل کی یہ ترمذی نے ف اور ایسی ہی خطیب نے اور روایت کی مانند اسکی ابن عدی نے عائشہ سے مرفوع ان شرار امتی اجرؤھم علی اصحابی اور حدیث مرفوع میں ہے
یکون فی آخر الزمان قوم یسمون الرافضۃ یرفضون الاسلام فاقتلوھم فانھم مشرکون اور ایک روایت میں ہے و ینتحلون حب اھل البیت
ولیسوا کذلک و آیۃ ذلک انھم یسبون ابابکر و عمر یہ روایت صواعق محرقہ میں ہے اور شاید کہ حکمت بیچ برا کہنے روافض کے بعض صحابہ کو اور برا
کہنے خوارج کے بعض اہل بیت کو یہ ہے کہ جب منقطع ہوئے انکے اعمال انکے سبب نیکی کے تو چاہا اللہ تعالیٰ نے کہ ہمیشہ رہے انکے لیے ثواب واسطے بڑے درجہ
ملنے سبب کے اور انکے دشمنوں کو عذاب شدید ہو **وعن** عمر بن الخطاب قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول سَاَلْتُ رَبِّیْ عَنِ اخْتِلَافِ
اَصْحَابِیْ مِنْ بَعْدِیْ فَاَوْحٰی اِلَیَّ یَا مُحَمَّدُ اِنَّ اَصْحَابَکَ عِنْدِیْ بِمَنْزِلَۃِ النُّجُوْمِ فِی السَّمَآءِ بَعْضُھَا اَقْوٰی مِنْ بَعْضٍ وَلِکُلٍّ نُوْرٌ فَمَنْ اَخَذَ بِشَیْءٍ
مِّمَّا ھُمْ عَلَیْہِ مِنِ اخْتِلَافِھِمْ فَھُوَ عِنْدِیْ عَلٰی ھُدًی قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ
فَبِاَیِّھِمُ اقْتَدَیْتُمُ اھْتَدَیْتُمْ رَوَاہُ رَزِیْنٌ اور روایت ہے عمر سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے پوچھا میں نے
اپنے پروردگار سے اختلاف صحابہ کا اپنے سے پیچھے میرے یعنی جو اختلاف کہ ہوگا انمیں فروع شرائع میں بعد میرے انمیں کیا حکمت ہے پس وحی کی اللہ تعالیٰ نے

میری مانند ہے یعنی بمنزلہ اصحاب میرے ہیں بمنزلہ ستاروں کے ہیں آسمان میں فتح بعضے ظاہر کرنے ہدایت اور باطل کرنے ضلالت کے مانند ستاروں کے ہیں جیسے ستاروں سے راہ معلوم ہو جاتی ہے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُونَ ویسے ہی ان سے راہ حق معلوم ہوتی ہے اور بری راہ باطل کی ہے ترجمہ بعضے ان ستاروں میں سے قوی تر اور روشن تر ہیں بعضے سے اور واسطے ہر ایک کے نور ہے بعضے اسی طرح واسطے ہر ایک کے اصحاب میں سے نور ہے بقدر استعداد اسکی کے پس جس شخص نے کیا پکڑ لیا کسی چیز کو وہ اس چیز پر ہے اختلافات میں سے صحیح مسائل علم فقہ کے لیس نزدیک میرے ہدایت پر ہے فتح اور اس سے معلوم ہوا کہ اختلاف اماموں کا رحمت ہے امت کے لئے اور بعضے نے کہا ہے مراد اس سے اختلاف فروع میں ہے نہ اصول میں جیسا کہ دلالت کرتا ہے اسپر قول حضرت کا فہو عندی علی ہدی کہا سید جمال الدین نے کہ ظاہر یہ ہے کہ مراد وہ اختلاف ہے کہ دین میں واقع ہو نہ اختلاف غرض دنیوی کا پس نہیں اشکال وارد ہوگا اوپر اختلاف کرنے بعضے صحابہ کے بعض سے خلافت امارت میں کہتا ہوں میں کہ ظاہر یہ ہے کہ اختلاف خلافت کا بھی باب اختلاف فروع دین کے سے تھا کہ صادر ہوا ہر ایک کے اجتہاد سے نہ غرض دنیوی سے کہ صادر ہوتا ہے حظ نفسانی سے پس نتیجہ اختلاف یا دشاہی کا ساتھ اس کے علم تر جمہ کہا عمر نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحاب میرے مانند ستاروں کے ہیں یعنی پس پیروی کرو تم ان میں کی یا اکثر کی اور اگرچہ میسر ہو پس ساتھ جس کسی کے انکی پیروی کرو گے راہ پاؤ گے نقل کی یہ رزین نے فتح جیسا اشارہ کیا ساتھ قول اپنے کے وکلام ہیں ہدایت بقدر علم فقہ کے ہے کہتے ہیں کہ ایک کے واسطے بعد تفاوت مراتب کے کلام اس حدیث سے کوئی صحابی خالی نہیں بالضرور علم شریعت ودین کا اسکے پاس ہے اور جاننا چاہیے کہ یہ حدیث اصحابی کالنجوم ائمہ کے کلام کیا ہے علماء نے چنانچہ ابن حجر نے تقریر طویل لکھی ہے اسپر اور ذکر کیا کہ یہ حدیث ضعیف واہی ہے بلکہ ذکر کیا ابن حزم نے کہ یہ موضوع باطل ہے لیکن ذکر کیا بیہقی نے کہ اسکے کچھ حدیث مسلم سے بعض معنے اسکے سمجھے جاتے ہیں اور حدیث مسلم سے یہ حدیث ہے حضرت کی ہے النجوم امنۃ السماء

باب مناقب ابی بکر

باب ہے مناقب ابی بکر رضی اللہ عنہ کا

الفصل الاول

فصل پہلی عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَمَنَّ النَّاسِ عَلَيَّ فِي صُحْبَتِهِ وَمَالِهِ أَبُوبَكْرٍ وَعِنْدَ الْبُخَارِيِّ أَبَا بَكْرٍ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا وَلٰكِنْ أُخُوَّةُ الْإِسْلَامِ وَمَوَدَّتُهُ لَا تُبْقَيَنَّ فِي الْمَسْجِدِ خَوْخَةٌ إِلَّا خَوْخَةَ أَبِي بَكْرٍ وَفِي رِوَايَةٍ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا غَيْرَ رَبِّي لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے ابوسعید خدری سے اسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت نے کہ تحقیق بہت عطا کرنیوالے لوگوں میں سے مجھ پر یا بہت خرچ کرنیوالے انمیں سے بسبب اپنی صحبت میں یعنی دوام ملازمت اپنی میں ساتھ مال اپنے کے یعنی نفس اپنے کے میری خدمت میں اور اپنے مال میں یعنی خرچ کرنے مال اپنے میں میری راہ میں ابوبکر ہیں اور نزدیک بخاری کے ابا بکر واقع ہوا ہے اور اگر ہوتا میں پکڑنیوالا دوست خالص جانی تو البتہ پکڑتا میں ابوبکر کو ایسا دوست ولیکن برادری کہ بھی مسلمانی کے ہے اور محبت اسکی باقی اور ثابت ہے فتح خلیل خلت سے ہے ساتھ پیش خ کے یعنی صداقت ومحبت متخلل ہے یعنی درآنیوالے اندر قلب محب کے کہ واقف ہے طرف اطلاع محبوب کے اور پر سر محب کے یعنے اگر روا ہوتا مجھکو کہ پکڑوں میں کوئی دوست خلق میں سے بایں صفت کہ محبت اسکی میرے دل کے اندر آتی اور مطلع ہوتا وہ میرے سر پر تو ابوبکر کو ایسا دوست پکڑتا میں کیونکہ لائق اور قابل اس صفت کے ہے ولیکن نہیں ہے یہ سبب اسلئے محبوب بایں صفت گر حق سبحانہ وتعالیٰ دوست کہ تمامی خلق کو اور پر ظاہر دل میرے کے ہے اور آگاہ نہیں میرے سر پر سوائے حق تعالیٰ کے یا خلیل خلت سے ہے ساتھ زبر خ کے یعنے حاجت کے یعنی اگر پکڑتا میں کوئی دوست کہ رجوع کرتا میں اسکی طرف بیچ اپنی حاجتوں میں اور اعتماد کرتا میں اسپر بیچ مہمات میں تو ابوبکر کو پکڑتا میں ولیکن اعتماد میرا تمام امور میں اللہ پر ہے جو میری تمام احوال میں ملجا اسی کی طرف ہے اور وہی ہے ملجا اور ملاذ میرا اور یہ معنی قریب تر ہیں ساتھ سیاق حدیث کے ولیکن محدثین نے حکم کیا ہے کہ معنی اول ہیں اور راوی ہیں فاقہم ترجمہ نہ باقی چھوڑی جاوے مسجد میں کوئی کھڑکی یا روزن دیوار میں مگر کھڑکی کہ ابوبکر کی کہ دیوار میں ہے فتح خوخہ ساتھ زبر دو خ معجمہ کے اور واو ساکن کے درمیان انکے روزن کہ چھوڑا جاوے دیوار میں تا روشنی گھر میں آوے یعنے روشندان اور بعضوں نے کہا کھڑکی کو کہتے ہیں یعنی جو گھر ملے ہوئے مسجد شریف سے تھے انمیں کھڑکیاں تھیں کہ انمیں سے مسجد شریف میں آتے تھے یا روزن تھے کہ انمیں سے مسجد میں نگاہ کرتے تھے کہ آنحضرت مسجد میں آئے یا نہیں پس حکم فرمایا آنحضرت نے کہ تمام کھڑکیاں یا روزن بند کر دیے جاویں مگر کھڑکی یا روزن ابوبکر کا از راہ تکریم تفضیل انکے کے کھلا رہے اور یہ تھا آخر

خطبہ میں کہ آنحضرت نے منبر پر پڑھا کہ اسمیں کچھ یہ ہے ساتھ خلافت صدیق کے اور یہ کہ اتفاق تھا اور ویکا اسی باب بیان اور جب لوگوں نے کلام کیا اس باب میں تو فرمایا حضرت نے کہ میں نے یہ کلام
اپنی طرف سے نہیں کہا ہی مگر ہاں خدا تعالیٰ نے مجھے حکم کیا اور ایک روایت میں آیا ہی کہ عمر رضی اللہ عنہ نے درخواست کی کہ اجازت ہو تو میں اپنے واسطے ایک روزن کھول دوں تاکہ دیکھ لیا کریں آنحضرت کو اسوقت کہ تشریف
مسجد میں لیجائیں فرمایا آنحضرت نے کہ اب تو اتنی مقدار نا کہ سوئی کے ہوتی اور ایک روایت میں یوں ہی کہ اگر ہوتا میں اختیار کرنیوالا دوست کسی کو سوا اپنے رب کے تو البتہ پکڑتا میں
ابوبکر کو دوست نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے فتح جاننا چاہیے کہ حافظ ابن حجر عسقلانی نے فتح شرح صحیح بخاری کے کہا کہ آئی ہیں اس باب میں حدیثیں بطریق متعدد وہ
کہ ظاہر میں مخالف معلوم ہوتی ہیں اس حدیث مذکور کے اور یہ وہ کہ باب میں آئی ہیں از انجملہ حدیث سعد بن ابی وقاص ہی کہ کہا حکم کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ بند کرنے
دروازوں کے کہ جانب مسجد کے تھے مگر دروازہ علی رضی اللہ عنہ کا کھلا رکھا روایت کیا اس حدیث کو احمد اور نسائی نے اور اسناد اسکی قوی ہی اور روایت کی طبرانی نے اوسط میں
ساتھ نقل ثقات کے کہ صحابہ جمع ہوئے اور کہا یا رسول اللہ حکم کیا آپ نے ساتھ بند کرنے اصحاب کے دروازوں کے اور کھلا رکھا دروازہ علی کا فرمایا آنحضرت نے کہ میں نے نہیں
بند کیے ہیں اور نہ کھلا رکھا ہی بلکہ خدا نے بند کیے اور کھلا رکھا اور میں حکم کیا گیا ہوں ساتھ بند کرنے دروازوں کے سوائے دروازہ علی کے اور اسی طرح روایت کی
احمد اور نسائی نے اور حاکم نے ابن عمر سے کہا شیخ ابن حجر نے کہ ہر ایک ان حدیثوں میں سے لائق حجت کے ہی خصوصاً کہ قوت پائی ہی بعض نے ان میں سے ساتھ بعض کے
اور کہا ابن حجر نے کہ ابن جوزی نے حکم کیا ہی اس حدیث پر کہ وارد ہوئی ہی علی رضی اللہ عنہ کی شان میں ساتھ موضوع ہونے کے اور کلام کیا ہی اسکے بعض طرق میں بسبب مخالف ہونے اسکے
کے حدیثوں صحیح سے کہ وارد ہوئی ہیں بیچ ابوبکر کی شان میں اور کہا کہ وضع کیا ہی اسکو روافض نے انکے مقابلہ میں اور رد کیا شیخ ابن حجر نے ابن جوزی پر بیچ حکم کرنے اسکے
ساتھ موضوع ہونے اس حدیث کے مجرد توہم معارضہ اسکے کے ساتھ حدیث ابوبکر کے اور کہا کہ حدیث علی کے طرق کثیرہ میں بعضی انمیں سے حد صحت کو پہونچی ہیں اور بعضے
حد حسن کو اور معارضہ درمیان حدیث علی اور اس حدیث کے کہ وارد ہوئی ہی ابوبکر کی شان میں نہیں ہی اور وجہ توفیق کی یہ ہی کہ حکم ساتھ بند کرنے اور دروازوں کے اور کھلے
رہنے دروازہ علی کے اول میں تھا وقت بنانے مسجد کے اور تھا حضرت علی رض کا دروازہ طرف مسجد کے کہ جاتے تھے اور نکلتے تھے اسمیں سے اور بعد اسکے پہونچا ہی
آنحضرت سے کہ فرمایا نہ داخل ہو اس مسجد میں کوئی جنبی مگر میں اور وہ حکم ساتھ بند کرنے کھڑکیوں کے سوائے کھڑکی ابوبکر کے آخر عمر میں تھا آنحضرت کے مرض میں کہ باقی رہے
تھے آنحضرت کی وفات میں تین دن اور دلیل اس کلام کی یہ ہی کہ وارد ہوا ہی کہ جب حکم کیا آنحضرت صلعم نے ساتھ بند کرنے دروازوں کے سوائے دروازہ علی کے کہا انہوں نے
حمزہ بن عبد المطلب نے اسکے کہ ظاہر ہوا انسے امتثال امر میں کچھ توقف اور آنکھیں انکی تھیں کہ بہتے تھے آنسو اور کہا یا رسول اللہ باہر نکالدیا آپ نے اپنے چچا
کو اور رہنے دیا اپنے چچا کے بیٹے کو فرمایا پیغمبر خدا صلعم نے اے چچا میرے حکم کیا گیا میں ساتھ اسکے اور مجکو اسمیں کچھ اختیار نہیں پس ذکر کرنے حمزہ کے اس قصہ میں جانا گیا
کہ یہ مقدم تھا اسلیے کہ حمزہ غزوہ احد میں شہید ہوئے ہیں **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ خَلِيْلًا وَلٰكِنَّهُ اَخِيْ وَصَاحِبِيْ وَقَدِ اتَّخَذَ اللّٰهُ صَاحِبَكُمْ خَلِيْلًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے اسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت نے اگر ہوتا میں پکڑنے والا دوست تو البتہ پکڑتا میں ابوبکر کو دوست لیکن ابوبکر میرے
بھائی ہیں اور یار میرے فتح اور احمد کی روایت میں ہی اَخِيْ فِي الدُّنْيَا وَصَاحِبِيْ فِي الْغَارِ اور ابو یعلی کے مسند میں ہی ابن عباس سے ابوبکر صاحبی ومونسی
فی الغار سدوا کل خوخة فی المسجد غیر خوخة ابی بکر کہا ابو حاتم نے کہ یہ قول حضرت کا سد الذرائع ہی اور قطع طمع تمام لوگوں کے خلافت سے سوائے ابی بکر کے
اور تحقیق دوست پکڑا ہی اللہ نے تمہارے صاحب کو یعنی مراد ہی انکی ذات شریف سے نقل کی یہ مسلم نے فتح بعض حدیثوں میں دوست پکڑنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خدا تعالیٰ
کو معلوم ہوا اور اس حدیث سے دوست پکڑنا اللہ تعالیٰ کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تا معلوم ہو کہ جو کوئی محبت میں صادق ہی مرتبہ محبوبیت کو پہونچتا ہی بمصداق یحبہم ویحبونہ سے
ہر کہ او در عشق صادق آمد دوست ہر یر شد معشوق عاشق آمد دوست بنا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حبیب اللہ تھے اور حبیب اس محب کو کہتے ہیں کہ مرتبہ محبوبیت کو پہنچے
اور بعضے خلت کو اعلیٰ اخص کہتے ہیں اور آنحضرت کو جامع کہتے ہیں درمیان مرتبہ محبت اور خلت کے اور آنحضرت کی خلت کو اتم اور کامل تر کہتے ہیں

خلافت علیہ ہے جیسے کہ قال النووی اور یہ حدیث دلیل ظاہر ہے اسپر کہ ابوبکر افضل صحابہ میں ہے **وعن عائشة** قالت قال لي رسول الله صلى الله
عليه وسلم في مرضه ادعي لي ابا بكر اباك واخاك حتى اكتب كتابا فاني اخاف ان يتمنى متمن ويقول قائل انا اولى ويأبى
الله والمؤمنون الا ابا بكر رواه مسلم وفي كتاب الحميدي انا اولى بدل انا ولا اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا فرمایا واسطے میرے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ مرض الموت میں کہ بلا واسطے میرے ابوبکر کو کہ باپ تیرا ہے اور بلا اپنے بھائی کو یعنی عبدالرحمن کو تاکہ حکم کروں میں تاکہ لکھنے کا اسلیے کہ میں ڈرتا ہوں
یہ کہ آرزو کرے کوئی آرزو کرنیوالا یعنی خلافت کی برتقدیر نہ لکھنے کے اور ڈرتا ہوں یہ کہ کہے کہنے والا کہ میں مستحق ہوں واسطے خلافت کے حالانکہ نہیں ہوگا مستحق خلافت
کا اور جو والی بکر کیطور کوئی جیسیکہ دلالت کرتا ہے اسپر قول حضرت کا اور انکار کریگا اور نہیں چاہیگا اللہ تعالی اور مومن مگر ابوبکر کو نقل کی یہ مسلم نے اور بیچ کتاب حمیدی کے
واقع ہوا ہے کہ انا اولی بجاے انا ولا کے یعنی میں لائق تر ہوں ساتھ خلافت کے اور نہیں مستحق ہے اسکا غیر میرا فقط اور طیبی نے قاضی عیاض سے نقل کیا ہے کہ روایت
اجود ہے اور اس حدیث میں اشارہ ہے طرف خلافت ابوبکر کے بعد آنحضرت کے اور شیعہ جو دعوی نص کا کرتے ہیں حضرت علی رض کی خلافت پر اور وصیت
کرنیکا انکے حق میں محض باطل ہے کچھ اصل اسکی نہیں باتفاق مسلمانوں کے اور اول جو جھٹلایا انکو علی رض نے جھٹلایا ہے جسوقت کہ پوچھی گئی کہ کیا تمہارے پاس کوئی
چیز ہے کہ نہیں ہے وہ قرآن میں فرمایا علی رض نے کہ نہیں میرے پاس مگر اس صحیفہ میں لکھے اور اگر انکے پاس نص ہوتی تو فرماتے ہیں **وعن جبير** بن مطعم قال
اتت النبي صلى الله عليه وسلم امرأة فكلمته في شيء فامرها ان ترجع اليه قالت يا رسول الله ارأيت ان جئت
ولم اجدك كانها تريد الموت قال فان لم تجديني فأتي ابا بكر متفق عليه اور روایت ہے جبیر بن مطعم سے
کہا جبیر نے کہ آئی آنحضرت کے پاس ایک عورت اور کلام کیا آپ سے بیچ کسی چیز میں یعنی کچھ حاجت چاہی یا کوئی بات پوچھی پس حکم کیا آنحضرت نے اس عورت کو کہ لوٹ
آوے طرف آنحضرت کی یعنی تاکہ دیں اسکو کچھ یا جواب دیں اسکی بات کا کہا اس عورت نے یا رسول اللہ خبر دیجئے کہ اگر آؤں اور نہ پاؤں آپکو یعنی اور شاید کہ مکان اسکا دور تھا
مدینہ سے کہا جبیر نے گویا کہ وہ عورت مراد رکھتی تھی ساتھ نہ پانے آنحضرت کے انکی موت کو **ف ح** ظاہر یہ عورت آنحضرت کے ایام وفات کے قریب آئی تھی
ت فرمایا آنحضرت نے پس اگر نہ پاوے تو مجھکو پس آ تو ابوبکر کے پاس نقل کی یہ بخاری و مسلم نے **ف ح** ظاہر اس حدیث سے اشارہ ہے طرف خلافت ابی بکر کے بعد
آنحضرت کے لیکن نص قطعی نہیں ہے اور باوجود اسکے دلالت کرتی ہے اوپر فضیلت و منقبت انکے کے اور جمہور علما اسپر ہیں کہ نص قطعی خلیفہ کرنے پر کسی جانب سے نہیں ہے اور صحت خلافت
ابی بکر رض کی باجماع صحابہ کے ہے اور شیخ ابن ہمام نے مسایرہ میں دعوی نص کا ابوبکر کی خلافت پر کیا ہے اور اثبات کیا واللہ اعلم اور روایت ہے سہل بن ابی حثمہ سے کہ کہا
بیچا ایک اعرابی نے آنحضرت کے ہاتھ کچھ اونٹ وعدے پر پس کہا حضرت علی رض نے اعرابی کو کہ جا آنحضرت کے پاس اور پوچھ آپسے کہ اگر آوے آپکو [illegible] وفات کے تو کون
ادا کریگا قیمت انکی فرمایا ادا کریگا تجھکو ابوبکر پس پھر آیا وہ اعرابی علی رض کے پاس اور خبر دی انکو پس کہا علی رض نے کہ پھر جا اور پوچھ آپسے کہ اگر آوے ابی بکر کے پاس وقت انتقال انکے
تو کون ادا کریگا اسکو پس آیا اعرابی آنحضرت کے پاس اور پوچھا آپ سے پس فرمایا کہ ادا کریگا تجھکو عمر پس کہا علی رض نے کہ پوچھ عمر کے بعد کا حال پس فرمایا کہ ادا
کریگا تجھکو عثمان پس کہا علی رض نے اعرابی کو کہ جا آنحضرت کے پاس اور پوچھ آپسے کہ اگر آوے موت عثمان کو بوقت انتقال انکے تو کون ادا کریگا اسکو پس پوچھا اعرابی
نے آنحضرت سے کہ جب ابوبکر اور عمر اور عثمان فوت ہوں [illegible] تو مر جا روایت کی یہ اسمعیلی نے اپنے معجم میں **وعن عمرو** بن العاص ان النبي صلى الله عليه وسلم
بعثه على جيش ذات السلاسل قال فاتيته فقلت اي الناس احب اليك قال عائشة قلت من الرجال قال
ابوها قلت ثم من قال عمر فعد رجالا فسكت مخافة ان يجعلني في اخرهم متفق عليه
اور روایت ہے عمرو بن العاص سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا انکو امیر کرکر اوپر ایک لشکر کے ذات السلاسل کہ بھیجا تھا کہ نام ایک [illegible] آیا میں آنحضرت کے پاس
یعنی پہلے سفر کے یا بعد اسکے پس کہا میں نے آنحضرت سے کہ کون محبوب تر ہے طرف آپکے **ف ح** یعنی آدمیوں میں سے کہ موجود ہیں آپکے زمانہ میں مراد ہیں

انسے لشکر واسطے اور یہ اسلیے ہے کہ سبب انکے سوال کا یہ تھا کہ جب لشکر کا امیر کر کے بھیجا عمرو انکے پہنچے کمک اُنکی کے لیے ابو عبیدہ بن الجراح کو بھیجا ساتھ دو سو مرد کے لوگوں کے انصار
و مہاجرین میں سے کہ ابو بکر و عمر بھی انمیں تھے لیکن امامت عمرو ہی کرتے رہے پس جب فتح ہوئی مسلمانوں کی اور کافر بھاگ گئے اسوقت عمرو بن العاص کو خیال میں آیا کہ میں معظم ہوں کہ مجھ
میں نفس کا میرے ساتھ اُنکو بھیجا پس جب پھر کر آئے تو آنحضرت سے یہ پوچھا آنحضرت نے ایسا جواب دیا کہ طمع اُنکی منقطع ہو گئی لیکن موید ہے احتمال اول کو کہ مراد عام آنحضرت
کی اہل خانہ میں ہیں جواب حضرت کا ت کہ فرمایا عائشہ یعنی وہ محبوب تر ہیں لوگوں کی طرف میری عورتوں میں سے کہا میں نے مردوں میں سے یعنی سوال میرا اُنسے ہے یا تقدیر یہ ہے کہ مردوں
میں سے کون ہے یعنی سب سے بہ طرف تمہارے کہا فرمایا باپ عائشہ کا یعنی ابو بکر کہا میں نے پھر کون بہت محبوب ہے فرمایا عمر پس گنا آنحضرت نے اور مردوں کو یعنی بعد اور سوالوں میرے کہا پس
خاموش ہوا میں یعنی اس سوال سے بہ سبب خوف اسکے کہ گردانیں آپ مجھکو بیچ آخر لوگوں کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے یعنی مطلق یا آخر ان لوگوں کے کہ پوچھوں میں اُنکو اگر
پوچھا میں یہ سے **وعن** محمد بن الحنفية قال قلت لابي اي الناس خير بعد النبي صلى الله عليه وسلم قال ابو بكر
قلت ثم من قال عمر وخشيت ان يقول عثمان قلت ثم انت قال ما انا الا رجل من المسلمين رواه البخاري اور روایت ہے
محمد بن حنفیہ سے کہ بیٹے ہیں علی کے غیر فاطمہ رض سے کہ کہا کہا میں نے واسطے باپ اپنے کے یعنی علی کے کون لوگوں میں سے بہتر ہے بعد آنحضرت کے کہا علی نے ابو بکر بہتر ہیں کہا میں نے پھر
پھر کون ہے کہا عمر اور ڈرا میں کہ کہیں عثمان یعنی نہ پوچھا میں نے کہ بعد عمر کے کون بہتر ہے بخوف اسکے کہ عثمان کو افضل فرمائیں گے پس عنوان سوال سے عدول کر دیا اور
کہا میں نے کہ پھر تم بہتر ہو کہا علی رض نے کہ نہیں ہوں میں مگر ایک مرد مسلمانوں میں سے نقل کی یہ بخاری نے ف یا انھوں نے از راہ تواضع کے فرمایا و الا او
اس سوال کے سب لوگوں سے وہ بہتر تھا اسلیے کہ یہ ذکر عثمان کے قتل ہونے کے بعد کا ہے **وعن** ابن عمر قال كنا في زمن النبي صلى الله
عليه وسلم لا نعدل بابي بكر احدا ثم عمر ثم عثمان ثم نترك اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم لا نفاضل بينهم رواه
البخاري وفي رواية لابي داود قال كنا نقول ورسول الله صلى الله عليه وسلم حي افضل امة النبي صلى الله عليه وسلم بعده ابو بكر
ثم عمر ثم عثمان رضوان الله تعالى عليهم اجمعين اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا تھے ہم یعنی صحابہ بیچ زمانہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ برابر نہیں کرتے تھے ہم ساتھ
ابی بکر کے کسیکو یعنی صحابہ میں سے بلکہ اُنکو فضیلت دیتے تھے اوروں پر پھر ساتھ عمر کے برابر نہیں کرتے کسیکو پھر ساتھ عثمان کے پھر چھوڑ دیتے تھے ہم اصحاب آنحضرت کو نہیں
فضیلت دیتے ہم درمیان انکے ایک کو دوسرے پر نقل کی یہ بخاری نے ف شیخ مراد اسمیں تفضیل دینا مثل انکے ہے کہ اسطرح کے ہوں یہ کہ آپس میں فضیلت نہ دیتے تھے ایک کو
دوسرے پر والا اہل بدر اور اعدا اور اہل بیعۃ الرضوان و تمام علماء صحابہ افضل ہیں اور شاید کہ یہ تفاضل درمیان صحابہ کے معلوم ہو اور رای یہ اہل بیت پس واقع میں اُنسے اور حکم
آنکا مغایر ہے انکے پس نہیں وارد ہو گا اعتراض بسبب نفی کرنے علی و حسن و حسین اور دونوں چچاؤں حضرت کے کہ حمزہ اور عباس ہیں رضی اللہ عنہم اور کہا مظہر نے کہ مراد
ابن عمر کی یہ تھا اور مسن میں اصحاب میں سے کہ جب کوئی امر پیش آتا تو مشورہ کرتے آنحضرت انسے اور حضرت علی رض آنحضرت کے زمانہ میں جوان نو عمر تھے والا انکی فضیلت کا
بعد ان کے کوئی منکر نہیں اور یہی ہے کہ تفاضل ثابت ہے درمیان صحابہ کے سب شیعہ جیسے کہ اہل بدر اور اہل بیعۃ الرضوان و علماء صحابہ کو فضیلت ہے اوروں پر
ثابت ہے روایت ابی داؤد کے ہے کہ کہا ابن عمر نے کہتے تھے ہم کہ آنحضرت زندہ تھے بہترین امت آنحضرت کی بعد آنحضرت کے ابو بکر ہیں پھر عمر پھر
عثمان رضی اللہ عنہم ف شیخ اور امام احمد ابن عمر سے لائے ہیں کہ کہا تھے ہم بیچ زمانہ رسول خدا صلعم کے جانتے بہترین لوگوں کا ابو بکر کو پھر عمر کو اور کہا پھر علی کو تحقیق
دی گئی ہیں تین خصلتیں کہ اگر ایک ان تین میں سے میرے لیے ہو تو بہتر جانوں میں دنیا سے اور اس چیز سے کہ دنیا میں ہے نکاح کر دیا آنحضرت نے اُنسے اپنی بیٹی کا کہ
فاطمہ ہیں اور حاصل ہوئی آنحضرت کے لیے اُنسے اولاد اور بند کیے دروازے سب کے سوائے دروازہ علی کے اور دیا انکو نیزہ اپنا روز خیبر کے اور نسائی نے روایت کی کہ پوچھے
گئے ابن عمر کیا کہتے ہیں بیچ حق عثمان اور علی کے پس بیان کی یہ حدیث بعد اُسکے کہا مت پوچھو حال علی رض کا اور قیاس نہ کر کسیکو اُن پر بند کیے دروازے
سب کے سوائے دروازہ اُنکے کذا ذکرہ الشیخ فی فتح الباری

الفصل الثاني

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی

اللّٰہ علیہ وسلم مَا لِاَحَدٍ عِنْدَنَا یَدٌ اِلَّا وَقَدْ کَافَیْنَاہُ مَا خَلَا اَبَا بَکْرٍ فَاِنَّ لَہٗ عِنْدَنَا یَدًا یُکَافِیْہِ اللّٰہُ بِہَا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَمَا نَفَعَنِیْ مَالُ اَحَدٍ قَطُّ مَا نَفَعَنِیْ مَالُ اَبِیْ بَکْرٍ وَلَوْ کُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِیْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَکْرٍ خَلِیْلًا اَلَا وَاِنَّ صَاحِبَکُمْ خَلِیْلُ اللّٰہِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ روایت ہے ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہے کسی کے لیے نزدیک ہمارے عطا اور انعام مگر یہ بدلا دے دیا ہم نے اسکا یعنے جو انکا تھا زیادہ سوا سے ابوبکر کے پس تحقیق ابوبکر کے لیے نزدیک ہمارے نعمت ہے کہ بدلہ دیگا اسکو خدا تعالیٰ عوض اُس نعمت کے دن قیامت کے ف یعنے بدلہ کامل کیونکہ مضمون ہے کہ مراد یدسے نعمت ہے اور وہ مال ہے اور نفس اپنا اور اہل و اولاد کہ سب حضرت کی رضامندی میں صرف کیا اور احتمال ہے کہ مراد اس نعمت سے آزاد کرنا بلال کا ہو جیسا کہ اشارہ ہے اسکی طرف اس آیہ میں وَسَیُجَنَّبُهَا الْاَتْقَی الَّذِیْ یُؤْتِیْ مَالَهٗ یَتَزَکّٰی آنحضرت اور نہیں نفع دیا مجھکو کسی مال نے مانند مال ابی بکر کے ف کہ جو کچھ گھر میں تھا خدمت بابرکت میں لے آئے اور گھر میں کچھ نہ چھوڑا اور رفو الخلال ساتھ زیب کے لعنت الٰہی ملی کہ جب تمام مال اللہ راہ میں خرچ کیا اور خرقہ پہنا تو بجائے تکموں کے خلال یعنے کانٹے لگائے ت اور اگر ہوتا میں پکڑنے والا دوست جانی تو البتہ پکڑتا میں ابوبکر کو دوست جانی آگاہ ہو کہ صاحب تمہارا دوست خدا کا ہے اور سوائے خدا کے دوست حقیقی نہیں رکھتا نقل کی یہ ترمذی نے ف کتاب ریاض الصالحین میں ہے کہ فرمایا آنحضرت نے کہ نہیں نفع دیا مجھکو کسی مال نے کبھی اسقدر کہ نفع دیا مجھکو مال ابی بکر نے پس روئے ابوبکر اور کہا کہ نہیں ہوں میں اور مال میرا مگر ملک آپکی اور موافقات میں ہے کہ فرمایا آنحضرت نے نہیں ہے مال کسی شخص مسلمان کا نافع تر میرے لیے مال ابی بکر سے اور تھے آنحضرت حکم کرتے ابوبکر کے مال میں جیسا کہ حکم کرتے اپنے مال میں اور آیا ہے کہ خرچ کیئے ابوبکر نے آنحضرت پر چالیس ہزار درہم اور عروہ روایت کرتے ہیں کہ اسلام لائے ابوبکر اس حال میں کہ انکے لیے چالیس ہزار درہم تھے سب خرچ کیا آنحضرت کے عہد میں فی سبیل اللہ اور عروہ سے ہے کہ کہا آزاد کروائے ابوبکر نے سات بردے کہ عذاب دیے جاتے تھے اللہ کی راہ میں انمیں سے بلال و عامر بن فہیرہ تھے **وَعَنْ عُمَرَ** قَالَ اَبُوْبَکْرٍ سَیِّدُنَا وَخَیْرُنَا وَاَحَبُّنَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے عمر رضی اللہ عنہ سے کہا ابوبکر سردار ہمارے ہیں یعنے نسب و حسب میں اور افضل ہمارے ہیں یعنے عمل میں اور کرنے بھلائیوں میں اور بہت پیارے ہمارے ہیں طرف رسول خدا صلعم کے نقل کی یہ ترمذی نے **وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ** عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَبِیْ بَکْرٍ اَنْتَ صَاحِبِیْ فِی الْغَارِ وَصَاحِبِیْ عَلَی الْحَوْضِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ روایت کرتے ہیں پیغمبر خدا صلعم سے کہ فرمایا واسطے ابی بکر کے کہ تو یار اور مصاحب میرا ہے غار میں اور یار و مصاحب میرا ہے حوض پر نقل کی یہ ترمذی نے ف یعنے دنیا اور آخرت میں یار و ہمراہی میرا ہے اور غالبا کہ یار غار جو کہتے ہیں اسی جگہ سے کہتے ہیں اور مراد غار سے غار جبل ثور کا ہے کہ قریب مکہ کے ہے آنحضرت ہجرت کے وقت اس میں جا کر چھپے تھے اور یہی مراد ہے اس آیہ میں ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْ هُمَا فِی الْغَارِ اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا پس معنے یہ ہیں کہ تو ایسا یار مخصوص میرا ہے کہ اللہ نے تیری یاری پر گواہی دی اسلیے کہ اجماع ہے مفسروں کا کہ مراد صاحب سے اس آیہ میں ابوبکر ہی ہیں اسلیے کہا ہے علما نے کہ جو کوئی انکار کرے صحبت ابوبکر کا وہ کافر ہوتا ہے اسلیے کہ اسنے انکار کیا نص جلی کا بخلاف انکار کرنے صحبت غیر انکے کے مانند عمر اور عثمان و علی وغیرہم کے **وَعَنْ عَائِشَۃَ** قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَنْبَغِیْ لِقَوْمٍ فِیْہِمْ اَبُوْبَکْرٍ اَنْ یَّؤُمَّہُمْ غَیْرُہٗ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ہٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے عائشہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں لائق ہے واسطے اس قوم کے کہ انمیں ابوبکر ہوں یہ کہ امامت کرے اس قوم کی غیر ابوبکر کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے ف صحیح اور اسلیے حکم میں ہے وہ شخص کہ افضل قوم غیر انکا ہوا اور اسمیں دلیل ہے اس پر کہ ابوبکر افضل ہیں سب صحابہ سے پس جب ثابت ہوا یہ ثابت ہوا مستحق ہونا انکا خلافت کے لیے اور نہیں لائق ہے مقرر کرنا مفضول کا خلیفہ باوجود ہونے فاضل کے چنانچہ اسلیے سیدنا علی نے فرمایا کہ پیش کیا پیغمبر خدا نے تمکو امر دین ہمارے میں یعنے امام کیا نماز میں کون ہے کہ پیچھے ڈالے تمکو امر دنیا ہمارے میں یعنے خلافت میں **وَعَنْ عُمَرَ** قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ نَّتَصَدَّقَ وَوَافَقَ ذٰلِکَ عِنْدِیْ مَالًا فَقُلْتُ الْیَوْمَ اَسْبِقُ اَبَا بَکْرٍ اِنْ

اُنکے پاؤن میں لی اور وہ ساتھ ابی بکر کے واسطے خوف اسکے کہ جاگ اُٹھیں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس گرے آنسو ابو بکر کے پیغمبر خدا صلعم کے چہرۂ مبارک پر یعنے تب بیدار ہوئے
اور دیکھا رونا ابو بکر کا پس فرمایا آنحضرت نے کہ کیا ہوا تجکو ای ابو بکر کہا ابو بکر نے کہ کاٹا گیا مین فدا ہون تمپر مان باپ میرے پس تھوکا آپ دہن
مبارک آنحضرت نے پس جاتی رہی وہ چیز کہ پاتے تھے اُسکو ابو بکر یعنے درد وایذا پھر رجوع کیا اثر زہر نے ابو بکر پر اور ہوا ہی سبب موت ابی بکر کا
ف ح ع آخر عمر مین کہ سانپ کے زہر کا اثر سے مرے پس حاصل ہوئی اُنکے لیے شہادۃ فی سبیل اللہ اسحالت مین کہ رفیق تھے آنحضرت کے وہ مین اور یہ ایسا
تھا کہ جیسے حضرت کو بیچ خیبر کے ایک یہودن زہر دیا تھا اور وقت وفات کے اُسکا اثر ظاہر ہوا تھا اور اُنکے پر دن ابی بکر کا کہ آرزو رکھتا ہون کہ عمل
تمام عمر میرے کے مثل عمل اُس روز کے ہون وہ دن ہی کہ جب وفات پائی پیغمبر خدا نے مرتد ہوئے بعضے عرب اور کہا کہ نہین دینگے ہم زکوٰۃ
ح ع یہ کہنا بطور انکار کے تھا کہ منکر ہوئے وجوب کے یا ترک کیا اُسکو تحقیق اسکی کتاب الزکوٰۃ مین گذر چکی ہی کہا بعضے علما ہمارے نے کہ جسکو کہا جاوے
کا دا کر زکوٰۃ اور وہ کہے نہین ادا کرتا مین کافر ہو جاتا ہی تب پس کہا ابو بکر نے اگر نہ دینگے مجکو رسی اونٹ کے پاؤن باندھنے کی البتہ جہاد کرونگا مین اُنپر یعنے اُسکے
لینے پر یا بسبب دینا اُسکے کے ف ع مراد عقال سے یہ رسی ہی کہ باندھا جاتا ہی اُس سے اونٹ جو لیا جاتا ہی زکوٰۃ مین اسلیے کہ اونٹ کے مالک پر
سپرد کرنا اونٹ کا ہی اور واقع ہوتا ہی قبض ساتھ باندھنے کے اور بعضون نے کہا عقال کو تہ یک سالہ اونٹ یا بکری ہی کہ عقال کے دونون معنے آئے ہین اور مشہور
معنے اول ہین یعنے رسی مذکور اور قاموس بمعنے ثانی کے لایا ہی اور کہا کہ یہ ہی مراد ساتھ قول ابی بکر کے لَوْ مَنَعُوْنِیْ عِقَالًا اور ایک روایت مین عناقاً آیا
ہی بمعنے بکری کے بچہ کے کہ پورا برس کا نہ ہوا ہو پس کہا مین نے ای خلیفہ رسول اللہ کے موافقت اور الفت کرو لوگون سے اور نرمی کرو ساتھ اُنکے پس کہا مجکو آیا تو
شجاع اور قوی اور بڑا غصہ والا تھا زمانہ جاہلیت مین اور سست نامرد ہوگیا اسلام مین یعنے ایام اسلام مین لیج احکام اُسکے کے ف ح حضرت ابو بکر نے
نہایت غصہ کیا حضرت عمر کی سستی اور مداہنت پر اور اسمین کمال شجاعت اور قوت دینی ابو بکر کی ہی باوجود دیکہ آیا ہی کہ حضرت علی بھی ساتھ عمر کے شریک تھے اسرائے
مین لیکن کچھ خیال نہ کیا انہون نے اسکا تحقیق شان یہ ہی کہ تحقیق منقطع ہو گئی وحی یعنے پس نہین پہنچ سکتے مین ہم طرف یقین کے پس ضرور ہی
ہمارے لیے خوب اجتہاد کرنا اور تمام ہوا دین یعنے بموجب قول اللہ تعالی کے الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی کیا ناقص ہو دے دین اور حال آنکہ مین زندہ ہون

باب مناقب عمر ؓ یہ باب ہی بیچ بیان مناقب عمرؓ کے ف ح مناقب عمرؓ کے بہت ہین اور اسمین ہی اُنکی منقبت مین کہ تائید کی خدا تعالی نے
دین کی بسبب اُنکے ساتھ قبول کرنے دعا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے اعلی اور افضل یہ ہی کہ اسلام کیے جاتے تھے ساتھ صواب کے اور ڈالا جاتا تھا
اُنکے دل مین حق اور موافق پڑتی تھی راے اُنکی ساتھ وحی اور کتاب کے سوائے اُنکی دلیل حقیقت خلافت صدیق کی ہی جیسے کہ قتل ہونا عمار بن یاسر کا دلیل
حقانیت علی مرتضی رضی کی ہی رضی اللہ عنہم اجمعین اور روایت کی ابن مردویہ نے مجاہد سے کہا کہ تھے عمر رائے اختیار کرتے کہ ایک بات پس نازل ہوتا ساتھ اُسکے قرآن اور
ابن عساکر علی مرتضیٰ سے لایا ہی کہ قرآن ایک راے سے عمر کی راے مین سے ہی اور ابن عمر سے لایا ہی مرفوعا کہ آنحضرت نے فرمایا کہ نہین لوگ ایک بات کہ
چیز مین اور کہی عمر اُسمین مگر کہ اُترے قرآن ساتھ مانند اس چیز کے کہ کہے عمر کذا ذکرہ السیوطی فی تاریخ الخلفاء اور کہا کہ موافقات عمر کی زیادہ بیس سے ذکر کیے
ہین علما نے اور مین نے یعنے شیخ عبد الحق رح نے شرح مین اُنکو ذکر کیا ہی وہان دیکھنا چاہیے **الفصل الاول** فصل پہلی عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَقَدْ کَانَ فِیْمَا قَبْلَکُمْ مِنَ الْاُمَمِ مُحَدَّثُوْنَ فَاِنْ یَّکُ اَحَدٌ فِیْ اُمَّتِیْ فَاِنَّہٗ عُمَرُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق تھے الہام کیے گئے بیچ اُن لوگون کے کہ تھے پہلے تمسے امتون مین سے ف ح لفظ محدث
ساتھ زبر دال مشدد و یہ معنے ملہم کے ہی گویا ساتھ اُسکے بات کیا جاتا ہی اور خبر دیا جاتا ہی پس کہتا ہی کذا فی النہایہ اور مجمع البحار مین کہا محدث شخص کہ
ڈالی جاتی ہی اُسکے دل مین ایک بات پس خبر دیتا ہی ساتھ اُسکے ساتھ حدس و فراست ایمان کے مخصوص کرتا ہی حق تعالی ساتھ اُسکے جسکو چاہتا ہی

اپنے سینہ میں ہے اور بعضوں نے کہا کہ محدث وہ کہ جب ظن کرے ساتھ ایک چیز کے صواب ہو گویا حدیث کیا گیا ہے ساتھ اسکے اور بعضوں نے کہا کہ کلام کرتے ہیں
ساتھ اسکے ملائکہ اور ایک روایت میں مکلمون ساتھ تشدید لام کے بجائے محدثون کے آیا ہے پس اگر ہو میری امت میں کوئی پس تحقیق وہ ایک عمر ہوگا نقل کیا یہ بخاری
اور مسلم نے ف ح مقصود شک و تردد نہیں ہے وجود محدث کے اس امت میں نہیں ہے اسلیے کہ امت حضرت کی افضل امتوں کی ہے اور جبکہ اگلی امتوں میں
موجود ہوں تو اس امت میں بطریق اولی ہونگے بلکہ مقصود تاکید اور تخصیص ہے جیسے کہ کہتے ہیں کہ اگر ہے کوئی دوست دنیا میں ہو تو فلانا ہوگا مراد اختصاص
فلانی کا ہے ساتھ کمال دوستی کے و عن سعد بن ابی وقاص قال استاذن عمر بن الخطاب علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعندہ
نسوۃ من قریش یکلمنہ ویستکثرنہ عالیۃ اصواتہن فلما استاذن عمر قمن فبادرن الحجاب فدخل عمر ورسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یضحک فقال اضحک اللہ سنک یا رسول اللہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم عجبت من ہؤلاء اللاتی کن عندی
فلما سمعن صوتک ابتدرن الحجاب فقال عمر یا عدوات انفسہن اتہبننی ولا تہبن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قلن
نعم انت افظ واغلظ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایہ یا ابن الخطاب والذی نفسی بیدہ ما لقیک الشیطن
سالکا فجا قط الا سلک فجا غیر فجک متفق علیہ وقال الحمیدی زاد البرقانی بعد قولہ یا رسول اللہ ما اضحکک
اور روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے کہا پروانگی مانگی عمرؓ نے واسطے درانے کی آنحضرت کے پاس اور آنحضرت کے پاس تھیں کتنی ایک عورتیں قریش سے کہ کلام
کرتی تھیں آنحضرت سے مراد عورتوں سے ازواج مطہرات ہیں کہ نفقہ طلب کرتی تھیں آنحضرت سے اور بہت طلب کرتی تھیں نسبت اسکے کہ آنحضرت انکو پہنچاتے تھے
درحالیکہ بلند تھیں آوازیں انکی ع رتوں کی ف ع احتمال ہے کہ یہ بلند کرنا آواز کا ہو پہلی نہی کی بلند کرنے آواز کے سے اوپر آواز نبی صلعم کے اور احتمال ہے کہ بلندی آواز انکی ہوتی
ہو بسبب اجتماع انکے ہنگامہ واز نہیں یہ کہ کلام ہر ایک کا بانفراد و بلند تھا آنحضرت کی آواز سے کہتا ہوں میں کچھ نہیں ہے کلام میں دلیل اسپر کہ آوازیں انکی آنحضرت کی آواز سے بلند تھیں
تاکہ وارد ہو اشکال ساتھ قول اللہ تعالی کے یا ایہا الذین امنوا لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی الخ بلکہ مراد یہ ہے کہ انکو خوف سے عادات پر خلاف عادت
آوازیں اپنی کے بلند کرتی تھیں ع آوازیں اپنے کلام کرنے میں ساتھ آنحضرت کے باعتماد حسن خلق آپ کے ت پس جبکہ اذن چاہا عمرؓ نے اور چاہا درآنا اٹھ کھڑی ہوئیں وہ عورتیں
اور دوڑیں طرف پردہ کے یعنی تاکہ چھپیں پس داخل ہوئے عمر اس حالت میں کہ آنحضرت ہنستے تھے یعنی مسکراتے تھے بسبب اٹھنے اور بھاگنے عورتوں کے پس
کہا عمرؓ نے کہ ہمیشہ ہنساوے اللہ دانت آپ کے ف ع یعنی ہمیشہ خوش رکھے کہ باعث ہے آپ کے دانتوں کے کھلنے کا ولیکن مقصود پوچھنا سبب ہے اسکا اور ظاہر ہوا ہے
کہ عمر نے چاہا کہ مطلع کیجیے مجھکو اسپر ت پس فرمایا آنحضرت نے کہ تعجب کیا میں نے ان عورتوں سے کہ تھیں میرے پاس غوغا کرتی تھیں پس جب سنی آواز تیری جلدی سے ہو گئیں
پردہ میں یعنی تیرے ڈر سے کہا عمرؓ نے یعنی خطاب کیا کہ اے دشمنان اپنی جانوں کے آیا ہیبت رکھتی ہو اور ڈرتی ہو مجھ سے یعنی ہیبت نہیں رکھتیں تم پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم سے کہا عورتوں نے کہ ہاں تو ہے ہم پر بہت سخت تو نہایت سخت ہے اور نہایت سخت گو ہے ف یہ ترجمہ موجب ترجمہ حضرت شیخ کے ہے اور ملا علی رح نے عکس اسکے لکھا ہے یعنی تو بد کلام
اور بہت سخت دل ہے بخلاف آنحضرت کے کہ وہ خوش خلق ہیں جیسے کہ فرمایا اللہ سبحانہ نے وانک لعلی خلق عظیم فرمایا ولو کنت فظا غلیظ القلب لانفضوا من حولک
پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور کلام کر اور نہ التفات کر انکے جواب کی طرف ای بیٹے خطاب کے قسم اس ذات کی کہ جان میری اسکے ہاتھ میں ہے ہرگز نہیں
ملا تجھے شیطان اس حالت میں کہ چلنے والا ہو کسی راہ میں مگر کہ چلتا ہے شیطان اور راہ میں غیر راہ تیری کے ف ع اور تیرے ساتھ اکیلے سے جو نہیں ملتا اور تیرے سامنے
نہیں ٹھہر سکتا جیسے کہ اور حدیث میں آیا ہے کہ شیطان بھاگتا ہے عمر کے سایہ سے لوح ساتھ تعریف کے اور تشدید جیم کے راہ کشادہ کو یا مراد یہ ہے کہ نہیں راہ کشادہ ہوتی
ہے اور ہو سکتا ہے کہ اسکے ایک جانب سے گذر جاوے لیکن باوجود اسکے خوف ہیبت تیری نہیں چھوڑتی اسکو کہ اس طرف آوے یا مراد فج سے بیان مطلق ہے ت نقل کیا
یہ بخاری اور مسلم نے اور کہا حمیدی نے یعنی اپنی جامع بین الصحیحین میں یہ زیادہ کیا برقانی نے بعد قول اسکے یا رسول اللہ کس چیز نے ہنسایا تجھکو ف برقانی ساتھ زبر باء

اسکے اور بعضون نے ساتھ پیش کے بھی کہا ہے نام ایک شاخ کا ہے منسوب طرف یر کانکے کہ ایک قریہ ہے خوارزم مین وعن جابر قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخلت الجنۃ فاذا انا بالرمیصاء امرأۃ ابی طلحۃ وسمعت خشفۃ فقلت من ھذا فقال ھذا بلال ورأیت قصرا بفنائہ جاریۃ فقلت لمن ھذا فقالوا لعمر بن الخطاب فاردت ان ادخلہ فانظر الیہ فذکرت غیرتک فقال عمر بابی وامی یا رسول اللہ اعلیک اغار متفق علیہ

اور روایت ہے جابر سے کہ کہا فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ داخل ہوا مین بہشت مین پس ناگہان ناگاہ مین ساتھ رمیصا کے ف رمیصا ساتھ پیش راء اور زبر میم اور جزم یا کے اور صاد مہملہ ممدودہ ہے کہ بیوی تھین ابو طلحہ انصاری کی اور مان انس بن مالک کی اول مالک کے نکاح مین تھین پھر ابو طلحہ کے نکاح مین آئین اور انکو غمیصا ساتھ غین معجمہ کے بھی کہتے ہین اور رمص چیز سفید کہ گوشہ چشم مین جمع ہو اور اگر جاری ہو اسکو غمص کہتے ہین ت اور سنی مین نے آواز پاؤن کی پس کہا مین نے کہ کون ہے یہ اہت الا کہا کہنے والے نے یعنے جبرئیل نے یا اور کسی فرشتہ نے یا بہشت کے داروغہ نے کہ یہ بلال ہے اور دیکھا مین نے ایک محل کہ اسکے جانب مین ہے ایک چھوکری یعنے جہان لونڈی مملوکہ یا حور پس کہا مین نے کسکے واسطے کسکے ہے یہ محل ور دیکھو کہ اسمین ہے اور گرد اسکے پس کہا انہون نے جنتیو نمین سے یا محل کے رہنے والون مین سے کہ یہ عمر بن الخطاب کے لیے ہے پس چاہا مین نے کہ داخل ہون اسمین پس دیکھون مین طرف اسکے یعنے اندر سے جیسا کہ دیکھا مین نے باہر سے پس یاد کی مین نے غیرت تمہاری یعنے شدت غیرت پس کہا عمر نے قربان ہون تم پر باپ مان میرے یا رسول اللہ کیا تمہارے داخل ہونے پر غیرت کرونگا مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اور بعضون نے کہا کہ کلام مین قلب ہے اور اصل عن ہے اغار منک اور بعضی روایتون مین آیا ہے کہ عمر نے کہا وھل رفعنی اللہ الا بک وھل ھدانی اللہ الا بک وعن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بینا انا نائم رأیت الناس یعرضون علی وعلیھم قمص منھا ما یبلغ الثدی ومنھا ما دون ذلک وعرض علی عمر بن الخطاب وعلیہ قمیص یجرہ قالوا فما اولت ذلک یا رسول اللہ قال الدین متفق علیہ

اور روایت ہے ابی سعید سے کہ کہا فرمایا آنحضرت نے اسوقت کہ مین سوتا تھا دیکھتا ہون مین لوگون کو کہ روبرو لائے جاتے ہین اور دکھائے جاتے ہین مجھکو اور انپر کرتے ہین بعضے انمین سے ایسے ہین کہ پہنچتے ہین سینہ تک اور بعضے انمین سے ایسے ہین کہ کم ہین اس سے ف یعنے کوتاہ تر اس سے کہ سینے سے اونچے تھے اسیطرح تفسیر کیا ہے اسکو انتہی اور ملا علی قاری نے کہا یعنے کوتاہ تر اس سے یا دراز تر اس سے ت اور روبرو لائے گئے مجھ پر عمر بن خطاب اور انپر تھا کرتہ کہ کھینچتے تھے اسکو یعنے زمین پر بسبب درازی اسکی کے کہا بعضے صحابہ نے پس کیا تعبیر کی آپنے عمر کے اس کرتے کھینچنے کی فرمایا آنحضرت نے کہ تعبیر کیا مین نے اسکو ساتھ دین کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع اور شیخ نے کہا ہے کہ یہ ہے کہ قوی ہوگا دین ایام خلافت انکی مین باوجود دراز ہونے زمانہ امارت انکی کے اور فتوحات خوب آئین کہ انکی حالت معلوم ہین اسلیے دین کو تشبیہ دی کرتہ کے ساتھ کہ دین شامل ہے انسان کو اور بچاتا ہے اسکا اور بچاتا ہے انسان کو آفات دارین سے مانند بچانے کپڑے کے اور شمول اسکے کے اسکو وعن ابن عمر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول بینا انا نائم اتیت بقدح لبن فشربت حتی انی لاری الری یخرج فی اظفاری ثم اعطیت فضلی عمر بن الخطاب قالوا فما اولتہ یا رسول اللہ قال العلم متفق علیہ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا سنا مین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے اسوقت کہ مین سوتا تھا لایا گیا مین ایک پیالہ دودھ کا یعنے پیالہ دودھ کا بھرا ہوا مجھکو لا کر دیا پس پیا مین نے وہ دودھ یہان تک کہ تحقیق مین البتہ دیکھی سیرابی کہ نکلتی ہے میرے ناخونمین یعنے بسبب کثرت اس دودھ کے پھر دیا مین نے بچا ہوا اپنا عمر بن الخطاب کو ف ع یعنے بہت سا خالص مجھکو ملا بچا ہوا اپنا عمر کو دیا پس مین نے فی ہے اسکے کہ چھوٹا انکا حاصل ہوا صدیق کو بھی اسلیے کہ وہ بہت تھوڑا تھا اور نہین منافی اسکے کہ چھوٹا انکا عثمان و علی کو بھی پہنچا اسلیے کہ انکے لیے نہین تجا معات ت کہا بعضے صحابہ نے کہ پس کیا تعبیر دی تمنے دودھ کی یا رسول اللہ فرمایا کہ تعبیر دی مینے اسکی علم کی نقل بخاری اور مسلم نے ف ع لکھا ہے علما نے کہ صورت مثالیہ علم کی اس عالم مین دودھ ہے جو کوئی خواب مین دیکھے دودھ پیتے تو تعبیر اسکی یہ ہے کہ علم خالص نافع نصیب اسکو ہوگا اور وجہ مشابہت کی درمیان دودھ اور علم کے یہ ہے کہ دودھ اول غذا بدن کی ہے اور سبب اصلاح بدن کا اور علم اول

غذا روح کی ہے اور سبب اصلاح اسکی کا اور بعضوں نے کہا کہ تجلی علمی نہیں واقع ہوتی ہے مگر بیچ چار صورتوں کے پانی اور دودھ اور شراب اور شہد کے کہ مشتمل ہے انکو وہ
آیۃ کہ جسمیں ذکر ہے کہ انہیں ہیں نہریں جنت کی پس جسنے پیا پانی دیا جاویگا علم لدنی اور جسنے پیا دودھ دیا جاویگا علم اسرار شریعت کا اور جسنے پی شراب دیا جاویگا علم
کمال کا اور جسنے پیا شہد دیا جاویگا علم الطریق وحی کے اور کہا بعض عارفین نے کہ چاروں نہریں عبارت ہیں چاروں خلیفوں سے اور مطابق ہے اسکے تخصیص دودھ کی ساتھ
عمر کے اس حدیث میں اور منقول ہے ابن مسعود سے کہ انہوں نے کہا اگر جمع ہو جاوے سب قبیلوں کا ترازو کے ایک پلّے میں اور رکھا جاوے علم عمر کا ایک پلّے میں تو البتہ غالب آویگا علم
عمر کا اور صحابہ اعتقاد رکھتے تھے کہ عمر علم کے دس حصوں میں سے نو حصے لے گئے ہیں وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَيْتُنِیْ عَلٰى قَلِيْبٍ عَلَيْهَا دَلْوٌ فَنَزَعْتُ مِنْهَا مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ اَخَذَهَا ابْنُ اَبِیْ قُحَافَةَ فَنَزَعَ
مِنْهَا ذَنُوْبًا اَوْ ذَنُوْبَيْنِ وَفِیْ نَزْعِهٖ ضَعْفٌ وَاللّٰهُ يَغْفِرُ لَهٗ ضَعْفَهٗ ثُمَّ اسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَاَخَذَهَا ابْنُ الْخَطَّابِ فَلَمْ اَرَ عَبْقَرِيًّا
مِنَ النَّاسِ يَنْزِعُ نَزْعَ عُمَرَ حَتّٰى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ وَفِیْ رِوَايَةِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ثُمَّ اَخَذَهَا ابْنُ الْخَطَّابِ مِنْ يَّدِ اَبِیْ بَكْرٍ
فَاسْتَحَالَتْ فِیْ يَدِهٖ غَرْبًا فَلَمْ اَرَ عَبْقَرِيًّا يَفْرِیْ فَرِيَّهٗ حَتّٰى رَوِیَ النَّاسُ وَضَرَبُوْا بِعَطَنٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا سنا میں نے
آنحضرت سے فرماتے اسوقت کہ میں سوتا تھا دیکھا میں نے اپنے تئیں اوپر کنوئیں بے من کے کہ اسپر ایک ڈول ہے ف ح قلیب قاف کے زبر اور لام کے زیر
وہ کنواں کہ جسکا من نہ بنا ہو اسکے مقابلہ میں طوی ہے کہ جسکا من پتھر اور اینٹ کا بنا ہو اور کہا علماء نے کہ قلیب دیکھا نہ طوی تا معلوم ہو کہ ہمت اہل دین کی موقوف اوپر معانی
مطلوب کے ہے نہ اوپر قالبوں بنے ہوئے کے ت پس کھینچا میں نے پانی اس کنوئیں میں سے جسقدر چاہا اللہ نے پھر لیا ڈول ابن ابی قحافہ نے یعنے ابو بکر صدیق نے پس کھینچا
ابو بکر نے اس کنوئیں میں سے ایک ڈول یا دو ڈول ف ح ع یہ شک راوی ہے اور صحیح روایت دونوں کی ہے اشارہ ہے طرف قلت زمانہ خلافت انکی کے کہ کچھ اوپر دو برس تھا
اور ذنوب ساتھ فتح ذال معجمہ کے ڈول ہے نیکا بھرا ہوا اور ظاہر تر یہ ہے کہ لفظ او بمعنے بل کے ہے پس نہیں احتیاج طرف تخطیہ راوی کے اور طرف شک اور تردد اسکے کے
ت اور بیچ کھینچنے ابی بکر کے سستی اور ناتوانی ہے ف ح اسمیں نقصان اور کمی رتبہ ابی بکر کے نہیں ہے اور نہ ثابت کرنا فضیلت عمر کا اوپر انکے بلکہ خبر دینی ہے کمی
مدت ولایت انکی سے اور کثرت انتفاع لوگوں کے سے عمر کی ولایت میں اور بعضوں نے تفسیر کیا ہے ضعف کو ساتھ نرمی اور مہربانی کے ت یہ سستی اور
ناتوانی کے ت اور اللہ بخشے ابو بکر کے لیے سستی انکی ف ح اسمیں ثابت کرنا نسبت گناہ اور تقصیر کا طرف ابی بکر کے نہیں ہے بلکہ یہ کلمہ یوں تھا
زبان پر عرف و عادت لوگوں کے ہے کہ کہتے ہیں فلانے نے ایسا کیا خدا بخشے اسکو ت پھر ہو گیا وہ ڈول چرس پس لیا اسکو عمر بن خطاب نے پس نہیں
دیکھا میں نے کسی قوی شخص لوگوں میں سے کہ کھینچتا ہو کھینچنا عمر کا سا یہاں تک کہ سیراب کیے لوگوں نے اونٹ اپنے اور بٹھائے اونٹ اور مقرر کیے اونٹوں کے
لیے عطن ف ح ع عطن کہتے ہیں اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ کو گرد پانی کے کہا قاضی نے کہ شاید کہ کنواں اشارہ ہے طرف دین کے کہ منبع ہے ان چیزوں کا کہ انکے
سبب سے زندہ ہوتے ہیں نفوس اور تمام ہوتا ہے امر معاش اور کھینچنا پانی کا اشارہ ہے طرف اسکے کہ یہ امر دین پہنچیگا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے طرف ابو بکر
کے اور انسے طرف عمر کے اور کھینچنا ابو بکر کا ایک ڈول یا دو ڈول اشارہ ہے طرف کوتاہی مدت خلافت انکی کے کہ یہ امر انکے ہاتھ میں بیچ دو برس
رہیگا پھر منتقل ہو گا طرف عمر کے اور ہوئی مدت خلافت انکی کی دس برس اور تین مہینے اور ضعف انکا اشارہ ہے طرف اسکے کہ ہو گا انکے ایام
خلافت میں اضطراب اور ارتداد اور اختلاف یا اشارہ ہے طرف اسکے کہ متواضع ہونگے اور مدارات کرینگے اور سیاست انکی کم ہوگی چنانچہ دلالت کرتا
ہے اسپر قول حضرت کا واللہ یغفر لہ ضعفہ اور یہ جملہ دعائیہ معترضہ ہے ذکر کیا اسکو آنحضرت نے تا کہ جانا جاوے کہ یہ معاف اور مغفور ہے انسے غیر خارج ہے انکے
منصب سے اور پھر ہو جانا ڈول کا چرس بیچ نوبت عمر کے اشارہ ہے طرف اسکے کہ ہوگی ایام خلافت انکی میں تعظیم دین کی اور رواج اسلام کا اور اسکے کھینچنے میں قوت سے
اشارہ ہے طرف اسکے کہ کوشش کرینگے وہ بیچ ترقی دین کے اور پھیلانے اسکے کے مشارق و مغارب میں ایسی کوشش کہ نہیں اتفاق ہوئی کسیکو پہلے انکے اور نہ بعد

انکی اور کمزوری ضعف یہ قول حضرت کے پس کمزوری نہیں اُس سے جسقدر چاہا اللہ نے پھیر لیا اسکو ابن ابی قحافہ نے اشارہ ہے طرف نیابت ابی بکر کی اور خلافت انکی
کے بعد حضرت کے اور راحت پائی آنحضرت نے بسبب وفات کے رنج دنیا سے اور مشقتوں اُسکی سے اور یہ قول آنحضرت کے پھیر لیا اُسکو ابن الخطاب نے ابی بکر کے
ہاتھ سے تا قول انکے سیراب کئے اونٹ اشارہ ہے طرف اسکے کہ ابو بکر نے قلع و قمع مرتدوں کا کیا اور جمع کیا تفرق مسلمانوں کا اور شروع ہوئیں فتوح اور تمام
کامل ہوئے ثمرات اُسکے عمرؓ کے زمانہ میں انتہی تشریح نووی نے لکھا ہے کہ اشارہ ہے طرف فتوح صغیرہ و کبیرہ کی جو زمانہ خلافت عمر کے تھے اور یہ روایت ابن عمرؓ کے یہاں آیا ہے
کہ پھیر لیا ڈول عمر بن الخطاب نے ابی بکر کے ہاتھ سے پس ہو گیا وہ ڈول عمرؓ کے ہاتھ میں چرس پس نہیں دیکھا میں نے کسی قوی شخص کو کہ عمل کرتا ہو عمل عمرؓ کا سا

الفصل الثانی عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ جعل الحق علی لسان عمر وقلبہ رواہ الترمذی وفی روایۃ ابی داود عن ابی ذر قال ان اللہ وضع الحق علی لسان عمر یقول بہ

اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا نے بلا شبہ اللہ تعالی نے پیدا کیا اور جاری کیا ہے حق اوپر زبان عمرؓ کے اور دل انکے کے نقل کی یہ ترمذی نے
اور یہ روایت ابی داؤد کی ابی ذر سے یوں آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت نے بلا شبہ اللہ تعالی نے رکھا ہے حق اوپر زبان عمرؓ کے کہتا ہے ساتھ حق کے یا تقدیر یہ ہے کہ کہتا ہے
حق بسبب اسکے وعن علی قال ما کنا نبعد ان السکینۃ تنطق علی لسان عمر رواہ البیہقی فی دلائل النبوۃ

اور روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ کہا نہ تھے ہم یعنے اہل بیت یا جماعت صحابہ کہ بعید جانیں اس بات کو کہ سکینہ جاری ہوتی تھی اوپر زبان عمرؓ کے یعنی
یعنے عمرؓ بولتے ہیں ایسی بات کہ آرام پکڑتے ہیں اُس سے نفوس اور مطمئن ہو جاتے ہیں اُس سے دل اور یہ امر غیبی تھا کہ ڈالا گیا تھا عمرؓ کی زبان پر اور احتمال
رکھتا ہے کہ مراد سکینہ سے فرشتہ ہو کہ الہام کرتا ہے حق اور کہا ابن مسعود نے کہ نہیں دیکھا میں نے عمرؓ کو کبھی مگر کہ ہوتا ہے درمیان دونوں آنکھوں انکی کے فرشتہ
کہ سیدھی راہ بتاتا ہے انکو نقل کی یہ بیہقی نے دلائل النبوۃ میں وعن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہم اعز الاسلام بابی جہل بن ہشام او بعمر بن الخطاب فاصبح عمر فغدا علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاسلم ثم صلی فی المسجد ظاہرا رواہ احمد والترمذی اور روایت ہے ابن عباس سے کہ نقل کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کہا یعنے دعا کی خداوند
عزیز اور غالب کر دین اسلام کو بسبب ابو جہل بن ہشام کے یا بسبب عمر بن الخطاب کے یعنے مسلمان کر ایک کو ان دونوں میں سے تا بسبب انکے اسلام
قوت پکڑے پس صبح کی عمرؓ نے یعنے بعد دعا کرنے آنحضرت کے پس آئے عمرؓ اول روز میں آنحضرت کے پاس پس لائے اسلام پھر نماز پڑھی آنحضرت نے
مسجد میں آشکارا نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے **ف** وح اور پہلے اسلام لانے انکے کے کوئی نماز آشکارا نہیں پڑھ سکتا تھا اور آنحضرت چھپے ہوئے تھے
دار ارقم میں روایت کی حاکم اور عبد اللہ نے دلائل النبوۃ میں ابن عباس سے کہ ابو جہل نے کہا کہ جو کوئی قتل کرے محمدؐ کو پس اسکے لیے میرے ذمہ سو اونٹنیاں ہیں
اور ہزار اوقیہ چاندی کے پس کہا عمرؓ نے الضمان صحیح یعنے تاوان صحیح ہے پس کہا ابو جہل نے ہاں فی الفور دو نکالا نیر پا خبر کے پس نکلے عمرؓ پس ملا انسے ایک شخص اور
کہا کہاں کا ارادہ رکھتا ہے تو پس کہا عمرؓ نے کہ ارادہ رکھتا ہوں محمدؐ کے پاس جانے کا تا کہ قتل کر دوں انکو کہا اُس شخص نے کیا شدہ ہے تو بنی ہاشم سے کہا عمرؓ نے
کہ میں گمان کرتا ہوں تجھکو کہ اپنے دین سے نکل گیا تو کہا اُس شخص نے کہ کیا نہ خبر دوں میں تجھکو اس سے عجیب تر بات کی بہن اور بہنوئی تیری اپنے دین
سے نکل گئے ساتھ محمدؐ کے پس متوجہ ہوئے عمرؓ اپنی بہن کے مکان کی طرف اور وہ پڑھ رہے تھے سورۂ طہ پس عمرؓ ٹھہر کر سننے لگے پھر کھٹکھٹایا دروازہ اور آئے
کے پاس گئے اور کہا کہ کیسی تھی یہ آواز یعنے پڑھنے کی پس ظاہر کیا انکی بہن نے اسلام پس رات گذاری عمرؓ نے غمگین یہاں تک کہ اُٹھے بہن بہنوئی انکی پڑھنے
لگی طہ ما انزلنا پس جبکہ سنا عمرؓ نے کہا دو مجھکو کتاب تا کہ دیکھوں میں اسکو پس جبکہ پڑھا اسکو اس آیۃ تک اللہ لا الہ الا ہو لہ الاسماء الحسنی کہا یا
بار خدایا لائق ہے اسکے کہ نہ عبادت کیا جاوے سوائے اسکے اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمد رسول اللہ پس رات گذاری عمرؓ نے [illegible]

ابی مجھ پر یہان تک کہ صبح کی نہیں تیرے نکلنے پاس خانہ میں رات اور کہا اے عمر تحقیق رسول خدا نے رات گذاری جاگ کر مناجات کرتے تھے اللہ عز و جل سے
یہ کہتے تھے اسلام کو ابن خطاب سے یا بسبب ابی جہل کے سو میں امید رکھتا ہون یہ کہ انکی دعا نے سبقت کی ہے تیرے حق میں پس نکلے عمرؓ گھر میں ڈال کر تلوار
اپنی پس جب پہنچے طرف آنحضرت کی کان کے کہ اسمین رسول خدا تھے نکلے طرف عمرؓ کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور کہا اے عمرؓ اسلام لاؤ والا البتہ اوتاریگا اللہ تجھ پر
جو کچھ کہ اوتارا ولید بن مغیرہ پر یعنی عذاب پس کانپنے لگے مونڈھے عمرؓ کے اور گر پڑی تلوار انکے ہاتھ سے اور کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ پھر کہا
عمرؓ نے کہ لات اور عزیٰ سے کو پوجتے تھے ہم پہاڑوں پر اور نالوں کے اندر اور اللہ کو عبادت کرین ہم پوشیدہ قسم خدا کی نہیں عبادت کرینگے ہم بعد کو پوشیدہ
بعد آج کے نکلا کہ کنیت حضرت عمرؓ کی ابو حفص ہے اسلام لائے سنہ چھ میں نبوت کے اور بعضوں نے کہا سنہ پانچ میں بعد چالیس مردوں اور گیارہ عورتوں کے اور
فاروق انکا لقب اسلیے ہوا کہ ایک منافق جھگڑا ایک یہودی سے پس بلایا اسکو یہودی نے طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور بلایا یہودی کو منافق نے
طرف کعب بن اشرف کے کہ سردار تھا مشرکین قریش کا پھر دونوں قضیہ لائے طرف پیغمبر خدا صلعم کے پس حکم کیا آنحضرتؐ نے واسطے یہودی کے لیکن حق
پر ہی تھا اسکو دیتا یا پس راضی ہوا منافق اور کہا کہ آؤ تم چلیں ہم عمرؓ کو پس کہا یہودی نے عمرؓ سے کہ حکم کیا ہے میرے لیے آنحضرتؐ نے پس نہیں راضی ہوا
منافق حضرتؐ کے حکم سے اور رجوع کی ہے طرف تمھارے پس کہا عمرؓ نے واسطے منافق کے کہ اسیطرح ہے بات کہا منافق نے ہان پس کہا عمرؓ نے کہ یہیں ٹھہرے رہو تم
دونون یہان تک کہ نکلون میں طرف تم دونون کے پس داخل ہوئے عمرؓ اور لی تلوار اپنی پھر نکلے پس ماری ساتھ اسکے گردن منافق کی یہان تک کہ ٹھنڈا ہوا اور کہا
کہ اسیطرح حکم کرونگا میں اسکے لیے کہ نہ راضی ہو ساتھ حکم اللہ کے اور رسول اللہ کے پس اوتری آیۃ اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ یَزْعُمُوْنَ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا
بِمَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَا اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَحَاكَمُوْا اِلَى الطَّاغُوْتِ اور کہا جبرئیلؑ نے کہ عمرؓ فرق کرنیوالے ہیں بیچ میان
حق اور باطل کے پس لقب مقرر ہوا انکا فاروق **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ لِاَبِيْ بَكْرٍ يَا خَيْرَ النَّاسِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَمَا اِنَّكَ اِنْ قُلْتَ ذٰلِكَ فَلَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ عَلٰى رَجُلٍ
خَيْرٍ مِّنْ عُمَرَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے جابرؓ سے کہا کہا عمرؓ نے واسطے ابی بکرؓ کے اے بہتر لوگون کے بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کے پس کہا ابوبکرؓ نے آگاہ ہو اے عمرؓ تحقیق تو نے اگر کہا مجکو بہتر لوگون کا تو تحقیق سنا ہے میں نے آنحضرتؐ سے کہ فرماتے تھے نہیں طلوع ہوا آفتاب اوپر کسی
شخص کے کہ بہتر ہو عمرؓ سے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے ف ع یہ یا تو محمول ہے اوپر ایام خلافت انکی کے کہ ان ایام میں سب سے
بہتر تھے اور یا مقید ہے ساتھ بعد ابی بکرؓ کے یا مراد یہ ہے باب عدالت میں یا طریق سیاست میں یا ور مانند اسکے کہیں کے واسطے تطبیق دینے کے دونوں
حدیثون کے **وَعَنْ** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ بَعْدِيْ نَبِيٌّ لَكَانَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے عقبہ بن عامرؓ سے کہ کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر ہوتا بالفرض والتقدیر پیچھے میرے کوئی
پیغمبر تو البتہ ہوتا عمر بن الخطاب ف ح اور اس عبارت کو محال میں بھی استعمال کرتے ہیں مبالغۃً اور گویا یہ اس سبب سے ہے کہ عمرؓ کو الہام ہوتا ہے اور القا
کرتا ہے فرشتہ انکے دل میں حق انکو ایک طرح کی مناسبت ہے عالم وحی سے واللہ اعلم **وَعَنْ** بُرَيْدَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ مَغَازِيْهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ جَاءَتْ جَارِيَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ كُنْتُ نَذَرْتُ اِنْ رَدَّكَ اللّٰهُ صَالِحًا
اَنْ اَضْرِبَ بَيْنَ يَدَيْكَ بِالدُّفِّ اَتَغَنّٰى فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ كُنْتِ نَذَرْتِ فَاضْرِبِيْ وَاِلَّا فَلَا
فَجَعَلَتْ تَضْرِبُ فَدَخَلَ اَبُوْ بَكْرٍ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عَلِيٌّ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ
فَاَلْقَتِ الدُّفَّ تَحْتَ اِسْتِهَا ثُمَّ قَعَدَتْ عَلَيْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّيْطَانَ لَيَخَافُ مِنْكَ

يا عمر إني كنت جالسا وهي تضرب فدخل أبو بكر وهي تضرب ثم دخل علي وهي تضرب ثم دخل عثمان و
هي تضرب فلما دخلت أنت يا عمر ألقت الدف رواه الترمذي وقال هذا حديث حسن غريب صحيح اور
روایت ہے بریدہ اسلمی سے کہ اصحاب سے ہیں کہ نکلے آنحضرت بیچ بعض جہادون کے پس جبکہ پھرے آنحضرت جہاد سے آئی آپکے پاس ایک لڑکی سیاہ
کہ حبشیہ تھی یا رنگ اسکا کالا تھا پس کہا اسنے یا رسول اللہ تحقیق مین نے نذر کی تھی کہ اگر پھیر لیگا آپکو اللہ تعالی سفر سے فتحیاب تو بجاؤنگی مین آپکے آگے
دف دف ساتھ پیش دال اور تشدید فے کے فصیح تر اور مشہور تر ہی اور روایت کیا گیا ہی ساتھ زبر دال کے بھی اور مراد دف سے
وہ دف ہی کہ متقدمین کے زمانہ مین تھا اور جسمین کہ جھانجھ ہوتا ہی وہ مکروہ ہی اتفاقا اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ وفا کرنا نذر کا کہ جسمین قربت
ہو واجب ہی اور خوشی کرنی ساتھ آنے آنحضرت کے قربة ہی خصوصا آنا جہاد سے ہو جسمین کہ جانین ہلاک ہوتی ہین ت اور گانا بھی
مین یعنے بسبب خوشی آنے آپکے کے پس فرمایا آنحضرت نے کہ اگر تونے نذر کی ہی تو پس بجا دف اور اگر نذر نہین کی ہی تو پس نہ بجا دف ف
ع اسمین دلالت ظاہر ہی اسپر کہ بجانا دف کا نہین جائز ہی مگر ساتھ نذر کے اور مانند اسکے کے اس جگہ کہ وارد ہوا ہی اسمین اذن
شارع کا مانند بجانے اسکے کے اعلان نکاح مین پس یہ جو رواج دیا ہی بعضے مشایخ یمن نے کہ بجاتے ہین دف حالت ذکر مین پس وہ بدترین
برائیون کے ہی واللہ ولی دینہ وناصر نبیہ انتہی کہتا ہی مولف اسکا کہ یہ جو بعضے صاحبون نے اس سے جواز عورت کی راگ سننے کا ثابت کیا ہی جبکہ امن ہو
فتنہ سے اور بعضون نے اعراس و اعیاد مین جائز اور مختار کہا ہی تو یہ خلاف ہی ظاہر روایت مذہب حنفی کے کہ بحسب ظاہر روایت کے مطلق راگ حرام ہی
جیسے کہ در مختار اور بحر الرائق وغیرہما مین ہی بلکہ ہدایہ مین کبیرہ لکھا ہی اگرچہ اپنے دل کی خوشی کے لئے ہو اور حدیثین جواز کی انکے نزدیک منسوخ ہین
ت پس شروع کیا اس چھوکری نے بجانا دف کا پس آئے ابوبکر صدیق بیچ اسحال مین کہ وہ چھوکری بجاتی تھی دف بعد ازان آئے علی اور وہ چھوکری
بجاتی تھی دف پھر آئے عثمان رض اور وہ بجاتی تھی دف پھر آئے عمر پس ڈالا دف اس لڑکی نے نیچے چوتڑون اپنے کے پھر بیٹھی چوتڑون یعنے تاکہ چھپاوے
عمر سے از راہ ہیبت کے انکے پس فرمایا آنحضرت نے کہ تحقیق شیطان البتہ ڈرتا ہی تجھسے اے عمر ف ع مراد شیطان سے وہ کالی عورت تھی
اسلیے کہ وہ شیطان الانس تھی یا کرتی تھی فعل شیطان کا یا مراد شیطان اسکا ہی کہ جو باعث ہوا تھا اسکو اوپر فعل امر مکروہ کے کہ وہ زیادہ بجانا دف کا کہ وہ جنس
لہو سے ہی بنا پر اسکے کہ حاصل ہوا سبب اسکے اظہار خوشی کا ت تحقیق مین بیٹھا تھا اسحال مین کہ وہ بجاتی تھی دف پس آئے ابوبکر اور وہ بجاتی رہی دف پھر
آئے علی اور وہ بجاتی رہی پھر آئے عثمان اور وہ بجاتی رہی پس جبکہ آیا تو اے عمر ڈال دیا اسنے دف نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہی ف ع
اشکال حدیث مین یہ ہی کہ کیونکر تقریر کیا آنحضرت نے فعل اس عورت کا پہلے بلکہ حکم کیا اسکو ساتھ اسکے اور ایسی ہی وقت داخل ہونے ابی بکر اور علی رض اور
عثمان رض کے اور نام رکھا اسکا آخر مین شیطان لہو سو جواب دیتے ہین علما کہ جب اعتقاد کیا اس عورت نے آنحضرت کے پھرنے کو سلامتی سے ایک
نعمت خدا کیطرف سے موجب شکرگذاری اور سرور اور شادمانی کی اور واقع ہوا اسطرح ہی حکم کیا آنحضرت نے اسکو ساتھ پورا کرنے نذر اسکی کے اور نکل گیا دف
بجانا صورت لہو سے طرف صورت حقانیت کے اور کراہیت سے طرف استحباب کے ولیکن حاصل ہوتا تھا ساتھ ادنی ورکتر اسکے کے اور جب وہ ہوا اور حد سے تجاوز
کیا اور حد مکروہ کو پہنچا اور موافق پڑا وہ وقت آنے عمر کے فرمایا حضرت نے جو کچھ کہ فرمایا اور اشارہ کیا ساتھ منع ہونے زیادتی اسکے کے اور کہ نہ اسکے کے
سبب ضرورت اور صریح منع نہ کیا تا مد تحریم کو نہ پہنچے ذکر کیا ہی تورپشتی نے اور بعید نہین ہی یہ کہ ہوا انتہائے مدت بجانے دف کے بطریق عرف کے
وقت ابتدا آنے عمر کے مجلس حضرت مین اور گمان کیا ہو عورت نے کہ یہ ظاہر تر اور اولی تر ہی اس تقریر سے کہ اوپر گذری پھر سوجھی مجکو ایک وجہ اور وہ یہ ہی کہ کہا جاوے کہ
عمر نہین دوست رکھتے تھے اس چیز کو صورت اسکی مشابہ باطل کے ہو اگرچہ ہو من وجہ حق اور موید ہین اسکی بعضی روایتین چنانچہ وہ مرقاۃ مین مذکور ہین

وعن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم جالسا فسمعنا لغطا وصوت صبيان فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم فإذا حبشية تزفن والصبيان حولها فقال يا عائشة تعالي فانظري فجئت فوضعت لحيي على منكب رسول الله صلى الله عليه وسلم فجعلت أنظر إليها ما بين المنكب إلى رأسه فقال لي أما شبعت أما شبعت فجعلت أقول لا لأنظر منزلتي عنده إذ طلع عمر فارفض الناس عنها فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إني لأنظر إلى شياطين الجن والإنس قد فروا من عمر قالت فرجعت رواه الترمذي وقال هذا حديث حسن صحيح غريب

روایت ہے عائشہؓ سے کہا تھے آنحضرت بیٹھے ہوئے پس سنی ہمنے ایک آواز سخت غیر مفہوم یعنے شور و غوغا اور سنی ہمنے آواز لڑکوں کی پس کھڑے ہوئے آنحضرت پس ناگہاں ایک عورت حبشیہ اچھلتی کودتی تھی اور لڑکے گرد اسکے تھے یعنے تماشا دیکھتے تھے اسکا پس فرمایا آنحضرتؐ نے اے عائشہ آ اور دیکھ تماشا پس آئی میں اور رکھی میں نے کلّے اپنی آنحضرت کے کندھے پر پس شروع کیا میں نے دیکھنا طرف حبشیہ کی درمیان کندھے اور سر آنحضرتؐ کے پس فرمایا آنحضرتؐ نے مجکو بعد ایک ساعت کے یا کہتے جاتے تھے مجکو کیا سیر نہیں ہوئی تو اس تماشا دیکھنے سے مکرر فرمایا پس شروع کیا میں نے کہ کہتی تھی میں نہیں سیر ہوئی ہوں تاکہ دیکھوں میں منزلت اپنی یعنے نہایت مرتبہ اپنا اور غالب محبت اپنی نزدیک حضرتؐ کے تعرف ہے یعنے یہ کہنا میرا کہ نہیں سیر ہوئی تھی بسبب حرص دیکھنے کے نہ تھا بلکہ مقصود مجکو اس کہنے سے یہ تھا کہ دیکھوں حضرتؐ کے نزدیک میرا مرتبہ کیسا ہے اور کتنا چاہتے ہیں مجکو ترجمہ ناگہاں طلوع وارد ہوئے عمرؓ پس متفرق ہوگئے لوگ دیکھنے والے گرد اس عورت کے سے یعنے بسبب ہیبت عمرؓ کے لوگ دوڑ گئے انکار کرنے عمر کے سے اوپر پس فرمایا آنحضرتؐ نے کہ تحقیق میں البتہ دیکھتا ہوں طرف شیاطین جن اور انس کے کہ تحقیق بھاگ گئے ہیں عمرؓ سے کہا عائشہؓ نے پس پھری میں اور چھوڑ دیا میں نے دیکھنا انکا ف ح گویا یہ کہنا باعتبار ہونے انکے کے ہے بیچ صورت لہو و لعب کے ولاکنو کہ دیکھنے اسکو آنحضرتؐ اور دکھاتے عائشہ کو اور توجیہ اس حدیث کی بھی مثل توجیہ حدیث سابق کے ہے اور اسمیں دلیل ہے اوپر عظمت خلق آنحضرتؐ کے اور غلبہ صفت جمال کے آپ پر جیسا کہ دلالت کرتی ہے اوپر غالب ہونے صفت جلال کے عمرؓ پر ترجمہ نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے ف ح جاننا چاہیے کہ حدیث لعب اور رقص حبشیوں کی صحیحین میں اور طرق سے بھی آئی ہے کہ جیسے مسجد میں نیزہ بازی کرتی تھی اور آنحضرت عائشہؓ کو دکھا رہے تھے پس اسکے عمرؓ اور منع کیا اور پتھر مارنے شروع کیے پس آنحضرت نے فرمایا کہ چھوڑ دے اے عمرؓ کہ آج دن عید کا ہے یعنے عید کے روز کچھ مثل لہو و لعب کے مباح ہے اور اس حدیث میں کچھ ضرورت حبشیہ کا اور لڑکوں کا ہے احتیاج اسکی نہیں کہ کہا جاوے کہ عائشہؓ کیونکر دیکھتی تھیں اجنبیوں کو اور جواب یا جاوے کہ وہ چھوٹی تھیں بلوغ نہ تھیں اور شاید کہ یہ واقعہ اور ہے کہ ترمذی نے روایت کیا اور وہ اور ہے کہ شیخین نے روایت کیا واللہ اعلم

الفصل الثالث

فصل تیسری عن انس وابن عمر ان عمر قال وافقت ربي في ثلث قلت يا رسول الله لو اتخذنا من مقام ابراهيم مصلى فنزلت واتخذوا من مقام ابراهيم مصلى وقلت يا رسول الله يدخل على نسائك البر والفاجر فلو امرتهن يحتجبن فنزلت اية الحجاب واجتمع نساء النبي صلى الله عليه وسلم في الغيرة فقلت عسى ربه ان طلقكن ان يبدله ازواجا خيرا منكن فنزلت كذلك وفي رواية لابن عمر قال قال عمر وافقت ربي في ثلث في مقام ابراهيم وفي الحجاب وفي اسارى بدر متفق عليه

روایت ہے انسؓ اور ابن عمرؓ سے کہ عمرؓ نے کہا کہ موافقت کی میں نے پروردگار اپنے کی تین چیزوں میں ف ح کہا حافظ عسقلانی نے کہ یہاں خاص تین چیزوں کے ذکر کرنے سے نفی زیادتی کی نہیں لازم آتی ہے اسلیے کہ کتنی چیزوں میں انکو موافقت حاصل ہوئی ہے چنانچہ مشہور انمیں سے قصہ قیدیوں بدر کا اور نماز پڑھنے کا منافقوں پر ہے اور اگر جو موافقت ہوئے میں ہم انمیں سے پندرہ میں کہا صاحب تاریخ الخلفا نے کہ تو انمیں سے لفظی ہیں اور چار معنوی ہیں اور دو توریت میں ہیں ترجمہ ایک تو یہ ہے کہ کہا میں نے یا رسول اللہ اگر پکڑتے ہم مقام ابراہیم کو جاے نماز تو بہتر ہوتا یعنے صلوۃ الطواف کی جگہ وہ ہو کہ اسکے گرد میں افضل ہے پس اتری یہ آیت ٹھہراؤ تم مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ ف ح مراد مقام ابراہیم سے وہ پتھر ہے کہ جسمیں نشان ہیں حضرت ابراہیم کے قدم کے کہ وقت بنائی خانہ کعبہ کے اسپر کھڑے ہوکر

بنا نے تھے اسمعیل نشان اُنکے قدم کے پڑ گئے تھے روایت کیا گیا ہی کہ آنحضرت نے ہاتھ پکڑا عمر کا اور کہا یہ مقام ابراہیم ہی پس کہا عمر نے کیا نہ ٹھہرا دیں ہم اسکو جگہ نماز کی پس فرمایا آنحضرت نے کہ نہیں حکم کیا گیا ہوں میں اسکا پس نہ غروب ہوا آفتاب یہان تک کہ اوتری آیۃ مذکورہ اور مراد یہ ہی کہ دو رکعت طواف کی فرمان پڑھو کہ دو رکعتین پڑھنے بعد ہر طواف کے واجب ہین اور امر اس آیۃ میں استحباب کے لئے ہی اور بعضون نے کہا وجوب کے لیے ہے مطلق دو رکعتین ہمیں تو واجب ہین لیکن خاص مقام ابراہیم میں پڑھنی مستحب اور امام شافعی کے نزدیک صحیح وجوب رکعتون کے دو قول ہین ترجمہ اور دوسری چیز یہ ہی کہ کہا مین نے یا رسول اللہ داخل ہوتے ہین آپکی بیبیون پر نیک اور بد یعنی یہ مناسب آپکی شان و عظمت کے نہیں دیکھتا ہون مین پس اگر حکم کرتے آپ اپنی بیبیون کو کہ پردہ مین رہین اور لوگون کے سامنے نہ آوین تو بہتر ہو پس اوتری آیۃ پردہ کی ف یعنے وَاِذَا سَاَلْتُمُوْھُنَّ مَتَاعًا فَسْئَلُوْھُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ اور یہ حجاب کہ آنحضرت کی بیبیون پر واجب ہوا سوا ہے اس ستر عورت کے ہی کہ تمام عورتون پر واجب ہی اس تفصیل سے کہ فقہ مین مذکور ہی یعنے انکے لیے یہ حکم تھا کہ بالکل لوگون کے سامنے نہ آوین اگرچہ کپڑون مین پوشیدہ اور مستور ہون یہ حکم خاص ازواج مطہرات کے لئے تھا اور وہی درست ہی کہ خوب طرح اپنے تئین چھپاتے اگرچہ تکلیف تو درست ہی اور تیسرے یہ کہ جمع اور متفق ہوئین عورتین آنحضرت کی بیچ قصہ غیرت کے فیما مراد قصہ غیرت سے وہی قصہ آنحضرت کے شہد پینے کا ہی حضرت زینب کے پاس کہ بالاجمال قصہ یون ہی کہ آنحضرت صلعم کو شہد پسند تھا حضرت زینب کے یہان کہین سے شہد آیا تھا حضرت جو انکی نوبت کے دن تشریف لائے تو اونھون نے حضرت کو پلایا اور حضرت کچھ زیادہ ٹھہرے انکے یہان یہ سبب اسکے دونون کے پس اتنے حضرت عائشہ وغیرہ کو رشک آیا اور اتفاق کیا حفصہ سے کہ آنحضرت جسکے پاس ہم مین سے آوین تو کہے کہ آپ مین سے بو مغافیر کی آتی ہی اور مغافیر ایک قسم ہی گوند کی بدبو اور پس آنحضرت نے شہد کو اپنے اوپر حرام کیا لحاظ اسکے کہ یہ بدبو اُسیکی ہو اور انھیون نے یا اسلیے کیا انھون نے زینب کے یہان شہد پینے کے لیے پھر نہ ٹھہرین چنانچہ قصہ بیچ تفسیر سورہ تحریم کے اور حدیث مین مفصل انکو ہی ترجمہ پس کہا اگر طلاق دیوین آنحضرت تمکو امید ہی کہ پروردگار انکا بدلے انکے انکو بیبیان بہتر تمسے پس اوتری یہ آیۃ اسیطرح یعنے موافق انکے کلام کے لفظ اور معنون مین اور بیچ ایک روایت ابن عمر کے یون آیا ہی کہ کہا ابن عمر نے کہ کہا عمر نے کہ موافقت کی مین نے اپنے پروردگار کی بیچ تین چیزون کے ایک نماز ادا کرنے مین بیچ مقام ابراہیم کے دوسرے حکم کرنیمین بیبیون کو پردہ کرنے کے آنحضرت کی بیبیون کو تیسرے بیچ قیدیون بدر کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنے حکم کیا مین نے غزوہ بدر کی قیدیون کے قتل کرنیکا اور آنحضرت نے مشورہ ابی بکر فدیہ لیا اور خلاص کیا پس آیۃ نازل ہوئی موافق رائے میرے وعن ابنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ فُضِّلَ النَّاسَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِاَرْبَعٍ بِذِكْرِ الْاُسَارٰى يَوْمَ بَدْرٍ اَمَرَ بِقَتْلِهِمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَوْلَا كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيْمَا اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ وَبِذِكْرِهِ الْحِجَابَ اَمَرَ نِسَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّحْتَجِبْنَ فَقَالَتْ لَهٗ زَيْنَبُ وَاِنَّكَ عَلَيْنَا يَا ابْنَ الْخَطَّابِ وَالْوَحْيُ يَنْزِلُ فِيْ بُيُوْتِنَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْئَلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ وَبِدَعْوَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اَيِّدِ الْاِسْلَامَ بِعُمَرَ وَبِرَاْيِهٖ فِيْ اَبِيْ بَكْرٍ كَانَ اَوَّلَ نَاسٍ بَايَعَهٗ رواہ احمد اور روایت ہی ابن مسعود سے کہا فضیلت دیے گئے آدمیون پر عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ بسبب چار چیزون کے ایک تو بسبب ذکر کرنے انکے قیدیون کو روز بدر کے حکم کیا عمر نے انکے قتل کرنیکا پس اوتاری اللہ تعالی نے یہ آیۃ اگر نہ ہوتا لکھا ہوا یا حکم اللہ کیطرف سے سبقت لیگیا یعنی پہلے سے لوح محفوظ میں یا علم الہی میں ثابت ہی کہ خطا کرنیوالا اجتہاد مین نہین عذاب کیا جاویگا یا یہ کہ اہل بدر مغفور ہین اگر ایسا نہوتا تو البتہ پہنچتا تمکو بسبب اُس چیز کے کہ لیا تمنے یعنے فدیے سے عذاب بڑا ف یعنے دنیا مین پہلے آخرت کے اور فدیہ جو اونھون نے لیا دن بدر کے کفار سے تو خطا اجتہادی ہوئی انکو کہ لیا تھا انھون نے فدیہ یہ سمجھکر کہ لینا مال کا انسب ہی تا کہ تقویت پاوین مومن بسبب اُسکے اور شاید کہ وہ ایمان لاوین بسبب لینے کے بعد آسکے اور یہ رائے تھی ابو بکر کی ہوا اور بعضون کی کہ تابع ہونے تھے انکے صاحبان صفت جمال سے اور بعضے کہتے تھے کہ قتل ہی کرنا چاہیے انکو اسلیے کہ وہ پیشوا اور سردار ہین کفر کے اور یہ قول تھا عمر کا اور انکا کہ موافق تھے انکے صاحبان صفت جلال سے اور ہر گاہ کہ تھے آنحضرت

مائل ہونے کے قائل ہے صرف ہونے جمال کے اختیار کیا قول صدیقؓ کا فی الحال اور تفصیل اسکی ریاض الصالحین میں حضرت عمرؓ سے یون لکھی ہے کہ کہا جبکہ ہوا دن بدر کا
فرمایا آنحضرتؐ نے کیا رائے ہے ان قیدیوں کے حق میں پس کہا ابوبکرؓ نے یا رسول اللہ چچا کے بیٹے اور قبیلے کے بیٹے اور بھائیوں کے بیٹے ہیں بہتر ہے اسکے نہیں کہ لیویں ہم
اُنسے فدیہ پس ہوگی ہمارے لیے قوت مشرکون پر اور شاید کہ ہدایت کرے انکو اللہ طرف اسلام کے اور ہوویں ہمارے مددگار فرمایا حضرتؐ نے کیا ہے رائے تیری
اے ابن الخطاب کہا میں نے یا رسول اللہ قسم ہے نہیں مناسب دیکھتا میں جو کچھ مناسب دیکھی ابوبکرؓ نے و لیکن میں یہ کہ سردار کفر کے اور سردار اُنکے ہیں پس ماریں ہم انکو اور ماریں گردنیں
اُنکی کہا عمرؓ نے پس قصد کیا آنحضرتؐ نے اس چیز کا کہ کہی ابوبکرؓ نے اور نہ قصد کیا اُس چیز کا کہ کہی میں نے اور لیا اُن سے فدیہ پس جبکہ صبح کی میں نے آیا میں صبح کو آنحضرتؐ کے
پاس پس ناگہان آنحضرتؐ اور ابوبکرؓ بیٹھے ہوئے روتے تھے کہا میں نے یا رسول اللہ کس چیز سے روتے ہو تم اور یار تمھارے پس اگر رونا آوے روؤں و نہیں تو الا تشکلات
روتا ہوں ساتھ صورت بنانے کے سبب رونے تمھارے کے پس فرمایا حضرتؐ نے کہ تحقیق سامنے لایا گیا میرے عذاب تمھارا قریب تر اس درخت سے اور ایک درخت اُس وقت بہت
قریب تھا پس اتاری اللہ تعالی نے یہ آیت مَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَكُونَ لَهُ أَسْرَىٰ حَتَّىٰ يُثْخِنَ فِي الْأَرْضِ تُرِيدُونَ عَرَضَ الدُّنْيَا وَاللَّهُ يُرِيدُ الْآخِرَةَ
ترجمہ ہوا اور فضیلت دوسری یہ ہے کہ عمرؓ نے بسبب غیرت کے کہا پردہ کو حکم کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی بیویوں کو یہ کہ پردہ کریں پس کہا عمرؓ سے زینب بنت جحش نے
کہ اے ابن خطاب سے ہونی تحقیق تو آیا حکم کرتا ہے ہم پر اے بیٹے خطاب کے اور حال آنکہ وحی اترتی ہے ہمارے گھروں میں پس اتاری اللہ تعالی نے یہ آیت اور جب مانگو تم
آنحضرتؐ کی بیویوں سے کچھ چیز فائدہ کی پس مانگو تم اُنسے پردہ کے پیچھے سے اور فضیلت تیسری عمرؓ کو بسبب قبول کے دعا آنحضرتؐ کے اُنکے حق میں کی دعا کی خداوند
قوی کر دین اسلام کو بسبب اسلام لانے عمرؓ کے اور فضیلت چوتھی عمرؓ کو بسبب رائے اپنی کے یعنے اجتہاد اپنے کے بیچ بیعت ابوبکرؓ کے یعنے وقت خلیفہ ہونے
اُنکے کے تھے عمرؓ پہلے آدمیوں میں سے کہ بیعت کی ابوبکرؓ سے یعنے اول انہوں نے بیعت کی پھر اوروں نے اصحاب تابع اُنکے نقل کی یہ احمد نے وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكَ الرَّجُلُ أَرْفَعُ أُمَّتِي دَرَجَةً فِي الْجَنَّةِ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ وَاللهِ مَا كُنَّا نَرَى ذَٰلِكَ
الرَّجُلَ إِلَّا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ حَتَّى مَضَى لِسَبِيلِهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابو سعید سے کہا فرمایا آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ شخص بہت
بلند ہے امت میری میں از روے مرتبہ کے بہشت میں نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف اسیطرح آنحضرتؐ نے مبہم فرمایا اور تعیین نکی کہ وہ شخص کون ہے اور مقصود یہ تھا کہ
تا کوشش اور سعی و جہد کریں لوگ طاعات میں تا وہ مرتبہ پاویں اور وہ مرتبہ پایا نہیں جاتا ہے مگر بسبب نہایت سعی و جہد کے اور مواظبت کی طاعات و عبادات پر اور
بسبب متصف ہونے کے ساتھ اخلاق حمیدہ کمالات کے یا ذکر کسی شخص کا ہوا ہو کہ متصف ہے ساتھ ان صفتوں کے پس اشارہ کیا آنحضرتؐ نے کہ جو کوئی متصف ہے
ان صفات کا بلند تر ہے درجہ اسکا بعد تقدیر ترجمہ کہا ابو سعیدؓ نے قسم خدا کی نہ تھے ہم گمان کرتے اس شخص کو کہ کون ہے مگر عمر بن الخطاب یہانتک کہ گذر گئے عمر ساتھ
راہ اپنی کے ف یعنے وفات پائی اور اسمیں دفع توہم ہے اسکا کہ واقع ہوا اُنکے لئے تغیر آخر عمر میں اور اگر کہے تو کہ لازم آتا ہے اس سے یہ کہ عمر افضل تھے ابوبکرؓ
سے تو جواب اسکا یہ ہے کہ قول آنحضرتؐ کا ذاک الرجل اشارہ ہے طرف مبہم کے اور مقصود اسمیں یہ ہے کہ کوشش کرے طاعات میں ہر ایک اُنکی امت میں سے تا کہ
پہونچے اس رتبہ کو اور نہیں پہونچتا ہے اس رتبہ کو مگر بسبب کوشش کرنے کے عمل میں اور اچھے اخلاق حاصل کرنے کے اور اجتہاد کرنے کے دین میں اور مواظبت کرنے
کے بھلائیوں پر اور نہیں مشاہدہ دیکھے جاتے تھے یہ خصائل کسی میں جیسا کہ مشاہدہ دیکھے جاتے تھے عمرؓ میں ابتدا سے عمر سے انتہا تک اُنکی اسی سبب سے گمان کیا اور تمنو
نے کہ مشار الیہ عمر بن خطاب ہیں تخیر لکھا اور اسیکے مانند ہے اخفا لیلۃ القدر کا راتوں میں پس نہیں لازم آتا ہے اس سے یہ کہ ہوں عمرؓ افضل ابوبکرؓ سے بھی اور حاصل کلام یہ کہ ہونا
مراد اس شخص سے عمرؓ کا ظنی ہے بعضوں کے نزدیک نہ بالجزم پس نہیں دلالت کرتی ہے اس پر کہ عمرؓ افضل تھے ابوبکرؓ سے اور جمہور کے نزدیک بھی یہی ہے کہ عمرؓ افضل تھے
ابوبکرؓ سے اور یہی اعتقاد ہے اہل سنت کا جیسا کہ یون بھی کہتے ہیں کہ عمرؓ افضل تھے اپنے زمانہ کے لوگوں میں بحالت خلافت اپنی کے پس مرتفع ہوا اشکال اس حدیث سے
وَعَنْ أَسْلَمَ قَالَ سَأَلَنِي ابْنُ عُمَرَ عَنْ بَعْضِ شَأْنِهِ يَعْنِي عُمَرَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا قَطُّ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ

حِیْنَ قُبِضَ کَانَ اَجَدَّ وَاَجْوَدَ حَتّٰی انْتَھٰی مِنْ عُمَرَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے اسلم سے کہ کہا سوال کیا مجھ سے ابن عمرؓ نے بعض حال انکا یعنے عمرؓ کا پس خبر دی میں نے انکو کہا اسلم نے بیچ بیان اس چیز کے کہ خبر دی حال عمرؓ سے نہیں دیکھا میں نے کسیکو ہرگز بعد آنحضرتؐ کے یعنے بعد وفات آنحضرتؐ کے اسوقت سے کہ وفات پائی آنحضرتؐ نے کہ ہو دے وہ بہت کوشش کرنیوالا اور نیک تر عمرؓ سے یعنے اعمال خیر میں بیان تک کہ نہایت کو پہونچے نقل کی یہ بخاری نے ف یعنے آخر عمر تک اور کہا ہے علما نے کہ یہ محمول ہے اوپر زمانہ خلافت عمرؓ کے تا ابوبکرؓ اس عموم سے نکل جاوین وَعَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَۃَ قَالَ لَمَّا طُعِنَ عُمَرُ جَعَلَ یَأْلَمُ فَقَالَ لَہٗ ابْنُ عَبَّاسٍ وَکَاَنَّہٗ یُجَزِّعُہٗ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَلَا کُلُّ ذٰلِکَ لَقَدْ صَحِبْتَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَحْسَنْتَ صُحْبَتَہٗ ثُمَّ فَارَقَکَ وَھُوَ عَنْکَ رَاضٍ ثُمَّ صَحِبْتَ اَبَا بَکْرٍ فَاَحْسَنْتَ صُحْبَتَہٗ ثُمَّ فَارَقَکَ وَھُوَ عَنْکَ رَاضٍ ثُمَّ صَحِبْتَ الْمُسْلِمِیْنَ فَاَحْسَنْتَ صُحْبَتَھُمْ وَلَئِنْ فَارَقْتَھُمْ لَتُفَارِقَنَّھُمْ وَھُمْ عَنْکَ رَاضُوْنَ قَالَ اَمَّا مَا ذَکَرْتَ مِنْ صُحْبَۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَرِضَاہُ فَاِنَّ ذٰلِکَ مِنْ مَنٍّ مِنَ اللّٰہِ مَنَّ بِہٖ عَلَیَّ وَاَمَّا مَا ذَکَرْتَ مِنْ صُحْبَۃِ اَبِیْ بَکْرٍ وَرِضَاہُ فَاِنَّمَا ذٰلِکَ مِنْ مَنٍّ مِنَ اللّٰہِ مَنَّ بِہٖ عَلَیَّ وَاَمَّا مَا تَرٰی مِنْ جَزَعِیْ فَھُوَ مِنْ اَجْلِکَ وَمِنْ اَجْلِ اَصْحَابِکَ وَاللّٰہِ لَوْ اَنَّ لِیْ طِلَاعَ الْاَرْضِ ذَھَبًا لَافْتَدَیْتُ بِہٖ مِنْ عَذَابِ اللّٰہِ قَبْلَ اَنْ اَرَاہُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے مسور بن مخرمہ سے کہ کہا جسوقت کہ زخمی کیے گئے عمرؓ ہونے لگے درد ظاہر کرتے تھے فزع یعنے اثر غم کے دیکھنے کا ظاہر کرتے تھے ساتھ کرنے آہ وغیرہ کے اور ابو لولو نے کہ مغیرہ بن شعبہ کا غلام تھا زخمی کیا تھا انکو بدھ کے دن چار شنبہ کے روز ستائیسویں ذی الحجہ کی سنہ تئیس ہجری میں پس کہا ابن عباسؓ نے اور گویا کہ ابن عباسؓ نسبت کرتے تھے عمرؓ کو طرف جزع فزع کے اور ملامت کرتے تھے انکو اسپر اور تسلی دیتے تھے انکو اے امیر المومنین نہیں ہے سبب جزع اور فزع کرنیکا پس چاہیے نہ بہت فکر و فزع کرو اور بیشک ہری یعنی البتہ تحقیق صحبت رکھی تمنے آنحضرت سے پس اچھی صحبت رکھی تمنے آنسے یعنے ساتھ رعایت حقوق آداب کے پھر جدا ہوئے آنحضرت تمسے اس حال میں کہ تھے تمسے راضی تھے کافر یا بالکل راضی یعنی بالکل عمرؓ پھر صحبت رکھی تمنے ابوبکرؓ سے پس اچھی صحبت رکھی تمنے انسے پھر جدا ہوئے وہ تمسے اس حال میں کہ تھے راضی تمسے یعنے ابھی یہ حیثیت کہ کیا انکو امیر المومنین پھر صحبت رکھی تمنے مسلمانوں سے یعنے ایام خلافت اپنی میں پس اچھی صحبت رکھی تمنے انسے کہ خوب عدل کیا اور بہت سیاست ہوئی تمھاری اور البتہ اگر جدا ہوگے ان سے تم البتہ جدا ہوگے ایسے حال میں کہ وہ تمسے راضی ہیں ف یعنے اور یہ کلمہ دلالت کرتا ہے اسپر کہ اللہ تمسے راضی ہے اور تم اس سے راضی ہو بس تم بشارت دیئے گئے ہو ساتھ قول اللہ تعالی کے یَا اَیَّتُھَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّۃُ ارْجِعِیْ اِلٰی رَبِّکِ رَاضِیَۃً مَّرْضِیَّۃً اور موت تمھاری ہو گی اسلیے کہ ہو سبب حصول کا مقام اعلی میں ترجمہ کہا عمرؓ نے لیکن جو چیز کہ ذکر کی تمنے آنحضرت کی صحبت سے اور آنکی رضا سے پس سوا اسکے نہیں کہ یہ نعمت ہے خدا کی طرف سے کہ احسان کیا ساتھ اسکے مجھپر یعنے تفضل کیا مجھپر ساتھ اسکے بغیر کسب کے پس نہیں ہے ڈرا جاتا میں اسکے کرب کو بلکہ شکر و حمد کرتا ہوں میں اسکی اور اسی پر وہ چیز کہ ذکر کی تمنے صحبت ابی بکرؓ سے اور آنکی رضا سے پس سوا اسکے نہیں کہ نعمت ہے اللہ کیطرف سے کہ احسان کیا ساتھ اسکے مجھپر اور لیکن جو کچھ کہ دیکھتے ہو تم یعنی مبری بیقراری پس وہ بسبب تیرے ہے اور بسبب یاروں تیرے کے ہے ف یعنے ڈرتا ہوں واقع ہونے فتنوں کے سے درمیان تمھارے اسلیے کہ یہ تھے مانند دروازے کے کہ روکتے تھے فتنوں کو مہذا اپنے نفس پر بھی ڈرتا ہوں اور نہیں نڈر ہوں عذاب رب اپنے سے اسلیے کہ ترجمہ قسم ہے اللہ کی اگر تحقیق ہو میرے لیے بقدر بھری زمین کے سونا البتہ اللہ تعالی کے عذاب سے بدلہ دون میں اسکو پہلے اسکے کہ دیکھوں میں اسکو یعنے اللہ کو یا اسکے عذاب کو نقل کی یہ بخاری نے ف یعنے یہ کہنا و خون ہے بسبب غلبہ خوف کے کہ واقع ہوا انکو اسوقت بخوف قصور کرنیکے اللہ تعالی کے حقوق میں کذا فی فتح الباری اور استیعاب میں ہے کہ عمرؓ جسوقت زخمی کیے گئے کہتے تھے اس حال میں کہ سر آنکا آنکے بیٹے عبداللہ کی گود میں تھا ظلوم النفسی غیر اسنے مسلم اصلی صلاتی کلہا واصوم کہا مولف نے کہ دفن کیے گئے عمرؓ روز دن اتوار کے دسویں محرم کو سنہ چوبیس میں اور صحیح یہ ہے کہ عمر آنکی تریسٹھ

برس کی تھی اور یہی خلافت انکی ساڑھے دس برس و نماز پڑھی اُنپر صہیب نے اور روایت کی انس نے ابو بکر و اور باقی عشرۂ مبشرہ نے اور خلق کثیر نے صحابہ اور تابعین میں سے رضوان اللہ علیہم اجمعین اور جملہ کرامات انکی سے ریاض میں یہ نقل کی ہی کہ جب مصر پر فتح ہوئی تو آئے وہاں عامل ہو کر عمرو بن العاص کہا وہاں کے رہنے والوں نے کہ نیل محتاج ہوتا ہی ہر سال میں طرف ایک لڑکی باکرہ کے خوبصورت لڑکیوں میں سے پس ڈالدیتے ہیں ہم اُسکو اسمیں اگر نہیں تو وہ جاری نہیں ہوتا اور خراب ہوجاتے ہیں شہر اور قحط پڑتا ہی پس بھیجی عمرو بن العاص نے یہ خبر عمر رضی اللہ عنہ کو پس بھیجا اُنھوں نے ایک پرچہ کہ اُسمیں لکھا تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم طرف نیل مصر کے یہ پیام پہنچے بندۂ اللہ عمر بن الخطاب کیطرف سے اما بعد حمد و صلوٰۃ کے پس اگر جاری ہوتا ہی تو اپنے سے تو نہیں حاجت ہمکو طرف تیرے اور اگر جاری ہوتا ہی تو اللہ کے حکم سے تو جاری ہو یہ پیام خدا اور کہلا بھیجا حضرت عمر نے عمرو کو کہ ڈالدے اسکو نیل میں پس جاری ہوا نیل اُسی رات سولہ گز میں چڑھ گیا ہر سال میں چہ لئہ باب

مَنَاقِبِ اَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَر

باب ہی بیچ مناقب ابی بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے **ف** چونکہ واقع ہوا ہی ذکر شیخین کا متشابہ بعض حدیثوں کے عقد کیا مؤلف نے ایک باب اور بیچ ذکر کیے انہیں حدیثوں کے اور بلا شبہ ذکر کیے جاتے تھے یہ دونوں صاحب اکثر احوال میں بسبب ہونے دونوں کے وزیر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اور مقرب وقت بوقت رکاب کے اور مشیر تدبیر اور امین بھید کے مصاحب اور ہمنشین حضرت کے تمام اوقات و احوال میں

الفصل الاول

فصل پہلی عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَیْنَمَا رَجُلٌ یَسُوْقُ بَقَرَةً اِذْ اَعْیَی فَرَکِبَهَا فَقَالَتْ اِنَّا لَمْ نُخْلَقْ لِهٰذَا اِنَّمَا خُلِقْنَا لِحِرَاثَةِ الْاَرْضِ فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللّٰهِ بَقَرَةٌ تَکَلَّمُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاِنِّیْ اُوْمِنُ بِهٖ اَنَا وَاَبُوْ بَکْرٍ وَّعُمَرُ وَمَا هُمَا ثَمَّ وَقَالَ بَیْنَمَا رَجُلٌ فِیْ غَنَمٍ لَهٗ اِذْ عَدَا الذِّئْبُ عَلٰی شَاةٍ مِّنْهَا فَاَخَذَهَا فَاَدْرَکَهَا صَاحِبُهَا فَاسْتَنْقَذَهَا فَقَالَ لَهُ الذِّئْبُ فَمَنْ لَّهَا یَوْمَ السَّبُعِ یَوْمَ لَا رَاعِیَ لَهَا غَیْرِیْ فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللّٰهِ ذِئْبٌ یَتَکَلَّمُ فَقَالَ اُوْمِنُ بِهٖ اَنَا وَاَبُوْ بَکْرٍ وَّعُمَرُ وَمَا هُمَا ثَمَّ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ

روایت ہی ابو ہریرہ سے اُسنے نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت نے اُسوقت کہ ایک شخص ہانکتا تھا ایک گائے کو ناگہان تھک گیا وہ شخص پس سوار ہوا اسپر پس بولی گائے کہ ہم نہیں پیدا کیے گئے ہیں اسکے لیے یعنی سوار ہونے کے لیے سوا اسکے نہیں کہ ہم پیدا کیے گئے ہیں واسطے کشت کار زمین کے **ف** اسمیں دلیل ہی اسپر کہ نہیں جائز ہی کہ استعمال کیے جاویں چوپائے بیچ غیر اسکے جو ظاہر ہی کہ انکے لیے پیدا کی گئے ہیں اور جو دلالت کرتا ہی اسپر ہمچنین کہا گیا ہی کہ جو سوار ہونا اُسپر نہیں ہی اور شیخ ابن حجر نے کہا کہ استدلال کیا گیا ہی ساتھ اسکے اسپر کہ چارپایہ استعمال کیے جاویں بیچ اُس چیز میں کہ جاری ہوئی ہی عادت ساتھ استعمال کرنے انکے کے اُس چیز میں اور احتمال رکھتا ہی کہ اشارہ ہی طرف اولی اور افضل کے یعنی بہتر یہ ہی کہ جن چیزوں کے لیے پیدا ہوئی ہیں یعنی اصلی جو چیز مقصود ہی اُسمیں استعمال کیے جاویں اور فی الحقیقت حصر کی مراد نہیں ہی کہ فقط کھیتی ہی میں استعمال کریں اسلیے کہ بھلا اُن چیزوں میں سے کہ پیدا کیے گئے ہیں واسطے انکے ذبح کرنا اور کھانا بھی ہی بالاتفاق پس کہا لوگوں نے یعنی جو کہ حاضر تھے از راہ تعجب کے سبحان اللہ گائے بولتی ہی یعنی حال آنکہ وہ حیوانات بے زبان سے ہی پس فرمایا آنحضرت نے پس تحقیق میں ایمان لاتا ہوں ساتھ اسکے **ف** یعنی اس بات کے کہ کلام کرنا گائے کا حق ہی اور خلجان وہم و خیال کا اعتقاد شیطان سے نہیں ہی یا اس بات کے کہ اُسنے کہا کہ مخلوق نہیں ہی مگر واسطے کھیتی کے **ت** اور ایمان لاتے ہیں ابو بکر اور عمر **ف** خاص انکے ذکر کرنا واسطے اشارہ کے ہی طرف قوت اور کمال ایمانی انکے کے اگرچہ نہیں تھا ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما نے اسکو نہ جانا اور نہ سنا اور نہ صادر ہوا تصدیق اُن دونوں کا اُسپر یعنی کیونکر فرمایا کہ ایمان لاتے ہیں اسپر ابو بکر اور عمر جواب اسکا یہ ہی کہ مراد یہ ہی کہ ایسا امر ہی کہ اُسکی شان سے یہ ہی کہ اگر مطلع ہوں وے اسپر تو ایمان لاویں اسپر اور نہ تردد اور شک کریں اسمیں **ت** اور نہیں تھے ابو بکر اور عمر اُس جگہ **ف** یعنے اُس مکان میں کہ فرمایا حضرت نے یہ کلام پس یہ مبالغہ ہی بیچ مدح اور قوت ایمانی انکی کے یعنے اگر وہ حاضر ہوتے تو احتمال تھا کہ تخصیص انکے ذکر کی سبب حضور انکے کے ہوتی اور جب مدح اور ذکر انکا اس بات میں غائبانہ کیا تو اسکو بڑا دخل ہوا مقصود میں اور یہ تکرار دلیل ہوا اسپر کہ یہ ذکر بسبب کمال اور قوت ایمانی انکے کے ہی فافہم **ت** اور کہا ابو ہریرہ نے اُسوقت کہ ایک شخص تھا اپنی ریوڑ میں ناگہان حملہ کیا بھیڑیے نے ایک

بکری پر بولو مین سے پس پکڑا بھیڑیے نے بکری کو پس پہونچا بکری پر مالک اسکا اور چھڑالیا بکری کو بھیڑیے سے پس کہا اُس شخص سے بھیڑیے نے کہ پس کون نگہبان ہوگا
اس بکری کا یعنے جس اس بکری کا دن سبع کے اُس دن کہ نہین ہوگا کوئی چرانیوالا اُسکا سوائے میرے ف ح لفظ یوم السبع ساتھ جزم ب
اور پیش اسکے دونون طرح روایت کیا گیا ہے اور متعدد اور جماعت آئی ہین اُسکے بیان مین قول پر ساتھ جزم کے کہا ہے علماء نے کہ مراد اُس سے فتنہ
ہین کہ لوگ آپسمین جنگ کرینگے اور بکریان بغیر چرانیوالے کے چھوڑ دینگے اور سبع اور سباع بمعنے ترک اور اہمال چھوڑ دینگے آیا ہے اور سبع بمعنے مہمل کے آیا ہے اور چونکہ بغیر چرانیوالے
چھوڑی جاوینگے گویا چرانیوالے انکے بھیڑیے ہونگے پس یہ خبر دی بھیڑیے نے ساتھ وجود شدائد اور فتنون کے کہ واقع ہونگے اور بعضون نے کہا کہ یوم السبع ساتھ
جزم کے نام ایک عید کا ہے کہ انکے لیے تھی جاہلیت مین یعنے حالت کفر مین کہ جمع ہوتے تھے اسمین واسطے موسم کے کہ بازار لگتا تھا انکو ہر چیز سے اور چھوڑ دیتے تھے اسمین
مواشی کو پس کھا لیتے تھے اسکو بھیڑیے پس گویا خبر دی بھیڑیے نے گذشتہ سے کہ اُس روز کون نگہبان بکریون کا ہوتا تھا کہ آج نگہبانی اُنکی کرتا ہے تو یا روز عید کا کہ باقی
اور دائم ہے کون نگہبانی اُنکی اُس روز کریگا اور بیرساتھ پیش کے سبع کے معنے درندے کے ہے اور یہی اعنیش معانی کا احتمال رکھتا ہے اور راجح اُنکی طرف ہو سکتا ہے اور
بعضون نے کہا کہ ساتھ پیش کے ہے بمعنے روز عید کے ہے اور مشارق مین کہا کہ بعضون نے کہا کہ یہ لفظ یوم السبع ہے ساتھ ی کے بمعنے ضایع ہونے کے اور سبع
بمعنے ضیاع کے ہے ق پس کہا لوگون نے ازراہ تعجب کے کہ سبحان اللہ بھیڑیا بولتا ہے پس فرمایا آنحضرت نے کہ ایمان لاتا ہون مین اسپر اور ابو بکرؓ اور عمرؓ اور
نہین تھے وہ دونون اُس جگہ روایت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنِّیْ لَوَاقِفٌ فِیْ قَوْمٍ فَدَعَوُا اللّٰہَ لِعُمَرَ وَ**
قَدْ وُضِعَ عَلٰی سَرِیْرِہٖ اِذَا رَجُلٌ مِّنْ خَلْفِیْ قَدْ وَضَعَ مِرْفَقَہٗ عَلٰی مَنْکِبِیْ یَقُوْلُ یَرْحَمُکَ اللّٰہُ اِنِّیْ لَاَرْجُوْ اَنْ یَّجْعَلَکَ اللّٰہُ مَعَ صَاحِبَیْکَ
لِاَنِّیْ کَثِیْرًا مَّا کُنْتُ اَسْمَعُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ کُنْتُ وَاَبُوْبَکْرٍ وَّعُمَرُ وَفَعَلْتُ وَاَبُوْبَکْرٍ وَّعُمَرُ وَانْطَلَقْتُ
وَاَبُوْبَکْرٍ وَّعُمَرُ وَدَخَلْتُ وَاَبُوْبَکْرٍ وَّعُمَرُ وَخَرَجْتُ اَبُوْبَکْرٍ وَّعُمَرُ فَالْتَفَتُّ فَاِذَا عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ مُّتَّفَقٌ عَلَیْہِ
اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا تحقیق مین البتہ کھڑا تھا ایک قوم مین یعنے حضرت عمرؓ کی وفات کے روز پس دعا سے خیر کی اُس قوم نے واسطے عمرؓ کے اس حالمین کہ تحقیق رکھے
گئے تھے عمرؓ اپنے تخت پر یعنے نہلانے کے لیئے بعد وفات کے اور حاضر تھی اُن پر ایک جماعت انکے یارون مین سے ناگہان ایک شخص نے پیچھے میرے سے تحقیق رکھی
کہنی اپنی میرے مونڈھے پر کہتا ہے وہ شخص یعنے خطاب کرکے عمرؓ کیطرف رحمت کرے تجکو اللہ بلاشبہ مین البتہ امید رکھتا ہون یہ کہ کر دالے تجکو اللہ تعالی ساتھ
دونون یار تمہارے کے یعنے آنحضرت کے اور ابی بکرؓ کے قبر مین یا جنت مین اسواسطے کہ مین بہت تھا سنتا آنحضرت سے فرماتے تھے مین اور ابو بکرؓ تھے فلانے مکان
مین اور ابو بکرؓ اور عمرؓ اور کیا مین نے اور ابو بکرؓ اور عمرؓ نے یعنے فلانا امر امور عبادت سے یا رسوم عبادت سے اور چلا مین اور ابو بکرؓ اور عمرؓ یعنے طرف فلانے
مکان کے اور داخل ہوا مین اور ابو بکرؓ اور عمرؓ یعنے مسجد وغیرہ مین اور نکلا مین اور ابو بکرؓ اور عمرؓ یعنے گھر وغیرہ سے کہا ابن عباسؓ نے پس پیچھے پھر کر دیکھا مین نے پس ناگہان
وہ شخص علی مرتضی تھے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

الفصل الثانی

فصل دوسری **عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ**
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَہْلَ الْجَنَّۃِ لَیَتَرَاءَوْنَ اَہْلَ عِلِّیِّیْنَ کَمَا تَرَوْنَ الْکَوْکَبَ الدُّرِّیَّ فِیْ اُفُقِ السَّمَاءِ وَاِنَّ
اَبَابَکْرٍ وَّعُمَرَ مِنْہُمْ وَاَنْعَمَا رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ وَرَوٰی نَحْوَہٗ اَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ روایت ہے ابی سعید خدری سے
کہ آنحضرت نے فرمایا کہ بہشتے البتہ دیکھینگے اہل علیین کو یعنے دیکھیگا بعض اُنکا بعض کو یعنے مقام اور مرتبہ اُنکے کو نہایت بلندی مین جیسا کہ
دیکھتے ہو تم بہت روشن ستارہ کو کنارہ آسمان مین کہ ستارہ کنارہ آسمان مین بہت روشن معلوم ہوتا ہے اور بلاشبہ ابو بکرؓ اور عمرؓ اہل علیین مین سے ہونگے اور
زیادہ ہین یہ دونون بسبب اور رتبہ مین اور بڑھ گئے ہین مرتبہ مین اس سے کہ ہو وین وہ اہل علیین سے ف ح علیین ساتھ بڑھ کسر لام کے ہے اور تشدید ی پہلی اور جزم دوسری
کے ایک مقام ہے ساتوین آسمان مین کہ چڑھتی ہین اُسکی طرف ارواحین مومنون کی اور بعضون نے کہا کہ نام ہے دیوان ملائکہ حفظہ کا کہ اوٹھاتے

جاتے ہیں اس کی طرف اعمال صالحہ انکے اور لفظ دری ساتھ پیش دال اور زیر یا تشدید کے اور یہی نسبت کے ہے تشبیہ دی ساتھ قدر کے یعنی مروارید کے جو روشنی اور صفائی کے ہو تجبہ نقل کی یہ بغوی نے شرح السنۃ میں ساتھ اسناد اپنے کے اور روایت کی مانند اسکے ابو داؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے **وعن انس** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَبُوْبَکْرٍ وَّعُمَرُ سَیِّدَا کُہُوْلِ اَہْلِ الْجَنَّۃِ مِنَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ اِلَّا النَّبِیِّیْنَ وَالْمُرْسَلِیْنَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ عَنْ عَلِیٍّ اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ابو بکر اور عمر دونوں سردار ہیں ادھیڑوں اہل بہشت کے پہلوں میں سے اور پچھلوں میں سے سوائے انبیا کے اور پیغمبروں کے نقل کی یہ ترمذی نے اور ابن ماجہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے **ف** مرد وصف کرنا لوگوں کا ساتھ ادھیڑ ہونے کے باعتبار حال انکے کے دنیا میں ہے ورنہ بہشت میں ادھیڑ نہیں ہونیکا بلکہ سب جوان ہیں کہ ادھیڑ مرے دنیا میں اور پہلوں سے مراد ہیں اگلی امتوں کے لوگ پس ہونگے افضل اصحاب کہف اور مومن آل فرعون سے اور خضر سے بھی بموجب قول انکے کہ ولی کہا ہے انکو اور پچھلوں سے مراد ہیں اولیا اور علما اور شہدا اس امت کے اور نبیوں اور رسولوں کے استثنا کرنے سے نکل گئے عیسیٰ اور ایسے ہی خضر بموجب قول انکے کہ نبی کہا ہے انکو **وعن حذیفۃ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَا اَدْرِیْ مَا بَقَائِیْ فِیْکُمْ فَاقْتَدُوْا بِاللَّذَیْنِ مِنْ بَعْدِیْ اَبِیْ بَکْرٍ وَّعُمَرَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے حذیفہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق میں نہیں جانتا میں کتنی ہے زندگانی اور باقی رہنا میرا درمیان تمہارے یعنی کہ مدت ہے پس ابتا ہیں پیروی کرو ان دو شخصوں کی کہ پیچھے میرے دو خلیفہ میرے ہونگے کہ وہ ابو بکر اور عمر ہیں نقل کی یہ ترمذی نے **وعن انس** قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ لَمْ یَرْفَعْ اَحَدٌ رَاْسَہٗ غَیْرُ اَبِیْ بَکْرٍ وَّعُمَرَ کَانَا یَتَبَسَّمَانِ اِلَیْہِ وَیَتَبَسَّمُ اِلَیْہِمَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ہٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے انس سے کہ کہا تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب داخل ہوتے مسجد میں نہ اٹھاتا کوئی یعنی صحابہ میں سے سر اپنا یعنی مارے ہیبت کے اور بپاس ادب کے سوائے ابی بکر اور عمر کے تھے یہ دونوں مسکراتے تھے دیکھ کر طرف آنحضرت کے اور مسکراتے تھے آنحضرت دیکھ کر طرف انکے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے **ف** یہ خاصیت محبت اور عادت محبوبوں کی ہے کہ جب آپس میں ایک کی دوسرے پر نظر پڑتی ہے تو بے اختیار مسکرانے لگتے ہیں اور شاد ہو جاتے ہیں **وعن ابن عمر** اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَرَجَ ذَاتَ یَوْمٍ وَّدَخَلَ الْمَسْجِدَ وَاَبُوْبَکْرٍ وَّعُمَرُ اَحَدُہُمَا عَنْ یَّمِیْنِہٖ وَالْاٰخَرُ عَنْ شِمَالِہٖ وَہُوَ اٰخِذٌ بِاَیْدِیْہِمَا فَقَالَ ہٰکَذَا نُبْعَثُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ہٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلے ایک روز یعنی حجرہ شریف سے اور داخل ہوئے مسجد میں اور ابو بکر اور عمر ایک دونوں میں سے داہنی طرف آنحضرت کے تھے اور دوسرے بائیں طرف انکے اور آنحضرت پکڑے ہوئے تھے ہاتھ دونوں صاحبوں کے پس فرمایا آنحضرت نے کہ اسی طرح اٹھائے جاوینگے ہم یعنی قبروں سے نکلیں گے طرف محشر کے روز قیامت کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے **وعن عبد اللّٰہ بن حنطب** اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاٰی اَبَابَکْرٍ وَّعُمَرَ فَقَالَ ہٰذَانِ السَّمْعُ وَالْبَصَرُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ مُرْسَلًا اور روایت ہے عبد اللہ ابن حنطب تابعی سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا ابا بکر صدیق اور فاروق کو پس فرمایا آنحضرت نے کہ یہ دونوں بمنزلہ شنوائی اور بینائی کے ہیں نقل کی یہ ترمذی نے بطریق ارسال کے **ف** یعنی یہ دونوں درمیان مسلمانوں کے مشابہ کان اور آنکھ کے ہیں جسد میں نسبت تمام اعضا کے شرف اور نفاست میں یا دور ہیں بعض نے کہا کہ بعضوں نے کہا کہ مثل انکے دین میں بمنزلہ سمع و بصر کے ہے جسد میں یا یہ نسبت ہے بمنزلہ سمع اور بصر کے ہیں کہ سنتا ہوں میں بواسطہ انکے اور دیکھتا ہوں میں بواسطہ انکے اور یہ مضمون راجع ہوتا ہے طرف معنے وزارت و وکالت کے یا مراد بیان کرنا خدمت حرص انکی کا اوپر شنیدن حق کے اور اتباع اسکی کے اور مشاہدہ حق کے انفس اور آفاق میں **وعن ابی سعید الخدری** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ نَّبِیٍّ اِلَّا وَلَہٗ وَزِیْرَانِ مِنْ اَہْلِ السَّمَآءِ وَوَزِیْرَانِ مِنْ اَہْلِ الْاَرْضِ فَاَمَّا وَزِیْرَایَ مِنْ اَہْلِ السَّمَآءِ فَجِبْرِیْلُ وَمِیْکَائِیْلُ وَاَمَّا وَزِیْرَایَ

مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ فَاَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابو سعید خدریؓ سے کہا اسنے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ نہیں ہے کوئی پیغمبر مگر واسطے اسکے ہوتے ہیں دو وزیر آسمانوں کے فرشتوں میں سے کہ امداد و اعانت کرتے ہیں اسکی عالم ملکوت سے اور دو وزیر
ہوتے ہیں زمین والوں میں سے ف یعنے اسکے یاروں میں سے کہ خدمت اور نصرت اسکی کرتے ہیں عالم ناسوت میں اور جب درپیش
آتا ہے اسکو کوئی امر تو مشورہ کرتا ہے انسے جیسے کہ بادشاہ کو کوئی امر مشکل درپیش آتا ہے تو مشورہ کرتا ہے اپنے وزیروں سے ت پس دو وزیر میرے آسمان والوں میں سے
پس جبرئیلؑ اور میکائیلؑ ہیں ف اسمیں دلیل ظاہر ہے اسپر کہ آنحضرت افضل ہیں جبرئیلؑ اور میکائیلؑ سے ت اور دو وزیر میرے زمین والوں میں
سے پس ابوبکرؓ اور عمرؓ ہیں نقل کی یہ ترمذی نے ف اسمیں دلالت ظاہر ہے اسپر کہ یہ دونوں صاحب افضل ہیں اور صحابہ میں سے حالانکہ صحابہ افضل
ہیں ہماری امت میں اور دلالت ہے اسپر کہ ابوبکرؓ افضل ہیں عمرؓ سے اسلئے کہ واو اگرچہ ہے مطلق جمع کے لئے ولیکن ترتیب اسکی لفظ کلام حکیم میں ضرور ہے
کہ اسکے لئے اثر عظیم ہو وَعَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُ كَاَنَّ مِيْزَانًا نَزَلَ
مِنَ السَّمَاءِ فَوُزِنْتَ اَنْتَ وَاَبُوْبَكْرٍ فَرَجَحْتَ اَنْتَ وَوُزِنَ اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ فَرَجَحَ اَبُوْبَكْرٍ وَوُزِنَ عُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَحَ عُمَرُ ثُمَّ رُفِعَ الْمِيْزَانُ فَاسْتَاءَ لَهَا
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِيْ فَسَاءَهُ ذٰلِكَ فَقَالَ خِلَافَةُ نُبُوَّةٍ ثُمَّ يُؤْتِي اللّٰهُ الْمُلْكَ مَنْ يَّشَاءُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ
اور روایت ہے ابی بکرہؓ سے یہ کہ ایک شخص نے کہا پیغمبر خدا صلعم سے کہ خواب میں دیکھا میں نے کہ گویا ایک ترازو اُتری ہے آسمان سے پس تولے گئے آپ اور ابوبکرؓ
پس غالب ہوئے آپ اور تولے گئے ابوبکرؓ اور عمرؓ پس غالب آئے ابوبکرؓ اور تولے گئے عمرؓ اور عثمانؓ پس غالب آئے عمرؓ پھر اٹھائی گئی ترازو ف اور اس شخص نے جو تُلنا
حضرت علیؓ اور عثمانؓ کا نہ دیکھا گویا اسمیں اشارہ ہے اسکی طرف کہ ان دونوں صاحبوں کے تفاضل میں اختلاف ہے سلف میں جیسا کہ کتب کلامیہ میں مذکور ہے
ت پس غمگین ہوئے آنحضرت بسبب اس خواب دیکھنے اس شخص کے جبکہ راوی نے تفسیر کی ساتھ قول اپنے کے پس غمگین کیا آنحضرت کو اس کہنے نے ف
یعنے بسبب اسکے کہ معلوم کیا آنحضرت نے کہ تعبیر اسکی یہ ہے کہ بعد خلافت عمرؓ کے ظہور فتنوں کا ہوگا اور رتبے امور کے پست ہو جاوینگے ت پس فرمایا آنحضرت
نے کہ یہ تولنے دیکھنا خلافت نبوت ہے یعنے ان دونوں صاحبوں کی خلافت خلافت نبوت ہے کہ اسمیں اصلا آمیزش بادشاہت اور خلاف نہوگا پھر دیگا
اللہ تعالے ملک جسکو چاہیگا نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے ف تعبیر کی آنحضرت نے اٹھ جانے ترازو کی یہ کہ زمانہ خلافت کا خالص اور منتہی ہوگا
ابوبکرؓ اور عمرؓ پر کہ اتفاق ہوگا اسپر اور بعد اسکے آمیزش بادشاہت کی ہوگی اور کچھ خلاف اور بے انتظامی راہ پاویگی اور بعد از خلافت چاروں کے بادشاہت
ہوگی گزندہ جیسا کہ حدیث میں آیا ہے اور سمجھنا اس تعبیر کا اٹھ جانے میزان کے سے اس سبب سے کیا کہ آپس میں تولنا رعایت کیا جاتا ہے ان چیزوں میں کہ آپس میں
نزدیک ایک دوسرے کے ہیں اور جب آپس میں بعید اور متباین ہوئیں تو آپس میں تولنا کچھ معنے نہیں رکھتا پس اٹھایا گیا اور برطرف کیا گیا آپس میں تولنا
پس یہ خواب دلالت کرتا ہے اوپر انحطاط امر خلافت کے بعد از ابوبکرؓ اور عمرؓ کے اور معنے غالب آنے ہر ایک کے دوسرے پر میزان میں یہ ہیں
کہ راجح افضل ہے مرجوح سے

الفصل الثالث فصل تیسری

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ يَطَّلِعُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَاطَّلَعَ اَبُوْبَكْرٍ ثُمَّ قَالَ يَطَّلِعُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَاطَّلَعَ عُمَرُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ روایت ہے ابن مسعودؓ سے کہ تحقیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی صحابہ کو کہ پیدا ہوگا اور آویگا تمپر ایک
شخص اہل بہشت میں سے پس آئے ابوبکرؓ پھر فرمایا کہ آویگا تمپر ایک شخص اہل بہشت میں سے پھر آئے عمرؓ نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے ف
مروی ہیں بشارت جنت کی ایک جماعت کے لئے اصحاب میں سے واقع ہوئی ہے اور چونکہ اس حدیث میں واسطے ابوبکرؓ اور عمرؓ کے اکیلی واقع ہوئی ہے اس فصل میں ذکر کی
وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ بَيْنَا رَأْسُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حِجْرِيْ فِيْ لَيْلَةٍ ضَاحِيَةٍ اِذْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ يَكُوْنُ

لَا تُحْصَى لِلْحَسَنَاتِ عَدَدَ نُجُوْمِ السَّمَاءِ قَالَ نَعَمْ عُمَرُ قُلْتُ فَأَيْنَ حَسَنَاتُ أَبِيْ بَكْرٍ قَالَ إِنَّمَا جَمِيْعُ حَسَنَاتِ عُمَرَ حَسَنَةٌ وَاحِدَةٌ مِنْ حَسَنَاتِ أَبِيْ بَكْرٍ رَوَاهُ رَزِيْنٌ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا اس وقت کہ سر مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا میری گود میں تھا بیچ چاندنی رات کے تو کہا میں نے یا رسول اللہ کیا ہونگی کسی کے لیے نیکیاں موافق گنتی ستاروں آسمان کے فرمایا کہ ہاں وہ عمرؓ ہے کہ نیکیاں اسکی موافق گنتی آسمان کے ستاروں کے ہیں کہا میں نے پس کیا حال ہے ابو بکرؓ کی نیکیوں کا فرمایا آنحضرت نے نہیں ہیں تمام نیکیاں عمرؓ کی مگر مانند ایک نیکی کے ابو بکرؓ کی نیکیوں میں سے نقل کی یہ رزین نے **ف** یعنی ابو بکرؓ کی نیکیاں انکی نیکیوں سے کہیں زیادہ ہیں اور اگر فرض کیا جاوے کہ نیکیاں عمرؓ کی ابو بکرؓ کی نیکیوں سے زیادہ ہوں تو بھی ابو بکرؓ افضل ہیں بسبب قوت حسنات انکی کے ازروے کیفیت اور نفاست کے بسبب پائے جانے کمال اخلاص اور شہود و معرفت کے جیسے کہ روایت کیا ہے ایک حدیث سے کہ نہیں ہے فضیلت ابو بکرؓ کی تم پر بسبب کثرت نماز اور روزہ کے بلکہ بسبب اس چیز کے کہ رکھی گئی ہے انکے دل میں ذکر کیا ہے اس حدیث کو غزالی نے

بَابُ مَنَاقِبِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

یہ باب ہے بیچ مناقب عثمان رضی اللہ عنہ کے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُضْطَجِعًا فِيْ بَيْتِهِ كَاشِفًا عَنْ فَخِذَيْهِ اَوْ سَاقَيْهِ فَاسْتَأْذَنَ اَبُوْ بَكْرٍ فَاَذِنَ لَهُ وَهُوَ عَلٰى تِلْكَ الْحَالِ فَتَحَدَّثَ ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ فَاَذِنَ لَهُ وَهُوَ كَذٰلِكَ فَتَحَدَّثَ ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُثْمَانُ فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَوّٰى ثِيَابَهُ فَلَمَّا خَرَجَ قَالَتْ عَائِشَةُ دَخَلَ اَبُوْ بَكْرٍ فَلَمْ تَهْتَشَّ لَهُ وَلَمْ تُبَالِهِ ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ فَلَمْ تَهْتَشَّ لَهُ وَلَمْ تُبَالِهِ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ فَجَلَسْتَ وَسَوَّيْتَ ثِيَابَكَ فَقَالَ اَلَا اَسْتَحْيِيْ مِنْ رَجُلٍ تَسْتَحْيِيْ مِنْهُ الْمَلٰئِكَةُ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ اِنَّ عُثْمَانَ رَجُلٌ حَيِيٌّ وَاِنِّيْ خَشِيْتُ اِنْ اَذِنْتُ لَهُ عَلٰى تِلْكَ الْحَالَةِ اَنْ لَا يَبْلُغَ اِلَيَّ فِيْ حَاجَتِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم لیٹے ہوئے اپنے گھر میں کھولے ہوئے رانیں اپنی یا پنڈلیاں اپنی **ف** کہا نووی نے کہ دلیل پکڑا ہے اس حدیث کو مالکیوں وغیرہ نے کہ جو کہتے ہیں ران ستر نہیں حالانکہ یہ حدیث دلیل نہیں ہو سکتی اسلئے کہ شک کیا ہے راوی نے عضو کھلے ہوئے میں کہ آیا وہ رانیں تھیں یا پنڈلیاں پس لازم نہیں آتا ہے اس سے جزم جواز کھولنے ران کا اور ممکن ہے یہ کہ جو مراد کھولنے ران کے سے کھولنا اسکا قمیص سے نہ ازار سے یعنی تہبند بندھا ہوا تھا اور دامن قمیص کا اسپر نہ تھا سمٹا ہوا تھا جیسے کہ آگے آتا ہے کلام عائشہؓ کا کہ مشعر ہے اسپر اور یہی ظاہر ہے آنحضرت کے احوال سے در حالت مخالطت کے ساتھ اہل و اصحاب کے **ترجمہ** پس اذن چاہا ابو بکرؓ نے آنیکے لیے پس اذن دیا آنحضرتؐ نے انکو حالانکہ وہ اسی حال پر تھے یعنی زانو کھلی پنڈلی وغیرہ پس باتیں کیں ابو بکرؓ نے یعنی بیٹھنا ابو بکرؓ کا کچھ دیر تک ہوا پھر اذن چاہا آنیکا عمرؓ نے پس اذن دیا آنحضرت نے عمرؓ کو اور آنحضرت اسی حال پر تھے پس باتیں کیں عمرؓ نے پھر اذن چاہا عثمانؓ نے یعنی اور آنے پس اٹھ بیٹھے آنحضرت اور درست کئے کپڑے اپنے **ف** اسمیں اشارہ ہے طرف اسکے کہ نہیں تھے کھولے ہوئے نفس ایک دونو عضووں میں سے بلکہ سوائے تہبند کے اور کپڑا نہ تھا اسلئے نہ کہا و ستر فخذہ پس اٹھ گیا ساتھ اسکے اشکال اور دفع ہوگیا استدلال مذکور واللہ اعلم بالاحوال **ت** پس جبکہ نکلے یعنی عثمانؓ اور وہ کہ ساتھ انکے تھے بالتقدیر یہ ہی پس جگہ نکلی تو ہم کہا عائشہؓ نے کہ داخل ہوئے ابو بکرؓ پس نہ جنبش کی آپنے واسطے انکے اور نہ پروا کی آپنے انکی یعنی یوں ہی لیٹے رہے اور کپڑے نہ سمیٹے پھر داخل ہوئے عمرؓ پس نہ حرکت کی آپنے واسطے انکے اور نہ پروا کی آپنے انکی پھر داخل ہوئے عثمانؓ پس اٹھ بیٹھے آپ اور درست کئے کپڑے آپنے اپنے پس فرمایا آنحضرت نے کیا حیا نہ کروں میں اس شخص سے کہ حیا کرتے ہیں اس سے فرشتے **ف** کہا نووی نے کہ اسمیں فضیلت ظاہر ہے عثمانؓ کی اسلیے کہ حیا اچھی صفت ہے صفتوں ملائکہ کے سے وہ انکے لئے ثابت ہوئی کہا مظہر نے کہ اسمیں دلیل ہے اوپر توقیر عثمانؓ کے نزدیک آنحضرت کے لیکن اس سے کچھ ابو بکرؓ اور عمرؓ کے منصب میں نزدیک آنحضرت کے فرق نہیں آتا اور کم التفاتی آپکی نسبت انکے لازم منسوق آتی اسلئے کہ محبت جب کامل اور وحدت ہوتی ہے تو تکلف اٹھ جاتا ہے جیسے کہ کہا گیا ہے اذا حصلت الالفة بطلت الکلفة کتابوں میں نفس غلب

ہوگئی ہو یہ حدیث کہ دلیل ہوئی ان معذوں صاحبوں کی فضیلت پر مگر چونکہ ظاہر مجھی جاتی ہے اس سے تعظیم اور توقیر عثمانؓ کی ذکر کی گئی یہ انکی مناقب کے باب میں حقیقت یہ ہے
میں جسمیں جو صفت غالب ہوتی تھی اسکی رعایت آنحضرتؐ فرماتے تھے حضرت عثمانؓ میں صفت حیا غالب تھی اس سے لحاظ انکا کرتے تھے اور ان صاحبوں سے
بے تکلفی تھی انسے معاملہ بے تکلفی کا رکھتے تھے اور ملائکہ نے جن مواضع میں حضرت عثمانؓ سے حیا کی ہے از انجملہ حضورؐ نے ایک جگہ یہ نقل کی ہے کہ حضرت عثمانؓ
بیچ مدینہ کے ایک قصہ میں جو آگے بڑھے تو انکا سینہ کھلا ہوا تھا پس ملائکہ پیچھے ہٹ گئے پس حکم کیا انکو آنحضرتؐ نے سینہ کے ڈھانکنے کا پس عود کیا ملائکہ نے
اپنی جگہ پس پوچھا انسے آنحضرتؐ نے سبب انکے ہٹ جانیکا انھوں نے کہا کہ بسبب حیاء عثمانؓ کے ہٹ گئے تھے ت اور ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ فرمایا آنحضرتؐ نے تحقیق
عثمانؓ ایک مرد بہت شرمناک ہے اور تحقیق میں ڈرا کہ اگر اذن دوں میں عثمانؓ کو آنیکا اس حالت پر یعنے حالت کھلے رہنے پنڈلی یاران پر بیکنہ ہو پہنچے طرف
میری بیچ حاجت طلبی کے یعنے ڈرا میں کہ اگر مجھکو اس حالت پر دیکھیگا تو بسبب کثرت شرم اور غلبہ ادب میرے پاس نہیں آسکیگا اور عرض حال نہیں کرسکیگا کذا نقل کیا گیا ہے

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ نَبِيٍّ رَفِيْقٌ وَرَفِيْقِيْ يَعْنِيْ فِي الْجَنَّةِ عُثْمَانُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَلَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِالْقَوِيِّ وَهُوَ مُنْقَطِعٌ روایت ہے طلحہ بن عبید اللہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ واسطے ہر پیغمبر کے رفیق یعنے ہمراہی اور یار مہربان ہے اور
رفیق میرا یعنے بہشت میں عثمانؓ ہے ف یعنے فی الجنۃ جملہ معترضہ ہے درمیان مبتدا خبر کے کلام طلحہ کا یا اور کسی راوی کا کہ قرینہ سے سمجھ کر بیان کیا پھر یہ نہیں
منافی ہے اسکے کہ ہو انکا کوئی اور بھی رفیق سوائے عثمانؓ کے جیسکہ وارد ہوا ہے ابن مسعودؓ سے روایت طبرانی میں کہ ہر نبی کے لئے مخصوص ہے اسکے اصحاب میں سے
اور میرے مخصوص میرے اصحاب میں سے ابو بکرؓ اور عمرؓ ہیں ہاں البتہ اس سے یہ معلوم ہوا کہ ہر نبی کے لئے ایک رفیق تھا اور آنحضرتؐ کے بھی رفیق نقل کی یہ ترمذی نے
اور نقل کی یہ ابن ماجہ نے ابی ہریرہؓ سے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہے اور نہیں ہے اسناد اسکے قوی اور یہ منقطع ہے ف غرابت نہیں منافی ہے صحت کو اسلئے
کہا نہیں ہے اسناد اسکے قوی اور یہ حدیث یعنے اسناد اسکے منقطع ہے پس حاصل ہوا اس سے یہ کہ حدیث ضعیف ہے لیکن اعتبار کیجاتی ہے تو بیچ فضائل کے
اور موید ہے اسکے وہ روایت کہ نقل کی ہے ابن عساکر نے ابو ہریرہؓ سے مرفوع لکل نبی خلیل فی امتہ وان خلیلی عثمان بن عفانؓ

وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ خَبَّابٍ قَالَ شَهِدْتُّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَحُثُّ عَلٰى جَيْشِ الْعُسْرَةِ فَقَامَ عُثْمَانُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَيَّ مِائَةُ بَعِيْرٍ بِاَحْلَاسِهَا وَاَقْتَابِهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ حَضَّ عَلَى الْجَيْشِ فَقَامَ عُثْمَانُ فَقَالَ عَلَيَّ مِائَتَا بَعِيْرٍ بِاَحْلَاسِهَا وَاَقْتَابِهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ حَضَّ عَلَى الْجَيْشِ فَقَامَ عُثْمَانُ فَقَالَ عَلَيَّ ثَلٰثُ مِائَةِ بَعِيْرٍ بِاَحْلَاسِهَا وَاَقْتَابِهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاَنَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْزِلُ عَنِ الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُوْلُ مَا عَلٰى عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هٰذِهٖ مَا عَلٰى عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هٰذِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عبد الرحمن بن خباب سے کہ کہا حاضر ہوا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس اس حالت میں کہ وہ رغبت دلاتے تھے یعنے لوگوں کو اوپر خرچ کرنیکے لشکر تبوک پر کہ اسکو جیش العسرۃ کہتے ہیں ف عسرۃ کہتے ہیں تنگی کو جیسکہ
جیش العسرۃ اسکو اسلئے کہتے ہیں کہ انمیں مسلمان بڑی تنگی اور سختی میں تھے بسبب اسکے کہ مسلمان تھوڑے تھے اور کافر بہت اور مسافت راہ دور دراز
تھی اور تھا وہ بیچ زمانہ شدت گرمی کے اور ایام قحط کے اور کمی زاد راہ اور پانی کے اور سواری کے اور کمی کھانے اور پانی کی ایسی تھی کہ بیچ درختوں کے کھاتے تھے
اور اونٹ جو ذبح کرتے تھے انکی اوجھ نچوڑتے تھے اور منہ تر کرتے تھے غرضکہ بے سامانی اور تنگی حد سے زیادہ تھی اسمیں اسلئے یہ نام اسکا ہوا ت پس کھڑے ہوئے عثمانؓ
اور عرض کیا یا رسول اللہ میرے ذمہ میں ہیں سو اونٹ مع جھولوں اور کجاوں انکے کے یعنے سو اونٹ مع سامان کے دونگا بیچ راہ خدا کے پھر رغبت دلائی
آنحضرتؐ نے اوپر سامان درست کرنے لشکر کے یعنے اس مکان میں یا اور وقت پس کھڑے ہوئے عثمانؓ اور کہا میرے ذمہ میں ہیں دو سو اونٹ مع جھولوں اور کجاوں انکے کے

بیچ راہ خدا کے ف ع یعنی سوائے اُن سو کے دوسو اور بھی نہ اُن سمیت جیسے کہ ظاہر ہوتا ہے واللہ اعلم ت پھر رغبت دلائی آنحضرت نے اوپر سامان
درست کرنے لشکر کے پس کھڑے ہوئے عثمان اور کہا میرے ذمہ ہیں تین سو اونٹ مع جھولوں اور کجاووں اُنکے کے بیچ راہ خدا کے ف ع پس حضرت
عثمان نے چھ سو اونٹ اپنے ذمہ لازم کیے پہلی بار میں سو دوسری بار دو سو تیسری بار میں تین سو اور بعضی روایت میں آیا ہے کہ غزوۂ تبوک میں حضرت عثمان نے
ساڑھے نو سو اونٹ دیے اور تمام کیا ہزار کو ساتھ پچاس گھوڑوں کے اور کہا راوی نے ت پس میں نے دیکھا آنحضرت کو اُترتے تھے منبر سے اس حال میں کہ فرماتے تھے نہیں ضرر کرنے کا
عثمان کو وہ چیز کہ کریں تمام عمر میں بعد اس نیکی کے کوئی نہیں ضرر عثمان کو وہ چیز کہ کریں بعد اسکے ف ع یعنی نیکی مکفر ہے اُنکے گناہوں گذشتہ کے ساتھ زیادتی ہے ایسوں آئندہ
اُنکی کے جیسے کہ وارد ہوا ہے بیچ ثواب نماز جمعہ کے اور مکرر فرمایا یہ تاکید کے لیے اور اسمیں اشارہ ہے طرف بشارت کے اُنکے لیے ساتھ خاتمہ بخیر ہونے کے اور کہا مظہر نے یعنی
ضرر نہیں ہے اُس پر کہ نہ کریں بعد اسکے قسم نوافل سے نفل اسلیے کہ یہ نیکی کافی ہے اُنکو تمام نوافل سے وعن عبد الرحمن بن سمرة
قال جاء عثمان الى النبي صلى الله عليه وسلم بالف دينار في كمه حين جهز جيش العسرة فنثرها في حجره فرأيت
النبي صلى الله عليه وسلم يقلبها في حجره وهو يقول ما ضر عثمان ما عمل بعد اليوم مرتين رواه احمد اور
روایت ہے عبد الرحمن بن سمرہ سے کہ کہا لائے عثمانؓ نزدیک آنحضرت کے ہزار دینار اپنی آستین میں اُسوقت کہ سامان تیار کیا آنحضرت نے یا عثمانؓ نے لشکر
تبوک کا پس بکھیرے ہزار دینار حضرت کی گود میں پس دیکھا میں نے آنحضرت کو کہ اُلٹ پلٹ کرتے تھے اُنکو اپنی گود میں اور فرماتے تھے نہیں ضرر کرینگے
عثمانؓ کو وہ گناہ کہ کریں بعد عمل آج کے دن کے یعنی نہیں ضرر کرینگے اُنکو گناہ سابق اور لاحق دو بار فرمایا یہ کلمہ نقل کی یہ احمد نے ف ع ریاض میں
عبد الرحمن بن عوف سے آیا ہے کہ کہا حاضر ہوا میں آنحضرت کے پاس اس حال میں کہ لائے عثمانؓ بن عفان جیش العسرۃ نو سو اوقیہ سونے کے اخرجہ الحافظ
السلفی اور یہ اختلاف روایات باہم ولا تناقض روایات میں اور تطبیق انمیں اسطرح ہو سکتی ہے کہ پہلے حضرت عثمانؓ نے چھ سو اونٹ معہ جھولوں کجاووں کے
دیے ہوں جیسے کہ پہلی حدیث میں گذرا پھر لائے ہوں ہزار دینار واسطے خرچ ضروری سامانوں کے پھر جبکہ مطلع ہوا پیغمبر کہ یہ نہیں کفایت کرینگے زیادتی کی اونٹوں میں بھی کہ ہزار پورے کر دیے
اور زیادتی کی دینار میں بھی کہ نوبت اُسکی نو سو اوقیہ تک پہونچی وعن انس قال لما امر رسول الله صلى الله عليه وسلم ببيعة الرضوان كان عثمان
رسول رسول الله صلى الله عليه وسلم الى مكة فبايع الناس فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان عثمان في حاجة الله وحاجة
رسوله فضرب باحدى يديه على الاخرى فكانت يد رسول الله صلى الله عليه وسلم لعثمان خيرا من ايديهم لانفسهم رواه الترمذي
اور روایت ہے انسؓ سے کہ کہا جبکہ حکم فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو ساتھ بیعۃ الرضوان کے ف ع کہ حدیبیہ میں تھی نیچے درخت کے سال حدیبیہ میں اور
یہ نام اسکا اسلیے رکھا گیا کہ نازل ہوئی اُسکے حق میں یہ آیہ لقد رضي الله عن المؤمنين اذ يبايعونك تحت الشجرة ت تھے عثمانؓ ایلچی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے طرف اہل مکہ کے ف ح کہ بھیجا تھا اُنکو حدیبیہ سے اہل مکہ کے پاس کہ کہیں آنے دیں عمرہ کے لیے پس مشہور ہو گیا کہ مکہ والوں نے
عثمان کو مار ڈالا ت پس بیعت لی آنحضرت نے لوگوں سے یعنی بیعت خاص سبب پر پس بیعت کی صحابہ نے حضرت سے اور عثمانؓ وقت بیعت کے حاضر نہ تھے
پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق عثمان بیچ کام اللہ کے یعنی نصرت دین اُسکے کے اور کام رسول اُسکے کے ہیں پس مارا آنحضرت نے ایک ہاتھ اپنا اوپر ہاتھ
دوسرے اپنے کے ف ع یعنی اپنا ہاتھ نائب عثمانؓ کے ہاتھ کا کیا اور عثمانؓ کی طرف سے بیعت کی بعضے کہتے ہیں سیدھا ہاتھ کہ عثمانؓ کے ہاتھ کا نائب کیا وہ بایاں تھا
اور بعضے کہتے ہیں برعکس اور یہی صحیح ہے ت پس تھا ہاتھ آنحضرت کا واسطے عثمانؓ کے بہتر ہاتھوں اور صحابہ کے سے واسطے اپنے پس غائب ہونا انکا نہیں تھا سبب
نقصان اُنکے کا بلکہ سبب منقبت تھا نقل کی یہ ترمذی نے وعن ثمامة بن حزن القشيري قال شهدت الدار حين اشرف عليهم
عثمان فقال انشدكم الله والاسلام هل تعلمون ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قدم المدينة وليس بها ماء يستعذب

غَيْرَ بِئْرِ رُوْمَةَ فَقَالَ مَنْ يَّشْتَرِيْ بِئْرَ رُوْمَةَ فَيَجْعَلُ دَلْوَهٗ مَعَ دِلَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ بِخَيْرٍ لَّهٗ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ صُلْبِ مَالِيْ وَاَنْتُمُ الْيَوْمَ تَمْنَعُوْنَنِيْ اَنْ اَشْرَبَ مِنْهَا حَتّٰى اَشْرَبَ مِنْ مَّاءِ الْبَحْرِ فَقَالُوا اللّٰهُمَّ نَعَمْ فَقَالَ اُنْشِدُكُمُ اللّٰهَ وَالْاِسْلَامَ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ الْمَسْجِدَ ضَاقَ بِاَهْلِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّشْتَرِيْ بُقْعَةَ اٰلِ فُلَانٍ فَيَزِيْدُهَا فِي الْمَسْجِدِ بِخَيْرٍ لَّهٗ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ صُلْبِ مَالِيْ فَاَنْتُمُ الْيَوْمَ تَمْنَعُوْنَنِيْ اَنْ اُصَلِّيَ فِيْهَا رَكْعَتَيْنِ فَقَالُوا اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ اُنْشِدُكُمُ اللّٰهَ وَالْاِسْلَامَ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنِّيْ جَهَّزْتُ جَيْشَ الْعُسْرَةِ مِنْ مَّالِيْ قَالُوا اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ اُنْشِدُكُمُ اللّٰهَ وَالْاِسْلَامَ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلٰى ثَبِيْرِ مَكَّةَ وَمَعَهٗ اَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ وَاَنَا فَتَحَرَّكَ الْجَبَلُ حَتّٰى تَسَاقَطَتْ حِجَارَتُهٗ بِالْحَضِيْضِ فَرَكَضَهٗ بِرِجْلِهٖ قَالَ اسْكُنْ ثَبِيْرُ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَّصِدِّيْقٌ وَّشَهِيْدَانِ قَالُوا اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ شَهِدُوْا وَرَبِّ الْكَعْبَةِ اَنِّيْ شَهِيْدٌ ثَلٰثًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارَ قُطْنِيُّ

اور روایت ہے ثمامہ بیٹے حزن قشیری کے سے کہا حاضر ہوا میں حضرت عثمانؓ کے گھر میں اسوقت کہ اوپر سے جھانکا عثمانؓ نے اس قوم پر کہ انکے گھر کو گھیر رکھا تھا اور قصد انکے قتل کا رکھتے تھے پس کہا عثمانؓ نے کہ سوال کرتا ہوں میں تم سے بحق خدا اور اسلام کے آیا جانتے ہو تم کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے مدینہ میں اور نہیں تھا مدینہ میں کوئی پانی شیریں سوائے پانی کنوے رومہ کے ف ع ح رومہ ساتھ پیش را اور جزم واو کے اور بعضوں نے ہمزہ سے بھی کہا ہے کنواں بڑا جانب شمال مسجد قبلتین کے وادی عقیق میں کہ پانی اسکا نہایت شیریں اور لطیف اور پاکیزہ ہے عوام اسکو اب بیر جنت کہتے ہیں بسبب مترتب ہونے دخول جنت کے عثمانؓ کے لئے اوپر خریدنے اور وقف کرنے اسکی کے اور حضرت عثمانؓ نے خریدا تھا اسکو لاکھ درہم کو ترجمہ پس فرمایا آنحضرتؐ نے کون شخص ہے کہ خریدے بیر رومہ کو اور گردانے ڈول اپنا ساتھ ڈولوں مسلمین کے ف ع ح یعنے وقف کرے اسکو اور کرے ڈول اپنا برابر مسلمانوں کے ڈولوں کے اور اپنے ملک سے نکالدے مخصوص اپنے لئے نرکھے اور اسمیں دلیل ہے اوپر جواز وقف سقایات کے اور دلیل ہے اوپر کہ وقف کی ہوئی چیز وقف کرنیوالی کی ملک سے نکلجاتی ہے ترجمہ بہتر نیکی اور ثواب کا اس خریدنیوالے کے لئے ہو اس کنوئیں کے لینے خریدنے اور وقف کرنے اسکے سے بہشت میں پس خریدا میں نے اسکو اصل اور خالص مال اپنے سے اور تم آجکے دن منع کرتے ہو مجھکو اسکے پانی پینے سے یہانتک کہ پیتا ہوں میں دریا کے پانی سے یعنے پیتا ہوں کھاری کہ مانند پانی سمندر کے ہے تھوڑی تلخی میں پس کہا لوگوں نے خداوندا ہاں جانتے ہیں ہم معترف ہوئے انھوں نے یعنے تصدیق عثمانؓ کی سے ہر کلام میں اور پہلے لانا اللھم کا واسطے تاکید اور تبرک کے ہے ساتھ اسم الٰہی کے پھر کہا عثمانؓ نے کہ پوچھتا ہوں میں تم سے بحق خدا اور اسلام کے آیا جانتے ہو تم کہ مسجد یعنے مسجد مدینہ تنگ ہوئی مصلیوں پر پس فرمایا آنحضرتؐ نے کون شخص ہے کہ خریدے جگہ اولاد فلانے کی ف مراد ایک جماعت انصار کی ہے کہ قریب مسجد کے رہتی تھی اور ایک زمین رکھتی تھی کہ اگر اسکو داخل مسجد کرتے تو مسجد فراخ ہوجاتی پس حضرتؐ نے فرمایا کہ کوئی ہے کہ جگہ اس جماعت کی خریدے ترجمہ پس زیادہ کرے اس جگہہ کو مسجد میں بہتر ثواب اور نیکی ہے کہ اس خریدنیوالے کے لئے ہو خریدنے کو اور وقف کرنے اسکے سے بہشت میں پس خریدا میں نے اسکو اصل اور خالص مال اپنے سے ف ع بیس یا پچیس ہزار درہم کو وہ جگہہ حضرت عثمانؓ نے خریدی کہا دار قطنی اور روایت کی بخاری نے ابن عمرؓ سے یہ کہ مسجد آنحضرتؐ کے عہد میں بنائی گئی تھی اینٹ کی اور چھت اسکی کھجور کی ٹہنیوں کی تھی اور ستون اسکے کھجور کی لکڑی کے پس نہ زیادہ کیا اسمیں ابوبکرؓ نے کچھ اور زیادہ کیا اسمیں عمرؓ نے اور بنایا اسکو آنحضرتؐ کے عہد کی بنا پر ساتھ اینٹ اور ٹہنیوں کھجور کے اور پھیر ستون چوبی لگائے پھر تعمیر کی حضرت عثمانؓ نے پس بہت کچھ زیادہ کیا اسمیں اور بنائی دیوار اسکی منقش پتھروں کی اور چھت اسکی ساکھو کی ترجمہ پس تم آجکے دن منع کرتے ہو مجھکو اسسے کہ پڑھوں میں دو رکعت نماز اس جگہہ میں یعنے بیچ مسجد میں پس کہا لوگوں نے یا الٰہی ہاں جانتے ہیں ہم کہا حضرت عثمانؓ نے کہ پوچھتا ہوں میں تم سے بحق خدا اور اسلام کے کہ آیا جانتے ہو تم کہ تحقیق تیاری سامان درست کیا میں نے لشکر تنگی کا یعنے تبوک کا اپنے مال سے یعنے اور فرمایا حضرتؐ نے منبر پر خطبہ میں جو کچھ کہ فرمایا کہ وہ ثالث

کرتا ہوں اور پوچھتا ہوں میں تمہیں خدا اور اسلام کی کہ آیا جانتے ہو تم یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے تھے اوپر ثبیر مکہ کے کہ نام ایک پہاڑ کا ہے اور ساتھ آنحضرت کے ابو بکرؓ اور عمرؓ اور میں بھی کھڑے تھے پس ہلا پہاڑ یعنے بسبب خوشی کے یہاں تک کہ گرنے لگے یعنی پتھر اسکے پستی زمین اور دامان کوہ میں پس ماری اسکو آنحضرت نے لات اپنی اور فرمایا ٹھہر اے ثبیر نہیں ہے اوپر تیرے مگر نبی اور صدیق یعنی ابو بکرؓ اور دو شہید ف یعنے حقیقی اسلئے کہ قتل کئے گئے ساتھ زخم کے اور ضرب سے اور وہ عمرؓ اور عثمانؓ ہیں پس نہیں منافی ہے اسکے یہ کہ آنحضرت اور صدیقؓ شہید حکمی ہیں اسلئے کہ سبب انکی موت کا اثر زہر قدیم کا تھا ترجمہ کہا لوگوں نے ہاں الٰہی ہاں اسیطرح ہے کہا عثمانؓ نے اللہ اکبر گواہی دی انھوں نے قسم ہے پروردگار کعبہ کی کہ میں شہید ہوں تین بار کہا یہ کلمہ نقل کی یہ ترمذی نے اور نسائی اور دارقطنی نے شرح یعنے اللہ اکبر کہنا واسطے زیادتی مبالغہ کے بیچ ثابت کرنے حجت کے خصم پر اور از راہ تعجب کے اقرار کرنے انکے سے اُنکے صدق پر اور جرات کرنے انکے سے اوپر فساد اور ہلاک انکے کے **وعن مرة بن كعب قال سمعت من رسول الله صلى الله عليه وسلم وذكر الفتن فقربها فمر رجل مقنع في ثوب فقال هذا يومئذ على الهدى فقمت اليه فاذا هو عثمان بن عفان قال فاقبلت عليه بوجهه فقلت هذا قال نعم رواه الترمذي وابن ماجة وقال الترمذي هذا حديث حسن صحيح** اور روایت ہے مرہ بن کعبؓ سے کہا سنا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور حالت میں کہ ذکر کیا آنحضرت نے فتنوں کا یعنے جنگ آشوب کا کہ پیدا ہونگے بعد آنحضرت کے امت میں پس نزدیک کیا آنحضرت نے ان فتنوں کو یعنے فرمایا کہ نزدیک ہے وقوع انکا پس گذرا ایک شخص کپڑا اوڑھے ہوئے سر پر پس فرمایا آنحضرتؐ نے یہ شخص اس روز کہ فتنے واقع ہونگے اوپر راستی پر ہوگا مرہ بن کعب کہتے ہیں پس اٹھا میں اور گیا طرف اُس شخص کے تا دیکھوں میں کہ کون ہے پس ناگہان وہ شخص عثمانؓ بن عفان تھے کہا مرہؓ نے پس متوجہ کیا میں نے طرف آنحضرتؐ کے منہ عثمانؓ کا یعنے دکھایا میں نے آنحضرت کو منہ عثمانؓ کا پس کہا میں نے یہ شخص ہدایت پر ہوگا اس دن فرمایا آنحضرتؐ نے ہاں نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے **وعن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال يا عثمان انه لعل الله يقمصك قميصا فان ارادوك على خلعه فلا تخلعه لهم رواه الترمذي وابن ماجة وقال الترمذي في الحديث قصة طويلة** اور روایت ہے عائشہؓ سے یہ کہ آنحضرت نے فرمایا یعنے عثمانؓ سے ایک دن کہ اے عثمانؓ تحقیق شان یہ ہے کہ شاید خدا تعالے پہنا دے تجکو ایک کرتہ یعنے خلعت خلافت پس اگر چاہیں لوگ اور جبر کریں تجھپر اوپر اتار ڈالنے کرتے کے پس نہ اتارنا تو اسکو واسطے انکے ف ع یعنے اگر قصد کریں لوگ تیرے معزول کرنیکا تو نہ معزول کرنا تو اپنے نفس کو خلافت سے واسطے انکے بسبب ہونے تیرے مستحق پر اور ہونے انکے کے باطل پر اور اسی حدیث کے سبب سے معزول نہ کیا عثمانؓ نے اپنے نفس کو جسوقت کہ محاصرہ کیا لوگوں نے انکو روزدار کے ہر چند کہ بہت سے لوگ ترجمہ نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے کہ اس حدیث میں قصہ دراز ہے ف اور وہ قصہ آنے مصریوں کا ہے ساتھ استغاثہ کے مصر کے عامل کے ہاتھ سے عثمانؓ کے پاس اور بھیجنا محمد بن ابی بکرؓ کا والایت مصر کو اور پھر آنا انکا درمیان راہ سے بسبب مکر مروان کے اور محصور کرنا اور قتل کرنا عثمانؓ کا اور یہ قصہ نہایت مشہور اور مذکور ہے جیسا کہ سیر کی کتابوں میں لکھا ہے اور بیا د دلی فتنہ ہے کہ دین اسلام میں واقع ہوا انا للہ وانا الیہ راجعون **وعن ابن عمر قال ذكر رسول الله صلى الله عليه وسلم فتنة فقال يقتل هذا فيها مظلوما لعثمان رواه الترمذي وقال هذا حديث حسن غريب اسنادا** اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا ذکر کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فتنے کا پس فرمایا کہ مارا جاویگا یہ اس فتنے میں بظلم کہا یہ واسطے عثمانؓ کے اور اشارہ کیا طرف انکے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے از روے سند کے **وعن ابي سهلة قال قال لي عثمان يوم الدار ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قد عهد الي عهدا وانا صابر عليه رواه الترمذي وقال هذا حديث حسن صحيح** اور روایت ہے ابو سہلہ سے کہ کہا عثمانؓ نے مجھکو کہ واسطے میرے عثمانؓ نے روز دار کے کہ روز واقعہ

قتل انکے کا تھا اور مراد وارسے گھر عثمان کا ہی کہ اسمین گھرے ہوئے تھے اور شہید ہوئے تحقیق آنحضرت نے کی تھی مجکو وصیت یعنے یہ کہ معزول نکرنا تو اپنے تئین
مجبرا اور ہر حدیث مین گذرا یا وصیت کی تھی صبر و تحمل کرنیکا اور بر خلاف قوم کے اور نہ لڑنیکی انسے اور مین تحمل کرنیوالا ہون اس عہد یعنے وصیت پر اور
لڑتا نہین انسے والا بعضے اصحاب وغیرہ نے کہا تھا کہ تم خلیفہ وقت ہو باہر نکلو اور لڑو انسے کہ مجال تمہارے مقابلہ کی نہین باندھنگے نقل کی یہ ترمذی
نے اور کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے

الفصل الثالث فصل تیسری

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَوْھَبٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ اَھْلِ مِصْرَ یُرِیْدُ حَجَّ الْبَیْتِ فَرَاٰی قَوْمًا جُلُوْسًا فَقَالَ مَنْ ھٰؤُلَاءِ الْقَوْمُ قَالُوْا ھٰؤُلَاءِ قُرَیْشٌ قَالَ فَمَنِ
الشَّیْخُ فِیْھِمْ قَالُوْا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ قَالَ یَا ابْنَ عُمَرَ اِنِّیْ سَائِلُکَ عَنْ شَیْءٍ فَحَدِّثْنِیْ ھَلْ تَعْلَمُ اَنَّ عُثْمَانَ فَرَّ یَوْمَ اُحُدٍ قَالَ
نَعَمْ قَالَ ھَلْ تَعْلَمُ اَنَّہٗ تَغَیَّبَ عَنْ بَدْرٍ وَلَمْ یَشْھَدْھَا قَالَ نَعَمْ قَالَ ھَلْ تَعْلَمُ اَنَّہٗ تَغَیَّبَ عَنْ بَیْعَۃِ الرِّضْوَانِ فَلَمْ یَشْھَدْھَا قَالَ
نَعَمْ قَالَ اللّٰہُ اَکْبَرُ قَالَ ابْنُ عُمَرَ تَعَالَ اُبَیِّنْ لَکَ اَمَّا فِرَارُہٗ یَوْمَ اُحُدٍ فَاَشْھَدُ اَنَّ اللّٰہَ عَفَا عَنْہُ وَاَمَّا تَغَیُّبُہٗ عَنْ بَدْرٍ فَاِنَّہٗ
کَانَتْ تَحْتَہٗ رُقَیَّۃُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَکَانَتْ مَرِیْضَۃً فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اِنَّ لَکَ اَجْرَ رَجُلٍ مِمَّنْ شَھِدَ بَدْرًا وَسَھْمَہٗ وَاَمَّا تَغَیُّبُہٗ عَنْ بَیْعَۃِ الرِّضْوَانِ فَلَوْ کَانَ اَحَدٌ اَعَزَّ بِبَطْنِ مَکَّۃَ مِنْ
عُثْمَانَ لَبَعَثَہٗ فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عُثْمَانَ وَکَانَتْ بَیْعَۃُ الرِّضْوَانِ بَعْدَ مَا ذَھَبَ عُثْمَانُ اِلٰی مَکَّۃَ
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِیَدِہِ الْیُمْنٰی ھٰذِہٖ یَدُ عُثْمَانَ فَضَرَبَ بِھَا عَلٰی یَدِہٖ فَقَالَ ھٰذِہٖ لِعُثْمَانَ ثُمَّ
قَالَ ابْنُ عُمَرَ اذْھَبْ بِھَا الْاٰنَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے عثمان تابعی بیٹے عبد اللہ بیٹے موہب سے کہا آیا ایک شخص اہل مصر سے یعنے مکہ مین
اسحال مین کہ ارادہ رکھتا تھا حج کعبہ کا پس دیکھا ایک جماعت کو بیٹھے ہوئے پس کہا اسنے کہ کون سی ہے یہ قوم کہا بعضے لوگون نے یہ قریش ہین یعنے اکابر انکے
کہا اس شخص نے پس کون ہے شیخ یعنے عالم معتبر اور مقتدا انمین کہا انھون نے کہ شیخ انمین عبد اللہ بن عمر ہین کہا اس شخص نے اے ابن عمر تحقیق مین پوچھتا ہون تجھسے
کچھ پس حدیث بیان کر مجکو آیا جانتے ہو تم کہ عثمان بھاگ گئے تھے روز احد یعنے اور بھاگنا کفار کے مقابلہ سے بہت برا ہے کہا ابن عمر نے ہان بھاگے کہا اس شخص نے آیا
جانتے ہو تم کہ عثمان غائب تھے غزوہ بدر سے اور وہان حاضر نہ ہوے یعنے اور قوت نہ پائی انھون نے فضیلت اہل بدر کی کہا ابن عمر نے ہان حاضر نہ ہوے عثمان وہان
کہا اسنے آیا جانتے ہو تم کہ عثمان غائب تھے بیعۃ الرضوان سے کہ مدینہ مین ہوئی اور نہ حاضر ہوے وہان کہا ابن عمر نے ہان حاضر نہ تھے بیعت رضوان مین اور جب کہ
ابن عمر نے تصدیق اس شخص کی کی تو کہا اسنے اللہ اکبر ف یہ کہا اسنے از راہ تعجب کے اور بسبب ثابت ہونے اعتراض کے عثمان رضی اللہ عنہ پر اور وہ شخص اعتقاد
فاسد رکھتا تھا عثمان رضی اللہ عنہ کے حق مین ترجمہ کہا ابن عمر نے کہ آ بیان کرون مین تجھسے حقیقت حال کی اسپر بھاگنا عثمان کا روز احد کے پس گواہی
دیتا ہون مین کہ خدا تعالے نے معاف اور در گذر کیا انسے ف اور یہ بات معلوم ہی ہے کہ جو چیز معاف ہوئی وہ خارج ہے عیب مین شمار
کرنے سے اور ابن عمر نے جو یہ کہا گویا اشارہ کیا اس آیت کی طرف اِنَّ الَّذِیْنَ تَوَلَّوْا مِنْکُمْ یَوْمَ الْتَقَی الْجَمْعٰنِ اِنَّمَا اسْتَزَلَّھُمُ
الشَّیْطٰنُ بِبَعْضِ مَا کَسَبُوْا وَلَقَدْ عَفَا اللّٰہُ عَنْھُمْ اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ حَلِیْمٌ جانا چاہیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے روز احد کے ایک جماعت
ایک جگہ ٹھہرایا اور حکم کیا تھا کہ اپنی جگہ سے ہلنا نہین پس کافرون نے جو شکست پائی اس جماعت نے پیچھا کافرون کا کیا اور بقصد غنیمت کے نکلے اور کار جنگ ابتر ہوا
پس حق سبحانہ تعالے نے انکی شکایت کر کے پھر فرمایا کہ عفو کیا خدا تعالے نے انسے اور یہ مخصوص حضرت عثمان کیلئے نہ تھا جو کوئی داخل اس تقصیر کے تھا خدا تعالے نے عفو کیا اسے
ترجمہ اور اپر غائب ہونا عثمان کا بدر سے بسبب اسکے تھا کہ تھین انکے نکاح مین رقیہ آنحضرت کی بیٹی اور تھین وہ بیمار پس فرمایا عثمان کے لئے آنحضرت نے کہ تیرے لئے ثواب ایک
شخص کا ہے ان لوگون مین سے کہ حاضر ہوے بدر مین اور حصہ اسکا ہے ف یعنے تو حکم حاضرین بدر کا رکھتا ہے دنیا اور آخرت مین پس غائب ہونا تھا بدر سے

نہیں ہوا نقصان انکے حق میں ہرگز اور نہ تھا غائب ہونا انکا مانند غائب ہونے حضرت علی کے تبوک سے کہ انکو خبرگیری اہل بیت کے لئے حضرت چھوڑ گئے تھے لیکن یہ نہیں معلوم کہ آنحضرت نے انکے لئے بھی حصہ غنیمت میں سے لگایا تھا یا نہیں واللہ اعلم اور حضرت رقیہ بیمار ہوئی تھیں مدینہ میں اور حضرت عثمان کو آنحضرت نے انکی خبرگیری کے لئے چھوڑا تھا اور رقیہ نے مدینہ ہی میں وفات پائی اور یہ علامت تھی کمال رضامندی آنحضرت کی عثمان سے کہ اپنی ایک بیٹی انکے نکاح میں دی پھر دوسری یعنی ام کلثوم بعد وفات رقیہ کے اور اسی سبب سے انکو ذی النورین کہتے ہیں پھر فرمایا آنحضرت نے کہ اگر ہوتی تیسری اور بیٹی تو نکاح کر دیتا میں اسکا انکے اور ریاض میں ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا آنحضرت نے ان اللہ اوحی الی ان ازوج کریمتی عثمان بن عفان اخرجہ الطبرانی ترجمہ اور پر غائب ہونا عثمان کا بیعۃ الرضوان سے اس سبب سے تھا کہ اگر ہوتا کوئی بہت عزت والا یعنی کنبہ کی جہت سے باقی صحابہ میں سے اندر مکہ کے عثمان سے تو البتہ بھیجتے آنحضرت اسکو قریش یعنی بجائے عثمان کے لیکن نہ تھا کوئی عزت والا انکے برابر جنکے کنبہ کے بعض صاحب بخوف اپنی جان کی یہ عذر بیان کر کر کہ یا رسول اللہ نہیں ہے میرے لئے قوم مکہ میں کہ مدد کریں میری اور حمایت کریں میری لشتی بیان ہو کر ترجمہ پس بھیجا رسول خدا صلعم نے عثمان کو قریش یعنی طرف مکہ کے تا خبر کریں ان سے آنحضرت کی طرف سے گفتگو کریں وہ انکو آنحضرت کے تعرض کرنے سے باز رکھیں پس استقبال کیا انکا ابان اور گرد آئے اور آگے اپنے لے چلے انکو سوار کر کر اور اپنے پناہ میں کیا انکو کہ کوئی تعرض نکرے انسے اور کہا انہوں نے کہ طواف کرو خانہ کعبہ کا واسطے عمرہ کے پس کہا عثمان نے مانا کہ میں طواف کروں آنحضرت کی غیبت میں ترجمہ اور تھی بیعت رضوان حدیبیہ میں بھیجا عثمان کو مکہ کو قریش یعنی جب خبر مشہور ہوئی مسلمانوں میں کہ مشرک لڑنے کو آتے ہیں مسلمانوں سے تو مستعد کیا آنحضرت نے مسلمانوں کو لڑنے کے لئے اور بیعت لی انسے نیچے درخت کے اسبات پر کہ بھاگیں نہیں اور بعضوں نے کہا بلکہ آئی خبر یہ کہ عثمان قتل کئے گئے ترجمہ پس اشارہ کیا آنحضرت نے ساتھ داہنے ہاتھ اپنے کے اس حال میں کہ کہا یہ ہاتھ میرا نائب ہے عثمان کے ہاتھ کا پس مارا داہنا ہاتھ اپنا اوپر بائیں ہاتھ اپنے کے اور کہا یہ بیعت ہے یہ ہاتھ واسطے عثمان کے ہے یا انکی طرف سے ہے پھر کہا ابن عمر نے کہ لیجا ان کلمات کو کہ تیرے سوالوں کے جواب میں کہے ہیں میں نے اب ساتھ اپنے نقل کی یہ بخاری نے ف یعنی پس نہیں فخر کریں گے ہمکو بلکہ تجھکو فخر کرینگے یا یہ مراد ہے کہ اب جو میں نے کلمات حق اور مفصل بیان کئے ہیں انکو اپنے ساتھ لیجا اور چھوڑ اعتقاد فاسد اپنا عثمان کی شان میں وعن ابی سھلۃ مولی عثمان قال جعل النبی صلی اللہ علیہ وسلم یسر الی عثمان ولون عثمان یتغیر فلما کان یوم الدار قلنا الا تقاتل قال لا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عھد الی امرا فانا صابر نفسی علیہ اور روایت ہے ابی سہلہ مولی عثمان کے سے کہ کہا شروع کیا آنحضرت نے کہ سرگوشی کرتے تھے عثمان سے یعنی چپکے سے کچھ فرمایا اور وہ حال فتنہ کا ہوگا کہ ایسا برپا ہوگا اور قتل کرینگے لوگ انکو اور صبر کرنا چاہئے انکو اسمیں اور رنگ عثمان کا متغیر ہوتا تھا یعنی سفیدی اور سرخی سے طرف زردی کے پس جبکہ ہوا واقعہ دن دار کا کہا ہمنے کیا نہ لڑیں ہم انسے کہا عثمان نے نہ لڑو واسطے کہ تحقیق آنحضرت نے وصیت کی ہے طرف میرے ایک امر کی پس میں روکنے والا ہوں اپنے نفس کو اس امر پر وعن ابی حبیبۃ انہ دخل الدار وعثمان محصور فیھا وانہ سمع ابا ھریرۃ یستاذن عثمان فی الکلام فاذن لہ فقام فحمد اللہ واثنی علیہ ثم قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انکم ستلقون بعدی فتنۃ واختلافا او قال اختلافا وفتنۃ فقال لہ قائل من الناس فمن لنا یا رسول اللہ او ما تامرنا بہ قال علیکم بالامیر واصحابہ وھو یشیر الی عثمان بذلک رواھما البیھقی فی دلائل النبوۃ اور روایت ہے ابی حبیبہ تابعی سے کہ وہ داخل ہوا عثمان رض کے گھر میں اس حال میں کہ عثمان گھیرے گئے تھے گھر میں اور تحقیق ابو حبیبہ نے سنا ابو ہریرہ کو کہ پروانگی مانگتے ہیں عثمان سے کلام کرنے میں یعنی انکی خدمت میں یا گھیرنے والوں میں سے جو حاضر تھے انسے کلام کرنیکے لئے اذن چاہا پس اذن دیا عثمان نے ابو ہریرہ کو کہ جو کچھ کہتے ہو پس کھڑے ہوئے ابو ہریرہ اور حمد کی اللہ کی اور ثنا کی اسپر یعنی جیسا کہ خطبہ کے لئے کرتے ہیں پھر کہا ابو ہریرہ نے کہ سنا میں نے آنحضرت کو کہ فرماتے کہ تحقیق تم دیکھوگے پیچھے میرے بلا میں یا سامنے آزمائش تمہاری ہوگی اور بہت اختلاف و جنگ کروگے بیچ

یا فرمایا آنحضرت نے پہلے لفظ اختلاف نکالا اور پھر فتنہ کا برعکس پہلی روایت کے پس کہا آنحضرت سے کہنے والے نے لوگوں میں سے پس کس چیز کا حکم کرتے ہیں آپ ہمکو یا رسول اللہ یعنی کسکی متابعت کریں کہ جسکی متابعت میں فائدہ ہمارا ہو نہ نقصان یا کہا اس کہنے والے نے پس کیا حکم کرتے ہو ہمکو فرمایا آنحضرت نے کہ لازم ہے تمکو متابعت امیر کی اور یاری اسکی کی اور وہ یعنی ابوہریرہ اور ظاہر یہ ہے کہ آنحضرت اشارہ کرتے تھے طرف عثمان کے ساتھ اسکے یعنی لفظ امیر کی کہنے میں اشارہ کیا عثمان کی طرف کہ وہ حاضر تھے اس مجلس میں روایت کیں یہ دونوں حدیثیں بیہقی نے دلائل النبوۃ میں **فائدہ** کہا مولف نے کہ مسلمان ہوئے عثمان غنی ابتداء اسلام میں ابوبکر کے ہاتھ پر پہلے داخل ہونے آنحضرت کے دار ارقم میں اور ہجرت کی طرف زمین حبشہ کے دو ہجرتیں اور تھے وہ گورے میانہ قد خوبصورت گھنی داڑھی والے خلیفہ ہوئے محرم کے اول روز میں سن چوبیس میں اور قتل کیا انکو اسود تجیبی نے کہ اہل مصر سے تھا اور بعضوں نے کہا اور کوئی تھا قاتل انکا اور دفن کئے گئے وہ ہفتہ کی شب بقیع میں اور واسطے عمر انکی بیاسی برس کی تھی اور بعض نے کہا اٹھاسی برس کی اور بعضی خلافت انکی بارہ برس چند روز کم اور روایت کیں ان سے بہت خلق کثیر نے

بَابُ مَنَاقِبِ هٰؤُلَاءِ الثَّلٰثَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

یہ باب مناقب ان تینوں کے **فائدہ** یعنی بعض وہ حدیثیں ہیں جو مناقب ابوبکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے مجمع بھی وارد ہوئی ہیں اس باب میں وہ حدیثیں مذکور ہیں

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَعِدَ اُحُدًا وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَفَ بِهِمْ فَضَرَبَهٗ بِرِجْلِهٖ فَقَالَ اثْبُتْ اُحُدُ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصِدِّيْقٌ وَشَهِيْدَانِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہے انس سے کہ تحقیق آنحضرت چڑھے کوہ احد پر کہ نام پہاڑ مشہور کا ہے مدینہ منورہ میں اور ابوبکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم بھی چڑھے ساتھ آنحضرت کے پس ہلا احد یعنی بسبب خوشی تشریف لانے آنحضرت کے پس مارا آنحضرت نے پہاڑ کو ساتھ اپنے پاؤں کے اور فرمایا ٹھہر تو اے احد پس نہیں ہے تجھ پر مگر نبی اور صدیق یعنی ابوبکر اور دو شہید یعنی عمر اور عثمان نقل کی یہ بخاری نے

وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَائِطٍ مِّنْ حِيْطَانِ الْمَدِيْنَةِ فَجَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَحَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْتَحْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَفَتَحْتُ لَهٗ فَاِذَا اَبُوْ بَكْرٍ فَبَشَّرْتُهٗ بِمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَحَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْتَحْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَفَتَحْتُ لَهٗ فَاِذَا هُوَ عُمَرُ فَاَخْبَرْتُهٗ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ فَقَالَ لِيَ افْتَحْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلٰى بَلْوٰى تُصِيْبُهٗ فَاِذَا عُثْمَانُ فَاَخْبَرْتُهٗ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابوموسیٰ اشعری سے کہا تھا میں ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک باغ میں باغوں مدینہ کے سے یعنی وہ باغ تھا کہ حسین ہے اریس کہتے تھے اسکو پس آیا ایک شخص پس چاہا اسنے دروازہ کھلوانا پس فرمایا آنحضرت نے کھول دے واسطے اسکے دروازہ اور بشارت دی اسکو بہشت کی یعنی بہشت عالیہ کی پس کھولا میں نے واسطے اسکے دروازہ پس ناگہان وہ شخص ابوبکر تھے پس بشارت دی میں نے اسکو ساتھ اس چیز کے کہ فرمائی آنحضرت نے پس شکر کیا ابوبکر نے اللہ کا یعنی اس نعمت بشارت پر پھر آیا ایک اور شخص اور دروازہ کھلوایا پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کھول دے واسطے اسکے دروازہ اور بشارت دے اسکو بہشت کی پس کھولا میں نے دروازہ اسکے لئے پس ناگہان وہ شخص عمر تھے پس خبر دی میں نے انکو ساتھ اس چیز کے کہ فرمائی آنحضرت نے پس شکر کیا عمر نے اللہ کا پھر کھلوایا دروازہ ایک اور شخص نے پس فرمایا حضرت نے مجھکو کہ کھول دے دروازہ اسکے لئے اور بشارت دے اسکو بہشت کی ساتھ بلاء عظیم کے کہ پہنچے گی اسکو پس کھولا میں نے پس ناگہان وہ عثمان تھے پس خبر دی میں نے انکو ساتھ اس چیز کے کہ فرمائی آنحضرت نے پس شکر کیا عثمان غنی نے اللہ کا اور کہا خدا سے مدد چاہی جاتی ہے کہ صبر عطا کرے مجھکو اس بلا پر اور مصیبتوں پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نَقُوْلُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيٌّ اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہے ابن عمر سے کہا کہتے تھے ہم

اس حال میں کہ آنحضرت زندہ تھے ابوبکرؓ اور عمرؓ اور عثمان رضی اللہ عنہم سے یعنے اس ترتیب سے ان تینوں کو باہم ذکر کرتے تھے ہم وقت ذکر کرنے انکے اور بیان کرنے
انکے اور یہ مقبول و پسندیدہ درگاہ نبوت کے تھے اور مشہور تھے صحابہ کے درمیان میں اور ممتاز و مذکور تھے درمیان انکے نقل کی یہ ترمذی نے **الفصل**
الثالث فصل تیسری عن جابر اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اُرِیَ اللَّیْلَۃَ رَجُلٌ صَالِحٌ کَاَنَّ اَبَا بَکْرٍ
نِیْطَ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَنِیْطَ عُمَرُ بِاَبِیْ بَکْرٍ وَنِیْطَ عُثْمَانُ بِعُمَرَ قَالَ جَابِرٌ فَلَمَّا قُمْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قُلْنَا اَمَّا الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَمَّا نَوْطُ بَعْضِھِمْ بِبَعْضٍ
فَھُمْ وُلَاۃُ ھٰذَا الْاَمْرِ الَّذِیْ بَعَثَ اللّٰہُ بِہٖ نَبِیَّہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ روایت ہے جابر سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دکھلایا
گیا خواب میں آج کی رات ایک مرد صالح یعنی رسول اللہ خود ہی یعنی ذکر کیا یعنی میں نے خواب میں دیکھا گویا کہ ابوبکرؓ لٹکائے گئے ہیں اور پیوست کئے گئے ہیں ساتھ پیغمبر
خدا صلعم کے اور لٹکائے گئے اور پیوست کئے گئے عمر ساتھ ابی بکرؓ کے اور لٹکائے گئے عثمان ساتھ عمرؓ کے کہا جابرؓ نے پس جب اٹھے ہم پیغمبر خدا صلعم کے پاس سے
کہا ہم نے یعنے اجتہاد سے اور ظن غالب سے لیکن مرد صالح کہ آنحضرت نے فرمایا رسول خدا خود ہیں صلی اللہ علیہ وسلم اور لیکن تعلق اور اتصال بعض انکے کا ساتھ
بعض کے سو معنے اسکے یہ ہیں کہ یہ والی اس کام کے ہیں کہ بھیجا ہے خدا تعالے نے ساتھ اس کام کے اپنے پیغمبر صلعم کو یعنے خلفاء انکے ہیں بیچ جاری کرنے
احکام دین و شریعت کے ساتھ ترتیب مذکور کے نقل کی یہ ابوداؤد نے

باب مناقب علی بن ابی طالب

یہ باب ہے بیچ مناقب علی
بن ابی طالب رضی کے ف ع مناقب حضرت علی رضی کے بہت ہیں بیشمار و بیحد حدیث کی کتابوں میں مناقب انکے جو مذکور ہیں زیادہ ہیں نسبت مناقب اور صحابہ کے
اور بعضی ان میں سے وضعی بھی ہیں چنانچہ شیخ مجد الدین شیرازی نے جیسا کہ بیچ بعضی مصنفوں کے نقل کی گئی ہیں بیچ فضائل ابوبکر صدیق کے وضعی
ہونیکا کیا ہے اور کہا ہے کہ بطلان اسکا ساتھ بداہت عقل کے معلوم ہے اور اس جگہ بھی کہا کہ بیچ فضائل علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے حدیثیں بیشمار وضع کی ہیں
لوگوں نے اور خاص تر ان کی وہ حدیثیں ہیں کہ ایک کتاب میں جمع کی ہیں اور اسکا وصایا نام رکھا ہے اول ہر حدیث کے یا علی ہے اور ان میں سے ایک
حدیث ثابت ہے یا علی انت منی بمنزلۃ ہارون من موسی اسی طرح ذکر کیا ہے علماء نے واللہ اعلم انتہی اور امام احمد اور نسائی وغیرہما سے منقول ہے کہ انہوں نے کہا کہ
بیچ مناقب علی کے حدیثیں آئی ہیں ساتھ اسانید جید کے زیادہ تر ان حدیثوں سے کہ اور صحابہ کے حق میں آئی ہیں اور سیوطی نے کہا کہ سبب اسکا یہ ہے کہ علی رضی اللہ عنہ متاخر
اور انکے زمانہ میں اختلاف واقع ہوا اور پیدا ہوا اور بہت مخالفین کہ انکے ساتھ جنگ کی اور انپر خروج کیا پس علماء نے چاہا کہ منتشر کریں مناقب انکے واسطے
رد کرنیکے مخالفوں پر اس سبب سے بہت صحابہ انکو روایت کرتے تھے والا خلفاء ثلثہ کے بھی مناقب بہت ہیں برابر انکے بلکہ زیادہ و انفس اور حضرت علی کا نام حیدر
بھی تھا اصل میں حیدر نام تھا اسد کا کہ جو نانا تھا حضرت علی کا پس جب انکی ماں کہ فاطمہ بنت اسد تھی انکو جنا تو اپنے باپ کے نام پر انکا نام رکھا پس جب آیا ابو طالب
تو یہ ذکر کیا اس سے اسد نے پس نام انکا علی رکھا اور کہا سہل نے کہ نہیں تھا علی رضی اللہ عنہ کے نزدیک کوئی نام محبوب زیادہ ابوتراب سے اور سبب اسکا یہ تھا کہ ایک روز
آنحضرت تشریف لائے حضرت فاطمہ رضی کے گھر میں پس نہ پایا علی رضی کو گھر میں پس فرمایا کہ کہاں ہے تیرے چچا کا بیٹا عرض کیا فاطمہ رضی نے کہ مجھمیں اور انمیں کچھ بیزاری
ہوئی تھی پس خفا ہو کر نکل گئے اور میرے پاس قیلولہ نہیں کیا پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انس کو کہ دیکھ کہاں ہیں وہ پس کہا انہوں نے کہ یا رسول اللہ مسجد
میں سوتے ہیں پس تشریف لائے حضرت مسجد میں دیکھا کہ وہ لیٹے تھے اس حال میں کہ گر پڑی تھی چادر انکے کاندھے سے اور لگ رہی تھی انکے پہلو میں مٹی پس پونچھنے لگے
آنحضرت مٹی اور فرماتے تھے اٹھ اے یا ابا تراب **الفصل الاول** فصل پہلی عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِعَلِیٍّ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ ھٰرُوْنَ مِنْ مُّوْسٰی اِلَّا اَنَّہٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے علی رضی کے کہ تو مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہے موسی سے ف ع یعنے آخرت میں اور قرب و مرتبہ میں اور بیچ مددگار ہونے کے امر دین میں کذا قال

شارح من علمائنا اور تورپشتی وغیرہ نے کہا کہ یہ حدیث آنحضرتؐ نے اسوقت فرمائی تھی کہ خلیفہ کیا تھا علیؓ کو اپنے اہل وعیال پر اور آپ غزوۂ تبوک کو تشریف لیگئے
تھے کہ آخری غزوہ آنحضرت کا تھا پس منافقون نے طعن کیا انکو حقیر وسبک جانکر آنحضرت چھوڑ گئے ہین حضرت علیؓ نے جو یہ سنا تو ہتیار باندھکر نکلے یہانتک کہ
آنحضرت سے ملے اسحالین کہ حضرت اترے ہوے تھے موضع جرف مین پس عرض کیا یارسول اللہ منافق ایسا ایسا کچھ کہتے ہین آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جھوٹ کہتے ہین نہین
چھوڑا ہے مین نے تمکو مگر واسطے محافظت انکے کہ چھوڑ آیا ہون مین انکو پیچھے اپنے پس پھر جاؤ تم اور خلیفہ ہو میرے گھر اہل مین اور اپنے اہل مین کیا نہین راضی ہوتے ہو اے علی کہ ہو تو
مجھسے بمنزلہ ہارون کی موسیٰ سے کہ جب موسیٰ میقات کو گئے ہارون کو خلیفہ کیا اپنے قوم مین اور اس حدیث کے پیچھے چمٹے ہین شیعہ اور دلیل پکڑا ہے اسکو اسمین کہ
خلافت بعد آنحضرت کے حق علیؓ کا ہے اور آنحضرتؐ نے وصیت کی انکو خلافت کی پس رافضی اپنی گمراہی سے یہ سمجھکر نسبت کفر کی ہے تمام صحابہ کو سبب تقدیم کرنے
غیر علیؓ کے اور بعضون نے نسبت کفر کی حضرت علیؓ کیطرف بھی کی ہے اسلئے کہ یہ نہین قائم ہوئے واسطے طلب حق اپنے کے پس نہین شک ہے ایسے احمقونکے کفر مین بیچ
کہ جو حق کا تمام امت کو خصوصاً صدر اول کو پس یہ مذہب باطل کیا شریعت کو اور ڈھایا اسلام کو اور انکی دلیل پکڑنیکا جواب علمائے اہل سنت وجماعت کے کہتے ہین
کہ دلالت نہین ہے انکے لیے اسمین بلکہ ظاہر حدیث یہ ہے کہ علیؓ کو آنحضرت نے خلیفہ کیا بیچ مدت تشریف رکھنے اپنی کے غزوۂ تبوک مین جیسا کہ موسیٰ نے ہارون کو خلیفہ کیا بقدر
غائب رہنے اپنے مین واسطے مناجات کے کوہ طور پر اور نہین تھے ہارون خلیفہ بعد موسیٰ کے اسلیے کہ وفات ہارون کی چالیس برس پہلے وفات حضرت موسیٰ کے ہے اور آنحضرت صلعم نے
اسی مدت مین خلیفہ کیا ابن ام مکتوم کو واسطے امامت لوگون کی نماز مین پس علیؓ خبرگیری کیا کرتے تھے اہلبیت کی پیغمبر کے اور ابن ام مکتوم امامت لوگون کی اگر خلافت مطلق ہوتی تو
امامت نماز کے لیے بھی حضرت علیؓ کو حکم فرماتے بلکہ اولے اور اہم تھا انسب اور کہا طیبی نے چونکہ اسمین تشبیہ تھی اور وجہ تشبیہ کی سمجھی نہین جاتی تھی کہ آنحضرتؐ کا ہے
مین تشبیہ دی انکو ساتھ ہارون علیہ السلام کے پس بیان کیا آنحضرت نے اسکو ساتھ قول اپنے کے ترجمہ الا انہ لا نبی بعدی مگر فرق یہی ہے کہ نہین ہے پیغمبر بعد
میرے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ہارون پیغمبر تھے اور تو پیغمبر نہین ہے یعنے اتصال انکا ساتھ حضرت کے نہین ہے جہت نبوت سے پس باقی رہا
اتصال جہت خلافت سے اسلئے کہ وہ قریب نبوت کے ہے مرتبہ مین یا تو ہو حالت حیات انکی مین یا بعد وفات انکی کے لیکن نکل گیا وہ اتصال کہ ہو بعد وفات
انکی کے اسلئے کہ ہارون مرے پہلے وفات موسیٰ کے پس متعین ہوا یہ کہ تھے خلیفہ حالت حیات آنحضرت کے بیچ وقت جانے انکے طرف غزوۂ تبوک کا انتہی انتہاء
اسکا یہ ہے کہ خلافت جزیہ حضرت کی حیات مین نہین دلالت کرتی ہے اوپر خلافت کلیہ کے بعد وفات حضرت کے خصوصاً جبکہ معزول ہو ہون اس خلافت سے بسبب
رجوع کرنے آنحضرت کے طرف مدینہ کے اور شرح مسلم مین ہے کہا بعضے علمانے کہ حضرتؐ کے اس قول مین الا انہ لا نبی بعدی دلیل ہے اسپر کہ عیسیٰ ابن مریم جب اترینگے
تو اترینگے حاکم ہوکر حکام اس امت سے بلاینگے لوگونکو طرف شریعت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور نہین اترینگے نبی ہوکر کہتا ہون مین کہ نہین منافات ہے اسمین کہ ہون نبی
اور ہون تابع ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ بیان کرنے احکام شریعت انکی کے اور مضبوط کرنے طریقہ انکے کے اگرچہ ساتھ وحی کے ہو طرف انکے پس معنے حدیث کے
یہ ہین کہ نیا نہین پیدا ہوگا بعد حضرت کے کوئی نبی اسلئے کہ آنحضرت ختم کرنیوالے اگلے نبیون کے ہین اور اسمین اشارہ ہے طرف اسکے کہ اگر ہوتا بعد حضرتؐ کے نبی تو ہوتے
علیؓ اور یہ منافی نہین ہے اس حدیث کے کہ وارد ہوئی ہے حضرت عمرؓ کے حق مین مرتبہ اسلئے کہ یہ حکم فرضی اور تقدیری ہے پس گویا کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر متصور ہوتی
ہونا بعد میرے تو البتہ ہوتی ایک جماعت اصحاب مین سے نبی ولیکن نہین ہے نبی بعد میرے اور یہی معنے ہین اس حدیث کے کہ لو عاش ابراہیم لکان نبیا اور حدیث علماء امتی
کانبیاء بنی اسرائیل جو ہے تصریح کی ہے حفاظ مانند زرکشی اور عسقلانی اور دمیری اور سیوطی نے کہ کچھ اصل نہین ہے اسکی وَعَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ وَالَّذِي
فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ إِنَّهُ لَعَهْدُ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيَّ أَنْ لَا يُحِبَّنِي إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضَنِي إِلَّا مُنَافِقٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے زر بن حبیش سے کہا حضرت علیؓ نے قسم ہے اس خدا کی کہ پھاڑا دانہ کو یعنے اگایا اور نکالا اس سے درخت اسلئے کہ دانہ اگنے مین پھٹ جاتا ہے اور
پیدا کیا تمام ذی روح کو تحقیق شان یہ ہے کہ البتہ حکم کیا اور وصیت کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف میری یہ کہ دوست نہین رکھیگا مجھکو مگر مومن اور دشمن رکھیگا

مومن کامل مجھسے محبت شرع کے مطابق واقع کے رکھیگا بغیر زیادتی اور نقصان کے مانند کل یا بعض انبیاء کے اور خارجی جیسے دوست رکھا حضرت علی کو انہوں نے افراط سے
رکھا بغض سے مثلاً بعض دوستی رکھی مقصد دوستی شرع سے نہیں نقص عارض ہوگا ساتھ اس شخص کے کہ دوست رکھے حضرت علی کو اور بغض رکھے ابوبکر اور عمر سے
ترجمہ اور دشمن نہیں رکھیگا مجھکو مگر منافق نقل کی یہ مسلم نے ف ع یعنی محبت علی کی علامت ایمان کی ہے اور عداوت انکی نشانی نفاق کی اور حضرت ام سلمہ سے

روایت ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے من احبنی و احب ہذین و اباہما و امہما کان معی فی درجتی یوم القیمۃ اخرجہ احمد و الترمذی وقال ہذا حدیث غریب اور
روایت کی ابن عدی نے انس سے حب ابی بکر و عمر و عثمان ایمان و بغضہم نفاق اور روایت کی ابن عساکر نے جابر سے حب ابی بکر و عمر من الایمان و بغضہما کفر و حب الانصار
من الایمان و بغضہم کفر و حب العرب من الایمان و بغضہم کفر و من سب اصحابی فعلیہ لعنۃ اللہ و من حفظنی فیہم فانا احفظہ یوم القیمۃ ٭ وعن سہل بن سعد
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یوم خیبر لاعطین ہذہ الرایۃ غدا رجلا یفتح اللہ علی یدیہ یحب اللہ و رسولہ
و یحبہ اللہ و رسولہ فلما اصبح الناس غدوا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلہم یرجون ان یعطاہا فقال
این علی بن ابی طالب فقالوا ہو یا رسول اللہ یشتکی عینیہ قال فارسلوا الیہ فاتی بہ فبصق رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فی عینیہ فبرء حتی کان لم یکن بہ وجع فاعطاہ الرایۃ فقال علی یا رسول اللہ اقاتلہم حتی یکونوا مثلنا
قال انفذ علی رسلک حتی تنزل بساحتہم ثم ادعہم الی الاسلام و اخبرہم بما یجب علیہم من حق اللہ فیہ
فواللہ لان یہدی اللہ بک رجلا واحدا خیر لک من ان یکون لک حمر النعم متفق علیہ و ذکر حدیث
البراء قال لعلی انت منی و انا منک فی باب بلوغ الصغیر اور روایت ہے سہل بن سعد ساعدی
سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دن غزوہ خیبر کے ف ع خیبر آٹھ منزل ہے مدینہ سے جانب شام کے اور یہ غزوہ سن ساتویں میں تھا ترجمہ
کہ دونگا میں نشان کہ علامت سرداری کی ہے کل کو ایک شخص کو کہ فتح کریگا اللہ تعالیٰ قلعہ خیبر کو اسکے ہاتھوں پر یعنی بسبب اسکے دوست رکھیگا خدا اور رسول اسکا اور رسول خدا
کو اور دوست رکھیگا اسکو خدا اور رسول خدا پس جب صبح کی لوگوں یعنی صحابہ نے آئے آنحضرت کے پاس صبح کو اس حال میں کہ سب صحابہ امید رکھتے تھے کہ دیا جاوے
نشان انکو ف ع یعنی صحابہ کو تمام شب نیند نہ آئی اس شوق اور انتظار میں کہ دیکھئے یہ نعمت کس کے نصیب ہوتی ہے پس فرمایا آنحضرت نے کہاں ہیں علی ابن ابی طالب
ف ع اور وہ پیچھے رہ گئے تھے بسبب آنکھوں کے دکھنے کے ابتدا ان آثار راہ میں یا بعد پہنچنے کے خیبر میں آنحضرت کے ترجمہ پس کہا صحابہ نے کہ وہ
یا رسول اللہ شکایت رکھتے ہیں اپنی آنکھوں کی یعنی انکی آنکھیں دکھتی ہیں یعنی بسبب عذر کے حاضر نہیں ہوئے فرمایا آنحضرت نے پس بھیجو کسیکو طرف انکی پس لائے انکو
پس لعاب لگایا علی رضی اللہ عنہ کی آنکھوں میں پس تندرست ہوئے علی یعنی آنکھوں کی طرف سے یہانتک کہ گویا نہ تھا انکو درد دیکھا وہ ہمیشہ قسم درد سے
اور نہ ضعف بصر اسلئے پس دیا انکو نشان پس کہا علی رضی نے کہ یا رسول اللہ لڑوں میں انسے یہانتک کہ ہوں وہ مانند ہمارے یعنی مسلمان ہوں فرمایا آنحضرت
نے چل اور گذر اوپر نرمی اور آہستگی اپنی کے یہانتک کہ اترے تو انکی زمین میں پھر بلا انکو طرف اسلام کے یعنی اول اور خبر دے انکو ساتھ اس چیز کے کہ واجب
ہوا اوپر حق خدا سے اسلام میں ف ع اور یہاں یہ محذوف ہے کہ پس اگر انکار کریں وہ اس سے تو پس طلب کر تو جزیہ پس اگر انکار کریں تو قتال کر انسے یہاں تک
کہ مسلمان ہوں حقیقۃ یا حکماً یعنی جزیہ دینا قبول کریں یا معنی مسلمان ہونے کے فرمان بردار ہونا ہیں ترجمہ پس قسم خدا کی یہ کہ ہدایت کرے خدا بسبب تیرے
ایک مرد کو بہتر ہے اس سے کہ ہوں تیرے لئے چارپائے سرخ اور اونٹ سرخ ف ع حضرت جو رہنمائی کی حضرت علی کو واسطے ہدایت کے طرف اسلام کی انکی
[illegible]
کرنا ایک ... بہتر ... اول کتاب ... ترجمہ ... ذکر کی گئی حدیث براء کی کہ آمین

فرمایا ہے آنحضرت نے علی مرتضے کو کہ تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں یعنی بہ جانب بلوغ منزلت کے ف ع اسلیے کہ اسکو تعلق ہے ساتھ حضانت کے اور وہ حدیث ہے مشتمل اوپر جھگڑنے
علی اور جعفر اور زید بن حارثہ کے **الفصل الثانی** فصل دوسری عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ قَالَ اِنَّ عَلِيًّا مِنِّيْ وَاَنَا مِنْهُ وَهُوَ وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہے عمران بن حصین سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علی مجھ سے ہے اور میں
علی سے ف ع یہ کنایہ ہے کمال اتحاد اور اخلاص اور یگانگیت اور مشارکت سے نسب میں ترجمہ اور علی دوست اور ناصر ہر مومن کا ہے یعنی اسمیں اشارہ ہے طرف
اس آیت کے انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین آمنوا الخ نقل کی یہ ترمذی نے وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے زید بن ارقم سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ ہوں میں دوست
اسکا پس علی دوست اسکا ہے یعنی جسکو میں دوست رکھتا ہوں علی دوست رکھتا ہے پس علی کو دوست رکھنا چاہیے یا جو شخص کہ کارپرداز اور مددگار اسکا ہوتا ہوں پس علی کارپرداز
اور مددگار اسکا ہوتا ہے اور باقی شرح اسکی مفصل تیسری فصل میں مذکور ہوگی انشاء اللہ تعالی ترجمہ نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے وَعَنْ حُبْشِيِّ
بْنِ جُنَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيٌّ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْ عَلِيٍّ وَلَا يُؤَدِّيْ عَنِّيْ اِلَّا اَنَا اَوْ عَلِيٌّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَاَحْمَدُ عَنْ اَبِيْ جُنَادَةَ اور روایت ہے حبشی بن جنادہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں اور نہ ادا کرے میری طرف
سے یعنی نبذ عہد کو مگر میں یا علی نقل کی یہ ترمذی اور احمد نے ابی جنادہ سے ف ع عادت عرب کی تھی کہ جب درمیان انکے گفتگو ہوتی تھی بیچ نقض
ابرام اور صلح اور نبذ عہد کے تو ادا نہیں کرتا تھا سو اس گروہ شخص کے جو سردار قوم کا ہوتا یا وہ شخص کہ قریب اسکا ہوتا انکے قرابتوں اور انہوں میں سے اور نہیں قبول کرتے تھے غیر انکے
سے پس جبکہ ہوا وہ سال کہ آنحضرت نے ابوبکر صدیق رض کو حج کے لئے بھیجا تھا اور امیر حاجیوں کا کیا تو بعد انکے نکلنے کے انکے پیچھے علی مرتضے کو بھیجا تاکہ نقض
کریں مشرکوں کے عہد کو اور سورہ برات کہ اسمیں اس باب میں آیتیں اتری ہیں مشرکوں پر پڑھیں اور ندا کریں کہ مشرک نجس ہیں نزدیک نہوں مسجد حرام کے بعد اس
سال کے اور سوائے اسکے اور احکام بیان کریں پس اسوقت یہ حدیث فرمائی حضرت علی رض کی تکریم کے لئے اور حقیقت میں عذر بیان کرنا بھی تھا حضرت
ابوبکر کے لئے اس مقام میں چنانچہ اسلیے کہا حضرت صدیق نے حضرت علی سے جس وقت جا ملے علی انسے پیچھے سے کہ تم امیر ہو یا مامور پس کہا حضرت علی نے امیر نہیں بلکہ
مامور ہوں اور اسمیں اشارہ ہے طرف اسکے کہ خلافت علی کی متاخر ہوگی صدیق کی خلافت سے چنانچہ یہ امر مخفی نہیں ہے محققین پر وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ
اٰخَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ اَصْحَابِهٖ فَجَاءَ عَلِيٌّ تَدْمَعُ عَيْنَاهُ فَقَالَ اٰخَيْتَ بَيْنَ اَصْحَابِكَ وَلَمْ تُؤَاخِ بَيْنِيْ
وَبَيْنَ اَحَدٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْتَ اَخِيْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا
حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا بھائی چارہ کروایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیان یاروں اپنے کے ف ع یعنی دو دو
صحابیوں میں آپسمیں دینی بھائی چارہ کروایا چنانچہ ابو درداء اور سلمان آپسمیں دینی بھائی ہوئے اسیطرح اور اور یہ پانچ مہینے بعد مدینہ آنیکے ہوا ترجمہ پس آئے
علی اس حالمیں کہ آنسو بہاتی تھیں آنکھیں انکی پس کہا علی نے کہ بھائی چارہ کروایا آپنے درمیان یاروں اپنے کے اور نہ بھائی چارہ کروایا آپنے درمیان میرے اور درمیان
کسی کے پس فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ تو بھائی میرا ہے دنیا اور آخرت میں یعنی تجکو کیا حاجت ہے کسی اور سے بھائی چارہ کروانیکی ترجمہ نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث
حسن غریب ہے وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَيْرٌ فَقَالَ اللّٰهُمَّ ائْتِنِيْ بِاَحَبِّ خَلْقِكَ اِلَيْكَ يَاْكُلُ
مَعِيْ هٰذَا الطَّيْرَ فَجَاءَهٗ عَلِيٌّ فَاَكَلَ مَعَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے انس سے
کہا تھا نزدیک آنحضرت کے ایک جانور پرندہ یعنی بھنا ہوا یا پکا ہوا پس کہا یعنی دعا کی آنحضرت نے خداوندا لا میرے پاس اسکو کہ بہت پیارا ہے نزدیک تیرے خلقت
میں سے کھاوے وہ ساتھ میرے اس جانور کو پس آئے آنحضرت کے پاس علی رض اور کھایا ساتھ انکے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے

حسن صحیح کہا ابن جوزی نے کہ یہ حدیث موضوع ہے اور کہا حاکم نے کہ موضوع نہیں ہے اور مختصر یہ ہیں کہا کہ طریق اسکے بہت ہیں لیکن سب ضعیف ہیں اور یہ حدیث دلالت
کرتی ہے اسپر کہ حضرت علی محبوب ترین خلق خدا کے تھے نزدیک خدا کے اور شارحین خصوصیتیں اور قیدیں لگاتے ہیں کہ مراد یہ ہے کہ جملہ محبوب ترین خلق سے تھے
یا محبوب ترین خلق کے آنحضرت کے چچا کے بیٹوں میں سے تھے یا تو ابتیوں قریب میں یا مراد یہ ہے کہ جو واسطے اور اقرب اور احق ہیں ساتھ احسان کرنے کے تیرے کھلانے کے یعنی علی محبوب ترین
لوگوں میں سے تھے نزدیک خدا کے اور غالباً یہ تخصیصات اس سبب سے ہیں کہ حضرت علی کا محبوب زیادہ ہونا ابی بکر صدیق اور عمر فاروق سے لازم آوے اور حقیقت میں حاجت
ان تخصیصات کی کچھ نہیں ہے اسلیے کہ یقین ہے کہ مراد تمام خلق علی العموم نہیں ہیں اسلیے کہ احب الخلق سید المحبوبین اور افضل المخلوقین صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور صحابہ میں
اگر بعضوں کو محبوب تر بعض وجوہ اور حیثیات سے رکھیں تو کیا حرج ہے اور افضلیت بسبب کثرت ثواب کے منافات اس سے نہیں رکھتی ہے اسلیے کہ مراد جمیع وجوہ نہیں ہے
جیسا کہ بیچ مسئلہ افضلیت اور احبیت کے بعضے علما نے کہا ہے غرضکہ یہ حدیث دلیل نہیں ہو سکتی شیعوں کی کہ جو اسکو وسیلہ طعن کا ابو بکرؓ کی خلافت پر کرتے ہیں
اور بعضی حدیثوں میں آیا ہے ما طلعت الشمس علی خیر من عمر اور جگہ ارفع درجتی الجنۃ اور مسئلہ فضیلت کا ظنی ہے اور مقام وسیع ہے ایسی تنگی کیوں کیجئے وعن

عَلِیٍّ قَالَ کُنْتُ اِذَا سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَعْطَانِیْ وَاِذَا سَکَتُّ ابْتَدَانِیْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ ثُمَّ قَالَ
ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ کہا تھا میں جب مانگتا آنحضرت سے کچھ دیتے مجھکو اور جب خاموش رہتا میں دیتے مجھکو بے سوال کے
نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا دَارُ الْحِکْمَۃِ
وَعَلِیٌّ بَابُھَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَقَالَ رَوٰی بَعْضُھُمْ ھٰذَا الْحَدِیْثَ شَرِیْکٌ
وَلَمْ یَذْکُرُوْا فِیْہِ عَنِ الصُّنَابِحِیِّ وَلَا نَعْرِفُ ھٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْ اَحَدٍ مِّنَ الثِّقَاتِ غَیْرَ شَرِیْکٍ

اور روایت ہے علی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں گھر حکمت کا ہوں اور علی دروازہ اسکا ف ع اور ایک روایت میں آیا ہے انا مدینۃ العلم
وعلی بابھا اور ایک روایت میں آیا ہے انا دار العلم وعلی بابھا اور ایک روایت میں زیادہ ہے فمن اراد العلم فلیاتہ من بابہ اور معنے یہ ہیں کہ علی دروازہ ہیں دروازوں
میں سے اسکے و لیکن خاص انکے ذکر کرنے سے ایک طرح کی تعظیم انکی نکلی اور واقع میں حضرت علی ہیں ایسے ہی اسلیے کہ وہ بہ نسبت بعض صحابہ کے بہت بزرگی اور
علم رکھتے ہیں اور ان حدیثوں میں سے کہ دلالت کرتی ہیں اسپر کہ تمام صحابہ بمنزلہ دروازوں کے ہیں یہ حدیث ہے اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم اور چونکہ تحقیق
ہو چکی ہے یہ بات کہ تابعین نے لئے ہیں طرح طرح کے علوم شرعیہ قسم قراءۃ اور تفسیر اور حدیث اور فقہ سے تمام صحابہ سے نہ فقط حضرت علی ہی سے پس لگیا عدم انحصار
بابیۃ کا علی کے حق میں لیکن ہاں مختص ہوں وہ ساتھ باب قضا کے تو البتہ ہو سکتا ہے کہ وارد ہوا ہے انکی شان میں اقضاکم جیسا کہ ابی کے حق میں آیا ہے اقرأکم
کہ وہ بڑے قاری ہیں تم میں اور معاذ بن جبل کے حق میں آیا ہے اعلمکم بالحلال والحرام کہا طیبی نے کہ شاید شیعہ تمسک کرتے ہیں اس تمثیل سے کہ لینا علم کا اور حکمت کا
آنحضرت سے مختص ہے ساتھ علی کے نہیں ہاتھ لگ سکتا وہ کسی اور کے واسطے سے سوا واسطہ علیؓ کے اسلیے کہ گھر میں نہیں داخل ہوتے مگر اسکے دروازہ سے اور اللہ تعالیٰ نے
فرمایا واتوا البیوت من ابوابھا حالانکہ نہیں ہے انکے لئے حجت اسمیں اسلیے کہ گھر جنت کا فراخ تر نہیں ہے حکمت کے گھر سے اور اسکے آٹھ دروازے ہیں اور یہ حدیث
کی ابی الصلت عبد السلام بن صالح ہروی سے ہے کہ شیعہ ہے و لیکن ہے سچا اور اس حدیث میں اختلاف کیا ہے محدثوں نے بعضوں نے تصحیح کی ہے اور بعضوں نے تحسین کی اور
بعضوں نے ضعیف کہا اور بعضوں نے کہا منکر ہے اور کہا یحییٰ ابن معین نے کہ کچھ اصل نہیں ہے اسکی اور ایک جماعت نے نسبت وضع کی کی ہے لیکن کہا حافظ ابو سعید
کہ یہ حسن ہے باعتبار طرق کے نہ صحیح ہے اور نہ ضعیف اور نہ موضوع ترجمہ نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے اور کہا ترمذی نے کہ روایت کی ہے بعضے
علما نے یہ حدیث شریک تابعی سے اور نہیں ذکر کیا انھوں نے اسناد اس حدیث میں صنابحی سے جیسا کہ بعضی روایتوں میں آیا ہے اور نہیں پہچانتے ہیں ہم اس
حدیث کو کسی سے ثقات میں سے سوائے شریک کے ف ع اور خبر فردوس میں یہ حدیث یوں آئی ہے انا مدینۃ العلم وابو بکر اساسھا وعمر حیطانھا وعثمان سقفھا وعلی بابھا

وعن جابر قال دعا رسول الله صلى الله عليه وسلم عليا يوم الطائف فانتجاه فقال الناس لقد طال نجواه مع ابن عمه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما انتجيته ولكن الله انتجاه رواه الترمذي اور روایت ہے جابر سے کہا بلایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علی کو دن غزوہ طائف کے پس سرگوشی کی اُن سے پس کہا لوگوں نے یعنی منافقوں نے یا عوام صحابہ نے البتہ تحقیق دراز ہوئی سرگوشی آنحضرت کی ساتھ چچا کے بیٹے اپنے کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں خاص کیا میں نے انکو ساتھ سرگوشی کے لیکن اللہ تعالی نے سرگوشی کی اُن سے ف یعنی پہونچایا میں نے انکو اللہ تعالی کی طرف سے جو کچھ کہ حکم کیا تھا مجکو اسکے پہونچانیکا بطریق سرگوشی کے پس اس صورت میں گویا سرگوشی کی اُن سے خدا نے نہیں کی میں نے مانند قول اللہ تعالی کے ہے وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی اور ظاہر یہ ہے کہ اس سرگوشی میں حضرت نے کچھ مصلحت اس غزوہ کی اور مانند اسکے امور دنیویہ میں کہ تعلق ہیں ساتھ اخبار دینیہ کے رکھے ہوں نہ یہ کہ دین کی بات چھپکے کہی ہو اور یہ چھپانی ایسی ثابت ہو چکا ہے صحیح بخاری میں کہ حضرت علی سے پوچھا گیا کہ آیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے کہ جو قرآن میں نہیں ہے انھوں نے کہا قسم ہے اس ذات کی کہ پیدا کیا دانہ اور پیدا کیا جاندار نہیں ہے ہمارے پاس مگر وہ چیز کہ قرآن میں ہے مگر سمجھ کہ دیا جاتا ہے آدمی کتاب الٰہی میں اور جو کچھ کہ صحیفہ میں ہے اسمیں دیت وغیرہ کے احکام لکھے تھے ترجمہ نقل کی یہ ترمذی نے وعن ابی سعید قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لعلي يا علي لا يحل لاحد يجنب في هذا المسجد غيري وغيرك قال علي بن المنذر فقلت لضرار بن صرد ما معنى هذا الحديث قال لا يحل لاحد يستطرقه جنبا غيري وغيرك رواه الترمذي وقال هذا حديث حسن غريب اور روایت ہے ابو سعید سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے علی کے کہ اے علی روا نہیں ہے واسطے کسی کے کہ پہونچے اسکو جنابت یہ کہ گذرے اس مسجد میں سوا میرے اور سوا تیرے ف اتفاقاً دروازہ آنحضرت کا اور دروازہ علی مرتضی کا اور گذرگاہ انکی مسجد نبوی میں واقع ہوئی تھی ترجمہ کہا علی بن منذر نے پس کہا میں نے واسطے ضرار بن صرد کے کیا معنی اس حدیث کے ف صرد ساتھ پیش صاد اور جزم نون اور زبر دال مہملہ کے بیٹا انکا علی ایک مرد مشہور ہے عابدوں میں سے کہتے ہیں کہ اسنے بچپن میں حج کئے اور حدیث سنی اور جماعت ائمہ سے روایت کی ضعیف محض ہے ولیکن فقیہ صدوق ہے اور ابن حبان نے اسکو ثقات میں ذکر کیا ترجمہ کہا ضرار نے معنی حلال ہے کسیکو کہ راہ کرے اس مسجد کو اور گذرے اسمیں حالت جنابت میں سوا میرے اور سوا تیرے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے ف اور کہا جزری نے یہ حدیث ضعیف ہے باتفاق محدثین کے وعن ام عطية قالت بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم جيشا فيهم علي قالت فسمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو رافع يديه يقول اللهم لا تمتني حتى تريني عليا رواه الترمذي اور روایت ہے ام عطیہ سے کہ کہا بھیجا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر کہ انمیں علی بھی تھے کہا ام عطیہ نے پس سنا میں نے آنحضرت سے اس حالیکہ اٹھائے ہوئے تھے دونوں ہاتھ اپنے دعا کے لئے فرماتے تھے یعنی وقت بھیجنے انکے کے یا نزدیک توقع آنے انکے کے یا الٰہی نہ مار مجھکو یہانتک کہ دکھاوے تو مجکو علی کو یعنی سے بچا کر لا دے نقل کی یہ ترمذی نے ف دلالت کرتی ہے یہ حدیث اس پر کہ آنحضرت نہایت محبت رکھتے تھے حضرت علی سے اور رنج ہوتا تھا آپ کو انکی مفارقت سے

الفصل الثالث فصل تیسری

عن ام سلمة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يحب عليا منافق ولا يبغضه مؤمن رواه احمد والترمذي وقال هذا حديث حسن غريب اسنادا روایت ہے ام سلمہ سے کہا فرمایا آنحضرت نے نہیں دوست رکھتا علی کو منافق اور نہیں دشمن رکھتا انکو مومن یعنی مومن کامل نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے باعتبار اسناد کے وعنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من سب عليا فقد سبني رواه احمد اور روایت ہے ام سلمہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے برا کہا علی کو یعنی نسب کی جہت سے پس تحقیق برا کہا مجکو نقل کی یہ احمد نے ف یعنی جسنے انکو برا کہا گویا مجکو برا کہا پس مقتضا اس حدیث کا یہ ہے کہ

علی کا عمل برانے محمول ہے تشدید و وعید پر یعنی بر جلال جانے پر واللہ اعلم بالصواب اور یہ حدیث حاکم نے بھی روایت کی ہے اور روایت کی طبرانی نے ابن عباس سے من سب اصحابی
فعلیہ لعنة اللہ والملائکة والناس اجمعین یعنی طبرانی کی ایک روایت میں آیا ہے حضرت علی سے من سب الانبیاء قتل ومن سب اصحابی جلد وعن
عَلِيٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيكَ مَثَلٌ مِنْ عِيسَى أَبْغَضَتْهُ الْيَهُودُ حَتَّى بَهَتُوا أُمَّهُ وَأَحَبَّتْهُ
النَّصَارَى حَتَّى أَنْزَلُوهُ بِالْمَنْزِلَةِ الَّتِي لَيْسَتْ لَهُ ثُمَّ قَالَ يَهْلِكُ فِيَّ رَجُلَانِ مُحِبٌّ مُفْرِطٌ يُقَرِّظُنِي بِمَا لَيْسَ
فِيَّ وَمُبْغِضٌ يَحْمِلُهُ شَنَآنِي عَلَى أَنْ يَبْهَتَنِي رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہے حضرت علی سے کہ کہا فرمایا مجھکو آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تجھمیں ایک مشابہت ہے عیسی سے دشمن رکھا انکو یہود نے یعنے بہت یہانتک کہ تہمت لگائی انکی ماں کو یعنے حضرت مریم کو تہمت زنا کی لگائی
اور دوست رکھا انکو نصاری نے یعنے بہت یہانتک کہ اتارا انکو اس منزلت و مرتبہ پر کہ ثابت نہیں ہے انکے لئے کہ انکو اللہ یا ابن اللہ کہا پھر کہا حضرت
علی نے کہ ہلاک ہونگے یعنے گمراہ ہونگے میرے حق میں دو شخص ایک تو محبت رکھنے والا حد سے زیادہ تعریف کریگا میری ساتھ اس چیز کے کہ نہیں ہے مجھمیں
یعنے تفضیل دیگا مجھکو تمام صحابہ پر یا انبیا پر یا اللہ کہے گا مجھکو مانند جماعت نصیریہ کے اور دوسرا دشمن کہ باعث ہوگی اسکو دشمنی میری اسپر کہ بہتان کریگا مجھپر نقل کی یہ حدیث
احمد نے ف ع اس سے معلوم ہوا کہ محبت اسیقدر محمود ہے کہ حد سے نہ گذرے اور موافق قاعدہ عقل و شرع کے ہو اور محبت جو حد سے زیادہ ہو گمراہی کی طرف کھینچ لیجاتی ہے اور راہ
مستقیم عدالت سے باہر ڈالتی ہے اور منسوب طرف گمراہی کے کرتی ہے اور متصف ساتھ اس صفت کے اہل سنت و جماعت ہی ہیں کہ دونوں طرفوں افراط و تفریط سے
اس باب میں محفوظ ہیں خصوصاً وہ لوگ کہ تعصب کی جنکے چہرہ جمال پر نہیں مٹی ہے حاصل یہ کہ سرمایہ سعادت دو چیزیں ہیں محبت خاندان نبوت اور تعظیم اصحاب ہر
شخص کو سعی کرنی چاہئے کہ یہ دونوں چیزیں جمع کرے بوجہ اعتدال کے رزقنا اللہ اور حضرت علی سے منقول ہے کہ کہا یہلکنی اقوام حباً حتی یدخلوا النار فی حبی ویبغضنی اقوام
حتی یدخلوا النار فی بغضی نقل کی یہ احمد نے اور سعدی سے ہے کہ کہا علی نے اللہم العن کل مبغض لنا و کل محب لنا غال روایت کی احمد نے مناقب میں وعن
الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ وَزَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا نَزَلَ بِغَدِيرِ خُمٍّ أَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ فَقَالَ
أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنِّي أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ قَالُوا بَلَى قَالَ أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنِّي أَوْلَى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ
مِنْ نَفْسِهِ قَالُوا بَلَى فَقَالَ اللَّهُمَّ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ اللَّهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ
مَنْ عَادَاهُ فَلَقِيَهُ عُمَرُ بَعْدَ ذَلِكَ فَقَالَ لَهُ هَنِيئًا يَا ابْنَ أَبِي طَالِبٍ أَصْبَحْتَ وَأَمْسَيْتَ مَوْلَى كُلِّ
مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہے براء ابن عازب اور زید بن ارقم سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب اترے غدیر خم
پر ف ع یعنے وقت پھر نیکے حجة الوداع سے اور غدیر خم نام ہے ایک بستی کا کہ تین کوس ہے جحفہ سے درمیان مکہ اور مدینہ کے اور غدیر اصل میں
کہتے ہیں پانی کے تالاب کو اور اسوقت میں صحابہ بہت کثرت سے آنحضرت کے ساتھ جمع تھے ترجمہ پکڑا آنحضرت نے ہاتھ علی مرتضی رضہ کا پھر فرمایا ف ع یعنے
بعد اسکے جمع کیا اصحاب کو اور ایک روایت میں آیا ہے کہ آنحضرت نے ایک منبر بنایا اونٹوں کے پالانوں کا اور اسپر چڑھکر فرمایا ترجمہ کیا نہیں جانتے تم کہ میں
نزدیک تر اور دوست تر ہوں ساتھ مومنوں کے انکی نفسوں سے یعنے جیسا کہ قرآن مجید میں مذکور ہے اور ایک روایت میں آیا ہے کہ تین بار مکرر فرمایا غرض کیا
صحابہ کا مقرر فرمایا آنحضرت نے یعنے بعد اسکے کہ علی العموم مومنوں کو فرمایا ہر مومن کو بھی ذکر کیا کہ فرمایا کیا نہیں جانتے تم کہ میں اولی و اقرب ہوں ساتھ
ہر مومن کے اسکے نفس سے ف ع یعنے میں حکم نہیں کرتا ہوں مومنوں کو مگر اس چیز کا کہ اسمیں بھلائی اور درستی اور خیریت ہے دنیا و آخرت کی ہے بخلاف
انکے نفسوں کے کہ کبھی طرف شر اور فساد کے بھی بلاتے ہیں ترجمہ کہا صحابہ نے ہاں ہے ایسے ہی ہیں فرمایا آنحضرت نے اے خدا جو شخص کہ ہوں میں دوست اسکا ہیں
علی دوست اسکا ہے خداوند دوست رکھ اس شخص کو کہ دوست رکھے علی کو اور دشمن رکھ اسکو کہ دشمن رکھے علی کو ف ع اور ایک روایت میں ہے کہ اسے مدد دے جو من احبہ

والبغض من ابغضه وانصر من نصره واخذل من خذله وادر الحق معه حیث دار یعنی دوست رکھ اسکو جو دوست رکھے علی کو اور دشمن رکھ اسکو جو دشمن رکھے اسکو
اور مدد کر اسکی جو مدد کرے علی کی اور نہ مدد کر اسکی کہ نہ مدد کرے علی کی اور پھیر حق کو ساتھ علی کے جدھر وہ پھرے ف اور ترجمہ میں ملاقات کی صورت حضرت عمرؓ نے علی سے
کہا عمرؓ نے واسطے علی کے خوشی ہو تمہارے لیے یا حبیب ہو گئے ابوطالب کے بیٹے صبح کی تم نے اور شام کی تم نے ہو گئے تم ہر مومن اور مومنہ کے
دوست ہر مرد اور عورت مسلمان کے نقل کی یہ احمد نے ف جاننا چاہیے کہ شیعوں نے جو تمسک کیا ہے ساتھ بعضی روایتوں کے حضرت علیؓ کی خلافت پر
ساتھ خلافت کے انھیں میں سے یہ حدیث انکے نزدیک قوی تر دلیل ہے کہتے ہیں کہ یہ صریح دلیل ہے انکی افضلیت اور حقیت خلافت کی اور کہتے ہیں کہ مولی
یہاں بمعنی اولی ساتھ امامت کے ہے بدلیل قول کے الست اولی بکم یعنی اور محبوب کے والا متبادر نہیں صحابہ کے جمع کرنے کی اور انکے خطاب کرنے کی
حضرت علی کے لیے اسلیے کہ جانتے تھے اور یہ بات اسکو سب سمجھا اور ایسی دعا نہیں ہوتی ہے مگر امام معصوم مفروض الطاعۃ کے لیے پس ہوئی علی کے لیے
وہ ولایت جو آنحضرت کے لیے ثابت ہے پس یہ نص صریح ہے انکی خلافت پر اور بیشک یہ حدیث صحیح ہے روایت کیا ہے اسکو ایک جماعت نے مانند ترمذی اور نسائی اور احمد کے
اور طریق اسکے بہت ہیں روایت کیا ہے اسکو سولہ صحابیوں نے اور ایک روایت میں احمد کی آیا ہے کہ سنا ہے اسکو آنحضرت سے تیس صحابیوں نے اور گواہی دی انھوں نے
اسکی علی کے لیے جس وقت کہ نزاع کی گئی خلافت میں ساتھ انکے ایام خلافت میں انکی ہیں اور بہت اسکے اسنادوں میں سے صحاح اور حسان ہیں اور التفات نہیں کیا جاتا ہے
اسکے قول پر کہ کلام کیا ہے اسکی صحت میں اور نہ انکے بعضوں کے قول پر کہ کہا ہے انھوں نے کہ جملہ اللہم وال من والاہ موضوع ہے اسلیے کہ وارد ہوا ہے طرق متعددہ سے کہ صحیح
کی ہے اسکی اکثر نے ذہبی نے کذا قال الشیخ ابن حجر فی الصواعق اور بعد اسکے کہا ولیکن ہم کہتے ہیں خصم سے بطریق الزام کے کہ انھوں نے اتفاق کیا ہے
کہ اعتبار نہیں ہے دلیل امامت کے کہ جب تک حدیث متواتر نہ ہو تو ساتھ اسکے استدلال صحت امامت پر نہ کرنا چاہیے اور یقین ہے کہ یہ حدیث متواتر نہیں ہے
باوجود خلاف کے اسمیں اگرچہ وہ خلاف مردود ہے بلکہ طعن کیا سوائے اسمیں بعضے ائمہ حدیث نے اور عدول کیا انکے ہیں کہ رجوع ہے انکی طرف اس امر میں مانند ابوداود و ابوحاتم
اور ابوحاتم رازی اور سوا انکے کے اور روایت نہیں کیا ہے اسکو شیخین اہل حفظ و اتقان نے کہ جو حدیث کی طلب میں شہر بشہر پھرتے تھے مانند بخاری و مسلم اور واقدی اور سوا
انکے اکابر اہل حدیث سے اور یہ بات اگرچہ مخل نہیں ہے صحت حدیث میں لیکن دعوی تواتر کا ایسی حدیث میں عجیب ہے اور انھوں نے شرط کیا ہے تواتر کا
حدیث امامت میں پس سمجھنا چاہیے اسکو اور اہل سنت و جماعت نے رد کیا ہے شیعہ پر اور تقریر طویل کی ہے اس جگہ میں چنانچہ صواعق محرقہ میں وہ مذکور ہے اور
ہم کچھ اسمیں سے بطور اختصار کے ذکر کرتے ہیں کہ کہا ہے اہل سنت نے کہ نہیں مانتے ہم کہ مولی یہاں بمعنی اولی ہے بلکہ بمعنی محبوب و ناصر ہے اسلیے کہ لفظ مولی کے کئی معنے آئے ہیں
معتق اور عتیق اور متصرف اور ناصر اور محبوب اور متعین کرنا بعض معنے کا معانی مشترکہ میں سے بے دلیل کے اعتبار نہیں رکھتا اور ہم اور شیعہ متفق ہیں اسپر کہ صحیح ہے
مراد رکھنا محبوب اور ناصر کا کیونکہ علی ہمیشہ ہمارے محبوب اور مددگار ہمارے ہیں اور سیاق حدیث بھی دلالت اس معنی پر کرتا ہے اور بمعنی اولی کا معنی امام کے نہیں آیا
ہے لغت میں اور شرع میں اور کسی نے لغت کے اماموں میں سے نہیں ذکر کیا ہے کہ مفعل بمعنی افعل کے آتا ہے اور کہتے ہیں کہ یہ جو اولی ہے خلافی چیز سے
کہ مولی ہے اس سے لیکن غرض سوالات کے بیان کرنے سے تنبیہ ہے اور پرہیز کرنے سے انکے بغض سے اسلیے کہ انکے بیان کرنے میں بڑی بزرگی انکی اور اہتمام ہے اسلیے اسکے
پہلے فرمایا الست اولی بالمومنین من انفسہم اور وہ ایسی ہی ہے بعد اسکے بعضے طرق میں ذکر اہل بیت نبوت کا ہے اور ذکر علی کا خصوصاً آیا ہے جیسا کہ طبرانی نے روایت کیا ہے
ساتھ سند صحیح کے آیا ہے اور یہ دلالت کرتا ہے اسپر کہ مراد رغبت دلانے اور تاکید کرنے کی انکی محبت ہے اور یہ بھی کہتے ہیں کہ سبب اسکا یہ ہے کہ بعضے صحابہ ساتھ علی کے یمن
میں تھے انھوں نے کچھ شکایت انکی بعضے امور میں اور انکی کسی بات کا انکار کیا تھا اور ان میں بریدہ اسلمی تھے اور صحیح بخاری میں آیا ہے اور وہ حدیث صحیح
اسکی یہ ہے کہ جب چہرہ مبارک آنحضرت کا متغیر ہوا اور فرمایا اے بریدہ الست اولی بالمومنین من انفسہم کہا بریدہ نے ہاں یا رسول اللہ تو فرمایا جس کا میں مولی ہوں علی اسکا مولی ہے
اور کہا شیخ ابن حجر نے کہ جاننا چاہیے کہ مولی بمعنے اولی کے ہو لیکن یہ بات مسلم نہیں کہ مراد اولی بالامامت ہے بلکہ اولی بالاتباع اور قرب ہے جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے

[illegible] اثنا عشری بعدہم للذین اٰمنوا اور دلیل قاطع بلکہ ظاہر تر اور نفی اس احتمال کی نہیں کرتے ہیں ہم مانتے ہیں کہ مراد ولایت سے امامت ہے لیکن نہیں
نہیں ہے اوپر امامت فی الحال کے بلکہ مآل میں اور یہی وقت عقد بیعت انکی کے مراد ہے اور تقدیم تینوں خلفا کی باجماع ہے اور علی بھی اس اجماع میں داخل تھے
اور روایتیں کہ صحیح ہیں ساتھ خلافت ابی بکر کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور یہ حدیث کیونکر نص ہے امامت پر حالانکہ دلیل نہیں کی اسکو علی نے
نہ جناب میں وقت حاجت کے بلکہ دلیل لائے امکو علی نے خلافت اپنی کے بیچ ساکت حضرت علی کا دلیل لانا سے امام خلافت اپنے کے دلیل ہے اوپر کہ انحضرت نے نص نہیں کی
خلافت انکی کے کہ متصل ہو وفات پیغمبر خدا صلعم کے بیچ میں ہو اور باوجود اسکے علی نے خود تصریح کی ہے کہ کوئی نص نہیں ہے آنحضرت سے اوپر خلافت انکی کے اور خلافت غیر انکی
جیسا کہ احمد بیہقی میں آیا ہے اور صحیح بخاری وغیرہ میں آیا ہے کہ علی اور عباس نص نہیں لائے آنحضرت سے اوپر خلافت انکی کے اور خلافت غیر انکی ہے جیسا کہ انفا ہم میں
آیا ہے اور صحیح بخاری وغیرہ میں آیا ہے کہ علی اور عباس آنحضرت صلعم کے پاس آئے انکے مرض الموت میں اور عباس نے علی سے کہا کہ طلب کرو اس امر کو یعنی خلافت
کو اگر ہم میں ہو تو جان لیں ہم اسکو آنحضرت کے زمانے سے اور علی نے فرمایا کہ میں طلب کرتا ہوں واللہ حدیث اگر یہ حدیث نص ہوتی بیچ امامت علی کے تو کیا حاجت ہوتی حضرت
کیطرف رجوع کرنیکی اور پوچھنیکی اسمیں اور کیوں کہتے عباس کہ اگر یہ امر ہم میں ہو تو جان لیں ہم اسکو باوجود قرب ماتکی ساتھ روز غدیر کے کہ دو مہینے یا کچھ کم یا زیادہ گذرے تھے اور
بھول جانا تمام صحابہ کا خبر یوم غدیر کو اور چھپانا انکا اسکو باوجود جاننے اسکو ایسی بات ہے کہ عقل نہیں تجویز کرتی اسکو لیکن صحابہ وقت بیعت کرنیکے ابوبکر سے یاد رکھتے تھے اسکو
اور جانتے تھے اسکو اور باوجود اسکے جو انہوں نے کچھ تعرض نکیا اور دلیل نلائے اسکو تو معلوم ہوا کہ وہ جانتے تھے کہ مراد اس سے خلافت علی کی نہیں ہے اور آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے بعد از روز غدیر کے خطبہ پڑھا اور استغفار کیا حق ابی بکر اور عمر کا اور کہا کہ امیر نہو وے تم کوئی شخص جیسا کہ اخبار میں آیا ہے اور تحقیق ثابت ہوا ہے کہ آنحضرت
نے رغبت دلائی ہے اوپر دوستی اہل بیت اپنے کے لیکن فرق ہے درمیان محبت اور خلافت کے اور شیعہ کہتے ہیں کہ یاد رکھتے تھے صحابہ اس نص کو لیکن انہوں نے
اتباع نکیا اسکا اور فرمان برداری نکی ساتھ اسکے ازراہ ظلم اور عناد اور دکابرہ کے اور امیر المومنین علی نے انکا طلب کرنا اور دلیل لانا ترک کیا بسبب تقیہ کے تھا اور
کو جیا اور افترا ہے اسلئے کہ علی رضی اللہ عنہ قوت تمام رکھتے تھے اور کثرت بے اندازہ اور شجاعت کاملہ تو کیا کہنا ہے اور باوجود اسکے حضرت پیغمبر خدا صلعم سے انکو نص پہنچی ہے اور
دلیل نہ لاویں اور عمل نہ کریں یہ بات محالات سے ہے اور جب ابوبکر نے دلیل لائے ساتھ حدیث الائمۃ من قریش کے کیوں نہ کہا صحابی نے کہ نص خاص علی رضی کے
لئے واقع ہے احتجاج ساتھ اس عموم کے کیوں کرتے ہو تم اور بیہقی امام ابو حنیفہ سے لایا ہے کہ کہا اصل عقیدہ شیعہ کا یہ ہے کہ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین گمراہ تھے
ہیں اور روافض قائل ہیں انکی تکفیر کے اور کہتے ہیں کہ سب صحابہ سوا ان چند تنوں کے کافر ہوگئے ہیں واسطے دنیا کے اور مشاہدی ابو بکر باقاعدہ کہا کہ حسن حسین کی طرف گئے ہیں
روافض بسبب انکے باطل کرنا بالکل دین اسلام کا لازم آتا ہے اسلئے کہ جب چھپانا نصوص کا اور ظلم اور افترا اور جھوٹ ہے اول احکام اسلام کے سبب بغض
تعصب کے انسے واقع ہوا ہے تو کیا امید ہے کہ حدیثیں اور اخبار انسے روایت کی گئیں جھوٹ اور باطل ہوئیں بلکہ تعصب رجوع کرتا ہے حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم
کیطرف کہ انکی صحبت میں ایسی لوگ تھے اور حضرت علی مرتضی رض کیطرف بھی کہ انہوں نے بیعت کی اور تقصیر کی بیچ طلب حق کے اور تائید دین کے اور کلام شیخ ابن
حجر کا صواعق محرقہ میں کہ انہوں نے نسبت طول طویل ذکر کیا ہے یہاں اسی قدر جو کچھ کہ اسمیں سے ہے بطریق اختصار کے بیان کیا گیا کافی ہے واللہ الموفق

وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ خَطَبَ اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ فَاطِمَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا صَغِيْرَةٌ فَخَطَبَهَا عَلِيٌّ فَزَوَّجَهَا
مِنْهُ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہے بریدہ اسلمی سے کہ کہا پیغام بھیجا خطبہ کا یعنی نسبت ابوبکر اور عمر نے فاطمہ سے لیکن رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے عذر کیا اور فرمایا کہ تحقیق وہ چھوٹی ہے ف اور ایک روایت میں آیا ہے کہ لیکن جب ہو رتا حضرت نے عذر فرمایا کہ یہ چھوٹی ہے اور فقط پیچھے
انکے ابوبکر نے کہا ہو اور پھر دوسری بار میں یہ فرمایا کہ وہ چھوٹی ہے پھر پیغام بھیجا فاطمہ کا علی نے خطبہ میں نکاح کر دیا حضرت فاطمہ کا علی رضی اللہ
عنہ سے [illegible] ف اور بعضی روایت میں آیا ہے کہ کہا ابن سعد نے کہ تم کیوں نہیں پیغام بھیجتے ہو فاطمہ کی جانب [illegible]

چاہئے کہ بیٹھے ہو کہا علی نے مجھکو شرم آتی ہے کہ آنحضرت کے سامنے یہ کلام عرض کروں پس آنحضرت نے سنا اور راضی ہوئے اور جب علی نے عرض کیا آنحضرت کی خدمت میں تو فرمایا کیا
پس نکاح کر دیا آنحضرت نے فاطمہ کا انسے **ف ع** اور روایت کی ابو الخیر قزوینی حاکمی نے انس بن مالک سے کہا خواستگاری کی ابو بکر نے آنحضرت سے انکی بیٹی
حضرت فاطمہ کی پس فرمایا آنحضرت نے اے ابو بکر نہیں اترا ہے حکم تو اب تک پھر خواستگاری کی انکی عمر نے اور بعضے قریش نے اور حضرت نے وہی جواب دیا جو ابو بکر کو
دیا تھا پھر کہا بعضوں نے علی سے کہ اگر تم خواستگاری کرو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فاطمہ کی تو شاید امید ہے کہ تم سے نکاح کر دیں کہا علی نے کیونکر ہو حالانکہ
خواستگاری کی انکی اشراف قریش نے اور حضرت نے نکاح نہ کیا تھا پھر خواستگاری کی انکی علی نے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق حکم کیا ہے مجھکو رب عزوجل
نے اسکا کہا انس نے پھر بلایا مجھکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد چند روز کے اور فرمایا اے انس نکل اور بلا میرے پاس ابو بکر صدیق اور عمر ابن الخطاب اور عثمان بن عفان
اور عبد الرحمن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص اور طلحہ اور زبیر اور عبیدہ کو اور انصار میں سے کہا انس نے کہ بلا لایا میں انکو پس جب جمع ہوئے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس اور بیٹھے اپنی جگہوں پر اور علی غائب تھے کہیں گئے ہوئے تھے آنحضرت کے کام کے لئے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے الحمد للہ المحمود بنعمتہ المعبود بقدرتہ المطاع بسلطانہ
المرہوب من عذابہ وسطوتہ النافذ امرہ فی سمائہ وارضہ الذی خلق الخلق بقدرتہ ومیزہم باحکامہ واعزہم بدینہ واکرمہم بنبیہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ
تبارک اسمہ وعظمتہ جعل المصاہرۃ سببا لاحقا وامرا مفترضا وشج بہ الارحام والزمہ الانام فقال عز من قائل وہو الذی خلق من الماء بشرا فجعلہ نسبا وصہرا وکان
ربک قدیرا فامر اللہ تعالی یجری الی قضائہ وقضاؤہ یجری الی قدرہ ولکل قدر اجل ولکل اجل کتاب یمحو اللہ ما یشاء ویثبت وعندہ ام الکتاب پھر فرمایا آنحضرت نے
کہ اللہ تعالی نے حکم کیا ہے مجھکو یہ کہ نکاح کر دوں میں اپنی بیٹی فاطمہ بیٹی خدیجہ کی بیچ علی ابن ابی طالب سے پس گواہ رہو کہ میں نے نکاح کیا انکا اوپر چار سو
مثقال چاندی کے اگر راضی ہو اس سے علی ابن ابی طالب پس گواہ رہو کہ میں نے نکاح کیا انکا چار سو مثقال پر پھر منگایا طباق کھجور کا اور رکھا اسکو آگے
ہمارے پھر فرمایا کہ لوٹو پس ہم نے لوٹا ہم جس وقت کہ ہم لوٹ رہے تھے ناگہاں آئے علی پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس مسکرائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سامنے علی
کے پھر فرمایا آنحضرت نے کہ تحقیق اللہ تعالی نے حکم کیا ہے مجھکو یہ کہ نکاح کر دوں تجھسے فاطمہ کا اوپر چار سو مثقال چاندی پر اگر راضی ہووے تو ساتھ اسکے پس کہا علی نے کہ
تحقیق راضی ہوا میں ساتھ اسکے یا رسول اللہ کہا انس نے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جمع اللہ شملکما واسعد جدکما وبارک علیکما واخرج منکما کثیرا طیبا کہا انس نے پس قسم اللہ
کی البتہ تحقیق نکالی اللہ نے ان دونوں سے اولاد بہت پاکیزہ **وعن** ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر بسد الابواب الا باب علی رواہ الترمذی
وقال ہذا حدیث غریب روایت ہے ابن عباس سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا ساتھ بند کر دینے دروازوں کے سوائے دروازہ علی کے نقل کیا ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے
ف ع یعنی بعضے صحابیوں کے گھر کے دروازے مسجد نبوی میں تھے حضرت نے فرمایا کہ دروازے مسجد کی طرف سے بند کرو تاکہ کوئی عورت حائضہ اور کوئی مرد
جنبی مسجد میں ان دروازوں سے نہ آوے مگر دروازہ علی کا کھلا رہا کہ جنابت سے انکو آنا مسجد میں درست تھا اور یہ خصوصیت انکی تھی بسبب فرمانے آنحضرت کے اور
نہیں احتمال آتا ہے اس حدیث سے اس حدیث پر کہ جو دوسری مناقب ابی بکر میں کہا آنحضرت نے حکم کیا سب دروازوں کے بند کرنیکا سوائے دروازہ ابی بکر کے اسلیے کہ اس میں
تصریح ہے اسکی کہ حکم کیا آنحضرت نے انکو دروازوں کے بند کرنیکے لیے حالت مرض الموت اپنے میں اور اسمیں یہ نہیں پس حمل کیا جاویگا یہ حدیث حالت بیماری کے پہلے
زمانہ پر اور گذشتہ واضح ہوتا ہے قول علماء کا کہ اس حدیث میں اشارہ ہے خلافت ابی بکر کے علاوہ یہ کہ وہ حالت صحیح تر ہے اس سے اور مشہور تر اسلیے کہ وہ متفق علیہ ہے
ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا یہ حدیث غریب ہے بعضے راویوں اور اسنادوں کے یا معنوں کے لیکن روایت کیا احمد اور ضیاء نے زید بن ارقم سے کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابو بکر جسمیں میں حکم کیا گیا ہوں ساتھ بند کرنے ان دروازوں کے سوائے دروازہ علی کے اور ریاض میں ہے کہ روایت کیا اسکو احمد نے زید بن
ارقم سے کہا تھے واسطے ایک جماعت کے اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میں سے دروازے جاری مسجد میں کہا زید نے پس فرمایا آنحضرت نے ایک دن بند کرو
یہ دروازے سوائے دروازہ علی کے پس کہا زید نے گفتگو کی بیچ اسکے لوگوں نے پس کھڑے ہوئے آنحضرت خطبہ کے لیے اور حمد و ثنا کی اللہ کی پھر فرمایا اما بعد پس تحقیق

میں حکم کیا گیا ہوں ساتھ بند کرنے ان دروازوں کے سوائے دروازے علی کے پس گفتگو کی اس میں گفتگو کرنے والے تمہارے نے اور تحقیق میں نہیں قسم اللہ کی
نہیں بند کیا کچھ اور نہ کھولا میں نے اسکو یعنی از خود ولیکن حکم کیا گیا میں ساتھ ایک چیز کے پس پیروی کی میں اسکی اور ابن عباس و جابر سے بھی بخلاف روایت کی گئی ہے
لیکن صحیح نہیں وصریح نہیں ہے مگر یہی روایت کہ نقل کی گئی ہے صحیحین میں عن ابی سعید ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یا علی لا یحل لاحد یجنب فی ہذا المسجد غیری وغیرک
اور اگر صحیح بھی ہو حدیث علی کے حق میں تو محمول کیا جاوے گا اوپر خصوصیتوں کے اور دونوں حالتوں مختلف کے واسطے تطبیق ہو گی درمیان دونوں حدیثوں کے واللہ اعلم وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ
كَانَتْ لِي مَنْزِلَةٌ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ تَكُنْ لِأَحَدٍ مِنَ الْخَلَائِقِ آتِيهِ بِأَعْلَى سَحَرٍ فَأَقُولُ السَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللهِ فَإِنْ تَنَحْنَحَ انْصَرَفْتُ إِلَى أَهْلِي وَإِلَّا دَخَلْتُ عَلَيْهِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہے علی سے کہ تھا میرے
لئے ایک مرتبہ و قدر نزدیک آنحضرت کے نہ تھا کسی کے لئے خلائق میں سے آتا تھا میں حضرت کے پاس اول وقت سحر کے ف ع اور بعضے کہتے ہیں سحر کے
چھٹے حصہ کو کذا ذکرہ فی الکشاف ترجمہ پس کہتا تھا میں السلام علیک یا رسول اللہ یعنی سلام استیذان کا پس اگر کھنکارتے آنحضرت ف ع یعنے ساتھ
جواب سلام کے یا بدون اسکے تا بار سکے کہ سلام استیذان کے لئے جواب ہے یا نہیں ترجمہ پھر آتا میں طرف گھر والوں اپنے کے یعنی سمجھ کر کہ حضرت یہاں
کسی کام میں مشغول ہیں اور کوئی مانع شرعی یا عرفی ہے اور اگر نہ کھنکارتے حاضر ہوتا میں آنحضرت کے پاس نقل کی نسائی نے ف ع اور یہ مرتبہ کسی کے لئے نہ تھا
سوا ان کے اسلئے کہ وہ رضی اللہ عنہ بہت قریب تھے آنحضرت کے گھر اور اخوات اور اختلاط و مصاحبت رکھتے تھے بسبب نسبت فاطمہ کے وَعَنْهُ
قَالَ كُنْتُ شَاكِيًا فَمَرَّ بِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَقُولُ اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ أَجَلِي قَدْ حَضَرَ فَأَرِحْنِي وَإِنْ كَانَ
مُتَأَخِّرًا فَارْفَعْنِي وَإِنْ كَانَ بَلَاءً فَصَبِّرْنِي فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ قُلْتَ فَأَعَادَ عَلَيْهِ
مَا قَالَ فَضَرَبَهُ بِرِجْلِهِ وَقَالَ اللَّهُمَّ عَافِهِ أَوِ اشْفِهِ شَكَّ الرَّاوِي قَالَ فَمَا اشْتَكَيْتُ وَجَعِي بَعْدُ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ اور روایت ہے علی رض سے کہا تھا میں بیمار پس گذرے مجھ پر پیغمبر خدا صلے اللہ
علیہ وسلم اور میں کہہ رہا تھا یعنی بسبب شدت بیماری کے یا الٰہی اگر اجل میری تحقیق آئی ہے پس راحت دے مجھکو یعنی مار تا کہ چھٹ جاؤں میں اور خلاص
ہو جاؤں میں یعنی اس درد کے سے اور اگر اجل میں ڈھیل ہے تو پس فراخ کر زندگانی میری ف ع لفظ فارفعنی ساتھ راء کے اور سکون فاء کے ہے یعنی فراخی کر میرے
لئے زندگانی میں بسبب دینے صحت کے اور ایک نسخہ صحیح میں ساتھ میم کے آیا ہے ترجمہ اور اگر ہے یہ بیماری واسطے امتحان آزمائش میرے کے تو پس صبر دے مجھکو کہ
جزع فزع نہ کروں میں پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کس طرح کہا تو نے پھر کہنا پس پھر پڑھی حضرت علی نے سامنے آنحضرت کے وہ دعا جو پہلے پڑھی تھی پس مارا آنحضرت
نے اسکو ساتھ پاؤں اپنے کے ف ع یعنی تا کہ متنبہ ہووے میں غفلت اپنے سے اور تا کہ یاد آوے شکایت حال اپنے سے اور تا کہ پہنچے انکو برکت قدم مبارک کی اور تا کہ
حاصل ہووے انکے لئے کمال متابعت حضرت کی علیہ السلام ترجمہ اور دعا کی آنحضرت نے کہ عافیت دے اسکو یا فرمایا شفا بخش اسکو شک کیا ہے راوی نے ف ع کہ
فرمایا اشفہ یا کلمہ کسی نمیچہ کے راوی کا ہے اور نہ میں تشبیہ ہے اور پھر آدمی کو چاہئے کہ کہے یہی بیماری میں اللہم عافنی یا اشفنی بغیر تردید کے اسلئے کہ اللہ تعالی پر کوئی جبر کرنے والا
نہیں ہے ترجمہ کہا علی رض نے پس نہ بیمار ہوا میں ساتھ اس درد کے بعد اس دعا کرنے حضرت کے کبھی ہرگز نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے ف
ع امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب رض قرشی ہیں کنیت انکی تھی ابو الحسن اور ابو تراب اور وہ اول اسلام لائے ہیں بعض میں سے اور اختلاف ہے انکے سن میں
وقت اسلام کے بعضوں نے کہا کہ پندرہ سال کی عمر کے تھے اور بعضوں نے کہا آٹھ برس کے اور بعضوں نے کہا دس برس کے تھے ہجرت کئے ساتھ آنحضرت کے تمام غزووں میں سوا تبوک
کے کہ ان دنوں میں انکو آنحضرت خلیفہ کر کر چھوڑ گئے تھے یعنی اہل میں اور فرمایا انکے لئے کیا نہیں راضی ہے تو کہ ہووے تو مجھ سے بمنزلہ ہارون کی موسی سے اور تھے
حضرت علی نہایت گندم گوں بڑی آنکھوں کے قریب بطرف پستہ قد کے تھے اور پیٹ آپ کا بڑا تھا اور بال سر کے تھوڑے تھے اور داڑھی آپکی سفید تھی

خلیفہ ہوئے تھے وہ دن شہید ہوئے عثمان رضی کے روز جمعہ کا تھا اور اٹھارویں تاریخ ذی الحجہ کی سن پینتیس کے اور زخمی کیا انکو عبدالرحمن بن ملجم مرادی نے
کوفہ میں جمعہ کی صبح کو سترھویں تاریخ رمضان کی سن چالیس میں اور وفات ہوئی انکی بعد تین رات کے زخمی کرنے سے اور غسل دیا انکو انکے دونوں صاحبزادوں
حسن اور حسین رض نے اور عبداللہ بن جعفر نے اور نماز انکی پڑھی انکے بیٹے حضرت حسن نے اور دفن کیا انکو وقت سحر کے اور عمر انکی ہوئی تریسٹھ برس کی اور بعضوں نے کہا پینسٹھ برس
کی اور بعضوں نے کہا ستر برس کی اور بعضوں نے کہا اٹھاون برس کی اور رہی خلافت انکی چار برس نو مہینے **کتاب مناقب العشرة رضی اللہ عنہم** باب ہے بیچ بیان
مناقب عشرہ مبشرہ کے ف ح ع کہ وہ ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیر اور سعد بن ابی وقاص اور عبدالرحمن بن عوف اور ابوعبیدہ بن الجراح اور سعید
بن زید ہیں یہ دس تن صحابہ میں سے مشہور ہیں ساتھ عشرہ مبشرہ کے نسبت بشارت دینے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے انکو ساتھ جنت کے اور سوا انکے بھی
ہیں اور انکے لیے تقدم اور مناقب اور حدیثیں ہیں کہ اوروں کے لئے نہیں ہیں اور جاننا چاہیے کہ یہ بشارت خاص انہیں کے لیے نہیں ہے بسبب وارد ہونے اسکے کے
اہل بیت نبوت کے لیے بھی کہ وہ اولاد اور ازواج آنحضرت کے ہیں اور سوا انکے اور صحابہ کے لیے بھی اور ارادہ کیا ساتھ ذکر کرنے انکے کے ہم اس کہ ہوں مجتمع
ایک حدیث میں یا متفق حدیثوں میں اور یہی اشارہ ہے طرف اسکے کہ افضل صحابہ ہیں بعد خلفاء اربعہ کے باقی دس کے ہیں جیسا کہ تصریح کی ہے اسکی سیوطی نے کتاب
نقایہ میں **الفصل الاول** فصل پہلی **عن عمر قال ما احد احق بھذا الامر من ھؤلاء النفر الذین توفی رسول اللہ صلی اللہ**
علیہ وسلم وھو عنھم راض فسمی علیا وعثمان والزبیر وطلحة وسعدا وعبد الرحمن رواہ البخاری
روایت ہے عمر رضی اللہ عنہ سے کہا یعنی وقت وفات اپنی کے اور وصیت کی کہ ساتھ خلافت کے صحابہ شوریٰ کے نہیں ہے کوئی سزاوار تر ساتھ اس کام کے
یعنی خلافت کے ان چند لوگوں سے کہ وفات کئے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ ان سے تھے راضی ف ع یعنی نہایت راضی تھے کہ ہر ایک کو جو معلوم تھا باشبہ
یا مراد رضا سے رضا مخصوص ہے کہ جسکے سبب سے مستحق ہوں خلافت کے اسلیے کہا کہ حضرت تو سب صحابہ سے راضی تھے پس یہاں مراد زیادہ راضی ہونا ہے نسبت
اور صحابہ کے بسبب ہونے انکے کے عشرہ مبشرہ سے ترجمہ پس نام لیا علی اور عثمان اور زبیر اور طلحہ اور سعد اور عبدالرحمن رضی اللہ عنہم کا نقل کی یہ بخاری نے ف ع
حضرت عمر نے جو ان چھ ہی کو ذکر کیا عشرہ مبشرہ میں سے تو اسلیے کہ آپ اور ابوبکر تو تمیز افضل تھے سب جانتے تھے کیا حاجت تھی انکے ذکر کرنے کی اور
ابوعبیدہ بن الجراح کو کہ جنکو آنحضرت نے امین امت اور امین حق الامین کہا تھا اسلیے نہ ذکر کیا کہ وہ عمر رض سے پہلے فوت ہو گئے تھے اور سعید بن زید کو اسلیے نہ ذکر کیا
کہ وہ انکے چچا کے بیٹے اور بہنوئی تھے متہم ہونے کے لیے انکو نہ ذکر کیا اور مقصود خلیفہ کرنا ایک کا تھا ان میں سے اور بعضی روایتوں میں آیا ہے کہ عمر نے ذکر کیا سعید کو ان لوگوں
میں کہ آنحضرت راضی تھے ان سے لیکن اہل شوریٰ میں داخل نہ کیا پھر جاننا چاہیے کہ امامت ثابت ہوتی ہے اور ساتھ عقد ہونے اسکے کے اہل حل و عقد سے جیسے ابوبکر خلافت کے لیے
عقد کیا جاوے مانند ابوبکر کے اور یا ثابت ہوتی ہے بسبب تصریح کرنے امام کے اور خلیفہ کرنے ایک کو لائق اسکے ہو مانند عمر کے اور جائز ہے نصب کرنا مفضول کا باوجود موجود
ہونے اسکے کہ وہ افضل ہو اس سے بسبب اجماع علماء کے بعد خلفاء راشدین کے اور امامت مخصوص ہے قریش میں باوجود موجود ہونے افضل کے اسلیے کہ غیر افضل کبھی خوب
قدرت رکھتا ہے تدبیر کرنے امور دین کی اور خوب جانتا ہے تدبیر ملک کی اور خوب خبرگیری کرتا ہے رعیت کی اور خوب مضبوط ہوتا ہے فتنہ کے دفع کرنے میں اور ہمارے
کہ شرط کرنا عصمت کا امام میں اور ہونا اسکا ہاشمی اور موجود ہونے اسکے کا ہاتھ پر جسکے خلاف جاوے صدق اسکا پس یہ خرافات شیعہ کی ہے اور جہالات انکی ہی ہے
اور باطلیہ و تمسیہ ہونکی گمراہیاں کی کہ انہوں نے باطل جانا خلافت غیر علی کا ہے باوجود نہ ہونے ان چیزوں کے حضرت علی کرم اللہ وجہہ میں بھی **وعن**
قیس بن ابی حازم قال رأیت ید طلحة شلاء وقی بھا النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم احد رواہ البخاری اور روایت ہے قیس بن
ابی حازم سے کہ کہا دیکھا میں نے ہاتھ حضرت طلحہ کا شل یعنی معطل کار سے اشل ہو گیا تھا بسبب اسکے کہ بچایا تھا ساتھ اسکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دن
احد کی نقل کی یہ بخاری نے ف ح ع طلحہ رض نے روز احد کے تیر تیغ سے آنحضرت کی سپر کیا تھا اور انکے بدن پر کچھ اوپر ستر زخم لگے تھے یہاں تک کہ

انکا ہاتھ زخمی ہو گیا تھا اور ہاتھ جنگ احد کے روز احد کا کہتے ہیں کہ وہ دن پورا طلحہ کا تھا اور طلحہ بیٹے عبید اللہ کے ہیں کنیت انکی ابو محمد قرشی قدیم الاسلام ہیں حاضر ہوئے سب غزوات میں سوائے بدر کے کہ حضرت نے انکو کسی کام کے لئے بھیجا تھا انکو اور تھے یہ گندم گون بہت بال والے خوبصورت قتل کئے گئے دن جمل کے پنجشنبہ میں بیسویں تاریخ جمادی الثانی کے سن چھتیس ہیں اور دفن کئے گئے بصرے میں اور عمر انکی چونسٹھ برس کی ہوئی **وعن جابر قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من یاتینی بخبر القوم یوم الاحزاب فقال الزبیر انا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان لکل نبی حواریا وحواری الزبیر متفق علیہ** روایت ہے جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دن غزوہ احزاب کے کہ اسکو خندق بھی کہتے ہیں کون ہے کہ لا دے میرے پاس خبر قوم کی ف ع یعنی کفار کی احزاب جمع حزب کی ہے بمعنی گروہ کے کہ قریش اور یہود بنی قریظہ اور بنی نضیر جمع ہو کر اور آپس میں اتفاق کر کر آنحضرت سے لڑنے کے لئے آئے تھے کفار بارہ ہزار تھے اور مسلمان تین ہزار قریب ایک مہینے کے گرد مدینہ کے خندق کھودی تھی اور مسلمان بہت تنگ حال تھے اور صف جنگ نہیں ہوئی فقط کچھ تیر اور پتھر اندازی ہوئی تھی پھر اللہ تعالی نے ہزار ملائکہ مدد کے لئے بھیجے اور ہوا تند کہ اکھیڑ ڈالے تمام خیمے وغیرہ انکے اکھیڑ ڈالے اور شکست ہوئی کفار کو پس اس میں آنحضرت نے فرمایا کہ کوئی ہے کہ خبر قوم کی لا دے اور جانا انہیں شعور تھا کہ تا خبر تحقیق لادے پس اس حالت میں ترجمہ کہا زبیر نے کہ میں لاتا ہوں خبر قوم کی پس فرمایا آنحضرت نے کہ تحقیق ہر نبی کے لئے مددگار ہوتے ہیں اور مددگار میرا زبیر ہے نقل کی بخاری اور مسلم نے ف ع زبیر بیٹے عوام کے کنیت انکی ابو عبد اللہ قرشی اور ماں انکی صفیہ بیٹی عبد المطلب کی اور پھوپھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہیں اور زبیر قدیم الاسلام تھے سولہ برس کی عمر میں اسلام لائے اور عذاب دیا انکو انکے چچا نے دھوئیں کا تاکہ اسلام چھوڑ دیں پس نہ چھوڑا انہوں نے اور حاضر ہوئے وہ تمام غزوات میں آنحضرت کے ساتھ اور اللہ کی راہ میں اول تلوار انہوں ہی نے کھینچی ہے اور ثابت رہے آنحضرت کے ساتھ روز احد کے اور تھے گورے دراز قد کچھ مائل دبلے پن کی طرف قتل کیا انکو عمرو بن جرموز نے سفوان میں کہ نام ایک موضع کا ہے زمین بصرہ میں سن چھتیس میں عمر انکی چونسٹھ برس کی ہوئی اور دفن کئے گئے وادی سباع میں پھر نقل کئے گئے طرف بصرہ کے اور قبر انکی مشہور ہے وہاں **وعن الزبیر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یاتی بنی قریظۃ فیاتینی بخبرھم فانطلقت فلما رجعت جمع لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابویہ فقال فداک ابی وامی متفق علیہ** اور روایت ہے زبیر سے کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کون ہے کہ جاوے بنی قریظہ کے پاس کہ ایک قبیلہ ہے یہود سے رہنے والے گرد مدینہ کے پس لاوے میرے پاس خبر انکی پس چلا میں ف ع یعنی تا کہ لاؤں خبر انکی جاننا چاہیے کہ آنحضرت بعد از غزوہ احزاب کے متوجہ بنی قریظہ کی طرف ہوئے اور پندرہ روز تک انکو گھیرے رکھا اور پھر فتح پائی پس یہ بات وہاں فرمائی یا غزوہ احزاب میں بھی بنو قریظہ کے وہاں خبر انکی منگائی ہو ترجمہ کہتے ہیں ترجمہ پس جبکہ خبر لیکر پھرا میں جمع کئے میرے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ماں باپ اپنے پس فرمایا قربان ہو تجھ پر باپ میرا اور ماں میری نقل کی بخاری اور مسلم نے ف ع اور اس میں تعظیم ہے انکی قدر کی اور اعتبار ہے انکے عمل کا اور یہ اسلیے ہے کہ انسان نہیں کہتا ہے ایسا اگر ایسے کے لیے تعظیم کرتا ہے اسکی اور روایت کیا گیا ہے زبیر سے کہا انہوں نے کہ جمع کئے میرے لیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ماں باپ اپنے دو بار احد میں اور بنی قریظہ کی جنگ میں اور آیا ہے کہ زبیر نے اپنے بیٹے عروہ سے کہا اے بیٹے نہیں ہے کوئی عضو میرا مگر کہ زخمی کیا گیا ہے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے **وعن علی قال ما سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم جمع ابویہ لاحد الا لسعد فانی سمعتہ یقول یوم احد یا سعد ارم فداک ابی وامی متفق علیہ** اور روایت ہے علی رض سے کہا نہیں سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جمع کئے ہوں ماں باپ اپنے کسی کے لیے مگر واسطے سعد بن مالک کے پس تحقیق سنا میں نے حضرت سے فرماتے دن غزوہ احد کے یعنی سعد کو کہ وہ تیر مارتے تھے کافروں کو اے سعد پھینک تیر قربان ہوں تیرے باپ ماں میرے نقل کی بخاری اور مسلم نے ف ع مراد سعد بن مالک سے سعد بن ابی وقاص ہیں اسلیے کہ مالک ہی اسم ہے ابی وقاص کا اور زبیر کی روایت میں جمع کرنا ماں باپ کا آنحضرت سے زبیر کے لیے بھی ثابت ہوا اور یہاں حضرت علی نے ایسا کچھ فرمایا پس

تطبیق یہ ہے اور درمیان خبر زبیر کے یہ کہ حضرت علیؓ کو اطلاع نہ ہو زبیر کے لئے فرمانے کی اور ظاہر یہ ہے کہ مراد علی رضہ کو یہ ہو کہ آنحضرت سے بلا واسطہ کسی کے
کہتے ہیں ناسخ اور منافی نہیں ہے اسلئے کہ مطلع ہوئے ہوں وہ زبیر کے حق میں کہنے پر بعض صحابہ کے کہا مؤلف نے کنیت سعد کی ابو اسحاق ہے زہری قرشی ہیں
قدیم الاسلام کہ اسلام لائے سترہ برس کی عمر میں اور کہا سعد نے کہ تھا میں ثلث الاسلام یعنی تیسرا شخص ہوں کہ بعد دو کے اسلام لایا اور اول تیر انہیں نے مارا جہاد میں اور حاضر
ہوئے ہیں سعد تمام غزوں میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور تھے سعد مستجاب الدعوۃ مشہور تھے یہیں کہ ڈرتے تھے لوگ آپکی بد دعا سے اور امید رکھتے
دعا خیر کی بسبب مشہور ہونے قبولیت دعا انکی کے لوگوں کے نزدیک اور یہ اس سبب سے تھا کہ آنحضرت نے فرمایا انکے حق میں اللھم سدد سہمہ واجب دعوتہ اور جمع کئے
آنحضرت نے انکے لیے اور زبیر کے لیے ماں باپ اپنے کہ فرمایا دونوں کے لیے فداک ابی وامی اور نہیں کہا یہ کسی کے لیے سوا ان دونوں کے اور تھے یہ گندم گون اور بدن پر بال
بہت تھے مرے اپنے قصر میں بیچ عقیق کے قریب مدینہ کے پھر جنازہ لایا گیا انکا مدینہ میں اور نماز پڑھی انکی ابن الحکم نے کہ وہ ان ایام میں حاکم تھا مدینہ کا اور دفن
کئے گئے بقیع میں پچپن میں اور عمر انکی تھی کچھ اوپر ستر برس کی اور عشرہ مبشرہ میں سے انکا انتقال سب کے بعد ہوا ہے اور حاکم کیا تھا انکو عمرؓ اور عثمانؓ نے
اور روایت کیں ان سے حدیثیں خلق کثیر نے صحابہ اور تابعین میں سے **وعن سعد بن ابی وقاص قال انی لاول العرب رمی بسہم**
فی سبیل اللہ متفق علیہ اور روایت ہے سعد سے کہا تحقیق میں اول عرب کا ہوں کہ پھینکا تیر خدا کی راہ میں نقل کی بخاری اور
مسلم نے فع یعنی مجھ سے پہلے کسی نے تیر راہ خدا میں نہیں مارا اور یہ جو ایسا کہا یہ تھا اول سال ہجری میں آنحضرت نے ابو عبیدہ بن الحارث کو ساتھ ساٹھ سواروں
کے واسطے جنگ ابو سفیان بن حرب و اور مشرکوں کے بھیجا اس میں کچھ لڑائی نہیں واقع ہوئی بجز اسکے کہ سعد بن ابی وقاص نے ایک تیر انکی طرف پھینکا اور یہ اول
تیر تھا کہ اس امت میں راہ خدا میں گیا **وعن عائشۃ قالت سہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقدمہ المدینۃ لیلۃ**
فقال لیت رجلا صالحا یحرسنی اللیلۃ اذ سمعنا صوت سلاح فقال من ھذا قال انا سعد قال ما جاء بک قال وقع فی نفسی خوف علی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجئت احرسہ فدعا لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم نام متفق علیہ
اور روایت ہے عائشہ رض سے کہا نہ سوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم وقت آنے اپنے کے مدینہ میں یعنی کسی غزوہ سے ایک رات یعنی بخوف اعدا دین پس فرمایا آنحضرت
نے کاشکے ایک مرد نیکبخت نگہبانی کرے میری اس رات ناگہان سنی ہم نے آواز ہتھیار کی کہ تلوار و کمان وغیرہ کھٹ کھٹ بولتے ہیں پس فرمایا آنحضرت نے کون ہے یہ کہا میں
ہوں فرمایا آنحضرت نے کیا چیز لائی تجھکو اور کیونکر آیا تو کہا سعد کو واقع ہوا میرے جی میں خوف نسبت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ تنہا ہیں مبادا اعدا دین کچھ
ضرر پہنچاویں پس آیا میں تا نگہبانی کروں انکی اور خدمت بجا لاؤں پس دعا کی سعد کے لیے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر آرام فرمایا نقل کی یہ بخاری اور مسلم
نے **وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکل امۃ امین وامین ھذہ الامۃ ابو عبیدۃ بن الجراح متفق علیہ** اور روایت ہے
انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے ہر امت کے ایک امانتدار ہے کہ بیچ حقوق خدا اور خلق اور رسول کے خیانت نہیں کرتا اور امانتدار اس امت کا
ابو عبیدہ بن الجراح ہیں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے فع اور خاص کیا انکو ساتھ امانت کے باوجودیکہ امانت اور صحابہ میں بھی تھی اسلیے کہ نہیں غالب تھی صفت
بہ نسبت اوروں کے بایں کیفیت نہیں غالب تھی بہ نسبت انکی اور منقول ہے کہ انکی ہیں کتنی ہی روایتیں آئی ہیں چنانچہ مرقات میں لکھی ہیں اور انکی اصلاح یہ ہیں
یہ ایک نصیحت کیا خوب ہے اور وہ ابیات یہ ہیں [illegible] کہا مؤلف نے کنیت ابو عبیدہ کی ہے اور نام عامر بن
عبداللہ بن الجراح تھا اور قرشی ہیں اسلام لائے ساتھ عثمان بن مظعون کے اور پہلے ہجرت کی طرف حبشہ کے اور پھر طرف مدینہ کے اور حاضر ہوئے سب جہادوں میں آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور ٹھہرے رہے جنگ احد میں ساتھ رسول خدا کے اور کڑیاں خود کی آنحضرت کے چہرہ مبارک پر گڑ گئیں تھیں یہ دانتوں سے کھینچ لائے
پھر اکھڑ گئیں جس میں دو دانت آگے کے انکے گر پڑے تھے [illegible] مرے اٹھاون برس کی عمر میں بیچ اردن کے سنہ اٹھارہ میں اور دفن کئے گئے

تبان میں اور نماز پڑھی پیچھے معاذ بن جبل نے اور عمر انکی اٹھاون برس کی ہوئی

وَعَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْکَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ وَسُئِلَتْ مَنْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُسْتَخْلِفًا لَوِ اسْتَخْلَفَہٗ قَالَتْ اَبُوْ بَکْرٍ فَقِیْلَ لَھَا ثُمَّ مَنْ بَعْدَ اَبِیْ بَکْرٍ قَالَتْ عُمَرُ قِیْلَ مَنْ بَعْدَ عُمَرَ قَالَتْ اَبُوْ عُبَیْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

روایت ہے ابن ابی ملیکہ تابعی سے کہا سنا میں نے عائشہؓ سے اس حال میں کہ پوچھی گئیں تھیں وہ کہ کس کو آنحضرت خلیفہ بناتے اگر فرماتے اپنے سامنے خلیفہ کرنا کسی کو یعنی صحابہ میں سے کہا عائشہؓ نے کہ ابوبکرؓ کو خلیفہ کرتے پس کہا گیا اور پوچھا گیا کہ کس کو کرتے بعد ابی بکرؓ کے کہا عائشہؓ نے کہ عمرؓ کو کرتے کہا گیا کون ہے بعد عمرؓ کے کہ اسکو خلیفہ کرتے کہا عائشہؓ نے کہ ابوعبیدہ بن الجراح کو خلیفہ کرتے نقل کی یہ مسلم نے ف ح ع کہ امین تھے اس امت کے اور ابوبکر صدیقؓ نے بھی کہا سقیفہ کے روز کہ خلیفہ کرتے تھے اگر آپکو خلافت سے کیا کام ہے یہ علیؓ ہیں اور عمرؓ ہیں اور ابوعبیدہ بن الجراح ہیں جس کو چاہو انمیں سے خلیفہ کرو پس کہا صحابہؓ نے کہ تم سے زیادہ کون لائق ہے پیش کیا تمکو آنحضرت نے واسطے کار دین ہمارے کے یعنی امامت کے پس کون ہے کہ مؤخر کرے تمکو کار دنیا میں اور اس سے یہ معلوم ہوا کہ اعتقاد عائشہؓ کا یہ تھا کہ ابوعبیدہ اولی تھے ساتھ خلافت کے بعد شیخین کے بقیہ اصحاب شوری سے

وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ عَلٰی حِرَاءٍ ھُوَ وَاَبُوْ بَکْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِیٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَیْرُ فَتَحَرَّکَتِ الصَّخْرَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِھْدَاْ فَمَا عَلَیْکَ اِلَّا نَبِیٌّ اَوْ صِدِّیْقٌ اَوْ شَھِیْدٌ وَزَادَ بَعْضُھُمْ وَسَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ وَلَمْ یَذْکُرْ عَلِیًّا رَوَاہُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے پہاڑ حرا پر آنحضرت تھے اور ابوبکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ اور علیؓ اور طلحہؓ اور زبیرؓ پس ہلنے لگا پہاڑ پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھہر جا پس نہیں تجھ پر مگر نبی یا صدیق یا شہید اور زیادہ کیا بعض راویوں نے یہ لفظ اور سعد بن ابی وقاص یعنی وہ بھی حرا پر تھے ہمراہ آنحضرت کے اور ذکر نہیں کیا اس بعض نے علیؓ کا نقل کی یہ مسلم نے ف مراد شہید سے علیؓ اور عثمانؓ اور طلحہؓ و زبیرؓ ہیں کہ یہ سب شہید ہوئے ہیں اور شہادت طلحہؓ و زبیرؓ کی بیچ واقعہ حرب جمل کے ہوئی نہ عین حرب میں بلکہ اس سے باہر از راہ ظلم کے مارے گئے اور یہ ثابت ہے کہ جو کوئی قتل کیا جاوے ساتھ راہ ظلم کے تو وہ شہید ہے اور ذکر نہیں کیا اس بعض نے علیؓ کا اسکے بیچ اس لفظ زاد کا کہا میں ... اسلیے کہ ... زیادہ ... کمال ... ہے کہ سعد بن ابی وقاص قتل نہیں کئے گئے ہیں فوت ہوئے قصر میں اپنے کہ عقیق میں تھا پس توجیہ اس روایت کی یہ ہے کہ فرمایا شہید یعنی ... شہید تھے پس باعتبار ... حکم ... کے ایسا کچھ فرمایا اور یا جیسے کہ ... کہا ... کسی مرض کے ایسے امراض میں ... باعث ہوئے ہیں حکم شہادت کے مانند پیٹ کی بیماری وغیرہ کے

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْ بَکْرٍ فِی الْجَنَّةِ وَعُمَرُ فِی الْجَنَّةِ وَعُثْمَانُ فِی الْجَنَّةِ وَعَلِیٌّ فِی الْجَنَّةِ وَطَلْحَةُ فِی الْجَنَّةِ وَالزُّبَیْرُ فِی الْجَنَّةِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فِی الْجَنَّةِ وَسَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ فِی الْجَنَّةِ وَسَعِیْدُ بْنُ زَیْدٍ فِی الْجَنَّةِ وَاَبُوْ عُبَیْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فِی الْجَنَّةِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوَاہُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ زَیْدٍ

روایت ہے عبد الرحمن بن عوف سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوبکرؓ بہشت میں ہیں اور عمرؓ بہشت میں اور عثمانؓ بہشت میں اور علیؓ بہشت میں اور طلحہؓ بہشت میں اور زبیرؓ بہشت میں عبد الرحمن بن عوف بہشت میں اور سعد بن ابی وقاص بہشت میں اور سعید بن زید بہشت میں اور ابوعبیدہ بن الجراح بہشت میں نقل کی یہ ترمذی نے اور نقل کی ابن ماجہ نے سعید بن زید سے ف ح ع سعید بن زید بہنوئی ہیں حضرت عمرؓ کے کہ فاطمہ بہن حضرت عمرؓ کی انسے منسوب تھیں اور بسبب فاطمہ کے اسلام لائے حضرت عمرؓ ... انکی اور مدفون ہوئے وہ بقیع میں ... ستر برس کی عمر تھی انکی اور ایک روایت ... شہرت اور ... دس بزرگواروں کے ہے اور بشارت جنت کے یہی کہ ... ایک حدیث میں واقع ہوئی اور اوروں کی بھی ... بشارت مخصوص ... اور انکے سوا اوروں کے لیے بھی آئی ہے۔

صحیح ہے واللہ اعلم اور یہاں ایک نکتہ ہے کہ اسپر تنبیہ کرنا چاہیے کہ ذکر خلفاء اربعہ کا جس جگہ حدیثوں میں واقع ہوا ہے سب کا یا بعض کا اسی ترتیب سے ہوا ہے اور اس سے حقیقت مذہب سنت وجماعت کی ثابت ہوتی ہے اور اسپر یہ گمان نکرنا کہ راوی ترتیب کو تغیر دیکر موافق اعتقاد کے لاتے ہونگے چنانچہ شاید کہ تھوڑے سے تغیر اور تقدیم و تاخیر کی رعایت کرتے ہیں کہ یہاں خصوص میں فرق نہیں آیا یہاں کیونکر تغیر کرینگے جس طرح ہے اسی طرح ادا کرتے ہیں

وَعَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرْحَمُ أُمَّتِي بِأُمَّتِي أَبُو بَكْرٍ وَأَشَدُّهُمْ فِي أَمْرِ اللّٰهِ عُمَرُ وَأَصْدَقُهُمْ حَيَاءً عُثْمَانُ وَأَفْرَضُهُمْ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَأَقْرَؤُهُمْ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَأَعْلَمُهُمْ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَلِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينٌ وَأَمِينُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرُوِيَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ مُرْسَلًا وَفِيهِ وَأَقْضَاهُمْ عَلِيٌّ اور روایت ہے انس سے انہوں نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت نے کہ مہربان تر میری امت میں میری امت پر ابوبکر ہے کہ نرمی اور لطف و نیت سے لوگوں کو خدا کی طرف بلاتے ہیں اور پہنچاتے ہیں اور سخت تر میری امت میں دین خدا کے عمر رض ہے کہ تشدد و سختی سے امر معروف اور نہی عن المنکر کرتے ہیں اور بہت سچا انکا حیا میں عثمان رض ہے فائدہ صفت حیا کو عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک طرح کی خصوصیت اور تمیز تھا اور حیا شعبہ عظیمی ہے ایمان کا اور ظاہر ہے سچا اسلیے کہا کہ حیا کبھی بحکم طبیعت بشری کے بھی ہوتی ہے اگرچہ بحکم شرع حق اور درست نہو لیکن حیا صادق اور معتبر وہ ہے کہ موافق شریعت کے اور مطابق حق کے ہو ترجمہ اور بہت فرائض داں انکے زید بن ثابت ہیں فائدہ عالم فرائض میراث کا خوب جانتے تھے اور بڑے فقہا صحابہ میں سے تھے اور لکھنے والے وحی کے اور جمع کرنیوالے اور لکھنے والے قرآن کے بھی تھے ابوبکر اور عثمان رضی اللہ عنہما کے زمانہ خلافت میں ترجمہ اور بہت پڑھنے والا قرآن کا اور بہت ماہر تجوید قرآن میں ابی بن کعب ہے فائدہ یہ بھی کاتب وحی تھے اور ان چھ صحابہ میں سے تھے کہ جنہوں نے قرآن یاد کیا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں انکو سید القراء کہتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا سید الانصار نام رکھا تھا اور عمر رض سید المسلمین کہتے تھے اور جب سورہ لم یکن الذین نازل ہوئی تو آنحضرت نے فرمایا کہ خدا نے حکم کیا ہے کہ اسکو تجھپر پڑھوں اور تجھے سناؤں انہوں نے کہا کہ کیا خدا نے میرا نام لیا ہے حضرت نے فرمایا ہاں تیرا نام لیا ہے پس وہ روئے آنحضرت صلعم بھی رونے لگے اور وفات ہوئی انکی مدینہ میں سنہ انیس میں حدیثیں روایت کیں انسے خلق کثیر نے ترجمہ اور بہت جاننے والا انکا حلال حرام کو معاذ بن جبل ہے فائدہ یہ جناب رضی اللہ عنہ انصار میں سے ہیں اور ان ستر تنوں میں سے تھے کہ حاضر ہوئے عقبہ کو اور آنحضرت نے بھائی چارہ کروا دیا تھا انمیں اور عبداللہ بن مسعود میں اور بعض نے کہا انمیں اور جعفر بن ابی طالب میں اور بھیجا انکو آنحضرت نے معلم اور قاضی کر کر یمن میں اور اسوقت میں اٹھارہ برس کے تھے طاعون عمواس میں وفات پائی سنہ اٹھارہ میں اور عمر انکی اٹھاسی برس کی ہوئی اور اسوقت کہتے تھے خداوندا یہ رحمت ہے تیری تیرے بندوں پر حصہ دے معاذ کو اور اسکے اہل عیال کو اس سے محروم نرکھ اور آیا ہے کہ وقت مرنے کے ہر عالم سے کہتے تھے خفہ کر جتنا کہ چاہیے تو قسم ہے تیری عزت کی جانتا ہے تو کہ میں تجھکو دوست رکھتا ہوں یا کچھ اور طرح کہا واللہ اعلم اور ابن مسعود نے کہا ہے ہم تشبیہ دیتے معاذ کو ابراہیم خلیل اللہ کے ساتھ بیچ مضمون اس آیہ کے ان ابراہیم کان امۃ قانتا للہ حنیفا اور فتوی دیا کرتے تھے معاذ آنحضرت کے زمانہ میں اور ابوبکر کے زمانہ میں اور جب شام میں گئے تو کہتے تھے عمر رض کہ خالی چھوڑا معاذ نے اہل مدینہ کو فقہ سے اور حاضر ہوئے وہ رضی اللہ عنہ جنگ بدر میں اور جہادوں میں وغیرہ میں اور وقت رحلت کے کہا اپنے یاروں کو جسوقت کہ وہ رونے لگے کیوں روتے ہو اور کس چیز نے رلایا تم کو کہا لوگوں نے کہ روتے ہیں ہم علم پر کہ منقطع ہوتا ہے بسبب موت تمہاری کے کہا علم و ایمان قائم ہیں روز قیامت تک تم حق کو جس سے کہ ہو اور رد کرو باطل کو جسپر کہ ہو مناقب انکے بہت ہیں زیادہ اندازے سے ترجمہ اور ہر امت کے لیے امین ہے اور امین اس امت کا ابو عبیدہ بن الجراح ہے فائدہ اور ایک روایت میں ہے کہ ہر پیغمبر کے لیے ایک امین ہے اور امین میرا ابو عبیدہ ہے اور انکے کمال زہد پر دلالت کرتا ہے یہ قصہ جو بعض میں مذکور ہے کہ کہا عروہ بن الزبیر نے جبکہ آئے عمر بن الخطاب شام سے

۳

ملے انکے بڑے بڑے ہوا پس کہا عمرؓ نے کہاں ہیں بھائی میرے لوگوں نے کہا کون کہا عمرؓ نے ابوعبیدہؓ کہا لوگوں نے کہ اب آتے ہیں تمہارے پاس پس
جب آئے انکے پاس اترے عمرؓ سواری سے اور گلے لگایا انکو پھر انکے گھر میں گئے پس نہ دیکھی ابوعبیدہ کے گھر میں مگر ایک چھوٹی سی تلوار اور سپر اور کجاوہ اور روایت
میں آیا ہے کہ حضرت عمرؓ نے کہا ابوعبیدہ کو کہ ہم کو اپنے گھر میں لے چلو پس آئے انکے گھر میں پس نہ دیکھا کچھ کہا کہاں ہے اسباب تمہارا نہیں دیکھتا ہوں مگر ایک نمدہ اور رکابی
اور لوٹا حال آنکہ تم امیر ہو آیا تمہارے پاس کچھ کھانا ہے پس گئے ابوعبیدہ اور گھر کے اندر گئے اور لے آئے وہاں سے کچھ چھوٹے چھوٹے ٹکڑے روٹی کے پس رو دیے عمرؓ اور کہا عمرؓ نے
بدل ڈالا ہم سب کو دنیا نے سوا تیرے اے ابوعبیدہ اور یہ رضی اللہ عنہ قرشی ہیں ہجرت دو ہجرت ساتھ آنحضرتؐ کے فہر بن مالک میں جمع ہوتے ہیں حاضر ہوئے ہیں تمام مشاہد
میں ہمراہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور روز جنگ بدر کے اپنے باپ کو خدا اور رسول کی محبت میں قتل کیا اور ثابت رہے ہمراہ آنحضرتؐ کے روز احد کے اور کھینچے دو حلقے خود کے
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رخسارہ مبارک میں گڑ گئے تھے اپنے دانتوں سے اور دو دانت انکے گر پڑے بسبب نکالنے کے زور سے اور انہوں نے بھی طاعون
عمواس میں وفات پائی حضرت عمرؓ کے عہد میں اور نماز انکی پڑھی معاذ بن جبل نے اور فرماتے تھے حضرت عمرؓ نزدیک وفات کے اگر ابوعبیدہ زندہ ہوتے تو سپرد
کرتا میں یہ کام انکو یعنی امر خلافت کو یا اختیار کرواتا انکے مشاورت کے ہاتھ تفویض کرتا میں واللہ اعلم ترجمہ نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے اور کہا یہ حدیث صحیح ہے اور روایت
کی گئی ہے معمر سے قتادہ سے بطریق ارسال کے اور ترمذی کی حدیث میں آیا ہے اور حکم بحق زیادہ کرنے والا میری امت میں سے علیؓ ہے اور اسیلیے حضرت عمرؓ نے
مشاورت اور فتویٰ انکے حکم نہیں کرتے تھے اور اگر حضرت علیؓ موجود نہ ہوتے تو توقف کرتے اور ظاہر تر یہ ہے کہ معنی اقضاہم کے یہ ہیں خوب جاننے والے احکام
خصومت کے کہ محتاج ہے طرف قضا کے اور اس روایت میں فضیلت حضرت علیؓ کی ابوبکر اور عمرؓ پر ثابت نہیں ہوتی کیونکہ فضل جزئی منافی فضل کلی کی نہیں
ہے انکی شان میں اور بہت نصوص آئے ہیں چنانچہ یہ آیہ صریح حضرت ابوبکرؓ کی فضیلت پر دلالت کرتی ہے لا یستوی منکم من انفق من قبل الفتح وقاتل اولئک اعظم درجۃ
من الذین انفقوا من بعد وقاتلوا یہ خاص ابوبکرؓ ہی کے شان میں نازل ہوئی ہے کہ پہلے فتح مکہ کے انہوں نے اپنا مال جہاد میں صرف کیا اس سبب سے فرمایا اللہ تعالیٰ نے
کہ انکے برابر کوئی نہیں ہو سکتا اور بہت روایتیں انکی فضیلت پر دلالت کرتی ہیں حاصل یہ کہ حدیثیں متعارض ہیں اور دلیلیں متناقض پس اعتبار اسکا ہے کہ جس پر
اتفاق کیا جمہور صحابہ نے اور اجماع کیا اس پر اہل سنت نے اور وہ یہ ہے کہ بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے افضل حضرت ابوبکرؓ ہیں باعتبار کثرت ثواب کے عمرؓ پھر
عثمان رضی اللہ عنہم پھر جانے تو کہ علیؓ اور معاویہ رضی اللہ عنہما میں جنگ خصومت واقع ہوئی۔ اور تحقیق دونوں جانبین کہ برا کہتے تھے بعض انکے بعض کو اور
نہیں حکم کیا کسی نے انمیں سے ساتھ کفر دوسرے کے لیکن البتہ بعضی گنہگار ہوتے پس نہیں نسبت کفر کی کر سکتے ہیں ہم کسی کو بسبب جنگ اور برا کہنے کے اور اعتقاد
کرنا چاہیے کہ امیر المومنین علی رضی نے اجتہاد کیا خلافت میں اور مصیبت ہوئی اجتہاد میں اور تھے وہ سزاوار تر میں لوگوں کے ساتھ خلافت کے اس وقت میں
اور معاویہ نے اجتہاد کیا انہیں اور خطا کی اجتہاد میں اور نہیں تھے وہ مستحق خلافت علی رضی کے ہوتے ہوئے اللہ تعالیٰ رزقنا محبتہم وحشرنا فی زمرتہم **وَعَنِ الزُّبَيْرِ**
قَالَ كَانَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ دِرْعَانِ فَنَهَضَ إِلَى الصَّخْرَةِ فَلَمْ يَسْتَطِعْ فَقَعَدَ طَلْحَةُ تَحْتَهُ
حَتَّى اسْتَوَى عَلَى الصَّخْرَةِ فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَوْجَبَ طَلْحَةُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہے زبیرؓ سے کہ کہا تھیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر دو زرہیں روز احد کے فرمی بسبب مبالغہ کے بیچ امتثال قول اللہ تعالیٰ کے خذوا حذرکم یعنی
لو تم ہتھیار اپنا کہ زرہ اور سپر وغیرہ اسباب جنگ ہے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ استعمال ہتھیار رکھنا کا اور لینا اسباب محافظت کا جنگ میں منافات ساتھ
توکل کے نہیں رکھتا ہے اور ہو سکتا ہے کہ ایسے امور واسطے تعلیم امت کے کرتے ہوں ترجمہ پس اٹھے آنحضرت اور متوجہ ہوئے طرف ایک پتھر کے تاکہ اوپر اسکے
تا اس پر چڑھیں اور دیکھیں طرف کفار کے اور اپنے سے دکھائی دیں ابرار کو پس نہ چڑھ سکے یعنی بسبب بوجھ زرہوں کے پس بیٹھے طلحہ نیچے آنحضرت کے
یہاں تک کہ چڑھے اور قرار پکڑا آنحضرت نے اس پتھر پر پس سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے واجب کی طلحہ نے نقل کی ترمذی نے فتح یعنی جنت

جیسے کہ ایک روایت میں ہے اور وہ شی یہ ہیں کہ انہوں نے ثابت کی بہشت اپنے لیے بسبب اس عمل کے یا بسبب اس چیز کے کہ کی احسان کر اپنے اوپر جو کہ ہون اٹھائی
کر اپنے تئیں آنحضرت کے سپر کیا یہاں تک کہ تیر لگے انکے بدن میں اور زخمی ہوا تمام جسد انکا یہاں تک کہ شل ہوگیا ہاتھ انکا اور زخم ہوگئے انکے کچھ اوپر اسی
حتی کہ ستر میں بھی اور تھے صحابہ کہ جب ذکر کرتے روز احد کا کہتے کہ یہ دن سارا تھا واسطے طلحہ کے اور ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ عتبہ بن ابی وقاص نے تیر مارا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو روز احد کے پس توڑ ڈالا دانت نیچے طرف کا دندان مبارک آپکا اور زخمی ہوا نیچے کا ہونٹھ اور عبد اللہ بن شہاب زہری نے زخمی کی پیشانی انکی
اور زخمی ہوا رخسار مبارک آپکا کہ گھس گئیں دو کڑیاں زرہ کی رخسارہ مبارک میں اور گر پڑے رسول خدا صلعم ایک گڑھے میں ان گڑھوں میں سے جنکو کھودے تھے
عامر نے تاکہ گر پڑیں انمیں مسلمان نادانستہ پس پکڑا حضرت علی نے ہاتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اور اٹھایا آپکو طلحہ بن عبید اللہ نے یہاں تک کہ سیدھے
کھڑے ہوئے اور چوسا ابو سعید خدری نے خون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک سے پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے چوسا
خون میرا نہیں مس کریگی اسکو آگ **وَعَنْ جَابِرٍ** قَالَ نَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ فَقَالَ
مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ يَمْشِيْ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ وَقَدْ قَضَى نَحْبَهُ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هٰذَا وَفِيْ رِوَايَةٍ مَنْ سَرَّهُ أَنْ
يَنْظُرَ إِلَى شَهِيْدٍ يَمْشِيْ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے جابر سے کہا اور دیکھا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف طلحہ بن عبید اللہ کے فرمایا آنحضرت نے کہ جو کوئی دوست رکھے کہ دیکھے طرف اس شخص کے کہ چلتا ہے اوپر زمین کے اس حال میں کہ تحقیق وہ
مر چکا ہو اور پورا کر چکا نذر کو یعنی اگر کوئی چاہے کہ مردہ کو دیکھے کہ اوپر زمین کے چلتا ہو پس چاہیے کہ دیکھے طرف اسکے یعنی طلحہ کے اور ایک روایت میں یوں آیا ہے
کہ جسکو خوش لگے کہ دیکھے طرف شہید کے کہ چلتا ہو اوپر زمین کے پس چاہیے کہ دیکھے طرف طلحہ بن عبید اللہ کے نقل کی یہ ترمذی نے ف ع ح اور تحقیق لفظ نحب کی یہ ہے
کہ نحب ساتھ نون اور حے مہملہ اور بے موحدہ کے بمعنی نذر اور موت اور اجل کے آتا ہے اور بیچ آیہ کریمہ من المؤمنین رجال صدقوا ما عاھدوا اللہ علیه فمنھم من قضی نحبه ومنھم من ینتظر
کے ساتھ دونوں معنوں کے تفسیر کیا ہے مفسروں نے یعنی مسلمانوں میں ایسے مرد ہیں کہ سچ کر دکھایا جو کچھ عہد باندھا تھا ساتھ خدا کے پس بعضوں نے انمیں سے ادا کی اور
پوری کی نذر کہ جان نثاری راہ خدا میں کی تھی یعنی شہید ہوگئے راہ خدا میں اور بعضی انتظار اسکا کرتے ہیں اور حدیث میں بھی حمل کرنا دونوں معنوں پر درست ہے
اور ظاہر دوسرے ہی معنی ہیں جیسے کہ دوسری روایت میں آیا ہے شہید یمشی علی وجه الارض حاصل یہ کہ خبر دی کہ طلحہ ان لوگوں میں سے ہے کہ ادا کی نذر اپنی اور گویا موت اسکی
راہ میں اگرچہ زندہ ہو اور طلحہ نے اپنے تئیں سپر آنحضرت کی کیا تھا اور بہت گھایل ہوئے تھے روز احد کے چنانچہ اوپر کی حدیث میں ذکر اسکا کیا ہے اور حقیقت
میں یہ اشارہ ہے طرف موت اختیاری کے کہ حاصل ہوتی ہے اہل سلوک اور ارباب فنا کو یا مرد موت سے غائب ہوتا ہے عالم شہادت سے بسبب مستغرق ہونے
کے ذکر خدا میں اور مشاہدہ ملکوت میں اور بسبب انجذاب کے طرف اللہ تعالی کے اور نتیجہ موت اختیاری کا ہے اور احتمال ہے کہ ہو اشارہ طرف حاصل ہونے
شہادت کے مآل کار میں کہ دلیل ہے انکے خاتمہ بخیر ہونے کی **وَعَنْ عَلِيٍّ** قَالَ سَمِعَتْ أُذُنِيْ مِنْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُوْلُ طَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ جَارَايَ فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے حضرت علی رض سے کہا سنا
میرے کانوں نے آنحضرت کے منہ سے کہ فرماتے تھے طلحہ اور زبیر ہمسایہ میرے ہیں بہشت میں ف ع یہ کنایہ ہے انکے کمال قرب سے ترجمہ نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث
غریب ہے **وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ** أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَئِذٍ يَعْنِيْ يَوْمَ أُحُدٍ اللّٰهُمَّ
اشْدُدْ رَمْيَتَهُ وَأَجِبْ دَعْوَتَهُ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یعنی انکے
لیے احد کے دن یعنی روز احد کہ خداوندا قوی کر تیر اندازی اسکی اور قبول کر دعا اسکی نقل کی بغوی نے شرح السنہ میں ف ع مناسبت اجابت دعا کی ساتھ قوت تیر اندازی
کے ظاہر ہے کہ تعبیر دعا کو ساتھ تیر کے کرتے ہیں جیسے کہ کہا کسی بزرگ نے مصرع از ہر کرانہ تیر دعا می کنم رواں اور گویا اجابت انکی دعا کی ایک اثر انکے تیر اندازی کی تھی

کہ پہلے راہ خدا میں انھوں نے ہی تیر مارا وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اسْتَجِبْ لِسَعْدٍ اِذَا دَعَاكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے کہ تحقیق پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یعنی دعا کی یا الٰہی قبول کر یعنی دعا واسطے سعد بن ابی وقاص کے جس وقت کہ دعا مانگے
تجھ سے نقل کی یہ ترمذی نے وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ مَا جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَاهُ وَاُمَّهُ اِلَّا لِسَعْدٍ قَالَ لَهُ يَوْمَ اُحُدٍ
اِرْمِ فِدَاكَ اَبِيْ وَاُمِّيْ وَقَالَ لَهُ ارْمِ اَيُّهَا الْغُلَامُ الْحَزَوَّرُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ نہیں جمع کیا
آنحضرت نے اپنے باپ ماں کو واسطے کسی کے لیکن واسطے سعد کے یعنے روز احد کے فرمایا واسطے اسکے پھینک تیر قربان ہو تیرے باپ میرا اور ماں میری
اور فرمایا واسطے اسکے یہ بھی پھینک تیر اے نوجوان قوی نقل کی یہ ترمذی نے ف ح ع ستے یہ جوان قوی اسلام لائے ابوبکر رضہ کے ہاتھ پر اس وقت میں
یہ سترہ برس کے عمر میں تھے اور ایک وقت میں لازم کیا تھا انھوں نے اپنے گھر میں رہنا اور ایک قبہ میں بیٹھے رہتے تھے اور اپنے گھر کے لوگوں کو کہہ دیا تھا کہ
مجھے لوگوں کی خبر کچھ نہ سنا کر وہاں تک کہ جمع ہووے امت کسی امام پر وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ اَقْبَلَ سَعْدٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
هٰذَا خَالِيْ فَلْيُرِنِيْ امْرُءٌ خَالَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ كَانَ سَعْدٌ مِنْ بَنِيْ زُهْرَةَ وَكَانَتْ اُمُّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَنِيْ زُهْرَةَ
فَلِذٰلِكَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا خَالِيْ وَفِي الْمَصَابِيْحِ فَلْيُكْرِمَنَّ بَدَلَ فَلْيُرِنِيْ اور روایت ہے جابر سے کہا آئے سعد یعنے
آنحضرت کی مجلس مبارک میں پس فرمایا آنحضرت نے کہ یہ ہے ماموں میرا یعنی میری ماں کی قوم میں سے ہے پس چاہیے کہ دکھا دے مجھکو کوئی شخص ماموں اپنے
کو ف ح ع یعنی برابر اور مانند اس ماموں کے کہ میں کہتا ہوں تا کہ معلوم ہو جاوے کہ کسی کا ماموں مانند ماموں میرے کے نہیں ہے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا
ترمذی نے یعنی بیچ توجیہ فرمانے آنحضرت کے سعد کو ماموں اپنا اور تھے سعد بنی زہرہ میں سے کہ قبیلہ ہے قریش میں سے اور تھیں ماں نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کی بنی زہرہ سے ف ح ع اور زہرہ قریش میں سے نام ہے عورت کلاب بن مرہ بن کعب بن لوے بن غالب کا ترجمہ پس اسی سبب سے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ یہ ماموں میرا ہے اور مصابیح میں ہے پس چاہیے کہ اکرام کرے ہر ماموں اپنے کا جیسے کہ میں اکرام کرتا ہوں اپنے ماموں کا بدلہ لفظ فلیرنی کی ف ح ع
کہا ابن حجر نے کہ تصحیف کہتا ہوں میں بلکہ یہ تحریف ہے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ
بْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ يَقُوْلُ اِنِّيْ لَاَوَّلُ رَجُلٍ مِنَ الْعَرَبِ رَمٰى بِسَهْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَقَدْ رَاَيْتُنَا نَغْزُوْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَمَا لَنَا طَعَامٌ اِلَّا الْحُبْلَةُ وَوَرَقُ السَّمُرِ وَاِنْ كَانَ اَحَدُنَا لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ مَالَهُ خِلْطٌ ثُمَّ اَصْبَحَتْ بَنُوْ اَسَدٍ
تُعَزِّرُنِيْ عَلَى الْاِسْلَامِ لَقَدْ خِبْتُ اِذًا وَضَلَّ عَمَلِيْ وَكَانُوْا وَشَوْا بِهِ اِلٰى عُمَرَ وَقَالُوْا لَا يُحْسِنُ
يُصَلِّيْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے قیس بن ابی حازم تابعی سے کہ کہا سنا میں نے سعد بن ابی وقاص سے کہتے تحقیق میں اول ان شخصوں کا ہوں عرب میں سے
کہ پھینکا تیر راہ خدا میں اور البتہ دیکھا میں نے اپنے تئیں اور اور صحاب پیغمبر خدا کو کہ جہاد کرتے تھے ہم ساتھ ہو کر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور نہیں تھی
ہمارے لیے کچھ خوراک مگر پھل کیکر کے کہ مشابہ لوبیا کے ہوتا ہے اور پتے کیکر کی اور تحقیق ایک ہمارا پاخانہ پھرتا تھا جیسے مینگنیاں کرتی ہیں بکریاں
یعنی خشک ہوتا تھا مانند مینگنیوں کے درحالیکہ نہیں تھی واسطے اسکے آمیزش یعنی بوجہ اسکے جو ٹوٹے ملتے نہیں تھے بسبب خشکی کے پھر ہو گئے بنو اسد کہ نام
ایک قبیلہ کا ہے اور سکھاتے ہیں مجھکو یا توبیخ کرتے ہیں مجھکو اسلام پر ف ح ع یعنی نماز پر اسلیے کہ نماز ستون ہے اسلام کا یا تقدیر ہے اسکی علی عمود الاسلام اور مراد
یہ ہے کہ وہ ادب سکھاتے ہیں مجھکو اور تعلیم کرتے ہیں مجھکو نماز اور عار دلاتے ہیں مجھکو یہ کہ اچھی نہیں پڑھتا ہوں میں نماز ترجمہ البتہ تحقیق نا امید ہوا میں اس وقت
یعنی جبکہ اچھی نہ پڑھی میں نے نماز اور محتاج ہوا بنی اسد کی تعلیم کا اور گم ہوا عمل میرا یعنی تمام طاعات اور مجاہدے میرے اور سبقت میری اسلام میں اور ثابت قدمی
میری دین میں اور تھے بنو اسد کہ چغل خوری اور شکایت کی تھی سعد بن ابی وقاص کے نزدیک عمر رضی کے یعنی جبکہ عامل کیا تھا انکو حضرت عمر نے کوفہ کا

ان ایام میں وہ انکی شکایت کرتے تھے یعنی انکو کہتے تھے کہ اچھی طرح نہیں پڑھتے نماز نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ح یعنی شہر کوفہ کے ساکن باشندے نماز اچھی طرح نہیں ادا کرتے اور رعایت اسکے احوال کی نہیں کرتے پس حضرت عمرؓ نے تہدید کر بھیجی انکو اور انہوں نے حضرت عمرؓ سے حقیقت حال ظاہر کی میں انکو آنحضرت کی نماز پڑھاتا ہوں کہ درازگی کرتا ہوں پہلی دو رکعتوں میں اور تخفیف کرتا ہوں دو رکعت اخیر میں پس حضرت عمرؓ نے تصدیق کی انکی اور کہا گمان میرا ایسا ہی ہے جیسا کہ تم کہتے ہو اور مرکیا بنی اسد کی باتوں کو اور مراد بنی اسد سے اولاد زبیر بن العوام بن خویلد بن اسد کی ہے اور بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ فخر کرنا ساتھ علم و فضل کے اور ظاہر کرنا اپنے کمال کا ساتھ بیان واقعی کے واسطے مصلحت دینی اور دفع کرنے عار نقصان کے دین میں جائز ہے اور صحابہؓ آپس میں فخر کیا کرتے تھے بسبب اغراض صحیحہ صالحہ کے **وَعَنْ سَعْدٍ قَالَ رَأَيْتُنِي وَأَنَا ثَالِثُ الْإِسْلَامِ وَمَا أَسْلَمَ أَحَدٌ إِلَّا فِي الْيَوْمِ الَّذِي أَسْلَمْتُ فِيهِ وَلَقَدْ مَكَثْتُ سَبْعَةَ أَيَّامٍ وَإِنِّي لَثُلُثُ الْإِسْلَامِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ** اور روایت ہے سعدؓ سے کہا البتہ تحقیق جانتا ہوں میں اپنے تئیں اور میں تیسرا تھا اہل اسلام کا ف ح یعنی دو شخص مسلمان ہو چکے تھے تیسرا مسلمان میں ہوا اور مراد دو سے ابوبکرؓ اور خدیجہؓ ہیں اور کلام کہا باعتبار اجنبیوں کے ہے نہ اس لئے کہ حضرت علیؓ کا ذکر چھوڑ دیں کلام مذکور سے ت اور نہیں اسلام لایا کوئی یعنی ان لوگوں میں کہ اسلام لائے پہلے میرے مگر بیچ اس دن کے کہ اسلام لایا میں اور البتہ تحقیق ٹھہرا میں سات دن اس حالت پر کہ تحقیق میں البتہ تہائی اہل اسلام کا تھا نقل کی بخاری نے ف ح یعنی میں اسلام لایا بعد دو شخصوں کے اور بعد ازاں سات دن گذر گئے کہ کوئی ان سات دنوں میں اسلام نہ لایا اور بعد سات دن کے اسلام لایا جو کہ لایا کہا بعضے محققین نے کہ تطبیق اس میں اور درمیان خبر عمار کے کہ کہا رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وما معہ الا خمسۃ اعبد وامرأتان وابوبکرؓ یا تو اس طرح کے ہے کہ حمل کیا جاوے قول سعد کا بیچ احرار بالغین میں تاکہ نکل جاویں غلام مذکور اور علیؓ یا یہ کہ نہ مطلع ہوتے ہوں یہ آخر **وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ لِنِسَائِهِ إِنَّ أَمْرَكُنَّ مِمَّا يُهِمُّنِي مِنْ بَعْدِي وَلَنْ يَصْبِرَ عَلَيْكُنَّ إِلَّا الصَّابِرُونَ الصِّدِّيقُونَ قَالَتْ عَائِشَةُ يَعْنِي الْمُتَصَدِّقِينَ ثُمَّ قَالَتْ عَائِشَةُ لِأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ سَقَى اللّٰهُ أَبَاكَ مِنْ سَلْسَبِيلِ الْجَنَّةِ وَكَانَ ابْنُ عَوْفٍ قَدْ تَصَدَّقَ عَلَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ بِحَدِيقَةٍ بِيعَتْ بِأَرْبَعِينَ أَلْفًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ**

روایت کی ہے عائشہؓ نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی بیبیوں کو کہ تحقیق کام تمہارا اور حال تمہارا اس قسم سے ہے کہ غمگین کرتا ہے مجھکو بعد میرے ف ح یعنی بعد وفات میری کے کہ میراث چھوڑی نہیں ہے تمہارے لئے اور تم نے اختیار کیا آخرت کو دنیا پر جسوقت کہ اختیار دیئے گئے پس دیکھا چاہئے کہ بعد میرے حال تمہارا کیا ہوگا اور لوگ تم سے کیا معاملہ کرینگے اور کون متکفل تمہاری معیشت کا ہوگا اور توفیق اسکی پاویگا ت اور صبر نہیں کرینگے اوپر تفقد احوال تمہارے کے مگر صبر کرنے والے ف ح یعنی جو کہ صبر کرتے ہیں مخالفت نفس پر کہ اختیار کرتے ہیں قلت کو اور دیتے ہیں زیادت کو ت اور صدیق ف ح یعنی جو کہ کامل ہیں صدق معاملہ میں اور ادا حقوق میں اور کثیر الصدق خرچ کرتے ہیں اور سخاوت میں ت کہا عائشہؓ نے کہ مراد رکھتے تھے آنحضرت ان صابروں اور صدیقوں سے صدقہ دینے والے اور خیر کرنے والے اسلئے کہ سوق کلام واسطے نفقات انکے ہے پھر کہا عائشہؓ نے یعنی واسطے شکرگذاری اور اظہار منت داری عبدالرحمن بن عوف کے ساتھ بیٹے اسکی کے کہ ابو سلمہ ہے اور کہا تابعین سے ہے پلاوے خدا تعالیٰ تیرے باپ کو سلسبیل سے کہ نام ایک چشمہ کا ہے بہشت میں اور تھا عبدالرحمن بن عوف کہ تحقیق تصدق کیا تھا آنحضرت کی بیبیوں پر ایک باغ کہ بیچا گیا چالیس ہزار درہم کو یا دینار کو نقل کی یہ ترمذی نے ف ح اور روایت میں آیا ہے کہ عبدالرحمن بن عوف نے وصیت کی ساتھ دینے ایک باغ کے واسطے ازواج مطہرۃ کے بیچا گیا چار لاکھ کو اور روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حسن غریب ہے اور زہری سے ہے کہ کہا ان دیا عبدالرحمن بن عوف نے آنحضرت کے عہد میں آدھا مال اپنا اور چار ہزار درہم یا دینار پھر تصدق کیے چالیس ہزار دینار پھر اسباب دیئے پانسو گھوڑے جہاد میں پھر اسباب دیئے ڈیڑھ ہزار اونٹنیاں جہاد میں اور تھا

اکثر مال انکا تجارت سے اور ایک روز عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نے صحابہ کو ایک سو پچاس ہزار دینار پھر جب رات ہوئی بیٹھے اپنے گھر میں اور لکھی ایک فہرست ساتھ تفریق کرنے
تمام مال کے مہاجرین اور انصار پر یہاں تک کہ لکھا کہ قمیص جو میرے بدن پر ہے فلانے شخص کے لیے اور عمامہ میرا فلانے کے لیئے اور نہیں چھوڑا کچھ اپنے مال میں مگر لکھا
اسکو تقسیم کر کے لیئے پھر جب کی صبح کی نماز پڑھی پیچھے رسول خدا صلعم کے اترے جبرئیل اور کہا اے محمد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میری طرف سے عبد الرحمن کو سلام ہو اور قبول کر اس سے
فرد یہ پھر بھیجا اسکو اور کہا گیا انکے لیے کہ تحقیق قبول کیا اللہ نے صدقہ تیرا اور وہ وکیل اللہ کا ہے اور وکیل رسول اسکے کا اور چاہیے کہ کرے اپنے مال میں جو کچھ چاہے
اور تصرف کرے جیسے کہ تصرف کرتا تھا پہلے اسکے اور نہیں حساب ہے اسپر اور بشارت دی اسکو جنت کی اور آیا ہے کہ تیس ہزار بردے انہوں نے آزاد کیئے اور
بعد وفات کے چار بیبیاں چھوڑیں تھیں اور ہر بیوی کے حصہ میں اسّی اسّی ہزار درہم آئے اور بعضی روایت میں آیا ہے کہ انکی میراث سولہ سہام پر تقسیم ہوئی پس
پہونچے ہر بیوی کے حصہ میں دو دو لاکھ درہم **وَعَنْ** اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِاَزْوَاجِهِ اِنَّ
الَّذِيْ يَحْنُوْ عَلَيْكُنَّ بَعْدِيْ هُوَ الصَّادِقُ الْبَارُّ اَللّٰهُمَّ اسْقِ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ مِنْ سَلْسَبِيْلِ الْجَنَّةِ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے ام سلمہ سے کہ
کہا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے واسطے بیبیوں اپنی کے کہ تحقیق وہ شخص کہ دیوے تم کو ساتھ لطف کے یعنی بعد خاوند کے تم پر خرچ کرنے میں
بعد وفات میری کے وہ ہی صادق الایمان صاحب احسان ہے الٰہی پلا عبد الرحمن بن عوف کو چشمہ بہشت سے نقل کی یہ احمد نے فـ ظاہر ہے کہ یہ کلام
ام سلمہ کا ہو جیسے کہ پہلی حدیث میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے مذکور ہوا اور بعضوں نے کہا کہ یہ کلام آنحضرت کا ہے اس لیے کہ آنحضرت نے جانا تھا کہ عبد الرحمن رضی اللہ عنہ سے احسان
بہ نسبت ازواج مطہرات کے وجود میں آویگا اور یہ ہی معجزہ آنحضرت کا ہے۔ **وَعَنْ** حُذَيْفَةَ قَالَ جَاءَ اَهْلُ نَجْرَانَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ابْعَثْ اِلَيْنَا رَجُلًا اَمِيْنًا فَقَالَ لَاَبْعَثَنَّ اِلَيْكُمْ رَجُلًا اَمِيْنًا حَقَّ اَمِيْنٍ فَاسْتَشْرَفَ لَهَا
النَّاسُ قَالَ فَبَعَثَ اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے حذیفہ بن الیمان سے کہ بڑے صحابہ سے ہیں اور صاحب سر آنحضرت کے کہا آئے اہل
نجران رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس فـ نجران ساتھ زبر نون اور جزم جیم کے نام ایک موضع کا ہے یمن میں کہ دسویں سال میں فتح ہوا اور نہایہ میں
ہے کہ وہ موضع ہے درمیان حجاز اور شام کے ترجمہ پس کہا انہوں نے یا رسول اللہ بھیج طرف ہماری ایک شخص امانت دار کہ ہمارے حق میں خیانت نہ کرے تاکہ
ہو امیر اور قاضی پس فرمایا آنحضرت نے کہ البتہ بھیجونگا میں طرف تمہارے ایک شخص امانتدار لائق اسکے کہ کہا جاوے اسکو امانتدار فـ پس منتظر و متوقع ہوئے واسطے
امارت کے لوگ فـ یعنی دیکھنے کو کون اس منصب کے شرف و ممتاز ہوتا ہے اور یہ بات انکو فقط از راہ حرص حاصل کرنے صفت امانت کے تھی نہ واسطے لینے امارت
کے ترجمہ کہا حذیفہ نے پس بھیجا آنحضرت نے ابا عبیدہ بن الجراح کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ** عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
مَنْ نُؤَمِّرُ بَعْدَكَ قَالَ اِنْ تُؤَمِّرُوْا اَبَا بَكْرٍ تَجِدُوْهُ اَمِيْنًا زَاهِدًا فِي الدُّنْيَا رَاغِبًا فِي الْاٰخِرَةِ وَاِنْ تُؤَمِّرُوْا عُمَرَ تَجِدُوْهُ قَوِيًّا اَمِيْنًا
لَا يَخَافُ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ وَاِنْ تُؤَمِّرُوْا عَلِيًّا وَلَا اَرَاكُمْ فَاعِلِيْنَ تَجِدُوْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا يَاْخُذُ بِكُمُ الطَّرِيْقَ الْمُسْتَقِيْمَ
رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے علی رضی اللہ عنہ سے کہا عرض کیا گیا آنحضرت سے کہ یا رسول اللہ کسی کو امیر کریں ہم اپنے پر بعد وفات آپ کی کے فرمایا آنحضرت
نے کہ اگر امیر کرو گے تم بعد میرے ابوبکر کو پاؤ گے تم اسکو امانت دار یعنی حقوق دین میں یعنی نہیں ستم کریگا اور ساتھ عدل کے بے رغبت دنیا میں راغب آخرت
میں فـ یعنی آگاہ کرنا ہے طرف اسکے کہ لائق یہ ہے کہ خلیفہ ساتھ اس صفت کے ہو تاکہ تمام ہو واسطے اسکے خلاص کہ موجب ہے خلاص کا اور ایک روایت میں ہے تجدوہ
مسلما امینا اور ایک روایت میں ہے تجدوہ قویا فی امر اللہ ضعیفا فی نفسہ یعنی پاؤ گے اسکو قوی بیچ امر خدا کے ضعیف اپنے نفس کے حق میں ترجمہ اور اگر امیر کرو گے تم
عمر کو پاؤ گے تم اسکو قوی یعنی قادر واسطے اٹھانے بوجھ امارت کے امین یعنی نہیں صادر ہوگی اس سے خیانت نہیں ڈرتا ہے بیچ جاری کرنے احکام دین خدا کے ملامت
کسی ملامت کرنیوالے کی سے فـ یعنی رعایت نہیں کرتے کسی کی امر دین میں اور معنی یہ ہیں کہ وہ سخت ہیں دین میں جب شروع کرتے ہیں کوئی کام لیئے

کاموں میں حق تو نہیں ملتے تھے ہیں انتہا کسی کے سے وہ کام کیے جاتے ہیں اور نہیں تم کو ملامت ہو گا انکو قول کسی قائل کا اور نہ اعتراض کسی معترض کا اور نہ ملامت
کسی ملامت کرنے والے کی ایک روایت میں یوں ہے تجدہ قویا فی امر اللہ قویا فی نفسہ ترجمہ اور اسی طرح ہو گے تم علیؓ کو حال آنکہ تحقیق نہیں گمان کرتا ہوں میں تم کو کرنے والا یعنی ایسا
انکو بلا خلاف حال خلافت انکی میں پاؤ گے انکو راہ راست دکھانے والا یعنی مرشد کامل راہ راست دکھاتے ہوئے اور لے چلیگا تم کو راہ راست کو نقل کی یہ احمد نے
ف ح یعنی یہ امر سپرد ہو تمہاری طرف ارادہ ہے اسلئے کہ تم میں ہو مجتہد حق کو پہچاننے والے اجتہاد میں نہیں ہے تجھو تم کو حق صرف چار کے ذکر ہیں حدیث میں ذکر
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا نہیں ہے اور بعضوں نے کہا کہ شاید آنحضرت نے ذکر کیا ہو اور راوی بھول گیا ہو اور بعضے نے کہا کہ ابوبکرؓ کے پہلے ذکر کرنے میں اشارہ ہے طرف
مقدم ہونے انکے کے اور نہیں ذکر کیا عثمانؓ کو مر گیا لیکن لا اراکم کہنے میں اشارہ ہے طرف اسکے کہ وہ مقدم ہیں حضرت علیؓ پر اور ممکن ہے یہ کہا جاوے کہ معنی لا اراکم
فاعلین کے یہ ہیں کہ میں نہیں گمان کرتا ہوں کہ تم امیر کرو گے علیؓ کو سب سے پہلے اسلئے کہ میں جانتا ہوں قضا و قدر الٰہی سے کہ عمر علیؓ کی بہت دراز ہے اور مذکورین
کی عمر کوتاہ ہے پس اگر وہ مقدم کئے جاویں تو فوت ہو اوروں کی خلافت باوجود اسکے مقدر ہے انکے لیے بھی خلافت پس یقین ہے کہ علیؓ کو تم سب سے پہلے امیر نہیں
کرینگے پس ظن یہاں بمعنی الیقین ہے انتہی اور حضرت شیخ نے لکھا ہے کہ اس حدیث میں دلیل ہے اس پر کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تنصیص تعیین میں نہیں کی کسی کی
خلافت پر اور ظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ مراد ساتھ امیر کرنے کے امیر کرنا بعد آنحضرت کے ہے بلا واسطہ **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رَحِمَ اللّٰهُ اَبَا بَكْرٍ زَوَّجَنِيْ ابْنَتَهُ وَحَمَلَنِيْ اِلٰى دَارِ الْهِجْرَةِ وَصَحِبَنِيْ فِي الْغَارِ وَاَعْتَقَ بِلَالًا مِنْ مَالِهِ رَحِمَ اللّٰهُ عُمَرَ يَقُوْلُ
الْحَقَّ وَاِنْ كَانَ مُرًّا تَرَكَهُ الْحَقُّ وَمَا لَهُ مِنْ صَدِيْقٍ رَحِمَ اللّٰهُ عُثْمَانَ تَسْتَحْيِيْهِ الْمَلٰٓئِكَةُ رَحِمَ اللّٰهُ عَلِيًّا اَللّٰهُمَّ اَدِرِ
الْحَقَّ مَعَهُ حَيْثُ دَارَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور یہ بھی حضرت علیؓ سے
روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رحمت کرے اللہ ابوبکرؓ کو نکاح کر دیا مجھ سے اپنی بیٹی کا اور سوار کر لایا مجھکو اونٹنی پر طرف دار ہجرت کی ف ح یعنی مدینہ
کے آیا ہے کہ ابوبکر صدیق نے دو اونٹنیاں پال کر اور تیار کر رکھ چھوڑی تھیں کہ تو کب حکم ہجرت کا ہو پس ایک اونٹنی آنحضرتؐ کے پاس لائے اور کہا یا رسول اللہ اسکو
قبول کیجئے اور سوار ہو جئے فرمایا آنحضرتؐ نے کہ میں سوار نہیں ہونے کا مگر یہ کہ بیچے تو میرے ہاتھ اور بدون اسکے قبول نہیں کرنے کا میں پس آٹھ سو درہم کو وہ اونٹنی
آنحضرتؐ نے خریدی قرضوں کو ترجمہ ساتھ رہا میرے غار میں یعنی وقت ہجرت کے اور آزاد کیا بلال کو اپنے مال سے یعنی اور کیا انکو خادم آنحضرتؐ کا رحمت کرے اللہ
عمرؓ کو کہتا ہے صرف حق اگرچہ تلخ لگے کسی کو کر دیا اسکو حق گوئی نے اس حالت میں کہ نہیں واسطے اسکے کوئی دوست ف ح یعنی وہ دوست کہ ہو دوستی انکی واسطے
مراعات اور مداہنت کے نہ مطلق دوست کیونکہ یہیں تو شک ہی کچھ نہیں کہ صدیق اکبرؓ دوست جانی تھے انکے ترجمہ رحمت کرے اللہ تعالیٰ عثمانؓ کو حیا کرتے ہیں اس سے
فرشتے رحمت کرے خدا تعالیٰ علیؓ کو خداوندا پھیر حق کو ساتھ علیؓ کے جدھر کو پھرے علیؓ ف ح یہ حدیث موافق اس حدیث کے ہے کہ سیوطی نے جمع الجوامع میں ذکر
کی ہے القرآن مع علی وعلی مع القرآن یعنی قرآن ساتھ علیؓ کے ہے اور علیؓ ساتھ قرآن کے ترجمہ نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے

بَابُ مَنَاقِبِ اَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں کی تعریف میں جاننا چاہیئے کہ اطلاق اہل بیت
کا کبھی تو اس طرح پر آیا ہے کہ جنکو صدقہ حرام ہے یعنی زکوٰۃ یعنی اور وہ بنی ہاشم ہیں اور یہ شامل ہے آل عباس و آل علی اور آل جعفر اور آل عقیل کو رضی اللہ عنہم
ان سب سے اور کبھی بمعنی اہل و عیال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آیا ہے کہ جس میں ازواج مطہرات بھی اور نکال دینا آنحضرتؐ کی بیویوں کا اہل بیت میں
سے مکابرہ ہے اور مخالفت ہے سوق اس آیہ کریمہ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا اسلئے کہ خطاب انہیں
کے ساتھ ہی اول آیہ میں اور آخر آیہ میں پس نکالنا انکا اس مضمون میں سے کہ درمیان میں واقع ہوا ہے نکال دینا ہے کلام کو تناسق و انتظام سے امام محمد فخر الدین رازی
نے کہا کہ یہ آیہ شامل ہے آنحضرتؐ کی بیویوں کو اسلئے کہ سیاق آیہ کا پکار رہا ہے اسی کو پس نکالنا انکا اس سے اور مخصوص کرنا ساتھ غیر انکے کے صحیح نہ ہوگا

اور یہ بھی کہا کہ اولی یہ ہے کہ کہا جاوے کہ اہل بیت اسناد اور بیٹیاں آنحضرت کی یعنی فاطمہ و حسن اور حسین رضی اللہ عنہم [illegible] اور علی رضی اللہ عنہ بھی داخل ہیں اہل بیت میں بسبب معاشرت اور ملازمت انکی کے ساتھ آنحضرت کے اور کبھی اطلاق اہل بیت کا اسطرح آیا ہو جیسا اوپر مذکور ہوا [illegible] فاطمہ و علی اور حسن اور حسین رضی اللہ عنہم کی روایت کرتے ہیں انس رضی کہ آنحضرت گذرتے تھے حضرت فاطمہ کے گھر چھ مہینے تک جب نکلتے مسجد کو آتے تھے اور کہتے تھے الصلوٰۃ یا اہل البیت انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا روایت کی یہ ترمذی اور ابن ابی شیبہ نے اور ام سلمہ سے آیا ہے کہ کہا تھی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہ خادم آیا اور خبر کی کہ علی اور فاطمہ رضی گھر کے آستانہ پر کھڑے ہیں پس فرمایا آنحضرت نے مجھکو کنارے ہو جا پس میں گھر کے اندر چلی گئی پس آئے علی اور فاطمہ انکے ساتھ حسن اور حسین رضی تھے اور وہ دونوں لڑکے چھوٹے تھے پس بٹھایا آنحضرت نے حسن اور حسین کو اپنی گود مبارک میں اور پکڑا علی کو اپنے ایک ہاتھ سے اور پکڑا فاطمہ رضی کو دوسرے ہاتھ سے اور چمٹایا اپنے سے اور لپیٹا انپر کملی سیاہ کو اوڑھے ہوئے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور کہا خداوندا یہ اہل بیت میرے ہیں ملا طرف اپنے نہ طرف آگ کے [illegible] میرے کو اور یہ بھی ام سلمہ سے آیا ہے کہ کہا آنحضرت نے یہ مسجد میری حرام ہے ہر حائض پر عورتوں میں سے اور ہر جنبی پر مردوں میں سے مگر محمد پر اور اہل بیت پر کہ علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین ہیں نہیں حرام روایت کیا اس حدیث کو بیہقی نے اور تضعیف کیا حاصل یہ کہ اطلاق اہل بیت کا ان چار تن پاک پر شائع اور مشہور ہے اور علمانے بیچ تطبیق ان اقوال کے اور توجیہ ان اطلاقات کے کہا ہے کہ بیت تین ہیں بیت نسب اور بیت سکنی اور بیت ولادت پس بنو ہاشم اولاد عبدالمطلب کی اہل بیت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں نسب کی جہت سے اور جد اور چچا کی اولاد کو بیت کہتے ہیں اور کہتے ہیں فلانے کا گھر بزرگ ہے اور ازواج مطہرات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اہل بیت سکنی ہیں اور اطلاق اہل بیت کا مرد کی عورت پر بہت خاص اور بہت مشہور ہے بسبب [illegible] عادت کے اور اولاد شریف آنحضرت کی اہل بیت ولادت ہیں اور باوجود شامل ہونے اہل بیت کے آنحضرت کی تمام اولاد کو علی اور فاطمہ رضی اور حسن اور حسین رضی انکے درمیان میں سے بسبب زیادتی فضل اور بزرگی اور تعلق محبت کے ممتاز مخصوص ہیں اور بیچ صفۃ آل اور مناقب انکی کے حدیثیں بیشمار وارد ہوئی ہیں اور مولف نے ذکر کیا ہے اس باب میں بعضی بنی ہاشم کو اور علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین رضی اللہ عنہم اور ذکر کیا ابراہیم بن رسول اللہ کو اور زید بن حارثہ اور اسامہ انکے بیٹے اسامہ بن زید کو بھی ذکر کیا انکو بواسطے کمال محبت و عنایت آنحضرت کے انپر اور بسبب فضل کرنے انکے کے اہل بیت میں اور ذکر نہ کیا ازواج مطہرات کو اور مقرر کیا انکے لیے ایک باب علیحدہ اور اسی سبب سے کہ مستقل ہیں ساتھ مناقب مخصوصہ کے اس سبب سے بیچ زوجیت داخل کیے انکو بیت میں نباہ رعایت تعارف کے کہ عرف میں اطلاق اہل بیت کا نہیں جاری ہوا [illegible] واللہ اعلم

الفصل الاول پہلی فصل عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ نَدْعُ اَبْنَاءَنَا وَاَبْنَاءَكُمْ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلِیًّا وَفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَیْنًا فَقَالَ اللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ اَهْلُ بَیْتِیْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے کہ کہا جب اتری یہ آیہ بلاویں ہم اپنے بیٹوں کو اور تمہارے بیٹوں کو بلایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین رضی کو پس کہا آنحضرت نے خداوندا یہ ہیں اہل بیت میرے نقل کی مسلم نے ف جاننا چاہئے اس آیہ کو آیہ مباہلہ کہتے ہیں اور ابتہال بمعنی لعنت کرنے کے ہے اور بہلہ ساتھ پیش اور زبر کے بمعنی لعنت کے ہے اور مباہلہ لعنت کرنی ایک دوسرے کو اور دعا کرنی ساتھ لعنت کے اصل ابتہال کی تو یہ ہے بعد اسکے اطلاق کیا گیا اوپر اس دعا کے کہ کوشش کیجاوے اسمیں اور عادت عرب کی تھی کہ جب کوئی قوم آپس میں اختلاف اور تکذیب ایک دوسرے کی کرتے اور ظلم کرتے تو باہر نکلتے اور لعنت کرتے ایک دوسرے کو اور کہتے لعنۃ اللہ علی الکاذب و الظالم پس آنحضرت کو حکم ہوا اس بات کا کہ مباہلہ کریں ساتھ نصاریٰ کے اور یہ آیہ اتری فمن حاجک فیہ من بعد ما جاءک من العلم فقل تعالوا ندع ابناءنا و ابناءکم و نساءنا و نساءکم و انفسنا و انفسکم ثم نبتہل فنجعل لعنۃ اللہ علی الکاذبین یعنی پس جو کوئی حجت کرے تجھسے اس قرآن میں یا دین میں پیچھے اسکے کہ آیا ہے تجھکو علم و شریعت پس کہہ آؤ بلاویں ہم اپنے بیٹوں کو اور بلاؤ تم اپنے بیٹوں کو اور بلاویں ہم اپنی عورتوں کو اور تمہاری عورتوں کو اور اپنی جانوں کو

اور تمہاری عورتوں کو پھر دعا کریں ہم پس گردانیں ہم لعنت خدا کی جھوٹوں پر ہم ہوں یا تم پس نکلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنی گود میں لیئے ہوئے حسنؓ
اور حسینؓ کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے اور دونوں میں اور فاطمہؓ تھیں پیچھے آنحضرت کے اور علیؓ پیچھے فاطمہؓ کے اور حکم کیا آنحضرت نے انکو کہ جب میں دعا کروں تو تم آمین کہنا پس
جب پیشوائے ترسایان نے انکو دیکھا تو کہا اپنی قوم سے اے گروہ نصاری تحقیق میں دیکھتا ہوں ان مونہوں کو کہ اگر خدا سے درخواست کریں کہ پہاڑ کو اسکی جگہ سے
اکھیڑ دے تو اکھیڑ دے دیکھنا چاہیئے کہ کیا انوار تجلی اسوقت انکے مونہوں پر چمکتے تھے کہ کافر بیگانہ نے اسکو دریافت کیا اور از خود رفتہ ہوا مومن عجب
بیگانہ ہے کہ اس نور سے آشنا ہو کیا حال ہوگا پس کہا اس ترسا نے کہ زنہار مباہلہ نہ کرنا ساتھ انکے ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے اور جڑ سے اکھڑ جاؤ گے پس جن آ
پھر انہوں نے فرمان برداری کی اور جزیہ قبول کیا اور چونکہ مناسبت معنوی باطن میں رکھتے تھے مسلمان نہ ہوئے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر مباہلہ کرتے وہ
مسخ کئے جاتے بصورت بندروں اور سوروں کے اور آگ ہو جاتا انپر تمام جنگل اور جڑ سے اکھیڑے جاتے اور جل جاتے ساتھ پرندوں کے درختوں پر
ہیں **وعن عائشة قالت خرج النبي صلى الله عليه وسلم غداة وعليه مرط مرحل من شعر اسود فجاء الحسن بن علي رضي الله عنه فادخله ثم جاء الحسين فدخل معه ثم جاءت فاطمة فادخلها ثم جاء علي فادخله ثم قال انما يريد الله ليذهب عنكم الرجس اهل البيت ويطهركم تطهيرا رواه مسلم** اور روایت ہے عائشہ
سے کہا باہر نکلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک صبح میں اس حال میں کہ آنحضرت پر ایک کملی تھی نقش دار سیاہ بالوں کی پس آئے حسن بن علیؓ پس داخل کیا آنحضرت
نے انکو یعنی کملی میں پھر آئے امام حسینؓ پس داخل ہوئے امام حسینؓ ساتھ امام حسنؓ کے پھر آئیں فاطمہ پس داخل کیا آنحضرت نے فاطمہؓ کو پھر آئے علیؓ پس داخل
کیا انکو پھر پڑھی یہ آیۃ نہیں چاہتا ہے خدا تعالی مگر یہ کہ دور کرے تم سے گناہوں کی پلیدی اے اہل بیت نبوت اور پاک کرے تم کو پاک کرنا نقل کی یہ
مسلم نے ف ح اس میں دلیل ہے اسپر کہ بیویاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی انکی اہل بیت میں ہیں اسلیئے کہ اسکے پہلے بھی ذکر بیویوں کا ہے کہ فرمایا یا نساء النبی لستن
کاحد من النساء اور بعد بھی انکا ذکر ہے کہ فرمایا واذکرن ما یتلی فی بیوتکن پس ضمیر جمع مذکر کی عنکم الرجس میں یا تو تعظیم کے لیئے ہے یا واسطے غلبہ کے ہے مردوں
اہل بیت کی جیسے کہ سمجھی جاتی ہے یہ بات حدیث سے اور پاک کرے تم کو یعنی آلودہ ہونے سے ساتھ پلیدیوں کے اور میلوں کے کہ مبتلا ہوتے ہیں اسمیں اکثر لوگ
وعن البراء قال لما توفي ابراهيم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان له مرضعا في الجنة رواه البخاري
اور روایت ہے براء بن عازب سے کہ صحابی مشہور ہیں کہا جس وقت کہ وفات پائی ابراہیم بیٹے آنحضرت کے نے کہ ماریہ قبطیہ سے تھے فرمایا رسول خدا صلعم نے
کہ تحقیق اسکے لیئے دودھ پلانے والی ہے بہشت میں نقل کی یہ بخاری نے ف ح یعنی اسکو بہشت میں داخل کیا دودھ پلانے والی اسکے لیئے مقرر
ہوئی اور انہوں نے مدت شیرخوارگی میں وفات پائی تھی خدا تعالی نے داخل کیا اور دودھ پلانے کی تمام کرنے کو مدت تمام کرنے حق تعالی کے لذت جنت اور نعمتوں انکی کو انکے
لیئے گویا کہ بجائے دودھ پلانے کے ہے لیکن ارتکاب مجاز کا غیر جائز ہے باوجود امکان حقیقت کے اور لفظ مرضع ساتھ پیش میم اور تشدید ضاد کے بمعنی
دایہ کے پوری کرے رضاعۃ انکی اور ایک نسخہ صحیح میں ساتھ زبر میم اور ضاد کے ہے یعنی جگہ دودھ پلانے کامل کی جنت میں ہے یا مصدر ہے بمعنی دودھ پلانے کے
اور اسمیں دلیل ظاہر ہے اسپر کہ صاحب کمال داخل ہوتے ہیں جنت میں بعد انتقال کے اور دلیل ہے اسپر کہ جنت وعدہ کی گئی پیدا ہو چکی ہے اور موجود ہے **وعن
عائشة قالت كنا ازواج النبي صلى الله عليه وسلم عنده فاقبلت فاطمة ما تخطي مشيتها من مشية رسول الله صلى الله عليه وسلم
فلما رآها قال مرحبا يا بنتي ثم اجلسها ثم سارها فبكت بكاء شديدا فلما رأى حزنها سارها الثانية فاذا هي تضحك
فلما قام رسول الله صلى الله عليه وسلم سألتها عما سارك قالت ما كنت لافشي على رسول الله صلى الله عليه وسلم سره فلما
توفي قلت عزمت عليك بما لي عليك من الحق لما اخبرتني قالت اما الآن فنعم اما حين سارني في الامر الاول فانه اخبرني ان جبريل**

كان يُعارِضُني القرآنَ كلَّ سنةٍ مرّةً وإنّهُ عارَضَني بهِ العامَ مرّتَينِ ولا أُرى الأجلَ إلّا قد اقترَبَ فاتّقي الله
واصبِري فإنّي نِعمَ السَّلَفُ أنا لكِ فبَكَيتُ فلمّا رأى جزَعي سارّني الثّانيةَ قال يا فاطمةُ ألا ترضَينَ
أن تكوني سيّدةَ نساءِ أهلِ الجنّةِ أو نساءِ المؤمنينَ وفي روايةٍ فسارّني فأخبرَني أنّهُ يُقبَضُ في وجعِهِ
فبَكَيتُ ثمّ سارّني فأخبرَني أنّي أوّلُ أهلِ بيتِهِ أتبَعُهُ فضَحِكتُ متّفقٌ عليهِ اور روایت عائشہ سے
کہ کہا تھیں ہم کہ بیبیاں پیغمبر خدا کی ہیں ہم نزدیک آنحضرت کے بیٹھی ہوئیں پس آئیں فاطمہ یعنی آنحضرت کی مرض الموت میں کہ قریب یا مرض الموت میں نہیں چھپتی
تھی ہیئت اور روش چال فاطمہ کی ہیئت روش چال پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سی فرق یعنی کچھ بھی جیسے کہ ایک روایت میں لفظ شیئا کا آیا ہے یعنی امتیاز
نہ ہو سکتا تھا انکی اور حضرت کی چال میں دونوں جبا ایک ہی طرح چلتے تھے ترجمہ پس جبکہ دیکھا آنحضرت نے فاطمہ کو فرمایا فراخی اور کشادگی ہو بیٹی میری کو یعنی
بلایا آنحضرت نے فاطمہ کو فرمایا مرحبا یعنی حکم انکو بیٹھنے کا پاس اپنے اور ایک روایت میں آیا ہے عن یمینہ او عن شمالہ یعنی داہنی طرف بٹھایا یا بائیں طرف ترجمہ
پھر بات کی انسے چپکے سے پس روئیں فاطمہ رونا شدت سے پس جبکہ دیکھی آنحضرت نے بیتابی فاطمہ کی کچھ چپکے سے کہا انسے دوسری بار پس ناگہان وہ
ہنسنے لگیں پس جبکہ اٹھے پیغمبر خدا یعنی اس مجلس سے طہارت خانہ کے لئے پوچھا میں نے فاطمہ سے اور کہا میں نے کیا سرگوشی کی آنحضرت نے تم سے کہا فاطمہ نے
نہیں ہوں میں کہ پراگندہ اور ظاہر کروں بھید آنحضرت کا فرمایا یعنی جو چیز آنحضرت نے چھپائی میں نہ سکوں کیونکہ ظاہر کروں اسلئے کہ وہ اگر چاہتے ظاہر کرنا
اسکا تو نہ چھپاتے انسے اور اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے چھپانا بھید مردوں اور دوستوں کا بغیر اجازت انکے ترجمہ پس جبکہ وفات پائی آنحضرت نے کہا میں نے یعنی فاطمہ
سے قسم دیتی ہوں میں تجھکو ساتھ اس حق کے کہ واسطے میرے ہے اوپر تمہارے گر کہ عقل ولادری ہے یا اخوت یا محبت نہیں طلب کرتی میں تجھ سے مگر یہ کہ خبر دو تم مجھکو
اس چیز کی کہ چپکے سے کہی تجھسے آنحضرت نے کہا فاطمہ نے اب کہ آنحضرت اس عالم سے گئے پس ہاں کہتی ہوں میں تو تفصیل اسکی یہ ہے اول جو کہ سرگوشی کی چپکے سے
کہا آنحضرت نے مجھسے اول بار میں پس تحقیق آنحضرت نے خبر دی مجھکو کہ جبرئیل دور کرتے تھے مجھسے قرآن کا ہر برس میں ایکبار یعنی رمضان میں اور تحقیق جبرئیل نے
دور کیا قرآن کا اس سال میں مجھسے دوبار ترجمہ یعنی جتنا قرآن نازل ہوتا تھا ہر برس تو میں رمضان میں اسکا دور کرتے تھے یادداشت کے لیے ہوتا کہ
ظاہر ہو جائے ناسخ منسوخ دور میں اور اسمیں اشارہ ہے طرف استحباب دور کے اور یہ بھی اشارہ ہے کہ یہ حدیث آنحضرت نے اپنی عمر کے اخیر رمضان کے بعد فرمائی ترجمہ اور نہیں گمان
کرتا ہوں میں اجل کو مگر کہ تحقیق نزدیک پہنچی وفات اسلئے کہ دوبار دور کرنا خلاف معتاد کے شعور ہے اوپر ہیئت کرنے کے ساتھ قرآن اور اسکے احکام
کے ناکامل ہو رہے گا اور تمام نعمت ترجمہ پس تقوی کر لازم فاطمہ یعنی مداومت کر تقوی پر زیادہ کر ثبات جہاں تک ہو سکے اور صبر کر یعنی واقعہ پر اور مصیبت سے
اور بلاؤں میں خصوصا میری مفارقت پر پس تحقیق میں اچھا پیش رو ہوں واسطے تیرے یعنی علی الخصوص پس جب آنحضرت نے خبر دی اپنی وفات کی تو روئی میں پس
جبکہ دیکھی آنحضرت نے بے صبری میری تو سرگوشی کی مجھسے دوسری بار پس فرمایا اے فاطمہ راضی نہیں ہے تو کہ ہو تو بہترین عورتوں کی بہشت کی عورتوں میں سے
یعنی تمام عورتوں میں یا یعنی تمام عورتوں سے بہتر ہو یا تو خاص ہے اسکی عورتوں سے یا فرمایا ہو تو عالمین کی عورتوں کی سردار یعنی خلائق [illegible]
سنی اور شکر کر کہ تجھکو یہ مرتبہ دیا ہے اور ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ کہا فاطمہ نے پس سرگوشی کی آنحضرت نے مجھسے پس خبر دی مجھکو کہ وفات پاوینگے اس بیماری میں پس روئی
میں سرگوشی کی آنحضرت نے مجھسے پس خبر دی مجھکو کہ میں اول اہل بیت انکی ہوں کہ انکے پیچھے جاؤں گی یعنی وفات یعنی بعد آپکے جلدی اس عالم سے جاؤں گی میں پس
ہنسی میں جاننا چاہیے کہ یہ حدیث دلالت کرتی ہے اوپر فضیلت فاطمہ کے تمام مومن بیبیوں پر یعنی کہ مریم اور خدیجہ اور عائشہ سے بھی اسی طرح کہا ہے سیوطی نے
اور بعضی حدیثوں میں مریم بنت عمران کو فاطمہ سے کہ زہرا رضی اللہ عنہا کو فضیلت دی ہے استثنا کیا ہے اور بعد حدیث میں آیا ہے کہ مثل فاطمہ کے اس امت میں مثل
مریم کے ہے جو قوم نبی کے یعنی مثل ترجمہ ہے یعنی اور ہو سکتا ہے کہ اختلاف ان خبروں کا واسطے ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تدریجا اطلاع ہوئی ہو

اور وہ دین پر فضیلت فاطمہ کے ساتھ وحی کے اور علم اور پیدا ہونگا کے تو آخر کو تو یہ فضل انکا تمام عالم کی عورتوں پر ثابت ہوا واللہ اعلم اور بعضے علما عائشہ کو فضیلت
دیتے ہین فاطمہ پر سبب اسکے کہ عائشہ پیغمبر کے ساتھ بہشت مین ہونگی اور فاطمہ علی کے ساتھ اور یہ شبہہ نہین کہ مقام اور مکان پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اعلے اور
اشرف ہوگا مقام علی سے ولیکن حدیثون مین واقع ہوا ہے کہ آنحضرت نے فاطمہ کو خطاب کیا کہ مین اور تو اور علی اور حسن اور حسین ایک مکان اور ایک مقام مین ہونگے اور
یہ بھی کہتے ہین کہ عائشہ مجتہدہ تھین خلفا راشدین کے زمانہ مین فتوی دیتی تھین اور اجتہاد کرتی تھین آور سیوطی فتاوی مین کہتے ہین کہ یہان تین مذہب ہین صحیح تر یہ ہے
کہ فاطمہ زہرا افضل ہین عائشہ رض سے اور بعضی کہتے ہین کہ برابر ہین فاطمہ اور عائشہ اور بعضی توقف مین ہے ہین اور اشرفی حنفیہ مین سے اور بعضی شافعیہ توقف کی طرف گئے
ہین اور جب امام مالک سے پوچھا تو انہون نے کہا کہ فاطمہ پیغمبر کے گوشت کا ٹکڑا ہے اور نہین فضیلت دیتا ہون مین کسی کو رسول اللہ کے گوشت کے ٹکڑے پر اور امام
سبکی نے فرمایا ہے کہ جو کچھ کہ مختار ہمارا اور دین ہمارے کا ہے یہ ہے کہ فاطمہ افضل ہین بعد انکے مان انکی خدیجہ بعد انکے عائشہ رضی اللہ عنہن اجمعین اور خدیجہ اور عائشہ
مین خلاف رکھتے ہین اور تحقیق یہ ہے کہ فضیلت مختلف مین اور بعضی فضیلت یعنی کثرت ثواب کے مراد رکھتے ہین کہ علما نے اعتبار کیا ہے ولیکن کوئی بحسب شرف ذات اور
طہارت طینت و پاکی جوہر کے فاطمہ اور حسن اور حسین کو نہین پہونچتا واللہ اعلم کہا مولف نے کہ یہ فاطمہ کبری بیٹی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور مان انکی خدیجہ
ہین اور یہ آنحضرت کی سب بیٹیون مین چھوٹی بیٹی ہین بموجب ایک قول کے اور یہ سردار ہین تمام عالم کے بیبیون کی نکاح کیا انسے علی بن ابی طالب نے سنہ
دوسری ہجری مین رمضان کے مہینے مین اور بنا کیا اپر یعنی شب زفاف ہوا انسے ذیحجہ مین پس جنین انسے حسن اور حسین اور محسن اور زینب اور ام کلثوم اور
رقیہ اور مرین مدینہ مین آنحضرت کی وفات کے چھ مہینے بعد اور بعضون نے کہا تین مہینے بعد اس حال مین کہ عمر انکی اٹھائیس برس کی تھی اور غسل دیا انکو علی نے اور
نماز پڑھی انپر اور دفن کی گئین رات کو اور روایت کین انسے حدیثین علی نے اور انکے بیٹون حسن اور حسین نے اور اور جماعت نے سوا انکے کہا عائشہ رض نے کہ
نہین دیکھا مین نے کسی کو ہرگز صادق زیادہ فاطمہ سے سوا باپ انکے کے ترجمہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِّنِّيْ فَمَنْ اَغْضَبَهَا اَغْضَبَنِيْ وَفِيْ رِوَايَةٍ يُرِيْبُنِيْ مَا اَرَابَهَا وَيُؤْذِيْنِيْ مَا اٰذَاهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہے مسور بن مخرمہ سے یہ کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فاطمہ میرے گوشت کا ٹکڑا ہے شرح یعنی وہ جزو مین مجھسے اور کیا خوب
کہا ہے امام مالک نے ولا افضل احدا علی بضعۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ پس جسنے غصہ مین لایا اسکو پس گویا کہ غصہ مین ڈالا مجھکو شرح یعنی بسبب حرمت
و اتحاد کے پس یہ مین ایک طرح کی تشبیہ بلیغ ہے پس دفع ہوا دلیل پکڑنا سبکی کا اسپر کہ جسنے برا کہا فاطمہ رض کو کافر ہوتا ہے اسلیے کہ ظاہر یہ ہے اس طرح کا کلام محمول
ہے اوپر کمال اتحاد و اختلاط کے اور اسی قبیل کا ہے قول علیہ السلام کا کہ جسنے ایذا دی مسلمان کو پس تحقیق ایذا دی مجھکو اور جسنے ایذا دی مجھکو پس تحقیق ایذا دی
اللہ کو روایت کی یہ ابن عساکر نے علی رض سے اور اسی قبیل کی یہ حدیث ہے کہ جسنے دوست رکھا انصار کو پس تحقیق دوست رکھا اسکو اللہ نے اور جسنے دشمن رکھا
انصار کو دشمن رکھا اسکو اللہ نے اور اسی قبیل کی یہ حدیث ہے کہ دوست رکھنا قریش کا ایمان ہے اور دشمن رکھنا انکا کفر ہے اور دوست رکھنا عرب کا ایمان ہے
اور دشمن رکھنا انکا کفر ہے پس جسنے دوست رکھا عرب کو پس تحقیق دوست رکھا مجھکو اور جسنے دشمن رکھا عرب کو پس تحقیق دشمن رکھا مجھکو ترجمہ اور ایک روایت
مین ہے یعنی بعد قول آنحضرت کے فمن اغضبنی زیادہ اسپر قلق مین ڈالتی ہے مجھکو یعنی ظاہر مین وہ چیز کہ قلق مین ڈالتی ہے فاطمہ کو اور ایذا دیتی ہے مجھکو یعنی باطن
مین وہ چیز کہ ایذا دیتی ہے اسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے شرح روایتون مین آیا ہے کہ حارث بن ہشام ابوجہل کے بھائی نے چاہا کہ نکاح
کر دے ابوجہل کی بیٹی کا کہ نام اسکا عورا تھا ساتھ علی بن ابی طالب کے اور ایک روایت مین آیا ہے کہ علی رض نے خواستگاری کی اسکی اسکے
چچا سے کہ حارث بن ہشام نام تھا اسکا اور مشورہ کیا آنحضرت سے آپ نے فرمایا کہ ہرگز اذن نہین دیتا مین اسکا اور غصہ ہوئے آپ اور یہ حدیث فرمائی اور کہا مین حرام نہین کرتا
حلال کو اور حلال نہین کرتا حرام کو ولیکن ہرگز نہین جمع ہونگی بیٹی رسول خدا کی اور بیٹی دشمن خدا کی ایک جگہ پس علی مرتضی آئے اور خدمت ابھی کی

اور کہا میں ہرگز نہیں کسی نے کا وہ چیز کہ آپکو ناخوش آوے یا رسول اللہ اور اس حدیث کے بہت طریق ہیں اور روایت میں مسور سے اس حدیث کا یون آیا ہے کہ کہا
مسور نے کہ سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے اس حال میں کہ وہ منبر پر تھے بیشک بیٹے ہشام بن مغیرہ کے مجھسے اذن چاہتے ہیں کہ نکاح کردیں ابوجہل کی بیٹی
کا علی ابن ابی طالب سے اور نہیں اذن دیتا میں پھر نہیں اذن دیتا میں مگر یہ کہ ارادہ کرے بیٹا ابیطالب کا یہ کہ طلاق دیدے بیٹی میری کو اور نکاح کرلے بیٹی انکی سے
پس سوا اسکے نہیں کہ فاطمہ ٹکڑا ہے میرا تو قلق میں ڈالتی ہے مجھکو الخ اور شرح مسلم میں لکھا ہے کہ اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ حرام ہے ایذا دینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو
بہر حال و بہر وجہ اگرچہ پیدا ہوا ایذا اس چیز سے کہ موصل اسکی مباح اور یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے خواص سے ہے اور حضرت علی کے نکاح کو آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا بسبب دو وجہوں کے ایک تو یہ کہ نکاح باعث تھا حضرت فاطمہ کی ایذا کا اور اس سے ایذا پاتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس ہلاک
ہوتے علی آنحضرت کی ایذا سے پس منع فرمایا اس سبب سے شفقت کے علی پر اور دوسرے یہ کہ آنحضرت نے خوف کیا فتنہ کا فاطمہ پر بسبب غیرت کے اور بعضوں
نے کہا کہ نہیں تھی مراد آنحضرت کے قول سے لا اذن منع کرنا جمع انکی سے بلکہ معنی اسکے یہ ہیں کہ آنحضرت نے خبر دی قضاء الٰہی کی کہ تقدیر یہ ہے کہ دونوں نہیں
جمع ہونگے اور یہی بیٹے سعید بن العاص سے منقول ہے کہا ذکر کیا میں نے عبداللہ بن داؤد سے قول نبی کا لا اذن الا ان یحب علی ان یطلق ابنتی وینکح ابنتہم کہا
ابن داؤد نے کہ حرام کیا اللہ تعالیٰ نے علی پر یہ کہ نکاح کریں کسی سے فاطمہ پر انکی حیات میں ساتھ قول اپنے کے وما اتاکم الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتہوا
یعنی اور جو کچھ دیوے تمکو رسول پس لیلو اسکو اور جس چیز سے منع کرے تمکو پس باز رہو پس جبکہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں اذن دیتا ہوں میں تو
نہ حلال ہوا علی کو یہ کہ نکاح کریں کسی سے فاطمہ پر مگر یہ کہ اذن دیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور سنا میں نے عمر بن داؤد سے کہ کہتے تھے جب فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ فاطمہ ٹکڑا ہے میرے گوشت کا ہے قلق میں ڈالتی ہے مجھکو وہ چیز کہ قلق میں ڈالتی ہے اسکو اور ایذا دیتی ہے مجھکو وہ چیز کہ ایذا دیتی ہے اسکو حرام کیا اللہ نے علی پر
یہ کہ نکاح کریں فاطمہ پر اور ایذا دیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ قول اپنے کے وما کان لکم ان تؤذوا رسول اللہ یعنی نہیں لائق ہے تمکو یہ کہ ایذا دو رسول خدا
کو نقل کیں یہ دونوں روایتیں حافظ ابو القاسم دمشقی نے اور جامع میں ہے کہ فرمایا آنحضرت نے فاطمہ مجھسے ہے رنج دیتی ہے دل میرا وہ چیز کہ رنج دیتی ہے دل فاطمہ کے
دل کو اور کشادہ دل کردیتی ہے مجھکو وہ چیز کہ کشادہ دل کردیتی ہے فاطمہ کو اور نسب منقطع ہوجاوینگے روز قیامت کے سوا نسب کے اور سبب میرے کے اور
صواعق میں روایت ہے ابی ایوب سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ ہوویگا دن قیامت کا پکاریگا پکارنے والا عرش کے اندر سے یا اہل الجمع نکسوا رءوسکم
وغضوا ابصارکم حتی تمر فاطمۃ بنت محمد علی الصراط فتمر مع سبعین الف جاریۃ من الحور العین کمر البرق یعنی اے اہل محشر جھکا لو تم سر اپنے اور بند کرلو آنکھیں اپنی یہانتک کہ
گذر جاوے فاطمہ بیٹی محمد کی صراط پر پس گذریں گی ساتھ ستر ہزار لونڈیوں کے حوروں میں سے مانند گذرنے بجلی کے اور ثوبان سے روایت ہے کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ارادہ
سفر کا کرتے تو سب سے آخر کو فاطمہ سے ملنے کو جاتے اور جب آپ سفر سے آتے تو سب سے پہلے فاطمہ کے پاس آتے وعن زید بن ارقم قال قام رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما فینا خطیبا بماء یدعی خما بین مکۃ والمدینۃ فحمد اللہ واثنی علیہ ووعظ وذکر ثم
قال اما بعد الا ایہا الناس انما انا بشر یوشک ان یاتینی رسول ربی فاجیب وانا تارک فیکم الثقلین اولہما
کتاب اللہ فیہ الہدی والنور فخذوا بکتاب اللہ واستمسکوا بہ فحث علی کتاب اللہ ورغب فیہ
ثم قال واہل بیتی اذکرکم اللہ فی اہل بیتی وفی روایۃ کتاب اللہ ہو حبل اللہ من اتبعہ
کان علی الہدی ومن ترکہ کان علی الضلالۃ رواہ مسلم اور روایت ہے زید بن ارقم سے کہا اٹھے یعنی کھڑے ہوئے رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز درمیان ہمارے خطبہ پڑھتے ہوئے ایک پانی پر یعنی ایک موضع میں کہ تھا اسمیں پانی تھا نام رکھا جاتا تھا اس پانی کا یا اس مکان کا خم ف
خم ساتھ پیش خ اور تشدید میم کے ایک موضع ہے جحفہ میں درمیان مکہ اور مدینہ کے فاصلے پر اور گذرگاہ ہے اس وقت جمع کرتے آنحضرت کے کسے اور

متوجہ ہوئے تھے مکے سے طرف مدینہ کے سال حجۃ الوداع میں انتہی اور شیخ نے لکھا ہے کہ غدیر خم کا ذکر بیچ باب مناقب علی مرتضی کے مذکور ہوا جاننا چاہیے
ہے غدیر حوض پانی کا اور خم نام اس موضع کا ہے اور اس پانی کو خم غدیر کہتے ہیں اور یہ موضع درمیان مکہ اور مدینہ کے ہے جحفہ میں کہ نام موضع مشہور کا ہے
ترجمہ پس تعریف کی اللہ کی اور ثنا کی اسپر اور نصیحت کی لوگوں کو یعنی ساتھ اس چیز کے کہ نفع دے انکو اور یاد دلایا انکو ثواب و عذاب خدا تعالی کا
اور تنبیہ کیا انکو نیند غفلت سے پھر فرمایا آنحضرت نے اسپر بعد حمد و ثنا کے آگاہ ہو اے لوگو نہیں ہوں میں مگر آدمی مثل تمہارے لیکن امتیاز میرا تم سے یہ ہے کہ
کہ وحی بھیجی جاتی ہے طرف میرے قریب ہے کہ آوے میرے پاس بھیجا ہوا پروردگار میرے کا ف ع یعنی جبرئیل اور انکے ساتھ عزرائیل ہوں یا مراد بھیجے ہوئے سے
ملک الموت ہے یعنی عزرائیل کہ جان لینے کو آوے ترجمہ پس قبول کروں میں امر پروردگار کو ف ع وقت میں قریب تھی اجل آنحضرت کی کیونکہ یہ واقعہ آخر
دنوں میں تھا بعد پھرنے کے حجۃ الوداع سے اور رحلت ہوئی آپکی ربیع الاول میں ترجمہ اور میں چھوڑنے والا ہوں درمیان تمہارے دو چیزیں بھاری ف ع
کہ کتاب اللہ اور اہل بیت رسول اللہ ہیں جیسے کہ آگے بیان فرماویں گے ثقل ساتھ زبر ث کے گرانی اور بوجھ اور ساتھ دو زبر کے اسباب مسافر کا اور حشم اسکا
اور ہر چیز نفیس اسی طرح ہے قاموس میں اسی کہا کہ حدیث میں یہی معنی مراد ہیں یعنی چیز نفیس اور بعضوں نے کہا ثقلین یعنی دو امر عظیم کے ہے کتاب اللہ اور اہل
بیت کو امر عظیم کہا بسبب بزرگی قدر انکی کے یا اس سبب سے کہ عمل کرنا اوپر انکے بھاری ہے یعنی ہر کوئی بوجھ اسکا نہیں اٹھا سکتا اور جن و انس
کو بھی ثقلین کہتے ہیں کیونکہ بوجھ زمین کے ہیں جیسے کہ جانور پر بوجھ لادتے ہیں اور مشابہ زمین کے ہیں انکے سبب سے زمین آباد ہے یا ثقلین کہا انکو باعتبار نفاست کے انکی کے
بہ نسبت اور حیوانات کے اور مشابہت کے سبب کہے گئے ساتھ انکے اور کتاب اللہ اور اہل بیت اس بات میں کہ دین معمور ہوتا ہے اور آباد ہوتا ہے سبب انکے جیسے کہ معمور ہوتی ہے
دنیا بسبب ثقلین یعنی جن و انس کے بعد ازاں بیان کیا ثقلین کو فرمایا ترجمہ اول ثقلین کا قرآن ہے کہ اسمیں بیان ارشاد کا ہے کہ دنیا اور آخرت کی سعادت
کو پہنچاتا ہے اور اسمیں نور ہے ف ع یعنی بیان احکام کا ہے کہ اس سے راہ حق روشن ہوتی ہے اور آسانی سے منزل مقصود کو پہنچاتا ہے یا نور قلب ہو واسطے
استقامت کے یا سبب ظاہر ہونے نور کا ہے روز قیامت کے اور نور قرآن کے ناموں میں سے ہے ترجمہ پس پکڑو تم کتاب اللہ کو یعنی استنباط مسایل کرو اس سے
اور یاد کرو اسکو اور علم حاصل کرو اسکا اور چنگل مارو ساتھ اسکے ف ع یعنی باعتبار اعتقاد کے یا عمل کے اور عمل کتاب اللہ سے عمل کرنا ہے احادیث رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بسبب فرمانے حق سبحانہ تعالی کے وما اتکم الرسول فخذوہ وما نہکم عنہ فانتہوا یعنی جو کچھ دیوے تمکو رسول لے لو اسکو اور جس چیز سے منع کرے
تمکو پس باز رہو اس سے اور فرمایا من یطع الرسول فقد اطاع اللہ یعنی اور جو کوئی اطاعت کرے رسول کی پس تحقیق اطاعت کی اللہ کی اور فرمایا قل ان کنتم تحبون
اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ یعنی اگر ہو تم دوست رکھتے اللہ کو پس پیروی کرو میری دوست رکھیگا تمکو اللہ اور ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ تمسکوا بکتاب اللہ
وخذوا بہ یعنی پس چنگل مارو ساتھ کتاب اللہ کے اور پکڑو اسکو ترجمہ پس برانگیختہ کیا آنحضرت نے صحابہ کو اوپر کتاب اللہ کے ف ع یعنی محافظت اسکی کے
اور رعایت کرنے الفاظ و معانی اسکی کے اور عمل کرنے کے ساتھ اس چیز کے کہ اسمیں ہے ترجمہ اور رغبت دلائی اسمیں ف ع یعنی ذکر کیں بہت فضیلتیں اسکی
کہ جو کوئی پڑھیگا اسکو اور چنگل ماریگا ساتھ اسکے انکو درجے حاصل ہونگے پھر ممکن ہے کہ آنحضرت نے طول دیا ہو ساتھ ذکر فضائل کے بھی واسطے اسکے ذکر کے تا بعث
آیتوں کی اور ممکن یہ بھی ہے کہ آپنے اختصار کیا ہو اشارت پر واسطے اشارت کرنے کے طرف وسعت رحمت اللہ تعالی کے اور طرف آپکی کہ وہ رحمۃ للعالمین
ہیں اور رحمت انکی امت مرحومہ ہے ترجمہ پھر فرمایا آنحضرت نے اور دوسری چیز بھاری اور نفیس اہل بیت میرے ہیں یاد دلاتا ہوں میں تمکو خدا کے تئیں اور
ڈراتا ہوں میں تمکو عذاب سے اوپر قصور کرنے تمہارے کے بیچ حق اہل بیت میرے کے ف ع کرر فرمایا اس جملہ کو واسطے مبالغہ کے اور تاکید کے اور نیز ظاہر
ہے یہ کہ مراد ایک سے آل انکی ہے اور دوسرے سے بیبیاں انکی اسلئے کہ اوپر گذر چکا ہے کہ اہل بیت کا اطلاق دونوں پر ہوتا ہے اور ایک روایت میں آیا ہے قالہا
ثلاث مرات یعنی فرمایا اسکو تین بار تحقیق ترجمہ ایک حدیث میں یعنی بیان آیا کتاب اللہ میں آیا ہے کہ تعظیم کی سی عمدگی ہے ف ع حبل متین بھی کہتے ہیں

یعنی جہاد اور امان اور سوائے اسکے چیز کی ہے کہ پہونچاوے بندہ کو اسکے رب کی طرف اور وسیلہ ہو اسکے قرب کا یعنی قرآن جہاد اور امان کا ہتکا ہے اور وسیلہ ہے
اسکے قرب کا کہ جو کوئی ساتھ اسکے چنگل مارے عذاب خدا سے آزاد رہے اور ہدایت پاوے جناب عزت میں اور ترقی کرے مدارج قدس میں اور جو کوئی پیروی کرے
کتاب خدا کی فرع یعنی ایمان لاوے اسکے تفسیر اور یاد کرے اسکو اور معنی حاصل کرے اسکا اور عمل کرے اسپر اور اعلا اسکا پیدا کرے تب ہووے وہ راہ راست پر اور جو کوئی چھوڑ دے
اسکو یعنی کسی جہت کر جہات متعددہ سے یعنی جہل اور بیپرواہی کرکے ہو وے بن ہو گا گمراہی پر تقییل کی ہے مسلم نے فرع سیبق میں قرآن مانند رسی کے ہے ایک وجہ کر کہ وسیلہ ہے رسی
کا ایک وجہ کر سبب ہو نزول کا مانند نیل کے کہ پانی تھا مجبور پینے کے لیے اور وہ تھا مجبور پینے کے لیے نفصل بہ کثیرا و یہدی بہ کثیرا اور فرمایا آنحضرت نے القرآن
حجۃ لک او علیک یعنی قرآن دلیل ہو گا تیرے نفع کے لیے یا تیرے ضرر کے اور فرمایا اللہ تعالی نے ننزل من القرآن ما ہو شفاء و رحمۃ للمؤمنین
ولا یزید الظالمین الا خسارا یعنی اور اتارتے ہیں ہم قرآن سے وہ چیز کہ وہ شفا ہے اور رحمت ہے مومنوں کے لیے اور نہیں زیادہ کرتا ظالموں کو مگر ٹوٹا فنفعنا اللہ وحفظنا
بہ آمین رب العالمین وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ کَانَ اِذَا سَلَّمَ عَلَی ابْنِ جَعْفَرٍ قَالَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ابْنَ ذِی الْجَنَاحَیْنِ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت
ہے ابن عمر سے یعنی موقوفا کہ تحقیق وہ تھے جب سلام کرتے عبد اللہ بن جعفر بن ابی طالب پر کہتے سلام تجھ پر اے بیٹے صاحب دو بازوؤں کے نقل کی بخاری نے فرع ح
ذو الجناحین لقب جعفر طیار کا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو بعد شہید ہونے کے غزوہ موتہ میں کہ موتہ شام کے شہروں میں سے ہے دیکھا کہ دو بازو
رکھتا ہے اور ملائکہ کے ساتھ اڑ رہا ہے حیران ہوئے کہ یہ کیا حال ہے بعد اسکے جبرائیل نے کہا کہ وہ شہید ہوا اور اس روز سے انکو جعفر طیار کہتے تھے اور ذو الجناحین
لقب دیا گیا اور ایک روایت میں آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت نے دیکھا میں نے جعفر کو بہشت میں اڑ رہا ہے ساتھ ملائکہ کے اسلام لائے جعفر بعد اکتیس
آدمیوں کے اور دس برس بڑے تھے اپنے بھائی علی ابن ابی طالب سے اور آنحضرت سے خلق اور خُلق میں بہت مشابہ تھے اور روایت کیں حدیثیں ان سے
انکے بیٹے نے اور عبد اللہ بن عباس اور بہت سے صحابہ نے اور شہید ہوئے روز موتہ کے سنہ آٹھ میں اکتالیس برس کی عمر میں اور انکے بدن پر نوے زخم لگے تھے
تیرے اور تلوار کے وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ عَلٰی عَاتِقِهٖ یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُحِبُّهٗ فَاَحِبَّهٗ
مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے براء بن عازب سے کہا دیکھا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حال میں کہ حسن بن علی انکے کندھے پر تھے درحالیکہ کہتے
تھے آنحضرت خداوندا تحقیق میں دوست رکھتا ہوں اسکو یعنی بہت پس دوست رکھ تو اسکو نقل کی بخاری اور مسلم نے فرع اور شک نہیں ہے اس میں
انہوں نے دوست رکھا انکو پس واجب ہے تعلق ساتھ اخلاق خدا کے اور تعلق ساتھ شمائل رسول اللہ کے صلی اللہ علیہ وسلم وعلی آلہ فی جمیع احیانہ
واحوالہ کہا مولف نے کہ کنیت انکی ابو محمد تھی نواسے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ریحان یعنی پھول انکے اور سردار جوانوں اہل جنت کے پیدا
ہوئے پندرھویں رمضان کو سن تین ہجری میں اور یہ صحیح تر ہے ان تینوں کی ہے کہ نقل کی گئیں انکی ولادت میں اور وفات پائی انہوں نے مدینہ میں اور
بعضوں نے کہا سنہ انچاس میں اور بعضوں نے کہا سنہ پچاس میں اور بعضوں نے کہا سنہ اکاون میں اور دفن کیے گئے بقیع میں روایت کیں حدیثیں ان سے انکے بیٹے
حسن بن حسن نے اور ابو ہریرہ نے اور بہت سی جماعت نے اور جب قتل کیے گئے باپ انکے علی بن ابی طالب کوفہ میں بیعت کی ان سے موت پر چالیس ہزار
آدمیوں سے زیادہ نے اور سپرد کیا امر ولایت کا طرف معاویہ بن ابی سفیان کے جمادی الاولی کی پندرھویں میں سنہ اکتالیس اور حضرت حسین کی
کنیت ابو عبد اللہ ہے پیدا ہوئے پانچویں شعبان میں سن چار ہجری کے اور حضرت فاطمہ کو حمل رہا انکا حضرت حسن کے جننے کے پچاس شب بعد اور قتل کیے گئے
روز جمعہ کے عاشورہ کے دن سنہ اکسٹھ میں بیچ کربلا کے کہ زمین عراق سے ہے اور قتل کیا انکو سنان بن انس نخعی نے اور بعضوں نے کہا قتل کیا انکو شمر ذی الجوشن نے
اور حولی اصبحی لایا انکی نعش اور اہل بیت کو عبید اللہ بن زیاد کے پاس اور کہا بعضوں نے کہ قتل کی گئی ساتھ حسین کے انکی اولاد اور بھائیوں اور اہل بیت انکے سے تیس
مرد اور عمر حسین کی روز قتل انکے کے پچپن برس کی تھی وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ طَائِفَةٍ مِّنَ النَّهَارِ حَتّٰی

أَتَى خِبَاءَ فَاطِمَةَ فَقَالَ أَثَمَّ لُكَعُ أَثَمَّ لُكَعُ يَعْنِي حَسَنًا فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ جَاءَ يَسْعَى حَتَّى اعْتَنَقَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ وَأَحْبِبْ مَنْ يُحِبُّهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ کہا باہر نکلا مین ہمراہ آنحضرت کے بیچ ایک ٹکڑے کے دن کے یہان تک کہ آئے آنحضرت فاطمہ کے گھر میں پس فرمایا کہ یہان ہی لکع ہی لکع فرمایا یعنی ادر رکھتے تھے آنحضرت لڑکے سے امام حسن کو اور ڈھونڈتے تھے انکو شرح لفظ لکع ساتھ پیش لام اور زبر کاف مفتوح کے کتنے ہی معنون آتا ہی ایک ان معنون مین سے بمعنی صغیر کے بھی ہی اور یہان یہی مراد ہی ترجمہ پس نہ دیر لگی کی آنحضرت نے یہان تک کہ آئے حسن دوڑتے ہوئے جیسے کہ عادت لڑکون کی ہی یہان تک کہ گلے سے لگ گئے ہر ایک ان دونون مین صاحب اپنے سے یعنی آنحضرت امام حسن کے گلے سے لگے اور وہ آنحضرت کے گلے سے پس فرمایا آنحضرت نے خداوندا تحقیق مین دوست رکھتا ہون اسکو پس دوست رکھ تو بھی اسکو اور دوست رکھ اس شخص کو کہ دوست رکھتا ہی اسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے شرح یا اللہ کر تو ہم کو محب انکا اور نہ کر ہم کو مبغض انکا کہا ابن ملک نے کہ اس حدیث سے معلوم ہوا جائز ہونا معانقہ کا اور کہا نووی نے کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مستحب ہی مہربانی کرنی لڑکون پر گلے سے لگائے انکو اور پیار کرے از راہ شفقت محبت کے اور مستحب ہی تواضع کرنی لڑکون وغیرہ سے وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ إِلَى جَنْبِهِ وَهُوَ يُقْبِلُ عَلَى النَّاسِ مَرَّةً وَعَلَيْهِ أُخْرَى وَيَقُولُ إِنَّ ابْنِي هٰذَا سَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللّٰهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ عَظِيمَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہی ابو بکرہ سے کہ کہا دیکھا مین نے آنحضرت کو منبر پر اور حسن بن علی آنحضرت کے پہلو میں تھے یعنی داہنی طرف یا بائین طرف اور حال یہ تھا کہ آنحضرت متوجہ ہوتے تھے لوگون پر ایک بار اور حسن بن علی پر دوسری بار یعنی کبھی لوگون کی طرف دیکھتے تھے واسطے وعظ و نصیحت کے اور کبھی حسن کی طرف از راہ شفقت و محبت کے اور کہتے تھے آنحضرت تحقیق بیٹا میرا یہ سید ہی شرح سید وہ کہ فائق ہو نیکی مین اور بعضون نے کہا سید وہ کہ غالب نہ آوے اسپر غضب اسکا یعنی حلیم ہو اور اطلاق سید کا بہت معنون پر آتا ہی مربی اور مالک اور شریف اور فاضل اور کریم و حلیم اور متحمل قوم کی ایذا پر اور رئیس و مقدم ترجمہ اور امید ہی کہ خدا صلح کرادے بسبب اسکے درمیان دو جماعتون بڑی کے مسلمانون سے نقل کی یہ بخاری نے شرح یہ خبر دی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تفرق مسلمانون کے سے دو فرقون پر کہ ایک فرقہ حسن کے ساتھ ہوگا اور ایک فرقہ معویہ کے ساتھ اور امام حسن الحسن و ان احق تھے ساتھ خلافت کے اسلئے کہ چھ مہینے باقی رہے تھے تیس برس مین کہ آنحضرت نے خبر دی تھی ساتھ قول اپنے کے الخلافۃ بعدی ثلثون سنۃ پس باعث ہوا امام حسن کو ورع انکا اور شفقت انکی اوپر امت جد انکی کے اوپر کہ ترک ملک اور دنیا کا کیا اور رغبت ملک اس جہان مین کی اور نہ سمجھا یہ امر بسبب قلت اور ذلت کے اسلئے کہ بیعت کی تھی انسے موت پر چالیس ہزار آدمیون نے اور یا ہی کہ کہا امام حسن نے واللہ نہین چاہتا مین کہ ایک قطرہ خون کا امت محمد سے گرایا جاوے اور شہوا رہوا یہ بعضے انکے ہواخواہون پر یہان تک کہ باعث ہوئی انکو ملامت اسپر کہ کہا وقت داخل ہونے کے ان کے پاس السلام علیک یا عار المؤمنین پس کہا حضرت حسن نے العار خیر من النار اور یہ حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ دونون فرقے ملت اسلام پر تھے باوجود اسکے کہ ایک فرقہ مصیب تھا اور دوسرا مخطی اور اہل سنت و جماعت کے لئے صلح امام حسن کی دلیل ہی اوپر حقیقت امارت معاویہ کے اور اختیار کیا ہی سلف نے ترک کرنا کلام کا بیچ فتنہ پہلے کے یعنی مشاجرت صحابہ میں کہ کہا ہی کہ ان خونون سے اللہ تعالیٰ نے پاک رکھا ہمارے ہاتھون کو پس نہ ملوث کرین ہم ساتھ اسکے اپنی زبانون کو اور حضرت امام حسن کے شرف و فضل مین کفایت کرتا ہی فرمانا آنحضرت کا انکو سید اور بالی بکرہ سے روایت ہی کہ کہا رسول خدا صلعم نماز پڑھا کرتے تھے ہم کو اور حسن آتے اس حال مین کہ چھوٹے سے تھے اور جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کرتے تو یہ آنحضرت کی گردن و پیٹھ پر چڑھ بیٹھتے پس اٹھاتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سر اپنا بسہولت یہان تک کہ اتار دیتے انکو پس کہا صحابہ نے یا رسول اللہ دیکھتے ہین ہم آپ کو کہ کرتے ہین آپ اس لڑکے کے لئے ایسی چیز کہ نہین کیا ساتھ کسی کے کہ کرتے ہون اسکو پس فرمایا کہ یہ پھول میرا ہی دنیا سے بلاشبہ یہ

بیٹا میرا سید ہے اور امید ہے کہ اللہ صلح کرا دیگا بسبب اسکے درمیان دو فرقون کے مسلمانون سے اور معاویہ سے روایت ہے کہ کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
چوستے تھے زبان حسن کی یا ہونٹھ اسکے کیونکہ شبہ ہرگز نہین عذاب کریگا اللہ اُس زبان کو یا ہونٹھ کو کہ چوسا ہو انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے روایت
کیا اسکو احمد نے وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِیْ نُعْمٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ سَاَلَهُ رَجُلٌ عَنِ الْمُحْرِمِ قَالَ شُعْبَةُ
اَحْسِبُهُ يَقْتُلُ الذُّبَابَ قَالَ اَهْلُ الْعِرَاقِ يَسْاَلُوْنِیْ عَنِ الذُّبَابِ وَقَدْ قَتَلُوا ابْنَ ابْنَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُمَا رَيْحَانَتَايَ مِنَ الدُّنْيَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے عبدالرحمن بن نعم سے کہا سنا
مین نے عبداللہ بن عمر سے اس حال مین کہ سوال کیا تھا اُنسے ایک شخص نے یعنی اہل عراق مین سے حکم محرم سے کہا شعبہ نے کہ راوی اس حدیث کا ہے عبدالرحمن سے
گمان کرتا ہون مین سائل کو کہ پوچھا اُنسے حکم محرم سے کہ مارتا ہے مکھی کو یعنی اگر محرم مکھی کو مارے تو جائز ہے یا نہین اور بدلہ اسکا کیا ہے دیکھیا لازم
آتا ہے اُسپر دم یا صدقہ یا کچھ نہین لازم آتا ترجمہ کہا ابن عمر نے اہل عراق یعنی اہل کوفہ پوچھتے ہین مجھسے مکھی کے مارنے سے اور مارچکے بلا دریغ سے یعنی وہ
ظاہر کرتی ہین کمال غایت تقوی کی حال آنکہ قتل کیا انہون نے رسول خدا کے بیٹے کو حال آنکہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے حق مین کہ یہ دونون
بیٹے یعنی حسنین دو پھول میرے ہین دنیا سے یا اللہ کے رزق سے ہین کہ دیا مجھکو دنیا مین نقل کی بخاری نے ف ریحان بمعنی رحمت اور رحمت اور رزق کے
آتا ہے اور فرزند کو بھی ریحان ساتھ اُس معنی کے کہتے ہین و ریحان بمعنی گل نفس خوشبودار کے بھی آتا ہے اور ساتھ ان معنون کے بھی از راہ تشبیہ کے اطلاق
فرزند پر کیا سکتے ہین اور جائز ہے کہ مراد ریحان سے مشموم یعنی سونگھنے کی چیز مانند پھول وغیرہ کے ہو پس انکو ریحان اسلئے کہا کہ اولاد کو بھی سونگھتے ہین اور
بوسے لیتے ہین انکے اور ریحانی اور ریحانی ساتھ زیر نون اور جزم ی کے بھی روایت ہے وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمْ يَكُنْ
اَحَدٌ اَشْبَهَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَقَالَ فِي الْحُسَيْنِ اَيْضًا
كَانَ اَشْبَهَهُمْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے انس سے کہا نہین تھا کوئی بہت
مشابہ ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن بن علی رض سے اور کہا انس نے بیچ حسین رض کے بھی کہ تھے وہ مشابہ ترین لوگون کے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نقل کی
بخاری نے ف دوسری فصل مین بیچ حدیث علی رض کے تفصیل اسکی آتی ہے کہ حسن مشابہ تر تھے ساتھ آنحضرت کے سینہ سے سر تک اور حسین نیچے کے بدن مین وَعَنِ
ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ضَمَّنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى صَدْرِهٖ فَقَالَ اللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ الْحِكْمَةَ وَفِي رِوَايَةٍ عَلِّمْهُ الْكِتَابَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہے ابن عباس سے کہا لگا لیا مجھکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف سینہ اپنے کے اور کہا یا الہی سکھلا اسکو حکمت اور ایک روایت مین ہے کہ سکھلا اسکو
کتاب اللہ نقل کی بخاری نے ف سینہ سے لگانا اشارہ تھا طرف اسکے کہ سینہ مبارک منبع علم اور کان حکمت ہے اور حکمت سے مراد خوب علم و
عمل ہے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے يُؤْتِي الْحِكْمَةَ مَنْ يَّشَاۗءُ وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا یعنی دیتا ہے اللہ حکمت جسکو چاہتا ہے اور جو کوئی دیا جاتا ہے حکمت
پس تحقیق دیا گیا خیر کثیر اور نہین ہے مراد حکمت سے حکمت فلاسفہ کی اور بعضون نے کہا حکمت سے مراد ہے پانا حقائق اشیا کا اور عمل کرنا اُس چیز پر کہ ضرور
ہے اور بعضون نے کہا حکمت راست کرداری اور راست گفتاری اور بعضون نے کہا مراد حکمت سے سنت ہے جیسے فرمایا اللہ تعالی نے يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ اور پیدا
ہوے ابن عباس رض تین برس پہلے ہجرت کے اور جب آنحضرت کی وفات ہوئی تو وہ تیرہ برس کے تھے اور بعضون نے کہا پندرہ برس کے اور بعضون نے کہا دس برس کے
اور تھے وہ بہترین امت کے اور بڑے عالم اس امت کے دعا کی انکے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکمت و فقہ و علم تاویل کے ملنے کی اور دیکھا انہون نے
جبرئیل کو دوبار اور نابینا ہوگئے تھے وہ آخیر عمر مین اور مرے طائف مین سنہ ۶۸ اڑسٹھ مین بیچ ایام ابن زبیر کے اس حال مین کہ عمر انکی اکہتر برس کی تھی روایت کین انسے
حدیثین خلق کثیر نے صحابہ اور تابعین مین سے وَعَنْهُ قَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْخَلَاۗءَ فَوَضَعْتُ لَهٗ وَضُوْءًا فَلَمَّا خَرَجَ

قَالَ مَنْ وَضَعَ هٰذَا فَاُخْبِرَ فَقَالَ اللّٰهُمَّ فَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور یہ بھی روایت ہے ابن عباسؓ سے کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے پاخانہ میں پس
رکھا میں نے واسطے آنحضرتؐ کے پانی وضو کا فـ یہ اُس رات کا احوال ہے کہ ابن عباسؓ بیچ گھر میمونہ خالہ اپنی کے کہ ازواج مطہرات سے تھیں رات کو رہے تھے اور
آنحضرتؐ تہجد کے لیے اٹھے اور ابن عباسؓ بھی اٹھے تھے جیسے کہ باب قیام اللیل میں گذرا ہے پس جب آنحضرتؐ پاخانہ سے نکلے فرمایا کس نے رکھا ہے یہ پانی پس
خبر دی گئی یعنی گھر کے لوگوں نے کہا کہ یہ ابن عباسؓ نے رکھا ہے پس دعا کی آنحضرتؐ نے کہ خداوندا سمجھ دے ابن عباسؓ کو دین میں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے فـ یعنی
کر اسکو عالم سمجھدار دین میں کہ اصول و فروع اسکے جانے اور نہیں ہے مراد اس سے فقہ متعارف کہ مخصوص ہے ساتھ فروع معاملات اور خصومات کے کہا نووی نے کہ
اسمیں فضیلت فقہ کی ہے اور مستحب ہونا دعا کا غائبانہ کسی کے لیے اور مستحب ہونا دعا کا اسکے لیے کہ کرے خیر اور قبول کی اللہ تعالیٰ نے دعا آنحضرتؐ کی ابن عباسؓ کے
حق میں کہ بڑے فقیہ ہوئے اور حقیقت میں یہ علم و فضل اور دانائی ابن عباسؓ کو آنحضرتؐ کی خدمت گذاری سے حاصل ہوئی خدمت کرنی چاہیے مصرع
کہ مردان ز خدمت بجائی رسند وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْخُذُهٗ وَالْحَسَنَ فَيَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اَحِبَّهُمَا
فَاِنِّيْ اُحِبُّهُمَا وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْخُذُنِيْ فَيُقْعِدُنِيْ عَلٰى فَخِذِهٖ وَيُقْعِدُ الْحَسَنَ
بْنَ عَلِيٍّ عَلٰى فَخِذِهِ الْاُخْرٰى ثُمَّ يَضُمُّهُمَا ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ ارْحَمْهُمَا
فَاِنِّيْ اَرْحَمُهُمَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت کرتے ہیں اسامہ بن زید نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آنحضرتؐ لیتے تھے انکو اور امام حسنؓ کو
پھر کہتے خداوندا دوست رکھ تو ان دونوں کو اسلیے کہ تحقیق میں دوست رکھتا ہوں ان دونوں کو فـ ح زید بن حارثہ مولی اور متبنا آنحضرتؐ کے
تھے اور اسامہ بیٹے انکے تھے اور انکی ماں کا نام تھا برکہ اور وہ خادمہ تھیں آنحضرتؐ کی اور لونڈی آزاد تھیں حضرتؐ کے والد عبداللہ بن عبدالمطلب
کی اور آنحضرتؐ بعد دوست رکھنے زید کے انکے بیٹے اسامہ کو دوست رکھتے تھے کہ امام حسنؓ کے ساتھ ایک جا جمع کرتے اور شریک انکا کرتے اور ایسا کچھ فرماتے
اور تھے اسامہ رضی اللہ عنہ ایک لڑکے سیاہ رنگ جیسے کہ خانہ زاد ہوتے ہیں بیت اگرچہ تر ابرو مسکین تطر است * آثارم ز آفتاب مشہور تر است * اور
جب آنحضرتؐ کی وفات ہوئی تو اسامہ بیس برس کے تھے اور اترے وادی قری میں اور وہیں وفات پائی بعد قتل عثمانؓ کے اور بعضوں نے کہا سنہ چون
میں کہا ابن عبدالبر نے کہ یہ نزدیک میرے صحیح ہے اور حضرت نے جو ان دونوں صاحبوں کے حق میں کچھ فرمایا اسمیں بڑی منقبت انکی ثابت ہوئی
اور ایک روایت میں ہے کہ کہا اسامہ بن زید نے کہ تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم لیتے مجھکو اور بٹھاتے مجھکو اپنی ران پر یعنی داہنی پر یا بائیں پر اور بٹھاتے
حسن کو اپنی دوسری ران پر پھر ملاتے دونوں کو یعنی مجھکو اور حسن کو یا اپنی دونوں رانوں کو پھر فرماتے خداوندا مہربانی کر ان دونوں پر اسواسطے کہ میں مہربانی کرتا ہوں ان
دونوں پر نقل کی یہ بخاری نے وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا وَاَمَّرَ عَلَيْهِمْ اُسَامَةَ
بْنَ زَيْدٍ فَطَعَنَ بَعْضُ النَّاسِ فِيْ اِمَارَتِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ كُنْتُمْ تَطْعَنُوْنَ
فِيْ اِمَارَتِهٖ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعَنُوْنَ فِيْ اِمَارَةِ اَبِيْهِ مِنْ قَبْلُ وَاَيْمُ اللّٰهِ اِنْ كَانَ لَخَلِيْقًا لِلْاِمَارَةِ وَاِنْ كَانَ
لَمِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ وَاِنَّ هٰذَا لَمِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ بَعْدَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ نَحْوَهٗ وَفِيْ اٰخِرِهٖ
اُوْصِيْكُمْ بِهٖ فَاِنَّهٗ مِنْ صَالِحِيْكُمْ اور روایت ہے عبداللہ ابن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ایک لشکر اور امیر کیا اس لشکر پر
اسامہ بن زید کو پس طعن کیا بعضے لوگوں نے یعنی منافقوں نے یا اجلاف عرب نے بیچ امارت اسامہ بن زید کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر تم طعن کرتے
ہو انکی امارت میں پس تحقیق تھے کہ تم طعن کرتے تھے بیچ امارت باپ انکے کے پہلے اس سے فـ ح یہ اشارہ ہے زید بن حارثہ کی امارت کیطرف بیچ غزوہ موتہ کے
کہ اس غزوہ میں زید کو آنحضرتؐ نے امیر کیا تھا باوجود اسکے کہ اسمیں اچھے اچھے صحابی تھے اور زید اسی میں شہید ہوئے آیا ہے کہ بھیجا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

زید بن حارثہ کو کسی لشکر مین مگر کہ امیر کیا انکو پس ثابت ہوا اور قسم خدا کی تحقیق تھا باپ اسکا لائق امارت کے ف یعنی بسبب بزرگی انکی کے اور سبقت
انکی کے اسلام مین اور بسبب قرب انکے سے کے محبے اور ان دونون کی امارت مین طعن اس لیئے کرتے تھے بعضے لوگ یہ موالی سے تھے اور عرب مناسب
نہین جانتے تھے امیر کرنا موالی کا اور عار بہت کرتے تھے انکی اتباع سے پس جب لایا اللہ اسلام اور بلندی کی خدا انکی نہین تھی قدر انکی انکے نزدیک بسبب سبقت اسلام کے
اور ہجرت کے اور علم کے اور تقوی کے اور پہچاننا حق انکا دنیادارون نے تو جو لوگ کہ پابند عادت کے تھے اور عیب گنتے تھے ریاست اعراب مین سے اور قبائل
کے سردارون مین سے انکے دلون مین یہ خلجان ہی رہتا تھا خصوصًا منافقین کہ وہ بہت ہی طعن کرتے تھے اور نہایت انکار کرتے انپر اور آنحضرت نے
زید کو کتنے ہی لشکرون پر امیر کر کر بھیجا اور پچھلا لشکر ان مین سے موتہ کا تھا اور سب لشکرون مین انکے نشان کے نیچے اچھے اچھے صحابی تھے چنانچہ جعفر بن ابی طالب بھی
تھے انہین کے پیچھے بھیجتے تھے آنحضرت اسامہ بن زید کو چنانچہ امیر کیا انکو اپنے مرض الموت مین ایک لشکر پر کہ اسمین ایک جماعت تھی بڑے بڑے صحابہ اور فضلا صحابہ
کی تھی ترجمہ اور تحقیق تھا یعنی باپ اسکا یعنی اسامہ کا کہ زید ہے محبوب ترین لوگون سے طرف میرے اور تحقیق یہ اسامہ بھی جملہ محبوب ترین لوگون سے ہے نزدیک
میرے پیچھے باپ اپنے کے ف جب زید غزوہ موتہ مین شہید ہوئے تو آنحضرت نے اسامہ کو امیر کیا تو جاوین اور اس قوم سے بدلہ اپنے باپ کا لیوین اور ان بزرگان
انصار اور مہاجرین کو کہ انمین ابوبکر اور عمر بھی تھے ہمراہ اسامہ کے مقرر کیا پس کہنے لگے لوگون نے اسمین کلام کیا کہ ایک غلام کو سردار مہاجرین اور انصار کا کرتے
ہو پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اثنا اس حال مین بیمار ہوگئے کہ درد سر شروع ہوا جب لوگون کی یہ گفتگو سنی تو سر پر پٹی باندھی اور برآمد ہوئے اور منبر پر گئے
اور خطبہ پڑھا اور کہا یا ایہا الناس آخر حدیث تک فرمائی پس درد حضرت پر غالب آیا اور مرض موت پیدا ہوا اور یہ امر تمام نہ ہوا اور اس حدیث مین دلیل ہے اوپر
جائز ہونے امارت موالی کے اور حاکم ہونے چھوٹون کے بڑون پر اور مفضول کی فاضل پر بسبب مصلحت کے ترجمہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ ایک روایت
مسلم کے مانند اسکے ہے اور آخر حدیث مین لایا ہے کہ آنحضرت نے فرمایا وصیت کرتا ہون مین تمکو ساتھ اسکے کہ نیکی کرو ساتھ اسکے پس تحقیق وہ جملہ صالحین تمہارے
سے ہے ف کہا مولف نے کہ زید بیٹے حارثہ کے ہین اور انکی ماں کا نام سعدی بیٹی ثعلبہ کی کہ قبیلہ بنی معن سے تھے نکلی تھی انکو لیکر ماں انکی اپنی قوم کی ملاقات
کے لیئے پس آنحضرت کے لوگ جمع اودھر گذرے ایام جاہلیت مین تو زید کو اٹھا لائے اور بیچنے مین لائے لڑکے تھے آٹھ برس کے پس انکو بازار عکاظ مین لاکر بیچا پس
خریدا انکو حکیم بن حزام بن خویلد نے اپنی پھوپھی خدیجہ کے لیئے چار سو درہم کو پس جبکہ نکاح کیا خدیجہ سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہبہ کیا انہون نے زید کو
حضرت کے تئین پس آنحضرت نے قبض کیا انکو پھر انکی خبر انکے اہل کو پہنچی پس آیا باپ انکا حارثہ اور چچا انکا کعب انکے چھڑانے کے لیئے پھر دیکھ لیا پس آنحضرت نے زید کو
اختیار دیا کہ چاہو یہان ہو میرے پاس اور چاہو اپنے اہل مین چلے جاؤ پس زید نے آنحضرت ہی کے پاس رہنا اختیار کیا بسبب اسکے کہ دیکھا تھا سلوک و احسان
آنحضرت کا اپنی نسبت پس اسوقت نکلے آنحضرت ساتھ زید کے طرف حجر کے اور کہا اے لوگو جو حاضر ہو گواہ رہنا کہ زید بیٹا میرا ہے وارث ہوگا میرا اور مین
وارث ہونگا اسکا پس مشہور ہوئے وہ زید بن محمد یہانتک کہ لایا اللہ اسلام اور نازل ہوئی آیت ادعوہم لآبائہم ہو اقسط عند اللہ یعنی پکارو انکو ساتھ
نام باپون انکے کے یہ انصف ہے نزدیک اللہ کے پس کہنے لگے انکو زید بن حارثہ اور اول مردون مین اسلام یہی لائے ہین بموجب ایک قول کے اور آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم بڑے تھے زید سے دس برس اور بعضون نے کہا بیس برس اور نکاح کر دیا انکا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی لونڈی آزاد ام ایمن سے
پس پیدا ہوئے اس سے اسامہ پھر نکاح کیا انکا زینب بنت جحش سے کہ آنحضرت کی پھوپھی کی بیٹی تھین پھر طلاق دیدی زید نے زینب کو بسبب ناموافقتی کے پھر
نکاح کر لیا انسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور اللہ تعالے نے قرآن شریف مین کسی صحابی کا نام نہین لیا ہے سوا زید کے اس آیت مین فلما قضی زید منہا وطرا زوجناکہا الخ
اور روایت کی ہے حدیث انسے انکے بیٹے اسامہ نے اور صحابہ نے بھی اور قتل کیے گئے وہ غزوہ موتہ مین اس حال مین کہ امیر لشکر کے تھے جمادی الاول کے مہینے
مین سنہ آٹھ مین اور عمر انکی پچپن برس کی تھی وَعَنْهُ قَالَ إِنَّ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ مَوْلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كُنَّا نَدْعُوهُ

إِلَّا زَيْدَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَتّٰى نَزَلَ الْقُرْآنُ اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَائِهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَذُكِرَ حَدِيْثُ الْبَرَاءِ قَالَ لِعَلِيٍّ اَنْتَ مِنِّيْ فِيْ بَابِ بُلُوْغِ
الصَّغِيْرِ وَحَضَانَتِهٖ اور روایت ہے عبداللہ بن عمر سے منقول ہے کہ کہا انہوں نے کہ زید بن حارثہ غلام آزاد پیغمبر خدا صلعم کے نہ تھے ہم پکارتے انکو مگر زید بن محمد
ف ح یعنی انکو حضرت کا بیٹا کہتے تھے اسلیئے کہ آنحضرت نے انکو منہ بولا بیٹا کر لیا تھا اور عرب منہ بولے بیٹے کو بیٹا کہتے تھے اور میراث دیتے تھے
اسوقت میں اور لانا اس حدیث کا اس باب میں واسطے آگاہ کرنے اس بات کے ہے کہ مولی آدمی کا اسکے اہل بیت سے ہے ترجمہ یہانتک کہ اترا قرآن یعنے آیت اسکی ادعوہم
لاباۂم نقل کی یہ بخاری نے ف ساری آیۃ یوں ہے وَمَا جَعَلَ اَدْعِيَاءَكُمْ اَبْنَاءَكُمْ ذٰلِكُمْ قَوْلُكُمْ بِاَفْوَاهِكُمْ وَاللّٰهُ يَقُوْلُ
الْحَقَّ وَهُوَ يَهْدِي السَّبِيْلَ اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَائِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ فَاِنْ لَّمْ تَعْلَمُوْا اٰبَاءَهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ وَمَوَالِيْكُمْ یعنی نہیں ٹھہرایا تمہارے منہ
بولے بیٹوں تمہارے کو بیٹے تمہارے یہ باتیں تمہارے منہوں کی ہیں اور اللہ فرماتا ہے حق بات اور وہ دکھاتا ہے راہ حق پکارو انکو انکے باپوں کے ناموں کے ساتھ یہ بات
عدل کی بات ہے اللہ کے نزدیک پھر اگر نہ جانو تم انکے باپوں کو پس بھائی ہیں تمہارے دین میں اور دوست تمہارے یعنی انکے باپوں کے نام نہ معلوم ہوں تو اے
بھائی یا اے دوست کر کے پکارو غرض کہ اس آیت کے اترنے کے پہلے زید کو محمد کا بیٹا کہا کرتے تھے جب یہ آیۃ اتری تو اس کہنے سے منع کیے گئے اور حکم ہوا کہ
اگر انکے باپوں کے نام جانتے ہو تو کہا کرو فلانے کے بیٹے اور اگر انکے باپوں کے نام نہ معلوم ہوں تو اے بھائی یا اے دوست کہا کرو ترجمہ نقل کی یہ بخاری اور
مسلم نے اور ذکر کی گئی حدیث براء کی کہ جسکا سرا یہ ہے انت منی بیچ باب بلوغ صغیر و حضانتہ اسکے کے **الفصل الثانی** [illegible]
عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّتِهٖ يَوْمَ عَرَفَةَ وَهُوَ عَلٰى نَاقَتِهِ الْقَصْوَاءِ يَخْطُبُ فَسَمِعْتُهٗ
يَقُوْلُ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ تَرَكْتُ فِيْكُمْ مَا اِنْ اَخَذْتُمْ بِهٖ لَنْ تَضِلُّوْا كِتَابَ اللّٰهِ وَعِتْرَتِيْ اَهْلَ بَيْتِيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہے جابر سے
کہ کہا دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو انکے حج میں یعنی حجۃ الوداع میں روز عرفہ کے اس حال میں کہ آنحضرت اپنی اونٹنی پر سوار تھے کہ نام اسکا
قصوا تھا خطبہ پڑھتے تھے ف ح قصوا اس اونٹنی کو کہتے ہیں کہ گوشہ اسکے کان کا کٹا ہو اور آنحضرت کی اونٹنی ایسی نہ تھی بلکہ خلقی ایسی تھی اور احتمال
ہے کہ قصو سے ہو معنی دور ہونے کے کہ نہایت دوڑنے والی تھی اور دور پہنچتی تھی ترجمہ پس سنا میں نے آنحضرت کو کہ فرماتے تھے آگاہ رہو اے لوگو تحقیق میں چھوڑتا
ہوں بیچ تمہارے وہ چیز کہ اگر پکڑے رہو گے تم اسکو اور عمل کرو گے تم اسپر ہرگز نہ گمراہ ہو گے تم بعد اسکے یعنی بعد پکڑنے اسکے کے چھوڑا ہے میں نے
تم میں کتاب اللہ اور عترت اپنے کو یعنی اہل بیت اپنے کو نقل کی یہ ترمذی نے ف ح عترت قوم اور قرابتی اور اہل بیت شخص کو کہتے ہیں تعبیر کیا انکو
ساتھ قول اپنے کے اہل بیتی بسبب اشارہ کرنے کے ساتھ اسکے بیان عترت سے خاص قوم اور اقربا سے ہے کہ اولاد و جد قریب کی ہوں یعنے اولاد و ازواج
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا ابن ملک نے کہ ہے تمسک ساتھ کتاب کے عمل کرنا ہے اس چیز پر کہ اسمیں ہے یعنے اسکے حکموں کو بجا لاوے اور جن چیزوں سے
منع فرمایا ہے اسمیں انسے باز رہے اور معنی تمسک کے ساتھ عترت کے محبت انکی ہے اور اختیار کرنا طریقہ و سیرت انکی کا ۔ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ تَارِكٌ فِيْكُمْ مَا اِنْ تَمَسَّكْتُمْ بِهٖ لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدِيْ اَحَدُهُمَا
اَعْظَمُ مِنَ الْاٰخَرِ كِتَابُ اللّٰهِ حَبْلٌ مَمْدُوْدٌ مِنَ السَّمَاءِ اِلَى الْاَرْضِ وَعِتْرَتِيْ اَهْلُ بَيْتِيْ وَلَنْ يَتَفَرَّقَا حَتّٰى
يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ فَانْظُرُوْا كَيْفَ تَخْلُفُوْنِيْ فِيْهِمَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے زید بن ارقم سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق میں چھوڑنے والا ہوں
تم میں وہ چیز کہ اگر پکڑے رہو گے اسکو ہرگز گمراہ نہ ہو گے پیچھے میرے یعنی بعد وفات میری کے ایک انمیں سے بڑی ہے دوسرے سے کہ وہ کتاب اللہ ہے اور دوسرے عترت
ہے جیسے کہ بیان کیا اسکو ساتھ قول اپنے کے چھوڑتا ہوں میں کتاب اللہ کو اور وہ مانند رسی کے ہے دراز کی گئی آسمان سے طرف زمین کے اور لٹکائی گئی ہے تو اسکو
پکڑ کر لوگ آسمان قدس پر چڑھیں اور عہد و امان اسکا ہی مدد کرنے لیے اور چھوڑتا ہوں میں اپنی عترت کو کہ اہل بیت میرے ہیں ف ح اس طرح فرمایا

اشارہ ہے اس پر کہ بعد میرے رعایت انکے حقوق کی خوب طرح کرنا یہ کہنا ایسا ہے جیسے باپ شفیق کہتا ہے اور وصیت کرتا ہے حق میں کہ میں تمہیں اپنی اولاد چھوڑے جاتا ہوں یعنی
خوب رعایت انکے حقوق کی کرنا پس ترجمہ اور ہرگز نہیں جدا ہونگے کتاب اللہ اور عترت میری یہاں تک کہ آوینگے میرے پاس حوض کوثر پر ف ع یعنی موقف
ہیں یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہیں ہونے کے یہاں تک کہ میرے پاس حوض کوثر پر آوینگے اور جنہوں نے رعایت انکے حقوق کی کی ہے انکے شکر ادا کرینگے
پس اسوقت آنحضرت مکافات کرینگے اسکی یعنی اسکے بدلے میں سلوک اور احسان کرینگے اور اللہ تعالیٰ جزائے کامل عطا فرماویگا اور جنہوں نے ضایع کیا انکے حقوق کو اور کوتاہی کی
انکے ساتھ معاملہ برعکس اسکے ہوگا اور اس دلیل پر چھپا ہوا ہے حضرت کے قول کا ترجمہ فانظروا الخ یعنی پس نظر کرو ف ع ش یعنی تامل اور فکر کرو کہ کیونکر خلیفہ ہوتے ہو تم میری کتاب
و عترت میں یا خلف صدق تم ہو یا بد یعنی بیکہ تم کیسا معاملہ کرتے ہو اور تمسک کرتے ہو ساتھ انکے بعد میرے چھپا ہوا ہے ترجمہ نقل کی یہ ترمذی نے وَعَنْهُ اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ اَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَهُمْ وَسِلْمٌ لِمَنْ سَالَمَهُمْ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور یہ بھی روایت ہے زید بن ارقم سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واسطے علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین کے یعنی انکے حق میں فرمایا کہ میں لڑنے والا ہوں
اس شخص سے کہ لڑے انسے اور صلح کرنے والا ہوں اس شخص سے کہ صلح کرے انسے نقل کی یہ ترمذی نے ف ع یعنی اسکے یہ ہیں کہ جسنے دوست رکھا انکو دوست رکھا مجھکو اور جسنے دشمن
رکھا انکو دشمن رکھا مجھکو اور روایت ہے حضرت علی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے دوست رکھا مجھکو اور دوست رکھا
ان دونوں یعنی حسنین کو اور ان دونوں کے باپ اور ان دونوں کی ماں کو ہوگا ساتھ میرے بیچ درجہ میرے کے روز قیامت کے روایت کیا اسکو احمد اور ترمذی نے اور کہا
ترمذی نے کہ ہوگا ساتھ میرے جنت میں وَعَنْ جُمَيْعِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ عَمَّتِيْ عَلٰى عَائِشَةَ فَسَاَلْتُ اَيُّ النَّاسِ كَانَ اَحَبَّ
اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فَاطِمَةُ فَقِيْلَ مِنَ الرِّجَالِ قَالَتْ زَوْجُهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے جمیع بن عمیر
سے کہا داخل ہوا میں ہمراہ پھوپھی اپنی کے حضرت عائشہ کے پاس پس پوچھا میں نے کونسا لوگوں میں بہت پیارا ہے طرف رسول خدا صلعم کے کہا عائشہ نے کہ فاطمہ بہت
پیاری تھیں نزدیک آنحضرت کے پس پوچھا گیا عائشہ سے کہ مردوں میں سے کون بہت پیارا تھا یعنی یہ جواب تمہارا عورتوں میں سے ہے پس مردوں میں سے بہت
پیارا انکا کون تھا کہا عائشہ نے خاوند انکا نقل کی یہ ترمذی نے ف ع ش یعنی علی مرتضیٰ ہیں یہاں انصاف عائشہ صدیقہ کا اور صدق انکا دیکھا
چاہیے کہ کیا کہا باوجودیکہ جو کچھ انکی شکایتیں کرتے ہیں اور باپ انکے بہت پیارے تھے اور یہ نہیں ہے کہ حضرت فاطمہ زہرا سے پوچھتی تو وہ کہتیں کہ عائشہ و باپ انکے
بہت پیارے تھے بخلاف زعم متعصبوں کے اور کچھ وہ لوگ کہ انکو پیغمبر کا مخالف و معاند خیال کرتے ہیں حاشا ثم حاشا سمجھا جاتا ہے کہ نہیں لازم آتا ہے زیادہ
ہونے محبت کے سے تحقیق فضیلت کا اسلیے کہ محبت اولاد کی اور بیبیوں اقارب کی جبلی ہے کہ وجود یقینا جانا ہے باوجود اسکے غیر اولاد افضل اسکے ہیں محبت
اولاد سے زیادہ رکھا کرتا ہے آدمی لیکن نسبت انبیوں کے افضلیت موجب زیادتی محبت کے ہوتی ہے پس اس سے دفع ہوتا ہے یہ اشکال واللہ اعلم بالاحوال وَعَنْ
عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيْعَةَ اَنَّ الْعَبَّاسَ دَخَلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُغْضَبًا وَاَنَا عِنْدَهُ فَقَالَ مَا اَغْضَبَكَ
قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا لَنَا وَلِقُرَيْشٍ اِذَا تَلَاقَوْا بَيْنَهُمْ تَلَاقَوْا بِوُجُوْهٍ مُبْشَرَةٍ وَاِذَا لَقُوْنَا لَقُوْنَا بِغَيْرِ ذٰلِكَ
فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى احْمَرَّ وَجْهُهُ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا يَدْخُلُ قَلْبَ
رَجُلٍ الْاِيْمَانُ حَتّٰى يُحِبَّكُمْ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ ثُمَّ قَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ مَنْ اٰذٰى عَمِّيْ فَقَدْ اٰذَانِيْ فَاِنَّمَا عَمُّ الرَّجُلِ
صِنْوُ اَبِيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِي الْمَصَابِيْحِ عَنِ الْمُطَّلِبِ اور روایت ہے عبد المطلب بن ربیعہ سے کہ تحقیق عباس چچا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آئے آنحضرت
کے پاس اس حال میں کہ بیچ غضب کے لائے گئے تھے یعنی کسی نے انکو غصہ دلایا تھا اور کچھ ایسا کام کیا تھا یا کچھ کہا تھا کہ موجب عباس کے غضب کا ہوا اور میں تھا
پاس آنحضرت کے پس پوچھا آنحضرت نے کہ کس چیز نے غضب میں ڈالا تجھکو کہا عباس نے یا رسول اللہ کیا حال ہے واسطے ہمارے یعنی گروہ بنی ہاشم کے اور واسطے قریش کے

یعنی بقیہ انکے کہ جسوقت ملتے ہیں وہ آپس میں تو ملتے ہیں ساتھ چہروں تر و تازہ اور خوش کے اور جسوقت کہ ملتے ہیں ہم سے ملتے ہیں ساتھ غیر اس صفت و حال
کے یعنی بغیر خوشی اور کشادہ روئی کے پس غضبناک ہوئے آنحضرت یعنی اظہار اس حال سے یا اس صفت سے یہاں تک کہ بہت سرخ ہوگیا چہرہ مبارک حضرت
کا یعنی کثرت غصہ سے پھر فرمایا قسم ہے اس ذات کی کہ جان میری اسکے ہاتھ میں ہے نہیں داخل ہوگا کسی شخص کے دل میں ایمان ف ش ع یعنی مطلق اور مراد ہے
اس سے وعید شدید یا ایمان کامل پس مراد اس سے حاصل کرنا اسکا ہے بوجہ تاکید ترکے ترجمہ یہاں تک دوست رکھے تمکو یعنی اہل بیت کو واسطے
محبت خدا اور رضا اسکی کے اور محبت رسول اسکے کے ف ش ع یعنی اس جہت سے کہ رسول تم میں سے ہوا اور اللہ جنہیں سے رسول کرنا مناسب جانتا ہے
انہیں میں سے کرتا ہے اور ابوجہل انکی نفی کرتا تھا کہ کہتا تھا جبکہ لیا بنو ہاشم نے نیزہ اور خدمت سبیل اللہ کی اور نبوت اور رسالت پس کیا باقی رہا
باقی قریش کے لیے ترجمہ پھر فرمایا آنحضرت نے آگاہ رہو اے لوگو جو کوئی ستاوے میرے چچا کو یعنی خصوصاً آپ کو یا کہ ایذا دی مجھکو اسلیئے کہ نہیں ہے چچا
مرد کا مانند باپ اسکے کے نقل کی یہ ترمذی نے یعنی عبد المطلب سے اور مصابیح میں مطلب سے ہے یعنی بجائے عبد المطلب بن ربیعہ کے مطلب بن ربیعہ کہا
اور صحیح عبد المطلب ہے وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَبَّاسُ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور
روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عباس مجھسے ہے یعنی میرے اقرباء سے یا میرے اہل بیت سے
اور میں اس سے ہوں نقل کی یہ ترمذی نے ف ش ع لکھا ہے علماء نے کہ آنحضرت اصل ہیں باعتبار شرف اور فضل نبوت کے اور عباس اصل ہیں سبب نسب اور
چچا ہونے کے اور ظاہر یہ ہے کہ یہ عبارت کنایہ ہے اتحاد اور محبت اور اخلاص سے جیسے کہ امیر المومنین علی رضکو فرمایا انا منک وانت منی اور عباس بڑے
تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دو برس اور لطائف طبع اور حسن ادب انکے سے یہ ہے کہ جب کہا گیا انسے انت اکبر ام النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی تم بڑے
ہو یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم انہوں نے کہا ہو اکبر وانا اسن یعنی آنحضرت بڑے ہیں باعتبار مرتبہ کے اور میں مسن ہوں یعنی باعتبار عمر کے بڑا ہوں کہا مولف نے
اور ماں انکی ایک عورت تھی قبیلہ نمر بن قاسط سے اور وہ اول عرب ہے کہ غلاف چڑھایا کعبہ پر حریر اور دیباج اور طرح بطرح کے کپڑوں کا اور یہ اس سبب سے
تھا کہ عباس کھو جا رہے تھے لڑکپنے میں پس منت مانی تھی انکی ماں نے کہ اگر وہ مل جاویں تو میں بیت الحرام پر غلاف چڑھاؤنگی پس جب وہ پا گئی تو انکی ماں نے
غلاف چڑھایا اور عباس رئیس تھے جاہلیت میں اور منسوب تھی انکی طرف عمارت اور سقایہ مراد عمارت سے یہ ہے کہ قریش کو باعث ہوتے تھے اسکے بنانے اور آباد
کرنے اور بھلائی کرنے اور ترک کرنے سیئات کے اور کلام بیہودہ کرنے کے اسمیں اور مراد سقایہ سے یہ ہے کہ آب زمزم پلایا کرتے تھے اور کہا مجاہد نے کہ آزاد کیے
عباس نے نزدیک مرنے اپنے کے ستر بردے اور پیدا ہوئے وہ پہلے سال فیل کے اور مرے روز جمعہ کے بارہویں تاریخ رجب میں سن چونتیس میں اور عمر انکی اٹھاسی
برس کی ہوئی دفن کیے گئے بقیع میں اور اسلام رکھتے تھے بہت مدت سے لیکن چھپاتے تھے اسکو اور نکلے ساتھ مشرکوں کے روز بدر کے جبراً پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ جو کوئی ملے عباس سے پس نہ قتل کرے اسکو اسلیئے کہ وہ نکلے ہیں جبراً پس قید کیا انکو ابو الیسر کعب بن عمرو نے پس انہوں نے اپنے بدلہ میں کچھ روپے دیکر رہائی
پائی اور رجوع کی مکہ کی طرف پھر آئے طرف مدینہ کے ہجرت کر کر وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعَبَّاسِ اِذَا كَانَ غَدَاةَ
الْاِثْنَيْنِ فَأْتِنِيْ اَنْتَ وَوَلَدُكَ حَتّٰى اَدْعُوَ لَكُمْ بِدَعْوَةٍ يَنْفَعُكَ اللّٰهُ بِهَا وَوَلَدَكَ فَغَدَا وَغَدَوْنَا مَعَهُ وَاَلْبَسَنَا
كِسَاءً ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْعَبَّاسِ وَوَلَدِهٖ مَغْفِرَةً ظَاهِرَةً وَبَاطِنَةً لَا تُغَادِرُ ذَنْبًا اَللّٰهُمَّ احْفَظْهُ فِيْ وَلَدِهٖ رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَزَادَ رَزِيْنٌ وَاجْعَلِ الْخِلَافَةَ بَاقِيَةً فِيْ عَقِبِهٖ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ
غَرِيْبٌ اور یہ بھی روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے عباس کے جسوقت کہ ہو صبح پیر کے دن کی پس آئیو میرے پاس اور اولاد
تیری یہاں تک کہ دعا کروں میں واسطے تمہارے ساتھ دعا کے کہ نفع دے تجھکو اللہ بسبب اسکے اور نفع دے تیری اولاد کو کہا ابن عباس نے پس صبح کو آئے عباس

آنحضرت کے پاس اور آپ نے بیٹھایا سب اولاد انکی بھی اور دعا کی آنحضرت نے ہم کو چادر اپنی فسح گویا یہ اشارہ تھا اسپر کہ پھیلاوے خدا تعالیٰ اپنی
رحمت اپنی جیسا کہ پھیلائی ہی مین چادر اپنی فت پس گویا الٰہی بخش واسطے عباس کے اور اولاد انکی کے اور بخشش ظاہر اور باطن کہ نہ چھوڑے کسی گناہ کو یا الٰہی نگاہ
رکھ اسکو بیچ اولاد انکی کے فت یعنی اکرام کر اسکا اور نگاہ رکھ اسکو آفات و بلیات سے تو کہ ضائع ہو وے وہ بیچ حق اولاد اپنی کے نقل کی یہ ترمذی
نے اور زیادہ کیا رزین نے کہ ایک شخص ہی ائمہ حدیث سے نہی روایت مین اس عبارت کو اور گردان بادشاہی اور بلکہ دولت باقی بیچ اولاد انکی کے
فسح یعنی مدت مدید تک چنانچہ کتنی ہی برس خلافت عباسیوں کے گھر مین رہی یا حقیقت مین یہ حکم ہی مہت کو کہ خلافت حق انکا ہو چاہیے کہ سوائے انکے کسی کو نصیب نہ
کرین اللہ اعلم ترجمہ اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہی وَعَنْهُ اَنَّهٗ رَاٰى جِبْرِيْلَ مَرَّتَيْنِ وَدَعَا لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَرَّتَيْنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور یہی روایت ہی ابن عباس سے کہ انہون نے دیکھا جبرئیل کو دو بار اور دعا کی انکے لیے آنحضرت نے دو بار نقل کی یہ ترمذی نے فسح دیکھنا
جبرئیل کو دو بار سیوطی نے جمع الجوامع مین اسطرح روایت کیا ہی کہ کہا ابن عباس نے گذرا مین پیغمبر صلعم پر سفید کپڑون مین اور آنحضرت راز کر رہے تھے دحیہ
کلبی سے یعنی جبرئیل کی بصورت دحیہ کلبی کے آئے تھے انسے آپ سرگوشی کر رہے تھے اور مین نے نہ جانا کہ وہ جبرئیل تھے پس کہا جبرئیل نے آنحضرت سے کہ یا
رسول اللہ یہ ابن عباس ہی اگر سلام کرتا ہم پر جواب اسکے سلام کا دیتا مین اسکے کپڑے بہت سفید ہین اور پہنیگی اولاد انکی بعد انکے سیاہ کپڑے اور جب
چڑھ گئے جبرئیل آسمان پر اور آنحضرت پھرے تو فرمایا یعنی ابن عباس سے کس نے باز رکھا تجھکو سلام کرنے سے جس وقت کہ گذرا تو ہم پر کہا مین نے یا رسول اللہ
آپ بات کر رہے تھے اور راز کہ رہے تھے دحیہ کلبی سے پس ناخوش رکھا مین نے کہ قطع کرون مین آپکے راز کہنے کو ساتھ جواب دینے تمہارے کے سلام کا فرمایا آنحضرت
نے کہ وہ جبرئیل تھا اخیر حدیث تک نقل یا روایت کیا اسکو ابن عساکر نے اور ترمذی سے کہا کہ تضعیفیہ بار وقع ہوا کذا فی جامع الاصول کہا بندہ مسکین
کاتب ان حروف عبد الحق بن سیف الدین نے کہ پوشیدہ نہین ہی کہ جبرئیل آنحضرت کے پاس بیچ صورت دحیہ کلبی کے آتے تھے اور صحابہ انکو دیکھتے تھے پس وجہ تخصیص ابن عباس کی
ساتھ اسکے کیا ہوئی پس ظاہر ہی کہ ابن عباس نے جبرئیل کو دیکھا متمثل بصورت دحیہ کلبی کے لیکن عالم ملکوت مین سوائے انکے صحابہ سے کسی نے نہین دیکھا اور
دیکھنا اور صحابہ کا عالم ناسوت مین ہوتا تھا او فرمایا آنحضرت نے ابن عباس کو کہ جسنے جبرئیل کو سوائے پیغمبر کے دیکھا بینائی انکی جاتی رہی اور بینائی تیری
بھی یا ابن عباس جانے والی ہی ولیکن روز وفات تیری کے بینائی تیری پھر ملجائیگی تجھکو آیا ہی کہ جب ابن عباس مرے اور انکو کفن مین لپیٹا تو ایک جانور سفید
آیا اور کفن مین انکے غائب ہوا ہر چند ڈھونڈا نپایا پس عکرمہ سے کہ مولی ابن عباس کے تھے کہا کیا احمق ہو تم یہ بینائی انکی تھی کہ وعدہ کیا تھا پیغمبر خدا صلعم نے
کہ روز وفات انکے کے اسکو پھیر دینگے اور جب ابن عباس کو لحد مین رکھا تو ایک آواز غیب سے آئی کہ سب نے سنی یا ایتہا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ
اخیر حدیث تک بیان کیا اور اوپر دعا آنحضرت کی ابن عباس کے لئے دو بار یہ ہے کہ جو کچھ گذرا انکی حدیث مین بیچ آخر فصل اول کے کہ آنحضرت نے لگایا انکو اپنے سینہ سے
اور کہا اللہم علمہ الحکمۃ والکتاب اور دوسری بار کی دعا بھی انکی حدیث مین گذری کہ آنحضرت استنجا کو تشریف لے گئے پائخانہ مین اور مین نے پانی وضو کا رکھا پوچھا
کہ کس نے رکھا یہ پانی کہا لوگون نے کہ ابن عباس نے رکھا فرمایا اللہم فقہہ فی الدین یعنی یا اللہ سمجھ دے اسکو دین مین اور احتمال ہی کہ ایکبار دعا کرنے سے ہوا اس وقت
کہ آنحضرت میمونہ کے گھر مین رات کو رہے تھے اور دوسری بار وہ کہ آنحضرت نے عباس اور انکی اولاد کے لیے دعا کی وَعَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ دَعَا لِيْ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّؤْتِيَنِيَ اللّٰهُ الْحِكْمَةَ مَرَّتَيْنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور یہ بھی روایت ہی ابن عباس سے کہ انہون نے کہا دو بار دعا کی میرے
لئے رسول خدا صلعم نے یہ کہ دیوے مجھکو اللہ حکمت نقل کی یہ ترمذی نے فسح یعنی علم اصول و فروع شریعت کا اور دو بار یعنی ایکبار ساتھ لفظ حکمت کے
اور ایکبار ساتھ عبارت فقہ کے یا ظاہر یہ ہی کہ دونون دعائین بیچ مجلسون مین کین جیسے کہ اوپر گذرا واللہ اعلم وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ جَعْفَرٌ يُّحِبُّ
الْمَسَاكِيْنَ وَيَجْلِسُ اِلَيْهِمْ وَيُحَدِّثُهُمْ وَيُحَدِّثُوْنَهٗ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَنِّيْهِ بِاَبِي

الْمَسَاكِيْنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہا کہ تھے جعفر دوست رکھتے یعنی بہت مسکینوں کو اور بیٹھتے انکے پاس اور
باتیں کرتے تھے انسے یعنی تواضع اور غمخواری کرتے انکی اور مسکین باتیں کرتے تھے انسے اور کنیت کرتے تھے آنحضرت انکو ابو المساکین نقل کی یہ ترمذی نے ف
ع یعنی بسبب کثرت بیٹھنے مذکورہ کے جیسے حضرت علی کو ابو تراب کہتے تھے بسبب بہت بیٹھنے اور لیٹنے انکے کے مٹی پر اور جیسے کہ صوفی کو ابو الوقت ابن الحال
مسافر کو ابن السبیل کہتے ہیں وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ جَعْفَرًا يَطِيْرُ فِي الْجَنَّةِ مَعَ الْمَلٰئِكَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور یہ بھی روایت ہے ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دیکھا میں نے جعفر کو اڑتے ہوئے بہشت میں
ساتھ فرشتوں کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے ف ع جعفر غزوہ موتہ میں سردار ہوئے تھے لشکر کے نیزہ اسلام کا تھا انکے ہاتھوں میں بعد زید بن
حارثہ کے پس لڑے اللہ کی راہ میں یہاں تک کہ کاٹے گئے دونوں ہاتھ اور پاؤں انکے پس شہید ہوگئے آنحضرت حالت مکاشفہ میں یا خواب میں انکے دو پر
یعنی خون میں بھرے ہوئے کہ اڑتے ہیں بہشت میں ساتھ فرشتوں کے وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَسَنُ
وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابی سعید سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حسنؓ اور حسینؓ دونوں
سردار ہیں بہشت کے جوانوں کے نقل کی یہ ترمذی نے ف ح طیبی نے کہا کہ مراد یہ ہے کہ وہ افضل ہیں ان سے کہ جوان مرے راہ خدا میں اور اس کلام میں نظر ہے
اسلئے کہ نہیں ہے وجہ تخصیص فضیلت انکے کی ان لوگوں پر کہ جوان مرے بلکہ یہ افضل ہیں بہت سے ان لوگوں سے کہ بڈھے مرے پس اولی یہ ہے کہ جو بعضوں
نے کہا کہ مراد یہ ہے کہ یہ سردار اہل جنت کے ہیں اسلئے کہ اہل جنت سب جوان ہونگے لیکن انبیا اور خلفا راشدین بہشتی ہیں یعنی انسے افضل نہیں اور کہا ہے بعضوں
نے کہ ہو سکتا ہے کہ شباب بمعنی فتوت اور جوانمردی اور کرم کے ہے یعنی سردار جوانمردوں کے ہیں سوا انبیا اور خلفا راشدین کے یا مراد رکھا شباب بسبب مہربانی اور
محبت کے ہے جیسے کہ باپ بیٹے کو جوان اور غلام اور صغیر اور صبی اور ولید کہتا ہے اگرچہ مسن اور بڈھا ہو وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ اِنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ هُمَا رَيْحَانَايَ مِنَ الدُّنْيَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَدْ سَبَقَ فِي الْفَصْلِ الْاَوَّلِ اور روایت ہے
ابن عمرؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق حسنؓ اور حسینؓ وہ دونوں پھول ہیں میرے دنیا سے نقل کی یہ ترمذی نے اور تحقیق گذری یہ حدیث پہلی
فصل میں ف ح کہا شیخ جمال الدین نے کہ اس میں اشارہ ہے طرف اعتراض کے صاحب مصابیح پر کہتا ہوں میں کہ تعجب ہے شیخ پر اعتراض اس طرح کہ اول روایت بخاری
کی ہے کہ واقع ہوئی ہے پہلی فصل میں اور یہ روایت ترمذی کی ہے کہ لائی ہے جگہ اپنی پس نہیں ہے تکرار باوجود اسکے کہ لفظ دونوں کے متغائر ہیں الیہ وَعَنْ اُسَامَةَ
بْنِ زَيْدٍ قَالَ طَرَقْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِيْ بَعْضِ الْحَاجَةِ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُشْتَمِلٌ عَلٰى
شَيْءٍ لَا اَدْرِيْ مَا هُوَ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْ حَاجَتِيْ قُلْتُ مَا هٰذَا الَّذِيْ اَنْتَ مُشْتَمِلٌ عَلَيْهِ فَكَشَفَهُ فَاِذَا
الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عَلٰى وَرِكَيْهِ فَقَالَ هٰذَانِ ابْنَايَ وَابْنَا ابْنَتِيْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُحِبُّهُمَا فَاَحِبَّهُمَا وَاَحِبَّ
مَنْ يُّحِبُّهُمَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت کی اسامہ بن زید سے کہ رات کو آیا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک رات بسبب
عرض کرنے بعض حاجت کے کہ رکھتا تھا میں پس نکلے آنحضرت یعنی اپنے گھر سے اس حال میں کہ وہ لپٹے ہوئے تھے ایک چیز پر کہ نہیں جانتا تھا میں کہ کیا ہے وہ چیز
پس جب فارغ ہوا میں اپنی حاجت سے کہا میں نے کیا ہے یہ چیز کہ تم لپٹنے والے ہو اسپر پس کھولا آنحضرت نے اسکو پس ناگہاں حسنؓ اور حسینؓ تھے دونوں کولہوں
انکے کے یعنی دونوں صاحبزادوں کو دونوں طرف کولہوں کے لے کر چادر سے لپیٹ لیا تھا جیسے کہ چیز نفیس کو ہر کوئی لپیٹ کر چھپاتے ہیں پس فرمایا یہ دونوں بیٹے میرے ہیں یعنی
حکماً اور بیٹے بیٹی میری کے یعنی حقیقۃً ف ح اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بیٹی کا بیٹا بیٹا ہے یعنی حکماً جیسے کہ بیٹے کا بیٹا اسمیں ثابت ہوتا شرف نسب کا ہے ان کی طرف
بھی ترجمہ خداوندا تحقیق میں دوست رکھتا ہوں ان دونوں کو پس دوست رکھ تو ان دونوں کو اور دوست رکھ اس شخص کو کہ جو دوست رکھے ان دونوں کو نقل کی یہ

ترمذی نے ف ع شاید کہ مقصود اس دعا سے رغبت دلانی ہے اسامہ وغیرہ کو اوپر زیادتی محبت حسنین کے وَعَنْ سَلْمٰى قَالَتْ دَخَلْتُ عَلٰى اُمِّ سَلَمَةَ وَهِيَ
تَبْكِيْ فَقُلْتُ مَا يُبْكِيْكِ قَالَتْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِيْ فِي الْمَنَامِ وَعَلٰى رَاْسِهٖ وَلِحْيَتِهِ التُّرَابُ فَقُلْتُ مَا لَكَ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ شَهِدْتُ قَتْلَ الْحُسَيْنِ اٰنِفًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے سلمیٰ زوجہ ابو رافع کی سے کہ کہا داخل ہوئی
میں اوپر ام سلمہ کے بیوی تھیں آنحضرت کی اس حال میں کہ وہ رو رہی تھیں پس کہا میں نے کس چیز نے رولایا تم کو کہا دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو مراد رکھتی
تھیں ام سلمہ دیکھنے سے دیکھنا خواب میں یعنی آنحضرت کو خواب میں دیکھا میں نے اس حال میں کہ انکے سر اور ڈاڑھی مبارک پر خاک تھی پس کہا میں نے
کیا ہوا ہے تم کو یا رسول اللہ کہ خاک آلودہ ہو فرمایا آنحضرت نے کہ حاضر ہوا تھا میں حسین کے قتل میں نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ حدیث غریب ہے ف
ح اب پوشیدہ نہ رہے کہ موت ام سلمہ کی سنہ انسٹھ میں ہے اور بعضوں نے کہا سنہ باسٹھ میں اور قول اول صحیح ہے اور شہادت حضرت امام حسینؓ کی سنہ اکسٹھ میں ہے اگر
قول دوسرا صحیح ہے تو کچھ اشکال نہیں اور بموجب قول اول کے بھی کچھ اشکال نہیں اسلیئے کہ ہو سکتا ہے کہ پہلے وقوع اس واقعہ کی انکے خواب میں یہ معاملہ دکھایا ہو
اور آنفا یعنی اب کہنا باعتبار تحقق اسکے کے ہو اس وقت میں وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ اَهْلِ بَيْتِكَ اَحَبُّ
اِلَيْكَ قَالَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَكَانَ يَقُوْلُ لِفَاطِمَةَ اُدْعِيْ لِيَ ابْنَيَّ فَيَشُمُّهُمَا وَيَضُمُّهُمَا اِلَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا
حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے انس سے پوچھے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ کون سا شخص تمہارے اہل بیت میں سے محبوب تر ہے طرف تمہارے
فرمایا حسنؓ اور حسینؓ اور تھے آنحضرت کہ فرماتے فاطمہ کو بلا میرے لئے دونوں میرے بیٹوں کو پس سونگھتے آنحضرت حسنؓ اور حسینؓ کو یعنی اسلیئے کہ وہ پھول تھے انکے
اور گلے سے لگاتے انکو طرف اپنے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَخْطُبُنَا اِذْ جَاءَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عَلَيْهِمَا قَمِيْصَانِ اَحْمَرَانِ يَمْشِيَانِ وَيَعْثُرَانِ فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مِنَ الْمِنْبَرِ فَحَمَلَهُمَا وَوَضَعَهُمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ صَدَقَ اللّٰهُ اِنَّمَا اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ نَظَرْتُ
اِلٰى هٰذَيْنِ الصَّبِيَّيْنِ يَمْشِيَانِ وَيَعْثُرَانِ فَلَمْ اَصْبِرْ حَتّٰى قَطَعْتُ حَدِيْثِيْ وَرَفَعْتُهُمَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ
اور روایت ہے بریدہ سے کہا کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ خطبہ پڑھتے تھے ہمارے آگے ناگہاں آئے حسنؓ اور حسینؓ پہنے ان دونوں پر کرتے سرخ چلتے تھے
دونوں اور گر گر پڑتے تھے زمین پر یعنی بسبب صغر سن اور کم زوری کے پس اترے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے پس اٹھا لیا انکو اور رکھا ان دونوں
کو آگے اپنے پھر کہا سچ فرمایا اللہ نے سوا اسکے نہیں کہ مال تمہارے اور اولاد تمہاری فتنہ ہیں یعنی محل آزمائش و امتحان تمہارے کے ہیں دیکھا میں نے طرف
ان دونوں لڑکوں کی کہ چلتے تھے اور گر گر پڑتے تھے پس نہ صبر کر سکا میں یعنی بسبب محبت انکی کے یہاں تک کہ موقوف کی میں نے بات اپنی کہ نصیحت امت کو
اور بیان احکام و اوامر و نواہی کا کرتا تھا اور اٹھایا میں نے ان دونوں کو نقل کی یہ ترمذی نے اور ابو داود اور نسائی نے ف ع اور یہ امر بسبب تاثیر رقت اور رحمت اور
شفقت کے تھا بیچ قلب مبارک آنحضرت کے تھا اور شفقت اور رحمت اولاد و اطفال پر مستحسن اور مستحب اور پسندیدہ حق کی ہے اور عمل خطبہ میں جائز ہے پس یہ قسم
مداخل سے عبادات میں ہوا اور عذر کرنا آنحضرت کا تواضع تھا اور تنبیہ کرنی اصحاب کو تو اوپر ارتکاب ایسے عمل کے عادت نہ پکڑیں وہ ہنس جائیں اور بہانہ نہ پکڑیں
مقام عالی سے اترنے میں اور مقصود اصلی ثابت کرنا فرزندی اور ظاہر کرنا محبت کا ہے یا یہ کہ علو مقام قرب سے اور خلوت حقیقی سے کچھ تنزل واقع ہوا ہو اور ہم کو
مجال کلام کرنے کا احوال شریف میں نہیں ہے واللہ اعلم بحقیقۃ حال حبیبہ صلی اللہ علیہ وسلم وَعَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُسَيْنٌ
مِنِّيْ وَاَنَا مِنْ حُسَيْنٍ اَحَبَّ اللّٰهُ مَنْ اَحَبَّ حُسَيْنًا حُسَيْنٌ سِبْطٌ مِنَ الْاَسْبَاطِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت
ہے یعلی بن مرہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے ہوں ف ع کہا قاضی نے گویا آنحضرت نے معلوم کیا نور نبوت سے اس خبر کو

کر ہو گئی تھی آزاد آنحضرت کی تھیں نکاح کر دیا اور اُس سے اسامہ پیدا ہوئے بعد ازاں زینب بنت جحش سے کہ آنحضرت کی پھوپھی کی بیٹی تھیں نکاح کر دیا تھا اسلام بعضوں کے نزدیک اول اسلام یہی لائی ہیں اور آنحضرت سے دس برس چھوٹی تھی اور بعضے کہتے ہیں بیس برس حاضر ہوئے بدر میں اور اور غزووں میں اور نام کسی صحابی کا قرآن میں مذکور نہیں ہوا ہے سوا انکے نام کے آیہ میں فلما قضی زید منها وطرا اور آنحضرت نے جعفر بن ابی طالب کے ساتھ بھائی چارہ انکا کر دیا تھا اور غزوہ موتہ میں شہید ہوئے پچپن برس کی عمر میں قصہ مختصر ان ایام میں کہ آنحضرت نے زید کو آزاد کر دیا تھا انکے بھائی جبلہ انکو لینے کو آئے اور کلام مذکور درمیان میں آیا انکو لذت خدمت بابرکت کی کہاں جانے دیتی تھی **وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ لَمَّا ثَقُلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَبَطْتُ وَهَبَطَ النَّاسُ الْمَدِيْنَةَ فَدَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اُصْمِتَ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ يَدَيْهِ عَلَيَّ وَيَرْفَعُهُمَا فَاَعْرِفُ اَنَّهٗ يَدْعُوْ لِيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ** اور روایت ہے اسامہ بن زید سے کہا اسامہ نے جبکہ ضعیف ہوئے آنحضرت اس بیماری سے کہ وفات پائی اُس سے اترا میں اور اُترے لوگ مدینہ میں فسح یعنی اُس لشکر سے کہ آنحضرت نے مجکو ساتھ مہاجرین اور انصار کے روانہ کیا تھا اور باہر پڑا تھا میں بعد چند روز کے بسبب سُننے خبر بیماری آنحضرت کی کے مدینہ میں پھر آئے ہم اور ذکر ہبوط کا کہ معنی اوپر سے نیچے کے آنے کے ہیں اس سبب سے ہے کہ وہ موضع کہ جہاں لشکر پڑا تھا جانب علو یعنی بلندی مدینہ کے ہے کہ انکو جرف کہتے ہیں جیسے کہ عرفات مکہ میں جانب بلندی کے ہے اور عرب کلام کرنے میں رعایت علو اور سفل یعنی اونچے اور نیچے کی کرتے ہیں جیسے کہ اگر مکہ سے عرفات کو جاویں تو کہیں گے صعدنا الی عرفات یعنی چڑھے ہم طرف عرفات کے اور اگر عرفات سے مکہ کو آویں تو کہیں گے ہبطنا الی مکة یعنی اترے ہم طرف مکے کے اسیطرح مدینہ سے جرف کو جانا صعود ہے اور وہاں سے مدینہ کو آنا ہبوط حتی کہ مسجد الحرام میں اگر جانب باب السلام کے جاویں کہ طرف عرفات کے ہے صعدنا الی باب السلام کہتے ہیں انتہے اور ملا علی نے یوں لکھا ہے ہبطت یعنی اترا میں اپنے مکان سے کہ تھا عوالی مدینہ میں وہبط الناس یعنی اور اترے صحابہ اپنے مکانوں سے طرف مدینہ کے ترجمہ پس داخل ہوا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس حال کہ تحقیق چپ کئے گئے تھے وہ اور طاقت کرنے کی نہیں رکھتے تھے پس نہ بولے آنحضرت پھر شروع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ رکھتے تھے دونوں ہاتھ اپنے مجھ پر اور اٹھاتے تھے انکو یعنی مجھ سے پس پہچانا میں نے یعنی ساتھ نور ولایت اور طور فراست کے یہ کہ وہ دعا کرتے ہیں میرے لیے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ف ع ح یعنی بسبب محبت اور رعایت خدمت کے اور یہ نہایت کرم و شفقت تھی آنحضرت کی اسامہ کے حق میں کہ ایسے وقت میں بھی مہربانی کی انپر اور دعا کی انکے لیے **وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّنَحِّيَ مُخَاطَ اُسَامَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ دَعْنِيْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَنَا الَّذِيْ اَفْعَلُ قَالَ يَا عَائِشَةُ اَحِبِّيْهِ فَاِنِّيْ اُحِبُّهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ** اور روایت ہے عائشہ رضی سے کہا ارادہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ دور کریں اسامہ کا آب بینی یعنی ناک انکی پاک کریں جیسے کہ لڑکوں کی ناک پاک کرتے ہیں اور وہ اُسوقت میں چھوٹے تھے کہا عائشہ رض نے چھوڑو مجکو تو کر میں کروں یہ کام یعنی میں ناک پونچھوں اُنکی کو یا حضرت عائشہ رض نے بدرعایت ادب کے ناک پوچھنا آنحضرت کا مناسب نجانا فرمایا آنحضرت نے اے عائشہ دوست رکھو تو اسامہ کو اسلیے کہ میں دوست رکھتا ہوں اُسکو نقل کی یہ ترمذی نے ف ح یعنی تہ اگر بالطبع اُسکو نہیں دوست رکھتی ہے تو اس سبب سے دوست رکھو کہ میں اُسکو دوست رکھتا ہوں کہ محبوب کا محبوب بھی محبوب ہوتا ہے اور یہ حقیقت ہے کمال محبت یہ ہے کہ محبوب سے گذر کر اُسکے متعلقوں تک پہونچے اور سرایت کرے خواہ آدمی ہوں یا کوئی چیز کہ اُسکی ہو قسم دیار و زیارت **وَعَنْ اُسَامَةَ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا اِذْ جَاءَ عَلِيٌّ وَالْعَبَّاسُ يَسْتَاْذِنَانِ فَقَالَا يَا اُسَامَةُ اسْتَاْذِنْ لَنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِيٌّ وَالْعَبَّاسُ يَسْتَاْذِنَانِ فَقَالَ اَتَدْرِيْ مَا جَاءَ بِهِمَا قُلْتُ لَا قَالَ لٰكِنِّيْ اَدْرِيْ اِئْذَنْ لَهُمَا فَدَخَلَا فَقَالَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ جِئْنَاكَ نَسْاَلُكَ اَيُّ اَهْلِكَ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ**

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَا مَا جِئْنَاكَ نَسْأَلُكَ عَنْ أَهْلِكَ قَالَ أَحَبُّ أَهْلِيْ إِلَيَّ مَنْ قَدْ أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَأَنْعَمْتُ عَلَيْهِ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَا ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ جَعَلْتَ عَمَّكَ آخِرَهُمْ قَالَ إِنَّ عَلِيًّا قَدْ سَبَقَكَ بِالْهِجْرَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے اسامہ سے کہ کہا تھا میں بیٹھا ہوا یعنی آنحضرتؐ کے دروازے پر ناگہاں آئے علیؓ اور عباس رضی اللہ عنہما اس حال میں کہ چاہتے تھے طلب کرنا اذن کا اندر جانے کے لیے پس کہا دونوں نے واسطے اسامہ کے اذن طلب کر ہمارے لیے آنحضرتؐ سے فرع اور شاید کہ اسامہ ان دونوں میں چھوٹے ہوں گے ترجمہ پس کہا میں نے یا رسول اللہ علیؓ اور عباسؓ پروانگی مانگتے ہیں آنے کے لیے پس فرمایا آنحضرتؐ نے کیا جانتا ہے تو کہ کیا چیز لائی یہاں دونوں کو یعنی کیوں آئے ہیں کہا میں نے نہیں جانتا میں فرمایا آنحضرتؐ نے لیکن میں جانتا ہوں کہ کس غرض سے آئے ہیں پروانگی دی ان دونوں کو کہ آویں پس داخل ہوئے دونوں اور عرض کیا یا رسول اللہ آئے ہیں ہم آپ کے پاس کہ پوچھیں ہم آپ سے کون شخص آپ کے اہل بیت میں سے محبوب تر ہے نزدیک آپ کے فرمایا آنحضرتؐ نے کہ محبوب تر میرے اہل بیت میرے کے نزدیک میرے فاطمہ بیٹی محمد کی ہے کہا علیؓ اور عباسؓ نے کہ نہیں آئے ہیں ہم تمہارے پاس کہ پوچھیں ہم حال اہل بیت تمہارے کے یعنی اولاد و ازواج تمہاری کا سے بلکہ پوچھیں ہم حال تابع متعلقین آپ کے سے فرمایا محبوب تر اہل میرے کا نزدیک میرے یعنی مردوں میں سے وہ شخص ہے کہ تحقیق انعام و احسان کیا اللہ تعالیٰ نے اسپر یعنی ساتھ اسلام اور ہدایت اور اکرام کے اور انعام و احسان کیا میں نے اسپر یعنی ساتھ آزاد کرنے اور متبنیٰ کرنے اور تربیت کرنے کے وہ شخص اسامہ بن زید ہے فرع شیخ جانا چاہیے کہ انعام حق جل و علا کا اور انعام آنحضرتؐ کا قرآن میں بہ نسبت زید کے کہ باپ اسامہ کا ہے مذکور ہے لیکن انعام باپ پر مستلزم انعام کا بیٹے پر ہے اس اعتبار سے آنحضرتؐ نے مصداق آیۂ کریمہ کا اسامہ پر گویا کہ فرمایا زید یا وزانکے بیٹے اسامہ حاصل یہ کہ اگرچہ ورود آیۂ کریمہ حق زید کے ہے ولیکن بیٹا اسکا تابع اسکا ہے پس حاصل ہے دونوں انعاموں کی ترجمہ کہا علیؓ و عباسؓ نے بعد انکے کون ہے فرمایا آنحضرتؐ نے علی بن ابی طالب ہے فرع پس یہ فضل جلی ہے اسپر کہ نہیں لازم آتی احبیت سے افضلیت اسلیے کہ علیؓ افضل ہیں اسامہ و زید سے بالاجماع ترجمہ پس کہا عباسؓ نے یا رسول اللہ کیا آپ نے اپنے چچا کو آخر اہل بیت اپنے کا یعنی اگر بعد اسکے پوچھوں تو آپ مجھکو فرماویں گے فرمایا آنحضرتؐ نے کہ بلا شبہ علیؓ نے سبقت کی ہے تم پر ساتھ ہجرت کرنے کے نقل کی یہ ترمذی نے فرع اور ایسے ہی ساتھ اسلام کے پس یہ واجب کرتا ہے تقدیم اصلیہ کو کہ مترتب ہے اوپر فضیلت کے اور نظیر اسکی یہ ہے کہ آئے عباسؓ اور ابوسفیان اور بلالؓ اور سلمانؓ طرف دروازہ عمرؓ کے اس حال میں کہ اذن چاہتے تھے انسے اندر آنیکا پس کہا عمرؓ کے خادم نے بعد آگاہ کرنے انکے کے ساتھ آنے جماعت کے کہ داخل ہوں بلالؓ پس کہا ابوسفیان نے عباسؓ سے کیا نہیں دیکھتا ہے تو یہ کہ مقدم کرتا ہے ہم پر ہمارے موالی یعنی غلاموں آزاد کو پس کہا عباسؓ نے کہ ہم نے تاخیر کی یعنی اسلام و ہجرت میں پس یہ جزا ہماری ہے فرع اسلام عباسؓ کا بعد واقعہ بدر کے ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ عباسؓ پہلے سے مسلمان تھے ولیکن مشرکوں سے اسلام چھپاتے تھے اور باوجود اسکے ہجرت بعد اسکے کی پوشیدہ نہ رہے کہ اگر تعدد وجوہ مذکورہ کا ملحوظ نہ ہو تو تقدیم اسامہ کا علیؓ پر بیچ احبیت کی کے مشکل ہوتا ہے فافہم وباللہ التوفیق پس البتہ اس مقام میں تعدد اور اعتبار وجوہ و حیثیات کا معتبر ہے یعنی اسامہ بسبب خدمت گذاری وغیرہ کے احب تھے اور حضرت علیؓ باعتبار قرابت و علم و فضل وغیرہ کے پس اسامہ وجہ سے احب تھے اور حضرت علیؓ اور وجہ سے وَذُكِرَ أَنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ أَبِيْهِ فِيْ كِتَابِ الزَّكٰوةِ اور ذکر کی گئی حدیث ان عم الرجل صنو ابیہ بیچ منقبت عباسؓ کے واقع ہے بیچ کتاب الزکوۃ کے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ صَلَّى أَبُوْ بَكْرِنِ الْعَصْرَ ثُمَّ خَرَجَ يَمْشِيْ وَمَعَهُ عَلِيٌّ فَرَأَى الْحَسَنَ يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ فَحَمَلَهُ عَلٰى عَاتِقِهِ وَقَالَ بِأَبِيْ شَبِيْهٌ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ شَبِيْهًا بِعَلِيٍّ وَعَلِيٌّ يَضْحَكُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے عقبہ بن الحارثؓ سے کہا انہوں نے کہ نماز پڑھی ابوبکرؓ نے عصر کی یعنی ایام خلافت اپنے میں پھر نکلے چلتے ہوئے اس حال میں کہ چلتے تھے اور انکے ساتھ علیؓ تھے پس دیکھا ابوبکرؓ نے حسنؓ کو کھیل رہے ہیں ساتھ لڑکوں کے پس اٹھا لیا ابوبکرؓ نے حسنؓ کو اپنے کندھے پر اور کہا ابوبکرؓ نے یعنی از راہ خوش طبعی کے کہ فدا ہو باپ میرا یہ مشابہ ہے پیغمبرؐ کے نہیں مشابہ ہے ساتھ علیؓ کے اور علیؓ ہنستے تھے یعنی از راہ

خوشی کے نقل کی یہ بخاری نے وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ اُتِیَ عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ زِیَادٍ بِرَاْسِ الْحُسَیْنِ فَجُعِلَ فِیْ طَسْتٍ فَجَعَلَ یَنْکُتُ وَقَالَ
فِیْ حُسْنِہٖ شَیْئًا قَالَ اَنَسٌ فَقُلْتُ وَاللّٰہِ اِنَّہٗ کَانَ اَشْبَہَہُمْ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَکَانَ مَخْضُوْبًا بِالْوَسْمَۃِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ
وَفِیْ رِوَایَۃِ التِّرْمِذِیِّ قَالَ کُنْتُ عِنْدَ ابْنِ زِیَادٍ فَجِیْءَ بِرَاْسِ الْحُسَیْنِ فَجَعَلَ یَضْرِبُ بِقَضِیْبٍ فِیْ اَنْفِہٖ وَیَقُوْلُ
مَا رَاَیْتُ مِثْلَ ہٰذَا حُسْنًا فَقُلْتُ اَمَا اِنَّہٗ کَانَ مِنْ اَشْبَہِہِمْ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ وَقَالَ ہٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی انس رضی سے کہ لایا گیا نزدیک عبید اللہ بن زیاد کے سر مبارک حضرت حسین رض کا ف
ع کہا مولف نے کہ عبید اللہ بیٹا عبد اللہ بن زیاد کا ہی اور وہ امیر تھا اس لشکر کا کہ تعین ہوا تھا واسطے قتل کرنے حسین رض کے اور وہ ان ایام میں کا امیر تھا
کوفہ کا یزید بن معاویہ کی طرف سے پھر قتل کیا گیا زمین موصل میں ابراہیم بن مالک بن الاشتر النخعی کے ہاتھ سے بیچ زمانہ مختار بن ابی عبیدہ کے سن چھیاسٹھ
میں ترجمہ پس رکھا گیا سر حسین رض کا بیچ طشت کے پس ہوا وہ شقی کہ چھیڑتا تھا انکے سر مبارک کو لکڑی سے کہ اسکے ہاتھ میں تھی یعنی سر اچھڑی کا انکی بینی مبارک پر
مارتا تھا اور کہا بیچ حسن امام حسین رض کے کچھ وضع یعنی عیب کیا انکے حسن میں اور ترمذی کی روایت سے ظاہر ہوتا ہی کہ تعریف کی اور مبالغہ کیا انکے
حسن جمال میں لیکن بطریق استہزا اور تمسخر اور اظہار خوشی کے حال ہوئی اس بدبخت کو بسبب قتل انکے کے ترجمہ کہا انس نے پس کہا میں نے
قسم خدا کی تحقیق یہ تھے بہت مشابہ اہل بیت میں ساتھ پیغمبر خدا صلعم کے اور تھا سر مبارک انکا رنگا ہوا ساتھ وسمہ کے نقل کی یہ بخاری نے اور ترمذی
کی روایت میں یون آیا ہی کہ کہا انس نے تھا میں نزدیک ابن زیاد کے پس لایا گیا سر حضرت حسین رض کا اسکے پاس پس شروع کیا مارنا ساتھ چھڑی کے امام حسین کی
ناک میں اور کہتا تھا نہیں دیکھا میں نے مانند اسکے حسن میں پس کہا میں نے خبردار ہو تحقیق یہ تھا مشابہ تر لوگوں کے ساتھ رسول خدا صلعم کے اور کہا ترمذی نے
یہ حدیث صحیح حسن غریب ہی ف ع اور طبرانی نے یون روایت کی ہی کہ پس شروع کیا عبید اللہ نے کہ رکھتا تھا چھڑی کہ اسکے ہاتھ میں تھی بیچ آنکھ انکی کے اور ناک انکی کے
پس کہا میں نے یعنی انس نے اٹھا چھڑی اپنی اسلئے کہ تحقیق دیکھا ہی میں نے منہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا جگہ اسکی اور بزار کی روایت میں یون ہی کہ کہا انس نے
پس کہا میں نے عبید اللہ کو کہ بلا شبہہ میں نے دیکھا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ سونگھتے تھے جہان کہ لگتی ہی چھڑی تیری کہا انس نے پس ہٹا لی اسنے
چھڑی اور ذخایر میں ہی عمارہ بن عمیر سے کہ کہا جبکہ لایا گیا سر ابن زیاد کا اور اسکے یاروں کا یعنی بعد مارے جانے کے پس رکھا میں مسجد میں چبوترہ پر پس پہنچا
میں طرف لوگوں کے اس حال میں کہ وہ کہ رہے تھے وہ آیا پس ناگہان ایک سانپ آیا گھستا تھا سروں میں یہاں تک داخل ہوا عبید اللہ بن زیاد کے نتھنے میں اور
ٹھہرا تھوڑی سی دیر پھر نکلا اور چلا گیا یہاں تک کہ غائب ہو گیا پھر کہا لوگوں نے کہ وہ آیا پس کیا یہ دو بار یا تین بار روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن
صحیح ہی وَعَنْ اُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ اَنَّہَا دَخَلَتْ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ رَاَیْتُ حُلْمًا
مُنْکَرًا اللَّیْلَۃَ قَالَ وَمَا ہُوَ قَالَتْ اِنَّہٗ شَدِیْدٌ قَالَ وَمَا ہُوَ قَالَتْ رَاَیْتُ کَاَنَّ قِطْعَۃً مِّنْ جَسَدِکَ قُطِعَتْ وَوُضِعَتْ
فِیْ حِجْرِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاَیْتِ خَیْرًا تَلِدُ فَاطِمَۃُ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ غُلَامًا یَکُوْنُ فِیْ حِجْرِکِ
فَوَلَدَتْ فَاطِمَۃُ الْحُسَیْنَ فَکَانَ فِیْ حِجْرِیْ کَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَدَخَلْتُ یَوْمًا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَوَضَعْتُہٗ فِیْ حِجْرِہٖ ثُمَّ کَانَتْ مِنِّی الْتِفَاتَۃٌ فَاِذَا عَیْنَا رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تُہَرِیْقَانِ
الدُّمُوْعَ قَالَتْ فَقُلْتُ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ مَا لَکَ قَالَ اَتَانِیْ جِبْرِیْلُ فَاَخْبَرَنِیْ اَنَّ اُمَّتِیْ سَتَقْتُلُ ابْنِیْ ہٰذَا
فَقُلْتُ ہٰذَا فَقَالَ نَعَمْ وَاَتَانِیْ بِتُرْبَۃٍ مِّنْ تُرْبَتِہٖ حَمْرَاءَ اور روایت ہی ام الفضل بیٹی حارث کی سے کہ وہ آئیں پیغمبر خدا صلعم کے پاس پس کہا یا رسول اللہ
تحقیق میں نے دیکھا ہی ایک خواب آج کی رات فرمایا آنحضرت نے اور کیا ہو وہ خواب کہا ام فضل نے تحقیق وہ خواب سخت ہی یعنی سننا اسکا ناگوار ہو نہیں کہہ سکتی میں

پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے وہ کہا ام الفضل نے دیکھا میں نے گویا ایک ٹکڑا آپکے بدن مبارک سے کاٹا گیا ہے اور رکھا گیا ہے میری گود میں پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا تو نے خواب اچھا جنے گی فاطمہ بیٹا اگر چاہا ہے خدا نے ہوگا وہ تیری گود میں یعنی رکھیں گے اسکو تیری گود میں بسبب تربیت کے تو اسکو تربیت کرے تو پس جنی فاطمہ حسین کو پس تھا وہ میری گود میں جیسے کہ فرمایا تھا حضرت نے پس آئی میں ایک روز آنحضرت کے پاس پس رکھدیا میں نے حسین کو آنحضرت کی گود میں پھر ہوا مجھ سے دیکھنا اور طرف یعنی میں دیکھنے لگے اور طرف پھر دیکھا میں نے انکی طرف پس ناگہاں آنکھیں آنحضرت کی ڈالتی تھیں آنسو کہا ام الفضل نے پس کہا میں نے اے پیغمبر خدا قربان ہوں باپ ماں میرے تم پر کیا ہوا آپکو کہ روتے ہو فرمایا آنحضرت نے آئے تھے میرے پاس جبرئیل اور خبر دی مجھکو کہ تحقیق امت میری یعنی بہت لوگ جاہ طلب کہ قتل کرے گی اس بیٹے میرے کو یعنی از راہ ظلم کے پس کہا میں نے یعنے بطریق تعجب و استبعاد کے کہ اس بیٹے کو کہا انہوں نے ہاں اور دی مجھکو جبرئیل نے مٹی اسکی مٹی سے سرخ فرمایا یعنی اس جگہ کی مٹی کہ جہاں قتل ہونگے اور ذخائر میں ہی سلمے سے کہ کہا آئی میں ام سلمہ کے پاس اس حال میں کہ وہ روتی تھیں پس کہا میں نے کس چیز نے رلایا تجھکو کہا ام سلمہ نے کہ دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنی خواب میں اس حال میں کہ انکے سر اور ڈاڑھی مبارک پر مٹی تھی پس کہا میں نے کیا ہوا آپکو یا رسول اللہ فرمایا حاضر ہوا تھا میں قتل حسین میں ابھی نقل کیا اسکو ترمذی نے اور کہا حدیث غریب ہے اور روایت کی بغوی نے حسان میں وعن ابن عباس انه قال رأيت النبي صلى الله عليه وسلم فيما يرى النائم ذات يوم بنصف النهار اشعث اغبر بيده قارورة فيها دم فقلت بأبي وأمي ما هذا قال هذا دم الحسين واصحابه لم ازل التقطه منذ اليوم فاحصي ذلك الوقت فاجد قتل ذلك الوقت رواهما البيهقي في دلائل النبوة واحمد الآخر اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا انہوں نے دیکھا میں نے آنحضرت کو بیچ اس حالت کے کہ دیکھتا ہے سونے والا ایک روز ایک وقت دوپہر کے پراگندہ بال گرد آلودہ آنحضرت کے ہاتھ میں ایک شیشہ ہے کہ اس میں خون ہے پس کہا میں نے باپ میرا اور ماں میری قربان ہوں تمہارے کیا حال ہے یہ اور کیسا ہے یہ شیشہ فرمایا آنحضرت نے یہ خون حسین کا اور اسکے یاروں کا ہے ہمیشہ رہا میں چنتا اسکو ابتدا آج کے روز سے یعنی صبح سے اب تک چنتا تھا میں خون حسین کا اور اسکے یاروں کا اور اس شیشہ میں جمع کیا ہے میں نے اسکو ابن عباس نے کہا پس یاد رکھا میں نے اس وقت کو پس پایا میں نے یعنی دریافت کیا کہ قتل کیے گئے حسین اسی وقت روایت کیں یہ دونوں حدیثیں بیہقی نے دلائل النبوۃ میں اور روایت کی احمد نے حدیث اخیر وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم احبوا الله لما يغذوكم من نعمه واحبوني بحب الله واحبوا اهل بيتي لحبي رواه الترمذي

اور یہ بھی ابن عباس سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دوست رکھو خدا کو بسبب اس چیز کے کہ غذا دیتا ہے اور پرورش کرتا ہے تمکو نعمت سے فرمایا یعنی طرح بطرح کی نعمتوں سے بموجب قول اللہ تعالی کے وما بکم من نعمة فمن الله یعنی جو کچھ تمکو ملتی ہے نعمت پس اللہ ہی کی طرف سے ہے اور معنی حدیث کے یہ ہیں کہ اگر نہیں دوست رکھتے ہو تم اللہ تعالی کو مگر اسلیے کہ دیتا ہے تم کو نعمت تو پس دوست رکھو اسکو والا اللہ سبحانہ محبوب بذاتہ وصفاتہ ہے نزدیک عارفین محبین کے برابر ہے کہ نعمت دے یا نہ دے پس بطور قول اللہ سبحانہ کے ہے فلیعبدوا رب هذا البيت الخ ترجمہ پس دوست رکھو مجھکو یعنی حبیب ثابت ہو سبب محبت خدا کا تو پس دوست رکھو مجھکو بسبب دوستی خدا کے فرمایا اسلیے کہ محبوب کا محبوب محبوب ہوتا ہے اور اسلیے کہ فرمایا ہے اللہ تعالی نے قل ان کنتم تحبون الله فاتبعوني يحببكم الله انتہی اور حضرت شیخ نور اللہ نے لحب اللہ کی شرح میں یہ لکھا ہے یعنی بسبب دوست رکھنے تمہارے کے خدا کو یا بسبب دوست رکھنے خدا کے مجھکو ترجمہ اور دوست رکھو میرے اہل بیت کو بسبب دوستی میری کے یعنی بسبب دوست رکھنے میرے کے انکو یا بسبب دوست رکھنے تمہارے کے مجھکو نقل کی یہ ترمذی نے وعن ابي ذر انه قال وهو آخذ بباب الكعبة سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول الا ان مثل اهل بيتي فيكم مثل سفينة نوح من ركبها نجا ومن تخلف عنها هلك رواه احمد اور روایت ہے ابی ذر غفاری سے یہ کہ انہوں نے

کہا اس حال میں کہ وہ پکڑنے والے تھے کعبہ کے دروازے کو کہ سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے آگاہ رہو حال و مثل اہل بیت میرے کے تم میں مثال کشتی نوح کے ہے جو کوئی سوار ہوا کشتی نوح میں نجات پائی اور جو کوئی کہ پیچھے رہا اور سوار نہ ہوا اسمیں ہلاک ہوا نقل کی یہ احمد نے فرق طیبی لیس اسی طرح جسنے لازم پکڑا محبت و متابعت انکی نجات پائی اُسنے دارین میں و الا ہلاک ہوا دونوں جہان میں اگر خرچ کرے مال و جاہ یا ایک ان دونوں میں سے مشابہت دی دنیا اور ہر چیز کو کہ دنیا میں ہے قسم قسم کی گمراہیوں اور بدعتوں اور جہالتوں اور اہوا زائدہ سے ساتھ دریا بے عمیق کے اسمیں موج پر موج ہے اور اوپر اسکے ابر کتنے طرح کی تاریکیاں اوپر تلے اور گھیر رکھا ہو اس دریا نے سارے ربع کو اور نہیں ہے اس سے خلاصی مگر بسبب اس کشتی کے کہ وہ رسول خدا صلعم کے اہل بیت کی محبت ہے اور کیا خوب لگایا ہے اسکو ساتھ اس قول آنحضرت کے کہ مثل اصحابی کمثل النجوم من اقتدی بشئی منھا اہتدی اور کیا خوب کہا امام فخر الدین رازی نے اپنی تفسیر میں کہ الحمد للہ ہم جماعت اہل سنت کے سوار ہوئے اہل بیت کی محبت کی کشتی میں اور راہ پائی ہم نے ساتھ ستارہ ہدایت اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کے پس امید رکھتے ہیں ہم نجات کی ہولان قیامت کے سے اور طبقات دوزخ کے سے اور امید رکھتے ہیں راہ پانے کی طرف پہونچنے درجات جنتوں کے اور نعیم مقیم کے اور توضیح اسکی یہ ہے کہ جو کوئی نہ داخل ہوا کشتی میں مانند خوارج کے ہلاک ہوا ساتھ ہالکین کے اول ہی میں اور جو کوئی داخل ہوا اسمیں اور نہ راہ دیکھی ساتھ ستاروں صحابہ کے مانند روافض کے وہ گمراہ ہوا اور پڑا تاریکیوں میں کہ نہیں نکل سکے گا اُنسے انتہی اور روایت ہی احمد کی اس سے بطریق مرفوع کے کہ مثل علما کے زمین میں مانند مثال ستاروں کے ہے آسمان میں کہ راہ دیکھتے ہیں ہر بحر کی تاریکیوں میں پس جب مٹ جاویں ستارے بھٹکتے پھرینگے راہ کے چلنے والے

بَابُ مَنَاقِبِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے بیچ بیان مناقب بیویوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کے فرق جاننا چاہیے کہ بیویاں آنحضرت صلعم کی ایک وقت میں نو تھیں اور ایک وقت میں گیارہ اور ناور ایک وقت میں زیادہ ہے اور ایک وقت میں کم اس سے جامع الاصول میں لکھا ہے کہ علما اختلاف رکھتے ہیں بیچ عدد بیویوں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کے اور بیچ ترتیب انکی کے اور بیچ عدد انکے مرنے میں بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور بیچ عدد انکے کہ دخل کیا ہے ساتھ انکے اور انکے کہ نہیں دخل کیا ہے ساتھ انکے اور ایک جماعت عورتوں میں سے ہیں کہ انسے پیغام نکاح کا کیا تھا آپ نے اور نکاح میں نہیں لائے انکو اور بعضی ایسی تھیں کہ عرض کیا اپنے تئیں آنحضرت پر یعنی درخواست نکاح کی کی آنحضرت سے اور کہا صاحب جامع الاصول نے کہ ہم ذکر کرتے ہیں جو کچھ کہ مشہور ہے اقوال علما میں سے بعد ازان ذکر کئے کئی نام انکے اور کاتب حروف نے بیچ شرح ہمارے کے تاریخ نکاح اور وفات انکے کی ذکر کی ہے اور تکملہ شرح کی میں احوال بھی انکا لکھا ہے اور یہاں اوپر ذکر کرنے ناموں اور تاریخ کے اقتصار کیا اول ازواج مطہرات میں سے ام المومنین خدیجہ بیٹی خویلد کی ہیں نکاح کیا اُنسے آنحضرت نے اس حال میں کہ خدیجہ چالیس برس کی تھیں اور آنحضرت پچیس برس کے وفات پائی انہوں نے تین برس پہلے ہجرت سے بموجب قول صحیح کے بعد انکے انتقال کے نکاح کیا سودہ بیٹی زمعہ کی سے مکہ میں اور مریں وہ سنہ چون میں پھر عائشہ صدیقہ ابوبکر کی بیٹی سے نکاح کیا مکہ میں اس حال میں کہ وہ چھ برس کی تھیں اور بنا یعنی صحبت وغیرہ کی ساتھ انکے نو برس کی عمر میں اور وفات پائی انہوں نے سنہ پچپن یا اٹھاون میں اور حفصہ عمر بن الخطاب کی بیٹی سے نکاح کیا دوسرے سال یا تیسرے سال ہجری میں اور مریں وہ سنہ پینتالیس یا اکتالیس میں اور زینب خزیمہ کی بیٹی سے نکاح کیا سنہ تین میں اور مریں وہ سنہ چار میں اور ام سلمہ بیٹی ابو امیہ مخزومی کی سے نکاح کیا سنہ چار یا تین میں اور مریں وہ سنہ انسٹھ میں اور بعضوں نے کہا سنہ باسٹھ میں اور اول صحیح تر ہے اور زینب جحش کی بیٹی سے نکاح کیا سن پانچ میں اور مریں وہ بیسویں یا اکیسویں سنہ میں اور بعد آنحضرت کے آپ کی بیویوں میں سے اول انہیں کی وفات ہوئی ہے اور ام حبیبہ ابو سفیان کی بیٹی اور رملہ بھی اسم کا حال یہ ہے کہ صحیح تر اور مشہور تر یہی ہے کہ نکاح کیا انکا نجاشی نے آنحضرت کے لیے ساتھ مہر چار ہزار درہم کے سنہ چھ میں بیچ حبشہ کے کہ اسوقت وہ ہمراہ خاوند اپنے عبد اللہ بن جحش کے گئی تھیں اور عبد اللہ نصرانی ہو کر مر گیا اور یہ اپنے دین پر قائم رہیں اور جویریہ بیٹی حارث کو بندی میں پکڑا آنحضرت نے غزوہ مریسیع میں کہ اسکو غزوہ بنی المصطلق بھی کہتے ہیں چھٹے سال میں پھر آزاد کیا اور نکاح کیا اُنسے اور مریں وہ سنہ چھپن میں اور میمونہ بیٹی حارث کی سے نکاح کیا

سن ثمان میں اور مریں وہ سنہ گیارہ میں یا کیاون میں اور وہ خالہ ابن عباس کی ہیں اور صفیہ بیٹی حیی بن اخطب سے نکاح کیا سنہ سات میں بیچ ہوئے خیبر کے انکو قیدی میں پکڑا اور آزاد کر کے نکاح کیا اور وہ فوت ہوئیں بیچ سنہ پچاس برس کی تھیں وفات پائی سن پچاس میں اور بعضوں نے کہا سنہ باون میں اور بعضوں نے اور اور کچھ کہا اور ریحانہ بیٹی زید کی یہودیہ قیدی میں آئیں اور آزاد کیا انکو آنحضرت نے اور نکاح کیا انسے بیچ چھٹے سن میں اور مریں وقت پھر نے کے حجۃ الوداع سے اور ان گیارہ عورتوں سے نکاح کیا اور دخول کیا اور ایک جماعت عورتوں میں سے متعدد ہیں یا زیادہ انسے بعضوں کو انسے نکاح کیا حضرت نے اور پہلے دخول سے مفارقت کی اور بعضوں سے پیغام نکاح کا کیا اور نکاح نہیں کیا اور بعضوں نے وقت اُترنے آیۃ کریمہ یا ایہا النبی قل لازواجک آخر آیۃ تک کے دنیا اختیار کی اور نکل گئیں حضرت کے پاس سے اور تفصیل انکی جامع الاصول میں مذکور ہے اور سیر میں بعضوں نے کہا ہے کہ وہ چار تھیں بہت مشہور انکی ماریہ قبطیہ ابراہیم بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ سنہ سولہ میں مریں اور ریحانہ بنت شمعون یا بنت زید کہ مذکور ہو میں بعضوں نے کہا کہ انکو آزاد نہیں کیا اور وطی بسبب ملک یمین کے کی اور ایک لونڈی تھی کہ زینب بنت جحش نے بخشی تھی اور روایت اور تھی کہ قیدی میں آئی تھی واللہ اعلم

الفصل الاول

فصل پہلی عن علی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول خیر نسائها مریم بنت عمران وخیر نسائها خدیجۃ بنت خویلد متفق علیہ وفی روایۃ قال ابو کریب واشار وکیع الی السماء والارض

اور روایت ہے امیر المومنین علی سے کہ کہا سنا میں نے آنحضرت کو فرماتے تھے بہترین عورتوں اُس امت کی سے کہ مریم تھیں مریم بیٹی عمران کی ہیں اور بہترین عورتوں اس امت کی سے خدیجہ بیٹی خویلد کی ہیں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ ایک روایت کے ہے کہا ابو کریب نے اور اشارہ کیا وکیع نے کہ ضمیر اوّل حدیث سے ہے اور بیچ مرتبہ الکنا اور قولن انکے کے ہے طرف آسمان و زمین کی بیچ واسطے بیان معنی دینا کے یعنی بہتر ہی انسے کہ آسمان و زمین کے نیچے ہیں اور اس حدیث سے ظاہر ہوا کہ مریم اور خدیجہ ہر ایک بہتر ہیں اپنی اپنی امتوں میں لیکن معلوم نہ ہوئی نسبت درمیان دونوں کے کہ کون سی افضل ہے اور نقل کیا گیا ہے تفسیر نسفی سے کہ خدیجہ اور عائشہ افضل ہیں مریم سے بموجب قول صحیح کے اسلیئے کہ مریم پیغمبر تو ہیں نہیں اور یہ بھی مقرر ہی کہ یہ امت مرحومہ بہتر ہے اور امتوں سے پھر عائشہ اور خدیجہ میں بھی اختلاف کیا ہے اور ایسے ہی ہے بیچ فضیلت فاطمہ کے عائشہ پر اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ فاطمہ جگر پارہ پیغمبر کی ہیں اور میں پیغمبر کے جگر پارہ پر کسی کو فضیلت نہیں دیتا ہوں اور باقی کلام باب مناقب اہل بیت کی پہلی فصل میں گذر چکا وعن ابی ہریرۃ قال اتی جبریل النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ھذہ خدیجۃ قد اتت معہا اناء فیہ ادام او طعام فاذا اتتک فاقرأ علیہا السلام من ربہا ومنی وبشرہا ببیت فی الجنۃ من قصب لا صخب فیہ ولا نصب متفق علیہ

اور روایت کی ابو ہریرہ نے کہ کہا آئے جبرئیل آنحضرت کے پاس پس کہا یا رسول اللہ یہ خدیجہ ہیں تحقیق آئیں یعنی متوجہ ہوئیں کہ سے ساتھ انکے ہے باسن کہ بیچ اسکے سالن ہے یعنی ساگ روٹی کے یا طعام ہے یعنی بہشتی سالن روٹی پر شک ہے راوی کا ہے اور آنا خدیجہ کا مکہ سے تھا غار حرا میں کہ آنحضرت وہاں مشغول عبادت میں تھے اور قوت چند روزہ اپنے ساتھ لیجاتے ایک روز خدیجہ آپ لے گئیں اور یہ بشارت پائی ایسا ہی کہا ہے بعضے شارحین نے پوشیدہ نرہے کہ مشہور یہ ہی کہ مشغول ہونا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پہلے اترنے جبرئیل کے سے تھا ظاہر العبادت نے جبرئیل کے بھی کچھ دنوں وہاں رہے ہوں اور خدیجہ اُن دنوں میں طعام آنحضرت کے لیئے لے گئیں یا یہ طعام لانا اور وقت میں ہو واللہ اعلم غرضکہ بہرصورت یہ خبر جبرئیل نے دی اور کہا ترجمہ پس جسوقت کہ آویں خدیجہ آپکے پاس پس کہو انپر سلام انکے پروردگار کی طرف سے اور میری طرف سے شیخ نے لکھا ہے کہ اس سے فضیلت معلوم ہوئی ہے خدیجہ کی عائشہ پر کہ عائشہ کی حدیث میں جبرئیل ہی کے سلام پر اکتفا کیا چنانچہ آئی ہے وہ حدیث اور یہاں اللہ تعالی کی طرف سے بھی سلام کیا ترجمہ اور خوشخبری دو انکو ساتھ ایک گھر کے بہشت میں کہ ہے کہ اندر سے خالی ہے موتی ایک محل کے فقیر اور بہشت میں کہ گنبد ہو نگے موتی کے اور سب جواہر سے وہ ہوتا ہے کہ درا اور اندر سے خالی ہے

اور اور حدیثوں میں جو سخب کا ذکر ہے معنی کا آیا ہے ترجمہ اور نہ شور و شغب ہوگا اس گھر میں اور نہ رنج و تعب نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے فسخ نفی ان دونوں چیزوں کی واسطے کہ دنیا کے گھر میں جو لوگ رہتے ہیں تو شور و شغب وہاں ہوتا ہے اور اسکے بنانے سنوارنے میں رنج و تعب ہوتا ہے پس خبر دی اللہ تعالیٰ نے کہ وہ محل جنت کے خالی ہونگے ان آفات سے اور کہا بعض علما نے کہ یہ جزا اسکی ہے کہ وہ رضی اللہ عنہا پہلے اسلام لائی تھیں بخوشی خاطر بغیر جلانے اور منازعت و تعب کے **وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا غِرْتُ عَلَىٰ أَحَدٍ مِنْ نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا غِرْتُ خَدِيجَةَ وَمَا رَأَيْتُهَا وَلٰكِنْ كَانَ يُكْثِرُ ذِكْرَهَا وَرُبَّمَا ذَبَحَ الشَّاةَ ثُمَّ يُقَطِّعُهَا أَعْضَاءً ثُمَّ يَبْعَثُهَا فِي صَدَائِقِ خَدِيجَةَ فَرُبَّمَا قُلْتُ لَهُ كَأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ فِي الدُّنْيَا امْرَأَةٌ إِلَّا خَدِيجَةُ فَيَقُولُ إِنَّهَا كَانَتْ وَكَانَتْ وَكَانَ لِي مِنْهَا وَلَدٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہے عائشہ رضی سے کہ کہا نہیں غیرت کی میں نے اور رشک نہیں کیا میں کسی پر آنحضرت کی بیویوں میں سے جس قدر کہ رشک کیا میں نے خدیجہ پر حالانکہ نہیں دیکھا تھا میں نے خدیجہ کو ولیکن تھے آنحضرت کہ بہت یاد کرتے خدیجہ کو اور اکثر ذبح کرتے بکری کو پھر بہت سے ٹکڑے کرتے اسکے کاٹتے ایک ایک عضو پھر بھیجتے آنحضرت اس بکری کو یا اسکے عضا کو اور بانٹتے اسکو بیچ ان عورتوں کے کہ دوست دار خدیجہ کی تھیں پس اکثر اوقات کہتی تھی میں آنحضرت کو گویا نہ تھی دنیا میں کوئی عورت موصوف ساتھ صفات حمیدہ کے مگر خدیجہ پس فرمایا آنحضرت نے یعنی بیچ تعریف و مدح خدیجہ کے کہ خدیجہ تھی ایسی اور ایسی اور ہو ایسی اور ایسی شرح میں ہے یعنی روزے رکھتی اور شب بیدار رہتی اور شفقت اور احسان کرنے والی تھی وغیر ذلک اور اسکو مبہم فرماتی واسطے مبالغہ اور اشارہ کرنے کے طرف اسکے کہ بیان اسکی صفتوں کا حد و انداز سے باہر تھا اور فرماتے تھے کہ ہوا اور تھی میرے لیے اس سے اولاد نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے فسخ ع تمام اولاد آنحضرت کی خدیجہ سے تھی رضی اللہ عنہن سوا ابراہیم کے کہ وہ ماریہ قبطیہ سے تھے اور فاطمہ رضی بھی انہیں سے تھیں گویا کہ یہ فضیلت حاصل تھی انکو اور اسمیں تعریض ہے عائشہ کو کہ انکے کوئی فرزند نہ ہوا اور اشارہ ہے اسکی طرف کہ خاص تر غرض عورتوں سے اور سب سے زیادہ فایدہ انکا ہونا اولاد کا ہے کہا مولف نے کہ خدیجہ بیٹی خویلد بیٹے اسد کے قریشیہ تھیں اول نکاح میں تھیں ابی ہالہ بن زرارہ کے پھر نکاح کیا انسے عتیق بن عائذ نے پھر نکاح کیا انسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور اس زمان میں انکی عمر تھی چالیس برس کی اور نہیں نکاح کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے انکے کسی عورت سے اور نہ نکاح کیا انپر کسی اور سے یہاں تک کہ مریں وہ اور خدیجہ سب مردوں اور عورتوں سے پہلے ایمان لائی ہیں اور مریں وہ مکہ میں پانچ برس پہلے ہجرت سے اور بعضوں نے کہا چار برس پہلے اور بعضوں نے کہا تین برس پہلے اور گذرے تھے نبوت کے دس برس اور عمر انکی تھی پینسٹھ برس کی **وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ هٰذَا جِبْرِيلُ يُقْرِئُكِ السَّلَامَ قَالَتْ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ قَالَتْ وَهُوَ يَرَىٰ مَا لَا أَرَىٰ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہے ابی سلمہ سے کہ تحقیق عائشہ رضی نے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے اے عائشہ یہ جبرئیل ہیں پہنچاتے ہیں تمکو سلام کہا عائشہ نے یعنی بیچ جواب سلام جبرئیل کے اور جبرئیل پر سلام اور رحمت خدا کی کہا عائشہ رضی نے اور آنحضرت دیکھتے تھے اس چیز کو کہ نہیں دیکھتی تھی میں اسکو وہ جبرئیل ہیں کہ آنحضرت دیکھتے تھے اور عائشہ نہیں دیکھتی تھیں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرِيتُكِ فِي الْمَنَامِ ثَلَاثَ لَيَالٍ يَجِيءُ بِكِ الْمَلَكُ فِي سَرَقَةٍ مِنْ حَرِيرٍ فَقَالَ لِي هٰذِهِ امْرَأَتُكَ فَكَشَفْتُ عَنْ وَجْهِكِ الثَّوْبَ فَإِذَا أَنْتِ هِيَ فَقُلْتُ إِنْ يَكُنْ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ يُمْضِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہے عائشہ رضی سے کہ کہا فرمایا مجھکو آنحضرت صلعم نے کہ دکھلائی گئی تو مجھکو خواب میں تین شب لاتا تھا تجھکو یعنی تیری صورت مثال کو فرشتہ بیچ ایک ٹکڑے کے بہت اچھے ریشمی کپڑے سے فتح اور راء کے اور قاف سے سفید آیا ہے کہا عائشہ نے کہ لائے جبرئیل صورت میری اپنی ہتھیلی میں جس وقت کہ حکم کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو میرے نکاح کرنے کا مجھسے اور وجہ تطبیق کی ان دونوں روایتوں میں یہ ہے کہ صورت حریر میں تھی اور حریر ہتھیلی میں اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ دو بار لائے

ہاں جبرئیل صورت اسکی ایک بار حریر میں اور ایکبار ہتھیلی میں یا یکہ جبرئیل ہتھیلی میں لیکے ہوں اور فرشتہ حریر میں ہاتھ میں کہا فرشتہ نے یہ صورت بیوی تیری ہے یعنی صورت اسکی ہے پس اٹھایا میں نے تیری صورت کے منہ سے کپڑا پس ناگہاں تو تب وہی صورت ہے کہ دیکھی تھی میں نے یا یہ معنی ہیں کہ کھولا میں نے کپڑا تیرے منہ سے وقت دیکھنے تیرے کے پس ناگہاں تو مثل اس صورت کے ہے کہ دیکھی تھی میں نے خواب میں پس کہا میں نے یعنی فرشتہ کے جواب میں اگر ہے یہ خواب دیکھنا نزدیک خدا کے سے جاری کریگا اسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے فائدہ یعنی اس حکم کو سرانجام کریگا اور پہونچادیگا اسکو نتیجہ تک اگر کہا جاوے کہ شک ہے بیچ ہونے اسکے کے خدا کی جانب سے کیا معنی رکھتا ہے اسلیے کہ انبیا کا خواب حق ہے خصوصا سید الانبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلیہم اجمعین کا تو جواب اسکا یہ کہا ہے سیوطی نے کہ اگر یہ واقعہ خواب کا پہلے نبوت کے ہوا تو کچھ اشکال ہی نہیں اور اگر بعد نبوت کے ہو تو مراد یہاں شک نہیں بلکہ اس طرح خوبانا واسطے تقریر وقوع اور تحقیق اسکے کے ہے اور یہ کلام کو وہ شخص کہتا ہے کہ جسکے نزدیک ایک بات ثابت ہوتی ہے جیسے کہ بادشاہ کہتا ہے کہ اگر میں بادشاہ ہوں تو دیکھیگا کہ کیا کرونگا تجھسے پس اگر کہیں کہ آنا فرشتہ کا منافی ہے ساتھ ہونے اسکے کے پہلے نبوت سے تو جواب اسکا یہ ہے کہ دیکھنا فرشتہ کا مخصوص نبی ہی کے ساتھ نہیں ہے خصوصا خواب میں مخصوص جو ہے تو لانا فرشتہ کا ہے وحی کو خدا کی طرف سے یعنی وحی پیغمبر کے پاس ہی فرشتہ لاتا ہے اور بعضوں نے کہا کہ اصل خواب کی حق ہے لیکن شک اسکی تعبیر میں ہے کہ مراد یہی ظاہر ہو یا کچھ اور یہ خلاف ظاہر کے یا مراد دیوی دنیا میں ہے یا آخرت میں کہا مولف نے کہ حضرت عائشہؓ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور نکاح کیا انسے مکہ میں شوال کے مہینے میں بیچ دسویں سال کے نبوت سے اور تین برس پہلے ہجرت کے اور بعضوں نے اور اور کچھ بھی کہا ہے اس باب میں اور عروسی کی گئے یعنی آپ کی خدمت میں وہ حاضر ہوئیں بیچ شوال سن دو ہجری کے سر اٹھارہ مہینے پر اور اس وقت ان عمر انکی نو برس کی تھی اور بعضوں نے کہا کہ نزول کیا حضرتؐ نے ساتھ انکے مدینہ میں بعد سات مہینے کے قبل آنے اپنے سے اور رہیں وہ ساتھ آنحضرت کے نو برس اور جب آنحضرتؐ کی وفات شریف ہوئی تو یہ اٹھارہ برس کی تھیں اور نہیں نکاح کیا آنحضرتؐ نے کسی باکرہ سے سوا انکے اور تھیں فقیہ عالمہ فصیحہ فاضلہ بہت سی حدیثیں یاد تھیں انکو آنحضرتؐ کی اور عارفہ تھیں ایام عرب کی اور روایت کیں حدیثیں انسے جماعت کثیر نے صحابہ و تابعین سے اور مریں وہ مدینہ میں سنہ اٹھاون میں اور بعضوں نے کہا ستاون میں منگل کی شب میں وقت گذرنے سترہ دن کے رمضان سے اور حکم کیا تھا انہوں نے اپنے دفن کرنے کا رات کو پس دفن کی گئیں بقیع میں اور نماز پڑھی انپر ابوہریرہؓ نے اور ان دنوں میں مروان خلیفہ تھے مدینہ پر معویہ کے زمانہ میں

وَعَنْهَا قَالَتْ إِنَّ النَّاسَ كَانُوا يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ يَبْتَغُونَ بِذَالِكَ مَرْضَاةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَتْ إِنَّ نِسَاءَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّ حِزْبَيْنِ فَحِزْبٌ فِيهِ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ وَصَفِيَّةُ وَسَوْدَةُ وَالْحِزْبُ الْآخَرُ أُمُّ سَلَمَةَ وَسَائِرُ نِسَاءِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَ حِزْبُ أُمِّ سَلَمَةَ فَقُلْنَ لَهَا كَلِّمِي رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَلِّمُ النَّاسَ فَيَقُولُ مَنْ أَرَادَ أَنْ يُهْدِيَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيُهْدِهِ إِلَيْهِ حَيْثُ كَانَ فَكَلَّمَتْهُ فَقَالَ لَهَا لَا تُؤْذِينِي فِي عَائِشَةَ فَإِنَّ الْوَحْيَ لَمْ يَأْتِنِي وَأَنَا فِي ثَوْبِ امْرَأَةٍ إِلَّا عَائِشَةَ قَالَتْ أَتُوبُ إِلَى اللّٰهِ مِنْ أَذَاكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ثُمَّ إِنَّهُنَّ دَعَوْنَ فَاطِمَةَ فَأَرْسَلْنَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَتْهُ فَقَالَ يَا بُنَيَّةُ أَلَا تُحِبِّينَ مَا أُحِبُّ قَالَتْ بَلَى قَالَ فَأَحِبِّي هٰذِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا لوگ قصد کرتے تھے یعنی طلب کرتے تھے زیادہ تر ساتھ تحفوں اپنے کے بیچ روز باری کے یعنی پیشکش جو حضرت کے لیے لاتے تھے تو بھیجتے دیتے اس روز کہ نوبت عائشہؓ کی ہو اور حضرتؐ انکے پاس ہوں خدمت بابرکت میں لیجا کر طلب کرتے تھے ساتھ اس قصد کے رضامندی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا عائشہؓ نے کہ بیویاں آنحضرت کی دو گروہ تھیں کہ متفق

تمام ازواج ہر گروہ کا اور کے انکی بیچ عشرت و صحبت کے پس ایک گروہ تھا کہ اسمیں حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ اور حضرت صفیہ اور حضرت سودہ تھیں فی شرح حضرت عائشہ سردار انکی تھیں بسبب محبت رسول خدا کے اور وہ اور حفصہ آپس میں اتفاق رفیق ایک دوسرے کی تھیں جیسے کہ ابوبکر و عمر متفق و متحد تھے ترجمہ اور گروہ دوسرا ام سلمہ اور باقی بیبیاں پیغمبر خدا صلعم کی تھیں یعنی اور ام سلمہ انکی سردار تھیں پس گفتگو کی ام سلمہ کے گروہ نے یعنی ام سلمہ سے پس کہا ام سلمہ سے کہ عرض کرو پیغمبر خدا صلعم سے کہ کلام کریں لوگوں سے پس فرماویں کہ جو کوئی چاہے یہ کہ تحفہ بھیجے طرف آنحضرت کے پس چاہیے کہ بھیجے تحفہ طرف انکے جس جگہ ہوں یعنی خواہ عائشہ کے گھر میں خواہ کسی اور کے گھر میں اور تخصیص عائشہ کے گھر کی نہ کریں تو کہ اٹھ جاوے تمیز جو کہ باعث غیرت کا ہے پس کلام کیا ام سلمہ نے آنحضرت سے اس باب میں پس فرمایا آنحضرت نے ام سلمہ کو کہ ایذا نہ دے مجھکو عائشہ کے مقدمہ میں اور بسبب عائشہ کے اسلیے کہ وحی نہیں آتی مجھکو اس حالمیں کہ میں بیچ لحاف کسی بیوی کے ہوں سوا عائشہ کے لحاف یعنی انکے لحاف وغیرہ میں آتی ہے اور اوروں کے لحاف وغیرہ میں نہیں آتی چنانچہ عائشہؓ نے کہ نازل ہوئی آیت ایک [illegible] طرح صحبت اس حالمیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھی لحاف میں کہا ام سلمہ نے توبہ کرتی ہوں میں طرف اللہ کے آپکی ایذا سے یعنی اس چیز سے کہ باعث آپ کے ایذا کے ہو یا رسول اللہ پھر ان عورتوں نے کہ ام سلمہ کے گروہ کی تھیں بلایا حضرت فاطمہ کو اور بھیجا طرف پیغمبر خدا صلعم کے یعنی تو کہ عرض کریں حضرت سے اس مقدمہ میں پس کلام کیا فاطمہ نے آنحضرت سے فی شرح اور شاید کہ فاطمہ کو اطلاع نہ ہو ام سلمہ کے پہلے قصہ کی ترجمہ پس فرمایا آنحضرت نے اے بیٹی میری کیا نہیں دوست رکھتی تو جسکو دوست رکھتا ہوں میں کہا فاطمہ نے ہاں دوست رکھتی ہوں میں جسکو آپ دوست رکھتے ہیں فرمایا حضرت نے پس دوست رکھ تو انکو یعنی عائشہ کو اور نہ ذکر کر اس چیز کو کہ سبب کہ تغافل اسکے کی ہو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے فی شرح اور آنحضرت نے حکم نہ کیا تھا کسی کو کہ عائشہ کی باری کے دن تحفے بھیجے اور حق ان عورتوں کا ساتھ اسکے متعلق ہوا تھا کوئی آپ سے لاوے منع کیوں کریں ف ذکر کی حدیث انس فضل عائشۃ علی النساء کفضل الثرید [illegible] اور ذکر کی گئی ہے حدیث انس کے اول میں بیچ فصل [illegible] فی شرح اسکے بعد یوں ہے کہ فضل الثرید علی سائر الطعام ترجمہ بیچ باب بدء الخلق کے تمام ہوا ہے [illegible] شعری کے فی شرح اور پہلے گذر چکا ہے خلاف اسکا کہ مراد عورتوں سے خدیجہ بھی ہیں کی ہیں یا ازواج آنحضرت کے علی العموم یا بعد خدیجہ کے اور ظاہر یہ ہے کہ عائشہ افضل سب عورتوں سے ہیں چنانچہ ظاہر الفاظ اسی پر دلالت کرتا ہے بسبب جامع ہونے کے واسطے کمالات علمیہ اور عملیہ کے کہ جسکو تعبیر کیا ہے تشبیہ میں ساتھ ثرید کے اور بالاجمال احوال ازواج مطہرات رضی اللہ تعالی عنہن کا سوائے خدیجہ کے مذکور ہو چکا ہے اور کچھ باقی ضروری بیان کیا جاتا ہے پس حضرت سودہ پہلے تھیں بیوی سکران کی کہ وہ انکے چچا کا بیٹا تھا جب مر گیا تو حضرت نے انسے نکاح کیا پہلے عقد عائشہ کے اور ہجرت کی آپ کے ساتھ طرف مدینہ کے پھر جب بڑی عمر ہوئی انکی تو حضرت نے ارادہ انکے طلاق دینے کا کیا پس انہوں نے سوال کیا حضرت سے کہ نہ کرو اور اپنی باری حضرت عائشہ کے لیے مقرر کی پس حضرت نے رہنے دیا انکو نکاح میں اور وفات ہوئی انکی مدینہ میں بیچ مہینے شوال کے اور حضرت حفصہ کی ماں تھیں زینب بنت مظعون اور حفصہ پہلے نکاح میں تھیں خنیس بن حذافہ کے کہ ہجرت کرکے آپ کے ساتھ آئے تھے طرف مدینہ کے اور مر گئے بعد غزوہ بدر کے پھر پیام انکے نکاح کا کیا حضرت عمر نے حضرت ابوبکر اور عثمانؓ سے پس انہوں نے قبول نہ کیا پھر پیغام نکاح کا بھیجا انسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور نکاح کیا تیسرے سن میں بعد اسکے ایک طلاق دی پھر رجوع کی اسواسطے کہ آپ نے وحی کی کہ رجوع کرو حفصہ سے بیشک وہ بہت روزہ دار اور شب بیدار ہے اور وہ بیوی تیری بیچ جنت میں روایت کیں ان سے حدیثیں ایک جماعت نے صحابہ و تابعین میں سے اور وفات ہوئی انکی شعبان میں بیچ [illegible] ساٹھ برس کی عمر میں اور حضرت صفیہ بنی اسرائیل میں سے تھیں اولاد ہارون بن عمران علیہ السلام سے اور پہلے نکاح میں تھیں کنانہ بن ابی الحقیق کے پھر [illegible] آئیں جنگ خیبر میں بیچ محرم سن سات کے اور پکڑی آئیں بندی میں تو انکو آنحضرت نے خاص اپنے لیے لیا اور بعضوں نے کہا آئیں وہ دحیہ کلبی کے حصہ میں پھر خریدا انکو آنحضرت نے انسے پس مسلمان ہوئیں پھر آزاد کیا آنحضرت نے انکو اور نکاح کیا انسے اور آزاد کرنا انکا مہر ٹھہرایا تھا اور بعد وفات کے دفن ہوئیں بقیع میں اور ام سلمہ کا نام ہند تھا اور تھیں وہ پہلے رسول خدا صلعم کے ابو سلمہ کے نکاح میں اور دفن کی بعد وفات بقیع میں عمر چوراسی برس کی گئیں اور زینب بنت جحش کی ماں عبد المطلب کی بیٹی تھیں اور پھوپھی آنحضرت کی اور تھیں پہلے نکاح میں زید بن حارثہ کے کہ غلام آزاد کیے ہوئے آنحضرت کے پس طلاق دی

بدلنے انکو پھر نکاح کیا انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور نام تھا انکا برہ حضرت نے زینب نام رکھا کہا عائشہ نے انکی شان میں کہ نہیں تھی کوئی عورت بہتر انسے دین میں
اور بہت ڈرنے والی اللہ سے اور بہت سچ بولنے والی اور بہت سلوک کرنے والی ناطے داروں سے اور بہت صدقہ دینے والی اور بہت خرچ کرنے والی اپنے نفس کو
اس عمل میں کہ ثواب صدقہ کا اور قرب الٰہی حاصل ہو انسے مریں وہ مدینہ میں بیس ہجری میں اور ام حبیبہ کا نام تھا رملہ بنت ابی سفیان ابن صخر
ابن حرب اور ماں انکی صفیہ بیٹی ابوالعاص کی پھوپھی عثمان بن عفان کی اور جویریہ جب غزوہ مریسیع میں بندی میں آئیں تو ثابت بن قیس کے حصہ میں
آئیں پھر انہوں نے مکاتب کیا انکو اور آنحضرت نے دین بدل کتابت انکی طرف سے ادا کیا پھر آزاد کیا انکو اور نکاح کیا انسے اور نام تھا انکا برہ حضرت نے
تغیر کرکے جویریہ نام رکھا اور مریں وہ ماہ ربیع الاول سنہ مذکور میں بیچ عمر پینسٹھ برس کی اور میمونہ کا نام بھی برہ تھا یہ نام رکھا حضرت نے انکا میمونہ اور تھیں وہ
پہلے نکاح میں مسعود بن عمرو ثقفی کے ایام جاہلیت میں اور فرقت کی اسنے انسے پھر نکاح کیا ابو رہم نے پھر جب وہ مر گیا تو آنحضرت نے نکاح کیا ساتویں ذیقعدہ سن مذکور میں
بیچ عمرۃ القضا کے سرف میں کہ دس کوس ہے مکہ سے اور قضاء الٰہی سے مریں بھی وہ اسی مکان میں کہ جہاں نکاح ہوا تھا انکا اور وہیں ہے مقام انکا اور وہ ام الفضل کی بہن تھیں جو زوجہ ہیں
حضرت عباس کی اور بہن ہیں اسماء بنت عمیس کی اور وہ آخری بیوی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی

الفصل الثانی عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال حسبک من نساء العالمین مریم ابنۃ عمران و خدیجۃ بنت خویلد و فاطمۃ بنت محمد و آسیۃ امرأۃ فرعون رواہ الترمذی روایت ہے انس سے کہا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کفایت کرتا ہے تجھکو جہان کی عورتوں
سے پہچاننا مناقب و فضائل ان چار عورتوں کا اپنے غیر سے افضل ہیں مریم بیٹی عمران کی اور خدیجہ بیٹی خویلد کی اور فاطمہ بیٹی محمد کی اور آسیہ عورت فرعون
کی نقل کی یہ ترمذی نے ف ظاہر یہ ہے کہ مراتب انکے موافق ذکر انکے کے ہوں اور ذکر عائشہ کا اس حدیث میں نہ کیا بسبب اکتفا کرنے کے ساتھ ذکر
انکے کے اور حدیثوں میں یا یہ کہ شاید یہ حدیث پہلی حصول کمال عائشہ کی اور پہنچنے انکے کے طرف وصال حضرت کے مولی ہو پھر دیکھا میں نے جامع الاصول
میں کہ روایت کی احمد نے اور شیخین نے اور ترمذی اور ابن ماجہ نے ابی موسی سے بطریق مرفوع کے کہ کامل ہوئے مردوں سے بہت اور نہیں کامل ہوئیں عورتوں سے
مگر آسیہ زن فرعون اور مریم بنت عمران اور بلا شبہ فضیلت عائشہ کی سب عورتوں پر مانند فضیلت ثرید کے ہے سب کھانوں پر اور لفظ حسبک میں خطاب
یا تو عام ہے یا انس ہی کو ہے یعنی کافی ہے تجھکو پہچاننا تیرا ان چار عورتوں کی فضیلت کا پہچاننے سب عورتوں کے سے کہا سیوطی نے نقایہ میں کہ اعتقاد رکھتے ہیں ہم
یہ کہ افضل عورتوں کی مریم اور فاطمہ ہیں اور افضل امہات المومنین کی یعنی ازواج مطہرات کی خدیجہ اور عائشہ ہیں اور بیچ تفضیل کے درمیان خدیجہ و عائشہ کے
کئی قول ہیں تیسرا انکا توقف ہے کہتا ہوں میں یعنی ملا علی کہ توقف سب سے حق میں اولی ہے اسلئے کہ نہیں ہے اس مسئلہ میں کوئی دلیل قطعی اور ظنی دلیلیں متعارض
ہیں نہیں مفید واسطے عقائد کے کہ مبنی ہیں یقینیات پر وعن عائشۃ ان جبریل جاء بصورتھا فی خرقۃ حریر خضراء الی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ھذہ زوجتک فی الدنیا والآخرۃ رواہ الترمذی اور روایت
ہے عائشہ سے یہ کہ جبریل لائے صورت انکی بیچ کپڑے ریشمی سبز کے طرف رسول خدا صلعم کے اور کہا یہ ہے بیوی تیری بیچ دنیا اور آخرت کے نقل کی یہ ترمذی نے
ف اس سے معلوم ہوا کہ سرقہ جو حدیث میں بھی مذکور ہے مخصوص ساتھ حریر سفید کے نہیں ہے یا تغیر ہے بعد وہ ہے یا اشتباہ راوی کا ہے واللہ اعلم وعن انس قال بلغ
صفیۃ ان حفصۃ قالت بنت یھودی فبکت فدخل علیھا النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھی تبکی فقال ما یبکیک فقالت
قالت لی حفصۃ انی ابنۃ یھودی فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انک لابنۃ نبی وان عمک لنبی وانک لتحت نبی ففیم تفخر علیک
ثم قال اتقی اللہ یا حفصۃ رواہ الترمذی والنسائی اور روایت ہے انس سے کہا پہنچی خبر صفیہ کو یہ کہ حفصہ نے کہا انکے حق میں
بیٹی یہودی کی یعنی بنظر انکے باپ حیی بن اخطب کے کہ یہودی تھا پس روئیں صفیہ پھر داخل ہوئے حضرت صلعم اس حال میں کہ وہ روتی تھیں پس فرمایا آپ نے

کرکس چیز نے رولایا تجھکو پس کہا صفیہ نے کہا مجکو حفصہ نے کہ میں بیٹی یہودی کی ہوں پس فرمایا نبی علیہ السلام نے کہ تحقیق تو بیٹی نبی کی ہے اور بلا شبہ چچا تیرا البتہ نبی ہے ف ح
ء اس سبب سے کہ یحیی بن اخطب باپ صفیہ کا حضرت ہارون پیغمبر کی اولاد سے تھا اور حضرت ہارون بھائی تھے حضرت موسی کے پس اس حساب سے باپ یعنی
جد اعلی انکے پیغمبر تھے اور چچا بھی پیغمبر ہوئے یا باعتبار جد ابعد یعنی حضرت اسحق کے نبی کی بیٹی ٹھہرایا اور حضرت اسمعیل کو چچا ترجمہ اور تحقیق تو البتہ صفیہ نیچے پیغمبر کے ہے یعنی
بیوی انکی ہے یا مراد اپنی ذات شریف رکھی صلی اللہ علیہ وسلم پس کس چیز میں وہ سبب کرتی ہے فضیلت کا تجھ پر حفصہ ترجمہ پر ف ح مقصود دفع کرنا شنعت
کا ہے صفیہ سے کہ وہ جامع صفات فضل و کرم کی ہیں نہ تنقیص انکی اور دوسروں پر پس یوں کہنا چاہئے کہ یہ صفات مخصوص ساتھ صفیہ کے نہیں ہیں بلکہ تمام
بیبیاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس شرف میں شریک ہیں ان صفات میں اسلئے کہ بیٹیاں اسمعیل کی ہیں کہ بھائی اسحق کے ہیں چچا آنحضرت کے
ہیں ترجمہ پھر فرمایا آنحضرت نے حفصہ کو بطور تسلی صفیہ کے کہ اے حفصہ ڈر خدا سے یعنی انکی مخالفت سے یا انکی عداوت سے ساتھ ترک کرنے
ایسے کلام کے کہ عادت جاہلیت سے ہے نقل کی یہ ترمذی اور نسائی نے وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا فَاطِمَةَ
عَامَ الْفَتْحِ فَنَاجَاهَا فَبَكَتْ ثُمَّ حَدَّثَهَا فَضَحِكَتْ فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سَأَلْتُهَا عَنْ بُكَائِهَا وَضَحِكِهَا فَقَالَتْ أَخْبَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ يَمُوتُ فَبَكَيْتُ
ثُمَّ أَخْبَرَنِي أَنِّي سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِلَّا مَرْيَمَ بِنْتَ عِمْرَانَ فَضَحِكْتُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے
ام سلمہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بلایا فاطمہ کو بیچ سال فتح مکہ کے پس سرگوشی کی انسے پس روئیں فاطمہ پھر بات کی انسے یعنی خوشی کی پس ہنسین
فاطمہ تمام ہوئی اور اوپر گذر ہی چکا ہے کہ حضرت عائشہ نے حضرت فاطمہ سے یہ ماجرا پوچھا آنحضرت کی حیات میں انہوں نے نہ بتایا اور بعد وفات کے بتایا جیسا کہ ذکر کیا ام سلمہ
نے ساتھ قول اپنے کے فلما توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الخ اور ظاہر یہ ہے کہ فتح مکہ میں اس قضیہ کا کہنا وہم ہے اسلئے کہ نہیں ثابت ہوا فتح کے نزدیک
وقوع اس قضیہ کا سال فتح مکہ میں بلکہ وہ تھا حجۃ الوداع میں یا آنحضرت کے مرض الموت میں ترجمہ پس جب وفات پائی آنحضرت نے پوچھا میں نے فاطمہ سے رونے
لگنے سے پہلے اور ہنسنے لگنے سے دوسری بار یعنی ان دونوں چیزوں کا سبب پوچھا پس کہا فاطمہ نے کہ خبر دی مجھکو آنحضرت نے کہ وہ وفات پاوینگے
عنقریب پس روئی میں پھر خبر دی مجھکو کہ میں سردار ہوں بہشت کی عورتوں کی سوائے مریم بنت عمران کے پس ہنسی میں نقل کی یہ ترمذی نے
مخفی اور پوشیدہ نہیں ہے کہ اس روایت کے کہا فاطمہ کو یہ بھی کہ اول میرے اہل بیت میں سے تو ملے گی مجھسے جیسا کہ اوپر مذکور ہوئی یہ روایت اور
مناسبت اس حدیث کی ساتھ اس باب کے ظاہر نہیں ہے بلکہ مناسبت باب مناقب اہل البیت کے ساتھ رکھتی ہے لیکن ذکر کیا اسکو تقریب حدیث اول کے
اس فصل سے کہ ذکر کیا اسمیں فاطمہ کا ساتھ ذکر خدیجہ اور مریم کے اور یہ ایک فن ہے بدیع کلام میں سے کی تفصیل واسطے بعض اس چیز کے کہ اوپر گذری اور نہیں بعید ہے
یہ کہ ہو اشارہ طرف اس مضمون کے کہ وارد ہوا ہے کہ مریم بیوی آنحضرت کی ہوں گی بہشت میں اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ
قَالَ مَا أَشْكَلَ عَلَيْنَا أَصْحَابَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثٌ قَطُّ فَسَأَلْنَا عَائِشَةَ إِلَّا وَجَدْنَا عِنْدَهَا مِنْهُ عِلْمًا رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ روایت ہے ابو موسی اشعری سے کہ کہا نہیں مشتبہ ہوئی ہمکو اصحاب آنحضرت کے میں کوئی حدیث اور کوئی بات
ہرگز پس پوچھا ہمنے حضرت عائشہ سے مگر کہ پایا ہمنے عائشہ کے پاس اس حدیث سے اور متعلقات اسکے سے علم کہ حل اس اشکال کا کرتی تھیں بسبب وفور علم
اپنے کے کہ بسبب سننے کے آنحضرت سے اور قوت اجتہاد سے حاصل ہوا تھا نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے وَعَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ
قَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَفْصَحَ مِنْ عَائِشَةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ اور روایت ہے موسی بن طلحہ سے
کہ کہا نہیں دیکھا میں نے کسی کو بہت فصیح عائشہ سے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے ف ح یہ مبالغہ کہا یا حقیقۃ کہ انہوں نے

نہ دیکھا ہو کسی کو فصیح زیادہ عائشہ سے

باب جامع المناقب

باب جامع مناقب کا شروع یعنی ذکر کیں ہیں مولف نے اس باب میں مناقب بعضوں کی مشابہ صحابہ سے بے تخصیص جماعت مخصوصہ کی نسبت اور بے تخصیص لکھنے باب کے یعنی علیحدہ علیحدہ باب کسی کے لیے مرتب نہیں کیا مانند خلفا اور اہل بیت اور عشرہ مبشرہ اور ازواج اور مہاجرین اور انصار وغیرہم کے

الفصل الاول

عن ابن عمر قال رأيت في المنام كان في يدي سرقة من حرير لا اهوي بها الى مكان في الجنة الا طارت بي اليه فقصصتها على حفصة فقصتها حفصة على النبي صلى الله عليه وسلم فقال ان اخاك رجل صالح او ان عبد الله رجل صالح متفق عليه روایت ہے عبد اللہ بن عمر بن الخطاب سے شروع یہ قرشی عدوی ہیں اسلام لائے اپنے باپ کے ساتھ کمسنی میں چھوٹی ہی عمر میں اور حاضر ہوئے بعد خندق کے جہادوں میں اور تھے اہل ورع اور علم اور زہد اور بڑی احتیاط والے اور کہا جابر بن عبد اللہ نے کہ نہیں تھا ہم میں کوئی مگر کہ جھکی اس پر دنیا اور جھکا وہ طرف دنیا کے سوا عمر کے اور انکے بیٹے یعنی عبد اللہ کے کہا نافع نے کہ نہیں مرے ابن عمر یہاں تک کہ آزاد کیے ہزار انسان یا زیادہ اور سب صحابیوں سے پہلے جانے ان جگہوں میں کہ جہاں حضرت ٹھہرتے تھے عرفات وغیرہ میں اور ایک روز حجاج نے تاخیر کی نماز میں یا عصر میں پس کہا ابن عمر نے کہ آفتاب تیرا انتظار نہیں کرنے کا پس کہا انکو حجاج نے کہ ارادہ تمہارا یہ ہے کہ حرکت کروں میں اس چیز کو کہ تیری آنکھوں میں یعنی دیکھے نکال ڈالوں کہا ابن عمر نے کہ اگر تو ایسا کرے تو مسلط ہوا ہی اور بعضوں نے کہا کہ نہ ہوئے چپکے سے یہ بات ہوئی کہ حجاج نے نہیں سنی پس حکم کیا حجاج نے ایک شخص کو کہ زہر آلود برچھا اسکا اور چبھا دیا انکو راہ میں اور رکھی نیچے کی بھال انکے پشت قدم میں اور ولادت ہوئی انکی ایک برس پہلے وحی کے آنے سے اور موت انکی سن تہتر میں ہوئی ابن زبیر کے مارے جانے کے تین مہینے پیچھے اور وصیت کی تھی کہ مجھکو دفن کرنا حل میں پس نہ ہو سکا یہ بسبب حجاج کے اور دفن کیے گئے ذی طوی میں مہاجرین کے مقبرہ میں اور چوراسی برس کی عمر ہوئی انکی ت کہا ابن عمر نے کہ دیکھا میں نے خواب میں گویا کہ میرے ہاتھ میں ایک ٹکڑا ہے ریشمی کپڑے کا قصد نہیں کرتا ہوں میں ساتھ اس ٹکڑے کے طرف کسی مکان کے بہشت میں یعنی چڑھنے اترنے کا مگر کہ اڑتا ہے وہ ٹکڑا مجھکو یعنی پہونچاتا ہے طرف اس مکان کے یعنے گویا وہ ٹکڑا مانند بازو پرندہ کے ہوا پس بیان کیا میں نے یہ خواب حفصہ سے کہ بہن ابن عمر کی تھیں پھر عرض کیا حفصہ نے یہ خواب آنحضرت سے پس فرمایا آپ نے کہ بھائی تیرا یعنی عبد اللہ بن عمر مرد صالح ہے یا فرمایا یہ کہ عبد اللہ مرد نیک بخت ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے شروع گویا تعبیر دی آپ نے کہ ٹکڑا ریشمی اعمال نیک اسکے ہیں کہ منازل جنت کو پہونچا دیں گے

وعن حذيفة قال ان اشبه الناس دلا وسمتا وهديا برسول الله صلى الله عليه وسلم لابن ام عبد من حين يخرج من بيته الى ان يرجع اليه لا ندري ما يصنع في اهله اذا خلا رواه البخاري اور روایت ہے حذیفہ سے کہ کہا تحقیق مشابہ تر لوگوں کا از روے وقار اور میانہ روی اور طریقہ سیدھے کے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹا ام عبد کا ہے اس وقت سے کہ نکلتا ہے اپنے گھر سے اس وقت تک کہ پھرتا ہے طرف گھر کے نہیں جانتے ہم کیا کرتا ہے اپنے گھر والوں میں اس وقت کہ تنہا ہوتا ہے نقل کی یہ بخاری نے شروع یعنی ساتھ گھر والوں کے اور نہیں ہوتا اور کوئی وہاں اور لفظ دل ساتھ زبر دال اور تشدید لام کے سیرت اور حالت اور ہیئت اور بعضوں نے کہا خوش کلامی کو بالیا گیا ہے یہ دلالت سے کہ ظاہر حال اسکا دلالت کرتا ہے نیک خصلتی پر اور قاموس میں کہا کہ دل مانند ہدی کے ہے سکینت اور وقار اور خوبصورتی اور مجمع البحار میں کہا دل شکل و شمائل اور سمت ساتھ زبر سین اور جزم میم کے طریق اور میانہ روی اور اکثر اطلاق اسکا اہل خیر کے طریقہ پر آتا ہے اور قاموس میں ہے سمت طریق اور ہیئت اہل خیر کی اور صراح میں کہا سمت راہ و روش نیک اور ہدی ساتھ زبر ہا اور جزم دال کے طریقہ اور سیرت اور ہیئت اہل خیر کی اور حاصل یہ کہ یہ تینوں لفظ قریب قریب ہیں معنی میں اور تینوں آپس میں [illegible] ہوتے ہیں اور ام عبد کے بیٹے سے مراد عبد اللہ بن مسعود ہیں کہ انکی ماں کی کنیت ام عبد تھی اس وقت سے کہ نکلتا ہے الخ یعنی ظاہر حال اسکا کہ ہمیں ظاہر ہے وہ دلالت اور وجوب مستقیم ہونے اسکے کرتا ہے اور نیکی ہم گواہی دیتے ہیں کہ جو ہمیں ظاہر ہے آئندہ باطن کا حال ہم جانتے نہیں الغیب عند اللہ

وعن ابی موسى

الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَدِمْتُ اَنَا وَاَخِیْ مِنَ الْیَمَنِ فَمَکَثْنَا حِیْنًا مَا نُرٰی اِلَّا اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ مَسْعُوْدٍ رَجُلٌ مِّنْ اَھْلِ بَیْتِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِمَا نَرٰی مِنْ دُخُوْلِہٖ وَدُخُوْلِ اُمِّہٖ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابو موسی اشعری سے کہ کہا آیا میں اور بھائی میرا یمن سے یعنی مدینہ میں پس ٹھہرے ہم ایک مدت تک مدینہ میں آنحضرت کے دربار میں نہیں گمان کرتے تھے ہم مگر یہ عبد اللہ بن مسعود ایک مرد ہیں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت سے بسبب اسکے کہ دیکھتے تھے ہم داخل ہونا انکا اور داخل ہونا انکی ماں کا آنحضرت کے پاس وقت بے وقت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے فرح ع آیا ہے کہ آنحضرت نے عبد اللہ بن مسعود کو حکم دے دیا تھا کہ اگر ایک شخص کو دیکھے تو کہ میرے پاس ہے تو چلے آیا کرنا اور حاجت اذن کی نہیں ہے اور کہا مؤلف نے کہ کنیت عبد اللہ کی ابو عبد الرحمن ہذلی تھی تھا اسلام انکا قدیم اول اسلام میں مسلمان ہوئے تھے پہلے داخل ہونے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دار ارقم میں اور چند روز پہلے اسلام لائے عمرؓ کے اور بعضوں نے کہا پانچ شخصوں کے بعد چھٹے یہ مسلمان ہوئے تھے پھر سپرد کی آنحضرت نے انکو مسواک اور پاپوشیں اپنی اور پانی طہارت اپنی کا سفر میں اور ہجرت کی دونوں طرف حبشہ کے اور حاضر ہوئے بدر میں پھر اسکے بعد غزووں میں اور گواہی دی انکے لیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہشتی ہونے کی اور فرمایا کہ پسند کی میں نے اپنی امت کے لئے وہ چیز کہ پسند کی ابن ام عبد یعنی عبد اللہ بن مسعود نے اور پسند رکھی میں نے انکے لیے وہ چیز کہ ناپسند رکھی ابن ام عبد نے اور تھے وہ گندم گوں دبلے ٹھنگنے نحیف قریب تھا کہ لنبے آدمی برابر ہوں انکے بیٹھے ہوئے حالی ہو قضا کے کوفہ میں اور انکے بیت المال کے حضرت عمرؓ کی خلافت میں حضرت عثمانؓ کی ابتدا خلافت میں پھر آئے مدینہ میں اور وفات پائی وہاں سنہ بتیس میں اور دفن کئے گئے بقیع میں اور عمر ہوئی انکی کچھ اوپر ساٹھ برس کی روایت کیں ان سے حدیثیں ابوبکرؓ و عمرؓ اور عثمانؓ اور علیؓ اور بہت سے صحابہ و تابعین نے انتے اور وہ ہمارے اماموں کے نزدیک سب اکابر فقیہ تھے سب صحابہ میں بعد خلفاء اربعہ کے وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْتَقْرِءُوا الْقُرْاٰنَ مِنْ اَرْبَعَۃٍ مِّنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَسَالِمٍ مَوْلٰی اَبِیْ حُذَیْفَۃَ وَاُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پڑھو قرآن چار شخصوں سے عبد اللہ بن مسعود سے اور سالم سے کہ مولی ہیں ابی حذیفہ کے اور ابی بن کعب سے اور معاذ بن جبل سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے فرح ع ان چاروں صاحبوں رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے سارا قرآن آنحضرتؐ سے بالمشافہ سیکھا تھا اور حافظ قرآن تھے اور اوروں نے اقتصار کیا تھا اوپر سیکھنے بعض کے بعض سے پس آنحضرت نے انکی فضیلت پر آگاہ کر دیا لوگوں کو اور سالم بن معقل مولی ابی حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس کے تھے اہل فارس سے شہر اصطخر کے رہنے والے اور تھے فضلا اور خیار اور کبار صحابہ سے حاضر ہوئے بدر میں اور امامت کرتے تھے مہاجرین اولین کی جس وقت کہ آئے مہاجر مدینہ میں باوجودیکہ تھے عمرؓ اور ابو سلمہ رضی اللہ عنہما موجود تھے اور ابو حذیفہ کا نام ہشام ہے فضلاء صحابہ و مہاجرین اولین سے تھے اور اسلام لائے پہلے داخل ہونے آنحضرتؐ کے دار ارقم میں اور عبد اللہ بن مسعود بڑے قاری تھے اور باقی احوال انکا اوپر مذکور ہو چکا اور ابی بن کعب بھی بڑے قاری تھے صحابہ میں انکو لوگ سید القراء کہتے تھے اور حضرت عمرؓ نے انکا نام سید المسلمین رکھا تھا اور کاتب وحی تھے اور معاذ بن جبل کے مناقب بے نہایت ہیں اور آنحضرت نے انہیں اور عبد اللہ بن مسعود میں بھائی چارہ کروا دیا تھا وَعَنْ عَلْقَمَۃَ قَالَ قَدِمْتُ الشَّامَ فَصَلَّیْتُ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ قُلْتُ اللّٰھُمَّ یَسِّرْ لِیْ جَلِیْسًا صَالِحًا فَاَتَیْتُ قَوْمًا فَجَلَسْتُ اِلَیْھِمْ فَاِذَا شَیْخٌ قَدْ جَاءَ حَتّٰی جَلَسَ اِلٰی جَنْبِیْ قُلْتُ مَنْ ھٰذَا قَالُوْا اَبُو الدَّرْدَاءِ فَقُلْتُ اِنِّیْ دَعَوْتُ اللّٰہَ اَنْ یُّیَسِّرَ لِیْ جَلِیْسًا صَالِحًا فَیَسَّرَکَ لِیْ فَقَالَ مَنْ اَنْتَ قُلْتُ مِنْ اَھْلِ الْکُوْفَۃِ قَالَ اَوَلَیْسَ عِنْدَکُمُ ابْنُ اُمِّ عَبْدٍ صَاحِبُ النَّعْلَیْنِ وَالْوِسَادَۃِ وَالْمِطْھَرَۃِ وَفِیْکُمُ الَّذِیْ اَجَارَہُ اللّٰہُ مِنَ الشَّیْطٰنِ عَلٰی لِسَانِ نَبِیِّہٖ یَعْنِیْ عَمَّارًا اَوَلَیْسَ فِیْکُمْ صَاحِبُ السِّرِّ الَّذِیْ لَا یَعْلَمُہٗ غَیْرُہٗ یَعْنِیْ حُذَیْفَۃَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت کی علقمہ سے کہ آیا میں شام میں پس نماز پڑھی میں نے دو رکعت یعنی دمشق کی مسجد میں

پھر دعا کی میں نے کہ خداوندا میسر کر میرے لیے ہمنشین نیک بخت یعنے عالم عامل پایا ادا کرنے والا حق اللہ کا اور اسکے بندوں کا پھر آیا میں ایک قوم کے پاس
اور بیٹھا میں انکے پاس پس ناگہاں ایک بڈھا یا بزرگ تحقیق آیا یہاں تک کہ بیٹھا طرف پہلو میرے کے ف ع روایت کی گئی ہے ان الشیخ الابل
الی الابل ت کہا میں نے یعنی لوگوں سے کہ کون ہے یہ کہا لوگوں نے یہ ابو درداء ہیں کہا میں نے یعنی ابو درداء سے کہ بلاشبہ میں نے دعا کی تھی اللہ تعالیٰ سے
یہ کہ میسر کرے میرے لئے ہمنشین نیک بخت پس کیا تجھکو میرے لیے پس کہا ابو درداء نے کہ تو کون ہے اور کہاں سے آیا ہے کہا میں نے کہ ایک شخص ہوں اہل کوفہ سے
کہا ابو درداء نے کیا نہیں ہے تمہارے پاس بیٹا ام عبد کا یعنی عبد اللہ بن مسعود رکھنے والا حضرت کی پاپوشیں اور تکیہ اور چھاگل ف ع مراد یہ ہے کہ عبد اللہ بن مسعود خدمت
کرتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ساتھ رہتے تھے حضرت کے تمام حالتوں میں پس ساتھ رہتے تھے حضرت کے مجلسوں میں اور لیتے پاپوشیں آپ کی جب
بیٹھتے آپ اور پہناتے پاپوشیں جب اٹھتے اور رہتے تھے ساتھ حضرت کے خلوتوں میں پس درست کرتے بستر شریف آپ کا اور رکھتے تکیہ آپ کا جب ارادہ کرتے
سونے کا اور موجود کرتے آپ کے لئے پانی وضو کا جب اٹھتے آپ وضو کے لیے اور اٹھا رکھتے اپنے ساتھ چھاگل یعنی سفر وغیرہ میں اور حاصل یہ کہ عبد اللہ بسبب شدت
ملازمت آنحضرت کے ان امور میں لائق ہیں اسکے کہ ہو انکے پاس علم شرعی اتنا کہ مستغنی کرے طالب علم کو غیر انکے سے اور اسمیں اشارہ ہے طرف اس مضمون کے ذکر
کیا گیا ہے پہلے اور یہ علم سیکھنے والے کے لئے طالب اول ہے علم سیکھے علماء شہر اپنے کا پھر کوچ کرے اور شہروں کی طرف واسطے طلب زیادتی علم کے ورنہ کیوں سفر کرکے رنج
میں مرے اور یہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ عالم کو چاہیے کہ اگر دوسرے کو اپنے سے افضل جانے تو طالب کو حوالہ اسکا دے ت اور کیا نہیں ہے تم میں وہ
شخص کہ امان دی ہے اسکو خدا تعالیٰ نے شیطان سے اوپر زبان پیغمبر اپنے کے مراد رکھتے تھے ابو درداء ساتھ اس شخص کے عمار بن یاسر کو ف ع کہ آنحضرت نے
انکو طیب مطیب فرمایا اور بشارت بہشت کی دی اور دعا کی انکے لیے اس وقت کہ عذاب کرتے تھے انپر مشرک اور جلاتے تھے اور کہا سرد و سلامت ہو اے آگ انپر
جیسے کہ ابراہیم خلیل اللہ پر ہوئی اور فرمایا ماریں گے تجھکو اے عمار گروہ باغیوں کے بلاویگا تو انکو بہشت کی طرف اور بلاوینگے وہ تجھکو آگ کی طرف اور یہ ہی معنی امان
دینے کے شیطان سے ہے کہ اوپر طریق ہدایت مستقیم کے رہے اور بسبب وسوسہ شیطان کے بہکے نہیں ف ع احوال مفصل عمار کا مولف نے یوں لکھا
ہے کہ عمار بن یاسر مولے یعنی غلام آزاد تھے بنی مخزوم کے اور حلیف انکے اور بیان ہے اسکا کہ یاسر والد عمار کے مقیم ہوئے مکہ میں اور حلیف یعنی ہم قسم ہوئے ابو حذیفہ
بن المغیرہ سے پس نکاح کر دیا ابو حذیفہ نے اپنی لونڈی سمیہ نام کا یاسر سے اس سے عمار پیدا ہوئے پھر آزاد کر دیا عمار کو ابو حذیفہ نے پس عمار مولے ہوگئے
اس سبب سے اور عمار قدیم الاسلام تھے اور تھے ان مستضعفین میں سے کہ عذاب دیے گئے مکہ میں تو کہ پھر جاویں اسلام سے اور جلایا انکو مشرکوں نے ساتھ آگ کے
پس آنحضرت عمار پر گذرتے تھے اور پھیرتے تھے ہاتھ اپنا انپر اور فرماتے تھے یا نار کونی بردا و سلاما علی عمار کما کنت علی ابراہیم یعنے اے آگ ہوجا تو ٹھنڈی
اور سلامتی عمار پر جیسے کہ ہوئی تو ٹھنڈی اور سلامتی ابراہیم پر اور عمار مہاجرین اولین سے ہیں اور حاضر ہوئے بدر میں اور انہی سب جہادوں میں اور قتل
کئے گئے عمار جنگ صفین میں ہمراہ علی بن ابی طالب کے سن سینتیس میں اور عمر انکی ترانوے ۹۳ برس کی ہوئی تھی ت کہا نہیں ہے تم میں بھید جاننے والا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ نہیں جانتا ہے اس بھید کو سوا اسکے مراد اس بھید جاننے والے سے حذیفہ بن الیمان ہیں نقل کی یہ بخاری نے ف ع کہ انکو صاحب
سر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہتے تھے اور ان بھیدوں میں سے یہ تھا کہ آنحضرت نے انکو نام منافقوں کے اور نسب اور علامتیں انکی بتا دی تھیں کہ یہ
بھید سوا انکے کوئی نہیں جانتا تھا اور روایت ہے کہ امیر المومنین عمر نے ایک روز ان سے پوچھا کہ آیا کچھ دیکھتا ہے تو اے حذیفہ مجھ میں نشانی نفاق کی
کہا حذیفہ نے قسم خدا کی کچھ نہیں دیکھتا میں سوا اسکے کہ لوگ کہتے ہیں کہ تمہارے دستر خوان پر رنگ رنگ کے کھانے موجود ہوتے ہیں اور جب
تحقیق کیا تو معلوم ہوا کہ انڈے تھے انکو جو توڑا تو زرد و سفید معلوم ہوتے تھے وفات پائی انہوں نے مدینہ میں سنہ پینتیس ۳۵ میں اور وہیں قبر ہے انکی

وعن جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ادخلت الجنۃ فرأیت امرأۃ ابی طلحۃ وسمعت خشخشۃ امامی فاذا بلال

رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دکھائی گئی مجھکو بہشت پس دیکھی میں نے بیوی ابوطلحہ کی اور
سنی میں نے آہٹ پاؤں کی آگے اپنے پس ناگہاں بلال تھا کہ آگے بہشت میں جا رہا تھا نقل کی یہ مسلم نے شرح ابوطلحہ کی بیوی سے مراد ام سلیم ہیں ماں
انس کی اور انکے نام میں اختلاف ہے پہلے نکاح کیا انسے مالک بن نضر نے انسے انس پیدا ہوئے اور مارا گیا مالک مشرک پھر مسلمان ہوئیں
ام سلیم اور ابوطلحہ نے پیغام نکاح کا کیا انسے اور وہ جب تک مشرک تھے پس انکار کیا ام سلیم نے اور دعوت کی انکو اسلام کی طرف پس قبول کیا ابوطلحہ نے
اسلام پھر ام سلیم کا نکاح ہوا انسے اور کہا ام سلیم نے کہ میں نے تیرے اسلام پر اپنے تئیں تجھے بخشا یعنی میرا مہر یہی اسلام تیرا ہو اور بلال بیٹے ابو رباح کی
مولی ابوبکر صدیق کی ہیں قدیم الاسلام اور اول اظہار اسلام انہوں ہی نے کیا مکہ میں حاضر ہوئے بدر میں اور انکے مابعد کی جہادوں میں اور سکونت
کی شام میں آخر کو اور کوئی وارث نہیں چھوڑا انہوں نے بعد اپنے اور روایت کیں انسے حدیثیں ایک جماعت نے صحابہ اور تابعین میں سے اور وفات ہوئی انکی
دمشق میں سن بیس میں اور دفن کئے گئے باب الصغیر میں اور عمر انکی تریسٹھ برس کی ہوئی اور تھے بلال ان لوگوں میں سے کہ عذاب کیا انکو اہل مکہ
نے اسلام لانے پر اور عذاب دیا کرتا تھا انکو امیہ بن خلف جمحی اور تقدیر الہی سے یہ ہوا کہ روز بدر کے بلالؓ ہی کے ہاتھ سے وہ مارا گیا کہا جابر نے کہ عمرؓ کہتے
تھے ابوبکرؓ سیدنا واعتق سیدنا یعنی ابوبکر سردار ہمارے ہیں اور آزاد کیا ہمارے سردار کو یعنی بلال کو اور احمد نے روایت کیا اپنی مسند میں سے کہ اول جنہوں نے اسلام
ظاہر کیا وہ سات تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ اور عمار اور ماں انکی سمیہ اور صہیب اور بلالؓ اور مقداد پس محفوظ رکھا اللہ تعالی نے رسول خدا صلعم کو تو انکے
چچا ابوطالب کے سبب سے اور ابوبکر کو بچایا انکی قوم کی سبب سے رہے اور پس پکڑا انکو مشرکوں نے اور پہنایا انکو لوہے کی زرہیں اور تپایا انکو دھوپ میں پس نہیں تھا انمیں سے
کوئی مگر کہ موافقت کی انکی غرض کیا اسکو اللہ نے سوائے بلالؓ کے کہ حقیر تھی جان انکی اللہ عزوجل کی راہ میں حقیر تھی انکو قوم انکی پس پکڑا انہوں نے انکو اور حوالہ کر دیا لڑکوں کے پس پھیرتے
تھے انکو لڑکے کوچوں میں مکہ کے اور وہ کہتے تھے احد احد کذا فی الریاض وَعَنْ سَعْدٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ نَفَرٍ
فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اطْرُدْ هٰؤُلَاءِ لَا يَجْتَرِئُونَ عَلَيْنَا قَالَ وَكُنْتُ أَنَا وَابْنُ مَسْعُودٍ وَرَجُلٌ مِنْ هُذَيْلٍ
وَبِلَالٌ وَرَجُلَانِ لَسْتُ أُسَمِّيهِمَا فَوَقَعَ فِي نَفْسِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ اللّٰهُ
أَنْ يَقَعَ فَحَدَّثَ نَفْسَهُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَطْرُدِ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ
رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت کی سعد بن وقاص نے کہ عشرہ مبشرہ سے ہیں کہا کہ تھے ہم ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چھ شخص پس کہا مشرکوں نے یعنی قریش کے
بعضے سرداروں نے واسطے نبی صلعم کے دور کر تو یعنی اٹھا دے اپنی مجلس سے ان لوگوں کو یعنی موالی اور فقرا کو کہ نہ دلیری کریں ہم پر یعنی نہ ہو جرات
انکو ہم پر بیچ مخالطت اور ہم کلام ہونے کی ساتھ ہمارے اگر چاہتے ہو تم کہ ایمان لاویں ہم تجھ پر اور آویں تمہارے پاس ترجمہ کہا سعد نے یعنی بیچ بیان
چھ آدمیوں کے کہ کون تھے وہ اور تھا میں اور ابن مسعود اور ایک شخص قبیلہ ہذیل سے اور بلال اور دو شخص اور کہ میں نہیں نام لیتا انکا فاع اور کہا ہے علما
نے کہ وہ دو شخص خباب اور عمار ہیں اور یہ جو کہا کہ نام نہیں لیتا میں انکا بسبب مصلحت کے تھا کچھ مصلحت تھی انہیں کلام کرنے والے کے لئے اور بعضوں نے
کہا بسبب نسیان کے نام نہ لیا اور احتمال اول ظاہر ہے یہ عبارت کہا مولف نے خباب بن ارت کی کنیت تھی ابو عبداللہ تمیمی اور بندی میں پکڑے آئے
تھے یہ جاہلیت میں پس خریدا انکو ایک عورت نے خزاعہ میں سے اور آزاد کیا انکو اسلام لائے پہلے داخل ہونے نبی صلعم کے دار ارقم میں اور یہ بھی ان
لوگوں میں سے تھے کہ جو عذاب کئے گئے اللہ کی راہ میں اسلام لانے پر پس صبر کیا انہوں نے اور اترے کوفہ میں اور مرے وہیں سن سینتیس میں
تہتر برس کی عمر میں اور روایت کیں انسے حدیثیں ایک جماعت نے ترجمہ پس واقع ہوا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر میں جو کچھ کہ چاہا خدا نے
کہ واقع ہو یعنی چاہا آنحضرت نے کہ دور کریں انکو بسبب استمالت مشرکوں کے دل کی بطمع اسکے کہ ایمان لاویں پس سوچا آنحضرت نے اپنے دل میں فقط اتنی

انکی تالیف کے لیے بیکہ وہ کہین انکو صورت مین کہ نہ ادین وہ حضرت کے پاس جبکہ سردار مشرکون کی بیٹھے ہون یا اتھجادین عثمان حضرت کے پاس سے جبکہ وہ بیٹھین
پس ایسی کچھ تدبیر حضرت سوچ رہے تھے واسطے رعایت جانبین کے تو جگہ پس اتاری اللہ تعالی نے آنحضرت پر یہ آیۃ ولا تطرد الذین الخ ترجمہ اسکا یہ ہی اور نہ ہٹا
ان لوگون کو کہ پکارتے ہین اور یاد کرتے ہین اپنے رب کو صبح و شام اس حال مین کہ چاہتے ہین اپنی عبادت سے رضامندی اللہ تعالی کی اور نہ کچھ غرض دنیا کی
نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَہٗ یَا اَبَا مُوْسٰی لَقَدْ اُعْطِیْتَ مِزْمَارًا مِّنْ مَّزَامِیْرِ
اٰلِ دَاوٗدَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی موسی سے کہ کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو اے ابو موسی دیا گیا ہی تو خوش آوازی خوش آوازی داؤد کی سی
نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے مزامیر جمع مزمار حدیث یعنی ہی اصل مین کہتے ہین آلہ زمر کو کہ یعنی گانے کا جیسے بانسری اور دف اور طنبورا اور مانند انکے
کہ گانے کے ساتھ بجاتے ہین اور یہان مراد آواز خوب اور لحن خوش ہی اور آل داود سے مراد خود حضرت داود علیہ السلام ہین لفظ آل کا زائد ہی اسلیے کہ مشہور
ساتھ خوش آوازی کے حضرت داود ہین نہ آل داود اور بعضون نے کہا آل یہان بمعنی ایک شخص کے ہی اور داود پیغمبر نہایت خوش آواز تھے جس وقت کہ زبور
خوش آوازی سے پڑھتے جنازے کئی جنازہ انکی مجلس سے نکلتے اور ابو موسی اشعری بھی نہایت خوش آواز و خوش الحان تھے چنانچہ باب تلاوت مین ایک
حدیث گذر چکی ہی کہ ایک دفعہ یہ قرآن پڑھتے تھے اور آنحضرت سنتے تھے اور نام انکا عبد اللہ بن قیس اشعری ہی اسلام لائے مکہ مین اور ہجرت کی طرف زمین حبشہ
کے پھر آئے اہل کشتی کے ساتھ اس حال مین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم خیبر مین تھے والی کیا انکو عمر بن الخطاب نے مکہ کا سنہ بیس مین اور ہمیشہ یہ بصرہ ہی مین
رہے حضرت عثمان کی ابتدائے خلافت تک پھر معزول ہوئے بصرے سے اور انتقال کیا طرف کوفہ کے پس اقامت کی وہان اور اہل کوفہ پر والی یعنی حاکم رہے یہان تک
کہ قتل کیے گئے حضرت عثمان پھر انتقال کیا ابو موسی نے طرف مکہ کے بعد قتل عثمان کے پھر ہمیشہ کہ وہین ہے یہان تک کہ مرے سن باون مین وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ
جَمَعَ الْقُرْاٰنَ عَلٰی عَہْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرْبَعَۃٌ اُبَیُّ بْنُ کَعْبٍ وَّمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَّزَیْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَّاَبُوْ زَیْدٍ قِیْلَ لِاَنَسٍ
مَنْ اَبُوْ زَیْدٍ قَالَ اَحَدُ عُمُوْمَتِیْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی انس سے کہ کہا جمع کیا قرآن کو یعنی یاد کیا تمام قرآن کو آنحضرت کے زمانہ
مین چار شخصون نے ابی بن کعب نے اور معاذ بن جبل نے اور زید بن ثابت نے اور ابو زید نے کہا گیا انس کو کون ہی ابو زید کہا انس نے ابو زید ایک میرے
چچاؤن مین سے ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ابو زید کے نام مین اختلاف ہی بعضون نے کہا سعید بن عبید اور بعضون نے کہا قیس بن سکن اور مراد
چاروں شخصوں انصار مین سے ہین بلکہ خزرج مین سے کہ قوم انس کی ہین اور انس نے اسکو مقام افتخار مین کہا ہی جس وقت کہ انسنے افتخار کیا ساتھ چار آدمیون کے اپنی قوم
مین سے اور اگر نام بھی رکھین ہم تو اس مین تصریح نہین ہی اسکی کہ سوا ان چار کے نہین ہین اسلیے کہ مفہوم عدد کا ایسے مقامون مین معتبر نہین ہی
اور بلا شبہ ثابت ہوا ہی حدیثون صحیح سے یاد کرنا بہتون کا صحابہ مین سے تمام قرآن کو اور انجملہ صحیح حدیث سے ثابت ہوا ہی کہ روز یمامہ کے قتل کیے گئے ستر
صحابی انمین سے کہ جنہون نے سارا قرآن یاد کیا تھا اور انجملہ خلفائے اربعہ ہین رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین اور تمام کلام اس مقام کا سیوطی کے اتقان
مین ہی وَعَنْ خَبَّابِ بْنِ الْاَرَتِّ قَالَ ہَاجَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَبْتَغِیْ وَجْہَ اللّٰہِ تَعَالٰی فَوَقَعَ اَجْرُنَا عَلَی اللّٰہِ
فَمِنَّا مَنْ مَضٰی لَمْ یَاْکُلْ مِنْ اَجْرِہٖ شَیْئًا مِنْہُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَیْرٍ قُتِلَ یَوْمَ اُحُدٍ فَلَمْ یُوْجَدْ لَہٗ مَا یُکَفَّنُ فِیْہِ اِلَّا نَمِرَۃٌ فَکُنَّا
اِذَا غَطَّیْنَا رَاْسَہٗ خَرَجَتْ رِجْلَاہُ وَاِذَا غَطَّیْنَا رِجْلَیْہِ خَرَجَ رَاْسُہٗ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غَطُّوْا بِہَا رَاْسَہٗ
وَاجْعَلُوْا عَلٰی رِجْلَیْہِ مِنَ الْاِذْخِرِ وَمِنَّا مَنْ اَیْنَعَتْ لَہٗ ثَمَرَتُہٗ فَہُوَ یَہْدِبُہَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
اور روایت ہی خباب بن ارت سے کہ کہا ہجرت کی ہم نے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حال مین کہ طلب کرتے تھے ہم ذات خدا کی اور رضا اسکی
پس واقع اور ثابت ہوا ثواب ہمارا یعنی وعدہ اور تحری کا خدا تعالی کے نزدیک یعنی اسکے فضل و کرم سے پس بعضے ہم مین سے وہ ہین کہ گذر گئے اس عالم سے

یعنی مر گئے اور نہیں کھایا اپنا اجر سے یعنی دنیا کے اجر سے کچھ قسم غنیمت یعنی قسم غنائم وغیرہ کہ جو کچھ لیا ان لوگوں نے کہ پایا زمانہ فتوح کا پس ہوا اجر انکا کامل
ترجمہ منجملہ انکے مصعب بن عمیر ہیں مارے گئے روز احد کے پس نہ پایا گیا انکے لیے کپڑا کہ کفن دیے جاویں اسمیں مگر ایک کملی سیاہ و سفید مانند رنگ نمر
یعنی چیتے کے اور وہ بھی پوری نہ تھی کہ سر سے پاؤں تک کو ڈھک سکتا پس تھے ہم جسوقت ڈھانکتے سر انکا یعنی اس کملی سے تو کھلے رہتے پاؤں انکے
اور جسوقت ڈھانکتے ہم پاؤں انکے تو کھلا رہتا سر انکا یعنی پس متحیر ہوتے ہم انکے امر میں پس فرمایا نبی صلعم نے ڈھانک دو اس سے سر انکا اور رکھو دوا سکے
پاؤں پر اذخر کہ نام ایک گھاس کا ہے کہ مکہ میں ہوتی ہے اور بعضے ہمارے وہ ہیں کہ آئی ہے اور بعضے ہم میں سے وہ ہیں کہ پختہ ہوا واسطے انکے میوہ انکا پس وہ چنتے ہیں
اس میوہ کو نقل کی بخاری اور مسلم نے فس رح یکنایہ ہے غنیمتوں سے کہ پایا اسکو ان لوگوں نے کہ بیچ زمانہ فتوح بلاد کے تھے اور یہ فقرہ لگتا ہے اس فقرہ کے
ساتھ فمنا من مضی لم یاکل من اجرہ شیئا گویا کہ کہا گیا کہ بعضے ہم میں سے وہ ہیں کہ نہیں جلدی لیا اپنے ثواب میں سے کچھ یعنی دنیا کا ثواب اور بعضے وہ ہیں کہ جلدی
لیا بعض ثواب اپنا اور حدیث میں آیا ہے کہ نہیں کوئی جماعت جہاد کرنے والی کہ جہاد کرے اللہ کی راہ میں پھر پاوے غنیمت مگر کہ جلدی لے لیا
دو تہائی اجر اپنا اور باقی رہا انکے لیے تہائی اجر یعنی آخرت کا اور اسمیں بیان ہے مصعب بن عمیر کی فضیلت کا کہ وہ انہیں میں سے تھے کہ نہیں ناقص ہوا
انکے لیے ثواب آخرت سے کچھ کہا مولف نے کہ مصعب قرشی عبدری ہیں اجلہ صحابہ اور فضلا میں انکے سے ہجرت کی طرف زمین حبشہ کے ان لوگوں کے ساتھ کہ
اول ہجرت کی طرف حبشہ کے پھر حاضر ہوئے بدر میں اور آنحضرت نے بھیجا مصعب کو بعد عقبہ ثانیہ کی طرف مدینہ کے پڑھاتے تھے اہل مدینہ کو قرآن اور سکھاتے
تھے انکو اور مدینہ میں اول جمعہ انہوں ہی نے پڑھایا ہے پہلے ہجرت کے اور ایام جاہلیت میں یہ بڑی چین میں تھے اور بہت اچھا لباس پہنتے تھے جب مسلمان
ہوئے تو زہد دنیا حاصل ہوا چنانچہ حدیث میں آیا ہے کہ ایک روز مصعب بن عمیر آنحضرت کے پاس آئے اس حال میں کہ تسمہ بکری کے چمڑے کا کمر میں باندھے
ہوئے تھے پس آنحضرت نے فرمایا کہ نگاہ کرو اس شخص کی طرف کہ روشن کیا ہے خدائے تعالی نے دل اسکا نور ایمان سے میں نے دیکھا ہے اسکو مکہ میں کہ ماں باپ اسکے کھلاتے
پلاتے تھے اسکو بہترین کھانا پینا اور دیکھا ہے میں نے اسپر جوڑہ کہ دو سو درہم کو خریدا تھا پس باعث ہوئی اسکو محبت خدا و رسول کی اس حال کے تئیں کہ دیکھتے
ہو تم اور بعضوں نے کہا کہ بھیجا اسکو نبی صلعم نے یعنی مدینہ میں بعد اسکے کہ بیعت کی عقبہ اولی میں پس آتے تھے یہ انصار کے پاس انکے گھروں میں اور بلاتے تھے
انکو طرف اسلام کے پس مسلمان ہو جاتا تھا ایک ایک شخص اور دو دو شخص یہاں تک کہ پھیلا اسلام انمیں پس مصعب نے لکھ کر آنحضرت سے اذن لیا جمعہ
پڑھنے کا اہل مدینہ کو پھر آئے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ساتھ ان ستر آدمیوں کے کہ آنے تھے حضرت کے پاس عقبہ ثانیہ میں پھر اقامت کی مکہ میں تھوڑے
دنوں اور انکے حق میں نازل ہوئی یہ آیۃ رجال صدقوا ما عاہدوا اللہ علیہ اور تھا اسلام انکا بعد داخل ہونے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دار ارقم میں۔

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اهْتَزَّ الْعَرْشُ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ اهْتَزَّ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا سنا میں نے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کو فرماتے ہلا عرش بسبب مرنے سعد بن معاذ کے اور ایک روایت میں ہے کہ ہلا عرش رحمن کا بسبب مرنے سعد بن معاذ کے نقل کی بخاری اور مسلم نے
فس رح شارحین نے اختلاف کیا ہے عرش رحمن کے ہلنے کے بیان معنی میں اور اسکے سبب میں بعضوں نے تو کہا کہ ہلنا عرش کا کنایہ ہے فرح و نشاط
عرش کے سے بسبب آنے روح پاک انکی کے حقیقۃ یا مجازا اور صواب مختار یہ ہے کہ محمول حقیقت ہی پر ہے اسلیے کہ حق جل و علا جمادات میں علم و
تمیز رکھتا ہے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ اور آنحضرت نے فرمایا کہ احد حق میں کہ وہ پہاڑ ہے کہ دوست رکھتا ہے ہم کو اور
بعضوں نے کہا کہ مراد عرش ہلنا اہل عرش کا ہے کہ ملائکہ ہیں اور بعضوں نے کہا کہ عرش ہلنے کو معلوم کیا سعد کے مرنے پر یہ دلالت کنایہ ہے
عظم شان وفات انکی سے جیسے کہتے ہیں قیامت اٹھی خلائق کے مرنے سے اور کلام اس حدیث میں بیچ اول کتاب بیچ فصل میں باب اثبات عذاب القبر کے

گذرا ہے اور سعد بن معاذ بن نعمان انصاری اشہلی اوسی رضی اللہ عنہ اجلہ اور اکابر صحابہ سے ہیں اسلام لائے مدینہ میں مصعب بن عمیر کے ہاتھ پر اسوقت کہ بھیجا تھا انکو آنحضرت نے پہلے ہجرت کرنے اپنی کے مدینہ میں اور مسلمان ہوئے بسبب اسلام انکے کے بنی عبد الاشہل اور آنحضرت نے انکو سید الانصار فرمایا حاضر ہوئے بدر میں اور احد میں اور ثابت رہے آنحضرت کے ساتھ روز احد کے اور روز خندق کے انکے اکحل میں ایک تیر لگا اور نہ تھمتا خون انکا حتی کہ بعد ایک مہینے کے وفات پائی ماہ ذیقعد سن پانچ میں سینتیس برس کی عمر میں اور دفن کیے گئے بقیع میں اور فرمایا آنحضرت نے کہ اترے انکی موت پر ستر ہزار فرشتہ اور فرمایا کہ ہلا عرش بسبب مرنے سعد بن معاذ کے وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ أُهْدِيَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةُ حَرِيْرٍ فَجَعَلَ أَصْحَابُهُ يَلْمِسُوْنَهَا وَيَتَعَجَّبُوْنَ مِنْ لِيْنِهَا فَقَالَ أَتَعْجَبُوْنَ مِنْ لِيْنِ هٰذِهِ لَمَنَادِيْلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنْهَا وَأَلْيَنُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے براء بن عازب سے کہ مشاہیر صحابہ سے ہیں کہا پیشکش بھیجا گیا واسطے آنحضرت کے جوڑا ریشمی کپڑے کا ف ح ظاہرا ایک بادشاہ نے عجم کے بادشاہوں میں سے بھیجا تھا ترجمہ پس ہوئی یار آنحضرت کی کہ ہاتھ پھیرتے تھے اسپر اور تعجب کرتے تھے انکی نرمی پر ف ع اور ایک روایت میں آیا ہے کہ کہتے تھے یعنے از راہ تعجب کہ نہ دیکھتے مانند اسکے کے کہ بھیجا گیا ہے یہ حضرت پر آسمان سے پس فرمایا آنحضرت نے کہ تعجب کیا کرتے ہو تم نرمی اسکی سے البتہ رومال سعد بن معاذ کے جنت میں بہتر ہیں اس سے اور نرم زیادہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع مناویل جمع مندیل کی ہے اور مندیل کہتے ہیں رومال کو کہ جس سے ہاتھ وغیرہ پونچھ لیتے ہیں اس ذکر کرنی مندیل میں مبالغہ ہے کہ جب ایسے کپڑے یہاں کے افضل کپڑوں سے افضل ہونگے تو وہاں کے افضل کپڑے کا کیا پوچھنا ہے وَعَنْ أُمِّ سُلَيْمٍ أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَنَسٌ خَادِمُكَ ادْعُ اللّٰهَ لَهُ قَالَ اللّٰهُمَّ أَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ وَبَارِكْ لَهُ فِيْمَا أَعْطَيْتَهُ قَالَ أَنَسٌ فَوَاللّٰهِ إِنَّ مَالِيْ لَكَثِيْرٌ وَإِنَّ وَلَدِيْ وَوَلَدَ وَلَدِيْ لَيَتَعَادُّوْنَ عَلٰى نَحْوِ الْمِائَةِ الْيَوْمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ام سلیم سے ف ح ام سلیم ساتھ پیش سین کے ماں ہیں انس کی کہ انھوں نے انس کو صغر سن میں آنحضرت کی خدمت بابرکت میں چھوڑا تھا ترجمہ انھوں نے کہا یا رسول اللہ انس خادم آپکا ہے دعا کرو اللہ تعالی سے اسکے لیے یعنے دنیا کی برکتوں کی کہ ثواب آخرت بسبب حصول ایمان اور برکت صحبت اور خدمت آپکی کے حاصل ہوتا ہے کہا آنحضرت نے یا الہی بہت کر مال اسکا اور اولاد اسکی اور برکت دے اسکے لیے بیچ اس چیز کے کہ دی ہے تونے اسکو یعنے نعمتیں اپنی قسم آل وغیرہ سے کہا انس نے پس قسم خدا کی بلاشبہ مال میرا نہایت بہت ہے اور نہایت برکت کا ہے اور تحقیق اولاد میری یعنے بلاواسطہ اور اولاد میری اولاد کی البتہ زیادہ ہیں گنتی میں مانند سو سے آج کے دن نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ح یعنے اسوقت کہ یہ حکایت کرتا ہوں عدد اس مقدار کو پہونچا ہے بعد ازیں زیادہ بھی ہوں چنانچہ روایت کیا گیا ہے کہ انس نے کہا یعنے بہت دنوں بعد نقل کرنے مضمون سابق کے کہ دفن کیے گئے ہیں مجکو میرے صلب سے سوائے اولاد کی اولاد کے ایک سو چھبیس سب لڑکے ہیں سوائے دو لڑکیوں کے یہ بسبب قول بعض کے ہے اور بلاشبہ زمین میری البتہ پھل دیتی ہے سال میں دو بار ذکر کیا یہ ابن حجر نے اور انکے بیٹے نے کہا کہ میں نے دفن کیے ہیں انکی اولاد صلبی سے قریب سو کے اور یہاں سے معلوم ہوتا ہے کہ اموال جاہ اولاد نعمت الہی ہیں اگر موجب غفلت کے ذکر حق سے اور باعث گناہ کے نہوں اور انس بن مالک بن النضر خزرجی ہیں کنیت انکی ابوحمزہ حاضر ہوئے آنحضرت کی خدمت فیضدرجت میں بیچ مدینہ کے بارہ برس کی عمر میں اور انتقال کیا انس نے طرف بصرہ کے حضرت عمر کی خلافت میں تو کہ علم دین سکھلاویں لوگوں کو اور یہ آخر ان صحابہ کے ہیں کہ مرے بصرہ میں سن اکیانوے میں اور عمر انکی ایکسو تین برس کی ہوئی اور کہا ابن عبد البر نے اور یہ بات صحیح ہے کہ کہتے ہیں پیدا ہوئے انکے یہاں ہر سو فرزند الخ کہا اسی تھے انمیں اٹھتر لڑکے اور دو لڑکیاں اور بروایت کہیں حدیثیں انسے خلق کثیر نے انتہی یہ جو کچھ کہ ذکر کیا ابن حجر نے ظاہر اسکا مخالف ہے بعض نقل کی اور ایسی ہی مخالف ہے ظاہر حدیث کی اسلیے کہ وہ دلالت کرتی ہے اسپر کہ مجموع اولاد انکی اور انکی اولاد کی اولاد تھا قریب سو کے نہ اولاد انکی واللہ اعلم اور کہا نووی نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی

نبوت کی نشانیوں میں سے ہے اور اسمیں دلیل ہے انکے لیے جو فضیلت دیتے ہیں غنی کو فقیر پر اور جواب اسکا یہ دیا گیا ہے کہ یہ مخصوص ہے ساتھ دعاء نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت کی دعا سے برکت ہوئی انکے مال میں اور جبکہ ہوئی برکت اسمیں تو فتنہ اسمیں مفقود ہوا پس حاصل ہوا سبب بچنے کا اور تقصیر ادا حق خدا کا اور اسمیں یہ بھی معلوم ہوا کہ مستجب ہے جسوقت کہ دعا کرے کسی چیز کی کہ متعلق ہے دنیا کے تو لائق ہے کہ ملا لیوے اپنی دعا کے ساتھ طلب برکت کو کہ باعث اس چیز میں برکت ہو اور محفوظ رہیں سب آفات سے **وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِأَحَدٍ يَمْشِي عَلَى الْأَرْضِ إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِلَّا لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ** متفق علیہ اور روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے کہا نہیں سنا میں نے آنحضرت کو کہ فرماتے ہوں واسطے اس شخص کے کہ چلتا ہو زمین پر بیشک وہ اہل جنت سے ہے مگر عبد اللہ بن سلام کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے عبد اللہ یہود اور علما انکے سے اور اولاد یوسف علیہ السلام کی سے ہیں اور یہ جو کہا چلتا ہو زمین پر یہ صفت احترازیہ ہے کہ نکل جاویں اس سے عشرہ مبشرہ کہ یہ سب وہ کہتے پہلے انکے پس گویا کہ کہا نہیں سنا میں نے واسطے اس شخص کے کہ وہ زندہ ہے اب روی زمین پر اور کہا نووی نے کہ نہیں ہے یہ مخالف آنحضرت کے اس قول کے ابو بکر فی الجنة وعمر فی الجنة الخ کہ دس صحابیوں کی جنتی ہونیکی اور اور بعضوں کے جنتی ہونیکی بشارت دی ہے اسلیے کہ سعد نے نفی اپنی سننے کی کی اور نفی انکے سننے کی نہیں دلالت کرتی ہے اوپر نفی بشارت کے غیر کے لیے اور جسوقت کہ جمع ہوتی ہیں نفی اور اثبات تو اثبات مقدم ہوتا ہے نفی پر اور شاید نفی کے سننے کے واسطے مکروہ جاننے پر تزکیہ نفس اپنے کی یا یہ کلام سعد کا پہلے بشارت دی اوروں کے سے ہو یا بعد موت مبشرین کے اور ظاہر یہی ہے اسلیے کہ عبد اللہ بن سلام جنتی ہے بعد انکے اور نہیں باقی رہا عشرہ میں سے بعد انکے سوائے سعد و سعید کے اور مؤید ہے اسکی حدیث دارقطنی کی **مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِحَيٍّ يَمْشِي إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ** یا یہ کہ سعد نے اپنے تئیں نہیں ذکر کیا اسلیے کہ انکی بشارت ہونی نہ پہونچی ہو کسی اور سے اور نہ سنی ہو بشارت خود جیسا کہ ابتداء حدیث سے معلوم ہوا یا کسر نفسی سے اپنے تئیں نہیں ذکر کیا لیکن باقی رہا کلام سعید کے زندہ موجود ہونے میں پس اشکال دفع نہیں ہو سکتا ہے کہ مراد انکے قول یمشی سے یہ ہو کہ واقع ہوئی بشارت حضرت کی عبد اللہ بن سلام کے لیے اسوقت کہ چلتے ہوں زمین پر بخلاف بشارات عشرہ انکے کے اور اسمیں جاری رہتا ہے اشکال و اللہ اعلم بالاحوال **وَعَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا فِي مَسْجِدِ الْمَدِينَةِ فَدَخَلَ رَجُلٌ عَلَى وَجْهِهِ أَثَرُ الْخُشُوعِ فَقَالُوا هٰذَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ تَجَوَّزَ فِيهِمَا ثُمَّ خَرَجَ وَتَبِعْتُهُ فَقُلْتُ إِنَّكَ حِينَ دَخَلْتَ الْمَسْجِدَ قَالُوا هٰذَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ قَالَ وَاللّٰهِ مَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَقُولَ مَا لَا يَعْلَمُ فَسَأُحَدِّثُكَ لِمَ ذَاكَ رَأَيْتُ رُؤْيَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَصَصْتُهَا عَلَيْهِ وَرَأَيْتُ كَأَنِّي فِي رَوْضَةٍ ذَكَرَ مِنْ سَعَتِهَا وَخُضْرَتِهَا وَسْطَهَا عَمُودٌ مِنْ حَدِيدٍ أَسْفَلُهُ فِي الْأَرْضِ وَأَعْلَاهُ فِي السَّمَاءِ فِي أَعْلَاهُ عُرْوَةٌ فَقِيلَ لِي ارْقَهْ فَقُلْتُ لَا أَسْتَطِيعُ فَأَتَانِي مِنْصَفٌ فَرَفَعَ ثِيَابِي مِنْ خَلْفِي فَرَقِيتُ حَتّٰى كُنْتُ فِي أَعْلَاهُ فَأَخَذْتُ بِالْعُرْوَةِ فَقِيلَ اسْتَمْسِكْ فَاسْتَيْقَظْتُ وَإِنَّهَا لَفِي يَدِي فَقَصَصْتُهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تِلْكَ الرَّوْضَةُ الْإِسْلَامُ وَذٰلِكَ الْعَمُودُ عَمُودُ الْإِسْلَامِ وَتِلْكَ الْعُرْوَةُ عُرْوَةُ الْوُثْقٰى فَأَنْتَ عَلَى الْإِسْلَامِ حَتّٰى تَمُوتَ وَذٰلِكَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ** متفق علیہ اور روایت کی قیس بن عباد تابعی ثقہ نے کہ تھا میں بیٹھا ہوا مسجد مدینہ میں پس آیا ایک شخص کہ انکے چہرہ پر نشان خشوع کا تھا یعنی سکون اور وقار اور خضوع پس کہا بعضے حاضرین نے یہ شخص اہل بہشت سے ہے پس پڑھیں اسنے دو رکعتیں یعنی تحیۃ المسجد یا اور نماز اختصار کیا انمیں یعنی ہلکی کی قرات پھر باہر نکلا وہ اور پیچھے پیچھے اسکے چلا میں پس کہا میں نے یعنی اس سے کہ تحقیق تم جسوقت کہ آئے مسجد میں تو بعضوں نے کہا کہ یہ شخص اہل جنت سے ہے کہا اس شخص نے قسم خدا کی نہیں لائق واسطے کسی کے یہ کہ کہے اس چیز کو کہ نہ جانتا ہو سو میں بیان کرونگا میں تجھے کہ کیونکر ہے یہ انکار ف ع

کہا لوگون نے کہ یہ انکار عبداللہ بن سلام نے انپر اس جنت سے کیا کہ انھون نے حکم کیا انکے لیے قطعی جنتی ہونیکا پس احتمال ہو کہ ان لوگون کو پہنچی ہو خبر سعد بن ابی وقاص کی کہ ابن سلام اہل جنت سے ہو اور ابن سلام نے نہ سنی ہو یہ خبر اور احتمال یہ بھی ہو کہ ابن سلام نے مکروہ رکھی تعریف اپنی بسبب اس کے کہ تھے انداز تواضع انکو شکر گزینی کا اور مکروہ رکھنے شہرت کے کہا طیبی نے پس خیال یہ ہو اشارہ ساتھ قول انکے کے فساحت کے تکلم فاک طرف انکار انکے کے ہو انپر یعنے مین بیان کرتا ہون تجھسے سبب اپنے انکار کا انپر اور یہ روایت رجل الخ اور یہ دلالت کرتا ہو اوپر نفس قطعی ہونے بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے اسپر کہ مین اہل جنت سے ہون جیسے کہ بعض فرائی میرے غمہر کے لیئے حاصل ہیں اگرچہ مین بسبب بشارت انحضرتؐ کے امیدوار جنت کا ہون لیکن اپنی تعریف و شہرت کو مکروہ رکھتا ہون اسلیئے کہ جیسے میرے لیے بشارت دی اور ون کے لیے بھی دی ہو مجھ مین کیا ہو کہ مین مشہور ہون اور ممکن ہو کہ مراد ابن سلام کی تصدیق لوگون کی ہو سہاتت مین کہ کہے اور اشارہ ساتھ لفظ ذاک کی طرف اس قول انکے کے ہو ہذا رجل من اہل الجنۃ یعنے نہین لایق ہو کسیکو کہ جائی ہو صحبت بنی صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ کہ کہے وہ چیز کہ نہین جانتا ہو یعنی وہ جانتے ہی ہونگے اسباب کو کہ کہا اور مین بھی کچھ اسکو جانتا ہون اور وہ یہ خواب ہو ترجمہ دیکھا مینے ایک خواب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین پس عرض کیا مینے وہ خواب روبرو حضرت کے اور دیکھا مینے یعنے خواب مین گویا کہ مین بیچ ایک باغچہ کے ہون ذکر کی اس شخص یعنے عبداللہ بن سلام نے کشادگی اسکی اور سبزی اسکی بیچ مین اس باغ کے ایک ستون ہو لوہے کا کہ نیچے کی جانب اسکی زمین مین ہو اور اوپر کی جانب اسکی آسمان مین اسکے اوپر کی جانب مین ایک حلقہ ہو پس کہا گیا واسطے میرے چڑھ پس کہا مینے نہین طاقت رکھتا مین یعنے چڑھنے کی پس آیا میرے پاس ایک خادم پس اٹھالئے کپڑے میرے پیچھے میرے سے پس چڑھا مین یہان تک کہ پہونچا مین اوپر اسکے پس پکڑا مینے حلقہ اسکا پس کہا گیا مجکو مضبوط پکڑے رہ اسکو پس جاگا مین اس حال مین کہ وہ حلقہ میرے ہاتھ مین تھا ف یعنے جاگنا تھا حالت پکڑنے مین بغیر فاصلہ کے پس نہین مراد ہو یہ کہ وہ انکے ہاتھ مین رہا حالت بیداری مین اور اگر حمل کیا جاوے ظاہر پر تو ممتنع بھی نہین اللہ تعالی کی قدرت مین لیکن ظاہر ہوتا ہو خلاف اسکا اور احتمال ہو کہ مراد یہ ہو کہ اثر اس خواب کا باقی تھا میرے ہاتھ مین بعد جاگنے کے کہ صبح ہوتی تو ہاتھ کی مٹھی بندھی ہوتی تھی ترجمہ پس بیان کیا مینے اسکو روبرو بنی صلعم کے پس فرمایا انحضرتؐ نے بیچ تعبیر اس خواب کے وہ باغ کہ دیکھا تونے دین اسلام ہو کہ فراخ اور تروتازہ ہو اور وہ ستون اسلام کا ہو عبارت ہو احکام وارکان اسکے سے کہ بنا ہے مسلمانی کی انپر ہو اور وہ حلقہ کہ دیکھا تونے اور پکڑا تونے اسکو عروۂ وثقی ہو کہ قول حق سبحانہ استمسک بالعروۃ الوثقی اشارہ ہو اسپر پس تو دین اسلام پر ہو کہ چنگل اسپر مارا اور مقام عالی پر چڑھا ف تمام ہوا کلام پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا پس کہا قیس نے ترجمہ اور وہ شخص عبداللہ بن سلام تھا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اور یہ بھی دور نہین ہو کہ ہو یہ عبداللہ بن سلام کے قول سے کہ انھون نے خبر دی اپنے نفس سے اور اپنے کو غائب کرکر تعبیر کیا وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ ثَابِتُ بْنُ قَیْسٍ خَطِیْبَ الْاَنْصَارِ فَلَمَّا نَزَلَتْ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ اِلٰی اٰخِرِ الْاٰیَةِ جَلَسَ ثَابِتٌ فِیْ بَیْتِهٖ وَاحْتَبَسَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ فَقَالَ مَا شَاْنُ ثَابِتٍ اَیَشْتَکِیْ فَاَتَاهُ سَعْدٌ فَذَکَرَ لَهٗ قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ثَابِتٌ اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ وَلَقَدْ عَلِمْتُمْ اَنِّیْ مِنْ اَرْفَعِکُمْ صَوْتًا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَنَا مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَذَکَرَ ذٰلِكَ سَعْدٌ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَلْ هُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہو انس سے کہ کہا تھے ثابت بن قیس خطیب انصار کے ف یعنے فصیح انکے نثر مین جیسا کہ شاعر کہا جاتا ہو نظم مین کلام کرنے والے کو ایسا ہی خطیب کہتے ہین نثر مین کلام فصیح کرنے والے کو ترجمہ پس جبکہ اوتری یہ آیت یا ایہا الذین امنوا الخ یعنے اے ایمان والو نہ بلند کرو آواز اپنی اوپر آواز بنی کے آخر آیۃ تک تو بیٹھ رہے ثابت اپنے گھر مین

اور بند کیا اپنے تئیں آنحضرت کے پاس آنے جانے سے پوچھا آنحضرت نے سعد بن معاذ سے یعنے اسلیے کہ وہ رئیس انکے تھے پس فرمایا کیا حال ہے ثابت کا کہ نہین آتا الخ
نہین دکھائی دیتا کیا بیمار ہے ف ح ع ظاہر اصدق حال ثابت کے نے تاثیر کی اور باعث آنحضرت کے خبر پوچھنے کا ہوا کہ انکا حال ہو جا بیت حال خیر
چہ حاجت کہ لوی شرح دہم * گر اسوز دلے ہست اثر خواہد کرد * پس گویا سعد متحیر ہوئے جواب مین کچھ جواب خوب انکو نہ سوجھا ترجمہ پس آئے ثابت کے پاس
اور ذکر کیا انسے قول آنحضرت کا کہ انکو آپ پوچھتے تھے کہ کیا حال ہے اسکا بیمار ہے کہ نہین آتا پس کہا سعد نے کہ نازل ہوی یہ آیۃ یعنے یا ایہا الذین امنوا الخ
کہ جو اوپر گذری کہ منع کرتی ہے آواز بلند کرنے سے اوپر آواز آنحضرت کے اور تحقیق تم جانتے ہو اے یارو کہ مین بہت بلند ہون تم مین از روی آواز کے
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز پر یعنے بسبب جبلت کے پس مین اہل دوزخ سے ہون ف ع ح کہ حبط ہوئے عمل انکے جیسے کہ حکم کرتی ہے آیۃ کریمہ پس
ثابت یہ بات سمجھکر بیٹھ رہے اور یہ نہ سمجھے کہ مراد اس سے بلند کرنا آواز کا ہے باختیار و قصد کہ متقضی ہے بے ادبی کا ت پس ذکر کیا سعد نے یہ قول ثابت کا
روبروے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا آنحضرت نے ایسا نہین ہے بلکہ وہ اہل بہشت سے ہے نقل کی یہ مسلم نے ف ع یعنے اس حدیث سے کہ مبالغہ کیا آد
مین حتے کہ نہ جائز رکھا بلند کرنا آواز جبلی کا بھی اور واقع ہوا مصداق اسکا کہ وہ شہید ہوئے جنگ یمامہ مین ہمراہ ابو بکر صدیق کے آیا ہے کہ جب جنگ مسیلمہ کذاب کے
واقع ہوئی تو سیا ثابت نے کفن اپنا اور اسکو پہنکر لڑے اور کفن ہی مین مارے گئے رضی اللہ تعالے عنہ اور اس حدیث مین اشکال یہ وارد ہوتا ہے کہ آیۃ
مذکورہ اوتری سن نو مین اور سعد بن معاذ مرے پہلے اسکے سن پانچ مین اور جواب اسکا یہ دیا گیا ہے کہ جو کچھ نازل ہوا ہے قصہ ثابت کے فقط ذکر نہ بلند
کرنے آواز کا تھا یعنے یا ایہا الذین امنوا لا ترفعوا اصواتکم الخ نہ اول سورت کا یعنے یا ایہا الذین امنوا لا تقدموا بین یدی اللہ الخ

وعن ابی ہریرۃ قال کنا جلوسا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذ نزلت سورۃ الجمعۃ فلما نزلت وآخرین منہم لما یلحقوا بہم قالوا من ہؤلاء یا رسول اللہ قال وفینا سلمان الفارسی قال فوضع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یدہ علی سلمان ثم قال لو کان الایمان عند الثریا لنالہ رجال من ہؤلاء **متفق علیہ**

اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ کہا تھے ہم بیٹھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ناگہان اوتری سورہ جمعہ پس جبکہ اوتری اور پہونچی یہ آیۃ
وآخرین منہم لما یلحقوا بہم الخ مضمون آیۃ کا یہ ہے کہ اور اس جماعت سے کہ بھیجا ہے خداوند تعالے نے پیغمبر کو طرف انکے وہ ہین کہ ہنوز نہین ائے اور نہین ملے
ساتھ جماعت اصحاب کے کہ امی ہین ف ع یعنے عرب ہین اور او ٹھائے گئے ہین درمیان انکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہا طیبی نے یعنے بھیجا اللہ تعالے
نے آنحضرت کو بیچ امیون کے کہ جو حضرت کے زمانہ مین تھے اور بیچ اور ونکے امیون مین سے کہ نہین ملے وہ ساتھ انکے ابتک اور عنقریب ہونگے وہ صحابہ کے اور وہ
بعد صحابہ رضی اللہ تعالی عنہم کے ہین یعنے تابعین ترجمہ کہا صحابہ نے کون ہین یہ جماعت کہ ہنوز نہین آئے یا رسول اللہ کہا ابو ہریرہ نے کہ بیٹھے تھے درمیان
ہمارے سلمان فارسی کہا ابو ہریرہ نے پس رکھا آنحضرت نے دست مبارک اپنا سلمان پر یعنے انکے مونڈھے پر پھیر فرمایا اگر ہوتا ایمان نزدیک ثریا کے تحقیق لیتے
اور پاتے اسکو کتنے شخص انہین سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ح ع یعنے قوم فارس مین سے اور مراد مطلقا عجم ہین غیر عرب کے مقصود یہ ہے کہ وہ جماعت
کہ ہنوز نہین آئے اور نہین ملے ہین اہل عجم ہین تابعین سے اور وہ ساتھ اس صفت کے ہین کہ اگر دین و ایمان اسمان پر ہو تو پاوین اور پہنچین اسکو
غرض تعریف سلمان کی ہے کہ عجمی ہین اور اکثر تابعین عجم سے ہین اور صحابہ عرب سے اور بلا شبہہ ظاہر ہوئی ایسی فراخی علم و اجتہاد کی تابعین میں
کہ ویسی ظاہر نہین ہوئی انکے غیرون مین یعنے بعد صحابہ کے اور باوجود اسکے خصوصیت اور بزرگی جو صحابہ کے نزدیک رکھتے تھے ظاہر ہے اور کنیت سلمان
کی ابو عبد اللہ ہے غلام آزاد تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یہود سے انکو خریدا اور آزاد کیا اور وہ شرفاء صحابہ سے ہین اصل انکی فارس سے ہے نام
ہرمز ہے کہ گھوڑے ابلق پوجتے تھے اور وہ دین کی طلب مین رہتے تھے پس اول تو دین نصرانیہ اختیار کیا اور پڑھی کتاب اور صبر کیا

اسکین اوپر مشقتون پر دور پڑ کے پھر پکڑا انکو ایک قوم نے عرب مین سے اور بیچ ڈالا انکو یہود کے ہاتھ اور کہتے ہین کہ وہ بکہا اور دس شخصون کی ملک مین آئے
نوبت بنوبت یہانتک کہ پہونچے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جبکہ واسطے تشریف لائے آپ مدینہ مین اور فرمایا آنحضرت نے کہ سلمان اہل بیت سے ہے اور یہ
ایک ہے انمین سے کہ مشتاق ہوئی انکی جنت اور بڑی عمر ہوئی انکی بعضے کہتے ہین تین سو پچاس برس کی تھی اور بعضے کہتے ہین اڑھائی سو برس کی اور صحیح
یہی ہے پس آخر عمر مین مقصود کو پہونچے کہ نبی آخر الزمان کی ملازمت مین حاضر ہوئے اور یہ اپنے ہاتھ کے کسب سے کھایا کرتے تھے اور تصدق کرتے تھے عطاء
اپنی اور مناقب و فضائل انکے بہت ہین تعریف کی انکی نبی علیہ السلام نے اور مدح انکی بہت حدیثون مین ہے اور مرے وہ مداین مین سنہ پینتیس مین

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ عُبَيْدَكَ هٰذَا يَعْنِيْ اَبَا هُرَيْرَةَ وَاُمَّهُ اِلٰى عِبَادِكَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَحَبِّبْ اِلَيْهِمُ الْمُؤْمِنِيْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یا الٰہی محبوب گردان اس چھوٹے بندے اپنے کو
یعنی ابوہریرہ کو اور محبوب گردان انکی ماں کو طرف مسلمانون کے یعنی ایسا کر کہ یہ محبوب مسلمانون کے ہون بیکیفیت مراد ہین اور محبوب گردان طرف انکے مسلمانون
کو کہ یہ مسلمانون کو دوست رکھین یعنی محبوب ہون مسلمانون کے ہون نقل کی مسلم نے وَعَنْ عَائِذِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ اَبَا سُفْيَانَ اَتٰى عَلٰى سَلْمَانَ وَصُهَيْبٍ
وَبِلَالٍ فِيْ نَفَرٍ فَقَالُوْا مَا اَخَذَتْ سُيُوْفُ اللّٰهِ مِنْ عُنُقِ عَدُوِّ اللّٰهِ مَاْخَذَهَا فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَتَقُوْلُوْنَ هٰذَا لِشَيْخِ قُرَيْشٍ
وَسَيِّدِهِمْ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهُ فَقَالَ يَا اَبَا بَكْرٍ لَعَلَّكَ اَغْضَبْتَهُمْ لَئِنْ كُنْتَ اَغْضَبْتَهُمْ
لَقَدْ اَغْضَبْتَ رَبَّكَ فَاَتَاهُمْ فَقَالَ يَا اِخْوَتَاهُ اَغْضَبْتُكُمْ قَالُوْا لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكَ يَا اَخِيْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے عائذ بن عمرو سے کہ تحقیق ابوسفیان بن حرب اموی والد معاویہ کا آیا یعنی گذرا سامنے کئی مردون سلمان اور صہیب رومی اور بلال حبشی پر کہ تھے
بیچ جماعت اور صحابہ کے ف ع اور یہ آنا ابوسفیان کا مدینہ مین تھا بعد صلح حدیبیہ کے واسطے تجدید و مضبوط کرنے اس عہد کے کہ منکران قریش نے عہد
عہد اور عہد شکنی کے مرتکب ہوئے تھے پس آیا ابوسفیان اور اس جماعت صحابہ نے دیکھا اسکو ترجمہ پس کہا انھون نے کہ نہین لیا خدا تعالی کی تلوارون نے
یعنی بندگان خدا کی تلوارون نے کہ بحکم خدا کام کرتی تھی گردن اس دشمن خدا کی سے جگہ یعنی اپنی کو یعنی اپنا حق اسکی گردن سے یعنی حیف کہ یہ
یعنی ابوسفیان ابتک ہمارے ہاتھ سے نہین مارا گیا پس کہا ابوبکر نے یعنی انکے تئین کیا کہتے ہو تم اس بات کو واسطے شیخ قریش کے اور سردار انکے کے کہ ابوسفیان ہے
ف ح اور حضرت ابوبکر نے یہ بات کہی واسطے مائل کرنے ابوسفیان کے دل کے اور رعایت حق امان طلب کرنے جیسے کہ آنحضرت بھی کبھی استمالۂ خاطر
یعنی مشرکون کا کہ سردار قبیلہ کے ہوتے تھے کیا کرتے تھے ت پھر آئے ابوبکر صدیق حضرت کے پاس پس خبر دی آنحضرت کو اس قصہ کی کہ جو گذرا درمیان
انکے اور صحابہ کے پس فرمایا آنحضرت نے اے ابوبکر شاید غصہ دلایا تو نے انکو البتہ قسم خدا کی اگر غصہ دلایا تو نے انکو یعنی اس حیثیت سے کہ وہ مومن و محب
و محبوب اللہ تعالے کے ہین تو البتہ تحقیق غصہ دلایا تو نے اپنے پروردگار کو یعنی اس جہت سے کہ رعایت کی تو نے جانب کافر کی پس آئے ابوبکر انکے
پاس یعنی عذرخواہی کے لیے پس کہا اے بھائیو میرے کیا غصہ دلایا مین نے تمکو اور رنجیدہ ہو تم کہا انھون نے نہین غصہ دلایا تم نے ہمکو اور نہین
رنجیدہ ہین ہم تم سے بخشے تمکو خدا تعالے اے بھائی میرے نقل کی یہ مسلم نے ف ع ح ظاہر یہ تھا کہ کہا جاتا یا اخانا یعنی اے بھائی ہمارے اور
شاید کہ یہ حکایت ہے قول ہر ہر واحد کی کہا النووی نے کہ ضبط کیا ہے اسکو علما نے ساتھ پیش ہمزہ کے اور بعضے نسخون مین ساتھ زبر ہمزہ کے انتہی
اور بیچ نسخہ سید جمال الدین کے اور بیتون کے اصول معتمدہ سے ساتھ تصغیر کے اور ترجمہ بھی کے اور ایک نسخہ مین ساتھ زبر ہمزہ اور جزم بے کے ہے اور
جائز ہے زیر اسکا بھی اس حدیث مین بڑی فضیلت ہے فقرا و صحابہ کی اور رغبت دلاتی اسمین انکی تعظیم اور تکریم کرنیکی اور رعایت خاطر انکی کی سے
ہلال خوش باش کان سلطان دین ملہ بر درویشان مسکینان جہر صہیب صہیب بن سنان رومی ہین یعنی غلام آزاد عبداللہ بن جدعان تیمی کے ہین کنیت انکی

تھی ابو یحیی مکان انکے تھے زمین موصل مین درمیان دجلہ و فرات کے پس لوٹا رومیون نے اسکو اور قیدی میں پکڑ لیگئے انکو اور یہ لڑکے تھے خورد سال پس نشاء ہوئے روم کے پھر خرید انکو رومیون سے قبیلہ کلب نے پھر لائے کلب انکو مکہ مین پس خریدا انکو عبداللہ بن جدعان نے اور آزاد کرد یا انکو پس رہے یہ انکے ساتھ یہان تک کہ مرا وہ اور بعضے کہتے ہین کہ جب بچہ ہوئے یہ روم مین اور عقل آئی انکو تو بھاگ آئے پاس سے اور آئے مکہ میں اور ہم قسم ہوئے عبداللہ بن جدعان کے اور اسلام لائے یہ ابتدا اسلام میں بیچ مکے کہتے ہین کہ وہ اور عمار بن یاسر مسلمان ہوئے ایک دن میں اس حال مین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دار ارقم مین تھے بعد کچھ اوپر تیس شخصون کے اور تھے یہ ان ضعیفون مین سے کہ عذاب دیے جاتے تھے اللہ کی راہ مین بیچ مکہ کے پھر ہجرت کی انھونے طرف مدینے کے اور نازل ہوئی انکے حق مین یہ آیت وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْرِي نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللّٰہِ اور مرے یہ سن اڑتیس ہجری مین بیچ مدینے کے ستر برس کی عمر مین اور دفن کیے گئے بقیع مین اور ابو سفیان کا حال آگے مذکور ہوگا انشاء اللہ تعالی ۔ وَعَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اٰیَۃُ الْاِیْمَانِ حُبُّ الْاَنْصَارِ وَاٰیَۃُ النِّفَاقِ بُغْضُ الْاَنْصَارِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے انس سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا نشانی ایمان کی یعنی کمال ایمان کی محبت انصار کی ہے یعنی اصحاب کی اور نشانی نفاق کی دشمنی انصار کی ہے نقل کی یہ بخاری او مسلم نے ف ح ع انصار جمع ناصر کی اور یا نصیر کی اور مراد نصرت یعنی مدد کرنیوالے آنحضرت کے ہین اور انصار دو قبیلے ہین اوس اور خزرج کہ دو بھائی تھے کہ انصار اولاد انکی ہین اور انکے درمیان مین ایکسو بیس برس تک جنگ و عداوت تھی اور ساتھ علاقہ اسلام و توحید کے عداوت مبدل ساتھ محبت کے ہوئی اور آنحضرت نے انکا لقب انصار رکھا کہ ساتھ اسکے مشہور و ممتاز ہوئے اور بعد انکے انکی اولاد و موالی پر یہ نام باقی رہا اور انکی تعریف قرآن مین موجود ہے اور یہ وجہ پایا انھون نے بسبب ٹھکانا دینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور مدد کرنی انکی آنحضرت کے موجب عداوت کفار عرب و عجم کی ہوئی ساتھ انکے پس ضرور ہوئی یہ بات کہ محبت انکی علامت ایمان کی ہوئی اور عداوت انکی علامت کفر و نفاق کی اور کمال محبت انکی موجب کمال ایمان کی اور نقصان محبت انکی موجب نقصان ایمان کی اور اگر بسبب مدد کرنے انکے کے عداوت رکھی تو یقین ہے کہ موجب کفر حقیقی کے ہوگی ۔ وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الْاَنْصَارُ لَا یُحِبُّھُمْ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا یُبْغِضُھُمْ اِلَّا مُنَافِقٌ فَمَنْ اَحَبَّھُمْ اَحَبَّہُ اللّٰہُ وَمَنْ اَبْغَضَھُمْ اَبْغَضَہُ اللّٰہُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت کی براء بن عازب انصاری نے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے انصار نہین دوست رکھتا انکو مگر مومن یعنی کامل اور نہین بغض رکھتا انسے مگر منافق یعنی منافق حقیقی یا مجازی اور وہ فاسق ہے مشابہ منافق کے پس جو کوئی دوست رکھے انصار کو دوست رکھیگا اسکو اللہ اور جو شخص دشمن رکھے انکو دشمن رکھیگا اسکو اللہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ۔ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ اِنَّ نَاسًا مِّنَ الْاَنْصَارِ قَالُوْا حِیْنَ اَفَاءَ اللّٰہُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مِنْ اَمْوَالِ ھَوَازِنَ مَا اَفَاءَ فَطَفِقَ یُعْطِیْ رِجَالًا مِّنْ قُرَیْشٍ الْمِائَۃَ مِنَ الْاِبِلِ فَقَالُوْا یَغْفِرُ اللّٰہُ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُعْطِیْ قُرَیْشًا وَیَدَعُنَا وَسُیُوْفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِھِمْ فَحُدِّثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمَقَالَتِھِمْ فَاَرْسَلَ اِلَی الْاَنْصَارِ فَجَمَعَھُمْ فِیْ قُبَّۃٍ مِّنْ اَدَمٍ وَلَمْ یَدْعُ مَعَھُمْ اَحَدًا غَیْرَھُمْ فَلَمَّا اجْتَمَعُوْا جَاءَھُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا حَدِیْثٌ بَلَغَنِیْ عَنْکُمْ فَقَالَ فُقَھَاؤُھُمْ اَمَّا ذَوُوْا رَاْیِنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَلَمْ یَقُوْلُوْا شَیْئًا وَاَمَّا اُنَاسٌ مِّنَّا حَدِیْثَۃٌ اَسْنَانُھُمْ قَالُوْا یَغْفِرُ اللّٰہُ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُعْطِیْ قُرَیْشًا وَیَدَعُ الْاَنْصَارَ وَسُیُوْفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِھِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ اُعْطِیْ رِجَالًا حَدِیْثِیْ عَھْدٍ بِکُفْرٍ اَتَاَلَّفُھُمْ اَمَا تَرْضَوْنَ اَنْ یَّذْھَبَ النَّاسُ بِالْاَمْوَالِ وَتَرْجِعُوْنَ اِلٰی رِحَالِکُمْ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالُوْا بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَدْ رَضِیْنَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے انس سے کہ کہا تحقیق بعضے آدمیون نے انصار مین سے کہا جس وقت کہ غنیمت دی اللہ نے اپنے رسول کو اموال ہوازن سے کہ نام ایک قبیلہ مشہور کا ہے وہ چیز کہ دی ف ح اس عبارت مین اشارہ ہے کثرت اس اموال پر اسلیے کہ غنیمت

جو حاصل ہوئی اس قبیلہ سے بہت تھی چنانچہ روایتون مین آیا ہی کہ چھ ہزار بندے تھے اور چوبیس ہزار اونٹ اور چار ہزار اوقیہ چاندی کہ اوقیہ
چالیس درہم کا ہوتا ہی اور کچھ اوپر چالیس ہزار بکریان تھین اور ایک روایت مین آیا ہی کہ کثرت بکریون کی خارج از حصر تھی ترجمہ پس شروع کیا دینا تقتیم
ایک شخصون کو قریش مین سو سو اونٹ کا ف ح ع اور وہ مکہ کے رہنے والے تھے اور تھے نو مسلم کہ فتح مکہ مین اسلام لائے تھے اور ہنوز ایمان نے انکے دلون
مین قرار نہ پکڑا تھا اور انکو مولفۃ القلوب کہتے ہین پس انکو حضرت نے دینا شروع کیا سو سو اونٹ واسطے تالیف قلوب کے کہ الفت اسلام کی انکو پیدا ہو اور
انھین ابو سفیان والد معاویہ کے بھی تھے اور دیتے تھے صادقین کو مہاجرین اور انصار سے سو سو سے کم اور تقسیم جعرانہ مین ہوئی وقت پھرنے حضرت کے
طائف سے ترجمہ پس کہا ایک جماعت نے انصار مین سے کہ بخشے خدا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیتے ہین قریش کو یعنی بہت کچھ اور ترک کرتے ہین ہمکو یعنی نہین دیتے ہین
ہمکو بہت اور تلوارین ہماری یعنی جماعت انصار کی ٹپکتی ہین انکے خونون سے ف ح ع یعنی ٹپکتے ہین خون قریش کے ہماری تلوارون سے بسبب لڑنیکے انکے
اسلام لانیکے لیے اور یہ کہا انھون نے گمان اسکے کہ آنحضرت رعایت کرتے ہین اپنی قوم کی قریش مین سے ت پس خبر دی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کو انصار کی گفتگو کی یعنی آنحضرت کو خبر پہونچائی لوگون نے کہ یعنی انصار یون کہتے ہین پس کسیکو بھیجا آنحضرت نے انصار کے پاس اور جمع کیا انکو ایک
خیمہ کے کہ بنا ہوا تھا چمڑے سے اور نہ بلایا ساتھ انکے کسیکو سوائے انکے پس جب جمع ہوئے انصار آئے انکے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس کہا حضرت نے
کیا ہی یہ بات کہ پہونچی ہی مجکو تمھاری جانب سے پس کہا دانایون اور علما انکے نے ایے عقلمند ون ہمارے نے یا رسول اللہ پس نہین کہا ہی کچھ یعنی
ان باتون مین سے اور ایسے کتنے ایک لوگون نے ہم مین سے کہ نئے ہین سن انکے یعنی نو عمر و نوجوان ہین کہا کہ بخشے اللہ رسول خدا صلعم کو کہ دیتے ہین
قریش کو اور چھوڑتے ہین انصار کو اور تلوارین ہماری ٹپکتی ہین انکے خونون سے پس فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ بلا شبہہ دیتا ہون مین یعنی اس مال
میں کتنے ایک شخصون کو کہ جدید العہد ہین ساتھ کفر کے یعنی نو مسلم ہین طلب کرتا ہون مین الفت انکی اسلام سے یعنی بسبب اس مال کے انکو اور نرم کرنے کے لیے
دیتا ہون کیا نہین راضی ہوتم اے انصار اس سے کہ مال لیجاوین لوگ یعنی غیر تمھارے مولفۃ القلوب اور پھر و تم طرف مکانون اپنے کے مدینہ مین ساتھ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا انھون نے یا رسول اللہ بتحقیق راضی ہوئے ہم نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع کیا خوب کہا ہی کسی نے بیت رضینا
قسمۃ الجبار فینا ＊ لنا علم وللاعداء مال ＊ فان المال یفنی عن قریب ＊ وان العلم باق لا یزال ＊ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِّنَ الْاَنْصَارِ وَلَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِیًا وَسَلَكَتِ الْاَنْصَارُ وَادِیًا
اَوْ شِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِیَ الْاَنْصَارِ وَشِعْبَهَا الْاَنْصَارُ شِعَارٌ وَالنَّاسُ دِثَارٌ اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِیْ اَثَرَةً فَاصْبِرُوْا حَتّٰی تَلْقَوْنِیْ عَلَی الْحَوْضِ رواہ البخاری

اور روایت ہی ابو ہریرہ رض سے کہا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر نہ ہوتی ہجرت تو البتہ ہوتا مین ایک شخص انصار سے ف ح ع نہین مراد اس سے
انتقال نسب ولادی سے اسلیے کہ وہ حرام ہی معنے النسب آنحضرت کا افضل ہی بہر تقدیر سب نسبون مین بلکہ مراد اس سے نسبت بلادی ہی اور نیز اسلیے ہین کہ
اگر نہوتی ہجرت دینی اور نہ ہوتے نسبت اسکی دینی کہ نہین گنجایش رکھتا ہی مجکو ترک کرنا اسکا اسلیے کہ ہجرت ایسی عبادت ہی کہ حکم کیا گیا تھا میں ساتھ اسکے تو
تو البتہ منتسب ہوتا مین طرف دار تمھارے کے اور پھرتا اس نام سے طرف اسم تمھارے کے حاصل یہ کہ اگر نہوتا شرف نسبت ہجرت کا اور فضیلت اسکی تو انتساب
کرتا مین ساتھ انصار کے اور دیار انکے کے اور انتقال کرتا میں نام مہاجرین سے طرف اسم انصار کے اسمین بیان ہی اکرام انصار کا اور فضیلت نسبت کا
اور باوجود اسکے اسمین اشارہ ہی اوپر افضلیت ہجرت کے اور بزرگی رتبہ مہاجرین کے اسلیے کہ انھون نے چھوڑا وطن اور اہل اور اولاد اپنی خدا اور رسول کی محبت
مین اور نصرت اور ایثار فضیلت کامل ہی ولیکن ساکن تھے انصار اپنے وطن اور قبیلہ اور قرابتیون مین پس بعد ہجرت کے فضیلت نصرت کی ہی اور بعد
مہاجرین کے انصار کی اور بعضون نے کہا کہ مراد یہ ہی کہ مین ممتاز نہین ہوتا انصار سے مگر بسبب فضیلت ہجرت کے اور اگر ہجرت نہ تھی تو ایک انمین سے ہوتا مین

اور سہارا ہوا اور شامل انکے ہو تمام مرتبہ مین اور اسمین نہایت تواضع حضرت کی اور رفعت منزلت انصار کی ہے ترجمہ اگر چلین لوگ ایک وادی یعنی راہ مین یا معنوی مراد ہے
چلین انصار اور راہ مین یا فرمایا شعب یعنی درہ پہاڑ مین تو چلون مین وادی انصار مین یا شعب انصار کی یعنی فرع اور تشبیہ دونون مین چلنا تمام
لوگون کی راہ مین کا وادی اور درہ یعنی کھاڑ کہ میان دو پہاڑون اور ٹیلون کے ہیچ اسکی اور دیہ ہے اور شعب درہ ہے پہاڑ مین اور مراد
پہاڑ کے اور مراد یہ ہے کہ حجاز کی زمین مین وادی اور شعب بہت تھے ہین جب رئیس کسی شعب مین چلتا ہے تو اسکی قوم بھی اسکے پیچھے پیچھے چلتی ہے یہان تک
پہونچے وکثری پر پس فرمایا کہ اگر انصار کسی راہ مین چلین اور لوگ اور راہون مین تو مین اسی راہ مین چلون جس مین انصار چلین یہان ہے کمال عنایت انکی
حال پر اور دوسری وجہ اسمین یہ ہے کہ مراد وادی اور شعب سے رای اور مذہب ہے یعنی اگر اختلاف کرین لوگ اور مذہب مین تو اختیار کرونگا مین انصار کی رائے
و مذہب کو اور موافق ہون مین ساتھ انکے مقصود جس موافقت اور اتفاق ہے ساتھ انکے بسبب اسکے کہ ملاحظہ کیا انکے حسن فعل اور اچھی خدمتگاری کو نہ یہ مراد ہے کہ
اتباع انکا کرون اور محتاج ہون انکا اسلیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم متبوع مطلق ہین اور سب تابع انکے ہین انصار بمنزلہ شعار کے ہین اور باقی لوگ بمنزلہ دثار کے
ف شعار شین کے زیر سے کپڑا اندر کا کہ متصل ہے ساتھ بدن کے اور شعر یعنی بدن کے بالون کے ہوتا ہے اور دثار دال کے زیر سے کپڑا باہر کا کہ شعار کے اوپر پہنا جاتا ہے جیسے
چادر اور مانند اسکے کے تشبیہ دی انصار کو ساتھ شعار کے بسبب راسخ ہونے صداقت انکی کے اور خلوص محبت انکی کے اور معنی یہ ہین کہ انصار بہت قریب ہین
میرے سب لوگون مین باعتبار مرتبہ و منزلت کے تحقیق تم اے انصار دیکھوگے پیچھے میرے ترجیح اور اختیار کرنا لوگون کا پس صبر کرنا تم یہان تک کہ ملو تم
مجھے حوض پر نقل کی بخاری نے اثرہ ساتھ ہمزہ اور ث مثلثہ کے اور ساتھ پیش ہمزہ اور جزم مثلثہ کے اور ساتھ زیر ہمزہ کے بھی اسم ہے ایثار
سے بمعنی اختیار کرینگے یعنی لوگ اپنے تئین ترجیح دینگے اور مقدم رکھینگے تم پر اور آپ امراء ہونگے اور وہ لوگ کہ کم رتبہ ہین تم سے بالاتر اور زائد تر ہونگے
بسبب سلطنت کے اور بلا شبہ یون ہی واقع ہوا جو کچھ کہ خبر دی تھی انکی مخبر صادق نے خصوصاً امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ مین اور اور بعضے صوبون مین
بنی امیہ غالب آئے یا یہ معنی ہین کہ امراء آپ ہی غنیمت وغیرہ لے لیا کرینگے اور اپنے تئین ترجیح فضیلت دینگے تم پر یا تم سے کم رتبہ کو تم پر فضیلت دینگے پس صبر
کرنا تم اس ایثار پر یہان تک کہ ملو تم مجھے حوض کوثر پر یعنی پس اسوقت جبر نقصان تمھاری خاطر شکستہ کا ہو جائیگا کہ میری زیارت
اور وہان کی نعمتون سے مسرور ہوگے اور یہ بشارت ہے انکے لیے ساتھ داخل ہونے جنت کے بدلے مین انکے صبر کے اور آیا ہے کہ بعضے انصار
نے پاس معاویہ کے امارت کے زمانہ مین یعنی مہاجرین کی شکایت لیکر آئے پس کچھ تدبیر نکی انھون نے اسکی پس کہا انصاری نے کہ سچ فرمایا پیغمبر خدا نے تم
کہ دیکھوگے تم پیچھے میرے اثرہ یعنی اختیار و ترجیح کو کہا معاویہ نے کہ تمکو کیا حکم کیا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا صبر کرنیکا معاویہ نے
کہا پس صبر کرو تم کہ تمکو حکم فرمایا ہے اسکا وَعَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَقَالَ مَنْ دَخَلَ دَارَ أَبِي سُفْيَانَ
فَهُوَ آمِنٌ وَمَنْ أَلْقَى السِّلَاحَ فَهُوَ آمِنٌ فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ أَمَّا الرَّجُلُ فَقَدْ أَخَذَتْهُ رَأْفَةٌ بِعَشِيرَتِهِ وَرَغْبَةٌ فِي قَرْيَتِهِ وَنَزَلَ الْوَحْيُ
عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُمْ أَمَّا الرَّجُلُ فَقَدْ أَخَذَتْهُ رَأْفَةٌ بِعَشِيرَتِهِ وَرَغْبَةٌ فِي قَرْيَتِهِ كَلَّا إِنِّي عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُولُهُ
هَاجَرْتُ إِلَى اللّٰهِ وَإِلَيْكُمْ فَالْمَحْيَا مَحْيَاكُمْ وَالْمَمَاتُ مَمَاتُكُمْ قَالُوا وَاللّٰهِ مَا قُلْنَا إِلَّا ضِنًّا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ قَالَ
فَإِنَّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ يُصَدِّقَانِكُمْ وَيَعْذِرَانِكُمْ رواہ مسلم اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ کہا تھے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
دن فتح مکہ کے پس فرمایا آپ نے جو شخص کہ داخل ہوا ابو سفیان کے گھر مین پس وہ امن مین ہے ف آیا ہے کہ جب ابو سفیان مسلمان ہوئے
تو عباس نے کہا یا رسول اللہ یہ ایک شخص ہے کہ دوست رکھتا ہے فخر و بزرگی کو پس مقرر کیجیے اسکے لیے ایک چیز کہ اس سے مفتخر ہو
پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ داخل ہوا ابو سفیان کے گھر مین الخ اور یہ بھی کہتے ہین کہ ابو سفیان نے

بیچ ایام ایذا رسانی قریش کے آنحضرت کو پناہ دیا تھا لے آیا تھا آنکو اپنے گھر مین پس یہ مکافات اسکی تھی آنحضرت کی طرف سے ابو سفیان کے لیے اور
ابو سفیان بیٹا صخر کا بیٹا حرب کا قریشی والد معاویہ کا پیدا ہوا دس برس پہلے سال فیل کے اور تھا اشراف قریش سے ایام جاہلیت مین اسلام لائے روز
فتح مکہ کے اور تھا مولفۃ القلوب سے اور حاضر ہوا جنگ حنین مین اور دیے اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سو اونٹ اور چالیس اوقیہ بیچ جملہ مولفۃ القلوب کے اور
پھوٹی آنکھ اسکی روز طائف کے پس ہمیشہ کانے رہے روز یرموک تک پھر لگا انکی دوسری آنکھ مین پتھر پس وہ بھی پھوٹ گئی اور مرے وہ سنہ چونتیس مین
بیچ مدینہ کے اور دفن کیے گئے بقیع مین ترجمہ جو کوئی کہ مشرکون مین سے ڈالدے ہتیار پس وہ بھی امان مین ہے پس کہا انصار نے یعنی بعضے انصار نے پیغمبر
یعنی آنحضرت کو پکڑا ہے اسکو مہربانی نے اپنی قوم پر اور میل اور رغبت نے اپنے بستی والون یعنی اہل مکہ مین بحکم جبلت بشریہ کے ف ہر نبی انصار نے دیکھی عنایت
و رعایت آنحضرت کی بہ نسبت ابو سفیان کے کہ نہایت عداوت رکھتا تھا پہلے حضرت سے اور اب انکے حق مین ایسا کچھ فرمایا متحیر ہوئے اور تعجب کیا اور از روے
غیرت اور سادگی کے کلام مذکور کیا ت اور اتری وحی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ انصار ایسا ایسا کچھ کہتے ہین فرمایا آنحضرت نے انصار سے کہ کہا تم نے
ایسے یہ شخص پکڑا اسکو مہربانی نے اپنی قوم پر اور رغبت یعنی محبت نے اپنی بستی والون میں ایسا نہ کہو اور ایسا نہیں ہے ف ہر یعنی نہین ہے امر ایسا کہ جیسا
تمہارے وہم مین آیا کہ مین اقامت کرونگا مکہ مین اسلیے کہ ہجرت میری طرف مدینہ کے خالص اللہ ہی کے لیے ہوئی جیسا کہ بیان کیا اسکو ساتھ قول اپنے کے
ت بلا شبہ مین بندہ اللہ کا ہون اور رسول اسکا ف ع یعنی ہونا میرا اس صفت پر مقتضی ہے اسکو کہ نہ عود کرون مین طرف اس شہر کے کہ چھوڑا مین نے اسکو
اللہ کے لیے اور نہ رغبت کرون مین اس شہر مین کہ ہجرت کی مین نے اس سے طرف اللہ کے ت ہجرت کی مین نے طرف اللہ کے یعنی طرف ثواب اسکے کے یا مامور بہ کے
اور طرف تمہارے ف ع یعنی طرف دیار تمہارے واسطے میل خاطر ہونے تمہاری کے طرف میرے اور طرف اور مہاجرین کے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے والذین تبوا
الدار والایمان من قبلہم یحبون من ہاجر الیہم اور خلاصہ اسکا یہ ہے کہ وقت ہجرت کرنے مین تھا طرف اللہ کے اور ہجرت کرنی ہوئی اپنی قوم کے ظلم سے طرف دار تمہارے کے
ت زندگانی میری یا جگہ زندگانی میرے کے زندگانی تمہاری یا جگہ زندگانی تمہاری کی ہے ف ح یعنی جدا نہین ہونگا مین تمسے نہ حیات مین اور نہ ممات
مین مین ساتھ تمہارے ہون اور تم ساتھ میرے خاطر اپنی جمع رکھو ت عرض کیا انصار نے قسم خدا کی نہین کہا ہمنے یعنی جو کچھ کہا مگر سبب بخل کرنے کے
ساتھ خدا کے یعنی ساتھ نعمت اور فضل اسکے کے ہم پر اور رسول اسکے کے ف ح یعنی غرض ہمسائگی و صحبت انکی نے اور غیرت کرنے اور روا نہ رکھنے
میل و محبت تمہاری کے ساتھ اور ونکے کہ مبادا عنایت اور محبت اور ہمسائگی اور صحبت انکی ہم سے جدا ہووین ہم اور غیرت ہماری ہے کہ ہم یہ نہین چاہتے ہیں کہ تو اور محبت
نہین چاہتا کہ ایک دم نظر محبوب کی غیرون پر پڑے بیت غیرتم ہا تو چنا نست کہ گہ وصلت و ہمدمی تو دیگر ان ہم حاصل ہے کہ مراد انکی یہ تھی کہ
تم جیسی نعمت اللہ نے ہمین دی اور آدمی مجبول ہے اقارب اور وطن کی محبت پر پس ڈرے ہم اس سے کہ مبادا ہم سے جدا ہو کر طرف انکے پس تحریک کی ہمنے آپ کو ساتھ
اس کلام کے اور آزمایا ہمنے آپ کو تو کہ کھل جاوے ہم پر مقصد پس نہین وارد ہوتا ہے اعتراض اسپر کہ کیونکر کہا انصار نے یہ قول باوجود فرمانے اللہ تعالی کے
لاتجعلوا دعاء الرسول بینکم کدعاء بعضکم بعضا یعنی مت مقرر کرو تم پکارنا رسول اللہ کا مانند پکارنے بعض تمہارے کے بعض کو ت فرمایا حضرت نے پس تحقیق اللہ اور
رسول اسکا تصدیق کرتے ہین تمہاری اور راست گو جانتے ہین تمکو اور قبول کرتے ہین عذر تمہارے نقل کی یہ مسلم نے وعن انس ان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم رای صبیانا و نساء مقبلین من عرس فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال اللہم انتم من احب الناس الی اللہم
انتم من احب الناس الی یعنی الانصار متفق علیہ اور روایت ہے انس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا لڑکون اور عورتون کو جو آتے تھے
پھرے ہوئے طعام شادی یا دعوت وغیرہ کسی پس کھڑے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی انکی راہ پر واسطے ملنے کے یا سبب خوشی انکی آنے کے پس کہا انکی طرف ساتھ
قول اپنے کے خداوندا تم محبوب ترین ہو لوگون مین سے طرف میرے خداوندا تم محبوب ترین ہو لوگون مین سے طرف میرے ف ح مکرر کہا اسکو

تاکید کے لئے اور بعضے نسخون مین الے اللہ ہی بجاے الی کے اور صحیح بخاری مین کہا کہ اسکو تین بار فرمایا اور یہ موید ہی روایت الے کی ترجمہ مراد رکھتے تھے آنحضرت ساتھ
قول اپنے کے انتم جماعت انصار کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ح اور معنی اللہم کے یا تو قسم کے ہین یا یہ معنی ہین اسکے کہ خداوند تو جانتا ہی میرے صدق کو
اُس چیز مین کہ کہتا ہون مین کہ جب دیکھا آنحضرتؐ نے اُس جماعت کو اور خوش ہوئے انکے دیکھنے سے اور جوش محبت ہوا خبر دی آنحضرتؐ نے انکی اور گواہ کیا حق سبحانہ
کو اسپر بسبب کمال عنایت اور مکرمت کے وَعَنْهُ قَالَ مَرَّ اَبُوْ بَكْرٍ وَالْعَبَّاسُ بِمَجْلِسٍ مِنْ مَجَالِسِ الْاَنْصَارِ وَهُمْ يَبْكُوْنَ فَقَالَ
مَا يُبْكِيْكُمْ قَالُوْا ذَكَرْنَا مَجْلِسَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَّا فَدَخَلَ اَحَدُهُمَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهُ بِذٰلِكَ
فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ عَصَبَ عَلٰى رَاْسِهِ حَاشِيَةَ بُرْدٍ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ وَلَمْ يَصْعَدْهُ بَعْدَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ فَحَمِدَ اللّٰهَ
وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اُوْصِيْكُمْ بِالْاَنْصَارِ فَاِنَّهُمْ كَرِشِيْ وَعَيْبَتِيْ وَقَدْ قَضَوُا الَّذِيْ عَلَيْهِمْ وَبَقِيَ الَّذِيْ لَهُمْ فَاقْبَلُوْا مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوْا عَنْ
مُسِيْئِهِمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور یہ بھی روایت ہی انس سے کہ کہا گزرے ابو بکرؓ اور عباسؓ ایک مجلس پر انصار کی مجلسون مین سے اسحال مین کہ اہل مجلس
رو رہے تھے یعنے آنحضرتؐ کے ایام مرض مین پس کہا ابو بکرؓ و عباسؓ نے کہ کس چیز نے رولایا تمکو یعنے کیون روتے ہو کہا انصار نے اس سبب سے روتے ہین ہم کہ
یاد کی ہمنے مجلس آنحضرتؐ کی بلنسبت اپنے پس گئے ایک انمین سے یعنے عباسؓ یا ابو بکرؓ آنحضرت کے پاس اور خبر دی آنحضرت کو انصار کے رونیکی بسبب
یاد آنے مجلس شریف کے پس باہر نکلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس حال مین کہ تحقیق باندھا تھا اپنے سر مبارک پر کنارہ چادر کا یعنے بہیئت عصابہ یعنے پٹی
کے واسطے دفع درد سر کے بسبب شدت تپ کے پس چڑھے آنحضرت منبر پر یعنے خطبہ پڑھنے کے لیے اور نہ چڑھے منبر پر اور نہ پڑھا خطبہ بعد اس دن کے یعنے آخری خطبہ تھا
پس حمد کی اللہ کی یعنے شکر کیا اسکی نعمتون کا اور ثنا کی اسپر یعنے کامل بہر فرمایا آنحضرت نے وصیت کرتا ہون مین تمکو اے لوگو یا مہاجرو ساتھ رعایت اور حمایت کے
احسان کرنیکی انصار پر اسلیے کہ وہ شکنبہ اور جامہ دانی میری ہین ف ح ع کرش ساتھ زبر کاف اور زیر رے کے اور بروزن کتف کے اور ایک نسخہ مین ساتھ فتح ر کے
شکنبہ گائے بیل وغیرہ کا مانند معدے کے آدمی کے لیے یعنے اوجھ اور عیبہ ساتھ زبر عین مہملہ اور جزم ی اور زبر ب کے جامہ دان کہ اسکو بقچہ کہتے ہین اور مراد یہ ہے کہ
انصار دوست درونی اور محل سر اور امانت اور اعتماد میرے کے ہین تمام امور مین ان چیزون کے ساتھ مشابہت اسلیے دی کہ گائے بیل وغیرہ جمع کرتے ہین چارہ
اپنا اوجھ مین اور لوگ رکھتے ہین کپڑے اپنے جامہ دانی مین اور عرب کنایہ کرتے ہین قلب و سینہ سے ساتھ عیبہ کے اور کرش بمعنی عیال مرد اور اولاد چھوٹی اور
جماعت کے بھی آیا ہی اور حمل کرنا اس معنی پر بھی درست ہی یعنے انصار جماعت میری اور اصحاب کبیر ہین اور بمنزلہ عیال اور اولاد چھوٹی میری کی ہین کہ محل شفقت
اور مہربانی اور غمخواری کے اکثر ہوتے ہین ت اور تحقیق ادا کیا انھون نے اُس حق کو کہ انپر تھا ف ح ع یعنے مدد کرنی اور خیر خواہی و صرف مال حاصل یہ کہ پورا
کیا انھون نے اس عہد کو کہ کیا تھا لیلۃ العقبہ مین ساتھ اور نیز اس آیت کے اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ یعنے اللہ نے
خرید لیا مومنون سے انکی جانون اور مالون کو بعوض اسکے کہ انکے لیے جنت ہو کہ بیعت کی انھون نے کہ ہم مدد کرینگے نبی صلعم کی اور اللہ تعالی کی طرف سے
وعدہ جنت ملنے کا ہوا تھا پس فرماتے ہین پورا کیا انھون نے وعدہ اپنا کہ مدد کما حقہ کی ت اور باقی رہا جو کچھ کہ انکے لیے ہی خدا کے نزدیک یعنے ثواب آخرت
اور داخل کرنا بہشت مین پس قبول کرو انکے نیک کارون سے یعنے عذر اگر پیش کرین وہ اس بات مین کہ صادر ہوئی انسے اور در گزر کرو انکے
بدکارون کے کاموں سے کہ صادر ہوا انسے یعنے اگر صادر ہون عذر سے نقل کی یہ بخاری نے وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ حَتّٰى جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ النَّاسَ يَكْثُرُوْنَ وَيَقِلُّ الْاَنْصَارُ حَتّٰى يَكُوْنُوْا فِي النَّاسِ
بِمَنْزِلَةِ الْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ فَمَنْ وَلِيَ مِنْكُمْ شَيْئًا يَضُرُّ فِيْهِ قَوْمًا وَيَنْفَعُ فِيْهِ آخَرِيْنَ فَلْيَقْبَلْ مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَلْيَتَجَاوَزْ عَنْ مُسِيْئِهِمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہی ابن عباسؓ سے کہ کہا نکلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنے حجرہ سے اپنی اس بیماری مین کہ وفات پائی اُسمین یہانتک کہ بیٹھے منبر پر پس حمد کی اللہ کی

اور ثنا کہی اسپر پھر کہا اسپر بعد حمد و ثنا کے جانو کہ لوگ یعنے مسلمان بہت ہونگے یعنے روز بروز بڑھتے جاوینگے اور ہر طرف سے ہجرت کرکر آوینگے اپنے اپنے وطن
چھوڑ کر اور کم ہونگے انصار ف ۔ اسلیے کہ یہاں اپنا نہین رکھتے کیونکہ انصار عبارت اُس جماعت صحابہ سے ہی کہ جگہ دی آنحضرتؐ کو اور مدد کی انکی اور مسلمانون کی
اور یہ ایک چیز ہی ہو چکنے والی جو مرا پھر وہ کہان اور یہ بات مہاجرین مین کہ مکہ سے ہمراہ آنحضرتؐ کے آئے قائم ہی پس ظاہر یہ ہی کہ یہ خبر دینی غیب کی ہی آنحضرتؐ
کی طرف سے ساتھ کثرت مہاجرین کے اور اولاد انکی کے اور فراخی انکے کے شہرون مین اور ٹھہرنے اور ملک گیری کرنے انکی سے بخلاف انصار کے کہ کم ہوگا وجود انکا اور
نہین باقی رہینگے وہ اور بلاشبہہ واقع ہوا جو کچھ کہ خبر دی تھی انکے مخبر صادق نے کہ کم ہوگا وجود انصار کا تا یہان تک کہ ہونگے لوگون مین بمنزلہ نمک کے
طعام مین ف ۔ اس تشبیہ مین بیان ہی قلت انصار کا اور بھی اشارہ ہی انکی تعریف کی طرف کہ جیسا نمک طعام کو سنوار دیتا ہی ویسا ہی وجود انصار کا سنوار دینے والا
اہل اسلام کا ہوگا تب پس جو شخص کہ حاکم ہو تم مین سے یعنے اے مہاجرون مثلاً کسی چیز کا کہ ضرر پہونچاوے اسمین کسی قوم کو یعنے بدکارون کو اور نفع پہونچاوے
اسمین اور قوم کو یعنے نیک کارون کو پس چاہیے کہ قبول کرے وہ حاکم انکے نیک کار سے یعنے نیکی انکی اور چاہیے کہ درگذر کرے انکے بدکار سے یعنے انکی بدی
نقل کی یہ بخاری نے وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَلِأَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ وَلِأَبْنَاءِ أَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی زید بن ارقم سے کہا کہ فرمایا یعنے دعا کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یا الٰہی بخش واسطے انصار کے اور واسطے بیٹون
انصار کے اور واسطے پوتون انصار کے نقل کی یہ مسلم نے ف ۔ پہلے درجہ کے صحابہ ہوئے اور دوسرے درجہ کے تابعین اور تیسرے درجہ کے تبع تابعین
پس دعا کی تین قرون کے لیے کہ جو خیر القرون ہین اور بعید نہین ہی کہ مراد انکے بیٹے در بیٹے ہون واسطون کر قیامت تک بلکہ اگر ابناء کو اوپر
معنی اولاد کے حمل کرین تو بھی دور نہین یعنے اس صورت مین بیٹیان وغیرہ بھی داخل ہو جاینگے وَعَنْ أَبِي أُسَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ دُورِ الْأَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ ثُمَّ بَنُو عَبْدِ الْأَشْهَلِ ثُمَّ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ ثُمَّ بَنُو سَاعِدَةَ وَفِي
كُلِّ دُورِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی اسید سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بہترین گھر انصار کے یعنے افضل
قبایل انکے کے بنو نجار ہین پھر بنو عبد الاشہل پھر بنو الحارث بن خزرج پھر بنو ساعدہ اور بیچ تمام قبیلون انصار کے بھلائی ہی نقل کی بخاری
اور مسلم نے ف ۔ یعنے سب افضل ہین بنسبت اہل مدینہ کے اور یہ تعمیم بعد تخصیص کے ہی اور عسقلانی نے کہا کہ خیر اول بمعنی افضل کے ہی اور خیر دوسرا
بمعنی فضل کے یعنے خیر حاصل ہی تمام انصار مین اگرچہ متفاوت ہین مراتب انکے اور مراد بہترین گھر انصار کے سے بہترین قبایل انکے ہین اور ہر قبیلہ
رہتا تھا ایک ایک محلہ مین پس نام رکھا گیا وہ محلہ دار بنی فلان چنانچہ اسلیے آیا ہی بہت سی روایتون مین بنو فلان بغیر ذکر دار کے
لکھا ہی علما نے کہ بزرگی دینی انکی بقدر سبقت انکی کے ہی اسلام مین اور اسمین دلیل ہی اوپر جائز ہونے تفضیل قبائل اور اشخاص کے
بغیر عداوت وخواہش نفسانی کے اور نہین ہوگی یہ غیبت وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا
وَالزُّبَيْرَ وَالْمِقْدَادَ وَفِي رِوَايَةٍ وَأَبَا مَرْثَدٍ بَدَلَ الْمِقْدَادِ فَقَالَ انْطَلِقُوا حَتَّى تَأْتُوا رَوْضَةَ خَاخٍ فَإِنَّ بِهَا
ظَعِينَةً مَعَهَا كِتَابٌ فَخُذُوهُ مِنْهَا فَانْطَلَقْنَا تَعَادَى بِنَا خَيْلُنَا حَتَّى أَتَيْنَا إِلَى الرَّوْضَةِ فَإِذَا نَحْنُ بِالظَّعِينَةِ فَقُلْنَا
أَخْرِجِي الْكِتَابَ فَقَالَتْ مَا مَعِي مِنْ كِتَابٍ فَقُلْنَا لَتُخْرِجِنَّ الْكِتَابَ أَوْ لَتُلْقِيَنَّ الثِّيَابَ فَأَخْرَجَتْهُ مِنْ عِقَاصِهَا
فَأَتَيْنَا بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا فِيهِ مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى نَاسٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ يُخْبِرُهُمْ
بِبَعْضِ أَمْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا حَاطِبُ مَا هٰذَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ
لَا تَعْجَلْ عَلَيَّ إِنِّي كُنْتُ امْرَأً مُلْصَقًا فِي قُرَيْشٍ وَلَمْ أَكُنْ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَكَانَ مَنْ مَعَكَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ لَهُمْ قَرَابَاتٌ يَحْمُونَ بِهَا

... هُم بِمَكَّةَ فَأَحْبَبْتُ إِذْ فَاتَنِي ذَلِكَ مِنَ النَّسَبِ فِيهِمْ أَنْ أَتَّخِذَ فِيهِمْ يَدًا يَحْمُونَ بِهَا قَرَابَتِي وَمَا فَعَلْتُ كُفْرًا وَلَا ارْتِدَادًا عَنْ دِينِي وَلَا رِضًى بِالْكُفْرِ بَعْدَ الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ قَدْ صَدَقَكُمْ فَقَالَ عُمَرُ دَعْنِي يَا رَسُولَ اللهِ أَضْرِبْ عُنُقَ هَذَا الْمُنَافِقِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللهَ اطَّلَعَ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ وَجَبَتْ لَكُمُ الْجَنَّةُ وَفِي رِوَايَةٍ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت کی ہے علی رضی اللہ عنہ نے کہا
بھیجا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور زبیر کو اور مقداد کو اور ایک روایت میں ہے وابا المرثد بدلے والمقداد کے یعنے بھیجا ابو مرثد کا مذکور
بدلے ہے مقداد کے ف ع مقداد بیٹے عمرو کندی کے ہیں اور پہلے ہیں اسلام میں اور مرے جرف میں کہ تین کوس ہے مدینہ سے اور انکو لوگون نے
لاکر بقیع میں دفن کیا سن تینتیس میں اور وہ ستر برس کے تھے اور ابو مرثد بیٹے حصین غنوی کے حاضر ہوئے بدر میں وہ بھی اور انکا بیٹا بھی یعنے مرثد
اور بابو مرثد اور ابو مرثد کبار صحابہ سے ہیں کہا محمد بن سعد نے کہ حاضر ہوئے بدر میں اور احد میں اور خندق میں اور تمام جہادون میں ساتھ رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کے اور مرے مدینہ میں حضرت ابو بکر رضہ کے خلافت میں چھاسٹھ برس کی عمر میں ترجمہ پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ
روانہ ہو تم یہان تک کہ پہونچو تم روضہ خاخ پر ف ع کہ نام ایک جگہ کا ہے درمیان مکہ اور مدینہ کے قریب مدینہ کے اور اصل میں روضہ باغ اور
سبزہ زار کو کہتے ہیں اور خاخ ساتھ خاء معجمتین کے شفتالو کو وہان درخت شفتالو کے بہت تھے ت اسلئے کہ روضہ خاخ میں ایک عورت ہے سوار اونٹ
پر کجاوے میں بیٹھی ہوئی اسکے پاس ایک خط ہے پس لے لینا وہ خط اُس سے ف ع نام اُس عورت کا سارہ تھا اور بعضون نے کہا وہ سارہ لونڈی آزاد
قریش کی تھی اور خط اُسکے پاس تھا اہل مدینہ کا مکہ والون کو لکھا تھا ت پس روانہ ہوئے ہم درحالیکہ جلدی کرتے تھے ساتھ ہمارے یعنے
دوڑتے تھے گھوڑے ہمارے یعنے گھوڑے دوڑا کر چلے یہان تک کہ پہونچے ہم روضہ خاخ تک پس ناگہان پہونچے ہم اس عورت پر پس کہا ہمنے
نکال تو اے عورت خط کو کہا اس عورت نے کہ نہیں ہے میرے پاس کوئی خط کہ نکالون میں پس کہا ہمنے کہ البتہ نکالے گی تو خط کو یا اوتار لینگے
ہم کپڑے یعنے خط نکالتی ہے تو نکال والا ننگا کر دینگے تجکو تو کہ حقیقت حال کھل جاوے پس نکالا اس عورت نے وہ خط اپنی چوٹی میں سے ف ع
اور روایت میں آیا ہے کہ اُسنے وہ خط اپنی کمر میں سے نکالا پس تطبیق اس روایت میں اور اس روایت میں یہ ہے کہ چوٹی اسکی دراز ہوگی کہ
اُسکی کمر تک پہونچتی ہوگی پس باندھا اُسنے وہ نامہ چوٹی میں اور اوپر سے دیا اسکو ا[illegible] ت پس لائے ہم اس خط کو پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس پس ناگہان اُسمین تھی یہ عبارت یہ خط حاطب بن ابی بلتعہ کی طرف سے ہے طرف لوگون مشرکین اہل مکہ کے درحالیکہ
خبر دیتا ہے حاطب مشرکین اہل مکہ کو ساتھ بعضے کامون پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ف ع اور وہ متوجہ ہونا آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کا تھا طرف اہل مکہ کے فتح کے لیے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ارادہ کا اخفا کیا تھا اور جملہ الے ناس من المشرکین
کلام راوی کے سے ہے ورالا حاطب نے یہ خط اہل مکہ کو انکی خوشآمد و استمالۃ قلوب کے لیے لکھا تھا پس اس عبارت سے کیونکر لکھے
کہ من حاطب الی ناس من المشرکین اور حاصل قصہ کا یہ ہے کہ آنحضرت بقصد فتح مکہ کے مدینہ سے نکل کر خیبر کی طرف متوجہ ہوئے تھے
او کسیکو اس حال کی حقیقت سے اطلاع نہ کی تھی اور یہ اس مکر و خداع کی قسم سے ہے کہ لڑائی فیما بین میں مباح ہے جیسے کہ کہا ہے حضرت
نظامی رحمہ نے سے سکندر کہ با شرقیان حرب داشت * در خیمہ گویند در غرب داشت * اور یہ حاطب بن ابی بلتعہ صحابی تھے انھوں نے
اہل مکہ کو یہ خبر لکھی اور حقیقت حال سے آگاہی دی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تمھارے اوپر آتے ہیں ہشیار رہنا پس اوتر
جبرئیل علیہ السلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس امر کی خبر دی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ خط منگا کر ملاحظہ کیا

ت پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اے حاطب کیا ہے یہ لکھنا تیرا اور خبر دینی تیری حقیقت حال سے پس کہا حاطب نے یا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم جلدی نہ کیجیے مجھ پر لیعنے بیچ حکم کرنے کے ساتھ کفر کے اور سر دینے کے اس عمل پر بلا شبہ میں ہوں ایک شخص چپٹایا گیا
قریش میں لیعنے حلیف لیعنے ہم قسم ہوا ہوں انکے اور نہیں ہوں میں خاص انہیں سے اور ہیں وہ لوگ کہ آپکے ساتھ ہیں مہاجرین سے جو
انکے لیے قرابت ہے اہل مکہ کے ساتھ نگہبانی کرتے ہیں وہ مشرک بہ سبب اس قرابت کے مال مہاجروں کے اور اہل و عیال انکے کے مکہ میں
پس چاہا میں نے کہ جب فوت ہوئی مجھکو قرابت نسب سے قریش میں یہ کہ کروں میں انکے حق میں ایسا کام کہ نگہبانی کریں وہ بہ سبب
اسکے میری قرابت کے کہ مکہ میں ہے ف ع ح کہا طیبی نے کہ گویوں صفتہ ہی یدا کی اور مراد ید سے ید النعام ہے یا قدرت لیعنے لوں میں اپنے
نعمت یا قدرت کو کہ حمایت کریں بہ سبب اسکے میری قرابت یا میری قرابتیوں کی لیعنے یہ امر کیا میں نے واسطے غرض و مصلحت اپنے
لوگوں کے کہ مکہ میں ہیں تو مشرک بسبب اس خوش آمد کے میرے لوگوں سے خبردار رہیں ت اور نہیں کیا میں نے یہ امر بسبب اسکے کہ میں
کافر و منافق ہوں کہ ایمان نہیں لایا میں اور نہ اسلیے کیا ہے کہ میں مرتد ہو گیا لیعنے بعد ایمان لانے کے کافر و منافق ہو گیا اور اپنے دین سے
نکل گیا اور نہ کیا ہے یہ بسبب راضی ہونے کے ساتھ کفر کے بعد اسلام کے کہ چاہتا ہوں میں نکلنا دین اسلام سے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے لیعنے خطاب کر کر صحابہ کو کہ حاطب نے بلا شبہ سچ کہا تم سے لیعنے حقیقت حال یہی ہے جو انہوں نے کہی پس کہا عمر نے کہ چھوڑو تم مجھکو یا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کہ ماروں میں گردن اس منافق کی ف ع اور یہ کہا عمر نے باوجود تصدیق کرنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے
اس حال میں کہ خطاب کیا انکے تصدیق عذر میں اسلیے کہ عمر دین میں بہت قوی تھے اور اسوقت میں بعضے لوگ تھے ہی ایسے کہ منسوب
تھے طرف نفاق کے پس انہوں نے گمان کیا کہ جسنے مخالفت کی امر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ وہ مستحق ہوا قتل کا لیکن یقین نہیں کیا
انہوں نے اسپر پس اسی لیے پروانگی چاہی انکے قتل کرنے کی اور اطلاق کیا انپر منافق ہونے کا اسلیے کہ شاید انہوں نے دل میں انکے
رکھا ہو خلاف ظاہر کے اور عذر مذکور کیا ہو کچھ تاویل کر کر انتہی حضرت شیخ نے کہا کہ شاید بیچ بیان کرنے اس قصہ کے تقدیم و تاخیر ہے
ورنہ کہنا عمر کا اسبات کو بعد تصدیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حاطب کے بعید ہے ت پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ تحقیق حاطب حاضر ہوا ہے بدر میں ف ح گویا کہ عمر نے کہا کہ کیا ہوا اگرچہ بدر میں حاضر ہوا پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے ت اور کیا چیز معلوم کروا دی تجکو حقیقت حال کی اور کیا جانے تو کہ وہ مستحق قتل کا ہے شاید کہ اللہ تعالے متوجہ ہوا ہو اوپر
اہل بدر کے اور نظر رحمت و مغفرت کی کی ہو طرف انکے پس فرمایا اللہ تعالے نے کرو جو کچھ چاہو کہ واجب ہوئی تمہارے لیے بہشت
ف ع کرو جو کچھ چاہو لیعنے اعمال صالحہ اور افعال نافلہ سے تھوڑے ہوں یا بہت واجب ہوئی لیعنے ثابت ہوئی یا واجب ہوئی بسبب
وعدہ کے کہا طیبی نے کہ معنی ترجی اور امید رکھنے کے راجع ہیں طرف عمر کے ورنہ یہ امر محقق تھا آنحضرت کے نزدیک اور اقرب
یہ ہے کہ لعل اسلیے فرمایا کہ تو اہل بدر اسپر اعتماد و تکیہ نکریں اور عمل سے باز نرہیں بسبب فرمانے اعملوا ما شئتم کے اسلیے کہ مراد
اس سے ظاہر کرنا کرم و عنایت کا ہے نہ رخصت دینی انکے لیے ہر فعل میں اور چھوڑ دینا کہ جو کچھ چاہیں سو کریں ت اور ایک
روایت میں ہے لیعنے بجائے فقد وجبت لکم الجنۃ کی فقد غفرت لکم ف ع لیعنے حق تعالے نے نظر رحمت و مغفرت کی کی انپر اور یہ
امید زیادہ ہے بہ نسبت جملہ سابق کے چنانچہ ظاہر ہے یہ بات اور کہا نووی نے کہ یہ حکم آخرت کا ہے اور اسپر دنیا میں حدود وغیرہ
متوجہ ہوگی چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسطح پر حد افترا کی قائم کی حالانکہ وہ بدری تھا اور اس حدیث میں معجزہ

ظاہر ہو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اور اسی سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جائز ہے پردہ دری جاسوسوں کی اور پڑھ لینا انکے خطوں کا اور یہ بھی اس سے معلوم ہوا
کہ جائز ہے پردہ دری مفسد کی جبکہ ہو اسمین مصلحت یا ہو پردہ پوشی مین مفسدہ انتہی اور حاطب کو مقصود اس لکھنے سے ایذا دینی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی دشمنی حالانکہ کفر لازم آتا انکی بہ نسبت بلکہ مقصود انکو رفع کرنا کفار کی ایذا کا تھا اپنے قرابتیون سے نگہبان اسکے کہ نہین ضرر کرتا
نبی صلعم کو اس خبر کو پہونچانا اور تصدیق کی انکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات پر اور قصور کیا انھون نے اپنے اجتہاد مین اس بات سے
کہ اخفا کیا اپنے امر کو اور نہین پوچھا انکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس فعل کے کرنے مین واللہ اعلم ترجمہ پس نازل کی خدای تعالے نے
بیچ زجر و منع کے اس فعل سے کہ کیا حاطب اور مانند اسکی نے یہ آیۃ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ یعنے اے ایمان والو
نہ پکڑو دوست میرے دشمنون کو یعنے جنکو مین دشمن رکھتا ہون اور اپنے دشمنون کو یعنے جو کہ دشمنی رکھتے ہین تسے اور وہ کافر ہین نقل کی
یہ بخاری اور مسلم نے ف ع اور بعد اسکے یہ ہے تُلْقُونَ إِلَيْهِم بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوا بِمَا جَاءَكُم مِّنَ الْحَقِّ يُخْرِجُونَ الرَّسُولَ وَإِيَّاكُمْ
أَن تُؤْمِنُوا بِاللَّهِ رَبِّكُمْ إِن كُنتُمْ خَرَجْتُمْ جِهَادًا فِي سَبِيلِي وَابْتِغَاءَ مَرْضَاتِي تُسِرُّونَ إِلَيْهِم بِالْمَوَدَّةِ وَأَنَا أَعْلَمُ بِمَا أَخْفَيْتُمْ
وَمَا أَعْلَنتُمْ وَمَن يَفْعَلْهُ مِنكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاءَ السَّبِيلِ إِن يَثْقَفُوكُمْ يَكُونُوا لَكُمْ أَعْدَاءً وَيَبْسُطُوا إِلَيْكُمْ أَيْدِيَهُمْ وَأَلْسِنَتَهُم
بِالسُّوءِ وَوَدُّوا لَوْ تَكْفُرُونَ لَن تَنفَعَكُمْ أَرْحَامُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَفْصِلُ بَيْنَكُمْ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ قَدْ
كَانَتْ لَكُمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِي إِبْرَاهِيمَ وَالَّذِينَ مَعَهُ إِذْ قَالُوا لِقَوْمِهِمْ إِنَّا بُرَآءُ مِنكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ آخر آیۃ تک اور خطاب عام کیا
اسلیے کہ داخل ہون اسمین حاطب جیسے اور بھی اور اسی لیے کہا گیا ہے العبرۃ بعموم اللفظ لا بخصوص السبب یعنے یہ قاعدہ ہے اصول کا کہ اعتبار عموم لفظ
کا ہے نہ خصوص سبب کا یعنے اگر آیۃ مثلاً ایک قصہ خاص یا شخص خاص کے لیے اوتری تو یہ نہین کہ وہ اسی کے لیے خاص ہو بلکہ سب کے حق مین اول
رہی ہے جو ویسا کریگا مصداق انکا ہو ویگا گویا اسیکے لیے وہ اوتری ہے تنبیہ اسی سے رد ہوا قول ان بزرگوں کا کہ جو کہتے ہین کہ یہ
آیتین تو بت پرستون کے لیے اوتری ہین بزرگون کے پجاریون کے حق مین کیون انکو بیان کرتے ہو پس وہ جاہل ہین اس قاعدہ
مذکورہ سے اور مقام سوچنے کا ہے اکثر آیتین اوتری ہین مومنین کے کفار کے حق مین پس کل کو کہینگے صاحب ایمان لانے کا اور کفر سے بچنیکا وہ بھی انہین
لوگون کے لیے حکم ہے ہمارے لیے نہین عیاذًا باللہ منہ بچا وے اللہ تعالے اس نفسانیت سے ہم سبکو اور راہ حق دکھا وے وَعَنْ رِفَاعَةَ
بْنِ رَافِعٍ قَالَ جَاءَ جِبْرِيلُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا تَعُدُّونَ أَهْلَ بَدْرٍ فِيكُمْ قَالَ مِنْ أَفْضَلِ
الْمُسْلِمِينَ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا قَالَ وَكَذَلِكَ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہے رفاعہ بن رافع سے کہ آئے جبرئیل پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کے کہا جبرئیل نے کس مرتبہ مین رکھتے ہو تم اور کس جماعت سے گنتے ہو اہل بدر کو اپنے بیچ مین فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گنتے ہین
ہم انکو اپنے مین افضل مسلمانون کا یا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل علیہ السلام کے جواب مین کچھ اور کلمہ کہ وہ مانند اسکے ہو
ف ع اور ظاہر یہ ہے کہ یون فرمایا ہو ہم افضل المسلمین ترجمہ کہا جبرئیل علیہ السلام نے اور ایسے ہی یعنے ہمارے نزدیک حکم ان ملائکہ کا
ہے کہ حاضر ہوئے وہ بدر مین نقل کی یہ بخاری نے ف ع یعنے وہ افضل ہین ان ملائکہ سے کہ نہین حاضر ہوئے انھین سے بدر مین پس
ہونگے وہ افضل ملائکہ کے اگلے افضلون مین سے وَعَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ لَا يَدْخُلَ
النَّارَ إِنْ شَاءَ اللهُ أَحَدٌ شَهِدَ بَدْرًا وَالْحُدَيْبِيَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَلَيْسَ قَدْ قَالَ اللهُ تَعَالَى وَإِنْ مِنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا قَالَ فَلَمْ تَسْمَعِيهِ يَقُولُ
ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِينَ اتَّقَوْا وَفِي رِوَايَةٍ لَا يَدْخُلُ النَّارَ إِنْ شَاءَ اللهُ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ أَحَدٌ الَّذِينَ بَايَعُوا تَحْتَهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے حفصہ

کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلا شبہ مین البتہ امید رکھتا ہون کہ نہین پیٹھیگا آگ دوزخ مین اگر چاہا ہے خدا تعالےٰ نے
کوئی شخص کہ حاضر ہوا ہے بدر مین اور حدیبیہ مین حفصہ کہتی ہین کہ کہا مین نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا نہین ہے کہ تحقیق کہا ہے
خدا تعالےٰ نے اور نہین کوئی تم مین سے مگر کہ وارد ہوگا دوزخ پر ف ع ح یعنے حاضر ہوگا دوزخ پر وقت گذرنے کے پل صراط پر سے
کہا نووی نے کہ صحیح یہ ہے کہ مراد وارد ہونے سے گذرنا ہے پل صراط پر پس جب گذرینگے اوسپر سے تو دوزخی دوزخ مین گر پڑینگے اور جنتی
نجات پاوینگے اور حفصہ نے گمان کیا کہ معنی واردہا کے داخلہا ہین یعنے داخل ہوگا اسمین اور جب داخل ہونا دوزخ مین عام
ہوا سب آدمیون کے لیے تو نفی اسکی اہل بدر اور حدیبیہ سے کیونکر صادق آوے ترجمہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پس
نہین سنا تو نے خدا تعالےٰ کو کہ فرماتا ہے یعنے بعد اسکے پھر نجات دینگے ہم یعنے داخل ہونے سے ان لوگون کو کہ تقوی کیا ہے ف ع حضرت
حفصہ نے مشکل جانے معنی حدیث کے اس جہت سے کہ ظاہر حدیث کا بموجب گمان اونکے کے غیر موافق تھا آیت کے پس سوال کیا نفع حاصل کرنیکے
لیے نہ بطریق اعتراض کے جیسے کہ طریق ارباب مناظرہ کا ہے بلکہ بطریق استفادہ کے کہ واجب ہے ہر اوس شخص پر کہ نہ سمجھے معنی آیت کے یا تطبیق درمیان
آیت و حدیث کے وغیر ذلک یہ کہ سوال کرے کسی عالم سے جیسے فرمایا اللہ تعالےٰ نے فسئلوا اہل الذکر ان کنتم لا تعلمون یعنے پس پوچھو
تم اہل ذکر سے یعنے علما سے اگر نہین ہو تم جانتے ترجمہ اور ایک روایت مین یون آیا ہے کہ نہین پیٹھیگا دوزخ مین اگر چاہا ہے خدا
تعالےٰ نے اصحاب شجرہ سے کوئی اور اصحاب شجرہ وہ لوگ ہین کہ بیعت کی ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نیچے درخت کے نقل کی
یہ مسلم نے ف ع ح لفظ الذین سے تفسیر ہے اصحاب شجرہ کی اور یہ حدیبیہ مین تھے وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ أَلْفًا وَأَرْبَعَمِائَةٍ قَالَ
لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتُمُ الْيَوْمَ خَيْرُ أَهْلِ الْأَرْضِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا تھے ہم روز حدیبیہ کے
ایک ہزار اور چارسو ف ع اور اختلاف انکے عدد کا اور وجہ توفیق اونکی اوپر گذر چکی ہے ترجمہ فرمایا واسطے ہمارے پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ تم آج کے دن بہترین اہل زمین کے ہو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع اور اسی کے بموجب کہا بعضے علما نے چنانچہ
انہین سے سیوطی بھی ہین یہ کہ افضل صحابہ کے خلفاء اربعہ ہین پھر باقی عشرہ کے پھر اہل بدر پھر اہل احد پھر اہل حدیبیہ وَعَنْهُ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَصْعَدُ الثَّنِيَّةَ ثَنِيَّةَ الْمُرَارِ فَإِنَّهُ يُحَطُّ عَنْهُ مَا حُطَّ عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ فَكَانَ أَوَّلَ
مَنْ صَعِدَهَا خَيْلُنَا خَيْلُ بَنِي الْخَزْرَجِ ثُمَّ تَتَامَّ النَّاسُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّكُمْ مَغْفُورٌ لَهُ إِلَّا صَاحِبَ الْجَمَلِ الْأَحْمَرِ
فَأَتَيْنَاهُ فَقُلْنَا تَعَالَ يَسْتَغْفِرْ لَكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَأَنْ أَجِدَ ضَالَّتِي أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَسْتَغْفِرَ لِي
صَاحِبُكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے اونہین جابر سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی کہ اوپر چڑھے یا کون شخص ہے کہ چڑھے پہاڑی
پر کہ نام اسکا ثنیۃ المرار ہے ف ع ح ثنیہ ساتھ حرکت مثلثہ کے اور زبر نون کے اور تشدید یے کے راہ بلند پہاڑ مین اور مرار ساتھ پیش
میم کے اور یہ مشہور ہے کما فی النہایہ اور بعضون نے میم کے زبر سے اور بعضون نے میم کے زیر سے کہا وہ ایک موضع ہے درمیان مکہ اور مدینہ
اگر حدیبیہ کی راہ سے آوے پس آنحضرت نے جو ارادہ کیا مکہ کا سن حدیبیہ مین تو ثنیۃ المرار کے پاس پہونچے رات کو پس لوگون کو رغبت
دلائی اسپر چڑھنے کی اسلیے کہ وہ اونچی گھاٹی تھی یا ظاہرا رغبت اسلیے دلائی کہ تو مطلع ہو اہل مکہ کے حال پر کہ کہین گھات
لگائے نہ بیٹھے ہون اور بداندیشی نہ کی ہو پس فرمایا کہ جو کوئی چڑھے ترجمہ پس تحقیق شان یہ ہے کہ جھاڑے جاوینگے اس سے
گناہ جیسے جھاڑے گئے بنی اسرائیل سے ف ع ح اسمین اشارہ ہے طرف قول حق سبحانہ کے وقولوا حطۃ نغفر لکم خطایاکم اور قصہ

اسکا یہ ہے کہ بنی اسرائیل کو بعد اسکے کہ نکالے گئے جنگل سے کہ چالیس برس اسمین حیران رہے اور سایہ کیا انپر ابر نے اور بھیجا گیا انپر من و سلوی حکم کیا گیا اریحا مین جانیکا کہ نام ایک قریہ کا ہے متعلقات شام سے کہ اسمین جاوین ساتھ سجدہ اور دعا ہو طلب عفو ہونے گناہون کے اور استغفار کے تو کہ بخشے جاوین گناہ انکے لیکن انھون نے بدل ڈالا طلب توبہ اور استغفار کو ساتھ طلب کرنے مشتہیات اپنی کے انواع دنیا سے پس نازل کیا گیا انپر عذاب پس مراد ساتھ جھاڑے جانے گناہ کے بنی اسرائیل سے وعدہ جھڑنے گناہ اور مغفرت کا ہے پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو کہ جو کوئی چڑھے ثنیہ مرار پر بخشے جاوینگے اور جھاڑے جاوینگے گناہ اسکے جیسے کہ وعدہ کیا گیا تھا جھڑنے گناہ کا بنی اسرائیل سے اگر وہ حکم بجا لاتے پس جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہین ترجمہ پس تھے ای لوگون کے کہ چڑھے اس ثنیہ پر گھوڑے ہمارے یعنی گھوڑے لیے سوار بنی خزرج کے ف ح کہ ایک قبیلہ ہے انصار مین سے اور جابر رضی اللہ عنہ انھین مین سے تھے اور اوپر کہا گیا کہ انصار دو قبیلے تھے اوس اور خزرج کہ بھائی تھے بعضے قبیلہ اوس سے ہین اور بعضے خزرج سے ف پھر پے در پے چڑھے لوگ سب پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی کہ ہے تم مین سے بخشا گیا ہے اسکو مگر صاحب اونٹ سرخ کا ف ع اور وہ عبداللہ بن ابی رئیس منافقون کا تھا ترجمہ پس آئے ہم اسکے پاس اور کہا ہمنے آ کہ تو بخشش مانگین تیرے لیے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا اس سرخ اونٹ والے نے کہ تحقیق اگر پاؤن مین گم ہوئے اپنے کو کہ وہی سرخ اونٹ ہو یا کوئی اور چیز محبوب تر ہے طرف میرے اس سے کہ بخشش چاہے میرے لیے یار تمہارا نقل کی یہ مسلم نے ف ع اور یہ کفر صریح ہے اس سے اور اسکی طرف اشارہ کیا اللہ تعالے نے اس قول میں وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ لَوَّوْا رُءُوسَهُمْ وَرَأَيْتَهُمْ يَصُدُّونَ وَهُمْ مُسْتَكْبِرُونَ سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ أَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ لَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ وَذُكِرَ حَدِيثُ أَنَسٍ قَالَ لِأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ فِي بَابِ بَعْدَ فَضَائِلِ الْقُرْآنِ اور ذکر کی گئی حدیث انس کی کہ اسمین یہ ہے کہ کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے ابی بن کعب کے کہ تحقیق اللہ تعالی نے حکم کیا مجکو یہ کہ پڑھون مین تجھپر سورۂ لم یکن الذین کفروا اس باب مین کہ بعد کتاب فضائل القرآن کے مذکور ہے اور صاحب مصابیح نے اس حدیث کو اس فصل مین ذکر کیا ہے مولف نے اسکا ذکر کرنا وہان مناسب جانا بسبب ذکر قرآن کے

اَلْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اقْتَدُوا بِاللَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِي مِنْ أَصْحَابِي أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَاهْتَدُوا بِهَدْيِ عَمَّارٍ وَتَمَسَّكُوا بِعَهْدِ ابْنِ أُمِّ عَبْدٍ وَفِي رِوَايَةِ حُذَيْفَةَ مَا حَدَّثَكُمُ ابْنُ مَسْعُودٍ فَصَدِّقُوهُ بَدَلَ وَتَمَسَّكُوا بِعَهْدِ ابْنِ أُمِّ عَبْدٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہے ابن مسعودؓ سے سنے نقل کی یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا پیروی کرو تم ان دو شخصون کی کہ بعد میرے خلیفہ ہونگے میرے یارون سے کون ہین وہ شخص ابوبکرؓ اور عمرؓ ف یہ ترجمہ بموجب ترجمہ حضرت شیخ کے ہے اور بموجب شرح ملا علی کے یون چاہیے کہ پیروی کرو انکی دو شخصون کی بعد وفات میری کے یا بعد پیروی کرنے میری کے جملہ اصحاب میرے سے کہ وہ ابوبکرؓ اور عمرؓ ہین پس ابوبکرؓ و عمرؓ بدل ہے یا بیان اللذین کا ترجمہ اور سیرت پذیر ہو اور راہ سیدھی چلو ساتھ سیرت اور راہ روش عمار بن یاسر کے ف ع اور اقتدا اعم ہے اہتدا سے اس حیثیت سے کہ متعلق ہوتا ہے ساتھ اسکے قول و فعل بخلاف اہتدا کے کہ وہ مختص ہے ساتھ فعل کے یعنی اقتدا مطلق پیروی کرنے کو کہتے ہین خواہ فعل مین ہو یا قول مین اور اہتدا فقط فعل ہی کی پیروی کرنے کو کہتے ہین اور اس جملہ مین اشارہ ہے طرف حقانیت خلافت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ کے ترجمہ اور چنگل مارو ساتھ عہد ابن ام عبد کے ف ع یعنی ابن مسعودؓ کے قول و وصیت کو محکم پکڑو اور اسلیے اعتنا کی

اور پاک کیے گئے کو ساتھ تہذیب صفات اور اخلاق کے انتہی اور ملا علی نے کہا کہ اسمین مبالغہ ہے مانند ظل ظلیل کے **وعن** عائشۃ قالت
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما خیر عمار بین امرین الا اختار اشدھما رواہ الترمذی اور روایت ہے عائشہ سے
کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین اختیار دیا گیا عمار درمیان دو کامون کے مگر کہ اختیار کیا انکے سخت ترین اُن دونون کا
نقل کی یہ ترمذی نے **ف** ع ح یعنے جو کام نفس پر بہت دشوار اور افضل ہوتا ان دونون مین سے اسکو اختیار کرتا جیسا کہ طریقہ
سالکان راہ قرب و ولایت کا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو بہت آسان چیز اختیار کرتے تھے واسطے آسانی و سہل کرنیکے امت پر
کرتے تھے اور روایت مین آیا ہے کہ نہین اختیار دیے گئے عمار درمیان دو کامون کے مگر کہ اختیار کیا آسان تر اُن دونون کا پس
منافات ہوئی اس روایت مین اور اسمین اسکا جواب یہ ہے کہ یہ بنظر نفس انکے کے ہے کہ اپنے نزدیک جو چیز دشوار معلوم ہوتی تھی یہ نسبت
دوسری چیز کے وہ اختیار کرتے تھے اور وہ بنظر غیر انکے کے ہے کہ غیر کے نزدیک وہ آسان ہوتی تھی اگرچہ انکے نزدیک دشوار ہوتی **وعن**
انس قال لما حملت جنازۃ سعد بن معاذ قال المنافقون ما اخف جنازتہ وذلک لحکمہ فی بنی قریظۃ فبلغ
ذلک النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان الملئکۃ کانت تحملہ رواہ الترمذی اور روایت ہے انس سے کہ کہا جبکہ اٹھایا گیا جنازہ سعد
بن معاذ کا یعنے اٹھایا اسکو لوگون نے اور پایا اسکو ہلکا کہا منافقون نے عجب سبک جاتا ہے جنازہ اسکا اور کہا انھون نے کہ یہ سبکی انکے
جنازہ کی بسبب حکم کرنے اُسکے کے ہے بنی قریظہ مین **ف** ح کہ ایک قبیلہ ہے یہود سے قصہ انکا یہ ہے کہ یہ قبیلہ بیچ عہد اور امان سعد بن معاذ کے
تھا پس بسبب عہد انکے کے قلعہ سے اوترے اور قرار دیا کہ جو کچھ سعد حکم کرین ہمکو منظور ہے پس آنحضرت نے سعد کو حکم فرمایا کہ کیا حکم کرتا ہے تو
انکے حق مین سعد نے کہا کہ انکے مردون کو قتل کرنا چاہیے اور عورتون اور لڑکون کو بندی مین پکڑنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسپر
عمل کیا اور فرمایا سعد بن معاذ کو کہ تو نے حکم کیا بموجب حکم خداوند تعالے کے کہ جو کچھ ساتون آسمانون کے اوپر سے کہا پس منافقون نے
بعد انکے انتقال کے راہ کلام کرنیکی پائی اور زبان طعن کی دراز کی اور کہا کہ سبکی انکے جنازہ کی بسبب اُس حکم کے ہے کہ ناحق کیا تھا غرضکہ
نسبت جور کی کی انکی طرف حالانکہ یہ بات بیہودہ تھی کہ جو انھون نے کہی سبکی جنازہ کی ساتھ اس معنی کے کیا مناسبت رکھتی ہے
ترجمہ پس پہونچی یہ بات منافقون کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پس فرمایا آپ نے کہ فرشتے اٹھائے لیے جاتے تھے اسکو نقل کی
یہ ترمذی نے **ف** ع یعنے اس سبب سے جنازہ اسکا ہلکا معلوم ہوتا تھا لوگون کو اور یہ بھی ہے کہ بھاری ہونا میت کا مشعر ہے اوپر تعلق
ہونے اُسکے کے طرف دنیا کے اور سبکی اُسکی مشعر ہے طرف شوق انکے کے واسطے مولی کے اور جلد اوڑنے روح انکی کے طرف مقصد اعلے
کے غرضکہ منافقون کو اس کہنے مین حقارت سبکی سعد کی ملحوظ تھی پس جواب دیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسطرح کہ لازم
آوے اس سبکی سے تعظیم شان انکے کی فرمایا اللہ تعالے نے وللہ العزۃ ولرسولہ وللمؤمنین ولکن المنافقین لا یعلمون یعنے اور
اللہ ہی کے لیے عزت ہے اور اسکے رسول کے لیے اور مومنون کے لیے ولیکن منافق نہین جانتے **وعن** عبد اللہ بن عمرو قال
سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما اظلت الخضراء ولا اقلت الغبراء اصدق من ابی ذر رواہ الترمذی اور روایت ہے
عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے نہین سایہ کیا آسمان سبز نے یعنے کسی پر اور
نہین اوٹھایا زمین گرد آلود نے کسیکو کہ بہت سچا ہو ابی ذر سے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** ح ع کہ بندگان صحابہ اور فقراء
اور محمودون انکے سے ہین چنانچہ احوال انکا اپنے محل پر مذکور ہے اور مراد اس حصر سے تاکید و مبالغہ ہے ابوذر کے سچ بولنے مین

نہ یہ کہ وہ سب سے سچے ہیں اپنے غیر سے مطلقاً اسلیے کہ نہیں لائق ہی یہ کہ کہا جاوے کہ ابو ذر زیادہ سچے ہیں ابو بکرؓ سے حالانکہ وہ صدیق ہیں یعنی بڑے
امت کے اور بہتر ہیں اس امت کے بعد نبی علیہ السلام کے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سب سے سچے تھے ابو ذر وغیرہ سے انتہی یہ کہا ہی علماء نے
وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اَظَلَّتِ الْخَضْرَاءُ وَلَا اَقَلَّتِ الْغَبْرَاءُ مِنْ ذِیْ لَھْجَۃٍ
اَصْدَقَ وَلَا اَوْفٰی مِنْ اَبِیْ ذَرٍّ شِبْہِ عِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ یَعْنِیْ فِی الزُّھْدِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ابو ذر سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ نہیں سایہ کیا آسمان نے اور نہیں اٹھایا زمین نے کسی صاحب زبان کو یعنی بولنے والے کو کہ راست کو زیادہ ہو اور نہ زیادہ
ادا کرنے والا ہو حق خدا کو اور رسول خدا کو اور بعضوں نے کہا نہ ادا کرنے والا زیادہ ہو حق کلام کو کہ کچھ اسمیں سے فرو گذاشت نکرے ابی ذر
ف ح ع یعنے ابو ذر کچھ چشم پوشی اور مداہنت نہیں کرتے تھے حق گوئی میں حق ہی کہہ دیتے تھے اگرچہ تلخ ہو اور خدا اور رسول کے خوب
فرمان بردار تھے یا اپنے بات کے پورے تھے کہ وعدہ اور عہد کو پورا کرتے تھے یا کلام واضح اور پورا کرتے تھے حاصل یہ کہ آسمان کے
نیچے اور زمین سے اوپر کوئی شخص ابو ذر کے برابر راست گو اور اپنی بات کا پورا یا خدا اور رسول کا حق ادا کرنے والا یا فصیح اللسان نہیں ہی
ترجمہ مشابہ عیسے بیٹے مریم کے یعنے زہد میں نقل کی یہ ترمذی نے ف ح ع بڑے بے رغبت تھے وہ دنیا کی لذتوں سے اور مجرد تھے
اور جمع کرنا مال کا انکے نزدیک حرام تھا اگرچہ حق مال یعنے زکوٰۃ وغیرہ ادا کریں چنانچہ آیا ہی کہ ایک دفعہ ابو ذر حضرت عثمان کے پاس
آئے اور انکے ہاتھ میں عصا تھا پس کہا عثمانؓ نے یعنے کعب سے کہ وہ بھی وہاں بیٹھے تھے ای کعب تحقیق عبد الرحمان مرا ہی اور چھوڑا ہی
اپنے مال بہت پس کیا دیکھتا ہی تو اسکے حق میں یعنے کثرت مال اسکی کمال کے لیے مضر تھی یا نہیں پس کہا کعب نے کہ اگر دیتا تھا عبد الرحمن
اسمیں حق اللہ تعالے کا یعنے زکوٰۃ وغیرہ تو کچھ ڈر نہیں اسپر پس اٹھایا ابو ذر نے عصا اپنا اور مارا کعب کو اور کہا سنا ہی میں نے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے نہیں دوست رکھتا میں اگر ہو میرے لیے یہ پہاڑ یعنے پہاڑ احد اور پہاڑ سونیکا کہ خرچ
کروں میں اسکو یعنے اللہ کی راہ میں اور باوجود اسکے قبول کیا جاوے وہ مجھے یہ کہ چھوڑ جاوں میں اسمیں سے چھ اوقیہ یعنے
دو سو چالیس درہم قسم دیتا ہوں میں تجکو اللہ کی ای عثمانؓ تمنے بھی سنا ہی اس حدیث کو تین بار کہی ابو ذر نے یہی بات کہا حضرت
عثمانؓ نے کہ ہاں انتہی حضرت شیخ و ملا علی رضی اللہ عنہ نے انکی شرح یوں لکھی ہی کہ ابو ذر فقراء اور زہاد صحابہ سے تھے مذہب انکا
یہ تھا کہ مال اپنے پاس کچھ جمع نہ کیجیے سب نکال دے ڈالیے پس جذبہ غالب آیا آنپر مار بیٹھے کعب کو اور مذہب جمہور کا یہ ہی کہ اگر
زکوٰۃ مال کی ادا کرتا ہو تو کچھ مضائقہ نہیں جمع کرنا اگرچہ مال بہت ہو اور باوجود اسکے قبول کیا جاوے اسمیں مبالغہ ہی کہ اتنا
دوں اور باوجود اسکے بھی کاشکے قبول ہو اور حاصل سارے جملہ کا یہ کہ اگر اتنا مال ہو اور اسکو اللہ کی راہ میں دوں اور
قبول ہو تو بھی نہیں دوست رکھتا کہ بقدر چھ اوقیہ کے پیچھے چھوڑ جاوں انتہی اور استیعاب میں مؤلف انکا ایک حدیث
لایا ہی کہ جسکو خوش لگے یہ کہ دیکھے طرف تواضع عیسے علیہ السلام ابن مریم کے تو چاہیے کہ دیکھے طرف ابی ذر کے انتہی پس وجہ
اسکے تشبیہ ہوگی بسبب تواضع کے پس قول راوی کا یعنے فی الزہد مبنی ہی اوپر نہ مطلع ہونے اسکے کے حدیث مذکور پر باوجودیکہ
منافات نہیں ہی درمیان اسکے کہ ہو متواضع اور زاہد بلکہ زہد وہی موجب ہی تواضع کا پھر قول انکا یعنے فی الزہد نہیں ہی
مصابیح میں بلکہ صاحب مشکوٰۃ نے زیادہ کیا ہی وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ لَمَّا حَضَرَہُ الْمَوْتُ قَالَ الْتَمِسُوا الْعِلْمَ عِنْدَ اَرْبَعَۃٍ عِنْدَ
عُوَیْمِرٍ اَبِی الدَّرْدَاءِ وَعِنْدَ سَلْمَانَ وَعِنْدَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَعِنْدَ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَلَامٍ الَّذِیْ کَانَ یَھُوْدِیًّا فَاَسْلَمَ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ

ہی ہمارے امام اعظم صاحب نے رعایت انکی اور قول انکا تمام صحابہ پر بعد خلفاء اربعہ کے بسبب کمال فقاہت وخلوص ہونے وصیت انکی کے اور توربشتی نے ایسے ہی کچھ معنی بیان کرکر کہا کہ اور لے میرے نزدیک یہ ہی کہ مراد انکے عہد سے امر خلافت ہی پس اول انحضرت ہی نے گواہی دی صحت خلافت کی اور شہرہ دیا اور اکابر صحابہ نے بجا ہونے خلافت انکی کا اور قائم کی اسپر دلیل کہ کہا نہیں پیچھے ڈالتے ہیں ہم اسکو کہ مقدم کیا اسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ پسند کرین ہم اپنی دنیا کے لیے اسکو کہ پسند کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے دین کے لیے اور یہی مضمون حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی منقول ہی اور موید اس معنی کی مناسب ہی کہ واقع ہی درمیان اول حدیث کے اور آخر انکے کے اسلیے کہ انکے اول میں ہی اقتدوا بالذین من بعدی ابوبکر وعمر اور انکے آخر میں ہی تمسکوا بعہد ابن ام عبد اور ہمنے جو لکھا کہ مراد عہد ابن ام عبد سے وصیت وقول ابن مسعود کا ہی اسپر دلالت کرتا ہی یہ قول ترجمہ اور بیچ روایت حذیفہ کے آیا ہی کہ جو کچھ کہ حدیث کرے تمکو اور خبر دے تمکو ابن مسعود یعنے امور دین اور احکام انکے سے پس راست گو جانو انکو اور یہ عبارت بدلے اس عبارت کے ہی وتمسکوا بعہد ابن ام عبد نقل کی یہ ترمذی نے وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ کُنْتُ مُؤَمِّرًا اَحَدًا مِنْ غَیْرِ مَشْوَرَۃٍ لَاَمَّرْتُ عَلَیْہِمُ ابْنَ اُمِّ عَبْدٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ہوتا میں امیر حاکم کرنے والا کسیکو بغیر مشورہ کے تو البتہ سردار کرتا میں انپر بیٹے ام عبد کو نقل کی ترمذی نے اور ابن ماجہ نے **ف** ح یعنے عبداللہ بن مسعود کے امیر کرنے میں حاجت مشورہ اور فکر کی نہیں اور کہا ہی علماء نے کہ مقصود امیر کرنا انکا ہی لشکر معین میں یا بیچ حالت حیات کے ایک امر میں امور میں سے والا خلافت کہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تھی مخصوص ساتھ قریش کے تھی اور ابن مسعود قریش نہیں تھے وَعَنْ خَیْثَمَۃَ ابْنِ اَبِیْ سَبْرَۃَ قَالَ اَتَیْتُ الْمَدِیْنَۃَ فَسَاَلْتُ اللّٰہَ اَنْ یُّیَسِّرَ لِیْ جَلِیْسًا صَالِحًا فَیَسَّرَ لِیْ اَبَا ھُرَیْرَۃَ فَجَلَسْتُ اِلَیْہِ فَقُلْتُ اِنِّیْ سَاَلْتُ اللّٰہَ اَنْ یُّیَسِّرَ لِیْ جَلِیْسًا صَالِحًا فَوُفِّقْتَ لِیْ فَقَالَ مِنْ اَیْنَ اَنْتَ قُلْتُ مِنْ اَھْلِ الْکُوْفَۃِ جِئْتُ اَلْتَمِسُ الْخَیْرَ وَاَطْلُبُہٗ فَقَالَ اَلَیْسَ فِیْکُمْ سَعْدُ بْنُ مَالِکٍ مُجَابُ الدَّعْوَۃِ وَابْنُ مَسْعُوْدٍ صَاحِبُ طَھُوْرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَنَعْلَیْہِ وَحُذَیْفَۃُ صَاحِبُ سِرِّ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَمَّارٌ الَّذِیْ اَجَارَہُ اللّٰہُ مِنَ الشَّیْطٰنِ عَلٰی لِسَانِ نَبِیِّہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَسَلْمَانُ صَاحِبُ الْکِتَابَیْنِ یَعْنِی الْاِنْجِیْلَ وَالْقُرْاٰنَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی خیثمہ بن ابی سبرہ سے کہ کبار تابعین اور ثقات انکے سے ہی کہ کہا آیا میں مدینہ میں اور سوال کیا میں نے اللہ سے کہ میسر کرے میرے لیے ہمنشین نیکبخت یعنے ایسا ہمنشین ملے کہ صلاحیت رکھے اسکی کہ بیٹھیے انکے ساتھ اور استفادہ ہو انکی ہمنشینی سے پس میسر کیا خدا ہی تعالے نے میرے لیے ابوہریرہ کو پس بیٹھا میں انکے پاس اور کہا میں نے کہ میں نے درخواست کی تھی خدا ہی تعالے سے کہ میسر کرے ہمنشین نیک پس میسر کیا میرے لیے پس موافق کیا گیا تو میرے لیے اور اتفاق ہوا میرے لیے ہمنشینی تیری کا **ف** ح لفظ وفقت ساتھ تخفیف ف کے صیغہ مجہول کا وفق سے ہی بمعنی سازوار پڑنے کے اور بعضوں نسخوں میں بجائے صیغہ پہلے وفقت لی کے نہیں ہی ترجمہ پس کہا ابوہریرہ نے کہاں کا ہی تو کہا میں نے اہل کوفہ میں سے آیا ہوں میں درحالیکہ ڈھونڈتا ہوں میں خیر کو ساتھ ہمنشینی کے اور طلب کرتا ہوں میں خیر کو اپنے نفس کے لیے **ف** ع مراد خیر سے علم یا عمل ہی کہ جو تعبیر کیا گیا ہی ساتھ حکمت کے اللہ تعالے کے کلام پاک میں ومن یوتی الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا یعنے اور جسکو کہ دیا جاوے حکمت پس تحقیق دیا گیا خیر کثیر اور کبھی کہا جاتا ہی لا خیر خیر منہ یا لا خیر خیر مثلہ یعنے نہیں ہی کوئی خیر بہتر علم سے یا نہیں ہی خیر سوا اسکے ترجمہ پس کہا

ابوہریرہ نے کیا نہیں ہو تم میں یعنے تمہارے شہروں میں سعد بن مالک مستجاب الدعوۃ ف ع ح یہ وہی سعد بن ابی وقاص ہیں مالک انکے باپ کا نام ہو
یعنے ابی وقاص کا اور اوپر ذکر انکا اور بیان انکے مستجاب الدعوۃ ہونے کا ہو چکا ہو ترجمہ اور دوسرے عبداللہ بن مسعودؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کے وضو کا پانی رکھنے والے اور نعلین رکھنے والے ف ع ح ایسے ہی تکیہ وغیرہ بھی حضرت کا انکے پاس رہتا تھا اور حذیفہ رازداں رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ منافقوں کا حال جانتے تھے اور عمار وہ کہ پناہ دی خدا نے اسکو شیطان سے اوپر زبان نبی انکے یعنے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی زبان مبارک پر جاری ہوا ہو کہ خدا ہی تعالے عمار کو شیطان سے اور اسکے اتباع سے نگاہ رکھے اور سلمان صاحب دو کتابوں کے یعنے
انجیل اور قرآن کے نقل کی یہ ترمذی نے ف ع ح اسلیے کہ انھوں نے انجیل پڑھی اور اُسپر ایمان لائے پہلے اور پھر قرآن کے اور عمل کیا اسپر
سپھر قرآن پر ایمان لائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوکر اسلام لائے اور قرآن پڑھا اور اسپر عمل کیا اور عمر
انکی اڑھائی سو برس کی تھی اور لقب انکا سلمان الخیر تھا اور نام انکے باپ کا معلوم نہیں جب کوئی نسب انکا پوچھتا تو کہتے انا ابن الاسلام
یعنے میں اسلام کا بیٹا ہوں وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الرَّجُلُ اَبُوْ بَكْرٍ نِعْمَ الرَّجُلُ عُمَرُ
نِعْمَ الرَّجُلُ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ نِعْمَ الرَّجُلُ اُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ نِعْمَ الرَّجُلُ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ
نِعْمَ الرَّجُلُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ نِعْمَ الرَّجُلُ مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہو ابوہریرہؓ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا نے کہ اچھا شخص ہو ابوبکر
اچھا شخص ہو عمر اچھا شخص ہو ابو عبیدہ بن جراح اچھا شخص ہو اسید بن حضیر اچھا شخص ہو ثابت بن قیس بن شماس اچھا شخص ہو معاذ
بن جبل اچھا شخص ہو معاذ بن عمرو بن الجموح نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہو ف ع ح ابو عبیدہ تک جو یہ صاحب مذکور ہوئے
انکا ذکر اوپر ہو چکا ہو اور اسید بن حضیر ساتھ تصغیر کے انصاری ہیں قبیلہ اوس میں سے اور تھے ان صحابیوں میں سے کہ حاضر ہوئے عقبہ میں اور بدر
میں اور انکے مابعد کے جہادوں میں روایت کیں حدیثیں انسے ایک جماعت نے صحابہ میں سے اور مرے وہ مدینہ میں سن بیس میں اور
دفن کیے گئے بقیع میں اور ثابت بن قیس اور معاذ بن جبل کا ذکر بھی اوپر ہو چکا ہو رہے معاذ بن عمرو بن الجموح یہ انصاری ہیں قبیلہ
خزرج میں سے حاضر ہوئے عقبہ اور بدر میں اور مرے یہ حضرت عثمان کے زمانہ میں اور غالبًا یہ صحابہ کبار مہاجرین اور انصار سے رضی اللہ عنہم
ایک مجلس میں حاضر ہونگے پس ہر ایک کو ساتھ مدح اور ثنا کے مشرف کیا یا کچھ اور تقریب ہوئی ہوا انکے ذکر کرنے میں وَعَنْ اَنَسٍ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْجَنَّةَ تَشْتَاقُ اِلٰى ثَلٰثَةٍ عَلِيٍّ وَعَمَّارٍ وَسَلْمَانَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہو
انسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بلاشبہ جنت مشتاق ہو یعنے بہت مشتاق ہو طرف تین شخصوں کے علیؓ کے اور عمار کے
اور سلمان کے نقل کی یہ ترمذی نے ف ع ح مقصود مبالغہ اور تاکید ہو بیچ بہشتی ہونے انکے کے بحدیکہ بہت مشتاق ہو اور تیار
اور منتظر ہو کہ کب مجھ میں آویں اور بعضوں نے کہا مراد اشتیاق اہل جنت کا ہو قسم ملایکہ اور حور و غلمان سے کہا طیبی نے کہ
مشتاق ہونا جنت کا ان تینوں کے لیے ایسا ہو جیسے ہلنا عرش کا وقت مرنے سعد بن معاذ کے اور ذکر اسکا اوپر ہو چکا ہو وَعَنْ
عَلِیٍّ قَالَ اسْتَاْذَنَ عَمَّارٌ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ائْذَنُوْا لَهٗ مَرْحَبًا بِالطَّيِّبِ الْمُطَيَّبِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہو
علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے کہ کہا پروانگی مانگی عمار بن یاسر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہونے کے لیے پس
فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پروانگی دو اسکو خوشخبری ہو پاک کو نقل کی یہ ترمذی نے ف ع ح یعنے باعتبار جوہر ذات

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّهُ عَاشِرُ عَشَرَةٍ فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے معاذ بن جبل سے
کہ جب آئی انکو موت تو کہا طلب کرو علم کو نزدیک چار شخصون کے ف ع یعنے علم کتاب و سنت کا یا علم حلال وحرام کا اور یہ ظاہر
تر ہے بموجب فرمانے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلمکم بالحلال والحرام معاذ بن جبل اور ساتھ اسکے ظاہر ہوتی ہے وجہ خصوصیت
کی بھی ترجمہ نزدیک عویمر کے کہ کنیت انکی ابو درداء ہے ف ح مشہور ہوئے یہ ساتھ کنیت ہی کے اور درداء بیٹی تھین انکی اور
عویمر انصاری خزرجی تھے فقیہ عالم زاہد حکیم اہل صفہ سے بھائی چارہ کر دیا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیان انکے اور
درمیان سلمان فارسی کے سکونت اختیار کی تھی عویمر نے شام مین اور مرے دمشق مین سن تیس مین ترجمہ اور طلب کرو علم
نزدیک سلمان فارسی کے مناقب انکے مشہور و مذکور ہین اور نزدیک عبد اللہ بن مسعودؓ کے اور نزدیک عبد اللہ بن سلام کے
کہ جو تھے یہودی پھر مسلمان ہوئے ف ح اول روز مین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین تشریف لائے بسبب سابقہ علمی اور
معرفت کے کہ حال شریف کے ساتھ رکھتے تھے بسبب پڑھنے توریت کے اور مشتاق دیدار شریف کے تھے شعر عمر ہا بود کہ مشتاق
لقایت بودم ✤ لاجرم روے ترا دیدم واز جا رفتم ✤ پس تحقیق سنا ہے مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے
تحقیق وہ دسواں ہے دس کا بہشت مین نقل کی یہ ترمذی نے ف ع یعنے وہ مانند دسوین دس شخصون کے ہے کہ بہشتی ہین
اسلیے کہ وہ عشرہ مبشرہ سے نہین ہے کذا قال الطیبی اور سید جمال الدین نے کہا کہ معنی اسکے یہ ہین کہ داخل ہونگے وہ بعد نو شخصون کے
صحابہ مین سے جنت مین اور اسپر یہ نقض ہوتا ہے کہ لازم آتا ہے اس سے پہلے جانا انکا بہشت مین بعض عشرہ سے پس شاید کہ
معنی یہ ہون کہ وہ دسوین ہین ان لوگون مین سے کہ اسلام لائے یہود مین سے یا دسوین دس کے ہون سواے عشرہ کے
پس داخل ہون جنت مین بعد انکے صحابہ کے واللہ اعلم وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوِ اسْتَخْلَفْتَ قَالَ إِنِّيْ إِنْ أَسْتَخْلِفْ
عَلَيْكُمْ فَعَصَيْتُمُوْهُ عُذِّبْتُمْ وَلٰكِنْ مَا حَدَّثَكُمْ حُذَيْفَةُ فَصَدِّقُوْهُ وَمَا أَقْرَأَكُمْ عَبْدُ اللّٰهِ فَاقْرَءُوْهُ رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے حذیفہ بن الیمان سے کہ کہا صحابہ نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر خلیفہ کرتے آپ کسی کو صحابہ
مین سے سامنے اپنے تو بہتر ہوتا یا یہ معنی ہین کہ اگر خلیفہ کرتے آپ کسی کو تو کون ہوتا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
اگر خلیفہ کرون مین کسیکو تمپر پس نافرمانی کرو تم اسکی اور خلافت اسکی قبول نکرو عذاب کیے جاؤ گے تم ولیکن جو کچھ حدیث
کرے اور خبر دے تمکو حذیفہ پس سچا جانو اسکو اور جو پڑھاوے تمکو عبد اللہ پس پڑھو نقل کی یہ ترمذی نے ف ع ح قبیل
اسلوب الحکیم کے سے ہے گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہم و ضروری ہے تمکو کہ مجھسے سوال خلیفہ کرنیکا کرو اسلیے کہ وہ
حاصل ہوگا ساتھ اتفاق اور اجماع تمھارے کے اس شخص پر کہ اہل اسکا جانوگے تم اسکو معہذا خلیفہ مقرر کرنے سے ایک مانع
بھی ہے یعنے جو کہ مذکور ہوا پس چھوڑ و اسکو اور دھیان باندھو کتاب و سنت کی عمل کرنے پر اور تمسک کرنے کے ساتھ اسکے کہ
اہم و ضروری یہ ہے اور خاص ذکر کیا حذیفہ اور ابن مسعودؓ کو بسبب اشارہ کرنے کے ساتھ زیادتی فضل و مزید انکی کے
علم و یقین مین اور اس چیز مین کہ اجتناب کرنا چاہیے اس سے کہ وہ نفاق ہے اور اسکا علم حذیفہ کو تھا بسبب ہونے انکے کے
صاحب سر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور انکو علم منافقون کا تھا یعنے انکو جانتے تھے اور اس چیز مین کہ بجا لانا
چاہیے اسکا کہ وہ احکام ہین اور یہ ابن مسعود خوب جانتے تھے اسلیے کہ فرمایا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رضیت

لامتی ما رضی بہا ابن ام عبد یعنے راضی ہوا مین اپنی امت کے لیے ساتھ اس چیز کے کہ راضی ہوا ساتھ اسکے عبد اللہ بن مسعودؓ اور فرمایا تمسکو بعہد ابن ام عبد
یعنے ابن مسعودؓ کے قول وصیت کو محکم پکڑو اور کہا ہے علماء نے کہ اس حدیث مین اور فصل کی پہلی حدیث مین بیان خلیفہ کرنے ابی بکر رضی اللہ عنہ
کا بھی ہے اسلیئے کہ روایت کیا گیا ہے ابن مسعود سے کہ کہا مقدم رکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکرؓ کو بیچ کام دین ہمارے کے کہ امامت
نماز کی ہے پس موخر نہین کرینگے ہم انکو کار دنیا اپنی مین [illegible] وَعَنْهُ قَالَ مَا اَحَدٌ مِنَ النَّاسِ تُدْرِكُهُ الْفِتْنَةُ اِلَّا اَنَا اَخَافُهَا عَلَيْهِ
اِلَّا مُحَمَّدَ بْنَ مَسْلَمَةَ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَضُرُّكَ الْفِتْنَةُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَسَكَتَ عَنْهُ وَاَقَرَّهُ الْمُنْذِرِيُّ

اور یہ بھی روایت ہے حذیفہ سے کہ کہا اسنے نہین ہے کوئی آدمیون مین سے کہ پہونچے اسکو فتنہ یعنے بلاء دنیوی مگر کہ مین ڈرتا ہون تاثیر
فتنہ سے اسپر مگر کہ محمد بن مسلمہ اسلیئے کہ مین نے سنا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے محمد بن مسلمہ کے تئین ضرر نہ کریگا تجھکو فتنہ ف
ح اور محمد بن مسلمہ انصاری خزرجی اشہلی ہین حاضر ہوے تمام غزوون مین سوائے تبوک کے اور بعضے کہتے ہین خلیفہ پکڑا انکو آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے سال تبوک مین اور تھے فضلاء صحابہ سے اور اسلام لائے مصعب بن عمیر کے ہاتھ پر مدینہ مین اور مرے تینتالیسوین
سال یا چھیالیسوین یا سینتالیسوین سال مین اور گوشہ گزین ہوئے ایام فتنہ مین ساتھ حکم نبوی کے اور سلامت رہے انکے
شر اور ضرر سے ترجمہ روایت کیا اسکو ابو داؤد نے اور سکوت کیا اس سے ف ح یعنے نہ طعن کیا اسمین اور نہ تصحیح و تحسین کی
اور محدثین کو اختلاف ہے اسمین کہ جو حدیث کہ سکوت کیا ہے ابو داؤد نے اس سے صحیح ہے یا حسن ہے یا ضعیف ہے لائق دلیل پکڑنیکے
جبکہ یہ محل انکے مذکور ہے اسکا ترجمہ اور مقرر کیا اور ثابت رکھا اس حدیث کو منذری نے ف ح کہ علماء حدیث سے ہے اور اصل
مشکوۃ مین بیان سفیدی چھوٹی ہوئی ہے اور حاشیہ مین اس عبارت کو جزری سے لکھا ہے وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى فِيْ بَيْتِ الزُّبَيْرِ مِصْبَاحًا فَقَالَ يَا عَائِشَةُ مَا اَرٰى اَسْمَاءَ اِلَّا قَدْ نُفِسَتْ وَلَا تُسَمُّوْهُ حَتّٰى اُسَمِّيَهُ فَسَمَّاهُ عَبْدَ اللهِ
وَحَنَّكَهُ بِتَمْرَةٍ بِيَدِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا زبیر کے گھر مین چراغ ف ح زبیر
بن العوام عشرہ مبشرہ سے ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپی یعنے صفیہ کے بیٹے اور داماد ابو بکر صدیقؓ کے خاوند اسماء ابو بکر
کی بیٹی کے کہ بہن تھین عائشہ رضی اللہ عنہا کی ترجمہ پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اے عائشہ نہین گمان کرتا ہون
مین اسماء کو مگر تحقیق جنی ہے یعنے چراغ جو اسوقت جلایا ہے نشان اسکا ہے کہ اسماء جو حاملہ تھی جنی ہے اور نہ نام رکھنا تم اس
لڑکے کا یہان تک کہ مین نام رکھون اسکا پس نام رکھا اسکا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ اور تحنیک کیا اسکو ساتھ کھجور کے
اپنے دست مبارک سے نقل کی یہ ترمذی نے ف ح تحنیک کہتے ہین اسکو کہ کھجور یا اور کچھ چبا کر بچہ کے تالو مین لگا دیتے ہین
اور یہ سنت ہے اور اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ جسکے ہان لڑکا پیدا ہو تو شریف قوم سے درخواست کرے یہ کہ لڑکے کا نام
رکھ دے اور تحنیک کرے اسکو ساتھ کھجور یا شہد کے اور مانند انکے کے قسم شیرینی سے واسطے برکت حاصل ہونیکے انکے تھوک
سے کہا مؤلف نے کہ عبد اللہ اسدی قرشی ہین کنیت مقرر کی انکی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ کنیت نانا انکے کے
یعنے ابو بکر صدیقؓ کے اور نام بھی رکھا انکا انھین کے نام پر اور بعد ہجرت کے جو مہاجرین کے ہان لڑکے پیدا ہوئے اول
یہی پیدا ہوئے ہین مدینہ مین پہلے سال ہجری مین اور ابو بکرؓ نے انکے کان مین اذان دی اور جنا انکو اسماء نے قبا مین
اور لائین آنحضرتؐ کے پاس اور آپ کی گود مین دیا انکو پس منگائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور پھر چبایا اسکو

پھر انکے منہ میں لعاب دہن ڈالا اور تحنیک کیا انکو اور اول انکے پیٹ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تھوک ہی گیا ہو پھر دعا کی انکے لیئے اور برکت طلب کی انکے لیئے اور عبداللہ کے بہو بہت بال تھے اور روزہ نماز بہت کرتے تھے اور بڑے دلاور تھے لڑائی میں اور حق گو تھے اور ناتے داروں سے سلوک کرنے والے اور باپ انکے زبیر خیرخواہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور عبداللہ کو قتل کیا حجاج بن یوسف ظالم نے مکہ میں اور سولی پر چڑھایا انکو منگل کے دن سترھویں تاریخ جمادی الثانی کو سن تہتر میں اور بیعت کی گئی انکی خلافت پر سن چونسٹھ میں اور پہلے اسکے نہیں خطاب کیئے جاتے تھے ساتھ خلافت کے پس جمع ہوئے انکی فرمان برداری پر اہل حجاز اور یمن اور عراق اور خراسان وغیرہ ذلک سوائے شام کے یا بعض اسکے اور حج کیئے ساتھ لوگون کے آٹھ حج اور روایت کین حدیثین انسے خلائق کثیر نے

وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِيْ عُمَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ لِمُعَاوِيَةَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا وَاهْدِ بِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہو عبدالرحمن بن عمیرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ آپ نے فرمایا واسطے معاویہ کے یا الٰہی کر اسکو سیدھی راہ دکھانے والا اور راہ سیدھی پایا گیا اور ہدایت کر لوگون کو بسبب اسکے نقل کی یہ ترمذی نے ف ع اور اسمین شک نہین ہو کہ دعا نبی صلعم کی مستجاب ہو پس جو شخص کہ حال اسکا ہو ایسا کیونکر شک کیا جاوے اسکے حق اور شان مین کہا فرشتے نے کہ وہ اموی ہین اور مان انکی ہندہ بیٹی عتبہ کی تھی وہ اور باپ انکے یعنی ابوسفیان بعد فتح مکہ کے مسلمان ہونے والون مین سے تھے پھر مولفۃ القلوب مین سے اور وہ ایک تھے انمین سے کہ جو کتابت کرتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لیئے اور بعضون نے کہا کہ نہین لکھا انھون نے وحی مین سے کچھ ولیکن خطوط نویسی کرتے تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہان منشی تھے اور حاکم ہوئے وہ شام کے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ مین اور بیس برس تک حاکم رہے پھر مرے رجب مین بیچ دمشق کے اور عمر انکی اٹھتر برس کی ہوئی اور اخیر عمر مین لقوہ ہو گیا تھا انکو اور کہتے تھے اخیر عمر اپنی مین کاشکے مین ہوتا ایک شخص قریش سے ذی طوی مین کہ نام ہو ایک جگہ کا مکہ مین اور نہ دیکھتا مین اس امر سے یعنی حکومت سے کچھ اور تھا انکے پاس تہبند رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اور چادر اور قمیص اور کچھ موئی مبارک انکے اور ناخن آپ کے پس کہا انھون نے کہ کفنانا مجکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قمیص مین اور لپٹیا مجکو آپ کی چادر مین اور تہبند آنحضرت کا باندھنا میرے اور پھر نا میرے حلق کے گڑھے مین اور باندھنا میرے سجدہ کی جگہون مین بال اور ناخن آنحضرت صلی اللہ کے اور تخلیہ کر دینا درمیان میرے اور درمیان ارحم الراحمین کے یعنے دفن کر کر پھر جدا کر دینا

وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْلَمَ النَّاسُ وَاٰمَنَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَلَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِالْقَوِيِّ اور روایت ہو عقبہ بن عامر سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اسلام لائے لوگ اور ایمان لایا عمرو بن العاص نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہو اور نہین اسناد اسکے قوی ف ع مراد لوگون سے وہ لوگ مکہ کے ہین کہ اسلام لائے بعد فتح مکہ کے بجبر و قہر بعد از ان کامل ہوا ایمان انکا کہ چاہا خدا یتعالے نے کامل کرنا انکا اور عمرو بن العاص بیس دن پہلے فتح مکہ کے یا دو برس پہلے ایمان لائے بطوع و رغبت اس حال مین کہ ہجرت کی طرف مدینہ کے پس یہ فرمانا آنحضرت کا تنبیہ ہو اسپر کہ لوگ مسلمان ہوتے ازراہ خوف کے اور عمرو ایمان لایا برغبت یہ طیبی وغیرہ نے ذکر کیا اور ابن ملک نے کہا تخصیص عمرو کے ساتھ ایمان لانے کے برغبت اسلیئے کہ واقع ہوا اسلام انکے دل مین حبشہ مین جبکہ اقرار کیا نجاشی بادشاہ حبشہ کے نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا پس متوجہ ہوئے بارادہ ایمان لانے کے طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بغیر اسکے

کہ بلاوے کوئی انکو طرف ایمان کے پس آئے یہ طرف مدینہ کے فی الفور دوڑتے ہوئے پھر ایمان لائے پس امیر کیا انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
ایک جماعت پر کہ انمین صدیقؓ اور فاروقؓ بھی تھے اور یہ اسلئے کہا کہ پہلے اسلام کے وہ بڑی عداوت رکھتے تھے آنحضرت سے اور سبب
در پے تھے آنحضرت کے صحابہ کے ہلاک کرنیکے پس جب ایمان لائے یہ تو آنحضرت نے چاہا کہ زائل کرین انکے دل سے اثر اس وحشت قدیمی
کا تو امن مین ہون آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اور نا امید نہ ہون اللہ تعالے کی رحمت سے اور آیا ہے کہ جب چاہا عمرو نے
کہ ایمان لاوین اور بیعت کرین تو ہاتھ کھینچ لیا انھون نے آنحضرت نے فرمایا کہ کیون ہاتھ کھینچا تو نے اے عمرو کہا ایک شرط کرتا ہون مین
یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کیا شرط کرتا ہے تو کہا ایمان لاتا ہون مین بشرط اسکے کہ بخشے جاوین تمام گناہ میرے کہ پہلے اس سے
کیئے ہین مین نے فرمایا نہین جانتا ہے تو اے عمرو کہ اسلام دور کر دیتا ہے اور ڈھا دیتا ہے ہر گناہ کو کہ پہلے اسکے کیے گئے اور ہجرت دور
کر دیتی ہے اور ڈھا دیتی ہے ہر گناہ کو کہ پہلے اس سے کیئے گئے اور اور حدیث مین آیا ہے کہ عمرو بن العاص اور بھائی انکا ہشام بن العاص
دونون مومن ہین اور یہ بھی آیا ہے کہ عمرو بن العاص صالحین قریش سے ہے اور یہ بھی آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت نے انکو ایک لڑ رشید
یعنے بلا شبہ تو ارجمند ہے اور فرمایا آنحضرت نے کہ عمرو بن العاص صدقہ بہتر اور عمدہ لاتا ہے واللہ اعلم اور تھے عمرو بن العاص عقلمند
پس عمر بن الخطاب جسکو احمق و غبی دیکھتے کہتے سبحان اللہ خالق اسکا اور عمرو بن العاص کا ایک ہی ہے اور روایت کیا گیا ہے کہ عمرو وقت
گذرنیکے اس عالم سے خوف اور بیتابی اور بیقراری بہت رکھتے تھے پس کہا انکو انکے بیٹے عبد اللہ نے اے باپ یہ تمام گھبراہٹ کس واسطے ہے
صحبت رکھی تھی ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور جہاد کیا تھا ساتھ انکے کہا اے بیٹے میرے مجھ پر تین حالتین گذری ہین تھا
مین اول امر مین کہ دشمنی رکھتا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سخت دشمنی بعد ازان مسلمان ہوا مین اور صحبت رکھی مین نے
ساتھ انکے پھر تھا مین امارت و ولایت مین اور مبتلا ہوا مین اسمین اور پہونچا مجکو بسبب دنیا کے جو کچھ کہ پہونچا نہین جانتا مین کہ
ساتھ کس حالت کے ان حالتون مین سے میرے ساتھ معاملہ کرینگے اور کیا پیش آتا ہے **وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ لَقِيَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا جَابِرُ مَا لِي أَرَاكَ مُنْكَسِرًا قُلْتُ اسْتُشْهِدَ أَبِي وَتَرَكَ عِيَالًا وَدَيْنًا قَالَ أَفَلَا أُبَشِّرُكَ بِمَا لَقِيَ اللّٰهُ بِهِ أَبَاكَ قُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ مَا كَلَّمَ اللّٰهُ أَحَدًا قَطُّ إِلَّا مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ وَأَحْيَا أَبَاكَ فَكَلَّمَهُ كِفَاحًا قَالَ يَا عَبْدِي تَمَنَّ عَلَيَّ أُعْطِكَ قَالَ يَا رَبِّ تُحْيِينِي فَأُقْتَلُ فِيكَ ثَانِيَةً قَالَ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِنَّهُ قَدْ سَبَقَ مِنِّي أَنَّهُمْ لَا يُرْجَعُونَ فَنَزَلَتْ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَمْوَاتًا الْآيَةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ** اور روایت ہے جابر سے کہا ملے مجھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس فرمایا اے جابر کیا ہے مجکو کہ دیکھتا
ہون تجکو شکستہ اور دل گیر یعنے غمگین کہا مین نے شہید کیا گیا باپ میرا یعنے عبد اللہ غزوۂ احد مین اور چھوڑے انھون نے عیال یعنے بہت اور قرض
یعنے پس جمع ہوئے ہین کئی سبب غم کے فرمایا کیا خوشخبری ندون مین تجکو ساتھ اس چیز کے کہ پیش آیا خدا عز وجل اور معاملہ کیا ساتھ اسکے
تیرے باپ سے **ف** ح یعنے بسبب غم واندوہ دنیا کے دلگیر مت رہ کہ یہ آسان ہو جائیگا اور جاتا رہیگا بسبب ادائے قرض کے ولیکن
شاد رہ ساتھ اس چیز کے کہ اسمین قرب و کرامت مولی کی ہے اور اسمین اشارہ ہے اسپر کہ فضل و کرامت باپون کی سرایت کرتی ہے ان
بیٹون مین کہ سید ھی راہ پر ہون اور اشارہ ہے اسپر کہ بیٹون کو ساتھ خوشی دینی باپون کے خوش ہونا چاہیے ترجمہ کہا مین نے
ہان خبر دیجیے یا رسول اللہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کلام نہین کیا خدا تعالے نے کسی سے ہرگز مگر پردے کے پیچھے
سے **ف** ۶ کسی سے ہرگز یعنے پہلے تیرے باپ کے پس اسمین اشارہ ہے طرف اسکے کہ وہ یا شہید افضل ہین تمام شہیدون سے

اس جہت سے کہ نہین کلام کیا اللہ نے کسی سے اُنمین سے مگر پردہ کے پیچھے سے اسین اشارہ ہی طرف اسکے کہ قول اللہ تعالے کا وما کان لبشر ان یکلمہ اللہ الا وحیا او من وراء حجاب آخر آیۃ تک مقید ہی ساتھ دنیا کے واسطے قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ترجمہ اور زندہ کیا خدا تعالے نے تیرے باپ کو پس کلام کیا اُس سے روبرو کہ نہ پردہ تھا بیچ مین اور درمیان قول اللہ تعالے کے بل احیاء عند ربہم اسلیئے کہ تقدیر اسکی یہ ہی ہم احیاء پس زندہ کو کیا زندہ کریگا پس کہا مظہر نے کہ گردانی اللہ تعالے نے روح بیچ بدن جانور سبز کے پس زندہ کیا اُس جانور کو بسبب اُس روح کے پس صحیح ہوا زندہ کرنا یا مراد زندہ کرنے سے زیادتی قوت روح اُسکے کی ہی پس مشاہدہ کیا حق کا بسبب اُس قوت کے ترجمہ فرمایا خدا تعالے نے ای بندے میرے یعنے خاص بندے آرزو کر اور چاہ باعتماد فضل و کرامت میری کے جو چاہ دونگا مین تجکو کہا تیرے باپ نے ای پروردگار میرے یہ آرزو رکھتا ہون اور چاہتا ہون کہ زندہ کرے تو مجکو اور بھیجے تو دنیا مین پس مارا جاؤن تیری راہ مین دوسری بار یعنے تو کہ ہو وسیلہ زیادتی رضامندی مولے کا فرمایا پروردگار تبارک وتعالے نے تحقیق شان یہ ہی کہ تحقیق گذرا ہی حکم میرا کہ مردے نہین پھر کر آوینگے دنیا مین **ف ع** اسطرح کہ وہ جیتے رہین دنیا مین مدت دراز تک اور کرتے رہین اسمین طاعات پس نہین منافی ہونیکا زندہ ہونا بعضے مردون کا بسبب عیسی وغیرہ کے اور ظاہر تر یہ ہی کہ معنی اسکے یہ ہین کہ نہین پھر کر آوینگے مردے ساتھ التماس اور آرزو اپنی کے پس نہین اشکال لازم آویگا ساتھ شہید دجال کے بھی اور کہا سید جمال الدین نے کہ ضمیر انہم کے پھرتے ہیں اہل احد کی طرف یا مطلق شہدا کی طرف تو کہ نہ اشکال لازم آوے ساتھ قصہ عزیز کے ترجمہ پس اوتری یہ آیۃ یعنے اسکے حق مین اور اسکے یارون کے حق مین کہ جو شہید ہوئے تھے احد مین اور گمان نہ کر تو مردہ انکو لوگون کو کہ مارے گئے راہ خدا مین اخیر آیۃ تک نقل کی یہ ترمذی نے **ف ع** کہ اسکے آگے یون ہی بل احیاء عند ربہم یرزقون فرحین بما آتاہم اللہ من فضلہ ویستبشرون بالذین لم یلحقوا بہم من خلفہم الا خوف علیہم ولا ہم یحزنون یعنے بلکہ وہ زندہ ہین اپنے پروردگار کے پاس روزی دیے جاتے ہین حال مین کہ خوش ہین بسبب ملنے نعمتون الٰہی کے انکو اور وہ خوشی کر رہے ہین ساتھ ان پس ماندون کے کہ نہین ملے انکے یعنے اور مومن بھائی کہ زندہ ہین بسبب اسکے کہ نہین ڈر ہی انپر اور نہ وہ غمگین ہونگے یعنے آخرت مین معنے یہ ہین کہ وہ خوش ہوتے ہین بسبب امن وسرور انکے کے وعنہ قال استغفر لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خمسا وعشرین مرۃ رواہ الترمذی اور یہ بھی روایت ہی جابر سے کہ کہا بخشش چاہی میرے لیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پچیس بار نقل کی یہ ترمذی نے **ف ع** احتمال ہی کہ ایک مجلس مین یہ مانگی یا کئی مجلسون مین اور مؤید ہی احتمال اول کو ایک روایت انہین جابر سے کہ لفظ اسکے یہ ہین استغفر لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ البعیر خمسا وعشرین کہا مؤلف نے کہ جابر بن عبد اللہ کنیت انکی ابو عبد اللہ ہی انصاری سلمی مشاہیر صحابہ سے ہین اور روائتین بہت انسے منقول ہین حاضر ہوئے بدر مین اور بعد انکے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اٹھارہ غزوون مین اور گئے شام اور مصر مین اور اخیر عمر مین نابینا ہو گئے تھے روایت کین حدیثین انسے خلق کثیر نے مرے وہ مدینہ مین سن چوہتر مین چورانوی برس کی عمر مین اور صحابہ جو مدینہ مین مرے ہین انمین سب سے آخر یہی مرے ہین بموجب ایک قول کے وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کم من اشعث اغبر ذی طمرین لا یؤبہ لہ لو اقسم علی اللہ لابرہ منہم البراء بن مالک رواہ الترمذی والبیہقی فی دلائل النبوۃ اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا آنحضرت نے بہت پراگندہ بال غبار آلودہ صاحب دو پرانے کپڑون کے نہین پروا کیجاتی انکی اور نہ التفات کیا جاتا ہی طرف انکے بسبب حقارت انکی کے اگر قسم کہا بیٹھین خدا پر اعتماد کر

یعنے قسم کھاوین کہ خدا ایسا کریگا تو خدا اسکو سچا کرتا ہے انکو اس قسم مین اور کر دیتا ہے اس کام کو یا قسم کھاوین اپنے فعل پر کہ ایسا کچھ کرینگے ہم
تو مہیا کر دیتا ہے اللہ تعالے اسباب اس فعل کا اور توفیق دیتا ہے انکو کہ کرین وہ فعل ترجمہ انہین سے براء بن مالک ہین ف
ع یہ بھائی ہین انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے ایک مان اور ایک باپ سے فضلاء صحابہ اور دلیرون اور پہلوانون انکے سے ہین
حاضر ہوئے احد مین اور اور جہادون مین کہ بعد احد کے ہوئے اور یہ بڑے قوی اور شجاع تھے کہ سو مشرکون کو مقابلہ کی حالت مین
انھون نے مارا ہے سوائے انکے کہ شریک اورون کے ہو کر مارا انکو اور ظاہر ہوئی انکے جنگ شدید روز یمامہ کے اور شہید ہوئے بیسوین
سال مین ترجمہ نقل کی یہ ترمذی نے اور بیہقی نے دلائل النبوۃ مین وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اَلَا اِنَّ عَیْبَتِیَ الَّتِیْ اٰوِیْ اِلَیْھَا اَھْلُ بَیْتِیْ وَاِنَّ کَرِشِیَ الْاَنْصَارُ فَاعْفُوْا عَنْ مُسِیْئِھِمْ وَاقْبَلُوْا عَنْ
مُحْسِنِھِمْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ اور روایت ہے ابو سعید سے کہا کہ فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے آگاہ رہو تحقیق خاص میرے اور محل سر و امانت میری کے کہ ٹھکانا پکڑتا ہون مین طرف انکے اہل بیت میرے ہین
ف ع معنی مفصل عیبتی کے پہلی فصل مین بیچ حدیث انس کے لکھے جا چکے ہین اور وہان یہ لفظ انصار کی تعریف مین واقع ہوا ہے اور
یہ منافات نہین رکھتا کہ انکے غیر کے حق مین بھی وارد ہو خصوصا اہل بیت کہ بہت خاص ہین ساتھ اس صفت کے ت اور تحقیق دوست
دلی میرے انصار ہین پس عفو کرو تم انکی بدکارون سے اور قبول کرو انکے نیک کارون سے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث
حسن ہے وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یُبْغِضُ الْاَنْصَارَ اَحَدٌ یُّؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ رَوَاہُ
التِّرْمِذِیُّ قَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ روایت ہے ابن عباس سے یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دشمن نہین رکھتا انصار
کو وہ کوئی کہ ایمان رکھتا ہے ساتھ اللہ تعالے کے اور روز آخرت کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے وَعَنْ اَنَسٍ عَنْ اَبِیْ
طَلْحَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِقْرَأْ قَوْمَکَ السَّلَامَ فَاِنَّھُمْ مَا عَلِمْتُ اَعِفَّۃٌ صُبُرٌ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ
اور روایت ہے انس سے انہنے نقل کی ابو طلحہ سے کہ کہا فرمایا واسطے میرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پہونچا اپنی قوم کو میری طرف سے
سلام اسلیے کہ تحقیق وہ جو کچھ کہ جانتا ہون مین پارسا ہین صبر کرنے والے نقل کی یہ ترمذی نے وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ عَبْدًا لِحَاطِبٍ جَاءَ اِلَی
النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَشْکُوْ حَاطِبًا اِلَیْہِ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَیَدْخُلَنَّ حَاطِبٌ النَّارَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
کَذَبْتَ لَا یَدْخُلُھَا فَاِنَّہٗ قَدْ شَھِدَ بَدْرًا وَالْحُدَیْبِیَۃَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت ہے جابر سے کہ تحقیق غلام حاطب بن ابی بلتعہ کا آیا آنحضرت
کے پاس اس حال مین کہ شکایت کرتا تھا حاطب کی طرف آنحضرت کے پس کہا اس غلام نے کہ یا رسول اللہ البتہ داخل ہوگا حاطب آگ مین
یعنے بسبب کثرت ظلم کرنیکے مجھپر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جھوٹا ہے تو یعنے اس سبب سے کہ جزم کیا تو نے اور تاکید کر
کہا تو نے نہین داخل ہوگا آگ مین اسلیے کہ وہ حاضر ہوا ہے بدر مین اور حدیبیہ مین نقل کی یہ مسلم نے ف ع یعنے اور جو کوئی حاضر ہوا ہے
ان دونون مین نہین داخل ہوگا آگ مین جزما یا رجائ یا اس سبب کہ دلالت کرتا ہے انکے ایمان پر خطاب کرنا اللہ تعالے کا اسکو
بیچ عتاب کرنے اسکے کے ساتھ قول اپنے کے بیچ کتاب اپنی کے یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّیْ وَعَدُوَّکُمْ اَوْلِیَآءَ آخر
اٰیت کے وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَلَا ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا یَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَیْرَکُمْ ثُمَّ لَا یَکُوْنُوْا
اَمْثَالَکُمْ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَنْ ھٰؤُلَاءِ الَّذِیْنَ ذَکَرَ اللّٰہُ اِنْ تَوَلَّیْنَا اسْتُبْدِلُوْا بِنَا ثُمَّ لَا یَکُوْنُوْا اَمْثَالَنَا فَضَرَبَ عَلٰی فَخِذِ سَلْمَانَ الْفَارِسِیِّ

ثم

ثُمَّ قَالَ هٰذَا وَقَوْمُهٗ وَلَوْ كَانَ الدِّيْنُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَتَنَاوَلَهٗ رِجَالٌ مِّنْ فَارِسَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت کرتے ہین ابوہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی یہ آیۃ اور اگر منہ پھیرو تم یعنے ایمان لانے سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور مدد کرنے دین اسکے سے لاویگا خدا تعالےٰ تمھارے بدلہ مین ایک گروہ کو سوائے تمھارے پھر وہ گروہ نہین ہونگے مانند تمھارے یعنے بلکہ بہتر ہونگے تمسے عرض کیا بعضے صحابہ نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کون ہین وہ لوگ کہ ذکر کیا خدا نے کہ اگر رو گردانی کرین ہم ہمارے بدلے مین اور بجای ہمارے لائے جاوین وہ پھر نہین ہونگے وہ مانند ہمارے پس مارا آنحضرتؐ نے ہاتھ اپنا اوپر ران سلمان فارسی کے پھر فرمایا کہ وہ لوگ یہ ہے اور قوم اسکی یعنے فارسی اور عجمی اور اگر ہوتا دین نزدیک ثریا کے یعنے آسمان مین تو البتہ لیتے اسکو کتنے اشخاص فارس مین سے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** ع لفظ فرس ساتھ پیش ف اور جزم ر کے یعنے جماعت عجم کے مطلقا یا وہ لوگ کہ ہو زبان انکی فارسی یا وہ لوگ کہ ولایت فارس کے ہین اور اول ظاہر تر ہے اسلیے کہ دلالت کرتی ہے اسپر حدیث آگے کی وَعَنْهُ قَالَ ذُكِرَتِ الْاَعَاجِمُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَنَا بِهِمْ اَوْ بِبَعْضِهِمْ اَوْثَقُ مِنِّيْ بِكُمْ اَوْ بِبَعْضِكُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور یہ بھی روایت ہے ابوہریرہ سے کہ کہا ذکر کیے گئے اہل عجم نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا آنحضرتؐ نے تحقیق ساتھ ان عجمیون کے یا بعض انکے کے زیادہ اعتماد رکھتا ہون یعنے محافظت دین اور امانت مین بہ نسبت تمھارے یا بعض تمھارے کے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** ح یعنے عربیون کے طیبی نے کہا کہ خطاب یہان قوم خاص کو ہے کہ انکو کہا تھا مال کے خرچ کرنیکو جہاد مین پس انھون نے تقاعد و تکاسل کیا اسمین بہر تقدیر اسمین تعریف اہل عجم کی اور عنایت و رعایت ہے بہ نسبت انکے اور ملا علی نے اسکی شرح بسط و تفصیل سے مع سند کے آیتون سے لکھی ہے بخوف درازگی کتاب کے اسمین سے نہین لکھا گیا

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ سَبْعَةَ نُجَبَاءَ رُقَبَاءَ وَاُعْطِيْتُ اَنَا اَرْبَعَةَ عَشَرَ قُلْنَا مَنْ هُمْ قَالَ اَنَا وَابْنَايَ وَجَعْفَرٌ وَحَمْزَةُ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَمُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَبِلَالٌ وَسَلْمَانُ وَعَمَّارٌ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَاَبُوْ ذَرٍّ وَالْمِقْدَادُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہے علی سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلاشبہ ہر پیغمبر کے لیے سات آدمی ہوتے تھے بزرگ برگزیدہ اصحاب مین سے اور نگہبان احوال ظاہر و باطن اسکے کے کہ اسکے ساتھ ہوتے تھے اور دیا گیا ہون مین چودہ مرد کہ نجباء اور رقباء میرے ہین یعنے مجکو وہ چودہ ملے ہین از راہ تفضلات کے کہا ہمنے کون ہین وہ چودہ مرد کہا حضرت علی نے وہ مین ہون اور دونون بیٹے میرے یعنے حسن اور حسین اور جعفر بن ابی طالب اور حمزہ بن عبد المطلب اور ابو بکر اور عمر اور مصعب بن عمیر اور بلال اور سلمان اور عمار اور عبد اللہ ابن مسعود اور ابوذر اور مقداد رضی اللہ عنہم نقل کی یہ ترمذی نے **ف** ع کہا مولف نے کہ حمزہ بیٹے عبد المطلب کے ہین کنیت انکی ابو عمارہ ساتھ پیش عین کے چچا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور آنحضرتؐ کے دودھ شریک بھائی بھی تھے کہ دودھ پلایا تھا دونون صاحبون کو ثویبہ لونڈی ابی لہب کی نے اور وہ اسد اللہ تھے اسلام قدیمی رکھتے تھے کہ دوسرے سال مین بعد نبی ہونیکے مسلمان ہوئے اور بعضون نے کہا کہ اسلام لائے حمزہ بعد داخل ہونے رسول خدا صلعم کے دار ارقم مین بیچ چھٹے سال کے نبی ہونے سے پس عزت دی اللہ تعالےٰ نے اسلام کو بسبب اسلام انکے کے اور حاضر ہوئے بدر مین اور شہید ہوئے بیچ جنگ احد کے قتل کیا انکو وحشی بن حرب نے اور آنحضرتؐ سے چار برس بڑے عمر مین تھے کہا ابن عبد البر نے کہ نہین صحیح ہے یہ نزدیک

اسلیے کہ وہ دودھ شریک تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس یہ کیونکر بنے مگر یہ کہ دودھ پلایا ہو ثوبیہ نے دونون صاحبون کو دو وقتون میں اور بعضون نے کہا کہ دو برس بڑے تھے حضرت سے انتہی اور باقی صاحبون کا احوال اوپر مذکور ہو چکا ہی وعن خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ قَالَ كَانَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ كَلَامٌ فَأَغْلَظْتُ لَهُ فِي الْقَوْلِ فَانْطَلَقَ عَمَّارٌ يَشْكُوْنِيْ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ خَالِدٌ وَهُوَ يَشْكُوْهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَجَعَلَ يُغْلِظُ لَهُ وَلَا يَزِيْدُهُ إِلَّا غِلْظَةً وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاكِتٌ لَا يَتَكَلَّمُ فَبَكَى عَمَّارٌ وَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَلَا تَرَاهُ فَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ مَنْ عَادَى عَمَّارًا عَادَاهُ اللّٰهُ وَمَنْ أَبْغَضَ عَمَّارًا أَبْغَضَهُ اللّٰهُ قَالَ خَالِدٌ فَخَرَجْتُ فَمَا كَانَ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ رِضَى عَمَّارٍ فَلَقِيْتُهُ بِمَا رَضِيَ فَرَضِيَ اور روایت ہی خالد بن ولید سے کہ کہا تھا درمیان میرے اور درمیان عمار کے کلام یعنے گفتگو ایک معاملہ میں پس سختی کی مین نے عمار سے کلام کرنے مین ف ح خالد بن ولید اکابر قریش سے تھے اور عمار بن یاسر موالی اور فقرا سے خالد نے اُسکو کچھ چشم حقارت سے دیکھا اور سختی کی اسپر خالد کہتے ہین ترجمہ پس گئے عمار بارادہ اسکے کہ شکوہ کرین میرا پیغمبر خدا صلعم سے پس آئے خالد ف ع یہ کلام راوی کا ہی کہ جو خالد سے روایت کرتا ہی اور لفظ قال محذوف ہی دلالت کرتی ہی اسپر عبارت مابعد کی قال خالد فخرجت اور میرک نے کہا احتمال ہی کہ یہ کلام خالد سے ہو بطریق التفات کے ترجمہ اور عمار شکوہ کر رہے تھے خالد کا طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا راوی نے پس لگے خالد کہ سخت کہتے تھے اور زیادہ نہین کرتے تھے مگر سختی کو اور لیکن نبی چپکے بیٹھے تھے بولتے نہ تھے پس روئے عمار یعنے بسبب سختی خالد اور قلت صبر اور کثرت غضب اپنے کے اور سکوت کرنے آنحضرت کے اور کہا عمار نے یا رسول اللہ کیا نہین دیکھتے ہین آپ خالد کو کہ کیا کرتا ہی اور کیا کہتا ہی پس اوٹھایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سر مبارک اپنا اور فرمایا جو کوئی دشمنی کرے عمار سے یعنے ساتھ زبان کے دشمن رکھیگا اسکو خدا اور جو کوئی بغض رکھے عمار سے یعنے ساتھ دل کے بغض رکھیگا اس سے اللہ کہا خالد نے پس باہر نکلا مین یعنے آنحضرت کے پاس سے بقصد راضی کرنے عمار کے بالکل پس نہ تھی کوئی چیز محبوب تر نزدیک میرے راضی ہونے عمار کے سے یعنے ایسا کام کرون کہ عمار مجھسے راضی ہو تو مجھ مین اور اسمین محبت پیدا ہو پس پیش آیا مین عمار سے ساتھ تواضع اور انکسار اور تحفہ بھیجنے اور عذر کرنے اور گلے لگنے وغیرہ اسباب رضا کے پس راضی ہوئے عمار رضی اللہ عنہ وعن أَبِيْ عُبَيْدَةَ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ خَالِدٌ سَيْفٌ مِنْ سُيُوْفِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَنِعْمَ فَتَى الْعَشِيْرَةِ رَوَاهُمَا أَحْمَدُ اور روایت ہی ابو عبیدہ بن الجراح سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے خالد ایک شمشیر ہی خدا کی شمشیرون مین سے یعنے مانند شمشیر کے ہی کہ کھینچا اسکو اللہ نے مشرکون پر اور مسلط کیا اسکو کافرون پر یا صاحب سیف کا ہی حاصل یہ کہ خوب لڑتے ہین کافرون سے اللہ کی راہ مین اور اچھا جوان اپنے قبیلہ کا ہی خالد اور خالد بنی مخزوم مین سے تھے کہ نام ہی بد رحی کا قریش سے روایت کین یہ دونون حدیثین احمد نے وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَمَرَنِيْ بِحُبِّ أَرْبَعَةٍ وَأَخْبَرَنِيْ أَنَّهُ يُحِبُّهُمْ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سَمِّهِمْ لَنَا قَالَ عَلِيٌّ مِنْهُمْ يَقُوْلُ ذٰلِكَ ثَلَاثًا وَأَبُوْ ذَرٍّ وَالْمِقْدَادُ وَسَلْمَانُ أَمَرَنِيْ بِحُبِّهِمْ وَأَخْبَرَنِيْ أَنَّهُ يُحِبُّهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی بریدہ سے کہ کہا فرمایا آنحضرت نے کہ اللہ تعالے نے حکم کیا مجکو ساتھ دوستی چار شخصون کے یعنے علی الخصوص اور خبر دی مجکو کہ وہ سبحانہ تعالے دوست رکھتا ہی انکو عرض کیا صحابہ نے کہ نام بیان کیجے انکا ہمارے لیے یعنے تو کہ ہم بھی دوست رکھین انکو بسبب محبت اللہ کے اور رسول کے فرمایا علی ایک ہی انمین سے درحالیکہ فرماتے تھے آنحضرت اسکو تین بار یعنے واسطے آگاہ کرنے کے ساتھ اسکے کہ وہ افضل ہین انمین یا اسلیے تین بار

تین بار

فرمایا کہ دوست رکھے انکو بقدر تین لوگ کے اور ابوذرا ور مقداد اور سلمان ہین کہ حکم کیا مجکو خدا نے ساتھ محبت انکی کے اور خبر دی مجکو کہ دوست رکھتا ہی انکو نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب حسن ہی **وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ عُمَرُ يَقُولُ اَبُوْبَكْرٍ سَيِّدُنَا وَاَعْتَقَ سَيِّدَنَا يَعْنِيْ بِلَالًا** رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی جابر سے کہا کہ تھے عمر کہتے ابوبکرؓ سردار ہمارے ہین یعنے بہتر اور افضل ہمارے ہین اور آزاد کیا ابوبکرؓ نے سردار ہمارے کو مراد رکھتے تھے عمر سردار دوسرے سے بلال کو نقل کی یہ بخاری نے **ف** ع ح یہ حضرت عمرؓ نے بطریق تواضع کے کہا اسلیے کہ عمر افضل ہین بلال سے بالاجماع اور بعضون نے کہا کہ مراد یہ ہی کہ بلال سرداروں سے ہی اور بعضون نے کہا کہ سیادت مستلزم افضلیت کو نہین ہی اور بعضون نے کہا کہ ضمیر متکلم مع الغیر کی واجب نہین ہی کہ شامل کل کو ہو بلکہ باعتبار اکثر کے بس ہی اور ضمیر کنایت صحابہ سے ہی پس اول مین شامل کل ہین اور ثانی مین اکثر اور اضافہ اس فقرہ مین واسطے تخصیص کے ہی یعنے سید ہی درمیان ہمارے **وَعَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ اَنَّ بِلَالًا قَالَ لِاَبِيْ بَكْرٍ اِنْ كُنْتَ اِنَّمَا اشْتَرَيْتَنِيْ لِنَفْسِكَ فَاَمْسِكْنِيْ وَاِنْ كُنْتَ اِنَّمَا اشْتَرَيْتَنِيْ لِلّٰهِ فَدَعْنِيْ وَعَمَلَ اللّٰهِ** رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی قیس بن ابی حازم تابعی سے کہ بلال نے کہا واسطے ابی بکر کے **ف** ع ح جس وقت کہ ابوبکرؓ نے بعد از وفات آنحضرت صلعم کے کہا بلال کو اور درخواست کی کہ میری صحبت مین رہ اور اذان کہتا رہ جیسا کہ رسول خدا کے لیے کہتا تھا اور بلال کو ابوبکرؓ نے خریدا تھا اور کافرون کے ہاتھ سے چھڑا کر آزاد کیا تھا اور انھون نے بعد وفات آنحضرت کے ارادہ شام کی طرف متوجہ ہونیکا کیا تھا بسبب نہ صبر کرنیکے اوپر دیکھنے مسجد نبوی کے بغیر حضور آنحضرت صلعم کے اور نہ کہ سکتے اذان کہ اشھد اور آگے آویگا کہ بلال سید الابدال ہوئے اور جگہ انکی غالباً شام ہی حاصل یہ کہ بلال نے ارادہ شام کو جانیکا کیا بعد وفات آنحضرت کے اور ابوبکرؓ مانع ہوئے اسوقت مین بلال نے ابوبکرؓ سے کہا ترجمہ کہ اگر ہی تو کہ نہین خریدا ہی تو نے مجکو مگر اپنے نفس ہی کے لیے یعنے نفس کی خوشی کے لیے تو نگاہ رکھ مجکو یعنے اپنے پاس اور خدمت کرنیکو فرما اور اگر ہی تو کہ نہین خریدا ہی تو نے مجکو مگر واسطے خدا کے اور طلب رضا اور ثواب اسکے کے پس چھوڑ دو مجکو ساتھ عمل خدا کے نقل کی یہ بخاری نے **ف** ع ح یعنے چھوڑ مجکو تو خدا کے لیے کام کرتا رہون اور خلق سے کچھ سروکار نہ رکھون اور بعضے روایت مین آیا ہی کہ کہا بلالؓ نے مجکو طاقت پیغمبر کے جگہ دیکھنے کی بدون انکے نہین اور بغیر انکے یہان نہین رہ سکتا مین بیت چہ مشکل ترازین بر عاشق زار * کہ بے دلدار بیند جاے دلدار * پس گئے بلالؓ ہمراہ ایک لشکر کے کہ شام کو جاتا تھا اور دمشق مین بیسوین یا اٹھارہوین سال ہین وفات پائی اور ایک حدیث کو جو کرنے بلال کی پھر رجوع کرنیکی طرف مدینہ کے بعد دیکھنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خواب مین اور اذان دینے انکے کے اسمین اور کانپنے مدینہ کے بسبب اذان انکی کے پس کچھ اصل نہین انکی وضعی معلوم ہوتی ہی ذکرہ السیوطی فی الذیل **وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ مَجْهُوْدٌ فَاَرْسَلَ اِلٰى بَعْضِ نِسَائِهٖ فَقَالَتْ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا عِنْدِيْ اِلَّا مَاءٌ ثُمَّ اَرْسَلَ اِلٰى اُخْرٰى فَقَالَتْ مِثْلَ ذٰلِكَ وَقُلْنَ كُلُّهُنَّ مِثْلَ ذٰلِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُضِيْفُهٗ يَرْحَمُهُ اللّٰهُ فَقَامَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ يُقَالُ لَهٗ اَبُوْ طَلْحَةَ فَقَالَ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَانْطَلَقَ بِهٖ اِلٰى رَحْلِهٖ فَقَالَ لِامْرَاَتِهٖ هَلْ عِنْدَكِ شَيْءٌ قَالَتْ لَا اِلَّا قُوْتَ صِبْيَانِيْ قَالَ فَعَلِّلِيْهِمْ بِشَيْءٍ وَّنَوِّمِيْهِمْ فَاِذَا دَخَلَ ضَيْفُنَا فَاَرِيْهِ اَنَّا نَاْكُلُ فَاِذَا اَهْوٰى بِيَدِهٖ لِيَاْكُلَ فَقُوْمِيْ اِلَى السِّرَاجِ كَيْ تُصْلِحِيْهِ فَاَطْفِئِيْهِ فَفَعَلَتْ فَقَعَدُوْا وَاَكَلَ الضَّيْفُ وَبَاتَا طَاوِيَيْنِ فَلَمَّا اَصْبَحَ غَدَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ عَجِبَ اللّٰهُ اَوْ ضَحِكَ اللّٰهُ مِنْ فُلَانٍ وَّفُلَانَةٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ مِّثْلُهٗ وَلَمْ يُسَمِّ اَبَا طَلْحَةَ وَفِيْ اٰخِرِهَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ** مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہ کہا آیا ایک شخص رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس کہا مجھے کہ پہنچ رہی ہے رنج و مشقت یعنی پہنچی ہے مجھے فقر سے بیچ مشقت اور کھانا
ہون بھوک وغیرہ سے کچھ دو مجھکو پس بھیجا آنحضرت نے کسیکو اپنی کسی بیوی کے پاس یعنی اسلیے کہ دریافت کرے کہ اگر کچھ انکے پاس ہو تو دیوین اسکے لیے
پس کہا اُن بیوی نے قسم ہے اُس ذات کی کہ بھیجا ہے آپکو ساتھ حق کے نہین ہے میرے پاس یعنی قسم کھانے پینے کی چیز سے مگر پانی پھر بھیجا آنحضرت نے کسیکو اور
بیوی کے پاس پس کہا اُن بیوی نے بھی مانند اسکے کہ کہا تھا پہلی بیوی نے یعنے اور اسی طرح سب بیویون کے پاس بھیجا اور کہا سب بیویون نے
مانند اسکے ف ع اور شاید کہ یہ حال ہوا ابتدا مین پہلے فتح ہونے خیبر وغیرہ کے اور حاصل ہونے غنائم اور اموال کے ترجمہ پس فرمایا رسول خدا
صلعم نے کہ جو کوئی کہ مہمانی کرے اسکی رحمت کریگا خدا تعالے اسپر پس کھڑا ہوا ایک شخص انصار مین سے کہا جاتا تھا اُسکو ابو طلحہ ف ع ح
نام انکا زید بن سہل انصاری ہے خاوند ام سلیم کے کہ جو مان تھی انس کی ترجمہ پس کہا ابو طلحہ نے مین ضیافت کرونگا اس شخص کی یا رسول اللہ
پس کہا لیگئے ابو طلحہ اُس شخص کو طرف گھر اپنے کے پس کہا ابو طلحہ نے واسطے بیوی اپنی کے کہ وہ مان انس کی تھین کیا ہے تیرے پاس کچھ طعام
کہا انھے نہین ہے کچھ ہمارے پاس طعام مگر موافق قوت لڑکون میرے کے ف ع یعنے چھوٹے لڑکون کے لیے کچھ رکھ چھوڑا ہے کہ انکو بھوک لگتی ہے
بار بار رات اور دن مین والا معلوم ہی ہے نہین کہ جائز ہے بھوکا رکھنا بچون کا اور کھلانا مہمانون کا ترجمہ کہا ابو طلحہ نے یعنے اپنی بیوی سے
پس بہلا دے انکو ساتھ کسی چیز کے اور سلا دے انکو ف ع گویا ابو طلحہ نے قصد کیا کہ بچے نہ دیکھین کھانا مہمان کا تو کہ خواہش کرین
جیسے کہ عادت بچون کی ہوتی ہے ترجمہ پس جبکہ داخل ہو مہمان ہمارا پس دکھلا اسکو ظاہر مین کہ ہم کھاتے ہین ف ع یعنے اُس طعام مین سے
اسلیے کہ مہمان جب دیکھتا ہے کہ صاحب خانہ نہین کھاتا تو تشویش خاطر پیدا ہوتی ہے اسکو اور مہمان کے سامنے آنا انکی بیوی کا اسلیے ہوا کہ وہ ضعیفہ
تھین اور یہ قضیہ پردہ کے حکم ہونے سے پہلے کا ہے ترجمہ پس جس وقت کہ قصد کرے مہمان اور پھیلا دے ہاتھ اپنا تو کہ کھاوے پس اوٹھنا
تو طرف چراغ کے اسکے سنوارنے اور بتی اوکسانیکے لیے پس بجھا دینا تو اسکو یعنے تو کہ اندھیرا ہو جاوے اور وہ ہمارے نہ کھانے سے مطلع نہون
پس کیا اُس عورت نے ایسا ہی پس بیٹھی وہ یعنے وہ عورت اور مرد اور مہمان طعام پر اور کھایا مہمان نے اور رات گذاری ابو طلحہ نے اور
انکی بیوی نے بھوکے پس جب صبح کی ابو طلحہ نے آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس فرمایا رسول خدا صلعم نے یعنے بسبب
معلوم کرنیکے نور کشف سے یا طریق وحی سے البتہ تحقیق عجب کیا اللہ نے یا کہا راوی نے کہ ہنسا اللہ تعالے یعنے راضی ہوا فلانے مرد اور
فلانی عورت سے یعنے نام ابو طلحہ کا اور اسکی بیوی کا لیا اور اور روایت مین ابوہریرہ سے مانند اس حدیث کے آیا ہے یعنے موافق
لفظ و معنی مین اور نام نہین لیا ابوہریرہ نے یعنے اُس روایت مین نہین کہا یقال له ابو طلحہ اور بیچ آخر اسی روایت کے یہ آیا ہے
پس نازل کی اللہ تعالے نے یہ آیہ اور ترجیح دیتے ہین یعنے اپنے مہمانون کو یا اورون کو اپنے نفسون پر اگرچہ ہو انکو حاجت و بھوک
نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْهُ قَالَ نَزَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْزِلًا فَجَعَلَ النَّاسُ يَمُرُّوْنَ فَيَقُولُ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هٰذَا يَا اَبَا هُرَيْرَةَ فَاَقُوْلُ فُلَانٌ فَيَقُوْلُ نِعْمَ عَبْدُ اللّٰهِ هٰذَا وَيَقُوْلُ
مَنْ هٰذَا فَاَقُوْلُ فُلَانٌ فَيَقُوْلُ بِئْسَ عَبْدُ اللّٰهِ هٰذَا حَتّٰى مَرَّ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ فَقَالَ مَنْ هٰذَا فَقُلْتُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ فَقَالَ نِعْمَ
عَبْدُ اللّٰهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ سَيْفٌ مِّنْ سُيُوْفِ اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہا اوترے ہم ساتھ رسول خدا صلعم کے ایک منزل مین پس گذرنے لگے لوگ بیچ میں
ہر جانب سے پس فرماتے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور پوچھتے کہ کون ہے یہ کہ گذرتا ہے اے ابوہریرہ پس کہتا مین یعنے بیان کرتا مین
اسکا نام و صفت پس فرماتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اچھا بندہ خدا کا ہے یہ اور فرماتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور شخص کے لیے

کہ گزرتا کون ہی یہ پس کہتا مین یہ فلانا ہو پس فرماتے آنحضرت برا بندہ خدا کا ہی یہ ف ح شاید کہ یہ فرمانا آپ کسی کے لیے کہ جانتے کہ وہ منافق ہی اسلیے کہ مومن کے لیے فرمانا اس بات کا آنحضرت سے وارد تھا اور معمول نہ تھا آپ کا اگرچہ ساہ وردش بد ہی تھا اور مومن خود اسوقت مین ایسے برے نہ تھے کہ آپ ایسا کچھ فرماتے انکے حق مین اور اگر ہو تو نہایت کم ہو واللہ اعلم پس ہمیشہ اسی طرح سوال جواب رہا ترجمہ بیان تک کہ گذرے خالد بن ولید پس فرمایا آنحضرت نے کون ہی یہ پس کہا مین نے یہ خالد بن ولید ہی ف ح اور اسین اشعار ہی اسپر کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خیمہ مین تھے اور ابوہریرہ باہر تھے خیمہ کے والا خالد بن ولید جیسے کو کیونکر نہ پہچانتے ترجمہ پس فرمایا اچھا بندہ خدا کا ہی خالد بن الولید ایک تلوار ہی اللہ کی تلوارون مین سے نقل کی یہ ترمذی نے وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ قَالَتِ الْأَنْصَارُ يَا نَبِيَّ اللهِ لِكُلِّ نَبِيٍّ أَتْبَاعٌ وَإِنَّا قَدِ اتَّبَعْنَاكَ فَادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَ أَتْبَاعَنَا مِنَّا فَدَعَا بِهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی زید بن ارقم صحابی سے کہ کہا کہا انصار نے اے پیغمبر خدا کے ہر نبی کے لیے تابعدار تھے اور تحقیق ہمنے تابعداری کی آپکی پس دعا کرو خدا سے کہ کرے ہمارے تابع ہم مین سے ف ح یعنے ہمارے حلفا اور موالی کو بھی ہم مین سے کرے کہ انکو بھی انصار کہا جاوے تو کہ وصیت جو لوگون کو ہمارے حق مین احسان کرنیکی کی ہی انکو بھی شامل ہو جیسا کہ فرمایا اوصیکم بالانصار اور فرمایا فاقبلوا من محسنہم وتجاوزوا عن مسیئہم اور سوا اسکے جو مناقب اور فضائل اور عنایتین اور کرامتین ہمارے لیے فرمائی ہین وہ بھی انھین شریک ہون یا معنی یہ ہین کہ دعا کیجیے کہ کرے ہمارے تابعونکو ہمسے یعنے متصل ساتھ ہمارے اور پیرو ہماری نیکی کرنے مین اور اوپر طریقہ اور سیرت ہمارے کے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالے نے والذین اتبعوہم باحسان ترجمہ پس دعا کی آنحضرت نے ساتھ اسکے یعنے ساتھ کرنے اتباع انکے کے انسے نقل کی یہ بخاری نے وَعَنْ قَتَادَةَ قَالَ مَا نَعْلَمُ حَيًّا مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ أَكْثَرَ شَهِيدًا أَعَزَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ وَقَالَ أَنَسٌ قُتِلَ مِنْهُمْ يَوْمَ أُحُدٍ سَبْعُونَ وَيَوْمَ بِئْرِ مَعُونَةَ سَبْعُونَ وَيَوْمَ الْيَمَامَةِ عَلَى عَهْدِ أَبِي بَكْرٍ سَبْعُونَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی قتادہ سے کہ کہا نہین پہچانتے ہم کسی قبیلہ اور قوم کو قبایل عرب سے کہ بہت ہون شہید انکے اور بہت عزیز ہون روز قیامت کے انصار سے کہ شہید انکے بہت ہونگے اور عزیز تر ہونگے یعنے روز قیامت کے متحقق ہوگا کہ کس کثرت سے وہ مارے گیے ہین اور کیا عزت ہوگی انکو اور کہا انس نے مارے گیے انصار سے روز احد کے ستر شخص ف ع ظاہر مراد یہ ہی کہ انصار اور مہاجرین کے لوگ ملکر ستر مارے گئے اسلیے کہ روایت کی ہی ابن مندہ نے کہ علماء حدیث اور سیر سے ہی حدیث ابی سے کہ قتل کیے گئے انصار مین سے روز احد کے چونسٹھ شخص اور مہاجرین سے چھ شخص ترجمہ اور مارے گیے روز بیر معونہ کے ستر شخص کہ انکو قراء کہتے تھے اور قصہ انکا سیر کی کتابون مین مذکور ہی اور ستر شخص مارے گئے روز جنگ یمامہ کے حضرت ابوبکرؓ کے زمانہ مین کہ وہ مسیلمہ کذاب کی قوم کے ساتھ لڑنے کو گئے تھے نقل کی یہ بخاری نے وَعَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ كَانَ عَطَاءُ الْبَدْرِيِّينَ خَمْسَةَ آلَافٍ خَمْسَةَ آلَافٍ وَقَالَ عُمَرُ لَأُفَضِّلَنَّهُمْ عَلَى مَنْ بَعْدَهُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی قیس بن ابی حازم سے کہ کہا تھے عطار بدر والون کے پانچ پانچ ہزار یعنے جو کہ جنگ بدر مین حاضر ہوئے تھے انکے ہر ہر شخص کو بیت المال مین سے پانچ پانچ ہزار درہم ملتے تھے اور کہا عمرؓ نے البتہ فضیلت دیتا ہون مین انکو انکے غیر پر مرتبہ مین نقل کی یہ بخاری نے ف ح یعنے عطائین انکی کامل ہوئین بخلاف غیر انکے کے اور مین بھی فضیلت دیتا ہون انکو انکے غیر پر اگرچہ زیادہ کرون مین اس مقدار پر بَابُ تَسْمِيَةِ مَنْ سُمِّيَ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ فِي الْجَامِعِ لِلْبُخَارِيِّ یہ باب ہی بیچ بیان ذکر کرنے نامون ان صحابہ اہل بدر کے کہ جنکے نام ذکر کیے گئے ہین بیچ کتاب جامع کے واسطے بخاری ف ح جانا چاہیے کہ بخاری نام انکے جماعت کے اہل بدر سے کہ اپنی کتاب مین انکو ذکر کیا ہی اور انکے حدیثین لایا ہی ایک باب علیحدہ مین بطریق اجمال منفصل کے لایا ہی تو

ساتھ معرفت فضیلت صحابیت اور رجحان انکے کے اوپر غیر انکے کے جلدی اُنپر دعا ساتھ رحمت و رضوان کے کیجاوے اور کہا ہی علما نے کہ دعا وقت ذکر انکے کے صحیح بخاری مین قبول ہوتی ہی اور ذکر انکا اوپر ترتیب حروف ہجا کے کیا ہی سوائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء اربعہ کے کہ انکو مقدم کیا ہی اور باقی کو ترتیب حروف ہجا کے لایا ہی اور مؤلف نے بھی اسی روش پر اتباع انکا کیا ہی انتہی اور ملا علی رحمہ نے کہا کہ یعنے یہ ذکر ہی ان اہل بدر کا کہ جنکا نام ذکر کیا گیا ہی صحیح بخاری مین حقیقة یا حکما تاکہ داخل ہون عثمان بھی نہ انکا کہ جنکا نہین نام لیا گیا بخاری مین اور نہ انکا کہ نہین ذکر کیے گئے اسمین اصلا کہا میرک نے کہ مراد انسے کہ جنکے نام ذکر کیے گئے ہین وہ ہین کہ آیا ہی ذکر انکا صحیح بخاری مین خواہ روایت انسے ہی یا انکے غیر سے باین نہج کہ وہ حاضر ہوئے ہین بدر مین نہ نرا ذکر انکا بدون صریح کرنے اسکے کہ وہ حاضر ہوئے ہین بدر مین اور ساتھ اسکے جواب دیا گیا ہی نہ ذکر کرنے انکے سے عبیدہ بن الجراح کو اسلیے کہ وہ حاضر ہوئے ہین بدر مین باتفاق اہل حدیث اور سیر کے اور ذکر کیا ہی انکو صحیح بخاری مین کتنی جگہ مگر کہ یہ نہین واقع ہوا ہی اسمین صریح ذکر اسکا کہ وہ حاضر ہوئے ہین بدر مین تمام ہوا کلام میرک کا اور اوپر گذر چکا ہی روایت ابی داؤد کے ابن عمر سے کہ آنحضرت صلعم نکلے روز بدر کے ساتھ تین سو اور پندرہ آدمیون کے اور ایک روایت مین آیا ہی کہ مشرکین ہزار تھے اور صحابہ تین سو اور تیرہ تھے اجل انکے اور پیشوا اور سردارون کے اور تمام عالم کے لوگون کے

النَّبِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْهَاشِمِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ت نبی محمد بیٹے عبد اللہ کے ہاشمی ف ع ح شروع کیا حضرت کے ذکر سے تیمنا اور تبرکا یا واسطے دفع توہم اسکے کہ وہ نہین تھے ساتھ انکے ولادت آپکی سال فیل مین اور بعثت آپکی شروع چالیس برس پر ہوئی اور دور نبوت آپکی کا تئیس برس اور عمر شریف آپکی ترسٹھ برس کی آپ سردار سب رسولون کے اور خاتم النبیین تھے صلی اللہ علیہ وسلم وعلی آلہ واصحابہ واتباعہ واحزابہ اجمعین

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ الْقُرَشِيُّ ت عبد اللہ بیٹے عثمان کے ابو بکر صدیق قریشی ہیں ف تیم بن مرہ سے ہین جمع ہونا انکا ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پانچوین واسطے پر ہی یعنے پانچوین پشت مین نسب انکا اور حضرت کا ملا ہی نام انکا جاہلیت مین عبد رب الکعبہ تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام عبد اللہ اور عتیق رکھا اور کنیت انکی ابو بکر اور بعضون نے کہا کہ عتیق قدیمی نام انکا ہی آیا ہی کہ انکے مان کے یہان بچہ نہ جیتا تھا اور جب یہ پیدا ہوئے تو مان انکی انکو خانہ کعبہ کے آگے لیگئی اور کہا کہ خداوندا اسکو موت سے آزاد کر اور بخش مجکو اور بعضون نے کہا کہ عتیق انکو بسبب حسن اور جمال روے اور اچھے ہونے قوم انکی کے کہتے تھے اسلیے کہ عتق بمعنی کرم اور جمال اور نجابت کے بھی آتا ہی اور اتفاق کیا ہی امت نے اوپر نام رکھنے انکے کے ساتھ صدیق کے بسبب جلدی تصدیق کرنے انکے کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اور لازم کرنے انکے کے سچ کو تمام احوال مین رضی اللہ عنہ اور انکے باپ ابو قحافہ کا نام عثمان تھا بیچ سال فتح مکہ کے ایمان لائے اور چودھوین سال مین حضرت ابو بکر رضی کے چھ مہینے اور چند روز بعد وفات پائی اور عمر انکی ستانوے برس کی تھی اور خلافت صدیق کی دو سال اور چند مہینے رہی اور عمر انکی ترسٹھ برس کی موافق عمر آنحضرت صلعم کے اور تھے وہ رضی اللہ عنہ معتدل قد خوش روے تابان جمال نحیف البدن خفیف رخسارہ اور انکے رخسارون مین رگین تھین سبز

عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الْعَدَوِيُّ ت عمر بیٹے خطاب کے عدوی ف ح اولاد عدی بن کعب سے ہین اور ساتھ پانچ واسطون کے آنحضرت کے ساتھ جمع ہوتے ہین اور اشراف قریش سے تھے اور جاہلیت مین سفارت اور رسالت انھین کے نام مقرر تھے یعنے نامہ و پیغام انھین کے ہاتھ سردارون وغیرہ پاس کفار بھیجتے تھے اور سفید روے سرخ چشم بلند قد تھے اور اونچے تھے لوگون سے ایسے معلوم ہوتے تھے کہ گویا وہ اونٹ پر سوار ہین اور لوگ پیادہ ہین اور وہب بن منبہ نے کہا کہ وصف انکا توریت مین یون آیا ہی

کہ قرآن حدیث میں آیا ہے وہ جتنا چھوٹے شیطان انکے ہوتے ہیں وہ جگہ چھوڑ دیتا ہے اور فاروق لقب انکا ہے بسبب فرق کردینے انکے درمیان
حق و باطل کے اور کفر اور اسلام کے اور عزت اسلام کی ہوئی بسبب ایمان لانے انکے کے اور مہیب اور شجاع تھے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
بحکم آپ کی ہجرت کے اور جب چاہا کہ ہجرت کریں تو تلوار گلے میں ڈالی اور کمان کا چلہ چڑھا لیا اور ہاتھ میں تیر لیے اور کعبہ میں آئے سردار قریش کے
سب وہان حاضر تھے پس طواف کیا اور دو رکعت نماز ادا کی اور قریش کے حلقوں پر جا کر کہا برے ہوں منہ تمہارے سو جو کوئی چاہے کہ
روئے اسکو ماں اسکی اور یتیم ہو فرزند اسکا اور بیوہ ہو جورو اسکی تو چاہیے کہ آوے اور ملے مجھ سے پیچھے اس وادی کے پس کوئی انکے
پیچھے نہ جا سکا خلافت انکی ساڑھے دس برس رہی اور عمر انکی تریسٹھ سال کی ہوئی بسبب قول مشہور کے عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ الْقُرَشِیُّ خَلَّفَهُ
النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى ابْنَتِهٖ رُقَيَّةَ [illegible] حضرت عثمان بیٹے عفان کے قریشی پیچھے چھوڑ گئے تھے انکو حضرت مدینہ
میں نزدیک بیٹی اپنی کے کہ نام انکا رقیہ تھا اور لگایا انکے لیے حصہ انکا ف ع حضرت رقیہ حضرت عثمانؓ کے نکاح میں تھیں جب حضرت بدر
کو جانے لگے تو حضرت رقیہ بیمار تھیں پس عثمانؓ کو آنحضرت نے واسطے بیمارداری اور خبرگیری بی بی رقیہ کے چھوڑا اور بدر کے غنیمت میں
انکا حصہ بھی لگایا اور اسی اعتبار کر انکو اہل بدر سے گنا اور تولد انکا چھٹے سال میں ہوا سال فیل سے اسلام لائے پہلے داخل ہونیکے دار ارقم
میں بعد ابی بکرؓ اور علیؓ اور زید بن حارثہ کے اور اسلام انکا ابوبکر کی دعوت لینے ترغیب سے تھا اور جب اسلام لائے تو انکے چچا حکم بن
ابی العاص بن امیہ نے انکو باندھا اور قید کیا اور کہا باپ دادون کے دین سے نئے دین میں آیا تو واللہ نہیں چھوڑونگا میں تجھکو جب تک کہ
نہ چھوڑے تو اس دین کو کہا عثمانؓ نے اس دین کو ہرگز نہیں چھوڑونگا اور اس سے جدا نہیں ہونیکا تو جو کچھ جانے کر جب حکم نے سختی و مضبوطی
انکے دین کی دیکھی تو چھوڑ دیا اور رقیہ بیٹی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلے زمانہ نبوت سے حضرت عثمانؓ کے نکاح میں تھیں اور
غزوہ بدر میں مرگئیں اور بعد انکے ام کلثوم سے آنحضرتؐ نے نکاح کر دیا اور نویں سال ہجری میں وہ بھی مرگئیں پس کہا آنحضرت نے اگر ہوتی
میرے پاس تیسری بیٹی تو دیتا میں اسکو عثمانؓ کے تئیں اور کوئی شخص سوائے انکے ایسا نہ تھا کہ دو بیٹیاں کسی پیغمبر کی اسکے نکاح میں
ہوں اور اسی سبب سے ذو النورین لقب انکا ہوا رضی اللہ عنہ اور تھے حضرت عثمانؓ میانہ قد خوش رو سرخ و سفید اور انکے منہ پر
نشان تھے چیچک کے بزرگ ریش تھی خوبصورت لوگوں میں اور فرمایا آنحضرتؐ نے ام کلثوم کو کہ نکاح کیا میں نے تیرا ساتھ انکے کہ بہت
مشابہ ہے لوگوں میں ساتھ تیرے دادا ابراہیم علیہ السلام کے اور ساتھ باپ تیرے محمد صلعم کے اور تھی حیا انکی اس درجہ کی کہ گھر کے
اندر دروازہ بند کر کر غسل کرتے تھے اور حیا سے پیٹھ اپنی سیدھی نہیں کر سکتے تھے اور شہید ہوئے درمیان میں ایام تشریق کے
سنہ پینتیس میں اور خلافت انکی تیرہ سال رہی اور عمر انکی ہوئی بیاسی برس کی اور بعضوں نے تراسی برس اور چھیاسی برس
کی بھی کہی ہے عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ الْهَاشِمِیُّ حضرت علی بیٹے ابی طالب کے ہاشمی ف ع پیغمبر خدا کے چچا کے بیٹے تھے اور بھائی
آپ کے ساتھ مواخات کے لینے بھائی چارہ بھی انسے ہوا تھا اور داماد فاطمہ زہراؓ کے اور باپ حسنؓ اور حسینؓ کے اور اول ہاشمی ہیں
کہ پیدا ہوئے دو ہاشمیوں سے اور قدیم الاسلام تھے اور بقول جماعہ کثیر کے صحابہ سے اول اسلام بھی لائے ہیں اور کہا ہے علما نے کہ
نبی ہوئے آنحضرت پیر کے دن اور اسلام لائے علی رضی اللہ عنہ منگل کو اور عمر انکی اسوقت تین برس کی تھی یا سات برس کی
تھی اور بیس اور [illegible] اور یعسوب المسلمین اور ابو الریحانتین اور ابو تراب انکے لقبوں میں سے ہیں اور تھے
[illegible] قد نہایت گندم گوں مائل بسمرت کشادہ دہن سینہ پر بال بہت تھے روشن چہرہ چمکتا جمال بزرگ چشم عظیم البطن خوب

سیاہ چشم گھنی تھی ڈاڑھی انکی اور طویل بالا و عریض تھے خوب صورت خندہ دہن تھے مانند چاند چودھوین رات کے قوی دل شجاع منصور تھے اللہ کی مدد
ہوتی تھی اور فتح یاب ہوتے تھے جہان لڑنے کو جاتے واسع العلم کثیر الزہد سخی النفس رضی اللہ عنہ وکرم وجہہ ابن عباس سے روایت ہے کہ علی رضی اللہ
عنہ نے نیزہ لیا تھا رسول خدا صلعم کا روز بدر کے اور کہا حاکم نے کہ نیزہ لیا انھون نے روز بدر کے اور سب غزوون مین روایت کیا اسکو احمد نے
مناقب مین مدت انکی خلافت کی پانچ برس اور شہادت انکی جمعہ کو وقت سحر کے سترھوین رمضان سن اکتالیس مین اور عمر انکی تریسٹھ برس کی
صحیح و مختار یہی ہے سمجھ جاننا چاہیئے کہ مصنف نے یہان تک رعایت کی مراتب رتبیہ کی پھر اعتبار کیا ترتیب حروف ہجا یہ کا آیا سی بن بکیر ت
ایاس بیٹے بکیر کے ف ح اور بعضے نسخون مین البکیر الف لام سے ہے اور ایاس ساتھ زیر ہمزہ اور تخفیف تحتانیہ کے آخر مین س مہملہ اور بکیر ساتھ
پیش ب اور فتح کاف اور جزم تحتانیہ بتصغیر بکر کے اور بعضون نے روایت بخاری سے بکیر ساتھ زیر ب اور تشدید کاف کے ضبط کیا ہے وہ لیثی ہین
مہاجرین اولین سے حاضر ہوئے بدر مین اور واحد کن چارون مین کہ بعد بدر کے ہین اور تھا اسلام انکا اور اسلام انکے بھائی عامر بن بکیر کا دار ارقم
مین اور عدہ و اور انکے بھائی اور خالد اور عاقل اور عامر سب صحابی تھے اور اہل بدر سے وفات انکی سن چونتیس مین ہوئی بلال بن رباح مولی
اَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ ترجمہ بلال بیٹے رباح کے غلام آزاد ابوبکر صدیقؓ کے ف ح موذن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کنیت انکی ابو عبد الرحمن
اور بعضون نے ابو عبد اللہ کہی اور بعضون نے ابو عبد الکریم اور بعضون نے ابو عمرو اور نام انکی ماں کا حمامہ ساتھ زبر ح مہملہ اور تخفیف میم کے بلال قدیم
الاسلام ہین پہلا اسلام مکہ مین انھون ہی نے ظاہر کیا اور عذاب کیے گئے دین خدا مین اور آسان ہوا اُنپر نکلنا روح کا اور عذاب دیتا تھا انکو امیہ
بن خلف جمحی کہ مالک انکا تھا اور آخر کو بدر مین بلال ہی کے ہاتھ سے مارا گیا اسکا قصہ طویل ہے اور کھینچتا تھا انکو مالک انکا امیہ دوپہر کی گرمی مین اور
ڈال دیتا آفتاب مین اور کوٹتا تھا انکو لکڑی سے پس ابوبکر صدیقؓ نے انکو خرید کیا اور آزاد کیا اور حکم کیا آنحضرت نے انکو بیچ سال فتح کے ساتھ کہنے
آذان کے اوپر کعبہ کے اور فضائل انکے بہت ہین اور بس ہے انکی فضیلت مین کہ آنحضرت نے فرمایا سابقین چار ہین مین سابق عرب ہون اور بلال
سابق حبشہ اور صہیب سابق روم اور سلمان سابق فرس اور تھے بلال رضی اللہ سخت گندم گون دراز قد بہت بال والے وفات پائی دمشق مین بیسوین
سال مین اور بعضون نے کہا اٹھارھوین سال مین اور عمر انکی کچھ اوپر ساٹھ برس کے تھی اور بعضون نے کہا ستر برس کی اور کچھ احوال انکا اوپر کے باب کی
تیسری فصل مین بھی گذرا ہے حَمْزَۃُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ الْہَاشِمِیُّ ترجمہ اور حمزہ بیٹے عبد المطلب کے ہاشمی ف ت اور لقب انکا سید الشہدا اور
اسد اللہ بھی آیا ہے اور ماں انکی ہالہ بیٹی وہب کی بہن آمنہ بنت وہب کی کہ جو والدہ تھین آنحضرت کی پس یہ خالہ زاد بھائی بھی تھے حضرت کے اور تھے
نہایت شجاع اور قوی اور احوال انکے شجاعت و دلاوری کے بہت ہین اور حدیث مین آیا ہے کہ دیکھا مینے ملائکہ کو کہ غسل دیتے ہین حمزہ بن عبد المطلب
کو اور حنظلہ بن راہب کو اور یہ بھی آیا ہے کہ لکھے ہوئے ہین وہ نزدیک خدا تبارک وتعالے کے ساتوین آسمان مین حمزہ بن عبد المطلب اسد اللہ
واسد رسولہ اور باقی احوال انکا اوپر گذرا حَاطِبُ بْنُ اَبِیْ بَلْتَعَۃَ حَلِیْفُ قُرَیْشٍ ترجمہ حاطب بیٹے ابی بلتعہ کے ہم قسم قریش کے ف ح کنیت
انکی ابو عبد اللہ ہے حاضر ہوئے بدر مین اور خندق مین اور اور غزوات مین کہ بعد انکے ہوئے وفات پائی سال تیسرے مین بیچ مدینے کے اور
عمر انکی پینسٹھ برس کی ہوئی اور قصہ انکی کتابت کا طرف اہل مکہ کے پہلے باب مین گذر چکا اَبُوْ حُذَیْفَۃَ بْنُ عُتْبَۃَ بْنِ رَبِیْعَۃَ الْقُرَشِیُّ
ترجمہ ابو حذیفہ بیٹے عتبہ بن ربیعہ کے قریشی ف ح اور انکے نام مین خلاف ہے اور مشہور یہ ہے کہ وہ ہشام بن عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس ہے
فضلاء صحابہ سے اور مہاجرین اولین سے تھے دونون قبلون کی طرف نماز ادا کی اور دونون ہجرتین کین یعنی حبشہ اور مدینے کی طرف اور تھا اسلام
انکا پہلے داخل ہونیکے دار ارقم مین اور حاضر ہوئے بدر مین اور انکے بعد کے غزوون مین شہید ہوئے روز یمامہ کے اور عمر انکی ترپن یا چھپن برس کی

تھی حَارِثَةُ بْنُ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيُّ قُتِلَ يَوْمَ بَدْرٍ وَهُوَ حَارِثَةُ بْنُ سُرَاقَةَ ترجمہ حارثہ بیٹے ربیع کے انصاری ف ش ح ربیع ساتھ پیش ر کے اور زبر ب آ اور یہ
تی مشددہ کے اور بعضون نے ساتھ زبر را اور زیر ب اور تخفیف کے بھی ضبط کیا ہے اور صحیح اول ہی ہے وَكَانَ فِي النَّظَّارَةِ ترجمہ شہید ہوئے
روز بدر کے اور یہ حارثہ ہی بیٹا سراقہ کا تھا یعنے وقت شہید ہونیکے بیچ نظر کرنے والون کے ف ح ربیع نام انکی مان کا ہے اور سراقہ نام انکے باپ کا
اور تھا حارثہ نظر کرنے والون مین نہ قتال کرنے والون مین جیسے کہ احمد و نسائی نے روایت کیا ہے اور حواشی مین لکھا ہے کہ تھا وہ ان لوگون مین سے
کہ بلند جگہ پر کھڑے تھے تا اوپر احوال دشمنون کے نظر کرین اور خبر دیتے نظارہ ساتھ زبر نون کے اور تشدید ظا کے وہ قوم کہ نظر کرین کسی چیز کو اور یہ
حارثہ نوجوان تھے کہ واسطے نظارگی کے حوض کے کنارے کھڑے تھے ناگہان ایک تیر آ پہونچا کہ پھینکنے والا اسکا معلوم نہ تھا حلق مین انکی لگا پس مان انکی
آنحضرت کے پاس آئی اور کہا یا رسول خدا صلعم تحقیق جانتے ہو تم مقام و مرتبہ حارثہ کا بہ نسبت میرے کہ کسقدر چاہتی تھی انکو مین اور کسقدر تعلق
تھا مجھکو ساتھ انکے اگر بہشت مین گیا ہے تو صبر کرون اور اگر دوزخ مین گیا تو رو دون مین اسپر جتنا ہو سکے جیسے اور ایک روایت مین ہے اگر دوزخ مین ہے
تو دیکھیگا خدا مجھکو جو کچھ کہ رونے کی مین اسپر پس فرمایا آنحضرت نے اے ام حارثہ وہان ایک بہشت نہین ہے کتنی ہی بہشتین ہین اور بیٹا اور تیرا
بیٹا فردوس اعلی بیچ ہے پس کہا اسکی مان نے کہ صبر کرونگی مین اسپر خُبَيْبُ بْنُ عَدِيٍّ الْأَنْصَارِيُّ ترجمہ خبیب بیٹے عدی کے انصاری
ف ح ساتھ پیش خ معجمہ کے اور زبر ب پہلی کے اور جزم ی کے حاضر ہوئے بدر مین اور قید کیے گئے غزوہ رجیع مین بیچ سال تیسرے کے ہجرت سے
اور مکہ مین لیگئے انکو مشرک پس خریدا انکو حارث بن عامر کے بیٹون نے اور خبیب نے قتل کیا تھا حارث کافر کو روز بدر کے پس خریدا خبیب کو
حارث کے بیٹون نے تو کہ قتل کرین انکو پس رہے وہ قیدی انکے پاس پھر سولی پر کھینچا انکو تنعیم مین اور اول سولی پر اسلام مین یہی کھینچے گئے ہین
اور اول انھون ہی نے جاری کیا طریقہ ادا کرنے دو رکعت کا وقت قتل کے اور قصہ اسکا عجیب ہے چنانچہ مذکور ہے وہ صحیح بخاری مین اور ایک
روایت مین آیا ہے کہ وہ وقت قتل کے کہتے تھے خداوندا مین کسیکو نہین پاتا ہون کہ سلام میرا پیغمبر کو پہونچا دے تو پہونچا سلام میرا انکو صلعم
پس جبرئیل آنحضرت کے پاس آئے اور سلام انکا پہونچایا ساری حدیث نقل کی یہ راوی نے خُنَيْسُ بْنُ حُذَافَةَ السَّهْمِيُّ ترجمہ
خنیس بیٹے حذافہ سہمی کے ف ح خنیس ساتھ پیش خ معجمہ کے اور زبر نون کے اور جزم ی کے اور سین مہملہ کے آخر مین قریشی تھے اور مہاجرین مین سے
تھے حاضر ہوئے بدر مین بعد ہجرت کرنیکے طرف حبشہ کے پھر حاضر ہوئے احد مین پھر مدینہ مین آئے اور بسبب زخم کے کہ رکھتے تھے جان دی اور وہ خاوند تھے
حفصہ عمر بن الخطاب کی بیٹی کے پہلے آنحضرت صلعم کے رِفَاعَةُ بْنُ رَافِعٍ الْأَنْصَارِيُّ ترجمہ رفاعہ بیٹے رافع کے انصاری ف ع رفاعہ ر کے زیر سے
بدری ہین اور باپ انکے سردار تھے اپنی قوم کے اور بھائی انکے مالک بن رافع ہین اور رفاعہ حاضر ہوئے بدر مین اور احد مین اور تمام جہادون مین رسول
خدا صلعم کے ساتھ اور حاضر ہوئے ساتھ علی کے جنگ جمل و جنگ صفین مین اور مرے اول امارت معویہ کے رِفَاعَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُنْذِرِ أَبُو لُبَابَةَ الْأَنْصَارِيُّ
ترجمہ رفاعہ بیٹے عبد المنذر کے ابو لبابہ انصاری ف ع ح یہ اوسی ہین اور سردارون مین سے تھے حاضر ہوئے عقبہ مین اور بدر مین اور تمام
جہادون مین اور بعضون نے کہا کہ بدر مین نہین حاضر ہوئے بلکہ امیر کیا تھا آنحضرت نے انکو مدینہ مین اور لگایا انکا حصہ اصحاب بدر کے ساتھ جیسا کہ حضرت
عثمان کے لیے لگایا تھا اور وفات انکی حضرت علی کی خلافت مین ہوئی اور قصہ انکے باندھنے کا اپنے تئین ستون مسجد سے واسطے قبول توبہ کے
اس تقصیر سے کہ واقع ہوئی تھی انسے بیچ قضیہ بنی قریظہ کے مشہور ہے اور آنحضرت کی مسجد مین ایک ستون ہے کہ اسکو ستون ابو لبابہ کہتے ہین یہ نام اسکا
اسی تقریب سے مشہور ہے الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ الْقُرَشِيُّ ترجمہ زبیر بیٹے عوام کے قریشی ف ح عوام ساتھ زبر عین اور تشدید واو کے
ہین اور زبیر عشرہ مبشرہ مین سے ہین جمع ہوگئے ہین ساتھ آنحضرت کے قصے مین چار واسطے کہ مان انکی صفیہ بیٹی عبد المطلب کی پھوپھی آنحضرت کی ہین اور

ام المؤمنین خدیجہ کی بھی بہن تھیں اور یہ اسماء بیٹی ابو بکر کی بیوی تھی آگئی اسلام لائے وہ اوائل میں انکی ابو بکر صدیق کے ہاتھ پر اسوقت انکی عمر سولہ برس کی تھی اور بعضے کہتے ہیں پچیس برس کے اور عذاب کیا انکو انکے چچا نے ساتھ دھوئیں کے تو کہ ترک کریں دین اسلام کو لیکن نہ ترک کیا انھوں نے اور ہجرت کی حبشہ کی طرف اور حاضر ہوئے بدر میں اور سارے غزووں میں ہمراہ آنحضرت صلعم کے اور ٹھہرے رہے ساتھ آنحضرت کے دن احد کے اور اول انکو انھوں نے ہی کھینچی تھی ہوا خداہی میں اور تھے وہ سفید رو دراز قد بہت گوشت بہت بال والے بہادر شہسوار وشہید ہوئے روز جمل کے سن چھتیس میں اور عمر انکی چونسٹھ برس کی تھی اور دفن کیے گئے وادی السباع میں بصرہ کے پاس جدا جدا اور قبر انکی وہاں مشہور ہے اور مارا انکو عمرو بن جرموز نے کہ امیر المؤمنین علی کے لشکر میں تھا اور ابن جرموز حضرت علی کے پاس آیا اور کہا بشارت ہو مجھکو ساتھ قتل زبیر کے حضرت علی نے کہا بشارت ہو تجھکو بھی ساتھ آگ دوزخ کے اور قصہ انکے قتل کا احادیث وسیر کی کتابوں میں لکھا ہے زید بن سہل ابو طلحہ الانصاری ترجمہ زید بیٹے سہل کی کنیت انکی ابو طلحہ انصاری نسب ف ح ع حاضر ہوئے عقبہ میں ساتھ ستر نفر کے اور حاضر تھے بدر میں اور سب غزووں میں بعد اسکے ہوئے اور وہ کنیت سے کہ ابو طلحہ ہے مشہور تھے اور وہ خاوند تھیں ام سلیم کے کہ ماں انس بن مالک کی ہیں اور تیر اندازی میں مشہور تھے اور آنحضرت نے فرمایا کہ آواز طلحہ کی لشکر میں بہتر ہے ایک گروہ سے اور ایک روایت میں ہے سو سے اور دوسری روایت میں ہزار سے اور بھائی چارہ کر دیا تھا آنحضرت نے درمیان انکے اور ابو عبیدہ کے اور تھے یہ انصار کے سرداروں میں سے اور انکے تذکرے بہت ہیں اور انکے لیے فضائل بہت ہیں اور وفات ہوئی انکی سن اکتیس میں اور عمر انکی ستر برس کی تھی ابو زید الانصاری ترجمہ ابو زید انصاری ف ح ع یہ بھی ایک صحابی ہیں انہیں میں سے کہ جنھوں نے قرآن کو جمع کیا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں اور انس کے چچاؤں میں سے ہیں حاضر ہوئے بدر میں اور مشہور تھے ساتھ کنیت اپنی کے اور انکے نام میں اختلاف کیا گیا ہے بعضوں نے کہا سعد بن عبید اور بعضوں نے کہا قیس بن سکن سعد بن مالك الزهري ترجمہ سعد بیٹے مالک کے زہری ف ح ع یعنی سعد بن ابی وقاص کہ عشرہ مبشرہ سے تھے اور مالک نام ابو وقاص کا ہے زہری قریشی تھے اسلام لائے سعد ابتدائے اسلام میں ابو بکر صدیق کے ہاتھ پر سترہ برس کی عمر میں اور بعضوں نے کہا انیس برس کی عمر میں اور انھوں نے کہا کہ میں تیسرا اسلام کا ہوں یعنی دو کے بعد تیسرا میں اسلام لایا اور اول ہیں کہ تیر پھینکا راہ خدا میں حاضر ہوئے وہ بدر میں اور سب جہادوں میں ہمراہ آنحضرت کے اور جمع کیا آنحضرت نے انکے لیے اپنی ماں اور باپ کو یعنی فرمایا تیر پھینک ماں اور باپ میرے فدا ہوں تجھپر اور تھے وہ ٹھنگنے فربہ بال سخت اور انگلیاں تھیں انکی گندم گون پست بینی بدن پر بال تھے بہت مرا انتقال ہوا عقیق میں کہ تھا تو مدینہ سے دس کوس پر پھر اٹھا کر لائے گئے مدینہ میں اور دفن کیے گئے بقیع میں سن پچپن میں یا اٹھاون میں جو کہ عہد میں کچھ اوپر ستر برس کے تھے اور بعضوں نے کہا بیاسی برس کے اور عشرہ مبشرہ میں سب سے پیچھے یہی مرے ہیں اور فتح کی گئی انکے ہاتھ پر ملک عجم اور گری انکی سعی سے بنیاد کسریٰ کے سرداروں کی اور مناقب انکے بہت ہیں سعد بن خولة القرشي ترجمہ سعد بیٹے خولہ کے قرشی ف ح ساتھ زبر ع معجمہ ابو خزم وہ بنی عامر بن لوی سے تھے اور بعضوں نے کہا حلیف یعنی ہم قسم انکے تھے اور تھے حبشہ کے ہجرت کرنے والوں سے ہجرت ثانیہ میں اور بعضوں نے کہا حاضر ہوئے بدر میں اور مرگئے بیچ حجۃ الوداع کے سعيد بن زيد بن عمرو بن نفيل القرشي ترجمہ سعید بیٹے زید کے بیٹے عمرو بن نفیل کے قرشی ع ف ساتھ نفیل کے ساتھ پیش نون اور زبر ف اور جزم ی کے اور کنیت سعید کی ابو الاعور ہے اور وہ قریشی عدوی ہیں عشرہ مبشرہ سے بہنوئی عمر بن الخطاب کے قدیم الاسلام تھے اسلام لائے پہلے آنیکے دار ارقم میں اور حاضر ہوئے تمام جہادوں میں ہمراہ آنحضرت کے اور تھے غزوہ بدر میں ہمراہ طلحہ بن عبید اللہ کے واسطے خبر لینے قافلہ قریش کے کہ تھے گندم گون دراز قد جمع ہوتے ہیں ساتھ آنحضرت کے گیارہویں پشت میں بیچ کعب بن لوی کے اور اسلام لائے وہ بیس برس کی عمر میں اور کہا دیکھا میں نے اپنے کو کہ باندھا تھا مجھکو عمر نے اسلام لانے پر اور اسلام لائیں بیوی انکی فاطمہ بیٹی خطاب کی بہن اپنے بھائی عمر بن الخطاب کی اور مری وہ عقیق میں قریب مدینہ کے سن اکیاون یا باون میں اور عمر انکی کچھ اوپر ستر برس کی ہوئی اور انکے بابت بہت فضیلت ہیں

ابراہیم اختیار کیا تھا اور قبائح مشرکوں سے پرہیز کیا تھا اور آنحضرت سے بھی پہلا وہ تھے جنہوں نے وحی کے ملاقات کی اور انکو موحد جاہلیت کہتے تھے سَعْدُ بْنُ خَيْثَمَةَ
الْاَنْصَارِیُّ ترجمہ سعد بیٹے خیثمہ انصاری ف شرح سعد واسطے احد اور جہادوں میں حاضر ہوئے اور روز احد کے ساتھ آنحضرت کے ثابت رہے اور بعد
آنحضرت کے صاحب حضرت علی کے رہے امیرالمومنین نے انکو مدینہ میں خلیفہ کیا پھر ولایت فارس پر حاکم کیا اور کوفہ میں سنہ چھتیس کی وفات پائی اور علی نے انپر نماز
ادا کی وَظُهَيْرُ بْنُ رَافِعٍ الْاَنْصَارِيُّ وَاَخُوْهُ ترجمہ ظہیر بیٹے رافع کے انصاری اور بھائی انکے ف شرح ظہیر ساتھ زبر ظا کے ہے اور ملا علی نے کہا ساتھ تصغیر
اور بھائی انکے مظہیر بن رافع اور ملا علی نے کہا مظہر نام تھا انکا ساتھ پیش میم اور زیر ہا کے اور زبر ہا مشددہ کے دونوں اہل بدر سے ہیں حاضر ہوئے بدر میں اور احد
جہادوں میں کہا جب پکارے گئے عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ الْهُذَلِيُّ ترجمہ عبداللہ بن مسعود ہذلی ف ع ساتھ پیش کے اور ہذیل کی نسبت ہے طرف قبیلہ
بنی ہذیل کے غیر قبائل قریش سے اور احوال انکا اوپر مذکور ہو چکا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ الزُّهْرِيُّ ترجمہ عبدالرحمن بیٹے عوف کے زہری ف ح اولاد
زہرہ میں کلاب کے جمع ہوتے ہیں ساتھ آنحضرت صلعم کے کلاب بن مرہ میں چھ واسطے کر اور تھا نام انکا جاہلیت میں عبدالکعبہ پیدا ہوئے دس برس بعد سال
فیل کے اسلام لائے ابوبکر صدیق کے ہاتھ پر ابتدائے اسلام میں اور انکی ماں بھی مسلمان ہوئی اور ہجرت کی انھوں نے حبشہ کو دو ہجرت اور حاضر ہوئے بدر
اور تمام جہادوں میں ساتھ آنحضرت کے اور ثابت رہے روز احد کے اور پہونچے انکو بیس زخم سے زیادہ اور ادا کی رسول خدا نے انکے پیچھے نماز ایک سفر میں اور تمام
کی آپنے نماز جو کچھ کہ باقی رہی تھی جیسے کہ حکم مسبوق کا ہے مگر غزوہ تبوک میں نہیں گئے اور تلافی کی اسکے ساتھ تصدق کرنے چار ہزار دینار کی راہ خدا میں بعد
اسکے ساتھ چالیس ہزار دینار کے اور سوار کیا لوگوں کو پانسو گھوڑوں پر راہ خدا میں پھر پانسو اونٹوں پر اور خبرگیری کی ازواج مطہرات کی بعد آنحضرت کے
اور تھا اکثر اموال انکا تجارت سے اور مناقب انکے بہت ہیں اور تھے وہ دراز قد تنک چہرہ سرخ سفید لنگڑے ہو گئے تھے بسبب تیروں کے کہ انکے پاؤں میں لگے تھے
اور تھے اغنیاء صحابہ سے اور وقت ہجرت کرنیکے مدینہ کو فقیر تھے اور پیغمبر کی برکت انکو مدینہ میں حاصل ہوئی اور جب وفات پائی تو چار بیویاں رکھتے تھے اور
صلح کی گئیں وہ چوتھائی آٹھویں حصہ پر کہ حق انکا تھا اوپر اسی ہزار درہم یا دینار کے اور وصیت کی وقت وفات کے ہر ایک کے لیے اہل بدر میں سے چار
چار سو دینار کے دینیکی اور تقسیم کی گئی میراث انکی ایک ہزار اور ساٹھ نفر پر پس پہونچے ہر ایک کو اسی اسی ہزار درہم اور جب سنی انھوں نے حدیث عائشہ
سے کہ کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلعم سے کہ فرمایا دیکھا میں نے عبدالرحمن بن عوف کو کہ جاتے ہیں بہشت میں اور پیچھے ہیں اسطرح جیسے کہ لڑکوں کی
چال ہو پس پر تصدق کیے ساتھ تمام قافلہ کے کہ شام سے آیا تھا سات سو اونٹ پالانوں اور جہولوں سمیت بسبب شکرانہ اس بشارت دخول جنت کے اور تھے وہ
رضی اللہ عنہ کہ صائم دائم رہا کرتے تھے نماز کو پہلے ظہر سے اور روایت ہے کہ وقت وفات کے اور بیہوش ہوئے اور جب ہوش میں آئے تو کہا کہ آئے میرے پاس دو فرشتے
سخت و درشت خو اور کہا کہ اسکو آگے حاکم عزیز امین کے لیجاتے ہیں ہم اور دو فرشتے اور آئے اور کہا کہ انکو کہاں لیے جاتے ہو انھوں نے کہا لیے جاتے ہیں
ہم اسکو آگے عزیز امین کے ان فرشتوں نے کہا کہ چھوڑ دو اسکو کہ سبقت کی ہے سعادت نے اسپر جسوقت کہ ماں کے پیٹ میں تھا روایت کیا اسکو نعیم
اور ابن عساکر نے اور وہ فتوی دیا کرتے تھے ابوبکر اور عمر اور عثمان کے عہد میں اور وفات پائی حضرت عثمان کی خلافت میں اور جب وفات
پائی تو حضرت علی نے کہا کہ جا اے ابن عوف کہ صافی چشیدی و دردی راندی مناقب انکے بہت ہیں اور انکے اسلام لانے کا قصہ غریب ہے
اسماء الرجال میں اسکو نقل کیا ہے عُبَيْدَةُ بْنُ الْحَارِثِ الْقُرَشِيُّ ترجمہ عبیدہ بیٹے حارث کے قریشی ف ح کنیت انکی ابوالحارث
اور بعضوں نے کہا کہ ابو معاویہ عبیدہ بیٹے حارث کے بیٹے عبدالمطلب کے بیٹے عبدمناف کے آنحضرت سے دس برس بڑے تھے اسلام لائے
پہلے آنکے دار ارقم میں اور ہجرت کی انھوں ساتھ دو بھائیوں اپنے کے کہ طفیل اور حصین نام رکھتے تھے اور لڑے روز بدر کے ولید بن
عتبہ سے اور دو ضربیں ہوئیں درمیان انکے اور دوسرے عبیدہ آسیب اور مارا گیا ولید بھی اسی روز روایت کی انسے علی ابن ابی طالب نے [illegible]

الصَّامِتِ الْأَنْصَارِيُّ ترجمہ عبادہ بیٹے صامت کے انصاری ف خزرجی انصار کے سرداروں میں سے تھے حاضر ہوئے عقبہ اولیٰ اور ثانیہ اور ثالثہ میں
اور حاضر ہوئے بدر میں اور تمام جہادوں میں اور یہ ایک شخص تھے انہیں سے کہ جنہوں نے جمع کیا قرآن کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں اور تھے
ورع قدسیہ موصوف بصورت بھیجا انکو عمر رضی اللہ عنہ نے شام میں قاضی و معلم کر کر پس حمص میں اقامت کی بعد اسکے فلسطین میں گئے اور رملہ میں
وفات پائی اور بعضوں نے کہا بیت المقدس میں سن چونتیس میں اور عمر ہوئی انکی بہتر برس کی اور بعضوں نے کہا کہ معویہ کے زمانہ تک باقی تھے
عَمْرُو بْنُ عَوْفٍ حَلِيفُ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ ترجمہ عمرو بیٹے عوف کے حلیف ہیں بنی عامر بن لوی کی ف ح انصاری ہیں حاضر ہوئے بدر میں اور سکونت اختیار
کی مدینہ میں اور اولاد رہے مدینہ ہی میں بیچ آخر ایام معویہ کے اور تھے قدیم الاسلام اور یہ ان لوگوں میں سے ہیں کہ نازل ہوئی انکے حق میں
وَتَرَى أَعْيُنَهُمْ تَفِيضُ مِنَ الدَّمْعِ یعنی اور دیکھتا ہے تو آنکھیں انکی کہ جاری ہیں انکے آنسو اور روایت کی حضرت سے ایک حدیث کہ فرمایا
نہیں ڈرتا ہوں میں تم پر فقر سے ڈرتا ہوں میں فراخی دنیا سے الخ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو الْأَنْصَارِيُّ ترجمہ عقبہ بیٹے عمرو کے انصاری ف
ع ح کنیت انکی ابو مسعود ہے اور بدری ہیں مشاہیر صحابہ سے حاضر ہوئے عقبہ ثانیہ میں اور جمہور اس پر ہیں کہ نسبت انکی طرف بدر کے
بسبب سکونت کے ہے کہ وہاں رہتے تھے نہ بسبب حاضر ہونے جنگ بدر میں وفات پائی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت میں
اور بعضے کہتے ہیں بعد انکے سن اکتالیس ۴۱ یا بیالیس میں عَامِرُ بْنُ رَبِيعَةَ الْعَنَزِيُّ ترجمہ عامر بیٹے ربیعہ کے عنزی ف ح ساتھ عین
مہملہ اور نون مفتوحتین کے اور زے کے نسبت ہے عنزہ کی طرف کہ انکے اجداد سے ہے اور جامع الاصول میں ہے العنوی ساتھ غین معجمہ اور واو کے
حلیف بنی عدی ہے اور اسلیے اسکی نسبت میں عدوی بھی واقع ہوا اور کاشف میں حلیف آل خطاب کا کہا ہجرت کی دونوں ہجرتیں اور
حاضر ہوئے بدر میں اور سب جہادوں میں اور اسلام لائے پہلے عمر رضی اللہ عنہ کے اور وفات پائی سن بتیس ۳۲ یا پینتیس ۳۵ میں اور قول اول
مشہور تر ہے اور ثانی موافق تر ہے ساتھ اس مضمون کے کہ کاشف میں کہا کہ مرے پہلے عثمان رض کے عَاصِمُ بْنُ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيُّ ترجمہ
عاصم بیٹے ثابت کے انصاری ف ح حاضر ہوئے بدر میں اور وہ شخص ہیں کہ نگاہ رکھا انکو زنبوروں یعنی بھڑوں نے جس وقت کہ چاہا
مشرکوں نے کہ سر انکا کاٹ لیں اسبب اسکے کہ مار ڈالا تھا انھوں نے کسی سردار کو انکے سرداروں میں سے اور انھوں نے دعا کی تھی
خدا عزوجل سے کہ ہاتھ مشرک کا مجکو نہ پہونچے پس بھیجا خدا تعالے نے زنبوروں کو پس بچایا انکو مشرکوں کے ہاتھ سے اور جب رات
ہوئی ایک رو آئی اور انکو لے گئی اور یہ قضیہ غزوہ رجیع میں ہوا اور وہ جد مادری عاصم بن عمر بن الخطاب کے ہیں رضی اللہ عنہما
عُوَيْمُ بْنُ سَاعِدَةَ الْأَنْصَارِيُّ ترجمہ عویم بیٹے ساعدہ کے انصاری ف ح حاضر ہوئے دونوں عقبوں اور بدر میں اور تمام
غزووں میں اور وفات پائی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں اور عمر انکی پینسٹھ ۶۵ یا چھیاسٹھ ۶۶ برس کی ہوئی عِتْبَانُ بْنُ
مَالِكٍ الْأَنْصَارِيُّ ترجمہ عتبان بیٹے مالک کے انصاری ف ح حاضر ہوئے بدر میں روایت کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور
انسے روایت کی انس بن مالک اور محمود بن ربیع نے اور تھے وہ نابینا اور قصہ انکے عذر کرنیکا اسی مسجد میں اور آنا آنحضرت
صلعم کا انکے گھر میں اور ادا کرنے نماز کا اسمیں تاکہ انکو جگہ نماز کی بکڑیں مذکور ہے صحیح بخاری میں اور وہ خزرجی سلمی ہیں معویہ کے
زمانہ میں وفات پائی قُدَامَةُ بْنُ مَظْعُونٍ ترجمہ قدامہ بیٹے مظعون کے ف ح ساتھ زبر میم اور جزم ظا معجمہ کے اور عین مضموم کے
اور قدامہ ساتھ پیش قاف اور تخفیف دال مہملہ کے قریشی ہیں ماموں عبداللہ بن عمر کے ہجرت کی حبشہ میں اور حاضر ہوئے
بدر میں اور تمام جہادوں میں ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور عامل کیا انکو عمر بن الخطاب نے بحرین کا اور نکاح کیا

روایت کی ہے انسے عبداللہ بن عمر نے اور وفات پائی سن چھپن ہجری میں اور تراسی برس کی عمر میں قَتَادَةُ بْنُ النُّعْمَانِ الْأَنْصَارِيُّ ترجمہ قتادہ بیٹے نعمان کے
انصاری ف ض ح ع صحابی ہیں اور مشہور قتادہ تابعی اور ہیں کہ بصری ہیں اور نابینا تھا مفسر حافظہ خوب رکھتے تھے اپنے زمانہ میں
کہ جو سنتے تھے سمجھ لیتے تھے روایت رکھتے ہیں انس بن مالک سے اور حسن بصری سے اور سعید بن مسیب سے اور یہ قتادہ صحابی حاضر ہوئے
عقبہ میں اور بدر میں اور انکے بعد کے جہادوں میں مرے سنہ تئیس ہجری میں اور نماز پڑھی انپر عمر رضی اللہ عنہ نے اور تھے فضلاء صحابہ سے
مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ ترجمہ معاذ بن عمرو بن الجموح ف ض ع ساتھ زبر جیم اور پیش میم کے اور آخر میں ح ہے خزرجی ہیں
حاضر ہوئے عقبہ اور بدر میں وہ اور باپ انکے عمرو بن الجموح اور یہ وہی ہیں کہ قتل کیا انھوں نے ساتھ معاذ بن عفراء کے ابو جہل کو جیسا کہ
ذکر انکا باب قسمۃ الغنائم میں ہوچکا ہے مُعَوِّذُ بْنُ عَفْرَاءَ وَأَخُوهُ ترجمہ معوذ بیٹے عفراء کے اور بھائی انکے ف ض ع یعنی معاذ بن عفراء
اور معوذ ساتھ پیش میم اور زبر عین اور زیر واو مشدد کے اور عفراء ساتھ زبر عین مہملہ اور جزم ف کے اور ممدودہ کے نام انکی ماں کا ہے اور
نام انکے باپ کا حارث بن رفاعہ انصاری ہے اور معوذ قاتل ابو جہل کا ہے یا مانند اپنے بھائی معاذ کے اور معوذ نے بعد اسکے قتال کیا اور مارے گئے
اور معاذ باقی رہے احد اور جہادوں میں لڑے پس معوذ اور معاذ بیٹے عفراء کے دونوں اہل بدر سے ہیں اور انکا ایک بھائی اور ہے کہ نام اسکا عوف ہے
وہ بھی بدر میں مارا گیا مَالِكُ بْنُ رَبِيعَةَ أَبُو أُسَيْدٍ الْأَنْصَارِيُّ ترجمہ مالک بیٹے ربیعہ کے ابو اسید انصاری ف ض ح ساتھ پیش ہمزہ اور زبر سین
اور جزم ی کے ابو اسید کنیت مالک کی ہے اور مشہور ہیں ساتھ کنیت کے حاضر ہوئے بدر میں اور تمام جہادوں میں اور وہ ساعدی ہیں مرے
سنہ ساٹھ میں پچھتر یا اٹھتر برس کی عمر میں بعد نابینا ہونے کے اور بدریوں میں سب سے پیچھے یہی مرے ہیں مِسْطَحُ بْنُ أُثَاثَةَ بْنِ عَبَّادِ بْنِ
الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ ترجمہ مسطح بیٹے اثاثہ کے بیٹے عباد کے بیٹے مطلب کے بیٹے عبد مناف کے ف ض ع مسطح ساتھ زیر میم اور جزم سین اور فتح
ط کے اور اثاثہ ساتھ پیش ہمزہ کے اور دو ثاء مثلثہ کے اور عباد ساتھ زبر عین اور تشدید ب کے مسطح حاضر ہوئے بدر میں اور احد میں اور اور
جہادوں میں کہ بعد انکے ہوئے اور یہ وہ ہیں کہ کہا عائشہ کے حق میں جو کچھ کہ کہا تھا یعنی افک یعنی بہتان سنا میں اور حد ماری ہے انکو نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے ان لوگوں میں کہ دُرّے لگائے انکو اور کہتے ہیں کہ مسطح لقب انکا ہے اور نام انکا عوف اور وفات ہوئی انکی سن چونتیس میں
اور عمر انکی چھپن برس کی ہوئی مُرَارَةُ بْنُ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيُّ ترجمہ مرارہ بیٹے ربیع کے انصاری ف ض ح مرارہ ساتھ پیش میم کے اور تخفیف
رے کے اور ربیع ساتھ زبر را اور زیر ب کے اور بنی عمرو بن عوف سے ہیں حاضر ہوئے بدر میں اور یہ انھیں تینوں میں سے ہیں کہ غزوہ تبوک سے
پیچھے رہ گئے تھے بہت مشہور انمیں کعب بن مالک ہیں دوسرے ہلال بن امیہ اور تیسرے یہ اور توبہ قبول کی انکی حق عزوجل نے اور نازل کیں آیتیں قرآن
کی انکے حق میں اور اسی سبب سے نام رکھا گیا انکا سورۃ توبہ مَعْنُ بْنُ عَدِيٍّ الْأَنْصَارِيُّ ترجمہ معن بیٹے عدی کے انصاری ف ض ع معن
ساتھ زبر میم اور جزم عین کے اور عدی ساتھ زبر عین اور زیر دال مہملہ اور تشدید ی کے یہ ہم قسم ہیں بنی عمرو بن عوف کے اور اسی سبب
سے کہا جاتا ہے انکو انصاری حاضر ہوئے بدر میں اور اور جہادوں میں کہ بعد انکے ہوئے اور حاضر ہوئے عقبہ میں اور بھائی چارہ
کر دیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیان انکے اور درمیان زید بن الخطاب کے کہ بھائی تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اور شہید
ہوئے دونوں معارک یمامہ کے حضرت صدیق کی خلافت میں مِقْدَادُ بْنُ عَمْرٍو الْكِنْدِيُّ وَكَانَ حَلِيفَ بَنِي زُهْرَةَ ترجمہ مقداد بیٹے عمرو کے کندی
ہم قسم بنی زہرہ کے ف ض ع مقداد ساتھ زیر میم کے اور کندی ساتھ زیر کاف اور جزم نون کے اور انکو مقداد بن الاسود بھی
کہتے تھے اور کندی اس سبب سے کہتے تھے کہ باپ انکا عمرو ہم قسم کندہ کا تھا اور ہم قسم ہوئے وہ خود اسود بن یغوث زہری سے

اس سبب سے غزہری کہا اور انکو ابن الاسود بھی اسی سبب کہتے تھے اور قدیم الاسلام تھے وہ اور بعض کہتے ہین بعد پانچ آدمیون کے چھٹے یہ اسلام لائے اور بہت [illegible]
اور نیک تھے اصحاب پیغمبر خدا صلعم کے بیچ روایت کی ہے انسے حدیثین علی بن ابی طالب اور طارق بن شہاب وغیرہم نے اور وفات پائی جرف میں
کہ ایک موضع ہے تین کوس مدینے سے اور اٹھا کر لائے گئے طرف مدینہ کے اور دفن کیے گئے بقیع میں سنہ تینتیس میں اور عمر انکی ستر برس کی تھی
اور نماز ادا کی انپر عثمان بن عفان رض نے هِلَالُ بْنُ اُمَیَّةَ الاَنْصَارِیُّ ترجمہ ہلال بیٹے امیہ کے انصاری ہیں شرح ایک صحابی ہین ان
تین میں سے کہ پیچھے رہ گئے تھے غزوہ تبوک سے اور توبہ قبول کی خدا تعالے نے انکی قذف کیے بہتان زنا کیا اپنی بیوی کو پس لعان کی
حاضر ہوئے بدر میں اور روایت کی انسے جابر بن عبد اللہ اور عبد اللہ بن عباس نے رضی اللہ عنہم اجمعین راضی ہوا اللہ
ان سب سے فائدہ جلیلہ جاننا چاہیے کہ اہل بدر کے نامون کی گنتی میں اختلاف ہے بعضے کہتے تین سو بہتر اور بعضون نے تین
سو تیرہ چنانچہ تین سو بہتر اور ستر کی روایتین اوپر مذکور ہوئین اور استیعاب میں تین سو تیرہ نقل کیے ہین یعنی انتیس تو یہی
ہین اور باقی اور اور حضرت حسن بن عبد الکریم تنبکی رح نے ایک رسالہ متضمن اسماء مبارک انکے ہین مع فضائل و فوائد انکے کے
مسمی بجالیۃ الکرب باصحاب سید العجم والعرب لکھا ہے اسمین تین سو چونتیس لکھے ہین کتنی ہی کتابون سے لیکن لکھا ہے کہ مرجح اقوال سے
بیچ گنتی اشخاص بدر کے یہ ہے کہ وہ تین سو اور تیرہ اشخاص ہین جیسا کہ صاحب استیعاب نے لکھا ہے پس اس عاجز نے اسماء مبارک مذکورہ
استیعاب سے نقل کیے اور فضائل و فوائد بطریق اختصار کے رسالہ مذکورہ سے نقل کیے اور اسماء مبارک کو جسطرح رسالہ مذکورہ میں متضمن لفظ
دعاء و توسل کر لکھا ہے میں نے بھی اسی طرح لکھا اور آخر میں اسکے ایک دعا طویل مشکل المعانی لکھی تھی اس عاجز نے بجاے اسکے ایک دعا جو
حدیث شریف کی الحمدی ہے تو کہ بہت مفید ہو پس اول تو کچھ انکے فضائل میں سے سنا چاہیے کہ اللہ تعالے نے بشارت دی ہے انکو جنت کی
اپنی نبی صلعم کی زبان پر کہ فرمایا انکے حق میں فقد وجبت لکم الجنۃ یعنی تحقیق واجب ہوئی تمھارے لیے جنت انتہی اور انکے فضائل میں سے یہ ہے کہ
اللہ تعالے نے بخشدیے انکے لیے اگلے پچھلے گناہ انکے یہان تک کہ اگر فرض کیا جاوے صادر ہونا گناہ کا کسی سے انمین سے تو حاجت توبہ کی نہین
تھی انکو اسلیے کہ جب واقع ہو واقع ہوا بخشا گیا اگرچہ مترتب ہوا اسکے فاعل پر حکم اسکا شرعا دنیا میں انتہی اور انکے فضائل میں سے یہ ہے کہ
حاضر ہوئے ملائکہ ساتھ انکے جنگ بدر میں اور قتال کیا انمین اتفاقا اور بیچ قتال کرنے انکے کے اور حنین میں اختلاف ہے اور خواص انکے اسماء کے
یہ ہین کہ کہا برہان حلبی نے اپنی سیرت میں اور ذکر کیا دوانی نے کہ انھون نے سنا مشائخ حدیث سے یہ کہ دعا وقت ذکر اہل بدر کے قبول کیجاتی ہے
اور تحقیق تجربہ کیا گیا ہے اور کہا شیخ عبد اللطیف نے اپنے رسالہ میں کہ ذکر کیا ہے بعضے علماء نے کہ بہت اولیا دیکھے گئے ہین ولایت ساتھ برکت نامون
انکے کے اور بیشبہ بہت مریضون نے مانگی اللہ تعالے سے شفا بوسیلہ اہل بدر کے بیچ شفاء بیماریون اپنے کے پس شفا دی گئی اس سے اور
کہا بعضے عارفین نے کہ نہین رکھا میں نے ہاتھ اپنا بیمار کے سر پر اور پڑھے میں نے نام انکے نیت خالص سے مگر کہ شفا دی اسکو اللہ نے اور اگر حاضر ہوئی
ہوتی اجل اسکی تو تخفیف دیتا اللہ اس سے اور کہا بعضون نے کہ تجربہ کیا میں نے انکے نامون کا بیچ امور مہمہ کے اندر پڑھنے اور لکھنے کی
پس نہین دیکھی میں نے کوئی دعا جلد تر اس سے قبولیت میں اور روایت کیا گیا جعفر بن عبد اللہ سے کہ انھون نے کہا وصیت کی
مجکو میرے والد نے رسول خدا صلعم کے اصحاب کی محبت کی اور توسل کرنیکی ساتھ اہل بدر کے بیچ تمام مہمات کے اور کہا مجکو کہ اے
بیٹے میرے دعا وقت ذکر کرنے انکے کے قبول کیجاتی ہے اور مغفرت اور رحمت اور برکت اور رضا اور رضوان گھیر لیتے ہین
بندے کو جبکہ ذکر کرتا ہے انکو پس غنیمت جان وقت دعا کر بیچ ساتھ نامون انکے کے اور تحقیق جسنے ذکر کیا انکو ہر غنیمت اور سوال کیا اللہ تعالے سے [illegible]

حاجت اللہ سے مانگی جاتی ہو حاجت اسکی لیکن لائق ہے آگے لیے کہ ذکر کرے اصحاب بدر کا جو جناب رسول کے ساتھ رضی اللہ عنہ کے وقت ذکر کرتے نام ہر ایک کے آنحضرت سے پہلے
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ اور اسی طرح انکے آخر تک سب اسم سب دعا قبول ہوتی ہے
اور بہت سے حکایات قبولیت دعا کے بہ برکت ناموں انکے کے ہیں بخوف درازی کے اسپر اکتفا کیا اب بیان ہوتا ہے انکے اسماے مبارک کا

بسم اللہ الرحمن الرحیم اللھم انی اسالک بسیدنا محمد الھاشمی صلی اللہ علیہ وسلم وبسیدنا عبد اللہ بن عثمان ابی بکر الصدیق
القرشی وبسیدنا عمر بن الخطاب العدوی وبسیدنا عثمان بن عفان القرشی خلفہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم
علی ابنتہ وضرب لہ بسھمہ وبسیدنا علی بن ابی طالب الھاشمی وبسیدنا ایاس بن البکیر وبسیدنا
بلال بن رباح مولی ابی بکر الصدیق القرشی وبسیدنا حمزۃ بن عبد المطلب الھاشمی وبسیدنا حاطب بن ابی
بلتعۃ حلیف القرشی وبسیدنا ابی حذیفۃ بن عتبۃ بن ربیعۃ القرشی وبسیدنا حارثۃ بن الربیع الانصاری قتل یوم
بدر وھو حارثۃ بن سراقۃ کان فی النظارۃ وبسیدنا خبیب بن عدی الانصاری وبسیدنا خنیس بن حذافۃ السھمی
وبسیدنا رفاعۃ بن رافع الانصاری وبسیدنا رفاعۃ بن عبد المنذر ابی لبابۃ الانصاری وبسیدنا الزبیر بن العوام القرشی
وبسیدنا سعید بن زید بن عمرو بن نفیل القرشی وبسیدنا سھل بن حنیف الانصاری وبسیدنا زید بن سھل ابی طلحۃ الانصاری
وبسیدنا ابی زید الانصاری وبسیدنا سعد بن مالک الزھری وبسیدنا سعد بن خولۃ القرشی وبسیدنا ظھیر بن رافع
الانصاری واخیہ وبسیدنا عبد اللہ بن مسعود الھذلی وبسیدنا عتبۃ بن مسعود الھذلی وبسیدنا عبد الرحمن بن عوف
الزھری وبسیدنا عبیدۃ بن الحارث القرشی وبسیدنا عبادۃ بن الصامت الانصاری وبسیدنا عمرو بن عوف حلیف
بنی عامر بن لؤی وبسیدنا عقبۃ بن عمرو الانصاری وبسیدنا عامر بن ربیعۃ العنزی وبسیدنا عاصم بن ثابت الانصاری
وبسیدنا عویم بن ساعدۃ الانصاری وبسیدنا عتبان بن مالک الانصاری وبسیدنا قدامۃ بن مظعون وبسیدنا قتادۃ
بن النعمان الانصاری وبسیدنا معاذ بن عمرو بن الجموح وبسیدنا معوذ بن عفراء واخیہ وبسیدنا مالک بن ربیعۃ وبسیدنا ابی اسید
الانصاری وبسیدنا مسطح بن اثاثۃ بن عباد بن المطلب بن عبد مناف وبسیدنا مرارۃ بن الربیع الانصاری وبسیدنا معن
بن عدی الانصاری وبسیدنا مقداد بن عمرو الکندی حلیف بنی زھرۃ وبسیدنا ھلال بن امیۃ الانصاری وبسیدنا ابی عمرو بن
سعد بن معاذ الاشھلی الانصاری وبسیدنا اسید بن حضیر الانصاری الاشھلی وبسیدنا اسید بن ثعلبۃ الانصاری وبسیدنا
انیس بن قتادۃ الانصاری وبسیدنا انس بن معاذ النجاری وبسیدنا انس بن اوس الانصاری الاشھلی وبسیدنا اوس
بن ثابت النجاری الانصاری وبسیدنا اوس بن خولی الانصاری وبسیدنا اوس بن الصامت الخزرجی الانصاری وبسیدنا
اسعد بن یزید بن الفاکہ النجاری الانصاری الخزرجی وبسیدنا الاسود بن زید بن غنم الانصاری وبسیدنا ایاس بن ودقۃ
الانصاری من بنی سالم بن عوف الخزرجی وبسیدنا الارقم بن ابی الارقم المخزومی وبسیدنا براء بن عازب الخزرجی
الانصاری وبسیدنا بشیر بن البراء بن معرور الانصاری الخزرجی وبسیدنا بشیر بن سعد الخزرجی الانصاری وبسیدنا
بسبسۃ بن عمرو الانصاری وبسیدنا جبیر بن ابی جبیر الجھنی وبسیدنا بشر بن عمرو الخزرجی الانصاری
وبسیدنا ثابت بن ثعلبۃ الانصاری الخزرجی وبسیدنا تمیم بن یعار الانصاری الخزرجی وبسیدنا تمیم الانصاری

وسيدنا ثابت بن اقرم البلوي حليف الانصاري وسيدنا ثابت بن ثعلبة بن زيد بن الحارث الانصاري وسيدنا ثابت بن خالد بن عمرو بن

خنساء بن عمرو والنعمان بن العوفي وسيدنا ثابت بن عمرو بن زيد النجاري الانصاري وسيدنا ثابت بن خالد بن النعمان

النعمان النجاري الانصاري وسيدنا ثابت بن خنساء النجاري الانصاري وسيدنا ثابت بن عمرو الانصاري الخزرجي

بن عمرو بن عوف وسيدنا ثابت بن هزال الانصاري وسيدنا ثابت بن ربيعة الانصاري الخزرجي وسيدنا

ثابت بن عامر الانصاري وسيدنا ثابت بن عبيد الانصاري وسيدنا ثابت بن الحارث الانصاري وسيدنا ثعلبة بن

غنمة الانصاري وسيدنا ثعلبة بن ساعدة الانصاري وسيدنا ثعلبة بن عمرو النجاري الانصاري وسيدنا ثعلبة بن حاطب

الانصاري وسيدنا ثقف بن عمرو الاسلمي وسيدنا جابر بن خالد بن مسعود الانصاري النجاري وسيدنا جابر بن عبد الله الانصاري

وسيدنا جابر بن عمير الانصاري وسيدنا جبر بن عتيك الانصاري الزرقي وسيدنا جارية بن النعمان البلوي الانصاري

وسيدنا حارثة بن سراقة الانصاري النجاري وسيدنا حارث بن عمير الانصاري وسيدنا حارثة بن النعمان الانصاري

وسيدنا حاطب بن هشام الانصاري الخزرجي وسيدنا الحارث بن عرفجة النجاري وسيدنا الحارث بن قيس الانصاري

وسيدنا الحارث بن اوس الانصاري وسيدنا الحارث بن انس الاشهلي الانصاري وسيدنا الحارث بن النعمان الانصاري

وسيدنا الحارث بن النعمان بن خزمة الخزرجي الانصاري وسيدنا حريث بن زيد الخزرجي الانصاري وسيدنا الحكم بن عمير

الثمالي وسيدنا حبيب بن الاسود الانصاري وسيدنا الحصين بن الحارث المطلبي وسيدنا حاطب بن عمرو الانصاري وسيدنا

حرام بن ملحان النجاري وسيدنا الحباب بن المنذر الانصاري السلمي وسيدنا خالد بن البكير وسيدنا خالد بن العاصي حليف بني

بدر وسيدنا خالد بن قيس الانصاري البياضي وسيدنا خلاد بن رافع الانصاري وسيدنا خلاد بن سويد

الانصاري الخزرجي وسيدنا خلاد بن عمرو الانصاري السلمي وسيدنا خزيمة بن ثابت الانصاري وسيدنا خارجة

بن زيد الانصاري الخزرجي وسيدنا خارجة بن حمير الاشجعي وسيدنا خباب بن الارت التميمي وسيدنا خباب مولى

عتبة بن غزوان وسيدنا خريم بن فاتك الاسدي وسيدنا خراش بن الصمة الانصاري السلمي وسيدنا خولي بن

خولي العجلي الجعفي وسيدنا خبيب بن اساف الانصاري وسيدنا خوات بن جبير الانصاري وسيدنا خنيس بن حذافة

الانصاري وسيدنا خليفة بن عدي الانصاري وسيدنا خليدة بن قيس الانصاري وسيدنا ذكوان بن عبد قيس

الانصاري وسيدنا ذي مخبر الحبشي وسيدنا ذي الشمالين الخزاعي وسيدنا رافع بن مالك الانصاري الخزرجي

وسيدنا رافع بن الحارث الانصاري وسيدنا رافع بن المعلى الانصاري وسيدنا رافع بن عنجدة الانصاري وسيدنا رافع

بن سهل الانصاري وسيدنا رافع بن يزيد الانصاري وسيدنا رفاعة بن عمرو الانصاري وسيدنا رفاعة بن رافع الانصاري

وسيدنا رفاعة بن الحارث الانصاري وسيدنا رفاعة بن عبد المنذر الانصاري وسيدنا ربعي بن ابي اليسر الانصاري وسيدنا

ربيع بن اياس الانصاري وسيدنا ركضة بن خطمة الانصاري البياضي وسيدنا الزبير بن العوام الاسدي

وسيدنا زيد بن حارثة الكلبي وسيدنا زيد بن اسلم البلوي الانصاري وسيدنا زيد بن الخطاب العدوي

البياضي وسيدنا زيد بن المزين الانصاري وسيدنا زياد بن لبيد الانصاري البياضي وسيدنا زياد بن عمرو

عمرو الانصاري وسيدنا اياس بن كعب الانصاري وسيدنا طالوت بن حكيم الاشجعي وسيدنا طليب بن عمير القرشي وسيدنا الطفيل بن الحارث المطلبي واخيه قتل يوم بدر وسيدنا الطفيل بن مالك الانصاري وسيدنا كعب بن عمرو الانصاري السلمي وسيدنا كعب بن زيد النجاري الانصاري وسيدنا عقبة بن جمازة الانصاري وسيدنا النار بن حصين الانصاري وسيدنا محمد بن مسلمة الانصاري وسيدنا معاذ بن عفراء الانصاري وسيدنا عوف بن الحارث وهو ابن عفراء يوم بدر وسيدنا معوذ وسيدنا معاذ بن ماعص الانصاري وسيدنا مالك بن نميلة المزني وسيدنا مالك بن قدامة الانصاري وسيدنا مالك بن ابي خولي الجعفي وسيدنا مالك بن عمرو السلمي وسيدنا مالك بن امية بن عمرو السلمي وسيدنا مالك بن ابي خولي العجلاني وسيدنا مالك بن نميلة الانصاري وسيدنا معمر بن الحارث الجمحي وسيدنا محرز بن نضلة الاسدي وسيدنا محرز بن عامر الانصاري وسيدنا مسعود بن سعد السلمي وسيدنا معبد بن قيس الانصاري وسيدنا المنذر بن عمرو الانصاري الخزرجي وسيدنا المنذر بن محمد بن عقبة وسيدنا المنذر بن قدامة الانصاري وسيدنا معتب بن الحمراء الانصاري وسيدنا معتب بن بشير الانصاري وسيدنا مصعب بن عمير القرشي وسيدنا مبشر بن عبد المنذر الاوسي وسيدنا مليل بن وبرة الانصاري وسيدنا مهجع بن صالح مولى عمر بن الخطاب وسيدنا مدلج بن عمرو السلمي وسيدنا نوفل بن ثعلبة الانصاري وسيدنا النعمان بن عبد عمرو الانصاري وسيدنا النعمان بن عصر الانصاري وسيدنا النعمان بن عمرو الانصاري وسيدنا النعمان بن ابي خزمة الانصاري وسيدنا النعمان بن سنان الانصاري وسيدنا ابن نضر الحارث الانصاري الظفري وسيدنا نحاث بن ثعلبة الانصاري وسيدنا نعمان بن عمرو النجاري وسيدنا صهيب بن سنان الرومي وسيدنا صفوان بن امية بن عمرو السلمي واخيه مالك بن امية وسيدنا الضحاك بن حارثة الانصاري وسيدنا الضحاك بن عبد الانصاري النجاري وسيدنا عبد الله بن ثعلبة الانصاري وسيدنا عبد الله بن جبير الانصاري وسيدنا عبد الله بن الجد الجمحي وسيدنا عبد الله بن حمير الانصاري وسيدنا عبد الله بن رافع الانصاري وسيدنا عبد الله بن ربيع الانصاري وسيدنا عبد الله بن طارق الانصاري وسيدنا عبد الله بن كعب الانصاري وسيدنا عبد الله بن مظعون الجمحي وسيدنا عبد الله بن النعمان الانصاري وسيدنا عبد الله بن عبد الله بن سلول الانصاري وسيدنا عبد الله بن عمرو بن حرام الانصاري وسيدنا عبد الله بن عامر الانصاري وسيدنا عبد الله بن عمير الانصاري وسيدنا عبد الله بن عبس الحارثي وسيدنا عبد الله بن سلمة العجلاني وسيدنا عبد الرحمن بن كعب المازني وسيدنا عبد الرحمن بن جبير الانصاري وسيدنا عبد الرحمن بن عبد الله الانصاري وسيدنا عبد الرحمن بن سهل الانصاري وسيدنا عبيد بن اوس وسيدنا عبيد بن زيد الانصاري وسيدنا عبد ربه بن حق الانصاري وسيدنا عبد ياليل بن ناشب الليثي وسيدنا عباد بن عبيد التيهان وسيدنا عباد بن قيس الانصاري وسيدنا عمير بن حرام الانصاري وسيدنا عمرو بن قيس الانصاري وسيدنا عمرو بن ثعلبة الانصاري وسيدنا سفيان بن بشر الانصاري وسيدنا سالم بن عمير الانصاري وسيدنا سنان بن سنان الاسدي وسيدنا سماك بن خرشة الانصاري وسيدنا سهيل بن عتيك الانصاري وسيدنا سهيل بن رافع الانصاري وسيدنا السائب

بن مظعون الجمحي وسيدنا أبي بن كعب الأنصاري النجاري وسيدنا أنس بن معاذ الأنصاري النجاري وسيدنا أسير بن عمرو الأنصاري
النجاري وسيدنا عبد الله بن عامر الأنصاري وسيدنا عمارة بن حزم الأنصاري وسيدنا عبس بن عامر الأنصاري
وسيدنا عكاشة بن محصن الأسدي وسيدنا عبيد بن التيهان الأنصاري وسيدنا عنترة السلمي وسيدنا
عاقل بن البكير وسيدنا فروة بن عمرو الأنصاري وسيدنا غنام بن أوس الأنصاري وسيدنا الفاكه بن بشر
الأنصاري وسيدنا قيس بن مخلد الأنصاري وسيدنا قيس بن محصن الأنصاري وسيدنا قيس بن أبي صعصعة
الأنصاري وسيدنا قطبة بن عامر الأنصاري وسيدنا سعد بن خيثمة الأنصاري وسيدنا سعد بن الربيع
الأنصاري وسيدنا سعد بن عبادة الأنصاري الساعدي وسيدنا سعد بن عثمان الأنصاري الزرقي وسيدنا
سعد بن زيد الأنصاري الأشهلي وسيدنا سفيان بن بشر الأنصاري وسيدنا سالم بن عمير الأنصاري العوفي وسيدنا سليم بن
عمرو الأنصاري وسيدنا سليم بن الحارث الأنصاري وسيدنا سليم بن قيس بن فهد الأنصاري وسيدنا سليم بن
ملحان الأنصاري وسيدنا سلامة بن سلامة الأنصاري الأشهلي وسيدنا سماك بن حرب الأنصاري الأشهلي وسيدنا
سهيل بن عمرو الأنصاري وسيدنا سهيل بن بيضاء القرشي الفهري وسيدنا سويبط بن حرملة الطائي وسيدنا
سليط بن عمرو العامري القرشي وسيدنا سليط بن قيس الأنصاري النجاري وسيدنا سراقة بن كعب الأنصاري النجاري
وسيدنا سراقة بن عمرو الأنصاري النجاري وسيدنا سبيع بن حاطب الأنصاري وسيدنا سواد بن غزية الأنصاري
السلمي وسيدنا سعيد بن سهيل الأنصاري الأشهلي وسيدنا شماس بن عثمان المخزومي وسيدنا شجاع بن وهب
الأسدي حليف عبد شمس وسيدنا هاني بن نيار الأنصاري وسيدنا هلال بن المعلى الأنصاري وسيدنا هلال بن
خولي الأنصاري وسيدنا همام بن الحارث وسيدنا وهب بن أبي سرح الفهري القرشي وسيدنا وديعة بن عمرو
الأنصاري وسيدنا يزيد بن الحارث الأنصاري وسيدنا يزيد بن حرام الأنصاري وسيدنا أبي أيوب الأنصاري
وسيدنا أبي الحمراء مولى الحارث بن عفراء وسيدنا أبي خالد الحارث بن قيس الأنصاري وسيدنا أبي خزيمة بن أوس
الأنصاري وسيدنا سليم أبي كبشة مولى رسول الله صلى الله عليه وسلم ذكوان وسيدنا أبي سبرة القرشي و
سيدنا أبي المنذر يزيد بن عامر الأنصاري وسيدنا أبي نملة الأنصاري وسيدنا أبي عبيدة بن الجراح الفهري القرشي
وسيدنا أبي عبد الرحمن يزيد بن ثعلبة الأنصاري وسيدنا أبي مليل الحارثي الأنصاري وسيدنا مرثد بن أبي مرثد الغنوي
وسيدنا أبي أسيد الساعدي وسيدنا أبي الأعور بن الحارث الأنصاري النجاري
وسيدنا سعد بن سهيل الأنصاري وسيدنا سعد بن خولة من المهاجرين الأولين وسيدنا سعد مولى حاطب
بن أبي بلتعة وسيدنا سالم مولى أبي حذيفة وسيدنا سلمة بن حاطب الأنصاري وسيدنا أبي مرثد الغنوي و
سيدنا أبي مسعود الأنصاري وسيدنا أبي فضالة الأنصاري وسيدنا عمار بن ياسر المهاجري وسيدنا طلحة بن عبيد الله
القرشي وسيدنا مالك بن سعد الأنصاري رضي الله تعالى عنهم اجمعين اللهم لا تدع لنا ذنبا الا غفرته ولا هما
الا فرجته ولا بلية الا كشفته ولا حاجة من حوائج الدنيا والآخرة الا قضيتها يا ارحم الراحمين

بَابُ ذِكْرِ الْيَمَنِ وَالشَّامِ وَذِكْرِ اُوَيْسِ الْقَرَنِيِّ

یہ باب ہے بیچ ذکر یمن اور شام کے اور ذکر اویس قرنی کے ف ع یمن ساتھ دو زبروں کے وہ شہر کہ جانب یمین یعنے داہنی کعبہ کے ہیں اور یمنی اور یمان اور یمانی ساتھ تخفیف یی کے منسوب طرف یمن کے اور بعضون نے ساتھ تشدید یی کے کہا ہے اور شام وہ شہر کہ بائین طرف کعبہ کے ہیں اور شام جانب چپ کو کہتے ہیں جیسے کہ یمین جانب راست کو اور شام ساتھ ہمزہ اور بدون ہمزہ کے دونون طرح آیا ہے اور قرن ساتھ زبر قی اور رے کے ایک شہر ہے یمن کے شہرون مین سے اور قرن کہ میقات اہل نجد کی ہے ساتھ جزم رے کے ہے اور وہ ایک قریہ ہے نزدیک طائف کے اور نام ہے وہان کے سارے جنگل کا اور غلطی ہے جوہری نے بیچ حرکت دینے اسکے کے اور نسبت کرنی اویس قرنی کی طرف اسکی اسلیئے کہ اویس منسوب ہین طرف قرن بن ردمان بن ناجیہ بن مراد کے کہ ایک شخص ہے انکے دادائون مین سے کذا فی القاموس **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ رَجُلًا يَّاْتِيْكُمْ مِّنَ الْيَمَنِ يُقَالُ لَهٗ اُوَيْسٌ لَا يَدَعُ بِالْيَمَنِ غَيْرَ اُمٍّ لَّهٗ قَدْ كَانَ بِهٖ بَيَاضٌ فَدَعَا اللّٰهَ فَاَذْهَبَهٗ اِلَّا مَوْضِعَ الدِّيْنَارِ اَوِ الدِّرْهَمِ فَمَنْ لَّقِيَهٗ مِنْكُمْ فَلْيَسْتَغْفِرْ لَكُمْ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ خَيْرَ التَّابِعِيْنَ رَجُلٌ يُّقَالُ لَهٗ اُوَيْسٌ وَّلَهٗ وَالِدَةٌ وَّكَانَ بِهٖ بَيَاضٌ فَمُرُوْهُ فَلْيَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے عمر بن خطاب سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک شخص آویگا تمھارے پاس یمن کی جانب سے کہا جاویگا اسکو اویس نہ چھوڑیگا یمن میں سوا ماں اپنی کے ف ع معنی اسکے یہ ہیں کہ نہین ہے اسکے لیئے اہل و عیال یمن مین سوائے ماں کے اور نہیں باز رکھا ہے اسکو آنے سے طرف ہمارے مگر خدمت اسکے نے ترجمہ تحقیق تھی اسکے بدن مین سفیدی یعنے برص پس دعا کی اللہ سے پس دور کیا اللہ تعالے نے اسکو مگر مقدار ایک دینار کے یا درہم کے ف ع یہ شک راوی ہے کہ لفظ دینار فرمایا یا درہم اور شاید کہ اسکا باقی رکھنا علامت کے لیئے ہو جیسے کہ کہا گیا ہے بیچ حق ناخن آدم کے کہ وہ نشانی تھی انکی جلد سابق کی یا کچھ اسمین سے چھوڑ گیا تو کہ ہو سبب تغیر انکا یعنے لوگون سے مارے شعر کے اور اسی لیئے وہ دوست رکھتے تھے گوشہ نشینی اور گمنامی کو اور مکروہ رکھتے تھے شہرت اور خلط کو ف ح اور ایک روایت مین آیا ہے کہ یہ بسبب دعا کرنے انکے تھا کہ دعا کی تھی اے خداوند اچھوڑ میرے جسم مین کچھ اسمین سے کہ یاد کرون مین بسبب اسکے نعمت تیری ترجمہ پس جو شخص کہ ملے اویس سے تم مین سے پس چاہیے کہ وہ بخشش طلب کرے تمھارے لیئے یعنے چاہیئے کہ درخواست کرے وہ شخص اس سے کہ طلب بخشش کرے اسکے لیئے اور ایک روایت مین یون آیا ہے کہ کہا عمرؓ نے سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تحقیق بہتر تابعین ایک شخص ہے کہ کہا جاویگا اسکو اویس اور اسکے لیئے ماں ہے اور تھی اسکے برص پس حکم کرنا اسکو اور چاہنا اس سے کہ استغفار کرے تمھارے لیئے نقل کی یہ مسلم نے ف ح ع بہترین تابعین الخ اس سبب سے کہ حضرت کے زمانہ مین تھے اور بسبب مانع شرعی کے حضرت کے پاس آنے سے محروم رہے تھے اور اسمین تعریف ظاہر ہے اویس قرنی کے لیئے اور یہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ دعا طلب کرنی چاہیے اہل خیر و صلاح سے اگرچہ ہو طالب افضل انسے اور بعضون نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ واسطے خوش کرنے اویس کے دل کے فرمایا اور واسطے دفع توہم اسکے کہ توہم کرے کہ اویس نے تخلف کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے اسلیئے کہ وہ نہ آئے آنحضرتؐ کے پاس بسبب خاطر ماں کے اور نیکی کرنے کے ساتھ اسکے اور یہ بھی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اویس بہترین سب تابعین مین اور امام احمد بن حنبل سے منقول ہے کہ افضل تابعین سعید بن المسیب ہین اور یہ باعتبار معرفت علوم اور احکام شرائع کے ہے اور یہ منافات نہین رکھتا ہے خیریت اور افضلیت اویس کو باعتبار کثرت ثواب کے نزدیک اللہ تعالے کے اور قاموس مین کہا کہ اویس بن عامر سادات تابعین سے ہین اور شاید کہ لفظ حدیث بھی محمول ہے اسی پر اور جاننا چاہیے کہ اخبار وآثار بیچ شان اویس قرنی کے

آئے ہین کہ سیوطی نے جمع الجوامع مین ذکر کئے ہین ہمنے بھی انکا ترجمہ کیا ہی اگرچہ باعث طوالت کا ہو اسلیے کہ تبرک کیا ذکر کرنے اولیاے خدا کے رحمت اترتی ہی
پس کہا سیوطی نے روایت کی اسیر بن جابر نے کہ کہا تھے عمر بن الخطاب کہ جب آتی تھی انکے پاس امداد اہل یمن سے پوچھتے تھے کہ آیا تم مین اویس بن عامر
ایک شخص ہی اسوقت تک کہ اویس درمیان انکے پہونچے کہا عمر نے کیا تو اویس بن عامر ہی کہا اویس نے ہان مین اویس بن عامر ہون کہا عمر نے قبیلہ مراد
سے ہو تو پھر قرن سے کہا ہان اسی طرح ہی کہا کیا تھی تجھکو برص پس اچھا ہوا تو اس سے مگر جگہ درہم کے کہا ہان کہا کیا تیرے لیے مان ہی کہا ہان کہا عمر نے
نے کہ سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کہتے تھے آویگا تمھارے پاس اویس بن عامر ساتھ امداد اہل یمن کے مراد سے پھر قرن سے تھی اسکے
برص پھر جاتی رہی اس سے مگر جگہ ایک درہم کی اسکے لیے مان ہی کہ وہ نیکی کرتا ہی اس سے اگر قسم کھاوے خدا پر سچ کرتا ہی خدا اسکو اگر ہو سکے تجھسے تو
استغفار طلب کرنا اس سے پس استغفار طلب کر میرے لیے ای اویس کہا اویس نے کہ مجھ سا استغفار کرے آپکے لیے ای امیر المومنین کہا البتہ استغفار کر
میرے لیے پس استغفار کی اویس نے عمر کے لیے پھر کہا عمر نے کہ ای اویس کہان جایا چاہتا ہی تو کہا اویس نے چاہتا ہون مین کہ کوفہ کو جاؤن کہا کیا
کچھ لکھون تیرے لیے عامل کوفہ کو کہا اگر رہ جاؤن پیچھے ماندون کے یعنی عاجزون اور گمنامون کے لوگون سے رہون تو بہتر ہی نزدیک میرے پس سال آئندہ
ایک شخص اشراف مین سے حج کو آیا اور ملاقات کی عمر سے اور عمر نے حال اویس کا پوچھا کہ کیا حال رکھتا ہی کہا اسنے کہ چھوڑا مین نے اسکو کہنہ جامہ قلیل المتاع
پس عمر نے حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اسکے آگے پڑھی پس وہ شخص اویس کے پاس آیا اور استغفار طلب کی اسنے اویس نے کہا تو بھی استغفار کر
میرے لیے کہ سفر صالح سے آتا ہی تو پھر کہا اس شخص نے کہ استغفار کرو میرے لیے بھی اور حدیث عمر کی پڑھی اور استغفار کی اویس نے اسکے لیے پس پہچانا
لوگون نے اویس کو اور دریافت کی حقیقت حال انکے کی پس وہان سے باہر نکلے اور روایت کی یہ ابن سعد نے طبقات مین اور ابو عوانہ اور رویانی نے
اور ابو نعیم نے حلیہ مین اور بیہقی نے دلائل مین اور ایک اور روایت مین بھی اسیر بن جابر سے آیا ہی کہ کہا ایک محدث تھا کوفہ مین کہ حدیث بیان کیا
کرتا تھا ہمسے اور جب فارغ ہوتا وہ حدیث سے تو متفرق ہوتے لوگ اور ایک جماعت اپنی جگہ پر بیٹھی رہتی اور درمیان اس جماعت کے ایک مرد تھا
کہ ایسی باتین کرتا تھا کہ کسیکو ویسی باتین کرتے نہین سنا مین نے پس جایا کرتا مین اسکے پاس پس ایک روز نہ پایا مین نے اسکو پس کہا مین نے
اپنے یارون سے کہ پہچانتے ہو تم اس شخص کو کہ بیٹھتا تھا ساتھ ہمارے اور باتین کرتا تھا ایسی اور ایسی پس کہا ایک شخص نے قوم مین سے کہ ہان
پہچانتا ہون مین اسکو وہ اویس قرنی ہی کہا مین نے پہچانتا ہی تو مکان اسکا کہا پہچانتا ہون پس گیا مین ساتھ اسکے اور کھٹکھٹایا مین نے
دروازہ اسکے حجرے کا پس باہر نکلا وہ حجرے سے کہا مین نے ای بھائی میرے کس چیز نے باز رکھا تجھکو ہمسے کہا برہنگی نے اور تھے یار انکے کہ ٹھٹھا کیا کرتے تھے
اس سے اور ستاتے تھے اسکو کہا مین نے لے یہ چادر اور اوڑھ کہا مت دے یہ اسلیے کہ جب لوگ دیکھینگے اس کپڑے کو میرے تن پر تو ایذا دینگے مجھکو پس مبالغہ
کیا مین نے یہان تک کہ اوڑھی اسنے وہ چادر پھر باہر آیا لوگون کے سامنے پس کہا لوگون نے کہ کسکو فریب دیا ہی اس کپڑے سے اور کس سے چھین لیا ہی
یہ کہا اویس نے لیجا اسیر بن جابر راوی سے کہ دیکھا تو نے کہ کیا کہتے ہین پس کہا مین نے لوگون سے کہ کیا چاہتے ہو تم اس شخص سے اور کیون ایذا دیتے ہو
اسکو آدمی کبھی ننگا ہوتا ہی اور کبھی کپڑے پہنے پس سخت وقت کی مین نے انکو اپنی زبان سے پھر اتفاقاً آئے اہل کوفہ حضرت عمر کے پاس پس آیا
درمیان انکے ایک شخص انمین سے کہ ٹھٹھا کیا کرتے تھے اس سے پس کہا عمر نے کیا آیا اہل قرن مین سے کوئی ہی پس لائے وہ اس شخص کو کہ ٹھٹھا کیا
کرتا تھا اویس سے پس پڑھی عمر نے حدیث پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ اویس کی شان مین تھی کہا عمر نے کہ سنا ہی مین نے کہ وہ آیا ہی
تمھارے پاس کوفہ مین اس شخص نے کہا کہ نہین ہی ایسا شخص درمیان ہمارے اور نہین پہچانتے ہین ہم اسکو کہا عمر نے کہ ہان ایک شخص ہی
ایسا اور ایسا یعنی خوار و خراب کہا اس شخص نے کہ درمیان ہمارے ایک مرد ہی اویس نام کہ ٹھٹھا کیا کرتے ہین ہم اس سے کہا عمر نے کہ مل تو

ہی سے اور نہیں دیکھتا ہوں میں تجھکو کہ ہے گا تو اسے پس متوجہ ہوا وہ شخص اویس کی طرف یہانتک کہ آیا وہ انکے پاس پہلے اسکے کہ جاوے اپنے اہل و عیال میں
پس کہا اسکو اویس نے کہ یہ عادت تیری ساتھ میرے کہانسے ہے کہا اسنے کہ امیر المومنین سے تعریف تیری سنی ہے میں نے کہ تیرے حق میں ایسا ایسا کہتے تھے بخش مجھکو
اے اویس جو کچھ کہ کیا ہے میں نے ساتھ تیرے قسم کھٹے اور بے ادبی سے اور استغفار کر میرے لیے کہا اویس نے کرتا ہوں میں بشرطیکہ تو نہ کہے کسی سے جو کچھ کہ سنا ہے تو نے
عمر سے پس استغفار کی اسکے لیے کہا اسیر نے کہ راوی اس خبر کا ہے بعد اسکے ظاہر ہوا امر اویس کا کوفہ میں روایت کیا اسکو ابن سعد نے طبقات میں اور ابو نعیم نے
حلیہ میں اور بیہقی نے دلائل میں اور ابن عساکر نے تاریخ میں اور اور روایت میں آیا ہے یحیی بن سعید سے کہ انھوں نے سعید بن المسیب سے انھوں نے عمر بن الخطاب
سے نقل کی کہ کہا عمر نے کہ فرمایا مجھکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز اے عمر عرض کیا میں نے لبیک وسعدیک یعنے حاضر ہوں اور بحکم بجالاؤں
یا رسول اللہ پس گمان کیا میں نے کہ کسی کام کو بھیجینگے مجھکو آنحضرت نے فرمایا اے عمر میری امت میں ایک شخص ہوگا کہ اسکو اویس قرنی کہینگے ہوئیگی
اسکو ایک بلا جسد میں یعنے برص پس دعا کریگا خدا سے پس دور کردیگا اسکو خدا تعالے مگر ایک درہم اسکے پہلو میں رہیگا انکا جب دیکھیگا اسکو
تو یاد کریگا خدا عز وجل کو پس جب ملے تو اسے تو کہنا اسکو میری طرف سے سلام اور کہنا اسکو کہ دعا کرے تیرے لیے اسلیئے کہ وہ کریم اور بزرگ ہے
اپنے پروردگار کے نزدیک اگر قسم کھاوے خدا پر سچا کرے اسکو خدا شفاعت کریگا وہ مانند ربیعہ اور مضر کے لیکہ نام دو قبیلوں کے ہیں کہ بہت
لوگ تھے انمیں یعنے بہت سے لوگوں کی شفاعت کریگا عمر کہتے ہیں کہ پس طلب کیا میں نے اسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں پس قدرت
نپائی میں نے اسپر اور طلب کیا میں نے اسکو ابوبکر کی خلافت میں پس قدرت نپائی میں نے اسپر اور طلب کیا میں نے اسکو اپنی امارت میں پس ڈھونڈھتا تھا
میں قافلوں کو کہ شہروں سے آتے تھے اور کہتا تھا میں کہ آیا ہے مراد سے آیا ہے قرن سے درمیان میں تمھارے کوئی کہ نام اسکا اویس ہو پس کہا ایک
شخص نے قوم قرن میں سے کہ وہ میرے چچا کا بیٹا ہے اے امیر المومنین پوچھتا ہے تو حال ایک مرد پست رتبہ اور خوار و دنی کا اور نہیں ہے وہ ایسا شخص کہ تجھ
جیسا شخص اسکا حال پوچھے کہا میں نے کہ دیکھتا ہوں میں تجکو اسکے مقدمہ میں ہلاک ہونیوالوں سے پس میں یہی ذکر کر رہا تھا کہ ناگہان نمودار ہوا ایک اونٹ
بیرانی یا لان کا اسپر ایک شخص ہے کہنہ جامہ پس میرے دل میں آیا کہ اویس یہی ہوگا کہا میں نے اے بندۂ خدا تو ہی ہے اویس قرنی کہا ہاں کہا میں نے کہ
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کہا تھا تجکو کہا علی رسول اللہ السلام وعلیک یا امیر المومنین کہا میں نے کہ حکم کیا تھا مجکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ دعا کرو تیرے لیے بعد ازاں ملاقات کرتا تھا میں اس سے ہر سال بیچ حج میں پس کہتا میں احوال و اسرار اپنے اس سے اور کہتا وہ مجھسے رواہ ابو القاسم عبد العزیز بن
جعفر الحرمی فی فوائدہ والخطیب و ابن عساکر فی تاریخہ اور اور روایت میں حسن بصری سے آیا ہے کہ جب اہل قرن موسم حج میں آئے تو پوچھا امیر المومنین عمر نے
انسے کہ آیا تمھارے درمیان میں ایک شخص ہے کہ نام اسکا اویس ہے کہا ایک شخص نے انمیں سے کہ کیا چاہتے ہو تم اے امیر المومنین اس سے وہ تو ایک شخص ہے کہ
کھنڈروں میں رہتا ہے اور لوگوں میں نہیں آتا کہا عمر نے میری طرف سے اسکو سلام پہنچانا اور کہنا کہ ملاقات کرو مجھ سے پس پہنچایا اس شخص نے پیغام عمر
کا اسکو پس آئے اویس عمر کے پاس کہا عمر نے کہ اویس تم ہی ہو کہا ہاں اے امیر المومنین کہا تیرے بدن پر سفیدی تھی اور دعا کی تو نے خدا سے اور دور کیا
اسنے اسکو تجھ سے پھر دعا کی تو نے کہ باقی رہی کچھ انمیں سے تیرے بدن پر کہا ہاں تجکو کسنے خبر دی اسکی اے امیر المومنین کہا خبر دی مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے اور حکم کیا مجکو کہ سوال کروں میں تجھسے کہ دعا کرے تو میرے لیے پس دعا کی اویس نے حضرت عمر کے لیے اور کہا حاجت میری تم سے اے امیر المومنین یہ ہے
کہ چھپاؤ تم حال میرا اور اذن دو کہ پھر جاؤں میں یہاں سے پس ہمیشہ رہے اویس پوشیدہ لوگوں میں یہانتک کہ شہید ہوئے نہاوند کے روز رواہ ابن عساکر
اور سعید بن المسیب سے منقول ہے کہ ندا کی عمر بن الخطاب نے منبر پر منی میں اور فرمایا اے اہل قرن پس اٹھے بڈھے اس قوم کے اور کہا ہم حاضر ہیں اے امیر المومنین
کیا فرماتے ہو کہا آیا قرن میں کوئی شخص ہے کہ نام اسکا اویس ہے پس کہا ایک بڈھے نے انمیں سے نہیں ہے ہم میں کوئی کہ نام اسکا اویس ہو مگر ایک دیوانہ کا

تمام ہی کہ جنگلوں میں رہتا ہی کسیکو اوسکے ساتھ الفت اور نہ اوسکو کسی کے ساتھ صحبت پس کہا عمرؓ نے اوسکو چاہتا ہوں میں جو بیچ قرن میں جاؤ تو اوسکو ڈھونڈھنا اور سلام میرا
اوسکو پہونچا دینا اور کہنا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بشارت دی ہی مجھکو تیری اور حکم کیا ہی مجھکو کہ کہوں میں تجھکو سلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پس
جب وہ پہونچے قوم قرن میں تو ڈھونڈھا اوسکو اور پایا ریگستان میں پڑا ہوا پس پہونچایا اوسکو سلام عمرؓ کا اور سلام رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا پس کہا اویس نے خبر
کہ شہرت دی مجھکو امیر المؤمنین نے اور مشہور کیا نام میرا السلام علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلی آلہ اور چلے گئے جنگل کی طرف اوس وقت میں اور پایا نہ گیا انکا کچھ نشان
یہاں تک کہ پھر آئے حضرت علیؓ کے ایام میں پس لڑے انکے سامنے اور شہید ہوئے جنگ صفین میں روایت کیا ابن عساکر اور صعصعہ سے منقول ہی کہ تھے عمر بن خطاب
کہ پوچھا کرتے تھے قافلہ اہل کوفہ کے سے جسوقت کہ آتا تھا انکے پاس آیا پہچانتے ہو تم اویس بن عامر قرنی کو وہ کہتے تھے کہ نہیں پہچانتے ہیں ہم اور اویس ایک
شخص تھے کہ رہا کرتے تھے کوفہ کی ایک مسجد میں اور باہر نہیں نکلتے تھے اوس سے اور انکا ایک چچا کا بیٹا تھا کہ ایذا دیا کرتا تھا انکو پس آیا وہ چچا کا بیٹا انکا لوگوں میں
کہ آئے اہل کوفہ سے پس کہا عمرؓ نے کیا پہچانتے ہو تم اویس بن عامر قرنی کو کہا انکے چچا کے بیٹے نے کہ اے امیر المؤمنین نہیں ہی اویس ایسا شخص کہ اس مرتبہ کو پہونچے کہ
پوچھو تم اور پہچانو تم انکو اور وہ ایک آدمی ہی کمتر آدمیوں میں سے اور وہ میرے چچا کا بیٹا ہی پس کہا عمرؓ نے وای تجھپر ہلاک ہوا تو انکے مقدمہ میں پھر پڑھی عمرؓ نے
حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ سنتے تھے انکے حق میں اور کہا جب پہونچے تو وہاں تو سلام میرا انکو پہونچانا پس مشہور ہوا امر اویس کا پھر گم ہوا اور وہ
باہر گیا روایت کیا ابو یعلی وابن مندہ وابن عساکر اور ایک روایت میں ابن عباسؓ سے آیا ہی کہ کہا اوپر کی عمرؓ نے کہ پوچھا احوال اویس قرنی کے سے دس برس تک
یہاں تک کہ کہا موسم حج میں اے اہل یمن جو کوئی تم میں سے قبیلہ مراد سے ہی کھڑا ہو پس کھڑے ہوئے وہ لوگ کہ مراد سے تھے اور بیٹھے رہے اور لوگ پس کہا عمرؓ نے کیا
درمیان تمہارے اویس ہی پس کہا ایک شخص نے اے امیر المؤمنین نہیں پہچانتے ہیں ہم اویس کو ولیکن ایک بھتیجا میرا ہی کہ اوسکو اویس کہتے ہیں اور وہ نہایت
ضعیف وخوار ہی اس سے کہ تجھ جیسا پوچھے ایسے کا حال کہا عمرؓ نے وہ حرم میں ہی کہا ہاں وہ اراک عرفہ میں ہی چراتا ہی اونٹ قوم کے لینے اسلیے کہ لوگ جانیں کہ
اونٹوں کا چرانے والا ہی پس سوار ہوئے عمرؓ اور علیؓ دونوں گدہوں پر پھر روانہ ہوئے یہاں تک کہ آئے اراک کو ناگہان دیکھا اوسکو کہ کھڑا نماز پڑھتا ہی اور
لگائے ہوئے ہی نظر اپنی اپنے سجدہ گاہ پر جب دیکھا انکو عمرؓ اور علیؓ نے کہا کہ جسکو ہم ڈھونڈتے ہیں اگر وہ ہو تو یہی شخص ہی پس جب سنی آہٹ انکی
تو سبک کیا نماز کو اور فارغ ہوئے نماز سے پس سلام علیک کی عمرؓ اور علیؓ نے انکو پھر انھوں نے جواب سلام کا دیا کہا وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ اور کہا عمرؓ اور علیؓ نے
کہ کیا ہی نام تیرا رحمت کرے تجھکو خدائے تعالی کہا انھوں نے عبد اللہ کہا علیؓ مرتضی نے جانتا ہوں میں کہ جو کوئی آسمان وزمین میں ہی عبد اللہ یعنی
بندہ خدا کا ہی قسم دیتا ہوں میں تجھکو پروردگار کعبہ کی اور پروردگار اس حرم کی کہ کیا ہی نام تیرا کہ جو تیری ماں نے رکھا ہی کہا کیا چاہتے ہو تم نام میرا اویس
بن مراد ہی کہا عمرؓ اور علیؓ نے کہ کھول بایاں پہلو اپنا پس کھولا اور دیکھا انھوں نے کہ ایک دھبہ سفید ہی بقدر درہم کے پس دوڑے عمرؓ اور علیؓ کہ بوسہ دیں
اوس دھبہ کو پھر کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ہی ہمکو کہ سلام کہیں تجھکو یعنی آپ کی طرف سے اور سوال کریں تجھسے کہ دعا کرے تو ہمارے لیے کہا
اپنے دعا میری تمام مشرق ومغرب کے مرد وزن مسلمانوں کے لیے ہی کہا ان دونوں صاحبوں نے کہ دعا کرو ہمارے لیے بالخصوص پس دعا کی اویس نے
انکے لیے اور تمام مؤمنین ومؤمنات کے لیے پھر کہا عمرؓ نے کہ دوں میں تجھکو کچھ اپنے رزق سے یا اپنی عطا سے کہا دو کپڑے میرے پرانے ہو گئے ہیں اور دو
پاپوشیں گانٹھی گئی ہیں اور میرے پاس چار درہم ہیں جب ہو چکیں گے پس لیلیوں گا اور کہا جو کوئی آرزو کرتا ہی ہفتہ کی آرزو کرتا ہی مہینے کی اور جو
کوئی آرزو کرتا ہی مہینے کی آرزو کرتا ہی سال بھر کی یعنی حرص وآرزو بڑھتی ہی چلی جاتی ہی بعد ازاں پھر دیکھی قوم کو اونٹ آگئے اور باہر گئے
وہاں سے اور دیکھے نہ گئے بعد اسکے روایت کیا ابن عساکر نے تاریخ میں واللہ اعلم وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
اَتَاكُمْ اَهْلُ الْیَمَنِ هُمْ اَرَقُّ اَفْئِدَةً وَاَلْیَنُ قُلُوْبًا اَلْاِیْمَانُ یَمَانٍ وَالْحِكْمَةُ یَمَانِیَةٌ وَالْفَخْرُ وَالْخُیَلَاءُ فِیْ اَصْحَابِ الْاِبِلِ

فی السکینۃ والوقار فی اہل الغنم متفق علیہ۔ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے اپنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نبی نے جب کہ آئے یمن سے
اشعری اور قوم انکی یمن سے فرمایا پاس اہل یمن وہ بہت نرم ہیں از روی دل کے اور بہت نرم ہیں از روی قلب کے نسبت تمام ان لوگوں کے
کہ آتے ہیں مشرق سے پاس میں۔ ارق افئدۃ جو فرمایا مقصود قساوت اور غلظت کی ہے دل کے اور بعضوں نے کہا باطن دل کا اور بعضوں نے کہا ظاہر اسکا اور معنی
یہ ہیں کہ وہ بہت نرمی اور مہربانی رکھتے ہیں بدون والین قلوبا بہت نرم دل ہیں واسطے قبول نصیحت و موعظت کے تمام لوگوں کی بسبب ظاہر کے اور سب
اقوال اسکے معنی میں کہا ہے اور شیخ عبدالحق نے لکھا ہے کہ افئدۃ جمع فواد کی ہے ساتھ پیش ف کے اور ہمزہ کے معنی دل کے اور قلوب جمع قلب کی ہے
بعضی ایک حال ہے طرف فواد اور قلب کو اکثر اہل لغت نے ساتھ ایک ہی معنی کے کہا ہے اور مکرر لانا انکا حدیث میں تاکید کے لیے ہے اور یہ
حدیث باب وفات النبی کی تیسری فصل میں گذری ہے وہاں فقط ارق افئدۃ مذکور ہے اور الین قلوبا نہیں اسلیے بھی متحد ہونا دونوں کا ظاہر ہے
اور بعضوں نے کہا کہ فواد بیچ دل کا ہے کہ جب باریک ہوتا ہے جاتی ہے اور پہنچتی ہے بات حق اسمیں اور پہونچتی ہے دل کو اور دل جب نرم ہوتا ہے سماتی ہے بات
حق اندر اسکے اور قوت اور غلظت کی ہے اور لین ضد صلابت کی مثلا شیشہ رقیق ہے اور نرم نہیں اور دل جب متاثر نہیں ہوتا ہے آیتوں اور ڈرانے والوں سے
وصف کیا جاتا ہے اسکو ساتھ غلظت و صلابت کے اور جب متاثر ہوتا ہے وصف کیا جاتا ہے ساتھ رقت ولین کے اور طیبی نے کہا احتمال رکھتا ہے کہ مراد ساتھ رقت کے
جودت فہم اور ساتھ لین کے قبول کرنا حق کا ہو بعد وصف بیان کیا انکا یہ جو کچھ انکے لیے بیان فرمائے ہیں وہ مانند نتیجہ اور غایت کے ہے ساتھ قول اپنے کے
ترجمہ ایمان یمن کا ہے اور حکمت بھی یمن کی ہے ف ح یانیہ ساتھ تخفیف ی کے ہے اور ساتھ تشدید اسکے بھی منقول ہے نسبت کیا ایمان و حکمت کو
طرف یمن کی واسطے کمال ایمان کے وہاں کے رہنے والوں میں بیچ اس وقت کے اہل مشرق کے مقابلہ میں اور انکی اور بھی تاویلیں ہیں کہ باب وفات النبی کی تیسری
فصل میں ذکر کی گئیں ہیں اور جب ابو موسی اشعری اپنی قوم کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ملازمت میں حاضر ہوئے اور پیدائش عالم اور ابتداء
کار سے پوچھا اور حکمتوں اور اسرار انکے سے استفسار کیا تو بیان فرمایا آنحضرت نے انکو سامنے انکے جیسا کہ باب بدء الخلق میں گذرا اور ظہور اور حصول
انکا بوراثت شیخ ابو الحسن اشعری میں کہ رئیس اہل سنت و جماعت کے ہیں اور اولاد ابو موسی اشعری سے ہیں ہوا رحمۃ اللہ علیہ اور کہا بعضوں نے کہ مراد حکمت
سے فقہ ہے دین میں اور بعضوں نے کہا جو کلمہ صالحہ کہ باز رکھے اپنے صاحب کو پڑنے سے مہلکہ میں ترجمہ اور فخر یعنے تعریف کرنی اپنی ساتھ مال و جاہ وغیرہ کے
اور تکبر کرنا اونٹ والوں میں ہے اور چین اور آہستگی اور بوجھ بکری والوں میں ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ح جاننا چاہیے کہ یہ حدیث
دلالت کرتی ہے اسپر کہ مخالطت حیوانات کی تاثیر کرتی ہے آدمی کے نفس میں اور سرایت کرتی ہیں انکی صفتیں اور ہیئتیں کہ مناسب انکی طبیعتوں کے
ہیں اسمیں جیسے چرانے والے کا خلق و خو مناسب خو وغیرہ ان جانوروں کے ہوتے ہیں کہ چراتا ہے انکو اور چونکہ اونٹ کی طبیعت میں قساوت و غلظت ہے
اور بکری میں نرمی اور انکا تجاوز اور سرایت کرتی ہیں یہ صفتیں انکے چرواہوں اور مالکوں میں اور اسی کے حکم میں ہے گھوڑا بلکہ زیادہ اور بعضوں
نے کہا کہ چونکہ بکری والے قریب آبادی کے رہتے ہیں اور اختلاط وہاں کے رہنے والوں کے ساتھ رکھتے ہیں کیونکہ بکریاں صبر نہیں کرتی ہیں بیابان میں اور تحمل
نہیں کرتیں جانا انکی طبیعت میں نرمی اور سکونت ہے اور یہ باعث ہے فرمان برداری کی اور نکلنے کی اطاعت امام سے اور اونٹ والے دور ہونا انکا
آبادی سے اور رہنا جنگل میں اور کم ملنا انکا خلق سے باعث ہوتا ہے اور سختی اور طغیان اور سرکشی اور نکلنے کی اطاعت و انقیاد سے ایسا ہی لکھا ہے شیخ
نے بیچ شرح اس حدیث کے اور کہا میں نے خدا کی توفیق سے ظاہر یہ ہے کہ مال و منال جو اونٹوں میں بہت ہے باعث تکبر و سختی کے بخلاف بکریوں کے کہ اتنی
مالیت نہیں رکھتیں وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَأْسُ الْکُفْرِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَالْفَخْرُ وَالْخُیَلَاءُ فِیْ اَہْلِ الْخَیْلِ
وَالْاِبِلِ الْفَدَّادِیْنَ اَہْلِ الْوَبَرِ وَالسَّکِیْنَۃُ فِیْ اَہْلِ الْغَنَمِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور یہ بھی روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ

علیہ وسلم نے سر کفر کا طرف مشرق کے ہے ف ع ج سر کفر سے مراد بنا کفر ہے ذکرہ السیوطی اور ظاہر یہ ہے کہ کہا جاوے یہ کہ منشا کفر کا جانب مشرق سے ہوگا طیبی نے کہا ایسا ہے
جیسے فرمایا راس الامر الاسلام یعنے غلو کفر کا بیچ جانب مشرق کے ہوگا کہا ابن ملک نے یعنے مشرق سے ظاہر ہوگا کفر اور فتنہ مانند دجال اور یاجوج اور ماجوج وغیرہ
کے کہا تورپشتی نے مراد اوس سے اختصاص مشرق کا ساتھ کفر کے زیادتی تسلط شیطان کی ہے اہل مشرق پر اور تھا یہ آنحضرت کے عہد میں اور اسی طرح بھی ہوگا وقت کہ
نکلے گا دجال مشرق سے پس وہ منشا فتنہ عظیم کا ہے اور سیوطی نے باجی سے نقل کیا ہے کہ کہا مراد مشرق سے فارس ہے یا اہل نجد اور بعضوں نے کہا کہ یہ اشارہ ہے
ابلیس کی طرف جیسے کہ آیا ہے کہ طلوع کرتا ہے آفتاب درمیان دو قرن شیطان کے ترجمہ اور فخر و تکبر بیچ گھوڑے والوں کے اور اونٹ والوں اور چلانے والوں کے
کہ اونٹ کی پشم کے خیموں کے رہنے والے ہیں یعنے رہنے والے جنگل کے اور صحرا نشین اسلیے کہ انکے گھر اکثر بالوں کے خیموں کے ہوتے ہیں اور آرام و نرمی بکری والوں
میں ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وعن ابی مسعود الانصاری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من ھھنا جاءت الفتن نحو
المشرق والجفاء وغلظ القلوب فی الفدادین اھل الوبر عند اصول اذناب الابل والبقر فی ربیعة ومضر متفق علیہ
اور روایت ہے ابی مسعود انصاری سے انہوں نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جگہ آئے ہیں فتنے یعنے جو چیزیں باعث شور و
شر کی ہیں دین میں اور باعث امتحان لوگوں کی ہیں دین میں درحالیکہ اشارہ کرنے والے تھے آنحضرت ساتھ لفظ ہہنا کی طرف مشرق کے اور سخت زبانی
اور سخت دلی بیچ چلانے والوں خیمہ نشینوں کے ہیں کہ جو پیچھے لگ رہے ہیں اونٹوں اور گایوں کی دموں کی ف ع کہ جاتے ہیں پیچھے چرانے کے لیے مراد انسے عرب
ہیں یا اور جنگلی اور مذمت کی انکی بسبب دور رہنے انکے شہروں اور گاؤں سے کہ موجب قلت علم کا ہے کہ جس سے حاصل ہوتے ہیں اخلاق نیک اور تمام علوم
شریعت کے فرمایا اللہ تعالے نے الاعراب اشد کفرا ونفاقا واجدر الا یعلموا حدود ما انزل اللہ علی رسولہ ترجمہ یہ جماعت بیچ قبیلہ ربیعہ اور مضر کے ہے
نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غلظ القلوب والجفاء فی المشرق والایمان فی
اھل الحجاز رواہ مسلم اور روایت ہے جابر سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سختی دلوں کی اور سختی زبان کی مشرق
میں ہے یعنے بسبب ہونے انکے کے محل کفر و فتنوں کا اور ایمان اہل حجاز میں ہے نقل کی یہ مسلم نے ف ع مراد ہے حجاز سے مکہ اور مدینہ اور طائف
اور متعلقات انکے اور کہا ابن ملک نے مراد ہیں اہل حجاز سے انصار اور حجاز کو اسلیے حجاز کہتے ہیں کہ گویا حاجز ہے درمیان نجد اور تہامہ کے اور نجد اس زمین کا
نام ہے کہ بلند ہے اور وہ مخصوص ہے ساتھ حجاز کے جو زمین کہ متصل ہے ساتھ عراق کے اور انکے مقابل جو زمین پست کو تہامہ کہتے ہیں وعن ابن عمر رضی
اللہ عنہما قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اللھم بارک لنا فی شامنا اللھم بارک لنا فی یمننا قالوا یا رسول اللہ وفی نجدنا
قال اللھم بارک لنا فی شامنا اللھم بارک لنا فی یمننا قالوا یا رسول اللہ وفی نجدنا فاظنہ قال فی الثالثة
ھناک الزلازل والفتن وبھا یطلع قرن الشیطان رواہ البخاری اور روایت ہے ابن عمر سے کہا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے خدا وندا برکت دے ہمکو بیچ شام ہمارے کے ف ع شاید کہ پہلے ذکر کرنا شام کا اشارہ ہے اسپر کہ شام مبارک ہے بواسطہ موجب فرمانے اللہ تعالے کے
الذی بارکنا حولہ اور انبیا بھی وہاں بہت مدفون ہیں اسلیے بھی پہلے ذکر کیا اسکو اور مراد برکت سے زیادتی برکت کی ہے یا برکت کہ حاصل ہو واسطے اہل
کے اور تمام مومنوں کے علی الخصوص ترجمہ یا اللہ برکت دے ہمارے لیے بیچ یمن ہمارے کے ف ع مراد ہے برکت ظاہری یا معنویہ واسطے یہ بیت ہوتے ہیں اولیا اور
اور ظاہر ان دونوں مکانوں کے لیے دعا برکت کی اسلیے کی کہ غلہ اہل مدینہ کا انہیں دونوں مکانوں سے آتا ہے ترجمہ کہا بعضے صحابہ نے یا رسول اللہ اور کہیے کہ
برکت دے ہمارے نجد میں ف ع تو کہ حاصل ہو برکت ہمارے لیے اسکی جانب سے بھی اور معنی نجد کے اوپر کی حدیث کی شرح میں لکھے گئے ہیں ف ع کہا آپ نے الٰہی
برکت دے ہمارے لیے ہمارے شام میں یا الٰہی برکت دے ہمارے لیے ہمارے یمن میں پھر کہا بعضے صحابہ نے کہ کہیے برکت دے ہمارے نجد میں ابن عمر کہتے ہیں میں گمان

کرتا ہون مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تیسری بار مین لینے یا دوسری بار مین اس جگہ ف ع یعنی جانب نجد مین اور عراق مین اور جو اسکے ساتھ ہو قرن شیطان کے نکلنے کی جگہ مشرق
ت نازل ہونگے ف ع یعنی حسی یا معنوی اور وہ ہلنا دلون کا ہے اور متغیر ہونا اہل ایمان کا ہے اور فتنے ف ع یعنی بلیات اور محنتین کے باعث ہلاک
منعت دین کی اور قلت دیانت کی یہ شیخ نے مناسب ہے دعا برکت کی انکے لیے تو اور نہین کہ مین اور انکے نواح مین ظاہر ہوتا ہے سینگ شیطان کا نقل کی
یہ بخاری نے ف ع یعنی جماعت اور مددگار اسکے اور کہا اشرف نے کہ دعا کی آنحضرت نے یمن اور شام کے لیے برکت کی اسلیے کہ جگہ آنحضرت کی پیدائش کی
مکہ ہے اور وہ یمن مین ہے اور جگہ رہنے اور دفن ہونے انکے کی مدینہ ہے اور وہ شام مین ہے اور یہ دونو چیزین کافی ہین انکی فضیلت مین اور اسی سبب اضافت
کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو اپنی طرف اور لائے ضمیر جمع کی واسطے تعظیم کا مکہ کی دعا مین بار ۲ **الفصل الثانی** فصل دوسری

عن انس عن زید بن ثابت ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نظر قبل الیمن فقال اللھم اقبل
بقلوبھم وبارک لنا فی صاعنا ومدنا رواہ الترمذی روایت کرتے ہین انس زید بن ثابت سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نظر کی جانب یمن کے
پس دعا کی اہل یمن کے لیے اور کہا یا الٰہی متوجہ کر انکے دلون کو ف ع اپنی طرف ہمارے تو کہ آوین ہماری طرف یہ دعا کی اسلیے کہ غلہ اہل مدینہ کا آتا تھا یمن سے
اور اسی لیے اسکے بعد دعا کی برکت صاع اور مد کے واسطے غلہ کے کہ آوے طرف انکے یعنی پس کمات اور برکت دے واسطے ہمارے بیچ صاع ہمارے کے اور مد
ہمارے کے نقل کی یہ ترمذی نے ف ع مراد یہان دونون سے غلہ جو ناپا جاتا ہے انہین اور صاع نام ایک پیمانہ کا ہے کہ تخمیناً قریب ساڑھے تین سیر کے غلہ آتا ہے
اور مد مین چوتھائی اسکا اور کہا تورپشتی نے کہ وجہ مناسبت کی درمیان دونون فصلون کے یعنی دونون جملون کے کہ ایک اللھم اقبل بقلوبھم اور دوسرا بارک لنا
الخ یہ ہے کہ اہل مدینہ ہمیشہ تنگ حال و تنگ معاش رہتے تھے یہانتک جو دعا کی حق تعالیٰ سے اہل یمن دلون کے متوجہ ہونیکی طرف دار الہجرۃ کے اور وہ بہت تھے اور انکے
آنے سے زیادہ تنگی معیشت کی متصور تھی پس دعا برکت طعام کی کی کہ اہل مدینہ کے لیے تو کہ فراخی رہے وہان کے رہنے والون کے لیے بھی اور انکے لیے بھی کہ وارد
ہون وہان پس تو تنگ ہو مقیم اور آنے والے کے سبب سے اور نہ دشوار ہو اقامت مدینہ کی ہجرت کر کر آوے طرف انکے **وعن زید بن ثابت قال قال رسول**
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طوبیٰ للشام قلنا لای ذلک یا رسول اللہ قال لان ملائکۃ الرحمن باسطۃ اجنحتھا علیھا
رواہ احمد والترمذی اور روایت ہے زید بن ثابت سے کہ کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خوشحالی ہے واسطے اہل شام کے عرض کیا ہمنے کس سبب
سے یا رسول اللہ فرمایا آپنے اسلیے کہ فرشتے رحمن کے پھیلائے ہوے ہین بازو اپنے زمین شام پر اور انکے اہل پر نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے ف ع واسطے محافظت
کرنے کے اور لفظ اصل مین استعارہ ہے اسپر کہ مراد فرشتون سے فرشتے رحمت کے ہین انتہی اور حضرت شیخ نے کہا کہ بازو پھیلانا فرشتون کا کنایہ ہے بچا جانے
رحمت اور آفت الٰہی سے اہل شام پر یعنی یہ حال ہے کہ وہان رہتے ہین یا تمام وہان کے رہنے والون پر ہے واللہ اعلم اور مراد ملائکہ کے بازوؤن سے صفات
قوای ملکیہ ہین اور قیاس نکرنا چاہیے انکو پرندون کے بازوؤن پر اسلیے کہ پرندون کے سوائے تین چار بازو کے نہین ہوتے ہین یہ جو بازو ہین چھسو بازو دیکھے آنحضرت نے
شب معراج مین جبرئیل کے دیکھا اور حاصل کلام یہ کہ بازو ملائکہ کے لیے ثابت کرنے چاہیین لیکن انکی کیفیت کے بیان کرنے سے باز رہنا چاہیے

وعن عبد اللہ بن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ستخرج نار من نحو حضرموت او من حضرموت
تحشر الناس قلنا یا رسول اللہ فما تامرنا قال علیکم بالشام رواہ الترمذی اور روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے نزدیک ہے کہ نکلے گی ایک آگ حضرموت کی طرف سے یا حضرموت سے ف ع یہ شک راوی کا ہے اور اس روایت مین لفظ
نحو کا نہین ہے ظاہر مین لیکن مقدر ہے یعنی من نحو اور من جانبھا اور مراد آگ سے یا تو یہی آگ ہے حقیقۃً چنانچہ ظاہر بھی ہے اور یا مراد
اس سے فتنے ہین اور حضرموت ساتھ زبر حاء حطی اور جزم ضاد معجمہ اور زبر را اور میم کے اور میم کے بیچ مین بھی کہا ہے نام ایک شہر مشہور کا ہے

مین سے ت جمع کرے گی وہ آگ لوگون کو اور پیچھے لگے گی انکو کہا ہمنے یا رسول اللہ پس کیا فرماتے ہو ہمکو یعنی کیا کرین ہم اسوقت اور کہان جاوین ہم
فرمایا آنحضرت نے لازم پکڑو تمکو جانا شام کو نقل کی یہ ترمذی نے ف ع ح لیجئے اسلیے کہ وہ سلامت رہیگا پہونچنے آگ سے یا حکم کیا ہے سبب بجا ظلت کرنے
ملائکہ رحمت کے اور علامات ساعت مین گذرچکا ہو کر آگ کا کہ ہانکے گی انکو محشر کی طرف کہ وہ ارض شام ہی اور ظاہر یہ ہے کہ ہانکیگی انکو طرف شام کے سبب
اختیار انکے کے وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّهَا سَتَكُوْنُ هِجْرَةٌ بَعْدَ هِجْرَةٍ
فَخِيَارُ النَّاسِ إِلٰى مُهَاجَرِ إِبْرَاهِيْمَ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَخِيَارُ أَهْلِ الْأَرْضِ أَلْزَمُهُمْ مُهَاجَرَ إِبْرَاهِيْمَ وَيَبْقٰى فِي الْأَرْضِ
شِرَارُ أَهْلِهَا تَلْفِظُهُمْ أَرَضُوْهُمْ تَقْذَرُهُمْ نَفْسُ اللّٰهِ تَحْشُرُهُمُ النَّارُ مَعَ الْقِرَدَةِ وَالْخَنَازِيْرِ تَبِيْتُ مَعَهُمْ إِذَا بَاتُوْا
وَتَقِيْلُ مَعَهُمْ إِذَا قَالُوْا رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو بن العاص سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے تحقیق
یہ ہے کہ ہوگی ہجرت پیچھے ہجرت کے ف ع ح معنے اسکے یہ ہین کہ ہوگی ہجرت طرف کے بعد ہجرت کے کہ ہوئی طرف مدینہ کے بعد بعضون نے کہا کہ مراد بانبار
اور سبب ہونا ہجرت کا ہی اور یہ معنی بہت ظاہر اور بہت مناسب ہین لفظ حدیث سے اور سیاق حدیث سے اور یہ اس اوقات مین ہو کہ بہت ہونگے فتنے شہرون
مین اور غالب ہونگے کافر شہرون مین اور کم رہینگے حمایت کرنے والے دین کے اور قائم امر خدا پر دار الاسلام مین اور باقی رہینگے شہر شام کے محروس و محفوظ
کہ نگہبانی کرینگے انکی لشکر اسلام کے کہ جو غالب اور مدد دینے والے حق کے ہونگے یہان تک کہ قتال کرینگے دجال سے پس جو کوئی چاہے کہ نگاہ رکھے اپنے دین
کو ہجرت کرے ان شہرون کی طرف بعد ازان مفصل فرمایا اس مجمل کو ساتھ قول اپنے کے ت پس بہترین لوگون کا وہ ہوگا کہ ہجرت کرے طرف ہجرت کے
جگہ ابراہیم کے کہ شام ہے اسلیے کہ جب نکلے ابراہیم عراق سے تو گئے طرف شام کے اور ایک روایت مین ساتھ اس عبارت کے آیا ہے پس بہترین اہل زمین کے وہ ہونگے
کہ بہت لازم پکڑینگے ابراہیم کی ہجرت کی جگہ کو یعنی شام کو اور باقی رہینگے زمین مین بدترین اہل انکے کے یعنی کفار و فجار پھینک دیگی انکو زمینین انکی
معنی اسکے یہ ہین کہ پھینک دیگی بدترین لوگون کو زمینین انکی ایک جانب سے طرف دوسری جانب کے کما شارحین نے یعنے انتقال کرینگے بہترین
اہل زمین کے ان زمینون سے کہ غالب ہونگے انپر کافر پس باقی رہینگے ناکارہ لوگ جانشین ہونگے ہجرت کرنے والون کے واسطے رغبت کرنیکی دنیا مین اور واسطے
ڈرنیکے لڑائی سے اور واسطے حرص کرنیکے ان چیزون پر کہ ہونگے انکی قسم اولاد اور مواشی وغیرہ متاع دنیا سے پس وہ بسبب خست نفسون اپنے اور ضعف دین اپنے
کے مانند خنزیر گھناونی کے ہونگے نزدیک نفسون پاکیزہ کے اور گویا زمینین بیزار ہونگے انسے پس پھینک دینگی انکو اور اللہ سبحانہ مکروہ رکھیگا پس دور رکھیگا انکو مکان
رحمت اپنی سے اور محل کرامت اپنے سے مانند دور رکھنے اس شخص کے کہ گھن کھاتا ہے کسی چیز سے اور نفرت کرتی ہے اس سے طبیعت اسکی پس اسی لیے باز رکھیگا انکو اٹھنے
اور بیٹھا رہنے دیگا انکو ساتھ دشمنان دین کے مانند قول اللہ تعالے کے ولکن کرہ اللہ انبعاثہم فثبطہم یعنی ولیکن مکروہ رکھا اللہ تعالے نے اٹھنا انکا
پس ٹھہرا رہنے دیا انکو ت مکروہ رکھیگی انکو ذات اللہ کی ملازم رہیگی انکے ساتھ آگ رات اور دن اور جمع کریگی انکو ساتھ کافرون کے کہ وہ باعتبار
خصلتے اور عادتے اپنے کے مانند سورون اور بندرون کے ہونگے ف یہ ترجمہ بموجب شرح ملا علی رح کے لکھا گیا اور شیخ رح نے کہا ہانکے گی اور جمع کریگی
انکو آگ فتنہ کی کہ وہ نتیجہ اعمال بد انکے کی ہوگی یا آگ کہ پیدا ہوگی اسوقت ساتھ بندرون کے اور سورون کے مراد یا تو حقیقت اور صورت انکی ہے یا
معنی ہونے کے ساتھ انکے متخلق ہونا ساتھ اخلاق انکے کے اور متصف ہونا ساتھ صفات انکے کے ہے یا مراد آدمی بدخوی اور کافر ہین کہ مانند بندرون اور
سورون کے ہین ت رات گذاریگی وہ آگ ساتھ انکے جسوقت کہ رات کرینگے وہ اور قیلولہ کرے گی وہ آگ ساتھ انکے جسوقت کہ قیلولہ کرینگے وہ
نقل کی یہ ابو داؤد نے ف ح قیلولہ کہتے ہین دوپہر کے سونے کو یعنی وہ آگ شب و روز ملازم وقت اور مصاحب حال انکے کی ہوگی نعوذ
باللہ من ذلک وَعَنْ ابْنِ حَوَالَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيَصِيْرُ الْأَمْرُ أَنْ تَكُوْنُوْا

جُنُوْدٌ مُجَنَّدَةٌ جُنْدٌ بِالشَّامِ وَجُنْدٌ بِالْيَمَنِ وَجُنْدٌ بِالْعِرَاقِ فَقَالَ ابْنُ حَوَالَةَ خِرْ لِیْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ اَدْرَكْتُ
ذٰلِكَ فَقَالَ عَلَيْكَ بِالشَّامِ فَاِنَّهَا خِيَرَةُ اللّٰهِ مِنْ اَرْضِهٖ يَجْتَبِیْ اِلَيْهَا خِيَرَتَهٗ مِنْ عِبَادِهٖ فَاَمَّا اِنْ اَبَيْتُمْ فَعَلَيْكُمْ
بِيَمَنِكُمْ وَاسْقُوْا مِنْ غُدُرِكُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ تَوَكَّلَ لِیْ بِالشَّامِ وَاَهْلِهٖ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ روایت ہے ابن حوالہ سے کہا کہ فرمایا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نزدیک ہے کہ ہو جاوے گا کار و بار دین کا اسطرح پر کہ ہو گے تم لشکر جمع کئے گئے یعنی اہل اسلام میں اور مختلف یعنی جمع ہوا تمام
احکام کے ایک لشکر شام میں اور ایک لشکر یمن میں اور ایک لشکر عراق میں ف ع یعنے عراق عرب میں اور وہ بصرہ اور کوفہ ہے یا عراق عجم میں
اور وہ ماوراء کوفہ اور بصرہ کے ہے سوائے خراسان اور ماوراء النہر کے ت پس کہا ابن حوالہ نے اختیار کرو میرے لئے یا رسول اللہ ان لشکروں
میں سے کسی لشکر کے ساتھ رہنا میں اگر پاؤں میں اسوقت کو پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لازم پکڑ تو شام کو اسلئے کہ شام برگزیدہ خدا کی ہے زمین سے اپنے
پسند کیا ہے اسکو تمام زمین سے واسطے رہنے کے اخیر زمانہ میں جمع کریگا طرف اس زمین کے خدا تعالے برگزیدوں کو اپنے بندوں میں سے پس اگر
نہ مانو تم شام کا رہنا پس تمہیں لازم ہے اپنے یمن میں رہنا ف ع اضافت یمن کی انکی طرف بسبب اسکے ہے کہ مخاطب عرب ہیں اور یمن انکی زمین سے ہے
اور عبارت فاما ان ابیتم کلام معترض ہے کہ واقع ہوا ہے درمیان قول آپکے علیکم بالشام اور درمیان قول آپکے ت واسقوا یعنے لازم کرو تم شام کا
رہنا اور پانی دو اپنے تئیں اور اپنے جانوروں کو اپنے حوضوں سے ف ع غدر ساتھ پیش غین معجمہ اور زبر دال مہملہ کے جمع غدیر کے بمعنی حوض کے یعنے
چاہئیے کہ پانی دیوے ہر ایک اپنے حوض سے کہ مخصوص ہے ساتھ اسکے اور مزاحمت اور معارضہ نکرے ساتھ غیر کے خصوصاً اسلئے کہ سرحد اسلام پر بیٹھے ہیں
تو نہو سبب نزاع اور اختلاف فتنہ انگیزی کا ت اسلئے کہ اللہ عز وجل متکفل ہوا ہے بسبب خیر کے حق امت میری کے کہ محافظت کرے شام کی
اور انکے رہنے والوں کی کفار کے فتنے سے اور انکے غالب آنے سے اس دیار پر نقل کی یہ احمد اور ابو داؤد نے **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری
عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ ذُكِرَ اَهْلُ الشَّامِ عِنْدَ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقِيْلَ الْعَنْهُمْ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ لَا اِنِّیْ
سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْاَبْدَالُ يَكُوْنُوْنَ بِالشَّامِ وَهُمْ اَرْبَعُوْنَ رَجُلًا كُلَّمَا مَاتَ رَجُلٌ
اَبْدَلَ اللّٰهُ مَكَانَهٗ رَجُلًا يُسْقٰی بِهِمُ الْغَيْثُ وَيُنْتَصَرُ بِهِمْ عَلَی الْاَعْدَاءِ وَيُصْرَفُ عَنْ اَهْلِ الشَّامِ بِهِمُ الْعَذَابُ روایت کی شریح بن عبید تابعی نے
کہا کہ ذکر کئے گئے اہل شام نزدیک علیؓ کے ف ع مراد اہل شام سے یہاں مخالف علیؓ کے ہیں معاویہؓ اور جو کہ انکے ساتھ تھے شام میں کہ حاکم
ملک شام کے تھے عمرؓ کے زمانہ سے آخر تک پس انکا ذکر ساتھ برائی کے کیا گیا حضرت علیؓ کے سامنے ت اور کہا گیا حضرت علیؓ سے کہ لعنت کرو انکو اے
امیر المومنین کہا علیؓ نے نہ لعنت نہیں کرتا ہوں میں اہل شام کو تحقیق میں نے سنا ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے ابدال ہوتے ہیں
شام میں ف ع یعنے کیونکر لعنت کروں میں انکو کہ ابدال وہاں ہوتے ہیں پس مبادا شامل ہو لعنت ابدال کو بھی علماء اہل سنت کے
کہتے ہیں کہ یہ دفع کرنا ہے علیؓ سے اہل شام کی لعنت کو بالفعل واسطے دفع مبادا کے اور یہاں سے لازم نہیں آتا ہے جائز ہونا لعن غیر ابدال کا اہل شام
سے جیسا کہ ابتداءً سمجھا جاتا ہے اور یہ کیونکر ہو اس حال میں کہ روایت کیا گیا ہے امیر المومنینؓ سے کہ فرمایا یہ بھائی ہمارے ہیں کہ بغی کی ہے
ہم پر اور آیا ہے کہ ایک بار ایک شخص کو مخالفوں کے لشکر والوں میں سے پکڑ لائے ایک شخص نے کہا واعجب میں جانتا تھا کہ وہ اچھا مسلمان ہے
علیؓ نے فرمایا کیا کہتا ہے تو اب بھی تو مسلمان ہے اور سوائے اسکے آثار و اخبار ہیں کہ دلالت کرتے ہیں انکے اسلام پر بعد اسکے بیان ابدال کا
کرتے ہیں ت اور ابدال چالیس مرد ہیں جبکہ مرتا ہے ایک مرد لاتا ہے خدا تعالے اسکے بدل میں ایک اور مرد کو انکے وجود و برکت سے مینہ
برستا ہے اور بدلہ لیا جاتا ہے ساتھ مدد انکے کے دشمنوں یعنے کفار سے اور دفع کیا جاتا ہے اہل شام سے ساتھ برکت انکی کے عذاب ف ع یعنے عذاب

غدیاد تخصیص اہل شام کی بسبب قرب جوار اور زیادتی ارتباط انکی کے ہوگی والا برکت وتصرف انکے عالم کو شامل ہے اور جو ابدال کا ذکر حدیث میں ہے اور وہ حدیثیں
مین بھی علی خوبی سے آیا ہے اور شیخ ابن حجر بعد ذکر کرنے ان حدیثون کے ایک حدیث اور بروایت ابن عمر کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے لایا ہے کہ فرمایا خیار
امت میرے نیک امت کے پانسو مرد ہین اور ابدال چالیس ہین یعنی نہ پانسو کم ہوتے ہین اور نہ یہ چالیس جبکہ مرتا ہے ایک ابدال ابدال کرتا ہے خدا تعالی ایک کو
پانسو مین سے جگہ انکی پس عرض کیا اصحاب نے یا رسول اللہ بیان فرمایئے ہمسے عمل انکے کہ کیا عمل کرتے ہین کہ اس مرتبہ کو پہونچے ہین فرمایا وہ عفو کرتے ہین
اس شخص سے کہ ظلم کرتا ہے اُنپر اور نیکی کرتے ہین اس شخص سے کہ بدی کرتا ہے انسے اور خبرگیری اور غمخواری کرتے ہین اس چیز سے کہ دیا ہے خدا تعالی نے انکو اور تصدیق
خدا تعالی کی کتاب مین ہے کہ فرمایا الکاظمین الغیظ والعافین عن الناس واللہ یحب المحسنین یعنی کھانے والے غصہ کو اور عفو کرنے والے لوگون سے اور اللہ دوست رکھتا ہے نیکی
کارون کو انتہی اور روایت کی ابن عساکر نے عبد اللہ بن مسعود سے بطریق مرفوع کے کہ اللہ تعالی کے لیے تین سو شخص ہین کہ دل انکا آدم کے دل پر ہے اور انکے لیے چالیس ہین کہ دل انکا موسی
کے دل پر ہین اور انکے لیے سات شخص ہین کہ دل انکے حضرت ابراہیم کے دل پر ہین اور انکے لیے پانچ شخص ہین کہ دل انکے جبریل کے دل پر ہین اور انکے لیے تین شخص ہین کہ دل انکے میکائیل
کے دل پر ہین اور انکے لیے ایک شخص ہے کہ دل اسکا اسرافیل کے دل پر ہے جبکہ مرتا ہے وہ ایک تو بدل دیتا ہے اللہ جگہ اسکی تین مین سے اور جبکہ مرتا ہے ایک تین مین سے بدل دیتا ہے اللہ جگہ اسکی
پانچ مین سے اور جبکہ مرتا ہے پانچ مین سے ایک تو بدل دیتا ہے اللہ جگہ اسکی سات مین سے اور جبکہ مرتا ہے ایک سات مین سے تو بدل دیتا ہے اللہ جگہ اسکی چالیس مین سے اور جبکہ مرتا ہے ایک چالیس
مین سے تو بدل دیتا ہے اللہ جگہ اسکی تین سو مین سے اور جبکہ مرتا ہے ایک تین سو مین سے تو بدل دیتا ہے اللہ اسکی جگہ عوام مین سے بسبب انکے دفع کیجاتی ہے
بلا اس امت سے کما ابعیٰ عارف ہیچ کہ نہین ذکر کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کوئی آنحضرت کے دل پر ہو اسلیے کہ نہین پیدا کیا اللہ نے عالم خلق و امر مین
کسیکو عزیز تر اور شریف تر اور لطیف تر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دل سے پس نہین برابر و مقابل ہے انکے دل کے دل کسی کا اولیا مین سے برابر ہے
کہ وہ ابدال ہون یا اقطاب ۔ وَعَنْ رَجُلٍ مِنَ الصَّحَابَةِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَتُفْتَحُ الشَّامُ فَإِذَا خُيِّرْتُمُ
الْمَنَازِلَ فِيهَا فَعَلَيْكُمْ بِمَدِينَةٍ يُقَالُ لَهَا دِمَشْقُ فَإِنَّهَا مَعْقِلُ الْمُسْلِمِينَ مِنَ الْمَلَاحِمِ وَفُسْطَاطُهَا مِنْهَا أَرْضٌ يُقَالُ لَهَا
الْغُوطَةُ رَوَاهُمَا أَحْمَدُ ۔ اور روایت ہے ایک شخص سے صحابہ مین سے ف ع کہ نام انکا معلوم نہین ہوا اور جہالت نام راوی کی صحابہ مین نقصان
نہین رکھتی کہ صحابہ سب عدول ہین ت یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نزدیک ہے کہ فتح کیے جاوینگے شہر شام مین پس جب اختیار دیے جاؤ تم
بیچ مکانون کے انکے شہرون مین پس تمپر لازم ہے رہنا ایک شہر کا کہ کہا جاتا ہے اسکو دمشق ف ح ساتھ زیر دال اور زبر میم کے یہ جو قول اکثر و اصح ہے کہ بہ تحقیق
شام کا ہے ت پس تحقیق شہر دمشق جگہ بچاؤ مسلمانون کی ہے لڑائیون سے ف لفظ معقل ساتھ زیر میم اور جزم عین کے اور زیر قاف کے عقل سے
بمعنی حصن اور پناہ کے اور معنی یہ ہین کہ داخل ہوتے ہین اسمین مسلمان اور پناہ لاتے ہین طرف اسکے جیسے کہ پناہ لاتی ہے بکری پہاڑ کی طرف
چوٹی پہاڑ کی اور ملاحم جمع ملحمہ کی ہے بمعنے جنگ و قتال کے ت اور دمشق شہر جامع شام کا ہے ف ح فسطاط ساتھ پیش ف کے اور زبر ہیں کے
اور کبھی ف کے زیر سے بھی آتا ہے بمعنے شہر جامع کے کہ جمع کرے لوگون کو اور اسی لیے مصر کو بھی فسطاط کہتے ہین اور فسطاط بمعنے خیمہ کے بھی آتا ہے ت
دمشق کی زمینون مین سے ایک زمین ہے کہ کہا جاتا ہے اسکو غوطہ ف ع ساتھ پیش غین معجمہ کے اور جزم واو کے اور طاء مہملہ کے نام باغون کا اور
پانیون کا ہے کہ گرد دمشق کے ہین اور بعضون نے کہا کہ غوطہ ایک شہر ہے نزدیک دمشق کے ت روایت کین یہ دونون حدیثین احمد نے بیچ
اپنی مسند مین ۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخِلَافَةُ بِالْمَدِينَةِ وَالْمُلْكُ بِالشَّامِ ۔
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خلافت مدینہ مین ہے ف ع یعنی غالبا اسلیے کہ علی
کوفہ مین رہتے تھے بیچ زمانہ خلافت اپنی کے یا مراد یہ ہے کہ خلافت مستقر و مدینہ مین ہے ت اور ملک یعنی بادشاہت شام مین ہے ف ع

اور اسمین اعلام ہی ساتھ اسکے کہ حسن نے جب خلافت ترک کی اور کاروبار سپرد معاویہ کے کیا تو وہ نہین ہی خلیفہ اور مولید ہی اسکو جو کچھ کہ روایت کی احمد اور ترمذی اور ابو یعلی اور ابن حبان نے کہ خلافت بعد میرے بیچ امت میری کے تیس برس ہوگی پھر بادشاہت ہوگی بعد اسکے کہا بعضون نے کہ اسی قدر رہی علی کی خلافت اور معاویہ کی بادشاہت کی طرف اشارہ ہے ملک کہ اور حدیث مین آنحضرت کے صفتون مین واقع ہوا ہی کہ مولد یعنے جگہ پیدا ہونے آپکی مکہ ہی اور مہاجر یعنے جگہ ہجرت آپکی مدینہ اور ملک آپکا شام ہی مراد اس سے نبوت و دین ہی اسلیے کہ وہ شام مین اغلب و اکثر تھا والا ملک و دین آپکا تمام عالم مین ہی اور بعضون نے کہا کہ مراد آپکے قول سے الملک بالشام یہ ہی کہ جہاد و قتال وہان ہی اسلیے کہ منقطع نہین ہوتا جہاد و بلاد شام مین اور اسمین رغبت دلانی ہی شام کی مسافرت کے واسطے پانے فضل جہاد و رباط کے واللہ اعلم **وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ عَمُوْدًا مِنْ نُوْرٍ خَرَجَ مِنْ تَحْتِ رَأْسِيْ سَاطِعًا حَتّٰى اسْتَقَرَّ بِالشَّامِ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ** اور روایت ہی عمر رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دیکھا مینے ایک ستون نور سے کہ باہر نکلا میرے سر کے نیچے سے درحالیکہ اٹھنے والا ہوا یہان تک کہ ٹھہرا شام مین نقل کی یہ دونون حدیثین بیہقی نے دلائل النبوۃ مین **ف** ح دلالت کرتا ہی یہ اوپر ثابت رہنے دین اور قرار پکڑنے اور غلبہ اسکے کے شام مین اور اسی قبیل سے ہی نکلنا نور کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ کے پیٹ سے وقت ولادت کے اور روشن ہونا شام کے مکانون کا اس سے **وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فُسْطَاطَ الْمُسْلِمِيْنَ يَوْمَ الْمَلْحَمَةِ بِالْغُوْطَةِ إِلٰى جَانِبِ مَدِيْنَةٍ يُقَالُ لَهَا دِمَشْقُ مِنْ خَيْرِ مَدَائِنِ الشَّامِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ** اور روایت ہی ابی درداء سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جگہ اجتماع مسلمانون کی روز جنگ کے یعنے جنگ دجال کے غوطہ ہی کہ بیچ جانب ایک شہر کے ہی کہ کہا جاتا ہی اسکو دمشق کہ بہترین شہرون شام کے سے ہی نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** ح من خیر المداین الشام صفت دمشق کی ہی اور غوطہ بھی ایک جگہ ہی نزدیک اسکے جیسا کہ گذرا اور اگلی حدیث مین فسطاط دمشق کو کہا اور غوطہ جو تکمیل غربی دمشق کے ہی اور مضافات اور توابع اسکے سے ہی کچھ خلاف درمیان ان دونون حدیثون کے نہوا **وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ سَيَأْتِيْ مَلِكٌ مِنْ مُلُوْكِ الْعَجَمِ فَيَظْهَرُ عَلَى الْمَدَائِنِ كُلِّهَا إِلَّا دِمَشْقَ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ** اور روایت ہی عبد الرحمن بن سلیمان تابعی سے کہا نزدیک ہی کہ آویگا ایک بادشاہ عجم کے بادشاہون مین سے پس غالب ہوگا تمام شہرون پر سوا دمشق کے نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** ح بیان نہین کیا شارحون نے کہ وہ بادشاہ کون ہی تنبیہ جاننا چاہیے کہ حدیثین بیچ فضیلت شام اور بیت المقدس اور صخرہ اور عسقلان اور قزوین اور اندلس اور دمشق اور سوا اسکے کے آئی ہین اور محدثون نے حکم کیا ہی اوپر اکثر انکے کے ساتھ ضعف کے واللہ اعلم کذا فی سفر السعادۃ **بَابُ ثَوَابِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ** یہ باب ہی بیچ بیان ثواب اس امت کے **ف** ح یعنے ایسی جماعت کہ جامع ہی درمیان اجابت و متابعت کے جسکو فرقہ ناجیہ کہتے ہین پس تصحیح مین ہی کہ متبدع نہین ہی امت سے علی الاطلاق کہا توضیح مین مراد امت مطلقہ سے اہل سنت و جماعت ہین اور وہ لوگ ہین کہ طریقہ انکا ہی مانند طریقہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور صحابہ آپکے کے رضی اللہ عنہم نہ اہل بدعت کہا صاحب تلویح نے اسلیے کہ مبتدع اگرچہ ہوتے اہل قبلہ سے لیکن وہ امت دعوت ہین نہ متابعت مانند کفار کے **ف** ح فضیلت اس امت مرحومہ کی اور کثرت ثواب انکی بنسبت اور امتون کے خارج حصر اور حد بیان سے ہی اور اسکے ثابت کرنے مین بس ہی قول حق سبحانہ کا **كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ** یعنے تھے تم بہترین امت کہ نکالے گئے لوگون کے لیے اور قول اللہ تعالی کا **وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ أُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ** اور بس ہی یہ کہ وہ امت محمد ہین صلی اللہ علیہ وسلم کہ خاتم النبیین و سید المرسلین و افضل خلائق ہین کہ تمام انبیا اور رسولون سے

آرزو کی ہے کہ انکی امت ہوں تھا اور یہ کہ ثابت ہیں انکے لیے کمالات اور کرامات اور فضائل ایسی ایسی طرح کہ نہ تھے امم سابقین میں اللّٰھم ابعثنا مع امتہ وارزقنا محبتہ وتوفنا علی دینہ وملتہ برحمتک یا ارحم الراحمین۔

الفصل الاول

فصل پہلی عن ابن عمر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انما اجلکم فی اجل من خلا من الامم ما بین صلوۃ العصر الی مغرب الشمس وانما مثلکم ومثل الیہود والنصاری کرجل استعمل عمالا فقال من یعمل لی الی نصف النہار علی قیراط قیراط فعملت الیہود الی نصف النہار علی قیراط قیراط ثم قال من یعمل لی من نصف النہار الی صلوۃ العصر علی قیراط قیراط فعملت النصاری من نصف النہار الی صلوۃ العصر علی قیراط قیراط ثم قال من یعمل لی من صلوۃ العصر الی مغرب الشمس علی قیراطین قیراطین الا فانتم الذین تعملون من صلوۃ العصر الی مغرب الشمس الا لکم الاجر مرتین فغضبت الیہود والنصاری فقالوا نحن اکثر عملا واقل عطاء قال اللہ تعالی فہل ظلمتکم من حقکم شیئا قالوا لا قال اللہ تعالی فانہ فضلی اعطیہ من شئت۔ رواہ البخاری۔ روایت ہے ابن عمر سے کہ انہوں نے نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا سوائے اس کے نہیں ہے کہ مدت تمہاری کی بہ نسبت عمران لوگوں کے کہ گذر گئے ہیں امتوں سے مگر بمقدار اُس زمانہ کے کہ درمیان نماز عصر کے آفتاب کے غروب ہونے تک ہے ف ع اجل کہتے ہیں ایک مدت کو کہ تعین کی گئی ہو ایک چیز کے لیے فرمایا اللہ تعالی نے لتبلغوا اجلا مسمی اور کبھی اطلاق کیا جاتا ہے انسان کی موت پر پس کہا جاتا ہے دنا اجلہ یعنی قریب پہنچی موت اسکی ملا علی نے بہ توطیبی سے لکھا ہے اور بعد اسکے لکھا ہے کہ توضیح اسکی یہ ہے کہ اجل کبھی تعبیر کیجاتی ہے تمام وقت سے کہ معین ہو عمر کے لیے برابر ہے کہ ہو مطلق یا مبہم جیسے کہ ہے قول اللہ تعالی کے ثم قضی اجلا واجل مسمی عندہ اور کبھی اطلاق کیجاتی ہے اوپر انتہائے مدت کے اور آخر اسکی کے اور یہی مراد ہے ساتھ قول حق سبحانہ کے فاذا جاء اجلہم لا یستاخرون ساعۃ ولا یستقدمون یعنی جب آویگی موت انکی نہ تاخیر کرینگے ایک ساعت اور نہ پہل کرینگے اور مراد اجل سے بیان معنی اول ہی ہیں فرماتے ہیں مدت عمروں قلیل تمہارے کی بیچ مقابلہ عمروں امتوں سابقہ کے مقدار اُس وقت کے ہے کہ نماز عصر سے مغرب تک ہے بیچ مقابلہ اول روز کے عصر تک اور باوجود اسکے ثواب تمہارا انکے ثواب سے زیادہ ہے خلاصہ یہ ہے کہ مدت تمہاری عمل میں تھوڑی ہے اور ثواب تمہارا بہت ہے پھر بیان کی نسبت جو درمیان اس امت کے اور درمیان یہود و نصاری کے ہے ساتھ قول اپنے کے ت اور نہیں ہے قصہ اور حال تمہارا اور قصہ اور حال یہود اور نصاری کا یعنی ساتھ رب سبحانہ تعالی کے مگر مانند ایک مرد کے کہ کام فرمایا کام کرنے والوں اور مزدوروں کو پس کہا اُس مرد نے کون ہے کہ کام کرے میرے لیے دوپہر تک ایک ایک قیراط پر ف ع یعنی ہر ایک کو ایک ایک قیراط دو دانگا اور قیراط کہتے ہیں آدھے دانگ کو اور دانگ چھٹا حصہ درہم کا ہے ت پس کام کیا یہود نے دوپہر تک ایک ایک قیراط پر ف ع یعنی عمل کیا موسی علیہ السلام کے تابعوں نے عمر دراز میں ثواب قلیل پر پس مشابہ ہیں ساتھ ان مزدوروں کے کہ کام کیا دوپہر تک ایک ایک قیراط پر ت پھر کہا اُس مرد نے کون ہے کہ کام کرے میرے لیے دوپہر سے عصر تک ایک ایک قیراط پر پس کام کیا نصاری نے یعنی عیسی علیہ السلام کے تابعوں نے بعد یہود کے ایک ایک قیراط پر ف ع یعنی انہوں نے کام کیا بیچ مدت عمر اپنی کے مشابہ ان مزدوروں کے کہ کام کیا دوپہر سے عصر تک ایک ایک قیراط پر ت پھر کہا اُس مرد نے کون ہے کہ کام کرے میرے لیے نماز عصر سے آفتاب کے غروب ہونے تک دو دو قیراط پر آگاہ ہو پس تم ہو کہ مشابہ ہو ساتھ ان لوگوں کے کہ کام کیا مثلا نماز عصر سے آفتاب کے غروب ہونے تک دو دو قیراط پر آگاہ ہو کہ تمہارے لیے اجر ہے دو چند ف ع یعنی بہ نسبت یہود و نصاری کے اور گویا کہ یہ مضمون نکالا گیا ہے اللہ تعالی کے اس قول سے یا ایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ وآمنوا برسولہ یؤتکم کفلین یعنی اے ایمان والو ڈرو اللہ سے

اور ایمان لاؤ ساتھ رسول اسکے کے پس دیگا تمکو دو چند اپنی رحمت سے پس اس امت نے تصدیق کی اپنے نبی کی اور اگلے نبیوں کی بھی اسلیے دوہرا ثواب ملا ف پس غصہ ہوئے یہود و نصاریٰ پس کہا انھون نے کہ ہم زیادہ مین از روے عمل کے اور کمترین از روے ثواب کے ف ع یعنے کہا اہل کتاب نے اے رب ہمارے دیا تو نے امت محمد کو ثواب بہت باوجود قلت عمل انکے کے اور دیا تو نے ہمکو ثواب کم باوجود کثرت اعمال ہمارے کے اور شاید کہ وہ کہینگے یہ روز قیامت کے یا صادر ہوا انسے مثل اسکے جبکہ مطلع ہوئے اوپر فضائل اس امت کے اپنی کتابون مین یا زبانی رسولون اپنے کی اور بہر تقدیر اس حدیث مین دلیل ہے اسپر کہ ثواب اعمال کا نہین ہے بتقدیر استحقاق کے اور نہ بہیت استحقاق کے اسلیے کہ بندہ نہین مستحق ہوتا ہے اپنے مولے کے نزدیک بسبب خدمت اپنی کے ثواب کا بلکہ مولی دیتا ہے اسکو اپنے فضل سے اور پہونچتا ہے اسکو یہ کہ بہت کا تفضل کرے جسپر چاہے اپنے بندون مین سے فانہ لیفعل ما یشاء و یحکم ما یرید اور دلیل پکڑی ہے ساتھ اس حدیث کے ہمارے علمانے واسطے قوت دینے قول ابی حنیفہ کے یہ کہ اول وقت عصر کا ہوتا ہے بعد ہونے سایہ ہر چیز کے دو برابر اسکے اسلیے کہ نہین متصور ہے یہ کہ ہون نصاری زیادہ تر عمل مین اس امت سے مگر باعتبار اس مدت کے ت فرمایا اللہ تعالے نے پس کیا ظلم کیا مین نے تمپر یعنے کیا ظلم کیا مین نے کچھ تمہارے حق سے کہ جو مقرر کیا تھا اور وعدہ کیا تھا اسکا کہا اہل کتاب نے کہ نہین ظلم کیا تو نے ہمارے حق مین کچھ لیکن تفاوت و تفریق کیون کی تو نے فرمایا اللہ تعالے نے پس تحقیق یہ زیادہ اجر بنا زیادتی کرم میرے کی ہے دیتا ہون مین جسکو چاہتا ہون اور مین فاعل مختار ہون جو کچھ چاہتا ہون کرتا ہون نقل کی یہ بخاری نے ف ع مراد یہود و نصاریٰ سے یہان وہ یہود و نصاریٰ ہین کہ ثابت رہے دین حق پر نہ کفار ائمین کے اسلیے کہ انکے لیے نہین ہے ثواب کچھ بھی اور اسمین شبہ نہین ہے کہ نصاریٰ جو ایمان لائے حضرت عیسیٰ اور انجیل پر باوجود ایمان لانیکے حضرت موسیٰ اور توریت پر تو نہ انکو ثواب زیادہ ملا بہ نسبت یہود کے کہ وہ اپنی ہی کتاب اور نبی پر فقط ایمان لائے تھے **وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِنْ اَشَدِّ اُمَّتِیْ لِیْ حُبًّا نَاسٌ یَکُوْنُوْنَ بَعْدِیْ یَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ رَاٰنِیْ بِاَهْلِهٖ وَمَالِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہے ابی ہریرہ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق شان یہ ہے کہ سخت ترین اور خوب ترین امت میری کی بیچ محبت رکھنے کے مجھے وہ لوگ ہین کہ پیدا ہونگے پیچھے وفات میرے کے دوست رکھیگا ایک انمین سے اور آرزو کریگا کہ دیکھے مجکو فدا کرے اپنے اہل اور اپنے مال کو نقل کی یہ مسلم نے ف ع ح یعنے ارزو کریگا کہ اہل اور عیال اور مال و منال اپنا سب فدا کرے اگر اتفاق ہو میرے دیکھنے کا اور پہونچنے کا طرف میرے جانا چاہیے کہ ظاہر اس حدیث کا اور بعضے اور حدیثون کا کہ اس باب مین آئی ہین دلالت کرتا ہے اسپر کہ ہو سکتا ہے کہ بعد از صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے کوئی آوے کہ مساوی آوے انکی فضیلت مین یا افضل ہو انسے اور ابن عبد البر کہ مشاہیر علمائے حدیث سے ہے اسی طرف گیا ہے اور تمسک ساتھ ان حدیثون کے کیا ہے اور شیخ ابن حجر مکی صواعق محرقہ مین اسکو لائے ہین باوجود اسکے کہ اجماع رکھتے ہین علما اسپر کہ صحابہ افضل امت کے ہین اور حمل کیا ہے علمانے ان حدیثون کو اوپر ثابت کرنے ایک جہت کے خیریت سے ولیکن فضل کلی کہ عبارت ہے اکثریت ثواب سے ثابت ہے صحابہ ہی کے لیئے ولیکن کہا ہے انھون نے کہ مراد صحابہ سے یہان اخص ہین کہ صحبت انکی طویل ہو اور علم آنحضرت سے بہت سیکھا ہو غزوات مین حاضر ہوے ہون اور اسپر یعنی اعم لکہ ایک نظر جمال شریف پر ڈالی ہو اگرچہ تمام عمر مین ایک ہی بار ہو محل نظر اور توقف اور تردد کا ہے اور یہ مسئلہ ذکر کیا گیا ہے اپنی جگہ پر اور بیچ شرح ترجمہ باب فضائل صحابہ کے اشارہ اس مضمون پر کیا گیا ہے واللہ اعلم اور حق یہ ہے کہ فضیلت حضرت کی صحبت کی اگرچہ ایک ہی نظر ہو مخصوص ہے ساتھ صحابہ کے اور کسیکو اسمین کچھ شرکت نہین ہے اور اسپر اور فضائل علمی اور عملی مین مجال

سخن کی رواست ہے اور واسطے یہ ہے کہ مطلق حکم کیا جاوے کہ صحابہ افضل ہین بہ نسبت ہین وَعَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ لَا يَزَالُ مِنْ أُمَّتِي أُمَّةٌ قَائِمَةٌ بِأَمْرِ اللهِ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ وَلَا مَنْ خَالَفَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللهِ وَهُمْ عَلَى ذَلِكَ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے معاویہ سے کہا کہ سنا مین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے ہمیشہ رہیگا امت میری مین سے ایک گروہ قائم ساتھ حکم خدا کے
ف یعنی ساتھ امر دین اسکے کہ احکام شریعت اسکے کے یاد کرنا کتاب اللہ کا ہے اور علم سنت کا اور استنباط کرنا کتاب و سنت سے اور جہاد کرنا فی سبیل اللہ
اور خیر خواہی کرنی اسکے خلق کی اور تمام فرضون کو جیسے کہ اشارہ کرتا ہے طرف اسکے قول اللہ تعالیٰ کے وَلْتَكُنْ مِنْكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ
وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ یعنی اور چاہیے کہ ہو تم مین سے ایک جماعت کہ بلاوین طرف بھلائی کے اور حکم کرین اچھی باتون کا اور منع
کرین بری باتون سے ترجمہ نہین ضرر کریگا انکو یعنی انکے دین و امر کو وہ شخص کہ ترک کرے مددگاری انکی اور نہ وہ شخص کہ مخالفت کرے انکی یعنی
نہ موافقت کرے انکے امر کی یہانتک کہ آوے حکم خدا کا یعنی موت انکی اور انقضاء عہد انکا اور وہ اوپر اسی کار نیک کے ہونگے ف یعنی قائم ہونگے
امر خدا پر اور تائید دین پر اور اسمین اشارہ ہے طرف اسکے کہ روی زمین خالی نہین ہوگا صلحا سے کہ ثابت ہین امر خدا پر دور ہین نواہی اسکے
سے قائم ہین امور شریعت پر برابر ہے انکے نزدیک مددگاری لوگون کی اور مخالفت انکی انتہی اور تفسیر کیا ہے ایک شارح نے امر اللہ کو ساتھ قیامت کے
لیکن اسمین اشکال آتا ہے ساتھ حدیث لا تقوم الساعۃ حتی لا یکون فی الارض من یقول اللہ یعنی نہین برپا ہوگی قیامت یہانتک کہ نہو زمین مین
وہ شخص کہ کہے اللہ اور کہا ایک شارح نے کہ معنی قائمۃ بامر اللہ کے یہ ہین کہ چنگل مارینگے ساتھ دین اسکے کے اور بعضون نے کہا مراد اس گروہ سے تعلیم کرنے والے
حدیث اور علوم دینیہ ہین کہ ترویج سنت اور تجدید دین کی کرینگے اور بعضون نے کہا کہ وہ ہین کہ مقیم ہونگے اسلام پر ہمیشہ اور بعضون نے کہا احتمال ہے کہ
مراد یہ ہو کہ شوکت اہل اسلام کی جاتی نہین رہیگی بالکل اگر ضعیف ہوگا امر اسلام کا ایک جانب مین تو قوی ہوگا ایک اور جانب مین اور قائم ہوگا اسکی بلند
کرنے پر ایک گروہ مسلمانون کا اور اکثر اسپر ہین کہ مراد غازی ہین کہ ساتھ جہاد کرنے کے کفار سے تقویت اور تائید دین کی کرتے ہین اور ہر زمانہ مین
اسلام کی سرحدون کی نگہبانی کرینگے اور بعضی روایتون مین آیا ہے وہم بالشام یعنی اور وہ شام مین ہونگے اور بعضی روایتون مین آیا ہے حتی یقاتل آخرہم
مسیح الدجال یعنی یہانتک کہ قتال کرینگے اخیر انکے مسیح دجال سے یہ روایتین دلالت کرتی ہین اسپر کہ مراد غازی ہین اور ظاہر عبارت حدیث سے عام
معلوم ہوتا ہے وَذُكِرَ حَدِيثُ أَنَسٍ إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللهِ فِي كِتَابِ الْقِصَاصِ اور ذکر کی گئی کتاب قصاص مین حدیث انس کی ان من
عباد اللہ لو اقسم علی اللہ لابرہ

اَلْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَثَلُ أُمَّتِي مَثَلُ الْمَطَرِ لَا يُدْرَى أَوَّلُهُ خَيْرٌ أَمْ آخِرُهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہے انس سے کہا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مثال
حال میری امت کا مشابہ مینہ کے ہے نہین جانا جاتا کہ اول اسکا بہتر ہے یا آخر اسکا نقل کی یہ ترمذی نے ف جاننا چاہیے کہ ظاہر اس حدیث سے
یہ سمجھا جاتا ہے کہ شک اور تردد راوی کو عدم یقین اسمین ہے کہ اول امت بہتر ہے یا آخر امت اور حقیقت مین بیان یہ مقصود نہین بلکہ کنایہ ہے اس سے کہ تمام امت بہتر ہے
جیسے کہ تمام مینہ بہتر اور نافع ہے پس سمجھا جاتا ہے کہ سب برابر ہین خیر اور نافع ہونے مین پس خیر بمعنی اسم تفضیل کے نہین ہے دین ہین پس اگلون نے صحبت رکھی ساتھ
حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اتباع کیا انکا اور پہونچایا بلانا انکا اسلام کی طرف اور بنیاد رکھی انکے قواعد دین کی اور تقویت کی اور مدد کی
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور پچھلون نے نگاہ رکھا اور مقرر کیا اسکو اور تمام کیا اسکی بنا کو اور محکم کیا انکے ارکان کو اور بلند کیا انکے
منارون کو اور پھیلایا اسکی روشنی کو اور ظاہر کیا اسکی نشانیون کو اور اگر حمل کرین خیر بمعنی اسم تفضیل کے لیکن تو بھی درست ہوسکتا ہے باعتبار تعدد
وجوہ خیریت کے حاصل یہ کہ یہ حدیث دلالت کرتی ہے اوپر برابر ہونے یا تفاضل کے وجوہ متعددہ مختلفہ کر اور حقیقت نزدیک جمہور کے یہ ہے کہ فضل کلی

ثابت ہو صحابہ کے لیے اور یہ منافات نہیں رکھتا ہے ساتھ ثابت ہونے فضل کے جو جزئیہ انکے لیے اور مراد فضل کلی سے اکثریت ثواب کی ہے اللہ تعالے کے نزدیک ف
ع کہا تورپشتی نے کہ نہیں حمل کی جاویگی یہ حدیث اوپر تردد کے بیچ فضیلت اول کے آخر پر اسلیے کہ قرن اول افضل ہیں سب قرنوں سے بلا شک و بلا شبہ
پھر وہ کہ قریب انکے ہیں پھر وہ کہ قریب انکے ہیں اور جو تھے مین اشتباہ ہے راوی کی جانب سے او نہیں مراد ہے اس سے مگر نافع ہونا انکا شریعت کے پہنچانے
مین اور ایسا ہی قول قاضی کا طول وطویل لکھ کر لکھا ہے کہ حاصل اسکا یہ کہ جیسا کہ نہیں حکم کیا جاتا ہے ساتھ وجود نفع کے بیچ بعض مینھوں کے دون بعض کے
ایسا ہی نہیں حکم کیا جاتا ہے ساتھ وجود خیریت کے بیچ بعض افراد امت کے دون بعض کے بیچ وجود سے اسلیے کہ حیثیتین مختلفۃ الکیفیات ہیں وَلِکُلٍّ وِّجْهَةٌ
هُوَ مُوَلِّيهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ اور باوجود اسکے پس فضل مقدم کے لیے ہے اور نہیں ہے یہ مگر تسلی پچھلون کے لیے اشارہ کرنا طرف اسکے کہ دروازہ
اللہ کا کھلا ہوا ہے اور طلب کرنا فیض کا اسکی جناب سے متوقع ہے کہا طیبی نے کہ تمثیل امت کی ساتھ مینھ کے نہین ہے مگر بسبب ہدایت اور علم کے جیسے کہ تمثیل دی
آنحضرت نے مینھ کو ساتھ ہدایت اور علم کے پس مختص ہوگی یہ امت مشابہت دی گئی ساتھ مینھ کے ساتھ علما کے اور کاملین کے انمین سے اور کامل کرنے والون کے
واسطے غیر اپنے کے پس مستدعی ہے یہ تفسیر اسکو کہ ارادہ کیا جاوے ساتھ خیر کے نفع پس نہین لازم آتی ہے اس سے مساوات بیچ افضلیت کے انتہی مختصرا اور
خلاصہ یہ کہ یہ امت ساری نہین خالی ہے خیر سے جیسے کہ اشارہ کیا طرف اسکے آنحضرت نے ساتھ قول اپنے کے ہذہ امۃ مرحومۃ لیکن بنی اسکا بنی آدم ہے
بخلاف تمام امتون کے کہ خیر منحصر ہے انکے اگلون ہی مین پھر اشرار انکے پچھلون مین کہ بدل ڈالین انھون نے کتابین اپنی اور تحریف کر ڈالا
اس طریق کو کہ تھے اوپر اول انکے **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْشِرُوْا وَاَبْشِرُوْا اِنَّمَا مَثَلُ اُمَّتِيْ مَثَلُ الْغَيْثِ لَا يُدْرٰى اٰخِرُهٗ خَيْرٌ اَمْ اَوَّلُهٗ اَوْ كَحَدِيْقَةٍ اُطْعِمَ
مِنْهَا فَوْجٌ عَامًا ثُمَّ اُطْعِمَ فَوْجٌ عَامًا لَعَلَّ اٰخِرَهَا فَوْجًا اَنْ يَّكُوْنَ اَعْرَضَهَا عَرْضًا وَاَعْمَقَهَا عُمْقًا وَاَحْسَنَهَا حُسْنًا كَيْفَ
تَهْلِكُ اُمَّةٌ اَنَا اَوَّلُهَا وَالْمَهْدِيُّ وَسَطُهَا وَالْمَسِيْحُ اٰخِرُهَا وَلٰكِنْ بَيْنَ ذٰلِكَ فَيْجٌ اَعْوَجُ لَيْسُوْا مِنِّيْ وَلَا اَنَا مِنْهُمْ رَوَاهُ رَزِيْنٌ
اور روایت ہے امام جعفر صادق سے کہ نقل کی انھون نے اپنے باپ سے یعنے امام باقر سے انھون نے نقل کی امام جعفر کے دادا سے یعنے امام زین العابدین علے
بن الحسین بن علی رضی اللہ عنہم سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خوش ہو و اور خوش ہو و دفع مکرر فرمایا اسکو تاکید کے لیے یا ایک دنیا
کے لیے اور دوسرا آخرت کے لیے ترجمہ سوائے اسکے نہین کہ حال اور قصہ افراد امت اجابت میری کا مشابہ حال و قصہ مینھ کے ہے یعنے مشابہ حال اور
قصہ انواع مینھ کے ہے بیچ حصول منفعت کے نہین جانا جاتا کہ آخر اسکا بہتر ہے یا اول اسکا مانند ایک باغ کے ہے ف ع او تنویع کے لیے ہے یا تخییر کے
لیے اور معنی اسکے یہ ہین کہ مانند مثال ایک باغ درختون والے میوون والے کے ہے مشابہت دیا گیا ساتھ اسکے دین باعتبار شرائع اور احکام اپنے کے جو موجب
ہدایت کے ترجمہ کہ کھلائی گئی اس سے ایک فوج یعنے نفع اٹھایا بعض نے اسکے سے ایک جماعت نے ایک سال پھر کھلائی گئی بعض دیگر اس باغ کے سے
جماعت دوسری ایک اور سال نزدیک ہے کہ آخر باغ کا ازروی جماعت کے یعنے جماعت آخر کہ باغ سے کھایا ہو جو ڑا زیادہ باغ کا یا چوڑا زیادہ
جماعتون کا ازروی چوڑائی کے اور ہو گہرا زیادہ ازروی گہرائی کے ف ع اور معنی چوڑائی اور گہرائی جماعت کے کثرت اور ہجوم اسکا ہے اور
طول نہ کہا اسلیے کہ عرض اور عمق بعد طول کے ہوتا ہے پس وجود انکا مستلزم اسکا ہے ترجمہ اور بہت اچھا اسکا ازروی خوبی کے کیونکر ہلاک ہو وے
بالکل وہ امت کہ مین اول اسکے ہون اور ہو گا مہدی بیچ مین اسکے اور ہونگے عیسی آخر اسکے ولیکن درمیان اسکے یعنے جو کچھ کہ ذکر کیا گیا اول اور
اوسط اسکا متصل ہے ساتھ آخر اسکے کہ ایک جماعت ہوگی کجرو نہین ہیں وہ مجھ سے یعنے میرے تابعین اور میری راہ و روش پر اور نہ مین انمین سے ہون ف
ع یعنے ماعنی الفساد ہونگا انکا بلکہ مین بیزار اور غیر راضی ہون انسے بسبب فسق اور ظلم انکے کے ترجمہ نقل کی یہ رزین نے وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ

عن ابیہ عن جدہٖ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ای الخلق اعجب الیکم ایمانا قالوا الملٰئکۃ قال وما لھم لا یؤمنون وھم عند ربھم قالوا فالنبیون قال وما لھم لا یؤمنون والوحی ینزل علیھم قالوا فنحن قال وما لکم لا تؤمنون وانا بین اظھرکم قال فقال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ان اعجب الخلق الی ایمانا لقوم یکونون من بعدی یجدون صحفا فیھا کتاب یؤمنون بما فیھا اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے اُنہوں نے نقل کی اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے کہا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنے پوچھا صحابہ سے کہ کون سے مخلوق بہت پسندیدہ ہے نزدیک تمہارے از روے ایمان کے یعنے ایمان کس کا مخلوقات میں سے بہت قوی اور اچھا جانتے ہو کہا بعضے صحابہ نے فرشتے ہیں کہ ایمان انکا بہت اچھا اور قوی جانتے ہیں ہم فرمایا آنحضرت نے کیا ہے واسطے فرشتون کے کہ ایمان نہ لاوین حالانکہ وہ نزدیک پروردگار اپنے کے ہیں یعنے وہ مقرب ہیں اور دیکھتے ہیں عجائب و غرائب جبروت کے پس کیا عجب و غرابت ہے انکے ایمان میں کہا انھیں بعض صحابہ نے یا اور بعضون نے پس پیغمبر ہیں کہ ایمان انکا بہت کامل و قوی جانتے ہیں ہم ف ع اور اس سے لازم نہیں آتی ہے فضیلت ملائکہ کی انبیا پر اسلیے کہ فضیلت وہان بھی کثرت ثواب کے ہے عنداللہ ترجمہ فرمایا آنحضرت نے اور کیا ہے پیغمبرون کو کہ ایمان نہ لاوین اور شک و شبہہ میں نہ پڑین حالانکہ وحی آسمان سے اوترتی ہے انپر ف ع اور فرشتہ روح الامین آتا ہے اور بیواسطہ پیام پروردگار تعالےٰ کا پہونچاتا ہے اور مشاہدہ ملکوت اور معائنہ اُسکے انوار کا کرتے ہیں اور وحی لغت میں پیغام اور دل میں ڈالنا سخن پوشیدہ کا ہے اور جو کچھ کہ دوسرے کو بھیجے تو اور آواز اور شرع میں وحی کہتے ہیں پیام حق کو کہ جبرئیل امین لاوین پیغمبرون پر ترجمہ کہا انھوں نے پس ہم کہ اصحاب آپ کے ہیں بہت قوی ہے ایمان ہمارا فرمایا آنحضرتؐ نے اور کیا ہے اور کیا مانع ہے تمکو کہ ایمان نہ لاؤ ساتھ خدا کے اور یقین نہ کرو ساتھ احکام اور اوامر و نواہی کے حالانکہ میں درمیان تمھارے ہون ف ع اور مشاہدہ کرتے ہو انوار اور آثار وحی کے اور ایمان کے اور دیکھتے ہو نشانیان نبوت کی اور معجزہ اور مطالعہ کرتے ہو جمال باکمال میرے سے انوار حق سکے اور سرایت کرتے ہیں تم میں صحبت اور ہمنشینی میری سے اسرار حقیقت کے اور پیدا ہوتے ہیں تصرف اور ارشاد میرے سے بیچ ظاہر و باطن تمھارے کے کمالات و کرامات ترجمہ کہا راوی نے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بہت پسندیدہ خلق کے نزدیک میرے از روی ایمان کے البتہ وہ لوگ ہیں کہ پیدا ہونگے بعد میرے یعنے بعد وفات میری کے کہ وہ تابعین ہیں اور اتباع انکے روز قیامت تک پاوینگے مصحف اور اجزا کہ اُنمیں لکھے ہیں احکام دین کے یعنے قرآن ایمان لاوینگے ساتھ اُس چیز کے کہ بیچ ان صحفون کے ہے ف ع یعنے غائبانہ ایمان لاوینگے ساتھ بغیر اخبار و آثار کے بے مشاہدہ اور معائنہ انوار کے اور یہی مراد ہے ساتھ قول حق سبحانہ کے یؤمنون بالغیب ساتھ بعضے وجوہ تفسیر اسکے کے اور مؤید ہے اسکو یہ جو روایت کیا گیا ہے کہ عبداللہ بن مسعود کے یارون نے ذکر کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کا اور انکے ایمان کا پس کہا ابن مسعودؓ نے کہ تحقیق تھا امر محمدؐ کا اور حال آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ظاہر و ہویدا انکے لیے کہ دیکھا تھا انکو پس قسم اُس ذات کی کہ نہیں ہے کوئی معبود سواے اسکے نہ لایا کوئی ایمان لانے والا افضل ایمان غیب سے پھر پڑھی یہ آیت یعنے یؤمنون بالغیب انتہیٰ اور اگرچہ تابعین پر بھی انوار اور آثار حقانیت کے ظاہر ہیں اور دلائل و شواہد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صدق کے واضح لیکن با وجود اسکے مصرعہ از دیدہ بسی فرق بود تا بہ شنیدہ ٭ حاصل یہ کہ اگرچہ صحابہ کا بھی ایمان بالغیب تھا لیکن باعتبار بعضے مومن بہ کے یعنے جن چیزون پر ایمان لانا فرض ہے اور بعضی چیزون کو مشاہدہ کرتے تھے بخلاف تابعین اور انکے بعد کے لوگون کے کہ انکا سارا ایمان بالغیب ہے پس اس حیثیت سے ایمان انکا افضل اور پسندیدہ تر ہے وعن عبد الرحمٰن بن العلاء الحضرمی قال حدثنی من سمع النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقول انہ سیکون فی اخر ھذہ الامۃ قوم لھم مثل اجر اولھم یامرون

ہامش: بالمعروف

بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقَاتِلُوْنَ أَهْلَ الْفِتَنِ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ اور روایت ہے عبدالرحمن بیٹے علاء کے سے کہ حضرمی
کہا حدیث کی مجکو اس شخص نے کہ سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ تحقیق شان یہ ہے کہ نزدیک ہے کہ ہوگی بیچ آخر اس امت کے ایک قوم
کہ ہوگا ثواب انکے لیے مانند ثواب اول انکے کے کہ صحابہ ہیں حکم کرینگے ساتھ شرعی باتون کے کہ پہچانا گیا ہے وجود انکا دین میں اور منع کرینگے
لوگون کو خلاف شرع سے کہ وجود انکا ناآشنا اور انکار کیا گیا ہے اور لڑینگے یعنی اپنے ہاتھون یا زبانون سے فتنہ والون سے کہ باغی
اور خارجی اور رافضی اور تمام بدعتی ہیں نقل کین یہ دونون حدیثین بیہقی نے دلائل النبوۃ میں وَعَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ طُوْبٰى لِمَنْ رَآنِيْ وَطُوْبٰى سَبْعَ مَرَّاتٍ لِمَنْ لَمْ يَرَنِيْ وَآمَنَ بِيْ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہے ابی امامہ
سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خوشی ہو جیو اس شخص کو کہ دیکھا مجکو یعنی اور ایمان لایا مجھپر اور خوشی سات بار اسکے لیے کہ نہ دیکھا مجکو اور
ایمان لایا مجھپر نقل کی یہ احمد نے ف ع اور تعین عدد سات کا سپرد ہے شارع کے علم پر یا بسبب کچھ اسکے کے عدد مبارک متعارف ہے مبالغا و تکثیر کے
پس مراد اس سے تکثیر ہے نہ تحدید وَعَنِ ابْنِ مُحَيْرِيْزٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِيْ جُمُعَةَ رَجُلٌ مِنَ الصَّحَابَةِ حَدِّثْنَا حَدِيْثًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ أُحَدِّثُكَ حَدِيْثًا جَيِّدًا تَغَدَّيْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَنَا أَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فَقَالَ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَحَدٌ خَيْرٌ مِنَّا أَسْلَمْنَا وَجَاهَدْنَا مَعَكَ قَالَ نَعَمْ قَوْمٌ يَكُوْنُوْنَ مِنْ بَعْدِكُمْ يُؤْمِنُوْنَ بِيْ وَلَمْ يَرَوْنِيْ
رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ وَرَوَى رَزِيْنٌ عَنْ أَبِيْ عُبَيْدَةَ مِنْ قَوْلِهِ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَحَدٌ خَيْرٌ مِنَّا إِلَى آخِرِهِ اور روایت ہے
ابن محیریز تابعی سے کہ کہا کہا میں نے واسطے ابی جمعہ کے کہ ایک شخص تھا صحابہ میں سے روایت کر ہمارے لیے ایک حدیث کہ سنی ہو تو نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
سے کہا ہاں روایت کرونگا میں تجھسے ایک حدیث خوب کہ فائدہ دے تجکو اور بشارت بخشے خیریت اور فضیلت کی کھانا چاشت کا کھایا ہمنے ساتھ پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور تھے ساتھ ہمارے ابو عبیدہ بن الجراح کہ عشرہ مبشرہ سے ہیں پس کہا ابو عبیدہ نے یعنی واسطے اظہار شکر نعمت الٰہی کے اور
احسان ماننے انعام حضرت رسالت پناہی کے یا رسول اللہ کیا کوئی بہتر ہے ہمسے اسلام لائے ہم یعنی آپ کے ہاتھ پر اور جہاد کیا ہمنے ہمراہ آپکے فرمایا
آنحضرت نے ہاں بہتر ہیں تمسے وہ لوگ ہیں کہ ہونگے پیچھے تمہارے ایمان لاوینگے مجھپر حالانکہ نہیں دیکھا مجکو ف ع معنی اسکے یہ ہیں کہ وہ بہتر ہونگے
تمسے اس حیثیت سے اگرچہ تم بہتر ہو انسے مسابقت اور مشاہدہ اور مجاہدہ صحبت سے ترجمہ روایت کی یہ حدیث احمد اور دارمی نے یعنی ابن محیریز سے اور
روایت کی ابو عبیدہ کے قول انکے سے قال یا رسول اللہ احد خیر منا آخر تک یعنی اور حکایت ابن محیریز اور ابی جمعہ کی نقل نہیں کی وَعَنْ مُعَاوِيَةَ
بْنِ قُرَّةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَسَدَ أَهْلُ الشَّامِ فَلَا خَيْرَ فِيْكُمْ وَلَا يَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِيْ مَنْصُوْرِيْنَ
لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ قَالَ ابْنُ الْمَدِيْنِيِّ هُمْ أَصْحَابُ الْحَدِيْثِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ
اور روایت ہے معاویہ بن قرہ سے کہ نقل کی انہے باپ سے ف ع یعنی قرہ بن ایاس سے کہ صحابی ہے اور معاویہ کو تابعی ہے عالم عامل فقیہ پیدائش
انکی روز جمل کے ہوئی اور وفات انکی ایکسو تیرہ میں سن میں ترجمہ کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ فساد ہو دین اہل شام میں
نہیں بھلائی ہوگی تم میں ف ع یعنی بیٹھنے کے لیے یا متوجہ ہونے کے لیے طرف انکے انتہی اور حضرت شیخ رحمہ نے لکھا ہے ظاہر یہ ہے کہ مراد یہ ہے کہ اہل شام
قائم ہونگے امر خدا پر اخیر زمانہ میں پس جب وہ تباہ ہونگے اور یہ ہوگا بیچ وقت قائم ہونے قیامت کے جسوقت کہ باقی نہیں رہیگا کوئی
کہ کہے لا الٰہ الا اللہ جیسا کہ وارد ہوا ہے کہ قائم نہیں ہوگی قیامت مگر اوپر شریر لوگون کے پس خیر نہیں ہوگی اسلیے کہ باقی نہیں رہیگا
اسوقت کوئی اہل خیر میں سے ترجمہ اور ہمیشہ رہیگی ایک جماعت میری امت میں سے مدد کی گئی یعنی غالب اعداے دین پر نہیں ضرر کریگا انکو

وہ شخص کہ نہ مدد کرے انکو عنایت الٰہی اور ہشیار ہوگی یہان تک کہ بپا ہو قیامت ف ع یعنی قرب قیامت ہوا اسلئے کہ اوپر گذر چکا ہے کہ نہیں قائم ہوگی
قیامت اس حال میں کہ زمین میں ہو اللہ کہنے والا انتہی ترجمہ کہا ابن مدینی نے کہ اکابر محدثین سے ہے وہ جماعت اصحاب حدیث ہیں ف ع یعنی مراد
کہ حفاظ حدیث کے ہیں اور راوی انکے اور عمل کرنے والے سنت پر کہ بیان کرنے والے ہے کتاب کے پس مراد انسے اہل سنت وجماعت ہیں ترجمہ نقل کی
یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَجَاوَزَ عَنْ اُمَّتِیَ الْخَطَاَ
وَالنِّسْيَانَ وَمَا اسْتُكْرِهُوْا عَلَيْهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ اور روایت ہے ابن عباس سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالے نے معاف کیا میری امت سے خطا اور نسیان کو اور اس چیز کو کہ زبردستی کیے گئے ہیں یہ اسپر نقل کی یہ ابن ماجہ
اور بیہقی نے ف ع جاننا چاہیے کہ خطا ضد صواب کی ہے صراح میں ہے خطا ناراست نقیض صواب کے اور مقصور وممدود دونوں طرح آیا ہے خطیہ یعنی گناہ
کے یا جو گناہ کیے قصد کے سو کذا فی القاموس و خطا ساتھ زبر خ اور جزم ط کے بھی بمعنی گناہ کے اور بعضون نے کہا خطا کہتے ہیں اسوقت کہ قصد کرے
اور اَخْطَاءَ اسوقت کہ التعمد نہ کرے اور مخطی وہ شخص کہ قصد صواب کا رکھے اور غیر صواب میں پڑ جاوے اور خاطی اور وہ شخص کہ قصد کرے اس چیز کا کہ نہ کرنی
چاہیے اور کہتے ہیں واسطے اس شخص کو کہ چاہتا ہے ایک چیز کو کرنا اور ناگمان غیر اس چیز میں پڑگیا خطا کی اور ساتھ اسی معنے کے خطا مقابل عمد کے آتا ہے جیسے کہ
چاہا کہ تیر مارے شکار کو ناگمان آدمی کو لگ گیا اور مار ڈالا اسکو بخطاء یا قصد کلی کرنیکا رکھتا تھا ناگمان پانی حلق میں اتر گیا اور مراد اس حدیث
میں یہی معنی ہیں اور نسیان ضد حفظ کا ہے بمعنی فراموشی کے اور سہو بھی بمعنی نسیان کے ہے بولتے ہیں کہ سہو کیا فلانے کام میں یعنی نسیان کیا اس سے
اور غافل ہوا اس سے اور گیا دل اسکا اور جگہ اور مراد تجاوز کرنا خطا اور نسیان سے یہ ہے کہ گناہ نہیں انمیں اور گنہگار نہیں ہوتا بسبب انکے نہ یہ کہ حکم
نہیں ہوتا مطلقًا اسلیے کہ بیچ قتل خطاء کے ثابت ہے دیت اور کفارہ اور بیچ افطار کرنے کے ساتھ خطاء کے واجب ہے قضاء روزے کی اور بیچ نسیان کے
واجب نہیں ہے قضاء روزہ کی بسبب اسکے ہے کہ صاحب حق کی جانب سے ہے جیسے کہ حدیث میں آیا ہے کہ تمام کر اپنے روزے کو اسلیے کہ نہیں کھلایا اور
نہیں پلایا ہے تجھکو مگر خدا نے اور بیچ نسیان اور سہو نماز کے واجب ہوتا ہے سجدہ اور بیچ تلف کر ڈالنے مال لوگوں کے ساتھ سہو کے واجب
ہوتا ہے ضمان اور لفظ وما استکرھوا علیہ ساتھ صیغہ مجہول کے ہے یعنی وہ گناہ کہ طلب کیے گئے اسکے بوجہ اکراہ یعنی زبردستی کے یعنی باعث ہو
انسان کو کوئی اس چیز کے کرنے پر کہ مکروہ رکھے وہ اسکو اور نہ ارادہ کرے اسکے کرنیکا اگر نہ ہو باعث ہونا اسپر ساتھ وعید کے مانند قتل کرنے کے
اور ضرب شدید کے اور اکراہ کے لیے بھی تفصیل ہے بیچ حق اللہ اور حق العباد کے چنانچہ اصول کی کتابوں میں وہ تفصیل لکھی ہوئی ہے اور باوجود
اسکے گناہ مرتفع ہے اور مراد تجاوز سے یہی ہے وَعَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُوْلُ فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ قَالَ اَنْتُمْ تُتِمُّوْنَ سَبْعِيْنَ اُمَّةً اَنْتُمْ خَيْرُهَا وَاَكْرَمُهَا
عَلَی اللّٰهِ تَعَالٰی رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ اور روایت ہے بہز بیٹے حکیم بیٹے معاویہ بیٹے حیدہ
قشیری بصری سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی حکیم بن معاویہ سے انہوں نے نقل کی بہز کے دادا سے یعنی معاویہ بیٹے حیدہ سے کہ انہوں نے سنا
آنحضرت سے کہ فرماتے تھے بیچ تفسیر قول اللہ تعالے کے کہ فرمایا ہے کنتم خیر امۃ اخرجت للناس یعنی تھے تم بہترین امت کے کہ ظاہر کیے گئے لوگوں
کے لیے ف ع ح یعنی تھے وہ ایسے ہی بیچ علم اللہ تعالے کے اور لوح محفوظ کے یا درمیان اگلی امتوں کے اور مراد تمام مومنین اس
امت کے ہیں خواص و عوام کہ ہر ایک کو فضیلت ہے اگلی امتوں پر بیچ حسن اعتقاد اور ثبات قدم کے ایمان میں اور زیادتی صحبت کے
ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور نہ مرتد ہونگے اور نہ نکلنے کے ربقہ اسلام سے اور مانند انکے کہا اور بعضون نے کہا کہ مخصوص ہے یہ ساتھ

وہ شخص کہ نہ مدد کرے انکو کہ عنایت الٰہی انپر بیشمار ہو گی یہانتک کہ برپا ہو قیامت ف ع یعنی قرب قیامت ہو اسلیئے کہ اوپر گذر چکا ہے کہ نہیں قائم ہو گی
قیامت اس حال میں کہ زمین میں ہو اللہ کہنے والا ترجمہ کہا ابن مدینی نے کہ اکابر محدثین سے ہے وہ جماعت اصحاب حدیث ہیں ف ع یعنی مراد
کہ حفاظ حدیث کے ہیں اور راوی انکے اور عمل کرنے والے سنت پر کہ بیان کرنے والے ہے کتاب کے پس مراد انسے اہل سنت وجماعت ہیں ترجمہ نقل کی
یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَجَاوَزَ عَنْ اُمَّتِي الْخَطَاءَ
وَالنِّسْيَانَ وَمَا اسْتُكْرِهُوْا عَلَيْهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ اور روایت ہے ابن عباس سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالے نے معاف کیا میری امت سے خطا اور نسیان کو اور اس چیز کو کہ زبردستی کیے گئے ہیں یہ اسپر نقل کی یہ ابن ماجہ
اور بیہقی نے ف ع جاننا چاہیے کہ خطا ضد صواب کی ہے صراح میں ہے خطا نا درست نقیض صواب کے اور مقصور و ممدود دونوں طرح آیا ہے خطیہ یعنی گناہ
کے یا جو گناہ کہ بے قصد کے ہو کذا فی القاموس اور خطا ساتھ زبر خ اور جزم طا کے بھی بمعنی گناہ کے آیا اور بعضوں نے کہا خطا کہتے ہیں اسوقت کہ قصدا کرے
اور اَخْطَأَ اسوقت کہ قصد نہ کرے اور مخطی وہ شخص کہ قصد صواب کا رکھے اور غیر صواب میں پڑ جاوے اور خاطی وہ شخص کہ قصد کرے اس چیز کا کہ نہ کرنی
چاہیے اور کہتے ہیں اس شخص کو کہ چاہتا ہے ایک چیز کو کرنا اور ناگہان غیر اس چیز میں پڑ گیا خطا کی اور ساتھ اسی معنے کے خطا مقابل عمد کے آتا ہے جیسے کہ
چاہا کہ تیر مارے شکار کو ناگہان آدمی کو لگ گیا اور مار ڈالا اسکو بخطا یا قصد کلی کرنیکا رکھتا تھا ناگہان پانی حلق میں اتر گیا اور مراد اس حدیث
میں یہی معنی ہیں اور نسیان ضد حفظ کا ہے بمعنی فراموشی کے اور سہو بھی بمعنی نسیان کے ہے بولتے ہیں کہ سہو کیا فلانے کام میں یعنی نسیان کیا اس سے
اور غافل ہوا اس سے اور گیا دل اسکا اور جگہ اور مراد تجاوز کرنا خطا اور نسیان سے یہ ہے کہ گناہ نہیں انمیں اور گنہگار نہیں ہوتا بسبب انکے نہ یہ کہ حکم
نہیں ہوتا مطلقًا اسلیئے کہ بیچ قتل خطا کے ثابت ہے دیت اور کفارہ اور بیچ افطار کرنے کے ساتھ خطا کے واجب ہے قضا روزے کی اور بیچ نسیان کے
واجب نہیں ہے قضا روزہ کی بسبب اسکے ہے کہ صاحب حق کی جانب سے ہے جیسے کہ حدیث میں آیا ہے کہ تمام کر اپنے روزے کو اسلیئے کہ نہیں کھلایا اور
نہیں پلایا ہے تجھکو مگر خدا نے اور بیچ نسیان اور سہو نماز کے واجب ہوتا ہے سجدہ اور بیچ تلف کر ڈالنے مال لوگوں کے ساتھ سہو کے واجب
ہوتا ہے ضمان اور لفظ وما استکرہوا علیہ ساتھ صیغہ مجہول کے ہے یعنی وہ گناہ کہ طلب کیے گئے ہیں انسے بوجہ اکراہ یعنی زبردستی کے یعنی باعث ہو
انسان کو کوئی اس چیز کے کرنے پہ کہ مکروہ رکھے وہ اسکو اور نہ ارادہ کرے اسکے کرنیکا اگر نہ ہو باعث ہونا اسپر ساتھ وعید کے مانند قتل کرنیکے
اور ضرب شدید کے اور اکراہ کے لیے بھی تفصیل ہے بیچ حق اللہ اور حق العباد کے چنانچہ اصول کی کتابوں میں وہ تفصیل لکھی ہوئی ہے اور باوجود
اسکے گناہ مرتفع ہے اور مراد تجاوز سے یہی ہے وَعَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُوْلُ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ قَالَ اَنْتُمْ تُتِمُّوْنَ سَبْعِيْنَ اُمَّةً اَنْتُمْ خَيْرُهَا وَاَكْرَمُهَا
عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ اور روایت ہے بہز بیٹے حکیم بیٹے معاویہ بیٹے حیدہ
قشیری بصری مکے سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی حکیم بن معاویہ سے انہوں نے نقل کی بہز کے دادا سے یعنی معاویہ بیٹے حیدہ مکے سے کہ انہوں نے سنا
آنحضرت سے کہ فرماتے تھے بیچ تفسیر قول اللہ تعالے کے کہ فرمایا ہے كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ یعنی تھے تم بہترین امت کے کہ ظاہر کیے گئے لوگوں
کے لیے ف ع یعنی تھے وہ ایسے ہی بیچ علم اللہ تعالے کے اور لوح محفوظ کے یا درمیان اگلی امتوں کے اور مراد تمام مومنین اس
امت کے ہیں خواص و عوام کہ ہر ایک کو فضیلت ہے اگلی امتوں پر بیچ حسن اعتقاد اور ثبات قدم کے ایمان میں اور زیادتی صحبت کے
ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور نہ مرتد ہونیکے اور نہ نکلنے کے ربقہ اسلام سے اور مانند انکے کہا اور بعضوں نے کہا کہ مخصوص ہے یہ ساتھ

اسالك من خير ما سألك منه نبيك محمد صلى الله عليه وسلم ونعوذ بك من شر ما استعاذ منه نبيك محمد صلى الله عليه وسلم وانت المستعان وعليك البلاغ ولا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم

بیت ازگدایان توام شاہا نظر ما مددی ٭ کہ چو مرغان حرم در حرمت جا گیرم ٭ نظم العربی

ربنا ارزقنا حج بيتك وزيارة نبيك المصطفى مع الحجيج ٭ وهب لي في مدينته قرارا ٭ بايمان ودفني بالبقيع

ربنا هب لنا من ازواجنا وذرياتنا قرة اعين واجعلنا للمتقين اماما اللهم صل وسلم على سيدنا رسول ختمي الامي وعلى آله واصحابه واهل بيته وبارك وسلم اللهم صل وسلم عليه وعليهم

ربنا تقبل منا برحمتك يا ارحم الراحمين

بحمد الله تمام شد

خاتمة الطبع

بعد حمد خداے جل وعلا و نعت خواجہ دوسرا و منقبت آل اطہار و محبت اصحاب ... و مقلدان شریعت شریفہ کو مژدہ دیا جاتا ہے کہ کتاب افادت انتساب مفید خاص و عام مشکوۃ شریف مصنفہ محمد ابن ... کا ترجمہ یعنی ترجمہ مظاہر حق نام - الحق یہ وہ کتاب نایاب ہے کہ نہ محتاج ہے تعریف کی نہ آرزو مند ہے توصیف کی اگر ایسا ... ویقین کہیے تو بجا ہے اور اگر ہادی المسلمین اور معین المؤمنین کے نام سے اسکو تعبیر کیجیے تو روق اول ... رحمہ اللہ نے کہ انکے فضائل ظاہری اظہر من الشمس اور کمالات باطنی ابہر من الامس ہیں ... ترجمہ اردو سلیس فرمایا اور ایک عمدہ شان سے انجام کو پہونچایا - انکے بعد قامع بنیاد شرک و بدعت ... سے متقدمین سرخیل کملاے متاخرین گو شوارہ فرق علم اشعۂ بارقہ علم واقف اسرار فروع و اصول ... وہی قطب الدین خان صاحب مغفور دہلوی شاگرد ممتاز بالاعزاز حضرت مولانا ... اعنی جناب محمد اسحٰق صاحب نے ترجمہ کو احادیث سے جدا کیا اور ہر باب میں بقدر ضرورت ... تفصیل کر کے مع دیگر فوائد موقع بموقع اضافہ کیا لیکن مؤلف ممدوح نے آخر کتاب میں ترجمہ ... ب ماخذ حدیث بنظر اختصار قلم انداز فرماکر جلد سوم میں اسکا اشارہ کیا اور عالم با عمل ... و آئینۂ عکس نماے چہرۂ شہود علم ادب میں کامل بلاغت میں سحبان وائل مولوی محمد ... حدیث حسن اور روایت ہے بہنس کمی کو بھی پورا کیا - مطبع علم مطلع آقاے نامدار برگزیدۂ اعصار قدردان فضل کی بہرے داد اسے یعنے معاونت مسند آراے اورنگ حشمت و سروری ممدوح اصاغر و اکابر روزگار جناب ... آخرجت للناس یعنے تھے تم بہترین ... واقع لکھنؤ محلہ حضرت گنج میں بماہ فروری ... مطابق ماہ ربیع الآخر ... نوع بنفوتا کے یادرمیان انکی امتوار و جل کے فضل و کرم اور نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے

... حسن اعتقاد اور ثبات قدم کے ...

... اسلام سے اور مانند انکے اور ...

...صحیح... ...

...مع دو شرح پوری کمال با تمام ...

...صحیح ...گئی ہے حل ...

...شہور ...ہیں۔

اشرح اجمل۔ مسمی بہ ...عربی زبان

کتاب ...سعید الدین علی بن سلطان محمد

...روی جمال المتین۔

شرح دوم مسمی بہ جزر و صین

...رسی شرح جمال المتین ...شرح ...

...دلو می فخرالدین۔

فیض محمدی۔ ترجمہ فارسی جسمین احادیث

...اری شریف اور مشکوۃ وغیرہ ہر قسم کی

ترجمہ ...ہیں اور فضائل عبادات اور

...اقب اہل بیت اطہار ...

...صحابہ کبار کے حق میں جو احادیث ...

...ہیں جسکو جناب فیض محمد خان ...

...فرمایا ...کتاب ہی لائق ...

...سکے۔

...قاضی عیاض۔ جسمین حقوق ...

...احادیث ...قاضی ابوالفضل

...

فقہ اردو مذہب اہل سنت

...از مولوی محمد علی مسائل نماز ...

...نکاح خوانی مع خطبۂ نکاح۔

...مولوی کرامت علی ...

...الصلوۃ ...

...مولوی عبداللہ۔

...اردو ترجمہ ... ...

...ہے چار نسخے ہیں ترجمہ مولوی خرم علی

دہلوی محمد احسن کا غذ چکنا سفید۔

ایضاً۔ کاغذ رسمی۔

کشف الحاجات۔ ترجمہ اردو مالا بد منہ

از مولوی محمد نورالدین۔

ہزار مسئلہ۔ شامل ہفت رسالہ (۱) ہزار مسئلہ

(۲) مسائل ثمانیہ (۳) صدوشی مسئلہ (۴)

مناجات بدرگاہ باری تعالی (۵) حلیہ شریف

(۶) نورنامہ (۷) چہل مسائل مولفہ مولوی

عبداللہ بن عبدالسلام۔

شرح محمدی منظوم۔ مسائل فقہیہ از

محمد خان قندھاری۔

تنبیہ الغافلین۔ مسائل دنیا و مولوی سید محمد

دہلوی محمد طیب۔

حیرۃ الفقہ۔ مسائل مشکلہ فقہ از مولوی

محمد ابراہیم حسین بنگلوری۔

جواب السائلین۔ تحقیقات مسائل بطور

استفتا مولفہ مولوی لال محمد۔

اظہار التحقیق مع حل مسائل فقہ۔

تحفۃ المومنین۔ از مولوی قربان علی۔

نورالہدایۃ۔ اردو ترجمہ شرح وقایہ جلدین

اولین عبادات میں از مولوی وحیدالزمان۔

ایضاً۔ اردو ترجمہ جلدین آخرین شرح وقایہ

معاملات میں۔

کنزالدقائق اردو مسمی بہ تحفۃ العجم از

مولانا ...

رسالۂ چار باب۔ اردو ترجمہ ...

کفایت اللہ۔

چہل مسائل فقہ۔ از مولوی محمد ابراہیم حسین

بنگلوری۔

اشرف المسائل ملقب بہ جواہر اشرف

از مولوی اشرف علی خان۔

رسالہ تجہیز و تکفین میت۔ از محمد عمران۔

فقہ فارسی

بدائع منظوم۔ از مولوی ناظم علی۔

نام حق۔ از شرف الدین بخاری۔

مائۃ مسائل۔ از مولوی احمد اللہ۔

شرح وقایہ فارسی مع حاشیہ ملتقی الابحر

از مولوی عبدالحق سجاولی و حاشیہ از مولوی ابراہیم

شرح مختصر وقایہ کو رمیری فارسی۔ از

جلال الدین سمرقندی۔

مسلک المتقین منظوم۔ مرغوب علمائے ولایت

از مولوی الہ یار خان۔

فتاوائے برہنہ۔ از مفتی محمد نصیرالدین۔

ہدایہ کامل۔ ترجمہ و شرح فارسی چار جلد میں

از علمائے کلکتہ۔

کنزالدقائق فارسی۔ از مولوی نصیرالدین۔

مالا بد منہ مع وصیت نامہ۔ از قاضی ثناءاللہ

پانی پتی۔

رسالۂ منتخبہ۔ مع ملحقات فقہ امامیہ

از میرزا احمد حسن شیرازی۔

فقہ عربی

عینی۔ شرح کنزالدقائق محشی کتاب البیوع

کتاب الغصب تک مصنفہ عبد اللہ بن احمد النسفی ہے

فتاوی عالمگیری علمانے متفق ہو کر مسائل ضروریہ فقہ عبادات اور معاملات کا ایک اعلی درجہ کا ذخیرہ عہد دولت عالمگیری بموجب حکم بادشاہ کے بنایا جسکی چار جلد ہین کاغذ سفید خانی۔

۱ جلد اول جسمین مسائل کتاب الطہارت سے تا کتاب الحج ہین

۲ جلد دوم۔ کتاب النکاح سے تا کتاب الوقف۔ مسلسل ہند سے جلد اول و ثانی یکجائی۔

۳ جلد سوم کتاب البیوع سے کتاب الغصب تک

۴ جلد چہارم کتاب الشفعہ سے تا کتاب الفرائض

یہ فتاوی کثیر الفوائد کمال درجہ کا مستند اور معتبر ہے کہ تمام قلمرو زیر حراست بلاد اسلامی مین اسی فتاوی کے مسائل پر خواہ وہ مسائل عبادات سے ہون یا معاملات سے عملدرآمد اور انصرام کار عدالت اسلامی کا اسی کتاب کے مسائل پر موقوف ہے اور علماے ہند کا اسپر اتفاق ہے کیا عزیب صنعت چھاپہ کی اختراع ہوئی ہے کہ جسکے ذریعے سے ایسی کتابین بڑے بڑے حجم کی خوشخط اور صحت مین خوب میسر آجاتی ہین اور اس ارزانی کے ساتھ تمام ملک محروسہ اسلامی ذخیرہ و شہر مین مل سکتی ہین یہ انسان کو ایک موہبت مواہب عظمی الہی سے تصور کرنے اور شکر بجالانے کا مقام ہے لہذا اہل علم ایسے گوہر بے بہا کو نقد جان سے خرید فرماوین۔

عینی شرح ہدایہ۔ حال الفن اور حاشیہ پورا ہدایہ بھی چڑھا ہے مولفہ الشیخ ابا محمد بن احمد العینی یہ شرح بہت کمیاب و نادر الوجود ہے سارے ہندوستان کی تلاش صرف ایک کتاب بہم پہونچی جسکی نقل ہو کر بصحت و کوشش تمام چھپی یہ کتاب چار جلد مین ہے۔

۱ جلد اول۔ کتاب الطہارت سے کتاب الحج تک دو ٹکڑے یعنی دو حصے مین۔

۲ جلد دوم کتاب النکاح سے تا کتاب العتق دو ٹکڑے یعنی دو حصے مین۔

۳ جلد سوم۔ کتاب البیوع سے تا کتاب الغصب

۴ جلد چہارم کتاب الشفعہ سے تا مسائل شتی

در مختار فی شرح تنویر الابصار بہت عمدہ فتاوی اہل اسلام کے مسائل اور فتوون کا اس کتاب پر زیادہ دار و مدار ہے۔ اول تو اسکا متن تنویر الابصار ایک جامع کتاب ہے اور جب اسکی شرح ہوگئی ہے تو کوئی مسئلہ کوئی احتمال کوئی جزئی باقی نہ رہا مولانا ابا الفضل مولانا مشہور خاص فی عام گروہ اسلام محمد علاؤ الدین حنفی اسکے مصنف ہین سبحان اللہ خدا نے تعالی نے استخراج مسائل اور اختراع جزئیات کی قوت استعدادی اور ملکہ راسخہ انکو ایسا عطا فرمایا تھا کہ کسی انہون نے اپنے تبحر اور فضیلت سے کوئی بات ناتمام نہین چھوڑی ہے احتمال سے احتمال اور جزئی سے جزئی اور مسئلہ سے مسئلہ پیدا کیا ہے اگرچہ علم فقہ کے بہت سے فتاوی مثل فتاوی عالمگیری اور فتاوی قاضی خان اور فتح القدیر اور عینی اور کنز الدقائق وغیرہ کے تصنیف ہو گئے ہین اور ہر ایک کی شان علیحدہ علیحدہ ہے مگر جس خوبی اور بسط اور انکشاف مسائل سے یہ کتاب تصنیف ہوئی ہے اسکا طرز ہی نیا ہے [illegible] عبارت نہایت فصیح اور سلیس ہے جسمین اغلاق اور غریب لغت نام کو بھی نہین اور فی الحقیقت ایسے عالیشان فتاوی کی ایسی ہی عام فہم عبارت ہونی چاہیے۔

۱ جلد اول کتاب الطہارت سے کتاب الحج تک

۲ جلد دوم کتاب النکاح سے کتاب [illegible]

۳ جلد سوم کتاب البیوع سے کتاب الغصب تک

۴ جلد چہارم کتاب الشفعہ سے تا مسائل شتی

فتاوی قاضی خان مصنفہ قاضی حسن بن منصور بن محمود الفرغندی ہے فتاوی ہے بہت بڑے رتبہ کا فتاوی ہے [illegible] العالمگیری کے [illegible] سے بصحت تمام چھپا ہے چار جلد ہین۔

۱ جلد اول کتاب الطہارت سے کتاب الحج تک

۲ جلد دوم۔ کتاب النکاح سے کتاب الوقف تک

۳ جلد سوم کتاب البیوع سے کتاب الغصب تک

۴ جلد چہارم کتاب الشفعہ سے تا مسائل شتی

اور اکثر ارباب افتا کا اسی کے مسائل پر عمل ہے۔

جامع الرموز متداول بین العلما از کتاب الطہارت تا کتاب القضا یا چار حصے۔

شرح وقایہ مصنفہ محمود بن صدر الشریعہ بن عبید اللہ بن جمال الدین المحبوبی محشی ہے حوالہ دفعہ ہندیہ از مولوی خادم احمد فقہ حنفیہ کی درسی کتاب ہے جلد بین اولین عبادات مین چھپی۔

ذخیرۃ العقبی حاشیہ شرح وقایہ کا مصنفہ ملا شیخی یوسف بن جنید چلپی [illegible]

[illegible] حاشیہ شرح وقایہ مصنفہ ملا [illegible] کتاب الشرح سے کتاب [illegible] تک

فتاوی [illegible] کنز الدقائق [illegible]

[illegible]

[illegible]